All 7563 Ahadees on international numbering in one PDF file

صحیح مسلم (اردو)

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

حدیث نمبر 1 سے 1569 تک

المقدمہ - کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ

صحیح مسلم (اردو)

1

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم (اردو)

1

دارُالسّلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی مرکز

جملہ حقوق اشاعت
برائے دارُالسّلام محفوظ ہیں

Ⓒ مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

بن مسلم، مسلم بن الحجاج

صحيح مسلم / مسلم بن الحجاج بن مسلم - ط ١ الرياض، ١٤٣٤ هـ

٣ مج. ص: ٧٤١ مقاس: ٢٤×١٧ سم

ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)

١-٢٤٣-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ١) (النص باللغة الاردية)

١- الحديث الصحيح أ. العنوان

ديوي ٢٣٥,٢ ١٤٣٤/٧٤١٧ رقم الإيداع: ١٤٣٤/٧٤١٧

ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)

١-٢٤٣-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ١)

شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الرّیاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الرّیاض ● العُلیا۔ فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ● الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221

● سویدی فون: 4286641 1 00966 ● سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدّہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخُبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ ● نیویارک فون: 5925 625 718 001 ● ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا ● نصیر الدین انطاب فون: 4186619 416 001

لندن ● دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 ● دارکمہ انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات ● شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا ● دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 ● اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091

● ہدی بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 ● ایم ایس براک انٹرپرائز فون: 42157847 44 0091

سری لنکا ● دارالکتاب فون: 358712 115 0094 ● دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 372 ,24 400 372 ,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

● غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

● Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ. ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح مسلم (اردو)

المقدّمة ـــ کتاب المساجد و مواضع الصلاة ✣ احادیث: 1 ـــ 1569 - (684)

1

تالیف: ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی — مولانا محمد آصف رشید

مولانا عمار فاروق سعیدی — حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
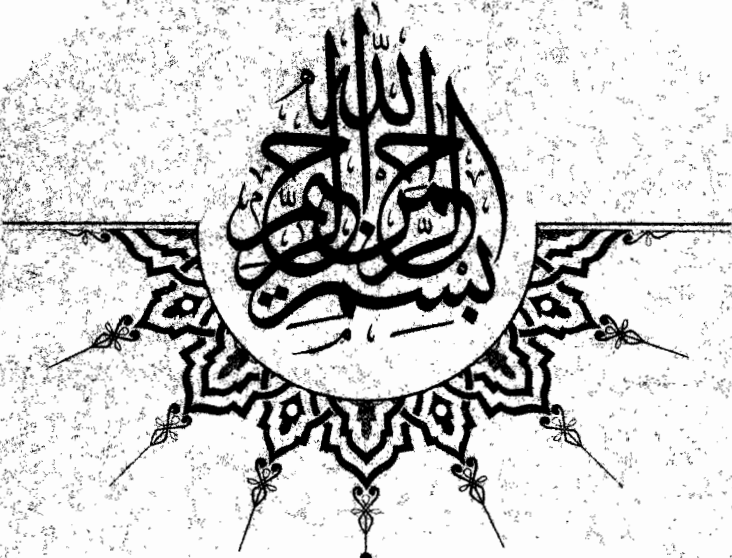
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

”جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔“ (النساء 4:80)

فرمانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ

”جس نے میری اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔“ (صحیح مسلم، حدیث: 4749(1835))

فہرست مضامین (جلد اول)

٢- كتابُ الطّهارة | طہارت کے احکام ومسائل 347

٥- كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ — مسجدوں اور نماز کی جگہوں کے احکام 586

عرض ناشر

اللہ کے لیے بے حد حمد وثنا اور لاتعداد شکر ہے کہ اس نے اپنے بے پایاں فضل وکرم سے دارالسلام کو مختلف زبانوں میں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کی سعادت عطا فرمائی۔ آج ہمارے لیے پھر اللہ کے حضور اظہارِ شکر کا خصوصی موقع ہے کہ ہم کتاب اللہ کے بعد دو صحیح ترین کتابوں میں سے ایک، صحیح مسلم، اردو ترجمے اور مختصر شرح کے ساتھ قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اس کی پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حتمی اور ابدی فلاح کے لیے اس کائنات کی سب سے اہم اور بنیادی سچائیاں اپنی مقدس کتاب کے ذریعے سے بنی نوع انسان کو عطا کیں۔ پھر کامل ترین دانائی سے ان سچائیوں کے مطابق زندگی گزارنے کے طریقے اپنے مقدس رسول کے ذریعے سے سکھائے۔ انسان نے جب کبھی ان دونوں کو مکمل طور پر اپنا لیا اسے کوئی چیز عروج کے اعلیٰ ترین مدارج پر پہنچنے سے نہ روک سکی۔

محدثین کرام نے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات اور طریقے (احادیث اور سنن) جمع کرنے اور انھیں بہترین ترتیب کے ساتھ متلاشیانِ حق کے استفادے کے لیے پیش کرنے کے فن کو اوجِ کمال تک پہنچا دیا۔ ان میں سے دو بہت بڑے نام امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کے ہیں۔ مختلف محدثین کرام کی طرف سے اَلْمُصَنَّف اور اَلْمُسْنَد کے نام سے احادیث کے بڑے بڑے مجموعوں کی تالیف کے بعد امت کے لیے ایسی جامع کتابوں کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جو صرف اور صرف صحیح احادیث پر مشتمل ہوں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پہل امام بخاری رحمہ اللہ نے کی۔ ان کی صحیح جیسی اہم ترین جامع کتاب کے سامنے آ جانے کے بعد بھی صحیح احادیث پر مشتمل ایک اور مجموعۂ حدیث کی گنجائش موجود تھی۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ اس جیسی ایک اور صحیح کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب صحیح مسلم سامنے آئی تو امت نے صحیح بخاری کی طرح اسے بھی ہاتھوں ہاتھ لیا اور علماء اور طالبانِ علمِ حدیث نے ان دونوں کو اپنی توجہ کا مرکز بنا لیا۔ دونوں کے معیارِ انتخاب اور اسلوب میں جو فرق ہے اس کی بنا پر اہلِ علم کے نزدیک یہ دونوں کتابیں ناگزیر قرار پائیں۔ تدریس حدیث کے لیے ان پر انحصار کیا جانے لگا، اور حدیث کے باقی مجموعوں سے کہیں زیادہ، ہر پہلو سے، ان

دونوں کتابوں کا مطالعہ کیا گیا۔

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ ابتدائی صدیوں میں مغرب، یعنی شمالی افریقہ کے مسلمان ممالک میں اہل علم کی زیادہ توجہ صحیح مسلم اوراس کی تعلیم وترویج کی طرف مبذول رہی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے احادیث کی ترتیب آسان رکھی۔ انھوں نے متعلقہ موضوعات کے تحت پوری احادیث نقل کیں۔ مختلف سندوں کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ تفصیلات ایک جگہ جمع کر دیں۔ طالب علم کے لیے اس سے استفادہ کرنا آسان تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان ممالک میں شرحیں بھی زیادہ تر صحیح مسلم ہی کی لکھی گئیں۔ اس کے بالمقابل مصر اوراس سے مشرق میں واقع اسلامی ممالک کے علماء ہمیشہ سے صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر ترجیح دیتے رہے۔ اس کے بڑے اسباب میں انتخاب حدیث میں امام بخاری رحمہ اللہ کا اعلیٰ تر معیار، فن حدیث میں ان کا بلند مقام اوران کا عظیم تفقہ ہے۔

کچھ عرصہ یہی کیفیت رہی، پھر وقت کے ساتھ ساتھ علمائے امت اس بات پر متفق ہوتے گئے کہ كِتَابَا هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ...... ثُمَّ إِنَّ كِتَابَ الْبُخَارِيِّ أَصَحُّ الْكِتَابَيْنِ صَحِيحًا وَّأَكْثَرُهُمَا فَوَائِدَ. ''اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز کے بعد ان دونوں (امام بخاری اور امام مسلم) کی کتابیں سب سے زیادہ صحیح ہیں...... پھر ان دونوں میں امام بخاری کی کتاب زیادہ صحیح اور زیادہ فوائد کی حامل ہے۔'' (مقدمة ابن الصلاح، ص: 14)

صحت کے حوالے سے مکمل تحقیق کے بعد یہاں تک کہا گیا کہ ان دونوں کتابوں کی تمام احادیث کی صحت کی قسم کھائی جاسکتی ہے۔ (التقييد والإيضاح، ص: 39)

اصولِ حدیث کے امام علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ نے امام ابوعبداللہ الحمیدی رحمہ اللہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے: لَمْ نَجِدْ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَاضِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ مَنْ أَفْصَحَ لَنَا فِي جَمِيعِ مَاجَمَعَهُ بِالصِّحَّةِ إِلَّا هٰذَيْنِ الْإِمَامَيْنِ. ''گزشتہ ائمۂ حدیث میں سے ان دو اماموں (بخاری اور مسلم) کے سوا کوئی نہیں جس نے ہمیں یہ بات صحیح طور پر سمجھا دی ہو کہ انھوں نے جو احادیث جمع کی ہیں وہ سب کی سب صحیح ہیں۔'' (مقدمة ابن الصلاح، ص: 22)

یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے کہ بقول محمد فؤاد عبدالباقی، دونوں کتابوں میں متفقہ طور پر روایت کی جانے والی احادیث کی تعداد 1906 ہے۔ اسی طرح یہ بھی شمار کیا گیا ہے کہ صحیح بخاری میں 500 صحیح روایات ایسی ہیں جو امام مسلم رحمہ اللہ نے بیان نہیں کیں۔ اس طرح امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں 1500 ایسی صحیح روایات بیان کی ہیں جو صحیح بخاری میں شامل نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کتابوں کو یکجا کیا جائے تو صحیح روایات کی تعداد دگنی سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ ان میں بڑا حصہ امام مسلم رحمہ اللہ کی منتخب کردہ احادیث کا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کی تالیف کا بنیادی مقصد بیان کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ اس وقت طالبانِ حدیث کو ایک ایسی کتاب کی تلاش تھی جو دین کے طور طریقوں، اس کے احکام، جزا اور سزا کے نظام اور جن امور سے بچنا اور جن کو اپنانا ہے، ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور آپ کی سنن کی مستند روایات پر مشتمل ہو۔ ان روایات کی سندوں کو اہل علم نے قبول کیا ہو اور یہ روایات حسنِ ترتیب سے ایک ایسی تالیف میں جمع کر دی جائیں جو غیر ضروری طور پر طویل نہ ہو۔ یہ ایک ایسی تالیف ہو جس پر دین کے فہم، تدبّر اور استنباط کے حوالے سے مکمل انحصار کیا جا سکے۔ (مقدمۃ صحیح مسلم، ص: 49)

صحیح مسلم کو، مستند اردو ترجمے اور اس کے بعد اعلیٰ تحقیقی معیار کی شرح، پیش کرتے ہوئے ہمارے سامنے بھی بعینہٖ یہی مقصد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اردو دان قارئین کے لیے یہ کتاب دین کے فہم، تدبّر اور استنباط کا ایک اہم ذریعہ ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچائے۔ اسے امت کی اصلاح، ہدایت اور عروج کا ذریعہ بنائے اور ہمیں کتاب و سنت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کتاب کے ترجمے اور شرح کی ذمہ داری پروفیسر محمد یحییٰ جلالپوری نے اٹھائی۔ ترجمہ اور مختصر شرح پیش خدمت ہے۔ مفصل شرح بھی آدھی سے زیادہ مکمل ہو چکی ہے جو ان شاء اللہ بہت جلد شائع ہو جائے گی۔ پروفیسر محمد یحییٰ اور ان کے معاونین قاری طارق جاوید عارفی، آصف رشید، حافظ رضوان عبداللہ، عمار فاروق سعیدی اور حذیفہ نصیر گوندل حفظہم اللہ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے شائقین علم الحدیث کے لیے ایک عمدہ تحقیقی اور علمی خدمت سرانجام دی ہے۔ ان علماء کی طرح کمپوزنگ سیکشن کے رفقاء عبدالرافع اور خرم شہزاد نے بھی بڑی مہارت اور توجہ سے اس کے فنی مراحل طے کیے ہیں۔ ناسپاسی ہوگی اگر میں برادرِ عزیز حافظ عبدالعظیم اسد کا ذکر نہ کروں کہ جنھوں نے خوش اسلوبی سے تمام انتظامی ذمہ داریاں نبھائی ہیں اور کتاب کو خوبصورت اور شایان شان انداز میں طبع کرانے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ میں تہ دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کے کام کو قبول فرمائے، انھیں توفیقِ مزید سے سرفراز کرے اور ہم سب کو دنیا اور آخرت میں عزت اور سعادت سے نوازے۔ آمین!

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام، الریاض، لاہور

فروری 2013ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ:

تقدیم

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے انسان افضل ترین مخلوق ہے۔ اللہ نے اس کی ہر ضرورت پوری کرنے کے لیے شایانِ شان انتظام فرمایا۔ اس کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ دنیا میں اس طرح زندگی گزارے کہ ہر کسی کی محبت، عقیدت اور احترام کا مرکز ومحور ہو۔ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں سب کچھ ادھورا رہ جاتا ہے۔ سزا اور جزا بھی ادھوری، انصاف اور حق رسی بھی ادھوری اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آرزوئیں اور تمنائیں بھی تشنہ رہ جاتی ہیں۔ وہ جیسی زندگی گزارنا چاہتا ہے، صحت، جوانی، نعمتیں اور ان سے لذت یاب ہونے کی مہلت سب کچھ ادھورا ہے تو اس کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہوئی کہ اسے نعمتوں سے مستفید ہونے کی پھر سے مہلت ملے، بلکہ دائمی زندگی ملے اور اس میں وہ احترام، اکرام اور انعام کے بلند ترین مقام پر فائز ہو جائے۔ اللہ نے انسان کی اس ضرورت کو بھی انتہائی شایانِ شان طریقے سے پورا کرنے کا انتظام فرمایا ہے۔ اللہ نے دنیا میں ایسی عظیم ہستیاں پیدا کیں جو لاتعداد انسانوں کی بے پناہ محبت، عقیدت اور احترام کا محور بنیں۔ انھوں نے اپنی اپنی قوم کو تفاخر بخشا۔ اپنے دور کے انسانوں کے لیے اس راستے کی نشاندہی کی جس پر چل کر وہ بھی عظمتوں کی ان منزلوں تک پہنچ سکتے ہیں جن کی آرزو ان میں سے ہر شخص کے دل میں مچل رہی ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ دنیوی کامیابیوں کی ان منزلوں تک پہنچنے کے بعد لامتناہی نعمتوں کی منزل بھی ان کی دسترس میں ہے۔ انھیں اللہ نے انسانوں کو عظمتوں کی راہ پر چلانے کے لیے پیدا کیا۔ انھیں اپنی مخلوقات کی کامیابی اور ان کی ابدی مسرتوں کے لیے ان کے نام باقاعدہ پیغام دے کر مبعوث کیا۔ اللہ نے کسی بستی اور کسی زمانے کے انسانوں کو دنیوی اور ابدی مسرتوں کی خوش خبری دینے والے انتہائی خیر خواہ محسنوں سے محروم نہ رکھا۔ پھر جب انسانوں کو ابھی معلوم نہ تھا کہ دنیا میں انسانی زندگی کے اس مرحلے کا آغاز ہونے والا ہے جب فاصلے آہستہ آہستہ سمٹ جائیں گے۔ دور دراز کے انسان ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ عام لوگوں میں علم کی دولت بٹنے لگے گی، اور ہوتے ہوتے پوری دنیا ایک بستی میں تبدیل ہو جائے گی تو اللہ نے رنگ، نسل اور زبان کی تمیز کے بغیر ساری انسانی مخلوقات کے لیے ایک ایسے ہادیِ اعظم بھیج دیے جنھیں ہر انسان کے ساتھ اتنی محبت تھی کہ کوئی انسان خود اپنے آپ سے بھی اتنی محبت نہیں کر سکتا۔ وہ ہر انسان کے خود اس کی اپنی نسبت بھی زیادہ خیر خواہ تھے۔ انھیں اللہ نے ایسی جامع، روشن اور مکمل ہدایت دے کر بھیجا جس سے صرف دو دہائیوں میں ساری دنیا کی قسمت بدل گئی۔ پوری دنیا کے سامنے ثابت ہو گیا کہ بنی آدم آپ کی لائی ہوئی ہدایت کو اپنا لیں تو پوری انسانیت کے عروج پر ستارے رشک کریں گے۔

آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے لیے اس سے زیادہ مؤثر، اس سے بڑھ کار گر اور کامیابی کا ضامن دوسرا کوئی راستہ نہیں۔ اس عظیم ہادی، اور انسانیت کے سب سے بڑے محسن کا اسم گرامی محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد انسانیت کے بڑے محسن آپ کے وہ ساتھی ہیں جنھوں نے آپ ﷺ سے اللہ کا پیغام وصول کیا، اسے آپ سے سیکھا، آپ ہی کے نمونے کے مطابق اس پر عمل کیا، آپ کی ہر ادا کا مطالعہ کیا، آپ کی زندگی کے ہر پہلو کا مشاہدہ کیا، آپ کا ہر فرمان حرزِ جان بنایا، اسے دل، عمل، حافظے، کتابت، ساتھیوں کی تصدیق اور بار بار کے بیان، غرض ہر ذریعے سے محفوظ کیا۔ پھر انھیں ایسے شاگردوں تک پہنچایا جنھوں نے اسے حفظ واعادہ، تحقیق وروایت اور تدوین وکتابت ہر ذریعے سے محفوظ کرنے اور آگے پہنچانے کے لیے اپنی پوری زندگیاں وقف کر دیں۔ انھیں دنیا محدثین کے کام سے پہچانتی ہے۔

حفظ وکتابت کا یہ سلسلہ وقت کے ساتھ ساتھ مزید مستحکم ہوتا گیا۔ تابعین نے صحابہ سے سنا، لکھا اور حفظ کیا، پھر اس کے بعد کھلے عام ان طالبان حدیث کے گروہوں کے سامنے پیش کیا جو ہر ہر مرکزِ علم میں جا کر صحابۂ کرام، اور تابعین اور ان کے مختلف شاگردوں سے اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین سنتے تھے۔ وہ ہر جگہ مختلف بیان کرنے والے اساتذہ کے الفاظ کا دوسرے اساتذہ کے الفاظ سے موازنہ کر کے ان کی توثیق کرتے۔ اس ساری تگ ودو کے دوران میں ان کے سامنے یہ بات واضح ہو جاتی کہ کون سے متون ہیں جن پر صحابہ اور تابعین سے سننے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد متفق ہے، کون سے راوی، اپنی کس روایت میں متفرد ہیں۔ اگر ان کی روایت باقی بیان کرنے والوں سے مختلف ہے تو اس کا سبب کیا ہے؟ مثلاً: کیا آخری عمر میں استاد کے حافظے میں کمی آگئی تھی۔ اگر کوئی تبدیلی ہوئی ہے تو قصور کس کا ہے؟ استاد کا یا بعد میں سننے والوں میں سے کسی شاگرد کا؟ اس طرح مختلف علمی مراکز میں، بار بار حاضری کے دوران میں طالبانِ علمِ حدیث کو یہ بھی پتہ چلتا گیا کہ حدیث بیان کرنے والا کون سا راوی عدالت، ثقاہت، حفظ، اتقان، امانت اور کردار کے بلند مرتبے پر فائز ہے۔ کون معقول حد تک تسلی بخش مرتبہ رکھتا ہے اور کون ہے جو مذکورہ بالا صفات یا ان میں سے کسی ایک میں یا چند ایک میں کمزور ہے؟

اگر کوئی حدیث انتہائی اونچے درجے کے راویوں کے ہاں موجود نہیں لیکن اس سے نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے ایک سے زیادہ راوی، صحیح واسطوں سے اس کو بیان کرتے ہیں تو ایک سے زیادہ مقبول لوگوں کی تائید سے بیان کردہ یہ حدیث قابل قبول بن جائے گی۔

تابعین ہی کے دور سے طالبان حدیث نے متون کے ساتھ ساتھ بیان کرنے والے راویوں کے تمام ضروری احوال، ان کے بارے میں مختلف ائمہ اور حفاظِ حدیث کی آراء اور شہادتوں کو بھی لکھنا ضروری سمجھا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ہر قابل ذکر محدث نے نہ صرف اسانید اور متون کو جمع کیا بلکہ ہر ایک نے، جمع متون سے پہلے راویوں کے احوال اور ان کی عادات واوصاف کے بارے میں جامع کتابیں مرتب کیں۔

اس سلسلۂ تعلیم وتعلم میں اہم بات یہ ہے کہ یہ چند لوگوں کے لیے مخصوص نہ تھا۔ یہ ہمہ گیر تھا۔ اس پر کسی کی اجارہ داری نہ تھی۔ اللہ کے پیغام اور رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی ہر انسان کے لیے تھی۔ جمال رسالت کے ساتھ شیفتگی اور نورِ نبوت سے مستنیر ہونے اور اسے دوسروں تک لے جانے پر آدم علیہ السلام کے ہر بیٹے کا حق تھا، ہر ایک کے لیے صدائے عام تھی اور اس کے ہر طلبگار کے لیے عزت، عظمت اور فضیلت کے دروازے کھلے تھے۔

اس میدان میں سبقت رنگ کی بنیاد پر ممکن تھی نہ نسل اور وطن کی بنیاد پر۔ حکمرانی کے میدان میں قریش میں سے ہونا یا رسول اللہ ﷺ سے قرابت داری رکھنا، استحقاقِ امارت کی بنیاد مانا جاتا تھا، لیکن عرب و عجم نے حدیث کی قلمرو کا امیر المومنین امام احمد بن حنبل، سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، محمد بن اسماعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہم اللہ کو تسلیم کیا۔[1] عبداللہ بن مبارک ترکی النسل تھے۔[2] محمد بن اسماعیل بخارا کے فارسی النسل تھے۔[3] اور مسلم بن حجاج نیشاپور سے تعلق رکھنے والے عجمی تھے۔[4] یہ اس وجہ سے ممکن ہوا کہ علم حدیث ایک کھلا میدان تھا، اس میں مسابقت کا حق ہر انسان کو حاصل تھا اور مہارت و کمال کے بارے میں فیصلہ اس میدان کے جمہور شرکاء کے ہاتھ میں تھا۔

امام مسلم رحمہ اللہ عظیم محدثین کے اس سلسلۃ الذھب کی ایک اہم کڑی ہیں۔ وفات تک ان کی پوری زندگی حدیث کی خدمت کے لیے وقف رہی۔ ان کا مقصود صرف احادیث کا حصول اور ان کی اشاعت نہ تھا بلکہ محدثین کے اعلیٰ ترین معیارِ نقد کے مطابق تمام مرویات کو کھنگالنا، صحیح ترین احادیث کو الگ کرنا اور انسانی زندگی کے ہر شعبے میں مکمل رہنمائی کے لیے ان کو مرتب اور مدون کر کے امت کے سامنے پیش کرنا تھا۔ انھوں نے جس جستجو، محنت، عرق ریزی، دقیقہ شناسی اور اخلاص و لگن کے ساتھ کام کیا، اس کی اللہ کے نزدیک قبولیت کی دلیل یہ ہے کہ ان کی "الجامع الصحيح المسند" امت مسلمہ کے نزدیک علم حدیث کی دو صحیح ترین اور مقبول ترین کتابوں میں سے ایک قرار پائی۔ ہر دور میں حصولِ علمِ حدیث کے لیے یہ ایک اساسی کتاب رہی۔ علم حدیث کا کوئی طالب علم نہیں جس نے اس سے بے پناہ استفادہ نہ کیا ہو۔ یہ ان کتابوں میں سے ایک ہے جن کے ذریعے سے ہر دور میں کروڑوں انسانوں نے رہنمائی حاصل کی۔

ہم آیندہ سطور میں اختصار سے جائزہ لیں گے کہ اتنی بڑی کامیابی حاصل کرنے والے اس عظیم محدث کی ذاتی زندگی کے خدوخال کیا تھے؟ علم حدیث کی خدمت کے لیے انھوں نے کیا کیا علمی کارنامے سرانجام دیے اور ان کے ممتاز ترین علمی کارنامے، صحیح مسلم کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟ یہ بھی کہ انھوں نے کامیابی کی آخری سیڑھی تک پہنچنے کے لیے کیا راستہ اختیار کیا، کیسی زبردست جدوجہد کی، کیا منزلیں طے کیں اور کن اصولوں کو اپنا کر امیر المومنین فی الحدیث کا مقام حاصل کیا؟

امام مسلم رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

الإمام، الحافظ، الحجة أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن كوشاذ القشيري، النيسابوري 202 یا 204 یا 206ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے اور وہیں علم کی کئی منزلیں طے کیں۔ ان کے والدین صاحب حیثیت تھے۔ اس لیے امام مسلم کو زندگی میں رزق کے لیے زیادہ تگ و دو نہیں کرنی پڑی، انھوں نے اپنی زندگی علم حدیث کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔

حصول علم اور اساتذہ

اٹھارہ برس کی عمر میں سب سے پہلے حدیث کا سماع (سماع اور کتابت لازم و ملزوم تھے) یحییٰ بن یحییٰ تمیمی سے کیا۔ 220ھ میں حج کیا اور مکہ میں امام مالک کے اجل ترین شاگرد عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے احادیث سنیں اور لکھیں۔[5] کوفہ میں انھوں نے

---

(1) تذكرة الحفاظ، مقدمة، ص: 4. 2 سير أعلام النبلاء: 379/8. 3 سير أعلام النبلاء: 391/12. 4 سر أعلام النبلاء: 558/2.
(5) سير أعلام النبلاء: 558/12، وتذكرة الحفاظ: 281/1.

احمد بن یونس کے علاوہ علماء کی ایک جماعت سے، پھر حرمین، عراق اور مصر کے تقریباً دوسو بیس اساتذہ سے احادیث حاصل کیں۔[1]
حصولِ حدیث کا طریقہ یہی تھا کہ احادیث مع اسناد سنی اور ساتھ لکھی جاتی تھی۔ ان کے اہم اساتذہ میں امام احمد بن حنبل، احمد بن منذر قزاز، اسحاق بن راہویہ، ابراہیم بن سعید جوہری، ابراہیم بن موسیٰ، ابواسحاق رازی، احمد بن ابراہیم، اسحاق بن موسیٰ انصاری (ابوموسیٰ)، اسماعیل بن ابی اویس، حرملہ بن یحییٰ (ابوحفص تجیبی)، حسن بن ربیع بورانی، ابوبکر بن ابی شیبہ، یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابوزرعہ رازی اور یحییٰ بن معین جیسے حفاظ حدیث شامل ہیں۔[2]

روزگار

امام مسلم رحمہ اللہ کا کچھ کاروبار ایک قدیم قصبے ''خان محمش'' میں تھا، لیکن ان کی معاش کا زیادہ تر انحصار ان کی جاگیر پر تھا جو نیشاپور ہی کے مضافات میں واقع تھی۔

حلیہ، اولاد

امام حاکم کے والد (عبداللہ بن حمدویہ) کو ان کے والد (امام حاکم کے دادا) نے بتایا کہ انھوں نے امام مسلم کی زیارت ''خان محمش'' میں کی تھی۔ ان کی قامت پوری، رنگ گورا اور داڑھی سفید تھی۔ انھوں نے اپنے عمامے کا ایک کنارہ دونوں کندھوں کے درمیان پشت پر لٹکایا ہوا تھا۔ امام حاکم کے والد نے امام مسلم کے گھر میں ان کی بیٹیوں کی اولاد بھی دیکھی۔[3]

ان کی وفات کا واقعہ جس طرح تاریخ بغداد اور سیر اعلام النبلاء میں بیان کیا گیا ہے، انتہائی عجیب ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ فن حدیث میں ان کی جستجو کا کیا عالم تھا اور اس حدیث میں ان کا انہماک کس درجے پر پہنچا ہوا تھا۔ احمد بن سلمہ کہتے ہیں:
امام مسلم رحمہ اللہ سے استفادے کے لیے ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی، اس میں ان کے سامنے ایک ایسی روایت کا ذکر آیا جو ان کو معلوم نہ تھی۔ گھر واپس آئے تو چراغ جلایا اور گھر والوں سے کہا کہ ان کے کمرے میں کوئی نہ آئے۔ گھر والوں نے بتایا کہ گھر میں کھجور کا ایک ٹوکرا ہدیہ بھیجا گیا ہے۔ فرمایا: لے آؤ۔ وہ حدیث کی تلاش میں منہمک ہو گئے۔ ٹوکرا ساتھ رکھا تھا، بے خیالی کے عالم میں ٹوکرے سے کھجور کا ایک ایک دانہ اٹھا کر منہ میں ڈالتے رہے، اسی عالم میں صبح ہو گئی۔ انھیں حدیث کی تفصیلات مل گئیں ادھر ٹوکرا خالی ہو گیا۔ کہا جاتا ہے: اسی وجہ سے ان کی طبیعت بگڑ گئی اور علم و عرفان کا یہ سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔
امام مسلم رحمہ اللہ کی وفات 24 رجب 261 ھ کے اتوار کی شام کو ہوئی، اگلے روز نیشاپور میں تدفین ہوئی۔[4]

تصنیفات

امام مسلم رحمہ اللہ کی اہم ترین تصنیفات جنھیں امام حاکم اور دوسرے محدثین نے ذکر کیا ہے یہ ہیں:

رجال

① الأسامي والكنىٰ ② كتاب الطبقات ③ كتاب الوحدان ④ كتاب الأفراد ⑤ كتاب الأقران ⑥ كتاب أولاد الصحابة ⑦ كتاب أفراد الشاميين ⑧ كتاب مشايخ مالك ⑨ كتاب مشايخ الثوري

---

1 سير أعلام النبلاء: 12/558-561. 2 سير أعلام النبلاء: 12/558-561. 3 سير أعلام النبلاء: 1/570. 4 الحطة في ذكر الصحاح الستة، ص: 286.

⑩ كتاب مشايخ شعبة ⑪ كتاب من ليس له إلا راوٍ واحد ⑫ كتاب المخضرمين ⑬ كتاب طبقات التابعين.

متون حدیث

⑭ كتاب المسند الكبير على الرجال ⑮ كتاب الجامع على الأبواب ⑯ كتاب المسند الصحيح (عرفِ عام میں ''صحیح مسلم'') ⑰ كتاب حديث عمرو بن شعيب.

نقد الحدیث

⑱ كتاب التمييز ⑲ كتاب العلل ⑳ كتاب سؤالات أحمد بن حنبل ㉑ كتاب أوهام المحدثين.

فقہ الحدیث

㉒ كتاب الانتفاع بأهب السباع.

یہ امام مسلم کی اہم ترین کتابوں کے نام ہیں، ان کی ساری تصنیفات کی فہرست نہیں ہے۔

صحیح مسلم اور اس کا امتیاز

حافظ ابن عساکر اور امام حاکم کہتے ہیں کہ امام مسلم اپنی کتاب صحیح مسلم کو دو اقسام میں مکمل کرنا چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قسم اول میں طبقۂ اولیٰ کے راویوں کی صحیح احادیث اور قسم ثانی میں طبقہ ثانیہ کی صحیح احادیث لائیں۔ وہ ابھی طبقۂ اولیٰ پر مشتمل حصہ مکمل کر پائے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ گویا صحیح مسلم ان کی زندگی کے آخری مرحلے کی تصنیف ہے۔

صحیح مسلم ان کے فن کا اوج کمال ہے اور اس سے پہلے کا سارا کام اپنی جگہ مستقل ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح مسلم کی تیاری یا بنیاد سازی کا کام بھی کہا جا سکتا ہے۔ رجال، متون اور علل پر مکمل عبور اور تیاری کے بعد ہی ایسی کتاب لکھی جا سکتی ہے جیسی صحیح مسلم ہے۔ اس وقت طالبان حدیث کو ایک ایسی کتاب کی تلاش تھی جو دین کے طور طریقوں، احکام، جزا و سزا اور جن چیزوں سے بچنا اور جن کو اپنانا ہے، ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور سنن کی مستند روایات پر مشتمل ہو، ان روایات کی سندوں کو اہل علم نے قبول کیا ہو اور یہ روایات حسن ترتیب سے ایک ایسی تالیف میں جمع کر دی گئی ہوں جو غیر ضروری طور پر طویل نہ ہو، اور جو دین کے فہم، تدبر اور استنباط کے حوالے سے دیگر کتابوں سے مستغنی کر دے۔[1]

امام مسلم نے امت کی اس ضرورت کو محسوس کیا، ایک ایسی کتاب کی اہمیت اور اس کے فوائد پر غور کیا تو بہت بڑے ذخیرۂ حدیث میں سے صحیح ترین احادیث کے نسبتاً مختصر مجموعے کی ترتیب و تالیف کا بیڑا اٹھایا۔ امام مسلم نے احادیث کے انتخاب کے حوالے سے اپنی کتاب کے لیے بنیادی شرط یہ رکھی کہ حدیث ''سنداً متصل ہو، اول سے لے کر آخر تک ثقہ نے ثقہ سے روایت کی ہو اور شذوذ اور علل سے پاک ہو۔''

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ

امام بخاری اور امام مسلم ہم عصر ہیں۔ دونوں نے فقہی ترتیب پر احادیث کے صحیح مجموعے کی ضرورت کو ایک ہی دور میں محسوس

---

1. مقدمة صحيح مسلم، ص: 4.

کیا اور اپنا اپنا مجموعۂ حدیث مرتب کیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی بحث چلتی رہی ہے کہ دونوں میں سے ترجیح کس کتاب کو حاصل ہے۔ شارح مسلم امام نووی فرماتے ہیں: علماء اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں، امت نے انھیں اسی حیثیت میں قبول کیا ہے۔ صحیح بخاری دونوں میں سے صحیح تر ہے، فوائد میں عیاں اور دقیق دونوں قسم کے معارف میں بڑھ کر ہے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ امام مسلم امام بخاری سے مستفید ہوتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ علم حدیث میں ان کی کوئی نظیر موجود نہیں۔ مجموعی حیثیت سے صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر ترجیح حاصل ہے اور یہی درست نقطۂ نظر ہے جس کے جمہور علماء، ماہرین فن اور نکتہ سنجانِ علم حدیث قائل ہیں۔ امام ابوعلی بن حسین نیشاپوری اور مغرب (شمالی افریقہ کے مسلم ممالک) کے بعض علماء صحیح مسلم کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن جمہور علماء کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ صحیح بخاری ہی کو ترجیح حاصل ہے۔ معروف فقیہ اور نقادِ حدیث حافظ ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''المدخل'' میں اس بات کو دلائل سے واضح کیا ہے......[1] البتہ صحیح مسلم کے بعض امتیازی پہلو ایسے ہیں جو اسی کتاب کے ساتھ خاص ہیں۔ جن لوگوں نے صحیح بخاری پر صحیح مسلم کو ترجیح دی ہے، ان کے پیش نظر یہی امتیازی پہلو تھے۔ امام نووی فرماتے ہیں: امام مسلم ایک انتہائی فائدہ مند خصوصیت میں متفرد ہیں جو انھی کے شایان شان تھی۔ وہ یہ کہ (ان کی کتاب) استفادے میں آسان ہے۔ انھوں نے ہر حدیث کو ایک ہی جگہ، جو اس کے لائق تھی، درج کیا ہے اور اس کی متعدد سندیں اور روایت شدہ مختلف الفاظ اس کے ساتھ ہی بیان کر دیے ہیں۔ اس سے طالب علم کے لیے مذکورہ حدیث کی تمام صورتوں پر نظر ڈالنا اور ان سے فائدہ اٹھانا آسان ہو گیا ہے۔ اس طریقے سے امام مسلم نے حدیث کے جو طرق (سندیں) ذکر کیے ہیں ان پر قاری کا اعتماد بڑھ جاتا ہے۔[2]

تائید وتوثیق کا حیرت انگیز سلسلہ

یہ امام مسلم کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ وہ ایک ہی حدیث کو اپنے ایک استاد کے علاوہ دوسرے اساتذہ کی سندوں سے بھی بیان کرتے ہیں، پھر ان کے اوپر کی سند میں ایک ہی استاد یا متعدد اساتذہ سے بیان کرنے والے ایک سے زیادہ راویوں کی سندیں بیان کرتے ہیں اور بالکل اوپر ایک ہی حدیث کو اگر ایک سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے تو مختلف سندوں سے ان روایات کو بھی لے آتے ہیں۔ آج اگر کوئی مطالعہ کرنے والا ایک ہی حدیث کے لیے امام مسلم کی ذکر کردہ تمام سندوں کو سامنے رکھے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ امام مسلم نے ایک حدیث کو اپنے ایک استاد اور اوپر تک اس کے ایک استاد سے روایت کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ وہ ایک ہی استاد سے روایت کرنے والے متعدد لوگوں کے پاس کتابت حدیث کے لیے حاضر ہوئے، ایک استاد سے مختلف اوقات میں روایت کرنے والے ان کے مختلف شاگردوں (تابعین) سے الگ الگ وہی حدیث سنی اور اس کی توثیق کی۔ اس طرح انھوں نے واضح کیا کہ جن اساتذہ نے مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کے سامنے وہ حدیث بیان کی اور ہمیشہ ایک ہی جیسے الفاظ سے بیان کرتے رہے، وہ حقیقت میں حفظ واتقان کے اعتبار سے انتہائی قابل اعتماد ہیں اور ان کی بیان کردہ روایت صحیح ہے۔ انھوں نے اپنے اساتذہ سے اوپر کی اسناد کی بھی اسی طرح مختلف بیان کرنے والوں کی روایات کے ذریعے سے توثیق کی، حتی کہ اکثر اوقات رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنے والے مختلف صحابہ کی روایات ان کے اپنے اپنے شاگردوں سے اکٹھی کر کے ان کو بطور شواہد پیش

---

1 شرح صحيح مسلم للنووي:1/33. 2 شرح صحيح مسلم للنووي:1/34.

کیا۔ان میں سے ہر ایک کے لیے متابعات پیش کیں، ان کی ایک دوسرے سے توثیق کی اور جو احادیث ہر اعتبار سے ضبط و اتقان میں مکمل تھیں، انھی کا انتخاب کیا۔ یہ اہتمام بڑے سے بڑے معاملے میں دی گئی شہادتوں کے لیے کسی بڑی سے بڑی عدالت یا توثیقی ادارے کے بس میں نہیں۔

اگر حدیث کے الفاظ یا سند میں کوئی انتہائی معمولی فرق بھی ہے، جیسے حَدَّثَنَا اور أَخْبَرَنَا کا فرق، تو اس کو بھی محفوظ کیا ہے۔ متن میں انتہائی معمولی کمی بیشی کو بھی ذکر کیا ہے۔اس طرح صحیح مسلم احادیث رسول ﷺ کا ایک ایسا مجموعہ بن گیا ہے جو اسناد و متون کے باہمی موازنے اور توثیق کا بے مثال عملی نمونہ ہے۔

صحیح مسلم میں روایات کی تعداد

اس احتیاط و اہتمام کے ساتھ امام مسلم نے جو صحیح مرتب کی، تکرار کے بغیر اس کی احادیث کی تعداد تین ہزار تینتیس ہے اور مکرر احادیث کو شمار کیا جائے تو کل احادیث سات ہزار پانچ سو تریسٹھ ہیں۔امام مسلم نے یہ انتخاب تین لاکھ احادیث میں سے کیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ تین لاکھ احادیث سے مراد تین لاکھ متن یا مرویات نہیں۔احادیث کی عدد شماری کا اصول اس مثال سے واضح ہوتا ہے: اگر ایک صحابی سے ایک تابعی نے حدیث بیان کی تو ایک حدیث ہے، اگر دو نے کی تو دو حدیثیں ہیں، اسی طرح تابعی سے جتنے شاگردوں نے سن کر حدیث بیان کی اسی حساب سے نمبر بڑھتا گیا ہے۔تین لاکھ احادیث سے مراد تین لاکھ الگ الگ سندوں سے بیان کردہ روایات ہیں۔بعض لوگ اس اصول کو نہیں سمجھتے اس لیے بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

شفافیت اور تنقید کا خیر مقدم

محدثین کا تمام کام انتہائی شفاف تھا۔ان کے ایک ایک لفظ کا گہری نظر سے جائزہ لیا جاتا تھا اور اب تک لیا جا رہا ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کی قسم اول جو صحیح مسلم کے نام سے امت کے سامنے ہے، مکمل کرنے کے بعد اس وقت کے عظیم ماہرین حدیث اور طالبان علم حدیث کے سامنے پیش کر دی۔ان کی زندگی ہی میں اس کے نسخے ہر طرف پھیل گئے اور انتہائی کڑے معیار پر اس کا تنقیدی جائزہ لینے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔تنقیدی جائزہ لینے والوں میں اس زمانے کے ممتاز ترین محدثین بلکہ خود امام مسلم کے اساتذہ بھی شامل تھے۔

سعید برذعی کہتے ہیں: ایک شخص صحیح مسلم کا ایک نسخہ امام ابوزرعہ کے پاس لے آیا۔انھوں نے اس کا جائزہ لینا شروع کیا، اسباط بن نصر کی مروی حدیث دیکھ کر انھوں نے کہا: یہ صحت سے کس قدر دور ہے! قطن بن نسیر کی روایت دیکھ کر فرمایا: یہ ایک اونچا سیلاب ہے (جس میں ہر طرح کا کاٹھ کباڑ بہتا چلا آتا ہے۔) احمد بن عیسیٰ کی روایت دیکھی تو اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا جیسے یہ کہنا چاہتے ہوں کہ وہ جھوٹی حدیث بھی بیان کر دیتا ہے، پھر یہ فرمایا کہ وہ (امام مسلم) ان جیسوں سے روایت کرتے ہیں اور ابن عجلان اور ان کی طرح کے (عالی مرتبت) راویوں کو چھوڑ دیتے ہیں، اس طرح وہ اہل بدعت (منکرین اور معترضین حدیث) کو ہمارے خلاف موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ کہہ سکیں: ان لوگوں (محدثین) کی حدیث صحیح نہیں۔[1]

ابوزرعہ، الامام، حافظ العصر، عبید اللہ بن عبدالکریم بن یزید الرازی اس وقت کے عظیم محدث تھے۔حفظ حدیث، ذہانت، دین داری،

1 سیر أعلام النبلاء: 12/571.

اخلاص اور عمل میں ان کا شمار اپنے زمانے کے قلیل النظیر لوگوں میں ہوتا تھا۔ ان سے ان کے اپنے اساتذہ نے بھی احادیث سن کر بیان کی تھیں۔ بڑے بڑے محدثین، مثلاً: امام مسلم، ان کے خالہ زاد حافظ ابوحاتم، امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداود، ابوعوانہ، سعید بن عمرو برذعی، ابن ابی حاتم، محمد بن حسن قطان رحمہ اللہ ان کے شاگرد تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے سنا کہ ابوزرعہ ہمارے ہاں مہمان ہوئے تو میرے والد (امام احمد رحمہ اللہ) نے فرمایا: بیٹا میرے نوافل کا عوض تمھیں اس شیخ کے ساتھ عملی مذاکرے کی صورت میں ملا ہے۔ صنعانی کہتے ہیں: ابوزرعہ ہمارے (محدثین کے) نزدیک احمد بن حنبل سے مشابہ ہیں۔[1]

اپنے استاد گرامی کی اس تنقید کے حوالے سے امام مسلم نے اچھے طریقے سے اپنے موقف کی وضاحت کی۔ برذعی کہتے ہیں کہ میں نیشاپور گیا تو ابوزرعہ کی تنقید سے امام مسلم کو آگاہ کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے اسباط، قطن اور احمد بن عیسیٰ جیسے راویوں سے وہی احادیث لی ہیں جو ثقہ راویوں کے حوالے سے بھی موجود تھیں۔ میرے پاس ان ثقات کی سندوں میں چونکہ واسطے نسبتاً زیادہ تھے، اس لیے میں نے کم واسطوں والی اسباط وغیرہ جیسے لوگوں کی اسناد سے انھی روایات کو بیان کر دیا ہے، احادیث اپنی جگہ معروف ہیں اور ثقات سے مروی ہیں۔ بعدازاں امام مسلم مشہور محدث ابن وارہ[2] سے ملے انھوں نے بھی وہی باتیں کہیں جو ابوزرعہ نے کہیں تھیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ ماہرین فن نے ایک ہی طرح کی باتیں نوٹ کیں۔ امام مسلم نے ابن وارہ کے سامنے بھی اپنے موقف کی اچھی طرح وضاحت کی اور اپنی وضاحت میں یہ بھی فرمایا: میں نے یہ کہا کہ یہ احادیث صحیح ہیں، یہ نہیں کہا کہ جو احادیث میں نے اپنی کتاب میں نہیں لیں (ابن عجلان وغیرہ کی روایات) وہ ضعیف ہیں۔ ابن وارہ کی تشفی ہوگئی اور انھوں نے امام مسلم کے سامنے اپنی مرویات بیان فرمائیں۔[3]

امام مسلم کے پاس چونکہ عالی اور نازل ہر طرح کی سندوں سے روایات محفوظ تھیں، اس لیے انھوں نے اپنے استاد اور اس دور کے محدث اعظم امام ابوزرعہ کی تنقید کو مرحبا کہا اور خود جا کر اپنی پوری کتاب ان کے سامنے پیش کر دی، انھوں نے جس جس روایت کے بارے میں کہا کہ اس میں علت یا کوئی اعتراض کا سبب موجود ہے۔ (چاہے امام مسلم ان کی بات سے اختلاف بھی رکھتے تھے) انھوں نے ایسی ہر روایت کو کتاب سے نکال دیا اور متبادل روایات شامل کر دیں جو اعتراضات سے مکمل طور پر پاک تھیں۔ اور جن روایات کے بارے میں امام ابوزرعہ نے کہا کہ وہ صحیح اور ہر طرح کی خامیوں اور علل سے پاک ہیں، انھی کی تخریج کی (انھیں سندوں کے ذریعے سے بیان کردہ متون کو درج کیا۔) اس قدر حزم واحتیاط کے بعد ان کو یقین ہوگیا کہ ماہرین فن حدیث اگر دوسو سال بھی اپنی اعلیٰ سے اعلیٰ سندوں کے ذریعے سے احادیث کے انتخاب کی کوشش کریں تو بھی ان کا دارومدار انھی احادیث پر ہوگا جو انھوں نے اپنی مسند صحیح میں درج کر دی ہیں۔[4]

امام بخاری اور امام مسلم کے کام کو محض ان کی مہارت فن اور عظمت شان کے پیش نظر قبول نہیں کر لیا گیا، بلکہ انھوں نے اپنی

---

1 تذکرة الحفاظ:2/105,106. 2 الحافظ الکبیر الثبت ابوعبداللہ محمد بن مسلم بن عثمان بن وارہ الرازی، ابوعاصم، فریابی، ابونعیم، ابومغیرہ عبدالقدوس کے شاگرد اور امام نسائی اور امام بخاری کے اساتذہ میں سے ہیں۔ امام بخاری نے صحیح کے علاوہ دوسری تصنیفات میں بھی ان سے روایات لیں۔ ابوبکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں: میں نے حفظ حدیث میں ابن فرات، ابن وارہ اور ابوزرعہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ امام طحاوی کہتے ہیں: اپنے زمانے میں ابوحاتم، ابوزرعہ اور ابووارہ جیسا حدیث کا کوئی عالم روئے زمین پر اور نہ تھا۔ (تهذيب الكمال في أسماء الرجال17/232-237) 3 سير أعلام النبلاء:12/571. 4 سير أعلام النبلاء:12/568.

اپنی صحیح کے لیے جو ضوابط مقرر کیے ان (ضوابط) کا، اور ان کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی درج کردہ ہر روایت کا، سخت ترین تنقیدی جائزہ لیا گیا۔ یہ کام صدیوں تک شدومد سے جاری رہا۔ ناقدوں میں امام دارقطنی، امام حاکم اور دیگر بہت سے ماہرین جرح و تعدیل شامل تھے۔ پھر آگے ان سخت ترین ناقدوں کی حمایت اور مخالفت کا سلسلہ بھی تسلسل سے چلتا رہا۔ اب بھی اس تنقید پر کوئی قدغن نہیں۔ تنقید در تنقید کے اس زبردست سلسلے کے نتیجے میں اہل سنت کے تمام فقہی مکاتب فکر کے ائمہ اور محدثین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم، قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔ ان میں جو اقوال و اعمال اور تقاریر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کی گئی ہیں، ان کی نسبت آپ ﷺ کی طرف بالکل صحیح ہے۔[1]

صحیحین کے اسلوب کی مقبولیت

صحیحین اسناد، متون اور جامعیت، یعنی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی مہیا کرنے کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔ بڑے بڑے محدثین نے ان منتخب مجموعوں کو دیکھا تو انھیں اس قدر پسند کیا اور سراہا کہ ان کے تتبع کو اپنے لیے وجہ افتخار سمجھا۔ متعدد محدثین نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کو اپنی اپنی سندوں سے، جو ان دونوں کی نسبت بھی کم واسطوں پر مشتمل تھیں، روایت کیا اور اپنی کتابوں کا نام المستخرج علی صحیح البخاري یا المستخرج علی صحیح مسلم رکھا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ یہی روایات دوسرے محدثین کے ہاں بھی اپنی اپنی سندوں اور بسا اوقات ایک یا دو کم واسطوں سے محفوظ تھیں۔ انھوں نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ، انھی احادیث کو، جن الفاظ میں وہ ان کے ہاں موجود تھے، روایت کر کے امام بخاری اور امام مسلم کی تائید و توثیق میں پیش کر دیں۔ اس طرح انھوں نے یہ گواہی دی کہ ان دونوں کی بیان کردہ سندوں کے علاوہ دوسری صحیح سندوں سے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی احادیث مروی ہیں۔ تائید و توثیق اور صحت کی شہادت کا یہ حیرت انگیز سلسلہ صدیوں تک چلتا رہا۔ صحیح مسلم پر استخراج کرنے والے چند محدثین کے نام یہ ہیں:

① ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء، م 286ھ۔

② ابوجعفر احمد بن حمدان حیری، م 311ھ۔

③ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائینی، م 316ھ۔

④ ابوالنصر محمد بن محمد بن یوسف طوسی شافعی، م 344ھ۔

⑤ ابوولید حسان بن محمد قرشی فقیہ، م 349ھ۔

⑥ ابوحامد احمد بن محمد شارکی ہروی، م 355ھ۔

⑦ ابوعلی حسین بن محمد ماسرجسی، م 365ھ۔

⑧ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن زکریا جوزقی، م 388ھ۔

⑨ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد خوارزمی برقانی، م 425ھ۔

⑩ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد اصبہانی، م 430ھ۔

---

[1] النکت علی کتاب ابن الصلاح، ص: 112.

ان تمام شہادتوں اور توثیق کے ان عظیم سلسلوں کے بعد یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ عقل سلیم کا مالک کوئی بھی غیر جانبدار انسان، تحفظ حدیث کے حوالے سے ان اعتراضات سے اتفاق نہیں کر سکتا جو غیر مسلم معترضین اور منکرین حدیث محض عناد، تعصب اور مخاصمت کی بنا پر گھڑتے اور دہراتے رہتے ہیں۔

ہماری کاوش

ہم نے صحیح مسلم کا ایک ایسا معیاری اردو ترجمہ اور مختصر شرح پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس کے ذریعے سے صحیح مسلم سے استفادہ کرنے کے خواہش مند تمام طبقات کی ضرورت پوری ہو سکے۔ ترجمہ عموماً اس طرح کیا جاتا ہے کہ حدیث کا مفہوم دوسری زبان میں منتقل ہو جائے۔ تاریخ وغیرہ میں تو یہ قابل قبول ہو سکتا ہے لیکن نص حدیث میں جس کے الفاظ کی ہر دلالت سے استنباط کیا جاتا ہے، ایسا ترجمہ قابل قبول نہیں۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ اردو کے ذریعے سے استفادہ کرنے والوں میں قانون دان طبقہ شامل ہے۔ اس لیے ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ ترجمہ معیاری اردو میں ہونے کے باوجود نص کے عین مطابق ہو۔ حدیث کے الفاظ، معانی کے جس جس پہلو (Shade) کے امین ہیں وہ سب حتی الوسع اردو میں منتقل ہو جائیں۔ ہم اپنی حد تک یہ گمان رکھتے ہیں کہ اللہ کی توفیق سے ہماری کوشش کافی حد تک کامیابی سے ہمکنار ہوئی ہے۔ فللہ الحمد .

امام مسلم نے اپنی کتاب کی ابتدا میں ایک طویل مقدمہ لکھا ہے۔ اس میں انھوں نے اپنی کتاب کا مفصل تعارف کراتے ہوئے فن حدیث کے انتہائی دقیق علمی نکات پر بحث کی ہے۔ یہ ان کی کتاب کا ہی نہیں، علم حدیث کا بھی مقدمہ ہے اور اس موضوع پر محدثین کی اولین کاوشوں میں سے ایک ہے۔ اس کا سمجھنا اور طالب علموں کو سمجھانا اہل علم کے لیے ہمیشہ ایک چیلنج رہا۔ بعض پرانے اساتذہ اسے سمجھانے کے لیے قواعد صرف ونحو، خصوصاً ترکیب نحوی کا بھی سہارا لیا کرتے تھے۔ اردو ترجمے میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ ہم اسے اللہ کا خاص انعام شمار کرتے ہیں کہ اس کی توفیق سے ترجمے ہی میں خود بخود تسہیل کا مرحلہ بخوبی طے ہو گیا۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔

امام مسلم چونکہ متعدد سندوں سے احادیث ذکر کرتے ہیں اس لیے ان کے مختلف اساتذہ ہی نہیں مختلف صحابہ کی روایات میں بھی، تفصیلات کی کمی بیشی اور ترتیب کے فرق کی بنا پر بسا اوقات بظاہر بڑے اختلاف حتی کہ تضاد تک کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ تمام روایات میں جو حقیقی مطابقت ہے وہ واضح ہو جائے۔ بعض جگہ انتہائی مختصر حواشی بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔

پہلے ترجمہ اور شرح کی تیاری ایک ساتھ شروع ہوئی۔ تقریباً نصف کتاب تک اسی طرح کام مکمل ہوا۔ بعد ازاں یہ فیصلہ ہوا کہ پوری کتاب کا ترجمہ پہلے شائع کر دیا جائے۔ ابتدائی مراحل میں مختلف ساتھی معاونت کرتے رہے، ان میں پروفیسر محمد ذوالفقار، شیخ نذیر احمد مدنی اور حافظ قمر حسن حفظہ اللہ شامل ہیں، پھر قاری طارق جاوید عارفی، مولانا آصف رشید، حافظ رضوان عبداللہ، مولانا عمار فاروق سعیدی اور مولانا حذیفہ نصیر گوندل حفظہ اللہ پر مشتمل ٹیم نے معاونت کے فرائض سرانجام دیے۔ مولانا آصف رشید، مولانا عمار فاروق سعیدی اور مولانا حذیفہ نصیر گوندل مختلف مراحل میں پروف ریڈنگ، اصل کے ساتھ موازنے اور تشنہ امور کی نشان دہی میں

شرکت کرتے رہے۔موجودہ ٹیم قاری طارق جاوید عارفی،مولانا آصف رشید اور حافظ انس طلحہ پر مشتمل ہے۔مولانا آصف رشید اس کے علاوہ تحقیقی کام میں اہم مدد بھی فراہم کرتے رہے۔حافظ رضوان عبداللہ نے ترجمے کا ابتدائی مسودہ تیار کر کے دیا، قاری طارق جاوید عارفی نے متن کی پروف خوانی کی اور آخری مسودے کو فائنل پروف خوانی کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔اس کے علاوہ انھوں نے انتظامی امور کی نگرانی بھی کی۔اس پوری ٹیم نے مثالی ہم آہنگی اور بفضلہٖ تعالیٰ اخلاصِ کامل سے اپنے فرائض سرانجام دیے۔علمی میدان میں جہاں یہ علماء حضرات محنت اور اخلاص سے کام کرتے رہے، وہاں اس کام کے فنی مراحل، کمپوزنگ، ان پیج پیسٹنگ اور کورل پیسٹنگ کو عبدالرافع اور خرم شہزاد نے بھی بڑی ہنرمندی سے طے کیا ہے۔میں ذاتی طور پر انتہائی قیمتی معاونت پر ان تمام نوجوان دوستوں کا شکرگزار اور اللہ تعالیٰ سے ان کے علم وعمل میں برکت کے لیے دعا گو ہوں۔مجھ سمیت یہ پوری ٹیم قارئین کرام سے بھی دعاؤں کی ملتمس ہے،ہمیں امید ہے کہ ہم مایوس نہیں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ علم حدیث کی خدمت کرنے والے تمام محدثین کو خصوصاً ہمارے اساتذہ کرام کو جن کی مساعی سے ہم جیسے سیکڑوں طالب علم جادۂ فہم حدیث سے روشناس ہوئے اور جن کے افکار عالیہ نے قدم قدم پر ہماری رہنمائی کی، اجر عظیم سے نوازے، ان کی قبروں کو نور سے بھر دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین!

ہم اللہ رب العزت کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اس ترجمے کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے مفید بنائے۔اسے اپنی رضا کے لیے قبول کرے۔اس میں رہ جانے والی خامیوں کو، جو یقیناً ہماری طرف سے ہیں، کسی بھی طرح نقصان کا باعث نہ بننے دے۔ اس کتاب کی طرف رجوع کرنے والے ہر انسان کو سچی اور سیدھی راہ پر چلائے۔ایمان اور عمل کی برائی سے محفوظ رکھے۔اور اس کام کے لیے جس نے جو کوشش کی، اللہ اس کی کوشش کو قبولیت سے نوازے اور پوری ملت اسلامیہ کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔آمین!

یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اشاعت وحفظ حدیث کے ساتھ ساتھ امت کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔سنت کے نورِ ہدایت کو عام کر دے، محدثین عظام کی کاوشوں پر راضی ہو، قیامت تک آنے والے خادمانِ حدیث اور طالبانِ علم حدیث کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور ان کی کاوشوں کو قبول کرے۔آمین!

پروفیسر محمد یحییٰ
(سینئر ریسرچ سکالر، دارالسلام لاہور)

فرمانِ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے
کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔“

(صحيح مسلم، المقدمة، حديث: 5)

مُقَدِّمَةُ الكِتَابِ لِلإِمَامِ مُسْلِمٍ -رَحِمَهُ اللهُ-

مقدمۂ صحیح مسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ہمیشہ مہربانی کرنے والے اللہ کے نام سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلٰى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ،

تمام تر حمد و ثنا سارے جہانوں کے پالنے والے اللہ کے لیے اور بہترین جزا تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہے۔ اللہ خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور تمام نبیوں اور رسولوں پر بھی۔

أَمَّا بَعْدُ.

اس کے بعد:

فَإِنَّكَ - يَرْحَمُكَ اللهُ - بِتَوْفِيقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فِي سُنَنِ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ، وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ، وَالتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ صُنُوفِ الْأَشْيَاءِ بِالْأَسَانِيدِ الَّتِي بِهَا نُقِلَتْ، وَتَدَاوَلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا بَيْنَهُمْ، فَأَرَدْتَّ - أَرْشَدَكَ اللهُ - أَنْ تُوَقَّفَ عَلٰى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُّحْصَاةً. وَسَأَلْتَنِي أَنْ أُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّأْلِيفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَّكْثُرُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ - زَعَمْتَ - مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهُ قَصَدْتَّ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيهَا،

اللہ آپ[1] پر رحم فرمائے! بلاشبہ آپ نے اپنے پیدا کرنے والے کی توفیق سے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ دین کے طریقوں اور احکام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے (امت تک) پہنچنے والی تمام احادیث کو ان کی منقولہ اسناد سمیت جاننا چاہتے ہیں اور ان احادیث کو بھی جو ثواب اور عذاب، رغبت دلانے اور ڈرانے اور ان جیسی دوسری چیزوں کے بارے میں ہیں اور اہل علم نے ایک دوسرے سے لیں اور پہنچائیں۔ اللہ آپ کی راہنمائی فرمائے! آپ چاہتے ہیں کہ یہ تمام احادیث شمار کر کے مجموعے کی شکل میں آپ کی دسترس میں لائی جائیں۔ آپ نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں ان احادیث کو زیادہ تکرار کے بغیر آپ کے لیے ایک تالیف کی

---

[1] آپ نے یہ بات اپنے شاگرد احمد بن سلمہ بن عبداللہ بزار نیشاپوری سے مخاطب کر کے کہی جنھوں نے آپ سے صحیح مسلم تالیف کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ وہ آپ کے معاون اور اہم سفروں میں اکثر آپ کے ہمراہی ہوتے تھے۔ (تاریخ بغداد: 186/4)

وَالِاسْتِنْبَاطِ مِنْهَا، وَلِلَّذِي سَأَلْتَ - أَكْرَمَكَ اللهُ - حِينَ رَجَعْتُ إِلٰى تَدَبُّرِهِ، وَمَا تَؤُولُ إِلَيْهِ الْحَالُ - إِنْ شَاءَ اللهُ - عَاقِبَةٌ مَّحْمُودَةٌ، وَّمَنْفَعَةٌ مَّوْجُودَةٌ وَّظَنَنْتُ - حِينَ سَأَلْتَنِي تَجَشُّمَ ذٰلِكَ - أَنْ لَّوْ عُزِمَ لِي عَلَيْهِ، وَقُضِيَ لِي تَمَامُهُ، كَانَ أَوَّلُ مَنْ يُّصِيبُهُ نَفْعُ ذٰلِكَ إِيَّايَ خَاصَّةً، قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ؛ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَّطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ، إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذٰلِكَ: أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هٰذَا الشَّأْنِ وَإِتْقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ، وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَّا تَمْيِيزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ، إِلَّا بِأَنْ يُّوَقِّفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ، فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هٰذَا كَمَا وَصَفْنَا، فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوْلٰى بِهِمْ مِّنَ ازْدِيَادِ السَّقِيمِ، وَإِنَّمَا يُرْجٰى بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ هٰذَا الشَّأْنِ، وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ، لِخَاصَّةٍ مِّنَ النَّاسِ، مِمَّنْ رُّزِقَ فِيهِ بَعْضَ التَّيَقُّظِ، وَالْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَعِلَلِهِ، فَذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ، يَهْجُمُ بِمَا أُوتِيَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْعِهِ. فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ، فَلَا مَعْنٰى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ الْكَثِيرِ، وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَّعْرِفَةِ الْقَلِيلِ.

شکل میں ملخص کر دوں کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ (تکرار) ان احادیث کو اچھی طرح سمجھنے اور ان سے استنباط کرنے میں آپ کے لیے رکاوٹ کا باعث بنے گا جو کہ آپ کا (اصل) مقصد ہے (اللہ آپ کو عزت دے!) آپ نے جس چیز کا (مجھ سے) مطالبہ کیا ہے، جب میں نے اس کے اور اس سے حاصل ہونے والے ثمرات کے بارے میں غور وفکر کی طرف رجوع کیا تو (مجھے یقین ہوگیا کہ) ان شاء اللہ اس کے نتائج قابل تعریف، اور فوائد یقینی ہوں گے۔ اور جب آپ نے مجھ سے اس کام کی زحمت اٹھانے کا مطالبہ کیا تو مجھے یقین ہوگیا کہ اگر مجھے اس کی توفیق ملی اور اللہ کی طرف سے اس کے مکمل ہونے کا فیصلہ ہوا تو پہلا شخص، جسے دوسرے لوگوں سے قبل اس سے خاص طور پر فائدہ ہوگا، وہ میں خود ہوں گا۔ اس کی وجوہات اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا، البتہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان خصوصیات کی حامل کم احادیث کو محفوظ رکھنا اور ان میں اچھی طرح مہارت حاصل کرنا انسان کے لیے کثیر احادیث کو سنبھالنے کی نسبت زیادہ آسان ہے، خصوصاً عوام میں سے ایک ایسے شخص کے لیے جو اس وقت تک ان میں (سے صحیح اور ضعیف کے بارے میں بھی) امتیاز نہیں کر سکتا جب تک کوئی دوسرا اسے اس فرق سے آگاہ نہ کرے۔ جب معاملہ اسی طرح ہے جیسے ہم نے بیان کیا تو کم تعداد میں صحیح (احادیث) چن لینا کثیر تعداد میں ضعیف احادیث کو جمع کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ یہ بات (اپنی جگہ) درست ہے کہ بہت سی احادیث کو اکٹھا کرنے اور مکرر (احادیث) کو جمع کرنے کے بھی کچھ فوائد ہیں، خصوصاً ان لوگوں کے لیے جنھیں اس (علم) میں کسی قدر شعور اور اسباب وعلل کی معرفت سے نوازا گیا ہے۔ اللہ کی مشیت سے ایسا انسان ان خصوصیات کی وجہ سے جو اسے عطا کی گئی

ہیں، کثیر احادیث کے مجموعے سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے لیکن جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے جو شعور و معرفت رکھنے والے خواص سے مختلف ہیں، وہ کم احادیث کی معرفت سے بھی عاجز ہیں تو ان کے لیے کثیر احادیث کے حصول میں کوئی فائدہ نہیں۔

ثُمَّ إِنَّا - إِنْ شَاءَ اللهُ - مُبْتَدِئُونَ فِي تَخْرِيجِ مَا سَأَلْتَ وَتَأْلِيفِهِ، عَلٰى شَرِيطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ، وَهُوَ إِنَّا نَعْمِدُ إِلٰى جُمْلَةِ مَا أُسْنِدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَنَقْسِمُهَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ، وَّثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِّنَ النَّاسِ - عَلٰى غَيْرِ تَكْرَارٍ - إِلَّا أَنْ يَّأْتِيَ مَوْضِعٌ لَّا يُسْتَغْنٰى فِيهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيثٍ، فِيهِ زِيَادَةُ مَعْنًى، أَوْ إِسْنَادٌ يَّقَعُ إِلٰى جَنْبِ إِسْنَادٍ لِّعِلَّةٍ تَكُونُ هُنَاكَ، لِأَنَّ الْمَعْنَى الزَّائِدَ فِي الْحَدِيثِ، الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ، يَقُومُ مَقَامَ حَدِيثٍ تَامٍّ، فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الزِّيَادَةِ، أَوْ أَنْ نُّفَصِّلَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى اخْتِصَارِهِ إِذَا أَمْكَنَ، وَلٰكِنْ تَفْصِيلُهُ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهِ، فَإِعَادَتُهُ بِهَيْئَتِهِ، إِذَا ضَاقَ ذٰلِكَ، أَسْلَمُ. فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِّنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ، عَنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِّنَّا إِلَيْهِ، فَلَا نَتَوَلّٰى فِعْلَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

پھر آپ نے جس (کتاب) کا مطالبہ کیا ہم ان شاء اللہ اس التزام کے ساتھ اس کی تخریج (مختلف پہلوؤں سے اس کی وضاحت) اور تالیف کا آغاز کرتے ہیں جس کا میں آپ کے سامنے ذکر کرنے لگا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم ان تمام احادیث کو لے لیں گے جو سنداً نبی اکرم ﷺ سے بیان کی گئیں اور تکرار کے بغیر انھیں تین اقسام اور (بیان کرنے والے) لوگوں کے تین طبقوں کے مطابق تقسیم کریں گے، اِلَّا یہ کہ کوئی ایسا مقام آجائے جہاں کسی حدیث کو دوبارہ ذکر کیے بغیر چارہ نہ ہو، (مثلاً:) اس میں کوئی معنی زیادہ ہو یا کوئی سند ایسی ہو جو کسی علت یا سبب کی بنا پر دوسری سند کے پہلو بہ پہلو آئی ہو کیونکہ حدیث میں ایک زائد معنی، جس کی ضرورت ہو، ایک مکمل حدیث کے قائم مقام ہوتا ہے، اس لیے ایسی حدیث کو، جس میں ہمارا بیان کردہ کوئی (معنوی) اضافہ پایا جاتا ہے، دوبارہ لائے بغیر چارہ نہیں یا جب ممکن ہوا تو ہم اس معنی کو اختصار کے ساتھ پوری حدیث سے الگ (کرکے) بیان کر دیں گے لیکن بسا اوقات اسے پوری حدیث سے الگ کرنا مشکل ہوتا ہے اور جب اس کی گنجائش نہ ہو تو اسے اصل شکل میں دوبارہ بیان کرنا زیادہ محفوظ ہوتا ہے، البتہ جہاں ہمارے لیے اسے مکمل طور پر دہرانے سے بچنا ممکن ہوگا اور (کامل شکل میں) ہمیں اس کی ضرورت نہ ہوگی تو ہم ان شاء اللہ اس سے اجتناب کریں گے۔

فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ: فَإِنَّا نَتَوَخّٰى أَنْ نُّقَدِّمَ

جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے (اس میں) ہم یہ کوشش کریں

الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقٰى مِنْ أَنْ يَّكُونَ نَاقِلُوهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ، وَإِتْقَانٍ لِّمَا نَقَلُوا، لَمْ يُوجَدْ فِي رِوَايَتِهِمُ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ، وَّلَا تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ، كَمَا قَدْ عُثِرَ فِيهِ عَلٰى كَثِيرٍ مِّنَ الْمُحَدِّثِينَ، وَبَانَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ.

گے کہ انھی احادیث کو ترجیح دیں جو دوسری احادیث کی نسبت (فنی) خامیوں سے زیادہ محفوظ اور زیادہ پاک ہوں، یعنی ان کے ناقلین (راوی) نقلِ حدیث میں صحت اور ثقاہت رکھنے والے ہوں، ان کی روایت میں شدید اختلاف پایا جائے نہ (الفاظ و معانی کو) بہت برے طریقے سے خلط ملط کیا گیا ہو جس طرح کہ بہت سے احادیث بیان کرنے والوں میں پایا گیا ہے اور ان کی روایت میں یہ چیز واضح ہو چکی ہے۔

فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هٰذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ، أَتْبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَّقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَّيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ، كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ، عَلٰى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا دُونَهُمْ، فَإِنَّ اسْمَ السَّتْرِ[1] وَالصِّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، وَّلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَّأَضْرَابِهِمْ مِّنْ حُمَّالِ الْآثَارِ وَنُقَّالِ الْأَخْبَارِ.

جب ہم اس قسم کے (ثقہ) لوگوں کی مرویات کا احاطہ کر لیں گے تو بعد ازیں ایسی روایات لائیں گے جن کی سندوں میں کوئی ایسے راوی موجود ہوں گے جو طبقۂ اولیٰ جیسے (راویوں کے) حفظ و اتقان سے متصف نہیں لیکن وہ بھی (انھی میں سے ہیں) چاہے ان صفات میں ان سے ذرا کم ہیں جن کو ان سے مقدم رکھا گیا ہے لیکن عفت، صدق اور علم سے شغف رکھنے جیسی صفات ان میں عام ہوں، جس طرح عطاء بن سائب، یزید بن ابی زیاد، لیث بن ابی سلیم اور ان کی طرح کے (دیگر) حاملینِ آثار اور ناقلینِ اخبار ہیں۔

فَهُمْ وَإِنْ كَانُوا - بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ - عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوفِينَ، فَغَيْرُهُمْ مِّنْ أَقْرَانِهِمْ مِّمَّنْ عِنْدَهُمْ مَّا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِتْقَانِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُونَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ؛ لِأَنَّ هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَّفِيعَةٌ وَّخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ.

یہ حضرات اگرچہ اہل علم کے ہاں علم اور عفت (جیسی صفات) میں معروف ہیں لیکن ان کے ہم عصر لوگوں میں سے (بعض) دیگر حضرات ایسے ہیں جو اتقان[2] اور روایت کی صحت کے معاملے میں اپنے مقام اور مرتبے کے اعتبار سے اِن سے افضل ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل علم کے ہاں یہ (حفظ و اتقان) ایک بہت اونچا مرتبہ اور ایک اعلیٰ ترین صفت ہے۔

أَلَا تَرٰى أَنَّكَ إِذَا وَازَنْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ: عَطَاءً وَّيَزِيدَ وَلَيْثًا، بِمَنْصُورِ

آپ دیکھتے نہیں کہ ان تینوں حضرات: عطاء، یزید اور لیث، جن کا ہم نے ابھی نام لیا، کا موازنہ حدیث کے حفظ و

1 ستر کا معنی پردہ ہے، پردہ گرد و غبار اور ناپسندیدہ نظروں اور چیزوں سے بچاتا ہے۔ اسی مناسبت سے یہاں برائیوں سے تحفظ اور عفت مراد ہے۔
2 اتقان کے معنی مضبوط اور پختہ کرنے کے ہیں۔

ابْنِ الْمُعْتَمِرِ وَسُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، فِي إِتْقَانِ الْحَدِيثِ وَالْاِسْتِقَامَةِ فِيهِ، وَجَدْتَّهُمْ مُّبَائِنِينَ لَهُمْ. لَا يُدَانُونَهُمْ - لَا شَكَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذٰلِكَ - لِلَّذِي اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِّنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ، وَإِتْقَانِهِمْ لِحَدِيثِهِمْ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَّيَزِيدَ وَلَيْثٍ.

اتقان میں منصور بن معتمر، سلیمان اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے کریں تو انھیں آپ اُن حضرات سے خاصے فاصلے پر پائیں گے، یہ ان کے قریب بھی نہیں آپاتے۔

ماہرین علم حدیث کو اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ منصور، اعمش اور اسماعیل کے ہاں حفظ کی صحت اور حدیث بیان کرنے میں مہارت کی جو صفاتِ فراواں اہل علم کو نظر آتی ہیں ان کے نزدیک وہ عطاء، یزید اور لیث کے ہاں اس طرح معروف نہیں۔

وَفِي مِثْلِ مَجْرٰى هٰؤُلَاءِ إِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْأَقْرَانِ، كَابْنِ عَوْنٍ وَّأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، مَعَ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ وَأَشْعَثَ الْحُمْرَانِيِّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، كَمَا أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَّأَيُّوبَ صَاحِبَاهُمَا، إِلَّا أَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ هٰذَيْنِ بَعِيدٌ فِي كَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ، وَإِنْ كَانَ عَوْفٌ وَّأَشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَّأَمَانَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَلٰكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

اگر آپ (دیگر) ہمسروں کے درمیان موازنہ کریں تو (بھی) یہی ماجرا (سامنے آتا) ہے، مثلاً: آپ ابن عون اور ایوب سختیانی کا (موازنہ) عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث حمرانی سے کریں۔ یہ دونوں (بھی اسی طرح) حسن بصری اور ابن سیرین کے شاگرد ہیں جس طرح ابن عون اور ایوب ان کے شاگرد ہیں لیکن اُن دونوں اور اِن دونوں کے درمیان کمالِ فضل اور صحتِ نقل کے اعتبار سے بہت بڑا فاصلہ پایا جاتا ہے۔ عوف اور اشعث بھی اگرچہ اہل علم کے ہاں صدق وامانت سے ہٹے ہوئے نہیں (مانے جاتے) لیکن جہاں تک مرتبے کا تعلق ہے تو اہل علم کے ہاں حقیقت وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔

وَإِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ، لِيَكُونَ تَمْثِيلُهُمْ سِمَةً يَّصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيقُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْتِيبِ أَهْلِهِ فِيهِ، فَلَا يُقَصِّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ، وَلَا يَرْفَعُ مُتَّضِعَ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطِي كُلَّ ذِي حَقٍّ فِيهِ حَقَّهُ، وَيُنَزِّلُ مَنْزِلَتَهُ.

ہم نے نام ذکر کر کے مثال اس لیے دی ہے تاکہ اس شخص کے لیے، جو اہل علم کے ہاں حاملین حدیث کی درجہ بندی کے طریقے سے ناواقف ہے، یہ مثال ایسا واضح نشان ثابت ہو جس کے ذریعے سے وہ مکمل واقفیت حاصل کر لے اور اونچا درجہ رکھنے والے کو اس کے مرتبے سے گھٹائے اور نہ کم درجے والے کو اس کے مرتبے سے بڑھائے، ہر ایک کو اس کا حق دے اور اس کے مرتبے پر رکھے۔

وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ: ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ﴾. [يوسف: ٧٦]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی گئی، انھوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہم لوگوں کو ان کے مرتبوں پر رکھیں۔[1] اس کے ساتھ ہی اللہ کا حکم ہے جو قرآن نے بیان فرمایا: ''ہر علم والے سے اوپر ایک علم رکھنے والا ہے۔''

فَعَلَى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوهِ، نُؤَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

ہم احادیثِ رسول ﷺ کو اپنی ذکر کردہ صورتوں کے مطابق تالیف کریں گے۔

فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مُتَّهَمُونَ، أَوْ عِنْدَ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ، فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيجِ حَدِيثِهِمْ: كَعَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْوَرٍ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ، وَعَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، وَعَبْدِ الْقُدُّوسِ الشَّامِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبِ، وَغِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي دَاوُدَ النَّخَعِيِّ، وَأَشْبَاهِهِمْ مِمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْأَحَادِيثِ وَتَوْلِيدِ الْأَخْبَارِ.

جو احادیث ان لوگوں سے مروی ہیں جو (تمام) ماہرین علم حدیث یا ان میں سے اکثر کے نزدیک متہم ہیں، ہم ان کی روایات سے کوئی سروکار نہ رکھیں گے، جیسے: عبداللہ بن مسور ابو جعفر مدائنی، عمرو بن خالد، عبدالقدوس شامی، محمد بن سعید مصلوب، غیاث بن ابراہیم، سلیمان بن عمرو نخعی اور ان جیسے دیگر لوگوں کی مرویات سے بھی، جن پر وضعِ احادیث اور روایات سازی کے الزامات ہیں۔

وَكَذَلِكَ، مَنِ الْغَالِبُ عَلَى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ أَوِ الْغَلَطُ، أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ.

اسی طرح وہ لوگ جن کی مرویات کی غالب تعداد منکر اور غلط (احادیث) پر مشتمل ہے، ہم ان کی احادیث سے بھی احتراز کریں گے۔

وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ، إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيثِ عَلَى رِوَايَةِ غَيْرِهِ

کسی حدیث بیان کرنے والے کی منکر روایت کی نشانی یہ ہے کہ جب اس کی روایت کردہ حدیث کا دوسرے اصحابِ

---

1 یہ حدیث سنن أبو داود (الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم، حديث: 4842) اور ابوالشیخ کی ''الأمثال (2410) میں مرفوعاً بیان ہوئی ہے۔ اگرچہ امام بخاری نے اسے (الجواہر والدرر: 1/4-9 میں) حسن اور امام حاکم نے (علوم الحدیث: 49 میں) صحیح قرار دیا ہے لیکن درحقیقت یہ ضعیف ہے۔ اس کی وجہ، انقطاع اور اس کے ایک راوی حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔ اس نے اسے عن سے روایت کیا ہے۔ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ اس بات سے آگاہ تھے، اس لیے انھوں نے امام بخاری اور دیگر محدثین کے طریقے پر بصیغہ مجہول ''ذُکِرَ'' کہہ کر اس کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب کے اندر اسے روایت بھی نہیں کیا۔ صرف مقدمے میں اس سے استشہاد کیا ہے کیونکہ مفہوم کے اعتبار سے حدیث صحیح ہے۔ قرآن کی مذکورہ بالا آیت کے علاوہ بخاری کی روایت: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا (حديث: 3383) سے اس کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَا، خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا، فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذٰلِكَ، كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ، غَيْرَ مَقْبُولِهِ وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ.

حفظ اور مقبول (محدثین) کی روایت سے موازنہ کیا جائے تو وہ ان کی روایت کے مخالف ہو یا ان کے ساتھ موافق نہ ہو پائے۔ جب کسی کی اکثر مرویات اس طرح کی ہوں تو وہ متروک الحدیث ہوتا ہے، اس کی روایات غیر مقبول ہوتی ہیں، (اجتہاد و استنباط کے لیے) استعمال نہیں ہوتیں۔

فَمِنْ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ: عَبْدُاللهِ ابْنُ مُحَرَّرٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، وَالْجَرَّاحُ ابْنُ الْمِنْهَالِ أَبُو الْعَطُوفِ، وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، وَحُسَيْنُ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، وَعُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ، وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيثِ، فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلٰى حَدِيثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ بِهِ.

اس قسم کے راویانِ حدیث میں عبداللہ بن محرَّر، یحییٰ بن ابی اُنیسہ، جراح بن منہال ابوعطوف، عباد بن کثیر، حسین بن عبداللہ بن ضُمیرہ، عمر بن صُہبان اور اس طرح کے دیگر منکر روایات بیان کرنے والے لوگ شامل ہیں، ہم ان کی روایت کا رخ نہیں کرتے نہ ان روایات سے کوئی سروکار رکھتے ہیں۔

لِأَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْعِلْمِ - وَالَّذِي يُعْرَفُ مِنْ مَذْهَبِهِمْ - فِي قَبُولِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيثِ، أَنْ يَكُونَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا، وَأَمْعَنَ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ، فَإِذَا وُجِدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ، قُبِلَتْ زِيَادَتُهُ.

کیونکہ حدیث میں متفرد راوی کی روایت قبول کرنے کے متعلق اہل علم کا معروف مذہب اور ان کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر وہ (راوی) عام طور پر اہل علم وحفظ ثقات کی موافقت کرتا ہے اور اس نے گہرائی میں جا کر ان کی موافقت کی ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ (متفرد) کوئی ایسا اضافہ بیان کرتا ہے جو اس کے دوسرے ہم مکتبوں کے ہاں نہیں ہے تو اس کا یہ اضافہ (محدثین کے ہاں) قبول کیا جائے گا۔

فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ، أَوْ لِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ - وَحَدِيثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُشْتَرَكٌ، قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيَرْوِي عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيثِ، مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِمَا، وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ

لیکن جس (حدیث بیان کرنے والے) کو آپ دیکھیں کہ وہ امام زہری جیسے جلیل القدر (محدث) سے روایت بیان کرتا ہے جن کے کثیر تعداد میں ایسے شاگرد ہیں جو حفاظ (حدیث) ہیں، ان کی اور دوسرے (محدثین) کی روایت کے ماہر ہیں یا وہ ہشام بن عروہ جیسے (امام التابعین) سے روایت کرتا ہے۔ ان دونوں کی احادیث تو اہل علم کے ہاں خوب پھیلی ہوئی ہیں، وہ سب ان کی روایت میں (ایک دوسرے کے ساتھ) اشتراک رکھتے ہیں اور ان دونوں کی اکثر احادیث میں ان کے شاگرد ایک دوسرے سے متفق ہیں۔ اور یہ شخص ان دونوں

شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ، فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

یا ان میں سے کسی ایک سے متعدد ایسی احادیث روایت کرے جن میں ان کے شاگردوں میں سے اس کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں تو اس جیسے لوگوں سے اس قسم کی کوئی حدیث قبول کرنا جائز نہیں۔ اللہ (ہی) زیادہ جاننے والا ہے۔

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَّذْهَبِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيلَ الْقَوْمِ، وَوُفِّقَ لَهُ. وَسَنَزِيدُ - إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى - شَرْحًا وَّإِيضَاحًا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ، عِنْدَ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ، إِذَا أَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الْأَمَاكِنِ الَّتِي يَلِيقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْإِيضَاحُ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

ہم نے حدیث اور اصحابِ حدیث (محدثین) کے طریق کار کا کچھ حصہ ہر اس شخص کی توجہ کے لیے جو ان کے راستے پر چلنا چاہتا ہے اور جسے اس کی توفیق نصیب ہوتی ہے، تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ ان شاء اللہ ہم (اس طریق کار کی) مزید شرح اور وضاحت کتاب کے ان مقامات پر کریں گے جہاں معلول احادیث (جن میں کوئی خفیہ علت پائی جاتی ہے) کا ذکر ہوگا، (یعنی) جب ہم وہاں پہنچیں گے جہاں اس (موضوع) کی شرح اور وضاحت کا مناسب موقع ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وَبَعْدُ - يَرْحَمُكَ اللهُ - فَلَوْلَا الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ سُوءِ صَنِيعِ كَثِيرٍ مِّمَّنْ نَّصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا، فِيمَا يَلْزَمُهُمْ مِّنْ طَرْحِ الْأَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ، وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ، وَتَرْكِهِمُ الِاقْتِصَارَ عَلَى الْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ، مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ، بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَإِقْرَارِهِمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ، أَنَّ كَثِيرًا مِّمَّا يَقْذِفُونَ بِهِ إِلَى الْأَغْبِيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنْكَرٌ، وَّمَنْقُولٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيِّينَ، مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَئِمَّةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ: مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، وَغَيْرِهِمْ مِّنَ الْأَئِمَّةِ - لَمَا سَهُلَ عَلَيْنَا الِانْتِصَابُ لِمَا

اس (وضاحت) کے بعد، اللہ آپ پر رحم فرمائے! (ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ) اگر ہم نے اپنے آپ کو محدث کے منصب پر فائز کرنے والے بہت سے لوگوں کی ضعیف احادیث اور منکر روایات کے بیان کو ترک کرنے جیسے معاملات میں، جن کا التزام ان کے لیے لازم تھا، غلط کارروائیاں نہ دیکھی ہوتیں، اور اگر انھوں نے صحیح روایات کے بیان پر اکتفا کو ترک نہ کیا ہوتا، جنھیں ان ثقہ راویوں نے بیان کیا جو صدق وامانت میں معروف ہیں، وہ بھی ان کے اس اعتراف کے بعد کہ جو کچھ وہ (سیدھے سادھے) کم عقل لوگوں کے سامنے بے پروائی سے بیان کیے جا رہے ہیں، اس کا اکثر حصہ غیر مقبول ہے، ان لوگوں سے نقل کیا گیا ہے جن سے روایت لینے پر اہل علم راضی نہیں اور جن سے روایت کرنے کو (بڑے بڑے) ائمۂ حدیث، مثلاً: مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن

سَأَلْتَ مِنَ التَّمْيِيزِ وَالتَّحْصِيلِ.

مہدی وغیرھم قابلِ مذمت سمجھتے ہیں۔

اگر ہم نے یہ سب نہ دیکھا ہوتا تو آپ نے (صحیح وضعیف میں) امتیاز اور (صرف صحیح کے) حصول کے حوالے سے جو مطالبہ کیا ہے اسے قبول کرنا آسان نہ ہوتا۔

وَلٰكِنْ مِّنْ أَجْلِ مَا أَعْلَمْنَاكَ مِنْ نَّشْرِ الْقَوْمِ الْأَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ، بِالْأَسَانِيدِ الضِّعَافِ الْمَجْهُولَةِ، وَقَذْفِهِمْ بِهَا إِلَى الْعَوَامِّ الَّذِينَ لَا يَعْرِفُونَ عُيُوبَهَا، خَفَّ عَلٰى قُلُوبِنَا إِجَابَتُكَ إِلٰى مَا سَأَلْتَ.

لیکن جس طرح ہم نے آپ کو قوم کی طرف سے کمزور اور مجہول سندوں سے (بیان کی گئی) منکر حدیثوں کو بیان کرنے اور انھیں ایسے عوام میں، جو ان (احادیث) کے عیوب سے ناواقف ہیں، پھیلانے کے بارے میں بتایا تو (صرف) اسی بنا پر ہمارے دل کے لیے آپ کے مطالبے کو تسلیم کرنا آسان ہوا۔

(المعجم ١) - (بَابُ وُجُوبِ الرِّوَايَةِ عَنِ الثِّقَاتِ وَتَرْكِ الْكَذَّابِينَ، وَالتَّحْذِيرِ مِنَ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ) (التحفة ١)

باب: 1- ثقہ راویوں سے حدیث بیان کرنا، کذابوں کو ترک کرنا اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے احتراز کرنا واجب ہے

وَاعْلَمْ - وَفَّقَكَ اللهُ تَعَالٰى - أَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيمِهَا، وَثِقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِينَ - أَنْ لَّا يَرْوِيَ مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ وَالسِّتَارَةَ فِي نَاقِلِيهِ، وَأَنْ يَّتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِينَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ.

اللہ آپ کو توفیق سے نوازے! آپ جان لیں کہ ہر ایسے انسان پر جو صحیح وضعیف روایات اور ثقہ اور متہم راویوں کے مابین امتیاز کر سکتا ہے، یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان احادیث کے سوا، جن کے صحیح طُرُق سے حاصل ہونے کا اور جن کے نقل کرنے والوں کے غیر متہم ہونے کا علم ہے، کوئی اور روایت بیان نہ کرے اور ان روایات (کے بیان) سے بچے جو متہم لوگوں اور بدعت کا ارتکاب کرنے والے معاندین سے مروی ہوں۔

وَالدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هٰذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ، قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرُهُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَـٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا

اس بارے میں ہم نے جو کہا، اس کے برعکس کو ترک کرتے ہوئے اسی کو اختیار کرنا لازم ہے، اس کی دلیل، اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَـٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟

فَعَلْتُمْ نَدِمِينَ﴾ [الحجرات: ٦]. وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: ﴿مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ﴾ [البقرة: ٢٨٢]. وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَشْهِدُواْ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ [الطلاق: ٢].

فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآيِ، أَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ.

عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَدِمِينَ ○﴾ ''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق (گناہ گار) تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم پر نادانی سے جا پڑو، پھر اپنے کیے پر پچھتانے لگو۔'' اور اللہ جل شانہ نے فرمایا: ﴿مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ﴾ ''اُن گواہوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں۔'' (اسی طرح) اللہ عزوجل نے (یہ بھی) فرمایا: ﴿وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ ''اپنے میں سے دو معتبر لوگوں کو گواہ بنا لو۔''

ان تمام آیات سے ثابت ہوا کہ فاسق کی (پہنچائی ہوئی) خبر ساقط (الاعتبار) اور ناقابلِ قبول ہے اور جو شخص شاہدِ عدل نہیں اس کی گواہی مردود ہے۔

وَالْخَبَرُ، وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ، فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَعْظَمِ مَعَانِيهِمَا، إِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ، وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلٰى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ، كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ، وَهُوَ الْأَثَرُ الْمَشْهُورُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ».

خبر اگرچہ بعض وجوہ سے شہادت (گواہی) سے مختلف معنی کی حامل ہے لیکن دونوں اپنے بڑے اور بنیادی مفہوم میں باہم شریک ہیں۔ جہاں اہل علم کے ہاں فاسق کی خبر ناقابلِ قبول ہے وہاں ان تمام کے ہاں اس کی گواہی (بھی) مردود ہے۔ (رسول اللہ ﷺ کی) سنت ناقابلِ قبول خبر کی روایت کی نفی کو (بعینہٖ) اسی طرح واضح کرتی ہے جس طرح قرآن فاسق کی خبر کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی مشہور حدیث ہے: ''جس نے مجھ سے (ایسی) حدیث بیان کی جسے وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ (دو) جھوٹوں میں سے ایک (جھوٹا) ہے۔''

[١] حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - أَيْضًا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ

[1] ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبہ سے، انھوں نے حکم سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسی طرح ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ ہی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبہ اور سفیان

مَّيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ.

سے، انھوں نے حبیب سے، انھوں نے میمون بن ابی شبیب سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ) (التحفة ٢)

باب: 2- رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے بارے میں سختی

[٢] ١-(١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ رِّبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - يَخْطُبُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ».

[2] ابوبکر بن ابی شیبہ، نیز محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہم سے محمد بن جعفر (غندر) نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ربعی بن حراش سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، جب وہ خطبہ دے رہے تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر جھوٹ نہ بولو، بلاشبہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

[٣] ٢-(٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[3] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: مجھے تمھارے سامنے زیادہ احادیث بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ بولا وہ آگ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔''

[٤] ٣-(٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[4] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ بولا وہ آگ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔''

[٥] ٤-(٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ

[5] سعید بن عبید نے کہا: ہمیں علی بن ربیعہ والبی نے حدیث بیان کی، کہا: میں مسجد میں آیا اور (اس وقت) حضرت مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کوفہ کے امیر (گورنر) تھے، مغیرہ نے کہا:

وَالْمُغِيرَةُ أَمِيرُ الْكُوفَةِ - قَالَ - فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں جیسے (میرے علاوہ) کسی ایک (عام) آدمی پر جھوٹ بولنا ہے، جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔''

[٦] وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ».

[6] محمد بن قیس اسدی نے علی بن ربیعہ اسدی سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی لیکن ''بلاشبہ مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں جیسے کسی ایک (عام) آدمی پر جھوٹ بولنا ہے'' (کا جملہ) بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ) (التحفة ٣)

باب: 3- ہر سنی سنائی بات بیان کرنے کی ممانعت

[٧] ٥-(٥) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ».

[7] معاذ عنبری اور عبدالرحمان بن مہدی دونوں نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے خبیب بن عبدالرحمان سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔''

[٨] وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

[8] علی بن حفص نے شعبہ سے، انھوں نے خبیب سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند روایت کی۔

[٩] وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ -: بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ

[9] ابوعثمان نہدی سے روایت ہے، کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کے لیے جھوٹ سے اتنا کافی ہے (جس کی بنا پر وہ جھوٹا قرار دیا جا سکتا ہے) کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[١٠] وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : قَالَ لِي مَالِكٌ : اِعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ، وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا، وَهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[10] ابن وہب نے خبر دی، کہا: مالک (بن انس) نے مجھ سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ ایسا آدمی (صحیح) سالم نہیں ہوتا جو ہر سنی ہوئی بات (آگے) بیان کر دے، وہ کبھی امام نہیں بن سکتا (جبکہ) وہ ہر سنی ہوئی بات (آگے) بیان کر دیتا ہے۔

[١١] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[11] ابواحوص نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: آدمی کے جھوٹ میں یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

[١٢] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ : لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُقْتَدٰى بِهِ حَتّٰى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ .

[12] محمد بن مثنیٰ نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن مہدی سے سنا، کہہ رہے تھے: آدمی اس وقت تک امام نہیں بن سکتا کہ لوگ اس کی اقتدا کریں یہاں تک کہ وہ سنی سنائی بعض باتوں (کو بیان کرنے) سے باز آ جائے۔

[١٣] وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا عُمَرُ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ : سَأَلَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : إِنِّي أَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ [1] بِعِلْمِ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةً ، وَفَسِّرْ حَتّٰى أَنْظُرَ فِيمَا عَلِمْتَ - قَالَ - : فَفَعَلْتُ ، فَقَالَ لِي : اِحْفَظْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ : إِيَّاكَ وَالشَّنَاعَةَ فِي الْحَدِيثِ ، فَإِنَّهُ قَلَّمَا حَمَلَهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَكُذِّبَ فِي حَدِيثِهِ .

[13] سفیان بن حسین سے روایت ہے، کہا: ایاس بن معاویہ نے مجھ سے مطالبہ کیا اور کہا: میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم قرآن کے علم سے شدید رغبت رکھتے ہو، تم میرے سامنے ایک سورۃ پڑھو اور اس کی تفسیر کرو تا کہ جو تمھیں علم ہے میں (بھی) اسے دیکھوں۔ کہا: میں نے ایسا کیا تو انھوں نے مجھ سے فرمایا: جو بات میں تم سے کہنے لگا ہوں اسے میری طرف سے ہمیشہ یاد رکھنا، ناپسندیدہ (منکر) روایات (کو بیان کرنے) سے بچنا! کیونکہ ایسا نہ ہونے کے برابر ہے کہ کسی نے یہ کام کیا ہو (منکر روایات بیان کیں) اور وہ اپنی ذات میں ذلیل (نہ) ہوا ہو اور اس کی بیان کردہ حدیث کو جھوٹا (نہ) سمجھا گیا ہو۔

---

[1] اس کا مادہ کلف ہے، اس کا صلہ ''ب'' ہو تو مطلب ہوتا ہے: کسی چیز کے ساتھ شدید محبت کرنا۔

فوائدومسائل: ① منکر روایات بیان کرنے والا آدمی متروک الحدیث کہلاتا ہے۔ ② منکر روایات کو بیان کرنے کا رجحان عموماً ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اپنے علم کی شیخی بگھارنا چاہتے ہیں یا عجیب وغریب باتیں بیان کر کے لوگوں سے داد وصول کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ آخر کار جھوٹوں کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔

[١٤] وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَّا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ، إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً.

[14] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کسی قوم کے سامنے ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جس (کے صحیح مفہوم) تک ان کی عقلیں نہیں پہنچ سکتیں مگر وہ ان میں سے بعض کے لیے فتنے (کا موجب) بن جاتی ہیں۔

(المعجم ٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَالِاحْتِيَاطِ فِي تَحَمُّلِهَا) (التحفة ٤)

باب: 4- ضعیف راویوں سے روایت کی ممانعت اور روایت کی (حفاظت اور بیان کی) ذمہ داری اٹھاتے ہوئے احتیاط

[١٥] ٦-(٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِىءٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُّحَدِّثُونَكُمْ مَّا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ».

[15] ابو ہانی نے ابوعثمان مسلم بن یسار سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو تمھارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے آباء نے، تم اس قماش کے لوگوں سے دور رہنا۔''

[١٦] ٧-(٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ شَرَاحِيلَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[16] شراحیل بن یزید کہتے ہیں: مجھے مسلم بن یسار نے بتایا کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں (ایسے) دجال (فریب کار) کذاب ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے آباء نے۔ تم ان

ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِّنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ».

سے دور رہنا (کہیں) وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں اور تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔"

فائدہ: عجیب اور انوکھی روایتیں بیان کرنے کے رسیا واعظ اور نام نہاد صوفی بکثرت نمودار ہو چکے ہیں جو من گھڑت باتیں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے والوں کو دجال قرار دیا گیا۔

[١٧] وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ، فَيَتَفَرَّقُونَ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ، وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ، يُحَدِّثُ.

[17] عامر بن عبدہ سے روایت ہے، کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ شیطان کسی آدمی کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر لوگوں کے پاس آتا ہے اور انھیں جھوٹ (پر مبنی) کوئی حدیث سناتا ہے، پھر وہ بکھر جاتے ہیں، ان میں سے کوئی آدمی کہتا ہے: میں نے ایک آدمی سے (حدیث) سنی ہے، میں اس کا چہرہ تو پہچانتا ہوں پر اس کا نام نہیں جانتا، وہ حدیث سنا رہا تھا۔

[١٨] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِينَ مَسْجُونَةً أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ، يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا.

[18] طاوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: سمندر (کی تہ) میں بہت سے شیطان قید ہیں جنھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے باندھا تھا، وقت آرہا ہے کہ وہ نکلیں گے اور لوگوں کے سامنے قرآن پڑھیں گے۔

فائدہ: یہ شیاطین انسانی شکلوں میں آکر قرآن پڑھیں گے اور اس کی آڑ میں من گھڑت اور جھوٹی باتیں پھیلا کر فتنے پیدا کریں گے۔ آج کل بھی بہت سے سادہ لوح لوگ ایسے ہی شیاطین سے قرآن مجید کی غلط تاویلات سنتے اور آگے پھیلاتے ہیں۔ قرآن مجید کے مفہوم کا تعین صحیح احادیث کرتی ہیں۔ جو مفہوم رسول اللہ ﷺ کے صحیح فرامین سے متضاد ہو، وہ غیر معتبر ہے، اسے مسترد کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے بھی احادیث کی صحت کو جانچنا ضروری ہے۔

[١٩] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَاءَ هٰذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ -

[19] ہشام بن حجیر نے طاوس سے روایت کی، کہا: یہ (ان کی مراد بشیر بن کعب سے تھی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انھیں حدیثیں سنانے لگا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: فلاں فلاں حدیث دہراؤ۔ اس نے دہرا دیں،

يَّعْنِي بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ - فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا، فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ، فَقَالَ لَهُ: عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا. فَعَادَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا أَدْرِي، أَعَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هٰذَا؟ أَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُّكْذَبُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ، تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ.

پھران کے سامنے احادیث بیان کیں۔ انھوں نے اس سے کہا: فلاں حدیث دوبارہ سناؤ۔ اس نے ان کے سامنے دہرائیں، پھر آپ سے عرض کی: میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری (بیان کی ہوئی) ساری احادیث پہچان لی ہیں اور اس حدیث کو منکر جانا ہے یا سب کو منکر جانا ہے اور اسے پہچان لیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: جب آپ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا ہم رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے تھے، پھر جب لوگ (ہر) مشکل اور آسان سواری پر سوار ہونے لگے (بلاتمیز صحیح وضعیف روایات بیان کرنے لگے) تو ہم نے (براہِ راست) آپ ﷺ سے حدیث بیان کرنا ترک کر دیا۔

[٢٠] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ، وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَّا إِذْ رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَّذَلُولٍ، فَهَيْهَاتَ.

[20] طاوس کے بیٹے نے اپنے والد (طاوس) سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے (مروی) حدیث کی حفاظت کی جاتی تھی مگر جب سے تم لوگوں نے (بغیر تمیز کے) ہر مشکل اور آسان پر سواری شروع کر دی تو یہ (معاملہ) دور ہو گیا (یہ بعید ہو گیا کہ ہماری طرح کے محتاط لوگ اس طرح بیان کردہ احادیث کو قبول کریں، پھر یاد رکھیں۔)

[٢١] وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَّعْنِي الْعَقَدِيَّ: حَدَّثَنَا رَبَاحٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّا يَأْذَنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ!

[21] مجاہد سے روایت ہے کہ بُشَیر بن کعب عدوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے احادیث بیان کرتے ہوئے کہنا شروع کر دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (نے یہ رویہ رکھا کہ) نہ اس کو دھیان سے سنتے تھے نہ اس کی طرف دیکھتے تھے۔ وہ کہنے لگا: اے ابن عباس! میرے ساتھ کیا (معاملہ) ہے، مجھے نظر نہیں آتا کہ آپ میری (بیان کردہ) حدیث سن رہے ہیں؟ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث

مَا لِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي؟ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - اِبْتَدَرَتْهُ أَبْصَارُنَا، وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِآذَانِنَا، فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُولَ، لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ.

سنا رہا ہوں اور آپ سنتے ہی نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک وقت ایسا تھا کہ جب ہم کسی کو یہ کہتے سنتے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ہماری نظریں فوراً اس کی طرف اٹھ جاتیں اور ہم کان لگا کر غور سے اس کی بات سنتے، پھر جب لوگوں نے (بلاتمیز) ہر مشکل اور آسان پر سواری (شروع) کر دی تو ہم نے لوگوں سے کوئی حدیث قبول نہ کی سوائے اس (حدیث) کے جسے ہم جانتے تھے۔

[٢٢] **وَحَدَّثَنَا** دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَّكْتُبَ لِي كِتَابًا وَّيُخْفِي عَنِّي، فَقَالَ: وَلَدٌ نَّاصِحٌ، أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَّأُخْفِي عَنْهُ - قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ - فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ، وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ، فَيَقُولُ: وَاللهِ! مَا قَضَى بِهٰذَا عَلِيٌّ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ ضَلَّ.

[22] ابن ابی مُلیکہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور ان سے درخواست کی کہ وہ میرے لیے ایک کتاب لکھیں اور (جن باتوں کی صحت میں مقال ہو یا جو نہ لکھنے کی ہوں وہ) باتیں مجھ سے چھپا لیں۔ انھوں نے فرمایا: لڑکا خالص احادیث کا طلبگار ہے، میں اس کے لیے (حدیث سے متعلق) تمام معاملات میں (صحیح کا) انتخاب کروں گا اور (موضوع اور گھڑی ہوئی احادیث کو) ہٹا دوں گا (کہا: انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے منگوائے) اور ان میں سے چیزیں لکھنی شروع کیں اور (یہ ہوا کہ) کوئی چیز گزرتی تو فرماتے: بخدا! یہ فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا، سوائے اس کے کہ (خدانخواستہ) وہ گمراہ ہو گئے ہوں (جب کہ ایسا نہیں ہوا۔)

فوائد ومسائل: ① اگر يُخْفِي عَنِّي اور أُخْفِي عَنْهُ کے بجائے نقطے کے بغیر يُحْفِي عَنِّي اور أُحْفِي عَنْهُ پڑھیں، جس طرح کہ متعدد نسخوں میں ہے تو معنی اس طرح ہوگا: وہ خوب بحث واستقصا کریں، کھنگالیں۔ اور میں اس کی طرف سے خوب کھنگالوں گا۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد جبکہ ابھی ان کے ساتھی موجود تھے، لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف من گھڑت چیزیں منسوب کرنی شروع کر دی تھیں حتی کہ ان کے فیصلوں کے جو اجزاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے قابلِ اعتماد ذرائع سے منگوائے تھے، ان میں بھی یہ من گھڑت باتیں راہ پا چکی تھیں۔

[٢٣] **حَدَّثَنَا** عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: أُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيهِ قَضَاءُ عَلِيٍّ - رَّضِيَ

[23] طاوس سے روایت ہے، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے (لکھے ہوئے) تھے تو انھوں نے اس قدر چھوڑ کر باقی

اللهُ عَنْهُ - فَمَحَاهُ إِلَّا قَدَرَ - وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ.

(سب کچھ) مٹا دیا اور سفیان بن عیینہ نے ہاتھ (جتنی لمبائی) کا اشارہ کیا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق ساری کتاب میں سے اسی قدر تحریر درست تھی، باقی سب الحاقی تھا۔)

[٢٤] حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: لَمَّا أَحْدَثُوا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ - رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: قَاتَلَهُمُ اللهُ! أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا.

[24] ابواسحاق سے روایت ہے، کہا: جب (بظاہر حضرت علی کا نام لینے والے) لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (ان کے نام پر) یہ چیزیں ایجاد کر لیں تو ان کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ ان (لوگوں) کو قتل کرے! انھوں نے کیسا (عظیم الشان) علم بگاڑ دیا۔

[٢٥] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَّعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ يُّصَدِّقُ عَلٰى عَلِيٍّ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ، إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

[25] ابوبکر بن عیاش نے ہمیں بتایا، کہا: میں نے مغیرہ سے سنا، فرماتے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں کسی چیز کی تصدیق نہ کی جاتی تھی، سوائے اس کے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے روایت کی گئی ہو۔

(المعجم ٥) - **(بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ، وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ، وَأَنَّ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ، بَلْ وَاجِبٌ، وَّأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغِيبَةِ الْمُحَرَّمَةِ، بَلْ مِنَ الذَّبِّ عَنِ الشَّرِيعَةِ الْمُكَرَّمَةِ)** (التحفة ٥)

باب: 5- اسناد دین میں سے ہے، (حدیث کی) روایت صرف ثقہ راویوں سے ہو سکتی ہے۔ راویوں میں پائی جانے والی بعض کمزوریوں، کوتاہیوں کی وجہ سے ان پر جرح جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے، یہ غیبت میں شامل نہیں جو حرام ہے بلکہ یہ تو شریعتِ مکرمہ کا دفاع ہے

[٢٦] حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ هِشَامٍ - قَالَ -: وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.

[26] ایک سند میں ایوب اور ہشام اور دو سندوں میں ہشام سے روایت ہے، انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی، کہا: یہ علم، دین ہے، اس لیے (اچھی طرح) دیکھ لو کہ تم کن لوگوں سے اپنا دین اخذ کرتے ہو۔

[٢٧] حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا: سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ، فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ، وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ.

[27] عاصم احول نے ابن سیرین سے روایت کی، کہا: (ابتدائی دور میں عالمانِ حدیث) اسناد کے بارے میں کوئی سوال نہ کرتے تھے، جب فتنہ پڑ گیا تو انھوں نے کہا: ہمارے سامنے اپنے رجالِ (حدیث) کے نام لو تا کہ اہلِ سنت کو دیکھ کر ان سے حدیث لی جائے اور اہلِ بدعت کو دیکھ کر ان کی حدیث قبول نہ کی جائے۔

[٢٨] حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتَ وَكَيْتَ. قَالَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

[28] اوزاعی نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں طاوس رحمہ اللہ سے ملا اور ان سے کہا: مجھے فلاں شخص نے اس اس طرح حدیث سنائی۔ انھوں نے کہا: اگر تمھارے صاحب (استاد) پوری طرح قابل اعتماد ہیں تو ان سے اخذ کرلو۔

[٢٩] وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ: إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

[29] سعید بن عبدالعزیز نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے طاوس رحمہ اللہ سے عرض کی: فلاں نے ان ان الفاظ سے مجھے حدیث سنائی۔ انھوں نے کہا: اگر تمھارے صاحب ثقاہت میں بھر پور ہیں تو ان سے اخذ کرلو۔

[٣٠] حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَصْمَعِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَدْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَأْمُونٌ، مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيثُ، يُقَالُ: لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ.

[30] (عبدالرحمٰن) بن ابی زناد نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں مدینہ میں سو (اہل علم) سے ملا جو (دین میں تو) محفوظ و مامون تھے (لیکن) ان سے حدیث اخذ نہیں کی جاتی تھی، کہا جاتا تھا یہ اس (علم) کے اہل نہیں۔

[٣١] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

[31] مسعر سے روایت ہے، کہا: میں نے سعد بن ابراہیم (بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے سنا، کہہ رہے تھے: ثقہ راویوں کے علاوہ اور کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان نہ کرے۔

إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ.

[٣٢] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ - مِنْ أَهْلِ مَرْوَ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَانَ ابْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَا شَآءَ.

قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ، يَعْنِي الْإِسْنَادَ.

[32] محمد بن عبداللہ بن قہزاذ نے (جو مَرْو کے باشندوں میں سے ہیں) کہا: میں نے عبدان بن عثمان سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اسناد (سلسلۂ سند سے حدیث روایت کرنا) دین میں سے ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتا تو جو کوئی جو کچھ چاہتا، کہہ دیتا۔

(امام مسلم رحمہ اللہ نے) کہا: اور محمد بن عبداللہ نے کہا: مجھے عباس بن ابی رزمہ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ (بن مبارک) کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہمارے اور لوگوں کے درمیان (فیصلہ کن چیز، بیان کی جانے والی خبروں کے) پاؤں، یعنی سندیں ہیں (جن پر روایات اس طرح کھڑی ہوتی ہیں جس طرح جاندار اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں۔)

فائدہ: خبر کے پایوں یا پاؤں والا یہ محاورہ ہمارے ہاں بھی اسی طرح مستعمل ہے، کہا جاتا ہے: جھوٹ کے پاؤں کہاں؟

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عِيسَى الطَّالَقَانِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَلْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ: «إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ، أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ، وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ» قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ! عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ قُلْتُ لَهُ: هٰذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ، فَقَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ؟ قَالَ قُلْتُ: عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ؟ قَالَ قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ! إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ مَفَاوِزَ، تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ، وَلٰكِنْ لَّيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ.

محمد (بن عبداللہ بن قہزاذ) نے کہا: میں نے ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی سے سنا، کہا: میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! (وہ) حدیث کیسی ہے جو (ان الفاظ میں) آئی ہے: ”نیکی کے بعد (دوسری) نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے نماز پڑھو اور اپنے روزے کے ساتھ اپنے والدین کے لیے روزے رکھو؟“ کہا: عبداللہ (بن مبارک) نے کہا: یہ کس (کی سند) سے ہے، کہا: میں نے عرض کی: یہ شہاب بن خراش کی (بیان کردہ) حدیث ہے، انھوں نے کہا: ثقہ ہے، (پھر) کس سے؟ کہا: میں نے عرض کی: حجاج بن دینار سے، کہا: ثقہ ہے، (پھر) کس سے؟ کہا: میں نے عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہنے لگے: ابو اسحاق! حجاج بن دینار اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کٹھن مسافتیں ہیں جن کو عبور کرتے

ہوئے اونٹنیوں کی گردنیں کٹ (کر گر) جاتی ہیں لیکن صدقہ (میت کے لیے فائدہ مند ہے اس) کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ: دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

محمد نے کہا: میں نے علی بن شقیق سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سب کے سامنے یہ کہتے سنا: عمرو بن ثابت کی (روایت کی ہوئی) حدیث ترک کر دو کیونکہ وہ سلف (صالحین) کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

[٣٣] وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيٰى لِلْقَاسِمِ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلٰى مِثْلِكَ، عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ هٰذَا الدِّينِ، فَلَا يُوجَدَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَّلَا فَرَجٌ، أَوْ عِلْمٌ وَّلَا مَخْرَجٌ، فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ: وَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ: أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ، أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ، قَالَ: فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ.

[33] ابونضر ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے بُہَیَّہ کے مولیٰ ابوعقیل (یحییٰ بن متوکل) نے حدیث بیان کی، کہا: میں قاسم بن عبیداللہ (بن عبداللہ بن عمر جن کی والدہ ام عبداللہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں) اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ یحییٰ نے قاسم بن عبیداللہ سے کہا: جناب ابومحمد! آپ جیسی شخصیت کے لیے یہ عیب ہے، بہت بڑی بات ہے کہ آپ سے اس دین کے کسی معاملے کے بارے میں (کچھ) پوچھا جائے اور آپ کے پاس اس کے حوالے سے نہ علم ہو نہ کوئی حل یا (یہ الفاظ کہے) نہ علم ہو نہ نکلنے کی کوئی راہ۔ تو قاسم نے ان سے کہا: کس وجہ سے؟ (یحییٰ نے) کہا: کیونکہ آپ ہدایت کے دو اماموں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فرزند ہیں۔ کہا: قاسم اس سے کہنے لگے: جس شخص کو اللہ کی طرف سے عقل ملی ہو، اس کے نزدیک اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ میں علم کے بغیر کچھ کہہ دوں یا اس سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ (یہ سن کر یحییٰ) خاموش ہو گئے اور انھیں کوئی جواب نہ دیا۔

[٣٤] وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ أَنَّ أَبْنَاءً لِّعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ

[34] بشر بن حکم عبدی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے بہت سے لوگوں نے بہیہ کے مولیٰ ابوعقیل سے (سن کر) روایت کی کہ (کچھ) لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ يَّكُونَ مِثْلُكَ، وَأَنْتَ ابْنُ إِمَامَيِ الْهُدٰى - يَعْنِي عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ - تُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَّيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ، فَقَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ! عِنْدَ اللّٰهِ، وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ، أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ - قَالَ - وَشَهِدَهُمَا أَبُو عَقِيلٍ يَّحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِينَ قَالَا ذٰلِكَ.

بیٹے سے کوئی بات پوچھی جس کے بارے میں ان کے علم میں کچھ نہ تھا تو یحییٰ بن سعید نے ان سے کہا: میں اس کو بہت بڑی بات سمجھتا ہوں کہ آپ جیسے انسان سے (جبکہ آپ ہدایت کے دو اماموں، یعنی عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں) کوئی بات پوچھی جائے (اور) اس کے بارے میں آپ کو کچھ علم نہ ہو۔ انھوں نے کہا: بخدا! اللہ کے نزدیک اور اس شخص کے نزدیک جسے اللہ نے عقل دی اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ میں علم کے بغیر کچھ کہوں یا کسی ایسے شخص سے روایت کروں جو ثقہ نہیں۔ (سفیان نے) کہا: ابوعقیل یحییٰ بن متوکل (بھی) ان کے پاس موجود تھے جب انھوں نے یہ بات کی۔

[٣٥] **وَحَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكًا وَّابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ، فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ، قَالُوا: أَخْبِرْ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ.

[35] یحییٰ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک اور ابن عیینہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو حدیث میں پوری طرح قابل اعتماد (ثقہ) نہ ہو، پھر کوئی آدمی آئے اور مجھ سے اس کے بارے میں سوال کرے؟ تو ان سب نے کہا: اس کے بارے میں بتا دو کہ وہ پوری طرح قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

فائدہ: ثَبْتٌ وہ راوی ہے جو دل، زبان اور کتابت ہر اعتبار سے مضبوط ہو۔ یہ ثقہ کا ہم پلہ ہے۔ (فتح المغيث: 130/2)

[٣٦] **وَحَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ يَقُولُ: سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيثٍ لِّشَهْرٍ وَّهُوَ قَائِمٌ عَلٰى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ: إِنَّ شَهْرًا نَّزَكُوهُ. إِنَّ شَهْرًا نَّزَكُوهُ.

[36] نضر کہتے ہیں کہ ابن عون سے شہر (بن حوشب) کی حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا، (اس وقت) وہ (اپنی) دہلیز پر کھڑے تھے، وہ کہنے لگے: انھوں (محدثین) نے یقیناً شَہر کو مطعون ٹھہرایا ہے، انھوں نے شَہر کو مطعون ٹھہرایا ہے۔

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: يَقُولُ: أَخَذَتْهُ أَلْسِنَةُ النَّاسِ، تَكَلَّمُوا فِيهِ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: لوگوں کی زبانوں نے انھیں نشانہ بنایا، ان کے بارے میں باتیں کیں۔

[٣٧] **وَحَدَّثَنِي** حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ لَقِيتُ شَهْرًا فَلَمْ أَعْتَدَّ بِهِ.

[37] ہمیں شبابہ نے بتایا، کہا: شعبہ نے کہا: میں شَہر سے ملا لیکن (روایتِ حدیث کے حوالے سے) میں نے انھیں اہمیت نہ دی۔

فائدہ: امام مسلم کا استشہاد اس بارے میں یہ ہے کہ حدیث کے راوی کے بارے میں اگر کسی کی رائے منفی ہو تو دیانتداری کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا اظہار کیا جائے۔ صرف اسی صورت میں صحتِ حدیث کا کما حقہ اہتمام ہو سکتا ہے۔ آگے کی روایات میں اس کی اور مثالیں بیان کی گئی ہیں۔

[٣٨] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ - مِنْ أَهْلِ مَرْوَ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ. قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: إِنَّ عَبَّادَ بْنَ كَثِيرٍ مَّنْ تَعْرِفُ حَالَهُ، وَإِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، فَتَرٰى أَنْ أَقُولَ لِلنَّاسِ: لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ؟ قَالَ سُفْيَانُ: بَلٰى. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَكُنْتُ، إِذَا كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيهِ عَبَّادٌ، أَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ، وَأَقُولُ: لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ.

[38] عبداللہ بن مبارک نے کہا: میں نے سفیان ثوری سے عرض کی: بلاشبہ عباد بن کثیر ایسا ہے جس کا حال آپ کو معلوم ہے۔ جب وہ حدیث بیان کرتا ہے تو بڑی بات کرتا ہے، کیا آپ کی رائے ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دیا کروں: اس سے (حدیث) نہ لو؟ سفیان کہنے لگے: کیوں نہیں! عبداللہ نے کہا: پھر یہ (میرا معمول) ہو گیا کہ جب میں کسی (علمی) مجلس میں ہوتا جہاں عباد کا ذکر ہوتا تو میں دین کے حوالے سے اس کی تعریف کرتا اور (ساتھ یہ بھی) کہتا: اس سے (حدیث) نہ لو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ، قَالَ أَبِي: قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: اِنْتَهَيْتُ إِلٰى شُعْبَةَ فَقَالَ: هٰذَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَاحْذَرُوهُ.

ہم سے محمد نے بیان کیا، کہا: ہم سے عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا، کہا: میرے والد نے کہا: عبداللہ بن مبارک نے کہا: میں شعبہ تک پہنچا تو انھوں نے (بھی) کہا: یہ عباد بن کثیر ہے تم لوگ اس سے (حدیث بیان کرنے میں) احتیاط کرو۔

[٣٩] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ مُعَلَّى الرَّازِيَّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، الَّذِي رَوٰى عَنْهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ: كُنْتُ عَلٰى بَابِهِ وَسُفْيَانُ عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَذَّابٌ.

[39] فضل بن سہل نے بتایا، کہا: میں نے مُعلّٰی رازی سے محمد بن سعید کے بارے میں، جس سے عباد بن کثیر نے روایت کی، پوچھا تو انھوں نے مجھے عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے بیان کیا، کہا: میں اس کے دروازے پر تھا، سفیان اس کے پاس موجود تھے جب وہ باہر نکل گیا تو میں نے ان (سفیان) سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ کذاب ہے۔

[٤٠] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَفَّانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمْ نَرَ الصَّالِحِينَ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ.

[40] محمد بن ابی عتاب نے کہا: مجھ سے عفان نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم نے نیک لوگوں (صوفیا) کو حدیث سے بڑھ کر کسی اور چیز میں جھوٹ بولنے والا نہیں پایا۔

قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ: فَلَقِيتُ أَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ: لَمْ تَرَ أَهْلَ الْخَيْرِ فِي شَيْءٍ، أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ.

ابن ابی عتاب نے کہا: میں محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے ملا تو اس (بات کے) بارے میں پوچھا، انھوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا: تم اہل خیر (زہد و ورع والوں) کو حدیث سے زیادہ کسی اور چیز میں جھوٹا نہیں پاؤ گے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: يَقُولُ: يَجْرِي الْكَذِبُ عَلَى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُونَ الْكَذِبَ.

امام مسلم نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ان کی زبان پر جھوٹ جاری ہوجاتا ہے، وہ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتے۔

فائدہ: نیک لوگ نیکی کی تلقین کے جوش میں ہر ایسی بات جو انھیں مفید معلوم ہو، بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کی نسبت درست بھی ہے کہ نہیں۔

[٤١] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، فَأَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانٌ عَنْ أَنَسٍ، وَأَبَانٌ عَنْ فُلَانٍ، فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ.

[41] خلیفہ بن موسیٰ نے خبر دی، کہا: میں غالب بن عبیداللہ کے ہاں آیا تو اس نے مجھے لکھوانا شروع کیا: مکحول نے مجھ سے حدیث بیان کی، مکحول نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اسی اثنا میں پیشاب نے اسے مجبور کیا تو وہ اٹھ گیا، میں نے (جو) اس کی کاپی دیکھی تو اس میں اس طرح تھا: مجھے ابان نے انس سے یہ حدیث سنائی، ابان نے فلاں سے حدیث روایت کی۔ اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيثَ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ - حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ فُلَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَفَّانَ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ فَقَالَ: إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هٰذَا الْحَدِيثِ، كَانَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ادَّعٰى بَعْدُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ.

(امام مسلم نے کہا:) اور میں نے حسن بن علی حلوانی سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عفان کی کتاب میں ابو مقدام ہشام کی (وہ) روایت دیکھی (جو عمر بن عبدالعزیز کی حدیث ہے) (اس میں تھا:) ہشام نے کہا: مجھ سے ایک شخص نے، جسے یحییٰ بن فلاں کہا جاتا تھا، محمد بن کعب سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عفان سے کہا: (اہل علم) کہتے ہیں: ہشام نے یہ (حدیث) محمد بن کعب سے سنی تھی۔ تو وہ کہنے لگے: وہ (ہشام) اسی حدیث کی وجہ سے فتنے میں پڑے۔ (پہلے) وہ کہا کرتے تھے: مجھے یحییٰ نے محمد (بن کعب) سے روایت کی، بعدازاں یہ دعویٰ کر دیا کہ انھوں نے یہ (حدیث براہِ راست) محمد سے سنی ہے۔

[٤٢] **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ يَقُولُ: قُلْتُ لِعَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو «يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ»؟ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ، أُنْظُرْ مَا وَضَعْتُ فِي يَدِكَ مِنْهُ.

قَالَ ابْنُ قُهْزَاذَ: وَسَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ، صَاحِبَ الدَّمِ قَدْرِ الدِّرْهَمِ، وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا. فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَرَوْنِي جَالِسًا مَعَهُ، كُرْهَ حَدِيثِهِ.

[42] مجھے محمد بن عبداللہ بن قہزاذ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: یہ کون ہے جس سے آپ نے عبداللہ بن عمرو کی حدیث: ''عیدالفطر کا دن انعامات کا دن ہے'' روایت کی؟ کہا: سلیمان بن حجاج، ان میں سے جو (احادیث) تم نے اپنے پاس (لکھ) رکھی ہیں (یا میں نے تمھیں اس کی جو حدیثیں دی ہیں) ان میں (اچھی طرح) نظر کرنا (غور کر لینا۔) ابن قہزاذ نے کہا: میں نے وہب بن زمعہ سے سنا، وہ سفیان بن عبدالملک سے روایت کر رہے تھے، کہا: عبداللہ، یعنی ابن مبارک نے کہا: میں نے ایک درہم کے برابر خون والی حدیث کے راوی رَوح بن غُطَیف کو دیکھا ہے۔ میں اس کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھا تو میں اپنے ساتھیوں سے شرم محسوس کر رہا تھا کہ وہ مجھے اس سے حدیث بیان کرنے کے ناپسندیدہ ہونے کے باوجود اس کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔

[٤٣] **حَدَّثَنِي** ابْنُ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُولُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: بَقِيَّةُ صَدُوقُ اللِّسَانِ، وَلٰكِنَّهُ يَأْخُذُ عَمَّنْ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ.

[43] ابن قہزاذ نے کہا، میں نے وہب سے سنا، انھوں نے سفیان سے اور انھوں نے عبداللہ بن مبارک سے روایت کی، کہا: بقیہ زبان کے سچے ہیں لیکن وہ ہر آنے جانے والے (علم حدیث میں مہارت رکھنے والے اور نہ رکھنے والے ہر شخص) سے حدیث لے لیتے ہیں۔

[٤٤] **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ الْهَمْدَانِيُّ، وَكَانَ كَذَّابًا.

[44] جریر نے مغیرہ سے، انھوں نے شعبی سے روایت کی، کہا: مجھے حارث اعور ہمدانی نے حدیث سنائی اور وہ کذاب تھا۔

[٤٥] **حَدَّثَنَا** أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ، وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ أَحَدُ

[45] مفضل نے مغیرہ سے روایت کی، کہا: میں نے شعبی کو کہتے ہوئے سنا: مجھ سے حارث اعور نے روایت بیان کی اور (یہ کہہ) وہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ (حارث) جھوٹوں میں سے ایک تھا۔

الْكَاذِبِينَ.

[٤٦] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَلْقَمَةُ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحَارِثُ: اَلْقُرْآنُ هَيِّنٌ، اَلْوَحْيُ أَشَدُّ.

[46] مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی، کہا: علقمہ نے کہا: میں نے دو سال میں قرآن پڑھا (تدبر کرتے ہوئے ختم کیا۔) تو حارث نے کہا: قرآن آسان ہے، وحی اس سے زیادہ مشکل ہے۔

[٤٧] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ الْحَارِثَ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، وَالْوَحْيَ فِي سَنَتَيْنِ - أَوْ قَالَ -: اَلْوَحْيَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، وَالْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ.

[47] اعمش نے ابراہیم سے روایت کی کہ حارث (اعور) نے کہا: میں نے قرآن تین سال میں سیکھا اور وحی دو سال میں (یا کہا): وحی تین سال میں اور قرآن دو سال میں۔

فائدہ: لغت میں وحی کے کئی معانی ہیں، مثلاً: اشارہ کرنا، کتابت، الہام اور خفیہ کلام وغیرہ، مگر اسلامی اصطلاح میں وحی اللہ کی طرف سے مقررہ طریقوں میں سے کسی طریقے سے، اپنے رسول کی طرف کلام، پیغام وغیرہ بھجوانا ہے۔ حارث کی اس بات سے اسلامی اصطلاحات کے معاملے میں اس کی جہالت کا پتہ چلتا ہے۔

[٤٨] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ الْحَارِثَ اتُّهِمَ.

[48] منصور اور مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی کہ حارث متہم راوی ہے۔

[٤٩] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ: سَمِعَ مُرَّةُ الْهَمْدَانِيُّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ: اُقْعُدْ بِالْبَابِ - قَالَ -: فَدَخَلَ مُرَّةُ وَأَخَذَ سَيْفَهُ - قَالَ: وَأَحَسَّ الْحَارِثُ بِالشَّرِّ، فَذَهَبَ.

[49] حمزہ زیات سے روایت ہے، کہا: مُرّہ ہمدانی نے حارث سے کوئی بات سنی تو اس سے کہا: تم دروازے ہی پر بیٹھو (اندر نہ آؤ۔) پھر وہ (گھر میں) داخل ہوئے اور اپنی تلوار اٹھالی تو حارث نے برا انجام محسوس کر لیا اور چل دیا۔

[٥٠] وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ قَالَ: قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ:

[50] (عبداللہ) بن عون سے روایت ہے، کہا: ابراہیم (نخعی) نے ہم سے کہا: تم لوگ مغیرہ بن سعید اور ابوعبدالرحیم سے بچ کر رہو، وہ کذاب ہیں۔

إِيَّاكُمْ وَالْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ وَأَبَا عَبْدِ الرَّحِيمِ، فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ.

[٥١] **وحَدَّثَنِي** أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ وَنَحْنُ غِلْمَةٌ أَيْفَاعٌ، فَكَانَ يَقُولُ لَنَا: لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَإِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا، قَالَ وَكَانَ شَقِيقٌ هٰذَا يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ، وَلَيْسَ بِأَبِي وَائِلٍ.

[51] ہمیں عاصم نے حدیث بیان کی، کہا: ہم بالکل نو عمر لڑکے تھے جو ابوعبدالرحمٰن سُلَمی کے پاس حاضر ہوتے تھے، وہ ہم سے کہا کرتے تھے: ابواحوص کے سوا دوسرے قصہ گوؤں (واعظوں) کی مجالس میں مت بیٹھو اور شقیق سے بچ کر رہو۔ شقیق خوارج کا نقطۂ نظر رکھتا تھا، یہ ابووائل نہیں (بلکہ شقیق ضبّی ہے۔)

[٥٢] **حَدَّثَنَا** أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا يَّقُولُ: لَقِيتُ جَابِرَ ابْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ، فَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ، كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ.

[52] جریر کہتے ہیں: میں جابر بن یزید جعفی سے ملا تو میں نے اس سے حدیث نہ لکھی، وہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔

فائدہ: رجعت کا معنی واپس آنا ہے۔ غلو کرنے والے شیعہ کا عقیدہ ہے کہ مہدی غائب ہیں، آخری زمانے میں واپس آئیں گے۔ یہاں تک تو معاملہ نسبتاً کم سنگین ہے۔ آگے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ آ کر دو مقدس ترین مساجد سمیت اہل سنت کی تعمیر کردہ مسجدوں کو گرادیں گے اور صحابہ کے دور سے لے کر آخر تک اہلِ سنت کے اماموں کی قبریں کھود کر ان کو درختوں کے ساتھ پھانسیوں پر لٹکائیں گے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الضَّلَالِ.

[٥٣] **وحَدَّثَنَا** حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ، قَبْلَ أَنْ يُّحْدِثَ مَا أَحْدَثَ.

[53] مِسعَر نے کہا: ہم سے جابر بن یزید (جعفی) نے ان بدعتوں سے پہلے، جو اس نے گھڑیں، حدیث بیان کی۔

[٥٤] **وحَدَّثَنِي** سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ أَنْ يُّظْهِرَ مَا أَظْهَرَ، فَلَمَّا أَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ، وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا أَظْهَرَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِالرَّجْعَةِ.

[54] سفیان نے کہا: جابر نے جس (عقیدے) کا اظہار کیا اس کے اظہار سے پہلے لوگ اس سے حدیث لیتے تھے، جب اس نے اس کا اظہار کر دیا تو لوگوں نے اسے اس کی (بیان کردہ) حدیث کے بارے میں مطعون کیا اور بعض نے اسے چھوڑ دیا۔ ان سے پوچھا گیا: اس نے کس چیز کا اظہار کیا تھا؟ کہا: رجعت پر ایمان کا۔

[٥٥] **وَحَدَّثَنِي** حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ وَأَخُوهُ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: عِنْدِي سَبْعُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهَا.

[55] جراح بن ملیح کہتے ہیں: میں نے جابر بن یزید (جعفی) کو یہ کہتے سنا: میرے پاس ابوجعفر (محمد باقر بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم) کی ستر ہزار حدیثیں ہیں جو سب کی سب رسول اللہ ﷺ سے (روایت کی گئی) ہیں۔

فائدہ: امام محمد باقر رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے شرف زیارت سے مشرف نہیں ہوئے، وہ رسول اللہ ﷺ سے کیسے حدیث بیان کر سکتے ہیں! یہ سب جابر جعفی کی گھڑی ہوئی حدیثیں تھیں۔

[٥٦] **وَحَدَّثَنِي** حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ: قَالَ جَابِرٌ: أَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: إِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ. مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ. قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ: هٰذَا مِنَ الْخَمْسِينَ أَلْفًا.

[56] زہیر کہتے ہیں: جابر نے کہایا میں نے جابر (بن یزید) کو یہ کہتے سنا: بلاشبہ میرے پاس پچاس ہزار حدیثیں (ایسی) ہیں جن میں سے میں نے کوئی حدیث بیان نہیں کی، پھر ایک دن اس نے ایک حدیث بیان کی اور کہا: یہ (ان) پچاس ہزار حدیثوں میں سے (ایک) ہے۔

[٥٧] **وَحَدَّثَنِي** إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ. قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ يَقُولُ: عِنْدِي خَمْسُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[57] سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: میں نے جابر جعفی کو یہ کہتے سنا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ سے (روایت کردہ) پچاس ہزار احادیث ہیں۔

[٥٨] **وَحَدَّثَنِي** سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَنْ أَبْرَحَ ٱلْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِيٓ أَبِيٓ أَوْ يَحْكُمَ ٱللَّهُ لِيۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ﴾ [يوسف: ٨٠] قَالَ: فَقَالَ جَابِرٌ: لَمْ يَجِيءْ تَأْوِيلُ هٰذِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَذَبَ. فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ: وَمَا أَرَادَ بِهٰذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُولُ: إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ، فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْ وَلَدِهِ، حَتَّىٰ يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ

[58] سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں نے ایک آدمی سے سنا، اس نے جابر سے ارشادِ ربانی: ﴿فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝﴾ ''اب میں اس زمین سے ہرگز نہ ہلوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا اللہ میرے لیے فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے'' کے بارے میں سوال کیا، تو جابر نے کہا: اس کی تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ سفیان نے کہا: اور اس نے یہ جھوٹ بولا۔ تو ہم نے سفیان سے کہا: اس کی مراد اس سے

- يُرِيدُ عَلِيًّا - أَنَّهُ يُنَادِي: أُخْرُجُوا مَعَ فُلَانٍ. يَقُولُ جَابِرٌ: فَذَا تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ، وَكَذَبَ، كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ [ﷺ].

کیا تھی؟ انھوں نے کہا: روافض کہتے ہیں: حضرت علی ؓ بادلوں میں ہیں۔ ان کی اولاد میں سے جو کوئی خروج کرے گا ہم اس کے ساتھ خروج نہیں کریں گے حتیٰ کہ آسمان کی طرف سے پکارنے والا (اس کی مراد علی سے ہے) پکارے۔ یقیناً وہی پکارے گا کہ فلاں کے ساتھ (مل کر) خروج کرو۔ جابر کہتا تھا: یہ اس آیت کی تفسیر ہے اور اس نے جھوٹ کہا۔ یہ آیت حضرت یوسف ﷺ کے بھائیوں کے بارے میں (نازل ہوئی) تھی۔

[٥٩] وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوٍ مِّنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ: مَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَّأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا.

[59] سفیان سے روایت ہے، کہا: میں نے جابر کو تقریباً تیس ہزار احادیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں ان میں سے ایک حدیث بیان کرنا بھی حلال نہیں سمجھتا، چاہے (اس کے بدلے) میرے لیے اتنا اور اتنا ہو۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَسَمِعْتُ أَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الرَّازِيَّ قَالَ: سَأَلْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ، فَقُلْتُ: اَلْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ لَقِيتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، شَيْخٌ طَوِيلُ السُّكُوتِ، يُصِرُّ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ.

(امام) مسلم نے کہا: میں نے ابوغسان محمد بن عمرو رازی سے سنا، کہا: میں نے جریر بن عبدالحمید سے پوچھا، میں نے کہا: (یہ جو) حارث بن حصیرہ ہے آپ اس سے ملے ہیں؟ کہا: ہاں، لمبی خاموشی والا بوڑھا ہے۔ ایک بہت بڑی بات پر اصرار کرتا ہے۔

فوائد و مسائل: ① یہ ان ستر ہزار حدیثوں میں سے ایسی تھیں جو اس نے بعض اوقات بیان کیں لیکن وہ اسلام کے مسلمہ عقائد اور قرآن مجید سے اس قدر متصادم تھیں کہ سننے والے بھی ان کو نوک زبان پر نہ لا سکتے تھے۔ ② اس سے غالباً عقیدہ رجعت کی بدترین صورت مراد ہے۔ حارث بن حصیرہ شدید اور بھڑکیلا خَشَبِی تھا۔ خَشَبِی، خشبہ کی طرف نسبت ہے۔ یہ لوگ خشبہ سے وہ لکڑی مراد لیتے تھے جس پر حضرت زید بن علی زین العابدین کو پھانسی دی گئی تھی۔ ③ بڑی بات پر اصرار سے مراد تشیع ہے جس سے نہ توبہ کی اور نہ اسے چھوڑا۔

[٦٠] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ: وَذَكَرَ أَيُّوبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيمِ اللِّسَانِ، وَذَكَرَ آخَرَ فَقَالَ: هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقْمِ.

[60] عبدالرحمان بن مہدی نے حماد بن زید سے روایت کی، کہا: ایوب نے ایک دن ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا: وہ کج زبان (جھوٹا، تہمت تراش اور بدزبان) تھا اور دوسرے کا ذکر کیا تو کہا: وہ رقم (اشیاء پر لکھی ہوئی قیمت) میں اضافہ کر دیتا تھا۔

[٦١] حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ أَيُّوبُ: إِنَّ لِي جَارًا، ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ، وَلَوْ شَهِدَ عِنْدِي عَلَى تَمْرَتَيْنِ مَا رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً.

[61] سلیمان بن حرب نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا، کہا: ایوب نے کہا: میرا ایک ہمسایہ ہے، پھر (زہد و ورع میں) اس کی فضیلت کا ذکر کیا، اگر وہ میرے سامنے دو کھجوروں کے بارے میں گواہی دے تو میں (اس میں بھی) اس کی شہادت قابل قبول نہ سمجھوں گا۔

[٦٢] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: مَا رَأَيْتُ أَيُّوبَ اغْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَا أُمَيَّةَ، فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ، لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِّعِكْرِمَةَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ.

[62] معمر نے کہا: میں نے ایوب کو کبھی کسی کی پیٹھ پیچھے اسے برا کہتے نہیں سنا، سوائے عبدالکریم، یعنی ابواُمیہ کے۔ انھوں نے اس کا ذکر کیا تو کہا: اللہ اس پر رحم کرے، غیر ثقہ ہے، اس نے مجھ سے عکرمہ سے روایت کی گئی ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا، پھر (لوگوں سے) کہا: میں نے عکرمہ سے سنا ہے۔

[٦٣] حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمٰى فَجَعَلَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ سَائِلًا يَّتَكَفَّفُ النَّاسَ، زَمَنَ طَاعُونِ الْجَارِفِ.

[63] عفان بن مسلم نے کہا: ہمام نے ہم سے بیان کیا، کہا: ابوداود اعمیٰ ہمارے ہاں آیا اور یہ کہنا شروع کر دیا: ہمیں براء رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی اور ہمیں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ ہم نے یہ بات قتادہ کو بتائی، انھوں نے کہا: اس نے جھوٹ بولا۔ اس نے ان سے نہیں سنا، وہ تو ایک منگتا تھا، انسانوں کی بیخ کنی کرنے والے طاعون (کے دوران) میں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا تھا۔

[٦٤] وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ: دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمٰى عَلٰى قَتَادَةَ، فَلَمَّا قَامَ قَالُوا: إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا، فَقَالَ قَتَادَةُ: هٰذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ، لَا يَعْرِضُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا، وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ، فَوَاللهِ! مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُّشَافَهَةً، وَّلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُّشَافَهَةً،

[64] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ہمام نے خبر دی کہ ابوداود اعمیٰ قتادہ کے ہاں آیا، جب وہ کھڑا ہوا (اور چلا گیا) تو لوگوں نے کہا: اسے یہ زعم ہے کہ اس نے اٹھارہ بدری صحابہ سے ملاقات کی۔ اس پر قتادہ کہنے لگے: (طاعون کی) وبائے عام سے پہلے یہ ایک منگتا تھا، اس کا (علم حدیث) ایسی کسی چیز سے کوئی سروکار نہ تھا، وہ اس بارے میں بات تک نہ کرتا تھا۔ بخدا نہ حسن (بصری) نے (کبھی) کسی بدری سے بلاواسطہ حدیث ہمیں سنائی نہ سعید بن مسیّب نے ایک سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور بدری سے براہ راست سنی ہوئی

إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ .

کوئی حدیث سنائی۔

فوائد و مسائل: ① طاعون جارف: جرف کھودنے، کھرچنے اور صفایا کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ الجارف سیلِ عظیم کو بھی کہتے ہیں اور ایسی موت کو بھی جو جانداروں کا صفایا کر دیتی ہے۔ مجرفہ، جروف اور جرّافہ کا اطلاق بیلچے، کدال اور پھاوڑے سے لے کر کھودنے اور صاف کرنے والے بڑے بڑے آلات تک پر ہوتا ہے۔ طاعون جارف سے مراد ایسا طاعون ہے جو آبادیوں کا صفایا کر دے۔ ② ابتدائی اسلامی دور میں کئی بار طاعون کی وبا پھیلی۔ سب سے پہلا طاعون عمواس تھا۔ عمواس بیت المقدس اور اَیلہ کے درمیان ایک قصبہ تھا جہاں سے یہ طاعون شروع ہوا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں پھیلا۔ اس میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ کا انتقال ہوا۔ ③ طاعون جارف میں ہزاروں کی تعداد میں اہم لوگوں کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ابوداود اعمیٰ جیسے جعلسازوں نے سمجھا کہ اب ہم لوگوں کے سامنے صحابہ کرام سے ملاقات اور ان سے احادیث سننے کے حوالے سے جو بھی دعویٰ کریں گے لوگ اسے قبول کر لیں گے۔ محدثین کرام نے جعلسازی کی ایسی تمام کوششیں ناکام بنا دیں۔ ④ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابواسحاق تھی۔ والد کا نام مالک اور کنیت ابووقاص تھی۔ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ فاتح عراق ہیں۔ مستجاب الدعوات تھے۔ 55 ہجری میں مدینہ منورہ سے دس میل دور واقع مقام عقیق میں وفات پائی۔ وہاں سے ان کی میت کندھوں پر اٹھا کر مدینہ طیبہ لائی گئی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

[٦٥] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ؛ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيثَ، كَلَامَ حَقٍّ، وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ يَرْوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[65] جریر نے رَقَبہ (بن مَسقلہ بن عبداللہ عبدی کوفی رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی) سے روایت کی کہ ابوجعفر (عبداللہ بن مسعود بن عون بن جعفر بن ابی طالب) ہاشمی مدائنی احادیث گھڑا کرتا تھا، سچائی (یا حکمت) پر مبنی کلام (پیش کرتا) وہ کلام رسول اللہ ﷺ کے فرامین میں سے نہ ہوتا تھا لیکن اسے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا تھا۔

[٦٦] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ. قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ؛ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ.

[66] ابوداود طیالسی نے شعبہ سے، انھوں نے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، (یونس نے) کہا: عمرو بن عبید (معروف معتزلی جو پہلے حضرت حسن بصری کی مجلس میں حاضر رہا کرتا تھا) حدیث (کی روایت) میں جھوٹ بولا کرتا تھا۔

[٦٧] حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُوحَفْصٍ

[67] معاذ بن معاذ کہتے ہیں: میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے

قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ : قُلْتُ لِعَوْفِ ابْنِ أَبِي جَمِيلَةَ : إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا» قَالَ : كَذَبَ وَاللهِ! عَمْرٌو، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَحُوزَهَا إِلٰى قَوْلِهِ الْخَبِيثِ.

کہا: عمرو بن عبید نے ہمیں حضرت حسن بصری سے (روایت کرتے ہوئے) یہ حدیث سنائی: ''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' انھوں نے کہا: بخدا! عمرو نے (اس حدیث کی روایت حسن بصری کی طرف منسوب کرنے میں) جھوٹ بولا لیکن وہ چاہتا ہے کہ اس (صحیح حدیث) کو اپنی جھوٹی بات سے ملا دے۔

فائدہ: عمرو بن عبید معتزلہ کا امام تھا۔ اس نے ایک حدیث جو اس نے خود حضرت حسن سے نہ سنی تھی ان کی طرف منسوب کر کے سنائی۔ یہ ایک جھوٹ تھا۔ اصل سند اس کے پاس تھی نہیں، فوری فائدہ اٹھانا مقصود تھا۔ اس کے پیش نظر فوری فائدہ یہ تھا کہ حدیث کے لفظ لَيْسَ مِنَّا (ہم میں سے نہیں) سے اپنے نقطہ نظر کے حق میں یہ استدلال کرے کہ مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کے کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے، مسلمانوں میں سے نہیں۔ حالانکہ ''ہم میں سے نہیں'' کا اصل مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے طریق پر عمل نہیں کر رہا۔ یہ گناہ کبیرہ ہے لیکن اس سے ارتداد لازم نہیں آتا۔ اس لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دو مسلمان گروہوں کے درمیان لڑائی کی صورت میں، جب انھوں نے ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہوں، ان دونوں کو مومن قرار دیتے ہوئے ان کے درمیان صلح کرانے کا حکم دیا ہے۔

[٦٨] وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَسَمِعَ مِنْهُ، فَفَقَدَهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا لَهُ : يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ. قَالَ حَمَّادٌ : فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا مَّعَ أَيُّوبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا إِلَى السُّوقِ. فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَسَأَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ : بَلَغَنِي أَنَّكَ لَزِمْتَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، قَالَ حَمَّادٌ : سَمَّاهُ - يَعْنِي - عَمْرًا؟ قَالَ : نَعَمْ، يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّهُ يَجِيئُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ، قَالَ : يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ : إِنَّمَا نَفِرُّ أَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ.

[68] عبیداللہ بن عمر قواریری نے کہا: ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا: ایک آدمی تھا، وہ ایوب (سختیانی کی علمی مجلس میں حاضری) کا التزام کرتا تھا اور اس نے ان سے (حدیث کا) سماع کیا تھا۔ ایوب نے اسے غیر حاضر پا کر اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا: جناب ابوبکر (ایوب کی کنیت)! وہ عمرو بن عبید سے منسلک ہو گیا ہے۔ حماد نے کہا: ایک دن میں ایوب کے ساتھ تھا، ہم صبح سویرے بازار کی طرف گئے تو اس آدمی نے ایوب کا استقبال کیا۔ ایوب نے اسے سلام کہا اور (حال احوال) پوچھا، پھر ایوب کہنے لگے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اس آدمی کے ساتھ منسلک ہو گئے ہو۔ حماد نے کہا: انھوں نے اس کا، یعنی عمرو کا نام لیا۔ وہ کہنے لگا: ہاں، جناب ابوبکر! وہ غرائب (ایسی باتیں جنھیں کوئی نہیں جانتا) ہمارے سامنے لاتا ہے۔ کہا: ایوب اس سے کہنے لگے: ہم انھی (عجیب و) غریب باتوں سے بھاگتے

ہیں یا ڈرتے ہیں (کہ یہ جھوٹی اور من گھڑت ہوتی ہیں۔)

[٦٩] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ، يَعْنِي حَمَّادًا، قَالَ، قِيلَ لِأَيُّوبَ: إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ رَوٰى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ، فَقَالَ: كَذَبَ، أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ.

[69] سلیمان بن حرب نے کہا: ہم سے ابن زید، یعنی حماد نے بیان کیا، کہا: ایوب سے عرض کی گئی: عمرو بن عبید نے حضرت حسن بصری سے روایت بیان کی ہے (کہ انھوں نے) کہا: جسے نبیذ (شراب) سے نشہ ہو جائے اسے کوڑے نہ مارے جائیں۔ تو انھوں (ایوب سختیانی) نے کہا: اس نے جھوٹ بولا، میں نے (خود) حسن سے سنا، وہ کہتے تھے: جسے نبیذ سے نشہ ہو جائے اسے کوڑے مارے جائیں۔

[٧٠] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ: بَلَغَ أَيُّوبَ أَنِّي آتِي عَمْرًا، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَا تَأْمَنُهُ عَلٰى دِينِهِ، كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ؟.

[70] سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: جناب ایوب سختیانی کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو (بن عبید) کے ہاں (درس میں) جاتا ہوں تو ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہا: تم نے غور کیا، ایک ایسا آدمی جس کے دین پر تمھیں اعتبار نہ ہو، تم اس کی حدیث پر کیسے اعتماد کرو گے!

[٧١] وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَامُوسٰى يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ.

[71] سفیان نے بیان کیا، کہا: میں نے ابوموسیٰ (اسرائیل بن موسیٰ بصری، نزیل ہند) سے سنا، کہہ رہے تھے: ہمیں عمرو بن عبید نے بدعت کا شکار ہونے سے پہلے حدیث سنائی۔

[٧٢] حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِي وَاسِطٍ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا. وَمَزِّقْ كِتَابِي.

[72] معاذ عنبری نے کہا: میں نے واسط کے قاضی ابوشیبہ کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے شعبہ کی طرف لکھا تو انھوں نے جواب میں میری طرف لکھ بھیجا: اس سے کوئی چیز روایت نہ کرو اور میرا خط پھاڑ دو۔

فوائد و مسائل: ① واسط کا قاضی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی کوفی نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھا، وہ متروک الحدیث تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت سے اسی کی اولاد میں ابوبکر بن ابی شیبہ جیسے مشہور اور معروف محدث پیدا ہوئے۔ اللہ کی شان ہے کہ ﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ﴾ ''وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے۔'' (الروم 19:30) ② خط پھاڑنے کی بات احتیاط کے لیے لکھی تاکہ اس رائے کے علانیہ اور لکھ کر اظہار کرنے سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ یہ اندیشہ بھی اس چیز کی دلیل ہے کہ واسط کے ان قاضی صاحب سے لوگ خوفزدہ رہتے تھے۔ ③ نقصان یا فساد کے اندیشے کے باوجود علم حدیث کے راوی کی صحیح حیثیت متعین کرنے میں کوئی کوتاہی جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی بات کی غلط نسبت سے بڑا فساد یا نقصان اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

[٧٣] **وَحَدَّثَنَا** الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ: كَذَبَ، وَحَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ فَقَالَ: كَذَبَ.

[73] عفان (بن مسلم) نے کہا: میں نے حماد بن سلمہ کو صالح مری کے واسطے سے ایک حدیث سنائی جو اس نے ثابت سے روایت کی تو انھوں (حماد) نے کہا: اس نے جھوٹ بولا۔ (اسی طرح) میں نے ہمام کو صالح مری سے ایک حدیث سنائی تو انھوں نے بھی کہا: اس نے جھوٹ بولا۔

[٧٤] **وَحَدَّثَنَا** مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ قَالَ: قَالَ لِي شُعْبَةُ: ائْتِ جَرِيرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَهُ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرْوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قُلْتُ لِشُعْبَةَ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ لَهَا أَصْلًا - قَالَ - قُلْتُ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ: أَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ؟ فَقَالَ: لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ. قُلْتُ لِلْحَكَمِ: مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الزِّنَا؟ قَالَ: يُصَلَّى عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: مِنْ حَدِيثِ مَنْ يُرْوٰى؟ قَالَ: يُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ. فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

[74] ابوداود نے بیان کیا، کہا: شعبہ نے مجھ سے کہا: جریر بن حازم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم حسن بن عمارہ سے (حدیث) روایت کرو کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ابوداود نے کہا: میں نے شعبہ سے عرض کی: وہ کیسے؟ تو انھوں نے کہا: اس نے ہمیں حَکَم سے (روایت کردہ) احادیث سنائیں جن کی ہم نے کوئی اصل نہ پائی۔ (کہا) میں نے عرض کی: کیا چیز روایت کی؟ کہا: میں نے حَکَم سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کی نماز جنازہ ادا فرمائی؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ نے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی (جبکہ) حسن بن عمارہ نے حَکَم ہی سے مِقسم کے حوالے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی کہ نبی ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انھیں دفن کیا۔ (اسی طرح) میں نے حَکَم سے پوچھا: آپ اولاد زنا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کہا: ان کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ میں نے پوچھا: یہ روایت کس کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے، کہا: حضرت حسن بصری سے (جبکہ) حسن بن عمارہ نے کہا: ہم سے حَکَم نے یحییٰ بن جزار کے حوالے سے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

[٧٥] **وَحَدَّثَنَا** الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هٰرُونَ، وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ، فَقَالَ: حَلَفْتُ أَلَّا أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَّلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ - وَّقَالَ -: لَقِيتُ زِيَادَ

[75] حسن حلوانی نے کہا: میں نے یزید بن ہارون سے سنا، انھوں نے زیاد بن میمون کا ذکر کرتے ہوئے کہا: میں نے حلف اٹھایا ہے کہ میں اس سے اور خالد بن محدوج سے کبھی روایت نہ کروں گا (اور کہا:) میں زیاد بن میمون سے ملا، اس

ابْنَ مَيْمُونٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ، ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُّوَرِّقٍ، ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ الْحَسَنِ، وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَى الْكَذِبِ.

سے ایک حدیث سنانے کا کہا تو اس نے مجھے وہ حدیث بکر مزنی سے روایت کر کے سنائی، پھر (کچھ عرصے بعد) میں دوبارہ اس کے پاس گیا تو اس نے وہی حدیث مُوَرِّق سے بیان کی، پھر ایک بار اور اس کے پاس گیا تو اس نے وہی حدیث حسن (بصری) سے سنائی۔ وہ (یزید بن ہارون) ان دونوں (زیاد بن میمون اور خالد بن محدوج) کو جھوٹ کی طرف منسوب کرتے تھے۔

قَالَ الْحُلْوَانِيُّ: سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ، وَذَكَرْتُ عِنْدَهُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ، فَنَسَبَهُ إِلَى الْكَذِبِ.

حلوانی نے کہا: میں نے عبدالصمد سے حدیث سنی اور ان کے سامنے زیاد بن میمون کا ذکر کیا تو انھوں نے اس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی۔

[٧٦] وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوٰى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ؟ فَقَالَ لِي: اُسْكُتْ. فَأَنَا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ: هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنْ أَنَسٍ؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُّذْنِبُ فَيَتُوبُ، أَلَيْسَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ؟ قَالَ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِّنْ ذَا قَلِيلًا، وَّلَا كَثِيرًا، إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ أَنِّي لَمْ أَلْقَ أَنَسًا.

[76] محمود بن غیلان نے کہا: میں نے ابوداود طیالسی سے کہا: آپ نے عباد بن منصور سے بہت زیادہ روایتیں لی ہیں، پھر کیا ہوا کہ آپ نے عطارہ والی روایت جونضر بن شمیل نے ہمارے سامنے بیان کی، ان سے نہیں سنی؟ انھوں نے مجھ سے کہا: خاموش رہو، میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی زیاد بن میمون سے ملے اور اس سے پوچھتے ہوئے کہا: یہ احادیث جو تم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہو (کیا ہیں؟) تو وہ کہنے لگا: تم دونوں دیکھو کہ ایک آدمی گناہ کرتا ہے، پھر توبہ کر لیتا ہے تو کیا اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا! کہا: ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: میں نے ان (احادیث) میں سے انس رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا، نہ کم نہ زیادہ، اگر لوگ نہیں جانتے تو (کیا) تم دونوں بھی نہیں جانتے کہ میں انس رضی اللہ عنہ سے نہیں ملا!

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَبَلَغَنَا، بَعْدُ، أَنَّهُ يَرْوِي. فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: أَتُوبُ. ثُمَّ كَانَ، بَعْدُ، يُحَدِّثُ، فَتَرَكْنَاهُ.

ابوداود نے کہا: پھر ہمیں یہ خبر پہنچی کہ وہ (وہی) روایتیں بیان کرتا ہے تو میں اور عبدالرحمٰن اس کے پاس آئے تو وہ کہنے لگا: میں توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے بعد بھی وہ وہی حدیثیں بیان کرتا تھا تو ہم نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا۔

فوائد و مسائل: ① یزید بن ہارون کی جرح نقل کرنے کے بعد امام مسلم نے دونوں راویوں کے بارے میں مزید شہادتیں بلکہ اس کا اپنا اعتراف بھی پیش کر دیا۔ ② عطّارہ، یعنی عطر بیچنے والی عورت سے مراد حولاء بنت تُوَیت ہیں۔ اور حدیث یہ ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اپنے خاوند کے بارے میں باتیں کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے خاوند کی فضیلت سمجھائی۔ یہ طویل حدیث جسے ابن وضاح نے مفصل ذکر کیا ہے، لیکن غیر صحیح ہے۔ ③ عباد بن منصور سے یہ روایت نضر بن شمیل جیسے ثقہ راوی نے بیان کی لیکن محدثین نے تحقیق کر کے حقیقت کا پتہ چلا لیا۔

[٧٧] حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ شَبَابَةَ- قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ: سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ - قَالَ شَبَابَةُ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرْضًا - قَالَ - فَقِيلَ لَهُ: أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا؟ قَالَ: يَعْنِي يُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِّيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرَّوْحُ.

[77] حسن حلوانی نے بیان کیا، کہا: میں نے شبابہ سے سنا (کہا: عبدالقدوس ہمارے سامنے حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا: سوید بن عَقَلَہ) شبابہ نے کہا: میں نے عبدالقدوس سے سنا، کہتا تھا: رسول اللہ ﷺ نے ”رَوح کو عَرض“ بنانے سے منع فرمایا ہے (کہا) اس سے کہا گیا: اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اس نے کہا: مطلب یہ ہے کہ دیوار میں سوراخ رکھا جائے تاکہ اس میں ہوا داخل ہو۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَّقُولُ لِرَجُلٍ - بَعْدَمَا جَلَسَ مَهْدِيُّ بْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ-: مَا هٰذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمَاعِيلَ.

(امام) مسلم نے کہا: میں نے عبیداللہ بن عمر قواریری سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حماد بن زید سے سنا، وہ (مہدی بن ہلال کے علمی مجلس منعقد کرنے سے چند دن بعد) ایک آدمی سے کہہ رہے تھے: یہ نمکین چشمہ کیا ہے جو آپ کی طرف سے پھوٹا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، اے ابواسماعیل! (آپ کی بات ٹھیک ہے۔)

فوائد و مسائل: ① عبدالقدوس کا یہ حال تھا کہ اسے سوید بن غفلہ کا نام تک ضبط نہ تھا وہ سوید بن غفلہ کے بجائے سوید بن عقلہ پڑھتا تھا جس نام کا کوئی راوی نہیں۔ لکھے کو غلط پڑھتا تھا، کسی سے سنا نہیں تھا، یا سنا تھا اور بھلا دیا تھا۔ یہ سند کا حال تھا۔ متن کا حال یہ تھا کہ حدیث کے الفاظ: «لَا تَتَّخِذُوا الرُّوحَ غَرَضًا» ”کسی ذی روح کو تیر اندازی وغیرہ کی مشق کا نشانہ نہ بناؤ“ کو اَلرَّوْحُ عَرْضًا (ہوا کو چوڑائی میں نہ لو۔ جو ایک مہمل بات ہے) کہتا تھا۔ یہ انتہا درجے کی نااہلی اور حماقت کی دلیل ہے۔ ② اس حدیث کے ضمن میں ایک اور مثال امام مسلم نے مہدی بن ہلال کی دی۔ وہ بصرہ کا رہنے والا تھا۔ قدریہ کے مبلغین میں سے تھا۔ سند اور متن دونوں میں جھوٹ بولتا اور احادیث گھڑتا تھا۔ حماد بن زید نے بے سروپا روایت بیان کرنے والے کو نمکین چشمے سے تشبیہ دی۔ کیونکہ وہ احادیث تو بیان کرتا ہے لیکن وہ ایسی احادیث نہیں ہوتیں جن سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

[٧٨] وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ: مَا

[78] عفان نے کہا: میں نے ابوعوانہ سے سنا، کہا: مجھے حسن (بصری) سے کوئی حدیث نہ پہنچی مگر میں اسے ابان بن ابی

بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ حَدِيثٌ، إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَرَأَهُ عَلَيَّ.

عیاش کے پاس لے گیا تو اس نے اسے میرے سامنے پڑھا۔

[٧٩] وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ نَّحْوًا مِّنْ أَلْفِ حَدِيثٍ.

[79] علی بن مسہر نے بیان کیا، کہا: میں نے اور حمزہ زیات نے ابان بن ابی عیاش سے تقریباً ایک ہزار احادیث سنیں۔

قَالَ عَلِيٌّ: فَلَقِيتُ حَمْزَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَبَانَ، فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَّسِيرًا خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً.

علی نے کہا: پھر (کچھ عرصے بعد) میں حمزہ سے ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ احادیث جو اَبان سے سنی تھیں آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نے ان میں بہت معمولی حصے، پانچ یا چھ حدیثوں کے سوا کسی چیز کو نہ پہچانا۔

[٨٠] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ، قَالَ لِي أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ: أُكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا تَكْتُبْ عَنْهُ مَا رَوٰى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا تَكْتُبْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَّا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ.

[80] زکریا بن عدی نے کہا: مجھ سے ابواسحاق فزاری نے کہا: بقیہ سے وہی احادیث لکھو جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کی ہیں، وہ نہ لکھو جو اس نے غیر معروف لوگوں سے روایت کی ہیں اور اسماعیل بن عیاش سے، جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کیں یا غیر معروف لوگوں سے، کچھ نہ لکھو۔

[٨١] حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: نِعْمَ الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ يَكْنِي الْأَسَامِيَ وَيُسَمِّي الْكُنٰى، كَانَ دَهْرًا يُّحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْوُحَاظِيِّ، فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ.

[81] اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، کہا: میں نے عبداللہ کے اصحاب (شاگردوں) میں سے ایک سے سنا، کہا: ابن مبارک نے فرمایا: بقیہ اچھا آدمی ہے اگر یہ نہ ہوتا کہ وہ ناموں کو کنیتوں سے بدل دیتا ہے اور کنیتوں کو ناموں سے۔ وہ ایک زمانے تک ہمیں ابوسعید وحاظی سے روایتیں سناتا رہا، ہم نے اچھی طرح غور کیا تو وہ عبدالقدوس نکلا۔

فوائد ومسائل: ① یہ مروجہ تدلیس سے بدتر ہے۔ اس حیلے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ مذکورہ ضعیف راوی کے ضعف سے آگاہ نہ ہوسکیں اور اس سے بیان کردہ احادیث کو قبول کرلیں۔ ② بقیہ بن ولید بن صائد کو محدثین نے صدوق قرار دیا ہے لیکن وہ ضعیف راویوں سے اکثر تدلیس کرتے ہیں۔ معروف کنیتوں کے بجائے نام لینا اور معروف ناموں کے بجائے کنیتوں سے روایت کرنا

تدلیس ہی کا ایک حربہ ہے۔ انھوں نے جس عبدالقدوس نام کو چھپانے کے لیے اس کی کنیت سے سند بیان کی وہ جھوٹا تھا، جیسے اگلی حدیث میں ہے۔ اس لیے جو معروف راوی ہیں ان سے لی ہوئی ان کی احادیث زیادہ محفوظ ہیں، غیر معروف میں خرابی ہے۔

[٨٢] وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ: كَذَّابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ: كَذَّابٌ.

[82] عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے ابن مبارک کو (ایسا کرتے) نہیں دیکھا کہ وہ کھل کر اپنی یہ بات (رائے) کہہ دیں کہ فلاں جھوٹا ہے، سوائے عبدالقدوس کے۔ میں نے انھیں خود یہ کہتے سنا کہ وہ جھوٹا ہے۔

[٨٣] وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ - وَذَكَرَ الْمُعَلَّى ابْنَ عُرْفَانَ، فَقَالَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصِفِّينَ، فَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: أَتُرَاهُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ؟.

[83] عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے ابونعیم سے سنا (اور انھوں نے معلّٰی بن عرفان کا ذکر کیا) اور کہا: اس نے کہا: ہم سے ابووائل نے بیان کیا، کہا: صفین میں ابن مسعود ہمارے سامنے نکلے تو ابونعیم نے کہا: ان کے بارے میں تمھاری رائے ہے کہ وہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہوگئے تھے؟

فائدہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے بہت پہلے 32ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں فوت ہو چکے تھے۔ ایسی غلطیوں سے راویوں کا جھوٹ پکڑا جاتا ہے۔ محدث کو ان تمام باتوں پر نظر رکھنی ہوتی ہے۔

[٨٤] حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ، فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِثَبْتٍ، قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ: اغْتَبْتَهُ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ: مَا اغْتَابَهُ، وَلٰكِنَّهُ حَكَمَ: أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ.

[84] عفان بن مسلم سے روایت ہے، کہا: ہم اسماعیل بن عُلیہ کے ہاں تھے تو ایک آدمی نے ایک دوسرے آدمی سے روایت (بیان) کی۔ میں نے کہا: وہ مضبوط (ثقہ کا ہم پلہ) نہیں۔ تو اس آدمی نے کہا: تم نے اس کی غیبت کی ہے۔ اسماعیل کہنے لگے: انھوں نے اس کی غیبت نہیں کی بلکہ حکم (فیصلہ) بیان کیا ہے کہ وہ ثبت نہیں ہے۔

[٨٥] وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُ مَالِكَ ابْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي يَرْوِي عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحِ

[85] بشر بن عمر نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے امام مالک بن انس سے محمد بن عبدالرحمٰن کے بارے میں پوچھا جو سعید بن مسیّب سے احادیث روایت کرتا ہے تو انھوں نے کہا: وہ ثقہ نہیں۔ میں نے مالک بن انس سے ابوحویرث کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ (پھر) میں نے ان سے اس شعبہ کے بارے میں سوال کیا جس سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں تو فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔

مَّوْلَى التَّوْأَمَةِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُ مَالِكًا عَنْ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ؟ فَقَالَ: لَيْسُوا بِثِقَةٍ فِي حَدِيثِهِمْ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَّجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ؟ فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: لَوْ كَانَ ثِقَةً لَّرَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي.

میں نے ان سے صالح مولیٰ تواَمہ کے بارے میں سوال کیا تو کہا: ثقہ نہیں۔ میں نے ان سے حرام بن عثمان کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ثقہ نہیں۔ میں نے امام مالک سے ان پانچوں کے بارے میں پوچھا، انھوں نے فرمایا: یہ سب حدیث کے بیان کرنے میں ثقہ نہیں۔ میں نے ان سے ایک اور شخص کے بارے میں پوچھا جس کا (اب) میں نام بھول گیا ہوں تو انھوں نے کہا: کیا تم نے میری کتابوں میں اس کا نام دیکھا ہے۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اگر ثقہ ہوتا تو تم اس کا ذکر میری کتابوں میں دیکھتے۔

[٨٦] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَّكَانَ مُتَّهَمًا.

[86] ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہا: ہم سے ابن ابی ذئب نے شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حدیث بیان کی اور وہ متہم تھا۔

[٨٧] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ الطَّالَقَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَرَّرٍ، لَاخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ، كَانَتْ بَعْرَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ.

[87] ابواسحاق طالقانی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا، کہہ رہے تھے: (ایک وقت تھا) اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ جنت میں داخل ہوں یا عبداللہ بن محرَّر سے ملوں تو میں اس کا انتخاب کرتا کہ پہلے میں اس سے مل لوں پھر جنت میں جاؤں گا، پھر جب میں نے اسے دیکھ لیا تو اس کے مقابلے میں ایک مینگنی بھی مجھے زیادہ محبوب تھی۔

[٨٨] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا وَلِيدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ زَيْدٌ يَّعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ: لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَخِي.

[88] ولید بن صالح نے بیان کیا، کہا: عبیداللہ بن عمرو نے کہا: زید، یعنی ابن ابی انیسہ نے کہا: میرے بھائی (یحییٰ بن ابی انیسہ) سے روایت نہ لو۔

[٨٩] وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ كَذَّابًا.

[89] عبداللہ بن جعفر رقی نے عبیداللہ بن عمرو کے حوالے سے بیان کیا، کہا: یحییٰ بن ابی اُنیسہ جھوٹا تھا۔

[۹۰] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ فَرْقَدٌ عِنْدَ أَيُّوبَ، فَقَالَ: إِنَّ فَرْقَدًا لَّيْسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ.

[90] حماد بن زید سے روایت ہے، کہا: ایوب سختیانی کے سامنے فرقد کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا: فرقد حدیث (کی مہارت رکھنے) والا نہیں۔

فائدہ: فرقد بن یعقوب سبخی، جو بصرہ کے علاقے سبخہ کی طرف منسوب تھے، بہت بڑے مجاہد اور انتہائی زاہد اور صالح تھے لیکن انتہائی سادہ لوح اور فن حدیث سے نابلد تھے۔ نیک لوگ جو فن حدیث سے نابلد ہوں، ان کی وجہ سے لوگوں کو زیادہ دھوکا لگتا ہے۔ وہ ان کی نیکی پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی غلط خبر کو قبول کر لیتے ہیں۔ محدثین نے حفظ حدیث کے لیے تحقیق کے انتہائی اعلیٰ معیار اپنائے۔ انھوں نے کسی بھی رو رعایت کے بغیر ضعیف احادیث کے راہ پانے کا ہر راستہ بند کیا۔ اس سلسلے میں سگے بھائی نے بھائی تک کی رعایت نہ کی۔

[۹۱] وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ، فَضَعَّفَهُ جِدًّا، فَقِيلَ لِيَحْيٰى: أَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَّرْوِي عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.

[91] مجھ سے عبدالرحمان بن بشر عبدی نے بیان کیا، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا، جب ان کے سامنے محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا۔ (امام) یحییٰ سے کہا گیا: (کیا) یہ یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف ہے؟ کہا: ہاں۔ پھر کہا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک انسان بھی محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کر سکتا ہے۔

فائدہ: یحییٰ بن سعید قطان اور دوسرے محدثین کی طرف سے راویوں پر نقد کو نقل کرنے کا مقصد یہی دکھانا ہے کہ یہ علمِ حدیث کی ضرورت ہے۔ اس کا بیان کرنا فرض عین ہے۔ جو صحیح نقد و جرح کو جان بوجھ کر چھپائے گا وہ حدیث میں جھوٹ کی ملاوٹ کو رائج کرنے کا سبب بنے گا اور گناہ میں برابر کا شریک ہوگا۔

[۹۲] حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ، ضَعَّفَ حَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّعَبْدَ الْأَعْلٰى، وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنَ مُوسَى ابْنَ دِينَارٍ. قَالَ: حَدِيثُهُ رِيحٌ. وَضَعَّفَ مُوسَى ابْنَ دِهْقَانَ وَعِيسَى بْنَ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيَّ. قَالَ: وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسٰى يَقُولُ: قَالَ لِيَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: إِذَا قَدِمْتَ عَلٰى جَرِيرٍ فَاكْتُبْ

[92] بشر بن حکم نے بیان کیا، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا، انھوں نے حکیم بن جبیر اور عبدالاعلیٰ کو ضعیف قرار دیا اور (اسی طرح) یحییٰ نے موسیٰ بن دینار کو بھی ضعیف قرار دیا (اور) کہا: اس کی (بیان کردہ) حدیث ہوا (جیسی) ہے اور موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کو (بھی) ضعیف قرار دیا۔ کہا: اور میں نے حسن بن عیسیٰ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا: تم جب جریر کے پاس پہنچو تو تین (راویوں) کی احادیث کے سوا اس کا سارا

عِلْمَهُ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ، لَّا تَكْتُبْ عَنْهُ: حَدِيثَ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ، وَّالسَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.

علم لکھ لینا۔ عبیدہ بن مُعتِّب، سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم کی احادیث اس سے نہ لکھنا۔

فائدہ: متن میں ہے کہ یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کو ضعیف قرار دیا۔ یحییٰ اور موسیٰ کے درمیان بن کا لفظ غلطی ہے۔ اصل عبارت لفظِ بن کے بغیر ہے، یعنی یحییٰ (بن سعید قطان) نے موسیٰ بن دینار کو بھی ضعیف قرار دیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَأَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا - مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُتَّهَمِي رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَإِخْبَارِهِمْ عَنْ مَّعَايِبِهِمْ - كَثِيرٌ، يَّطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى اسْتِقْصَائِهِ، وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِّمَنْ تَفَهَّمَ وَعَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ، فِيمَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ وَبَيَّنُوا.

(امام) مسلم کہتے ہیں: ہم نے حدیث کے متہم راویوں کے بارے میں اہل علم کے کلام اور (فنِ حدیث میں) ان کی خامیوں کی خبر دینے کے حوالے سے جو بیان کیا ہے اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔ اگر ان سب کا احاطہ کرتے ہوئے اس کا ذکر کیا جائے تو کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔ جو شخص فہم سے کام لیتے ہوئے محدثین کے اقوال اور ان کی طرف سے پیش کردہ توضیحات کی روشنی میں ان کے طریق کو سمجھنے کی کوشش کرے اس کے لیے اتنا (ہی) کافی ہے جتنا ہم نے ذکر کر دیا۔

فائدہ: امام مسلم نے ایسی متنوع مثالیں بیان کر دیں جو نقدِ حدیث کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔ جو کوئی ان پر اچھی طرح غور کرے وہ اس معاملے کے ہر پہلو کا احاطہ کر سکے گا۔

وَإِنَّمَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَّعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَنَاقِلِي الْأَخْبَارِ، وَأَفْتَوْا بِذٰلِكَ حِينَ سُئِلُوا، لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْحَظِّ؛ إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ، أَوْ تَحْرِيمٍ، أَوْ أَمْرٍ، أَوْ نَهْيٍ، أَوْ تَرْغِيبٍ، أَوْ تَرْهِيبٍ، فَإِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِّلصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ، ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَّا فِيهِ، لِغَيْرِهِ مِمَّنْ جَهِلَ

ان لوگوں (محدثین) نے اپنے لیے حدیث کے راویوں اور اخبار (و آثار) کے ناقلین کی خامیاں واضح کرنے کو لازم رکھا اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس کے حق میں فتوے دیے کیونکہ اس میں حظِ وافر ہے۔[1] چونکہ اخبار (و احادیث) دین کے امور میں حلال کرنے کے لیے وارد ہوتی ہیں یا حرام کرنے کے لیے، حکم دینے کے لیے وارد ہوتی ہیں یا روکنے کے لیے، کسی چیز کی رغبت دلانے کے لیے آتی ہیں یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے۔ اس لیے جب

---

[1] حَظٌّ: حصہ یا نصیب، اچھائی میں سے یا برائی میں سے۔ مفہوم یہ ہے کہ علم حدیث میں دین کا بڑا حصہ یا حظ وافر محفوظ ہے یا ان میں وہ کچھ ہے جس پر انسانوں کا نصیب منحصر ہے۔ تفصیل اگلے جملوں میں ہے۔ بعض لوگوں نے اس کو عظیم الخطر پڑھا ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اس میں بہت سے خطرات ہیں جن سے تحفظ ضروری ہے۔

مَعْرِفَتَهُ، كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ، غَاشًّا لِّعَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ، إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلٰى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَّسْتَعْمِلَهَا، أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا، وَلَعَلَّهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبُ لَا أَصْلَ لَهَا، مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِّوَايَةِ الثِّقَاتِ وَأَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُّضْطَرَّ إِلٰى نَقْلِ مَنْ لَّيْسَ بِثِقَةٍ وَّلَا مَقْنَعٍ.

ان کا روایت کرنے والا بنیادی اور حقیقی طور پر صدق و امانت کا حامل نہ ہو، پھر اس سے ایسا آدمی روایت کرے جو اس کے بارے میں (خود تو سب کچھ) جانتا ہو لیکن دوسرے کے سامنے، جو اس کی پہچان سے آگاہ نہیں، اسے واضح نہ کرے تو اس عمل کی بنا پر وہ گناہ گار ہوگا اور عام مسلمانوں کو دھوکا دینے والا ٹھہرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان (اخبار و احادیث) کو سننے والے بعض لوگ اس بات سے محفوظ نہ رہیں گے کہ وہ ان (اخبار و احادیث) یا ان کے بعض حصوں پر عمل کر لیں، حالانکہ امکان یہ ہے کہ یہ (روایات) یا ان کا اکثر حصہ اکاذیب (جھوٹی باتوں) پر مشتمل تھا جن کی کوئی بنیاد نہ تھی جبکہ (دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ) ثقہ اور انتہائی قابل اعتماد لوگوں کی روایت کردہ صحیح احادیث اتنی زیادہ تعداد میں موجود ہیں کہ (کسی کو) غیر ثقہ اور نا قابل اعتماد راویوں کی نقل کردہ چیزوں کی طرف رجوع کرنے کی مجبوری لاحق نہیں۔

وَلَا أَحْسِبُ كَثِيرًا مِّمَّنْ يُّعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الضِّعَافِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ، وَيَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَالضَّعْفِ - إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلٰى رِوَايَتِهَا، وَالِاعْتِدَادِ بِهَا، إِرَادَةُ التَّكْثِيرِ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ، وَلِأَنْ يُّقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِّنَ الْحَدِيثِ، وَأَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ.

جن ضعیف حدیثوں اور مجہول سندوں کے بارے میں ہم نے تفصیل سے بیان کیا ہے ان کے انبار لگانے اور ان کی خامی اور کمزوری جاننے کے باوجود ان کی روایت کا اہتمام کرنے والوں کے متعلق میں اس کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا کہ جو چیز انھیں ان (کمزور احادیث) کی روایت اور ان کے بارے میں اہتمام پر آمادہ کرتی ہے وہ عام لوگوں کے سامنے زیادہ احادیث بیان کرنے کی خواہش ہے اور یہ بات کہ کہا جا سکے کہ (دیکھو!) فلاں نے کتنی احادیث جمع کر لی ہیں اور کتنی تعداد میں ان کی تالیف کر لی ہے۔

وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هٰذَا الْمَذْهَبَ، وَسَلَكَ هٰذَا الطَّرِيقَ، فَلَا نَصِيبَ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ بِأَنْ يُّسَمّٰى جَاهِلًا أَوْلٰى مِنْ أَنْ يُّنْسَبَ إِلَى

جو شخص علم میں اس راہ پر چلتا ہے اور یہ طریق اختیار کرتا ہے تو (اس کا دراصل) اس (علم) میں کوئی حصہ نہیں۔ ایسے شخص کو جاہل کا نام دینا اس کی طرف علم کی نسبت کرنے

الْعِلْمِ. سے بہتر ہے۔

فوائد و مسائل: امام مسلم رحمہ اللہ نے راویوں پر نقد و جرح کے حوالے سے کثیر تعداد میں مختلف نوع کی مثالیں دینے کے بعد جو نتائج نکالے ہیں وہ انھوں نے اس بحث کے آخر میں اجمالی طور پر پیش کر دیے ہیں۔ یہ وہ اصول ہیں جو محدثین کے طریق کو سمجھنے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان میں اولیت اس بات کو حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے ذریعے سے حلال و حرام کا تعین ہوتا ہے اور دین کے اوامر و نواہی کی وضاحت ہوتی ہے، صحیح اسلامی شخصیت کی تربیت کے لیے کچھ باتیں ہیں جن کی حکیمانہ انداز میں ترغیب دینا ضروری ہے، کچھ رذائل و خبائث ایسے ہیں جن سے دور رہنے کی مؤثر طور پر تلقین ناگزیر ہے۔ یہ سارا نظامِ تربیت بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ اس بات کے بغیر چارہ نہیں کہ حدیث کے راویوں اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے ناقلین کے بارے میں انتہائی باریک بینی سے چھان پھٹک کی جائے۔ اگر راوی ساقط الاعتبار ہیں، امتِ مسلمہ کے اجتماعی شعور کی نفی کرتے ہوئے غیر متوازن افکار و نظریات کے متعصب داعی ہیں، مکمل دیانت اور غیر جانب داری کے بجائے اپنی اپنی پسند کے لوگوں، گروہوں اور فرقوں کی حمایت کے لیے باتیں بناتے اور اقوال و آثار گھڑتے ہیں یا قبولِ اخبار میں حزم و احتیاط سے عاری ہیں، فہم و ادراک میں اختلاط کا شکار ہیں، سادہ لوحی کی بنا پر آسانی سے دھوکا کھا جاتے ہیں یا پھر سوئے حفظ میں مبتلا ہیں تو ان کی حقیقت کو آشکار کیا جائے، ان کی مرویات کا بغور جائزہ لیا جائے اور ان کی بیان کردہ باتوں میں جو مصائب پوشیدہ ہیں ان کی نشاندہی کی جائے، اس لیے راویانِ حدیث کی نقد و جرح فرض ہے۔ اس میں کوتاہی بہت بڑے فتنے کا سبب ہے، اس لیے جان بوجھ کر اس میں کوتاہی برتنا بہت بڑا گناہ ہے۔

امام مسلم نے واضح کیا کہ جن لوگوں نے اپنی مصلحتوں کے پیش نظر نقدِ رواۃ کے اس عمل کو غیبت سے ملانے کی کوشش کی ہے وہ گمراہی کا شکار ہیں۔ خبر لانے والوں کے بارے میں تحقیق و تفتیش کا حکم خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیا ہے اور ہم اسے ماننے اور عمل کرنے کے مکلّف ہیں، یہ بات غیبت کیسے ہو سکتی ہے!

محدثین کرام چونکہ امت کے محتاط ترین لوگ ہیں، اس لیے انھوں نے نقد و جرحِ رواۃ کو ایک منضبط علم کی حیثیت دی ہے۔ اس میں پہلی شرط یہ ہے کہ نقد و جرح کا موضوع کوئی اور شخص نہیں ہو سکتا، صرف اس کے بارے میں چھان پھٹک کی جائے گی جو حدیث و سنت کا راوی ہے۔

اس کی دوسری شرط یہ ہے کہ جرح کرنے والا خود انتہائی محتاط ہو، تقوے سے متصف ہو، کسی راوی کی طرف کوئی مثبت یا منفی بات منسوب کرتے ہوئے نہ کسی تساہل کا شکار ہو نہ عدم احتیاط کا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا پورا احساس ہو۔ اسے پتہ ہو کہ اس نے مکمل دیانت سے کام نہ لیا یا پوری احتیاط نہ کی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کی احادیث کو نقصان پہنچانے کا مرتکب ہو گا۔ اس کی بے احتیاطی یا غفلت و تساہل سے کوئی ضعیف حدیث صحیح قرار دے دی جائے گی یا کسی صحیح حدیث کو ضعیف سمجھ لیا جائے گا۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اگر جرح کرنے والا غیر محتاط ہے تو ماہرین حدیث کا فرض ہے کہ اس کی جرح کو قبول نہ کریں نہ ہی اسے آگے بیان کریں۔ جرح کرنے والا اگر سچ کہے گا تو قبول ہوگا، اگر جان بوجھ کر غلط بیانی کرے گا تو خود مجروح ہوگا۔ اس کی اصل حیثیت خبر دینے والے کی ہے، اس لیے اگر وہ سچا ہے تو اس اکیلے کی دی ہوئی خبر قابلِ قبول ہوگی۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ جرح کا سبب تفصیل سے ذکر کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک ضروری ہے۔ قاضی ابوبکر باقلانی اسے شرط قرار نہیں دیتے۔ بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ اسباب ضعف میں جس کی مہارت مسلّم ہے اس کے لیے شرط نہیں، دوسروں کے لیے شرط ہے۔ اسباب بیان کیے بغیر اس مطلق جرح کا یہ فائدہ ہے کہ ایسی روایت سے استدلال اور استنباط روک کر پہلے اس کی تحقیق کر لی جائے۔ بعض علماء نے یہ موقف اختیار کیا ہے۔

یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ صحیحین کے بعض راویوں پر متقدمین نے جرح کی ہے لیکن بعد ازاں ثابت یہی ہوا ہے کہ عام صحیح علمی پیمانوں کے مطابق پرکھنے کے بعد ان کی جرح صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

اگر جرح وتعدیل میں اختلاف ہو تو ترجیح کا دارومدار مزید تحقیق اور جرح وتعدیل کے زیادہ محتاط ماہرین کی رائے کے ساتھ موافقت پر ہوگا۔ فیصلہ نہ ہو سکے تو احتیاط یہی ہے کہ جرح کو تعدیل پر ترجیح دی جائے۔

امام مسلم نے شعبی رحمہ اللہ اور دوسرے محدثین کی ایسی مثالیں پیش کی ہیں کہ انھوں نے کسی راوی کو کاذب یا متہم کہنے کے بعد بھی اس کی روایت بیان کی۔ اس قسم کی روایات کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایسی روایات کبھی تو اس لیے بیان کی جاتی ہیں کہ ان کی حیثیت اور وجہ ضعف وغیرہ کو ریکارڈ پر لایا جائے اور آیندہ التباس نہ ہو۔ بعض اوقات کم درجے کی ضعیف روایتیں تائید وغیرہ کے طور پر کام آتی ہیں، اکیلی ایسی روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ کئی ایسے بھی ضعیف راوی ہوتے ہیں جن کی بعض لوگوں سے یا عمر کے کسی خاص حصے تک روایتیں صحیح بھی ہوتی ہیں، ان کی تمام روایتیں قلمبند کر لی جاتی ہیں، پھر تحقیق کے بعد صحیح اور ضعیف کی نشاندہی کر دی جاتی ہے۔ بعض محدثین ترغیب وترہیب اور فضائل کے حوالے سے نرمی کے قائل ہیں۔ موضوع یا شدید ضعیف روایات کی کوئی اجازت نہیں دیتا۔ کہا جاتا ہے کہ مثلاً: جن اعمال کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے ان کے ایسے فضائل جو ہر طرح کی شناعت سے پاک ہوں، بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس بات پر سب محدثین متفق ہیں کہ ایسی احادیث سے فقہی معاملات پر کسی طرح کا استدلال جائز نہیں۔

امام مسلم نے جو مثالیں دی ہیں ان کے ذریعے سے انھوں نے وضع حدیث، کذب اور دوسری قسم کے ضعف کی نوعیتیں بیان کر دی ہیں۔ کچھ راوی جان بوجھ کر جھوٹ گھڑتے ہیں، ان میں دین کے دشمن زندیق، اپنے نظریات اور اپنے پسندیدہ اعمال کی ترویج کے شائق گمراہ لوگ یا سادہ لوح صالحین، اپنے علم کا رعب گانٹھنے والے دنیا داروں سے منفعت حاصل کرنے والے فاسق شامل ہیں۔

کچھ متن میں جھوٹ بولتے یا جھوٹ شامل کرتے ہیں۔ کچھ سندوں میں اور کچھ دونوں میں وضع، کذب اور افترا سے کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حدیث قابل قبول نہیں بلکہ محتاط محدثین کے نزدیک توبہ کے بعد بھی ان کی روایات نا قابلِ قبول رہیں گی۔

ضعیف راویوں کی ایک قسم وہ بھی ہے کہ اگرچہ ان سے حدیث کے معاملے میں کوئی جھوٹ ثابت نہیں ہوا لیکن زندگی کے دوسرے عام معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں، اس لیے ان کی روایات بھی نا قابلِ قبول ہیں، البتہ جن لوگوں سے شاذ و نادر بشری

کمزوری کی بنا پر کبھی جھوٹ کا ارتکاب ثابت ہوا ہو، بعض محدثین کے نزدیک ان کی سچی توبہ کے بعد ان سے حدیث لی جاسکتی ہے۔
امام مسلم نے اس بحث کے آخر میں ضعیف روایات کے انبار لگانے والے جن لوگوں کی تردید کی ہے ان سے مراد وہی لوگ ہیں جو محض اپنے علم وفضل کا رعب جمانے کے لیے صحیح وضعیف کا امتیاز ظاہر کیے بغیر رطب ویابس کو بیان کردیتے ہیں اور لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بولے گئے جھوٹ پھیلانے میں ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

(المعجم ٦) - (بَابُ صِحَّةِ الِاحْتِجَاجِ بِالْحَدِيثِ الْمُعَنْعَنِ إِذَا أَمْكَنَ لِقَاءُ الْمُعَنْعَنِينَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مُدَلِّسٌ) (التحفة ٦)

باب: 6- لفظ عن کے ذریعے سے روایت کردہ حدیث حجت ہے بشرطیکہ راویوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں سے کوئی راوی مدلس نہ ہو

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيثِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْأَسَانِيدِ وَتَسْقِيمِهَا بِقَوْلٍ، لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهِ وَذِكْرِ فَسَادِهِ صَفْحًا، لَكَانَ رَأْيًا مَتِينًا، وَمَذْهَبًا صَحِيحًا؛ إِذِ الْإِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ، أَحْرٰى لِإِمَاتَتِهِ وَإِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهِ، وَأَجْدَرُ أَنْ لَا يَكُونَ ذٰلِكَ تَنْبِيهًا لِلْجُهَّالِ عَلَيْهِ، غَيْرَ أَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، وَإِسْرَاعِهِمْ إِلَى اعْتِقَادِ خَطَإِ الْمُخْطِئِينَ، وَالْأَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ، رَأَيْنَا الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهِ وَرَدَّ مَقَالَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَلِيقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ، أَجْدٰى عَلَى الْأَنَامِ وَأَحْمَدَ لِلْعَاقِبَةِ - إِنْ شَاءَ اللّٰهُ -.

علم حدیث سے انتساب کا دعویٰ کرنے والے ہمارے ایک ہم عصر نے سندوں کو صحیح اور ضعیف ٹھہرانے کے معاملے میں ایسی باتیں کہی ہیں کہ اگر ہم انھیں نقل کرنے اور ان کے غلط ہونے کے ذکر کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیں تو یہ (بذات خود) ایک مضبوط رائے اور صحیح موقف ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ ناقابل قبول بات سے مکمل اعراض کرنا اس رائے کو اس کی موت کے حوالے کر دینے اور اس کے کہنے والے کی گمنامی کے لیے زیادہ مناسب (لائحہ عمل ہے) اور اس (مقصد کے حصول کے) لیے زیادہ مفید ہے کہ (اس کا ذکر کرنا) جاہلوں کو اس کی طرف متوجہ کرنے کا سبب نہ بنے۔ اس کے برعکس جب ہمیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ اس کے نتائج برے ہو سکتے ہیں، (حقائق سے) لاعلم لوگ نئی نکالی گئی باتوں کے دھوکے میں آسکتے ہیں اور وہ جلد بازی میں غلط باتیں کرنے والوں کی غلطیوں اور ایسے اقوال کے معتقد ہو سکتے ہیں جو اہل علم کے ہاں ساقط الاعتبار ہیں تو ہم نے یہ رائے اپنائی کہ ایسے انسان کی بات کی خرابی کو ظاہر کرنا اور اس کی اتنی تردید جتنی کہ ضروری ہے، لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ بخش اور نتائج کے اعتبار سے (زیادہ) قابل تعریف ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ، وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ، أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِّحَدِيثٍ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ، وَّقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرٍ وَّاحِدٍ، وَّجَائِزٌ أَنْ يَّكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الرَّاوِي عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ، قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَهَهُ بِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَّلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ، أَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيثٍ، أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هٰذَا الْمَجِيءَ، حَتّٰى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا، أَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا، أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا، أَوْ تَلَاقِيهِمَا، مَرَّةً مِّنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذٰلِكَ، وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ صَحِيحَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً، وَّسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا - لَّمْ يَكُنْ فِي نَقْلِهِ الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ ذٰلِكَ، وَالْأَمْرُ - كَمَا وَصَفْنَا - حُجَّةٌ، وَّكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْقُوفًا، حَتّٰى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِّنَ الْحَدِيثِ، قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي رِوَايَةٍ مِّثْلِ مَا وَرَدَ.

ان صاحبِ قول کا، جن کا قول نقل کر کے اور جن کے غلط نقطۂ نظر کی خبر دے کر ہم نے گفتگو کا آغاز کیا، خیال یہ ہے کہ حدیث کی ہر سند جس میں فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ (فلاں نے فلاں سے) کہہ کر روایت (کی گئی) ہے اور یہ بات (بھی) احاطۂ علم میں آچکی ہے کہ وہ دونوں ایک ہی زمانے میں تھے اور اس بات کا (بھی پورا) امکان ہے کہ روایت کرنے والے نے جس سے روایت کی اس سے سنی ہوگی اور اس سے روبرو ملاقات کی ہوگی لیکن ہم (قطعیت کے ساتھ) نہیں جانتے کہ اس نے (واقعتاً اس روایت کو) اس سے سنا تھا اور کسی روایت میں ہمیں یہ بھی نہیں ملا کہ وہ (دونوں واقعتاً) کبھی آپس میں ملے تھے یا ایک دوسرے سے حدیث سنی سنائی تھی تو اس صورت میں پہنچنے والی روایت سے اس کے لیے (جس تک وہ روایت پہنچی) حجت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس کے علم میں آجائے کہ وہ دونوں اپنی پوری زندگی میں ایک یا زیادہ بار آپس میں ملے یا دونوں نے روبرو ایک دوسرے سے حدیث سنی اور سنائی یا (پھر کوئی ایسی) خبر مل جائے جس میں پوری زندگی میں ایک یا زیادہ بار دونوں کے ایک جگہ ہونے یا آپس میں ملنے کا ذکر ہو۔ اگر اسے اس بات کا علم نہ ہو اور کوئی صحیح روایت اس بات کی خبر دینے والی (اس تک) نہ پہنچی ہو کہ یہ راوی اپنے صاحب (استاد) سے (کم از کم) ایک بار ملا تھا اور اس سے کچھ سنا تھا، تو وہ اس شخص سے، جس سے اس نے روایت کی، خبر نقل کرنے میں حجت نہ ہوگا جبکہ معاملہ اسی طرح ہو جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔[1] (یہ) حدیث اس روایت کرنے والے تک موقوف ہوگی یہاں تک کہ اس کے پاس راوی کے (اپنے) استاد سے روایت میں سماع، کم ہو یا زیادہ، کی خبر نہ پہنچ جائے،

1 یعنی ایسا ناقل یا راوی اس قابل نہ ہوگا کہ اس کی اس طرح روایت کردہ حدیث کو حجت تسلیم کیا جاسکے۔

جس طرح بیان ہو چکا۔

فوائد و مسائل: ① یہ قول جس کی امام مسلم تردید کر رہے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی کا ہے۔ امام نووی کے مطابق اس کی بنیاد یہ ہے کہ غیر مدلس راوی نے لفظ عن استعمال کرتے ہوئے، جس میں سماع کی تصریح نہیں، اگر کوئی روایت بیان کی ہے اور اس بات کا ثبوت بھی مل گیا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے تھے تو اسے متصل روایت قرار دیا جائے گا کیونکہ جو راوی مدلس نہیں وہ لفظ عن سے جو حدیث روایت کرتے ہیں وہ سماع ہی کے ذریعے سے حاصل کی گئی ہوتی ہے۔ یہی معمول ہے کہ غیر مدلس راوی سماع کی تعبیر لفظِ عن سے کرتے ہیں، البتہ مدلسین لفظِ عن استعمال کرتے ہوئے اپنا سماع مراد نہیں لیتے، اسی لیے محدثین نے شرط لگائی کہ مدلس راوی عن استعمال کرے تو یہ متصل سند نہیں سمجھی جائے گی۔ غیر مدلس کے بارے میں اگر ملاقات کا ثبوت مل جائے تو ظن غالب یہی ہوگا کہ سند متصل ہے۔ اس کے برخلاف اگر ملاقات کا امکان موجود ہے لیکن ملاقات ثابت نہیں تو ظن غالب اتصال کا نہ ہوگا بلکہ یہ ایسی سند ہوگی جس میں اتصال اور عدم اتصال دونوں کا گمان یکساں ہوگا۔ ایسی روایت غلط بیانی یا ضعف کی بنا پر نہیں بلکہ شک کی بنا پر ناقابل قبول ہوگی۔[1]

امام مسلم نے اپنی صحیح کے لیے احادیث منتخب کرتے ہوئے اپنا نقطۂ نظر ملحوظ رکھا ہے جس کے لیے انھوں نے بھرپور طریقے سے دلائل دیے ہیں۔ امام بخاری نے اگرچہ اپنے استاد امام ابن مدینی کی طرح غیر مدلس راویوں کے لیے ملاقات کے ثبوت کو صحت کی شرط قرار نہیں دیا لیکن اپنی صحیح کے لیے معیار مقرر کرتے ہوئے اسے اپنے انتخاب کی شرط ضرور قرار دیا ہے۔ یہ شرط احتیاطِ مزید کے زمرے میں آتی ہے۔ امام بخاری نے چونکہ اسے صحت کی شرط قرار نہیں دیا، اس لیے بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ امام مسلم نے امام بخاری کے نقطۂ نظر کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے، غلط ہے۔[2] ② امت نے امام مسلم کے معیار کو بھی قبول کیا، ان کی منتخب کردہ تمام احادیث کو صحیح گردانا اور حضرت امام بخاری کی شرط کو بھی، جنھوں نے اپنے استاد کی شرطِ صحت کو شرطِ احتیاط کے طور پر اپنایا، کما حقہ وقعت دی اور بخاری کے معیارِ صحت کو بلند تر قرار دیا۔

وَهٰذَا الْقَوْلُ - يَرْحَمُكَ اللهُ - فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ، قَوْلٌ مُّخْتَرَعٌ مُّسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا، أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَّوٰى عَنْ مِّثْلِهِ حَدِيثًا، وَّجَائِزٌ مُّمْكِنٌ لَّهُ لِقَاؤُهُ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ، لِكَوْنِهِمَا جَمِيعًا كَانَا فِي عَصْرٍ وَّاحِدٍ، وَّإِنْ لَّمْ

اسانید (حدیث) میں طعن (اعتراض) کے بارے میں یہ قول (اللہ آپ پر رحم فرمائے) ایک من گھڑت (اور) نیا قول ہے۔ اس کے قائل سے پہلے یہ بات نہیں کہی گئی، اہل علم میں سے اس کی تائید نہیں کی گئی۔ (اصل) معاملہ یہ ہے کہ اخبار اور روایات کے ماہر قدیم و جدید اہل علم کے درمیان مشہور اور متفق علیہ قول یہی ہے کہ ہر ثقہ انسان جس نے اپنے جیسے ثقہ سے روایت کی جن کا آپس میں ملنا اور ایک دوسرے سے سننا ممکن تھا اور وہ اس وجہ سے کہ دونوں ایک ہی عہد میں تھے، چاہے ہم تک اس بات کی حتمی خبر نہ

① شرح صحيح مسلم للنووي:1/183. 2 الباعث الحثيث:1/102-106.

يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ، فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ، وَّالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ؛ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ: أَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ لَمْ يَلْقَ مَنْ رَّوٰى عَنْهُ، أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَمَّا - وَالْأَمْرُ مُبْهَمٌ - عَلَى الْإِمْكَانِ الَّذِي فَسَّرْنَا، فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا، حَتّٰى تَكُونَ الدَّلَالَةُ الَّتِي بَيَّنَّا.

پہنچی ہو کہ وہ ملے تھے اور رو در رو گفتگو کی تھی تو (ان کی) روایت ثابت شدہ (متصور) ہوگی، حجت مانتے ہوئے اس سے استدلال کرنا لازمی ہوگا، سوائے اس کے کہ ایسی کوئی واضح دلیل موجود ہو کہ روایت کرنے والا اس سے نہیں ملا جس سے اس نے روایت کی ہے یا اس سے کوئی حدیث نہیں سنی لیکن (معاملے میں ابہام کے باوجود) اس امکان کے مطابق جس کی وضاحت ہم نے کی، روایت ہمیشہ سماع پر محمول ہوگی، سوائے اس کے کہ (نہ ملنے کی) ایسی دلیل میسر آجائے جس کی ہم نے وضاحت کی۔

فَيُقَالُ لِمُخْتَرِعِ هٰذَا الْقَوْلِ الَّذِي وَصَفْنَا مَقَالَتَهُ، أَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ: قَدْ أَعْطَيْتَ فِي جُمْلَةِ قَوْلِكَ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ، عَنِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَّلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ، ثُمَّ أَدْخَلْتَ فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدُ، فَقُلْتَ: حَتّٰى يُعْلَمَ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا الْتَقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا، وَّ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا، فَهَلْ تَجِدُ هٰذَا الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَهُ عَنْ أَحَدٍ يَّلْزَمُ قَوْلُهُ؟ وَإِلَّا فَهَلُمَّ دَلِيلًا عَلٰى مَا زَعَمْتَ.

جس قول کو ہم نے نقل کیا اس کے ایجاد کرنے والے یا اس کا دفاع کرنے والے سے یہ کہا جائے گا کہ آپ نے بھی مجموعی طور پر اپنی بات میں یہ تسلیم کر لیا کہ اکیلے ثقہ کی (دوسرے) اکیلے ثقہ سے روایت حجت ہے جس پر عمل کرنا لازمی ہے، اس کے بعد اسی بات میں آپ نے یہ شرط ڈال دی اور کہا کہ یہ اس وقت ہوگا جب معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں ایک یا زیادہ بار ملے تھے اور اس (روایت کرنے والے) نے اس سے کچھ سنا تھا تو کیا یہ شرط، جو آپ نے لگائی ہے، کسی ایسی ہستی کی طرف سے ملتی ہے جس کی بات (ماننا) لازمی ہو؟ اگر نہیں تو اپنے خیال کے بارے میں دلیل لائیے۔

فَإِنِ ادَّعٰى قَوْلَ أَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاءِ السَّلَفِ بِمَا زَعَمَ مِنْ إِدْخَالِ الشَّرِيطَةِ فِي تَثْبِيتِ الْخَبَرِ، طُولِبَ بِهِ، وَلَنْ يَّجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهُ إِلٰى إِيجَادِهِ سَبِيلًا، وَّإِنْ هُوَ ادَّعٰى فِيمَا زَعَمَ دَلِيلًا يَّحْتَجُّ بِهِ، قِيلَ لَهُ: وَمَا ذٰلِكَ الدَّلِيلُ؟ فَإِنْ قَالَ: قُلْتُهُ؛ لِأَنِّي وَجَدْتُ رُوَاةَ الْأَخْبَارِ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا يَّرْوِي أَحَدُهُمْ عَنِ الْآخَرِ الْحَدِيثَ وَلَمَّا يُعَايِنْهُ، وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ

اگر وہ خبر (حدیث یا اثر) کے ثبوت کے لیے اپنے خیال کے مطابق شرط عائد کرنے کے بارے میں علمائے سلف میں سے کسی کے قول کا دعویٰ کریں تو ان سے یہ قول (پیش کرنے) کا مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ یا کوئی دوسرا ایسا قول پیش کرنے کی کوئی سبیل نہیں نکال سکے گا اور اگر وہ اپنے خیال کے حق میں کسی دلیل کا دعویٰ کریں جس سے انھوں نے حجت پکڑی ہے تو (ان سے) کہا جائے گا: وہ دلیل کیا ہے؟ اگر وہ کہیں: میں یہ اس لیے کہتا ہوں کہ میں نے گزشتہ اور موجودہ زمانے

اسْتَجَازُوا رِوَايَةَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمْ هٰكَذَا عَلَى الْإِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ، وَّالْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ - احْتَجْتُ، لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ، إِلَى الْبَحْثِ عَنْ سَمَاعِ رَاوِي كُلِّ خَبَرٍ عَنْ رَّاوِيهِ، فَإِذَا أَنَا هَجَمْتُ عَلٰى سَمَاعِهِ مِنْهُ لِأَدْنٰى شَيْءٍ، ثَبَتَ عَنْهُ عِنْدِي بِذٰلِكَ جَمِيعُ مَا يَرْوِي عَنْهُ بَعْدُ، فَإِنْ عَزَبَ عَنِّي مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ، أَوْقَفْتُ الْخَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي مَوْضِعَ حُجَّةٍ لِّإِمْكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ.

میں اخبار (واحادیث) روایت کرنے والوں کو دیکھا ہے کہ ان میں کوئی راوی دوسرے سے اسے دیکھے یا کبھی اس سے (براہ راست حدیث) سنے بغیر روایت کرتا ہے، اس لیے جب میں نے دیکھا کہ ان لوگوں نے سماع کے بغیر ارسال کی شکل میں ایک دوسرے سے حدیث روایت کرنے کو جائز قرار دے رکھا ہے اور روایتوں میں سے (ایسی) مرسل روایتیں ہمارے اور اہل علم کے بنیادی قول کے مطابق حجت نہیں، تو اس سے میں نے اس علت کی بنا پر، جو میں نے بیان کی، یہ استدلال کیا ہے کہ ہر روایت کرنے والے کا اس سے سماع تلاش کیا جائے جس سے وہ روایت کرتا ہے۔ اگر میں اس کے اس (استاد) سے کسی کم از کم چیز کے سماع (کے ثبوت) کو پانے میں کامیاب ہو جاؤں تو اس کے بعد میرے نزدیک اس کی اس (اپنے استاد) سے کی گئی تمام روایات ثابت ہو جائیں گی۔ اگر اس (کم از کم سماع) کی معرفت مجھے حاصل نہ ہو سکی تو میں اس خبر (کو قبول کرنے) سے توقف کروں گا اور ارسال کے امکان کی وجہ سے یہ (روایات) میرے لیے قابلِ حجت نہ ہوں گی۔

فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي تَضْعِيفِكَ الْخَبَرَ وَتَرْكِكَ الِاحْتِجَاجَ بِهِ إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ، لَزِمَكَ أَنْ لَّا تُثْبِتَ إِسْنَادًا مُّعَنْعَنًا حَتّٰى تَرٰى فِيهِ السَّمَاعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلٰى آخِرِهِ.

تو (اس کے جواب میں) اس سے یہ کہا جائے گا: اگر آپ کی طرف سے (ایسی) روایت کو ضعیف قرار دینے اور اس کو بطور حجت قبول نہ کرنے کی علت (یہ ہے کہ) اس میں ارسال کا امکان ہے تو پھر آپ پر لازم ہے کہ آپ لفظِ عن سے بیان کردہ (کسی بھی) سند کو اول سے آخر تک سماع (کا ثبوت) دیکھے بغیر ثابت شدہ قرار نہ دیں۔

وَذٰلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، فَبِيَقِينٍ نَّعْلَمُ أَنَّ هِشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ، وَأَنَّ أَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ، كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ

اور وہ اس طرح ہے کہ ہمارے سامنے جو حدیث ہشام بن عروہ کی اپنے والد سے (اور ان کی حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے آئے تو اس کے بارے میں ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ہشام نے اپنے والد سے (احادیث کا) سماع کیا اور یہ کہ ان

سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ يَجُوزُ، إِذَا لَمْ يَقُلْ هِشَامٌ - فِي رِوَايَةٍ يَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ -: «سَمِعْتُ» أَوْ «أَخْبَرَنِي»، أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ، أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ، لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا، وَلَا يُسْنِدَهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ. وَكَمَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، فَهُوَ أَيْضًا مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ، لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث سنیں جس طرح یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے سنا۔ اور کبھی یہ بھی ہوسکتا ہے (خصوصاً اس وقت) جب ہشام نے (اپنے والد سے بیان کی گئی روایت میں) ''میں نے سنا'' یا ''انھوں نے مجھے خبر دی'' (کے الفاظ) نہ کہے ہوں کہ اس کے اور اس کے والد کے درمیان کوئی اور انسان (بطور راوی) موجود ہو جس نے اس کے والد سے (سن کر) اسے خبر دی ہو اور اس نے خود وہ روایت اپنے والد سے نہ سنی ہو۔ (ایسا اس وقت ہوا ہو) جب اس (ہشام) نے اسے مرسل (ہی) روایت کرنا پسند کیا ہو اور اس کا اسناد اس شخص کی طرف نہ کیا ہو جس سے (اصل میں) اس نے روایت سنی تھی، اور جیسے یہ ہشام کی اپنے والد سے روایت میں ممکن ہے اسی طرح اس کے والد کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں بھی (ایسا) ممکن ہے، اسی طرح ہر ایسی حدیث کی سند میں جہاں ایک کے دوسرے سے سماع کا ذکر نہ ہو (یہ احتمال موجود ہے۔)

وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا، فَجَائِزٌ لِّكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ أَنْ يَّنْزِلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ، ثُمَّ يُرْسِلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا، وَلَا يُسَمِّيَ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ، وَيَنْشَطَ أَحْيَانًا فَيُسَمِّي الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرُكَ الْإِرْسَالَ.

جب عمومی طور پر یہ بات معلوم ہو کہ ہر ایک نے اپنے (اپنے) استاد سے بہت (سی احادیث کا) سماع کیا ہے تو ہر راوی یہ کر سکتا ہے کہ بعض روایات اس نے نازل (زیادہ واسطوں والی) سند سے حاصل کی ہوں اور اسی (استاد) کی بعض احادیث اس نے (براہ راست سننے کے بجائے) کسی غیر کے توسط سے سنی ہوں، پھر بعض اوقات ان میں ارسال (کوئی درمیانی واسطہ ذکر نہ کرنا) سے کام لے اور جس سے (اصل میں) روایت سنی اس کا نام نہ لے اور کبھی نشاط (علمی) سے کام لے اور جس سے حدیث سنی اس کا نام ذکر کر دے اور ارسال کو ترک کر دے۔

وَمَا قُلْنَا مِنْ هٰذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ، مُسْتَفِيضٌ مِّنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ، وَأَئِمَّةِ

ہم نے جو کچھ کہا ہے یہ (محض ایک احتمال نہیں، علم) حدیث میں (واقعتاً) موجود ہے۔ بہت سے ثقہ محدثین اور

أَهْلِ الْعِلْمِ.

اہل علم ائمہ کی طرف سے یہ عمل تسلسل سے جاری رہا ہے۔

وَسَنَذْكُرُ مِنْ رِّوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى أَكْثَرَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

اب ہم ان (حضرات) کی مذکورہ اسلوب کی کچھ روایات کا تذکرہ کریں گے جن کے ذریعے سے ان شاءاللہ ان سے زیادہ روایات کے لیے استدلال کیا جا سکے گا۔

فَمِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعًا وَّابْنَ نُمَيْرٍ وَّجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ.

ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ ایوب سختیانی، (عبداللہ) ابن مبارک، وکیع، ابن نمیر اور ان کے علاوہ ایک جماعت نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے وہ خوشبو لگایا کرتی جو سب سے اچھی مجھے ملا کرتی۔

فَرَوٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

پھر بعینہ یہی روایت لیث بن سعد، داود عطار، حُمید بن اسود، وُہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام سے بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عثمان بن عروہ (ہشام کے بھائی) نے عروہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

وَرَوٰى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

اور ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے، اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کرتی اور میں (اس وقت) حیض کی حالت میں ہوتی۔

فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

پھر بعینہ یہی حدیث امام مالک نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عمرہ (بنت عبدالرحمٰن انصاریہ تابعیہ) سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي

اور زہری اور صالح بن ابی حسان نے ابوسلمہ (بن عبد الرحمٰن بن عوف) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ (اپنی بیویوں کو) بوسہ دیتے جبکہ

هٰذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

آپ روزے میں ہوتے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بوسے کی اس حدیث کے بارے میں کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، انھیں عمر بن عبدالعزیز نے بتایا کہ انھیں عروہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ انھیں بوسہ دیتے جبکہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے۔

وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

ابن عیینہ اور دیگر نے عمرو بن دینار سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا (کھانے کی اجازت دی) اور ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهٰذَا النَّحْوُ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيرٌ. يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ، وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِّذَوِي الْفَهْمِ.

اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو (بن دینار) سے، انھوں نے محمد بن علی (بن ابی طالب) سے، انھوں نے جابر سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔ اس قسم کی روایات کی تعداد بہت زیادہ ہے جو ہم نے ذکر کی ہیں، وہ فہم رکھنے والوں کے لیے کافی ہیں۔

فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَّصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ، فِي فَسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوْهِينِهِ، إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَنَّ الرَّاوِيَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُ شَيْئًا، إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ، لَزِمَهُ تَرْكُ الِاحْتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرِوَايَةِ مَنْ يُّعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُ، إِلَّا فِي نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ؛ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ، إِنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٌ يُّرْسِلُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا، وَّلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعُوهُ مِنْهُ، وَتَارَاتٌ يَّنْشَطُونَ فِيهَا فَيُسْنِدُونَ الْخَبَرَ عَلٰى هَيْئَةِ مَا سَمِعُوا، فَيُخْبِرُونَ بِالنُّزُولِ فِيهِ إِنْ نَّزَلُوا، وَبِالصُّعُودِ فِيهِ إِنْ صَعِدُوا، كَمَا شَرَحْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمْ.

جن صاحب کا قول ہم نے پہلے نقل کیا ہے، ان کے ہاں اس حدیث کی خرابی اور کمزوری کا سبب، جب راوی کے بارے میں علم نہ ہو کہ اس نے اپنے استاد سے کچھ سنا، اس (حدیث) میں ارسال کا امکان ہے تو اس کے لیے اپنے ہی قول کی پیروی کرتے ہوئے اس راوی کی بھی، جس کا اپنے استاد سے سماع معلوم ہے، اس روایت کے سوا جس میں سماع کا ذکر موجود ہے، باقی احادیث سے استدلال ترک کر دینا لازمی ہے۔ اس کی وجہ وہی بات ہے جو ہم پہلے (ہی) احادیث کو نقل کرنے والے (بڑے) ائمہ کے (عمل کے) حوالے سے واضح کر چکے ہیں کہ کئی مرتبہ وہ حدیث (کی روایت) میں ارسال کرتے تھے اور ان (راویوں) کا ذکر نہ کرتے جن سے انھوں نے (براہ راست) وہ حدیث سنی تھی اور کئی بار جب وہ نزول پر آمادہ ہوتے تو وہ نشاط علمی سے کام لیتے ہوئے جس طرح انھوں نے حدیث سنی اسی

کے عین مطابق نازل (زیادہ واسطوں والی) سند سے اس کو روایت کر دیتے اور جب صعود (کم واسطوں کی سند اختیار) کرنا چاہتے تو سند میں کم واسطوں سے روایت بیان کرتے، جس طرح ہم ان کے حوالے سے بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔

وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِّنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ، مِمَّنْ يَّسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَيَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَسُقْمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَابْنِ عَوْنٍ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَيَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَّمَنْ بَعْدَهُمْ مِّنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، فَتَّشُوا عَنْ مَّوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ، كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِي وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ.

ائمۂ سلف میں سے احادیث کے استعمال (ان سے استدلال) اور سندوں کی صحت اور کمزوری کو پرکھنے والوں، مثلاً: ایوب سختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور بعد کے ائمۂ حدیث میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے (بالجملہ) سندوں میں سماع (براہ راست سننے) کے مقامات ڈھونڈے ہوں (اور ان کی بنا پر حدیث کی صحت اور سقم کے حوالے سے حکم لگایا ہو) جس طرح ان (صاحب) نے دعویٰ کیا ہے جن کا قول ہم نے نقل کیا۔

وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سَمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُمْ - إِذَا كَانَ الرَّاوِي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيسِ فِي الْحَدِيثِ وَشُهِرَ بِهِ، فَحِينَئِذٍ يَّبْحَثُونَ عَنْ سَمَاعِهِ فِي رِوَايَتِهِ. وَيَتَفَقَّدُونَ ذٰلِكَ مِنْهُ، كَيْ تَنْزَاحَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيسِ.

اور حقیقت یہی ہے کہ جن لوگوں نے حدیث کے راویوں کے اپنے اساتذہ سے سماع کی جستجو کی، تب یہ جستجو کرتے تھے جب کوئی راوی ان راویوں میں سے ہوتا جو حدیث کی تدلیس میں معروف ہوتے اور ان کی شہرت اسی حوالے سے ہوتی۔ اس وقت وہ اس کی روایت میں سماع (کی تصریح) ڈھونڈتے اور اس سے اس (سماع) کو تلاش کرتے تاکہ ان (راویوں) سے تدلیس کی علت زائل ہو جائے۔

فَمَا ابْتُغِيَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ، عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ، فَمَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِّمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ نُسَمِّ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

تدلیس نہ کرنے والے راوی کے حوالے سے اس شکل میں جس طرح ان کا خیال ہے جن کا قول ہم نے نقل کیا، کسی نے (بھی سماع کی) یہ جستجو نہیں کی، ہم نے جن ائمہ کا نام لیا یا جن کا نام نہیں لیا، ان میں سے کسی کی طرف سے (بھی) ہم نے ایسی بات نہیں سنی۔

فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ - وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ - قَدْ رَوٰى عَنْ حُذَيْفَةَ

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہما نے (اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثًا يُسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا، وَلَا حَفِظْنَا فِي شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ يَزِيدَ شَافَهَ حُذَيْفَةَ وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ قَطُّ، وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهُمَا فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا.

کیا ہے) حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں سے ایک ایک حدیث روایت کی ہے جس کی سند انھوں نے رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی ہے۔ ان دونوں سے ان (عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ان سے سماع کا ذکر نہیں نہ ہی (دوسری) روایات میں سے کسی میں ہم (حدیث کا شغف رکھنے والوں) نے یہ بات محفوظ کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود سے روبرو کبھی کوئی حدیث سنی ہو، نہ ہی کسی خاص روایت میں ہمیں یہ بات ملی ہے کہ انھوں نے ان دونوں کو دیکھا ہے۔

وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَّضٰى، وَلَا مِمَّنْ أَدْرَكْنَا، أَنَّهُ طَعَنَ فِي هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ - اللَّذَيْنِ، رَوَاهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَأَبِي مَسْعُودٍ - بِضَعْفٍ فِيهِمَا، بَلْ هُمَا وَمَا أَشْبَهَهُمَا، عِنْدَ مَنْ لَّاقَيْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ، مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ وَقَوِيِّهَا، يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نُقِلَ بِهَا، وَالِاحْتِجَاجَ بِمَا أَتَتْ مِنْ سُنَنٍ وَّآثَارٍ.

ہم نے نہ اُن اہل علم کے حوالے سے یہ سنا جو گزر گئے نہ ان سے جنھیں ہم نے پایا کہ (ان میں سے) کسی (ایک) نے ان دو حدیثوں کے بارے میں ضعیف ہونے کا طعن (اعتراض) کیا ہو جو عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیں بلکہ یہ دونوں حدیثیں اور ان جیسی دیگر حدیثیں ان علمائے حدیث کے نزدیک، جن سے ہم ملے، صحیح اور قوی سند کی روایتوں میں سے ہیں۔ ان (سب) کی ان کے بارے میں رائے یہ ہے کہ ان سے استدلال کیا جائے اور ان میں جو سنتیں اور (عملی) نمونے موجود ہیں ان کو حجت سمجھا جائے۔

وَهِيَ فِي زُعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ - مِنْ قَبْلُ - وَاهِيَةٌ مُّهْمَلَةٌ، حَتّٰى يُصِيبَ سَمَاعَ الرَّاوِي عَمَّنْ رَّوٰى.

لیکن یہ (احادیث) ان لوگوں کے خیال کے مطابق، جن کا قول ہم نے پہلے نقل کیا، انتہائی ضعیف اور بے معنی ہوں گی یہاں تک کہ انھیں روایت کرنے والے کا اس سے، جس سے انھوں نے روایت کی، سماع کا علم ہو جائے۔

وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدِّدُ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَّهِنُ بِزُعْمِ هٰذَا الْقَائِلِ وَنُحْصِيهَا، لَعَجَزْنَا عَنْ تَقَصِّي ذِكْرِهَا وَإِحْصَائِهَا كُلِّهَا،

اگر ہم وہ احادیث، جو اہل علم کے ہاں صحیح اور اس بات کے قائل کے نزدیک کمزور اور ضعیف (ٹھہرتی) ہیں، شمار کرنے لگ جائیں اور ان کا احاطہ کریں تو ہم ان سب کا احاطہ اور

وَلٰكِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ نَّنْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكُونُ سِمَةً لِّمَا سَكَتْنَا عَنْهُ مِنْهَا.

شمار کرنے سے عاجز رہ جائیں گے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان میں سے کچھ کو شمار کریں (جو) ان احادیث کی طرف سے بھی علامت ہوں گی جن کے بارے میں ہم خاموش رہیں گے۔

وَهٰذَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، وَأَبُو رَافِعِ الصَّائِغُ، وَهُمَا مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَصَحِبَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ هَلُمَّ جَرًّا، وَّنَقَلَا عَنْهُمُ الْأَخْبَارَ حَتّٰى نَزَلَا إِلٰى مِثْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَذَوِيهِمَا، قَدْ أَسْنَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا، وَّلَمْ نَسْمَعْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا أَنَّهُمَا عَايَنَا أُبَيًّا أَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا.

یہ ابوعثمان نہدی اور ابورافع صائغ ہیں، ان دونوں نے جاہلیت کا دور (بھی) پایا اور رسول اللہ ﷺ کے بدری اور بعد والے صحابہ کے ساتھ بھی رہے۔ ان سے انھوں نے اخبار و احادیث بھی روایت کیں یہاں تک کہ ان (بدری صحابہ) سے بعد میں آنے والے ابوہریرہ، ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ان دونوں کے شاگردوں تک آ کر روایت کی۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک (ایک) حدیث روایت کی۔ اور ہم نے کسی متعین روایت میں نہیں سنا کہ ان دونوں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا یا ان سے کوئی چیز سنی تھی۔

وَأَسْنَدَ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ، وَهُوَ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا، وَّأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، خَبَرَيْنِ.

ابوعمرو شیبانی، وہ (جو) ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے دور جاہلیت دیکھا، نبی ﷺ کے زمانے میں (جوان) مرد تھے اور (اسی طرح) ابومعمر عبداللہ بن سخبرہ، دونوں میں سے ہر ایک نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے روایت کردہ دو حدیثیں (عن کے) اسناد سے بیان کیں۔

وَأَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا، وَّعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وُّلِدَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عبید بن عمیر نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک حدیث روایت کی جبکہ عبید بن عمیر نبی ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔

وَأَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ - وَّقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ثَلَاثَةَ أَخْبَارٍ.

قیس بن ابی حازم نے (اور انھوں نے نبی ﷺ کا زمانہ دیکھا) ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے تین حدیثیں (عن کے) اسناد سے بیان کیں۔

وَأَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى - وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَصَحِبَ عَلِيًّا - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

اور عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے (جنھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے احادیث (سن کر) حفظ کیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کی۔

وَأَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَيْنِ. وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا. وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِّنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَّرَوٰى عَنْهُ.

ربعی بن حراش نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے دو حدیثیں اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد سے روایت کی اور ربعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث سنیں اور روایت کیں۔

وَأَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

نافع بن جبیر بن مطعم نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے (عن کے) اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کی۔

وَأَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

نعمان بن ابی عیاش نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے تین حدیثیں (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کیں۔

وَأَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

عطاء بن یزید لیثی نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کی۔

وَأَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

سلیمان بن یسار نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔

وَأَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ.

حمید بن عبدالرحمان حمیری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک روایت بیان کی۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ التَّابِعِينَ الَّذِينَ نَصَبْنَا رِوَايَتَهُمْ

یہ تمام تابعین (ہیں، ان) کی ان صحابہ سے (جن کے

عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ، لَمْ يُحْفَظْ عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَلِمْنَاهُ مِنْهُمْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَا أَنَّهُمْ لَقُوهُمْ فِي نَفْسِ خَبَرٍ بِعَيْنِهِ.

ہم نے نام لیے) روایات کو ہم نے نمایاں کر کے پیش کیا ہے۔ ان میں سے کسی کا ان (صحابہ) سے سماع کسی متعین روایت کے ذریعے سے ہمارے علم میں آیا ہے نہ یہ بات ہی کہ وہ ان سے ملے، خود ان احادیث میں مذکور ہے۔

وَهِيَ أَسَانِيدُ عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ، لَا نَعْلَمُهُمْ وَهَّنُوا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ، وَلَا الْتَمَسُوا فِيهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ؛ إِذِ السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُّمْكِنٌ مِّنْ صَاحِبِهِ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ، لِّكَوْنِهِمْ جَمِيعًا كَانُوا فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوا فِيهِ.

علم احادیث وروایات کے ماہرین کے نزدیک یہ سندیں صحیح ترین سندوں میں سے ہیں، ہمیں علم نہیں کہ انھوں نے ان میں کسی کو ضعیف قرار دیا ہو (یا) ان کا ایک دوسرے سے سماع تلاش کیا ہو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا (اپنے استاد سے) سماع ممکن ہے، بعید نہیں کیونکہ یہ اسی ایک زمانے میں تھے جس میں یہ سب یکجا تھے۔

وَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي - أَحْدَثَهُ الْقَائِلُ الَّذِي حَكَيْنَاهُ، فِي تَوْهِينِ الْحَدِيثِ بِالْعِلَّةِ الَّتِي وَصَفَ - أَقَلَّ مِنْ أَنْ يُعَرَّجَ عَلَيْهِ وَيُثَارَ ذِكْرُهُ إِذْ كَانَ قَوْلًا مُّحْدَثًا وَّكَلَامًا خَلْفًا لَّمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفَ، وَيَسْتَنْكِرُهُ مَنْ بَعْدَهُمْ خَلَفَ، فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا شَرَحْنَا، إِذْ كَانَ قَدْرُ الْمَقَالَةِ وَقَائِلِهَا الْقَدْرَ الَّذِي وَصَفْنَا. وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى دَفْعِ مَا خَالَفَ مَذْهَبَ الْعُلَمَاءِ، وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

یہ قول جسے مذکورہ قائل نے احادیث کو اس علت کی بنا پر، جو اسی نے بیان کی، کمزور ٹھہرانے کے بارے میں ایجاد کیا ہے (اہمیت میں) اس سے کم ہے کہ اس پر (لمبے چوڑے غور وخوض کے لیے) زیادہ توقف کیا جائے یا اس کا زیادہ چرچا کیا جائے کیونکہ یہ ایک نیا قول ہے، ایک پسماندہ بات ہے جو اسلاف اہل علم میں سے کسی نے نہیں کی اور جو ان کے بعد آئے انھوں نے اسے رد کیا ہے، اس لیے ہمیں اپنی بیان کردہ تفصیل سے زیادہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ اس کا سبب یہ (بھی) ہے کہ اس بات کی اور اس کے کہنے والے کی قدر اتنی ہی ہے جتنی ہم نے بیان کی۔ علماء کے راستے کی مخالفت کرنے والے کی تردید میں اللہ (ہی) ہے جس کی اعانت طلب کی جاتی ہے اور اسی پر بھروسا ہے۔ تمام تعریف اکیلے اللہ کے لیے ہے، اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ، آپ کی آل اور صحابہ پر درود اور سلام بھیجے۔

ارشاد باری تعالیٰ

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

”اصل مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انھیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔“ (الأنفال 2:8)

کتاب الایمان کا تعارف

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کا آغاز کتاب الایمان سے کیا ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں جب قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے ایمان، اسلام اور احسان کی تعلیم دی تو اس وقت ان اصطلاحات کے مفہوم کے بارے میں کسی کے دل میں کوئی تشنگی موجود نہ تھی۔ لیکن آپ ﷺ کی رحلت کے بعد کچھ لوگوں نے ایمان اور اسلام کے اسی مفہوم پر اکتفا نہ کیا جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے سمجھا اور دوسروں کو سمجھایا تھا، انھوں نے اپنی اغراض یا اپنے اپنے فہم کے مطابق ان دونوں کے نئے نئے مفہوم نکالنے شروع کر دیے۔

سب سے پہلا گروہ جس نے ایمان اور کفر کا مفہوم اپنی مرضی سے نکالا، خوارج تھے۔ یہ گنوار لوگ تھے۔ قرآن اور اسلام کے بنیادی اصولوں کی تعبیر بھی اپنی مرضی سے کرتے تھے۔ قبل از اسلام کے ڈاکوؤں کی طرح لوگوں کو قتل کرتے اور ان کا مال لوٹتے۔ مسلمانوں کے خلاف ان تمام جرائم کے جواز کے لیے انھوں نے یہ عقیدہ نکالا کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب کافر مطلق ہے۔ ان کے نزدیک ایمان محض عمل کا نام تھا۔ صحیح مسلم کی حدیث: 473 (191) میں ان کے اس عقیدے کا ذکر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو عراق، فارس، شام اور مصر وغیرہ کے علاقے اسلامی قلمرو میں داخل ہوئے اور یہاں کے باشندے بڑی تعداد میں مسلمان ہوئے۔ یہ علاقے اسلام سے پہلے الٰہیات اور عقلی علوم، خصوصاً فلسفہ، منطق اور مابعد الطبیعیات کے مراکز تھے۔ یہاں کے لوگوں کے دینی افکار پر علومِ عقلیہ کی چھاپ نمایاں تھی۔ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اپنے اپنے افکار کے حوالے سے ان کے متعدد فرقے سامنے آئے۔ ان لوگوں نے ایمان اور اسلام کے حوالے سے فلسفیانہ اور منطقی سوالات علمائے اسلام کے سامنے پیش

کرنے شروع کر دیے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کا مقصد تو فہم اور حصول علم تھا جبکہ کچھ لوگ خوارج کی طرح فتنہ انگیزی کے لیے ان سوالوں کو زیر بحث لاتے تھے۔ ان بہت سے سوالات میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ تقدیر سے مراد کیا ہے اور کیا اس کو ماننا بھی ایمان کا حصہ ہے یا نہیں۔ علمائے اسلام کو بہر طور ان سوالوں کے جواب دینے تھے۔ ہر ایک نے اپنے ذخیرۂ علم اور اپنے فہم کے مطابق جواب دینے کی کوشش کی۔

اس دور کے مباحث کے حوالے سے فقہائے محدثین کے سامنے ایمان کے بارے میں جو سوالات پیش ہوئے وہ اس طرح تھے:

- ایمان کیا ہے؟ محض علم، محض دل کی تصدیق، محض اقرار، محض عمل یا ان میں سے بعض کا یا ان سب کا مجموعہ؟
- اسی طرح یہ سوال بھی اٹھا کہ ایمان رکھنے والے سب برابر ہیں یا کسی کا ایمان زیادہ اور کسی کا کم ہے؟
- کیا ایک عام امتی کا ایمان صدیق اکبر یا عمر فاروق یا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ایمان کے برابر ہوسکتا ہے؟
- کیا ایک امتی کا ایمان انبیاء اور ملائکہ کے ایمان کے برابر ہوسکتا ہے؟ کیا ایمان اور چیز ہے اور عمل چیزے دیگر؟
- کیا ایمان ہمیشہ ایک جتنا رہتا ہے یا کم وبیش ہوسکتا ہے؟
- کن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟ ان میں تقدیر بھی شامل ہے یا نہیں؟
- یہ سوال بھی شدت سے زیر بحث رہا کہ کبائر کا مرتکب مسلمان ہے، یا دائرۂ اسلام سے بالکل خارج ہے، یا پھر کہیں درمیان میں ہے؟

معبد جہنی، جہم بن صفوان اور اس دور کے فرقۂ قدریہ سے تعلق رکھنے والے ابوحسن صالحی کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ ایمان محض دل کی معرفت یا دل میں جان لینے کا نام ہے اور کفر اَلْجَھْلُ بِالرَّبِّ تَعَالٰی ''اللہ تبارک وتعالیٰ کو نہ جاننے کا نام ہے۔'' اس جواب سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ فرعون مومن تھا کیونکہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اسے علم تھا کہ اللہ ہی آسمانوں وزمین کا رب ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ﴾

''تو نے جان لیا ہے کہ ان چیزوں کو نشانیاں بنا کر آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کسی نے نہیں اتارا۔'' (بنی اسراء یل 17:102)

اہل کتاب کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ﴾

''وہ رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔''(البقرۃ 146:2)

اس نقطۂ نظر کے مطابق یہ سب بھی مومن ہوئے۔ ابلیس بھی جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں بے علم نہیں، مومن قرار پایا۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ.

اس بنیادی سوال کے حوالے سے فرقۂ کرامیہ کا جواب یہ تھا کہ ایمان محض زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے۔ اس صورت میں منافق بھی کامل ایمان رکھنے والے مومن قرار پاتے ہیں۔ کرامیہ ان کو مومن ہی سمجھتے تھے، البتہ یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جس عذاب کی خبر دی ہے اسے وہ ضرور بھگتیں گے۔

ابومنصور ماتریدی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ ایمان محض دل کی تصدیق کا نام ہے۔ ان کے بالمقابل علمائے احناف میں سے ایک بڑی تعداد کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ایمان دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کو کہتے ہیں۔

زیادہ تر ائمہ کرام، مثلاً: امام مالک، شافعی، احمد بن حنبل، اوزاعی، اسحاق بن راہویہ اور باقی تمام ائمۂ حدیث کے علاوہ ظاہریہ اور متکلمین میں سے اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ اَلْإِيمَانُ تَصْدِيقٌ بِالْجَنَانِ ، وَإِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ ''ایمان دل کی تصدیق، زبان کے اقرار اور (اس تصدیق و اقرار کے مطابق باقی) اعضاء کے اعمال سے ثابت ہوتا ہے۔'' یاد رہے کہ محدثین دل کی تصدیق کو دل کا عمل اور زبان کے اقرار کو زبان کا عمل سمجھتے ہیں۔(شرح العقیدۃ الطحاویۃ، قولہ: والإیمان ہو الإقرار باللسان......، ص: 332)

قدریہ، جہمیہ اور کرامیہ تو اہل سنت والجماعت سے خارج تھے۔ ان کا رد یقیناً ضروری تھا اور اچھی طرح کیا بھی گیا۔ لیکن امام ابوحنیفہ اور ان کے مؤیدین کے لیے، جو غیر نہیں، خود اساطین اہل سنت والجماعت میں سے تھے، فرامین رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے اصل حقائق کی وضاحت انتہائی ضروری تھی۔

ایمان کے بارے میں مذکورہ بالا بنیادی سوالات کے جواب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہ باتیں منقول ہیں:

(ا) «اَلْعَمَلُ غَيْرُ الْإِيمَانِ وَ الْإِيمَانُ غَيْرُ الْعَمَلِ»

''عمل ایمان سے جدا ہے اور ایمان عمل سے الگ ہے۔''

(ب) «اَلْمُؤْمِنُونَ مُسْتَوُونَ فِي الْإِيمَانِ وَ التَّوْحِيدِ، مُتَفَاضِلُونَ فِي الْأَعْمَالِ»

''مومنین ایمان اور توحید میں برابر ہیں اور اعمال میں کم وبیش۔''

(ج) «اَلْإِيمَانُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ»

''ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔''

(۵) «إِيمَانِي كَإِيمَانِ جِبْرَئِيلَ»

''میرا ایمان جبریل علیہ السلام کے ایمان کے مانند ہے۔''

(۶) «إِيْمَانُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِيمَانُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَ الْأَنْبِيَاءِ وَاحِدٌ»

''آسمانوں اور زمین والوں کا ایمان اور اگلوں پچھلوں اور انبیاء کا ایمان ایک (برابر) ہے۔''(شرح الفقه الأكبر بحواله إيضاح الأدلة، ص:301-308)

امام بخاری، امام مسلم اور دیگر ائمۂ حدیث کے سامنے چونکہ پورا ذخیرۂ حدیث تھا، اس لیے انھیں معلوم تھا کہ یہ باتیں نہ صرف کتاب وسنت سے ٹکراتی ہیں، بلکہ بعض صورتوں میں جن جن الفاظ کے ساتھ قرآن نے یا رسول اللہ ﷺ نے ان امور کو بیان فرمایا ہے بعینہٖ انھی الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے بالکل متضاد باتیں کہہ دی گئی ہیں، اور ایک بڑے حلقے میں ان کو قبول بھی کیا جا رہا ہے۔ اس کا صحیح مداوا یہی تھا کہ جو لوگ بھی قرآن اور حدیثِ رسول ﷺ سے متضاد باتیں کہہ رہے تھے، ان کے سامنے رسالت مآب ﷺ کے تمام متعلقہ فرامین من وعن پیش کر دیے جائیں۔

کتاب الایمان میں امام مسلم سب سے پہلے حدیث جبریل لائے ہیں۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل کے پیش کردہ سوالوں کے جواب دیتے ہوئے ایمان، اسلام اور احسان کا مفہوم واضح کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کے ساتھ ہی اسی مفہوم کی دوسری احادیث بھی بیان کر دی ہیں۔ ان احادیث 93-103(8-12) سے پتہ چلتا ہے کہ ان تینوں (ایمان، اسلام اور احسان) میں ابتدائی مرتبہ اسلام کا ہے، اس سے اونچا مقام ایمان کا ہے اور سب سے اونچا احسان کا۔ اور یہ کہ اللہ، اس کے رسول، ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کے ساتھ ساتھ تقدیر الٰہی پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح ان احادیث سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ابدی جہنمی نہیں ہوتا۔

اس کے بعد امام مسلم ایسی احادیث لائے ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ وہ ایمان جو انسان کو جنت میں لے جاتا ہے شرک سے پاک عبادات، زکاۃ کی ادائیگی، صلہ رحمی اور اللہ کے حرام وحلال کے احکامات کی پابندی پر مشتمل ہے۔ (دیکھیے، أحادیث: 104-114(13-16)

پھر وہ وفد عبدالقیس سے متعلقہ روایات اور ان کے ہم معنی احادیث لائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وفد کے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اکیلے اللہ پر ایمان لائیں، پھر سمجھانے کے لیے خود ہی سوال کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان کیا ہے۔ پھر خود ہی وضاحت فرمائی کہ ایمان اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی، اقامت صلاۃ، زکاۃ کی ادائیگی، روزے رکھنے اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے دور رہنے کا نام ہے۔ (دیکھیے، أحادیث: 115-123(17-19)

ان احادیث سے تین باتیں واضح ہو جاتی ہیں:

① گواہی (شہادت) دل کی تصدیق کی ہوتی ہے۔

② ایمان محض دل کی تصدیق کا نام نہیں نہ دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار تک معاملہ ختم ہو جاتا ہے بلکہ باقی اعضاء و جوارح کے اعمال کے ذریعے سے بھی اسی حقیقت کی تصدیق ضروری ہے جس کی زبان سے گواہی دی گئی۔

③ ایمان اور اسلام کے الفاظ جب دونوں ملا کر ایک ساتھ بولے جائیں تو دونوں سے الگ الگ مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ جب ان میں سے صرف ایک بولا جائے تو اس کے معنی میں بعض اوقات دوسرا بھی شامل ہوتا ہے اور بعض اوقات دونوں ایک دوسرے کے قائم مقام کے طور پر بولے جاتے ہیں۔ اس سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ایمان محض تصدیق و اقرار کا نام نہیں بلکہ اس میں دیگر اعضاء کے اعمال بھی شامل ہونے ضروری ہیں، ورنہ یہ اسلام کے قائم مقام کے طور پر نہ بولا جا سکتا۔

اس کے بعد امام مسلم مانعین زکاۃ کے حوالے سے وہ احادیث لائے ہیں جن میں حضرت عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے الگ الگ موقف کا ذکر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ جس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دیا وہ مومن ہے اس لیے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جان اور مال کے تحفظ کا حق دار ہے، اس سے جنگ نہیں کی جا سکتی۔ لا إلٰه إلا اللّٰه کہنے سے اقرار اور اغلباً تصدیق کا تو پتہ چل جاتا ہے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف اس سے مختلف تھا۔ انھوں نے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے حصے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا تھا: «اِلاّ بحقّه» ''الا یہ کہ اسی کا حق ہو'' یعنی لا إلٰه إلا اللّٰه کا حق یہ ہے کہ باقی اعضاء اس کے مطابق عمل کرتے ہوں۔ جب زکاۃ کا وقت آ جائے تو لا الہ کا تقاضا ہے کہ زکاۃ ادا کی جائے۔ اگر کوئی اس سے انکار کرتا ہے تو اس کے لیے جان و مال کا تحفظ باقی نہ رہے گا۔ آپ نے زور دے کر یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی زکاۃ کے مال کی ایک رسی دینے سے بھی انکار کرے گا تو اس کے خلاف جہاد ہوگا۔ اس بات سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اتفاق کیا اور تسلیم کیا کہ حق وہی ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں۔ (دیکھیے، أحادیث: 124-131 (20-23)

ان کے بعد وہ احادیث لائی گئیں جن کے الفاظ میں اجمال کے ساتھ اس بات پر زور دیا گیا کہ جس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ (دیکھیے، أحادیث: 136-151 (26-34) ان احادیث کے ذریعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اجمال کے مواقع پر محض لا إلٰه إلا اللّٰه کہنے کی بات کی گئی لیکن اس میں لا إلٰه إلا اللّٰه کے تقاضوں پر عمل کرنا شامل ہے۔ پھر یہ روایت پیش کی گئی کہ ایمان کا ذائقہ محض وہی شخص چکھتا ہے جو اللہ کے رب ہونے اور

محمد ﷺ کے رسول ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے دین ہونے پر بھی راضی ہو۔ ظاہر ہے جو استطاعت کے باوجود احکامِ اسلام پر عمل نہیں کرتا وہ دل سے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہی نہیں ہے۔ یہ انتہائی لطیف نکات ہیں جو امام مسلم نے محض احادیث مبارکہ کی ترتیب کے ذریعے سے واضح فرمائے ہیں۔

پھر امام مسلم نے بالترتیب ایمان کے شعبوں اور ان میں سے افضل اور ادنیٰ شعبوں کے متعلق احادیث پیش کیں۔ ان کے بعد وہ احادیث ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ ایمان کی حلاوت سے وہی آشنا ہوتا ہے جو اللہ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان سے محبت کرتا ہے۔ ان کے بعد وہ احادیث ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اہل وعیال، اولاد، مال اور خود اپنی ذات سے بڑھ کر محبت نہ ہو تو ایمان موجود نہیں۔ ظاہر ہے محبت تصدیق اور اقرار کے علاوہ دل کا ایک اور عمل ہے۔ (دیکھیے، أحادیث: 152-169(35-44)) اس کے بغیر بھی ایمان کی نفی ہو جاتی ہے۔ گویا تصدیق بالقلب کے علاوہ قلب ہی کے دوسرے اعمال، مثلاً: محبت اور احترام بھی ضروری ہیں۔

امام مسلم احادیث 177-180(50,49) میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی روایات لائے ہیں۔ تفصیلی روایت میں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ اس طرح ہیں: ''جس نے ان (منکرات) کے خلاف ہاتھوں سے جہاد کیا وہ مومن ہے۔ جس نے زبان کے ساتھ جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل کے ساتھ جہاد کیا وہ مومن ہے۔ اس سے نیچے ایک رائی کے برابر بھی ایمان نہیں۔'' ان الفاظ سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح بعض لوگوں نے کہا ہے محض دل کی تصدیق اور زبان کا اقرار ایمان نہیں، بلکہ دیگر اعضاء، زبان اور خود دل کے دیگر اعمال بھی ضروری ہیں۔ تصدیق کے علاوہ دل کے دوسرے اعمال میں منکرات سے نفرت اور یہ عزم کہ جب ہاتھ اور زبان سے ان منکرات کے خلاف جہاد کی استطاعت ملے گی تو یہ جہاد کروں گا، شامل ہیں۔ دل کے مزید اعمال، مثلاً: اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے بارے میں بھی احادیث پیش نظر رہنی چاہییں۔ ان احادیث سے جہمیہ کے نقطۂ نظر کی تردید بھی ہوتی ہے کہ دل کی تصدیق کے سوا دل کے دوسرے اعمال ایمان نہیں۔ ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہاتھ سے جہاد کرنے والے کا ایمان زیادہ ہے کیونکہ اس میں باقی اعضاء بھی زیادہ سے زیادہ شریک ہوتے ہیں۔ زبان سے جہاد کرنے والے کا اس سے کم، اس میں زبان کے ساتھ دل شریک ہوتا ہے۔ اور محض دل میں برا سمجھنے والے کا ایمان سب سے کم ہے، کیونکہ باقی اعضا شامل نہیں ہوتے۔ اس کے نیچے سرے سے ایمان ہی موجود نہیں۔

ان کے بعد امام مسلم نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ کن لوگوں کا ایمان کن کن اعمال کی بنا پر افضل ہے اور کن لوگوں کا ایمان کم مرتبہ ہے، نیز ایمان کو یمن کی طرف نسبت دی گئی ہے اور اس کا سبب ان کے دلوں

کی رقت کو قرار دیا گیا۔ اور کفر کی نسبت ان اونٹ چرانے والوں کی طرف کی گئی جو شدت پسند اور تند خو تھے۔ (دیکھیے، أحادیث: 181-193 (51-53)) ان احادیث سے امر بالمعروف والی احادیث کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ دل کی تصدیق کے علاوہ دل ہی سے متعلق دیگر ایسے اعمال ہیں جو ایمان کا حصہ ہیں۔ اسی طرح عدمِ تصدیق کے ساتھ دل ہی کے بعض دیگر عمل ہیں جو کفر کو سنگین تر بنا دیتے ہیں۔ ایسے اعمال میں سنگ دلی، شدت پسندی وغیرہ شامل ہیں۔

قرآن مجید نے ایمان اور اس میں اضافے کو دل ہی کی کیفیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ﴾

''مومن وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو یہ آیتیں ان کا ایمان زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' (الأنفال 8:2)

احادیث کی ترتیب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ منکرات سے شدید نفرت، دل کی نرمی، اللہ کے ذکر پر دلوں میں خشیت، سب ایمان میں شامل ہیں، یہ محض دل کی تصدیق کا نام نہیں۔ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آیاتِ الٰہی کی سماعت سے ایمان، جو مذکورہ بالا تمام باتوں کا مجموعہ ہے، زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو حضرات نفسِ ایمان میں اضافے کے قائل نہیں بلکہ نزول قرآن کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ آیتوں پر ایمان لانے کو ایمان کا اضافہ قرار دیتے ہیں، ان کو اس آیت کے یہ معنی قرار دینا پڑیں گے کہ جب پہلی دفعہ کوئی آیت ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری یا تیسری بار انھی آیات کو سن کر ایمان میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اور آیت مبارکہ میں جس طرح تلاوت آیات سے پہلے ذکر الٰہی کا بیان ہے اسے بھی وہ پہلی بار اللہ کے ذکر پر محمول کریں گے۔ قرآن کے الفاظ ﴿ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ ﴾ اور ﴿ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ ﴾ ''جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے'' اور ''جب اس کی آیتیں ان کے سامنے تلاوت کی جائیں'' سے ایسے مفہوم کی گنجائش بھی نہیں نکلتی۔

اس کے بعد احادیث: 202-209 (57) کے ذریعے یہ وضاحت کی گئی ہے کہ گناہوں کے ارتکاب سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے، نیز گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کے وقت ایمان انسان کے دل سے نکل جاتا ہے، بعد میں واپس آ جاتا ہے۔ ان احادیث کو اگر ہر گناہ کے ساتھ دل پر ایک کالا نکتہ آ جانے اور گناہوں کی کثرت سے دل کے مکمل سیاہ ہو جانے والی احادیث کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ برے اعمال کے ارتکاب سے دل کے اندر موجود نور ایمان کم ہوتا ہوتا بالآخر رخصت ہو جاتا ہے، اسی طرح اچھے عمل کرنے سے نور ایمان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ اقوال کہ میرا ایمان

جبریل کے ایمان کی طرح ہے یا اولین، آخرین، اہل دنیا، اہل سماء اور انبیاء سب کا ایمان برابر ہے، مذکورہ احادیث سے بالکل متضاد ہیں۔

ان کے بعد کی احادیث میں بعض ایسے اعمال کا تذکرہ ہے جن کو رسول اللہ ﷺ نے کفر قرار دیا ہے۔ان کے بعد وہ احادیث ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے ایمان کو عمل قرار دیا ہے۔آپ ﷺ سے پوچھا گیا: «أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ» افضل ترین عمل کون سا ہے؟ فرمایا: اَلْإِيمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ...... الخ۔ ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا......'' (دیکھیے، أحادیث: 248-251 (83-85)) یہ قول کہ اَلْإِيمَانُ غَيْرٌ، وَالْعَمَلُ غَيْرٌ اِن فرامین رسول ﷺ سے بالکل متضاد ہے۔

پھر ان احادیث کو لایا گیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی طرح کفر میں بھی کمی اور زیادتی ہوتی ہے، مثلاً: تارک صلاۃ یا باہم قتال کرنے والوں کا کفر، قطعی اور حتمی کفر سے کم تر ہے۔ان احادیث کے بعد کبائر کے درجات کے حوالے سے احادیث مبارکہ کو لایا گیا، پھر وہ احادیث ہیں جن میں کِبر اور شرک کو ایمان سے متضاد قرار دیا گیا اور شرک نہ کرنے کو جنت میں داخلے کی شرط اور شرک کرنے کو جہنم میں داخلے کا حتمی سبب قرار دیا گیا۔کبر اور شرک دونوں دل اور اعضاء کے عمل ہی کی صورتیں ہیں محض دل کی عدم تصدیق کی نہیں۔

پھر وہ احادیث بیان ہوئیں جن میں ذکر ہے کہ ایمان میں درجہ بدرجہ اضافہ ہوتا ہے، کم ترین ایمان یہ ہے کہ کوئی شخص اچانک موت کو سامنے دیکھ کر اسلام سے عداوت اور عناد کے فوراً بعد غور وفکر کے بغیر، یکدم لا إِلٰه إِلا اللّٰه کا اقرار کر لے۔ یہ سب سے نچلا درجہ ہے۔ جب ایسا واقعہ پیش آیا تو موقع پر موجود صحابی کا ظن غالب یہ تھا کہ ایسے شخص کی زبان پر اقرار تھا لیکن اس کے پیچھے جان بچانے کا ارادہ تھا، تصدیق کا کوئی جز موجود نہ تھا۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے زور دے کر فرمایا کہ اس نے جو لا إِلٰه إِلا اللّٰه کہہ دیا تھا تو یہ دلیل ہے کہ ایمان کا یہ جز موجود تھا۔آپ نے فرمایا: قیامت کے دن جب لا إِلٰه إِلا اللّٰه تمھارے سامنے کھڑا ہو جائے گا تو کیا کرو گے؟ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم جو یہ سمجھے کہ اس کے دل میں جان بچانے کے قصد کے علاوہ کچھ نہیں تھا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا؟ (دیکھیے، أحادیث: 274-279 (95-97)) ان کے ساتھ اس حدیث کو ملا کر دیکھیں جس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کسی بستی سے اذان کی آواز آئے تو اس پر حملہ نہ کرو۔اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر محض اقرار یا عمل سامنے آجائے تو اسے ایمان سمجھا جائے جب تک ایسی دلیل موجود نہ ہو جو کفر پر دلالت کرے۔

پھر وہ احادیث ہیں جن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس نے کافر ہو جانے کی جھوٹی قسم کھائی وہ اسی طرح (کافر) ہے جس طرح اس نے کہا۔ ایسے شخص کی یہ قسم کہ وہ کافر ہے، تب جھوٹی ہو گی جب اس کے دل میں کسی نہ کسی درجے کا ایمان

موجود ہو، اور اس قسم کی بنا پر اس کے دل میں کفر کا غصہ بھی موجود ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی انسان کے دل میں اسلام اور کفر دونوں کی متضاد کیفیتیں بھی موجود ہو سکتی ہیں۔ چونکہ مذکورہ بالا کبائر کے مرتکب لوگوں کے ہاں کچھ اعمال صالحہ بھی موجود ہو سکتے ہیں جو کسی حد تک ان کے دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کی تصدیق کرتے ہیں، اس لیے ان کو اسلام سے قطعی طور پر خارج قرار نہیں دیا گیا لیکن ان کے دلوں میں ایمان کی کمی کی وجہ سے ایسی کیفیت بھی موجود ہے جس کے سبب سے وہ کفریہ اعمال کا ارتکاب کرتے جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی باریک نکات ہیں جو امام مسلم نے احادیث کے انتخاب اور ان کی ترتیب سے اجاگر کیے ہیں۔

اسی طرح ایسا شخص جو خودکشی کر لے اس کی سزا ابدی جہنم ہے جو قطعی کفر یا شرک کی سزا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی اعلان کرایا کہ نفس مسلمہ یا مومن انسان کے علاوہ کوئی جنت میں نہ جائے گا لیکن یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نے ہجرت کے بعد مشکلات بھری زندگی سے تنگ آ کر ہاتھوں کی رگیں کاٹ کر خودکشی کر لی، اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں کے علاوہ اس کے باقی وجود کو بخش دیا۔ ہاتھ ویسے رہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھوں کے لیے بھی بخشش کی دعا فرما دی۔

اس حدیث سے اور اس سے پہلے والی احادیث سے پتہ چلا کہ بہت سے ایسے گناہ ہیں جن کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب ایمان یا تو بہت کم ہو جاتا ہے یا بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ ختم ہو جانے کی صورت میں ان کی سزا جہنم بلکہ ابدی جہنم ہے لیکن اگر وہی گناہ کسی ایسے شخص سے ہو جائے جس کے دل سے ایمان قطعی طور پر رخصت نہیں ہوا تھا تو ایمان کی یہ کم از کم مقدار بڑے گناہوں کی مغفرت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ (دیکھیے، أحادیث: 300-308 (109-112))

آگے چل کر وسوسوں کی بات ہے۔ احادیث: 340-342 (132-133) میں دل میں آنے والے ایسے وساوس کی کیفیت کو، جو زبان پر نہیں لائے جا سکتے، صریح ایمان یا محضِ ایمان قرار دیا گیا ہے۔ جس کی بنا پر انسان کو اللہ کا خوف لاحق ہوتا ہے اور ان وساوس سے کراہت ہوتی ہے ایسے برے وسوسے دل میں موجود ہوتے ہیں جو زبان پر نہیں لائے جا سکتے۔ لیکن ان کے ہوتے ہوئے اس وقت دل میں جو ایمان موجود ہے جس کی بنا پر اسے صریح، خالص اور ملاوٹ سے پاک ایمان قرار دیا گیا ہے۔

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان کے ساتھ دل میں ایسی باتیں آ سکتی ہیں جنھیں ایک مومن کے لیے زبان پر لانا ممکن نہیں۔ یہ وساوس ہیں، لیکن جب تک یہ شک بن کر دل میں جاگزیں نہ ہو جائیں ان پر مؤاخذہ نہیں۔ جاگزیں ہو جائیں تو مؤاخذہ ہے کیونکہ اب یہ دل کا عمل بن چکا ہے۔ اسی طرح نیکی کا ارادہ دل کا عمل ہے جس پر جزا ملتی ہے۔ برائی کا ارادہ بھی دل ہی کا عمل ہے لیکن اللہ نے اپنی خصوصی رحمت سے اس کو معاف فرما دیا ہے۔ اگر اس ارادے پر

دوسرے اعضاء عمل کر کے اس کی تصدیق کرتے ہیں تو پھر ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

وسوسوں کی وجہ سے اہل ایمان کے دلوں کے اندر برپا جنگ میں، اہل ایمان کی ایمان پر ثابت قدمی، ان کے ایمان کے خالص ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ یہ بھی دل ہی کا عمل ہے۔

احادیث 343-352 (134) میں شیطان کے اٹھائے جانے والے ایسے سوال کا تذکرہ ہے جس کا مقصد شکوک وشبہات پیدا کرنا اور ایمان و یقین کی پوری عمارت کو منہدم کرنا ہے۔ سوالوں کے سلسلے میں جب سوال سامنے آتا ہے کہ اگر ہر چیز کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو پھر خود اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ یہ بدترین وسوسہ ہے۔ اس کا علاج یہ بتایا گیا کہ اس مرحلے پر مومن کو چاہیے کہ فوراً رک جائے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور آمَنْتُ بِاللّٰهِ کہے۔ دوسرے لفظوں میں اسے یہ تاکید کی گئی کہ وجود باری تعالیٰ کے لیے عقل اور حِس کی واضح دلالت موجود ہے لیکن شیطان دل میں ڈالے گئے اس سوال کے ذریعے سے انسان کو ان اشیاء کے بارے میں محض عقل کو استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس مرحلے پر ضروری ہے کہ انسان اپنی فطرت کی طرف رجوع کرے، اس اولین میثاق کو دہرائے جو ہر روح سے لیا گیا اور اس میثاق کے ساتھ اپنی وابستگی کو مضبوط کرے۔

اس کے بعد امام مسلم نے بڑے لطیف پیرائے میں اپنی ترتیب کو آگے بڑھایا۔ حدیث: 357-362(137-141) تک عہد اور حلف کی اہمیت کی احادیث بیان فرمائیں اور متعلقہ مسائل کی وضاحت کی۔ اس کے بعد 362-366(142) تک بڑی ذمہ داریوں، مثلاً: حکمرانوں کے عہد اور حلف کے بارے میں احادیث ذکر کیں، پھر اس عہد یا میثاق اول کے موضوع پر احادیث لائے جسے قرآن نے ''الأمانة'' کہا ہے۔

حدیث: 367(143) میں پہلے یہ الفاظ ہیں کہ سب سے پہلے ''الأمانة'' انسانی دلوں کے اندرونی حصے میں نازل ہوئی، پھر قرآن نازل ہوا اور اہل ایمان نے قرآن اور سنت سے علم حاصل کیا، ان الفاظ میں بہت سے نکات قابل غور ہیں۔ الأمانة وہی ہے جس کے بارے میں قرآن نے کہا:

﴿ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسٰنُ ۖ إِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴾

''ہم نے دکھائی امانت آسمانوں کو، زمین کو اور پہاڑوں کو تو ان سب نے انکار کر دیا کہ اسے اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا یہ بڑا ہی ظالم اور نادان ہے۔'' (الأحزاب 72:33)

محدثین نے امانت کے معنی ایمان کیے ہیں۔ ایمان کو ایک امانت ہی کے طور پر انسان کے سپرد کیا گیا تھا، اس کی

حفاظت ضروری تھی، قرآن مجید نے یہ بات یوں بیان کی:

﴿ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ ﴾

”اور جب تمھارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور (یہ پوچھ کر) انھیں خود ان پر گواہ بنایا، کیا میں تمھارا رب نہیں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! ہم گواہ ہیں، (یہ اس لیے کیا کہ) کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہمیں تو اس بات (اکیلے اللہ کی ربوبیت) کی خبر ہی نہ تھی یا ایسا کہو کہ شرک تو ہمارے آباء واجداد نے کیا، ہم تو بعد میں ان کی اولاد تھے (جو انھوں نے سکھایا سیکھ گئے۔) تو ہمیں کیوں ہلاک کرتے ہو اس کام پر جسے (دوسرے) غلط کاروں نے کیا! اور اس طرح ہم کھولتے ہیں آیتوں کو شاید وہ لوگ (حق کی طرف) لوٹ آئیں۔“ (الأعراف 7:172-174)

یہی عہد وہ فطری ایمان ہے جس پر انسان کی ولادت ہوتی ہے۔ قرآن اسے ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۤ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ﴾

”پس تو ایک طرف کا ہو کر اپنا چہرہ دین کے لیے سیدھا رکھ، اللہ کی اس فطرت کے مطابق جس پر اس نے سب لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدائش کو کسی طرح بدلنا (جائز) نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے، اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ (الروم 30:30)

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ»

”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔“ (صحيح البخاري، حديث:1385، وصحيح مسلم، حديث:6755 (2658))

مسلم کی ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

«وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَ إِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ»

”میں نے اپنے تمام بندے دین حنیف کے پیروکار پیدا کیے (پھر) ان کے پاس شیاطین آئے اور انھیں ان کے دین سے پھیر دیا۔“ (صحيح مسلم، حديث:7207 (2865))

بخاری اور مسلم میں ہے:

«أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ لِأَ هْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَاباً: لَوْأَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْ ءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَ أَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ، أَن لَّا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ»

''اللہ تعالیٰ دوزخیوں میں سے سب سے ہلکے عذاب والے سے کہے گا: زمین میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ تیری ملکیت ہوتو کیا تو اسے اس (عذاب) کے بدلے فدیے میں دے دے گا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ وہ (اللہ) کہے گا: میں نے تو، جب تو آدم کی پشت میں تھا، تجھ سے وہ مانگا تھا جو اس سے بہت کم تھا، یہ کہ تو (کسی کو) میرا شریک نہ ٹھہرانا پر تو نے شریک ٹھہرانے کے سوا ہر چیز سے انکار کیا۔'' (صحيح البخاري، حديث: 3334، و صحيح مسلم، حديث: 2805,7083)

یہی وہ عہد ہے جس پر اللہ تعالیٰ انسان کو پیدا کرتا ہے۔ اگر ماں باپ اور دیگر عوامل انسان کو اس سے منحرف نہ کردیں تو دل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے، پھر زبان گواہی دے کر اور باقی اعضاء بھی اپنے عمل سے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

اس کے بعد باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات و فرض الصلوات میں امام مسلم حدیث: 412-417 (162-164) تک وہ احادیث لائے ہیں جن میں دو بار رسول اللہ ﷺ کا شق صدر ہونے کا تذکرہ ہے۔

پہلا واقعہ ابتدائے طفولیت کا ہے جب آپ بنو سعد میں تھے۔ اس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

«فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهٖ»

''جبریل علیہ السلام نے آپ کے دل کو باہر نکالا، اس میں سے ایک لوتھڑا الگ کیا اور کہا: یہ (دل کے اندر) وہ حصہ تھا جس کے ذریعے سے شیطان اثر انداز ہوسکتا تھا، پھر اسے (دل کو) سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا، پھر اسے جوڑا اور اس کی جگہ پر واپس رکھ دیا۔''

اور معراج سے پہلے ہونے والے شق صدر کے بارے میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

«فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَّ إِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ»

''جبریل نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا، پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا تو اسے میرے سینے میں خالی کر دیا، پھر سینے کو بند کیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور معراج پر لے گئے۔''

پہلے شق صدر کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ یثاق اولین کو برائی کی کوئی قوت چھیڑ ہی نہ سکے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ واضح طور پر ہمیشہ اسی یثاق پر قائم رہے۔ اور دوسرے شق صدر کا مقصد یہ تھا کہ آپ کے قلب مبارک میں حکمت و ایمان میں مزید اضافہ کیا جائے تاکہ آپ اپنے عظیم ترین سفر اور اس کے مشاہدات کے لیے تیار ہو جائیں۔ یہ حدیث حقیقت ایمان میں زیادتی کے بارے میں نص صریح ہے۔ آپ ﷺ کا قلبِ مطہر پہلے ہی ایمان سے معمور تھا۔ اس مرحلے میں اس میں مزید اضافہ کر دیا گیا۔ ان دونوں حدیثوں سے، کہنے والے کی اس بات کی مکمل تردید ہو جاتی ہے کہ إِيمَانِي كَإِيمَانِ الْأَنْبِيَاءِ ''میرا ایمان انبیاء کے ایمان کی طرح ہے۔'' ان فقروں کے حامی متکلمین نے ان فقروں کی تائید کے لیے جو کچھ کہا ہے اس حدیث کو سامنے رکھیں تو ان میں سے کسی بات میں کوئی وزن باقی نہیں رہتا۔

البتہ محدثین کی بھرپور مہم کے نتیجے میں، بعض اہل علم نے ان باتوں کی از سر نو تعبیر اور وضاحت کرنے کی کوششیں کیں۔ شیخ ملا علی قاری نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بعد ان کے ایسے شارحین کے وضاحتی بیان جمع کر کے کامیابی سے حضرت الامام کے اقوال کی ایسی تعبیر کر دی ہے جو کتاب و سنت پر مبنی ائمۂ محدثین اور جمہور امت کے نقطۂ نظر کے قریب تر ہے۔

ایمان کے حوالے سے امام مسلم نے احادیث کی جمع و ترتیب کے ذریعے سے جو حقائق واضح کیے، یہ ان کا ایک اجمالی جائزہ ہے، اس جائزے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کے سامنے ایمان کے بنیادی حقائق کا ایک مختصر نقشہ موجود رہے اور امام مسلم نے اپنے حسن ترتیب سے جو نکات واضح کرنے کی کوشش کی ان کے سمجھنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

فرمانِ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ذاق طعم الإيمان من رضي بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم رسولا

”اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر (دل سے) راضی ہو گیا۔“ (صحیح مسلم، حدیث:151(34)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١ - كِتَابُ الْإِيمَانِ

ایمان کے احکام ومسائل

(المعجم١) - (بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَوُجُوبِ الْإِيمَانِ بِإِثْبَاتِ قَدَرِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى. وَبَيَانِ الدَّلِيلِ عَلَى التَّبَرِّي مِمَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ، وَإِغْلَاظِ الْقَوْلِ فِي حَقِّهِ) (التحفة ١)

باب: 1-ایمان، اسلام، احسان کی وضاحت، تقدیر الٰہی کے اثبات پر ایمان واجب ہے، تقدیر پر ایمان نہ لانے والے سے براءت کی دلیل اور اس کے بارے میں سخت موقف

قَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ - رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ -: بِعَوْنِ اللهِ نَبْتَدِئُ، وَإِيَّاهُ نَسْتَكْفِي، وَمَا تَوْفِيقُنَا إِلَّا بِاللهِ جَلَّ جَلَالُهُ، قَالَ:

امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری (اللہ ان سے راضی ہو) نے فرمایا:[1] ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے (کتاب کا) آغاز کرتے ہیں، اسی کو کافی سمجھتے ہیں اور ہمیں جو توفیق ملی ہے اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ملی۔

[٩٣] ١-(٨) حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ، فَانْطَلَقْتُ

[93] کہمس نے ابن بریدہ سے، انھوں نے یحییٰ بن یعمر سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ سب سے پہلا شخص جس نے بصرہ میں تقدیر (سے انکار) کی بات کی، معبد جہنی تھا۔ میں (یحییٰ) اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج یا عمرے کے ارادے سے نکلے، ہم نے (آپس میں) کہا: کاش! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کے ساتھ ہماری ملاقات ہو جائے تو ہم اُن سے تقدیر کے بارے میں اِن (آج کل

[1] ایسا فقرہ شاگرد اپنے استاد کی پیش کردہ احادیث قلمبند کرنے سے پہلے خود لکھ لیا کرتے تھے۔ یہ ضبطِ روایت کے لیے ضروری تھا۔

أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هٰؤُلَاءِ فِي الْقَدْرِ، فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ، فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي، أَحَدُنَا عَنْ يَّمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَّقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ - وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ -، وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنْ لَّا قَدَرَ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ. قَالَ: إِذَا لَقِيتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِّنْهُمْ، وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّي، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ! لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِّثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ، مَا قَبِلَ اللهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ ﷺ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» قَالَ: صَدَقْتَ-قَالَ-: فَعَجِبْنَا لَهُ، يَسْأَلُهُ

کے) لوگوں کی کہی ہوئی باتوں کے متعلق دریافت کرلیں۔ توفیقِ الٰہی سے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے۔ میں اور میرے ساتھی نے ان کو درمیان میں لے لیا، ایک ان کی دائیں طرف تھا اور دوسرا ان کی بائیں طرف۔ مجھے اندازہ تھا کہ میرا ساتھی گفتگو (کا معاملہ) میرے ہی سپرد کرے گا، چنانچہ میں نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) واقعہ یہ ہے کہ ہماری طرف کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں (اور ان کے حالات بیان کیے) ان لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر کچھ نہیں، (ہر) کام نئے سرے سے ہو رہا ہے (پہلے اس بارے میں نہ کچھ طے ہے، نہ اللہ کو اس کا علم ہے۔) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمھاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو انھیں بتا دینا کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اس (ذات) کی قسم جس (کے نام) کے ساتھ عبداللہ بن عمر حلف اٹھاتا ہے! اگر ان میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اسے خرچ (بھی) کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اس کو قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئے، پھر کہا: مجھے میرے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا۔ اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا حتیٰ کہ وہ آ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیے، اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے، اور کہا: اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے

وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟. قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟. قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟. قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ». قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا عُمَرُ! أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ».

کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز کا اہتمام کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر اللہ کے گھر تک راستہ (طے کرنے) کی استطاعت ہو تو اس کا حج کرو۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور (خود ہی) آپ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخری دن (یوم قیامت) پر ایمان رکھو اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔'' اس نے کہا: آپ نے درست فرمایا۔ (پھر) اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتایئے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا: تو مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے۔ آپ نے فرمایا: ''جس سے اس (قیامت) کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔'' اس نے کہا: تو مجھے اس کی علامات بتا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''(علامات یہ ہیں کہ) لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، محتاج، بکریاں چرانے والوں کو دیکھو کہ وہ اونچی سے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ سائل چلا گیا، میں کچھ دیر اسی عالم میں رہا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''اے عمر! تمھیں معلوم ہے کہ پوچھنے والا کون تھا؟'' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ آگاہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے، تمھارے پاس آئے تھے، تمھیں تمھارا دین سکھا رہے تھے۔''

[٩٤] ٢-(..) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدَرِ، أَنْكَرْنَا ذٰلِكَ - قَالَ -: فَحَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً، وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ كَهْمَسٍ وَإِسْنَادِهِ، وَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانُ أَحْرُفٍ.

[94] کہمس کے بجائے مطر وراق نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے یحییٰ بن یعمر سے نقل کیا کہ جب معبد (جہنی) نے تقدیر کے بارے میں وہ (سب) کہا جو کہا، تو ہم نے اسے سخت ناپسند کیا (یحییٰ نے کہا:) میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے حج کیا...... اس کے بعد انھوں نے کہمس کے واسطے سے بیان کردہ حدیث کے مطابق حدیث بیان کی، البتہ الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہے۔

[٩٥] ٣-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ يَعْمُرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: لَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، فَذَكَرْنَا الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِيهِ شَيْءٌ مِّنْ زِيَادَةٍ، وَقَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَيْئًا.

[95] (عبداللہ بن بریدہ کے ایک تیسرے شاگرد) عثمان بن غیاث نے یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن دونوں سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملے اور ہم نے تقدیر کی بات کی اور وہ لوگ (منکرین تقدیر) جو کچھ کہتے ہیں، اس کا ذکر کیا۔ اس کے بعد (عثمان بن غیاث نے) سابقہ راویوں کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ اس روایت میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں اور کچھ انھوں نے کم کیے ہیں۔

[٩٦] ٤-(..) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[96] معتمر کے والد (سلیمان بن طرخان) نے یحییٰ بن یعمر سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح مذکورہ اساتذہ نے روایت کی۔

(المعجم ..) - (اَلْإِيمَانُ مَا هُوَ؟ وَبَيَانُ خِصَالِهِ) (التحفة ٢)

ایمان کیا ہے؟ اور اس کی خصلتوں کا بیان

[٩٧] ٥-(٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

[97] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے ابوحیان سے،

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِّلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ» قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ». قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَّا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ» ثُمَّ تَلَا ﷺ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ﴾ [لقمان: ٣٤].

انھوں نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن لوگوں کے سامنے (تشریف فرما) تھے، ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب، (قیامت کے روز) اس سے ملاقات (اس کے سامنے حاضری) اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور آخری (بار زندہ ہوکر) اٹھنے پر (بھی) ایمان لے آؤ۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، لکھی (فرض کی) گئی نماز کی پابندی کرو، فرض کی گئی زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ یقیناً تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب (قائم) ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے سوال کیا گیا ہے، وہ اس کے بارے میں پوچھنے والے سے زیادہ آگاہ نہیں۔ لیکن میں تمھیں قیامت کی نشانیاں بتائے دیتا ہوں: جب لونڈی اپنا مالک جنے گی تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے، اور جب ننگے بدن اور ننگے پاؤں والے لوگوں کے سردار بن جائیں گے تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے، اور جب بھیڑ بکریاں چرانے والے، اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے تو یہ اس کی علامات میں سے ہے۔ (قیامت کے وقت کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنھیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے

پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ اَرحام (ماؤں کے پیٹوں) میں کیا ہے، کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا، نہ کسی متنفس کو یہ معلوم ہے کہ وہ زمین کے کس حصے میں فوت ہوگا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ علم والا خبردار ہے۔''

قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ» فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا جِبْرِيلُ، جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ».

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر وہ آدمی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کو میرے پاس واپس لاؤ۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے واپس لانے کے لیے بھاگ دوڑ کرنے لگے تو انھیں کچھ نظر نہ آیا، رسول اللہ نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔''

[٩٨] ٦-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوحَيَّانَ التَّيْمِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ: «إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا» يَعْنِي السَّرَارِيَّ.

[98] (ابن علیہ کے بجائے) محمد بن بشر نے کہا: ہمیں ابوحیان نے سابقہ سند سے وہی حدیث بیان کی، البتہ ان کی روایت میں: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا ''جب لونڈی اپنا مالک جنے گی'' (ربّ کی جگہ بَعْل، یعنی مالک) کے الفاظ ہیں۔ (أَمَةٌ سے مملوکہ) لونڈیاں مراد ہیں۔

(المعجم ..) - (اَلْإِسْلَامُ مَا هُوَ وَبَيَانُ خِصَالِهِ) (التحفة ٣)

اسلام کی حقیقت اور اس کی خصلتیں

[٩٩] ٧-(١٠) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَلُونِي» فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «لَاتُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ». قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْإِيمَانُ؟

[99] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے (دین کے بارے میں) پوچھ لو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے اتنے مرعوب ہوئے کہ سوال نہ کر سکے، تب ایک آدمی آیا اور آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں کے قریب بیٹھ گیا، پھر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز کا اہتمام کرو، زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (پھر)

قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ» قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَخْشَى اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَّا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتَ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ مِّنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ إِلٰى آخِرِ السُّورَةِ. [لقمان: ٣٤].

پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب، (قیامت کے روز) اس سے ملاقات اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لاؤ اور ہر (امر کی) تقدیر پر ایمان لاؤ۔'' اس نے کہا: آپ نے درست فرمایا۔ (پھر) کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، پھر اگر تم اسے دیکھ نہیں رہے تو وہ یقیناً تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا: آپ نے صحیح فرمایا: (پھر) پوچھا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے جواب دیا: ''جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ میں تمھیں اس کی علامات بتائے دیتا ہوں: جب دیکھو کہ عورت اپنے آقا کو جنم دیتی ہے تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے اور جب دیکھو کہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے، گونگے اور بہرے زمین کے بادشاہ ہیں تو یہ اس کی علامات میں سے ہے اور جب دیکھو کہ بھیڑ بکریوں کے چرواہے اونچی سے اونچی عمارات بنانے میں باہم مقابلہ کر رہے ہیں تو یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے۔ یہ (قیامت کا وقوع) غیب کی ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ارحام (ماؤں کے پیٹوں) میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ آنے والے کل میں کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ (کہاں) کس زمین میں فوت ہوگا......'' سورت کے آخر تک۔

[قَالَ]: ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُدُّوهُ عَلَيَّ» فَالْتُمِسَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ آدمی کھڑا ہو گیا (اور چلا گیا) تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا جِبْرِيلُ أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا، إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا».

واپس لاؤ۔" اسے تلاش کیا گیا تو وہ انھیں (صحابۂ کرام کو) نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ جبریل تھے، انھوں نے چاہا کہ تم نہیں پوچھ رہے تو تم (دین) سیکھ لو (انھوں نے آ کر تمھاری طرف سے سوال کیا۔)"

(المعجم ٢) - (بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ٤)

باب:2- نمازوں کا بیان، یہ اسلام کے ارکان میں سے ایک ہے

[١٠٠] ٨-(١١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَّالِكِ ابْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ» فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ، وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ» فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ فَقَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ» وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ - قَالَ -: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ! لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ».

[100] مالک بن انس نے ابو سہیل سے، اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجد میں سے ایک آدمی آیا، اس کے بال پراگندہ تھے، ہم اس کی ہلکی سی آواز سن رہے تھے لیکن جو کچھ وہ کہہ رہا تھا ہم اس کو سمجھ نہیں رہے تھے حتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب آ گیا، وہ آپ سے اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دن اور رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔" اس نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ (اور نمازیں) بھی میرے ذمے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، اِلّا یہ کہ تم نفلی نماز پڑھو اور ماہِ رمضان کے روزے ہیں۔" اس نے پوچھا: کیا میرے ذمے اس کے علاوہ بھی (روزے) ہیں؟ فرمایا: "نہیں، اِلّا یہ کہ تم نفلی روزے رکھو۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے زکاۃ کے بارے میں بتایا تو اس نے سوال کیا: کیا میرے ذمے اس کے سوا بھی کچھ ہے؟ آپ نے جواب دیا: "نہیں، سوائے اس کے کہ تم اپنی مرضی سے (نفلی صدقہ) دو۔" (حضرت طلحہ نے) کہا: پھر وہ آدمی واپس ہوا تو کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں نہ اس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کوئی کمی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ فلاح

پا گیا اگر اس نے سچ کر دکھایا۔‘‘

فائدہ: اس روایت میں اختصار ہے اس لیے یہاں حج کا ذکر نہیں۔ یہی روایت بخاری میں ہے وہاں زکاۃ کے بعد یہ فقرہ ہے: پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اسے اسلام کے شرعی احکام بتائے۔ غالباً ان میں حج شامل تھا۔ امام مسلم نے مفصل احادیث بھی روایت کر دی ہیں جن میں تمام ارکان کا ذکر ہے۔

[١٠١] ٩-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ، وَأَبِيهِ! إِنْ صَدَقَ» أَوْ «دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَأَبِيهِ! إِنْ صَدَقَ».

[101] اسماعیل بن جعفر نے ابوسُہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، مالک کی حدیث کی طرح روایت کی، سوائے اس کے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کامیاب ہوا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کر دکھایا‘‘ یا (فرمایا:) ’’جنت میں داخل ہوگا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کر دکھایا۔‘‘

(المعجم ٣) - (بَابُ السُّؤَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ٥)

باب:3- ارکانِ اسلام کے بارے میں سوال

[١٠٢] ١٠-(١٢) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُوالنَّضْرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نُهِينَا أَنْ نَّسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَّجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، الْعَاقِلُ، فَيَسْأَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: «صَدَقَ». قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: «اللهُ» قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: «اللهُ» قَالَ: فَمَنْ نَّصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ، وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ؟ قَالَ:

[102] ہاشم بن قاسم ابونضر نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت کے حوالے سے یہ حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے (غیر ضروری طور پر) کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے روک دیا گیا تو ہمیں بہت اچھا لگتا تھا کہ کوئی سمجھ دار بادیہ نشیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ سے سوال کرے اور ہم (بھی جواب) سنیں، چنانچہ ایک بدوی آیا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا تھا، اس نے ہم سے کہا کہ آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ’’اس نے سچ کہا۔‘‘ اس نے پوچھا: آسمان کس نے بنایا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ’’اللہ نے۔‘‘ اس نے کہا: زمین کس نے بنائی؟

«اَللهُ» . قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ، آللهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا، قَالَ: «صَدَقَ». قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا. قَالَ «صَدَقَ». قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ «نَعَمْ». قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا. قَالَ: «صَدَقَ». قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: «صَدَقَ». - قَالَ - ثُمَّ وَلّٰى، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ».

آپ نے فرمایا: ''اللہ نے۔'' اس نے سوال کیا: یہ پہاڑ کس نے گاڑے ہیں اور ان میں جو کچھ رکھا ہے کس نے رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے۔'' بدوی نے کہا: اس ذات کی قسم ہے جس نے آسمان بنایا، زمین بنائی اور یہ پہاڑ نصب کیے! کیا اللہ ہی نے آپ کو (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' اس نے کہا: آپ کے قاصد نے بتایا ہے کہ ہمارے دن اور رات میں ہمارے ذمے پانچ نمازیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے درست کہا۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ ہی نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' اس نے کہا: آپ کے ایلچی کا خیال ہے کہ ہمارے ذمے ہمارے مالوں کی زکاۃ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' بدوی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اللہ ہی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' اعرابی نے کہا: آپ کے ایلچی کا خیال ہے کہ ہمارے سال میں ہمارے ذمے ماہِ رمضان کے روزے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے صحیح کہا۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ ہی نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' وہ کہنے لگا: آپ کے بھیجے ہوئے (قاصد) کا خیال ہے کہ ہم پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، اس شخص پر جو اس کے راستے (کو طے کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا:) پھر وہ واپس چل پڑا اور (چلتے چلتے) کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں ان پر کوئی اضافہ کروں گا نہ ان میں کوئی کمی کروں گا۔ اس پر نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کر دکھایا تو یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔''

[١٠٣] ١١-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَّسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

[103] بہز نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں قرآن مجید میں اس بات سے منع کر دیا گیا کہ (بلاضرورت) کسی چیز کے بارے میں آپ سے سوال کریں ......اس کے بعد (بہز نے) اسی کی مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤) - **(بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي يَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَأَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)** (التحفة ٦)

باب:4-ایمان جس کے ذریعے سے آدمی جنت میں داخل ہوتا ہے اور جس شخص نے (نبی ﷺ کی طرف سے) دیے گئے حکم کو مضبوطی سے تھام لیا، وہ جنت میں داخل ہوگا

[١٠٤] ١٢-(١٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا، ثُمَّ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! - أَوْ يَامُحَمَّدُ! - أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ - قَالَ-: فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ وُفِّقَ - أَوْ لَقَدْ هُدِيَ -» قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: فَأَعَادَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَّتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ. دَعِ النَّاقَةَ».

[104] عمرو بن عثمان نے کہا: ہمیں موسیٰ بن طلحہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے جب ایک اعرابی (دیہاتی) آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا، اس نے آپ کی اونٹنی کی مہار یا نکیل پکڑ لی، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! (یا اے محمد!) مجھے وہ بات بتایئے جو مجھے جنت کے قریب اور آگ سے دور کر دے۔ ابو ایوب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رک گئے، پھر اپنے ساتھیوں پر نظر دوڑائی، پھر فرمایا: ''اس کو توفیق ملی (یا ہدایت ملی)'' پھر بدوی سے پوچھا: ''تم نے کیا بات کی؟'' اس نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (اب) اونٹنی کو چھوڑ دو۔''

[١٠٥] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

[105] محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا وہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کے

عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

مانند بیان کرتے تھے۔

[١٠٦] ١٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ» فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ «إِنْ تَمَسَّكَ بِهِ».

[106] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابو احوص نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق سے، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جس پر میں عمل کروں تو وہ مجھے جنت کے قریب اور آگ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اللہ کی بندگی کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز کی پابندی کرے، زکاۃ ادا کرے اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔'' جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے ان چیزوں کی پابندی کی جن کا اسے حکم دیا گیا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: ''اگر اس نے اس کی پابندی کی (تو جنت میں داخل ہوگا۔)''

[١٠٧] ١٥-(١٤) وَحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ» قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا أَبَدًا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ

[107] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کی بندگی کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو جو تم پر لکھ دی گئی ہے، فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نہ کبھی اس پر کسی چیز کا اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جسے اس بات سے خوشی ہو کہ وہ ایک جنتی آدمی دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے۔''

إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا» .

[١٠٨] ١٦-(١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَعَمْ».

[108] ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کیا فرماتے ہیں کہ جب میں فرض نماز ادا کروں، حرام کو حرام اور حلال کو حلال سمجھوں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!''

[١٠٩] ١٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَا : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَّأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ: يَّا رَسُولَ اللهِ! بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيهِ: وَلَمْ أَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا.

[109] شیبان نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح اور ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ...... پھر اس سابقہ روایت کی طرح ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا: اور میں اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کروں گا۔

[١١٠] ١٨-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَّهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ أَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَاللهِ! لَا أَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا.

[110] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: آپ کیا فرماتے ہیں جب میں فرض نمازیں ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کچھ اضافہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس (عمل) پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ) (التحفة ٧)

باب:5-اسلام کے (بنیادی) ارکان اور اس کے عظیم ستونوں کا بیان

[١١١] ١٩-(١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسَةٍ: عَلٰى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ» فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ؟ قَالَ لَا، صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ، هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[111] ابو خالد سلیمان بن حیان احمر نے ابو مالک اشجعی سے، انھوں نے سعد بن عُبَیدہ سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اللہ کو یکتا قرار دینے، نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور حج کرنے پر۔'' ایک شخص نے کہا: حج کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے پر؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں! رمضان کے روزے رکھنے اور حج کرنے پر۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات اسی طرح (اسی ترتیب سے) سنی تھی۔

[١١٢] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: عَلٰى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ، وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ».

[112] یحییٰ بن زکریا نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے سعد بن طارق (ابو مالک اشجعی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سعد بن عبیدہ سلمی نے حدیث بیان کی۔ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس پر کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے سوا ہر کسی کی عبادت سے انکار کیا جائے، نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، بیت اللہ کا حج کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے پر۔''

[١١٣] ٢١-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَّهُوَ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ».

[113] عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ (رکنوں) پر رکھی گئی ہے: اس حقیقت کی (دل، زبان اور بعد میں ذکر کیے گئے بنیادی اعمال کے ذریعے سے) گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

فائدہ: اوپر کی دو روایتوں میں کسی راوی نے حج اور روزوں کی ترتیب بدل دی ہے۔

[١١٤] ٢٢-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُو؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسَةٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ».

[114] عکرمہ بن خالد، طاؤس کو حدیث سنا رہے تھے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ جہاد میں حصہ نہیں لیتے؟ انھوں نے جواب دیا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (اس حقیقت کی) گواہی دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور بیت اللہ کا حج کرنے پر۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ تَعَالٰى وَرَسُولِهِ ﷺ وَشَرَائِعِ الدِّينِ، وَالدُّعَاءِ إِلَيْهِ، وَالسُّؤَالِ عَنْهُ، وَحِفْظِهِ، وَتَبْلِيغِهِ مَنْ لَّمْ يَبْلُغْهُ). (التحفة ٨)

باب: 6- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان، دینی احکام پر عمل، اس کی طرف دعوت، اس کے بارے میں سوال کرنے، دین کے تحفظ اور جن لوگوں تک دین نہ پہنچا ہو ان تک پہنچانے کا حکم

[١١٥] ٢٣-(١٧) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا، هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيعَةَ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَّعْمَلُ بِهِ، وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا. قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اَلْإِيمَانُ بِاللهِ» - ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ فَقَالَ -: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ

[115] خلف بن ہشام نے بیان کیا (کہا:) ہمیں حماد بن زید نے ابو جمرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، نیز یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: (الفاظ انھی کے ہیں) ہمیں عباد بن عباد نے ابو جمرہ سے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد آیا۔ وہ (لوگ) کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ (یعنی) بنو ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان (قبیلہ) مضر کے کافر حائل ہیں اور ہم حرمت والے مہینے کے سوا بحفاظت آپ تک نہیں پہنچ سکتے، لہٰذا آپ ہمیں وہ حکم دیجیے جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور جو پیچھے ہیں ان کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں: (جن کا حکم دیتا ہوں وہ ہیں:) ''اللہ تعالیٰ پر

الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ. وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُقَيَّرِ» وَزَادَ خَلَفٌ فِي رِوَايَتِهِ: «شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» وَعَقَدَ وَاحِدَةً. [انظر: ٥١٧٨]

ایمان لانا'' پھر آپ نے ان کے سامنے ایمان باللہ کی وضاحت کی، فرمایا: ''اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ بالیقین اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا اور جو مال غنیمت تمھیں حاصل ہو، اس میں سے خُمس (پانچواں حصہ) ادا کرنا۔ اور میں تمھیں روکتا ہوں کدو کے برتن، سبز گھڑے، لکڑی کے اندر سے کھود کر (بنائے ہوئے) برتن اور ایسے برتنوں کے استعمال سے جن پر تارکول ملا گیا ہو۔''

خلف نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: ''اس (سچائی) کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' اسے انھوں نے انگلی کے اشارے سے ایک شمار کیا۔

فائدہ: افریقہ کے بعض علاقوں میں اب بھی بڑے سائز کے کدو کو اندر سے صاف کر کے برتن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اندر کی اسفنجی سطح میں نامیاتی مادے موجود رہتے ہیں، ان سے کھانے پینے کی چیزوں میں تخمیر کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور جلد مکمل ہوتا ہے۔ لکڑی کے برتنوں میں بھی یہی خرابی پائی جاتی ہے۔ سبز گھڑے وغیرہ مٹی میں خون اور بال وغیرہ شامل کر کے بنائے جاتے تھے۔ تارکول کی سطح بھی اصل میں اسفنجی ہوتی ہے اور دھونے کے باوجود کھانا وغیرہ اس کی سطح سے الگ نہیں ہوتا۔ یہ سارا حکم صفائی، پاکیزگی اور تحفظ صحت کے لیے ہے۔

[١١٦] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا - شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّبَيْنَ النَّاسِ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَّبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ الْوَفْدُ؟- أَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟-» قَالُوا: رَبِيعَةُ. قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ. - أَوْ بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى». قَالَ: فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ!

[116] شعبہ نے ابو جمرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور (دوسرے) لوگوں کے درمیان ترجمان تھا، ان کے پاس ایک عورت آئی، وہ ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال کر رہی تھی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون سا وفد ہے؟ (یا فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟)'' انھوں نے کہا: ربیعہ (قبیلہ سے ہیں۔) فرمایا: ''اس قوم (یا وفد) کو خوش آمدید جو رسوا ہوئے نہ نادم۔'' (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ آپ کے پاس بہت دور سے آتے ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان

إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَّإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَّأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرُ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ. قَالَ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَّنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: قَالَ: أَمَرَهُم بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ، وَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسًا مِّنَ الْمَغْنَمِ» وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ - قَالَ شُعْبَةُ -: وَرُبَّمَا قَالَ: النَّقِيرِ - قَالَ شُعْبَةُ -: وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ: «اِحْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مِنْ وَّرَائِكُمْ». وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: «مَنْ وَّرَاءَكُمْ» وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرِ.

مضر کے کافروں کا یہ قبیلہ (حائل) ہے، ہم (کسی) حرمت والے مہینے کے سوا آپ کے پاس نہیں آ سکتے، آپ ہمیں فیصلہ کن بات بتائیے جو ہم اپنے (گھروں میں) پیچھے والے لوگوں کو (بھی) بتائیں اور اس کے ذریعے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: آپ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے روکا۔ آپ نے ان کو اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور پوچھا: ''جانتے ہو، صرف اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے اس کا پانچواں حصہ ادا کرو۔'' اور انھیں خشک کدو سے بنائے ہوئے برتن، سبز مٹکے اور تارکول ملے ہوئے برتن (استعمال کرنے) سے منع کیا (شعبہ نے کہا:) ابو جمرہ نے شاید نَقِير (لکڑی میں کھدائی کر کے بنایا ہوا برتن) کہا یا شاید مُقَيَّر (تارکول ملا ہوا برتن) کہا۔ اور آپ نے فرمایا: ''ان کو خوب یاد رکھو اور اپنے پیچھے (والوں کو) بتا دو۔''

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں (مِنْ وَّرَائِكُمْ کے بجائے) مَنْ وَّرَاءَ كُمْ (ان کو (بتاؤ) جو تمھارے پیچھے ہیں) کے الفاظ ہیں اور ان کی روایت میں مُقَيَّر کا ذکر نہیں (بلکہ نَقِير کا ہے۔)

فائدہ: غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى کے فرمان کے ذریعے ان لوگوں کی ازخود آمد اور اسلام قبول کرنے پر تحسین کی گئی ہے۔ وہ جنگ اور شکست کی رسوائی اٹھانے کے بعد مسلمان نہیں ہوئے۔ اور جو اقدام ازخود انھوں نے کیا ہے اس پر انھیں کبھی ندامت بھی نہ ہوگی یہ ان کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں شرف وفضیلت کا سبب بنے گا۔

[١١٧] ٢٥-(..) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ

[117] قُرہ بن خالد نے ابو جمرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ

الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَقَالَ «أَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ» وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْأَشَجِّ، - أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ - : «إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ».

سے شعبہ کی (سابقہ روایت کی) طرح حدیث بیان کی (اس کے الفاظ ہیں:) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں اس نبیذ سے منع کرتا ہوں جو خشک کدو کے برتن، لکڑی سے تراشیدہ برتن، سبز مٹکے اور تارکول ملے برتن میں تیار کی جائے (اس میں زیادہ خمیر اٹھنے کا خدشہ ہے جس سے نبیذ شراب میں بدل جاتی ہے۔)'' ابن معاذ نے اپنے والد کی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے پیشانی پر زخم والے شخص (اَشَجّ) سے کہا: ''تم میں دو خوبیاں ہیں جنھیں اللہ پسند فرماتا ہے: عقل اور تحمل۔''

فائدہ: جن کے چہرے پر زخم تھا ان کا نام منذر بن عائذ بن حارث تھا، باقی لوگ سواریوں سے چھلانگیں لگاتے بھاگتے سامنے آ کھڑے ہوئے اور سلام کیا جبکہ انھوں نے سب سواریوں کو بٹھایا، سامان اکٹھا کیا، سفر کا میلا لباس بدلا اور اس کے بعد آرام سے چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

[١١٨] ٢٦-(١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ - قَالَ سَعِيدٌ: وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا، أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا حَيٌّ مِّنْ رَّبِيعَةَ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَّأْمُرُ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أُعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَّأَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا الْخُمُسَ

[118] (اسماعیل) ابن علیہ نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے عبدالقیس کے وفد سے ملا تھا (سعید نے کہا: قتادہ نے ابونضرہ کا نام لیا تھا یہ وفد سے ملے تھے، اور تفصیل حضرت ابوسعید سے سن کر بیان کی) انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم ربیعہ کے لوگ ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کافر حائل ہیں اور ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ آپ کی خدمت میں نہیں پہنچ سکتے، اس لیے آپ ہمیں وہ حکم دیجیے جو ہم اپنے پچھلوں کو بتائیں اور اگر اس پر عمل کر لیں تو ہم (سب) جنت میں داخل ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں: (حکم دیتا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور

مِنَ الْغَنَائِمِ. وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ». قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيرِ؟ قَالَ: «بَلٰى! جِذْعٌ تَنْقُرُونَهُ، فَتَقْذِفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ»- قَالَ سَعِيدٌ: أَوْ قَالَ: «مِنَ التَّمْرِ - ثُمَّ تَصُبُّونَ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ، حَتّٰى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهُ شَرِبْتُمُوهُ، حَتّٰى إِنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ إِنَّ أَحَدَهُمْ - لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ». - قَالَ-وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذٰلِكَ، قَالَ وَكُنْتُ أَخْبَأُهَا حَيَاءً مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: فَفِيمَ نَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلٰى أَفْوَاهِهَا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيرَةُ الْجِرْذَانِ، وَلَا تَبْقٰى بِهَا أَسْقِيَةُ الْأَدَمِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ، وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ، وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ» قَالَ: وَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: «إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ».

اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز کی پابندی کرو، زکاۃ دیتے رہو، رمضان کے روزے رکھو اور غنیمتوں کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے میں تمھیں روکتا ہوں: خشک کدو کے برتن سے، سبز مٹکے سے، ایسے برتن سے جس کو روغن زفت (تارکول) لگایا گیا ہو اور نَقِیر (لکڑی کے تراشے ہوئے برتن) سے۔'' ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کو نقیر کے بارے میں کیا علم ہے؟ فرمایا: ''کیوں نہیں! (یہ) تنا ہے، تم اسے اندر سے کھوکھلا کرتے ہو، اس میں ملی جلی چھوٹی کھجوریں ڈالتے ہو (سعید نے کہا: یا آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھجوریں ڈالتے ہو) پھر اس میں پانی ڈالتے ہو، پھر جب اس کا جوش (خمیر اٹھنے کے بعد کا جھاگ) ختم ہو جاتا ہے تو اسے پی لیتے ہو یہاں تک کہ تم میں سے ایک (یا ان میں سے ایک) اپنے چچا زاد کو تلوار کا نشانہ بناتا ہے۔''

ابوسعید نے کہا: لوگوں میں ایک آدمی تھا جس کو اسی طرح ایک زخم لگا تھا۔ اس نے کہا: میں شرم و حیا کی بنا پر اسے رسول اللہ ﷺ سے چھپا رہا تھا، پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! تو ہم کس چیز میں پیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''چمڑے کی ان مشکوں میں پیو جن کے منہ (دھاگے وغیرہ سے) باندھ دیے جاتے ہیں۔'' اہل وفد بولے: اے اللہ کے رسول! ہماری زمین میں چوہے بہت ہیں، وہاں چمڑے کے مشکیزے نہیں بچ پاتے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''چاہے انھیں چوہے کھا جائیں، چاہے انھیں چوہے کھا جائیں، چاہے انھیں چوہے کھا جائیں۔'' کہا: (پھر) رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے اس شخص سے جس کے چہرے پر زخم تھا، فرمایا: ''تمھارے اندر دو ایسی خوبیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے: عقل اور تحمل۔''

[١١٩] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِيَ ذَاكَ الْوَفْدَ - وَذَكَرَ أَبَا نَضْرَةَ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ: «وَتُذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ وَالتَّمْرِ وَالْمَاءِ» وَلَمْ يَقُلْ: قَالَ سَعِيدٌ: أَوْ قَالَ «مِنَ التَّمْرِ».

[119] ابن ابی عدی نے سعید کے حوالے سے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ مجھے عبدالقیس کے وفد سے ملاقات کرنے والے ایک سے زائد افراد نے بتایا اور ان میں سے ابونضرہ کا نام لیا (ابونضرہ نے) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا...... پھر ابن علیہ کی حدیث کے مانند روایت بیان کی، البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم اس میں ملی جلی چھوٹی کھجوریں، (عام) کھجوریں اور پانی ڈالتے ہو۔'' (اور ابن ابی عدی نے اپنی روایت میں) یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ سعید نے کہا، یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ کھجوریں ڈالتے ہو۔''

[١٢٠] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ؛ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ أَخْبَرَهُ، وَحَسَنًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَانَبِيَّ اللهِ! جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ، مَاذَا يُصْلِحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ؟ فَقَالَ: «لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ» قَالُوا: يَانَبِيَّ اللهِ! جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ، أَوَ تَدْرِي مَا النَّقِيرُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ- وَلَا فِي الدُّبَّاءِ، وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكٰى».

[120] ابوقزعہ نے خبر دی کہ ابونضرہ نے انھیں اور حسن دونوں کو خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انھیں (ابونضرہ کو) بتایا کہ جب عبدالقیس کا وفد اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمیں اللہ تعالیٰ آپ پر قربان کرے! پینے کی چیزوں میں سے ہمارے لیے کون سی صحیح ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''کھوکھلی کی ہوئی لکڑی کے برتن (نقیر) میں نہ پیو۔'' وہ کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر نثار کرے! کیا آپ (یہ بھی) جانتے ہیں کہ نقیر کیا ہے؟ فرمایا: ''ہاں! درخت کا تنا جس کو درمیان سے کھوکھلا کر لیا جاتا ہے، اسی طرح خشک کدو کے برتن اور سبز گھڑے میں نہ پیو، (البتہ) منہ بندھے ہوئے مشکیزوں کو اپنا لو۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ...)

باب: 7- توحید و رسالت کی شہادت اور اسلام کے شرعی احکام کی دعوت دینا

[۱۲۱] ۲۹-(۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَّرُبَّمَا قَالَ وَكِيعٌ -: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ».

[121] ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب اور اسحاق بن ابراہیم سب نے وکیع سے حدیث سنائی۔ ابو بکر نے کہا: وکیع نے ہمیں زکریا بن اسحاق سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ابو معبد سے حدیث سنائی، انھوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی (ابو بکر نے کہا: بعض اوقات وَكِيعٌ کہا) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور فرمایا: ''تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، انھیں اس کی گواہی دینے کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس میں (تمھاری) اطاعت کریں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ (زکاۃ) فرض کیا ہے جو ان کے مال دار لوگوں سے لیا جائے گا اور ان کے محتاجوں کو واپس کیا جائے گا، پھر اگر وہ اس بات کو قبول کر لیں تو ان کے بہترین مالوں سے احتراز کرنا (زکاۃ میں سب سے اچھا مال وصول نہ کرنا۔) اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس (بددعا) کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔''

[۱۲۲] ۳۰-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا» بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[122] بشر بن سری اور ابو عاصم نے زکریا بن اسحاق سے خبر دی کہ یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ابو معبد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے جناب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو گے.....'' آگے وکیع کی حدیث کی طرح ہے۔

[١٢٣] ٣١-(...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ، وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ».

[123] اسماعیل بن اُمیہ نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے، انھوں نے ابومعبد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے (جو) اہل کتاب ہیں۔تو سب سے پہلی بات جس کی طرف تمھیں ان کو دعوت دینی ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔جب وہ اللہ کو پہچان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔جب وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے (مال داروں کے) اموال سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔جب وہ اس کو مان لیں تو ان سے (زکاۃ) لینا اور ان کے زیادہ قیمتی اموال سے احتراز کرنا۔''

(المعجم ٨) - **(بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَيُؤْمِنُوا بِجَمِيعِ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَصَمَ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَوُكِّلَتْ سَرِيرَتُهُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى. وَقِتَالِ مَنْ مَّنَعَ الزَّكَاةَ أَوْ غَيْرَهَا مِنْ حُقُوقِ الْإِسْلَامِ، وَاهْتِمَامِ الْإِمَامِ بِشَعَائِرِ الْإِسْلَامِ)** (التحفة ٩)

باب: 8- لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کا حکم حتی کہ وہ لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه کے قائل ہو جائیں، نماز کی پابندی کریں، زکاۃ ادا کریں اور نبی اکرم ﷺ کی لائی ہوئی تمام باتوں پر ایمان لے آئیں اور جو کوئی اس پر عمل پیرا ہوگا، اگر حقِ اسلام کی بنا پر مطلوب نہیں تو وہ اپنی جان و مال کو بچا لے گا جبکہ اس کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا، زکاۃ اور دوسرے اسلامی حقوق ادا نہ کرنے والے کے خلاف جنگ اور امام (حکمران اعلیٰ) کی طرف سے اسلامی شعائر کی پابندی کا اہتمام

[١٢٤] ٣٢-(٢٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ

[124] جناب عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے

مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ! لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِّلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

گئے تو عربوں میں سے کافر ہونے والے کافر ہو گئے (اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکاۃ سے جنگ کا ارادہ کیا) تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں: ''مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ کا اقرار کرلیں، پس جو کوئی لا الہ الا اللّٰہ کا قائل ہوگیا، اس نے میری طرف سے اپنی جان اور اپنا مال محفوظ کر لیا، الّا یہ کہ اس (لا الہ الا اللّٰہ) کا حق ہو، اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے؟'' اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکاۃ مال (میں اللہ) کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ (اونٹ کا) پاؤں باندھنے کی ایک رسی بھی روکیں گے، جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اللہ کی قسم! اصل بات اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا، تو میں جان گیا کہ حق یہی ہے۔

[۱۲۵] ۳۳-(۲۱) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ».

[125] سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ کے قائل ہو جائیں، چنانچہ جو لا الہ الا اللّٰہ کا قائل ہو گیا، اس نے میری طرف سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی، الّا یہ کہ اس (اقرار) کا حق ہو، اور اس شخص کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

[١٢٦] ٣٤-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

[126] عبدالرحمٰن بن یعقوب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ کی شہادت دیں اور مجھ پر اور جو (دین) میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لے آئیں، چنانچہ جب وہ ایسا کر لیں تو انھوں نے میری طرف سے اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیا، الا یہ کہ اس (شہادت) کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کے الفاظ سے صراحت ہو جاتی ہے کہ لا الہ الا اللہ کا قائل وہی ہے جو اللہ پر اور رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے پورے دین پر ایمان رکھتا ہو۔ جو زکاۃ یا کسی اور رکن اسلام کا انکار کرے وہ دین پر ایمان نہیں رکھتا۔ آگے حدیث: 129 میں اس کی مزید وضاحت ہے۔

[١٢٧] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ - وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ» بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح:

[127] اعمش نے ابو سفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، نیز اعمش ہی نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ملا ہے......'' سعید بن مسیّب کی حدیث کی طرح جو انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

[١٢٨] وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ

[128] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ کے قائل ہو جائیں، جب وہ لا الہ الا اللّٰہ کے قائل ہو جائیں گے تو انھوں نے میری طرف سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے، الا یہ کہ اس (کلمے کے) حق کا (تقاضا) ہو، اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔'' پھر آپ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی:

وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ. لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ﴾. [الغاشية: ٢١، ٢٢].

''آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں، آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔''

فائدہ: یہ حِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ کی وضاحت ہے کہ جب وہ ظاہراً ایمان کے تقاضے پورے کریں گے تو ان سے وہی سلوک ہوگا جو ایمان رکھنے والوں سے ہوتا ہے۔ اگر کسی کے دل میں کچھ اور ہے تو اس کی ذمہ داری رسول اللہ ﷺ یا آپ کے نائبین پر نہیں ہوگی۔

[١٢٩] ٣٦-(٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

[129] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس (حقیقت) کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں، جب وہ یہ سب کچھ کرنے لگیں گے تو وہ میری طرف سے اپنا خون (جان) اور مال محفوظ کر لیں گے، سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔''

[١٣٠] ٣٧-(٢٣) وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ».

[130] مروان فزاری نے ابو مالک (سعد بن طارق اشجعی) سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (طارق بن اُشَیم) سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے لا الہ الا اللّٰہ کہا اور اللہ کے سوا جن کی بندگی کی جاتی ہے، ان (سب) کا انکار کیا تو اس کا مال و جان محفوظ ہوگیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔''

[١٣١] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

[131] ابو خالد احمر اور یزید بن ہارون نے ابو مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کو یکتا قرار دیا.....'' پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح بیان کیا۔

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَحَّدَ اللهَ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

(المعجم ٩) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى صِحَّةِ إِسْلَامِ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ، مَا لَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ - وَهُوَ الْغَرْغَرَةُ - وَنَسْخِ جَوَازِ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ، وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ، وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِّنَ الْوَسَائِلِ) (التحفة ١٠)

باب: 9- اس بات کی دلیل کہ موت کے قریب اس وقت تک اسلام لانا صحیح ہے جب تک حالتِ نزع (جان کنی) طاری نہیں ہوئی اور مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کی اجازت منسوخ ہے، اور اس بات کی دلیل کہ شرک پر مرنے والا جہنمی ہے اور جہنم سے اسے کوئی ''وسیلہ'' بھی نجات نہیں دلوا سکے گا

[١٣٢] ٣٩-(٢٤) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ، جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَّعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَمِّ! قُلْ: لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ» فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَاأَبَاطَالِبٍ! أَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ، حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبٰى أَنْ يَّقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَاللهِ! لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ

[132] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو موجود پایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چچا! ایک کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کہہ دیں، میں اللہ کے ہاں آپ کے حق میں اس کا گواہ بن جاؤں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: ابوطالب! آپ عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیں گے؟ رسول اللہ ﷺ مسلسل ان کو یہی پیش کش کرتے رہے اور یہی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے ان لوگوں سے آخری بات کرتے ہوئے کہا: ''وہ عبدالمطلب کی ملت پر (قائم) ہیں'' اور لا الہ الا اللّٰہ کہنے سے انکار کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں آپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے آپ (کے حوالے) سے روک نہ دیا جائے۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''نبی اور

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسۡتَغۡفِرُواْ لِلۡمُشۡرِكِينَ وَلَوۡ كَانُوٓاْ أُوْلِي قُرۡبَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ أَنَّهُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ﴾ [التوبة: ١١٣]. وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهۡدِي مَن يَشَآءُۚ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ﴾. [القصص: ٥٦].

ایمان لانے والوں کے لیے جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں، خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان کے سامنے واضح ہو چکا کہ وہ (مشرکین) جہنمی ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے بارے میں یہ آیت بھی نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''(اے نبی!) بے شک آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ سیدھی راہ پانے والوں کے بارے میں زیادہ آگاہ ہے۔''

[١٣٣] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ: فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ. وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ: الْكَلِمَةُ، فَلَمْ يَزَالَا بِهِ.

[133] معمر اور صالح، دونوں نے زہری سے ان کی سابقہ سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی، فرق یہ ہے کہ صالح کی روایت: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ ''اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری'' پر ختم ہو گئی، انھوں نے دو آیتیں بیان نہیں کیں۔ انھوں نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ وہ دونوں (ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ) یہی بات دہراتے رہے۔ معمر کی روایت میں لفظ اَلْمَقَالَةَ (بات) کے بجائے اَلْكَلِمَة (کلمہ) ہے، وہ دونوں ان کے ساتھ لگے رہے۔

[١٣٤] ٤١-(٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَّزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهِ، عِنْدَ الْمَوْتِ: «قُلْ: لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَأَبٰى. - قَالَ -: فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ﴾ اَلْآيَةَ. [القصص: ٥٦].

[134] مروان نے یزید سے، جو کیسان کے بیٹے ہیں، حدیث سنائی، انھوں نے ابو حازم سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کی موت کے وقت ان سے کہا: ''لا الہ الا اللہ کہہ دیں، میں قیامت کے دن آپ کے لیے اس کے بارے میں گواہی دوں گا۔'' لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ .....﴾ ''بے شک آپ جسے چاہیں راہِ راست پر نہیں لا سکتے......'' آیت کے آخر تک۔

[١٣٥] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهِ: «قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ - يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ - لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ﴾. [القصص: ٥٦].

[135] یحییٰ بن سعید نے کہا: ہمیں یزید بن کیسان نے حدیث سنائی...... (اس کے بعد مذکورہ سند کے ساتھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا: ''لا الہ الا اللّٰہ کہہ دیجیے، میں قیامت کے دن آپ کے لیے اس کے بارے میں گواہ بن جاؤں گا۔'' انھوں نے (جواب میں) کہا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ قریش مجھے عار دلائیں گے (کہیں گے کہ اسے (موت کی) گھبراہٹ نے اس بات پر آمادہ کیا ہے) تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ جسے چاہتے ہوں اسے راہِ راست پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے راہِ راست پر لے آتا ہے۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا) (التحفة ١١)

باب: 10- اس بات کی دلیل کہ جو شخص توحید پر فوت ہوا، وہ لازماً جنت میں داخل ہوگا

[١٣٦] ٤٣-(٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ - عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

[136] اسماعیل بن ابراہیم (ابن عُلَیّہ) نے خالد (حذّاء) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ولید بن مسلم نے حُمران سے، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مر گیا اور وہ (یقین کے ساتھ) جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[١٣٧] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مِثْلَهُ سَوَاءً.

[137] ابن عُلَیّہ کے بجائے بِشر بن مفضل نے بھی خالد حذاء سے یہی روایت بیان کی، انھوں نے ولید ابو بشر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حُمران سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... اس کے بعد بالکل سابقہ روایت کی طرح بیان کیا۔

[١٣٨] ٤٤-(٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ ابْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ - قَالَ - فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ، - قَالَ - حَتَّى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ - قَالَ - فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللهَ عَلَيْهَا - قَالَ - فَفَعَلَ. قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ، وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ - قَالَ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ -: وَّذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ: وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوَاةِ؟ قَالَ: كَانُوا يَمُصُّونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ - قَالَ - فَدَعَا عَلَيْهَا، حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ - قَالَ - فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ».

[138] طلحہ بن مصرف نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، لوگوں کے زادِ راہ ختم ہو گئے حتی کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی کچھ سواریوں (اونٹوں) کو ذبح کرنے کا ارادہ فرما لیا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! لوگوں کا جو زادِ راہ بچ گیا ہے اگر آپ اسے جمع فرما لیں اور اللہ تعالیٰ سے اس پر برکت کی دعا فرمائیں (تو بہتر ہوگا)، کہا: آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ گندم والا اپنی گندم لایا اور کھجور والا اپنی کھجور لایا۔ طلحہ بن مصرف نے کہا: مجاہد نے کہا: جس کے پاس گٹھلیاں تھیں، وہ گٹھلیاں ہی لے آیا۔ میں نے (مجاہد سے) پوچھا: گٹھلیوں کا لوگ کیا کرتے تھے؟ کہا: ان کو چوس کر پانی پی لیتے تھے ـــ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ـــ اس (تھوڑے سے زادِ راہ) پر آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو پھر یہاں تک ہوا کہ لوگوں نے زادِ راہ کے اپنے اپنے برتن بھر لیے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو بندہ بھی ان دونوں (شہادتوں) کے ساتھ، ان میں شک کیے بغیر، اللہ سے ملے گا، وہ (ضرور) جنت میں داخل ہوگا۔''

[١٣٩] ٤٥-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ - قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - شَكَّ الْأَعْمَشُ - قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

[139] اعمش نے ابو صالح سے، انھوں نے (اعمش کو شک ہے) حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ غزوۂ تبوک کے دن (سفر میں) لوگوں کو (زادِ راہ ختم ہو جانے کی بنا پر) فاقے لاحق ہو گئے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی ڈھونے والے اونٹ ذبح کر لیں، (ان کا گوشت) کھائیں اور (ان کی چربی کا) تیل بنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کر لو۔'' (کہا:) اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کی: اللہ کے

ﷺ: «اِفْعَلُوا»- قَالَ - فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَ فِي ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ» - قَالَ - فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ - قَالَ - فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ - قَالَ - وَجَعَلَ يَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ - قَالَ - وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ، حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّسِيرٌ - قَالَ - فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: «خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ» قَالَ: فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ، حَتّٰى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُهُ، قَالَ: فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ، فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ».

رسول! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی، اس کے بجائے آپ سب لوگوں کو ان کے بچے ہوئے زادِ راہ سمیت بلوا لیجیے، پھر اس پر ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا کیجیے، امید ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' (حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کہا:) آپ نے چمڑے کا ایک دسترخوان منگوا کر بچھا دیا، پھر لوگوں کا بچا ہوا زادراہ منگوایا (حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کہا:)، کوئی مٹھی بھر مکئی، کوئی مٹھی بھر کھجور اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لانے لگا یہاں تک کہ ان چیزوں سے دسترخوان پر تھوڑی سی مقدار جمع ہو گئی (حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کہا:) رسول اللہ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی، پھر لوگوں سے فرمایا: ''اپنے اپنے برتنوں میں (ڈال کر) لے جاؤ۔'' سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ انھوں نے لشکر کے برتنوں میں کوئی برتن بھرے بغیر نہ چھوڑا (حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کہا:) اس کے بعد سب نے مل کر (اس دسترخوان سے) سیر ہو کر کھایا لیکن کھانا پھر بھی بچا رہا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ ان دونوں میں شک کیے بغیر اللہ سے ملے گا اسے جنت (میں داخل ہونے) سے نہیں روکا جائے گا۔''

[١٤٠] ٤٦-(٢٨) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ [لَا شَرِيكَ لَهُ]، وَأَنَّ

[140] (عبدالرحمٰن بن یزید) ابن جابر نے کہا: مجھے عمیر بن ہانی نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے (اس کا کوئی شریک نہیں۔) اور یقیناً

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللهِ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَّأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ».

محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بندے، اس کی بندی کے بیٹے اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف القا کیا تھا، اور اس کی طرف سے (عطا کی گئی) روح ہیں، اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، اس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا، جنت میں داخل کر دے گا۔''

[١٤١] (. . .) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ» وَّلَمْ يَذْكُرْ «مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ».

[141] عمیر بن ہانی سے (عبدالرحمٰن بن یزید) ابن جابر کے بجائے اوزاعی کے واسطے سے یہی حدیث بیان کی گئی ہے، البتہ انھوں نے اس طرح کہا: ''اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اس کے عمل جیسے بھی ہوں۔'' اور ''اسے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا (داخل کر دے گا)'' کا ذکر نہیں کیا۔

[١٤٢] ٤٧-(٢٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَبَكَيْتُ. فَقَالَ: مَهْلًا، لِّمَ تَبْكِي؟ فَوَاللهِ! لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُّ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ، وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ! مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ، إِلَّا حَدِيثًا وَّاحِدًا، وَّسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ».

[142] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے جنادہ بن ابی امیہ کے بجائے (ابوعبداللہ عبدالرحمٰن بن عُسَیلہ) صنابحی نے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت ان کے پاس حاضر ہوا۔ میں رونے لگا تو انھوں نے فرمایا: ٹھہرو! روتے کیوں ہو؟ اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں ضرور تمھارے حق میں گواہی دوں گا اور اگر مجھے سفارش کا موقع دیا گیا تو میں ضرور تمھاری سفارش کروں گا اور اگر میرے بس میں ہوا تو میں ضرور تمھیں نفع پہنچاؤں گا، پھر کہا: اللہ کی قسم! کوئی ایسی حدیث نہیں جو میں نے رسولِ اکرم ﷺ سے سنی، اور اس میں تمھاری بھلائی کی کوئی بات تھی اور وہ میں نے تمھیں نہ سنا دی ہو، سوائے ایک حدیث کے۔ آج جب میری جان قبض کی جانے لگی ہے تو وہ حدیث بھی تمھیں سنائے دیتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اس حقیقت کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول

ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی۔''

[١٤٣] ٤٨-(٣٠) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤَخِّرَةُ الرَّحْلِ. فَقَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً. ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ؟» قَالَ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَّعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا» ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟» قَالَ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ».

[143] سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی، کہا: میں (سواری کے ایک جانور پر) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، میرے اور آپ کے درمیان کجاوے کے پچھلے حصے کی لکڑی (جتنی جگہ) کے سوا کچھ نہ تھا، چنانچہ (اس موقع پر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اللہ کے رسول! زہے نصیب۔ آپ کچھ دیر چلتے رہے، پھر فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اللہ کے رسول! زہے نصیب۔ (اس کے بعد) آپ پھر گھڑی بھر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں، اللہ کے رسول! زہے نصیب۔ آپ نے فرمایا: ''کیا جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ عزوجل کا کیا حق ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ آگاہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔'' پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اللہ کے رسول! زہے نصیب۔ آپ نے فرمایا: ''کیا جانتے ہو کہ جب بندے اللہ کا حق ادا کریں تو پھر اللہ پر ان کا حق کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔''

[١٤٤] ٤٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ - يُّقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ - قَالَ فَقَالَ:

[144] عمرو بن میمون نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گدھے پر سوار تھا جسے عُفیر کہا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے معاذ! جانتے ہو، بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ

يَامُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قَالَ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَّعْبُدُوا اللهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ [عَزَّ وَجَلَّ] أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهِ [شَيْئًا]» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا».

جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی بندگی کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ (کسی چیز کو) شریک نہ ٹھہرائے، اللہ اس کو عذاب نہ دے۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو خوش خبری نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا: ''ان کو خوش خبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔''

[١٤٥] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَّالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُّحَدِّثُ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَامُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟» قَالَ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ «أَنْ يُّعْبَدَ اللهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْئًا» قَالَ: «أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟» فَقَالَ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ «أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ».

[145] شعبہ نے ابوحصین اور اشعث بن سُلَیم سے حدیث سنائی، ان دونوں نے اسود بن ہلال سے سنا، وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم جانتے ہو بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟'' معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ اللہ کی بندگی کی جائے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔'' آپ نے پوچھا: ''کیا جانتے ہو اگر وہ (بندے) ایسا کریں تو اللہ پر ان کا کیا حق ہے؟'' میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔''

[١٤٦] ٥١-(...) وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذًا يَّقُولُ: دَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى النَّاسِ» نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[146] زائدہ (بن قدامہ) نے ابوحصین سے، انھوں نے اسود بن ہلال سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، میں نے آپ کو جواب دیا تو آپ نے پوچھا: ''کیا جانتے ہو لوگوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟......'' پھر ان (سابقہ راویوں) کی حدیث کی طرح (حدیث سنائی۔)

[١٤٧] ٥٢-(٣١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

[147] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے چاروں طرف ایک جماعت (کی صورت) میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ - فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِينَا أَنْ يُّقْتَطَعَ دُونَنَا، وَفَزِعْنَا وَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، حَتّٰى أَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا، فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيعٌ يَّدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ - وَالرَّبِيعُ: اَلْجَدْوَلُ- فَاحْتَفَزْتُ [كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ]. فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَبُوهُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَأَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي، فَقَالَ: «يَا أَبَاهُرَيْرَةَ!» وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ قَالَ: «اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَّقِيتَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَّقِيتُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟! فَقُلْتُ: هَاتَيْنِ نَعْلَا رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَعَثَنِي بِهِمَا، مَنْ لَّقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً. فَخَرَرْتُ لِاسْتِي، فَقَالَ: اِرْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً، وَّرَكِبَنِي

بھی موجود تھے۔رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھے (اور کسی طرف چلے گئے)، پھر آپ نے ہماری طرف (واپسی میں) بہت تاخیر کر دی تو ہم ڈر گئے کہ کہیں ہمارے بغیر آپ کو کوئی گزند نہ پہنچائی جائے۔ اس پر ہم بہت گھبرائے اور (آپ کی تلاش میں نکل) کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے میں ہی گھبرایا اور رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا یہاں تک کہ میں انصار کے خاندان بنونجار کے چار دیواری (فصیل) سے گھرے ہوئے ایک باغ تک پہنچا اور میں نے اس کے اردگرد چکر لگایا کہ کہیں پر دروازہ مل جائے لیکن مجھے نہ ملا۔ اچانک پانی کی ایک گزرگاہ دکھائی دی جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر جاتی تھی (ربیع آب پاشی کی چھوٹی سی نہر کو کہتے ہیں) میں لومڑی کی طرح سمٹ کر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے پوچھا: ''ابو ہریرہ ہو؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیا معاملہ درپیش ہے؟'' میں نے عرض کی: آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، پھر وہاں سے اٹھ گئے، پھر آپ نے ہماری طرف (واپس) آنے میں دیر کر دی تو ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ آپ ہم سے کاٹ نہ دیے جائیں۔ اس پر ہم گھبرا گئے، سب سے پہلے میں گھبرا کر نکلا تو اس باغ تک پہنچا اور اس طرح سمٹ کر (اندر گھس) آیا ہوں جس طرح لومڑی سمٹ کر گھستی ہے اور یہ دوسرے لوگ میرے پیچھے (آرہے) ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ!'' اور مجھے اپنے نعلین (جوتے) عطا کیے اور ارشاد فرمایا: ''میرے یہ جوتے لے جاؤ اور اس چار دیواری کی دوسری طرف تمھیں جو بھی ایسا آدمی ملے جو دل کے پورے یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو، اسے جنت کی خوش خبری سنا دو۔'' سب سے پہلے میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے

عُمَرُ، فَإِذَا هُوَ عَلٰى أَثَرِي، فَقَالَ [لِي] رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَالَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» قُلْتُ: لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ، فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً، خَرَرْتُ لِاسْتِي، قَالَ: اِرْجِعْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! ﷺ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ، مَنْ لَّقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ؛ فَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَخَلِّهِمْ».

ہوئی، انھوں نے کہا: اے ابوہریرہ! (تمھارے ہاتھ میں) یہ جوتے کیسے ہیں؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین (مبارک) ہیں۔ آپ نے مجھے یہ نعلین (جوتے) دے کر بھیجا ہے کہ جس کسی کو ملوں جو دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللّٰہ کی شہادت دیتا ہو، اسے جنت کی بشارت دے دوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر اپنے ہاتھ سے ایک ضرب لگائی جس سے میں اپنی سرینوں کے بل گر پڑا اور انھوں نے کہا: اے ابوہریرہ! پیچھے لوٹو۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس عالم میں واپس آیا کہ مجھے رونا آ رہا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ میرے پیچھے لگ کر چلتے آئے تو اچانک میرے عقب سے نمودار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) کہا: ''اے ابوہریرہ! تمھیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کی: میں عمر سے ملا اور آپ نے مجھے جو پیغام دے کر بھیجا تھا، میں نے انھیں بتایا تو انھوں نے میرے سینے پر ایک ضرب لگائی جس سے میں اپنی سرینوں کے بل گر پڑا، اور مجھ سے کہا کہ پیچھے لوٹو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! تم نے جو کیا اس کا سبب کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! کیا آپ نے ابوہریرہ کو اس لیے اپنے نعلین دے کر بھیجا تھا کہ دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللّٰہ کی شہادت دینے والے جس کسی کو ملے، اسے جنت کی بشارت دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تو ایسا نہ کیجیے، مجھے ڈر ہے کہ لوگ بس اسی (شہادت) پر بھروسا کر بیٹھیں گے، انھیں چھوڑ دیں کہ وہ عمل کرتے رہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تو ان کو چھوڑ دو۔''

[١٤٨] ٥٣-(٣٢) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ

[148] قتادہ نے کہا: ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے، جب وہ پالان پر آپ کے پیچھے سوار تھے، فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں

نَبِيَّ اللهِ ﷺ - وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَّدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ - فَقَالَ «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «يَا مُعَاذُ!»، قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا [النَّاسَ] فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «إِذًا يَتَّكِلُوا» فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

نے عرض کی: ''میں بار بار حاضر ہوں اللہ کے رسول! میرے نصیب روشن ہو گئے۔'' نبی ﷺ نے پھر فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں نے عرض کی: ''میں بار بار حاضر ہوں اللہ کے رسول! زہے نصیب۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں نے عرض کی: ''میں ہر بار حاضر ہوں اللہ کے رسول! میری خوش بختی۔'' (اس پر) آپ نے فرمایا: ''کوئی بندہ ایسا نہیں جو (سچے دل سے) شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں مگر اللہ ایسے شخص کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔'' حضرت معاذ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کر دوں تا کہ وہ سب خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ اسی پر بھروسا کر کے بیٹھ جائیں گے۔'' چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (کتمانِ علم کے) گناہ کے خوف سے اپنی موت کے وقت یہ بات بتائی۔

[١٤٩] ٥٤-(٣٣) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَحْمُودُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيتُ عِتْبَانَ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ. قَالَ: أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ، فَبَعَثْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي تُصَلِّي فِي مَنْزِلِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى -قَالَ-: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ وَمَنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي، وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ أَسْنَدُوا عُظْمَ ذٰلِكَ وَكُبْرَهُ إِلٰى مَالِكِ ابْنِ دُخْشُمٍ قَالَ: وَدُّوا أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ، وَوَدُّوا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَرٌّ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ

[149] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی۔ (محمود رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ میں مدینہ آیا تو عتبان رضی اللہ عنہ کو ملا اور میں نے کہا: ایک حدیث مجھے آپ کے حوالے سے پہنچی ہے۔ حضرت عتبان نے کہا: میری آنکھوں کو کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اے اللہ کے رسول! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز ادا فرمائیں تا کہ میں اسی (جگہ) کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں میں سے جن کو اللہ نے چاہا، تشریف لائے، آپ ﷺ میرے گھر میں داخل ہوئے، آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے ساتھی آپس میں باتیں

الصَّلَاةَ وَقَالَ: «أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» قَالُوا: إِنَّهُ يَقُولُ ذٰلِكَ، وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ. قَالَ: «لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ، أَوْ تَطْعَمَهُ». قَالَ أَنَسٌ: فَأَعْجَبَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِابْنِي: أُكْتُبْهُ، فَكَتَبَهُ. [انظر: ١٤٩٦]

کر رہے تھے۔ انھوں نے زیادہ اور بڑی بڑی باتیں مالک بن دخشم کے ساتھ جوڑ دیں، وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے حق میں بددعا فرمائیں اور وہ ہلاک ہو جائے اور ان کی خواہش تھی کہ اس پر کوئی آفت آئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور پوچھا: ''کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟'' صحابۂ کرام نے جواب دیا: وہ (زبان سے) یہ کہتا ہے لیکن اس کے دل میں یہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا شخص نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو پھر وہ آگ میں داخل ہو یا آگ اسے اپنی خوراک بنالے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حدیث مجھے بہت اچھی لگی (پسند آئی) تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا: اسے لکھ لو، اس نے یہ حدیث لکھ لی۔

[١٥٠] ٥٥-(...) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ عَمِيَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَاءَ قَوْمُهُ، وَتَغَيَّبَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِمِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ.

[150] حماد نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عتبان بن مالک نے بتایا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے، اس وجہ سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں اور میرے لیے مسجد کی ایک جگہ متعین کر دیں (تاکہ میں اس میں نماز پڑھ سکوں) تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان (عتبان) کی قوم کے لوگ بھی آ گئے، ان میں سے ایک آدمی، جسے مالک بن دُخَیْشِم کہا جاتا تھا، غائب رہا...... اس کے بعد حماد نے بھی (ثابت کے دوسرے شاگرد) سلیمان بن مغیرہ کی طرح روایت بیان کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَّسُولًا، فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّإِنِ ارْتَكَبَ

باب: 11- اس بات کی دلیل کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب، اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا وہ مومن ہے، چاہے کبیرہ گناہوں

الْمَعَاصِي الْكَبَائِرَ) (التحفة ١٢)

کا مرتکب ہو

[١٥١] ٥٦-(٣٤) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ، وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، مَنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَّسُولًا».

[151] حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر (دل سے) راضی ہوگیا۔''

(المعجم ١٢) - **(بَابُ بَيَانِ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَلِهَا وَأَدْنَاهَا، وَفَضِيلَةِ الْحَيَاءِ، وَكَوْنِهِ مِنَ الْإِيمَانِ)** (التحفة ١٣)

باب:12-ایمان کی شاخوں کا بیان، اعلیٰ کون سی ہے اور ادنیٰ کون سی؟ حیا کی فضیلت اور وہ ایمان کا حصہ ہے

[١٥٢] ٥٧-(٣٥) **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُونَ شُعْبَةً، وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ».

[152] سلیمان بن بلال نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

[١٥٣] ٥٨-(...) **حَدَّثَنَا** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُونَ، - أَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّونَ - شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ،

[153] سُہیل نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے ستر سے اوپر (یا ساٹھ سے اُوپر) شعبے (اجزاء) ہیں۔ سب سے افضل جز لا اله الا اللّٰه کا اقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اذیت (دینے والی چیز) کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ».

شاخوں میں سے ایک ہے۔"

[١٥٤] ٥٩-(٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: «اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ».

[154] سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: "(حیا سے مت روکو) حیا ایمان میں سے ہے۔"

[١٥٥] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: مَرَّ بِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ.

[155] سفیان بن عیینہ کے بجائے معمر نے زہری سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ خبر دی اور کہا کہ آپ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا۔

[١٥٦] ٦٠-(٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ» فَقَالَ بُشَيْرُ ابْنُ كَعْبٍ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَّمِنْهُ سَكِينَةً. فَقَالَ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ؟.

[156] ابوسوار بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "حیا سے خیر اور بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے۔" اس پر بُشیر بن کعب نے کہا: حکمت (دانائی کی کتابوں) میں لکھا ہوا ہے کہ اس (حیا) سے وقار ملتا ہے اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس پر عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنا رہا ہوں اور تو مجھے اپنے صحیفوں کی باتیں سناتا ہے!

[١٥٧] ٦١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ؛ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ مِّنَّا، وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ، فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ» - قَالَ أَوْ قَالَ -: «اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ»، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوِ الْحِكْمَةِ

[157] حماد بن زید نے اسحاق بن سوید سے روایت کی کہ ابوقتادہ (تمیم بن نُذَیر) نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم اپنے ساتھیوں سمیت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے، ہم میں بُشیر بن کعب بھی موجود تھے، اس روز حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک حدیث سنائی، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حیا بھلائی ہے پوری کی پوری۔" (انھوں نے کہا: یا یہ الفاظ فرمائے): "حیا پوری کی پوری بھلائی ہے۔" تو بشیر بن کعب نے کہا: ہمیں کتابوں یا حکمت (کے مجموعوں)

أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَّوَقَارًا لِّلّٰهِ، - قَالَ - وَمِنْهُ ضُعْفٌ، - قَالَ -: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ، وَقَالَ: أَلَا أُرٰى أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَتُعَارِضُ فِيهِ؟ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ، - قَالَ - فَأَعَادَ بُشَيْرٌ، فَغَضِبَ عِمْرَانُ - قَالَ - : فَمَا زِلْنَا نَقُولُ [فِيهِ]: إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ، إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

میں یہ بات ملتی ہے کہ حیا سے اطمینان اور اللہ کے لیے وقار (کا اظہار) ہوتا ہے اور اس کی ایک قسم ضُعف (کمزوری) ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ سخت غصے میں آ گئے حتی کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمانے لگے: کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنا رہا ہوں اور تم اس میں مقابلہ کر رہے ہو؟ ابوقتادہ نے کہا: عمران نے دوبارہ حدیث سنائی اور بشیر نے پھر وہی کہا: اس پر عمران (سخت) غصے میں آ گئے۔ (ابوقتادہ نے) کہا: تو ہم نے بار بار یہ کہنا شروع کر دیا: اے ابو نجید! (حضرت عمران کی کنیت) یہ ہم میں سے (مسلمان اور حدیث کا طالب علم) ہے۔ اس (کے عقیدے) میں کوئی عیب یا نقص نہیں ہے۔

[١٥٨] **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيَّ يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[158] نضر (بن شمیل) نے کہا: ہمیں ابونعامہ عدوی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حجیر بن ربیع عدوی سے سنا، وہ کہتے تھے: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔ (جس طرح) حماد بن زید کی حدیث ہے۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ١٤)

باب: 13-اسلام کے جامع اوصاف

[١٥٩] ٦٢-(٣٨) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قُلْ لِّي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَّا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ - وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: غَيْرَكَ - قَالَ:

[159] عبداللہ بن نمیر، جریر اور ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی پکی بات بتائیے کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے (ابواسامہ کی روایت میں ''آپ کے بعد'' کے بجائے ''آپ کے سوا'' کے الفاظ

«قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ».

ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا: ''کہو: آمَنْتُ بِاللّٰهِ (میں اللہ پر ایمان لایا)، پھر اس پر پکے ہو جاؤ۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ، وَأَيِّ أُمُورِهِ أَفْضَلُ) (التحفة ١٥)

باب: 14- اسلام میں افضلیت کے مدارج کی وضاحت اور اسلام کا سب سے افضل کام کون سا ہے؟

[١٦٠] ٦٣-(٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ، وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ».

[160] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوخیر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''تم لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر کسی کو، خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے، سلام کہو۔''

[١٦١] ٦٤-(٤٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

[161] عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابو خیر سے روایت کی اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: مسلمانوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان امن میں ہوں۔''

[١٦٢] ٦٥-(٤١) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

[162] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

[١٦٣] ٦٦-(٤٢) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

[163] یحییٰ بن سعید اموی نے کہا: ہمیں ابو بُردہ (برید) بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے ابو بردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(اس کا اسلام) جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

[١٦٤] وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[164] ابواسامہ نے کہا: ہمیں برید بن عبداللہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ (اس کے بعد) سابقہ حدیث کے مانند ذکر کیا۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ بَيَانِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ) (التحفة ١٦)

باب: 15- وہ عادتیں جن سے متصف ہونے والا ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے

[١٦٥] ٦٧-(٤٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ - قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ، مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ».

[165] ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص میں تین باتیں پائی جائیں گی وہ ان کے ذریعے سے ایمان کی حلاوت پالے گا: جسے اللہ اور اس کا رسول باقی ہر کسی سے بڑھ کر محبوب ہوں، (دوسری) یہ کہ جس کسی سے بھی محبت کرے، اللہ ہی کے لیے کرے اور (تیسری) یہ کہ اللہ نے جب اسے کفر سے بچالیا ہے تو دوبارہ کفر کی طرف پلٹنے سے وہ اس طرح نفرت کرے جیسی اس بات سے نفرت کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔''

[١٦٦] ٦٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

[166] قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے

وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ كَانَ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ».

ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین باتیں جس میں بھی ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ پالے گا: ① جو شخص کسی انسان سے محبت کرتا ہے اور اللہ کے سوا کسی اور کی خاطر اس سے محبت نہیں کرتا۔ ② جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ باقی ہر کسی سے زیادہ پیارے ہیں ③ اور جب اللہ نے اسے کفر سے بچا لیا ہے تو آگ میں ڈالا جانا، اسے کفر میں دوبارہ لوٹنے سے زیادہ پسند ہے۔''

[١٦٧] (..) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ أَنْ يَّرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا».

[167] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (پھر اسی طرح بیان کیا) جیسے سابقہ راویوں نے بیان کیا ہے، البتہ انھوں نے یہ (الفاظ) کہے: ''اس کو پھر سے یہودی یا عیسائی ہو جانے سے (آگ میں ڈالا جانا زیادہ پسند ہو۔)''

(المعجم ١٦) - (بَابُ وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَإِطْلَاقِ عَدَمِ الْإِيمَانِ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُحِبَّهُ هٰذِهِ الْمَحَبَّةَ) (التحفة ١٧)

باب: 16- اہل خانہ، اولاد، والدین بلکہ تمام انسانوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے محبت ضروری ہے اور جس کا دل ایسی محبت سے خالی ہے، وہ مومن نہیں

[١٦٨] ٦٩-(٤٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ - وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ الرَّجُلُ - حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

[168] اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث دونوں نے عبدالعزیز سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بندہ (اور عبدالوارث کی حدیث میں ہے کوئی آدمی) اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے اہل و عیال، مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔''

[١٦٩] ٧٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

[169] قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (اس وقت تک) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے لیے اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہوں۔''

(المعجم ١٧) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُّحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ) (التحفة ١٨)

باب: 17-ایمان کی ایک امتیازی صفت یہ ہے کہ مسلمان جو بھلائی اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرے

[١٧٠] ٧١-(٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ - أَوْ قَالَ لِجَارِهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ».

[170] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے (یا فرمایا: اپنے پڑوسی کے لیے بھی) وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

[١٧١] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهِ - أَوْ قَالَ لِأَخِيهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ».

[171] حسین مُعَلِّم نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے پڑوسی کے لیے (یا فرمایا: اپنے بھائی کے لیے) وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

فائدہ: ان تین ابواب کی احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دل کی تصدیق کے علاوہ دل کے دوسرے اعمال خصوصاً محبت اور کراہت بھی ایمان کا جز ہیں۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ بَيَانِ تَحْرِيمِ إِيذَاءِ الْجَارِ) (التحفة ١٩)

باب: 18-پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی حرمت

[١٧٢] ٧٣-(٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ».

[172] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی ایذا رسانی سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

(المعجم ١٩) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ وَلُزُومِ الصَّمْتِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ، وَكَوْنِ ذٰلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْإِيمَانِ) (التحفة ٢٠)

باب: 19- ہمسائے اور مہمان کی تکریم اور خیر کی بات کہنے یا خاموش رہنے کی ترغیب، یہ سب امور ایمان کا حصہ ہیں

[١٧٣] ٧٤-(٤٧) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ».

[173] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔ اور جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

[١٧٤] ٧٥-(. .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ».

[174] ابوحصین نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ پہنچائے، اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے، اور جو شخص اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہے، وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔''

[١٧٥] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهِ».

[175] اعمش نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... آگے ابو حصین کی روایت کے مانند ہے، البتہ اعمش نے (وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے کے بجائے) یہ الفاظ کہے ہیں: ''وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

[١٧٦] ٧٧-(٤٨) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُّخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ». [انظر: ٤٥١٣]

[176] ابو شریح (خویلد بن عمرو) خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کہے یا خاموشی اختیار کرے۔''

(المعجم ٢٠) - (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، وَأَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ) (التحفة ٢١)

باب: 20- برائی سے روکنا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان گھٹتا بڑھتا ہے، نیز نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض ہے

[١٧٧] ٧٨-(٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، وَّهٰذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، مَرْوَانُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اَلصَّلَاةُ قَبْلَ

[177] ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث سنائی، نیز محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے اور انھیں شعبہ نے حدیث سنائی، ان دونوں (سفیان اور شعبہ) نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی، الفاظ ابو بکر بن ابی شیبہ کے ہیں۔ طارق بن شہاب نے کہا کہ پہلا شخص جس نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبے کا آغاز کیا، مروان تھا۔ ایک آدمی اس کے سامنے

الْخُطْبَةِ؟. فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ».

کھڑا ہو گیا اور کہا: ''نماز خطبے سے پہلے ہے؟'' مروان نے جواب دیا: جو طریقہ (یہاں پہلے) تھا، وہ ترک کر دیا گیا ہے۔ اس پر ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس انسان نے (جس نے صحیح بات کہی تھی) اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم میں سے جو شخص منکر (ناقابل قبول کام) دیکھے، اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے اس کو بدلے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے اور اس کے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

[١٧٨] ٧٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ، وَحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

[178] اعمش نے اسماعیل بن رجاء سے، انھوں نے اپنے والد (رجاء بن ربیعہ) سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، نیز اعمش نے قیس بن مسلم سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروان کا مذکورہ بالا واقعہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث جو انھوں نے نبی ﷺ سے سنی، اسی طرح بیان کی جس طرح شعبہ اور سفیان نے بیان کی۔

[١٧٩] ٨٠-(٥٠) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي، إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَّأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ

[179] صالح بن کیسان نے حارث (بن فضیل) سے، انھوں نے جعفر بن عبداللہ بن حکم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن مِسوَر سے، انھوں نے (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) ابو رافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھ سے پہلے کسی امت میں جتنے بھی نبی بھیجے، ان کی امت میں سے ان کے کچھ حواری اور ساتھی ہوتے تھے جو ان کی سنت پر چلتے اور ان کے حکم کی اتباع کرتے تھے، پھر ایسا ہوتا تھا کہ ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشیں بن جاتے تھے۔ وہ (زبان سے) ایسی باتیں کہتے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے

خُلُوفٌ، يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ».

اور ایسے کام کرتے تھے جن کا ان کو حکم نہ دیا گیا تھا، چنانچہ جس نے ان (جیسے لوگوں) کے خلاف اپنے دست و بازو سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے ان کے خلاف اپنی زبان سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے اپنے دل سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے (لیکن) اس سے پیچھے رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔''

قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ، فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ، فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ.

ابو رافع نے کہا: میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنائی تو وہ اس کو نہ مانے۔ اتفاق سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی (مدینہ) آ گئے اور وادیِ قناۃ (مدینہ کی ایک وادی ہے) میں ٹھہرے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بھی ان کی عیادت کے لیے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ ہم جب جا کر بیٹھ گئے تو میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے یہ حدیث اسی طرح سنائی جس طرح میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنائی تھی۔

قَالَ صَالِحٌ: وَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.

صالح بن کیسان نے کہا: یہ حدیث ابو رافع سے (براہِ راست بھی) اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

[١٨٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ ابْنِ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ ابْنُ الْفُضَيْلِ الْخَطْمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَ[قَدْ] كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ» مِثْلَ حَدِيثِ صَالِحٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ.

[180] حارث بن فضیل خطمی سے (صالح بن کیسان کے بجائے) عبدالعزیز بن محمد کی سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ابو رافع سے روایت ہے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی نبی گزرا ہے، اس کے ساتھ کچھ حواری تھے جو اس (نبی) کے نمونۂ زندگی کو اپناتے اور اس کی سنت کی پیروی کرتے تھے.....'' صالح کی روایت کی طرح۔ لیکن (عبدالعزیز نے) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آمد اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی ملاقات کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ، وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ) (التحفة ٢٢)

باب:21-ایمان میں اہلِ ایمان کا کم یا زیادہ ہونا اور اس میں اہلِ یمن کی ترجیح

[١٨١] ٨١-(٥١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هٰهُنَا، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ؛ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ، فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ».

[181] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''دیکھو! ایمان ادھر ہے۔ اور شقاوت اور سنگ دلی اونٹوں کی دموں کی جڑوں کے پاس چیخنے والوں ربیعہ اور مضر میں ہے، جس کی طرف سے شیطان کے دو سینگ نمودار ہوتے ہیں۔''

[١٨٢] ٨٢-(٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ».

[182] ایوب نے کہا: ہمیں محمد (ابن سیرین) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن آئے ہیں۔ یہ لوگ بہت زیادہ نرم دل ہیں۔ ایمان یمنی ہے، فقہ یمنی ہے اور دانائی (بھی) یمنی ہے۔''

[١٨٣] ٨٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[183] (عبد اللہ) ابن عون نے محمد (ابن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی پچھلی (حدیث) کے مانند۔

[١٨٤] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَّأَرَقُّ أَفْئِدَةً، اَلْفِقْهُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ».

[184] صالح نے اعرج سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس یمنی لوگ آئے ہیں، وہ زیادہ کمزور دل اور سینوں میں زیادہ رقت رکھنے والے ہیں۔ فقہ یمنی ہے اور حکمت (بھی) یمنی ہے۔''

[١٨٥] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ - الْفَدَّادِينَ، أَهْلِ الْوَبَرِ - وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ».

[185] ابو زناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کفر کی ریاست مشرق کی طرف ہے۔ فخر و تکبر گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں ہے (جو اونچی آواز میں چلانے والے اور اون کے خیموں میں رہنے والے ہیں) اور اطمینان و سکون بکریاں پالنے والوں میں ہے۔''

[١٨٦] ٨٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ».

[186] علاء (بن عبدالرحمان الجہنی) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یمن سے ہے، کفر مشرق کی طرف ہے، سکون و اطمینان بھیڑ بکریاں پالنے والوں میں اور فخر وریا شور شرابے کے عادی گھوڑے پالنے والوں اور اونی خیموں کے باسی، چلّانے والوں میں ہے۔''

[١٨٧] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ».

[187] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''فخر و تکبر چلّا کر بولنے والے، خیموں کے باسیوں میں ہے اور اطمینان و سکون بھیڑ بکری والوں میں ہے۔''

[١٨٨] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ «اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ».

[188] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت کی اور (آخر میں یہ) اضافہ کیا: ''ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔''

[١٨٩] ٨٩-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَّأَضْعَفُ قُلُوبًا، اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَّالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ».

[189] سعید بن مسیّب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل (دوسروں سے) زیادہ نرم ہیں اور مزاجوں میں زیادہ رقت ہے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ سکون، بھیڑ بکریاں پالنے والوں میں ہے اور فخر وتکبر اُونی خیموں کے باسی، چیخنے چلانے والے لوگوں میں، جو سورج طلوع ہونے کی سمت میں (رہتے ہیں۔)''

[١٩٠] ٩٠-(..) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَّأَرَقُّ أَفْئِدَةً. اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ».

[190] ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ وہ دلوں کے زیادہ نرم اور مزاجوں میں زیادہ رقت رکھنے والے ہیں۔ ایمان یمنی ہے، حکمت یمن سے ہے اور کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے۔''

[١٩١] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: «رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ».

[191] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، لیکن اس نے ''کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[١٩٢] ٩١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[192] شعبہ نے اعمش سے سابقہ سند کے ساتھ جریر کی طرح حدیث سنائی اور یہ الفاظ زائد بیان کیے کہ ''غرور اور گھمنڈ اونٹ والوں میں اور سکون و وقار بھیڑ بکری (پالنے) والوں میں ہے۔''

مِثْلَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَّزَادَ: «وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ».

[١٩٣] ٩٢-(٥٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ».

[193] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دلوں کی سختی اور جفا (اکھڑپن) مشرق میں ہے اور ایمان اہلِ حجاز میں ہے۔''

فائدہ: اس باب کی تمام احادیث میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ یمن کو ایمان میں دوسروں سے بڑھ کر اور ربیعہ اور مُضر کے قبائل کو کفر میں دوسرے کافروں سے بڑھ کر قرار دیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ سب کا ایمان برابر نہیں ہوتا، کسی کا کم کسی کا زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سب کافروں کا کفر بھی برابر نہیں، کسی کا کم ہوتا ہے کسی کا زیادہ۔ یہی حال دل کی دوسری کیفیتوں کا ہے۔ ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں کا دل نرم ہوتا ہے ان کا ایمان زیادہ ہوتا ہے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِّحُصُولِهَا) (التحفة ٢٣)

باب:22- جنت میں مومنوں کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا مومنوں سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور سلام کو عام کرنا اس محبت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے

[١٩٤] ٩٣-(٥٤) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ».

[194] ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم مومن ہو جاؤ، اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے لگو، آپس میں سلام عام کرو۔''

[۱۹۵] ۹۴-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا» بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٍ.

[195] (ابومعاویہ اور وکیع کے بجائے) جریر نے اعمش سے ان کی اسی سند سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جب تک ایمان نہیں لاؤ گے، جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے.....'' جس طرح ابومعاویہ اور وکیع کی حدیث ہے۔

(المعجم ۲۳) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ) (التحفة ...)

باب:23-دین خیر خواہی (اور خلوص) کا نام ہے

[۱۹۶] ۹۵-(۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيكَ - قَالَ: وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا - قَالَ - فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي، كَانَ صَدِيقًا لَّهُ بِالشَّامِ. ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ» قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ».

[196] سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے سہیل سے کہا کہ عمرو نے ہمیں قعقاع کے واسطے سے آپ کے والد سے حدیث سنائی (سفیان نے کہا:) مجھے امید تھی کہ وہ (مجھے خود روایت سنا کر) ایک راوی کم کردے گا (چنانچہ سہیل نے کہا) میں نے اسی سے یہ روایت سنی جس سے میرے والد نے سنی، وہ شام میں ان کا دوست تھا۔ (محمد بن عباد نے کہا:) پھر سفیان نے ہمیں سہیل کے واسطے سے عطاء بن یزید کی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت سنائی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے پوچھا: کس کی (خیر خواہی؟) آپ نے فرمایا: ''اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے امیروں کی اور عام مسلمانوں کی (خیر خواہی۔)''

[۱۹۷] ۹۶-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[197] سفیان ثوری نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث کے مانند روایت کی۔

[۱۹۸] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ

[198] ہمیں روح بن قاسم نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں سہیل نے عطاء سے اس وقت سن کر روایت کی جب وہ

ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابوصالح کو حدیث بیان کررہے تھے، (کہا:) تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (کہا:) رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[١٩٩] ٩٧-(٥٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

[199] قیس (بن ابی حازم) نے حضرت جریر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

[٢٠٠] ٩٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعَ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

[200] زیاد بن علاقہ (کوفی) سے روایت ہے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

[٢٠١] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي «فِيمَا اسْتَطَعْتَ» وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. قَالَ يَعْقُوبُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ.

[201] سُرَیج بن یونس اور یعقوب دَورَقی نے کہا: ہُشَیم نے ہمیں سیّار کے واسطے سے شعبی سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام) سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ساتھ یہ کہلوایا: ''جہاں تک تمھارے بس میں ہوگا'' اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی پر۔

یعقوب نے اپنی روایت میں کہا: ہمیں سیّار نے حدیث سنائی۔ (یعقوب نے براہ راست سیّار سے بھی یہ روایت سنی اور ہشیم کے واسطے سے بھی، لفظ وہی تھے۔)

(المعجم ٢٤) - **(بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهِ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمَعْصِيَةِ، عَلٰى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهِ)** (التحفة ...)

باب: 24- گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ایمان میں کمی کا بیان اور یہ کہ گناہوں میں ملوث ہونے والے سے ایمان کی نفی کا مطلب، کمالِ ایمان کی نفی ہے

[٢٠٢] ١٠٠-(٥٧) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[202] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن میسّب سے سنا، دونوں کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زانی زنا نہیں کرتا کہ جب زنا کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا کہ جب چوری کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا کہ جب شراب پی رہا ہو تو وہ مومن ہو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هٰؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَقُولُ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: «وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ، حِينَ يَنْتَهِبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن نے مجھے خبر دی کہ (اس کے والد) ابوبکر ان کے سامنے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ سب باتیں روایت کرتے، پھر کہتے: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں یہ بات بھی شامل کرتے تھے کہ ''کسی بڑی قدر و قیمت والی چیز کو، جس کی وجہ سے لوگ لوٹنے والے کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہوں، وہ نہیں لوٹتا کہ جب لوٹ رہا ہو تو وہ مومن ہو۔''

[٢٠٣] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي» وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. مَعَ ذِكْرِ النُّهْبَةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ.

[203] عُقَیل بن خالد نے حدیث سنائی کہ ابن شہاب (زہری) نے کہا: مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زانی زنا نہیں کرتا......'' پھر گزشتہ حدیث کی طرح بیان کیا جس میں لوٹ کا ذکر تو ہے، لیکن ''قدر و منزلت والی چیز'' کے الفاظ نہیں۔

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا إِلَّا

ابن شہاب (زہری) نے کہا: مجھے سعید بن میسّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح حدیث سنائی جس طرح ابوبکر کی

النُّهْبَةَ.

روایت ہے لیکن اس میں ''لوٹ'' کا ذکر نہیں ہے۔

[٢٠٤] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ: «النُّهْبَةَ». وَلَمْ يَقُلْ: «ذَاتَ شَرَفٍ».

[204] اوزاعی نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن میسّب، ابوسلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی جس طرح عُقَیل نے زہری سے حدیث بیان کی اور اس میں ''لُوٹ'' کا تذکرہ کیا لیکن ''قدر و قیمت والی چیز'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٢٠٥] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَّوْلَى مَيْمُونَةَ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[205] صفوان بن سُلَیم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عطاء بن یسار سے اور حمید بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی۔

[٢٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[206] علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہی) حدیث بیان کی۔

[٢٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. كُلُّ هٰؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّ الْعَلَاءَ وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ لَّيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: «يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ» وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ «يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنَهُمْ فِيهَا، وَهُوَ - حِينَ يَنْتَهِبُهَا - مُؤْمِنٌ» وَّزَادَ: «وَلَا يَغُلُّ

[207] معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، ان سب (صفوان، علاء اور معمر) کی روایات (205-207) امام زہری کی روایت (204) کے مانند ہیں، البتہ علاء اور صفوان کی بیان کردہ روایت (206,205) میں ''جس کی طرف لوگ نظر اٹھاتے ہیں'' کے الفاظ موجود نہیں۔ اور ہمام کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''مومن لوگ (اس چیز کی قدر و قیمت کی بنا پر) اس کی طرف اپنی نظریں اٹھاتے ہیں اور وہ (لُوٹنے

أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ».

وقت) مومن نہیں ہوتا۔'' اور معمر نے یہ اضافہ بھی کیا ہے: ''اور تم میں سے کوئی خیانت نہیں کرتا کہ جب خیانت کر رہا ہوتو وہ مومن ہو، لہٰذا تم (ان تمام کاموں سے) بچو، تم بچو۔''

[۲۰۸] ۱۰۴-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ».

[208] شعبہ نے سلیمان سے، انھوں نے ذکوان سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''زانی زنا نہیں کرتا کہ جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا کہ جب چوری کر رہا ہوتو وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا کہ جب وہ پی رہا ہوتو مومن ہو۔ اور (ان کو) بعد میں توبہ کا موقع دیا جاتا ہے۔''

[۲۰۹] ۱۰۵-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَفَعَهُ - قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

[209] سفیان نے (سلیمان) اعمش کے حوالے سے خبر دی کہ ذکوان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا، فرمایا: ''زانی زنا نہیں کرتا کہ جب وہ زنا کر رہا ہو......'' آگے (سفیان نے) شعبہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

فائدہ: ان تمام احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل ہے کہ جس وقت زانی یا چور، یا لٹیرا، یا خائن اپنے جرم کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اس سے مراد ہے کہ وہ مکمل مومن نہیں ہوتا۔ اگر وہ ایمان سے بالکل خارج ہوتا تو اسے پھر سے اسلام لانا پڑتا، اسے توبہ کا موقع نہ دیا جاتا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ خِصَالِ الْمُنَافِقِ)

(التحفة ٢٤)

باب:25- منافق کی خصلتیں

[۲۱۰] ۱۰۶-(۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[210] عبداللہ بن نمیر اور سفیان نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار عادتیں ہیں جس میں وہ (چاروں) ہوں گی، وہ خالص منافق ہوگا اور جس کسی میں ان

مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَّمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِّنْ نِّفَاقٍ، حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ «وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ».

میں سے ایک عادت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہوگی یہاں تک کہ اس سے باز آ جائے۔ (وہ چار یہ ہیں:) جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔''

البتہ سفیان کی روایت میں خَلَّة کے بجائے خَصْلَة کا لفظ ہے (معنی وہی ہیں۔)

[٢١١] ١٠٧-(٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَّافِعُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ».

[211] نافع بن مالک بن ابی عامر نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو (اس کی) خلاف ورزی کرے اور جب اسے (کسی چیز کا) امین بنایا جائے تو (اس میں) خیانت کرے۔''

[٢١٢] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوبَ - مَوْلَى الْحُرَقَةِ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ».

[212] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں حرقہ کے آزاد کردہ غلام علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے اپنے والد سے خبر دی اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔''

[٢١٣] ١٠٩-(...) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَبُو زُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، وَّإِنْ

[213] یحییٰ بن محمد بن قیس ابو زکیر نے کہا: میں نے علاء بن عبدالرحمٰن کو اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: ''منافق کی علامات تین ہیں، چاہے وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ

صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ».

کو مسلمان سمجھے۔''

[٢١٤] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُونَصْرٍ التَّمَّارُ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ. وَ ذَكَرَ فِيهِ «وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ».

[214] حماد بن سلمہ نے داود بن ابی ہند سے، انھوں نے سعید بن میب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو یحییٰ بن محمد کی علاء سے بیان کردہ روایت کے مطابق ہے اور اس میں بھی یہ الفاظ ہیں: ''خواہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔''

فائدہ: نفاق کی جتنی علامتیں کسی میں پائی جائیں گی ان کے مطابق اس میں نفاق موجود ہوگا۔ جس میں ساری علامتیں موجود ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا، یعنی ایمان اور کفر کی طرح نفاق کے بھی مدارج ہیں، کسی کا نفاق زیادہ ہوتا ہے کسی کا کم۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ: يَا كَافِرُ!) (التحفة ٢٥)

باب: 26- اس شخص کے ایمان کی حالت جو اپنے مسلمان بھائی کو ''اے کافر!'' کہہ کر پکارے

[٢١٥] ١١١-(٦٠) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكْفَرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا».

[215] نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کو کافر قرار دے تو دونوں میں سے ایک (ضرور) کفر کے ساتھ واپس لوٹے گا۔''

[٢١٦] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ- قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ: [يَا] كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا

[216] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی سے کہا: اے کافر! تو دونوں میں سے ایک (کفر کی) اس (نسبت) کے ساتھ لوٹے گا۔ اگر وہ ایسا ہی ہے جس طرح اس نے کہا (تو ٹھیک) ورنہ یہ بات اسی (کہنے والے) پر لوٹ آئے گی۔''

أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ».

[٢١٧] ١١٢-(٦١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ، إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللهِ! وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ».

[217] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''جس شخص نے دانستہ اپنے والد کے بجائے کسی اور (کا بیٹا ہونے) کا دعویٰ کیا تو اس نے کفر کیا اور جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے، وہ ہم میں سے نہیں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ اور جس شخص نے کسی کو کافر کہہ کر پکارا یا اللہ کا دشمن کہا، حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ (الزام) اسی (کہنے والے) کی طرف لوٹ جائے گا۔''

فائدہ: جس نے کسی مسلمان کو غلط طور پر کافر کہہ دیا اس کا کفر ادنیٰ درجے کا کفر ہے۔ وہ خارج از اسلام نہیں۔ اپنے بھائی سے معافی مانگنے اور توبہ کرنے سے اس کا گناہ معاف ہو جائے گا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ رَّغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ) (التحفة ٢٦)

باب: 27- اپنے باپ سے دانستہ نسبت توڑنے والے کے ایمان کی حالت

[٢١٨] ١١٣-(٦٢) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ».

[218] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے آباء سے بے رغبتی نہ کرو، چنانچہ جس شخص نے اپنے والد سے انحراف کیا تو یہ (عمل) کفر ہے۔''

[٢١٩] ١١٤-(٦٣) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ، لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ؟ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ

[219] خالد نے ابوعثمان سے نقل کیا کہ جب زیاد کی نسبت (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف ہونے) کا دعویٰ کیا گیا تو میں جناب ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا: یہ تم لوگوں نے کیا کیا؟ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ

يَّقُولُ: سَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعٰى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ، يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ». فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے اسلام کی حالت میں اپنے حقیقی باپ کے سوا کسی اور کو باپ بنانے کا دعویٰ کیا اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔'' اس پر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خود میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔

فائدہ: حضرت ابوبکرہ سمیہ کے بطن سے اس کے مالک حارث بن کلدہ کے بیٹے تھے۔ وہ زیاد کے نسب کی تبدیلی میں ملوث نہ تھے۔ چونکہ ماں کی طرف سے وہ زیاد کے بھائی تھے اس لیے ابوعثمان نے خاندان کے حوالے سے ان کے ساتھ بات کی۔ وہ خود اس کام کو غلط سمجھتے تھے۔ وہ انتہائی جلیل القدر صحابی اور متعدد احادیث نبوی کے راوی ہیں۔

[٢٢٠] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ وَّأَبِي بَكْرَةَ كِلَاهُمَا يَقُولُ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ - وَوَعَاهُ قَلْبِي - مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ».

[220] عاصم نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت سعد اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے: یہ بات میرے دونوں کانوں نے محمد ﷺ سے سنی (اور میرے دل نے یاد رکھی) کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''جس نے اپنے والد کے سوا کسی اور کو والد بنانے کا دعویٰ کیا، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے، تو اس پر جنت حرام ہے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَّقِتَالُهُ كُفْرٌ»)

(التحفة ٢٧)

باب:28- نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے''

[٢٢١] ١١٦-(٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ الرَّيَّانِ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ طَلْحَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ

[221] محمد بن طلحہ، سفیان اور شعبہ تینوں نے زُبید سے حدیث سنائی، انھوں نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔''

زبید نے کہا: میں نے ابووائل سے پوچھا: کیا آپ نے

أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَّقِتَالُهُ كُفْرٌ». قَالَ زُبَيْدٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَيْدٍ لِّأَبِي وَائِلٍ.

شعبہ کی روایت میں زبید کے ابو وائل سے پوچھنے کا ذکر نہیں ہے۔

[٢٢٢] ١١٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَّنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[222] منصور اور اعمش دونوں نے ابو وائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: مسلمان کی جنگ صرف کفر کے خلاف ہوتی ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ بعض غلط فہمیوں کی بنا پر مسلمانوں حتی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی جنگیں ہوئیں۔ یہ سب غلط تھا۔ یہ سنگین غلطی تھی۔ یہاں کفر سے مراد خروج از اسلام نہیں۔ ایسا کام ہے جو کفر سے مشابہت رکھتا ہے۔ جنگ کے ترک اور استغفار پر اللہ کی طرف سے معافی مل جاتی ہے۔ صحابہ نے بالآخر باہمی جنگیں ترک کر دیں اور سب نے زندگی بھر ان پر استغفار کیا۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ») (التحفة ٢٨)

باب:29- نبی اکرم ﷺ کے فرمان: ''میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو'' کا مفہوم

[٢٢٣] ١١٨-(٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ،

[223] ابو زرعہ (ہرم بن عمرو بن جریر بن عبداللہ البجلی) نے اپنے دادا حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا: ''لوگوں کو چپ کراؤ۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

[٢٢٤] ١١٩-(٦٦) **وَحَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[224] معاذ بن معاذ نے شعبہ سے، انھوں نے واقد بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

[٢٢٥] ١٢٠-(...) **وَحَدَّثَنِي** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «وَيْحَكُمْ! - أَوْ قَالَ: وَيْلَكُمْ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

[225] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے واقد بن محمد بن زید سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''تم پر افسوس ہوتا ہے (یا فرمایا: تمھارے لیے تباہی ہوگی) تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

[٢٢٦] (...) **حَدَّثَنِي** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَّاقِدٍ.

[226] عبداللہ بن وہب نے کہا: ہمیں عمر بن محمد نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے انھیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح شعبہ نے واقد سے بیان کی ہے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ) (التحفة ٢٩)

باب:30- کسی کے نسب پر طعن کرنے اور نوحہ کرنے پر کفر کا اطلاق

[٢٢٧] ١٢١-(٦٧) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[227] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں دو باتیں ہیں، وہ دونوں ان

ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ».

میں کفر (کی بقیہ عادتیں) ہیں: (کسی کے) نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔"

(المعجم ٣١) - (بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ كَافِرًا) (التحفة ٣٠)

باب: 31- بھگوڑے غلام کو کافر کہنا

[٢٢٨] ١٢٢-(٦٨) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مَّنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَّوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ، حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ».

قَالَ مَنْصُورٌ: قَدْ وَاللهِ، رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُّرْوٰى عَنِّي هٰهُنَا بِالْبَصْرَةِ.

[228] منصور بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے جریر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: "جو غلام اپنے مالکوں سے بھاگ گیا، اس نے کفر کا ارتکاب کیا یہاں تک کہ ان کی طرف لوٹ آئے۔" (نہ یہ کہ دوبارہ مسلمان ہو۔)

منصور نے کہا: اللہ کی قسم! یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے لیکن میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہاں (بصرہ میں) مجھ سے یہ (اس طرح مرفوعاً) روایت کی جائے۔ (کیونکہ بصرہ کے خارجی اس سے مطلق کفر کا استدلال کریں گے۔)

[٢٢٩] ١٢٣-(٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ».

[229] داود نے شعبی سے، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو غلام بھگوڑا ہو گیا تو اس (کے تحفظ) سے (اسلامی معاشرے اور حکومت کی) ذمہ داری ختم ہو گئی۔"

فائدہ: یہ وہی کیفیت ہے جو کافر کی ہوتی ہے کہ اس کے تحفظ کی ذمہ داری مسلمان حکومت پر نہیں ہوتی۔ اسی مشابہت سے اسے کافر کہا گیا۔ ورنہ وہ خارج از اسلام نہیں۔

[٢٣٠] ١٢٤-(٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

[230] مغیرہ نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے:

كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ».

''جب غلام بھاگ جائے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔'' (جس طرح حرام کھانے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔)

(المعجم ٣٢) - (بَابُ بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ) (التحفة ٣١)

باب:32-اس شخص کا کفر جو یہ کہے کہ ہمیں ستاروں کے طلوع ہونے سے بارش ملی

[٢٣١] ١٢٥-(٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ السَّمَاءِ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ».

[231] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر رات کو ہونے والی بارش کے بعد، ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمھارے رب نے کیا فرمایا؟'' انھوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آج) میرے بندوں میں سے کوئی مجھ پر ایمان لانے والا اور (کوئی میرے ساتھ) کفر کرنے والا ہو گیا۔ جس نے یہ کہا ہے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستارے کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے (کے غروب وطلوع ہونے) کی وجہ سے بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستارے پر ایمان رکھنے والا ہے۔''

[٢٣٢] ١٢٦-(٧٢) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ - قَالَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: مَا أَنْعَمْتُ

[232] عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تمھارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟ اس نے فرمایا: جو نعمت بھی میں بندوں کو دیتا ہوں تو ان میں سے ایک گروہ (سے تعلق رکھنے والے لوگ) اس (نعمت) کے سبب سے کفر کرنے والے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: فلاں ستارے (نے یہ نعمت دی ہے) یا فلاں فلاں ستاروں کے سبب سے (ملی ہے۔)''

عَلٰى عِبَادِي مِنْ نِّعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ [مِّنْهُمْ] بِهَا كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: اَلْكَوْكَبُ وَبِالْكَوَاكِبِ».

[٢٣٣] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ؛ يُنْزِلُ اللهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ: اَلْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا»، وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ: «بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا».

[233] محمد بن سلمہ مرادی نے اپنی سند سے اور عمرو بن سواد نے اپنی سند سے عمرو بن حارث سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آسمان سے برکت (بارش) نازل نہیں کرتا مگر لوگوں کا ایک گروہ، اس کے سبب سے کافر ہو جاتا ہے، بارش اللہ تعالیٰ اتارتا ہے (لیکن) یہ لوگ کہتے ہیں: فلاں فلاں ستارے نے (اتاری ہے۔)''

اور مرادی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''فلاں فلاں ستارے کے باعث (اتری ہے۔)''

[٢٣٤] ١٢٧-(٧٣) حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَّمِنْهُمْ كَافِرٌ، قَالُوا: هٰذِهِ رَحْمَةُ اللهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا» قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ﴾، حَتّٰى بَلَغَ: ﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ﴾ [الواقعة: ٧٥-٨٢].

[234] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں لوگوں کو بارش سے نوازا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے کچھ شکر گزار ہو گئے ہیں اور کچھ کافر (ناشکرے)، (بعض) لوگوں نے کہا: یہ اللہ کی رحمت ہے اور بعض نے کہا: فلاں فلاں نوء (ایک ستارے کا غروب اور اس کے سبب سے دوسرے کی بلندی) سچی نکلی۔'' (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''میں ستاروں کے گرنے کی جگہوں کی قسم کھاتا ہوں۔'' (سے لے کر) اس آیت تک: ''اور تم اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ تم اس کی تکذیب کرتے ہو۔''

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ، وَبُغْضُهُمْ مِّنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ)

(التحفة ٣٢)

باب:33-اس بات کی دلیل کہ انصار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے محبت ایمان اور اس کی علامات میں سے ہے اور ان سے بغض ونفرت نفاق کی علامات میں سے ہے

[٢٣٥] ١٢٨-(٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ: بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ: حُبُّ الْأَنْصَارِ».

[235] عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے اور مومن کی نشانی انصار سے محبت کرنا ہے۔''

[٢٣٦] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ. حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: «حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ، وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ».

[236] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔''

[٢٣٧] ١٢٩-(٧٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: «لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ».

[237] شعبہ نے عدی بن ثابت سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے انصار کے بارے میں فرمایا: ''ان سے محبت نہیں کرتا مگر وہی جو مومن ہے اور ان سے بغض نہیں رکھتا مگر وہی جو منافق ہے۔ جس نے ان سے محبت کی، اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جس نے ان سے بغض رکھا، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔''

قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِعَدِيٍّ. سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ؟ قَالَ: إِيَّايَ حَدَّثَ!.

شعبہ نے کہا: میں نے عدی سے پوچھا: کیا تم نے یہ روایت براء رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: انھوں نے یہ حدیث مجھی کو سنائی تھی۔

[٢٣٨] ١٣٠-(٧٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ

[238] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا آدمی انصار سے بغض نہیں رکھے گا جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔''

يُّؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ».

[٢٣٩] (...) (٧٧) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُّؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ».

[239] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔''

[٢٤٠] ١٣١-(٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَّالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِيُّ [الْأُمِّيُّ] ﷺ إِلَيَّ: «أَنْ لَّا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَّلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ».

[240] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو تخلیق کیا! نبی اُمّی ﷺ نے مجھے بتا دیا تھا کہ ''میرے ساتھ مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے سوا کوئی بغض نہیں رکھے گا۔''

فائدہ: پچھلے متعدد ابواب میں دل اور دیگر اعضاء کے بہت سے اعمال کا ذکر ہے جو کافروں کے اعمال جیسے ہیں۔ ان پر لفظِ کفر کا اطلاق کیا گیا لیکن یہ سب ایسے اعمال ہیں جن سے توبہ کرنے پر مغفرت مل جاتی ہے۔ ان کا ارتکاب ایسا کفر نہیں جس پر ارتداد کی سزا دی جا سکے، نہ ان کے ارتکاب کے بعد از سر نو مسلمان ہونا اور بیوی سے دوبارہ نکاح کرنا ہی ضروری ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے ارتکاب سے ایمان میں نقص یا کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان بالکل رخصت نہیں ہوتا۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ، وَبَيَانِ إِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلٰى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللهِ، كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحُقُوقِ) (التحفة ٣٣)

باب: 34- اللہ کی اطاعت میں کمی کی وجہ سے ایمان میں کمی ہو جاتی ہے، نیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ صریح کفر کے علاوہ دوسرے امور، مثلاً: اس کی نعمتوں اور حقوق کے کفران (ناشکری) کو بھی کفر سے تعبیر کیا گیا ہے

[٢٤١] ١٣٢-(٧٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ، جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِّنْكُنَّ» قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: «أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهٰذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ، فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّينِ».

[241] لیث نے ابن ہاد لیثی سے خبر دی کہ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو، اور زیادہ سے زیادہ استغفار کیا کرو، کیونکہ میں نے دوزخیوں میں اکثریت تمھاری دیکھی ہے۔'' ان میں سے ایک دلیر اور سمجھ دار عورت نے کہا: اللہ کے رسول! ہمیں کیا ہے، دوزخ میں جانے والوں کی اکثریت ہماری (کیوں) ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لعنت بہت بھیجتی ہو اور خاوند کا کفرانِ (نعمت) کرتی ہو، میں نے عقل و دین میں کم ہونے کے باوجود، عقل مند شخص پر غالب آنے میں تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔'' اس نے پوچھا؟ اے اللہ کے رسول! عقل و دین میں کمی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عقل میں کمی یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے، یہ تو ہوئی عقل کی کمی اور وہ (حیض کے دوران میں) کئی راتیں (اور دن) گزارتی ہے کہ نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں بے روزہ رہتی ہے تو یہ دین میں کمی ہے۔''

فائدہ: عقل سے مراد صرف سوچنا سمجھنا ہی نہیں، حافظہ، ہر قسم کے امور کی طرف یکساں توجہ، جذبات پر قابو اور بہت سے امور عقل میں شامل ہیں۔ عورت فطری طور پر ان میں سے بعض امور میں مرد سے نسبتاً پیچھے ہے۔ لین دین، حساب کتاب وغیرہ کے معاملات میں گواہی کے لیے جزئیات کی طرف توجہ کے ارتکاز اور یادداشت کی جتنی ضرورت ہوتی ہے عام عورتوں سے اس کی توقع نہیں رکھی جاسکتی، اس لیے عورتوں کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ گواہی میں عورت دوسری سے مدد لے سکے۔ جو معاملات فطری طور پر عورتوں سے متعلق ہیں ان میں وہی کمال رکھتی ہیں، ان میں مرد ان سے پیچھے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو خود احتسابی اور استغفار کی طرف متوجہ کرنے کے لیے اس پہلو کا ذکر فرمایا جس میں وہ کم ہیں۔

[٢٤٢] وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[242] (لیث کے بجائے) بکر بن مضر نے ابن ہاد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[٢٤٣] (٨٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ

[243] عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اور (سعید) مقبری نے

أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ) (التحفة ٣٤)

باب:35- نماز چھوڑنے والے پر لفظ کفر کا اطلاق کرنا

نماز اسلام کا رکن ہے۔ اس کا ترک پچھلی احادیث میں ذکر کیے گئے متعدد گناہوں سے زیادہ سنگین ہے۔ اس پر جس کفر کا اطلاق کیا گیا وہ ان کے کفر سے بڑا کفر ہے، پھر بھی اس سے توبہ اور آیندہ نماز کی پابندی سے انسان اچھا مسلمان بن جاتا ہے، اسے دوبارہ اسلام لانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جو نماز کا منکر ہے اسے از سر نو اسلام لانے کی ضرورت ہے۔

[٢٤٤] ١٣٣-(٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ يَا وَيْلِي!- أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ».

[244] ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ابن آدم سجدے کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے وہاں سے ہٹ جاتا ہے، وہ کہتا ہے: ہائے اس کی ہلاکت! (اور ابو کریب کی روایت میں ہے، ہائے میری ہلاکت!) ابن آدم کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کیا، اس پر اسے جنت مل گئی اور مجھے سجدے کا حکم ملا تو میں نے انکار کیا، سو میرے لیے آگ ہے۔''

[٢٤٥] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ».

[245] وکیع نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔ فرق یہ ہے کہ وکیع نے (فَأَبَيْتُ...... ''میں نے انکار کیا'' کے بجائے) فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ ''میں نے نافرمانی کی تو میرے لیے جہنم (مقدر) ہوئی'' کہا۔

[٢٤٦] ١٣٤-(٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ».

[246] ابوسفیان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والا عمل) نماز کا ترک ہے۔''

[٢٤٧] (..) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ».

[247] ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والا عمل) نماز چھوڑنا ہے۔'' (اس روایت میں إِنَّ ''بے شک'' کا لفظ نہیں، باقی وہی ہے۔)

فائدہ: ایمان اور عمل کو الگ الگ قرار دینا درست نہیں۔ ایمان لانا خود ایک عمل ہے جس میں دل، زبان اور دوسرے اعضاء اپنے اپنے اعمال کے ذریعے سے شریک ہوتے ہیں۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الْإِيمَانِ بِاللهِ تَعَالٰى أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ) (التحفة ٣٥)

باب:36-اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے

[٢٤٨] ١٣٥-(٨٣) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَبْرُورٌ». وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ».

[248] منصور بن ابی مزاحم اور محمد بن جعفر بن زیاد نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔'' پوچھا گیا: پھر اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' پوچھا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''حج مبرور (ایسا حج جو سراسر نیکی اور تقوے پر مبنی اور مکمل ہو۔)''

محمد بن جعفر کی روایت میں ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان'' کے الفاظ ہیں۔

[٢٤٩] وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[249] (ابراہیم بن سعد کے بجائے) معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[٢٥٠] ١٣٦-(٨٤) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ بِاللهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ» قَالَ قُلْتُ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا» قَالَ قُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: «تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ».

[250] ہشام بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے ابومُراوِح لیثی سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' کہا: میں نے (پھر) پوچھا: کون سی گردن (آزاد کرنا) افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اس کے مالکوں کی نظر میں زیادہ نفیس اور زیادہ قیمتی ہو۔'' کہا: میں نے پوچھا: اگر میں یہ کام نہ کر سکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی اناڑی کا کام (خود) کر دو۔'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ غور فرمائیں اگر میں ایسے کسی کام کی طاقت نہ رکھتا ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں سے اپنا شر روک لو (انھیں تکلیف نہ پہنچاؤ) یہ تمھاری طرف سے خود تمھارے لیے صدقہ ہے۔''

[٢٥١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَبِيبٍ مَّوْلٰى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَتُعِينُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ».

[251] (ہشام کے بجائے) عروہ بن زبیر کے آزاد کردہ غلام حبیب نے سابقہ سند سے یہی روایت بیان کی، فرق صرف یہ ہے کہ انھوں نے (تُعِينُ صَانِعًا کسی کاریگر کے بجائے) فَتُعِينُ الصَّانِعَ (الف لام کے ساتھ) کہا ہے۔

[٢٥٢] ١٣٧-(٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا» قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» فَمَا تَرَكْتُ أَسْتَزِيدُهُ إِلَّا إِرْعَاءً عَلَيْهِ.

[252] (ابو اسحاق سلیمان بن فیروز کوفی) شیبانی نے ولید بن عیزار سے، انھوں نے سعد بن ایاس ابوعمرو شیبانی سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔'' میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' میں نے مزید پوچھنا صرف اس لیے چھوڑ دیا کہ آپ پر گراں نہ گزرے۔

[٢٥٣] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَقْرَبُ إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ عَلٰى مَوَاقِيتِهَا» قُلْتُ: وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قُلْتُ: وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[253] ابو یعفور (عبدالرحمان بن عبید بن نسطاس) نے ولید بن عیزار کے حوالے سے ابوعمرو شیبانی سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! کون سا عمل جنت سے زیادہ قریب (کر دیتا) ہے؟ فرمایا: ''نمازیں اپنے اپنے اوقات پر پڑھنا۔'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! اور کیا؟ فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! اور کیا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

[٢٥٤] ١٣٩-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ - وَأَشَارَ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللهِ - قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ «ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

[254] عبیداللہ کے والد معاذ بن معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ولید بن عیزار سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعمرو شیبانی کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے اس گھر کے مالک نے حدیث سنائی (اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا) انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نے) کہا: آپ نے مجھے یہ باتیں بتائیں اور اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ مجھے مزید بتاتے۔

[٢٥٥] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَأَشَارَ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللهِ، وَمَا سَمَّاهُ لَنَا.

[255] شعبہ سے ان کے ایک اور شاگرد محمد بن جعفر نے اسی سند سے یہی روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: ابوعمرو شیبانی نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا لیکن ہمارے سامنے ان کا نام نہ لیا۔

[٢٥٦] ١٤٠-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ - أَوِ الْعَمَلِ - اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ».

[256] ابوعمرو شیبانی سے ان کے ایک اور شاگرد حسن بن عبیداللہ نے یہی روایت بیان کی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''سب سے افضل اعمال (یا عمل) وقت پر نماز پڑھنا اور والدین سے حسن سلوک کرنا ہیں۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ہر سوال کرنے والے کے سوال کے قرینے سے اس کی علمی وعملی ضرورت کا اندازہ فرماتے ہوئے اسے جواب دیا۔ آپ نے مختلف سائلین کو جو اعمال بتائے ہیں، سارے افضل اعمال ہیں، کسی کے لیے کچھ خاص عمل زیادہ اہم ہیں کسی اور کے لیے دوسرے۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الشِّرْكِ أَقْبَحَ الذُّنُوبِ وَبَيَانِ أَعْظَمِهَا بَعْدَهُ) (التحفة ٣٦)

باب: 37- شرک تمام گناہوں سے بدتر ہے، اس کے بعد بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟

[٢٥٧] ١٤١-(٨٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، وَّقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ» قَالَ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ» - قَالَ - قُلْتُ:

[257] منصور نے ابو وائل سے، انھوں نے عمرو بن شرحبیل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ''اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ جبکہ تمھیں اسی (اللہ) نے پیدا کیا ہے۔'' میں نے عرض کی: واقعی یہ بہت بڑا (گناہ) ہے، کہا: میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''یہ کہ تم اس ڈر سے اپنے بچے کو قتل کرو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائے گا۔'' کہا: میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''پھر یہ کہ اپنے پڑوسی کی

ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ».

بیوی کے ساتھ زنا کرو۔''

[٢٥٨] ١٤٢-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ» فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ [الفرقان: ٦٨].

[258] (منصور کے بجائے) اعمش نے ابو وائل سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کوئی شریک (بنا کر) پکارو، حالانکہ اسی (اللہ) نے تمھیں پیدا کیا ہے۔'' اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''یہ کہ تم اپنے بچے کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائے گا۔'' اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔'' اللہ تعالیٰ نے اس (بات) کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود (بنا کر) نہیں پکارتے اور کسی جان کو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، حق کے بغیر قتل نہیں کرتے اور جو زنا نہیں کرتے (وہی رحمٰن کے مومن بندے ہیں۔) اور جو ان (کاموں) کا ارتکاب کرے گا، وہ سخت گناہ (کی سزا) سے دوچار ہوگا۔''

فائدہ: ان احادیث میں جن گناہوں کا ذکر ہے وہ بڑے بڑے گناہ ہیں، ان میں سے کوئی زیادہ بڑا ہے کوئی اس سے کم، یعنی اعمال حسنہ کی طرح برے اعمال کے بھی درجات ہیں۔ انھیں بھی آپ نے ہر پوچھنے والے کی ضرورت کے مطابق شمار کیا ہے۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا)

(التحفة ٣٧)

باب:38- کبیرہ گناہوں اور ان میں سے بھی سب سے بڑے گناہوں کا بیان

[٢٥٩] ١٤٣-(٨٧) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ

[259] حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟'' (آپ نے یہ تین بار کہا) پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور

الْكَبَائِرِ؟- ثَلَاثًا -: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ-» وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ!

جھوٹی گواہی دینا (یا فرمایا: جھوٹ بولنا)'' رسول اللہ ﷺ (پہلے) ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اس بات کو دہراتے رہے حتی کہ ہم نے (دل میں) کہا: کاش! آپ مزید نہ دہرائیں۔

[٢٦٠] ١٤٤-(٨٨) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ».

[260] خالد بن حارث نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن ابی بکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں خبر دی، آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔''

[٢٦١] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَبَائِرَ - أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ - فَقَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ» وَقَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» قَالَ: «قَوْلُ الزُّورِ - أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ -» قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ شَهَادَةُ الزُّورِ.

[261] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بڑے گناہوں کا تذکرہ فرمایا (یا آپ سے بڑے گناہوں کے بارے میں سوال کیا گیا) تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔'' (پھر) آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' فرمایا: ''جھوٹ بولنا (یا فرمایا: جھوٹی گواہی دینا)''

شعبہ کا قول ہے: میرا ظنِ غالب یہ ہے کہ وہ ''جھوٹی گواہی'' ہے۔

فائدہ: کیونکہ جھوٹ دوسرے گناہوں کے لیے راہ ہموار کرتا ہے۔ جھوٹی گواہی بھی جھوٹ ہے اور دوسروں کے بڑے جرائم پر پردہ پوشی کا ذریعہ ہے یا کسی کو ناحق نقصان پہنچانے کا۔

[٢٦٢] ١٤٥-(٨٩) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

[262] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات تباہ کن گناہوں سے بچو۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سے ہیں؟ فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک، جادو، جس جان کا قتل اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے ناحق

«اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ» قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ».

قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، لڑائی کے دن دشمن کو پشت دکھانا (بھاگ جانا) اور پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر الزام تراشی کرنا۔''

[٢٦٣] ١٤٦-(٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ».

[263] (یزید بن عبداللہ) ابن ہاد نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔'' (صحابہ) کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ''ہاں! انسان کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ جب یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔''

[٢٦٤] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[264] شعبہ اور سفیان نے بھی سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ) (التحفة ٣٨)

باب:39- تکبر کی حرمت کا بیان

[٢٦٥] ١٤٧-(٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، جَمِيعًا عَنْ يَّحْيَى بْنِ حَمَّادٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ - أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

[265] یحییٰ بن حماد نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابان بن تغلب سے حدیث سنائی، انھوں نے فضیل بن عمرو فُقَیمی سے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ

أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ» قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَّنَعْلُهُ حَسَنَةً. قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ».

سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' ایک آدمی نے کہا: انسان چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ خود جمیل ہے، وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر، حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔''

[٢٦٦] ١٤٨-(...) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ - قَالَ مِنْجَابٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ، وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرِيَاءَ».

[266] اعمش نے ابراہیم نخعی سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے، آگ میں داخل نہ ہوگا اور کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے، جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

[٢٦٧] ١٤٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ ابْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ».

[267] (یحییٰ کے بجائے) شعبہ کے ایک اور شاگرد ابوداود نے سابقہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا۔''

(المعجم ٤٠) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ مَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ) (التحفة ٣٩)

باب: 40- جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر شرک کی حالت میں مر گیا تو آگ میں داخل ہوگا

[٢٦٨] ١٥٠-(٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - قَالَ وَكِيعٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَقُولُ: «مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ» وَقُلْتُ أَنَا: وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

[268] عبداللہ بن نمیر اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی (وکیع نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور عبداللہ بن نمیر نے کہا: عبداللہ بن مسعود نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا) آپ فرمارہے تھے: ''جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا، وہ آگ میں داخل ہوگا۔'' اور میں (عبداللہ) نے کہا: جو اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[٢٦٩] ١٥١-(٩٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ قَالَ: «مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ».

[269] ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! واجب کرنے والی دو باتیں کون سی ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''جو کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہوا مرا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتے ہوئے مرا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' یعنی توحید جنت کو واجب کر دیتی ہے اور شرک دوزخ کو۔

[٢٧٠] ١٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَّقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَّقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ».

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ.

[270] ابوایوب غیلانی سلیمان بن عبیداللہ اور حجاج بن شاعر نے کہا: ہمیں عبدالملک بن عمرو نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں قُرّہ نے ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی اس حالت میں اللہ سے ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ سے اس حالت میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا، وہ آگ میں داخل ہوگا۔''

ابوایوب کی حدیث کے الفاظ میں: ابوزبیر نے (حَدَّثَنَا جَابِرٌ ''جابر نے ہمیں حدیث سنائی'' کے بجائے) عَنْ جَابِرٍ

”جابر سے روایت ہے“ کے الفاظ سے حدیث بیان کی۔

[٢٧١] (. .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[271] (قرہ کے بجائے) ہشام نے ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی: بے شک اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا...... (آگے) سابقہ روایت کے مانند ہے۔

[٢٧٢] ١٥٣-(٩٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ». [انظر: ٢٣٠٤].

[272] معرور بن سوید نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے خوش خبری دی کہ آپ کی امت کا جو فرد اس حالت میں مرے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ میں (ابوذر) نے کہا: چاہے اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔“

[٢٧٣] ١٥٤-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ؛ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ

[273] ابواسود دِیلی نے بیان کیا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس سے حدیث بیان کی کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ایک سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے۔ میں پھر حاضر خدمت ہوا تو (ابھی) آپ سوئے ہوئے تھے، میں پھر (تیسری دفعہ) آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: ”کوئی بندہ نہیں جس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہا اور پھر اسی پر مرا مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے جواب دیا: ”اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔“ میں نے پھر کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ”اگرچہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو۔“ آپ نے تین دفعہ یہی جواب دیا، پھر چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا: ”چاہے ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔“

سَرَقَ» ، ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ : «عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ» قَالَ ، فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ ، وَهُوَ يَقُولُ : وَإِنْ رَّغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ .

ابو اسود نے کہا: ابوذر (آپ کی مجلس سے) نکلے تو کہتے جاتے تھے: چاہے ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ قَوْلِهِ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ) (التحفة ٤٠)

باب:41- کافر کے لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دینے کے بعد اسے قتل کرنا حرام ہے

[٢٧٤] ١٥٥-(٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ] بْنُ رُمْحٍ - وَّاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ - : أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَّقِيتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ ، فَقَاتَلَنِي ، فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ : أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ ، أَفَأَقْتُلُهُ يَارَسُولَ اللهِ ! بَعْدَ أَنْ قَالَهَا ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَا تَقْتُلْهُ» قَالَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا ، أَفَأَقْتُلُهُ ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَا تَقْتُلْهُ ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ» .

[274] لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت کی کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے عبیداللہ بن عدی بن خیار کو خبر دی کہ انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اگر کافروں میں سے کسی شخص سے میرا سامنا ہو، وہ مجھ سے جنگ کرے اور میرے ایک ہاتھ پر تلوار کی ضرب لگائے اور اسے کاٹ ڈالے، پھر مجھ سے بچاؤ کے لیے کسی درخت کی آڑ لے اور کہے: میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کر لیا تو اے اللہ کے رسول! کیا یہ کلمہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو۔'' انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہو اور اسے کاٹ ڈالنے کے بعد یہ کلمہ کہے تو کیا میں اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمھارے اس مقام پر ہو گا جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس جگہ ہو گے جہاں وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا۔''

[٢٧٥] ١٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ :

[275] امام مسلم رحمہ اللہ نے معمر، اوزاعی اور ابن جریج کی الگ الگ سندوں کے ساتھ زہری سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، اوزاعی اور ابن جریج کی روایت میں (لیث کی سابقہ حدیث کی طرح أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ ''میں اللہ کے لیے اسلام لے آیا'' کے الفاظ ہیں جبکہ معمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ - كَمَا قَالَ اللَّيْثُ [فِي حَدِيثِهِ] - وَأَمَّا مَعْمَرٌ - فَفِي حَدِيثِهِ: فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

''جب میں نے چاہا کہ اسے قتل کردوں تو اس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دیا۔'' (دونوں کا حاصل ایک ہے۔)

[٢٧٦] ١٥٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو-ابْنَ الْأَسْوَدِ - الْكِنْدِيَّ، وَكَانَ حَلِيفًا لِّبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَّقِيتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[276] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء بن یزید لیثی جندعی نے بیان کیا کہ عبیداللہ بن عدی بن خیار نے اسے خبر دی کہ حضرت مقداد بن عمرو (ابن اسود) کندی رضی اللہ عنہ نے، جو بنوزہرہ کے حلیف تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوۂ) بدر میں شرکت کی تھی، عرض کی: اے اللہ کے رسول! بتائیے اگر کافروں میں سے ایک آدمی سے میرا سامنا ہو جائے...... آگے ایسے ہی ہے جیسے لیث کی (روایت کردہ) سابقہ حدیث ہے۔

[٢٧٧] ١٥٨-(٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَصَبَّحْنَا الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهُ؟» قَالَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ. قَالَ: «أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ: أَقَالَهَا أَمْ لَا»، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي

[277] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابوخالد احمر نے حدیث سنائی اور ابوکریب اور اسحاق بن ابراہیم نے ابومعاویہ سے اور ان دونوں (ابومعاویہ اور ابوخالد) نے اعمش سے، انھوں نے ابوظبیان سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی (حدیث کے الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں) کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک چھوٹے سے لشکر میں (جنگ کے لیے) بھیجا، ہم نے صبح صبح قبیلہ جہینہ کی شاخ حُرقات پر حملہ کیا، میں نے ایک آدمی پر قابو پالیا تو اس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دیا لیکن میں نے اسے نیزہ مار دیا، اس بات سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے اسلحے کے ڈر سے کلمہ پڑھا، آپ نے فرمایا:

أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ. قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ: وَأَنَا وَاللهِ! لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتّٰى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ -قَالَ-: قَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ﴾ [الأنفال: ٣٩] فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ.

''تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا تاکہ تمھیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے (دل سے) کہا ہے یا نہیں۔'' پھر آپ میرے سامنے مسلسل یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ (کاش!) میں آج ہی اسلام لایا ہوتا (اور اسلام لانے کی وجہ سے اس کلمہ گو کے قتل کے عظیم گناہ سے بری ہو جاتا۔) ابوظبیان نے کہا: (اس پر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اور میں اللہ کی قسم! کسی اسلام لانے والے کو قتل نہیں کروں گا جب تک ذوالبُطَین، یعنی اسامہ اسے قتل کرنے پر تیار نہ ہوں۔ ابوظبیان نے کہا: اس پر ایک آدمی کہنے لگا: کیا اللہ کا یہ فرمان نہیں: ''اور ان سے جنگ لڑو حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کا ہو جائے۔'' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم فتنہ ختم کرنے کی خاطر جنگ لڑتے تھے جبکہ تم اور تمھارے ساتھی فتنہ برپا کرنے کی خاطر لڑنا چاہتے ہو۔

فائدہ: یہ اس دور کی گفتگو ہے جب حضرت معاویہ حضرت علی کے خلاف برسرپیکار تھے اور اس کی وجہ سے مسلمانوں میں خانہ جنگی ہو رہی تھی، کچھ صحابہ اس دور میں گوشہ نشیں رہے۔ وہ کسی بھی مسلمان کے قتل میں خود کو ملوث نہ کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور سمجھی تھی، اس لیے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہی موقف اختیار کیا کہ اس سلسلے میں وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی پیروی کریں گے۔

[٢٧٨] ١٥٩-(...) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِّينَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ. قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا، بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: «يَا أُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا

[278] حصین نے کہا: ہمیں ابوظبیان نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جُہینہ کی شاخ (یا آبادی) حرقہ کی طرف بھیجا، ہم نے ان لوگوں پر صبح کے وقت حملہ کیا اور انھیں شکست دے دی، جنگ کے دوران میں ایک انصاری اور میں ان میں سے ایک آدمی تک پہنچ گئے جب ہم نے اسے گھیر لیا (اور وہ حملے کی زد میں آ گیا) تو اس نے لا إلٰہ إلا اللّٰہ کہہ دیا۔ انھوں نے کہا: انصاری اس پر حملہ کرنے سے رک گیا اور میں نے اپنا نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم واپس آئے تو یہ بات رسول

قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا. قَالَ، فَقَالَ: «أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟» قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

اللہ ﷺ تک پہنچ گئی، اس پر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تو نے اس کے لا إلٰه إلا اللّٰه کہنے کے بعد اسے قتل کر دیا؟'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ تو (اس کلمے کے ذریعے سے) محض پناہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کہا: تو آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اسے لا إلٰه إلا اللّٰه کہنے کے بعد قتل کر دیا؟'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ بار بار یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی (کاش!) میں آج کے دن سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

فائدہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس حوالے سے تسلی کرنا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس واقعے کی خبر پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ آپ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا، انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ اسی بات کے لیے آپ نے بلوایا ہے۔ وہ گئے تو یہی موضوع شروع ہو گیا۔ جو بات ہوئی حضرت اسامہ نے اسی کی تفصیلات مختلف مواقع پر مختلف سامعین کے سامنے دہرائیں۔

[٢٧٩] ١٦٠-(٩٧) **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ خَالِدًا الْأَثْبَجَ ابْنَ أَخِي صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلٰى عَسْعَسِ ابْنِ سُلَامَةَ، زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِّنْ إِخْوَانِكَ حَتّٰى أُحَدِّثَهُمْ، فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبٌ وَّعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ فَقَالَ: تَحَدَّثُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدَّثُونَ بِهِ، حَتّٰى دَارَ الْحَدِيثُ، فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَّأْسِهِ، فَقَالَ: إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَّبِيِّكُمْ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، وَإِنَّهُمْ

[279] صفوان بن محرز نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے فتنے کے زمانے میں جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے عَسعَس بن سُلامہ کو پیغام بھیجا اور کہا: میرے لیے اپنے ساتھیوں میں سے ایک نفری (نفر: تین سے دس تک کی جماعت) جمع کرو تا کہ میں ان سے بات کروں، چنانچہ عَسعَس نے اپنے ان ساتھیوں کی جانب ایک قاصد بھیجا جب وہ جمع ہو گئے تو جندب ایک زرد رنگ کی لمبی ٹوپی پہنے ہوئے آئے اور کہا: جو باتیں تم کر رہے تھے، وہ کرتے رہو۔ یہاں تک کہ بات چیت کا دور چل پڑا۔ جب بات ان تک پہنچی (ان کے بولنے کی باری آئی) تو انھوں نے اپنے سر سے لمبی ٹوپی اتار دی اور کہا: میں تمھارے پاس آیا تھا اور میرا ارادہ یہ نہ تھا کہ تمھیں تمھارے نبی سے کوئی حدیث سناؤں (لیکن اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔) رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکین کی ایک قوم کی طرف بھیجا اور ان کا آمنا سامنا ہوا۔ مشرکوں کا ایک آدمی تھا، وہ جب مسلمانوں کے کسی آدمی پر حملہ کرنا چاہتا تو اس پر حملہ کرتا اور اسے قتل کر دیتا۔ اور مسلمانوں کا ایک

الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَّقْصِدَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ، وَإِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ قَالَ: وَكُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ، حَتّٰى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «لِمَ قَتَلْتَهُ؟» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّسَمّٰى لَهُ نَفَرًا، وَّإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَقَتَلْتَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! اِسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: «فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» فَقَالَ: فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلٰى أَنْ يَّقُولَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟».

آدمی تھا جو اس (مشرک) کی بے دھیانی کا متلاشی تھا، (جندب بن عبداللہ نے) کہا: ہم ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہیں۔ جب ان کی تلوار مارنے کی باری آئی تو اس نے لا إلٰہ إلا اللّٰہ کہہ دیا۔ لیکن انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ فتح کی خوش خبری دینے والا نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے اس سے (حالات کے متعلق) پوچھا، اس نے آپ کو حالات بتائے حتی کہ اس آدمی (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) کی خبر بھی دے دی کہ انھوں نے کیا کیا۔ آپ نے انھیں بلا کر پوچھا اور فرمایا: ''تم نے اسے کیوں قتل کیا؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے مسلمانوں کو بہت ایذا پہنچائی تھی اور فلاں فلاں کو قتل کیا تھا، انھوں نے کچھ لوگوں کے نام گنوائے، (پھر کہا:) میں نے اس پر حملہ کیا، اس نے جب تلوار دیکھی تو لا إلٰہ إلا اللّٰہ کہہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟'' (اسامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جی ہاں! فرمایا: ''قیامت کے دن جب لا إلٰہ إلا اللّٰہ (تمھارے سامنے) آئے گا تو اس کا کیا کرو گے؟'' (اسامہ رضی اللہ عنہ نے) عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے لیے بخشش طلب کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جب (تمھارے سامنے کلمہ) لا إلٰہ إلا اللّٰہ آئے گا تو اس کا کیا کرو گے؟'' (جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ ان سے مزید کوئی بات نہیں کر رہے تھے، یہی کہہ رہے تھے: ''جب قیامت کے دن لا إلٰہ الا اللّٰہ (تمھارے سامنے) آئے گا تو اس کا کیا کرو گے؟''

(المعجم ٤٢) - (بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا») (التحفة ٤١)

باب:42- نبی ﷺ کا فرمان: ''جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں''

[٢٨٠] ١٦١-(٩٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[280] عبیداللہ اور امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے

وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

[٢٨١] ١٦٢-(٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا».

[281] ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہم پر تلوار سونتی، وہ ہم میں سے نہیں۔''

[٢٨٢] ١٦٣-(١٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

[282] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

فائدہ: ہم سے مراد امت ہے، اس میں گناہ گاروں کی ایک تعداد ہر دور میں موجود ہوتی ہے۔ گناہ ہونے کے باوجود ان پر اسلحہ نہیں اٹھایا جا سکتا الا یہ کہ عدالت کی طرف سے اسے سزا ملے۔

(المعجم ٤٣) - (بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا») (التحفة ٤٢)

باب:43- نبی ﷺ کا فرمان: ''جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں''

[٢٨٣] ١٦٤-(١٠١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[283] سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

الْقَارِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

[٢٨٤] -(١٠٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا. فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟» قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي».

[284] علاء نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ غلے کی ایک ڈھیری کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا، آپ کی انگلیوں نے نمی محسوس کی تو آپ نے فرمایا: ''غلے کے مالک! یہ کیا ہے؟'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم نے اس (بھیگے ہوئے غلے) کو اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟ جس نے دھوکا کیا، وہ مجھ سے نہیں۔'' (ان لوگوں میں سے نہیں جنھیں میرے ساتھ وابستہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔)

(المعجم ٤٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ) (التحفة ٤٣)

باب:44- رخسار پیٹنے، گریبان چاک کرنے اور جاہلیت کا بلاوا دینے کی حرمت

[٢٨٥] ١٦٥-(١٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ، أَوْ دَعَا بِدَعْوٰى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ».

[285] یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابو معاویہ اور وکیع نے حدیث بیان کی، نیز (محمد بن عبداللہ) ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سب (ابو معاویہ، وکیع اور ابن نمیر) نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رخسار پیٹے یا گریبان چاک کیا یا اہل جاہلیت کی طرح پکارا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

هٰذَا حَدِيثُ يَحْيٰى، وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو بَكْرٍ فَقَالَا «وَشَقَّ وَدَعَا» بِغَيْرِ أَلِفٍ.

یہ یحییٰ کی حدیث ہے (جو انھوں نے ابو معاویہ کے واسطے سے بیان کی۔) البتہ (محمد) ابن نمیر اور ابوبکر بن ابی شیبہ (جنھوں نے ابو معاویہ اور وکیع دونوں سے روایت کی) نے ''او'' کے بجائے الف کے بغیر ''وٗ'' (''یا'' کے بجائے ''اور'') کہا ہے۔

فائدہ: ہم میں سے نہیں کا مطلب ہے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ جس طرح کہا جاتا ہے: ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ قریبی تعلق کی نفی ہے، ملت اسلامیہ سے خارج ہو جانا مراد نہیں۔

[٢٨٦] ١٦٦-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: «وَشَقَّ وَدَعَا».

[286] جریر اور عیسیٰ نے اعمش سے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ روایت کی اور دونوں نے کہا: ''اور گریبان چاک کیا اور پکارا۔''

[٢٨٧] ١٦٧-(١٠٤) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسٰى قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسٰى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهِ، فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا بَرِىءَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَرِىءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.

[287] قاسم بن مُخَیمِرہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو بردہ بن ابی موسیٰ (اشعری) نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ایسے شدید بیمار ہوئے کہ ان پر غشی طاری ہوگئی، اُن کا سر اُن کے اہل خانہ میں سے ایک عورت کی گود میں تھا، (اس موقع پر) ان کے اہل میں سے ایک عورت چیخنے لگی، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (شدید کمزوری کی وجہ سے) اسے کوئی جواب نہ دے سکے۔ جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے: میں اس بات سے بری ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے براءت کا اظہار فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے چلّا کر ماتم کرنے والی، سر منڈانے والی اور گریبان چاک کرنے والی (عورتوں) سے لاتعلقی کا اظہار فرمایا تھا۔

[٢٨٨] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، قَالَا أُغْمِيَ عَلٰى

[288] ابو صخرہ نے عبدالرحمٰن بن یزید اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں) ذکر کیا، ان دونوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی اور ان کی بیوی ام عبداللہ چیختے ہوئے رونے کی آواز نکالتی آئیں، کہا: پھر انھیں افاقہ ہوا تو اسے حدیث سناتے ہوئے بولے: کیا تو

أَبِي مُوسٰى وَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ قَالَا: ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي - وَكَانَ يُحَدِّثُهَا - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَنَا بَرِيءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ».

نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں اس سے بری ہوں جو (غم کے اظہار کے لیے) سر مونڈے، چیخے چلّائے اور کپڑے پھاڑے۔''

فائدہ: بری ہونے سے یہ مراد ہے کہ ہم اس کی حمایت نہیں کرتے۔ اپنے کام کی وہ خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے دوبارہ اسلام لانے کا مطالبہ نہیں کیا۔

[٢٨٩] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ امْرَأَةِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح: وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا دَاوُدُ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ -: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا» وَلَمْ يَقُلْ: «بَرِيءٌ».

[289] امام مسلم رحمہ اللہ نے تین دیگر سندوں سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کی جن میں عیاض اشعری نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے، انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور باقی دو سندوں میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے صفوان بن محرز اور ربعی بن حراش ہیں جبکہ عیاض اشعری کی حدیث میں: ''بری ہوں'' کے بجائے: ''ہم میں سے نہیں'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٤٥) - (بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ) (التحفة ٤٤)

باب:45- چغل خوری کی شدید حرمت

[٢٩٠] ١٦٨-(١٠٥) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ

[290] ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی کہ ان کو پتہ چلا کہ ایک آدمی (لوگوں کی باہمی) بات چیت کی چغلی کھاتا ہے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ''چغل خور جنت میں

بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنُمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ».

داخل نہ ہوگا۔''

[٢٩١] ١٦٩-(...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ، فَكُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ: هٰذَا مِمَّنْ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ، قَالَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلَيْنَا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ».

[291] منصور نے ابراہیم سے اور انھوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی (لوگوں کی) باتیں حاکم تک پہنچاتا تھا، ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا: یہ ان میں سے ہے جو باتیں حاکم تک پہنچاتے ہیں۔ (ہمام نے) کہا: وہ شخص آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

[٢٩٢] ١٧٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ -: وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَيْنَا، فَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ: إِنَّ هٰذَا يَرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ أَشْيَاءَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ - إِرَادَةَ أَنْ يُسْمِعَهُ -: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ».

[292] اعمش نے ابراہیم سے اور انھوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی آکر ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ شخص (لوگوں کی) باتیں حکمران تک پہنچاتا ہے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے سنانے کی غرض سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

فائدہ: چغلی بڑا گناہ ہے۔ چغل خور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اپنے گناہ کی سزا نہ بھگت لے۔ جو شخص سچے دل سے کسی بھی گناہ کبیرہ سے توبہ کر لیتا ہے وہ سزا سے بچ سکتا ہے۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ إِسْبَالِ الْإِزَارِ وَالْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ، وَتَنْفِيقِ السِّلْعَةِ

باب: 46- تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے، احسان جتلانے اور جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے کی شدید حرمت

بِالْحَلْفِ، وَبَيَانِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التحفة ٤٥)

اور ان تین (گروہوں) کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا

[٢٩٣] ١٧١-(١٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ ﴿وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلْمُسْبِلُ [إِزَارَهُ] وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ».

[293] ابوزرعہ نے خرشہ بن حُر سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں اللہ ان سے گفتگو نہیں کرے گا، نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے اسے تین دفعہ پڑھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ناکام ہو گئے اور نقصان سے دوچار ہوئے، اے اللہ کے رسول! یہ کون ہیں؟ فرمایا: ''اپنا کپڑا (ٹخنوں سے) نیچے لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنے سامان کی مانگ بڑھانے والا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ''ثلاثۃ'' کہہ کر آگے سورۂ آل عمران کی آیت (77) کا آخری حصہ پڑھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے الفاظ: ''آپ نے اسے تین دفعہ پڑھا'' سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے قرآن مجید کی آیت پڑھی۔ مسلم شریف کے تمام دستیاب نسخوں میں ''يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' کے الفاظ ''لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ کے بعد لکھے ہوئے ہیں۔ قرآن میں یہ الفاظ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ کے بعد ہیں۔ متن میں قرآن مجید کے مطابق تصحیح کر دی گئی ہے۔ امام احمد نے، مسند میں یہی روایت اسی سند سے بیان کی ہے۔ اس میں قرآن مجید کی آیت صحیح دی گئی ہے۔ (مسند أحمد: 148/5) اسی طرح سنن ابی داود میں بھی اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان ہوئی ہے۔ (سنن أبي داود، اللباس، باب ماجاء في إسبال الإزار، حديث: 4087) اس سے ظاہر ہوتا کہ غلطی مسلم کے کسی کاتب سے ہوئی ہے جو اب تک جاری رہی۔ یہ تین لوگ بھی ان میں شامل ہیں جو اس آیت کا مصداق ہیں۔ یہ سب کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں جن کی سزا بہت سخت ہے لیکن ان کا مرتکب مرتد نہیں۔

[٢٩٤] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ

[294] سفیان نے کہا: ہمیں سلیمان اعمش نے سلیمان بن مسہر سے حدیث سنائی، انھوں نے خرشہ بن حُر سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ

ابْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ».

سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں، قیامت کے دن اللہ ان سے بات نہیں کرے گا: منّان، یعنی جو احسان جتلانے کے لیے کسی کو کوئی چیز دیتا ہے۔ وہ جو جھوٹی قسم کے ذریعے سے اپنے سامان کی مانگ بڑھاتا ہے اور وہ جو اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکاتا ہے۔''

[٢٩٥] وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

[295] (سفیان کے بجائے) شعبہ نے سلیمان اعمش سے یہی روایت انھی کی سند سے بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین (لوگوں) سے اللہ گفتگو نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا۔''

[٢٩٦] ١٧٢-(١٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ» - قَالَ أَبُومُعَاوِيَةَ: «وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ - وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ».

[296] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کو پاک فرمائے گا (ابومعاویہ نے کہا: نہ ان کی طرف دیکھے گا) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور تکبر کرنے والا عیال دار محتاج۔''

فائدہ: یہ تین اور کبائر کے مرتکب ہیں جو قرآن کی وعید کے مستحق ہیں۔ اگلی حدیث میں دو مزید کبائر کے مرتکب ان میں شامل کیے گئے ہیں۔

[٢٩٧] ١٧٣-(١٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَّجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ

[297] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب دونوں نے کہا کہ ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی (اور یہ الفاظ ابوبکر کی حدیث کے ہیں) انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک صاف کرے گا اور ان کے لیے

ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَّا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى، وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ».

دردناک عذاب ہے۔(ایک) وہ آدمی جو بیابان میں ضرورت سے زائد پانی رکھتا ہے لیکن وہ مسافر کو اس سے روکتا ہے، (دوسرا) وہ جس نے کسی آدمی کے ساتھ عصر کے بعد (عین انسانوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جانے کے وقت) سامان کا سودا کیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ میں نے یہ سامان اتنی رقم میں لیا ہے جبکہ اس نے اتنے کا نہیں لیا۔ اور خریدار اس کی بات مان لیتا ہے۔ اور (تیسرا) وہ آدمی جس نے کسی حکمران کی بیعت کی اور صرف دنیا کے لیے کی (دین کی سربلندی مقصود نہ تھی۔) اگر اس نے اسے اس (دنیا) میں سے کچھ دے دیا تو (اس نے) وفا کی اور اگر نہیں دیا تو وفادار نہ رہا۔''

[٢٩٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ «وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ».

[298] جریر اور عبثر دونوں نے اپنی اپنی سند سے، اعمش سے مذکورہ بالا روایت بیان کی، البتہ جریر کی روایت میں (''سودا کیا'' کے بجائے) یہ الفاظ ہیں: ''ایک آدمی جس نے دوسرے آدمی کے ساتھ سامان کا بھاؤ کیا۔''

[٢٩٩] ١٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ أُرَاهُ مَرْفُوعًا - قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَّجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهُ» وَبَاقِي حَدِيثِهِ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

[299] عمرو نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی (انھوں (ابو صالح) نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کی) آپ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں جن سے اللہ بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: ایک آدمی جس نے عصر کے بعد مسلمان کے مال کے لیے قسم اٹھائی اور اس کا حق مار لیا۔'' حدیث کا باقی حصہ اعمش کی حدیث جیسا ہے۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ وَأَنَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي النَّارِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

باب: 47- خودکشی کی شدید حرمت، خودکشی کرنے والا جس چیز سے اپنے آپ کو قتل کرے گا جہنم میں اسی کے ذریعے سے اس کو عذاب دیا جائے گا اور جنت

إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ (التحفة ٤٦)

میں (عطا کیے گئے جسم سمیت) صرف مسلمان روح ہی داخل ہوگی

[٣٠٠] ١٧٥-(١٠٩) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَّمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَّمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ وَّقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا».

[300] وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے آپ کو لوہے (کے ہتھیار) سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں رہے گا، اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خودکشی کی، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں اسے گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں پہاڑ سے گرتا رہے گا۔''

[٣٠١] (. . .) **وَحَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ - عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ.

[301] جریر، عبثر بن قاسم اور شعبہ سے بھی، سابقہ سند کے ساتھ، مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔ شعبہ کی روایت میں ہے: سلیمان (اعمش) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ذکوان سے سنا، (انھوں نے ابوصالح ذکوان سے اپنے سماع کی وضاحت کی ہے۔)

[٣٠٢] ١٧٦-(١١٠) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

[302] معاویہ بن سلّام دمشقی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی کہ ابوقلابہ نے انھیں خبر دی کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ انھوں نے (حدیبیہ کے مقام پر) درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر ہونے کی پختہ قسم کھائی اور (جس بات پر اس نے قسم کھائی اس میں) وہ جھوٹا تھا تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا

بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَّذْرٌ فِي شَيْءٍ لَّا يَمْلِكُهُ».

(اس کا عمل ویسا ہی ہے۔) اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا، قیامت کے دن اس کو اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور کسی شخص پر اس چیز کی نذر پوری کرنا لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔''

[٣٠٣] (. .)حَدَّثَنِي أَبُوغَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَّذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِّيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا قِلَّةً، وَّمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ».

[303] ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سابقہ سند کے ساتھ حدیث سنائی کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس چیز کا انسان مالک نہیں ہے، اس کے بارے میں (مانی ہوئی) نذر اس کے ذمے نہیں ہے۔ مومن پر لعنت بھیجنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کے قتل کے مترادف ہے اور جس نے کسی چیز سے اپنے آپ کو قتل کیا، قیامت کے دن اسی چیز سے اس کو عذاب دیا جائے گا، اور جس نے (مال میں) اضافے کے لیے جھوٹا دعویٰ کیا، اللہ تعالیٰ اس (کے مال) کی قلت ہی میں اضافہ کرے گا اور جس نے ایسی قسم جو فیصلے کے لیے ناگزیر ہو، جھوٹی کھائی (اس کا بھی یہی حال ہوگا۔)''

فوائد: ① مسلمان پر لعنت کرنا گناہ میں اس کے قتل کے برابر ہے لیکن دنیا میں اس کو وہ سزا نہیں دی جا سکتی جو قتل کی ہے۔ ② یمین صبر اس شخص کی قسم ہوتی ہے جس کی گواہی کے بغیر کسی قضیے کا فیصلہ نہیں ہو سکتا اس لیے عدالت اسے گواہی دینے تک کسی کی تحویل میں دے کر پابند کر دیتی ہے یا محبوس کر دیتی ہے۔ صبر کے لفظی معنی روکنے کے ہیں۔

[٣٠٤] ١٧٧-(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُّتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا

[304] شعبہ نے ایوب سے، انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز سفیان ثوری نے بھی خالد حذاء سے، انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر اسلام کے سوا کسی اور ملت میں ہونے کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے قول کے مطابق (اسی مذہب سے) ہوگا اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا، اللہ اس کو جہنم کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دے گا۔'' یہ سفیان کی بیان کردہ حدیث

قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ» - هٰذَا حَدِيثُ سُفْيَانَ، وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

ہے۔اور شعبہ کی روایت یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے سوا کسی اور ملت میں ہونے کی جھوٹی قسم کھائی (اس روایت میں ''جان بوجھ کر'' کے الفاظ نہیں) تو وہ اسی طرح ہے جس طرح اس نے کہا ہے اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے ذبح کر ڈالا، اسے قیامت کے دن اسی چیز سے ذبح کیا جائے گا۔''

[٣٠٥] ١٧٨-(١١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ -: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يُدْعٰى بِالْإِسْلَامِ: «هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ» فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! اَلرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ آنِفًا: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ» فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا، وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَى النَّارِ» فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَّرْتَابَ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ! أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ» ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ: «إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ، وَّإِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ».

[305] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنگ حنین میں شریک ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں، جسے مسلمان کہا جاتا تھا، فرمایا: ''یہ جہنمیوں میں سے ہے۔'' جب ہم لڑائی میں گئے تو اس آدمی نے بڑی زوردار جنگ لڑی جس کی وجہ سے اسے زخم لگ گئے، اس پر آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! وہ آدمی جس کے بارے میں آپ نے ابھی فرمایا تھا: ''وہ جہنمیوں میں سے ہے'' اس نے تو آج بڑی شدید جنگ لڑی ہے اور وہ مر چکا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کی طرف (جائے گا۔)'' بعض مسلمان آپ کے اس فرمان کے بارے میں شک وشبہہ میں مبتلا ہونے لگے، (کہ ایسا جاں نثار کیسے دوزخی ہوسکتا ہے۔) لوگ اسی حالت میں تھے کہ بتایا گیا: وہ مرا نہیں ہے لیکن اسے شدید زخم لگے ہیں۔ جب رات پڑی تو وہ (اپنے) زخموں پر صبر نہ کر سکا، اس نے خودکشی کر لی۔ آپ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے لوگوں میں اعلان کیا: ''یقیناً اس جان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جو اسلام پر ہے اور بلاشبہ اللہ برے لوگوں سے بھی اس دین کی تائید کراتا ہے۔''

فائدہ: نفس مسلمہ سے مراد اسلام پر قائم روح ہے۔ ایسی روح رکھنے والا انسان گناہ بھی کرے تو استغفار کرتا ہے اور اللہ اسے اپنی رحمت سے پاک کر دیتا ہے۔ جس کی روح ہی اسلام پر قائم نہیں، یعنی اسے اللہ کے ساتھ کیے گئے اپنے عہد اولین کا پاس نہیں وہ اچھے کام بھی کرے، ان کے ذریعے سے دین کو فائدہ بھی پہنچائے تو بھی انجام کار وہ دوسری طرف چلا جاتا ہے۔

[٣٠٦] ١٧٩-(١١٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ - حَيٌّ مِّنَ الْعَرَبِ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى عَسْكَرِهِ، وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالُوا: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا - قَالَ - فَخَرَجَ مَعَهُ، كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، - قَالَ - فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ [نَصْلَ] سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ [عَلٰى سَيْفِهِ] فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: اَلرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتّٰى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ

[306] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا اور جنگ شروع ہوگئی، پھر رسول اللہ ﷺ اپنی لشکر گاہ کی طرف پلٹے اور فریق ثانی اپنی لشکر گاہ کی طرف مڑا۔ رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے والوں میں سے ایک آدمی تھا جو دشمنوں (کی صفوں) سے الگ رہ جانے والوں کو نہ چھوڑتا، ان کا تعاقب کرتا اور انھیں اپنی تلوار کا نشانہ بنا دیتا، لوگوں نے کہا: آج ہم میں سے فلاں نے جو کر دکھایا کسی اور نے نہیں کیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔'' لوگوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: میں مستقل طور پر اس کے ساتھ رہوں گا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ آدمی اس کے ہمراہ نکلا۔ جہاں وہ ٹھہرتا وہیں یہ ٹھہر جاتا اور جب وہ اپنی رفتار تیز کرتا تو اس کے ساتھ یہ بھی تیز چل پڑتا۔ (آخر کار) وہ آدمی شدید زخمی ہوگیا، اس نے جلد مر جانا چاہا تو اس نے اپنی تلوار کا اوپر کا حصہ (تلوار کا دستہ) زمین پر رکھا اور اس کی دھار اپنی چھاتی کے درمیان رکھی، پھر اپنی تلوار پر اپنا پورا وزن ڈال کر خودکشی کر لی۔ وہ (پیچھا کرنے والا) آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' تو اس نے کہا: وہ آدمی جس کے بارے میں آپ نے ابھی بتایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں نے اسے غیر معمولی بات سمجھا تھا۔ اس پر میں نے (لوگوں سے) کہا: میں تمھارے لیے اس کا پتہ لگاؤں گا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے نکلا یہاں تک کہ وہ شدید زخمی ہوگیا اور اس نے جلدی مر جانا چاہا تو اس نے اپنی تلوار کا اوپر کا حصہ (دستہ) زمین پر اور اس کی

فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ [أَهْلِ] الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ [أَهْلِ] النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [انظر: ٦٧٤١]

دھار چھاتی کے درمیان رکھی، پھر اس پر اپنا پورا بوجھ ڈال دیا اور خود کو مار ڈالا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو نظر آتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور لوگوں کو نظر آتا ہے کہ کوئی آدمی دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ (انجامِ کار) وہ جنتی ہوتا ہے۔''

[٣٠٧] ١٨٠-(١١٣) **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: «إِنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قَرْحَةٌ، فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهِ، فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَإِ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ: إِي وَاللهِ! لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ جُنْدَبٌ - عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ.

[307] شیبان نے بیان کیا کہ میں نے حسن (بصری) کو کہتے ہوئے سنا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا، اسے پھوڑا نکلا، جب اس نے اسے اذیت دی تو اس نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اس پھوڑے کو چیر دیا، خون بند نہ ہوا، حتی کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔'' (کیونکہ اس نے خودکشی کے لیے ایسا کیا تھا۔) پھر حسن نے مسجد کی طرف اپنا ہاتھ اونچا کیا اور کہا: ہاں، اللہ کی قسم! یہ حدیث مجھے جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (روایت کرتے ہوئے) اسی مسجد میں سنائی تھی۔

[٣٠٨] ١٨١-(...) **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِينَا، وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَّكُونَ [جُنْدَبٌ] كَذَبَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خُرَاجٌ» فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[308] (شیبان کے بجائے) جریر نے بیان کیا کہ میں نے حسن کو کہتے ہوئے سنا: ہمیں جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں یہ حدیث سنائی، نہ ہم بھولے ہیں اور نہ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ جندب نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا ہے۔ جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو پھوڑا نکلا......'' پھر اسی (سابقہ حدیث) جیسی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٨) - **(بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ)** (التحفة ٤٧)

باب: 48- مالِ غنیمت میں خیانت کی شدید حرمت اور یہ کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے

[۳۰۹] ۱۸۲-(۱۱٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكٌ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ وَّفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَلَّا، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا، أَوْ عَبَاءَةٍ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ» قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: «أَلَا! إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ».

[309] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: خیبر (کی جنگ) کا دن تھا، نبی ﷺ کے کچھ صحابہ آئے اور کہنے لگے: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، یہاں تک کہ ایک آدمی کا تذکرہ ہوا تو کہنے لگے: وہ شہید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، میں نے اسے ایک دھاری دار چادر یا عبا (چوری کرنے) کی بنا پر آگ میں دیکھا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! جا کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومنوں کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔'' انھوں نے کہا: میں باہر نکلا اور (لوگوں میں) اعلان کیا: متنبہ رہو! جنت میں مومنوں کے سوا اور کوئی داخل نہ ہوگا۔

[۳۱۰] ۱۸۳-(۱۱٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّهٰذَا حَدِيثُهُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى خَيْبَرَ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْنَا، فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا وَرِقًا؛ غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي، وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَبْدٌ لَّهُ، وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ جُذَامٍ، يُدْعٰى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِّنْ بَنِي الضُّبَيْبِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ،

[310] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی معیت میں خیبر کی طرف نکلے، اللہ نے ہمیں فتح عنایت فرمائی، غنیمت میں ہمیں سونا یا چاندی نہ ملا، غنیمت میں سامان، غلہ اور کپڑے ملے، پھر ہم وادی (القریٰ) کی طرف چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کا ایک غلام تھا جو جذام قبیلے کے ایک آدمی نے، جسے رفاعہ بن زید کہا جاتا تھا اور (جذام کی شاخ) بنوضُبیب سے اس کا تعلق تھا، آپ کو ہبہ کیا تھا۔ جب ہم نے اس وادی میں پڑاؤ کیا تو رسول اللہ ﷺ کا (یہ) غلام آپ کا پالان کھولنے کے لیے اٹھا، اسے (دور سے) تیر کا نشانہ بنایا گیا اور اسی سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اسے شہادت مبارک ہو۔ آپ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اوڑھنے کی وہ چادر اس پر

فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ، فَقُلْنَا: هَنِيئًا لَّهُ الشَّهَادَةُ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ» قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ».

آگ کے شعلے برسا رہی ہے جو اس نے خیبر کے دن اس کے تقسیم ہونے سے پہلے اٹھائی تھی۔'' یہ سن کر لوگ خوفزدہ ہو گئے، ایک آدمی ایک یا دو تسمے لے آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! خیبر کے دن میں نے لیے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کا ایک تسمہ ہے یا آگ کے دو تسمے ہیں۔''

فائدہ: اس شخص کی شہادت مبارک ہے، جو فوری طور پر جنت میں داخل ہو جائے۔ جو مالی حقوق کی ادائیگی یا ان کے بدلے میں سزا پانے کے لیے پھنسا رہے اسے کس طرح مبارک باد دی جا سکتی ہے!

(المعجم ٤٩) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَاتِلَ نَفْسِهِ لَا يَكْفُرُ) (التحفة ٤٨)

باب: 49- اس امر کی دلیل کہ (ہر) خودکشی کرنے والا کافر نہیں بن جاتا

[٣١١] ١٨٤-(١١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ -: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ الطُّفَيْلَ ابْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ لَّكَ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ وَّمَنْعَةٍ؟ - قَالَ: حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - فَأَبَى ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ، لِلَّذِي ذَخَرَ اللهُ لِلْأَنْصَارِ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ، هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، وَّهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ،

[311] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ایک مضبوط قلعے اور تحفظ کی ضرورت ہے؟ (روایت کرنے والے نے کہا: یہ ایک قلعہ تھا جو جاہلیت کے دور میں بنودوس کی ملکیت تھا) آپ نے اس (کو قبول کرنے) سے انکار کر دیا۔ کیونکہ یہ سعادت اللہ نے انصار کے حصے میں رکھی تھی، پھر جب نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو طفیل بن عمرو بھی ہجرت کر کے آپ کے پاس آ گئے، ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے بھی ہجرت کی، انھوں نے مدینہ کی آب و ہوا ناموافق پائی تو وہ آدمی بیمار ہوا اور گھبرا گیا، اس نے اپنے چوڑے پھل والے تیر لیے اور ان سے اپنی انگلیوں کے اندرونی طرف کے جوڑ کاٹ ڈالے، اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہا حتی کہ وہ مر گیا۔

فَمَرِضَ، فَجزِعَ، فَأَخذَ مَشَاقِصَ لَهُ، فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ، فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ، فَرَآهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ، وَّرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرَلِي بِهِجْرَتِي إِلٰى نَبِيِّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ: مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ قِيلَ لِي: لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ، فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ».

طفیل بن عمرو نے اسے خواب میں دیکھا، انھوں نے دیکھا کہ اس کی حالت اچھی تھی اور (یہ بھی) دیکھا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ ڈھانپے ہوئے تھے۔ طفیل نے (عالم خواب میں) اس سے کہا: تمھارے رب نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا: اس نے اپنے نبی کی طرف میری ہجرت کے سبب مجھے بخش دیا۔ انھوں نے پوچھا: میں تمھیں دونوں ہاتھ ڈھانپے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھ سے کہا گیا: (اپنا) جو کچھ تم نے خود ہی خراب کیا ہے، ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ طفیل نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے۔''

فائدہ: بیماری اور گھبراہٹ کی بنا پر یہ انتہائی قدم اٹھانے کے باوجود اس کے دل میں ایمان موجود تھا۔ ہجرت جیسے عظیم الشان عمل کے ذریعے سے اس نے شہادتین کی تصدیق کی تھی۔ یہی ہجرت اس کی بیماری اور گھبراہٹ کا سبب بنی تھی اس لیے اللہ نے اسے بخش دیا۔ جو کمی رہ گئی تھی اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمادی۔

(المعجم ٥٠) - (بَابٌ: فِي الرِّيحِ الَّتِي تَكُونُ فِي قُرْبِ الْقِيَامَةِ تَقْبِضُ مَنْ فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْإِيمَانِ) (التحفة ٤٩)

باب:50- وہ ہوا جو قیامت کے قریب چلے گی، ہر اس شخص کی روح قبض کرلے گی جس کے دل میں کچھ نہ کچھ ایمان ہوگا

[٣١٢] ١٨٥-(١١٧) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّأَبُوعَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ رِيحًا مِّنَ الْيَمَنِ، أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَاتَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ - قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ: مِثْقَالُ حَبَّةٍ، وَّقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - مِّنْ إِيمَانٍ

[312] عبدالعزیز بن محمد اور ابوعلقمہ فَروی نے کہا: ہمیں صفوان بن سُلَیم نے عبداللہ بن سلمان کے واسطے سے ان کے والد (سلمان) سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی اور کسی ایسے شخص کو نہ چھوڑے گی جس کے دل میں (ابوعلقمہ نے کہا: ایک دانے کے برابر اور عبدالعزیز نے کہا: ایک ذرے کے برابر بھی) ایمان ہوگا، مگر اس کی روح قبض کرلے گی۔'' (ایک ذرہ بھی ہو لیکن ایمان ہو تو نفع بخش ہے۔)

إِلَّا قَبَضَتْهُ».

(المعجم ٥١) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ) (التحفة ٥٠)

[٣١٣] ١٨٦-(١١٨) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ -قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا، يَّبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا».

باب:51- فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرنے کی ترغیب

[313] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان فتنوں سے پہلے پہلے جو تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) ہوں گے، (نیک) اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ (ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہو گا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر، اپنا دین (ایمان) دنیوی سامان کے عوض بیچتا ہوگا۔''

(المعجم ٥٢) - (بَابُ مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُّحْبَطَ عَمَلُهُ) (التحفة ٥١)

[٣١٤] ١٨٧-(١١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرْفَعُوٓاْ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِيِّ﴾ [الحجرات: ٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. جَلَسَ ثَابِتُ [ابْنُ قَيْسٍ] فِي بَيْتِهِ وَقَالَ: أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَاحْتَبَسَ [ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: «يَا أَبَا عَمْرٍو! مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ أَشْتَكٰى؟» قَالَ سَعْدٌ: إِنَّهُ لَجَارِي وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوٰى، قَالَ

باب:52- مومن کا اس بات سے ڈرنا کہ اس کے عمل ضائع نہ ہو جائیں

[314] حماد بن سلمہ نے ثابت بُنانی سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت اتری: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرْفَعُوٓاْ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِيِّ﴾ ''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے اونچی مت کرو۔'' آیت کے آخر تک۔ تو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے: میں تو جہنمی ہوں۔ انھوں نے (خود کو) نبی ﷺ (کی خدمت میں حاضر ہونے) سے بھی روک لیا، رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''ابوعمرو! ثابت کو کیا ہوا؟ کیا وہ بیمار ہیں؟'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میرے پڑوسی ہیں اور مجھے ان کی کسی بیماری کا پتہ نہیں چلا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے

فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّـةِ».

کہا: اس کے بعد سعد، ثابت رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی تو ثابت کہنے لگے: یہ آیت اتر چکی ہے اور تم جانتے ہو کہ تم سب میں میری آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز سے زیادہ بلند ہے، اس بنا پر میں جہنمی ہوں ۔ سعد رضی اللہ عنہ نے اس (جواب) کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ وہ تو اہلِ جنت میں سے ہے۔''

[٣١٥] ١٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، بِنَحْوِ حَدِيثِ حَمَّادٍ، وَّلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

[315] جعفر بن سلیمان نے کہا: ہمیں ثابت (بنانی) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصار کے خطیب تھے۔ جب یہ آیت اتری...... آگے حماد کی (سابقہ) حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

[٣١٦] وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ﴾ [الحجرات:٢] وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ.

[316] (جعفر بن سلیمان کے بجائے) سلیمان بن مغیرہ نے ثابت (بنانی) سے نقل کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی کہ جب یہ آیت اتری: ﴿لَا تَرْفَعُوٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ ...... انھوں نے بھی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

[٣١٧] (...) وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ - وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ - وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَّزَادَ: قَالَ: فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

[317] معتمر کے والد سلیمان بن طرخان نے ثابت کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی کہ جب یہ آیت اتری (آگے گزشتہ حدیث بیان کی) لیکن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا: ہم انھیں (اس طرح) دیکھتے کہ ہمارے درمیان اہل جنت میں سے ایک فرد چل پھر رہا ہے۔

(المعجم ٥٣) - (بَابٌ: هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ؟) (التحفة ٥٢)

باب:53- کیا جاہلیت کے اعمال پر مؤاخذہ ہوگا؟

[٣١٨] ١٨٩-(١٢٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: «أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ».

[318] منصور نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا جاہلیت کے اعمال پر ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے اسلام لانے کے بعد اچھے عمل کیے، اس کا جاہلیت کے اعمال پر مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جس نے برے اعمال کیے، اس کا جاہلیت اور اسلام دونوں کے اعمال پر مؤاخذہ ہوگا۔''

فائدہ: اسلام پہلے کے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ لیکن شہادتین کے بعد جس کے عمل شہادتین کی تصدیق نہیں بلکہ تکذیب کرتے ہیں اسے یہ درجہ نصیب نہیں ہوگا۔

[٣١٩] ١٩٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ».

[319] وکیع نے اعمش کے واسطے سے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے جاہلیت میں جو عمل کیے، کیا ان کی وجہ سے ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: ''جس نے اسلام لانے کے بعد اچھے عمل کیے، اس کا ان اعمال پر مؤاخذہ نہیں ہوگا جو اس نے جاہلیت میں کیے اور جس نے اسلام میں برے کام کیے، وہ اگلے اور پچھلے دونوں طرح کے عملوں پر پکڑا جائے گا۔''

[٣٢٠] ١٩١-(...) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا [عَلِيُّ] بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[320] اعمش کے ایک اور شاگرد علی بن مسہر نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا

باب:54- اسلام ایسا ہے کہ پہلے گناہوں کو مٹا دیتا

قَبْلَهُ وَكَذَا الْهِجْرَةُ وَالْحَجُّ) (التحفة ٥٣)

ہے، اسی طرح ہجرت اور حج بھی (سابقہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں)

[٣٢١] ١٩٢-(١٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى-حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِي طَوِيلًا وَّحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاه! أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَذَا؟ قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلٰى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَّقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ: «مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟» قَالَ قُلْتُ: أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: «تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟» قُلْتُ: أَنْ يُّغْفَرَ لِي، قَالَ: «أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ

[321] ابن شماسہ مہری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، وہ موت کے سفر پر روانہ تھے، روتے جاتے تھے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا تھا۔ ان کا بیٹا کہنے لگا: ابا جان! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں چیز کی بشارت نہ دی تھی؟ کیا فلاں بات کی بشارت نہ دی تھی؟ انھوں نے ہماری طرف رخ کیا اور کہا: جو کچھ ہم (آیندہ کے لیے) تیار کرتے ہیں، یقیناً اس میں سے بہترین یہ گواہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ میں تین درجوں (مرحلوں) میں رہا۔ (پہلا یہ کہ) میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں پایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ سے زیادہ بغض کسی کو نہ تھا اور نہ اس کی نسبت کوئی اور بات زیادہ پسند تھی کہ میں آپ پر قابو پا کر آپ کو قتل کر دوں۔ اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ (دوسرے مرحلے میں) جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا، کہا: تو میں نے اپنا ہاتھ (پیچھے) کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: ''عمرو! تمھیں کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کی: میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ''کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کی: یہ (شرط) کہ مجھے معافی مل جائے۔ آپ نے فرمایا: ''عمرو! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اسلام ان تمام گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کے تھے؟ اور ہجرت ان تمام گناہوں کو ساقط کر دیتی ہے جو اس (ہجرت) سے پہلے کیے

قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟» وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَّهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ، لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا. ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي.

گئے تھے اور حج ان سب گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کے تھے۔'' اس وقت مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی نہ تھا اور نہ آپ سے بڑھ کر میری نظر میں کسی کی عظمت تھی، میں آپ کی عظمت کی بنا پر آنکھ بھر کر آپ کو دیکھ بھی نہ سکتا تھا اور اگر مجھ سے آپ کا حلیہ پوچھا جائے تو میں بتا نہ سکوں گا کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھتا ہی نہ تھا اور اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا، پھر (تیسرا مرحلہ یہ آیا کہ) ہم نے کچھ چیزوں کی ذمہ داری لے لی، میں نہیں جانتا ان میں میرا حال کیسا رہا؟ جب میں مر جاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی میرے ساتھ نہ جائے، نہ ہی آگ ساتھ ہو اور جب تم مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا، پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر (دعا کرتے ہوئے) ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ میں تمھاری وجہ سے (اپنی نئی منزل کے ساتھ) مانوس ہو جاؤں اور دیکھ لوں کہ میں اپنے رب کے فرستادوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

[٣٢٢] ١٩٣-(١٢٢) **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ - وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا، ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو لَحَسَنٌ، وَّلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً؟ فَنَزَلَ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ [الفرقان:

[322] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (جاہلی دور میں) مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے قتل کیے تھے تو بہت کیے تھے اور زنا کیا تھا تو بہت کیا تھا، پھر وہ حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس (راستے) کی دعوت دیتے ہیں، یقیناً وہ بہت اچھا ہے۔ اگر آپ ہمیں بتا دیں کہ جو کام ہم کر چکے ہیں، ان کا کفارہ ہو سکتا ہے (تو ہم ایمان لے آئیں گے۔) اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کی اللہ نے حرمت قائم کی ہے، اسے قتل نہیں کرتے مگر حق کی بنا پر، اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا، وہ سزا پائے گا۔'' (ہر مسلمان پر ان ابدی احکام کی

٦٨] وَنَزَلَ: ﴿يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ﴾ [الزمر: ٥٣].

پابندی ضروری ہے) اور یہ آیت نازل ہوئی: ''اے میرے بندو! جو اپنے اوپر زیادتی کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ (جو اسلام سے پہلے یہ کام کر چکے ان کے بارے میں وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔)''

(المعجم ٥٥) - (بَابُ بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ) (التحفة ٥٤)

باب:55- کافر کے اعمال کا حکم جب وہ ان کے بعد اسلام لے آئے

[٣٢٣] ١٩٤- (١٢٣) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، هَلْ لِّي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ».

وَالتَّحَنُّثُ: اَلتَّعَبُّدُ.

[323] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھیں حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ان کاموں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو میں جاہلیت کے دور میں اللہ کی عبادت کی خاطر کرتا تھا؟ مجھے ان کا کچھ اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نیک کام پہلے کر چکے ہو تم نے ان سمیت اسلام قبول کیا ہے۔''

تحنث کا مطلب: عبادت گزاری ہے۔

[٣٢٤] ١٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ: مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، أَفِيهَا أَجْرٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ».

[324] (یونس کے بجائے) صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ان اعمال کے بارے کیا فرماتے ہیں جو میں جاہلیت کے دور میں اللہ کی عبادت کے طور پر کیا کرتا تھا، یعنی صدقہ وخیرات، غلاموں کو آزاد کرنا اور صلہ رحمی، کیا ان کا اجر ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھلائی کے کام تم پہلے کر چکے ہو تم ان سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو۔'' (تمھارے اسلام کے ساتھ وہ بھی شرفِ قبولیت حاصل کر چکے ہیں کیونکہ وہ بھی شہادتین کی تصدیق کرتے ہیں۔)

[٣٢٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَشْيَاءَ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ» قُلْتُ: فَوَاللهِ! لَا أَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلَّا فَعَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ.

[325] ابن شہاب زہری کے ایک اور شاگرد معمر نے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی، نیز (ایک دوسری سند کے ساتھ) ابو معاویہ نے ہمیں خبر دی: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: وہ (بھلائی کی) چیزیں (کام) جو میں جاہلیت کے دور میں کیا کرتا تھا؟ (ہشام نے کہا: ان کی مراد تھی کہ میں نیکی کے لیے کرتا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس بھلائی سمیت اسلام میں داخل ہوئے جو تم نے پہلے کی۔'' میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے جو (نیک) کام جاہلیت میں کیے تھے، ان میں سے کوئی عمل نہیں چھوڑوں گا مگر اس جیسے کام اسلام میں بھی کروں گا۔

[٣٢٦] ١٩٦-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَّحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيرٍ، ثُمَّ أَعْتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَّحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيرٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[326] عبداللہ بن نمیر نے ہشام سے سابقہ سند سے روایت کی کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے تھے اور سو اونٹ سواری کے لیے (مستحقین کو) دیے تھے، پھر اسلام لانے کے بعد (دوبارہ) سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے...... آگے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق بیان کیا۔

فائدہ: حکیم بن حزام نے نیکی کی غرض سے کیے گئے بڑے کاموں جیسے بہت سے کام اسلام لانے کے بعد پھر سے کیے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے جاہلی دور کی نیکیوں کے بارے میں پوچھا۔ آپ کا جواب سن کر انھوں نے شکر کے جذبے کے تحت باقی ماندہ کاموں جیسے نیکی کے کام بھی اسلام لانے کے بعد دوبارہ کرنے کا عہد کیا۔

(المعجم ٥٦) - (بَابُ صِدْقِ الْإِيمَانِ وَإِخْلَاصِهِ) (التحفة ٥٥)

باب: 56- سچا ایمان اور اخلاص

[٣٢٧] ١٩٧-(١٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ

[327] عبداللہ بن ادریس، ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ

وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا: أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يَٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان: ١٣].

سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب یہ آیت اتری: ''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی۔'' تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر یہ آیت گراں گزری اور انھوں نے گزارش کی: ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہ کرتا ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آیت کا مطلب وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو۔ ظلم وہ ہے جس طرح لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: ''اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔''

[٣٢٨] ١٩٨-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنِيهِ أَوَّلًا أَبِي عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[328] اسحٰق بن ابراہیم اور علی بن خشرم نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، نیز منجاب بن حارث تمیمی نے کہا: ہمیں ابن مسہر نے خبر دی، نیز ابوکریب نے کہا: ہمیں ابن ادریس نے خبر دی، پھر ان تینوں (عیسیٰ، ابن مسہر اور ابن ادریس) نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔ ابوکریب نے کہا: ابن ادریس نے کہا: پہلے مجھے میرے والد نے ابان بن تغلب سے اور انھوں نے اعمش سے روایت کی، پھر میں نے یہ روایت خود انھی (اعمش) سے سنی۔

(المعجم ٥٧) - (بَابُ بَيَانِ تَجَاوُزِ اللهِ تَعَالٰى عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى لَمْ يُكَلِّفْ إِلَّا مَا يُطَاقُ وَبَيَانِ حُكْمِ الْهَمِّ بِالْحَسَنَةِ وَبِالسَّيِّئَةِ) (التحفة ٥٦)

باب: 57- اللہ تعالیٰ نے دل کی باتوں اور دل میں آنے والے خیالات سے اگر وہ دل میں مستقل طور پر جاگزیں نہ ہو جائیں تو ان سے درگزر فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے کسی پر اسے دی گئی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالی، نیز نیکی اور برائی کے ارادے کا حکم

[٣٢٩] ١٩٩-(١٢٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأُمَيَّةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ

[329] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اتری: ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ ہی کا ہے اور تمھارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس پر تمھارا محاسبہ کرے گا، پھر جسے

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿لِّلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا۟ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ ٱللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴾ [البقرة: ٢٨٤] قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوا: أَيْ رَسُولَ اللهِ! كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ: اَلصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ» قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ. أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِثْرِهَا: ﴿ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ﴾ [البقرة: ٢٨٥] فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللهُ تَعَالٰى، فَأَنْزَلَ اللهُ [عَزَّ وَجَلَّ]: ﴿لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ﴾ قَالَ:

چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر یہ بات انتہائی گراں گزری۔ کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! (پہلے) ہمیں ایسے اعمال کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت میں ہیں: نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ اور اب آپ پر یہ آیت اتری ہے جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم وہی بات کہنا چاہتے ہو جو تم سے پہلے دونوں اہلِ کتاب نے کہی: ہم نے سنا اور نافرمانی کی! بلکہ تم کہو: ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔'' صحابۂ کرام نے کہا: ''ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔'' جب صحابہ یہ الفاظ دہرانے لگے اور ان کی زبانیں ان الفاظ پر رواں ہوگئیں، تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''رسول اللہ ﷺ اس (ہدایت) پر ایمان لائے جو اُن کے رب کی طرف سے اُن پر نازل کی گئی اور سارے مومن بھی۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، (اور کہا:) ہم (ایمان لانے میں) اس کے رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور انھوں نے کہا: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔'' چنانچہ جب انھوں نے یہ (مان کر اس پر عمل) کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت (کے ابتدائی معنی) کو منسوخ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس نے جو (نیکی) کمائی اور جو (برائی) کمائی (اس کا وبال) اسی پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔''

نَعَمْ ﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلَـٰنَا فَانصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَـٰفِرِينَ﴾ قَالَ: نَعَمْ.
[البقرة: ٢٨٦].

(اللہ نے) فرمایا: ہاں۔ (انھوں نے کہا:) ''اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے (گزر چکے) ہیں۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں! (پھر کہا:) ''اے ہمارے رب! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں! (پھر کہا:) ''اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں۔

فائدہ: اللہ پر ایمان کا اصل تقاضا تو یہی تھا کہ سوچ، فکر اور دل کے خیالات بھی ایمان کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔ مسلمانوں کو اسی کا مکلّف بنایا گیا۔ یہ ناممکن نہ سہی انتہائی مشکل کام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو اطاعت اور اس کے ساتھ دعا کا راستہ دکھایا۔ وہ ان تمام مرحلوں سے گزرے تو اللہ نے اپنی خصوصی رحمت سے یہ تخفیف فرمائی اور مزید دعا سکھائی۔ صحابہ اس دعا کو مانگتے رہے اور اللہ کی رحمت وسیع تر ہوتی گئی۔ اب بھی اہل ایمان کو اسی راستے پر چلنا ہے۔ دل کے خیالات کو درست رکھنے کی سعی کرنی ہے اور استغفار کرنا ہے۔

[٣٣٠] ٢٠٠-(١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ: إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ: الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِن تُبْدُوا۟ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ ٱللَّهُ﴾ [البقرة: ٢٨٤] قَالَ، دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَّمْ يَدْخُلْ قُلُوبَهُمْ مِّنْ شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا» قَالَ، فَأَلْقَى اللهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ ﴿رَبَّنَا وَلَا

[330] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تمھارے دلوں میں جو کچھ ہے، اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ اس پر تمھارا مؤاخذہ کرے گا۔'' (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: اس سے صحابہ کے دلوں میں ایک چیز (شدید خوف کی کیفیت کہ احکام الٰہی کے اس تقاضے پر عمل نہ ہو سکے گا) در آئی جو کسی اور بات سے نہیں آئی تھی۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہو: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کیا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت اتاری: ''اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اسی کے لیے ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر (وبال) پڑتا ہے (اس برائی کا) جس کا اس نے ارتکاب کیا۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔'' اللہ نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔ ''اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ

تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا﴾ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ ﴿وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلَىٰنَا﴾ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ [البقرة: ٢٨٦].

نہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔'' فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔ ''ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔'' اللہ نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔

(المعجم ٥٨) - (بَابُ تَجَاوُزِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ) (التحفة ٥٧)

باب: 58-اللہ تعالیٰ نے ان باتوں سے جو دل ہی دل میں خود سے کی جاتی ہیں اور دل میں آنے والے خیالات سے اگر وہ دل میں جاگزیں نہ ہو جائیں تو درگزر فرمایا ہے

[٣٣١] ٢٠١-(١٢٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا - أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ -».

[331] ابوعوانہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے زُرارہ بن اَوفیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو وہ (دل میں) اپنے آپ سے کریں، جب تک وہ ان کو زبان پر نہ لائیں یا ان پر عمل نہ کریں۔''

فائدہ: یہ معافی اسی بنا پر ہے کہ مومن اپنی بساط کے مطابق غلط خیالات سے بچنے اور استغفار کرنے میں لگا رہتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا یہ خیالات اس کی زبان پر بھی آتے ہیں اور عمل میں بھی ڈھل جاتے ہیں۔

[٣٣٢] ٢٠٢-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ. كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ

[332] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے زُرارہ بن اَوفیٰ سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو وہ دل میں اپنے آپ سے کریں، جب تک اس پر عمل یا کلام نہ کریں۔''

لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ».

[٣٣٣] وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَّهِشَامٌ، ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ شَيْبَانَ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[333] مِسعَر، ہشام اور شیبان سب نے قتادہ سے سابقہ سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح روایت کی۔

(المعجم ٥٩) - (بَابُ إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَّمْ تُكْتَبْ) (التحفة ٥٨)

باب:59-بندہ جب نیکی کا قصد کرتا ہے تو وہ لکھ لی جاتی ہے اور جب برائی کا قصد کرتا ہے تو وہ نہیں لکھی جاتی

[٣٣٤] ٢٠٣-(١٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً، وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا».

[334] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی برائی کا قصد کرے تو اس کو (اس کے نامۂ اعمال میں) نہ لکھو۔ اگر وہ اس کو کر گزرے تو اسے ایک برائی لکھو۔ اور جب کسی نیکی کا قصد کرے تو اس کو ایک نیکی لکھ لو، پھر اگر اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھو۔''

[٣٣٥] ٢٠٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى

[335] علاء کے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی نیکی کا قصد کرے اور اس کو عمل میں نہ لائے تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھوں گا، پھر اگر وہ اسے کر لے تو میں اس کو دس سے سات سو گنا تک لکھوں گا اور جب میرا بندہ کسی برائی کا قصد کرے اور

سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَّإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ، فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَّاحِدَةً».

اس کو عمل میں نہ لائے تو میں اسے اس بندے کے خلاف نہیں لکھوں گا، پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو میں ایک برائی لکھوں گا۔"

فائدہ: اجر اخلاص کے مطابق ہے کم سے کم دس گنا اور زیادہ سات سو گنا تک۔

[٣٣٦] ٢٠٥-(١٢٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ [فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَّا لَمْ يَعْمَلْ، فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا».

[336] ہمام بن منبہ نے روایت کرتے ہوئے کہا: یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے سنائیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے ایک یہ ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے بتایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ (دل میں) یہ بات کرتا ہے کہ وہ نیکی کرے گا تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں، جب تک عمل نہ کرے، پھر اگر اس کو عمل میں لے آئے تو میں اسے دس گنا لکھ لیتا ہوں اور جب (دل میں) برائی کرنے کی بات کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں جب تک اس پر عمل نہ کرے۔ جب وہ اس کو عمل میں لے آئے تو میں اسے اس کے برابر (ایک ہی برائی) لکھتا ہوں۔"

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ! ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً وَّهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ: اُرْقُبُوهُ، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّآئِي».

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتوں نے کہا: اے رب! یہ تیرا بندہ ہے، برائی کرنا چاہتا ہے اور اللہ اس کو خوب دیکھ رہا ہوتا ہے، اللہ فرماتا ہے: اس پر نظر رکھو، پس اگر وہ برائی کرے تو اس کے برابر (ایک برائی) لکھ لو اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کے لیے اسے ایک نیکی لکھو (کیونکہ) اس نے میری خاطر اسے چھوڑا ہے۔"

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللهَ».

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے ایک انسان اپنے اسلام کو خالص کر لیتا ہے تو ہر نیکی جو وہ کرتا ہے، دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے، اسے اس کے لیے ایک ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملتا ہے۔"

فائدہ: یہ اس کی رحمت کی انتہا ہے کہ محض ارادے پر برائی تو نہیں لکھی جاتی اور ارادہ ترک کر دینے پر نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

[٣٣٧] ٢٠٦-(١٣٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَّمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ [عَشْرٌ] إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، لَمْ تُكْتَبْ، وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ».

[337]ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا، پھر اس پر عمل نہیں کیا، اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس نے کسی نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کیا، اس کے لیے دس سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا لیکن اس کا ارتکاب نہیں کیا تو وہ نہیں لکھی جاتی اور اگر اس کا ارتکاب کیا تو وہ لکھی جاتی ہے۔''

[٣٣٨] ٢٠٧-(١٣١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَّبِّهِ عَزَّوَجَلَّ -، قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ [عَزَّوَجَلَّ] عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَّإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَّإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً».

[338]عبدالوارث نے جعد ابو عثمان سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو رجاء عطاردی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی (ان احادیث میں سے جنھیں وہ رسول اللہ ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھی ہیں، پھر ان کی تفصیل بتائی ہے کہ جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا، پھر وہ نیکی نہیں کی تو اللہ نے اسے اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھ دی۔ اور اگر نیکی کا ارادہ کیا، پھر وہ نیکی کر ڈالی تو اللہ عزوجل نے اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا (یا) اس سے زیادہ گنا تک لکھ لیا۔ اور اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا، پھر اس کا ارتکاب نہ کیا تو اللہ نے اسے اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھی۔ اور اگر اس نے (برائی کا) ارادہ کیا اور اس کو کر ڈالا تو اللہ نے ایک برائی لکھی۔''

[٣٣٩] ٢٠٨-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عَبْدِالْوَارِثِ، وَزَادَ: «أَوْ مَحَاهَا اللهُ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ إِلَّا هَالِكٌ».

[339]جعفر بن سلیمان نے جعد ابو عثمان سے عبدالوارث کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور یہ اضافہ کیا: ''یا اللہ نے اسے مٹا دیا اور اللہ کے ہاں صرف وہی ہلاک ہوتا ہے جو (خود) ہلاک ہونے والا ہے (کہ اللہ کے اس قدر فضل و کرم کے باوجود تباہی سے نہ بچ سکا۔)''

(المعجم ٦٠) - (بَابُ بَيَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الْإِيمَانِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَّجَدَهَا) (التحفة ٥٩)

باب:60-ایمان میں وسوسے کا بیان اور جو اسے محسوس کرے وہ کیا کہے

[٣٤٠] ٢٠٩-(١٣٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ: إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهِ، قَالَ: «أَوَ قَدْ وَجَدْتُّمُوهُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ».

[340] سہیل نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا: ہم اپنے دلوں میں ایسی چیزیں محسوس کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانا بہت سنگین سمجھتا ہے، آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے واقعی اپنے دلوں میں ایسا محسوس کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہی صریح ایمان ہے۔''

[٣٤١] ٢١٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[341] اعمش نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی۔

[٣٤٢] ٢١١-(١٣٣) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَثَّامٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ، قَالَ: «تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ».

[342] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے وسوسے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہی تو خالص ایمان ہے۔''

فائدہ: ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ یقین کے علاوہ دل کے اور متعدد عمل ہیں، جن پر اجر ملتا ہے۔ یہ سب عمل بھی دل کے یقین ہی کی تصدیق کرتے ہیں۔

[٣٤٣] ٢١٢-(١٣٤) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَّاللَّفْظُ لِهَارُونَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا، خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ».

[343] سفیان نے ہشام سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے (فضول) سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ سوال بھی ہوگا کہ اللہ نے سب مخلوق کو پیدا کیا ہے تو پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جو شخص ایسی کوئی چیز دل میں پائے تو کہے: میں اللہ پر ایمان لایا ہوں۔''

[٣٤٤] ٢١٣-(...) وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُوالنَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُوسَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ «وَرُسُلِهِ».

[344] ابو سعید مؤدِّب نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے: آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ (جواب میں) کہتا ہے: اللہ نے......'' پھر اوپر والی روایت کی طرح بیان کیا'' اور اس کے رسولوں پر (ایمان لایا)'' کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

[٣٤٥] ٢١٤-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَّعْقُوبَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟ حَتّٰى يَقُولَ لَهُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ».

[345] ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) نے اپنے چچا (محمد بن مسلم زہری) سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر کہتا ہے کہ فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ اس سے کہتا ہے: تمھارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو وہ اللہ سے پناہ مانگے اور (مزید سوچنے سے) رک جائے۔''

[٣٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ. قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَأْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟ حَتّٰى

[346] عقیل بن خالد نے کہا کہ ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے: فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ حتی کہ اس سے کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ سو جب بات یہاں تک پہنچے تو وہ اللہ کی پناہ مانگے اور رک جائے۔'' (یہ حدیث) ابن

يَقُولَ لَهُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ» بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ.

شہاب کے بھتیجے کی بیان کردہ حدیث کے مانند ہے۔

فائدہ: ایسے سوالات اصلاً شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لیے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے، سوچ کو جاری رہنے سے روکنے اور اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد کی طرف رجوع کرتے ہوئے آمنت باللّٰه کہنے سے اطمینان نصیب ہو جاتا ہے۔

[٣٤٧] ٢١٥-(١٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ، حَتّٰى يَقُولُوا: هٰذَا، اللهُ خَلَقَنَا، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟».

[347] عبدالوارث بن عبدالصمد کے دادا عبدالوارث بن سعید نے ایوب سے، انھوں نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''لوگ تم سے ہمیشہ علم کے بارے میں سوال کریں گے یہاں تک کہ یہ کہیں گے: اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

قَالَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهٰذَا الثَّالِثُ - أَوْ قَالَ -: سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهٰذَا الثَّانِي.

ابن سیرین نے کہا: اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ مجھ سے دو (آدمیوں) نے (یہی) سوال کیا تھا اور یہ تیسرا ہے (یا کہا:) مجھ سے ایک (آدمی) نے (پہلے یہ) سوال کیا تھا اور یہ دوسرا ہے۔

[٣٤٨] وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ» بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْإِسْنَادِ، وَلٰكِنْ قَدْ قَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ.

[348] اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے محمد سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے......'' باقی حدیث عبدالوارث کی حدیث کے مانند ہے۔ تاہم انھوں نے سند میں نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا، لیکن آخر میں یہ کہا ہے: ''اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔''

[٣٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُوسَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ

[349] ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! لوگ ہمیشہ تم سے سوال کرتے رہیں گے حتی کہ کہیں گے: یہ (ہر چیز کا خالق) اللہ ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ﷺ: «لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! حَتّٰى يَقُولُوا: هٰذَا اللهُ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟» قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَنِي نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هٰذَا اللهُ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ قَالَ: فَأَخَذَ حَصًى بِكَفِّهِ فَرَمَاهُمْ بِهِ. ثُمَّ قَالَ: قُومُوا قُومُوا، صَدَقَ خَلِيلِي ﷺ.

نے کہا: پھر (ایک دفعہ) جب میں مسجد میں تھا تو میرے پاس کچھ بدو آئے اور کہنے لگے: اے ابوہریرہ! یہ اللہ ہے، پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ (ابوسلمہ نے) کہا: تب انھوں نے مٹھی میں کنکر پکڑے اور ان پر پھینکے اور کہا: اٹھو اٹھو! (یہاں سے جاؤ) میرے خلیل (نبی اکرم ﷺ) نے بالکل سچ فرمایا تھا۔

[٣٥٠] ٢١٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَسْأَلَنَّكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتّٰى يَقُولُوا: اَللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ؟».

[350] یزید بن اصم نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً لوگ تم سے ہر چیز کے بارے میں سوال کریں گے یہاں تک کہ کہیں گے: اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کو کس نے پیدا کیا؟''

[٣٥١] ٢١٧-(١٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُّخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ: مَا كَذَا؟ مَا كَذَا؟ حَتّٰى يَقُولُوا: هٰذَا، اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ تَعَالٰى؟».

[351] محمد بن فضیل نے مختار بن فُلفُل سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے کہا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ''آپ کی امت کے لوگ کہتے رہیں گے: یہ کیسے ہے؟ وہ کیسے ہے؟ یہاں تک کہ کہیں گے: یہ اللہ ہے، اس نے مخلوق کو پیدا کیا، پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟''

[٣٥٢] وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ إِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرْ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ».

[352] اسحق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے خبر دی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں حسین بن علی نے زائدہ سے حدیث سنائی اور ان دونوں (جریر اور زائدہ) نے مختار سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، تاہم اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: بے شک آپ کی امت ......''

(المعجم ٦١) - (بَابُ وَعِيدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ) (التحفة ٦٠)

باب:61- جس نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا اس کے لیے آگ کی وعید

[٣٥٣] ٢١٨-(١٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ - قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ مَّعْبَدِ ابْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَّإِنْ كَانَ شَيْئًا يَّسِيرًا يَّارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَضِيبٌ مِّنْ أَرَاكٍ».

[353] معبد بن کعب سلمی نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے، انھوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کا حق مارا، اللہ نے اس کے لیے آگ واجب کر دی اور اس پر جنت حرام ٹھہرائی۔'' ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کی: اگرچہ وہ معمولی سی چیز ہو، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''چاہے وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔''

[٣٥٤] ٢١٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[354] محمد بن کعب سے روایت ہے، انھوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند حدیث سنی۔

[٣٥٥] ٢٢٠-(١٣٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ

[355] اعمش نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے مسلمان کا مال دبانے کے لیے ایسی قسم کھائی جس کے لیے عدالت نے اسے پابند کیا اور وہ اس میں جھوٹا ہے، وہ اللہ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔'' انھوں (ابووائل)

عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَّقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالُوا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فِيَّ نَزَلَتْ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ أَرْضٌ بِالْيَمَنِ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «هَلْ لَّكَ بَيِّنَةٌ؟» فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَيَمِينُهُ» قُلْتُ: إِذَنْ يَّحْلِفَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ، يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَّقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ» فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ.

نے کہا: اس موقع پر حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ (مجلس میں) داخل ہوئے اور کہا: ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمھیں کیا حدیث بیان کر رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: اس اس طرح (بیان کر رہے ہیں۔) انھوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن نے سچ کہا، یہ آیت میرے ہی معاملے میں نازل ہوئی۔ میرے اور ایک آدمی کے درمیان یمن کی ایک زمین کا معاملہ تھا۔ میں اس کے ساتھ اپنا جھگڑا نبی ﷺ کے ہاں لے گیا تو آپ نے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس کوئی دلیل (یا ثبوت) ہے؟'' میں نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر اس کی قسم (پر فیصلہ ہوگا۔)'' میں نے کہا: تب وہ قسم کھا لے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا مال دبانے کے لیے ایسی قسم کھائی جس کا فیصلہ کرنے والے نے اس سے مطالبہ کیا تھا اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہے، تو وہ اللہ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔'' اس پر یہ آیت اتری: ''بلاشبہ جو لوگ اللہ کے ساتھ کیے گئے وعدے اور اپنی قسموں کا سودا تھوڑی قیمت پر کرتے ہیں......'' آیت کے آخر تک۔

[٣٥٦] ٢٢١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ».

[356] (اعمش کے بجائے) منصور نے ابووائل سے اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جو شخص ایسی قسم اٹھاتا ہے جس کی بنا پر وہ مال کا حق دار ٹھہرتا ہے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ کو اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا، پھر اعمش کی طرح روایت بیان کی البتہ (اس میں) انھوں نے کہا: میرے اور ایک آدمی کے درمیان کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا۔ ہم یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے دو گواہ ہوں یا اس کی قسم (کے ساتھ فیصلہ ہوگا)۔''

[٣٥٧] ٢٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، وَّعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ» قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[357] جامع بن ابی راشد اور عبدالملک بن اعین نے (ابو وائل) شقیق بن سلمہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی مسلمان شخص کے مال پر، حق نہ ہوتے ہوئے، قسم کھائی، وہ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔'' عبداللہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے کتاب اللہ سے اس کا مصداق (جس سے بات کی تصدیق ہو جائے) پڑھا: ''بلاشبہ جو لوگ اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد (میثاق) اور اپنی قسموں کا سودا تھوڑی سی قیمت پر کرتے ہیں...... '' آخر آیت تک۔

[٣٥٨] ٢٢٣-(١٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُوعَاصِمٍ الْحَنَفِيُّ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِّي كَانَتْ لِأَبِي. فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَلَكَ يَمِينُهُ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. فَقَالَ: «لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ» فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: «أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا، لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ».

[358] سماک نے علقمہ بن وائل سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی حضر موت سے اور ایک کندہ سے نبی ﷺ کے پاس آیا۔ حضرمی (حضر موت کے باشندے) نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میری زمین پر قبضہ کیے بیٹھا ہے جو میرے باپ کی تھی۔ اور کندی نے کہا: یہ میری زمین ہے، میرے قبضے میں ہے، میں اسے کاشت کرتا ہوں، اس کا اس (زمین) میں کوئی حق نہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے حضرمی سے کہا: ''کیا تمھاری کوئی دلیل (گواہی وغیرہ) ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تمھارے لیے اس کی قسم ہے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ یہ آدمی بدکردار ہے، اسے کوئی پروا نہیں کہ کس چیز پر قسم کھاتا ہے اور یہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں اس سے اس (قسم) کے سوا کچھ نہیں مل سکتا۔'' وہ قسم کھانے چلا اور جب اس نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ اگر اس نے ظلم اور زیادتی سے اس شخص کا مال کھانے کے لیے قسم کھائی

تو بلاشبہ یہ شخص اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ نے اس سے اپنا رخ پھیر لیا ہوگا۔"

[٣٥٩] ٢٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ - حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ هٰذَا انْتَزٰى عَلٰى أَرْضِي - يَا رَسُولَ اللهِ!- فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ، وَخَصْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ عِبْدَانَ. قَالَ: «بَيِّنَتُكَ» قَالَ: لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ. قَالَ: «يَمِينُهُ» قَالَ: إِذَنْ يَّذْهَبُ بِهَا. قَالَ: «لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذٰلِكَ»- قَالَ فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»: قَالَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ: رَبِيعَةُ ابْنُ عَيْدَانَ.

[359] زُہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم دونوں نے ابو ولید سے حدیث سنائی (زہیر نے عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ کے بجائے حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ہمیں ہشام بن عبدالملک نے حدیث سنائی، کہا) ہشام بن عبدالملک نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ بن وائل سے اور انھوں نے (اپنے والد) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، آپ کے پاس دو آدمی (ایک قطعۂ) زمین پر جھگڑتے آئے، دونوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے دور جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کر لیا تھا، وہ امرؤ القیس بن عابس کندی تھا اور اس کا حریف ربیعہ بن عبدان تھا۔ آپ نے فرمایا: "(سب سے پہلے) تمھارا ثبوت (شہادت۔)" اس نے کہا: میرے پاس ثبوت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: "(تب فیصلہ) اس کی قسم (پر ہوگا۔)" اس نے کہا: تب تو وہ میری زمین لے جائے گا۔ آپ نے فرمایا: "تمھارے لیے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔" حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے کہا: جب وہ قسم کھانے کے لیے اٹھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ظلم کرتے ہوئے کوئی زمین چھینی، وہ اس حالت میں اللہ سے ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔" اسحاق نے اپنی روایت میں (دوسرے فریق کا نام) ربیعہ بن عیدان (باء کے بجائے یاء کے ساتھ) بتایا ہے۔

فائدہ: کسی کے حق کے بارے میں جھوٹی قسم گناہِ کبیرہ ہے۔ اس پر وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ جھوٹی قسم دل اور زبان کا عمل ہے جو ایمان کے اعمال سے متضاد ہے۔

(المعجم ٦٢) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ قَصَدَ أَخْذَ مَالِ غَيْرِهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، كَانَ الْقَاصِدُ مُهْدَرَ الدَّمِ فِي حَقِّهِ وَإِنْ قُتِلَ كَانَ فِي النَّارِ، وَأَنَّ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ) (التحفة ٦١)

باب:62-اس بات کی دلیل کہ کوئی شخص دوسرے کا مال ناحق چھیننا چاہے تو اس کے خون کا قصاص نہ ہوگا اور اگر (ایسا کرتے ہوئے) وہ مارا گیا تو جہنم میں جائے گا اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے

[٣٦٠] ٢٢٥-(١٤٠) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: «قَاتِلْهُ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: «فَأَنْتَ شَهِيدٌ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ».

[360] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی آدمی آ کر میرا مال چھیننا چاہے (تو میں کیا کروں؟) آپ نے فرمایا: ''اسے اپنا مال نہ دو۔'' اس نے کہا: آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ میرے ساتھ لڑائی کرے تو؟ فرمایا: ''تم اس سے لڑائی کرو۔'' اس نے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟ آپ نے فرمایا: ''تم شہید ہو گے۔'' اس نے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے اگر میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ''وہ دوزخی ہوگا۔''

[٣٦١] ٢٢٦-(١٤١) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ؛ أَنَّ ثَابِتًا مَّوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَّبَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ مَا كَانَ، تَيَسَّرُوا لِلْقِتَالِ، فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهُ خَالِدٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: أَمَا

[361] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے سلیمان احول نے خبر دی کہ عمر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام ثابت نے انھیں بتایا کہ جب عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما اور عنبسہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے درمیان وہ (جھگڑا) ہوا جو ہوا تو وہ لڑائی کے لیے تیار ہو گئے، اس وقت (ان کے چچا) خالد بن عاص رضی اللہ عنہ سوار ہو کر عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور انھیں نصیحت کی۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل کر دیا گیا، وہ شہید ہے۔''

عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ».

[٣٦٢] وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[362] (ابن جریج کے دوسرے شاگردوں) محمد بن بکر اور ابو عاصم نے اسی مذکورہ سند کے ساتھ (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

فائدہ: کسی کا مال چھیننے کے لیے حملہ آور ہونے والے کا خون ضائع ہے اور اللہ کی طرف سے دیے گئے حق کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ یہ دو افراد کے الگ الگ عمل ہیں جن میں دل اور دیگر اعضاء شریک ہیں۔ ایک کا عمل عدم ایمان کی تائید و تصدیق کرتا ہے دوسرے کا عمل ایمان کی تصدیق کرتا ہے، دونوں کی سزا اور جزا کفر و ایمان کی سزا اور جزا کے بہت قریب ہے۔ لیکن صرف ان عملوں کی بنا پر کفر و ایمان کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔

(المعجم ٦٣) - (بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْوَالِي الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ) (التحفة ٦٢)

باب:63- اپنی رعایا سے دھوکا کرنے والا حکمران آگ کا مستحق ہے

[٣٦٣] ٢٢٧-(١٤٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ، مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَّا حَدَّثْتُكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِّرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». [انظر: ٤٧٢٩]

[363] ابوالاشہب نے حسن (بصری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عبیداللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کی تو معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمھیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ اگر میں جانتا کہ میں ابھی اور زندہ رہوں گا تو تمھیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی ایسا بندہ جسے اللہ کسی رعایا کا نگران بناتا ہے اور مرنے کے دن وہ اس حالت میں مرتا ہے کہ اپنی رعیت سے دھوکا کرنے والا ہے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔''

[٣٦٤] ٢٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُّونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ

[364] (ابوالاشہب کے بجائے) یونس نے حسن سے روایت کی، انھوں نے کہا: عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ اس وقت بیمار تھے اور ان کا حال

ابْنِ يَسَارٍ وَّهُوَ وَجِعٌ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَّمْ أَكُنْ حَدَّثْتُكَهُ؛ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتَرْعِي اللهُ عَبْدًا رَّعِيَّةً، يَّمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهَا، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» قَالَ: أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي بِهٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ، أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ.

پوچھا، تو وہ کہنے لگے: میں تمھیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں جو میں نے پہلے تمھیں نہیں سنائی تھی، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی رعیت کا نگران بناتا ہے اور موت کے دن وہ اس حالت میں مرتا ہے کہ رعیت کے حقوق میں دھوکے بازی کرنے والا ہے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔'' عبید اللہ نے کہا: کیا آپ نے پہلے مجھے یہ حدیث نہیں سنائی؟ معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تمھیں نہیں سنائی یا میں تمھیں نہیں سنا سکتا تھا۔

[٣٦٥] ٢٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَّعْنِي الْجُعْفِيَّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَّعُودُهُ، فَجَاءَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا.

[365] (ایک اور سند سے) ہشام سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حسن نے کہا: ہم معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے ہاں اُن کی عیادت کر رہے تھے کہ عبید اللہ بن زیاد آ گیا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمھیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی...... پھر ہشام نے باقی حدیث ان دونوں (ابوالاشہب اور یونس) کی حدیث کے مفہوم کے مطابق بیان کی۔

[٣٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ؛ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَّوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ أَمِيرٍ يَّلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ».

[366] ابوملیح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کی تو معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں موت (کی راہ) میں نہ ہوتا تو تمھیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی امیر جو مسلمانوں کے معاملات کی ذمہ داری اٹھاتا ہے، پھر وہ ان (کی بہبود) کے لیے کوشش اور خیر خواہی نہیں کرتا، وہ ان کے ہمراہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

فائدہ: یہ ایک بڑی امانت میں خیانت ہے۔ اس کی سزا اتنی بڑی ہے کہ اس کے لیے جنت حرام کر دی جاتی ہے لیکن اس پر مکمل طور پر اسلام سے خروج کا اطلاق نہیں کیا گیا۔

(المعجم ٦٤) - (بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيمَانِ مِنْ بَعْضِ الْقُلُوبِ وَعَرْضِ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ) (التحفة ٦٣)

باب:64- بعض دلوں سے امانت اور ایمان کا اٹھالیا جانا اور فتنوں کا دلوں پر ڈالا جانا

[٣٦٧] ٢٣٠-(١٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، حَدَّثَنَا: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ». ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجْلَدَهُ! مَا أَظْرَفَهُ! مَا أَعْقَلَهُ! وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ».

[367] ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے زید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائیں، ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں، آپ نے ہمیں بتایا: ''امانت لوگوں کے دلوں کے نہاں خانے میں اتری، پھر قرآن اترا، انھوں نے قرآن سے سیکھا اور سنت سے جانا۔'' پھر آپ ﷺ نے ہمیں امانت اٹھا لیے جانے کے بارے میں بتایا، آپ نے فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا تو اس کے دل سے امانت سمیٹ لی جائے گی اور اس کا نشان پھیکے رنگ کی طرح رہ جائے گا، پھر وہ ایک نیند لے گا تو (بقیہ) امانت اس کے دل سے سمیٹ لی جائے گی اور اس کا نشان ایک آبلے کی طرح رہ جائے گا جیسے تم انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ تو (وہ حصہ) پھول جاتا ہے اور تم اسے ابھرا ہوا دیکھتے ہو، حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔'' پھر آپ نے ایک کنکری لی اور اسے اپنے پاؤں پر لڑھکایا۔ ''پھر لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی پوری طرح امانت کی ادائیگی نہ کرے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا: فلاں خاندان میں ایک آدمی امانت دار ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ کسی آدمی کے بارے میں کہا جائے گا: وہ کس قدر مضبوط ہے، کتنا لائق ہے، کیسا عقل مند ہے! جبکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان نہ ہوگا۔''

وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ، وَإِنْ

(پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) مجھ پر ایک دور گزرا، مجھے پروا نہیں تھی کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ لین دین کروں، اگر

كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ. وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا.

وہ مسلمان ہے تو اس کا دین اس کو میرے پاس واپس لے آئے گا اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہے تو اس کا حاکم اس کو میرے پاس لے آئے گا لیکن آج میں فلاں اور فلاں کے سوا تم میں سے کسی کے ساتھ لین دین نہیں کر سکتا۔

فائدہ: جو لوگ دنیوی معاملات میں امانت کا تحفظ نہیں کر سکتے وہ اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ سب سے بڑی امانت، یعنی اس کے ساتھ کیے گئے عہد کا تحفظ کیسے کر سکتے ہیں۔

[٣٦٨] وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[368] (اعمش کے دوسرے شاگردوں) عبداللہ بن نمیر، وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے بھی اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[٣٦٩] ٢٣١-(١٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَّعْنِي سُلَيْمَانَ ابْنَ حَيَّانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِّبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: نَّحْنُ سَمِعْنَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ؟ قَالُوا: أَجَلْ. قَالَ: تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ. وَلٰكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: أَنْتَ، لِلّٰهِ أَبُوكَ!

[369] ابو خالد سلیمان بن حیان نے سعد بن طارق سے حدیث سنائی، انھوں نے ربعی سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انھوں نے پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کو فتنوں کا ذکر کرتے سنا؟ کچھ لوگوں نے جواب دیا: ہم نے یہ ذکر سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم وہ آزمائش مراد لے رہے ہو جو آدمی کو اس کے اہل، مال اور پڑوسی (کے بارے) میں پیش آتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس فتنے (اہل، مال اور پڑوسی سے متعلق امور میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں) کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں۔ لیکن تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ سے اُس فتنے کا ذکر سنا ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہو گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر سب لوگ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا: میں نے (سنا ہے۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے، تیرا باپ اللہ ہی کا (بندہ) ہے (کہ اسے تم سا بیٹا عطا ہوا۔)

قَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''فتنے دلوں پر ڈالیں جائیں گے، چٹائی

عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى تَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ، عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ. وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَّا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ».

(کی بنتی) کی طرح تنکا تنکا (ایک ایک) کرکے اور جو دل ان سے سیراب کر دیا گیا (اس نے ان کو قبول کر لیا اور اپنے اندر بسا لیا)، اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا اور جس دل نے ان کو رد کر دیا اس میں سفید نقطہ پڑ جائے گا یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے: (ایک دل) سفید، چکنے پتھر کے مانند ہو جائے گا، جب تک آسمان وزمین قائم رہیں گے، کوئی فتنہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ دوسرا کالا مٹیالے رنگ کا اوندھے لوٹے کے مانند (جس پر پانی کی بوند بھی نہیں ٹکتی) جو نہ کسی نیکی کو پہچانے گا اور نہ کسی برائی سے انکار کرے گا، سوائے اس بات کے جس کی خواہش سے وہ (دل) لبریز ہوگا۔"

قَالَ حُذَيْفَةُ: وَحَدَّثْتُهُ، أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُّكْسَرَ، قَالَ عُمَرُ: أَكَسْرًا لَّا أَبَا لَكَ! فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. وَحَدَّثْتُهُ: أَنَّ ذٰلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُّقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ، حَدِيثًا لَّيْسَ بِالْأَغَالِيطِ.

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان بند دروازہ ہے، قریب ہے کہ اسے توڑ دیا جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا باپ نہ رہے! کیا توڑ دیا جائے گا؟ اگر اسے کھول دیا گیا تو ممکن ہے کہ اسے دوبارہ بند کیا جا سکے۔ میں نے کہا: نہیں! بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ اور میں نے انھیں بتا دیا: وہ دروازہ ایک آدمی ہے جسے قتل کر دیا جائے گا یا فوت ہو جائے گا۔ (حذیفہ نے کہا: میں نے انھیں) حدیث (سنائی کوئی)، مغالطے میں ڈالنے والی باتیں نہیں۔

قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَقُلْتُ لِسَعْدٍ: يَا أَبَا مَالِكٍ! مَا أَسْوَدُ مُرْبَادًّا؟ قَالَ: شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ. قَالَ، قُلْتُ: فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا؟ قَالَ: مَنْكُوسًا. [انظر: ٧٢٦٨]

ابو خالد نے کہا: میں نے سعد سے پوچھا: ابو مالک! أَسْوَدُ مُرْبَادًّا سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: کالے رنگ میں شدید سفیدی (مٹیالا رنگ۔) کہا: میں نے پوچھا: اَلْكُوزُ مُجَخِّيًا سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: الٹا کیا ہوا کوزہ۔

[٣٧٠] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُومَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِّبْعِيٍّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ، جَلَسَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

[370] مروان فزاری نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے حضرت ربعی سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: جب حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس سے آئے تو بیٹھ کر ہمیں باتیں سنانے لگے اور کہا: کل جب میں امیر المومنین کی مجلس میں بیٹھا تو انھوں

أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ، أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتَنِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ: «مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا».

نے اپنے رفقاء سے پوچھا: تم میں سے کس نے فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد رکھا ہوا ہے؟...... پھر (مروان فزاری نے) ابو خالد کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی لیکن مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا سے متعلق ابو مالک کی تفسیر ذکر نہیں کی۔

[٣٧١] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: مَنْ يُحَدِّثُنَا، أَوْ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا - وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ - مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا. وَسَاقَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ. وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ حُذَيْفَةُ: حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ - قَالَ: يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[371] نُعیم بن ابی ہند نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون، یا فرمایا: تم میں سے کون ہمیں بتائے گا (اور ان میں حذیفہ رضی اللہ عنہ موجود تھے) جو رسول اللہ ﷺ نے فتنے کے بارے میں فرمایا تھا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آگے ابو مالک کی وہی روایت بیان کی ہے جو انھوں نے ربعی سے بیان کی اور اس میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی بیان کیا کہ میں نے انھیں حدیث سنائی تھی، مغالطے میں ڈالنے والی باتیں نہیں، یعنی وہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی جانب سے تھی۔

فائدہ: بڑی آزمائشوں میں جب دل امانت کو ضائع کرنے لگتے ہیں اور باقی اعضا بھی دل کے پیچھے لگ کر برے اعمال کا ارتکاب کرتے ہیں تو ہر عمل کے نتیجے میں دل پر سیاہ نقطے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ دل اور دیگر اعضاء کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور جو دل آزمائش میں امانت کی حفاظت کرتے ہیں ان پر سفید نقطے پڑتے ہیں اور بالآخر دل سفید اور منور ہو جاتے ہیں یہ نور ایمان میں اضافے کی واضح دلیل ہے جو اعمال کے سبب سے حاصل ہوتا ہے۔

(المعجم ٦٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا، وَإِنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ) (التحفة ٦٤)

باب: 65- اسلام کی ابتدا اس حالت میں ہوئی کہ وہ اجنبی تھا اور عنقریب پھر اپنے ابتدائی دور کے مانند اجنبی ہو جائے گا اور دو مسجدوں کے درمیان سمٹ آئے گا

[٣٧٢] ٢٣٢-(١٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ -

[372] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کا آغاز اجنبی کی

قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَّسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبٰى لِلْغُرَبَاءِ».

حیثیت سے ہوا اور عنقریب پھر اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جیسے شروع ہوا تھا، خوش بختی ہے اجنبیوں کے لیے۔''

[٣٧٣] (١٤٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَّسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا».

[373] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''بے شک اسلام کا آغاز اجنبی کی حیثیت سے ہوا تھا اور عنقریب یہ پھر سے اجنبی ہو جائے گا جیسے شروع ہوا تھا اور وہ دو مسجدوں کے درمیان یوں سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔''

[٣٧٤] ٢٣٣-(١٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا».

[374] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ایمان مدینہ کی جانب یوں سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل کی جانب سمٹ آتا ہے۔''

فائدہ: ایمان کے معنوی وجود کو حسی وجود کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کے آغاز، اضافے اور سمٹنے کی صورت میں اس کی کمی کو واضح کیا گیا۔ آغاز میں جب لوگ ایمان لانے لگے تو وہ اس کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے معاشرے میں اجنبی بن گئے۔ آخر میں جب ایمان سمٹ کر کم لوگوں کے دلوں میں رہ جائے گا تو وہ آغاز کی طرح اپنے ہی معاشرے میں اجنبی بن جائیں گے۔

(المعجم ٦٦) - (بَابُ ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ) (التحفة ٦٥)

باب:66- آخری زمانے میں ایمان کا رخصت ہو جانا

[٣٧٥] ٢٣٤-(١٤٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[375] حماد نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اَللهُ، اَللهُ».

سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ (وہ وقت آجائے گا جب) زمین میں اللہ اللہ نہیں کہا جا رہا ہوگا۔''

[٣٧٦] حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اَللهُ، اَللهُ».

[376] معمر نے ثابت سے خبر دی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی ایسے شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔''

فائدہ: اللہ کے لیے اس کا نام لے کر سوچنا، بات کرنا اور عمل کرنا ایمان ہے۔ جب کسی کی طرف سے بھی ایمان کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہوگا تو قیامت قائم ہو جائے گی۔

(المعجم ٦٧) - (بَابُ جَوَازِ الِاسْتِسْرَارِ بِالْإِيمَانِ لِلْخَائِفِ) (التحفة ٦٦)

باب: 67- خوف زدہ انسان کے لیے ایمان کا چھپانا درست ہے

[٣٧٧] ٢٣٥-(١٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ» قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ إِلَى السَّبْعِمِائَةِ؟ قَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا» قَالَ، فَابْتُلِينَا، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا.

[377] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: ''میرے لیے شمار کرو کہ کتنے (لوگ) اسلام کے الفاظ بولتے ہیں (اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں؟)'' حذیفہ نے کہا: تب ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہم پر (کوئی مصیبت نازل ہو جانے کا) خوف ہے جبکہ ہم چھ سات سو کے درمیان ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم نہیں جانتے، ہوسکتا ہے تم کسی آزمائش میں ڈال دیے جاؤ۔'' پھر ہم آزمائش میں ڈال دیے گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی شخص پوشیدہ رہے بغیر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا تھا۔

فائدہ: آزمائش میں ایمان کو چھپانا ناگزیر ہو جائے تو بھی چھپ کر سہی، نماز کی ادائیگی ضروری ہے۔

(المعجم ٦٨) - (بَابُ تَأَلُّفِ قَلْبِ مَنْ يَّخَافُ عَلَى إِيمَانِهِ لِضُعْفِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْقَطْعِ

باب: 68- ایسے شخص کی تالیفِ قلب کرنا جس کے ایمان کے بارے میں اس کی کمزوری کی وجہ سے خوف

بِالْإِيمَانِ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ قَاطِعٍ (التحفة ٦٧)

ہو اور قطعی دلیل کے بغیر کسی کے ایمان کے بارے میں حتمی بات کہنے کی ممانعت

[٣٧٨] ٢٣٦-(١٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْمًا، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمٌ» أَقُولُهَا ثَلَاثًا، وَيُرَدِّدُهَا عَلَيَّ ثَلَاثًا «أَوْ مُسْلِمٌ» ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، مَخَافَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ». [انظر: ٢٤٣٣].

[378] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر بن سعد (بن ابی وقاص) سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کا کچھ مال بانٹا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! فلاں کو بھی دیجیے کیونکہ وہ مومن ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''یا مسلمان ہے۔'' میں تین بار یہ بات کہتا ہوں اور آپ ﷺ تین بار میرے سامنے یہی الفاظ دہراتے ہیں ''یا مسلمان ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''میں ایک آدمی کو دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اُس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے، اس ڈر سے کہ کہیں اللہ اس کو اوندھے منہ آگ میں (نہ) ڈال دے۔''

[٣٧٩] ٢٣٧-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا - وَسَعْدٌ جَالِسٌ فِيهِمْ - قَالَ سَعْدٌ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُعْطِهِ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا»، قَالَ، فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ. فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ، فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا» قَالَ، فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا

[379] ابن شہاب (زہری) کے بھتیجے نے اپنے چچا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سعد رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو کچھ عطا فرمایا، سعد رضی اللہ عنہ بھی ان میں بیٹھے تھے، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک کو چھوڑ دیا، اسے کچھ عطا نہ فرمایا، حالانکہ ان سب سے وہی مجھے زیادہ اچھا لگتا تھا، چنانچہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے فلاں سے اعراض کیوں فرمایا؟ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔'' سعد نے کہا: پھر میں تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو گیا، پھر مجھ پر اس بات کا غلبہ ہوا جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! فلاں سے آپ نے اعراض کیوں فرمایا؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔''

لَكَ عَنْ فُلَانٍ، فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا، إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

تو میں تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو گیا، پھر مجھ پر اس بات کا غلبہ ہوا جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا، چنانچہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! فلاں سے آپ نے اعراض کیوں فرمایا؟ کیونکہ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔ بلاشبہ میں ایک آدمی کو (عطیہ) دیتا ہوں، حالانکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے، اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اسے منہ کے بل آگ میں ڈال دیا جائے گا۔''

[٣٨٠] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ - وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ -: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ، وَزَادَ: فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ. فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟

[380] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد (حضرت) سعد رضی اللہ عنہ سے خبر دی، اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو (عطیہ) دیا اور میں ان میں بیٹھا تھا...... آگے ابن شہاب کے بھتیجے کی اپنے چچا سے روایت کی طرح ہے اور اتنا اضافہ ہے: ''میں اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور سرگوشی کرتے ہوئے آپ سے عرض کی: فلاں سے آپ نے اعراض کیوں فرمایا؟''

[٣٨١] (...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هٰذَا، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي، ثُمَّ قَالَ: «أَقِتَالًا؟ أَيْ سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ».

[381] (عامر بن سعد کے بھائی) محمد بن سعد یہ حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے میری (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی) گردن اور کندھے کے درمیان اپنا ہاتھ مارا، پھر فرمایا: ''کیا لڑائی کر رہے ہو سعد؟ کہ میں ایک آدمی کو دیتا ہوں......''

(المعجم ٦٩) - (بَابُ زِيَادَةِ طَمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ بِتَظَاهُرِ الْأَدِلَّةِ) (التحفة ٦٨)

باب: 69- دلائل کا سامنے آنا اطمینانِ قلب میں (جو ایمان کا بلند ترین مرتبہ ہے) اضافے کا باعث ہے

[٣٨٢] ٢٣٨-(١٥١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ﷺ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾. [البقرة: ٢٦٠] [قَالَ]: «وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ. وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

[انظر: ٦١٤٢]

[382] یونس نے ابن شہاب زہری سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیّب سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ابراہیم ﷺ سے زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں، جب انھوں نے کہا تھا: ''اے میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تمھیں یقین نہیں؟ کہا: کیوں نہیں! لیکن (میں اس لیے جاننا چاہتا ہوں) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔'' آپ نے فرمایا: ''اور اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، (وہ کسی سہارے کی تمنا کر رہے تھے) حالانکہ انھوں نے ایک مضبوط سہارے کی پناہ لی ہوئی تھی۔ اور اگر میں قید خانے میں یوسف علیہ السلام جتنا طویل عرصہ ٹھہرتا تو (ہوسکتا ہے) بلانے والے کی بات مان لیتا۔'' (عملاً آپ نے دوسرے انبیاء سے بڑھ کر ہی صبر وتحمل سے کام لیا۔)

[٣٨٣] (...) وَحَدَّثَنِي بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ: «وَّلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي». قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى جَازَهَا.

[383] مالک نے زہری سے روایت کی کہ سعید بن مسیّب اور ابو عبید نے انھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی جو زہری سے یونس کی (روایت کردہ) حدیث کے مانند ہے اور مالک کی حدیث میں (یوں) ہے: ''تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔'' کہا: پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی حتی کہ اس سے آگے نکل گئے۔

[٣٨٤] حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوأُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ. وَقَالَ: ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى أَنْجَزَهَا.

[384] ابواویس نے بھی زہری سے اسی طرح روایت کی ہے جس طرح مالک نے کی ہے، البتہ اس نے (حَتّٰى جَازَهَا حتی کہ اس سے آگے نکل گئے کے بجائے) حَتّٰى أَنْجَزَهَا (حتی کہ اس کو مکمل کیا) کہا ہے۔

(المعجم ٧٠) - (بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهِ) (التحفة ٦٩)

باب:70-اس بات پر ایمان واجب ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ کی شریعت کے ذریعے سے باقی سب شریعتیں منسوخ کر دی گئیں

[٣٨٥] ٢٣٩-(١٥٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[385] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے ہر نبی کو ایسی نشانیاں (معجزے) دی گئیں جن (کو دیکھ کر) لوگ ایمان لائے، اور وحی مجھی کو دی گئی، جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمائی، (وہ معجزہ بھی ہے، اور نور بھی ''وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوراً'') اس لیے میں اُمید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن ان سب سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے۔''

[٣٨٦] ٢٤٠-(١٥٣) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

[386] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس اُمت (امّتِ دعوت) کا کوئی ایک بھی فرد، یہودی ہو یا عیسائی، میرے متعلق سن لے، پھر وہ مر جائے اور اُس دین پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا تو وہ اہل جہنم ہی سے ہوگا۔''

فائدہ: اب ایمان میں اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان ساری دنیا سے بڑھ کر آپ سے محبت اور آپ کی اطاعت شامل ہے۔

[٣٨٧] ٢٤١-(١٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو! إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ - فِي الرَّجُلِ - إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا: فَهُوَ

[387] ہشیم نے صالح بن صالح ہمدانی سے خبر دی، انھوں نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اہلِ خراسان میں سے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا اور کہا: اے ابو عمرو! ہماری طرف اہل خراسان اُس آدمی کے متعلق جو اپنی لونڈی کو آزاد کرے، پھر اس سے شادی کر لے (یہ) کہتے ہیں کہ وہ اپنے قربانی کے جانور پر سوار

كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَعَبْدٌ مَّمْلُوكٌ أَدّٰى حَقَّ اللهِ [تَعَالٰى] عَلَيْهِ وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَاهَا فَأَحْسَنَ غِذَاءَهَا، ثُمَّ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ»،

ہونے والے کے مانند ہے۔ شعبی ؒ نے کہا: مجھے ابو بُردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ہیں جنھیں اُن کا اجر دو بار دیا جائے گا: اہلِ کتاب کا آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی ﷺ (کے دور) کو پایا تو آپ پر بھی ایمان لایا، آپ کی پیروی کی اور آپ کی تصدیق کی تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور وہ غلام جو کسی کی ملکیت میں ہے، اس نے اللہ کا جو حق اُس پر ہے، ادا کیا اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور ایک آدمی جس کی کوئی لونڈی تھی، اُس نے اسے خوراک دی تو بہترین خوراک مہیا کی، پھر اُسے تربیت دی تو بہت اچھی تربیت دی، پھر اس کو آزاد کر کے اُس سے شادی کر لی تو اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔

ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ: خُذْ هٰذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ، فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هٰذَا إِلَى الْمَدِينَةِ. [انظر: ٣٤٩٩]

پھر شعبی نے خراسانی سے کہا: یہ حدیث بلا مشقت لے لو۔ پہلے ایک آدمی اس سے بھی چھوٹی حدیث کے لیے مدینہ کا سفر کرتا تھا۔

[٣٨٨] وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[388] عبدہ بن سلیمان، سفیان اور شعبہ نے صالح بن صالح کے واسطے سے سابقہ سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٧١) - (بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ) (التحفة ٧٠)

باب: 71- حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ہمارے نبی محمد ﷺ کی شریعت کے مطابق حاکم (فیصلے کرنے والے) بن کر نازل ہونا

[٣٨٩] ٢٤٢-(١٥٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ

[389] لیث نے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے ابن مسیّب سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ حَكَمًا مُّقْسِطًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ».

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم ﷺ تم میں اتریں گے، انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، پس وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کی فراوانی ہو جائے گی حتی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔''

فائدہ: ان اقدامات کے ذریعے سے وہ اپنی امت کو محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں شامل کر دیں گے۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی فزوں تر ایمان ہی شرف قبولیت پانے کا مستحق ہے۔

[٣٩٠] وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: «إِمَامًا مُّقْسِطًا وَّحَكَمًا عَدْلًا». وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ: «حَكَمًا عَادِلًا» وَّلَمْ يَذْكُرْ: «إِمَامًا مُّقْسِطًا»، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ: «حَكَمًا مُّقْسِطًا». كَمَا قَالَ اللَّيْثُ، وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ: «وَحَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[390] سفیان بن عیینہ، یونس اور صالح نے (ابن شہاب) زہری سے (ان کی) اسی سند سے روایت نقل کی۔ ابن عیینہ کی روایت میں ہے: ''انصاف کرنے والے پیشوا، عادل حاکم'' اور یونس کی روایت میں: ''عادل حاکم'' ہے، انھوں نے ''انصاف کرنے والے پیشوا'' کا تذکرہ نہیں کیا۔ اور صالح کی روایت میں لیث کی طرح ہے: ''انصاف کرنے والے حاکم'' اور یہ اضافہ بھی ہے: ''حتی کہ ایک سجدہ دنیا اور اُس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔'' (کیونکہ باقی انبیاء کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل ایمان ہوگا، ایک اولوالعزم نبی جو صاحب کتاب و شریعت تھا۔ آپ کی امت میں شامل ہوگا اور اسی کے مطابق فیصلے فرما رہا ہوگا۔)

ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ: اِقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ [النساء: ١٥٩] اَلْآيَةَ.

پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (آخر میں) کہتے ہیں: چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''اہل کتاب میں سے کوئی نہ ہوگا مگر عیسیٰ کی وفات سے پہلے ان پر ضرور ایمان لائے گا (اور انھی کے ساتھ امت محمدیہ میں شامل ہوگا۔)''

[٣٩١] ٢٤٣-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ:

[391] عطاء بن میناء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! یقیناً عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل حاکم (فیصلہ کرنے والے) بن کر اتریں گے، ہر

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيُدْعَوُنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ».

صورت میں صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے، جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا اوران سے محنت ومشقت نہیں لی جائے گی (دوسرے وسائل میسر آنے کی وجہ سے ان کی محنت کی ضرورت نہ ہوگی) لوگوں کے دلوں سے عداوت، باہمی بغض وحسد ختم ہو جائے گا، لوگ مال (لے جانے) کے لیے بلائے جائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔''

[٣٩٢] ٢٤٤-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ؟».

[392] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نافع نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تم کیسے (عمدہ حال میں) ہو گے جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اتریں گے اور تمھارا امام تم میں سے ہوگا؟'' (اترنے کے بعد پہلی نماز مقتدی کی حیثیت سے پڑھ کر اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں شامل ہو جائیں گے۔)

[٣٩٣] ٢٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ فَأَمَّكُمْ؟».

[393] ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیسے ہو گے جب مریم کے بیٹے تمھارے درمیان اتریں گے اور تمھاری پیشوائی کریں گے؟'' (جب امامت کرائیں گے تو بھی امت کے ایک فرد کی حیثیت سے کرائیں گے۔)

[٣٩٤] ٢٤٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِّنْكُمْ؟» فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ: إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

[394] ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیسے ہو گے جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تم میں سے (ہوکر) تمھاری امامت کرائیں گے!'' میں (ولید بن مسلم) نے ابن ابی ذئب سے پوچھا: اوزاعی نے ہمیں زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا: ''اور تمھارا امام تمھی

«وَإِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ» قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِّنْكُمْ؟ قُلْتُ: تُخْبِرُنِي قَالَ: فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

میں سے ہوگا'' (اور آپ کہہ رہے ہیں، ابن مریم امامت کرائیں گے۔) ابن ابی ذئب نے (جواب میں) کہا: جانتے ہو ''تم میں سے تمھاری امامت کرائیں گے'' کا مطلب کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ مجھے بتا دیجیے۔ انھوں نے جواب دیا کہ تمھارے رب عزوجل کی کتاب اور تمھارے نبی ﷺ کی سنت کے ساتھ (تم میں سے ایک فرد کی حیثیت سے یا تمھاری امت کا فرد بن کر) تمھاری قیادت یا امامت کریں گے۔

[٣٩٥] ٢٤٧-(١٥٦) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ».

[395] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، کہا: پھر عیسیٰ ابن مریم اتریں گے تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰ ﷺ جواب دیں گے: نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت وشرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔''

(المعجم ٧٢) - (بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يُقْبَلُ فِيهِ الْإِيمَانُ) (التحفة ٧١)

باب:72-وہ دور جس میں ایمان قبول نہیں کیا جائے گا

[٣٩٦] ٢٤٨-(١٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ

[396] علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ جب وہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو سب کے سب لوگ ایمان لے آئیں گے، اس دن ''کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان

مَّغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، فَيَوْمَئِذٍ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾» [الأنعام: ١٥٨]. [انظر ٢٣٣٩، ٦٧٩٢، ٧٢٥٦، ٧٣٠١، ٧٣٤٢]

نہ لایا تھا یا اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی۔'' (عمل سے تصدیق نہ کی تھی۔)

[٣٩٧] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[397] ابوزرعہ، عبدالرحمٰن اعرج اور ہمام بن منبہ سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی روایت مذکور ہے جو علاء نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

[٣٩٨] ٢٤٩-(١٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا،

[398] ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں ہیں جب ان کا ظہور ہو جائے گا تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نہ کی تھی، اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابة الأرض (زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا۔)''

وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ».

[٣٩٩] ٢٥٠-(١٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ -: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ - سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمًا: «أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: اِرْتَفِعِي، اِرْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ، فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِّنْ مَّطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: اِرْتَفِعِي، اِرْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِّنْ مَّطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا ذٰلِكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ لَهَا: اِرْتَفِعِي، أَصْبِحِي طَالِعَةً مِّنْ مَّغْرِبِكِ، فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِّنْ مَّغْرِبِهَا». فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَدْرُونَ مَتٰى ذَاكُمْ؟ ذَاكَ حِينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾» [الأنعام: ١٥٨].

[399] (اسماعیل) ابن علیہ نے کہا: ہمیں یونس نے ابراہیم بن یزید تیمی کے حوالے سے حدیث سنائی، میرے علم کے مطابق، انھوں نے یہ حدیث اپنے والد (یزید) سے سنی اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن پوچھا: ''جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟'' صحابہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ آگاہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے، پھر سجدے میں چلا جاتا ہے، وہ مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے حتی کہ اسے کہا جاتا ہے: اٹھو! جہاں سے آئے تھے، ادھر لوٹ جاؤ تو وہ واپس لوٹتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر چلتا ہوا عرش کے نیچے اپنی جائے قرار پر پہنچ جاتا ہے، پھر سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے: بلند ہو جاؤ اور جہاں سے آئے تھے، ادھر لوٹ جاؤ تو وہ واپس جاتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر (ایک دن سورج) چلے گا، لوگ اس میں معمول سے ہٹی ہوئی کوئی چیز نہیں پائیں گے حتی کہ (جب) یہ عرش کے نیچے اپنے اسی مستقر پر پہنچے گا تو اسے کہا جائے گا: بلند ہو اور اپنے مغرب (جس طرف غروب ہوتا تھا، اسی سمت) سے طلوع ہو تو وہ اپنے مغرب سے طلوع ہو گا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا جانتے ہو یہ کب ہو گا؟ یہ اس وقت ہو گا جب ''کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں نیکی نہیں کمائی تھی۔''

فائدہ: عرش کے نیچے یہ سجدہ کس صورت میں ہے، چلتے ہوئے ہے یا رک کر، کتنا لمبا ہے ہم اسے نہیں سمجھ سکتے۔ البتہ موجودہ سائنس یہ کہتی ہے کہ چوبیس گھنٹے میں ایک بار اس کی رفتار میں ایک خفیف سا وقفہ آتا ہے۔ واللّٰہ أعلم بحقیقة الحال.

[٤٠٠] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ

[400] خالد بن عبداللہ نے یونس سے سابقہ سند کے

بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمًا: «أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟» بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟''...... اس کے بعد ابن علیہ والی حدیث کے ہم معنی (روایت) ہے۔

[٤٠١] (...) **وَحَدَّثَنَا** أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟» قَالَ، قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: اِرْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا».

[401] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم تیمی سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، جب سورج غائب ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ کہا: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ فرمایا: ''یہ جاتا ہے، پھر سجدے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے سجدے کی اجازت دی جاتی ہے، (پھر یوں ہوگا کہ) جیسے اس سے کہہ دیا گیا ہو (اس میں اشارہ ہے کہ ہم حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے، ہمیں تمثیلاً اس کی خبر دی جا رہی ہے) کہ جس طرف سے آئے تھے، ادھر لوٹ جاؤ تو یہ اپنی غروب ہونے والی سمت سے طلوع ہو جائے گا۔''

قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ: وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا.

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ نے (﴿ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ﴾ کے بجائے) عبداللہ بن مسعود کی روایت کردہ قراءت کے مطابق پڑھا: وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا ''یہ اس کا مستقر ہے۔''

[٤٠٢] ٢٥١-(...) **حَدَّثَنَا** أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾؟ [يسٓ: ٣٨] قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ».

[402] وکیع نے اعمش سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: ''سورج اپنے مستقر کی طرف چل رہا ہے۔'' آپ نے جواب دیا: ''اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔''

(المعجم ٧٣) - (بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ) (التحفة ٧٢)

باب:73-رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتدا

[٤٠٣] ٢٥٢-(١٦٠) حَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيهِ، - وَهُوَ التَّعَبُّدُ- اللَّيَالِيَ أُولَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اِقْرَأْ قَالَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» قَالَ «فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ- قَالَ - قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ [العلق: ١-٥] فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي

[403] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث سنائی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کا آغاز سب سے پہلے نیند میں سچے خواب آنے سے ہوا۔ رسول اللہ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے اس کی تعبیر صبح کے روشن ہونے کی طرح سامنے آجاتی، پھر خلوت نشینی آپ کو محبوب ہوگئی، آپ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے اور گھر واپس جا کر (دوبارہ) اسی غرض کے لیے زادِراہ لانے سے پہلے (مقررہ) تعداد میں راتیں تحنث میں مصروف رہتے، تحنث عبادت گزاری کو کہتے ہیں، (اس کے بعد) آپ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آ کر، اتنی ہی راتوں کے لیے زاد (سامان خورونوش) لے جاتے، (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ اچانک آپ کے پاس حق (کا پیغام) آ گیا، اس وقت آپ غار حراء ہی میں تھے، چنانچہ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا: پڑھیے! آپ نے جواب دیا: میں پڑھ سکنے والا نہیں ہوں، آپ نے فرمایا: تو اس (فرشتے) نے مجھے پکڑ کر زور سے بھینچا یہاں تک کہ (اس کا دباؤ) میری برداشت کی آخری حد کو پہنچ گیا، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے! تو میں نے کہا: میں پڑھ سکنے والا نہیں ہوں، پھر اس نے مجھے پکڑا اور دوبارہ بھینچا یہاں تک کہ میری برداشت کی آخری حد آ گئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں پڑھ سکنے والا نہیں ہوں، پھر اس نے تیسری دفعہ مجھے پکڑ کر پوری قوت سے بھینچا یہاں تک کہ میری برداشت کی آخری حد آ گئی، پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: ''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے

زَمِّلُونِي» فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ: «أَيْ خَدِيجَةُ! مَا لِي» وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، قَالَ: «لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي» قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: كَلَّا، أَبْشِرْ فَوَاللهِ! لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، وَاللهِ! إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ، أَخِي أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيْ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى ﷺ، يَالَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا! يَالَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» قَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُّدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا.

پیدا کیا، اس نے انسان کو گوشت کے جونک جیسے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھیے اور آپ کا رب سب سے بڑھ کر کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی اور انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔'' رسول اللہ ﷺ ان آیات کے ساتھ واپس لوٹے، (اس وقت) آپ کے کندھوں اور گردن کے درمیان کے گوشت کے حصے لرز رہے تھے یہاں تک کہ آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور فرمایا: ''مجھے کپڑا اوڑھاؤ، مجھے کپڑا اوڑھاؤ۔'' انھوں (گھر والوں) نے کپڑا اوڑھا دیا یہاں تک کہ آپ کا خوف زائل ہو گیا تو آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''خدیجہ! یہ مجھے کیا ہوا ہے؟'' اور انھیں (پوری) خبر سنائی اور کہا: ''مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔'' خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو جواب دیا: ہرگز نہیں! (بلکہ) آپ کو خوش خبری ہو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا، اللہ کی قسم! آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کہتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، اسے کما کر دیتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو، مہمان نوازی کرتے ہیں، حق کے لیے پیش آنے والی مشکلات میں اعانت کرتے ہیں، پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس پہنچیں، وہ حضرت خدیجہ کے چچا زاد، ان کے والد کے بھائی کے بیٹے تھے، وہ ایسے آدمی تھے جو جاہلیت کے دور میں عیسائی ہو گئے تھے، عربی خط میں لکھتے تھے اور جس قدر اللہ کو منظور تھا، انجیل کو عربی زبان میں لکھتے تھے، بہت بوڑھے تھے اور بینائی جاتی رہی تھی۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: چچا! اپنے بھتیجے کی بات سنیے، ورقہ بن نوفل نے پوچھا: برادرزادے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا، اس کا حال بتایا تو ورقہ نے آپ سے کہا: یہ وہی ناموس (رازوں کا محافظ) ہے جسے موسیٰ ﷺ کی طرف بھیجا گیا تھا، کاش! اس وقت میں جوان ہوتا، کاش! میں اس وقت

زندہ (موجود) ہوں جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا؟ ''تو کیا یہی لوگ مجھے نکالنے والے ہوں گے؟'' ورقہ نے کہا: ہاں، کبھی کوئی آدمی آپ جیسا پیغام لے کر نہیں آیا مگر اس سے دشمنی کی گئی اور اگر آپ کا (وہ) دن میری زندگی میں آ گیا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

[٤٠٤] ٢٥٣-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِىءَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَوَاللهِ! لَا يُحْزِنُكَ اللهُ أَبَدًا. وَقَالَ: قَالَتْ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ! اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ.

[404] ہمیں معمر نے خبر دی کہ زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتدا...... آگے یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا، سوائے اس کے کہ معمر نے لَا يُحْزِنُكَ اللّٰهُ أَبَدًا، ''آپ کو اللہ کبھی غمگین نہ کرے گا'' کہا۔ انھوں نے (یہ بھی) کہا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ الفاظ کہے: ''چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں۔''

[٤٠٥] ٢٥٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجِفُ فُؤَادُهُ. فَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ، وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ: فَوَاللهِ! لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ: أَيِ ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ.

[405] عقیل بن خالد نے بیان کیا کہ ابن شہاب نے کہا: میں نے عروہ بن زبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، آپ کا دل شدت سے دھڑک رہا تھا...... پھر (عقیل نے) یونس اور معمر کی طرح حدیث بیان کی۔ اور ان دونوں کی روایت کا ابتدائی حصہ، یعنی ان کا یہ قول کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کا آغاز سچے خوابوں کی صورت میں ہوا، بیان نہیں کیا۔ نیز عقیل بن خالد نے یونس کے ان الفاظ فَوَاللّٰهِ! لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا ''اللہ کی قسم! اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا'' میں متابعت کرنے کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی ذکر کیا ہے: ''چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں۔''

[٤٠٦] ٢٥٥-(١٦١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ. [قَالَ]: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

[406] یونس نے (اپنی سند کے ساتھ) ابن شہاب سے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما جو اللہ کے

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - قَالَ فِي حَدِيثِهِ -: «فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ [تَبَارَكَ وَ] تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾» [المدثر: ١-٥] وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ.

رسول ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، یہ حدیث سنایا کرتے تھے، کہا: وقفۂ وحی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دوران میں جب میں چل رہا تھا، میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، اس پر میں نے اپنا سر اٹھایا تو اچانک (دیکھا) وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس غارِ حراء میں آیا تھا، آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا تھا۔'' آپ نے فرمایا: ''اس کے خوف کی وجہ سے مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی اور میں گھر واپس آ گیا اور کہا: مجھے کپڑا اوڑھاؤ، مجھے کپڑا اوڑھاؤ تو انھوں (گھر والوں) نے مجھے کمبل اوڑھا دیا۔'' اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیات اتاریں: ''اے کمبل اوڑھنے والے! اٹھیے (اور لوگوں کو) ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے اور اپنے کپڑے پاک رکھیے اور گندگی سے الگ رہیے۔'' اور اس (اَلرُّجْز یعنی گندگی) سے مراد بت ہیں۔ فرمایا: پھر وحی مسلسل نازل ہونے لگی۔

[٤٠٧] ٢٥٦-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ» - قَالَ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرُّجْزُ: اَلْأَوْثَانُ - قَالَ: ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ - بَعْدُ - وَتَتَابَعَ.

[407] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''پھر وحی ایک وقفے کے لیے مجھ سے منقطع ہوگئی، اسی دوران میں جب میں چل رہا تھا......'' پھر (عقیل نے) یونس کی طرح روایت بیان کی، البتہ انھوں نے (مزید یہ) کہا: ''تو خوف سے مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی حتی کہ میں زمین پر گر پڑا'' (ابن شہاب نے کہا: ابوسلمہ نے بتایا: اَلرُّجْز سے بت مراد ہیں) کہا: پھر نزولِ وحی (کی رفتار) میں گرمی آ گئی اور مسلسل نازل ہونے لگی۔

[٤٠٨] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

[408] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی طرح حدیث بیان کی (اس میں یہ) کہا: تو اللہ تبارک وتعالیٰ

الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ، وَقَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ إِلٰى [قَوْلِهِ]: ﴿وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾ - قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ - وَهِيَ الْأَوْثَانُ وَقَالَ: «فَجُئِثْتُ مِنْهُ» كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ.

نے: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ سے لے کر ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ تک (کی آیتیں) نازل فرمائیں (نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے) اور اس (الرجز) سے بت مراد ہیں، نیز معمر نے عقیل کی طرح ''مجھ پر خوف طاری ہو گیا'' کہا۔

[٤٠٩] ٢٥٧-(...) **وَحَدَّثَنَا** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيٰى يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَاسَلَمَةَ: أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ؟ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: أَوِ ﴿ٱقْرَأْ﴾ فَقَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ: أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ؟ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾. فَقُلْتُ: أَوِ ﴿ٱقْرَأْ﴾؟ قَالَ جَابِرٌ: أُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ، فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ، فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ - يَعْنِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَأَخَذَتْنِي مِنْهُ رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾» [المدثر. ١-٤].

[409] اوزاعی نے کہا: میں نے یحییٰ سے سنا، کہتے تھے: میں نے ابوسلمہ سے سوال کیا: ''قرآن کا کون سا حصہ پہلے نازل ہوا؟ کہا: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾۔ میں نے کہا: یا ﴿اِقْرَأْ﴾؟ ابوسلمہ نے کہا: میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: قرآن کا کون سا حصہ پہلے اتارا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾۔ میں نے کہا: یا ﴿اِقْرَأْ﴾؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں وہی بات بتاتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے حراء میں ایک ماہ اعتکاف کیا۔ جب میں نے اپنا اعتکاف ختم کیا تو میں اترا، پھر میں وادی کے درمیان پہنچا تو مجھے آواز دی گئی، اس پر میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں نظر دوڑائی تو مجھے کوئی نظر نہ آیا، مجھے پھر آواز دی گئی تو میں نے دیکھا، مجھے کوئی نظر نہ آیا، پھر (تیسری بار) مجھے آواز دی گئی تو میں نے سر اوپر اٹھایا تو وہی (فرشتہ) فضا میں تخت (کرسی) پر بیٹھا ہوا تھا (یعنی جبریل علیہ السلام) اس کی وجہ سے مجھ پر سخت لرزہ طاری ہو گیا۔ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا اور کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، انھوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا اور مجھ پر پانی ڈالا۔ تو اس (موقع) پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں: ''اے کمبل اوڑھنے والے! اٹھ اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔''

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے وقفے کے بعد سب سے پہلے اترنے والی آیات بتائی ہیں۔

[٤١٠] ٢٥٨-(...) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ

[410] علی بن مبارک نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ''تو وہ آسمان و زمین کے

ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ».

درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔"

(المعجم ٧٤) - (بَابُ الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى السَّمَاوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ) (التحفة ٧٣)

باب:74-رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت آسمانوں پر لے جانا اور نمازوں کی فرضیت

[٤١١] ٢٥٩-(١٦٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ - وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ - قَالَ: - فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ - قَالَ: - فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ - قَالَ: - ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ، فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] بِإِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ، وَّ إِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -: اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ ﷺ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ

[411] شیبان بن فروخ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس براق لایا گیا۔ وہ ایک سفید رنگ کا لمبا چوپایہ ہے، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، اپنا سُم وہاں رکھتا ہے جہاں اس کی نظر کی آخری حد ہے۔ فرمایا: میں اس پر سوار ہوا حتی کہ بیت المقدس آیا۔ فرمایا: میں نے اس کو اسی حلقے (کنڈے) سے باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر (وہاں سے) نکلا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک دودھ کا لے آئے۔ میں نے دودھ کا انتخاب کیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے، پھر وہ ہمیں لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ جبریل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: اور (کیا) انھیں بلوایا گیا تھا؟ کہا: بلوایا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لیے (دروازہ) کھول دیا گیا تو میں اچانک آدم ﷺ کے سامنے تھا، انھوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی، پھر وہ ہمیں اوپر دوسرے آسمان کی طرف لے گئے، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے

بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ: عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ - فَرَحَّبَا، وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ ﷺ، وَإِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، قَالَ: فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ ﷺ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ. قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَرَفَعْنَٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ [مريم: ٥٧] ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ. فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِهٰرُونَ ﷺ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ [عَلَيْهِ السَّلَامُ]. قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ [ﷺ]. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى ﷺ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ

ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: کیا انھیں بلوایا گیا تھا؟ کہا: بلوایا گیا تھا۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، اب میں دو خالہ زاد بھائیوں، عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے سامنے تھا (اللہ ان دونوں پر رحمت اور سلامتی بھیجے) دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر کی، پھر جبریل علیہ السلام ہمیں اوپر تیسرے آسمان تک لے گئے، جبریل نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: کیا ان کے پاس پیغام بھیجا گیا تھا۔ کہا: (ہاں) بھیجا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے یوسف ﷺ کو دیکھا، وہ ایسے تھے کہ (انسانوں کا) آدھا حسن انھیں عطا کیا گیا تھا، انھوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی، پھر ہمیں اوپر چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: ان کے پاس پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں، بھیجا گیا تھا۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تب میرے سامنے ادریس ﷺ تھے۔ انھوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ہم نے اسے (ادریس ﷺ کو) بلند مقام تک رفعت عطا کی۔'' پھر ہمیں اوپر پانچویں آسمان پر لے جایا گیا تو جبریل نے دروازہ کھلوایا، کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: ان کے لیے پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں بھیجا گیا تھا، چنانچہ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ تب میری ملاقات ہارون ﷺ سے ہوئی، انھوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی، پھر ہمیں چھٹے آسمان پر لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: یہ کون

بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ[ﷺ]. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ ﷺ، مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَّا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ - قَالَ: - فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، فَأَوْحٰى [اللهُ] إِلَيَّ مَا أَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوسٰى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ - قَالَ: - فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِي - فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ - قَالَ: - فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى] وَبَيْنَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ

ہیں؟ کہا: جبریل۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انھیں پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں، بھیجا گیا تھا۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ تب میری ملاقات موسیٰ ﷺ سے ہوئی، انھوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی، پھر ہمیں اوپر ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، جبریل نے دروازہ کھلوایا۔ کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: (ہاں) بھیجا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا تو میں حضرت ابراہیم ﷺ کے سامنے تھا۔ انھوں نے بیت معمور سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ اس (بیت معمور) میں ہر روز ستر ہزار فرشتے (عبادت کے لیے) داخل ہوتے ہیں، پھر کبھی دوبارہ اس میں واپس (آ کر داخل) نہیں ہو سکتے، پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتھٰی (آخری سرحد پر واقع بیری کے درخت) کے پاس لے گئے، اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں اور اس کے بیر مٹکوں کی طرح ہیں، جب اللہ کے حکم سے جس چیز نے اسے ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا، تو وہ بدل گئی، اللہ تعالیٰ کی کوئی ایسی مخلوق نہیں جو اس کے حسن کا وصف بیان کر سکے، پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی جو کی، اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں، میں اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت (کے لوگوں) کے پاس اس کی طاقت نہ ہوگی، میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور پرکھ چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو میں واپس اپنے رب کے پاس گیا اور عرض کی: اے میرے رب! میری امت پر تخفیف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ

حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً، قَالَ: فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوسٰى فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ».

سے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ میں واپس موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں گھٹا دیں۔ انھوں نے کہا: آپ کی امت کے پاس (اتنی نمازیں پڑھنے کی) طاقت نہ ہوگی۔ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیے اور اس سے تخفیف کا سوال کیجیے۔ آپ نے فرمایا: تو میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں اور (اجر میں) ہر نماز کے لیے دس ہیں، (اس طرح) یہ پچاس نمازیں ہیں اور جو کوئی ایک نیکی کا ارادہ کرے گا لیکن عمل نہ کرے گا، اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر وہ (اس ارادے پر) عمل کرے گا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو کوئی ایک برائی کا ارادہ کرے گا اور (وہ برائی) کرے گا نہیں تو کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر اسے کر لے گا تو ایک برائی لکھی جائے گی۔ آپ نے فرمایا: میں اترا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انھیں خبر دی، انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے (مزید) تخفیف کی درخواست کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا: میں اپنے رب کے پاس (بار بار) واپس گیا ہوں حتی کہ میں اس سے شرمندہ ہو گیا ہوں۔''

[٤١٢] ٢٦٠-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزُ [بْنُ أَسَدٍ]: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِي إِلٰى زَمْزَمَ، فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِي، ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلْتُ».

[412] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس (فرشتے) آئے اور مجھے زمزم کے پاس لے گئے، میرا سینہ چاک کیا گیا، پھر زمزم کے پانی سے دھویا گیا، پھر مجھے (واپس اپنی جگہ) اتار دیا گیا۔'' (یہ معراج سے فوراً پہلے کا واقعہ ہے۔)

[٤١٣] ٢٦١-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[413] (سلیمان بن مغیرہ کے بجائے) حماد بن سلمہ نے ثابت کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے جبکہ آپ

أَتَاهُ جِبْرِيلُ ﷺ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلٰى أُمِّهِ - يَعْنِي ظِئْرَهُ - فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ. قَالَ أَنَسٌ: وَقَدْ كُنْتُ أَرٰى أَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ.

بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انھوں نے آپ کو پکڑا، نیچے لٹایا، آپ کا سینہ چاک کیا اور دل نکال لیا، پھر اس سے ایک لوتھڑا نکالا اور کہا: یہ آپ (کے دل میں) سے شیطان کا حصہ تھا، پھر اس (دل) کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا، پھر اس کو جوڑا اور اس کی جگہ پر لوٹا دیا، بچے دوڑتے ہوئے آپ کی والدہ، یعنی آپ کی رضاعی ماں کے پاس آئے اور کہا: محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ (یہ سن کر لوگ دوڑے) تو آپ کو سامنے سے آتے ہوئے پایا، آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سلائی کا نشان آپ کے سینے پر دیکھا کرتا تھا۔ (یہ بچپن کا شق صدر ہے۔)

[٤١٤] ٢٦٢-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ، أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَّأَخَّرَ، وَزَادَ وَنَقَصَ.

[414] شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حدیث سنائی (کہا): میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ہمیں اس رات کے بارے میں حدیث سنا رہے تھے جس میں رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے رات کے سفر پر لے جایا گیا کہ آپ کی طرف وحی کیے جانے سے پہلے آپ کے پاس تین نفر (فرشتے) آئے، اس وقت آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ شریک نے ''واقعہ اسراء'' ثابت بنانی کی حدیث کی طرح سنایا اور اس میں کچھ چیزوں کو آگے پیچھے کر دیا اور (کچھ میں) کمی بیشی کی۔ (امام مسلم نے یہ تفصیل بتا کر پوری روایت نقل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔)

فائدہ: بعض دیگر احادیث میں بھی یہ ذکر ہوا ہے کہ بچپن کے شق صدر اور معراج سے پہلے کے شق صدر کے درمیان نزول وحی سے پہلے بھی شق صدر ہوا۔ اس روایت کے راوی شریک بن عبداللہ نے غالباً تفصیل بتانے کے لیے اس کو بھی ذکر کیا۔ شریک کی روایت پر بحث مفصل شرح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث (439) کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[٤١٥] ٢٦٣-(١٦٣) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[415] ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا: ''میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کھولی گئی، جبریل علیہ السلام اترے، میرا سینہ چاک کیا، پھر

ﷺ قَالَ: «فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِىءٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا: اِفْتَحْ. قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ. قَالَ: فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَافْتَحْ، قَالَ: فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَّعَنْ يَّسَارِهِ أَسْوِدَةٌ - قَالَ: - فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، قَالَ: فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ ﷺ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ. فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عِنْدَ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى - قَالَ: - ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: اِفْتَحْ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَفَتَحَ.

فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَعِيسٰى وَمُوسٰى وَإِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ آدَمَ - عَلَيْهِ

اسے زم زم کے پانی سے دھویا، پھر سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا، اسے میرے سینے میں انڈیل دیا، پھر اس کو جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے، جب ہم سب سے نچلے (پہلے) آسمان پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے (اس) نچلے آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ جبریل ہے۔ پوچھا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ کہا: ہاں، میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا: کیا ان کی طرف (کسی کو) بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں، تو اس نے دروازہ کھول دیا۔ جب ہم پہلے آسمان کے اوپر گئے تو دیکھا ایک شخص ہے، اس کی دائیں طرف بھی (انسانی) ہیولے ہیں اور بائیں طرف بھی ہیولے ہیں۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا تو روتا ہے۔ اس نے کہا: خوش آمدید! صالح نبی کو اور صالح بیٹے کو۔ میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: یہ آدم ﷺ ہیں اور ان کی دائیں اور بائیں طرف کے ہیولے ان کی اولاد کی روحیں ہیں، دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے ہیولے دوزخیوں کے ہیں۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب اپنی بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو دیتے ہیں۔ پھر جبریل مجھے اوپر کی طرف لے کر چلے یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان تک پہنچ گئے تو اس کے خازن (پہرے دار) سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس کے خازن نے بھی پہلے آسمان والے کی طرح بات کی اور دروازہ کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ مجھے آسمانوں پر آدم، ادریس، عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام ملے (اختصار سے بتاتے ہوئے) انھوں (ابوذر) نے یہ تعین نہیں کی کہ ان کی منزلیں کیسے تھیں؟ البتہ یہ بتایا کہ آدم علیہ السلام آپ

السَّلَامُ -فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قَالَ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا مُوسٰى. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ - قَالَ: - ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ - قَالَ: - قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا إِبْرَاهِيمُ».

کو پہلے آسمان پر ملے اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر (یہ کسی راوی کا وہم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آپ ﷺ کی ملاقات ساتویں آسمان پر ہوئی)، فرمایا: جب جبریل علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید، پھر وہ آگے گزرے تو میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو (جبریل نے) کہا: یہ ادریس علیہ السلام ہیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید، فرمایا: میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انھوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا: عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے، مرحبا! میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ [كَانَا] يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ».

ابن شہاب نے کہا: مجھے ابن حزم نے بتایا کہ ابن عباس اور ابوحبّہ انصاری رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر (جبریل) مجھے (اور) اوپر لے گئے حتی کہ میں ایک اونچی جگہ کے سامنے نمودار ہوا، میں اس کے اندر سے قلموں کی آواز سن رہا تھا۔''

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَفَرَضَ اللهُ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُوسٰى: مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ لِي مُوسٰى: فَرَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ - قَالَ: - فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ [عَنِّي] شَطْرَهَا - قَالَ: - فَرَجَعْتُ إِلٰى

ابن حزم اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ (حکم) لے کر واپس ہوا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے جواب دیا: ان پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اپنے رب کی طرف رجوع کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہ رکھے گی۔ فرمایا: اس پر میں نے اپنے رب

مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ - قَالَ :- رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ - قَالَ : - فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَقَالَ :هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى، فَقَالَ :رَاجِعْ رَبَّكَ. فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى نَأْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَّا أَدْرِي مَا هِيَ - قَالَ :- ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ».

سے رجوع کیا تو اس نے اس کا ایک حصہ مجھ سے کم کر دیا۔ آپ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس آیا اور انھیں بتایا۔ انھوں نے کہا: اپنے رب کی طرف رجوع کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہ رکھے گی۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو اس نے فرمایا: یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں، میرے ہاں حکم بدلا نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا تو انھوں نے کہا: اپنے رب کی طرف رجوع کریں۔ تو میں نے کہا: (بار بار سوال کرنے پر) میں اپنے رب سے شرمندہ ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر جبریل مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ گئے تو اس کو (ایسے ایسے) رنگوں نے ڈھانپ لیا کہ میں نہیں جانتا وہ کیا تھے؟ پھر مجھے جنت کے اندر لے جایا گیا، اس میں گنبد موتیوں کے تھے اور اس کی مٹی کستوری تھی۔"

فائدہ: اگلی حدیث میں جو حضرت انس نے حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کی۔ اس کے ابتدائی جملوں اور متعدد دیگر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اصل جسمانی سفرِ معراج کے علاوہ، خواب میں بھی آپ کو معراج کرایا گیا اس کا مقصد یہ نظر آتا ہے کہ آپ کو اصل سفرِ معراج کے لیے تیار کیا جائے۔ خواب کے سفر اور حقیقی سفر کی تفصیلات میں فرق فطری ہے۔

[٤١٦] ٢٦٤-(١٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - لَعَلَّهُ قَالَ - عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ - رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ - قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُولُ: أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ فَانْطُلِقَ بِي، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ، فَشُرِحَ صَدْرِي إِلٰى كَذَا وَكَذَا - قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِيَ: مَا يَعْنِي؟ قَالَ: إِلٰى أَسْفَلِ بَطْنِهِ - فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ

[416] سعید نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی (انھوں نے غالباً یہ کہا) کہ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (جو ان کی قوم کے فرد تھے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں بیت اللہ کے پاس نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا، اس اثنا میں ایک کہنے والے کو میں نے یہ کہتے سنا: "تین آدمیوں میں سے ایک، دو کے درمیان والا" پھر میرے پاس آئے اور مجھے لے جایا گیا، اس کے بعد میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں زم زم کا پانی تھا، پھر میرا سینہ کھول دیا گیا، فلاں سے فلاں جگہ تک (قتادہ نے کہا: میں نے اپنے ساتھ والے سے پوچھا: اس سے کیا مراد لے رہے ہیں؟ اس نے کہا، پیٹ کے نیچے کے حصے

أُعِيدَ مَكَانَهُ، ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَّحِكْمَةً، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ - فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ، يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهِ - فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ-فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ فَفَتَحَ لَنَا. وَقَالَ: مَرْحَبًا [بِهِ]، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. قَالَ: فَأَتَيْنَا عَلٰى آدَمَ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ عِيسٰى وَيَحْيٰى - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - وَفِي الثَّالِثَةِ يُوسُفَ، وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيسَ. وَفِي الْخَامِسَةِ هٰرُونَ - عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكٰى، فَنُودِيَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: رَبِّ! هٰذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهُ بَعْدِي، يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ، فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ». وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَأٰى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا: نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ «فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! مَا هٰذِهِ الْأَنْهَارُ؟ قَالَ: أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ

تک) پھر میرا دل نکالا گیا اور اسے زم زم کے پانی سے دھویا گیا، پھر اسے دوبارہ اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا، پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا، جسے براق کہا جاتا ہے، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نظر کی آخری حد تھی، مجھے اس پر سوار کیا گیا، پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ہم سب سے نچلے (پہلے) آسمان تک پہنچے۔ جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا: تو پوچھا گیا: یہ (دروازہ کھلوانے والا) کون ہے؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا، کیا (آسمانوں پر لانے کی لیے) ان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں۔ تو اس نے ہمارے لیے دروازہ کھول دیا اور کہا: مرحبا! آپ بہترین طریقے سے آئے! فرمایا: پھر ہم آدم علیہ السلام کے سامنے پہنچ گئے۔ آگے پورے قصے سمیت حدیث سنائی اور بتایا کہ دوسرے آسمان پر آپ عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے، تیسرے پر یوسف علیہ السلام سے اور چوتھے پر ادریس علیہ السلام سے، پانچویں پر ہارون علیہ السلام سے ملے، کہا: پھر ہم چلے یہاں تک کہ چھٹے آسمان تک پہنچے، میں موسیٰ ﷺ کے پاس پہنچا اور ان کو سلام کیا، انھوں نے کہا: صالح بھائی اور صالح نبی کو مرحبا، جب میں ان سے آگے چلا گیا تو وہ رونے لگے، انھیں آواز دی گئی آپ کو کس بات نے رلا دیا؟ کہا: اے میرے رب! یہ نوجوان ہیں جن کو تو نے میرے بعد بھیجا ہے ان کی امت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچ گئے تو میں ابراہیم علیہ السلام کے سامنے آیا۔'' اور انھوں نے حدیث میں کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے بتایا کہ انھوں نے چار نہریں دیکھیں، ان کے منبع سے دو ظاہری نہریں نکلتی ہیں اور دو

وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ. فَقُلْتُ: يَاجِبْرِيلُ! مَا هٰذَا؟ قَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَّالْآخَرُ لَبَنٌ، فَعُرِضَا عَلَيَّ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ. فَقِيلَ: أَصَبْتَ، أَصَابَ اللهُ بِكَ، أُمَّتُكَ عَلَى الْفِطْرَةِ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلَاةً». ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

پوشیدہ نہریں۔ ''میں نے کہا: اے جبریل! یہ نہریں کیا ہیں؟ انھوں نے کہا: جو دو پوشیدہ ہیں تو وہ جنت کی نہریں ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں، پھر بیتِ معمور میرے سامنے بلند کیا گیا تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ کہا: یہ بیت معمور ہے، اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں، جب اس سے نکل جاتے ہیں، تو اس (زمانے) کے آخر تک جوان کے لیے ہے دوبارہ اس میں نہیں آ سکتے، پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا، دونوں میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے دودھ کو پسند کیا، اس پر کہا گیا، آپ نے ٹھیک (فیصلہ) کیا، اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے سے (سب کو) صحیح (فیصلے) تک پہنچائے، آپ کی امت (بھی) فطرت پر ہے، پھر مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گئیں......'' پھر (سابقہ) حدیث کے آخر تک کا سارا واقعہ بیان کیا۔

فائدہ: صرف دو دریا ہی نہیں تمام دریا، بلکہ اللہ کی ہر نعمت اس کے غیب کے خزانے سے آتی ہے۔ ہماری نظر میں اس وقت آتی ہے جب ہم اسے دیکھ سکتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں اس کا آغاز یہیں سے ہوا ہے۔ ہم تو خود اپنا آغاز بھی جسمانی آغاز سے سمجھتے ہیں۔ روح، اس کی حقیقت اور اس کا آغاز ہم سے پوشیدہ ہے۔

[٤١٧] ٢٦٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: «فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِىءٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا، فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِىءَ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا».

[417] ہشام نے قتادہ سے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) ہمیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا اور اس میں اضافہ کیا: ''تو میرے پاس حکمت اور ایمان سے بھرا سونے کا طشت لایا گیا اور (میری) گردن کے قریب سے پیٹ کے پتلے حصے تک چیرا گیا، پھر زم زم کے پانی سے دھویا گیا، پھر اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔'' (وضاحت کتاب الایمان کے تعارف میں دیکھیے۔)

[٤١٨] ٢٦٦-(١٦٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ : «مُوسٰى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ». وَقَالَ : «عِيسٰى جَعْدٌ مَّرْبُوعٌ» وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ .

[418] شعبہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے ابوعالیہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے تمھارے نبی ﷺ کے چچا کے بیٹے، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسراء کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے اونچے لمبے تھے جیسے وہ قبیلہ شنوءہ کے مردوں میں سے ہوں اور فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام گٹھے ہوئے جسم کے میانہ قامت تھے۔'' اور آپ نے دوزخ کے داروغے مالک اور دجال کا بھی ذکر فرمایا۔

[٤١٩] ٢٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ - ابْنُ عَبَّاسٍ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلٰى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ - [عَلَيْهِ السَّلَامُ] - رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ، إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ». وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ، فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ ﴿فَلَا تَكُن فِى مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآئِهِۦ﴾ [السجدة: ٢٣].

قَالَ : كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَدْ لَقِيَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ .

[419] شیبان بن عبدالرحمٰن نے قتادہ کے حوالے سے سابقہ سند کے ساتھ حدیث سنائی کہ ہمیں تمھارے نبی ﷺ کے چچازاد (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اسراء کی رات موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ گندم گوں، طویل قامت کے گٹھے ہوئے جسم کے انسان تھے، جیسے قبیلہ شنوءہ کے مردوں میں سے ہوں۔ اور میں نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو دیکھا، ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخ وسفید اور سر کے بال سیدھے تھے۔'' (سفر معراج کے دوران میں) ان بہت سی نشانیوں میں سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دکھائیں آپ کو دوزخ کا داروغہ مالک اور دجال بھی دکھایا گیا۔ ''آپ ان (موسیٰ) سے ملاقات کے بارے میں شک میں نہ رہیں۔''

شیبان نے کہا: قتادہ اس آیت کی تفسیر بتایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ یقیناً موسیٰ علیہ السلام سے ملے تھے۔ (یہ ملاقات حقیقی تھی، معراج محض خواب نہ تھا۔)

[٤٢٠] ٢٦٨-(١٦٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ :

[420] احمد بن حنبل اور سریج بن یونس نے کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں داود بن ابی ہند نے ابوعالیہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ وادی ازرق سے گزرے تو آپ نے

«أَيُّ وَادٍ هٰذَا؟» فَقَالُوا: هٰذَا وَادِي الْأَزْرَقِ - قَالَ: - «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُوسٰى [عَلَيْهِ السَّلَامُ] هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ، وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ» ثُمَّ أَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ: «أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟» قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرْشٰى. قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُونُسَ ابْنِ مَتّٰى [عَلَيْهِ السَّلَامُ] عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ، وَّهُوَ يُلَبِّي».

پوچھا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' لوگوں نے کہا: یہ وادیِ ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو وادی کے موڑ سے اترتے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تلبیہ کہتے ہوئے اللہ کے سامنے زاری کر رہے ہیں۔'' پھر آپ ہرشیٰ کی گھاٹی پر پہنچے تو پوچھا: ''یہ کون سی گھاٹی ہے؟'' لوگوں نے کہا: یہ ہرشیٰ کی گھاٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جیسے میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ رنگ کی مضبوط بدن اونٹنی پر سوار ہیں، ان کے جسم پر اونی جبہ ہے، ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ لبیک کہہ رہے ہیں۔''

قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ هُشَيْمٌ: يَعْنِي لِيفًا.

ابن حنبل نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ ہشیم نے کہا: خُلْبَة سے لیف، یعنی کھجور کی چھال مراد ہے۔

فائدہ: جس طرح معراج کے دوران آپ کو ماضی، حال اور مستقبل کے احوال دکھائے گئے اسی طرح بعض دوسرے مواقع پر بھی اوقات کی حدود ضم کر کے ماضی اور مستقبل کے واقعات آپ کی نظروں کے سامنے لائے گئے۔

[٤٢١] ٢٦٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ: «أَيُّ وَادٍ هٰذَا؟» فَقَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُوسٰى ﷺ - فَذَكَرَ مِنْ لَّوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا لَّمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ - وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي» قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: «أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟» قَالُوا: هَرْشٰى أَوْ لِفْتٌ. فَقَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُونُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا».

[421] ابن ابی عدی نے داود سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو عالیہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان رات کے وقت سفر کیا، ہم ایک وادی سے گزرے تو آپ نے پوچھا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' لوگوں نے کہا: وادیِ ازرق ہے، آپ نے فرمایا: ''جیسے میں موسیٰ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں (آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے رنگ اور بالوں کے بارے میں کچھ بتایا جو داود کو یاد نہیں رہا) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دو انگلیاں اپنے (دونوں) کانوں میں ڈالی ہوئی ہیں، اس وادی سے گزرتے ہوئے، تلبیہ کے ساتھ، بلند آواز سے اللہ کے سامنے زاری کرتے جا رہے ہیں۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک (اور) گھاٹی پر پہنچے تو آپ نے پوچھا: ''یہ کون سی گھاٹی ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: ہرشیٰ یا لَفت ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''جیسے میں یونس علیہ السلام کو سرخ

اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، ان کے بدن پر اونی جبہ ہے، ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے، وہ تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔"

[٤٢٢] ٢٧٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: «أَمَّا إِبْرَاهِيمُ، فَانْظُرُوا إِلٰى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسٰى، فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي».

[422] مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا تذکرہ چھیڑ دیا، (اس پر کسی نے) کہا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے یہ کہا ہو لیکن آپ نے یہ فرمایا: "جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعلق ہے تو اپنے صاحب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ لو اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ، گٹھے ہوئے جسم کے مرد ہیں، سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے جیسے میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ جب وادی میں اترے ہیں تو تلبیہ کہہ رہے ہیں۔"

فائدہ: یہ الفاظ کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھے ہوئے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنے، یہ الفاظ دوسرے صحابہ سے روایت کیے ہیں۔

[٤٢٣] ٢٧١-(١٦٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ، فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ - [عَلَيْهِ السَّلَامُ] - فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ [صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ] فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ».

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: «دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ».

[423] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رُمح نے لیث سے، انھوں نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انبیائے کرام میرے سامنے لائے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام پھرتیلے بدن کے آدمی تھے، جیسے وہ قبیلۂ شنوءہ کے مردوں میں سے ایک ہوں اور میں نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو دیکھا، مجھے ان کے ساتھ سب سے قریبی مشابہت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نظر آتی ہے، میں نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھا، مجھے ان کے ساتھ سب سے قریبی مشابہت تمھارے صاحب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) میں نظر آئی، یعنی آپ خود۔ اور میں نے جبریل علیہ السلام کو (انسانی شکل میں) دیکھا، میں نے ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت دحیہ رضی اللہ عنہ میں دیکھی۔"

ابن رمح کی روایت میں "دحیہ بن خلیفہ" ہے۔

[٤٢٤] ٢٧٢-(١٦٨) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ: عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ - فَإِذَا رَجُلٌ - حَسِبْتُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ، رَّجِلُ الرَّأْسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ - قَالَ:- وَلَقِيتُ عِيسٰى - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ - فَإِذَا رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ» -يَعْنِي حَمَّامًا- قَالَ: «وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَنَا أَشْبَهُ وُلْدِهِ بِهِ - قَالَ:- فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَّفِي الْآخَرِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقَالَ: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ- أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ- أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ». [انظر: ٥٢٤٠]

[424] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب مجھے اسراء کروایا گیا تو میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا (آپ نے ان کا حلیہ بیان کیا: میرا خیال ہے آپ نے فرمایا:) وہ ایک مضطرب (کچھ لمبے اور پھرتیلے) مرد ہیں، لٹکتے بالوں والے، جیسے وہ قبیلۂ شنوءہ کے مردوں میں سے ہوں (اور آپ نے فرمایا:) میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی (آپ ﷺ نے ان کا حلیہ بیان فرمایا:) وہ میانہ قامت، سرخ رنگ کے تھے گویا ابھی دیماس (یعنی حمام) سے نکلے ہوں۔ اور فرمایا: میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا، ان کی اولاد میں سے میں ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہوں (آپ ﷺ نے فرمایا) میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی، مجھ سے کہا گیا: ان میں سے جو چاہیں لے لیں۔ میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا، (جبریل علیہ السلام نے) کہا کہ آپ کو فطرت کی راہ پر چلایا گیا ہے (یا آپ نے فطرت کو پالیا ہے) اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت راستے سے ہٹ جاتی۔''

(المعجم ٧٥) - (بَابُ ذِكْرِ الْمَسِيحِ ابْنِ مَرْيَمَ وَالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ) (التحفة ٧٤)

باب:75- مسیح ابن مریم علیہما السلام اور مسیح دجال (جھوٹے مسیح) کا تذکرہ

[٤٢٥] ٢٧٣-(١٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُّتَّكِئًا

[425] مالک (بن انس) نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک رات اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا تو میں نے ایک گندم گوں شخص دیکھا، گندم گوں لوگوں میں سے سب سے خوبصورت تھا جنھیں تم دیکھتے ہو، ان کی لمبی لمبی لٹیں تھیں جوان لٹوں میں سے سب سے خوبصورت تھیں

عَلٰى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ». [انظر: ۷۳۵۶، ۷۳٦۱]

جنھیں تم دیکھتے ہو، ان کو کنگھی کی ہوئی تھی اور ان میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، دو آدمیوں کا (یا دو آدمیوں کے کندھوں کا) سہارا لیا ہوا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا گیا: یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر اچانک میں نے ایک آدمی دیکھا، الجھے ہوئے گھنگریالے بالوں والا، دائیں آنکھ کانی تھی، جیسے انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہو، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو کہا گیا: یہ مسیح دجال (جھوٹا یا مصنوعی مسیح) ہے۔"

[٤٢٦] ۲۷٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسٰى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ: الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا [وَ] إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ» قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرٰى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعْرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: [هٰذَا] الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ».

[426] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا تذکرہ کیا اور فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے، خبردار رہنا! مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے جیسے انگور کا بےنور دانہ ہو۔" کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے رات اپنے آپ کو نیند کے عالم میں کعبہ کے پاس دیکھا تو میں نے ایک گندم گوں شخص دیکھا، گندم گوں لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا جنھیں تم دیکھتے ہو۔ اس کے سر کی لٹیں کندھوں کے درمیان تک لٹک رہی ہیں، بال کنگھی کیے ہوئے ہیں، سر سے پانی ٹپک رہا ہے، اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اور ان دونوں کے درمیان بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں (جواب دینے والوں) نے کہا: یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی دیکھا، اس کے بال الجھے ہوئے گھنگریالے تھے، دائیں آنکھ سے کانا، جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں وہ سب سے زیادہ (عبدالعزیٰ) ابن قطن کے مشابہ تھا، وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: یہ جعلی مسیح ہے۔"

فائدہ: وہ جعلی مسیح لوگوں کو دھوکا دینے میں ماہر ہوگا۔ آپ کو وہ دکھایا بھی اسی کیفیت میں گیا کہ جعلسازی کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ کی طرح دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر طواف کر رہا ہے۔

[٤٢٧] ٢٧٥-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ، سَبْطَ الرَّأْسِ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى رَجُلَيْنِ، يَسْكُبُ رَأْسُهُ -أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ- فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَوِ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ - لَايَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ - قَالَ: وَرَأَيْتُ وَرَآءَهُ رَجُلًا أَحْمَرَ، جَعْدَ الرَّأْسِ، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، أَشْبَهُ مَنْ رَّأَيْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنٍ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: اَلْمَسِيحُ الدَّجَّالُ».

[427] حنظلہ نے سالم کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے کعبہ کے پاس ایک گندم گوں، سر کے سیدھے کھلے بالوں والے آدمی کو دیکھا جو اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں پر رکھے ہوئے تھا، اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا (یا اس کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے) میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں (جواب دینے والوں) نے کہا: عیسیٰ ابن مریم یا مسیح ابن مریم (راوی کو یاد نہ تھا کہ (دونوں میں سے) کون سا لفظ کہا تھا) اور ان کے پیچھے میں نے ایک آدمی دیکھا: سرخ رنگ کا، سر کے بال گھنگریالے اور دائیں آنکھ سے کانا، میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے، ان میں سب سے زیادہ ابن قطن اس کے مشابہ ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: مسیح دجال ہے۔''

[٤٢٨] ٢٧٦-(١٧٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ».

[428] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قریش نے مجھے جھٹلایا، تو میں حجر (حطیم) میں کھڑا ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے اچھی طرح نمایاں کر دیا اور میں نے اسے دیکھ کر اس کی نشانیاں ان کو بتانی شروع کر دیں۔''

فائدہ: یعنی خواب کے ان مشاہدات کی طرح سفر معراج خواب نہ تھا، حقیقی سفر تھا، اگر خواب ہوتا تو مشرکین نہ اسے چیلنج کر سکتے نہ نشانیاں ہی پوچھتے۔ پھر مشرکوں کے سوالات پر اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی وقت، وہیں کھڑے کھڑے بیت المقدس کا مشاہدہ کروا دیا۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔

[٤٢٩] ٢٧٧-(١٧١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

[429] ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے، انھوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ، بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً - أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً - فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ، جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ الْعَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ».

سنا: ''جب میں نیند میں تھا، میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کا رنگ گندمی ہے، بال سیدھے ہیں، دو آدمیوں کے درمیان ہے، اس کا سر پانی ٹپکا رہا ہے (یا اس کا سر پانی گرا رہا ہے) میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ (جواب دینے والوں نے) کہا: یہ ابن مریم ہیں۔ پھر میں دیکھتا گیا تو اچانک ایک سرخ رنگ کا آدمی (سامنے) تھا، جسم کا بھاری، سر کے بال گھنگریالے، آنکھ کانی، جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ ہو، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: دجال ہے، لوگوں میں اس کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ابن قطن ہے۔''

[٤٣٠] ٢٧٨-(١٧٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ - قَالَ: - فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ ﷺ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ

[430] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو حجر (حطیم) میں دیکھا، قریش مجھ سے میرے رات کے سفر کے بارے میں سوال کر رہے تھے، انھوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزوں کے بارے میں پوچھا جو میں نے غور سے نہ دیکھی تھیں، میں اس قدر شدید پریشانی میں مبتلا ہوا کہ کبھی اتنا پریشان نہ ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ''اس پر اللہ تعالیٰ نے اس (بیت المقدس) کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا، وہ مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھتے، میں انھیں بتا دیتا۔ اور میں نے خود کو انبیاء کی ایک جماعت میں دیکھا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، وہ گٹھے ہوئے پھرتیلے بدن کے گھنے بالوں والے شخص تھے، جیسے قبیلہ شنوءہ کے آدمیوں میں سے ایک ہوں۔ اور عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کو دیکھا، وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور (وہاں) ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ تمھارے صاحب ہیں، آپ نے اپنی ذات مراد لی، پھر نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان

فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ: يَّامُحَمَّدُ! هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ».

سب کی امامت کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک کہنے والے نے کہا: اے محمد! یہ مالک ہیں، جہنم کے داروغے، انھیں سلام کہیے: میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انھوں نے پہل کر کے مجھے سلام کیا۔''

(المعجم ٧٦ - (بَابٌ: فِي ذِكْرِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى) (التحفة ٧٥)

باب:76-سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر

[٤٣١] ٢٧٩-(١٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُّرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ انْتُهِيَ بِهِ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا، فَيُقْبَضُ مِنْهَا - قَالَ: ﴿إِذْ يَغْشَى ٱلسِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ﴾ [النجم:١٦]. قَالَ: فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ. قَالَ: فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ - لِمَنْ لَّمْ يُشْرِكْ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا - الْمُقْحِمَاتُ.

[431] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کو ''اسراء'' کروایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، وہ چھٹے آسمان پر ہے، (جبکہ اس کی شاخیں ساتویں آسمان کے اوپر ہیں) وہ سب چیزیں جنھیں زمین سے اوپر لے جایا جاتا ہے، اس تک پہنچتی ہیں اور وہاں سے انھیں لے لیا جاتا ہے اور وہ چیزیں جنھیں اوپر سے نیچے لایا جاتا ہے، وہاں پہنچتی ہیں اور وہیں سے انھیں وصول کر لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب ڈھانپ لیا، سدرہ (بیری کے درخت) کو جس چیز نے ڈھانپا۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سونے کے پتنگوں نے۔ اور کہا: پھر رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں: پانچ نمازیں عطا کی گئیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ کی امت کے (ایسے) لوگوں کے (جنھوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا) جہنم میں پہنچانے والے (بڑے بڑے) گناہ معاف کر دیے گئے۔

(المعجم ٧٧) - (بَابُ مَعْنٰى قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ وَهَلْ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ

باب: 77- فرمانِ الٰہی: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ کے معنی اور کیا اسراء کی رات رسول اللہ ﷺ

رَبَّهُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ) (التحفة ٧٦)

نے رب تعالیٰ کو دیکھا؟

[٤٣٢] ٢٨٠-(١٧٤) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ: أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ [النجم:٩] قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

[432] عباد بن عوام نے کہا: ہمیں شیبانی نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے زر بن حُبیش سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: ''وہ دو کمان کے برابر فاصلے پر تھے یا اس سے بھی زیادہ قریب تھے۔'' زر نے کہا: مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

[٤٣٣] ٢٨١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ﴾ [النجم:١١] قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

[433] حفص بن غیاث نے شیبانی سے حدیث سنائی، انھوں نے زر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے آیت: ''جھوٹ نہ دیکھا دل نے، جو دیکھا'' پڑھی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔

[٤٣٤] ٢٨٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [النجم:١٨] قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

[434] شعبہ نے سلیمان شیبانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے زر بن حُبیش سے سنا، کہا کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے آیت ''آپ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں'' پڑھی، کہا: کہ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی (اصل) صورت میں دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

[٤٣٥] ٢٨٣-(١٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ [النجم:١٣] قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

[435] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اللہ کے فرمان:) ''آپ نے اسے ایک اور بار اترتے ہوئے دیکھا'' (کے بارے میں) کہا: آپ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔

[٤٣٦] ٢٨٤-(١٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ

[436] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے اسے (رب تعالیٰ کو) دل

عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَآهُ بِقَلْبِهِ.

سے دیکھا۔

فائدہ: جہاں تک رسول اللہ ﷺ کا تعلق ہے اللہ کی آیات کی رؤیت اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق خود اللہ کی رؤیت آپ کے قلبِ اطہر کے اعمال میں سے ہے۔ اس سے ایمان میں جو بے پناہ اضافہ ہوا، ہمارے لیے اس کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔

[٤٣٧] ٢٨٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ - قَالَ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ -: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَبِي جَهْمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ﴾ ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ [النجم: ١١ و١٣] قَالَ: رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ.

[437] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے زیاد بن حصین ابوجہمہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو عالیہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے آیت: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ○﴾ ”جھوٹ نہ دیکھا دل نے، جو دیکھا“ اور ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ○﴾ ”اور آپ نے اسے ایک اور بار اترتے ہوئے دیکھا“ (کے بارے میں) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے (رب تعالیٰ کو) اپنے دل سے دو بار دیکھا۔

[٤٣٨] ٢٨٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو جَهْمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[438] (وکیع کے بجائے) حفص بن غیاث نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجہمہ (زیاد بن حصین) نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث سنائی۔

[٤٣٩] ٢٨٧-(١٧٧) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَائِشَةَ! ثَلَاثٌ مَّنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، قُلْتُ مَا هُنَّ؟ قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، قَالَ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْظِرِينِي وَلَا تَعْجَلِينِي، أَلَمْ يَقُلِ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ بِٱلْأُفُقِ ٱلْمُبِينِ﴾ [التكوير: ٢٣] ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ [النجم: ١٣] فَقَالَتْ: أَنَا أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ

[439] اسماعیل بن ابراہیم نے داود سے، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابوعائشہ! (یہ مسروق کی کنیت ہے) تین چیزیں ہیں جس نے ان میں سے کوئی بات کہی، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا، میں نے پوچھا: وہ باتیں کون سی ہیں؟ انھوں نے فرمایا: جس نے یہ گمان کیا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ انھوں نے کہا: میں ٹیک لگائے ہوئے تھا تو (یہ بات سنتے ہی) سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کہا: ام المومنین! مجھے (بات کرنے کا) موقع دیجیے اور جلدی نہ کیجیے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا: ”بے شک انھوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا“ (اسی طرح) ”اور آپ ﷺ نے اسے ایک اور بار اترتے ہوئے دیکھا۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس امت

عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَاءِ، سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ» فَقَالَتْ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: ﴿لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِىٌّ حَكِيمٌ﴾ [الشورى: ٥١]

میں سب سے پہلی ہوں جس نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ یقیناً جبریل علیہ السلام ہیں، میں نے انھیں اس شکل میں، جس میں پیدا کیے گئے، دو دفعہ کے علاوہ کبھی نہیں دیکھا: ایک دفعہ میں نے انھیں آسمان سے اترتے دیکھا، ان کے وجود کی بڑائی نے آسمان وزمین کے درمیان کی وسعت کو بھر دیا تھا'' پھر ام المومنین نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا: ''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک بین ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے'' اور کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور کسی بشر میں طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے ذریعے سے یا پردے کی اوٹ سے یا وہ کسی پیغام لانے والے (فرشتے) کو بھیجے تو وہ اس کے حکم سے جو چاہے وحی کرے، بلاشبہ وہ بہت بلند اور دانا ہے۔''

قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، وَاللهُ يَقُولُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ﴾ [المائدة: ٦٧]

(ام المومنین نے) فرمایا: جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے رسول! پہنچا دیجیے جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا اور اگر (بالفرض) آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہ پہنچایا (فریضۂ رسالت ادا نہ کیا۔)''

قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ. وَاللهُ يَقُولُ: ﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ [النمل: ٦٥].

(اور) انھوں نے فرمایا: اور جو شخص یہ کہے کہ آپ اس بات کی خبر دے دیتے ہیں کہ کل کیا ہوگا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''(اے نبی!) فرما دیجیے! کوئی ایک بھی جو آسمانوں اور زمین میں ہے، غیب نہیں جانتا، سوائے اللہ کے۔''

[٤٤٠] ٢٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَزَادَ،

[440] (اسماعیل کے بجائے) عبدالوہاب نے کہا: ہمیں داود نے اسی طرح حدیث سنائی جس طرح (اسماعیل بن ابراہیم) ابن علیہ نے بیان کی اور اس میں اضافہ کیا کہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

قَالَتْ: وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ [ﷺ] كَاتِمًا شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَٱتَّقِ ٱللَّهَ وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ﴾ [الأحزاب: ٣٧].

نے) فرمایا: اگر محمد ﷺ کسی ایک چیز کو جو آپ پر نازل کی گئی، چھپانے والے ہوتے، تو آپ یہ آیت چھپا لیتے: ''اور جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور آپ نے (بھی) انعام فرمایا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ سے ڈرو اور آپ اپنے جی میں وہ چیز چھپا رہے تھے جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا تھا، آپ لوگوں (کے طعن و تشنیع) سے ڈر رہے تھے، حالانکہ اللہ ہی سب سے زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔''

فائدہ: اللہ نے آپ ﷺ کو بتا دیا تھا کہ اگر زید رضی اللہ عنہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں گے تو آپ کو ان سے شادی کرنی ہوگی۔ آپ کے دل میں یہ تھا کہ کسی طرح زید طلاق نہ دے کہیں آپ کو متبنّٰی کی مطلقہ سے شادی نہ کرنی پڑے۔ اسی بات کی آپ تلقین کر رہے تھے لیکن اللہ نے اس بات کو آپ ہی کے ذریعے سے واضح کرنا تھا کہ متبنّٰی بیٹا نہیں ہوتا، تاکہ یہ اور اس طرح کے دوسرے مصنوعی رشتے ختم ہو جائیں اور آیندہ قائم نہ کیے جائیں۔

[٤٤١] ٢٨٩-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ! لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي لِمَا قُلْتَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ.

[441] اسماعیل (بن ابی خالد) نے (عامر بن شراحیل) شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! جو تم نے کہا اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پھر (اسماعیل نے) پورے قصے سمیت حدیث بیان کی لیکن داود کی روایت زیادہ کامل اور طویل ہے۔

[٤٤٢] ٢٩٠-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ﴾ [النجم: ٨-١٠] قَالَتْ: إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ ﷺ. كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ، وَإِنَّهُ أَتَاهُ فِي هٰذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ، فَسَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ.

[442] (سعید بن عمرو) ابن اشوع نے عامر (شعبی) سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہوگا: ''پھر وہ قریب ہوا اور اتر آیا اور دو کمانوں کے برابر یا اس سے کم فاصلے پر تھا، پھر اس نے اس کے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ تو جبریل تھے، وہ ہمیشہ آپ کے پاس انسانوں کی شکل میں آتے تھے اور اس دفعہ وہ آپ کے پاس اپنی اصل شکل میں آئے اور

انھوں نے آسمان کے افق کو بھر دیا۔

(المعجم ٧٨ - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ، وَفِي قَوْلِهِ: «رَأَيْتُ نُورًا») (التحفة ٧٧)

باب:78- آپ ﷺ کا قول ہے: ''وہ نور ہے، میں اسے کہاں سے دیکھوں!'' ایک اور قول ہے: ''میں نے نور دیکھا''

[٤٤٣] ٢٩١-(١٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: «نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ؟».

[443] یزید بن ابراہیم نے قتادہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ آپ نے جواب دیا: ''وہ نور ہے، میں اسے کہاں سے دیکھوں!''

[٤٤٤] ٢٩٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ: لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُهُ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: «رَأَيْتُ نُورًا».

[444] ہشام اور ہمام دونوں نے دو مختلف سندوں کے ساتھ قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے کہا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو آپ سے سوال کرتا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ان سے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے؟ عبداللہ بن شقیق نے کہا: میں آپ ﷺ سے سوال کرتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے (یہی) سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: ''میں نے نور دیکھا۔''

(المعجم ٧٩) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ»، وَفِي قَوْلِهِ: «حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ») (التحفة ٧٨)

باب:79- آپ ﷺ کا فرمان: ''اللہ نہیں سوتا اور یہ کہ اس کا حجاب نور ہے، اگر وہ اس (حجاب) کو ہٹا دے تو اس کے رخ انور کی تجلیات اس کے منتہائے نظر تک ساری مخلوقات کو راکھ کر دیں''

[٤٤٥] ٢٩٣-(١٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[445] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: النَّارُ - لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ».

ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے عمرو بن مرہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوعبیدہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر پانچ باتوں پر مشتمل خطبہ دیا، فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کے شایان شان ہے، وہ میزان کے پلڑوں کو جھکاتا اور اوپر اٹھاتا ہے، رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، اس کا پردہ نور ہے (ابوبکر کی روایت میں نور کی جگہ نار ہے) اگر وہ اس (پردے) کو کھول دے تو اس کے چہرے کے انوار جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے اس کی مخلوق کو جلا ڈالیں۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: عَنِ الْأَعْمَشِ، وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا.

ابوبکر کی روایت میں ہے: ''اعمش سے روایت ہے،'' یہ نہیں کہا: ''اعمش نے ہمیں حدیث سنائی۔''

[٤٤٦] ٢٩٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ - قَالَ:- قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ «مِنْ خَلْقِهِ» وَقَالَ: حِجَابُهُ النُّورُ.

[446] اعمش کے ایک اور شاگرد جریر نے اسی (مذکورہ) سند سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر چار باتوں پر مشتمل خطبہ دیا...... پھر جریر نے ابومعاویہ کی حدیث کی طرح بیان کیا اور ''مخلوقات کو جلا ڈالے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور کہا: ''اس کا پردہ نور ہے۔''

[٤٤٧] ٢٩٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَرْبَعٍ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، وَيَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ، وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ، وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ».

[447] شعبہ نے عمرو بن مُرہ کے حوالے سے ابوعبیدہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر چار باتوں پر مشتمل خطبہ دیا: ''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے، سونا اس کے لائق نہیں، میزان کو اوپر اٹھاتا اور نیچے کرتا ہے۔ دن کا عمل رات کو اور رات کا عمل دن کو اس کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔''

(المعجم ٨٠) - (بَابُ إِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْآخِرَةِ رَبَّهُمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى) (التحفة ٧٩)

باب:80- آخرت میں مومن اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کا دیدار کریں گے

[٤٤٨] ٢٩٦-(١٨٠) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ».

[448] عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن بھی اور جو کچھ ان میں ہے (وہ بھی۔) اور دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن بھی اور جو کچھ ان میں ہے۔ جنت عدن میں لوگوں کے اور ان کے رب کی رؤیت کے درمیان اس کے چہرے پر عظمت و کبریائی کی جو چادر ہے اس چادر کے سوا کوئی چیز نہیں ہوگی۔''

فائدہ: غیب کی جن باتوں پر وہ دنیا میں ایمان لائے ان کا اور اللہ کی عظیم نعمتوں کا مشاہدہ کر کے وہ ایمان کے اس درجے پر پہنچ جائیں گے کہ اپنے رب کی رؤیت سے شادکام ہو سکیں۔

[٤٤٩] ٢٩٧-(١٨١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ [عَزَّ وَجَلَّ]».

[449] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، (اس وقت) اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تمھیں کوئی چیز چاہیے جو تمھیں مزید عطا کروں؟ وہ جواب دیں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے! کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا تو انھیں کوئی چیز ایسی عطا نہیں ہوئی ہوگی جو انھیں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو۔''

[٤٥٠] ٢٩٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس: ٢٦].

[450] (عبدالرحمٰن بن مہدی کے بجائے) یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے: پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ ''جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے خوبصورت (جزا) اور مزید (دیدارِ الٰہی) ہے۔''

(المعجم ٨١) - (بَابُ مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الرُّؤْيَةِ) (التحفة ٨٠)

باب:81-رؤیتِ الٰہی کس کس طریقے سے ہوگی؟

[٤٥١] ٢٩٩-(١٨٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي [رُؤْيَةِ] الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» قَالُوا: لَا، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا. [يَا رَسُولَ اللهِ!] قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ، يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى] فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ

[451] یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا: میرے والد نے ہمیں ابن شہاب زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا: کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں پورے چاند کی رات کو چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جب بادل حائل نہ ہوں تو کیا سورج دیکھنے میں تمھیں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تم اسے (اللہ کو) اسی طرح دیکھو گے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع کرے گا، پھر فرمائے گا: جو شخص جس چیز کی عبادت کیا کرتا تھا اسی کے پیچھے چلا جائے، چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے چلا جائے گا، جو چاند کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے گا اور جو طاغوتوں (شیطانوں، بتوں وغیرہ) کی پوجا کرتا تھا وہ طاغوتوں کے پیچھے چلا جائے گا اور صرف یہ امت، اپنے منافقوں سمیت، باقی رہ جائے گی۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے پاس اپنی اس صورت سے مختلف صورت میں آئے گا جس کو وہ

[تَعَالٰی] فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَتَّبِعُونَهُ. وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ. وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ! سَلِّمْ، سَلِّمْ. وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ - يَعْنِي بِعَمَلِهِ - وَمِنْهُمُ الْمُجَازٰى حَتّٰى يُنَجّٰى، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا - مِمَّنْ أَرَادَ اللهُ تَعَالٰى أَنْ يَرْحَمَهُ - مِمَّنْ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ، يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ - تَأْكُلُ النَّارُ مِنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ - حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ [وَ] قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ [تَعَالٰى] مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَدْعُو اللهَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ

پہچان سکتے ہوں گے، پھر فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آجائے، جب ہمارا رب آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنی اس صورت میں آئے گا جس میں وہ اس کو پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا: میں تمھارا پروردگار ہوں۔ وہ کہیں گے: تو (ہی) ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے، پھر (پل) صراط جہنم کے درمیانی حصے پر رکھ دیا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے ہوں گے جو اس سے گزریں گے۔ اس دن رسولوں کے سوا کوئی بول نہ سکے گا۔ اور رسولوں کی پکار (بھی) اس دن یہی ہوگی: اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ اور دوزخ میں سَعدان کے کانٹوں کی طرح مڑے ہوئے سروں والے آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟'' صحابہ نے جواب دیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ (آنکڑے) سعدان کے کانٹوں کی طرح کے ہوں گے لیکن وہ کتنے بڑے ہوں گے اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر اچک لیں گے۔ ان میں سے بعض ہلاک کیے جانے والے ہوں گے، یعنی اپنے عمل کی وجہ سے۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جنھیں نجات دیے جانے تک اعمال کا بدلہ چکانا ہوگا۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور ارادہ فرمائے گا کہ اپنی رحمت سے، جن دوزخیوں کو چاہتا ہے، آگ سے نکالے تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان لوگوں میں سے جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ رحمت کرنا چاہے گا انھیں آگ سے نکال لیں۔ فرشتے ان کو آگ میں پہچان لیں گے۔ وہ انھیں سجدوں کے

يَدْعُوَهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ [تَبَارَكَ وَ]تَعَالٰى: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ! فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عُهُودٍ وَّمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللهُ، فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِي إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ، وَيْلَكَ يَاابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! - يَدْعُو اللهَ - حَتّٰى يَقُولَ لَهُ: فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ! فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ عُهُودٍ وَّمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَرَأٰى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ [تَبَارَكَ وَ]تَعَالٰى لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ، وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! لَا أَكُونَنَّ أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَايَزَالُ يَدْعُو اللهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللهُ [عَزَّوَجَلَّ] مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ اللهُ مِنْهُ قَالَ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ لَهُ: تَمَنَّهْ، فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنّٰى، حَتّٰى إِنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللهُ [تَعَالٰى]: ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

نشان سے پہچانیں گے۔ آگ سجدے کے نشانات کے سوا، آدم کے بیٹے (کی ہر چیز) کو کھا جائے گی۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے کے نشانات کو کھانا حرام کر دیا ہے، چنانچہ وہ اس حال میں آگ سے نکالے جائیں گے کہ جل کر کوئلہ بن گئے ہوں گے، ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس کے ذریعے سے اس طرح اُگ آئیں گے، جیسے سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں گھاس کا بیج پھوٹ کر اُگ آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا۔ بس ایک شخص باقی ہوگا، جس نے آگ کی طرف منہ کیا ہوا ہوگا، یہی آدمی، تمام اہل جنت میں سے، جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: میرے رب! میرا چہرہ آگ سے پھیر دے کیونکہ اس کی بد بو نے میری سانسوں میں زہر بھر دیا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جلا ڈالا ہے، چنانچہ جب تک اللہ کو منظور ہوگا، وہ اللہ کو پکارتا رہے گا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا ایسا ہو گا کہ اگر میں تمھارے ساتھ یہ (حسن سلوک) کر دوں تو تم کچھ اور مانگنا شروع کر دو گے؟ وہ عرض کرے گا: میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ وہ اپنے رب عزوجل کو جو عہد و پیمان وہ (لینا) چاہے گا، دے گا، تو اللہ اس کا چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو جتنی دیر اللہ چاہے گا کہ وہ چپ رہے (اتنی دیر) چپ رہے گا، پھر کہے گا: میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک آگے کر دے، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: کیا تم نے عہد و پیمان نہیں دیے تھے کہ جو کچھ میں نے تمھیں عطا کر دیا ہے اس کے سوا مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے؟ تجھ پر افسوس ہے! آدم کے بیٹے! تم کس قدر عہد شکن ہو! وہ کہے گا: اے میرے رب! اور اللہ سے دعا کرتا رہے گا حتی کہ اللہ اس سے کہے گا: کیا ایسا ہوگا کہ اگر میں نے تمھیں یہ عطا کر دیا تو اس

کے بعد تو اور کچھ مانگنا شروع کر دے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! (اور کچھ) نہیں (مانگوں گا۔) وہ اپنے رب کو، جو اللہ چاہے گا، عہد و پیمان دے گا، اس پر اللہ اسے جنت کے دروازے تک آگے کر دے گا، پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو جنت اس کے سامنے کھل جائے گی۔ اس میں جو خیر اور سرور ہے وہ اس کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھے گا۔ تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ خاموش رہے گا، پھر کہے گا: میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے کہے گا: کیا تو نے پختہ عہد و پیمان نہ کیے تھے کہ جو کچھ تجھے دے دیا گیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ ابن آدم تجھ پر افسوس! تو کتنا بڑا وعدہ شکن ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب شخص نہ بنوں، وہ اللہ عزوجل کو پکارتا رہے گا حتی کہ اللہ عزوجل اس پر ہنسے گا اور جب اللہ تعالیٰ ہنسے گا (تو) فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ اس میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمنا کر! تو وہ اپنے رب سے مانگے گا اور تمنا کرے گا یہاں تک کہ اللہ اسے یاد دلائے گا، فلاں چیز (مانگ) فلاں چیز (مانگ) حتی کہ جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ تیرا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی۔''

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: وَأَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا. حَتّٰى إِذَا حَدَّثَ أَبُوهُرَيْرَةَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ: «ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُوسَعِيدٍ: وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!، قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ: «ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». قَالَ أَبُوسَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ: «ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ

عطاء بن یزید نے کہا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، انھوں نے ان کی کسی بات کی تردید نہ کی لیکن جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی سے فرمائے گا: ''یہ سب کچھ تیرا ہوا اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی'' تو ابوسعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ابوہریرہ! اس کے ساتھ اس سے دس گنا (اور بھی)، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو آپ کا یہی فرمان یاد ہے: ''یہ سب کچھ تیرا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے

أَمْثَالِهِ».

رسول اللہ ﷺ سے سن کر آپ کا یہ فرمان یاد رکھا ہے: ''یہ سب تیرا ہوا اور اس سے دس گنا اور بھی۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری شخص ہوگا۔

[٤٥٢] ٣٠٠-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُوالْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا؛ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ.

[452] شعیب نے ابن شہاب زہری سے خبر دی، انھوں نے کہا: عطاء اور سعید بن مسیّب نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو خبر دی کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟...... آگے ابراہیم بن سعد کی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٥٣] ٣٠١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَدْنٰى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَّقُولَ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ».

[453] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) بیان کیں، پھر (ہمام نے) بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں یہ حدیث بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کی جنت میں کم از کم جگہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمنا کر۔ تو وہ تمنا کرے گا، پھر تمنا کرے گا، اللہ اس سے پوچھے گا: کیا تم تمنا کر چکے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ سب کچھ تیرا ہوا جس کی تو نے تمنا کی اور اس کے ساتھ اتنا ہی (اور بھی۔)''

[٤٥٤] ٣٠٢-(١٨٣) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ». قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ

[454] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں (آپ سے) عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (پھر) فرمایا: ''کیا دوپہر کے وقت صاف مطلع میں،

فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَّيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَّيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى] يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ: لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلَا يَبْقٰى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ [سُبْحَانَهُ] مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ، إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَّغُبَّرِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ قَالُوا: عَطِشْنَا يَارَبَّ فَاسْقِنَا، فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ: أَلَا تَرِدُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَّحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَّا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَّاذَا تَبْغُونَ؟ فَيَقُولُونَ: عَطِشْنَا، يَا رَبَّنَا! فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ: أَلَّا تَرِدُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلٰى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَّحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ تَعَالٰى مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ [سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى] فِي أَدْنٰى صُورَةٍ مِّنَ

جب ابر نہ ہوں، سورج کو دیکھتے ہوئے تمھیں کوئی زحمت ہوتی ہے؟ اور کیا پورے چاند کی رات کو جب مطلع صاف ہو اور ابر نہ ہوں تم چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول نہیں! فرمایا: ''قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھنے میں اس سے زیادہ دقت نہ ہوگی جتنی ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا، ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: ہر امت اس کے پیچھے چلے جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی۔ کوئی آدمی ایسا نہ بچے گا جو اللہ کے سوا بتوں اور پتھروں کو پوجتا تھا مگر وہ آگ میں جا گرے گا حتی کہ جب ان کے سوا جو اللہ کی عبادت کرتے تھے، وہ نیک ہوں یا بد، اور اہل کتاب کے بقیہ (بعد کے دور کے) لوگوں کے سوا کوئی نہ بچے گا تو یہود کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے تو کہا جائے گا: تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ نے نہ کوئی بیوی بنائی نہ بیٹا، تو (اب) کیا چاہتے ہو؟ کہیں گے: پروردگار! ہمیں پیاس لگی ہے، ہمیں پانی پلا۔ تو ان کو اشارہ کیا جائے گا کہ تم پانی (کے گھاٹ) پر کیوں نہیں جاتے؟ پھر انھیں اکٹھا کر کے آگ کی طرف ہانک دیا جائے گا، وہ سراب کی طرح ہوگی، اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑ رہا ہوگا اور وہ سب (ایک دوسرے کے پیچھے) آگ میں گرتے چلے جائیں گے، پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کو پوجتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ نے نہ کوئی بیوی بنائی نہ کوئی بیٹا، پھر ان سے کہا جائے گا: (اب) تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم پیاسے ہیں ہمارے پروردگار! ہمیں پانی پلا، آپ نے فرمایا: ان کو اشارہ کیا جائے گا، تم پانی (کے گھاٹ) پر کیوں

الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، قَالَ: فَمَاذَا تَنْتَظِرُونَ؟ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالُوا: يَارَبَّنَا! فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَّنْقَلِبَ، فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللهُ لَهُ بِالسُّجُودِ، وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَّرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَّاحِدَةً، كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُؤُوسَهُمْ، وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ. فَقَالَ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ، وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ». قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ: «دَحْضٌ مَّزِلَّةٌ، فِيهَا خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكٌ، تَكُونُ بِنَجْدٍ فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُّقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ، فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ، وَّمَخْدُوشٌ مُّرْسَلٌ، وَّمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِّلّٰهِ فِي اسْتِيفَاءِ الْحَقِّ، مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ

نہیں جاتے؟ پھر انھیں اکٹھا کر کے جہنم کی طرف ہانکا جائے گا، وہ سراب کی طرح ہوگی (اور) اس کا ایک حصہ (شدتِ اشتعال سے) دوسرے کو توڑ رہا ہوگا، وہ (ایک دوسرے کے پیچھے) آگ میں گرتے چلے جائیں گے، حتی کہ جب ان کے سوا کوئی نہ بچے گا جو اللہ تعالیٰ (ہی) کی عبادت کرتے تھے، نیک ہوں یا بد، (تو) سب جہانوں کا رب سبحانہ وتعالیٰ ان کی دیکھی ہوئی صورت سے کم تر (یا مختلف) صورت میں آئے گا (اور) فرمائے گا: تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت اس کے پیچھے جا رہی ہے جس کی وہ عبادت کرتی تھی، وہ (سامنے ظاہر ہونے والی صورت کے بجائے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو کر) التجا کریں گے: اے ہمارے رب! ہم دنیا میں سب لوگوں سے، جتنی شدید بھی ہمیں ان کی ضرورت تھی، الگ ہو گئے، ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ وہ کہے گا: میں تمھارا رب ہوں، وہ کہیں گے: ہم تم سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے (دو یا تین دفعہ یہی کہیں گے) یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگ بدلنے کے قریب ہوں گے تو وہ فرمائے گا: کیا تمھارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی (طے) ہے جس سے تم اس کو پہچان سکو؟ وہ جواب دیں گے: ہاں! تو پنڈلی ظاہر کر دی جائے گی پھر کوئی ایسا شخص نہ بچے گا جو اپنے دل سے اللہ کو سجدہ کرتا تھا مگر اللہ اسے سجدے کی اجازت دے گا اور کوئی ایسا نہ بچے گا جو جان بچانے کے لیے یا دکھاوے کے لیے سجدہ کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ اس کی پشت کو ایک ہی مہرہ بنا دے گا، جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہے گا اپنی گدی کے بل گر پڑے گا، پھر وہ (سجدے سے) اپنے سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی اس صورت میں آ چکا ہو گا جس میں انھوں نے اس کو (سب سے) پہلی مرتبہ دیکھا تھا اور وہ فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: (ہاں) تو ہی ہمارا رب ہے،

يَقُولُونَ: رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ - فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ - فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلٰى رُكْبَتَيْهِ. ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! مَابَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِّمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ. فَيَقُولُ: ارْجِعُوا، فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِّمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ. ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا، فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا، فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا».

پھر جہنم پر پل لگا دیا جائے گا اور سفارش کا دروازہ کھل جائے گا، اور (سب رسول) کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! جسر (پل) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بہت پھسلنی، ڈگمگا دینے والی جگہ ہے، اس میں اچک لینے والے آنکڑے اور کئی کئی نوکوں والے کُنڈے ہیں اور اس میں کانٹے دار پودے ہیں جو نجد میں ہوتے ہیں جنھیں سعدان کہا جاتا ہے۔ تو مومن آنکھ کی جھپک کی طرح اور بجلی کی طرح اور ہوا کی طرح اور پرندوں کی طرح اور تیز رفتار گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے، کوئی صحیح سالم نجات پانے والا ہوگا اور کوئی زخمی ہو کر چھوڑ دیا جانے والا اور کچھ جہنم کی آگ میں تہ بہ تہ لگا دیے جانے والے، یہاں تک کہ جب مومن آگ سے خلاصی پالیں گے تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی پورا پورا حق وصول کرنے (کے معاملے) میں اس قدر اللہ سے منت اور آہ وزاری نہیں کرتا جس قدر قیامت کے دن مومن اپنے ان مسلمان بھائیوں کے بارے میں کریں گے جو آگ میں ہوں گے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھتے، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا: تم جن کو پہچانتے ہو انھیں نکال لو، ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی گئی ہوں گی۔ تو وہ بہت سے لوگوں کو نکال لائیں گے جن کی آدھی پنڈلیوں تک یا گھٹنوں تک آگ پکڑ چکی ہوگی، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! جنھیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا ان میں سے کوئی دوزخ میں نہیں رہا۔ تو وہ فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں دینار بھر خیر (ایمان) پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ بڑی خلقت کو نکال لائیں گے، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! جنھیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا اُن میں سے کسی کو ہم نے دوزخ میں نہیں چھوڑا۔ وہ

پھر فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر خیر پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ (پھر سے) بڑی خلقت کو نکال لائیں گے، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! جنھیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا ہم نے اُن میں سے کسی کو دوزخ میں نہیں چھوڑا۔ وہ پھر فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر خیر پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ کثیر خلقت کو نکال لائیں گے، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! ہم نے اس میں کسی صاحب خیر کو نہیں چھوڑا۔'' (ایمان ایک ذرے کے برابر بھی ہوسکتا ہے۔)

وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَقُولُ: إِنْ لَّمْ تُصَدِّقُونِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء: ٤٠] «فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ، قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَلَا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ أَوْ إِلَى الشَّجَرِ مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أُصَيْفِرُ وَأُخَيْضِرُ، وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ؟» فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرْعٰى بِالْبَادِيَةِ -قَالَ -: «فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَاخَيْرٍ قَدَّمُوهُ، ثُمَّ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: اگر تم اس حدیث میں میری تصدیق نہیں کرتے تو چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''بے شک اللہ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی ایک نیکی ہو تو اس کو بڑھاتا ہے اور اپنی طرف سے اجر عظیم دیتا ہے۔'' ''پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتوں نے سفارش کی، انبیاء نے سفارش کی اور مومنین نے سفارش کی، اب ارحم الراحمین کے سوا کوئی باقی نہیں رہا تو وہ آگ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو اس میں سے نکال لے گا جنھوں نے کبھی بھلائی کا کوئی کام نہیں کیا تھا اور وہ (جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے، پھر وہ انھیں جنت کے دہانوں پر (بہنے والی) ایک نہر میں ڈال دے گا جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے، وہ اس طرح (اُگ کر) نکل آئیں گے جس طرح (گھاس کا) چھوٹا سا بیج سیلاب کے خس و خاشاک میں پھوٹتا ہے، کیا تم اسے دیکھتے نہیں ہو کہ کبھی وہ پتھر کے ساتھ لگا ہوتا ہے اور کبھی درخت کے ساتھ، جو سورج کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد اور سبز ہوتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے؟'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! ایسا لگتا ہے کہ آپ جنگل میں جانور چرایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''تو وہ لوگ (نہر سے) موتیوں کے مانند نکلیں گے، ان کی گردنوں میں مہریں ہوں گی، اہل جنت (بعدازاں) ان کو (اس طرح)

يَقُولُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ: لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا، فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا! أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا؟ فَيَقُولُ: رِضَائِي. فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا».

پہچانیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل کے جو انھوں نے کیا ہو اور بغیر کسی نیکی کے جو انھوں نے آگے بھیجی ہو، جنت میں داخل کیا ہے۔ پھر وہ فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو تمھیں نظر آئے وہ تمھارا ہے، اس پر وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا۔ تو وہ فرمائے گا: تمھارے لیے میرے پاس اس سے بڑھ کر بھی ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! اس سے بڑھ کر کون سی چیز (ہوسکتی) ہے؟ تو وہ فرمائے گا: میری رضا کہ اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔''

[٤٥٥] **قَالَ مُسْلِمٌ**: قَرَأْتُ عَلٰى عِيسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ الْمِصْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الشَّفَاعَةِ وَقُلْتُ لَهُ: أُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِعِيسَى بْنِ حَمَّادٍ: أَخْبَرَكُمُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! أَنَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ؟» قُلْنَا: لَا، وَسُقْتُ الْحَدِيثَ حَتّٰى انْقَضٰى آخِرُهُ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوهُ «فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَّا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

[455] امام مسلم نے کہا: میں نے شفاعت کے بارے میں یہ حدیث عیسیٰ بن حماد زُغبہ مصری کے سامنے پڑھی اور ان سے کہا: (کیا) یہ حدیث میں آپ کے حوالے سے بیان کروں کہ آپ نے اسے لیث بن سعد سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! (امام مسلم نے کہا:) میں نے عیسیٰ بن حماد سے کہا: آپ کو لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے خبر دی، انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے، انھوں نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب چمکتا ہوا بے ابر دن ہو تو کیا تمھیں سورج کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟'' ہم نے کہا: نہیں۔

(امام مسلم نے کہا:) میں حدیث پڑھتا گیا یہاں تک کہ وہ ختم ہوگئی اور (سعید بن ابی ہلال کی) یہ حدیث حفص بن میسرہ کی (مذکورہ) حدیث کی طرح ہے۔ اُنھوں (سعید) نے (حدیث کے الفاظ) ''بغیر کسی عمل کے جو انھوں نے کیا اور بغیر کسی قدم کے جو انھوں نے آگے بڑھایا'' کے بعد یہ اضافہ کیا:

''چنانچہ اُن سے کہا جائے گا: تمھارے لیے وہ سب کچھ ہے جو تم نے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ : بَلَغَنِي أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعَرَةِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ .

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پل بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا۔

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ : «فَيَقُولُونَ رَبَّنَا! أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَهُ» . فَأَقَرَّ بِهِ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ .

لیث کی روایت میں یہ الفاظ: ''تو وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا'' اور اس کے بعد کے الفاظ نہیں ہیں۔
چنانچہ عیسیٰ بن حماد نے اس کا اقرار کیا (کہ انھوں نے اوپر بیان کی گئی سند کے ساتھ لیث سے یہ حدیث سنی۔)

[٤٥٦] ٣٠٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ : حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا ، نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ ، وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا .

[456] زید بن اسلم کے ایک اور شاگرد ہشام بن سعد نے بھی ان دونوں (حفص اور سعید) کی مذکورہ سندوں کے ساتھ حفص بن میسرہ جیسی حدیث (:454) آخر تک بیان کی اور کچھ کمی وزیادتی بھی کی۔

(المعجم ٨٢) - (بَابُ إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَإِخْرَاجِ الْمُوَحِّدِينَ مِنَ النَّارِ) (التحفة ٨١)

باب:82-شفاعت کا اثبات اور اہلِ توحید کا آگ سے نکالا جانا

[٤٥٧] ٣٠٤-(١٨٤) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «يُدْخِلُ اللهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ . يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ بِرَحْمَتِهِ ، وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ، ثُمَّ يَقُولُ : انْظُرُوا مَنْ وَّجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتُحِشُوا ، فَيُلْقَوْنَ فِي

[457] مالک بن انس نے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل جنت میں سے جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا، اور دوزخیوں کو دوزخ میں ڈالے گا، پھر فرمائے گا: دیکھو (اور) جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پاؤ اس کو نکال لو، (ایسے) لوگ اس حال میں نکالے جائیں گے کہ وہ جل بھن کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انھیں زندگی یا شادابی کی نہر میں ڈالا جائے گا تو

نَهْرِ الْحَيَاةِ أَوِ الْحَيَا ، فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ إِلٰى جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟» .

اس میں سے وہ اس طرح اُگیں گے جس طرح گھاس پھونس کا چھوٹا سا بیج سیلاب کے کنارے میں اُگتا ہے۔تم نے اسے دیکھا نہیں کس طرح زرد، لپٹا ہوا، اگتا ہے؟''

فائدہ: ان احادیث میں اہل ایمان کی طرف سے شفاعت کا ثبوت بھی ہے جس کے خوارج منکر تھے۔ یہ ثبوت بھی کہ ایمان ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ہوسکتا ہے۔اور آخر کار وہ بھی نجات کا سبب بن جائے گا۔رائی کے دانے کے برابر ایمان کی وجہ سے انسان بھی اس طرح دوبارہ شاداب ہو جائے گا۔جس طرح دانہ سیلاب کے کنارے پر ہوتا ہے۔

[٤٥٨] ٣٠٥-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: «فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ»، وَلَمْ يَشُكَّا .

[458] وُہیب اور خالد دونوں نے عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔اس میں ہے:''انھیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا جسے الحیاۃ کہا جاتا ہے۔'' اور دونوں نے (پچھلی روایت کی طرح اس لفظ میں) کوئی شک نہیں کیا۔

وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ: كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءَةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، وَفِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِئَةٍ أَوْ حَمِيلَةِ السَّيْلِ .

خالد کی روایت میں (آگے) یہ ہے:''جس طرح کوڑا کرکٹ (سیلاب میں بہ کر آنے والے مختلف قسم کے بیج) سیلاب کے کنارے اگتے ہیں۔'' اور وہیب کی روایت میں ہے:''جس طرح چھوٹا سا بیج سیاہ گارے میں یا سیلاب کے خس وخاشاک میں اگتا ہے۔''

[٤٥٩] ٣٠٦-(١٨٥) وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلٰكِنْ نَّاسٌ مِّنْكُمْ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ - أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ - فَأَمَاتَهُمُ اللهُ تَعَالٰى إِمَاتَةً، حَتّٰى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ، فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ، فَبُثُّوا عَلٰى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ!

[459] بشر بن مفضل نے ابومسلمہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جہاں تک دوزخ والوں کی بات ہے تو وہ لوگ جو (ہمیشہ کے لیے) اس کے باشندے ہیں نہ تو اس میں مریں گے اور نہ جئیں گے۔لیکن تم (اہل ایمان) میں سے جن لوگوں کو گناہوں کی پاداش میں (یا آپ نے فرمایا: خطاؤں کی بنا پر) آگ کی مصیبت لاحق ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک طرح کی موت طاری کر دے گا یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے تو سفارش کی اجازت دے دی جائے گی، پھر انھیں گروہ در گروہ

أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: كَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ.

لایا جائے گا اور انھیں جنت کی نہروں پر پھیلا دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت! ان پر پانی ڈالو تو وہ اس بیج کی طرح اگ آئیں گے جو سیلاب کے خس و خاشاک میں ہوتا ہے۔'' لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ایسا لگتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ صحرائی آبادی میں رہے ہیں۔

[٤٦٠] ٣٠٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ-إِلٰى قَوْلِهِ-: فِي حَمِيلِ السَّيْلِ. وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[460] (بشر کے بجائے) شعبہ نے ابومسلمہ سے حدیث سنائی، کہا: میں نے ابونضرہ سے سنا، (انھوں نے) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی جیسی روایت فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ''سیلاب کے خس و خاشاک میں'' (کے جملے) تک بیان کی اور بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٨٣) - (بَابُ آخِرِ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا) (التحفة ٨٢)

باب: 83- سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والا

[٤٦١] ٣٠٨-(١٨٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، كِلَيْهِمَا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ: رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللهُ [تَبَارَكَ وَ]تَعَالٰى لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُّهَا مَلْأٰى. فَيَقُولُ اللهُ [تَبَارَكَ وَ]تَعَالٰى لَهُ: اِذْهَبْ، فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى،

[461] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے عبیدہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں اسے جانتا ہوں جو دوزخ والوں میں سے سب سے آخر میں اس سے نکلے گا اور جنت والوں میں سے سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔ وہ ایسا آدمی ہے جو ہاتھوں اور پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا آگ سے نکلے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں آئے گا تو اُسے یہ خیال دلایا جائے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس آ کر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے تو وہ بھری ہوئی ملی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ آپ نے فرمایا: وہ (دوبارہ) جائے گا تو اسے یہی لگے گا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس آ کر (پھر) کہے گا:

فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَارَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلْأَى. فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا-قَالَ فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي - أَوْ تَضْحَكُ بِي - وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟» قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

اے میرے رب! میں نے تو اسے بھری ہوئی پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ تیرے لیے (وہاں) پوری دنیا کے برابر اور اس سے دس گنا زیادہ جگہ ہے (یا تیرے لیے دنیا سے دس گنا زیادہ جگہ ہے) آپ نے فرمایا: وہ شخص کہے گا: کیا تو میرے ساتھ مزاح کرتا ہے (یا میری ہنسی اڑاتا ہے) حالانکہ تو ہی بادشاہ ہے؟''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنس دیے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

قَالَ فَكَانَ يُقَالُ: ذَاكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چنانچہ یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم مرتبہ جنتی ہوگا۔

[٤٦٢] ٣٠٩-(...) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنَ النَّارِ، رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ: اِنْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ، فَيُقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى، فَيُقَالُ لَهُ: لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟» قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

[462] (منصور کے بجائے) اعمش نے ابراہیم سے، سابقہ سند کے ساتھ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یقیناً دوزخ والوں میں سے سب سے آخر میں نکلنے والے کو جانتا ہوں۔ وہ پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا اس میں سے نکلے گا۔ اس سے کہا جائے گا: چل جنت میں داخل ہو جا۔ آپ نے فرمایا: وہ جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا تو وہ دیکھے گا کہ سب منزلیں لوگ سنبھال چکے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو تھا؟ وہ کہے گا: ہاں! تو اس سے کہا جائے گا: تمنا کر، وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا: تم نے جو تمنا کی وہ تمھاری ہے اور پوری دنیا سے دس گنا مزید بھی (تمھارا ہے۔) وہ کہے گا: تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مزاح کرتا ہے؟''

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

[٤٦٣] ٣١٠-(١٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَّيَكْبُو مَرَّةً، وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللهُ شَيْئًا مَّا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: لَا، يَارَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَّا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ تَعَالٰى يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولٰى، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَّا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَّا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ تَعَالٰى يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ

[463] انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سب سے آخر میں وہ آدمی داخل ہوگا جو کبھی چلے گا، کبھی چہرے کے بل گرے گا اور کبھی آگ اسے جھلسا دے گی۔ جب وہ آگ سے نکل آئے گا تو پلٹ کر اس کو دیکھے گا اور کہے گا: بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دے دی۔ اللہ نے مجھے ایسی چیز عطا فرما دی جو اس نے اگلوں پچھلوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی۔ اسے بلندی پر ایک درخت دکھایا جائے گا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے میں دھوپ سے نجات حاصل کروں اور اس کے پانی سے پیاس بجھاؤں۔

اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا: اے ابن آدم! ہوسکتا ہے کہ میں تمھیں یہ درخت دے دوں تو تم مجھ سے اس کے سوا کچھ اور مانگو۔ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! اور اللہ کے ساتھ عہد کرے گا کہ وہ اس سے اور کچھ نہ مانگے گا۔ اس کا پروردگار اس کا عذر قبول کر لے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس پر وہ صبر کر ہی نہیں سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اس (درخت) کے قریب کر دے گا اور وہ اس کے سائے میں دھوپ سے محفوظ ہو جائے گا اور اس کا پانی پیے گا، پھر اسے اوپر ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو پہلے درخت سے زیادہ خوبصورت ہوگا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے پانی سے سیراب ہوں اور اس کے سائے میں آرام کروں، میں تجھ سے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تم نے مجھ سے وعدہ نہ کیا تھا کہ تم مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے؟ اور فرمائے گا: مجھے لگتا ہے اگر میں تمھیں اس کے قریب کر دوں تو تم مجھ سے کچھ اور بھی مانگو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرے گا کہ وہ اس کے

مَّائِهَا ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا ، فَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَّا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ : بَلٰى ، يَا رَبِّ هٰذِهِ ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا ، وَرَبُّهُ تَعَالٰى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا ، فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا ، فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِيهَا ، فَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ! مَايَصْرِينِي مِنْكَ؟ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ فَيَقُولُ : يَارَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ» .

علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا، اس کا رب تعالیٰ اُس کا عذر قبول کرلے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس کے سامنے اس سے صبر نہیں ہوسکتا۔ اس پر اللہ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے کے نیچے آجائے گا اور اس کے پانی سے پیاس بجھائے گا۔ اور پھر اسے ایک درخت جنت کے دروازے کے پاس دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے سے فائدہ اٹھاؤں اور اس کے پانی سے پیاس بجھاؤں، میں تم سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تم نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ اور کچھ نہیں مانگو گے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں میرے رب! (وعدہ کیا تھا) بس یہی، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس کا رب اس کا عذر قبول کرے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس پر وہ صبر کرہی نہیں سکتا۔ تو وہ اس شخص کو اس (درخت) کے قریب کردے گا (اور) جب وہ اسے اس درخت کے قریب کردے گا تو وہ اہلِ جنت کی آوازیں سنے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس میں داخل کردے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! وہ کیا چیز ہے جو تجھے راضی کرکے ہمارے درمیان سوالات کا سلسلہ ختم کردے؟ کیا تم اس سے راضی ہو جاؤ گے کہ میں تمھیں ساری دنیا اور اس کے برابر اور دے دوں؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو میری ہنسی اڑاتا ہے جبکہ تو سارے جہانوں کا رب ہے۔''

فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ : أَلَا تَسْأَلُونِّي مِمَّ أَضْحَكُ؟ قَالُوا : مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ : هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقَالُوا : مِمَّ تَضْحَكُ يَارَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ : «مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور کہا: کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کیوں ہنسا؟ سامعین نے پوچھا: آپ کیوں ہنسے؟ کہا: اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تھے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس

حِينَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ، وَلٰكِنِّي عَلٰى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ».

رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''رب العالمین کے ہنس پڑنے پر، جب اس نے کہا کہ تو جو سارے جہانوں کا رب ہے، میری ہنسی اڑاتا ہے؟ اللہ فرمائے گا: میں تیری ہنسی نہیں اڑاتا بلکہ میں جو چاہوں کرسکتا ہوں۔''

(المعجم ٨٤) - **(بَابُ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا)** (التحفة ٨٣)

باب:84-اہلِ جنت میں سے جو شخص سب سے نچلے درجے پر ہوگا

[٤٦٤] ٣١١-(١٨٨) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَّجُلٌ صَرَفَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ، وَمُثِّلَ لَهُ شَجَرَةٌ ذَاتُ ظِلٍّ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِي إِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا». وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِينِي مِنْكَ» إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِيهِ: «وَيُذَكِّرُهُ اللهُ تَعَالٰى سَلْ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ: هُوَلَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ». قَالَ: «ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، فَتَقُولَانِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا، وَأَحْيَانَا لَكَ، قَالَ فَيَقُولُ: مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُعْطِيتُ».

[464] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سب سے کم درجے پر وہ آدمی ہوگا جس کے چہرے کو اللہ تعالیٰ دوزخ کی طرف سے ہٹا کر جنت کی طرف کر دے گا اور اس کو ایک سایہ دار درخت کی صورت دکھائی جائے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں ہو جاؤں......'' آگے انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح روایت بیان کی لیکن یہ الفاظ ذکر نہیں کیے: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا چیز ہے جو تجھے راضی کر کے ہمارے درمیان سوالات کا سلسلہ ختم کر دے......'' البتہ انھوں نے اس میں یہ اضافہ کیا: ''اور اللہ تعالیٰ اسے یاد دلاتا جائے گا: فلاں چیز مانگ، فلاں چیز طلب کر۔ اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ تمھارا ہے اور اس سے دس گنا اور بھی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا اور خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی: اللہ کی حمد جس نے تمھیں ہمارے لیے زندہ کیا اور ہمیں تمھارے لیے زندگی دی۔ آپ نے فرمایا: تو وہ کہے گا: جو کچھ مجھے عنایت کیا گیا ہے ایسا کسی کو نہیں دیا گیا۔''

[٤٦٥] ٣١٢-(١٨٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَّابْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ - رِوَايَةً إِنْ شَاءَ اللهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ وَّعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ -وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ وَّابْنُ أَبْجَرَ؛ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ: رَفَعَهُ أَحَدُهُمَا - أُرَاهُ ابْنَ أَبْجَرَ - قَالَ: «سَأَلَ مُوسٰى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- رَبَّهُ تَعَالٰى: مَا أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَّجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! كَيْفَ؟ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضٰى أَنْ يَّكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِّنْ مُّلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ، رَبِّ! فَيَقُولُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ. فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ، رَبِّ! فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، فَيَقُولُ: رَضِيتُ، رَبِّ! قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُّ، غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي. وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ

[465] ہمیں سعید بن عمرو اشعثی نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، انھوں نے مطرف اور (عبدالملک) ابن ابجر سے، انھوں نے شعبی سے روایت کی، کہا: میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے، ان شاء اللہ (رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ) روایت کے طور پر سنا، نیز ابن ابی عمر نے سفیان سے، انھوں نے مُطَرِّف اور عبدالملک بن سعید سے اور ان دونوں نے شعبی سے سن کر حدیث بیان کی، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی، کہا: میں نے ان سے منبر پر سنا، وہ اس بات کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر رہے تھے، نیز بشر بن حکم نے مجھ سے بیان کیا (روایت کے الفاظ انھی کے ہیں) سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں مطرف اور ابن ابجر نے حدیث بیان کی، ان دونوں نے شعبی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا، وہ منبر پر لوگوں کو (یہ) حدیث سنا رہے تھے۔ سفیان نے کہا: ان دونوں (استادوں) میں سے ایک (میرا خیال ہے ابن ابجر) نے اس روایت کو مرفوعاً (جسے صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو) بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: جنت میں سب سے کم درجے کا (جنتی) کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ (ایسا) آدمی ہوگا جو تمام اہل جنت کو جنت میں بھیج دیے جانے کے بعد آئے گا تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا، وہ کہے گا: میرے رب! کیسے؟ لوگ اپنی اپنی منزلوں میں قیام پذیر ہو چکے ہیں اور جو لینا تھا سب کچھ لے چکے ہیں۔ تو اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس پر راضی ہو جاؤ گے کہ تمھیں دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر مل جائے؟ وہ کہے گا: میرے رب! میں راضی ہوں، اللہ فرمائے گا: وہ (ملک) تمھارا ہوا، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور، پھر اتنا

عَيْنٌ وَّلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَّلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ» قَالَ: وَمِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ اَلْآيَةَ [السجدة: ١٧].

اور، پھر اتنا اور، پانچویں بار وہ آدمی (بے اختیار) کہے گا: میرے رب! میں راضی ہوگیا۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: یہ (سب بھی) تیرا اور اس سے دس گنا مزید بھی تیرا، اور وہ سب کچھ بھی تیرا جو تیرا دل چاہے اور جو تیری آنکھوں کو بھائے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: پروردگار! تو وہ جو سب سے اونچے درجے کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہی لوگ ہیں جو میری مراد ہیں، ان کی عزت و کرامت کو میں نے اپنے ہاتھوں سے کاشت کیا اور اس پر مہر لگادی (جس کے لیے چاہا محفوظ کرلیا۔) (عزت کا) وہ (مقام) نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا۔ فرمایا: اس کا مصداق اللہ عزوجل کی کتاب میں موجود ہے: ”کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ ان کے لیے آنکھوں کی کیسی ٹھنڈک چھپا کے رکھی گئی ہے۔“

[٤٦٦] ٣١٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ مُوسٰى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- سَأَلَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ عَنْ أَخَسِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا. وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

[466] (سفیان کے بجائے) عبیداللہ اشجعی نے عبدالملک بن ابجر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے شعبی سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ منبر پر کہہ رہے تھے: بے شک موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے اہل جنت میں سے سب سے کم حصہ پانے والے کے بارے میں پوچھا...... اور سابقہ حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

[٤٦٧] ٣١٤-(١٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنْهَا، رَجُلٌ يُّؤْتٰى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ

[467] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے معرور بن سوید سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اہل جنت میں سے سب کے بعد جنت میں جانے والے اور اہل دوزخ میں سے سب سے آخر میں اس سے نکلنے والے کو جانتا ہوں، وہ ایک آدمی ہے جسے قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اس کے سامنے اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور اس کے بڑے گناہ

كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا. وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا. فَيَقُولُ: نَعَمْ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُّنْكِرَ، وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ: رَبِّ! قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا».

اٹھا رکھو (ایک طرف ہٹا دو۔) تو اس کے چھوٹے گناہ اس کے سامنے لائے جائیں گے اور کہا جائے گا: فلاں فلاں دن تو نے فلاں فلاں کام کیے اور فلاں فلاں دن تو نے فلاں فلاں کام کیے۔ وہ کہے گا: ہاں، وہ انکار نہیں کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے خوفزدہ ہوگا، (اس وقت) اسے کہا جائے گا: تمھارے لیے ہر برائی کے عوض ایک نیکی ہے۔ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے بہت سے ایسے (برے) کام کیے جنھیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔"

فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

میں (ابوذر) نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک نمایاں ہو گئے۔

فائدہ: یہ اس آخری آدمی کا حال ہے جو حساب کتاب کے مرحلے میں سب سے آخر میں اہل جہنم کے زمرے میں سے نکال کر سب سے آخر میں جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا۔ سابقہ احادیث میں اس آخری آدمی کا تذکرہ ہے جو جہنم میں ڈال دیے جانے والوں میں آخری ہوگا جسے جہنم میں سے نکالا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔

[٤٦٨] ٣١٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[468] اعمش کے دو شاگردوں ابو معاویہ اور وکیع نے اپنی اپنی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[٤٦٩] ٣١٦-(١٩١) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كِلَاهُمَا عَنْ رَّوْحٍ - قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ؟ فَقَالَ: نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا - أُنْظُرْ - أَيْ: ذٰلِكَ فَوْقَ النَّاسِ. قَالَ فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ:

[469] ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے (جنت اور جہنم میں) وارد ہونے کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا تو انھوں نے کہا: ہم قیامت کے دن فلاں فلاں (سمت) سے آئیں گے (دیکھو)، یعنی اس سمت سے جو لوگوں کے اوپر ہے۔ کہا: سب امتیں اپنے اپنے بتوں اور جن (معبودوں) کی بندگی کرتی تھیں اُن کے ساتھ بلائی جائیں گی، ایک کے بعد ایک، پھر اس کے بعد ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ وہ فرمائے گا: میں

مَنْ تَنْظُرُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَنْظُرُ رَبَّنَا، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: حَتّٰى نَنْظُرَ إِلَيْكَ، فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ يَضْحَكُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُعْطٰى كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ - مُّنَافِقٍ أَوْ مُؤْمِنٍ - نُّورًا، ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ، وَعَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ، تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ، ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ، فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُّجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، سَبْعُونَ أَلْفًا لَّا يُحَاسَبُونَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَءِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ كَذٰلِكَ، ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَشْفَعُونَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، فَيُجْعَلُونَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتّٰى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ، وَيَذْهَبُ حُرَاقُهُ، ثُمَّ يُسْأَلُ حَتّٰى تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا.

تمھارا رب ہوں۔ تو سب کہیں گے: (اس وقت) جب ہم تمھیں دیکھ لیں۔ تو وہ ہنستا ہوا ان کے سامنے جلوہ افروز ہوگا۔ انھوں نے کہا: وہ انھیں لے کر جائے گا اور وہ اس کے پیچھے ہوں گے، ان میں سے ہر انسان کو، منافق ہو یا مومن، ایک نور دیا جائے گا، وہ اس نور کے پیچھے چلیں گے۔ اور جہنم کے پل پر کئی نوکوں والے کُنڈے اور لوہے کے سخت کانٹے ہوں گے اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسے پکڑ لیں گے، پھر منافقوں کا نور بجھا دیا جائے گا اور مومن نجات پائیں گے تو سب سے پہلا گروہ (جو) نجات پائے گا، ان کے چہرے چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے (وہ) ستر ہزار ہوں گے، ان کا حساب نہیں کیا جائے گا، پھر جو لوگ ان کے بعد ہوں گے، ان کے چہرے آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، پھر اسی طرح (درجہ بدرجہ۔) اس کے بعد پھر شفاعت کا مرحلہ آئے گا اور (شفاعت کرنے والے) شفاعت کریں گے حتی کہ ہر وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جس کے دل میں جَو کے وزن کے برابر بھی نیکی (ایمان) ہوگی۔ ان کو جنت کے آگے کے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکنا شروع کر دیں گے حتی کہ وہ اس طرح اگ آئیں گے جیسے کوئی چیز سیلاب میں اگ آتی ہے اور اس (کے جسم) کا جلا ہوا حصہ ختم ہو جائے گا، پھر اُس سے پوچھا جائے گا حتی کہ اس کو دنیا اور اس کے ساتھ اس سے دس گنا مزید عطا کر دیا جائے گا۔

[٤٧٠] ٣١٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَّقُولُ: سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِأُذُنَيْهِ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِّنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ».

[470] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا، وہ کہہ رہے تھے: انھوں نے اپنے دونوں کانوں سے یہ بات نبی ﷺ سے سنی، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔''

[٤٧١] ٣١٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ:

[471] حماد بن زید نے کہا: میں نے عمرو بن دینار سے

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُخْرِجُ قَوْمًا مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ؟» قَالَ: نَعَمْ.

پوچھا: کیا آپ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کے ذریعے سے آگ میں سے نکالے گا؟ تو انھوں نے کہا: ہاں۔

[٤٧٢] ٣١٩-(...) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا قَيْسُ ابْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ قَوْمًا يُّخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيهَا، إِلَّا دَارَاتِ وُجُوهِهِمْ، حَتّٰى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ».

[472] قیس بن سلیم عنبری نے کہا: یزید الفقیر نے مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ کچھ لوگ آگ میں سے نکالے جائیں گے، وہ اپنے چہروں کے علاوہ (پورے کے پورے) اس میں جل چکے ہوں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

[٤٧٣] ٣٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ يَّعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ، قَالَ: كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِّنْ رَّأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُّرِيدُ أَنْ نَّحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ، قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَإِذَا جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ - جَالِسٌ إِلٰى سَارِيَةٍ - عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ، - قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ! مَا هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ؟ وَاللهُ يَقُولُ: ﴿إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ﴾ [آل عمران: ١٩٢] وَ﴿كُلَّمَآ أَرَادُوٓا۟ أَن يَخْرُجُوا۟ مِنْهَآ أُعِيدُوا۟ فِيهَا﴾ [السجدة: ٢٠] فَمَا هٰذَا الَّذِي تَقُولُونَ؟ قَالَ، فَقَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ - يَعْنِي الَّذِي

[473] ابوعاصم، یعنی محمد بن ابی ایوب نے کہا: مجھے یزید الفقیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ خارجیوں کے نظریات میں سے ایک بات میرے دل میں گھر کر گئی تھی۔ ہم ایک جماعت میں نکلے جس کی اچھی خاصی تعداد تھی۔ ہمارا ارادہ تھا کہ حج کریں اور پھر لوگوں کے خلاف خروج کریں (جنگ کریں۔) ہم مدینہ سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما (ایک ستون کے پاس بیٹھے) لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنا رہے ہیں، انھوں نے اچانک «اَلْجَهَنَّمِيِّين» (جہنم سے نکل کر جنت میں پہنچنے والے لوگوں) کا تذکرہ کیا تو میں نے ان سے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! یہ آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ فرماتا ہے: ''بے شک جس کو تو نے آگ میں داخل کر دیا اس کو رسوا کر دیا۔'' اور: ''وہ جب بھی اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے، اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔'' تو یہ کیا بات ہے جو آپ کہہ رہے ہیں؟ (یزید نے) کہا: انھوں نے (جواب میں) کہا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں!

يَبْعَثُهُ اللهُ فِيهِ-؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ قَالَ: ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ، قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَّا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَاكَ قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَّخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَّكُونُوا فِيهَا قَالَ: يَعْنِي فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ، قَالَ: فَيَدْخُلُونَ نَهْرًا مِّنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيسُ. فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: وَيْحَكُمْ! أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَرَجَعْنَا، فَلَاوَاللهِ! مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ - أَوْ كَمَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ.

انھوں نے کہا: کیا تم نے محمد ﷺ کے مقام کے بارے میں سنا ہے، یعنی وہ مقام جس پر قیامت کے دن آپ کو مبعوث کیا جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! انھوں نے کہا: بے شک وہ محمد ﷺ کا مقامِ محمود ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنھیں (جہنم سے) نکالنا ہوگا نکالے گا، پھر انھوں نے (جہنم پر) پل رکھے جانے اور اس پر سے لوگوں کے گزرنے کا منظر بیان کیا۔ (یزید نے) کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں اس کو پوری طرح یاد نہیں رکھ سکا ہوں، سوائے اس کے کہ انھوں نے بتایا: کچھ لوگ جہنم میں چلے جانے کے بعد اس سے نکلیں گے، یعنی انھوں نے کہا: وہ اس طرح نکلیں گے جیسے وہ ''تلوں'' (کے پودوں) کی لکڑیاں ہوں، وہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں داخل ہوں گے اور اس میں نہائیں گے، پھر اس میں سے (کورے) کاغذوں کی طرح (ہو کر) نکلیں گے، پھر (یہ حدیث سن کر) ہم واپس آئے اور ہم نے کہا: تم پر افسوس! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ بوڑھا (صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھ رہا ہے؟ اور ہم نے (سابقہ رائے سے) رجوع کر لیا۔ اللہ کی قسم! ہم میں سے ایک آدمی کے سوا کسی نے خروج نہ کیا، یا جس طرح (کے الفاظ میں) ابونعیم نے کہا۔

[٤٧٤] ٣٢١-(١٩٢) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ تَعَالٰى. فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِي فِيهَا، فَيُنْجِيهِ اللهُ مِنْهَا».

[474] ابوعمران اور ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ سے چار آدمی نکلیں گے، انھیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ ان میں سے ایک متوجہ ہوگا اور کہے گا: اے میرے رب! جب تو نے مجھے اس سے نکال ہی دیا ہے تو اب دوبارہ اس میں نہ ڈالنا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دے دے گا۔''

[٤٧٥] ٣٢٢-(١٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ

[475] ابوکامل فضیل بن حسین جحدری اور محمد بن عبید

ابْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذٰلِكَ - وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: فَيُلْهَمُونَ لِذٰلِكَ - فَيَقُولُونَ: لَوِاسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا! قَالَ: فَيَأْتُونَ آدَمَ-عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُوالْخَلْقِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، - فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْهَا-وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا، أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالٰى، قَالَ: فَيَأْتُونَ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ- فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ تَعَالٰى مِنْهَا - وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ تَعَالٰى مِنْهَا - وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى ﷺ، الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ - قَالَ: - فَيَأْتُونَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا-وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسٰى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ

غُبَری نے کہا: (الفاظ ابو کامل کے ہیں) ہمیں ابوعوانہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اور وہ اس بات پر فکرمند ہوں گے (کہ اس دن کی سختیوں سے کیسے نجات پائی جائے؟) (ابن عبید نے کہا: ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی) اور وہ کہیں گے: اگر ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارش لائیں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ (کی سختیوں) سے راحت عطا کر دے۔ آپ نے فرمایا: چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ آدم ہیں، تمام مخلوق کے والد، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور سفارش فرمائیں کہ وہ ہمیں اس (اذیت ناک) جگہ سے راحت دے۔ وہ جواب دیں گے: میں اس مقام پر نہیں، پھر وہ اپنی غلطی کو، جو ان سے ہوگئی تھی، یاد کر کے اس کی وجہ سے اپنے رب سے شرمندگی محسوس کریں گے، (اور کہیں گے:) لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے (لوگوں کی طرف) مبعوث فرمایا، آپ نے فرمایا: تو اس پر لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے: یہ میرا مقام نہیں اور وہ اپنی غلطی کو، جس کا ارتکاب اُن سے ہوگیا تھا، یاد کر کے اس پر اپنے رب سے شرمندگی محسوس کریں گے، (اور کہیں گے:) لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل (خالص دوست) بنایا ہے۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: یہ میرا مقام نہیں ہے اور وہ اپنی غلطی کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوگئی تھی اور اس پر اپنے رب سے شرمندہ ہوں گے، (اور کہیں گے:) لیکن تم موسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ جن سے اللہ

عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ». قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي تَعَالٰى فَيُؤْذَنُ لِي، فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَوَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ، فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي تَعَالٰى بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَامُحَمَّدُ! قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي. ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ- قَالَ: فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ - فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ مَنْ وَّجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ»

تعالیٰ نے کلام کیا اور انھیں تورات عنایت کی۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، وہ بھی کہیں گے کہ میں اس مقام پر نہیں اور اپنی غلطی کو، جو ان سے ہوگئی تھی، یاد کر کے اس پر اپنے رب سے شرمندگی محسوس کریں گے (اور کہیں گے:) لیکن تم روح اللہ اور اس کے کلمے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ روح اللہ اور اس کے کلمے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ (بھی یہ) کہیں گے: یہ میرا مقام نہیں ہے، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ ایسے برگزیدہ عبد (بندے) ہیں جس کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے تو بھی) معاف کیے جا چکے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ میرے پاس آئیں گے، میں اپنے رب (کے پاس حاضری) کی اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی، اسے دیکھتے ہی میں سجدے میں گر جاؤں گا، تو جب تک اللہ چاہے گا مجھے اس حالت (سجدہ) میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، کہیے: آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب تعالیٰ کی ایسی حمد وستائش بیان کروں گا جو میرا رب عزوجل خود مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا۔ وہ میرے لیے ایک حد مقرر کر دے گا، میں (اس کے مطابق) لوگوں کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، پھر میں واپس آ کر سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر کہا جائے گا: اپنا سر اٹھایئے، اے محمد! کہیے: آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیے، آپ کو ملے گا، سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد کروں گا جو میرا رب مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو وہ میرے لیے پھر ایک حد مقرر فرما دے گا،

میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔"
(حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یاد نہیں، آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا) پھر میں کہوں گا: "اے میرے رب! آگ میں ان کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچا جنھیں قرآن نے روک لیا ہے، یعنی جن کا (دوزخ میں) ہمیشہ رہنا (اللہ کی طرف سے) لازمی ہو گیا ہے۔"

قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ قَتَادَةُ: أَيْ: وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.

ابن عبید نے اپنی روایت میں کہا: قتادہ نے کہا: یعنی جس کا ہمیشہ رہنا لازمی ہو گیا۔

[٤٧٦] ٣٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَهْتَمُّونَ بِذٰلِكَ - أَوْ يُلْهَمُونَ ذٰلِكَ -» بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «ثُمَّ آتِيهِ الرَّابِعَةَ - أَوْ أَعُودُ الرَّابِعَةَ - فَأَقُولُ: يَارَبِّ! مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ».

[476] دوسری سند سے جس میں (ابوعوانہ کے بجائے) سعید نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مومن جمع ہوں گے اور اس (کی ہولناکیوں سے بچنے) کی فکر میں مبتلا ہوں گے یا یہ بات اُن کے دلوں میں ڈالی جائے گی۔"...... (آگے) ابوعوانہ کی حدیث کے مانند ہے، البتہ انھوں نے اس حدیث میں یہ کہا: "پھر میں چوتھی بار اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گا (یا چوتھی بار لوٹوں گا) اور کہوں گا: اے میرے رب! ان کے سوا جنھیں قرآن (کے فیصلے) نے روک رکھا ہے اور کوئی باقی نہیں بچا۔"

[٤٧٧] ٣٢٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْهَمُونَ لِذٰلِكَ» بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ: «فَأَقُولُ: يَارَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَيْ: وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ».

[477] معاذ بن ہشام نے کہا: میرے والد نے مجھے قتادہ کے حوالے سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومنوں کو جمع کرے گا، پھر اس (دن کی پریشانی سے بچنے) کے لیے اُن کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی۔"...... یہ حدیث بھی ان دونوں (ابوعوانہ اور سعید) کی حدیث کی طرح ہے، چوتھی دفعہ کے بارے میں یہ کہا: "تو میں کہوں گا: اے میرے رب! آگ میں ان کے سوا اور کوئی باقی نہیں جسے قرآن (کے فیصلے) نے روک لیا ہے، یعنی

جس کے لیے (آگ میں) ہمیشہ رہنا واجب ہو گیا ہے۔"

[٤٧٨] ٣٢٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً».

[478] محمد بن منہال الضریر (نابینا) نے کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ اور دستوائی (کپڑے) والے ہشام نے قتادہ سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی طرح ابوغسان مسمعی اور محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں معاذ بن ہشام نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے قتادہ کے حوالے سے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کو آگ سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور اس کے دل میں ایک جَو کے وزن کے برابر خیر ہوئی، پھر ایسے شخص کو آگ سے نکالا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر ہوئی، پھر اس کو آگ سے نکالا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور اس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی خیر ہوئی۔" (گزشتہ متعدد احادیث سے وضاحت ہوتی ہے کہ خیر سے مراد ایمان ہے۔)

زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ يَزِيدُ: فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذُرَةً، قَالَ يَزِيدُ: صَحَّفَ فِيهَا أَبُو بِسْطَامَ.

ابن منہال نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ یزید نے کہا: میں شعبہ سے ملا اور انھیں یہ حدیث سنائی تو شعبہ نے کہا: ہمیں یہ حدیث قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنائی، البتہ شعبہ نے "ایک ذرّے" کے بجائے "مکئی کا دانہ" کہا۔ یزید نے کہا: اس لفظ میں ابو بسطام (شعبہ) سے تصحیف (حروف میں اشتباہ کی وجہ سے غلطی) ہو گئی۔

[٤٧٩] ٣٢٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا

[479] معبد بن ہلال عنزی نے کہا: ہم لوگ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ثابت (البنانی) کو اپنا سفارشی بنایا (ان کے ذریعے سے ملاقات کی اجازت حاصل کی۔) ہم ان کے ہاں پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ثابت نے

مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ: انْطَلَقْنَا إِلٰى أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَّتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحٰى، فَاسْتَأْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَأَجْلَسَ ثَابِتًا مَّعَهُ عَلٰى سَرِيرِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَاأَبَا حَمْزَةَ! إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُونَ لَهُ: اِشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ [عَلَيْهِ السَّلَامُ]، فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللهِ تَعَالٰى. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى [عَلَيْهِ السَّلَامُ]، فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ تَعَالٰى، فَيُؤْتٰى مُوسٰى- عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى [عَلَيْهِ السَّلَامُ] فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيُؤْتٰى عِيسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ -فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَأُوتٰى فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، أَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَاأَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ، يُلْهِمُنِيهِ اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أُمَّتِي، أُمَّتِي. فَيُقَالُ لِي: اِنْطَلِقْ، فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى

ہمارے لیے (اندر آنے کی) اجازت لی۔ ہم اندران کے سامنے حاضر ہوئے۔ انھوں نے ثابت کو اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھا لیا۔ ثابت نے ان سے کہا: اے ابوحمزہ! بصرہ کے باشندوں میں سے آپ کے (یہ) بھائی آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ انھیں شفاعت کی حدیث سنائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں حضرت محمد ﷺ نے بتایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ موجوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں گے۔ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: اپنی اولاد کے حق میں سفارش کیجیے (کہ وہ میدان محشر کے مصائب اور جاں گسل انتظار سے نجات پائیں۔) وہ کہیں گے: میں اس کے لیے نہیں ہوں۔ لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کا دامن تھام لو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل (خالص دوست) ہیں۔ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواب دیں گے: میں اس کے لیے نہیں۔ لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچ جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں (جن سے اللہ نے براہِ راست کلام کیا۔) تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضری ہوگی۔ وہ فرمائیں گے: میں اس کے لیے نہیں۔ لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ لگ جاؤ کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آمد ہوگی، وہ فرمائیں گے: میں اس کے لیے نہیں۔ لیکن تم محمد ﷺ کے پاس پہنچ جاؤ، تو (ان کی) آمد میرے پاس ہوگی۔ میں جواب دوں گا: اس (کام) کے لیے میں ہوں۔ میں چل پڑوں گا اور اپنے رب کے سامنے حاضری کی اجازت چاہوں گا، مجھے اجازت عطا کی جائے گی، میں اس کے سامنے کھڑا ہوں گا اور تعریف کی ایسی باتوں کے ساتھ اس کی حمد کروں گا جس پر میں اب قادر نہیں ہوں، اللہ تعالیٰ ہی یہ (حمد) میرے دل میں ڈالے گا، پھر میں اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر

رَبِّي تَعَالٰى فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أُمَّتِي، أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: اِنْطَلِقْ، فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ إِلٰى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أُمَّتِي، أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: اِنْطَلِقْ، فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى مِنْ مِّثْقَالِ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ. فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ».

اٹھائیں اور کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیں، آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت!، میری امت! تو مجھ سے کہا جائے گا: جائیں جس کے دل میں گندم یا جَو کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے نکال لیں، میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا، پھر میں اپنے رب تعالیٰ کے حضور لوٹ آؤں گا اور حمد کے انھی اسلوبوں سے اس کی تعریف بیان کروں گا، پھر اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا تو مجھے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیں، آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں، آپ کی سفارش قبول ہوگی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت! میری امت! مجھے کہا جائے گا: جائیں، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو، اسے نکال لیں۔ تو میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا، پھر اپنے رب کے حضور لوٹ آؤں گا اور اس جیسی تعریف سے اس کی حمد کروں گا، پھر اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا۔ تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں، کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیں، آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں، آپ کی سفارش قبول ہو گی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میری امت! میری امت! تو مجھ سے کہا جائے گا: جائیں، جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم، اس سے (بھی) کم، اس سے (اور بھی) کم ایمان ہو اسے آگ سے نکال لیں تو میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا۔“

هٰذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ قُلْنَا: لَوْ مِلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ. قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ. قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ! جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو انھوں نے ہمیں بیان کی۔

(معبد بن ہلال عنزی نے) کہا: چنانچہ ہم ان کے ہاں سے نکل آئے، جب ہم چٹیل میدان کے بالائی حصے پر پہنچے تو ہم نے کہا: (کیا ہی اچھا ہو) اگر ہم حسن بصری کا رخ کریں اور

أَبِي حَمْزَةَ، فَلَمْ نَسْمَعْ بِمِثْلِ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ فِي الشَّفَاعَةِ، قَالَ: هِيهِ! فَحَدَّثْنَاهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: هِيهِ! قُلْنَا: مَا زَادَنَا، قَالَ: قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَّهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ وَّلَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَّا أَدْرِي أَنَسِيَ الشَّيْخُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يُّحَدِّثَكُمْ فَتَتَّكِلُوا، قُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا. فَضَحِكَ وَقَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ، مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هٰذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ قَالَ: «ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَامُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَارَبِّ! اِئْذَنْ لِّي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ - أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ - وَلٰكِنْ، وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظْمَتِي وَجِبْرِيَائِي لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ».

انھیں سلام کرتے جائیں۔ وہ (حجاج بن یوسف کے ڈر سے) ابو خلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انھیں سلام کیا۔ ہم نے کہا: جناب ابو سعید! ہم آپ کے بھائی ابوحمزہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کے پاس سے آرہے ہیں۔ ہم نے کبھی اس جیسی حدیث نہیں سنی جو انھوں نے شفاعت کے بارے میں ہمیں سنائی۔ حسن بصری نے کہا: لائیں سنائیں۔ ہم نے انھیں حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: آگے سنائیں۔ ہم نے کہا: انھوں نے ہمیں اس سے زیادہ نہیں سنایا۔ انھوں (حسن بصری) نے کہا: ہمیں انھوں نے یہ حدیث بیس برس پہلے سنائی تھی، اس وقت وہ پوری قوتوں کے مالک تھے۔ انھوں نے کچھ حصہ چھوڑ دیا ہے، معلوم نہیں، شیخ بھول گئے ہیں یا انھوں نے تمھیں پوری حدیث سنانا پسند نہیں کیا کہ کہیں تم (اس میں بیان کی ہوئی بات ہی پر) بھروسا نہ کرلو۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمیں سنا دیں تو وہ ہنس پڑے اور کہا: انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے، میں نے تمھارے سامنے اس بات کا تذکرہ اس کے سوا (اور کسی وجہ سے) نہیں کیا تھا مگر اس لیے کہ میں تمھیں یہ حدیث سنانا چاہتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں چوتھی بار اپنے رب کی طرف لوٹوں گا، پھر انھی تعریفوں سے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیں، آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول ہوگی۔ تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ان کے بارے میں (بھی) اجازت دیجیے جنھوں نے (صرف) لا الٰہ الا اللہ کہا۔ اللہ فرمائے گا: یہ آپ کے لیے نہیں لیکن مجھے میری عزت کی قسم، میری کبریائی، میری عظمت اور میری بڑائی کی قسم! میں ان کو (بھی) جہنم سے نکال لوں گا جنھوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔''

قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ، أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أُرَاهُ قَالَ قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ.

معبد کا بیان ہے: میں حسن بصری کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے ہمیں بتایا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی۔ میرا خیال ہے، انھوں نے کہا: بیس سال پہلے، اور اس وقت ان کی صلاحیتیں بھر پور تھیں۔

[٤٨٠] ٣٢٧-(١٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاتَّفَقَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ، إِلَّا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ، وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ يَعْنِي إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: اِئْتُوا آدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ

[480] ابوحیان نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی اٹھا کر آپ کو پیش کی گئی کیونکہ آپ کو دستی مرغوب تھی، آپ نے اپنے دندانِ مبارک سے ایک بار اس میں سے تناول کیا اور فرمایا: ”میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہموار چٹیل میدان میں جمع کرے گا۔ بلانے والا سب کو اپنی آواز سنائے گا اور (اللہ کی) نظر سب کے آر پار (سب کو دیکھ رہی) ہوگی۔ سورج قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو اس قدر غم اور کرب لاحق ہوگا جو ان کی طاقت سے زیادہ اور ناقابل برداشت ہوگا۔ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا دیکھتے نہیں تم کس حالت میں ہو؟ کیا دیکھتے نہیں تم پر کیسی مصیبت آن پڑی ہے؟ کیا تم کوئی ایسا شخص تلاش نہیں کرتے جو تمھاری سفارش کر دے؟ یعنی تمھارے رب کے حضور۔ چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: آدم علیہ السلام کے پاس چلو تو وہ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ سب انسانوں کے والد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ میں اپنی (طرف سے) روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیسی مصیبت آن پڑی ہے؟ آدم علیہ السلام جواب دیں گے: میرا

مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي، نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُونَ: يَانُوحُ! أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدًا شَكُورًا، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِي، نَفْسِي، نَفْسِي. اِذْهَبُوا إِلٰى إِبْرَاهِيمَ [ﷺ]. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ، نَفْسِي، نَفْسِي. اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُوسٰى، فَيَأْتُونَ مُوسٰى ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا مُوسٰى! أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ، بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ، عَلَى النَّاسِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ مُّوسٰى ﷺ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا. نَفْسِي، نَفْسِي. اِذْهَبُوا إِلٰى عِيسٰى ﷺ. فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُونَ: يَاعِيسٰى! أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، وَكَلِمَةٌ

رب آج اتنے غصے میں ہے جتنے غصے میں اس سے پہلے کبھی نہیں آیا اور نہ اس کے بعد کبھی آئے گا اور یقیناً اس نے مجھے ایک خاص درخت (کے قریب جانے) سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی تھی، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان بچانی ہے۔تم کسی اور کے پاس جاؤ، نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! آپ (اہلِ) زمین کی طرف بھیجے گئے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندے کا نام دیا ہے۔آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟ وہ انھیں جواب دیں گے: آج میرا رب اتنے غصے میں ہے جتنے غصے میں نہ وہ اس سے پہلے کبھی آیا نہ آیندہ کبھی آئے گا۔حقیقت یہ ہے کہ میرے لیے ایک دعا (خاص کی گئی) تھی وہ میں نے اپنی قوم کے خلاف مانگ لی۔ (آج تو) میری اپنی جان (پر بنی) ہے۔مجھے اپنی جان (کی فکر) ہے۔تم ابراہیم ﷺ کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ ابراہیم ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض گزار ہوں گے: آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں سے اس کے خلیل (صرف اس کے دوست) ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟ تو ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا رب آج اس قدر غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں آیا اور نہ آیندہ کبھی آئے گا اور اپنے (تین) جھوٹ یاد کریں گے، (اور کہیں) مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے تو اپنی جان بچانی ہے۔کسی اور کے پاس جاؤ، موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔لوگ موسیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول

مِّنْهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِّنْهُ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسٰى ﷺ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا. نَفْسِي. نَفْسِي. اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ. فَيَأْتُونِّي فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَغَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَّحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي. ثُمَّ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أُمَّتِي. أُمَّتِي. فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ! أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ، مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِ، مِنْ بَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ، فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى».

ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیغام اور اپنی ہم کلامی کے ذریعے سے فضیلت عطا کی، اللہ کے حضور ہمارے لیے سفارش کیجیے، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟ موسیٰ ﷺ ان سے کہیں گے: میرا رب آج اس قدر غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اس قدر غصے میں آیا اور نہ اس کے بعد آئے گا۔ میں ایک جان کو قتل کر چکا ہوں جس کے قتل کا مجھے حکم نہ دیا گیا تھا۔ میری جان (کا کیا ہوگا) میری جان (کیسے بچے گی؟) عیسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ عیسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے جھولے میں لوگوں سے گفتگو کی۔ آپ اللہ کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا اور اس کی روح ہیں، اس لیے آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں، آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے جس میں ہم ہیں؟ کیا آپ نہیں دیکھتے ہم پر کیسی مصیبت آن پڑی ہے؟ تو عیسیٰ ﷺ انھیں جواب دیں گے: میرا رب آج اتنے غصے میں ہے جتنے غصے میں نہ وہ اس سے پہلے آیا اور نہ آیندہ کبھی آئے گا، وہ اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کریں گے، (کہیں گے مجھے) اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان بچانی ہے۔ میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ (اگر ہوتے تو بھی) معاف کر دیے، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟ تو میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی تعریفوں اور اپنی ایسی بہترین ثنا (کے

دروازے) کھول دے گا اور انھیں میرے دل میں ڈالے گا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہیں کھولے گئے، پھر (اللہ) فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، مانگیے، آپ کو ملے گا، سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول ہوگی۔ تو میں سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا: اے محمد! آپ کی امت کے جن لوگوں کا حساب و کتاب نہیں ان کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کر دیجیے اور وہ جنت کے باقی دروازوں میں (بھی) لوگوں کے ساتھ شریک ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا (فاصلہ) ہے جتنا مکہ اور (شہر ہَجَر) یا مکہ اور بُصریٰ کے درمیان ہے۔''

[٤٨١] ٣٢٨-(..) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَصْعَةٌ مِّنْ ثَرِيدٍ وَّلَحْمٍ، فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ، وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّاةِ إِلَيْهِ، فَنَهَسَ نَهْسَةً فَقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ثُمَّ نَهَسَ نَهْسَةً أُخْرٰى وَقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَلَمَّا رَأٰى أَصْحَابَهُ لَايَسْأَلُونَهُ قَالَ: «أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَهْ؟» قَالُوا: كَيْفَهْ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، وَزَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكَوْكَبِ: هٰذَا رَبِّي، وَقَوْلَهُ لِآلِهَتِهِمْ: بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا، وَقَوْلَهُ: إِنِّي سَقِيمٌ. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

[481] (ایک دوسری سند سے) عُمارہ بن قعقاع نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ثرید اور گوشت کا پیالہ رکھا گیا، آپ نے دستی اٹھائی، آپ کو بکری (کے گوشت) میں سب سے زیادہ یہی حصہ پسند تھا، آپ نے اس میں سے ایک بار اپنے دندانِ مبارک سے تناول کیا اور فرمایا: ''میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔'' پھر دوبارہ تناول کیا اور فرمایا: ''میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔'' جب آپ نے دیکھا کہ آپ کے ساتھی (اس کے بارے میں) آپ سے کچھ نہیں پوچھ رہے تو آپ نے فرمایا: ''تم پوچھتے کیوں نہیں کہ یہ کیسے ہوگا؟'' انھوں نے پوچھا: یہ کیسے ہوگا؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے.....'' (عمارہ نے بھی) ابوزرعہ کے حوالے سے ابوحیان کی بیان کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور ابراہیم علیہ السلام کے واقعے میں یہ اضافہ کیا: (آپ ﷺ نے) فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے ستارے کے بارے

بِيَدِهِ! إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيعِ الْجَنَّةِ إِلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ هَجَرٍ وَّمَكَّةَ».

قَالَ: لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ.

میں اپنا قول: ''یہ میرا رب ہے'' اور ان کے معبودوں کے بارے میں یہ کہنا: ''بلکہ یہ کام ان کے بڑے نے کیا ہے'' اور یہ کہنا: ''میں بیمار ہوں'' یاد کیا۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! چوکھٹ کے دونوں بازوؤں تک جنت کے کواڑوں میں سے (ہر) دو کواڑوں کے درمیان، اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان، یا (فرمایا) ہجر اور مکہ کے درمیان ہے۔''

راوی کو یاد نہیں کہ آپ نے پہلے کس شہر کا نام لیا۔

[٤٨٢] ٣٢٩-(١٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ خَلِيفَةَ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ. فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ. فَيَأْتُونَ آدَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا! اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ. اِذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ. قَالَ: فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ. إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِّنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ. اِعْمِدُوا إِلٰى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا. فَيَأْتُونَ مُوسٰى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ. اِذْهَبُوا إِلٰى عِيسٰى كَلِمَةِ اللهِ تَعَالٰى وَرُوحِهِ. فَيَقُولُ عِيسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ -: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُومُ وَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ

[482] محمد بن فضیل نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے حدیث سنائی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز ابو مالک نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا تو مومن کھڑے ہو جائیں گے یہاں تک کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی اور وہ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: اے والد بزرگ! ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوائیے۔ وہ جواب دیں گے: کیا جنت سے تمھیں نکالنے کا سبب تمھارے باپ آدم کی خطا کے علاوہ کوئی اور چیز بنی تھی! میں اس کام کا اہل نہیں ہوں۔ میرے بیٹے، اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ آپ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اس کام (کو کرنے) والا میں نہیں ہوں، میں خلیل تھا (مگر اولین شفاعت کے اس منصب سے) پیچھے پیچھے۔ تم موسیٰ علیہ السلام کا رخ کرو، جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ جواب دیں گے: اس کام (کو کرنے) والا میں نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی روح اور اس کے کلمے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس کام (کو کرنے) والا نہیں ہوں۔ تو لوگ محمد ﷺ کے پاس

الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ . فَتَقُومَانِ جَنَبَتَي الصِّرَاطِ يَمِينًا وَّشِمَالًا ، فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ» قَالَ قُلْتُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ : «أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ : رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا. قَالَ : وَفِي حَافَتَي الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَّأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ. فَمَخْدُوشٌ نَّاجٍ وَّمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ».

آئیں گے۔ آپ اللہ کے سامنے قیام فرمائیں گے اور آپ کو (شفاعت کی) اجازت دی جائے گی۔ امانت اور قرابت داری کو بھیجا جائے گا، وہ پل صراط کی دونوں جانب دائیں اور بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے اولین شخص بجلی کی طرح گزر جائے گا۔" میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! بجلی کے گزرنے کی طرح "کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "تم نے کبھی بجلی کی طرف نہیں دیکھا، کس طرح پلک جھپکنے میں گزرتی اور لوٹتی ہے؟ پھر ہوا کے گزرنے کی طرح (تیزی سے) پھر پرندہ گزرنے اور آدمی کے دوڑنے کی طرح، ان کے اعمال ان کو لے کر دوڑیں گے اور تمھارا نبی پل صراط پر کھڑا ہوا کہہ رہا ہوگا: اے میرے رب! بچا بچا (میری امت کے ہر گزرنے والے کو سلامتی سے گزار دے۔) حتی کہ بندوں کے اعمال ان کو لے کر گزر نہ سکیں گے یہاں تک کہ ایسا آدمی آئے گا جس میں گھسٹ گھسٹ کر چلنے سے زیادہ کی استطاعت نہ ہوگی۔ آپ نے فرمایا: (پل) صراط کے دونوں کناروں پر لوہے کے آنکڑے معلق ہوں گے، وہ اس بات پر مامور ہوں گے کہ جن لوگوں کے بارے میں حکم ہو ان کو پکڑ لیں، اس طرح بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض آگ میں دھکیل دیے جائیں گے۔"

وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا .

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال (کی مسافت) کے برابر ہے۔

(المعجم ٨٥) - **(بَابٌ : فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا»)** (التحفة ٨٤)

باب:85- نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "میں لوگوں میں سب سے پہلا ہوں جو جنت کے بارے میں سفارش کرے گا، اور سب انبیاء سے میرے پیروکار زیادہ ہوں گے"

[٤٨٣] ٣٣٠-(١٩٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا».

[483] جریر نے مختار بن فلفل سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جو جنت کے بارے میں سفارش کرے گا اور تمام انبیاء سے میرے پیروکار زیادہ ہوں گے۔''

[٤٨٤] ٣٣١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُّخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ».

[484] سفیان نے مختار بن فلفل سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تمام انبیاء کی نسبت میرے پیروکار زیادہ ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔''

[٤٨٥] ٣٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ، لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ، وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَّا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ».

[485] زائدہ نے مختار بن فلفل سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے بارے میں سب سے پہلا سفارش کرنے والا میں ہوں گا، انبیاء میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی۔ اور بلاشبہ انبیاء میں ایسا بھی نبی ہو گا جن کی امتِ (دعوت) میں سے ایک شخص ہی ان کی تصدیق کرتا ہو گا۔''

[٤٨٦] ٣٣٣-(١٩٧) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ».

[486] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ جنت کا دربان پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا: محمد! وہ کہے گا: مجھے آپ ہی کے بارے میں حکم ملا تھا (کہ) آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔''

(المعجم ٨٦) - **(بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِيِّ ﷺ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهِ)** (التحفة ٨٥)

باب:86-اپنی امت کی سفارش کے لیے نبی ﷺ کا اپنی دعا کو محفوظ رکھنا

[٤٨٧] ٣٣٤-(١٩٨) **حَدَّثَنِي** يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا، فَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[487] مالک بن انس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کی ایک (یقینی) دعا ہے جو وہ مانگتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ رکھوں۔''

[٤٨٨] ٣٣٥-(...) **وَحَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً. فَأَرَدْتُّ، إِنْ شَاءَ اللهُ، أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[488] (مالک بن انس کے بجائے) ابن شہاب کے بھتیجے نے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ہر نبی کی ایک دعا ہے (جس کی قبولیت یقینی ہے۔) میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان شاء اللہ میں اپنی اس دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کی سفارش کرنے کے لیے محفوظ رکھوں گا۔''

[٤٨٩] ٣٣٦-(...) **حَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، مِثْلَ ذٰلِكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[489] ابن شہاب کے بھتیجے نے ابن شہاب سے اور انھوں نے (ابوسلمہ کے بجائے) عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی سے اسی کے مانند حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی۔

[٤٩٠] ٣٣٧-(...) **حَدَّثَنِي** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ

[490] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی کہ عمرو بن ابی سفیان ثقفی نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے کہا: بلاشبہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کی

ابْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا. فَأَنَا أُرِيدُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

ایک (یقینی) دعا ہے جو وہ کرتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ میں اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ رکھوں۔"

فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

اس پر کعب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے یہ فرمان (براہ راست) رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں!

[٤٩١] ٣٣٨-(١٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ. فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ، إِنْ شَاءَ اللهُ، مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا».

[491] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک دعا ایسی ہے جو (یقینی طور پر) قبول کی جانے والی ہے۔ ہر نبی نے اپنی وہ دعا جلدی مانگ لی، جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ کر لی ہے، چنانچہ یہ دعا ان شاء اللہ میری امت کے ہر اس فرد کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے فوت ہوا۔"

[٤٩٢] ٣٣٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا، فَيُسْتَجَابُ لَهُ فَيُؤْتَاهَا، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[492] ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کے لیے ایک قبول کی جانے والی دعا ہے، وہ اسے مانگتا ہے تو (ضرور) قبول کی جاتی ہے اور وہ اسے عطا کر دی جاتی ہے۔ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے چھپا (بچا) کر رکھی ہے۔"

[٤٩٣] ٣٤٠-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ فَاسْتُجِيبَ لَهُ. وَإِنِّي أُرِيدُ، إِنْ شَاءَ

[493] محمد بن زیاد نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک دعا ہے جو اس نے اپنی امت کے بارے میں مانگی اور وہ اس کے لیے قبول ہوئی۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ میں اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے

اللهُ، أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

مؤخر کردوں۔"

[٤٩٤] ٣٤١-(٢٠٠) حَدَّثَنِي أَبُوغَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا - وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[494] ہشام نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک (یقینی مقبول) دعا ہے جو اس نے اپنی امت کے لیے کی جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ کر لی ہے۔"

[٤٩٥] ٣٤٢-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[495] مذکورہ بالا روایت (ہشام کے بجائے) شعبہ نے قتادہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ بیان کی۔

[٤٩٦] ٣٤٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ، قَالَ: «أُعْطِيَ» وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[496] وکیع اور ابواسامہ نے مِسعر سے حدیث سنائی، انھوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی، اتنا فرق ہے کہ وکیع کی روایت کے الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا: (ہر نبی کو ایک دعا) "عطا کی گئی ہے" اور ابواسامہ کی روایت کے الفاظ ہیں: "نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے۔"

[٤٩٧] ٣٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ.

[497] معتمر کے والد سلیمان بن طرخان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا...... آگے کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی طرح۔

[٤٩٨] ٣٤٥-(٢٠١) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[498] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ "ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے جو وہ اپنی امت کے بارے میں کر چکا جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ کر رکھی ہے۔"

(المعجم ٨٧) - (بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمَّتِهِ وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ) (التحفة ٨٦)

باب:87- نبی ﷺ کی اپنی امت کے لیے دعا اور ان پر شفقت کرتے ہوئے آپ کا رونا

[٤٩٩] ٣٤٦-(٢٠٢) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّىۖ﴾ [إبراهيم: ٣٦] اَلْآيَةَ. وَقَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أُمَّتِي أُمَّتِي» وَبَكٰى. فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ! اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَاسْأَلْهُ مَا يُبْكِيكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَهُ، فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيلُ! اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ.

[499] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اے میرے رب! بے شک انھوں (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے، پھر جس نے میری پیروی کی وہ یقیناً میرا ہے (اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک تو بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے)'' اور عیسیٰ علیہ السلام کے قول ''اگر تو انھیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں معاف فرما دے تو بلاشبہ تو ہی غالب حکمت والا ہے'' کی تلاوت فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے اللہ! میری امت، میری امت'' اور (بے اختیار) رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: اے جبریل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ، جبکہ تمھارا رب زیادہ جاننے والا ہے، اُن سے پوچھو کہ آپ کو کیا بات رُلا رہی ہے؟ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور (وجہ) پوچھی تو رسول اللہ ﷺ نے جو بات کہی تھی ان کو بتائی، جبکہ وہ (اللہ اس بات سے) زیادہ اچھی طرح آگاہ ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کریں گے اور ہم آپ کو تکلیف نہ ہونے دیں گے۔

(المعجم ٨٨) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَّلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ) (التحفة ٨٧)

باب:88- کفر پر مرنے والا جہنمی ہے، اسے شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور نہ اُسے مقرّب لوگوں کی رشتہ داری فائدہ دے گی

[٥٠٠] ٣٤٧-(٢٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «فِي النَّارِ» فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ فَقَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ».

[500] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آگ میں۔'' پھر جب وہ پلٹ گیا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا: ''بلاشبہ میرا باپ اور تمھارا باپ آگ میں ہیں۔''

(المعجم ٨٩) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾) (التحفة ٨٨)

باب:89-اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے''

[٥٠١] ٣٤٨-(٢٠٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوا، فَعَمَّ وَخَصَّ. فَقَالَ: «يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ، يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا بَنِي هَاشِمٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةُ! أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا».

[501] جریر نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث سنائی، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب یہ آیت اتری: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے'' تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو آپ نے عمومی حیثیت سے (سب کو) اور خاص کر کے (الگ خاندانوں اور لوگوں کو ان کے نام لے لے کر) فرمایا: ''اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے عبد شمس کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے فاطمہ (بنت رسول اللہ ﷺ)! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (کسی مؤاخذے کی صورت میں) تمھارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، ہاں! تم لوگوں کے ساتھ رشتہ ہے، اُسے میں اسی طرح جوڑتا رہوں گا جس طرح جوڑنا چاہیے۔''

[٥٠٢] ٣٤٩-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

[502] عبدالملک سے (جریر کے علاوہ) ابو عوانہ نے بھی یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی۔ لیکن جریر کی روایت

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَتَمُّ وَأَشْبَهُ.

زیادہ مکمل اور سیر حاصل ہے۔

[٥٠٣] ٣٥٠-(٢٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء:٢١٤] قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ: «يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! يَاصَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! يَابَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ! لَاأَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، سَلُونِي مِنْ مَّالِي مَا شِئْتُمْ».

[503] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب آیت: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے صفا پہاڑ پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''اے محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ! اے عبدالمطلب کی بیٹی صفیہ! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ (ہاں!) میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔''

[٥٠٤] ٣٥١-(٢٠٦) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء:٢١٤] «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اِشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ اللهِ، لَاأُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَاأُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَاصَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ! سَلِينِي مَا شِئْتِ، لَاأُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا».

[504] ابن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اتاری گئی: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں'' تو آپ نے فرمایا: ''اے قریش کے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو، میں اللہ تعالیٰ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا، اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا، اے عبدالمطلب کے بیٹے عباس! میں اللہ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا، اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا، اے اللہ کے رسول کی بیٹی فاطمہ! مجھ سے (میرے مال میں سے) جو چاہو مانگ لو، میں اللہ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔''

[٥٠٥] ٣٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ:

[505] ایک اور سند سے اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

[٥٠٦] ٣٥٣-(٢٠٧) حَدَّثَنَا أَبُوكَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] قَالَ: اِنْطَلَقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلٰى رَضْمَةٍ مِّنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجَرًا، ثُمَّ نَادٰى: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافَاهْ! إِنِّي نَذِيرٌ، إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَّسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ: يَا صَبَاحَاهْ».

[506] یزید بن زریع نے (سلیمان) تیمی سے، انھوں نے ابوعثمان کے واسطے سے حضرت قبیصہ بن مخارق اور حضرت زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا کہ جب آیت: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے'' اتری، کہا: تو اللہ کے نبی ﷺ ایک پہاڑی چٹان کی طرف تشریف لے گئے اور اس کے سب سے اونچے پتھروں والے حصے پر چڑھے، پھر آواز دی: ''اے عبد مناف کی اولاد! میں ڈرانے والا ہوں، میری اور تمھاری مثال اس آدمی کی ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو وہ خاندان کو بچانے کے لیے چل پڑا اور اسے خطرہ ہوا کہ دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے تو وہ بلند آواز سے پکارنے لگا: وائے اس کی صبح (کی تباہی!)''

[٥٠٧] ٣٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُوعُثْمَانَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو وَّقَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

[507] (یزید بن زریع کے بجائے) معتمر نے اپنے والد (سلیمان) کے حوالے سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٥٠٨] ٣٥٥-(٢٠٨) وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا، فَهَتَفَ: «يَا صَبَاحَاهْ!» فَقَالُوا: مَنْ هٰذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: «يَا بَنِي فُلَانٍ! يَا بَنِي

[508] ابواسامہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب یہ آیت اتری: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے'' (خاص کر) اپنے خاندان کے مخلص لوگوں کو۔ تو رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکلے یہاں تک کہ کوہِ صفا پر چڑھ گئے اور پکار کر کہا: ''وائے اس کی صبح (کی تباہی!)'' (سب ایک دوسرے سے) پوچھنے لگے: یہ کون پکار رہا ہے؟ (کچھ) لوگوں نے کہا: محمد ﷺ، چنانچہ سب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے فلاں کی اولاد! اے فلاں کی اولاد! اے

فُلَانٍ! يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ!» فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ: «أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُّصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ ﷺ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ».

عبد مناف کی اولاد! اے عبدالمطلب کی اولاد!'' یہ لوگ آپ کے قریب جمع ہو گئے تو آپ نے پوچھا: ''تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمھیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے گھڑ سوار نکلنے والے ہیں تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟'' انھوں نے کہا: ہمیں آپ سے کبھی جھوٹی بات (سننے) کا تجربہ نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''تو میں تمھیں آنے والے شدید عذاب سے ڈرا رہا ہوں۔''

قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَّكَ! أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا؟ ثُمَّ قَامَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ [المسد: ١].

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو ابولہب کہنے لگا: تمھارے لیے تباہی ہو، کیا تم نے ہمیں اسی بات کے لیے جمع کیا تھا؟ پھر وہ اٹھ گیا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوئے اور وہ خود ہلاک ہوا۔''

كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

اعمش نے اسی طرح سورت کے آخر تک پڑھا۔

[٥٠٩] ٣٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الصَّفَا فَقَالَ «يَا صَبَاحَاهْ!» بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ نُزُولَ الْآيَةِ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾.

[509] اعمش سے (ابواسامہ کے بجائے) ابومعاویہ نے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن کوہِ صفا پر چڑھے اور فرمایا: ''وائے اس کی صبح (کی تباہی!)'' اس کے بعد ابواسامہ کی بیان کردہ حدیث کی طرح روایت کی اور آیت: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ اترنے کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٩٠) - (بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ وَّالتَّخْفِيفِ عَنْهُ بِسَبَبِهِ) (التحفة ٨٩)

باب: 90- نبی اکرم ﷺ کی ابوطالب کے لیے سفارش اور آپ کی وجہ سے ان کے لیے (عذاب میں) تخفیف

[٥١٠] ٣٥٧-(٢٠٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ

[510] ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے اور انھوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ابوطالب کو کچھ نفع

عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ ﷺ: «نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ».

پہنچایا؟ وہ ہر طرف سے آپ کا دفاع کرتے تھے اور آپ کی خاطر غضب ناک ہوتے تھے۔ آپ نے جواب دیا: ''ہاں، وہ کم گہری آگ میں ہیں (جو ٹخنوں تک آتی ہے) اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔''

[٥١١] ٣٥٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ، وَيَغْضَبُ لَكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلٰى ضَحْضَاحٍ».

[511] سفیان (بن عیینہ) نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ابوطالب ہر طرف سے آپ کی حفاظت کرتے تھے، آپ کی مدد کرتے تھے اور آپ کی خاطر (مخالفین پر) غصہ کرتے تھے تو کیا اس سے ان کو کچھ نفع ہوا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، میں نے ان کو آگ کی اتھاہ گہرائیوں میں پایا تو ان کو کم گہری آگ تک نکال لایا۔''

[٥١٢] ٣٥٩-(...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[512] سفیان (ثوری) نے اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابوعوانہ نے بیان کی۔

[٥١٣] ٣٦٠-(٢١٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ، يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ،

[513] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''امید ہے قیامت کے دن میری سفارش ان کو نفع دے گی اور انھیں اتھلی (کم گہری) آگ میں ڈالا جائے گا جو (بمشکل) ان کے ٹخنوں تک پہنچتی ہوگی، اس سے (بھی) ان کا دماغ کھولے گا۔''

يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ».

(المعجم ٩١) - (بَابُ أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا)
(التحفة ٩٠)

باب:91-اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا شخص

[٥١٤] ٣٦١-(٢١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا، يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَّارٍ، يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ».

[514] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جہنم میں سے سب سے کم عذاب میں وہ ہوگا جو آگ کی دو جوتیاں پہنے ہوگا، اس کی جوتیوں کی گرمی سے اس کا دماغ کھولے گا۔''

[٥١٥] ٣٦٢-(٢١٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ».

[515] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا، انھوں نے دو جوتیاں پہن رکھی ہوں گی جن سے ان کا دماغ کھولے گا۔''

[٥١٦] ٣٦٣-(٢١٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ-وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى- قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاإِسْحٰقَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، لَرَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ».

[516] شعبہ نے ابو اسحاق سے سن کر حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو خطاب کرتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن دوزخیوں میں سے سب سے کم عذاب اس آدمی کو ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے، ان سے اس کا دماغ کھولے گا۔''

[٥١٧] ٣٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ

[517] (شعبہ کے بجائے) اعمش نے ابو اسحاق سے،

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَّنْ لَّهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ، يَّغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ، مَا يَرٰى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَّإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا».

انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخیوں میں سے سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے دونوں جوتے اور دونوں تسمے آگ کے ہوں گے، ان سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے، وہ نہیں سمجھے گا کہ کوئی بھی اس سے زیادہ سخت عذاب میں ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ ان سب میں سے ہلکے عذاب میں ہوگا۔''

(المعجم ۹۲) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ) (التحفة ۹۱)

باب: 92-اس بات کی دلیل کہ کفر پر مرنے والے شخص کو اس کے عمل فائدہ نہ پہنچائیں گے

[۵۱۸] ۳٦۵-(۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِبْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ، فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ: «لَا يَنْفَعُهُ، إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ».

[518] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ابن جُدعان جاہلیت کے دور میں صلہ رحمی کرتا تھا اور محتاجوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ عمل اس کے لیے فائدہ مند ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے فائدہ نہیں پہنچائیں گے، (کیونکہ) اس نے کسی ایک دن (بھی) یہ نہیں کہا تھا: میرے رب! حساب و کتاب کے دن میری خطائیں معاف فرمانا۔''

(المعجم ۹۳) - (بَابُ مُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِينَ وَمُقَاطَعَةِ غَيْرِهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ) (التحفة ۹۲)

باب: 93- مومنوں کے ساتھ موالات (باہمی ہم آہنگی) اور غیر مسلموں سے قطع تعلق اور اظہارِ براءت

[۵۱۹] ۳٦٦-(۲۱۵) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ، يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي يَعْنِي

[519] حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز سے برسرِ عام یہ کہتے ہوئے سنا: ''یقیناً آلِ ابی، یعنی فلاں میرے ولی نہیں، میرا ولی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مومن ہیں۔''

فُلَانًا، لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ».

(المعجم ٩٤) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى دُخُولِ طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ) (التحفة ٩٣)

باب:94-اس بات کی دلیل کہ مسلمانوں میں سے بعض گروہ حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے

[٥٢٠] ٣٦٧-(٢١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

[520] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار (افراد) بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔'' ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے ان میں شامل کر۔'' پھر ایک اور کھڑا ہو گیا اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے جواب دیا: ''عکاشہ اس معاملے میں تم سے سبقت لے گئے۔''

[٥٢١] ٣٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ.

[521] شعبہ نے کہا: میں نے محمد بن زیاد سے حدیث سنی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے...... (آگے) ربیع کی حدیث کی طرح (ہے۔)

[٥٢٢] ٣٦٩-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ

[522] سعید بن مسیّب نے حدیث سنائی کہ انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے، ان کے چہرے اس طرح چمکتے ہوں گے جس طرح چودھویں رات کو ماہِ کامل چمکتا ہے۔''

الْبَذْرِ».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ، يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (اس پر) عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی سرخ، سفید اور سیاہ دھاریوں والی چادر بلند کرتے ہوئے اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے ان میں سے کر دے۔'' پھر ایک انصاری کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔''

[٥٢٣] ٣٧٠-(٢١٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، زُمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُمْ، عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ».

[523] (سعید بن میّب کے بجائے) ابو یونس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت سے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے، چاند کی سی صورت میں، ان کا ایک گروہ ہوگا۔''

[٥٢٤] ٣٧١-(٢١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَّعْنِي ابْنَ سِيرِينَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالُوا: وَمَنْ هُمْ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: «أَنْتَ مِنْهُمْ» قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

[524] محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار اشخاص حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایسے لوگ ہیں جو داغنے کے عمل سے علاج نہیں کراتے، نہ دم ہی کراتے ہیں اور اپنے رب پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔'' عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے بھی ان میں (شامل) کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان میں سے ہو۔'' (عمران رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے (بھی) ان میں (شامل) کر دے، آپ نے فرمایا: ''اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔''

[٥٢٥] ٣٧٢-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ أَبُو خُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالُوا: مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ».

[525] حکم بن اعرج نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایسے لوگ ہیں جو دم نہیں کرواتے، شگون نہیں لیتے، داغنے کے ذریعے سے علاج نہیں کرواتے اور اپنے رب پر پورا بھروسہ کرتے ہیں۔''

[٥٢٦] ٣٧٣-(٢١٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ - لَّا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ - مُتَمَاسِكُونَ، آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ».

[526] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (ابوحازم کو شک ہے کہ سہل رضی اللہ عنہ نے کون سا عدد بتایا) اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ وہ یکجا ہوں گے، ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے، ان میں سے پہلا فرد اس وقت تک داخل نہیں ہو گا جب تک آخری فرد (بھی ساتھ ہی) داخل نہ ہو گا، اکٹھے ہی (جنت کے وسیع دروازے سے) اندر جائیں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے۔''

[٥٢٧] ٣٧٤-(٢٢٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: أَيُّكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: أَنَا. ثُمَّ قُلْتُ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلَاةٍ، وَلٰكِنِّي لُدِغْتُ، قَالَ: فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: اسْتَرْقَيْتُ. قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ، فَقَالَ: وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِيُّ؟ قُلْتُ: حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لَا رُقْيَةَ

[527] ہشیم نے کہا: ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، کہا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس موجود تھا، انھوں نے پوچھا: تم میں سے وہ ستارا کس نے دیکھا تھا جو کل رات ٹوٹا تھا۔ میں نے کہا: میں نے، پھر میں نے کہا کہ میں نماز میں نہیں تھا بلکہ مجھے ڈس لیا گیا تھا (کسی موذی جانور نے ڈس لیا تھا۔) انھوں نے پوچھا: پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے دم کروایا۔ انھوں نے کہا: تمھیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟ میں نے جواب دیا: اس حدیث نے جو ہمیں شعبی نے سنائی۔ انھوں نے پوچھا: شعبی نے تمھیں کون سی حدیث سنائی؟ میں نے کہا: انھوں (شعبی) نے ہمیں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ

إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ. فَقَالَ: قَدْ أَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى إِلٰى مَا سَمِعَ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ. إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي، فَقِيلَ لِي: هٰذَا مُوسٰى ﷺ وَقَوْمُهُ. وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: اُنْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ. فَقِيلَ لِي: هٰذِهِ أُمَّتُكَ، وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ».

سے روایت سنائی، انھوں نے بتایا کہ نظر بد لگنے اور زہریلی چیز کے ڈسنے کے علاوہ اور کسی چیز کے لیے جھاڑ پھونک نہیں۔ تو سعید نے کہا: جس نے جو سنا، اسے اختیار کیا تو اچھا کیا۔ لیکن ہمیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا: ”میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں، میں نے ایک نبی کو دیکھا، ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا (دس سے کم کا) گروہ تھا، کسی (اور) نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ ایک یا دو امتی تھے، کوئی نبی ایسا بھی تھا کہ اس کے ساتھ کوئی امتی نہ تھا، اچانک ایک بڑی جماعت میرے سامنے لائی گئی، مجھے گمان ہوا کہ یہ میرے امتی ہیں، اس پر مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے لیکن آپ افق (آسمان کے کنارے) کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا تو ایک بہت ہی بڑی جماعت نظر آئی، مجھے کہا گیا: دوسرے افق کی طرف بھی دیکھیں، میں نے دیکھا تو (وہاں بھی) ایک بہت بڑی جماعت تھی، مجھے بتایا گیا: یہ آپ کی امت ہے۔ اور ان کے ساتھ ایسے ستر ہزار (لوگ) ہیں جو کسی حساب کتاب اور کسی عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللهِ. وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ؟» فَأَخْبَرُوهُ. فَقَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ. فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ.

پھر آپ اٹھے اور اپنے گھر کے اندر چلے گئے، وہ (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) ان لوگوں کے بارے میں گفتگو میں مصروف ہو گئے جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ان میں سے بعض نے کہا: شاید وہ لوگ ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ بعض نے کہا: شاید یہ لوگ وہ ہوں گے جو اسلامی دور میں پیدا ہوئے اور (ایک لمحہ بھی) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور انھوں نے بعض دوسری باتوں کا بھی تذکرہ کیا، پھر (کچھ دیر بعد) رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکل کر ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ”تم کن باتوں میں لگے ہوئے ہو؟“ انھوں نے آپ کو

فَقَالَ: «أَنْتَ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

وہ باتیں بتائیں، اس پر آپ نے فرمایا: ''وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ دم کرتے ہیں، نہ دم کرواتے ہیں، نہ شگون لیتے ہیں اور وہ اپنے رب پر پورا توکل کرتے ہیں۔'' اس پر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں (شامل) کر دے تو آپ نے فرمایا: ''تو ان میں سے ہے۔'' پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: دعا فرمایئے! اللہ مجھے (بھی) ان میں سے کر دے تو آپ نے فرمایا: ''عکاشہ اس (فرمائش) کے ذریعے سے تم سے سبقت لے گئے۔''

[٥٢٨] ٣٧٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ» ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ، نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ.

[528] حصین بن عبدالرحمٰن سے (ہشیم کے بجائے) محمد بن فضیل نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں.....'' پھر حدیث کا باقی حصہ ہشیم کی طرح بیان کیا اور ابتدائی حصے (حصین کے واقعے) کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٩٥) - (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ) (التحفة ٩٤)

باب:95-اہل جنت میں سے آدھے اس امت سے ہوں گے

[٥٢٩] ٣٧٦-(٢٢١) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالَ فَكَبَّرْنَا. ثُمَّ قَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ. مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي

[529] ابواحوص نے ابواسحاق سے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن میمون سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو؟'' ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہ ہو گے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو؟'' کہا کہ ہم نے (دوبارہ) نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر آپ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور (یہ کیسے ہوگا؟) میں اس کے بارے میں ابھی بتاؤں گا۔ کافروں (کے مقابلے)

ثَوْرٍ أَسْوَدَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ».

میں مسلمان اس سے زیادہ نہیں جتنے سیاہ رنگ کے بیل میں ایک سفید بال یا سفید رنگ کے بیل میں ایک سیاہ بال۔"

[٥٣٠]٣٧٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ -وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى- قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ، نَّحْوًا مِّنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَاكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ، وَّمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

[530] ابو اسحاق سے (ابو احوص کے بجائے) شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن میمون سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم تقریباً چالیس افراد ایک خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا: "کیا تم اس بات پر راضی ہو گے کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟" ہم نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: "کیا تم اس پر راضی ہو جاؤ گے کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟" ہم نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں سے آدھے ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں اس انسان کے سوا کوئی داخل نہ ہو گا جس نے خود کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ اور مشرکوں میں تمھاری تعداد ایسی ہی ہے جیسے سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک سیاہ بال۔"

[٥٣١] ٣٧٨-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلٰى قُبَّةِ أَدَمٍ، فَقَالَ: «أَلَا، لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ، اَللّٰهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ! اشْهَدْ أَتُحِبُّونَ أَنَّكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «أَتُحِبُّونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: نَعَمْ. يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، مَا أَنْتُمْ فِي سِوَاكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ

[531] مالک بن مغول نے ابو اسحاق کے واسطے سے عمرو بن میمون سے حدیث سنائی انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا آپ نے چمڑے کے ایک خیمے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور فرمایا: "یاد رکھو! جنت میں اسلام لانے والی روح کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟" ہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: "کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کا تہائی ہو؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: "مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے، دوسری امتوں میں تم (اس

إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ».

سے زیادہ) نہیں ہو مگر (ایسے) جس طرح ایک سیاہ بال جو سفید رنگ کے بیل پر ہو یا ایک سفید بال جو سیاہ بیل پر ہو۔"

(المعجم ٩٦) - **(بَابُ قَوْلِهِ «يَقُولُ اللهُ لِآدَمَ! أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ»)** (التحفة ٩٥)

باب:96-رسول اللہ ﷺ کا قول کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا دوزخ میں بھیجنے کے لیے ہر ہزار (1000) میں سے نو سو ننانوے (999) الگ کر دو

[٥٣٢] ٣٧٩-(٢٢٢) **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَاآدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ! وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ! قَالَ يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ؛ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ» قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّنَا ذَاكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: «أَبْشِرُوا، فَإِنَّ مِنْ يَّأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ، وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ» قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا. ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا. ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ

[532] جریر نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرمائے گا: اے آدم! وہ کہیں گے: حاضر ہوں (میرے رب!) قسمت کی خوبی (تیری عطا ہے) اور ساری خیر تیرے ہاتھ میں ہے! کہا: اللہ فرمائے گا: دوزخیوں کی جماعت کو الگ کر دو۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے: دوزخیوں کی جماعت (تعداد میں) کیا ہے؟ اللہ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ وقت ہو گا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ ہر حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو مدہوش کی طرح دیکھو گے، حالانکہ وہ (نشے میں) مدہوش نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی بہت سخت ہو گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات ان (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) پر حد درجہ گراں گزری۔ انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے وہ (ایک) آدمی کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "خوش ہو جاؤ، ہزار یاجوج ماجوج میں سے ہیں اور ایک تم میں سے ہے، (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھائی (حصہ) ہو گے۔" ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور تکبیر کہی (اللہ اکبر کہا۔)، پھر آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم

الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ».

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی (حصہ) ہو گے۔'' ہم نے اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی، پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا آدھا حصہ ہو گے۔ (دوسری) امتوں کے مقابلے میں تمھاری مثال اس سفید بال کی سی ہے جو سیاہ بیل کی جلد پر ہوتا ہے یا اس چھوٹے سے نشان کی سی ہے جو گدھے کے اگلے پاؤں پر ہوتا ہے۔''

[٥٣٣] ٣٨٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: «مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ» وَلَمْ يَذْكُرَا: «أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ».

[533] (جریر کے بجائے) اعمش کے دو اور شاگردوں وکیع اور ابو معاویہ نے اسی سند کے ساتھ روایت کی، لیکن دونوں کے الفاظ ہیں: ''اس دن لوگوں میں تم (اس سے زیادہ) نہیں ہو گے مگر (ایسے) جس طرح ایک سفید بال جو سیاہ بیل پر ہوتا ہے یا سیاہ بال جو سفید بیل پر ہوتا ہے۔'' ان دونوں نے گدھے کے اگلے پاؤں کے نشان کا تذکرہ نہیں کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ

”اے موٹا کپڑا لپیٹنے والے! اٹھیے اور ڈرائیے۔ اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے۔ اپنے کپڑے پاک رکھیے، ناپاکی سے دور رہیے۔ حصولِ کثرت کے لیے احسان نہ کیجیے اور اپنے رب (کی رضا) کے لیے صبر کیجیے۔“ (المدثر 74: 1-7)

اسلام میں طہارت اور پاکیزگی کی اہمیت وفضیلت

طہارت کا مطلب ہے صفائی اور پاکیزگی۔ یہ نجاست کی ضد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بعثت کے بعد آغاز کار میں جو احکام ملے اور جن کا مقصود اگلے مشن کے لیے تیاری کرنا اور اس کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم کرنا تھا، وہ ان آیات میں ہیں: ﴿ يَآيُّهَا الْمُدَّثِّرُ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ○ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ○ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ○ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ○﴾ ''اے موٹا کپڑا لپیٹنے والے! اٹھیے اور ڈرائیے، اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے، اپنے کپڑے پاک رکھیے، پلیدی (بتوں) سے دور رہیے، (اس لیے) احسان نہ کیجیے کہ زیادہ حاصل کریں اور اپنے رب (کی رضا) کے لیے صبر کیجیے۔'' (المدثر 74:1-7)

اسلام کے ان بنیادی احکام میں کپڑوں کو پاک رکھنے اور ہر طرح کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی ناپاکی سے دور رہنے کا حکم ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ سے تعلق، ہدایت اور روحانی ارتقا کا سفر طہارت اور پاکیزگی سے شروع ہوتا ہے جبکہ گندگی، تعفن اور غلاظت شیطانی صفات ہیں اور ان سے گمراہی، ضلالت اور روحانی تنزل کا سفر شروع ہوتا ہے۔

وُضُو، وَضَائَة سے ہے جس کے معنی نکھار اور حسن و نظافت کے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے حاضری کی تیاری یہی ہے کہ انسان نجس نہ ہو، طہارت کی حالت میں ہو اور مسنون طریقۂ وضو سے اپنی حالت کو درست کرے اور خود کو سنوارے۔ وضو سے جس طرح ظاہری اعضاء صاف اور خوبصورت ہوتے ہیں، اسی طرح روحانی طور پر بھی انسان صاف ستھرا ہو کر نکھر جاتا ہے۔ ہر عضو کو دھونے سے جس طرح ظاہری کثافت اور میل دور ہوتا ہے بالکل اسی طرح وہ تمام گناہ بھی دھل جاتے ہیں جو ان اعضاء کے ذریعے سے سرزد ہوئے ہوں۔

مومن زندگی بھر اپنے رب کے سامنے حاضری کے لیے وضو کے ذریعے سے جس وَضَائَة کا اہتمام کرتا ہے قیامت کے روز وہ مکمل صورت میں سامنے آئے گی اور مومن غُرٌّ مُحَجَّلُون (چمکتے ہوئے روشن چہروں اور چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے) ہوں گے۔ نظافت اور جمال کی یہ صفت تمام امتوں میں مسلمانوں کو ممتاز کرے گی۔ ایک بات یہ بھی قابل توجہ ہے کہ ماہرین صحت جسمانی صفائی کے حوالے سے وضو کے طریقے پر تعجب آمیز تحسین کا اظہار کرتے ہیں۔ اسلام کی طرح اس کی عبادات بھی بیک وقت دنیا و آخرت اور جسم و روح کی بہتری کی ضامن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری اور مناجات کی تیاری کی یہ صورت ظاہری اور معنوی طور پر انتہائی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ہر ایک کے لیے آسان بھی ہے۔ جب وضو ممکن نہ ہو تو اس کا قائم مقام تیمم ہے، یعنی ایسی کوئی بھی صورت حال پیش نہیں آتی جس میں انسان اس حاضری کے لیے تیاری نہ کر سکے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢ - كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ) (التحفة ١)

[٥٣٤] ١ -(٢٢٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَّالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَايِعٌ نَّفْسَهُ، فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا».

باب:1-وضو کی فضیلت

[534] حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُلِلّٰهِ آسمانوں سے زمین تک کی وسعت کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تمھارے حق میں یا تمھارے خلاف حجت ہے ہر انسان دن کا آغاز کرتا ہے تو (کچھ اعمال کے عوض) اپنا سودا کرتا ہے، پھر یا تو خود کو آزاد کرنے والا ہوتا ہے یا خود کو تباہ کرنے والا۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ وُجُوبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلَاةِ) (التحفة ٢)

[٥٣٥] (٢٢٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَّعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقَالَ: أَلَا تَدْعُو اللهَ لِي، يَا ابْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ

باب:2-نماز کے لیے پاکیزگی واجب ہے

[535] ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے، انھوں نے مصعب بن سعد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابن عامر رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی عیادت کے لیے گئے، وہ بیمار تھے۔ ابن عامر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابن عمر! کیا آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''نماز پاکیزگی کے بغیر قبول نہیں ہوتی نہ صدقہ ناحق حاصل کیے ہوئے مال سے قبول ہوتا ہے'' اور آپ بصرہ کے حاکم رہ چکے ہیں۔ (مبادا

غُلُولٍ» وَّكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ.

آپ کے پاس کوئی ایسا مال آ گیا ہو۔)

[٥٣٦] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّوَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، كُلُّهُمْ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[536] شعبہ، زائدہ اور اسرائیل سب نے سماک بن حرب سے اسی اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

[٥٣٧] ٢-(٢٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ، إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ».

[537] وہب بن منبہ کے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے ہمیں سنائیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث کا تذکرہ کیا، ان میں سے یہ بھی تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی بے وضو ہو جائے، تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وضو کرے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ صِفَةِ الْوُضُوءِ وَكَمَالِهِ) (التحفة ٣)

باب:3- وضو کا طریقہ اور اس کی تکمیل

[٥٣٨] ٣-(٢٢٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ، وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ. فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ

[538] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عطاء بن یزید نے انھیں خبر دی کہ حُمران نے، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، انھیں بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا، پھر کلی کی اور (ناک میں پانی ڈال کر) ناک جھاڑی، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر تین بار دایاں بازو کہنیوں تک دھویا، پھر اسی طرح بایاں بازو دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر تین بار اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک دھویا، پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھویا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے اب کیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میرے اس وضو کی

مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، لَايُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

طرح وضو کیا، پھر اٹھ کر دو رکعتیں ادا کیں، ان دونوں کے دوران میں اپنے آپ سے باتیں نہ کیں، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ: هٰذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِّلصَّلَاةِ.

ابن شہاب نے کہا: ہمارے علماء (تابعین) کہا کرتے تھے کہ یہ کامل ترین وضو ہے جو کوئی انسان نماز کے لیے کرتا ہے۔

[٥٣٩] ٤-(..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأٰى عُثْمَانَ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، لَايُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[539] یعقوب کے والد ابراہیم (بن سعد) نے ابن شہاب سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حُمران سے روایت کی کہ انھوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انھوں نے پانی کا برتن منگوایا، پھر اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی انڈیلا اور ان کو دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی اور (ناک میں پانی ڈال کر) ناک جھاڑی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور تین بار اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے، پھر سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں تین بار دھوئے، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں (وہ) اپنے آپ سے باتیں نہ کر رہا تھا، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

(المعجم ٤) - (بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ عَقِبَهُ) (التحفة ٤)

باب:4-وضو اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت

[٥٤٠] ٥-(٢٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ

[540] جریر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ - فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ! لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا، لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، فَيُصَلِّي صَلَاةً، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا».

آزاد کردہ غلام حُمران سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ مسجد کے آنگن میں تھے اور عصر کے وقت ان کے پاس مؤذن آیا تو انھوں نے وضو کے لیے پانی منگایا، وضو کیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمھیں ایک حدیث سناتا ہوں، اگر کتاب اللہ کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمھیں نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جو اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان ہوں گے۔''

[٥٤١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: «فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ».

[541] ہشام سے (جریر کے بجائے) ابواسامہ، وکیع اور سفیان کی سندوں سے بھی یہ روایت بیان کی گئی۔ ان میں ابواسامہ کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز ادا کرے۔''

[٥٤٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: وَاللهِ! لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا، وَاللهِ! لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا».

[542] ابن شہاب نے کہا: لیکن عروہ، حُمران کی جانب سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا تو فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمھیں ایک حدیث ضرور سناؤں گا، اللہ کی قسم! اگر کتاب اللہ کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمھیں وہ حدیث نہ سناتا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جو آدمی وضو کرے اور وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جو اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان ہوں گے۔''

قَالَ عُرْوَةُ: الْآيَةُ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا

عروہ نے کہا: وہ آیت (جس کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ: ﴿ٱللَّٰعِنُونَ﴾ [البقرة: ١٥٩].

نے اشارہ کیا): ''بلاشبہ وہ لوگ جو ان کھلی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں'' سے لے کر ﴿اللّٰعِنُوْنَ﴾ تک ہے۔

[٥٤٣] ٧-(٢٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ، فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَّكْتُوبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ، مَا لَمْ يَأْتِ كَبِيرَةً وَّذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ».

[543] اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد (سعید بن عمرو) سے اور انھوں نے اپنے والد (عمرو بن سعید) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عثمان ؓ کے پاس تھا، انھوں نے وضو کا پانی منگایا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان نہیں جس کی فرض نماز کا وقت ہو جائے، پھر وہ اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اچھی طرح خشوع سے اسے ادا کرے اور احسن انداز سے رکوع کرے، مگر وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گی جب تک وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا اور یہ بات ہمیشہ کے لیے کی۔''

[٥٤٤] ٨-(٢٢٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَّتَحَدَّثُونَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَحَادِيثَ، لَاأَدْرِي مَا هِيَ؟ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً».

[544] قتیبہ بن سعید اور احمد بن عبدہ ضبی نے کہا: ہمیں عبدالعزیز دراوردی نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام حُمران سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عثمان بن عفان ؓ کے پاس وضو کا پانی لایا تو انھوں نے وضو کیا، پھر کہا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں جن کی حقیقت میں نہیں جانتا مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جس نے اس طریقے سے وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف جانا زائد (ثواب کا باعث) ہو گا۔''

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّأَ.

ابن عَبدہ کی روایت میں ہے: میں عثمان ؓ کے پاس آیا تو انھوں نے وضو کیا۔

[٥٤٥] ٩-(٢٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

[545] قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن

وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ-وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَأَبِي بَكْرٍ-قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ. فَقَالَ: أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

حرب نے کہا: (اس حدیث کے الفاظ قتیبہ اور ابوبکر کے ہیں) ہمیں وکیع نے سفیان کے حوالے سے ابونضر سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوانس سے روایت کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے المقاعد کے پاس وضو کیا، کہنے لگے: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کا وضو (کرکے) نہ دکھاؤں؟ پھر ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔

وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَبُوالنَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ، قَالَ: وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: سفیان نے کہا: ابونضر نے ابوانس سے روایت بیان کرتے ہوئے کہا: ان (عثمان رضی اللہ عنہ) کے پاس رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کئی لوگ موجود تھے۔

[٥٤٦] ١٠-(٢٣١) حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ، قَالَ أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانٍ. قَالَ: كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ، فَمَا أَتٰى عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يُفِيضُ عَلَيْهِ نُطْفَةً. وَّقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلَاتِنَا هٰذِهِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهَا الْعَصْرَ - فَقَالَ: «مَا أَدْرِي، أُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ أَوْ أَسْكُتُ؟» فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدِّثْنَا، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَطَهَّرُ، فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ، فَيُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ».

[546] مسعر نے ابوصخرہ جامع بن شداد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حُمران بن ابان سے سنا، انھوں نے کہا: میں عثمان رضی اللہ عنہ کے غسل اور وضو کے لیے پانی رکھا کرتا تھا اور کوئی دن ایسا نہ آتا کہ وہ تھوڑا سا (پانی) اپنے اوپر نہ بہا لیتے (ہلکا سا غسل نہ کر لیتے، ایک دن) عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس نماز سے (مسعر کا قول ہے: میرا خیال ہے کہ عصر کی نماز مراد ہے) سلام پھیرنے کے بعد ہم سے گفتگو فرمائی، آپ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ ایک بات تم سے کہہ دوں یا خاموش رہوں؟'' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر بھلائی کی بات ہے تو ہمیں بتا دیجیے، اگر کچھ اور ہے تو اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان وضو کرتا ہے اور جو وضو اللہ نے اس کے لیے فرض قرار دیا ہے اس کو مکمل طریقے سے کرتا ہے پھر یہ پانچوں نمازیں ادا کرتا ہے تو یقیناً یہ نمازیں ان گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جو ان نمازوں کے درمیان کے اوقات میں سرزد ہوئے۔''

[٥٤٧] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[547] عبیداللہ بن معاذ نے اپنے والد سے اور محمد بن

مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانٍ يُحَدِّثُ أَبَابُرْدَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ، أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَ اللهُ تَعَالٰى، فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ».

هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ مُعَاذٍ. وَّلَيْسَ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ: فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ، وَّلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوبَاتِ.

[٥٤٨] ١٢-(٢٣٢) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وُّضُوءًا حَسَنًا. ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ. ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ».

[٥٤٩] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُكَيْمَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ،

مثنیٰ اور ابن بشار نے محمد بن جعفر (غندر) سے روایت کی، ان دونوں (معاذ اور ابن جعفر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے جامع بن شداد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حمران بن ابان سے سنا، وہ بشر کے دور امارت میں اس مسجد میں ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بتا رہے تھے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس طرح وضو کو مکمل کیا جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے تو (اس کی) فرض نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی جو ان کے درمیان سرزد ہوئے۔''

یہ ابن معاذ کی روایت ہے، غندر کی حدیث میں بشر کے دورِ حکومت اور فرض نمازوں کا ذکر نہیں ہے۔

[548] مخرمہ کے والد بکیر (بن عبداللہ) نے حمران (مولیٰ عثمان) سے روایت کی کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جس نے اس طرح وضو کیا، پھر مسجد کی طرف نکلا، نماز ہی نے اسے (جانے کے لیے) کھڑا کیا تو اس کے گزرے ہوئے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

[549] معاذ بن عبدالرحمٰن نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مولیٰ حمران سے اور انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور وضو کی تکمیل کی، پھر فرض نماز کے لیے چل کر گیا اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کی یا مسجد میں نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔''

فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ، أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ، غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ».

(المعجم ٥) - (بَابٌ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ، مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرَ) (التحفة ٥)

باب :5- انسان جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہے تو پانچوں نمازیں، ہر جمعہ دوسرے جمعے تک اور رمضان دوسرے رمضان تک، درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ (مٹانے والے) ہیں

[٥٥٠] ١٤-(٢٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ».

[550] علاء نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچوں نمازیں اور (ہر) جمعہ (دوسرے) جمعہ تک درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ (ان کو مٹانے والے) ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔“

[٥٥١] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ».

[551] محمد (بن سیرین) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ (دوسرے) جمعہ تک درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔“

[٥٥٢] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي صَخْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ إِسْحٰقَ مَوْلٰى زَائِدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ، إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ».

[552] عمر بن اسحاق کے والد اسحاق (بن عبداللہ) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”جب (انسان) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کر رہا ہو تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ (دوسرے) جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، درمیان کے عرصے میں ہونے والے گناہوں کو مٹانے کا سبب ہیں۔“

(المعجم ٦) - (بَابُ الذِّكْرِ الْمُسْتَحَبِّ عَقِبَ الْوُضُوءِ) (التحفة ٦)

باب:6- وضو کے بعد کا مستحب ذکر

[٥٥٣] ١٧-(٢٣٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَّبِيعَةَ، يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ [ح] قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ، فَجَاءَتْ نَوْبَتِي، فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ. فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ» قَالَ فَقُلْتُ: مَا أَجْوَدَ هٰذِهِ! فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ: الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ. قَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا. قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَّتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - أَوْ فَيُسْبِغُ - الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ».

[553] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابو ادریس خولانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسی طرح (معاویہ نے) کہا: مجھے ابوعثمان نے جبیر بن نفیر سے، انھوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمارے ذمے اونٹ چرانے کا کام تھا، میری باری آئی، تو میں شام کے وقت ان کو چرا کر واپس لایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کھڑے ہو کر لوگوں کو کچھ ارشاد فرما رہے تھے، مجھے آپ کی یہ بات (سننے کو) ملی: ''جو بھی مسلمان وضو کرتا ہے اور وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر کھڑے ہو کر پوری یکسوئی اور توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' میں نے کہا: کیا خوب بات ہے یہ! تو میرے سامنے ایک کہنے والا کہنے لگا: اس سے پہلے والی بات اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، انھوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے تم ابھی آئے ہو، آپ ﷺ نے (اس سے پہلے) فرمایا تھا: ''تم میں سے جو شخص بھی وضو کرے اور اپنے وضو کو پورا کرے (یا خوب اچھی طرح وضو کرے) پھر یہ کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

[٥٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

[554] زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے

صَالِحٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد پچھلی روایت کے الفاظ ہیں، البتہ انھوں نے (اس طرح) کہا: ''جس نے وضو کیا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(المعجم ٧) - (بَابٌ: فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٧)

باب: 7- نبی کریم ﷺ کا وضو

[٥٥٥] ١٨-(٢٣٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ -وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ- قَالَ: قِيلَ لَهُ: تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَدَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَكْفَأَ مِنْهَا عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[555] خالد بن عبداللہ نے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے، انھوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ) سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی (انھیں شرف صحبت حاصل تھا)، (یحییٰ بن عمارہ نے) کہا: حضرت عبداللہ بن زید سے کہا گیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کا (سا) وضو کر کے دکھائیں۔ اس پر انھوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا، اسے جھکا کر اس میں سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا اور انھیں تین بار دھویا، پھر اپنا ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی کھینچا، یہ تین بار کیا، پھر اپنا ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر اپنا ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دودو بار دھوئے، (تاکہ امت کو معلوم ہو جائے کہ کسی عضو کو دو بار دھونا بھی جائز ہے) پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور اپنے سر کا مسح کیا اور (آپ) اپنے دونوں ہاتھ (سر پر) آگے سے پیچھے کو اور پیچھے سے آگے کو لائے، (ایک طرف مسح کرنا اور اسی ہاتھ کو دوبارہ واپس لانا مستحب ہے) پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔

[٥٥٦] (. . .) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

[556] (خالد بن عبداللہ کے بجائے) سلیمان بن بلال نے عمرو بن یحییٰ سے باقی ماندہ پچھلی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی، اس میں ''ٹخنوں تک'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٥٥٧] (. . .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَقُلْ: مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ. وَّزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ: بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

[557] مالک بن انس نے عمرو بن یحییٰ کی سند سے یہی روایت بیان کی اور کہا: انھوں نے تین بار کلی کی اور ناک جھاڑی۔ انھوں نے ''ایک ہی چلو سے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ''دونوں ہاتھ آگے سے (پیچھے کو) لائے اور پیچھے سے (آگے کو) لائے'' کے بعد یہ الفاظ بڑھائے: انھوں نے سر کے اگلے حصے سے (مسح) شروع کیا اور دونوں ہاتھ گدی تک لائے، پھر ان کو واپس کر کے اسی جگہ تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

[٥٥٨] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بِمِثْلِ إِسْنَادِهِمْ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ، وَّقَالَ أَيْضًا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً.

قَالَ بَهْزٌ: أَمْلٰى عَلَيَّ وُهَيْبٌ هٰذَا الْحَدِيثَ. وَقَالَ وُهَيْبٌ: أَمْلٰى عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هٰذَا الْحَدِيثَ مَرَّتَيْنِ.

[558] بہز نے وُہیب سے اور اس نے عمرو بن یحییٰ سے سابقہ راویوں کی اسناد کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: اور انھوں نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور ناک جھاڑی، تین چلو پانی سے۔ اور یہ بھی کہا: پھر سر کا مسح کیا اور آگے سے (پیچھے کو) اور پیچھے سے (آگے کو) مسح کیا ایک بار۔

بہز نے کہا: وُہیب نے یہ حدیث مجھے املا کرائی اور وُہیب نے کہا: عمرو بن یحییٰ نے یہ حدیث مجھے دو بار (دو مختلف موقعوں پر) املا کرائی۔

[٥٥٩] ١٩-(٢٣٦) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ

[559] ہارون بن سعید ایلی اور ابو طاہر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی کہ حبان بن واسع نے انھیں حدیث سنائی (کہا:) ان کے والد نے ان سے بیان کیا (کہا:) انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن

عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ ثُمَّ الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، وَالْأُخْرٰى ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا.

عاصم مازنی انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا تو کلی کی، پھر ناک جھاڑی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور اپنا دایاں ہاتھ تین بار اور دوسرا بھی تین بار دھویا اور سر کا مسح اس پانی سے کیا جو ہاتھ میں بچا ہوا نہیں تھا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے حتی کہ ان کو اچھی طرح صاف کر دیا۔

قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ.

(اسی سند کے ایک راوی) ابو طاہر نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: ہمیں ابن وہب نے عمرو بن حارث سے یہ حدیث سنائی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ الْإِيتَارِ فِي الِاسْتِنْثَارِ وَالِاسْتِجْمَارِ) (التحفة ٨)

باب:8- طاق عدد میں ناک جھاڑنا اور طاق عدد میں ٹھوس چیز سے استنجا کرنا

[٥٦٠] ٢٠-(٢٣٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا، وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً، ثُمَّ لْيَنْثُرْ».

[560] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی ٹھوس چیز (پتھر، ڈھیلا، ٹائلٹ پیپر وغیرہ) سے استنجا کرے تو طاق عدد میں کرے اور جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے، پھر ناک جھاڑے۔''

[٥٦١] ٢١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لْيَنْتَثِرْ».

[561] ہمام بن منبہ سے منقول ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے سنائیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو دونوں نتھنوں سے ناک میں پانی کھینچے پھر ناک جھاڑے۔''

[٥٦٢] ٢٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

[562] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوادریس

قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ».

خولانی سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو وضو کرے وہ ناک جھاڑے اور جو استنجا کرے وہ طاق عدد میں کرے۔''

[٥٦٣] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[563] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابو ادریس خولانی نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی (پچھلی حدیث کی) طرح۔

[٥٦٤] ٢٣-(٢٣٨) حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيَاشِيمِهِ».

[564] عیسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین بار ناک جھاڑے، شیطان اس کی ناک کے بانسوں پر رات گزارتا ہے۔''

فائدہ: تعفن نقصان دہ جراثیم کو شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ سب چیزیں اسی کو مرغوب اور اسی سے متعلق ہیں۔

[٥٦٥] ٢٤-(٢٣٩) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ».

[565] ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا، کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جب ٹھوس چیز سے استنجا کرے تو طاق عدد میں کرے۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَالِهِمَا) (التحفة ٩)

باب:9-(وضو میں) دونوں پاؤں مکمل طور پر دھونا واجب ہے

[٥٦٦] ٢٥-(٢٤٠) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالُوا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمٍ مَّوْلٰى شَدَّادٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَتَوَضَّأَ عِنْدَهَا. فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[566] مخرمہ بن بکیر نے اپنے والد سے، انھوں نے شداد کے آزاد کردہ غلام سالم سے روایت کی، انھوں نے کہا: جس دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے میں رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ان کے ہاں آئے اور ان کے پاس وضو کیا تو انھوں نے فرمایا: عبدالرحمٰن! خوب اچھی طرح وضو کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''(وضو کے پانی سے تر نہ ہونے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٦٧] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ. فَذَكَرَ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[567] ایک اور سند سے محمد بن عبدالرحمان نے شداد بن ہاد کے آزاد کردہ غلام ابوعبداللہ (سالم) سے روایت بیان کی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر ان سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ بالا فرمان نقل کیا۔

[٥٦٨] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي - أَوْ حَدَّثَنَا - أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَّوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي جَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَمَرَرْنَا عَلٰى بَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[568] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ مہری کے آزاد کردہ غلام سالم نے مجھے بتایا کہ میں اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے جنازے کے لیے نکلے تو ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے سے گزرے (وہاں ٹھہرے، وضو کے لیے عبدالرحمان بن ابی بکر اندر گئے......) پھر انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[٥٦٩] (...) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ مَّوْلٰى شَدَّادِ بْنِ

[569] نُعَیم بن عبداللہ نے شداد بن ہاد کے آزاد کردہ غلام سالم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا...... پھر اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

الْهَادِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا مَعَ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

سے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی۔

[٥٧٠] ٢٦-(٢٤١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ. فَتَوَضَّؤُوا وَهُمْ عِجَالٌ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ، وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ».

[570] جریر نے منصور سے، انھوں نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے ابو یحییٰ (مصدع، الاعرج) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آئے۔ راستے میں جب ہم ایک پانی (والی منزل) پر پہنچے تو عصر کے وقت کچھ لوگوں نے جلدی کی، وضو کیا تو جلدی میں تھے، ہم ان تک پہنچے تو ان کی ایڑیاں اس طرح نظر آرہی تھیں کہ انھیں پانی نہیں لگا تھا، رسول اللہ ﷺ نے (آکر) فرمایا: ''(ان) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ وضو خوب اچھی طرح کیا کرو۔''

[٥٧١] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا، عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: «أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ» وَفِي حَدِيثِهِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ.

[571] منصور کے دوسرے شاگردوں سفیان اور شعبہ کے حوالے سے بھی باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی گئی جس میں شعبہ نے ''خوب اچھی طرح وضو کرو'' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور اس کی حدیث (کی سند) میں ہے: ابو یحییٰ اعرج سے روایت ہے۔

[٥٧٢] ٢٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا، فَنَادٰى: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[572] یوسف بن ماہک نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک سفر کے دوران میں نبی ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے، آپ ہمارے پاس پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا، ہم (میں سے کچھ لوگ) اپنے پاؤں پر (جلدی میں) ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا: ''(ان) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٧٣] ٢٨-(٢٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا لَّمْ يَغْسِلْ عَقِبَهُ فَقَالَ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[573] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنی ایڑی نہیں دھوئی تھی تو آپ نے فرمایا: ''(ان) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٧٤] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ، فَقَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ».

[574] شعبہ نے محمد بن زیاد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کچھ لوگوں کو وضو کے برتن سے وضو کرتے دیکھا تو کہا: وضو اچھی طرح کرو میں نے حضرت ابوالقاسم (محمد) ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کونچوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٧٥] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[575] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ وُجُوبِ اسْتِيعَابِ جَمِيعِ أَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ) (التحفة ١٠)

باب:10-اعضائے طہارت کے تمام حصوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے

[٥٧٦] ٣١-(٢٤٣) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلَى قَدَمِهِ، فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ» فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّى.

[576] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص نے وضو کیا تو اپنے پاؤں پر ایک ناخن جتنی جگہ چھوڑ دی، تو نبی ﷺ نے اس کو دیکھ لیا اور فرمایا: ''واپس جاؤ اور اپنا وضو خوب اچھی طرح کرو۔'' وہ واپس گیا، (حکم پر عمل کیا) پھر نماز پڑھی۔

(المعجم ١١) - **(بَابُ خُرُوجِ الْخَطَايَا مَعَ مَاءِ الْوُضُوءِ)** (التحفة ١١)

باب: 11-وضو کے پانی کے ساتھ (اعضائے وضو سے) گناہوں کا خارج ہو جانا

[٥٧٧] ٣٢-(٢٤٤) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوالطَّاهِرِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - أَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَّظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ - أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ - أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ - أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوبِ».

[577] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ایک مسلم (یا مومن) بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی (یا پانی کے آخری قطرے) کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ سارے گناہ، جنھیں اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کیا تھا، خارج ہو جاتے ہیں اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی (یا پانی کے آخری قطرے) کے ساتھ وہ سارے گناہ، جو اس کے ہاتھوں نے پکڑ کر کیے تھے، خارج ہو جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو پانی (یا پانی کے آخری قطرے) کے ساتھ وہ تمام گناہ، جو اس کے پیروں نے چل کر کیے تھے، خارج ہو جاتے ہیں حتی کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔''

[٥٧٨] ٣٣-(٢٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ ابْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوهِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ».

[578] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا، تو اس کے جسم سے اس کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں حتی کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔''

(المعجم ١٢) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ إِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيلِ فِي الْوُضُوءِ)** (التحفة ١٢)

باب: 12-وضو میں چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی اور سفیدی کو بڑھانا مستحب (پسندیدہ) ہے

[٥٧٩] ٣٤-(٢٤٦) حَدَّثَنِي أَبُوكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نُّعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ، ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ». فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيلَهُ.

[579] عُمارہ بن غزیہ انصاری نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، انھوں نے اپنا چہرہ دھویا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر اپنا دایاں بازو دھویا حتیٰ کہ اوپر بازو کی ابتدا تک پہنچے، پھر اپنا بایاں بازو دھویا حتیٰ کہ اوپر بازو کی ابتدا تک پہنچے، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں دھویا حتیٰ کہ اوپر پنڈلی کی ابتدا تک پہنچے، پھر اپنا بایاں پاؤں دھویا حتیٰ کہ اوپر پنڈلی کی ابتدا تک پہنچے، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا، اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اچھی طرح وضو کرنے کی وجہ سے تم لوگ ہی روشن چہروں اور سفید چمکدار ہاتھ پاؤں والے ہو گے، لہٰذا تم میں سے جو اپنے چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی اور سفیدی کو آگے تک بڑھا سکے، بڑھا لے۔“

[٥٨٠] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ رَأٰى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُّطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ».

[580] سعید بن ابی ہلال نے نعیم بن عبداللہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انھوں نے اپنا چہرہ اور بازو دھوئے یہاں تک کہ کندھوں کے قریب پہنچ گئے، پھر انھوں نے اپنے پاؤں دھوئے یہاں تک کہ اوپر پنڈلیوں تک لے گئے، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے اثر سے روشن چہروں اور سفید چمکدار ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئیں گے، لہٰذا تم میں سے جو اپنی روشنی کو آگے تک بڑھا سکتا ہے، بڑھا لے۔“

[٥٨١] ٣٦-(٢٤٧) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ مَّرْوَانَ الْفَزَارِيِّ،

[581] مروان نے ابو مالک اشجعی سعد بن طارق سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ، لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ، وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ، وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِّنَ الْأُمَمِ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ».

سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض عدن سے اَیلہ تک کے فاصلے سے زیادہ وسیع ہے اور (اس کا پانی) برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، (یہ خالصتاً میری امت کے لیے ہے، اس لیے) میں (امت کے علاوہ دوسرے) لوگوں کو اس سے روکوں گا، جیسے آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو روکتا ہے۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا اس دن آپ ہمیں پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تمھاری ایک علامت ہوگی جو دوسری کسی امت کی نہیں ہوگی، تم وضو کے اثر سے چمکتے ہوئے چہرے اور ہاتھ پاؤں کے ساتھ میرے پاس آؤ گے۔''

[٥٨٢] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْضَ. وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ» قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّي طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ فَلَا يَصِلُونَ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! هٰؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِي، فَيُجِيبُنِي مَلَكٌ فَيَقُولُ: وَهَلْ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ؟».

[582] (مروان کے بجائے) ابن فضیل نے ابو مالک اشجعی سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میرے پاس حوض پر آئے گی اور میں اسی طرح (دوسرے) لوگوں کو اس (حوض) سے دور ہٹاؤں گا جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی کے اونٹوں کو اپنے اونٹوں سے ہٹاتا ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ ہمیں پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تمھاری ایک نشانی ہوگی جو تمھارے سوا کسی اور کی نہیں ہوگی، تم میرے پاس وضو کے اثرات سے روشن چہرے اور چمکدار ہاتھ پاؤں کے ساتھ آؤ گے۔ تم میں سے ایک گروہ کو زبردستی میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا، تو وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس پر میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے ساتھیوں میں سے ہیں۔ ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا اور کہے گا: کیا آپ جانتے ہیں انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا کام ایجاد کیے تھے؟''

[٥٨٣] ٣٨-(٢٤٨) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ».

[583] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میرا حوض ایلہ سے عدن تک کے فاصلے سے زیادہ وسیع ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے اسی طرح (دوسرے) لوگوں کو ہٹاؤں گا، جس طرح آدمی اجنبی اونٹوں کو اپنے حوض سے ہٹاتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تم میرے پاس روشن چہرے اور چمکتے ہوئے سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آؤ گے، یہ علامت تمھارے سوا کسی اور میں نہیں ہوگی۔''

[٥٨٤] ٣٩-(٢٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ. وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَاحِقُونَ، وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا» قَالُوا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ». فَقَالُوا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَّهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ، بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟» قَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُّحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأُنَادِيهِمْ: أَلَا

[584] اسماعیل (بن جعفر) نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں آئے اور فرمایا: ''اے ایمان والی قوم کے گھرانے! تم سب پر سلامتی ہو اور ہم بھی ان شاءاللہ تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں، میری خواہش ہے کہ ہم نے اپنے بھائیوں کو (بھی) دیکھا ہوتا۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''تم میرے ساتھی ہو اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے۔'' اس پر انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ اپنی امت کے اُن لوگوں کو، جو ابھی (دنیا میں) نہیں آئے، کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ''بتاؤ! اگر کالے سیاہ گھوڑوں کے درمیان کسی کے سفید چہرے (اور) سفید پاؤں والے گھوڑے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ وضو کی بنا پر روشن چہروں، سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض پر ان کا پیشرو ہوں گا، خبردار!

هَلُمَّ فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا».

کچھ لوگ یقیناً میرے حوض سے پرے ہٹائے جائیں گے، جیسے (کہیں اور کا) بھٹکا ہوا اونٹ (جو گلّے کا حصہ نہیں ہوتا) پرے ہٹا دیا جاتا ہے، میں ان کو آواز دوں گا، دیکھو! ادھر آ جاؤ۔ تو کہا جائے گا: انھوں نے آپ کے بعد (اپنے قول وعمل کو) بدل لیا تھا۔ تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔''

[٥٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ. وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَاحِقُونَ» بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ: «فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي».

[585] (اسماعیل کے بجائے) عبدالعزیز دراوردی اور مالک نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے ایمان والی قوم کے دیار! تم سب پر سلامتی ہو، ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تو تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں۔'' اس کے بعد اسماعیل بن جعفر کی روایت کی طرح ہے۔ ہاں مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تو کچھ لوگوں کو میرے حوض سے ہٹایا جائے گا۔'' (اَلَا، یعنی خبردار کے بجائے ف، یعنی 'تو' کا لفظ ہے۔)

(المعجم ١٣) - (بَابُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ) (التحفة ١٣)

باب:13- زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا

[٥٨٦] ٤٠-(٢٥٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ إِبْطَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هٰذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ: يَا بَنِي فَرُّوخَ! أَنْتُمْ هٰهُنَا؟ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوءَ.

[586] ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا تھا اور وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے، وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے یہاں تک کہ بغل تک پہنچ جاتا، میں نے ان سے پوچھا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ کس طرح کا وضو ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اے فرُّوخ کی اولاد (اے بنی فارس)! تم یہاں ہو؟ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لوگ یہاں کھڑے ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے

سَمِعْتُ خَلِيلِي [ﷺ] يَقُولُ: «تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ».

خلیل ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''مومن کا زیور وہاں پہنچے گا جہاں اس کے وضو کا پانی پہنچے گا۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ) (التحفة ١٤)

باب:14- ناگواریوں کے باوجود پورا وضو کرنے کی فضیلت

[٥٨٧] ٤١-(٢٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟» قَالُوا: بَلَى، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ».

[587] اسماعیل نے بیان کیا کہ انھیں علاء نے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز سے آگاہ نہ کروں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ''ناگواریوں کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مساجد تک زیادہ قدم چلنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، سو یہی رباط (شیطان کے خلاف جنگ کی چھاؤنی) ہے۔''

[٥٨٨] (...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ذِكْرُ الرِّبَاطِ. وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ، ثِنْتَيْنِ «فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ».

[588] (بجائے اسماعیل کے) مالک اور شعبہ نے اسی سند کے ساتھ علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، شعبہ کی حدیث میں ''رباط'' کا تذکرہ نہیں ہے جبکہ مالک کی حدیث میں دو بار ہے: ''یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ السِّوَاكِ) (التحفة ١٥)

باب:15- مسواک کرنا

[٥٨٩] ٤٢-(٢٥٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا

[589] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں مسلمانوں کو (زہیر کی

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ - وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ، عَلَى أُمَّتِي - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ».

روایت میں ہے: اپنی امت کو) مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔"

[٥٩٠] ٤٣-(٢٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ.

[590] مِسعر نے مِقدام بن شریح سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، میں نے کہا: نبی ﷺ جب گھر تشریف لاتے تو کس بات (کام) سے آغاز فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: مسواک سے۔

[٥٩١] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ.

[591] سفیان نے مقدام بن شریح سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ جب اپنے گھر تشریف لاتے تو مسواک سے آغاز فرماتے۔

[٥٩٢] ٤٥-(٢٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ الْمَعْوَلِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ.

[592] حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسواک کا ایک کنارا آپ کی زبان پر تھا۔

[٥٩٣] ٤٦-(٢٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ، يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

[593] ہشیم نے حصین سے، انھوں نے ابو وائل سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے اچھی طرح صاف فرماتے۔

[٥٩٤] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ

[594] منصور اور اعمش دونوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے...... آگے سابقہ روایت کی طرح ہے لیکن انھوں نے "تہجد کے لیے" کے الفاظ روایت

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَقُولُوا: لِيَتَهَجَّدَ.

نہیں کیے۔

[٥٩٥] ٤٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ. وَحُصَيْنٌ وَّالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

[595] سفیان نے منصور کے حوالے سے اور حصین اور اعمش نے (بھی منصور کی طرح) ابو وائل سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے اچھی طرح صاف فرماتے۔

[٥٩٦] ٤٨-(٢٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي آلِ عِمْرَانَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ﴾، حَتّٰى بَلَغَ، ﴿فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴾ [آل عمران: ١٩٠، ١٩١] ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، ثُمَّ اضْطَجَعَ، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ، ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى.

[596] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو متوکل کو بتایا کہ انھوں نے ایک رات اللہ کے نبی ﷺ کے ہاں گزاری۔ اللہ کے نبی ﷺ رات کے آخری حصے میں اٹھے، باہر نکلے اور آسمان پر نظر ڈالی، پھر سورۂ آل عمران کی آیت: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ تلاوت کی اور ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ تک پہنچے۔ پھر گھر لوٹے اور اچھی طرح مسواک کی اور وضو فرمایا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، پھر لیٹ گئے، پھر کھڑے ہوئے، باہر آسمان کی طرف دیکھا، پھر (دوبارہ) یہ آیت پڑھی، پھر واپس آئے، مسواک کی اور وضو فرمایا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ خِصَالِ الْفِطْرَةِ) (التحفة ١٦)

باب: 16- فطری خصلتیں

[٥٩٧] ٤٩-(٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

[597] ابن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''فطرت (کے خصائل) پانچ ہیں (یا پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں): ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، ناخن تراشنا، بغل

«اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ - أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ - اَلْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

کے بال اکھیڑنا اور مونچھ کترنا۔"

[٥٩٨] ٥٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلِاخْتِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ».

[598] مجھے یونس نے ابن شہاب زہری سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "(خصائلِ) فطرت پانچ ہیں: ختنہ کرانا، زیرِ ناف بال مونڈنا، مونچھ کُترنا، ناخن تراشنا اور بغل کے بال اکھیڑنا۔"

[٥٩٩] ٥١-(٢٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَّا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

[599] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال اکھیڑنے اور زیرِ ناف بال مونڈنے کے لیے وقت مقرر کر دیا گیا کہ ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

[٦٠٠] ٥٢-(٢٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى».

[600] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "مونچھیں اچھی طرح تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

[٦٠١] ٥٣-(...) وَحَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ.

[601] ابوبکر بن نافع نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے مونچھیں اچھی طرح تراشنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔

[٦٠٢] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ:

[602] عمر بن محمد نے نافع کے حوالے سے حضرت ابن

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحٰى».

عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرکوں کی مخالفت کرو، مونچھیں اچھی طرح تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔“

[٦٠٣] ٥٥-(٢٦٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحٰى، خَالِفُوا الْمَجُوسَ».

[603] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مونچھیں اچھی طرح کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوس کی مخالفت کرو۔“

[٦٠٤] ٥٦-(٢٦١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ».

[604] قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن شیبہ سے، انھوں نے طلق بن حبیب سے، انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دس چیزیں (خصائل) فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی کھینچنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، پانی سے استنجا کرنا۔“

قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.

زکریا نے کہا: مصعب نے بتایا: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں لیکن وہ کلی کرنا ہوسکتا ہے۔ قتیبہ نے یہ اضافہ کیا کہ وکیع نے کہا: اِنْتِقَاصُ الْمَاء کے معنی استنجا کرنا ہیں۔

زَادَ قُتَيْبَةُ: قَالَ وَكِيعٌ: اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ..

[٦٠٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ

[605] ابوکریب نے بیان کیا، ہمیں ابوزائدہ کے بیٹے نے اپنے والد (ابوزائدہ) سے خبر دی، انھوں نے مصعب بن شیبہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی، البتہ ابن

أَبُوهُ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ.

ابی زائدہ نے کہا: ان کے والد نے کہا: میں دسویں بات بھول گیا ہوں۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ الِاسْتِطَابَةِ) (التحفة ١٧)

باب:17-استنجا کرنا

[٦٠٦] ٥٧-(٢٦٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قِيلَ لَهُ: قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى الْخِرَاءَةَ. قَالَ، فَقَالَ: أَجَلْ، لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ، أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ.

[606] اعمش کے دو شاگردوں وکیع اور ابومعاویہ کی سندوں سے حضرت سلمان ؓ سے روایت ہے (اور یہ الفاظ ابو معاویہ کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ کے ہیں) کہ ان (سلمان ؓ) سے (طنزاً) کہا گیا: تمھارے نبی نے تم لوگوں کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ قضائے حاجت (کے طریقے) کی بھی۔ کہا: انھوں نے جواب دیا: ہاں (ہمیں سب کچھ سکھایا ہے،) آپ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلے کی طرف رخ کریں یا دائیں ہاتھ سے استنجا کریں یا استنجے میں تین پتھروں سے کم استعمال کریں یا ہم گوبر یا ہڈی سے استنجا کریں۔

[٦٠٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ لَنَا الْمُشْرِكُونَ: إِنِّي أَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ، حَتّٰى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ. فَقَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ نَهَانَا أَنْ يَّسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ، أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَنَهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ، وَقَالَ: «لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ».

[607] اعمش کے ایک اور شاگرد سفیان نے ان سے اور منصور سے، ان دونوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انھوں نے حضرت سلمان ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مشرکوں نے ہم سے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تمھارا ساتھی تمھیں (ہر چیز) سکھاتا ہے یہاں تک کہ تمھیں قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھاتا ہے۔ تو سلمان ؓ نے کہا: ہاں، انھوں نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے یا قبلے کی طرف منہ کرے اور آپ نے ہمیں گوبر اور ہڈی (سے استنجا کرنے) سے روکا ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''تم میں سے کوئی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا نہ کرے۔''

[٦٠٨] ٥٨-(٢٦٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُوالزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بِبَعْرٍ.

[608] ابوزبیر نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہڈی یا لید کے ذریعے سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

[٦٠٩] ٥٩-(٢٦٤) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: سَمِعْتَ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، بِبَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ، وَّلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا».

[609] زہیر بن حرب اور ابن نمیر دونوں نے کہا، ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، نیز یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی (الفاظ انھی کے ہیں) کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: کیا آپ نے زہری سے سنا کہ انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابو ایوب سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم قضائے حاجت کی جگہ پر آؤ تو نہ قبلے کی طرف منہ کرو اور نہ اس کی طرف پشت کرو، پیشاب کرنا ہو یا پاخانہ، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا کرو۔“

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ، فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم شام گئے تو ہم نے بیت الخلا قبلہ رخ بنے ہوئے پائے، ہم اس سے رخ بدلتے اور اللہ سے معافی طلب کرتے تھے؟ (سفیان نے) کہا: ہاں۔

[٦١٠] ٦٠-(٢٦٥) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهِ، فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا».

[610] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کی جگہ پر بیٹھے تو نہ قبلے کی طرف منہ کرے اور نہ ہی اس کی طرف پشت کرے۔“

[٦١١] ٦١-(٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ

[611] یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی پشت قبلے

يَحْيٰى، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي، انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ شِقِّي، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: يَقُولُ نَاسٌ: إِذَا قَعَدْتَ لِلْحَاجَةِ تَكُونُ لَكَ، فَلَا تَقْعُدْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتِ الْمَقْدِسِ. قَالَ عَبْدُاللهِ: وَلَقَدْ رَقِيتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، لِحَاجَتِهِ.

کی طرف لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں نے اپنی نماز پوری کر لی تو اپنا پہلو بدل کر ان کی طرف منہ کرلیا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ کہتے ہیں: جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو، جو بھی ہو، تو قبلے کی طرف اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حالانکہ میں گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔

[٦١٢] ٦٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَقِيتُ عَلٰى بَيْتِ أُخْتِي حَفْصَةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاعِدًا لِّحَاجَتِهِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ، مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ.

[612] محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے چچا واسع بن حبان سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں اپنی بہن (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر (کی چھت) پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تھے، شام کی طرف رخ، قبلے کی جانب پشت کیے ہوئے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ) (التحفة ١٨)

باب:18- دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

[٦١٣] ٦٣-(٢٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ، وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ». [انظر ٥٢٨٥]

[613] ہمام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ابو قتادہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی پیشاب کرتے وقت اپنا عضوِ خاص دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔''

[٦١٤] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[614] ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ».

عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے باپ (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بیت الخلا میں داخل ہو تو اپنا عضوِ خاص اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔“

[٦١٥] ٦٥-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ.

[615] ایوب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے (اپنے والد) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی برتن میں سانس لے یا اپنی شرم گاہ کو اپنا دایاں ہاتھ لگائے یا اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ١٩)

باب:19- طہارت و پاکیزگی اور (اس سے متعلق) دیگر امور کا دائیں طرف سے آغاز کرنا

[٦١٦] ٦٦-(٢٦٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ، وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ، وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

[616] ابواحوص نے اشعث سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو وضو میں، جب آپ کنگھی کرتے تو کنگھی کرنے میں اور جب آپ جوتا پہنتے تو جوتا پہننے میں دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند فرماتے تھے۔

[٦١٧] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ، فِي نَعْلَيْهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ.

[617] اشعث کے ایک دوسرے شاگرد شعبہ نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام معاملات میں، اپنے جوتے پہننے، اپنی کنگھی کرنے اور اپنے وضو کرنے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَلِّي فِي الطُّرُقِ وَالظِّلَالِ) (التحفة ٢٠)

باب:20- راستوں اور سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت سے ممانعت

[٦١٨] ٦٨-(٢٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ» قَالُوا: وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ».

[618] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دو سخت لعنت والے کاموں سے بچو۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سخت لعنت والے وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو انسان لوگوں کی گزرگاہ میں یا ان کی سایہ دار جگہ میں (جہاں وہ آرام کرتے ہیں) قضائے حاجت کرتا ہے (لوگ ان دونوں کاموں پر اس کو سخت برا بھلا کہتے ہیں۔)''

(المعجم ٢١) - (بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ مِنَ التَّبَرُّزِ) (التحفة ٢١)

باب:21-قضائے حاجت کے بعد پانی سے استنجا کرنا

[٦١٩] ٦٩-(٢٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا، وَتَبِعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ، وَهُوَ أَصْغَرُنَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ سِدْرَةٍ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ.

[619] خالد (حذاء) نے عطاء بن ابی میمونہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک احاطے میں داخل ہوئے اور آپ کے پیچھے ایک لڑکا بھی چلا گیا جس کے پاس وضو کا برتن تھا، وہ ہم میں سب سے چھوٹا تھا، اس نے اسے ایک بیری کے درخت کے پاس رکھ دیا، رسول اللہ ﷺ نے قضائے حاجت کی اور پانی سے استنجا کر کے ہمارے پاس تشریف لائے۔

[٦٢٠] ٧٠-(٢٧١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا، وَغُلَامٌ نَحْوِي، إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ، وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

[620] دو مختلف سندوں سے شعبہ سے روایت ہے، انھوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے خالی جگہ جاتے تو میں اور میرے جیسا ایک لڑکا پانی کا برتن اور ایک نیزہ اٹھاتے (اور دور تک آپ کا ساتھ دیتے) اور آپ پانی سے استنجا کرتے۔

[٦٢١] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[621] (شعبہ کے بجائے) روح بن قاسم کی سند سے

وَّأَبُوكُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ : حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ ، فَآتِيهِ بِالْمَاءِ ، فَيَتَغَسَّلُ بِهِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے کھلی جگہ تشریف لے جاتے تو میں آپ کے لیے پانی لے جاتا، آپ اس سے استنجا کرتے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ) (التحفة ٢٢)

باب:22- موزوں پر مسح کرنا

[٦٢٢] ٧٢-(٢٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُوكُرَيْبٍ ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ : بَالَ جَرِيرٌ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ . فَقِيلَ : تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .

[622] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے ہمام سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت جریر (بن عبداللہ البجلی) رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو ان سے کہا گیا: آپ یہ کرتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

قَالَ الْأَعْمَشُ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ ؛ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ .

اعمش نے کہا: ابراہیم نے بتایا کہ لوگوں (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں) کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ جریر رضی اللہ عنہ سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ (سورۂ مائدہ میں آیت وضو نازل ہوئی تھی۔ اور آپ کا یہ عمل اس کے بعد کا تھا جو آیت سے منسوخ نہیں ہوا تھا۔)

[٦٢٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا : أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ

[623] (ابو معاویہ کے بجائے) اعمش کے دیگر متعدد شاگردوں عیسیٰ بن یونس، سفیان اور ابن مسہر نے بھی ابو معاویہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ عیسیٰ اور سفیان کی حدیث میں ہے، (ابراہیم نخعی نے) کہا: عبداللہ

الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسٰى وَسُفْيَانَ: قَالَ: فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ؛ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

(بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے شاگردوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سورۂ مائدہ کے اترنے کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔

[٦٢٤] ٧٣-(٢٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَتَنَحَّيْتُ، فَقَالَ: «اُدْنُهْ» فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ، فَتَوَضَّأَ، فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

[624] اعمش نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ایک خاندان کے کوڑا پھینکنے کی جگہ پر پہنچے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو میں دور ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا: ''قریب آ جاؤ۔'' میں قریب ہو کر (دوسری طرف رخ کر کے) آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، (فراغت کے بعد) آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ (قریب کھڑا کرنے کا مقصد اس کی اوٹ لینا تھا۔)

[٦٢٥] ٧٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسٰى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ، وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَّيَقُولُ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَوَدِدْتُّ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هٰذَا التَّشْدِيدَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَتَمَاشٰى، فَأَتٰى سُبَاطَةً خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ، فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتّٰى فَرَغَ.

[625] منصور نے ابو وائل (شقیق) سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کے بارے میں سختی کرتے تھے اور بوتل میں پیشاب کرتے تھے اور کہتے تھے: بنی اسرائیل کے کسی آدمی کی جلد پر پیشاب لگ جاتا تو وہ کھال کے اتنے حصے کو قینچی سے کاٹ ڈالتا تھا۔ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا دل چاہتا ہے کہ تمھارا صاحب (استاد) اس قدر سختی نہ کرے، میں اور رسول اللہ ﷺ ساتھ ساتھ چل رہے تھے تو آپ دیوار کے پیچھے کوڑا پھینکنے کی جگہ پر آئے، آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے، پھر آپ پیشاب کرنے لگے تو میں آپ سے دور ہو گیا، آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آ گیا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا حتی کہ آپ فارغ ہو گئے۔

[٦٢٦] ٧٥-(٢٧٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

[626] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے سعد بن

حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: مَكَانَ حِينَ: حَتّٰى [انظر: ٩٥٢].

ابراہیم سے، انھوں نے نافع بن جبیر سے، انھوں نے عروہ بن مغیرہ سے، انھوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ اپنی حاجت کے لیے نکلے تو مغیرہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے برتن لے کر آئے جس میں پانی تھا، جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہو گئے تو انھوں نے آپ (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ابن رمح کی روایت میں ''جب'' کے بجائے ''یہاں تک کہ (آپ فارغ ہو گئے)'' کے الفاظ ہیں۔

[٦٢٧] (...) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

[627] یحییٰ بن سعید کے ایک دوسرے شاگرد عبدالوہاب نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی اور کہا: آپ ﷺ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا، پھر موزوں پر مسح کیا۔

[٦٢٨] ٧٦-(...) **وَحَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، إِذْ نَزَلَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِي، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

[628] اسود بن ہلال نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ (سواری سے) اترے اور قضائے حاجت کی۔ آپ واپس آئے تو میں نے اس برتن سے، جو میرے پاس تھا، پانی ڈالا، آپ نے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

[٦٢٩] ٧٧-(...) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: «يَا مُغِيرَةُ! خُذِ الْإِدَاوَةَ» فَأَخَذْتُهَا، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي، فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ

[629] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسلم (بن صُبَیح ہمدانی) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے فرمایا: ''اے مغیرہ! پانی کا برتن لے لو۔'' میں نے برتن لے لیا، پھر آپ کے ساتھ نکلا۔ رسول اللہ ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ مجھ سے اوجھل ہو گئے، قضائے حاجت کی، پھر آپ واپس آئے، آپ نے تنگ آستینوں والا شامی جبہ پہنا ہوا تھا،

الْكُمَّيْنِ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى.

آپ اس کی آستین سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کرنے لگے (مگر) وہ (جبہ) تنگ (ثابت) ہوا۔ آپ نے اپنا ہاتھ نیچے سے نکالا، پھر میں نے پانی ڈالا تو آپ نے نماز جیسا وضو فرمایا، پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور اس کے بعد نماز پڑھی۔

[٦٣٠] ٧٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا.

[630] اعمش سے (ابو معاویہ کے بجائے) عیسیٰ (بن یونس) نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے، جب واپس آئے تو میں پانی کا برتن لے کر آپ کو ملا، میں نے پانی ڈالا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر چہرہ دھویا، پھر ہاتھ دھونے لگے تو جبہ تنگ نکلا، آپ نے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکال لیے، ان کو دھویا، سر کا مسح کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

[٦٣١] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ، فَقَالَ لِي: «أَمَعَكَ مَاءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ، فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ»

[631] زکریا نے عامر (شعبی) سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: ایک رات میں سفر کے دوران میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس پانی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ اپنی سواری سے اترے، پھر پیدل چل دیے یہاں تک کہ رات کی سیاہی میں اوجھل ہو گئے، پھر (واپس) آئے تو میں نے برتن سے آپ (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالا، آپ نے اپنا چہرہ دھویا (اس وقت) آپ اُون کا جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ اس میں سے اپنے ہاتھ نہ نکال سکے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو جبے کے نیچے سے نکالا اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا، پھر میں نے آپ کے موزے اتارنے چاہے تو آپ نے

وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا .

فرمایا: ''ان کو چھوڑو، میں نے باوضو ہوکر دونوں پاؤں ان میں ڈالے تھے'' اوران پر مسح فرمایا۔

[٦٣٢] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ ﷺ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ».

[632] عامر شعبی کے ایک دوسرے شاگرد عمر بن ابی زائدہ نے عروہ بن مغیرہ کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کی کہ انھوں (مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرایا، آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ مغیرہ نے آپ ﷺ سے (اس بارے میں) بات کی تو آپ نے فرمایا: ''میں نے انھیں باوضو حالت میں (موزوں میں) داخل کیا تھا۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنا

[٦٣٣] ٨١-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ: «أَمَعَكَ مَاءٌ؟» فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا فِي الصَّلَاةِ، يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ، فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ، فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا .

[633] حُمید الطّویل نے کہا: ہمیں بکر بن عبداللہ مزنی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ بن مغیرہ بن شعبہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (قافلے سے) پیچھے رہ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا، جب آپ نے قضائے حاجت کر لی تو فرمایا: ''کیا تمھارے ساتھ پانی ہے؟'' میں آپ کے پاس وضو کرنے کا برتن لایا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا، پھر دونوں بازو کھولنے لگے تو جبے کی آستین تنگ پڑ گئی، آپ نے اپنا ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالا اور جبہ کندھوں پر ڈال لیا، اپنے دونوں بازو دھوئے اور اپنے سر کے اگلے حصے، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا، پھر آپ سوار ہوئے اور میں (بھی) سوار ہوا، ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ نماز کے لیے کھڑے تھے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انھیں نبی اکرم ﷺ (کی تشریف آوری) کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے انھیں اشارہ کیا (کہ نماز پوری کرو) تو انھوں نے نماز

پڑھا دی، جب انھوں نے سلام پھیرا تو نبیِ اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے، میں بھی کھڑا ہو گیا اور ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے پہلے ہو چکی تھی۔

[٦٣٤] ٨٢-(...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، وَعَلٰى عِمَامَتِهِ.

[634] امیہ بن بسطام اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، کہا: مجھے بکر بن عبداللہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے واسطے سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں، اپنے سر کے سامنے کے حصے اور اپنے عمامے پر مسح فرمایا۔

[٦٣٥] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[635] محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے بکر سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی روایت بیان کی۔ (بکر نے عروہ بن مغیرہ سے حسن کے حوالے سے بھی یہ روایت حاصل کی اور براہ راست بھی سنی۔)

[٦٣٦] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ - قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ-: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ، فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ، وَعَلَى الْعِمَامَةِ، وَعَلَى الْخُفَّيْنِ.

[636] یحییٰ بن سعید نے (سلیمان) تیمی سے، انھوں نے بکر بن عبداللہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی (بکر نے کہا: میں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے (بلاواسطہ بھی) سنا) کہ نبیِ اکرم ﷺ نے وضو کیا اور اپنے سر کے اگلے حصے پر اور پگڑی پر اور موزوں پر مسح کیا۔

[٦٣٧] ٨٤-(٢٧٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ

[637] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انھوں نے حکم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر اور سر ڈھانپنے والے کپڑے پر مسح کیا۔

كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

وَفِي حَدِيثِ عِيسَى: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ: حَدَّثَنِي بِلَالٌ:

عیسیٰ کی حدیث میں ''حکم سے (روایت کی)'' اور ''بلال سے روایت کی'' کے بجائے مجھے حکم نے حدیث سنائی اور مجھے بلال نے حدیث سنائی'' کے الفاظ ہیں۔

[٦٣٨] وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[638] اور یہی روایت مجھ (امام مسلم) کو سوید بن سعید نے علی بن مسہر سے اور انھوں نے اعمش سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ بیان کی۔ اس میں إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ (یقیناً رسول اللہ ﷺ نے) کے بجائے رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ (میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا) کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ) (التحفة ٢٤)

باب:24- موزوں پر مسح کے لیے مدت کی تحدید

[٦٣٩] ٨٥-(٢٧٦) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقَالَتْ: عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيمِ.

[639] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے عمرو بن قیس مُلائی سے حدیث سنائی، انھوں نے حکم بن عتیبہ سے، انھوں نے قاسم بن مخیمرہ سے، انھوں نے شریح بن ہانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھنے کی غرض سے حاضر ہوا تو انھوں نے کہا: ابن ابی طالب کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات (کا وقت) مقرر فرمایا۔

قَالَ وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا ذَكَرَ عَمْرًا أَثْنٰى عَلَيْهِ.

(عبدالرزاق نے) کہا: سفیان (ثوری) جب بھی عمرو (بن قیس مُلائی) کا تذکرہ کرتے تو ان کی تعریف کرتے۔

[٦٤٠] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ

[640] زید بن ابی انیسہ نے حکم سے مذکورہ سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٦٤١] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِىءٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقَالَتْ: إِيتِ عَلِيًّا، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّي، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[641] اعمش نے حکم کے حوالے سے قاسم بن مخیمرہ سے اور انھوں نے شریح بن ہانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا: علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اس مسئلے کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو میں علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی (جو اوپر مذکور ہے) کے مطابق بیان کیا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ) (التحفة ٢٥)

باب:25- ایک وضو سے تمام نمازیں ادا کرنے کا جواز

[٦٤٢] ٨٦-(٢٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ، وَّمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ. قَالَ: «عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ!».

[642] سلیمان بن بریدہ (اسلمی) نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: آپ نے آج ایسا کام کیا جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا۔ آپ نے جواب دیا: ”عمر! میں نے عمداً ایسا کیا ہے۔“

(المعجم ٢٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّىءِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكَ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا) (التحفة ٢٦)

باب:26- وضو کرنے والے یا کسی بھی انسان کے لیے مکروہ ہے کہ جس ہاتھ کے پلید ہونے کا شبہ ہو اسے تین دفعہ دھوئے بغیر برتن میں ڈالے

[٦٤٣] ٨٧-(٢٧٨) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ».

[643] عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے تین دفعہ دھو نہ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ رات کے وقت اس کا ہاتھ کہاں (کہاں) رہا۔''

[٦٤٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَّأَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ: يَرْفَعُهُ، بِمِثْلِهِ.

[644] وکیع اور ابومعاویہ کی سندوں سے اعمش سے روایت ہے، انھوں نے ابورزین اور ابوصالح سے اور ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی۔ ابومعاویہ کی روایت میں ہے: (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (جبکہ) وکیع کی روایت میں (ہے) کہا: (اور) اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا۔ (آگے) اسی (سابقہ روایت کی) طرح ہے۔

[٦٤٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[645] ابوسلمہ اور ابن مسیّب دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند بیان کیا۔

[٦٤٦] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي، فِيمَ بَاتَتْ يَدُهُ».

[646] جابر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہما نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے ان (جابر رضی اللہ عنہ) کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو (وضو کا پانی نکالنے کے لیے) اپنے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین بار اپنے ہاتھ پر پانی ڈالے (اور ہاتھ دھوئے) کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے ہاتھ نے کس (حالت) میں رات گزاری۔''

[٦٤٧] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ: أَنَّ ثَابِتًا مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي رِوَايَتِهِمْ، جَمِيعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ. كُلُّهُمْ يَقُولُ: حَتّٰى يَغْسِلَهَا، وَلَمْ يَقُلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ: ثَلَاثًا. إِلَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ رِّوَايَةِ جَابِرٍ، وَّابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، وَأَبِي صَالِحٍ، وَأَبِي رَزِينٍ. فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِمْ ذِكْرَ الثَّلَاثِ.

[647] اعرج، محمد، علاء کے والد عبدالرحمان بن یعقوب، ہمام بن منبہ اور ثابت بن عیاض (سب) نے کہا: ہمیں ابو ہریرہ ؓ نے حدیث بیان کی، سبھی نے اپنی اپنی روایت میں (ابو ہریرہ ؓ کے واسطے سے) نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔ سبھی کہتے ہیں: ''حتی کہ اس (ہاتھ) کو دھو لے'' اور ان میں سے کسی نے بھی ''تین بار'' کا لفظ نہیں بولا، سوائے ان روایات کے جو ہم نے اوپر جابر ؓ، ابن مسیّب، ابوسلمہ، عبداللہ بن شقیق، ابوصالح اور ابورزین سے بیان کی ہیں کیونکہ ان سب کی احادیث میں ''تین بار'' کا ذکر ہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ حُكْمِ وُلُوغِ الْكَلْبِ) (التحفة ٢٧)

باب: 27- جس برتن کو کتا جھوٹا کردے، اس کا حکم

[٦٤٨] ٨٩-(٢٧٩) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَّأَبِي صَالِحٍ، عَنْ

[648] علی بن مسہر نے حدیث بیان کی کہ ہمیں اعمش نے ابورزین اور ابوصالح سے خبر دی، ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ، ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ».

''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا زبان کے ساتھ پی لے تو وہ اس چیز کو بہادے، پھر برتن کو سات دفعہ دھولے۔''

[٦٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَلَمْ يَقُلْ: فَلْيُرِقْهُ.

[649] اسماعیل بن زکریا نے اعمش کے حوالے سے، باقی ماندہ مذکورہ سند کے ساتھ، یہی روایت بیان کی لیکن ''اسے بہادے'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٦٥٠] ٩٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ».

[650] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لے تو وہ اسے سات دفعہ دھوئے۔''

[٦٥١] ٩١-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ، أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ».

[651] محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے برتن میں سے کتا پی لے تو اس کی طہارت (پاک ہونا) یہ ہے کہ اسے سات دفعہ دھوئے، پہلی دفعہ مٹی کے ساتھ دھوئے۔''

[٦٥٢] ٩٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ، أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ».

[652] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے سنائیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پی لے تو اس کی پاکیزگی یہ ہے کہ اسے سات دفعہ دھوئے۔''

[٦٥٣] ٩٣-(٢٨٠) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ

[653] عبیداللہ بن معاذ نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں میرے والد نے، انھیں شعبہ نے ابوالتیاح سے روایت کرتے ہوئے حدیث سنائی۔ اور

الْمُغَفَّلِ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ، وَقَالَ: «إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَّعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ».

انھوں نے مطرف بن عبداللہ سے سنا، ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: ''ان کا کتوں سے کیا واسطہ ہے؟'' پھر (لوگوں سے ضروریات کی تفصیل سن کر) شکار اور بکریوں (کی حفاظت کرنے) والے کتے (رکھنے) کی اجازت دی اور فرمایا: ''جب کتا برتن میں سے پی لے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں بار (زیادہ روایات میں ہے ایک بار) مٹی سے صاف کرو۔''

[٦٥٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ: وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذَكَرَ الزَّرْعَ فِي الرِّوَايَةِ غَيْرُ يَحْيٰى.

[654] (خالد) بن حارث، یحییٰ بن سعید اور محمد بن جعفر، سب نے شعبہ سے اسی سند سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی، البتہ یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے بکریوں کی حفاظت، شکار اور کھیتی کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کی اجازت دی۔ یحییٰ کے سوا زرع (کھیتی) کا ذکر کسی روایت میں نہیں۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ) (التحفة ٢٨)

باب: 28- ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

[٦٥٥] ٩٤-(٢٨١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

[655] حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[٦٥٦] ٩٥-(٢٨٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[656] ابن سیرین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے

حَرْبٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ» .

نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''تم سے کوئی ہرگز ساکن پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں سے نہائے۔''

[٦٥٧] ٩٦-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا . وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ» .

[657] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کچھ احادیث سنائیں ان میں سے ایک یہ تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھڑے ہوئے پانی میں، جو چل نہ رہا ہو، پیشاب نہ کرو کہ پھر تم اس میں نہاؤ۔''

(المعجم ٢٩) - **(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ)** (التحفة ٢٩)

باب:29- ٹھہرے ہوئے پانی میں نہانے کی ممانعت

[٦٥٨] ٩٧-(٢٨٣) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ ، قَالَ هٰرُونُ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ» فَقَالَ : كَيْفَ يَفْعَلُ؟ يَاأَبَاهُرَيْرَةَ! قَالَ : يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا .

[658] بکیر بن اشج سے روایت ہے کہ ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابوسائب نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت نہ کرے۔'' (ابوسائب نے) کہا: اے ابوہریرہ! وہ کیا کرے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ (اس میں سے) پانی لے لے۔

(المعجم ٣٠) - **(بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهِ مِنَ النَّجَاسَاتِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَّ الْأَرْضَ يَطْهُرُ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلٰى حَفْرِهَا)** (التحفة ٣٠)

باب:30- جب پیشاب یا کوئی اور نجاست مسجد میں لگ گئی ہو تو اسے دھونا ضروری ہے اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے اس کے کھودنے کی ضرورت نہیں

[٦٥٩] ٩٨-(٢٨٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعُوهُ وَلَا تُزْرِمُوهُ» قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

[659] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک بدوی نے مسجد میں پیشاب (کرنا شروع) کر دیا، بعض لوگ اٹھ کر اس کی طرف لپکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، اسے (پیشاب کے) درمیان میں مت روکو۔'' جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور اسے اس پر بہا دیا۔ (پانی کے ساتھ وہ پیشاب زمین کے اندر چلا گیا۔)

[٦٦٠] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّذْكُرُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَامَ إِلٰى نَاحِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَبَالَ فِيهَا، فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعُوهُ» فَلَمَّا فَرَغَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَنُوبٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِهِ.

[660] یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ ایک بدوی مسجد کے ایک کونے میں کھڑا ہو گیا اور وہاں پیشاب کرنے لگا، لوگ اس پر چلّائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے ﷺ (پانی کا) ایک بڑا ڈول لانے کا حکم دیا اور وہ ڈول اس (پیشاب) پر بہا دیا گیا۔

[٦٦١] ١٠٠-(٢٨٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّهُوَ عَمُّ إِسْحٰقَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: مَهْ مَهْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُزْرِمُوهُ، دَعُوهُ» فَتَرَكُوهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ

[661] اسحاق بن ابی طلحہ نے روایت کی، کہا: مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ اسحاق کے چچا تھے، کہا: ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران میں ایک بدوی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے کہا: کیا کر رہے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے (درمیان میں) مت روکو، اسے چھوڑ دو۔'' صحابہ کرام نے اسے چھوڑ دیا حتی کہ اس نے پیشاب کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں، یہ تو بس اللہ تعالیٰ

لَهُ: «إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَالصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ»، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَأَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.

کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔'' یا جو (بھی) الفاظ رسول اللہ ﷺ نے فرمائے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ نے لوگوں میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ڈول لایا اور اسے اس پر بہا دیا۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيعِ وَكَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ) (التحفة ٣١)

باب: 31- شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم، اس کو کیسے دھویا جائے

[٦٦٢] ١٠١-(٢٨٦) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

[662] عبداللہ بن نمیر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے اور انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ (اپنی خالہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا، آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کو گھٹی دیتے۔ آپ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس کے پیشاب پر بہا دیا اور اسے (رگڑ کر) دھویا نہیں۔

[٦٦٣] ١٠٢-(...) **وَحَدَّثَنَا** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَبِيٍّ يَّرْضَعُ فَبَالَ فِي حِجْرِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

[663] جریر نے ہشام سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا، اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا۔

[٦٦٤] (...) **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[664] ہشام کے ایک اور شاگرد عیسیٰ نے ہشام کی اسی سند سے ابن نمیر کی روایت (662:) کے مطابق روایت بیان کی۔

[٦٦٥] ١٠٣-(٢٨٧) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ

[665] لیث نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ اپنے بچے کو، جس نے ابھی

مِحْصَنٍ، أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ، قَالَ: فَلَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ نَّضَحَ بِالْمَاءِ. [انظر: ٥٧٦٢]

کھانا شروع نہ کیا تھا، لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسے آپ کی گود میں ڈال دیا تو اس نے پیشاب کر دیا، آپ نے اس پر پانی چھڑکنے سے زیادہ کچھ نہ کیا۔

[٦٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

[666] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ بالا) روایت کی اور کہا: آپ نے پانی منگوایا اور اسے چھڑکا۔

[٦٦٧] ١٠٤-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ، أَحَدُ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ - قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَّأْكُلَ الطَّعَامَ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَتْنِي، أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى ثَوْبِهِ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا.

[667] یونس بن یزید نے کہا: مجھے ابن شہاب نے خبر دی، کہا: مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے (وہ جو سب سے پہلے ہجرت کرنے والی ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ، جو بنو اسد بن خزیمہ کے ایک فرد ہیں، کی بہن تھیں) روایت کی، کہا: انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنا بیٹا لے کر حاضر ہوئیں جو ابھی اس عمر کو نہ پہنچا تھا کہ کھانا کھا سکے۔ (ابن شہاب کے استاد) عبید اللہ نے کہا: انھوں (ام قیس رضی اللہ عنہا) نے مجھے بتایا کہ میرے اس بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اسے اپنے کپڑے پر بہا دیا اور اسے اچھی طرح دھویا نہیں۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ) (التحفة ٣٢)

باب:32- منی کا حکم

[٦٦٨] ١٠٥-(٢٨٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَّزَلَ بِعَائِشَةَ، فَأَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ، إِنْ رَّأَيْتَهُ،

[668] خالد نے ابو معشر سے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے علقمہ اور اسود سے روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا، صبح کو وہ اپنا کپڑا دھو رہا تھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرے لیے کافی تھا کہ اگر تو نے کچھ دیکھا تھا تو اس کی جگہ کو دھو دیتا اور اگر تو نے اسے نہیں دیکھا

أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، فَإِنْ لَّمْ تَرَهُ، نَضَحْتَ حَوْلَهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرْكًا، فَيُصَلِّي فِيهِ.

تو اس کے اردگرد (تک) پانی چھڑک دیتا۔ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں اسے (مادہ منویہ کو) رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اچھی طرح کھرچتی تھی، پھر آپ اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔

[٦٦٩] ١٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ، عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[669] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود اور ہمام سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مادہ منویہ کے بارے میں روایت کی، کہا: میں اسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ دیتی تھی۔

[٦٧٠] ١٠٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُّغِيرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ وَّاصِلٍ الْأَحْدَبِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَّنْصُورٍ وَّمُغِيرَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي حَتِّ الْمَنِيِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ.

[670] (خالد کے بجائے) ابومعشر کے دوسرے شاگردوں ہشام بن حسان اور ابن ابی عروبہ نے خالد کے ہم معنی روایت کی۔ اسی طرح ابراہیم نخعی کے متعدد دیگر شاگردوں مغیرہ، واصل احدب اور منصور نے اپنی اپنی مختلف سندوں سے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے ابو اسود کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچنے کی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح بیان کی جس طرح خالد کی ابومعشر سے روایت (668:) ہے۔

فائدہ: مادہ گاڑھا ہو، کپڑے کے اوپر سوکھ جائے اندر سرایت نہ کرے تو کھرچ ڈالنا کافی ہے۔

[٦٧١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[671] ابن عیینہ نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ہمام سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[٦٧٢] ١٠٨-(٢٨٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ، أَيَغْسِلُهُ أَمْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ الثَّوْبِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ.

[672] محمد بن بشر نے عمرو بن میمون سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے سلیمان بن یسار سے آدمی کے کپڑے کو لگ جانے والی منی کے بارے میں پوچھا کہ انسان اس جگہ کو دھوئے یا (پورے) کپڑے کو دھوئے؟ تو انھوں (سلیمان بن یسار) نے کہا: مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ (کپڑے سے) منی کو دھوتے، پھر اسی کپڑے میں نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور میں اس میں دھونے کا نشان دیکھ رہی ہوتی۔

[٦٧٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فَحَدِيثُهُ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ. وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[673] عبدالواحد بن زیاد، ابن مبارک اور ابن ابی زائدہ نے عمرو بن میمون سے سابقہ سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، البتہ ابن ابی زائدہ کی حدیث کے الفاظ ابن بشر کی طرح (یہ) ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منی (خود) دھوتے تھے جبکہ ابن مبارک اور عبدالواحد کی حدیث میں اس طرح ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اسے نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے دھوتی تھی۔

[٦٧٤] ١٠٩-(٢٩٠) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ نَازِلًا عَلٰى عَائِشَةَ، فَاحْتَلَمْتُ فِي ثَوْبَيَّ، فَغَمَسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ، فَرَأَتْنِي جَارِيَةٌ لِّعَائِشَةَ، فَأَخْبَرَتْهَا، فَبَعَثَتْ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ بِثَوْبَيْكَ؟ قَالَ قُلْتُ: رَأَيْتُ مَا يَرَى النَّائِمُ فِي مَنَامِهِ، قَالَتْ: هَلْ رَأَيْتَ فِيهِمَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا،

[674] عبداللہ بن شہاب خولانی سے روایت ہے، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مہمان تھا، مجھے اپنے دونوں کپڑوں میں احتلام ہو گیا تو میں نے وہ دونوں پانی میں ڈبو دیے، مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے دیکھ لیا اور انھیں بتا دیا تو انھوں نے میری طرف پیغام بھجوایا اور فرمایا: تو نے اپنے دونوں کپڑوں کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا: میں نے نیند میں وہ دیکھا جو سونے والا اپنی نیند میں دیکھتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: کیا تمھیں ان دونوں (کپڑوں) میں کچھ نظر آیا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا: اگر تم کچھ دیکھتے تو اسے دھو ڈالتے۔ میں نے خود کو دیکھا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے

قَالَتْ: فَلَوْ رَأَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَابِسًا بِظُفُرِي.

سے اس کو خشک حالت میں اپنے ناخن سے کھرچ رہی ہوں۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ نَجَاسَةِ الدَّمِ وَكَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ) (التحفة ٣٣)

باب:33- خون کی نجاست اور اس کے دھونے کا طریقہ

[٦٧٥] ١١٠-(٢٩١) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: «تَحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضِحُهُ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ».

[675] وکیع نے بیان کیا، ہمیں ہشام نے حدیث سنائی: اور یحییٰ بن سعید نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، کہا، مجھے فاطمہ (بنت منذر) نے حدیث سنائی، انھوں نے (اپنی اور ہشام دونوں کی دادی) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور پوچھا: ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاتا ہے تو وہ اس کے بارے میں کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے کھرچ ڈالے، پھر پانی ڈال کر اسے رگڑے، پھر اس پر پانی بہادے (دھولے)، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

[٦٧٦] (...) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

[676] یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، مالک بن انس اور عمرو بن حارث تینوں نے ہشام بن عروہ کی مذکورہ بالا سند کے ساتھ یہی روایت اسی طرح بیان کی جس طرح یحییٰ بن سعید نے بیان کی۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَوُجُوبِ الِاسْتِبْرَاءِ مِنْهُ) (التحفة ٣٤)

باب:34- پیشاب کے نجس ہونے کی دلیل اور اس سے بچنا واجب ہے

[٦٧٧] ١١١-(٢٩٢) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ: إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ:

[677] وکیع نے بیان کیا، (کہا:) ہمیں اعمش نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے مجاہد کو طاؤس سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ» قَالَ: فَدَعَا بِعَسِيبٍ رَّطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا، وَّعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا، مَا لَمْ يَيْبَسَا».

روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کا گزر دو قبروں پر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی غلطی کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا (جس سے بچنا دشوار ہوتا۔) ان میں سے ایک تو چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر آپ نے ایک تازہ کھجور کی چھڑی منگوائی اور اس کو دو حصوں میں چیر دیا، پھر ایک حصہ اس قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا اُس (دوسری قبر) پر، پھر آپ نے فرمایا: ''امید ہے جب تک یہ دو ٹہنیاں سوکھیں گی نہیں، ان کا عذاب ہلکا رہے گا۔''

[٦٧٨] (...) حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ - أَوْ مِنَ الْبَوْلِ -».

[678] عبدالواحد نے اسی سند سے سلیمان اعمش سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی، سوائے اس کے کہ کہا: اور دوسرا پیشاب (اپنے کے بغیر) کی طرف سے (بچنے کا اہتمام نہیں کرتا۔)
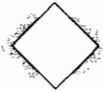
حیض کا معنیٰ ومفہوم

حیض: وہ خون ہے جو بلوغت سے لے کر سن یاس تک عورت کو تقریباً چار ہفتے کے وقفے سے ہر ماہ آتا ہے اور دوران حمل اور عموماً رضاعت کے زمانے میں بند ہوجاتا ہے۔ ایک حیض سے لے کر دوسرے حیض تک کے عرصے کو شریعت میں ''طُہر'' کہتے ہیں۔

اسلام سے پہلے زیادہ تر انسانی معاشرے اس حوالے سے جہالت اور توہمات کا شکار تھے۔ یہود ان ایام میں عورت کو انتہائی نجس اور غلیظ سمجھتے۔ جس چیز کو اس کا ہاتھ لگتا اسے بھی پلید سمجھتے۔ اسے سونے کے کمروں اور باورچی خانے وغیرہ سے دور رہنا پڑتا۔ نصاریٰ بھی مذہبی طور پر یہودیوں سے متفق تھے۔ ان کے ہاں بھی حیض کے دوران میں عورت انتہائی نجس تھی اور جو کوئی اس کو چھو لیتا وہ بھی نجس سمجھا جاتا تھا۔[1] لیکن ان کی اکثریت عملاً عہد نامہ قدیم کے احکامات پر عمل نہ کرتی تھی بلکہ وہ دوسری انتہا پر تھی۔ عام عیسائی اس دوران میں بھی عورتوں سے مقاربت کر لیتے تھے۔

صحابہ کرام نے اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اس کے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○﴾ ''اور (لوگ) آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ بتا دیجیے یہ اذیت (کا زمانہ) ہے، اس لیے محیض (زمانۂ حیض یا جہاں سے حیض کے خون کا اخراج ہوتا ہے اس مقام) میں عورتوں سے (جماع کرنے سے) دور رہو اور ان سے مقاربت نہ کرو یہاں تک کہ وہ حالت طہر میں آجائیں (حیض کے ایام ختم ہوجائیں)، پھر جب وہ پاک صاف ہوجائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے، اللہ (اپنی طرف) رجوع کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (البقرۃ 222:2) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محیض کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ یہ مصدر بھی ہے اور اسم ظرف بھی۔ مصدر ہو تو وہی معنی ہیں جو حیض کے ہیں، یعنی مخصوص ایام میں عورتوں کو خون آنا، یعنی اس کے دوران احتراز کرو۔ اسم ظرف ہو تو ظرف زمانی کی حیثیت سے معنی ہوں گے: حیض کا زمانہ۔ مفہوم یہ ہوگا کہ حیض کے دنوں میں بیویوں کے ساتھ جنسی مقاربت ممنوع ہے۔ ظرف مکان کی حیثیت سے محیض سے مراد وہ جگہ ہوگی جہاں سے حیض کے خون کا اخراج ہوتا ہے۔ ظرفِ مکان مراد لیتے ہوئے لسان العرب میں اس آیت کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے: إِنَّ الْمَحِيضَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ الْمَأْتِي مِنَ الْمَرْأَةِ لِأَنَّهُ مَوْضِعُ الْحَيْضِ فَكَأَنَّهُ قَالَ: اِعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي مَوْضِعِ الْحَيْضِ، لَاتُجَامِعُوهُنَّ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ.

---

1 بائبل، احبار، عہد نامہ قدیم، باب: 15، فقرہ: 19-23.

’’اس آیت میں محیض سے عورت (کے جسم) کا وہ حصہ مراد ہے جہاں مجامعت کی جاتی ہے کیونکہ یہی حیض (کے اخراج) کی (بھی) جگہ ہے۔ گویا یہ فرمایا: حیض (کے اخراج) کی جگہ میں عورتوں (کے ساتھ مباشرت) سے دور رہو، اس جگہ ان کے ساتھ جماع نہ کرو۔‘‘ [1]

محیض کا جو بھی معنی لیں مفہوم یہی ہے کہ ان دنوں میں بیویوں سے صنفی تعلقات سے پرہیز کیا جائے لیکن، اس باب کی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو ساتھ رکھا جائے، ان کی طرف التفات اور توجہ کو برقرار رکھا جائے۔

قرآن نے عورتوں کی اس فطری حالت کے بارے میں تمام جاہلانہ افکار کی تردید کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے فطری معاملہ ہونے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا: «هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ» ’’یہ ایسی چیز ہے کہ آدم کی بیٹیوں کے بارے میں اللہ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔‘‘ [2] قرآن کے الفاظ ﴿هُوَ اَذًى﴾ کے معنی ہیں: یہ ادنیٰ اذیت (کم درجے کی تکلیف کا زمانہ) ہے۔‘‘ عورت کو یہ اذیت جسمانی تبدیلیوں، نفسیاتی کیفیت، ناپاک خون اور اس کی بدبو کی وجہ سے پہنچتی ہے۔ اسلام نے اس فطری تکلیف کے زمانے میں عورتوں کو سہولت دیتے ہوئے نماز معاف کردی اور رمضان کے روزے کے لیے وہی سہولت دی جو مریض کو دی جاتی ہے، یعنی ان دنوں میں وہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں اپنے روزے پورے کرلے۔

موجودہ میڈیکل سائنس نے بھی اب اسی بات کی شہادت مہیا کردی ہے کہ ان دنوں میں خواتین بے آرامی، اضطراب اور ہلکی تکلیف کا شکار رہتی ہیں۔ سنجیدہ قسم کے فرائض ادا کرنے میں انھیں دقت پیش آتی ہے، اس لیے جہاں وہ ملازمت کرتی ہیں ان اداروں کا فرض ہے کہ ان ایام میں عورتوں کے فرائض کی ادائیگی میں سہولت مہیا کریں۔ وہ سہولت کیا ہو؟ روشن خیالی اور حقوق نسواں کا لحاظ کرنے کے دعووں کے باوجود مغربی تہذیب ابھی تک ایسی کسی سہولت کے بارے میں سوچنے سے معذور ہے جبکہ اسلام نے، جو دینِ فطرت ہے، پہلے ہی ان کے فرائض میں تخفیف کردی۔

تکلیف اور اضطراب کی اس حالت میں گھر کے دوسرے افراد بالخصوص خاوند کی طرف سے کراہت اور نفرت کا اظہار نفسیاتی طور پر عورت کے لیے شدید تکلیف اور پریشانی کا باعث بن جاتا ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے خلاف یہودیوں اور دیگر جاہل معاشروں کے ظالمانہ رویے کا ازالہ کیا اور یہ اہتمام فرمایا کہ خاوند کے ساتھ اس کے جنسی تعلقات تو منقطع ہوجائیں، کیونکہ وہ عورت کے لیے مزید تکلیف کا سبب بن سکتے ہیں، لیکن عورت اس دوران میں باقی معاملات میں گھر والوں بالخصوص خاوند کی بھرپور توجہ اور محبت کا مرکز رہے۔ صحیح مسلم کی کتاب الحیض کے آغاز کے ابواب میں اس اہتمام کی تفصیلات مذکور ہیں۔

آگے کے ابواب میں مردوں اور عورتوں کے نجی زندگی کے مختلف احوال کے دوران میں عبادت کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ عورتوں کے خصوصی ایام کے ساتھ متصل یا ملتی جلتی بعض بیماریوں اور ولادت کے عرصے کے دوران میں طہارت کے مسائل بھی کتاب الحیض کا حصہ ہیں۔

---

1 لسان العرب، مادة: حيض.

2 صحيح البخاري، الحيض، باب كيف كان بدء الحيض، قبل الحديث: 294.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣- كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ) (التحفة ٣٥)

باب:1- حیض کے دوران میں کپڑوں میں ملبوس بیوی کے ساتھ لیٹنا

[٦٧٩] ١-(٢٩٣) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ: الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا، إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَأْتَزِرُ بِإِزَارٍ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

[679] ابراہیم نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ہم (ازواجِ نبی ﷺ) میں سے کسی ایک کے خصوصی ایام ہوتے تو رسول اللہ ﷺ چادر باندھنے کا حکم دیتے، وہ چادر باندھ لیتی تو پھر آپ اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

[٦٨٠] ٢-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ -: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ إِحْدَانَا، إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا، قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

[680] عبدالرحمان بن اسود نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ہم میں سے کسی کے خصوصی ایام ہوتے تو آپ ﷺ اس کے جوش وکثرت کے دنوں میں اسے تہبند باندھنے کا حکم دیتے، پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو اپنی خواہش پر اس قدر ضبط رکھتا ہو جس قدر رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

[٦٨١] ٣-(٢٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ

[681] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے مخصوص ایام میں کپڑے کے اوپر ان کے ساتھ لگ کر لیٹ جاتے۔

اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ، وَهُنَّ حُيَّضٌ.

(المعجم ٢) - **(بَابُ الِاضْطِجَاعِ مَعَ الْحَائِضِ فِي لِحَافٍ وَّاحِدٍ)** (التحفة ٣٦)

باب:2- اوڑھنے کے ایک کپڑے میں حائضہ بیوی کے ساتھ ایک بستر میں لیٹنا

[٦٨٢] ٤-(٢٩٥) **وَحَدَّثَنِي** أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ يَنْضَجِعُ مَعِي وَأَنَا حَائِضٌ، وَّبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ.

[682] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابوکریب نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا، کہا: جب میرے مخصوص ایام ہوتے تو رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ لیٹ جاتے (اس وقت) میرے اور آپ کے درمیان کپڑا حائل ہوتا تھا۔

[٦٨٣] ٥-(٢٩٦) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَّحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِي. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ.

[683] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روئیں دار چادر میں لیٹی ہوئی تھی، اس اثنا میں میرے ایام کا آغاز ہو گیا اور میں کھسک گئی اور ان ایام کے کپڑے لے لیے تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تمھارے ایام شروع ہو گئے ہیں؟'' میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو آپ نے مجھے پاس بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ اوڑھنے کی ایک ہی روئیں دار چادر میں لیٹ گئی۔

فَقَالَتْ: وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ، فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

ام سلمہ نے بتایا کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ اکٹھے ایک برتن سے غسل جنابت کر لیتے تھے۔

(المعجم ٣) - **(بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا، وَالِاتِّكَاءِ فِي حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيهِ)**

باب:3- خصوصی ایام میں عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے خاوند کا سر دھوئے اور اسے کنگھی کرے، اس کا جھوٹا پاک ہے، اس کی گود میں سر رکھنا اور اس

(التحفة ٣٧)

(عالم) میں قرآن پڑھنا جائز ہے

[٦٨٤] ٦-(٢٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا اعْتَكَفَ، يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ.

[684] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عَمرہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تو اپنا سر (گھر کے دروازے سے) میرے قریب کر دیتے، میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ انسانی ضرورت کے بغیر گھر میں تشریف نہ لاتے تھے۔

[٦٨٥] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضُ فِيهِ، فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ. وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ: إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ.

[685] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (جب میں اعتکاف میں ہوتی تو) قضائے حاجت کے لیے گھر میں داخل ہوتی، اس میں کوئی بیمار ہوتا تو میں بس گزرتے گزرتے ہی اس سے (حال) پوچھ لیتی اور اگر رسول اللہ ﷺ مسجد سے میرے پاس (حجرے میں) سر داخل فرماتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی، جب آپ اعتکاف میں ہوتے تو گھر میں کسی (حقیقی) ضرورت کے بغیر داخل نہ ہوتے۔

ابن رمح نے (''جب آپ ﷺ معتکف ہوتے'' کے بجائے) ''جب سب لوگ اعتکاف میں ہوتے'' کہا۔

[٦٨٦] ٨-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ مُجَاوِرٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

[686] محمد بن عبدالرحمان بن نوفل نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حالت اعتکاف میں مسجد سے میری طرف سر نکالتے تو میں ایامِ خصوصی میں ہوتے ہوئے اس کو دھو دیتی۔

[٦٨٧] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى:

[687] ہشام نے کہا: عروہ نے ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي، فَأُرَجِّلُ رَأْسَهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (اعتکاف کی حالت میں) اپنا سر میرے قریب کر دیتے جبکہ میں اپنے حجرے میں ہوتی اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی تھی۔

[٦٨٨] ١٠-(..) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

[688] اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اَیامِ مخصوصہ میں رسول اللہ ﷺ کا سر دھو دیتی تھی۔

[٦٨٩] ١١-(٢٩٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ» قَالَتْ فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ: «إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ».

[689] اعمش نے ثابت بن عبید سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے مسجد میں سے جائے نماز پکڑا دو۔'' کہا: میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارا حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

[٦٩٠] ١٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ وَّابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: «فَنَاوِلِينِيهَا فَإِنَّ الْحَيْضَةَ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ».

[690] حجاج اور ابن ابی غَنِیَّہ نے ثابت سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد سے آپ کو جائے نماز پکڑا دوں، میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

[٦٩١] ١٣-(٢٩٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كَامِلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[691] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ مسجد میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! مجھے (نماز کا) کپڑا پکڑا دو۔'' تو انھوں نے کہا: میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارا

قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! نَاوِلِينِي الثَّوْبَ» فَقَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: «إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ» فَنَاوَلَتْهُ.

حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔'' چنانچہ انھوں نے آپ کو کپڑا پکڑا دیا۔

[٦٩٢] ١٤-(٣٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ. وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ.

وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ: فَيَشْرَبُ.

[692] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں وکیع نے مسعر اور سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے مقدام بن شریح سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایام مخصوصہ کے دوران میں پانی پی کر نبی اکرم ﷺ کو پکڑا دیتی تو آپ اپنا منہ میرے منہ کی جگہ پر رکھ کر پانی پی لیتے، اور میں دانتوں کے ساتھ ہڈی سے گوشت نوچتی جبکہ میرے مخصوص ایام ہوتے، پھر وہ (ہڈی) نبی ﷺ کو دیتی تو آپ میرے منہ والی جگہ پر اپنا منہ رکھتے (اور بوٹی توڑتے۔)

زہیر نے فَيَشْرَبُ (پانی پیتے) کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

[٦٩٣] ١٥-(٣٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

[693] صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں حیض کی حالت میں ہوتی تو رسول اللہ ﷺ میری گود کو تکیہ بناتے اور قرآن پڑھتے۔

[٦٩٤] ١٦-(٣٠٢) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا، إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ، لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ، فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَٱعْتَزِلُوا۟ ٱلنِّسَآءَ فِى ٱلْمَحِيضِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

[694] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی، جب ان کی کوئی عورت حائضہ ہوتی تو نہ وہ اس کے ساتھ کھانا کھاتے اور نہ اس کے ساتھ گھر ہی میں اکٹھے رہتے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ نے آپ سے اس بارے میں پوچھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری: ''یہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجیے، یہ اذیت (کا وقت) ہے، اس لیے محیض (مقام حیض) میں عورتوں (کے ساتھ مجامعت) سے دور رہو'' آخر تک۔ تو رسول اللہ ﷺ

[البقرة: ٢٢٢] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ» فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا: مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ. فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا. أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا، فَسَقَاهُمَا، فَعَرَفَا أَنْ لَّمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا.

نے فرمایا: ''جماع کے سوا سب کچھ کرو۔''

یہودیوں تک یہ بات پہنچی تو کہنے لگے: یہ آدمی ہمارے دین کی ہر بات کی مخالفت ہی کرنا چاہتا ہے۔ (یہ سن کر) اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہود اس اس طرح کہتے ہیں تو کیا ہم ان (عورتوں) سے جماع بھی نہ کرلیا کریں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا حتی کہ ہم نے سمجھا کہ آپ دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں۔ وہ دونوں نکل گئے، آگے سے رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ کا ہدیہ آ رہا تھا، آپ نے کسی کو ان کے پیچھے بھیجا اور ان کو (بلوا کر) دودھ پلایا، وہ سمجھ گئے کہ آپ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الْمَذْيِ) (التحفة ٣٨)

باب: 4- مذی کا حکم

[٦٩٥] ١٧-(٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَهُشَيْمٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّنْذِرِ بْنِ يَعْلٰى - وَيُكْنٰى أَبَا يَعْلٰى - عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَّذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «يَغْسِلُ ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّأُ».

[695] وکیع، ابو معاویہ اور ہشیم نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے منذر بن یعلیٰ سے (جن کی کنیت ابو یعلی ہے) انھوں نے ابن حنفیہ سے، انھوں نے (اپنے والد) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھے مذی (منی سے مختلف رطوبت جو اسی راستے سے خارج ہوتی ہے) زیادہ آتی تھی اور میں آپ کی بیٹی کے (ساتھ) رشتے کی وجہ سے براہِ راست نبی کریم ﷺ سے پوچھنے میں شرم محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے کہا، انھوں نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا: ''(اس میں مبتلا آدمی) اپنا عضو مخصوص دھوئے اور وضو کرلے۔''

[٦٩٦] ١٨-(. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ:

[696] شعبہ نے سلیمان اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «مِنْهُ الْوُضُوءُ».

میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ رشتے) کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے مذی کے بارے میں پوچھنے میں شرم محسوس کی تو میں نے مقداد کو کہا، انھوں نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ نے فرمایا: ''اس سے وضو (کرنا پڑتا) ہے۔''

[٦٩٧] ١٩-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَرْسَلْنَا الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ، كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ، وَانْضَحْ فَرْجَكَ».

[697] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، انھوں نے آپ سے مذی کے بارے میں پوچھا جو انسان (کے عضو مخصوص) سے خارج ہوتی ہے کہ وہ اس کا کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کرو اور شرم گاہ کو دھولو۔'' (ترتیب میں پہلے دھونا، پھر وضو کرنا ہے جس طرح حدیث:695 میں ہے۔)

(المعجم ٥) - (بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ) (التحفة ٣٩)

باب:5- نیند سے بیدار ہو کر ہاتھ منہ دھونا

[٦٩٨] ٢٠-(٣٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ.

[698] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو اٹھے، قضائے حاجت کی، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يُجَامِعَ) (التحفة ٤٠)

باب:6- حالت جنابت میں سونے کا جواز اور (اگر انسان کا) کچھ کھانے پینے، سونے یا مجامعت کا ارادہ ہو تو اعضائے مخصوصہ دھونا اور وضو کرنا مستحب ہے

[٦٩٩] ٢١-(٣٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، وَهُوَ جُنُبٌ، تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، قَبْلَ أَنْ يَنَامَ.

[699] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

[٧٠٠] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، وَوَكِيعٌ، وَغُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا كَانَ جُنُبًا، فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ، تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ [لِلصَّلَاةِ].

[700] ابن علیہ، وکیع اور غندر نے شعبہ سے، انھوں نے حَکَم سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی: انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب حالتِ جنابت میں ہوتے اور کھانا یا سونا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

[٧٠١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي حَدِيثِهِ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ.

[701] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار دونوں نے کہا، ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، اسی طرح عبیداللہ بن معاذ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی۔ ان دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی۔

ابن مثنیٰ کی حدیث میں ہے، حَکَم نے کہا: میں نے ابراہیم کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ (آگے وہی حدیث ہے جو اوپر بیان ہوئی۔)

[٧٠٢] ٢٣-(٣٠٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي. وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ

[702] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ حضرت عمر ؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں ہو تو کیا وہ (اسی طرح) سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب وضو کر لے۔''

قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ».

[٧٠٣] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، لِيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لْيَنَمْ، حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ».

[703] ابن جریج سے روایت ہے (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ دریافت کیا اور کہا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وضو کرلے پھر (اس وقت تک کے لیے) سو جائے جب وہ غسل کرنا چاہے۔''

[٧٠٤] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ».

[704] عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا کہ رات کے وقت وہ جنابت سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''وضو کرو اور (اس سے پہلے) اپنا عضو مخصوص دھولو، پھر سو جاؤ۔''

[٧٠٥] ٢٦-(٣٠٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِّتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ؟ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَّنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَّغْتَسِلَ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ. قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

[705] لیث نے معاویہ بن صالح سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قیس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں سوال کیا...... پھر آگے حدیث بیان کی کہ میں نے پوچھا: آپ ﷺ جنابت کی صورت میں کیا کرتے تھے؟ کیا سونے سے پہلے غسل فرماتے تھے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ یہ سب کر لیتے تھے، بسا اوقات نہا کر سوتے اور بسا اوقات وضو کر کے سو جاتے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے (دین کے) معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

[٧٠٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، جَمِيعًا

[706] عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابن وہب دونوں نے معاویہ بن صالح سے سابقہ سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٧٠٧] ٢٧-(٣٠٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَّعُودَ، فَلْيَتَوَضَّأْ».

زَادَ أَبُوبَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ: بَيْنَهُمَا وُضُوءًا. وَقَالَ: ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُّعَاوِدَ.

[707] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے حدیث سنائی، نیز ابوکریب نے کہا: ہمیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، نیز عمرو ناقد اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں مروان بن معاویہ فزاری نے حدیث سنائی، ان سب (حفص، ابن ابی زائدہ اور مروان) نے عاصم سے، انھوں نے ابومتوکل سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی نے اپنی بیوی سے مباشرت کر لی، پھر سے کرنا چاہے تو وہ وضو کر لے۔'' (حفص بن غیاث سے روایت کرنے والے) ابوبکر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: دونوں بار کے درمیان وضو کر لے، نیز أَنْ يَّعُودَ (پھر سے) کے بجائے أَنْ يُّعَاوِدَ (دوبارہ) کے الفاظ استعمال کیے۔

[٧٠٨] ٢٨-(٣٠٩) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَّعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ.

[708] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک ہی غسل سے اپنی (ایک سے زیادہ) بیویوں کے پاس جاتے تھے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِخُرُوجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا) (التحفة ٤١)

باب:7- عورت کی منی نکلے (احتلام ہو) تو اس پر نہانا لازم ہے

[٧٠٩] ٢٩-(٣١٠) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَّهِيَ جَدَّةُ إِسْحٰقَ، إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ لَهُ،

[709] اسحاق بن ابی طلحہ نے کہا کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، جو (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور) اسحاق کی دادی تھیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے کہنے لگیں جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پاس موجود تھیں، اے اللہ

وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ: يَارَسُولَ اللهِ! اَلْمَرْأَةُ تَرٰى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ، فَتَرٰى مِنْ نَّفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَّفْسِهِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَاأُمَّ سُلَيْمٍ! فَضَحْتِ النِّسَاءَ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ - قَوْلُهَا: تَرِبَتْ يَمِينُكِ خَيْرٌ - فَقَالَ لِعَائِشَةَ: «بَلْ أَنْتِ، فَتَرِبَتْ يَمِينُكِ، نَعَمْ، فَلْتَغْتَسِلْ، يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! إِذَا رَأَتْ ذٰلِكَ».

کے رسول! عورت بھی نیند کے عالم میں اسی طرح خواب دیکھتی ہے جس طرح مرد دیکھتا ہے، وہ اپنے آپ سے وہی چیز (نکلتی ہوئی) دیکھتی ہے جو مرد اپنے حوالے سے دیکھتا ہے (تو وہ کیا کرے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ام سلیم! تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا، تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (ان کا یہ کہنا کہ تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، بری نہیں بلکہ اچھی بات تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''بلکہ تمھارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ ہاں ام سلیم! جب وہ یہ دیکھے تو غسل کرے۔''

[٧١٠] ٣٠-(٣١١) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْ، أَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَتْ ذٰلِكَ الْمَرْأَةُ فَلْتَغْتَسِلْ» فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَتْ: وَهَلْ يَكُونُ هٰذَا؟ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ، وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ، فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا، أَوْ سَبَقَ، يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ».

[710] قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (انھیں) بتایا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جو نیند میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت یہ چیز دیکھے تو غسل کرے۔'' ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس بات پر شرما گئی۔ (پھر) آپ بولیں: کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، (ورنہ) پھر مشابہت کیسے پیدا ہوتی ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور زرد ہوتا ہے، ان دونوں میں سے جس (کے حصے) کو غلبہ مل جائے یا (نئی تشکیل میں) سبقت لے جائے تو اسی سے (بچے کی) مشابہت ہوتی ہے۔''

[٧١١] ٣١-(٣١٢) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ: عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهِ. فَقَالَ: «إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ، فَلْتَغْتَسِلْ».

[711] ابو مالک اشجعی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو نیند میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد اپنی نیند میں دیکھتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''جب اس کو وہ صورت پیش آئے جو مرد کو پیش آتی ہے تو وہ غسل کرے۔''

[٧١٢] ٣٢-(٣١٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ» فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ: «تَرِبَتْ يَدَاكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا».

[712] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے اور انھوں نے (اپنی والدہ) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق سے حیا محسوس نہیں کرتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب (منی کا) پانی دیکھے۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں، اس کا بچہ اس کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے!'' (یعنی نطفے کی تشکیل میں دونوں کے مادے کا حصہ ہوتا۔)

[٧١٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ. وَزَادَ: قَالَتْ قُلْتُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ.

[713] ہشام کے دو شاگردوں وکیع اور سفیان نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی لیکن انھوں نے یہ اضافہ کیا ہے: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ (حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا دونوں موجود تھیں، تعجب کی بنا پر دونوں کے منہ سے یہی بات نکلی۔)

[٧١٤] (٣١٤) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ - أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ - دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ قَالَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: أُفٍّ لَكِ أَ تَرَى الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ؟.

[714] ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جو ابوطلحہ کے بیٹوں کی ماں ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ...... آگے ہشام کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں (عروہ) نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس! کیا عورت کو بھی ایسا نظر آتا ہے؟

[۷۱۵] ۳۳-(...) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ سَهْلٌ: حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ مُّسَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ إِذَا احْتَلَمَتْ وَأَبْصَرَتِ الْمَاءَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ» فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: تَرِبَتْ يَدَاكِ، وَأُلَّتْ. قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعِيهَا، وَهَلْ يَكُونُ الشَّبَهُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكِ، إِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَخْوَالَهُ، وَإِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا أَشْبَهَ أَعْمَامَهُ».

[715] مسافع بن عبداللہ نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کیا جب عورت کو احتلام ہو جائے اور وہ پانی دیکھے تو غسل کرے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا: تیرے ہاتھ خاک آلود اور زخمی ہوں۔ انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہ کہو، کیا (بچے کی) مشابہت اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے ہوتی ہے! جب (نطفے کی تشکیل کے مرحلے میں) اس کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو بچہ اپنے چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ بَيَانِ صِفَةِ مَنِيِّ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْوَلَدَ مَخْلُوقٌ مِّنْ مَّائِهِمَا) (التحفة ٤٢)

باب:8- مرد اور عورت کے مادہ منویہ کی کیفیت اور اس بات کی وضاحت کہ بچہ دونوں کے پانی سے پیدا ہوتا ہے

[۷۱٦] ۳٤-(۳۱۵) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوتَوْبَةَ - وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ -: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ يَّعْنِي أَخَاهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ: أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ حِبْرٌ مِّنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُحَمَّدُ! فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا. فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ: أَلَا

[716] ابوتوبہ نے، جو ربیع بن نافع ہیں، ہم سے حدیث بیان کی، کہا: معاویہ بن سلام نے ہمیں اپنے بھائی زید سے حدیث سنائی، کہا: انھوں نے ابوسلام سے سنا، کہا: مجھ سے ابواسماء رحبی نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ نے انھیں یہ حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا تھا کہ ایک یہودی عالم (حبر) آپ کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! آپ پر سلام ہو، میں نے اسکو اتنے زور سے دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ اس نے کہا: مجھے دھکا کیوں دیتے ہو؟ میں نے کہا: تم یا رسول اللہ! نہیں کہہ سکتے؟

تَقُولُ يَارَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ : إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي» فَقَالَ الْيَهُودِيُّ : جِئْتُ أَسْأَلُكَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟» قَالَ : أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ ، فَنَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعُودٍ مَّعَهُ ، فَقَالَ : «سَلْ» فَقَالَ الْيَهُودِيُّ : أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ» قَالَ : فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً؟ قَالَ : «فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ» قَالَ الْيَهُودِيُّ : فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : «زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ» قَالَ : فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى إِثْرِهَا؟ قَالَ : «يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا» قَالَ : فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ : «مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا» قَالَ : صَدَقْتَ ، قَالَ : وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَّا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ، إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ . قَالَ : «يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟» قَالَ : أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ . قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ؟ قَالَ : «مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ ، فَإِذَا اجْتَمَعَا ، فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ ، أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللهِ ، وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ ، آنَثَا بِإِذْنِ اللهِ» قَالَ الْيَهُودِيُّ : لَقَدْ صَدَقْتَ ، وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ .

یہودی نے کہا: ہم تو آپ کو اسی نام سے پکارتے ہیں جو آپ کے گھر والوں نے آپ کا رکھا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میرا نام محمد (ﷺ) ہے جو میرے گھر والوں نے رکھا ہے۔'' یہودی بولا: میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اگر میں تمھیں کچھ بتاؤں گا تو کیا تمھیں اس سے فائدہ ہوگا؟'' اس نے کہا: میں اپنے دونوں کانوں سے (توجہ سے) سنوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک چھڑی، جو آپ کے پاس تھی، زمین پر آہستہ آہستہ ماری اور فرمایا: ''پوچھو۔'' یہودی نے کہا: جس دن زمین دوسری زمین سے بدلے گی اور آسمان (بھی) بدلے جائیں گے تو لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پل (صراط) سے (ذرا) پہلے اندھیرے میں ہوں گے۔'' اس نے پوچھا: سب سے پہلے کون لوگ گزریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''فقرائے مہاجرین۔'' یہودی نے پوچھا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کو کیا پیش کیا جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا: ''مچھلی کے جگر کا زائد حصہ۔'' اس نے کہا: اس کے بعد ان کا کھانا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو اس کے اطراف میں چرتا پھرتا ہے۔'' اس نے کہا: اس (کھانے) پر ان کا مشروب کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اس (جنت) کے سلسبیل نامی چشمے سے۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ کہا، پھر کہا: میں آپ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جسے اہل زمین سے محض ایک نبی جانتا ہے یا ایک دو اور انسان۔ آپ نے فرمایا: ''اگر میں نے تمھیں بتا دیا تو کیا تمھیں اس سے فائدہ ہوگا؟'' اس نے کہا: میں کان لگا کر سنوں گا۔ اس نے کہا: میں آپ سے اولاد کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''مرد کا پانی سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی

زرد، جب دونوں ملتے ہیں اور مرد کا مادہ منویہ عورت کی منی پر غالب آ جاتا ہے تو اللہ کے حکم سے دونوں کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آ جاتی ہے تو اللہ عزوجل کے حکم سے دونوں کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے۔'' یہودی نے کہا: آپ نے واقعی صحیح فرمایا اور آپ یقیناً نبی ہیں، پھر وہ پلٹ کر چلا گیا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ، وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِّنْهُ. حَتّٰى أَتَانِيَ اللهُ بِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے مجھ سے جس چیز کے بارے سوال کیا اس وقت تک مجھے اس میں سے کسی چیز کا کچھ علم نہ تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا علم عطا کر دیا۔''

[٧١٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَقَالَ: زَائِدَةُ كَبِدِ النُّونِ. وَقَالَ: أَذْكَرَ وَآنَثَ. وَلَمْ يَقُلْ أَذْكَرَا وَآنَثَا.

[717] یحییٰ بن حسان نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں معاویہ بن سلام نے اسی اِسناد کے ساتھ اسی طرح حدیث سنائی، سوائے اس کے کہ (یحییٰ نے) قَائِمًا (کھڑا تھا) کے بجائے قَاعِدًا (بیٹھا تھا) کہا اور (زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ کے بجائے) زَائِدَةُ كَبِدِ النُّونِ کہا (معنی ایک ہی ہے۔) اور انھوں نے أَذْكَرَ وَآنَثَ (اس کے ہاں بیٹا اور بیٹی کی ولادت ہوتی ہے) کے الفاظ کہے، اور أَذْكَرَا وَآنَثَا (ان دونوں کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے اور ان دونوں کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے) کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ) (التحفة ٤٣)

باب: 9- غسل جنابت کا طریقہ

[٧١٨] ٣٥-(٣١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ

[718] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھ دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرم گاہ دھوتے، پھر نماز کے وضو کی مانند وضو فرماتے، پھر پانی لے کر انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں داخل

يَأْخُذُ الْمَاءَ، فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ، حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ، حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

کرتے، جب آپ سمجھتے کہ آپ نے اچھی طرح جڑوں میں پانی پہنچا دیا ہے۔تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو ڈالتے، پھر سارے جسم پر پانی ڈالتے (اور جسم دھوتے) پھر (آخر میں) اپنے دونوں پاؤں دھو لیتے۔

[٧١٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ.

[719] جریر، علی بن مسہر اور ابن نمیر نے ہشام کی اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث روایت کی لیکن ان (تینوں) کی حدیث میں پاؤں دھونے کا ذکر نہیں ہے۔

[٧٢٠] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ.

[720] وکیع نے ہشام کی اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جنابت سے غسل فرمایا، آغاز کرتے ہوئے تین بار ہتھیلیاں دھوئیں ...... پھر ابو معاویہ کی حدیث کی طرح بیان کیا، تاہم پاؤں دھونے کا ذکر نہ کیا۔

[٧٢١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ، إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ.

[721] زائدہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے (تو) اس طرح آغاز کرتے کہ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر نماز کے لیے اپنے وضو کی طرح وضو فرماتے۔

[٧٢٢] ٣٧-(٣١٧) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ: أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ

[722] عیسیٰ بن یونس نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے کریب سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: مجھے میری خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسلِ جنابت کے لیے

الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلٰى فَرْجِهِ، وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ، فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِّلْءَ كَفِّهِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَّقَامِهِ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ.

آپ کے قریب پانی رکھا، آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دو یا تین دفعہ دھویا، پھر اپنا (دایاں) ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اس کے ذریعے سے اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ سے دھویا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو زمین پر مار کر اچھی طرح رگڑا اور اپنا نماز جیسا وضو فرمایا، پھر ہتھیلی بھر کر تین لَپ پانی اپنے سر پر ڈالا، پھر اپنے سارے جسم کو دھویا، پھر اپنی اس جگہ سے دور ہٹ گئے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے، پھر میں تولیہ آپ کے پاس لائی تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔

[٧٢٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَالْأَشَجُّ، وَإِسْحٰقُ، كُلُّهُمْ عَنْ وَّكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: إِفْرَاغُ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ عَلَى الرَّأْسِ، وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: وَّصْفُ الْوُضُوءِ كُلِّهِ، يَذْكُرُ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فِيهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: ذِكْرُ الْمِنْدِيلِ.

[723] وکیع اور ابو معاویہ نے اعمش کی سابقہ سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی لیکن ان دونوں کی حدیث میں سر پر تین لَپ ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔ وکیع کی حدیث میں پورے وضو کی کیفیت کا بیان ہے۔ اس میں (انھوں نے) کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر کیا، اور ابو معاویہ کی حدیث میں تولیے کا ذکر نہیں ہے۔

[٧٢٤] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ، فَلَمْ يَمَسَّهُ، وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا، يَعْنِي يَنْفُضُهُ.

[724] عبداللہ بن ادریس نے اعمش کی سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تولیہ لایا گیا تو آپ نے اسے ہاتھ نہ لگایا اور پانی کے ساتھ اس طرح کرنے لگے، یعنی جھاڑنے لگے۔

[٧٢٥] ٣٩-(٣١٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ

[725] قاسم (بن محمد بن ابی بکر) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو تقریباً اتنا بڑا برتن منگواتے جتنا اونٹنی کا دودھ

ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، دَعَا بِشَيْءٍ نَّحْوَ الْحِلَابِ، فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ.

دھونے کا ہوتا ہے۔اور چلو سے پانی لیتے اور سر کے دائیں حصے سے آغاز فرماتے، پھر بائیں طرف (پانی ڈالتے)، پھر دونوں ہاتھوں (کا لپ بنا کر اس) سے (پانی) لیتے اور ان سے سر پر (پانی) ڈالتے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ، وَغُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ فِي حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ، وَّغُسْلِ أَحَدِهِمَا بِفَضْلِ الْآخَرِ) (التحفة ٤٤)

باب: 10- غسل جنابت کے لیے پانی کی مستحب مقدار، مرد و عورت کا ایک برتن سے ایک (ہی) حالت میں غسل کرنا اور دونوں میں سے ایک کا دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے نہانا

[٧٢٦] ٤٠-(٣١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ، هُوَ الْفَرَقُ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

[726] امام مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے، جو ایک فرق (تین صاع یا ساڑھے تیرہ لٹر) کا تھا، غسلِ جنابت فرمایا کرتے تھے۔

[٧٢٧] ٤١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ، وَهُوَ الْفَرَقُ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ.

[727] قتیبہ بن سعید اور ابن رمح نے لیث سے، اسی طرح قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے سفیان سے حدیث بیان کی، ان دونوں (لیث اور سفیان) نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک بڑے پیالے سے، جو ایک فرق کی مقدار جتنا تھا، غسل فرماتے۔ میں اور آپ ایک برتن میں (سے) غسل کرتے تھے۔

وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

سفیان کی حدیث میں (فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ کے بجائے) مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ (ایک برتن سے) ہے۔

قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ سُفْيَانُ: وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ.

قتیبہ نے کہا، سفیان نے کہا: فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔

[٧٢٨] ٤٢-(٣٢٠) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ. حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، أَنَا وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ قَدْرِ الصَّاعِ، فَاغْتَسَلَتْ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ، فَأَفْرَغَتْ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَأْخُذْنَ مِنْ رُؤُوسِهِنَّ حَتّٰى تَكُونَ كَالْوَفْرَةِ.

[728] ابوبکر بن حفص نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (بن عوف جو حضرت عائشہ کے رضاعی بھانجے تھے) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی (عبداللہ بن یزید) ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا، چنانچہ انھوں نے ایک صاع کے بقدر برتن منگوایا اور اس سے غسل کیا، ہمارے اور ان کے درمیان (دیوار وغیرہ کا) پردہ حائل تھا، اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ ابوسلمہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے سر (کے بالوں) کو کاٹ لیتی تھیں یہاں تک کہ وہ وَفْرَہ (کانوں کے نچلے حصے کی لمبائی کے بال) کی طرح ہو جاتے۔

[٧٢٩] ٤٣-(٣٢١) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِينِهِ، فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَهَا، ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْأَذَى الَّذِي بِهِ، بِيَمِينِهِ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهِ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ، صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ.

[729] بکیر بن عبداللہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ غسل فرماتے تو دائیں ہاتھ سے آغاز فرماتے، اس پر پانی ڈال کر اسے دھوتے، پھر جہاں ناپسندیدہ چیز لگی ہوتی اسے دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھوتے، جب اس سے فارغ ہو جاتے تو سر پر پانی ڈالتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، وَّنَحْنُ جُنُبَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے نہاتے جب کہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے۔

[٧٣٠] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ - وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ - أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، يَسَعُ ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ،

[730] حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے (جو منذر بن زبیر کی اہلیہ تھیں) روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ وہ (خود) اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد (مد ایک صاع کا چوتھا حصہ ہوتا ہے) یا اس کے قریب پانی آتا۔

أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ.

[٧٣١] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

[731] قاسم بن محمد (بن ابی بکر) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسلِ جنابت کرتے اور ہمارے ہاتھ باری باری اس میں جاتے۔

[٧٣٢] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُّعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ - بَيْنِي وَبَيْنَهُ - وَاحِدٍ. فَيُبَادِرُنِي حَتّٰى أَقُولَ: دَعْ لِي، دَعْ لِي. قَالَتْ: وَهُمَا جُنُبَانِ.

[732] (حضرت عائشہ کی شاگرد) مُعاذہ بنت عبداللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے، جو میرے اور آپ کے درمیان ہوتا، غسل کرتے۔ آپ میری نسبت جلد پانی لیتے حتی کہ میں کہتی: میرے لیے چھوڑیے، میرے لیے چھوڑیے۔ وہ (معاذہ) کہتی ہیں اور وہ دونوں جنبی ہوتے۔

[٧٣٣] ٤٧-(٣٢٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ، هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ، فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

[733] سفیان نے عمرو سے، انھوں نے ابوشعثاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک (ہی) برتن میں (سے) غسل کرتے تھے۔

[٧٣٤] ٤٨-(٣٢٣) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَكْبَرُ عِلْمِي، وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلٰى بَالِي؛ أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ.

[734] ابن جریج نے عمرو بن دینار سے روایت کی، کہا: مجھے جتنا زیادہ (سے زیادہ) علم ہے اور جو میرے ذہن میں آتا ہے اس کے مطابق مجھے ابوشعثاء نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے نہا لیتے تھے۔

[٧٣٥] ٤٩-(٣٢٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

[735] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن میں (سے) غسل جنابت کرتے تھے۔

[٧٣٦] ٥٠-(٣٢٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيكَ، وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ. وَقَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ جَبْرٍ.

[736] عبیداللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی اور ابن مثنی نے عبدالرحمان، یعنی ابن مہدی سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ پانچ مکوک سے غسل فرماتے اور ایک مکوک سے وضو فرماتے۔ (ایک مکوک سوا صاع کے برابر ہوتا ہے۔)

ابن مثنی نے مَكَاكِيك کی جگہ مَكَاكِي (تخفیف کے ساتھ وہی) لفظ بولا۔

عبیداللہ بن معاذ نے عبداللہ بن عبداللہ کہا اور ابن جبر کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٣٧] ٥١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ، إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ.

[737] مسعر نے ابن جبر سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک مد سے وضو فرماتے اور ایک صاع سے پانچ مد تک (کے پانی) سے غسل کرتے۔

[٧٣٨] ٥٢-(٣٢٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرِ ابْنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: كَانَ

[738] بشر نے کہا: ہمیں ابو ریحانہ نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل جنابت فرماتے اور ایک مد پانی سے وضو فرما لیتے۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ، مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيُوَضِّؤُهُ الْمُدُّ.

[٧٣٩] ٥٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ، عَنْ سَفِينَةَ - قَالَ أَبُوبَكْرٍ: -صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حُجْرٍ، أَوْ قَالَ: وَيُطَهِّرُهُ الْمُدُّ. وَقَالَ: وَقَدْ كَانَ كَبِرَ وَمَا كُنْتُ أَثِقُ بِحَدِيثِهِ.

[739] ابوبکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر نے اسماعیل بن علیہ سے، انھوں نے ابوریحانہ سے، انھوں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے (ابوبکر نے کہا:) رسول اللہ کے صحابی (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرماتے اور ایک مد پانی سے وضو فرما لیتے۔

(علی) ابن حجر کی روایت میں ہے کہ یا (ابوریحانہ نے ایک مد سے وضو فرما لیتے تھے کے بجائے) ''ایک مد پانی سے آپ کا وضو ہو جاتا تھا'' کہا۔ ابوریحانہ نے کہا: سفینہ رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ ہو گئے تھے، اس لیے مجھے ان کی حدیث پر اعتماد و وثوق نہیں ہے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَغَيْرِهِ ثَلَاثًا) (التحفة ٤٥)

باب: 11- سر اور باقی جسم پر تین دفعہ پانی بہانا مستحب ہے

[٧٤٠] ٥٤-(٣٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَمَّا أَنَا، فَإِنِّي أَغْسِلُ رَأْسِي كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ».

[740] ابواحوص نے ابواسحاق سے، انھوں نے سلیمان بن صرد سے، انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل کے متعلق ایک دوسرے سے تکرار کی، چنانچہ بعضوں نے کہا: لیکن میں، میں تو سر کو اتنا اور اتنا دھوتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں تو اپنے سر پر تین ہتھیلیاں بھر کر (پانی) ڈالتا ہوں۔''

[٧٤١] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[741] شعبہ نے ابواسحاق سے، انھوں نے سلیمان بن صرد سے، انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے اور انھوں

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ. فَقَالَ: «أَمَّا أَنَا، فَأُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا».

نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ کے پاس غسل جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''لیکن میں، میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں۔''

[٧٤٢] ٥٦-(٣٢٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ، فَكَيْفَ بِالْغُسْلِ؟ فَقَالَ: «أَمَّا أَنَا، فَأُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا».

[742] یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل بن سالم نے کہا: ہمیں ہشیم نے خبر دی، انھوں نے ابو بشر سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ثقیف کے وفد نے نبی ﷺ سے پوچھا، اور کہا: ہمارا علاقہ ایک ٹھنڈا علاقہ ہے تو غسل کیسے ہو؟ آپ نے فرمایا: ''لیکن میں، میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں۔''

قَالَ ابْنُ سَالِمٍ فِي رِوَايَتِهِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، وَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ!.

ابن سالم نے اپنی روایت میں کہا: ہم سے ہشیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابو بشر نے بتایا اور کہا: بلاشبہ ثقیف کے وفد نے (سوال پوچھتے ہوئے آپ ﷺ کو مخاطب کر کے) کہا: اے اللہ کے رسول!

[٧٤٣] ٥٧-(٣٢٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ، صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ. فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي! كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ.

[743] امام جعفر کے والد امام محمد باقر بن علی بن حسین رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو سر پر پانی کی تین لپیں ڈالتے، چنانچہ حسن بن محمد نے ان سے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو میں نے اس سے کہا: اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے بال تمھارے بالوں سے زیادہ اور عمدہ تھے۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ حُكْمِ ضَفَائِرِ الْمُغْتَسِلَةِ) (التحفة ٤٦)

باب:12- غسل کرنے والی عورت کی چوٹیوں کا حکم

[٧٤٤] ٥٨-(٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[744] سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ سے، انھوں

أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: «لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ».

نے سعید بن ابی سعید مقبری سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ بن ابی رافع سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ کس کر سر کے بالوں کی چوٹی بناتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اس کو کھولوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تمھیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالو، پھر اپنے آپ پر پانی بہا لو تو تم پاک ہو جاؤ گی۔''

[٧٤٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: فَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: «لَا». ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[745] یزید بن ہارون اور عبدالرزاق نے کہا: ہمیں اسی سند کے ساتھ سفیان ثوری نے ایوب بن موسیٰ کے حوالے سے خبر دی۔ اور عبدالرزاق کی حدیث میں ہے: کیا میں حیض اور جنابت (کے غسل) کے لیے اس کو کھولوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' آگے ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی (روایت) بیان کی۔

[٧٤٦] (..) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: أَفَأَحُلُّهُ فَأَغْسِلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ وَلَمْ يَذْكُرِ: الْحَيْضَةَ.

[746] ایوب بن موسیٰ سے (سفیان ثوری کے بجائے) روح بن قاسم نے اسی (سابقہ سند) کے ساتھ روایت کی کہ انھوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: کیا میں چوٹی کو کھول کر غسل جنابت کروں؟...... انھوں (روح بن قاسم) نے حیض کا تذکرہ نہیں کیا۔

[٧٤٧] ٥٩-(٣٣١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو

[747] عبید بن عمیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ غسل کرتے وقت سر کے بال کھولا کریں۔ تو انھوں نے کہا: اس ابن عمرو پر تعجب ہے، عورتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ جب غسل کریں تو سر کے بال کھولیں،

يَأْمُرُ النِّسَاءَ، إِذَا اغْتَسَلْنَ، أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ، فَقَالَتْ: يَا عَجَبًا لِّابْنِ عَمْرٍو هٰذَا! يَأْمُرُ النِّسَاءَ، إِذَا اغْتَسَلْنَ، أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ، أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُسَهُنَّ! لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، وَمَا أَزِيدُ عَلٰى أَنْ أُفْرِغَ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ.

وہ انھیں یہ حکم کیوں نہیں دیتا کہ وہ اپنے سر کے بال مونڈ لیں، میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور میں اس سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی کہ اپنے سر پر تین بار پانی ڈال لیتی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِعْمَالِ الْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فِي مَوْضِعِ الدَّمِ) (التحفة ٤٧)

باب:13- حیض سے غسل کرنے والی عورت کے لیے مستحب ہے کہ وہ خون کی جگہ پر کستوری لگا روئی کا ٹکڑا استعمال کرے

[٧٤٨] ٦٠-(٣٣٢) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَّنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ: كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا؟ قَالَ: فَذَكَرَتْ أَنَّهُ عَلَّمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرُ بِهَا، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: «تَطَهَّرِي بِهَا، وَسُبْحَانَ اللهِ!» وَاسْتَتَرَ - وَأَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهِ عَلٰى وَجْهِهِ - قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ، وَعَرَفْتُ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: فَقُلْتُ: تَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ.

[748] عمرو بن محمد ناقد اور ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، عمرو نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے منصور بن صفیہ سے، انھوں نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا: وہ غسلِ حیض کیسے کرے؟ کہا: پھر عائشہ ؓ نے بتایا کہ آپ نے اسے غسل کا طریقہ سکھایا (اور فرمایا:) پھر وہ کستوری سے (معطر) کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔ عورت نے کہا: میں اس سے کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔'' اور آپ نے (حیا سے) چہرہ چھپا لیا۔ سفیان نے ہمیں ہاتھ کے اشارے سے منہ چھپا کر دکھایا۔ صفیہ نے کہا: عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں سمجھ گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کیا (کہنا) چاہتے ہیں تو میں نے کہا: اس معطر ٹکڑے سے خون کے

نشان صاف کرو۔ ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں کہا: اس کو مَل کر خون کے نشانات پر لگا کر صاف کرو۔

[٧٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ: كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَ: «خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[749] وہیب نے کہا: ہمیں منصور نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میں پاکیزگی (کے حصول) کے لیے کیسے غسل کروں؟ تو آپ نے فرمایا: ''کستوری سے معطر کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔'' پھر سفیان کی طرح حدیث بیان کی۔

[٧٥٠] ٦١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ: سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ؟ فَقَالَ: «تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ، فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا، حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ، ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا» فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِينَ بِهَا» فَقَالَتْ عَائِشَةُ - كَأَنَّهَا تُخْفِي ذٰلِكَ -: تَتَبَّعِينَ أَثَرَ الدَّمِ. وَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: «تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ، فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ، أَوْ تُبْلِغُ الطُّهُورَ، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ، حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ! لَمْ

[750] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابراہیم بن مہاجر سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے صفیہ سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی تھیں کہ اسما (بنت شکل انصاریہ) رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے غسل حیض کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''ایک عورت اپنا پانی اور بیری کے پتے لے کر اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے، پھر سر پر پانی ڈال کر اس کو اچھی طرح ملے یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے اوپر پانی ڈالے، پھر کستوری لگا کپڑے یا روئی کا ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔'' تو اسماء نے کہا: اس سے پاکیزگی کیسے حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (جیسے وہ اس بات کو چھپا رہی ہوں) ''خون کے نشان پر لگا کر۔'' اور اس نے آپ سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''(غسل کرنے والی) پانی لے کر اس سے خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر سر پر پانی ڈال کر اسے ملے حتی کہ سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے آپ پر پانی ڈالے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: انصار کی عورتیں بہت

يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

خوب ہیں، دین کو اچھی طرح سمجھنے سے شرم انھیں نہیں روکتی۔

[٧٥١] (...) وحَدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَقَالَ، قَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِي بِهَا» وَاسْتَتَرَ.

[751] شعبہ کے ایک دوسرے شاگرد عبیداللہ کے والد معاذ بن معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی (مذکورہ) سند سے اس (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی اور کہا: آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو'' اور آپ نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

[٧٥٢] (...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ شَكَلٍ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ.

[752] (شعبہ کے استاد) ابراہیم بن مہاجر سے (شعبہ کے بجائے) ابو احوص کی سند سے صفیہ بنت شیبہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اسماء بنت شکل رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی عورت غسل حیض کرے تو کیسے نہائے؟ اور (اسی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں غسل جنابت کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَغُسْلِهَا وَصَلَاتِهَا) (التحفة ٤٨)

باب: 14- مستحاضہ (جس عورت کو استحاضہ ہو جائے)، اس کا غسل اور اس کی نماز

[٧٥٣] ٦٢-(٣٣٣) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي».

[753] وکیع نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: فاطمہ بنت ابی حُبیش نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ ہوتا ہے، اس لیے میں پاک نہیں ہوسکتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ تو بس ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے، لہٰذا جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض بند ہو جائے تو اپنے (جسم) سے خون دھو لیا کرو اور نماز پڑھو۔''

[٧٥٤] (. . .) **وَحَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَإِسْنَادِهِ. وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَسَدٍ، وَّهِيَ امْرَأَةٌ مِّنَّا. قَالَ: وَفِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ زِيَادَةُ حَرْفٍ، تَرَكْنَا ذِكْرَهُ.

[754] ہشام بن عروہ کے (شاگرد وکیع کے بجائے) دوسرے شاگردوں ابومعاویہ، جریر، نمیر اور حماد بن زید کی سندوں سے بھی جو وکیع کی حدیث کی طرح اسی سند سے مروی ہے، البتہ قتیبہ سے جریر کی روایت کے الفاظ یوں ہیں: فاطمہ بنت ابی حبیش بن عبدالمطلب بن اسد آئیں جو ہمارے خاندان کی ایک خاتون ہیں۔ امام مسلم نے کہا: حماد بن زید کی حدیث میں ایک حرف زائد ہے جسے ہم نے ذکر نہیں کیا۔

[٧٥٥] ٦٣-(٣٣٤) **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ: اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَّسُولَ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي، ثُمَّ صَلِّي» فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

[755] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور کہا: مجھے استحاضہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک رگ (کا خون) ہے۔ تم غسل کرو، پھر (حیض کے ایام کے خاتمے پر) نماز پڑھو۔'' تو وہ ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھیں۔

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: لَّمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَّلٰكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ. وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: اِبْنَةُ جَحْشٍ، وَّلَمْ يَذْكُرْ أُمَّ حَبِيبَةَ.

(امام) لیث بن سعد نے کہا: ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ بنت جحش کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ایسا کام تھا جو وہ خود کرتی تھیں۔ لیث کے شاگردوں میں سے ابن رمح نے اِبْنَةُ جَحْشٍ کے الفاظ استعمال کیے اور ام حبیبہ نہیں کہا۔

[٧٥٦] ٦٤-(. . .) **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ

[756] (لیث کے بجائے) عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کی خواہر نسبتی کو، جو (ام المومنین زینب بنت جحش کی بہن اور) عبدالرحمٰن

زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ - خَتَنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ - اُسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَلٰكِنَّ هٰذَا عِرْقٌ، فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي».

بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، سات سال تک استحاضے کا عارضہ لاحق رہا۔ انھوں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حیض (کا خون) نہیں بلکہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے، لہٰذا تم غسل کرو اور نماز پڑھو۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ایک بڑے تشت (ٹب) میں غسل کرتیں تو پانی پر خون کی سرخی غالب آجاتی۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ هِنْدًا، لَوْ سَمِعَتْ بِهٰذِهِ الْفُتْيَا، وَاللهِ! إِنْ كَانَتْ لَتَبْكِي، لِأَنَّهَا كَانَتْ لَا تُصَلِّي.

ابن شہاب نے کہا: میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کو سنائی تو انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ہند پر رحم فرمائے! کاش وہ بھی یہ فتویٰ سن لیتیں۔ اللہ کی قسم! وہ اس بات پر روتی رہتی تھیں کہ استحاضے کی وجہ سے وہ نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں۔

[٧٥٧] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتِ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ إِلٰى قَوْلِهِ: تَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[757] ابراہیم، یعنی ابن سعد نے ابن شہاب کے حوالے سے خبر دی، انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور وہ سات سال تک استحاضے کے عارضے میں مبتلا رہیں۔ ابراہیم بن سعد کی باقی حدیث ''پانی پر خون کی سرخی غالب آجاتی تھی'' تک عمرو بن حارث کی سابقہ روایت کی طرح ہے، اس کے بعد کا حصہ انھوں نے ذکر نہیں کیا۔

[٧٥٨] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[758] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بنت جحش سات سال تک استحاضے میں مبتلا رہیں (آگے باقی) دوسرے راویوں کی حدیث کی طرح۔

[٧٥٩] ٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي».

[759] یزید بن ابی حبیب نے جعفر سے، انھوں نے عراک سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے خون کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے اس کا ٹب خون سے بھرا دیکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تمھیں پہلے جتنا وقت حیض (نماز سے) روکتا تھا اتنا عرصہ رکی رہو، پھر نہالو اور نماز پڑھو۔''

[٧٦٠] ٦٦-(..) حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، شَكَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الدَّمَ. فَقَالَ لَهَا: «أُمْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي» فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

[760] اسحاق کے والد بکر بن مضر نے جعفر بن ربیعہ سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ام حبیبہ بنت جحش نے، جو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، رسول اللہ ﷺ سے خونِ (استحاضہ) کی شکایت کی تو آپ نے ان سے فرمایا: ''جتنے دن تمھیں حیض روکتا تھا اتنے دن توقف کرو، پھر نہا لو۔'' تو وہ ہر نماز کے لیے نہایا کرتی تھیں۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ وُجُوبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَى الْحَائِضِ دُونَ الصَّلَاةِ) (التحفة ٤٩)

باب: 15- حائضہ کے لیے روزے کی قضا واجب ہے، نماز کی نہیں

[٧٦١] ٦٧-(٣٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَتَقْضِي إِحْدَانَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِهَا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ

[761] حماد نے یزید رشک سے، انھوں نے معاذہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا ایک عورت ایام حیض کی نمازوں کی قضا دے گی؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا تو حروریہ (خوارج میں سے) ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو اسے (نمازوں کی) قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ.

[٧٦٢] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ: أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَحِضْنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّجْزِينَ؟ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: تَعْنِي يَقْضِينَ.

[762] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے معاذہ سے سنا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا حائضہ نماز کی قضا دے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تو حروریہ (خوارج میں سے) ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج کو حیض آتا تھا تو کیا آپ نے انھیں (فوت شدہ نمازوں کے) بدلے میں ادا کرنے کا حکم دیا؟ محمد بن جعفر نے کہا: ان کا مطلب قضا دینے سے تھا۔

[٧٦٣] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ، وَّلٰكِنِّي أَسْأَلُ، قَالَتْ: كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

[763] عاصم نے معاذہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے کہا: حائضہ عورت کا یہ حال کیوں ہے کہ وہ روزوں کی قضا دیتی ہے نماز کی نہیں؟ انھوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ میں نے عرض کی: میں حروریہ نہیں، (صرف) پوچھنا چاہتی ہوں۔ انھوں نے فرمایا: ہمیں بھی حیض آتا تھا تو ہمیں روزوں کی قضا دینے کا حکم دیا جاتا تھا، نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ تَسَتُّرِ الْمُغْتَسِلِ بِثَوْبٍ وَّنَحْوِهِ) (التحفة ٥٠)

باب:16- غسل کرنے والے کا کپڑے وغیرہ کے ذریعے سے پردہ کرنا

[٧٦٤] ٧٠-(٣٣٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُّهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. [انظر: ١٦٦٧]

[764] ابونضر سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابومرہ نے خبر دی کہ انھوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا، آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کپڑے کے ذریعے سے آپ (کے آگے) پردہ بنایا ہوا تھا۔

[٧٦٥] ٧١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أُمَّ هَانِىءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ، أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ، قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ، فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ، ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ سُبْحَةَ الضُّحَى.

[765] یزید بن ابی حبیب نے سعید بن ابی ہند سے روایت کی کہ عقیل بن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام ابو مرہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ ام ہانی بنت ابی طالب ﷞ نے انھیں بتایا کہ جس سال مکہ فتح ہوا وہ آپ کے پاس حاضر ہوئیں، آپ مکہ کے بالائی حصے میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نہانے کے لیے اٹھے تو فاطمہ ﷞ نے آپ کے آگے پردہ تان دیا، پھر (غسل کے بعد) آپ نے اپنا کپڑا لے کر اپنے گرد لپیٹا، پھر آٹھ رکعتیں چاشت کی نفل پڑھیں۔

[٧٦٦] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ سَجَدَاتٍ، وَذٰلِكَ ضُحًى.

[766] سعید بن ابی ہند کے ایک اور شاگرد ولید بن کثیر نے اسی سند سے حدیث بیان کی اور یہ الفاظ کہے: تو آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ ﷞ نے آپ کے کپڑے کے ذریعے سے آپ کے لیے اوٹ بنادی۔ آپ جب غسل کر چکے تو وہی کپڑا لیا، اسے اپنے گرد لپیٹا، پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعات نماز ادا کی، یہ چاشت کا وقت تھا۔

[٧٦٧] ٧٣-(٣٣٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مُوسَى الْقَارِىءُ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً وَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ.

[767] ابن عباس ﷠ نے حضرت میمونہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ (کے غسل) کے لیے پانی رکھا اور آپ کو پردہ مہیا کیا تو آپ نے غسل فرمایا۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ) (التحفة ٥١)

باب: 17- ستر کو دیکھنا حرام ہے

[٧٦٨] ٧٤-(٣٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

[768] زید بن حباب نے ضحاک بن عثمان سے روایت کی، کہا: مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری ﷠ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مرد، مرد کا ستر نہ

الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَّلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ».

دیکھے اور عورت، عورت کا ستر نہ دیکھے۔ مرد، مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ ہو اور عورت، عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ ہو۔"

[٧٦٩] (..) وَحَدَّثَنِيهِ هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا - مَكَانَ «عَوْرَةِ - عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَعُرْيَةِ الْمَرْأَةِ».

[769] مذکورہ روایت کو امام مسلم کے دو اور اساتذہ ہارون بن عبداللہ اور محمد بن رافع دونوں نے ابن ابی فدیک سے اور ابن ابی فدیک نے اسے ضحاک بن عثمان کی مذکورہ سند کے ساتھ بیان کیا۔ ان دونوں (ہارون ومحمد) نے عَوْرَة کی جگہ عُرْيَةِ الرَّجُل اور عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ کے الفاظ روایت کیے۔ (معنی ایک ہے۔)

(المعجم ١٨) - (بَابُ جَوَازِ الِاغْتِسَالِ عُرْيَانًا فِي الْخَلْوَةِ) (التحفة ٥٢)

باب:18- تنہائی میں بے لباس ہوکر نہانا جائز ہے

[٧٧٠] ٧٥-(٣٣٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ، وَّكَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا يَمْنَعُ مُوسٰى أَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ. قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ. قَالَ: فَجَمَحَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي حَجَرُ! ثَوْبِي حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ

[770] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے (نقل کرتے ہوئے) سنائیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں ان میں سے ایک یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل بے لباس ہوکر، اس طرح نہاتے تھے کہ ایک دوسرے کا ستر دیکھ رہے ہوتے اور موسیٰ علیہ السلام اکیلے نہایا کرتے تھے۔ بنو اسرائیل کہنے لگے: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ محض اس لیے نہیں نہاتے کہ ان کے خصیتین پھولے ہوئے ہیں۔"

آپ نے فرمایا: "موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ نہانے کے لیے گئے تو اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے، پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا، موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے یہ

بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالُوا: وَاللهِ! مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ، فَقَامَ الْحَجَرُ، حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ. قَالَ: فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا».

کہتے ہوئے سرپٹ دوڑ پڑے: او پتھر! میرے کپڑے، او پتھر! میرے کپڑے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے ستر کو دیکھ لیا اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، جب موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا گیا تو پتھر ٹھہر گیا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے پہنے اور پتھر کو مارنے لگے۔"

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ! إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبُ مُوسَى بِالْحَجَرِ. [انظر: ٦١٤٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! پتھر پر چھ یا سات نشان تھے، یہ پتھر کو موسیٰ علیہ السلام کی مار تھی۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ الِاعْتِنَاءِ بِحِفْظِ الْعَوْرَةِ) (التحفة ٥٣)

باب:19- ستر کی حفاظت پر توجہ دینا

[٧٧١] ٧٦-(٣٤٠) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ حِجَارَةً، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى عَاتِقِكَ، مِنَ الْحِجَارَةِ، فَفَعَلَ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: «إِزَارِي، إِزَارِي» فَشُدَّ عَلَيْهِ إِزَارُهُ.

[771] اسحٰق بن ابراہیم حنظلی اور محمد بن حاتم نے محمد بن بکر سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، نیز اسحاق بن منصور اور محمد بن رافع نے (اور یہ الفاظ ان دونوں کے ہیں) عبدالرزاق کے حوالے سے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں (ابن جریج) نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: جب کعبہ تعمیر کیا گیا تو عباس رضی اللہ عنہ اور نبی ﷺ پتھر ڈھونے لگے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: پتھروں سے حفاظت کے لیے اپنا تہبند اٹھا کر کندھے پر رکھ لیجیے۔ آپ نے ایسا کیا تو آپ زمین پر گر گئے اور آنکھیں (اوپر ہوکر) آسمان پر ٹک گئیں، پھر آپ اٹھے اور کہا: "میرا تہبند، میرا تہبند۔" تو آپ کا تہبند آپ کو کس کر باندھ دیا گیا۔

قَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَلَى رَقَبَتِكَ. وَلَمْ يَقُلْ: عَلَى عَاتِقِكَ.

ابن رافع کی روایت میں عَلٰی رَقَبَتِكَ (اپنی گردن پر) کے الفاظ ہیں، انھوں نے عَلٰی عَاتِقِكَ (اپنے کندھے

پر) نہیں کہا۔

[۷۷۲] ۷۷-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ، وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ - عَمُّهُ -: يَاابْنَ أَخِي! لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ، فَجَعَلْتَهُ عَلٰى مَنْكِبِكَ، دُونَ الْحِجَارَةِ. قَالَ فَحَلَّهُ، فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبِهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ. قَالَ: فَمَا رُؤِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ عُرْيَانًا.

[772] زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ کعبے کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے اور آپ کا تہبند جسم پر تھا، اس موقع پر آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے بھتیجے! بہتر ہو گا کہ تم اپنا تہبند کھول دو اور اسے اپنے مونڈھے پر پتھروں کے نیچے رکھ لو۔ جابر نے کہا: آپ نے اسے کھول کر اپنے مونڈھے پر رکھ لیا تو آپ غش کھا کر گر گئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس دن کے بعد آپ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

[۷۷۳] ۷۸-(۳۴۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمِ ابْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُوأُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: أَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ، أَحْمِلُهُ، ثَقِيلٍ، وَّعَلَيَّ إِزَارٌ خَفِيفٌ، قَالَ: فَانْحَلَّ إِزَارِي وَمَعِيَ الْحَجَرُ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَضَعَهُ حَتّٰى بَلَغْتُ بِهِ إِلٰى مَوْضِعِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِرْجِعْ إِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ، وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً».

[773] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: میں ایک بھاری پتھر اٹھائے ہوئے آیا اور میں نے ایک ہلکا سا تہبند باندھا ہوا تھا، کہا: تو میرا تہبند کھل گیا اور پتھر میرے پاس تھا۔ میں اس (پتھر) کو نیچے نہ رکھ سکا حتی کہ اسے اس کی جگہ پہنچا دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واپس جا کر اپنا کپڑا پہنو اور ننگے نہ چلا کرو۔''

(المعجم ٢٠) - (بَابُ مَا يُسْتَتَرُ بِهِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ) (التحفة ٥٤)

باب:20- قضائے حاجت کرتے وقت کس چیز سے خود کو چھپایا جائے

[۷۷٤] ۷۹-(۳٤۲) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ - وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ -: حَدَّثَنَا

[774] شیبان بن فروخ اور عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی نے کہا: ہمیں مہدی بن میمون نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے حسن بن علی کے آزاد کردہ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعْدٍ مَّوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَّا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ.

قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِي حَدِيثِهِ: يَعْنِي حَائِطَ نَخْلٍ.

غلام حسن بن سعد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، پھر مجھے ایک راز کی بات بتائی جو میں کسی شخص کو نہیں بتاؤں گا، قضائے حاجت کے لیے آپ کی محبوب ترین اوٹ ٹیلا یا کھجور کا جھنڈ تھا۔

(حدیث کے ایک راوی محمد) ابن اسماء نے اپنی حدیث میں کہا: حَائِشَ نَخْلٍ سے مراد حَائِطَ نَخْلٍ "کھجور کا باغ یا جھنڈ" ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) (التحفة ٥٥)

باب:21- پانی (سے غسل) صرف (منی کے) پانی (کی وجہ) سے ہے

[٧٧٥] ٨٠-(٣٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكٍ يَّعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ إِلَى قُبَاءٍ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِي بَنِي سَالِمٍ وَّقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَابِ عِتْبَانَ، فَصَرَخَ بِهِ، فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْجَلْنَا الرَّجُلَ» فَقَالَ عِتْبَانُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُعْجَلُ عَنِ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يُمْنِ مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ».

[775] عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں سوموار کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قباء گیا، جب ہم بنو سالم کے محلے میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ عتبان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر رک گئے اور اسے آواز دی تو وہ اپنا تہبند گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم نے اس آدمی کو جلدی میں ڈال دیا۔" عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی اس مرد کے بارے میں کیا رائے ہے جو بیوی سے جلدی ہٹا دیا جائے، حالانکہ اُس نے منی خارج نہ کی تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانی، صرف پانی سے ہے۔"

[٧٧٦] ٨١-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ

[776] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابوسعید

الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ».

خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''پانی، بس پانی سے ہے۔''

[٧٧٧] ٨٢-(٣٤٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُوالْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْسَخُ حَدِيثُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

[777] ابوعلاء بن شخیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث دوسری کو منسوخ کر دیتی ہے، جیسے قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کو منسوخ کر دیتی ہے۔ (یعنی اس مفہوم کی احادیث، آپ ہی کے اس فرمان کے ذریعے سے منسوخ ہو چکی ہیں جو بعد میں آئے گا۔)

[٧٧٨] ٨٣-(٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ: «لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أَقْحَطْتَ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ».

وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ.

[778] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنی اور ابن بشار نے محمد بن جعفر غندر سے، انھوں نے شعبہ سے، انھوں نے حکم کے حوالے سے ذکوان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے (مکان کے) پاس سے گزرے تو اسے بلوایا، وہ اس حال میں نکلا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''شاید ہم نے تمھیں جلدی میں ڈالا۔'' اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جب تمھیں جلدی میں ڈال دیا جائے یا تم انزال نہ کرسکو تو تم پر غسل لازم نہیں ہے، البتہ وضو ضروری ہے۔''

ابن بشار نے کہا: جب تمھیں جلدی میں ڈال دیا جائے یا تجھے (انزال سے) روک دیا جائے۔

[٧٧٩] ٨٤-(٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ -وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

[779] حماد اور ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوایوب سے، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس مرد کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے، پھر اسے انزال نہیں ہوتا۔ تو آپ نے فرمایا:

قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يُكْسِلُ؟ فَقَالَ: «يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْمَرْأَةِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي».

''بیوی سے اسے جو کچھ لگ جائے اس کو دھوڈالے، پھر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔''

[٧٨٠] ٨٥-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْمَلِيِّ، عَنِ الْمَلِيِّ يَعْنِي بِقَوْلِهِ: الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ، أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ، فِي الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْزِلُ قَالَ: «يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ».

[780] شعبہ نے ہشام بن عروہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس مرد کے بارے میں جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پھر اسے انزال نہیں ہوتا، فرمایا: ''وہ اپنے عضو کو دھو لے اور وضو کرے۔''

[٧٨١] ٨٦-(٣٤٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: «يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ». قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[781] ابوسلمہ نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ انھیں حضرت زید بن خالد جُہَنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے، جب کسی مرد نے اپنی بیوی سے مجامعت کی اور اس نے منی خارج نہ کی؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (جواب میں) کہا: نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور اپنے عضو کو دھو لے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

[٧٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَّحْيٰى: وَأَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[782] ابوسلمہ نے عطاء بن یسار کے بجائے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ نَسْخِ: «اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ». وَوُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ) (التحفة ٥٦)

باب:22- "پانی، صرف پانی سے ہے" منسوخ ہے اور ختنے کے مقامات کے ملنے سے غسل ضروری ہے

[٧٨٣] ٨٧-(٣٤٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ. وَمَطَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ».

وَفِي حَدِيثِ مَطَرٍ: «وَّإِنْ لَّمْ يُنْزِلْ».

قَالَ زُهَيْرٌ مِّنْ بَيْنِهِمْ: «بَيْنَ أَشْعُبِهَا الْأَرْبَعِ».

[783] زہیر بن حرب، ابوغسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہم سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے قتادہ اور مطر نے حسن سے، انھوں نے ابورافع سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "جب وہ (مرد) اس (عورت) کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے، پھر اس سے مجامعت کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔"

مطر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: "اگر چہ انزال نہ ہو۔" اور امام مسلم کے اساتذہ میں سے (صرف) زہیر نے شُعَبِهَا کی جگہ أَشْعُبِهَا کہا۔ (دونوں ایک ہی لفظ شُعْبَة (شاخ) کی جمع ہیں۔)

[٧٨٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: «ثُمَّ اجْتَهَدَ» وَلَمْ يَقُلْ: «وَإِنْ لَّمْ يُنْزِلْ».

[784] شعبہ نے قتادہ سے باقی ماندہ اسی سند سے روایت کی۔ فرق یہ ہے کہ شعبہ کی اس روایت میں ثُمَّ جَهَدَهَا کی جگہ ثُمَّ اجْتَهَدَ (پھر سعی کی) ہے اور وَإِنْ لَّمْ يُنْزِلِ (اگر چہ انزال نہ ہو) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٧٨٥] ٨٨-(٣٤٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى -وَهٰذَا حَدِيثُهُ-: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

[785] دو مختلف سندوں کے ساتھ ابوبردہ کے حوالے سے (ان کے والد) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس مسئلے میں مہاجرین اور انصار کے ایک گروہ نے اختلاف کیا۔ انصار نے کہا: غسل صرف (منی کے) زور سے نکلنے یا پانی (کے انزال) سے فرض ہوتا ہے اور مہاجرین نے کہا: بلکہ جب اختلاط ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (ابوبردہ

هِلَالٍ قَالَ - وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ - عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: اِخْتَلَفَ فِي ذٰلِكَ رَهْطٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّونَ: لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ أَوْ مِنَ الْمَاءِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ: بَلْ إِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَأَنَا أَشْفِيكُمْ مِّنْ ذٰلِكَ، فَقُمْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَأُذِنَ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّاهْ - أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ - إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ، وَّإِنِّي أَسْتَحْيِيكِ. فَقَالَتْ: لَا تَسْتَحْيِي أَنْ تَسْأَلَنِي عَمَّا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِي وَلَدَتْكَ، فَإِنَّمَا أَنَا أُمُّكَ، قُلْتُ: فَمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ قَالَتْ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ، وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ».

نے) کہا: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں اس مسئلے سے چھٹکارا دلاتا ہوں، میں اٹھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی، مجھے اجازت دے دی گئی تو میں نے کہا: میری ماں، یا کہا: ام المومنین! میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں اور مجھے آپ سے شرم (بھی) آ رہی ہے۔ تو انھوں نے کہا: جو بات تم اپنی اس ماں سے جس نے (اپنے پیٹ سے) تمھیں جنم دیا، پوچھ سکتے تھے، وہ مجھ سے پوچھنے میں شرم نہ کرو کیونکہ میں بھی تمھاری ماں ہوں۔ میں نے کہا: تو کون سا (کام) غسل کو واجب کرتا ہے؟ انھوں نے کہا: تم (اس مسئلے کے متعلق) اس سے ملے ہو جو (اس سے) اچھی طرح باخبر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب وہ (مرد) اُس (عورت) کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھا اور ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے مَس ہوئی تو غسل واجب ہو گیا۔“

[٧٨٦] ٨٩-(٣٥٠) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، وَّهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ، هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ؟ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ، أَنَا وَهٰذِهِ، ثُمَّ نَغْتَسِلُ».

[786] ام کلثوم نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے مرد کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے، پھر انزال نہیں ہوتا، کیا ان (دونوں) پر غسل ہے؟ اور (اندر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بیٹھی ہوئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور یہ (ہم دونوں میاں بیوی) یہ کرتے ہیں، پھر ہم (دونوں) نہاتے ہیں۔“

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ) (التحفة ٥٧)

باب:23-ایسی چیز (کھانے) سے وضو (کا لازم ہونا) جسے آگ نے چھوا ہو

[٧٨٧] ٩٠-(٣٥١) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ».

[787] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایسی چیز (کے کھانے) سے وضو (لازم ہو جاتا) ہے جسے آگ نے چھوا ہو۔''

[٧٨٨] (٣٥٢) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا، لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ».

[788] عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے پایا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو پنیر کے ٹکڑوں کی بنا پر وضو کر رہا ہوں جنھیں میں نے کھایا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ایسی چیز سے وضو کرو جسے آگ نے چھوا ہو۔''

[٧٨٩] (٣٥٣) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَنَا أُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ».

[789] ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان نے، جب میں اسے (سابقہ سند سے) یہ حدیث سنا رہا تھا، بتایا کہ اس نے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے ایسی چیز (کھانے) سے وضو کے بارے میں پوچھا جسے آگ نے چھوا ہے، تو عروہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی چیز سے وضو کرو جسے آگ نے چھوا ہو۔''

(المعجم ٢٤) - (بَابُ نَسْخِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ) (التحفة ٥٨)

باب:24-ایسی چیز سے وضو (کا حکم) منسوخ ہونا جسے آگ نے چھوا ہو

[٧٩٠] ٩١-(٣٥٤) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

[790] عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

[٧٩١] (. . .) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ . أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَرْقًا - أَوْ لَحْمًا - ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، أَوْ لَمْ يَمَسَّ مَاءً» .

[791] محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے گوشت والی ہڈی یا کچھ گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا یا پانی کو نہیں چھوا۔

[٧٩٢] ٩٢-(٣٥٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفٍ يَأْكُلُ مِنْهَا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

[792] ابراہیم بن سعد نے کہا: ہمیں زہری نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک شانے سے (گوشت) کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

[٧٩٣] ٩٣-(. .) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّينَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

[793] ابن شہاب زہری کے دوسرے شاگرد عمرو بن حارث نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ عمرو بن امیہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کے ایک شانے سے (گوشت) کاٹتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے اس میں سے کھایا، پھر آپ کو نماز کی طرف بلایا گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور چھری پھینک دی، آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

[٧٩٤] قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ [بِذٰلِكَ] .

[794] ابن شہاب نے کہا: مجھے علی بن عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ نے اپنے والد (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

[٧٩٥] (٣٥٦) قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي بُكَيْرُ ابْنُ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[795] بکیر بن اشج نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب سے، انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان کے ہاں شانے کا گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

[٧٩٦] (..) قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي جَعْفَرُ ابْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ.

[796] یعقوب بن اشج نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے، انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

[٧٩٧] ٩٤-(٣٥٧) قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي غَطْفَانَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: أَشْهَدُ لَكُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[797] حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کے پیٹ (کا گوشت، جگر، گردے وغیرہ) بھونتا تھا (آپ اسے کھاتے)، اس کے بعد آپ ﷺ نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے تھے۔

[٧٩٨] ٩٥-(٣٥٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ دَسَمًا».

[798] عُقیل نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے دودھ نوش فرمایا، پھر پانی طلب کیا، کلی کی اور فرمایا: ''یقیناً اس میں کچھ چکناہٹ ہے۔''

[٧٩٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَهُ.

[799] عمرو، اوزاعی اور یونس سب نے عُقیل والی سند کے ساتھ زہری سے اسی طرح روایت بیان کی۔

[٨٠٠] ٩٦-(٣٥٩) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ

[800] محمد بن عمرو بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء

حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأُتِيَ بِهَدِيَّةٍ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، فَأَكَلَ ثَلَاثَ لُقَمٍ، ثُمَّ صَلَّى بِالنَّاسِ، وَمَا مَسَّ مَاءً.

سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کپڑے زیب تن فرمائے، پھر نماز کے لیے نکلے تو آپ کو روٹی اور گوشت کا تحفہ پیش کیا گیا، آپ نے تین لقمے تناول فرمائے، پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پانی کو نہیں چھوا۔

[٨٠١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ. وَفِيهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ: صَلَّى، وَلَمْ يَقُلْ: بِالنَّاسِ.

[801] امام مسلم نے ایک دوسری سند سے ولید بن کثیر کے واسطے سے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی، کہا: میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا...... اس کے بعد انھوں نے ابن حلحلہ کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما موجود تھے اور یہ کہ انھوں (ابن عباس) نے صَلّٰی بِالنَّاسِ (آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی) کے بجائے صَلّٰی (آپ ﷺ نے نماز پڑھی) کہا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُّحُومِ الْإِبِلِ) (التحفة ٥٩)

باب:25- اونٹ کے گوشت سے وضو کرنا

[٨٠٢] ٩٧-(٣٦٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ ابْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُّحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ، فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ، فَلَا تَوَضَّأْ» قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُّحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُّحُومِ الْإِبِلِ» قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «لَا».

[802] ابو کامل فضیل بن حسین جحدری نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے حدیث سنائی، انھوں نے جعفر بن ابی ثور سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں بکری کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: ''چاہو تو وضو کرلو اور چاہو تو نہ کرو۔'' اس نے کہا: اونٹ کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اونٹ کے گوشت سے وضو کرو۔'' اس نے کہا: کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔''

[٨٠٣] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ، ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَّأَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، كُلُّهُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ.

[803] سماک، عثمان بن عبداللہ بن موہب اور اشعث بن ابی شعثاء سب نے جعفر بن ابی ثور سے، انھوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابوعوانہ سے ابوکامل نے روایت کی۔

(المعجم ٢٦) - **(بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ تَيَقَّنَ الطَّهَارَةَ ثُمَّ شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِطَهَارَتِهِ تِلْكَ)** (التحفة ٦٠)

باب:26- اس امر کی دلیل کہ جسے (پہلے) طہارت کا یقین ہو، پھر اسے بے وضو ہونے کا شک گزرے تو اس کے لیے اسی طہارت کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے

[٨٠٤] ٩٨-(٣٦١) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَّعَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ؛ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ، يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: «لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا، أَوْ يَجِدَ رِيحًا».

[804] عمرو ناقد، زہیر بن حرب اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیّب) اور عباد بن تمیم سے اور انھوں نے ان (عباد) کے چچا سے روایت کی کہ نبی ﷺ سے ایک آدمی کے حوالے سے شکایت کی گئی کہ اسے یہ خیال آتا رہتا ہے کہ وہ نماز کے دوران میں کوئی چیز محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(وہ نماز سے) نہ ہٹے یہاں تک کہ کوئی آواز سنے یا کوئی بو محسوس کرے۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا: هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ.

ابوبکر اور زہیر بن حرب نے اپنی روایت میں (عباد بن تمیم کے چچا کے بارے میں) بتایا کہ وہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔

[٨٠٥] ٩٩-(٣٦٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَجَدَ

[805] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں کچھ محسوس ہو اور اسے شبہ ہو جائے کہ اس میں سے کچھ نکلا

أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا».

ہے یا نہیں تو ہرگز مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو محسوس کرلے۔"

(المعجم ٢٧) - (بَابُ طَهَارَةِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ) (التحفة ٦١)

باب: 27- مرے ہوئے جانور کا چمڑہ رنگنے سے پاک ہوجاتا ہے

[٨٠٦] ١٠٠-(٣٦٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ، فَمَاتَتْ، فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا، فَدَبَغْتُمُوهُ، فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ؟» فَقَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا».

[806] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور ابن ابی عمر سب نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو صدقے میں بکری دی گئی، وہ مرگئی، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: "تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتارا، اس کو رنگ لیتے اور اس سے فائدہ اٹھا لیتے!" لوگوں نے بتایا: یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: "بس اس کا کھانا حرام ہے۔"

قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا: عَنْ مَّيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

ابوبکر اور ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ کہا (سند میں روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آگے میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کی۔)

[٨٠٧] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ شَاةً مَّيْتَةً، أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُونَةَ، مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟» قَالُوا: «إِنَّهَا مَيْتَةٌ» قَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا».

[807] ابن شہاب زہری کے دوسرے شاگرد یونس نے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مردار بکری (پڑی) پائی جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو صدقے میں دی گئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا!" لوگوں نے کہا: یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: "بس اس کا کھانا حرام ہے۔"

[٨٠٨] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ رِوَايَةِ يُونُسَ.

[808] ابن شہاب کے ایک اور شاگرد صالح نے بھی اسی سند سے یونس کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٨٠٩] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَّطْرُوحَةٍ أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُونَةَ، مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَّا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ؟».

[809] سفیان نے عمرو سے، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردہ پڑی ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جو میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو بطور صدقہ دی گئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے اس کے چمڑے کو کیوں نہ اتارا، وہ اس کو رنگ لیتے اور فائدہ اٹھا لیتے!''

[٨١٠] ١٠٣-(٣٦٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ مُّنْذُ حِينٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ دَاجِنَةً كَانَتْ لِبَعْضِ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَاتَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ؟».

[810] ابن جریج نے عمرو بن دینار سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ ایک بکری، جو رسول اللہ ﷺ کی ایک بیوی کی تھی، مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کا چمڑا اتار کر اس سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا!''

[٨١١] ١٠٤-(٣٦٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ لِّمَوْلَاةٍ لِّمَيْمُونَةَ، فَقَالَ: «أَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟».

[811] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کی (مردہ) بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا!''

[٨١٢] ١٠٥-(٣٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ وَعْلَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ

[812] سلیمان بن بلال نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عبدالرحمان بن وعلہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ».

سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جب چمڑے کو رنگ لیا جاتا ہے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔''

[٨١٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، يَعْنِي حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ يَحْيٰى.

[813] سفیان بن عیینہ، عبدالعزیز بن محمد اور سفیان ثوری نے مختلف سندوں کے ساتھ زید بن اسلم کی سابقہ سند کے ساتھ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی، یعنی یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کی طرح۔

[٨١٤] ١٠٦-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا. وَقَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ فَرْوًا، فَمَسِسْتُهُ، فَقَالَ: مَالَكَ تَمَسُّهُ؟ قَدْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ، وَمَعَنَا الْبَرْبَرُ وَالْمَجُوسُ، نُؤْتٰى بِالْكَبْشِ قَدْ ذَبَحُوهُ، وَنَحْنُ لَا نَأْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَأْتُونَنَا بِالسِّقَاءِ يَجْعَلُونَ فِيهِ الْوَدَكَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «دِبَاغُهُ طَهُورُهُ».

[814] یزید بن ابی حبیب نے ابوخیر سے روایت کی کہ میں نے علی بن وعلہ سبائی کو ایک پوستین (چمڑے کا کوٹ) پہنے ہوئے دیکھا، میں نے اسے چھوا تو اس نے کہا: اسے کیوں چھوتے ہو؟ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا: ہم مغرب میں ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ بربر اور مجوسی ہوتے ہیں، ہمارے پاس مینڈھا لایا جاتا ہے جسے انھوں نے ذبح کیا ہوتا ہے اور ہم ان کے ذبح کیے ہوئے جانور نہیں کھاتے، وہ ہمارے پاس مشکیزہ لاتے ہیں جس میں وہ چربی ڈالتے ہیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کو رنگنا اس کو پاک کر دیتا ہے۔''

[٨١٥] ١٠٧-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ

[815] جعفر بن ربیعہ نے ابوخیر سے روایت کی، کہا: مجھ سے ابن وعلہ سبائی نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم مغرب میں ہوتے ہیں تو مجوسی ہمارے پاس پانی اور چربی کے مشکیزے لاتے ہیں۔ انھوں نے کہا: پی لیا کرو۔ میں نے پوچھا: کیا آپ اپنی رائے بتا رہے ہیں؟

وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ، فَيَأْتِينَا الْمَجُوسُ بِالْأَسْقِيَةِ فِيهَا الْمَاءُ وَالْوَدَكُ، فَقَالَ: اِشْرَبْ. فَقُلْتُ: أَرَأْيٌ تَرَاهُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «دِبَاغُهُ طَهُورُهُ».

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس کو رنگنا اس کو پاک کر دیتا ہے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ التَّيَمُّمِ) (التحفة ٦٢)

باب:28- تیمّم (کا بیان)

[٨١٦] ١٠٨-(٣٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ - انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَّأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُم مَّاءٌ، قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي أَبُوبَكْرٍ، وَّقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي. فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا. فَقَالَ

[816] عبدالرحمان بن قاسم (بن محمد) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک سفر میں آپ کے ساتھ نکلے، جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش کی خاطر ٹھہر گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ رک گئے، نہ وہ پانی (والی جگہ) پر تھے نہ ان کے پاس پانی (بچا ہوا) تھا۔ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ کو پتہ نہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ (دوسرے) لوگوں کو روک رکھا ہے، نہ وہ پانی (والی جگہ) پر ہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی بچا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے (اس وقت) رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھ کر سو چکے تھے اور کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے ساتھیوں کو روک رکھا ہے جبکہ نہ وہ پانی والی جگہ پر ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے، مجھے صرف اس بات نے حرکت کرنے سے روکے رکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا سر میری ران پر تھا، رسول اللہ ﷺ سوئے رہے اور پانی کے بغیر ہی صبح ہوگئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت اتاری تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ - وَّهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ -: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

نے تیمّم کیا۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے، جو نقباء میں سے تھے، کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاندان! یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے اس اونٹ کو جس پر میں سوار تھی اٹھایا تو ہمیں اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

[٨١٧] ١٠٩-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً، فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا. فَوَاللهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً.

[817] ہشام کے والد عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً ہار لیا، وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کچھ ساتھیوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔ ان کی نماز کا وقت آ گیا تو انھوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی اور جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس بات کی شکایت کی، (اس پر) تیمّم کی آیت اتری تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: اللہ آپ کو بہترین جزا دے، اللہ کی قسم! آپ کو کبھی کوئی مشکل معاملہ پیش نہیں آیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اس سے نکلنے کی سبیل پیدا کر دی اور اسی میں مسلمانوں کے لیے برکت رکھ کر دی۔

[٨١٨] ١١٠-(٣٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسٰى، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا. فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: ﴿فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [المائدة: ٦] فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي

[818] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے روایت کی، کہا: میں حضرت عبداللہ (بن مسعود) اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! بتایئے اگر انسان حالتِ جنابت میں ہو اور ایک ماہ تک اسے پانی نہ ملے تو وہ نماز کا کیا کرے؟ اس پر حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: وہ تیمّم نہ کرے، چاہے اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے۔ اس پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو سورۂ مائدہ کی اس آیت کا کیا مطلب ہے: ''تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو؟'' اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر انھیں اس آیت کی بنا پر رخصت دے دی گئی تو خطرہ ہے جب انھیں پانی ٹھنڈا محسوس ہو گا تو وہ مٹی سے تیمّم کر لیں گے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے عمار

هٰذِهِ الْآيَةِ، لَأَوْشَكَ، إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ، أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ. فَقَالَ أَبُو مُوسٰى لِعَبْدِ اللهِ: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ، فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا» ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ، وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ، وَوَجْهَهُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

کی یہ بات نہیں سنی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے بھیجا، مجھے جنابت ہوگئی اور پانی نہ ملا تو میں چوپائے کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا (اور نماز پڑھ لی)، پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے بس اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح کرنا کافی تھا۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک بار زمین پر مارے، پھر بائیں ہاتھ کو دائیں پر اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کی پشت پر اور اپنے چہرے پر ملا۔ تو عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمار کی بات پر مطمئن نہیں ہوئے تھے۔ (تفصیل آگے حدیث:820 میں ہے۔)

[٨١٩] ١١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسٰى لِعَبْدِ اللهِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هٰكَذَا» وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ، فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

[819] عبدالواحد نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے حدیث بیان کی، کہا: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے پوچھا...... پھر ابومعاویہ کی (سابقہ) حدیث پورے واقعے سمیت بیان کی، مگر یہ کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے اس طرح کر لینا ہی کافی تھا'' اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، (پھر) اپنے دونوں ہاتھ جھاڑے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔

[٨٢٠] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ، عَنْ شُعْبَةَ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً. فَقَالَ: لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عَمَّارٌ: أَمَا تَذْكُرُ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا، فَلَمْ نَجِدْ مَاءً: فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ،

[820] یحییٰ بن سعید قطان نے شعبہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے حکم نے ذر (بن عبداللہ بن زرارہ) سے، انھوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا: میں جنبی ہوگیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا۔ تو انھوں نے جواب دیا: نماز نہ پڑھ۔ اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں، جب میں اور آپ ایک فوجی دستے میں تھے تو ہم جنبی ہوگئے اور ہمیں

وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ، ثُمَّ تَنْفُخَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ» فَقَالَ عُمَرُ: اِتَّقِ اللهَ، يَا عَمَّارُ! فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ.

پانی نہ ملا تو آپ نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور نماز پڑھ لی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے بس اتنا ہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے، پھر ان میں پھونک مار کر ان دونوں سے اپنے چہرے اور اپنی ہتھیلیوں کا مسح کر لیتے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمار! اللہ سے ڈرو۔ (عمار رضی اللہ عنہ نے) جواب دیا: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ واقعہ بیان نہیں کرتا۔

قَالَ الْحَكَمُ: وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ، مِثْلَ حَدِيثِ ذَرٍّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ الَّذِي ذَكَرَ الْحَكَمُ. فَقَالَ عُمَرُ: نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

حکم نے کہا: یہی روایت مجھے (ذر کے واسطے کے بغیر) ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے براہ راست بھی سنائی جو بعینہٖ ذر کی حدیث کی طرح تھی۔ کہا: مجھے سلمہ نے ذر کے حوالے سے حکم کی بیان کردہ سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے جس چیز (کی ذمہ داری) کو اٹھا لیا ہے ہم اسے آپ ہی پر ڈالتے ہیں (آپ اپنے اعتماد پر یہ روایت بیان کر سکتے ہیں۔)

[٨٢١] ١١٣-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى. قَالَ: قَالَ الْحَكَمُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: عَمَّارٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنْ شِئْتَ، لِمَا جَعَلَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ حَقِّكَ، لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا. وَلَمْ يَذْكُرْ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ.

[821] نضر بن شمیل نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا: میں جنبی ہو گیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا۔ اس کے بعد (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ چاہیں تو آپ کے اس حق کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رکھا ہے، میں یہ حدیث کسی کو نہ سناؤں گا۔ اور (شعبہ نے یہاں) مجھے سلمہ نے ذر سے حدیث بیان کی (کے الفاظ) کا ذکر نہیں کیا۔

[٨٢٢] ١١٤-(٣٦٩) قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ

[822] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمٰن بن یسار، جو نبی اکرم ﷺ

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ، مَّوْلَى مَيْمُونَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ. فَقَالَ أَبُوالْجَهْمِ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ، حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، ابوجہم بن حارث بن صمّہ انصاری کے پاس پہنچے تو ابوجہم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بئر جمل (نامی جگہ) سے تشریف لائے تو آپ کو ایک آدمی ملا، اس نے آپ کو سلام کہا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ آپ ایک دیوار کی طرف بڑھے اور آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

[٨٢٣] ١١٥-(٣٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مَّرَّ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَبُولُ، فَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.

[823] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک آدمی گزرا جبکہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے تو اس نے سلام کہا، آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا۔

(المعجم ٢٩) - **(بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ)** (التحفة ٦٣)

باب:29-اس بات کی دلیل کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا

[٨٢٤] (٣٧١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، قَالَ حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ، فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ: «أَيْنَ كُنْتَ؟ يَاأَبَاهُرَيْرَةَ!» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! لَقِيتَنِي وَأَنَا

[824] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنابت کی حالت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستے پر انھیں ملے تو وہ کھسک گئے اور جا کر غسل کیا۔ نبی ﷺ نے انھیں تلاش کروایا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟'' انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! جب آپ مجھے ملے تو میں جنابت کی حالت میں تھا، میں نے غسل کیے بغیر آپ کے پاس بیٹھنا پسند نہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! مومن ناپاک (نجس) نہیں ہوتا۔'' (یعنی اس طرح ناپاک نہیں ہوتا کہ اسے کوئی چھو جائے، قریب

جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتّٰى أَغْتَسِلَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ».

بیٹھے یا اس سے ہاتھ ملائے تو وہ بھی ناپاک ہو جائے۔)

[٨٢٥] ١١٦-(٣٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ وَّاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ، فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: كُنْتُ جُنُبًا قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ».

[825] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انھیں ملے جبکہ وہ جنبی تھے تو وہ آپ ﷺ سے دور ہٹ گئے اور غسل کیا، پھر آ کر عرض کی کہ میں جنبی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔''

(المعجم ٣٠) - **(بَابُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا)** (التحفة ٦٤)

باب:30- جنابت وغیرہ کی صورت میں اللہ کا ذکر کرنا

[٨٢٦] ١١٧-(٣٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

[826] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

(المعجم ٣١) - **(بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمُحْدِثِ الطَّعَامَ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ، وَأَنَّ الْوُضُوءَ لَيْسَ عَلَى الْفَوْرِ)** (التحفة ٦٥)

باب:31- بے وضو شخص کے لیے کھانا جائز ہے، اس میں کوئی کراہت نہیں اور وضو فوری طور پر کرنا ضروری نہیں

[٨٢٧] ١١٨-(٣٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ -، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

[827] حماد نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے سعید بن حویرث سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (ہاتھ دھو کر) بیت الخلا سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا، لوگوں نے آپ سے وضو کا

الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ: «أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ؟».

تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''(کیا) میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں کہ وضو کروں؟''

[٨٢٨] ١١٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ، وَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: «لِمَ؟ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ؟».

[828] سفیان بن عیینہ نے عمرو سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہتے تھے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ قضائے حاجت کی جگہ سے (ہاتھ دھوکر) آئے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا، آپ سے عرض کی گئی: کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے جواب دیا: ''کس لیے؟ کیا مجھے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں؟''

[٨٢٩] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَوْلَى آلِ السَّائِبِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَائِطِ، فَلَمَّا جَاءَ، قُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَوَضَّأُ؟ قَالَ: «لِمَ؟ أَلِلصَّلَاةِ؟».

[829] محمد بن مسلم طائفی نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے آل سائب کے آزاد کردہ غلام سعید بن حویرث سے روایت کی کہ اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (یہ) کہتے ہوئے سنا: اللہ کے رسول ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، جب آپ آئے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا، آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے جواب دیا: ''کس لیے؟ کیا نماز کے لیے؟''

[٨٣٠] ١٢١-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى حَاجَتَهُ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَأَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. قَالَ: وَزَادَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ لَمْ تَوَضَّأْ؟ قَالَ: «مَا أَرَدْتُ صَلَاةً فَأَتَوَضَّأَ» وَزَعَمَ عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ.

[830] ابن جریج سے روایت ہے کہ ہمیں سعید بن حویرث نے حدیث بیان کی، اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ نے (دور) باہر اپنی قضائے حاجت کر لی تو کھانا آپ کے قریب لایا گیا، آپ نے تناول فرما لیا اور پانی کو نہ چھوا۔ (آپ پانی ساتھ لے جاتے تھے۔)

(ابن جریج) کا قول ہے: عمرو بن دینار نے مجھے سعید بن حویرث سے یہ چیز زائد بتائی کہ نبی ﷺ سے عرض کی گئی: آپ نے وضو نہیں کیا؟ آپ نے جواب دیا: ''میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کیا کہ وضو کروں۔'' عمرو نے کہا ہے کہ اس نے سعید بن حویرث سے سنا ہے۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَرَادَ دُخُولَ الْخَلَاءِ) (التحفة ٦٦)

باب:32- جب بیت الخلا میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو کیا کہے

[٨٣١] ١٢٢-(٣٧٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: وَقَالَ يَحْيٰى أَيْضًا: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ - فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، وَفِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ - قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ».

[831] یحییٰ بن یحییٰ نے حماد بن زید اور ہشیم سے، ان دونوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی (حماد کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے اور ہشیم کے الفاظ ہیں: جب کسی اوٹ والی جگہ میں داخل ہوتے) تو فرماتے: ''اے اللہ! میں نر اور مادہ دونوں قسم کی خبیث مخلوق سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[٨٣٢] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ».

[832] اسماعیل بن علیہ نے اسی مذکورہ بالا سند کے ساتھ عبدالعزیز سے روایت بیان کی اور (دعا کے) یہ الفاظ بیان کیے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث ''میں نر اور مادہ دونوں قسم کی خبیث مخلوق سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ نَوْمَ الْجَالِسِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ) (التحفة ٦٧)

باب:33- اس بات کی دلیل کہ بیٹھے ہوئے انسان کے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

[٨٣٣] ١٢٣-(٣٧٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَجِيٌّ لِّرَجُلٍ - وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: وَنَبِيُّ اللهِ ﷺ يُنَاجِي الرَّجُلَ - فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ.

[833] اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث دونوں نے عبدالعزیز سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نماز کے لیے تکبیر کہہ دی گئی اور رسول اللہ ﷺ ایک آدمی سے بہت قریب ہو کر آہستہ آہستہ بات کر رہے تھے۔ (عبدالوارث کی روایت میں وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَجِيٌّ لِّرَجُلٍ کے بجائے وَنَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُنَاجِي الرَّجُلَ آپ ایک آدمی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے ہے۔ مفہوم ایک ہے) تو آپ نماز کے لیے کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ

لوگ (بیٹھے بیٹھے) سو گئے۔

[٨٣٤] ١٢٤-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلًا، فَلَمْ يَزَلْ يُنَاجِيهِ حَتّٰى نَامَ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ.

[834] شعبہ نے عبدالعزیز بن صہیب سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نماز کے لیے تکبیر کہہ دی گئی جبکہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ آپ اس سے سرگوشی فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کے ساتھی (بیٹھے بیٹھے) سو گئے، اس کے بعد آپ آئے اور انھیں نماز پڑھائی۔

[٨٣٥] ١٢٥-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ،: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُولُ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنَامُونَ، ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّأُونَ. قَالَ قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: إِي، وَاللهِ!.

[835] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (بیٹھے بیٹھے) سو جاتے تھے، پھر وضو کیے بغیر نماز پڑھ لیتے۔ (شعبہ کہتے ہیں:) میں نے (قتادہ سے) پوچھا: آپ نے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم!

[٨٣٦] ١٢٦-(..) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِّي حَاجَةٌ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيهِ، حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ- أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ - ثُمَّ صَلَّوْا.

[836] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی تو ایک آدمی نے (رسول اللہ سے) کہا: میرا ایک کام ہے، چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہو کر اس سے سرگوشی کرنے لگے حتی کہ لوگ یا کچھ لوگ (بیٹھے بیٹھے) سو گئے، پھر سب نے نماز پڑھی۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي

”اور میری یاد کے لیے نماز قائم کریں۔“

(طٰہٰ 20:14)

نماز کی اہمیت، فضیلت وفرضیت

انسان اشرف المخلوقات ہے، اگر اب تک میسر سائنسی معلومات کو بنیاد بنایا جائے تو انسان ہی سب سے عقلمند مخلوق ہے جس نے عناصرِ قدرت سے کام لے کر اپنے لیے قوت وطاقت کے بہت سے انتظامات کر لیے ہیں۔ اس کے باوجود یہ بہت ہی کمزور، بار بار مشکلات میں گھر کر بے بس ہو جانے والی مخلوق ہے جو اپنی زندگی کے اکثر معاملات میں دوسروں کی مدد کی محتاج ہے، دوسروں پر انحصار کرتی ہے، اپنے مستقبل کے حوالے سے ہر وقت خدشات کا شکار اور خوفزدہ رہتی ہے۔

ان میں سے جو انسان ایک قادرِ مطلق پر ایمان سے محروم ہیں، ان میں سے اکثر دوسری ایسی مخلوقات کا سہارا لیتے اور ان کو اپنا محافظ، اپنا رازق اور خالق سمجھتے اور ان سے مدد کی درخواست کرتے ہیں جو ان کی پہنچ سے دور ہوں یا جن کی اپنی کمزوریوں سے انسان بے خبر ہوں۔ مظاہر فطرت کی پوجا، بتوں کی پوجا، دیوتاؤں اور دیویوں کی پرستش حتی کہ ہاتھیوں، بندروں اور سانپوں کی عبادت کمزور انسان کی خوفزدگی اور اس کی احتیاج کی دلیل ہے۔

اللہ کے بھیجے ہوئے دین نے انسان کو یہ سکھایا کہ جنھیں تم پوجتے ہو وہ بھی تمھاری طرح بلکہ تم سے بڑھ کر کمزور اور محتاج ہیں۔ وہ محض ایک ہی ذات ہے جس کے ساتھ کسی کی کوئی شراکت داری نہیں اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ ہر قوت اسی کے پاس ہے۔ ہر نعمت کے خزانوں کا مالک وہی ہے۔ اس نے سبھی کو پیدا کیا۔ وہ کبھی پیدا ہونے کا یا کسی بھی اور چیز کا محتاج تھا نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ وہ ہماری عبادت کا بھی محتاج نہیں بلکہ ہم ہی اس کے قرب، اس کی رحمت، اس کی مہربانی اور اس کی سخاوت کے محتاج ہیں۔ اس کی رِضا اور اس کا قرب حاصل ہو جانے سے ہماری کمزوری طاقت میں، ہماری احتیاج فراوانی میں بدل سکتی ہے اور ہمارا خوف مکمل سلامتی کے احساس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تمام انبیاء کا مشن یہی تھا کہ انسان اس ابدی حقیقت کو سمجھ لے اور اس قادرِ مطلق کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادت کا صحیح طریقہ اپنا لے۔ اس وقت جتنے آسمانی دین موجود ہیں ان میں سب سے مکمل، سب سے خوبصورت اور سب سے آسان طریقۂ عبادت وہ ہے جو اسلام نے سکھایا ہے۔ ان اسلامی عبادات میں سے اہم ترین عبادت نماز ہے۔ نماز کا ارادہ کرتے ہی خیر، برکت اور کسبِ اعمال صالحہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ طہارت اور وضو سے انسان ظاہری اور باطنی کثافت اور میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اور نماز میں داخل ہونے کے ساتھ ہی وہ اللہ کے حضور باریاب ہو جاتا ہے۔

اس عبادت میں بندہ گاہے اپنے جیسے بہت سے عبادت گزاروں کے ساتھ مل کر جذب وسرمستی میں اللہ کو پکارتا، اس سے حالِ دل کہتا اور اس کے سامنے زاری کرتا ہے اور گاہے تنہائی کے عالم میں اپنے رب کے سامنے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ سرگوشی اور

مناجات کرتا ہے۔[1] عبادت کا یہ مکمل اور سب سے خوبصورت طریقہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات کے افضل ترین عبادت گزار (عبد) محمد رسول اللہ ﷺ کو سکھایا اور انھوں نے انسانیت کو اس کی تعلیم دی۔

آپ کی نماز کی کیفیتیں کیا تھیں؟ ان کی تفصیل صحیح مسلم کی کتاب الصلاۃ، کتاب المساجد، کتاب صلاۃ المسافرین اور مابعد کے ابواب میں بالتفصیل مذکور ہے۔

جن خوش نصیب لوگوں نے اس عبادت کا طریقہ براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے سیکھا، وہ اس کی لذتوں سے صحیح طور پر آشنا تھے، مثلاً: حضرت انس رضی اللہ عنہ انھیں یاد کر کے بے اختیار کہتے تھے: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ''میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ ہلکی اور مکمل ترین ہو۔''[2] یہ نماز باجماعت کی کیفیت تھی۔ رات کی تنہائیوں میں آپ کی نماز کیسی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتانا بھی چاہتی ہیں اور اس سے زیادہ کہہ بھی نہیں سکتیں: يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ. ''آپ چار رکعتیں پڑھتے اور مت پوچھو کہ ان کی خوبصورتی کیا تھی اور طوالت کتنی تھی، پھر آپ چار رکعتیں ادا فرماتے، نہ پوچھو کہ ان کا جمال کیسا تھا، کتنی لمبی ہوتی تھیں۔''[3] یہ لذتیں محسوس کی جا سکتی تھیں لیکن زبان ان کے بیان سے قاصر تھی۔ قرآن مجید نے اس عبادت کا تذکرہ اس طرح کیا کہ اس کا مشاہدہ کرنے والے اس کی طرف کھنچے چلے آتے تھے اور اس میں مستغرق ہو جاتے: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ ''اور جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کھڑا ہوا، تو وہ اس پر گروہ در گروہ اکٹھے ہونے لگے۔'' (الجن 72:19)

محدثین نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے حوالے سے وہ ساری تفصیلات انتہائی جانفشانی سے جمع کر کے یکجا کر دیں جو صحابۂ کرام نے بیان کی تھیں۔ آج اگر ذوق وشوق کی کیفیتوں میں ڈوب کر ان کا مطالعہ کیا جائے تو پورا منظر سامنے آ جاتا ہے، جو حسن و جمال کا بے مثال مرقع ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد فتنوں کا دور آیا۔ بے شمار انسانوں کے عقائد اور اعمال اس کی زد میں آئے، منعِ زکاۃ، ارتداد، خوارج وغیرہ کے باطل عقائد اسی فتنے کی تباہ کاریوں کے چند پہلو ہیں۔ اس دور کا مطالعہ کیا جائے تو عبادات اور اعمال میں سہل انگاری، غفلت اور لاپروائی حتیٰ کہ جہالت کی ایسی کیفیتیں سامنے آتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ بنو امیہ کے دور میں نماز جیسے اسلام کے بنیادی رکن کی کیفیت ایسی ہو گئی تھی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے سبب سے باقاعدہ گریہ میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ لوگوں اور ان کے حکمرانوں نے اس دور میں اوقاتِ نماز تک ضائع کر دیے تھے۔ امام زہری کہتے ہیں: میں دمشق میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہے جو آپ کو رلا رہی ہے؟ فرمایا: میں نے عہد رسالت مآب ﷺ میں جو کچھ دیکھا تھا اس میں نماز ہی رہ گئی تھی، اب یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے۔[4] آپ سے نماز کے بارے میں یہ الفاظ بھی منقول

---

1 صحيح مسلم، المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد......، حديث: 1230(551). 2 صحيح مسلم، الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، حديث: 1054(469). 3 صحيح مسلم، صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل ......، حديث: 1723(738). 4 صحيح البخاري، مواقيت الصلاة، باب في تضييع الصلاة عن وقتها، حديث: 530.

ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جو کچھ ہوتا تھا ان میں سے کوئی چیز نہیں جو میں پہچان سکوں (سب کچھ بدل گیا ہے۔) کہا گیا: نماز (تو ہے!) فرمایا: کیا اس میں بھی تم نے وہ سب کچھ نہیں کر دیا جو کر دیا ہے![1] جامع ترمذی کی روایت کے الفاظ ہیں: تم نے اپنی نمازوں میں وہ سب کچھ نہیں کر ڈالا جس کا تمھی کو پتہ ہے![2]

ایک اور روایت میں ہے، ثابت بنانی کہتے ہیں: ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ حجاج نے نماز میں تاخیر کر دی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وہ اس سے بات کرنا چاہتے تھے، ان کے ساتھیوں نے حجاج سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے انھیں روک دیا تو آپ وہاں سے نکلے، سواری پر بیٹھے اور راستے میں کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کی کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے لا الہ الا اللہ کی شہادت کے۔ ایک آدمی نے کہا: ابوحمزہ! نماز؟ تو فرمایا: تم نے ظہر کی نماز مغرب میں پہنچا دی! کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز یہی تھی![3]

حکمرانوں کی جہالت کی وجہ سے خرابی کا یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور سوائے چند اہل علم کے باقی لوگ اسی ناقص اور بگاڑی ہوئی نماز کے عادی ہو گئے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے مشہور تابعی عطاء کا واقعہ نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ولید بن عبدالملک نے جمعے میں تاخیر کی حتیٰ کہ شام ہو گئی، میں آیا اور بیٹھنے سے پہلے ظہر ادا کر لی، پھر اس کے خطبے کے دوران میں بیٹھے ہوئے اشارے سے عصر پڑھی۔ اشارے سے اس لیے کہ عطاء کو خوف تھا کہ اگر انھوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو انھیں قتل کر دیا جائے گا۔[4]

اکثر لوگ حکمرانوں کے اس عمل ہی کو اسلام سمجھتے تھے، ان کو اس بات کا احساس تک نہ تھا کہ یہ سب رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔ عام لوگوں کی تو بات ہی کیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جیسے عالم کو بھی مدینہ کا گورنر مقرر ہونے تک اصل اوقاتِ نماز کا علم نہ تھا۔ وہ مدینہ کے گورنر ہو کر آئے تو ایک دن انھوں نے عصر کی نماز میں تاخیر کر دی۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ ان کے پاس آئے اور انھیں بتایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے، جب وہ عراق میں گورنر تھے، ایک دن نماز میں تاخیر کر دی تو حضرت ابومسعود انصاری (بدری) رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور فرمایا: مغیرہ یہ کیا ہے؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ جبریل علیہ السلام نے نازل ہو کر نماز پڑھائی...... (پانچوں نمازیں، ایک دن ہر نماز کا وقت شروع ہونے پر اور دوسرے دن ہر نماز کے وقتِ آخر میں پڑھائیں۔) اس پر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عروہ سے کہا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ کیا واقعی جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے نماز کے وقت کی نشاندہی کی؟ عروہ نے جواب دیا: بشیر بن ابی مسعود اپنے والد (بدری صحابی ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ) سے اسی طرح بیان کرتے تھے۔[5]

نماز کے طریقے میں بھی اسی طرح کی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔

صحابۂ کرام اور ان کے شاگردوں نے اس صورت حال کی اصلاح کے لیے جہاد شروع کیا، پھر محدثین نے، جو علم حدیث میں ان ہی کے جانشیں تھے، اس جہاد کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی تمام تفصیلات پوری تحقیق اور جستجو کے

---

1 صحيح البخاري، مواقيت الصلاة، باب في تضييع الصلاة عن وقتها، حديث: 529. 2 جامع الترمذي، صفة القيامة، باب حديث إضاعة الناس الصلاة......، حديث: 2447. 3 فتح الباري، مواقيت الصلاه، باب تضييع الصلاة عن وقتها، حديث: 529. 4 فتح الباري، مواقيت الصلاة، باب تضييع الصلاة عن وقتها، حديث: 529. 5 فتح الباري، مواقيت الصلاة، باب مواقيت الصلاة وفضلها، حديث: 521.

بعد امت کے سامنے پیش کر دیں اور امت کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان مبارک پر کما حقہ عمل کا موقع فراہم کیا کہ «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي» ''تم اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''[1]

یہ ایک فطری بات ہے کہ انسان جس صورت میں جس عمل کا عادی ہوتا ہے ہمیشہ اسی کو درست سمجھتا ہے اور ہر صورت میں اس کے دفاع کی کوشش کرتا ہے۔ محدثین کے سامنے بہت بڑا اور کٹھن مشن تھا، انھوں نے نادان حکمرانوں کی سرپرستی میں راسخ شدہ عادات کے خلاف اتنا مؤثر جہاد کیا کہ اب ان لوگوں کے سامنے، جو عادت کی بنا پر اصرار اور ضد کا شکار نہیں، رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ اور آپ کا منور طریقِ عمل روز روشن کی طرح واضح ہے۔

امام مسلم نے کتاب الصلاۃ، کتاب المساجد، کتاب صلاۃ المسافرین اور بعد کے ابواب میں خوبصورت ترتیب سے صحیح اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مکمل تفصیلات جمع کر دی ہیں۔ محدثین کے عظیم الشان کام کے بعد امت کے فقہاء اور علماء کے استنباطات، چاہے وہ جس مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں، محدثین کی بیان کردہ انھی احادیث کے گرد گھومتے ہیں۔ تمام فقہی اختلافات کے حوالے سے بھی آخری اور حتمی فیصلہ صرف اور صرف وہی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے صادر فرمادیا اور جسے محدثین نے پوری امانت داری سے امت تک پہنچا دیا ہے۔

1 صحیح البخاري، الأذان، باب الأذان للمسافرین……، حدیث:631.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٤ - كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ) (التحفة ١)

[٨٣٧] ١ -(٣٧٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ، فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ، وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِّثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَرْنًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُّنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ! قُمْ؛ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ».

باب:1-اذان کی ابتدا

[837] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب مسلمان مدینہ آئے تو وہ اکٹھے ہو جاتے اور نمازوں کے اوقات کا انتظار کرتے، کوئی اس کا اعلان نہیں کرتا تھا۔ ایک دن انھوں نے اس کے بارے میں گفتگو کی تو بعض نے کہا: عیسائیوں کے گھنٹے کے مانند ایک گھنٹا لے لو اور بعض نے کہا: یہود کے قرنا جیسا قرنا، البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایک آدمی ہی کیوں نہیں بھیج دیتے جو نماز کا اعلان کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! اٹھو اور نماز کا اعلان کرو۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْأَذَانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ) (التحفة ٢)

[٨٣٨] ٢ -(٣٧٨) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ:

باب:2-اذان دُہری اور تکبیر اکہری کہنے کا حکم

[838] خلف بن ہشام نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

حدیث سنائی، نیز یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن عُلَیّہ نے خبر دی، ان دونوں (حماد اور یحییٰ) نے خالد حذّاء سے، انھوں نے ابو قلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان دہرائیں اور اقامت اکہری کہیں۔

زَادَ يَحْيٰى فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ؛ فَقَالَ: إِلَّا الْإِقَامَةَ.

یحییٰ نے ابن عُلَیّہ سے (بیان کردہ) اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: میں (اسماعیل) نے یہ روایت ایوب کو سنائی تو انھوں نے کہا: (اذان دہرائیں) اقامت کے سوا۔

[٨٣٩] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

[839] عبدالوہاب ثقفی نے خالد حذّاء سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ انھوں (صحابہ) نے (اس پر) بات کی کہ کسی ایسی چیز کے ذریعے سے نماز کے وقت کی علامت مقرر کریں جس کو لوگ پہچان لیا کریں۔ انھوں نے کہا کہ وہ آگ روشن کریں یا ناقوس (گھنٹی) بجائیں، پھر (آخر کار) بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دہری اذان اور اکہری اقامت کہیں۔

[٨٤٠] ٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا، بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَنْ يُورُوا نَارًا.

[840] وہیب نے کہا: ہمیں خالد حذّاء نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ جب لوگ زیادہ ہوگئے تو انھوں نے گفتگو کی کہ وہ علامت مقرر کریں...... آگے (عبدالوہاب) ثقفی کی حدیث کے مانند ہے، فرق صرف اس قدر ہے کہ اس (وہیب) نے (يُنَوِّرُوا نَارًا "آگ روشن کریں" کی جگہ) يُورُوا نَارًا "آگ جلائیں" کہا۔

[٨٤١] ٥-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

[841] ایوب نے ابو قلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ دہری اذان اور اکہری اقامت کہیں۔

(المعجم ٣) - (بَابُ صِفَةِ الْأَذَانِ) (التحفة ٣)

باب:3-اذان کا طریقہ

[٨٤٢] ٦-(٣٧٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ: أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مَّكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ عَلَّمَهُ هٰذَا الْأَذَانَ: «اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ»، ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - مَرَّتَيْنِ - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ - مَرَّتَيْنِ - حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ - مَرَّتَيْنِ - حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - مَرَّتَيْنِ - زَادَ إِسْحٰقُ «اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

[842] ابوغسان مسمعی اور اسحاق بن ابراہیم نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا:) ابوغسان نے کہا: ہمیں معاذ نے حدیث سنائی اور اسحاق نے کہا: ہمیں دستوائی (کپڑے) والے ہشام کے بیٹے معاذ نے خبر دی، انھوں (معاذ) نے کہا: مجھے میرے والد نے عامر احول سے حدیث سنائی، انھوں نے مکحول سے، انھوں نے عبداللہ بن محیریز سے اور انھوں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انھیں یہ اذان سکھائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، پھر دوبارہ کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دوبار، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ. دوبار، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. دوبار، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. دوبار۔ اسحاق نے یہ اضافہ کیا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

(المعجم ٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ مُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ) (التحفة ٤)

باب:4-ایک مسجد کے لیے دو مؤذن رکھنا مستحب ہے

[٨٤٣] ٧-(٣٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ: بِلَالٌ وَّابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى.

[843] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے: بلال اور نابینا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما۔

[٨٤٤] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

[844] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی (سابقہ حدیث)

أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

کے مانند حدیث بیان کی گئی ہے۔

(المعجم ٥) - (بَابُ جَوَازِ أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ مَعَهُ بَصِيرٌ) (التحفة ٥)

باب:5- نابینا کے ساتھ بینا موجود ہو تو اس کا اذان دینا جائز ہے

[٨٤٥] ٨-(٣٨١) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ أَعْمٰى.

[845] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابنِ ام مکتوم رسول اللہ ﷺ کے لیے اذان دیا کرتے تھے، حالانکہ وہ نابینا تھے۔

[٨٤٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[846] یحییٰ بن عبداللہ اور سعید بن عبدالرحمٰن نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اس (مذکورہ بالا روایت) کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْإِمْسَاكِ عَنِ الْإِغَارَةِ عَلٰى قَوْمٍ فِي دَارِ الْكُفْرِ إِذَا سُمِعَ فِيهِمُ الْأَذَانُ) (التحفة ٦)

باب:6- دارالکفر میں جب کسی قوم کی آبادی سے اذان سنائی دے تو ان پر حملہ کرنے سے رک جانا

[٨٤٧] ٩-(٣٨٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُغِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِلَّا أَغَارَ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى الْفِطْرَةِ» ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ

[847] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (دشمن پر) طلوع فجر کے وقت حملہ کرتے تھے اور اذان کی آواز پر کان لگائے رکھتے تھے، پھر اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے، (ایسا ہوا کہ) آپ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ. تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فطرتِ (اسلام) پر ہے۔'' پھر اس نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو آگ

إِلَّا اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ» فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزًى.

سے نکل گیا۔" اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

(المعجم ٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ) (التحفة ٧)

باب:7-(اذان) سننے والے کے لیے مؤذن کے مانند کلمات کہنا مستحب ہے، پھر وہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے، پھر اللہ سے آپ کے لیے وسیلہ مانگے

[٨٤٨] ١٠-(٣٨٣) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ».

[848] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اذان سنو تو جو مؤذن کہتا ہے اسی کی طرح کہو۔"

[٨٤٩] ١١-(٣٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ».

[849] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: "جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے وہ میں ہوں گا، چنانچہ جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہوگئی۔"

[٨٥٠] ١٢-(٣٨٥) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ

[850] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مؤذن اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ

الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسَافٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّـةَ».

أَكْبَرُ کہے تو تم میں سے (ہر) ایک اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہے، پھر وہ (مؤذن) کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تو وہ بھی کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پھر (مؤذن) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہے تو وہ بھی أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہے، پھر وہ (مؤذن) حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر (مؤذن) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہے تو وہ بھی اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہے، پھر (مؤذن) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ بھی اپنے دل سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[٨٥١] ١٣-(٣٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْقُرَشِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ».

[851] محمد بن رمح اور قتیبہ بن سعید کی دو الگ الگ سندوں سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے مؤذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔'' وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ''اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِينًا ''میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں'' تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ» وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ: وَأَنَا.

ابن رُمح نے اپنی روایت میں کہا: جس نے موذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ. اورقتیبہ نے وَأَنَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرْبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ) (التحفة ٨)

باب:8- اذان کی فضیلت اور شیطان کا اس کو سنتے ہی بھاگ کھڑے ہونا

[٨٥٢] ١٤-(٣٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[852] عبدہ نے طلحہ بن یحییٰ (بن طلحہ بن عبیداللہ) سے اور انھوں نے اپنے چچا (عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، ان کے پاس موذن انھیں نماز کے لیے بلانے آیا۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن موذن، لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے۔''

[٨٥٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِهِ.

[853] سفیان نے طلحہ بن یحییٰ سے اور انھوں نے (اپنے چچا) عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کی، کہا: میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے) سابقہ روایت کی مانند ہے۔

[٨٥٤] ١٥-(٣٨٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ: الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ، حَتّٰى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ».

[854] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ شیطان جب نماز کی پکار (اذان) سنتا ہے تو (بھاگ کر) چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روحاء کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔''

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ؟ فَقَالَ:

سلیمان (اعمش) نے کہا: میں نے ان (اپنے استاد

هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَّثَلَاثُونَ مِيلًا .

ابوسفیان طلحہ بن نافع) سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ مدینہ سے چھتیس میل (کے فاصلے) پر ہے۔

[٨٥٥] (. . .) وحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[855] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[٨٥٦] ١٦-(٣٨٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ، فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ».

[انظر: ١٢٦٥]

[856] اعمش نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شیطان جب نماز کے لیے پکار (کی آواز) سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ مؤذن کی آواز نہ سن سکے، پھر جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو واپس آتا ہے اور (نمازیوں کے دلوں میں) وسوسہ پیدا کرتا ہے، پھر جب اقامت سنتا ہے تو چلا جاتا ہے تاکہ اس کی آواز نہ سنے، پھر جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو واپس آتا ہے اور (لوگوں کے دلوں میں) وسوسہ ڈالتا ہے۔''

[٨٥٧] ١٧-(. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ».

[857] خالد بن عبداللہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح السمان) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا جاتا ہے۔''

[٨٥٨] ١٨-(. . .) حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي إِلٰى بَنِي حَارِثَةَ، قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَّنَا - أَوْ صَاحِبٌ لَّنَا - فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِّنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ. قَالَ: فَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي فَقَالَ: لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقٰى هٰذَا لَمْ

[858] رَوح نے سہیل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے بنو حارثہ کی طرف بھیجا، کہا: میرے ساتھ ہمارا ایک لڑکا (خادم یا ہمارا ایک ساتھی بھی تھا) اس کو کسی آواز دینے والے نے باغ سے اس کا نام لے کر آواز دی۔ کہا: جو (لڑکا) میرے ساتھ تھا اس نے باغ کے اندر جھانکا تو اسے کچھ نظر نہ آیا، چنانچہ میں نے یہ (واقعہ) اپنے والد کو بتایا تو انھوں نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس واقعے

أُرْسِلْكَ، وَلٰكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلَاةِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ، إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ، وَلّٰى وَلَهُ حُصَاصٌ».

سے دو چار ہو گے تو میں تمھیں نہ بھیجتا لیکن (آیندہ) تم اگر کوئی آواز سنو تو نماز کی اذان دو کیونکہ میں نے ابوہریرہ ؓ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے پکارا جاتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔''

[٨٥٩] ١٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ، حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ. يَقُولُ لَهُ: اُذْكُرْ كَذَا، وَاذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ، مَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى».

[859] اَعرج نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ بلاشبہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیچھے بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے، چنانچہ جب اذان پوری کر دی جاتی ہے تو آجاتا ہے حتی کہ جب نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو (پھر) پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، یہاں تک کہ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو آجاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالے۔ اسے کہتا ہے: فلاں چیز کو یاد کرو، فلاں چیز کو یاد کرو، وہ چیزیں جو اسے پہلے یاد نہیں ہوتیں، یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں چلتا اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔''

[٨٦٠] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَّدْرِي كَيْفَ صَلّٰى».

[860] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کے مانند بیان کیا، مگر انھوں نے (مَايَدْرِي كَمْ صَلّٰى کے بجائے) إِنْ يَّدْرِي كَيْفَ صَلّٰى ''وہ نہیں جانتا کیسے نماز پڑھی'' کہا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ، وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَأَنَّهُ لَايَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ) (التحفة ٩)

باب: 9- تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کے ساتھ اور رکوع سے اٹھتے وقت کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانا مستحب ہے اور یہ کہ جب (نمازی) سجدے سے سر اٹھائے تو رفع یدین نہ کرے

[٨٦١] ٢١-(٣٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

[861] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم

التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَقَبْلَ أَنْ يَّرْكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ انھیں کندھوں کے برابر لے آتے اور رکوع سے پہلے بھی اور (اس وقت بھی) جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ آپ دو سجدوں کے درمیان انھیں نہ اٹھاتے تھے۔

[٨٦٢] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ. ثُمَّ كَبَّرَ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

[862] ابن جریج نے ابن شہاب سے اور انھوں نے سالم بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے حتیٰ کہ آپ کے کندھوں کے سامنے آجاتے، پھر اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو یہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا کرتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے تھے۔

[٨٦٣] ٢٣-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ. كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ.

[863] عقیل اور یونس دونوں نے اسی طرح روایت کی جس طرح ابن جریج نے کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر تکبیر کہتے۔ (انھوں نے بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ کے بجائے حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ کہا، دونوں کا مفہوم ایک ہے۔)

[٨٦٤] ٢٤-(٣٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

[864] ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب وہ نماز پڑھتے تو اللہ اکبر

أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ، إِذَا صَلَّى كَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ. وَحَدَّثَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا.

کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرنا چاہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[٨٦٥] ٢٥-(...) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَّصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[865] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے نصر بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ انھیں اپنے کانوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو (پھر) اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ انھیں اپنے کانوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور ایسا ہی کرتے۔

[٨٦٦] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

[866] قتادہ سے (ابوعوانہ کے بجائے) سعید نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ انھوں (مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ) نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا اور (سعید نے) کہا: یہاں تک کہ دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے کناروں کے سامنے لے جاتے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ إِثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ فِي الصَّلَاةِ، إِلَّا رَفْعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَيَقُولُ فِيهِ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)

(التحفة ١٠)

باب:10- نماز میں ہر بار جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنا ثابت ہے، سوائے رکوع سے سر اٹھانے کے، وہاں صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا جائے گا

[٨٦٧] ٢٧-(٣٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى. قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَلَمَّا

[867] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انھیں نماز پڑھا رہے تھے تو جب بھی وہ جھکتے اور (سر اور جسم کو اوپر) اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب سلام پھیرا تو کہا: اللہ کی قسم! میں نماز میں تم سب کی نسبت رسول اللہ ﷺ

انْصَرَفَ قَالَ: وَاللهِ! إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

[٨٦٨] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوسِ.

ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[868] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابن شہاب نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے روایت بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر رکوع کرتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر جب رکوع سے کمر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر قیام کی حالت میں رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے، پھر جب سجدہ کرنے کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر جب اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر (دوسرا) سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے، پھر جب (سجدے سے) اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، آپ پوری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ اس کو مکمل کر لیتے اور جب دو رکعتوں سے بیٹھنے کے بعد اٹھتے تو (اس وقت بھی) تکبیر کہتے۔

پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے: میں نماز میں تم سب کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہ ہوں۔

[٨٦٩] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[869] عُقَیل نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے...... آگے ابن جریج کی حدیث کی طرح ہے اور (عقیل نے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ میں نماز میں تم سب کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہ ہوں، بیان نہیں کیا۔

[٨٧٠] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[870] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب مروان مدینہ میں اپنا نائب بنا کر جاتا تو جب وہ فرض نماز کے لیے

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ، حِينَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ، إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، كَبَّرَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَفِي حَدِيثِهِ: فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ، أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

کھڑے ہوتے، تکبیر کہتے......اس کے بعد (یونس نے) ابن جریج کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ ان (یونس) کی حدیث میں (یہ اضافہ) ہے کہ جب وہ نماز پوری کر لیتے اور سلام پھیرتے تو مسجد والوں کی طرف منہ کرتے (اور) کہتے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نماز میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں۔

[٨٧١] ٣١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ، فَقُلْنَا: يَاأَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هٰذَا التَّكْبِيرُ؟ قَالَ: إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[871] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں جب بھی (سر) اٹھاتے اور جھکاتے، تکبیر کہتے، اس پر ہم نے کہا: ابوہریرہ! یہ تکبیر کیا ہے؟ انھوں نے کہا: یقیناً یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے۔

[٨٧٢] ٣٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، وَيُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

[872] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ جب بھی (نماز میں سر) جھکاتے اور اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[٨٧٣] ٣٣-(٣٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا

[873] مطرف سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ جب وہ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر کہا: انھوں نے ہمیں محمد ﷺ کی نماز پڑھائی ہے یا کہا: انھوں نے مجھے محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی ہے۔

صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

(المعجم ١١) - (بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا أَمْكَنَهُ تَعَلُّمُهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا) (التحفة ١١)

باب: 11- ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت اور اگر (کوئی) فاتحہ اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو اور نہ اس کے لیے اس کا سیکھنا ہی ممکن ہو تو فاتحہ کے سوا جو پڑھنا آسان ہو، پڑھ لے

[٨٧٤] ٣٤-(٣٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَّحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ».

[874] سفیان بن عیینہ نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے محمود بن ربیع سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس بات کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کرتے تھے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی۔''

[٨٧٥] ٣٥-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْتَرِئْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ».

[875] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے امّ القرآن (فاتحہ) نہیں پڑھی۔''

[٨٧٦] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ، الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرِهِمْ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا

[876] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے، جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے کنویں سے کلّی کر کے پانی کا چھینٹا دیا تھا، انھیں بتایا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ام القرآن کی قراءت نہ کی، اس کی کوئی نماز نہیں۔''

صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ».

[۸۷۷] ۳۷-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ فَصَاعِدًا.

[877] زہری کے ایک اور شاگرد معمر نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور یہ اضافہ کیا: ''(فاتحہ) اور اس کے بعد (قرآن کا کچھ حصہ۔)''

[۸۷۸] ۳۸-(۳۹۵) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ» ثَلَاثًا، غَيْرُ تَمَامٍ، فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴾. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: ﴿مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي - وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي - فَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ قَالَ: هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: ﴿ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ».

[878] سفیان بن عیینہ نے علاء بن عبدالرحمان سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن کی قراءت نہ کی تو وہ ناقص ہے۔'' تین مرتبہ فرمایا، یعنی پوری ہی نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ انھوں نے کہا: اس کو اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے جب بندہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ''سب تعریف اللہ ہی کے لیے جو جہانوں کا رب ہے'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ''سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ مہربانی کرنے والا'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ''جزا کے دن کا مالک'' تو (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور ایک دفعہ فرمایا: میرے بندے نے (اپنے معاملات) میرے سپرد کر دیے۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ ''ہم تیری ہی بندگی کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں'' تو (اللہ) فرماتا ہے:

یہ (حصہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○﴾ ''ہمیں راہِ راست دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا، نہ غضب کیے گئے لوگوں کی ہو اور نہ گمراہوں کی'' تو (اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کا ہے جو اس نے مانگا۔

قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوبَ، دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ، فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ.

سفیان نے کہا: مجھے یہ روایت علاء بن عبدالرحمان بن یعقوب نے سنائی، میں ان کے پاس گیا، وہ گھر میں بیمار تھے۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا (تو انھوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔)

[٨٧٩] ٣٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ، مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[879] مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمان سے روایت کی، انھوں نے ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابوسائب سے سنا، کہتے تھے: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (جس طرح پچھلی روایت ہے۔)

[٨٨٠] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ، مَوْلٰى بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّه سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ» بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا

[880] ابن جریج نے بتایا کہ ہمیں علاء بن عبدالرحمان نے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن ہشام بن زہرہ کے بیٹوں کے آزاد کردہ غلام ابو سائب نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی'' ...... آگے سفیان کی حدیث کے مانند ہے اور (مالک بن انس اور ابن جریج) دونوں کی روایت میں ہے: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے، اس کا آدھا حصہ میرے لیے ہے اور آدھا

لِعَبْدِي».

میرے بندے کے لیے۔"

[۸۸۱] ٤١-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوأُوَيْسٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ أَبِي، وَمِنْ أَبِي السَّائِبِ، وَكَانَا جَلِيسَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ» يَقُولُهَا ثَلَاثًا، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[881] ابو اویس نے کہا: مجھے علاء نے خبر دی، کہا: میں نے اپنے والد سے اور ابوسائب سے سنا، وہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشیں تھے، ان دونوں نے کہا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی نماز ادا کی اور اس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی تو وہ (نماز) ادھوری ہے۔" آپ نے تین دفعہ یہ جملہ فرمایا...... آگے مذکورہ بالا اساتذہ (مالک، سفیان، ابن جریج) کی حدیث کی طرح ہے۔

[۸۸۲] ٤٢-(٣٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا أَعْلَنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْلَنَّاهُ لَكُمْ، وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ.

[882] حبیب بن شہید سے روایت ہے، کہا: میں نے عطاء سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قراءت کے بغیر کوئی نماز نہیں۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جو (نماز) رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اونچی قراءت سے ادا کی ہم نے بھی تمھارے لیے وہ اونچی قرآءت سے ادا کی اور جس (نماز) میں آپ نے (قراءت کو) مخفی رکھا، ہم نے بھی اسے تمھارے لیے مخفی رکھا۔

[۸۸۳] ٤٣-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفٰى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنْ لَّمْ أَزِدْ عَلٰى أُمِّ الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: إِنْ زِدْتَّ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ، وَّإِنِ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ.

[883] ابن جریج نے عطاء سے خبر دی، کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (نماز پڑھنے والا) پوری نماز میں (ہر رکعت میں) قراءت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو (قراءت) ہمیں (بلند آواز سے) سنائی، ہم نے بھی تمھیں سنائی اور جو آپ نے ہم سے (آواز آہستہ کر کے) مخفی رکھی ہم نے اسے تم سے مخفی رکھا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا: اگر میں ام القرآن سے زیادہ نہ پڑھوں؟ تو انھوں نے کہا: اگر اس سے زیادہ پڑھو تو بہتر ہے اور اگر اس (فاتحہ) پر رک جاؤ تو وہ تمھیں کفایت کرے گی۔

[۸۸٤] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى:

[884] حبیب معلم سے روایت ہے، انھوں نے عطاء

أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ، وَمَنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ، وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

سے روایت کی، کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہر نماز میں قراءت ہے۔ تو جو (قراءت) نبی ﷺ نے ہمیں سنائی ہم نے تمھیں سنائی اور جو انھوں نے ہم سے پوشیدہ رکھی، ہم نے وہ تم سے پوشیدہ رکھی اور جس نے ام الکتاب پڑھ لی تو اس کے لیے وہ کافی ہے اور جس نے (اس سے) زائد پڑھا تو وہ بہتر ہے۔

[٨٨٥] ٤٥-(٣٩٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّلَامَ، قَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ» ثُمَّ قَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا، عَلِّمْنِي، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا».

[885] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے سعید بن ابی سعید نے اپنے والد (کیسان بن سعد) سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی (مسجد کے) اندر آیا اور نماز پڑھی، پھر آ کر رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ آدمی واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی، جیسے پہلے پڑھی تھی، پھر نبی ﷺ کے پاس آیا اور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''وَعَلَيْكَ السَّلَامُ'' پھر فرمایا: ''واپس جاؤ، پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' یہاں تک کہ آپ نے تین دفعہ ایسے ہی کیا تو اس آدمی نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس سے بہتر ادا نہیں کر سکتا، آپ مجھے سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر تمھیں جتنا قرآن میسر ہو (آسانی سے پڑھا جا سکے) پڑھو، پھر رکوع کرو حتی کہ رکوع کرتے ہوئے (تمھیں پوری طرح) اطمینان ہو جائے، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ حتی کہ قیام کی حالت میں سیدھے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ کرتے ہوئے (تمھیں پوری طرح) اطمینان ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ حتی کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔''

[٨٨٦] ٤٦-(. .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَاحِيَةٍ. وَسَاقَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَزَادَا فِيهِ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ».

[886] ابو اسامہ اور عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے، انھوں نے سعید بن ابی سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی، رسول اللہ ﷺ ایک جانب (تشریف فرما) تھے...... پھر دونوں نے اسی واقعے کی مانند حدیث بیان کی اور اس (حدیث کے ابتدائی حصے) میں ان دونوں نے یہ اضافہ کیا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلے کی طرف رخ کرو، پھر تکبیر کہو۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ) (التحفة ١٢)

باب:12- مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت

[٨٨٧] ٤٧-(٣٩٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ - أَوِ الْعَصْرِ - فَقَالَ: «أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ. قَالَ: «قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا».

[887] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے زُرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا: ''تم میں سے کس نے میرے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی؟'' تو ایک آدمی نے کہا: میں نے، اور خیر کے سوا اس سے میں اور کچھ نہیں چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے علم ہو گیا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس (یعنی قراءت) میں الجھا رہا ہے۔''

[٨٨٨] ٤٨-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ

[888] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے زُرارہ بن اوفیٰ سے سنا، وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھنی شروع کر دی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''تم

يَقْرَأُ خَلْفَهُ: ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «أَيُّكُمْ قَرَأَ» أَوْ «أَيُّكُمُ الْقَارِىءُ» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: «قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا».

میں سے کس نے پڑھا'' یا (فرمایا:) ''تم میں سے پڑھنے والا کون ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس میں الجھا رہا ہے۔''

[٨٨٩] ٤٩-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ. كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، وَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا».

[889] قتادہ کے ایک اور شاگرد ابن ابی عروبہ نے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ بالا) روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور فرمایا: ''میں جان گیا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس میں الجھا رہا ہے۔''

فائدہ: امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ امام کچھ پڑھ رہا ہے اور مقتدی کچھ اور، اس کی اجازت نہیں۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ) (التحفة ١٣)

باب:13-ان لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں: بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھی جائے گی

[٨٩٠] ٥٠-(٣٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

[890] ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

[٨٩١] ٥١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ:

[891] (محمد بن جعفر کے بجائے) ابوداود نے شعبہ سے اسی سند سے روایت کی اور یہ اضافہ کیا کہ شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے کہا: کیا آپ نے یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے سنی

أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. نَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ.

ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔

[٨٩٢] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ! وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.

[892] اَوزاعی نے عبدہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ کلمات بلند آواز سے پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ! وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ تیرا نام بڑا بابرکت ہے اور تیری عظمت وشان بڑی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

وَعَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِـ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾، لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ، وَلَا فِي آخِرِهَا.

(نیز اوزاعی ہی کی) قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (اپنی) روایت کی خبر دیتے ہوئے ان (اوزاعی) کی طرف لکھ بھیجا کہ انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے قتادہ کو حدیث سنائی، کہا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ (نماز کا) آغاز الحمد للّٰہ رب العالمین سے کرتے تھے، وہ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم (بلند آواز سے) نہیں کہتے تھے، نہ قراءت کے شروع میں اور نہ اس کے آخر میں ہی (دوسری سورت کے آغاز پر۔)

[٨٩٣] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: أَخْبَرَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ.

[893] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بتایا کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ یہی (سابقہ) حدیث بیان کرتے تھے۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ: اَلْبَسْمَلَةُ آيَةٌ مِّنْ أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ، سِوٰى بَرَاءَةٍ)

(التحفة ١٤)

باب: 14- ان لوگوں کی دلیل جن کے نزدیک بسم اللہ سورۂ براءت کے سوا ہر سورت کی ابتدا میں ایک آیت ہے

[٨٩٤] ٥٣-(٤٠٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

[894] علی بن حُجر سعدی اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے

السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَقُلْنَا: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ»، فَقَرَأَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ ثُمَّ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟» فَقُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، وَهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ، فَأَقُولُ: رَبِّ! إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي، فَيَقُولُ: مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

(الفاظ انھی کے ہیں) علی بن مسہر سے روایت کی، انھوں نے مختار بن فلفل سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے جب اسی اثنا میں آپ کچھ دیر کے لیے نیند جیسی کیفیت میں چلے گئے، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا تو ہم نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنسے؟ آپ نے فرمایا: ''ابھی مجھ پر ایک سورت نازل کی گئی ہے۔'' پھر آپ نے پڑھا: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○﴾ ''بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر عطا کی۔ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں، یقیناً آپ کا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔'' پھر آپ نے کہا: ''کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے جس کا میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس پر بہت بھلائی ہے اور وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت پانی پینے کے لیے آئے گی، اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ ان میں سے ایک شخص کو کھینچ لیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ میری امت سے ہے۔ تو وہ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں نکالیں۔''

زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ: بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: «مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ».

(علی) ابن حُجر نے اپنی حدیث میں (یہ) اضافہ کیا: آپ مسجد میں ہمارے درمیان تھے اور (أَحْدَثُوا بَعْدَكَ کی جگہ) أَحْدَثَ بَعْدَكَ ''اس نے نئی بات نکالی'' کہا۔

[٨٩٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَغْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِغْفَاءَةً، بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ

[895] ابن فضیل نے مختار بن فلفل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نیند جیسی کیفیت میں چلے گئے، (آگے) جس طرح ابن مسہر کی حدیث ہے، البتہ

مُسْهِرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «نَهْرٌ وَّعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ، عَلَيْهِ حَوْضٌ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «آنِيَتُهُ عَدَدَ النُّجُومِ».

انھوں (ابن فضیل) نے یہ الفاظ کہے: ''ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اور اس پر ایک حوض ہے۔'' اور یہ نہیں کہا: ''اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔''

(المعجم ١٥) - **(بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ، وَوَضْعِهِمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ)** (التحفة ١٥)

باب:15- تکبیر تحریمہ کے بعد سینے سے نیچے اور ناف سے اوپر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا اور سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر کندھوں کے برابر رکھنا

[٨٩٦] ٥٤-(٤٠١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَّمَوْلًى لَّهُمْ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ، وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، كَبَّرَ - وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ - ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ، سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

[896] ہمام نے کہا: ہمیں محمد بن جُحادہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے عبدالجبار بن وائل نے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ بن وائل اور ان کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی کہ ان دونوں نے ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نے نماز میں جاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، تکبیر کہی (ہمّام نے بیان کیا: کانوں کے برابر بلند کیے) پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا (دونوں ہاتھ کپڑے کے اندر لے گئے)، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، پھر جب رکوع کرنا چاہا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے، پھر انھیں بلند کیا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا، پھر جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، پھر جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

(المعجم ١٦) - **(بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ)** (التحفة ١٦)

باب:16- نماز میں تشہد

[٨٩٧] ٥٥-(٤٠٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[897] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابو وائل سے اور

وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ. فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ: «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِّلّٰهِ صَالِحٍ، فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ».

انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کہتے تھے: اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو۔ (بخاری کی روایت میں جبریل پر میکائیل پر سلام ہو۔) تو ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ خود سلام ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے: بقا و بادشاہت، اختیار و عظمت اللہ ہی کے لیے ہے، اور ساری دعائیں اور ساری پاکیزہ چیزیں (بھی اسی کے لیے ہیں)، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ جب کوئی شخص یہ (دعائیہ) کلمات کہے گا تو یہ آسمان و زمین میں اللہ کے ہر نیک بندے تک پہنچیں گے۔ (پھر کہے:) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر جو مانگنا چاہے اس کا انتخاب کرلے۔''

[٨٩٨] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ».

[898] (جریر کے بجائے) شعبہ نے منصور سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی اور انھوں (شعبہ) نے ''پھر جو مانگنا چاہے اس کا انتخاب کرلے'' (کے کلمات) بیان نہیں کیے۔

[٨٩٩] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِهِمَا، وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ: «ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ، مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ - أَوْ مَا أَحَبَّ».

[899] منصور کے ایک اور شاگرد زائدہ نے ان سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں (جریر اور شعبہ) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، لیکن آخری کلمات میں مَاشَاءَ (جو چاہے) کی جگہ مَاأَحَبَّ (جو پسند کرے) کے الفاظ کہے۔

[٩٠٠] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ

[900] اعمش نے (ابو وائل) شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہم نماز میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے...... (آگے)

النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ. بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ، وَقَالَ: «ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ، مِنَ الدُّعَاءِ».

منصور کی حدیث کی طرح (ہے) اور کہا: "اس کے بعد دعا کا انتخاب کر لے۔"

[٩٠١] ٥٩-(. .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَخْبَرَةَ: قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّشَهُّدَ، كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ، كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا.

[901] عبداللہ بن سخبرہ نے کہا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا، میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی، (بالکل اسی طرح) جیسے آپ مجھے قرآنی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ اور انھوں (ابن سخبرہ) نے تشہد اسی طرح بیان کیا جس طرح سابقہ راویوں نے بیان کیا۔

[٩٠٢] ٦٠-(٤٠٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُولُ: «اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ».

[902] امام مسلم نے قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح بن مہاجر کی سندوں سے لیث سے، انھوں نے ابو زبیر سے، انھوں نے سعید بن جبیر اور طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اسی طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے تھے: "بقا و بادشاہت، عظمت واختیار اور کثرتِ خیر، ساری دعائیں اور ساری پاکیزہ چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ.

اور ابن رمح کی روایت میں (اَلسُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ کے بجائے) كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ (جس طرح آپ قرآن سکھاتے تھے) ہے۔

[٩٠٣] ٦١-(. .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

[903] عبدالرحمان بن حمید نے کہا: مجھے ابو زبیر نے طاوس کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث

حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد یوں سکھاتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔

[٩٠٤] ٦٢-(٤٠٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُّونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَلَمَّا قَضٰى أَبُومُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ يَاحِطَّانُ! قُلْتَهَا؟ قَالَ: مَا قُلْتُهَا، وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا قُلْتُهَا، وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ، فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَتِلْكَ بِتِلْكَ،

[904] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے یونس بن جبیر سے اور انھوں نے حِطّان بن عبداللہ رقاشی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک نماز پڑھی، جب وہ قعدہ (نماز میں تشہد کے لیے بیٹھنے) کے قریب تھے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: نماز کو نیکی اور زکاۃ کے ساتھ رکھا گیا ہے؟ جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز پوری کر لی تو مڑے اور کہا: تم میں سے یہ یہ بات کہنے والا کون تھا؟ تو سب لوگ مارے ہیبت کے چپ رہے، انھوں نے پھر کہا: تم میں سے یہ یہ بات کہنے والا کون تھا؟ تو لوگ ہیبت کے مارے پھر چپ رہے تو انھوں نے کہا: اے حِطّان! لگتا ہے تو نے یہ بات کہی؟ انھوں نے کہا: میں نے یہ نہیں کہا، البتہ مجھے ڈر تھا کہ آپ اس کے سبب میری سرزنش کریں گے۔ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے یہ بات کہی تھی اور میں نے اس سے بھلائی کے سوا اور کچھ نہ چاہا تھا۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمھیں اپنی نماز میں کیسے کہنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، آپ نے ہمارے لیے ہمارا طریقہ واضح کیا اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو، پھر تم میں سے ایک شخص تمھاری امامت کرائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تمھاری دعا قبول فرمائے گا۔ پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم تکبیر کہو اور رکوع کرو، امام تم سے پہلے رکوع میں جائے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا۔'' پھر

وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ»، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِّنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو (مقتدی کی طرف سے رکوع میں جانے کی) یہ (تاخیر) اس (تاخیر) کا بدل ہوگی (جو رکوع سے سر اٹھانے میں ہوگی) اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تمھاری (بات) سنے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے فرمایا ہے: اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی۔ اور جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو، امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہ (تاخیر) اس (تاخیر) کا بدل ہوگی، اور جب وہ قعدہ میں ہو تو تمھارا پہلا بول (یہ) ہو: بقاو بادشاہت، اختیار وعظمت، سب پاک چیزیں اور ساری دعائیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

[٩٠٥] ٦٣-(. . . . .) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ. وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، مِنَ الزِّيَادَةِ: «وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا». وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: «فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ

[905] ابو اسامہ نے سعید بن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، نیز معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، اسی طرح جریر نے سلیمان تیمی سے خبر دی، ان سب (ابن ابی عروبہ، ہشام اور سلیمان) نے قتادہ سے اسی (سابقہ) حدیث کے مانند روایت کی، البتہ قتادہ سے سلیمان اور ان سے جریر کی بیان کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے: ''جب امام پڑھے تو تم غور سے سنو۔'' اور ابوعوانہ کے شاگرد کامل کی حدیث کے علاوہ ان میں سے کسی کی حدیث میں: ''اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے فرمایا ہے: ''اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی حمد کی'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَّحْدَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ.

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ مُسْلِمٌ: تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُوبَكْرٍ: فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ: هُوَ صَحِيحٌ يَّعْنِي: «وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا». فَقَالَ: هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ، فَقَالَ: لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هٰهُنَا؟ قَالَ: لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٍ وَّضَعْتُهُ هٰهُنَا! إِنَّمَا وَضَعْتُ هٰهُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ.

ابو اسحاق نے کہا: ابونضر کے بھانجے ابوبکر نے اس حدیث کے متعلق بات کی تو امام مسلم نے کہا: آپ کو سلیمان سے بڑا حافظ چاہیے؟ اس پر ابوبکر نے امام مسلم سے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث؟ پھر (ابوبکر نے) کہا: وہ صحیح ہے، یعنی (یہ اضافہ کہ) جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو۔ امام مسلم نے (جواباً) کہا: وہ میرے نزدیک بھی صحیح ہے۔ تو ابوبکر نے کہا: آپ نے اسے یہاں کیوں نہ رکھا (درج کیا)؟ (امام مسلم نے جواباً) کہا: ہر وہ چیز جو میرے نزدیک صحیح ہے، میں نے اسے یہاں نہیں رکھا۔ یہاں میں نے صرف ان (احادیث) کو رکھا ہے جن (کی صحت) پر انھوں (محدثین) نے اتفاق کیا ہے۔

[٩٠٦] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «فَإِنَّ اللهَ قَضٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ».

[906] قتادہ کے ایک اور شاگرد معمر نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث روایت کی اور (اپنی) حدیث میں کہا: ''چنانچہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے فیصلہ کر دیا: (کہ) اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی (قال کے بجائے قضٰی کا لفظ روایت کیا۔)''

(المعجم ١٧) - (بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ) (التحفة ١٧)

تشہد (کے الفاظ کہنے) کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھنا

[٩٠٧] ٦٥-(٤٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نُّعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ - وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ - أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

[907] نُعَیم بن عبداللہ مجمر سے روایت ہے کہ محمد بن عبداللہ بن زید انصاری نے (محمد کے والد عبداللہ بن زید وہی ہیں جن کو نماز کے لیے اذان خواب میں دکھائی گئی تھی) انھیں ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق بتایا کہ انھوں نے کہا: ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے

الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ».

پاس تشریف لائے، چنانچہ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ انھوں نے کہا: اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے تمنا کی کہ انھوں نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: اے اللہ! رحمت فرما محمد اور محمد کی آل پر، جیسے تو نے رحمت فرمائی ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد اور محمد کی آل پر، جیسے تو نے سب جہانوں میں برکت نازل فرمائی ابراہیم کی آل پر بلاشبہ تو سزاوارِ حمد ہے، عظمتوں والا ہے۔ اور سلام اسی طرح ہے جیسے تم (پہلے) جان چکے ہو۔''

[٩٠٨] ٦٦-(٤٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْنَا: قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ».

[908] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے: کیا میں تمھیں ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: ہم یہ تو جان چکے ہیں کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، (یہ بتائیں) ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو: اے اللہ! محمد اور محمد کی آل پر رحمت فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت فرمائی، بلاشبہ تو سزاوارِ حمد، عظمتوں والا ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور محمد کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو سزاوارِ حمد ہے عظمتوں والا ہے۔''

[٩٠٩] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ،

[909] وکیع نے شعبہ اور مسعر سے اسی سند کے ساتھ حکم سے اسی کی مانند روایت کی اور مسعر کی حدیث میں یہ جملہ نہیں ہے: کیا میں تمھیں ایک تحفہ نہ دوں؟

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مِسْعَرٍ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً.

[٩١٠] ٦٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ، وَعَنْ مِّسْعَرٍ، وَعَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ» وَلَمْ يَقُلْ: «اَللّٰهُمَّ».

[910] اسماعیل بن زکریا نے اعمش، مسعر اور مالک بن مغول سے روایت کی اور ان سب نے حَکَم سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے مانند روایت کی، البتہ اسماعیل نے کہا: وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور (اس سے پہلے) اَللّٰهُمَّ نہیں کہا۔

[٩١١] ٦٩-(٤٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوحُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَّهُمْ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ».

[911] عمرو بن سُلیم نے کہا: مجھے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں (صحابہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ”کہو: اے اللہ! رحمت فرما محمد پر اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت فرمائی اور برکت نازل فرما محمد پر اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر، جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم کی آل پر، بلاشبہ تو سزاوارِ حمد ہے عظمتوں والا ہے۔“

[٩١٢] ٧٠-(٤٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا».

[912] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔“

(المعجم ١٨) - (بَابُ التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّأْمِينِ) (التحفة ١٨)

باب:18-سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور آمین کہنا

[٩١٣] ٧١-(٤٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[913] سُمَیّ نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی) کہے تو تم کہو: اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے اللہ! ہمارے رب! سب تعریف تیرے لیے ہے) کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

[٩١٤] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُمَيٍّ.

[914] سہیل نے اپنے والد (ابو صالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (مذکورہ بالا راوی) سُمَیّ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٩١٥] ٧٢-(٤١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «آمِينَ».

[915] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

ابن شہاب نے کہا: رسول اللہ ﷺ ''آمین'' کہتے تھے۔

[٩١٦] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَّلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ.

[916] (مالک کے بجائے) یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیّب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا...... (آگے) مالک کی مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے، البتہ یونس نے ابن شہاب کا قول بیان نہیں کیا۔

[٩١٧] ٧٤-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ: آمِينَ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[917] ابو یونس (سلیم بن جبیر) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک آمین دوسری کے موافق ہو جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

[٩١٨] ٧٥-(..) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[918] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک اور شاگرد اعرج کے حوالے سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے ایک شخص آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک آمین دوسری کے موافق ہو جائے تو اس شخص کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

[٩١٩] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[919] ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (گزشتہ حدیث) کی طرح حدیث بیان کی۔

[٩٢٠] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْقَارِئُ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ: آمِينَ، فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[920] سہیل کے والد ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قاری ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے اور جو اس کے پیچھے ہے وہ (بھی) آمین کہے اور اس کا کہنا آسمان والوں کی کہی ہوئی (آمین) کے موافق ہو جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(المعجم ١٩) - (بَابُ ائْتِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ) (التحفة ١٩)

باب:19- مقتدی کی طرف سے امام کی اقتدا

[٩٢١] ٧٧-(٤١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

[921] سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی،

وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ».

انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ گھوڑے سے گر گئے تو آپ کا دایاں پہلو چھل گیا، ہم آپ کے ہاں آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے، نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی، چنانچہ ہم نے (آپ کے اشارے پر، حدیث: 926-928) آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر جب آپ نے نماز پوری کی تو فرمایا: ''امام اسی لیے بنایا گیا کہ اس کی اقتدا کی جائے، چنانچہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو، جب وہ (سر) اُٹھائے تو تم (سر) اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ (اللہ نے اُسے سُن لیا جس نے اُس کی حمد بیان کی) کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے) کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

[٩٢٢] ٧٨-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ، فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

[922] (سفیان کے بجائے) لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور آپ کا ایک پہلو چھل گیا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی...... آگے سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٩٢٣] ٧٩-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا، وَزَادَ: «فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا».

[923] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور آپ کا دایاں پہلو چھل گیا...... پھر ان دونوں حضرات (سفیان اور لیث) کی روایت کے مانند روایت کی، البتہ یونس نے یہ اضافہ کیا: ''اور جب وہ (امام) کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔''

[٩٢٤] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[924] مالک بن انس نے زہری سے اور انھوں نے

حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَفِيهِ: «إِذَا صَلّٰى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر پڑے، اس سے آپ کا دایاں پہلو چھل گیا...... آگے مذکورہ بالا تینوں راویوں کی طرح روایت کی اور اس میں (بھی یہ) ہے: ”جب وہ (امام) کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔“

[٩٢٥] ٨١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ.

[925] معمر نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ گھوڑے سے گر پڑے جس سے آپ کا دایاں پہلو چھل گیا...... آگے سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی، اس میں یونس اور مالک والا اضافہ نہیں ہے۔

[٩٢٦] ٨٢-(٤١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: أَنِ اجْلِسُوا، فَجَلَسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا».

[926] عبدہ بن سلیمان نے ہشام (بن عروہ) سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے، آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آپ کی بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو انھوں نے آپ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کی۔ آپ نے انھیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ”امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ (رکوع و سجود سے سر) اٹھائے تو (پھر) تم (بھی سر) اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔“

[٩٢٧] ٨٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا:

[927] حماد بن زید اور عبداللہ بن نمیر نے ہشام بن عروہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[٩٢٨] ٨٤-(٤١٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ : اِشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ، وَهُوَ قَاعِدٌ، وَّأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : «إِنْ كِدْتُّمْ آنِفًا لَّتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَقُومُونَ عَلٰى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا، اِئْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ : إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَّإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا».

[928] لیث نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پڑ گئے اور ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر لوگوں کو سنا رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہمیں کھڑے ہوئے دیکھا تو آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا (جس پر) ہم بیٹھ گئے اور ہم نے آپ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''تم ابھی وہ کام کرنے لگے تھے جو فارسی اور رومی کرتے ہیں، وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، حالانکہ وہ (بادشاہ) بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایسا نہ کیا کرو، اپنے ائمہ کی اقتدا کرو، (امام) اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

[٩٢٩] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ، فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ، لِّيُسْمِعَنَا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[929] عبدالرحمان رؤاسی نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تکبیر کہتے تاکہ ہمیں سنائیں...... پھر لیث کی مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

[٩٣٠] ٨٦-(٤١٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا

[930] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام اقتدا ہی کے لیے بنایا گیا ہے، اس لیے اس کی مخالفت نہ کرو، چنانچہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ

عَلَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ».

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

[٩٣١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[931] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت بیان کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيرِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ٢٠)

باب:20- تکبیر وغیرہ میں امام سے سبقت لے جانے کی ممانعت

[٩٣٢] ٨٧-(٤١٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا، يَقُولُ: «لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ، إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا: آمِينَ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ».

[932] اعمش نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے، فرماتے تھے: ''امام سے آگے نہ بڑھو، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔''

[٩٣٣] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، إِلَّا قَوْلَهُ: «وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ» وَزَادَ: «وَلَا تَرْفَعُوا قَبْلَهُ».

[933] سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد (ابو صالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی روایت کی، سوائے اس حصے کے: ''جب وہ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو'' اور یہ حصہ بڑھایا: ''اور تم اس سے پہلے (سر) نہ اٹھاؤ۔''

[٩٣٤] ٨٨-(٤١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

[934] ابو علقمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ، سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً امام ایک ڈھال ہے (تم اس کے پیچھے پیچھے رہو)، چنانچہ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جب زمین والے کا کہا ہوا آسمان والوں کے کہنے کے موافق ہو جائے گا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

[٩٣٥] ٨٩-(٤١٧) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ».

[935] (ابوعلقمہ کے بجائے) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی سب کے سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

(المعجم ٢١) - (بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ - إِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِّنْ مَّرَضٍ وَّسَفَرٍ وَّغَيْرِهِمَا - مَنْ يُّصَلِّي بِالنَّاسِ، وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ جَالِسٍ لِّعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ، وَنَسْخِ الْقُعُودِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ) (التحفة ٢١)

باب: 21- جب امام کو مرض، سفر یا کسی اور وجہ سے عذر پیش آ جائے تو لوگوں میں سے کسی کو نماز پڑھانے کے لیے اپنا جانشیں (خلیفہ) مقرر کرنا اور جس نے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی جو کسی عذر کی بنا پر کھڑا ہونے سے قاصر ہو، اس کے لیے لازم ہے کہ اگر وہ کھڑا ہو سکتا ہے تو کھڑا ہو (کر نماز پڑھے)، بیٹھے ہوئے

(امام) کے پیچھے جو (مقتدی) کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا منسوخ ہے

[٩٣٦] ٩٠-(٤١٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا: أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَّرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: بَلٰى، ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟». قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ». فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ. قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ، أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ

[936] موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! جب (بیماری کے سبب) نبی (کے حرکات و سکنات) بوجھل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! نہیں، وہ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے بڑے طشت میں پانی رکھو۔'' ہم نے پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ نے اٹھنے کی کوشش کی تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟'' ہم نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے بڑے طشت میں پانی رکھو۔'' ہم نے رکھا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ اٹھنے لگے تو آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر ہوش میں آئے تو فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟'' ہم نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے بڑے طشت میں پانی رکھو۔'' ہم نے رکھا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے، پھر ہوش میں آئے تو فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟'' ہم نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! وہ رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: لوگ مسجد میں اکٹھے بیٹھے ہوئے عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ

بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَّكَانَ رَجُلًا رَّقِيقًا: يَّاعُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ، قَالَتْ: فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَّفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ - أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ - لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُّصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ، وَقَالَ لَهُمَا: «أَجْلِسَانِي إِلٰى جَنْبِهِ» فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، وَّكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُّصَلِّي وَ هُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ.

کا انتظار کر رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پیغام لانے والا ان کے پاس آیا اور بولا: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اور وہ بہت نرم دل انسان تھے: عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہی اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دنوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ تخفیف محسوس فرمائی تو دو مردوں کا سہارا لے کر، جن میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے، نماز ظہر کے لیے نکلے، (اس وقت) ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، اس پر نبی ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹیں اور آپ نے ان دونوں سے فرمایا: ''مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔'' ان دونوں نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: هَاتِ، فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الْآخَرَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والے راوی) عبیداللہ نے کہا: پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی: کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث پیش نہ کروں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نبی ﷺ کی بیماری کے بارے میں بیان کی ہے؟ انھوں نے کہا: لاؤ۔ تو میں نے ان کے سامنے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پیش کی، انھوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا، ہاں! اتنا کہا: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمھیں اس آدمی کا نام بتایا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے

کہا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ: کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اقتدا کرنے میں رسول ﷺ اور صحابہ کا یہ آخری عمل ہے۔ اس میں آپ بیٹھے ہوئے تھے ابوبکر صدیق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتدا کی۔ زیادہ تر ائمہ نے اس عمل کو سابقہ حکم کا ناسخ قرار دیا ہے۔

[٩٣٧] ٩١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُّمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا، فَأَذِنَّ لَهُ، قَالَتْ: فَخَرَجَ وَ يَدٌ لَّهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَّيَدٌ لَّهُ عَلٰى رَجُلٍ آخَرَ، وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ. فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ هُوَ عَلِيٌّ.

[937] معمر نے بیان کیا کہ زہری نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا آغاز میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہوا، آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، انھوں نے اجازت دے دی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آپ اس طرح نکلے کہ آپ کا ایک ہاتھ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (کے کندھے) پر اور دوسرا ہاتھ ایک دوسرے آدمی پر تھا اور (نقاہت کی وجہ سے) آپ اپنے پاؤں سے زمین پر لکیر بناتے جا رہے تھے۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو انھوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو وہ آدمی، جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا، کون تھے؟ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

[٩٣٨] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُّمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ.

[938] عقیل بن خالد نے کہا: ابن شہاب (زہری) نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور آپ کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت طلب کی کہ ان کی تیمارداری میرے گھر میں ہو، انھوں نے اجازت دے دی، پھر آپ دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لے کر) نکلے، آپ کے دونوں پاؤں زمین پر لکیر بناتے جا رہے تھے (اور آپ) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِي

(حدیث کے راوی) عبیداللہ نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ.

کچھ کہا تھا، میں نے اس کا تذکرہ عبداللہ (بن عباس) رضی اللہ عنہما سے کیا تو انھوں نے مجھ سے کہا: کیا تم جانتے ہو وہ آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا؟ انھوں نے کہا: میں نے کہا: نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ: بعض دوسری احادیث میں سہارا دینے والوں میں حضرت اسامہ بن زید کا نام بھی ہے۔ گویا آپ نے اگرچہ بیک وقت دو ہی کا سہارا لیا لیکن سہارا دے کر چلانے والے کل چار تھے۔ ایک طرف جو حضرت عائشہ کے سامنے تھی حضرت عباس اور کچھ وقت کے لیے فضل بن عباس تھے۔ دوسری طرف سے باری باری حضرت علی اور اسامہ نے سہارا دیا۔ یہ چاروں ہی اس خدمت کا شرف حاصل کرنا چاہتے تھے۔

[٩٣٩] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، وَمَا حَمَلَنِي عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا، وَّإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُرٰى أَنَّهُ لَنْ يَّقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُّ أَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

[939] عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنانے کے) اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ سے بار بار بات کی۔ میں نے اتنی بار آپ سے صرف اس لیے رجوع کیا کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھتی نہ تھی کہ لوگ آپ کے بعد کبھی اس شخص سے محبت کریں گے جو آپ کا قائم مقام ہوگا اور اس کے برعکس میرا خیال یہ تھا کہ آپ کی جگہ پر جو شخص بھی کھڑا ہوگا لوگ اسے بُرا (برے شگون کا حامل) سمجھیں گے، اس لیے میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ امامت (کی ذمہ داری) ابوبکر سے ہٹا دیں۔

[٩٤٠] ٩٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتِي، قَالَ:

[940] (عبید اللہ بن عبداللہ کے بجائے) حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ (بیماری کے دوران میں) میرے گھر تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر کو حکم پہنچاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' وہ کہتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابوبکر نرم دل انسان ہیں، جب وہ قرآن

«مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ رَّقِيقٌ، إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: وَاللهِ! مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ يَّتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَّقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: «لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُوبَكْرٍ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ».

پڑھیں گے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکیں گے، لہٰذا اگر آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بجائے کسی اور کو حکم دیں (تو بہتر ہوگا۔) عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میرے دل میں اس چیز کو ناپسند کرنے کی اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ تھی کہ جو شخص سب سے پہلے آپ کی جگہ کھڑا ہوگا لوگ اسے بُرا سمجھیں گے، اس لیے میں نے دو یا تین دفعہ اپنی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں، بلاشبہ تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ (معاملہ کرنے) والی عورتیں ہی ہو۔''

[٩٤١]٩٥-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ أَسِيفٌ، وَّإِنَّهُ مَتٰى يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» قَالَتْ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ أَسِيفٌ، وَّإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ مَّقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَتْ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» قَالَتْ: فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَّفْسِهِ خِفَّةً، قَالَتْ: فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي

[941] ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابوبکر جلد غم زدہ ہو جانے والے انسان ہیں اور وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو (قراءت بھی) نہیں سنا سکیں گے، لہٰذا اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دے دیں (تو بہتر ہوگا۔) آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کہو کہ ابوبکر جلد غمزدہ ہونے والے انسان ہیں، جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو (قراءت) نہ سنا سکیں گے، چنانچہ اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں (تو بہتر ہوگا۔) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہہ دیا تو آپ نے فرمایا: ''تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ (معاملہ کرنے) والی عورتوں ہی کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم پہنچا دیا تو انھوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز

الْأَرْضِ، قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُوبَكْرٍ حِسَّهُ، ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْ مَكَانَكَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا، وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا، يَقْتَدِي أَبُوبَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

شروع کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے طبیعت میں قدرے تخفیف محسوس کی، آپ اٹھے، دو آدمی آپ کو سہارا دیے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کھینچتے جا رہے تھے۔ وہ فرماتی ہیں: جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو ابوبکر ؓ نے آپ کی آہٹ سن لی، وہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو، پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور ابوبکر ؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر ؓ کھڑے ہو کر۔ ابوبکر ؓ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر ؓ کی اقتدا کر رہے تھے۔

فائدہ: امام احمد نے اس حدیث کو بیٹھنے میں امام کی اقتدا والی حدیث کے ساتھ اس طرح تطبیق دی ہے کہ ابوبکر ؓ بحیثیت امام کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے، لوگ اسی طرح ان کی اقتدا کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بعد ازاں تشریف لائے، آپ نماز کے لیے بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرما کر ابوبکر ؓ کی امامت کو قائم رکھا۔ انھوں نے آپ کی اقتدا میں وہی نماز پڑھی جو پہلے سے شروع کی تھی اور اسی طرح پڑھی اور پڑھائی جس طرح شروع کی تھی۔ اگر نماز کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں ہوتا تو سب بیٹھ کر ہی پڑھتے۔

[٩٤٢] ٩٦-(...) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ: فَأُتِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى أُجْلِسَ إِلٰى جَنْبِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ. وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى: فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، وَأَبُو بَكْرٍ إِلٰى

[942] علی بن مسہر اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔ ان دونوں کی حدیث میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ نے وفات پائی۔ ابن مسہر کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ کو لایا گیا یہاں تک کہ انھیں ابوبکر ؓ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر ؓ لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے۔ عیسیٰ کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، ابوبکر ؓ آپ کے پہلو میں تھے اور لوگوں کو (آپ کی تکبیر) سنا رہے تھے۔

جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ.

[٩٤٣]٩٧-(..)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ.

[943] ایک اور سند کے ساتھ ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو وہ ان کو نماز پڑھاتے رہے۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيْ: كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

عروہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت میں کچھ ہلکا پن محسوس کیا تو آپ باہر تشریف لائے، اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ جیسے ہو ویسے ہی رہو۔ رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر ان کے پہلو میں بیٹھ گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

[٩٤٤] ٩٨-(٤١٩) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ، وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ

[944] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے دوران، جس میں آپ نے وفات پائی، ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حتی کہ جب سوموار کا دن آیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں صف بستہ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف دیکھا، اس وقت آپ کھڑے ہوئے تھے، ایسا لگتا تھا کہ آپ کا رخِ انور مصحف کا ایک ورق ہے، پھر آپ نے ہنستے ہوئے تبسم فرمایا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نماز ہی میں اس خوشی کے سبب جو رسول اللہ ﷺ کے باہر آنے سے ہوئی تھی مبہوت ہو

رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا. قَالَ: فَبُهِتْنَا، وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ، مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَارِجٌ لِّلصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ. قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَرْخَى السِّتْرَ، قَالَ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَّوْمِهِ ذٰلِكَ.

کر رہ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں لوٹے تا کہ صف میں مل جائیں، انھوں نے سمجھا کہ نبی ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لا رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز مکمل کرو، پھر آپ واپس حجرے میں داخل ہو گئے اور پردہ لٹکا دیا۔ اسی دن رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

فائدہ: یہ آخری دن کا واقعہ ہے۔ اس روز بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنا چاہتے تھے۔ انھیں پتہ تھا کہ انھیں پیچھے ہٹنا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ روکیں گے تو رک جائیں گے۔

[٩٤٥] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَّظَرْتُهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ. بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

[945] سفیان بن عیینہ نے (ابن شہاب) زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف میں نے جو آخری نظر ڈالی (وہ اس طرح تھی کہ) سوموار کے دن آپ نے (حجرے کا) پردہ اٹھایا...... جس طرح اوپر واقعہ (بیان ہوا) ہے۔ (امام مسلم فرماتے ہیں:) صالح کی حدیث کامل اور سیر حاصل ہے۔

[٩٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ. بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

[946] معمر نے زہری کے حوالے سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب سوموار کا دن آیا...... اوپر والے دونوں راویوں کے مطابق۔

[٩٤٧] ١٠٠-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُوبَكْرٍ

[947] عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ (بیماری کے ایام میں) تین دن ہماری طرف تشریف نہ لائے، (انھی دنوں میں سے) ایک دن نماز کھڑی کی گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے لگے تو نبی ﷺ (کمرے کے) پردے کی طرف بڑھے اور اسے اُٹھا دیا، جب ہمارے

يَتَقَدَّمُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا، قَالَ: فَأَوْمَأَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْحِجَابَ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ.

سامنے نبی ﷺ کا رخ انور کھلا تو ہم نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا جو ہمارے لیے، نبی ﷺ کے چہرۂ مبارک کے نظارے سے، جو ہمارے سامنے تھا، زیادہ حسین اور پسندیدہ ہو۔ وہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ آگے بڑھیں اور آپ نے پردہ گرا دیا، پھر آپ وفات تک ایسا نہ کر سکے۔

[٩٤٨] ١٠١-(٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ رَّقِيقٌ، مَتٰى يَقُمْ مَّقَامَكَ لَا يَسْتَطِعْ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: «مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ».

[948] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور آپ کی بیماری نے شدّت اختیار کی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''(اے عائشہ!) ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ (معاملہ کرنے) والیوں کی طرح ہو۔''

قَالَ: فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

انھوں (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھانے لگے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةً بِالتَّقْدِيمِ) (التحفة ٢٢)

باب:22- جب امام کی آمد میں تاخیر ہو جائے اور کسی دوسرے کو آگے کرنے میں فتنہ وفساد کا خوف نہ ہو تو کسی کو جماعت کے لیے آگے کر دینا (جائز ہے)

[٩٤٩] ١٠٢-(٤٢١) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[949] امام مالک نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کے ہاں، ان کے درمیان صلح

ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَصَلّٰى أَبُوبَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ لَّا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَّدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ» قَالَ أَبُوبَكْرٍ: اَكَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَالِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ مَنْ نَّابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ؛ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ».

کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے تاکہ میں تکبیر کہوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ انھوں (سہل بن سعد) نے کہا: اس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے جبکہ لوگ نماز میں تھے، آپ بیچ کر گزرتے ہوئے (پہلی) صف میں پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ اس پر لوگوں نے ہاتھوں کو ہاتھوں پر مار کر آواز کرنی شروع کر دی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں کسی اور طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے مسلسل ہاتھوں سے آواز کی تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہیں، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس بات کا حکم دیا، پھر اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں صحیح طرح کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور آپ نے نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے تمھیں حکم دیا تو اپنی جگہ ٹکے رہنے سے تمھیں کس چیز نے روک دیا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوقحافہ کے بیٹے کے لیے زیبا نہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے (کھڑے ہو کر) جماعت کرائے، پھر رسول اللہ ﷺ نے (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر) فرمایا: ''کیا ہوا؟ میں نے تم لوگوں کو دیکھا کہ تم بہت تالیاں بجا رہے تھے؟ جب نماز میں تمھیں کوئی ایسی بات پیش آ جائے (جس پر توجہ دلانا ضروری ہو) تو سبحان اللہ کہو، جب کوئی سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی، ہاتھ پر ہاتھ مارنا صرف عورتوں کے لیے ہے۔''

[٩٥٠] ١٠٣-(..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ. وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ، حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ.

[950] عبدالعزیز بن ابی حازم اور یعقوب بن عبدالرحمان القاری دونوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے امام مالک کی روایت کی طرح روایت بیان کی۔ ان دونوں کی حدیث میں یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور الٹے پاؤں واپس ہوئے حتیٰ کہ صف میں آ کھڑے ہوئے۔

[٩٥١] ١٠٤-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ بَزِيعٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: ذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ، حَتّٰى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، وَفِيهِ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى.

[951] عبیداللہ نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے تشریف لے گئے...... آگے مذکورہ بالا راویوں کے مانند (حدیث بیان کی) اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف کے قریب کھڑے ہوگئے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے لوٹ آئے۔

[٩٥٢] ١٠٥-(٢٧٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَبُوكَ. قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أُهْرِيقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ

[952] عباد بن زیاد کو عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوئے۔ مغیرہ نے کہا: صبح کی نماز سے پہلے رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے اور میں نے آپ کے ہمراہ پانی کا ایک برتن اٹھا لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ میری طرف لوٹے تو میں برتن سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے، پھر اپنا چہرہ دھویا، اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے جبہ نکالنے لگے، جبے کی دونوں آستینیں تنگ ہوئیں تو آپ نے اپنے ہاتھ جبے کے اندر کر لیے حتیٰ کہ آپ نے اپنے بازو جبے کے نیچے سے نکال لیے اور دونوں ہاتھ

ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ، فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ، حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ.

کہنیوں تک دھوئے، پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح (کر کے) وضو (مکمل) کیا، پھر آپ آگے بڑھے۔

قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى لَهُمْ، فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُتِمُّ صَلَاتَهُ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: «أَحْسَنْتُمْ» أَوْ قَالَ: «قَدْ أَصَبْتُمْ» يُغَبِّطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. [راجع: ٦٢٦]

مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھا یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر چکے تھے، انھوں نے نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ کو دو رکعتوں میں سے ایک ملی۔ آپ نے آخری رکعت لوگوں کے ساتھ ادا کی، چنانچہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کی تکمیل کے لیے کھڑے ہو گئے، اس بات نے مسلمانوں کو گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا اور انھوں نے کثرت سے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا، جب نبی ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔'' یا فرمایا: ''تم نے ٹھیک کیا۔'' آپ نے ان کی تحسین فرمائی کہ انھوں نے وقت پر نماز پڑھ لی تھی۔

[٩٥٣] (..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّادٍ. قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُ».

[953] اسماعیل بن محمد بن سعد نے حمزہ بن مغیرہ سے روایت کی جو عباد کی روایت کی طرح ہے۔ (اس میں یہ بھی ہے کہ) مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو پیچھے کرنا چاہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اُسے (آگے) رہنے دو۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٢٣)

باب:22- نماز میں اگر کوئی بات پیش آ جائے تو مرد تسبیح کہے اور عورت ہاتھ (کی پشت) پر ہاتھ مارے

[٩٥٤] ١٠٦-(٤٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّحَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ».

[954] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز ہارون بن معروف اور حرملہ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ابن وہب نے بتایا، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے خبر دی، کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(امام کو متنبہ کرنے کا طریقہ) مردوں کے لیے تسبیح (سبحان اللہ کہنا) ہے اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔''

زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَّقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ.

حرملہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ ابن شہاب نے کہا: میں نے علم والے لوگوں کو دیکھا، وہ تسبیح کہتے تھے اور اشارہ کرتے تھے۔

[٩٥٥] ١٠٧-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[955] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ روایت) کے مانند روایت بیان کی ہے۔

[٩٥٦] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ: «فِي الصَّلَاةِ».

[956] ہمّام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند روایت بیان کی اور اس میں اضافہ کیا: ''نماز میں (متنبہ کرنے کے لیے۔)''

(المعجم ٢٤) - (بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ

باب:24- نماز کو اچھی طرح، مکمل طور پر اور

(وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا) (التحفة ٢٤)

[٩٥٧] ١٠٨-(٤٢٣) حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «يَا فُلَانُ! أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ، إِنِّي وَاللهِ! لَأُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِي، كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ».

خشوع (عاجزی) سے پڑھنے کا حکم

[957] سعید کے والد ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں) نماز پڑھائی، پھر سلام پھیرا اور فرمایا: ''اے فلاں! تم اپنی نماز اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے؟ کیا نمازی نماز پڑھتے وقت یہ نہیں دیکھتا (غور کرتا) کہ وہ نماز کیسے پڑھتا ہے؟ وہ اپنے ہی لیے نماز پڑھتا ہے (کسی دوسرے کے لیے نہیں۔) اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح سامنے دیکھتا ہوں۔''

[٩٥٨] ١٠٩-(٤٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا؟ فَوَاللهِ! مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي».

[958] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا رخ ادھر (سامنے) ہی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ پر نہ تمھارا رکوع مخفی ہے اور نہ تمھارا سجدہ، یقیناً میں تمھیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔''

[٩٥٩] ١١٠-(٤٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِي - وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي - إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ».

[959] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو، اللہ کی قسم! میں تمھیں اپنے پیچھے (بھی) دیکھتا ہوں۔'' (بلکہ) غالباً آپ نے اس طرح فرمایا: ''جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تمھیں اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔''

[٩٦٠] ١١١-(...) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَّعْنِي ابْنَ هِشَامٍ:

[960] قتادہ سے (شعبہ کے بجائے دستوائی والے) ہشام اور سعید نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ ظَهْرِي، إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُّمْ»، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: «إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ».

سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رکوع اور سجود کو مکمل کرو، اللہ کی قسم! جب بھی تم رکوع کرتے ہو اور جب بھی تم سجدہ کرتے ہو تو میں اپنی پیٹھ پیچھے تمھیں دیکھتا ہوں۔'' اور سعید کی روایت میں (إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُّمْ کے بجائے) إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ ''جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو'' کے الفاظ ہیں۔ یعنی سعید کی روایت میں اذا کے بعد دونوں جگہ ما کا لفظ نہیں ہے۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَّنَحْوِهِمَا) (التحفة ٢٥)

باب:25- رکوع اور سجدے وغیرہ میں امام سے سبقت کرنے کی حرمت

[٩٦١] ١١٢-(٤٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ -وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ- قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا: وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ رَأَيْتُمْ مَّا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» قَالُوا: وَمَا رَأَيْتَ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ».

[961] علی بن مُسہر نے مختار بن فلفل سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، اور نماز سے فراغت کے بعد ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا: ''لوگو! میں تمھارا امام ہوں، تم مجھ سے سبقت نہ کیا کرو، نہ رکوع میں، نہ سجود میں، نہ قیام میں اور نہ سلام پھیرنے میں کیونکہ میں تمھیں اپنے سامنے اور اپنے پیچھے دیکھتا ہوں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تم ان (تمام چیزوں) کو دیکھو جو میں نے دیکھیں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔''

[٩٦٢] ١١٣-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ

[962] (علی بن مسہر کے بجائے) جریر اور ابن فضیل دونوں نے اپنی اپنی سند سے مختار بن فلفل سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انھوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کی، جریر کی حدیث میں

النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: «وَلَا بِالِانْصِرَافِ».

''نہ سلام پھیرنے میں'' کے الفاظ نہیں۔

[٩٦٣] ١١٤-(٤٢٧) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: «أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُّحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ؟».

[963] حماد بن زید نے محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ محمد ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے (رکوع و سجود سے) سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا بنا دے؟''

[٩٦٤] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُّونُسَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ، أَنْ يُّحَوِّلَ اللهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ».

[964] یونس نے محمد بن زیاد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے محفوظ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی صورت گدھے کی صورت میں بدل دے۔''

[٩٦٥] ١١٦-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الرَّبِيعِ ابْنِ مُسْلِمٍ، جَمِيعًا عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ: «أَنْ يَّجْعَلَ اللهُ وَجْهَهُ وَجْهَ حِمَارٍ».

[965] ربیع بن مسلم، شعبہ اور حماد بن سلمہ سب نے مختلف سندوں سے محمد بن زیاد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انھوں نے یہی روایت نبی ﷺ سے بیان کی۔ (ان راویوں میں سے) ربیع بن مسلم کی حدیث میں (اس کی صورت بدل دے کے بجائے) ''اور اللہ اس کا چہرہ گدھے کا چہرہ بنا دے'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَّفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٢٦)

باب:26- نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت

[٩٦٦] ١١٧-(٤٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ».

[966] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں وہ ہر صورت (اپنی اس حرکت سے) باز آجائیں ورنہ (ہوسکتا ہے ان کی نظر) ان کی طرف نہ لوٹے (سلب کر لی جائے۔)''

[٩٦٧] ١١٨-(٤٢٩) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ، عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ، إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ».

[967] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نظریں آسمان کی طرف بلند کرنے سے لازماً باز آجائیں یا (پھر ایسا ہوسکتا ہے کہ) ان کی نظریں اچک لی جائیں۔''

(المعجم ٢٧) - **(بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ، وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ، وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ)** (التحفة ٢٧)

باب:27- نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم اور سلام پھیرتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کرنے اور ہاتھ اٹھانے کی ممانعت، نیز پہلی صفوں کو مکمل کرنے اور ان میں جڑنے اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم

[٩٦٨] ١١٩-(٤٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ» قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا

[968] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسیّب بن رافع سے، انھوں نے تمیم بن طرفہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں نماز میں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں، جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ (ہاتھ اٹھا کر دائیں بائیں گھوڑے کی دم کی طرح کیوں

حِلَقًا، فَقَالَ: «مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ؟» قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟» فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: «يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ».

ہلاتے ہو۔ دیکھیے، حدیث:971,970) نماز میں پُرسکون رہو۔'' انھوں نے کہا: پھر آپ (ایک اور موقع پر) تشریف لائے اور ہمیں مختلف حلقوں میں بیٹھے دیکھا تو فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں ٹولیوں میں (بٹا ہوا) دیکھ رہا ہوں؟'' پھر (ایک اور موقع پر) تشریف لائے تو فرمایا: ''تم اس طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے جس طرح بارگاہِ الٰہی میں فرشتے صف بستہ ہوتے ہیں؟'' ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔''

[٩٦٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[969] وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے (اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے) کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[٩٧٠] ١٢٠-(٤٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَامَ تُؤْمُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ».

[970] مسعر نے کہا: مجھ سے عبیداللہ ابن قبطیہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی، اُنھوں نے کہا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے دونوں جانب اشارہ کیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیوں کرتے ہو، جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ تم میں سے (ہر) ایک کے لیے بس یہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ اپنی ران پر رکھے، پھر اپنے بھائی کو سلام کرے جو دائیں جانب ہے اور (جو) بائیں جانب (ہے۔)''

[٩٧١] ١٢١-(. . .) وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ فُرَاتٍ يَعْنِي الْقَزَّازَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا، قُلْنَا بِأَيْدِينَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم، فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ».

[971] فُرات قزّاز نے عبید اللہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہم لوگ جب سلام پھیرتے تو ہاتھوں کے اشارے سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ تم ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو، جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ تم میں سے کوئی جب سلام پھیرے تو اپنے ساتھی کی طرف رخ کرے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا، وَالِازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا، وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِّنَ الْإِمَامِ) (التحفة ٢٨)

باب:28- صفوں کو برابر اور سیدھا کرنا اور اولیت کے حساب سے صفوں کی فضیلت، پہلی صف میں شرکت کے لیے ازدحام اور مسابقت، جن لوگوں کو (دوسروں پر) فضیلت حاصل ہے ان کو آگے کرنا اور امام کے قریب جگہ دینا

[٩٧٢] ١٢٢-(٤٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: «اِسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا؛ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَلْيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا.

[972] عبداللہ بن ادریس، ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے عُمارہ بن عمیر تیمی سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نماز میں (ہمیں برابر کھڑا کرنے کے لیے) ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگا کر فرماتے: ''برابر ہو جاؤ اور جدا جدا کھڑے نہ ہو کہ اس سے تمھارے دل باہم مختلف ہو جائیں، میرے ساتھ تم میں سے پختہ عقل والے دانش مند (کھڑے) ہوں، ان کے بعد وہ جو (دانش مندی میں) اُن کے قریب ہوں، پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں۔'' ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج تم ایک دوسرے سے شدید ترین اختلاف رکھتے ہو۔

[٩٧٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[973] جریر، عیسیٰ بن یونس اور سفیان بن عیینہ نے (اعمش سے) باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[٩٧٤] ١٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنِي خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - ثَلَاثًا - وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ».

[974] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ تم میں سے پختہ عقل والے اور دانش مند کھڑے ہوں، پھر وہ جو (اس میں) ان کے قریب ہوں (پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں، پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں) تین بار فرمایا: اور تم بازاروں کے گڈمڈ گروہ (بننے) سے بچو۔''

[٩٧٥] ١٢٤-(٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ».

[975] قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو برابر کیا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔''

[٩٧٦] ١٢٥-(٤٣٤) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتِمُّوا الصُّفُوفَ؛ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي».

[976] عبدالعزیز نے، جو صہیب کے بیٹے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صفیں پوری کرو، میں اپنی پیٹھ پیچھے تمھیں دیکھتا ہوں۔''

[٩٧٧] ١٢٦-(٤٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ

[977] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ ہے جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، پھر انھوں نے ان میں سے متعدد احادیث بیان کیں اور کہا: ''نماز میں صف

رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ: «أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ».

سیدھی رکھو کیونکہ صف کو سیدھا رکھنا نماز کے حسنِ (ادائیگی) کا حصہ ہے۔"

[٩٧٨] ١٢٧-(٤٣٦) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

[978] سالم بن ابی جعد غطفانی نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سُنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "تم ہر صورت اپنی صفوں کو برابر رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ لازماً تمھارے رُخ ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں کر دے گا۔"

[٩٧٩] ١٢٨-(...) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا، حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ، حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: «عِبَادَ اللهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

[979] ابوخیثمہ نے سماک بن حرب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو (اس قدر) سیدھا اور برابر کراتے تھے، گویا آپ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا کر رہے ہیں، حتی کہ جب آپ کو یقین ہوگیا کہ ہم نے آپ سے (اس بات کو) اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس کے بعد ایک دن آپ گھر سے نکل کر تشریف لائے اور (نماز پڑھانے کی جگہ) کھڑے ہو گئے اور قریب تھا کہ آپ تکبیر کہیں (اور نماز شروع فرما دیں کہ) آپ نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: "اللہ کے بندو! تم لازمی طور پر اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ تمھارے رخ ایک دوسرے کے خلاف موڑ دے گا۔"

[٩٨٠] (...) **حَدَّثَنَا** حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[980] ابواحوص اور ابوعوانہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ (سماک سے) مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[٩٨١] ١٢٩-(٤٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا».

[981] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں کہ اذان (کہنے) اور پہلی صف (کا حصہ بننے) میں کیا (خیر و برکت) ہے، پھر وہ اس کی خاطر قرعہ اندازی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی (بھی) کریں اور اگر وہ جان لیں کہ ظہر (کی نماز) جلدی ادا کرنے میں کتنا اجر وثواب ملتا ہے تو اس کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے اور اگر انھیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نمازوں میں کتنا ثواب ہے تو ان دونوں نمازوں میں (ہر صورت) پہنچیں چاہے گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔''

[٩٨٢] ١٣٠-(٤٣٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوا فَائْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَّنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَّتَأَخَّرُونَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ».

[982] ابواشہب نے ابونضرہ عبدی سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو (صف بندی میں) پیچھے رہتے دیکھا تو ان سے کہا: ''آگے بڑھو اور (براہ راست) میری اقتدا کرو اور جو لوگ تمھارے بعد ہوں وہ تمھاری اقتدا کریں، کچھ لوگ مسلسل پیچھے رہتے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے کر دے گا۔''

[٩٨٣] (..) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[983] جُریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصے میں دیکھا...... آگے اسی طرح روایت بیان کی۔

[٩٨٤] ١٣١-(٤٣٩) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[984] ابراہیم بن دینار اور محمد بن حرب واسطی نے کہا: ہمیں ابوقطن عمرو بن ہیثم نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے خلاس سے، انھوں نے ابورافع سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے،

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ - أَوْ يَعْلَمُونَ - مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، لَكَانَتْ قُرْعَةً».

انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم جان لو، یا لوگ جان لیں کہ اگلی صف میں کیا (فضیلت) ہے تو اس پر قرعہ اندازی ہو۔''

وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ: «الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً».

ابن حرب نے (فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً کے بجائے) فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً ''پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ کے سوا کچھ نہ ہو'' کہا۔

[٩٨٥] ١٣٢-(٤٤٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا».

[985] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین (صف) آخری ہے جبکہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بدترین (صف) پہلی ہے۔''

[٩٨٦] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[986] عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی ہے۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ أَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ، مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ) (التحفة ٢٩)

باب:29- مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے والی عورتوں کو حکم (دیا گیا) کہ وہ اس وقت تک سجدے سے اپنا سر نہ اٹھائیں جب تک مرد سر نہ اٹھا لیں

[٩٨٧] ١٣٣-(٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ، مِثْلَ الصِّبْيَانِ، مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ! لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ.

[987] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے مردوں کو دیکھا کہ چادریں تنگ ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کی طرح اپنی چادریں گردنوں میں باندھے ہوئے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، اس پر کسی کہنے والے نے کہا: اے عورتوں کی جماعت! تم اس وقت تک اپنے سروں کو (سجدے سے) نہ اٹھانا جب تک مرد (سر نہ) اٹھا لیں۔ (خدانخواستہ کسی مرد کے ستر کا کوئی حصہ کھلا ہوا نہ

ہو۔ یہ بات آپ ﷺ کی موجودگی میں کہی گئی اور آپ نے کہنے والے کو نہ ٹوکا۔)

(المعجم ٣٠) - (بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ، وَّأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً) (التحفة ٣٠)

باب:30- اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو خواتین مساجد میں جا سکتی ہیں لیکن وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں

[٩٨٨] ١٣٤-(٤٤٢) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ؛ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا».

[988] سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے سنا، وہ اپنے والد سے روایت بیان کر رہے تھے اور وہ (اس کی سند میں) رسول اللہ ﷺ تک پہنچتے تھے (کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی سے اس کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے نہ روکے۔''

[٩٨٩] ١٣٥-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا».

[989] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اپنی عورتوں کو جب وہ تم سے مسجدوں میں جانے کی اجازت طلب کریں تو انھیں (وہاں جانے سے) نہ روکو۔''

قَالَ: فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: وَاللهِ! لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا، مَّا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ: وَاللهِ! لَنَمْنَعُهُنَّ.

(سالم نے) کہا: تو (ابن عمر کے دوسرے بیٹے) بلال بن عبداللہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان کو ضرور روکیں گے۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف رخ کیا اور اس کو سخت برا بھلا کہا، میں نے انھیں کبھی (کسی کو) اتنا برا بھلا کہتے نہیں سنا اور کہا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم کہتے ہو: اللہ کی قسم! ہم انھیں ضرور روکیں گے۔

[٩٩٠] ١٣٦-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

[990] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ إِدْرِيسَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔''

[٩٩١] ١٣٧-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ».

[991] حنظلہ نے کہا: میں نے سالم سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب تمھاری عورتیں تم سے مساجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انھیں اجازت دے دو۔''

[٩٩٢] ١٣٨-(..) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ» فَقَالَ ابْنٌ لِّعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا».

[992] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کو عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو۔'' تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے نے کہا: ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے کہ وہ جائیں اور اسے خرابی اور بگاڑ (کا ذریعہ) بنالیں۔

قَالَ: فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ: أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ: لَا نَدَعُهُنَّ.

(مجاہد نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سخت ڈانٹا اور کہا: میں کہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تو کہتا ہے ہم انھیں نہیں چھوڑیں گے۔

[٩٩٣] (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[993] (دوسرے شاگرد) عیسیٰ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٩٩٤] ١٣٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِئْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ» فَقَالَ ابْنٌ لَّهُ، يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ: إِذَنْ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا.

[994] (اعمش کے بجائے) عمرو (بن دینار جمحی) نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں کی طرف نکلنے کی اجازت دو۔'' تو ان کے بیٹے نے، جس کو واقد کہا جاتا تھا، کہا: تب وہ اس کو خرابی و بگاڑ بنالیں گی۔

قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ

(مجاہد نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے سینے پر مارا اور

رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ : لَا !

کہا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنا رہا ہوں اور تو کہتا ہے: نہیں!

[۹۹۵] ۱۴۰-(..) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِىءُ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ : حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ» فَقَالَ بِلَالٌ : وَّاللهِ! لَنَمْنَعُهُنَّ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ أَنْتَ : لَنَمْنَعُهُنَّ!

[995] (خود) بلال بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو، جب وہ تم سے اجازت طلب کریں تو مسجدوں میں جو ان کے حصے ہیں ان (کے حصول) سے (انھیں) نہ روکو۔'' بلال نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: میں کہہ رہا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تو کہتا ہے: ہم انھیں ضرور روکیں گے!

[۹۹۶] ۱۴۱-(۴۴۳) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : «إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ، فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ».

[996] مخرمہ نے اپنے والد (بکیر) سے، انھوں نے بُسر بن سعید سے روایت کی کہ حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے (یہ) حدیث بیان کیا کرتی تھیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم عورتوں میں سے کوئی عشاء کی نماز میں شامل ہو تو وہ اس رات خوشبو نہ لگائے۔''

[۹۹۷] ۱۴۲-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ : حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا».

[997] (مخرمہ کے بجائے) محمد بن عجلان نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے، انھوں نے بُسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو وہ خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے۔''

[۹۹۸] ۱۴۳-(۴۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ

[998] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کو (بخور) خوشبودار دھواں لگ جائے، وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو۔''

بَخُورًا، فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ».

[٩٩٩] ١٤٤-(٤٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ، كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

[999] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے اور انھوں نے عَمرہ بنت عبدالرحمان سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ عورتوں نے (بناؤ سنگھار کے) جو نئے انداز نکال لیے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ دیکھ لیتے تو انھیں مسجد میں آنے سے روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ میں نے عَمرہ سے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[١٠٠٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1000] (سلیمان بن بلال کے بجائے) عبدالوہاب ثقفی، سفیان بن عیینہ، ابوخالد احمر اور عیسیٰ بن یونس سبھی نے یحییٰ بن سعید سے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث روایت کی ہے۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً) (التحفة ٣١)

باب:31- جہری نمازوں میں جب بلند قراءت کی وجہ سے کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو جہر اور آہستہ کے مابین درمیانی آواز میں قراءت کرنا

[١٠٠١] ١٤٥-(٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ. قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

[1001] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ ''اور اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ اسے پست کریں'' کے بارے میں روایت کی، انھوں نے کہا: یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں پوشیدہ

[الإسراء: ١١٠] قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ، وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ. فَقَالَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ. ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ: أَسْمِعْهُمُ الْقُرْآنَ، وَلَا تَجْهَرْ ذٰلِكَ الْجَهْرَ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾ يَقُولُ: بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ.

(عبادت کرتے) تھے۔ جب آپ اپنے ساتھیوں کو جماعت کراتے تو قراءت بلند آواز سے کرتے تھے، مشرک جب یہ قراءت سنتے تو قرآن کو، اس کے نازل کرنے والے کو اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ہدایت کی: ''اپنی نماز میں (آواز کو اس قدر) بلند نہ کریں'' کہ آپ کی قراءت مشرکوں کو سنائی دے ''اور نہ اس (کی آواز) کو پست کریں'' اپنے ساتھیوں سے، انھیں قرآن سنائیں اور آواز اتنی زیادہ اونچی نہ کریں ''اور ان (دونوں) کے درمیان کی راہ اختیار کریں۔'' (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: بلند اور آہستہ کے درمیان (میں رہیں۔)

[١٠٠٢] ١٤٦-(٤٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَتْ: أُنْزِلَ هٰذَا فِي الدُّعَاءِ.

[1002] یحییٰ بن زکریا نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان: ''نہ اپنی نماز میں (قراءت) بلند کریں اور نہ آہستہ'' کے بارے میں روایت کی کہ انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ یہ آیت دعا کے بارے میں اتری ہے۔

[١٠٠٣] (..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1003] حماد بن زید، ابواسامہ، وکیع اور ابومعاویہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ ہشام سے اسی سابقہ سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے۔

فائدہ: قرآن کی پوری آیت یہ ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾ ''کہیے اللہ کو پکارو یا رحمان کو، جو کہہ کر پکارو، سب خوبصورت نام اسی کے ہیں اور آپ اپنی نماز میں نہ آواز کو بہت بلند کریں نہ چپکے سے پڑھیں، دونوں کے درمیان کی راہ اختیار کریں۔'' (الإسراء 110:17) آیت کا آغاز دعا کے لفظ سے ہوا، نماز میں دعا بھی ہوتی ہے اور قراءت بھی، اللہ کا حکم نماز کے بارے میں ہے جس میں دونوں شامل ہیں۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ الْاِسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ) (التحفة ٣٢)

باب: 32- قراءت کو توجہ سے سننا

[١٠٠٤] ١٤٧-(٤٤٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُّوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ﴾ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ، كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، فَكَانَ ذٰلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ أَخْذَهُ ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾: إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَّجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ، وَقُرْآنَهُ فَتَقْرَأُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾ قَالَ: أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ ﴿إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ [القيامة: ١٦-١٩] أَنْ نُّبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ. فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ.

[1004] جریر بن عبدالحمید نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ ''آپ اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں تا کہ اسے جلدی حاصل کرلیں'' کے بارے میں روایت بیان کی۔ کہا: جب جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس وحی لے کر آتے تو آپ (اس کو پڑھنے کے لیے ساتھ ساتھ) اپنی زبان اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے، ایسا کرنا آپ پرگراں گزرتا تھا اور یہ آپ (کے چہرے) سے معلوم ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں: ''آپ اس (وحی کے پڑھنے) کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلائیں کہ آپ اسے جلد سیکھ لیں۔ بے شک اس کو (آپ کے دل میں) سمیٹ رکھنا اور (آپ کی زبان سے) اس کی قراءت ہمارا ذمہ ہے۔'' یعنی ہمارا ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کے سینۂ مبارک میں جمع کریں اور اس کی قراءت (بھی ہمارے ذمے ہے) تاکہ آپ قراءت کریں۔ ''پھر جب ہم اسے پڑھیں (فرشتہ ہماری طرف سے تلاوت کرے) تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع کریں۔'' فرمایا: یعنی ہم اس کو نازل کریں تو آپ اس کو غور سے سنیں۔ ''اس کا واضح کر دینا بھی یقیناً ہمارے ذمے ہے'' کہ آپ کی زبان سے (لوگوں کے سامنے) بیان کر دیں، پھر جب جبریل علیہ السلام آپ کے پاس (وحی لے کر) آتے تو آپ سر جھکا کر غور سے سنتے اور جب وہ چلے جاتے تو اللہ کے وعدے کے مطابق آپ اس کی قراءت فرماتے۔

[١٠٠٥] ١٤٨-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُّوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ،

[1005] (جریر بن عبدالحمید کے بجائے) ابوعوانہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾. قَالَ: جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأُهُ. ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾. قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ. ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ، قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ.

انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''آپ اس (وحی کو پڑھنے) کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلائیں کہ آپ اسے جلد سیکھ لیں'' کے بارے میں روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ وحی کے نزول کی وجہ سے بہت مشقت برداشت کرتے، آپ (ساتھ ساتھ) اپنے ہونٹ ہلاتے تھے (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی طرح ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں، تو انھوں نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور سعید بن جبیر نے (اپنے شاگرد سے) کہا: میں اپنے ہونٹوں کو اسی طرح ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما انھیں ہلاتے تھے، پھر اپنے ہونٹ ہلائے) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''آپ اس (وحی کو پڑھنے) کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلائیں کہ آپ اسے جلد سیکھ لیں۔ بے شک ہمارا ذمہ ہے اس کو (آپ کے دل میں) سمیٹ کر رکھنا اور (آپ کی زبان سے) اس کی قراءت۔'' کہا: آپ کے سینے میں اسے جمع کرنا، پھر یہ کہ آپ اسے پڑھیں۔ ''پھر جب ہم پڑھیں (فرشتہ ہماری طرف سے تلاوت کرے) تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع کریں۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یعنی اس کو غور سے سنیں اور خاموش رہیں، پھر ہمارے ذمے ہے کہ آپ اس کی قراءت کریں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کے بعد جب آپ کے پاس جبریل علیہ السلام (وحی لے کر) آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب جبریل علیہ السلام چلے جاتے تو اسے آپ اسی طرح پڑھتے جس طرح انھوں نے آپ کو پڑھایا ہوتا۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ) (التحفة ٣٣)

باب:33- صبح کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنا اور جنوں کو قرآن سنانا

[١٠٠٦] ١٤٩-(٤٤٩) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

[1006] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمْ. اِنْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ. وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ؟ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ - وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ - فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ، وَقَالُوا: هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَرَجَعُوا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا! إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا. يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ. وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ [الجن: ١].

روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنوں کو قرآن سنایا نہ ان کو دیکھا۔ (اصل واقعہ یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ عُکاظ کے بازار کی طرف جانے کے ارادے سے چلے (ان دنوں) آسمانی خبر اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی گئی تھی (شیطان آسمانی خبریں نہ سن سکتے تھے) اور ان پر انگارے پھینکے جانے لگے تھے تو شیاطین (خبریں حاصل کیے بغیر) اپنی قوم کے پاس واپس آئے۔ اس پر انھوں نے پوچھا: تمھارے ساتھ کیا ہوا؟ انھوں (واپس آنے والوں) نے کہا: ہمیں آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا اور ہم پر انگارے پھینکے گئے۔ انھوں نے کہا: اس کے سوا یہ کسی اور سبب سے نہیں ہوا کہ کوئی نئی بات ظہور پذیر ہوئی ہے، اس لیے تم زمین کے مشرق ومغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ ہمارے اور آسمانی خبر کے درمیان حائل ہونے والی چیز (کی حقیقت) کیا ہے؟ وہ نکل کر زمین کے مشرق اور مغرب میں پہنچے۔ وہ نفری جس نے تہامہ کا رخ کیا تھا، گزری، تو آپ عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجوروں (والے مقام نخلہ) میں تھے، اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، جب جنوں نے قرآن سنا تو اس پر کان لگا دیے اور کہنے لگے: یہ ہے جو ہمارے اور آسمانوں کی خبر کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا: اے ہماری قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم اپنے رب کے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ''کہہ دیجیے: میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر سنا۔''

[۱۰۰۷] ۱۵۰-(٤٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: فَقَالَ عَلْقَمَةُ: أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَفَقَدْنَاهُ، فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، فَقُلْنَا: اُسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِّنْ قِبَلِ حِرَاءَ، قَالَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ. فَقَالَ: «أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ، وَسَأَلُوهُ الزَّادَ، فَقَالَ: «لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ؛ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِّدَوَابِّكُمْ».

[1007] عبدالاعلیٰ نے داود سے اور انھوں نے عامر (بن شراحیل) سے روایت کی، کہا: میں نے علقمہ سے پوچھا: کیا جنوں (سے ملاقات) کی رات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ کہا: علقمہ نے جواب دیا: میں نے خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ لوگوں میں سے کوئی لیلۃ الجن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، لیکن ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم نے آپ کو گم پایا، ہم نے آپ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا، (آپ نہ ملے) تو ہم نے کہا کہ آپ کو اڑا لیا گیا ہے یا آپ کو بے خبری میں قتل کر دیا گیا ہے، کہا: ہم نے بدترین رات گزاری جو کسی قوم نے (کبھی) گزاری ہوگی۔ جب ہم نے صبح کی تو اچانک دیکھا کہ آپ حراء کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو گم پایا تو آپ کی تلاش شروع کر دی لیکن آپ نہ ملے، اس لیے ہم نے وہ بدترین رات گزاری جو کوئی قوم (کبھی) گزار سکتی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جنوں کی طرف سے دعوت دینے والا آیا تو میں اس کے ساتھ گیا اور میں نے ان کے سامنے قرآن کی قراءت کی۔'' انھوں نے کہا: پھر آپ (ﷺ) ہمیں لے کر گئے اور ہمیں ان کے نقوشِ قدم اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ جنوں نے آپ سے زاد (خوراک) کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے ہر وہ ہڈی ہے جس (کے جانور) پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تمھارے ہاتھ لگ جائے، (اس پر لگا ہوا) گوشت جتنا زیادہ سے زیادہ ہو اور (ہر نرم قدموں والے اونٹ اور کٹے سموں والے) جانور کی لید تمھارے جانوروں کا چارہ ہے۔''

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا

پھر رسول اللہ ﷺ نے (انسانوں سے) فرمایا: ''تم ان

فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ».

دونوں چیزوں سے استنجانہ کیا کرو کیونکہ یہ دونوں (دین میں) تمھارے بھائیوں (جنوں اوران کے جانوروں) کا کھانا ہیں۔"

[١٠٠٨] (..) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلٰى قَوْلِهِ: وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ.

[1008] اسماعیل بن ابراہیم نے داود سے اسی سند کے ساتھ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ (ان کی آگ کے نشانات) تک بیان کیا۔

قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَسَأَلُوهُ الزَّادَ، وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ... إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ، مُفَصَّلًا مِّنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ.

شعبی نے کہا: جنوں نے آپ سے خوراک کا سوال کیا اور وہ جزیرہ کے جنوں میں سے تھے...... حدیث کے آخری حصے تک جو شعبی کا قول ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے الگ ہے۔

[١٠٠٩] ١٥١-(..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى قَوْلِهِ: وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[1009] عبداللہ بن ادریس نے داود سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ نبی ﷺ سے وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ تک روایت کیا اور بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[١٠١٠] ١٥٢-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمْ أَكُنْ لَّيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَوَدِدْتُّ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ.

[1010] (شعبی کے بجائے) ابراہیم (نخعی) نے علقمہ سے اور انھوں نے عبداللہ سے روایت کی، کہا: میں لیلۃ الجن کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ تھا اور میری خواہش تھی کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

[١٠١١] ١٥٣-(..) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ مَّعْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَّنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ آذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

[1011] معن (بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ہذلی) سے روایت ہے، کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، کہا: میں نے مسروق سے پوچھا: جس رات جنوں نے کان لگا کر (قرآن) سنا، اس کی اطلاع نبی ﷺ کو کس نے دی؟ انھوں نے کہا: مجھے تمھارے والد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ آپ کو ان جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی۔ (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔)

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ) (التحفة ٣٤)

[١٠١٢] ١٥٤-(٤٥١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ، عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ. وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا. وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنَ الظُّهْرِ، وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ، وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ.

[١٠١٣] ١٥٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَّأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَّيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَّيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[١٠١٤] ١٥٦-(٤٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب:34- ظہر اور عصر میں قراءت

[1012] حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ اور ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک سورت) پڑھتے اور کبھی کبھار ہمیں کوئی آیت سنا دیتے۔ ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت مختصر کرتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔

[1013] (حجاج کے بجائے) ہمام اور ابان بن یزید نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں (سے ہر رکعت میں) سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھتے اور کبھی کبھار ہمیں بھی کوئی آیت سنا دیتے اور آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

[1014] یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہشیم سے، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ولید بن مسلم سے، انھوں نے ابوصدیق (ناجی) سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگاتے تھے تو ہم نے ظہر کی

فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾ - السَّجْدَةِ - وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ مِنَ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ.

پہلی دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ ﴿الٓمٓ ○ تَنْزِيْلُ﴾ (السجدہ) کی قراء ت کے بقدر لگایا اور اس کی آخری دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ اس سے نصف کے بقدر لگایا اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے برابر تھا اور عصر کی آخری دو رکعتوں کا قیام اس سے آدھا تھا۔

وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُوبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾. وَقَالَ: قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً.

امام مسلم رحمہ اللہ کے استاد ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں ﴿الٓمٓ ○ تَنْزِيْلُ﴾ (کا نام) ذکر نہیں کیا، انھوں نے کہا: تیس آیات کے بقدر۔

[١٠١٥] ١٥٧-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ مُسْلِمٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً، أَوْ قَالَ: نِصْفَ ذٰلِكَ، وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ.

[1015] ابوعوانہ نے منصور سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کے بقدر قراء ت فرماتے تھے اور آخری دو میں پندرہ آیتوں کے بقدر یا یہ کہا: اس (پہلی دو) سے نصف۔ اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور آخری دو میں اس سے نصف۔

[١٠١٦] ١٥٨-(٤٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: إِنِّي

[1016] ہشیم نے عبدالملک بن عمیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ کوفہ والوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور (اس میں) ان کی نماز کا بھی ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا، وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے، کوفہ والوں نے ان کی نماز پر جو اعتراض کیا تھا، اس کا تذکرہ

لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا أَخْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، فَقَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَبَا إِسْحٰقَ.

کیا، تو انھوں نے کہا: یقیناً میں انھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھاتا ہوں، اس میں کمی نہیں کرتا۔ میں انھیں پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھاتا ہوں اور آخری دو میں تخفیف کرتا ہوں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو اسحاق! آپ کے بارے میں گمان (بھی) یہی ہے۔

[١٠١٧] (..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1017] (ہشیم کے بجائے) جریر نے عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[١٠١٨] ١٥٩-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ، أَوْ ذَاكَ ظَنِّي بِكَ.

[1018] شعبہ نے ابو عون سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگوں نے آپ کی ہر چیز حتیٰ کہ نماز کی بھی شکایت کی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (یہ کہتا ہوں کہ میں) پہلی دو رکعتوں میں (قیام کو) طول دیتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں، میں نے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی تھی، اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے بارے میں یہی گمان ہے یا آپ کے بارے میں میرا گمان یہی ہے۔

[١٠١٩] ١٦٠-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَبِي عَوْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ: فَقَالَ: تُعَلِّمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ!.

[1019] مسعر نے عبدالملک (بن عمیر) اور ابو عون سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے ان کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: بدوی مجھے نماز سکھائیں گے؟ (میں نے تو خود رسول اللہ ﷺ سے نماز سیکھی ہے۔)

[١٠٢٠] ١٦١-(٤٥٤) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزْعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

[1020] عطیہ بن قیس نے قزعہ سے، انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی اور کوئی جانے والا بقیع جاتا، اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر وضو کرتا، پھر (مسجد میں) آتا اور

قَالَ: لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى، مِمَّا يُطَوِّلُهَا.

رسول اللہ ﷺ اسے لمبا کرنے کی وجہ سے ابھی پہلی رکعت میں ہوتے۔

[١٠٢١] ١٦٢-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ، قُلْتُ: أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا لَكَ فِي ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ، فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى.

[1021] ربیعہ نے کہا: قزعہ نے مجھے حدیث سنائی، کہا: میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے پاس (استفادے کے لیے) کثرت سے لوگ موجود تھے۔ جب یہ لوگ ان سے (رخصت ہوکر) منتشر ہو گئے تو میں نے عرض کی: میں آپ سے ان چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کروں گا جن کے بارے میں لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے۔ میں نے کہا: میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ انھوں نے کہا: اس سوال میں تیرے لیے بھلائی نہیں ہے (کیونکہ تم نماز پڑھانے والے حکمرانوں کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھ سکو گے۔) انھوں نے ان کے سامنے دوبارہ اپنا مسئلہ پیش کیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ظہر کی نماز کھڑی کی جاتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کی طرف جاتا، اپنی ضرورت پوری کرتا، پھر اپنے گھر آ کر وضو کرتا، اس کے بعد واپس مسجد میں آتا تو رسول اللہ ﷺ ابھی پہلی رکعت میں ہوتے تھے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ) (التحفة ٣٥)

باب:35- صبح کی نماز میں قراءت

[١٠٢٢] ١٦٣-(٤٥٥) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ:

[1022] حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کی، نیز عبدالرزاق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے ہمیں بتایا، کہا: میں نے محمد بن عباد بن جعفر سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے ابوسلمہ بن سفیان، عبداللہ بن عمرو بن عاص اور عبداللہ بن مسیب عابدی نے حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ، حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى وَهٰرُونَ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَوْ ذِكْرُ عِيسٰى-مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ - أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ، فَرَكَعَ. وَعَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ. وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: فَحَذَفَ، فَرَكَعَ.

سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو سورۂ مومنون کی قراءت شروع کی حتی کہ موسیٰ اور ہارون ؑ کا ذکر آیا یا عیسیٰ ؑ کا ذکر آیا (محمد بن عباد کو شک ہے یا راویوں نے اس کے سامنے (بیان کرتے ہوئے) اختلاف کیا ہے) (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کو کھانسی آنے لگی تو آپ رکوع میں چلے گئے۔ عبداللہ بن سائب ؓ بھی اس نماز میں موجود تھے۔ عبدالرزاق کی روایت میں ہے: آپ نے قراءت قطع کر دی اور رکوع میں چلے گئے۔

وَفِي حَدِيثِهِ: وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَلَمْ يَقُلْ: اِبْنِ الْعَاصِ.

اور ان کی حدیث میں (راوی کا نام) عبداللہ بن عمرو ہے، آگے ابن عاص نہیں کہا۔

[١٠٢٣] ١٦٤-(٤٥٦) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ [التكوير: ١٧] [أنظر: ١٠٦٦].

[1023] حضرت عمرو بن حریث ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں ﴿وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ۝﴾ (قسم ہے رات کی! جب وہ جانے لگتی ہے) پڑھتے ہوئے سنا۔

[١٠٢٤] ١٦٥-(٤٥٧) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَرَأَ: ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾ [ق: ١] حَتّٰى قَرَأَ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ [ق: ١٠] قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا، وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ.

[1024] ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے حضرت قطبہ بن مالک ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نماز پڑھی اور ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، آپ نے ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ۝﴾ پڑھی حتی کہ آپ نے ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ﴾ (اور کھجور کے بلند و بالا درخت) پڑھا تو میں اس آیت کو بار بار (ذہن میں) دہرانے لگا اور آپ نے جو کہا مجھے اس (کے مفہوم) کا پتہ نہ چلا۔

[١٠٢٥] ١٦٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ، ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ﴾.

[1025] (ابوعوانہ کے بجائے) شریک اور سفیان بن عیینہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کو ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ (اور کھجور کے بلند و بالا درخت (پیدا کیے) جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں) کی قرآءت کرتے ہوئے سنا۔

[١٠٢٦] ١٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ﴾. وَرُبَّمَا قَالَ: ﴿قٓ﴾.

[1026] (ابوعوانہ، شریک اور ابن عیینہ کے بجائے) شعبہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے اپنے چچا (حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے پہلی رکعت میں ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ پڑھا اور بعض اوقات (یہی بات سناتے ہوئے یہ) کہا: سورۂ ق پڑھی۔

[١٠٢٧] ١٦٨-(٤٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِـ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾. وَكَانَتْ صَلَاتُهُ، بَعْدُ، تَخْفِيفًا.

[1027] زائدہ نے کہا: ہمیں سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ پڑھا کرتے تھے، اس کے باوجود آپ کی نماز ہلکی تھی۔

[١٠٢٨] ١٦٩-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ، وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هٰؤُلَاءِ.

[1028] (زائدہ کے بجائے) زہیر نے سماک سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا: آپ ہلکی نماز پڑھاتے تھے اور ان لوگوں کی طرح نماز نہیں پڑھاتے تھے۔

قَالَ وَأَنْبَأَنِي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِـ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ﴾ وَنَحْوِهَا.

اور (سماک نے) کہا: مجھے انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ﴾ اور (طوالت

میں) اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

[١٠٢٩] ١٧٠-(٤٥٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِ﴿ٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ﴾ [الليل: ١]. وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

[1029] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں ﴿وَالَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ ○﴾ (اور رات کی قسم جب چھا جائے) پڑھتے، عصر میں بھی ایسی ہی کوئی سورت پڑھتے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی (سورت پڑھتے۔)

[١٠٣٠] ١٧١-(٤٦٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِ﴿سَبِّحِ ٱسۡمَ رَبِّكَ ٱلۡأَعۡلَى﴾ [الأعلى: ١]، وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

[1030] ابوداود طیالسی نے شعبہ سے، انھوں نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡأَعۡلَى ○﴾ (اور اپنے پروردگار کے اونچے نام کی تسبیح کر) پڑھتے اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قراءت کرتے تھے۔

[١٠٣١] ١٧٢-(٤٦١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

[1031] (سلیمان) تیمی نے ابومنہال سے اور انھوں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھا کرتے تھے۔

[١٠٣٢] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ آيَةً.

[1032] (تیمی کے بجائے) خالد حذاء نے ابومنہال سے، انھوں نے حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھا کرتے تھے۔

[١٠٣٣] ١٧٣-(٤٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ

[1033] مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے ﴿وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ○﴾ پڑھتے ہوئے سنا تو کہنے لگیں: بیٹا! تم نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد

﴿وَٱلْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا﴾ [المرسلات: ١] فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

کرا دیا کہ بے شک یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں تلاوت کرتے ہوئے سنی۔

[١٠٣٤] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ: ثُمَّ مَا صَلّٰى بَعْدُ، حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

[1034] (امام مالک کے بجائے) سفیان (بن عیینہ)، یونس، معمر اور صالح نے زہری سے اسی سابقہ سند کے ساتھ روایت کی اور صالح کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: پھر آپ نے اس کے بعد نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔

[١٠٣٥] ١٧٤-(٤٦٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ، فِي الْمَغْرِبِ.

[1035] مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اور انھوں نے اپنے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے مغرب کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کو سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

[١٠٣٦] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1036] سفیان، یونس اور معمر نے اپنی اپنی سند سے زہری سے اسی سابقہ سند کے ساتھ اس جیسی روایت بیان کی۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ)

(التحفة ٣٦)

باب:36- عشاء کی نماز میں قراءت

[١٠٣٧] ١٧٥-(٤٦٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ. قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ [التين: ١].

[1037] شعبہ نے عدی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ سفر میں تھے، آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو اس کی ایک رکعت میں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھی۔

[١٠٣٨] ١٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ، فَقَرَأَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

[1038] (شعبہ کے بجائے) یحییٰ بن سعید نے عدی بن ثابت سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ کی قراءت کی۔

[١٠٣٩] ١٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ.

[1039] (شعبہ اور یحییٰ کے بجائے) مسعر نے عدی بن ثابت سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشاء کی نماز میں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ کی قراءت کرتے ہوئے سنا، میں نے کسی کو نہیں سنا جس کی آواز آپ سے زیادہ اچھی ہو۔

[١٠٤٠] ١٧٨-(٤٦٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُّصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ

[1040] سفیان نے عمرو سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آ کر اپنے قبیلے کی (مسجد میں) امامت کراتے، ایک رات انھوں نے عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر اپنی قوم کے پاس آئے، ان کی امامت کی اور (سورۂ فاتحہ کے بعد) سورۂ بقرہ

وَانْصَرَفَ، فَقَالُوا لَهُ: أَنَافَقْتَ؟ يَا فُلَانُ! قَالَ: لَا وَاللهِ! وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اِقْرَأْ بِكَذَا، وَاقْرَأْ بِكَذَا».

پڑھنی شروع کر دی۔ ایک شخص الگ ہو گیا، (نماز سے) سلام پھیرا، پھر اکیلے نماز پڑھی اور چلا گیا تو لوگوں نے اس سے کہا: اے فلاں! کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس معاملے سے آگاہ کروں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم ان اونٹوں والے ہیں جو پانی ڈھوتے ہیں، دن بھر کام کرتے ہیں اور معاذ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی، پھر آ کر سورۂ بقرہ کے ساتھ نماز شروع کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا: ''اے معاذ! کیا لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ فلاں سورت پڑھا کرو اور فلاں سورت پڑھا کرو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِعَمْرٍو: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ قَالَ: «اِقْرَأْ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾، ﴿وَالضُّحَىٰ﴾، ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾، وَ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾» فَقَالَ عَمْرٌو: نَحْوَ هٰذَا.

سفیان نے کہا: میں نے عمرو سے کہا: ابوزبیر نے ہمیں جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ ﴿وَالضُّحَىٰ﴾، ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھا کرو۔'' اور عمرو نے کہا: اس جیسی (سورتیں پڑھا کرو۔)

[١٠٤١] ١٧٩-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ، فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ، فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِّنَّا، فَصَلَّى، فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:

[1041] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی اور اس میں طویل قراءت کی۔ ہم میں سے ایک آدمی نکلا اور الگ نماز پڑھ لی۔ معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو انھوں نے کہا: وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی تک یہ بات پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا کہ معاذ نے کیا کہا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم فتنہ ڈالنے والے بننا

«أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا؟ يَا مُعَاذُ! إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾، وَ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ﴾، ﴿وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾».

چاہتے ہو؟ جب لوگوں کی امامت کراؤ تو ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾، ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾، ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ اور ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ پڑھا کرو۔''

[١٠٤٢] ١٨٠-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ.

[1042] منصور نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم میں آکر یہی نماز ان کو پڑھاتے تھے۔

[١٠٤٣] ١٨١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ.

[1043] (منصور کے بجائے) ایوب نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کی مسجد میں آکر ان کو نماز پڑھاتے تھے۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامٍ) (التحفة ٣٧)

باب: 37- اماموں کو ہلکی (لیکن) مکمل صورت میں نماز پڑھانے کا حکم

[١٠٤٤] ١٨٢-(٤٦٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ:

[1044] ہشیم نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: بے شک میں فلاں آدمی کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پندونصیحت کرتے وقت، آپ کبھی اس دن

«يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُّنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ، فَإِنَّ مِنْ وَّرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ».

سے زیادہ غضب ناک ہوئے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''لوگو! تم میں سے بعض (دوسروں کو نماز سے) متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو بھی لوگوں کی امامت کرائے وہ اختصار سے کام لے کیونکہ اس کے پیچھے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند لوگ ہوتے ہیں۔''

[١٠٤٥](. .)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، وَّوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

[1045] ہشیم، وکیع، عبداللہ بن نمیر اور سفیان نے اسماعیل (بن ابی خالد) سے اسی سند کے ساتھ ہشیم کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[١٠٤٦] ١٨٣-(٤٦٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ، وَالضَّعِيفَ، وَالْمَرِيضَ، فَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ».

[1046] اَعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی فرد لوگوں کی امامت کرائے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان (نمازیوں) میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔''

[١٠٤٧] ١٨٤-(. .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَا قَامَ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلَاةَ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ».

[1047] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں یہ احادیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بنے تو وہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ لوگوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا پڑھے تو اپنی نماز جتنی چاہے طویل کر لے۔''

[١٠٤٨] ١٨٥-(. . .) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[1048] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انھوں نے

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ تخفیف کرے کیونکہ لوگوں میں کمزور، بیمار اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔''

[١٠٤٩] (..) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ - بَدَلَ السَّقِيمَ -: الْكَبِيرَ.

[1049] (ابوسلمہ کے بجائے) ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی کے مانند، البتہ اس میں سَقِیم (بیمار) کی جگہ کَبِیر (بوڑھا) کہا ہے۔

[١٠٥٠] ١٨٦-(٤٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «أُمَّ قَوْمَكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا، قَالَ: «اُدْنُهْ» فَجَلَّسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «تَحَوَّلْ» فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «أُمَّ قَوْمَكَ، فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ، وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ، فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ».

[1050] موسیٰ بن طلحہ نے کہا: مجھے حضرت عثمان بن ابوعاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے دل میں کچھ محسوس کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے قریب ہو جاؤ۔'' آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر اپنی ہتھیلی میری دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھی، اس کے بعد فرمایا: ''رخ پھیرو۔'' اس کے بعد آپ نے ہتھیلی میری پشت پر میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھی، پھر فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ اور جو لوگوں کا امام بنے، وہ تخفیف کرے کیونکہ ان میں بوڑھے ہوتے ہیں، ان میں بیمار ہوتے ہیں، ان میں کمزور ہوتے ہیں اور ان میں ضرورت مند ہوتے ہیں، جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔''

[١٠٥١] ١٨٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1051] سعید بن مسیّب نے کہا: حضرت عثمان بن ابی

الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَ عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ».

عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آخری بات جو میرے ذمے لگائی یہ تھی: ''جب تم لوگوں کی امامت کراؤ تو انھیں نماز ہلکی پڑھاؤ۔''

[١٠٥٢] ١٨٨-(٤٦٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلَاةِ وَيُتِمُّ.

[1052] عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں تخفیف کرتے اور مکمل ادا کرتے تھے۔

[١٠٥٣] ١٨٩-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً، فِي تَمَامٍ.

[1053] قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (سب سے زیادہ) مکمل صورت میں سب سے زیادہ تخفیف کے ساتھ نماز پڑھانے والے تھے۔

[١٠٥٤] ١٩٠-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ. قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ -يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ- عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً، وَّلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[1054] شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے کبھی کسی ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ ہلکی اور زیادہ مکمل نماز پڑھانے والا ہو۔

[١٠٥٥] ١٩١-(٤٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ.

[1055] ثابت بُنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ماں کے ساتھ (آئے ہوئے) بچے کا رونا سنتے اور آپ نماز میں ہوتے تو ہلکی سورت یا (کہا) چھوٹی سورت پڑھ لیتے۔

[١٠٥٦] ١٩٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ بِهِ».

[1056] قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں، میرا ارادہ لمبی نماز (پڑھنے) کا ہوتا ہے، پھر بچے کا رونا سنتا ہوں تو بچے پر ماں کے غم کی شدت کی وجہ سے (نماز میں) تخفیف کر دیتا ہوں۔''

(المعجم ٣٨) - (بَابُ اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ وَتَخْفِيفِهَا فِي تَمَامٍ) (التحفة ٣٨)

باب:38- نماز کے ارکان میں اعتدال اور نماز کی تکمیل کے ساتھ اس میں تخفیف ہونی چاہیے

[١٠٥٧] ١٩٣-(٤٧١) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ حَامِدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ، فَرَكْعَتَهُ، فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ، فَسَجْدَتَهُ، فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، فَسَجْدَتَهُ، فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ، قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ.

[1057] ہلال بن ابی حمید نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے محمد ﷺ کی معیت میں (پڑھی جانے والی) نماز کو غور سے دیکھا تو میں نے آپ کے قیام، رکوع، رکوع کے بعد اعتدال اور آپ کے سجدے، دونوں سجدوں کے درمیان جلسے (بیٹھنا) اور آپ کے دوسرے سجدے اور اس کے بعد سلام اور رخ پھیرنے کے درمیان کے وقفے کو تقریباً برابر پایا۔

[١٠٥٨] ١٩٤-(..) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ - قَدْ سَمَّاهُ - زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَكَانَ يُصَلِّي، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ مَا أَقُولُ:

[1058] عبیداللہ کے والد معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ ابن اشعث کے زمانے میں ایک شخص (حکم نے اس کا نام لیا) کوفہ (کے اقتدار) پر قابض ہو گیا، اس نے ابوعبیدہ بن عبداللہ (بن مسعود) کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، وہ نماز پڑھاتے تھے، جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا، ''اے اللہ! ہمارے رب! حمد

اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

تیرے ہی لیے ہے جس سے آسمان وزمین بھر جائیں اور ان کے سوا جو چیز تو چاہے بھر جائے۔ اے عظمت وثنا کے سزاوار! جو تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی بھی دینے والا نہیں اور نہ ہی کسی مرتبے والے کو تیرے سامنے اس کا مرتبہ نفع دے سکتا ہے۔'' (صرف تیری رحمت ہے جو فائدہ دے سکتی ہے۔)

قَالَ الْحَكَمُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى فَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرُكُوعُهُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ، وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ.

حکم نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز (قیام)، آپ کا رکوع اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے، آپ کے سجدے اور دونوں سجدوں کے درمیان (والا بیٹھنے) کا وقفہ تقریباً برابر تھے۔

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى، فَلَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ هٰكَذَا.

شعبہ نے کہا: میں نے اس کا ذکر عمرو بن مُرہ سے کیا تو انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کو دیکھا ہے، ان کی نماز اس طرح نہیں ہوتی تھی۔ (وہ ثقہ تھے۔ ان کی روایت قابل اعتماد ہے چاہے وہ اس پر پوری طرح عمل نہ کر سکتے ہوں۔)

[١٠٥٩] (..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ: أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ... وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[1059] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی کہ جب مطر بن ناجیہ کوفہ پر قابض ہو گیا تو اس نے ابوعبیدہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں...... اور (پوری) حدیث بیان کی۔

[١٠٦٠] ١٩٥-(٤٧٢) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ، كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا.

[1060] خلف بن ہشام نے حماد بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ثابت سے اور انھوں نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں تمھیں ایسی نماز پڑھانے میں کوتاہی نہیں کرتا، جیسی میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (کہ وہ) ہمیں پڑھاتے تھے۔

قَالَ: فَكَانَ أَنَسٌ يَّصْنَعُ شَيْئًا لَّا أَرَاكُمْ

ثابت نے کہا: انس رضی اللہ عنہ ایک ایسا کام کیا کرتے تھے جو

تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا، حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ، حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ.

میں تمھیں کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے ہیں اور جب وہ سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو ٹھہرے رہتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: وہ بھول گئے ہیں۔

[١٠٦١] ١٩٦-(٤٧٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِّنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي تَمَامٍ. كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُتَقَارِبَةً، وَّكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُّتَقَارِبَةً، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» قَامَ، حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ، ثُمَّ يَسْجُدُ، وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ.

[1061] بہز نے حماد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے کسی کے پیچھے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ ہلکی نماز نہیں پڑھی جو کامل ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز (میں ارکان کی طوالت) قریب قریب تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز بھی قریب قریب ہوتی تھی۔ جب عمر رضی اللہ عنہ (امیر مقرر) ہوئے تو انھوں نے نماز فجر (میں قراءت) لمبی کر دی۔ اور رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ (شاید سر اٹھانا) بھول گئے ہیں، پھر سجدہ کرتے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھے رہتے حتی کہ ہم سمجھتے (کہ شاید) آپ بھول گئے ہیں۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ) (التحفة ٣٩)

باب:39- امام کی پیروی اور ہر کام امام کے بعد کرنا

[١٠٦٢] ١٩٧-(٤٧٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرَ أَحَدًا يَّحْنِي ظَهْرَهُ، حَتّٰى يَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَّرَاءَهُ سُجَّدًا.

[1062] زہیر اور ابوخیثمہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ ابواسحاق سے اور انھوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے کہ وہ لوگ (صحابۂ کرام) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھا لیتے تو میں کسی کو نہ دیکھتا کہ وہ اپنی پشت جھکاتا ہو یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے، اس کے بعد آپ کے پیچھے والے سجدے میں گرتے۔

[١٠٦٣] ١٩٨-(..) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

[1063] سفیان نے ابو اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ بولنے والے نہ تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی ایک بھی اس وقت تک اپنی پشت نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ ﷺ سجدے میں نہ چلے جاتے، پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے۔

[١٠٦٤] ١٩٩-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ: أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ نَتَّبِعُهُ.

[1064] محارب بن دِثار نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: براء رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ وہ لوگ (صحابہ کرام) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، جب آپ رکوع میں چلے جاتے تو وہ رکوع کرتے اور جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ آپ نے اپنا چہرۂ مبارک زمین پر رکھ دیا ہے، پھر ہم آپ کی پیروی کرتے (سجدے میں جاتے۔)

[١٠٦٥] ٢٠٠-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ وَّغَيْرُهُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ.

[1065] زہیر بن حرب اور ابن نمیر نے کہا: ہم سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابان وغیرہ نے حَکَم سے حدیث سنائی، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (نماز میں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے، ہم میں سے کوئی ایک بھی اپنی پشت نہ جھکاتا یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھ لیتے کہ آپ سجدے میں جا چکے ہیں۔

فَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ: أَبَانٌ وَّغَيْرُهُ قَالَ: حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ.

زہیر نے کہا: سفیان نے ہمیں بتایا کہ کوفہ کے راویوں ابان وغیرہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے (حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ "ہم دیکھتے کہ وہ سجدے میں جا چکے" کے بجائے) حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ (ہم انھیں سجدہ کرتے دیکھتے)

کے الفاظ کہے۔

[١٠٦٦] ٢٠١-(٤٧٥) حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ الْأَشْجَعِيُّ أَبُو أَحْمَدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ مَّوْلَى آلِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: ﴿فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ [التكوير: ١٥، ١٦]، وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا [راجع: ١٠٢٣].

[1066] حضرت عمرو بن حُرَیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میں نے آپ کو ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ○ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ ”میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے، سیدھے چلنے، دبک جانے والے (ستاروں) کی“ پڑھتے ہوئے سنا اور ہم میں سے کوئی آدمی اپنی پشت نہیں جھکاتا تھا حتی کہ آپ پوری طرح سجدے میں چلے جاتے تھے۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ) (التحفة ٤٠)

باب:40- رکوع سے سر اٹھا کر (نمازی) کیا کہے؟

[١٠٦٧] ٢٠٢-(٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا! لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ».

[1067] اعمش نے عبید بن حسن سے اور انھوں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنی پشت اٹھاتے تو کہتے: ”اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد کی، اے اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف وتوصیف ہے آسمان بھر، زمین بھر اور ان کے سوا جو تو چاہے اس کی وسعت بھر۔“

[١٠٦٨] ٢٠٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا! لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ،

[1068] شعبہ نے عبید بن حسن سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ ہمارے رب! تیری ہی تعریف ہے آسمان اور زمین بھر اور ان کے سوا جو تو چاہے اس کی وسعت بھر۔“

وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ».

[١٠٦٩] ٢٠٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ! طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ! طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ».

[1069] محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے مَجْزَاَہ بن زاہر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کر رہے تھے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! تیرے لیے ہے حمد آسمان بھر، زمین بھر اور ان کے سوا جو چیز تو چاہے اس کی وسعت بھر۔ اے اللہ! مجھے پاک کر دے برف کے ساتھ، اولوں کے ساتھ اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

[١٠٧٠] (..) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ: «كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ». وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ: «مِنَ الدَّنَسِ».

[1070] عبیداللہ کے والد معاذ عنبری اور یزید بن ہارون دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔ معاذ کی روایت میں (مِنَ الْوَسَخِ کے بجائے) مِنَ الدَّرَنِ اور یزید کی روایت میں مِنَ الدَّنَسِ کے الفاظ ہیں (تینوں لفظوں کے معنی ایک ہی ہیں۔)

[١٠٧١] ٢٠٥-(٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ،

[1071] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو فرماتے: ''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے آسمان بھر، زمین بھر اور ان کے سوا جو چیز تو چاہے اس کی وسعت بھر۔ ثنا اور عظمت کے حق دار! (یہی) صحیح ترین بات ہے جو بندہ کہہ سکتا ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! جو کچھ تو عنایت فرمانا چاہے، اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو محروم کر دے، وہ کوئی دے نہیں سکتا اور نہ ہی کسی مرتبے والے کو تیرے سامنے اس کا مرتبہ نفع دے سکتا ہے۔''

اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[١٠٧٢] ٢٠٦-(٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا! لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[1072] ہُشیم بن بشیر نے بیان کیا: ہمیں ہشام بن حسّان نے قیس بن سعد سے خبر دی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: ''اے اللہ، اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریف ہے آسمان اور زمین بھر اور ان دونوں کے درمیان کی وسعت بھر اور ان کے بعد جو تو چاہے اس کی وسعت بھر۔ اے تعریف اور بزرگی کے سزاوار! جو تو عنایت فرمائے اسے کوئی چھین نہیں سکتا اور جس سے تو محروم کر دے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور نہ کسی مرتبے والے کو تیرے سامنے اس کا مرتبہ نفع دے سکتا ہے۔''

[١٠٧٣] (..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى قَوْلِهِ: «وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[1073] حفص نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن حسان نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے ان الفاظ تک روایت کی: ''اور ان کے بعد جو تو چاہے اس کی وسعت بھر۔'' انھوں (حفص) نے آگے کا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَآءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ) (التحفة ٤١)

باب:41- رکوع اور سجدوں میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے

[١٠٧٤] ٢٠٧-(٤٧٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ؛ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ

[1074] سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی کہ مجھے سلیمان بن سُحَیم نے خبر دی، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن معبد سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (دروازے کا) پردہ اٹھایا (اس وقت) لوگ

خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرٰى لَهُ، أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، وَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ». قَالَ: أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ.

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے۔ آپ نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جو مسلمان خود دیکھے گا یا اس کے لیے (کسی دوسرے کو) دکھایا جائے گا۔ خبردار رہو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، اس میں اپنے رب عزوجل کی عظمت و کبریائی بیان کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے اس میں خوب دعا کرو، (یہ دعا اس) لائق ہے کہ تمھارے حق میں قبول کر لی جائے۔“

امام مسلم کے اساتذہ میں سے ایک استاد ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے (”مجھے سلیمان نے خبر دی“ کے بجائے) ”سلیمان سے روایت ہے، کہا۔“

[١٠٧٥] ٢٠٨-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السِّتْرَ، وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرٰى لَهُ». ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[1075] اسماعیل بن جعفر نے سلیمان سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا، اس مرض کے عالم میں جس میں آپ کا انتقال ہوا، آپ کا سر پٹی سے بندھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟“ تین بار (یہ الفاظ کہے، پھر فرمایا:) ”نبوت کی بشارتوں میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جو کوئی نیک انسان خود دیکھے گا یا اس کے لیے (دوسرے کو) دکھائے جائیں گے......“ اس کے بعد اسماعیل نے سفیان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[١٠٧٦] ٢٠٩-(٤٨٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ حُنَيْنٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ

[1076] ابن شہاب زہری نے کہا: مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے حدیث سنائی کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور

ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔

[۱۰۷۷] ۲۱۰-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ، : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ.

[1077] ولید بن کثیر سے روایت ہے کہ مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے والد سے بیان کیا، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے، جب میں رکوع یا سجدے میں ہوں، قرآن پڑھنے سے روکا۔

[۱۰۷۸] ۲۱۱-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَلَا أَقُولُ: نَهَاكُمْ.

[1078] زید بن اسلم نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدے میں (قرآن کی) قراءت کرنے سے منع کیا۔ میں (یہ) نہیں کہتا: تمھیں منع کیا۔ (حضرت علی نے اپنے حوالے سے جو سنا وہی بتایا۔ پچھلی احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ حکم سب کے لیے ہے۔)

[۱۰۷۹] ۲۱۲-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي حِبِّي ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

[1079] داود بن قیس نے کہا: مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ میں رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھوں۔

[۱۰۸۰] ۲۱۳-(..) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ:

[1080] نافع، یزید بن ابی حبیب، ضحاک بن عثمان، ابن عجلان، اسامہ بن زید، محمد بن عمرو اور محمد بن اسحاق سب نے مختلف سندوں سے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، البتہ ان میں سے ضحاک اور ابن عجلان نے اضافہ کرتے ہوئے کہا: حضرت ابن عباس سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ -: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ عَمْرٍو؛ ح: وَحَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، إِلَّا الضَّحَّاكَ وَابْنَ عَجْلَانَ فَإِنَّهُمَا زَادَا: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلُّهُمْ قَالُوا: نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ. وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ، كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَّدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ.

انھوں نے حضرت علی سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کی قراءت سے روکا اور ان میں سے کسی نے اپنی روایت میں (ابراہیم کے پچھلی روایتوں: 1076-1079 میں مذکورہ شاگردوں) زہری، زید بن اسلم، ولید بن کثیر اور داود بن قیس کی روایات کی طرح سجدے میں قراءت کرنے سے روکنے کا ذکر نہیں کیا۔

[١٠٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُودِ.

[1081] عبداللہ بن حنین کے ایک اور شاگرد محمد بن منکدر نے یہی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن سجدے میں قراءت کا ذکر نہیں کیا۔

[١٠٨٢] ٢١٤-(٤٨١) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ، لَّا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا.

[1082] عبداللہ بن حنین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے رکوع کی حالت میں قراءت سے منع کیا گیا ہے۔ اس سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ؟) (التحفة: ٤٢)

باب: 42- رکوع اور سجدے میں کیا کہا جائے؟

[١٠٨٣] ٢١٥-(٤٨٢) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ».

[1083] ذکوان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس حالت میں ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، لہٰذا اس میں کثرت سے دعا کرو۔''

[١٠٨٤] ٢١٦-(٤٨٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ».

[1084] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے، چھوٹے بھی اور بڑے بھی، پہلے بھی اور پچھلے بھی، کھلے بھی اور چھپے بھی۔''

[١٠٨٥] ٢١٧-(٤٨٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَّقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا! وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي» يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

[1085] منصور نے ابوضحیٰ (مسلم بن صبیح القرشی) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں بکثرت (یہ کلمات) کہا کرتے تھے: ''تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے میرے اللہ! ہمارے رب! تیری حمد کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے بخش دے۔'' آپ (یہ کلمات) قرآن مجید کی تاویل (حکم کی تعمیل) کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔

[١٠٨٦] ٢١٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ

[1086] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسلم (بن

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ، قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ: «سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ».

قَالَتْ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا؟ قَالَ: «جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

صبیح) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے بکثرت یہ فرماتے تھے: ''(اے اللہ!) میں تیری حمد کے ساتھ تیری ستائش کرتا ہوں، تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کلمے کیا ہیں جو میں دیکھتی ہوں کہ آپ نے اب کہنے شروع کر دیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے میری امت میں ایک علامت مقرر کر دی گئی ہے کہ جب میں اسے دیکھ لوں تو یہ (کلمے) کہوں: ''جب اللہ کی نصرت اور فتح آ پہنچے......)'' سورت کے آخر تک۔

[١٠٨٧] ٢١٩-(..) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾، يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا، أَوْ قَالَ فِيهَا: «سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي».

[1087] مفضل نے اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سے آپ پر ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ اتری، اس وقت سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جو بھی نماز پڑھی اس میں یہ دعا مانگی یا یہ کہا: ''اے میرے رب! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیری حمد کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے بخش دے۔''

[١٠٨٨] ٢٢٠-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ». قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؟» قَالَتْ فَقَالَ: «خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرٰى

[1088] عامر (شعبی) نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ فرمایا کرتے تھے: ''میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ، میں اللہ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ بکثرت کہتے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو آپ نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھے

عَلَامَةً فِي أُمَّتِي، فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فَقَدْ رَأَيْتُهَا. ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾: فَتْحُ مَكَّةَ ﴿وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِى دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًا﴾».

خبر دی ہے کہ میں جلد ہی اپنی امت میں ایک نشانی دیکھوں گا اور جب میں اس کو دیکھ لوں تو بکثرت کہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. تو (وہ نشانی) میں دیکھ چکا ہوں۔ ''جب اللہ کی نصرت اور فتح آ پہنچے'' (یعنی فتح مکہ) ''اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیں تو اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور اس سے بخشش طلب کریں بلاشبہ وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔''

[١٠٨٩] ٢٢١-(٤٨٥) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ؟ قَالَ: أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ: «سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ.

[1089] ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء سے پوچھا: آپ رکوع میں کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: جہاں تک (دعا) سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ''تو پاک ہے (اے اللہ!) اپنی حمد کے ساتھ، کوئی معبود برحق نہیں تیرے سوا'' کا تعلق ہے تو مجھے ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: ایک رات میں نے نبی ﷺ کو گم پایا تو میں نے یہ گمان کیا کہ آپ اپنی کسی (اور) بیوی کے پاس چلے گئے ہیں، میں نے تلاش کیا، پھر لوٹ آئی تو آپ رکوع یا سجدے میں تھے، کہہ رہے تھے: سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. میں نے کہا: آپ پہ میرے ماں باپ قربان! میں ایک کیفیت میں تھی اور آپ ایک اور ہی کیفیت میں تھے۔

[١٠٩٠] ٢٢٢-(٤٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ، وَهُوَ

[1090] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو آپ کو ٹٹولنے لگی، میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا، اس وقت آپ سجدے میں تھے، آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ کہہ رہے تھے: ''اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور

فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ».

تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری ثنا پوری طرح بیان نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود بیان کی۔''

[١٠٩١] ٢٢٣-(٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ عَائِشَةَ نَبَّأَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ».

[1091] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور انھوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ کلمات) کہتے تھے: ''نہایت پاک ہے، مقدس ہے فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا پروردگار۔''

[١٠٩٢] ٢٢٤-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ؛ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[1092] ہمیں ابو داود (طیالسی) نے شعبہ سے حدیث سنائی کہ قتادہ نے کہا: میں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے سنا۔ ابوداود نے (مزید) کہا: اور ہشام نے مجھے حدیث سنائی انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے مطرف سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی۔

(المعجم ٤٣) - (بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ) (التحفة ٤٣)

باب: 43- سجدے کی فضیلت اور اس کی ترغیب

[١٠٩٣] ٢٢٥-(٤٨٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ: حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللهُ

[1093] مَعدان بن ابی طلحہ یعمری نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے کروں تو اللہ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل فرما دے، یا انھوں نے کہا: میں نے پوچھا: جو عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہو۔ تو ثوبان رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی (اور میری بات کا کوئی جواب نہ

بِهِ الْجَنَّةَ، أَوْ قَالَ: قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً».

دیا) پھر میں نے دوبارہ ان سے سوال کیا، انھوں نے پھر خاموشی اختیار کر لی، پھر میں نے ان سے تیسری دفعہ یہی سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: ''تم اللہ کے حضور کثرت سے سجدے کیا کرو کیونکہ تم اللہ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے اللہ اس کے نتیجے میں تمھارا درجہ ضرور بلند کرے گا اور تمھارا کوئی گناہ معاف کر دے گا۔''

قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

معدان نے کہا: پھر میں ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا تو ان سے (یہی) سوال کیا، انھوں نے بھی مجھ سے وہی کہا جو ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

[١٠٩٤] ٢٢٦-(٤٨٩) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ ابْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَآتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ لِي: «سَلْ» فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: «أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟» قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: «فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ».

[1094] حضرت ربیعہ بن کعب (بن مالک) اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (خدمت کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (صفہ میں آپ کے قریب) رات گزارا کرتا تھا، (جب آپ تہجد کے لیے اٹھتے تو) میں وضو کا پانی اور دوسری ضروریات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ (ایک مرتبہ) آپ نے مجھے فرمایا: ''(کچھ) مانگو۔'' تو میں نے عرض کی: میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ آپ نے فرمایا: ''یا اس کے سوا کچھ اور؟'' میں نے عرض کی: بس یہی۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے معاملے میں سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔''

(المعجم ٤٤) - (بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٤٤)

باب: 44- اعضائے سجدہ کا بیان، نیز نماز میں کپڑوں اور بالوں کے اکٹھا کرنے اور سر پر جوڑا باندھنے کی ممانعت

[١٠٩٥] ٢٢٧-(٤٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[1095] یحییٰ اور ابوربیع نے حدیث بیان کی، یحییٰ نے

يَحْيٰى وَأَبُوالرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ. هٰذَا حَدِيثُ يَحْيٰى.

کہا: حماد بن زید نے ''ہمیں خبر دی'' اور ابو ربیع نے کہا: ''ہمیں حدیث سنائی'' انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ سات ہڈیوں (والے اعضاء) پر سجدہ کیا کریں اور آپ کو بالوں اور کپڑوں کو اُڑسنے سے منع کیا گیا۔ یہ یحییٰ کی حدیث ہے۔

وقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ: الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَبْهَةِ.

اور ابو ربیع نے کہا: سات ہڈیوں (والے اعضاء) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور اپنے بالوں اور اپنے کپڑوں کو اڑسنے سے منع کیا گیا (سات اعضاء سے) دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں قدم اور پیشانی (مراد ہیں۔)

[١٠٩٦] ٢٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَّلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا».

[1096] شعبہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات ہڈیوں (والے اعضاء) پر سجدہ کروں اور یہ کہ میں (نماز میں) نہ کپڑا اُڑسوں اور نہ بال۔''

[١٠٩٧] ٢٢٩-(..) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ، وَّنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

[1097] سفیان بن عیینہ نے (عبداللہ) بن طاوس سے اور انھوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ سات (اعضاء) پر سجدہ کریں اور بالوں اور کپڑوں کو اڑسنے سے روکا گیا ہے۔

[١٠٩٨] ٢٣٠-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: اَلْجَبْهَةِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلٰى أَنْفِهِ - وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا

[1098] وہیب نے عبداللہ بن طاوس سے حدیث بیان کی، انھوں نے (اپنے والد) طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سات ہڈیوں: پیشانی، اور (ساتھ ہی) آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھوں، دونوں ٹانگوں (گھٹنوں) اور دونوں پاؤں کے کناروں پر سجدہ

نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعَرَ».

کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ ہم (نماز پڑھتے ہوئے) کپڑوں اور بالوں کو نہ اُڑسیں۔''

[١٠٩٩] ٢٣١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَّلَا أَكْفِتَ الشَّعَرَ وَلَا الثِّيَابَ: الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ».

[1099] ابن جریج نے عبداللہ بن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات (اعضاء) پر سجدہ کروں، بالوں اور کپڑوں کو اکٹھا نہ کروں، (سجدہ) پیشانی اور ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (کروں۔)''

[١١٠٠] (٤٩١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ أَطْرَافٍ: وَّجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ».

[1100] حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اطراف (کنارے یا اعضاء) اس کا چہرہ، اس کی دونوں ہتھیلیاں، اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں قدم سجدہ کرتے ہیں۔''

[١١٠١] ٢٣٢-(٤٩٢) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، أَنَّ كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي، وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِّنْ وَّرَائِهِ، فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَأْسِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ».

[1101] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث (بن نوفل رضی اللہ عنہم بن عبدالمطلب) کو نماز پڑھتے دیکھا، ان کے سر پر پیچھے سے بالوں کا جُوڑا بنا ہوا تھا، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہو کر اس کو کھولنے لگے، جب ابن حارث نے سلام پھیرا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میرے سر کے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے (میرے بال کیوں کھولے؟) انھوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس طرح (جُوڑا باندھ کر) نماز پڑھنے والے کی مثال اس انسان کی طرح ہے جو اس حال میں نماز پڑھتا ہے کہ اس کی مشکیں کسی ہوئی ہوں۔''

(المعجم ٤٥) - (بَابُ الِاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ، وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ، وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ، وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُودِ) (التحفة ٤٥)

باب: 45- سجدے میں اعتدال اور دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنا، دونوں کہنیوں کو دونوں پہلوؤں سے اٹھا کر اور پیٹ کو رانوں سے اونچا کر کے رکھنا

[١١٠٢] ٢٣٣-(٤٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ».

[1102] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی شخص اس طرح اپنے بازو (زمین پر) نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

[١١٠٣] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: «وَلَا يَتَبَسَّطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ».

[1103] محمد بن جعفر اور خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ ابن جعفر کی روایت میں ہے: ''کوئی شخص تکلف کر کے اپنے بازو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

[١١٠٤] ٢٣٤-(٤٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ».

[1104] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیاں اوپر اٹھاؤ۔''

[١١٠٥] ٢٣٥-(٤٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، وَّهُوَ ابْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[1105] بکر بن مضر نے جعفر بن ربیعہ سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مالک سے، جو ابن بحینہ رضی اللہ عنہ ہیں، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح کھول دیتے (اپنے پہلوؤں سے الگ کر لیتے تھے) یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

[١١٠٦] ٢٣٦-(...) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1106] عمرو بن حارث اور لیث بن سعد دونوں نے جعفر بن ربیعہ سے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ حدیث) بیان کی۔

وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِي سُجُودِهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ إِبْطَيْهِ.

عمرو بن حارث کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ فرماتے تو سجدے میں اپنے بازو (اس طرح) پھیلا لیتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ، حَتّٰى إِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

اور لیث کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے حتی کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

[١١٠٧] ٢٣٧-(٤٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ، لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

[1107] سفیان بن عیینہ نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اصم سے، انھوں نے اپنے چچا یزید بن اصم سے، انھوں نے حضرت میمونہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تو بکری کا بچہ اگر آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

[١١٠٨] ٢٣٨-(٤٩٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوّٰى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَّحَ، حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ، وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى.

[1108] مروان بن معاویہ فزاری نے ہمیں خبر دی، کہا: عبیداللہ بن عبداللہ بن اصم نے یزید بن اصم سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ ؓ نے انھیں خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کے درمیان فاصلہ کرتے، ان کا مطلب تھا انھیں پھیلا لیتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاسکتی تھی اور جب بیٹھتے تو بائیں ران پر اطمینان سے بیٹھتے۔

[١١٠٩] ٢٣٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[1109] وکیع نے کہا: ہمیں جعفر بن بُرقان نے یزید بن اصم سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت میمونہ بنت

وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَّيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يَرٰى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبْطَيْهِ.

حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو (دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے) دور رکھتے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے ہوتا وہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

قَالَ وَكِيعٌ: يَّعْنِي بَيَاضَهُمَا.

وکیع نے کہا: (وَضَح سے) مراد بغلوں کی سفیدی ہے۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهِ وَيُخْتَمُ بِهِ، وَصِفَةِ الرُّكُوعِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ، وَالسُّجُودِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ، وَالتَّشَهُّدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرُّبَاعِيَّةِ، وَصِفَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَفِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ (التحفة ٤٦)

باب: 46- نماز اور جن (اعمال) سے نماز کا افتتاح اور اختتام ہوتا ہے، ان کا جامع بیان، رکوع اور اس میں اعتدال، سجدہ اور اس میں اعتدال، چار رکعت والی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

[١١١٠] ٢٤٠-(٤٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَّعْنِي الْأَحْمَرَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، وَّكَانَ

[1110] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو خالد احمر نے حسین معلم سے حدیث سنائی، نیز اسحاق بن ابراہیم نے کہا: (الفاظ انھی کے ہیں) ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، کہا: ہمیں حسین معلم نے حدیث بیان کی، انھوں نے بدیل بن میسرہ سے، انھوں نے ابوجوزاء سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نماز کا آغاز تکبیر سے اور قراءت کا آغاز ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ پشت سے اونچا کرتے اور نہ اسے نیچے کرتے بلکہ درمیان میں رکھتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سجدے میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ، وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ.

کرتے حتی کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے اور اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح (دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے) پچھلے حصے پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور اس سے بھی منع فرماتے کہ انسان اپنے بازو اس طرح بچھا دے جس طرح درندہ بچھاتا ہے، اور نماز کا اختتام سلام سے کرتے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ: وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ.

اور ابن نمیر کی ابو خالد سے روایت میں (عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ کے بجائے) عَقِبِ الشَّيْطَانِ ہے (معنی ایک ہی ہے۔)

(المعجم ٤٧) - (بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي) (التحفة ٤٧)

باب:47- نمازی کا سترہ

[١١١١] ٢٤١-(٤٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَّرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ».

[1111] ابو احوص نے سماک (بن حرب) سے، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھتا رہے اور اس سے آگے سے گزرنے والے کی پروا نہ کرے۔''

[١١١٢] ٢٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

[1112] محمد بن عبداللہ بن نمیر اور اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، اسحاق نے کہا: ''عمر بن عبید طنافسی نے ہمیں خبر دی'' اور ابن نمیر نے کہا: ''ہمیں حدیث سنائی'' انھوں نے سماک سے، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نماز پڑھ رہے ہوتے اور جاندار ہمارے سامنے سے گزرتے، ہم نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے آگے پالان کی

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے گی اسے اس کا کوئی نقصان نہیں۔"

ابن نمیر نے، پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے گی، کے بجائے "تو جو کوئی بھی اس کے سامنے سے گزرے گی اسے اس کا کوئی نقصان نہیں، کے الفاظ بیان کیے۔

[١١١٣] ٢٤٣-(٥٠٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ: «مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ».

[1113] سعید بن ابی ایوب نے ابو اسود سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "پالان کی پچھلی لکڑی کے مثل ہو۔"

[١١١٤] ٢٤٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ: «كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ».

[1114] حَیْوَہ نے ابو اسود محمد بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوۂ تبوک میں نمازی کے سترے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "پالان کی پچھلی لکڑی کے مانند ہو۔"

[١١١٥] ٢٤٥-(٥٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ -وَّاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ، أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا، وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ.

[1115] عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ عید کے دن نکلتے تو نیزے کا حکم دیتے، وہ آپ کے آگے گاڑ دیا جاتا، آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے، سفر میں بھی آپ ایسا ہی کرتے، اس بنا پر حکام نے اس (نیزہ گاڑنے) کو اپنا لیا ہے۔

[١١١٦] ٢٤٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1116] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں محمد بن بشر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے

بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَغْرِزُ - الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نیزہ گاڑتے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کے استاد ابن نمیر نے يَرْكُزُ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے يَغْرِزُ کا لفظ استعمال کیا (دونوں کے معنی ہیں: آپ گاڑتے تھے۔)

زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَهِيَ الْحَرْبَةُ.

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: عبیداللہ نے کہا: اس (عَنَزَةْ) سے مراد حَرْبَة (برچھی) ہے۔

[١١١٧] ٢٤٧-(٥٠٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا.

[1117] معتمر بن سلیمان نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (بوقت ضرورت) اپنی سواری کو سامنے کر کے (بٹھا لیتے اور) اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھ لیتے۔

[١١١٨] ٢٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلٰى رَاحِلَتِهِ.

[1118] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں ابوخالد احمر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (کبھی کبھی) اپنی سواری کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى إِلٰى بَعِيرٍ.

اور (محمد) بن نمیر نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے (قبلہ رو ہو کر) نماز پڑھی۔

[١١١٩] ٢٤٩-(٥٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ، وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ، فِي قُبَّةٍ لَّهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ. قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوئِهِ، فَمِنْ نَّائِلٍ وَّنَاضِحٍ. قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ

[1119] سفیان نے بیان کیا: ہمیں عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد (حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ابطح کے مقام پر چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں (قیام پذیر) تھے۔ (ابو جحیفہ نے) کہا: بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا پانی لے کر باہر آئے (بعد ازاں جب آپ نے وضو کر لیا تو) اس میں سے کسی کو پانی مل گیا اور کسی نے (دوسرے سے اس کی) نمی لے لی۔ انھوں نے کہا: پھر نبی اکرم ﷺ سرخ حُلّہ (لباس کے اوپر لمبا چوغہ) پہنے ہوئے نکلے، (ایسا لگتا ہے)

هٰهُنَا وَهٰهُنَا، يَقُولُ: يَمِينًا وَّشِمَالًا، يَّقُولُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ: ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، لَا يُمْنَعُ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

جیسے (آج بھی) میں آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، انھوں نے کہا: میں بھی ان کے منہ پیچھے اس طرف اور اس طرف رخ کرنے لگا، (جب) وہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہہ رہے تھے تو انھوں نے دائیں بائیں رخ کیا، کہا: پھر آپ کے لیے نیزہ گاڑا گیا اور آپ نے آگے بڑھ کر ظہر کی دو رکعتیں (قصر) پڑھائیں، آپ کے آگے سے گدھا اور کتا گزرتا تھا، انھیں روکا نہ جاتا تھا، پھر آپ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور پھر مدینہ واپسی تک مسلسل دو رکعتیں ہی پڑھاتے رہے۔

[١١٢٠] ٢٥٠-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ: أَنَّ أَبَاهُ رَأٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَّرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءًا، فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذٰلِكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، فَصَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

[1120] عمر بن ابی زائدہ سے روایت ہے کہ مجھے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے سرخ خیمے میں دیکھا (کہا:) اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ آپ کے وضو کا پانی باہر لے آئے تو میں نے دیکھا لوگ اس پانی کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کو اس سے کچھ پانی مل گیا اس نے اس کو بدن پر مل لیا اور جس کو اس سے نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ کی نمی سے نمی حاصل کر لی، پھر میں نے بلال کو دیکھا انھوں نے ایک نیزہ نکالا اور اس کو گاڑ دیا، رسول اللہ ﷺ سرخ حُلّہ پہنے ہوئے نکلے جو آپ نے پنڈلیوں تک اونچا کیا ہوا تھا، آپ نے نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور چوپایوں کو نیزے کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

[١١٢١] ٢٥١-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ

[1121] ابو عمیس اور مالک بن مغول دونوں نے اپنی اپنی سند سے عون بن ابی جحیفہ سے، انھوں نے اپنے والد

عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے سفیان اور عمر بن ابی زائدہ کی حدیث کی طرح بیان کیا ہے۔ ان (چاروں سفیان، عمر، ابوعمیس اور مالک) میں بعض دوسروں سے زائد الفاظ بیان کرتے ہیں۔

وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ: فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى بِالصَّلَاةِ.

مالک بن مغول کی حدیث میں ہے: جب دوپہر کا وقت ہوا تو بلال نکلے اور نماز کے لیے اذان دی۔

[١١٢٢] ٢٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

[1122] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: سخت گرمی کے وقت رسول اللہ ﷺ بطحاء کی طرف نکلے، وضو کر کے اس عالم میں ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ: وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ.

شعبہ نے کہا: عون نے اپنے والد ابوجحیفہ سے (روایت کرتے ہوئے) یہ اضافہ کیا کہ نیزے کی دوسری طرف سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

[١١٢٣] ٢٥٣-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، مِّثْلَهُ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ.

[1123] (عبدالرحمان) بن مہدی نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) شعبہ نے ہمیں (حکم اور عون کی) دونوں سندوں کے ساتھ سابقہ حدیث کی مانند حدیث بیان کی اور انھوں (ابن مہدی) نے حکم کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: تو لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے (پانی) لینے لگے۔

[١١٢٤] ٢٥٤-(٥٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

[1124] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى أَتَانٍ، وَّأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

روایت کی، انھوں نے کہا: میں گدھی پر سوار ہو کر آیا، ان دنوں میں بلوغت کے قریب تھا، رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، میں صف کے سامنے سے گزرا اور اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں داخل ہو گیا تو مجھے کسی نے اس پر نہیں ٹوکا۔

[١١٢٥] ٢٥٥-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلٰى حِمَارٍ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُّصَلِّي بِمِنًى، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ. قَالَ: فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ، فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

[1125] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، انھوں نے کہا: گدھا صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا، پھر وہ اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں مل گئے۔

[١١٢٦] ٢٥٦-(..) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ.

[1126] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ روایت بیان کی، کہا: نبی اکرم ﷺ عرفہ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ (ابن عباس اپنی سواری پر حج کر رہے تھے۔ یہ واقعہ ان کے ساتھ غالباً منیٰ اور عرفہ دونوں مقامات پر پیش آیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے لیے ہر جگہ سترے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔)

[١١٢٧] ٢٥٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنًى وَّلَا عَرَفَةَ، وَقَالَ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ.

[1127] معمر نے بھی زہری سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں منیٰ یا عرفہ کا تذکرہ کرنے کے بجائے حجۃ الوداع یا فتح مکہ کے دن کا ذکر کیا ہے۔

فائدہ: انھیں حجۃ الوداع اور فتح مکہ کے بارے میں شک ہے۔ پچھلی احادیث سے ثابت ہوتا ہے وہ حجۃ الوداع ہی کا موقع تھا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ مَنْعِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي) (التحفة ٤٨)

باب:48- نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا

[١١٢٨] ٢٥٨-(٥٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

[1128] عبدالرحمان بن ابی سعید نے (اپنے والد) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو آگے سے نہ گزرنے دے اور جہاں تک ممکن ہو اس کو ہٹائے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' (مقصود یہ تھا کہ لوگوں کو اس گناہ سے ہر قیمت پر بچایا جائے اور نماز کی حرمت کا اہتمام کیا جائے۔)

[١١٢٩] ٢٥٩-(..) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ابْنُ هِلَالٍ يَعْنِي حُمَيْدًا، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي نَتَذَاكَرُ حَدِيثًا، إِذْ قَالَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ: أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَرَأَيْتُ مِنْهُ. قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ، يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِّنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ، أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ، فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ، فَعَادَ، فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولٰى، فَمَثَلَ قَائِمًا، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ، فَخَرَجَ، فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ، قَالَ: وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ؟ جَاءَ يَشْكُوكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا صَلّٰى

[1129] ابن ہلال، یعنی حمید نے کہا: ایک دن میں اور میرا ایک ساتھی ایک حدیث کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ ابو صالح سمان کہنے لگے: میں تمھیں حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنی اور (ان کا عمل) جوان سے دیکھا۔ کہا: ایک موقع پر، جب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ جمعہ کے دن کسی چیز کی طرف (رخ کر کے)، جو انھیں لوگوں سے سترہ مہیا کر رہی تھی، نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ابو معیط کے خاندان کا ایک نوجوان آیا، اس نے ان کے آگے سے گزرنا چاہا تو انھوں نے اسے اس کے سینے سے (پیچھے) دھکیلا۔ اس نے نظر دوڑائی، اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سامنے سے (گزرنے) کے سوا کوئی راستہ نہ ملا، اس نے دوبارہ گزرنا چاہا تو انھوں نے اسے پہلی دفعہ سے زیادہ شدت کے ساتھ اس کے سینے سے پیچھے دھکیلا، وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، پھر لوگوں کی بھیڑ میں گھستا ہوا نکل کر مروان کے سامنے پہنچ گیا اور جو اس کے ساتھ بیتی تھی اس کی شکایت کی، کہا: ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی مروان کے پاس پہنچ

أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَّسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

گئے تو اس نے ان سے کہا: آپ کا اپنے بھتیجے کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ وہ آ کر آپ کی شکایت کر رہا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تم میں سے کوئی لوگوں سے کسی چیز کی اوٹ میں نماز پڑھے اور کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے اس کے سینے سے دھکیلے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ یقیناً شیطان ہے۔''

[١١٣٠] ٢٦٠-(٥٠٦) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَّمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ».

[1130] اسماعیل بن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے، انھوں نے صدقہ بن یسار سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کی معیت میں (اس کا) ہمراہی (شیطان) ہے۔''

[١١٣١] (..) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[1131] (ابن ابی فدیک کے بجائے) ابوبکر حنفی نے ضحاک بن عثمان سے اسی (مذکورہ) سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... آگے سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

[١١٣٢] ٢٦١-(٥٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلٰى أَبِي جُهَيْمٍ يَّسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَّقِفَ أَرْبَعِينَ، خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

[1132] امام مالک نے ابونضر سے اور انھوں نے بُسر بن سعید سے روایت کی کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے انھیں ابوجہیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان سے پوچھیں کہ انھوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا تھا؟ ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جان لے کہ اس پر کس قدر (گناہ) ہے تو اسے چالیس (سال) تک کھڑے رہنا، اس کے آگے گزرنے سے بہتر

(معلوم) ہو۔''

قَالَ أَبُو النَّضْرِ : لَا أَدْرِي قَالَ : أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، أَوْ شَهْرًا ، أَوْ سَنَةً .

ابونضر نے کہا: مجھے معلوم نہیں، انھوں نے چالیس دن کہا یا ماہ یا سال۔ (مسند بزار میں چالیس سال کے الفاظ ہیں۔)

[١١٣٣] (..) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ : مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ؟ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ .

[1133] سفیان نے ابونضر سالم سے اور انھوں نے بُسر بن سعید سے روایت کی کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے (انھیں) ابوجہیم انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (تاکہ پوچھے) کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کو کیا فرماتے سنا...... پھر (سفیان نے) مالک کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ دُنُوِّ الْمُصَلِّي مِنَ السُّتْرَةِ) (التحفة ٤٩)

باب:49- نمازی کا سترے کے قریب کھڑا ہونا

[١١٣٤] ٢٦٢-(٥٠٨) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ .

[1134] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سجدے کی جگہ اور دیوار کے درمیان بکری گزرنے کے برابر فاصلہ تھا۔

[١١٣٥] ٢٦٣-(٥٠٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَ إِسْحٰقُ : أَخْبَرَنَا ، وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرّٰى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ . وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرّٰى ذٰلِكَ الْمَكَانَ ، وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ .

[1135] حماد بن مسعدہ نے یزید بن ابی عبید سے اور انھوں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (سلمہ رضی اللہ عنہ) کوشش کر کے (مسجد نبوی میں) اس جگہ نفلی نماز پڑھتے جہاں مصحف (رکھا ہوا) تھا اور انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اسی جگہ کی کوشش فرماتے تھے اور (یہاں) منبر اور قبلے کی دیوار کے درمیان بکری کے راستے کے برابر فاصلہ تھا۔

[١١٣٦] ٢٦٤-(..) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ قَالَ: يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَالَ: كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

[1136] مکی (بن ابراہیم) نے کہا: ہمیں یزید بن ابی عبید نے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت سلمہ (بن اکوع) رضی اللہ عنہ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی جستجو کرتے جو مصحف کے پاس تھا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابومسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کے قریب نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے دیکھا ہے۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي) (التحفة ٥٠)

باب:50- نمازی کے سترے کی مقدار

[١١٣٧] ٢٦٥-(٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ».

[1137] یونس نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو جب اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہوگی تو وہ اسے سترہ مہیا کرے گی، اور جب اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہوگی تو گدھا، عورت اور سیاہ کتا اس کی نماز کو قطع کریں گے۔''

قُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ: «اَلْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ».

میں نے کہا: اے ابوذر! سیاہ کتے کی لال کتے یا زرد کتے سے تخصیص کیوں ہے؟ انھوں نے کہا: بھتیجے! میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو آپ نے فرمایا تھا: ''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

[١١٣٨] (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1138] سلیمان بن مغیرہ، شعبہ، جریر، سلم بن ابوذیال اور عاصم احول سب نے حمید بن ہلال سے یونس کی سند کے ساتھ اس کی حدیث کی مانند حدیث بیان کی ہے۔

جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَيْضًا: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ أَبِي الذَّيَّالِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ، كَنَحْوِ حَدِيثِهِ.

[١١٣٩] ٢٦٦-(٥١١) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ».

[1139] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت، گدھا اور کتا نماز قطع کر دیتے ہیں اور پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز اسے بچاتی ہے۔“

فائدہ: قطع کرنے سے مراد نماز کے ارتکاز اور اس کے فیوض میں کٹوتی ہے، نماز کا باطل ہو جانا نہیں۔ ان چیزوں کے گزرنے سے انسان کی توجہ ہٹ جاتی ہے، عورت کی کشش کی بنا پر اور گدھے اور کتے سے کراہت کی بنا پر۔ آگے حضرت عائشہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی احادیث سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ الْإِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي) (التحفة ٥١)

باب: 51- نمازی کے سامنے لیٹنا

[١١٤٠] ٢٦٧-(٥١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

[1140] زہری نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے، میں جنازے کی طرح آپ کے اور قبلے کے درمیان چوڑائی میں لیٹی ہوتی تھی۔

الْقِبْلَةِ، كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ.

[١١٤١] ٢٦٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاتَهُ، مِنَ اللَّيْلِ، كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

[1141] ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷝ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ رات کو اپنی پوری نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھی اور جب آپ وتر پڑھنا چاہتے، مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

[١١٤٢] ٢٦٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ فَقُلْنَا: اَلْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ. فَقَالَتْ: إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ! لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُعْتَرِضَةً، كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي.

[1142] ابو بکر بن حفص نے عروہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ﷝ نے پوچھا: کون سی چیز نماز قطع کر دیتی ہے؟ تو ہم نے کہا: عورت اور گدھا۔ اس پر انھوں نے کہا: عورت برا چوپایہ ہے! میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے چوڑائی رخ جنازے کی طرح لیٹی ہوتی تھی جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

[١١٤٣] ٢٧٠-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ.

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ. وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ: اَلْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ! وَاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً، فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ

[1143] اعمش نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: مجھے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے اسود سے اور اسود نے عائشہ ﷝ سے روایت کی۔ اعمش نے (مزید) کہا: مجھے مسلم بن صبیح نے مسروق سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷝ سے روایت کی، ان کے سامنے ان چیزوں کا تذکرہ کیا گیا جو نماز قطع کرتی ہیں (یعنی) کتا، گدھا، اور عورت۔ تو عائشہ ﷝ نے فرمایا: تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے مشابہ بنا دیا ہے! اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ میں چارپائی پر آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھی، مجھے ضرورت پیش آتی تو میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینا پسند نہ کرتی، اس لیے میں اس (چارپائی یا بستر) کے پایوں (والی جگہ کی طرف) سے کھسک جاتی۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.

[١١٤٤] ٢٧١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ: عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ! لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ، فَيَجِيءُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ، فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ، فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ، حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِّحَافِي.

[1144] منصور نے ابراہیم (نخعی) سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا ہے، حالانکہ میں نے اپنے آپ کو (اس طرح) دیکھا ہے کہ میں چار پائی پر لیٹی ہوتی تھی، رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور چار پائی کے وسط میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے، میں آپ کے سامنے ہونا پسند نہ کرتی، اس لیے میں چار پائی کے پایوں کی طرف سے کھسکتی یہاں تک کہ اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

[١١٤٥] ٢٧٢-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

[1145] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سو جاتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلے (والے حصے) میں ہوتے، جب آپ سجدہ کرتے تو (پاؤں پر ہاتھ لگا کر) مجھے اشارہ کر دیتے تو میں اپنے دونوں پاؤں سکیڑ لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں ان کو پھیلا لیتی۔ انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: گھر ان دنوں ایسے تھے کہ ان میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

[١١٤٦] ٢٧٣-(٥١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، جَمِيعًا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.
[انظر: ١٥٠٤]

[1146] نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سامنے ہوتی، بسا اوقات آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ رہا ہوتا۔

[١١٤٧] ٢٧٤-(٥١٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا

[1147] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ

وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلٰى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ، وَّعَلَيَّ مِرْطٌ، وَّعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلٰى جَنْبِهِ.

کے پہلو کی جانب ہوتی۔ مجھ پر چادر ہوتی اور اس چادر کا کچھ حصہ آپ کے پہلو (کی طرف) سے آپ پر (بھی) ہوتا۔

فائدہ: دونوں امہات المومنین کا استدلال یہ بنتا ہے کہ خصوصی ایام کے دوران میں جب عورت طہارت کاملہ سے محروم ہوتی ہے اس کے سامنے لیٹنے یا اوڑھنے کا ایک ہی کپڑا ہونے کے باوجود نماز باطل نہیں ہوتی تو محض آگے سے گزرنے سے کس طرح باطل ہوسکتی ہے۔ یا تو جس طرح بعض محدثین کہتے ہیں نماز قطع ہونے کا حکم منسوخ ہے یا اس سے توجہ کی کمی مراد ہے جس سے امت کے افراد دوچار ہوسکتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نہیں ہوتے تھے۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَّصِفَةِ لُبْسِهِ) (التحفة ٥٢)

باب:52- ایک کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس کے پہننے کا طریقہ

[١١٤٨] ٢٧٥-(٥١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: «أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟».

[1148] امام مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک سائل نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟''

[١١٤٩] (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1149] یونس اور عُقیل بن خالد دونوں نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے مانند روایت بیان کی۔

[١١٥٠] ٢٧٦-(..) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ؟ فَقَالَ: «أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟».

[1150] محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ کو پکار کر پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟''

[١١٥١] ٢٧٧-(٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ».

[1151] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔''

[١١٥٢] ٢٧٨-(٥١٧) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ.

[1152] ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

[١١٥٣] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ وَّكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: مُتَوَشِّحًا وَّلَمْ يَقُلْ: مُشْتَمِلًا.

[1153] وکیع نے ہشام بن عروہ کی مذکورہ بالا سند سے حدیث سنائی، ہاں یہ فرق ہے کہ اس نے مُتَوَشِّحًا کہا مُشْتَمِلًا نہ کہا۔

[١١٥٤] ٢٧٩-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ

[1154] حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے

فِي ثَوْبٍ، قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

اس کے دونوں کناروں کو ادل بدل کر رکھا تھا، یعنی دائیں کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کنارے کو دائیں طرف لے گئے تھے۔

فائدہ: مُشْتَمِلًا، مُتَوَشِّحًا، خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ تینوں ہم معنی ہیں۔ کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ اس کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر ڈال کر پشت کی طرف سے دائیں ہاتھ کے نیچے سے نکالا جائے اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈال کر بائیں ہاتھ کے نیچے سے نکالا جائے اور دونوں سروں کو سامنے سینے پر باندھ لیا جائے۔ اسے ہمارے ہاں پٹکے کی طرح لپیٹنا کہتے ہیں۔

[١١٥٥] ٢٨٠-(..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّلْتَحِفًا بِهِ، مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

[1155] قتیبہ بن سعید اور عیسیٰ بن حماد نے کہا: ہمیں لیث نے یحییٰ بن سعید سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے اور انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کو لپیٹا ہوا تھا اور اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

زَادَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ: عَلَى مَنْكِبَيْهِ.

عیسیٰ بن حماد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

[١١٥٦] ٢٨١-(٥١٨) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، مُّتَوَشِّحًا بِهِ.

[1156] وکیع نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزبیر سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کو پٹکے کی طرح لپیٹا ہوا تھا۔

[١١٥٧] ٢٨٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، جَمِيعًا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1157] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، نیز محمد بن مثنیٰ نے عبدالرحمان سے حدیث بیان کی، ان دونوں (ابن نمیر اور عبدالرحمان) نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اور ابن نمیر کی حدیث میں ہے، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا۔

[١١٥٨] ٢٨٣-(..) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ أَنَّ

[1158] عمرو نے کہا کہ ابوزبیر مکی نے مجھے حدیث سنائی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز

أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ، مُتَوَشِّحًا بِهِ، وَعِنْدَهُ ثِيَابُهُ. وَقَالَ جَابِرٌ: إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

پڑھتے دیکھا، وہ اس کو پٹکے کی طرح لپیٹے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان کے کپڑے موجود تھے اور جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

[١١٥٩] ٢٨٤-(٥١٩) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلٰى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ. قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا بِهِ.

[1159] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، مجھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے، کہا: تو میں نے آپ کو ایک چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا اس پر آپ سجدہ کرتے تھے۔ اور میں نے آپ کو دیکھا آپ ایک کپڑے میں اس کو پٹکے کی طرح لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

[١١٦٠] ٢٨٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ. وَرِوَايَةُ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ: مُتَوَشِّحًا بِهِ.

[1160] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا، نیز سوید بن سعید نے کہا: ہم سے علی بن مسہر نے روایت کی، دونوں نے اعمش سے اسی طرح روایت کی۔

ابوکریب کی روایت میں ہے: آپ نے اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔ اور ابوبکر اور سوید کی روایت میں ہے: آپ اس کو پٹکے کی طرح لپیٹے ہوئے تھے۔
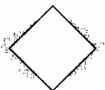
ارشاد باری تعالیٰ

وَأَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا

”بلاشبہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں، لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔“

(الجن 72:18)

کتاب المساجد کا تعارف

امام مسلم ؒ کتاب الصلاۃ میں اذان، اقامت اور بنیادی ارکانِ صلاۃ کے حوالے سے روایات لائے ہیں۔ مساجد اور نماز سے متعلقہ ایسے مسائل جو براہ راست ارکانِ نماز کی ادائیگی کا حصہ نہیں لیکن نماز سے متعلق ہیں، انھیں امام مسلم نے کتاب المساجد میں ذکر کیا ہے، مثلاً: قبلۂ اول اور اس کی تبدیلی، نماز کے دوران میں بچوں کو اٹھانا، ضروری حرکات جن کی اجازت ہے، نماز میں سجدے کی جگہ کو صاف یا برابر کرنا، کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا، بدبودار چیزیں کھا کر آنا، وقار سے چلتے ہوئے نماز کے لیے آنا، بعض دعائیں جو مستحب ہیں حتی کہ اوقاتِ نماز کو بھی امام مسلم ؒ نے کتاب المساجد میں صحیح احادیث کے ذریعے سے واضح کیا ہے۔ یہ ایک مفصل اور جامع حصہ ہے جو انتہائی ضروری عنوانات پر مشتمل ہے اور کتاب الصلاۃ سے زیادہ طویل ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٥ - كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

مسجدوں اور نماز کی جگہوں کے احکام

(المعجم . .) - (بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ) (التحفة ٥٣)

مسجدیں اور نماز کی جگہیں

[١١٦١] ١-(٥٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى» قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ سَنَةً، وَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ».

[1161] ابو کامل جحدری نے کہا: ہمیں عبدالواحد نے اعمش سے حدیث بیان کی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کون سی مسجد جو زمین میں بنائی گئی پہلی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سی؟ فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے (پھر) پوچھا: دونوں (کی تعمیر) کے مابین کتنا زمانہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس برس۔ اور جہاں بھی تمھارے لیے نماز کا وقت ہو جائے، نماز پڑھ لو، وہی (جگہ) مسجد ہے۔''

وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ: «ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ».

ابو کامل کی حدیث میں ہے: ''پھر جہاں بھی تمھاری نماز کا وقت ہو جائے، اسے پڑھ لو، بلاشبہ وہی جگہ مسجد ہے۔''

[١١٦٢] ٢-(. . .) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السُّدَّةِ، فَإِذَا

[1162] علی بن مسہر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم بن یزید تیمی سے حدیث سنائی، کہا: میں مسجد کے باہر کھلی جگہ (صحن) میں اپنے والد کو قرآن مجید سنایا کرتا تھا، جب میں (آیت) سجدہ کی تلاوت کرتا تو وہ سجدہ کر لیتے۔ میں نے ان سے پوچھا:

قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ! أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى» قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ عَامًا، ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ، فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ».

ابا جان! کیا آپ راستے ہی میں سجدہ کر لیتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روئے زمین پر سب سے پہلے بنائی جانے والی مسجد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے پوچھا: دونوں (کی تعمیر) کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس سال، پھر ساری زمین (ہی) تمھارے لیے مسجد ہے، جہاں بھی تمھاری نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لو۔''

[١١٦٣] ٣-(٥٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ. وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي. وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا؛ فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ».

[1163] یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہمیں ہُشیم نے سَیّار سے خبر دی، انھوں نے یزید الفقیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: ہر نبی خاص اپنی قوم ہی کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا، میرے لیے اموال غنیمت حلال قرار دیے گئے، مجھ سے پہلے وہ کسی کے لیے حلال نہیں کیے گئے۔ میرے لیے زمین کو پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنایا گیا، لہٰذا جس شخص کے لیے نماز کا وقت ہوجائے وہ جہاں بھی ہو، وہیں نماز پڑھ لے، اور مہینہ بھر کی مسافت سے دشمنوں پر طاری ہوجانے والے رعب سے میری نصرت کی گئی اور مجھے شفاعت (کا منصب) عطا کیا گیا۔''

[١١٦٤] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[1164] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہُشیم سے اسی سابقہ سند سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... پھر اسی طرح بیان کیا۔

[١١٦٥] ٤-(٥٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ

[1165] محمد بن فضیل نے ابومالک اشجعی (سعد بن طارق) سے، انھوں نے ربعی (بن حراش) سے اور انھوں نے حضرت

الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ». وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرٰى.

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیں لوگوں پر تین (باتوں) کے ذریعے سے فضیلت دی گئی ہے: ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئی ہیں، ہمارے لیے ساری زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے اور جب ہمیں پانی نہ ملے تو اس (زمین) کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے (اس کے ساتھ تیمّم کر کے پاکیزگی حاصل کی جا سکتی ہے۔)“ ایک خصوصیت اور بھی بیان کی۔

[١١٦٦] (..) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ: حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1166] ابن ابی زائدہ نے (ابو مالک) سعد بن طارق (اشجعی) سے روایت کی، کہا: مجھے ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... آگے سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

[١١٦٧] ٥-(٥٢٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ».

[1167] عبدالرحمان بن یعقوب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے دوسرے انبیاء پر چھ چیزوں کے ذریعے سے فضیلت دی گئی ہے: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں، (دشمنوں پر) رعب و دبدبے کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے اموال غنیمت حلال کر دیے گئے ہیں، زمین میرے لیے پاک کرنے والی اور مسجد قرار دی گئی ہے، مجھے تمام مخلوق کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے اور میرے ذریعے سے (نبوت کو مکمل کر کے) انبیاء ختم کر دیے گئے ہیں۔“

[١١٦٨] ٦-(..) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي

[1168] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جامع کلمات دے کر بھیجا گیا ہے اور رعب کے ذریعے میری نصرت کی گئی ہے، میں نیند کے عالم میں تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔“

يَدَيَّ».

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو (اپنے رب کے پاس) جا چکے ہیں اور تم ان (خزانوں) کو کھود کر نکال رہے ہو۔

[۱۱۶۹] (..) وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ. مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ.

[1169] زُبیدی نے (ابن شہاب) زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے...... (بقیہ) یونس کی حدیث کے مانند ہے۔

[۱۱۷۰] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1170] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابن مسیّب اور ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

[۱۱۷۱] ۷-(..) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ، وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ».

[1171] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سے روایت ہے۔ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''دشمن پر رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی، مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا اور میں نیند کے عالم میں تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور انھیں میرے ہاتھوں میں دے دیا گیا۔''

[۱۱۷۲] ۸-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ».

[1172] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ہمیں بیان کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ (بھی) تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی اور مجھے جامع کلمات عنایت کیے گئے ہیں۔''

(المعجم ١) - (بَابُ ابْتِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٥٤)

باب:1- مسجد نبوی کی تعمیر

[١١٧٣] ٩-(٥٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلَ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ. قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رِّدْفُهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتّٰى أَلْقٰى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ. قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ إِنَّهُ أُمِرَ بِالْمَسْجِدِ، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا. فَقَالَ: «يَابَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا». قَالُوا: لَا، وَاللهِ! لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ. قَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ: كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَّقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخَرِبٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً، وَّجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً. قَالَ: فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ:

[1173] عبدالوارث بن سعید نے ہمیں ابوتیاح ضبعی سے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بالائی حصے میں اس قبیلے میں فروکش ہوئے جنھیں بنوعمرو بن عوف کہا جاتا تھا اور وہاں چودہ راتیں قیام فرمایا، پھر آپ نے بنونجار کے سرداروں کی طرف پیغام بھیجا تو وہ لوگ (پورے اہتمام سے) تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو آپ کی سواری پر دیکھ رہا ہوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار ہیں اور بنونجار کے لوگ آپ کے اردگرد ہیں یہاں تک کہ آپ نے سواری کا پالان ابوایوب رضی اللہ عنہ کے آنگن میں ڈال دیا۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (اس وقت تک) رسول اللہ ﷺ کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کو مسجد بنانے کا حکم دیا گیا۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: چنانچہ آپ نے بنونجار کے لوگوں کی طرف پیغام بھیجا، وہ حاضر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے بنی نجار! مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت طے کرو۔'' انھوں نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس جگہ وہی کچھ تھا جو میں تمھیں بتا رہا ہوں، اس میں کھجوروں کے کچھ درخت، مشرکوں کی چند قبریں اور ویرانہ تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، کھجوریں کاٹ دی گئیں، مشرکوں کی قبریں اکھیڑی گئیں اور ویرانے کو ہموار کر دیا گیا اور لوگوں نے کھجوروں (کے تنوں) کو ایک قطار میں

اَللّٰهُمَّ! إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

قبلے کی جانب گاڑ دیا اور دروازے کے (طور پر) دونوں جانب پتھر لگا دیے گئے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: اور لوگ (صحابہ) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے، وہ کہتے تھے: اے اللہ! بے شک آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں، اس لیے تو انصار اور مہاجروں کی نصرت فرما۔

[١١٧٤] ١٠-(..) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ.

[1174] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے ابوتیاح نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنانے سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

[١١٧٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1175] (معاذ کے بجائے) خالد، یعنی ابن حارث نے روایت کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابو تیاح سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... (آگے) سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى الْكَعْبَةِ) (التحفة ٥٥)

باب:2- بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف قبلے کی تبدیلی

[١١٧٦] ١١-(٥٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ [البقرة:١٤٤] فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ، فَحَدَّثَهُمْ، فَوَلَّوْا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ.

[1176] ابو احوص نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھی یہاں تک کہ سورۂ بقرہ کی آیت: ''اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے رخ کعبہ کی طرف کرو'' اتری۔ یہ آیت اس وقت اتری جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی (یہ حکم سن کر) چلا تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، وہ (مسجد بنی حارثہ میں، جس کا نام اس واقعے کے بعد مسجد قبلتین پڑ گیا) نماز پڑھ رہے تھے، اس

نے انھیں یہ (حکم) بتایا تو انھوں نے (اثنائے نماز ہی میں) اپنے چہرے بیت اللہ کی طرف کر لیے۔

[١١٧٧] ١٢-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

[1177] سفیان (ثوری) سے روایت ہے، کہا: مجھے ابواسحاق نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، پھر ہمارا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔

[١١٧٨] ١٣-(٥٢٦) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا. وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

[1178] عبدالعزیز بن مسلم اور مالک بن انس نے اپنی اپنی سندوں سے عبداللہ بن دینار سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اسی اثنا میں ان کے پاس آنے والا ایک شخص (عباد بن بشر رضی اللہ عنہ) آیا اور اس نے کہا: بلاشبہ رات (گزشتہ دن کے آخری حصے میں) رسول اللہ ﷺ پر قرآن اترا۔ اور آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ کعبہ کی طرف رخ کریں، لہذا تم لوگ بھی اس کی طرف رخ کر لو۔ ان کے رخ شام کی طرف تھے تو (اسی وقت) وہ سب کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

[١١٧٩] ١٤-(..) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[1179] موسیٰ بن عقبہ نے نافع اور عبداللہ بن دینار سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، ان کے پاس ایک آدمی آیا...... باقی حدیث امام مالک کی (سابقہ) روایت کی طرح ہے۔

[١١٨٠] ١٥-(٥٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[1180] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَنَزَلَتْ: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [البقرة: ١٤٤] فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً، فَنَادَىٰ: أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ، فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے، پھر یہ آیت اتری: ''ہم آپ کا چہرہ آسمان کی طرف پھرتا ہوا دیکھ رہے ہیں، ہم ضرور آپ کا رخ اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں، لہٰذا آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجیے۔'' بنوسلمہ کا ایک آدمی (عباد بن بشر رضی اللہ عنہ) گزرا، (اس وقت) لوگ (مسجد قباء میں) صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے اور ایک رکعت اس سے پہلے پڑھ چکے تھے، اس نے آواز دی: سنو! قبلہ تبدیل کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ وہ جس حالت میں تھے اسی میں (رکوع ہی کے عالم میں) قبلے کی طرف پھر گئے۔

فائدہ: 1178 میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ حدیث: 1180 میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قباء والوں کو فجر کی نماز میں قبلے کی تبدیلی کا علم ہوا۔ اس سے قبل حدیث: 1176 میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کے مطابق یہ نماز عصر کا واقعہ تھا۔ ان دونوں حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ دراصل یہ دو الگ الگ واقعے ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو واقعہ مذکور ہے، وہ مسجد بنوسلمہ (مسجد قبلتین) کا واقعہ ہے۔ انھیں عصر کے وقت اس کا علم ہوا۔ دوسرا واقعہ قباء کا ہے، وہاں کے نمازیوں کو فجر کی نماز کے دوران میں نئے حکم کا علم ہوا۔ دونوں مسجدوں کے نمازیوں نے نماز کے دوران ہی میں رخ تبدیل کر لیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُورِ، وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيهَا، وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ) (التحفة ٥٦)

باب:3- قبروں پر مسجد بنانے، اس میں تصویریں رکھنے اور قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت

[١١٨١] ١٦-(٥٢٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَّعْنِي الْقَطَّانَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً - رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ، فِيهَا تَصَاوِيرُ - لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أُولٰئِكَ، إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ

[1181] یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے حدیث سنائی، کہا: مجھے میرے والد (عروہ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس گرجے کا تذکرہ، جو انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں آویزاں تھیں، کیا: ''بلاشبہ وہ لوگ (قدیم سے ایسے ہی تھے کہ) جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور اس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ قیامت کے

تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

روز اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔"

[١١٨٢] ١٧-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ، فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيسَةً، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

[1182] وکیع نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کی کہ آپ کے مرض الموت میں لوگوں نے آپ کے سامنے آپس میں بات چیت کی تو ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے ایک گرجے کا ذکر کیا...... پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[١١٨٣] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذَكَرْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَنِيسَةً رَّأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ. بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[1183] (یحییٰ اور وکیع کے بجائے) ابو معاویہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ازواجِ نبی ﷺ نے ایک کنیسے کا ذکر کیا جو انھوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا، اسے (کنیسہ) ماریہ کہا جاتا تھا...... (آگے) ان (پہلے راویوں) کی حدیث کی طرح ہے۔

[١١٨٤] ١٩-(٥٢٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِّنْهُ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ».

[1184] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے کہا: ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شیبان نے ہلال بن ابی حمید سے حدیث سنائی، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں جس سے آپ اٹھ نہ سکے (جاں بر نہ ہوئے) فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے! انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔"

قَالَتْ: فَلَوْلَا ذَاكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا.

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اس لیے اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو ظاہر رکھا جاتا لیکن یہ ڈر تھا کہ اسے مسجد بنا لیا جائے گا۔ (اس لیے اللہ کی مشیت سے وہ حجرہ مبارکہ میں بنائی گئی۔)

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: وَلَوْلَا ذَاكَ. لَمْ يَذْكُرْ: قَالَتْ.

ابن ابی شیبہ کی روایت میں فلولا کی جگہ ولولا (اور اگر) کے الفاظ ہیں اور اس سے پہلے قالت (انھوں نے کہا)

کا لفظ نہیں کہا۔

[۱۱۸۵] ۲۰-(۵۳۰) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ».

[1185] سعید بن مسیّب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو ہلاک کرے! انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

[۱۱۸٦] ۲۱-(..) وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ».

[1186] (سعید کے بجائے) یزید بن اصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے! انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔''

[۱۱۸۷] ۲۲-(۵۳۱) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى. قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهِ فَقَالَ، وَهُوَ كَذٰلِكَ: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى؛ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا.

[1187] عبیداللہ بن عبداللہ (بن مسعود) نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم دونوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر (وفات کے لمحے) طاری ہوئے تو آپ اپنی ایک چادر اپنے چہرے پر ڈالتے تھے اور جب جی گھبراتا تو اسے چہرے سے ہٹا لیتے تھے، آپ اسی حالت میں تھے کہ آپ نے فرمایا: ''یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو! انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔'' آپ ان جیسا عمل کرنے سے ڈرا رہے تھے۔

[۱۱۸۸] ۲۳-(۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

[1188] حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس چیز سے براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے، جس طرح اس نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل

ابْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، قَبْلَ أَنْ يَّمُوتَ بِخَمْسٍ، وَّهُوَ يَقُولُ: «إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَّكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ؛ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا. أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَّسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ».

بناتا، خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا) (التحفة ٥٧)

باب:4- مساجد کی تعمیر کی فضیلت اور اس کی تلقین

[١١٨٩] ٢٤-(٥٣٣) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ: أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ: إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِّلّٰهِ» قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: «يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ تَعَالٰى بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ».

[1189] ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن عیسیٰ دونوں نے ہمیں حدیث بیان کی۔ (کہا:) ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو نے خبر دی کہ بکیر نے ان سے حدیث بیان کی، انھیں عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عبیداللہ خولانی سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو، جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی نئے سرے سے تعمیر کے وقت لوگوں نے ان کے بارے میں باتیں کیں، یہ کہتے سنا: تم نے بہت باتیں کی ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی'' بکیر نے کہا: میرا خیال ہے، انھوں نے یہ کہا: ''اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی چاہتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

وَقَالَ ابْنُ عِيسٰى فِي رِوَايَتِهِ: «مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ». [انظر: ٧٤٧٠]

احمد بن عیسیٰ نے اپنی روایت میں مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ ”جنت میں اس جیسا (گھر)“ کہا۔

[١١٩٠] ٢٥-(..) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَّحْمُودِ ابْنِ لَبِيدٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ؛ فَأَحَبُّوا أَنْ يَّدَعَهُ عَلٰى هَيْئَتِهِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِّلّٰهِ بَنَى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ».

[1190] حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو نئے سرے سے تعمیر کرنا چاہا تو لوگوں نے اسے پسند نہ کیا، ان کی خواہش تھی کہ وہ اسے اس کی حالت پر رہنے دیں، اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اللہ کی خاطر کوئی مسجد بنائی، اللہ اس کے لیے جنت میں اس جیسا (گھر) تعمیر کرے گا۔“

(المعجم ٥) - (بَابُ النُّدْبِ إِلٰى وَضْعِ الْأَيْدِي عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ، وَنَسْخِ التَّطْبِيقِ) (التحفة ٥٨)

باب:5- رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا افضل ہے، تطبیق (ہتھیلیوں کو جوڑ کر، انگلیوں کو پیوستہ کر کے، انھیں گھٹنوں کے درمیان رکھنا) منسوخ ہے

[١١٩١] ٢٦-(٥٣٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، قَالَا: أَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ، فَقَالَ: أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ فَقُلْنَا: لَا. قَالَ: فَقُومُوا فَصَلُّوا، فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ. قَالَ: وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَّمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ. قَالَ: فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا. قَالَ: فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ. قَالَ: فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ:

[1191] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے اسود اور علقمہ سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ پوچھنے لگے: جو (حکمران اور ان کے ساتھ تاخیر سے نماز پڑھنے والے ان کے پیروکار) تم سے پیچھے ہیں، انھوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ انھوں نے کہا: اٹھو اور نماز پڑھو۔ انھوں نے ہمیں اذان اور اقامت کہنے کا حکم نہ دیا۔ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو انھوں نے ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو اپنے دائیں اور دوسرے کو اپنے بائیں طرف کر دیا۔ جب انھوں نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر

إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِّيقَاتِهَا، وَيَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتَى، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذٰلِكَ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا، وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَّعَهُمْ سُبْحَةً، وَّإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا، وَّإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَلْيَحْنِ، وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ، فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَرَاهُمْ.

رکھے، انھوں نے ہمارے ہاتھوں پر ہلکا سا مارا اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ کر اپنی دونوں رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ انھوں نے جب نماز پڑھ لی تو کہا: یقیناً آیندہ تمھارے ایسے حکمران ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کریں گے اور ان کے اوقات کو مرنے والوں کی آخری جھلملاہٹ کی طرح تنگ کر دیں گے۔ جب تم ان کو دیکھو کہ انھوں نے یہ (کام شروع) کر لیا ہے تو تم (ہر) نماز اس کے وقت پر پڑھ لینا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا۔ اور جب تم تین آدمی ہو تو اکٹھے کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب تم تین سے زیادہ ہو تو تم میں سے ایک امام بن جائے اور جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اپنے بازو اپنی رانوں پر پھیلا دے اور جھکے اور اپنی ہتھیلیاں جوڑ لے، (ایسا لگتا ہے) جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کی (ایک دوسری میں) پیوستہ انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ اور (انگلیاں پیوست کر کے) انھیں دکھائیں۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا۔ ظاہر ہے اس سے فتنے کا خدشہ تھا۔ وہ کچھ مسائل میں متفرد تھے۔ دو ساتھیوں کو دائیں بائیں کھڑا کر کے ان کی امامت کرانا ان کا تفرد ہے۔ صحابہ اور فقہائے محدثین نے اسے اختیار نہیں کیا۔ اسی طرح رکوع میں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر، ان کی انگلیاں ایک دوسری میں پیوست کر کے انھیں رانوں کے درمیان رکھنا بھی ان کا تفرد ہے۔ حقیقتاً یہ طریقہ منسوخ ہے۔ دیکھیے حدیث: 1194۔

[١١٩٢] ٢٧-(..) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ؛ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّجَرِيرٍ: فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

[1192] علی بن مسہر، جریر اور مفضل نے مختلف سندوں کے ساتھ اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ اور اسود سے روایت کی کہ وہ دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے...... آگے ابومعاویہ کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی، البتہ ابن مُسْہِر اور جریر کی روایت میں (آخری حصہ) اس طرح ہے: جیسے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مخالف جانب آئی ہوئی (ایک دوسری میں پیوست) انگلیاں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ رکوع کی حالت میں ہیں۔

اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ رَاكِعٌ.

[١١٩٣] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ؛ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: أَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ؟ قَالَا: نَعَمْ. فَقَامَ بَيْنَهُمَا، وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَّمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ رَكَعْنَا، فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا، فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا، ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[1193] (اعمش کے بجائے) منصور نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ اور اسود سے روایت کی کہ وہ دونوں حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے ہاں حاضر ہوئے تو انھوں نے پوچھا: جو تمھارے پیچھے ہیں انھوں نے نماز پڑھ لی؟ دونوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے، ان میں سے ایک کو اپنی دائیں طرف اور دوسرے کو اپنی بائیں طرف (کھڑا) کیا، پھر ہم نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے، انھوں نے ہمارے ہاتھوں پر (ہلکا سا) مارا، پھر اپنے دونوں ہاتھ جوڑ لیے اور ان کو اپنی رانوں کے درمیان رکھا، جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آنے والے اشخاص سے پوچھا کہ جن کو چھوڑ کر وہ ان کے پاس آئے ہیں، کیا انھوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ دونوں کا جواب تھا: ہاں، جبکہ حدیث: 1191 میں ہے کہ دونوں نے کہا: انھوں نے نماز نہیں پڑھی۔ یہ روایت مفصل ہے اور یہی درست ہے۔ آخری روایت: 1193 میں غالبًا ابراہیم نخعی سے نیچے کسی راوی کو وہم ہوا ہے۔ اسی لیے امام مسلم رحمہ اللہ مفصل اور صحیح روایت کو پہلے لائے ہیں۔ بعض شارحین نے اسے متعدد واقعات پر بھی محمول کیا ہے۔ واللہ أعلم بالصواب.

[١١٩٤] ٢٩-(٥٣٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي، قَالَ: وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ. فَقَالَ لِي أَبِي: اِضْرِبْ بِّكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ. قَالَ: ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى، فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ: إِنَّا نُهِينَا عَنْ هٰذَا، وَأُمِرْنَا أَنْ نَّضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ.

[1194] ابو عوانہ نے ابو یعفور سے اور انھوں نے مصعب بن سعد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھے تو مجھے میرے والد نے کہا: اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو۔ انھوں (مصعب) نے کہا: میں نے دوبارہ یہی کام کیا تو انھوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور کہا: ہمیں اس سے روک دیا گیا تھا اور حکم دیا گیا تھا کہ ہم ہتھیلیاں گھٹنوں پر ٹکائیں۔

[١١٩٥] (...) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[1195] ابو احوص اور سفیان نے ابو یعفور سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ ''ہمیں روک دیا گیا'' تک حدیث بیان کی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: فَنُهِينَا عَنْهُ، وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ.

ہے، ان دونوں نے اس کے بعد والا جملہ بیان نہیں کیا۔

[١١٩٦] ٣٠-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هٰكَذَا، يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَقَالَ أَبِي: إِنَّا قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ.

[1196] وکیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے زبیر بن عدی سے اور انھوں نے مصعب بن سعد سے روایت کی، کہا: میں نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح کر لیا، یعنی ان کو جوڑ کر اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیا تو میرے والد نے مجھ سے کہا: ہم اسی طرح کیا کرتے تھے، پھر ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے) کا حکم دیا گیا۔

[١١٩٧] ٣١-(...) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَضَرَبَ يَدَيَّ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ.

[1197] عیسیٰ بن یونس نے بھی اسی سند کے ساتھ مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی، جب میں نے رکوع کیا تو اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈال کر دونوں (ہاتھوں) کو اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا، اس پر انھوں نے میرے ہاتھوں پر مارا، پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: ہم ایسے ہی کیا کرتے تھے، پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ (ہاتھوں کو) اٹھا کر گھٹنوں پر رکھیں۔

(المعجم ٦) - (بَابُ جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ) (التحفة ٥٩)

باب:6- اقعاء کے طریقے سے ایڑیوں پر بیٹھنے کا جواز

[١١٩٨] ٣٢-(٥٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ، فَقَالَ:

[1198] حضرت طاوس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں پیروں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔ ہم نے ان سے عرض کی: ہمارا تو خیال ہے کہ یہ انسان (یا اگر را کی زیر کے ساتھ رِجل پڑھا جائے تو پاؤں) پر زیادتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: (نہیں) بلکہ یہ تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

هِيَ السُّنَّةُ. فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ.
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ.

فائدہ: اِقعاء کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان کا پچھلا حصہ زمین پر ہو اور پاؤں دونوں جانب یا گھٹنے کھڑے ہوں۔ یہ ممنوع ہے۔ اگر کوئی انسان دونوں پاؤں جوڑ کر ان پر بیٹھے تو ایسا اقعاء ممنوع نہیں بلکہ مسنون ہے۔ محدثین اس پر متفق ہیں کہ اقعاء کبھی کبھار کا عمل ہے۔ آپ ﷺ کا معمول یہی تھا کہ آپ دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بایاں بچھا کر اس کے اوپر بیٹھتے۔ آخری تشہد میں آپ بایاں پاؤں دائیں طرف آگے کر کے بیٹھتے۔ اسے تَوَرُّک کہا گیا ہے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ) (التحفة ٦٠)

باب:7- نماز کے دوران میں بات چیت کی حرمت اور پہلے جواز کا منسوخ ہونا

[١١٩٩] ٣٣-(٥٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ-قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ! فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهْ! مَا شَأْنُكُمْ؟ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ، فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي، لٰكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي! مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِّنْهُ، فَوَاللهِ! مَا كَهَرَنِي، وَلَا ضَرَبَنِي، وَلَا شَتَمَنِي قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ

[1199] ہم سے ابوجعفر محمد بن صباح اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ حدیث کے لفظوں میں بھی دونوں ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ دونوں نے کہا: ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے حجاج صوّاف سے، انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت معاویہ بن حکم سُلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے کہا: يَرْحَمُكَ اللّٰه ''اللہ تجھ پر رحم کرے۔'' لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے (دل میں) کہا: میری ماں مجھے گم پائے، تم سب کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ مجھے گھور رہے ہو پھر وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے انھیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں (تو مجھے عجیب لگا) لیکن میں خاموش رہا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر کوئی مُعلِّم (سکھانے والا) نہیں

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ» أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ» قَالَ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ. قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ» وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ: «فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ» قَالَ قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ». [انظر: ٥٨١٣]

قَالَ: وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّي قِبَلَ أُحُدٍ وَّالْجَوَّانِيَّةِ؛ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ عَنْ غَنَمِهَا، وَأَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي آدَمَ، آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ، لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً. فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُعْتِقُهَا؟ قَالَ: «ائْتِنِي بِهَا» فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ لَهَا: «أَيْنَ اللهُ؟» قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «مَنْ أَنَا؟» قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ. قَالَ: «أَعْتِقْهَا، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ».

دیکھا! اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے ڈانٹا، نہ مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ نماز ہے اس میں کسی قسم کی گفتگو روا نہیں ہے، یہ تو بس تسبیح و تکبیر اور قرآن کی تلاوت ہے۔'' یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ابھی تھوڑا عرصہ پہلے جاہلیت میں تھا، اور اللہ نے اسلام سے نواز دیا ہے، ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو کاہنوں (پیش گوئی کرنے والوں) کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان کے پاس نہ جانا۔'' میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو بدشگونی لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ ایسی بات ہے جو وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں (ایک طرح کا وہم ہے) یہ (وہم) انھیں (ان کے) کسی کام سے نہ روکے۔'' (محمد) ابن صباح نے روایت کی: ''یہ تمھیں کسی صورت (اپنے کاموں سے) نہ روکے۔'' میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''سابقہ انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے تو جس کی لکیریں ان کے موافق ہو جائیں وہ تو صحیح ہو سکتی ہیں'' (لیکن اب اس کا جاننا مشکل ہے۔)''

(معاویہ بن حکم ؓ نے) کہا: میری ایک لونڈی تھی جو اُحد اور جوانیہ کے اطراف میں میری بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں اس طرف جانکلا تو بھیڑیا اس کی بکریوں سے ایک بکری لے جاچکا تھا۔ میں بھی بنی آدم میں سے ایک آدمی ہوں، مجھے بھی اسی طرح افسوس ہوتا ہے جس طرح ان کو ہوتا ہے (مجھے صبر کرنا چاہیے تھا) لیکن میں نے اسے زور سے ایک تھپڑ جڑ دیا، اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میری اس حرکت کو میرے لیے بڑی (غلط) حرکت قرار دیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے میرے

پاس لے آؤ۔'' میں اسے لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے اس سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے کہا: آسمان میں۔ آپ نے پوچھا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اسے آزاد کردو، یہ مومنہ ہے۔''

[١٢٠٠] (..) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1200] اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔

[١٢٠١] ٣٤-(٥٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا».

[1201] ابن فضیل نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم سے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کو، جب آپ نماز میں ہوتے تھے سلام کہا کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے ہاں سے واپس آئے، ہم نے آپ کو (نماز میں) سلام کہا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نماز میں آپ کو سلام کہا کرتے تھے اور آپ ہمیں جواب دیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''نماز میں (اس کی اپنی) مشغولیت ہوتی ہے۔''

[١٢٠٢] (...) حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1202] اعمش سے (ابن فضیل کے بجائے) ہُرَیم بن سفیان نے مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث بیان کی۔

[١٢٠٣] ٣٥-(٥٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ: يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلٰى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ

[1203] ہُشَیم نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے حارث بن شُبَیل سے، انھوں نے ابوعمرو شیبانی سے اور انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نماز میں بات چیت کرلیا کرتے تھے، ایک آدمی نماز میں اپنے ساتھی سے گفتگو کرلیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت اتری، ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ ''اللہ کے حضور انتہائی خشوع وخضوع

قَـٰنِتِينَ﴾ [البقرة: ٢٣٨] فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ، وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ.

کے عالم میں کھڑے ہو'' تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور ہمیں گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔

[١٢٠٤] (. .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1204] (ہشیم کے بجائے) عبداللہ بن نمیر، وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[١٢٠٥] ٣٦-(٥٤٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ - قَالَ قُتَيْبَةُ: يُصَلِّي - فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ: «إِنَّكَ سَلَّمْتَ آنِفًا وَّأَنَا أُصَلِّي» وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الشَّرْقِ.

[1205] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے اپنی اپنی سند کے ساتھ لیث (بن سعد) سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی ضرورت کے لیے بھیجا، پھر میں آپ کو آ کر ملا، آپ سفر میں تھے ــ قتیبہ نے کہا: آپ نماز پڑھ رہے تھے ــ میں نے آپ کو سلام کہا، آپ نے مجھے اشارہ فرمایا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلوایا اور فرمایا: ''ابھی تم نے سلام کہا جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔'' اور اس وقت (سواری پر نماز پڑھتے ہوئے) آپ کا رخ مشرق کی طرف تھا۔

[١٢٠٦] ٣٧-(. .) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى بَعِيرِهِ، فَكَلَّمْتُهُ، فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهِ - ثُمَّ كَلَّمْتُهُ، فَقَالَ لِي هٰكَذَا - فَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ - وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ، يُومِىءُ بِرَأْسِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي».

[1206] زہیر نے کہا: مجھے ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کام کے لیے بھیجا اور آپ بنو مصطلق کی طرف جا رہے تھے، میں واپسی پر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ سے بات کی تو آپ نے مجھے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا ــ زہیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے دکھایا ــ میں نے دوبارہ بات کی تو مجھے اس طرح (اشارے سے کچھ) کہا ــ زہیر نے بھی اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کیا ــ اور میں سن رہا تھا کہ آپ قراءت فرما رہے ہیں، آپ (رکوع و سجود کے لیے) سر سے اشارہ فرماتے تھے، جب

آپ فارغ ہوئے تو پوچھا: ''جس کام کے لیے میں نے بھیجا تھا تم نے (اس کے بارے میں) کیا کیا؟ مجھے تم سے گفتگو کرنے سے اس کے سوا کسی چیز نے نہیں روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔''

قَالَ زُهَيْرٌ: وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَقَالَ بِيَدِهِ إِلٰى غَيْرِ الْكَعْبَةِ.

زہیر نے کہا: ابو زبیر کعبہ کی طرف رخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے، ابو زبیر نے بنو مصطلق کی طرف اشارہ کیا اور انھوں (ابو زبیر) نے ہاتھ سے قبلے کی دوسری سمت کی طرف اشارہ کیا (سواری پر نماز کے دوران میں آپ کا رخ کعبہ کی طرف نہیں تھا۔)

[١٢٠٧] ٣٨-(..) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي فِي سَفَرٍ، فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ، فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَوَجْهُهُ عَلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي».

[1207] حماد بن زید نے کثیر (بن شِنْظِیر) سے، انھوں نے عطاء سے اور انھوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے، آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا، میں واپس آیا تو آپ اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا رخ قبلے کے بجائے دوسری طرف تھا، میں نے آپ کو سلام کہا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، جب آپ نے سلام پھیر لیا تو فرمایا: ''تمھارے سلام کا جواب دینے سے مجھے صرف اس بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔''

[١٢٠٨] (..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ. بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادٍ.

[1208] عبدالوارث بن سعید نے کہا: ہمیں کثیر بن شنظیر نے حدیث سنائی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کی غرض سے بھیجا...... آگے حماد بن زید کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ، وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ، وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦١)

باب:8- نماز کے دوران میں شیطان پر لعنت بھیجنے، اس سے پناہ مانگنے اور تھوڑے سے عمل کا جواز

[١٢٠٩] ٣٩-(٥٤١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ؛ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، وَإِنَّ اللهَ أَمْكَنَنِي مِنْهُ فَذَعَتُّهُ، فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، حَتّٰى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ - أَوْ كُلُّكُمْ - ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ ﷺ: ﴿رَبِّ ٱغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ﴾ [ص: ٣٥]. فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِئًا».

[1209] اسحاق بن ابراہیم اور اسحاق بن منصور نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں محمد نے، جو ابن زیاد ہے، حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گزشتہ رات ایک سرکش جن مجھ پر حملے کرنے لگا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا تو میں نے زور سے اس کا گلا گھونٹا اور یہ ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب دیکھ سکو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان ﷺ کا یہ قول یاد آ گیا: ”اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو“ (تو میں نے اسے چھوڑ دیا) اور اللہ نے اس (جن) کو رسوا کر کے لوٹا دیا۔“

وَقَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ: شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ.

ابن منصور نے کہا: شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی۔

[١٢١٠] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ: «فَذَعَتُّهُ». وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: «فَدَعَتُّهُ».

[1210] محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی۔ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں شبابہ نے حدیث سنائی، ان دونوں (ابن جعفر اور شبابہ) نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی۔ ابن جعفر کی روایت میں ”میں نے اس کا گلا گھونٹا“ کے الفاظ نہیں جبکہ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا: ”میں نے اسے پیچھے دھکا دیا۔“

[١٢١١] ٤٠-(٥٤٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ يَّقُولُ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ» ثُمَّ قَالَ: «أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ» ثَلَاثًا، وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ

[1211] حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ قیام (کی حالت) میں تھے کہ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں۔“ آپ نے یہ تین بار کہا اور آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، گویا کہ آپ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم نے

مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَّمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَّ يَدَكَ. قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ، جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي. فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَرَدْتُّ أَخْذَهُ، وَاللهِ! لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَّلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ».

آپ کو نماز میں کچھ کہتے سنا ہے جو اس سے پہلے آپ کو کبھی کہتے نہیں سنا اور ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ (آگے) بڑھایا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تا کہ اسے میرے چہرے پر ڈال دے، میں نے تین دفعہ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' کہا، پھر میں نے تین بار کہا: میں تجھ پر اللہ کی کامل لعنت بھیجتا ہوں۔ وہ پھر بھی پیچھے نہ ہٹا تو میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کر لیا۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ والوں کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦٢)

باب:9- نماز میں بچوں کو اٹھانے کا جواز

[١٢١٢] ٤١-(٥٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي، وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا؟ قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ: نَعَمْ.

[1212] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں امام مالک نے حدیث سنائی۔ دوسری سند میں یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک سے کہا: کیا آپ کو عامر بن عبداللہ بن زبیر نے عمرو بن سُلیم زُرقی سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث سنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صاحبزادی زینب اور ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا کر نماز پڑھ لیتے تھے، جب آپ کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے اور جب سجدہ کرتے تو اسے (زمین پر) بٹھا دیتے تھے؟ یحییٰ نے کہا: امام مالک نے جواب دیا: ہاں (یہ روایت مجھے سنائی تھی۔)

[١٢١٣] ٤٢-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

[1213] عثمان بن ابی سلیمان اور ابن عجلان دونوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر کو عمرو بن سُلیم زُرقی سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ

يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ، وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى عَاتِقِهِ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا.

سے روایت کی، کہا: میں نے نبیِ اکرم ﷺ کو دیکھا۔آپ لوگوں کی امامت کر رہے تھے، اور ابو العاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا، جو نبیِ اکرم ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں، آپ کے کندھے پر تھیں، جب آپ رکوع میں جاتے تو انھیں کندھے سے اتار دیتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو پھر سے انھیں اٹھا لیتے۔

[١٢١٤] ٤٣-(..) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا.

[1214] بکیر (بن عبداللہ) نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا آپ کی گردن پر تھیں، جب آپ سجدہ کرتے تو انھیں اتار دیتے۔

[١٢١٥] (..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ، خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ.

[1215] سعید مقبری نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے...... (آگے) مذکورہ بالا راویوں کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں (سعید مقبری) نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس نماز میں آپ نے لوگوں کی امامت فرمائی تھی۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦٣)

باب:10- نماز میں ایک دو قدم چلنے کا جواز

[١٢١٦] ٤٤-(٥٤٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[1216] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے خبر

يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ نَفَرًا جَاؤُا إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمِنْبَرِ، مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ، وَمَنْ عَمِلَهُ، وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ. قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! فَحَدِّثْنَا. قَالَ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى امْرَأَةٍ - قَالَ أَبُوحَازِمٍ: إِنَّهُ لَيُسَمِّيهَا يَوْمَئِذٍ - «اُنْظُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ، يَعْمَلْ لِّي أَعْوَادًا أُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا». فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ. ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ، فَهِيَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَيْهِ، فَكَبَّرَ، وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰى، حَتّٰى سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي، وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي».

دی کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے منبر نبوی کے بارے میں بحث کی تھی کہ وہ کس لکڑی سے بنا ہے؟ انھوں (سہل رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کس لکڑی کا ہے اور اسے کس نے بنایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب پہلے دن اس پر بیٹھے تھے، میں نے آپ کو دیکھا تھا۔ میں (ابوحازم) نے کہا: ابو عباس! پھر تو (آپ) ہمیں (اس کی) تفصیل بتائیے۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کی طرف پیغام بھیجا۔ ابوحازم نے کہا: وہ اس دن اس کا نام بھی بتا رہے تھے اور کہا۔ ''اپنے بڑھئی غلام کو دیکھو (اور کہو) وہ میرے لیے لکڑیاں (جوڑ کر منبر) بنا دے تاکہ میں اس پر سے لوگوں سے گفتگو کیا کروں۔ تو اس نے یہ تین سیڑھیاں بنائیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے اس جگہ رکھ دیا گیا اور یہ مدینہ کے جنگل کے درخت جھاؤ (کی لکڑی) سے بنا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی، لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی جبکہ آپ منبر ہی پر تھے، پھر آپ (نے رکوع سے سر اٹھایا) اٹھے اور الٹے پاؤں نیچے اترے اور منبر کی جڑ میں (جہاں وہ رکھا ہوا تھا) سجدہ کیا، پھر دوبارہ وہی کیا (منبر پر کھڑے ہو گئے) حتی کہ نماز پوری کر کے فارغ ہوئے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے تاکہ تم (مجھے دیکھتے ہوئے) میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔''

[١٢١٧] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُوحَازِمٍ: أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ

[1217] یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبد، قاری قرشی نے کہا: مجھے ابوحازم نے حدیث سنائی کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، نیز سفیان بن عیینہ نے ابوحازم سے حدیث سنائی کہ لوگ

السَّاعِدِيَّ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ . قَالُوا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : أَتَوْا سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِّنْبَرُ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ . نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ .

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: نبی اکرم ﷺ کا منبر کس (لکڑی) سے (بنا ہوا) ہے...... (آگے) ابن ابی حازم کی روایت کی طرح ہے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ كَرَاهَةِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦٤)

باب: 11- نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے

[١٢١٨] ٤٦-(٥٤٥) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُّحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا . وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ .

[1218] حکم بن موسیٰ قنطری نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے حدیث سنائی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابوخالد اور ابواسامہ نے حدیث سنائی، ان سب نے ہشام سے، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی پہلو پر ہاتھ رکھے ہوئے نماز پڑھے۔ امام مسلم کے استاد ابوبکر کی روایت میں (نبی ﷺ کے بجائے) ''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصَى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦٥)

باب: 12- نماز میں (ایک سے زیادہ بار) کنکریاں صاف کرنا اور مٹی کو برابر کرنا مکروہ ہے

[١٢١٩] ٤٧-(٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ مُّعَيْقِيبٍ قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ ، يَعْنِي الْحَصَى ، قَالَ : «إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا ، فَوَاحِدَةً» .

[1219] ہمیں وکیع نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ہشام دستوائی نے حدیث سنائی، انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں ہاتھ سے کنکریاں صاف کرنے کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ''اگر تمھارے لیے اسے کیے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار (کرلو۔)''

[١٢٢٠] ٤٨-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُّعَيْقِيبٍ؛ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ : «وَاحِدَةٌ» .

[1220] یحییٰ بن سعید نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز (کے دوران) میں ہاتھ سے (کنکریاں وغیرہ) صاف کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک بار (کی جا سکتی ہیں۔)''

[١٢٢١] (..) وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِيهِ : حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ .

[1221] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند سے حدیث سنائی اور (عَنْ مُّعَيْقِيبٍ کے بجائے) حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ کہا۔

[١٢٢٢] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ : «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا، فَوَاحِدَةً» .

[1222] (ہشام کے بجائے) شیبان نے یحییٰ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے بارے میں جو سجدے کی جگہ کی مٹی برابر کرتا ہے، فرمایا: ''اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو ایک بار کرو۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا) (التحفة ٦٦)

باب:13- دورانِ نماز یا نماز کے علاوہ مسجد میں تھوک (یا گلے کی آلائش) پھینکنا ممنوع ہے

[١٢٢٣] ٥٠-(٥٤٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ، فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ؛ فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى» .

[1223] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسجد کی) قبلے والی دیوار (کی سمت) میں بلغم ملا تھوک لگا ہوا دیکھا تو اسے کھرچ دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے۔''

[١٢٢٤] ٥١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ. إِلَّا الضَّحَّاكَ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ. بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ.

[1224] عبیداللہ، لیث بن سعد، ایوب، ضحاک بن عثمان اور موسیٰ بن عقبہ سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے مسجد کے قبلے (کی سمت) میں بلغم دیکھا۔ سوائے ضحاک کے کہ ان کی روایت میں (مسجد کے قبلے کے بجائے) ''قبلے (کی سمت) میں'' کے الفاظ ہیں...... (آگے) امام مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت ہے۔

[١٢٢٥] ٥٢-(٥٤٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، ثُمَّ نَهٰى أَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَّمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ، وَلٰكِنْ يَّبْزُقُ عَنْ يَّسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

[1225] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے مسجد کے قبلے (کی سمت) میں بلغم دیکھا تو آپ نے اسے ایک کنکر کے ذریعے سے کھرچ ڈالا، پھر آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے دائیں یا سامنے تھوکے، البتہ وہ (اگر کچی زمین یا ریت پر نماز پڑھ رہا ہے تو) اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

[١٢٢٦] (..) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

[1226] (سفیان کے بجائے) یونس اور ابراہیم نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے بلغم ملا تھوک دیکھا...... (آگے) ابن عیینہ کی حدیث کے مانند ہے۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى نُخَامَةً. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[١٢٢٧] (٥٤٩) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُخَاطًا أَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ.

[1227] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبلے کی دیوار پر تھوک یا رینٹ یا بلغم دیکھا تو اسے کھرچ ڈالا۔

[١٢٢٨] ٥٣-(٥٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ أَمَامَهُ؟ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ؟ فَإِذَا تَنَخَّعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَسَارِهِ، تَحْتَ قَدَمِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا» وَوَصَفَ الْقَاسِمُ، فَتَفَلَ فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ.

[1228] ابن عُلَیَّہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں قاسم بن مہران سے، انھوں نے ابورافع سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلے (کی سمت) میں بلغم دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کو کیا (ہوجاتا) ہے، وہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے، پھر اپنے سامنے بلغم پھینک دیتا ہے؟ کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کی طرف رخ کیا جائے، اس کے منہ کے سامنے تھوک دیا جائے؟ چنانچہ جب تم میں سے کوئی شخص کھنگار پھینکنا چاہے تو وہ اپنی بائیں جانب قدم کے نیچے پھینکے، اگر اس کی گنجائش نہ پائے تو ایسے کر لے۔'' قاسم نے اس کی وضاحت میں اپنے کپڑے میں تھوکا، پھر اس کے ایک حصے کو دوسرے پر رگڑ دیا۔

[١٢٢٩] (..) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ

[1229] (ابن علیہ کے بجائے) عبدالوارث، ہُشیم اور شعبہ نے قاسم بن مہران سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابورافع سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن عُلیہ کی حدیث کی طرح (روایت بیان کی۔) ہشیم کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کپڑے کا

عُلَيَّةَ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ.

ایک حصہ دوسرے حصے پر لوٹا (رگڑ) رہے ہیں۔ (اس طرح مسجد میں گندگی نہیں پھیلتی اور کپڑے کو باہر لے جا کر دھویا جا سکتا ہے۔)

[١٢٣٠] ٥٤-(٥٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ».

[1230] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز کرتا ہے، اس لیے وہ نہ اپنے سامنے تھوکے نہ ہی دائیں طرف، البتہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے (تھوک لے۔)“

[١٢٣١] ٥٥-(٥٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا».

[1231] ابو عوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسجد میں تھوکنا ایک گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ (اگر فرش کچا ہے تو) اسے دفن کر دیا جائے۔“

[١٢٣٢] ٥٦-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلتَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا».

[1232] (ابو عوانہ کے بجائے) شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مسجد میں تھوکنا ایک گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔“

[١٢٣٣] ٥٧-(٥٥٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَّوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَّحْيَى ابْنِ يَعْمُرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ

[1233] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے، میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو دیکھا، اس کے برے اعمال میں بلغم کو پایا جو مسجد میں ہوتا ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا۔“

أُمَّتِي، حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُّ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تُدْفَنُ».

[١٢٣٤] ٥٨-(٥٥٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ. فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ.

[1234] کہمس نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ کی اقتدا میں) نماز ادا کی، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے (گلے سے) بلغم نکالا اور (چونکہ پاؤں کے نیچے ریت تھی اس لیے) اسے اپنے جوتے سے مسل دیا۔

[١٢٣٥] ٥٩-(..) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى.

[1235] جُرَیری نے ابوعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز پڑھی۔ کہا: آپ نے گلے سے بلغم نکالا اور اسے اپنے بائیں جوتے سے مسل ڈالا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ) (التحفة ٦٧)

باب: 14- جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا جواز

[١٢٣٦] ٦٠-(٥٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[1236] بشر بن مفضل نے ہمیں ابومسلمہ سعید بن یزید سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[١٢٣٧] (..) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا. بِمِثْلِهِ.

[1237] (بشر کے بجائے) عَبّاد بن عوّام نے کہا: ہمیں ابومسلمہ سعید بن یزید نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا...... (آگے) پہلی روایت کی طرح ہے۔

(المعجم ١٥) - **(بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَّهُ أَعْلَامٌ)** (التحفة ٦٨)

باب:15- نقش ونگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

[١٢٣٨] ٦١-(٥٥٦) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَّهَا أَعْلَامٌ وَّقَالَ: «شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ، فَاذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَّائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ».

[1238] سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بیل بوٹوں والی ایک منقش چادر میں نماز پڑھی اور فرمایا: ''اس کے بیل بوٹوں نے مجھے مشغول کر دیا تھا، اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور (اس کے بدلے) مجھے انبجانی چادر لا دو۔''

[١٢٣٩] ٦٢-(..) وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ، فَنَظَرَ إِلٰى عَلَمِهَا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: «اِذْهَبُوا بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلٰى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ، وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي».

[1239] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک بیل بوٹوں والی منقش چادر پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اس کے نقش ونگار پر آپ کی نظر پڑی، جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''یہ منقش چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور مجھے اس کی (سادہ) انبجانی چادر لا دو کیونکہ اس نے ابھی میری نماز سے میری توجہ ہٹا دی تھی۔''

[١٢٤٠] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَّهَا عَلَمٌ، فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ، فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ، وَّأَخَذَ كِسَاءً لَّهُ أَنْبِجَانِيًّا.

[1240] (ابن شہاب زہری کے بجائے) ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک منقش چادر تھی جس پر بیل بوٹے بنے ہوئے تھے، نماز میں آپ کا خیال اس کی طرف چلا جاتا تھا، آپ نے وہ ابوجہم کو دے دی اور اس کی (بیل بوٹوں کے بغیر سادہ) انبجانی چادر اس سے لے لی۔ (یہ چادر آذربیجان کے ایک شہر انبجان کی طرف منسوب تھی۔)

(المعجم ١٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ، وَكَرَاهَةِ الصَّلَاةِ مَعَ مُدَافَعَةِ الْحَدَثِ وَنَحْوِهِ)

(التحفة ٦٩)

باب:16-انسان جو کھانا فوراً تناول کرنا چاہتا ہے اس کی موجودگی میں اور فطری ضرورت روکتے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے

[١٢٤١] ٦٤-(٥٥٧) أَخْبَرَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ».

[1241] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا آ جائے اور نماز کے لیے تکبیر (بھی) کہہ دی جائے تو پہلے کھانا کھالو۔''

[١٢٤٢] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ».

[1242] عمرو (بن حارث) نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا پیش کر دیا جائے اور نماز کا (بھی) وقت ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کھانے کی ابتدا کرو اور (نماز کے لیے) اپنا رات کا کھانا چھوڑنے میں عجلت نہ کرو۔'' (اس زمانے میں رات کا کھانا مغرب کے قریب ہی کھایا جاتا تھا۔)

[١٢٤٣] ٦٥-(٥٥٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّحَفْصٌ وَّوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ.

[1243] ابن نمیر، حفص اور وکیع نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح ابن عیینہ نے زہری سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

[١٢٤٤] ٦٦-(٥٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ

[1244] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا رات کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت ہو جائے تو کھانے سے ابتدا کرو اور وہ (شخص) نماز کے لیے ہرگز جلدی نہ کرے یہاں تک کہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ، وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ».

اس (کھانے) سے فارغ ہو جائے۔"

[١٢٤٥] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ مُوسٰى، عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[1245] موسیٰ بن عقبہ، ابن جریج اور ایوب سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی۔

[١٢٤٦] ٦٧-(٥٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، قَالَ: تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدِيثًا، وَّكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَّحَّانَةً، وَكَانَ لِأُمِّ وَلَدٍ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هٰذَا؟ أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ، هٰذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ. قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا. فَلَمَّا رَأٰى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ. قَالَتْ: أَيْنَ؟ قَالَ: أُصَلِّي. قَالَتِ: اجْلِسْ. قَالَ: إِنِّي أُصَلِّي. قَالَتِ: اجْلِسْ غُدَرُ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ».

[1246] حاتم بن اسماعیل نے (ابوحزرہ) یعقوب بن مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی عتیق (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق) سے روایت کی، کہا: میں نے اور قاسم (بن محمد بن ابی بکر صدیق) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بیٹھے ہوئے) گفتگو کی۔ قاسم زبان کی شدید غلطیاں کرنے والے انسان تھے، وہ ایک کنیز کے بیٹے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: کیا بات ہے تم میرے اس بھتیجے کی طرح کیوں گفتگو نہیں کرتے؟ ہاں، میں جانتی ہوں (تم میں) یہ بات کہاں سے آئی ہے، اس کو اس کی ماں نے ادب (گفتگو کا طریقہ) سکھایا اور تمھیں تمھاری ماں نے سکھایا۔ اس پر قاسم ناراض ہو گئے اور ان کے خلاف دل میں غصہ کیا، پھر جب انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دسترخوان آتے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہاں جاتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں نماز پڑھنے لگا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بیٹھ جاؤ۔ انھوں نے کہا: میں نے نماز پڑھنی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بیٹھ جاؤ، دھوکے باز! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "کھانا

سامنے آ جائے تو نماز نہیں۔ اور نہ وہ (شخص نماز پڑھے) جس پر پیشاب پاخانہ کی ضرورت غالب آ رہی ہو۔''

[۱۲۴۷] (..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَزْرَةَ الْقَاصُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ.

[1247] اسماعیل بن جعفر نے کہا: مجھے ابوحزرہ القاص (یعقوب بن مجاہد) نے عبداللہ بن ابی عتیق سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی اور حدیث میں قاسم کا واقعہ بیان نہ کیا۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَذْهَبَ ذٰلِكَ الرِّيحُ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ) (التحفة ٧٠)

باب:17- جس شخص نے لہسن، پیاز، گندنا یا ان جیسی کوئی ناگوار بو والی چیز کھائی ہو تو اس کے لیے بو ختم ہونے تک مسجد میں جانے کی ممانعت اور اسے مسجد سے نکالنا

[۱۲۴۸] ٦٨-(٥٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ».

[1248] محمد بن مثنیٰ اور زہیر بن حرب دونوں نے کہا: یحییٰ قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا: ''جس نے اس پودے ۔۔ آپ کی مراد لہسن تھا ۔۔ میں سے کچھ کھایا ہو وہ مسجدوں میں ہرگز نہ آئے۔''

قَالَ زُهَيْرٌ: فِي غَزْوَةٍ، وَّلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ.

زہیر نے صرف غزوہ کہا، خیبر کا نام نہیں لیا۔

[انظر: ٥٠٠٨]

[۱۲۴۹] ٦٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

[1249] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس ترکاری میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجدوں کے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا» يَعْنِي الثُّومَ.

قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو چلی جائے۔'' آپ کی مراد لہسن سے تھی۔

[١٢٥٠] ٧٠-(٥٦٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا، وَلَا يُصَلِّي مَعَنَا».

[1250] عبدالعزیز سے، جو صہیب کے بیٹے ہیں، روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس پودے میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔''

[١٢٥١] ٧١-(٥٦٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيحِ الثُّومِ».

[1251] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس پودے میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور نہ ہمیں لہسن کی بو سے تکلیف دے۔''

[١٢٥٢] ٧٢-(٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ، فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا. فَقَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ».

[1252] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا۔ سو (ایک مرتبہ) ہم ضرورت سے مجبور ہو گئے اور انھیں کھا لیا تو آپ نے فرمایا: ''جس نے اس بدبودار سبزی میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، فرشتے بھی یقیناً اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

[١٢٥٣] ٧٣-(..) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي

[1253] ابوطاہر اور حرملہ نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: - وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ زَعَمَ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ». وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَه رِيحًا، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ، فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا» إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ. فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا، قَالَ: «كُلْ، فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَّا تُنَاجِي».

کہا: مجھے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔۔ حرملہ کی روایت میں ہے، ان (جابر رضی اللہ عنہ) کو یقین تھا۔۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجدوں سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے۔'' اور ایسا ہوا کہ (ایک دفعہ) آپ کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں، آپ نے ان سے کچھ بو محسوس کی تو ان کے متعلق پوچھا۔ آپ کو ان ترکاریوں کے بارے میں بتایا گیا جو اس میں (ڈالی گئی) تھیں تو آپ نے اسے، اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے پاس لے جانے کو کہا۔ جب اس نے بھی اسے دیکھ کر (آپ کی ناپسندیدگی کی بنا پر) اس کو ناپسند کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم کھا لو کیونکہ میں ان سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم سرگوشی نہیں کرتے ہو۔'' (اس سے فرشتے مراد ہیں۔ صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کی روایت میں اس بات کی صراحت موجود ہے۔)

[١٢٥٤] ٧٤-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، الثُّومِ - وَقَالَ مَرَّةً: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ».

[1254] یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ ترکاری لہسن کھایا۔۔'' اور ایک دفعہ فرمایا: ''جس نے پیاز، لہسن اور گندنا کھایا۔۔ تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے (بھی) ان چیزوں سے اذیت محسوس کرتے ہیں جن سے آدم کے بیٹے اذیت محسوس کرتے ہیں۔''

[١٢٥٥] ٧٥-(..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ:

[1255] محمد بن بکر اور عبدالرزاق نے (دو مختلف سندوں سے روایت کرتے ہوئے) کہا: ہمیں ابن جریج نے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس پودے۔۔ آپ کی مراد لہسن سے تھی۔۔ میں

«مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا» وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ.

سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔'' اور انھوں (ابن جریج) نے پیاز اور گندنے کا ذکر نہیں کیا۔

[١٢٥٦] ٧٦-(٥٦٥) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ، فَوَقَعْنَا، أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ - الثُّومِ - وَالنَّاسُ جِيَاعٌ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرِّيحَ فَقَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا، فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ» فَقَالَ النَّاسُ: حُرِّمَتْ، حُرِّمَتْ، فَبَلَغَ ذَاكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لِي، وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا».

[1256] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم خیبر کی فتح سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ہم، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی، اس ترکاری ۔لہسن۔ پر جا پڑے، لوگ بھوکے تھے اور ہم نے اسے خوب اچھی طرح کھایا، پھر ہم مسجد کی طرف گئے تو رسول اللہ ﷺ نے بو محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: ''جس نے اس بدبودار پودے میں سے کچھ کھایا ہے وہ مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے۔'' اس پر لوگ کہنے لگے: (لہسن) حرام ہو گیا، حرام ہو گیا۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! ایسی چیز کو حرام کرنا میرے ہاتھ میں نہیں جسے اللہ نے میرے لیے حلال کر دیا ہے لیکن یہ ایسا پودا ہے جس کی بو مجھے ناپسند ہے۔''

[١٢٥٧] ٧٧-(٥٦٦) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَنَزَلَ نَاسٌ مِّنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ، وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ، فَرُحْنَا إِلَيْهِ، فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ، وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيحُهَا.

[1257] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ (ایک دفعہ) پیاز کے ایک کھیت کے پاس سے گزرے۔ ان میں سے کچھ لوگ اترے اور اس میں سے کچھ کھا لیا، اور دوسروں نے نہ کھایا۔ ہم آپ کے پاس گئے تو آپ نے ان لوگوں کو (قریب) بلا لیا جنھوں نے پیاز نہیں کھایا تھا اور دوسرے (جنھوں نے پیاز کھایا تھا) انھیں پیچھے کر دیا یہاں تک کہ اس کی بو ختم ہو گئی۔

[١٢٥٨] ٧٨-(٥٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

[1258] ہشام نے کہا: ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے اور انھوں نے حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعے کے دن خطبہ دیا اور نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا

خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ، وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي، وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ، وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ، وَلَا خِلَافَتَهُ، وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ، فَالْخِلَافَةُ شُورٰى بَيْنَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هٰذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ، الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ. ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ، مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ، وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ، حَتّٰى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟» وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ، يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلٰى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ، فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ، وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ. ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ، هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ، أَمَرَ

تذکرہ کیا، کہا: میں نے خواب دیکھا ہے، جیسے ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماری ہیں اور اس کو میں اپنی موت قریب آنے کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا۔ اور کچھ قبائل مجھ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں کسی کو اپنا جانشیں بنا دوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو ضائع نہیں ہونے دے گا، نہ اپنی خلافت کو اور نہ اس شریعت کو جس کے ساتھ اس نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اگر مجھے جلد موت آ جائے تو خلافت ان چھ حضرات کے باہمی مشورے سے طے ہو گی جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت خوش تھے۔ اور میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ جن کو میں نے اسلام کی خاطر اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے، وہ اس امر (خلافت) پر اعتراض کریں گے، اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ اللہ کے دشمن، کافر اور گمراہ ہوں گے، پھر میں اپنے بعد جو (حل طلب) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے میرے نزدیک کلالہ کی وراثت کے مسئلے سے بڑھ کر کوئی مسئلہ زیادہ اہم نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی مسئلے کے بارے میں اتنی دفعہ رجوع نہیں کیا جتنی دفعہ کلالہ کے بارے میں کیا اور آپ نے (بھی) میرے ساتھ کسی مسئلے میں اس قدر سختی نہیں برتی جتنی میرے ساتھ آپ نے اس مسئلے میں سختی کی حتی کہ آپ نے انگلی میرے سینے میں چبھو کر فرمایا: ''اے عمر! کیا گرمی کے موسم میں اترنے والی آیت تمھارے لیے کافی نہیں جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے؟'' میں اگر زندہ رہا تو میں اس مسئلے (کلالہ) کے بارے میں ایسا فیصلہ کروں گا کہ (ہر انسان) جو قرآن پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا ہے اس کے مطابق فیصلہ کر سکے گا، پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں شہروں کے گورنروں کے بارے میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے لوگوں پر انھیں صرف اس لیے مقرر کر کے بھیجا کہ وہ ان سے انصاف کریں اور لوگوں کو ان کے دین اور

بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

ان کے نبی ﷺ کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کے اموالِ فے ان میں تقسیم کریں اور اگر لوگوں کے معاملات میں انھیں کوئی مشکل پیش آئے تو اسے میرے سامنے پیش کریں۔ پھر اے لوگو! تم دو پودے کھاتے ہو، میں انھیں (بو کے اعتبار سے) بُرے پودے ہی سمجھتا ہوں، یہ پیاز اور لہسن ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب مسجد میں آپ کو کسی آدمی سے ان کی بو آتی تو آپ اسے بقیع کی طرف نکال دینے کا حکم صادر فرماتے، لہٰذا جو شخص انھیں کھانا چاہتا ہے وہ انھیں پکا کر ان کی بو مار دے۔

[١٢٥٩] (..) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1259] سعید بن ابی عروبہ اور شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ) (التحفة ٧١)

باب:18- مسجد میں گم شدہ جانور کا اعلان کرنے کی ممانعت، ایسا اعلان سننے والا کیا کہے؟

[١٢٦٠] ٧٩-(٥٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا».

[1260] ابن وہب نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے حَیوہ سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے شداد بن ہاد کے آزاد کردہ غلام ابوعبداللہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں کسی گم شدہ جانور کے بارے میں اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ کہے: اللہ تمھارا جانور تمھیں نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے

نہیں بنائی گئیں۔''

[١٢٦١] (..) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْأَسْوَدِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُوعَبْدِ اللهِ مَوْلَى شَدَّادٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ.

[1261] (ابن وہب کے بجائے) مُقری نے حَیوہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٢٦٢] ٨٠-(٥٦٩) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا وَجَدْتَ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ».

[1262] سفیان ثوری نے ہمیں خبر دی، انھوں نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ ایک آدمی نے مسجد میں اعلان کیا اور کہا: جو سرخ اونٹ (کی نشاندہی) کے لیے آواز دے گا۔ تو نبی ﷺ فرمانے لگے: ''تجھے (تیرا اونٹ) نہ ملے، مسجدیں صرف انھی کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں جن کے لیے انھیں بنایا گیا۔'' (یعنی عبادت اور اللہ کے ذکر کے لیے۔)

[١٢٦٣] ٨١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى، قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا وَجَدْتَ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ».

[1263] ابوسنان نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ (ایک بار) جب نبی ﷺ نے نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: جو سرخ اونٹ (کی نشاندہی) کے لیے آواز دے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم (اپنا اونٹ) نہ پاؤ، مساجد صرف انھی کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں جن کے لیے انھیں بنایا گیا۔''

[١٢٦٤] (..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَمَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ. فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[1264] محمد بن شیبہ نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے (سلیمان) بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب نبیِ اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھ چکے تو ایک بدوی آیا اور مسجد کے دروازے سے اپنا سر اندر کیا...... پھر ان دونوں کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَعَامَةَ، رَوٰى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَّهُشَيْمٌ وَّجَرِيرٌ وَّغَيْرُهُمْ مِّنَ الْكُوفِيِّينَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: محمد بن شیبہ سے مراد ابو نَعامہ شیبہ بن نَعامہ ہے جس سے مسعر، ہشیم، جریر اور دوسرے کوفی راویوں نے روایت کی۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ) (التحفة ٧٢)

باب:19-نماز میں بھول جانے اور سجدۂ سہو کا بیان

[١٢٦٥] ٨٢-(٣٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ، حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». [راجع: ٨٥٦]

[1265] امام مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم میں سے کوئی جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آ کر اسے التباس (شبہ) میں ڈالتا ہے حتی کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں۔ تم میں سے کوئی جب یہ (کیفیت) پائے تو وہ (آخری تشہد میں) بیٹھے ہوئے دو سجدے کر لے۔''

[١٢٦٦] (..) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1266] سفیان بن عیینہ اور لیث بن سعد نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

[١٢٦٧] ٨٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ

[1267] یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے، کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث سنائی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز مار رہا ہوتا ہے تاکہ اذان (کی آواز) نہ سنے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو (واپس) آتا ہے، پھر جب نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو آ جاتا ہے تاکہ انسان اور اس کے دل کے درمیان

وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اُذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلّٰى، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ».

خیال آرائی شروع کروائے، وہ کہتا ہے: فلاں بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو۔ وہ چیزیں (اسے یاد کراتا ہے) جو اسے یاد نہیں ہوتیں حتی کہ وہ شخص یوں ہو جاتا ہے کہ اسے یاد نہیں رہتا اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، چنانچہ جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ (تشہد میں) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔"

[١٢٦٨] ٨٤-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ وَلّٰى وَلَهُ ضُرَاطٌ». فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَزَادَ: «فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ، وَذَكَّرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ».

[1268] عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے....." آگے اوپر کی روایت کی طرح ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا: "اسے رغبت اور امید دلاتا ہے اور اسے اس کی ایسی ضرورتیں یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہیں ہوتیں۔"

[١٢٦٩] ٨٥-(٥٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، قَبْلَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

[1269] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی ایک نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر (تیسری کے لیے) کھڑے ہو گئے اور (درمیان کے تشہد کے لیے) نہ بیٹھے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ نے نماز پوری کر لی اور ہم آپ کے سلام کے انتظار میں تھے تو آپ نے تکبیر کہی اور بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔

[١٢٧٠] ٨٦-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ، حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ

[1270] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ سے، جو بنو عبدالمطلب کے حلیف تھے، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں، جب آپ کو (دوسری رکعت کے بعد) بیٹھنا تھا، کھڑے ہو گئے، پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ نے بیٹھے بیٹھے ہر سجدے کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سلام

جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ، قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ، مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ.

سے پہلے دوسجدے کیے، اور لوگوں نے بھی (تشہد کے لیے) بیٹھنے کی جگہ، جو آپ بھول گئے تھے، آپ کے ساتھ دوسجدے کیے۔

[١٢٧١] ٨٧-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَّجْلِسَ فِي صَلَاتِهِ، فَمَضٰى فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ، قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

[1271] (ابن شہاب کے بجائے) یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحینہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں کے بعد جہاں نماز میں آپ کا بیٹھنے کا ارادہ تھا، (وہاں) کھڑے ہو گئے، آپ نے اپنی نماز جاری رکھی۔ پھر جب نماز کے آخر میں پہنچے تو سلام سے پہلے سجدے کیے، اس کے بعد سلام پھیرا۔

[١٢٧٢] ٨٨-(٥٧١) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى؟ ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ. فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا، شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ صَلّٰى إِتْمَامًا لِّأَرْبَعٍ، كَانَتَا تَرْغِيمًا لِّلشَّيْطَانِ».

[1272] سلیمان بن بلال نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھ لی ہیں؟ تین یا چار؟ تو وہ شک کو چھوڑ دے اور جتنی رکعتوں پر اسے یقین ہے ان پر بنیاد رکھے (تین یقینی ہیں تو چوتھی پڑھ لے) پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے، اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھ لی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو جفت (چھ رکعتیں) کر دیں گے اور اگر اس نے چار کی تکمیل کر لی تھی تو یہ سجدے شیطان کی ذلت و رسوائی کا باعث ہوں گے۔''

[١٢٧٣] (....) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ: «يَسْجُدُ

[1273] داود بن قیس نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اس کے معنی کے مطابق یہ کہا: وہ ''(نمازی) سلام پھیرنے سے پہلے دوسجدے کر لے۔'' جس طرح سلیمان بن بلال نے کہا۔

سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ»، كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ.

[١٢٧٤] ٨٩-(٥٧٢) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ وَّعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: زَادَ أَوْ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ».

[1274] جریر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی ۔ ابراہیم نے کہا: آپ نے اس میں زیادتی یا کمی کر دی ۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نئی چیز (تبدیلی) آگئی ہے؟ آپ نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: آپ نے اتنی اتنی رکعتیں پڑھائی ہیں۔ (راوی نے کہا:) آپ نے اپنے پاؤں موڑے، قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا، پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا: ''اگر نماز میں کوئی نئی بات ہوتی تو میں تمھیں بتا دیتا، لیکن میں ایک انسان ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں، اس لیے جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ صحیح کی جستجو کرے اور اس کے مطابق (نماز کی) تکمیل کرے، پھر (سہو کے) دو سجدے کر لے۔''

[١٢٧٥] ٩٠-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ مَّنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1275] ابن بشر اور وکیع دونوں نے مسعر سے اور انھوں نے منصور سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ: «فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ»، وَفِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ: «فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ».

ابن بشر کی روایت میں ہے: ''وہ غور کرے کہ اس میں سے صحت کے قریب تر کیا ہے؟'' اور وکیع کی روایت میں ہے: ''وہ صحیح (صورت کو یاد کرنے) کی جستجو کرے۔''

[١٢٧٦] (....) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ مَنْصُورٌ: «فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ».

[1276] وہیب بن خالد نے کہا: ہمیں منصور نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ منصور نے کہا: ''وہ غور کرے کہ اس میں صحت کے قریب تر کیا ہے۔''

[١٢٧٧] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ».

[1277] سفیان نے منصور سے مذکورہ سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: ''وہ صحیح کی جستجو کرے۔''

[١٢٧٨] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذٰلِكَ إِلَى الصَّوَابِ».

[1278] شعبہ نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: ''اس میں جو صحیح کے قریب تر ہے اس کی جستجو کرے۔''

[١٢٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَّنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يُرٰى أَنَّهُ الصَّوَابُ».

[1279] فضیل بن عیاض نے منصور سے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور کہا: ''وہ اس کی جستجو کرے جسے وہ صحیح سمجھتا ہے۔''

[١٢٨٠] (..) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَّنْصُورٍ، بِإِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ، وَقَالَ: «فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ».

[1280] عبدالعزیز بن عبدالصمد نے منصور سے ان سب راویوں کی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: ''وہ صحیح کی جستجو کرے۔''

[١٢٨١] ٩١-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

[1281] حکم نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز (میں) پانچ رکعات پڑھا دیں، جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' صحابہ نے کہا: آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ تو آپ نے دو سجدے کیے۔

[١٢٨٢] ٩٢-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ خَمْسًا.

[1282] ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن ادریس نے حسن بن عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم (بن سوید) سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے انھیں پانچ رکعات پڑھائیں۔

[١٢٨٣] (..) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ: يَاأَبَا شِبْلٍ! قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا. قَالَ: كَلَّا، مَا فَعَلْتُ. قَالُوا: بَلٰى. قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ، وَأَنَا غُلَامٌ. فَقُلْتُ: بَلٰى، قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا. قَالَ لِي: وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ! تَقُولُ ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسًا، فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «لَا» قَالُوا: فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا. فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ» وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: «فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ».

[1283] عثمان بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ لفظ انھی کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں جریر نے حسن بن عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم بن سوید سے روایت کی، کہا: ہمیں علقمہ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا: ابوشبل! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ انھوں نے کہا: بالکل نہیں، میں نے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! (آپ نے ایسا ہی کیا ہے۔) ابراہیم نے کہا: میں لوگوں کے کنارے (والے حصے) میں تھا اور بچہ تھا، میں نے کہا: ہاں! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا: ایک آنکھ والے! تو بھی یہی کہتا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو وہ مڑے اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا، پھر کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھا دیں، جب آپ مڑے تو لوگوں نے آپس میں کھسر پھسر شروع کر دی۔ آپ نے پوچھا: ”تمھیں کیا ہوا ہے؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ لوگوں نے کہا: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ تو آپ پلٹے، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا، پھر فرمایا: ”میں تمھاری ہی طرح کا انسان ہوں، میں (بھی) بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو۔“

ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: ”جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو وہ دو سجدے کر لے۔“

[١٢٨٤] ٩٣-(..) وَحَدَّثَنَاهُ عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسًا. فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا. قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ، وَأَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ». ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

[1284] عبدالرحمان بن اسود نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھا دیں تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا؟'' صحابہ نے کہا: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح انسان ہوں، میں بھی اسی طرح یاد رکھتا ہوں، جس طرح تم یاد رکھتے ہو اور میں (بھی) اسی طرح بھول جاتا ہوں، جس طرح تم بھول جاتے ہو۔'' پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے۔

[١٢٨٥] ٩٤-(..) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَزَادَ أَوْ نَقَصَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَالْوَهْمُ مِنِّي - فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ». ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

[1285] (علی) بن مسہر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس میں کچھ کمی یا اضافہ کر دیا۔ ابراہیم نے کہا کہ یہاں وہم مجھے ہوا ہے، علقمہ کو نہیں۔ عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح انسان ہی ہوں، میں بھی بھولتا ہوں، جیسے تم بھولتے ہو، اس لیے جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے رخ (قبلہ کی طرف) پھیرا اور دو سجدے کیے۔

[١٢٨٦] ٩٥-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ.

[1286] حفص اور ابومعاویہ نے اعمش سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے سلام اور گفتگو کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

[١٢٨٧] ٩٦-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَإِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَايْمُ اللهِ! مَا جَاءَ ذَاكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِي - قَالَ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: «لَا» قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ. فَقَالَ: «إِذَا زَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ» قَالَ: ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

[1287] زائدہ نے سلیمان (اعمش) سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے زیادہ پڑھا دی تھی یا کم۔ ابراہیم نے کہا: اللہ کی قسم! یہ (وہم) میری طرف سے ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' تو ہم نے آپ کو جو آپ نے کیا تھا اس سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''جب آدمی زیادتی یا کمی کر لے تو وہ دو سجدے کرے۔'' (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس کے بعد آپ نے دو سجدے کیے۔

[١٢٨٨] ٩٧-(٥٧٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَتٰى جِذْعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا. وَفِي الْقَوْمِ أَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يَّتَكَلَّمَا، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ [قَالُوا] قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَمِينًا وَّشِمَالًا. فَقَالَ: «مَا يَقُولُ ذُوالْيَدَيْنِ؟» قَالُوا: صَدَقَ، لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ.

[1288] سفیان بن عیینہ نے کہا: ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے محمد بن سیرین سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دوپہر کے بعد کی ایک نماز ظہر یا عصر پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر قبلے کی سمت (گڑے ہوئے) کھجور کے ایک تنے کے پاس آئے اور غصے کی کیفیت میں اس سے ٹیک لگا لی۔ لوگوں میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما موجود (بھی) تھے، انھوں نے آپ کی ہیبت کی بنا پر گفتگو نہ کی جبکہ جلد باز لوگ (نماز پڑھتے ہی) نکل گئے، اور کہنے لگے: نماز میں کمی ہو گئی ہے۔ تو ذوالیدین (نامی شخص) کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز مختصر کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے دائیں اور بائیں دیکھ کر پوچھا: ''ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: سچ کہہ رہا ہے، آپ نے دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ نے دو رکعتیں (مزید) پڑھیں اور سلام پھیر دیا، پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا، پھر اللہ اکبر کہا اور سر اٹھایا، پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا، پھر اللہ اکبر کہا اور سر اٹھایا۔

قَالَ: وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ: وَسَلَّمَ.

(محمد بن سیرین نے) کہا: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے بتایا گیا کہ انھوں نے کہا: اور سلام پھیرا۔

[١٢٨٩] ٩٨-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ. بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[1289] (سفیان کے بجائے) حماد نے ہمیں حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں ایوب نے محمد بن سیرین سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی...... آگے سفیان (بن عیینہ) کے ہم معنی حدیث (سنائی۔)

[١٢٩٠] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَارَسُولَ اللهِ! أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ» فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ، يَارَسُولَ اللهِ! فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللهِ! فَأَتَمَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

[1290] ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام ابوسفیان سے روایت ہے کہ اس نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں میں سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین (نامی شخص) کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کوئی کام نہیں ہوا۔'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کوئی ایک کام تو ہوا ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: ''کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے جو نماز رہ گئی تھی پوری کی، پھر بیٹھے بیٹھے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

[١٢٩١] (..) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، وَّهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ!

[1291] علی بن مبارک نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسلمہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا تو بنوسُلَیم کا ایک آدمی آپ کے قریب آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟...... اور آگے (سابقہ) حدیث بیان کی۔

أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ .

[١٢٩٢] ١٠٠-(..) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ، سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ، وَّاقْتَصَّ الْحَدِيثَ .

[1292] شیبان نے یحییٰ سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (اقتدا میں) ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، اس پر بنی سلیم کا ایک آدمی کھڑا ہوا...... آگے (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی۔

[١٢٩٣] ١٠١-(٥٧٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ، وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ، وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهٰى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: «أَصَدَقَ هٰذَا؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

[1293] اسماعیل بن ابراہیم نے خالد (حذاء) سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابومہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعات پر سلام پھیر دیا، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے تو ایک آدمی جسے خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ لمبے تھے، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! پھر آپ ﷺ سے جو (سہو) ہوا تھا اس کا آپ کے سامنے تذکرہ کیا، آپ غصے کی حالت میں، چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے حتی کہ لوگوں کے پاس آ پہنچے اور پوچھا: ''کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے ایک رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

فائدہ: زیادہ تر احادیث اور زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے کہ آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا تھا۔ غالباً بعد کے راویوں میں سے کسی کو وہم ہوا ہے۔ ترجیح دو رکعتوں والی روایت کو حاصل ہے۔ (فتح الباري، حديث: 1229)

[١٢٩٤] ١٠٢-(..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَّهُوَ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِّنَ

[1294] عبدالوہاب ثقفی نے خالد حذاء سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا، پھر اٹھ کر اپنے حجرے میں داخل ہو گئے، ایک (لمبے) چوڑے ہاتھوں والا آدمی کھڑا ہوا اور

الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! فَخَرَجَ مُغْضَبًا، فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی ہے؟ پھر آپ غصے کے عالم میں نکلے اور چھوڑی ہوئی رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا، پھر سہو کے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ) (التحفة ٧٣)

باب:20- سجدۂ تلاوت کا بیان

[١٢٩٥] ١٠٣-(٥٧٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِّمَكَانِ جَبْهَتِهِ.

[1295] یحییٰ بن سعید قطان نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ آپ اس سورت کی تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا اور سجدہ کرتے تو ہم (سب) بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے، حتی کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے بھی جگہ نہ ملتی تھی۔

[١٢٩٦] ١٠٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا، حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ، حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِّيَسْجُدَ فِيهِ، فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

[1296] محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: بسا اوقات رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے سجدے (والی آیت) سے گزرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے، آپ کے پاس ہماری بھیڑ لگ جاتی حتی کہ ہم میں سے بعض کو سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ ملتی (یہ سجدہ) نماز کے علاوہ ہوتا تھا۔

[١٢٩٧] ١٠٥-(٥٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿وَالنَّجْمِ﴾، فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ

[1297] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا، مگر ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی بھر کر اپنی پیشانی سے لگا لی اور کہا: میرے لیے یہی

مَنْ كَانَ مَعَهُ، غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا. قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

کافی ہے۔ عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے بعد میں دیکھا، اسے کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

[١٢٩٨] ١٠٦-(٥٧٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ. قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ؟ فَقَالَ: لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ، وَّزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى﴾، فَلَمْ يَسْجُدْ.

[1298] عطاء بن یسار نے (اپنے شاگرد ابن قسیط کو) بتایا کہ انھوں نے امام کے ساتھ (قرآن کی کسی سورت کی) قراءت کرنے کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا؟ انھوں نے کہا: امام کے ساتھ (فاتحہ کے سوا) کچھ نہ پڑھے اور کہا: انھوں (زید رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى﴾ پڑھی تو آپ نے سجدہ نہ کیا۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ امام آیت سجدہ کی تلاوت کرے تو مقتدی بھی جس نے خود وہ آیت تلاوت نہیں کی، اس کے ساتھ سجدہ کرے۔ حدیث کے اگلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت فرض عین نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ صورت ابتدائی دور میں تھی، بعد میں آپ ﷺ نے ہمیشہ سجدۂ تلاوت کا اہتمام فرمایا۔

[١٢٩٩] ١٠٧-(٥٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾. فَسَجَدَ فِيهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا.

[1299] اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن یزید نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے سورۂ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا، پھر جب سلام پھیرا تو انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

[١٣٠٠] (..) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِهِ.

[1300] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٣٠١] ١٠٨-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾. وَ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ﴾.

[1301] عطاء بن میناء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

[١٣٠٢] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ مَوْلٰى بَنِي مَخْزُومٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾. وَ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ﴾.

[1302] صفوان بن سُلیم نے بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

[١٣٠٣] (..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1303] عبیداللہ بن ابی جعفر نے عبدالرحمٰن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند بیان کیا۔

[١٣٠٤] ١١٠-(..) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾. فَسَجَدَ فِيهَا، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ؟ فَقَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا.

[1304] عبیداللہ بن معاذ عنبری اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے حدیث سنائی، انھوں نے بکر (بن عبداللہ مزنی) سے اور انھوں نے ابورافع سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انھوں نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ میں نے پوچھا: یہ سجدہ کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے اس میں ابوالقاسم (محمد رسول اللہ ﷺ) کے پیچھے سجدہ کیا، اس لیے میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ (ﷺ) سے جاملوں۔ (محمد) بن عبدالاعلیٰ نے کہا: میں بھی ہمیشہ یہ سجدہ کرتا ہوں۔

[١٣٠٥] (..) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوكَامِلٍ. حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، كُلُّهُمْ عَنِ التَّيْمِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا: خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

[1305] عیسیٰ بن یونس، یزید بن زریع اور سُلَیم بن اخضر سب نے (سلیمان) تیمی سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی لیکن انھوں نے خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ (ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے) کے الفاظ نہیں کہے۔

[١٣٠٦] ١١١-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي: ﴿إِذَا السَّمَآءُ انشَقَّتْ﴾. فَقُلْتُ: تَسْجُدُ فِيهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. رَأَيْتُ خَلِيلِي ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا. فَلَاأَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ.

قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ: النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[1306] شعبہ نے عطاء بن ابی میمونہ سے اور انھوں نے ابورافع سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: آپ اس میں سجدہ کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں! میں نے اپنے خلیل ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا، اس لیے میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا حتی کہ ان سے جاملوں۔

شعبہ نے کہا: میں نے (عطاء سے) پوچھا: (خلیل سے مراد) نبی اکرم ﷺ ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ) (التحفة ٧٤)

باب: 21- نماز میں بیٹھنے کا طریقہ اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنے کی کیفیت

[١٣٠٧] ١١٢-(٥٧٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ، جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى، وَوَضَعَ

[1307] عثمان بن حکیم نے کہا: عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے مجھے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور اپنی پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھا لیتے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر اور اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے۔

يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

فائدہ: اپنے بائیں پاؤں کو دائیں ران اور پنڈلی کے درمیان رکھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنے کے بجائے بچھا لینا بھی آپ سے ثابت ہے۔ اس کا مقصد غالباً یہ ہے کہ جب کسی بنا پر آپ ﷺ کے معمول بہ طریقے پر بیٹھنا ممکن نہ ہو تو اس طرح کی کسی تبدیلی کے ساتھ بیٹھنا جائز ہے۔ کوشش یہی ہو کہ ایسی حالت میں بھی دونوں ہاتھ رانوں اور گھٹنوں پر رہیں۔

[١٣٠٨] ١١٣-(..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ.

[1308] ابن عجلان نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب (نماز میں) بیٹھ کر دعا کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے اور اپنے بائیں گھٹنے کو اپنی بائیں ہتھیلی کے اندر لے لیتے (پکڑ لیتے۔)

[١٣٠٩] ١١٤-(٥٨٠) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، فَدَعَا بِهَا، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، بَاسِطُهَا عَلَيْهَا.

[1309] عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے اور انگوٹھے سے ملنے والی دائیں ہاتھ کی انگلی (شہادت کی انگلی) اٹھا کر اس سے دعا کرتے اور اس حالت میں آپ کا بایاں ہاتھ آپ کے بائیں گھٹنے پر ہوتا، اسے (آپ) اس (گھٹنے) پر پھیلائے ہوتے۔

[١٣١٠] ١١٥-(..) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛

[1310] ایوب نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے اور انگلیوں سے ترپن (53)

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِينَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

کی گرہ بناتے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔

فائدہ: گنتی کے اشارے میں انگشت شہادت کو آزاد رکھتے ہوئے انگوٹھے کو بڑی انگلی پر رکھنے کا مطلب '53' کا عدد تھا۔ تشہد کے دوران آپ ﷺ انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے باقی انگلیوں کو موڑ کر رکھتے اور انگوٹھے کو بڑی انگلی سے ملاتے جس طرح ترپن کا اشارہ ہوا کرتا تھا۔

[١٣١١] ١١٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي، فَقَالَ: اِصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ. قُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا. وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى.

[1311] امام مالک نے مسلم بن ابی مریم سے اور انھوں نے علی بن عبدالرحمان مُعاوی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ میں نماز کے دوران (بے خیالی کے عالم میں نیچے پڑی ہوئی) کنکریوں سے کھیل رہا تھا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو مجھے منع کیا اور کہا: ویسے کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بتایا: جب آپ نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران پر رکھتے۔

[١٣١٢] (..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَّزَادَ: قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُّسْلِمٍ، ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ.

[1312] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے مسلم بن ابی مریم سے حدیث سنائی، انھوں نے علی بن عبدالرحمان مُعاوی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی...... پھر سفیان نے مالک کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور (سفیان کے شاگرد ابن ابی عمر نے) یہ اضافہ کیا کہ سفیان نے کہا: یحییٰ بن سعید نے ہمیں یہ حدیث مسلم (بن ابی مریم) سے بیان کی تھی، پھر مسلم (بن ابی مریم) نے خود مجھے یہ حدیث سنائی۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا، وَكَيْفِيَّتِهِ) (التحفة ٧٥)

باب:22- نماز ختم کرنے کے لیے اس سے فارغ ہوتے وقت سلام پھیرنا اور اس کی کیفیت

[١٣١٣] ١١٧-(٥٨١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَّى عَلِقَهَا؟.

[1313] زُہیر بن حرب نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حَکَم اور منصور سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے ابومعمر سے روایت کی کہ ایک حاکم جو مکہ میں تھا دو طرف سلام پھیرتا تھا۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کہاں سے اس سنت سے وابستہ ہوا ہے؟

قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ.

حکم نے اپنی حدیث میں کہا: (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا) رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

[١٣١٤] ١١٨-(..) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ قَالَ شُعْبَةُ - رَفَعَهُ مَرَّةً -: أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَّى عَلِقَهَا؟.

[1314] احمد بن حنبل نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حَکَم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ شعبہ نے کہا: — حَکَم نے ایک بار یہ روایت مرفوع بیان کی — کہ ایک حاکم یا ایک آدمی نے دو طرف سلام پھیرا تو عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس نے یہ (سنت) کہاں سے اپنا لی ہے؟ (گویا اس دور کے حاکموں نے ایسی سنتیں بھی ترک کی ہوئی تھیں۔ جس نے اہتمام کیا صحابہ نے اسے سراہا۔ محدثین کی کاوشوں سے یہ سب سنتیں زندہ ہوئیں۔)

[١٣١٥] ١١٩-(٥٨٢) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ.

[1315] عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو اپنی دائیں اور اپنی بائیں جانب سلام پھیرتے دیکھا کرتا تھا حتی کہ میں آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)

(التحفة ٧٦)

باب:23- نماز کے بعد ذکر کرنا

[١٣١٦] ١٢٠-(٥٨٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو. قَالَ: أَخْبَرَنِي بِذَا أَبُو مَعْبَدٍ، ثُمَّ أَنْكَرَهُ بَعْدُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

[1316] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے ابومعبد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بات کی خبر دی، بعد میں (بھول جانے کی وجہ سے) اس سے انکار کر دیا، انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کا پتہ تکبیر سے چلتا تھا۔

[١٣١٧] ١٢١-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ.

قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ. وَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهٰذَا. قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذٰلِكَ.

[1317] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ ابومعبد کو ابن عباس کے حوالے سے بتاتے ہوئے سنا، انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہو جانے کا پتہ اللہ اکبر ہی سے لگتا تھا۔

عمرو نے کہا: میں نے اس روایت کا (بعد میں) ابومعبد کے سامنے ذکر کیا تو انھوں نے اس سے انکار کیا اور کہا: میں نے تمھیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو نے کہا: حالانکہ انھوں نے اس سے پہلے مجھے یہ بات بتائی تھی۔

[١٣١٨] ١٢٢-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَنَّهُ

[1318] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے بتایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابومعبد نے انھیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ جب لوگ فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اس کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم ﷺ کے دور میں (رائج) تھا اور (ابومعبد نے) کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب لوگ سلام پھیرتے تو مجھے اس بات کا علم اسی (بلند آواز کے ساتھ کیے گئے ذکر) سے ہوتا تھا۔

قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ، إِذَا انْصَرَفُوا، بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ) (التحفة ٧٧)

باب: 24- تشہد اور سلام کے درمیان عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگنا مستحب ہے

[١٣١٩] ١٢٣-(٥٨٤) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى. قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ، وَهِيَ تَقُولُ: هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ؟ قَالَتْ: فَارْتَاعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ؟» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدُ، يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

[1319] عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میرے پاس ایک یہودی عورت موجود تھی اور وہ کہہ رہی تھی: کیا تمھیں پتہ ہے کہ قبروں میں تمھارا امتحان ہو گا؟ عائشہ ؓ کہتی ہیں: اس پر رسول اللہ ﷺ خوفزدہ ہو گئے اور فرمایا: ''یہود ہی کی آزمائش ہو گی۔'' حضرت عائشہ ؓ نے بتایا: کچھ دن گزرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں پتہ چلا مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے؟'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں نے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

[١٣٢٠] ١٢٤-(٥٨٥) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ. قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَعْدَ ذٰلِكَ، يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

[1320] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے (یہودی عورت والے) اس (واقعے) کے بعد آپ ﷺ سے سنا، آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

[١٣٢١] ١٢٥-(٥٨٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

[1321] ابووائل (شقیق بن سلمہ) نے مسروق سے اور

حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَتَا: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ. قَالَتْ: فَكَذَّبْتُهُمَا، وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا، وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ، فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَقَالَ: «صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ» ثُمَّ قَالَتْ: فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ، فِي صَلَاةٍ، إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مدینہ کے یہودیوں کی بوڑھی عورتوں میں سے دو بوڑھیاں میرے گھر آئیں اور انھوں نے کہا: قبروں والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ میں نے ان دونوں کو جھٹلایا اور ان کی تصدیق کے لیے ہاں تک کہنا گوارا نہ کیا، وہ چلی گئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس مدینہ کی بوڑھی یہودی عورتوں میں سے دو بوڑھیاں آئی تھیں، ان کا خیال تھا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ آپ نے (کچھ دن گزرنے کے بعد) فرمایا: ''ان دونوں نے سچ کہا تھا۔ (قبروں میں) ان (کافروں، گناہ گاروں) کو ایسا عذاب ہوتا ہے کہ اسے مویشی بھی سنتے ہیں۔'' اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

[١٣٢٢] ١٢٦-(..) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ. وَفِيهِ. قَالَتْ: وَمَا صَلّٰى صَلَاةً، بَعْدَ ذٰلِكَ، إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

[1322] (ابووائل کے بجائے) اشعث کے والد (ابوشعثاء سُلیم محاربی) نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔ اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے اس کے بعد جو نماز بھی پڑھی میں نے آپ سے سنا کہ آپ اس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٧٨)

باب:25- نماز میں کن چیزوں سے پناہ مانگی جاتی ہے؟

[١٣٢٣] ١٢٧-(٥٨٧) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ

[1323] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں، دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا۔

صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ، مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

[١٣٢٤] ١٢٨-(٥٨٨) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ ابْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ».

[انظر: ١٣٢٦]

[1324] وکیع نے کہا: ہمیں اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن ابی عائشہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز (اوزاعی نے) یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ لے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔“ کہے: ”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت میں آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

[١٣٢٥] ١٢٩-(٥٨٩) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ» قَالَتْ: فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ

[1325] نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں (یہ) دعا مانگتے تھے: ”اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ کا طالب ہوں، میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض (میں پھنس جانے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کسی کہنے والے نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ قرض سے کس قدر پناہ مانگتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی مقروض ہو جائے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔“

فَأَخْلَفَ» . [انظر : ٦٨٧١]

[١٣٢٦] ١٣٠-(٥٨٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِّنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ» .

[راجع : ١٣٢٤]

[1326] ولید بن مسلم نے کہا: مجھے اوزاعی نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حسان بن عطیہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے محمد بن ابی عائشہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

[١٣٢٧] وَحَدَّثَنِيهِ الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِّنَ التَّشَهُّدِ» وَلَمْ يَذْكُرِ «الْآخِرَ» .

[1327] ہِقل بن زیاد اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اوزاعی کی مذکورہ سند سے یہی حدیث روایت کی، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی تشہد سے فارغ ہو......'' انھوں نے الآخر (آخری تشہد) کے الفاظ نہیں کہے۔

[١٣٢٨] ١٣١-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ» .

[1328] ہشام نے یحییٰ سے اور انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: اللہ کے نبی ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور آگ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

[١٣٢٩] ١٣٢-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ

[1329] عمرو (بن دینار) نے طاوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرو اور زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

الدَّجَّالِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ» .

[١٣٣٠] (..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1330] طاوس کے بیٹے (عبداللہ) نے اپنے والد طاوس سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٣٣١] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1331] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٣٣٢] ١٣٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ جَهَنَّمَ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

[1332] عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

[١٣٣٣] ١٣٤-(٥٩٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ» .

[1333] طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ان (سب صحابہ) کو اس دعا کی تعلیم اسی طرح دیتے تھے جس طرح انھیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ''سب کہو: اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ: أَدَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ؟ فَقَالَ: لَا . قَالَ: أَعِدْ صَلَاتَكَ. لِأَنَّ طَاوُسًا رَّوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ، أَوْ كَمَا قَالَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی کہ طاوس نے اپنے بیٹے سے پوچھا: کیا تم نے اپنی نماز میں یہ دعا مانگی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ اس پر طاوس نے کہا: دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ انھوں نے (حدیث میں مذکور) یہ دعا تین یا چار صحابہ سے روایت کی یا جیسے انھوں نے کہا۔ (یعنی جتنے صحابہ

سے انھوں نے کہا۔)

(المعجم ٢٦) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَبَيَانِ صِفَتِهِ) (التحفة ٧٩)

باب:26- نماز کے بعد ذکر کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ

[١٣٣٤] ١٣٥-(٥٩١) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ - اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

[1334] ولید نے اوزاعی سے، انھوں نے ابوعمار ۔۔ ان کا نام شداد بن عبداللہ ہے ۔۔ سے، انھوں نے ابواسماء سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور اس کے بعد کہتے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ''اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحبِ رفعت و برکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے!''

قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: كَيْفَ الِاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ.

ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا جائے؟ انھوں نے کہا: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہے۔

[١٣٣٥] ١٣٦-(٥٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا سَلَّمَ، لَمْ يَقْعُدْ، إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ: «يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

[1335] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابومعاویہ نے عاصم سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد صرف یہ ذکر پڑھنے تک ہی (قبلہ رخ) بیٹھتے: اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ''اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحبِ رفعت و برکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے!'' ابن نمیر کی روایت

میں: يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (یَا کے اضافے کے ساتھ) ہے۔

[١٣٣٦] (..) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ، عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

[1336] ابوخالد احمر نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (یَا کے اضافے کے ساتھ) کہا۔

[١٣٣٧] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ - وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، كِلَاهُمَا - : عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

[1337] شعبہ نے عاصم اور خالد سے روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن حارث سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر وہ (شعبہ یَا کے اضافے کے ساتھ) يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کہا کرتے تھے۔

[١٣٣٨] ١٣٧-(٥٩٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَّرَّادٍ مَّوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».
[انظر: ٤٤٨٣]

[1338] منصور نے مسیّب بن رافع سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ورّاد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (ان کے مطالبے پر) معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرتے تو فرماتے: ''ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے، وہی شکر و ستائش کا حقدار ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو دے اسے کوئی روک سکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے کوئی اسے دے سکنے والا نہیں، اور تیرے سامنے کسی شان والے کو اس کی شان کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

[١٣٣٩] (.....) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوا:

[1339] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکُریب اور احمد بن سنان نے ہمیں حدیث بیان کی، ان سب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ابْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ مَّوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ وَّأَبُوكُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا: قَالَ: فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ، وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ.

نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے مسیّب بن رافع سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ورّاد سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی۔ ابوبکر اور ابوکریب نے اپنی روایت میں کہا: (وراد نے) کہا: مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات مجھے لکھوائی اور میں نے یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجی۔

[١٣٤٠] (..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ: أَنَّ وَرَّادًا مَّوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ - كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادٌ -: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، إِلَّا قَوْلَهُ: «وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

[1340] ابن جریج نے کہا: مجھے عبدہ بن ابی لبابہ نے خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ورّاد نے کہا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ جبکہ یہ تحریر ان (مغیرہ) کی خاطر ورّاد نے لکھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب وہ سلام پھیرتے تو کہتے...... (آگے ایسے ہی ہے) جیسے ان دونوں (منصور اور اعمش) کی حدیث ہے، سوائے آپ ﷺ کے قول وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کے، انھوں (ابن جریج) نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

[١٣٤١] (..) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَّعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ وَرَّادٍ - كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ - قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ. بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ.

[1341] ابن عون نے ابوسعید سے، انھوں نے ورّاد سے۔ جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔ روایت کی، کہا: معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا (مسئلہ دریافت کیا) ......(آگے) منصور اور اعمش کی حدیث کے مطابق (ہے۔)

[١٣٤٢] ١٣٨-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى

[1342] سفیان نے کہا: ہمیں عبدہ بن ابی لبابہ اور عبدالملک بن عمیر نے حدیث سنائی، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ورّاد سے سنا، وہ کہتے تھے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسی چیز لکھ

الْمُغِيرَةِ: أُكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو انھوں نے انھیں لکھ بھیجا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب آپ نماز ختم کر لیتے تو فرماتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا اور یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے، وہی شکر و ستائش کا حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو دینا چاہے اسے کوئی روک سکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے کوئی اسے دے سکنے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی شان والے کو اس کی شان کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

[١٣٤٣] ١٣٩-(٥٩٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، حِينَ يُسَلِّمُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ». وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

[1343] محمد کے والد عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے ابوزبیر سے حدیث سنائی، کہا: (عبداللہ) بن زبیر رضی اللہ عنہما سلام پھیر کر ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے: ''ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے اور وہی شکر و ستائش کا حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے (ملتی) ہے، اس کے سوا کوئی الہ و معبود نہیں۔ ہم اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے، ہر طرح کی نعمت اور سارا فضل و کرم اسی کا ہے، خوبصورت تعریف کا سزاوار بھی وہی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اس کے لیے دین میں اخلاص رکھنے والے ہیں، چاہے کافر اس کو (کتنا ہی) ناپسند کریں۔'' اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے لا الہ الا اللہ والے یہ کلمات کہا کرتے تھے۔

[١٣٤٤] ١٤٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ

[1344] عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اور

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَّهُمْ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

انھوں نے اپنے خاندان کے مولیٰ ابوزبیر سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے بعد بلند آواز سے پڑھتے تھے (آگے) ابن نمیر کی روایت کے مانند ہے اور انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا: پھر ابن زبیر کہتے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان (کلمات) کو بلند آواز سے کہتے تھے۔

[١٣٤٥] (...) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوِ الصَّلَوَاتِ: فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

[1345] (ہشام کے بجائے) حجاج بن ابی عثمان نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے ابوزبیر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز یا نمازوں کے آخر میں سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے ...... (آگے) ہشام بن عروہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[١٣٤٦] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ، فِي إِثْرِ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَكَانَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[1346] موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ ابوزبیر مکی نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا، جب وہ نماز کے بعد سلام پھیرتے تو کہتے ...... (بقیہ روایت) ان دونوں (ہشام اور حجاج) کی (مذکورہ بالا) روایت کے مانند ہے، اور آخر میں کہا: وہ اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے۔

[١٣٤٧] ١٤٢-(٥٩٥) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَهٰذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ -: أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ

[1347] عاصم بن نضر تیمی نے کہا: ہمیں معتمر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث سنائی نیز (ایک اور سند سے) قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں لیث نے ابن عجلان سے حدیث سنائی، ان دونوں (عبیداللہ اور ابن عجلان) نے سُمَیّ سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ــ یہ قتیبہ کی روایت کردہ حدیث ہے ــ کہ کچھ تنگدست مہاجر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

ﷺ. فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ. فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ» قَالُوا: بَلٰى، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ مَرَّةً».

حاضر ہوئے اور گزارش کی: بلند درجے اور دائمی نعمت تو زیادہ مال والے لوگ لے گئے! آپ نے پوچھا: ”وہ کیسے؟“ انھوں نے کہا: وہ اسی طرح نمازیں پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں جبکہ ہم صدقہ نہیں کر سکتے، وہ (بندھے ہوؤں اور غلاموں کو) آزاد کرتے ہیں جبکہ ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو کیا پھر میں تمھیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جس سے تم ان لوگوں کو پالو گے جو تم سے سبقت لے گئے ہیں اور اس کے ذریعے سے ان سے بھی سبقت لے جاؤ گے جو تم سے بعد (آنے والے) ہیں؟ اور تم سے وہی افضل ہو گا جو تمھاری طرح عمل کرے گا۔“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! (ضرور بتائیں۔) آپ نے فرمایا: ”تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح، تکبیر اور تحمید (سبحان اللّٰہ، اللّٰہ اکبر اور الحمد للّٰہ) کا ورد کیا کرو۔“

قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ».

ابوصالح نے کہا: فقرائے مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی جو ہم کرتے ہیں اس کے بارے میں سن لیا ہے اور اسی طرح عمل کرنا شروع کر دیا ہے (وہ بھی تسبیح، تکبیر اور تحمید کرنے لگے ہیں۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت فرما دے۔“

وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ: قَالَ سُمَيٌّ: فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَهِمْتَ. إِنَّمَا قَالَ «تُسَبِّحُ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ» فَرَجَعْتُ إِلٰى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي

قتیبہ کے علاوہ لیث سے ابن عجلان کے حوالے سے دیگر روایت کرنے والوں نے یہ اضافہ کیا کہ سُمَیّ نے کہا: میں نے یہ حدیث اپنے گھر کے ایک فرد کو سنائی تو انھوں نے کہا: تمھیں وہم ہوا ہے، انھوں (ابوصالح) نے تو کہا تھا: ”تینتیس مرتبہ سبحان اللّٰہ کہو، تینتیس بار الحمد للّٰہ کہو اور تینتیس بار اللّٰہ اکبر کہو۔“ میں دوبارہ ابوصالح کی خدمت میں حاضر

فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِينَ.

ہوا اور انھیں یہ بتایا تو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: اللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ اور الحمدللّٰہ، اللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ اور الحمدللّٰہ (اس طرح کہو) کہ سب کی تعداد تینتیس ہو جائے۔

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ، فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

ابن عجلان نے کہا: میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ کو سنائی تو انھوں نے مجھے ابوصالح کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے (روایت کرتے ہوئے) اسی کے مانند حدیث سنائی۔

[١٣٤٨] ١٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ، إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ: ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: يَقُولُ سُهَيْلٌ: إِحْدٰى عَشْرَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ، فَجَمِيعُ ذٰلِكَ كُلُّهُ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُونَ.

[1348] امیہ بن بسطام عیشی نے مجھے حدیث سنائی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں روح نے سُہیل سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلند مراتب اور دائمی نعمتیں تو زیادہ مال والے لوگ لے گئے...... جس طرح لیث سے قتیبہ کی بیان کی ہوئی حدیث ہے، مگر انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ابوصالح کا یہ قول داخل کر دیا ہے کہ پھر فقراء مہاجرین لوٹ کر آئے، حدیث کے آخر تک۔ اور حدیث میں اس بات کا اضافہ کیا: سہیل کہتے تھے: (ہر کلمہ) گیارہ گیارہ دفعہ اور یہ سب ملا کر تینتیس بار۔ (یہ سہیل کا اپنا فہم تھا۔)

[١٣٤٩] ١٤٤-(٥٩٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مُعَقِّبَاتٌ لَّا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوبَةٍ، ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَّأَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً».

[1349] مالک بن مغول نے ہمیں خبر دی، کہا: میں نے حَکَم بن عتیبہ سے سنا، وہ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''(نماز کے یا) ایک دوسرے کے پیچھے کہے جانے والے ایسے کلمات ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد انھیں کہنے والا۔۔ یا ان کو ادا کرنے والا۔۔ کبھی نامراد و ناکام نہیں رہتا، تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور

چونتیس بار اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔"

[١٣٥٠] ١٤٥-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مُعَقِّبَاتٌ لَّا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَّأَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً، فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ».

[1350] حمزہ زیّات نے ہمیں حَکَم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "ایک دوسرے کے بعد کہے جانے والے (کچھ) کلمات ہیں، ان کو کہنے والا ــ یا ادا کرنے والا ــ ناکام یا نامراد نہیں رہتا۔ ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا۔"

[١٣٥١] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1351] عمرو بن قیس مُلائی نے حَکَم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٣٥٢] ١٤٦-(٥٩٧) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيِّ، - قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو عُبَيْدٍ مَّوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[1352] خالد بن عبداللہ نے ہمیں سہیل سے خبر دی، انھوں نے ابوعبید مَذْحِجی سے روایت کی ــ امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابوعبید سلیمان بن عبدالملک کے مولیٰ تھے ــ انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی: "جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللّٰہ تینتیس دفعہ الحمدللّٰہ اور تینتیس بار اللّٰہ اکبر کہا، یہ ننانوے ہو گئے اور سو پورا کرنے کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔"

[١٣٥٣] (..) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ

[1353] اسماعیل بن زکریا نے سہیل سے، انھوں نے ابوعبید سے، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِهِ.

سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آگے (مذکورہ بالا روایت) کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ) (التحفة ٨٠)

باب:27- تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان کیا کہا جائے؟

[١٣٥٤] ١٤٧-(٥٩٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ، سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ. فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ، مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ! نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ! اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ».

[1354] جریر نے عُمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب (آغاز) نماز کے لیے تکبیر کہتے تو قراءت کرنے سے پہلے کچھ دیر سکوت فرماتے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! دیکھیے یہ جو تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ کی خاموشی ہے (اس کے دوران میں) آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں: اَللّٰهُمَّ! بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ! نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پاک کر دے برف کے ساتھ، پانی کے ساتھ اور اولوں کے ساتھ۔''

[١٣٥٥] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوكَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ،

[1355] ابن فضیل اور عبدالواحد بن زیاد دونوں نے، عمارہ بن قعقاع سے، اسی سند کے ساتھ، جریر کی حدیث کی طرح روایت کی۔

كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[١٣٥٦] ١٤٨-(٥٩٩) قَالَ مُسْلِمٌ: وَحُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ، وَيُونُسَ الْمُؤَدِّبِ وَغَيْرِهِمَا، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾. وَلَمْ يَسْكُتْ.

[1356] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ سے قراءت کا آغاز کر دیتے (کچھ دیر) خاموشی اختیار نہ فرماتے۔

[١٣٥٧] ١٤٩-(٦٠٠) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ وَّحُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا» فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا. فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا».

[1357] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور صف میں شریک ہوا جبکہ اس کی سانس چڑھی ہوئی تھی، اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ. ''تمام حمد اللہ ہی کے لیے ہے، حمد بہت زیادہ، پاک اور برکت والی حمد۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو آپ نے پوچھا: ''تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟'' سب لوگوں نے ہونٹ بند رکھے۔ آپ نے دوبارہ پوچھا: ''تم میں یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس نے کوئی ممنوع بات نہیں کہی۔'' تب ایک شخص نے کہا: میں اس حالت میں آیا کہ میری سانس پھولی ہوئی تھی تو میں نے اس عالم میں یہ کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو (اس میں) ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کون اسے اوپر لے جاتا ہے۔''

[١٣٥٨] ١٥٠-(٦٠١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

[1358] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا.

بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ: اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَّسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟» قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ».

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ.

''اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ اور تسبیح اللہ ہی کے لیے ہے، صبح وشام۔'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''فلاں فلاں کلمہ کہنے والا کون ہے؟'' لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ان پر بہت حیرت ہوئی، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''میں نے جب سے آپ سے یہ بات سنی، اس کے بعد سے ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَّسَكِينَةٍ، وَّالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا) (التحفة ٨١)

باب:28- نماز کے لیے وقار اور سکون کے ساتھ آنا مستحب ہے اور دوڑ کر آنا ممنوع ہے

[١٣٥٩] ١٥١-(٦٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ-: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا».

[1359] مختلف سندوں سے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ، (بلکہ اس طرح) چلتے ہوئے آؤ کہ تم پر سکون طاری ہو۔ (نماز کا) جو حصہ پالو اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو۔''

[١٣٦٠] ١٥٢-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ».

[1360] (سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ کے بجائے) عبدالرحمان بن یعقوب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی تکبیر کہہ دی جائے تو تم اس کے لیے بھاگتے ہوئے مت آؤ، اس طرح آؤ کہ تم پر سکون ہو، (نماز کا) جتنا حصہ پالو، پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو کیونکہ جب کوئی شخص نماز کا ارادہ کر کے آتا ہے تو وہ نماز (ہی) میں ہوتا ہے۔''

[١٣٦١] ١٥٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا».

[1361] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) ہمیں سنائیں، انھوں نے متعدد احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے بلاوا دیا جائے تو اس کے لیے چلتے ہوئے آؤ، اور تم پر سکون (طاری) ہو، جو (نماز کا حصہ) مل جائے، وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے مکمل کرلو۔''

[١٣٦٢] ١٥٤-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ، وَلٰكِنْ لِّيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ، صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ».

[1362] محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو تم میں سے کوئی شخص اس کی طرف بھاگ کر نہ آئے بلکہ اس طرح چل کر آئے کہ اس پر سکون اور وقار طاری ہو، جتنی (نماز) پا لو، پڑھ لو اور جو تمھارے (پہنچنے) سے پہلے گزر چکی اسے پورا کرلو۔''

[١٣٦٣] ١٥٥-(٦٠٣) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ

[1363] معاویہ بن سلّام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت

مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَ جَلَبَةً، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: «فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا».

کی، کہا: عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ ان کے والد نے انھیں بتایا، کہا: ہم (ایک بار) جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے (جلدی چلنے، دوڑ کر پہنچنے کی) ملی جلی آوازیں سنیں، آپ نے (نماز کے بعد) پوچھا: ”تمھیں کیا ہوا (تھا؟)“ لوگوں نے جواب دیا: ہم نے نماز کے لیے جلدی کی۔ آپ نے فرمایا: ”ایسے نہ کیا کرو، جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون و اطمینان ملحوظ رکھو، (نماز کا حصہ) جو تمھیں مل جائے، پڑھ لو اور جو گزر جائے اسے پورا کر لو۔“

[١٣٦٤] (..) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1364] (معاویہ کے بجائے) شیبان نے (یحییٰ سے) اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ؟) (التحفة ٨٢)

باب: 29- لوگ نماز کے لیے کب کھڑے ہوں؟

[١٣٦٥] ١٥٦-(٦٠٤) **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي».

[1365] محمد بن حاتم اور عبیداللہ بن سعید نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حجاج صواف سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ اور عبداللہ بن ابی قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔“

وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: «إِذَا أُقِيمَتْ أَوْ نُودِيَ».

اور ابن حاتم نے کہا: ”جب اقامت کہی جائے یا (جماعت کے لیے) پکارا جائے۔“

[١٣٦٦] (..) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّحَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ؛

[1366] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے معمر سے حدیث سنائی، ابوبکر (بن ابی شیبہ نے مزید) کہا: ہمیں ابن عُلَیَّہ نے حجاج بن ابی عثمان سے حدیث سنائی، نیز

ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ. وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسحاق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس اور عبدالرزاق نے معمر سے خبر دی۔ اسحاق نے (مزید) کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے شیبان سے خبر دی، ان سب (معمر، حجاج بن ابی عثمان اور شیبان) نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

وَزَادَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَّشَيْبَانَ: «حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ».

اسحاق نے معمر اور شیبان سے جو حدیث روایت کی اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو کہ میں باہر نکل آیا ہوں۔''

[١٣٦٧] ١٥٧-(٦٠٥) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ، قَبْلَ أَنْ يَّخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُّكَبِّرَ، ذَكَرَ فَانْصَرَفَ، وَقَالَ لَنَا: «مَكَانَكُمْ» فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَّنْتَظِرُهُ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا، وَقَدِ اغْتَسَلَ، يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً، فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا.

[1367] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: (رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں) اقامت کہی گئی، ہم اپنی طرف رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے ہی کھڑے ہوگئے اور صفوں کو برابر کر لیا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے مصلے پر کھڑے ہوگئے آپ نے اللہ اکبر نہیں کہا تھا کہ آپ کو (کچھ) یاد آ گیا، اس پر آپ واپس پلٹ گئے اور ہمیں فرمایا: ''اپنی جگہ پر رہو۔'' ہم آپ کے انتظار میں کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے، آپ غسل کیے ہوئے تھے اور آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور ہمیں نماز پڑھائی۔

[١٣٦٨] ١٥٨-(..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُوعَمْرٍو، يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ، وَخَرَجَ

[1368] زہیر بن حرب نے بیان کیا کہ ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث سنائی، (کہا): ہمیں ابوعمرو، یعنی اوزاعی نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں زہری نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حدیث سنائی، کہا: نماز کی اقامت کہہ دی گئی، لوگوں نے اپنی صفیں

رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ مَقَامَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ، أَنْ «مَكَانَكُمْ» فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطِفُ الْمَاءَ، فَصَلَّى بِهِمْ.

باندھ لیں اور رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے پھر آپ نے لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: ''اپنی جگہ پر رہو۔'' اور خود (مسجد سے) باہر نکل گئے، پھر (آئے تو) آپ غسل فرما چکے تھے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر آپ نے انھیں نماز پڑھائی۔

[١٣٦٩] ١٥٩-(..) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ ﷺ مَقَامَهُ.

[1369] ابراہیم بن موسیٰ نے مجھے حدیث بیان کی، کہا ہمیں ولید بن مسلم نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اقامت کہی جاتی تو اس سے پہلے کہ نبی اکرم ﷺ (اپنی جگہ پر) کھڑے ہوں لوگ صفوں میں اپنی اپنی جگہ لے لیتے۔

[١٣٧٠] ١٦٠-(٦٠٦) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتْ، فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ، فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ.

[1370] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورج ڈھل جاتا تو بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان کہتے اور رسول اللہ ﷺ کے نکلنے تک تکبیر نہ کہتے۔ جب آپ حجرے سے نکلتے تو آپ کو دیکھ کر اقامت کہتے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ) (التحفة ٨٣)

باب:30- جسے نماز کی ایک رکعت مل گئی، اسے وہ نماز مل گئی

[١٣٧١] ١٦١-(٦٠٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ».

[1371] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے ابن شہاب زہری سے روایت کردہ حدیث پڑھی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، یقیناً اس نے نماز پالی۔''

[١٣٧٢] ١٦٢-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ».

[1372] (امام مالک کے بجائے) یونس نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز پالی۔''

[١٣٧٣] (..) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ، وَّالْأَوْزَاعِيِّ، وَمَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ، وَّيُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ مَّالِكٍ، وَّلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: «مَعَ الْإِمَامِ». وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: «فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا».

[1373] سفیان بن عیینہ، معمر، اوزاعی، یونس اور عبیداللہ سب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ کی امام مالک سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث بیان کی اور ان میں سے کسی کی حدیث میں مَعَ الْإِمَامِ (امام کے ساتھ) کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور عبیداللہ کی حدیث میں ہے: ''تو یقیناً اس نے مکمل نماز پالی۔''

[١٣٧٤] ١٦٣-(٦٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَّعَنِ الْأَعْرَجِ، حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ». [انظر: ١٣٧٧]

[1374] امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کی، انھیں عطاء بن یسار، بسر بن سعید اور اعرج نے حدیث بیان کی، ان سب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے صبح (کی نماز) پالی اور جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے عصر (کی نماز) پالی۔''

[١٣٧٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.

[1375] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی جس طرح امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کی۔

[١٣٧٦] ١٦٤-(٦٠٩) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ - وَالسِّيَاقُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا» وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ.

[1376] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا یا سورج کے نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کا تو یقیناً اس نے اس نماز کو پالیا۔'' (ابن شہاب نے کہا:) سجدے سے مراد رکعت ہی ہے۔

[١٣٧٧] ١٦٥-(٦٠٨) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ، وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ». [راجع: ١٣٧٤]

[1377] عبداللہ بن مبارک نے معمر سے، انھوں نے ابن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز میں سے ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے (نماز) پالی اور جس نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے (نماز) پالی۔''

[١٣٧٨] (..) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1378] مُعتمر نے کہا: میں نے معمر سے سنا...... آگے اسی سند سے (روایت کی۔)

(المعجم ٣١) - (بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ) (التحفة ٨٤)

باب:31- پانچ نمازوں کے اوقات

[١٣٧٩] ١٦٦-(٦١٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ، فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِعْلَمْ مَّا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ! فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ ابْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ»، وَيَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

[1379] لیث نے ابن شہاب سے روایت کی کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ نے ان سے کہا: بات یوں ہے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور امام بن کر رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھائی۔ تو عمر رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے عروہ! جان لیں (سمجھ لیں) آپ کیا کہہ رہے ہیں! انھوں نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جبریل علیہ السلام اترے اور انھوں نے (نماز میں) میری امامت کی، میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔'' وہ اپنی انگلیوں سے پانچ نمازیں شمار کرتے تھے۔

[١٣٨٠] ١٦٧-(..) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ؟ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى

[1380] امام مالک نے ابن شہاب زہری سے روایت کی کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے نماز میں تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر ان کے پاس آئے اور انھیں بتایا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن نماز دیر سے پڑھی اس وقت وہ کوفہ میں تھے تو ابومسعود انصاری رحمہ اللہ ان کے پاس آئے اور کہا: مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو پتہ نہیں کہ جبریل علیہ السلام اترے تھے، انھوں نے نماز پڑھائی تو رسول اللہ ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی تو

رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: أُنْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ! أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقْتَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ ابْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

رسول اللہ ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی، پھر (جبریل علیہ السلام نے) کہا: مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ تو عمر نے عروہ سے کہا: عروہ! دیکھ لو، کیا کہہ رہے ہو؟ کیا جبریل علیہ السلام نے خود (آ کر) رسول اللہ ﷺ کے لیے (ہر) نماز کا وقت متعین کیا تھا؟ تو عروہ نے کہا: بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے ایسے ہی بیان کرتے تھے۔

[١٣٨١] ١٦٨-(٦١١) قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

[1381] (زہری سے امام مالک کی سابقہ سند ہی سے روایت ہے کہ) عروہ نے کہا: مجھے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز (اس وقت) پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں ہوتی، (حجرے میں سے) دھوپ باہر نکلنے سے پہلے۔ (مغربی دیوار کا سایہ حجرے کے دروازے تک نہ پہنچا ہوتا۔)

[١٣٨٢] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي، لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

[1382] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے حدیث سنائی، عمرو نے کہا: سفیان نے ہمیں زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج میرے حجرے میں چمک رہا ہوتا تھا، ابھی (صحن کے مشرقی حصے میں) سایہ نہ پھیلا ہوتا تھا۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

ابوبکر نے (معنی کی وضاحت کرتے ہوئے) کہا: ابھی (مشرق کی طرف) سایہ ظاہر نہ ہوا ہوتا تھا۔

[١٣٨٣] ١٦٩-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ فِي حُجْرَتِهَا.

[1383] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جبکہ دھوپ ان کے حجرے میں ہوتی (مشرق کی طرف پھیلتا) سایہ ان کے حجرے میں نہ پھیلا ہوتا۔

[١٣٨٤] ١٧٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي.

[1384] ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں پڑ رہی ہوتی تھی۔

[١٣٨٥] ١٧١-(٦١٢) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ-: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ، ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ يَّحْضُرَ الْعَصْرُ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ».

[1385] معاذ بن ہشام نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابوایوب سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم فجر کی نماز پڑھو تو سورج کا پہلا کنارہ نمودار ہونے تک اس کا وقت ہے، پھر جب تم ظہر پڑھو تو عصر ہونے تک اس کا وقت ہے اور جب تم عصر پڑھو تو سورج کے زرد ہونے تک اس کا وقت ہے اور جب تم مغرب پڑھو تو شفق (سرخی) کے ختم ہونے تک اس کا وقت ہے اور جب تم عشاء پڑھو تو آدھی رات ہونے تک اس کا وقت ہے۔''

[١٣٨٦] ١٧٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ - وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ الْأَزْدِيُّ وَيُقَالُ: الْمَرَاغِيُّ، وَالْمَرَاغُ حَيٌّ مِّنَ الْأَزْدِ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ».

[1386] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابوایوب سے حدیث سنائی ــ ابوایوب کا نام یحییٰ بن مالک ازدی ہے، ان کو مَراغی بھی کہا جاتا ہے اور مَراغ قبیلہ ازدہی کی ایک شاخ ہے ــ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر کا وقت تب تک ہے جب تک عصر کا وقت شروع نہ ہو، اور عصر کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو، اور مغرب کا وقت ہے جب تک شفق غروب نہ ہو، اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا وقت ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔''

[١٣٨٧] (..) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِهِمَا: قَالَ شُعْبَةُ: رَفَعَهُ مَرَّةً وَّلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ.

[1387] ابو عامر عَقدی اور یحییٰ بن ابی بکیر نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔ ان دونوں کی روایت میں ہے، شعبہ نے کہا: انھوں (قتادہ) نے ایک بار اس حدیث کو مرفوع بیان کیا اور دو بار مرفوع بیان نہیں کیا۔ (مرفوع وہ ہے جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچے۔)

[١٣٨٨] ١٧٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ، مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ».

[1388] ہمام نے ہمیں حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں قتادہ نے ابو ایوب سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر کا وقت (شروع ہوتا ہے) جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو (جانے تک)، جب تک عصر کا وقت نہیں ہو جاتا (رہتا ہے) اور عصر کا وقت (ہے) جب تک سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت (ہے) جب تک سرخی غائب نہ ہو جائے اور عشاء کی نماز کا وقت رات کے پہلے نصف تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت طلوعِ فجر سے اس وقت تک (ہے) جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا، جب سورج طلوع ہو (نے لگے) تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔''

[١٣٨٩] ١٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِينٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ - وَهُوَ ابْنُ حَجَّاجٍ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ وَّقْتِ الصَّلَوَاتِ؟ فَقَالَ: «وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ

[1389] حجاج نے جو حجاج اسلمی کے بیٹے ہیں، قتادہ سے، انھوں نے ابو ایوب سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''فجر کی نماز کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج کا پہلا کنارہ نہ نکلے، اور ظہر کا وقت ہے جب سورج آسمان کے درمیان سے مغرب کی طرف ڈھل جائے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جائے، اور عصر کی نماز کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے اور اس کا (غروب ہونے

الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، مَالَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ».

والا) پہلا کنارہ ڈوبنے لگے، اور مغرب کی نماز کا وقت تب ہے جب سورج غروب ہو جائے جو سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔"

[١٣٩٠] ١٧٥-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ.

[1390] عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا: علم جسم کی راحت سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

فائدہ: امام یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ قول نہ حدیث نبوی ہے اور نہ اس کا تعلق نماز کے اوقات کے مسائل ہی سے ہے۔ یہاں اس قول کو اس لیے نقل کیا گیا ہے تا کہ طالبانِ علم حدیث نماز اور نمازوں کے اوقات جیسے بنیادی مسائل کے حوالے سے زیادہ محنت سے کام لیں اور اس موضوع کی تمام صحیح احادیث کو سامنے رکھیں۔ بہت سے لوگوں نے اس سلسلے میں محض چند روایات کو کافی سمجھ کر بس انھی سے مسئلے کی تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جو تفصیلات ان روایات میں نہ ملیں، ان کے بارے میں اپنی رائے سے کام لیا، حالانکہ اگر وہ اس سلسلے کی تمام صحیح احادیث کے متون سامنے رکھتے تو ہر پہلو سے اللہ کے رسول ﷺ کی عطا کردہ رہنمائی سامنے آجاتی اور کسی کو اپنی رائے کے پیچھے چلنے کی ضرورت نہ رہتی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس قول کے ذریعے سے یہ بات بھی واضح کر دی کہ محض چند روایات کو سامنے رکھ کر قیاس کرنا تن آسانی کی بات ہے۔ اصل محنت اور مشقت اس میں ہے کہ دین کے معاملات میں تمام صحیح احادیثِ نبویہ کی جستجو کی جائے۔ ہر صحیح حدیث میں جو بھی تفصیل باقی روایات سے زیادہ ہے، اس کو محفوظ کیا جائے اور ان پر اچھی طرح غور وخوض کیا جائے۔ اس طرح بہت کم باتیں ایسی رہ جائیں گی جن میں رہنمائی کی ضرورت باقی ہو گی۔

[١٣٩١] ١٧٦-(٦١٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَزْرَقِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ لَهُ: «صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ» يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ

[1391] سفیان نے ہمیں علقمہ بن مرثد سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: "ہمارے ساتھ یہ دو دن نماز پڑھو۔" جب سورج ڈھلا تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم دیا، انھوں نے اذان کہی، پھر آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے ظہر کے

الظُّهْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ، فَأَبْرَدَ بِهَا، فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ».

لیے تکبیر کہی، پھر آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے عصر کے لیے اقامت کہی، اور اس وقت سورج بلند، روشن اور صاف تھا (اس کی روشنی میں فرق نہیں پڑا تھا)، جب سورج غروب ہوا تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے مغرب کے لیے اقامت کہی، پھر آپ نے ان کو حکم دیا تو انھوں نے عشاء کے لیے اقامت کہی، اس وقت سرخی غائب ہوگئی تھی، پھر جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے حکم دیا تو انھوں نے فجر کے لیے اقامت کہی، پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے انھیں (بلال رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا تو انھوں نے ظہر کے لیے دن ٹھنڈا ہونے دیا، انھوں نے اسے ٹھنڈا کیا اور خوب ٹھنڈا کیا اور عصر کی نماز پڑھی جبکہ سورج بلند تھا (البتہ) پہلے کی نسبت زیادہ تاخیر کی اور مغرب کی نماز شفق (سرخی) کے غروب ہونے سے (کچھ ہی) پہلے پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے کے بعد پڑھی اور فجر کی نماز پڑھی تو روشنی پھیلنے دی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟'' تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھاری نمازوں کا وقت ان اوقات کے درمیان ہے جو تم نے دیکھے۔''

[١٣٩٢] ١٧٧-(...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلَاةَ» فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ، فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ

[1392] حَرَمی بن عُمارہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے حدیث سنائی، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک آدمی نبیِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''نمازوں میں ہمارے ساتھ موجود رہو۔'' پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے اندھیرے میں اذان کہی، جب فجر طلوع ہوئی آپ نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھلا تو آپ نے انھیں ظہر کا

بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَّمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقَعَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْبَعْضِهِ -شَكَّ حَرَمِيٌّ - فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ».

حکم دیا، پھر جب سورج (ابھی) اونچا تھا، آپ نے انھیں عصر کا حکم دیا، پھر جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے انھیں مغرب کا حکم دیا، پھر جب شفق نیچے چلی گئی تو انھیں عشاء کا حکم دیا، پھر اگلے دن آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے صبح کو روشن ہونے دیا (اور پھر فجر ادا کی)، پھر انھیں ظہر کا حکم دیا تو انھوں نے اسے ٹھنڈا ہونے دیا، پھر انھیں عصر کا حکم دیا جبکہ سورج ابھی سفید اور صاف تھا، اس میں زردی کی کوئی آمیزش نہ تھی، پھر انھیں شفق گر (کر غائب ہو) جانے سے قبل مغرب کے بارے میں حکم دیا، پھر تہائی رات یا رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے وقت انھیں عشاء کے بارے میں حکم دیا۔ حَرَمی کو شک ہوا۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھا: ''سائل کہاں ہے؟ جو تم نے دیکھا، ان کے درمیان (نمازوں کا) وقت ہے۔''

[١٣٩٣] ١٧٨-(٦١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَّسْأَلُهُ عَنْ مَّوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا. قَالَ: فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ، وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْقَائِلُ يَقُولُ: قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ. ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا. وَالْقَائِلُ يَقُولُ: قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ، ثُمَّ أَخَّرَ

[1393] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث بیان کی کہا: ہمیں بدر بن عثمان نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ کے پاس ایک سائل نمازوں کے اوقات پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے اسے (زبانی) کچھ جواب نہ دیا۔ کہا: جب فجر کی پو پھوٹی تو آپ نے فجر کی نماز پڑھائی جبکہ لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں پا رہے تھے، پھر جب سورج ڈھلا تو آپ نے انھیں (بلال رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا اور انھوں نے ظہر کی اقامت کہی، جب کہنے والا کہے کہ دوپہر ہو گئی ہے، اور آپ ان سب سے زیادہ جاننے والے تھے، پھر آپ نے انھیں حکم دیا اور انھوں نے عصر کی اقامت کہی جبکہ سورج ابھی بلند تھا، پھر جب سورج نیچے چلا گیا تو آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے مغرب کی اقامت

الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْها، وَالْقَائِلُ يَقُولُ: قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ: «اَلْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ».

کہی، پھر جب شفق غائب ہوئی تو آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے عشاء کی اقامت کہی، پھر اگلے دن فجر میں تاخیر کی، یہاں تک کہ اس وقت اس سے فارغ ہوئے جب کہنے والا کہے، سورج نکل آیا ہے یا نکلنے کو ہے، پھر ظہر کو مؤخر کیا حتی کہ گزشتہ کل کی عصر کے قریب کا وقت ہو گیا، پھر عصر کو مؤخر کیا کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہے: آفتاب میں سرخی آگئی ہے، پھر مغرب کو مؤخر کیا حتی کہ شفق غروب ہونے کے قریب ہوئی، پھر عشاء کو مؤخر کیا حتی کہ رات کی پہلی تہائی ہو گئی، پھر صبح ہوئی تو آپ نے سائل کو بلوایا اور فرمایا: ''(نماز کا) وقت ان دونوں (وقتوں) کے درمیان ہے۔''

[١٣٩٤] ١٧٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى، سَمِعَهُ مِنْهُ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَّوَاقِيتِ الصَّلَاةِ. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ، فِي الْيَوْمِ الثَّانِي.

[1394] وکیع نے بدر بن عثمان سے روایت کی، انھوں نے ابوبکر بن ابی موسیٰ سے سن کر یہ حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا...... (آگے) ابن نمیر کی روایت کی طرح ہے، سوائے اس کے کہ انھوں نے کہا: دوسرے دن آپ نے مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَّمْضِي إِلٰى جَمَاعَةٍ وَّيَنَالُهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِهِ) (التحفة ٨٥)

باب:32- سخت گرمی میں باجماعت نماز کے لیے جاتے وقت راستے میں شدید گرمی لگے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا مستحب ہے

[١٣٩٥] ١٨٠-(٦١٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

[1395] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے (سعید) بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی لپٹوں (گرمی کے

«إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

پھیلاؤ) میں سے ہے۔"

[١٣٩٦] (..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

[1396] یونس نے بتایا، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ اور سعید بن مسیّب نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... بالکل اسی طرح (جیسے سابقہ حدیث میں ہے۔)

[١٣٩٧] ١٨١-(..) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى. قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَّسَلْمَانَ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

[1397] عمرو (بن حارث بن یعقوب انصاری) نے خبر دی کہ بکیر (بن عبداللہ مخزومی) نے انھیں بُسر بن سعید اور سلیمان اَغرّ سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب گرم دن ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں (پڑھو) کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی لپٹوں میں سے ہے۔"

قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

عمرو نے کہا: اور مجھے ابویونس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز کو ٹھنڈے وقت تک موخر کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی گرمی کے پھیلاؤ (لپٹوں) میں سے ہے۔"

قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ ذٰلِكَ.

عمرو نے کہا: مجھے ابن شہاب نے بھی (سعید) بن مسیّب اور ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح حدیث سنائی جس طرح اوپر ہے۔

[١٣٩٨] ١٨٢-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ».

[1398] علاء نے اپنے والد (عبدالرحمان بن یعقوب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ گرمی آتشِ دوزخ کی لپٹوں میں سے ہے، اس لیے نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔"

[١٣٩٩] ١٨٣-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

[1399] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں گرمی سے بچنے کے لیے (وقت) ٹھنڈا ہونے دو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹوں میں سے ہے۔''

[١٤٠٠] ١٨٤-(٦١٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُهَاجِرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُّحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالظُّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْرِدْ أَبْرِدْ» - أَوْ قَالَ: «اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ» - وَقَالَ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ».

[1400] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا مؤذن ظہر کی اذان دینے لگا تو آپ نے فرمایا: ''(وقت کو) ٹھنڈا ہونے دو، ٹھنڈا ہونے دو۔'' ۔۔یا فرمایا: ''انتظار کرو، انتظار کرو'' ۔۔ اور فرمایا: ''بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹوں میں سے ہے، اس لیے جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت تک مؤخر کرو۔''

قَالَ أَبُو ذَرٍّ: حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ.

ابوذر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: (نماز میں اتنی تاخیر کی گئی) حتی کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

[١٤٠١] ١٨٥-(٦١٧) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ».

[1401] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ نے اپنے رب کے حضور شکایت کی اور کہا: اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ تو اللہ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت عطا کر دی: ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں، گرمی اور سردی کے موسم میں جو تم شدید ترین گرمی اور شدید ترین سردی محسوس کرتے ہو تو یہ وہی (چیز) ہے۔''

[١٤٠٢] ١٨٦-(..) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ

[1402] اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن

مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». وَذَكَرَ: «أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلٰى رَبِّهَا، فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ».

یزید نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈے وقت تک مؤخر کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہوتی ہے۔'' اور آپ ﷺ نے (یہ بھی) ذکر فرمایا: ''(جہنم کی) آگ نے اپنے رب کے حضور شکایت کی تو اللہ نے اسے سال میں دو سانس لینے کی اجازت دی: ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔''

[١٤٠٣] ١٨٧-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَتِ النَّارُ: رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ. فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ، وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ».

[1403] محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''آگ نے عرض کی: اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے، مجھے سانس لینے کی اجازت مرحمت فرما۔ تو (اللہ نے) اسے دو سانس لینے کی اجازت دی: ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔ تم جو سردی یا ٹھنڈ کی شدت پاتے ہو، وہ جہنم کی سانس سے ہے اور جو تم حرارت یا گرمی کی شدت پاتے ہو تو وہ (بھی) جہنم کی سانس سے ہے۔''

(المعجم ٣٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ) (التحفة ٨٦)

باب: 33- گرمی میں شدت نہ ہو تو ظہر کو اول وقت میں جلدی پڑھنا مستحب ہے

[١٤٠٤] ١٨٨-(٦١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي

[1404] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھلتا تھا۔

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ.

[١٤٠٥] ١٨٩-(٦١٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ، فَلَمْ يُشْكِنَا.

[1405] ابوالاحوص سلّام بن سُلیم نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ابواسحاق سے، انھوں نے سعید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدید گرم ریت پر نماز ادا کرنے کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کا ازالہ نہ فرمایا۔

[١٤٠٦] ١٩٠-(..) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ. قَالَ عَوْنٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

[1406] زہیر نے کہا: ہمیں ابواسحاق نے سعید بن وہب سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ریت کی گرمی کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کا ازالہ نہ فرمایا۔

قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ: أَفِي الظُّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَفِي تَعْجِيلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

زہیر نے کہا: میں نے ابواسحاق سے پوچھا: کیا ظہر کے بارے میں (شکایت کی؟) انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا اس کو جلدی پڑھنے (کی مشقت) کے بارے میں؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[١٤٠٧] ١٩١-(٦٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ. فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ، بَسَطَ ثَوْبَهُ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

[1407] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گرمی کی شدت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا تو اپنا کپڑا پھیلا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ) (التحفة ٨٧)

باب:34- نماز عصر جلدی پڑھنا مستحب ہے

[١٤٠٨] ١٩٢-(٦٢١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي، فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ: فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ.

[1408] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: لیث نے ہمیں ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز (ایسے وقت میں) پڑھتے تھے جب سورج بلند اور زندہ (روشنی میں کمی کے بغیر) ہوتا تھا، عوالی کی طرف جانے والا (عصر پڑھ کر) چلتا اور عوالی (مدینہ کے بالائی حصے کی بستیوں میں) پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ (یہ بستیاں مدینہ سے دو تا آٹھ میل کی مسافت پر تھیں۔)

قتیبہ نے (اپنی حدیث میں) عوالی پہنچنے کا ذکر نہیں کیا۔

[١٤٠٩] (..) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، بِمِثْلِهِ، سَوَاءً.

[1409] عمرو نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے...... (آگے) بالکل (اوپر کی روایت) کے مطابق ہے۔

[١٤١٠] ١٩٣-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلٰى قُبَاءٍ، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

[1410] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے، پھر جانے والا قباء جاتا، ان لوگوں کے پاس پہنچتا اور سورج ابھی اونچا ہوتا تھا۔ (قباء مدینہ سے دو میل کی مسافت پر ہے۔)

[١٤١١] ١٩٤-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

[1411] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم عصر کی نماز پڑھتے، پھر ایک انسان بنو عمرو بن عوف کے محلے (قباء میں) جاتا تو انھیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

[١٤١٢] ١٩٥-(٦٢٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ، وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ: أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ. قَالَ: فَصَلُّوا الْعَصْرَ، فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا».

[1412] علاء بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ وہ نمازِ ظہر سے فارغ ہو کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں بصرہ میں ان کے گھر حاضر ہوئے، ان کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا، جب ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے ان سے عرض کی: ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر لوٹے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: تو عصر پڑھ لو۔ ہم نے اٹھ کر (عصر کی) نماز پڑھ لی، جب ہم فارغ ہوئے تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ (جب وہ زرد پڑ کر) شیطان کے دو سینگوں کے درمیان چلا جاتا ہے تو کھڑا ہو کر اس (نماز) کی چار ٹھونگیں مار دیتا ہے اور اس میں اللہ کو بہت ہی کم یاد کرتا ہے۔''

[١٤١٣] ١٩٦-(٦٢٣) وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟ قَالَ: الْعَصْرُ، وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

[1413] حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر ہم باہر نکلے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انھیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں نے پوچھا: چچا جان! یہ کون سی نماز ہے جو آپ نے پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: عصر کی ہے، اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے گھر میں عصر کی نماز اول وقت میں ادا کی جبکہ مسجد میں لوگ ذرا دیر پہلے ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تھے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بہت بڑے عالم تھے لیکن انھیں رسول اللہ ﷺ کی نمازوں کے اوقات کا علم نہ تھا۔ وہ انھی اوقات کے مطابق نماز پڑھا رہے تھے جو انھوں نے بصرہ میں رائج دیکھے تھے۔ بعدازاں جب وہ مدینہ کے گورنر ہو کر آئے اور نماز پڑھانے میں اسی طرح تاخیر کی تو حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے جا کر انھیں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا کہ جبریل علیہ السلام نے دو روز مسلسل رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عملی طور پر نماز کے وقت کا آغاز اور اختتام واضح کیا۔ حضرت عمر بن

عبدالعزیز ؒ کو اس واقعے کا علم نہ تھا، انھوں نے تاکید سے یہ بات حضرت عروہ ؒ سے دوبارہ پوچھی تو انھیں یقین ہوا۔ بعدازاں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے صحیح وقت کی طرف رجوع کرلیا تھا۔(فتح الباري: 2/9،8)

[١٤١٤] ١٩٧-(٦٢٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - وَأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ -، قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَّنْحَرَ جَزُورًا لَّنَا، وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا. قَالَ: «نَعَمْ» فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ، ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا، ثُمَّ أَكَلْنَا، قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

[1414] عمرو بن سواد عامری، محمد بن سلمہ مرادی اور احمد بن عیسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی۔۔ ان سب کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔۔ عمرو نے کہا: ہمیں خبر دی اور باقی دونوں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی ابن وہب نے، کہا: مجھے عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے خبر دی کہ موسیٰ بن سعد انصاری نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حفص بن عبیداللہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو جب آپ فارغ ہوئے، آپ کے پاس بنوسلمہ کا ایک آدمی آیا اور کہا: اللہ کے رسول! ہم اپنا اونٹ نحر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں آپ بھی اس موقع پر موجود ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا۔'' آپ نکل پڑے، ہم بھی آپ کے ساتھ چل پڑے، ہم نے دیکھا، اونٹ ابھی ذبح نہیں کیا گیا تھا، اسے ذبح کیا گیا، پھر اس کا گوشت کاٹا گیا، پھر اس میں سے (کچھ) پکایا گیا، پھر ہم نے سورج غروب ہونے سے پہلے (اسے) کھالیا۔

وَقَالَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

مرادی کا قول ہے کہ ہمیں یہ حدیث ابن وہب نے ابن لہیعہ اور عمرو بن حارث دونوں سے روایت کرتے ہوئے سنائی۔

[١٤١٥] ١٩٨-(٦٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَّقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ، فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ نَطْبَخُ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَّضِيجًا، قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ.

[1415] ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث سنائی، کہا: اوزاعی نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے ابونجاشی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت رافع بن خدیج ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے، پھر اونٹ ذبح کیا جاتا، اس کے دس حصے کیے جاتے، پھر ہم اسے پکاتے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے ہم اچھی طرح پکا ہوا گوشت کھا لیتے۔

[١٤١٦] ١٩٩-(..) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُورَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَعْدَ الْعَصْرِ. وَلَمْ يَقُلْ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

[1416] اسحاق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس اور شعیب بن اسحاق دمشقی نے خبر دی، ان دونوں نے کہا: ہمیں اوزاعی نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، البتہ انھوں (اسحاق) نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عصر کے بعد اونٹ ذبح کرتے تھے، یہ نہیں کہا: ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَفْوِيتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ) (التحفة ٨٨)

باب:35- نماز عصر چھوڑنے کے بارے میں سخت وعید

[١٤١٧] ٢٠٠-(٦٢٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ».

[1417] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی نماز عصر رہ گئی تو گویا اس کے اہل وعیال اور اس کا مال تباہ و برباد ہو گئے۔''

[١٤١٨] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ.

[1418] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو الناقد نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کی۔

قَالَ عَمْرٌو: يَبْلُغُ بِهِ. وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: رَفَعَهُ.

عمرو نے کہا: (ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس حدیث کی سند کو (رسول اللہ ﷺ تک) پہنچاتے تھے۔ ابوبکر نے کہا: (انھوں نے) اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔

[١٤١٩] ٢٠١-(..) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ».

[1419] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی تو گویا اس کے اہل وعیال اور اس کا مال تباہ و برباد ہو گئے۔''

[١٤٢٠] ٢٠٢-(٦٢٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا، كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى، حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ».

[1420] ابو اسامہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے محمد سے، انھوں نے عَبِیدہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے، جس طرح انھوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکا اور (جنگ میں) مشغول کیے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔''

[١٤٢١] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1421] یحییٰ بن سعید نے اور معتمر بن سلیمان نے ہشام سے یہ حدیث (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ الدَّلِيلِ لِمَنْ قَالَ: اَلصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ) (التحفة ٨٩)

باب:36- ان کی دلیل جو کہتے ہیں الصلاۃ الوسطی (درمیان کی نماز) عصر کی نماز ہے

[١٤٢٢] ٢٠٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آبَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ نَارًا، وَبُيُوتَهُمْ أَوْ بُطُونَهُمْ» - شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ.

[1422] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ ابوحسان سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے عَبِیدہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن فرمایا: ''ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز سے مشغول کیے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو اور گھروں کو یا (فرمایا:) ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔'' گھروں یا پیٹوں کے بارے میں شعبہ کو شک ہوا۔

[١٤٢٣] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ - وَلَمْ يَشُكَّ.

[1423] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی اور انھوں نے بغیر شک کے بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ (ان کے گھروں اور قبروں کو) کہا۔

[١٤٢٤] ٢٠٤-(..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى، سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ: «شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى، حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ» أَوْ قَالَ: «قُبُورَهُمْ وَبُطُونَهُمْ نَارًا».

[1424] یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر، جب آپ خندق کی گزرگاہوں میں سے کسی گزرگاہ پر تشریف فرما تھے، فرمایا: ''انھوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے مشغول کر دیا حتی کہ سورج ڈوب گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو یا فرمایا: ان کی قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔''

[١٤٢٥] ٢٠٥-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا». ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ، بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1425] شُتَیر بن شکل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا: ''انھوں نے ہمیں درمیانی نماز (یعنی) عصر کی نماز سے مشغول رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔'' پھر آپ نے اسے رات کی دونوں نمازوں مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا۔ (مغرب کا وقت جا رہا تھا اس لیے آخری وقت میں پہلے مغرب پڑھی، پھر عصر کی قضا پڑھی، پھر عشاء پڑھی۔)

[١٤٢٦] ٢٠٦-(٦٢٨) وَحَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُّرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، حَتَّى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوِ اصْفَرَّتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا»

[1426] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مشرکوں نے (جنگ میں مشغول رکھ کر) رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج سرخ یا زرد ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے ہمیں درمیانی نماز، عصر کی نماز سے مشغول رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں میں آگ بھر دے۔'' یا فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔'' (مَلَأَ کی

أَوْ قَالَ: «حَشَا اللهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا».

جگہ حَشَا کا لفظ ارشاد فرمایا، مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے۔)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی نظر میں نمازِ عصر کی اہمیت کس قدر تھی، ان احادیث سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ آپ ﷺ نے طائف میں سنگ باری برداشت کی لیکن بددعا نہ دی، اُحد میں جسم مبارک زخمی ہوا، دندان مبارک شہید ہوئے، ستر صحابۂ کرام ﷺ نے جام شہادت نوش کیا جن میں آپ کے چچا سید الشہداء سیدنا حمزہ ﷺ بھی تھے لیکن بددعا نہ دی۔ جنگ خندق میں نمازِ عصر فوت ہوگئی تو کافروں کو بددعا دی۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ نفع ونقصان کا یہی معیار پیشِ نظر رکھے۔

[١٤٢٧] ٢٠٧-(٦٢٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، وَقَالَتْ: إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا، فَأَمْلَتْ عَلَيَّ قَوْلَهُ تَعَالَى: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ).

[1427] حضرت عائشہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سے روایت ہے، کہا: حضرت عائشہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لیے قرآنِ مجید لکھوں اور فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ تو مجھے بتانا، چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انھیں آگاہ کیا، انھوں نے مجھے لکھوایا: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ. ''نمازوں کی حفاظت کرو اور (خاص کر) درمیانی نماز کی، یعنی نمازِ عصر کی اور اللہ کے حضور عاجزانہ قیام کرو۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عائشہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سنا۔

فائدہ: حضرت عائشہ ﷺ نے صلاۃِ وسطیٰ کے ساتھ یہ تفسیری جملہ جو الصلاۃ الوسطی کا بدل ہے، اکثر رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سنا تھا۔ اب یہ متداول نہ تھا، انھوں نے جس طرح سنا تھا، اسی طرح اس کو تحریری طور پر محفوظ کر لیا۔ بعض علماء اسے قرآن مجید کی شاذ قراءت، یعنی جو متواتر روایت سے مختلف ہے، قرار دیتے ہیں۔ اگلی حدیث میں ہے کہ پہلی قراءت والصلاۃ الوسطی کی بجائے وصلاۃ العصر تھی جو منسوخ ہوگئی۔

[١٤٢٨] ٢٠٨ (٦٣٠) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ،

[1428] فضیل بن مرزوق نے شقیق بن عقبہ سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب ﷺ سے روایت کی کہ یہ آیت (اسی طرح) «حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ» نازل ہوئی، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا ہم نے اسے پڑھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر دیا اور آیت اس

فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ نَسَخَهَا اللهُ، فَنَزَلَتْ: ﴿حَٰفِظُوا۟ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾. فَقَالَ رَجُلٌ - كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ - لَهُ: هِيَ إِذًا صَلَاةُ الْعَصْرِ. فَقَالَ الْبَرَاءُ: قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللهُ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

طرح اتری: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ ''نمازوں کی نگہداشت کرو اور (خصوصا) درمیان کی نماز کی۔'' اس پر ایک آدمی نے، جو شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان سے کہا: تو پھر اس سے مراد عصر کی نماز ہوئی؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں بتا چکا ہوں کہ یہ آیت کیسے اتری اور اللہ تعالیٰ نے کیسے اسے منسوخ کیا، (اصل حقیقت) اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

[١٤٢٩] قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. قَالَ: قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ زَمَانًا. بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

[1429] اسود بن قیس نے شقیق بن عقبہ سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم یہ آیت ایک عرصے تک نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (اسی طرح) پڑھتے رہے...... (آگے) فضیل بن مرزوق کی (سابقہ) حدیث کے مانند ہے۔

[١٤٣٠] ٢٠٩-(٦٣١) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ. قَالَ أَبُوغَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَوْمَ الْخَنْدَقِ، جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَوَاللهِ! إِنْ صَلَّيْتُهَا» فَنَزَلْنَا إِلَى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَوَضَّأْنَا. فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

[1430] معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کی کہ خندق کے روز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا تھا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کو آ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے (بھی) نہیں پڑھی۔'' پھر ہم (وادی) بطحان میں اترے، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور ہم نے بھی وضو کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے سورج کے غروب ہو جانے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔

فائدہ: یہ بھی غزوۂ احزاب کے دوران میں کسی اور دن کا واقعہ ہے۔ اس موقع پر اتنا وقت موجود تھا کہ پہلے عصر کی قضا پڑھ لینے کے بعد مغرب کی نماز اس کے وقت کے اندر پڑھ لی جائے۔

[١٤٣١] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[1431] علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ فَضْلِ صَلَاتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا) (التحفة ٩٠)

باب:37- صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی حفاظت

[١٤٣٢] ٢١٠-(٦٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَّلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ».

[1432] ابو زناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے تمھارے درمیان آتے ہیں اور فجر کی نماز اور عصر کی نماز کے وقت وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں، پھر جنھوں نے تمھارے درمیان رات گزاری ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں، ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے: تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہم انھیں (اس حالت میں) چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس (کل عصر کے وقت) اس حالت میں پہنچے تھے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

[١٤٣٣] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ» بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

[1433] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے تمھارے پاس آتے ہیں۔'' (اس حدیث میں ملائکہ کا لفظ یتعاقبون سے پہلے ہے۔) ......(باقی روایت) ابوزناد کی روایت کے مانند ہے۔

[١٤٣٤] ٢١١-(٦٣٣) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ:

[1434] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں مروان بن معاویہ فزاری نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ [طٰه: ١٣٠].

ابی خالد نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں قیس بن ابی حازم نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر کی اور فرمایا: ''سنو! تم لوگ اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے، جس طرح اس پورے چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے میں تم بھیڑ نہ لگاؤ گے، پس اگر تم یہ کر سکو کہ سورج نکلنے سے پہلے کی اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز میں (مصروفیت، سستی وغیرہ سے) مغلوب نہ ہو (تو تمھیں یہ نعمت عظمیٰ مل جائے گی۔)'' آپ کی مراد عصر اور فجر کی نماز سے تھی، پھر جریر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ ''اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح بیان کر، سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔''

[١٤٣٥] ٢١٢-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ» وَقَالَ: ثُمَّ قَرَأَ. وَلَمْ يَقُلْ: جَرِيرٌ.

[1435] ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ اور وکیع سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی، اس میں ہے: ''سنو! تم لوگ یقیناً اپنے رب کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور اس کو اسی طرح دیکھو گے، جس طرح اس پورے چاند کو دیکھتے ہو۔'' پھر راوی نے (ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ کے بجائے) ثُمَّ قَرَأَ (پھر انھوں پڑھا) کہا اور جریر رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔

[١٤٣٦] ٢١٣-(٦٣٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ. قَالَ أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَّمِسْعَرٍ وَّالْبَخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ، سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ

[1436] (اسماعیل) ابن ابی خالد، مسعر اور بختری بن مختار نے یہ روایت ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے سنی، انھوں نے اپنے والد (حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔'' یعنی فجر اور عصر کی نمازیں۔ اس پر بصرہ کے ایک آدمی نے

الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ الرَّجُلُ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي.

ان سے کہا: کیا آپ نے یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس آدمی نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بھی یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ میرے دونوں کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔

[١٤٣٧] ٢١٤-(..) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ. قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ، لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ، بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ.

[1437] عبدالملک بن عمیر نے حضرت عمارۃ بن رویبہ کے بیٹے سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان سورج نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا۔'' اور ان کے پاس بصرہ کا ایک باشندہ بھی موجود تھا، اس نے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث براہِ راست نبیِ اکرم ﷺ سے سنی؟ تو انھوں نے کہا: ہاں، اور میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ اس آدمی نے کہا: اور میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اُسی جگہ ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا جہاں آپ نے ان سے سنا تھا۔

[١٤٣٨] ٢١٥-(٦٣٥) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

[1438] ہدّاب بن خالد ازدی نے کہا: ہمیں ہمام بن یحییٰ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوجمرہ ضبعی نے ابوبکر (بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے حدیث سنائی اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دو ٹھنڈے وقتوں کی نمازیں ادا کیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (دن کا ٹھنڈا وقت عصر کا اور رات کا سب سے ٹھنڈا وقت فجر کا ہوتا ہے۔)

[١٤٣٩] (..) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَنَسَبَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَا: ابْنُ أَبِي مُوسٰى.

[1439] بشر بن سَرِیّ اور عمرو بن عاصم دونوں نے کہا: ہم سے ہمام نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوبکر کا نسب بیان کیا اور کہا: ابن ابی موسیٰ۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ) (التحفة ٩١)

باب:38- اس بات کا بیان کہ مغرب کا اول وقت سورج کے غروب ہونے پر ہے

[١٤٤٠] ٢١٦-(٦٣٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

[1440] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہوتا اور پردے کی اوٹ میں چلا جاتا۔

[١٤٤١] ٢١٧-(٦٣٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَّقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

[1441] ولید بن مسلم نے کہا: ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ابونجاشی نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی شخص لوٹتا اور وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہیں دیکھ سکتا تھا۔

فائدہ: تیر اندازی میں جتنی دور تیر جا کر گرتا تھا وہ جگہ دیکھ سکتا تھا۔ یعنی نماز کے بعد خاصا اجالا موجود ہوتا تھا۔

[١٤٤٢] (. .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُوالنَّجَاشِيِّ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ، بِنَحْوِهِ.

[1442] شعیب بن اسحاق دمشقی نے اوزاعی سے سابقہ سند کے ساتھ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہم مغرب کی نماز ادا کرتے...... (آگے) پچھلی حدیث کی طرح ہے۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا) (التحفة ٩٢)

باب:39- عشاء کی نماز کا وقت اور اس میں تاخیر

[١٤٤٣] ٢١٨-(٦٣٨) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا

[1443] عمرو بن سوّاد عامری اور حرملہ بن یحییٰ دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے

ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ. قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ: «مَّا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ» وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَّفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ.

یونس نے خبر دی کہ انھیں ابن شہاب نے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز خوب اندھیرا ہونے تک مؤخر فرمائی اور اسی نماز کو عَتَمہ (گہری تاریکی کے وقت کی نماز) کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ (اس وقت تک) گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کہا: (مسجد میں آنے والی) عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نکل کر مسجد کے حاضرین سے فرمایا: ''اہل زمین میں سے تمھارے سوا اس نماز کا اور کوئی بھی انتظار نہیں کر رہا۔'' اور یہ لوگوں میں (مدینہ سے باہر) اسلام پھیلنے سے پہلے کی بات ہے۔

زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوا رَسُولَ اللهِ - ﷺ - عَلَى الصَّلَاةِ» وَذَاكَ حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

حرملہ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ ابن شہاب نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے مناسب نہ تھا کہ تم اللہ کے رسول ﷺ سے نماز کے لیے اصرار کرتے۔'' یہ تب ہوا جب عمر بن خطاب ؓ نے بلند آواز سے پکارا۔ (انھوں نے غالبًا یہ سمجھا کہ آپ ﷺ بھول گئے ہیں یا سو گئے ہیں۔)

[١٤٤٤] (..) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ: وَذُكِرَ لِي، وَمَا بَعْدَهُ.

[1444] عقیل نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی لیکن اس میں زہری کا قول: وَذُكِرَ لِي (مجھے بتایا گیا) اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[١٤٤٥] ٢١٩-(..) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

[1445] محمد بن بکر، حجاج بن محمد اور عبدالرزاق ـــ سب کے الفاظ باہم ملتے جلتے ہیں ـــ سب نے کہا: ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے مغیرہ بن حکیم نے ام کلثوم بنت ابی بکر سے خبر دی کہ انھوں نے انھیں (مغیرہ کو) حضرت عائشہ ؓ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، انھوں نے کہا: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی یہاں

عَبْدُ الرَّزَّاقِ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ - قَالُوا جَمِيعًا: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَوَقْتُهَا، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي» وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: «لَوْلَا أَنْ يَّشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي».

تک کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور اہل مسجد سو گئے، پھر آپ باہر تشریف لے گئے، نماز پڑھائی اور فرمایا: ''اگر (مجھے) یہ (ڈر) نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈالوں گا تو یہی اس کا (بہترین) وقت ہے۔'' اور عبدالرزاق کی حدیث میں ہے: ''اگر یہ (ڈر) نہ ہوتا کہ یہ میری امت کے لیے مشقت کا سبب بنے گا۔''

[١٤٤٦] ٢٢٠-(٦٣٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ، فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَقَالَ حِينَ خَرَجَ: «إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَّا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا أَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ» ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى.

[1446] حکم نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک رات ہم عشاء کی آخری نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے، جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا یا اس کے (بھی) بعد آپ تشریف لائے، ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کو گھر والوں (کے معاملے) میں کسی چیز نے مشغول رکھا تھا یا کوئی اور بات تھی، جب آپ باہر آئے تو فرمایا: ''بلاشبہ تم ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو جس کا تمھارے سوا کسی اور دین کے پیروکار انتظار نہیں کر رہے، اور اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ میری امت کے لیے گراں ہوگا تو میں انھیں اسی گھڑی میں (یہ) نماز پڑھایا کرتا۔'' پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

[١٤٤٧] ٢٢١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا، حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ،

[1447] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے نافع نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ (کسی بنا پر) اس (عشاء کی نماز) سے مشغول ہو گئے، آپ نے اسے مؤخر کر دیا یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر آپ (گھر سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''آج رات تمھارے سوا اہل زمین میں سے کوئی نہیں جو نماز کا انتظار کر رہا ہو۔''

اللَّيْلَةَ، يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ».

[١٤٤٨] ٢٢٢-(٦٤٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَخَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ». قَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ، وَّرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى بِالْخِنْصِرِ.

[1448] ثابت سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مہر (یا انگوٹھی) کے بارے میں پوچھا تو (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر کی یا آدھی رات گزرنے کو تھی، پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا: ''بلاشبہ (دوسرے) لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو چکے، اور تم ہو کہ نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھے ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: جیسے میں (اب بھی) آپ کی چاندی سے بنی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں اور انھوں نے بائیں ہاتھ کی انگلی اٹھاتے ہوئے چھوٹی انگلی سے (اشارہ کیا کہ انگوٹھی اس میں تھی۔)

[١٤٤٩] ٢٢٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَظَرْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً، حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِّنْ نِّصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ، فِي يَدِهِ، مِنْ فِضَّةٍ.

[1449] ابوزید سعید بن ربیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قرہ بن خالد نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کا انتظار کیا حتی کہ آدھی رات کے قریب (کا وقت) ہو گیا، پھر آپ آئے اور نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے ہماری طرف رخ فرمایا، ایسا لگتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، وہ آپ کے ہاتھ میں تھی، چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

[١٤٥٠] (..) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

[1450] عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے قرہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی اور یہ بیان نہ کیا: ''پھر آپ نے ہماری طرف رخ فرمایا۔''

فوائد ومسائل: ① مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ ② نمازِ عشاء کے بعد وعظ ونصیحت یا کوئی مسئلہ بیان کرنا درست ہے، تاہم غیر ضروری سخن آرائی یا طوالت ناپسندیدہ ہے۔ بسا اوقات مجالسِ وعظ کی طوالت کے سبب سے کئی لوگوں کی صبح کی

نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ایسی طوالت جائز نہیں۔

[١٤٥١] ٢٢٤-(٦٤١) وَحَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي - الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ - نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، كُلَّ لَيْلَةٍ، نَفَرٌ مِّنْهُمْ. قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ، حَتّٰى أَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ، حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: «عَلٰى رِسْلِكُمْ، أُعْلِمُكُمْ، وَأَبْشِرُوا، أَنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُّصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ، غَيْرُكُمْ» أَوْ قَالَ: «مَا صَلّٰى، هٰذِهِ السَّاعَةَ، أَحَدٌ غَيْرُكُمْ» - لَانَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ- قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[1451] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور میرے (وہ) ساتھی۔۔۔ جو میرے ساتھ بڑی کشتی میں (حبشہ سے واپس) آئے تھے۔۔۔بطحان کے نشیبی میدان میں اترے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اور ہر رات ان میں سے ایک جماعت باری باری عشاء کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یوں اتفاق پیش آیا کہ آپ اپنے کسی معاملے میں (اتنے) مشغول ہو گئے کہ آپ نے نماز کو مؤخر کر دیا حتی کہ آدھی رات ہو گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو ان لوگوں سے جو آپ کے سامنے حاضر تھے، فرمایا: ''ذرا ٹھہرو میں تمھیں بتاتا ہوں اور تم خوش ہو جاؤ یہ تم پر اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے کہ لوگوں میں اس وقت، تمھارے سوا، کوئی بھی نماز نہیں پڑھ رہا۔'' یا آپ نے فرمایا: ''اس وقت تمھارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔'' ہمیں یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے کون سا جملہ کہا تھا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر خوش خوش واپس آئے۔

[١٤٥٢] ٢٢٥-(٦٤٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ، الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ: الْعَتَمَةَ، إِمَامًا وَّخِلْوًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: أَعْتَمَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ. قَالَ: حَتّٰى رَقَدَ نَاسٌ وَّاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا

[1452] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: میں نے عطاء سے پوچھا: آپ کے نزدیک کون سی گھڑی زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اس میں عشاء کی نماز، جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں، امام کے ساتھ یا انفرادی طور پر پڑھوں؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی حتی کہ لوگ سوئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سوئے اور بیدار ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہا: نماز! عطاء

وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: الصَّلَاةَ. فَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذٰلِكَ».

نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: تو نبی اکرم ﷺ نکلے، ایسا لگتا ہے کہ میں اب بھی آپ کو دیکھ رہا ہوں، آپ کے سر مبارک سے قطرہ قطرہ پانی ٹپک رہا تھا اور (بالوں میں سے پانی نکالنے کے لیے) آپ نے اپنا ہاتھ سر کے آدھے حصے پر رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت کے لیے مشقت ہوگی تو میں انھیں حکم دیتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کریں۔''

قَالَ: فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ، ثُمَّ صَبَّهَا، يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ، حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ، ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ، لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ بِشَيْءٍ، إِلَّا كَذٰلِكَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ ذُكِرَ لَكَ أَخَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي.

(ابن جریج نے) کہا: میں نے عطاء سے اچھی طرح پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں کس طرح بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ کس انداز سے اپنے سر پر رکھا تھا؟ تو عطاء نے میرے سامنے اپنی انگلیاں کسی قدر کھولیں، پھر اپنی انگلیوں کے کنارے سر کی ایک جانب رکھے، پھر ان کو دباتے ہوئے اس طرح ان کو سر پر پھیرا یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کو چھونے لگا جو چہرے کے قریب ہوتا ہے، پھر کنپٹی اور داڑھی کے کنارے کو (چھوا) بس اس طرح کیا کہ نہ (دباؤ میں) کمی کی نہ کسی چیز کو پکڑا (اور نچوڑا۔) میں نے عطاء سے پوچھا: آپ کو کیا بتایا گیا کہ اس رات نبیِ اکرم ﷺ نے کتنی تاخیر کی؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

قَالَ عَطَاءٌ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا، إِمَامًا وَّخِلْوًا، مُّؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ، فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذٰلِكَ خِلْوًا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ، وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ. فَصَلِّهَا وَسَطًا، لَا مُعَجَّلَةً وَّلَا مُؤَخَّرَةً.

عطاء نے کہا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہی ہے کہ میں امام ہوں یا اکیلا، یہ نماز تاخیر سے پڑھوں، جس طرح نبیِ اکرم ﷺ نے اس رات پڑھی تھی۔ اگر یہ بات تمھارے لیے انفرادی طور پر یا جماعت کی صورت میں لوگوں کے لیے، جب تم ان کے امام ہو، دشواری کا باعث ہو تو اس کو درمیانے وقت میں پڑھو، نہ جلدی اور نہ مؤخر کر کے۔

[١٤٥٣] ٢٢٦-(٦٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا

[1453] ابو احوص نے سماک سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رات کی دوسری نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

[١٤٥٤] ٢٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ، وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا، وَّكَانَ يُخِفُّ فِي الصَّلَاةِ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ: يُخَفِّفُ.

[1454] قتیبہ بن سعید اور ابوکامل جحدری نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے سماک سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نمازیں تمھاری طرح (کے اوقات میں) پڑھتے تھے، البتہ عشاء مؤخر کر کے تمھاری نماز سے کچھ دیر بعد پڑھتے تھے اور نماز میں تخفیف کرتے تھے۔ اور ابوکامل کی روایت میں (يُخِفُّ فِي الصَّلَاةِ کے بجائے) "يُخَفِّفُ" کے الفاظ ہیں۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[١٤٥٥] ٢٢٨-(٦٤٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ، وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ».

[1455] زہیر نے کہا: ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابولبید سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تمھاری نماز کے نام پر تمھارے گنوار لوگ غالب نہ آ جائیں، خبردار! یہ عشاء ہے، وہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنے کی وجہ سے اندھیرا کر دیتے ہیں (اور اندھیرے (عَتَمَہ) کی بنا پر اس وقت پڑھی جانے والی نماز کو صلاۃ العتمہ، یعنی اندھیرے کی نماز کہتے ہیں۔)"

[١٤٥٦] ٢٢٩-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ؛ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ، الْعِشَاءُ، فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ».

[1456] وکیع نے سفیان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھاری صلاۃ عشاء کے نام پر بدو تم پر غالب نہ آ جائیں کیونکہ اللہ کی کتاب میں اس کا نام عشاء ہے: اور بدو اونٹنیوں کا دودھ دوہنے میں اندھیرا کر دیتے ہیں۔"

فوائد ومسائل: ① عرب کے بدو نمازِ مغرب کو عشاء اور نمازِ عشاء کو عَتَمَہ (رات کی نماز) کہنے لگے تھے۔ بعض صحابہ نے سمجھانے کے لیے العشاء الآخرۃ (دوسری عشاء) بھی کہا ہے۔ نبیِ کریم ﷺ نے قرآن مجید کا دیا ہوا نام چھوڑ کر بدویوں کا دیا ہوا نام قبول کرنے سے منع کر دیا۔ قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت: 58 میں اس نماز کو صلاۃ العشاء کہا گیا ہے۔ ② عام بول چال میں ایسے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جن سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ ③ عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے سے غلط فہمی پیدا نہیں ہوتی، بات سمجھانے کی غرض سے حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے عشاء کو عتمہ کہہ کر بات سمجھائی، جیسے حدیث: 1454 میں ہے۔ ④ عرب کے لوگ رات اندھیرا ہونے پر اونٹنیوں کا دودھ دوہتے تھے، اس کے بعد کے وقت کو عتمہ کہتے تھے، پھر انھوں نے اس وقت کی نماز کو بھی یہی نام دے دیا۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالصُّبْحِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَهُوَ التَّغْلِيسُ، وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا) (التحفة ٩٣)

باب: 40- صبح کی نماز جلدی، اس کے اول وقت میں، جو رات کی آخری تاریکی کا وقت ہے، پڑھنا مستحب ہے، نیز اس میں قراءت کی مقدار کا بیان

[١٤٥٧] ٢٣٠-(٦٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

[1457] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ مومن عورتیں صبح کی نماز نبیِ اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھتی تھیں، پھر اپنی چادریں اوڑھے ہوئے واپس آتیں اور (اندھیرے کی وجہ سے) کوئی انھیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

[١٤٥٨] ٢٣١-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ؛ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ، مِنْ تَغْلِيسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ.

[1458] یونس نے ابن شہاب سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ نبیِ اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: کچھ مومن عورتیں فجر کی نماز میں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوتی تھیں، پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹتیں تو رسول اللہ ﷺ کے اندھیرے میں نماز پڑھنے کی بنا پر وہ پہچانی نہ جا سکتی تھیں۔

[١٤٥٩] ٢٣٢-(..) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِوَايَتِهِ: مُتَلَفِّفَاتٍ.

[1459] نصر بن علی جہضمی اور اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا: ہمیں معن نے مالک سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایسا تھا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تو عورتیں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے گھروں کو لوٹتیں، (اور) اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

انصاری کی روایت میں (مُتَلَفِّعَات کے بجائے) مُتَلَفِّفَات (چادروں میں لپٹی ہوئی) کے الفاظ ہیں۔

[١٤٦٠] ٢٣٣-(٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَّالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُّؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ. كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ كَانُوا - أَوْ قَالَ - كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

[1460] محمد بن جعفر غندر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے سعد بن ابراہیم سے اور انھوں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی (بن ابی طالب) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حجاج مدینہ منورہ آیا (اور تاخیر سے نمازیں پڑھنے لگا) تو ہم نے (نماز کے اوقات کے بارے میں) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کو (زوال کے فوراً بعد) پڑھتے تھے اور عصر ایسے وقت میں پڑھتے تھے کہ سورج بالکل صاف (اور روشن ہوتا) تھا اور مغرب کی نماز سورج غروب ہوتے ہی پڑھتے اور عشاء کی نماز کو کبھی مؤخر کرتے اور کبھی جلدی ادا کرتے، جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور جب انھیں دیکھتے کہ دیر کر دی ہے تو تاخیر کر دیتے۔ اور صبح (کی نماز) یہ لوگ — یا کہا: — نبی ﷺ اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

[١٤٦١] ٢٣٤-(..) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ، فَسَأَلْنَا

[1461] معاذ عنبری نے شعبہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حجاج نمازوں میں تاخیر کر دیتا تھا تو ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا...... (آگے) غندر کی روایت کی طرح ہے۔

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ.

[١٤٦٢] ٢٣٥-(٦٤٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ فَقَالَ: كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ. قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا، قَالَ: يَعْنِي الْعِشَاءَ، إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا. قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ، يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ، وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ. قَالَ: وَالْمَغْرِبَ، لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ. قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ: وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ، فَيَعْرِفُهُ. قَالَ: وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

[1462] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے سیار بن سلامہ نے خبر دی، کہا: میں نے سنا کہ میرے والد، حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ (شعبہ نے) کہا: میں نے پوچھا: کیا آپ نے خود انھیں سنا؟ انھوں نے کہا: (اسی طرح) جیسے میں ابھی تمھیں سن رہا ہوں، کہا: میں نے سنا، میرے والد ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کر رہے تھے، انھوں نے بتایا کہ آپ اس، یعنی عشاء کی نماز کو کچھ (تقریباً) آدھی رات تک مؤخر کرنے میں مضائقہ نہ سمجھتے تھے اور اس نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ شعبہ نے کہا: میں بعدازاں (دوبارہ) ان سے ملا تو میں نے ان سے (پھر) پوچھا تو انھوں (سیار) نے کہا: آپ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے تھے اور عصر ایسے وقت میں پڑھتے کہ انسان نماز پڑھ کر مدینہ کے دور ترین حصے تک پہنچ جاتا اور سورج (اسی طرح) زندہ (روشن اور گرم) ہوتا تھا اور انھوں نے کہا: مغرب کے لیے میں نہیں جانتا، انھوں نے کون سا وقت بتایا تھا۔ (شعبہ نے) کہا: میں اس کے بعد (پھر) سیار سے ملا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا: (آپ ﷺ) صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے کہ انسان سلام پھیرتا اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے انسان کے چہرے کو، جسے وہ جانتا ہوتا، دیکھتا تو اسے پہچان لیتا اور آپ اس (نماز) میں ساٹھ سے سو تک آیتیں تلاوت فرماتے تھے۔

[١٤٦٣] ٢٣٦-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ: كَانَ

[1463] معاذ عنبری نے شعبہ سے حدیث بیان کی اور انھوں نے سیار بن سلامہ سے روایت کی کہ میں نے ابو برزہ کو کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں کچھ

رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا . قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى فَقَالَ: أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ.

(یعنی) آدھی رات تک تاخیر کی پروانہ کرتے تھے اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ شعبہ نے کہا: پھر میں انھیں دوبارہ ملا تو انھوں نے کہا: یا تہائی رات تک۔

[١٤٦٤] ٢٣٧-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا . وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّينَ. وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ.

[1464] (شعبہ کے بجائے) حماد بن سلمہ نے ابومنہال (سیار بن سلامہ) سے روایت کی، کہا: میں نے ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کر دیتے تھے اور اس سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور صبح کی نماز میں سو سے لے کر ساٹھ تک آیتیں تلاوت فرماتے اور ایسے وقت میں سلام پھیرتے تھے جب ہم ایک دوسرے کے چہرے کو پہچان سکتے تھے۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ، وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ) (التحفة ٩٤)

باب: 41- نماز کو اس کے سب سے بہتر وقت سے مؤخر کرنا مکروہ ہے اور اگر امام نماز میں تاخیر کردے تو مقتدی کو کیا کرنا چاہیے

[١٤٦٥] ٢٣٨-(٦٤٨) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟» قَالَ قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ

[1465] خلف بن ہشام، ابوربیع زہرانی اور ابوکامل جحدری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث سنائی، انھوں نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تمھارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے لوگ حکمران ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے یا نماز کو اس کے وقت سے ختم کر دیں گے؟“ میں نے عرض کی: تو آپ مجھے (اس کے بارے میں) کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا اگر تمھیں ان کے ساتھ (بھی) نماز مل جائے تو پڑھ

نَافِلَةٌ». وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ: عَنْ وَّقْتِهَا.

لینا، وہ تمھارے لیے نفل ہو جائے گی۔'' خلف نے عَنْ وَّقْتِهَا (اس کے وقت سے) کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[١٤٦٦] ٢٣٩-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ، فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا، كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً، وَّإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ».

[1466] جعفر بن سلیمان نے ابوعمران جونی سے اسی سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''ابوذر! میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو مار دیں گے (ان کا وقت ختم کر دیں گے) تو تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا، اگر تم نے نماز وقت پر پڑھ لی تو (ان کے ساتھ ادا کی گئی دوسری نماز) تمھارے لیے نفل ہو جائے گی ورنہ تم نے اپنی نماز تو بچا ہی لی ہے۔''

[١٤٦٧] ٢٤٠-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُّجَدَّعَ الْأَطْرَافِ، وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا: «فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ، وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً».

[1467] شعبہ نے ابوعمران سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میرے خلیل نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں سنوں اور فرمانبرداری کروں، چاہے کٹے ہوئے بازوؤں والا غلام (ہی حکمران) ہو اور یہ کہ میں نماز وقت پر پڑھوں (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''پھر اگر تم لوگوں کو اس حالت میں پاؤ کہ انھوں نے نماز پڑھ لی ہے تو تم اپنی نماز بچا چکے ہو (وقت پر پہلے پڑھ چکے ہو)، اور اگر (انھوں نے نہیں پڑھی اور تم ان کے ساتھ شریک ہوئے) تو تمھاری یہ نماز نفل ہو گی۔''

[١٤٦٨] ٢٤١-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَضَرَبَ فَخِذِي: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُّؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَّقْتِهَا؟» قَالَ: قَالَ: مَا تَأْمُرُ؟ قَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ، فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلِّ».

[1468] بدیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابوعالیہ سے سنا، وہ عبداللہ بن صامت سے اور وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا: ''تمھارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں میں اپنی بقیہ زندگی گزار رہے ہو گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں گے؟'' (عبداللہ بن صامت نے) کہا: انھوں نے کہا: آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: ''تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا، اور اپنی ضرورت کے لیے چلے جانا، پھر اگر نماز کی اقامت کہی گئی اور تم مسجد میں ہوئے

تو (دوبارہ) پڑھ لینا۔‘‘

[١٤٦٩] ٢٤٢-(..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ: أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَجَاءَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ، فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهِ فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِي، وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي».

[1469] ایوب نے ابوعالیہ برّاء سے روایت کی، کہا: ابن زیاد نے نماز میں تاخیر کر دی تو میرے پاس عبداللہ بن صامت تشریف لے آئے، میں نے ان کے لیے کرسی رکھوا دی، وہ اس پر بیٹھ گئے، میں نے ان کے سامنے ابن زیاد کی حرکت کا تذکرہ کیا تو اس پر انھوں نے اپنا (نچلا) ہونٹ دانتوں میں دبایا اور میری ران پر ہاتھ مار کر کہا: جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے، اسی طرح میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا، انھوں نے بھی اسی طرح میری ران پر ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمھاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو آپ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مارا جس طرح میں نے تمھاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور فرمایا: ’’تم نماز کو بروقت ادا کر لینا، پھر اگر تمھیں ان کے ساتھ نماز پڑھنی پڑے تو (پھر سے) نماز پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا: میں نے نماز پڑھ لی ہے اس لیے اب نہیں پڑھوں گا۔‘‘

[١٤٧٠] ٢٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ: «كَيْفَ أَنْتُمْ» أَوْ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ إِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ».

[1470] ابونعامہ نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم لوگوں کا کیا حال ہوگا‘‘ یا فرمایا: ’’تمھاری کیفیت کیا ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے؟ تم وقت پر نماز پڑھ لینا، پھر اگر (تمھاری موجودگی میں) نماز کی اقامت ہو تو تم ان کے ساتھ (بھی) پڑھ لینا کیونکہ یہ نیکی میں اضافہ ہے۔‘‘

[١٤٧١] ٢٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ:

[1471] مطر نے ابو عالیہ برّاء سے روایت کی، کہا: میں نے عبداللہ بن صامت سے پوچھا کہ ہم جمعے کے دن حکمرانوں

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَّطَرٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ: نُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أُمَرَاءَ، فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ. قَالَ: فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَتْنِي وَقَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ، فَضَرَبَ فَخِذِي، وَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَّعَهُمْ نَافِلَةً».

کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں اور وہ نماز کو مؤخر کر دیتے ہیں۔ تو انھوں نے زور سے میری ران پر ہاتھ مارا جس سے مجھے تکلیف محسوس ہوئی اور کہا: میں نے اس کے بارے میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انھوں نے (بھی) میری ران پر ہاتھ مارا تھا اور کہا تھا: میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''نماز اس کے وقت پر ادا کرلو، پھر ان (حکمرانوں) کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنالو۔''

قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ: ذُكِرَ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ ضَرَبَ فَخِذَ أَبِي ذَرٍّ.

کہا: عبداللہ نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (بھی) ابوذر رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ مارا تھا۔

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں کسی ایک نماز کو خاص نہیں کیا گیا، اس لیے اس میں تمام نمازیں شامل ہیں، فجر اور عصر کو اس حکم سے خارج کرنا درست نہیں۔ ② اس صورت میں دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے اسے زِيَادَةُ خَيْرٍ (مزید نیکی) قرار دیا ہے۔ ③ اول وقت پڑھی ہوئی نماز فرض کی ادائیگی شمار ہوگی اور جماعت کے ساتھ تاخیر سے پڑھی ہوئی نماز نفل ہوگی کیونکہ فرض اول وقت پر ادا کرنا اولیٰ ہے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ، وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا، وَأَنَّهَا فَرْضُ كِفَايَةٍ) (التحفة ٩٥)

باب:42- باجماعت نماز کی فضیلت، اس سے پیچھے رہنے پر وعید اور (وضاحت کہ) نماز باجماعت فرض کفایہ ہے

[١٤٧٢] ٢٤٥-(٦٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا». [انظر: ١٥٠٦]

[1472] مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز تمھارے اکیلے کی نماز سے پچیس گنا افضل ہے۔''

[١٤٧٣] ٢٤٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ،

[1473] عبدالاعلیٰ نے معمر سے، انھوں نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَفْضُلُ صَلَاةٌ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً» قَالَ: «وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ». قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: اِقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الإسراء: ٧٨].

نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''سب کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا اکیلے انسان کی نماز سے پچیس درجے افضل ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو (جو اس بات کی تصدیق کرتی ہے): ''اور فجر کے وقت قرآن پڑھنا، بلاشبہ فجر کی قراءت میں حاضری دی جاتی ہے۔''

[١٤٧٤] (..) وَحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَّأَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ. بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا».

[1474] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے...... آگے معمر سے عبدالاعلیٰ کی (مذکورہ بالا) حدیث کی طرح ہے، اس کے سوا کہ انھوں نے (درجے کی بجائے) ''پچیس جز'' کہا۔

[١٤٧٥] ٢٤٧-(..) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ».

[1475] سلمان اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز اکیلے کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔''

[١٤٧٦] ٢٤٨-(..) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَّعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، إِذْ مَرَّ بِهِمْ أَبُو عَبْدِ اللهِ، خَتَنُ زَيْدِ بْنِ زَبَّانَ، مَّوْلَى الْجُهَنِيِّينَ. فَدَعَاهُ نَافِعٌ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةٌ مَّعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ

[1476] عمر بن عطاء بن ابی خوار نے خبر دی کہ میں نافع بن جبیر بن مطعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس اثنا میں ہمارے پاس سے جہنیوں کے آزاد کردہ غلام زید بن زبان کے بہنوئی ابوعبداللہ گزرے، نافع نے انھیں بلایا (اور حدیث سنانے کو کہا۔) انھوں نے کہا: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام کے ساتھ (پڑھی گئی) نماز ایسی پچیس نمازوں سے افضل ہے جو انسان اکیلے پڑھتا ہے۔''

خَمْسٍ وَّعِشْرِينَ صَلَاةً يُصَلِّيهَا وَحْدَهُ».

[١٤٧٧] ٢٤٩-(٦٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً».

[1477] مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز پڑھنا اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔''

[١٤٧٨] ٢٥٠-(..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَّعِشْرِينَ».

[1478] یحییٰ نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز اس کی اکیلے پڑھی گئی ستائیس نمازوں سے بڑھ کر ہے۔''

[١٤٧٩] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1479] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابو اسامہ اور (محمد بن عبداللہ) ابن نمیر نے حدیث سنائی، نیز ابن نمیر نے (کہا:) ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، ان دونوں (ابو اسامہ اور ابن نمیر) نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ: «بِضْعًا وَّعِشْرِينَ». وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: «بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً».

ابن نمیر نے اپنے والد سے روایت کردہ حدیث میں بِضْعًا وَّعِشْرِينَ (بیس سے زائد) کے الفاظ روایت کیے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں ستائیس درجے کہا۔

[١٤٨٠] (..) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بِضْعًا وَّعِشْرِينَ».

[1480] ضحاک نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''بیس سے زائد۔''

فوائد و مسائل: ① بِضْع کا لفظ تین سے نو تک بولا جاتا ہے، لہٰذا بِضْعًا وَّعِشْرِينَ سے مراد پچیس بھی ہو سکتا ہے اور ستائیس بھی۔ ② افضل ہونے سے استدلال کیا گیا ہے کہ بغیر جماعت کے بھی نماز ادا ہو جاتی ہے، یعنی نماز سے پیچھے رہ جانے والے شخص کو بے نماز قرار نہیں دیا جا سکتا، تاہم شرعی عذر کے بغیر باجماعت نماز چھوڑنے والا گناہ گار رہو گا۔ اسے نماز چھوڑنے کا گناہ

نہ ہوگا، لیکن جماعت چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔ واللّٰه أعلم.

[١٤٨١] ٢٥١-(٦٥١) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا، فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوا عَلَيْهِمْ، بِحُزَمِ الْحَطَبِ، بُيُوتَهُمْ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا» يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ.

[1481] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو ایک نماز میں غیر حاضر پایا تو فرمایا: ''میں نے (یہاں تک) سوچا کہ کسی آدمی کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دوں، پھر دوسری طرف سے ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور ان کے بارے میں (اپنے کارندوں کو) حکم دوں کہ لکڑیوں کے گٹھوں سے آگ بھڑکا کر ان کے گھروں کو ان پر جلا دیں۔ ان میں سے اگر کسی کو یقین ہو کہ نماز میں حاضری سے اسے فربہ (گوشت سے بھری ہوئی) ہڈی ملے گی تو وہ اس میں ضرور حاضر ہو جائے گا۔'' آپ ﷺ کی مراد عشاء کی نماز سے تھی۔

[١٤٨٢] ٢٥٢-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ، مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ، إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ».

[1482] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافقوں کے لیے سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے، اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے، جو ان میں (خیر و برکت) ہے تو چاہے انھیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے، ضرور آئیں۔ اور میں نے سوچا تھا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو کہوں وہ لوگوں کو جماعت کرائے، پھر میں کچھ اشخاص کو ساتھ لے کر، جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، پھر ان کے گھروں کو ان پر آگ سے جلا دوں۔''

[١٤٨٣] ٢٥٣-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا. وَقَالَ

[1483] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، پھر انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا تھا

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي، أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزَمٍ مِّنْ حَطَبٍ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوتٌ عَلٰى مَنْ فِيهَا».

کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ میری خاطر لکڑی کے گٹھے تیار کریں، پھر کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر گھروں کو ان کے (بے نماز) باسیوں سمیت جلا دیا جائے۔‘‘

[١٤٨٤] (..) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[1484] یزید بن اَصَمّ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

[١٤٨٥] ٢٥٤-(٦٥٢) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ،: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ، بُيُوتَهُمْ».

[1485] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں سے جو جمعے سے پیچھے رہ جاتے ہیں، فرمایا: ’’میں نے ارادہ کیا کہ کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ان لوگوں کے گھروں کو ان پر (ان سمیت) جلا دوں جو جمعے سے پیچھے رہتے ہیں۔‘‘

(المعجم ٤٣) - (بَابُ يَجِبُ إِتْيَانُ الْمَسْجِدِ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ) (التحفة ٩٦)

باب:43- جو اذان سنے اس کے لیے مسجد میں آنا واجب ہے

[١٤٨٦] ٢٥٥-(٦٥٣) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ مَّرْوَانَ الْفَزَارِيِّ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمٰى. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ. فَلَمَّا

[1486] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا آدمی حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے پاس کوئی لانے والا نہیں جو (ہاتھ سے پکڑ کر) مجھے مسجد میں لے آئے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اسے اجازت دی جائے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔ آپ نے اسے اجازت دے دی، جب وہ واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ’’کیا تم نماز کا بلاوا (اذان) سنتے ہو؟‘‘ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ’’تو اس پر لبیک کہو۔‘‘

وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟»
فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَأَجِبْ».

فائدہ: یہ نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔ دیگر روایات میں ہے کہ انھوں نے نابینا ہونے کے علاوہ یہ عذر بھی بیان کیے: گھر دور ہے۔ معمر ہوں۔ راستہ غیر محفوظ ہے وغیرہ۔ ان تمام عذروں کے باوجود نبی کریم ﷺ نے انھیں گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اذان سنے اس کا مسجد آنا لازمی ہے۔ بعض علماء نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے صاحبِ عذر کو رخصت دی ہے۔

(المعجم ٤٤) - (بَابٌ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى) (التحفة ٩٧)

باب:44- نماز کی باجماعت ادائیگی ہدایت کی پختہ راہوں میں سے (ایک راہ) ہے

[١٤٨٧] ٢٥٦-(٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ. وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، اَلصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ.

[1487] عبدالملک بن عمیر نے ابواحوص سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: ساتھیوں سمیت میں نے خود کو دیکھا کہ نماز سے کوئی شخص پیچھے نہ رہتا، سوائے منافق کے، جس کا نفاق معلوم ہوتا یا سوائے بیمار کے اور (بسا اوقات) بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے سے چلتا آ جاتا یہاں تک کہ نماز میں شامل ہو جاتا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی اور ہدایت کے طریقوں میں سے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا بھی ہے جس میں اذان دی جاتی ہو۔

[١٤٨٨] ٢٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ، حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ

[1488] علی بن اقمر نے ابواحوص سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: جو یہ چاہے کہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے مسلمان کی حیثیت سے ملے تو وہ جہاں سے ان (نمازوں) کے لیے بلایا جائے، ان نمازوں کی حفاظت کرے (وہاں مساجد میں جا کر صحیح طرح سے انھیں ادا کرے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیے ہیں اور

الْهُدٰى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَّجُلٍ يَّتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَّخْطُوهَا حَسَنَةً، وَّيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً، وَّيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَّلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُومُ النِّفَاقِ. وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ، يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

یہ (مساجد میں باجماعت نمازیں) بھی انھی طریقوں میں سے ہیں۔ کیونکہ اگر تم نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو گے، جیسے یہ جماعت سے پیچھے رہنے والا، اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی راہ چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی راہ کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ کوئی آدمی جو پاکیزگی حاصل کرتا ہے (وضو کرتا ہے) اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کا رخ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے، جو وہ اٹھاتا ہے، ایک نیکی لکھتا ہے، اور اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کا ایک گناہ کم کر دیتا ہے، اور میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی (بھی) جماعت سے پیچھے نہ رہتا تھا، سوائے ایسے منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا (بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ) ایک آدمی کو اس طرح لایا جاتا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان سہارا دیا گیا ہوتا، حتی کہ صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔

(المعجم ٤٥) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ) (التحفة ٩٨)

باب:45- جب مؤذن اذان کہہ دے تو اس کے بعد مسجد سے نکلنا ممنوع ہے

[١٤٨٩] ٢٥٨-(٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي، فَأَتْبَعَهُ أَبُوهُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

[1489] ابراہیم بن مہاجر نے ابوشعثاء سے روایت کی، کہا: ہم مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان کہی، ایک آدمی مسجد سے اٹھ کر چل پڑا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسلسل اس پر نظر رکھی حتی کہ وہ مسجد سے نکل گیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص، یقیناً اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

[١٤٩٠] ٢٥٩-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ

[1490] اشعث بن ابی شعثاء محاربی نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: انھوں

ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَرَأَى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا، بَعْدَ الْأَذَانِ، فَقَالَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَاالْقَاسِمِ ﷺ.

نے ایک شخص کو اذان کے بعد مسجد میں سے چل کر باہر نکلتے دیکھا تو فرمایا: یہ شخص، بلاشبہ اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ) (التحفة ٩٩)

باب:46- عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

[١٤٩١] ٢٦٠-(٦٥٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقَعَدَ وَحْدَهُ، فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ».

[1491] عبدالواحد بن زیاد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہم سے عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمان بن ابی عمرہ نے حدیث سنائی، کہا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں تشریف لائے اور اکیلے بیٹھ گئے، میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، وہ کہنے لگے: بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات کا قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز (بھی) جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔''

[١٤٩٢] (..) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1492] سفیان نے ابوسہل عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[١٤٩٣] ٢٦١-(٦٥٧) وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ

[1493] بشر، یعنی ابن مفضل نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے خالد سے اور انھوں نے انس بن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ».

سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری (امان) میں ہے۔تو ایسا نہ ہو کہ (ایسے شخص کو کسی طرح کا نقصان پہنچانے کی بنا پر) اللہ تعالیٰ تم (میں سے کسی شخص) سے اپنے ذمے کے بارے میں کسی چیز کا مطالبہ کرے، پھر وہ اسے پکڑ لے، پھر اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے۔''

[١٤٩٤] ٢٦٢-(..) وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقَسْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ؛ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ».

[1494] اسماعیل نے خالد سے اور انھوں نے انس بن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے جندب (بن عبداللہ) قسری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز ادا کی، وہ اللہ کے ذمے میں آ گیا، (دعا ہے) اللہ تم سے اپنے ذمے کے حوالے سے کوئی مطالبہ نہ کرے کیونکہ جس سے وہ اپنے ذمے میں سے کسی چیز کا مطالبہ کر لے، اسے پالیتا ہے، پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دیتا ہے۔''

[١٤٩٥] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا. وَلَمْ يَذْكُرْ: «فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ».

[1495] یہی روایت حسن بصری نے جندب بن سفیان کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت کی (لیکن آخری فقرہ) فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (اس کو جہنم میں اوندھے منہ پھینک دیتا ہے) بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ) (التحفة ١٠٠)

باب:47- عذر کی صورت میں نماز سے پیچھے رہ جانے (اکیلے پڑھ لینے) کی اجازت

[١٤٩٦] ٢٦٣-(٣٣) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ

[1496] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے جوان صحابہ کرام میں سے تھے جو انصار میں سے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے، (بیان کیا) کہ وہ رسول

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، مِّنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ، فَأُصَلِّيَ لَهُمْ. وَوَدِدْتُّ أَنَّكَ يَارَسُولَ اللهِ! تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَأَفْعَلُ، إِنْ شَاءَ اللهُ». قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» قَالَ فَأَشَرْتُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا وَرَاءَهُ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ. قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا، حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ. فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُلْ لَّهُ ذٰلِكَ. أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» قَالَ قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّمَا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ».

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری نظر خراب ہوگئی ہے، میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں اور جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے اور ان کے درمیان والی وادی میں سیلاب آجاتا ہے، اس کی وجہ سے میں ان کی مسجد میں نہیں پہنچ سکتا کہ میں انھیں نماز پڑھاؤں تو اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور نماز پڑھنے کی کسی ایک جگہ پر نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو (مستقل طور پر) جائے نماز بنا لوں۔ کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ میں ایسا کروں گا۔'' عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا: تو صبح کے وقت دن چڑھتے ہی آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ نے (اندر آنے کی) اجازت طلب فرمائی، میں نے تشریف آوری کا کہا، آپ آکر بیٹھے نہیں یہاں تک کہ گھر کے اندر (کے حصے میں) داخل ہوئے، پھر پوچھا: ''تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں (وہاں) نماز پڑھوں؟'' میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ہم نے آپ کو خزیر (گوشت کے چھوٹے ٹکڑوں سے بنے ہوئے کھانے) کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ (عتبان رضی اللہ عنہ نے) کہا: (آپ کی آمد کا سن کر) اردگرد سے محلے کے لوگ آگئے حتی کہ گھر میں خاصی تعداد میں لوگ اکٹھے ہو گئے۔ ان میں سے ایک بات کرنے والے نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ان میں سے کسی نے کہا: وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بارے میں ایسا نہ کہو، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے

لیے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا ہے؟'' (عتبان رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس (الزام لگانے والے) نے کہا: ہم تو اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقوں ہی کے لیے دیکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو آگ پر حرام قرار دیا ہے جو لا الٰہ الا اللّٰہ کہتا ہے اور اس کے ذریعے سے اللہ کی رضا کا طلب گار ہے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ، وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ. [راجع: ١٤٩]

ابن شہاب نے کہا: میں نے (بعد میں) حصین بن محمد انصاری سے، جو بنو سالم سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے سرداروں میں سے ہیں، محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اس میں ان (محمود رضی اللہ عنہ) کی تصدیق کی۔

[١٤٩٧] ٢٦٤-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوِ الدُّخَيْشِنِ؟ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا، فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ: مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا قُلْتَ. قَالَ: فَحَلَفْتُ، إِنْ رَّجَعْتُ إِلٰى عِتْبَانَ، أَنْ أَسْأَلَهُ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُّهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ، فَجَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا

[1497] معمر نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا...... پھر یونس کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ یہ کہا: تو ایک آدمی نے کہا: مالک بن دخشن یا دخیشن کہاں ہے؟ اور حدیث میں یہ اضافہ کیا: محمود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث چند لوگوں کو، جن میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، سنائی تو انھوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ جو بات تم بیان کرتے ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہو۔ اس پر میں نے (دل میں) قسم کھائی کہ اگر میں عتبان رضی اللہ عنہ کے ہاں دوبارہ گیا تو ان سے (اس کے بارے میں ضرور) پوچھوں گا۔ تو میں دوبارہ ان کے پاس آیا، میں نے دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی لیکن وہ (اب بھی) اپنی قوم کے امام تھے۔ میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے بالکل اسی طرح (ساری)

حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نُرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهٰى إِلَيْهَا، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ.

حدیث سنائی جس طرح پہلے سنائی تھی۔

زہری نے کہا: اس واقعے کے بعد بہت سے فرائض اور دیگر امور (احکام) نازل ہوئے اور ہماری نظر میں معاملہ انھی پر تمام ہوا، لہٰذا جو انسان چاہتا ہے کہ (عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ظاہری مفہوم سے) دھوکا نہ کھائے، وہ دھوکا کھانے سے بچے۔

[١٤٩٨] ٢٦٥-(..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَّحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: إِنِّي لَأَعْقِلُ مَجَّةً مَّجَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا. قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلٰى قَوْلِهِ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ. وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى جَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

[1498] اوزاعی سے روایت ہے، کہا: مجھے زہری نے حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا وہ کلّی کرنا اچھی طرح یاد ہے جو آپ نے ہمارے گھر میں ایک ڈول سے (پانی لے کر) کی تھی (اور اس کا پانی میرے منہ پر ڈالا تھا)۔ محمود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری نظر میں خرابی پیدا ہوگئی ہے اور اس بات تک حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی اور یہ کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو جَشِیشَہ (خزیر سے ملتے جلتے کھانے) کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے بنایا تھا۔ انھوں (اوزاعی) نے اس کے بعد یونس اور معمر والا اضافہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٤٨) - **(بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ، وَالصَّلَاةِ عَلٰى حَصِيرٍ وَّخُمْرَةٍ وَّثَوْبٍ وَّغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ)** (التحفة ١٠١)

باب:48- نفل نماز کی جماعت اور پاک چٹائی، جائے نماز اور کپڑے وغیرہ پر نماز پڑھنا جائز ہے

[١٤٩٩] ٢٦٦-(٦٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: «قُومُوا فَأُصَلِّيَ

[1499] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان کی نانی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا جو انھوں نے تیار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے (کچھ) تناول کیا، پھر فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ میں تمھاری (برکت کی) خاطر نماز

لَكُمْ» قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَّرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

پڑھوں۔'' انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کھڑا ہوا اور اپنی ایک چٹائی کی طرف بڑھا جو لمبا عرصہ استعمال ہونے کی وجہ سے کالی ہو چکی تھی، میں نے (اسے صاف کرنے کے لیے) اس پر پانی بہایا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے، میں اور (وہاں موجود ایک) یتیم بچے نے آپ کے پیچھے صف بنائی، بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے (کھڑی) ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے (حصولِ برکت کے) لیے دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ تشریف لے گئے۔

[١٥٠٠] ٢٦٧-(٦٥٩) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ. قَالَ شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا. قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ، ثُمَّ يُنْضَحُ، ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا. قَالَ: وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِّنْ جَرِيدِ النَّخْلِ.

[1500] ابو التیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اخلاق کے مالک تھے۔ بسا اوقات آپ ہمارے گھر میں ہوتے اور نماز کا وقت ہو جاتا، پھر آپ اس چٹائی کے بارے میں حکم دیتے جو آپ کے نیچے ہوتی، اسے جھاڑا جاتا، پھر اس پر پانی چھڑکا جاتا، پھر آپ امامت فرماتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔ کہا: ان کی چٹائی کھجور کے پتوں کی ہوتی تھی۔

[١٥٠١] ٢٦٨-(٦٦٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ: «قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ» فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَصَلَّى بِنَا - فَقَالَ رَجُلٌ لِّثَابِتٍ: أَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِّنْهُ؟ قَالَ: جَعَلَهُ عَلَى يَمِينِهِ - ثُمَّ دَعَا لَنَا، أَهْلَ الْبَيْتِ، بِكُلِّ خَيْرٍ مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ! خُوَيْدِمُكَ،

[1501] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے وہاں میرے، میری والدہ اور میری خالہ ام حرام کے سوا کوئی نہ تھا، آپ نے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ میں تمھیں نماز پڑھا دوں۔'' (فرض) نماز کے وقت کے بغیر، آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک آدمی نے ثابت سے پوچھا: آپ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کو اپنی کس جانب کھڑا کیا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے انھیں اپنے دائیں ہاتھ کھڑا کیا۔ پھر آپ نے ہمارے، سب گھر والوں کے لیے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کی دعا فرمائی، اس کے بعد میری ماں کہنے لگی: اللہ کے رسول! (یہ) آپ کا چھوٹا سا

أُدْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ، وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ». [انظر: ٦٣٧٥]

خدمت گزار ہے، اللہ سے اس کے لیے (خصوصی) دعا کریں۔ کہا: آپ نے میرے لیے ہر بھلائی کی دعا کی اور میرے لیے آپ نے جو دعا کی اس کے آخر میں یہ تھا، آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کا مال اور اس کی اولاد زیادہ کر اور اس کے لیے ان میں برکت ڈال دے۔''

[١٥٠٢] ٢٦٩-(..) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، سَمِعَ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ: فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا.

[1502] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبداللہ بن مختار سے حدیث سنائی، انھوں نے موسیٰ بن انس سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور ان کی والدہ یا ان کی خالہ کو نماز پڑھائی، کہا: آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب اور عورت کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا۔

[١٥٠٣] (..) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1503] محمد بن جعفر اور عبدالرحمان بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[١٥٠٤] ٢٧٠-(٥١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلٰى خُمْرَةٍ. [راجع: ١١٤٦]

[1504] عبداللہ بن شدّاد سے روایت ہے، کہا: مجھے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی اور اکثر ایسا ہوتا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگتا اور آپ (کھجور کے پتوں اور دھاگوں سے بنی ہوئی) ایک جائے نماز پر نماز پڑھتے تھے۔

[١٥٠٥] ٢٧١-(٦٦١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

[1505] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہمیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر

ابْنُ مُسْهِرٍ ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلٰى حَصِيرٍ يَّسْجُدُ عَلَيْهِ .

نماز پڑھ رہے ہیں، اسی پر سجدہ کر رہے ہیں۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فِي جَمَاعَةٍ وَّانْتِظَارِ الصَّلَاةِ) (التحفة ١٠٢)

باب:49- فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

[١٥٠٦] ٢٧٢-(٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ ، بِضْعًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً ؛ وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ ، لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ ، لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ ، فَلَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ ، وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ ، حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ . يَقُولُونَ : اَللّٰهُمَّ ! ارْحَمْهُ ، اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لَهُ ، اَللّٰهُمَّ ! تُبْ عَلَيْهِ ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ» . [راجع : ١٤٧٢]

[1506] ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی باجماعت (ادا کی گئی) نماز اس کی گھر میں یا بازار میں پڑھی ہوئی نماز کی نسبت بیس سے زیادہ درجے بڑھ کر ہے اور وہ یوں کہ جب ان میں سے کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر مسجد آتا ہے، اسے نماز ہی نے اٹھایا ہے اور نماز کے علاوہ وہ کچھ نہیں چاہتا۔ تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کے سبب سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے، پھر جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے (اس کے انتظار کا وقت نماز میں شمار ہوتا ہے) اور تم میں سے کوئی شخص جب تک اس جگہ رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحم فرما! اے اللہ! اسے معاف کر دے! اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما! جب تک وہ اس جگہ (پر کسی کو) تکلیف

نہیں پہنچاتا اور جب تک وہ اس جگہ بے وضو نہیں ہوتا۔"

[١٥٠٧] (..) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

[1507] عبثر، اسماعیل بن زکریا اور شعبہ، سب نے اعمش کی اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[١٥٠٨] ٢٧٣-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ. تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، وَأَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ».

[1508] ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی (نماز پڑھنے کی) جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں، کہتے ہیں: "اے اللہ! اسے بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم فرما! جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا، نیز جب تک تم میں سے کسی شخص کو نماز روکے رکھتی ہے، وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔"

[١٥٠٩] ٢٧٤-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ» قُلْتُ: مَا يُحْدِثُ؟ قَالَ: يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ.

[1509] ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ مسلسل نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک وہ نماز کی جگہ پر نماز کے انتظار میں رہتا ہے اور فرشتے کہتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما! یہاں تک کہ وہ چلا جاتا ہے یا بے وضو ہو جاتا ہے۔" (ابو رافع کہتے ہیں:) میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: يُحْدِثُ کا مطلب کیا ہے؟ انھوں نے کہا: آواز کے بغیر یا آواز کے ساتھ ہوا خارج کر دے۔

[١٥١٠] ٢٧٥-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا دَامَتِ

[1510] ابو زناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک تم میں سے کسی کو نماز روکے رکھتی ہے وہ مسلسل نماز میں ہوتا ہے، اسے گھر کی طرف لوٹنے سے نماز کے علاوہ اور کسی چیز نے نہیں روکا ہوتا۔"

الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ».

[١٥١١] ٢٧٦-(..) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَحَدُكُمْ مَّا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، فِي صَلَاةٍ، مَّا لَمْ يُحْدِثْ، تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ».

[1511] ابن شہاب نے (عبدالرحمان) بن ہرمز (اعرج) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جتنی دیر نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے نماز ہی میں رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔ فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما!''

[١٥١٢] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ هٰذَا.

[1512] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مطابق روایت کی۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ فَضْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ) (التحفة ١٠٣)

باب:50- مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنے کی فضیلت

[١٥١٣] ٢٧٧-(٦٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى، فَأَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ» وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: «حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ».

[1513] عبداللہ بن براد اشعری اور ابوکریب دونوں نے کہا: ہم سے ابواسامہ نے بُرَید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں سب سے زیادہ ثواب اس کا ہے جو اس کے لیے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے، پھر (اس کے بعد) جو ان میں سے سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ اور جو آدمی نماز کا انتظار کرتا ہے تاکہ اسے امام کے ساتھ ادا کرے، اجر میں اس سے بہت بڑھ کر ہے جو نماز پڑھتا ہے، پھر سو جاتا ہے۔'' ابوکریب کی روایت میں ہے: ''یہاں تک کہ وہ اسے امام

کے ساتھ جماعت میں ادا کرے۔"

[١٥١٤] ٢٧٨-(٦٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ، لَّا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ - أَوْ قُلْتُ لَهُ -: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُّكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ».

[1514] عبثر نے ہمیں خبر دی، انھوں نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک آدمی تھا، میرے علم میں کوئی اور آدمی اس کی نسبت مسجد سے زیادہ فاصلے پر نہیں رہتا تھا اور اس کی کوئی نماز نہیں چوکتی تھی، اس سے کہا گیا۔یا میں نے (اس سے) کہا۔: اگر آپ گدھا خرید لیں کہ (رات کی) تاریکی اور (دوپہر کی) گرمی میں آپ اس پر سوار ہو جایا کریں۔ اس نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو، میں چاہتا ہوں میرا مسجد تک چل کر جانا اور جب میں گھر والوں کی طرف لوٹوں تو میرا لوٹنا میرے لیے لکھا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ تمھارے لیے اکٹھا کر دیا ہے۔"

[١٥١٥] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِنَحْوِهِ.

[1515] معتمر بن سلیمان اور جریر دونوں نے تیمی سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق روایت کی۔

[١٥١٦] (..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، بَيْتُهُ أَقْصٰى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ، فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَتَوَجَّعْنَا لَهُ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا فُلَانُ! لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَّقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ. قَالَ: أَمَ وَاللهِ! مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ

[1516] عباد بن عباد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں عاصم نے ابوعثمان سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: انصار میں سے ایک آدمی تھا، اس کا گھر، مدینہ میں سب سے دور (واقع) تھا اور اس کی کوئی نماز رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں پڑھنے سے چوکتی نہیں تھی، ہم نے اس کے لیے ہمدردی محسوس کی تو میں نے اسے کہا: جناب! اگر آپ ایک گدھا خرید لیں جو آپ کو گرمی اور زمین کے (زہریلے) کیڑوں سے بچائے (تو کتنا اچھا ہو!) اس نے کہا: مگر اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر (خیمے کی طرح) طنابوں کے ذریعے سے محمد ﷺ کے گھر سے

مُحَمَّدٍ ﷺ. قَالَ: فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَدَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ الْأَجْرَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ».

بندھا ہوا ہو۔ مجھے اس کی یہ بات بہت گراں گزری حتی کہ میں اسی کیفیت میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ نے اسے بلوایا تو اس نے آپ کو بھی وہی جواب دیا اور آپ کو بتایا کہ وہ آنے جانے پر اجر کی امید رکھتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں یقیناً وہی اجر ملے گا جسے تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔''

[١٥١٧] (..) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1517] ابن عیینہ اور وکیع نے اپنے والد کے حوالے سے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[١٥١٨] ٢٧٩-(٦٦٤) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَّبِيعَ بُيُوتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً».

[1518] ابوزبیر نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، کہا: ہمارے گھر مسجد سے دور واقع تھے، ہم نے چاہا کہ ہم اپنے گھروں کو فروخت کر کے مسجد کے قریب آ جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روک دیا اور فرمایا: ''تمھارے لیے ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ ہے۔''

[١٥١٩] ٢٨٠-(٦٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَّنْتَقِلُوا إِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ» قَالُوا: نَعَمْ يَارَسُولَ اللهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ.

[1519] جُریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، کہا: (رسول اللہ ﷺ کی) مسجد کے ارد گرد کی جگہیں خالی ہوئیں تو (ان کے قبیلے) بنو سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان سے کہا: ''مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔'' انھوں نے عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ہم یہی چاہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو، تمھارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں، (پھر

فَقَالَ: «يَابَنِي سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ! تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ! تُكْتَبْ آثَارُكُمْ».

فرمایا:) اپنے گھروں ہی میں رہو، تمھارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔"

[١٥٢٠] ٢٨١-(..) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ. قَالَ: وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا بَنِي سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ! تُكْتَبْ آثَارُكُمْ». فَقَالُوا: مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا.

[1520] کہمس نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، کہا: اور (مسجد کے قریب) جگہیں (بھی) خالی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: "اے بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو، تمھارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔" تو انھوں نے کہا: (اس کے بعد) ہمیں یہ بات اچھی (بھی) نہ لگتی کہ ہم منتقل ہو چکے ہوتے۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ تُمْحٰى بِهِ الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتُ) (التحفة ١٠٤)

باب: 51- مسجد میں نماز کے لیے چل کر آنے سے گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس سے درجات بلند کیے جاتے ہیں

[١٥٢١] ٢٨٢-(٦٦٦) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشٰى إِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللهِ، لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللهِ، كَانَتْ خُطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَّالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً».

[1521] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر اللہ کے گھروں میں سے اس کے کسی گھر کی طرف چل کر گیا تاکہ اللہ کے فرضوں میں سے ایک فریضے کو ادا کرے تو اس کے دونوں قدم (یہ کرتے ہیں کہ) ان میں سے ایک گناہ مٹاتا ہے اور دوسرا درجہ بلند کرتا ہے۔"

[١٥٢٢] ٢٨٣-(٦٦٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَّعْنِي ابْنَ مُضَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

[1522] لیث اور بکر دونوں نے ابن ہاد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ اور بکر کی روایت میں ہے کہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ. - وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ -: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟» قَالُوا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ. قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا».

انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا۔ ’’تم کیا سمجھتے ہو اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر ہو جس سے وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس (کے جسم) کا کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟‘‘ صحابہ نے عرض کی: اس کا کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا: ’’یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔‘‘

[١٥٢٣] ٢٨٤-(٦٦٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ، عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ».

قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: وَمَا يُبْقِي ذٰلِكَ مِنَ الدَّرَنِ.

[1523] اعمش نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’پانچ نمازوں کی مثال تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر چلتی ہوئی بہت بڑی نہر کی سی ہے، وہ اس میں سے روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتا ہو۔‘‘ (اعمش نے ابوسفیان کی بجائے حسن کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے) کہا: حسن نے کہا: یہ غسل اس کے جسم پر کوئی میل کچیل نہیں چھوڑے گا۔

[١٥٢٤] ٢٨٥-(٦٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا، كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ».

[1524] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی: ’’جو شخص دن کے پہلے حصے میں یا دن کے دوسرے حصے میں مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ (ہر دفعہ آنے پر) اس کے لیے جنت میں میزبانی کا انتظام فرماتا ہے، جب بھی وہ (آئے) صبح کو آئے یا شام کو آئے۔‘‘

(المعجم ٥٢) - (بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ) (التحفة ١٠٥)

باب:52- صبح (کی نماز) کے بعد اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہنے اور مساجد کی فضیلت

[١٥٢٥] ٢٨٦-(٦٧٠) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ

[1525] ابوخیثمہ نے سماک بن حرب سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

ابْنُ حَرْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيرًا. كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُّصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ.

سے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجالس میں شریک ہوتے تھے؟ کہا: ہاں! بہت۔ آپ جس جگہ صبح یا دن کے ابتدائی حصے کی نماز ادا فرماتے، سورج طلوع ہونے تک وہاں سے نہ اٹھتے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو اٹھ کھڑے ہوتے، لوگ دورِ جاہلیت میں کیے کاموں کے متعلق باتیں کرتے اور ہنستے تھے اور آپ (بھی ان کی باتیں سن کر) مسکراتے تھے۔

[١٥٢٦] ٢٨٧-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: وَّحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا.

[1526] سفیان اور زکریا دونوں نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ جب فجر پڑھتے تھے تو اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے حتی کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔

[١٥٢٧] (..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَقُولَا: حَسَنًا.

[1527] ابواحوص اور شعبہ دونوں نے سماک سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی لیکن حَسَنًا "اچھی طرح" (سورج نکل آتا) نہیں کہا۔

[١٥٢٨] ٢٨٨-(٦٧١) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: -حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذُبَابٍ، فِي رِوَايَةِ هٰرُونَ، وَفِي حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ:- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى

[1528] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک (انسانی) آبادیوں کا پسندیدہ ترین حصہ ان کی مسجدیں ہیں، اور اللہ کے ہاں (انسانی) آبادیوں کا سب سے ناپسندیدہ حصہ ان کے بازار ہیں۔"

مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا».

(المعجم ٥٣) - (بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ؟)
(التحفة ١٠٦)

باب:53-امامت پر زیادہ حق کس کا ہے؟

[١٥٢٩] ٢٨٩-(٦٧٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ».

[1529] ابو عوانہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو نضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب (نماز پڑھنے والے) تین ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو ان میں سے زیادہ (قرآن) پڑھا ہو۔''

[١٥٣٠] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1530] شعبہ، سعید بن ابی عروبہ اور معاذ (بن ہشام) نے اپنے والد کے واسطے سے، سب نے قتادہ سے اپنے اپنے شاگردوں کی اسی سند کے ساتھ اس کے مانند روایت بیان کی۔

[١٥٣١] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، جَمِيعًا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1531] (قتادہ کے بجائے) جریری نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

[١٥٣٢] ٢٩٠-(٦٧٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي خَالِدٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ

[1532] ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید اشج نے ابو خالد احمر سے، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے اسماعیل بن رجاء سے، انھوں نے اوس بن ضَمْعَجْ سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ

أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا. وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ». قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ، مَكَانَ سِلْمًا: سِنًّا.

کو زیادہ پڑھنے والا ہو، اگر وہ پڑھنے میں برابر ہوں تو وہ جو ان میں سے سنت کا زیادہ عالم ہو، اگر وہ سنت (کے علم) میں بھی برابر ہوں تو وہ جس نے ان سب کی نسبت پہلے ہجرت کی ہو، اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ جو اسلام قبول کرنے میں سبقت رکھتا ہو۔ کوئی انسان وہاں دوسرے انسان کی امامت نہ کرے جہاں اس (دوسرے) کا اختیار ہو اور اس کے گھر میں اس کی قابل احترام نشست پر اس کی اجازت کے بغیر کوئی نہ بیٹھے۔" (ابوسعید) اشج نے اپنی روایت میں "اسلام قبول کرنے میں" (سبقت) کے بجائے "عمر میں" (سبقت رکھتا ہو) کہا۔

[١٥٣٣] (..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1533] ابو معاویہ، جریر، ابن فضیل اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی ہے۔

[١٥٣٤] ٢٩١-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ: قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً، فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَّلَا تَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا تَجْلِسْ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا أَنْ يَّأْذَنَ لَكَ، - أَوْ بِإِذْنِهِ -».

[1534] شعبہ نے اسماعیل بن رجاء سے روایت کی، کہا: میں نے اوس بن ضمعج سے سنا، کہتے تھے: میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کہا: "قوم کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو زیادہ پڑھنے والا اور پڑھنے میں دوسروں سے زیادہ قدیم ہو، اگر ان سب کا پڑھنا ایک سا ہو تو وہ امامت کرے جو ہجرت میں قدیم تر ہو، اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو وہ امامت کرے جو ان سب سے عمر میں بڑا ہو اور تم کسی شخص کے گھر اور اس کے دائرۂ اختیار میں اس کے امام نہ بنو نہ ہی اس کے گھر میں اس کی قابل احترام نشست پر بیٹھو، ہاں اس صورت میں کہ وہ تمہیں (اس بات کی) اجازت دے ــ یا (فرمایا:) اس کی اجازت سے ــ"

فوائد ومسائل: ① جہاں ایک عالم کو خاص مقام حاصل ہو، وہاں اسی کو امامت کرانی چاہیے۔ مہمان کو خواہ مخواہ امام بنانے کی کوشش کرنا درست نہیں۔ کسی مسجد کا امام وخطیب، کسی مدرسے کا شیخ الحدیث یا کسی محکمے کا سربراہ (جبکہ وہ امامت کی اہلیت رکھتا ہو) امامت کا حق رکھتا ہے۔ البتہ اگر وہ عالم خود کسی کو بہتر سمجھ کر امامت کے لیے کہے تو ٹھیک ہے۔ ② تکْرِمَه (عزت کی جگہ) سے مراد صاحب خانہ کی خاص جگہ ہے جہاں وہ عام طور پر بیٹھا کرتا ہے۔ اسی طرح استاد کی نشست یا کسی افسر کی کرسی وغیرہ بھی اس کی عزت کا مقام ہے۔ مسجد کے امام کا مصلیٰ اور خطیب کا منبر بھی اسی میں شامل ہے، لہٰذا ان مقامات پر بلا اجازت براجمان ہونا اسلامی آداب اور احترام مسلم کے خلاف ہے۔

[١٥٣٥] ٢٩٢-(٦٧٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَّقِيقًا، فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، فَسَأَلَنَا عَنْ مَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: «اِرْجِعُوا إِلٰى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَمُرُوهُمْ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَّكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ».

[1535] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ایوب نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے، ہم نے آپ کے پاس بیس راتیں قیام کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ بہت مہربان اور نرم دل تھے، آپ نے خیال فرمایا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا اشتیاق ہوگا، آپ نے ہم سے ہمارے ان گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جنھیں ہم چھوڑ آئے تھے، ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ، انھی کے درمیان رہو، انھیں تعلیم دو اور انھیں (اچھائی پر چلنے کا) حکم دو، چنانچہ جب نماز کا وقت آئے تو ایک آدمی تم سب کے لیے اذان کہے، پھر تم میں سے (جو عمر میں) سب سے بڑا ہو وہ تمھاری امامت کرے۔''

[١٥٣٦] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ ح:

[1536] حماد نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

[١٥٣٧] (..) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ أَبُو سُلَيْمَانَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي

[1537] اور یہی حدیث ہمیں ابن ابی عمر نے سنائی، کہا: عبدالوہاب نے بھی ایوب سے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے ابوقلابہ نے بیان کیا، کہا: ہمیں ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میں کچھ لوگوں (کی

نَاسٍ، وَّنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُونَ، وَاقْتَصَّا جَمِيعًا الْحَدِيثَ. بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

معیت) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، ہم تقریباً ہم عمر نوجوان تھے...... آگے دونوں (حماد اور عبدالوہاب) نے ابن عُلَیّہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[١٥٣٨] ٢٩٣-(..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَّالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي، فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا: «إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا».

[1538] عبدالوہاب ثقفی نے خالد حذاء سے، انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں اور میرا ایک ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب ہم نے آپ کے ہاں سے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ نے ہم سے فرمایا: ''جب نماز (کا وقت) آئے تو اذان کہو، پھر اقامت کہو اور تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ تمھاری امامت کرلے۔''

[١٥٣٩] (..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ: قَالَ الْحَذَّاءُ: وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ.

[1539] حفص بن غیاث نے خالد حذاء سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور (اپنی روایت میں) یہ اضافہ کیا کہ حذاء نے کہا: دونوں قراءت میں ایک جیسے تھے۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ، إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ) (التحفة ١٠٧)

باب:54-جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو تمام نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنا مستحب ہے

[١٥٤٠] ٢٩٤-(٦٧٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ، حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَيُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ،

[1540] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب نمازِ فجر کی قراءت سے فارغ ہوتے اور (رکوع میں جانے کے لیے) تکبیر کہتے تو سر اٹھانے کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اللہ نے سن لیا جس نے اس کی حمد کی، اے ہمارے رب! اور حمد تیرے ہی لیے ہے)

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ يَقُولُ، وَهُوَ قَائِمٌ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَّعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. اَللّٰهُمَّ! اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ. اَللّٰهُمَّ! الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ»، ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

کہتے، پھر حالتِ قیام ہی میں آپ فرماتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مومنوں میں سے ان لوگوں کو جنھیں (کافروں نے) کمزور پایا، نجات عطا فرما۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنے روندنے کو سخت کر، ان پر اپنے اس مؤاخذے کو یوسف علیہ السلام کے زمانے کے قحط کی طرح کر دے۔ اے اللہ! لحیان، رِعل، ذکوان اور عُصیہّ پر، جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، لعنت نازل کر۔'' پھر ہم تک یہ بات پہنچی کہ اس کے بعد جب آپ پر یہ آیت اتری: ''آپ کا اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں، (اللہ تعالیٰ) چاہے ان کو توبہ کا موقع عطا کرے، چاہے ان کو عذاب دے کہ وہ یقیناً ظلم کرنے والے ہیں'' تو آپ نے یہ دعا چھوڑ دی۔

[١٥٤١] (..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى قَوْلِهِ: «وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[1541] ابن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سعید بن میبّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ تک روایت کی: ''اس سختی کو ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کے قحط کی طرح کر دے'' جو اس کے بعد ہے اسے بیان نہیں کیا۔

[١٥٤٢] ٢٩٥-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا، إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ: «اَللّٰهُمَّ! نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ. اَللّٰهُمَّ! نَجِّ سَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ. اَللّٰهُمَّ! نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ. اَللّٰهُمَّ! نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. اَللّٰهُمَّ! اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ. اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ».

[1542] ہمیں اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت (عاجزی سے دعا) کی، جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہہ لیتے (تو) اپنی قنوت میں یہ (الفاظ) کہتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ! کمزور سمجھے جانے والے (دوسرے) مومنوں کو نجات عطا کر، اے اللہ! ان پر اپنے روندنے کو سخت تر کر اور اسے ان پر، یوسف علیہ السلام کے (زمانے کے) قحط کے مانند کر دے۔''

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ. فَقُلْتُ: أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ، قَالَ فَقِيلَ: وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا؟.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے یہ دعا چھوڑ دی، میں نے (ساتھیوں سے) کہا: میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا چھوڑ دی ہے۔ کہا: (جواب میں) مجھ سے کہا گیا، تم انھیں دیکھتے نہیں، (جن کے لیے دعا ہوتی تھی) وہ سب آ چکے ہیں۔

[١٥٤٣] (..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ: «اَللّٰهُمَّ! نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلٰى قَوْلِهِ: «كَسِنِي يُوسُفَ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[1543] (اوزاعی کے بجائے) شیبان نے یحییٰ سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه تو سجدے میں جانے سے پہلے آپ نے (دعا مانگتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما۔'' اس کے بعد ''یوسف علیہ السلام (کے زمانے) کے قحط کی طرح'' کے الفاظ تک اوزاعی کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی، بعد کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[١٥٤٤] ٢٩٦-(٦٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: وَاللهِ! لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ، وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

[1544] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! ضرور میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم لوگوں کے بہت قریب کروں گا، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی نماز میں قنوت کرتے اور مسلمانوں کے حق میں دعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

[١٥٤٥] ٢٩٧-(٦٧٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ، ثَلَاثِينَ صَبَاحًا، يَدْعُو

[1545] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے خلاف جنھوں نے بئر معونہ والوں کو قتل کیا تھا، تیس (دن تک) صبح (کی نمازوں) میں بددعا کی۔ آپ نے رِعل، ذکوان، لحیان اور عُصَیہ کے خلاف، جنھوں نے اللہ اور اس

عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ أَنَسٌ: أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ: أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا، أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ. [انظر: ٤٩١٧]

کے رسول کی نافرمانی کی، بد دعا کی۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ نے ان لوگوں کے متعلق جو بئر معونہ پر قتل ہوئے، قرآن (کا کچھ حصہ) نازل فرمایا جو بعد میں اس کے منسوخ ہونے تک ہم پڑھتے رہے (اس میں شہداء کا پیغام تھا) کہ ہماری قوم کو بتا دیں کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں، وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔

[١٥٤٦] ٢٩٨-(..) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

[1546] محمد (بن سیرین) سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (کبھی) صبح کی نماز میں قنوت کی تھی؟ کہا: ہاں، رکوع سے تھوڑی دیر بعد۔

[١٥٤٧] ٢٩٩-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ - حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ، وَيَقُولُ: «عُصَيَّةُ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ».

[1547] ابو مجلز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت کی، آپ رِعل اور ذکوان کے خلاف بد دعا فرماتے تھے اور کہتے تھے: ''عُصَیَّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

[١٥٤٨] ٣٠٠-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا، بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَدْعُو عَلٰى بَنِي عُصَيَّةَ.

[1548] انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک نماز فجر میں رکوع کے بعد قنوت کی، آپ بنو عُصَیَّہ کے خلاف بد دعا کرتے رہے۔

[١٥٤٩] ٣٠١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[1549] ابو معاویہ نے عاصم سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ان (انس رضی اللہ عنہ) سے

عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ، قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ؟ فَقَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ. قَالَ قُلْتُ: فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ. فَقَالَ: إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى أُنَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ.

قنوت کے بارے میں پوچھا: رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد؟ تو انھوں نے کہا: رکوع سے پہلے۔ کہا: میں نے عرض کی: بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت کی۔ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے قنوت کی، ان لوگوں کے خلاف بددعا فرماتے رہے جنھوں نے آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو قتل کیا تھا جنھیں قرّاء (قرآن پڑھنے والے) کہا جاتا تھا۔

[١٥٥٠] ٣٠٢-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مَّا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ، فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى قَتَلَتِهِمْ.

[1550] سفیان نے عاصم سے روایت کی، کہا: میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ کو کسی اور جنگ پر اتنا غم محسوس ہوا ہو جتنا ان ستر (ساتھیوں) پر ہوا جو بئر معونہ کے واقعے کے روز شہید کیے گئے، انھیں قرّاء کہا جاتا تھا، آپ ایک مہینے تک ان کے قاتلوں کے خلاف بددعا کرتے رہے۔

[١٥٥١] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

[1551] حفص، ابن فضیل اور مروان سب نے عاصم سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث روایت کی، ان میں سے بعض نے بعض سے کچھ زیادہ روایت کیا۔

[١٥٥٢] ٣٠٣-(..) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا. يَلْعَنُ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ.

[1552] شعبہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت کی، آپ رعل، ذکوان اور عُصیّہ پر لعنت بھیجتے تھے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت کی تھی۔

[١٥٥٣] (..) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّوسَى ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[1553] موسیٰ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

[١٥٥٤] ٣٠٤-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا، يَدْعُو عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ.

[1554] ہشام نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک عرب کے قبائل میں سے کچھ قبیلوں کے خلاف بددعا کرتے ہوئے قنوت کی، پھر چھوڑ دی۔

[١٥٥٥] ٣٠٥-(٦٧٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

[1555] شعبہ نے عمرو بن مُرّہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، کہا: ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت کیا کرتے تھے۔

[١٥٥٦] ٣٠٦-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ.

[1556] سفیان نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت کی۔

[١٥٥٧] ٣٠٧-(٦٧٩) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ: «اَللّٰهُمَّ! الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا، وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ، غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ».

[1557] عمران بن ابی انس نے حنظلہ بن علی سے اور انھوں نے خُفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز میں (دعا کرتے ہوئے) کہا: ''اے اللہ! بنولحیان، رِعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیج جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ غِفار کی اللہ مغفرت کرے اور اسلم کو اللہ سلامتی عطا فرمائے۔''

[١٥٥٨] ٣٠٨-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ

[1558] حارث بن خفاف سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت خُفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا، پھر سر اٹھا کر فرمایا: ''غِفار کی اللہ مغفرت کرے، اَسلم کو اللہ سلامتی عطا کرے۔ اور عُصَیَّہ نے اللہ اور اس کے

الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ خُفَافُ ابْنُ إِيمَاءٍ: رَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا. وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ. اَللّٰهُمَّ! الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ، وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ» ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا، قَالَ خُفَافٌ: فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

رسول کی نافرمانی کی۔ اے اللہ! بنولحیان پر لعنت بھیج اور رِعل اور ذکوان پر لعنت بھیج۔" پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ خفاف رضی اللہ عنہ نے کہا: کافروں پر اسی کے سبب سے لعنت کی گئی۔ (لعنت کا طریقہ اختیار کیا گیا۔)

[١٥٥٩] (..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: وَأَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ، بِمِثْلِهِ. إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

[1559] (عمران کے بجائے) عبدالرحمان بن حرملہ نے حنظلہ بن علی بن اسقع سے اور انھوں نے حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی، سوائے اس کے کہ انھوں نے "کافروں پر اسی کے سبب لعنت کی گئی" کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٥٥) - (بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا) (التحفة ١٠٨)

باب:55- فوت شدہ نماز کی قضا اور اس میں جلدی کرنا مستحب ہے

[١٥٦٠] ٣٠٩-(٦٨٠) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، سَارَ لَيْلَةً، حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: «اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ» فَصَلّٰى بِلَالٌ مَّا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَّلَا أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ

[1560] یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب جنگِ خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب آپ کو نیند نے آلیا، آپ نے (سواری سے) اتر کر پڑاؤ کیا اور بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: "ہمارے لیے رات کا پہرہ دو (نظر رکھو کہ کب صبح ہوتی ہے؟)" بلال رضی اللہ عنہ نے مقدور بھر نماز پڑھی، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سو گئے۔ جب فجر قریب ہوئی تو بلال رضی اللہ عنہ نے (مطلع) فجر کی طرف رخ کرتے ہوئے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائی، جب وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو ان پر نیند غالب آگئی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے

حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيْ بِلَالُ!» فَقَالَ بِلَالٌ: أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ - بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللهِ! - بِنَفْسِكَ. قَالَ: «اِقْتَادُوا» فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا. فَإِنَّ اللهَ قَالَ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكۡرِيٓ﴾ [طه: ١٤].

نہ بلال اور نہ ہی ان کے صحابہ میں سے کوئی بیدار ہوا یہاں تک کہ ان پر دھوپ پڑنے لگی، سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور گھبرا گئے۔فرمانے لگے: ''اے بلال!'' تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میری جان کو بھی اسی نے قبضے میں لے لیا تھا جس نے ـــ میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسول! ـــ آپ کی جان کو قبضے میں لے لیا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''سواریاں آگے بڑھاؤ۔'' وہ اپنی سواریوں کو لے کر کچھ آگے بڑھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے نماز کی اقامت کہی، پھر آپ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی، جب نماز ختم کی تو فرمایا: ''جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''میری یاد کے وقت نماز قائم کرو۔''

قَالَ يُونُسُ: وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا: لِلذِّكْرٰى.

یونس نے کہا: ابن شہاب اسے ''لِلذِّكْرٰى'' (یاد کرنے کے لیے) پڑھتے تھے۔

[١٥٦١] ٣١٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ» قَالَ فَفَعَلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. -وَقَالَ يَعْقُوبُ: ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ-، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ.

[1561] محمد بن حاتم اور یعقوب بن ابراہیم دورقی دونوں نے یحییٰ سے روایت کی، کہا: ہمیں یزید بن کیسان نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رات کے آخری حصے میں (آرام کے لیے) سواریوں سے اترے، اور بیدار نہ ہو سکے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر شخص اپنی سواری کی نکیل پکڑے (اور آگے چلے) کیونکہ اس جگہ ہمارے درمیان شیطان آموجود ہوا ہے۔'' کہا: ہم نے (ایسا ہی) کیا، اس کے بعد آپ نے پانی منگوایا، وضو کیا، پھر دو سجدے کیے (دو رکعتیں ادا کیں۔) ـــ یعقوب نے کہا: پھر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں ـــ پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

[١٥٦٢] ٣١١-(٦٨١) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ، وَتَأْتُونَ الْمَاءَ، إِنْ شَاءَ اللهُ، غَدًا». فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ - قَالَ: فَنَعَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَمَالَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ، فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ، حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ، مَالَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ. قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ، حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً. هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ، فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: أَبُو قَتَادَةَ. قَالَ: «مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيرَكَ مِنِّي؟» قُلْتُ: مَا زَالَ هٰذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ. قَالَ: «حَفِظَكَ اللهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرَانَا نَخْفٰى عَلَى النَّاسِ؟» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ؟» قُلْتُ: هٰذَا رَاكِبٌ، ثُمَّ قُلْتُ: هٰذَا رَاكِبٌ آخَرُ، حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ. قَالَ: فَمَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيقِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: «احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا». فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ.

[1562] ثابت نے عبداللہ بن رَباح سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور کہا: ''تم اپنی (پوری) شام اور (پوری) رات چلتے رہو گے تو ان شاء اللہ کل تک پانی پر پہنچ جاؤ گے۔'' لوگ چل پڑے، کوئی مڑ کر دوسرے کی طرف دیکھتا بھی نہ تھا۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی عالم میں رسول اللہ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ رات آدھی گزر گئی، میں آپ کے پہلو میں چل رہا تھا، کہا: تو رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آگئی اور آپ سواری سے ایک طرف جھک گئے، میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا حتی کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر آپ چلتے رہے یہاں تک کہ رات کا بیشتر حصہ گزر گیا، آپ (پھر) سواری پر (ایک طرف) جھکے، کہا: میں نے آپ کو جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، کہا: پھر چلتے رہے حتی کہ سحری کا آخری وقت تھا تو آپ (پھر) جھکے، یہ جھکنا پہلے دونوں بار کے جھکنے سے زیادہ تھا، قریب تھا کہ آپ اونٹ سے گر پڑتے، میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو سہارا دیا تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کی: ابوقتادہ ہوں۔ فرمایا: ''تم کب سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: میں رات ہی سے اس طرح سفر کر رہا ہوں۔ فرمایا: ''اللہ اسی طرح تمھاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم دیکھ رہے ہو (کہ) ہم لوگوں سے اوجھل ہیں؟'' پھر پوچھا: ''تمھیں کوئی (اور) نظر آرہا ہے؟'' میں نے عرض کی: یہ ایک سوار ہے۔ پھر عرض کی: یہ ایک اور سوار ہے حتی کہ ہم اکٹھے ہوئے تو سات سوار تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ راستے سے ایک طرف ہٹے، پھر سر (نیچے) رکھ دیا (اور لیٹ گئے) پھر فرمایا: ''ہمارے لیے ہماری نماز کا

قَالَ: فَقُمْنَا فَزِعِينَ، ثُمَّ قَالَ: «اِرْكَبُوا» فَرَكِبْنَا، فَسِرْنَا. حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ. ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ. قَالَ: فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ. قَالَ: وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ: «اِحْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ، فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ» ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ. قَالَ: فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلٰى بَعْضٍ: مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا؟ ثُمَّ قَالَ: «أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ؟» ثُمَّ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ. إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى. فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا، فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا» ثُمَّ قَالَ: «مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا؟» قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ: رَسُولُ اللهِ -ﷺ- بَعْدَكُمْ، لَمْ يَكُنْ لِّيُخَلِّفَكُمْ، وَقَالَ النَّاسُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ -ﷺ- بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، فَإِنْ يُّطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَرْشُدُوا».

خیال رکھنا۔'' پھر جو سب سے پہلے جاگے وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے، سورج آپ کی پشت پر (چمک رہا) تھا، کہا: ہم سخت تشویش کے عالم میں کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: ''سوار ہو جاؤ۔'' ہم سوار ہوئے اور (آگے) چل پڑے حتی کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ اترے، پھر آپ نے وضو کا برتن مانگا جو میرے ساتھ تھا، اسی میں کچھ پانی تھا، کہا: پھر آپ نے اس سے (مکمل) وضو کے مقابلے میں کچھ ہلکا وضو کیا، اور اس میں کچھ پانی بچ بھی گیا، پھر آپ نے (مجھے) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ہمارے لیے اپنے وضو کا برتن محفوظ رکھنا، اس کی ایک خبر ہو گی۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان کہی، رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے اسی طرح جس طرح روز کرتے تھے صبح کی نماز پڑھائی، کہا: اور رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے ہم بھی آپ کی معیت میں سوار ہو گئے، کہا: ہم میں سے کچھ لوگ ایک دوسرے سے کھسر پھسر کرنے لگے کہ ہم نے نماز میں جو کوتاہی کی ہے اس کا کفارہ کیا ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے لیے میرے عمل میں نمونہ نہیں؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''سمجھ لو! نیند (آ جانے) میں (کسی کی) کوئی کوتاہی نہیں۔'' کوتاہی اس کی ہے جس نے (جاگنے کے بعد) دوسری نماز کا وقت آ جانے تک نماز نہیں پڑھی، جو اس طرح (نیند) کرے تو جب اس کے لیے جاگے تو یہ نماز پڑھ لے، پھر جب دوسرا دن آئے تو اسے وقت پر ادا کرے۔'' پھر فرمایا: ''تم کیا دیکھتے ہو (دوسرے) لوگوں نے کیا کیا؟'' کہا: پھر آپ نے فرمایا: ''لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی کو گم پایا۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ تمھارے پیچھے ہیں، وہ ایسے نہیں کہ تمھیں پیچھے چھوڑ دیں۔ (دوسرے) لوگوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ تم سے آگے ہیں۔ اگر وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کریں تو صحیح راستے پر چلیں گے۔''

قَالَ: فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ، وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكْنَا، عَطِشْنَا. فَقَالَ: «لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ» ثُمَّ قَالَ: «أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي» قَالَ: وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَا فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: «أَحْسِنُوا الْمَلَأَ، كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى» قَالَ: فَفَعَلُوا. فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ، حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «اِشْرَبْ» فَقُلْتُ: لَا أَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا». قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً.

کہا: تو ہم لوگوں تک (اس وقت) پہنچ پائے جب دن چڑھ آیا تھا اور ہر شے تپ گئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے: اے اللہ کے رسول! ہم پیاسے مر گئے۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم پر کوئی ہلاکت نہیں آئی۔'' پھر فرمایا: ''میرا چھوٹا پیالہ میرے پاس آنے دو۔'' کہا: پھر وضو کے پانی والا برتن منگوایا، رسول اللہ ﷺ (اس سے پیالے میں) انڈیلتے گئے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو پلاتے گئے، زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ لوگوں نے وضو کے برتن میں جو (تھوڑا سا پانی) تھا، دیکھ لیا، اس پر جھرمٹ بنا کر اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا طریقہ اختیار کرو، تم میں سے ہر ایک اچھی طرح پیاس بجھا لے گا۔'' کہا: لوگوں نے ایسا ہی کیا، رسول اللہ ﷺ پانی (پیالے میں) انڈیلتے گئے اور میں لوگوں کو پلاتا گیا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کوئی نہ بچا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے پھر پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا: ''پیو۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! جب تک آپ نہیں پی لیں گے میں نہیں پیوں گا۔ فرمایا: ''قوم کو پانی پلانے والا ان سب سے آخر میں پیتا ہے۔'' کہا: تب میں نے پی لیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی نوش فرمایا، کہا: اس کے بعد لوگ اس حالت میں (اگلے) پانی پر پہنچے کہ سب (نے اپنے) برتن پانی سے بھرے ہوئے تھے اور (خوب) سیراب تھے۔

قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ: إِنِّي لَأُحَدِّثُ النَّاسَ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ، إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: اُنْظُرْ أَيُّهَا الْفَتٰى! كَيْفَ تُحَدِّثُ؛ فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ. قَالَ قُلْتُ: فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: حَدِّثْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ. قَالَ: فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ، فَقَالَ عِمْرَانُ: لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ

(ثابت نے) کہا، عبداللہ بن رباح نے کہا: میں یہ حدیث جامع مسجد میں سب لوگوں کو سناؤں گا۔ تب عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جوان! خیال رکھنا کہ تم کس طرح حدیث بیان کرتے ہو، اس رات میں بھی قافلے کے سواروں میں سے ایک تھا۔ کہا: میں نے عرض کی: آپ اس حدیث کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو انھوں نے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: انصار سے۔ فرمایا: حدیث بیان کرو تم اپنی احادیث سے زیادہ آگاہ ہو (انصار میں سے

أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتَهُ.

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس سارے واقعے کا سب سے زیادہ اور باریکی سے مشاہدہ کیا تھا بلکہ وہ اس سارے واقعے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تھے، آگے ان سے سننے والے عبداللہ بن رباح بھی انصار میں سے تھے۔) کہا: میں نے لوگوں کو حدیث سنائی تو عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: اس رات میں بھی موجود تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ اسے کسی نے اس طرح یاد رکھا جس طرح تم نے اسے یاد رکھا ہے۔

[١٥٦٣] ٣١٢-(٦٨٢) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَّهُ، فَأَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا، فَغَلَبَتْنَا أَعْيُنُنَا حَتّٰى بَزَغَتِ الشَّمْسُ. قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَّا أَبُوبَكْرٍ، وَّكُنَّا لَا نُوقِظُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مِنْ مَّنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ، فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ: «اِرْتَحِلُوا» فَسَارَ بِنَا، حَتّٰى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا فُلَانُ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟» قَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ! أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ. فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، فَصَلّٰى، ثُمَّ عَجَّلَنِي فِي

[1563] سَلم بن زریر عطاردی نے کہا: میں نے ابورجاء عطاردی سے سنا، وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں آپ کے ہمراہ تھا، ہم اس رات چلتے رہے حتی کہ جب صبح قریب آئی تو ہم (تھکاوٹ کے سبب) اتر پڑے، ہم پر (نیند میں ڈوبی) آنکھیں غالب آگئیں یہاں تک کہ سورج چمکنے لگا۔ ہم میں جو سب سے پہلے بیدار ہوئے وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے تو ہم آپ کو جگایا نہیں کرتے تھے حتی کہ آپ خود بیدار ہو جاتے، پھر عمر رضی اللہ عنہ جاگے، وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑے ہو گئے اور اللہ اکبر پکارنے لگے اور (اس) تکبیر میں آواز اونچی کرنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جاگ گئے، جب آپ نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ سورج چمک رہا ہے تو فرمایا: ''(آگے) چلو۔'' آپ ہمیں لے کر چلے یہاں تک کہ سورج (روشن ہو کر) سفید ہو گیا، آپ اترے، ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی الگ ہو گیا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی، جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: ''فلاں! تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے۔ آپ نے اسے حکم دیا۔ اس نے مٹی سے تیمّم کیا اور نماز پڑھی، پھر آپ نے مجھے چند سواروں سمیت پانی کی تلاش میں جلدی اپنے

رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ نَطْلُبُ الْمَاءَ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا . فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِّجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا : أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: أَيْهَاهْ! أَيْهَاهْ! لَا مَاءَ لَكُمْ، قُلْنَا :فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: مَسِيرَةُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، قُلْنَا :اِنْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا، فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَتْنَا، وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، لَّهَا صِبْيَانٌ أَيْتَامٌ، فَأَمَرَ بِرَاوِيَتِهَا، فَأُنِيخَتْ، فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ، ثُمَّ بَعَثَ بِرَاوِيَتِهَا، فَشَرِبْنَا، وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عِطَاشًا، حَتَّى رَوِينَا، وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَإِدَاوَةٍ، وَّغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا، غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا، وَّهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ» فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَّتَمْرٍ، وَّصُرَّ لَهَا صُرَّةٌ، فَقَالَ لَهَا : «اِذْهَبِي فَأَطْعِمِي هٰذَا عِيَالَكِ، وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَّائِكِ» فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ: لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ، أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ، كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتَ وَذَيْتَ، فَهَدَى اللهُ ذٰلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا .

آگے روانہ کیا، ہم سخت پیاسے تھے، جب ہم چل رہے تھے تو ہمیں ایک عورت ملی جس نے اپنے پاؤں دو مشکوں کے درمیان لٹکا رکھے تھے (بڑی مشکوں سمیت پاؤں لٹکائے، اونٹ پر سوار تھی)، ہم نے اس سے پوچھا: پانی کہاں ہے؟ کہنے لگی: افسوس! افسوس! تمھارے لیے پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا: تمھارے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہا: ایک دن اور رات کی مسافت ہے۔ ہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس چلو۔ کہنے لگی: اللہ کا رسول کیا ہوتا ہے؟ ہم نے اسے اس کے معاملے میں (فیصلے کا) کچھ اختیار نہ دیا حتی کہ اسے لے آئے، اس کے ساتھ ہم رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر ہوئے، آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے آپ کو اسی طرح بتایا جس طرح ہمیں بتایا تھا، اور آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ یتیم بچوں والی ہے، اس کے (زیر کفالت) بہت سے یتیم بچے ہیں۔ آپ نے اس کی پانی ڈھونے والی اونٹنی کے بارے میں حکم دیا، اسے بٹھا دیا گیا اور آپ نے کلی کر کے مشکوں کے اوپر کے دونوں سوراخوں میں پانی ڈالا، پھر آپ نے اس کی اونٹنی کو کھڑا کیا تو ہم سب نے اور ہم چالیس (شدید) پیاسے افراد تھے (ان مشکوں سے) پانی پیا، یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہمارے پاس جتنی مشکیں اور پانی کے برتن تھے سب بھر لیے اور اپنے ساتھی کو غسل (بھی) کرایا، البتہ ہم نے کسی اونٹ کو پانی نہ پلایا اور وہ یعنی دونوں مشکیں پانی (کی مقدار زیادہ ہو جانے کے سبب) پھٹنے والی ہو گئیں، پھر آپ نے فرمایا: ''تمھارے پاس جو کچھ ہے، لے آؤ۔'' ہم نے ٹکڑے اور کھجوریں اکٹھی کیں، اس کے لیے ایک تھیلی کا منہ بند کر دیا گیا تو آپ نے اس سے کہا: ''جاؤ اور یہ خوراک اپنے بچوں کو کھلاؤ اور جان لو! ہم نے تمھارے پانی میں کمی نہیں کی۔'' جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی تو کہا: میں انسانوں کے سب سے بڑے ساحر سے مل کر آئی

ہوں یا پھر جس طرح کہ وہ خود کو سمجھتا ہے، وہ نبی ہے، اور اس کا معاملہ اس اس طرح سے ہے۔ پھر (آخر کار) اللہ نے اس عورت کے سبب سے لوگوں سے کٹی ہوئی اس آبادی کو ہدایت عطا کر دی، وہ مسلمان ہو گئی اور (باقی) لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔ (یہ پچھلے واقعے سے ملتا جلتا ایک اور واقعہ ہے۔)

[١٥٦٤] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَسَرَيْنَا لَيْلَةً، حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قُبَيْلَ الصُّبْحِ، وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلٰى مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيرٍ، وَزَادَ وَنَقَصَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ، وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالتَّكْبِيرِ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا ضَيْرَ، اِرْتَحِلُوا» وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

[1564] عوف بن ابی جمیلہ اَعرابی نے ابو رجاء عُطاردی سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک سفر کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم ایک رات چلے، جب رات کا آخری حصہ آیا، صبح سے تھوڑی دیر پہلے ہم اس طرح پڑ کر سو گئے کہ اس سے زیادہ میٹھی نیند ایک مسافر کے لیے اور کوئی نہیں ہو سکتی، ہمیں سورج کی حرارت ہی نے جگایا...... پھر سَلْم بن زَریر کی حدیث کی طرح حدیث سنائی اور کچھ کمی بیشی بھی کی اور (اپنی روایت کردہ) حدیث میں انھوں نے کہا: جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاگے اور لوگوں کی صورت حال دیکھی، اور وہ بلند آواز آدمی تھے تو انھوں نے اونچی آواز سے اللہ اکبر کہا حتی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اونچے اللہ اکبر کہنے سے جاگ گئے، جب اللہ کے رسول ﷺ جاگ گئے تو لوگوں نے اپنے اس معاملے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی (بڑا) نقصان نہیں ہوا، (آگے) چلو۔''...... آگے وہی حدیث بیان کی۔

[١٥٦٥] ٣١٣-(٦٨٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ، اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِينِهِ. وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ،

[1565] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات (کے آخری حصے) میں آرام کے لیے لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب صبح سے ذرا پہلے لیٹتے تو اپنی کہنی کھڑی کر لیتے اور سر ہتھیلی پر ٹکا لیتے۔ (تا کہ زیادہ گہری نیند نہ آئے۔ اس حدیث کے الفاظ بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ اوپر بیان کیے گئے

نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ.

دو الگ الگ واقعے ہیں۔)

[١٥٦٦] ٣١٤-(٦٨٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ».

قَالَ قَتَادَةُ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ﴾.

[1566] ہمام نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جیسے ہی وہ اسے یاد آئے، وہ نماز پڑھ لے، اس نماز کا اس کے علاوہ اور کوئی کفارہ نہیں۔''

قتادہ نے پڑھا: ''اور میری یاد کے وقت نماز قائم کریں۔''

[١٥٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَمْ يَذْكُرْ «لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ».

[1567] ابو عوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہی حدیث) روایت کی، البتہ انھوں نے ''اس کے علاوہ اس کا اور کوئی کفارہ نہیں'' کے الفاظ روایت نہیں کیے۔

[١٥٦٨] ٣١٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا».

[1568] سعید نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کوئی نماز بھول گیا یا اسے ادا کرنے کے وقت سوتا رہ گیا تو اس (نماز) کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آئے وہ اس نماز کو پڑھ لے۔''

[١٥٦٩] ٣١٦-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا. فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ﴾».

[1569] مثنیٰ نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز (پڑھنے کے وقت اس) سے سویا رہے یا اس سے غافل ہو جائے تو جب اسے یاد آئے وہ (نماز) پڑھ لے، بے شک اللہ تعالیٰ نے (خود) ارشاد فرمایا ہے: اور میری یاد کے وقت نماز قائم کرو۔''
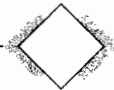
حدیث نمبر 1570 سے 3397 تک

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا - کتاب الحج

صحیح مسلم (اُردو)

2

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح مُسلم (اُردو)

2

www.KitaboSunnat.com

دارالسلام

Ⓒ مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
بن مسلم، مسلم بن الحجاج
صحيح مسلم / مسلم بن الحجاج بن مسلم - ط ١ الرياض، ١٤٣٤ هـ
٣ مج. ص:٧٨٧ مقاس: ٢٤×١٧ سم
ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)
٨-٢٤٤-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ٢) (النص باللغة الاردية)
١- الحديث الصحيح أ.العنوان
ديوي ٢٣٥،٢ ١٤٣٤/٧٤١٧ رقم الإيداع: ١٤٣٤/٧٤١٧
ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)
٨-٢٤٤-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ٢)

شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب
فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com
Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966
جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04
الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966
ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001
لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • مکتبہ انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044
متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033
انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091
• ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • ایم اے ایس بک انٹرپرائزز فون: 42157847 44 0091
سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 372, 24 400 372, 34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042
• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092
کراچی مین طارق روڈ، ڈاؤمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092
info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح مسلم (اردو)

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا 1570(685) * کتاب الحج 3397(1399)

2

تالیف: ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی — مولانا محمد آصف رشید

مولانا عمار فاروق سعیدی — حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دار السلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین (جلد دوم)

٧ - كِتَابُ الْجُمُعَة — جمعہ کے احکام و مسائل 176

١٠ - كِتَابُ الْكُسُوفِ | سورج اور چاند گرہن کے احکام | 233

١١- كِتَابُ الْجَنَائِزِ | جنازے کے احکام و مسائل | 254

١٣- كِتَابُ الصِّيَامِ — روزوں کے احکام و مسائل 427

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا کا تعارف

صحیح مسلم کی کتابوں اورابواب کے عنوان امام مسلم ؒ کے اپنے نہیں۔ انھوں نے سنن کی ایک عمدہ ترتیب سے احادیث بیان کی ہیں۔ کتابوں اور ابواب کی تقسیم بعد میں کی گئی ہے۔ فرض نمازوں کے متعدد مسائل پر احادیث لانے کے بعد یہاں امام مسلم ؒ نے سفر کی نماز اور متعلقہ مسائل، مثلاً: قصر، سفر اور سفر کے علاوہ نمازیں جمع کرنے، سفر کے دوران میں نوافل اور دیگر سہولتوں کے بارے میں احادیث لائے ہیں۔ امام نووی ؒ نے یہاں اس حوالے سے کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا کا عنوان باندھ دیا ہے۔ ان مسائل کے بعد امام مسلم ؒ نے امام کی اقتدا اور اس کے بعد نفل نمازوں کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔ آخر میں بڑا حصہ رات کے نوافل (تہجد) سے متعلقہ مسائل کے لیے وقف کیا ہے۔ ان سب کے عنوان ابواب کی صورت میں ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا مستقل کتاب نہیں بلکہ ذیلی کتاب ہے۔ اصل کتاب الصلاۃ ہی ہے جو اس ذیلی کتاب کے ختم ہونے کے بہت بعد اختتام پذیر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض متاخرین نے اپنی شروح میں اس ذیلی کتاب کو اصل کتاب الصلاۃ ہی میں ضم کر دیا ہے۔

کتاب الصلاۃ کے اس حصے میں ان سہولتوں کا ذکر ہے جو اللہ کی طرف سے پہلے حالتِ جنگ میں عطا کی گئیں اور بعد میں ان کو تمام مسافروں کے لیے تمام کر دیا گیا۔ تحیۃ المسجد، چاشت کی نماز، فرض نمازوں کے ساتھ ادا کیے جانے والے نوافل کے علاوہ رات کی نماز میں رب تعالیٰ کے ساتھ مناجات کی لذتوں، ان گھڑیوں میں مناجات کرنے والے بندوں کے لیے اللہ کے قرب اور اس کی بے پناہ رحمت ومغفرت کے دروازے کھل جانے اور رسول اللہ ﷺ کی خوبصورت دعاؤں کا روح پرور تذکرہ، پڑھنے والے کے ایمان میں اضافہ کر دیتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٦ - كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

(المعجم ١) - (بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا) (التحفة ١٠٩)

باب:1- مسافروں کی نماز اور اس کی قصر

[١٥٧٠] ١-(٦٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

[1570] صالح بن کیسان نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: سفر اور حضر (مقیم ہونے کی حالت) میں نماز دو دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز (پہلی حالت پر) قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

[١٥٧١] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ؛ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى.

[1571] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو وہ دو رکعت فرض کی، پھر حضر کی صورت میں اسے مکمل کر دیا اور سفر کی نماز کو پہلے فریضے پر قائم رکھا گیا۔

[١٥٧٢] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ

[1572] ابن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ابتدا میں نماز دو رکعت فرض کی گئی، پھر سفر کی نماز (اسی حالت میں)

رَكْعَتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ.

برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز مکمل کر دی گئی۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ.

امام زہری نے کہا: میں نے عروہ سے پوچھا: حضرت عائشہ ؓ کا موقف کیا ہے، وہ سفر میں پوری نماز (کیوں) پڑھتی تھیں؟ انھوں نے کہا: انھوں نے اس کا ایک مفہوم لے لیا ہے جس طرح عثمان ؓ نے لیا۔

[١٥٧٣] ٤-(٦٨٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَوٰةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوٓا﴾ [النساء: ١٠١] فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ! فَقَالَ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «صَدَقَةٌ، تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ».

[1573] عبداللہ بن ادریس نے ابن جریج سے، انھوں نے ابن ابی عمار سے، انھوں نے عبداللہ بن بابیہ سے اور انھوں نے حضرت یعلیٰ بن امیہ ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے عرض کی (کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے): ''اگر تمھیں خوف ہو کہ کافر تمھیں فتنے میں ڈال دیں گے تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز میں قصر کر لو'' اب تو لوگ امن میں ہیں (پھر قصر کیوں کرتے ہیں؟) تو انھوں نے جواب دیا: مجھے بھی اسی بات پر تعجب ہوا تھا جس پر تمھیں تعجب ہوا ہے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ) صدقہ (رعایت) ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، اس لیے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔''

[١٥٧٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

[1574] یحییٰ نے ابن جریج سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت یعلیٰ بن امیہ ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے عرض کی...... (بقیہ روایت) ابن ادریس کی حدیث کی طرح ہے۔

[١٥٧٥] ٥-(٦٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ

[1575] ابوعوانہ نے بکیر بن اخنس سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، کہا: اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبان سے نماز فرض کی، حضر (جب مقیم ہوں) میں چار رکعتیں، سفر میں دو

مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

رکعتیں اور خوف (جنگ) میں (امام کے ساتھ) ایک رکعت (پھر اس کی امامت کے بغیر ایک رکعت۔)

[١٥٧٦] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ، عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ، وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

[1576] ایوب بن عائذ طائی نے بکیر بن اخنس سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷺ سے حدیث بیان کی، کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبان سے نماز فرض کی، مسافر پر دو رکعتیں، مقیم پر چار اور (جنگ کے) خوف کے عالم میں (امام کی اقتدا میں) ایک رکعت (اور اقتدا کے بغیر ایک رکعت۔)

[١٥٧٧] ٧-(٦٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ، إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ، سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

[1577] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ موسیٰ بن سلمہ ہذلی (بصری) سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے حضرت ابن عباس ﷺ سے پوچھا: جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھوں تو پھر کیسے نماز پڑھوں؟ تو انھوں نے جواب دیا: دو رکعتیں، (یہی) ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔

[١٥٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1578] (شعبہ کے بجائے) سعید بن ابی عروبہ اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے قتادہ سے، اسی مذکورہ سند کے ساتھ اسی طرح (حدیث بیان کی۔)

[١٥٧٩] ٨-(٦٨٩) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ. قَالَ: فَصَلَّى

[1579] عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب نے اپنے والد (حفص) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے مکہ کے راستے میں حضرت ابن عمر ﷺ کے ساتھ سفر کیا، انھوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعتیں پڑھائی، پھر وہ اور ہم

لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ، حَتّٰى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ، فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلّٰى، فَرَأٰى نَاسًا قِيَامًا، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُونَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي، يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ، وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ، وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ، ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١].

آگے بڑھے اور اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے، ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے پھر اچانک ان کی توجہ اس طرف ہوئی جہاں انھوں نے نماز پڑھی تھی، انھوں نے (وہاں) لوگوں کو قیام کی حالت میں دیکھا، انھوں نے پوچھا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو میں نماز (بھی) پوری کرتا (قصر نہ کرتا۔) بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، آپ نے دو رکعت سے زائد نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہا، انھوں نے بھی دو رکعت سے زائد نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بھی بلا لیا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہا، انھوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا لیا، پھر میں عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، انھوں نے بھی دو سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں، یہاں تک کہ اللہ نے انھیں بلا لیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بے شک تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کے عمل) میں بہترین نمونہ ہے۔''

[١٥٨٠] ٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا، فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يَعُودُنِي، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ، وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [الأحزاب: ٢١].

[1580] عمر بن محمد نے حفص بن عاصم سے روایت کی، کہا: میں بیمار ہوا تو (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما میری عیادت کرنے آئے، کہا: میں نے ان سے سفر میں سنتیں پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے کہا: میں سفر کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا ہوں، میں نے نہیں دیکھا کہ آپ سنتیں پڑھتے ہوں، اور اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو میں نماز ہی پوری پڑھتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''بے شک رسول اللہ (کے عمل) میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔''

[١٥٨١] ١٠-(٦٩٠) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا:

[1581] ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعات

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَّيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

[١٥٨٢] ١١-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَّصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[1582] محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ دونوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں اور آپ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

[١٥٨٣] ١٢-(٦٩١) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1583] شعبہ نے یحییٰ بن یزید ہنائی سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت پر نکلتے۔ مسافت کے بارے میں شک کرنے والے شعبہ ہیں۔ تو دو رکعت نماز پڑھتے۔

[١٥٨٤] ١٣-(٦٩٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ، عَلَى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ

[1584] عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے یزید بن خُمیر سے حدیث سنائی، انھوں نے حبیب بن عبید سے، انھوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شرحبیل بن سمط (الکِندی) کی معیت میں ایک بستی کو گیا جو سترہ یا اٹھارہ میل کے فاصلے پر تھی تو انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی، میں نے ان سے پوچھا، انھوں نے جواب دیا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ میں دو رکعت

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ.

پڑھتے دیکھا ہے، تو میں نے ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے پوچھا، انھوں نے جواب دیا: میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

[١٥٨٥] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: عَنِ ابْنِ السِّمْطِ، وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيلَ. وَقَالَ: إِنَّهُ أَتٰى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينُ مِنْ حِمْصَ، عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا.

[1585] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور کہا: ابن سمط سے روایت ہے اور انھوں نے شرحبیل کا نام نہیں لیا اور کہا: وہ حمص کی دُومین نامی جگہ پر پہنچے جو اٹھارہ میل کے فاصلے پر تھی (اور وہاں نماز قصر پڑھی۔)

[١٥٨٦] ١٥-(٦٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلٰى مَكَّةَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ، قُلْتُ: كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا.

[1586] ہشیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ جانے کے لیے نکلے تو آپ دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس مدینہ پہنچ گئے۔ راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ مکہ کتنا عرصہ ٹھہرے؟ انھوں نے جواب دیا: دس دن۔ (آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ آکر خود مکہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ مختلف مقامات پر دس دن گزارے۔)

[١٥٨٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

[1587] ابوعوانہ اور (اسماعیل) ابن علیہ نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ہشیم کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٥٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ. ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

[1588] شعبہ نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم حج کے لیے مدینہ سے چلے...... پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[١٥٨٩] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ.

[1589] (سفیان) ثوری نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث روایت کی اور (اس میں) حج کا تذکرہ نہیں کیا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى)

(التحفة ١١٠)

باب:2- منیٰ میں قصر نماز پڑھنا

[١٥٩٠] ١٦-(٦٩٤) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ صَلّٰى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَّغَيْرِهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ، صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا.

[1590] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ (بن عمر) سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے منیٰ اور دوسری جگہوں، یعنی اس کے نواح میں اور (آپ ﷺ کے بعد) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے مسافر کی نماز، یعنی دو رکعتیں پڑھیں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں دو رکعتیں پڑھیں، بعد میں پوری چار پڑھنے لگے۔

[١٥٩١] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: بِمِنًى. وَلَمْ يَقُلْ: وَغَيْرِهِ.

[1591] اوزاعی اور معمر نے (اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے) زہری سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی، انھوں نے ''منیٰ میں'' کہا اور ''دوسری جگہوں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[١٥٩٢] ١٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَّكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ،

[1592] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمر نے نافع سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے

وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَّعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا.

ابتدائی سالوں میں (دو رکعتیں پڑھیں)، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں۔

فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَّإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعات پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

[١٥٩٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1593] یحییٰ قطان، ابن ابی زائدہ اور عقبہ بن خالد نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[١٥٩٤] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَعُثْمَانُ ثَمَانِيَ سِنِينَ - أَوْ قَالَ: سِتَّ سِنِينَ - قَالَ حَفْصٌ: وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمِنًى رَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ. فَقُلْتُ: أَيْ عَمِّ! لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ! قَالَ: لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ.

[1594] عبیداللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، کہا: میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے حدیث سنائی، انھوں نے حفص بن عاصم سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے (پہلے) آٹھ سال —یا کہا: چھ سال— منیٰ میں مسافر والی نماز پڑھی۔ حفص نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے، پھر اپنے بستر پر آ جاتے تھے۔ میں نے کہا: چچا جان! اگر آپ فرض نماز کے بعد دو سنتیں بھی پڑھ لیا کریں! تو انھوں نے کہا: اگر میں ایسا کروں تو (گویا) پوری نماز پڑھوں۔

[١٥٩٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ: بِمِنًى. وَلٰكِنْ قَالَا: صَلّٰى فِي السَّفَرِ.

[1595] خالد بن حارث اور عبدالصمد نے کہا: ہمیں شعبہ نے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی لیکن ان دونوں نے اس حدیث میں ''منیٰ میں'' کے الفاظ نہیں کہے لیکن دونوں نے یہ کہا: ''آپ نے سفر میں نماز پڑھی۔''

[١٥٩٦] ١٩-(٦٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. فَقِيلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

[1596] عبدالواحد نے اعمش سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا، کہہ رہے تھے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں، یہ بات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتائی گئی تو انھوں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، کاش! میرے نصیب میں چار رکعات کے بدلے شرفِ قبولیت حاصل کرنے والی دو رکعتیں ہوں۔

فائدہ: کسی شخص نے حج کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ پچھلے سال حج کے موقع پر میں نے آپ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھی تھیں، تب سے آج تک میں نماز میں دو رکعتیں ہی پڑھتا ہوں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو احساس ہوا کہ حج پر آنے والے بہت سے لوگ آ کر جس طرح سفر میں یہاں نماز پڑھائی جاتی ہے اس کو نماز کا مستقل طریقہ سمجھ لیتے ہیں، اس لیے انھوں نے منیٰ میں پوری نماز پڑھانی شروع کر دی تھی۔ (فتح الباري:2/737)

[١٥٩٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسٰى، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. نَحْوَهُ.

[1597] ابو معاویہ، جریر اور عیسیٰ سب نے (مختلف سندوں سے روایت کرتے ہوئے) اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

[١٥٩٨] ٢٠-(٦٩٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى، آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ، رَكْعَتَيْنِ.

[1598] ابو احوص نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، (جب) لوگ سب سے زیادہ امن میں اور کثیر تعداد میں تھے۔ (یہ اللہ کی رخصت کو قبول کرنے کا معاملہ تھا، خوف، بدامنی یا جنگ کا معاملہ نہ تھا۔)

[١٥٩٩] ٢١-(..) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى، وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[1599] زہیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو اسحاق نے حدیث سنائی، کہا: مجھ سے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی جبکہ لوگ (تعداد میں) جتنے زیادہ ہو سکتے تھے (موجود تھے۔) آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھائی۔

قَالَ مُسْلِمٌ: حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ، وَهُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، لِأُمِّهِ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ ماں (ملیکہ بنت جرول الخزاعیہ) کی طرف سے عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے بھائی تھے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ) (التحفة ١١١)

باب:3- بارش کے وقت گھروں میں نماز پڑھنا

[١٦٠٠] ٢٢-(٦٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيحٍ، فَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.

[1600] امام مالک نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سردی اور ہوا والی ایک رات اذان کہی اور اس کے آخر میں کہا: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ''سنو! (اپنے) ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو'' پھر کہا کہ جب رات سرد اور بارش والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ کہے: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ''سنو! (اپنے) ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو۔''

[١٦٠١] ٢٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ نَادٰى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيحٍ وَّمَطَرٍ، فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ، فِي السَّفَرِ، أَنْ يَقُولَ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

[1601] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے سردی، ہوا اور بارش والی ایک رات میں اذان دی اور اذان کے آخر میں کہا: ''سنو! اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو، سنو! ٹھکانوں میں نماز پڑھو۔'' پھر کہا: جب سفر میں رات سرد یا بارش والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو یہ کہنے کا حکم دیتے: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ ''سنو!

اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔"

[١٦٠٢] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادٰى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

[1602] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے (مکہ سے چھ میل کے فاصلے پر واقع) ضَجْنَان پہاڑ پر اذان کہی...... پھر اوپر والی حدیث کے مانند بیان کیا اور (ابواسامہ نے) کہا: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے دوبارہ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ کہنے کا ذکر نہیں کیا۔

[١٦٠٣] ٢٥-(٦٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا، فَقَالَ: «لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ».

[1603] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو بارش ہو گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو چاہے، اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔"

[١٦٠٤] ٢٦-(٦٩٩) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَّطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ.

[1604] اسماعیل (ابن علیہ) نے (ابن ابی سفیان) الزیادی کے ساتھی عبدالحمید سے، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے ایک بارش والے دن اپنے مؤذن سے فرمایا: جب تم أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہہ چکو تو حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ) نہ کہنا (بلکہ) صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ (اپنے گھروں میں نماز پڑھو) کہنا۔

قَالَ: فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا؟ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ.

کہا: لوگوں نے گویا اس کو ایک غیر معروف کام سمجھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ یہ کام انھوں نے کیا جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر تھے، جمعہ پڑھنا لازم ہے اور مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمھیں تنگی میں مبتلا کروں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں چل کر آؤ۔

[١٦٠٥] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فِي يَوْمِ ذِي رَدْغٍ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ. وَقَالَ: قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

[1605] ابوکامل جحدری نے کہا: ہمیں حماد، یعنی ابن زید نے عبدالحمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک پھسلن والے دن ہمارے سامنے خطبہ دیا...... آگے ابن علیہ کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، لیکن جمعے کا نام نہیں لیا، اور کہا: یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر تھے، یعنی نبی اکرم ﷺ نے (یہ کام کیا ہے۔)

وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، بِنَحْوِهِ.

ابوکامل نے کہا: حماد نے ہم سے یہ حدیث (عبدالحمید کے بجائے) عاصم سے، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے اسی طرح روایت کی ہے۔

[١٦٠٦] (..) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ هُوَ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ: يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

[1606] ابوربیع عتکی زہرانی نے کہا: ہمیں حماد، یعنی ابن زید نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب اور عاصم احول نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں (ابوربیع) نے اپنی حدیث میں يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[١٦٠٧] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ؛ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ مَّطِيرٍ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَقَالَ: وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ.

[1607] شعبہ نے کہا: ہمیں عبدالحمید صاحب الزیادی نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے جمعے کے روز بارش والے دن اذان دی...... پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح بیان کیا، اور کہا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ تم پھسلن میں چل کر آؤ۔

[١٦٠٨] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ،

[1608] شعبہ اور معمر دونوں نے (اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے) عاصم احول سے اور انھوں نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن کو حکم دیا۔ معمر کی روایت میں ہے: جمعے کے روز بارش

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ . فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ : فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَّطِيرٍ ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ، وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ : فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ .

کے دن ...... (آگے) سابقہ راویوں کی روایت کی طرح ہے اور معمر کی حدیث میں یہ بھی ہے: یہ کام انھوں نے کیا جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر ہیں، یعنی نبی اکرم ﷺ نے۔

[١٦٠٩] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ - قَالَ وُهَيْبٌ : لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ - قَالَ : أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، فِي يَوْمٍ مَّطِيرٍ ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ .

[1609] وہیب نے کہا: ہمیں ایوب نے عبداللہ بن حارث سے حدیث بیان کی ــ وہیب نے کہا: ایوب نے یہ حدیث عبداللہ بن حارث سے نہیں سنی ــ (جبکہ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق ہے کہ وہیب کی بات درست نہیں بلکہ ایوب نے یہ حدیث سنی ہے۔) انھوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعے کے روز بارش کے دن اپنے مؤذن کو حکم دیا...... (آگے اسی طرح ہے) جس طرح دوسرے راویوں نے بیان کیا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ) (التحفة ١١٢)

باب:4- سفر میں نفل نماز سواری پر پڑھنے کا جواز، سواری کا رخ چاہے جدھر بھی ہو

[١٦١٠] ٣١-(٧٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ نَاقَتُهُ .

[1610] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ (سفر میں سواری پر) اپنی نفل نماز پڑھتے تھے آپ کی اونٹنی جس طرف بھی آپ کو لیے ہوئے رخ کر لیتی۔

[١٦١١] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَّافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ .

[1611] ابو خالد احمر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، وہ چاہے آپ کو لیے ہوئے جس طرف بھی رخ کر لیتی۔

[١٦١٢] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

[1612] یحییٰ بن سعید نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت کی، کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، وَهُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ. قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ [البقرة: ١١٥].

سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے مدینہ کی طرف آ رہے ہوتے، اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، جس طرف بھی آپ کا رخ ہو جاتا۔ کہا: اسی کے بارے میں یہ آیت اتری: ''سو جس طرف تم رخ کرو، وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔''

[١٦١٣] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَّابْنِ أَبِي زَائِدَةَ: ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾. وَقَالَ: فِي هٰذَا نَزَلَتْ.

[1613] ابن مبارک، ابن ابی زائدہ اور ابن نمیر نے اپنے والد کے حوالے سے، سب نے عبدالملک سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی اور ان میں سے ابن مبارک اور ابن ابی زائدہ کی روایت میں ہے کہ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (یہ آیت) تلاوت کی: ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ ''تم جس طرف بھی رخ کرو وہیں اللہ کا چہرہ ہے'' اور کہا: یہ اسی کے بارے میں اتری ہے۔

[١٦١٤] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ، وَّهُوَ مُوَجِّهٌ إِلٰى خَيْبَرَ.

[1614] عمرو بن یحییٰ مازنی نے سعید بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا جبکہ آپ نے خیبر کا رخ کیا ہوا تھا۔

[١٦١٥] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ. قَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ. فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ إِسْوَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، وَاللهِ! قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[1615] ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن یسار سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں مکہ کے راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا، پھر جب مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو میں سواری سے اترا اور وتر پڑھے، پھر میں ان سے جا ملا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں (رہ گئے) تھے؟ میں نے ان سے کہا: مجھے فجر ہو جانے کا اندیشہ ہوا، اس لیے میں نے اتر کر وتر پڑھے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم ہے! انھوں نے کہا: رسول

كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔

[١٦١٦] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.

[1616] امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے وہ آپ کو لیے ہوئے جدھر کا بھی رخ کر لیتی۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

عبداللہ بن دینار نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہی کرتے تھے۔

[١٦١٧] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

[1617] ابن ہاد نے عبداللہ بن دینار سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر وتر ادا کرتے تھے۔

[١٦١٨] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

[1618] سالم بن عبداللہ نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نفل پڑھتے جدھر بھی آپ کا رخ ہو جاتا اور اسی پر وتر بھی پڑھتے، البتہ آپ فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

[١٦١٩] ٤٠-(٧٠١) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ، عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

[1619] حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ سفر میں رات کے وقت سواری پر نفل پڑھتے تھے، جدھر کا بھی وہ رخ کر لیتی تھی۔

[١٦٢٠] ٤١-(٧٠٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ،

[1620] ہمام نے کہا: ہمیں انس بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شام سے آئے تو ہم نے ان کا استقبال کیا، ہم عین التمر کے مقام پر جا کر ان سے ملے تو میں نے انھیں دیکھا، وہ گدھے پر نماز پڑھ

فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ ذٰلِكَ الْجَانِبَ - وَأَوْمَأَ هَمَّامٌ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ لَهُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، قَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ، لَمْ أَفْعَلْهُ.

رہے تھے اور ان کا رخ اس طرف تھا۔ ہمام نے قبلے کی بائیں طرف اشارہ کیا۔ تو میں (انس بن سیرین) نے ان سے کہا: میں نے آپ کو قبلے کی بائیں طرف نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں (کبھی) ایسا نہ کرتا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ) (التحفة ١١٣)

باب:5- سفر میں دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے

[١٦٢١] ٤٢-(٧٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. [انظر: ٣١١٠]

[1621] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے۔

[١٦٢٢] ٤٣- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ؛ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بَعْدَ أَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1622] عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب (سفر کے لیے) جلدی چلنا ہوتا تو شفق (سورج کی سرخی) غائب ہونے کے بعد (یعنی عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد) مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے، اور بتاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلد چلنا ہوتا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

[١٦٢٣] ٤٤-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

[1623] سفیان نے (ابن شہاب) زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

[١٦٢٤] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[1624] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے

يَحْيَى : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے سفر میں جلد چلنا ہوتا تو مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے حتی کہ اسے اور عشاء کی نماز کو جمع کرتے۔

[١٦٢٥] ٤٦-(٧٠٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ، صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

[1625] مفضل بن فضالہ نے عقیل سے، انھوں نے ابن شہاب سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو اس وقت تک مؤخر فرماتے کہ عصر کا وقت ہو جاتا، پھر آپ (سواری سے) اترتے، دونوں نمازوں کو جمع کرتے، اور اگر آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

[١٦٢٦] ٤٧-(..) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْمَدَائِنِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

[1626] لیث بن سعد نے عقیل بن خالد سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں جب دو نمازوں کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتی کہ عصر کا اول وقت ہو جاتا، پھر آپ دونوں نمازوں کو جمع کرتے۔

[١٦٢٧] ٤٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ.

[1627] جابر بن اسماعیل نے بھی عقیل بن خالد سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کر دیتے، پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور مغرب کو مؤخر کرتے اور اسے عشاء کے ساتھ اکٹھا کر کے پڑھتے جب شفق غائب ہو جاتی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ) (التحفة ١١٤)

باب:6- حضر (قیام کی حالت) میں دو نمازیں جمع کرنا

[١٦٢٨] ٤٩-(٧٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ. [انظر: ١٦٣٣]

[1628] امام مالک نے ابو زبیر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا کسی خوف اور سفر کے بغیر۔

[١٦٢٩] ٥٠-(..) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ، جَمِيعًا عَنْ زُهَيْرٍ. قَالَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ.

[1629] زہیر نے کہا: ہمیں ابو زبیر نے سعید بن جبیر سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ نے ظہر اور عصر کو مدینہ میں کسی خوف اور سفر کے بغیر جمع کر کے پڑھا۔

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَسَأَلْتُ سَعِيدًا: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي. فَقَالَ: أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أَحَدًا مِّنْ أُمَّتِهِ.

ابو زبیر نے کہا: میں نے (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) سعید سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تھا، جیسے تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے تو انھوں نے کہا: آپ نے چاہا کہ اپنی امت کے کسی فرد کو تنگی اور دشواری میں نہ ڈالیں۔

[١٦٣٠] ٥١-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1630] قُرّہ بن خالد نے کہا: ہمیں ابو زبیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے دوران ایک سفر میں نمازوں کو جمع کیا، ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا۔

قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

سعید نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ نے چاہا اپنی امت کو حرج (اور تنگی) میں نہ ڈالیں۔

[١٦٣١] ٥٢-(٧٠٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرٍ، عَنْ مُعَاذٍ. قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا [انظر: ٥٩٤٧].

[1631] زہیر نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے ابوطفیل عامر سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو (اس دوران میں) آپ ظہر اور عصر اکٹھی پڑھتے رہے اور مغرب اور عشاء کو جمع کرتے رہے۔

[١٦٣٢] ٥٣-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ أَبُو الطُّفَيْلِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1632] قرہ بن خالد نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عامر بن واثلہ ابوطفیل نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں ظہر، عصر کو اور مغرب، عشاء کو جمع کیا۔

قَالَ فَقُلْتُ: مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

(عامر بن واثلہ نے) کہا: میں نے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انھوں نے کہا: آپ نے چاہا کہ اپنی امت کو دشواری میں نہ ڈالیں۔

[١٦٣٣] ٥٤-(٧٠٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ

[1633] ابومعاویہ اور وکیع دونوں نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے حبیب بن ثابت سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو مدینہ میں کسی خوف اور بارش کے بغیر جمع کیا۔ وکیع کی روایت میں ہے، (سعید نے) کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: تاکہ اپنی امت کو دشواری میں مبتلا نہ کریں۔ اور ابومعاویہ کی حدیث میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ ﷺ

خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ. وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَيْلَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا أَرَادَ إِلَى ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ. [راجع: ١٦٢٨]

نے کیا چاہتے ہوئے ایسا کیا؟ انھوں نے کہا: آپ نے چاہا اپنی امت کو دشواری میں نہ ڈالیں۔

[١٦٣٤] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَّسَبْعًا جَمِيعًا.

[1634] سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے (ابوشعثاء) جابر بن زید سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعات (ظہر اور عصر) اکٹھی اور سات رکعات (مغرب اور عشاء) اکٹھی پڑھیں۔

قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ! أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ. قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ.

(عمرو نے کہا:) میں نے ابوشعثاء (جابر بن زید) سے کہا کہ میرا خیال ہے، آپ نے ظہر کو مؤخر کیا اور عصر جلدی پڑھی اور مغرب کو مؤخر کیا اور عشاء میں جلدی کی۔ انھوں نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

[١٦٣٥] ٥٦-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا، وَّثَمَانِيًا: اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

[1635] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے جابر بن زید سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سات رکعات اور آٹھ رکعات نماز پڑھی، یعنی ظہر، عصر اور مغرب اور عشاء (ملا کر پڑھیں۔)

[١٦٣٦] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ، وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: اَلصَّلَاةَ، اَلصَّلَاةَ. قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، لَّا يَفْتُرُ وَلَا يَنْثَنِي: اَلصَّلَاةَ،

[1636] زبیر بن خریت نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عصر کے بعد ہمیں خطاب کرنے لگے حتی کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نمودار ہو گئے اور لوگ کہنے لگے: نماز، نماز! پھر ان کے پاس بنوتمیم کا ایک آدمی آیا جو نہ تھکتا تھا اور نہ باز آ رہا تھا، نماز، نماز کہے جا رہا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تیری ماں نہ ہو! تو مجھے سنت سکھا رہا ہے؟ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے ظہر وعصر کو اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔

اَلصَّلَاةَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ؟ لَا أُمَّ لَكَ، ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ: فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ. فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَسَأَلْتُهُ، فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ.

عبداللہ بن شقیق نے کہا: تو اس سے میرے دل میں کچھ کھٹکنے لگا، چنانچہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے ان (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کے قول کی تصدیق کی۔

[١٦٣٧] ٥٨-(. .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ: اَلصَّلَاةَ، فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلَاةَ، فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلَاةَ، فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ؟ كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[1637] عمران بن حُدیر نے عبداللہ بن شقیق عُقیلی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نماز! آپ خاموش رہے، اس نے پھر کہا: نماز! آپ پھر چپ رہے، اس نے پھر کہا: نماز! تو آپ (کچھ دیر) چپ رہے، پھر فرمایا: تیری ماں نہ ہو! کیا تو ہمیں نماز کی تعلیم دیتا ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں دو نمازیں جمع کر لیا کرتے تھے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ جَوَازِ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ) (التحفة ١١٥)

باب:7- نماز سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں دونوں طرف سے رخ پھیرنے (نمازیوں کی طرف رخ کرنے) کا جواز

[١٦٣٨] ٥٩-(٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَّفْسِهِ جُزْءًا، لَّا يَرٰى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِينِهِ، أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ.

[1638] ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) سے روایت کی، کہا: تم میں سے کوئی شخص اپنی ذات میں سے شیطان کا حصہ نہ رکھے (وہم اور وسوسے کا شکار نہ ہو)، یہ خیال نہ کرے کہ اس پر لازم ہے کہ وہ نماز سے دائیں کے علاوہ کسی اور جانب سے رخ نہ موڑے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر دیکھا تھا، آپ بائیں جانب سے رخ مبارک موڑتے تھے۔

[١٦٣٩] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّعِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1639] جریر اور عیسیٰ بن یونس نے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٦٤٠] ٦٠-(٧٠٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ عَنْ يَّمِينِي أَوْ عَنْ يَّسَارِي؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِينِهِ.

[1640] ابوعوانہ نے (اسماعیل بن عبدالرحمان) سُدّی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب میں نماز پڑھ لوں تو اپنا رخ کیسے موڑوں، اپنی دائیں طرف سے یا اپنی بائیں طرف سے؟ انھوں نے کہا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو زیادہ تر دائیں طرف سے رخ پھیرتے دیکھا۔

[١٦٤١] ٦١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِينِهِ.

[1641] سفیان بن عیینہ نے سدی سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی دائیں طرف سے رخ پھیرا کرتے تھے۔

فائدہ: تمام احادیث پیش نظر رکھی جائیں تو دونوں طرف سے رخ پھیرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، کسی نے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ تر ایک طرف سے اور کسی اور نے زیادہ تر دوسری طرف سے رخ موڑتے ہوئے دیکھا تو اسی کے مطابق بیان کر دیا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ) (التحفة ١١٦)

باب:8- امام کی دائیں طرف (کھڑے ہونے) کا استحباب

[١٦٤٢] ٦٢-(٧٠٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَحْبَبْنَا أَنْ نَّكُونَ عَنْ يَّمِينِهِ، يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ».

[1642] ابن ابی زائدہ نے مسعر سے، انھوں نے ثابت بن عبید سے، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بیٹے (عبید) سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو پسند کرتے تھے کہ ہم آپ کی دائیں طرف ہوں، آپ ہماری طرف رخ فرمائیں۔ (براء رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے (ایسے ہی ایک موقع پر) آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے میرے

رب! جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ یا جمع کرے گا۔ اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔''

[١٦٤٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَّزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

[1643] وکیع نے مسعر سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور انھوں نے يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ (آپ ہماری طرف رخ فرمائیں) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ) (التحفة ١١٧)

باب:9- مؤذن کے اقامت شروع کر لینے کے بعد نفل کا آغاز کرنا ناپسندیدہ ہے

[١٦٤٤] ٦٣-(٧١٠) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ».

[1644] شعبہ نے ورقاء سے، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔''

[١٦٤٥] (..) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1645] (شعبہ کے بجائے) شبابہ نے ورقاء سے یہی روایت اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے۔

[١٦٤٦] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَّقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ».

[1646] رَوح نے کہا: ہمیں زکریا بن اسحاق نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن دینار نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے عطاء بن یسار سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔''

[١٦٤٧] (..) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1647] (روح کے بجائے) عبدالرزاق نے خبر دی کہ ہمیں زکریا بن اسحاق نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی۔

[١٦٤٨] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. قَالَ حَمَّادٌ: ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

[1648] حماد بن زید نے ایوب سے روایت کی، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے مانند روایت کی۔ حماد نے کہا: پھر میں (براہِ راست) عمرو (بن دینار) سے ملا تو انھوں نے مجھے یہ حدیث سنائی لیکن انھوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا۔)

[١٦٤٩] ٦٥-(٧١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي، وَقَدْ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ، لَا نَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحَطْنَا نَقُولُ: مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: قَالَ لِي: «يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ أَرْبَعًا».

[1649] عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حفص بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحَینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا جبکہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی۔ آپ نے کسی چیز کے بارے میں اس سے گفتگو فرمائی، ہم جان نہ سکے کہ وہ کیا تھی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے اسے گھیر لیا، ہم پوچھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ اس نے بتایا: آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''لگتا ہے کہ تم میں سے کوئی صبح کی چار رکعات پڑھنے لگے گا۔''

قَالَ الْقَعْنَبِيُّ: عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ.

قعنبی نے کہا: عبداللہ بن مالک ابن بُحَینہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی۔

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ: وَقَوْلُهُ: عَنْ أَبِيهِ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، خَطَأٌ.

ابوالحسین مسلم رحمہ اللہ (مؤلفِ کتاب) نے کہا: قعنبی کا اس حدیث میں عَنْ أَبِيهِ (والد سے روایت کی) کہنا درست نہیں۔ (عبداللہ کے والد مالک صحابی تو ہیں لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔)

[١٦٥٠] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: أُقِيمَتْ

[1650] ابوعوانہ نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت (عبداللہ) ابن بُحَینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: صبح کی نماز کی اقامت

صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي، وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَقَالَ: «أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا»؟.

(شروع) ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا ہے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھو گے؟''

[١٦٥١] ٦٧-(٧١٢) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا فُلَانُ! بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ؟ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ، أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا؟».

[1651] حضرت عبداللہ بن سرجس (المزنی حلیف بنی مخزوم) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی مسجد میں آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''اے فلاں! تو نے دو نمازوں میں سے کون سی نماز کو شمار کیا ہے؟ اپنی اس نماز کو جو تم نے اکیلے پڑھی ہے یا اس کو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟''

(المعجم ١٠) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ) (التحفة ١١٨)

باب:10- (جب کوئی انسان) مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟

[١٦٥٢] ٦٨-(٧١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ - أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا

[1652] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے خبر دی، انھوں نے عبدالملک بن سعید سے اور انھوں نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ ___ یا حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ ___ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. اے اللہ!

خَرَجَ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ».

میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو کہے: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

قَالَ مُسْلِمٌ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيٰى يَقُولُ: كَتَبْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَّقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ يَقُولُ: وَأَبِي أُسَيْدٍ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے لکھی ہے، انھوں نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یحییٰ حمانی (شک کے بغیر) وَأَبِي أُسَيْدٍ "اور ابو اسید" سے کہتے تھے۔

[١٦٥٣] (...) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ - أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1653] (سلیمان بن بلال کے بجائے) عمارہ بن غزیہ نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے عبدالملک بن سعید بن سوید انصاری سے، انھوں نے حضرت ابو حمید ۔۔ یا حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہما ۔۔ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ، وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهِمَا، وَأَنَّهَا مَشْرُوعَةٌ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ) (التحفة ١١٩)

باب: 11- دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے اور ان کو پڑھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور وہ تمام اوقات میں پڑھی جا سکتی ہیں

[١٦٥٤] ٦٩-(٧١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ».

[1654] عامر بن عبداللہ بن زبیر نے عمرو بن سُلیم زرقی سے اور انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔"

[١٦٥٥] ٧٠-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ. قَالَ: فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ جُلُوسٌ. قَالَ: «فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، لَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ».

[1655] محمد بن یحییٰ بن حبان نے عمرو بن سُلیم بن خلدہ انصاری سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت کی، کہا: میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ کہا: تو میں بھی بیٹھ گیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو بیٹھے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے تھے، (اس لیے میں بھی بیٹھ گیا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔''

[١٦٥٦] ٧١-(٧١٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ. فَقَضَانِي وَزَادَنِي، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لِي: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

[انظر: ٣٦٣٦ و ٤٠٩٨ و ٤٩٦٤]

[1656] سفیان نے محارب بن دثار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرا نبی اکرم ﷺ کے ذمے قرض تھا، آپ نے اسے ادا کیا اور مجھے زائد رقم دی اور جب میں آپ کے پاس مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''دو رکعت نماز ادا کرلو۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ) (التحفة ١٢٠)

باب:12- سفر سے واپس آنے والے کے لیے سفر سے آتے ہی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے

[١٦٥٧] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: اِشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي

[1657] شعبہ نے محارب سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا، جب آپ مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد آؤں، اور دو رکعتیں

أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ، فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

پڑھوں۔

[۱۶۵۸] ۷۳-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، يَعْنِي الثَّقَفِيَّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ. فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَى. ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ. فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: «اَلْآنَ حِينَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَدَعْ جَمَلَكَ، وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» قَالَ: فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ.

[1658] وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا، میرے اونٹ نے مجھے دیر کرا دی اور تھک گیا۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے مدینہ میں آ گئے اور میں اگلے دن پہنچا، میں مسجد آیا تو میں نے آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم اب اس وقت پہنچے ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھو۔'' میں مسجد میں داخل ہوا، نماز پڑھی، پھر واپس (آپ ﷺ کے پاس) آیا۔

[۱۶۵۹] ۷۴-(۷۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ، يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ: عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَإِذَا قَدِمَ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

[1659] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دن میں چاشت کے وقت کے سوا (کسی اور وقت) سفر سے واپس تشریف نہ لاتے، پھر جب تشریف لاتے تو پہلے مسجد جاتے، اس میں دو رکعتیں ادا کرتے، پھر (کچھ دیر) وہیں تشریف رکھتے (تاکہ گھر والوں کو آپ ﷺ کی آمد کا علم ہو جائے۔)

(المعجم ۱۳) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحٰى، وَأَنَّ أَقَلَّهَا رَكْعَتَانِ، وَأَكْمَلَهَا ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، وَأَوْسَطَهَا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتٌّ، وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا) (التحفة ۱۲۱)

باب:13- نماز چاشت کا استحباب، یہ کم از کم دو رکعتیں، مکمل آٹھ رکعتیں اور درمیانی صورت چار یا چھ رکعتیں ہیں، نیز اس نماز کی پابندی کی تلقین

[١٦٦٠] ٧٥-(٧١٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ.

[1660] سعید جُرَیری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: نہیں، اِلّا یہ کہ باہر (سفر) سے واپس آئے ہوں۔

[١٦٦١] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ.

[1661] کہمس بن حسن قیسی نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، اِلّا یہ کہ سفر سے واپس آئے ہوں۔

[١٦٦٢] ٧٧-(٧١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ. وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا، وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ، خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

[1662] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو (گھر میں قیام کے دوران میں) چاشت کے نفل پڑھتے نہیں دیکھا، جبکہ میں چاشت کی نماز پڑھتی ہوں۔ یہ بات یقینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو کرنا پسند فرماتے تھے لیکن اس ڈر سے کہ لوگ (بھی آپ کو دیکھ کر) وہ کام کریں گے اور (ان کی دلچسپی کی بنا پر) وہ کام ان پر فرض کر دیا جائے گا، آپ ﷺ اس کام کو چھوڑ دیتے تھے۔

[١٦٦٣] ٧٨-(٧١٩) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، يَعْنِي الرِّشْكَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ: أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحٰى؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ.

[1663] عبدالوارث نے کہا: ہمیں یزید رِشک نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے معاذہ نے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کتنی (رکعتیں) پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: چار رکعتیں اور جس قدر زیادہ پڑھنا چاہتے (پڑھ لیتے۔)

[١٦٦٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1664] شعبہ نے یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور یزید نے (ماشاء کے بجائے) مَاشَاءَ اللّٰهُ (جتنی اللہ چاہتا) کہا۔

وَقَالَ: يَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ.

[١٦٦٥] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ.

[1665] سعید نے کہا: قتادہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ معاذہ عدویہ نے ان (حدیث سننے والوں) کو حضرت عائشہ ؓ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز چار رکعتیں پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا زیادہ (بھی) پڑھ لیتے۔

[١٦٦٦] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1666] معاذ بن ہشام نے روایت کی، کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[١٦٦٧] ٨٠-(٣٣٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِىءٍ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَصَلّٰى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ: قَطُّ.

[راجع: ٧٦٤]

[1667] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ام ہانی ؓ کے سوا کسی نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔ انھوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ ان کے گھر میں تشریف لائے اور آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نے آپ کو کبھی اس سے ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، ہاں آپ رکوع اور سجود مکمل طریقے سے کر رہے تھے۔

ابن بشار نے اپنی روایات میں قَطُّ (کبھی) کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[١٦٦٨] ٨١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ

[1668] حرملہ بن یحییٰ اور محمد بن سلمہ مرادی دونوں نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن حارث کے بیٹے نے حدیث سنائی کہ ان کے والد عبداللہ بن حارث بن نوفل نے کہا: میں نے (سب سے) پوچھا اور میری یہ شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایک شخص مل جائے جو مجھے بتائے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی

الضُّحٰى، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذٰلِكَ، غَيْرَ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَتْنِي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتٰى، بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، يَوْمَ الْفَتْحِ. فَأُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ. قَالَتْ: فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

نماز پڑھی ہے۔ مجھے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی نہ ملا جو مجھے یہ بتاتا۔ انھوں نے مجھے خبر دی کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ دن بلند ہونے کے بعد تشریف لائے، ایک کپڑا لا کر آپ کو پردہ مہیا کیا گیا، آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نہیں جانتی کہ ان میں آپ کا قیام (نسبتاً) زیادہ لمبا تھا یا آپ کا رکوع یا آپ کا سجود۔ یہ سب (ارکان) قریب قریب تھے اور انھوں (ام ہانی رضی اللہ عنہا) نے بتایا، میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے یہ نماز پڑھی ہو۔

قَالَ الْمُرَادِيُّ: عَنْ يُونُسَ. وَلَمْ يَقُلْ: أَخْبَرَنِي.

(محمد بن سلمہ) مرادی نے اپنی روایت میں ''یونس سے روایت ہے'' کہا۔ ''مجھے یونس نے خبر دی'' نہیں کہا۔

[١٦٦٩] ٨٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» قُلْتُ: أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ» فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ، فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِيءٍ!» قَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ: وَذٰلِكَ ضُحًى.

[1669] ابونضر سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابومُرّہ (یزید) نے انھیں خبر دی کہ انھوں نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف گئی تو میں نے آپ ﷺ کو نہاتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو کپڑے سے چھپائے ہوئے تھیں (آگے پردہ کیا ہوا تھا۔) میں نے سلام عرض کیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ام ہانی کو خوش آمدید!'' جب آپ نہانے سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور صرف ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعتیں پڑھیں، جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ماں جایا بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ چاہتا ہے کہ ایک ایسے آدمی کو قتل کر دے جسے میں پناہ دے چکی ہوں، یعنی ہبیرہ کا بیٹا، فلاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی، اسے ہم نے بھی پناہ دی۔''

ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ چاشت کا وقت تھا۔

[١٦٧٠] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا وُهَيْبُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ، عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

[1670] جعفر بن محمد رحمہ اللہ کے والد محمد الباقر رحمہ اللہ نے عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومُرّہ سے اور انھوں نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں ایک کپڑے میں جس کے دونوں کنارے ایک دوسرے کی مخالف جانب ڈالے گئے تھے، آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

فائدہ: ابومُرّہ کو حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا تھا۔ یہ ان کے سگے بھائی عقیل بن ابی طالب کے ساتھ زیادہ نظر آتے تھے اس لیے 'مولیٰ عقیل' (عقیل کے آزاد کردہ غلام) کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔

[١٦٧١] ٨٤-(٧٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَّوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَّأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَّيُجْزِىءُ مِنْ ذٰلِكَ، رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى».

[1671] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''صبح کو تم میں سے ہر ایک شخص کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے، پس ہر ایک تسبیح (ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تحمید (اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تہلیل (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہ کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تکبیر (اَللّٰہ أَكْبَر کہنا) بھی صدقہ ہے، (کسی کو) نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور (کسی کو) برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور ان تمام امور کی جگہ دو رکعتیں جو انسان چاشت کے وقت پڑھتا ہے، کفایت کرتی ہیں۔''

[١٦٧٢] ٨٥-(٧٢١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ.

[1672] ابو تیاح نے کہا: ہمیں ابو عثمان نہدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی تلقین فرمائی: ہر ماہ تین روزے رکھنے کی، چاشت کی دو رکعتوں کی اور اس بات کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔

[١٦٧٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ، قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ: يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1673] عباس جُریری اور ابوشمر ضُبَعی، دونوں نے کہا: ہم نے ابوعثمان نہدی سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٦٧٤] (...) وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُخْتَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِثَلَاثٍ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[1674] ابو رافع الصائغ نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے تین باتوں کی تلقین فرمائی..... آگے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوعثمان نہدی کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[١٦٧٥] ٨٦-(٧٢٢) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَّصَلَاةِ الضُّحٰى، وَبِأَنْ لَّا أَنَامَ حَتّٰى أُوتِرَ.

[1675] حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی تلقین فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا ان کو کسی صورت ترک نہیں کروں گا: ہر ماہ تین دنوں کے روزے، چاشت کی نماز اور یہ کہ جب تک وتر نہ پڑھ لوں نہ سوؤں۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ، وَالْحَثُّ عَلَيْهِمَا وَتَخْفِيفِهِمَا وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا، وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَّقْرَأَ فِيهِمَا) (التحفة ١٢٢)

باب:14- فجر کی دوسنتوں کا مستحب ہونا، ان کی ترغیب، ان کو مختصر پڑھنا، ہمیشہ ان کی پابندی کرنا اور اس بات کا بیان کہ ان میں کون سی (سورتوں کی) قراءت مستحب ہے

[١٦٧٦] ٨٧-(٧٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

[1676] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ام المومنین حضرت

أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَبَدَا الصُّبْحُ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ نماز کی اقامت سے پہلے دو مختصر رکعتیں پڑھتے۔

[١٦٧٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ مَالِكٌ.

[1677] لیث بن سعد، عبید اللہ اور ایوب سب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے جس طرح امام مالک نے کی۔

[١٦٧٨] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[1678] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے زید بن محمد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے نافع سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے تھے اور وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کر رہے تھے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو مختصر رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہ پڑھتے تھے۔

[١٦٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1679] (محمد بن جعفر کے بجائے) نضر نے ہمیں خبر دی، کہا: شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی ہے۔

[١٦٨٠] ٨٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1680] سالم نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب فجر روشن ہو جاتی تو آپ دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔

[١٦٨١] ٩٠-(٧٢٤) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

[1681] عبدہ بن سلیمان نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ، وَيُخَفِّفُهُمَا.

بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ اذان سنتے تو فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں تخفیف کرتے تھے۔

[١٦٨٢] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

[1682] علی بن مسہر، ابواسامہ، عبداللہ بن نمیر اور وکیع سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی، البتہ ابواسامہ کی روایت میں (''جب اذان سنتے'' کی بجائے) ''جب فجر طلوع ہوتی'' کے الفاظ ہیں۔

[١٦٨٣] ٩١-(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ، مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

[1683] ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[١٦٨٤] ٩٢-(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَيُخَفِّفُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ: هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ [أَمْ لَا؟].

[1684] یحییٰ بن سعید نے کہا: مجھے محمد بن عبدالرحمان نے بتایا کہ انھوں نے عمرہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی (سنت) دو رکعتیں پڑھتے اور ان کو اتنا ہلکا پڑھتے کہ میں (دل میں) کہتی تھی: کیا آپ نے ان میں فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟ (آپ ﷺ عموماً فاتحہ بھی بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔)

[١٦٨٥] ٩٣-(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ

[1685] شعبہ نے محمد بن عبدالرحمان انصاری سے روایت کی، انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے سنا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں ادا کرتے۔ میں (دل میں)

ﷺ، إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، أَقُولُ: هَلْ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟

کہتی: کیا آپ ان میں فاتحہ پڑھتے ہیں؟

[١٦٨٦] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ، أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِّنْهُ، عَلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

[1686] یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے عبید بن عمیر سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نوافل میں سے کسی اور (نماز) کی اتنی زیادہ پاس داری نہیں کرتے تھے جتنی آپ صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

[١٦٨٧] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ، أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

[1687] حفص نے ابن جریج سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی بھی نفل (کی ادائیگی) کے لیے اس قدر جلدی کرتے نہیں دیکھا جتنی جلدی آپ نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں کے لیے کرتے تھے۔

[١٦٨٨] ٩٦-(٧٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[1688] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے زُرارہ بن اوفی سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بہتر ہیں۔''

[١٦٨٩] ٩٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ: «لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا».

[1689] معتمر کے والد سلیمان بن طرخان نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے طلوع فجر کے وقت کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا: ''وہ دو (رکعتیں) مجھے ساری دنیا سے زیادہ پسند ہیں۔''

[١٦٩٠] ٩٨-(٧٢٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْكَـٰفِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾.

[1690] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں میں (سورت) ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تلاوت کیں۔

[١٦٩١] ٩٩-(٧٢٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، يَعْنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ: فِي الْأُولَى مِنْهُمَا: ﴿قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾ [البقرة: ١٣٦] الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ. وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا: ﴿ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَٱشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ٥٢].

[1691] مروان بن معاویہ فزاری نے عثمان بن حکیم انصاری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن یسار نے بتایا کہ انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں (قرآن مجید میں سے آیت) ﴿قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ (والا حصہ) پڑھتے جو سورۃ البقرۃ کی آیت ہے اور دوسری میں (آل عمران کی آیت): ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (والا حصہ) پڑھتے۔

[١٦٩٢] ١٠٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ: ﴿قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾. وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: ﴿تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦٤].

[1692] ابو خالد احمر نے عثمان بن حکیم سے، انھوں نے سعید بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں (قرآن مجید میں سے): ﴿قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ (والا حصہ) اور جو سورۂ آل عمران میں ہے: ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ﴾ (والا حصہ) پڑھا کرتے تھے۔

[١٦٩٣] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ.

[1693] عیسیٰ بن یونس نے عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ مروان فزاری کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ، وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ)

(التحفة ١٢٣)

باب:15- فرائض سے پہلے اور بعد میں ادا کی جانے والی سنتوں کی فضیلت اور تعداد

[١٦٩٤] ١٠١-(٧٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ ابْنَ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، بِحَدِيثٍ يُتَسَارُّ إِلَيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ».

قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

وَقَالَ عَنْبَسَةُ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ.

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ.

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ.

[1694] ابو خالد سلیمان بن حیان نے داود بن ابی ہند سے حدیث بیان کی، انھوں نے نعمان بن سالم سے اور انھوں نے عمرو بن اوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنے مرض الموت میں ایک ایسی حدیث سنائی جس سے انتہائی خوشی حاصل ہوتی ہے، کہا: میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے ایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں ادا کیں اس کے لیے ان کے بدلے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

عنبسہ نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

عمرو بن اوس نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں عنبسہ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

نعمان بن سالم نے کہا: جب سے میں نے عمرو بن اوس سے ان کے بارے میں سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

[١٦٩٥] ١٠٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً، تَطَوُّعًا، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ».

[1695] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں داود نے نعمان بن سالم سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی: ''جس نے ایک دن میں بارہ رکعات نوافل پڑھے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔''

[١٦٩٦] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا، غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ -».

[1696] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن سالم سے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن اوس سے، انھوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو ہر روز اللہ کے لیے فرائض کے علاوہ بارہ رکعت سنتیں ادا کرتا ہے مگر اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے ــ یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ.

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اب تک مسلسل انھیں ادا کرتی آ رہی ہوں۔

وَقَالَ عَمْرٌو: مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ.

وَقَالَ النُّعْمَانُ: مِثْلَ ذٰلِكَ.

عمرو نے کہا: میں اب تک ان کو ہمیشہ ادا کرتا آ رہا ہوں۔

نعمان نے بھی اس کے مطابق کہا۔

[١٦٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ صَلّٰى لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ» فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[1697] بہز نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بھی مسلمان بندے نے اہتمام کے ساتھ مکمل وضو کیا، پھر اللہ کی رضا کی خاطر ہر روز (نفل) نماز پڑھی......'' اور اسی کے مطابق روایت کی۔

[١٦٩٨] ١٠٤-(٧٢٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ

[1698] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعے کے بعد دو رکعتیں ادا کیں۔ جہاں تک مغرب، عشاء اور جمعے (کی سنتوں) کا تعلق ہے، وہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

رَسُولِ اللهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ، فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ، فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ.

آپ کے گھر میں پڑھیں۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا، وَفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَّبَعْضِهَا قَاعِدًا) (التحفة ١٢٤)

باب:16- نفل نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنا اور رکعت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے

[١٦٩٩] ١٠٥-(٧٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَنْ تَطَوُّعِهِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ، فِيهِنَّ الْوِتْرُ. وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَّلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَّكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، رَّكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَّإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا، رَّكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَّكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1699] خالد نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھتے، پھر (گھر سے) نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر گھر واپس آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے، پھر گھر آتے اور دو رکعتیں نماز پڑھتے۔ اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے گھر آتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو نو رکعتیں پڑھتے، ان میں وتر شامل ہوتے اور طویل رات کھڑے ہو کر اور طویل رات بیٹھ کر نماز ادا کرتے اور جب کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھے بیٹھے کرتے اور جب فجر طلوع ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

[١٧٠٠] ١٠٦، ١٠٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَّأَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ

[1700] حماد نے بدیل اور ایوب سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو لمبا

رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا، رَكَعَ قَاعِدًا.

وقت نماز پڑھتے رہتے، پس جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

[١٧٠١] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ، فَكُنْتُ أُصَلِّي قَاعِدًا، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[1701] شعبہ نے بدیل سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں فارس (ایران) میں بیمار تھا، اس لیے بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ رات کو لمبا وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے...... اس کے بعد (اسی طرح) حدیث بیان کی۔

[١٧٠٢] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا، رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا، رَكَعَ قَاعِدًا.

[1702] حُمید نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: آپ رات کو لمبا وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور رات کو لمبا وقت بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے۔

[١٧٠٣] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا. فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا، رَكَعَ قَائِمًا. وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا، رَكَعَ قَاعِدًا.

[1703] محمد بن سیرین نے عبداللہ بن شقیق عُقیلی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ کثرت سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز کا آغاز فرماتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب آپ بیٹھے ہوئے نماز کا آغاز کرتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

[١٧٠٤] ١١١-(٧٣١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ

[1704] ہشام بن عروہ سے روایت ہے، کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا کہ آپ نے رات

مَيْمُونٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ.

کی نماز کے کسی حصے میں بیٹھ کر قراءت کی ہو یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ بیٹھ کر قراءت کرتے اور جب سورت کی تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر انھیں پڑھتے، پھر رکوع کرتے۔

[١٧٠٥] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[1705] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر (بھی) نماز پڑھتے تھے، آپ بیٹھے ہوئے قراءت فرماتے، جب آپ کی قراءت سے اتنا حصہ بچ جاتا جتنی تیس یا چالیس آیتیں ہوتی ہیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہوئے ان کی قراءت فرماتے، پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے، پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے۔

[١٧٠٦] ١١٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً.

[1706] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے قراءت فرماتے، پس جب رکوع کرنا چاہتے تو اتنی دیر کے لیے کھڑے ہو جاتے جتنی دیر میں ایک انسان چالیس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

[١٧٠٧] ١١٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:

[1707] علقمہ بن وقاص سے روایت ہے، انھوں نے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ فَرَكَعَ.

کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو کیا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ان میں قراءت کرتے رہتے، جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔

[١٧٠٨] ١١٥-(٧٣٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ.

[1708] سعید جُرَیری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، جب لوگوں (کے معاملات کی دیکھ بھال اور فکر مندی) نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔

[١٧٠٩] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ - فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1709] کہمس نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا...... پھر نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی۔

[١٧١٠] ١١٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ، حَتّٰى كَانَ كَثِيرًا مِّنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

[1710] ابو سلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کی نماز کا بہت سا حصہ بیٹھے ہوئے ہوتا تھا۔

[١٧١١] ١١٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدٍ. قَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَدَّنَ

[1711] عبداللہ بن عروہ کے والد عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ کا بدن ذرا بڑھ گیا اور آپ بھاری ہو گئے تو آپ کی نماز کا زیادہ تر حصہ بیٹھے ہوئے (ادا) ہوتا تھا۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ، كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا.

[١٧١٢] ١١٨-(٧٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا، حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا، وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا، حَتّٰى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

[1712] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سائب بن یزید سے، انھوں نے مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے اور انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے کبھی نہ دیکھا تھا حتی کہ آپ کی وفات سے ایک سال پہلے کا زمانہ ہوا تو آپ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے، آپ سورت کی قراءت کرتے تو اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے حتی کہ وہ طویل ترین سورت سے بھی لمبی ہو جاتی۔ (یعنی بیٹھ کر لیکن اور بھی زیادہ لمبی نماز پڑھتے۔)

[١٧١٣] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: بِعَامٍ وَّاحِدٍ أَوِ اثْنَيْنِ.

[1713] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے مانند روایت کی، البتہ ان دونوں (یونس اور معمر) نے ایک یا دو سال کہا۔

[١٧١٤] ١١٩-(٧٣٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ حَسَنِ ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ ابْنُ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ، حَتّٰى صَلّٰى قَاعِدًا.

[1714] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ (رات کو) بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

[١٧١٥] ١٢٠-(٧٣٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

[1715] جریر نے مجھے حدیث سنائی، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے ابویحییٰ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

«صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِّصْفُ الصَّلَاةِ» قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى رَأْسِهِ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو؟ قُلْتُ: حُدِّثْتُ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلَاةِ» وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا! قَالَ: «أَجَلْ، وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ».

فرمایا: ''بیٹھ کر آدمی کی نماز (اجر میں) آدھی نماز ہے۔'' انھوں نے کہا: ایک بار میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر مبارک پر لگایا۔ آپ نے پوچھا: ''اے عبداللہ بن عمرو! تمھیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا کہ آپ نے فرمایا ہے: ''بیٹھ کر آدمی کی نماز آدھی نماز کے برابر ہے'' جبکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، ایسا ہی ہے لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں۔''

[١٧١٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ: عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ.

[1716] شعبہ اور سفیان دونوں نے منصور سے اسی سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ شعبہ کی روایت میں ہے: ''ابو یحییٰ الاعرج سے روایت ہے'' (انھوں نے ابو یحییٰ کے ساتھ ان کے لقب الاعرج کا بھی ذکر کیا ہے۔)

(المعجم ١٧) - (بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ، وَأَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةٌ، وَأَنَّ الرَّكْعَةَ صَلَاةٌ صَحِيحَةٌ) (التحفة ١٢٥)

باب: 17- رات کی نماز، رسول اللہ ﷺ کی رات کی (نماز کی) رکعتوں کی تعداد اور اس بات کا بیان کہ وتر ایک رکعت ہے اور ایک رکعت صحیح نماز ہے

[١٧١٧] ١٢١-(٧٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ

[1717] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ان میں سے ایک کے ذریعے وتر ادا فرماتے، جب آپ اس (ایک رکعت) سے فارغ ہو جاتے تو آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ

الْأَيْمَنِ، حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

جاتے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آجاتا تو آپ دو (نسبتاً) ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

[١٧١٨] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ - إِلَى الْفَجْرِ، إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ.

[1718] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے ۔جس کولوگ عتمہ کہتے ہیں ۔فراغت کے بعد سے فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور وتر ایک (رکعت) پڑھتے، جب مؤذن صبح کی نماز کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا، آپ کے سامنے صبح واضح ہو جاتی اور مؤذن آپ کے پاس آجاتا تو آپ اٹھ کر دو ہلکی رکعتیں پڑھتے، پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آپ کے پاس اقامت (کی اطلاع دینے) کے لیے آجاتا۔

فائدہ: حدیث میں تین باتیں ترتیب کے بغیر بیان کر دی گئی ہیں۔اصل ترتیب یہ بنتی ہے کہ جب مؤذن آجاتا، صبح طلوع ہو جاتی اور مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو آپ فوراً اٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر دائیں پہلو لیٹ جاتے۔

[١٧١٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ. وَلَمْ يَذْكُرِ: الْإِقَامَةَ. وَسَائِرُ الْحَدِيثِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو، سَوَاءً.

[1719] حرملہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی...... آگے حرملہ نے سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ اس میں ''آپ ﷺ کے سامنے صبح کے روشن ہو جانے اور مؤذن آپ کے پاس آتا'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ''اقامت'' کا ذکر کیا۔ باقی حدیث بالکل عمرو کی حدیث کی طرح ہے۔

[١٧٢٠] ١٢٣-(٧٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي:

[1720] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں سے پانچ رکعتوں کے ذریعے وتر (ادا) کرتے تھے، ان میں آخری رکعت کے علاوہ کسی میں بھی تشہد کے لیے نہ بیٹھتے تھے۔ (بعض راتوں میں آپ ﷺ کا یہ معمول ہوتا۔)

[١٧٢١] (. .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1721] عبدہ بن سلیمان، وکیع اور ابواسامہ سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہ) روایت بیان کی ہے۔

[١٧٢٢] ١٢٤-(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

[1722] عراک بن مالک نے عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں سمیت تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

[١٧٢٣] ١٢٥-(٧٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ، وَلَا فِي غَيْرِهِ، عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي».

[1723] سعید بن ابی سعید مقبری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوتی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (دوسرے مہینوں) میں (فجر سے پہلے) گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے، چار رکعتیں پڑھتے، ان کی خوبصورتی اور ان کی طوالت کے بارے میں مت پوچھو، پھر چار رکعتیں پڑھتے، ان کے حسن اور ان کی طوالت کے بارے میں نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔'' (وہ بدستور اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔)

[١٧٢٤] ١٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ، مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

[1724] ہشام نے یحییٰ سے اور انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، آٹھ رکعتیں پڑھتے، پھر (ایک رکعت سے) وتر ادا فرماتے، پھر بیٹھے ہوئے دو رکعتیں پڑھتے، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے، پھر صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے۔ (کبھی آپ ﷺ کی تہجد اور وتر کی ترتیب یہ بن جاتی تھی۔)

[١٧٢٥] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا: تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا، يُوتِرُ مِنْهُنَّ.

[1725] شیبان اور معاویہ بن سلّام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا...... آگے سابقہ حدیث کی طرح ہے، البتہ ان دونوں کی روایت میں ہے: ''آپ ﷺ کھڑے ہو کر نو رکعتیں پڑھتے تھے، وتر انھی میں ادا کرتے۔''

[١٧٢٦] ١٢٧-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَيْ أُمَّهْ! أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ، فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ، مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

[1726] عبداللہ بن ابی لبید سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوسلمہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے میری ماں! مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتایئے۔ تو انھوں نے کہا: رمضان اور غیر رمضان میں رات کے وقت آپ کی نماز تیرہ رکعتیں تھی، ان میں فجر کی (سنت) دو رکعتیں بھی شامل تھیں۔

[١٧٢٧] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَتْ

[1727] قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا، فرما رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دس رکعتیں تھی اور آپ ایک رکعت

صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ، وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

وتر ادا کرتے، پھر فجر کی (سنتیں) دو رکعت پڑھتے۔ اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

[١٧٢٨] ١٢٩-(٧٣٩) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ. ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ: وَثَبَ، - وَلَا وَاللهِ! مَا قَالَتْ: قَامَ - فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، - وَلَا وَاللهِ! مَا قَالَتِ: اغْتَسَلَ، وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ - وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ.

[1728] ابوخیثمہ (زہیر بن معاویہ) نے ابواسحاق سے خبر دی، کہا: میں نے اسود بن یزید سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو ان سے حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بیان کی تھی۔ انھوں (عائشہ ؓ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سو جاتے اور آخری حصے کو زندہ کرتے (اللہ کے سامنے قیام فرماتے ہوئے جاگتے)، پھر اگر اپنے گھر والوں سے کوئی ضرورت ہوتی تو اپنی ضرورت پوری کرتے اور سو جاتے، پھر جب پہلی اذان کا وقت ہوتا تو عائشہ ؓ نے کہا: آپ اچھل کر کھڑے ہو جاتے (راوی نے کہا:)۔ اللہ کی قسم! عائشہ ؓ نے وَثَبَ کہا، قَامَ (کھڑے ہوتے) نہیں کہا۔ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے۔ اللہ کی قسم! انھوں نے اِغْتَسَلَ (نہاتے) نہیں کہا: ''اپنے اوپر پانی بہاتے'' میں جانتا ہوں ان کی مراد کیا تھی۔ (یعنی زیادہ مقدار میں پانی بہاتے) اور اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو جس طرح آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے، اسی طرح وضو فرماتے، پھر دو رکعتیں (سنتِ فجر) ادا فرماتے۔

[١٧٢٩] ١٣٠-(٧٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ صَلَاتِهِ الْوِتْرَ.

[1729] عمار بن زُریق نے ابواسحاق سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے حتیٰ کہ ان کی نماز کا آخری حصہ وتر ہوتا۔ (اکثر آپ ﷺ کا معمول یہی تھا۔)

[١٧٣٠] ١٣١-(٧٤١) حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ

[1730] مسروق نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ

السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ. قَالَ قُلْتُ: أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي؟ فَقَالَتْ: كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ، قَامَ فَصَلَّى.

سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ کو ہمیشہ کیا جانے والا عمل پسند تھا۔ میں نے کہا: آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: جب آپ مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

[١٧٣١] ١٣٢-(٧٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا أَلْفَى رَسُولَ اللهِ ﷺ السَّحَرُ الْأَعْلَى فِي بَيْتِي، أَوْ عِنْدِي، إِلَّا نَائِمًا.

[1731] ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: سحر کے آخری حصے (جب طلوع فجر سے بالکل پہلے سحر اپنی انتہا پر ہوتی ہے) نے میرے گھر میں یا میرے پاس، رسول اللہ ﷺ کو سوئے ہوئے ہی پایا۔

[١٧٣٢] ١٣٣-(٧٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ.

[1732] ابونضر نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبیِ اکرم ﷺ جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی میرے ساتھ گفتگو فرماتے، ورنہ لیٹ جاتے۔

[١٧٣٣] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1733] ابن ابی عتاب نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٧٣٤] ١٣٤-(٧٤٤) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ: «قُومِي، فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ!».

[1734] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے رہتے، جب وتر پڑھنے لگتے تو فرماتے: ''عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھ لو۔''

[١٧٣٥] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ

[1735] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ، وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ.

کی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اپنی نماز پڑھتے اور وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں، جب آپ کے وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ انھیں جگا دیتے اور وہ وتر پڑھ لیتیں۔

[١٧٣٦] ١٣٦-(٧٤٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَاسْمُهُ وَاقِدٌ، وَلَقَبُهُ وَقْدَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، كِلَاهُمَا عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

[1736] مسلم (بن صبیح) نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر (یا رات) کی نماز پڑھی، (لیکن عموماً) آپ کے وتر سحری کے وقت تک پہنچتے تھے۔

[١٧٣٧] ١٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

[1737] یحییٰ بن وثاب نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر (رات) کی نماز پڑھی، رات کے ابتدائی حصے میں بھی، درمیان میں بھی اور آخر میں بھی، آپ کے وتر (کے اوقات) سحری تک جاتے تھے۔

[١٧٣٨] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ قَاضِي كِرْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ.

[1738] ابو ضحیٰ نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں، (لیکن عموماً) آپ کے وتر رات کے آخری حصے تک چلتے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَمَنْ نَّامَ عَنْهُ أَوْ مَرِضَ) (التحفة ١٢٦)

باب:18- رات کی نماز کے جامع مسائل، اور اس کا بیان جو سویا رہ گیا یا بیمار ہو گیا

[١٧٣٩] ١٣٩-(٧٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَأَرَادَ أَنْ يَّبِيعَ عَقَارًا لَّهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتّٰى يَمُوتَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، لَقِيَ أُنَاسًا مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَأَخْبَرُوهُ، أَنَّ رَهْطًا سِتَّةً أَرَادُوا ذٰلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ، فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: «أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ؟» فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذٰلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، وَأَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَأْتِهَا فَسَلْهَا، ثُمَّ ائْتِنِي فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا، فَأَتَيْتُ عَلٰى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ، فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا أَنَا بِقَارِبِهَا، لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا، فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا. قَالَ: فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ، فَانْطَلَقْنَا إِلٰى عَائِشَةَ، فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا، فَأَذِنَتْ لَنَا، فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: أَحَكِيمٌ؟ فَعَرَفَتْهُ، فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَتْ: مَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ

[1739] ابن ابی عدی نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے زرارہ سے روایت کی کہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قریبی عزیز) سعد بن ہشام بن عامر نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ (جہاد) کریں، وہ مدینہ منورہ آ گئے اور وہاں اپنی ایک جائداد فروخت کرنی چاہی تا کہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے مہیا کریں اور موت آنے تک رومیوں کے خلاف جہاد کریں، چنانچہ جب مدینہ آئے تو اہل مدینہ میں سے کچھ لوگوں سے ملے، انھوں نے ان کو اس ارادے سے روکا اور انھیں بتایا کہ چھ افراد کے ایک گروہ نے نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ایسا کرنے کا ارادہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے انھیں روک دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا: ''کیا میرے طرزِ عمل میں تمھارے لیے نمونہ نہیں ہے؟'' چنانچہ جب ان لوگوں نے انھیں یہ بات بتائی تو انھوں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا جبکہ وہ اسے طلاق دے چکے تھے، اور اس سے رجوع کے لیے گواہ بنائے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر (بشمول قیام اللیل) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تمھیں اس ہستی سے آگاہ نہ کروں جو روئے زمین کے تمام لوگوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے وتر کو زیادہ جاننے والی ہے؟ سعد نے کہا: وہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ان کے پاس جاؤ اور پوچھو، پھر (دوبارہ) میرے پاس آنا اور ان کا جواب مجھے بھی آ کر بتانا۔ (سعد نے کہا:) میں ان کی

ابْنُ هِشَامٍ. قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ، فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ خَيْرًا. قَالَ قَتَادَةُ: وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلٰى. قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ. قَالَ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ، وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أَمُوتَ، ثُمَّ بَدَا لِي فَقُلْتُ: أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُزَّمِّلُ﴾؟ قُلْتُ: بَلٰى. قَالَتْ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا، وَأَمْسَكَ اللهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّورَةِ، التَّخْفِيفَ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ. قَالَ: قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً. يَابُنَيَّ! فَلَمَّا أَسَنَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ، وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ، أَوْتَرَ

طرف چل پڑا اور (پہلے) حکیم بن افلح کے پاس آیا اور انھیں اپنے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلنے کو کہا تو انھوں نے کہا: میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ میں نے انھیں (آپس میں لڑنے والی) ان دو جماعتوں کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے روکا تھا تو وہ ان دونوں کے بارے میں اسی طریقے پر چلتے رہنے کے سوا اور کچھ نہ مانیں۔ (سعد نے) کہا: تو میں نے انھیں قسم دی تو وہ آ گئے، پس ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل پڑے اور ان سے حاضری کی اجازت طلب کی، انھوں نے اجازت مرحمت فرما دی اور ہم ان کے گھر (دروازے) میں داخل ہوئے، انھوں نے کہا: کیا حکیم ہو؟ انھوں نے اسے پہچان لیا، اس نے کہا: جی ہاں۔ تو انھوں نے کہا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: سعد بن ہشام۔ انھوں نے پوچھا: ہشام کون؟ اس نے کہا: عامر رضی اللہ عنہ (بن امیہ انصاری) کے بیٹے۔ تو انھوں نے ان کے لیے رحمت کی دعا کی اور کلماتِ خیر کہے۔ قتادہ نے کہا: وہ (عامر رضی اللہ عنہ) غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ میں نے کہا: ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے خُلقِ مبارک کے بارے میں بتائیے۔ انھوں نے کہا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا (آپ کی سیرت و کردار قرآن کا عملی نمونہ تھی۔) کہا: اس پر میں نے یہ چاہا کہ اٹھ (کر چلا) جاؤں اور موت تک کسی سے کچھ نہ پوچھوں، پھر اچانک ذہن میں آیا تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے (رات کے) قیام کے بارے میں بتائیں، تو انھوں نے کہا: کیا تم (سورت) ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُزَّمِّلُ﴾ نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں رات کا قیام فرض قرار دیا تو نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں

بِسَبْعٍ، وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ، فَتِلْكَ تِسْعٌ، يَا بُنَيَّ! وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا. وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ: لَوْكُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ. قَالَ: قُلْتُ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا.

نے سال بھر قیام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آخری آیات بارہ ماہ تک آسمان پر روکے رکھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل فرمایا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل (میں تبدیل) ہو گیا۔ سعد نے کہا: میں نے عرض کی: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتائیے۔ تو انھوں نے کہا: ہم آپ ﷺ کے لیے آپ کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ رات کو جب چاہتا، آپ کو بیدار کر دیتا تو آپ مسواک کرتے، وضو کرتے اور پھر نو رکعتیں پڑھتے، ان میں آپ آٹھویں کے علاوہ کسی رکعت میں نہ بیٹھتے، پھر اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور دعا فرماتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے، پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور حمد کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے، پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، تو میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہو گئیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک بڑھی اور (جسم پر کسی حد تک) گوشت چڑھ گیا (جسم مبارک بھاری ہو گیا) تو آپ سات وتر پڑھنے لگ گئے اور دو رکعتوں میں وہی کرتے جو پہلے کرتے تھے (بیٹھ کر پڑھتے) تو بیٹا! یہ نو رکعتیں ہو گئیں اور اللہ کے نبی ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ پسند کرتے کہ اس پر قائم رہیں اور جب نیند یا بیماری غالب آ جاتی اور رات کا قیام نہ کر سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ میں نہیں جانتی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو اور نہ ہی آپ نے کسی رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے سوا کبھی پورے مہینے کے روزے رکھے۔ (سعد نے) کہا: پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف گیا اور

انھیں ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا، اگر میں ان کے قریب ہوتا یا ان کے گھر جاتا ہوتا تو ان کے پاس جاتا تاکہ وہ مجھے یہ حدیث روبرو سناتیں۔ (سعد نے) کہا: میں نے کہا: اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ ان کے ہاں حاضر نہیں ہوتے تو میں آپ کو ان کی حدیث نہ سناتا۔ (یہ سعد بالآخر سرزمین ہند میں شہید ہوئے۔)

[١٧٤٠] (. .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[1740] معاذ بن ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے سعد بن ہشام سے روایت کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ اپنی جائداد فروخت کر دیں...... آگے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح بیان کیا۔

[١٧٤١] (. .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوِتْرِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ. وَقَالَ فِيهِ: قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قُلْتُ: اِبْنُ عَامِرٍ. قَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ. أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

[1741] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے حدیث سنائی، کہا: ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے سعد بن ہشام سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں سوال کیا...... (اس کے بعد) انھوں نے اپنے پورے قصے سمیت حدیث بیان کی اور اس میں کہا: انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: کون ہشام؟ میں نے عرض کی: عامر رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔ انھوں نے کہا: عامر بہت اچھے انسان تھے، اُحد کے دن شہید ہوئے۔

[١٧٤٢] (. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ. وَفِيهِ: قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: اِبْنُ عَامِرٍ.

[1742] معمر نے قتادہ سے اور انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے روایت کی کہ سعد بن ہشام ان کے پڑوسی تھے، انھوں نے ان کو بتایا کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ......آگے سعید (بن ابی عروبہ) کے ہم معنیٰ حدیث بیان کی۔ اس میں ہے، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: کون ہشام؟ عرض کی: عامر رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔ انھوں نے کہا: وہ اچھے انسان

قَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ، أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. وَّفِيهِ: فَقَالَ حَكِيمُ ابْنُ أَفْلَحَ: أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِهَا.

تھے غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (لڑتے ہوئے) شہید ہوئے، نیز اس (روایت) میں ہے کہ (سعد کے بجائے) حکیم بن افلح نے کہا: اگر میں جانتا کہ آپ ان کے پاس حاضر نہیں ہوتے تو میں آپ کو ان کی حدیث نہ بتاتا۔

[١٧٤٣] ١٤٠-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَّجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[1743] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفی سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ، جب آپ کی رات کی نماز بیماری یا کسی اور وجہ سے رہ جاتی تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔

[١٧٤٤] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى، وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ، وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[1744] شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اس کو برقرار رکھتے اور جب آپ رات سوتے رہ جاتے یا بیمار ہو جاتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔

قَالَتْ: وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَمَا صَامَ شَهْرًا مُّتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ.

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (کبھی) نہیں دیکھا کہ آپ نے ساری رات صبح تک نماز پڑھی ہو اور نہ (کبھی) آپ نے رمضان کے سوا مسلسل مہینے بھر روزے رکھے۔

[١٧٤٥] ١٤٢-(٧٤٧) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ،

[1745] عبدالرحمان بن عبد القاری سے روایت ہے، کہا: میں نے عمر بن خطاب ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی کا حزب (قرآن کا 1/7 حصہ جو عموماً ایک رات میں تہجد کے دوران میں پڑھا جاتا تھا) یا اس کا کچھ حصہ سوتے رہ جانے کی وجہ سے رہ گیا اور اس

أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ. قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ».

نے اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے حق میں یہ لکھا جائے گا، جیسے اس نے رات ہی کو اسے پڑھا۔"

(المعجم ١٩) – (بَابُ: صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ) (التحفة ١٢٧)

باب:19-اوابین کی نماز کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں

[١٧٤٦] ١٤٣-(٧٤٨) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُّصَلُّونَ مِنَ الضُّحٰى، فَقَالَ: أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ».

[1746] ایوب نے قاسم شیبانی سے روایت کی کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے دیکھا تو کہا: ہاں یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ نماز اس وقت کے بجائے ایک اور وقت میں پڑھنا افضل ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اوابین (اطاعت گزار، توبہ کرنے والے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والے لوگوں) کی نماز اس وقت ہوتی ہے، جب (گرمی سے) اونٹ کے دودھ چھڑائے جانے والے بچوں کے پاؤں جلنے لگتے ہیں۔"

[١٧٤٧] ١٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى أَهْلِ قُبَاءٍ وَّهُمْ يُصَلُّونَ، فَقَالَ: «صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ».

[1747] ہشام بن ابی عبداللہ نے کہا: ہمیں قاسم شیبانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اہل قباء کے پاس تشریف لائے، وہ لوگ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اوابین کی نماز اونٹ کے دودھ چھڑائے جانے والے بچوں کے پاؤں جلنے کے وقت (پر ہوتی) ہے۔"

فائدہ: جب دن زیادہ گرم ہو جاتا ہے، اونٹ کے بچوں کی ٹاپ، یعنی پاؤں کا تلوا جلنے لگتا ہے اور لوگ آرام کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وقت آرام کی بجائے اللہ کے حضور نماز کے لیے حاضر ہونے والے اوابین ہیں۔ فجر کے بعد اس دن کی نماز (صلاۃ الضحیٰ) کا افضل ترین وقت یہی ہوتا ہے۔ اگرچہ سورج ایک نیزہ بلند ہو جائے تو اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ) (التحفة ١٢٨)

باب:20- رات کی نماز دو دو رکعت، اور وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے

[١٧٤٨] ١٤٥-(٧٤٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ، صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى». [انظر: ١٧٦٠]

[1748] نافع اور عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں، جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس کی پڑھی ہوئی (تمام) نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔''

[١٧٤٩] ١٤٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ».

[1749] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''دو دو رکعتیں۔ اور جب تمھیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔''

[١٧٥٠] ١٤٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ صَلَاةُ

[1750] عمرو نے کہا کہ ابن شہاب نے اس سے بیان کیا کہ اسے سالم بن عبداللہ بن عمر اور حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف دونوں نے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تمھیں صبح ہونے کا

اللَّيْلِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ».

خطرہ ہو تو ایک رکعت (پڑھ کر انھیں) وتر کر لو۔''

[١٧٥١] ١٤٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً، وَّاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا» ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ، عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَّأَنَا بِذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَا أَدْرِي، هُوَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[1751] ابو ربیع زہرانی نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب اور بدیل نے عبداللہ بن شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے نبیِ اکرم ﷺ سے پوچھا، اور میں آپ کے اور پوچھنے والے کے درمیان میں تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کیسے ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو دو رکعتیں، پھر جب تمھیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بناؤ۔'' پھر سال کے بعد ایک آدمی نے آپ سے پوچھا، میں رسول اللہ ﷺ کے قریب اسی جگہ (درمیان میں) تھا اور مجھے معلوم نہیں وہ پہلے والا آدمی تھا یا کوئی اور، اسے بھی آپ نے اسی طرح جواب دیا۔

[١٧٥٢] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ وَّعِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَا بِمِثْلِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَمَا بَعْدَهُ.

[1752] ابو کامل نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب، بدیل اور عمران بن حدیر نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، نیز (دوسری سند سے) محمد بن عبید غبری نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہم سے ایوب اور زبیر بن خریت نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا...... پھر دونوں (ابو کامل اور محمد بن عبید) نے اوپر والی روایت بیان کی مگر ان دونوں کی روایت میں ''ایک آدمی نے آپ سے ایک سال گزرنے کے بعد پوچھا'' اور اس کے بعد کا حصہ مروی نہیں۔

[١٧٥٣] ١٤٩-(٧٥٠) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا

[1753] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وتر پڑھنے میں صبح سے سبقت کرو۔'' (صبح ہونے

عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ. قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ».

سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔)

[١٧٥٤] ١٥٠-(٧٥١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ.

[1754] لیث نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جو شخص رات کو نماز پڑھے، وہ وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بنائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسی کا حکم دیتے تھے۔

[١٧٥٥] ١٥١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا».

[1755] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''رات کے وقت وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بناؤ۔''

[١٧٥٦] ١٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ، كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ.

[1756] ابن جریج نے کہا: مجھے نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: جو شخص رات کو نماز پڑھے وہ صبح سے پہلے نماز کا آخری حصہ وتر کو بنائے، رسول اللہ ﷺ ان (اپنے ساتھیوں) کو یہی حکم دیا کرتے تھے۔

[١٧٥٧] ١٥٣-(٧٥٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[1757] ابو تیاح نے کہا: مجھے ابو مجلز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وتر رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔''

[١٧٥٨] ١٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[1758] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابومجلز سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''وتر رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔''

[١٧٥٩] ١٥٥-(٧٥٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ». وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[1759] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابومجلز سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ ''(وتر) رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔'' اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''(وتر) رات کے آخر کی ایک رکعت ہے۔''

[١٧٦٠] ١٥٦-(٧٤٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَجُلًا نَّادٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى فَلْيُصَلِّ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِنْ أَحَسَّ أَنْ يُّصْبِحَ، سَجَدَ سَجْدَةً، فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى».

[1760] ابوکریب اور ہارون بن عبداللہ نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے ولید بن کثیر سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے حدیث سنائی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ ایک آدمی نے، جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے، آپ کو آواز دی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں رات کی نماز کو وتر (طاق) کیسے بناؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (رات کی) نماز پڑھے وہ دو دو رکعت پڑھے، پھر اگر وہ محسوس کرے کہ صبح ہو رہی ہے تو ایک رکعت پڑھ لے، یہ (ایک رکعت) اس کی ساری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔''

قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ. وَلَمْ يَقُلْ: ابْنِ عُمَرَ. [راجع: ١٧٤٨]

ابوکریب نے عبیداللہ بن عبداللہ کہا، (آگے) ابن عمر رضی اللہ عنہما نہیں کہا۔

[١٧٦١] ١٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو كَامِلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

[1761] خلف بن ہشام اور ابوکامل نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے انس بن سیرین سے حدیث سنائی، انھوں نے

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. قَالَ قُلْتُ: إِنِّي لَسْتُ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ. قَالَ: إِنَّكَ لَضَخْمٌ أَلَا تَدَعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ؟ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ.

کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی: صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، کیا میں ان میں طویل قراءت کر سکتا ہوں؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت سے اس کو وتر بناتے۔ میں نے کہا: میں آپ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا۔ انھوں نے کہا: تم ایک بوجھل آدمی ہو (اپنی سوچ کو ترجیح دیتے ہو) کیا مجھے موقع نہ دو گے کہ میں تمھارے لیے بات مکمل کروں؟ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور صبح (کی نماز) سے پہلے (مختصری) دو رکعتیں پڑھتے، گویا کہ اذان (اقامت) آپ کے کانوں میں (سنائی دے رہی) ہے۔

قَالَ خَلَفٌ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: صَلَاةِ.

خلف نے اپنی حدیث میں ''صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟'' کہا اور انھوں نے ''صلاۃ'' کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[١٧٦٢] ١٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، بِمِثْلِهِ. وَزَادَ: وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ. وَفِيهِ: فَقَالَ: بَهْ بَهْ. إِنَّكَ لَضَخْمٌ.

[1762] شعبہ نے انس بن سیرین سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا...... پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: رات کے آخری حصے میں ایک رکعت وتر پڑھتے۔ اس میں ہے (اور میرے دوبارہ سوال پر) کہا: بس، بس، تم ایک بوجھل آدمی ہو۔

[١٧٦٣] ١٥٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ». فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: مَا «مَثْنٰى مَثْنٰى؟» قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

[1763] عقبہ بن حریث نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تم دیکھو کہ صبح آیا چاہتی ہے تو ایک رکعت سے (اپنی نماز کو) وتر کرو۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی گئی: مَثْنٰى، مَثْنٰى کا کیا مفہوم ہے؟ انھوں نے کہا: یہ کہ تم ہر دو رکعتوں (کے آخر) میں سلام پھیرو۔

[١٧٦٤] ١٦٠-(٧٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا».

[1764] معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔''

[١٧٦٥] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَّحْيٰى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوَقِيُّ؛ أَنَّ أَبَاسَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: «أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ».

[1765] شیبان نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابونضرہ عوقی نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں (صحابہ) نے نبی اکرم ﷺ سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔''

(المعجم ٢١) - (بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ) (التحفة ١٢٩)

باب: 21- جسے یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھ لے

[١٧٦٦] ١٦٢-(٧٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَّقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ، وَّذٰلِكَ أَفْضَلُ».

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَحْضُورَةٌ.

[1766] حفص اور ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے۔ اور جسے امید ہو کہ وہ رات کے آخر میں اٹھ جائے گا، وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہ افضل ہے۔''

ابو معاویہ نے (مَشْهُودَةٌ کے بجائے) مَحْضُورَةٌ (اس میں حاضری دی جاتی ہے) کہا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[١٧٦٧] ١٦٣-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ،

[1767] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے

وَّهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ، ثُمَّ لِيَرْقُدْ، وَمَنْ وَّثِقَ بِقِيَامٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَّذٰلِكَ أَفْضَلُ».

تھے: ''تم میں سے جسے یہ خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخر میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر پڑھ لے، پھر سو جائے اور جسے رات کو اٹھ جانے کا یقین ہو، وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے میں قراءت کے وقت حاضری دی جاتی ہے اور یہ بہتر ہے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابُ أَفْضَلِ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ) (التحفة ١٣٠)

باب:22- بہترین نماز وہ ہے جس میں تواضع بھرا لمبا قیام ہو

[١٧٦٨] ١٦٤-(٧٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ».

[1768] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیام کا لمبا ہونا بہترین نماز ہے۔''

[١٧٦٩] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُولُ الْقُنُوتِ».

[1769] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب دونوں نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قیام کا لمبا ہونا۔''

قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٣) - (بَابٌ: فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُّسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ) (التحفة ١٣١)

باب:23- رات میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول کی جاتی ہے

[١٧٧٠] ١٦٦-(٧٥٧) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

[1770] ابوسفیان سے روایت ہے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''رات میں ایک گھڑی

يَقُولُ: «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ».

ایسی ہے، جو مسلمان بندہ بھی اس کو پالیتا ہے، اس میں وہ دنیا اور آخرت کی کسی بھی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ (بھلائی) ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔''

[١٧٧١] ١٦٧-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

[1771] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات میں ایک گھڑی ہے جو مسلمان بھی اسے پالیتا ہے اور اس میں اللہ سے کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے، تو وہ اسے وہ (بھلائی) عطا فرما دیتا ہے۔''

(المعجم ٢٤) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ) (التحفة ١٣٢)

باب: 24- رات کے آخری حصے میں دعا اور یادِ الٰہی کی ترغیب، اور اس وقت ان کی قبولیت

[١٧٧٢] ١٦٨-(٧٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَّدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَّسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ».

[1772] ابن شہاب نے ابوعبداللہ اغرّ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت اور رفعت کا مالک ہمارا رب، ہر رات کو جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، (تو) دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اس کو دوں، اور کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟''

[١٧٧٣] ١٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَمْضِي

[1773] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر رات کو، جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: میں بادشاہ ہوں، صرف میں بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے

ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ. فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيءَ الْفَجْرُ».

کہ میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے معاف کروں؟ وہ یہی اعلان فرماتا رہتا ہے حتی کہ صبح چمک اٹھتی ہے۔"

[١٧٧٤] ١٧٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ، أَوْ ثُلُثَاهُ، يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُّعْطٰى! هَلْ مِنْ دَاعٍ يُّسْتَجَابُ لَهُ! هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ يُّغْفَرُ لَهُ! حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ».

[1774] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رات کا آدھا یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اسے بخشا جائے حتی کہ صبح پھوٹ پڑتی ہے۔"

[١٧٧٥] ١٧١-(...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ أَبُو الْمُوَرِّعِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَنْزِلُ اللهُ تَعَالٰى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ، أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَّدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ! أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ! ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَّلَا ظَلُومٍ».

[1775] محاضر ابو مورع نے کہا: ہم سے سعد بن سعید (بن قیس انصاری) نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابن مرجانہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدھی رات یا رات کی آخری تہائی کے وقت اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون مجھ سے دعا کرے گا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، یا مجھ سے سوال کرے گا کہ میں اسے عطا کروں؟ پھر فرماتا ہے: کون اس (ذات) کو قرض دے گا جو نہ محتاج ہے اور نہ حق مارنے والی ہے (اللہ تعالیٰ کو)؟"

قَالَ مُسْلِمٌ: اِبْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابن مرجانہ سے مراد سعید بن عبداللہ (ابوعثمان المدنی) ہیں اور مرجانہ ان کی والدہ ہیں۔

[١٧٧٦] (...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ

[1776] سلیمان بن بلال نے سعد بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے: "پھر

ابْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: «ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَّلَا ظَلُومٍ!».

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا اور فرماتا ہے: کون اس کو قرض دے گا جو نہ محتاج ہے اور نہ ہی ظالم۔"

[١٧٧٧] ١٧٢-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُوبَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنَيْ أَبِي شَيْبَةَ -. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُمْهِلُ، حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ! هَلْ مِنْ تَائِبٍ! هَلْ مِنْ سَائِلٍ! هَلْ مِنْ دَاعٍ! حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

[1777] منصور نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے أغر ابو مسلم سے روایت کی، وہ حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ (بندوں کو آرام کی) مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو وہ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کیا کوئی مغفرت کا طلبگار ہے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی پکارنے والا ہے؟ حتیٰ کہ فجر پھوٹ پڑتی ہے۔"

[١٧٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

[1778] شعبہ نے ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کی، البتہ منصور کی روایت مکمل اور زیادہ (تفصیلات پر محیط) ہے۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ) (التحفة ١٣٣)

باب:25- قیامِ رمضان کی ترغیب اور وہ تراویح ہے

[١٧٧٩] ١٧٣-(٧٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[1779] حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے ایمان (کی حالت میں) اور اجر طلب کرتے ہوئے رمضان کا قیام کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے گئے۔"

[١٧٨٠] ١٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ.

[1780] امام زہری نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ لازم ٹھہرائے بغیر رمضان کے قیام کی ترغیب دیتے تھے، آپ فرماتے: ''جس نے رمضان کا قیام ایمان (کی حالت میں) اور اجر طلب کرتے ہوئے کیا، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ کی وفات تک معاملہ یہی رہا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی معاملہ اسی طرح رہا۔ (ترغیب دی جاتی رہی، اجتماعی طور پر اہتمام نہیں کیا گیا۔)

[١٧٨١] ١٧٥-(٧٦٠) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[1781] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے ایمان (کی حالت میں) اور ثواب کے لیے رکھے، اس کے گزشتہ سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے کیا تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

[١٧٨٢] ١٧٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا - أُرَاهُ قَالَ: - إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ».

[1782] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جو شخص لیلۃ القدر کا قیام کرے گا اور اس کو پا لے گا — میرا خیال ہے آپ نے فرمایا — ایمان کے عالم میں اور احتساب کے لیے، اسے بخش دیا جائے گا۔''

[١٧٨٣] ١٧٧-(٧٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ

[1783] امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو کچھ اور لوگوں نے (بھی) آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ نے اس سے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگوں (کی تعداد)

اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: «قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ، إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ».

قَالَ: وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ.

میں اضافہ ہو گیا، پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نکل کر ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''جو تم نے کیا میں نے دیکھا، مجھے تمھارے پاس آنے سے اس کے سوا کسی چیز نے نہیں روکا کہ مجھے ڈر رہا کہیں یہ (نماز) تم پر فرض نہ ہو جائے۔''

(عروہ یا ان کے بعد کے کسی راوی نے) کہا: اور یہ رمضان میں ہوا۔

[١٧٨٤] ١٧٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ يَقُولُونَ: اَلصَّلَاةَ! فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا».

[1784] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وسط میں (گھر سے) نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی، کچھ لوگوں نے (بھی) آپ کی نماز کے ساتھ نماز ادا کی، صبح کو لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی، چنانچہ (دوسری رات) لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رات بھی باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ (اقتدا میں) نماز پڑھی، صبح اس کا تذکرہ کرتے رہے، تیسری رات مسجد میں آنے والے اور زیادہ ہو گئے، آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد نمازیوں کے لیے تنگ ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نکل کر ان کے پاس تشریف نہ لائے، تو ان میں سے کچھ لوگوں نے نماز، نماز پکارنا شروع کر دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ باہر ان کے پاس تشریف نہ لائے حتی کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے، جب صبح کی نماز پوری کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر شہادتین پڑھ کر (یہ خطبے کا حصہ ہیں) فرمایا: ''اما بعد، واقعہ یہ ہے کہ آج رات تمھارا حال مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے پھر تم اس (کی ادائیگی) سے عاجز رہو۔''

[١٧٨٥] ١٧٩-(٧٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ عَنْ زِرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: وَقِيلَ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ - يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِي - وَوَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ، وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا. [انظر: ٢٧٧٧]

[1785] اوزاعی نے کہا: مجھ سے عبدہ (بن ابی لبابہ) نے زِرّ (بن حبیش) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، جبکہ ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس نے سال بھر قیام کیا اس نے شب قدر کو پالیا تو اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں! وہ رات رمضان میں ہے ــ وہ بغیر کسی استثنا کے حلف اٹھاتے تھے ــ اور اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں وہ کون سی رات ہے، یہ وہی رات ہے جس میں قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں صبح کی رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن کی صبح کو سورج سفید طلوع ہوتا ہے، اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

[١٧٨٦] ١٨٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُهَا، وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ.

وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ: هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِّي عَنْهُ.

[1786] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبدہ بن ابی لبابہ کو زِرّ بن حبیش سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (زِرّ نے) کہا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں جانتا ہوں اور میرا غالب گمان ہے کہ یہ وہی رات ہے جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں رات ہے۔

شعبہ نے ''یہ وہی رات ہے جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا'' کے فقرے کے بارے میں شک کیا، انھوں نے کہا: مجھے یہ روایت میرے ساتھی نے ان (عبدہ بن ابی لبابہ کے حوالے) سے سنائی تھی۔

[١٧٨٧] (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ: إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ، وَمَا بَعْدَهُ.

[1787] (عبیداللہ کے والد) معاذ نے کہا: ہم سے شعبہ نے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت کے مانند حدیث بیان کی لیکن اس میں إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ (شعبہ نے اس کے بارے

میں شک کیا) اور اس کے بعد کی عبارت بیان نہیں کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ) (التحفة ١٣٤)

باب:26- رات کے وقت نبی ﷺ کی نماز اور دعا

[١٧٨٨] ١٨١-(٧٦٣) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَتٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ. ثُمَّ قَامَ، فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، وَلَمْ يُكْثِرْ، وَقَدْ أَبْلَغَ. ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرٰى أَنِّي كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَّفِي بَصَرِي نُورًا، وَّفِي سَمْعِي نُورًا، وَّعَنْ يَّمِينِي نُورًا، وَّعَنْ يَّسَارِي نُورًا، وَّفَوْقِي نُورًا، وَّتَحْتِي نُورًا، وَّأَمَامِي نُورًا، وَّخَلْفِي نُورًا، وَّعَظِّمْ لِي نُورًا».

[1788] سلمہ بن کہیل نے کُریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری، نبی اکرم ﷺ رات کو اٹھے اور اپنی ضرورت (کی جگہ) آئے، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر اٹھے اور مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا، پھر دو (طرح کے) وضو (بہت ہلکا وضو اور بہت زیادہ وضو) کے درمیان کا وضو کیا اور (پانی) زیادہ (استعمال) نہیں کیا اور (وضو) اچھی طرح کیا، پھر اٹھے اور نماز شروع کی تو میں اٹھا اور میں نے انگڑائی لی، اس ڈر سے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ (کے حالات جاننے) کی خاطر جاگ رہا تھا، پھر میں نے وضو کیا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب (کھڑا) کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت رات کی نماز مکمل ہوئی، پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ کے سانس لینے کی آواز آنے لگی، آپ جب سوتے تھے تو آواز آتی تھی، پھر آپ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ نے نماز پڑھی (سنتِ فجر ادا کیں) اور وضو نہ کیا اور آپ کی دعا میں تھا: ''اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور بھر دے اور میری دائیں طرف نور کر دے اور میری بائیں طرف نور کر

دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کو عظیم کر دے۔"

قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

(ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد) کریب نے بتایا کہ (ان کے علاوہ مزید) سات (چیزوں کے بارے میں دعا مانگی جن) کا تعلق جسم کے صندوق (پسلیوں اور اردگرد کے حصے) سے ہے، میری ملاقات حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سے ہوئی تو انھوں نے مجھے ان کے بارے میں بتایا، انھوں نے بتایا کہ میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میری کھال (کو نور کر دے)، دو اور بھی چیزیں بتائیں۔

[١٧٨٩] ١٨٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ ابْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، وَهِيَ خَالَتُهُ. قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اِسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

[1789] امام مالک نے مخرمہ بن سلیمان سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ انھوں نے ایک رات ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری جو ان کی خالہ تھیں، تو میں سرہانے (بستر) کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ اس (بستر) کے طول (لمبائی) میں لیٹے، رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ رات آدھی ہوئی۔ یا اس سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرے سے نیند زائل کرنے لگے، (چہرے پر ہاتھ پھیرا) پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر آپ اٹھ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس گئے اور اس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اٹھا اور میں نے بھی وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر (آہستہ سے) مروڑنے

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر وتر پڑھا، پھر آپ لیٹ گئے حتی کہ مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا کی۔

[١٧٩٠] ١٨٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْفِهْرِيِّ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى شَجْبٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ، وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا، ثُمَّ حَرَّكَنِي فَقُمْتُ، وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[1790] عیاض بن عبداللہ فہری نے مخرمہ بن سلیمان سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی اور یہ اضافہ کیا: پھر آپ نے پانی کے ایک پرانے مشکیزے کا رخ کیا، پھر مسواک کی اور وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، لیکن پانی بہت ہی کم بہایا، پھر مجھے ہلایا اور میں کھڑا ہو گیا..... باقی ساری حدیث مالک کی حدیث کی طرح ہے۔

فائدہ: ابن عباس ﷠ رسول اللہ ﷺ کا جاگنا اور بعد کے کام دیکھ رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہلایا تو اٹھ کر انھوں نے انگڑائی لی تا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ وہ آپ کے جاگنے سے بھی پہلے کے جاگے ہوئے ہیں۔

[١٧٩١] ١٨٤-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَّمِينِهٖ، فَصَلّٰى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[1791] عمرو نے عبدربہ بن سعید سے، انھوں نے مخرمہ بن سلیمان سے، انھوں نے ابن عباس ﷠ کے مولیٰ کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ ﷞ کے ہاں سویا اور اس رات رسول اللہ ﷺ انھی کے پاس تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے، میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر لیا۔ اس رات آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے حتی کہ آپ (کے سانسوں) کی آواز آنے لگی، جب آپ سوتے تو سانس لینے کی آواز آتی تھی، پھر آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ باہر تشریف لے گئے اور نماز ادا کی، آپ نے (از سرِ نو) وضو نہیں کیا۔

قَالَ عَمْرٌو: فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ.

عمرو نے کہا: میں نے یہ حدیث بکیر بن اشج کو سنائی تو انھوں نے کہا: کریب نے مجھے یہی حدیث سنائی تھی۔

[١٧٩٢] ١٨٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ. فَقُلْتُ لَهَا: إِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَيْقِظِينِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي. قَالَ: فَصَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ احْتَبٰى، حَتّٰى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[1792] ضحاک نے مخرمہ بن سلیمان سے، انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی، میں نے ان سے عرض کی کہ جب رسول اللہ ﷺ اٹھیں تو آپ مجھے بھی بیدار کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف میں کر دیا، جب مجھے جھپکی آنے لگتی تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے، آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے کمر اور پنڈلیوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر اسے سہارا بنا لیا (اور سو گئے) یہاں تک کہ میں آپ کے سونے کی حالت میں آپ کے سانس لینے کی آواز سن رہا تھا تو جب آپ کے سامنے صبح ظاہر ہوئی تو آپ نے ہلکی دو رکعتیں پڑھیں۔

فائدہ: مخرمہ کے تمام شاگردوں میں سے صرف ضحاک نے کہا: آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، باقی اس بات پر متفق ہیں کہ اس رات آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں، اکثریت کی روایت راجح ہے۔

[١٧٩٣] ١٨٦-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُّعَلَّقٍ وُّضُوءًا خَفِيفًا - قَالَ: وَصَفَ وُضُوءَهُ، وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيُقَلِّلُهُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ

[1793] سفیان نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اٹھے، پھر آپ نے لٹکی ہوئی مشک سے ہلکا وضو کیا۔ (کریب نے) کہا: انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے آپ کے وضو کی کیفیت بیان کی اور وضو کو ہلکا اور کم کرتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اٹھا اور وہی کیا جو نبی اکرم ﷺ نے کیا، پھر آ کر میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنے پیچھے کیا (اور گھما

يَسَارِهِ، فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى. ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

کر) اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر آپ نے نماز پڑھی، پھر لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ آواز سے سانس لینے لگے، پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی اور (نیا) وضو نہ کیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

سفیان نے کہا: یہ (نیند کے باوجود وضو کی ضرورت نہ ہونا) نبی اکرم ﷺ کا خاصہ تھا کیونکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

[١٧٩٤] ١٨٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَقَامَ، فَبَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ، ثُمَّ نَامَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوِ الْقَصْعَةِ، فَأَكَبَّهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ. قَالَ: فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى، فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا - أَوْ قَالَ: وَاجْعَلْنِي نُورًا-».

[1794] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہم سے شعبہ نے سلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، میں نے (وہاں رہ کر) مشاہدہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ کہا: آپ اٹھے، پیشاب کیا، پھر اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں دھوئیں، پھر سو گئے۔ آپ (کچھ دیر بعد) پھر اٹھے، مشکیزے کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا، پھر لگن یا پیالے میں پانی انڈیلا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا، پھر دو وضوؤں کے درمیان کا خوبصورت وضو کیا (وضو نہ بہت ہلکا کیا اور نہ اس میں مبالغہ کیا لیکن اچھی طرح کیا)، پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے، میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا۔ کہا: تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت نماز مکمل ہوئی، پھر آپ سو گئے حتیٰ کہ سانسوں کی آواز آنے لگی اور جب آپ سو جاتے تو ہم آپ کے سونے کو آپ کے سانس کی آواز سے پہچانتے، پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لائے اور نماز ادا کی اور آپ اپنی نماز یا اپنے سجدے میں یہ دعا مانگنے لگے: ''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر اور میرے کانوں میں نور پیدا کر اور میری آنکھوں میں نور پیدا کر اور میرے دائیں نور بنا اور

میرے بائیں نور پیدا فرما اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر اور میرے اوپر نور کر اور میرے نیچے نور کر اور میرے لیے نور بنا۔ یا فرمایا: ''مجھے نور بنا۔''

[١٧٩٥] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[1795] نضر بن شُمَیل نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، کہا: ہمیں سلمہ بن کُہَیل نے بُکَیر سے حدیث سنائی، انھوں نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قَالَ سَلَمَةُ: فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَّقَالَ: «وَاجْعَلْنِي نُورًا» وَلَمْ يَشُكَّ.

سلمہ نے کہا: میں کریب کو ملا تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا، تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے...... پھر انھوں نے غندر (محمد بن جعفر) کی حدیث (1794) کی طرح بیان کیا اور کہا: ''اور مجھے سراپا نور کر دے۔'' اور انھوں نے (کسی بات میں) شک کا اظہار نہ کیا۔

[١٧٩٦] ١٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي رِشْدِينٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ. ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرٰى، فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ. وَقَالَ: «أَعْظِمْ لِي نُورًا» وَلَمْ يَذْكُرْ: وَاجْعَلْنِي نُورًا.

[1796] سعید بن مسروق نے سلمہ بن کُہیل سے، انھوں نے ابو رِشدین (کریب) مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، پھر حدیث بیان کی لیکن اس میں چہرے اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں ہے، ہاں، یہ کہا: پھر آپ مشک کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا اور دو وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا، پھر بستر پر آئے اور سو گئے، پھر آپ دوبارہ اٹھے اور مشک کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا، پھر دوبارہ وضو کیا جو (صحیح معنی میں) وضو تھا اور کہا: ''میرا نور عظیم کر دے۔'' اور یہ روایت نہیں کیا کہ مجھے سراپا نور کر دے۔

[١٧٩٧] ١٨٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ:

[1797] عُقیل بن خالد سے روایت ہے کہ سلمہ بن کُہیل

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجْرِيِّ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ؛ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ كُرَيْبًا حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا، فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي الْوُضُوءِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ: وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً.

نے ان (عقیل) سے حدیث بیان کی کہ کریب نے ان (سلمہ) سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گزاری، انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر مشکیزے کے پاس گئے اور اس میں سے پانی انڈیلا اور وضو کیا اور آپ نے نہ پانی زیادہ استعمال کیا نہ وضو میں کوئی کمی کی...... اور پوری حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اس رات انیس کلمات پر مشتمل دعا کی۔ (تمام الفاظ جمع کریں تو انیس بنتے ہیں۔)

قَالَ سَلَمَةُ: حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ، وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ لِّي فِي قَلْبِي نُورًا، وَّفِي لِسَانِي نُورًا، وَّفِي سَمْعِي نُورًا، وَّفِي بَصَرِي نُورًا، وَّمِنْ فَوْقِي نُورًا، وَّمِنْ تَحْتِي نُورًا، وَّعَنْ يَّمِينِي نُورًا، وَّعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَّمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا، وَّمِنْ خَلْفِي نُورًا، وَّاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَّأَعْظِمْ لِي نُورًا».

سلمہ نے کہا: کریب نے وہ کلمات مجھے بتائے تھے اور میں ان میں سے بارہ کلمات کو یاد رکھ سکا اور باقی بھول گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما اور میری زبان میں نور پیدا فرما اور میرے کان میں نور پیدا فرما اور میری آنکھ میں نور پیدا فرما اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے نور کو عظیم کر دے۔''

[١٧٩٨] ١٩٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: رَقَدْتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ. قَالَ: فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ: ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ.

[1798] شریک بن ابی نمر نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، جبکہ نبی ﷺ ان کے ہاں تھے تاکہ میں دیکھوں کہ رات کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے کچھ وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ گفتگو فرمائی، پھر آپ سو گئے...... آگے پوری حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا کہ پھر آپ ﷺ اٹھے، وضو کیا اور مسواک کی۔

[١٧٩٩] ١٩١-(...) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ

[1799] حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبداللہ

عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَيْقَظَ، فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ [آل عمران: ١٩٠] فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَّفِي لِسَانِي نُورًا، وَّاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَّاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا، وَّمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا، وَّمِنْ تَحْتِي نُورًا، اَللّٰهُمَّ! أَعْطِنِي نُورًا».

بن عباس سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ (ایک رات) رسول اللہ ﷺ کے ہاں سوئے تو (رات کو) آپ ﷺ جاگے، مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ (اس وقت) یہ آیات مبارکہ پڑھ رہے تھے: ”یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور دن رات کی آمد و رفت میں خالص عقل رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“ یہ آیات تلاوت فرمائیں حتیٰ کہ سورت ختم کی، پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں، ان میں بہت طویل قیام، رکوع اور سجدے کیے، پھر واپس پلٹے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ کے سانس کی آواز سنائی دینے لگی، پھر آپ نے اس طرح تین دفعہ کیا، چھ رکعتیں پڑھیں، ہر دفعہ آپ مسواک کرتے، وضو فرماتے اور ان آیات کی تلاوت فرماتے، پھر آپ نے تین وتر پڑھے، پھر مؤذن نے اذان دی تو آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: ”اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری زبان میں نور کر دے اور میری سماعت میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے، اے اللہ! مجھے نور عنایت فرما۔“

فائدہ: حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں بہت سی باتیں دوسری روایات سے مختلف ہیں، خصوصاً کل رکعتوں کی تعداد کم بنتی ہے۔ ان سے سات مختلف صورتوں میں مختلف تفصیلات مروی ہیں۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ بعض اوقات بیان میں اختصار کی بنا پر ایسی صورتِ حال پیش آتی ہے۔ بہر حال کچھ تفصیلات میں اختصار یا وہم، کوئی ایک بات موجود ہے۔ بعض محدثین نے اسی بنا پر ان کے بارے میں کلام بھی کیا ہے۔ لیکن ان کی روایت سے ان احادیث کی تائید اور وضاحت ہوتی ہے جن میں ایک دفعہ وضو کر کے سو جانے یا دوگانہ پڑھ کر سو جانے کا ذکر آیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کا مقصد تمام تر تفصیلات کو بیان کرنا ہے۔

[١٨٠٠] ١٩٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِّنَ اللَّيْلِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ، فَقَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ، لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ، فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ، ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ، فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ، يُعَدِّلُنِي كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ.

قُلْتُ: أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[1800] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بسر کی تو رسول اللہ ﷺ رات کی نفل نماز پڑھنے کے لیے جاگے۔ نبی ﷺ اٹھ کر مشک کی طرف گئے اور وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی، جب میں نے آپ کو یہ کرتے دیکھا تو میں بھی اٹھا اور میں نے بھی مشک سے وضو کیا، (جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے رہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما جاگنے کے بعد غور سے انھیں دیکھتے رہے تاکہ آپ کی اتباع کر سکیں) پھر میں آپ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ نے اپنی پشت کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا، اسی طرح پیچھے سے مجھے دائیں جانب ٹھیک کر کے کھڑا کیا۔

(عطاء نے کہا:) میں نے پوچھا: کیا یہ نفل نماز میں ہوا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[١٨٠١] ١٩٣-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ، فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ، فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ.

[1801] قیس بن سعد، عطاء سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی ﷺ کے پاس بھیجا، آپ ﷺ میری خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے تو وہ رات میں نے آپ کے ساتھ گزاری، آپ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی پشت کے پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کر لیا۔ (اس حدیث میں مزید یہ تفصیل سامنے آئی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے والد نے بھیجا تھا۔)

[١٨٠٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ.

[1802] عبدالملک نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری...... آگے ابن جریج اور قیس بن سعد کی روایت کی طرح ہے۔

[١٨٠٣] ١٩٤-(٧٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[1803] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے غندر، شعبہ اور ابو جمرہ کی سند سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (یہی رات کی رکعتوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ہے جس میں دو خفیف رکعتیں شامل ہیں۔ آپ ﷺ کا معمول گیارہ کا تھا جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا۔)

[١٨٠٤] ١٩٥-(٧٦٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللَّيْلَةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، طَوِيلَتَيْنِ، طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[1804] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے (دل میں) کہا: میں آج رات رسول اللہ ﷺ کی نماز کا (گہری نظر سے) مشاہدہ کروں گا، تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو انتہائی لمبی رکعتیں بہت ہی زیادہ لمبی رکعتیں ادا کیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو (ان طویل ترین) رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے کی دو رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے کی دو رکعتوں سے کم تر تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے والی رکعتوں سے کم تھیں، پھر وتر پڑھا تو یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

[١٨٠٥] ١٩٦-(٧٦٦) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَانْتَهَيْنَا إِلٰى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ: «أَلَا تُشْرِعُ؟ يَا جَابِرُ!» قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَشْرَعْتُ. قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا. قَالَ:

[1805] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''جابر! کیا تم سواری کو پلانے کے لیے گھاٹ پر نہیں اترو گے؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں! رسول اللہ ﷺ (بھی) گھاٹ پر اترے اور میں بھی اترا، پھر آپ ضرورت کے لیے تشریف لے گئے اور میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا، آپ واپس آئے اور وضو فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک کپڑے

فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَّمِينِهِ.

میں نماز پڑھی جس کے دونوں کنارے آپ نے مخالف سمتوں میں ڈال رکھے تھے (دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو دائیں کندھے پر ڈالا)، میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرے کان سے پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔

[١٨٠٦] ١٩٧-(٧٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ، افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[1806] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز پڑھنے کے لیے اٹھتے، اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے۔

[١٨٠٧] ١٩٨-(٧٦٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ، فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ».

[1807] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات کو (نماز کے لیے) اٹھے تو وہ اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے کرے۔''

[١٨٠٨] ١٩٩-(٧٦٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ: «اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَّالنَّارُ حَقٌّ،

[1808] امام مالک نے ابو زبیر سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کی آخری تہائی میں نماز کے لیے اٹھتے تو فرماتے: ''اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا پالنے والا ہے اور تو برحق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا قول اٹل ہے اور تیرے ساتھ ملاقات قطعی ہے اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر

وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ! لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي، مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ».

توکل اور بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری توفیق سے (تیرے منکروں سے) جھگڑا کیا اور تیرے ہی حضور میں فیصلہ لایا (تجھے ہی حاکم تسلیم کیا) تو بخش دے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو چھپ کر کیے اور جو ظاہراً کیے، تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

[١٨٠٩] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ، لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: مَكَانَ «قَيَّامُ»، «قَيِّمُ» وَقَالَ: «وَمَا أَسْرَرْتُ». وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ، وَّيُخَالِفُ مَالِكًا وَّابْنَ جُرَيْجٍ فِي أَحْرُفٍ.

[1809] سفیان اور ابن جریج دونوں نے سلیمان احول سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ابن جریج اور امام مالک کی (گزشتہ) حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہیں، دو جملوں کے سوا کوئی اختلاف نہیں۔ ابن جریج نے قَيَّام کے بجائے قَيِّم کہا (معنی ایک ہیں) اور وَأَسْرَرْتُ کی جگہ وَمَا أَسْرَرْتُ کہا۔ (سفیان) ابن عیینہ کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے، وہ متعدد جملوں میں امام مالک اور ابن جریج سے اختلاف کرتے ہیں۔

[١٨١٠] (. . .) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِّنْ أَلْفَاظِهِمْ.

[1810] قیس بن سعد نے طاوس سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔ (اس حدیث کے راوی عمران القصیر کے) الفاظ ان (امام مالک، سفیان، ابن جریج) کے الفاظ سے ملتے جلتے ہیں۔

[١٨١١] ٢٠٠-(٧٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[1811] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تھے تو کس چیز کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: جب آپ رات کو اٹھتے تو نماز کا آغاز (اس دعا سے) کرتے: "اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور

ابْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ، إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ: «اَللّٰهُمَّ! رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ! عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ! أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ».

اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! تیرے بندے جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے تو ہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، جن باتوں میں اختلاف کیا گیا ہے تو ہی اپنے حکم سے مجھے ان میں سے جو حق ہے اس پر چلا، بے شک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔"

[١٨١٢] ٢٠١-(٧٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا

[1812] یوسف ماجشون نے کہا: مجھ سے میرے والد (یعقوب بن ابی سلمہ ماجشون) نے عبدالرحمن اعرج سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو فرماتے: "میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر دیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، ہر طرف سے یکسو ہو کر، اور میں اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں، میری نماز اور میری ہر (بدنی و مالی) عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو کائنات کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم ملا ہے اور میں فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے، اس لیے میرے سارے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں، اور میری بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، تیرے سوا بہترین اخلاق کی راہ پر چلانے والا کوئی نہیں، اور برے اخلاق مجھ

بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ». وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي». وَإِذَا رَفَعَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ». وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ» ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ».

سے ہٹا دے، تیرے سوا برے اخلاق کو مجھ سے دور کرنے والا کوئی نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں اور دونوں جہانوں کی سعادتیں تجھ سے ہیں، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی کا تیری طرف سے کوئی گزر نہیں ہے، میں تیرے ہی سہارے ہوں، اور تیری ہی طرف میرا رخ ہے، تو برکت والا اور رفعت و بلندی والا ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

اور جب آپ رکوع کرتے تو فرماتے: ''اے اللہ! میں تیرے سامنے جھکا ہوا ہوں اور میں تجھ ہی پر ایمان لایا ہوں، اپنے آپ کو تیرے ہی سپرد کر دیا ہے، میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میری رگیں اور میرے پٹھے تیرے ہی حضور جھکے ہوئے ہیں۔''

اور جب رکوع سے اٹھتے تو کہتے: ''اے اللہ! ہمارے رب، تیرے ہی لیے حمد ہے جس سے آسمانوں اور زمین کی وسعتیں بھر جائیں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کی وسعتیں بھر جائیں اور اس کے بعد جو تو چاہے اس کی وسعتیں بھر جائیں۔''

اور جب آپ سجدہ کرتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں نے تیرے ہی حضور سجدہ کیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو تیرے ہی حوالے کیا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت گری کی اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں تراشیں۔ برکت والا ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔'' پھر تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! بخش دے جو خطائیں میں نے پہلے کیں یا بعد میں کیں اور چھپا کر کیں یا علانیہ کیں اور جو بھی زیادتی میں نے کی اور جس کا مجھ سے زیادہ تمھیں علم ہے۔ (اطاعت اور خیر میں) تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں۔''

[١٨١٣] ٢٠٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِي» وَقَالَ: «وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ» وَقَالَ: وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» وَقَالَ: «وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ» وَقَالَ: وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ» إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ: بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ.

[1813] عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے اپنے چچا الماجشون (یعقوب) بن ابی سلمہ سے اور انھوں نے (عبدالرحمٰن) اعرج سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کا آغاز فرماتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر دعا پڑھتے: وَجَّهْتُ وَجْهِي اس میں (أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ کے بجائے) وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ''اور میں اطاعت وفرمانبرداری میں اولین (مقام پر فائز) ہوں'' کے الفاظ ہیں اور کہا: جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے اور صَوَّرَهُ (اس کی صورت گری کی) کے بعد فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ (اس کو بہترین شکل وصورت عنایت فرمائی) کے الفاظ کہے اور کہا جب سلام پھیرتے تو کہتے: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ ''اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا۔'' حدیث کے آخر تک اور انھوں نے '' تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان'' کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ) (التحفة ١٣٥)

باب:27- رات کی نماز میں طویل قراءت کا استحباب

[١٨١٤] ٢٠٣-(٧٧٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ ابْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ

[1814] عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ اور جریر سب نے اعمش سے، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے مستورد بن احنف سے، انھوں نے صلہ بن زفر سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورۂ بقرہ کا آغاز فرمایا، میں نے (دل میں) کہا: آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے، میں نے کہا: آپ اسے (پوری) رکعت میں پڑھیں گے، آپ آگے

النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضَى فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا، قَرِيبًا مِّمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى» فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِّنْ قِيَامِهِ.

پڑھتے گئے، میں نے سوچا، اسے پڑھ کر رکوع کریں گے مگر آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی، آپ نے وہ پوری پڑھی، پھر آل عمران شروع کر دی، اس کو پورا پڑھا، آپ ٹھہر ٹھہر کر قراءت فرماتے رہے، جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہے تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال (کرنے والی آیت) سے گزرتے (پڑھتے) تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو (اللہ سے) پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع فرمایا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم کہنے لگے، آپ کا رکوع (تقریباً) آپ کے قیام جتنا تھا، پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہا: پھر آپ لمبی دیر کھڑے رہے، تقریباً اتنی دیر جتنا آپ نے رکوع کیا تھا، پھر سجدہ کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہنے لگے اور آپ کا سجدہ (بھی) آپ کے قیام کے قریب تھا۔

قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ الزِّيَادَةُ: فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ».

جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے کہا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. (یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کا اضافہ ہے۔)

[١٨١٥] ٢٠٤-(٧٧٣) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ: قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ.

[1815] جریر نے اعمش سے اور انھوں نے ابووائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھی کہ میں نے ایک ناپسندیدہ کام کا ارادہ کر لیا، کہا: تو ان سے پوچھا گیا آپ نے کس بات کا ارادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو (اکیلے ہی قیام کی حالت میں) چھوڑ دوں۔''

[١٨١٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[1816] علی بن مُسہر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ مَا رُوِيَ فِيمَنْ نَامَ اللَّيْلَ أَجْمَعَ حَتَّى أَصْبَحَ) (التحفة ١٣٦)

باب:28- جو شخص ساری رات، صبح تک سویا رہے اس کے متعلق احادیث

[١٨١٧] ٢٠٥-(٧٧٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ. قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ نَّامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ: «ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ» أَوْ قَالَ: «فِي أُذُنَيْهِ».

[1817] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات بھر سویا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی آپ نے فرمایا: ''وہ (ایسا) شخص ہے کہ شیطان نے اس کے کان میں۔'' یا فرمایا: ''اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کر دیا ہے۔''

[١٨١٨] ٢٠٦-(٧٧٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ؛ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَلَا تُصَلُّونَ»؟ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَّضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: ﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾. [الكهف: ٥٤]

[1818] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت انھیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جگایا اور فرمایا: ''کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھو گے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے، اٹھا دیتا ہے۔ جب میں نے آپ سے یہ کہا تو آپ واپس چلے گئے، پھر میں نے آپ کو سنا کہ آپ واپس پلٹتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور کہتے (آیت کا ایک ٹکڑا پڑھتے) تھے: ''انسان سب سے بڑھ کر جھگڑا کرنے والا ہے۔'' (جدل (جھگڑا) یہ تھی کہ جگائے جانے پر ممنون ہونے اور نماز پڑھنے کی بجائے عذر پیش کیا گیا۔)

[١٨١٩] ٢٠٧-(٧٧٦) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ، بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَّضْرِبُ: عَلَيْكَ لَيْلًا

[1819] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے یہ فرمان نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگاتا ہے، ہر گرہ پر تھپکی دیتا ہے کہ تم پر ایک بہت لمبی رات (کا سونا لازم) ہے۔ جب انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب

طَوِيلًا، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ، فَذَكَرَ اللهَ، اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا تَوَضَّأَ، اِنْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ، فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ».

وہ وضو کرتا ہے اس سے دو گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر جب نماز پڑھتا ہے ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ چاق چوبند ہشاش بشاش پاک طبیعت (کے ساتھ) صبح کرتا ہے ورنہ (جاگ کر عبادت نہیں کرتا تو) صبح کو گندے دل کے ساتھ اور سست اٹھتا ہے۔"

(المعجم ٢٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ) (التحفة ١٣٧)

باب:29- نفل نماز گھر میں پڑھنے کا استحباب اور مسجد میں پڑھنے کا جواز

[١٨٢٠] ٢٠٨-(٧٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا».

[1820] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "کچھ نمازیں گھر میں پڑھا کرو اور ان (گھروں) کو قبریں نہ بناؤ۔"

[١٨٢١] ٢٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا».

[1821] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "گھروں میں (نفل) نمازیں پڑھو اور انھیں قبریں نہ بناؤ۔"

[١٨٢٢] ٢١٠-(٧٧٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِّنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا».

[1822] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز (باجماعت) ادا کر لے تو اپنی نماز میں سے اپنے گھر کے لیے بھی کچھ حصہ رکھے کیونکہ اللہ اس کے گھر میں اس کے نماز پڑھنے کی وجہ سے خیر و بھلائی رکھے گا۔"

[١٨٢٣] ٢١١-(٧٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا:

[1823] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس گھر کی مثال جس

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ».

میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کو یاد نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ جیسی ہے۔''

[١٨٢٤] ٢١٢-(٧٨٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ».

[1824] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''

[١٨٢٥] ٢١٣-(٧٨١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا. قَالَ: فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَّجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ. قَالَ: ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ: فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ».

[1825] عبداللہ بن سعید نے کہا: عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام سالم ابونضر نے ہمیں بسر بن سعید سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چٹائی کا ایک چھوٹا سا حجرہ بنوایا اور رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر آ کر اس میں نماز پڑھنے لگے، لوگ اس (حجرے) تک آپ کے پیچھے پیچھے آئے اور آ کر آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے، پھر ایک اور رات لوگ آئے اور (حجرے کے) پاس آ گئے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس آنے میں تاخیر کر دی۔ کہا: آپ ان کے پاس تشریف نہ لائے، صحابۂ کرام نے اپنی آوازیں بلند کیں (تاکہ آپ آوازیں سن کر تشریف لے آئیں) اور دروازے پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں تو رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ان کی طرف تشریف لائے اور ان سے فرمایا: ''تم مسلسل یہ عمل کرتے رہے حتی کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ نماز تم پر لازم قرار دے دی جائے گی، اس لیے تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی فرض نماز کے سوا وہی نماز بہتر ہے جو گھر میں پڑھے۔''

[١٨٢٦] ٢١٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا لَيَالِيَ، حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَّا قُمْتُمْ بِهِ».

[1826] موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابونضر سے سنا، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ بنوایا اور آپ نے اس میں چند راتیں نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہو گئے..... پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ”اگر تم پر نماز فرض کر دی گئی تو تم (سب) اس کی پابندی نہیں کر سکو گے۔“ (یہ حجرہ اعتکاف کے لیے تھا۔)

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ١٣٨)

باب:30- رات کے قیام اور دیگر اعمال میں سے ان اعمال کی فضیلت جن پر ہمیشگی ہو

[١٨٢٧] ٢١٥-(٧٨٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَصِيرٌ، وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ مِّنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ»، وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ. [انظر: ٢٧٢٣]

[1827] سعید بن ابی سعید نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمان بن عوف) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی، آپ رات کو اس سے حجرہ بنا لیتے اور اس میں نماز پڑھتے تو لوگوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنی شروع کر دی، آپ دن کے وقت اسے بچھا لیتے تھے، ایک رات لوگ کثرت کے ساتھ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ”لوگو! اتنے اعمال کی پابندی کرو، جتنے اعمال کی تم میں طاقت ہے کیونکہ (اس وقت تک) اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم خود اکتا جاؤ، اور یقیناً اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب عمل وہی ہے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے چاہے وہ کم ہو۔“ اور رسول اللہ کے گھر والے جب کوئی عمل کرتے تو اسے ہمیشہ برقرار رکھتے۔

[١٨٢٨] ٢١٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[1828] سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّه سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ : «أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ» .

تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جسے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔''

[١٨٢٩] ٢١٧-(٧٨٣) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . قَالَ زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ . قَالَ : قُلْتُ : يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ : لَا ، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً ، وَّأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ؟ .

[1829] علقمہ سے روایت ہے، کہا: میں نے ام المومنین عائشہ ؓ سے سوال کیا اور کہا: ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے عمل کی کیفیت کیا تھی؟ کیا آپ (کسی خاص عمل کے لیے) کچھ ایام مخصوص فرما لیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل دائمی ہوتا تھا۔ اور تم میں سے کون اس قدر استطاعت رکھتا ہے جتنی استطاعت رسول اللہ ﷺ میں تھی؟

[١٨٣٠] ٢١٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ : أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ» .

[1830] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کام وہ ہے جس پر ہمیشہ عمل کیا جائے، اگرچہ وہ قلیل ہو۔''

قَالَ : وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ .

(قاسم بن محمد نے) کہا: حضرت عائشہ ؓ جب کوئی عمل کرتیں تو اس کو لازم کر لیتیں۔

(المعجم ٣١) - بَابُ أَمْرِ مَنْ نَّعَسَ فِي صَلَاتِهِ ، أَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوِ الذِّكْرُ بِأَنْ يَّرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ ، حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ (التحفة ١٣٩)

باب: 31- جسے نماز میں اونگھ آئے یا قرآن پڑھنا یا ذکر کرنا دشوار ہو جائے، اسے یہ حکم ہے کہ اس کیفیت کے خاتمے تک وہ سو جائے یا بیٹھ جائے

[١٨٣١] ٢١٩-(٧٨٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

[1831] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابن علیہ نے حدیث سنائی، نیز زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں اسماعیل نے حدیث سنائی، ان دونوں (ابن علیہ اور اسماعیل) نے عبدالعزیز

ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ، وَحَبْلٌ مَّمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّي، فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ: «حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ»، وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: «فَلْيَقْعُدْ».

بن صہیب سے اور انھوں نے حضرت انس ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور (دیکھا کہ) دوستونوں کے درمیان ایک رسی لٹکی ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا: "یہ کیا ہے؟" صحابۂ کرام نے عرض کی: حضرت زینب ﷺ کی رسی ہے، وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں، جب سست پڑتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے کھول دو، ہر شخص نماز پڑھے جب تک ہشاش بشاش رہے، جب سست پڑ جائے یا تھک جائے تو بیٹھ جائے۔" زہیر کی روایت میں (قَعَدَ کے بجائے) فَلْيَقْعُدْ ہے، یعنی ماضی کے بجائے امر کا صیغہ استعمال کیا، مفہوم ایک ہی ہے۔

[١٨٣٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[1832] عبدالوارث نے عبدالعزیز (بن صہیب) سے، انھوں نے حضرت انس ﷺ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٨٣٣] ٢٢٠-(٧٨٥) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا. وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ، وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنَامُ اللَّيْلَ! خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ! لَا يَسْأَمُ اللهُ حَتّٰى تَسْأَمُوا».

[1833] ابن شہاب نے کہا: مجھے عُروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ﷺ نے انھیں بتایا کہ حولاء بنت تویت بن حبیب بن اسد بن عبدالعزّٰی اس عالم میں ان کے قریب سے گزری جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تھے، کہا: میں نے عرض کی: یہ حولاء بنت تویت ہیں اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(کیا) رات بھر نہیں سوتی! اتنا عمل اپناؤ جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔"

[١٨٣٤] ٢٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[1834] ابواسامہ اور یحییٰ بن سعید نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، انھوں نے کہا:

حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: امْرَأَةٌ، لَّاتَنَامُ، تُصَلِّي. قَالَ: «عَلَيْكُمْ مِّنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ! لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوا» وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: إِنَّهَا امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ.

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک خاتون موجود تھی، آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: یہ (ایسی) عورت ہے جو رات بھر نہیں سوتی، نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اتنا عمل کرو جتنا تمھارے بس میں ہو، اللہ کی قسم! اللہ نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم ہی عمل سے اکتا جاؤ۔'' اللہ کے ہاں دین کا وہی عمل پسند ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشگی کرے۔

ابواسامہ کی روایت میں ہے، یہ بنواسد کی عورت تھی۔

[١٨٣٥] ٢٢٢-(٧٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَّعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ».

[1835] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگے تو وہ سو جائے حتی کہ نیند جاتی رہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص اونگھ کی حالت میں نماز پڑھتا ہے تو ممکن ہے وہ استغفار کرنے چلے لیکن (اس کے بجائے) اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔''

[١٨٣٦] ٢٢٣ - (٧٨٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ، فَلْيَضْطَجِعْ».

[1836] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ؓ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے بیان کی ہیں، پھر ان میں سے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو قیام کرے اور اس کی زبان پر قراءت مشکل ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے لیٹ جانا چاہیے۔''

کتاب فضائل القرآن کا تعارف

یہ کتاب بھی درحقیقت کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔قرآن مجید کی تلاوت نماز کے اہم ترین ارکان میں سے ہے۔اس کتاب نے دنیا میں سب سے بڑی اور سب سے مثبت تبدیلی پیدا کی۔اس کی تعلیمات سے صرف ماننے والوں نے فائدہ نہیں اٹھایا، نہ ماننے والوں کی زندگیاں بھی اس کی بنا پر بدل گئیں۔یہ کتاب مجموعی طور پر بنی نوع انسان کے افکار میں مثبت تبدیلی، رحمت، شفقت، مواسات، انصاف اور رحم دلی کے جذبات میں اضافے کا باعث بنی۔یہ کتاب اس کائنات کی سب سے عظیم اور سب سے اہم سچائیوں کو واشگاف کرتی ہے۔ماننے والوں کے لیے اس کی برکات، عبادت کے دوران میں عروج پر پہنچ جاتی ہیں۔اس کے ذریعے سے انسانی شخصیت ارتقاء کے عظیم مراحل طے کرتی ہے۔اس کی دو تین آیتیں تلاوت کرنے کا اجر وثواب ہی انسان کے وہم وگمان سے زیادہ ہے۔

اس کی رحمتیں اور برکتیں ہر ایک کے لیے عام ہیں۔اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ اسے ہر کوئی پڑھ سکے۔جس طرح کوئی پڑھ سکتا ہے وہی باعث فضیلت ہے۔یہ کتاب اُمیوں (اَن پڑھوں) میں نازل ہوئی۔ایک اُمی بھی اسے یاد کرسکتا ہے، اس کی تلاوت کرسکتا ہے۔تھوڑی کوشش کرے تو اسے سمجھ سکتا ہے اور سمجھ لے اور اپنا لے تو دانا ترین انسانوں میں شامل ہو جاتا ہے۔اس کی تلاوت میں جو جمال اور سماعت میں جو لذت ہے اس کی دوسری کوئی مثال موجود نہیں۔

امام مسلم ؒ نے قرآن مجید کے حفظ، اس کی فضیلت، اس کے حوالے سے بات کرنے کے آداب، خوبصورت آواز میں تلاوت کرنے، اس کے سننے کے آداب، نماز میں اس کی قراءت، چھوٹی اور بڑی سورتوں کی تلاوت کے فضائل، مختلف لہجوں میں قرآن کے نزول کے حوالے سے احادیث مبارکہ ذکر کی ہیں۔اسی کتاب میں امام مسلم ؒ نے اپنی خصوصی ترتیب کے تحت نماز کے ممنوعہ اوقات اور بعض نوافل کے استحباب کی روایتیں بھی بیان کی ہیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ، وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا، وَجَوَازِ قَوْلِ أُنْسِيتُهَا) (التحفة ١٤٠)

باب:33- قرآن کی نگہداشت کا حکم، یہ کہنا کہ میں نے فلاں آیت بھلا دی ہے ناپسندیدہ ہے البتہ یہ کہنا جائز ہے کہ مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی

[١٨٣٧] ٢٢٤-(٧٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا».

[1837] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کی قراءت سنی جو وہ رات کو کر رہا تھا تو فرمایا: ''اللہ اس پر رحم فرمائے! اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلا دی جس کی تلاوت فلاں سورت سے میں چھوڑ چکا تھا۔''

[١٨٣٨] ٢٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا».

[1838] عبدہ اور ابومعاویہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مسجد میں ایک آدمی کی قراءت سن رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم فرمائے! اس نے مجھے ایک آیت یاد دلا دی ہے جو مجھے بھلا دی گئی تھی۔''

[١٨٣٩] ٢٢٦-(٧٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

[1839] امام مالک نے نافع کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ».

''صاحب قرآن (قرآن حفظ کرنے والے) کی مثال پاؤں بندھے اونٹوں (کے چرواہے) کی مانند ہے، اگر اس نے ان کی نگہداشت کی تو وہ انھیں قابو میں رکھے گا اور اگر انھیں چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔''

[١٨٤٠] ٢٢٧-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، جَمِيعًا عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ - وَّزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ: «وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ».

[1840] عبیداللہ، ایوب اور موسیٰ بن عقبہ سب نے (جن تک سندوں کے مختلف سلسلے پہنچے) نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''جب صاحب قرآن قیام کرے گا اور رات دن اس کی قراءت کرے گا تو وہ اسے یاد رکھے گا اور جب اس (کی قراءت) کے ساتھ قیام نہیں کرے گا تو وہ اسے بھول جائے گا۔''

[١٨٤١] ٢٢٨-(٧٩٠) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا؛ وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ

[1841] منصور نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بھی انسان کے لیے انتہائی نازیبا بات ہے کہ وہ کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلوا دیا گیا ہے، قرآن کو یاد کرتے رہو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے دور بھاگنے میں رسیوں سمیت بھاگ جانے والے اونٹوں سے بھی بڑھ کر ہے۔''

أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا».

[١٨٤٢] ٢٢٩-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: تَعَاهَدُوا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ - وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ - فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ».

[1842] اعمش نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ان مصاحف ـــ اور کبھی کہا: قرآن ـــ کے ساتھ تجدیدِ عہد کرتے رہا کرو، کیونکہ وہ انسانوں کے سینوں سے بھاگ جانے میں اپنے پاؤں کی رسیوں سے نکل بھاگنے والے اونٹوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ اسے بھلوا دیا گیا ہے۔“

[١٨٤٣] ٢٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَّقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ».

[1843] عبدہ بن ابی لبابہ نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کسی آدمی کے لیے یہ بہت بری بات ہے کہ وہ کہے: میں فلاں فلاں سورت بھول گیا یا فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے بھلوا دیا گیا ہے۔“

[١٨٤٤] ٢٣١-(٧٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا» وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِابْنِ بَرَّادٍ.

[1844] عبداللہ بن براد اشعری اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے برید سے، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کی نگہداشت کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! یہ بھاگنے میں پاؤں بندھے اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔“

اس حدیث کے الفاظ ابن براد (کی روایت) کے ہیں۔

(المعجم ٣٤) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ)** (التحفة ١٤١)

باب: 34 - قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا مستحب ہے

[١٨٤٥] ٢٣٢-(٧٩٢) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ، مَّا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ».

[1845] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (فرمان) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس قدر کان نہیں دھرا (توجہ سے نہیں سنا) جتنا کسی خوش آواز نبی (کی آواز) پر کان دھرا جس نے خوش الحانی سے قراءت کی۔''

[١٨٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: «كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ».

[1846] یونس اور عمرو (بن حارث) دونوں نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت کی، اس میں (مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ کے بجائے) كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ (جس طرح ایک نبی کے لیے کان دھرتا ہے جو خوش الحانی سے قراءت کر رہا ہو۔) کے الفاظ ہیں۔

[١٨٤٧] ٢٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ، مَّا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ، يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ».

[1847] عبدالعزیز بن محمد نے کہا: یزید بن ہاد نے ہمیں محمد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس طرح کان نہیں دھرا جس طرح کسی خوش آواز نبی (کی قراءت) پر جب وہ بلند آواز کے ساتھ خوش الحانی سے قراءت کرے۔''

[١٨٤٨] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ مَالِكٍ وَّحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ سَوَاءً وَّقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[1848] عمر بن مالک اور حیوہ بن شریح نے ابن ہاد سے اسی سند کے ساتھ بالکل اس جیسی روایت بیان کی اور انھوں نے إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہا اور سَمِعَ (اس نے سنا) کا لفظ نہیں بولا۔

وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعَ.

[١٨٤٩] ٢٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ، يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ».

[1849] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس طرح کان نہیں دھرا جیسے وہ ایک نبی (کی آواز) پر کان دھرتا ہے جو بلند آواز کے ساتھ خوش الحانی سے قراءت کرتا ہے۔''

[١٨٥٠] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ: «كَإِذْنِهِ».

[1850] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید اور ابن حجر نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث کی طرح روایت بیان کی مگر ابن ایوب نے اپنی روایت میں (كَأَذَنِهِ کے بجائے) كَإِذْنِهِ (جس طرح وہ اجازت دیتا ہے) کہا۔ (اس طرح مَا اَذِنَ اللّٰه کا معنی ہوگا اللہ تعالیٰ نے (باریابی کی) اجازت نہیں دی۔)

[١٨٥١] ٢٣٥-(٧٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَّهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ -أَوِ الْأَشْعَرِيَّ- أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

[1851] حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس — یا اشعری — کو آلِ داود کی بنسریوں (خوبصورت آوازوں) میں سے ایک بنسری (خوبصورت آواز) عطا کی گئی ہے۔''

[١٨٥٢] ٢٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي مُوسٰى: «لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ! لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

[1852] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''(کیا ہی خوب ہوتا) کاش! تم مجھے دیکھتے جب گزشتہ رات میں بڑے انہماک سے تمھاری قراءت سن رہا تھا، تمھیں آلِ داود علیہ السلام کی خوبصورت آوازوں میں سے ایک خوبصورت آواز دی گئی ہے۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ ذِكْرِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ سُورَةَ الْفَتْحِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ) (التحفة ١٤٢)

باب:35- فتح مکہ کے دن نبیِ اکرم ﷺ کی سورۂ فتح کی قراءت کا تذکرہ

[١٨٥٣] ٢٣٧-(٧٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فِي مَسِيرٍ لَهُ، سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَرَجَّعَ فِي قِرَاءَتِهِ.

قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ، لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ.

[١٨٥٤] ٢٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، عَلَى نَاقَتِهِ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ. قَالَ: فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَرَجَّعَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذٰلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1853] عبداللہ بن ادریس اور وکیع نے شعبہ سے اور انھوں نے معاویہ بن قُرّہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبیِ اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے سال اپنے سفر میں اپنی سواری پر سورۂ فتح کی تلاوت فرمائی اور اپنی قراءت میں آواز کو دہرایا۔

معاویہ نے کہا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد جمع ہو جائیں گے تو میں تمھیں آپ ﷺ جیسی قراءت سناتا۔

[1854] محمد بن جعفر نے کہا: شعبہ نے ہمیں معاویہ بن قرّہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر (سوار) سورۂ فتح پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (معاویہ بن قُرّہ نے) کہا: حضرت ابن مغفل ؓ نے قراءت کی اور اس میں ترجیع کی، معاویہ نے کہا: اگر مجھے لوگوں (کے اکٹھے ہو جانے) کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمھارے لیے (قراءت کا) وہی (طریقہ اختیار) کرتا جو حضرت ابن مغفل ؓ نے نبیِ اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا تھا۔

فائدہ: ترجیع: تکرار یا دہرانے کو کہتے ہیں۔ اشعار گانے والے بعض اوقات آوازیں بدل کر مصرعوں یا چھوٹے ٹکڑوں کو دہراتے ہیں، عرفِ عام میں اسے ترجیع کہا جاتا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں ایسی ترجیع قرآن کے ادب کے سخت خلاف ہے۔ یہ قرآن کے اصل آہنگ کو بگاڑنے کے مترادف ہے۔ بعض قراء حضرات اس بات کا مظاہرہ کرنے کے لیے کہ ان کی سانس بہت لمبی ہے، آیات دہراتے ہیں۔ چاہے وہ قرآن کے اصل آہنگ کو برقرار رکھیں تو بھی یہ تکلف ہے اور سنجیدہ اہل علم کے نزدیک نامناسب ہے۔ قرآن مجید کی ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ جن آوازوں میں مد ممکن ہے، جیسے ''الف'' جس سے پہلے فتحہ ہو یا ''و'' جس سے پہلے ضمہ ہو یا ''ی'' جس سے پہلے کسرہ ہو، ان میں آواز لمبی کرتے ہوئے فطری زیر و بم کو روا رکھا جائے۔

[١٨٥٥] ٢٣٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَسِيرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ.

[1855] خالد بن حارث اور معاذ نے کہا: شعبہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ خالد بن حارث کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ (سورۂ فتح تلاوت کرتے ہوئے اپنی) سواری پر سفر کر رہے تھے۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ) (التحفة ١٤٣)

باب:36- قرآن مجید کی تلاوت پر سکینت کا نزول

[١٨٥٦] ٢٤٠-(٧٩٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ، تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ».

[1856] ابو خیثمہ نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو لمبی رسیوں میں بندھا ہوا گھوڑا (موجود) تھا تو اسے ایک بدلی نے ڈھانپ لیا، وہ بدلی گھومتی اور قریب آتی گئی اور اس کا گھوڑا اس سے بدکنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ ماجرا کہہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سکینت (اطمینان اور رحمت) تھی جو قرآن (کی قراءت) کی بنا پر (بدلی کی صورت میں) اتری۔''

[١٨٥٧] ٢٤١-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «اِقْرَأْ، فُلَانُ! فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ، أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ».

[1857] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے ابو اسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی نے سورۂ کہف کی قراءت کی، گھر میں (اس وقت) ایک چوپایہ بھی تھا۔ وہ بدکنے لگا، اس شخص نے دیکھا کہ جانور کے اوپر دھند یا بدلی تھی جو اس پر چھائی ہوئی ہے تو اس نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو بتایا، آپ نے فرمایا: ''اے شخص! پڑھا کرو، یہ تو سکینت تھی جو قراءت کے وقت اتری، (یا قرآن کی خاطر نازل ہوئی۔)''

[١٨٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: فَذَكَرَا نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: تَنْقُزُ.

[1858] عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا...... آگے دونوں (عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابوداود) نے سابقہ حدیث کے مانند ذکر کیا، البتہ اتنا فرق ہے کہ انھوں نے (تَنْفِرُ ''وہ بدکنے لگا'' کے بجائے) تَنْقُزُ (وہ اچھلنے لگا) کہا۔

[١٨٥٩] ٢٤٢-(٧٩٦) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ، إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرٰى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي، إِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَإِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَإِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَإِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيبًا مِّنْهَا، خَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ، فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

[1859] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے باڑے میں قراءت کر رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا بدکنے لگا، انھوں نے پھر پڑھا، وہ دوبارہ بدکا، پھر پڑھا، وہ پھر بدکا۔ اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خوف پیدا ہوا کہ وہ (میرے بیٹے) یحییٰ کو روند ڈالے گا، میں اٹھ کر اس کے پاس گیا تو اچانک چھتری جیسی کوئی چیز میرے سر پر تھی، اس میں کچھ چراغوں جیسا تھا، وہ فضا میں بلند ہوگئی حتیٰ کہ مجھے نظر آنا بند ہوگئی، کہا: میں صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس اثنا میں کہ کل میں آدھی رات کے وقت اپنے باڑے میں قراءت کر رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔'' میں نے عرض کی: میں پڑھتا رہا، پھر اس نے دوبارہ اچھل کود کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔'' میں نے کہا: میں نے قراءت جاری رکھی، اس نے پھر بدک کر چکر لگانے شروع کر دیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔'' میں نے کہا: پھر میں نے چھوڑ دیا، (میرا بیٹا) یحییٰ اس کے قریب تھا، میں ڈر گیا کہ وہ اسے روند دے گا تو میں نے چھتری جیسی چیز دیکھی، اس میں چراغوں کی طرح کی چیزیں تھیں، وہ فضا میں بلند ہوئی حتیٰ کہ مجھے نظر آنی بند ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ فرشتے تھے جو

ﷺ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ».

تمھاری قراءت سن رہے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو لوگ صبح ان کو دیکھ لیتے، وہ ان سے اوجھل نہ ہوتے۔"

(المعجم ٣٧) - (بَابُ فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ) (التحفة ١٤٤)

باب:37- حافظ قرآن کی فضیلت

[١٨٦٠] ٢٤٣-(٧٩٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ، وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ».

[1860] ابو عوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس مومن کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے، نارنگی کی سی ہے، اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس کا ذائقہ (بھی) خوشگوار ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا، کھجور کی سی ہے، اس کی خوشبو نہیں ہوتی جبکہ اس کا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے، نیاز بو جیسی ہے، اس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، اندرائن (تُمّے) کی طرح ہے، جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ (بھی سخت) کڑوا ہے۔''

[١٨٦١] (. . .) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ، بَدَلَ الْمُنَافِقِ: الْفَاجِرِ.

[1861] ہمام اور شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث روایت کی، اس میں یہ فرق ہے کہ ہمام کی روایت میں منافق کی جگہ فاجر (بدکردار) کا لفظ ہے۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ) (التحفة ١٤٥)

باب:38- ماہر قرآن کی فضیلت اور وہ جو اس میں اٹکتا ہے (اس کا اجر)

[١٨٦٢] ٢٤٤-(٧٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ - قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ».

[1862] ابوعوانہ نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ (عامری) سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید کا ماہر قرآن لکھنے والے انتہائی معزز اور اللہ کے فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو انسان قرآن مجید پڑھتا ہے اور ہکلاتا ہے اور وہ (پڑھنا) اس کے لیے مشقت کا باعث ہے، اس کے لیے دو اجر ہیں۔''

[١٨٦٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: «وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ، لَهُ أَجْرَانِ».

[1863] ابن ابی عدی نے سعید سے روایت کی، وکیع نے ہشام دستوائی سے روایت کی، ان دونوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ وکیع کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''جو اسے پڑھتا ہے اور وہ اس پر گراں ہوتا ہے، اس کے لیے دو اجر ہیں۔''

(المعجم ٣٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحُذَّاقِ فِيهِ، وَإِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ) (التحفة ١٤٦)

باب:39- اہل فضل اور مہارت رکھنے والوں کو قرآن مجید سنانا مستحب ہے، چاہے پڑھنے والا سننے والے سے افضل ہو

[١٨٦٤] ٢٤٥-(٧٩٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ» قَالَ: آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «اَللّٰهُ سَمَّاكَ لِي» قَالَ: فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي. [انظر: ٦٣٤٢]

[1864] ہمام نے کہا: ہم سے قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے قراءت کروں۔'' انھوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے تمھارا نام لیا۔'' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

[١٨٦٥] ٢٤٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1865] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث

الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ قَالَ: وَسَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَبَكٰى.

بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ کی قراءت کروں۔'' انھوں نے کہا: اور (اللہ تعالیٰ نے) آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو وہ رو دیے۔

[١٨٦٦] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيٍّ، بِمِثْلِهِ.

[1866] خالد بن حارث نے کہا: شعبہ نے ہمیں قتادہ کے حوالے سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُبی رضی اللہ عنہ سے کہا..... (آگے سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ، وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلِاسْتِمَاعِ، وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدَبُّرِ) (التحفة ١٤٧)

باب:40- قرآن مجید بغور سننے، سننے کے لیے حافظ قرآن سے پڑھنے کی فرمائش اور قراءت کے دوران رونے اور اس پر غور وفکر کرنے کی فضیلت

[١٨٦٧] ٢٤٧-(٨٠٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصٍ، - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ» قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ، حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ

[1867] حفص بن غیاث نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں عَبِیدہ (سلمانی) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے سامنے قرآن مجید کی قراءت کرو۔'' انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو سناؤں، جبکہ آپ پر ہی تو (قرآن مجید) نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میری خواہش ہے کہ میں اسے کسی دوسرے سے سنوں۔'' تو میں نے سورۂ نساء کی قراءت شروع کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ

وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ٤١] رَفَعْتُ رَأْسِي، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَىٰ جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ﴾ ''اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے'' تو میں نے اپنا سر اٹھایا، یا میرے پہلو میں موجود آدمی نے مجھے ٹھوکا دیا تو میں نے اپنا سر اٹھایا، میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

[١٨٦٨] (...) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَمِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ - وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ».

[1868] ہناد بن سری اور منجاب بن حارث تمیمی نے علی بن مسہر سے روایت کی، انھوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ہناد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: رسول اللہ ﷺ نے، جب آپ منبر پر تشریف فرما تھے، مجھ سے کہا: ''مجھے قرآن سناؤ۔''

[١٨٦٩] ٢٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ - وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: عَنْ مِسْعَرٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ» قَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» قَالَ: فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ إِلَىٰ قَوْلِهِ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ (النساء: ٤١)، فَبَكٰى.

[1869] مسعر نے عمرو بن مرہ سے اور انھوں نے ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: ''مجھے قرآن مجید سناؤ۔'' انھوں نے کہا: کیا میں آپ کو سناؤں جبکہ (قرآن) اترا ہی آپ پر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں اسے کسی دوسرے سے سنوں۔'' (ابراہیم نے) کہا: انھوں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء ابتدا سے اس آیت تک سنائی: ﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴾ ''اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے'' تو آپ ﷺ (اس آیت پر) رو پڑے۔

قَالَ مِسْعَرٌ: فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَّا دُمْتُ فِيهِمْ، أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ» شَكَّ مِسْعَرٌ.

مسعر نے ایک دوسری سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں ان پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا۔'' مسعر کو شک ہے مَا دُمْتُ فِیهِمْ کہا یا مَا كُنْتُ فِیهِمْ (جب تک میں ان میں تھا) کہا۔

[١٨٧٠] ٢٤٩-(٨٠١) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ بِحِمْصَ، فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ: اِقْرَأْ عَلَيْنَا، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَاللهِ! مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، قَالَ: قُلْتُ: وَيْحَكَ، وَاللهِ! لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «أَحْسَنْتَ».

[1870] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ''میں حمص میں تھا تو کچھ لوگوں نے مجھے کہا: ہمیں قرآن مجید سنائیں تو میں نے انھیں سورۂ یوسف سنائی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اس طرح نہیں اتری تھی۔ میں نے کہا: تجھ پر افسوس، اللہ کی قسم! میں نے یہ سورت رسول اللہ ﷺ کو سنائی تھی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تو نے خوب قراءت کی۔''

فَبَيْنَمَا أَنَا أُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدْتُّ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ؟ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى أَجْلِدَكَ، قَالَ: فَجَلَدْتُّهُ الْحَدَّ.

اسی اثنا میں کہ میں اس سے گفتگو کر رہا تھا تو میں نے اس (کے منہ) سے شراب کی بو محسوس کی، میں نے کہا: تو شراب بھی پیتا ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب بھی کرتا ہے؟ تو یہاں سے جا نہیں سکتا حتیٰ کہ میں تجھے کوڑے لگاؤں، پھر میں نے اسے حد کے طور پر کوڑے لگائے۔

[١٨٧١] (. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: فَقَالَ لِي: «أَحْسَنْتَ».

[1871] عیسیٰ بن یونس اور ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی لیکن ابومعاویہ کی روایت میں فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ (آپ نے مجھے فرمایا: ''تو نے بہت اچھا پڑھا'') کے الفاظ نہیں ہیں۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ) (التحفة ١٤٨)

باب:41- نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اسے سیکھنے کی فضیلت

[١٨٧٢] ٢٥٠-(٨٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

[1872] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ».

یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ (باہر سے) اپنے گھر واپس آئے تو اس میں تین بڑی فربہ حاملہ اونٹنیاں موجود پائے؟'' ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''تین آیات جنھیں تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں پڑھتا ہے، وہ اس کے لیے تین بھاری بھرکم اور موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔''

[١٨٧٣] ٢٥١-(٨٠٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُلَيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلٰى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ، فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟» فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! نُحِبُّ ذٰلِكَ. قَالَ: «أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَّمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ؟».

[1873] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر تشریف لائے۔ ہم صفہ (چبوترے) پر موجود تھے، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (کی وادی) میں جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہانوں والی اونٹنیاں لائے؟'' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم سب کو یہ بات پسند ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم میں سے کوئی شخص صبح مسجد میں کیوں نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی قراءت کرے تو یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں (کے حصول) سے بہتر ہے اور یہ تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیتیں اس کے لیے چار سے بہتر ہیں اور (آیتوں کی تعداد جو بھی ہو) اونٹوں کی اتنی تعداد سے بہتر ہے۔''

(المعجم ٤٢) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ) (التحفة ١٤٩)

باب:42-قرآن مجید (خصوصاً) سورۂ بقرہ پڑھنے کی فضیلت

[١٨٧٤] ٢٥٢-(٨٠٤) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ

[1874] ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ، یعنی ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھوں نے زید سے روایت کی کہ انھوں نے ابوسلام سے سنا، وہ کہتے تھے: مجھ سے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں

الْبَاهِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِّأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اِقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَّلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ».

نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحاب قرآن (حفظ وقراءت اور عمل کرنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا۔ دوروشن چمکتی ہوئی سورتیں: البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کی دو ڈاریں ہوں، وہ اپنی صحبت میں (پڑھنے اور عمل کرنے) والوں کی طرف سے دفاع کریں گی۔ سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے حاصل کرنا باعث برکت اور اسے ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس کی طاقت نہیں رکھتے۔''

قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.

معاویہ نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ باطل پرستوں سے ساحر (جادوگر) مراد ہیں۔

[١٨٧٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَكَأَنَّهُمَا» فِي كِلَيْهِمَا - وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ: بَلَغَنِي.

[1875] یحییٰ بن حسان نے کہا: معاویہ بن سلام نے ہمیں اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی لیکن انھوں نے دونوں جگہوں پر أَوْكَأَنَّهُمَا (یا جیسے وہ) کی جگہ وَكَأَنَّهُمَا (اور جیسے وہ) کہا اور معاویہ کا قول کہ ''مجھے یہ خبر پہنچی'' ذکر نہیں کیا۔

[١٨٧٦] ٢٥٣-(٨٠٥) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ» وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ، مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ: «كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ،

[1876] حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے ایسے لوگوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے، سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان سورتوں کے لیے تین مثالیں دیں جن کو (سننے کے بعد) میں (آج تک) نہیں بھولا، آپ نے فرمایا: ''جیسے وہ دو بادل ہیں یا دو کالے سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑنے والے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، وہ اپنے صاحب (صحبت میں رہنے والے) کی طرف سے مدافعت

بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا».

کریں گی۔"

(المعجم ٤٣) - (بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَالْحَثِّ عَلَى قِرَاءَةِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ) (التحفة ١٥٠)

باب:43- سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنے کی ترغیب

[١٨٧٧] ٢٥٤-(٨٠٦) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، سَمِعَ نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَّزَلَ إِلَى الْأَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ.

[1877] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انھوں نے اوپر سے ایسی آواز سنی جیسی دروازہ کھلنے کی ہوتی ہے تو انھوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا: آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا ہے، آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا تو انھوں نے کہا: یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے، یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا، اس فرشتے نے سلام کیا اور (آپ ﷺ سے) کہا: آپ کو دو نور ملنے کی خوش خبری ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے: (ایک) فاتحۃ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور (دوسری) سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان دونوں میں سے کوئی جملہ بھی نہیں پڑھیں گے مگر وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔

[١٨٧٨] ٢٥٥-(٨٠٧) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ

[1878] زہیر نے کہا: ہم سے منصور نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں بیت اللہ کے پاس حضرت ابو مسعود ؓ سے ملا تو میں نے کہا: مجھے آپ کے حوالے سے سورۂ بقرہ کی دو آیتوں کے بارے میں حدیث پہنچی ہے تو انھوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں، جو شخص رات میں انھیں

سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ، كَفَتَاهُ».

پڑھے گا وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔"

[١٨٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1879] جریر اور شعبہ دونوں نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی ہے۔

[١٨٨٠] ٢٥٦-(٨٠٨) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فِي لَيْلَةٍ، كَفَتَاهُ». قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ، وَّهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1880] علی بن مسہر نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انھوں نے علقمہ بن قیس سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری ڈاٹنڈ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کی یہ آخری دو آیات پڑھیں، وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔" عبدالرحمان نے کہا: میں خود ابومسعود ڈاٹنڈ کو ملا، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے مجھے یہ روایت (براہِ راست) نبی اکرم ﷺ سے سنائی۔

[١٨٨١] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1881] عیسیٰ بن یونس اور عبداللہ بن نمیر نے اعمش سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[١٨٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1882] حفص اور ابومعاویہ نے بھی اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی ہے۔

(المعجم ٤٤) – (بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ) (التحفة ١٥١)

باب:44- سورۂ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت

[١٨٨٣] ٢٥٧-(٨٠٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

[1883] معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے سالم بن ابی جعد غطفانی سے، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس (مسلمان) نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں، اسے دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔''

[١٨٨٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ، وَقَالَ هَمَّامٌ: مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ. كَمَا قَالَ هِشَامٌ.

[1884] شعبہ اور ہمام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔ اس میں شعبہ نے سورۂ کہف کی آخری (دس) آیات کہا ہے جبکہ ہمام نے ابتدائی (دس) آیات کہا ہے جس طرح ہشام کی روایت ہے۔

[١٨٨٥] ٢٥٨-(٨١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قَالَ: قُلْتُ: ﴿اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ قَالَ:

[1885] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کتاب اللہ کی کون سی آیت، جو تمھارے پاس ہے، سب سے عظیم ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے (دوبارہ) فرمایا: ''اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو اللہ کی کتاب کی کون سی آیت، جو تمھارے پاس ہے، سب سے عظمت والی ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ کہا: تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! ابومنذر! تمھیں یہ علم مبارک ہو۔''

فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: وَاللهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ!».

(المعجم ٤٥) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) (التحفة ١٥٢)

باب:45 - ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھنے کی فضیلت

[١٨٨٦] ٢٥٩-(٨١١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: «﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

[1886] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ سے، انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص اتنا بھی نہیں کرسکتا کہ ایک رات میں تہائی قرآن کی تلاوت کرلے؟'' انھوں (صحابۂ کرام) نے عرض کی: (کوئی شخص) تہائی قرآن کی تلاوت کیسے کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

[١٨٨٧] ٢٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ. فَجَعَلَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ جُزْءًا مِّنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ».

[1887] سعید بن ابی عروبہ اور ابان عطار نے قتادہ سے اسی سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں (سعید اور ابان) کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین اجزاء (حصے) کیے ہیں اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جز قرار دیا ہے۔''

[١٨٨٨] ٢٦١-(٨١٢) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى -قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ-: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «احْشُدُوا، فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ» فَحَشَدَ مَنْ

[1888] یزید بن کیسان نے کہا: ہمیں ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکٹھے ہو جاؤ! میں تمھارے سامنے ایک تہائی قرآن مجید پڑھوں گا۔'' جنھوں نے جمع ہونا تھا، وہ جمع ہو گئے، پھر نبیِ اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی قراءت فرمائی، پھر گھر میں

حَشَدَ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾. ثُمَّ دَخَلَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنِّي أُرٰى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ، فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ: سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، أَلَا! إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

چلے گئے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: مجھے لگتا ہے آپ کے پاس شاید آسمان سے کوئی اہم خبر آئی ہے جو آپ کو اندر لے گئی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ (دوبارہ) باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تمھیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا، جان لو کہ یہ (سورت) قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔''

[١٨٨٩] ٢٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ» فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ﴾. حَتّٰى خَتَمَهَا.

[1889] ابواسماعیل بشیر نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ باہر نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمھارے سامنے تہائی قرآن کی قراءت کرتا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ پڑھا یہاں تک کہ اسے (سورت کو) ختم کر دیا۔

[١٨٩٠] ٢٦٣-(٨١٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ؛ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِـ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾. فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «سَلُوهُ، لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ»، فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ».

[1890] عمرہ بنت عبدالرحمان نے، اور وہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک مہم کا امیر بنا کر روانہ فرمایا، وہ اپنے ساتھیوں کی نماز میں قراءت کرتا اور (اس کا) اختتام ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سے کرتا تھا۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو انھوں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے پوچھو، وہ ایسا کس لیے کرتا تھا؟'' صحابۂ کرام نے پوچھا تو اس نے جواب دیا: اس لیے کہ یہ رحمٰن (جل وعلا) کی صفت ہے، اس لیے مجھے اس بات سے محبت ہے کہ میں اس کی قراءت کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے بتا دو! اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔''

(المعجم ٤٦) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ)
(التحفة ١٥٣)

باب:46 - معوّذتین پڑھنے کی فضیلت

[١٨٩١] ٢٦٤-(٨١٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ﴾».

[1891] بیان (بن بشر) نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم نہیں کہ جو آیتیں آج رات مجھ پر نازل کی گئی ہیں ان جیسی (آیتیں) کبھی دیکھی تک نہیں گئیں؟: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝﴾۔''

[١٨٩٢] ٢٦٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: اَلْمُعَوِّذَتَيْنِ».

[1892] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، کہا: میرے والد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھ پر ایسی آیتیں اتاری گئی ہیں کہ ان جیسی (آیتیں) کبھی دیکھی تک نہیں گئیں: (یعنی) معوّذتین۔''

[١٨٩٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

[1893] وکیع اور ابواسامہ نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی، البتہ ابواسامہ نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی، اس میں ہے: عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ محمد ﷺ کے بلند مرتبہ ساتھیوں میں سے تھے۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهُ، وَفَضْلِ مَنْ تَعَلَّمَ حِكْمَةً مِّنْ فِقْهٍ أَوْ غَيْرِهِ فَعَمِلَ بِهَا وَعَلَّمَهَا) (التحفة ١٥٤)

باب:47 - اس شخص کی فضیلت جو خود قرآن کے ساتھ (اس کی تلاوت کرتے ہوئے) قیام کرتا ہے اور (دوسروں کو) اس کی تعلیم دیتا ہے اور اس انسان کی فضیلت جس نے فقہ وغیرہ پر مشتمل حکمت (سنت) سیکھی، اس پر عمل کیا اور اس کی تعلیم دی

[١٨٩٤] ٢٦٦-(٨١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ - حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَاحَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ».

[1894] سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (ابن شہاب) زہری نے سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”دو چیزوں (خوبیوں) کے سوا کسی اور چیز میں حسد (رشک) کی گنجائش نہیں: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عنایت فرمائی، پھر وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ دن اور رات کے اوقات میں اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔“

[١٨٩٥] ٢٦٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ هٰذَا الْكِتَابَ، فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَتَصَدَّقَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ».

[1895] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حسد (رشک) نہیں: ایک اس شخص کے متعلق جسے اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب عنایت فرمائی اور اس نے دن رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کیا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا اور اس نے دن رات کے اوقات میں اسے صدقہ کیا۔“

[١٨٩٦] ٢٦٨-(٨١٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».

[1896] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو باتوں کے سوا کسی چیز میں حسد (رشک) نہیں کیا جا سکتا: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اسے اس پر مسلط کر دیا کہ وہ اس مال کو حق کی راہ میں بے دریغ لٹائے۔ دوسرا وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (دانائی) عطا کی اور وہ اس کے مطابق (اپنے اور دوسروں کے) معاملات طے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

[١٨٩٧] ٢٦٩-(٨١٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟ فَقَالَ: ابْنَ أَبْزَى؟ قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى؟ قَالَ: مَوْلًى مِّنْ مَّوَالِينَا، قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَّوْلًى!؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِّكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ. قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ».

[1897] ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب (زہری) سے اور انھوں نے عامر بن واثلہ سے روایت کی کہ نافع بن عبدالحارث (مدینہ اور مکہ کے راستے پر ایک منزل) عُسفان آ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے، (وہ استقبال کے لیے آئے) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انھیں مکہ کا عامل بنایا کرتے تھے، انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اہل وادی، یعنی مکہ کے لوگوں پر (بطور نائب) کسے مقرر کیا؟ نافع نے جواب دیا: ابن ابزیٰ کو۔ انھوں نے پوچھا: ابن ابزیٰ کون ہے؟ کہنے لگے: ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ان پر ایک آزاد کردہ غلام کو اپنا جانشیں بنا ڈالا؟ تو (نافع نے) جواب دیا: وہ اللہ عزوجل کی کتاب کو پڑھنے والا ہے اور فرائض کا عالم ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (ہاں واقعی) تمھارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچے گراتا ہے۔''

[١٨٩٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[1898] شعیب نے زہری سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن واثلہ لیثی نے حدیث بیان کی کہ نافع بن عبدالحارث خزاعی نے عسفان (کے مقام) پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی...... (آگے) زہری سے ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَّبَيَانِ مَعْنَاهَا) (التحفة ١٥٥)

باب:48-قرآن مجید کو سات حروف پر اتارا گیا، اس کے مفہوم کی وضاحت

[١٨٩٩] ٢٧٠-(٨١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ. اِقْرَأْ» فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ لِي: «اِقْرَأْ» فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ».

[1899] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبد، القاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان اس سے مختلف (صورت میں) پڑھتے سنا جس طرح میں پڑھتا تھا، حالانکہ مجھے (خود) رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھائی تھی، قریب تھا کہ میں اس سے جھگڑا کرنے میں جلد بازی سے کام لیتا لیکن میں نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہوگیا، پھر میں نے اس کے گلے کی چادر سے اسے باندھا اور کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو اس طرح سورۂ فرقان پڑھتے سنا ہے جو اس سے مختلف ہے جس طرح آپ نے وہ سورت مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو (اور اسے مخاطب ہوکر فرمایا:) پڑھو۔'' تو اس نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے اسے پڑھتے سنا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر مجھ سے کہا: ''تم پڑھو۔'' میں نے پڑھا تو (اس پر بھی) آپ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح اتری تھی۔ بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس ان میں سے جو تمھارے لیے آسان ہو، اسی کے مطابق پڑھو۔''

[١٩٠٠] ٢٧١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي

[1900] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمان بن عبد، القاری نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا...... آگے اسی کے مانند حدیث سنائی اور یہ اضافہ

حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. وَزَادَ: فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ.

کیا کہ قریب تھا کہ میں اس پر نماز ہی میں پل پڑوں، میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا یہاں تک کہ اس نے سلام پھیرا۔

[۱۹۰۱] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. كَرِوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ.

[1901] معمر نے زہری سے یونس کی روایت کی طرح اسی کی سند کے ساتھ روایت کی۔

[۱۹۰۲] ۲۷۲-(۸۱۹) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ».

[1902] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف پر (قرآن) پڑھایا، میں نے ان سے مراجعت کی، پھر میں زیادہ کا تقاضا کرتا رہا اور وہ میرے لیے حروف میں اضافہ کرتے گئے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔“

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا، لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے خبر پہنچی کہ پڑھنے کی یہ سات صورتیں (سات حروف) ایسے معاملے میں ہوتیں جو (حقیقتاً اور معناً) ایک ہی رہتا، (ان کی وجہ سے) حلال وحرام کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

[۱۹۰۳] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1903] ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی۔

[۱۹۰۴] ۲۷۳-(۸۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسٰى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ

[1904] عبداللہ بن نمیر نے کہا: اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے اپنے دادا (عبدالرحمٰن) سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا، نماز پڑھنے لگا اور اس نے جس طرح قراءت کی اس کو میں نے

دَخَلَ آخَرُ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَآ، فَحَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا، فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ، وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَرَقًا. فَقَالَ لِي: «يَا أُبَيُّ! أُرْسِلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ: أَنِ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ: اِقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا. فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ، حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ».

اس کے سامنے ناقابلِ مقبول قرار دے دیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے ایسی قراءت کی جو اس کے ساتھی (پہلے آدمی) کی قراءت سے مختلف تھی، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ اس شخص نے ایسی قراءت کی جو میں نے اس کے سامنے رد کر دی اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی سے بھی الگ قراءت کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا، ان دونوں نے قراءت کی۔ نبیِ اکرم ﷺ نے ان دونوں کے انداز کی تحسین فرمائی تو میرے دل میں آپ کی تکذیب (جھٹلانے) کا داعیہ اس زور سے ڈالا گیا جتنا اس وقت بھی نہ تھا جب میں جاہلیت میں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر طاری ہونے والی اس کیفیت کو دیکھا تو میرے سینے میں مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا، جیسے میں ڈر کے عالم میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے پاس حکم بھیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف (قراءت کی ایک صورت) پر پڑھوں۔ تو میں نے جواباً درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ تو میرے پاس دوبارہ جواب بھیجا کہ میں اسے دو حرفوں پر پڑھوں۔ میں نے پھر عرض کی کہ میری امت کے لیے آسانی فرمائیں۔ تو میرے پاس تیسری بار جواب بھیجا کہ اسے سات حروف پر پڑھیے، نیز آپ کے لیے ہر جواب کے بدلے جو میں نے دیا ایک دعا ہے جو آپ مجھ سے مانگیں۔ میں نے عرض کی: اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے مؤخر کر لی ہے جس دن تمام مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف راغب ہوں گے۔''

[١٩٠٥] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، فَقَرَأَ قِرَاءَةً، وَّاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[1905] محمد بن بشر نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھی، اس نے اس طرح قراءت کی..... (آگے) عبداللہ بن نمیر کی طرح حدیث بیان کی۔

[١٩٠٦] ٢٧٤-(٨٢١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ. فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ! فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ، فَقَدْ أَصَابُوا.

[1906] محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے حَکَم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنوغفار کے اَضاۃ (بارانی تالاب) کے پاس تشریف فرما تھے۔ کہا: آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف (قراءت کی صورت) پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو (درگزر) اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر وہ (جبریل علیہ السلام) دوبارہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے کہا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر وہ (جبریل علیہ السلام) تیسری دفعہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو و درگزر کا سوال کرتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے، وہ جس حرف پر بھی پڑھیں

گے، صحیح پڑھیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے دیے گئے پہلے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوابات کو ٹھیک طرح سے شمار کیا گیا ہے۔ اس طرح سات حروف کی اجازت چوتھی بار بنتی ہے اور جواب تین بنتے ہیں۔ ہر جواب کے بدلے میں ایک دعا کی قبولیت بیان کی گئی ہے۔

[١٩٠٧] وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[1907] معاذ عنبری نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ، وَهُوَ الْإِفْرَاطُ فِي السُّرْعَةِ، وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ) (التحفة ١٥٦)

باب:49- ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرنا، ہَذّ (کٹائی) یعنی تیزی میں حد سے بڑھ جانے سے اجتناب کرنا اور ایک رکعت میں دو اور اس سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا جواز

[١٩٠٨] ٢٧٥-(٨٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ، أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً: مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، أَوْ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ؟ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هٰذَا؟ قَالَ: إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، وَلٰكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ، نَفَعَ، إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ، إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، سُورَتَيْنِ

[1908] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے وکیع سے، انھوں نے اعمش سے اور انھوں نے ابو وائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی جو نہیک بن سنان کہلاتا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ابوعبدالرحمان! آپ اس کلمے کو کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ اسے الف کے ساتھ ﴿مِنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ﴾ سمجھتے ہیں یا پھر یاء کے ساتھ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم نے اس لفظ کے سوا تمام قرآن مجید یاد کر لیا ہے؟ اس نے کہا: میں (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شعر کی سی تیز رفتاری سے پڑھتے ہو؟ کچھ لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں اور وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتا، لیکن جب وہ دل میں پہنچتا اور اس میں راسخ ہوتا ہے تو نفع دیتا ہے۔ نماز میں افضل رکوع اور سجدے ہیں اور میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملایا کرتے تھے، دو دو (ملا کر) ایک رکعت میں

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي إِثْرِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا.

پڑھتے تھے، پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے، اس پر علقمہ بھی ان کے پیچھے اندر چلے گئے، پھر واپس آئے اور کہا: مجھے انھوں نے وہ سورتیں بتا دی ہیں۔

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ: نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ.

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا: بنو بجیلہ کا ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کے پاس آیا، انھوں نے ''نہیک بن سنان'' نہیں کہا۔

[١٩٠٩] ٢٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ، يُقَالُ لَهُ: نَهِيكُ ابْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَجَاءَ عَلْقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا لَهُ: سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: عِشْرُونَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ، فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللهِ.

[1909] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا..... (آگے) وکیع کی روایت کے مانند ہے، مگر انھوں نے کہا: علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس (گھر کے اندر) حاضری دینے آئے تو ہم نے ان سے کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ان باہم ملتی جلتی سورتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ وہ ان کے پاس اندر چلے گئے اور ان سورتوں کے بارے میں ان سے پوچھا، پھر ہمارے پاس تشریف لائے اور بتایا، وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (کے مصحف) کی ترتیب کے مطابق مفصل بیس سورتیں ہیں (جنھیں آپ ﷺ) دس رکعتوں میں (پڑھتے تھے۔)

[١٩١٠] ٢٧٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ، عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ.

[1910] عیسیٰ بن یونس نے کہا: اعمش نے ہم سے اپنی اسی سند کے ساتھ ان دونوں (وکیع اور ابومعاویہ) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس میں ہے، انھوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے، بیس سورتیں دس رکعتوں میں۔

[١٩١١] ٢٧٨-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: غَدَوْنَا عَلَى

[1911] مہدی بن میمون نے کہا: واصل احدب نے ہمیں ابووائل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دن ہم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی

عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَمَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ، فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ، فَأَذِنَ لَنَا قَالَ: فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ: فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ: أَلَا تَدْخُلُونَ؟ فَدَخَلْنَا، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ؟ فَقُلْنَا: لَا، إِلَّا أَنَّا ظَنَنَّا أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ. قَالَ: ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً؟ قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ! انْظُرِي، هَلْ طَلَعَتْ؟ قَالَ: فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ، فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ، حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: يَاجَارِيَةُ! انْظُرِي، هَلْ طَلَعَتْ؟ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا - فَقَالَ مَهْدِيٌّ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا. قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ، وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ.

خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے دروازے سے (انھیں) سلام عرض کیا، انھوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی، ہم کچھ دیر دروازے پر رکے رہے، اتنے میں ایک بچی نکلی اور کہنے لگی: کیا آپ لوگ اندر نہیں آئیں گے؟ ہم اندر چلے گئے اور وہ بیٹھے تسبیحات پڑھ رہے تھے، انھوں نے پوچھا: جب آپ لوگوں کو اجازت دے دی گئی تھی تو پھر آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ ہم نے عرض کی: نہیں (رکاوٹ نہیں تھی)، البتہ ہم نے سوچا (کہ شاید) گھر کے بعض افراد سوئے ہوئے ہوں۔ انھوں نے فرمایا: تم نے ابن ام عبد کے گھر والوں کے متعلق غفلت کا گمان کیا؟ پھر دوبارہ تسبیحات میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ انھوں نے محسوس کیا کہ سورج نکل آیا ہوگا تو فرمایا: اے بچی! دیکھو تو! کیا سورج نکل آیا ہے؟ اس نے دیکھا، ابھی سورج نہیں نکلا تھا، وہ پھر تسبیح کی طرف متوجہ ہو گئے حتیٰ کہ جب انھوں نے پھر محسوس کیا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے تو کہا: اے لڑکی! دیکھو کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؟ اس نے دیکھا تو سورج طلوع ہو چکا تھا، انھوں نے فرمایا: اللہ کی حمد جس نے ہمیں یہ دن لوٹا دیا۔۔ مہدی نے کہا: میرے خیال میں انھوں نے یہ بھی کہا۔۔ اور ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہمیں ہلاک نہیں کیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے کل رات تمام مفصل سورتوں کی تلاوت کی۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تیزی سے، جس طرح شعر تیز پڑھے جاتے ہیں؟ ہم نے باہم ملا کر پڑھی جانے والی سورتوں کی سماعت کی ہے۔ اور مجھے وہ دو دو سورتیں یاد ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے مفصل میں سے اٹھارہ سورتیں اور دو سورتیں حٰمٓ والی۔

[١٩١٢] ٢٧٩-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ

[1912] منصور نے (ابو وائل) شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنو بجیلہ میں سے ایک آدمی جسے نہیک بن

زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بَجِيلَةَ، يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ، إِلٰى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ، سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ.

سنان کہا جاتا تھا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیزی سے جیسے شعر تیزی سے پڑھے جاتے ہیں؟ مجھے وہ باہم ملتی جلتی سورتیں معلوم ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دو دو کرکے پڑھتے تھے۔

[١٩١٣] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، قَالَ: فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

[1913] عمرو بن مُرّہ سے روایت ہے، انھوں نے ابووائل سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے آج رات (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھی ہیں۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس تیز رفتاری سے جس طرح شعر پڑھے جاتے ہیں؟ (پھر) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ نظائر (ایک جیسی سورتیں) پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ انھوں نے مفصل سورتوں میں سے بیس سورتیں بتائیں جنھیں رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ (ان سورتوں کی تفصیل کے لیے دیکھیے: سنن أبي داود، شهر رمضان، باب تحزيب القرآن: 1396)

(المعجم ٥٠) - (بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ) (التحفة ١٥٧)

باب:50- مختلف قراءتوں کے بارے میں

[١٩١٤] ٢٨٠-(٨٢٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾؟ أَدَالًا أَمْ ذَالًا؟ قَالَ: بَلْ دَالًا، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مُدَّكِرٍ» دَالًا.

[1914] زہیر نے کہا: ہم سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے اسود بن یزید (سبیعی کوفی) سے، جبکہ وہ مسجد میں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے، سوال کیا: تم اس آیت: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ کو کیسے پڑھتے ہو؟ دال پڑھتے ہو یا ذال؟ انھوں نے جواب دیا: دال پڑھتا ہوں۔ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بتا رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو ﴿مُّدَّكِرٍ﴾ دال کے ساتھ پڑھتے سنا۔

[١٩١٥] ٢٨١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ «فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ».

[1915] شعبہ نے ابواسحاق سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ اس کلمے کو ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ پڑھتے تھے (یعنی دال کے ساتھ۔)

[١٩١٦] ٢٨٢-(٨٢٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْنَا الشَّامَ، فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا. قَالَ: فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ؟ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ: وَأَنَا وَاللهِ! هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا، وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ: وَمَا خَلَقَ، فَلَا أُتَابِعُهُمْ.

[1916] اعمش نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ (بن قیس کوفی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم شام آئے تو ہمارے پاس حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق پڑھتا ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، میں (پڑھتا ہوں۔) انھوں نے پوچھا: تم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ آیت ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ کس طرح پڑھتے سنا ہے: (میں نے) کہا: میں نے انھیں ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ○ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى ○﴾ پڑھتے سنا۔ انھوں نے کہا: اور میں نے بھی اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی پڑھتے سنا لیکن یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں [وَمَا خَلَقَ (الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى)] پڑھوں، میں ان کے پیچھے نہیں چلوں گا۔ (ابن مسعود اور ابودرداء رضی اللہ عنہما غالباً قراءت کی اس دوسری صورت سے آگاہ نہ ہو سکے جو رسول اللہ ﷺ ہی نے سکھائی تھی۔)

[١٩١٧] ٢٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَتٰى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلّٰى فِيهِ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِي، ثُمَّ قَالَ: أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ؟ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[1917] مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: علقمہ شام آئے اور ایک مسجد میں داخل ہوئے، اس میں نماز پڑھی، پھر لوگوں کے ایک حلقے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے تو مجھے ان کے (اردگرد) لوگوں کے اکٹھا ہونے اور (ان کی وجہ سے) ایک خاص ہیئت اختیار کر لینے کا پتہ چل گیا (اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خاص شخصیت ہیں۔) (علقمہ نے) کہا: وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا:

عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) جس طرح پڑھا کرتے تھے کیا تمھیں وہ یاد ہے؟ اس کے بعد اسی (پہلی حدیث کی) طرح بیان کیا۔

[١٩١٨] ٢٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: مِنْ أَيِّهِمْ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاقْرَأْ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، قَالَ فَقَرَأْتُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى. وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى، قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا.

[1918] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے داود بن ابی ہند سے، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا، انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا: اہل عراق سے۔ انھوں نے پوچھا: ان کے کون سے لوگوں میں سے؟ میں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ انھوں نے پوچھا: کیا تم (قرآن مجید) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ پڑھو۔ میں نے پڑھا: [وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى. وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى] کہا: وہ ہنس پڑے، پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا۔

[١٩١٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَاالدَّرْدَاءِ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

[1919] عبدالاعلیٰ نے کہا: ہم سے داود نے عامر (شعبی) سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شام آیا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا...... آگے ابن علیہ (اسماعیل بن ابراہیم) کی (مذکورہ بالا) حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا) (التحفة ١٥٨)

باب: 51- وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے

[١٩٢٠] ٢٨٥-(٨٢٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ

[1920] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز سے منع فرمایا۔

الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

[١٩٢١] ٢٨٦-(٨٢٦) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَّإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ، قَالَ دَاوُدُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

[1921] منصور نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو عالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ایک سے زیادہ ساتھیوں سے سنا ہے، ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ مجھے ان میں سب سے زیادہ محبوب تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

[١٩٢٢] ٢٨٧-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَّهِشَامٍ: بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تُشْرُقَ الشَّمْسُ.

[1922] شعبہ، سعید اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی، البتہ سعید اور ہشام کی حدیث میں (نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک کے بجائے) ''صبح کے بعد سورج چمکنے تک'' کے الفاظ ہیں۔

[١٩٢٣] ٢٨٨-(٨٢٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».

[1923] عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی کہ انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔''

[١٩٢٤] ٢٨٩-(٨٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[1924] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (جان بوجھ کر) طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت کا قصد کر کے ان اوقات میں نماز نہ پڑھے۔''

[١٩٢٥] ٢٩٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ».

[1925] ہشام کے والد عروہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نماز کے لیے جان بوجھ کر نہ سورج طلوع ہونے کا قصد کرو اور نہ اس کے غروب ہونے کا کیونکہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔''

[١٩٢٦] ٢٩١-(٨٢٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بِشْرٍ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ».

[1926] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج کا کنارہ نمودار ہو جائے تو نماز مؤخر کر دو حتیٰ کہ وہ (سورج) نکل آئے (بلند ہو جائے) اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز مؤخر کر دو حتیٰ کہ وہ (سورج) پوری طرح غائب ہو جائے۔''

[١٩٢٧] ٢٩٢-(٨٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ» وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ.

[1927] لیث نے خیر بن نُعیم حضرمی سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن ہُبیرہ سے، انھوں نے ابوتمیم جیشانی سے اور انھوں نے حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ غفاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مُخمّص نامی جگہ میں عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا ''یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کو دی گئی (ان پر فرض کی گئی) تو انھوں نے اسے ضائع کر دیا، اس لیے جو بھی اس کی حفاظت کرے گا اسے اس کا دوگنا اجر ملے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ (اس کا)

شاہد طلوع ہو جائے۔" شاہد (سے مراد) ستارہ ہے۔

[١٩٢٨] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ - وَكَانَ ثِقَةً - عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ، بِمِثْلِهِ.

[1928] یزید بن ابی حبیب نے خیر بن نُعَیم حضرمی سے، انھوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے ۔۔ اور وہ ثقہ تھے ۔۔ انھوں نے ابوتمیم جیشانی سے اور انھوں نے ابوبصرہ غفاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی..... آگے سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

[١٩٢٩] ٢٩٣-(٨٣١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

[1929] حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تین اوقات ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں روکتے تھے کہ ہم ان میں نماز پڑھیں یا ان میں اپنے مردوں کو قبروں میں اتاریں: جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب دوپہر کو ٹھہرنے والا (سایہ) ٹھہر جاتا ہے حتیٰ کہ سورج (آگے کو) جھک جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لیے جھکتا ہے یہاں تک کہ وہ (پوری طرح) غروب ہو جائے۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ إِسْلَامِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ) (التحفة ١٥٩)

باب:52- عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا

[١٩٣٠] ٢٩٤-(٨٣٢) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ - قَالَ عِكْرِمَةُ: وَلَقِيَ شَدَّادٌ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ، وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ:

[1930] ابوعمار شداد بن عبداللہ اور یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوامامہ سے روایت کی ۔۔ عکرمہ نے کہا: شداد ابوامامہ اور واثلہ رضی اللہ عنہما سے مل چکا ہے، وہ شام کے سفر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ اور ان کی فضیلت اور خوبی کی تعریف کی ۔۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عمرو بن عبسہ سُلَمی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جب اپنے جاہلیت کے دور میں تھا تو (یہ بات) سمجھتا تھا کہ لوگ گمراہ ہیں اور جب وہ

كُنْتُ، وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلٰى شَيْءٍ، وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ، فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا، فَقَعَدْتُ عَلٰى رَاحِلَتِي، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا، جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَلَطَّفْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ» فَقُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: «أَرْسَلَنِي اللهُ» فَقُلْتُ: وَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: «أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللهُ لَا يُشْرَكُ بِهٖ شَيْءٌ» قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: «حُرٌّ وَّعَبْدٌ» - قَالَ: وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَّبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهٖ - فَقُلْتُ: إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ: «إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا، أَلَا تَرٰى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ؟ وَلٰكِنِ ارْجِعْ إِلٰى أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي» قَالَ فَذَهَبْتُ إِلٰى أَهْلِي، وَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَكُنْتُ فِي أَهْلِي، فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، حَتّٰى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِّنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ: مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ؟ فَقَالُوا: اَلنَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ، وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: «نَعَمْ، أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ؟» قَالَ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللهُ وَأَجْهَلُهُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «صَلِّ

بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو کسی (سچی) چیز (دین) پر نہیں، پھر میں نے مکہ کے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ بہت سی باتوں کی خبر دیتا ہے، میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کے پاس آ گیا، اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ چھپے ہوئے تھے، آپ کی قوم (کے لوگ) آپ کے خلاف دلیر اور جری تھے۔ میں ایک لطیف تدبیر اختیار کر کے مکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا: آپ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں نبی ہوں۔'' پھر میں نے پوچھا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اللہ نے بھیجا ہے۔'' میں نے کہا: آپ کو کیا (پیغام) دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے صلہ رحمی، بتوں کو توڑنے، اللہ تعالیٰ کو ایک قرار دینے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانے (کا پیغام) دے کر بھیجا ہے۔'' میں نے آپ سے پوچھا: آپ کے ساتھ اس (دین) پر اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک آزاد اور ایک غلام۔'' ۔۔ کہا: آپ کے ساتھ اس وقت ایمان لانے والوں میں سے ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما تھے ۔۔ میں نے کہا: میں بھی آپ کا متبع ہوں۔ فرمایا: ''تم اپنے آج کل کے حالات میں ایسا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے؟ لیکن (ان حالات میں) تم اپنے گھر کی طرف لوٹ جاؤ اور جب میرے بارے میں سنو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو میرے پاس آ جانا۔'' کہا: تو میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ گیا۔ اور (بعد ازاں) رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے۔ میں اپنے گھر ہی میں تھا، جب آپ مدینہ تشریف لائے تو میں بھی خبریں لینے اور لوگوں سے آپ کے حالات پوچھنے میں لگ گیا۔ حتی کہ میرے پاس اہل یثرب (مدینہ والوں) میں سے کچھ لوگ آئے تو میں نے پوچھا: یہ شخص جو مدینہ میں آیا ہے اس نے کیا

صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ»، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَالْوُضُوءُ؟ حَدِّثْنِي عَنْهُ، قَالَ: «مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ، إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ» فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ! أُنْظُرْ مَا تَقُولُ، فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ عَمْرٌو: يَا أَبَا

کچھ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: لوگ تیزی سے ان (کے دین) کی طرف بڑھ رہے ہیں، آپ کی قوم نے آپ کو قتل کرنا چاہا تھا لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ اس پر میں مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تم وہی ہو ناں جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے؟'' کہا: تو میں نے عرض کی: جی ہاں، اور پھر پوچھا: اے اللہ کے نبی! مجھے وہ (سب) بتایئے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اس سے ناواقف ہوں، مجھے نماز کے بارے میں بتایئے۔ آپ نے فرمایا: ''صبح کی نماز پڑھو اور پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج نکل کر بلند ہو جائے کیونکہ وہ جب طلوع ہوتا ہے تو شیطان (اپنے سینگوں کو آگے کر کے یوں دکھاتا ہے جیسے وہ اُس) کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافر اس (سورج) کو سجدہ کرتے ہیں، اس کے بعد نماز پڑھو کیونکہ نماز کا مشاہدہ ہوتا ہے اور اس میں (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب نیزے کا سایہ اس کے ساتھ لگ جائے (سورج بالکل سر پر آجائے) تو پھر نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو ایندھن سے بھر کر بھڑکایا جاتا ہے، پھر جب سایہ آگے آجائے (سورج ڈھل جائے) تو نماز پڑھو کیونکہ نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اس میں حاضری دی جاتی ہے حتیٰ کہ تم عصر سے فارغ ہو جاؤ، پھر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج (پوری طرح) غروب ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔'' کہا: پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! تو وضو؟ مجھے اس کے بارے میں بھی بتایئے۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص بھی وضو کے لیے پانی اپنے قریب کرتا ہے، پھر کلی کرتا ہے اور ناک میں

أُمَامَةَ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي ، وَرَقَّ عَظْمِي ، وَاقْتَرَبَ أَجَلِي ، وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللهِ ، وَلَا عَلٰى رَسُولِهِ ، لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ - مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا ، وَّلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ .

پانی کھینچ کر اسے جھاڑتا ہے تو اس سے اس کے چہرے، منہ اور ناک کے نتھنوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ کے حکم کے مطابق اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو لازماً اس کے چہرے کے گناہ بھی پانی کے ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں (کے اوپر) تک دھوتا ہے تو لازماً اس کے ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے پوروں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے اطراف سے زائل ہو جاتے ہیں، پھر وہ ٹخنوں (کے اوپر) تک اپنے دونوں قدم دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے پوروں سے گر جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہوا، نماز پڑھی اور اللہ کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کی اور اپنا دل اللہ کے لیے (ہر قسم کے دوسرے خیالات و تصورات سے) خالی کر لیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکلتا ہے جس طرح اس وقت تھا جس دن اس کی ماں نے اسے (ہر قسم کے گناہوں سے پاک) جنا تھا۔'' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے (ایک اور) صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمرو بن عبسہ! دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو، ایک ہی جگہ اس آدمی کو اتنا کچھ عطا کر دیا جاتا ہے! اس پر عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوامامہ! میری عمر بڑھ گئی ہے، میری ہڈیاں نرم ہو گئی ہیں اور میری موت کا وقت بھی قریب آ چکا ہے اور مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ اللہ پر جھوٹ بولوں اور اس کے رسول پر جھوٹ بولوں، اگر میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک، دو، تین — حتی کہ انھوں نے سات بار شمار کیا — بار نہ سنا ہوتا تو میں اس حدیث کو کبھی بیان نہ کرتا بلکہ میں نے تو اسے آپ ﷺ سے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی بات اتنی دلآویز تھی کہ سلیم الفطرت حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے اسے آپ کے منہ سے بار بار سننا چاہا۔ آپ ﷺ کا کرم ایسا تھا کہ حق کی رغبت رکھنے والے کو بار بار بتاتے اور سکھاتے تھے۔

(المعجم ٥٣) - (بَابٌ: لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا) (التحفة ١٦٠)

باب: 53- جان بوجھ کر سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کرو

[١٩٣١] ٢٩٥-(٨٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: وَهِمَ عُمَرُ، إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبُهَا.

[1931] وہیب نے کہا: ہم سے عبداللہ بن طاوس نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (طاوس) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم لاحق ہوا ہے (کہ وہ ہر صورت عصر کے بعد نماز پڑھنے کو قابلِ سزا سمجھتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے تو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ سورج کے طلوع یا اس کے غروب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد کیا جائے۔

[١٩٣٢] ٢٩٦-(...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمْ يَدَعْ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَتُصَلُّوا عِنْدَ ذٰلِكَ».

[1932] معمر نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ طاوس کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنی کبھی نہیں چھوڑی تھیں۔ کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کے لیے تم جان بوجھ کر سورج کے طلوع اور اس کے غروب ہونے کا قصد نہ کرو کہ اس وقت نماز پڑھو۔''

(المعجم ٥٤) - (بَابُ مَعْرِفَةِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ) (التحفة ١٦١)

باب: 54- دو رکعتیں جو نبیِ اکرم ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے

[١٩٣٣] ٢٩٧-(٨٣٤) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ،

[1933] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس، عبدالرحمان بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے انھیں نبیِ اکرم ﷺ کی زوجہ

عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا : اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَّسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ : إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَّكُنْتُ أَصْرِفُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَنْهَا ، قَالَ كُرَيْبٌ : فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهٖ ، فَقَالَتْ : سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا ، فَرَدُّونِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ ، بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهٖ إِلٰى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْهُمَا ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا ، أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا : فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ ، فَصَلَّاهُمَا ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ : قُومِي بِجَنْبِهٖ فَقُولِي لَهُ : تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ : يَارَسُولَ اللهِ ! إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ ، وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا ؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ ، قَالَتْ : فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ ، فَأَشَارَ بِيَدِهٖ ، فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : «يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِالْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ، فَهُمَا هَاتَانِ» .

حضرت عائشہ ؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے انھیں سلام عرض کرنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ یہ (دو رکعتیں) پڑھتی ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے روکا ہے۔ ابن عباس ؓ نے کہا کہ میں تو حضرت عمر بن خطاب ؓ کے ساتھ مل کر لوگوں کو ان سے روکا کرتا تھا۔ کریب نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات نے جو پیغام دے کر مجھے بھیجا تھا میں نے ان تک پہنچایا، انھوں نے جواب دیا: ام سلمہ ؓ سے پوچھو۔ میں نکل کر ان حضرات کے پاس لوٹا اور انھیں ان کے جواب سے آگاہ کیا۔ ان حضرات نے مجھے وہی پیغام دے کر حضرت ام سلمہ ؓ کی طرف بھیج دیا جس طرح حضرت عائشہ ؓ کے پاس بھیجا تھا، اس پر ام سلمہ ؓ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ ان دو رکعتوں سے روکتے تھے، پھر میں نے آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا، ہاں، آپ نے جب یہ دو رکعتیں پڑھی تھیں اس وقت آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے، پھر (عصر پڑھ کر) آپ (میرے گھر میں) داخل ہوئے جبکہ میرے پاس انصار کے قبیلے بنو حرام کی کچھ عورتیں موجود تھیں، آپ نے یہ دو رکعتیں ادا (کرنی شروع) کیں تو میں نے خادمہ آپ کے پاس بھیجی اور (اس سے) کہا: آپ کی ایک جانب جا کر کھڑی ہو جاؤ اور آپ سے عرض کرو کہ اے اللہ کے رسول! ام سلمہ کہتی ہیں: میں آپ سے سنتی رہی ہوں کہ آپ (عصر کے بعد) ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور اب میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ (کر کھڑی ہو) جانا۔ اس لڑکی نے ایسے

ہی کیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، وہ آپ سے پیچھے ہٹ (کر کھڑی ہو) گئی، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''اے ابوامیہ (حذیفہ بن مغیرہ مخزومی) کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے، تو (معاملہ یہ ہے کہ) بنوعبدالقیس کے کچھ افراد اپنی قوم کے اسلام (لانے کی اطلاع) کے ساتھ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا، یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔''

[١٩٣٤] ٢٩٨-(٨٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ. أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا.

[1934] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور علی بن حجر نے اسماعیل بن جعفر سے حدیث بیان کی، ابن ایوب نے کہا: ہمیں اسماعیل نے حدیث سنائی، کہا مجھے محمد بن ابی حرملہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا: آپ یہ دو رکعتیں (ظہر کے بعد) عصر سے پہلے پڑھتے تھے، پھر ایک دن ان کے پڑھنے سے مشغول ہو گئے یا انھیں بھول گئے تو آپ نے وہ عصر کے بعد پڑھیں، پھر آپ نے انھیں قائم رکھا کیونکہ جب آپ کوئی نماز (ایک دفعہ) پڑھ لیتے تو اسے قائم رکھتے تھے۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا.

یحییٰ بن ایوب نے کہا: اسماعیل نے کہا: اس (أَثْبَتَهَا اسے قائم رکھتے تھے) سے مراد ہے: آپ اس پر ہمیشہ عمل فرماتے تھے۔

[١٩٣٥] ٢٩٩-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

[1935] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

[١٩٣٦] ٣٠٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ، سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً، رَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[1936] عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: دو نمازیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں انھیں رازداری سے اور علانیہ کبھی ترک نہیں کیا: دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

[١٩٣٧] ٣٠١-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا: نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[1937] ابواسحاق نے اسود اور مسروق سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ انھوں نے کہا: کوئی دن جس میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس ہوتے تھے، ایسا نہ تھا کہ آپ نے یہ دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں، ان کی مراد عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے تھی۔

(المعجم ٥٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ) (التحفة ١٦٢)

باب: 55- نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے

[١٩٣٨] ٣٠٢-(٨٣٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ. - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ - عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِي عَلٰى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَكُنَّا نُصَلِّي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ: أَكَانَ

[1938] مختار بن فلفل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے دور میں ہم سورج کے غروب ہو جانے کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ تو میں نے ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ دو رکعتیں پڑھیں؟ انھوں نے کہا: آپ ہمیں پڑھتا دیکھتے تھے، آپ نے نہ ہمیں

رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا، فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا.

حکم دیا اور نہ روکا۔

[١٩٣٩] ٣٠٣-(٨٣٧) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ، فَيَرْكَعُونَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ، مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا.

[1939] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم مدینہ میں ہوتے تھے، جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو لوگ ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو دو رکعتیں پڑھتے تھے حتی کہ ایک مسافر مسجد میں آتا تو ان رکعتوں کو پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر یہ سمجھتا کہ مغرب کی نماز ہو چکی ہے۔

(المعجم ٥٦) - (بَابٌ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ)

(التحفة ١٦٣)

باب:56- اذان اور تکبیر کے درمیان نفل نماز

[١٩٤٠] ٣٠٤-(٨٣٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ» قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ».

[1940] کہمس نے کہا: ہم سے عبداللہ بن بُریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دو اذانوں (اذان اور تکبیر) کے درمیان نماز ہے۔“ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا (اور) تیسری دفعہ فرمایا: ”اس کے لیے جو چاہے۔“

[١٩٤١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فِي الرَّابِعَةِ: «لِمَنْ شَاءَ».

[1941] جریری نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مُغفل رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی، مگر انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے چوتھی مرتبہ فرمایا: ”اس کے لیے جو چاہے۔“

(المعجم ٥٧) - (بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ)

(التحفة ١٦٤)

باب:57- خوف کی نماز

[١٩٤٢] ٣٠٥-(٨٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَّالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ أُولٰئِكَ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً، وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً.

[1942] معمر نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز خوف پڑھائی، دو گروہوں میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا تھا، پھر یہ (آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے) پلٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رخ کر کے جا کھڑے ہوئے اور وہ لوگ آ گئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے انھیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر (آپ کے بعد) انھوں نے بھی اپنی رکعت مکمل کر لی اور انھوں نے بھی دوسری رکعت مکمل کر لی۔

[١٩٤٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ: صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

[1943] فلیح نے زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ الخوف (کا طریقہ) بیان کرتے اور فرماتے: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ یہ نماز پڑھی...... (آگے) اسی کے ہم معنی حدیث ہے۔

[١٩٤٤] ٣٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا، وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَّكْعَةً. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تُومِئُ إِيمَاءً.

[1944] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے جنگ کے ایام میں سے ایک دن نمازِ خوف پڑھائی، ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہو گیا اور دوسرا دشمن کے بالمقابل۔ آپ نے اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکعت پڑھا دی، پھر یہ لوگ (دشمن کے مقابلے میں) چلے گئے اور دوسرے آ گئے، آپ نے انھیں بھی ایک رکعت پڑھا دی، پھر ان دونوں گروہوں نے (یکے بعد دیگرے) ایک ایک رکعت ادا کر لی۔ (نافع نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر خوف اس سے زیادہ ہو (اور صف بندی ممکن نہ ہو) تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ کرو اور نماز پڑھ لو۔

[١٩٤٥] ٣٠٧-(٨٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ: صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ، وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، وَقَامُوا، ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نُحُورِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، فَسَجَدُوا، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا، قَالَ جَابِرٌ: كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَاءِ بِأُمَرَائِهِمْ.

[1945] عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں شریک ہوا، آپ نے ہماری دو صفیں بنائیں، ایک صف رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھی (اور دوسری ان کے پیچھے) اور دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا، نبی اکرم ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی، پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا، پھر آپ سجدے کے لیے جھک گئے اور آپ سے متصل صف نے بھی سجدہ کیا اور پچھلی صف دشمن کے بالمقابل کھڑی رہی، جب آپ نے دو سجدے کر لیے اور آپ سے متصل صف (سجدے کر کے آپ کے ساتھ) کھڑی ہو گئی تو پچھلی صف سجدے کے لیے نیچے ہوئی اور پھر کھڑی ہو گئی، اس کے بعد پچھلی صف آگے آ گئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی، پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا، پھر آپ اور آپ سے متصل صف، جو پہلی رکعت میں پیچھے تھی، سجدے کے لیے نیچے چلی گئی اور پچھلی صف دشمن کے بالمقابل کھڑی رہی، جب نبی اکرم ﷺ اور آپ سے متصل صف نے سجدہ کر لیا تو پچھلی صف سجدے کے لیے جھکی، انھوں نے سجدے کیے، پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور ہم سب نے بھی سلام پھیر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: جس طرح تمھارے محافظ (آج کل) اپنے امیروں کی حفاظت کے لیے کرتے ہیں۔

[١٩٤٦] ٣٠٨-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْمًا مِّنْ جُهَيْنَةَ، فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا،

[1946] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہینہ قبیلے کے لوگوں سے جنگ لڑی، انھوں نے ہمارے ساتھ بڑی شدید جنگ کی، جب ہم نے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکوں

فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَقَالُوا: إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِّنَ الْأَوْلَادِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ، قَالَ: صَفَّنَا صَفَّيْنِ، وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا، وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ، فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي، فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا، وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ، وَقَامَ الثَّانِي، فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

نے کہا: اگر ہم ان پر یکبارگی حملہ کریں تو ان کو کاٹ کر رکھ دیں۔ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو اس بات سے آگاہ کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا۔ آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے کہا ہے کہ ابھی ان کی ایک ایسی نماز کا وقت آنے والا ہے جو انھیں اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ جب عصر کا وقت آیا، آپ نے ہماری دو صفیں بنائیں جبکہ مشرک ہمارے اور قبلے کے درمیان تھے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی، آپ نے رکوع کیا اور ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ پہلی صف نے سجدہ کیا، جب یہ حضرات کھڑے ہو گئے تو دوسری صف والوں نے سجدے کیے، پھر پہلی صف پیچھے چلی گئی اور دوسری آگے بڑھ گئی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی اور آپ نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ (موجودہ) پہلی صف نے سجدہ کیا اور دوسری کھڑی رہی، پھر جب دوسری صف نے سجدے کر لیے اور اس کے بعد سب بیٹھ گئے تو آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ: كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هٰؤُلَاءِ.

ابو زبیر نے کہا: پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خصوصی طور پر فرمایا: جس طرح تمھارے یہ امیر نماز پڑھتے ہیں۔

[١٩٤٧] ٣٠٩-(٨٤١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ، فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامَ، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى صَلَّى

[1947] عبدالرحمان بن قاسم نے اپنے والد سے، انھوں نے صالح بن خوات بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو نماز خوف پڑھائی اور انھیں اپنے پیچھے دو صفوں میں کھڑا کیا اور اپنے ساتھ (کی صف) والوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہی رہے یہاں تک کہ ان سے پیچھے والوں نے ایک رکعت پڑھ لی، پھر یہ

الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً، ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ.

آگے آگئے اور جوان سے آگے تھے پیچھے چلے گئے، پھر آپ نے انھیں ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ بیٹھ گئے حتیٰ کہ جو پیچھے چلے گئے تھے انھوں نے (بھی ایک اور) رکعت پڑھ لی، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

[١٩٤٨] ٣١٠-(٨٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، صَلَاةَ الْخَوْفِ؛ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وُّجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وُجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَّأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

[1948] یزید بن رومان نے صالح بن خوات سے اور انھوں نے اس شخص سے نقل کیا جس نے غزوۂ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نمازِ خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے روبرو تھا، آپ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے اور انھوں نے اپنے طور پر (دوسری رکعت پڑھ کر) نماز مکمل کر لی اور (سلام پھیر کر) چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف بند ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا، آپ نے جو رکعت رہتی تھی، ان کو پڑھا دی، پھر بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنے طور پر (رکعت پڑھ کر) نماز مکمل کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

[١٩٤٩] ٣١١-(٨٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ، فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَتَخَافُنِي؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اَللّٰهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ» قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ

[1949] ابان بن یزید نے کہا: ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد پر) آئے حتیٰ کہ جب ہم ذَاتُ الرِّقَاع (نامی پہاڑ) تک پہنچے۔ کہا: ہماری عادت تھی کہ جب ہم کسی گھنے سائے والے درخت تک پہنچتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ دیتے، کہا: ایک مشرک آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت پر لٹکی ہوئی تھی، اس نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار پکڑ لی، اسے میان سے نکالا اور رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: تو پھر آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مجھے تم سے محفوظ

ﷺ، فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ، قَالَ: فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، فَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. [انظر: ١٩٥٠]

فرمائے گا۔'' رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے اسے دھمکایا تو اس نے تلوار میان میں ڈالی اور اسے لٹکا دیا۔ اس کے بعد نماز کے لیے اذان کہی گئی، آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر وہ گروہ پیچھے چلا گیا، اس کے بعد آپ نے دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ کہا: اس طرح رسول اللہ ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں۔

[١٩٥٠] ٣١٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ.

[1950] معاویہ بن سلام نے کہا: مجھے یحییٰ (بن ابی کثیر) نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انھیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی، رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ہر گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

فائدہ: حالات اور موقع کے مطابق اوپر بیان کردہ مسنون طریقوں میں سے کسی بھی طریقے پر باجماعت صلاۃ الخوف ادا کی جا سکتی ہے۔

کتاب الجمعة کا تعارف

یہ کتاب بھی کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔ ہفتہ میں ایک خاص دن کا بڑا اجتماع، نماز اور خطبہ، جمعہ کہلاتا ہے۔ اس خصوصی نماز کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو خاص دن مقرر فرمایا اس کی اہمیت کے بہت سے پہلو ہیں۔ یہ انسانیت کے آغاز سے لے کر انجام تک کے اہم واقعات کا دن ہے۔ اللہ نے اسے باقی دنوں پر فضیلت دی اور اس میں ایک گھڑی ایسی رکھ دی جس میں کی گئی دعا کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ ہفتہ وار اجتماع تعلیم اور تذکیر کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس اجتماع میں حاضری کے خصوصی آداب، صفائی ستھرائی اور خوشبو کے استعمال سے کتاب کا آغاز کیا ہے۔ پھر توجہ سے خطبہ سننے کے بارے میں احادیث لائے ہیں۔ اس اہم دن کی نماز اور خطبے کے لیے جلدی آنے، اس کی ادائیگی کا بہترین وقت، دو خطبوں اور نماز کی ترتیب، دنیا کے کام چھوڑ کر اس میں حاضر ہونے، اس کے ساتھ امام کی طرف سے بھی اختصار ملحوظ رکھنے اور واضح اور عمدہ خطبہ دینے کی تلقین پر احادیث پیش کیں۔ اس کے بعد احادیث کے ذریعے سے جمعہ کی نماز کا طریقہ واضح کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں جمعہ کی نمازِ فجر میں قراءت، تحیۃ المسجد اور جمعہ کے بعد کی نماز کا بیان بھی آ گیا ہے۔ جمعہ کے حوالے سے یہ ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں درج احادیث مبارکہ سے اس کی اہمیت وفضیلت بھی ذہن نشین ہوتی ہے اور اس کی روحانی لذتوں کا لطف بھی دوبالا ہو جاتا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٧ - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے احکام ومسائل

(المعجم . .) - (بَابُ كِتَابِ الْجُمُعَةِ)

(التحفة ١٦٥)

جمعہ کے احکام ومسائل

[١٩٥١] ١-(٨٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ».

[1951] نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کے لیے آنے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے۔''

[١٩٥٢] ٢-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ: «مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ».

[1952] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے جو جمعے کے لیے آئے وہ غسل کرے۔''

[١٩٥٣] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1953] ابن جریج نے کہا: ہمیں ابن شہاب نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دونوں بیٹوں سالم اور عبداللہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[١٩٥٤] (. . .) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[1954] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ.

بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[١٩٥٥] ٣-(٨٤٥) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ، فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلٰى أَهْلِي حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَاءَ، فَلَمْ أَزِدْ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ، قَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءَ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

[1955] حضرت عبداللہ ڈاٹٹؤ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ڈاٹٹؤ جمعے کے دن لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے (کہ اس اثنا میں) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص داخل ہوا، حضرت عمر ڈاٹٹؤ نے انھیں آواز دی: (آنے کی) یہ کون سی گھڑی ہے؟ انھوں نے کہا: میں آج مصروف ہو گیا، گھر لوٹتے ہی میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا (اور حاضر ہو گیا ہوں۔) حضرت عمر ڈاٹٹؤ نے کہا: اور وہ بھی (صرف) وضو؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

[١٩٥٦] ٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَّتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا زِدْتُّ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءَ أَيْضًا، أَلَمْ تَسْمَعُوا [أَنَّ] رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَلْيَغْتَسِلْ».

[1956] حضرت ابو ہریرہ ڈاٹٹؤ نے کہا: (ایک بار) حضرت عمر بن خطاب ڈاٹٹؤ جمعے کے دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران میں حضرت عثمان بن عفان ڈاٹٹؤ مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر ڈاٹٹؤ نے ان پر تعریض کی (اعتراض کیا) اور کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ حضرت عثمان ڈاٹٹؤ نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے اذان سننے پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ وضو کیا ہے اور حاضر ہو گیا ہوں۔ اس پر عمر ڈاٹٹؤ نے کہا اور وہ بھی (صرف) وضو؟ کیا تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا: ''جب تم میں سے کوئی جمعے کے لیے آئے تو وہ غسل کرے؟''

(المعجم ١) - (بَابُ وُجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ مِّنَ الرِّجَالِ وَبَيَانِ مَا أُمِرُوا بِهِ) (التحفة ١٦٦)

باب:1- ہر بالغ مرد کے لیے جمعے کا غسل واجب ہے اور انھیں جو حکم دیا گیا اس کا بیان

[١٩٥٧] ٥-(٨٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْغُسْلُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [انظر: ١٩٦٠]

[1957] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعے کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے۔''

[١٩٥٨] ٦-(٨٤٧) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ، وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ، فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِّنْهُمْ، وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا».

[1958] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جمعے کے لیے لوگ اپنے گھروں سے اور عوالی سے باری باری آتے تھے، وہ اونی عبائیں پہنے ہوتے تھے اور (راستے میں) ان پر گرد وغبار بھی پڑتا تھا جس کی وجہ سے ان سے بو پھوٹتی تھی۔ ان میں سے ایک انسان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ ﷺ میرے ہاں تشریف فرما تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہی اچھا ہو کہ تم لوگ اس دن کے لیے صاف ستھرے ہو جایا کرو۔''

[١٩٥٩] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ كُفَاةٌ، فَكَانُوا، يَكُونُ لَهُمْ تَفَلٌ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

[1959] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ کام کاج والے تھے، ان کے نوکر چاکر نہ ہوتے تھے، وہ ایسے تھے کہ ان سے بو آتی تھی تو ان سے کہا گیا: کیا ہی اچھا ہو کہ تم جمعے کے دن نہا لیا کرو۔

(المعجم ٢) - **(بَابُ الطِّيبِ وَالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)** (التحفة ١٦٧)

باب:2- جمعے کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا

[١٩٦٠] ٧-(٨٤٦) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَّبُكَيْرَ ابْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَّسِوَاكٌ، وَّيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ». [راجع: ١٩٥٧]

[1960] سعید بن ابی ہلال اور بکیر بن اشج نے ابوبکر بن منکدر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن سلیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعے کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور مسواک کرنا بھی اور (ہر شخص) اپنی استطاعت کے مطابق خوشبو استعمال کرے۔''

إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَّمْ يَذْكُرْ: عَبْدَ الرَّحْمٰنِ. وَقَالَ فِي الطِّيبِ: وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ.

البتہ بکیر نے (سند میں) عبدالرحمان کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا: ''چاہے وہ عورت کی خوشبو کیوں نہ ہو۔''

[١٩٦١] ٨-(٨٤٨) حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ طَاوُسٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَّيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا، إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ.

[1961] روح بن عُبادہ اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابراہیم بن میسرہ نے طاوس سے خبر دی اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے جمعے کے دن غسل کرنے کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان بیان کیا۔ طاوس نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اگر اس کے گھر والوں کے پاس موجود ہو تو وہ خوشبو یا تیل بھی استعمال کر سکتا ہے؟ انھوں نے (جواب میں) کہا: میں یہ بات نہیں جانتا۔

[١٩٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1962] محمد بن بکر اور ضحاک بن مخلد دونوں نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ) حدیث بیان کی۔

[١٩٦٣] ٩-(٨٤٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَقٌّ لِّلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَنْ يَّغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، يَّغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ».

[1963] طاوس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں (کم سے کم) ایک بار نہائے، اپنا سر اور اپنا جسم دھوئے۔“

[١٩٦٤] ١٠-(٨٥٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ - عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَّمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَّمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَّمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ». [انظر: ١٩٨٤]

[1964] ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جمعے کے دن غسل جنابت (جیسا غسل) کیا، پھر (مسجد) چلا گیا تو اس نے گویا ایک اونٹ قربان کیا اور جو دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں گیا، گویا اس نے سینگوں والا ایک مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا، اس نے گویا ایک مرغ اللہ کے تقرب کے لیے پیش کیا اور جو پانچویں گھڑی میں گیا، اس نے گویا ایک انڈا تقرب کے لیے پیش کیا، اس کے بعد جب امام آجاتا ہے تو فرشتے ذکر (عبادت اور امورِ خیر کی یاد دہانی) سنتے ہیں۔“

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ) (التحفة ١٦٨)

باب:3- جمعے کے دن خاموشی سے خطبہ سننا

[١٩٦٥] ١١-(٨٥١) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ

[1965] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح بن مہاجر نے حدیث بیان کی۔ ابن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے عقیل بن خالد سے خبر دی، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعے کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (اس وقت) اگر تم

يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ».

نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو تو تم نے فضول گوئی کی۔"

[١٩٦٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ قَارِظٍ، وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ.

[1966] عبدالملک بن شعیب بن لیث نے کہا: مجھ سے میرے والد شعیب نے میرے دادا لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت کی، نیز انھوں (ابن شہاب زہری) نے ابن میبّب سے بھی روایت کی، ان دونوں (عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن میبّب) نے ان (ابن شہاب) سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[١٩٦٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ.

[1967] ابن جریج نے کہا: ابن شہاب نے مجھے اس حدیث کی دونوں سندوں کے ساتھ اس حدیث میں اسی کے مانند خبر دی، البتہ ابن جریج نے (عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے بجائے) ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ کہا ہے۔ (امام مسلم نے نام کی درستی کے لیے یہ سند بیان کی۔)

[١٩٦٨] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغِيتَ».

[1968] ابوزناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "جمعے کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (اس وقت) اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو تو تم نے (خود) شور مچایا۔"

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ.

ابوزناد نے کہا: یہ (فَقَدْ لَغِيتَ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے قبیلے) کی لغت ہے جبکہ (عام مروج لغت) فَقَدْ لَغَوْتَ ہے۔

فائدہ: قرآن مجید کی قراءت ﴿وَالْغَوْا فِيهِ﴾ "اور اس میں شور کرو۔" (حٰمٓ السجدة 26:41) اسی لغت کے مطابق ہے جو یہاں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٦٩)

باب:4-اس خاص گھڑی کے بارے میں جو جمعہ کے دن میں ہوتی ہے

[١٩٦٩] ١٣-(٨٥٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «فِيهِ سَاعَةٌ، لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ، وَّهُوَ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

[1969] یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید نے مالک بن انس سے، انھوں نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اس میں ایک گھڑی ہے، اس (گھڑی) کی موافقت کرتے ہوئے کوئی مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔''

زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ: وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرما کر اس گھڑی کے قلیل ہونے کو واضح کیا۔

[١٩٧٠] ١٤-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا، يُزَهِّدُهَا.

[1970] ایوب نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک جمعے کے دن میں ایک گھڑی ہے، کوئی مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھتے ہوئے اس کی موافقت کر لیتا (اسے پا لیتا) ہے (اور) اللہ تعالیٰ سے کسی خیر کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی (خیر) عطا کر دیتا ہے۔'' اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے اس کے قلیل اور کم ہونے کو بیان کیا۔

[١٩٧١] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1971] ابن عون نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[١٩٧٢] (...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَّعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

[1972] سلمہ بن علقمہ نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[١٩٧٣] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» قَالَ: وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

[1973] محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جمعے کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کسی خیر کا سوال کرتے ہوئے اس کی موافقت نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے وہی خیر عطا کر دیتا ہے۔'' فرمایا: یہ ایک چھوٹی سی گھڑی ہے۔

[١٩٧٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ: وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

[1974] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، لیکن انھوں نے وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ (وہ ایک چھوٹی سی گھڑی ہے) نہیں کہا۔

[١٩٧٥] ١٦-(٨٥٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ».

[1975] ابوبردہ بن ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے، کہا: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: کیا تم نے اپنے والد کو جمعے کی گھڑی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ کہا: میں نے کہا: جی ہاں، میں نے انھیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''یہ امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے تک ہے۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)

(التحفة ١٧٠)

باب:5- جمعے کے دن کی فضیلت

[١٩٧٦] ١٧-(٨٥٤) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

[1976] ابن شہاب نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن اعرج نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کو کہتے سنا کہ رسول

ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، جمعے کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس سے نکالے گئے۔''

[١٩٧٧] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ».

[1977] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دن جس میں سورج نکلتا ہے، جمعے کا ہے، اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تھا اور اسی دن انھیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی میں انھیں اس سے نکالا گیا (خلافتِ ارضی سونپی گئی) اور قیامت بھی جمعے کے دن ہی برپا ہوگی۔'' (صالح مومنوں کے لیے یہ انعامِ عظیم حاصل کرنے کا دن ہوگا۔)

(المعجم ٦) - (بَابُ هِدَايَةِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٧١)

باب: 6- جمعے کے دن کے لیے اس امت کی رہنمائی

[١٩٧٨] ١٩-(٨٥٥) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتِ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْنَا، هَدَانَا اللهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، اَلْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ».

[1978] عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے حدیث سنائی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے، یہ اس کے باوجود ہے کہ ہر امت کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں (ہماری کتاب) ان کے بعد دی گئی، پھر یہ دن جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس معاملے میں ہمارے بعد ہیں، یہود کل (جمعے سے اگلا دن، یعنی ہفتہ منائیں گے) اور نصاریٰ پرسوں (ہفتے سے اگلا دن، اتوار کا منائیں گے۔)''

[١٩٧٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» بِمِثْلِهِ.

[1979] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزناد سے حدیث سنائی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز (سفیان نے عبداللہ) بن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد (طاوس بن کیسان) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم سب کے بعد آنے والے ہیں اور قیامت کے دن ہم سب سے پہلے ہوں گے......'' اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند ہے۔

[١٩٨٠] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَاخْتَلَفُوا، فَهَدَانَا اللهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ، فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، هَدَانَا اللهُ لَهُ - قَالَ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ - فَالْيَوْمَ لَنَا، وَغَدًا لِّلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِّلنَّصَارٰى».

[1980] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم آخری ہیں (پھر بھی) قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور ہم ہی پہلے جنت میں داخل ہوں گے، البتہ انھیں (ان کی) کتاب ہم سب سے پہلے دی گئی اور ہمیں (ہماری کتاب) ان کے بعد دی گئی، انھوں نے (آپس میں) اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہماری اس حق کی طرف رہنمائی فرمائی جس میں انھوں نے اختلاف کیا تھا، یہ (جمعہ) ان کا وہی دن تھا جس کے بارے میں انھوں نے اختلاف کیا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی طرف رہنمائی کر دی — راوی نے کہا: جمعے کا دن مراد ہے — آج کا دن ہمارا ہے اور کل کا دن یہودیوں کا ہے اور اس سے اگلا دن عیسائیوں کا۔''

[١٩٨١] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي

[1981] وہب بن منبہ کے بھائی ہمام بن منبہ نے کہا: یہ حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم آخری ہیں (مگر) قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہوں گے، اس کے باوجود کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی اور یہ (جمعہ) ان کا وہی دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور وہ اس کے

فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، فَالْيَهُودُ غَدًا، وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ».

بارے میں اختلاف میں پڑ گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائی، اس لیے وہ لوگ اس (عبادت کے دن کے) معاملے میں ہم سے پیچھے ہیں۔ یہود (اپنا دن) کل منائیں گے اور عیسائی پرسوں۔"

[١٩٨٢] ٢٢-(٨٥٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَضَلَّ اللهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ، وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ، فَجَاءَ اللهُ بِنَا، فَهَدَانَا اللهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ، وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ»، وَفِي رِوَايَةِ وَاصِلٍ: الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ.

[1982] ابوکریب اور واصل بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہم سے ابن فضیل نے ابو مالک اشجعی (سعد بن طارق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز انھوں (ابو مالک) نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں (صحابیوں) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ ہم سے پہلے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں جمعہ کی راہ سے ہٹا دیا، اس لیے یہود کے لیے ہفتے کا دن ہو گیا اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں (اس دنیا میں) لایا اور جمعے کے دن کی طرف ہماری رہنمائی فرما دی، اس نے جمعہ پھر ہفتہ پھر اتوار رکھا۔ (جس طرح وہ عبادت کے دنوں میں ہم سے پیچھے ہیں) اسی طرح قیامت کے دن بھی وہ ہم سے پیچھے ہوں گے۔ اہل دنیا میں سے ہم سب کے بعد ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ (باقی) مخلوقات سے پہلے کر دیا جائے گا۔"

واصل کی روایت میں (اَلْمَقْضِيُّ لَهُمْ کی جگہ) اَلْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ (جن کے درمیان فیصلہ) ہے۔

[١٩٨٣] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا» فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ.

[1983] ابن ابی زائدہ نے (ابو مالک) سعد بن طارق سے خبر دی، انھوں نے کہا: ربعی بن حراش نے مجھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہماری رہنمائی جمعے کی طرف کی گئی اور جو لوگ ہم سے پہلے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اس سے دوسری راہ پر لگا دیا......" آگے ابن فضیل کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٧٢)

باب:7- جمعے کے دن جلد (مسجد) پہنچنے کی فضیلت

[١٩٨٤] ٢٤-(٨٥٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ - قَالَ أَبُوالطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَغَرُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ». [راجع: ١٩٦٤]

[1984] ابو عبداللہ اغرّ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں جو (آنے والوں کی ترتیب کے مطابق) پہلے پھر پہلے کا نام لکھتے ہیں، اور جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ (ناموں والے) صحیفے لپیٹ دیتے ہیں اور آ کر ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔ اور گرمی میں (پہلے) آنے والے کی مثال اس انسان جیسی ہے جو اونٹ قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ گائے قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ مینڈھا قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ تقرب کے لیے مرغی پیش کرتا ہے پھر (جو آیا) گویا وہ تقرب کے لیے انڈا پیش کرتا ہے۔''

[١٩٨٥] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1985] سعید (بن مسیّب) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[١٩٨٦] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ، فَالْأَوَّلَ، مَثَّلَ الْجَزُورَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتَّى صَغَّرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ».

[1986] سہیل کے والد ابو صالح سمّان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جو پہلے پھر پہلے آنے والے کا نام لکھتا ہے۔ آپ نے اونٹ کی قربانی کی مثال دی، پھر بتدریج کم کرتے گئے یہاں تک کہ (آخر میں) انڈے جیسے چھوٹے (صدقے) کی مثال دی۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو (اندراج کے) صحیفے

لپیٹ دیے جاتے ہیں اور (فرشتے) ذکر ونصیحت (سننے) کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔"

(المعجم ٨) - (بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ) (التحفة ١٧٣)

باب:8- اس شخص کی فضیلت جس نے توجہ اور خاموشی سے خطبہ سنا

[١٩٨٧] ٢٦-(٨٥٧) وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ».

[1987] سہیل نے اپنے والد (ابو صالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس نے غسل کیا، پھر جمعے کے لیے حاضر ہوا، پھر اس کے مقدر میں جتنی (نفل) نماز تھی پڑھی، پھر خاموشی سے (خطبہ) سنتا رہا حتی کہ خطیب اپنے خطبے سے فارغ ہو گیا، پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے اس جمعے سے لے کر ایک اور (پچھلے یا اگلے) جمعے تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور مزید تین دنوں کے بھی۔"

[١٩٨٨] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا».

[1988] اعمش نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعے کے لیے آیا، غور کے ساتھ خاموشی سے خطبہ سنا، اس کے جمعے سے لے کر جمعے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور تین دن زائد کے بھی۔ اور جو (بلاوجہ) کنکریوں کو ہاتھ لگاتا رہا (ان سے کھیلتا رہا)، اس نے لغو اور فضول کام کیا۔"

(المعجم ٩) - (بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ) (التحفة ١٧٤)

باب:9- جمعے کی نماز سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے

[١٩٨٩] ٢٨-(٨٥٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا. قَالَ حَسَنٌ: فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ: فِي أَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ؟ قَالَ: زَوَالَ الشَّمْسِ.

[1989] حسن بن عیاش نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد (محمد) سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، پھر واپس آتے، پھر اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام کا وقت دیتے۔ حسن نے کہا: میں نے جعفر سے کہا: یہ (نماز) کس وقت ہوتی ؟ انھوں نے کہا: سورج کے ڈھلنے کے وقت۔

[١٩٩٠] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ: مَتٰى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ نَذْهَبُ إِلٰى جِمَالِنَا فَنُرِيحُهَا، زَادَ عَبْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ: حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، يَعْنِي النَّوَاضِحَ.

[1990] قاسم بن زکریا نے کہا: ہمیں خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، نیز عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حسان نے حدیث بیان کی، ان دونوں (خالد اور یحییٰ) نے کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے جعفر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (محمد) سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کس وقت جمعہ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ جمعہ پڑھاتے، پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس جاتے، پھر انھیں آرام کا وقت دیتے۔

عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: جس وقت سورج ڈھل جاتا۔ (جِمَال سے مراد) نَوَاضِح، یعنی پانی لانے والے اونٹ ہیں۔

[١٩٩١] ٣٠-(٨٥٩) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، زَادَ ابْنُ حُجْرٍ: فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[1991] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، یحییٰ بن یحییٰ اور علی بن حجر میں سے یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم جمعے کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے تھے۔ (علی) ابن حُجر نے اضافہ کیا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں۔

[١٩٩٢] ٣١-(٨٦٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ.

[1992] وکیع نے یعلیٰ بن حارث محاربی سے روایت کی، انھوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سورج ڈھلتا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے، پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے۔

[١٩٩٣] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُمُعَةَ، فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ.

[1993] ہشام بن عبدالملک نے یعلیٰ بن حارث سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے پھر لوٹتے تو ہمیں دیواروں کا اتنا بھی سایہ نہ ملتا کہ ہم (سورج سے) اس کی اوٹ لے سکیں۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ ذِكْرِ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ الْجَلْسَةِ) (التحفة ١٧٥)

باب:10- جمعے کی نماز سے پہلے کے دو خطبے اور ان کے درمیان بیٹھنا

[١٩٩٤] ٣٣-(٨٦١) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ. قَالَ: كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ.

[1994] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر (تھوڑی دیر) بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو جاتے۔ کہا: جس طرح آج کل (خطبہ دینے والے) کرتے ہیں۔

[١٩٩٥] ٣٤-(٨٦٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

[1995] ابواحوص نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے جن کے درمیان آپ بیٹھتے تھے۔ آپ قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت اور تذکیر فرماتے۔

سَمُرَةَ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

[١٩٩٦] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: أَنْبَأَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ، وَاللهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ.

[1996] ابوخیثمہ نے سماک سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہوکر خطبہ دیتے، اس لیے جس نے تمھیں یہ بتایا کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے، اس نے جھوٹ بولا۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زائد نمازیں پڑھی ہیں (جن میں بہت سے جمعے بھی آئے اور آپ ﷺ نے تمام خطبے کھڑے ہوکر دیے۔)

(المعجم ١١) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾) (التحفة ١٧٦)

باب:11- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں''

[١٩٩٧] ٣٦-(٨٦٣) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَجَاءَتْ عِيرٌ مِّنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾. [الجمعة:١١].

[1997] جریر نے حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ جمعے کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے ایک تجارتی قافلہ آ گیا، لوگوں نے اس کا رخ کر لیا حتیٰ کہ پیچھے بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا تو یہ آیت نازل کی گئی جو سورۂ جمعہ میں ہے: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

[١٩٩٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ

[1998] عبداللہ بن ادریس نے حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: (جب تجارتی قافلہ آیا تو) رسول اللہ ﷺ

حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ: قَائِمًا.

خطبہ دے رہے تھے۔ یہ نہیں کہا: کھڑے ہوئے۔

[١٩٩٩] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ وَّأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ: فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، أَنَا فِيهِمْ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوٓا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[1999] خالد طحان نے حصین سے روایت کی، انھوں نے سالم اور ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک چھوٹا سا بازار (سامان بیچنے والوں کا قافلہ) آ گیا تو لوگ اس کی طرف نکل گئے اور (صرف) بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا، میں بھی ان میں تھا، کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں'' آیت کے آخر تک۔

[٢٠٠٠] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوٓا إِلَيْهَا﴾.

[2000] ہشیم نے کہا: ہمیں حصین نے ابوسفیان اور سالم بن ابی جعد سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے بیان کیا، ایک بار جب نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن کھڑے ہوئے (خطبہ دے رہے) تھے کہ ایک تجارتی قافلہ مدینہ آ گیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس کی طرف لپک پڑے حتیٰ کہ آپ کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا۔ ان میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ کہا: تو (اس پر) یہ آیت اتری: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں۔''

[٢٠٠١] ٣٩-(٨٦٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، وَّقَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا

[2001] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے، دیکھا کہ (اموی والی) عبدالرحمٰن بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے، انھوں نے فرمایا: اس خبیث کو دیکھو، بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو ادھر ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

﴿تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا ٱنفَضُّوٓا۟ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾.

(المعجم ١٢) - (بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٧٧)

باب:12-جمعہ چھوڑنے پر سخت وعید

[٢٠٠٢] ٤٠-(٨٦٥) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ».

[2002] حکم بن میناء نے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ ؓ نے انھیں حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے منبر کی لکڑیوں پر (کھڑے ہوئے) فرما رہے تھے: ”لوگوں کے گروہ ہر صورت جمعہ چھوڑ دینے سے باز آ جائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔“

(المعجم ١٣) - (بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ) (التحفة ١٧٨)

باب:13-نمازِ جمعہ اور خطبے میں تخفیف

[٢٠٠٣] ٤١-(٨٦٦) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

[2003] ابواحوص نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ کی نماز (طوالت میں) متوسط ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی متوسط ہوتا تھا۔

[٢٠٠٤] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا،

[2004] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زکریا نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نمازیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا تو آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی

وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: زَكَرِيَّا عَنْ سِمَاكٍ.

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں (زکریا نے کہا: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ''مجھے سماک بن حرب نے حدیث بیان کی'' کے بجائے) ''زَكَرِيَّا نے سماک سے روایت کی'' کے الفاظ ہیں۔

[٢٠٠٥] ٤٣-(٨٦٧) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ! وَيَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَيَقُولُ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»، ثُمَّ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ».

[2005] عبدالوہاب بن عبدالمجید (ثقفی) نے جعفر (صادق) بن محمد (باقر) سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوجاتی اور جلال کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ایسا لگتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں، فرما رہے ہیں کہ وہ (لشکر) صبح یا شام (تک) تمھیں آ لے گا اور فرماتے: ''میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔'' اور آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھاتے اور فرماتے: ''(حمد وصلاۃ) کے بعد، بلاشبہ بہترین حدیث (کلام) اللہ کی کتاب ہے اور زندگی کا بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقۂ زندگی ہے اور (دین میں) بدترین کام وہ ہیں جو خود نکالے گئے ہوں اور ہر نیا نکالا ہوا کام گمراہی ہے۔'' پھر فرماتے: ''میں ہر مومن کے ساتھ خود اس کی نسبت زیادہ محبت اور شفقت رکھنے والا ہوں۔ جو کوئی (مومن اپنے بعد) مال چھوڑ گیا تو وہ اس کے اہل وعیال (وارثوں) کا ہے اور جو مومن قرض یا بے سہارا اہل وعیال چھوڑ گیا تو (اس قرض کو) میری طرف لوٹایا جائے (اور اس کے کنبے کی پرورش) میرے ذمے ہے۔''

[٢٠٠٦] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَتْ

[2006] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: جمعے کے دن نبی اکرم ﷺ کا خطبہ اس طرح ہوتا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ

خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ، وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

کی حمد و ثنا بیان کرتے، پھر اس کے بعد آپ (اپنی بات) ارشاد فرماتے اور آپ کی آواز بہت بلند ہوتی...... پھر اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

[۲۰۰۷] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ، يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: «مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ»، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

[2007] سفیان نے جعفر سے، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو (اس طرح) خطبہ دیتے، پہلے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا بیان کرتے، پھر فرماتے: ''جسے اللہ سیدھی راہ پر چلائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ سیدھی راہ سے ہٹا دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور بہترین بات (حدیث) اللہ کی کتاب ہے......'' آگے (عبدالوہاب بن عبدالمجید) ثقفی کی حدیث (2005) کے مانند ہے۔

[۲۰۰۸] ٤٦-(٨٦٨) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالْأَعْلٰى، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُالْأَعْلٰى وَهُوَ أَبُو هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ، وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَّجْنُونٌ فَقَالَ: لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللهَ يَشْفِيهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ، وَإِنَّ اللهَ يَشْفِي عَلٰى يَدِي مَنْ شَاءَ، فَهَلْ لَّكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ

[2008] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد مکہ آیا، وہ (قبیلۂ) ازدِشنوءہ سے تھا اور آسیب کا دم کیا کرتا تھا (جسے لوگ ریح کہتے تھے، یعنی ایسی ہوا جو نظر نہیں آتی، اثر کرتی ہے۔) اس نے مکہ کے بے وقوفوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد (ﷺ) کو جنون ہو گیا ہے (نعوذ باللہ۔) اس نے کہا: اگر میں اس آدمی کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھوں شفا بخش دے۔ کہا: وہ آپ سے ملا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! میں اس نظر نہ آنے والی بیماری (ریح) کو زائل کرنے کے لیے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھوں شفا بخشتا ہے تو آپ کیا چاہتے ہیں (کہ میں دم کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے (جواب میں) کہا: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ» ''یقیناً تمام حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی کی حمد

يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ» قَالَ: فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ، قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَعَلٰى قَوْمِكَ» قَالَ: وَعَلٰى قَوْمِي. قَالَ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ، فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ: هَلْ أَصَبْتُمْ مِّنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِّطْهَرَةً فَقَالَ: رُدُّوهَا، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ.

کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں، جس کو اللہ سیدھی راہ پر چلائے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے، اسے کوئی راہِ راست پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی اکیلا (معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے، اس کے بعد!'' کہا: وہ بول اٹھا: اپنے یہ کلمات مجھے دوبارہ سنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات اس کے سامنے دہرائے۔ اس پر اس نے کہا: میں نے کاہنوں، جادوگروں اور شاعروں (سب) کے قول سنے ہیں، میں نے آپ کے ان کلمات جیسا کوئی کلمہ (کبھی) نہیں سنا، یہ تو بحر (بلاغت) کی تہ تک پہنچ گئے ہیں اور کہنے لگا: ہاتھ بڑھائیے! میں آپ کے ساتھ اسلام پر بیعت کرتا ہوں۔ کہا: تو اس نے آپ کی بیعت کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور تیری (طرف سے تیری) قوم (کے اسلام) پر بھی (تیری بیعت لیتا ہوں۔)'' اس نے کہا: اپنی قوم (کے اسلام) پر بھی (بیعت کرتا ہوں۔) اس کے بعد آپ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا، وہ ان کی قوم کے پاس سے گزرے تو امیرِ لشکر نے لشکر سے پوچھا: کیا تم نے ان لوگوں سے کوئی چیز لی ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے ان سے ایک لوٹا لیا ہے۔ اس نے کہا: اسے واپس کر دو کیونکہ یہ (کوئی اور نہیں بلکہ) ضماد رضی اللہ عنہ کی قوم ہے۔

[٢٠٠٩] ٤٧-(٨٦٩) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: خَطَبَنَا عَمَّارٌ، فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

[2009] ابو وائل نے کہا: ہمارے سامنے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔ انتہائی مختصر اور انتہائی بلیغ (بات کی)، جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: ابو یقظان! آپ نے انتہائی پُرتاثیر اور انتہائی مختصر خطبہ دیا ہے، کاش! آپ سانس کچھ لمبی کر لیتے (زیادہ دیر بات کر لیتے۔) انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''انسان کی نماز کا

ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ، مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا».

طویل ہونا اور اس کے خطبے کا چھوٹا ہونا اس کی سمجھداری کی علامت ہے، اس لیے نماز لمبی کرو اور خطبہ چھوٹا دو، اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی بیان جادو (کی طرح) ہوتا ہے۔"

[٢٠١٠] ٤٨-(٨٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ، قُلْ: وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ».

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَقَدْ غَوِيَ.

[2010] ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالعزیز بن رُفیع سے، انھوں نے تمیم بن طرفہ سے اور انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے خطبہ دیا اور (اس میں) کہا: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اس نے رشد وہدایت پالی اور جو ان دونوں کی نافرمانی کرتا ہے وہ بھٹک گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو بُرا خطیب ہے، (فقرے کے پہلے حصے کی طرح) یوں کہو، جس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (وہ گمراہ ہوا۔)"

ابن نمیر کی روایت میں غَوِيَ (واو کے نیچے زیر) ہے۔

فائدہ: خطیب کے فقرے سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اگر دونوں (اللہ اور رسول اللہ ﷺ) کی نافرمانی کرے تو گمراہ ہوگا۔ کسی ایک کی نافرمانی سے گمراہ نہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو اصلاح کی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو قرآن کو ماننے اور حدیث کے انکار کی بات کرے وہ بھی گمراہ ہے۔

[٢٠١١] ٤٩-(٨٧١) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ عَطَاءً يُّخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «وَنَادَوْا يَا مَالِكُ!»

[2011] صفوان کے والد حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ منبر پر پڑھ رہے تھے: ﴿وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ﴾ "اور وہ پکاریں گے: اے مالک!" (الزخرف 77:43)

[٢٠١٢] ٥٠-(٨٧٢) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ

[2012] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن (بن سعد بن زرارہ انصاریہ) سے، انھوں نے (ماں کی طرف سے) اپنی بہن سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سورۂ ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾

أُخْتٍ لِّعَمْرَةَ قَالَتْ: أَخَذْتُ ﴿قٓ وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْمَجِيدِ﴾ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ، فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.

جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی۔ آپ اسے ہر جمعے منبر پر پڑھ کر سنایا (اور سمجھایا) کرتے تھے۔

[٢٠١٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ أُخْتٍ لِّعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا، بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[2013] یحییٰ بن ایوب نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے اپنی بہن سے جو عمر میں ان سے بڑی تھیں، روایت کی..... سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند۔

[٢٠١٤] ٥١-(٨٧٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ بِنْتٍ لِّحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ: مَا حَفِظْتُ ﴿قٓ﴾ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، قَالَتْ: وَكَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاحِدًا.

[2014] عبداللہ بن محمد بن معن نے حارثہ بن نعمان کی بیٹی (ام ہشام) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سورۂ قٓ (کسی اور سے نہیں براہ راست) رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی، آپ ہر جمعے میں اسے پڑھ کر خطاب فرماتے تھے۔ انھوں نے کہا: ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تندور ایک ہی تھا۔

[٢٠١٥] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاحِدًا، سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ، وَمَا أَخَذْتُ ﴿قٓ وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْمَجِيدِ﴾ إِلَّا عَنْ لِّسَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، إِذَا خَطَبَ النَّاسَ.

[2015] یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تندور دو یا ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ ایک ہی رہا اور میں نے سورۂ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ (کسی اور سے نہیں بلکہ) رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی، آپ ہر جمعے کے دن جب لوگوں کو خطبہ دیتے تو اسے منبر پر پڑھتے تھے۔

[٢٠١٦] ٥٣-(٨٧٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[2016] عبداللہ بن ادریس نے حصین سے اور انھوں

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ: رَأَى بِشْرَ ابْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ: قَبَّحَ اللهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ.

نے حضرت عمارہ بن رؤیبہ (ثقفی) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: انھوں نے بشر بن مروان (بن حکم، عامل مدینہ) کو منبر پر (تقریر کے دوران) دونوں ہاتھ بلند کرتے دیکھا تو کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو بگاڑے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے، اور اپنی انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا۔

[٢٠١٧] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ، فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُؤَيْبَةَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[2017] ابوعوانہ نے حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے جمعے کے دن بشر بن مروان کو دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو اس پر عمارہ بن رؤیبہ رضی اللہ عنہ نے کہا..... اس کے بعد اس (مذکورہ بالا روایت) کے ہم معنی روایت بیان کی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ التَّحِيَّةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ) (التحفة ١٧٩)

باب: 14- جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت تحیۃ المسجد پڑھنا

[٢٠١٨] ٥٤-(٨٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصَلَّيْتَ؟ يَافُلَانُ!» قَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَارْكَعْ».

[2018] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس اثنا میں جب جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے ایک آدمی (مسجد میں) آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''اے فلاں (نام لیا)! کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو اور نماز پڑھو۔''

[٢٠١٩] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَمَا قَالَ حَمَّادٌ: وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكْعَتَيْنِ.

[2019] ایوب نے عمرو (بن دینار) سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے حماد کی طرح روایت کی، اور انھوں (ایوب) نے بھی اس میں دو رکعت کا ذکر نہیں کیا (البتہ اگلی روایت میں سفیان نے کیا ہے۔)

[٢٠٢٠] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «أَصَلَّيْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ»، وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

[2020] قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن ابراہیم میں سے قتیبہ نے کہا: ہمیں حدیث سنائی اور اسحاق نے کہا: ہمیں خبر دی سفیان نے عمرو سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اٹھو اور دو رکعتیں پڑھ لو۔'' قتیبہ کی حدیث میں (فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ کے بجائے) صَلِّ رَكْعَتَيْنِ (دو رکعتیں پڑھو) ہے۔

[٢٠٢١] ٥٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ: «أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟» قَالَ: لَا، فَقَالَ: «ارْكَعْ».

[2021] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی آیا جبکہ نبیِ اکرم ﷺ منبر پر تھے، جمعے کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے اس سے پوچھا: ''کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پڑھ لو۔''

[٢٠٢٢] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

[2022] شعبہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبیِ اکرم ﷺ نے خطبے میں فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن آئے جبکہ امام (گھر سے) نکل (کر) آ چکا ہے تو وہ دو رکعت پڑھ لے۔''

[٢٠٢٣] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: «جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:

[2023] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سُلَیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعے کے دن آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے تو سلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اٹھو اور دو رکعتیں پڑھو۔''

«أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَارْكَعْهُمَا».

[٢٠٢٤] ٥٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: «جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: «يَا سُلَيْكُ! قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا»، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا».

[2024] ابوسفیان (طلحہ بن نافع واسطی) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: سُلَیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعے کے دن (اس وقت) آئے جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو وہ بیٹھ گئے۔ آپ نے ان سے کہا: ''اے سلیک! اٹھ کر دو رکعتیں پڑھو اور ان میں اختصار برتو۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعے کے دن آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھے اور ان میں اختصار کرے۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ حَدِيثِ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ) (التحفة ١٨٠)

باب:15- خطبے کے دوران میں (امام کی طرف سے) سکھانے کے لیے بات کرنا

[٢٠٢٥] ٦٠-(٨٧٦) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! رَجُلٌ غَرِيبٌ، جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ، لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ، حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا.

[2025] حضرت ابورفاعہ (تمیم بن اُسید عدوی رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس (اس وقت) پہنچا جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک پردیسی آدمی ہے، اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے، اسے معلوم نہیں ہے کہ اس کا دین کیا ہے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑا، یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ گئے۔ ایک کرسی لائی گئی میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے، کہا: تو رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ سکھایا تھا اس میں سے مجھے سکھانے لگے، پھر اپنے خطبے کے لیے بڑھے اور اس کا آخری حصہ مکمل فرمایا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٨١)

باب:16- نماز جمعہ میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟

[٢٠٢٦] ٦١-(٨٧٧) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾ قَالَ: فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

[2026] سلیمان جو بلال (تیمی) کے بیٹے ہیں، انھوں نے جعفر (صادق) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابورافع (مولیٰ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے عبیداللہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعے کی نماز پڑھائی اور (پہلی رکعت میں) سورۂ جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ پڑھی اور کہا: جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جمعے کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان کے پاس جا پہنچا اور ان سے کہا: آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعے کے دن یہ سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

[٢٠٢٧] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ: فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى، وَفِي الْآخِرَةِ: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾.

وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[2027] حاتم بن اسماعیل اور عبدالعزیز دراوردی دونوں نے (اپنی اپنی سند کے ساتھ) جعفر سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کی، انھوں نے کہا: مروان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو قائم مقام گورنر بنایا...... آگے اسی کے مانند ہے، سوائے اس کے کہ حاتم کی روایت (ان الفاظ) میں ہے: انھوں نے پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾۔

عبدالعزیز کی روایت سلیمان بن بلال کی (سابقہ) روایت کی طرح ہے۔

[٢٠٢٨] ٦٢-(٨٧٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2028] جریر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے

يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ، بِـ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَـٰشِيَةِ﴾.

اپنے والد سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حبیب بن سالم سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے۔

قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ.

کہا: اور اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو آپ یہی دو سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

[٢٠٢٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2029] ابوعوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے اسی سند کے ساتھ (اسی کے مانند) روایت کی۔

[٢٠٣٠] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: يَسْأَلُهُ: أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ: ﴿هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَـٰشِيَةِ﴾.

[2030] عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا: ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعے کے دن سورۂ جمعہ کے علاوہ (اور) کون سی سورت پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٨٢)

باب:17- جمعے کے دن (فجر کی نماز میں) کون سی سورت پڑھی جائے؟

[٢٠٣١] ٦٤-(٨٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾ السَّجْدَةُ وَ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى ٱلْإِنسَـٰنِ حِينٌ

[2031] عبدہ بن سلیمان نے سفیان سے روایت کی، انھوں نے مُخَوَّل بن راشد سے، انھوں نے مسلم البطین سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن فجر کی نماز میں ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ السجدہ اور ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ جمعے کی نماز میں

مِّنَ ٱلدَّهْرِ﴾، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ، فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ.

سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھتے تھے۔

[٢٠٣٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[2032] عبداللہ بن نمیر اور وکیع دونوں نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٠٣٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، كَمَا قَالَ سُفْيَانُ.

[2033] شعبہ نے مخوّل سے اسی سند کے ساتھ دونوں نمازوں کے بارے میں اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی جس طرح سفیان نے (اپنی روایت میں) کہا۔

[٢٠٣٤] ٦٥-(٨٨٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: بِـ ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾ وَ﴿هَلْ أَتَىٰ﴾.

[2034] سفیان نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ جمعے کے دن فجر کی نماز میں ﴿الٓمٓ ○ تَنْزِيْلُ﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰى﴾ پڑھتے تھے۔

[٢٠٣٥] ٦٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾، فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى ٱلْإِنسَـٰنِ حِينٌ مِّنَ ٱلدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْـًٔا مَّذْكُورًا﴾.

[2035] ابراہیم بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں ﴿الٓمٓ ○ تَنْزِيْلُ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا﴾ پڑھتے تھے۔

(المعجم ١٨) – (بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٨٣)

باب:18- جمعے کے بعد کی نماز

[٢٠٣٦] ٦٧-(٨٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ،

[2036] خالد بن عبداللہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا».

سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔''

[٢٠٣٧] ٦٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا» - زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: قَالَ سُهَيْلٌ: فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ.

[2037] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو الناقد نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے سہیل سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جمعے کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو'' عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا، ابن ادریس نے کہا کہ سہیل نے کہا: اگر تمھیں کسی چیز کی وجہ سے جلدی ہو تو دو رکعتیں مسجد میں پڑھ لو اور دو رکعتیں واپس جا کر (گھر میں) پڑھ لو۔

[٢٠٣٨] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا». وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ «مِنْكُمْ».

[2038] جریر اور سفیان نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جمعے کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے۔''

جریر کی حدیث میں مِنْكُمْ (تم میں سے) کے الفاظ نہیں ہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے بعد کی نماز نفل ہے۔ آپ ﷺ کے الفاظ: ''جو کوئی پڑھے چار پڑھے'' سے پتہ چلتا ہے کہ چار افضل ہیں۔ دو دو کر کے پڑھے یا ایک ساتھ۔ اگلی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ جمعہ کے بعد کے نوافل گھر میں پڑھتے تھے، یہ افضل ہے اور یہ بھی کہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دو رکعتیں مؤکدہ ہیں، چار افضل ہیں۔ بعض اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ مسجد میں پڑھنے والا چار پڑھے اور گھر پر پڑھنے والا دو۔

[٢٠٣٩] ٧٠-(٨٨٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ، إِذَا صَلَّى

[2039] لیث نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب وہ جمعہ پڑھ لیتے تو واپس جاتے اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے، پھر انھوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

الْجُمُعَةَ، انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

[٢٠٤٠] ٧١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَظُنُّنِي قَرَأْتُ، فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَتَّةَ.

[2040] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک پر (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کو بیان کیا اور کہا کہ آپ جمعے کے بعد کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے پھر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (امام مالک کے سامنے) فَيُصَلِّي پڑھا تھا یا یقین ہے (کہ یہی پڑھا تھا۔)

[٢٠٤١] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[2041] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[٢٠٤٢] ٧٣-(٨٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَّآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ. فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ: أَنْ لَّا نُوصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

[2042] غندر نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن عطاء بن ابی خوار نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب کے پاس بھیجا ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ سائب نے کہا: ہاں، میں نے مقصورہ (مسجد کے حجرے) میں ان کے ساتھ جمعہ پڑھا تھا اور جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھی۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور کہا: جو کام تم نے کیا ہے آیندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اسے کسی دوسری نماز کے ساتھ نہ ملانا یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا اس جگہ سے نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں حتیٰ

کہ ہم گفتگو کرلیں یا (اس جگہ سے) نکل جائیں۔

[٢٠٤٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ؛ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَمْ يَذْكُرِ: الْإِمَامَ.

[2043] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے عمر بن عطاء نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب بن یزید کے پاس بھیجا...... آگے سابقہ حدیث کے مانند بیان کیا۔ مگر (اس روایت میں) یہ ہے کہ سائب نے کہا: جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ انھوں نے (سلام پھیرا کہا) امام کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: فرائض سے سلام پھیرتے ہی فوراً اسی جگہ کھڑے ہو کر نوافل وغیرہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ دوسری نماز واضح طور پر فرائض سے الگ ہونی چاہیے۔ اگر گھر جا کے پڑھی جائے یا جگہ بدل کر پڑھی جائے یا کسی سے بات کرنے کے بعد پڑھی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ فرائض سے الگ دوسری نماز ہے۔
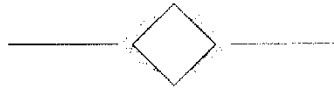
فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ
وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ:
«مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟»
قَالُوا : كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
«إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا:
يَوْمَ الْأَضْحٰى وَ يَوْمَ الْفِطْرِ»

''رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے۔'' آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ دو دن کیا ہیں؟'' انھوں نے کہا کہ ہم دورِ جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں: اضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن۔'' (سنن أبي داود، حديث: 1134)

کتاب العیدین کا تعارف

عیدین اسلامی تہوار ہیں۔ایک تہوار اس مہینے کے روزے اور رات کی نماز کی تکمیل کے بعد ہوتا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی اور نزولِ قرآن کا آغاز ہوا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کا سب سے اہم اور بڑا واقعہ ہے۔انسانی تاریخ کے نئے اور روشن دور کا آغاز ہے جس میں انسانیت کو اللہ کی رہنمائی مکمل ترین صورت میں نصیب ہوئی۔ دوسری عید ملت اسلامیہ کے مؤسس و بانی اور شرک کے اندھیروں میں انسانوں کے لیے توحید کی شمع جلانے والی انتہائی نمایاں ہستی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ وہ پہلے انسان ہیں جنھوں نے روئے زمین پر اللہ کا گھر تعمیر کیا۔اس کو آباد کیا اور صرف اللہ کی رضا کے لیے اپنی بیوی اور اپنے اکلوتے بیٹے کی زندگی قربان کرنے کے تمام مراحل سے گزر گئے۔ یہ بھی انسانی تاریخ کا بہت بڑا واقعہ ہے۔اس کی یاد منانے کے لیے استطاعت رکھنے والے حج پر جاتے ہیں اور باقی تمام مسلمان عیدالاضحیٰ (قربانی کی عید) مناتے ہیں۔

دوسری اقوام کے تہواروں کی طرح ان تہواروں کو محض موج میلے میں مست ہو کر یا حدود و قیود سے آزاد ہو کر اودھم مچا کر نہیں منایا جاتا۔ یہ دونوں ایسے دن ہیں جن میں اللہ کی طرف سے انسانوں کو بہت بڑے انعامات سے نوازا گیا تھا، اس لیے عیدین میں نمایاں ترین کام اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے بہت بڑی تعداد میں اکٹھے ہو کر نماز ادا کرنا، خطبہ سننا اور اللہ کی رضا کے لیے ضرورت مندوں کی مدد کرنا ہیں۔ ان دونوں دنوں کے نماز کے اوقات، مقام، طریقۂ ادائیگی اور اس دن کے خطبے کو دوسرے دنوں کی ایسی ہی عبادات سے نمایاں طور پر ممتاز رکھا گیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب العیدین میں اس ترتیب سے احادیث ذکر کی ہیں کہ سب سے پہلے اس دن کی نماز اور خطبے کی ترتیب کا ذکر ہے، پھر اذان و اقامت کے بغیر نماز، خطبے میں لوگوں کو اہم ترین امور پر توجہ دلانے، خواتین کو اس میں بھرپور شرکت کی تلقین، ان کی بعض عادات کی اصلاح اور زیادہ سے زیادہ صدقے کی نصیحت کے حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں۔آخر میں ان دونوں موقعوں پر ایسی تفریحات کے جواز کا ذکر ہے جو فضول خرچی، عامیانہ پن اور بے مقصدیت کے شوائب سے پاک ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٨ - كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین کے احکام و مسائل

(المعجم . . .) - (بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ)

(التحفة ١٨٤)

دو عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

[٢٠٤٤] ١-(٨٨٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ-: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ: فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ، حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا﴾ [الممتحنة: ١٢] فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: «أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ؟» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ! - لَا يُدْرٰى حِينَئِذٍ مَّنْ هِيَ- قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ! فِدًى لَّكُنَّ أَبِي وَأُمِّي! فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ

[2044] حسن بن مسلم نے طاوس سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عید الفطر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حاضر ہوا ہوں، یہ سب خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے، پھر خطبہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ اللہ کے نبی ﷺ (بلند جگہ سے) نیچے آئے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کو دیکھ رہا ہوں، جب آپ اپنے ہاتھ سے مردوں کو بٹھا رہے تھے، پھر ان کے درمیان میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ عورتوں کے قریب تشریف لے آئے، اور بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے (قرآن کا یہ حصہ تلاوت) فرمایا: ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گی۔'' آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوئے، پھر فرمایا: ''تم اس پر قائم ہو؟'' تو ایک عورت نے (جبکہ) آپ کو اس کے علاوہ ان میں سے اور کسی نے جواب نہیں دیا، کہا: ہاں، اے اللہ کے نبی! ــ اس وقت پتہ نہیں

الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ. [انظر: ٢٠٥٧]

چل رہا تھا کہ وہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا: "تم صدقہ کرو۔" اس پر بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا، پھر کہنے لگے: لاؤ، تم سب پر میرے ماں باپ قربان ہوں! تو وہ اپنے بڑے بڑے چھلے اور انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

[٢٠٤٥] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ، فَذَكَّرَهُنَّ، وَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

[2045] سفیان بن عیینہ نے کہا: ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں، آپ نے نمازِ عید خطبہ سے پہلے پڑھی، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر آپ نے دیکھا کہ آپ نے عورتوں کو (اپنی بات) نہیں سنائی تو آپ ان کے پاس آئے اور ان کو یاددہانی (تلقین) فرمائی اور انھیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، کوئی عورت (اس کپڑے میں) انگوٹھی پھینکتی تھی، (کوئی) حلقے دار زیور (چھلے، بالیاں، کڑے، کنگن) اور (کوئی) دوسری چیزیں ڈالتی تھی۔

[٢٠٤٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2046] حماد اور اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٠٤٧] ٣-(٨٨٥) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَصَلَّى، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَزَلَ، وَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ

[2047] ابن جریج نے کہا: ہمیں عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: میں نے ان (جابر رضی اللہ عنہ) کو یہ کہتے سنا کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے، پھر نماز پڑھائی، چنانچہ آپ نے خطبے سے پہلے نماز سے ابتدا کی، پھر لوگوں کو خطاب فرمایا۔ جب نبی اکرم ﷺ (خطبہ سے) فارغ ہوئے تو (چبوترے سے) اتر کر عورتوں کے پاس آئے، انھیں تذکیر و نصیحت کی جبکہ آپ بلال رضی اللہ عنہ کے بازو کا سہارا لیے ہوئے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا

بَاسِطٌ ثَوْبَهُ، يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً.

پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا، وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ.

(ابن جریج نے کہا:) میں نے عطاء سے پوچھا: فطر کے دن کا صدقہ (ڈال رہی تھیں؟) انھوں نے کہا: نہیں، اس وقت (نیا) صدقہ کر رہی تھیں، (کوئی) عورت چھلا ڈالتی تھی، (اسی طرح یکے بعد دیگرے) ڈال رہی تھیں اور ڈال رہی تھیں۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ؟ قَالَ: إِي، لَعَمْرِي! إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟.

میں نے عطاء سے (پھر) پوچھا: کیا اب بھی امام کے لیے لازم ہے کہ جب (مردوں کے خطبے سے) فارغ ہو تو عورتوں کو تلقین اور نصیحت کرے؟ انھوں نے کہا: ہاں، مجھے اپنی زندگی کی قسم! یہ ان پر (عائد شدہ) حق ہے، انھیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے؟

[٢٠٤٨] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ، فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ، وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ، وَذَكَّرَهُمْ، ثُمَّ مَضَى، حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ، فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ، فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ» فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ، فَقَالَتْ: لِمَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ» قَالَ: فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ، يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِّنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ.

[2048] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا، آپ نے خطبے سے پہلے اذان اور تکبیر کے بغیر نماز سے ابتدا کی، پھر بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے، اللہ کے تقوے کا حکم دیا، اس کی اطاعت پر ابھارا، لوگوں کو نصیحت کی اور انھیں (دین کی بنیادی باتوں کی) یاددہانی کرائی، پھر چل پڑے حتیٰ کہ عورتوں کے پاس آ گئے (تو) انھیں وعظ و تلقین (تذکیر) کی اور فرمایا: ''صدقہ کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں۔'' تو عورتوں کے درمیان سے ایک بھلی، سیاہی مائل رخساروں والی عورت نے کھڑے ہو کر پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس لیے کہ تم شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے رفیقِ زندگی کی ناشکری کرتی ہو۔'' (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر وہ عورتیں اپنے زیورات سے صدقہ کرنے لگیں، وہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

[٢٠٤٩] ٥-(٨٨٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَّعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ؛ قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى، ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَخْبَرَنِي قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ؛ أَنْ لَّا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَمَا يَخْرُجُ، وَلَا إِقَامَةَ، وَلَا نِدَاءَ، وَلَا شَيْءَ، لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا إِقَامَةَ.

[2049] محمد بن رافع نے کہا: ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے خبر دی، ان دونوں نے کہا: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔ (ابن جریج نے کہا کہ) میں نے کچھ عرصے بعد اس کے بارے میں عطاء سے پھر پوچھا تو انھوں نے مجھے جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے خبر دی کہ عیدالفطر کے دن اذان نہیں ہے نہ اس وقت جب امام نکلے اور نہ نکلنے کے بعد، نہ اقامت ہے نہ اعلان اور نہ کوئی اور چیز، اس دن نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

[٢٠٥٠]٦-(...)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويِعَ لَهُ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَلَا تُؤَذِّنْ لَّهَا، قَالَ: فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَّهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ، وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ: إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ. قَالَ: فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

[2050] محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ ابن زبیر ؓ کی بیعت کے آغاز ہی میں ابن عباس ؓ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ عیدالفطر کے دن نماز (عید) کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی، لہٰذا آپ اس کے لیے اذان نہ کہلوائیں۔ ابن زبیر ؓ نے اس دن اذان نہ کہلوائی، اور اس کے ساتھ یہ پیغام بھی بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہے اور (عہد نبوی اور خلافتِ راشدہ میں) ایسے ہی کیا جاتا تھا۔ (عطاء نے) کہا: تو ابن زبیر ؓ نے نماز خطبے سے پہلے پڑھائی۔

[٢٠٥١] ٧-(٨٨٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ-قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ، غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ.

[2051] حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو دفعہ نہیں (کئی مرتبہ) اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے۔

[٢٠٥٢] ٨-(٨٨٨) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

[2052] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔

[٢٠٥٣] ٩-(٨٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ، فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلّٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ، ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ، أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا» وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ، حَتّٰى أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى، فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدَهُ، كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ، وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ: أَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا، يَا أَبَا سَعِيدٍ! قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ، قُلْتُ: كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ - ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

[2053] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن تشریف لاتے تو نماز سے آغاز فرماتے اور جب اپنی نماز پڑھ لیتے اور سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے، لوگوں کی طرف رخ فرماتے جبکہ لوگ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں بیٹھے ہوتے۔ اگر آپ کو کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو اس کا لوگوں کے سامنے ذکر فرماتے اور اگر آپ کو اس کے سوا کوئی اور ضرورت ہوتی تو انھیں اس کا حکم دیتے اور فرمایا کرتے: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' زیادہ صدقہ عورتیں دیا کرتی تھیں، پھر آپ واپس ہو جاتے اور یہی معمول چلتا رہا حتی کہ مروان بن حکم کا دور آ گیا، میں اس کے ساتھ، ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نکلا حتی کہ ہم عیدگاہ میں پہنچ گئے تو دیکھا کہ کثیر بن صلت نے وہاں مٹی (کے گارے) اور اینٹوں سے منبر بنایا ہوا تھا۔ تو اچانک مروان کا ہاتھ مجھ سے کھینچا تانی کرنے لگا، جیسے وہ مجھے منبر کی طرف کھینچ رہا ہو اور میں اسے نماز کی طرف کھینچ رہا ہوں۔ جب میں نے اس کی طرف سے یہ بات دیکھی تو میں نے کہا: نماز سے آغاز (کا مسنون طریقہ) کہاں ہے؟ اس نے کہا: اے ابوسعید! نہیں، جو آپ جانتے ہیں اسے ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو میں جانتا ہوں تم لوگ اس سے بہتر طریقہ نہیں لا سکتے ۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ کہا، پھر چل دیے۔

(المعجم ۱) - (بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى، وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارِقَاتٍ لِّلرِّجَالِ) (التحفة ۱۸۵)

باب:1- عیدین میں عورتوں کے عیدگاہ کی طرف جانے اور مردوں سے الگ ہو کر خطبے میں حاضر ہونے کا جواز

[۲۰۵٤] ۱۰-(۸۹۰) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ، الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ.

[2054] محمد (بن سیرین) نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: آپ نے ہمیں حکم دیا۔ ان کی مراد نبی کریم ﷺ سے تھی۔ کہ ہم عیدین میں بالغہ اور پردہ نشیں عورتوں کو لے جایا کریں اور آپ نے حیض والی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ہٹ کر بیٹھیں۔

[۲۰۵۵] ۱۱-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ، وَالْمُخَبَّأَةُ وَالْبِكْرُ قَالَتِ: الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ.

[2055] عاصم احول نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ''ہمیں عیدین میں نکلنے کا حکم دیا جاتا تھا، پردہ نشیں اور دوشیزہ کو بھی۔'' انھوں نے کہا: حیض والی عورتیں بھی نکلیں گی اور لوگوں کے پیچھے رہیں گی اور لوگوں کے ساتھ تکبیر کہیں گی۔

[۲۰۵٦] ۱۲-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا».

[2056] ہشام نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں عورتوں کو باہر نکالیں، دوشیزہ، حائضہ اور پردہ نشیں عورتوں کو، لیکن حائضہ نماز سے دور رہیں۔ وہ خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا: ''اس کی (کوئی مسلمان) بہن اس کو اپنی چادر کا ایک حصہ پہنا دے۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ، قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا، فِي الْمُصَلَّى) (التحفة ١٨٦)

[٢٠٥٧] ١٣-(٨٨٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا.

[راجع: ٢٠٤٤]

[٢٠٥٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

باب:2- عیدگاہ میں عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنا

[2057] معاذ عنبری نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عدی سے روایت کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے دن باہر نکلے اور دو رکعتیں پڑھائیں، اس سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر عورتوں کے پاس آئے جبکہ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے عورتوں کو صدقے کا حکم دیا تو کوئی عورت اپنی بالیاں (بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالتی تھی اور کوئی اپنا (لونگ وغیرہ کا خوشبودار) ہار ڈالتی تھی۔

[2058] محمد بن ادریس اور غندر دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس (مذکورہ بالا حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ) (التحفة ١٨٧)

[٢٠٥٩] ١٤-(٨٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِـ ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾ وَ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾.

باب:3- عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے

[2059] مالک نے ضمرہ بن سعید مازنی سے اور انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں کون سی سورت قراءت فرماتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ ان دونوں میں سورۂ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اور سورۂ ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

[٢٠٦٠] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ الْعِيدِ، فَقُلْتُ: بِـ﴿ٱقْتَرَبَتِ ٱلسَّاعَةُ﴾ وَ﴿قٓ وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْمَجِيدِ﴾.

[2060] فلیح نے ضمرہ بن سعید سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اور انھوں نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس بارے میں پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز میں کیا پڑھا؟ تو میں نے کہا: ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ اور ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾۔

فائدہ: حضرت ابوواقد سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تائید یا استذکار (یاد دہانی) کے لیے پوچھا۔ ان کے بقول پہلی رکعت میں رسول اللہ ﷺ سورۂ قٓ اور دوسری میں سورۃ القمر پڑھتے تھے۔ جبکہ ''کتاب الجمعہ'' میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جمعہ میں اور جمعہ کے دن عید ہوتی تو اس میں بھی سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے۔ درست یہی ہے کہ آپ ﷺ عید کی نماز میں کبھی سورۂ قٓ اور سورۃ القمر پڑھتے اور کبھی سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مَعْصِيَةَ فِيهِ، فِي أَيَّامِ الْعِيدِ) (التحفة ١٨٨)

باب:4- عید کے دنوں میں ایسے کھیل کی اجازت ہے جس میں گناہ نہ ہو

[٢٠٦١] ١٦-(٨٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ. دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَبِمُزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهٰذَا عِيدُنَا».

[2061] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میرے پاس انصار کی دو بچیاں تھیں اور انصار نے جنگِ بُعاث میں جو اشعار ایک دوسرے کے مقابلے میں کہے تھے، انھیں گا رہی تھیں۔ کہا: وہ کوئی گانے والیاں نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (انھیں دیکھ کر) کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطان کی آواز (بلند ہو رہی) ہے؟ اور یہ عید کے دن ہوا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! ہر قوم کے لیے ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔''

[٢٠٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ

[2062] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور اس میں ہے:

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ: جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ.

دو بچیاں دف سے کھیل رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں۔)

[٢٠٦٣] ١٧-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى، تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُ، وَقَالَ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ». وَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ، وَأَنَا جَارِيَةٌ، فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ.

[2063] عمرو نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں عروہ سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی (انھوں نے کہا) کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ منیٰ کے ایام میں میرے پاس دو بچیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: ''ابوبکر! انھیں چھوڑیے کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔'' اور (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی اور وہ کھیل رہے تھے اور میں کم سن لڑکی تھی، ذرا اندازہ لگاؤ اس لڑکی کا شوق کس قدر ہوگا جو کھیل کی شوقین، نوعمر تھی (وہ کتنی دیر کھیل دیکھے گی؟)

[٢٠٦٤] ١٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ، فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي، حَتّٰى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ، فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ، حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ.

[2064] یونس نے ابن شہاب سے اور انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہیں اور حبشی اپنے چھوٹے نیزوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل (مشقیں کر) رہے ہیں اور آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے ہیں تاکہ میں ان کے کرتب دیکھ سکوں، پھر آپ میری خاطر کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ میں ہی ہوں جو واپس پلٹی، اندازہ کرو ایک نوعمر لڑکی کا شوق کس قدر ہوگا جو کھیل کی شوقین ہو (کتنی دیر تک کھڑی رہی ہوگی۔)

[٢٠٦٥] ١٩-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ:

[2065] محمد بن عبدالرحمٰن نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (گھر میں) داخل ہوئے جبکہ میرے پاس دو بچیاں

أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعْهُمَا» فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا، وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَإِمَّا قَالَ: «تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟» فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ!» حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ: «حَسْبُكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاذْهَبِي».

جنگِ بُعاث کے اشعار بلند آواز سے سنا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ (دوسری سمت) پھیر لیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں شیطان کی آواز؟ اس پر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''انھیں چھوڑ یے۔'' جب ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی توجہ ہٹی تو میں نے ان کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ اور عید کا ایک دن تھا، کالے لوگ ڈھالوں اور بھالوں کے کرتب دکھا رہے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی یا آپ نے خود ہی فرمایا: ''دیکھنے کی خواہش رکھتی ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا رخسار آپ کے رخسار پر (لگ رہا) تھا اور آپ فرما رہے تھے: ''اے اَرفِدہ کے بیٹو! (اپنا مظاہرہ) جاری رکھو۔'' حتیٰ کہ جب میں اکتا گئی (تو) آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے کافی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ''تو چلی جاؤ۔''

[٢٠٦٦] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ، فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ، حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ.

[2066] جریر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حبشی آکر عید کے دن مسجد میں ہتھیاروں کے ساتھ اچھل کود رہے تھے، (ہتھیاروں کا مظاہرہ کر رہے تھے) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے اپنا سر آپ کے کندھے پر رکھا اور ان کا کھیل (کرتب) دیکھنے لگی (آپ ﷺ کھڑے رہے) یہاں تک کہ میں نے خود ہی ان کے کھیل کے نظارے سے واپسی اختیار کی۔

[٢٠٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرَا:

[2067] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور محمد بن بشر دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کی طرح) روایت کی اور انھوں نے فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

فِي الْمَسْجِدِ.

[٢٠٦٨] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - وَاللَّفْظُ لِعُقْبَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلَعَّابِينَ: وَدِدْتُ أَنِّي أَرَاهُمْ، قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ.

[2068] عطاء نے بتایا کہ مجھے عبید بن عمیر نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے کھیلنے والوں کے بارے میں کہا: میں ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہوں۔ کہا: اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور میں دروازے پر کھڑی ہو کر آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان سے دیکھنے لگی اور وہ لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔

قَالَ عَطَاءٌ: فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ، قَالَ: وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ: بَلْ حَبَشٌ.

عطاء نے کہا: وہ ایرانی تھے یا حبشی۔ اور کہا: مجھے ابن عتیق، یعنی عبید بن عمیر نے بتایا کہ وہ حبشی تھے۔

[٢٠٦٩] ٢٢-(٨٩٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحِرَابِهِمْ، إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُمْ، يَا عُمَرُ!».

[2069] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جبکہ حبشی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے بھالوں سے کھیل رہے تھے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہنچ گئے اور کنکریاں اٹھانے کے لیے جھکے تاکہ وہ انھیں کنکریاں ماریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”عمر! انھیں چھوڑ دو۔“

کتاب الاستسقاء کا تعارف

اللہ پر ایمان کی بنا پر انسان کو اس بات کا بھی یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ قادرِ مطلق ہے۔ ہر تکلیف اور دکھ کو صرف اور صرف اللہ ہی اپنی رحمت سے دور کر سکتا ہے۔ ہم جن اسباب کے عادی ہیں وہ موجود ہوں یا نہ ہوں، وہ ہماری ہر ضرورت پوری کرنے پر قادر ہے۔ اس بات کا بھی یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ جو سچی عبدیت (بندگی) اختیار کرے اور دل سے مانگے اللہ اسے مایوس نہیں کرتا۔

خشک سالی ہر جاندار کی زندگی کو خطرے میں ڈالتی ہے، ایسی کیفیت میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے بارش مانگنے کے لیے نماز پڑھنے اور دعا کرنے کا جو طریقہ سکھایا، اس کتاب میں اس کی تفصیل ہے۔ یہ کتاب بھی کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کی نماز اور دعا عبدیت، اظہارِ تذلل، خشوع و خضوع اور عجز و انکسار کا بہترین نمونہ تھی، یہ نماز باقی تمام نمازوں سے مختلف بھی تھی۔ متعلقہ احادیث سے نہ صرف صلاۃ الاستسقاء کا طریقہ واضح ہو جاتا ہے بلکہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کتنی جلدی اور کس رحمت و سخاوت سے قبول کی، اس کا تذکرہ انتہائی ایمان افزا ہے۔ اللہ کی رحمت اس طرح جوش میں آئی اور خشک سالی سے اجڑتی ہوئی آبادیوں اور صحراؤں پر اس فراوانی اور تسلسل سے بارش برسی کہ خود رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا مانگنی پڑی کہ اب یہ بارش پہاڑوں اور وادیوں پر برسے، انسانی آبادیوں، خصوصاً مدینہ سے براہِ راست بارش کا سلسلہ ہٹا دیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٩ - كِتَابُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

بارش طلب کرنے کی نماز

(المعجم . . .) - (بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ) (التحفة ١٨٩)

بارش طلب کرنے کی نماز

[٢٠٧٠] ١-(٨٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

[2070] امام مالک نے عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کی، انھوں نے عباد بن تمیم سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) باہر نکل کر عیدگاہ گئے، بارش مانگی اور جب آپ قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر کو پلٹا۔

[٢٠٧١] ٢-(. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

[2071] سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے، انھوں نے عباد بن تمیم سے اور انھوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) نکل کر عیدگاہ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی، آپ نے قبلے کی طرف رخ کیا، اپنی چادر پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔

[٢٠٧٢] ٣-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ

[2072] ابوبکر بن محمد بن عمرو نے بتایا کہ ان کو عباد بن تمیم نے خبر دی، ان کو حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا کرنے کے لیے عیدگاہ گئے اور جب آپ نے دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو قبلہ کی

الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ.

طرف رخ کر لیا اور اپنی چادر کو پلٹ دیا۔

[٢٠٧٣] ٤-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي، فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، يَدْعُو اللهَ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[2073] ابن شہاب نے کہا: مجھے عباد بن تمیم مازنی نے خبر دی، انھوں نے اپنے چچا سے سنا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے تھے وہ کہہ رہے تھے: ایک دن رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے، اللہ سے دعا کرتے ہوئے اپنی پشت لوگوں کی طرف کی، منہ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر پلٹی، پھر دو رکعت نماز ادا کی۔

(المعجم ١) - (بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ) (التحفة ١٩٠)

باب:1-استسقاء کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

[٢٠٧٤] ٥-(٨٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[2074] شعبہ نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔

[٢٠٧٥] ٦-(٨٩٦) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى، فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ.

[2075] حماد بن سلمہ نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بارش مانگنے کے لیے دعا فرمائی تو اپنے ہاتھوں کی پشت کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

[٢٠٧٦] ٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي

[2076] ابن ابی عدی اور عبدالاعلی نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ استسقاء کے سوا کسی اور دعا کے لیے اپنے ہاتھ (اتنے زیادہ) بلند نہیں کرتے تھے

الِاسْتِسْقَاءِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلٰى قَالَ: يُرٰى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

یہاں تک کہ اس سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی، البتہ عبدالاعلیٰ نے (شک کے ساتھ) کہا: يُرٰى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْبَيَاضُ إِبْطَيْهِ (آپ کی بغل کی سفیدی یا دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔)

[٢٠٧٧] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[2077] یحییٰ بن سعید نے (سعید) بن ابی عروبہ سے اور انھوں نے قتادہ سے روایت کی کہ ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢) - (بَابُ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ) (التحفة ١٩١)

باب:2- بارش طلب کرنے کی دعا

[٢٠٧٨] ٨-(٨٩٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، مِّنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَّخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُغِثْنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ! أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ! أَغِثْنَا»، قَالَ أَنَسٌ: وَّلَا وَاللهِ! مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ، وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ: فَلَا وَاللهِ! مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ

[2078] شریک بن ابی نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جمعہ کے روز ایک آدمی اس دروازے سے مسجد میں داخل ہوا جو دارالقضاء کی طرف تھا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کیا، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو چکے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بارش عطا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیے، پھر کہا: ''اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمیں بارش سے نواز دے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم آسمان میں نہ کوئی گھٹا دیکھ رہے تھے اور نہ بادل کا کوئی ٹکڑا۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر تھا نہ محلہ۔ پھر اس کے پیچھے سے ڈھال جیسی چھوٹی سی بدلی اٹھی، جب وہ آسمان کے وسط میں پہنچی تو پھیل گئی، پھر وہ برسی، اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ اسی دروازے سے ایک آدمی داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ

سَبْتًا، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَّخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! حَوْلَنَا، وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ! عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ» قَالَ فَانْقَلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے آپ کی طرف رخ کر کے کہا: اے اللہ کے رسول! (بارش کی کثرت سے) مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے، پھر فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد (بارش برسا) ہم پر نہیں، اے اللہ! پہاڑیوں پر، ٹیلوں پر، وادیوں کے اندر (ندیوں میں) اور درخت اگنے کے مقامات پر (برسا۔)'' کہا: ''(فوراً) بادل چھٹ گئے اور ہم (مسجد سے) نکلے تو دھوپ میں چل رہے تھے۔

قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي.

شریک نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا وہ پہلے والا آدمی تھا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔

[٢٠٧٩] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ، وَفِيهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا» قَالَ: فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ، حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدٍ.

[2079] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کو خشک سالی نے آ لیا۔ اسی اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن منبر پر لوگوں کے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک بدوی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوکے مرنے لگے..... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اور اس میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد (برسا)، ہمارے اوپر نہیں۔'' کہا: اور آپ اپنے ہاتھ سے جس طرف بھی اشارہ کرتے تھے اسی طرف سے بادل چھٹ جاتے تھے حتیٰ کہ میں نے مدینہ منورہ کو (زمین کے) خالی ٹکڑے کے مانند دیکھا اور وادیِ قناۃ ایک ماہ تک بہتی رہی اور کسی طرف سے بھی کوئی شخص نہیں آیا مگر اس نے موسلا دھار بارش کی خبر دی۔

[٢٠٨٠] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ مِنْ رِّوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى: فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا، وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ.

[2080] عبدالاعلیٰ بن حماد اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے کہا: ہمیں معتمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے ثابت بنانی سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک ڈاٹٹؤ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے، (بات شروع کرنے والے بدو کے ساتھ دوسرے بھی شامل ہو گئے) وہ فریاد کرنے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! بارش بند ہو گئی، درختوں (کے پتے سوکھ کر) سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے...... اور (آگے مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔ اس میں عبدالاعلیٰ کی روایت سے یہ (الفاظ) ہیں: مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور اس کے اردگرد بارش برسانے لگے جبکہ مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا، میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک طرح کے تاج کے اندر (بارش سے محفوظ) تھا۔

[٢٠٨١] ١١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ. وَزَادَ: فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ السَّحَابِ، وَمَكَثْنَا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تُهِمُّهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ.

[2081] سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس ڈاٹٹؤ سے اسی کے ہم معنی روایت کی اور یہ اضافہ کیا: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جوڑ دیا اور ہم اسی (حالت) میں رہے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ ایک قوی اور مضبوط آدمی کو بھی اس کا دل (بارش کی کثرت کی بنا پر) اس فکر میں مبتلا کر دیتا تھا کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچے۔

[٢٠٨٢] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ؛ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ - وَزَادَ: فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ حِينَ

[2082] حفص بن عبیداللہ بن انس بن مالک نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک ڈاٹٹؤ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: جمعے کے دن ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ منبر پر تھے...... (آگے مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: میں نے بادل کو دیکھا وہ اس طرح چھٹ رہا تھا جیسے وہ ایک بڑی چادر ہو جب اسے لپیٹا جا رہا ہو۔

تُطْوٰى .

[٢٠٨٣] ١٣-(٨٩٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ: فَحَسَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَوْبَهُ، حَتّٰى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: «لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[2083] حضرت انس ﷺ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا (سر اور کندھے کا) کپڑا کھول دیا حتیٰ کہ بارش آپ پر آنے لگی۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''کیونکہ وہ نئی نئی (سیدھی) اپنے رب عزوجل کی طرف سے آ رہی ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ التَّعَوُّذِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ، وَالْفَرَحِ بِالْمَطَرِ) (التحفة ١٩٢)

باب:3- ہوا اور بادل دیکھ کر پناہ مانگنا اور بارش برسنے پر خوش ہونا

[٢٠٨٤] ١٤-(٨٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ، عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ، سُرَّ بِهِ، وَذَهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلٰى أُمَّتِي»، وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ: «رَحْمَةٌ».

[2084] جعفر بن محمد نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب آندھی یا بادل کا دن ہوتا تو آپ کے چہرۂ مبارک پر اس کا اثر پہچانا جا سکتا تھا، آپ ﷺ (اضطراب کے عالم میں) کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، پھر جب بارش برسنا شروع ہو جاتی تو آپ اس سے خوش ہو جاتے اور وہ (پہلی کیفیت) آپ سے دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہ ﷺ نے کہا: میں نے (ایک بار) آپ سے (اس کا سبب) پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''میں ڈر گیا کہ یہ عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلط کر دیا گیا ہو۔'' اور بارش کو دیکھ لیتے تو فرماتے: ''رحمت ہے۔''

[٢٠٨٥] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

[2085] ابن جریج عطاء بن ابی رباح سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ﷺ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: جب تیز ہوا چلتی تو نبیِ اکرم ﷺ فرمایا کرتے: ''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی

عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ» قَالَتْ: وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ، تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ، يَا عَائِشَةُ! كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾» [الأحقاف: ٢٤].

خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو اس میں ہے اس کی اور جو کچھ اس کے ذریعے بھیجا گیا ہے اس کی خیر (کا طلبگار ہوں) اور اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب آسمان پر بادل گھر آتے تو آپ ﷺ کا رنگ بدل جاتا اور آپ (اضطراب کے عالم میں) کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر آتے، کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، اس کے بعد جب بارش برسنے لگتی تو آپ سے (یہ کیفیت) دور ہو جاتی، مجھے اس کیفیت کا پتہ چل گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں نے آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! ہوسکتا ہے (یہ اسی طرح ہو) جیسے قومِ عاد نے (بادلوں کو دیکھ کر) کہا تھا: ''جب انھوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح اپنی بستیوں کی طرف آتے دیکھا تو انھوں نے کہا: یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔''

[٢٠٨٦] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا، حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيحًا، عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَى النَّاسَ، إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ، فَرِحُوا، رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ، عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ؟ قَالَتْ: فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ

[2086] سلیمان بن یسار نے نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو کبھی پوری طرح ایسے ہنستا ہوا نہیں دیکھا کہ میں آپ کے حلق مبارک کے اندر کا ابھرا ہوا حصہ دیکھ لوں، آپ صرف مسکرایا کرتے تھے، اور جب آپ بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرۂ انور پر عیاں ہوجاتا تو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اے اللہ کے رسول! میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ جب وہ بادل دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہوجاتے ہیں کہ اس میں بارش ہو گی اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپ اس (بادل) کو دیکھتے ہیں تو میں آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی محسوس کرتی ہوں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! مجھے اس بات سے کیا چیز امن دلاسکتی ہے کہ کہیں ان میں عذاب (نہ)

فِيهِ عَذَابٌ، قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: ﴿هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾.

ہو، ایک قوم آندھی کے عذاب کا شکار ہوئی تھی اور ایک قوم نے عذاب کو (دور سے) دیکھا تو کہا: ''یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔''

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِي رِيحِ الصَّبَا وَالدَّبُورِ) (التحفة ١٩٣)

باب:4- صبا اور دَبور (مشرقی اور مغربی ہوا)

[٢٠٨٧] ١٧-(٩٠٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ».

[2087] مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بادِ صبا (مشرقی سمت سے چلنے والی ہوا) سے میری مدد کی گئی ہے اور بادِ دبور (مغربی سمت سے چلنے والی ہوا) سے قومِ عاد کو ہلاک کیا گیا۔''

[٢٠٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[2088] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

فرمانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

«إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّ لَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ»

''بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، پس جب تم ان دونوں کو (بے نور) دیکھو، تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو، حتی کہ وہ صاف ہو جائیں۔''

(صحیح مسلم، حدیث: 2122 (915)

کتاب الکسوف کا تعارف

سورج یا چاند کو گرہن لگنا انسانوں کے لیے غیر معمولی اور بہت بڑا واقعہ ہے۔ سورج اور چاند دن اور رات میں روشنی کا منبع ہیں۔ زمین پر رہنے والے تمام جانداروں، خصوصاً انسانوں کا جسمانی نظام اس طرح بنا ہوا ہے کہ ان کے پروگرام کا بنیادی اور اہم حصہ سورج نکلنے اور غروب ہونے یا دن اور رات کے ساتھ وابستہ ہے۔ دیکھنا، رنگوں کی پہچان، سونا جاگنا، نشاطِ کار اور ارتکازِ توجہ وغیرہ کا تعلق دن اور رات کی تقسیم کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ جب گرہن لگتا ہے تو تمام جانداروں کے جسمانی نظام اس کے مطابق تبدیل ہوتے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیقات بتاتی ہیں کہ جب مکمل سورج گرہن ہوتا ہے تو رات کو سو جانے والے جانوروں پر نیند طاری ہو جاتی ہے، پرندے بھی بے حس وحرکت ہو جاتے ہیں۔ وہ جاندار جن کا جسمانی پروگرام دن کو سونے اور رات کو جاگنے کے لیے ہے وہ نیند سے بیدار ہو جاتے ہیں اور کچھ دیر بعد سورج گرہن زائل ہونے پر پریشان اور ''Confuse'' ہو جاتے ہیں۔ انسانوں کے جسمانی پروگرام پر بھی ان کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سائنس یہ کہتی ہے کہ سورج گرہن کے موقع پر بسا اوقات ''سائے کی پٹیاں'' (Shadow bands) سامنے آتی ہیں۔ ابتدا میں یہ زمین پر بچھی ہوئی نظر آتی ہیں، پھر یہ رینگتی ہوئی نظر آتی ہیں، ایسے لگتا ہے کہ وہ تمھاری طرف بڑھی چلی آ رہی ہیں۔ انسانوں کے لیے ان کو دیکھنا ایک خوف پیدا کرنے والا تجربہ ہوتا ہے۔ ان کے بارے میں ''Draco Report'' کی چند سطور کا ترجمہ یہ ہے: ''چاہے آپ کو معلوم ہو کہ اس کی حقیقت کیا ہے، یہ ایک خوفزدہ کر دینے والا تجربہ ہو سکتا ہے۔ آپ کا جسم اس کے بارے میں اپنی رائے رکھتا ہے کہ کیا ٹھیک ہے (اور کیا غلط۔) زمین پر آپ کی طرف رینگتی ہوئی پٹیاں اس کے لیے قابلِ قبول نہیں...... چاہے آپ کا دماغ کہہ رہا ہو کہ سب کچھ ٹھیک ہے، پھر بھی آپ کا جسم یہی چاہے گا کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے اور کہیں چھپ جائے۔''

سورج گرہن، سورج اور زمین کے درمیان چاند کے حائل ہونے سے اور چاند گرہن، سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ان سیاروں کی غیر معمولی پوزیشن ہے۔ بعض مواقع پر چاند عام معمول کی نسبت زمین سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور بعض مواقع پر عام معمول سے زیادہ سورج کے قریب ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ چاند کو گرہن لگے گا، اس کے بعد ایسی پوزیشن پر آئے گا کہ سورج اور چاند ایک ہو جائیں گے۔ کہکشاؤں میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ بڑے سیارے بے نور ہونے کے بعد اردگرد کے نسبتاً چھوٹے سیاروں کو نگلنا شروع کر دیتے ہیں۔ قرآن کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ گرہن کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کیوں جلدی سے نماز شروع کر دیتے۔ یہ موقع قیامت کے قیام کے موقع سے بے حد مشابہت رکھتا ہے۔ یہ صرف اس حوالے سے خوف کا موقع نہیں کہ سائے کی پٹیاں رینگتی ہوئی لگتی ہیں بلکہ اس وجہ سے خوف کا سبب ہے کہ یہی کیفیت قیامت برپا ہونے کے وقت ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ گرہن شروع ہوتے ہی نمازِ کسوف شروع کرتے۔اس کی ادائیگی کا طریقہ بھی دوسری تمام نمازوں سے مختلف ہے۔امام مسلم ؒ نے اس کتاب میں جو احادیث بیان کیں ان میں نمازِ کسوف کا خاص طریقہ بھی ہے کہ اس میں سجود سے پہلے بار بار قیام اور رکوع ہوتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے کسوف کی نماز کے ساتھ دعاؤں اور ذکر ونصیحت کو بھی شامل کیا۔نماز کسوف کے دوران میں آپ کو ان امورِ غیبیہ کا مشاہدہ کرایا گیا جو ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔آپ نے اپنے اس مشاہدے سے بھی امت کو آگاہ کیا۔گرہن کا مشہور ترین موقع اس دن تھا جب آپ کے فرزند حضرت ابراہیم ؓ کا انتقال ہوا۔آپ نے اس موقع پر یہ بات اچھی طرح سے واضح فرمائی کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا۔یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔قرآن مجید نے بھی وضاحت سے یہی بتایا ہے کہ رات دن اور سورج چاند اللہ کی نشانیاں ہیں: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾ ''اور اسی (اللہ) کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند بھی ہیں۔'' (حٰمٓ السجدة 37:41) ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۝﴾ ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔'' (اٰل عمرٰن 190:3) ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۝﴾ ''اور چاند بے نور ہو جائے گا۔اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور چاند۔'' (القیامة 9،8:75) انسانی زندگی کے ساتھ ان کے تعلق پر غور کرنے والا اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہتا کہ خالق کائنات علیم وحکیم بھی ہے اور قادرِ مطلق بھی۔اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کے دلوں میں خوف پیدا فرماتا ہے جو انسان کے سیدھے راستے پر رہنے، اللہ کی اطاعت اور اس کی نافرمانی سے بچنے میں ممد ومعاون ثابت ہوتا ہے۔

غیر معمولی واقعہ ہونے کی وجہ سے قدیم زمانے سے انسان، گرہن کے معاملے میں بہت سے توہمات کا شکار رہا ہے۔یہ توہم بہت عام رہا کہ کسی عظیم ہستی کی موت پر سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ گرہن شروع ہوتے ہی نمازِ کسوف شروع کرتے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ بھی دوسری تمام نمازوں سے مختلف ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کتاب میں جو احادیث بیان کیں ان میں نمازِ کسوف کا خاص طریقہ بھی ہے کہ اس میں سجود سے پہلے بار بار قیام اور رکوع ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کسوف کی نماز کے ساتھ دعاؤں اور ذکر و نصیحت کو بھی شامل کیا۔ نماز کسوف کے دوران میں آپ کو ان امورِ غیبیہ کا مشاہدہ کرایا گیا جو ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔ آپ نے اپنے اس مشاہدے سے بھی امت کو آگاہ کیا۔ گرہن کا مشہور ترین موقع اس دن تھا جب آپ کے فرزند حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا۔ آپ نے اس موقع پر یہ بات اچھی طرح سے واضح فرمائی کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی وضاحت سے یہی بتایا ہے کہ رات دن اور سورج چاند اللہ کی نشانیاں ہیں: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾ ''اور اسی (اللہ) کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند بھی ہیں۔'' (حٰمٓ السجدة 37:41) ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۝﴾ ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔'' (آل عمرٰن 190:3) ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۝﴾ ''اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور چاند۔'' (القیامة 9,8:75) انسانی زندگی کے ساتھ ان کے تعلق پر غور کرنے والا اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہتا کہ خالق کائنات علیم و حکیم بھی ہے اور قادرِ مطلق بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کے دلوں میں خوف پیدا فرماتا ہے جو انسان کے سیدھے راستے پر رہنے، اللہ کی اطاعت اور اس کی نافرمانی سے بچنے میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

غیر معمولی واقعہ ہونے کی وجہ سے قدیم زمانے سے انسان، گرہن کے معاملے میں بہت سے توہمات کا شکار رہا ہے۔ یہ توہم بہت عام رہا کہ کسی عظیم ہستی کی موت پر سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

١٠ - كِتَابُ الْكُسُوفِ

سورج اور چاند گرہن کے احکام

(المعجم ١) - (بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ)

(التحفة ١٩٤)

[٢٠٨٩] ١-(٩٠١) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ

باب:1- سورج یا چاند گرہن کی نماز

[2089] امام مالک بن انس اور عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد عروہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے کے لیے قیام فرمایا اور بہت ہی لمبا قیام کیا، پھر آپ نے رکوع کیا تو انتہائی طویل رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا تو انتہائی طویل قیام کیا، اور وہ پہلے قیام سے (کچھ) کم تھا، پھر آپ نے (دوبارہ) رکوع کیا تو بہت لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور قیام کو لمبا کیا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا، اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور قیام کیا تو بہت لمبا قیام کیا جبکہ وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا تو انتہائی طویل رکوع کیا لیکن وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدے کیے، پھر رسول اللہ ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) پلٹے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اور آپ نے لوگوں سے خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، ان کو کسی

النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللهِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا، وَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! إِنْ مِّنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَّاللهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟». وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ» [انظر: ٢٠٩٦]

کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں (اس حالت میں) دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ اے امت محمد (ﷺ)! کوئی نہیں جو (اس بات پر) اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت رکھنے والا ہو کہ اس کا بندہ یا اس کی باندی زنا کرے! اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم ان باتوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روؤ اور بہت کم ہنسو۔ دیکھو! کیا میں نے (پیغام) اچھی طرح پہنچا دیا؟'' اور امام مالک کی روایت میں ہے: ''یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔''

[٢٠٩٠] ٢-(...) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ» وَزَادَ أَيْضًا: ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟».

[2090] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اما بعد (حمد وصلاۃ کے بعد)! بلاشبہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔'' اور یہ بھی اضافہ کیا: پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے (پیغام) اچھی طرح پہنچا دیا؟''

[٢٠٩١] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ»،

[2091] حرملہ بن یحییٰ نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے ابن وہب نے یونس سے خبر دی، نیز ابو طاہر اور محمد بن سلمہ مرادی نے کہا: ابن وہب نے یونس سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ باہر مسجد میں تشریف لے گئے، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے طویل قراءت فرمائی، پھر آپ نے اَللّٰهُ أَكْبَر کہا اور ایک لمبا رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، هُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ سَجَدَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ: ثُمَّ سَجَدَ - ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ». وَقَالَ أَيْضًا: «فَصَلُّوا حَتّٰى يُفَرِّجَ اللّٰهُ عَنْكُمْ»، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُّمْ، حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أُقَدِّمُ - وَقَالَ الْمُرَادِيُّ: أَتَقَدَّمُ - وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ، وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ» وَانْتَهٰى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ «فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ»، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر آپ نے قیام کیا اور ایک طویل قراءت کی، یہ پہلی (قراءت) سے کچھ کم تھی، پھر اَللّٰهُ أَكْبَر کہہ کر طویل رکوع کیا، یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا، پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر سجدہ کیا۔اور ابوطاہر نے ثُمَّ سَجَدَ (پھر آپ نے سجدہ کیا) کے الفاظ نہیں کہے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا حتیٰ کہ چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے اور آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج روشن ہوگیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی (ایسی) ثنا بیان کی جو اس کے شایانِ شان تھی، پھر فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے، جب تم انھیں (گرہن میں) دیکھو تو فوراً نماز کی طرف لپکو۔'' آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اور نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ اللہ تمھارے لیے کشادگی کردے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنی اس جگہ (پر ہوتے ہوئے) ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تمھارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، حتیٰ کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں جنت کا ایک گچھا لینا چاہتا ہوں۔اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں قدم آگے بڑھا رہا ہوں۔اور (محمد بن سلمہ) مرادی نے ''آگے بڑھ رہا ہوں'' کہا۔اور میں نے جہنم بھی دیکھی، اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو ریزہ ریزہ کررہا تھا۔ یہ اس وقت، جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا۔ اور میں نے جہنم میں عمرو بن لُحَیّ کو دیکھا جس نے سب سے پہلے بتوں کی نذر کی اونٹنیاں چھوڑیں۔''

ابوطاہر کی روایت ''نماز کی طرف لپکو'' پر ختم ہوگئی، انھوں نے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٢٠٩٢] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ. قَالَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَغَيْرُهُ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَعَثَ مُنَادِيًا «الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ» فَاجْتَمَعُوا، وَتَقَدَّمَ وَكَبَّرَ، وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[2092] ابوعمرو اوزاعی اور ان کے علاوہ دوسرے (راوی، دونوں میں سے ہر ایک) نے کہا: میں نے ابن شہاب زہری سے سنا، وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ ؓ سے خبر دے رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے یہ اعلان کرنے والا (ایک شخص) بھیجا کہ ''نماز جمع کرنے والی ہے۔'' اس پر لوگ جمع ہو گئے، آپ آگے بڑھے، تکبیر تحریمہ کہی اور چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔

[٢٠٩٣] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[2093] عبدالرحمٰن بن نمر نے خبر دی کہ انھوں نے ابن شہاب سے سنا، وہ عروہ اور حضرت عائشہ ؓ سے خبر دے رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے صلاۃ الخسوف (چاند یا سورج گرہن کی نماز) میں بلند آواز سے قراءت کی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کر کے نماز ادا کی۔

[٢٠٩٤] (٩٠٢) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[2094] (عبدالرحمٰن بن نمر ہی نے کہا:) زہری نے کہا: کثیر بن عباس ؓ نے (اپنے بھائی حضرت عبداللہ) ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

[٢٠٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. قَالَ: كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ.

[2095] محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: کثیر بن عباس ؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت ابن عباس ؓ رسول اکرم ﷺ کی سورج گرہن والے دن کی نماز (اسی طرح) بیان کرتے تھے جس طرح عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کی۔

[٢٠٩٦] ٦-(٩٠١) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ

[2096] ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء (بن ابی رباح) کو کہتے ہوئے سنا: میں نے عبید بن عمیر سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے اس شخصیت نے حدیث بیان کی جنھیں

يَقُولُ: حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ، - حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ - أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا، يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ» ثُمَّ يَرْكَعُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا، فَاذْكُرُوا اللهَ حَتّٰى يَنْجَلِيَا». [راجع: ٢٠٨٩]

میں سچا سمجھتا ہوں ۔۔ (عطاء نے کہا:) میرا خیال ہے ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی ۔۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے بڑا پُر مشقت قیام کیا۔ سیدھے کھڑے ہوتے، پھر رکوع میں چلے جاتے، پھر کھڑے ہوتے، پھر رکوع کرتے، پھر کھڑے ہوتے، پھر رکوع کرتے۔ دو رکعتیں (تین) تین رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں، پھر آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ جب آپ رکوع کرتے تو اَللّٰهُ أَكْبَر کہتے، اس کے بعد رکوع کرتے، اور جب سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے۔ اس کے بعد آپ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''سورج اور چاند نہ کسی کی موت پر بے نور ہوتے ہیں نہ ہی کسی کی زندگی پر، بلکہ وہ اللہ کی نشانیاں ہیں، ان کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو حتی کہ وہ روشن ہو جائیں۔''

[٢٠٩٧] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[2097] قتادہ نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے عبید بن عمیر سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (کسوف میں) چھ رکوعوں اور چار سجدوں پر مشتمل نماز پڑھی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کئی بار سورج گرہن ہوئے۔ ایک دن اتفاق سے وہی تھا جس میں آپ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ زیادہ روایات اسی بات کی مؤید ہیں کہ اس روز آپ ﷺ نے چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ جن روایات میں، اس خاص دن کے حوالے سے ایک رکعت میں دو سے زیادہ رکوعوں کا ذکر ہے وہ مرجوح ہیں۔ البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے دن کے علاوہ بعض روایات میں ایک رکعت میں دو سے زیادہ رکوعوں کا ذکر ہے۔ یہ دوسرے مواقع ہیں۔ چونکہ آپ ﷺ نے صراحتاً یہ حکم دیا کہ جب تک گرہن نہ چھٹے تم نماز میں مشغول رہو (حدیث: 2100-2114، 2122) اس لیے گرہن کا عرصہ لمبا ہونے کی صورت میں دو سے بھی زیادہ رکوعوں کی بات قابل فہم ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ) (التحفة ١٩٥)

باب:2- نمازِ خسوف میں عذابِ قبر کا ذکر

[٢٠٩٨] ٨-(٩٠٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى ، عَنْ عَمْرَةَ ؛ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ : أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ؟ قَالَتْ عَمْرَةُ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «عَائِذًا بِاللهِ» . ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا ، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَأَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ ، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ ، فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ ذٰلِكَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ : «إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ» .

قَالَتْ عَمْرَةُ : فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ ، يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

[2098] سلیمان بن بلال نے یحییٰ (بن سعید) سے اور انھوں نے عمرہ سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مانگنے کے لیے آئی۔ اس نے (آکر) کہا: اللہ آپ کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ ایک صبح کسی سواری پر سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے درمیان سے نکل کر مسجد میں آئی اور رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے (اتر کر) نماز پڑھنے کی اپنی اس جگہ پر آئے جہاں آپ نماز پڑھایا کرتے تھے، آپ کھڑے ہوگئے اور لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر آپ نے لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا، پھر آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا جو اس پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر (نماز سے فراغت کے بعد) آپ نے فرمایا: ”میں نے تمھیں دیکھا ہے کہ تم قبروں میں دجال کی آزمائش کی طرح آزمائش میں ڈالے جاؤ گے۔“

عمرہ نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتی تھی کہ آپ آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

[٢٠٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[2099] عبدالوہاب اور سفیان نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ سلیمان بن بلال کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ) (التحفة ١٩٦)

باب:3- نمازِ کسوف کے دوران میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ کے جو حالات پیش کیے گئے

[٢١٠٠] ٩-(٩٠٤) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّونَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُولَجُونَهُ، فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ، حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ - أَوْ قَالَ: تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ - وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَّهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، وَرَأَيْتُ أَبَا

[2100] اسماعیل ابن عُلَیّہ نے ہشام دستوائی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک انتہائی گرم دن سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں (صحابہ) کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے (اتنا) لمبا قیام کیا کہ کچھ لوگ گرنے لگے، پھر آپ نے رکوع کیا اور اسے لمبا کیا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور لمبا (قیام) کیا، آپ نے پھر رکوع کیا اور لمبا کیا، پھر آپ نے (رکوع سے) سر اٹھایا اور (اس قیام کو لمبا) کیا، پھر دو سجدے کیے، پھر آپ (دوسری رکعت کے لیے) اٹھے اور اسی طرح کیا، اس طرح چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ مجھ پر ہر وہ چیز (حشر نشر، پل صراط، جنت اور دوزخ) جس میں سے تم گزرو گے، پیش کی گئی، میرے سامنے جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں اس میں سے ایک گچھے کو لینا چاہتا تو اسے پکڑ لیتا۔۔ یا آپ نے (یوں) فرمایا: میں نے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ اس تک نہ پہنچا۔۔ اور میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تو میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جسے اپنی بلی (کے معاملے)

ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُرِيكُمُوهُمَا، فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ».

میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے اسے باندھ دیا، نہ اسے کچھ کھلایا (پلایا)، نہ اسے چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے چھوٹے موٹے جاندار پرندے وغیرہ کھا لیتی۔ اور میں نے ابوثمامہ عمرو (بن عامر) بن مالک (جس کا لقب لُحَی تھا اور خزاعہ اس کی اولاد میں سے تھا) کو دیکھا کہ وہ آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند کسی عظیم شخصیت کی موت پر ہی بے نور ہوتے ہیں، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ تمھیں دکھاتا ہے، جب انھیں گرہن لگے تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو کہ وہ (گرہن) چھٹ جائے۔''

[٢١٠١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً». وَلَمْ يَقُلْ: «مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ».

[2101] عبدالملک بن صباح نے ہشام دستوائی سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ''میں نے آگ میں بلادِ حمیر کی (رہنے والی) ایک سیاہ لمبی عورت دیکھی۔'' اور انھوں نے مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ (بنی اسرائیل کی) کے الفاظ نہیں کہے۔

فائدہ: سابقہ روایت جس میں بنی اسرائیل کی عورت کا ذکر ہے، راجح ہے۔ اس کے راوی ابن علیہ روایت میں دوسری حدیث کے راوی عبدالملک بن صباح سے زیادہ بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔

[٢١٠٢] ١٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، بَدَأَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ

[2102] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہم سے عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، نیز محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی۔ دونوں کے لفظ ملتے جلتے ہیں۔ کہا: ہمیں میرے والد (عبداللہ بن نمیر) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبدالملک نے عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں، جس دن رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، سورج گرہن ہو گیا، (بعض) لوگوں نے کہا: سورج کو گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی موت کی بنا پر لگا ہے۔

قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا، وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ سُجُودِهِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ، حَتّٰى انْتَهَيْنَا، - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى النِّسَاءِ - ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتّٰى قَامَ فِي مَقَامِهِ، فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ، وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لِمَوْتِ بَشَرٍ - فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ، مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ، لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ، وَذٰلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا، وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ، فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي، وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ، وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا، ثُمَّ جِيءَ

(پھر) نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو چھ رکوعوں، چار سجدوں کے ساتھ (دو رکعت) نماز پڑھائی۔ آغاز کیا تو اَللّٰہُ أَکْبَر کہا، پھر قراءت کی اور طویل قراءت کی، پھر جتنا قیام کیا تھا تقریباً اتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور پہلی قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر (اس) قیام جتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور دوسری قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر (اس) قیام جتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا، پھر سجدے کے لیے جھکے اور دو سجدے فرمائے، پھر کھڑے ہوئے اور (اس دوسری رکعت میں بھی) تین رکوع کیے، ان میں سے ہر پہلا رکوع بعد والے رکوع سے زیادہ لمبا تھا اور آپ کا رکوع تقریباً سجدے کے برابر تھا، پھر آپ پیچھے ہٹے تو آپ کے پیچھے والی صفیں بھی پیچھے کی طرف ہٹ گئیں حتیٰ کہ ہم لوگ آخر (آخری کنارے) تک پہنچ گئے۔ ابوبکر (ابن ابی شیبہ) نے کہا: حتیٰ کہ آپ عورتوں کی صفوں کے قریب پہنچ گئے۔ پھر آپ آگے بڑھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی (صفوں میں) آگے بڑھ آئے حتیٰ کہ آپ (واپس) اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے، پھر جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا، اس وقت سورج اپنی اصل حالت میں آچکا تھا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہی ہیں اور بلاشبہ ان دونوں کو، لوگوں میں سے کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا۔ ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے ''کسی بشر کی موت پر'' کہا۔ پس جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھو جب تک کہ یہ زائل ہوجائے۔ کوئی چیز نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے مگر میں نے اسے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ آگ (میرے سامنے) لائی گئی اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں اس ڈر سے پیچھے ہٹا ہوں کہ اس کی لپٹیں مجھ تک نہ

بِالْجَنَّةِ، وَذٰلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَّا أَفْعَلَ، فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ».

پہنچیں۔ یہاں تک کہ میں نے اس آگ میں مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کے مالک کو دیکھ لیا، وہ آگ میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا ہے۔ وہ اپنی اس مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کے ذریعے سے حاجیوں کی (چیزیں) چوری کرتا تھا۔ اگر اس (کی چوری) کا پتہ چل جاتا تو کہہ دیتا: یہ چیز میری لاٹھی کے ساتھ اٹک گئی تھی، اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اسے لے جاتا۔ یہاں تک کہ میں نے اس (آگ) میں بلی والی اس عورت کو بھی دیکھا جس نے اس (بلی) کو باندھ کر رکھا، نہ خود اسے کچھ کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے چھوٹے موٹے جاندار اور پرندے کھالیتی، حتیٰ کہ وہ (بلی) بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت کو (میرے سامنے) لایا گیا اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھا حتیٰ کہ میں واپس اپنی جگہ پر آ کھڑا ہوا، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں چاہتا تھا کہ میں اس کے پھل میں سے کچھ لے لوں تاکہ تم اسے دیکھ سکو، پھر مجھ پہ بات کھلی کہ میں ایسا نہ کروں، کوئی ایسی چیز نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے مگر میں نے وہ اپنی اس نماز میں دیکھ لی ہے۔"

[٢١٠٣] ١١-(٩٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا، حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ، فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ إِلٰى جَنْبِي، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى

[2103] ہمیں (عبداللہ) ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ہشام نے، انھوں نے (اپنی بیوی) فاطمہ (بنت منذر بن زبیر بن عوام) سے اور انھوں نے (اپنی دادی) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا، چنانچہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئی اور وہ (ساتھ مسجد میں) نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا وہ (اس وقت) نماز پڑھ رہے ہیں؟ انھوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تو میں نے پوچھا: کوئی نشانی (ظاہر ہوئی) ہے؟ انھوں نے (اشارے سے) بتایا: ہاں، تو رسول

أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ.

(نماز میں) کھڑے تھے اور وہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا؟ اور (آگے) ہشام سے ابن نمیر کی (سابقہ) حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٢١٠٥] ١٣-(...) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَا تَقُلْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ، وَلٰكِنْ قُلْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ.

[2105] عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سورج کے لیے کَسَفَ نہ کہو، بلکہ خَسَفَ کا لفظ استعمال کرو۔ (اردو میں دونوں کا معنی ''گرہن'' ہی ہے۔)

فائدہ: عروہ کا یہ قول اپنی طرف سے ہے۔ احادیث میں سورج گرہن کے لیے کسوف اور خسوف دونوں لفظ آئے ہیں، اس لیے دونوں درست ہیں۔ البتہ چاند کے لیے قرآن مجید میں ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے عروہ کی بات سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔

[٢١٠٦] ١٤-(٩٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: فَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا، - قَالَتْ: تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ - فَأَخَذَ دِرْعًا حَتّٰى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ، فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا، لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتٰى لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ، مِنْ طُولِ الْقِيَامِ.

[2106] خالد بن حارث نے کہا: ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا:) مجھ سے منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ سے اور انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن نبی اکرم ﷺ تیزی سے (لپک کر) گئے ۔ کہا: ان کی مراد اس دن سے تھی جس دن سورج کو گرہن لگا تھا ۔ تو (جلدی میں) آپ نے ایک زنانہ قمیص اٹھا لی حتیٰ کہ پیچھے سے آپ کو آپ کی چادر لا کر دی گئی۔ آپ نے لوگوں کی امامت کرتے ہوئے انتہائی طویل قیام کیا، اگر کوئی ایسا انسان آتا جس کو یہ پتہ نہ ہوتا کہ آپ (قیام کے بعد) رکوع کر چکے ہیں تو اس قیام کی لمبائی کی بنا پر وہ کبھی نہ کہہ سکتا کہ آپ (ایک دفعہ) رکوع کر چکے ہیں۔

[٢١٠٧] ١٥-(...) وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: قِيَامًا طَوِيلًا، يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَزَادَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسَنَّ مِنِّي، وَإِلَى الْأُخْرٰى هِيَ أَسْقَمُ مِنِّي.

[2107] یحییٰ اموی نے کہا: ہم سے ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔ (اس میں) انھوں نے کہا: (آپ نے) طویل قیام کیا، آپ قیام کرتے، پھر رکوع میں چلے جاتے۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا: میں (بیٹھنے کا ارادہ کرتی تو) ایسی عورت کو دیکھنے لگتی جو مجھ

سے بڑھ کر عمر رسیدہ ہوتی اور کسی دوسری کو دیکھتی جو مجھ سے زیادہ بیمار ہوتی (اور ان سے حوصلہ پا کر کھڑی رہتی۔)

[٢١٠٨] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَفَزِعَ، فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ، حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَتْ: فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا، فَقُمْتُ مَعَهُ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ، ثُمَّ أَلْتَفِتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ، فَأَقُولُ هٰذِهِ أَضْعَفُ مِنِّي، فَأَقُومُ، فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ، خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ.

[2108] وہیب نے کہا: ہمیں منصور نے اپنی والدہ (صفیہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ جلدی سے لپکے (اور) غلطی سے زنانہ قمیص اٹھا لی حتیٰ کہ اس کے بعد (پیچھے سے) آپ کی چادر لا کر آپ کو دی گئی۔ کہا: میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوئی اور (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے) مسجد میں داخل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو قیام کی حالت میں دیکھا۔ میں بھی آپ کی اقتدا میں کھڑی ہوگئی۔ آپ نے بہت لمبا قیام کیا حتیٰ کہ میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ میں بیٹھنا چاہتی تھی، پھر میں کسی کمزور عورت کی طرف متوجہ ہوتی اور (دل میں) کہتی: یہ تو مجھ سے بھی زیادہ کمزور ہے (اور کھڑی رہتی ہے،) پھر آپ نے رکوع کیا تو رکوع کو انتہائی لمبا کر دیا، پھر آپ نے (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو قیام کو بہت طول دیا یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی (اس حالت میں) آتا تو اسے خیال ہوتا کہ ابھی تک آپ نے رکوع نہیں کیا۔

[٢١٠٩] ١٧-(٩٠٧) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدْرَ نَحْوِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ

[2109] حفص بن میسرہ نے کہا: زید بن اسلم نے مجھے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کی معیت میں لوگوں نے نماز پڑھی۔ آپ نے بہت طویل قیام کیا، سورۂ بقرہ کے بقدر، پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور وہ پہلے

دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَّهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَّهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَّهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَّهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَّلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِّنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» قَالُوا: بِمَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ» قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ نے طویل قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا، پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا اور وہ اپنے سے پہلے والے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے کے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، وہ کسی کی موت پر گرہن زدہ نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی زندگی کے سبب سے (انھیں گرہن لگتا ہے۔) جب تم (ان کو) اس طرح دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو (نماز پڑھو۔)'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا، آپ نے اپنے کھڑے ہونے کی اس جگہ پر کوئی چیز لینے کی کوشش کی، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ رک گئے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت دیکھی اور میں نے اس میں سے ایک گچھا لینا چاہا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس میں سے کھاتے رہتے۔ (اور) میں نے جہنم دیکھی، میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے اہل جہنم کی اکثریت عورتوں کی دیکھی۔'' لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! (یہ) کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے کفر کی وجہ سے۔'' کہا گیا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''رفیق زندگی کا کفران (ناشکری) کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہو، پھر وہ تم سے کسی دن کوئی (ناگوار) بات دیکھے تو کہہ دے گی: تم سے میں نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔''

[٢١١٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

[2110] امام مالک نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اس (مذکورہ حدیث) کے مانند روایت کی، البتہ انھوں

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ.

نے (ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ کے بجائے) ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ (پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ آگے بڑھنے سے باز رہے) کہا ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ: إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ) (التحفة ١٩٧)

باب:4-اس کا ذکر جس نے کہا کہ آپ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے

[٢١١١] ١٨-(٩٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. وَعَنْ عَلِيٍّ مِّثْلُ ذٰلِكَ.

[2111] اسماعیل ابن علیہ نے سفیان سے، انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سورج کو گرہن لگا تو آپ ﷺ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مانند روایت کی گئی ہے۔

[٢١١٢] ١٩-(٩٠٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ، قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ قَالَ: وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا.

[2112] یحییٰ نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حبیب نے طاوس سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے کسوف (کے دوران) میں نماز پڑھائی، قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر سجدے کیے۔ کہا: دوسری (رکعت) بھی اسی طرح تھی۔

فائدہ: حبیب راوی کی یہ دونوں روایتیں مرجوح ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے غالباً اسی وجہ سے ان روایتوں کو آخر میں درج کیا ہے۔ بعض لوگ صلاۃ کسوف کی ہر رکعت میں چار رکوع تک کے قائل ہیں، مشہور دو رکوع ہیں۔

(المعجم ٥) - (بَابُ ذِكْرِ النِّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ «اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ») (التحفة ١٩٨)

باب:5-نماز کسوف کا اعلان اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ (نماز جمع کرنے والی ہے) کے الفاظ سے کرنا

[٢١١٣] ٢٠-(٩١٠) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَبَرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نُودِيَ: «اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ» فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ. عَائِشَةُ: مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ، وَلَا سَجَدْتُّ سُجُودًا قَطُّ، كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ.

[2113] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ (کے الفاظ کے ساتھ) اعلان کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے اور ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر سورج سے گرہن زائل کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے نہ کبھی ایسا رکوع کیا اور نہ کبھی ایسا سجدہ کیا ہے جو اس سے زیادہ لمبا ہو۔

[٢١١٤] ٢١-(٩١١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ، حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ».

[2114] ہشیم نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے اور ان دونوں کو انسانوں میں سے کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ کو پکارو یہاں تک کہ جو کچھ تمھارے (ساتھ ہوا) ہے وہ کھل جائے۔''

[٢١١٥] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ

[2115] معتمر نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کو لوگوں میں سے کسی کے مرنے پر گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا».

نشانیاں ہیں، لہٰذا جب تم اس (گرہن) کو دیکھو تو قیام کرو اور نماز پڑھو۔"

[٢١١٦] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ: انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ.

[2116] وکیع، ابواسامہ، ابن نمیر، جریر، سفیان اور مروان سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، سفیان اور وکیع کی روایت میں ہے کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن سورج کو گرہن لگا تو لوگوں نے کہا: سورج کو ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی بنا پر گرہن لگا ہے۔

[٢١١٧] ٢٤-(٩١٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ فَزِعًا يَّخْشٰى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوعٍ وَّسُجُودٍ، مَّا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ، لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ اللهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ» وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ: «يُخَوِّفُ عِبَادَهُ».

[2117] ابوعامر اشعری عبداللہ بن برّاد اور محمد بن علاء نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے برید سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ تیزی سے اٹھے، آپ کو خوف لاحق ہوا کہ مبادا قیامت (آ گئی) ہو، یہاں تک کہ آپ مسجد میں تشریف لے آئے اور آپ کھڑے ہوئے بہت طویل قیام، رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ میں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا تھا کہ کسی نماز میں (آپ نے) ایسا کیا ہو، پھر آپ نے فرمایا: "یہی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت یا زندگی کی بنا پر نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ ان کو بھیجتا ہے تاکہ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو (قیامت سے) خوف دلائے، اس لیے جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو جلد از جلد اس کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف لپکو۔" ابن علاء کی روایت میں (خَسَفَتِ الشَّمْسُ کے بجائے) کَسَفَتِ الشَّمْسُ (سورج کو گرہن لگا) کے الفاظ

ہیں (معنی ایک ہی ہے) اور انھوں نے (یُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے کے بجائے) یُخَوِّفُ عِبَادَهُ (اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے) کہا۔

[٢١١٨] ٢٥-(٩١٣) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ، الْيَوْمَ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ، حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ، فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

[2118] بشر بن مفضل نے کہا: جریری نے ہمیں ابوعلاء حیان بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اپنے تیروں کے ذریعے سے تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا، تو نے ان کو پھینکا اور (دل میں) کہا کہ میں آج ہر صورت دیکھوں گا کہ سورج گرہن میں رسول اللہ ﷺ پر کیا نئی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ میں آپ کے پاس پہنچا تو (دیکھا کہ) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، (اللہ کو) پکار رہے تھے، اس کی بڑائی بیان کر رہے تھے، اس کی حمد و ثنا کر رہے تھے اور لا الہ الا اللہ کا ورد فرما رہے تھے یہاں تک کہ سورج سے گرہن ہٹا دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے (ہر رکعت میں) دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ادا کیں۔

[٢١١٩] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي بِأَسْهُمٍ لِّي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ، رَافِعٌ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ، وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو، حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ: فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا، قَرَأَ

[2119] عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے جریری سے، انھوں نے حیان بن عمیر سے اور انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ایک دن مدینہ میں اپنے تیروں سے نشانے لگا رہا تھا کہ اچانک سورج کو گرہن لگ گیا، اس پر میں نے انھیں (تیروں کو) پھینکا اور (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور دیکھوں گا کہ سورج کے گرہن کے اس وقت میں رسول اللہ ﷺ پر کیا نئی کیفیت طاری ہوئی ہے۔ کہا: میں آپ کے پاس آیا، آپ نماز میں کھڑے تھے، دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر آپ نے تسبیح، حمد و ثنا، لا الہ الا اللہ اور اللہ کی بڑائی کا ورد اور

سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ .

دعا مانگنی شروع کر دی یہاں تک کہ سورج کا گرہن چھٹ گیا، کہا: اور جب سورج کا گرہن چھٹ گیا تو آپ ﷺ نے دوسورتیں پڑھیں اور دو رکعت نماز ادا کی۔

فائدہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو جو عمل کرتے دیکھا انھوں نے اس کو بیان کیا۔ اس میں سورج گرہن ختم ہونے تک نماز کے دوران میں تسلسل سے کیے جانے والے اعمال: تسبیح، تکبیر، تحمید، ثنا، تہلیل وغیرہ کا تذکرہ کیا اور بعد میں اجمالاً ذکر کیا کہ اس طرح آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ بیان کا انداز ایسا ہے۔ ان کا مقصد یہ کہنا نہیں کہ سورج گرہن ختم ہونے کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ باقی تمام صحابہ کے بیان سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے۔

[٢١٢٠] ٢٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ لِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا .

[2120] سالم بن نوح نے کہا: ہمیں جریری نے حیان بن عمیر سے خبر دی اور انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں باہر نکل کر اپنے تیروں سے نشانہ بازی کی مشق کر رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا، پھر (سالم بن نوح نے) ان دونوں (بشر اور عبدالاعلیٰ) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٢١٢١] ٢٨-(٩١٤) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَةٌ مِّنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا».

[2121] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے یہ خبر سنایا کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''یقیناً سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں، جب تم انھیں (اس طرح) دیکھو تو نماز پڑھو۔''

[٢١٢٢] ٢٩-(٩١٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ

[2122] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا، اسی دن جب ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں

قَالَ: قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ - سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتّٰى تَنْكَشِفَ».

ہیں، ان کو نہ کسی کی موت سے گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کی زندگی سے۔ اس لیے جب تم ان کو (گرہن لگا) دیکھو تو اللہ کو پکارو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ گرہن زائل ہو جائے۔''

کتاب الجنائز کا تعارف

دنیا میں انسانی زندگی کے ہر مرحلے کی طرح آخری مرحلے کے لیے بھی اسلام انتہائی عمدہ رہنمائی عطا کرتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ یہ مراحل باوقار، عمدہ اور حرمتِ انسانی کے لیے شایانِ شان طریقے سے ادا ہوں۔ جو مومن رخصت ہو رہا ہے، اسے محبت اور احترام سے اللہ کی رحمت کے سائے میں روانہ کیا جائے۔ وہ اس کائنات کی سب سے بڑی سچائی ''لا الہ الا اللہ'' کی گواہی دیتا ہوا جائے۔ پھر جب روح چلی جائے تو جسم کو بھی پاکیزگی کے عالم میں خوشبوؤں میں بسا کر، دعاؤں کے سائے میں اسی زمین کی گود کے سپرد کیا جائے جس سے اس جسم کی تخلیق ہوئی تھی۔ ساتھ چلنے والے ایسا کوئی کام نہ کریں جو جانے والے یا خود ان کے اپنے شایانِ شان نہ ہو۔ اس کی اچھی یادوں کو دہرائیں، اس کی خوبیاں بیان کریں، مرنے کے بعد دوسرے انسانوں کے سامنے جھوٹے تکبر، غرور، برتری اور ریاکاری کا کوئی مظاہرہ سامنے نہ آئے اور غم واندوہ کے مناسب وقفے کے بعد پسماندگان باوقار طریقے سے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں مصروف ہو جائیں۔ جہاں جانے والا گیا ہے، وہیں کے سفر کی تیاری کریں۔ زندگی میں ان کے ٹھکانوں کی زیارت کر کے ان کے لیے دعائیں کی جائیں اور اپنی منزل کی یاد تازہ رکھی جائے۔ دنیا کے کسی مذہب نے موت کے سفر کے لیے ایسے بامقصد، خوبصورت اور سادگی سے معمور طریقوں کی تعلیم نہیں دی۔ اسلام کے سکھائے ہوئے طریقے ہر اعتبار سے متوازن، آسان اور باوقار ہیں۔ انسانی جثّے کو نہ تو درندوں اور پرندوں کے لیے کھلا چھوڑنے کی اجازت ہے، نہ دوبارہ عناصر فطرت کا حصہ بنانے کے لیے ظالمانہ طریقے سے آگ میں بھسم کرنے کی ضرورت ہے، نہ فراعنہ کی طرح مرے ہوئے کی لاش کے ساتھ ہزاروں معصوم انسانوں کو قتل کر کے بطور خدم وحشم ہمراہ بھیجنے کی گنجائش ہے، نہ لاکھوں انسانوں کو مجبور کر کے قبروں کے لیے اہرام یا زمین دوز محلات تعمیر کرنے کا کوئی تصور ہے اور نہ دنیا بھر کے خزانوں کو لاشوں کے ساتھ زمین دوز کرنے کا۔ اسلام نے اس حوالے سے بہت بڑی حقیقت کو بہت سادہ انداز میں سمجھا دیا ہے: ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ ''اسی (مٹی) سے ہم نے تمھیں پیدا کیا اور اسی میں تمھیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمھیں ایک اور بار نکالیں گے۔'' (طٰهٰ 55:20) امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الجنائز میں، جانے والے (قریب المرگ) کو کلمے کی تلقین، اس کی عیادت اور اس کے لیے آسانیوں سے آغاز کیا ہے۔ پھر صدمے کو برداشت کرنے کے طریقے، صبر و برداشت، نالہ وشیون اور شور وغوغا سے پرہیز کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات تفصیل سے بیان کی ہیں۔ پھر میت کے غسل، خوشبو لگانے اور تکفین کا ذکر ہے، پھر نماز جنازہ کے حوالے سے مفصل رہنمائی ہے۔ جو جنازہ نہ پڑھ سکے اس کے لیے قبر پر جنازہ پڑھنے کا موقع موجود ہے۔ میت اور قبر کے احترام کو ملحوظ رکھنے کے لیے مفصل ہدایات ہیں، پھر قبر بنانے اور بعد از تدفین قبروں پر جا کر فوت ہونے والوں کے لیے دعائیں کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ الغرض دنیوی زندگی کے آخری مرحلے کا کوئی پہلو تشنہ باقی نہیں چھوڑا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١١ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتٰى: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ) (التحفة ١)

باب:1- مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا

[٢١٢٣] ١-(٩١٦) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرٍ. قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

[2123] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں عمارہ بن غزیہ نے یحییٰ بن عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مرنے والے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔''

[٢١٢٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، جَمِيعًا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2124] عبدالعزیز دراوردی اور سلیمان بن بلال نے اسی (مذکورہ بالا) سند سے (یہی) حدیث بیان کی۔

[٢١٢٥] ٢-(٩١٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

[2125] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مرنے والے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ؟)
(التحفة ٢)

باب:2- مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟

[٢١٢٦] ٣-(٩١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ! أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا - إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا».

قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوسَلَمَةَ قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِّنْ أَبِي سَلَمَةَ؟ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا، فَأَخْلَفَ اللهُ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ.

قَالَتْ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاطِبَ ابْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ لِي بِنْتًا وَّأَنَا غَيُورٌ فَقَالَ: «أَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللهَ أَنْ يُّغْنِيَهَا عَنْهَا، وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَّذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ».

[2126] اسماعیل بن جعفر نے کہا: مجھے سعد بن سعید نے عمر بن کثیر بن افلح سے خبر دی، انھوں نے (عمر) ابن سفینہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ (وہی کچھ) کہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے: ''یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر دے اور مجھے (اس کا) اس سے بہتر بدل عطا فرما'' مگر اللہ تعالیٰ اسے اس (ضائع شدہ چیز) کا بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے۔''

(ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تو میں نے (دل میں) کہا: کون سا مسلمان ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر (ہوسکتا) ہے! وہ پہلا گھرانہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ پھر میں نے وہ (کلمات) کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صورت میں اس کا بدل عطا فرما دیا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے نکاح کا پیغام دیتے ہوئے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بھیجا تو میں نے کہا: میری ایک بیٹی ہے اور میں بہت غیرت کرنے والی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی بیٹی کے بارے میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کو اس (ام سلمہ) سے بے نیاز کر دے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ (بے جا) غیرت کو (اس سے) ہٹا دے۔''

[٢١٢٧] ٤-(....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ! أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا - إِلَّا أَجَرَهُ اللهُ فِي مُصِيبَتِهِ، وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا».

[2127] ابواسامہ نے سعد بن سعید سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن کثیر بن افلح نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے ابن سفینہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بندہ نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ کہے: بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر دے اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما، مگر اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت کا اجر دیتا ہے اور اسے اس کا بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔''

قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَخْلَفَ اللهُ لِي خَيْرًا مِّنْهُ، رَسُولَ اللهِ ﷺ.

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، میں نے اسی طرح کہا جس طرح نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا تو اللہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ان سے بہتر بدل عطا فرما دیا۔

[٢١٢٨] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ. وَزَادَ: قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوسَلَمَةَ قُلْتُ: مَنْ خَيْرٌ مِّنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ ثُمَّ عَزَمَ اللهُ لِي فَقُلْتُهَا. قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[2128] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سعد بن سعید نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن کثیر نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابن سفینہ سے خبر دی اور انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... (آگے) ابواسامہ کی حدیث کے مانند (حدیث بیان کی) اور یہ اضافہ کیا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے (دل میں) کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ارادے کو پختہ کر دیا تو میں نے وہی (کلمات) کہے۔ کہا: اس کے بعد میری رسول اللہ ﷺ سے شادی ہو گئی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ) (التحفة ٣)

باب:3- مریض اور میت کے پاس کیا کہا جائے؟

[٢١٢٩] ٦-(٩١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ». قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ: «قُولِي: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً». قَالَتْ: فَقُلْتُ، فَأَعْقَبَنِيَ اللهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّي مِنْهُ، مُحَمَّدًا ﷺ.

[2129] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مریض یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' کہا: جب ابوسلمہ ؓ فوت ہو گئے تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ وفات پا گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم (یہ کلمات) کہو: اے اللہ! مجھے اور اس کو معاف فرما اور اس کے بعد مجھے اس کا بہترین بدل عطا فرما۔'' کہا: میں نے (یہ کلمات) کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بعد وہ دے دیے جو میرے لیے ان سے بہتر ہیں، یعنی محمد ﷺ۔

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ، إِذَا حُضِرَ) (التحفة ٤)

باب:4- میت کی آنکھیں بند کرنا اور جب (موت کا) وقت آ جائے تو اس کے لیے دعا کرنا

[٢١٣٠] ٧-(٩٢٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ». فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: «لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ». ثُمَّ قَالَ:

[2130] ابواسحاق فزاری نے خالد حذاء سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ ؓ کے پاس تشریف لائے، اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو آپ نے انھیں بند کر دیا، پھر فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔'' اس پر ان کے گھر کے کچھ لوگ چلا کر رونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے لیے بھلائی کے علاوہ اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' پھر آپ نے

«اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ! وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ»

فرمایا: ''اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند فرما اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں تو اس کا جانشیں بن اور اے جہانوں کے پالنے والے! ہمیں اور اس کو بخش دے، اس کے لیے اس کی قبر میں کشادگی پیدا فرما اور اس کے لیے اس (قبر) میں روشنی کر دے۔''

[٢١٣١] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَأَخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ». وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ» وَلَمْ يَقُلْ: «اِفْسَحْ لَهُ». وَزَادَ: قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ: وَدَعْوَةٌ أُخْرٰى سَابِعَةٌ نَّسِيتُهَا.

[2131] عبیداللہ بن حسن نے کہا: ہمیں خالد حذاء نے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی، اس کے سوا کہ انھوں نے (وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ کے بجائے) وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ (جو کچھ اس نے چھوڑا ہے، یعنی اہل و مال، اس میں اس کا جانشیں بن) کہا، اور انھوں نے اَللّٰهُمَّ! أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ (اے اللہ! اس کے لیے اس کی قبر میں وسعت پیدا فرما) کہا اور اِفْسَحْ لَهُ (اس کے لیے کشادگی پیدا فرما) نہیں کہا اور (عبیداللہ نے) یہ زائد بیان کیا کہ خالد حذاء نے کہا: ایک اور ساتویں دعا کی جسے میں بھول گیا۔

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي شُخُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتْبَعُ نَفْسَهُ) (التحفة ٥)

باب:5- میت کی آنکھوں کا اس کی روح کا تعاقب کرتے ہوئے اوپر اٹھ جانا

[٢١٣٢] ٩-(٩٢١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَوُا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: «فَذٰلِكَ حِينَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ».

[2132] ابن جریج نے علاء بن یعقوب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم انسان کو دیکھتے نہیں کہ جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی نظر اٹھ جاتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی نظر اس کی روح کا پیچھا کرتی ہے۔''

[٢١٣٣] حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

[2133] عبدالعزیز دراوردی نے (بھی) علاء سے اسی

عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ) (التحفة ٦)

باب:6- میت پر رونا

[٢١٣٤] ١٠-(٩٢٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيبٌ وَّفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ، لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُّتَحَدَّثُ عَنْهُ، فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ، إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي، فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ؟» مَرَّتَيْنِ، فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ.

[2134] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، میں نے (دل میں) کہا: پردیسی، پردیس میں (فوت ہوگیا) میں اس پر ایسا رووں گی کہ اس کا خوب چرچا ہوگا، چنانچہ میں نے اس پر رونے کی تیاری کرلی کہ اچانک بالائی علاقے سے ایک عورت آئی، وہ (رونے میں) میرا ساتھ دینا چاہتی تھی کہ اسے سامنے سے رسول اللہ ﷺ مل گئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم شیطان کو اس گھر میں (دوبارہ) داخل کرنا چاہتی ہو جہاں سے اللہ نے اس کو نکال دیا ہے؟'' دو بار (آپ نے یہ کلمات کہے) تو میں رونے سے رک گئی اور نہ روئی۔

[٢١٣٥] ١١-(٩٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدٰى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ، وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَّهَا - أَوِ ابْنًا لَّهَا - فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ لِلرَّسُولِ: «اِرْجِعْ إِلَيْهَا، فَأَخْبِرْهَا: إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا، قَالَ:

[2135] حماد بن زید نے عاصم احول سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کی بیٹیوں میں سے ایک نے آپ کو بلاتے ہوئے اور اطلاع دیتے ہوئے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا بچہ ۔۔ یا اس کا بیٹا ۔۔ موت (کے عالم) میں ہے۔ اس پر آپ نے پیام لانے والے سے فرمایا: ''ان کے پاس واپس جا کر ان کو بتاؤ کہ اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا تھا اور اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ اور ان کو بتا دو کہ وہ صبر کریں اور اجر وثواب کی طلبگار ہوں۔'' پیام رساں دوبارہ آیا اور کہا: انھوں نے

فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ، جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ».

(آپ کو) قسم دی ہے کہ آپ ان کے پاس ضرور تشریف لائیں۔ کہا: اس پر نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، آپ کے سامنے بچے کو پیش کیا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا، (جسم اس طرح مضطرب تھا) جیسے اس کی جان پرانے مشکیزے میں ہو۔ تو آپ کی آنکھیں بہ پڑیں، اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں ہی پر رحم فرماتا ہے۔''

[٢١٣٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَّادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ.

[2136] ابن فضیل اور ابو معاویہ ہر ایک نے عاصم احول سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی، البتہ حماد کی حدیث زیادہ مکمل اور زیادہ لمبی ہے۔

[٢١٣٧] ١٢-(٩٢٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ، فَأَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ فَقَالَ: «أَقَدْ قَضٰى؟» قَالُوا: لَا، يَارَسُولَ اللهِ! فَبَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا

[2137] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اپنی بیماری میں مبتلا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ جب آپ ان کے ہاں داخل ہوئے تو انھیں غشی کی حالت میں پایا، آپ نے پوچھا: ''کیا انھوں نے اپنی مدت پوری کر لی (وفات پا گئے ہیں)؟'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نہیں۔ رسول اللہ ﷺ رو پڑے، جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے دیکھا تو انھوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''کیا تم سنو گے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر سزا نہیں دیتا بلکہ اس۔۔۔ آپ نے اپنی

بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا - وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ».

زبان مبارک کی طرف اشارہ کیا۔ کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے۔"

(المعجم ٧) - (بَابٌ: فِي عِيَادَةِ الْمَرْضٰى) (التحفة ٧)

باب:7- بیماروں کی عیادت کرنا

[٢١٣٨] ١٣-(٩٢٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ يَعْنِي ابْنَ غَزِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَخَا الْأَنْصَارِ! كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟» فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ؟» فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَّلَا خِفَافٌ وَّلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ، نَّمْشِي فِي تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ، فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ، حَتّٰى دَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ.

[2138] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی آیا، اس نے آپ کو سلام کہا اور پھر وہ انصاری پشت پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے انصار کے بھائی (انصاری)! میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟" اس نے عرض کی: وہ اچھا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کون اس کی عیادت کرے گا؟" پھر آپ اٹھے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم دس سے زائد لوگ تھے، ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے، نہ ٹوپیاں اور نہ قمیصیں ہی۔ ہم اس شوریلی زمین پر چلتے ہوئے ان کے پاس پہنچ گئے، ان کی قوم کے لوگ ان کے اردگرد سے پیچھے ہٹ گئے حتی کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ جو آپ کے ساتھ تھے، (ان کے) قریب ہو گئے۔

(المعجم ٨) - (بَابٌ: فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى) (التحفة ٨)

باب:8- مصیبت میں صبر پہلے صدمے کے وقت ہے

[٢١٣٩] ١٤-(٩٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ

[2139] محمد یعنی جعفر (الصادق) کے فرزند نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ثابت سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صبر پہلے صدمے کے وقت ہے۔ (اس

الْأُولَى».

کے بعد تو انسان غم کو آہستہ آہستہ برداشت کرنے لگتا ہے۔)"

[٢١٤٠] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَّهَا، فَقَالَ لَهَا: «اِتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي» فَقَالَتْ: وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي؟ فَلَمَّا ذَهَبَ، قِيلَ لَهَا: إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ، فَأَتَتْ بَابَهُ، فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ» أَوْ قَالَ: «عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ».

[2140] عثمان بن عمر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ثابت بنانی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس آئے جو اپنے بچے (کی موت) پر رو رہی تھی تو آپ نے اس سے فرمایا: "اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو۔" اس نے کہا: آپ کو میری مصیبت کی کیا پروا!؟ جب آپ چلے گئے تو اس کو بتایا گیا کہ وہ (تمھیں صبر کی تلقین کرنے والے) اللہ کے رسول تھے تو اس عورت پر موت جیسی کیفیت طاری ہوگئی، وہ آپ کے دروازے پر آئی تو اس نے آپ کے دروازے پر دربان نہ پائے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میں نے (اس وقت) آپ کو نہیں پہچانا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: "(حقیقی) صبر پہلے صدمے یا صدمے کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔"

[٢١٤١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، بِقِصَّتِهِ. وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ.

[2141] خالد بن حارث، عبدالملک بن عمرو اور عبدالصمد سب نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ عثمان بن عمر کے سنائے گئے واقعے کے مطابق اس کی حدیث کی طرح حدیث سنائی۔ اور عبدالصمد کی حدیث میں (یہ جملہ) ہے: نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس (بیٹھی ہوئی) ایک عورت کے پاس سے گزرے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ) (التحفة ٩)

باب:9- میت کے گھر والوں کے رونے پر اسے عذاب دیا جاتا ہے

[٢١٤٢] ١٦-(٩٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا

[2142] نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کی حالت) پر

عَنِ ابْنِ بِشْرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ! أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؟».

رونے لگیں تو انھوں نے کہا: اے میری پیاری بیٹی! رک جاؤ، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''میت کو اس پر اس کے گھر والوں کی آہ و بکا سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

[٢١٤٣] ١٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

[2143] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو سعید بن مسیّب سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''میت کو اس کی قبر میں اس پر کیے جانے والے نوحے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

[٢١٤٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

[2144] سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کی قبر میں اس پر کیے جانے والے نوحے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

[٢١٤٥] ١٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَصِيحَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»؟.

[2145] ابو صالح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا وہ بے ہوش ہو گئے، تب ان پر بلند آواز سے چیخ و پکار کی گئی۔ جب ان کو افاقہ ہوا تو انھوں نے کہا: کیا تم لوگ جانتے نہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''میت کو زندہ کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے؟''

[٢١٤٦] ١٩-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ، جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَاأَخَاهُ! فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:

[2146] (ابو اسحاق) شیبانی نے ابو بردہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کر دیا: ہائے میرا بھائی!

يَاصُهَيْبُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»؟. [انظر: ٢١٤٩ ت: ٩٢٧]

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: صہیب! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زندہ کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے؟''

[٢١٤٧] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ أَبُو يَحْيٰى عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِّنْ مَّنْزِلِهِ، حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ، فَقَامَ بِحِيَالِهِ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: عَلَامَ تَبْكِي؟ أَعَلَيَّ تَبْكِي؟ قَالَ: إِي، وَاللهِ! لَعَلَيْكَ أَبْكِي يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَالَ: وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُّبْكٰى عَلَيْهِ يُعَذَّبُ».

[2147] عبدالملک بن عمیر نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے اور انھوں نے (اپنے والد) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو صہیب رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے آئے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اندر داخل ہوئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیوں رو رہے ہو؟ کیا مجھ پر رو رہے ہو؟ کہا: اللہ کی قسم! ہاں، امیر المومنین! آپ ہی پر رو رہا ہوں۔ تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمھیں خوب علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس پر آہ و بکا کی جائے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔''

قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: إِنَّمَا كَانَ أُولٰئِكَ الْيَهُودَ.

(عبدالملک بن عمیر نے) کہا: میں نے یہ حدیث موسیٰ بن طلحہ کے سامنے بیان کی تو انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں (یہ) یہودیوں کا معاملہ تھا۔ (دیکھیے حدیث:2153)

[٢١٤٨] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لَمَّا طُعِنَ، عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ: يَا حَفْصَةُ! أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟» وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَمَا عَلِمْتَ «أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ»؟.

[2148] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر واویلا کیا، انھوں نے کہا: اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس پر واویلا کیا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور (اسی طرح) صہیب رضی اللہ عنہ نے بھی واویلا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صہیب! کیا تمھیں علم نہیں: ''جس پر واویلا کیا جائے، اس کو عذاب دیا جاتا ہے؟''

[٢١٤٩] ٢٢-(٩٢٨) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

[2149] ایوب نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جِنَازَةَ أُمِّ أَبَانٍ بِنْتِ عُثْمَانَ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ، فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا، فَإِذَا صَوْتٌ مِّنَ الدَّارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ - كَأَنَّهُ يَعْرِضُ عَلٰى عَمْرٍو أَنْ يَّقُومَ فَيَنْهَاهُمْ - سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ» قَالَ: فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللهِ مُرْسَلَةً. [انظر: ٢١٥٠ ت: ٩٢٨]

ہوا تھا، ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازے کا انتظار کر رہے تھے جبکہ عمرو بن عثمان بھی ان کے پاس تھے۔ اتنے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے، انھیں لے کر آنے والا ایک آدمی لایا، میرے خیال میں اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹھنے کی جگہ کے بارے میں بتایا تو وہ آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گئے، میں ان دونوں کے درمیان میں تھا، اچانک گھر (کے اندر) سے (رونے کی) آواز آئی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ـــ اور ایسا لگتا تھا وہ عمرو (بن عثمان) کو اشارہ کر رہے ہیں کہ وہ اٹھیں اور ان کو روکیں ـــ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بلاشبہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“ (عبداللہ بن ابی ملیکہ نے) کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا شرط وقید (یعنی ہر طرح کے رونے کے حوالے سے) بیان کیا۔

(٩٢٧) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَّازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي: اِذْهَبْ فَاعْلَمْ لِي مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ، مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ قَالَ: مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا، فَقُلْتُ: إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ، قَالَ: وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ - وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ: مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا - فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ، فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَاأَخَاهْ! وَاصَاحِبَاهْ! فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ تَعْلَمْ، أَوْ لَمْ تَسْمَعْ - قَالَ أَيُّوبُ: أَوْ

اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے حتی کہ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو انھوں نے ایک آدمی کو درخت کے سائے میں پڑاؤ ڈالے دیکھا، انھوں نے مجھ سے کہا: جاؤ اور میرے لیے پتہ کرو کہ وہ کون آدمی ہے۔ میں گیا تو دیکھا وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے پاس واپس آیا اور کہا: آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کے لیے پتہ کروں کہ وہ کون شخص ہیں تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں نے کہا: (جاؤ اور ان کو حکم (پہنچا) دو کہ وہ ہمارے ساتھ (قافلے میں) آ جائیں۔ میں نے کہا: ان کے ساتھ ان کے گھر والے ہیں۔ انھوں نے کہا: چاہے ان کے ساتھ ان کے گھر والے (بھی) ہیں، (شامل ہو جائیں۔) ـــ بسا اوقات ایوب نے (بس یہاں تک کہا): ان سے کہو کہ وہ ہمارے ساتھ (قافلے میں) شامل

قَالَ: أَوَ لَمْ تَعْلَمْ، أَوَ لَمْ تَسْمَعْ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ». [راجع: ٢١٤٦]

ہو جائیں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ امیر المومنین زخمی کر دیے گئے، صہیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے آئے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمھیں معلوم نہیں یا (کہا:) تم نے سنا نہیں۔ ایوب نے کہا: یا انھوں نے (اس کے بجائے) أَوَلَمْ تَعْلَمْ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ "کیا تمھیں پتہ نہیں اور تم نے سنا نہیں" کے الفاظ کہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میت کو اس کے گھر والوں کے بعض (طرح کے) رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔"

قَالَ: فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً، وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ: بِبَعْضِ.

(ابن ابی ملیکہ نے) کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس (رونے کے لفظ) کو بلا قید بیان کیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (لفظ) بعض (کی قید) کے ساتھ کہا تھا۔

(٩٢٩) فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَالَتْ: لَا، وَاللهِ! مَا قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَطُّ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ» وَلَكِنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا، وَإِنَّ اللهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى، ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾» [فاطر ١٨].

میں (ابن ابی ملیکہ) اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو کہا تھا ان کو بتایا، انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ میت کو کسی ایک کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے بلکہ آپ نے فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ کر دیتا ہے۔ (کیونکہ کافروں نے اپنی اولاد کو بلند آواز سے رونا سکھایا ہوتا ہے، رہا بغیر آواز کے رونا تو اس کی ذمہ داری رونے والے پر نہیں کیونکہ) بے شک اللہ ہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا۔" اور بوجھ اٹھانے والی کوئی جان کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔" (آواز کے بغیر محض آنسوؤں سے رونے کا نہ رونے والے کو گناہ ہے نہ اس کے بڑوں کو کیونکہ وہ بھی اس کے ذمہ دار نہیں۔)

قَالَ أَيُّوبُ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ: إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِّي عَنْ

ایوب نے کہا: ابن ابی ملیکہ نے کہا: مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ بات پہنچی تو انھوں نے کہا: تم

غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ، وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ. [انظر: ٢١٥٠ ت ٩٢٩]

مجھے ایسے دو افراد کی حدیث بیان کرتے ہو جو نہ (خود) جھوٹ بولنے والے ہیں اور نہ جھٹلائے جانے والے ہیں لیکن (بعض اوقات) سماع (سننا) غلط ہو جاتا ہے (کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اور سیاق میں یہ بات کی تھی۔ دیکھیے حدیث: 2153-2156)

[٢١٥٠] ٢٣-(٩٢٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ: فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، قَالَ: فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِي فَقَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: أَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». [راجع: ٢١٤٩ ت: ٩٢٨]

[2150] ابن جریج نے کہا: مجھے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی مکہ میں فوت ہو گئی تو ہم ان کے جنازے میں شرکت کے لیے آئے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے۔ میں ان دونوں کے درمیان میں بیٹھا تھا۔ میں ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا، پھر دوسرا آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے اور وہ ان کے روبرو بیٹھے ہوئے تھے، کہا: تم رونے سے روکتے کیوں نہیں؟ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

(٩٢٧) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ؟ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اُدْعُهُ لِي، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: اِرْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ، دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَاأَخَاهْ! وَاصَاحِبَاهْ! فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعض (بعض طرح کے رونے سے) کہا کرتے تھے، پھر انھوں نے (مکمل) حدیث بیان کی، کہا: میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے لوٹا حتیٰ کہ جب ہم مقام بیداء پر پہنچے تو اچانک انھیں درخت کے سائے تلے کچھ اونٹ سوار دکھائی دیے، انھوں نے کہا: جا کر دیکھو یہ اونٹ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے (آ کر) انھیں بتایا تو انھوں نے کہا: انھیں میرے پاس بلاؤ۔ میں لوٹ کر صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے کہا: چلیے، امیر المومنین کے ساتھ ہو جائیے۔ اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیے گئے تو صہیب رضی اللہ عنہ

ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ».

[انظر: ٢١٤٩ ت: ٩٢٧]

روتے ہوئے اندر آئے، وہ کہہ رہے تھے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صہیب! کیا تم مجھ پر رو رہے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''میت کو اس کے گھر والوں کے بعض (طرح کے) رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

(٩٢٩) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ، لَا وَاللهِ! مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ» وَّلٰكِنْ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَحَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾[فاطر: ١٨]. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللهُ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی، انھوں نے کہا: اللہ عمر پر رحم فرمائے! اللہ کی قسم! نہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے بلکہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے۔'' کہا: اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور تمھارے لیے قرآن کافی ہے (جس میں یہ ہے:) ''اور بوجھ اٹھانے والی کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔'' اس کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: فَوَاللهِ! مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ. [راجع: ٢١٤٩ ت: ٩٢٩]

ابن ابی ملیکہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (جواب میں) کچھ نہیں کہا۔

[٢١٥١] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةِ أُمِّ أَبَانٍ بِنْتِ عُثْمَانَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَنُصَّ رَفْعَ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَّحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو.

[2151] عمرو (بن دینار) نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُمِّ اَبان کے جنازے میں (حاضر) تھے...... اور (مذکورہ) حدیث بیان کی۔ انھوں (عمرو) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (آگے) نبی ﷺ سے روایت مرفوع ہونے کی صراحت نہیں کی، جس طرح ایوب اور ابن جریج نے اس کی صراحت کی ہے اور ان دونوں کی حدیث عمرو کی حدیث سے زیادہ مکمل ہے۔

[٢١٥٢] ٢٤-(٩٣٠) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ

[2152] سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو زندہ کے رونے

ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ».

سے عذاب دیا جاتا ہے۔"

[٢١٥٣] ٢٥-(٩٣١) وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْ، إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، وَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «أَنْتُمْ تَبْكُونَ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ».

[2153] حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا روایت کردہ قول بیان کیا گیا: "میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔" تو انھوں نے کہا: اللہ ابوعبدالرحمن پر رحم فرمائے! انھوں نے ایک چیز کو سنا لیکن (پوری طرح) محفوظ نہ رکھا۔ (امرِ واقع یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور وہ لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا: "تم رو رہے ہو اور اسے عذاب دیا جا رہا ہے۔"

[٢١٥٤] ٢٦-(٩٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». فَقَالَتْ: وَهِلَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ». وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَّفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَّا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ»، وَقَدْ وَهِلَ، إِنَّمَا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ» ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل: ٨٠]. ﴿وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ [فاطر: ٢٢].

يَقُولُ: حِينَ تَبَوَّؤُوا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ.

[2154] ابواسامہ نے ہشام سے اور انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس بات کا ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً یہ بیان کرتے ہیں: "میت کو اس کی قبر میں اس پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔" انھوں نے کہا: وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) بھول گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: "اس (مرنے والے) کو اس کی غلطی یا گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اب اسی وقت اس پر رو رہے ہیں۔" اور یہ (بھول) ان (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کی اس روایت کے مانند ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن اس کنویں (کے کنارے) پر کھڑے ہوئے جس میں بدر میں قتل ہونے والے مشرکوں کی لاشیں تھیں تو آپ نے ان سے جو کہنا تھا، کہا (اور فرمایا: "اب) جو میں کہہ رہا ہوں وہ اس کو بخوبی سن رہے ہیں۔" حالانکہ (اس بات میں بھی) وہ بھول گئے، آپ نے تو فرمایا

تھا: ”یہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ میں ان سے (دنیا میں) جو کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔“ پھر انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے (یہ آیتیں پڑھیں): ”اور بے شک تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔“ ”اور تو ہرگز انھیں سنانے والا نہیں جو قبروں میں ہیں۔“ (گویا) آپ یہ کہہ رہے ہیں: جبکہ وہ آگ میں اپنے ٹھکانے بنا چکے ہیں۔ (اور وہ اچھی طرح جان چکے ہیں کہ جو ان سے کہا گیا تھا وہی سچ ہے، یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما ان دو روایتوں کا اصل بیان محفوظ نہیں رکھ سکے۔)

[٢١٥٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، وَحَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ أَتَمُّ.

[2155] وکیع نے بیان کیا کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اسی سند سے ابواسامہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث سنائی اور ابواسامہ کی (مذکورہ بالا) حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[٢١٥٦] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ- فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ، وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا».

[2156] عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا (اس موقع پر) ان کے سامنے بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے! یقیناً انھوں نے جھوٹ نہیں بولا لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوگئی ہے۔ (امر واقع یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت (کے جنازے) کے پاس سے گزرے جس پر آہ و بکا کی جا رہی تھی تو آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

[٢١٥٧] ٢٨-(٩٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ نِّيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ،

[2157] وکیع نے سعید بن عبید طائی اور محمد بن قیس سے اور انھوں نے علی بن ربیعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: کوفہ میں سب سے پہلے جس پر نوحہ کیا گیا وہ قرظہ بن کعب تھا، اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے

فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نِّيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ، بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس پر نوحہ کیا گیا، اسے قیامت کے دن اس پر کیے جانے والے نوحے (کی وجہ) سے عذاب دیا جائے گا۔''

[٢١٥٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ قَيْسٍ الْأَسْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسْدِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[2158] ہمیں علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں محمد بن قیس نے علی بن ربیعہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢١٥٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، يَعْنِي الْفَزَارِيَّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[2159] مروان بن معاویہ فزاری نے کہا: ہمیں سعید بن عبید طائی نے علی بن ربیعہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النِّيَاحَةِ) (التحفة ١٠)

باب:10- نوحہ کرنے کے بارے میں سختی (سے ممانعت)

[٢١٦٠] ٢٩-(٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ، وَالنِّيَاحَةُ». وَقَالَ: «اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ، وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ».

[2160] حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں جاہلیت کے کاموں میں سے چار باتیں (موجود) ہیں، وہ ان کو ترک نہیں کریں گے: اَحساب (باپ دادا کے اصلی یا مزعومہ کارناموں) پر فخر کرنا، (دوسروں کے) نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے ذریعے سے بارش مانگنا اور نوحہ کرنا۔'' اور فرمایا: ''نوحہ کرنے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس (کے بدن) پر تارکول کا لباس اور خارش کی قمیص ہوگی۔''

[٢١٦١] ٣٠-(٩٣٥) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ، جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ: وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - شَقِّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَّذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَّذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: وَاللهِ! لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَارَسُولَ اللهِ! قَالَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، وَاللهِ! مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

[2161] عبدالوہاب نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے عمرہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: جب رسول اللہ ﷺ کو زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے قتل (شہید) ہونے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ اس طرح (مسجد میں) بیٹھے کہ آپ (کے چہرۂ انور) پر غم کا پتہ چل رہا تھا۔ کہا: میں دروازے کی جھری — دروازے کی درز — سے دیکھ رہی تھی کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! جعفر (کے خاندان) کی عورتیں، اور اس نے ان کے رونے کا تذکرہ کیا۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ جا کر انھیں روکے۔ وہ چلا گیا۔ وہ (دوبارہ) آپ کے پاس آیا اور بتایا کہ انھوں نے اس کی بات نہیں مانی۔ آپ نے اسے دوبارہ حکم دیا کہ وہ جا کر انھیں روکے۔ وہ گیا اور پھر (تیسری بار) آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب آ گئی ہیں۔ کہا: ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (دل میں) کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! نہ تم وہ کام کرتے ہو جس کا رسول اللہ ﷺ نے تمھیں حکم دیا ہے اور نہ ہی تم نے (بار بار بتا کر) رسول اللہ ﷺ کو تکلیف (دینا) ترک کیا ہے۔

[٢١٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

[2162] عبداللہ بن نمیر، معاویہ بن صالح اور عبدالعزیز بن مسلم نے یحییٰ بن سعید سے، اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی اور عبدالعزیز کی حدیث میں ہے: تم رسول اللہ ﷺ کو مشقت میں ڈالنے سے باز نہیں آئے۔

إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِالْعَزِيزِ: وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعِيِّ.

[٢١٦٣] ٣١-(٩٣٦) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ، أَلَّا نَنُوحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ، إِلَّا خَمْسٌ: أُمُّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ، أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ.

[2163] محمد (بن سیرین) نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے ساتھ ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی تو ہم میں سے ان پانچ عورتوں: ام سلیم، ام علاء ابوسبرہ کی بیٹی، معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی یا ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سوا کسی نے (کماحقہ) اس کی پاسداری نہیں کی۔

فائدہ: روایت کا أَوْ (یا) کے بعد والا ٹکڑا درست ہے۔ ابوسبرہ کی بیٹی الگ عورت ہے کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام ام عمرو بنت خلاد رضی اللہ عنہا تھا، یہ دونوں الگ الگ خواتین ہیں۔ پانچویں عورت خود ام عطیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

[٢١٦٤] ٣٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَسْبَاطٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْعَةِ، أَلَّا تَنُحْنَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ، مِنْهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ.

[2164] ہشام نے حفصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بیعت میں ہم سے یہ عہد لیا کہ تم نوحہ نہیں کرو گی۔ ہم میں سے پانچ کے سوا کسی نے اس کی (کماحقہ) پاسداری نہیں کی۔ ان (پانچ) میں سے ایک ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔

[٢١٦٥] ٣٣-(٩٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا﴾ ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ﴾ [الممتحنة: ١٢] قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ!

[2165] عاصم نے حفصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''عورتیں آپ سے بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی ...... اور کسی نیک کام میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گی۔'' کہا: اس (عہد) میں سے ایک نوحہ گری (کی شق) بھی تھی۔ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں خاندان کے سوا کیونکہ انھوں نے جاہلیت کے دور میں (نوحہ کرنے پر) میرے ساتھ تعاون کیا تھا تو اب میرے لیے بھی لازمی ہے کہ میں (ایک بار) ان کے

إِلَّا آلَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا آلَ فُلَانٍ».

ساتھ تعاون کروں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کے خاندان کے سوا۔''

(المعجم ١١) - (بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ) (التحفة ١١)

باب: 11- عورتوں کے لیے جنازے کے پیچھے (ساتھ) جانے کی ممانعت

[٢١٦٦] ٣٤-(٩٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. [انظر ٣٧٤٠]

[2166] محمد بن سیرین نے کہا: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا لیکن ہمیں سختی کے ساتھ حکم نہیں دیا گیا۔

[٢١٦٧] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

[2167] حفصہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا گیا لیکن ہمیں سختی کے ساتھ حکم نہیں دیا گیا۔

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ) (التحفة ١٢)

باب: 12- میت کو غسل دینا

[٢١٦٨] ٣٦-(٩٣٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا

[2168] یزید بن زریع نے ایوب سے، انھوں نے محمد بن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: ''اس کو تین، پانچ یا اگر تمھاری رائے ہو تو اس سے زائد مرتبہ پانی اور بیری (کے پتوں) سے غسل دو اور آخری بار میں کافور یا کافور میں سے کچھ ڈال دینا اور

فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي» فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ».

جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔" جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: "اس کو اس کے جسم کے ساتھ لپیٹ دو۔"

[٢١٦٩] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ. قَالَتْ: مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

[2169] حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے ان (کے بالوں) کی کنگھی کر کے تین گندھی ہوئی لٹیں بنا دیں۔

[٢١٧٠] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ؛ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ. بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ.

[2170] مالک بن انس، حماد اور ابن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی بیٹیوں میں سے ایک وفات پا گئیں۔ ابن علیہ کی حدیث میں (یوں) ہے، (ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں۔ اور مالک کی حدیث میں ہے، کہا: جب آپ کی بیٹی وفات پا گئیں تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے...... (اس سے آگے) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے محمد، ان سے ایوب اور ان سے یزید کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢١٧١] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

[2171] حماد نے ایوب سے، انھوں نے حفصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے اس (سابقہ حدیث) کی طرح روایت بیان کی، اس کے سوا کہ آپ نے فرمایا: "تین، پانچ، سات یا اگر تمھاری رائے ہو تو اس سے زائد بار (غسل دینا۔") حفصہ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم نے ان کے سر (کے بالوں) کی تین گندھی ہوئی لٹیں بنا دیں۔

[٢١٧٢] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا أَيُّوبُ قَالَ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَ: «اغْسِلْنَهَا

[2172] (اسماعیل) ابن علیہ نے کہا: ہمیں ایوب نے خبر دی، انھوں نے کہا: حفصہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے (بیان کرتے ہوئے) کہا: (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: "اس

وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا» قَالَ: وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

کو طاق تعداد میں تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔" کہا اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے ان (کے بالوں) کی کنگھی کر کے تین مینڈھیاں بنا دیں۔

[٢١٧٣] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا، وَّاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِي» قَالَتْ: فَأَعْلَمْنَاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ وَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ».

[2173] عاصم احول نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی (بڑی) بیٹی زینب رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: "اسے طاق تعداد میں، تین یا پانچ مرتبہ غسل دو اور پانچویں بار (پانی میں) کافور — یا کچھ کافور — ڈال دینا اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔" ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: "اس (تہبند) کو اس کے جسم کے ساتھ لپیٹ دو۔"

[٢١٧٤] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ إِحْدٰى بَنَاتِهِ، فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا وِتْرًا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ» بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ، وَّقَالَ فِي الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ: قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَهَا.

[2174] ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹیوں میں سے ایک کو غسل دے رہی تھیں تو آپ نے فرمایا: "اسے طاق تعداد میں پانچ یا اس سے زائد بار غسل دینا۔" (آگے) ایوب اور عاصم کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی) اس حدیث میں انھوں نے کہا: (ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: ہم نے ان کے بالوں کو تین تہائیوں میں گوندھ دیا، ان کے سر کے دونوں طرف اور ان کی پیشانی کے بال۔

[٢١٧٥] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا: «ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا».

[2175] ہشیم نے خالد سے خبر دی، انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاں انھیں اپنی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو (وہاں یہ بھی) فرمایا: "ان کی دائیں جانب سے اور اس کے وضو کے اعضاء سے (غسل کی) ابتدا کرو۔"

[٢١٧٦] ٤٣-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: «اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا».

[2176] اسماعیل ابن علیہ نے خالد سے، انھوں نے حفصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے بارے میں ان سے فرمایا: ''ان کی دائیں جانب سے اور ان کے وضو کے اعضاء سے آغاز کرو۔''

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: فِي كَفَنِ الْمَيِّتِ) (التحفة ١٣)

باب: 13- میت کو کفن دینا

[٢١٧٧] ٤٤-(٩٤٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا-أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللهِ، نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَّضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا؛ مِّنْهُمْ مُّصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ، فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

[2177] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کے راستے میں ہجرت کی۔ ہم اللہ کی رضا چاہتے تھے تو (اس کے اپنے وعدے کے مطابق) ہمارا اجر اللہ پر واجب ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ لوگ چلے گئے، انھوں نے (دنیا میں) اپنے اجر میں سے کچھ نہیں لیا، ان میں سے ایک مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ احد کے دن شہید ہوئے تو ان کے لیے ایک دھاری دار چادر کے سوا کوئی چیز نہ ملی جس میں ان کو کفن دیا جاتا۔ جب ہم اس کو ان کے سر پر ڈالتے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے اور جب ہم اسے ان کے پیروں پر رکھتے تو سر نکل جاتا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو ان کے سر والے حصے پر ڈال دو اور پاؤں پر کچھ اذخر (گھاس) ڈال دو۔'' اور ہم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لیے پھل پک چکا ہے اور وہ اس کو چن رہا ہے۔

[٢١٧٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

[2178] جریر، عیسیٰ بن یونس، علی بن مسہر اور ابن عیینہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ ابْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[٢١٧٩] ٤٥-(٩٤١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، -قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، مِّنْ كُرْسُفٍ، لَّيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ، أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا، أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهُ لِيُكَفَّنَ فِيهَا، فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: لَأَحْبِسَنَّهَا حَتّٰى أُكَفِّنَ فِيهَا نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: لَوْ رَضِيَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا، فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا.

[2179] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو سحول (یمن) سے لائے جانے والے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا، ان میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ، البتہ حلّے (ہم رنگ چادروں پر مشتمل جوڑے) کے حوالے سے لوگ اشتباہ میں پڑ گئے، بلاشبہ وہ آپ کے لیے خریدا گیا تھا تاکہ آپ کو اس میں کفن دیا جائے، پھر اس حلے کو چھوڑ دیا گیا اور آپ کو سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا اور اس (حلّے) کو عبداللہ بن ابی بکر ﷠ نے لے لیا اور کہا: میں اس کو (اپنے پاس) محفوظ رکھوں گا یہاں تک کہ اس میں خود اپنے کفن کا انتظام کروں گا۔ بعد میں کہا: اگر اس کو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے لیے پسند فرماتا تو آپ کو اس میں کفن (دینے کا بندوبست کر) دیتا۔ اس لیے انھوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت صدقہ کر دی۔

[٢١٨٠] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُدْرِجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ يَّمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَّمَانِيَّةٍ، لَّيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِيصٌ، فَرَفَعَ عَبْدُ اللهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ: أُكَفَّنُ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُكَفَّنْ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

[2180] علی بن مسہر نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن ابی بکر ﷠ کے ایک یمنی حلے میں لپیٹا (کفن دیا) گیا، پھر اس کو اتار دیا گیا اور آپ کو سحول کے تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ عبداللہ ﷜ نے وہ حلہ اٹھا لیا اور کہا: مجھے اس میں کفن دیا جائے گا۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تو مجھے

وَأُكَفَّنُ فِيهَا! فَتَصَدَّقَ بِهَا.

اس میں کفن دیا جائے گا! چنانچہ انھوں نے اس کو صدقہ کر دیا۔

[٢١٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

[2181] حفص بن غیاث، ابن عیینہ، ابن ادریس، عبدہ، وکیع اور عبدالعزیز سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ان کی حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا واقعہ نہیں ہے۔

[٢١٨٢]٤٧-(...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ لَهَا: فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ.

[2182] ابوسلمہ (عبداللہ بن عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ تو انھوں نے کہا: تین سحولی کپڑوں میں۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ) (التحفة ١٤)

باب: 14- میت کو ڈھانپنا

[٢١٨٣] ٤٨-(٩٤٢) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: سُجِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ.

[2183] صالح (بن کیسان) نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ کو دھاری دار یمنی چادر سے ڈھانپا گیا۔

[٢١٨٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

[2184] معمر اور شعیب نے (ابن شہاب) زہری سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی طرح حدیث روایت کی۔

قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً.

(المعجم ١٥) - (بَابٌ: فِي تَحْسِينِ كَفَنِ الْمَيِّتِ) (التحفة ١٥)

باب:15-میت کو اچھا کفن دینا

[٢١٨٥] ٤٩-(٩٤٣) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ، قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَّقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ، إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ».

[2185] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبیِ اکرم ﷺ نے خطبہ دیا، آپ نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کا تذکرہ فرمایا جو فوت ہوا تو اس کو معمولی (کپڑے میں) کفن دیا گیا اور رات ہی کو دفن کر دیا گیا تو نبیِ اکرم ﷺ نے کسی بھی آدمی کو رات کو دفن کرنے سے ڈانٹ کر روکا یہاں تک کہ اس کی (شایانِ شان طریقے سے) نمازِ جنازہ ادا کی جائے، اِلّا یہ کہ کوئی انسان اس پر مجبور ہو جائے۔ اور نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھا کفن دے۔“

(المعجم ١٦) - (بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ) (التحفة ١٦)

باب:16-جنازے کو جلدی لے جانا

[٢١٨٦] ٥٠-(٩٤٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً، فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِّقَابِكُمْ».

[2186] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیّب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جنازے (کو لے جانے) میں جلدی کرو، اگر وہ (میت) نیک ہے تو جس کی طرف تم اس کو لے جا رہے ہو، وہ خیر ہے اگر وہ اس کے سوا ہے تو پھر وہ شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔“

[٢١٨٧] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ.

[2187] معمر اور محمد بن ابی حفصہ دونوں نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیّب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہی حدیث) روایت کی، لیکن معمر کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے اس حدیث کو مرفوع (رسول اللہ ﷺ سے) بیان کیا ہے۔

[٢١٨٨] ٥١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ».

[2188] ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی: انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جنازے میں جلدی کرو اگر (میت) نیک ہے تو تم نے اسے بھلائی کے قریب کر دیا اور اگر وہ اس کے سوا ہے، تو شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔''

(المعجم ١٧) - (بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا) (التحفة ١٧)

باب:17- جنازے پر نماز پڑھنے اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

[٢١٨٩] ٥٢-(٩٤٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ وَحَرْمَلَةَ، قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى

[2189] ابوطاہر، حرملہ بن یحییٰ اور ہارون بن سعید ایلی — اس روایت کے الفاظ ہارون اور حرملہ کے ہیں — میں سے ہارون نے کہا: ہمیں حدیث سنائی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے میں شریک

عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ» قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ». اِنْتَهٰى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ.

رہا یہاں تک کہ نمازِ جنازہ ادا کر لی گئی تو اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس (جنازے) میں شریک رہا حتیٰ کہ اس کو دفن کر دیا گیا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔" پوچھا گیا: دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دو بڑے پہاڑوں کے مانند۔" ابو طاہر کی حدیث یہاں ختم ہو گئی۔

وَزَادَ الْآخَرَانِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ؛ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ ضَيَّعْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

دوسرے دو اساتذہ نے اضافہ کیا: ابن شہاب نے کہا: سالم بن عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ پڑھ کر لوٹ آتے تھے، جب ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی تو انھوں نے کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں میں نقصان اٹھایا۔

[٢١٩٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى قَوْلِهِ: «اَلْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ»، وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلٰى: «حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا»، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: «حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ».

[2190] عبدالاعلیٰ اور عبدالرزاق نے معمر سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہ روایت) ان الفاظ: "دو عظیم پہاڑوں" تک بیان کی اور اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔ اور عبدالاعلیٰ کی حدیث میں ہے: "یہاں تک کہ اس (کے دفن) سے فراغت ہو جائے۔" اور عبدالرزاق کی حدیث میں ہے: "یہاں تک کہ اس کو لحد میں رکھ دیا جائے۔"

[٢١٩١] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي رِجَالٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، وَقَالَ: «وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ».

[2191] عُقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے کئی لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی اور انھوں نے نبی ﷺ سے، جس طرح معمر کی حدیث ہے اور کہا: "اور جو اس کو دفن کیے جانے تک اس کے ساتھ رہا۔"

[٢١٩٢] ٥٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا

[2192] سہیل کے والد ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا:

سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتْبَعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ» قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ».

''جس نے نماز جنازہ ادا کی اور اس کے پیچھے (قبرستان) نہیں گیا تو اس کے لیے ایک قیراط (اجر) ہے اور اگر وہ اس کے پیچھے گیا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔'' پوچھا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: ''ان دونوں میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے مانند ہے۔''

[٢١٩٣] ٥٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ» قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! وَمَا الْقِيرَاطُ؟ قَالَ: «مِثْلُ أُحُدٍ».

[2193] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز جنازہ ادا کی تو اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے ساتھ گیا حتی کہ اسے قبر میں اتار دیا گیا تو (اس کے لیے) دو قیراط ہیں۔'' (ابو حازم نے) کہا: میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! قیراط کیا ہے؟ انھوں نے کہا: احد پہاڑ کے مانند۔

[٢١٩٤] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِّنَ الْأَجْرِ» فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

[2194] نافع نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص جنازے کے پیچھے چلا تو اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔'' اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں کثرت سے احادیث سنائی ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں (کے حصول) میں کوتاہی کی۔

[٢١٩٥] ٥٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَاللهِ

[2195] داود بن عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد (عامر) سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صاحب مقصورہ، خباب رضی اللہ عنہ نے آ کر کہا: اے عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے نہیں سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ بلاشبہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص جنازے کے ساتھ اس کے گھر سے نکلا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی، پھر

ابْنَ عُمَرَ! أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ؟ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ تَبِعَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرٍ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِّثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ»؟ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا إِلٰى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ: وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِّنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، حَتّٰى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ، فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَدَقَ أَبُوهُرَيْرَةَ، فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

اس کے ساتھ رہا حتیٰ کہ اس کو دفن کر دیا گیا تو اس کے لیے بطور اجر دو قیراط ہیں، ہر قیراط احد (پہاڑ) کے مانند ہے اور جس نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی اور لوٹ آیا، اس کا اجر احد پہاڑ جیسا ہے۔'' (یہ بات سن کر) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خباب رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا (تاکہ) وہ ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں دریافت دریافت کریں اور پھر واپس آ کر ان کو بتائیں کہ انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کیا کہا۔ (اس دوران میں) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریوں سے ایک مٹھی بھر لی اور ان کو اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کرنے لگے یہاں تک کہ پیام رساں ان کے پاس واپس آ گیا، اس نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ کنکریاں جو ان کے ہاتھ میں تھیں، زمین پر دے ماریں، پھر کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں (کے حصول) میں کوتاہی کی۔

[٢١٩٦] ٥٧-(٩٤٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ، اَلْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ».

[2196] شعبہ نے کہا: ہمیں قتادہ نے سالم بن ابی جعد سے حدیث سنائی، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نمازِ جنازہ پڑھی، اس کے لیے ایک قیراط ہے اور اگر وہ اس کے دفن میں شامل ہوا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں، (ایک) قیراط احد (پہاڑ) کے مانند ہے۔''

[٢١٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَّهِشَامٍ: سُئِلَ

[2197] ہشام، سعید اور ابان نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے مانند روایت کی۔ سعید اور ہشام کی حدیث میں ہے: نبی ﷺ سے قیراط کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''احد (پہاڑ) کے مانند۔''

النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ: «مِثْلُ أُحُدٍ».

(المعجم ١٨) - (بَابُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ، شُفِّعُوا فِيهِ) (التحفة ١٨)

باب:18- جس کی نماز جنازہ سو (مسلمانوں) نے پڑھی تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے

[٢١٩٨] ٥٨-(٩٤٧) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيعِ عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مَّيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ، إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ».

[2198] سلّام بن ابی مطیع نے ایوب سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دودھ شریک بھائی عبداللہ بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی (مسلمان) مرنے والا جس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت، جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو، ادا کرے، وہ سب اس کی سفارش کریں، تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔''

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(سلّام نے) کہا: میں نے یہ حدیث شعیب بن حجاب کو بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث نبی ﷺ سے بیان کی۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ، شُفِّعُوا فِيهِ) (التحفة ١٩)

باب:19- جس کی نماز جنازہ چالیس (مسلمانوں) نے ادا کی تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے

[٢١٩٩] ٥٩-(٩٤٨) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ - قَالَ الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا- ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ

[2199] ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایلی اور ولید بن شجاع میں سے ولید نے کہا: مجھے حدیث سنائی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی ابن وہب نے، انھوں نے کہا: مجھے ابوصخر نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ

مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَّهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ، فَقَالَ: يَاكُرَيْبُ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَخْرِجُوهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، لَّا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ».

غلام کریب سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ قدید یا عسفان میں ان کے ایک بیٹے کا انتقال ہوگیا تو انھوں نے کہا: کریب! دیکھو، اس کے (جنازے کے) لیے کتنے لوگ جمع ہو چکے ہیں۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ اس کی خاطر (خاصے) لوگ جمع ہو چکے ہیں تو میں نے ان کو اطلاع دی۔ انھوں نے پوچھا: تم کہتے ہو کہ وہ چالیس ہوں گے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ تو انھوں نے فرمایا: اس (میت) کو (گھر سے) باہر نکالو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو بھی مسلمان فوت ہو جاتا ہے اور اس کے جنازے پر (ایسے) چالیس آدمی (نماز ادا کرنے کے لیے) کھڑے ہو جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول فرما لیتا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوفٍ: عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ابن معروف کی روایت میں ہے: انھوں نے شریک بن ابی نمر سے، انھوں نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ (اس سند میں شریک کے والد اور ابونمر کے بیٹے، عبداللہ کا نام لیے بغیر دادا کی طرف منسوب کرتے ہوئے شریک بن ابی نمر کہا گیا ہے۔)

(المعجم ٢٠) - (بَابٌ: فِيمَنْ يُّثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِّنَ الْمَوْتٰى) (التحفة ٢٠)

باب:20-مُردوں میں سے جس کا اچھا یا برا تذکرہ کیا جائے

[٢٢٠٠] ٦٠-(٩٤٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

[2200] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک جنازہ گزرا تو اس کی اچھی صفت بیان کی گئی۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔'' اس کے بعد ایک اور جنازہ گزرا تو اس کی بری صفت بیان کی گئی تو

مَالِكٍ قَالَ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ». فَقَالَ عُمَرُ: فِدًى لَّكَ أَبِي وَأُمِّي! مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا، فَقُلْتَ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَّجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ».

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں! ایک جنازہ گزرا اور اس کی اچھی صفت بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی'' ایک اور جنازہ گزرا اور اس کی بری صفت بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی'' (اس کا مطلب کیا ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی تم لوگوں نے اچھی صفت بیان کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے بری صفت بیان کی اس کے لیے آگ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔''

[٢٢٠١] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ.

[2201] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا...... اس کے بعد انھوں نے انس سے عبدالعزیز کی (سابقہ) حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ عبدالعزیز کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ مَا جَاءَ فِي مُسْتَرِيحٍ وَّمُسْتَرَاحٍ مِّنْهُ) (التحفة ٢١)

باب:21- آرام پانے والا اور جس سے دوسرے آرام پائیں، ان کے بارے میں کیا کہا گیا؟

[٢٢٠٢] ٦١-(٩٥٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، - عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ؛ أَنَّهُ

[2202] امام مالک بن انس نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے، انھوں نے معبد بن کعب بن مالک سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ

كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ».

گزرا تو آپ نے فرمایا: ''آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام ملنے والا ہے۔'' انھوں (صحابہ) نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ''آرام پانے والا یا جس سے آرام ملنے والا ہے'' سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''بندۂ مومن دنیا کی تکالیف سے آرام پاتا ہے اور فاجر بندے (کے مرنے) سے لوگ، شہر، درخت اور حیوانات آرام پاتے ہیں۔''

[٢٢٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنٍ لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: «يَسْتَرِيحُ مِنْ أَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ».

[2203] یحییٰ بن سعید اور عبدالرزاق نے عبداللہ بن سعید سے، انھوں نے محمد بن عمرو سے، انھوں نے کعب بن مالک کے بیٹے (معبد) سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت بیان کی اور یحییٰ کی حدیث میں ہے: ''وہ (مومن بندہ) اللہ کی رحمت میں آ کر دنیا کی اذیت اور تکان سے آرام حاصل کر لیتا ہے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ) (التحفة ٢٢)

باب:22- جنازے کی تکبیریں

[٢٢٠٤] ٦٢-(٩٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

[2204] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دن نجاشی فوت ہوئے، لوگوں کو ان کی وفات کی اطلاع دی، آپ ﷺ ان (صحابہ) کے ساتھ باہر جنازگاہ میں گئے اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

[٢٢٠٥] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[2205] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حبشہ والے (حکمران) نجاشی

أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ: «اِسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ».

کی، جس دن وہ فوت ہوئے، موت کی خبر دی اور فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعا کرو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى، فَصَلَّى، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے حدیث سنائی کہ ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے جنازگاہ میں ان کی صفیں بنوائیں، نماز (جنازہ) پڑھائی اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[٢٢٠٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

[2206] صالح نے دونوں سندوں کے ساتھ ابن شہاب سے عقیل (بن خالد) کی روایت کے مانند روایت کی۔

[٢٢٠٧] ٦٤-(٩٥٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ سَلِيمِ ابْنِ حَيَّانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[2207] سعید بن میناء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اَصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تو اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[٢٢٠٨] ٦٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلّٰهِ صَالِحٌ، أَصْحَمَةُ» فَقَامَ فَأَمَّنَا، وَصَلَّى عَلَيْهِ.

[2208] عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج اللہ کا ایک نیک بندہ، اصحمہ فوت ہوگیا ہے۔'' اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے، ہماری امامت کرائی اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

[٢٢٠٩] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ:

[2209] ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے، لہٰذا تم لوگ اٹھو اور اس پر نمازِ (جنازہ) پڑھو۔'' (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر ہم اٹھے تو

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَخًا لَّكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ» قَالَ: فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ.

آپ ﷺ نے ہماری دو صفیں بنائیں۔

[٢٢١٠] ٦٧-(٩٥٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَخًا لَّكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ» يَعْنِي النَّجَاشِيَّ. وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: «إِنَّ أَخَاكُمْ».

[2210] زہیر بن حرب، علی بن حجر اور یحییٰ بن ایوب نے کہا: ہمیں اسماعیل ابن علیہ نے ایوب سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو قلابہ سے، انھوں نے ابومہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے، پس تم لوگ اٹھو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔'' آپ کی مراد نجاشی سے تھی۔ اور زہیر کی روایت میں (إِنَّ أَخاً لَّكُمْ ''تمھارا ایک بھائی'' کے بجائے) ''إِنَّ أَخَاكُمْ'' (تمھارا بھائی) کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

[٢٢١١] ٦٨-(٩٥٤) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَمَا دُفِنَ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[2211] حسن بن ربیع اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے شیبانی سے حدیث سنائی، انھوں نے شعبی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے میت کے دفن کیے جانے کے بعد ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی اور آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا؟ قَالَ: اَلثِّقَةُ، عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَسَنٍ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: اِنْتَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى قَبْرٍ رَّطْبٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَفُّوا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. قُلْتُ لِعَامِرٍ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: اَلثِّقَةُ، مَنْ شَهِدَهُ،

شیبانی نے کہا: میں نے شعبی سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا: ایک قابل اعتماد ہستی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ یہ حسن کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابن نمیر کی روایت میں ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک گیلی (نئی) قبر کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور انھوں (صحابہ) نے آپ کے پیچھے صفیں

ابْنُ عَبَّاسٍ.

بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے عامر (بن شراحیل شعبی) سے پوچھا: آپ کو (یہ حدیث) کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا: ایک قابل اعتماد ہستی جو اس جنازے میں شریک تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

[٢٢١٢] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[2212] ہشیم، عبدالواحد بن زیاد، جریر، سفیان، معاذ بن معاذ اور شعبہ سب نے شیبانی سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی اور ان میں سے کسی کی روایت میں نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[٢٢١٣] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ وَّهْبِ ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ، نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ، لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ: وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

[2213] اسماعیل بن ابی خالد اور ابو حصین نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کے قبر پر نماز پڑھنے کے بارے میں شیبانی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، ان کی حدیث میں (بھی) وَكَبَّرَ أَرْبَعاً (آپ نے چار تکبیریں کہیں) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٢٢١٤] ٧٠-(٩٥٥) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا

[2214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ.

[٢٢١٥] ٧١-(٩٥٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ - أَوْ شَابًّا - فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا - أَوْ عَنْهُ - فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي». قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا - أَوْ أَمْرَهُ - فَقَالَ: «دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ» فَدَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ».

[2215] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی ۔۔۔ یا ایک نوجوان تھا ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نہ پایا تو آپ نے اس عورت ۔۔۔ یا اس مرد ۔۔۔ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں (صحابہ) نے کہا: وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم لوگوں کو مجھے اطلاع نہیں دینی چاہیے تھی؟'' کہا: گویا ان لوگوں نے اس عورت ۔۔۔ یا اس مرد ۔۔۔ کے معاملے کو معمولی خیال کیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔'' صحابہ نے آپ کو اس کی قبر دکھائی تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، پھر فرمایا: ''اہل قبور کے لیے یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں اور میری ان پر نماز پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے لیے ان (قبروں) کو منور فرما دیتا ہے۔''

[٢٢١٦] ٧٢-(٩٥٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ شُعْبَةَ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا، وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا.

[2216] عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا: زید رضی اللہ عنہ (بن ارقم) ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے، انھوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں، میں نے ان سے (اس کے بارے میں) پوچھا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (بسا اوقات) اتنی (پانچ) تکبیریں کہا کرتے تھے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ)
(التحفة ٢٤)

باب:25- جنازے کے لیے کھڑے ہونا

[٢٢١٧] ٧٣-(٩٥٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[2217] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن

وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا، حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ».

عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے چھوڑ دے (آگے نکل جائے) یا اسے رکھ دیا جائے۔''

[٢٢١٨] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَّاشِيًا مَّعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ، أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ».

[2218] لیث اور یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی اور یونس کی حدیث میں ہے کہ انھوں (عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ (اسی طرح) قتیبہ بن سعید اور ابن رمح نے لیث سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جنازے کو دیکھے، تو اگر وہ جنازے کے ساتھ چل نہیں رہا، تو کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ (جنازہ) اس کو پیچھے چھوڑ دے یا اس کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے اس کو رکھ دیا جائے۔''

[٢٢١٩] ٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ

[2219] ایوب، عبیداللہ، ابن عون اور ابن جریج سب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ لیث بن سعد کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ ابن جریج کی حدیث یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جنازے کو دیکھے تو اگر وہ اس کے پیچھے (ساتھ) چلنے والا نہیں۔ تو اس کو دیکھتے ہی کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ اس کو پیچھے چھوڑ جائے۔''

الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا، حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا».

[٢٢٢٠] ٧٦-(٩٥٩) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ».

[2220] ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی جنازے کے پیچھے (ساتھ) جاؤ تو نہ بیٹھو یہاں تک کہ اس کو رکھ دیا جائے۔''

[٢٢٢١] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ».

[2221] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے پیچھے (ساتھ) جائے تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اس (جنازے) کو رکھ دیا جائے۔''

[٢٢٢٢] ٧٨-(٩٦٠) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا».

[2222] عبیداللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی عورت (کا جنازہ) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''موت خوف اور گھبراہٹ (کا باعث) ہے، پس جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔''

[٢٢٢٣] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَامَ

[2223] محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ

النَّبِيُّ ﷺ لِجَنَازَةٍ، مَرَّتْ بِهِ، حَتّٰى تَوَارَتْ .

کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے لیے، جو آپ کے پاس سے گزرا، کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ وہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا۔

[٢٢٢٤] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ، حَتّٰى تَوَارَتْ .

[2224] ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابوزبیر نے یہ بھی خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا۔

[٢٢٢٥] ٨١-(٩٦١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَّسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ، فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا» .

[2225] شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اور انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ حضرت قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما قادسیہ میں (مقیم) تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے اس پر ان دونوں سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین (کے ذمی) لوگوں میں سے ہے تو ان دونوں نے کہا: رسول اللہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے عرض کی گئی: یہ تو یہودی (کا جنازہ) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ایک جان نہیں ہے!''

[٢٢٢٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِيهِ: فَقَالَا: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ .

[2226] اعمش نے عمرو بن مرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اس میں ہے: ان دونوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ)
(التحفة ٢٥)

باب:25- جنازے کے لیے قیام کا منسوخ ہو جانا

[٢٢٢٧] ٨٢-(٩٦٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ -وَاللَّفْظُ لَهُ-: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ، قَائِمًا، وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ، فَقَالَ لِي: مَا يُقِيمُكَ؟ فَقُلْتُ: أَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ، لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَقَالَ نَافِعٌ: فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَعَدَ.

[2227] لیث نے یحییٰ بن سعید سے اور انھوں نے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نافع بن جبیر نے مجھے کھڑے ہونے کی حالت میں دیکھا جبکہ ہم ایک جنازے میں شریک تھے اور وہ خود بیٹھ کر جنازے کو رکھ دیے جانے کا انتظار کر رہے تھے۔ تو انھوں نے مجھ سے کہا: تم کو کس چیز نے کھڑا کر رکھا ہے؟ میں نے کہا: میں انتظار کر رہا ہوں کہ جنازہ رکھ دیا جائے کیونکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (اس کے بارے میں) حدیث بیان کرتے ہیں۔ تو نافع نے کہا: مجھے مسعود بن حکم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (ابتدا میں جنازوں کے لیے) کھڑے ہوئے، پھر (بعد میں) بیٹھے رہتے۔

[٢٢٢٨] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ، فِي شَأْنِ الْجَنَائِزِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ.

وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذٰلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ، حَتَّى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ.

[2228] (عبدالوہاب) نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا: مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے خبر دی کہ نافع بن جبیر نے ان کو خبر دی کہ ان کو مسعود بن حکم انصاری نے بتایا کہ انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ جنازوں کے بارے میں کہتے تھے: (پہلے) رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تھے، (بعد میں) بیٹھے رہتے۔

اور انھوں (نافع) نے یہ روایت اس لیے بیان کی کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا وہ جنازے کے رکھ دیے جانے تک کھڑے رہے۔

[٢٢٢٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2229] ابن ابی زائدہ نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[۲۲۳۰] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا، وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا، يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ.

[2230] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن منکدر سے حدیث سنائی، کہا: میں نے مسعود بن حکم سے سنا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور آپ بیٹھنے لگے تو ہم بھی بیٹھنے لگے، یعنی جنازے میں۔

[۲۲۳۱] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2231] یحییٰ قطان نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٢٦)

باب:26- نمازِ جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنا

[۲۲۳۲] ٨٥-(٩٦٣) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ، فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ». قَالَ: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ.

[2232] ابن وہب نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے حبیب بن عبید سے خبر دی، انھوں نے اس حدیث کو جبیر بن نفیر سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو میں نے آپ کی دعا میں سے یہ یاد کر لیا، آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اسے معاف فرما اور اس کی باعزت ضیافت فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا اور اسے اس گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما۔'' کہا: یہاں تک ہوا کہ

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ. حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا.

میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ یہ میت میں ہوتا!

(معاویہ نے) کہا: مجھے عبدالرحمان بن جبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (حبیب بن عبید کی) اسی حدیث کے مانند روایت کی۔

[۲۲۳۳] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

[2233] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں معاویہ بن صالح نے دونوں میں سے ہر ایک سند کے ساتھ ابن وہب کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[۲۲۳٤] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْحِمْصِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ -وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ- قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - وَصَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ - يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ».

[2234] عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا —اور آپ نے ایک جنازہ پڑھایا— آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے معاف فرما اور اسے عافیت عطا فرما، اور اس کی باعزت مہمان نوازی فرما اور اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے میں بہتر گھر اور اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں اس سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا۔''

قَالَ عَوْفٌ: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَّوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ، لِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ.

حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اس میت پر رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی وجہ سے میں نے تمنا کی کہ کاش وہ میت میں ہوتا!

(المعجم ٢٧) - (بَابُ: أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ) (التحفة ٢٧)

[٢٢٣٥] ٨٧-(٩٦٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَصَلَّى عَلَى أُمِّ كَعْبٍ، مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

[٢٢٣٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرُوا: أُمَّ كَعْبٍ.

[٢٢٣٧] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: لَقَدْ كُنْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ غُلَامًا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ، فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي، وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ وَقَالَ: فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا.

باب:27-امام جنازہ پڑھنے کے لیے میت کے سامنے کہاں کھڑا ہو

[2235] عبدالوارث بن سعید نے حسین بن ذکوان سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن بریدہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی جو حالتِ نفاس میں وفات پا گئی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اس کے (سامنے) درمیان میں کھڑے ہوئے۔

[2236] ابن مبارک، یزید بن ہارون اور فضل بن موسیٰ سب نے حسین سے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ روایت بیان کی اور انھوں نے ام کعب رضی اللہ عنہا (کا نام) ذکر نہیں کیا۔

[2237] محمد بن مثنیٰ اور عقبہ بن مکرم عمی نے کہا: ہمیں ابن ابی عدی نے حسین (بن ذکوان) سے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نوعمر لڑکا تھا اور میں آپ سے (احادیث سن کر) یاد کیا کرتا تھا اور مجھے بات کرنے سے اس کے سوا کوئی چیز نہ روکتی کہ یہاں بہت سے لوگ ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں ایک عورت کی نمازِ جنازہ ادا کی جو حالتِ نفاس میں وفات پا گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نماز میں اس کے (سامنے) درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔ ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے (حسین

نے) کہا: مجھے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث سنائی اور کہا: آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اس کے (سامنے) درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ) (التحفة ٢٨)

باب:28- واپسی کے وقت نماز جنازہ ادا کرنے والے کا سوار ہونا

[٢٢٣٨] ٨٩-(٩٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا - وَكِيعٌ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مُّعْرَوْرًى، فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ، وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ.

[2238] مالک بن مغول نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس (بغیر زین کے) ننگی پشت والا ایک گھوڑا لایا گیا، جب آپ ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے جنازے سے لوٹے تو اس پر سوار ہو گئے جبکہ ہم آپ کے اردگرد (پیدل) چل رہے تھے۔

[٢٢٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ، ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ، فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ، فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ، وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعٰى خَلْفَهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَمْ مِّنْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ - أَوْمُدَلًّى - فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ!» - أَوْ قَالَ شُعْبَةُ -: «لِأَبِي الدَّحْدَاحِ!».

[2239] شعبہ نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابن دحداح رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر ننگی پشت والا (بغیر زین کے) ایک گھوڑا لایا گیا، ایک آدمی نے اسے (پکڑ کر) روکا تو آپ اس پر سوار ہو گئے، وہ آپ کو اٹھا کر دلکی چال چلنے لگا، ہم آپ کے پیچھے تیز قدموں کے ساتھ چل رہے تھے، کہا: لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ابن دحداح کے لیے جنت میں کتنے لٹکے ہوئے ـــ یا جھکے ہوئے ـــ خوشے ہیں!'' ـــ یا شعبہ نے (ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے بجائے) ''ابودحداح رضی اللہ عنہ کے لیے'' کہا ـــ

(المعجم ٢٩) - (بَابٌ: فِي اللَّحْدِ، وَنَصْبِ اللَّبِنِ عَلَى الْمَيِّتِ) (التحفة ٢٩)

باب:29- لحد بنانا اور میت پر کچی اینٹیں لگانا

[٢٢٤٠] ٩٠-(٩٦٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمِسْوَرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ: اِلْحَدُوا لِي لَحْدًا، وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا، كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2240] عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیماری کے دوران میں جس میں وہ فوت ہوگئے تھے، (اپنے لواحقین سے) کہا: میرے لیے لحد تیار کرنا اور میرے اوپر اچھے طریقے سے کچی اینٹیں لگانا جس طرح رسول اللہ ﷺ (کی قبر مبارک) کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ جَعْلِ الْقَطِيفَةِ فِي الْقَبْرِ) (التحفة ٣٠)

باب:30- قبر میں چادر بچھانا

[٢٢٤١] ٩١-(٩٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَوَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ.

[2241] ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ موٹی چادر رکھی (بچھائی) گئی تھی۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ، وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ، مَاتَا بِسَرَخْسَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابوجمرہ کا نام نصر بن عمران اور ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے (ان کا نام سند میں نہیں۔ یہ ایک زائد فائدہ ہے جس کا اضافہ امام مسلم رحمہ اللہ نے غالباً کسی شاگرد کے سوال پر کیا)۔ ان دونوں نے سرخس میں وفات پائی۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ)

(التحفة ٣١)

باب:31- قبر کو برابر کرنے کا حکم

[٢٢٤٢] ٩٢-(٩٦٨) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ - فِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ، وَفِي رِوَايَةِ هٰرُونَ أَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَيٍّ حَدَّثَهُ - قَالَ: كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ، بِرُودِسَ، فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا، فَأَمَرَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا.

[2242] ثمامہ بن شُفَیّ نے بیان کیا، کہا: ہم سرزمینِ روم کے جزیرۂ رودس (Rhodes) میں فضالہ بن عبید (اوسی، انصاری) رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ہمارا ایک دوست وفات پا گیا۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے ان کی قبر کے بارے میں حکم دیا تو اس کو برابر کر دیا گیا، پھر انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ان (قبروں) کو (زمین کے) برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔

[٢٢٤٣] ٩٣-(٩٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ أَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.

[2243] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے ابو وائل سے اور انھوں نے ابوالہیاج اسدی سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں اس (مہم) پر روانہ نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا تھا؟ (وہ یہ ہے) کہ تم کسی تصویر یا مجسمے کو نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا دینا اور کسی بلند قبر کو نہ چھوڑنا مگر اسے (زمین کے) برابر کر دینا۔

[٢٢٤٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا.

[2244] یحییٰ القطان نے کہا: ہمیں سفیان نے حبیب سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور انھوں نے (لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ کے بجائے) وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا (کوئی تصویر نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا دینا) کہا ہے۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ) (التحفة ٣٢)

[٢٢٤٥] ٩٤-(٩٧٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ.

[٢٢٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[٢٢٤٧] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نُهِيَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ.

باب:32- قبر کو چونا لگانے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت

[2245] حفص بن غیاث نے ابن جریج سے، انھوں نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اس بات سے) منع فرمایا کہ قبر پر چونا لگایا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت بنائی جائے۔

[2246] حجاج بن محمد اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا..... آگے اس (پچھلی حدیث) کے مانند ہے۔

[2247] ایوب نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: قبروں کو چونا لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ) (التحفة ٣٣)

[٢٢٤٨] ٩٦-(٩٧١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ، فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ

باب:33- قبر پر بیٹھنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ممانعت

[2248] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی انگارے پر (اس طرح) بیٹھ جائے کہ وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے، اس کے حق

عَلٰى قَبْرٍ».

میں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔"

[٢٢٤٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2249] عبدالعزیز اور سفیان دونوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

[٢٢٥٠] ٩٧-(٩٧٢) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ وَاثِلَةَ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا».

[2250] بسر بن عبیداللہ نے حضرت واثلہ (بن اسقع بن کعب) رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو۔"

[٢٢٥١] ٩٨-(...) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ، وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا».

[2251] ابوادریس خولانی نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قبروں کی طرف (رخ کر کے) نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔"

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ) (التحفة ٣٤)

باب:34- مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا

[٢٢٥٢] ٩٩-(٩٧٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ - قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةِ

[2252] عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن حمزہ سے اور انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے گزارا جائے (تا کہ) وہ بھی ان کا جنازہ ادا کر سکیں۔ آپ کی اس بات پر لوگوں نے اعتراض کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ کس قدر جلد بھول گئے!

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ! مَا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

رسول اللہ ﷺ نے (بدری صحابی) سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد ہی میں ادا کی تھی۔

[٢٢٥٣] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمُرُّوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ، فَفَعَلُوا، فَوُقِفَ بِهِ عَلٰى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ، أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ، فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذٰلِكَ وَقَالُوا: مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلٰى أَنْ يَعِيبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ! عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ! وَمَا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ.

[2253] موسیٰ بن عقبہ نے عبدالواحد سے اور انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے پیغام بھیجا کہ ان کے جنازے کو مسجد میں سے گزار کر لے جائیں تاکہ وہ بھی ان کی نمازِ جنازہ ادا کر سکیں تو انھوں (صحابہ) نے ایسا ہی کیا، اس جنازے کو ان کے حجروں کے سامنے روک (کر رکھ) دیا گیا (تاکہ) وہ نماز جنازہ پڑھ لیں۔ (پھر) اس (جنازے) کو باب الجنائز سے، جو مقاعد کی طرف (کھلتا) تھا، باہر نکالا گیا۔ اس کے بعد ان (ازواج) کو یہ بات پہنچی کہ لوگوں نے اس کو معیوب سمجھا ہے اور کہا ہے: جنازوں کو مسجد میں نہیں لایا جاتا تھا۔ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو انھوں نے فرمایا: لوگوں نے اس کام کو معیوب سمجھنے میں کتنی جلدی کی جس کا انھیں علم نہیں! انھوں نے ہماری اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ جنازہ مسجد میں لایا جائے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد کے اندر ہی پڑھا تھا۔

[٢٢٥٤] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ، لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَتْ: ادْخُلُوا بِهِ

[2254] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ان کو مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی ان کی نمازِ جنازہ ادا کر سکوں۔ ان کی اس بات پر اعتراض کیا گیا تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی (سہل) رضی اللہ عنہما کا جنازہ

الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: وَاللهِ! لَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ، سُهَيْلٍ وَّأَخِيهِ.

مسجد ہی میں پڑھا تھا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: سُهَيْلُ بْنُ دَعْدٍ، وَّهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ، أُمُّهُ بَيْضَاءُ.

امام مسلم نے کہا: سہیل بن دعد، جو ابن بیضاء ہے، اس کی ماں بیضاء تھیں۔ (بیضاء کا اصل نام دعد تھا۔ سہیل کے والد کا نام وہب بن ربیعہ تھا، اسے شرف صحبت حاصل نہ ہوا۔)

(المعجم ٣٥) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا) (التحفة ٣٥)

باب:35- قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے اور اہل قبرستان کے لیے دعا

[٢٢٥٥] ١٠٢-(٩٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَّا تُوعَدُونَ غَدًا، مُّؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ» - وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ «وَأَتَاكُمْ» -.

[2255] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث سنائی۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی۔ اسماعیل بن جعفر نے شریک سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے کہا: جس رات رسول اللہ ﷺ کی باری ان کے پاس ہوتی تو۔ رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصے میں بقیع (کے قبرستان میں) تشریف لے جاتے اور فرماتے: ''اے ایمان رکھنے والی قوم کے گھرانے! تم پر اللہ کی سلامتی ہو، کل کے بارے میں تم سے جس کا وعدہ کیا جاتا تھا، وہ تم تک پہنچ گیا۔ تم کو (قیامت تک) مہلت دے دی گئی اور ہم بھی، اگر اللہ نے چاہا، تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (میں رہنے) والوں کو بخش دے۔'' قتیبہ نے (اپنی روایت) میں ''وَأَتَاكُمْ'' (تم تک پہنچ گیا) نہیں کہا۔

[٢٢٥٦] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ:

[2256] عبداللہ بن وہب نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ابن جریج نے عبداللہ بن کثیر بن مطلب سے روایت کی،

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِّي! قُلْنَا: بَلٰى؛ ح: وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجًا الْأَعْوَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ - رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي! قَالَ: فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي، انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَاضْطَجَعَ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، وَّانْتَعَلَ رُوَيْدًا، وَّفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ، ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي، وَاخْتَمَرْتُ، وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي، ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰى إِثْرِهِ، حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ: «مَالَكِ؟ يَا عَائِشُ! حَشْيَا رَّابِيَةً» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا شَيْءَ. قَالَ: «لَتُخْبِرِينِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي

انھوں نے محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب (المطلبی) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہی تھیں، انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ اور اپنی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں...... اور حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، کہا: قریش کے ایک فرد عبداللہ نے محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب سے روایت کی کہ ایک دن انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں اپنی اور اپنی ماں کی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ کہا: ہم نے سمجھا کہ ان کی مراد اپنی اس ماں سے ہے جس نے انھیں جنم دیا (لیکن انھوں نے) کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تمھیں اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں! کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (ایک دفعہ) جب میری (باری کی) رات ہوئی جس میں نبی کریم ﷺ میرے ہاں تھے، آپ (مسجد سے) لوٹے، اپنی چادر (سرہانے) رکھی، اپنے دونوں جوتے اتار کر اپنے پاؤں کے پاس رکھے اور اپنے تہبند کا ایک حصہ بستر پر بچھایا، پھر لیٹ گئے۔ آپ نے صرف اتنی دیر انتظار کیا کہ آپ نے خیال کیا میں سو گئی ہوں، تو آپ نے آہستہ سے اپنی چادر اٹھائی، آہستہ سے اپنے جوتے پہنے اور آہستہ سے دروازہ کھولا، نکلے، پھر اس کو آہستہ سے بند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) میں نے بھی اپنی قمیص سر سے گزاری (جلدی سے پہنی)، اپنا دوپٹا اوڑھا اور اپنی ازار (کمر پر) باندھی، پھر آپ کے پیچھے چل پڑی حتیٰ کہ آپ بقیع (کے قبرستان میں) پہنچے اور کھڑے ہو گئے اور آپ لمبی دیر تک کھڑے رہے، پھر آپ نے تین دفعہ ہاتھ اٹھائے، پھر آپ پلٹے اور میں بھی واپس لوٹی، آپ تیز ہو گئے تو میں بھی تیز ہو گئی، آپ تیز تر ہو گئے تو میں بھی اور تیز

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: «فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي؟» قُلْتُ: نَعَمْ. فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي، ثُمَّ قَالَ: «أَظَنَنْتِ أَنْ يَّحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟» قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللهُ، نَعَمْ. قَالَ: «فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ، فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ، فَأَجَبْتُهُ، فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ، وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ». قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُولِي: اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَلَاحِقُونَ».

ہوگئی، آپ دوڑ کر چلے تو میں نے بھی دوڑنا شروع کر دیا۔ میں آپ سے آگے نکل آئی اور گھر میں داخل ہوگئی۔ جونہی میں لیٹی آپ بھی گھر میں داخل ہو گئے اور فرمایا: ''عائشہ! تمھیں کیا ہوا؟ کانپ رہی ہو، سانس چڑھی ہوئی ہے۔'' میں نے کہا: کوئی بات نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم مجھے بتاؤ گی یا پھر وہ مجھے بتائے گا جو لطیف وخبیر (باریک بین ہے، انتہائی باخبر) ہے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! اور میں نے (پوری بات) آپ کو بتا دی۔ آپ نے فرمایا: ''تو وہ سیاہ (ہیولا) جو میں نے اپنے آگے دیکھا تھا، تم تھیں؟'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے میرے سینے کو زور سے دھکیلا جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ تم پر زیادتی کرے گا اور اس کا رسول؟'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: لوگ (کسی بات کو) کتنا ہی چھپا لیں اللہ اس کو جانتا ہے، ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تو نے (مجھے جاتے ہوئے) دیکھا تھا اس وقت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے۔ انھوں نے (آ کر) مجھے آواز دی اور اپنی آواز کو تم سے مخفی رکھا، میں نے ان کو جواب دیا تو میں نے بھی اس کو تم سے مخفی رکھا اور وہ تمھارے پاس اندر نہیں آ سکتے تھے کہ تم کپڑے اتار چکی تھیں اور میں نے خیال کیا کہ تم سو چکی ہو تو میں نے تمھیں بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ تم (اکیلی) وحشت محسوس کرو گی۔ تو انھوں (جبریل علیہ السلام) نے کہا: آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کے پاس جائیں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں ان کے حق میں (دعا کے لیے) کیسے کہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم کہو: مومنوں اور مسلمانوں میں سے ان ٹھکانوں میں رہنے والوں پر سلامتی

ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم کرے، اور ہم ان شاء اللہ ضرور تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں۔"

[٢٢٥٧] ١٠٤-(٩٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ: - فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ، وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ - مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، لَلَاحِقُونَ، أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

[2257] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ اسدی نے سفیان سے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد (بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب وہ قبرستان جاتے تو رسول اللہ ﷺ ان کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ تو (سیکھنے کے بعد) ان کا کہنے والا کہتا: ۔ابوبکر کی روایت میں ہے: "سلامتی ہو مسلمانوں اور مومنوں کے ٹھکانوں میں رہنے والوں پر" اور زہیر کی روایت میں ہے: "مسلمانوں اور مومنوں کے ٹھکانے میں رہنے والو تم پر۔ اور ہم ان شاء اللہ ضرور (تمھارے ساتھ) ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمھارے لیے عافیت مانگتا ہوں۔"

(المعجم ٣٦) - (بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ) (التحفة ٣٦)

باب:36- نبی اکرم ﷺ کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت مانگنا

[٢٢٥٨] ١٠٥-(٩٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي».

[2258] مروان بن معاویہ نے یزید، یعنی ابن کیسان سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی اور میں نے اس سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی۔"

[٢٢٥٩] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

[2259] محمد بن عبید نے یزید بن کیسان سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ، فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ ﷺ: «اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي، فَزُورُوا الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ».

روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی، آپ روئے اور اپنے اردگرد والوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ میں ان کے لیے بخشش طلب کروں تو مجھے اجازت نہیں دی گئی اور میں نے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کروں تو اس نے مجھے اجازت دے دی، پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمھیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔''

[٢٢٦٠] ١٠٦-(٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَّابْنِ نُمَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَّهُوَ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». [انظر: ٥١١٤، ٥٢٠٧]

[2260] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر اور محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث سنائی۔ الفاظ ابوبکر اور ابن نمیر کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے ابوسنان سے، جو ضرار بن مرّہ ہیں، حدیث سنائی، انھوں نے محارب بن دثار سے، انھوں نے ابن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو (اب) تم ان کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمھیں تین دن سے اوپر قربانیوں کے گوشت (رکھنے) سے منع کیا تھا (اب) تم جب تک چاہو رکھ سکتے ہو اور میں نے تمھیں مشکیزوں کے سوا کسی اور برتن میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب تم ہر قسم کے برتنوں میں سے پی سکتے ہو لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔''

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ.

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ (انھوں نے ابن بریدہ کے نام، عبداللہ کی صراحت کی۔)

[٢٢٦١] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ ابْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ - اَلشَّكُّ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[2261] ابوخیثمہ نے زبید الیامی سے، انھوں نے محارب بن دثار سے، انھوں نے ابن بریدہ سے، انھوں نے، میرا خیال ہے اپنے والد سے۔ شک ابوخیثمہ کی طرف سے ہے۔ اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ (اسی طرح)

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ .

سفیان نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ (اسی طرح) معمر نے عطاء خراسانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ان سب (زبید، سفیان اور معمر) نے ابوسنان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ) (التحفة ٣٧)

باب:37- خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

[٢٢٦٢] ١٠٧-(٩٧٨) حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ : أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ .

[2262] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے قتل کر ڈالا تھا تو آپ نے (خود) اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ (دوسروں کو پڑھنے کا حکم دیا جس طرح ابتدا میں آپ دوسروں کو مقروض کا جنازہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔)

ارشاد باری تعالیٰ

خُذْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

''ان کے مالوں سے صدقہ (زکاۃ) لیجیے، اس کے ساتھ آپ انھیں پاک کریں گے اور انھیں صاف کریں گے اور ان کے لیے دعا کریں، بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

(التوبة 103:9)

زکاۃ کا معنی ومفہوم، اہمیت وفضیلت اور نصاب کی وضاحت

''زکاۃ'' زَکَا، یَزْکُو، زَکَاۃً سے ہے۔ اس کا لغوی معنی اگنا اور بڑھنا ہے۔ بڑھوتری تبھی ممکن ہے جب اگنے والی چیز آفات و امراض سے پاک ہو۔ ''زَکَا'' کا ایک معنی اچھا یا پاک ہونا بھی ہے۔ عرب کہتے ہیں: زَکَتِ الْأَرْضُ اس کا معنی ہے: طَابَتْ، یعنی زمین اچھی، صاف ستھری ہوگئی۔ تزکیہ اسی سے ہے۔ نفوس کا تزکیہ یہ ہے کہ ان کو آفات، بہت سے امراض اور آلائشوں سے پاک کیا جائے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ فطرتِ سلیمہ عطا کر کے دنیا میں بھیجتا ہے، ماں باپ اور دوسرے قریبی لوگ اس کی فطرت کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ سب سے زیادہ آلودگی یہ ہوتی ہے کہ انسان وجود عطا کرنے اور پالنے والے اللہ کی محبت کے بجائے مادی اشیاء کی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ مرض دنیا کے باقی تمام امراض کا سبب بنتا ہے، اسی سے حرص، ہوس، لالچ، خود غرضی، ظلم، سرکشی، طغیان غرض سب بیماریاں پیدا ہوتی اور بڑھتی ہیں۔ انبیائے کرام خصوصاً محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد نفوس انسانی کا تزکیہ کرنا، یعنی انھیں ان تمام مہلک بیماریوں سے نجات دلانا ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝﴾ ''وہ جس نے امیوں (ان پڑھوں) میں انھی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' (الجمعة 2:62) ویسے تو تمام ارکانِ اسلام تزکیۂ نفوس کا ذریعہ ہیں، ان میں سے زکاۃ بطور خاص اس مقصد کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں صدقات اور اللہ کی راہ میں مال دینے کو تزکیے کا ذریعہ بتایا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ﴾ ''ان کے مالوں میں سے صدقہ (زکاۃ) لیں، اس کے ذریعے سے انھیں پاک کریں، انھیں صاف ستھرا کریں اور ان کو دعا دیں۔'' (التوبة 103:9) اپنا تزکیہ اللہ کی راہ میں مال دے کر کیا جا سکتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی ۝﴾ ''جو اپنا مال دیتا ہے پاک ہونے کے لیے۔'' (اللیل 18:92) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نَفْسُ الْمُتَصَدِّقِ تَزْکُو، وَ مَالُهُ یَزْکُو، (أَيْ) یَطْهُرُ وَ یَزِیدُ فِي الْمَعْنٰی ''صدقہ دینے والا خود بھی پاک ہوتا ہے اور اس کا مال بھی پاک ہوتا ہے...........''

(مجموع فتاوٰی لابن تیمیة: 8/25)

اس کے مقاصد میں سے ایک مواسات بھی ہے۔ بنیادی اصول یہ ہے: «تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِیَائِهِمْ وَ تُرَدُّ إِلٰی فُقَرَائِهِمْ» ''ان کے مال داروں سے لیا جائے اور ان کے فقیروں پر لوٹایا جائے۔'' اس لحاظ سے زکاۃ کی صحیح ادائیگی امت کی اجتماعیت اور یکجہتی کی ضامن ہے۔

اسلام نے زکاۃ بنیادی طور پر انھی اموال میں مقرر کی ہے جن میں بڑھوتری (نمو) ہوتی ہے، یعنی مویشی، کھیتی باڑی، مالِ تجارت اور نقدی جن میں باقی تمام اموال کی قدر محفوظ رکھی جا سکتی ہے۔

یہ بھی اسلام کی رحمت کا مظہر ہے کہ زکاۃ کا ایک نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس بنیادی ضرورتوں کی تکمیل کے بعد کچھ زائد ہو، ان سے زکاۃ وصول کی جائے، جن کے پاس بنیادی ضرورتوں کے لیے بھی مال نہ ہو یا کم ہو ان کو چھوٹ دی جائے بلکہ ان کی مدد کی جائے۔ جدید معاشیات نے ٹیکس کے حوالے سے بنیادی چھوٹ کا تصور نصابِ زکاۃ ہی سے لیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بہت آسان اور جامع لفظوں میں بہت خوبصورتی کے ساتھ اس نصاب کو یوں بیان فرمایا: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَّلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَّلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ» وَ أَشَارَ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ» ''پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی پانچوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔

یہی کتاب الزکاۃ میں امام مسلم رحمہ اللہ کی لائی ہوئی پہلی حدیث ہے۔

وسق: ماپنے کا پیمانہ ہے۔ غلہ، خشک کھجوریں، کشمش وغیرہ کا لین دین وسق سے ماپ کر ہوتا تھا۔ پانی اور دوسری مائع اشیاء کو بھی اسی پیمانے سے ماپا جاتا تھا۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں اگرچہ ابن ماجہ، ابوداود اور نسائی میں مرفوع حدیثیں بھی موجود ہیں لیکن وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ [التلخيص الحبير لابن حجر: 169/2، رقم: 842,841]

اس حوالے سے اعتماد اس بات پر ہے کہ اس مقدار پر اجماع ہے۔ [مجموع فتاوٰى لابن تيمية: 447/5]

صاع کی مقدار پر البتہ اہل کوفہ اور اہل حجاز یا یوں کہہ لیجیے باقی تمام ائمہ (مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ) کے درمیان اختلاف ہے۔ حجاز میں زرعی اجناس کے لین دین کا نمایاں مرکز مدینہ تھا، ان کا صاع ہی حجازی صاع کہلاتا تھا۔ کوفہ میں حجاج بن یوسف نے جو صاع متعارف کروایا تھا وہ حجازی صاع سے نسبتاً بڑا تھا، اسے صاع عراقی یا صاع حجاجی کہا جاتا تھا۔

اہل کوفہ ایک صاع کو وزن میں 8 رطل کے برابر قرار دیتے ہیں جبکہ اہل حجاز 5.3 رطل کے برابر۔

امام ابو یوسف اور کئی دوسرے اہل کوفہ نے حج کے موقع پر زیارتِ مدینہ کے دوران میں جب پتہ لگانا چاہا کہ رسول اللہ ﷺ کا صاع کتنا تھا تو کثیر تعداد میں مہاجرین اور انصار کے بیٹوں نے اپنے اپنے گھروں سے اپنے خاندانی صاع، جو صحابہ استعمال کرتے رہے تھے، لا کر دکھائے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے کہا: میں نے ان کی مقدار جانچی تو وہ سب آپس میں مساوی اور 5.3 رطل کے برابر تھے۔ فَرَأَيْتُ أَمْرًا قَوِيًّا، فَقَدْ تَرَكْتُ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الصَّاعِ، وَ أَخَذْتُ بِقَوْلِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. ''میں نے بہت پختہ بات دیکھی تو میں نے صاع کے بارے میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول چھوڑ دیا اور اہل مدینہ کا قول لے لیا۔'' (سنن الكبرٰى للبيهقي: 171/4، وسنن الدارقطني: 150/2، حديث: 2105، ط: دار الكتب العلمية..... امام شوکانی رحمہ اللہ اس کی سند کو جید قرار دیتے ہیں)

جدید محققین نے آج کل کے حساب سے صاع کا وزن معلوم کیا تو وہ ان کے خیال کے مطابق 2176 گرام بنتا ہے۔ [فقه الزكاة، للدكتور يوسف القرضاوي: 372/1]

گندم کے پانچ وسق 653 کلوگرام بنتے ہیں۔ [فقه الزكاة، للدكتور يوسف القرضاوي: 373/1]

ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں۔ایک درہم کا وزن جدید تحقیق کے مطابق 2.975 گرام بنتا ہے، اس طرح ایک اوقیہ کا وزن ایک سو انیس گرام اور پانچ اوقیہ چاندی کا وزن پانچ سو پچانوے گرام بنتا ہے۔اس کے تولے بنائے جائیں تو تقریباً اکاون تولے بنتے ہیں۔سابقہ اندازہ ساڑھے باون تولے چاندی کا تھا جو اس مقدار کے قریب ہی تھا۔

سونے کے نصابِ زکاۃ کا تذکرہ صحیحین کی احادیث میں نہیں۔امام ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے،اس کے الفاظ ہیں: «وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ، يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتّٰى تَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، فَإِذَا كَانَتْ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، وَّحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ» ''تم پر کوئی چیز (بطور زکاۃ ادا کرنا) فرض نہیں،یعنی سونے میں جب تک تمھارے پاس (کم از کم) بیس دینار نہ ہوں،جب تمھارے پاس بیس دینار ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں آدھا دینار (زکاۃ) ہے،جو اس سے زیادہ ہوگا وہ اسی حساب کے مطابق (محسوب) ہوگا۔'' (سنن أبي داود، الزكاة، باب في زكاة السائمة، حديث: 1573) قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: سونے کے نصاب پر اجماع ہے۔

سونے کے دینار میں چوبیس قیراط ہوتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رومی اور ایرانی دینار استعمال ہوتے تھے۔عبدالملک بن مروان نے زکاۃ کے نصاب کو پیش نظر رکھتے ہوئے،اہل علم کے اتفاق سے جو دینار ڈھالے اور جن کے مطابق صدیوں تک دینار ڈھالے جاتے رہے وہ دینار مل بھی چکے ہیں۔ان دیناروں کے وزن کے مطابق سونے کی زکاۃ کا نصاب 85 گرام بنتا ہے۔ یہ برصغیر پاک وہند میں سونے کے نصاب کا جو حساب لگایا گیا تھا وہ ساڑھے سات تولے تھا،اس کے ستاسی گرام بنتے ہیں،یعنی محض دو گرام زیادہ۔اب تقریباً پورے عالم اسلام کا 85 گرام پر اتفاق ہے۔

نقدی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سونا چاندی یا ان کے ڈھلے ہوئے سکے بطور نقدی استعمال ہوتے تھے۔علمائے امت کا اجماع ہے کہ کرنسی کو انھی پر قیاس کیا جائے گا۔مغربی استعمار کے غلبے کے بعد دنیا میں کاغذی کرنسی رائج ہوئی۔ ہر ملک ایسی کرنسی سونے یا چاندی کی بنیاد پر جاری کرتا تھا۔(خزانے میں کرنسی کے مساوی یا ایک خاص تناسب سے سونا یا چاندی کا موجود ہونا ضروری تھا) کچھ عرصے بعد یہ بنیاد بھی ختم ہوگئی۔اب کرنسی کی بنیاد نہ سونے پر ہے نہ چاندی پر۔اب لوگوں کے پاس موجودہ کرنسی پر زکاۃ کا نصاب کیا ہوگا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے چاندی کے نصاب پر قیاس کیا جائے۔بعض سونے کے نصاب پر قیاس کرنے کے قائل ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاندی اور سونے دونوں کا نصاب قیمت یا مالیت کے اعتبار سے مساوی تھا لیکن بعد میں چاندی اپنی قیمت برقرار نہ رکھ سکی۔باقی اشیاء جن پر زکاۃ فرض ہے،مثلاً: بھیڑ بکریاں یا اونٹ وغیرہ ان کی مالیت کے ساتھ چاندی کے نصاب کی مالیت کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت میں پانچ چھ سے زیادہ بکریاں نہیں خریدی جاسکتیں۔ دوسری طرف سونے کی قیمت بھی غیر متناسب طریقے پر زیادہ ہورہی ہے۔اب کرنسی کی زکاۃ کا مسئلہ انتہائی سنجیدہ غور وفکر کا متقاضی ہے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں ایرانی اور رومی دونوں قسموں کے درہم متداول تھے۔ایک دوسرے کا آدھا تھا۔ایک کا وزن آٹھ دانق تھا اور دوسرے کا چار دانق۔لوگ دونوں کو مساوی طور پر ملا کر،یعنی آدھے بڑے اور آدھے چھوٹے دراہم سے اپنے معاملات طے کیا کرتے تھے۔اسلام آیا تو لوگوں نے زکاۃ کی ادائیگی کے لیے یہی طریقہ اختیار کیا۔وہ سو ایرانی اور سو رومی درہموں کو ملا کر ان سے زکاۃ کے نصاب کا تعین کرتے۔دونوں کو مساوی تعداد میں

ملانے سے پانچ اوقیہ چاندی کا نصاب پورا ہو جاتا، اسی طرح زکاۃ ادا کی جاتی۔ عبدالملک نے جب اپنے درہم ڈھلوانے کا ارادہ کیا تو تمام اہل علم کو جمع کیا۔ انھوں نے درہم کا وزن، دونوں درہموں کی اوسط، یعنی 8+4 دانق کا نصف 6 دانق مقرر کیا۔ اس طرح سے دو سو درہموں میں پانچ اوقیہ چاندی پوری ہو جاتی تھی۔

اگر سونے کی قیمتیں اسی طرح غیر متناسب انداز میں بڑھتی رہیں تو کیا ایسا کیا جا سکتا ہے کہ کرنسی کے لیے چاندی کے نصاب کی مالیت کا نصف سونے کے نصاب کی مالیت کا نصف ملا کر مقدارِ نصاب متعین کر لی جائے؟ اس کے لیے پورے عالم اسلام کے حوالے سے اہل علم کا اجماع حاصل کرنا ناگزیر ہوگا۔ فی الحال یہی مناسب ہے کہ جب تک سونے کے نصاب اور چاندی کو چھوڑ کر باقی اشیاء کے نصاب کی قیمتیں قریب قریب رہتی ہیں سونے کے نصاب کو کرنسی کے نصاب کی بنیاد بنایا جائے۔

کتاب الزکاۃ میں امام مسلم رحمہ اللہ نے جس ترتیب سے احادیث بیان کی ہیں اس کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مسلم رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کی موطأ کی طرح اپنی صحیح میں صحت کے اعلیٰ ترین معیار پر احادیث ترتیب دی ہیں۔ انھوں نے پہلے چاندی کا نصاب ذکر کیا ہے، پھر اونٹوں کا، پھر اجناسِ خوردنی اور خشک پھلوں کا، پھر مویشی اور دیگر اشیاء کا، پھر یہ کہ ایک سال گزرنا ضروری ہے، اس غرض سے حضرات ابوبکر، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے روایتیں بیان کیں۔ اس میں اگرچہ حضرت معاویہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اختلاف کرتے ہیں لیکن دو خلفائے راشدین نے جو کیا ہے وہ اس لیے راجح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي» ''تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔'' [شرح مشکل الآثار: 223/3، حدیث: 1186، نیز دیکھیے: سنن ابن ماجہ، حدیث: 43,42، وسنن أبي داود، حدیث: 4608,4607] اور یہ بھی فرمایا: «فَإِنْ يُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ يَرْشُدُوا» ''اگر وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کریں تو رہنمائی پائیں گے۔'' [صحیح مسلم، حدیث: 681] اس کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے سونے کی زکاۃ کا ذکر کیا ہے کیونکہ اس کی دلیل کی قوت نسبتاً کم ہے، پھر ان چیزوں کا ذکر کیا ہے جن میں زکاۃ فرض کی گئی ہے۔ اس حوالے سے قرآن کی آیات اور احادیث بیان کی ہیں۔ ان میں بہترین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اور زکاۃ کے بارے میں آپ کا مکتوب ہے۔ ان کے بعد وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت لائے ہیں۔ [مجموع فتاوی لابن تیمیة: 9/25]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٢- كِتَابُ الزَّكَاةِ

زکاۃ کے احکام ومسائل

(المعجم . . . .) - (بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ) (التحفة ١)

باب: پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں

[٢٢٦٣] ١-(٩٧٩) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[2263] سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے پوچھا تو انھوں نے مجھے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم (غلے یا کھجور) میں صدقہ (زکاۃ) نہیں اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ ہے۔''

[٢٢٦٤] ٢-(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2264] یحییٰ بن سعید نے عمرو بن یحییٰ سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کے مانند بیان کیا۔

[٢٢٦٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: وَأَشَارَ

[2265] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے اپنے والد یحییٰ بن عمارہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور نبی ﷺ نے اپنی ہتھیلی سے اپنی پانچوں انگلیوں سے اشارہ کیا..... پھر (ابن جریج

النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

نے سفیان) بن عیینہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٢٢٦٦] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[2266] عمارہ بن غزیہ نے یحییٰ بن عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم (کھجور یا غلے) میں صدقہ نہیں اور پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ نہیں۔''

[٢٢٦٧] ٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيما دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ».

[2267] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے اسماعیل بن امیہ سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انھوں نے یحییٰ بن عمارہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم کھجور اور غلے میں صدقہ نہیں ہے۔''

[٢٢٦٨] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ، حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَّلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَّلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[2268] عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ غلے میں صدقہ ہے نہ کھجور میں حتیٰ کہ وہ پانچ وسق تک پہنچ جائیں اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ ہے۔''

[٢٢٦٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ

[2269] یحییٰ بن آدم نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے اسماعیل بن امیہ سے اسی مذکورہ بالا سند کے ساتھ ابن مہدی

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ.

کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٢٢٧٠] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ آدَمَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ - بَدَلَ التَّمْرِ -: ثَمَرٍ.

[2270] عبد الرزاق نے کہا: ہمیں ثوری اور معمر نے اسماعیل بن امیہ سے اسی سند کے ساتھ، ابن مہدی اور یحییٰ بن آدم کی حدیث کی طرح بیان کیا، البتہ انھوں نے تمر (کھجور) کے بجائے ثمر (پھل) کہا۔

[٢٢٧١] ٦-(٩٨٠) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ».

[2271] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ ہے۔''

(المعجم ١) - (بَابُ مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ) (التحفة ٢)

باب:1- زرعی پیداوار میں عُشر یا نصفِ عشر

[٢٢٧٢] ٧-(٩٨١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ

[2272] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جس (کھیتی) کو دریا کا پانی یا بارش سیراب کرے ان میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جس کو اونٹ (وغیرہ کسی جانور کے ذریعے) سے سیراب کیا جائے ان میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔''

الْعُشُورُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ».

(المعجم ٢) - (بَابٌ: لَا زَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ) (التحفة ٣)

باب:2- مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں اس پر زکاۃ نہیں

[٢٢٧٣] ٨-(٩٨٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ».

[2273] عبد اللہ بن دینار نے سلیمان بن یسار سے، انھوں نے عراک بن مالک سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے ذمے نہ اس کے غلام میں صدقہ (زکاۃ) ہے اور نہ اس کے گھوڑے میں۔''

[٢٢٧٤] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ عَمْرٌو: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ: يَبْلُغُ بِهِ - «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ».

[2274] عمرو الناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب بن موسیٰ نے مکحول سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن یسار سے، انھوں نے عراک بن مالک سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ عمرو نے کہا: (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) نبی ﷺ سے روایت کی اور زہیر نے کہا: انھوں نے اسے نبی ﷺ تک پہنچایا، یعنی آپ سے بیان کیا۔ ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔''

[٢٢٧٥] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، كُلُّهُمْ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2275] خثیم بن عراک بن مالک نے اپنے والد (عراک بن مالک) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[٢٢٧٦] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى

[2276] مخرمہ نے اپنے والد (بکیر بن عبداللہ) سے، انھوں نے عراک بن مالک سے روایت کی، انھوں نے کہا:

قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ».

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''(مالک پر) غلام (کے معاملے) میں صدقۂ فطر کے سوا کوئی صدقہ نہیں۔''

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي تَقْدِيمِ الزَّكَاةِ وَمَنْعِهَا) (التحفة ٤)

باب:3- وقت سے پہلے زکاۃ دینا اور زکاۃ کی ادائیگی روک لینا

[٢٢٧٧] ١١-(٩٨٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ، وَمِثْلُهَا مَعَهَا». ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟».

[2277] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو (بعد میں آپ سے) کہا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے زکاۃ روک لی ہے (نہیں دی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن جمیل تو اس کے علاوہ کسی اور بات کا بدلہ نہیں لے رہا کہ وہ پہلے فقیر تھا تو اللہ نے اسے غنی کر دیا، رہے خالد تو تم ان پر زیادتی کر رہے ہو، انھوں نے اپنی زرہیں اور ہتھیار (جنگی ساز و سامان) اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں، باقی رہے عباس تو ان کی زکاۃ میرے ذمے ہے اور اتنی اس کے ساتھ اور بھی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! کیا تمھیں معلوم نہیں، انسان کا چچا اس کے باپ جیسا ہوتا ہے؟'' (ان کی زکاۃ تم مجھ سے طلب کر سکتے تھے۔)

(المعجم ٤) - (بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ) (التحفة ٥)

باب:4- مسلمان کھجور اور جو سے صدقۂ فطر (فطرانہ) ادا کر سکتے ہیں

[٢٢٧٨] ١٢-(٩٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

[2278] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر

مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ عَلَى النَّاسِ، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

رمضان کا صدقۂ فطر (فطرانہ) کھجوروں یا جَو کا ایک صاع (فی کس) مقرر کیا، وہ (فرد) مسلمانوں میں سے آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت۔

[٢٢٧٩] ١٣-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ.

[2279] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غلام یا آزاد، چھوٹے یا بڑے ہر کسی پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقۂ فطر (فطرانہ) فرض قرار دیا۔

[٢٢٨٠] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ.

قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

[2280] ایوب نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت ہر کسی پر، رمضان کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع مقرر فرمایا۔

کہا: لوگوں نے گندم کا نصف صاع اس (جَو) کے (ایک صاع کے) مساوی قرار دیا۔

[٢٢٨١] ١٥-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ، صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِيرٍ.

[2281] لیث نے نافع سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع صدقۂ فطر (ادا کرنے) کا حکم دیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو لوگوں نے گندم کے دو مُد

حِنْطَةٍ .

اس (جو) کے ایک صاع کے برابر قرار دے لیے۔

[٢٢٨٢] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، أَوْ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ.

[2282] ضحاک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مسلمانوں میں سے ہر انسان پر، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع، صدقۂ فطر مقرر فرمایا۔

[٢٢٨٣] ١٧-(٩٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ.

[2283] زید بن اسلم نے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم زکاۃ الفطر طعام (گندم) کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجوروں کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع یا منقے کا ایک صاع نکالا کرتے تھے۔

[٢٢٨٤] ١٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ، إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ، حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ، صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ: إِنِّي أُرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ

[2284] داود بن قیس نے عیاض بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے تو ہم ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے طعام (گندم) کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجوروں کا ایک صاع یا منقے کا ایک صاع زکاۃ الفطر (فطرانہ) نکالتے تھے۔ اور ہم اسی کے مطابق نکالتے رہے یہاں تک کہ ہمارے پاس (امیر المومنین) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ ادا کرنے کے لیے تشریف لائے اور منبر پر لوگوں کو خطاب کیا اور لوگوں سے جو گفتگو کی اس میں یہ بھی کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام سے آنے والی (مہنگی) گندم کے دو مد (نصف صاع) کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ اس

تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ.

کے بعد لوگوں نے اس قول کو اپنا لیا۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ، كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ، أَبَدًا، مَّا عِشْتُ.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں، جب تک میں ہوں زندگی بھر ہمیشہ اسی طرح نکالتا رہوں گا جس طرح (عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) نکالا کرتا تھا۔

[٢٢٨٥] ١٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا، عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ، حُرٍّ وَّمَمْلُوكٍ، مِّنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ، فَرَأٰى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ.

[2285] اسماعیل بن امیہ نے کہا: مجھے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں زکاۃ الفطر ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے تین (قسم کی) اصناف سے نکالتے تھے: کھجوروں سے ایک صاع، پنیر سے ایک صاع اور جو سے ایک صاع۔ ہم ہمیشہ اس کے مطابق نکالتے رہے یہاں تک کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آ گیا تو انھوں نے یہ رائے پیش کی کہ گندم کے دو مد کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں تو اسی (پہلے طریقے سے) نکالتا رہوں گا۔

[٢٢٨٦] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: الْأَقِطِ، وَالتَّمْرِ، وَالشَّعِيرِ.

[2286] حارث بن عبدالرحمان بن ابی ذباب نے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم فطرانہ ان تین اجناس سے نکالا کرتے تھے: پنیر، کھجور اور جو۔ (یہی ان کی بنیادی خوردنی اجناس تھیں۔)

[٢٢٨٧] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ، لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عِدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، أَنْكَرَ ذٰلِكَ أَبُو سَعِيدٍ

[2287] ابن عجلان نے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے گندم کے آدھے صاع کو کھجوروں کے ایک صاع کے برابر قرار دیا تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس بات (کو ماننے) سے انکار کیا اور کہا: میں فطرانے میں

وَّقَالَ: لَا أُخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ.

اس کے سوا اور کچھ نہ نکالوں گا جو میں رسول اللہ ﷺ کے دور میں نکالا کرتا تھا: (اور وہ ہے) کھجوروں کا ایک صاع یا منقے کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع۔

(المعجم ٥) - (بَابُ الْأَمْرِ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ) (التحفة ٦)

باب:5- فطرانہ نماز عید سے پہلے نکالنے کا حکم

[٢٢٨٨] ٢٢-(٩٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى، قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

[2288] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے نماز عید کی طرف لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

[٢٢٨٩] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى، قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

[2289] ضحاک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر نکالنے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے لوگوں کے عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ) (التحفة ٧)

باب:6- زکاۃ نہ دینے والے کا گناہ

[٢٢٩٠] ٢٤-(٩٨٧) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ، لَّا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ، فَأُحْمِيَ

[2290] حفص بن میسرہ صنعانی نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی کہ ان کو ابو صالح ذکوان نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی سونے اور چاندی کا مالک ان میں سے (یا ان کی قیمت میں سے) ان کا حق (زکاۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا (انھیں) اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا اور انھیں جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور پھر

عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» . قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، أَوْفَرَ مَا كَانَتْ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَّاحِدًا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» . قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَّيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ، وَلَا جَلْحَاءُ، وَلَا عَضْبَاءُ، تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» . قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: «اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَّهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ، فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ، وَّأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ

ان سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا، جب وہ (تختیاں) پھر سے (آگ میں) جائیں گی، انھیں پھر سے اس کے لیے واپس لایا جائے گا، اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (یہ عمل مسلسل ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، پھر وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے گا۔'' آپ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا اور ان کا حق یہ بھی ہے کہ ان کو پانی پلانے کے دن (ضرورت مندوں اور مسافروں کے لیے) ان کا دودھ نکالا جائے اور جب قیامت کا دن ہوگا اس (مالک) کو ایک وسیع چٹیل میدان میں ان (اونٹوں) کے سامنے بچھا (لٹا) دیا جائے گا، وہ (اونٹ دنیا میں تعداد اور فربہی کے اعتبار سے) جتنے زیادہ سے زیادہ وافر تھے اس حالت میں ہوں گے، وہ ان میں سے دودھ چھڑائے ہوئے ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا، وہ اسے اپنے قدموں سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے، جب بھی ان میں سے پہلا اونٹ اس پر سے گزر جائے گا تو دوسرا اس پر واپس لے آیا جائے گا۔ یہ اس دن میں (بار بار) ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔''

آپ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! تو گائے اور بکریاں؟ آپ نے فرمایا: ''اور نہ گائے اور بکریوں کا کوئی مالک ہوگا جو ان کا حق ادا نہیں کرتا، مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بچھایا (لٹایا) جائے گا وہ ان میں سے کسی ایک (جانور) کو بھی گم

سِتْرٌ، فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَّأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ، عَدَدَ مَا أَكَلَتْ، حَسَنَاتٌ، وَّكُتِبَ لَهُ، عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَسَنَاتٌ، وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ، عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا، حَسَنَاتٍ، وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَّسْقِيَهَا، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ، عَدَدَ مَا شَرِبَتْ، حَسَنَاتٍ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ. وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ﴾ [الزلزلة: ٧، ٨]».

نہیں پائے گا۔ ان میں کوئی (گائے یا بکری) نہ مڑے سینگوں والی ہوگی، نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ہی کوئی ٹوٹے سینگوں والی ہوگی (سب سیدھے تیز سینگوں والی ہوں گی) وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے سموں سے روندیں گی، (یہ معاملہ) اس دن میں (ہوگا) جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، جب پہلا (جانور) گزر جائے گا تو ان کا دوسرا (جانور واپس) لے آیا جائے گا حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہوجائے گا اور اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔'' عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! تو گھوڑے؟ آپ نے فرمایا: ''گھوڑے تین طرح کے ہیں: وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہیں، دوسرے وہ جو آدمی کے لیے ستر (پردہ پوشی کا باعث) ہیں، تیسرے وہ جو آدمی کے لیے اجروثواب کا باعث ہیں۔ بوجھ اور گناہ کا باعث وہ گھوڑے ہیں جن کو ان کا مالک ریاکاری، فخر وغرور اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھتا ہے تو یہ گھوڑے اس کے لیے بوجھ (گناہ) ہیں۔

اور وہ جو اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہیں تو وہ (اس) آدمی (کے گھوڑے ہیں) جس نے انھیں (موقع ملنے پر) اللہ کی راہ میں (خود جہاد کرنے کے لیے) باندھ رکھا ہے، پھر وہ ان کی پشتوں اور گردنوں میں اللہ کے حق کو نہیں بھولا تو یہ اس کے لیے باعثِ ستر ہیں (چاہے اسے جہاد کا موقع ملے یا نہ ملے۔) اور وہ گھوڑے جو اس کے لیے اجروثواب کا باعث ہیں تو وہ (اس) آدمی (کے گھوڑے ہیں) جس نے انھیں اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی خاطر کسی چراگاہ یا باغیچے میں باندھ رکھا ہے (اور وہ خود جہاد پر جا سکے یا نہ جا سکے انھیں دوسروں کو جہاد کے لیے دیتا ہے) یہ گھوڑے اس چراگاہ یا باغ میں سے جتنا بھی کھائیں گے تو اس شخص کے لیے اتنی تعداد میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس شخص کے لیے ان کی لید اور پیشاب

کی مقدار کے برابر (بھی) نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور وہ گھوڑے اپنی رسی تڑا کر ایک دو ٹیلوں کی دوڑ نہیں لگائیں گے مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ان کے قدموں کے نشانات اور لید کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دے گا اور نہ ہی ان کا مالک انھیں لے کر کسی نہر پر سے گزرے گا اور وہ گھوڑے اس نہر میں سے پانی پییں گے جبکہ وہ (مالک) ان کو پانی پلانا (بھی) نہیں چاہتا مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے اتنی نیکیاں لکھ دے گا جتنا ان گھوڑوں نے پانی پیا۔" عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! اور گدھے؟ آپ نے فرمایا: "مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا کوئی چیز نازل نہیں کی گئی: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝﴾ جو کوئی ایک ذرے کی مقدار میں نیکی کرے گا (قیامت کے دن) اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ایک ذرے کے برابر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔"

[۲۲۹۱] ۲۵-(...) وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ ابْنِ مَيْسَرَةَ، إِلَى آخِرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّي حَقَّهَا» وَلَمْ يَقُلْ: «مِنْهَا حَقَّهَا». وَذَكَرَ فِيهِ: «لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَّاحِدًا» وَقَالَ: «يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ».

[2291] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ کی حدیث کے آخر تک اس کے ہم معنی روایت بیان کی، البتہ انھوں نے "جو اونٹوں کا مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا" کہا: اور مِنْهَا حَقَّهَا (ان میں سے ان کا حق) کے الفاظ نہیں کہے اور انھوں نے (بھی) اپنی حدیث میں "وہ ان میں سے دودھ چھڑائے ہوئے ایک بچے کو بھی گم نہ پائے گا" کے الفاظ روایت کیے ہیں اور اسی طرح (ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا کے بجائے) يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ (اس کے دونوں پہلو، اس کی پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا) کے الفاظ کہے۔

[۲۲۹۲] ۲٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

[2292] عبدالعزیز بن مختار نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ، فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِينُهُ، حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ، تَسْتَنُّ عَلَيْهِ، كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا، إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ، فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ، كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ».

نے فرمایا: ''کوئی بھی خزانے کا مالک نہیں جو اس کی زکاۃ ادا نہیں کرتا، مگر اس کے خزانے کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس کی تختیاں بنائی جائیں گی اور ان سے اس کے دونوں پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا حتیٰ کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا، (یہ) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، پھر اسے جنت یا جہنم کی طرف اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ اور کوئی بھی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کی زکاۃ ادا نہیں کرتا مگر اسے ان (اونٹوں) کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا جبکہ وہ اونٹ (تعداد اور جسامت میں) جتنے زیادہ سے زیادہ وافر تھے اس حالت میں ہوں گے۔ (وہ) اس کے اوپر دوڑ لگائیں گے، جب بھی ان میں آخری اونٹ گزرے گا پہلا اونٹ، اس پر دوبارہ لایا جائے گا، حتیٰ کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا، (یہ) ایک ایسے دن میں (ہوگا) جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، پھر اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔ اور جو بھی بکریوں کا مالک ان کی زکاۃ ادا نہیں کرتا تو اسے وافر ترین حالت میں جس میں وہ تھیں، ان کے سامنے ایک وسیع وعریض چٹیل میدان میں بچھا (لٹا) دیا جائے گا، وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ ان میں نہ کوئی مڑے سینگوں والی ہوگی اور نہ بغیر سینگوں کے۔ جب بھی آخری بکری گزرے گی اسی وقت پہلی دوبارہ اس پر لائی جائے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے دن میں جو پچاس ہزار سال کے برابر ہے، اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا، پھر اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔''

قَالَ سُهَيْلٌ: وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا، قَالُوا: فَالْخَيْلُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَلْخَيْلُ فِي

سہیل نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے گائے کا تذکرہ فرمایا یا نہیں۔ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! تو

نَوَاصِيهَا - أَوْ قَالَ: اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا» - قَالَ سُهَيْلٌ: أَنَا أَشُكُّ، - «اَلْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَّلِرَجُلٍ وِّزْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ، فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرًا، وَّلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ، مَّا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا، وَّلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَّهْرٍ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ - حَتّٰى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَاثِهَا - وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ، وَّأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَّتَجَمُّلًا، وَلَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا، فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا، وَأَمَّا الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَّبَطَرًا وَّبَذَخًا وَّرِيَاءَ النَّاسِ، فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ». قَالُوا: فَالْحُمُرُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ۷، ۸]».

گھوڑے (کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تک خیر، گھوڑوں کی پیشانی میں ہے''۔یا فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی ہوئی ہے''۔''سہیل نے کہا: مجھے شک ہے۔(فرمایا:) ''گھوڑے تین قسم کے ہیں: یہ ایک آدمی کے لیے باعث اجر ہیں، ایک آدمی کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہیں اور ایک کے لیے بوجھ اور گناہ کا سبب ہیں۔ وہ گھوڑے جو اس (مالک) کے لیے اجر (کا سبب) ہیں تو (ان کا مالک) وہ آدمی ہے جو انھیں اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) پالتا ہے اور تیار کرتا ہے تو یہ گھوڑے کوئی چیز اپنے پیٹ میں نہیں ڈالتے مگر اللہ اس کی وجہ سے اس کے لیے اجر لکھ دیتا ہے۔ اگر وہ انھیں چراگاہ میں چراتا ہے تو وہ کوئی چیز بھی نہیں کھاتے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے اجر لکھ دیتا ہے اور اگر وہ انھیں کسی نہر سے پانی پلاتا ہے تو پانی کے ہر قطرے کے بدلے جسے وہ اپنے پیٹ میں اتارتے ہیں، اس کے لیے اجر ہے۔حتیٰ کہ آپ نے ان کے پیشاب اور لید کرنے میں بھی اجر ملنے کا تذکرہ کیا۔ اور اگر یہ گھوڑے ایک یا دو ٹیلوں (کا فاصلہ) دوڑیں تو اس کے لیے ان کے ہر قدم کے عوض جو وہ اٹھاتے ہیں، اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ انسان جس کے لیے یہ باعثِ پردہ ہیں تو وہ آدمی ہے جو انھیں عزت و شرف اور زینت کے طور پر رکھتا ہے اور وہ تنگی اور آسانی (ہر حالت) میں ان کی پشتوں اور ان کے پیٹوں کا حق نہیں بھولتا۔ رہا وہ آدمی جس کے لیے وہ بوجھ ہیں تو وہ شخص ہے جو انھیں ناسپاس گزاری کے طور پر، غرور اور تکبر کرنے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے رکھتا ہے تو وہی ہے جس کے لیے یہ گھوڑے بوجھ کا باعث ہیں۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو گدھے (ان کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ان کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا

کچھ نازل نہیں کیا: ''تو جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔''

[٢٢٩٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[2293] عبدالعزیز دراوردی نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور (پوری) حدیث بیان کی۔

[٢٢٩٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ - بَدَلَ عَقْصَاءُ -: «عَضْبَاءُ» وَقَالَ: «فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ» وَلَمْ يَذْكُرْ: جَبِينُهُ.

[2294] روح بن قاسم نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور عَقْصَاء (مڑے ہوئے سینگوں والی) کے بجائے عَضْبَاء (ٹوٹے ہوئے سینگوں والی) کہا اور ''اس کے ذریعے سے اس کا پہلو اور اس کی پشت داغی جائے گی'' کہا اور پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٢٩٥] (...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللهِ أَوِ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ.

[2295] بکیر نے (ابو صالح) ذکوان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب انسان اپنے اونٹوں میں اللہ کا حق یا زکاۃ ادا نہیں کرتا......'' آگے سہیل کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٢٩٦] ٢٧-(٩٨٨) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَّا يَفْعَلُ

[2296] ابن جریج نے کہا: مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کوئی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کے معاملے میں اس طرح نہیں کرتا جس طرح ان کا حق ہے مگر وہ قیامت کے دن اپنی انتہائی زیادہ تعداد میں آئیں گے جو کبھی ان کی تھی اور وہ ان (اونٹوں) کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا اور وہ اسے اپنے اگلے قدموں اور اپنے پاؤں سے روندیں گے۔ اسی طرح کوئی گائے کا مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا مگر وہ قیامت کے دن اس زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی جو

فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا، وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ، إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ، فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ، فَيُنَادِيهِ: خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ، فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ، فَإِذَا رَأَى أَنْ لَّا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ، فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ».

کبھی ان کی تھی اور وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں بیٹھے گا، وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے پیروں سے روندیں گی اور اسی طرح بکریوں کا کوئی مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اپنی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی جو کبھی ان کی تھی اور وہ ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا، وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے سموں سے اسے روندیں گی اور ان میں نہ کوئی سینگوں کے بغیر ہوگی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی۔ اور کوئی (سونے چاندی کے) خزانے کا مالک نہیں جو اس کا حق ادا نہیں کرتا مگر قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اپنا منہ کھولے ہوئے اس کا تعاقب کرے گا، جب اس کے پاس پہنچے گا تو وہ اس سے بھاگے گا، پھر وہ (سانپ) اسے آواز دے گا: اپنا خزانہ لے لو جو تم نے (دنیا میں) چھپا کر رکھا تھا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب (خزانے والا) دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو وہ اپنا ہاتھ اس (سانپ) کے منہ میں داخل کر دے گا، وہ اسے اس طرح چبائے گا جس طرح سانڈ چباتا ہے۔“

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَّقُولُ هٰذَا الْقَوْلَ، ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.

ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو یہ بات کہتے ہوئے سنا، پھر ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس (حدیث) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اسی طرح کہا جس طرح عبید بن عمیر نے کہا۔

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا حَقُّ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا، وَمَنِيحَتُهَا، وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ».

اور ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو کہتے ہوئے سنا، ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی (پلانے کے موقع) پر ان کا دودھ دوہنا (اور لوگوں کو پلانا) اور اس کا ڈول ادھار دینا اور اس کا سانڈ ادھار دینا اور اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دینا اور اللہ کی راہ میں سواری کی خاطر دینا۔“

[٢٢٩٧] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ، لَّا يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا، وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا، لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ». قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «إِطْرَاقُ فَحْلِهَا، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَمَنِيحَتُهَا، وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ، وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ، وَيُقَالُ: هٰذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ، فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ، أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ، فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ».

[2297] عبدالملک نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اونٹوں، گائے اور بکریوں کا جو بھی مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا تو اسے قیامت کے دن ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا، سموں والا جانور اسے اپنے سموں سے روندے گا اور سینگوں والا اسے اپنے سینگوں سے مارے گا، ان میں اس دن نہ کوئی (گائے یا بکری) بغیر سینگ کے ہوگی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی۔'' ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان میں سے نر کو جفتی کے لیے دینا، ان کا ڈول ادھار دینا، ان کو دودھ پینے کے لیے دینا، ان کو پانی کے گھاٹ پر دوہنا (اور لوگوں کو پلانا) اور اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دینا۔ اور جو بھی صاحب مال اس کی زکاۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا، اس کا مالک جہاں جائے گا وہ اس کے پیچھے لگا رہے گا اور وہ اس سے بھاگے گا، اسے کہا جائے گا: یہ تیرا وہی مال ہے جس میں تو بخل کیا کرتا تھا۔ جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں داخل کرے گا، وہ اسے اس طرح چبائے گا جس طرح نر اونٹ (چارے کو) چباتا ہے۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ إِرْضَاءِ السُّعَاةِ) (التحفة ٨)

باب: 7- زکاۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنا

[٢٢٩٨] ٢٩-(٩٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ

[2298] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں محمد بن ابی اسماعیل نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن ہلال عبسی نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: کچھ بدوی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت

عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيَظْلِمُونَنَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ».

میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: کچھ زکاۃ وصول کرنے والے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے زکاۃ وصول کرنے والوں کو راضی کیا کرو۔''

قَالَ جَرِيرٌ: مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ، مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ. [انظر: ٢٤٩٤]

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تو میرے پاس سے جو کوئی زکاۃ وصول کرنے والا گیا، راضی گیا۔

[٢٢٩٩](...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2299] عبدالرحیم بن سلیمان، یحییٰ بن سعید اور ابواسامہ سب نے محمد بن ابی اسماعیل سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ لَّا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ) (التحفة ٩)

باب:8- زکاۃ نہ دینے والے کی سخت سزا

[٢٣٠٠] ٣٠-(٩٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «هُمُ الْأَخْسَرُونَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!» قَالَ: فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ، فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا - مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ، مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا

[2300] وکیع نے کہا: اعمش نے ہمیں معرور بن سوید کے حوالے سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! وہی لوگ سب سے زیادہ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔'' کہا: میں آکر آپ کے پاس بیٹھا (ہی تھا)، اور اطمینان سے بیٹھا بھی نہ تھا کہ کھڑا ہو گیا اور میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ زیادہ مالدار لوگ ہیں، سوائے اس کے جس نے ـــ اپنے آگے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں ـــ ایسے، ایسے اور ایسے کہا

غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ».

(لے لو، لے لو) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ جو بھی اونٹوں، گایوں یا بکریوں کا مالک ان کی زکاۃ ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس طرح بڑی اور موٹی ہو کر آئیں گی جتنی زیادہ سے زیادہ تھیں، اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی، جب بھی ان میں سے آخری گزر کر جائے گی، پہلی اس (کے سر) پر واپس آ جائے گی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔''

[٢٣٠١] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ، فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا، لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا».

[2301] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے معرور سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے...... آگے وکیع کی روایت کی طرح ہے، البتہ (اس میں ہے کہ) آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین پر جو بھی آدمی فوت ہوتا ہے اور ایسے اونٹ، گائے یا بکریاں پیچھے چھوڑ جاتا ہے جن کی اس نے زکاۃ ادا نہیں کی۔''

[٢٣٠٢] ٣١-(٩٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي أُحُدًا ذَهَبًا، تَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَّعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا دِينَارٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ».

[2302] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے یہ بات خوشی کی باعث نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرا دن مجھ پر اس طرح آئے کہ میرے پاس اس میں سے کوئی دینار بچا ہوا موجود ہو سوائے اس دینار کے جس کو میں اپنا قرض چکانے کے لیے رکھ لوں۔''

[٢٣٠٣] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[2303] شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے روایت کرتے سنا...... اسی کے مانند۔

(المعجم ٩) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ)

(التحفة ١٠)

باب:9- صدقے کی ترغیب

[٢٣٠٤] ٣٢-(٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، وَّنَحْنُ نَنْظُرُ إِلٰى أُحُدٍ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبٌ أُمْسِي ثَالِثَةً، عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ، هٰكَذَا - حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ - وَهٰكَذَا - عَنْ يَّمِينِهِ - وَهٰكَذَا - عَنْ شِمَالِهِ -» قَالَ: ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى قَالَ: ثُمَّ مَشَيْنَا، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! كَمَا أَنْتَ حَتّٰى آتِيَكَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي، قَالَ: سَمِعْتُ لَغَطًا وَّسَمِعْتُ صَوْتًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عُرِضَ لَهُ، قَالَ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَّبِعَهُ. قَالَ: ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: «لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ» قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ، فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ، قَالَ: فَقَالَ: «ذَاكَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -

[2304] اعمش نے زید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں (ایک رات) عشاء کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا اور ہم اُحد پہاڑ کو دیکھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ابوذر!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول حاضر ہوں! فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ یہ (کوہِ) احد میرے پاس سونے کا ہو اور میں اس حالت میں تیسری شام کروں کہ میرے پاس اس میں سے ایک دینار بچا ہوا موجود ہو سوائے اس دینار کے جو میں نے قرض (کی ادائیگی) کے لیے بچایا ہو، اور میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح (خرچ) کروں ــــ آپ نے اپنے سامنے دونوں ہاتھوں سے بھر کر ڈالنے کا اشارہ کیا ــــ اس طرح (خرچ) کروں ــــ دائیں طرف سے ــــ اس طرح ــــ بائیں طرف سے ــــ'' (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ہم چلے تو آپ نے فرمایا: ''ابوذر!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول حاضر ہوں! آپ نے فرمایا: ''یقیناً زیادہ مالدار ہی قیامت کے دن کم (مایہ) ہوں گے، مگر وہ جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح (خرچ) کیا۔'' جس طرح آپ نے پہلی بار کیا تھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم پھر چلے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوذر! میرے واپس آنے تک اسی حالت میں ٹھہرے رہنا۔'' کہا: آپ چلے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے شور سا سنا، آواز سنی تو میں نے دل میں کہا شاید رسول اللہ ﷺ کو کوئی چیز پیش آ گئی ہے، چنانچہ میں نے آپ کے پیچھے جانے کا ارادہ کر لیا، پھر مجھے آپ کا یہ فرمان یاد آ گیا: ''میرے آنے

أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ». [راجع: ٢٧٢]

تک یہاں سے نہ ہٹنا'' تو میں نے آپ کا انتظار کیا، جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے جو (کچھ) سنا تھا آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: ''وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، میرے پاس آئے اور بتایا کہ آپ کی امت کا جو فرد اس حال میں فوت ہوگا کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے پوچھا: چاہے اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ انھوں نے کہا: چاہے اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔''

[٢٣٠٥] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ، لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَّمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقُلْتُ: أَبُوذَرٍّ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! تَعَالَهْ» قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرًا، فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا». قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «اِجْلِسْ هٰهُنَا» قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ، فَقَالَ لِي: «اِجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ، فَلَبِثَ عَنِّي، فَأَطَالَ اللَّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَّهُوَ يَقُولُ: «وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى» قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَّرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ:

[2305] عبدالعزیز بن رفیع نے زید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک رات (گھر سے) باہر نکلا تو اچانک دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے چلے جا رہے ہیں، آپ کے ساتھ کوئی انسان نہیں تو میں نے خیال کیا کہ آپ اس بات کو ناپسند کر رہے ہیں کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے، چنانچہ میں چاند کے سائے میں چلنے لگا۔ آپ مڑے تو مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کی: ابوذر ہوں، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے! آپ نے فرمایا: ''ابوذر! آجاؤ۔'' کہا: میں کچھ دیر آپ کے ساتھ چلا، تو آپ نے فرمایا: ''بے شک زیادہ مال والے ہی قیامت کے دن کم (مایہ) ہوں گے، سوائے ان کے جن کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور انھوں نے اسے دائیں، بائیں اور آگے پیچھے اڑا ڈالا اور اس میں نیکی کے کام کیے۔'' میں ایک گھڑی آپ کے ساتھ چلتا رہا تو آپ نے فرمایا: ''یہاں بیٹھ جاؤ۔'' آپ نے مجھے ایک ہموار زمین میں بٹھا دیا جس کے گرد پتھر تھے اور آپ نے مجھے فرمایا: ''یہیں بیٹھے رہنا یہاں تک کہ میں تمھارے پاس لوٹ آؤں۔'' آپ پتھریلے میدان (حرے) میں چل پڑے حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ مجھ سے دور رکے رہے اور زیادہ دیر کر دی، پھر میں نے آپ کی آواز سنی جب آپ

«ذَاكَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، فَقَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ»، قَالَ: «قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ».

میری طرف آتے ہوئے فرما رہے تھے: ''خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو۔'' جب آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا، میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ مجھے آپ پر نثار فرمائے! آپ سیاہ پتھروں کے میدان (حرہ) کے کنارے کس سے گفتگو فرما رہے تھے؟ میں نے تو کسی کو نہیں سنا جو آپ کو جواب دے رہا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے جو سیاہ پتھروں کے کنارے میرے سامنے آئے اور کہا: اپنی امت کو بشارت دے دیجیے کہ جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اے جبریل! چاہے اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں! فرمایا: میں نے پھر کہا: خواہ اس نے چوری کی ہو خواہ اس نے زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پھر (تیسری بار) پوچھا: خواہ اس نے چوری کی ہو خواہ اس نے زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، خواہ اس نے شراب (بھی) پی ہو۔''

(المعجم ١٠) - (بَابٌ: فِي الْكَنَّازِينَ لِلْأَمْوَالِ وَالتَّغْلِيظِ عَلَيْهِمْ) (التحفة ١١)

باب: 10- اموال کو خزانہ بنانے والے اور ان کی سزا

[٢٣٠٦] ٣٤-(٩٩٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَخْشَنُ الثِّيَابِ، أَخْشَنُ الْجَسَدِ، أَخْشَنُ الْوَجْهِ، فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ

[2306] ابو علاء نے حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مدینہ آیا تو میں قریشی سرداروں کے ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک کھردرے کپڑوں، گٹھے ہوئے جسم اور سخت چہرے والا ایک آدمی آیا اور ان کے سر پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: مال و دولت جمع کرنے والوں کو اس تپتے ہوئے پتھر کی بشارت سنا دو جس کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اسے ان کے ایک فرد کی نوکِ پستان پر رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے دونوں کندھوں کی باریک

أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُّغْضِ كَتِفَيْهِ، وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ، قَالَ: فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُؤُسَهُمْ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: فَأَدْبَرَ، وَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ، قَالَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا، إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: «أَتَرٰى أُحُدًا؟» فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ، وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ لَّهُ، فَقُلْتُ: أَرَاهُ، فَقَالَ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ، إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ» ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا، لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا، قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ، لَّا تَعْتَرِيهِمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ، قَالَ: لَا، وَرَبِّكَ! لَا أَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ، حَتّٰى أَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ.

ہڈیوں سے لہراتا ہوا نکل جائے گا اور اسے اس کے شانوں کی باریک ہڈیوں پر رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے پستانوں کے سروں سے حرکت کرتا ہوا نکل جائے گا۔ (احنف نے) کہا: اس پر لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے اور میں نے ان میں سے کسی کو نہ دیکھا کہ اسے کوئی جواب دیا ہو، کہا: پھر وہ لوٹا، اور میں نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ وہ ایک ستون کے ساتھ (ٹیک لگا کر) بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: آپ نے انھیں جو کچھ کہا ہے میں نے انھیں اس کو ناپسند کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا: یہ لوگ کچھ سمجھتے نہیں، میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے لبیک کہا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم احد (پہاڑ) کو دیکھتے ہو؟'' میں نے دیکھا کہ مجھ پر کتنا سورج باقی ہے، میں سمجھ رہا تھا کہ آپ مجھے اپنی کسی ضرورت کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں، چنانچہ میں نے عرض کی: میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''میرے لیے یہ بات باعث مسرت نہ ہوگی کہ میرے پاس اس کے برابر سونا ہو اور میں تین دیناروں کے سوا، اس سارے (سونے) کو خرچ (بھی) کر ڈالوں۔'' پھر یہ لوگ ہیں، دنیا جمع کرتے ہیں، کچھ عقل نہیں کرتے۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کا اپنے (حکمران) قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے آپ اپنی ضرورت کے لیے نہ ان کے پاس جاتے ہیں اور نہ ان سے کچھ لیتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، تمھارے پروردگار کی قسم! نہ میں ان سے دنیا کی کوئی چیز مانگوں گا اور نہ ہی ان سے کسی دینی مسئلے کے بارے میں پوچھوں گا یہاں تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں۔

[٢٣٠٧] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ: حَدَّثَنَا خُلَيْدٌ الْعَصَرِيُّ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ فِي

[2307] خلید العصری نے حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں قریش کی ایک جماعت میں موجود تھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے: مال جمع

نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَّهُوَ يَقُولُ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ، يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ، وَبِكَيٍّ مِّنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا أَبُو ذَرٍّ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبَيْلُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّهِمْ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الْعَطَاءِ؟ قَالَ: خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً، فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِّدِينِكَ فَدَعْهُ.

کرنے والوں کو (آگ کے) ان داغوں کی بشارت سنا دو جوان کی پشتوں پر لگائے جائیں گے اوران کے پہلوؤں سے نکلیں گے اوران داغوں کی جوان کی گدیوں کی طرف سے لگائے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں سے نکلیں گے۔ کہا: پھر وہ الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گئے، میں نے پوچھا: یہ صاحب کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں اٹھ کر ان کے پاس چلا گیا اور پوچھا: کیا بات تھی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے سنی، آپ کہہ رہے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے اس بات کے سوا کچھ نہیں کہا جو میں نے ان کے نبی ﷺ سے سنی۔ کہا: میں نے پوچھا: (حکومت سے ملنے والے) عطیے (وظیفے) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: اسے لے لو کیونکہ آج یہ معونت (مدد) ہے اور جب یہ تمھارے دین کی قیمت ٹھہریں تو انھیں چھوڑ دینا۔

(المعجم ١١) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ) (التحفة ١٢)

باب: 11- خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ کرنے والے کو بہتر بدلے کی بشارت

[٢٣٠٨] ٣٦-(٩٩٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ»، وَقَالَ: «يَمِينُ اللهِ مَلْأَى - وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ - سَحَّاءُ، لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ، اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

[2308] زہیر بن حرب اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (سلسلۂ سند) کو نبی ﷺ تک لے جاتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اللہ کا دایاں ہاتھ (اچھی طرح) بھرا ہوا ہے — ابن نمیر نے مَلْأٰى کے بجائے مَلْآنُ (کا لفظ) کہا— اس کا فیض جاری رہتا ہے، دن ہو یا رات، کوئی چیز اس میں کمی نہیں کرتی۔''

[٢٣٠٩] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَخِي وَهْبِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا. وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ قَالَ لِي: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ»، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمِينُ اللهِ مَلْأَى، لَا يَغِيضُهَا، سَحَّاءُ - اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. أَرَأَيْتُمْ مَّا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ»، قَالَ: «وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ، يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ».

[2309] وہب بن منبہ کے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی: اور (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا ہے: خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا، دن رات عطا کی بارش برسانے والا ہے۔ اس میں کوئی چیز کمی نہیں کرتی۔ کیا تم نے دیکھا، آسمان وزمین کی تخلیق سے لے کر (اب تک) اس نے کتنا خرچ کیا ہے؟ جو کچھ اس کے دائیں ہاتھ میں ہے، اس (عطا) نے اس میں کوئی کمی نہیں کی۔“ آپ نے فرمایا: ”اس کا عرش پانی پر ہے، اس کے دوسرے ہاتھ میں قبضہ (یا واپسی کی قوت) ہے، وہ (جسے چاہتا ہے) بلند کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) پست کرتا ہے۔“

(المعجم ١٢) - (بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ، وَإِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ) (التحفة ١٣)

باب:12- اہل وعیال اور غلاموں پر خرچ کرنے کی فضیلت، جس نے انھیں ضائع ہونے دیا یا ان کا خرچ روکا، اس کا گناہ

[٢٣١٠] ٣٨-(٩٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ: دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَآبَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[2310] ابو قلابہ نے ابو اسماء (رحبی) سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دینار جسے انسان خرچ کرتا ہے، وہ دینار ہے جسے وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے انسان اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) اپنے جانور (سواری) پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔“

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ، ثُمَّ قَالَ أَبُوقِلَابَةَ: وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ، يُّعِفُّهُمْ، أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ.

ابوقلابہ نے کہا: آپ نے اہل وعیال سے ابتدا فرمائی، پھر ابوقلابہ نے کہا: اجر میں اس آدمی سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے جو چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے، وہ ان کو (سوال کی) ذلت سے بچاتا ہے یا اللہ اس کے ذریعے سے انھیں فائدہ پہنچاتا اور غنی کرتا ہے۔

[٢٣١١] ٣٩-(٩٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُّزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ. أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ».

[2311] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(جن دیناروں پر اجر ملتا ہے ان میں سے) ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی کی گردن (کی آزادی) کے لیے خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تو نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے گھر والوں پر صرف کیا، ان میں سب سے عظیم اجر اس دینار کا ہے جسے تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا۔''

[٢٣١٢] ٤٠-(٩٩٦) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَّعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَّهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ: أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا، أَنْ يَّحْبِسَ، عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوتَهُ».

[2312] خیثمہ سے روایت ہے، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان کا کارندہ (مینیجر) ان کے پاس آیا، وہ اندر داخل ہوا تو انھوں نے پوچھا: (کیا) تم نے غلاموں کو ان کا روزینہ دے دیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ انھوں نے کہا: جاؤ انھیں دو، (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا مالک ہے، انھیں نہ دے۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ الِابْتِدَاءِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةِ) (التحفة ١٤)

باب:13- خرچ میں آغاز اپنی ذات سے کرے، پھر اپنے اہل سے، پھر قرابت داروں سے

[٢٣١٣] ٤١-(٩٩٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟» فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» يَقُولُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ. [انظر: ٤٣٣٨]

[2313] لیث نے ہمیں ابو زبیر سے خبر دی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنو عُذرہ کے ایک آدمی نے ایک غلام کو اپنے بعد آزادی دی (کہ میرے مرنے کے بعد وہ آزاد ہوگا۔) یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی مال ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''اس (غلام) کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' تو اسے نُعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو (800) درہم میں خرید لیا اور درہم لا کر رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ سے ابتدا کرو، خود پر صدقہ کرو، اگر کچھ بچ جائے تو تمھارے گھر والوں کے لیے ہے، اگر تمھارے گھر والوں سے کچھ بچ جائے تو تمھارے قرابت داروں کے لیے ہے اور اگر تمھارے قرابت داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طرف اور اس طرف خرچ کرو۔'' (راوی نے کہا:) آپ اشارے سے کہہ رہے تھے کہ اپنے سامنے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں (خرچ کرو۔)

[٢٣١٤] (...) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ - يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ - أَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ، يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[2314] ایوب نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انصار میں سے ابو مذکور نامی ایک آدمی نے اپنے غلام کو جسے یعقوب کہا جاتا تھا، اپنے مرنے کے بعد آزاد قرار دیا...... آگے انھوں نے لیث کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ، وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ) (التحفة ١٥)

باب: 14- رشتہ داروں، خاوند، اولاد اور والدین پر چاہے وہ کافر ہوں، خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی فضیلت

[٢٣١٥] ٤٢-(٩٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ،

قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران:٩٢] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾. وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ! حَيْثُ شِئْتَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ، قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ» فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

[2315] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں کسی بھی انصاری سے زیادہ مالدار تھے، ان کے مال میں سے بیرحاء والا باغ انھیں سب سے زیادہ پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے جب تک اپنی محبوب چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ ''تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے حتیٰ کہ اپنی پسندیدہ چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔'' مجھے اپنے اموال میں سے سب سے زیادہ بیرحاء پسند ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، مجھے اس کے اچھے بدلے اور اللہ کے ہاں اس کے ذخیرہ (کے طور پر محفوظ) ہو جانے کی امید ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اسے جہاں چاہیں رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب، یہ سودمند مال ہے، یہ نفع بخش مال ہے، جو تم نے اس کے بارے میں کہا میں نے سن لیا ہے اور میری رائے یہ ہے کہ تم اسے (اپنے) قرابت داروں کو دے دو۔'' تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

[٢٣١٦] ٤٣-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أُرٰى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا،

[2316] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نیکی (کی حقیقی لذت) حاصل نہیں کر سکو گے حتیٰ کہ اپنی محبوب ترین چیز (اللہ کی راہ میں) صرف کر دو۔'' (تو) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے پروردگار کو دیکھتا ہوں کہ وہ ہم سے مال کا مطالبہ کر رہا ہے، لہٰذا اے

فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بَيْرَحَاءَ لِلّٰهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ» قَالَ: فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ وَّأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اپنی زمین بیرحاء اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔'' تو انھوں نے وہ حضرت حسان بن ثابت اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دی۔

[٢٣١٧] ٤٤-(٩٩٩) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ، كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ».

[2317] (ام المومنین) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں اپنی ایک لونڈی کو آزاد کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو یہ (کام) تمھارے اجر کو بڑا کر دیتا۔''

[٢٣١٨] ٤٥-(١٠٠٠) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰى غَيْرِكُمْ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ: بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَاجَتِي حَاجَتُهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: اِئْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَتَجْزِي الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى

[2318] ابواحوص نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے عمرو بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا (بنت عبداللہ بن ابی معاویہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔'' کہا: تو میں (اپنے خاوند) عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئی اور کہا: تم کم مایہ آدمی ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا تم آپ ﷺ کے پاس جا کر آپ سے پوچھ لو اگر اس (کو تمھیں دینے) سے میری طرف سے ادا ہو جائے گا (تو ٹھیک) ورنہ میں اسے تمھارے علاوہ دوسروں کی طرف بھیج دوں گی۔ کہا: تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: بلکہ تم خود ہی آپ ﷺ کے پاس چلی جاؤ۔ انھوں نے کہا: میں گئی تو اس وقت ایک اور انصاری عورت بھی رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر کھڑی تھی اور (مسئلہ دریافت کرنے کے حوالے سے) اس کی ضرورت بھی وہی تھی جو میری تھی، اور رسول اللہ ﷺ کو ہیبت عطا کی گئی تھی۔ کہا: بلال رضی اللہ عنہ نکل کر ہماری طرف آئے تو ہم نے

أَزْوَاجِهِمَا، وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا؟ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ، قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هُمَا؟» فَقَالَ: اِمْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» قَالَ: اِمْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ».

ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ کو بتاؤ کہ دروازے پر دو عورتیں ہیں آپ سے پوچھ رہی ہیں کہ ان کی طرف سے ان کے خاوندوں اور ان یتیم بچوں پر جوان کی کفالت میں ہیں، صدقہ جائز ہے؟ اور آپ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: ''وہ دونوں کون ہیں؟'' انھوں نے کہا: ایک انصاری عورت ہے اور ایک زینب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''زینبوں میں سے کونسی؟'' انھوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''ان کے لیے دو اجر ہیں: (ایک) قرابت نبھانے کا اجر اور (دوسرا) صدقہ کرنے کا اجر۔''

[٢٣١٩] ٤٦-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، قَالَ: قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَآنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ، وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ.

[2319] عمر بن حفص بن غیاث نے اپنے والد سے، انھوں نے اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی۔ (اعمش نے) کہا: میں نے (یہ حدیث) ابراہیم نخعی سے بیان کی تو انھوں نے مجھے ابوعبیدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی، بالکل اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند، اور کہا: انھوں (زینب رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں مسجد میں تھی (اس دروازے پر جو مسجد میں تھا)، نبی اکرم ﷺ نے (بلال رضی اللہ عنہ کے بتانے پر) مجھے دیکھا تو فرمایا: ''صدقہ کرو، چاہے اپنے زیورات ہی میں سے کیوں نہ ہو۔'' اعمش نے باقی حدیث ابواحوص کی (مذکورہ بالا) روایت کے ہم معنی بیان کی ہے۔

[٢٣٢٠] ٤٧-(١٠٠١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ لِّي أَجْرٌ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ؟ أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ

[2320] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد پر خرچ کرنے میں میرے لیے اجر ہے؟ میں ان پر

بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ، فَقَالَ: «نَعَمْ، لَكِ فِيهِمْ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ».

خرچ کرتی ہوں، میں انھیں ایسے، ایسے چھوڑنے والی نہیں ہوں، وہ میرے بچے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تمھارے لیے ان میں، جو تم ان پر خرچ کروگی، اجر ہے۔''

[٢٣٢١] (...) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2321] علی بن مسہر اور معمر (بن راشد) دونوں نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٢٣٢٢] ٤٨-(١٠٠٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةً، وَّهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً».

[2322] عبیداللہ بن معاذ عنبری کے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے، انھوں نے حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''مسلمان جب اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور اس سے اللہ کی رضا چاہتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

[٢٣٢٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2323] محمد بن جعفر اور وکیع دونوں نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ شعبہ سے یہی حدیث بیان کی۔

[٢٣٢٤] ٤٩-(١٠٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ، وَهِيَ رَاغِبَةٌ - أَوْ رَاهِبَةٌ - أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ».

[2324] عبداللہ بن ادریس نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ (صلہ رحمی کی) خواہشمند ہیں۔۔۔ یا (خالی ہاتھ واپسی سے) خائف ہیں۔۔۔ کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٢٣٢٥] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ،

[2325] ہشام کے ایک اور شاگرد ابواسامہ نے اسی سند کے ساتھ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قُلْتُ: [يَا رَسُولَ اللهِ!] قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ».

انھوں نے کہا: قریش کے ساتھ معاہدے کے زمانے میں، جب آپ نے ان سے معاہدۂ صلح کیا تھا، میری والدہ آئیں، وہ مشرک تھیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور (مجھ سے صلہ رحمی کی) امید رکھتی ہیں تو کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ، إِلَيْهِ) (التحفة ١٦)

باب:15- میت کی طرف سے کیے جانے والے صدقے کا ثواب اس تک پہنچنا

[٢٣٢٦] ٥١-(١٠٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [انظر: ٤٢٢٠]

[2326] محمد بن بشر نے کہا: ہم سے ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ اچانک وفات پا گئی ہیں اور انھوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ میرا ان کے بارے میں گمان ہے کہ اگر بولتیں تو وہ ضرور صدقہ کرتیں، اگر (اب) میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٢٣٢٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2327] یحییٰ بن سعید، ابواسامہ، علی بن مسہر اور شعیب بن اسحاق سب نے ہشام سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ (اسی کی طرح) روایت بیان کی۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: وَلَمْ تُوصِ. كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ. وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ الْبَاقُونَ.

ابواسامہ کی حدیث میں وَلَمْ تُوصِ (اس نے وصیت نہیں کی) کے الفاظ ہیں، جس طرح ابن بشر نے کہا ہے

(جبکہ) باقی راویوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوفِ) (التحفة ١٧)

باب:16- ہر قسم کی نیکی کو صدقے کا نام دیا جا سکتا ہے

[٢٣٢٨] ٥٢-(١٠٠٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ - فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ؛ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ».

[2328] قتیبہ بن سعید اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ قتیبہ کی حدیث میں ہے: تمھارے نبی ﷺ نے فرمایا اور ابن ابی شیبہ نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے۔ ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

[٢٣٢٩] ٥٣-(١٠٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَّوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: «أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَّا تَصَّدَّقُونَ بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَّكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَّكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَّكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَّأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَّنَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَّفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ، أَكَانَ

[2329] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ ساتھیوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! زیادہ مال رکھنے والے اجر وثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے ضرورت سے زائد مالوں سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے۔) آپ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ایسی چیز نہیں بنائی جس سے تم صدقہ کر سکو؟ بے شک ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ الحمدللہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور (بیوی سے مباشرت کرتے ہوئے) تمھارے عضو میں صدقہ ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اسے اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بتاؤ اگر وہ یہ (خواہش) حرام جگہ پوری کرتا تو کیا اسے اس

عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ».

پر گناہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ پوری کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔"

[٢٣٣٠] ٥٤-(١٠٠٧) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ عَلٰى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ، وَحَمِدَ اللهَ، وَهَلَّلَ اللهَ، وَسَبَّحَ اللهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ».

[2330] ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا، کہا: ہمیں معاویہ بن سلام نے زید سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوسلام کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے عبداللہ بن فروخ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ مفاصل (جوڑوں) پر پیدا کیا گیا ہے۔ تو جس نے تکبیر کہی، اللہ کی حمد کہی، اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ کی تسبیح کہی، اللہ سے مغفرت مانگی، لوگوں کے راستے سے کوئی پتھر ہٹایا یا لوگوں کے راستے سے کانٹا یا ہڈی (ہٹائی)، نیکی کا حکم دیا یا برائی سے روکا، ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے برابر تو وہ اس دن اس طرح چلے گا کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے دور کر چکا ہوگا۔"

قَالَ أَبُو تَوْبَةَ: وَرُبَّمَا قَالَ: «يُمْسِي».

ابوتوبہ نے کہا: بسا اوقات انھوں (معاویہ) نے (يَمْشِي "چلے گا" کے بجائے) يُمْسِي (شام یا دن کا اختتام کرے گا) کہا۔

[٢٣٣١] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ» وَقَالَ: «فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ».

[2331] یحییٰ بن حسان نے کہا: ہمیں معاویہ (بن سلام) نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے زید کے بھائی نے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کی مانند خبر دی مگر انھوں نے کہا: أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ "(اور کی بجائے) یا نیکی کا حکم دیا" اور کہا: فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ "وہ اس دن اس حالت میں شام کرے گا۔"

[٢٣٣٢] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ

[2332] یحییٰ نے زید بن سلام سے اور انھوں نے اپنے دادا ابوسلام سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن

يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّام قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ فَرُّوخَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ» بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ، وَّقَالَ: «فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ».

فروخ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر انسان کو پیدا کیا گیا ہے.....'' آگے زید سے معاویہ کی روایت کے مانند بیان کیا اور کہا: فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ ''تو وہ اس دن چلے گا۔''

[٢٣٣٣] ٥٥-(١٠٠٨) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ» قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ» قَالَ: قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: «يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ» قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: «يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ».

[2333] ابو اسامہ نے شعبہ سے، انھوں نے سعید بن ابی بردہ سے، انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔'' کہا گیا: آپ کا کیا خیال ہے اگر اسے (صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز) نہ ملے؟ فرمایا: ''اپنے ہاتھوں سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ (بھی) کرے۔'' اس نے کہا: عرض کی گئی، آپ کیا فرماتے ہیں اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے؟ فرمایا: ''بے بس ضرورت مند کی مدد کرے۔'' کہا، آپ سے کہا گیا: دیکھیے! اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے؟ فرمایا: ''نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔'' کہا: دیکھیے اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکے؟ فرمایا: ''وہ (اپنے آپ کو) شر سے روک لے، یہ بھی صدقہ ہے۔''

[٢٣٣٤] (...) **وَحَدَّثَنَاهُ** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2334] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٢٣٣٥] ٥٦-(١٠٠٩) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ

[2335] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں۔ انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے ہر جوڑ پر ہر روز، جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، صدقہ ہے۔'' فرمایا: ''تم دو (آدمیوں) کے درمیان عدل کرو (یہ) صدقہ

فِيهِ الشَّمْسُ». قَالَ: «تَعْدِلُ بَيْنَ الاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ، صَدَقَةٌ» قَالَ: «وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ».

ہے اور تمھارا کسی آدمی کی، اس کے جانور کے متعلق مدد کرنا کہ اسے اس پر سوار کرا دو یا اس کی خاطر سواری پر اس کا سامان اٹھا کر رکھو، (یہ بھی) صدقہ ہے۔'' فرمایا: ''اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم جس سے تم مسجد کی طرف چلتے ہو، صدقہ ہے اور تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو (یہ بھی) صدقہ ہے۔''

(المعجم ١٧) - (بَابٌ: فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ) (التحفة ١٨)

باب: 17- خرچ کرنے والے اور (مال کو) روک لینے والے کے بارے میں

[٢٣٣٦] ٥٧-(١٠١٠) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ! أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ! أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا».

[2336] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دن نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر (اس میں آسمان سے) دو فرشتے اترتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو (بہترین) بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کا (مال) تلف کر دے۔''

(المعجم ١٨) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا) (التحفة ١٩)

باب: 18- صدقہ کرنے کی ترغیب اس سے پہلے کہ اسے قبول کرنے والا نہ ملے

[٢٣٣٧] ٥٨-(١٠١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

[2337] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''صدقہ کرو، وہ وقت قریب ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا، تو جسے وہ پیش کیا جائے گا، وہ کہے گا: اگر کل تم اسے ہمارے پاس لاتے تو میں اسے قبول کر لیتا مگر اب مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔''

«تَصَدَّقُوا، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ، فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا: لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْآنَ، فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا».

[٢٣٣٨] ٥٩-(١٠١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَّأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً، يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ: «وَتَرَى الرَّجُلَ».

[2338] عبداللہ بن براد اشعری اور ابوکریب محمد بن علاء دونوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے بُرید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبُردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر یقیناً ایسا وقت آئے گا جس میں آدمی سونے کا صدقہ لے کر گھومے گا، پھر اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے اس سے لے لے اور مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ایسا اکیلا آدمی دیکھا جائے گا جس کے پیچھے چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ لے رہی ہوں گی۔''

ابن براد کی روایت میں (''ایسا اکیلا آدمی دیکھا جائے گا'' کی جگہ) وَتَرَى الرَّجُلَ (اور تم ایسے آدمی کو دیکھو گے) ہے۔

[٢٣٣٩] ٦٠-(١٥٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَّقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتّٰى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَّأَنْهَارًا». [راجع: ٣٩٦]

[2339] سہیل کے والد (ابو صالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال بڑھ جائے گا اور (پانی کی طرح) بہنے لگے گا اور آدمی اپنے مال کی زکاۃ لے کر نکلے گا تو اسے ایک شخص بھی نہیں ملے گا جو اسے اس کی طرف سے قبول کر لے اور یہاں تک کہ عرب کی سرزمین دوبارہ چراگاہوں اور نہروں میں بدل جائے گی۔''

[٢٣٤٠] ٦١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُهُ مِنْهُ

[2340] ابویونس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تمھارے ہاں مال کی فراوانی ہوگی، وہ مال (پانی کی طرح) بہے گا یہاں تک کہ مال کے مالک کو یہ فکر لاحق ہوگی کہ اس سے اس (مال) کو بطور صدقہ

صَدَقَةً، وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: لَا أَرَبَ لِي فِيهِ».

کون قبول کرے گا؟ ایک آدمی کو اسے لینے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔"

[٢٣٤١] ٦٢-(١٠١٣) وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا».

[2341] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے اور چاندی کے ستونوں کی صورت میں اگل دے گی تو قاتل آئے گا اور کہے گا: کیا اس کی خاطر میں نے قتل کیا تھا؟ رشتہ داری توڑنے والا آ کر کہے گا: کیا اس کے سبب میں نے قطع رحمی کی تھی؟ چور آ کر کہے گا: کیا اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا؟ پھر وہ اس مال کو چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔"

(المعجم ١٩) - (بَابُ قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا) (التحفة ٢٠)

باب:19- پاکیزہ کمائی سے صدقے کی قبولیت اور اس کی نشوونما

[٢٣٤٢] ٦٣-(١٠١٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ، وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ».

[2342] سعید بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص پاکیزہ مال سے کوئی صدقہ نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے، مگر وہ رحمٰن اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، چاہے وہ کھجور کا ایک دانہ ہو تو وہ اس رحمٰن کی ہتھیلی میں پھلتا پھولتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔"

[٢٣٤٣] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ

[2343] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح) سے اور انھوں نے حضرت

سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، إِلَّا أَخَذَهَا اللهُ بِيَمِينِهِ، فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلُوصَهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ، أَوْ أَعْظَمَ».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنی پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور بھی خرچ نہیں کرتا مگر اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے اور اسے اس طرح پالتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ (کھجور) پہاڑ کی طرح یا اس سے بھی بڑی ہو جاتی ہے۔''

[٢٣٤٤] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2344] روح بن قاسم اور سلیمان بن بلال دونوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ رَوْحٍ: «مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ، فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا» وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: «فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا».

روح کی حدیث میں ہے: مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا (حلال کمائی سے صدقہ کرتا ہے، پھر اس کو وہاں لگاتا ہے جہاں اس کا حق ہے) اور سلیمان کی حدیث میں ہے: فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا (اور اسے اس کی جگہ پر خرچ کرتا ہے۔)

[٢٣٤٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ عَنْ سُهَيْلٍ.

[2345] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح سہیل سے یعقوب کی حدیث ہے۔

[٢٣٤٦] ٦٥-(١٠١٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَّا يَقْبَلُ إِلَّا

[2346] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا اور اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے پیغمبرانِ کرام! پاک چیزیں کھاؤ

طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُوا۟ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعْمَلُوا۟ صَٰلِحًا ۖ إِنِّى بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ [المؤمنون:٥١] وَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ﴾ [البقرة:١٧٢]. ثُمَّ ذَكَرَ، الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟».

اور نیک کام کرو، جو عمل تم کرتے ہو، میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں۔'' اور فرمایا ''اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ۔'' پھر آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا: ''جو طویل سفر کرتا ہے، بال پراگندہ اور جسم غبار آلود ہے، وہ (دعا کے لیے) آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے: اے میرے رب، اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے، تو اس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی!''

(المعجم ٢٠) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ، وَأَنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ) (التحفة ٢١)

باب:20- صدقہ کی ترغیب چاہے وہ آدھی کھجور یا پاکیزہ بول ہی کیوں نہ ہو، نیز یہ آگ سے (بچانے والا) پردہ ہے

[٢٣٤٧] ٦٦-(١٠١٦) حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَلْيَفْعَلْ».

[2347] عبداللہ بن معقل نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جو شخص آگ سے محفوظ رہنے کی استطاعت رکھے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے کیوں نہ ہو، وہ ضرور (ایسا) کرے۔''

[٢٣٤٨] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ - قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ

[2348] علی بن حجر سعدی، اسحاق بن ابراہیم اور علی بن خشرم میں سے علی بن حجر نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی اور باقی دونوں نے کہا: ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے خیثمہ کے واسطے سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی نہیں مگر عنقریب اللہ اس طرح اس سے بات کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے

فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ».

درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے وہی کچھ نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو وہی کچھ دکھائی دے گا جو اس نے آگے بھیجا اور اپنے آگے دیکھے گا تو اسے اپنے منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی، اس لیے آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ذریعے ہی سے کیوں نہ ہو۔"

زَادَ ابْنُ حُجْرٍ: قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

(علی) بن حجر نے اضافہ کیا: اعمش نے کہا: مجھے عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے اسی جیسی حدیث بیان کی اور اس میں اضافہ کیا: "چاہے پاکیزہ بول کے ساتھ (بچو۔)"

وَقَالَ إِسْحٰقُ: قَالَ الْأَعْمَشُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ.

اسحاق نے کہا: اعمش نے کہا: عمرو بن مرہ سے روایت ہے، (کہا) خیثمہ سے روایت ہے۔

[٢٣٤٩] ٦٨ - (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّارَ، فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

[2349] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب دونوں نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے خیثمہ سے، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آگ کا تذکرہ فرمایا تو چہرۂ مبارک ایک طرف موڑا اور اس میں مبالغہ کیا، پھر فرمایا: "آگ سے بچو۔" پھر رخ مبارک پھیرا اور دور ہونے کا اشارہ کیا، حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا جیسے آپ اس (آگ) کی طرف دیکھ رہے ہیں، پھر فرمایا: "آگ سے بچو، چاہے آدھی کھجور کے ساتھ، جسے (یہ بھی) نہ ملے تو اچھی بات کے ساتھ۔"

وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ: كَأَنَّمَا، وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ.

ابوکریب نے كَأَنَّمَا (جیسے) کا (لفظ) ذکر نہیں کیا اور کہا: ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی۔

[٢٣٥٠] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ،

[2350] شعبہ نے عمرو بن مرہ سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ آپ ﷺ نے آگ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور تین بار اپنے چہرۂ مبارک کے ساتھ دور

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

ہونے کا اشارہ کیا، پھر فرمایا: ''آگ سے بچو، چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے (بچو)، اگر تم (یہ بھی) نہ پاؤ تو اچھی بات کے ساتھ۔''

[٢٣٥١] ٦٩-(١٠١٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ، قَالَ: فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُّجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ. عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ﴾ [النساء: ١] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. ﴿إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا﴾ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖ﴾ [الحشر: ١٨] تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِينَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ - حَتَّى قَالَ - وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ، حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ، حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ، كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ

[2351] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عون بن ابی جحیفہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے منذر بن جریر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، سوراخ کر کے اون کی دھاری دار چادریں یا عبائیں گلے میں ڈالے اور تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب مضر قبیلے سے تھے۔ ان کی فاقہ زدگی کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا رخِ انور غمزدہ ہو گیا، آپ اندر تشریف لے گئے، پھر باہر نکلے تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے اذان دی اور اقامت کہی، آپ نے نماز ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا...... '' آیت کے آخر تک ''بے شک اللہ تم پر نگران ہے۔'' اور وہ آیت جو سورۂ حشر میں ہے: ''اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔'' (پھر فرمایا) آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے دینار سے، اپنے درہم سے، اپنے کپڑے سے، اپنی گندم کے ایک صاع سے، اپنی کھجور کے ایک صاع سے ــ حتی کہ آپ نے فرمایا: ــ چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے، صدقہ کرے۔'' (جریر نے) کہا: تو انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی لایا، اس کی ہتھیلی اس (کو اٹھانے) سے عاجز آنے لگی تھی بلکہ عاجز آ گئی تھی، کہا: پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے آنے لگے یہاں تک کہ میں نے کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے، حتیٰ کہ میں نے

مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ».

[انظر: ٦٨٠٠]

رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک دیکھا، وہ اس طرح دمک رہا تھا جیسے اس پر سونا چڑھا ہوا ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اس کے لیے اس کا (اپنا بھی) اجر ہے اور ان کے جیسا اجر بھی جنھوں نے اس کے بعد اس (طریقے) پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو، اور جس نے اسلام میں کسی برے طریقے کی ابتدا کی اس کا بوجھ اسی پر ہے اور ان کا بوجھ بھی، جنھوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے بوجھ میں کوئی کمی ہو۔''

[٢٣٥٢] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَدْرَ النَّهَارِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ.

[2352] ابواسامہ اور معاذ عنبری دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے منذر بن جریر سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (حاضر) تھے..... (آگے) ابن جعفر کی حدیث کی طرح ہے اور ابن معاذ کی حدیث میں اضافہ ہے، کہا: پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر خطبہ دیا۔

[٢٣٥٣] ٧٠-(...) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُّجْتَابِي النِّمَارِ، وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَفِيهِ: فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا

[2353] عبدالملک بن عمیر نے منذر بن جریر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم درمیان میں سوراخ کر کے اون کے دھاری دار چیتھڑے گلے میں ڈالے آئی..... اور پورا واقعہ بیان کیا اور اس میں ہے: آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ایک چھوٹے سے منبر پر تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے: ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔'' آیت کے آخر تک۔

رَبَّكُمْ﴾ الْآيَةَ».

[٢٣٥٤] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحٰى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَرَأٰى سُوءَ حَالِهِمْ، قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ، فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ.

[2354] عبدالرحمن بن ہلال عبسی نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بدوؤں میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے جسم پر اونی کپڑے تھے، آپ نے ان کی بدحالی دیکھی، وہ فاقہ زدہ تھے...... پھر ان (سابقہ راویانِ حدیث) کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ الْحَمْلِ بِأُجْرَةٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا، وَالنَّهْيِ الشَّدِيدِ عَنْ تَنْقِيصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيلٍ) (التحفة ٢٢)

باب: 21- صدقہ کرنے کے لیے اجرت پر بوجھ اٹھانا، تھوڑی سی چیز صدقہ کرنے والے کو کم تر سمجھنے کی شدید ممانعت

[٢٣٥٥] ٧٢-(١٠١٨) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: كُنَّا نُحَامِلُ. قَالَ: فَتَصَدَّقَ أَبُوعَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، قَالَ: وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا، وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً، فَنَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَٰتِ وَٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ [التوبة: ٧٩].

[2355] یحییٰ بن معین اور بشر بن خالد نے ـــ لفظ بشر کے ہیں ـــ حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر (غندر) نے خبر دی، انھوں نے شعبہ سے، انھوں نے سلیمان سے، انھوں نے ابو وائل سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا، کہا: ہم بوجھ اٹھایا کرتے تھے۔ کہا: ابوعقیل رضی اللہ عنہ نے آدھا صاع صدقہ کیا۔ ایک دوسرا انسان اس سے زیادہ کوئی چیز لایا تو منافقوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کے صدقے سے غنی ہے اور اس دوسرے نے محض دکھلاوا کیا ہے، اس پر یہ آیت مبارکہ اتری: ''وہ لوگ جو صدقات کے معاملے میں دل کھول کر دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں اور ان پر بھی جو اپنی محنت (کی اجرت) کے سوا کچھ نہیں پاتے۔'' بشر نے اَلْمُطَّوِّعِينَ (اور بعد کے) الفاظ نہیں کہے۔

وَلَمْ يَلْفِظْ بِشْرٌ: بِالْمُطَّوِّعِينَ.

[٢٣٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ: قَالَ: كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُورِنَا.

[2356] سعید بن ربیع اور ابو داود دونوں نے شعبہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور سعید بن ربیع کی حدیث میں ہے، کہا: ہم اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ)
(التحفة ٢٣)

باب:22- دودھ پینے کے لیے جانور دینے کی فضیلت

[٢٣٥٧] ٧٣-(١٠١٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ: «أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُو بِعُسٍّ، وَتَرُوحُ بِعُسٍّ، إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ».

[2357] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے (آپ ﷺ تک) پہنچاتے تھے: ''سن لو، کوئی آدمی کسی خاندان کو (ایسی دودھ دینے والی) اونٹنی دے جو صبح کو بڑا پیالہ بھر دودھ دے اور شام کو بھی بڑا پیالہ بھر دودھ دے تو یقیناً اس (اونٹنی) کا اجر بہت بڑا ہے۔''

[٢٣٥٨] ٧٤-(١٠٢٠) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى فَذَكَرَ خِصَالًا وَّقَالَ: «مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَّرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ، صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا».

[2358] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے (کچھ اشیاء سے) منع کیا، پھر چند خصلتوں کا ذکر کیا اور فرمایا: ''جس نے دودھ پینے کے لیے جانور دیا تو اس (اونٹنی، گائے وغیرہ) نے صدقے سے صبح کی اور صدقے سے شام کی، یعنی اپنے صبح کے دودھ سے اور اپنے شام کے دودھ سے۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ)
(التحفة ٢٤)

باب:23- خرچ کرنے والے اور بخیل کی مثال

[٢٣٥٩] ٧٥-(١٠٢١) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

[2359] ابو زناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ، مِنْ لَّدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلٰى تَرَاقِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ - وَقَالَ الْآخَرُ: فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ - أَنْ يَّتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُّنْفِقَ، قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّوْضِعَهَا، حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ» قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَ: «يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ».

ابن جریج نے کہا: حسن بن مسلم سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ ’’خرچ کرنے والے اور صدقہ دینے والے کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے جسم پر چھاتی سے لے کر ہنسلی کی ہڈیوں تک دو جُبّے یا دو زرہیں ہوں۔ جب خرچ کرنے والا ۔۔ اور دوسرے (راوی) نے کہا: جب صدقہ کرنے والا ۔۔ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس (کے جسم) پر کھل جاتی ہے یا رواں ہو جاتی ہے اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس (کے جسم) پر سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ (کو مضبوطی سے) پکڑ لیتا ہے حتیٰ کہ اس (کی انگلیوں) کے پوروں کو ڈھانپ دیتا ہے اور اس کے نقشِ پا کو مٹا دیتا ہے۔‘‘ کہا: تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے فرمایا: ’’وہ (بخیل) اس کو کھولنا چاہتا ہے لیکن وہ کھلتی نہیں۔‘‘

فائدہ: ’’حتیٰ کہ‘‘ سے اگلا جملہ اصل میں صدقہ کرنے والے کے بارے میں ہے۔ کسی راوی کے وہم سے بخیل کے ساتھ لگ گیا ہے۔ اگلی روایتوں سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

[٢٣٦٠] ٧٦-(...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اِنْبَسَطَتْ عَنْهُ، حَتّٰى تُغَشِّيَ أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّكَانَهَا» قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِإِصْبَعِهِ فِي جَيْبِهِ، «فَلَوْ

[2360] ابراہیم بن نافع نے حسن بن مسلم سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مثال بیان فرمائی: ’’بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ایسے دو آدمیوں کی مانند ہے جن (کے جسموں) پر لوہے کی دو زرہیں ہیں، ان کے دونوں ہاتھ ان کی چھاتیوں اور ہنسلی کی ہڈیوں سے جکڑے ہوئے ہیں، پس صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے لگتا ہے تو وہ (اس کی زرہ) پھیل جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی انگلیوں کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور (زمین پر گھسٹنے کی وجہ سے) اس کے نقشِ قدم کو مٹانے لگتی ہے اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرنے لگتا ہے تو وہ سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ کو پکڑ لیتا ہے۔‘‘ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے

رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ».

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی انگلی گریبان میں ڈال رہے تھے، کاش تم آپ ﷺ کو دیکھتے (ایسے لگتا تھا کہ) آپ اسے کشادہ کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

[٢٣٦١] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ وُهَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ، حَتّٰى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ، وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ، وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلٰى تَرَاقِيهِ، وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلٰى صَاحِبَتِهَا» قَالَ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «فَيَجْهَدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ».

[2361] عبداللہ بن طاوس نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہیں، صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ (اس کی زرہ) اس پر کشادہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے نقشِ پا کو مٹانے لگتی ہے اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ (زرہ) اس پر سکڑ جاتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی ہنسلی کے ساتھ جکڑے جاتے ہیں اور ہر حلقہ ساتھ والے حلقے کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔“ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”وہ کوشش کرتا ہے کہ اسے کشادہ کرے لیکن نہیں کر سکتا۔“

(المعجم ٢٤) - (بَابُ ثُبُوتِ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ، وَإِنْ وَّقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِي يَدِ فَاسِقٍ وَّنَحْوِهِ) (التحفة ٢٥)

باب: 24- صدقہ کرنے والے کو اجر ملتا ہے چاہے (اس کا) صدقہ کسی فاسق وغیرہ کے ہاتھ لگ جائے

[٢٣٦٢] ٧٨-(١٠٢٢) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ،

[2362] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی نے کہا: میں آج رات ضرور کچھ صدقہ کروں گا تو وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک زانیہ کے ہاتھ میں دے دیا، صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ پر صدقہ کیا گیا، اس آدمی نے کہا: اے اللہ تیری حمد! زانیہ پر (صدقہ ہوا۔) میں ضرور صدقہ کروں گا، پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اسے ایک مال دار

لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَّعَلَى سَارِقٍ، فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ، أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا، وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ، وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ».

کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے: ایک مال دار پر صدقہ کیا گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ تیری حمد! مال دار پر (صدقہ ہوا۔) میں ضرور کچھ صدقہ کروں گا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اسے ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لوگ صبح کو باتیں کرنے لگے: چور پر صدقہ کیا گیا۔ تو اس نے کہا: اے اللہ! سب حمد تیرے ہی لیے ہے، زانیہ پر، مال دار پر اور چور پر (صدقہ ہوا۔) اس کو (خواب میں) کہا گیا: تمہارا صدقہ قبول ہو چکا، جہاں تک زانیہ کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس (صدقے) کی وجہ سے زانیہ اپنے زنا سے پاک دامنی اختیار کر لے اور شاید مال دار عبرت پکڑے اور اللہ نے اسے جو دیا ہے (خود) اس میں سے صدقہ کرے اور شاید اس کی وجہ سے چور اپنی چوری سے باز آ جائے۔"

(المعجم ٢٥) - **(بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ، وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوِ الْعُرْفِيِّ)**

(التحفة ٢٦)

باب:25-امانت دار خزانچی اور بیوی کا اجر جب وہ بگاڑے بغیر اپنے خاوند کے گھر میں سے اس کی کھلی یا عرفی اجازت کے ساتھ صدقہ کرے

[٢٣٦٣] ٧٩-(١٠٢٣) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُنَفِّذُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ، فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ - أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ».

[2363] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "بے شک ایک مسلمان امانت دار خازن (خزانچی) جو دیے گئے حکم پر عمل کرتا ہے — (یا فرمایا: ادا کرتا ہے) اسے خوش دلی کے ساتھ پورے کا پورا (بلکہ وافر، اس شخص کو ادا کر دیتا ہے جس کے بارے میں اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ (خازن بھی) — دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔"

[٢٣٦٤] ٨٠-(١٠٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا».

[2364] جریر نے منصور سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اجاڑے بغیر اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے تو اسے خرچ کرنے کی وجہ سے اجر ملے گا اور اس کے خاوند کو اس کے کمانے کی وجہ سے اپنا اجر ملے گا اور خزانچی کے لیے بھی اسی طرح (اجر) ہے۔ یہ ایک دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرتے۔''

[٢٣٦٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا».

[2365] فضیل بن عیاض نے منصور سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے (''اپنے گھر کے کھانے میں سے'' کے بجائے) مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا (اپنے خاوند کے کھانے میں سے) کے الفاظ کہے۔

[٢٣٦٦] ٨١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا».

[2366] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اجاڑے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہے تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس (خاوند) کے لیے بھی اس کے کمانے کی وجہ سے ویسا ہی اجر ہے اور اس عورت کے لیے اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے اور خزانچی کے لیے بھی اس جیسا (اجر) ہے، ان (سب لوگوں) کے اجر میں کچھ کمی کیے بغیر۔''

[٢٣٦٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2367] ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد اور ابومعاویہ نے اعمش سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ مَا أَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَّالِ مَوْلَاهُ) (التحفة ٢٧)

باب:26- غلام نے اپنے آقا کے مال سے جو خرچ کیا

[٢٣٦٨] ٨٢-(١٠٢٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ».

[2368] محمد بن زید نے آبی اللحم (غفاری) رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں غلام تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں اپنے آقاؤں کے مال میں سے کچھ صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور اجر تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا (برابر برابر) ہوگا۔''

[٢٣٦٩] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَّوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا، فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ، فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: «لِمَ ضَرَبْتَهُ؟» قَالَ: يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ، فَقَالَ: «اَلْأَجْرُ بَيْنَكُمَا».

[2369] یزید بن ابی عبید نے کہا: میں نے آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے میرے آقا نے گوشت ٹکڑے کر کے خشک کرنے کا حکم دیا، میرے پاس ایک مسکین آ گیا تو میں نے اس میں سے کچھ اسے کھلا دیا۔ میرے آقا کو اس کا پتہ چل گیا تو انھوں نے مجھے مارا۔ اس پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے اسے بلا کر پوچھا: ''تم نے اسے کیوں مارا؟'' اس نے کہا: میرے حکم کے بغیر میرا کھانا (دوسروں کو) دے دیتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''اجر تم دونوں کے درمیان ہوگا۔'' (تم دونوں کو ملے گا۔)

[٢٣٧٠] ٨٤-(١٠٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَصُمِ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ

[2370] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، پھر انھوں نے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ نہ رکھے مگر جب اس کی اجازت ہو اور اس کے گھر میں اس کی موجودگی میں (اپنے کسی محرم کو بھی)

إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ».

اس کی اجازت کے بغیر نہ آنے دے اور اس (عورت) نے اس کے حکم کے بغیر اس کی کمائی سے جو کچھ خرچ کیا تو یقیناً اس کا آدھا اجر اس (خاوند) کے لیے ہے۔"

(المعجم ٢٧) - (بَابُ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنْ أَنْوَاعِ الْبِرِّ) (التحفة ٢٨)

باب:27-اس شخص کی فضیلت جس نے صدقے کے ساتھ دوسرے بھلائی کے کام بھی شامل کر دیے

[٢٣٧١] ٨٥-(١٠٢٧) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ-قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

[2371] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ کی راہ میں دو دو چیزیں خرچ کیں اسے جنت میں آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) بہت اچھا ہے۔ (کیونکہ وہ دوسرے میں سے جانے کا حقدار بھی ہوگا) جو نماز پڑھنے والوں میں سے ہوگا، اسے نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا، جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا، اسے جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا، جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا، اسے صدقے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو روزہ داروں میں سے ہوگا، اسے باب ریّان (سیرابی کے دروازے) سے پکارا جائے گا۔" ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کسی انسان کو ان تمام دروازوں سے پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی (خوش نصیب) ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، اور مجھے امید ہے تم انھی میں سے ہوگے۔"

فائدہ: دو چیزوں کا صدقہ اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ دو بوریاں اناج دے، یوں بھی کہ الگ الگ جنسوں کی دو بوریاں دے، بھوکے کو روٹی اور سالن دے، ضرورت مند کو دو کپڑے دے، بیمار کو دوا اور غذا دے۔ یہ بھی کہ سامنے بھی صدقہ کرے اور چھپا کر بھی صدقہ کرے۔

[٢٣٧٢] (...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

[2372] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے یونس کی مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٢٣٧٣] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ: أَيْ فُلُ! هَلُمَّ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذٰلِكَ الَّذِي لَا تَوٰى عَلَيْهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

[2373] ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا جوڑا خرچ کیا، اسے جنت کے پہرے دار بلائیں گے، دروازے کے تمام پہرے دار (کہیں گے:) اے فلاں! آجاؤ۔'' اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے فرد کو کسی قسم (کے نقصان) کا اندیشہ نہیں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ تم انھی میں سے ہو گے۔''

[٢٣٧٤] ٨٧-(١٠٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ عَادَ

[2374] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ نے پوچھا: ''آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ آپ نے پوچھا: ''تو آج تم میں سے کسی بیمار کی تیمار داری کس نے کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی انسان میں یہ نیکیاں جمع نہیں ہوتیں

مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [انظر: ٦١٨٢]

مگر وہ یقیناً جنت میں داخل ہوتا ہے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ، وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ) (التحفة ٢٩)

باب:28- خرچ کرنے کی ترغیب اور شمار کرنے پر ناپسندیدگی

[٢٣٧٥] ٨٨-(١٠٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْفِقِي - أَوِ انْفَحِي أَوِ انْضَحِي، - وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ».

[2375] حفص بن غیاث نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے اور انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''(مال کو) خرچ کرو۔ یا ہر طرف پھیلاؤ یا (پانی کی طرح) بہاؤ۔ اور گنو نہیں ورنہ اللہ بھی تمھیں گن گن کر دے گا۔''

[٢٣٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِنْفَحِي - أَوِ انْضَحِي، أَوْ أَنْفِقِي - وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ».

[2376] محمد بن خازم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے عباد بن حمزہ اور فاطمہ بنت منذر سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مال کو) ہر طرف خرچ کرو۔ یا (پانی کی طرح) بہاؤ یا خرچ کرو۔ اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تمھیں شمار کر کر کے دے گا اور سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تم سے سنبھال کر رکھے گا۔''

[٢٣٧٧] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[2377] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں ہشام نے عباد بن حمزہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا...... ان (مذکورہ بالا راویوں) کی حدیث کے مانند۔

[٢٣٧٨] ٨٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ

[2378] عباد بن عبداللہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ رسول

ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: «اِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ».

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! جو کچھ زبیر مجھے دے اس کے سوا میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تو کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں کہ جو وہ مجھے دے میں اس میں سے تھوڑا سا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی طاقت کے مطابق تھوڑا بھی خرچ کرو اور برتن میں سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے سنبھال کر رکھے گا۔''

(المعجم ٢٩) - **(بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ، وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيلِ لِاحْتِقَارِهِ)** (التحفة ٣٠)

باب:29- صدقے کی ترغیب چاہے تھوڑا ہی ہو اور تھوڑے کو حقیر سمجھ کر صدقہ کرنے سے نہ روکو

[٢٣٧٩] ٩٠-(١٠٣٠) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ».

[2379] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے (تحفے کو) حقیر نہ سمجھے چاہے وہ بکری کا ایک کھر ہو۔'' (جو میسر ہے بھیج دو۔)

(المعجم ٣٠) - **(بَابُ فَضْلِ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ)** (التحفة ٣١)

باب:30- چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت

[٢٣٨٠] ٩١-(١٠٣١) **حَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ

[2380] عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے خبیب بن عبدالرحمن نے حفص بن عاصم سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں سایہ مہیا کرے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: عدل کرنے والا حکمران اور وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت کے

لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَّشَأَ بِعِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ، اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ».

ساتھ پروان چڑھا اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے اور ایسے دو آدمی جنھوں نے اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے اور ایسا آدمی جسے مرتبے اور حسن والی عورت نے (گناہ کی) دعوت دی تو اس (آدمی) نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ کیا حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ جو کچھ خرچ کر رہا ہے اسے دایاں نہیں جانتا اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔"

[٢٣٨١] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ، وَقَالَ: «رَجُلٌ مُّعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ، إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ إِلَيْهِ».

[2381] امام مالک نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ــ یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ــ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... (آگے) جس طرح عبیداللہ کی حدیث ہے اور انھوں نے (ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے کے بجائے) کہا: رَجُلٌ مُّعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ، إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ إِلَيْهِ. "وہ آدمی جب مسجد سے نکلتا ہے تو اسی کے ساتھ معلق رہتا ہے، یہاں تک کہ اس میں لوٹ آئے۔"

(المعجم ٣١) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيحِ الشَّحِيحِ) (التحفة ٣٢)

باب:31- بہترین صدقہ تندرست اور مال کی خواہش رکھنے والے کا صدقہ ہے

[٢٣٨٢] ٩٢-(١٠٣٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ؟ فَقَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى،

[2382] جریر نے عمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ (اجر میں) بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم (اس وقت) صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور مال کی خواہش رکھتے ہو، فقر سے

وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، أَلَا! وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ».

ڈرتے ہو اور تونگری کی امید رکھتے ہو اور اس قدر تاخیر نہ کرو کہ جب (تمھاری جان) حلق تک پہنچ جائے (پھر) تم کہو: اتنا فلاں کا ہے اور اتنا فلاں کا۔ اب تو وہ فلاں (وارث) کا ہو ہی چکا ہے۔"

[٢٣٨٣] ٩٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ فَقَالَ: «أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ، وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ».

[2383] ابن فضیل نے عمارہ سے اور انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر میں بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، تمھارے باپ کا بھلا ہو، تمھیں اس بات سے آگاہ کیا جائے گا، وہ یہ کہ تم اس وقت صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور مال کی خواہش رکھتے ہو، فقر سے ڈرتے ہو اور لمبی زندگی کی امید رکھتے ہو اور (خود کو) اس قدر مہلت نہ دو کہ جب تمھاری جان حلق تک پہنچ جائے تو پھر (وصیت کرتے ہوئے) کہو: فلاں کا اتنا ہے اور فلاں کا اتنا ہے۔ وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔"

[٢٣٨٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ.

[2384] عبدالواحد نے کہا: ہم سے عمارہ بن قعقاع نے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ جریر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، البتہ کہا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

(المعجم ٣٢) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ) (التحفة ٣٣)

باب:32-اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے

[٢٣٨٥] ٩٤-(١٠٣٣) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[2385] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ منبر پر تھے اور صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے: "اوپر والا ہاتھ نیچے والے

ﷺ قَالَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: «اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا: اَلْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى: اَلسَّائِلَةُ».

ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔"

[٢٣٨٦] ٩٥-(١٠٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ - أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ - عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَّالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ».

[2386] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے افضل صدقہ ۔۔۔ یا سب سے اچھا صدقہ ۔۔۔ وہ ہے جس کے پیچھے (دل کی) تونگری ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (دینے کی) ابتدا اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو۔"

[٢٣٨٧] ٩٦-(١٠٣٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى».

[2387] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا، میں نے (دوبارہ) مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا، میں نے پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا، پھر فرمایا: "یہ مال شاداب (آنکھوں کو لبھانے والا) اور شیریں ہے، جو تو اسے حرص و طمع کے بغیر لے گا، اس کے لیے اس میں برکت عطا کی جائے گی اور جو دل کے حرص سے لے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جائے گی، وہ اس انسان کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

[٢٣٨٨] ٩٧-(١٠٣٦) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَّادٌ قَالَ: سَمِعْتُ

[2388] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدم کے بیٹے! بے شک تو (ضرورت سے) زائد مال خرچ کر دے، یہ تیرے لیے بہتر ہے اور تو اسے روک رکھے تو یہ تیرے لیے برا ہے اور گزر بسر جتنا رکھنے پر تمھیں

أَبَاأُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ. وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى».

کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور خرچ کا آغاز ان سے کرو جن کے (خرچ کے) تم ذمہ دار ہو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

(المعجم ٣٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ) (التحفة ٣٤)

باب:33- سوال کرنے کی ممانعت

[٢٣٨٩] ٩٨-(١٠٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ، إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ». وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَّهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَّسْأَلَةٍ وَّشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ». [انظر: ٢٣٩٢، ٤٩٥٥]

[2389] عبداللہ بن عامر یَحْصُبی نے کہا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: تم اس حدیث کے سوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں (بیان کی جاتی) تھی دوسری احادیث بیان کرنے سے بچو کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو (روایات کے سلسلے میں بھی) اللہ کا خوف دلایا کرتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے، اسے دین میں گہرا فہم عطا فرما دیتا ہے۔" اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: "میں تو بس خزانچی ہوں۔ جس کو میں خوش دلی سے دوں اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے گی، اور جس کو میں مانگنے پر اور (اس کے) حرص کے سبب سے دوں اس کی حالت اس انسان جیسی ہو گی جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔"

[٢٣٩٠] ٩٩-(١٠٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللهِ! لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا، وَّأَنَا لَهُ كَارِهٌ،

[2390] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے وہب بن منبہ سے، انھوں نے اپنے بھائی ہمام سے اور انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مانگنے میں اصرار نہ کرو، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم میں سے کوئی شخص مجھ سے کچھ مانگے، میں اسے ناپسند کرتا

فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ».

ہوں، پھر بھی اس کا سوال مجھ سے کچھ نکلوا لے تو جو میں اس کو دوں اس میں برکت ہو۔"

[٢٣٩١] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ - وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ، فَأَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ - عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[2391] ابن ابی عمر مکی نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے حدیث سنائی، کہا: مجھے وہب بن منبہ نے — جب میں صنعاء میں ان کے پاس ان کے گھر گیا اور انھوں نے مجھے اپنے گھر کے درخت سے اخروٹ کھلائے — اپنے بھائی سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے...... (آگے) اسی (پچھلی) حدیث کے مطابق بیان کیا۔

[٢٣٩٢] ١٠٠-(١٠٣٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ خَطِيبٌ يَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ».

[راجع: ٢٣٨٩]

[2392] حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا گہرا فہم عطا فرما دیتا ہے اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔"

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الْمِسْكِينِ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ) (التحفة ٣٥)

باب:34- ایسا مسکین جسے نہ تونگری حاصل ہے نہ اس کا پتہ چلتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے

[٢٣٩٣] ١٠١-(١٠٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهٰذَا

[2393] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اصل) مسکین، یہ گھومنے والا نہیں جو لوگوں کے پاس چکر لگاتا ہے، پھر ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں اسے واپس لوٹا دیتی ہیں۔" (صحابہ کرام نے)

الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ، فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ»، قَالُوا: فَمَا الْمِسْكِينُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ، فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا».

پوچھا: اے اللہ کے رسول! تو مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اتنی تونگری نہیں پاتا جو اسے (سوال سے) مستغنی کر دے، نہ ہی اس (کے ضرورت مند ہونے) کا پتہ چلتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں سے کوئی چیز مانگتا ہے۔''

[٢٣٩٤] ١٠٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَّوْلَى مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الْمُتَعَفِّفُ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا﴾» [البقرة: ٢٧٣].

[2394] اسماعیل نے جو ابن جعفر (بن ابی کثیر) ہیں، کہا: مجھے شریک نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عطاء بن یسار سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اصل) مسکین وہ نہیں جسے ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لوٹا دیتے ہیں، اصل مسکین سوال سے بچنے والا ہے، چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''وہ لوگوں سے چمٹ کر (اصرار سے) نہیں مانگتے۔''

[٢٣٩٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ.

[2395] محمد بن جعفر (بن ابی کثیر) نے کہا: مجھے شریک نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء بن یسار اور عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... (آگے محمد کے بھائی) اسماعیل کی روایت کے مانند ہے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ) (التحفة ٣٦)

باب:35- لوگوں سے سوال کرنا مکروہ ہے

[٢٣٩٦] ١٠٣-(١٠٤٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ - أَخِي الزُّهْرِيِّ - ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ

[2396] عبدالاعلی بن عبدالاعلی نے معمر سے، انھوں نے (امام زہری کے بھائی) عبداللہ بن مسلم سے، انھوں نے حمزہ بن عبداللہ (بن عمر) سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے ساتھ سوال چمٹا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملے گا

حَتّٰى يَلْقَى اللهَ، وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ».

تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔"

[٢٣٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَخِي الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ «مُزْعَةٌ».

[2397] اسماعیل بن ابراہیم نے معمر سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی اور اس میں (گوشت کے) ٹکڑے کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٢٣٩٨] ١٠٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ، حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ».

[2398] عبیداللہ بن ابی جعفر نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ انھوں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے (مانگنا اس کی عادت بن جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔"

[٢٣٩٩] ١٠٥-(١٠٤١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ».

[2399] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے ان کا مال مانگتا ہے وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے، کم (اکٹھے) کر لے یا زیادہ کر لے۔"

[٢٤٠٠] ١٠٦-(١٠٤٢) حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَأَنْ يَّغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَيَتَصَدَّقَ بِهِ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ مِنَ النَّاسِ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ، فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ».

[2400] بیان بن ابی بشر نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے کوئی شخص صبح کو نکلے، اپنی پشت پر لکڑیاں اکٹھی کر لائے اور اس سے صدقہ کرے اور لوگوں (کے عطیوں) سے بے نیاز ہو جائے، وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے مانگے، وہ (چاہے تو) اسے دے یا (چاہے تو) محروم رکھے، بلاشبہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے اور (خرچ کرنے کی) ابتدا ان سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔"

[٢٤٠١] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ! لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَيَانٍ.

[2401] اسماعیل نے کہا: مجھے قیس بن ابی حازم نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم میں سے ایک صبح کو نکلے، اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لائے اور انھیں بیچے......'' پھر بیان کی حدیث کے مانند حدیث سنائی۔

[٢٤٠٢] ١٠٧-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَّوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَّحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ، فَيَحْمِلَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا، يُعْطِيهِ أَوْ يَمْنَعُهُ».

[2402] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوعبید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایندھن کا گٹھا باندھے اور اسے اپنی پیٹھ پر لادے اور بیچ دے، اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے، (چاہے) وہ اسے دے یا نہ دے۔''

[٢٤٠٣] ١٠٨-(١٠٤٣) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ - قَالَ سَلَمَةُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا - مَرْوَانُ، وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ - أَمَّا هُوَ: فَحَبِيبٌ إِلَيَّ، وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي: فَأَمِينٌ - عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً، فَقَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ - ﷺ -؟» وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ -

[2403] ابومسلم خولانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے ایک پیارے امانتدار (شخص) نے حدیث بیان کی ــــ وہ ایسا ہے کہ مجھے پیارا بھی ہے اور وہ ایسا ہے کہ میرے نزدیک امانت دار بھی ہے ــــ یعنی حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ...... انھوں نے کہا: ہم نو، آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے (حاضر) تھے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟'' اور ہم نے ابھی نئی نئی بیعت کی تھی۔ تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: ''تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟'' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: ''کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟'' تو ہم نے اپنے ہاتھ بڑھا دیے اور عرض کی: اے اللہ کے

ﷺ -؟» فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ قَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ - ﷺ -؟» قَالَ: فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: «عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَاتُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَّالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَتُطِيعُوا اللهَ - وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً - وَّلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا» فَلَقَدْ رَأَيْتُ، كَانَ بَعْضُ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ، فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُّنَاوِلُهُ إِيَّاهُ.

رسول! ہم (ایک بار) آپ سے بیعت کر چکے ہیں، اب کس بات پر آپ سے بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور پانچ نمازوں پر، اور اس بات پر کہ اطاعت کرو گے ___ اور ایک جملہ آہستہ سے فرمایا ___ اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو گے۔'' اس کے بعد میں نے ان میں سے بعض افراد کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا تو کسی سے نہ کہتا کہ اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دے دے۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ)

(التحفة ٣٧)

باب:36- مانگنا کس کے لیے جائز ہے

[٢٤٠٤] ١٠٩-(١٠٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هٰرُونَ بْنِ رِيَابٍ: حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: «أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا». قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «يَا قَبِيصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ - أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ -، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

[2404] حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے (لوگوں کے معاملات میں اصلاح کے لیے) ادائیگی کی ایک ذمہ داری قبول کی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ سے اس کے لیے کچھ مانگوں تو آپ نے فرمایا: ''ٹھہرو حتیٰ کہ ہمارے پاس صدقہ آجائے تو ہم وہ تمھیں دے دینے کا حکم دیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے قبیصہ! تین قسم کے افراد میں سے کسی ایک کے سوا اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں: ایک وہ آدمی جس نے کسی بڑی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کر لی، اس کے لیے اس وقت تک سوال کرنا حلال ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کو حاصل کر لے، اس کے بعد (سوال سے) رک جائے، دوسرا وہ آدمی جس پر کوئی آفت آپڑی ہو جس نے اس کا مال تباہ کر دیا ہو، اس کے لیے سوال کرنا حلال ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ زندگی کی گزران درست کر لے ___ یا فرمایا: زندگی کی بقا کا سامان کر لے ___ اور تیسرا وہ آدمی جو فاقے کا شکار

حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ - أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ - فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ! سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا».

ہو گیا یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند افراد کھڑے ہو جائیں (اور کہہ دیں) کہ فلاں آدمی فاقہ زدہ ہو گیا ہے تو اس کے لیے بھی مانگنا حلال ہو گیا یہاں تک کہ وہ درست گزران حاصل کر لے ۔ یا فرمایا: زندگی باقی رکھنے جتنا حاصل کر لے ۔ اے قبیصہ! ان صورتوں کے سوا سوال کرنا حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔"

(المعجم ٣٧) - (بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ) (التحفة ٣٨)

باب:37- اگر مانگنے اور طمع کے بغیر ملے تو لینا جائز ہے

[٢٤٠٥] ١١٠-(١٠٤٥) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَّالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْهُ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ».

[2405] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی مجھے عنایت فرماتے تھے تو میں عرض کرتا: کسی ایسے آدمی کو عنایت فرما دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے بہت سارا مال عطا کر دیا تو میں نے عرض کی: کسی ایسے فرد کو عطا کر دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ محتاج ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے لے لو اور ایسا جو مال تمھارے پاس اس طرح آئے کہ نہ تو تم اس کے خواہش مند ہو اور نہ ہی مانگنے والے ہو تو اس کو لے لو اور جو مال اس طرح نہ ملے اس کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔"

[٢٤٠٦] ١١١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ، فَيَقُولُ لَهُ

[2406] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیتے تو عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے: اے اللہ کے رسول! یہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند شخص کو دے دیجیے۔ تو رسول

عُمَرُ: أَعْطِهِ يَارَسُولَ اللهِ! أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ».

قَالَ سَالِمٌ: فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَايَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو لے لو اور اپنا مال بنالو یا اسے صدقہ کر دو اور اس مال میں سے جو تمھارے پاس اس طرح آئے کہ تم نہ اس کے خواہش مند ہو نہ مانگنے والے تو اس کو لے لو اور جو (مال) اس طرح نہ ملے تو اس کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔''

سالم نے کہا: اسی وجہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے اور جو چیز انھیں پیش کی جاتی تھی اس کو رد نہیں کرتے تھے۔

[٢٤٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّعْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[2407] سائب بن یزید نے عبداللہ بن سعدی سے، انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے (اسی کے مانند) حدیث بیان کی۔

[٢٤٠٨] ١١٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ، أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ، فَقُلْتُ: إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللهِ، فَقَالَ: خُذْ مَا أُعْطِيتَ، فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي، فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ، وَتَصَدَّقْ».

[2408] لیث نے بکیر سے، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے ابن ساعدی مالکی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقے (کی وصولی) کے لیے عامل مقرر کیا، جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور انھیں (وصول کردہ) مال لا کر ادا کر دیا، تو انھوں نے مجھے کام کی اجرت دینے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی: میں نے تو یہ کام محض اللہ کی (رضا کی) خاطر کیا ہے اور میرا اجر اللہ نے دینا ہے۔ تو انھوں نے کہا: جو تمھیں دیا جائے اسے لے لو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کام کیا تھا، آپ نے مجھے میرے کام کی مزدوری دی تو میں نے بھی تمھاری جیسی بات کہی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں تمھارے مانگے بغیر کوئی چیز دی جائے تو کھاؤ اور صدقہ کرو۔''

[٢٤٠٩] (...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ

[2409] عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے ابن سعدی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا.....(آگے) لیث کی حدیث کی طرح (روایت بیان کی۔)

(المعجم ٣٨) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا) (التحفة ٣٩)

باب:38- دنیا کی حرص مکروہ ہے

[٢٤١٠] ١١٣-(١٠٤٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ»

[2410] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے: زندگی کی محبت اور مال کی۔''

[٢٤١١] ١١٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُولِ الْحَيَاةِ، وَحُبِّ الْمَالِ».

[2411] سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے کا دل بھی جوان رہتا ہے: زندگی لمبی ہونے اور مال کی محبت میں۔''

[٢٤١٢] ١١٥-(١٠٤٧) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ».

[2412] ابوعوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: دولت کی حرص اور عمر کی حرص۔''

[٢٤١٣] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ

[2413] معاذ بن ہشام کے والد ہشام نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

نے فرمایا..... (آگے) اسی طرح ہے۔

[٢٤١٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

[2414] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی..... (آگے) اسی طرح ہے۔

(المعجم ٣٩) - (بَابٌ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَابْتَغٰى ثَالِثًا) (التحفة ٤٠)

باب: 39- اگر ابن آدم کے پاس (مال کی بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو بھی وہ تیسری وادی حاصل کرنا چاہے گا

[٢٤١٥] ١١٦-(١٠٤٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَّابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا، وَّلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلٰى مَنْ تَابَ».

[2415] ابوعوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی (بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری حاصل کرنا چاہے گا، آدمی کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی، اور اللہ اسی کی طرف توجہ فرماتا ہے جو (اس کی طرف) توجہ کرتا ہے۔''

[٢٤١٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: - فَلَا أَدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ أَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ، - بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[2416] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرما رہے تھے ۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ الفاظ آپ پر نازل ہوئے تھے یا آپ (خود ہی) فرما رہے تھے ۔ (آگے) ابوعوانہ کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٤١٧] ١١٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ

[2417] ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اگر ابن آدم کے پاس سونے کی (بھری ہوئی) ایک

ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنَّ لَهُ وَادِيًا آخَرَ، وَلَنْ يَّمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَاللهُ يَتُوبُ عَلٰى مَنْ تَابَ».

وادی ہوتو وہ چاہے گا کہ اس کے پاس ایک اور وادی بھی ہو، اس کا منہ مٹی کے سوا کوئی اور چیز نہیں بھرتی، اللہ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے جو اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔"

[٢٤١٨] ١١٨-(١٠٤٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَّقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَّالًا، لَأَحَبَّ أَنْ يَّكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ، وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَاللهُ يَتُوبُ عَلٰى مَنْ تَابَ».

[2418] مجھے زہیر بن حرب اور ہارون بن عبداللہ نے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال سے بھری ہوئی ایک وادی ہوتو وہ چاہے گا کہ اس کے پاس اس جیسی ایک اور وادی بھی ہو، آدمی کے دل کو مٹی کے سوا کچھ اور نہیں بھر سکتا اور اللہ اس پر توجہ فرماتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہو۔"

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ. لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

اور زہیر کی روایت میں ہے، انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں یہ بات قرآن میں سے ہے (یا نہیں۔) انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٤١٩] ١١٩-(١٠٥٠) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بُعِثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِلٰى قُرَّاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُمِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْآنَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ، فَاتْلُوهُ، وَلَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً، كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِي الطُّولِ وَالشِّدَّةِ بِسُورَةِ بَرَاءَةَ، فَأُنْسِيتُهَا، غَيْرَ أَنِّي قَدْ

[2419] ابوحرب بن ابی اسود کے والد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے قاریوں کی طرف (انھیں بلانے کے لیے قاصد) بھیجا تو ان کے ہاں تین سو آدمی آئے جو قرآن پڑھ چکے تھے۔ تو انھوں (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے کہا: تم اہل بصرہ کے بہترین لوگ اور ان کے قاری ہو، اس کی تلاوت کرتے رہا کرو، تم پر لمبی مدت (کا وقفہ) نہ گزرے کہ تمھارے دل سخت ہو جائیں جس طرح ان کے دل سخت ہو گئے تھے جو تم سے پہلے تھے، ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جسے ہم لمبائی اور (ڈرانے کی) شدت میں (سورۂ) براءۃ سے تشبیہ دیا کرتے تو وہ مجھے بھلا دی

حَفِظْتُ مِنْهَا : لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَّابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا، وَّلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِإِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَأُنْسِيتُهَا، غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾. فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِي أَعْنَاقِكُمْ، فَتُسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

گئی اس کے سوا کہ اس کا یہ ٹکڑا مجھے یاد رہ گیا: اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کا متلاشی ہوگا اور ابن آدم کا پیٹ تو مٹی کے سوا کوئی شے نہیں بھرتی۔ ہم ایک اور سورت پڑھا کرتے تھے جس کو ہم تسبیح والی سورتوں میں سے ایک سورت سے تشبیہ دیا کرتے تھے، وہ بھی مجھے بھلا دی گئی، ہاں اس میں سے مجھے یہ یاد ہے: ''اے ایمان والو! وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔'' وہ بطور شہادت تمھاری گردنوں میں لکھ دی جائے گی اور قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا) (التحفة ٤١)

باب:40- قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب

[٢٤٢٠] ١٢٠-(١٠٥١) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ».

[2420] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنا مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ حقیقی غنا دل کی بے نیازی ہے۔''

(المعجم ٤١) - (بَابُ التَّحْذِيرِ مِنَ الِاغْتِرَارِ بِزِينَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا) (التحفة ٤٢)

باب:41- دنیا کی زینت اور اس کی وسعت پر فریب نفس میں مبتلا نہ ہونے کی تلقین

[٢٤٢١] ١٢١-(١٠٥٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاسَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «لَا وَاللهِ! مَا أَخْشٰى

[2421] عیاض بن عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ''نہیں، اللہ کی قسم! لوگو! مجھے تمھارے بارے کسی چیز کا ڈر نہیں سوائے دنیا کی اس زینت کے جو اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ظاہر کرے گا۔'' ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ گھڑی بھر خاموش

عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، أَوَ خَيْرٌ هُوَ، إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، أَكَلَتْ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، ثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ، ثُمَّ اجْتَرَّتْ، فَعَادَتْ، فَأَكَلَتْ، فَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

رہے، پھر فرمایا: ''تم نے کس طرح کہا؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے عرض کی تھی: کیا خیر، شر کو لائے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''خیر، خیر ہی کو لاتی ہے لیکن کیا وہ (دنیا کی زیب و زینت فی ذاتہ) خیر ہے؟ وہ سب کچھ جو بہار اگاتی ہے، (جانور کو) اُپھارے سے مار ڈالتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے۔ ایسے سبزہ کھانے والے جانور کے سوا، جس نے کھایا اور جب اس کی کوکھیں بھر گئیں (وہ سیر ہو گیا) تو (مزید کھانے کے بجائے) اس نے سورج کا رخ کر لیا اور بیٹھ کر گوبر یا پیشاب کیا، پھر جگالی کی اور دوبارہ کھایا تو (اسی طرح) جو انسان اس (مال) کے حق کے مطابق مال لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جو انسان اس کے حق کے بغیر مال لیتا ہے، وہ اس کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔''

[٢٤٢٢] ١٢٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَّا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا» قَالُوا: وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بَرَكَاتُ الْأَرْضِ»، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ قَالَ: «لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ. إِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَإِنَّهَا تَأْكُلُ، حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ

[2422] زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمھارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر دنیا کی اس شادابی اور زینت سے ہے جو اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ظاہر کرے گا۔'' صحابہ نے عرض کی: دنیا کی شادابی اور زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''زمین کی برکات۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، وہ سب کچھ جو بہار اگاتی ہے وہ (زیادہ کھانے کی وجہ سے ہونے والی بدہضمی کا سبب بن کر) مار دیتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے سوائے اس چارہ کھانے والے جانور کے جو کھاتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی دونوں کوکھیں پھول جاتی ہیں (وہ سیر ہو جاتا ہے) تو وہ (مزید کھانا چھوڑ کر) سورج کی طرف منہ

بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

کر لیتا ہے، پھر جگالی کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے، گوبر کرتا ہے، پھر لوٹتا ہے اور کھاتا ہے، بلاشبہ یہ مال شاداب اور شیریں ہے۔ جس نے اسے اس کے حق کے مطابق لیا اور حق (کے مصرف) ہی میں خرچ کیا تو وہ (مال) بہت ہی معاون و مددگار ہوگا اور جس نے اسے حق کے بغیر لیا وہ اس انسان کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔''

[٢٤٢٣] ١٢٣-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي، مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ قَالَ: وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، وَقَالَ: «أَنَّى هٰذَا السَّائِلُ» - وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ - فَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَإِنَّهَا أَكَلَتْ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ

[2423] ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اپنے بعد تمھارے بارے میں جس چیز کا خوف ہے وہ دنیا کی شادابی اور زینت ہے جس کے دروازے تم پر کھول دیے جائیں گے۔'' تو ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ اس کے جواب میں (کچھ دیر) خاموش رہے، اس سے کہا گیا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ تم رسول اللہ ﷺ سے بات کرتے ہو (جبکہ) وہ تم سے بات نہیں کر رہے؟ کہا: اور ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی اتاری جارہی ہے، پھر آپ پسینہ پونچھتے ہوئے اپنے معمول کی حالت میں آگئے اور فرمایا: ''یہ سائل کہاں سے آیا؟'' __ گویا آپ نے اس کی تحسین فرمائی __ پھر فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ خیر، شر کو نہیں لاتی اور بلاشبہ موسم بہار جو اگاتا ہے وہ (اپنی وفرت، شادابی اور مرغوبیت کی بنا پر) مار دیتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے سوائے سبزہ کھانے والے اس حیوان کے جس نے کھایا یہاں تک کہ جب اس کی کوکھیں بھر گئیں تو اس نے سورج کی آنکھ کی طرف منہ کر لیا (اور آرام سے بیٹھ کر کھایا ہوا ہضم کیا)، پھر لید کی، پیشاب کیا، اس کے بعد (پھر سے) گھاس کھائی۔ یقیناً یہ مال شاداب اور شیریں ہے اور یہ اس

كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

مسلمان کا بہترین ساتھی ہے، جس نے اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا۔ یا جو الفاظ رسول اللہ ﷺ نے فرمائے ۔ اور حقیقت یہ ہے جو اسے اس کے حق کے بغیر لیتا ہے، وہ اس آدمی کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور قیامت کے دن وہ (مال) اس کے خلاف گواہ ہوگا۔"

(المعجم ٤٢) - (بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰى كُلِّ ذٰلِكَ) (التحفة ٤٣)

باب: 42- سوال سے احتراز، صبر اور قناعت کی فضیلت اور ان کی ترغیب

[٢٤٢٤] ١٢٤-(١٠٥٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِيءَ عَلَيْهِ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ: «مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ خَيْرٌ وَّأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ».

[2424] امام مالک بن انس نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا۔ آپ نے ان کو دے دیا، انھوں نے پھر مانگا، آپ نے دے دیا حتی کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا: "میرے پاس جو بھی مال ہوگا میں اسے ہرگز تم سے (بچا کر) ذخیرہ نہ کروں گا (تمھی میں بانٹ دوں گا)، جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو استغنا (بے نیازی) اختیار کرے گا اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا اور جو صبر کرے گا (سوال سے باز رہے گا) اللہ تعالیٰ اس کو صبر (کی قوت) عنایت فرمائے گا اور کسی کو ایسا کوئی عطیہ نہیں دیا گیا جو صبر سے بہتر اور وسیع تر ہو۔"

[٢٤٢٥] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2425] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

(المعجم ٤٣) - (بَابٌ: فِي الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ) (التحفة ٤٤)

باب: 43- گزر بسر کے بقدر رزق اور قناعت

[٢٤٢٦] ١٢٥-(١٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ».

[2426] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ انسان کامیاب و بامراد ہوگیا جو مسلمان ہوگیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو دیا اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔''

[٢٤٢٧] ١٢٦-(١٠٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا». [انظر: ٧٤٤٠]

[2427] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دعا فرمائی): ''اے اللہ! آلِ محمد ﷺ کی روزی کم سے کم کھانے جتنی کر دے۔''

(المعجم ٤٤) - (بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يُخَافُ عَلٰى إِيمَانِهِ إِنْ لَّمْ يُعْطَ، وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِجَفَاءٍ لِّجَهْلِهِ، وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَأَحْكَامِهِمْ) (التحفة ٤٥)

باب:44- جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہو اور جن کا ایمان نہ دینے کی بنا پر ضائع ہونے کا خطرہ ہو، ان کو دینا، جہالت کی بنا پر مذموم طریقے سے مانگنے والے کو برداشت کرنا، اور خوارج اور ان کے بارے میں احکامِ شریعت

[٢٤٢٨] ١٢٧-(١٠٥٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ: الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ

[2428] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم کیا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ان کے علاوہ (جنھیں آپ نے عطا فرمایا) دوسرے لوگ اس کے زیادہ حقدار تھے۔ آپ نے فرمایا: ''انھوں نے مجھے ایک چیز اختیار کرنے پر مجبور کر دیا کہ

ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْمًا ، فَقُلْتُ : وَاللهِ! يَارَسُولَ اللهِ! لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : «إِنَّهُمْ خَيَّرُونِي بَيْنَ أَنْ يَّسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ ، أَوْ يُبَخِّلُونِي ، فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ» .

یا تو یہ مذموم طریقے (بے جا اصرار) سے سوال کریں یا مجھے بخیل بنا دیں۔تو میں بخیل بننے والا نہیں ہوں۔"

[۲٤۲۹] ۱۲۸-(۱۰۵۷) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكًا ؛ ح : وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ : حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَّجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً ، نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ ، مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ! مُرْ لِي مِنْ مَّالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ .

[2429] امام مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ (کے کندھوں) پر خاصے موٹے کنارے کی ایک نجرانی چادر تھی ، اتنے میں ایک بدوی آپ کے پاس آ گیا اور آپ کی چادر سے (پکڑ کر) آپ کو زور سے کھینچا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی گردن کی ایک جانب کی طرف نظر کی جس پر اس کے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے نے گہرا نشان ڈال دیا تھا، پھر اس نے کہا: اے محمد ﷺ! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم دیں تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، ہنس پڑے اور اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

[۲٤۳۰] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ .

[2430] ہمام، عکرمہ بن عمار اور اوزاعی سب نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

وَفِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ، قَالَ: ثُمَّ جَبَذَهُ إِلَيْهِ جَبْذَةً رَّجَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ.

عکرمہ بن عمار کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: پھر اس نے آپ کو زور سے اپنی طرف کھینچا تو رسول اللہ ﷺ اس بدوی کے سینے سے جا ٹکرائے۔

وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ: فَجَاذَبَهُ حَتَّى انْشَقَّ الْبُرْدُ، وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اور ہمام کی حدیث میں ہے: اس نے آپ کے ساتھ کھینچا تانی شروع کر دی یہاں تک کہ چادر پھٹ گئی اور یہاں تک کہ اس کا کنارا رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک میں رہ گیا۔

[٢٤٣١] ١٢٩-(١٠٥٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا، فَقَالَ: «خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ»، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «رَضِيَ مَخْرَمَةُ».

[2431] لیث نے (عبداللہ) ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز نہ دی تو مخرمہ نے کہا: میرے بیٹے! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ، تو میں ان کے ساتھ گیا، انھوں نے کہا: اندر جاؤ اور میری خاطر آپ کو بلا لاؤ۔ میں نے ان کی خاطر آپ کو بلایا تو آپ اس طرح اس کی طرف آئے کہ آپ (کے کندھے) پر ان (قباؤں) میں سے ایک قباء تھی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ میں نے تمھارے لیے چھپا کر رکھی تھی۔'' آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: ''مخرمہ راضی ہو گیا۔''

[٢٤٣٢] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ، فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُّعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ: فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ، وَّهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ، خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ».

[2432] ایوب سختیانی نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس قبائیں آئیں تو مجھے میرے والد مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے آپ کے پاس لے چلو، امید ہے آپ ہمیں بھی ان میں سے (کوئی قباء) عنایت فرمائیں گے۔ میرے والد نے دروازے پر کھڑے ہو کر گفتگو کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی۔ آپ باہر نکلے تو قباء آپ کے ساتھ تھی اور آپ ﷺ انھیں اس کی خوبیاں دکھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''میں نے یہ تمھارے لیے چھپا کر رکھی تھی، میں نے یہ تمھارے لیے چھپا رکھی تھی۔''

(المعجم ٤٥) - (بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ يُخَافُ عَلَى إِيمَانِهِ) (التحفة ٤٦)

[٢٤٣٣] ١٣١-(١٥٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ: أَنَّهُ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» قَالَ: «إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

باب:45-جن کے ایمان کے بارے میں اندیشہ ہو ان کو دینا

[2433]حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید نے کہا: ہمیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث سنائی، کہا: میرے والد نے ہمیں صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال دیا جبکہ میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا، اس کو نہ دیا۔ وہ میرے لیے ان سب کی نسبت زیادہ پسندیدہ تھا۔ میں اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور راز داری کے ساتھ آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے آپ فلاں سے اعراض فرما رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔'' میں کچھ دیر کے لیے چپ رہا، پھر جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا وہ بات مجھ پر غالب آ گئی اور میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ فلاں کو نہیں دے رہے؟ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔'' اس کے بعد میں تھوڑی دیر چپ رہا، پھر جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا وہ بات مجھ پر غالب آ گئی، میں نے پھر عرض کی: فلاں سے آپ کے اعراض کا سبب کیا ہے، اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔'' (پھر) آپ نے فرمایا: ''میں ایک آدمی کو دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، اس ڈر سے (دیتا ہوں) کہ وہ اوندھے منہ آگ میں نہ ڈال دیا جائے۔''

وَفِي حَدِيثِ الْحُلْوَانِيِّ تَكْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ.

[راجع: ٢٧٨]

اور حلوانی کی حدیث میں (رسول اللہ ﷺ کے فرمان: "یا مسلمان" کا) تکرار دو بار ہے (تین بار نہیں۔)

[٢٤٣٤] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَلٰى مَعْنٰى حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[2434] سفیان ثوری، ابن شہاب (زہری) کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن شہاب) اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

[٢٤٣٥] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هٰذَا. يَعْنِي حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا. فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي، ثُمَّ قَالَ: «أَقِتَالًا؟ أَيْ سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ».

[2435] محمد بن سعد یہ حدیث بیان کرتے ہیں، یعنی زہری کی مذکورہ بالا حدیث، انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے میری گردن اور کندھے کے درمیان اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: "جنگ کر رہے ہو؟ اے سعد! میں ایک شخص کو دیتا ہوں....." (آگے اسی طرح ہے جس طرح پہلی روایت میں ہے۔)

(المعجم ٤٦) - (بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصَبُّرِ مَنْ قَوِيَ إِيمَانُهُ) (التحفة ٤٧)

باب: 46- انھیں دینا جن کی اسلام پر تالیفِ قلب مقصود ہو اور اس شخص کا صبر سے کام لینا جس کا ایمان مضبوط ہے

[٢٤٣٦] ١٣٢-(١٠٥٩) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ، حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ

[2436] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حنین کے دن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بطور فے (قبیلہ) ہوازن کے وہ اموال عطا کیے جو عطا کیے اور رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لوگوں کو سو سو اونٹ دینے شروع کیے تو انصار میں سے کچھ

أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِي رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ.

لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے! آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں، حالانکہ ہماری تلواریں (ابھی تک) ان کے خون کے قطرے ٹپکا رہی ہیں۔

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَحُدِّثَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِنْ قَوْلِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَقَالَ لَهُ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَارَسُولَ اللهِ! فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَّأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ، قَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ، أَتَأَلَّفُهُمْ، أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ - ﷺ -؟ فَوَاللهِ! لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ» فَقَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ رَضِينَا، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَةً شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ»، قَالُوا: سَنَصْبِرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کی باتوں میں سے یہ باتیں رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئیں تو آپ نے انصار کو بلوا بھیجا اور انھیں چمڑے کے ایک (بڑے) سائبان (کے سائے) میں جمع کیا، جب وہ سب اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''یہ کیا بات ہے جو مجھے تم لوگوں کی طرف سے پہنچی ہے؟'' انصار کے سمجھدار لوگوں نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے اہل رائے نے تو کچھ نہیں کہا، البتہ ہم میں سے ان لوگوں نے، جو نوعمر ہیں، یہ بات کہی ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے، وہ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر رہے ہیں، حالانکہ ہماری تلواریں (ابھی تک) ان کے خون کے قطرے ٹپکا رہی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کو دے رہا ہوں جو کچھ عرصہ قبل تک کفر پر تھے، ایسے لوگوں کی تالیفِ قلب کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال و دولت لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر گھروں کی طرف لوٹو؟ اللہ کی قسم! جو کچھ تم لے کر واپس جا رہے ہو وہ اس سے بہت بہتر ہے جسے وہ لوگ لے کر لوٹ رہے ہیں۔'' تو (انصار) کہنے لگے: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم (بالکل) راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک تم (اپنی نسبت دوسروں کو) بہت زیادہ ترجیح ملتی دیکھو گے تو تم (اس پر) صبر کرنا یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آ ملو۔ میں حوض پر ہوں گا (وہیں ملاقات ہوگی۔)'' انصار نے کہا: ہم (ہر صورت میں) صبر

کریں گے۔

[٢٤٣٧] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا أَفَآءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ مَا أَفَآءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ نَصْبِرْ، وَقَالَ: فَأَمَّا أُنَاسٌ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ.

[2437] صالح نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: جب اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو (قبیلۂ) ہوازن کے اموال میں سے بطور فے عطا فرمایا جو عطا فرمایا...... اور اس (پچھلی حدیث کے) مانند حدیث بیان کی، اس کے سوا کہ انھوں (صالح) نے کہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے صبر نہ کیا۔ اور انھوں نے (اور ہم میں سے ان لوگوں نے جو نوعمر ہیں، کے بجائے) ''نوعمر لوگوں نے'' کہا۔

[٢٤٣٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالُوا: نَصْبِرُ، كَرِوَايَةِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[2438] ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے اپنے چچا سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور اسی طرح حدیث بیان کی، سوائے اس بات کے کہ انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں (انصار) نے کہا: ہم صبر کریں گے۔ جس طرح یونس نے زہری سے روایت کی۔

[٢٤٣٩] ١٣٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَنْصَارَ، فَقَالَ: «أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ؟» قَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» فَقَالَ: «إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيبَةٍ، وَّإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَّسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، لَّسَلَكْتُ شِعْبَ

[2439] قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا اور پوچھا: ''کیا تم میں تمھارے سوا کوئی اور بھی ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں، ہمارے بھانجے کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''قوم کا بھانجا ان میں سے ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''قریش تھوڑے دن قبل جاہلیت اور (گمراہی) کی مصیبت میں تھے اور میں نے چاہا کہ ان کو (اسلام پر) پکا کروں اور ان کی دلجوئی کروں۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر واپس جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو؟ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔''

الْأَنْصَارِ».

[٢٤٤٠] ١٣٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، وَإِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ! فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: «مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» قَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ، قَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا إِلٰى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلٰى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، وَّسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ».

[2440] ابوتیاح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: جب مکہ فتح ہوگیا اور (رسول اللہ ﷺ نے حنین کی) غنیمتیں قریش میں تقسیم کیں تو انصار نے کہا: یہ بڑے تعجب کی بات ہے، ہماری تلواروں سے ان لوگوں کے خون ٹپک رہے ہیں اور ہمارے اموالِ غنیمت انھی کو دیے جا رہے ہیں! یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے ان کو جمع کیا اور فرمایا: ''وہ کیا بات ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' انھوں نے کہا: بات وہی ہے جو آپ تک پہنچ چکی ہے۔ وہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم (اس پر) خوش نہ ہوگے کہ لوگ دنیا لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو۔ اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔'' (انصار سے بھی یہی توقع ہے۔)

[٢٤٤١] ١٣٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ الْحَرْفَ بَعْدَ الْحَرْفِ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ، بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَّمَعَهُ الطُّلَقَاءُ، فَأَدْبَرُوا عَنْهُ، حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ، قَالَ: فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِّدَاءَيْنِ، لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، قَالَ: اِلْتَفَتَ عَنْ يَّمِينِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» فَقَالُوا:

[2441] ہشام بن زید بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حنین کی جنگ ہوئی تو ہوازن اور غطفان اور دوسرے لوگ اپنے بیوی بچوں اور مویشیوں کو لے کر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس روز دس ہزار (اپنے ساتھی) تھے اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے جنھیں (فتح مکہ کے موقع پر غلام بنانے کے بجائے) آزاد رکھا گیا تھا، یہ آپ کو چھوڑ کر پیچھے بھاگ گئے حتیٰ کہ آپ اکیلے رہ گئے، کہا: آپ نے اس دن (مہاجرین کے بعد انصار کو) دو دفعہ پکارا، ان دونوں کو آپس میں ذرہ برابر گڈمڈ نہ کیا، آپ دائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی: ''اے جماعت انصار!'' انھوں نے کہا: لبیک، اے اللہ کے

لَبَّيْكَ، يَارَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» قَالُوا: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، فَنَزَلَ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ، وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى، وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا! فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَسَكَتُوا، فَقَالَ: «يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلٰى بُيُوتِكُمْ؟» قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ! رَضِينَا، قَالَ: فَقَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ».

رسول! خوش ہو جائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے جماعت انصار!'' انھوں نے کہا: لبیک، اے اللہ کے رسول! خوش ہو جایئے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ (اس وقت) سفید خچر پر سوار تھے، آپ نیچے اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' چنانچہ مشرک شکست کھا گئے اور رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے بہت سے اموال حاصل کیے تو آپ نے انھیں (فتح مکہ سے ذرا قبل) ہجرت کرنے والوں اور (فتح مکہ کے موقع پر) آزاد رکھے جانے والوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا، اس پر انصار نے کہا: جب سختی اور شدت کا موقع ہو تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمتیں دوسروں کو دی جاتی ہیں! یہ بات آپ تک پہنچ گئی، اس پر آپ نے انھیں ایک سائبان میں جمع کیا، پھر فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! وہ کیا بات ہے جو مجھے تمھارے بارے میں پہنچی ہے؟'' وہ خاموش رہے، آپ نے فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر راضی نہ ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم محمد ﷺ کو اپنی جمعیت میں شامل کر کے اپنے ساتھ گھروں کو لے جاؤ۔'' وہ کہہ اٹھے: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم (اس پر) راضی ہیں۔ کہا: تو آپ نے فرمایا: ''اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں، تو میں انصار کی وادی کو اختیار کروں گا۔''

قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! أَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ؟ قَالَ: وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ؟.

ہشام نے کہا: میں نے پوچھا: ابوحمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) آپ اس کے (عینی) شاہد تھے؟ انھوں نے کہا: میں آپ کو چھوڑ کر کہاں غائب ہو سکتا تھا۔

[٢٤٤٢] ١٣٦-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى. قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

[2442] سُمیط نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے مکہ فتح کر لیا، پھر ہم نے حنین میں جنگ کی، میرے مشاہدے کے مطابق مشرک بہترین صف بندی

أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي السُّمَيْطُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: افْتَتَحْنَا مَكَّةَ، ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا، فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ، قَالَ: فَصُفَّتِ الْخَيْلُ، ثُمَّ الْمُقَاتِلَةُ، ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ، ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ، ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ، قَالَ: وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيرٌ، قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ، وَّعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِي خَلْفَ ظُهُورِنَا، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا، وَفَرَّتِ الْأَعْرَابُ وَمَنْ نَّعْلَمُ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَنَادٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَالَ الْمُهَاجِرِينَ!، يَالَ الْمُهَاجِرِينَ!»، ثُمَّ قَالَ: «يَالَ الْأَنْصَارِ! يَالَ الْأَنْصَارِ!»، قَالَ قَالَ أَنَسٌ: هٰذَا حَدِيثُ عُمِّيَّةٍ، قَالَ قُلْنَا: لَبَّيْكَ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَايْمُ اللهِ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللهُ، قَالَ: فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَكَّةَ فَنَزَلْنَا، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ.

ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ، وَأَبِي التَّيَّاحِ، وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ.

کر کے (مقابلہ میں) آئے۔ پہلے گھڑ سواروں کی صف بنائی گئی، پھر جنگجوؤں (لڑنے والوں) کی، پھر اس کے پیچھے عورتوں کی صف بنائی گئی، پھر بکریوں کی قطاریں کھڑی کی گئیں، پھر اونٹوں کی قطاریں۔ کہا: اور ہم (انصار) بہت لوگ تھے، ہماری تعداد چھ ہزار کو پہنچ گئی تھی اور ہمارے پہلو کے سواروں پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ ہمارے گھڑ سوار ہماری پشتوں کی طرف مڑنے لگے اور کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ہمارے سوار بکھر گئے اور بدو بھی بھاگ گئے اور وہ لوگ بھی جن کو ہم جانتے ہیں (مکہ کے نومسلم) تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دی: ”اے مہاجرین! اے مہاجرین!“ پھر فرمایا: ”اے انصار! اے انصار!“ کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ (میرے اپنے مشاہدے کے علاوہ، جنگ میں شریک لوگوں کی) جماعت کی روایت ہے۔ کہا: ہم نے کہا: لبیک، اے اللہ کے رسول! اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے، اور ہم اللہ کی قسم! ان تک پہنچے بھی نہ تھے کہ اللہ نے ان کو شکست سے دوچار کر دیا، اس پر ہم نے اس سارے مال پر قبضہ کر لیا، پھر ہم طائف کی طرف روانہ ہوئے اور چالیس دن تک ان کا محاصرہ کیا، پھر ہم مکہ واپس آئے اور وہاں پڑاؤ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سو اونٹ (کے حساب سے) دینے کا آغاز فرمایا...... پھر حدیث کا باقی حصہ اسی طرح بیان کیا جس طرح (اوپر کی روایات میں) قتادہ، ابوتیاح اور ہشام بن زید کی روایت ہے۔

[٢٤٤٣] ١٣٧-(١٠٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَعْطٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَاسُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، وَّصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَعُيَيْنَةَ

[2443] محمد بن ابی عمر مکی نے کہا: سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں عمر بن سعید بن مسروق سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق) سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے اور انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ،

ابْنَ حِصْنٍ، وَّالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، كُلَّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ، مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ:

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ
بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ؟
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ
يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِئٍ مِّنْهُمَا
وَمَنْ تُخْفَضُ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ: فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِائَةً.

عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو اس سے کم دیے تو عباس بن مرداس نے (اشعار میں) کہا:

کیا آپ میری اور میرے گھوڑے عُبَید کی غنیمت عیینہ (بن حصن بن حذیفہ بن بدر سید بنی غطفان) اور اقرع (بن حابس رئیس تمیم) کے درمیان قرار دیتے ہیں، حالانکہ (عیینہ کے پردادا) بدر اور (اقرع کے والد) حابس کسی (بڑوں کے) مجمع میں (میرے والد) سے فوقیت نہیں رکھتے تھے اور میں ان دونوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں اور آج جس کو پست قرار دے دیا جائے گا اس کو بلند نہیں کیا جا سکے گا۔

کہا: اس پر آپ نے ان کے بھی سو پورے کر دیے۔

[٢٤٤٤] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِّائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَزَادَ: وَأَعْطَى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً.

[2444] احمد بن عبدہ ضبی نے کہا: ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے عمر بن سعید بن مسروق سے اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ نبی ﷺ نے حُنین کے غنائم تقسیم کیے تو ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دیے..... اور پچھلی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: اور آپ ﷺ نے علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ کو بھی سو اونٹ دیے۔

[٢٤٤٥] (...) حَدَّثَنَاهُ مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ، وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ.

[2445] مخلد بن خالد شعیری نے کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث سنائی، کہا: مجھے عمر بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور اس میں نہ علقمہ بن علاثہ کا ذکر کیا نہ صفوان بن امیہ کا اور نہ اپنی حدیث میں اشعار ہی ذکر کیے۔

[٢٤٤٦] ١٣٩-(١٠٦١) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ، فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ،

[2446] عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین فتح کیا، غنائم تقسیم کیے تو جن کی تالیفِ قلب مقصود تھی ان کو (بہت زیادہ) عطا فرمایا۔ آپ تک یہ بات پہنچی کہ انصار بھی اتنا لینا چاہتے ہیں جتنا دوسرے

فَبَلَغَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَهُمْ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا، فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي؟ وَعَالَةً، فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي؟ وَمُتَفَرِّقِينَ، فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي» وَيَقُولُونَ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، فَقَالَ: «أَلَا تُجِيبُونِي؟» فَقَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، فَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ لَوْشِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا، وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا»، لِأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا، زَعَمَ عَمْرٌو أَنْ لَّا يَحْفَظَهَا. فَقَالَ: «أَلَا تَرْضَونَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى رِحَالِكُمْ؟ اَلْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

لوگوں کو ملا ہے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کو خطاب فرمایا۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اے گروہِ انصار! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمھیں ہدایت نصیب فرمائی! اور تمھیں محتاج وضرورت مند نہ پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمھیں غنی کر دیا! کیا تمھیں منتشر نہ پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمھیں متحد کر دیا!'' ان سب نے کہا: اللہ اور اس کے رسول اس سے بھی بڑھ کر احسان فرمانے والے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم مجھے جواب نہیں دو گے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔تو آپ نے فرمایا: ''تم بھی، اگر چاہو تو کہہ سکتے ہو ایسا تھا ایسا تھا اور معاملہ ایسے ہوا، ایسے ہوا۔'' آپ نے بہت سی باتیں گنوائیں، (آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ کو جھٹلایا گیا تھا، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ کو اکیلا چھوڑ دیا گیا تھا، ہم نے آپ کی مدد کی، آپ کو نکال دیا گیا تھا، ہم نے آپ کو ٹھکانا مہیا کیا، آپ پر ذمہ داریوں کا بوجھ تھا، ہم نے آپ کے ساتھ مواسات کی) عمرو (بن یحییٰ) کا خیال ہے وہ انھیں یاد نہیں رکھ سکے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں ہوتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو اپنے ساتھ لے کر گھروں کو جاؤ؟ انصار قریب تر ہیں اور لوگ ان کے بعد ہیں (شعار وہ کپڑے جو سب سے پہلے جسم پر پہنے جاتے ہیں، دثار وہ کپڑے جو بعد میں اوڑھے جاتے ہیں۔) اور اگر ہجرت (کا فرق) نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی اور ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا، بلاشبہ تم میرے بعد (خود پر دوسروں کو) ترجیح ملتی پاؤ گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر آملو۔''

[٢٤٤٧] ١٤٠-(١٠٦٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِّائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا مِّنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ، وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَّاللهِ! إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ، ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَّعْدِلُ إِنْ لَّمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُولُهُ!» ثُمَّ قَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ».

قَالَ: قُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا.

[2447] منصور نے ابو وائل (شقیق) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حنین کی جنگ ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو (مال غنیمت کی) تقسیم میں ترجیح دی۔ آپ نے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دیے، عیینہ کو بھی اتنے ہی (اونٹ) دیے اور عرب کے دوسرے اشراف کو بھی عطا کیا اور اس دن (مال غنیمت کی) تقسیم میں ان کو ترجیح دی۔ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں نہ عدل کیا گیا اور نہ اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہا: میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں (اس بات سے) رسول اللہ ﷺ کو ضرور آگاہ کروں گا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی جو اس نے کہی تھی۔ (غصے سے) آپ کا چہرۂ مبارک متغیر ہوا یہاں تک کہ وہ سرخ رنگ کی طرح ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کریں گے تو پھر کون عدل کرے گا!'' پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو انھوں نے صبر کیا۔''

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے دل میں سوچا آئندہ کبھی (اس قسم کی) کوئی بات آپ کے سامنے پیش نہیں کروں گا۔

[٢٤٤٨] ١٤١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَّا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهُ، فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أُوذِيَ مُوسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ».

[2448] اعمش نے (ابو وائل) شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ (مال) تقسیم کیا تو ایک آدمی نے کہا: اس تقسیم میں اللہ کی رضا کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ کہا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے آپ کو بتا دیا، اس سے آپ انتہائی غصے میں آ گئے، آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا حتیٰ کہ میں نے خواہش کی، کاش! یہ بات میں آپ کو نہ بتاتا، کہا: پھر آپ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو انھوں نے صبر کیا۔''

(المعجم ٤٧) - (بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ) (التحفة ٤٨)

باب:47- خوارج اور ان کی صفات

[٢٤٤٩] ١٤٢-(١٠٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، وَّفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِعْدِلْ، قَالَ: «وَيْلَكَ! وَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَّمْ أَكُنْ أَعْدِلُ»، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعْنِي يَارَسُولَ اللهِ! فَأَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ، فَقَالَ: «مَعَاذَ اللهِ! أَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[2449] لیث نے یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حنین سے واپسی کے وقت جعرانہ میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس سے مٹھی بھر بھر کے لوگوں کو دے رہے تھے۔ تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! عدل کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے ویل (ہلاکت یا جہنم) ہو! اگر میں عدل نہیں کر رہا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہیں کر رہا ہوں تو میں ناکام ہو گیا اور خسارے میں پڑ گیا۔'' اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے میں اس منافق کو قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ''(میں اس بات سے) اللہ کی پناہ (مانگتا ہوں)! کہ لوگ ایسی باتیں کریں کہ میں اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا، (یہ لوگ) اس طرح اس (دینِ اسلام) سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے (آگے) نکل جاتا ہے۔''

[٢٤٥٠] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

[2450] عبدالوہاب ثقفی نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، نیز قرہ بن خالد نے بھی ابو زبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ غنیمتیں تقسیم فرما رہے تھے...... اور (مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[٢٤٥١] ١٤٣-(١٠٦٤) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ، بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا، إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: اَلْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ، وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبْهَانَ، قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ، فَقَالُوا: أَيُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَّيَدَعُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ» فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِيءُ الْجَبِينِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: اِتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَمَنْ يُّطِعِ اللهَ إِنْ عَصَيْتُهُ! أَيَأْمَنُنِي عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟» قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ، - يُرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ- فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِىءِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ».

[2451]سعید بن مسروق نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی ؓ جب یمن میں تھے تو انھوں نے کچھ سونا رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا جو اپنی مٹی کے اندر ہی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے چار افراد: اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ (بن حصن بن حذیفہ) بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری جو اس کے بعد (آگے بڑے قبیلے) بنوکلاب (بن ربیعہ بن عامر) کا ایک فرد تھا اور زید الخیر طائی جو اس کے بعد (آگے بنو طے کی ذیلی شاخ) بنونبہان کا ایک فرد تھا، میں تقسیم فرما دیا، کہا: اس پر قریش ناراض ہو گئے اور کہنے لگے: کیا آپ ﷺ نجدی سرداروں کو عطا کریں گے اور ہمیں چھوڑ دیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام میں نے ان کی تالیفِ قلب کی خاطر کیا ہے۔'' اتنے میں گھنی داڑھی، ابھرے ہوئے رخساروں، دھنسی ہوئی آنکھوں، نکلی ہوئی پیشانی، منڈھے ہوئے سر والا ایک شخص آیا اور کہا: اے محمد! اللہ سے ڈریں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا تو اس کی فرمانبرداری کون کرے گا! وہ تو مجھے تمام روئے زمین کے لوگوں پر امین سمجھتا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟'' پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا، لوگوں میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی ــــ بیان کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ خالد بن ولید ؓ تھے ــــ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی اصل (جس قبیلے سے اس کا اپنا تعلق ہے) سے ایسی قوم ہو گی جو قرآن پڑھے گی لیکن وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ وہ اسلام سے

اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ بنائے جانے والے شکار سے نکل جاتا ہے، اگر میں نے ان کو پالیا تو میں ہر صورت انھیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح (عذاب بھیج کر) قوم عاد کو قتل کیا گیا۔

[٢٤٥٢] ١٤٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ، بِذَهَبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَّقْرُوظٍ لَّمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَّالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ، وَّزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا تَأْمَنُونِي؟ وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً» قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! اِتَّقِ اللهَ، فَقَالَ: «وَيْلَكَ! أَوَ لَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَّتَّقِيَ اللهَ» قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ: «لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَّكُونَ يُصَلِّي». قَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَّقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ

[2452] عبدالواحد نے عمارہ بن قعقاع سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی نعم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رنگے ہوئے (دباغت شدہ) چمڑے میں (خام) سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا جسے مٹی سے الگ نہیں کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اسے چار افراد: عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے فرد علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس پر آپ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم اس (عطیے) کے ان لوگوں کی نسبت زیادہ حق دار تھے۔ کہا: یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں اس کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس صبح و شام آسمان کی خبر آتی ہے۔'' (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو دھنسی ہوئی آنکھوں، ابھرے ہوئے رخساروں، ابھرے ہوئے ماتھے، گھنی داڑھی، مونڈھے ہوئے سر اور پنڈلی تک اٹھے ہوئے تہبند والا ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈریے۔ آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس، کیا میں تمام اہل زمین سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں!'' پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ نماز پڑھتا ہو۔'' خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کتنے ہی نمازی ہیں جو زبان

قُلُوبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ» قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: «إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ». قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

سے (وہ بات) کہتے ہیں (کلمہ پڑھتے ہیں) جو ان کے دل میں نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ یہ کہ ان کے پیٹ چاک کروں۔'' پھر جب وہ پشت پھیر کر جا رہا تھا تو آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''یہ حقیقت ہے کہ اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ کی کتاب کو بڑی تراوٹ سے پڑھیں گے (لیکن) وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ بنائے جانے والے شکار سے نکلتا ہے۔'' (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں نے ان کو پا لیا تو انھیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح ثمود قتل ہوئے تھے۔''

[٢٤٥٣] ١٤٥-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ، وَقَالَ: نَاتِئُ الْجَبْهَةِ، وَلَمْ يَقُلْ: نَاشِزُ، وَزَادَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لَا»، ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدُ سَيْفُ اللهِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لَا»، «إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا»، وَقَالَ: قَالَ عُمَارَةُ: حَسِبْتُهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

[2453] جریر نے عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن علاثہ کا ذکر کیا اور عامر بن طفیل کا ذکر نہیں کیا۔ نیز نَاتِئُ الْجَبْهَةِ (نکلی ہوئی پیشانی والا) کہا اور (عبدالواحد کی طرح) نَاشِز (ابھری ہوئی پیشانی والا) نہیں کہا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' کہا: پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑا تو خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر فرمایا: ''حقیقت یہ ہے کہ عنقریب اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب نرمی اور تراوٹ سے پڑھیں گے۔'' (جریر نے) کہا: عمارہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں نے ان کو پا لیا تو ان کو اسی طرح قتل کروں گا جس طرح ثمود

قتل ہوئے۔"

[٢٤٥٤] ١٤٦-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: زَيْدُ الْخَيْلِ، وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، وَعَلْقَمَةُ ابْنُ عُلَاثَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، وَقَالَ: نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِىءِ هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

[2454] عمارہ بن قعقاع کے ایک دوسرے شاگرد ابن فضیل نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور کہا: (رسول اللہ ﷺ نے خام سونا) چار افراد: زید الخیل، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل میں (تقسیم کیا۔) اور عبدالواحد کی روایت کی طرح "ابھری ہوئی پیشانی والا" کہا اور انھوں نے "اس کی اصل سے (جس سے اس کا تعلق ہے) ایک قوم نکلے گی" کے الفاظ بیان کیے اور لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ (اگر میں نے ان کو پالیا تو ان کو اس طرح قتل کروں گا جس طرح ثمود قتل ہوئے) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٢٤٥٥] ١٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ؟ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُهَا؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَنِ الْحَرُورِيَّةُ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، فَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلٰى سَهْمِهِ، إِلٰى نَصْلِهِ، إِلٰى رِصَافِهِ فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ».

[2455] محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ اور عطاء بن یسار سے روایت کی کہ وہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حروریہ کے بارے میں دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: حروریہ کو تو میں نہیں جانتا، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "اس امت میں ایک قوم نکلے گی ۔۔۔ آپ نے "اس امت میں سے" نہیں کہا ۔۔۔ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں سے ہیچ سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق ۔۔۔ یا ان کے گلے ۔۔۔ سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اس طرح دین سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کیے ہوئے جانور سے نکل جاتا ہے اور تیر انداز اپنے تیر کی لکڑی کو، اس کے پھل کو، اس کی تانت کو دیکھتا ہے اور اس کے پچھلے حصے (سوفار یا چٹکی) کے بارے میں شک میں مبتلا ہوتا ہے کہ کیا اس کے ساتھ (شکار کے) خون میں سے کچھ لگا ہے۔" (تیر تیزی سے نکل جائے تو اس پر خون وغیرہ زیادہ نہیں لگتا۔ اسی طرح تیزی کے ساتھ

دین سے نکلنے والے پر دین کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔)

[٢٤٥٦] ١٤٨-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِهْرِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا، أَتَاهُ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! اِعْدِلْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلَكَ! وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَّمْ أَعْدِلْ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَارَسُولَ اللهِ! اِئْذَنْ لِّي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يَجُوزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ - وَهُوَ الْقِدْحُ - ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ

[2456] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ضحاک ہمدانی نے خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ اس اثنا میں آپ کے پاس ذُوالْخُوَیْصِرَہ، جو بنوتمیم کا ایک فرد تھا، آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! عدل کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیری ہلاکت (کا سامان ہو)! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہ کروں گا تو ناکام ہوں گا اور خسارے میں رہوں گا (یا اگر میں نے عدل نہ کیا تو تم ناکام رہو گے اور خسارے میں ہو گے۔)“ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے۔ تمھارا کوئی فرد اپنی نماز کو ان کی نماز اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے ہیچ سمجھے گا، یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اس طرح نکلیں گے جیسے تیر نشانہ بنائے گئے شکار سے نکلتا ہے۔ اس کے پھل (یا پیکان) کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کے سوفار کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، وہ (تیر) گوبر اور خون سے آگے نکل گیا (لیکن اس پر لگا کچھ بھی نہیں)، ان کی نشانی ایک سیاہ فام مرد ہے، اس کے دونوں مونڈھوں میں سے ایک مونڈھا عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے ملتے ہوئے ٹکڑے کی طرح ہوگا۔ وہ لوگوں (مسلمانوں) کے

الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلٰى حِينِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ، فَوُجِدَ، فَأُتِيَ بِهِ، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ، عَلٰى نَعْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي نَعَتَ.

باہمی اختلاف کے وقت (نمودار) ہوں گے۔"

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جنگ کی، میں ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے اس آدمی (کو تلاش کرنے) کے بارے میں حکم دیا، اسے تلاش کیا گیا تو وہ مل گیا، اس (کی لاش) کو لایا گیا تو میں نے اس کو اسی طرح دیکھا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس کا تعارف کرایا تھا۔

[٢٤٥٧] ١٤٩-(١٠٦٥) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَّكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ، يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ، سِيمَاهُمُ التَّحَالُقُ، قَالَ: «هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ- أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ - يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ»، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَّثَلًا، أَوْ قَالَ قَوْلًا: «اَلرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ - أَوْ قَالَ: الْغَرَضَ - فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً، وَّيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً، وَّيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً»، قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَّأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ!.

[2457] سلیمان نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو آپ کی امت میں ہوں گے، وہ لوگوں میں افتراق کے وقت نکلیں گے، ان کی نشانی سر منڈانا ہوگی، آپ نے فرمایا: "وہ مخلوق کے بدترین لوگ۔۔۔ یا مخلوق کے بدترین لوگوں میں سے۔۔۔ ہوں گے، ان کو دو گروہوں میں سے وہ (گروہ) قتل کرے گا جو حق کے قریب تر ہوگا۔" آپ نے ان کی مثال بیان کی یا بات ارشاد فرمائی: "انسان شکار کو۔۔۔ یا فرمایا: نشانے کو۔۔۔ تیر مارتا ہے وہ پھل کو دیکھتا ہے تو اسے (خون کا) نشان نظر نہیں آتا (جس سے بصیرت حاصل ہو جائے کہ شکار کو لگا ہے)، پیکان اور پَر کے درمیانی حصے کو دیکھتا ہے تو کوئی نشان نظر نہیں آتا، وہ سوفار (پچھلے حصے) کو دیکھتا ہے تو کوئی نشان نہیں دیکھتا۔" حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل عراق! تم ہی نے ان کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں) قتل کیا ہے۔

[٢٤٥٨] ١٥٠-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَمْرُقُ

[2458] قاسم بن فضل حدّانی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں میں افتراق کے وقت تیزی سے (اپنے ہدف کے اندر سے)

مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ».

نکل جانے والا ایک گروہ نکلے گا دو جماعتوں میں سے جو جماعت حق سے زیادہ تعلق رکھنے والی ہوگی، (وہی) اسے قتل کرے گی۔"

[٢٤٥٩] ١٥١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «يَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ، يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ».

[2459] قتادہ نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں دو گروہ ہوں گے، ان دونوں کے درمیان سے، دین میں سے تیزی سے باہر ہو جانے والے نکلیں گے، انھیں وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے زیادہ حق کے لائق ہوگا۔"

[٢٤٦٠] ١٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ، فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ».

[2460] داود نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں گروہ بندی کے وقت دین میں سے تیزی سے نکل جانے والا ایک فرقہ تیزی سے نکلے گا۔ ان کے قتل کی ذمہ داری دونوں جماعتوں میں سے حق سے زیادہ تعلق رکھنے والی جماعت پوری کرے گی۔"

[٢٤٦١] ١٥٣-(...) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا: «يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ، يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ».

[2461] ضحاک مشرقی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ بات ایک حدیث میں روایت کی جس میں آپ نے اس قوم کا تذکرہ فرمایا جو (امت کے) مختلف گروہوں میں بٹنے کے وقت نکلے گی، ان کو دونوں گروہوں میں سے حق سے قریب تر گروہ قتل کرے گا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ) (التحفة ٤٩)

باب: 48- خوارج کو قتل کرنے کی ترغیب

[٢٤٦٢] ١٥٤-(١٠٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ،

[2462] وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: اعمش نے ہمیں خیثمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سوید بن غفلہ سے

جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ، عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سناؤں تو یہ بات کہ میں آسمان سے گر پڑوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کروں جو آپ نے نہیں فرمائی۔ اور جب میں تم سے اس معاملے میں بات کروں جو میرے اور تمھارے درمیان ہے (تو رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے استشہاد کر سکتا ہوں کہ) جنگ ایک چال ہے۔ (لیکن) میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بصراحت یہ) فرماتے ہوئے سنا: ”عنقریب (خلافتِ راشدہ کے) آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی، وہ لوگ کم عمر اور کم عقل ہوں گے، (بظاہر) مخلوق کی سب سے بہترین بات کہیں گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین کے اندر سے اس طرح تیزی سے نکل جائیں گے جس طرح تیر تیزی سے شکار کے اندر سے نکل جاتا ہے، جب تمھارا ان سے سامنا ہو تو ان کو قتل کر دینا، جس نے ان کو قتل کیا اس کے لیے یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں اجر ہے۔“

[٢٤٦٣] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2463] عیسیٰ بن یونس اور سفیان دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٤٦٤] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: «يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[2464] اعمش سے جریر اور ابو معاویہ نے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ان دونوں کی حدیث میں ”دین میں سے تیز رفتاری کے ساتھ یوں نکلیں گے جس طرح تیر نشانہ لگے شکار سے تیزی سے نکل جاتا ہے“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٢٤٦٥] ١٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ -وَّاللَّفْظُ لَهُمَا- قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ. قَالَ: ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْمَثْدُونُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!

[2465] ایوب نے محمد سے، انھوں نے عبیدہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے خوارج کا ذکر کیا اور کہا: ان میں ایک آدمی ناقص، چھوٹے یا زیادہ اور ملتے ہوئے گوشت کے (جیسے) ہاتھ والا ہوگا، اگر تمھارے اترانے کا ڈر نہ ہوتا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انھیں قتل کرنے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے وعدہ فرمایا ہے، وہ میں تمھیں بتاتا۔ (عبیدہ نے) کہا: میں نے عرض کی: کیا آپ نے یہ (وعدہ براہ راست) محمد ﷺ سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں۔

[٢٤٦٦] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَّحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا.

[2466] ابن عون نے محمد سے اور انھوں نے عبیدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں تمھیں صرف وہی بیان کروں گا جو میں نے ان (علی رضی اللہ عنہ) سے سنا ہے۔ پھر انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایوب کی حدیث کی طرح مرفوع حدیث بیان کی۔

[٢٤٦٧] ١٥٦-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِي كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَّلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى

[2467] سلمہ بن کہیل نے کہا: مجھے زید بن وہب جہنی رحمہ اللہ نے حدیث سنائی کہ وہ اس لشکر میں شامل تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (اور) خوارج کی طرف روانہ ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت سے کچھ لوگ نکلیں گے، وہ (اس طرح) قرآن پڑھیں گے کہ تمھاری قراءت ان کی قراءت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی اور نہ تمھاری نمازوں کی ان کی نمازوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہوگی اور نہ ہی تمھارے روزوں کی ان کے روزوں کے مقابلے میں کوئی

صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَاتُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَّا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا - لَعَلَّهُ قَالَ: - لَهُ عَضُدٌ، لَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ، فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ، وَتَتْرُكُونَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللهِ.

حیثیت ہوگی۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال کریں گے وہ ان کے حق میں ہے، حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا، ان کی نماز ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ اس طرح تیز رفتاری کے ساتھ اسلام سے نکل جائیں گے جس طرح تیر بہت تیزی سے شکار کے اندر سے نکل جاتا ہے۔'' اگر وہ لشکر، جو ان کو جا لے گا، جان لے کہ ان کے نبی ﷺ کی زبان سے ان کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا ہے تو وہ عمل سے (بے نیاز ہو کر صرف اسی عمل پر) بھروسا کر لیں۔ اس (گروہ) کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا عَضُد (بازو، کندھے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگا، کلائی نہیں ہوگی، اس کے بازو کے سرے پر پستان کی نوک کی طرح (کا نشان) ہوگا جس پر سفید بال ہوں گے۔ تم لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام کی طرف جا رہے ہو اور ان (لوگوں) کو چھوڑ رہے ہو جو تمھارے بعد تمھارے بچوں اور اموال پر آ پڑیں گے، اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ یہ وہی قوم ہے کیونکہ انھوں نے (مسلمانوں کا) حرمت والا خون بہایا ہے اور لوگوں کے مویشیوں پر غارت گری کی ہے۔ اللہ کا نام لے کر (ان کی طرف) چلو۔

قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَّنْزِلًا، حَتّٰى قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا، وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، قَالَ: وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ

سلمہ بن کہیل نے کہا: مجھے زید بن وہب نے (ایک ایک) منزل میں اتارا (ہر منزل کے بارے میں تفصیل سے) بتایا، حتیٰ کہ بتایا: ہم ایک پل پر سے گزرے، پھر جب ہمارا آمنا سامنا ہوا تو اس روز خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔ اس نے ان سے کہا: اپنے نیزے پھینک دو اور اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمھارے سامنے (صلح کے لیے اللہ کا نام) پکاریں گے جس طرح انھوں نے حروراء کے دن تمھارے سامنے پکارا تھا۔ تو انھوں نے لوٹ کر اپنے نیزے دور پھینک دیے اور تلواریں

يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى أَتٰى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، قَالَ: أَخِّرُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: إِي، وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! حَتّٰى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَّهُوَ يَحْلِفُ لَهُ.

سونت لیں تو لوگ انھی نیزوں کے ساتھ ان پر پل پڑے اور وہ ایک دوسرے پر قتل ہوئے (ایک کے بعد دوسرا آتا اور قتل ہو کر پہلوں پر گرتا) اور اس روز (علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے والے) لوگوں میں سے دو کے سوا کوئی اور قتل نہ ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں ادھورے ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ لوگوں نے بہت ڈھونڈا لیکن اس کو نہ پا سکے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے اور ان لوگوں کے پاس آئے جو قتل ہو کر ایک دوسرے پر گرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ان کو ہٹاؤ۔ تو انھوں نے اسے (لاشوں کے نیچے) زمین سے لگا ہوا پایا۔ آپ نے اللہ اکبر کہا، پھر کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے (اسی طرح ہم تک) پہنچا دیا۔ (زید بن وہب نے) کہا: عبیدہ سلمانی کھڑے ہو کر آپ کے سامنے حاضر ہوئے اور کہا: اے امیر المومنین! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! آپ نے واقعی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ تو انھوں نے کہا: ہاں! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! حتی کہ اس نے آپ سے تین دفعہ قسم لی اور آپ اس کے سامنے حلف اٹھاتے رہے۔

[٢٤٦٨] ١٥٧-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ مَّوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ، وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ، قَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا، إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ، «يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ

[2468] ابو طاہر اور یونس بن عبدالاعلی دونوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے خبر دی، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبیداللہ سے روایت کی کہ جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ (عبیداللہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، تو انھوں نے کہا: حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کلمۂ حق ہے جس سے باطل مراد لیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی صفات بیان کیں، میں ان لوگوں میں ان صفات کو خوب

هٰذَا، مِنْهُمْ - وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهِ - مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللهِ إِلَيْهِ، مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ»، فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُنْظُرُوا، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا، فَقَالَ: اِرْجِعُوا، فَوَاللهِ! مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ، فَأَتَوْا بِهِ حَتّٰى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

پہچانتا ہوں (آپ نے فرمایا): ''وہ اپنی زبانوں سے حق بات کہیں گے اور وہ (حق) ان کی اس جگہ ـــ آپ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا ـــ سے آگے نہیں بڑھے گا۔ یہ اللہ کی مخلوق میں سے اس کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں۔ ان میں ایک سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا، اس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن یا نوک پستان کی طرح ہوگا۔'' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کیا تو کہا: ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈا تو انھیں کچھ نہ ملا، فرمایا: دوبارہ تلاش کرو، اللہ کی قسم! میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے جھوٹ بتایا گیا۔ دو یا تین دفعہ (یہی فقرہ) کہا، پھر انھوں نے اسے ایک کھنڈر میں پا لیا تو وہ اسے لے آئے یہاں تک کہ اسے آپ کے سامنے رکھ دیا۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَأَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ.

عبیداللہ نے کہا: میں بھی ان کے اس معاملے میں اور ان کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات کے وقت حاضر تھا۔

زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْأَسْوَدَ.

یونس نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: بکیر نے کہا: مجھے (عبداللہ) بن حنین (ہاشمی) سے ایک آدمی نے حدیث بیان کی، اس نے کہا: میں نے بھی اس کالے کو دیکھا تھا۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ) (التحفة ٥٠)

باب: 49- خوارج (انسانی) مخلوق اور خلائق (انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق) میں سب سے برے ہیں

[٢٤٦٩] ١٥٨-(١٠٦٧) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ،

[2469] عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میرے بعد میری امت سے ـــ یا عنقریب میرے بعد میری امت سے ـــ ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، پھر اس میں واپس نہیں

يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ».

آئیں گے۔ وہ انسانوں اور مخلوقات میں بدترین ہوں گے۔"

فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ، قُلْتُ: مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ: كَذَا وَكَذَا؟ فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

ابن صامت نے کہا: میں حکم غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کو ملا، میں نے کہا: (یہ) کیا حدیث ہے جو میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس اس طرح سنی ہے؟ اس کے بعد میں نے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[٢٤٧٠] ١٥٩-(١٠٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ - «قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[2470] علی بن مسہر نے (ابواسحاق) شیبانی سے اور انھوں نے یُسَیر بن عمرو سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خوارج کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا تھا۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تھا۔: "ایک قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کی ہنسلی کی ہڈیوں سے آگے نہیں جائے گا، وہ دین سے اس طرح تیزی سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔"

[٢٤٧١] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: يَخْرُجُ مِنْهُ أَقْوَامٌ.

[2471] عبدالواحد نے کہا: ہمیں (ابواسحاق) سلیمان شیبانی نے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ) حدیث بیان کی اور کہا: "اس (جانب) سے کچھ قومیں نکلیں گی۔"

[٢٤٧٢] ١٦٠-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أُسَيْرِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَتِيهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُّؤُوسُهُمْ».

[2472] عوام بن حوشب سے روایت ہے، کہا: ابواسحاق شیبانی نے ہمیں اسیر بن عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: "ایک قوم مشرق کی طرف سرگرداں پھرے گی، ان کے سر منڈھے ہوئے ہوں گے۔"

(المعجم ٥٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ الزَّكَاةِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ، وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ) (التحفة ٥١)

باب:50- رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر زکاۃ حرام ہے اور آپ کی آل سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں

[٢٤٧٣] ١٦١-(١٠٦٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَخْ كَخْ إِرْمِ بِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟».

[2473] عبیداللہ بن معاذ عنبری نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوڑو، چھوڑو، پھینک دو اسے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟''

[٢٤٧٤] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: «أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ؟».

[2474] وکیع نے شعبہ سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ روایت کی اور (''ہم صدقہ نہیں کھاتے'' کے بجائے) ''ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں'' کہا ہے۔

[٢٤٧٥] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: «أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ».

[2475] محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ (اسی طرح) حدیث بیان کی جس طرح ابن معاذ نے کہا: ''کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

[٢٤٧٦] ١٦٢-(١٠٧٠) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي، ثُمَّ أَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ

[2476] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں اپنے گھر لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر ایک کھجور گری ہوئی پاتا ہوں، میں اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں، پھر ڈرتا ہوں کہ یہ صدقہ نہ ہو تو اسے پھینک دیتا ہوں۔''

تَكُونَ صَدَقَةً، فَأُلْقِيهَا».

[٢٤٧٧] ١٦٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا - وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي - أَوْ فِي بَيْتِي - فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً [أَوْ مِنَ الصَّدَقَةِ] فَأُلْقِيهَا».

[2477] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ (احادیث) ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک حدیث یہ) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر ــ یا اپنے گھر میں ــ ایک کھجور گری ہوئی پاتا ہوں، میں اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں، پھر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ صدقہ (نہ) ہو (یا صدقے میں سے نہ ہو) تو میں اسے پھینک دیتا ہوں۔''

[٢٤٧٨] ١٦٤-(١٠٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا».

[2478] سفیان نے منصور سے، انھوں نے طلحہ بن مصرف سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبیِ اکرم ﷺ کو ایک کھجور ملی تو آپ نے فرمایا: ''اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقے میں سے ہو سکتی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔''

[٢٤٧٩] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا».

[2479] زائدہ نے منصور سے اور انھوں نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ راستے میں (پڑی ہوئی) ایک کھجور کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ''اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقے سے ہوگی تو میں اسے کھا لیتا۔''

[٢٤٨٠] ١٦٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَّأَكَلْتُهَا».

[2480] قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کو ایک کھجور ملی تو آپ نے فرمایا: ''اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقہ ہوگا تو میں اسے کھا لیتا۔''

(المعجم ٥١) - (بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ عَلَى الصَّدَقَةِ) (التحفة ٥٢)

باب:51- آل نبی ﷺ کو صدقے کی وصولی پر مقرر نہ کرنے کا بیان

[٢٤٨١] ١٦٧-(١٠٧٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ: اِجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا: وَاللهِ! لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ - قَالَا لِي وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ - إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَاهُ، فَأَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَأَصَابَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسُ! قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمَا فِي ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا، فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَا تَفْعَلَا، فَوَاللهِ! مَا هُوَ بِفَاعِلٍ، فَانْتَحَاهُ رَبِيعَةُ ابْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ: وَاللهِ! مَا تَصْنَعُ هٰذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِّنْكَ عَلَيْنَا، فَوَاللهِ! لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ. قَالَ عَلِيٌّ: أَرْسِلُوهُمَا، فَانْطَلَقَا، وَاضْطَجَعَ عَلِيٌّ، قَالَ: فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ، فَقُمْنَا عِنْدَهَا، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ» ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَ: فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ، ثُمَّ تَكَلَّمَ

[2481] امام مالک نے زہری سے روایت کی کہ عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے انھیں حدیث بیان کی کہ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث (بن عبدالمطلب) رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے اور دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم ان دونوں لڑکوں کو۔ انھوں نے (یہ بات) میرے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں کہی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں اور یہ دونوں آپ سے بات کریں اور آپ ان دونوں کو ان صدقات کی وصولی پر مقرر کر دیں، جو کچھ (دوسرے) لوگ (لا کر) ادا کرتے ہیں یہ دونوں ادا کریں اور ان دونوں کو بھی وہی کچھ ملے جو (دوسرے) لوگوں کو ملتا ہے (تو کتنا اچھا ہو!) وہ دونوں اسی (مشورے) میں (مشغول) تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں نے اس بات کا ان کے سامنے ذکر کیا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ دونوں ایسا نہ کریں، اللہ کی قسم! آپ ﷺ یہ کام کرنے والے نہیں۔ اس پر ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ ان کے درپے ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم محض اس لیے ہمارے ساتھ ایسا کر رہے ہو تا کہ تم ہم پر اپنی برتری جتاؤ، اللہ کی قسم! تمھیں رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف حاصل ہوا تو (اس موقع پر) ہم نے تو تم پر برتری نہیں جتائی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ان دونوں کو بھیج دو۔ وہ دونوں چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ (وہیں) لیٹ گئے۔ (ابن ربیعہ نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو

أَحَدُنَا فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ، وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ، فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلًا حَتّٰى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ، قَالَ: وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ عَلَيْنَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَّا تُكَلِّمَاهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، اُدْعُوَا لِي مَحْمِيَةَ- وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ - وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ»، قَالَ: فَجَاءَاهُ، فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: «أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ» - لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ - فَأَنْكَحَهُ، وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ: «أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ» - لِي - فَأَنْكَحَنِي، وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: «أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا».

وہ دونوں آپ سے پہلے حجرے کے قریب پہنچ گئے اور کہا: ہم وہاں کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جب آپ تشریف لائے تو (اظہار اپنائیت کے طور پر) ہمارے کان پکڑ لیے، پھر فرمایا: ''تم دونوں کے دل میں جو کچھ ہے اسے نکالو (اس کا اظہار کرو۔)'' پھر آپ اندر داخل ہوئے ہم بھی ساتھ ہی داخل ہو گئے، اس دن آپ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ ہم نے گفتگو ایک دوسرے پر ڈالی (ہر ایک نے چاہا دوسرا بات کرے)، پھر ہم میں سے ایک نے گفتگو شروع کی، کہا: اے اللہ کے رسول! آپ سب لوگوں سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور سب لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ہم دونوں نکاح کی عمر کو پہنچ گئے ہیں، ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں بھی ان صدقات میں سے کچھ (صدقات) کی وصولی کے لیے مقرر فرما دیں، جس طرح لوگ لا کر ادا کرتے ہیں ہم بھی لا کر دیں گے اور جس طرح انھیں ملتا ہے ہمیں بھی ملے گا۔ آپ خاصی دیر تک خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے (دوبارہ) گفتگو کرنے کا ارادہ کر لیا۔ کہا: تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے اشارہ کرنے لگیں کہ تم دونوں ان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے بات نہ کرو۔ کہا: پھر (کچھ دیر بعد) آپ نے فرمایا: ''آل محمد کے لیے صدقہ روا نہیں۔ یہ تو لوگوں (کے مال) کا میل کچیل ہے، مَحْمِيَہ ــ وہ خمس (غنیمت کے پانچویں حصے) پر مامور تھے ــ اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو میرے پاس بلا لاؤ۔'' کہا: وہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے محمیہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اس لڑکے (فضل بن عباس رضی اللہ عنہما) سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو۔'' تو اس نے ان کا نکاح کر دیا اور آپ نے نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہا: ''تم اس لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی کر

دو'' ۔ میرے بارے میں ۔ تو اس نے میرا نکاح کر دیا اور آپ نے محمیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''خمس (جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا) میں سے ان دونوں کا اتنا اتنا حق مہر ادا کر دو۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَلَمْ يُسَمِّهِ لِي.

زہری نے کہا: اس (عبداللہ بن عبداللہ) نے حق مہر مجھے نہیں بتایا۔

[٢٤٨٢] ١٦٨-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ: أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: اِئْتِيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَقَالَ فِيهِ: فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ، وَاللهِ! لَا أَرِيمُ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا أَبْنَاكُمَا، بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2482] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے اور انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی سے روایت کی کہ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے انھیں بتایا کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا: تم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ...... اور امام مالک رحمہ اللہ کی (مذکورہ بالا) حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر بچھائی اور اس پر لیٹ گئے اور کہا: میں بات پر ڈٹ جانے والا ابوحسن ہوں، اللہ کی قسم! میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم دونوں کے بیٹے، جس مقصد کے لیے انھیں بھیج رہے ہو، اس کا جواب لے کر تمھارے پاس واپس (نہ) آ جائیں۔

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ» ﷺ، وَقَالَ أَيْضًا: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُدْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ» وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ.

اور اس حدیث میں کہا: پھر آپ نے ہمیں فرمایا: ''یہ صدقات تو لوگوں کا میل کچیل ہیں اور یقیناً یہ محمد اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں۔'' اور یہ بھی کہا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس مَحْمِيَہ بن جَزْء کو بلا لاؤ۔'' وہ بنو اسد کا ایک فرد تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموالِ خمس کے انتظامات کے لیے مقرر کیا تھا۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِبَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ، وَإِنْ كَانَ الْمُهْدِيُّ مَلَكَهَا بِطَرِيقِ الصَّدَقَةِ، وَبَيَانِ أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ، وَحَلَّتْ لِكُلِّ أَحَدٍ مِّمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ) (التحفة ٥٣)

باب:52- نبیِ اکرم ﷺ، بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے تحفہ قبول کرنے کا جواز، چاہے وہ چیز تحفہ دینے والے کو صدقے ہی کی صورت میں ملی ہو، اور اس بات کا بیان کہ جب صدقہ لینے والا شخص صدقہ وصول کر لیتا ہے تو اس چیز سے صدقے کا وصف زائل ہو جاتا ہے اور وہ ان تمام افراد کے لیے حلال ہو جاتا ہے جن پر صدقہ حرام تھا

[٢٤٨٣] ١٦٩-(١٠٧٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ: إِنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: «هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟» قَالَتْ: لَا وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِّنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: «قَرِّبِيهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا».

[2483] لیث نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عبید بن سباق نے کہا: نبیِ اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت جویریہ (بنت حارث) ؓ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور پوچھا: ''کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟'' انھوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہمارے پاس اس بکری کی ہڈی (والے گوشت) کے سوا کھانے کی اور کوئی چیز نہیں جو میری آزاد کردہ لونڈی کو بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''اسے ہی لے آؤ، وہ اپنے مقام پر پہنچ چکی ہے۔'' (جس کو صدقہ کے طور پر دی گئی تھی اسے مل گئی ہے اور اس کی ملکیت میں آ چکی ہے۔)

[٢٤٨٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2484] ابن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی (مذکورہ حدیث) کی طرح روایت بیان کی۔

[٢٤٨٥] ١٧٠-(١٠٧٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[2485] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: (حضرت عائشہ ؓ کی آزاد کردہ کنیز) حضرت بریرہ ؓ نے کچھ گوشت، جو اس پر صدقہ کیا گیا تھا، نبیِ اکرم ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

مُعَاذٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أَهْدَتْ بَرِيرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَّلَنَا هَدِيَّةٌ».

[٢٤٨٦] ١٧١-(١٠٧٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقِيلَ: هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ».

[2486] اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو گائے کا گوشت پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بطور صدقہ دیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

[٢٤٨٧] ١٧٢-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ، كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا، وَتُهْدِي لَنَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَكُمْ هَدِيَّةٌ، فَكُلُوهُ».

[2487] ہشام بن عروہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: بریرہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تین (شرعی) فیصلے ہوئے تھے۔ لوگ اس کو صدقہ دیتے تھے اور وہ ہمیں تحفہ دے دیتی تھیں۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس پر صدقہ ہے اور تمھارے لیے ہدیہ ہے، پس تم اسے (بلا ہچکچاہٹ) کھاؤ۔''

[٢٤٨٨] ١٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

[2488] سماک اور شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت کی، کہا: میں نے قاسم سے سنا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کر رہے تھے۔

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ .

[٢٤٨٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَّبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ».

[2489] ربیعہ نے قاسم سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (اس حدیث میں) کہا: "وہ اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔"

[٢٤٩٠] ١٧٤-(١٠٧٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ، فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا، قَالَ: «إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا».

[2490] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقے کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: "کیا آپ کے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟" انھوں نے کہا: نہیں، البتہ نُسَیبہ (ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اس (صدقے کی) بکری میں سے کچھ حصہ بھیجا ہے جو آپ نے ان کے ہاں بھیجی تھی۔ آپ نے فرمایا: "وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے۔"

(المعجم ٥٣) - (بَابُ قَبُولِ النَّبِيِّ الْهَدِيَّةَ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةَ) (التحفة ٥٤)

باب:53- نبی اکرم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور صدقہ رد کر دیتے

[٢٤٩١] ١٧٥-(١٠٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ، سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، أَكَلَ مِنْهَا، وَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ لَّمْ يَأْكُلْ مِنْهَا.

[2491] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جب کھانا پیش کیا جاتا، آپ اس کے بارے میں پوچھتے۔ اگر یہ کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو اسے کھا لیتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اسے نہ کھاتے۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ أَتَى بِصَدَقَةٍ) (التحفة ٥٥)

باب:54- صدقہ لانے والے کو دعا دینا

[٢٤٩٢] ١٧٦-(١٠٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2492] وکیع اور معاذ عنبری نے شعبہ سے اور انھوں

يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلَيْهِمْ» فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفَى».

نے عمرو بن مرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی: انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب لوگ (بیت المال میں ادائیگی کے لیے) اپنا صدقہ لاتے، آپ فرماتے: ''اے اللہ! ان پر صلاۃ بھیج (رحمت فرما!)'' میرے والد ابو اوفیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس اپنا صدقہ لائے تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔''

[۲٤۹۳] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «صَلِّ عَلَيْهِمْ».

[2493] عبداللہ بن ادریس نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (آلِ أَبِي أَوْفٰى کے بجائے) ''ان سب پر رحمت بھیج'' کہا۔

(المعجم ٥٥) - (بَابُ إِرْضَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا) (التحفة ٥٦)

باب:55- زکاۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا جب تک وہ حرام کا مطالبہ نہ کرے

[۲٤۹٤] ۱۷۷-(۹۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلٰى، كُلُّهُمْ عَنْ دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ، فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ». [راجع: ۲۲۹۸]

[2494] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے پاس صدقہ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمھارے ہاں سے اس حال میں لوٹے کہ وہ تم سے خوش ہو۔''

روزہ کا معنی و مفہوم، احکام، آداب اور فضائل

صوم کا لغوی معنی رکنا ہے۔ شرعاً اس سے مراد اللہ کے حکم کے مطابق اس کی رضا کے حصول کی نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب تک کھانے پینے، بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے کے علاوہ گناہ کے تمام کاموں سے بھی رکے رہنا ہے۔ اس عبادت کے بے شمار روحانی فوائد ہیں۔ سب سے نمایاں یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان ہر معاملے میں، اللہ کے حکم کی پابندی سیکھتا ہے۔ اس پر واضح ہو جاتا ہے کہ حلت اور حرمت کا اختیار صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے جس سے انسانوں کو، اللہ کے رسول ﷺ آگاہ فرماتے رہے ہیں۔ کچھ چیزیں بذاتہا حرام ہیں۔ کچھ کو اللہ نے ویسے تو حلال قرار دیا لیکن خاص اوقات میں ان کو حرام قرار دیا۔ اللہ کے بندوں کا کام، ہر حال میں اللہ کے حکم کی پابندی ہے۔

دوسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات پر قابو پانا سیکھتا ہے۔ جو انسان جائز خواہشات ہی کا غلام بن جائے وہ اپنی ذات پر اپنا اختیار کھو دیتا ہے۔ وہ چیزیں اور ان چیزوں کے ذریعے سے دوسرے لوگ اس پر قابو حاصل کر لیتے ہیں اور اسے زیادہ سے زیادہ اپنا غلام بناتے چلے جاتے ہیں۔ انسان کی آزادی اپنی خواہشات پر کنٹرول سے شروع ہوتی ہے۔ خواہشات پر قابو ہو تو انسان کامیابی سے اپنی آزادی کی حفاظت کر سکتا ہے۔

آج کل لوگ زیادہ کھانے پینے کی وجہ سے صحت تباہ کرتے ہیں۔ روزے سے اس بات کی تربیت ہوتی ہے کہ کھانے پینے میں اعتدال کیسے رکھا جائے اور پتہ چلتا ہے کہ اس سے کس قدر آرام اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ روزے کے دوران میں انسان کی توجہ اللہ کے احکام کی پابندی پر رہتی ہے، اس لیے گناہوں سے بچنا بہ آسانی ممکن ہو جاتا ہے۔ انسان کو یہ اعتماد حاصل ہو جاتا ہے کہ گناہوں سے بچنا کچھ زیادہ مشکل بات نہیں۔

رمضان میں مسلم معاشرہ اجتماعی طور پر نیکی کی طرف راغب اور گناہوں سے نفور ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے سے نسل نو کی اچھی تربیت اور راستے سے ہٹ جانے والوں کی واپسی میں مدد ملتی ہے۔ اللہ نے بتایا ہے کہ روزے پچھلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے۔ لیکن اب اس کا اہتمام امت مسلمہ کے علاوہ کسی اور امت میں موجود نہیں۔ دوسری امت کے کچھ لوگ اگر روزے رکھتے ہیں تو کم اور آسان روزے رکھتے ہیں، روزے میں ہر چیز سے پرہیز کی بجائے کھانے کی بعض اشیاء یا پینے کی بعض اشیاء سے پرہیز کیا جانا ایک خاص وقت تک سہی، پانی پینے پر پابندی کو روزے کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صحیح معنی میں ضبط نفس کی تربیت نہیں ہو پاتی۔

رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا۔ اللہ نے روزوں کو قرآن پر عمل کرنے کی تربیت کا ذریعہ بنایا اور اللہ کے رسول ﷺ نے رمضان کی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے کی سنت عطا فرمائی، اس طرح انسان نیند پر بھی معقول حد تک کنٹرول حاصل کر لیتا ہے۔

امام مسلم ؒ نے اپنی صحیح کی کتاب الصیام میں رمضان کی فضیلت، چاند کے ذریعے سے ماہِ رمضان کے تعین، روزے کے اوقات کے تعین کے حوالے سے متعدد ابواب قائم کر کے صحیح احادیثِ رسول ﷺ جمع کی ہیں۔

مسلمانوں کو اس کے تحفظ کا اہتمام کرنے کے لیے اللہ نے جو سہولتیں عطا کی ہیں ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ سحری کھانا افضل ہے۔ آخری وقت میں کھانی چاہیے، غروب ہوتے ہی افطار کر لینا چاہیے۔ حلال امور کے معاملے میں روزے کی پابندیاں دن تک محدود ہیں، رات کو وہ پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ وصال کے روزے رکھ کر خود کو مشقت میں ڈالنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ دن میں بیوی کے ساتھ مجامعت ممنوع ہے۔ سحری کا وقت ہو گیا اور جنابت سے غسل نہیں ہو سکا تو اس کے باوجود روزے کا آغاز کیا جا سکتا ہے، اگر انسان روزے کی پابندی توڑ بیٹھے تو کفارے کی صورت میں اس کا بھی مداوا موجود ہے، بلکہ کفارے میں بھی تنوع کی سہولت میسر ہے۔ سفر، مرض اور عورتوں کو ایام مخصوصہ میں روزہ چھوڑ دینے اور بعد میں رکھنے کی سہولت بھی عطا کی گئی ہے۔ امام مسلم ؒ نے صحیح احادیث کے ذریعے سے ان معاملات پر روشنی ڈالی ہے اور ان کو واضح کیا ہے۔

رمضان سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا، اس کی تاریخ، اس کے متعلقہ امور اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد اس روزے کی حیثیت پر بھی احادیث پیش کی گئی ہیں۔ ان ایام کا بھی بیان ہے جن میں روزے نہیں رکھے جا سکتے۔ روزوں کی قضا کے مسائل، حتی کہ میت کے ذمے اگر روزے ہیں تو ان کی قضا کے بارے میں بھی احادیث بیان کی گئی ہیں۔ روزے کے آداب اور نفلی روزوں کے احکام اور ان کے حوالے سے جو آسانیاں میسر ہیں، ان کے علاوہ روزے کے دوران میں بھول چوک کر ایسا کام کرنے کی معافی کی بھی وضاحت ہے جس کی روزے کے دوران میں اجازت نہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٣- كِتَابُ الصِّيَامِ

روزوں کے احکام و مسائل

(المعجم ١) - (بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ) (التحفة ١)

باب:1- ماہِ رمضان کی فضیلت

[٢٤٩٥] ١-(١٠٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ».

[2495] اسماعیل بن جعفر نے ابوسہیل (نافع بن مالک بن ابی عامر) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔''

[٢٤٩٦] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ».

[2496] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے (ابوسہیل نافع) ابن ابی انس سے روایت کی کہ انھیں ان کے والد نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان (کا آغاز) ہوتا ہے، رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیریں پہنا دی جاتی ہیں۔''

[٢٤٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا

[2497] صالح نے ابن شہاب سے باقی ماندہ سابقہ سند سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان داخل (شروع) ہوتا ہے۔'' (باقی الفاظ) اسی (یونس کی حدیث) کے مانند ہیں۔

دَخَلَ رَمَضَانُ» بِمِثْلِهِ.

(المعجم ٢) - (بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا) (التحفة ٢)

باب:2- چاند دیکھ کر رمضان کا روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر روزوں کا اختتام کرنا واجب ہے اور رمضان کے آغاز میں یا آخر میں بادل چھا جائیں تو مہینے کی گنتی پوری تیس دن کی جائے

[٢٤٩٨] ٣-(١٠٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: «لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[2498] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا: ”روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ چاند دیکھ لو اور افطار (روزوں کا اختتام) نہ کرو حتیٰ کہ چاند دیکھ لو اور اگر تم پر مطلع ابر آلود کر دیا جائے تو اس (رمضان) کی مقدار (گنتی) پوری کرو۔“

[٢٤٩٩] ٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ، فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا - ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ، - صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ».

[2499] ابو اسامہ نے کہا: عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں سے سمجھاتے ہوئے فرمایا: ”مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے تیسری بار اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔ (یعنی 29 کی گنتی بتائی) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے ختم کرو، اگر تمھارا مطلع ابر آلود ہو جائے تو اس کے تیس دن پورے کرو۔“

[٢٥٠٠] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا ثَلَاثِينَ» نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

[2500] ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ حدیث بیان کی، فرمایا: ”اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس کے تیس دن شمار کرو۔“ جس طرح ابو اسامہ کی حدیث ہے۔

[٢٥٠١] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ فَقَالَ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»، وَقَالَ «فَاقْدِرُوا لَهُ» وَلَمْ يَقُلْ «ثَلَاثِينَ».

[2501] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کر کے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا ہوتا ہے، (اشارے سے کہا:) مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح (تین دہائیاں ہوتا) ہے'' اور کہا: ''اس کی گنتی پوری کرو۔'' اور تیس کا لفظ نہیں بولا۔

[٢٥٠٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ».

[2502] ایوب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا ہوتا ہے (اور فیصلہ چاند سے ہوتا ہے) اس لیے نہ چاند دیکھے بغیر روزے رکھو اور نہ اسے دیکھے بغیر روزے ختم کرو اگر آسمان ابر آلود ہو تو اس کی گنتی (تیس) پوری کرو۔''

[٢٥٠٣] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ».

[2503] سلمہ بن علقمہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے، جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزے ختم کرو، اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس کی گنتی پوری کرو۔''

[٢٥٠٤] ٨-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ».

[2504] سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب اس (چاند) کو دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزے ختم کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو اس (مہینے) کی گنتی پوری کرلو۔''

[٢٥٠٥] ٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً، لَّا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُّغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[2505] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے۔ چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور اسے دیکھے بغیر روزے ختم نہ کرو مگر یہ کہ تم پر بادل چھا جائیں۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس (مہینے) کی گنتی پوری کرو۔''

[٢٥٠٦] ١٠-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ.

[2506] عمرو بن دینار نے ہمیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے'' اور تیسری دفعہ اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔ (اشارے سے انتیس 29 کی گنتی بتائی۔)

[٢٥٠٧] ١١-(...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْأَشْيَبُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ».

[2507] ابوسلمہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔''

[٢٥٠٨] ١٢-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا».

[2508] موسیٰ بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''مہینہ ایسا، ایسا، ایسا، (یعنی) دس، دس اور نو کا ہوتا ہے۔''

[٢٥٠٩] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا» وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا، وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ، إِبْهَامَ الْيُمْنٰى أَوِ الْيُسْرٰى.

[2509] شعبہ نے جبلہ (بن سحیم) سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ اتنا، اتنا، اتنا ہوتا ہے۔'' دو بار دونوں ہاتھوں کی پوری انگلیوں (کو دکھا کر ان) کے ساتھ دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر مارے اور تیسری بار دائیں یا بائیں ہاتھ کا انگوٹھا (بند کر کے) کم کر لیا۔

[٢٥١٠] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ» وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، وَّكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ.

قَالَ عُقْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «اَلشَّهْرُ ثَلَاثُونَ» وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ.

[2510] شعبہ نے ہمیں عقبہ بن حریث سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا ہوتا ہے۔'' شعبہ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو (دکھا کر) ایک دوسرے سے جوڑا اور تیسری بار انگوٹھا کم کر لیا۔

عقبہ نے کہا: میرا خیال ہے (پھر) انھوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: ''مہینہ تیس کا ہوتا ہے۔'' اور (اس دفعہ) اپنی دونوں ہتھیلیاں تین بار ایک دوسرے کے ساتھ جوڑیں۔

[٢٥١١] ١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَّا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ «وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ.

[2511] شعبہ نے ہمیں اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے سعید بن عمرو بن سعید سے سنا، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہوئے سنا: ''ہم اُمی (نہ پڑھ سکنے والی) امت ہیں، نہ ہم لکھتے ہیں اور نہ حساب جانتے ہیں۔ مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔'' تیسری بار انگوٹھا بند کر لیا۔ ''اور مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے'' (اس دفعہ انگوٹھا بند نہ کیا) یعنی پورے تیس (دن بتائے۔)

[٢٥١٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ

[2512] سفیان نے اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور دوسرے مہینے کے تیس (دنوں) کا ذکر

قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي: ثَلَاثِينَ.

نہیں کیا۔

[٢٥١٣] ١٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ: اَللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ، فَقَالَ لَهُ: مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا» وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ «وَهٰكَذَا» فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا، وَحَبَسَ أَوْ خَنَسَ إِبْهَامَهُ.

[2513] سعد بن عبیدہ سے روایت ہے، کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: آج رات نصف ماہ کی رات ہے۔ انھوں نے اس سے کہا: تمھیں کیسے پتہ چلا کہ آج رات آدھے مہینے کی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہینہ ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔'' دو دفعہ اپنی دس دس انگلیوں سے اشارہ کیا ''اور ایسا'' تیسری دفعہ اپنے انگوٹھے کو کھلنے سے روک یا موڑ لیا۔

[٢٥١٤] ١٧-(١٠٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا».

[2514] سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم پہلی کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (اسے دوبارہ) دیکھو تو روزے ختم کر دو (عید الفطر کر لو) اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو (پورے) تیس دن روزے رکھو۔''

[٢٥١٥] ١٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ».

[2515] ہمیں ربیع بن مسلم نے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن زیاد سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنے بند کر دو، اگر بادل چھا جائیں تو گنتی پوری کرو۔''

[٢٥١٦] ١٩-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ

[2516] شعبہ نے محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کر دو، اگر تم پر مہینے کو پوشیدہ کر دیا جائے تو تیں

وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ، فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ».

(دن) گنو۔"

[٢٥١٧] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ».

[2517] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاند کا تذکرہ کیا اور فرمایا: "جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر تمھارا مطلع ابر آلود ہو جائے تو تیس دن گنو۔"

(المعجم ٣) - (بَابٌ: «لَا تُقَدِّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ») (التحفة ٣)

باب:3-ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر رمضان سے سبقت نہ کرو

[٢٥١٨] ٢١-(١٠٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ، إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا، فَلْيَصُمْهُ».

[2518] علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر رمضان سے پیش رفت نہ کرو، مگر وہ آدمی جو ان دنوں میں روزہ رکھا کرتا تھا، وہ روزہ رکھ لے۔"

[٢٥١٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، كُلُّهُمْ

[2519] معاویہ بن سلام، ہشام، ایوب اور شیبان، سب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

(المعجم ٤) - (بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ) (التحفة ٤)

باب:4- مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے

[٢٥٢٠] ٢٢-(١٠٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْسَمَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ. - قَالَتْ - بَدَأَ بِي فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَّإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ».

[2520] معمر نے امام زہری ؒ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم کھائی کہ وہ ایک ماہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے۔ زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی، انھوں نے کہا: جب انتیس راتیں گزر گئیں، میں انھیں گن رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے ــ انھوں (حضرت عائشہ ؓ) نے کہا: ــ (باریوں کا) آغاز مجھ سے فرمایا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہ آئیں گے۔ اور آپ انتیس دن کے بعد تشریف لے آئے ہیں، میں گنتی رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔''

[٢٥٢١] ٢٣-(١٠٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعَةٍ وَّعِشْرِينَ، فَقُلْنَا: إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُونَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا الشَّهْرُ» وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَّحَبَسَ إِصْبَعًا وَّاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ.

[2521] لیث نے ابو زبیر کے واسطے سے حضرت جابر ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں سے ایک ماہ کے لیے الگ ہو گئے، پھر آپ انتیس کو (اپنے تخلیے کے کمرے سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کی: آج تو انتیس ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ'' اور آپ نے دونوں ہاتھ تین بار ہلائے اور آخری بار ایک انگلی روک لی۔ (اتنے، یعنی انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔)

[٢٥٢٢] ٢٤-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[2522] ابن جریج نے کہا: مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ ایک ماہ کے لیے اپنی بیویوں سے الگ ہوئے اور (اپنے الگ کمرے سے نکل کر) ہمارے پاس انتیس کی صبح کو تشریف

يَقُولُ: اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ شَهْرًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ» ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا: مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا، وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِّنْهَا.

لائے، بعض لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے تو انتیسویں کی صبح کی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو (اشارہ کرتے ہوئے) تین دفعہ آپس میں ملایا۔ دو بار دونوں ہاتھوں کی پوری انگلیاں ملائیں اور تیسری دفعہ ان میں سے نو (ملائیں۔)

[٢٥٢٣] ٢٥-(١٠٨٥) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا، غَدَا عَلَيْهِمْ - أَوْ رَاحَ - فَقِيلَ لَهُ: حَلَفْتَ، يَا نَبِيَّ اللهِ! لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا، قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ يَوْمًا».

[2523] حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن صیفی نے خبر دی کہ انھیں عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث نے بتایا کہ ام سلمہ ؓ نے انھیں خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم کھائی کہ آپ اپنی بعض بیویوں (سے ناراضی کے باعث ان) کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے، جب انتیس دن گزرے تو آپ صبح کو (یا شام کو) ان کے پاس تشریف لائے تو آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ ہمارے پاس نہیں آئیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

[٢٥٢٤] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2524] روح اور ضحاک، یعنی ابو عاصم دونوں نے ابن جریج سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٥٢٥] ٢٦-(١٠٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرٰى، فَقَالَ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا» ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ

[2525] محمد بن بشر نے ہم سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن سعد نے (اپنے والد) سعد بن ابی وقاص ؓ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور فرمایا: ''مہینہ ایسا، ایسا ہوتا ہے۔'' پھر تیسری مرتبہ ایک انگلی کم کر دی۔

إِصْبَعًا.

[٢٥٢٦] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا». عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا، مَرَّةً.

[2526] زائدہ نے اسماعیل سے، انھوں نے محمد بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد (سعد ؓ) سے، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔'' دس، دس اور ایک بار نو۔

[٢٥٢٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ وَّسَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا.

[2527] عبداللہ بن مبارک نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ ان دونوں (محمد بن بشر اور زائدہ) کی حدیث کے ہم معنی خبر دی۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ، وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَّا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ) (التحفة ٥)

باب:5- ہر علاقے کے لوگوں کے لیے اپنی رؤیت (معتبر) ہے اور اگر ایک علاقے کے لوگ چاند دیکھ لیں تو ان سے دور والوں کے لیے اس کا حکم (کہ روزوں کا آغاز ہو گیا) ثابت نہیں ہوگا

[٢٥٢٨] ٢٨-(١٠٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ؛ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتٰى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟

[2528] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حُجر نے حدیث سنائی۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے محمد بن ابی حرملہ سے خبر دی، دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی۔ انھوں نے کریب سے روایت کی کہ ام فضل بنت حارث ؓ نے انھیں حضرت معاویہ ؓ کے پاس شام بھیجا (وہ اس وقت شام کے والی تھے)، کہا: چنانچہ میں شام آیا اور ان کا کام کیا، اور میں شام ہی میں تھا کہ میرے سامنے رمضان کے چاند کا شور مچا۔ میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا، پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ واپس آ گیا تو مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے (حال) پوچھا، پھر چاند کا ذکر کرتے ہوئے کہا: تم لوگوں نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں

فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ، وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا، هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

نے کہا: ہم نے اسے جمعے کی رات کو دیکھا تھا۔ انھوں نے پوچھا: تم نے اس کو خود دیکھا؟ میں نے کہا: ہاں، اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انھوں نے روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ اس پر انھوں نے کہا: لیکن ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا ہے، لہٰذا ہم روزہ رکھیں گے یہاں تک کہ ہم تیس (دن) پورے کر لیں یا اس (چاند) کو دیکھ لیں۔ تو میں نے کہا: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رؤیت اور ان کے روزے پر اکتفا نہیں کریں گے؟ انھوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم دیا ہے۔

وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِي: نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي.

یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ ''ہم اکتفا نہیں کریں گے'' کے الفاظ تھے یا ''آپ اکتفا نہیں کریں گے'' کے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكُبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ، وَأَنَّ اللهَ تَعَالٰى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُونَ) (التحفة ٦)

باب:6- چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اعتبار نہیں، اللہ تعالیٰ نے رؤیت کے لیے اسے بڑا کر دیا اگر اس کو چھپا دیا جائے تو تیس (دن) مکمل کیے جائیں

[٢٥٢٩] ٢٩-(١٠٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ: تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، قَالَ: فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَقَالَ: أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟ قَالَ فَقُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا،

[2529] حصین نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے ابوبختری رحمہ اللہ سے روایت کی، کہا: ہم عمرے (کی ادائیگی) کے لیے نکلے، جب ہم نے نخلہ کی ترائی میں پڑاؤ ڈالا تو ہم نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا۔ بعض لوگوں نے کہا: تیسری رات کا ہے اور بعض نے کہا: دوسری رات کا ہے۔ کہا: ہماری ملاقات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے کہا: ہم نے چاند دیکھا تو بعض لوگوں نے کہا: تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا: دوسری رات کا ہے۔ اس پر انھوں نے کہا: تم نے اسے کس رات دیکھا؟ کہا: تو ہم نے بتایا فلاں فلاں رات (دیکھا ہے۔) اس پر انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ».

''اللہ نے رؤیت کے لیے اس کو بڑھا دیا۔ وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے اسے دیکھا۔''

[٢٥٣٠] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ».

[2530] شعبہ نے ہمیں عمرو بن مرہ سے خبر دی، کہا: میں نے ابوبختری سے سنا، کہا: ہم نے رمضان کا چاند دیکھا اور (اس وقت) ہم ذاتِ عرق میں تھے۔ تو ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑھا دیا تا کہ اسے دیکھا جا سکے، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو (تیس کی) گنتی پوری کرو۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ: «شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ») (التحفة ٧)

باب:7- نبی اکرم ﷺ کے فرمان: ''عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے'' کا مفہوم

[٢٥٣١] ٣١-(١٠٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ».

[2531] یزید بن زریع نے خالد سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''عید کے دونوں مہینے رمضان اور ذوالحجہ، کم نہیں ہوتے۔''

[٢٥٣٢] ٣٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَّخَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ».

[2532] معتمر بن سلیمان نے اسحاق بن سوید اور خالد سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔''

فِي حَدِيثِ خَالِدٍ: «شَهْرَا عِيدٍ رَّمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ».

خالد کی حدیث میں ہے: ''عید کے دونوں مہینے، رمضان اور ذوالحجہ۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ، وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلُ وَغَيْرُهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ، وَدُخُولِ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَ هُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي وَيُسَمَّى الصَّادِقُ وَالْمُسْتَطِيرُ وَ أَنَّهُ لَا أَثَرَ لِلْفَجْرِ الْأَوَّلِ فِي الْأَحْكَامِ وَ هُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ - بِاللَّامِ- كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَ هُوَ الذِّئْبُ) (التحفة ٨)

باب:8- روزے کا آغاز طلوع فجر سے ہوتا ہے اور فجر طلوع ہونے تک اس (روزہ دار) کے لیے کھانا وغیرہ جائز ہے، اس فجر کی وضاحت جس کے ساتھ روزہ اور نمازِ صبح وغیرہ کا وقت شروع ہونے کے احکام کا تعلق ہے، یہ دوسری فجر ہے جس کا نام صبح صادق یا اڑتی ہوئی صبح ہے۔ پہلی صبح کاذب یا مستطیل ہے جو سرحان، یعنی بھیڑیے کی دم کی طرح ہوتی ہے اور احکام شریعت پر اس کا کوئی اثر نہیں

[٢٥٣٣] ٣٣-(١٠٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ [البقرة: ١٨٧]. قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ: عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ، أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ، إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ».

[2533] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: جب آیت: ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ "یہاں تک کہ تم پر فجر کا سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے" نازل ہوئی تو عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے تکیے کے نیچے دو رسیاں، ایک سفید رسی اور ایک سیاہ رسی رکھ لیتا ہوں (اس طرح) میں رات کو دن سے پہچان لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(پھر تو) تمھارا تکیہ بہت چوڑا ہے۔" وہ (دھاگا) تو رات کی سیاہی اور دن کی روشنی ہے۔"

[٢٥٣٤] ٣٤-(١٠٩١) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ﴾، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ،

[2534] ہمیں فضیل بن سلیمان نے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) ہمیں ابو حازم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمھیں سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ممتاز نظر آئے" تو کوئی آدمی ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا لے لیتا اور

فَيَأْكُلُ حَتّٰى يَسْتَبِينَهُمَا، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾: فَبَيَّنَ ذٰلِكَ.

ان دونوں کے صاف نظر آنے تک کھاتا رہتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ (فجر کا) کے الفاظ نازل فرما کر اس کو واضح کر دیا۔

[٢٥٣٥] ٣٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا أَبُوغَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُوحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ، رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ، فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْيُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ، اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

[2535] ابوغسان نے کہا: مجھے ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگا تمھارے لیے سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے'' تو جب کوئی آدمی روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا، وہ اپنے پاؤں میں ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا باندھ لیتا، اس کے بعد وہ کھاتا اور پیتا رہتا یہاں تک کہ اس کے سامنے ان کا منظر (سفید ہے یا سیاہ) ظاہر ہو جاتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ (فجر کا) کے الفاظ نازل فرمائے تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن (کو الگ کرنے والے دھاگے) ہیں۔

[٢٥٣٦] ٣٦-(١٠٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ».

[2536] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، اس لیے تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے (کی آواز) کو سنو۔'' (یعنی بلال رضی اللہ عنہ کی اذان فجر (صبح صادق) سے پہلے ہوتی تھی۔)

[٢٥٣٧] ٣٧-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ».

[2537] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلال رات کو اذان دیتے ہیں اس لیے کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔''

[٢٥٣٨] ٣٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ: بِلَالٌ وَّابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ»، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا.

[2538] ہمیں ابن نمیر نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن بلال اور نابینا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے۔'' کہا: ان دونوں میں (وقت کے لحاظ سے) اس سے زیادہ فرق نہ تھا کہ ایک (یعنی بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے، دعائیں پڑھنے اور صبح صادق کا وقت قریب آ جانے کا اندازہ کر لینے کے بعد اذان دینے کی جگہ سے) اترتا تو (اس کے آگاہ کرنے پر) دوسرا (ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) اوپر چڑھتا۔

[٢٥٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2539] ہمیں ابن نمیر نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے، (کہا:) ہمیں قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٥٤٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِالْإِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[2540] ابو اسامہ، عبدہ اور حماد بن مسعدہ سب نے عبیداللہ سے (پچھلی دونوں حدیثوں میں مذکوران کی) دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٢٥٤١] ٣٩-(١٠٩٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ - أَوْ قَالَ: نِدَاءُ بِلَالٍ - مِّنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ: يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ». وَقَالَ: «لَيْسَ

[2541] اسماعیل بن ابراہیم نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ــــ یا فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ کی نداء (پکار، اذان) ــــ سحری (کھانے) سے نہ روکے، بے شک وہ اذان دیتا ہے ــــ یا فرمایا: ندا دیتا ہے ــــ تاکہ تمھارے قیام کرنے والے کو لوٹا دے اور تمھارے سونے والے کو بیدار کر دے (تاکہ وہ اٹھ

أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا - وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا - حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا» - وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ -.

کر سحری وغیرہ کرے) اور فرمایا: ''وہ (فجر) نہیں کہ اس طرح، اس طرح (اپنا) اظہار کرے۔ آپ نے اپنا ہاتھ نیچے کیا اور اس کو اوپر اٹھایا۔ یہاں تک کہ اس طرح (اپنا) اظہار کرے'' ۔ آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو کھول دیا۔

[٢٥٤٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا - وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ - وَلٰكِنِ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا - وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ».

[2542] خالد احمر نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ''بے شک فجر وہ نہیں جو اس طرح (ظاہر) ہو۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا، پھر ان کو زمین کی طرف جھکا دیا۔ بلکہ وہ (فجر) ہے جو اس طرح (ظاہر) ہو'' ۔ اور آپ نے شہادت کی انگلی کو دوسری شہادت کی انگلی پر رکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا۔ (افقی طور پر پھیلتی ہوئی روشنی کا اشارہ دیا۔)

[٢٥٤٣] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَانْتَهٰى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ: «يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ».

[2543] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں معتمر بن سلیمان نے حدیث سنائی۔ اور ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں جریر اور معتمر بن سلیمان نے خبر دی، ان دونوں نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، معتمر کی حدیث آپ ﷺ کے فرمان: ''وہ تمھارے سونے والے کو بیدار کر دے اور تمھارے قیام کرنے والے کو لوٹا دے'' پر ختم ہوگئی۔

وَقَالَ إِسْحٰقُ: قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ: «وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا، وَلٰكِنْ يَقُولُ هٰكَذَا» - يَعْنِي الْفَجْرَ - «هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ».

اسحاق نے کہا: جریر نے اپنی حدیث میں کہا: ''وہ۔ یعنی فجر۔ نہیں کہ اس طرح (ظاہر) ہو بلکہ وہ (جو) اس طرح (ظاہر) ہو، وہ چوڑائی میں (پھیلنے والی) ہو، لمبائی (اونچائی) میں نہیں۔''

[٢٥٤٤] ٤١-(١٠٩٤) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ: حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ

[2544] ہمیں عبدالوارث نے عبداللہ بن سوادہ قشیری سے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے میرے والد نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے محمد ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

يَقُولُ: «لَايَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِّنَ السَّحُورِ، وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ».

''بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تم میں سے کسی کو سحری (کے حوالے) سے دھوکے میں نہ ڈال دے (کہ وہ سحری ترک کر دے) اور نہ ہی یہ (اوپر سے نیچے لمبی) سفیدی، یہاں تک کہ (چوڑائی میں) پھیلے۔''

[٢٥٤٥] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَّلَا هٰذَا الْبَيَاضُ - لِعَمُودِ الصُّبْحِ - حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا».

[2545] ہمیں اسماعیل بن علیہ نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے عبداللہ بن سوادہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ یہ سفیدی۔ صبح کے عمود کے بارے میں فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح (چوڑائی میں) تیزی سے پھیلے۔''

[٢٥٤٦] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِّنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَّلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا، حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا».

[2546] حماد بن زید نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال کی اذان تمھیں تمھاری سحری (کے حوالے) سے دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور نہ افق کی اس طرح لمبی پھیلنے والی سفیدی (دھوکے سے تمھاری سحری ختم کروا دے) یہاں تک کہ وہ اس طرح (چوڑائی میں) پھیلے۔''

وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ: يَعْنِي مُعْتَرِضًا.

حماد نے اپنے دونوں ہاتھوں (کے اشارے) سے بیان کیا، کہا: آپ ﷺ کی مراد چوڑائی میں پھیلنے والی (سفیدی) سے تھی۔

[٢٥٤٧] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ، وَّلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ - أَوْ قَالَ -: حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

[2547] معاذ (عنبری) نے کہا: ہمیں شعبہ نے سوادہ سے حدیث سنائی، کہا: میں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ خطبہ دیتے ہوئے نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''نہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تمھیں دھوکے میں ڈالے اور نہ یہ (عمودی) سفیدی، یہاں تک کہ (حقیقی) فجر ظاہر ہو جائے۔ یا فرمایا۔ فجر پھوٹ پڑے۔''

[٢٥٤٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ ابْنُ حَنْظَلَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ هٰذَا.

[2548] ابوداود (طیالسی) نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا..... اس کے بعد یہی (حدیث) بیان کی۔

(المعجم ٩) - (بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ، وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ) (التحفة ٩)

باب:9- سحری کھانے کی فضیلت، اس کے استحباب کی تاکید اور اس میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے

[٢٥٤٩] ٤٥-(١٠٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً».

[2549] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔''

[٢٥٥٠] ٤٦-(١٠٩٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَّوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكْلَةُ السَّحَرِ».

[2550] لیث نے موسیٰ بن عُلَیّ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس سے اور انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کے کھانے کا ہے۔'' (رات کے کھانے کی طرح سحری کا کھانا بھی ہمارا معمول ہے۔)

[٢٥٥١] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

[2551] وکیع اور ابن وہب دونوں نے موسیٰ بن عُلَیّ

وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّوسَى بْنِ عُلَيٍّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

[٢٥٥٢] ٤٧-(١٠٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ.

[2552] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔

قُلْتُ: كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: خَمْسِينَ آيَةً.

میں نے کہا: ان دونوں (سحری اور نماز) کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے کہا: پچاس آیات (کی قراءت جتنے وقت) کا۔

[٢٥٥٣] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2553] ہمام اور عمر بن عامر دونوں نے دو مختلف سندوں کے ساتھ قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٢٥٥٤] ٤٨-(١٠٩٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ».

[2554] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس وقت تک بھلائی سے رہیں گے جب تک وہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔''

[٢٥٥٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2555] یعقوب اور سفیان دونوں نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٢٥٥٦] ٤٩-(١٠٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2556] یحییٰ بن یحییٰ اور ابوکریب محمد بن علاء نے کہا:

يَحْيٰى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ. فَقُلْنَا: يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ قُلْنَا: عَبْدُ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَتْ: كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے خبر دی، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے اور انھوں نے ابوعطیہ رحمہ اللہ سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے پوچھا: ام المومنین! محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ہیں، ان میں سے ایک (بہت) جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا (اس کی نسبت قدرے) تاخیر سے افطار کرتا ہے اور تاخیر سے نماز پڑھتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: ان دونوں میں سے کون جلد روزہ کھولتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ کہا: ہم نے جواب دیا: عبداللہ رضی اللہ عنہ ۔ یعنی ابن مسعود ۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَالْآخَرُ أَبُو مُوسٰى.

ابوکریب نے یہ اضافہ کیا: اور دوسرے صحابی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

[٢٥٥٧] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللهِ، فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ.

[2557] ابن ابی زائدہ نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ سے اور انھوں نے ابوعطیہ سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسروق رحمہ اللہ نے ان سے عرض کی: محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ہیں، دونوں ہی خیر میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک مغرب کی نماز (ادا کرنے) اور روزہ کھولنے میں (بہت) جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب کی نماز اور روزہ کھولنے میں (اس کی نسبت سے قدرے) تاخیر کرتا ہے۔ اس پر انھوں نے پوچھا: کون مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتا ہے؟ انھوں (مسروق) نے جواب دیا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ) (التحفة ١٠)

باب:10- روزہ ختم ہوجانے اور دن کے رخصت ہونے کا وقت

[٢٥٥٨] ٥١-(١١٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوكُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاتَّفَقُوا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيَى : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي، وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ- جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ : «فَقَدْ».

[2558] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ، ابوکریب اور ابن نمیر نے حدیث بیان کی ۔ اور وہ سب روایت کے الفاظ میں متفق ہیں (البتہ سند میں) یحییٰ نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے خبر دی، اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے روایت سنائی، اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی ۔ سب نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عاصم بن عمر سے، اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات آجائے، (اس کا آغاز ہو جائے) دن پیٹھ پھیرے اور سورج غروب ہو جائے تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کر لیا۔'' (اس کا روزہ ختم ہو گیا۔)

ابن نمیر نے ''فَقَدْ'' (حقیقتاً) کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[٢٥٥٩] ٥٢-(١١٠١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى : أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا فُلَانُ! اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا. قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ، فَأَتَاهُ بِهِ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ: «إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا، وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[2559] ہشیم نے ابواسحاق شیبانی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! (ابوداود کی روایت میں ہے: بلال! سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے (پانی میں) ستو ملاؤ۔'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! (ابھی تو) آپ پر دن (کا اجالا) موجود ہے! آپ نے فرمایا: ''(سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو بناؤ۔'' کہا: اس نے اتر کر ستو ملائے، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کیے تو نبی ﷺ نے نوش فرما لیے، پھر آپ نے ہاتھ سے (اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''جب سورج ادھر (مغرب میں) غروب ہو جائے اور رات ادھر (مشرق) سے آجائے تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کر لیا۔'' (اس کا روزہ ختم ہو چکا۔)

[٢٥٦٠] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ - فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[2560] علی بن مسہر اور عباد بن عوام نے شیبانی سے، انھوں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج غروب ہوگیا، آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''(سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو ملاؤ۔'' تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ شام کرلیں (تو بہتر ہے!) آپ نے فرمایا: ''نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو ملاؤ۔'' اس نے کہا: (ابھی) ہم پر دن (کا اجالا موجود) ہے۔اس کے بعد وہ نیچے اترا اور آپ کے لیے ستو بنائے تو آپ نے نوش فرمالیے، پھر آپ نے فرمایا: ''جب تم رات کو دیکھو وہ ادھر سے آگئی۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کرلیا۔''

[٢٥٦١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا فُلَانُ! اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ.

[2561] عبدالواحد نے کہا، ہمیں سلیمان شیبانی نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، فرمارہے تھے: ہم (سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، آپ روزے کی حالت میں تھے، جب سورج غروب ہوگیا، آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! (سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے (پانی میں) ستو ملاؤ......'' (آگے) ابن مسہر اور عباد بن عوام کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٥٦٢] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى

[2562] سفیان، جریر اور شعبہ نے (سلیمان) شیبانی سے، انھوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن مسہر، عباد اور عبدالواحد کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور اکیلے ھشیم کی روایت کے سوا ان میں سے کسی کی روایت میں ''رمضان کے مہینے میں'' اور ''اس طرف سے رات آجائے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّعَبَّادٍ وَّعَبْدِ الْوَاحِدِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَلَا قَوْلُهُ: «وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا» إِلَّا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَّحْدَهُ.

(المعجم ١١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ) (التحفة ١١)

باب:11-(روزوں میں) وصال (ایک روزے کو افطار کیے بغیر دوسرے سے ملانے) کی ممانعت

[٢٥٦٣] ٥٥-(١١٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى».

[2563] مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (روزوں میں) وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی: آپ تو روزوں سے روزے ملاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں تمھاری طرح سے نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

فائدہ: جس طرح کھانے پینے سے جسمانی قوت بحال ہوتی ہے، اسی طرح عبادات سے حاصل ہونے والی روحانی لذتوں سے میری جسمانی قوت خود بخود بحال ہو جاتی ہے۔ بعض نے اسے حقیقت پر بھی محمول کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

[٢٥٦٤] ٥٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ النَّاسُ، فَنَهَاهُمْ، قِيلَ لَهُ: أَنْتَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى».

[2564] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں روزوں کو روزوں سے ملایا (وصال کیا) تو لوگ بھی روزے سے روزہ ملانے لگے، آپ نے ان کو منع فرمایا تو آپ سے عرض کی گئی: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں تمھاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

[٢٥٦٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي رَمَضَانَ.

[2565] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی اور انھوں نے ''رمضان میں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٢٥٦٦] ٥٧-(١١٠٣) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ، يَارَسُولَ اللهِ! تُوَاصِلُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَيُّكُمْ مِّثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُّكُمْ» كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا.

[2566] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو وصال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون میری مثل ہے؟ میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

تو جب لوگوں نے وصال چھوڑنے سے انکار کیا تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن، پھر دوسرے دن بلا افطار وسحری روزہ رکھا، اس کے بعد انھوں نے چاند دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: ''اگر چاند لیٹ ہوتا تو میں تمھارے ساتھ مزید (وصال) کرتا۔'' جب انھوں نے باز آجانے سے انکار کیا تو آپ نے انھیں سزا دینے والے کی طرح فرمایا۔

فائدہ: وصال پر اصرار بنیادی طور پر نیکی سے رغبت کی بنا پر تھا۔ لیکن اسلام اعتدال کا دین ہے۔ افراط اور تفریط سے روکتا ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کی تربیت کے لیے یہ طریقہ اختیار فرمایا۔

[٢٥٦٧] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ» قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ».

[2567] عمارہ نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم وصال سے دور رہو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس معاملے میں میری مثل نہیں ہو، میں (اس طرح) رات گزارتا ہوں، (کہ) میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، تم انھی اعمال کی زحمت اٹھاؤ جن کی تم طاقت رکھتے ہو۔''

[٢٥٦٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ

[2568] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ''تم اسی کی زحمت اٹھاؤ جس کی تم میں طاقت ہو۔''

ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَاكْلَفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ».

[٢٥٦٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ.

[2569] ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے وصال سے منع فرمایا۔ (آگے) ابوزرعہ سے عمارہ کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٥٧٠] ٥٩-(١١٠٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَامَ أَيْضًا، حَتَّى كُنَّا رَهْطًا، فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ، جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَّا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا، قَالَ: قُلْنَا لَهُ، حِينَ أَصْبَحْنَا: أَفَطِنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: فَقَالَ: «نَعَمْ، ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ».

[2570] سلیمان نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں (رات کی) نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا اور آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا، ایک اور آدمی آیا وہ بھی کھڑا ہوگیا حتی کہ ہم ایک جماعت بن گئے۔ جب نبی ﷺ نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہیں تو آپ نے نماز میں تخفیف شروع کر دی، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے ایسی (لمبی) نماز پڑھی جو ہمارے پاس نہیں پڑھتے تھے۔ کہا: جب ہم نے صبح کی، ہم نے آپ سے پوچھا: کیا آپ کو رات ہمارا پتہ چل گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اسی بات نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا جو میں نے کیا۔''

قَالَ: فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَذَاكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَأَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بَالُ رِجَالٍ يُّوَاصِلُونَ! إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِّثْلِي، أَمَا وَاللهِ! لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا، يَّدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ».

(انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کرنا شروع کر دیا اور یہ (وصال) مہینے کے آخر میں تھا، آپ کے ساتھیوں میں سے بھی کچھ لوگ وصال کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کا معاملہ کیا ہے کہ وہ وصال کر رہے ہیں؟'' تم میرے مانند نہیں ہو، ہاں، اللہ کی قسم! اگر یہ مہینہ میرے لیے زیادہ ہو جاتا تو میں اس طرح کا وصال کرتا کہ زیادہ گہرائی میں جانے والے گہرائی میں جانا چھوڑ دیتے۔''

فائدہ: آپ ﷺ نے ہمیشہ یہی پسند فرمایا کہ امت انسانی استطاعت کے مطابق عمل کرے اور اس پر ثابت قدم رہے۔ آپ نے رہبانیت کی نفی فرمائی۔

[٢٥٧١] ٦٠-(...) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ -: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا، يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِّثْلِي - أَوْ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ - إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

[2571] حمید نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس ﷜ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کے شروع میں وصال کیا تو مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے بھی وصال شروع کر دیا، آپ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اگر ہمارے لیے مہینہ بڑھا (لمبا کر) دیا جاتا تو ہم اس انداز سے وصال کرتے کہ زیادہ گہرائی میں جانے والے گہرائی میں جانا چھوڑ دیتے۔ تم لوگ میری مثل نہیں ہو ۔۔۔ یا فرمایا: میں تمھارے مثل نہیں ہوں ۔۔۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔''

فائدہ: آپ ﷺ نے رمضان کے آخر میں وصال شروع کیا تھا۔ اس روایت میں حمید یا ان کے بعد کے کسی راوی کو وہم ہوا ہے۔

[٢٥٧٢] ٦١-(١١٠٥) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ! قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

[2572] حضرت عائشہ ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبیِ اکرم ﷺ نے صحابہ پر رحمت وشفقت کرتے ہوئے ان کو وصال سے منع کیا تو انھوں نے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں! آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح سے نہیں ہوں، بلاشبہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ لَّمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتُهُ) (التحفة ١٢)

باب: 12- اس آدمی کے لیے روزے کے دوران میں بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں جس کی شہوت کو تحریک نہ ملتی ہو

[٢٥٧٣] ٦٢-(١١٠٦) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ إِحْدٰى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ،

[2573] ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی کو چوم لیتے جبکہ آپ روزے سے ہوتے، پھر آپ ہنس دیں۔

ثُمَّ تَضْحَكُ.

[٢٥٧٤] ٦٣-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ.

[2574] سفیان نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن قاسم (بن محمد بن ابی بکر) سے کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو حضرت عائشہ ؓ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبیِ اکرم ﷺ روزے کی حالت میں ان کو چوم لیتے تھے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہا: ہاں۔

[٢٥٧٥] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ، وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟.

[2575] عبیداللہ بن عمر نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں مجھے چوم لیا کرتے تھے۔ اور تم میں سے کون ہے جو اُس طرح اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہو جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے؟

[٢٥٧٦] ٦٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا- أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَلٰكِنَّهُ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ.

[2576] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود اور علقمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے، اسی طرح مسروق نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں چوم لیتے تھے اور روزے کی حالت میں جسم سے جسم ملا لیتے تھے لیکن آپ اپنی خواہش پر تم سب سے بڑھ کر اختیار رکھنے والے تھے۔

[٢٥٧٧] ٦٦-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ

[2577] سفیان نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں چوم لیتے تھے اور آپ ﷺ تم سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی خواہش

وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ.

پر قابو رکھنے والے تھے۔

[٢٥٧٨] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[2578] شعبہ نے منصور سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں جسم سے جسم لگا لیتے تھے۔

[٢٥٧٩] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقُلْنَا لَهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلَكِكُمْ لِإِرْبِهِ. شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ.

[2579] ابو عاصم نے کہا: میں نے ابن عون سے سنا، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ ؓ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں جسم سے جسم ملا لیتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، لیکن آپ ﷺ تم سب لوگوں سے زیادہ اپنی خواہش کو قابو میں رکھنے والے تھے یا تم میں سے سب سے زیادہ اپنی خواہش کو قابو میں رکھنے والے تھے۔ شک ابو عاصم کو ہوا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[٢٥٨٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ؛ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لِيَسْأَلَانِهَا، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[2580] اسماعیل نے ابن عون سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ وہ دونوں ام المومنین (حضرت عائشہ ؓ) کے پاس گئے تا کہ وہ دونوں ان سے (مسائل کے بارے میں) سوال کریں...... اس کے بعد اس (سابقہ حدیث) کی طرح بیان کیا۔

[٢٥٨١] ٦٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

[2581] شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمان بن عوف) سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو بتایا کہ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزے میں ہوتے تھے تو انھیں چوم لیتے تھے۔

[٢٥٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2582] معاویہ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٥٨٣] ٧٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

[2583] ابواحوص نے زیاد بن علاقہ سے، انھوں نے عمرو بن میمون سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کے مہینے (رمضان) میں چوم لیا کرتے تھے۔

[٢٥٨٤] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ، فِي رَمَضَانَ، وَهُوَ صَائِمٌ.

[2584] ابوبکر نہشلی نے زیاد بن علاقہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں، جب آپ روزے کی حالت میں ہوتے، چوم لیا کرتے تھے۔

[٢٥٨٥] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[2585] علی بن حسین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (انھیں) چوم لیتے تھے جبکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

[٢٥٨٦] ٧٣-(١١٠٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[2586] اعمش نے مسلم سے، انھوں نے شتیر بن شکل سے اور انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب روزہ دار ہوتے تو چوم لیا کرتے تھے۔

[٢٥٨٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

[2587] منصور نے مسلم سے باقی ماندہ سابقہ سند کے

الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ساتھ اسی (مذکورہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٥٨٨] ٧٤-(١١٠٨) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَلْ هٰذِهِ» -لِأُمِّ سَلَمَةَ- فَأَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَاللهِ! إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَخْشَاكُمْ لَهُ».

[2588] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا روزہ دار (بیوی کو) چوم سکتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ان (ام سلمہ) سے پوچھ لو۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرلیا کرتے ہیں۔ اس پر انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: ''دیکھو، اللہ کی قسم! میں تم سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ) (التحفة ١٣)

باب:13- جس شخص پر حالتِ جنابت میں فجر طلوع ہوجائے اس کا روزہ صحیح ہے

[٢٥٨٩] ٧٥-(١١٠٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُصُّ، يَقُولُ فِي قَصَصِهِ: مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[2589] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمان (بن حارث بن ہشام مخزومی) نے (اپنے والد) ابوبکر سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو (احادیث و واقعاتِ سیرت) بیان کرتے ہوئے سنا، وہ اپنے بیان (کے دوران) میں کہہ رہے تھے: جس پر جنابت کی حالت میں فجر کا وقت آجائے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ میں نے یہ بات ـــ اپنے والد ـــ عبدالرحمٰن بن حارث کو بتائی تو انھوں نے اس کا انکار کیا۔

ابْنِ الْحَارِثِ - لِأَبِيهِ - فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ. فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَرَدَدْتَّ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبُوبَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ، قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هُمَا أَعْلَمُ.

اس پر عبدالرحمان چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمان نے ان دونوں سے اس (مسئلے) کے بارے میں سوال کیا، کہا: (جواب میں) ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (احتلام کے) خواب کے بغیر حالت جنابت میں صبح کرتے، پھر آپ روزہ (جاری) رکھتے۔ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ مروان کے پاس آ گئے، عبدالرحمان نے ان کے سامنے یہ بات بیان کی تو مروان نے کہا: میں تمھیں (اس بات کی) قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اس بات کی تردید کرو جو وہ کہتے ہیں، کہا: تو ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور (حدیث کا راوی) ابوبکر اس اثنا میں (اپنے والد عبدالرحمان کے ساتھ) موجود تھا۔ کہا: تو عبدالرحمان نے یہ واقعہ ان کے سامنے بیان کیا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا (واقعی) ان دونوں (حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما) نے تم سے یہ بات کہی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ (اس مسئلے کو) زیادہ جاننے والی ہیں۔

ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس (مسئلے) میں جو کہا کرتے تھے، اس کو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ بات فضل رضی اللہ عنہ سے سنی، نبی ﷺ سے (براہِ راست) نہیں سنی۔

قَالَ: فَرَجَعَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ.

کہا: اس کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس (بات) سے جو وہ اس معاملے میں کہا کرتے تھے، رجوع کر لیا۔

قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ: أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ، كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ. [انظر: ٢٥٩٤]

میں (ابن جریج) نے عبدالملک سے کہا: کیا ان دونوں نے "فِي رَمَضَانَ" (کے الفاظ) کہے؟ کہا: اسی طرح کہا: آپ احتلام کے بغیر حالت جنابت میں صبح کرتے پھر روزہ (جاری) رکھتے۔

[٢٥٩٠] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ، مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

[2590] عروہ بن زبیر اور ابوبکر بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رمضان میں بسا اوقات رسول اللہ ﷺ کو حالت جنابت میں فجر ہو جاتی تھی تو آپ غسل فرماتے اور روزہ پورا کرتے۔

[٢٥٩١] ٧٧-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا، أَيَصُومُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ، لَّا مِنْ حُلُمٍ، ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي.

[2591] ابوبکر نے حدیث بیان کی کہ مروان نے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ اس آدمی کے بارے میں سوال کرے جو حالت جنابت میں صبح کرتا ہے، کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر مجامعت کی وجہ سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے، پھر آپ نہ افطار (روزہ ختم) کرتے تھے اور نہ قضا دیتے تھے۔

[٢٥٩٢] ٧٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ، غَيْرِ احْتِلَامٍ، فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ يَصُومُ.

[2592] ابوبکر بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ان دونوں نے کہا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر، ہمبستری کی بنا پر حالتِ جنابت میں صبح کرتے، پھر روزہ (جاری) رکھتے تھے۔

[٢٥٩٣] ٧٩-(١١١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ

[2593] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک آدمی نبیِ اکرم ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے کے لیے آیا جبکہ وہ دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے نماز کا

الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ -: أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيهِ، وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَصُومُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ» فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ: «وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي».

وقت حالتِ جنابت میں آلیتا ہے تو (کیا) میں روزہ رکھ لوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی نماز (کا وقت) حالت جنابت میں آلیتا ہے تو میں روزہ رکھتا ہوں۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہم جیسے نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم سب کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کو جاننے والا ہوں جن سے مجھے بچنا چاہیے۔''

[٢٥٩٤] ٨٠-(١١٠٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا، أَيَصُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا، مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُومُ. [راجع: ٢٥٨٩]

[2594] سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے، کیا وہ روزہ رکھے؟ انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر، حالتِ جنابت میں صبح کرتے تھے، پھر آپ روزہ (جاری) رکھتے۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجِمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ، وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانِهَا، وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتّٰى يَسْتَطِيعَ) (التحفة ١٤)

باب:14- رمضان میں دن کے وقت روزہ دار کے لیے مجامعت کرنے کی سخت حرمت، اس پر بڑا کفارا واجب ہو جاتا ہے، اس (کفارہ) کی وضاحت اور یہ خوشحال اور تنگ دست دونوں پر واجب ہے اور استطاعت حاصل ہونے تک تنگ دست کے ذمے بھی برقرار رہتا ہے

[٢٥٩٥] ٨١-(١١١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[2595] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ

وَّابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: هَلَكْتُ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَمَا أَهْلَكَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْ بِهٰذَا» قَالَ: أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ».

سے روایت کی، کہا: ایک آدمی نبیِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا: ''تمھیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے مجامعت کر لی۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم (اتنی) طاقت رکھتے ہو کہ ایک (غلام کی) گردن کو آزاد کر دو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم (انقطاع کے بغیر) مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اتنی گنجائش ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ اس کے بعد نبیِ اکرم ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں، آپ نے فرمایا: ''اِسے صدقہ کر دو۔'' تو اس نے کہا: (جو) ہم سے بھی زیادہ محتاج ہو اس پر؟ اس (شہر) کی دونوں (طرف کی) پتھریلی زمینوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ اس کا ضرورت مند نہیں۔ اس پر نبیِ اکرم ﷺ مسکرا دیے حتیٰ کہ آپ کے دونوں جانب کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔''

[٢٥٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ: بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَهُوَ الزِّنْبِيلُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ.

[2596] منصور نے محمد بن مسلم زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کے مانند روایت کی اور کہا: عَرق جس میں کھجوریں تھیں اس (عرق) سے مراد بہت بڑی ٹوکری ہے۔ اور انھوں نے ''اس کے بعد آپ ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دونوں جانب کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٢٥٩٧] ٨٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[2597] لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان بن عوف سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رمضان (کے مہینے) میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے مجامعت کر لی، اس کے بعد رسول

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً»؟ قَالَ: لَا، قَالَ: «وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا».

اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں فتویٰ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس غلام ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔''

[٢٥٩٨] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[2598] مالک نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ ایک آدمی نے رمضان میں افطار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک گردن (غلام) آزاد کر کے کفارہ ادا کرے۔ پھر ابن عیینہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٢٥٩٩] ٨٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً، أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ، أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

[2599] ابن جریج نے بتایا کہ مجھے ابن شہاب (زہری) نے حمید بن عبدالرحمان سے حدیث سنائی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو، جس نے رمضان میں افطار کر لیا تھا، حکم دیا کہ وہ ایک گردن آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

[٢٦٠٠] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[2600] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٢٦٠١] ٨٥-(١١١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِحْتَرَقْتُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لِمَ؟» قَالَ: وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا، قَالَ:

[2601] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبدالرحمان بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے، انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں جل گیا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان میں، دن کے وقت، اپنی بیوی سے مجامعت کر لی۔ آپ نے فرمایا: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' اس نے کہا: میرے

«تَصَدَّقْ، تَصَدَّقْ»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ، فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ.

پاس کچھ نہیں ہے۔ تو آپ نے اسے بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد آپ کے پاس دو ٹوکریاں آئیں جن میں کھانا تھا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس (کھانے) کو صدقہ کر دے۔

[٢٦٠٢] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ «تَصَدَّقْ، تَصَدَّقْ». وَلَا قَوْلُهُ: نَهَارًا.

[2602] عبدالوہاب ثقفی نے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ، یحییٰ بن سعید سے سنا..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا..... اس کے بعد (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

اور اس حدیث کے شروع میں ''صدقہ کرو، صدقہ کرو'' کے الفاظ نہیں ہیں اور نہ ''دن کے وقت'' کے الفاظ ہیں۔

[٢٦٠٣] ٨٧-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبَّادَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! احْتَرَقْتُ، احْتَرَقْتُ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا شَأْنُهُ؟» فَقَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي، قَالَ: «تَصَدَّقْ» فَقَالَ: وَاللهِ! يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا لِي شَيْءٌ، وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَالَ: «اجْلِسْ» فَجَلَسَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ، أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا، عَلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا؟». فَقَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَصَدَّقْ بِهٰذَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغَيْرَنَا؟

[2603] عمرو بن حارث نے عبدالرحمان بن قاسم سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ، نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ فرماتی ہیں: رمضان میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں جل گیا، میں جل گیا! تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''اس کا معاملہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''صدقہ کرو۔'' اس نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی! میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' وہ بیٹھ گیا۔ وہ اسی حالت میں تھا کہ ایک آدمی گدھا ہانکتا ہوا آیا، اس پر کھانا (لدا ہوا) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ابھی جلا تھا وہ کہاں ہے؟'' اس پر وہ آدمی کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا (اپنے علاوہ) کسی اور پر (صدقہ کروں؟) اللہ کی قسم! ہم

فَوَاللهِ! إِنَّا لَجِيَاعٌ، مَّا لَنَا شَيْءٌ، قَالَ: «فَكُلُوهُ».

بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو (پھر) تمھی لوگ اس کو کھاؤ۔''

(المعجم ١٥) - **(بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ، وَأَنَّ الْأَفْضَلَ لِمَنْ أَطَاقَهُ بِلَا ضَرَرٍ أَنْ يَّصُومَ، وَلِمَنْ شَقَّ عَلَيْهِ أَنْ يُّفْطِرَ)** (التحفة ١٥)

باب:15- اگر سفر گناہ کے لیے نہیں تو رمضان میں مسافر کے لیے جبکہ اس کا سفر دو یا دو سے زائد منزلوں کا ہے، روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا دونوں جائز ہیں اور جو آدمی نقصان اٹھائے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے، اس کے لیے افضل ہے کہ روزہ رکھے اور جس کے لیے مشقت کا باعث ہو اس کے لیے افضل ہے کہ وہ روزہ چھوڑ دے

[٢٦٠٤] ٨٨-(١١١٣) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ أَفْطَرَ، قَالَ: وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ.

[2604] لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے ان کو خبر دی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ رمضان میں (سفر پر) نکلے تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید (کے مقام پر) پہنچ گئے، پھر آپ نے افطار کر لیا، کہا: اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ آپ کے نئے، پھر اس سے بھی نئے (آخری) حکم کی پیروی کیا کرتے تھے۔

[٢٦٠٥] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2605] سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

قَالَ يَحْيٰى: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ؟ يَعْنِي: وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

یحییٰ نے کہا: سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ یہ بات کس کے قول سے ہے؟ یعنی رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں سے آخری لیا جاتا تھا۔

[٢٦٠٦] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

[2606] معمر نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی۔ زہری نے کہا: آپ کا دونوں میں سے آخری عمل افطار کرنا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے حکم میں سے آخری، پھر اس سے بھی آخری کو لیا جاتا تھا۔ زہری نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رمضان کی تیرہ راتیں گزر چکی تھیں، صبح کو مکہ پہنچے۔

[٢٦٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[2607] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے اسی سند سے لیث کی حدیث کے مانند روایت کی۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ.

ابن شہاب نے کہا: وہ (صحابہ) آپ کے نئے سے نئے حکم کی پیروی کرتے تھے اور اس (نئے حکم) کو ناسخ (اور) محکم سمجھتے تھے۔

[٢٦٠٨] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ، فَشَرِبَهُ نَهَارًا، لِيَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ أَفْطَرَ، حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ.

[2608] مجاہد نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں سفر پر نکلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر پہنچ گئے، پھر آپ نے برتن منگوایا جس میں پانی تھا، پھر آپ نے اسے دن کے وقت ہی پی لیا تاکہ لوگ اس بات کو دیکھ لیں، پھر آپ نے روزے ترک کر دیے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَصَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَفْطَرَ، مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (سفر میں) روزے رکھے بھی اور افطار بھی کیے (اب) جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے افطار کر لے۔

[٢٦٠٩] ٨٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا تَعِبْ عَلٰى مَنْ صَامَ وَلَا عَلٰى مَنْ أَفْطَرَ، قَدْ

[2609] عبدالکریم نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس پر عیب نہ لگاؤ جس نے (سفر میں) روزہ رکھا اور نہ اس پر (عیب لگاؤ) جس نے روزہ چھوڑا، حقیقتاً رسول اللہ ﷺ نے سفر میں کبھی

صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ.

روزہ رکھا، اور (کبھی) روزہ چھوڑا۔

[٢٦١٠] ٩٠-(١١١٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ- يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ -: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ، حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: «أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ».

[2610] عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جعفر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ نے روزے رکھے یہاں تک کہ کُرَاعُ الْغَمِیم مقام پر پہنچ گئے، (یہ اور کدید، عسفان کے اردگرد کے علاقے ہیں۔ فتح مکہ کے لیے جانے والی فوج نے مکہ سے دو مرحلے پہلے اسی علاقے میں ایک رات پڑاؤ کیا) لوگوں نے بھی روزے رکھے، پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، اس کو بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا، پھر آپ نے اسے پی لیا، اس کے بعد آپ سے کہا گیا: کچھ لوگوں نے (ابھی تک) روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ ماننے والے ہیں، یہ نہ ماننے والے ہیں۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے سفر کے دوران میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی اجازت دے رکھی تھی لیکن اس موقع پر روزے لوگوں کے لیے تکلیف اور مشقت کا باعث بن رہے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے لوگوں کی شدید مشقت کی بنا پر اس انداز میں افطار کیا کہ سب دیکھ لیں اور افطار کر لیں۔ آپ کے اس عمل کے باوجود افطار نہ کرنے والے سخت زجر وتوبیخ کے مستحق تھے۔

[٢٦١١] ٩١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[2611] عبدالعزیز نے جعفر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور یہ اضافہ کیا: تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: روزے نے لوگوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے اور وہ اس معاملے میں آپ کے عمل کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس پر آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔

[٢٦١٢] ٩٢-(١١١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ

[2612] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، سب نے محمد بن جعفر (غندر) سے روایت کی، ابوبکر نے کہا: ہمیں غندر نے شعبہ سے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن عبدالرحمان بن سعد سے، انھوں نے محمد بن عمرو بن حسن سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا لَهُ؟». قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ».

رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جس پر لوگ جمگھٹا کیے ہوئے تھے اور اس پر سایہ بھی کیا گیا تھا، آپ نے پوچھا: ”اسے کیا ہوا؟“ لوگوں نے بتایا: روزہ دار ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارا سفر میں روزہ رکھنا (جب وہ شدید مشقت کا سبب ہو) اچھے کاموں میں سے نہیں۔“

[٢٦١٣] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا، بِمِثْلِهِ.

[2613] عبیداللہ کے والد معاذ بن معاذ نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا..... (آگے) اسی کے مانند (بیان کیا۔)

[٢٦١٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

[2614] ابوداود نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: شعبہ نے کہا: یحییٰ بن ابی کثیر (کے حوالے) سے مجھ تک یہ بات پہنچتی تھی کہ وہ اس حدیث میں کچھ زائد بیان کرتے تھے۔

وَفِي هٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ» قَالَ: فَلَمَّا سَأَلْتُهُ، لَمْ يَحْفَظْهُ.

اور اسی سند میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لازماً اللہ کی رخصت کو لے لو جو اس نے تمھیں دی ہے۔“ (شعبہ نے) کہا: جب میں نے (خود) ان (یحییٰ) سے پوچھا تو ان کو یہ (اضافہ) یاد نہیں تھا۔

[٢٦١٥] ٩٣-(١١١٦) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَّمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا

[2615] ہمام بن یحییٰ نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابونضرہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کی سولہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا اور کچھ نے روزہ چھوڑا۔ نہ روزہ دار نے چھوڑنے والے پر عیب لگایا اور نہ چھوڑنے والے نے

الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

روزہ دار پر۔

[٢٦١٦] ٩٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ.

غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ: لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: فِي ثِنْتَي عَشْرَةَ، وَشُعْبَةَ: لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ.

[2616] (سلیمان) تیمی، شعبہ، ہشام، عمر بن عامر اور سعید (بن ابی عروبہ) سب نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ ہمام کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، البتہ تیمی، عمر بن عامر اور ہشام کی حدیث میں رمضان کی اٹھارہ راتیں گزرنے کے بعد اور سعید کی حدیث میں رمضان کی بارہ راتیں (باقی تھیں، دونوں سے ایک ہی تاریخ کا تعین ہوتا ہے) اور شعبہ کی حدیث میں (رمضان کی) سترہ یا انیس راتوں کا ذکر ہے۔

فائدہ: فتح مکہ کے لیے آمد اور مکہ میں داخل ہونے کی تاریخوں میں اختلاف ہے، مثلاً: حدیث:2606 میں داخلے کی تاریخ تیرہ رمضان بیان کی گئی ہے۔ یہ زہری کا قول ہے۔ یہاں بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی روایت میں مختلف بیان کرنے والوں کی طرف سے ایک دو تاریخوں کا فرق موجود ہے۔ یہ سب اندازے کی غلطیاں ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کبھی رمضان کی گزری ہوئی راتوں کے حوالے سے تاریخ کا تعین کیا گیا ہے کبھی باقی راتوں کے حوالے سے۔ اور اس صورت میں کبھی رمضان کے تیس دنوں سے حساب لگایا گیا ہے، کبھی انتیس دنوں سے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے خود کسی متعین تاریخ کا نام نہ لیا بلکہ اپنے طریقے سے اس کے تعین کی طرف رہنمائی کی۔

[٢٦١٧] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ - عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ، وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ.

[2617] ابومسلمہ نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار پر اس کے روزے کی وجہ سے عیب لگایا جاتا تھا اور نہ روزہ چھوڑنے والے پر روزہ چھوڑنے کی وجہ سے۔

[٢٦١٨] ٩٦-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ، وَّيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَّجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ.

[2618] جُریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد پر نکلتے تھے تو ہم میں روزہ دار بھی ہوتے اور افطار کرنے والے بھی۔ نہ روزہ دار (دل میں) افطار کرنے والے کے خلاف کچھ (برا احساس) پاتا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار کے خلاف۔ وہ (صحابہ) یہ سمجھتے تھے کہ جس نے قوت موجود پائی اور روزہ رکھ لیا تو یہ اچھا ہے اور سمجھتے کہ جس نے کمزوری محسوس کی اور روزہ چھوڑ دیا تو یہ بھی ٹھیک ہے۔

[٢٦١٩] ٩٧-(١١١٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، كُلُّهُمْ عَنْ مَّرْوَانَ. قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ، فَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

[2619] عاصم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابونضرہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو روزہ دار روزہ رکھتا، اور روزہ چھوڑنے والا چھوڑتا، اس پر وہ ایک دوسرے پر عیب نہیں لگاتے تھے۔

[٢٦٢٠] ٩٨-(١١١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

[2620] ابوخیثمہ نے حمید سے روایت کی، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سفر میں رمضان کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا: ہم نے رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو نہ روزہ دار نے روزہ چھوڑنے والے پر عیب لگایا اور نہ چھوڑنے والے نے روزہ دار پر۔

[٢٦٢١] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: خَرَجْتُ فَصُمْتُ، فَقَالُوا لِي: أَعِدْ،

[2621] ابوخالد احمر نے حمید سے روایت کی، کہا: میں (سفر میں) نکلا، میں نے روزہ رکھا تو ساتھیوں نے مجھے کہا: (اس روزے کو) دوبارہ رکھو۔ کہا: میں نے کہا: مجھے انس رضی اللہ عنہ

قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا يُسَافِرُونَ، فَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار روزہ چھوڑنے والے پر عیب لگاتا تھا اور نہ چھوڑنے والا روزہ دار پر (عیب لگاتا۔)

فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ.

اس کے بعد میں نے ابن ابی ملیکہ سے ملاقات کی تو انھوں نے مجھے حضرت عائشہ ؓ سے اسی (حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ أَجْرِ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ) (التحفة ١٦)

باب:16- سفر میں روزہ ترک کرنے والا جب کام کی ذمہ داری اٹھائے تو اس کا اجر

[٢٦٢٢] ١٠٠-(١١١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ، أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ، وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَّامُ، وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ، فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ».

[2622] ابو معاویہ نے عاصم سے، انھوں نے مورّق سے اور انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم میں سے کچھ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ نہ رکھنے والے۔ کہا: ہم نے سخت گرمی کے دن میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، ہم میں سے سب سے زیادہ سایے والا وہ تھا جو چادر رکھتا تھا، اور ہم میں سے کوئی ایسا بھی تھا جو اپنے ہاتھ سے سورج (کی دھوپ) سے بچاؤ کررہا تھا۔ کہا: تو روزہ دار (کمزوری سے) گر گئے اور نہ رکھنے والے (کام کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ انھوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج افطار کرنے والے (زیادہ) اجر وثواب لے گئے۔''

[٢٦٢٣] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَصَامَ بَعْضٌ وَّأَفْطَرَ بَعْضٌ، فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا، وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ، قَالَ: فَقَالَ فِي

[2623] حفص نے عاصم احول سے، انھوں نے مورق سے اور انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، کچھ (لوگوں) نے روزہ رکھا اور کچھ نے ترک کیا، تو روزہ ترک کرنے والے کمر بستہ ہو گئے اور انھوں نے کام کیا جبکہ روزہ رکھنے والے کمزور پڑ کر بعض کام نہ کر سکے۔ تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا:

ذٰلِكَ : «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ» .

''آج افطار کرنے والے اجر وثواب لے گئے۔''

[٢٦٢٤] ١٠٢-(١١٢٠) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ ، قُلْتُ : إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ : سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي سَفَرٍ؟ فَقَالَ : سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ ، قَالَ : فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ ، وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ» ، فَكَانَتْ رُخْصَةً ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ، ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ ، فَقَالَ : «إِنَّكُمْ مُّصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ ، وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ ، فَأَفْطِرُوا» وَكَانَتْ عَزْمَةً ، فَأَفْطَرْنَا ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فِي السَّفَرِ .

[2624] مجھے قزعہ ؒ نے حدیث سنائی، کہا: میں حضرت ابوسعید خدری ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان پر لوگوں کا جھرمٹ لگا ہوا تھا، جب لوگ ان کے پاس سے منتشر ہوگئے تو میں نے کہا: میں آپ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کروں گا جس کے بارے میں یہ لوگ سوال کرتے ہیں (میرا سوال دوسری چیز کے بارے میں ہے۔) میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا، اس وقت ہم روزے کی حالت میں تھے، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو اور افطار کرنا تمھارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہے۔'' تو یہ رخصت تھی۔ ہم میں سے کچھ لوگ تھے جنھوں نے روزہ رکھا اور ہم میں سے بعض تھے جنھوں نے روزہ نہ رکھا۔ پھر ہم نے اگلی منزل پر پڑاؤ ڈالا تو آپ نے فرمایا: ''تم صبح کے وقت اپنے دشمن سے سامنا کرو گے اور روزہ چھوڑنا تمھارے لیے زیادہ طاقت کا باعث ہوگا، لہٰذا تم روزہ چھوڑ دو۔'' اور یہ قطعی حکم تھا، اس لیے ہم نے روزہ نہ رکھا، پھر انھوں نے کہا: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھتے بھی تھے۔

(المعجم ١٧) – (بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ) (التحفة ١٧)

باب:17- سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار

[٢٦٢٥] ١٠٣-(١١٢١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ :

[2625] لیث نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: حمزہ بن عمرو اسلمی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ

سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ».

رکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو افطار کر لو۔''

[٢٦٢٦] ١٠٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ، أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: «صُمْ إِنْ شِئْتَ، وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ».

[2626] ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا انسان ہوں کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں، تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تم چاہو تو افطار کر لو۔''

[٢٦٢٧] ١٠٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ.

[2627] ابو معاویہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حماد بن زید کی حدیث کے مانند خبر دی (کہا:) میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں۔

[٢٦٢٨] ١٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ، أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟.

[2628] ابن نمیر اور عبدالرحیم بن سلیمان دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حمزہ نے کہا: میں (مسلسل) روزے رکھنے والا آدمی ہوں، تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھ لوں؟

[٢٦٢٩] ١٠٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هِيَ

[2629] مجھے ابو طاہر اور ہارون بن سعید ایلی نے حدیث بیان کی ـــ ہارون نے کہا: ابن وہب نے ہم سے حدیث بیان کی، اور ابو طاہر نے کہا: ہمیں خبر دی ـــ انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بتایا، انھوں نے ابو اسود سے، اور انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابو مراوح نے حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے اندر، سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، تو کیا مجھ پر (کوئی گناہ) ہوگا؟

رُخْصَةٌ مِّنَ اللهِ، فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَّمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ».

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (روزہ ترک کرنا) اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جس نے اس کو قبول کیا، تو اچھا ہے اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا، اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔''

قَالَ هٰرُونُ فِي حَدِيثِهِ «هِيَ رُخْصَةٌ» وَلَمْ يَذْكُرْ: مِنَ اللهِ.

ہارون نے اپنی حدیث میں (صرف) ''یہ رخصت ہے'' کہا اور ''اللہ کی طرف سے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[۲٦٣٠] ١٠٨-(١١٢٢) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، حَتّٰى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ، إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

[2630] اسماعیل بن عبید اللہ نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کے مہینے میں، سخت گرمی میں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر پر) نکلے حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی روزہ دار نہ تھا۔

[۲٦٣١] ١٠٩-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ، إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

[2631] عثمان بن حیان دمشقی نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے ساتھیوں سمیت خود کو سخت گرمی کے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں دیکھا۔ حتیٰ کہ کوئی آدمی گرمی کی شدت کی بنا پر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں، رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی روزہ دار نہ تھا۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَّوْمَ عَرَفَةَ) (التحفة ١٨)

باب: 18- عرفہ کے دن حج کرنے والے کے لیے میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

[۲٦٣٢] ١١٠-(١١٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ،

[2632] مالک نے ابونضر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر سے اور انھوں نے

عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا، يَوْمَ عَرَفَةَ، فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَّقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، بِعَرَفَةَ، فَشَرِبَهُ.

(حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں نے ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا، ان میں سے کچھ نے کہا: آپ روزے سے ہیں اور کچھ نے کہا: آپ روزے سے نہیں۔ اس پر میں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، اس وقت آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار وقوف فرما رہے تھے، تو آپ نے اسے پی لیا۔

[٢٦٣٣] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، وَقَالَ: عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

[2633] سفیان (بن عیینہ) نے ابونضر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے ''اپنے اونٹ پر سوار وقوف فرما رہے تھے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور (عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس کے بجائے) ''ام فضل رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عمیر سے (روایت ہے)'' کہا۔

[٢٦٣٤] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ: عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

[2634] سفیان (ثوری) نے سالم ابونضر سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور کہا: ام فضل کے مولیٰ عمیر سے (روایت ہے۔)

[٢٦٣٥] ١١١-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عُمَيْرًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: شَكَّ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبَنٌ، وَّهُوَ بِعَرَفَةَ، فَشَرِبَهُ.

[2635] مجھے عمرو نے خبر دی، ان کو ابونضر نے حدیث سنائی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عمیر نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے سنا، فرما رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں شک کا اظہار کیا، اس وقت ہم وہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو میں نے آپ کی خدمت میں لکڑی کا پیالہ بھیجا جس میں دودھ تھا، اور آپ بھی عرفات ہی میں تھے، آپ نے اسے پی لیا۔ (یعنی اس وقت سورج غروب نہ ہوا تھا، آپ عرفات میں تھے، وہاں سے چلے نہ تھے۔)

[٢٦٣٦] ١١٢ -(١١٢٤) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ مَّيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

[2636] ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: عرفہ کے دن لوگ رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں شک میں پڑ گئے تو میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں ایک برتن بھیجا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے، آپ (عرفات میں) وقوف کرنے کی جگہ پر ٹھہرے ہوئے تھے، تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا جبکہ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن عرفہ میں سب کے سامنے دودھ پیا۔ اس سے سب کو پتہ چل گیا کہ آپ روزے سے نہیں، دوسری طرف صحیح مسلم ہی کی حدیث:2746 میں آپ کا یہ فرمان منقول ہے کہ ''میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یہ (عرفہ کے دن کا روزہ) ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔'' محدثین نے دو طرح سے ان دونوں باتوں کی مطابقت واضح کی ہے: (ا) اگرچہ یہ بہت بڑا عمل تھا لیکن حجاج کی بڑی تعداد کے لیے یہ مشقت کا بھی سبب تھا۔ اگر آپ اس دن روزہ رکھ لیتے تو قیامت تک لوگ اس پر عمل کرنے کے لیے سخت مشقت کا شکار ہوتے رہتے۔ اس لیے آپ نے روزہ نہ رکھ کر اسی کو سنت بنا دیا۔ روزہ رکھنے کا ثواب بہت بڑا سہی، نہ رکھنا بھی ثواب کا باعث ہو گیا۔ (ب) آپ نے یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کے روزے کی فضیلت بیان فرمائی تاکہ دنیا بھر میں آپ کی امت کے افراد اس کے عظیم ثواب سے مستفید ہوں جبکہ آپ نے عرفات میں جمع ہونے والے حجاج کے لیے، اپنے عمل کے ذریعے سے، روزہ نہ رکھنے کو سنت بنایا تاکہ لوگ مشقت میں نہ پڑیں۔ بلکہ ابوداود، نسائی، حاکم اور ابن خزیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: «أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ» ''آپ ﷺ نے عرفات کے میدان میں یوم عرفہ کے روزے سے منع فرمایا۔'' ابن خزیمہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ) (التحفة ١٩)

باب:19- عاشورہ کے دن کا روزہ

[٢٦٣٧] ١١٣ -(١١٢٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ

[2637] جریر نے ہشام بن عروہ (بن زبیر) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جاہلیت (کے ایام) میں قریش عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے، جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے، آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب رمضان

رَمَضَانَ قَالَ: «مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ».

کا مہینہ فرض (روزوں کے لیے متعین) کر دیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جو چاہے اس (عاشورہ) کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔''

فائدہ: یہ روزہ سابقہ سچے دین کی باقیات میں سے تھا۔ آپ ﷺ اس پر عمل فرماتے رہے۔ جب اللہ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو اسے لوگوں کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔

[٢٦٣٨] ١١٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ، كَرِوَايَةِ جَرِيرٍ.

[2638] ابن نمیر نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے حدیث کے شروع میں ''رسول اللہ ﷺ اس (دن) کا روزہ رکھتے تھے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور حدیث کے آخر میں کہا: اور آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا۔ (اب) جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔ اور انھوں نے جریر کی روایت کی طرح، اس کو نبی ﷺ کے فرمان کا حصہ قرار نہیں دیا۔

[٢٦٣٩] (...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ، مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

[2639] سفیان نے (ابن شہاب) زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ جاہلیت (کے ایام) میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب اسلام آ گیا تو اب جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔

[٢٦٤٠] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

[2640] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رمضان (کے روزے) فرض کیے جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ اس (عاشورہ) کے روزے کا حکم دیتے تھے۔ اس کے بعد جب رمضان (کا مہینہ) فرض کر دیا گیا (تو) جو چاہتا عاشورہ کے دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

[٢٦٤١] ١١٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[2641] عراک نے خبر دی کہ انھیں عروہ نے اور ان کو

سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ عِرَاكًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصِيَامِهِ، حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ قریش جاہلیت (کے ایام) میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ کو اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، یہاں تک کہ رمضان (کے روزے) فرض کر دیے گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اس کا روزہ چھوڑ دے۔''

[٢٦٤٢] ١١٧-(١١٢٦) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَامَهُ، وَالْمُسْلِمُونَ، قَبْلَ أَنْ يُّفْتَرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِّنْ أَيَّامِ اللهِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ».

[2642] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اہل جاہلیت عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے بھی رمضان کی فرضیت سے پہلے اس کا روزہ رکھا۔ اس کے بعد جب رمضان فرض کر دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عاشورہ بھی اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے، جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔''

[٢٦٤٣] (...) **وَحَدَّثَنَاهُ** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2643] یحییٰ قطان اور ابو اسامہ دونوں نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

[٢٦٤٤] ١١٨-(...) **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَ يَوْمًا

[2644] لیث نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے تو تم میں سے جو شخص اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ اس کا روزہ رکھ لے اور جو ناپسند کرے،

يَّصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَّصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ».

وہ اسے چھوڑ دے۔"

[٢٦٤٥] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ: «إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ».

وَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ، إِلَّا أَنْ يُّوَافِقَ صِيَامَهُ.

[2645] ولید کو نافع نے حدیث سنائی، ان کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ عاشورہ کے دن کے بارے میں فرما رہے تھے: "یہ ایسا دن ہے جس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے۔ تو جو اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ اس کا روزہ رکھ لے اور جو اس کا روزہ چھوڑنا پسند کرے، وہ اسے چھوڑ دے۔"

اور عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کا روزہ نہیں رکھتے تھے، اس کے سوا کہ یہ ان کے (معمول کے) روزوں کے دنوں سے مطابقت رکھتا۔

[٢٦٤٦] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ. فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، سَوَاءً.

[2646] ابو مالک عبیداللہ بن اخنس نے کہا: مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے یومِ عاشورہ کے روزے کا ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد بالکل لیث بن سعد کی حدیث کے مانند (حدیث) بیان کی۔

[٢٦٤٧] ١٢١-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: «ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ».

[2647] سالم بن عبداللہ نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "یہ دن تھا جس میں اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تو اب جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔"

[٢٦٤٨] ١٢٢-(١١٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

[2648] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ابومعاویہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللهِ، وَهُوَ يَتَغَدّٰى، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أُدْنُ إِلَى الْغَدَاءِ. فَقَالَ: أَوَ لَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ.

سے اور انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے روایت کی، کہا: اشعث بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، انھوں نے کہا: ابومحمد! دوپہر کے (کھانے کے) لیے قریب آ جاؤ۔ تو اشعث نے کہا: کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: جانتے ہو عاشورہ کا دن کیا ہے؟ انھوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ ایسا دن ہے جس دن رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے کے (روزوں کا حکم) نازل ہونے سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے، جب ماہِ رمضان کا حکم نازل ہو گیا تو اس (عاشورہ) کو چھوڑ دیا گیا۔

وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: تَرَكَهُ.

ابوکریب نے (''چھوڑ دیا گیا'' کے بجائے) ''آپ نے اسے چھوڑ دیا'' کہا۔

[٢٦٤٩] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ.

[2649] زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور کہا: جب رمضان (کا حکم) نازل ہوا تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

[٢٦٥٠] ١٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ؛ أَنَّ الْأَشْعَثَ ابْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ اللهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أُدْنُ فَكُلْ، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: كُنَّا نَصُومُهُ، ثُمَّ تُرِكَ.

[2650] قیس بن سکن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عاشورہ کے دن اشعث بن قیس رحمہ اللہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کے ہاں آئے، وہ کھانا کھا رہے تھے، تو انھوں نے کہا: ابومحمد! قریب آ جاؤ اور کھانا کھا لو۔ کہا: میں روزہ دار ہوں۔ انھوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم بھی اس کا روزہ رکھا کرتے تھے، پھر اسے چھوڑ دیا گیا۔

[٢٦٥١] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[2651] علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہا: عاشورہ کے

حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، وَّهُوَ يَأْكُلُ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، تُرِكَ، فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ.

دن اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انھوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! آج تو عاشورہ کا دن ہے۔ تو انھوں نے جواب دیا: رمضان (کی فرضیت) نازل ہونے سے پہلے اس کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب رمضان (کا حکم) نازل ہوگیا تو اسے ترک کر دیا گیا، لہٰذا اگر آپ روزے سے نہیں ہیں تو کھا لیں۔

[٢٦٥٢] ١٢٥-(١١٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

[2652] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس موقع پر ہماری نگرانی فرماتے تھے۔ اس کے بعد جب رمضان (کے روزے) فرض کر دیے گئے، آپ نے ہمیں حکم دیا نہ منع کیا اور نہ اس موقع پر ہماری نگرانی کی۔

[٢٦٥٣] ١٢٦-(١١٢٩) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ - يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا - خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ: «هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَّصُومَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ».

[2653] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، (کہا:) مجھے حمید بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ یعنی (جب) وہ ایک بار وہاں آئے۔ انھوں نے ان کو عاشورہ کے دن خطبہ دیا تو کہا: اہل مدینہ! تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس دن کے بارے میں سنا، فرما رہے تھے: ''یہ عاشورہ کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض نہیں کیا، میں روزے سے ہوں، تم میں سے جو اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ روزہ رکھ لے اور جو روزہ نہ رکھنا چاہے، وہ نہ رکھے۔''

[٢٦٥٤] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ

[2654] مالک بن انس نے ابن شہاب (زہری) سے اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند خبر دی۔

أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[٢٦٥٥] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ: «إِنِّي صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَّصُومَ فَلْيَصُمْ» وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَّيُونُسَ.

[2655] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ انھوں (حضرت معاویہ ؓ) نے نبی ﷺ سے اس دن کے بارے میں سنا، فرما رہے تھے: ''میں روزے سے ہوں، جو روزہ رکھنا چاہے، وہ روزہ رکھ لے۔'' اور انھوں نے مالک اور یونس کی حدیث کا باقی حصہ بیان نہیں کیا۔

[٢٦٥٦] ١٢٧-(١١٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالُوا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسٰى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ، فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ». فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

[2656] ہشیم نے ابو بشر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، آپ نے یہود کو بھی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ انھوں نے جواب دیا: یہی دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ؑ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا، ہم اس (دن) کی تعظیم کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں موسیٰ ؑ کے ساتھ تمھاری نسبت زیادہ لگاؤ ہے۔'' اس کے بعد آپ نے اس (دن) کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

فائدہ: اس باب کی پہلی حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ، مکہ میں بعثت سے پہلے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ یہ دین حنیف کی بقیہ عبادات میں سے تھا۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا، ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ فرعون سے موسیٰ ؑ کی نجات کا دن بھی ہے۔ آپ ﷺ نے موسیٰ ؑ کے ساتھ زیادہ تعلق کا حوالہ دیتے ہوئے مہاجرین اور انصار دونوں کو اس نیت سے بھی کہ یہ موسیٰ ؑ کی نجات کا دن ہے تاکیداً روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اگلے سال 2 ھ میں رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو یوم عاشورہ کے روزے کو نفلی روزہ قرار دیتے ہوئے رکھنے والے کی مرضی پر چھوڑ دیا۔

[٢٦٥٧] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُوبَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ، جَمِيعًا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ.

[2657] شعبہ نے ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: تو آپ ﷺ نے ان (یہود) سے اس کے بارے میں پوچھا۔

[٢٦٥٨] ١٢٨-(..) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا، يَّوْمَ عَاشُورَاءَ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟» قَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، أَنْجَى اللهُ فِيهِ مُوسٰى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ، فَصَامَهُ مُوسٰى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُومُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ» فَصَامَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

[2658] سفیان نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن سعید بن جبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن یہود کو روزے کی حالت میں پایا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ''یہ کیا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: یہ ایک عظیم دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ کا) شکر بجالاتے ہوئے اس کا روزہ رکھا، لہٰذا ہم بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے مقابلے میں ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زیادہ حق اور زیادہ قریبی تعلق رکھنے والے ہیں۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور (صحابہ کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

[٢٦٥٩] (..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، لَّمْ يُسَمِّهِ.

[2659] معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ابن سعید بن جبیر سے (روایت ہے)، انھوں نے اس کا نام نہیں لیا۔ (عبداللہ بن سعید بن جبیر نہیں کہا۔)

[٢٦٦٠] ١٢٩-(١١٣١) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ، تَتَّخِذُهُ عِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صُومُوهُ أَنْتُمْ».

[2660] ہمیں یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے سنائی، دونوں نے کہا: ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے ہمیں ابو عمیس سے حدیث سنائی، انھوں نے قیس بن مسلم سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: عاشورہ کا دن ایسا دن تھا جس کی یہود تعظیم کرتے تھے، اس کو وہ عید قرار دیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی اس دن کا روزہ رکھا کرو۔''

[٢٦٦١] ١٣٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ

[2661] ہمیں یہ حدیث احمد بن منذر نے سنائی، کہا:

الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْعُمَيْسِ: أَخْبَرَنِي قَيْسٌ، فَذَكَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: قَالَ أَبُوأُسَامَةَ: فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا، وَيُلْبِسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فَصُومُوهُ أَنْتُمْ».

ہمیں حماد بن اسامہ نے حدیث سنائی، ہمیں ابوعمیس نے حدیث سنائی، مجھے قیس نے خبر دی۔ اس کے بعد اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: ابواسامہ نے کہا: مجھے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے حدیث سنائی، انھوں نے طارق بن شہاب سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: اہل خیبر یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، وہ اسے عید کا دن قرار دیتے تھے اور اس دن اپنی عورتوں کو اپنے زیورات اور بہترین لباس پہناتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تم بھی اس کا روزہ رکھو۔''

[٢٦٦٢] ١٣١-(١١٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا، يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ، إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، وَلَا شَهْرًا إِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ، يَعْنِي رَمَضَانَ.

[2662] سفیان نے عبیداللہ بن ابی یزید سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے سوا کسی اور دن کی دوسرے ایام پر فضیلت کا قصد کرتے ہوئے، اور نہ (اس غرض سے) اس مہینے، یعنی رمضان کے سوا کسی اور مہینے کا قصد کرتے ہوئے روزے رکھے ہوں۔

[٢٦٦٣] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[2663] ابن جریج نے کہا: مجھے عبیداللہ بن ابی یزید نے اسی سند میں اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابٌ: أَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُورَاءَ؟) (التحفة ٢٠)

باب:20-عاشورہ کا روزہ کس تاریخ کو رکھا جائے؟

[٢٦٦٤] ١٣٢-(١١٣٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِّدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ، وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا. قُلْتُ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[2664] حاجب بن عمر نے حکم بن اعرج سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا اور وہ زمزم (کے احاطے) میں اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے (بیٹھے) تھے، میں نے ان سے کہا: مجھے عاشورہ کے روزے کے بارے میں بتائیے۔ انھوں نے کہا: جب محرم کا چاند دیکھ لو تو (دن) شمار کرو اور نویں دن کی صبح روزے کی حالت میں کرو۔ (یہاں سے عاشورہ کے روزوں کا آغاز ہوگا، یعنی آپ کا ارادہ یہی تھا، رحلت نہ ہوتی تو اسی پر عمل فرماتے۔) میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ اس (دن) کا روزہ ایسے ہی رکھتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٢٦٦٥] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِّدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ، عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ.

[2665] معاویہ بن عمرو سے روایت ہے کہ مجھے حکم بن اعرج نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا جبکہ وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے...... (آگے) حاجب بن عمر کی حدیث کے مانند (بیان کیا۔)

[٢٦٦٦] ١٣٣-(١١٣٤) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ».

[2666] ابو غطفان بن طریف کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے: جب رسول اللہ ﷺ نے یومِ عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہی دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آیندہ سال ہوگا تو اگر اللہ نے چاہا ہم نویں دن کا روزہ رکھیں گے۔''

قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

کہا: اس کے بعد آیندہ سال نہیں آیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

[۲۶۶۷] ۱۳۴-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ - لَعَلَّهُ قَالَ: - عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَئِنْ بَقِيتُ إِلٰى قَابِلٍ لَّأَصُومَنَّ التَّاسِعَ».

[2667] ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے ابن ابی ذئب سے، انھوں نے قاسم بن عباس سے، انھوں نے عبداللہ بن عمیر سے، انھوں نے ۔۔ شاید کہا: ۔۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں آیندہ سال تک زندہ رہا تو لازماً نویں (دن) کا روزہ رکھوں گا۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

ابوبکر کی روایت میں ہے، (ابن عباس ؓ نے) کہا: آپ کی مراد عاشورہ کے دن سے تھی۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ کے الفاظ کا حافظ ابن حجر ؒ سمیت اکثر محدثین نے یہی مفہوم مراد لیا ہے کہ دسویں کے روزے کے ساتھ نویں تاریخ کا روزہ بھی شامل کر لیا جائے۔ یہ اس لحاظ سے بھی درست ہے کہ اس سے یہود کی مخالفت بھی ہو جاتی ہے، حضرت موسیٰ ؑ کے قریب تر تعلق کے تقاضے بھی پورے ہو جاتے ہیں اور خود رسول اللہ ﷺ کے آیندہ کے عزم کے ساتھ ساتھ آپ کے اپنے معمول کی مطابقت بھی ہو جاتی ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُورَاءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ) (التحفة ٢١)

باب: 21- جس نے عاشورہ کے دن میں (کچھ) کھا لیا تو وہ اپنے دن کے باقی حصے میں (کھانے سے) رک جائے

[۲۶۶۸] ۱۳۵-(۱۱۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ: «مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ، فَلْيَصُمْ، وَمَنْ كَانَ أَكَلَ، فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ».

[2668] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن اسلم قبیلے کا ایک آدمی بھیجا اور اسے حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے: ''جس نے روزہ نہیں رکھا، وہ روزہ رکھ لے (اب روزے کی نیت کرے) اور جس نے کھا لیا ہے، وہ رات تک اپنا روزہ پورا کر لے۔''

[٢٦٦٩] ١٣٦-(١١٣٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ: «مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ».

[2669] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں خالد بن ذکوان نے حضرت رُبَیّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کی صبح انصار کی بستیوں کی طرف جو مدینہ کے اردگرد تھیں، یہ پیغام بھیجا: ''جس نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے، وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے افطار کی حالت میں صبح کی ہے، وہ اپنے دن کے باقی حصے کا روزہ پورا کرے۔''

فَكُنَّا، بَعْدَ ذٰلِكَ نَصُومُهُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ، إِنْ شَاءَ اللهُ، وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى طَعَامٍ، أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ.

اس کے بعد ہم خود روزہ رکھتے اور اگر اللہ چاہتا تو اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور ہم (ان کے ہمراہ) مسجد کی طرف جاتے تو ان کے لیے اون کا کھلونا (گڑیا) بنالیتے، جب ان میں سے کوئی افطار کے قریب، کھانے کے لیے روتا تو ہم (اس کا دل بہلانے کے لیے) وہ (کھلونا) اسے دے دیتے۔

فائدہ: یہ اس حکم کی تفصیل ہے جو آپ نے رمضان کی فرضیت سے ایک سال پہلے یکم ہجری کو دیا تھا۔

[٢٦٧٠] ١٣٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا، فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ، أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ، حَتَّى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ.

[2670] ابومعشر عطار نے خالد بن ذکوان سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کی بستیوں میں اپنے پیام رساں بھیجے...... اس کے بعد بشر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: ہم ان کے لیے روئی کا کھلونا بنا لیتے، ہم اس کو اپنے ساتھ لے جاتے، جب وہ ہم سے کھانا مانگتے، ہم ان کو وہ کھلونا دے دیتے جو ان کو مصروف کر دیتا، یہاں تک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى) (التحفة ٢٢)

باب:22- عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت

[٢٦٧١] ١٣٨ - (١١٣٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَانِ يَوْمَانِ، نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِّنْ صِيَامِكُمْ، وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُّسُكِكُمْ.

[2671] ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، وہ تشریف لائے، نماز پڑھائی، پھر اس سے فارغ ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا تو کہا: یہ دو دن ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے: (ایک) روزوں سے تمھاری فراغت کا دن، اور دوسرا وہ جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

[٢٦٧٢] ١٣٩ - (١١٣٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

[2672] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں (یعنی): قربانی کے دن اور فطر کے دن کے روزوں سے منع فرمایا۔

[٢٦٧٣] ١٤٠ - (٨٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْأَضْحٰى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ». [راجع: ١٩٢٣]

[2673] قزعہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: میں نے ان سے ایک حدیث سنی تو مجھے بہت اچھی لگی، میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ (حدیث خود) رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: تو کیا میں رسول اللہ ﷺ پر ایسی بات کہوں گا جو میں نے نہیں سنی! کہا: میں نے آپ ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا: ''دو دنوں میں روزے (رکھنے) درست نہیں: قربانیوں کے دن اور رمضان (کے روزے) ختم ہونے کے دن۔''

[٢٦٧٤] ١٤١ - (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ.

[2674] عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں، فطر کے دن اور قربانی کے دن کے روزوں سے منع فرمایا۔

[٢٦٧٥] ١٤٢ -(١١٣٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ زِيَادِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا، فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ.

[2675] زیاد بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں نے نذر مانی تھی کہ ایک دن کا روزہ رکھوں گا، اور وہ (دن) عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کو واقع ہو رہا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: جان بوجھ کر اس دن کی نذر نہیں مانی گئی تھی۔ اتفاقاً وہی دن پڑ گیا۔ نذر پوری کرنی ضروری ہے لیکن اگر وہ کسی بھی سبب سے چاہے وقت کے سبب سے گناہ بن جائے تو اس کو پورا کرنا ممنوع ہے۔

[٢٦٧٦] ١٤٣ -(١١٤٠) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى.

[2676] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو روزوں، فطر کے دن اور قربانی کے دن (کے روزوں) سے منع فرمایا ہے۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت

[٢٦٧٧] ١٤٤ -(١١٤١) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ، عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ».

[2677] ہم سے ہشیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں خالد نے ابوملیح سے خبر دی اور انھوں نے حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایام تشریق کھانے اور پینے کے دن ہیں۔''

[٢٦٧٨] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ، قَالَ خَالِدٌ: فَلَقِيتُ أَبَا مَلِيحٍ فَسَأَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

[2678] ہمیں اسماعیل نے خالد حذاء سے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) مجھے ابوقلابہ نے ابوملیح سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ خالد نے کہا: میں نے ابوملیح سے ملاقات کی تو میں نے ان سے سوال کیا۔ اس پر انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔ انھوں نے

حَدِيثِ هُشَيْمٍ، وَزَادَ فِيهِ: «وَذِكْرِ اللهِ».

نبی ﷺ سے ہشیم کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: "اور اللہ کو یاد کرنے کے۔"

فائدہ: یوم النحر کے بعد ان ایام میں صرف حج تمتع کرنے والے ایسے لوگوں کو روزے کی اجازت ہے جنھیں قربانی میسر نہ ہو، دیکھیے: صحیح بخاری، روایت حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم۔

[٢٦٧٩] ١٤٥-(١١٤٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ، فَنَادَى: «أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ».

[2679] محمد بن سابق نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان نے ابوزبیر سے حدیث سنائی، انھوں نے (عبداللہ) ابن کعب بن مالک انصاری سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، ان کے والد نے حدیث سنائی کہ ایام تشریق میں رسول اللہ ﷺ نے اسے اور اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور اس نے اعلان کیا: "جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور منیٰ کے دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔"

[٢٦٨٠] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَنَادَيَا.

[2680] ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان نے اسی سند سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے فَنَادَيَا "ان دونوں نے اعلان کیا" کہا۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُنْفَرِدًا) (التحفة ٢٤)

باب:24- صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے

[٢٦٨١] ١٤٦-(١١٤٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، أَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ.

[2681] سفیان بن عیینہ نے عبدالحمید بن جبیر سے، انھوں نے محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کی، (کہا:) میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے: کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعے کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: اس گھر کے رب کی قسم! ہاں۔

[٢٦٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ:

[2682] ابن جریج نے کہا: مجھے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی، ان کو محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی کہ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا...... (آگے) نبی اکرم ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند (روایت کی۔)

[٢٦٨٣] ١٤٧-(١١٤٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا أَنْ يَّصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ».

[2683] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن کا روزہ نہ رکھے، الا یہ کہ وہ اس سے پہلے یا اس کے بعد (کے دن کا بھی) روزہ رکھے۔''

[٢٦٨٤] ١٤٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَّعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ فِي صَوْمٍ يَّصُومُهُ أَحَدُكُمْ».

[2684] ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''تم لوگ (تمام) راتوں میں سے جمعے کی رات کو قیام کے لیے خاص نہ کرو اور دنوں میں سے جمعے کے دن کو روزے کے لیے خاص نہ کرو، سوائے اس کے کہ وہ ایسے روزے (کی تاریخ) میں ہو جب تم میں سے کوئی (اپنے معمول کے مطابق) روزہ رکھتا ہے۔''

(المعجم ٢٥) - (بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ بِقَوْلِهِ: ﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (التحفة ٢٥)

باب:25- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں، فدیہ، ایک مسکین کا کھانا ہے'' اس کے فرمان: ''اور تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پالے وہ اس کے روزے رکھے'' کی بنا پر منسوخ ہو گیا

[٢٦٨٥] ١٤٩-(١١٤٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَّعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

[2685] بکر نے عمرو بن حارث سے، انھوں نے بکیر سے، انھوں نے سلمہ کے آزاد کردہ غلام یزید سے اور انھوں

الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة:١٨٤] كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب یہ آیت اتری: ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں، ان پر فدیہ، ایک مسکین کو کھانا دینا ہے'' تو جو شخص افطار کرنا اور فدیہ دینا چاہتا (وہ ایسا کر لیتا) یہاں تک کہ وہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے، چنانچہ اس نے اُسے منسوخ کر دیا۔

[٢٦٨٦] ١٥٠-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدٰى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ، حَتّٰى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة:١٨٥].

[2686] عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم رمضان کے مہینے میں ہوتے، جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور ایک مسکین کو کھانا کھلا کر فدیہ ادا کر دیتا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل کی گئی: ''تو جو تم میں سے اس مہینے (رمضان) کو پالے، وہ اس کے روزے رکھے۔''

(المعجم ٢٦) - (بَابُ جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِئْ رَمَضَانُ آخَرُ، لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ مَرَضٍ وَّ سَفَرٍ وَّ حَيْضٍ وَّ نَحْوِ ذٰلِكَ) (التحفة ٢٦)

باب:26- جس نے کسی عذر، مرض، سفر اور حیض وغیرہ کی بنا پر روزہ چھوڑا ہو اس کے لیے رمضان (کے روزوں) کی قضا اگلے رمضان کی آمد (سے پہلے) تک مؤخر کرنے کا جواز

[٢٦٨٧] ١٥١-(١١٤٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ، الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَوْ

[2687] زہیر نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابوسلمہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، فرما رہی تھیں: میرے ذمے رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی تو میں شعبان کے سوا کسی مہینے میں (یہ) قضا روزے نہ رکھ سکتی (اور اس کا سبب) رسول اللہ ﷺ کی بنا پر یا آپ کے ساتھ مصروفیت ہوتی۔

بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[٢٦٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2688] سلیمان بن بلال نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں نے کہا: اور یہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی کے سبب سے ہوتا۔

[٢٦٨٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، يَحْيٰى يَقُولُهُ.

[2689] ابن جریج نے کہا: مجھے یحییٰ بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: میں (اس بات سے) یہ سمجھا کہ ایسا نبی ﷺ کے ہاں ان (عائشہ ؓ) کے مقام و مرتبے کی وجہ سے ہوتا تھا۔ یہ بات یحییٰ کہتے تھے۔

[٢٦٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ: الشُّغْلُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2690] عبدالوہاب اور سفیان دونوں نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ (یہی حدیث) روایت کی اور ان دونوں نے حدیث میں ''رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصروفیت'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٦٩١] ١٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى يَأْتِيَ شَعْبَانُ.

[2691] محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اورانھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم میں سے کوئی ایک رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں روزہ چھوڑ تی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس کی قضا نہ دے پاتی، یہاں تک کہ شعبان آ جاتا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ) (التحفة ٢٧)

باب: 27- میت کی طرف سے روزوں کی قضا دینا

[٢٦٩٢] ١٥٣ -(١١٤٧) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ».

[2692] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے گا۔''

[٢٦٩٣] ١٥٤ -(١١٤٨) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ: «أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ».

[2693] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے مسلم البطین سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میری والدہ فوت ہوگئی ہے، اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر اس کے ذمے قرض ہوتا، کیا تم اس کو ادا کرتیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔''

[٢٦٩٤] ١٥٥ -(. . .) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ فَقَالَ: «[أَرَأَيْتَ] لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكَ دَيْنٌ، أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُّقْضٰى».

[2694] سلیمان نے مسلم البطین سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں، کیا میں اس کی طرف سے ان کی قضا دے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر تمھاری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے اس کو ادا کرتے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کے قرض کا زیادہ حق ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔''

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيعًا، وَّنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا

سلیمان نے کہا: حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ جب مسلم (البطین) نے یہ حدیث سنائی تھی ہم بھی بیٹھے

الْحَدِيثِ، فَقَالَا: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ہوئے تھے، دونوں نے کہا: ہم نے مجاہد سے بھی سنا، وہ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کر رہے تھے۔

[٢٦٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[2695] ابو خالد احمر نے کہا: ہمیں اعمش نے سلمہ بن کہیل، حکم بن عتیبہ اور مسلم البطین سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن جبیر، مجاہد اور عطاء سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

[٢٦٩٦] ١٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ. قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: «أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ، أَكَانَ يُؤَدِّي ذٰلِكِ عَنْهَا؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ».

[2696] زید بن ابی اُنیسہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم بن عتیبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے نذر کا روزہ ہے، کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر تمھاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتی، کیا اس سے اس کی طرف سے ادائیگی ہو جاتی؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھو۔''

[٢٦٩٧] ١٥٧-(١١٤٩) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَّإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: فَقَالَ: «وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ» قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَ

[2697] علی بن مسہر ابو الحسن نے عبداللہ بن عطاء سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ کے پاس آ کر ایک عورت نے کہا: میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی اور وہ (والدہ) فوت ہوگئی ہیں، کہا: تو آپ نے فرمایا: ''تمھارا اجر پکا ہوگیا اور وراثت نے وہ (لونڈی) تمھیں لوٹا دی۔'' اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے،

عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: «صُومِي عَنْهَا» قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «حُجِّي عَنْهَا».

کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔'' اس نے پوچھا: انھوں نے کبھی حج نہیں کیا تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان کی طرف سے حج کرو۔''

[٢٦٩٨] ١٥٨-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2698] عبداللہ بن نمیر نے عبداللہ بن عطاء سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا...... (آگے) ابن مسہر کی حدیث کے مانند (حدیث بیان کی) مگر انھوں نے کہا: ''دو ماہ کے روزے۔''

[٢٦٩٩] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرٍ.

[2699] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں (سفیان) ثوری نے عبداللہ بن عطاء سے خبر دی، انھوں نے ابن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی...... اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا: ''ایک ماہ کے روزے۔''

[٢٧٠٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2700] عبیداللہ بن موسیٰ نے سفیان (ثوری) سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا: ''دو ماہ کے روزے۔''

[٢٧٠١] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرٍ.

[2701] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عبداللہ بن عطاء سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی...... (آگے) ان کی حدیث کے مانند (بیان کیا۔) اور انھوں نے بھی کہا: ''ایک ماہ کے روزے۔''

فائدہ: عبداللہ بن نمیر اور سفیان ثوری کے بعض شاگردوں نے دو ماہ کے روزوں کے الفاظ روایت کیے ہیں، باقی ایک ماہ

کے روزے کہتے ہیں۔ باقی ماندہ الفاظ میں جن سے شرعی حکم اخذ ہوتا ہے، سب متفق ہیں۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ نُدْبِ الصَّائِمِ إِذَا دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَ لَمْ يُرِدِ الْإِفْطَارَ، أَوْ شُوتِمَ أَوْ قُوتِلَ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي صَائِمٌ وَّأَنَّهُ يُنَزِّهُ صَوْمَهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَ نَحْوِهِ) (التحفة ٢٨)

باب:28- جب روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (اپنے نفلی روزے کو) افطار نہ کرنا چاہے، یا اسے گالی دی جائے اور اس سے جھگڑا کیا جائے تو وہ کہہ دے: میں روزے سے ہوں اور وہ اپنے روزے کو فحش گوئی اور جاہلانہ رویے سے پاک رکھے

[٢٧٠٢] ١٥٩-(١١٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رِوَايَةً. وَقَالَ عَمْرٌو: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ، وَّهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ».

[2702] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی طرف بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ کہہ دے: میں روزے سے ہوں۔''

(المعجم ٢٩) - (بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ) (التحفة ٢٩)

باب:29- روزہ دار کی طرف سے زبان کی حفاظت

[٢٧٠٣] ١٦٠-(١١٥١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ».

[2703] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی ﷺ سے) روایت کی، کہا: ''جب تم میں سے کوئی کسی دن روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے، نہ جہالت والا کوئی کام کرے، اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑا (کرنا) چاہے تو وہ کہے: میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔''

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ) (التحفة ٣٠)

باب:30- روزے کی فضیلت

[٢٧٠٤] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيحِ الْمِسْكِ».

[2704] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: سعید بن میسّب نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔''

[٢٧٠٥] ١٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ».

[2705] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ایک ڈھال ہے۔''

[٢٧٠٦] ١٦٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحِ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَسْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَّالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ

[2706] عطاء نے ابو صالح الزیات سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ ڈھال ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ اس دن فحش گفتگو نہ کرے اور نہ شور و غل کرے۔ اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قیامت کے دن روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک

الْقِيَامَةِ، مِنْ رِّيحِ الْمِسْكِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ».

نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ اور روزہ دار کے لیے دوخوشی کے موقع ہیں وہ ان دونوں پر خوش ہوتا ہے: جب وہ (روزہ) افطار کرتا ہے تو اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب کو ملے گا تو اپنے روزے (کی وجہ) سے خوش ہوگا۔"

[٢٧٠٧] ١٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيحِ الْمِسْكِ».

[2707] اعمش نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے، نیکی دس گنا سے سات سوگنا تک (بڑھا دی جاتی ہے۔) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے (کیونکہ) وہ (خالصتاً) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ میری خاطر اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دوخوشیاں ہیں: ایک خوشی اس کے (روزہ) افطار کرنے کے وقت کی اور (دوسری) خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت کی۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔"

[٢٧٠٨] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ اللهَ فَرِحَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيحِ

[2708] محمد بن فضیل نے ابوسنان سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ بلاشبہ روزہ دار کے لیے دوخوشیاں ہیں: جب وہ (روزہ) افطار کرتا ہے، خوش ہوتا ہے اور جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا، خوش ہوگا، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کے

الْمِسْكِ».

ہاں، روزہ دار کے منہ کی بو، کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔"

[٢٧٠٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: وَقَالَ: «إِذَا لَقِيَ اللهَ فَجَزَاهُ، فَرِحَ».

[2709] عبدالعزیز بن مسلم نے کہا: ہمیں ضرار بن مرہ (ابو سنان) نے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی، کہا: اور آپ ﷺ نے فرمایا: "جب وہ اللہ سے ملے گا اور اللہ اس کو اجر وثواب عطا کرے گا تو وہ خوش ہوگا۔"

[٢٧١٠] ١٦٦-(١١٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ، فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ، أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ».

[2710] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک (ایسا) دروازہ ہے جسے "الریان" کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے، ان کے ساتھ ان کے سوا کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ اس میں سے داخل ہوں گے۔ جب ان میں سے آخری (فرد) داخل ہو جائے گا، تو وہ (دروازہ) بند کر دیا جائے گا، اس کے بعد کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔"

(المعجم ٣١) - (بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ، بِلَا ضَرَرٍ وَّلَا تَفْوِيتِ حَقٍّ) (التحفة ٣١)

باب: 31-اس شخص کے لیے اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت جو نقصان اور حق کو ضائع کیے بغیر، اس کی طاقت رکھتا ہو

[٢٧١١] ١٦٧-(١١٥٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ، إِلَّا بَاعَدَ اللهُ، بِذٰلِكَ الْيَوْمِ،

[2711] ابن ہاد نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے نعمان بن ابی عیاش سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص نہیں جو اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ اس دن (کے روزے) کے بدلے اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دے گا۔"

وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

[٢٧١٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2712] عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے سہیل سے، اسی سند کے ساتھ، (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

[٢٧١٣] ١٦٨-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَّسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ، بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

[2713] ابن جریج نے یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح سے خبر دی کہ ان دونوں نے نعمان بن عیاش زرقی سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔“

(المعجم ٣٢) - (بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ، وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّ الْأَوْلٰى إِتْمَامُهُ) (التحفة ٣٢)

باب: 32- زوال سے پہلے نفلی روزے کی نیت کرنے اور نفلی روزہ رکھنے والے کے لیے عذر کے بغیر افطار کرنے کا جواز، (روزے کو) پورا کرنا افضل ہے

[٢٧١٤] ١٦٩-(١١٥٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: «يَا عَائِشَةُ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ، قَالَ: «فَإِنِّي صَائِمٌ»، قَالَتْ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ

[2714] عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں طلحہ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) مجھے عائشہ بنت طلحہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عائشہ! کیا تمھارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟“ کہا: تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو (پھر) میں روزے سے ہوں۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو ہمارے

ﷺ: فَأُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ - أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ - قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ - أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ - وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا، قَالَ: «مَا هُوَ؟»، قُلْتُ: حَيْسٌ، قَالَ: «هَاتِيهِ» فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا».

پاس ہدیہ بھیجا گیا۔ یا ہمارے پاس ملاقاتی (جو ہدیہ لائے) آ گئے۔ کہا: جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں ہدیہ دیا گیا ہے۔ یا ہمارے پاس مہمان آئے۔ اور میں نے آپ کے لیے کچھ محفوظ کر کے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: وہ حَیس (کھجور، گھی اور پنیر سے بنا ہوا کھانا) ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لایئے۔'' تو میں اسے لے آئی اور آپ نے کھا لیا، پھر آپ نے فرمایا: ''میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔''

قَالَ طَلْحَةُ: فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَّالِهِ، فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا.

طلحہ نے کہا: میں نے یہ حدیث مجاہد کو سنائی تو انھوں نے کہا: یہ اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال سے صدقہ نکالتا ہے، اگر وہ چاہے تو دے دے اور اگر وہ چاہے تو اس کو روک لے۔

[٢٧١٥] ١٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي إِذَنْ صَائِمٌ» ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: «أَرِينِيهِ، فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا» فَأَكَلَ.

[2715] وکیع نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''کیا آپ لوگوں کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟'' تو ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تب میں روزے سے ہوں۔'' پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں حَیس تحفے میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے دکھایئے، میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔'' اس کے بعد آپ نے کھا لیا۔

فائدہ: پہلی روایت مجمل ہے اور یہ اس کی نسبت زیادہ مفصل ہے۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجِمَاعِهِ لَا يُفْطِرُ) (التحفة ٣٣)

باب:33- بھول جانے والے کے کھانے، پینے اور مجامعت کرنے سے روزہ ختم نہیں ہوتا

[٢٧١٦] ١٧١-(١١٥٥) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

[2716] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الْقُرْدُوسِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص روزے کی حالت میں بھول گیا اور کھالیا یا پی لیا، تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث میں بھول کر کھانے پینے کا ذکر ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے باب کے عنوان میں کھانے پینے پر قیاس کرتے ہوئے بھول کر جماع کرنے کو بھی اسی کے ساتھ شامل کیا ہے۔ اسلاف میں اس حوالے سے اختلاف ہے۔ امام عطاء، اوزاعی اور لیث اس کے قائل ہیں کہ جماع کرنے والے پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ امام عطاء کا یہ بھی کہنا ہے کہ بھول کر جماع نہیں ہوسکتا۔ امام احمد رحمہ اللہ انھی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ بھول کر کھانے پینے والے کے لیے قضا کو واجب سمجھتے ہیں، کفارہ واجب نہیں سمجھتے۔ حضرت مجاہد اور حسن بصری رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ (بعض صورتوں میں) بھول کر جماع ہوسکتا ہے۔ اگر ہو جائے تو اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ۔ امام شافعی، ابوحنیفہ اور داود ظاہری رحمہم اللہ وغیرہ اسی نقطۂ نظر کے حامی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ شوافع اس حدیث کے عمومی الفاظ سے بھی استدلال کرتے ہیں «مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ» ''جس نے رمضان میں بھول کر (کسی بھی طرح) افطار کر لیا اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ۔'' (صحیح ابن حبان: 288/8، حدیث: 3521)

(المعجم ٣٤) - (بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ، وَاسْتِحْبَابِ أَنْ لَّا يَخْلُى شَهْرٌ مِّنْ صَوْمٍ) (التحفة ٣٤)

باب: 34- رمضان کے علاوہ (دوسرے مہینوں میں) نبی اکرم ﷺ کے روزے، یہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ رہے

[٢٧١٧] ١٧٢-(١١٥٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا مَّعْلُومًا سِوٰى رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: وَاللهِ! إِنْ صَامَ شَهْرًا مَّعْلُومًا سِوٰى رَمَضَانَ، حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ، وَلَا أَفْطَرَهُ حَتّٰى يُصِيبَ مِنْهُ.

[2717] سعید جُریری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ رمضان کے سوا کسی متعین مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! رمضان کے سوا آپ نے کسی متعین مہینے کے (پورے) روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ آپ آگے تشریف لے گئے اور نہ آپ نے کسی مہینے کے روزے ترک کیے جب تک کہ اس میں سے (کچھ دنوں کے) روزے رکھ (نہ) لیے۔

[٢٧١٨] ١٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ﷺ.

[2718] کہمس نے عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور نہ آپ نے پورے مہینے کے روزے چھوڑے تا آنکہ آپ اس میں سے (کچھ دنوں کے) روزے رکھ (نہ) لیتے، یہاں تک کہ آپ اپنی (دائمی منزل کی) راہ پر تشریف لے گئے۔

[٢٧١٩] ١٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ؛ - قَالَ حَمَّادٌ: وَأَظُنُّ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ - قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، قَدْ أَفْطَرَ، قَالَتْ: وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ.

[2719] حماد نے ایوب اور ہشام سے، انھوں نے محمد سے، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی۔ حماد نے کہا: میرا خیال ہے، ایوب نے اس حدیث کا عبداللہ بن شقیق سے سماع کیا۔ کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: آپ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے پہ روزے رکھتے جا رہے ہیں۔ اور آپ افطار کرتے (روزے رکھنا ترک کر دیتے) حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ مسلسل افطار کر رہے ہیں، کہا: جب سے آپ مدینہ تشریف لائے ہیں، میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں، اس کے سوا کہ وہ رمضان کا مہینہ ہو۔

[٢٧٢٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا.

[2720] قتیبہ نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں حماد نے ایوب سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا..... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند، انھوں نے سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٧٢١] ١٧٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

[2721] عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ابونضر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن عوف) سے اور انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا:

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ.

رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور آپ روزے چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے نہیں رکھیں گے، اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کبھی کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں، اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی (اور) مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں جتنے شعبان میں رکھتے تھے۔

[٢٧٢٢] ١٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِّنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

[2722] ابن ابی لبید نے ابوسلمہ رحمہ اللہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا: آپ مسلسل روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ہی رکھتے جارہے ہیں اور روزے چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ نے روزے بند کر دیے ہیں۔ اور میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں شعبان کے روزوں کی نسبت زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا، آپ (گویا) پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے، محض چند دن چھوڑ کر آپ پورا شعبان روزے رکھتے تھے۔

[٢٧٢٣] ١٧٧-(٧٨٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَّسُولُ اللهِ ﷺ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِي شَعْبَانَ، وَكَانَ يَقُولُ: «خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا». وَكَانَ يَقُولُ: «أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ، وَإِنْ قَلَّ». [راجع: ١٨٢٧]

[2723] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سال کے کسی مہینے میں، شعبان سے بڑھ کر، روزے نہیں رکھتے تھے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے: ''اتنے ہی اعمال اپناؤ جتنوں کی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں اکتائے گا حتیٰ کہ تم خود ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاؤ گے۔'' اور آپ فرمایا کرتے تھے: ''اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشہ قائم رہے چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔''

[٢٧٢٤] ١٧٨-(١١٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

[2724] ابوعوانہ نے ابوبشر سے، انھوں نے سعید بن

الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ، حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا وَاللهِ! لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ، حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا وَاللهِ! لَا يَصُومُ.

جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔ جب آپ روزے رکھتے تو اتنے روزے رکھتے کہ کہنے والا کہتا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو (مسلسل) چھوڑتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

[٢٧٢٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: شَهْرًا مُّتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

[2725] شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابوبشر سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور (''پورا مہینہ'' کے بجائے) ''جب سے مدینہ آئے متواتر کوئی مہینہ'' کہا۔

[٢٧٢٦] ١٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ، وَّنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ.

[2726] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث سنائی، کہا: میں نے سعید بن جبیر سے رجب میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا، اور ہم ان دنوں رجب ہی میں تھے، تو انھوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتی کہ ہم کہتے: آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور آپ روزے ترک کرتے حتی کہ ہم کہتے: آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

[٢٧٢٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2727] علی بن مسہر اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اسی سند کے ساتھ عثمان بن حکیم سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٧٢٨] ١٨٠-(١١٥٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ -

[2728] زہیر بن حرب اور ابوبکر بن نافع نے ـــ الفاظ انھی کے ہیں ـــ دو الگ الگ سندوں کے ساتھ حماد سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ کہا جاتا:

وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا بَهْزٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى يُقَالَ : قَدْ صَامَ، قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ : قَدْ أَفْطَرَ، قَدْ أَفْطَرَ.

آپ نے روزے شروع کر دیے، آپ نے روزے شروع کر دیے، اور آپ روزے ترک کرتے حتی کہ کہا جاتا: آپ نے روزے رکھنے چھوڑ دیے، آپ نے روزے رکھنے چھوڑ دیے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ، أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا، أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ، وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ) (التحفة ٣٥)

باب: 35-اس شخص کے لیے سال بھر کے روزے رکھنے کی ممانعت جسے اس سے نقصان پہنچے یا وہ اس کی وجہ سے کسی حق کو ضائع کرے، یا عیدین اور ایامِ تشریق کا روزہ بھی نہ چھوڑے، اور ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کی فضیلت

[٢٧٢٩] ١٨١-(١١٥٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ وَهْبٍ يُّحَدِّثُ عَنْ يُّونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح : وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ : لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ، مَا عِشْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ؟» فَقُلْتُ لَهُ : قَدْ قُلْتُهُ، يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ، صُمْ مِّنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ» قَالَ : قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ : «صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ» قَالَ قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، يَا رَسُولَ اللهِ!

[2729] ابن شہاب نے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ وہ (عبداللہ) کہتا ہے: میں جب تک زندہ ہوں (مسلسل) رات کا قیام کروں گا اور دن کا روزہ رکھوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہی ہو جو یہ باتیں کرتے ہو؟'' میں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! واقعی میں نے ہی یہ کہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ کام نہیں کر سکو گے، لہٰذا روزہ رکھو اور روزہ ترک بھی کرو، نیند بھی کرو اور قیام بھی کرو، مہینے میں تین دن کے روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی (کا اجر) دس گنا ہے۔ اس طرح یہ سارے وقت کے روزوں کی طرح ہے۔'' میں نے عرض کی: میں اس سے افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور دو دن نہ رکھو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، یہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے

قَالَ: «صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ».

اور یہ روزوں کا سب سے منصفانہ (طریقہ) ہے۔'' میں نے کہا: میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے افضل کوئی صورت نہیں۔''

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ بات مجھے اپنے اہل وعیال سے بھی زیادہ عزیز ہے کہ میں (مہینے میں) تین دنوں کی بات تسلیم کر لیتا جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔

[٢٧٣٠] ١٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّومِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَتّٰى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ، فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ: فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنْ تَشَآءُوا أَنْ تَدْخُلُوا، وَإِنْ تَشَآءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هٰهُنَا، قَالَ: فَقُلْنَا: لَا، بَلْ نَقْعُدُ هٰهُنَا، فَحَدِّثْنَا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ، وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ: فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى، يَا نَبِيَّ اللهِ! وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ، قَالَ: «فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا» قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ - ﷺ - فَإِنَّهُ

[2730] عکرمہ بن عمار نے کہا: ہمیں یحییٰ نے حدیث سنائی، کہا: میں اور عبداللہ بن یزید حضرت ابوسلمہ کے پاس حاضری کے لیے (اپنے گھروں سے) روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک پیغام لے جانے والا آدمی ان کے پاس بھیجا تو وہ بھی ہمارے لیے باہر نکل آئے۔ وہاں ان کے گھر کے دروازے کے پاس ایک مسجد تھی، کہا: ہم مسجد میں رہے یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آگئے۔ انھوں نے کہا: اگر تم چاہو تو (گھر میں) داخل ہو جاؤ اور اگر چاہو تو یہیں (مسجد میں) بیٹھ جاؤ۔ کہا: ہم نے کہا: نہیں، ہم یہیں بیٹھیں گے، آپ ہمیں احادیث سنائیں۔ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: میں مسلسل روزے رکھتا تھا اور ہر رات (قیام میں پورے) قرآن کی قراءت کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے سامنے میرا ذکر کیا گیا (اور آپ تشریف لائے) یا آپ نے مجھے پیغام بھیجا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تم ہمیشہ (ہر روز) روزہ رکھتے ہو اور ہر رات (پورا) قرآن پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیوں نہیں (یہ بات درست ہے) اور ایسا کرنے میں میرے پیش نظر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین دن

كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: «كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا» قَالَ: «وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ، وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ، فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا»، قَالَ: فَشَدَّدْتُ، فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قَالَ: وَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ لَاتَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرٌ».

روزے رکھو۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اس سے افضل عمل کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر تمھاری بیوی کا حق ہے، تم پر تمھارے مہمانوں کا حق ہے اور تم پر تمھارے جسم کا حق ہے۔'' (آخر میں) آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نبی داود ﷺ کے روزوں کی طرح روزے رکھو، وہ سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔'' فرمایا: ''قرآن کی قراءت ایک ماہ میں (مکمل کیا) کرو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اس سے افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ہر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ بہتر (عمل) کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہر دس دن میں پڑھا کرو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو ہر سات دن میں پڑھا کرو، اس سے زیادہ نہ کرو کیونکہ تمھاری بیوی کا تم پر حق ہے، تمھارے مہمانوں کا تم پر حق ہے اور تمھارے جسم کا تم پر حق ہے۔'' کہا: میں نے (اپنے اوپر) سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ اور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم نہیں جانتے شاید تمھاری عمر طویل ہو۔''

قَالَ: فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ.

کہا: میں اسی کی طرف آ گیا جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا، جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے پسند کیا (اور تمنا کی) کہ میں نے نبی ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

[٢٧٣١] ١٨٣-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛

[2731] حسین المعلم نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور آپ ﷺ کے فرمان: ''ہر مہینے میں تین دن'' کے بعد یہ الفاظ زائد بیان

وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: «مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، «فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ».

کیے: ''تمھارے لیے ہر نیکی کے بدلے میں اس جیسی دس (نیکیاں) ہیں، تو یہ سارے سال کے (روزے) ہیں۔''

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قُلْتُ: وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ» وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا، وَلَمْ يَقُلْ: «وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا» وَلٰكِنْ قَالَ: «وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا».

اور (اس) حدیث میں کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا: ''آدھا سال۔'' اور انھوں نے حدیث میں قرآن پڑھنے کے حوالے سے کچھ بیان نہیں کیا اور انھوں نے: ''تمھارے مہمانوں کا تم پر حق ہے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے، اس کے بجائے انھوں نے کہا، (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اور تمھاری اولاد کا تم پر حق ہے۔''

[٢٧٣٢] ١٨٤-(...) حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: - وَأَحْسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ» قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ لَيْلَةً» قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ، وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ».

[2732] شیبان نے یحییٰ سے، انھوں نے بنو زہرہ کے مولیٰ محمد بن عبدالرحمان سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی۔ (یحییٰ نے کہا:) ـــ میرا اپنے بارے میں خیال ہے کہ میں نے خود بھی یہ حدیث ابوسلمہ سے سنی ـــ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''قرآن مجید کی تلاوت مہینے میں (مکمل) کیا کرو۔'' میں نے عرض کی: میں (اس سے زیادہ کی) قوت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بیس راتوں میں پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: میں (اس سے زیادہ کی) قوت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''سات دنوں میں پڑھ لیا کرو اور اس سے زیادہ (قراءت) مت کرنا۔''

[٢٧٣٣] ١٨٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ! لَا تَكُنْ مِّثْلَ

[2733] اوزاعی نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے (عمر) بن حکم بن ثوبان سے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا، پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔''

فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ».

[٢٧٣٤] ١٨٦-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي اللَّيْلَ؟ فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا، وَلِنَفْسِكَ حَظًّا، وَلِأَهْلِكَ حَظًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ» قَالَ: إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: «فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -»: قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ؟ يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: «كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى» قَالَ: مَنْ لِّي بِهٰذِهِ؟ يَا نَبِيَّ اللهِ! - قَالَ عَطَاءٌ: فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ».

[2734] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ابوعباس نے ان کو خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷠ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی کہ میں روزے رکھتا ہوں، لگا تار رکھتا ہوں اور رات بھر قیام کرتا ہوں، آپ نے مجھے پیغام بھیجا یا میری آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تم روزے رکھتے ہو اور (کوئی روزہ) نہیں چھوڑتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو کیونکہ (تمھارے وقت میں سے) تمھاری آنکھ کا بھی حصہ ہے (کہ وہ نیند کے دوران میں آرام کرے) اور تمھاری جان کا بھی حصہ ہے اور تمھارے گھر والوں کا بھی حصہ ہے، لہٰذا تم روزے رکھو بھی اور ترک بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو اور ہر دس دن میں سے ایک دن کا روزہ رکھو اور تمھیں (باقی) نو دنوں کا (بھی) اجر ملے گا۔'' کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! میں خود کو اس سے زیادہ طاقت رکھنے والا پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر داود ؑ کے سے روزے رکھو۔'' کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! داود ؑ کے روزے کس طرح تھے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب (دشمن سے) آمنا سامنا ہوتا تو بھاگتے نہیں تھے۔'' کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! مجھے اس کی ضمانت کون دے گا (کہ میری زندگی کا ہر دن روزے سے شمار ہوگا؟) — عطاء نے کہا: میں نہیں جانتا کہ انھوں نے ہمیشہ روزہ رکھنے کا ذکر کس طرح کیا — تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے (وقفے کے بغیر) ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے

ہمیشہ روزہ رکھا۔"

[٢٧٣٥] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ.

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، ثِقَةٌ عَدْلٌ.

[2735] محمد بن بکر نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے اسی سند سے (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور کہا کہ ابوعباس الشاعر نے ان کو خبر دی۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابوعباس سائب بن فروخ اہل مکہ سے ہیں، ثقہ اور عدول ہیں۔

[٢٧٣٦] ١٨٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ، سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ، هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَهِكَتْ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ، صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ» قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَّلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى».

[2736] شعبہ نے ہمیں حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعباس (سائب بن فروخ) سے سنا، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے عبداللہ بن عمرو! تم ہمیشہ (بلاوقفہ روزانہ) روزے رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو اور جب تم ایسا ہی کرو گے تو (ایسا کرنے والے کی) آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور (جاگ جاگ کر) کمزور ہو جائیں گی، (اور جہاں تک اجر کا تعلق ہے تو) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہ رکھا، مہینے میں سے تین دن کے روزے پورے مہینے کے روزے (متصور) ہوں گے۔" میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ (روزے رکھنے) کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم داود علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ترک کرتے تھے اور (دشمن سے) آمنے سامنے کے وقت بھاگتے نہیں تھے۔"

[٢٧٣٧] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: وَقَالَ: «وَنَفِهَتِ النَّفْسُ».

[2737] مسعر سے روایت ہے، (کہا:) ہمیں حبیب بن ابی ثابت نے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور کہا: "اور (ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی) جان درماندہ ہو جائے گی۔"

[٢٧٣٨] ١٨٨-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ

[2738] سفیان بن عیینہ نے عمرو سے، انھوں نے ابوعباس سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "کیا

اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟» قَالَ: إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَإِنَّكَ، إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ، هَجَمَتْ عَيْنَاكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، لِعَيْنِكَ حَقٌّ، وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ، وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ، قُمْ وَنَمْ، وَصُمْ وَأَفْطِرْ».

مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور (روزانہ) دن کا روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: میں یہ کام کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم یہ کام کرو گے تو (اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) تمھاری آنکھیں اندر کو دھنس جائیں گی اور تمھاری جان کمزور ہو جائے گی۔ تم پر تمھاری آنکھ کا حق ہے۔ تمھاری اپنی ذات کا حق ہے اور تمھارے گھر والوں کا حق ہے، قیام کرو اور نیند بھی لو، روزہ رکھو بھی اور روزہ چھوڑو بھی۔''

[٢٧٣٩] ١٨٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا».

[2739] ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن اوس سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفلی) روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفلی) نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور اس کا ایک تہائی قیام کرتے تھے اور اس کے (آخری) چھٹے حصے میں سو جاتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) تھے۔''

[٢٧٤٠] ١٩٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُومُ، ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ، وَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ».

[2740] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ ان کو عمرو بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے (یہ) خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ آدھا زمانہ روزے رکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات تک سوتے تھے، پھر قیام کرتے تھے، پھر اس کے آخری حصے میں سو جاتے تھے، وہ آدھی رات کے بعد رات کا ایک تہائی حصہ قیام کرتے تھے۔''

قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَعَمْرُو بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ: «يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

میں (ابن جریج) نے عمرو بن دینار سے پوچھا: کیا عمرو بن اوس یہ کہتے تھے: ''وہ آدھی رات کے بعد رات کا تہائی حصہ قیام کرتے تھے؟'' انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[٢٧٤١] ١٩١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «خَمْسًا» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «سَبْعًا» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ «تِسْعًا» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ «أَحَدَ عَشَرَ» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ، شَطْرُ الدَّهْرِ، صِيَامُ يَوْمٍ وَّإِفْطَارُ يَوْمٍ».

[2741] ابوقلابہ (بن زید بن عامر الجرمی البصری) نے کہا: مجھے ابوملیح نے خبر دی، کہا: میں تمھارے والد کے ہمراہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے ہمیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ میرے ہاں تشریف لائے، میں نے آپ کے لیے چمڑے کا ایک تکیہ رکھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان میں آ گیا، آپ نے مجھے فرمایا: ''کیا تمھیں ہر مہینے میں سے تین دن (کے روزے) کافی نہیں؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ۔'' میں نے عرض کی۔ اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''سات۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نو۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''گیارہ۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! (اور زیادہ۔) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزے نہیں ہیں، آدھا زمانہ، ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔''

[٢٧٤٢] ١٩٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ

[2742] زیاد بن فیاض سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوعیاض سے سنا، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''ایک دن کا روزہ رکھو اور تمھارے لیے ان (دنوں) کا اجر ہے جو باقی

أَبَا عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ : «صُمْ يَوْمًا ، وَّلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : «صُمْ يَوْمَيْنِ ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ : «صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : «صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللهِ ، صَوْمَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا» .

ہیں۔'' کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''دو دن روزے رکھو اور تمھارے لیے ان (دنوں) کا اجر ہے جو باقی ہیں۔'' کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تین دن روزے رکھو اور تمھارے لیے باقی (تمام دنوں) کا اجر ہے۔'' کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ''چار دن روزے رکھو اور تمھارے لیے باقی (تمام دنوں) کا اجر ہے۔'' کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والے روزے، یعنی داود علیہ السلام کے روزے کی طرح (روزے) رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔''

[٢٧٤٣] ١٩٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ . قَالَ زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ! بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ ، فَلَا تَفْعَلْ ؛ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا ، وَّلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا ، وَّإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا ، صُمْ وَأَفْطِرْ ، صُمْ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنَّ بِي قُوَّةً ، قَالَ : «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا» .

فَكَانَ يَقُولُ : يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ .

[2743] سعید بن میناء نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبداللہ بن عمرو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم (روزانہ) دن کا روزہ رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو، ایسا مت کرو کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا حصہ (ادا کرنا ضروری) ہے، تم پر تمھاری آنکھ کا حصہ (ادا کرنا ضروری) ہے اور تم پر تمھاری بیوی کا حصہ (ادا کرنا بھی ضروری) ہے، روزے رکھو اور ترک بھی کرو، ہر مہینے میں سے تین دن کے روزے رکھ لیا کرو۔ یہ سارے وقت کے روزوں (کے برابر) ہیں۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے اندر (زیادہ روزے رکھنے کی) قوت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم داود علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔''

وہ کہا کرتے تھے: کاش! میں نے رخصت کو قبول کیا ہوتا۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَّصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَعَاشُورَاءَ، وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ) (التحفة ٣٦)

باب:36- ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا اور عرفہ، عاشورہ، سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے

[٢٧٤٤] ١٩٤-(١١٦٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَّزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ لَهَا: مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ.

[2744] معاذہ عدویہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے پوچھا: آپ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ اس کی پروانہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن ایام کا روزہ رکھ رہے ہیں۔ یعنی وسطِ مہینہ کے حوالے سے دن متعین نہ تھے۔

[٢٧٤٥] ١٩٥-(١١٦١) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُّطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ - أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ، وَّهُوَ يَسْمَعُ -: «يَا فُلَانُ! أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ، فَصُمْ يَوْمَيْنِ». [انظر: ٢٧٥١]

[2745] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا۔ یا کسی اور شخص سے پوچھا اور وہ سن رہے تھے:۔ ''اے فلاں! کیا تم نے اس مہینے کے وسط میں روزے رکھے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جب (رمضان مکمل کر کے) روزے ترک کرو تو (ہر مہینے) دو دن کے روزے رکھتے رہو۔''

[٢٧٤٦] ١٩٦-(١١٦٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ تَصُومُ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ، فَلَمَّا

[2746] حماد نے غیلان سے، انھوں نے عبداللہ بن معبد زمانی سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں؟ اس کی بات سے رسول اللہ ﷺ غصے میں آ گئے، جب حضرت عمر ؓ نے آپ کا غصہ دیکھا تو کہنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام

رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَضَبَهُ قَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ، فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ بِمَنْ يَّصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ» - أَوْ قَالَ -: «لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَّصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: «وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ؟» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَّصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: «ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَّصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «وَدِدْتُّ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَّرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ».

کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں، ہم اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار ان کلمات کو دہرانے لگے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا حکم ہے جو سال بھر (مسلسل) روزہ رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' یا فرمایا— ''اس نے روزہ نہیں رکھا اور اس نے افطار نہیں کیا۔'' کہا: اس کا کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟'' پوچھا: اس کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔'' پوچھا: اس آدمی کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پسند ہے کہ مجھے اس کی طاقت مل جاتی۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے کے تین روزے اور ایک رمضان (کے روزوں) سے (لے کر دوسرے) رمضان (کے روزے) یہ (عمل) سارے سال کے روزوں (کے برابر) ہے۔ اور عرفہ کے دن کا روزہ، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور اگلے سال کے گناہوں کا بھی اور یوم عاشورہ کا روزہ، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔''

[۲۷٤۷] ۱۹۷-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْبَدٍ

[2747] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے غیلان بن جریر سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن معبد زمانی سے سنا، انھوں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں سوال

الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا، وَّبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً.

کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور بیعت کے طور پر اپنی بیعت پر راضی ہیں (جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کی۔)

قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ؟ فَقَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ - أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ -» قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ: «وَمَنْ يُّطِيقُ ذٰلِكَ؟» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «لَيْتَ أَنَّ اللهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ: «ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: «ذَاكَ يَوْمٌ وُّلِدْتُّ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ - أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ - فِيهِ» قَالَ: فَقَالَ: «صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَّرَمَضَانَ إِلٰى رَمَضَانَ، صَوْمُ الدَّهْرِ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ».

کہا: اس کے بعد آپ سے بغیر وقفے کے ہمیشہ روزہ رکھنے (صیام الدھر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' اس کے بعد آپ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن ترک کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟'' کہا: اور آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن ترک کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: ''کاش کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کام کی طاقت دی ہوتی۔'' کہا: اور آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ ترک کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میرے بھائی داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔'' کہا: اور آپ سے سوموار کا روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دن ہے جب میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے (رسول بنا کر) بھیجا گیا۔۔یا مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔۔'' کہا: اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''ہر ماہ کے تین روزے اور اگلے رمضان تک رمضان کے روزے ہی ہمیشہ کے روزے ہیں۔'' کہا: آپ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ''یہ گزشتہ اور آیندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔'' کہا: اور آپ سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

قَالَ مُسْلِمٌ: وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِّوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ؟ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نُرَاهُ وَهْمًا.

امام مسلم ﷫ نے کہا: اس حدیث میں شعبہ کی روایت (یوں) ہے: انھوں (ابو قتادہ ﷜) نے کہا: اور آپ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ لیکن ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا ہے، کیونکہ ہمارے خیال میں یہ (راوی کا) وہم ہے۔

[٢٧٤٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2748] معاذ بن معاذ، شبابہ اور نضر بن شمیل سب نے شعبہ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی۔

[٢٧٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الاِثْنَيْنِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ.

[2749] ابان عطار نے کہا: ہمیں غیلان بن جریر نے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (اپنی) اس حدیث میں سوموار کا ذکر کیا، جمعرات کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٧٥٠] ١٩٨-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الاِثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: «فِيهِ وُلِدْتُ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ».

[2750] ہمیں مہدی بن میمون نے حدیث سنائی، انھوں نے غیلان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ابوقتادہ انصاری ﷜ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔“

(المعجم ٣٧) - (بَابُ صَوْمِ سُرَرِ شَعْبَانَ) (التحفة ٣٧)

باب: 37- شعبان کے وسط (یا دوران) میں روزے رکھنا

[٢٧٥١] ١٩٩-(١١٦١) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ

[2751] ثابت نے مطرف سے اور انھوں نے حضرت

خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ - وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا عَنْ هَدَّابٍ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ - أَوْ لِآخَرَ -: «أَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ، فَصُمْ يَوْمَيْنِ». [راجع: ٢٧٤٥]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ـــ یا کسی اور آدمی سے ـــ فرمایا: ''کیا تم نے شعبان کے وسط میں روزے رکھے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم روزے ختم کر لو تو دو دن کے روزے رکھنا۔''

[٢٧٥٢] ٢٠٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟» فَقَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ، فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ».

[2752] ابو علاء نے مطرف سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: ''کیا تم نے اس مہینے کے دوران میں کچھ روزے رکھے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رمضان کے روزے ختم کر لو تو اس کی جگہ دو روزے رکھ لینا۔''

[٢٧٥٣] ٢٠١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟» يَعْنِي شَعْبَانَ، قَالَ: لَا. قَالَ: فَقَالَ لَهُ: «إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ، فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ» - شُعْبَةُ الَّذِي شَكَّ فِيهِ - قَالَ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: يَوْمَيْنِ.

[2753] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے مطرف بن شخیر کے بھتیجے سے حدیث سنائی، کہا: میں نے مطرف کو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: ''کیا تم نے اس مہینے، یعنی شعبان کے وسط (یا دوران) میں کچھ روزے رکھے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''جب تم رمضان کے روزے ختم کر لو، اس کے بعد ایک دن یا دو دن کے روزے رکھ لینا۔'' شعبہ نے ـــ جن کو شک ہوا ـــ کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے دو دن کے روزے کہا تھا۔

[٢٧٥٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَيَحْيَى اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَانِيءِ بْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[2754] نضر نے ہمیں خبر دی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے خبر دی، (کہا:) ہمیں مطرف کے بھتیجے عبداللہ بن ہانی نے اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث روایت کی۔

(المعجم ٣٨) - **(بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ)**

(التحفة ٣٨)

باب:38- محرم کے روزوں کی فضیلت

[٢٧٥٥] ٢٠٢-(١١٦٣) حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ».

[2755] ابو بشر نے حمید بن عبدالرحمان حمیری سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے ''محرم'' کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔''

فائدہ: یوم عاشورہ کا روزہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا حصہ تھا۔ جاہلی دور میں یہ روزہ رکھا جاتا تھا۔ آپ نے بھی رمضان سے پہلے دس محرم کا روزہ رکھا۔ دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔ رمضان کی فرضیت کے بعد یہ نفلی روزے قرار پائے لیکن ان کی اہمیت وفضیلت قائم رہی۔

[٢٧٥٦] ٢٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ، قَالَ: سُئِلَ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ».

[2756] جریر نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے محمد بن منتشر سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس کو نبی ﷺ کی طرف سے بیان کر رہے تھے۔ کہا: آپ سے دریافت کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے اور ماہِ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز آدھی رات کی نماز ہے اور رمضان کے مہینے کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔''

[٢٧٥٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2757] زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے، روزوں کے ذکر میں اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ إِتْبَاعًا لِّرَمَضَانَ) (التحفة ٣٩)

باب:39- رمضان کے بعد شوال کے چھ دنوں کے روزے رکھنا مستحب ہے

[٢٧٥٨] ٢٠٤-(١١٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ».

[2758] ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے سعد بن سعید بن قیس نے عمر بن ثابت بن حارث خزرجی سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے ان کو حدیث سنائی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ (پورا سال) مسلسل روزے رکھنے کی طرح ہے۔''

[٢٧٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[2759] عبداللہ بن نمیر نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٢٧٦٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[2760] عبداللہ بن مبارک نے سعد بن سعید سے روایت کی، کہا: میں نے عمر بن ثابت سے سنا، کہا: میں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا...... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِهَا، وَبَيَانِ مَحَلِّهَا وَأَرْجَى أَوْقَاتِ طَلَبِهَا) (التحفة ٤٠)

باب:40- لیلۃ القدر کی فضیلت، اس کو تلاش کرنے کی ترغیب، اس کی وضاحت کہ وہ کب ہے؟ اور کن اوقات میں ڈھونڈنے سے اس کے مل جانے کی زیادہ امید ہے

[٢٧٦١] ٢٠٥-(١١٦٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2761] نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ آخری سات راتوں میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو خواب میں لیلۃ القدر دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمھارا خواب آخری سات راتوں میں ایک دوسرے کے موافق ہو گیا ہے، اب جو اس (لیلۃ القدر) کو تلاش کرنا چاہے وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔'' (حضرت ابن عمر ؓ کے بیان کردہ مکمل الفاظ آگے حدیث: 2764 میں ہیں۔)

[٢٧٦٢] ٢٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2762] عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''لیلۃ القدر کو (رمضان کی) آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔''

[٢٧٦٣] ٢٠٧-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأٰى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَاطْلُبُوهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا».

[2763] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ) سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے (خواب میں) دیکھا کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھارا خواب آخری عشرے کے بارے میں ہے، تم اس (لیلۃ القدر) کو اس (عشرے) کی طاق (راتوں) میں تلاش کرو۔''

[٢٧٦٤] ٢٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ: «إِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ أُرُوا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ، وَأُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ».

[2764] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، (کہا:) مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سنا، فرما رہے تھے: ''تم میں سے کچھ لوگوں کو (خواب میں) دکھایا گیا ہے کہ یہ پہلی سات راتوں میں ہے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو دکھایا گیا ہے کہ یہ بعد میں آنے والی سات راتوں میں ہے، تو تم اس کو بعد میں آنے والی (آخری) دس راتوں

میں تلاش کرو۔"

[٢٧٦٥] ٢٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي».

[2765] عقبہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا: کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اس، یعنی لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو، اگر تم میں سے کوئی کمزور پڑ جائے یا بے بس ہو جائے تو وہ باقی کی سات راتوں میں (کسی صورت سستی اور کمزوری سے) مغلوب نہ ہو۔"

[٢٧٦٦] ٢١٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ».

[2766] شعبہ نے جبلہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: "جو اس رات کا متلاشی ہو تو وہ اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرے۔"

[٢٧٦٧] ٢١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ» أَوْ قَالَ: «فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2767] شیبانی نے جبلہ اور محارب سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لیلۃ القدر کے اوقات آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔" یا فرمایا: "آخری سات راتوں میں (تلاش کرو۔)"

[٢٧٦٨] ٢١٢-(١١٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي، فَنُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ».

[2768] ہمیں ابوطاہر اور حرملہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، (کہا:) مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے (خواب میں) شب قدر دکھائی گئی، پھر مجھے میرے گھر والوں میں سے کسی نے بیدار کر دیا تو وہ مجھے بھلوا دی گئی، تم اسے بعد میں آنے والی (آخری) دس راتوں میں تلاش کرو۔"

وَقَالَ حَرْمَلَةُ: «فَنَسِيتُهَا».

حرملہ نے (''مجھے بھلوادی گئی'' کے بجائے) ''میں اسے بھول گیا'' کہا۔

[٢٧٦٩] ٢١٣-(١١٦٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ تَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً، وَّيَسْتَقْبِلُ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، يَرْجِعُ إِلٰى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ، جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَةَ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبِتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَّقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ».

[2769] ہمیں بکر نے ابن ہاد سے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ان دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے جو مہینے کے درمیان میں ہوتے ہیں، جب وہ وقت آتا کہ بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں رات کی آمد ہوتی تو اپنے گھر لوٹ جاتے اور وہ شخص بھی لوٹ جاتا جو آپ کے ساتھ اعتکاف کرتا تھا، پھر آپ ایک مہینے، جس میں آپ نے اعتکاف کیا تھا، اس رات ٹھہرے رہے جس میں آپ (گھر) لوٹ جایا کرتے تھے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کا حکم دیا، پھر فرمایا: ''میں ان (درمیانے) دس دنوں کا اعتکاف کرتا تھا، پھر مجھ پر منکشف ہوا کہ میں اس آخری عشرے کا اعتکاف کروں۔ تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے، وہ اپنے اعتکاف کی جگہ ہی میں رات بسر کرے اور بلاشبہ میں نے یہ رات خواب میں دیکھی ہے اس کے بعد وہ مجھے بھلا دی گئی، لہٰذا تم اسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلّٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِينًا وَّمَاءً.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اکیسویں رات ہم پر بارش ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ میں مسجد (کی چھت) ٹپک پڑی، میں نے، جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے، آپ کو دیکھا تو آپ کا چہرۂ مبارک مٹی اور پانی سے بھیگا ہوا تھا۔

[٢٧٧٠] ٢١٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[2770] عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے یزید (بن ہاد)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ، الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ»، وَقَالَ: وَجَبِينُهُ مُمْتَلِئًا طِينًا وَمَاءً.

سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں درمیانے عشرے کا اعتکاف کرتے تھے..... (آگے) اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (اپنے ''اعتکاف کی جگہ میں رات گزارنے'' کے بجائے) ''اپنے اعتکاف کی جگہ میں ٹکا رہے'' کہا اور کہا: آپ کی پیشانی مٹی اور پانی سے بھری ہوئی تھی۔

[٢٧٧١] ٢١٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ، قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ، فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ: «إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ، أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ» فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ: «وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ، وَأَنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ»، فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ، فَخَرَجَ

[2771] ہم سے عمارہ بن غزیہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے محمد بن ابراہیم سے سنا، وہ ابوسلمہ سے حدیث بیان کررہے تھے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ترکی خیمے کے اندر جس کے دروازے پر چٹائی تھی، رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا۔ کہا: تو آپ نے چٹائی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر خیمے کے ایک کونے میں کیا، پھر اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکال کر لوگوں سے گفتگو فرمائی، لوگ آپ کے قریب ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس شب (قدر) کو تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میں نے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میرے پاس (بخاری حدیث: 813 میں ہے: جبریل علیہ السلام کی) آمد ہوئی تو مجھ سے کہا گیا: وہ آخری دس راتوں میں ہے، تو اب تم میں سے جو اعتکاف کرنا چاہے، وہ اعتکاف کرلے۔'' لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اور مجھے وہ ایک طاق رات دکھائی گئی، اور یہ کہ میں اس (رات) کی صبح مٹی اور پانی میں سجدہ کررہا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے اکیسویں رات کی صبح کی، اور آپ نے (اس میں) صبح تک قیام کیا تھا، پھر بارش ہوئی تو مسجد (کی

حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ، وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

چھت) ٹپک پڑی، میں نے مٹی اور پانی دیکھا، اس کے بعد جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے کنارے دونوں میں مٹی اور پانی (کے نشانات) موجود تھے اور یہ آخری عشرے میں اکیسویں کی رات تھی۔

[٢٧٧٢] ٢١٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ لِي صَدِيقًا، فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ؟ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ، فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَّمَضَانَ، فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نَسِيتُهَا - أَوْ أُنْسِيتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ، وَّإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ» قَالَ: فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا، حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، قَالَ: حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

[2772] ہشام نے یحییٰ سے اور انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، کہا: ہم نے آپس میں لیلۃ القدر کے بارے میں بات چیت کی، پھر میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ میرے دوست تھے، میں نے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ نخلستان میں نہیں چلیں گے؟ وہ نکلے اور ان (کے کندھوں) پر دھاری دار چادر تھی، میں نے ان سے پوچھا: (کیا) آپ نے رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا، ہم بیسویں (رات) کی صبح کو (اعتکاف سے) نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی اور اب میں اسے بھول گیا ہوں۔ یا مجھے بھلا دی گئی ہے۔ اس لیے تم اس کو آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ میں (اس رات) پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ تو جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ واپس (اعتکاف میں) چلا جائے۔'' کہا: ہم واپس ہو گئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا، کہا: ایک بدلی آئی، ہم پر بارش ہوئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت بہ پڑی، وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی، اور نماز کھڑی کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے تھے، کہا: یہاں تک کہ میں نے آپ کی پیشانی پر مٹی کا نشان بھی دیکھا۔

[٢٧٧٣] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ:

[2773] معمر اور اوزاعی دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ، وَعَلٰى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ.

اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے ہم معنی روایت کی۔ اور ان دونوں کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نماز سے (فارغ ہوکر) پلٹے تو میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی پیشانی اور ناک کے کنارے پر مٹی کا نشان تھا۔

[٢٧٧٤] ٢١٧-(...) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: اِعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ، فَلَمَّا انْقَضَيْنَ، أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ، ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ﷺ: «يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا، فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ، مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ، فَنُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، اِلْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ» قَالَ: قُلْتُ: يَاأَبَاسَعِيدٍ! إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، قَالَ: أَجَلْ، نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ؟ قَالَ: إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرِينَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ، وَهِيَ التَّاسِعَةُ، فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَّعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ، فَإِذَا مَضٰى خَمْسٌ

[2774] محمد بن مثنیٰ اور ابوبکر بن خلاد نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، اس سے پہلے کہ آپ کے سامنے اس اس کو کھول دیا جائے، آپ لیلۃ القدر کو تلاش کر رہے تھے۔ جب یہ (دس راتیں) ختم ہوگئیں تو آپ نے حکم دیا اور ان خیموں کو اکھاڑ دیا گیا، پھر (وہ رات) آپ پر واضح کر دی گئی کہ وہ آخری عشرے میں ہے۔ اس پر آپ نے (خیمے لگانے کا) حکم دیا تو ان کو دوبارہ لگا دیا گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نکل کر لوگوں کے سامنے آئے اور فرمایا: ''اے لوگو! مجھ پر لیلۃ القدر واضح کر دی گئی اور میں تم کو اس کے بارے میں بتانے کے لیے نکلا تو دو آدمی (ایک دوسرے پر) اپنے حق کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے، ان کے ساتھ شیطان تھا۔ اس پر وہ مجھے بھلا دی گئی۔ تم اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔'' (ابونضرہ نے) کہا: میں نے کہا: ابوسعید! ہماری نسبت آپ اس گنتی کو زیادہ جانتے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہاں، ہم اسے جاننے کے تم سے زیادہ حقدار ہیں۔ کہا: میں نے پوچھا: نویں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے جواب دیا: جب اکیسویں رات گزرتی ہے تو وہی رات

وَّعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ.

جس کے بعد بائیسویں آتی ہے، وہی نویں ہے اور جب تیئیسویں رات گزرتی ہے تو وہی جس کے بعد (آخر سے گنتے ہوئے ساتویں رات آتی ہے) ساتویں ہے، اس کے بعد جب پچیسویں رات گزرتی ہے، تو وہی جس کے بعد پانچویں رات آتی ہے) پانچویں ہے۔

وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَّكَانَ يَحْتَقَّانِ: يَخْتَصِمَانِ.

ابن خلاد نے ''ایک دوسرے پر حق کا دعویٰ کرتے ہوئے'' کی جگہ ''آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے'' کہا۔

[٢٧٧٥] ٢١٨-(١١٦٨) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ. وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَأَرَانِي صَبِيحَتَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ» قَالَ: فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِينَ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلٰى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ.

[2775] بسر بن سعید نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر مجھے بھلا دی گئی، اس کی صبح میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔'' کہا: تیئیسویں رات ہم پر بارش ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے (رخ) پھیرا تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ يَّقُولُ: ثَلَاثٍ وَّعِشْرِينَ.

کہا: اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (لیلۃ القدر) تیئیسویں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی لگ جانے کی علامت کی تائید کرتی ہے۔ البتہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس کی تاریخ کے تعین میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا ہے۔ یہ حدیث آخری سات راتوں والی حدیث سے مطابقت رکھتی ہے۔

[٢٧٧٦] ٢١٩-(١١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

[2776] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔''

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «اِلْتَمِسُوا» ؛ وَقَالَ وَكِيعٌ: - «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ».

[٢٧٧٧] ٢٢٠-(٧٦٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ، أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي، أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ؟ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ، لَا شُعَاعَ لَهَا». [راجع: ١٧٨٥]

[2777] سفیان بن عیینہ نے عبدہ اور عاصم بن ابی نجود سے روایت کی، ان دونوں نے حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا: آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو سال بھر (رات کو) قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پا لے گا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے، انھوں نے چاہا کہ لوگ (کم راتوں کی عبادت پر) قناعت نہ کرلیں ورنہ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ رمضان ہی میں ہے اور آخری عشرے میں ہے اور یہ بھی کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ پھر انھوں نے استثنا کیے (ان شاء اللہ کہے) بغیر قسم کھا کر کہا: وہ ستائیسویں رات ہی ہے۔ اس پر میں نے کہا: ابومنذر! یہ بات آپ کس بنا پر کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: اس علامت یا نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی ہے کہ اس دن سورج نکلتا ہے، اس کی شعاعیں (نمایاں) نہیں ہوتیں۔

[٢٧٧٨] ٢٢١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ ابْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُهَا، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ: هِيَ

[2778] شعبہ نے کہا: میں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے سنا، وہ حضرت زر بن حبیش سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس کو جانتا ہوں، شعبہ نے (روایت کے الفاظ بیان کرتے ہوئے) کہا: میرا غالب گمان ہے کہ یہ وہی رات ہے جس (پوری رات) کے قیام کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا (اور) وہ ستائیسویں رات ہے۔''

اس فقرے میں شعبہ نے شک کیا: ''یہ وہی رات ہے

اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِّي عَنْهُ.

جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا'' اور کہا: اس کے بارے میں مجھے میرے ایک ساتھی نے ان (عبدہ) کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

[٢٧٧٩] ٢٢٢-(١١٧٠) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَّزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يَذْكُرُ، حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ، وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ؟».

[2779] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہم نے آپس میں لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کس کو یاد ہے جب چاند طلوع ہوا اور وہ پیالے کے ایک ٹکڑے کے مانند تھا (وہی رات تھی۔)''

ارشاد باری تعالی

وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِي ٱلْمَسَٰجِدِ ۗ

”اور ان سے مباشرت مت کرو، جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے والے ہو۔“

(البقرۃ 2:187)

اعتکاف کا معنی ومفہوم اور احکام ومسائل

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہر طرف سے بے تعلق ہوکر مسجد میں گوشہ نشینی ایک قدیم عبادت ہے، اسے عکوف یا اعتکاف کہتے ہیں۔ جب اللہ کا پہلا گھر بنا تو عبادت کے دوسرے طریقوں کے علاوہ یہ اعتکاف کا بھی مرکز تھا۔ اعتکاف، رمضان اور غیر رمضان میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں ضرور اعتکاف کرتے تھے۔ اعتکاف کرنے والا بیسویں روزے کے دن غروب آفتاب سے قبل مسجد میں داخل ہوگا اور رمضان کے آخری دن کے غروب سے اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ اعتکاف کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر وفکر کے لیے تنہائی اختیار کرنا ہے، لہٰذا دورانِ اعتکاف فضول مصروفیتوں، دنیوی کاموں اور لایعنی گفتگو سے احتراز ضروری ہے۔ اعتکاف صرف مسجد ہی میں کیا جاسکتا ہے۔ عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے۔ اس کے لیے اپنے خاوند یا ولی کی اجازت کے ساتھ ساتھ ایسی جامع مسجد ضروری ہے جہاں پردہ، امن وتحفظ اور ضروریات کے لیے آسانی میسر ہو۔ مستحاضہ عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے، البتہ اگر عورت کو دوران اعتکاف ایام شروع ہو جائیں تو وہ اپنا اعتکاف ختم کر دے گی۔ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں، جو شخص بوجوہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو وہ بھی اعتکاف کی عبادت سے فیض یاب ہوسکتا ہے۔ دورانِ اعتکاف انسان کے گھر والوں کو اس سے ملنے اور حال دریافت کرنے کی اجازت ہے۔ کسی ضرورت کے پیش نظر معتکف مسجد سے باہر بھی جاسکتا ہے، مثلاً: قضائے حاجت کے لیے، سحری وافطاری یا ضروری علاج کے لیے بشرطیکہ ان اشیاء کی ترسیل مسجد میں ممکن نہ ہو۔ راستے میں آتے جاتے، چلتے چلتے احباب کی خیر خیریت اور بیمار پرسی بھی کی جاسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل اشیاء سے اعتکاف ختم ہوجاتا ہے:

- بغیر ضرورت کے مسجد سے نکل جانا۔
- ازدواجی تعلقات قائم کرنا۔
- عورت کے ایام یا نفاس شروع ہو جانا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

١٤- كِتَابُ الِاعْتِكَافِ

اعتکاف کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ اعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ) (التحفة ٤١)

باب:1- رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا

[٢٧٨٠] ١-(١١٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ.

[2780] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

[٢٧٨١] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ، قَالَ نَافِعٌ: وَّقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِنَ الْمَسْجِدِ.

[2781] یونس بن یزید نے مجھے خبر دی کہ نافع نے انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔ نافع نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے مسجد میں وہ جگہ بھی دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[٢٧٨٢] ٣-(١١٧٢) وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

[2782] عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

[٢٧٨٣] ٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

[2783] ہشام بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[٢٧٨٤] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

[2784] زہری نے عروہ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کی ازواج مطہرات آپ کے بعد (آخری عشرے میں) اعتکاف کرتی رہیں۔

(المعجم ٢) - (بَابُ مَتٰى يَدْخُلُ مَنْ أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي مُعْتَكَفِهِ) (التحفة ٤٢)

باب:2- جو اعتکاف کرنا چاہتا ہو، وہ اپنے حجرے میں کب داخل ہو؟

[٢٧٨٥] ٦-(١١٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ، وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ. أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ، وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

[2785] ابومعاویہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز ادا کرتے پھر اپنے حجرے میں داخل ہوتے۔ آپ نے (ایک مرتبہ) اپنا خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا اور وہ لگا دیا گیا، آپ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنا چاہتے تھے (اس لیے خیمے کا انتظام پہلے سے فرما لیا۔) حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی خیمہ لگانے کا حکم دیا وہ بھی لگا

بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ، فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ، فَقَالَ: «آلْبِرَّ تُرِدْنَ؟» فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ، وَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ.

دیا گیا، پھر دوسری ازواج نے بھی اپنا اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا، وہ بھی لگا دیا گیا (سب نے اعتکاف شروع ہونے سے پہلے خیمے لگوا دیے)، رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھ کر دیکھا تو کئی خیمے نظر آئے، آپ نے فرمایا: ''کیا ان کا ارادہ نیکی کا ہے'' (یا محض باہمی مقابلہ؟ ساتھ ہی) اپنا خیمہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور وہ اکھاڑ دیا گیا۔ (اس سال) آپ نے رمضان کا اعتکاف ترک کر دیا اور (اس کے بدلے) شوال کے ابتدائی دس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔

[٢٧٨٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

[2786] سفیان بن عیینہ، عمرو بن حارث، سفیان ثوری، اوزاعی اور محمد بن اسحاق سب نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابومعاویہ کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحٰقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ. أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلِاعْتِكَافِ.

ابن عیینہ، عمرو بن حارث اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہن کا ذکر ہے کہ انھوں نے اعتکاف کے لیے خیمے لگائے تھے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ الِاجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) (التحفة ٤٣)

باب:3- رمضان کے آخری دس دنوں میں خوب محنت (سے عبادت) کرنا

[٢٧٨٧] ٧-(١١٧٤) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[2787] مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی،

إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

انھوں نے فرمایا: جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا، رسول اللہ ﷺ رات بھر جاگتے، اپنے گھر والوں کو جگاتے، (عبادت میں) خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔

[٢٧٨٨] ٨-(١١٧٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

[2788] حسن بن عبید اللہ سے روایت ہے، کہا: میں نے ابراہیم نخعی سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے اسود بن یزید سے سنا، وہ کہہ رہے تھے حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (رمضان کے) آخری دس دن (عبادت) میں اس قدر محنت کرتے جتنی عام دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (اور عام دنوں میں بھی آپ ﷺ بہت زیادہ محنت کرتے تھے۔)

(المعجم ٤) - (بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ) (التحفة ٤٤)

باب: 4- ذوالحجہ کے دس دنوں کے روزے

[٢٧٨٩] ٩-(١١٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ.

[2789] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ذوالحجہ کے) دس دنوں میں کبھی روزے کی حالت میں نہیں دیکھا۔

[٢٧٩٠] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ

[2790] سفیان نے اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی (ذوالحجہ کے) دس دنوں میں روزے نہیں رکھے۔

الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ.

فائدہ: عشرہ ذوالحجہ کے دسویں روز تو عید کی وجہ سے روزہ رکھا ہی نہیں جا سکتا۔ باقی نو دنوں پر تغلیباً عشرے کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ ان دنوں کے روزوں کے بارے میں روایات میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں اس عشرے کے دوران میں روزے رکھنے اور بعض صحیح روایات میں ان ایام کے دوران میں نیکی کے عمل کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان دنوں کے اعمال دوسرے دنوں سے افضل ہیں۔ (صحیح البخاري، العیدین، باب فضل العمل في أیام التشریق، حدیث: 969)۔ عشرہ ذوالحجہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ بنیادی عبادات اکٹھی ہو جاتی ہیں، مثلاً: نماز، زکاۃ (اگر مال پر اس زمانے میں سال گزرتا ہو) حج۔ اس اعتبار سے یہ بہت اہم دن ہیں۔ احتمال ہے کہ آپ نے ان دنوں کے روزے اس ڈر سے ترک کر دیے ہوں کہ فرض نہ ہو جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کسی کام کو پسند کرتے تھے لیکن اس لیے چھوڑ دیتے تھے کہ فرض نہ ہو جائے۔ (صحیح البخاري، التھجد، باب تحریض النبي علی قیام اللیل......، حدیث: 1128، و صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ الضحیٰ......، حدیث: 1662) آپ کو بھی اس بات کا علم تھا کہ کون سا عمل فرض ہوسکتا ہے۔ (فتح الباري، التھجد، باب تحریض النبي ﷺ علی قیام اللیل......، حدیث: 1128) ایک احتمال یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان ایام کے روزے رکھتے بھی ہوں اور کبھی چھوڑ دیتے ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو روزے کے عالم میں نہ دیکھا ہو اور یہی بات انھوں نے بیان کی۔

حج کی اہمیت، فضیلت، اقسام اور تعارف

حج اسلام کا ایک رکن ہے۔ اس کا آغاز حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں بیت اللہ کی تعمیر کے فوراً بعد ہو گیا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَالْقَآىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ○ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ○﴾ ''اور جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی (اور اسے حکم دیا) کہ تم میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجدے کرنے والوں کے لیے میرا گھر پاک رکھو۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، وہ تمھارے پاس ہر دور دراز راستے سے پیدل (چل کر) اور دبلے پتلے اونٹوں پر (سوار ہو کر) آئیں گے۔''[1]

اللہ کی عبادت کا یہ طریق اس وقت سے جاری ہے۔

حج کسی ایک امت کے لیے نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ ''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں'' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دینِ حنیف اور اس کے مناسک پوری انسانیت کے لیے تھے۔ انبیائے کرام علیہم السلام بھی اپنے اپنے زمانے میں حج کرتے رہے۔ جاہلی دور میں اس میں بہت سی محرمات اور بدعات کی آمیزش کر دی گئی لیکن کسی نہ کسی شکل میں حج قائم رہا۔ جب 9 ہجری میں آپ ﷺ پر حج فرض ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے دین کے باقی امور کی طرح اس کو حقیقی شکل میں قائم فرمایا، اور اس کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اس کی تسہیل کا بھی اہتمام فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک اس کے تسلسل میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ نے اپنے آخری رسول ﷺ ہی کے ذریعے سے ساری انسانیت کے لیے دینِ حنیف کی تکمیل اور ترویج مقدر کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے خاص انتظام سے بیت اللہ اور مکہ کی حرمت قائم و دائم رہی۔ حج کے مہینے أَشْهُرِ حُرُم کے طور پر رائج رہے۔ پورے عرب میں قریش کا احترام موجود رہا۔ جاہلی دور میں مہینوں کی تقدیم و تاخیر کے ذریعے سے جو خرابی ڈالی گئی تھی رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت زمانے کی گردش اس طرح مکمل ہوئی کہ وہ اپنی اصل ہیئت پر آ گیا اور اسی پر قائم کر دیا گیا۔[2]

حج اس لحاظ سے اسلام کا عظیم ترین رکن ہے کہ اس میں اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کے مختلف طریقے یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک اللہ کے گھر میں حاضری کے لیے سفر سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں نماز، احرام، طواف، سعی، وقوف، جہد مسلسل، ذکر و استغفار، دعا، شیطان اور اس کی دعوت سے براءت اور قربانی یا روزے گویا فرض عبادت کے بیشتر طریقے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس کا اجر بھی اسی حساب سے بہت بڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»

---

1 الحج 22:26، 27. 2 صحيح البخاري، بدء الخلق، باب ماجاء في سبع أرضين، حديث: 3197.

''جس نے اللہ کے لیے حج کیا، اس میں نہ کوئی شہوانی حرکت کی، اور نہ کوئی گناہ کیا، وہ اسی طرح پاک صاف ہو کر لوٹے گا جس طرح اس دن (گناہوں سے پاک) تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''[1] اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: «وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ» ''حج مبرور کا صلہ جنت ہی ہے۔''[2] حج کو حج مبرور بنانے کے لیے قرآن کی تعلیمات اس طرح ہیں: ﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ○ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ○ ذَٰلِكَ ۖ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ○﴾ ''بچتے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے، ایک اللہ کے ہو کر اس کے ساتھ کسی بھی طرح کا شرک نہ کرتے ہوئے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویا وہ آسمان سے گرا، پس اس کو اچکتے ہیں اڑنے والے جاندار یا اس کو ہوا کسی دور کے (ارذل ترین) مکان میں لے جاتی ہے۔ یہ (سب کرنا بہت ضروری ہے) اور جو کوئی اللہ کے نام لگی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔''[3]

﴿ اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ○﴾ ''حج کے (لیے آنے کے) معلوم مہینے ہیں، پھر جس نے ان میں (اپنے لیے) حج لازم کر لیا تو حج کے دوران میں نہ کوئی شہوانی حرکت کرے، نہ گناہ کا ارتکاب نہ جھگڑا۔ اور تم جو نیک کام کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے، اور زادِ راہ لیا کرو، زادِ راہ میں سے بہترین (جز) تقویٰ ہے۔ اے عقل سلیم رکھنے والو! میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔''[4]

حج کے تین طریقے ہیں:

① حجِ تمتع کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح ہے: ﴿ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ﴾ ''جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے۔'' (البقرۃ 196:2) اس کی صورت یہ ہے کہ حج کرنے والا حج کے مہینوں میں سفر کرے۔ پہلے صرف عمرے کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ آکر طواف اور سعی کے بعد بال منڈائے اور احرام کھول دے، پھر حج کے موقع پر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھے۔ اس صورت میں اسے قربانی کرنا ہوگی۔ اگر استطاعت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات بعد میں۔

تمتع رسول اللہ ﷺ کا سب سے پسندیدہ طریقۂ حج ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سفرِ حج کے دوران میں ان ساتھیوں کو، جو قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہیں لا رہے تھے، تمتع کو منتخب کرنے کا مشورہ دیا بلکہ پہلے حج کے احرام کو تبدیل کر کے عمرے کے احرام کی نیت کرنے کی تلقین فرمائی۔[5] مکہ پہنچ کر آپ ﷺ نے ان سب کو جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے، طواف و سعی کے بعد احرام کھول دینے (عمرے کو حج سے الگ ادا کر لینے) کا حکم دیا۔[6] بعض لوگوں کو یہ بات قبول کرنے میں تردد ہوا تو

---

[1] صحيح البخاري، الحج، باب فضل الحج المبرور، حديث:1521. [2] صحيح البخاري، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، حديث:1773. [3] الحج22:30-32. [4] البقرة197:2 [5] صحيح البخاري، الحج، باب من ساق البدن معه، حديث:1691، و صحيح مسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام...... حديث: 2922(1211). [6] صحيح مسلم، الحج، باب حجة النبي ﷺ، حديث: 2950(1218).

آپ نے اس کی پھر سے تاکید فرمائی اور اس سلسلے میں باقاعدہ خطبہ بھی ارشاد فرمایا: «فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا، فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، فَحِلُّوا»

نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم جانتے ہو میں تم سب سے بڑھ کر اللہ کا تقوی رکھنے والا ہوں، تم سب سے زیادہ سچا ہوں اور نیکی میں تم سب سے بڑھ کر ہوں۔ اگر میرے (ساتھ) قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی تمھاری طرح احرام کھول دیتا۔ اپنے معاملے میں اگر میں پہلے وہی بات دیکھ لیتا جو بعد میں دیکھی ہے تو قربانی کے جانور نہ لاتا، اس لیے تم احرام کھول دو۔''[1]

آپ نے اس کا فائدہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا: «فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِّنْ عُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ» ''اپنے حج کو اپنے عمرے سے الگ کر دو، اس سے تمھارے حج کی بھی زیادہ تکمیل ہوتی ہے اور تمھارے عمرے کی بھی۔''[2]

(2) حجِ قران یہ ہے کہ عمرے اور حج کا ایک ساتھ احرام باندھ کر دونوں کو ایک ساتھ ادا کرے، (دونوں کے درمیان احرام نہ کھولے۔) اس کی دوسری صورت یہ بھی ہے کہ عمرے کا احرام باندھا جائے لیکن عمرے کے طواف سے پہلے، اسی احرام سے حج کا ارادہ کر لیا جائے اور دونوں کو ایک ساتھ ادا کیا جائے۔ بسا اوقات ایسا کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے، مثلاً: ایک عورت جس نے تمتع کی صورت میں عمرے کا احرام باندھا لیکن طواف سے پہلے حیض یا نفاس سے دوچار ہو گئی اور وقوف عرفہ سے پہلے اس کا پاک ہونا ممکن نہ ہو تو وہ اپنے احرام کو حج کا احرام بناتے ہوئے حج قران کر لے، حج کے باقی مناسک ادا کرے البتہ طواف اور سعی پاک ہونے کے بعد کرے۔

اسی طرح وہ شخص جس نے تمتع کی نیت سے احرام باندھا لیکن کسی وجہ سے بروقت مکہ میں داخل ہی نہ ہو سکا۔ وہ اسی عمرے کے احرام میں حج کو شامل کر کے اسے قران کی صورت دے دے۔ حج قران میں وہ احرام کی حالت میں آتے وقت یا اگر متاخر ہو تو بعد میں ایک ہی بار طواف اور سعی کر کے احرام کھول دے۔ وہ یہ بھی کر سکتا ہے، خصوصاً اس وقت جب حج کے فوت ہونے کا خطرہ ہو کہ طوافِ قدوم کی سعی، طواف حج (طوافِ افاضہ) کے بعد تک موخر کر دے۔ (اگر پہلے کر چکا ہو تو طواف افاضہ کے ساتھ دوبارہ سعی کرنا لازمی نہیں۔)

(3) حجِ اِفراد: حج کا ارادہ کرنے والا صرف حج کا احرام باندھے، مکہ پہنچ کر طواف قدوم کرے، حج کی سعی کرے، احرام ہی میں رہے اور عید کے دن احرام کھول دے۔ حج قران اور حج اِفراد دونوں میں، قربانی کے سوا باقی تمام مناسک ایک جیسے ہیں۔ قران کرنے والے کے لیے قربانی بہر صورت ضروری ہے جبکہ افراد کرنے والے کے لیے نہیں ہے۔

بعض حضرات نے قربانی کے جانور ساتھ نہ لانے والے کے لیے تمتع کو اور اگر اس نے قران یا افراد کے لیے احرام باندھا ہے تو اسے فسخ کر کے عمرہ کرنے اور اس کے بعد احرام کھولنے کو واجب قرار دیا ہے۔ ان میں بعض محدثین، ابن حزم و دیگر ظاہریہ اور

---

(1) صحيح مسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام......، حديث: 2943 (1216). (2) صحيح مسلم، الحج، باب في المتعة بالحج والعمرة، حديث: 2948 (1217).

شیعہ شامل ہیں۔

جبکہ بعض نے اسے سرے سے مکروہ قرار دیا ہے۔ جمہور صحابہ، ائمۂ اربعہ اور دیگر اہل علم تمتع، قران اور افراد تینوں کے جواز کے قائل ہیں۔ البتہ بنو ہاشم، علمائے اہل مکہ اور علمائے حدیث تمتع کو زیادہ پسندیدہ (مستحب) کہتے ہیں۔[1]

جو شخص قربانی کا جانور (ہدی) ساتھ لے کر آئے اس کے لیے قران افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (ہدی کی وجہ سے) خود حج قران کیا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے تمتع کا التزام نہیں کیا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف افراد کا حکم دیا تھا اور بعض لوگوں کے نزدیک انھوں نے تمتع کو ممنوع قرار دیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد کے اس حکم پر عمل کرنے کی بجائے تمتع ہی کیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقصود کو واضح کرتے ہوئے فرماتے تھے: «عُمَرُ لَمْ يَقُلِ الَّذِي تَقُولُونَ، إِنَّمَا قَالَ عُمَرُ: إِفْرَادُ الْحَجِّ مِنَ الْعُمْرَةِ، فَإِنَّهَا أَتَمُّ لِلْعُمْرَةِ، أَوْ أَنَّ الْعُمْرَةَ لَاتَتِمُّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ إِلَّا أَنْ يُهْدٰى، وَأَرَادَ أَنْ يُزَارَ الْبَيْتُ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ، فَجَعَلْتُمُوهَا أَنْتُمْ حَرَاماً، وَعَاقَبْتُمُ النَّاسَ عَلَيْهَا، وَقَدْ أَحَلَّهَا اللّٰهُ، عَمِلَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ» ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات کا وہ مفہوم نہیں جو تم بیان کرتے ہو، انھوں نے تو یہ کہا ہے: عمرے کو حج سے الگ ادا کرنے میں اس کی زیادہ تکمیل ہے، یا ان کی مراد یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ہے تو اس کے ساتھ قربانی کرنے میں اس کی زیادہ تکمیل ہے۔ یا پھر ان کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں کے علاوہ بھی بیت اللہ کی زیارت کے لیے لوگ آتے رہیں۔ تم لوگوں نے اسے حرام سمجھ لیا اور تمتع کرنے والوں کی سرزنش شروع کر دی، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے (حج تمتع کو) حلال کیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے اس پر عمل کیا ہے (لوگوں سے اس پر عمل کرایا ہے۔)''[2]

''امام مسلم رحمہ اللہ نے حج پر تقریباً سوا پانچ سو احادیث (تعداد سندوں کے لحاظ سے ہے) جمع کی ہیں۔ بعض احادیث میں وہ متفرد ہیں۔ ان کو خوبصورت ترتیب دے کر انھوں نے حج وعمرہ اور متعلقہ امور میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور سنن کو بیان کیا ہے۔''

---

1 مجموع فتاوی لابن تیمیة: 26/49-52. 2 مجموع فتاوی لابن تیمیة: 26/50.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٥-كِتَابُ الْحَجِّ

حج کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ، وَمَا لَا يُبَاحُ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِ الطِّيبِ عَلَيْهِ) (التحفة ١)

باب: 1- حج یا عمرے کا احرام باندھنے والے کے لیے کیا پہننا جائز ہے اور کیا ممنوع؟ نیز اس کے لیے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے

احرام کے لفظی معنی کسی چیز یا عمل کو حرام کر لینے کے ہیں۔ حج اور عمرہ ایسی عبادت ہے جس میں انسان گھر بار، خاندان اور روزمرہ کے معمولات کو چھوڑ کر اللہ کے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے تاکہ صرف اور صرف اسی کی عبادت میں مشغول ہو جائے۔ اس کے لیے مقررہ حدود سے ایک ایسی حالت اختیار کر لینا ضروری ہے جس میں زیب و زینت والے اپنے لباس سمیت بہت سے دوسرے جائز امور بھی ترک کر دیے جائیں تاکہ انسان مکمل طور پر اللہ کی طرف یکسو ہو جائے۔ مرد لباس میں دو سادہ چادریں استعمال کرتے ہیں، عورتیں سلا ہوا لیکن سادہ لباس پہنتی ہیں۔ جوتے ایسے ضروری ہیں جن میں ٹخنے ننگے رہیں۔ احرام کے دوران میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ پوری توجہ اللہ کی طرف ہو۔ اس لیے یہاں بیوی سے تعلقات، جسمانی زیب و زینت سے بھی غیر متعلق ہونا ضروری ہے۔ ناخن تراشنا، بال کاٹنا اور خوشبو لگانا ایسی سب چیزوں کا مکمل ترک، احرام کا حصہ ہے۔ باہمی اختلاف و جدال، عبادت کی طرف ارتکاز توجہ کا دشمن ہے، اسے مکمل طور پر چھوڑنا ضروری ہے۔ وہ امن اور مَأمَن (امن کی جگہ) کے سفر پر روانہ ہے، اس لیے اسے اجازت نہیں کہ وہ شکار کرے یا کسی جاندار کو نقصان پہنچائے۔ حدودِ حرم کے جو آداب ہیں ان سب کی پابندی ہر حالت میں ضروری ہے۔

احرام میں یکسوئی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کے احساس سے انسان پر عجز و تذلل کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس میں عبادت اور اللہ سے مانگنے کا مزا دوبالا ہو جاتا ہے۔ احرام اور اس کے متعلقہ مسائل کی تفصیل اگلی احادیث میں آئے گی۔

[٢٧٩١] ١-(١١٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ

[2791] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ احرام باندھنے والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ''نہ قمیص

ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ».

پہنو، نہ عمامہ، نہ شلوار، نہ کوٹ (ٹوپی جڑا لبادہ) اور نہ موزے پہنو، سوائے اس کے جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے، اور انھیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔ اور ایسا کپڑا نہ پہنو جسے کچھ بھی زعفران یا ورس (زرد چولہ) لگا ہو۔“

[٢٧٩٢] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ وَرْسٌ وَّلَا زَعْفَرَانٌ، وَّلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا، حَتّٰى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».

[2792] حضرت سالم نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، احرام باندھنے والا کیسا لباس پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مُحرِم نہ قمیص پہنے، نہ عمامہ، نہ ٹوپی جڑا لبادہ، نہ شلوار، نہ ایسے کپڑے پہنے جسے ورس یا زعفران لگا ہو، اور نہ موزے پہنے، مگر جسے جوتے نہ ملیں تو (وہ موزے پہن لے اور) انھیں (اوپر سے) اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔“

[٢٧٩٣] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَّقَالَ: «مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».

[2793] عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے احرام باندھنے والے کو زعفران یا ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع کیا، نیز فرمایا: ”جو جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔“

[٢٧٩٤] ٤-(١١٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

[2794] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے جابر بن زید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو

عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ: «اَلسَّرَاوِيلُ، لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ، لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ» يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ فرمار ہے تھے: ''شلوار اس کے لیے (جائز) ہے جسے تہبند نہ ملے، اور موزے اس کے لیے جسے جوتے میسر نہ ہوں،'' یعنی احرام باندھنے والے کے لیے۔

[٢٧٩٥] (...) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

[2795] شعبہ نے عمرو بن دینار سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ بیان کی کہ انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا، پھر یہی حدیث سنائی۔

[٢٧٩٦] (...) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ: يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ، غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ.

[2796] ابن عیینہ، ہشیم، سفیان ثوری، ابن جریج اور ایوب (سختیانی) ان تمام نے عمرو بن دینار سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت کی، ان تمام میں سے اکیلے شعبہ کے علاوہ کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ ﷺ عرفات میں خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے۔

[٢٧٩٧] ٥-(١١٧٩) **وَحَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ».

[2797] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے، اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔''

[٢٧٩٨] ٦-(١١٨٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ - أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ قَالَ: وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ: فَقَالَ: أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ؟ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، لَهُ غَطِيطٌ - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - كَغَطِيطِ الْبَكْرِ. قَالَ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ اِغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ - أَوْ قَالَ: أَثَرَ الْخَلُوقِ - وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ».

[2798] ہمام نے کہا: ہمیں عطاء بن ابی رباح نے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (یعلیٰ بن امیہ تمیمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: نبیِ اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، (اس وقت) آپ جعرانہ (کے مقام) پر تھے، اس (کے بدن) پر جُبّہ تھا، اس پر زعفران ملی خوشبو (لگی ہوئی) تھی ۔۔ یا کہا: زردی کا نشان تھا ۔۔ اس نے کہا: آپ مجھے میرے عمرے میں کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ (یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: (اتنے میں) نبی ﷺ پر وحی اترنے لگی تو آپ پر کپڑا تان دیا گیا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں چاہتا تھا کہ میں نبی ﷺ کو (اس عالم میں) دیکھوں جب آپ پر وحی اتر رہی ہو۔ (یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: (عمر رضی اللہ عنہ) کہنے لگے: کیا تمھیں پسند ہے کہ جب نبی ﷺ پر وحی اتر رہی ہو تو تم انھیں دیکھو؟ (یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا ایک کنارا اٹھایا، میں نے آپ کی طرف دیکھا، آپ کے سانس لینے کی بھاری آواز آرہی تھی ۔۔ صفوان نے کہا: میرا گمان ہے انھوں نے کہا: ۔۔ جس طرح جوان اونٹ کے سانس کی آواز ہوتی ہے۔ (یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جب آپ کی یہ کیفیت دور ہوئی (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمرے کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ (پھر اس سے فرمایا:) تم اپنے (کپڑوں) سے زردی (زعفران) کا نشان ۔۔ یا فرمایا: خوشبو کا اثر ۔۔ دھو ڈالو، اپنا جبہ اتار دو اور عمرے میں وہی کچھ کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔''

[٢٧٩٩] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ

[2799] عمرو بن دینار نے عطاء سے، انھوں نے صفوان بن یعلیٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جعرانہ میں تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا، میں (یعلیٰ رضی اللہ عنہ) بھی آپ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، اس (کے بدن) پر ٹکڑیوں والا (لباس)، یعنی جبہ تھا، وہ زعفران

بِالْخَلُوقِ، فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا، وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ؟» قَالَ: أَنْزِعُ عَنِّي هٰذِهِ الثِّيَابَ، وَأَغْسِلُ عَنِّي هٰذَا الْخَلُوقَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ».

ملی خوشبو سے لت پت تھا۔ اس نے کہا: میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے، اور میرے جسم پر یہ لباس ہے اور میں نے خوشبو بھی خوب لگائی ہے۔ (کیا یہ درست ہے؟) نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم اپنے حج میں کیا کرتے؟'' اس نے میں اپنے یہ کپڑے اتار دیتا اور اپنے آپ سے یہ زعفران ملی خوشبو دھو دیتا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''جو تم اپنے حج میں کرتے، وہی اپنے عمرے میں کرو۔''

[٢٨٠٠] ٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلٰى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَيْتَنِي أَرٰى نَبِيَّ اللهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ، مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلٰى يَعْلٰى بْنِ أُمَيَّةَ: تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلٰى، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، يَغِطُّ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟»

[2800] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے انھیں خبر دی کہ یعلیٰ ؓ، عمر بن خطاب ؓ سے کہا کرتے تھے: کاش! میں نبی ﷺ کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ (ایک مرتبہ) جب نبی ﷺ جعرانہ میں تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا، آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ بھی تھے جن میں عمر ؓ بھی شامل تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے خوشبو سے لت پت جبہ پہنا ہوا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اچھی طرح خوشبو لگا کر جبے میں عمرے کا احرام باندھا ہے؟ نبی ﷺ نے کچھ دیر اس کی طرف دیکھا، پھر سکوت اختیار فرمایا تو (اس اثنا میں) آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی، حضرت عمر ؓ نے ہاتھ سے یعلیٰ ؓ کو اشارہ کیا، ادھر آؤ، یعلیٰ ؓ آ گئے اور اپنا سر (چادر) میں داخل کر دیا، اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، آپ کچھ دیر بھاری بھاری سانس لیتے رہے پھر آپ سے وہ کیفیت دور ہو گئی تو آپ نے فرمایا: ''وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے عمرے کے متعلق سوال کیا تھا؟'' آدمی کو تلاش کر کے حاضر کیا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ خوشبو جو تم نے

فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ، فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ، فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ، فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ».

لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور یہ جبہ (لباس)، اسے اتار دو، پھر اپنے عمرے میں ویسے ہی کرو جیسے تم اپنے حج میں کرتے ہو۔"

[٢٨٠١] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِّحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ، وَأَنَا كَمَا تَرَى، فَقَالَ: «اِنْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ، وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ».

[2801] قیس، عطاء سے حدیث بیان کرتے ہیں، وہ صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے، وہ اپنے والد (یعلیٰ رضی اللہ عنہ) سے کہ جب نبی اکرم ﷺ جعرانہ میں تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا، وہ عمرے کا احرام باندھ کر تلبیہ کہہ چکا تھا، اس نے اپنا سر اور اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگا ہوا تھا، اور اس (کے جسم) پر جبہ تھا۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور میں اس حالت میں ہوں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "اپنا جبہ اتار دو، اپنے آپ سے زرد رنگ کو دھوڈالو اور جو تم نے اپنے حج میں کرنا تھا وہی اپنے عمرے میں کرو۔"

[٢٨٠٢] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ، بِهَا أَثَرٌ مِّنْ خَلُوقٍ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَفْعَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي أُحِبُّ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي

[2802] رباح بن ابی معروف نے ہم سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے صفوان بن یعلیٰ نے اپنے والد یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس نے جبہ پہن رکھا تھا جس پر زعفران ملی خوشبو کے نشانات تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو میں کس طرح کروں؟ آپ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ جب آپ پر وحی اترتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے آگے اوٹ کرتے، آپ پر سایہ کرتے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میری خواہش ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہو، میں بھی کپڑے میں آپ ﷺ کے

الثَّوْبِ، فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ، فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ؟» فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ: «اِنْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ، وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ».

ساتھ اپنا سر داخل کروں۔ جب آپ پر وحی نازل ہونے لگی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کپڑے سے چھپا دیا، میں آپ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ کپڑے میں اپنا سر داخل کر دیا اور آپ کو (وحی کے نزول کی حالت میں) دیکھا۔ جب آپ کی وہ کیفیت زائل کر دی گئی تو فرمایا: ''ابھی عمرے کے متعلق سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟'' (اتنے میں) وہ شخص آپ کے پاس آ گیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنا جبہ اتار دو، اپنے جسم سے زعفران ملی خوشبو کا نشان دھو ڈالو اور عمرے میں وہی کرو جو تم نے حج میں کرنا تھا۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ) (التحفة ٢)

باب:2- حج کے میقات

[٢٨٠٣] ١١-(١١٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، قَالَ: «فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَا فَكَذٰلِكَ، حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا».

[2803] عمرو بن دینار نے طاوس سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جُحفہ، نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا اور فرمایا: ''یہ (چاروں میقات) ان جگہوں (پر رہنے والے) اور وہاں نہ رہنے والے، وہاں تک پہنچنے والے ایسے لوگوں کے لیے ہیں جو حج اور عمرے کا ارادہ کریں۔ اور جو ان (مقامات) کے اندر ہو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھ لے، جو اس سے زیادہ حرم کے قریب ہو وہ اسی طرح کرے حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں۔''

[٢٨٠٤] ١٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ

[2804] وہیب نے کہا: ہمیں عبداللہ بن طاوس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ،

عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَقَالَ: «هُنَّ لَهُمْ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتَىٰ عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَّكَّةَ».

شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا اور فرمایا: ''یہ (مقامات) وہاں کے باشندوں اور ہر آنے والے ایسے شخص کے لیے (میقات) ہیں جو دوسرے علاقوں سے وہاں پہنچے اور حج و عمرے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور جو کوئی ان (مقامات) سے اندر ہو، وہ اسی جگہ سے (احرام باندھ لے) جہاں سے وہ چلے حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے (احرام باندھیں۔)''

[٢٨٠٥] ١٣-(١١٨٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ».

[2805] نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن المنازل سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہیں۔''

قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ».

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے یہ بات بھی پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یمن والے یلملم سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہیں۔''

[٢٨٠٦] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ».

[2806] سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اہل مدینہ کا مقامِ تلبیہ (وہ جگہ جہاں سے بآوازِ بلند لَبَّيْكَ، اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ...... کہنے کا آغاز ہوتا ہے، یعنی میقات مراد ہے) ذوالحلیفہ ہے، اہل شام کا مقامِ تلبیہ مَهْيَعَه ہے، وہی جُحْفَه ہے، اور اہل نجد کا قرن (المنازل۔)''

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ - قَالَ: «وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ».

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: (مجھے بتانے والے) ان لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ــــ میں نے آپ سے خود نہیں سنا ــــ فرمایا: ''اور اہل یمن کا مقامِ تلبیہ یلملم ہے۔''

[٢٨٠٧] ١٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: «أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُّهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلَ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ».

[2807] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کو حکم دیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے، شام والوں کو حکم دیا کہ وہ جحفہ سے اور نجد والوں کو حکم دیا کہ وہ قرنِ (منازل) سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کا آغاز کریں۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا]: وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ».

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے خبر دی گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔''

[٢٨٠٨] ١٦-(١١٨٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ - ثُمَّ انْتَهٰى فَقَالَ: أُرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ -.

[2808] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے مقامِ تلبیہ کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا تو انھوں نے کہا: میں نے سنا، پھر رک گئے اور (کچھ وقفے کے بعد) کہا: ان (جابر رضی اللہ عنہ) کی مراد نبی اکرم ﷺ سے تھی (کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ان سے سنا۔)

[٢٨٠٩] ١٧-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ».

[2809] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرنِ منازل سے احرام باندھیں۔''

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَذُكِرَ لِي - وَلَمْ أَسْمَعْ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ».

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے بتایا گیا۔ میں نے خود نہیں سنا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔''

[٢٨١٠] ١٨-(. . .)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ - أَحْسِبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - فَقَالَ: «مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَّمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ، وَّمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ».

[2810] محمد بن بکر سے روایت ہے، کہا: مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے مقام تلبیہ کے متعلق سوال کیا گیا تھا، (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے سنا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی۔ آپ نے فرمایا: ''مدینہ والوں کا مقام تلبیہ (احرام باندھنے کی جگہ) ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستے (سے آنے والوں کا مقام) جحفہ ہے۔ اہل عراق کا مقام تلبیہ ذات عرق، نجد والوں کا قرن (منازل) اور یمن والوں کا یلملم ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا) (التحفة ٣)

باب:3- تلبیہ، اس کا طریقہ اور وقت

[٢٨١١] ١٩-(١١٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ».

[2811] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: میں نے مالک کے سامنے (اس حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ ہوا کرتا تھا: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» ''میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ یقیناً تمام تعریفیں اور ساری نعمتیں تیری ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔ (کسی بھی چیز میں) تیرا کوئی شریک نہیں۔''

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

اور (نافع نے) کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس (مذکورہ تلبیہ) میں یہ اضافہ فرمایا کرتے تھے: «لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ» میں تیرے سامنے حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ تیری اطاعت کی

ایک کے بعد دوسری سعادت (حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں) اور ہر قسم کی خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ (ہر دم) تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور تمام عمل (تیری ہی رضا کے لیے ہیں۔)

[٢٨١٢] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ، وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ، إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهَلَّ فَقَالَ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ».

قَالُوا: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: هٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ،

قَالَ نَافِعٌ: كَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هٰذَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[2812] موسیٰ بن عقبہ نے سالم بن عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ کے مولیٰ نافع اور حمزہ بن عبداللہ کے واسطے سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری جب آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے اور کہتے: ''میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تعریفیں اور ساری نعمتیں تیری ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔ (کسی بھی چیز میں) تیرا کوئی شریک نہیں۔''

(سالم، نافع اور حمزہ نے) کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کا تلبیہ ہے۔

نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (مذکورہ بالا) کلمات کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کرتے: ''میں تیرے سامنے حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ تیری اطاعت کی ایک کے بعد دوسری سعادت (حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں) اور ہر قسم کی خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ (ہر دم) تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور تمام عمل (تیری ہی رضا کے لیے ہیں۔)''

[٢٨١٣] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[2813] عبیداللہ (بن عمر بن حفص العدوی المدنی) نے کہا: مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنتے ہی تلبیہ یاد کر لیا، پھر سالم، نافع اور حمزہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

[٢٨١٤] ٢١-(. . .) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَيَقُولُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[2814] ابن شہاب نے کہا: بلاشبہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے مجھے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں تلبیہ پکارتے سنا کہ آپ کے بال جڑے (گوند یا خطمی بوٹی وغیرہ کے ذریعے سے باہم چپکے) ہوئے تھے۔ آپ کہہ رہے تھے: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» ان کلمات پر اضافہ نہیں فرماتے تھے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کرتے، پھر جب آپ کی اونٹنی مسجدِ ذوالحلیفہ کے پاس، آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ ان کلمات سے تلبیہ پکارتے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کلمات کے ساتھ رسول اللہ ﷺ جیسا تلبیہ پکارتے تھے اور (ساتھ یہ) کہتے: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ» میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں اور تیری طرف سے سعادتوں کا طلب گار ہوں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، ہر دم تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور ہر عمل تیری ہی رضا کے لیے ہے۔

[٢٨١٥] ٢٢-(١١٨٥) وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[2815] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: مشرکین کہا کرتے تھے: ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''تمھاری بربادی! بس کرو بس کرو (یہیں پر رک جاؤ۔)'' مگر وہ آگے کہتے: ''مگر ایک ہے شریک جو تمھارا ہے، تم اس کے مالک ہو، وہ مالک نہیں۔'' وہ لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہی

«وَيْلَكُمْ! قَدْ قَدْ» فَيَقُولُونَ: إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ، تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ. يَقُولُونَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ.

کہتے تھے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ) (التحفة ٤)

باب: 4- مدینہ والوں کو مسجدِ ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم

[٢٨١٦] ٢٣-(١١٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا، مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِي ذَاالْحُلَيْفَةِ.

[2816] یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور انھوں نے سالم بن عبداللہ سے روایت کی کہ انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے سنا، انھوں نے فرمایا: یہ تمھارا چٹیل میدان (بَيْدَاء) وہ مقام ہے جس کے حوالے سے تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے کسی اور جگہ سے نہیں، مگر مسجد کے قریب (یعنی ذوالحلیفہ) ہی سے احرام باندھا تھا۔

[٢٨١٧] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ: الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: اَلْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ! مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ، حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ.

[2817] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے سالم سے حدیث بیان کی، کہا: جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا جاتا کہ احرام بیداء سے (باندھا جاتا) ہے تو وہ کہتے: بیداء وہ مقام ہے جس کے حوالے سے تم رسول اللہ ﷺ پر غلط بیانی کرتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے کسی اور جگہ سے نہیں، درخت کے پاس ہی سے احرام باندھا تھا، جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوگئی تھی۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُحْرِمَ حِينَ تَنْبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ) (التحفة ٥)

باب: 5- افضل ہے کہ (حج کے لیے جانے والا) احرام اس وقت باندھے جب سواری اسے لے کر کھڑی ہو جائے بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو، نہ کہ دو رکعت ادا کرنے کے فوراً بعد

[٢٨١٨] ٢٥-(١١٨٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا، لَّمْ أَرَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هُنَّ! يَا ابْنَ جُرَيْجٍ! قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ، إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ، أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ.

[2818] سعید بن ابی سعید مقبری نے عبید بن جریج سے روایت کی کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار (ایسے) کام کرتے دیکھا ہے جو آپ کے کسی اور ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر نے کہا: ابن جریج! وہ کون سے (چار کام) ہیں؟ ابن جریج نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (بیت اللہ کے) دو یمانی رکنوں (کونوں) کے سوا اور کسی رکن کو ہاتھ نہیں لگاتے، اور میں نے آپ کو دیکھا ہے سبتی (رنگے ہوئے صاف چمڑے کے) جوتے پہنتے ہیں، (نیز) آپ کو دیکھا کہ زرد رنگ سے (کپڑوں کو) رنگتے ہیں اور آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ (ذوالحجہ کی) پہلی کا چاند دیکھتے ہی لبیک پکارنا شروع کر دیتے ہیں، لیکن آپ آٹھویں کا دن آنے تک تلبیہ نہیں پکارتے۔

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ؛ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ؛ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ؛ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ؛ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جہاں تک ارکان (بیت اللہ کے کونوں) کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو یمنی رکنوں کے سوا (کسی اور رکن کو) ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ رہے سبتی جوتے تو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے دیکھا کہ جن پر بال نہ ہوتے تھے، آپ انھیں پہن کر وضو فرماتے، (لہٰذا) مجھے پسند ہے کہ میں یہی (سبتی جوتے) پہنوں۔ رہا زرد رنگ تو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ یہ (رنگ) استعمال کرتے تھے۔ اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی اس رنگ کو استعمال کروں اور رہی بات تلبیہ (لبیک پکارنے) کی تو میں نے آپ کو (اس وقت تک) لبیک کہتے نہیں سنا جب تک آپ کی سواری آپ کو لے کر کھڑی نہ ہو جاتی۔

[٢٨١٩] ٢٦-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي

[2819] ابن قسیط نے عبید بن جریج سے روایت کی، کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بارہ دفعہ حج اور

أَبُوصَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، بَيْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى، إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ، فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ، فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ.

عمرے کیے۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ میں چار چیزیں دیکھی ہیں، اور اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر (تلبیہ بلند کرنے کے) قصے میں مقبری کی روایت کی مخالفت کی، ان الفاظ کے بغیر روایت بالمعنی کی۔

[٢٨٢٠] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً، أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

[2820] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب رکاب میں پاؤں رکھ لیتے، اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ ذوالحلیفہ سے (اس وقت) بلند آواز میں لبیک پکارنا شروع فرماتے۔

[٢٨٢١] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً.

[2821] صالح بن کیسان نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، وہ بتایا کرتے تھے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس وقت تلبیہ پکارا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

[٢٨٢٢] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً.

[2822] سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ پھر وہ سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ تلبیہ پکارنے لگے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ) (التحفة ٦)

باب:6- ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا

[٢٨٢٣] ٣٠-(١١٨٨) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ قَالَ: بَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ، وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا.

[2823] حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے (سفر کے) شروع میں ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور وہاں کی مسجد میں نماز ادا کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ قُبَيْلَ الْإِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهِ بِالْمِسْكِ وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِبَقَاءِ وَبِيصِهِ وَهُوَ بَرِيقُهُ وَلَمْعَانُهُ) (التحفة ٧)

باب: 7- احرام باندھنے سے ذرا پہلے جسم پر خوشبو لگانا اور کستوری استعمال کرنا مستحب ہے اور اس کی چمک، یعنی جگمگاہٹ باقی رہ جانے میں کوئی حرج نہیں

[٢٨٢٤] ٣١-(١١٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2824] عروہ نے عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تو میں نے احرام کے لیے اور آپ کے طوافِ بیت اللہ سے پہلے احرام کھولنے کے لیے آپ کو خوشبو لگائی۔

[٢٨٢٥] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ حَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2825] افلح بن حمید نے قاسم بن محمد کے واسطے سے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تو احرام کے لیے اور طوافِ بیت اللہ سے پہلے جب آپ نے احرام کھولا تو آپ کے احرام کھولنے کے لیے میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی۔

[٢٨٢٦] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2826] ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷝ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام کے لیے، اور طوافِ (افاضہ) کرنے سے پہلے احرام کھولنے کے لیے خوشبو لگاتی تھی۔

[٢٨٢٧] ٣٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

[2827] عبیداللہ بن عمر نے حدیث سنائی، کہا: میں نے قاسم کو حضرت عائشہ ﷝ سے روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے خوشبو لگائی۔

[٢٨٢٨] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ.

[2828] عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عروہ اور قاسم کو حضرت عائشہ ﷝ سے خبر دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے ذریرہ (نامی) خوشبو لگائی۔

[٢٨٢٩] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ حُرْمِهِ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ.

[2829] سفیان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثمان بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ ﷝ سے سوال کیا، آپ نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت کون سی خوشبو لگائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: سب سے اچھی خوشبو۔

[٢٨٣٠] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

[2830] ہشام سے روایت ہے، انھوں نے عثمان بن عروہ سے روایت کی، کہا: میں نے عروہ کو حضرت عائشہ ﷝

عُرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، ثُمَّ يُحْرِمُ.

سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے جو سب سے عمدہ خوشبو لگا سکتی تھی لگاتی، پھر آپ احرام باندھتے تھے۔

[٢٨٣١] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ، بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ.

[2831] ابو الرجال (محمد بن عبدالرحمان بن حارثہ انصاری) نے اپنی والدہ (عمرہ بنت عبدالرحمان بن سعد زرارہ انصاریہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت جب آپ احرام کا ارادہ فرماتے اور طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے احرام کھولتے وقت جو سب سے عمدہ خوشبو پائی، وہ لگائی۔

[٢٨٣٢] ٣٩-(١١٩٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلَفُ ابْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2832] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں آپ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ احرام باندھ چکے ہیں۔

وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ: وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: وَذَاكَ طِيبُ إِحْرَامِهِ.

خلف نے ''جبکہ آپ احرام باندھ چکے ہیں'' کے الفاظ نہیں کہے۔ لیکن انھوں نے یہ کہا: وہ آپ کے احرام کی خوشبو تھی (جو آپ نے احرام باندھنے سے پہلے اپنے جسم کو لگوائی تھی۔)

[٢٨٣٣] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

[2833] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ایسے لگتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ ﷺ بلند آواز سے لبیک پکار رہے ہیں۔

لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يُهِلُّ.

[٢٨٣٤] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يُلَبِّي.

[2834] ابوالضحیٰ نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسے لگتا ہے جیسے میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، اور آپ تلبیہ پکار رہے ہیں۔

[٢٨٣٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، وَعَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[2835] مسلم نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں (آگے) وکیع کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٨٣٦] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2836] حَکَم نے کہا: میں نے ابراہیم کو اسود سے حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کی سر کے بالوں کو جدا کرنے والی لکیروں (مانگ) میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، جبکہ آپ ﷺ نے احرام باندھا ہوا ہے۔

[٢٨٣٧] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2837] مالک بن مغول نے عبدالرحمٰن بن اسود سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ کے سر کے بالوں کو جدا کرنے والی لکیروں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام کی حالت میں ہیں۔

[٢٨٣٨] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّهُوَ السَّلُولِيُّ:

[2838] ابواسحاق نے (عبدالرحمٰن) بن اسود کو اپنے والد (اسود بن یزید) سے روایت کرتے ہوئے سنا، حضرت

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، ثُمَّ أَرٰى وَبِيصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، بَعْدَ ذٰلِكَ.

عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو (اس وقت) جو بہترین خوشبو آپ کو میسر ہوتی اسے لگاتے اس کے بعد میں (آپ کے احرام باندھنے کے بعد) آپ کے سر اور داڑھی میں (خوشبو کے) تیل کی چمک دیکھتی۔

[٢٨٣٩] ٤٥-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2839] حسن بن عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: ہمیں ابراہیم نے اسود سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ میں رسول ﷺ کی مانگ میں کستوری کی چمک دیکھ رہی ہوں، اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

[٢٨٤٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2840] سفیان نے حسن بن عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٨٤١] ٤٦-(١١٩١) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

[2841] حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے ایسی خوشبو لگاتی جس میں کستوری ملی ہوتی تھی۔

[٢٨٤٢] ٤٧-(١١٩٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا؟ فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ

[2842] ابو عوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو خوشبو لگاتا ہے، پھر احرام باندھ لیتا ہے، انھوں نے جواب دیا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں احرام باندھوں (اور) مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، یہ بات مجھے ایسا کرنے سے زیادہ پسند ہے کہ میں

مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا ، لَأَنْ أُطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ : مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا ، لَأَنْ أُطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

اپنے اوپر تارکول مل لوں۔ پھر میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں بتایا کہ ابن عمر ؓ نے تو کہا ہے: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں محرم ہوں اور مجھ (میرے جسم) سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، ایسا کرنے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اپنے جسم پر تارکول مل لوں، تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگائی تھی، پھر آپ نے اپنی تمام بیویوں کے ہاں چکر لگایا، پھر آپ نے احرام کی نیت کر لی (احرام کا آغاز کر لیا، یعنی خوشبو لگانے سے تھوڑی دیر بعد احرام باندھ لیا۔)

[٢٨٤٣] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ : كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا .

[2843] شعبہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد کو حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی، پھر آپ اپنی تمام بیویوں کے ہاں تشریف لے جاتے، بعد ازیں آپ احرام باندھ لیتے (اور) آپ سے خوشبو پھوٹ رہی ہوتی تھی۔

[٢٨٤٤] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا ، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ ، فَقَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

[2844] سفیان نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن عمر ؓ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: یہ بات کہ میں تارکول مل لوں، مجھے اس کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ میں احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔ (محمد نے) کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ان (ابن عمر ؓ) کی بات بتائی۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ اپنی تمام بیویوں کے ہاں تشریف لے گئے، پھر آپ محرم ہو گئے (احرام کی نیت کر لی۔)

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ، وَمَا أَصْلُهُ ذٰلِكَ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا) (التحفة ٨)

باب:8- جس نے حج وعمرے کا الگ الگ یا اکٹھا احرام باندھا ہوا اس کے لیے کسی کھائے جانے والے جانور کا شکار جو خشک زمین پر رہتا ہو یا بنیادی طور پر خشکی سے تعلق رکھتا ہو، حرام ہے

[٢٨٤٥] ٥٠-(١١٩٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ؛ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَّحْشِيًّا، وَّهُوَ بِالْأَبْوَاءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ: فَلَمَّا أَنْ رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِي، قَالَ: «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ، إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ».

[2845] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے آپ کو ایک زیبرا ہدیتاً پیش کیا، آپ ابواء یا ودان مقام پر تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس کر دیا، (انھوں نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے کی کیفیت دیکھی تو فرمایا: ''بلاشبہ ہم نے تمھارا ہدیہ رد نہیں کیا، لیکن ہم حالتِ احرام میں ہیں (اس لیے اسے نہیں کھا سکتے۔)''

فائدہ: وہ زیبرا انھوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کی نیت ہی سے شکار کیا تھا۔ جب آپ نے قبول نہ کیا تو انھیں بہت مایوسی ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول نہ کرنے کا سبب بتا کر صعب رضی اللہ عنہ کو تسلی دی تاکہ ان کا افسوس دور ہو جائے۔

[٢٨٤٦] ٥١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَّقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ، وَّفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ.

[2846] لیث بن سعد، معمر اور ابو صالح، ان سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، (کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) میں نے آپ کو ایک زیبرا ہدیتاً پیش کیا، جس طرح مالک کے الفاظ ہیں۔ اور لیث اور صالح کی روایت میں (یوں) ہے کہ صعب بن جثامہ نے انھیں (ابن عباس رضی اللہ عنہما کو) خبر دی۔

[٢٨٤٧] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَّحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ.

[2847] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور کہا: میں نے آپ کو زیبرے کا گوشت ہدیتاً پیش کیا۔

[٢٨٤٨] ٥٣-(١١٩٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِمَارَ وَحْشٍ، وَّهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: «لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ، لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ».

[2848] اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو ہدیتاً زیبرا پیش کیا، آپ ﷺ احرام میں تھے، سو آپ نے اسے لوٹا دیا اور فرمایا: ''اگر ہم احرام کی حالت میں نہ ہوتے تو ہم اسے تمھاری طرف سے (ضرور) قبول کرتے۔''

[٢٨٤٩] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُّحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

[2849] منصور نے حکم سے، اسی طرح شعبہ نے حکم کے واسطے سے اور واسطے کے بغیر (براہِ راست) بھی حبیب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

فِي رِوَايَةِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ.

حکم سے منصور کی روایت کے الفاظ ہیں کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو زیبرے کی ران ہدیتاً پیش کی۔

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ: عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَّقْطُرُ دَمًا.

حکم سے شعبہ کی روایت کے الفاظ ہیں: زیبرے کا پچھلا دھڑ پیش کیا جس سے خون ٹپک رہا تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ: أُهْدِيَ

اور حبیب سے شعبہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کو

لِلنَّبِيِّ ﷺ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ.

زیبرے کا (ایک جانب کا) آدھا حصہ ہدیہ کیا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔

[٢٨٥٠] ٥٥-(١١٩٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَّسْتَذْكِرُهُ: كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ حَرَامٌ؟ قَالَ: قَالَ: أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِّنْ لَّحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: «إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ، إِنَّا حُرُمٌ».

[2850] طاوس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: (ایک بار) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں یاد کراتے ہوئے کہا: آپ نے مجھے اس شکار کے گوشت کے متعلق کس طرح بتایا تھا جو رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں ہدیتاً پیش کیا گیا تھا؟ (طاوس نے) کہا: (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے) بتایا: آپ ﷺ کو شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا: ''ہم اسے نہیں کھا سکتے (کیونکہ) ہم احرام میں ہیں۔''

[٢٨٥١] ٥٦-(١١٩٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ مَّوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ، فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ، فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ رَكِبْتُ، فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي، وَكَانُوا مُحْرِمِينَ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ، فَقَالُوا: وَاللهِ! لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ

[2851] صالح بن کیسان نے کہا: میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو محمد سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے حتی کہ جب ہم (مدینہ سے تین منزل دور وادیِ) قاحہ میں تھے تو ہم میں سے بعض احرام کی حالت میں تھے اور کوئی بغیر احرام کے تھا۔ اچانک میری نگاہ اپنے ساتھیوں پر پڑی تو وہ ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے تھے، میں نے دیکھا تو ایک زیبرا تھا، میں نے (فوراً) اپنے گھوڑے پر زین کسی، اپنا نیزہ تھاما اور سوار ہو گیا۔ (جلدی میں) مجھ سے میرا کوڑا گر گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے، جو احرام باندھے ہوئے تھے، کہا: مجھے کوڑا پکڑا دو، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس (شکار) میں تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔ بالآخر میں اترا، اسے پکڑا، پھر سوار ہوا اور زیبرے کو اس کے پیچھے سے جا لیا اور وہ ایک ٹیلے کے پیچھے تھا۔ میں نے اسے اپنے نیزے کا نشانہ بنایا، اور اسے گرا لیا۔ پھر میں اسے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔

أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَنَا، فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ، فَقَالَ: «هُوَ حَلَالٌ، فَكُلُوهُ».

ان میں سے کچھ نے کہا: اسے کھالو اور کچھ نے کہا: اسے مت کھانا، نبی ﷺ (کچھ فاصلے پر) ہم سے آگے تھے۔ میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی اور آپ کے پاس پہنچ گیا، (اور اس کے بارے میں پوچھا) آپ نے فرمایا: ''وہ حلال ہے، اسے کھالو۔''

فائدہ: یہ جانور نہ احرام والے ساتھیوں کو پیش کرنے کے لیے شکار کیا گیا تھا جس طرح حضرت صعب رضی اللہ عنہ کا مقصد تھا، نہ ہی ان ساتھیوں نے شکار میں کسی طرح کی کوئی مدد دی تھی۔

[٢٨٥٢] ٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ».

[2852] ابونضر نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نافع سے، انھوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (عمرہ حدیبیہ میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے حتی کہ جب وہ مکہ کے راستے کے ایک حصے میں تھے، وہ اپنے چند احرام والے ساتھیوں کی معیت میں پیچھے رہ گئے، وہ خود احرام کے بغیر تھے۔ تو (اچانک) انھوں نے زیبرا دیکھا، وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر سیدھے ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا پکڑانے کو کہا، انھوں نے انکار کر دیا، پھر ان سے اپنا نیزہ مانگا (کہ ان کو ہاتھ میں تھما دیں)، انھوں نے (اس سے بھی) انکار کر دیا۔ انھوں نے خود ہی نیزہ اٹھایا، پھر زیبرے پر حملہ کر کے اسے مار لیا۔ نبی ﷺ کے بعض ساتھیوں نے اس میں سے کھایا اور بعض نے (کھانے سے) انکار کر دیا۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ سے اس (شکار) کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کھانا ہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں کھلایا ہے۔''

[٢٨٥٣] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ، غَيْرَ أَنَّ فِي

[2853] زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے ابوقتادہ سے ابونضر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ زید بن اسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ

حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهِ شَيْءٌ؟».

باقی ہے؟"

[٢٨٥٤] ٥٩-(...) وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ، وَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهِ، وَخَشِينَا أَنْ نُّقْتَطَعَ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُرَفِّعُ فَرَسِي - أَرْفَعُ فَرَسِي- شَأْوًا وَّأَسِيرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَلَحِقْتُهُ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْخَشُوا أَنْ يُّقْتَطَعُوا دُونَكَ، انْتَظِرْهُمْ، فَانْتَظَرَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي اصْطَدْتُ وَمَعِيَ مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْقَوْمِ: «كُلُوا» وَهُمْ مُّحْرِمُونَ.

[2854] یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا: میرے والد حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے ساتھیوں نے (عمرے) کا احرام باندھا لیکن انھوں نے نہ باندھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ غَیقہ مقام پر دشمن (گھات میں) ہے (مگر) رسول اللہ ﷺ چل پڑے۔ (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھا وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہنس رہے تھے۔ اتنے میں میں نے دیکھا تو میری نظر زیبرے پر پڑی، میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے نیزہ مار کر بے حرکت کر دیا، پھر میں نے ان سے مدد چاہی تو انھوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت تناول کیا۔ اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہم (آپ سے) کاٹ (کر الگ کر) دیے جائیں گے۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا، کبھی میں گھوڑے کو بہت تیز تیز دوڑاتا تو کبھی (آرام سے) چلاتا، آدھی رات کے وقت مجھے بنو غفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا، تم رسول اللہ ﷺ سے کہاں ملے تھے؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو تَعْهِن کے مقام پر چھوڑا ہے، آپ فرما رہے تھے: سُقیا (پہنچو)۔ چنانچہ میں آپ سے جا ملا، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے صحابہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں، اور انھیں ڈر ہے کہ انھیں آپ سے کاٹ (کر الگ کر) دیا جائے گا۔ آپ ان کا انتظار فرما لیجیے، تو آپ نے (وہاں) ان کا انتظار فرمایا۔ پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے شکار کیا تھا اور اس کا بچا ہوا کچھ (حصہ) میرے پاس باقی ہے۔ نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا:

''کھالو'' جبکہ وہ سب احرام کی حالت میں تھے۔

[٢٨٥٥] ٦٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجًّا، وَخَرَجْنَا مَعَهُ، قَالَ: فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: «خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى تَلْقَوْنِي» قَالَ: فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِبَلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ، إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَّحْمِهَا، قَالَ: فَقَالُوا: أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، قَالَ: فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِ الْأَتَانِ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا، وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهَا، فَقُلْنَا: نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا، فَقَالَ: «هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟» قَالَ: قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا».

[2855] عثمان بن عبداللہ بن موہب نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ حج کے لیے نکلے، ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے، کہا: آپ نے اپنے صحابہ میں کچھ لوگوں کو جن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، ہٹا (کر ایک سمت بھیج) دیا، اور فرمایا: ''ساحلِ سمندر لے کے چلو حتی کہ مجھ سے آملو۔'' کہا: انھوں نے ساحلِ سمندر کا راستہ اختیار کیا۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کیا تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے احرام باندھ لیا (بس) انھوں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی اثنا میں جب وہ چل رہے تھے، انھوں نے زیبرے دیکھے، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ زیبرا کو گرا لیا۔ وہ (لوگ) اترے اور اس کا گوشت تناول کیا۔ کہا: وہ (صحابہ) کہنے لگے: ہم نے (تو شکار کا) گوشت کھالیا، جبکہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔ (راوی نے) کہا: انھوں نے مادہ زیبرے کا بچا ہوا گوشت اٹھا لیا (اور چل پڑے) جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، کہنے لگے: ہم سب نے احرام باندھ لیا تھا جبکہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے زیبرے دیکھے، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ زیبرا مار لیا۔ پس ہم اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ بعد میں ہم نے کہا: ہم احرام باندھے ہوئے ہیں اور شکار کا گوشت کھا رہے ہیں! پھر ہم نے اس کا باقی گوشت اٹھایا (اور آگئے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے ابوقتادہ سے (شکار کرنے کو) کہا تھا؟'' یا کسی چیز سے اس (شکار) کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''اس کا باقی گوشت بھی تم کھالو۔''

[٢٨٥٦] ٦١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ

[2856] شعبہ اور شیبان دونوں نے عثمان بن عبداللہ

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ، جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

بن موہب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا».

شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے ان سے کہا تھا کہ وہ اس پر حملہ کریں، یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟''

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: «أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُّمْ؟».

شعبہ کی روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے) فرمایا: ''کیا تم لوگوں نے اشارہ کیا یا مدد کی یا شکار کرایا؟''

قَالَ شُعْبَةُ: وَلَا أَدْرِي قَالَ: «أَعَنْتُمْ - أَوْ - أَصَدْتُّمْ».

شعبہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے کہا: ''تم لوگوں نے مدد کی'' یا کہا: ''تم لوگوں نے شکار کرایا۔''

[٢٨٥٧] ٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ، غَيْرِي، قَالَ: فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ، فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُّحْرِمُونَ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَّحْمِهِ فَاضِلَةً، فَقَالَ: «كُلُوهُ» وَهُمْ مُّحْرِمُونَ.

[2857] یحییٰ (بن ابی کثیر) نے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے، اللہ ان سے راضی ہو، انھیں خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں شرکت کی، کہا: میرے علاوہ سب نے عمرے کا (احرام باندھ لیا اور) تلبیہ شروع کر دیا۔ کہا: میں نے ایک زیبرا شکار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کھلایا جبکہ وہ سب احرام کی حالت میں تھے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور انھیں بتایا کہ ہمارے پاس اس (شکار) کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے۔ آپ نے (ساتھیوں سے) فرمایا: ''اسے کھاؤ'' حالانکہ وہ سب احرام میں تھے۔

[٢٨٥٨] ٦٣-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمْ مُّحْرِمُونَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ،

[2858] ہمیں ابو حازم نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے حدیث سنائی کہ وہ لوگ (مدینہ سے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، وہ احرام میں تھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بغیر احرام کے تھے۔ اور (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا

وَّسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ، فَقَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: مَعَنَا رِجْلُهُ، قَالَ: فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَكَلَهَا.

تمھارے پاس اس میں سے کچھ (بچا ہوا) ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اس کی ایک ران ہمارے پاس موجود ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لے لی اور اسے تناول فرمایا۔

[٢٨٥٩] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحٰقُ عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُّحْرِمِينَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ، قَالَ: «هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِّنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ؟» قَالُوا: لَا يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَكُلُوا».

[2859] عبدالعزیز بن رفیع نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی، کہا: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ صحابہ کی نفری میں تھے، انھوں نے احرام باندھا ہوا تھا اور وہ خود احرام کے بغیر تھے، اور حدیث بیان کی اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی انسان نے اس (شکار) کی طرف اشارہ کیا تھا یا انھیں (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو) کچھ کرنے کو کہا تھا؟'' انھوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تو پھر تم اسے کھاؤ۔''

[٢٨٦٠] ٦٥-(١١٩٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ، فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ، وَّطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ، وَقَالَ: أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2860] معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم احرام کی حالت میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ایک (شکار شدہ) پرندہ بطور ہدیہ ان کے لیے لایا گیا۔ طلحہ (اس وقت) سو رہے تھے، ہم میں سے بعض نے (اس کا گوشت) کھایا اور بعض نے احتیاط برتی۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو آپ نے ان کی تائید کی جنھوں نے اسے کھایا تھا، اور کہا: ہم نے اسے (شکار کے گوشت کو حالت احرام میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔

فائدہ: مختلف احادیث میں بیان کردہ ساری تفصیلات اکٹھی کی جائیں تو یہ مکمل بات سامنے آتی ہے کہ حضرت صعب رضی اللہ عنہ نے شکار پیش کیا تو خود بتایا، یا ان کے پیش کرنے کے انداز سے ظاہر ہوا کہ انھوں نے اس نیت سے شکار کیا تھا کہ اس کا بڑا حصہ رسول اللہ ﷺ کو پیش کریں گے، اس لیے آپ نے اسے تناول کرنے سے انکار کر دیا جبکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ایسی کوئی نیت نہ تھی۔ ساتھیوں نے ان کی مدد بھی نہ کی۔ وہ ساتھیوں کو کھلانے کے بعد شک مٹانے کے لیے گوشت اٹھا کر ساتھ لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھانے والوں کی تائید کی، مزید وضاحت اور اطمینان کے لیے پوچھا کہ کچھ باقی ہے؟ جو باقی پیش کیا گیا تو ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ۔ یہ اشارہ تھا کہ اسے کھانے کے لیے پکا کر تیار کرو۔ پھر ان کے ساتھ خود بھی تناول فرمایا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ مَا يَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ) (التحفة ٩)

باب:9-احرام باندھنے والے اور دوسرے لوگوں کے لیے حرم کی حدود سے باہر اور اندر کن جانوروں کا قتل پسندیدہ ہے

[٢٨٦١] ٦٦-(١١٩٨) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: اَلْحِدَأَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2861] قاسم بن محمد کہتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''چار جانور ہیں، سبھی ایذا دینے والے ہیں۔ وہ حدودِ حرم سے باہر اور حرم میں (جہاں پائے جائیں) قتل کر دیے جائیں، چیل، کوا، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

قَالَ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ؟ قَالَ: تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَّهَا.

(عبیداللہ بن مقسم نے) کہا: میں نے قاسم سے کہا: آپ کا سانپ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اسے اس کے چھوٹے پن (گھٹیا رویے) کی بنا پر قتل کیا جائے گا (جو اس میں ہے۔)

[٢٨٦٢] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: اَلْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْحُدَيَّا».

[2862] سعید بن مسیب نے حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ موذی (جاندار) ہیں، حِل و حرم میں (جہاں بھی مل جائیں) مار دیے جائیں: سانپ، کوا جس کے سر پر سفید نشان ہوتا ہے، چوہا، کٹنا کتا اور چیل۔''

[٢٨٦٣] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

[2863] حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے، انھوں

الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: اَلْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

نے اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (جاندار) موذی ہیں، حرم میں بھی قتل کر دیے جائیں: بچھو، چوہا، چیل، دھبوں والا کوا اور کاٹنے والا کتا۔'' (چار یا پانچ کہنے کا مقصد تحدید نہیں تھا۔ آگے جتنے نام لیے گئے ان کا بیان تھا۔)

[٢٨٦٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2864] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے مذکورہ بالا سند سے بھی حدیث بیان کی۔

[٢٨٦٥] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: اَلْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2865] یزید بن زریع نے حدیث بیان کی: (کہا:) ہمیں معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (جاندار) موذی ہیں، حرم میں بھی مار ڈالے جائیں: چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔''

[٢٨٦٦] ٧٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

[2866] ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی، (کہا:) ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے حل وحرم میں پانچ موذی (جانوروں) کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ پھر (عبدالرزاق) نے یزید بن زریع کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٨٦٧] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ، تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ».

[2867] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (انھوں نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ہیں، سب کے سب موذی ہیں، انھیں حرم میں بھی مار دیا جائے: کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا۔''

[٢٨٦٨] ٧٢-(١١٩٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ لَّا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: اَلْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2868] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (موذی جانور) ہیں، جو انھیں حرم میں اور احرام کی حالت میں، مار دے اس پر کوئی گناہ نہیں: چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔''

وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: «فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ». [انظر: ٢٨٧٢]

ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں کہا: ''حرمت والے مقامات میں اور احرام کی حالت میں۔''

[٢٨٦٩] ٧٣-(١٢٠٠) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ، لَّا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ: اَلْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2869] یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جانوروں میں سے پانچ ہیں، جو سب کے سب موذی ہیں، انھیں قتل کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں: بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

[٢٨٧٠] ٧٤-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِي إِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ تُقْتَلَ الْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ.

[2870] ہم سے زہیر نے بیان کیا (کہا:) ہمیں زید بن جبیر نے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: احرام والا کس جانور کو مار سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک اہلیہ نے خبر دی کہ آپ نے حکم دیا، یا آپ کو (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا کہ چوہا، بچھو، چیل، کاٹنے والا کتا اور کوا قتل کر دیے جائیں۔

[٢٨٧١] ٧٥-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ: مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ

[2871] ابوعوانہ نے زید بن جبیر سے حدیث سنائی، کہا: ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ایک آدمی احرام کی حالت میں کون سے جانور کو قتل کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا:

الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: حَدَّثَتْنِي إِحْدٰى نِسْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَالْفَأْرَةِ، وَالْعَقْرَبِ، وَالْحُدَيَّا، وَالْغُرَابِ، وَالْحَيَّةِ.

مجھے نبی ﷺ کی ایک اہلیہ نے بتایا کہ آپ ﷺ (احرام کی حالت میں) باولے کتے، چوہے، بچھو، چیل، کوے اور سانپ کو مارنے کا حکم دیتے تھے۔

قَالَ: وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا.

(ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: اور نماز میں بھی۔

[٢٨٧٢] ٧٦-(١١٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ، لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[راجع: ٢٨٦٨]

[2872] مالک نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (موذی جانور ایسے) ہیں کہ احرام باندھنے والے پر انھیں قتل کر دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

[٢٨٧٣] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ لِي نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ، فِي قَتْلِهِنَّ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2873] ابن جریج نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا سنا، وہ احرام والے شخص کے لیے کن جانوروں کو مارنا حلال قرار دیتے تھے؟ نافع نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''پانچ (موذی) جانور ہیں، انھیں مارنے میں ان کے مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

[٢٨٧٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَّعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، جَمِيعًا عَنْ نَّافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي

[2874] لیث بن سعد اور جریر، یعنی ابن حازم نے نافع سے، اسی طرح عبیداللہ، ایوب اور یحییٰ بن سعید ان تینوں نے بھی نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، اسی طرح مالک اور ابن جریج کی طرح ہی حدیث بیان کی، ان میں سے کسی ایک نے بھی، نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، کے الفاظ نہیں کہے،

أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ، وَّلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ: عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحْدَهُ، وَقَدْ تَّابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ - عَلٰى ذٰلِكَ - ابْنُ إِسْحٰقَ.

سوائے اکیلے ابن جریج کے، (البتہ) ابن اسحاق نے ان الفاظ میں ابن جریج کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے بھی سنی تھی اور ان کی ہمشیرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی سنائی تھی۔ وہ اکثر اپنی ہمشیرہ کے حوالے سے یہ حدیث سناتے تھے۔ اس طرح ان کی طرف سے علم کے صدقۂ جاریہ کا آغاز ہوتا تھا۔

[٢٨٧٥] ٧٨-(...) وَحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَّافِعٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خَمْسٌ لَّا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ»، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[2875] محمد بن اسحاق نے نافع اور عبیداللہ بن عبداللہ سے خبر دی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''پانچ (موذی جانور) ہیں، ان میں سے جو بھی حرم میں قتل کر دیا جائے، اس کے قتل پر کوئی گناہ نہیں،'' پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[٢٨٧٦] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ، مَّنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ، والْحُدَيَّا» - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيٰى -.

[2876] یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حجر نے اسماعیل بن جعفر سے حدیث بیان کی، کہا: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (موذی جانور) ہیں، جو انھیں احرام کی حالت میں قتل کر دے، اس پر کوئی گناہ نہیں: بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔'' الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کے ہیں۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى، وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ، وَبَيَانِ قَدْرِهَا) (التحفة ١٠)

باب: 10- اگر بیماری لاحق ہو تو احرام والے کے لیے سر منڈوانا جائز ہے اور سر مونڈنے کے سبب اس پر فدیہ واجب ہے اور فدیے کی مقدار کی وضاحت

[٢٨٧٧] ٨٠-(١٢٠١) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ - قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ: قِدْرٍ لِّي، وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: بُرْمَةٍ لِّي - وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي، فَقَالَ: «أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً».

[2877] مجھے عبیداللہ بن عمر قواریری اور ابو ربیع نے حدیث بیان کی (دونوں نے کہا:) ہمیں حماد بن زید نے حدیث سنائی، (حماد بن زید نے کہا:) ہمیں ایوب نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے مجاہد سے سنا، وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حدیبیہ کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں۔ قواریری کے بقول اپنی ہنڈیا کے نیچے اور ابو ربیع کے بقول۔ اپنی پتھر کی دیگ کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور (میرے سر کی) جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے سر کی مخلوق (جوئیں) تمھارے لیے باعث اذیت ہیں؟'' کہا: میں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو اپنا سر منڈوا دو (اور فدیے کے طور پر) تین دن کے روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا (ایک) قربانی دے دو۔''

قَالَ أَيُّوبُ: فَلَا أَدْرِي بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ.

ایوب نے کہا: مجھے علم نہیں ان (فدیے کی صورتوں میں) سے آپ ﷺ نے کس چیز کا پہلے ذکر کیا۔

[٢٨٧٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[2878] ابن علیہ نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٢٨٧٩] ٨١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[2879] ابن عون نے مجاہد سے، انھوں نے عبدالرحمٰن

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة:١٩٦]، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «اُدْنُهْ» فَدَنَوْتُ فَقَالَ: «اُدْنُهْ» فَدَنَوْتُ. فَقَالَ ﷺ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟».

بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی: ''پھر اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈوا لے) تو فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔'' کہا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ''ذرا قریب آؤ۔'' میں آپ کے (کچھ) قریب ہو گیا، آپ نے فرمایا: ''اور قریب آؤ۔'' تو میں آپ کے اور قریب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تمھاری جوئیں تمھیں ایذا دیتی ہیں؟''

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، مَّا تَيَسَّرَ.

ابن عون نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (کعب رضی اللہ عنہ) نے کہا: جی ہاں، (کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ روزے، صدقے یا قربانی میں سے جو آسان ہو بطور فدیہ دوں۔

[٢٨٨٠] ٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا، فَقَالَ: «أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ رَأْسَكَ» قَالَ: فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة:١٩٦] فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ».

[2880] سیف (بن سلیمان) نے کہا: میں نے مجاہد سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ ان کے اوپر (کی طرف) آ کھڑے ہوئے اور ان کے سر سے جوئیں گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری جوئیں تمھیں اذیت دیتی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو اپنا سر منڈوا لو۔'' (کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''پھر اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈوا لے) تو فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تین دن کے روزے رکھو یا (کسی بھی جنس کا) ایک فرق (تین صاع) چھ مسکینوں میں صدقہ کرو یا جو قربانی میسر ہو کرو۔''

[٢٨٨١] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[2881] ابن ابی نجیح، ایوب، حمید اور عبدالکریم نے مجاہد

أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَّأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَّعَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَّهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَّالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ - وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ - أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً».

سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے جب حدیبیہ میں تھے، ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ (کعب رضی اللہ عنہ) احرام کی حالت میں تھے اور ایک ہنڈیا کے نیچے آگ جلانے میں لگے ہوئے تھے، جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری یہ جوئیں تمھیں اذیت دے رہی ہیں؟'' انھوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا لو، اور ایک فرق کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو۔۔ ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔۔ یا تین دن کے روزے رکھو یا قربانی کے ایک جانور کی قربانی کر دو۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: «أَوِ اذْبَحْ شَاةً».

ابن ابی نجیح (کے الفاظ ہیں) ''یا ایک بکری ذبح کر دو۔''

[٢٨٨٢] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: «آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «احْلِقْ، ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا، أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِينَ».

[2882] ابو قلابہ نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ حدیبیہ کے دنوں میں ان کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: ''تمھارے سر کی جوؤں نے تمھیں اذیت دی ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''سر منڈوا دو، پھر ایک بکری بطور قربانی ذبح کرو یا تین دن کے روزے رکھو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو۔''

[٢٨٨٣] ٨٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُّ إِلٰى كَعْبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ

[2883] شعبہ نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن معقل سے، انھوں نے کہا: میں کعب (بن عجرہ) رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھا، وہ اس وقت (کوفہ کی ایک) مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ ''تو روزوں یا صدقہ یا قربانی سے فدیہ دے۔'' حضرت

صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾؟ فَقَالَ: كَعْبٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَزَلَتْ فِيَّ، كَانَ بِي أَذًى مِّنْ رَأْسِي، فَحُمِلْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي، فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرٰى، أَتَجِدُ شَاةً؟» فَقُلْتُ: لَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾، قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِّكُلِّ مِسْكِينٍ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَّهِيَ لَكُمْ عَامَّةً.

کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے سر میں تکلیف تھی مجھے اس حال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جایا گیا کہ جوئیں میرے چہرے پر پڑ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا: ”میرا خیال نہیں تھا کہ تمھاری تکلیف اس حد تک پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں۔ کیا تمھارے پاس کوئی بکری ہے؟“ میں نے عرض کی: نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ (نبی ﷺ نے) فرمایا: ”(تمھارے ذمے) تین دنوں کے روزے ہیں یا چھ مسکینوں کا کھانا، ہر مسکین کے لیے آدھا صاع کھانا۔“ (پھر کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: یہ آیت خصوصی طور پر میرے لیے اتری اور عمومی طور پر یہ تمھارے لیے بھی ہے۔

فائدہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا پورا واقعہ سنایا۔ مختلف راویوں نے مختلف انداز میں کچھ تفصیلات بیان کیں، کچھ چھوڑ دیں۔ ساری تفصیلات یکجا کی جائیں تو پورا واقعہ اس طرح سامنے آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو بڑی ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتے وقت دیکھا تو آپ کو ان کی تکلیف نظر آئی۔ آپ ان کے بارے میں فکر مند ہوئے، پھر آپ نے خود ان کے بارے میں پوچھا یا آپ کو ان کا حال بتایا گیا تو آپ نے انھیں بلا بھیجا۔ اس وقت ان کی حالت اور زیادہ خراب ہو چکی تھی، انھیں چارپائی یا کسی اور چیز پر اٹھا کر لایا گیا۔ آپ نے دیکھ کر ان سے فرمایا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ تمھاری تکلیف اس حد تک پہنچ چکی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ان سے کہا کہ تمھیں سر کے بال منڈوانے ہوں گے، پھر آپ نے خود حجام بلا کر اپنے سامنے ان کا سر منڈوا دیا (حدیث: 2884) اسی موقع پر آپ ﷺ نے فدیے کے لیے کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان کے پاس کوئی بکری ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں، تو قرآن مجید کی ایک آیت اتری جس میں تین متبادل طریقے بتائے گئے ہیں۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بعد میں قربانی کا انتظام ہو گیا اور انھوں نے قربانی کر دی۔

[٢٨٨٤] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

[2884] زکریا بن ابی زائدہ سے روایت ہے، کہا: ہمیں عبدالرحمن بن اصبہانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن معقل نے، انھوں نے کہا: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ وہ احرام باندھ کر نبی ﷺ کے ساتھ نکلے، ان کے سر اور داڑھی میں (کثرت سے) جوئیں

مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ؟» قَالَ: مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ﴾ [البقرة:١٩٦]، ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً.

پڑ گئیں۔ اس (بات) کی خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے انھیں بلا بھیجا اور حجام کو بلا کر ان کا سر مونڈ وا دیا، پھر ان سے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس کوئی قربانی ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: (اے اللہ کے رسول) میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا، آپ نے انھیں حکم دیا: تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ مسکینوں کو کھانا مہیا کر دو، ہر دو مسکینوں کے لیے ایک صاع ہو۔ اللہ عزوجل نے خاص ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ''جو شخص تم میں سے مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو۔'' اس کے بعد یہ (اجازت) عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ) (التحفة ١١)

باب: 11- جو شخص احرام کی حالت میں ہو، اس کے لیے سینگی (پچھنے) لگوانے کا جواز

[٢٨٨٥] ٨٧-(١٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ وَّعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[انظر: ٤٠٤١، ٤٠٤٢، ٥٧٤٩]

[2885] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

[٢٨٨٦] ٨٨-(١٢٠٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَّسَطَ رَأْسِهِ.

[2886] حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مکہ کے راستے میں، احرام کی حالت میں اپنے سر کے درمیان کے حصے پر سینگی لگوائی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ) (التحفة ١٢)

باب:12- محرم کے لیے اپنی آنکھوں کے علاج کا جواز

[٢٨٨٧] ٨٩-(١٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ، اشْتَكٰى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَيْنَيْهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ، فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبْرِ، فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ: ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبْرِ.

[2887] سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں ایوب بن موسیٰ نے نُبَیہ بن وہب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم ابان بن عثمان کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، جب ہم مَلَل کے مقام پر پہنچے تو عمر بن عبیداللہ کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی، جب ہم رَوحاء میں تھے تو ان کی تکلیف شدت اختیار کر گئی، انھوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے ابان بن عثمان کی طرف قاصد بھیجا، انھوں نے ان کی طرف جواب بھیجا کہ دونوں (آنکھوں) پر ایلوے کا لیپ کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے اس شخص کے متعلق حدیث بیان کی تھی جو احرام کی حالت میں تھا، جب اس کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی تو آپ نے (اس کی آنکھوں پر) ایلوے کا لیپ کرایا تھا۔

[٢٨٨٨] ٩٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ مَعْمَرٍ، رَمِدَتْ عَيْنُهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبْرِ، وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ.

[2888] ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی، کہا: مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ایوب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے نبیہ بن وہب نے حدیث بیان کی کہ (ایک بار احرام کی حالت میں) عمر بن عبیداللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ انھوں نے ان میں سرمہ لگانے کا ارادہ فرمایا تو ابان بن عثمان نے انھیں روکا اور کہا کہ اس پر ایلوے کا لیپ کر لیں۔ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ نے ایسا ہی کیا تھا۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ) (التحفة ١٣)

باب: 13- محرم کے لیے اپنا بدن اور سر دھونے کا جواز

[٢٨٨٩] ٩١-(١٢٠٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَّغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلٰى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْتُّهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَّصُبُّ: اُصْبُبْ، فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ - ﷺ - يَفْعَلُ.

[2889] سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن حنین) سے، انھوں نے عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ ابواء کے مقام پر ان دونوں کے درمیان اختلاف ہوا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: محرم شخص اپنا سر دھو سکتا ہے۔ اور مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے (عبداللہ بن حنین کو) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ میں ان سے (اس کے بارے میں) مسئلہ پوچھوں (جب میں ان کے پاس پہنچا تو) انھیں ایک کپڑے سے پردہ کر کے کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان (جو کنویں سے فاصلے پر لگائی جاتی تھیں اور ان پر لگی ہوئی چرخی پر سے اونٹ وغیرہ کے ذریعے ڈول کا رسہ کھینچا جاتا تھا) غسل کرتے ہوئے پایا۔ (عبداللہ بن حنین نے) کہا: میں نے انھیں سلام کہا، وہ بولے: یہ کون (آیا) ہے؟ میں نے عرض کی: میں عبداللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ میں آپ سے پوچھوں: اللہ کے رسول ﷺ، احرام کی حالت میں، اپنا سر کیسے دھویا کرتے تھے؟ (میری بات سن کر) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے نیچے کیا حتی کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا، پھر اس شخص سے جو آپ پر پانی انڈیل رہا تھا، کہا: پانی ڈالو۔ اس نے آپ کے سر پر پانی انڈیلا، پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو خوب حرکت دی، اپنے دونوں ہاتھوں کو آگے لے آئے اور پیچھے لے گئے، پھر کہا: میں نے آپ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

[٢٨٩٠] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى

[2890] ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زید بن اسلم نے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور کہا کہ

ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلٰى رَأْسِهِ جَمِيعًا، عَلٰى جَمِيعِ رَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا.

ابوایوب نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پورے سر پر پھیرا، انھیں آگے اور پیچھے لے گئے۔ اس کے بعد حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ سے کبھی بحث نہیں کیا کروں گا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ) (التحفة ١٤)

باب: 14- کوئی شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے، تو کیا کیا جائے؟

[٢٨٩١] ٩٣-(١٢٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَعِيرِهِ، فَوُقِصَ، فَمَاتَ، فَقَالَ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[2891] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے، (انھوں نے) سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے اونٹ سے گر گیا۔ اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسی کے دونوں کپڑوں (احرام کی دونوں چادروں) میں اسے کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ تلبیہ پکار رہا ہوگا۔“

[٢٨٩٢] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَّأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ مِنْ رَّاحِلَتِهِ، قَالَ أَيُّوبُ: فَأَوْقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ - وَقَالَ عَمْرٌو: فَوَقَصَتْهُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، قَالَ أَيُّوبُ: فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا،

[2892] حماد نے عمرو بن دینار اور ایوب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: ایک شخص عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف میں تھا کہ اپنی سواری سے گر گیا، ایوب نے کہا: اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ ڈالی ــ یا کہا: اسے اسی وقت مار ڈالا ــ اور عمرو نے فَوَقَصَتْهُ کہا (اس کی گردن کا منکا توڑ دیا۔) رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔“ ایوب نے کہا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

وَقَالَ عَمْرٌو : فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي».

اسے اسی حالت میں تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔'' اور عمرو نے کہا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا، وہ تلبیہ پکار رہا ہوگا۔''

[٢٨٩٣] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ.

[2893] اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سعید بن جبیر سے خبر دی گئی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کے ساتھ وقوف کر رہا تھا اور احرام کی حالت میں تھا۔ (آگے) ایوب سے حماد کی روایت کے مانند حدیث ذکر کی۔

[٢٨٩٤] ٩٦-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ، فَوُقِصَ وَقْصًا، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَّأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي».

[2894] ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: ایک شخص احرام کی حالت میں نبی ﷺ کے ساتھ آیا، وہ اپنے اونٹ سے گر گیا، (اس سے) اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسے اس کے اپنے (احرام کے) دو کپڑے پہناؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو، بلاشبہ وہ قیامت کے روز آئے گا، تلبیہ پکار رہا ہوگا۔''

[٢٨٩٥] ٩٧-(...) وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

وَزَادَ: لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ.

[2895] محمد بن بکر بُرسانی نے کہا: ہمیں ابن جریج نے عمرو بن دینار سے خبر دی کہ انھیں سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، کہا: ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔ (آگے) اسی کے مانند ہے مگر (محمد بن بکر نے) کہا: ''بلاشبہ اسے قیامت کے روز، تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔''

اس میں یہ اضافہ کیا کہ سعید بن جبیر نے گرنے کی جگہ کا نام نہیں لیا۔

[٢٨٩٦] ٩٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[2896] سفیان ثوری نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص کو اس کی سواری نے گرا کر مار دیا، وہ احرام کی حالت میں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسی کے (احرام کے) دو کپڑوں میں کفنا دو، اس کا سر اور چہرہ نہ ڈھانپو۔ بلاشبہ اسے قیامت کے دن تلبیہ پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔''

[٢٨٩٧] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحْرِمًا، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ، وَّلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا».

[2897] ہمیں ابو بشر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص احرام کی حالت میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسے اس کے دو کپڑوں (احرام کی دو چادروں) میں کفن دو، نہ اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔ بلاشبہ یہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے بال چپکے ہوئے ہوں گے۔'' (جس طرح موت کے وقت احرام کی حالت میں تھے۔)

[٢٨٩٨] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا وَّقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّلَا يُمَسَّ طِيبًا، وَّلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا.

[2898] ابو عوانہ نے ابو بشر سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے (گرا کر) اس (کی گردن) کا منکا توڑ دیا جبکہ وہ (شخص) احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر حج میں شریک) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے، خوشبو نہ لگائی جائے، نہ ہی اس کا سر ڈھانپا جائے۔ بلاشبہ اسے قیامت کے روز (احرام کی حالت میں) چپکے ہوئے بالوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[٢٨٩٩] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ. قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُّحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَوَقَعَ مِنْ نَّاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُّغْسَلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّأَنْ يُّكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا يُمَسَّ طِيبًا، خَارِجٌ رَّأْسُهُ.

قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ: خَارِجٌ رَّأْسُهُ وَوَجْهُهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا.

[2899] شعبہ نے کہا: میں نے ابو بشر سے سنا، وہ سعید بن جبیر سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھا۔ (اسی دوران میں) وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا تو اس نے اسی وقت اسے مار دیا۔ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر (کفن سے) باہر نکلا ہوا ہو۔

شعبہ نے کہا: مجھے بعد میں انھوں نے یہی حدیث (اس طرح) بیان کی کہ اس کا سر اور چہرہ باہر ہو۔ بلاشبہ اسے قیامت کے دن (احرام میں) چپکے بالوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[٢٩٠٠] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَّقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ، وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّأَنْ يَّكْشِفُوا وَجْهَهُ- حَسِبْتُهُ قَالَ: - وَرَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ.

[2900] ابو زبیر نے کہا: میں نے سعید بن جبیر کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک شخص کی اس کی سواری نے گرا کر گردن توڑ دی، وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان (صحابہ) کو حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیں، اس کا چہرا۔۔ اور میرا خیال ہے، کہا:۔۔ اور سر برہنہ رکھیں، بلاشبہ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھایا جائے گا کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ پکار رہا ہوگا۔

[٢٩٠١] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ، فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، وَّلَا

[2901] منصور نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے ساتھ ایک شخص (سفرِ حج میں شریک) تھا، اسے اس کی اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہوگیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اسے غسل دو اور خوشبو اس کے قریب نہ لاؤ، نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ بلاشبہ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھایا

تُغَطُّوا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي».

جائے گا کہ وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ) (التحفة ١٥)

باب: 15- احرام باندھنے والا احرام کا آغاز کرتے ہوئے بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے احرام کھولنے کی شرط عائد کرسکتا ہے

[٢٩٠٢] ١٠٤-(١٢٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهَا: «أَرَدْتِ الْحَجَّ؟» قَالَتْ: وَاللهِ! مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً، فَقَالَ لَهَا: «حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي: اَللّٰهُمَّ! مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي» وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ.

[2902] ابو اسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ضُباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا (بن عبدالمطلب) کے ہاں تشریف لے گئے اور دریافت کیا: ''تم حج کا ارادہ رکھتی ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم میں خود کو بیماری کی حالت میں پاتی ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''حج (کی نیت) کرو اور شرط کرلو اور یوں کہو: اَللّٰهُمَّ! مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي ''اے اللہ! میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا۔'' وہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

[٢٩٠٣] ١٠٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، وَأَنَا شَاكِيَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حُجِّي، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي».

[2903] زہری نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں جبکہ میں بیمار (بھی) ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم حج کے لیے نکل پڑو اور یہ شرط کرلو کہ (اے اللہ!) میں اسی جگہ احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا۔''

[٢٩٠٤] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِثْلَهُ.

[2904] معمر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی (گزشتہ حدیث) کے مطابق حدیث روایت کی۔

[٢٩٠٥] ١٠٦-(١٢٠٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَّعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ، وَّإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «أَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي». قَالَ: فَأَدْرَكَتْ.

[2905] ابوزبیر نے طاوس کو اور ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور کہا: میں (بیماری کی وجہ سے) خود کو مشکل سے اٹھا پاتی ہوں اور حج بھی کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''حج کا احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ (اے اللہ!) جہاں تو مجھے روک دے گا، وہی میرے احرام کھول دینے کا مقام ہو گا۔'' (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: کہ (ضباعہ رضی اللہ عنہا نے) حج کر لیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ان گھروں میں تشریف لے گئے جہاں ضباعہ رضی اللہ عنہا کا بھی گھر تھا۔ وہ اپنے گھر سے نکل کر ملنے آئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پوچھنے پر اپنی حج کی خواہش اور بیماری کے بارے میں بتایا۔

[٢٩٠٦] ١٠٧-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَشْتَرِطَ، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2906] عمرو بن ہرم نے سعید بن جبیر اور عکرمہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ضباعہ رضی اللہ عنہا نے حج کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ شرط لگا لیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

[٢٩٠٧] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ -قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو عَامِرٍ، وَّهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو - حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ

[2907] ہمیں اسحاق بن ابراہیم، ابوایوب غیلانی اور احمد بن خراش نے حدیث بیان کی ۔ اسحاق نے کہا: ہم کو خبر دی اور دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ۔ ابوعامر نے جو عبدالملک بن عمرو ہیں، انھوں نے کہا: ہمیں رباح نے، جو ابن ابی معروف ہیں، عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ضباعہ رضی اللہ عنہا

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِضُبَاعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: «حُجِّي، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي».

سے فرمایا: ”حج (کی نیت) کرو اور (احرام باندھتے ہوئے) شرط کرلو کہ (اے اللہ) تو نے جہاں مجھے روک دیا، وہیں میرا احرام ختم ہو جائے گا۔“

وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ: أَمَرَ ضُبَاعَةَ.

اور اسحاق کی روایت کے الفاظ ہیں: (آپ نے) ضباعہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ، وَكَذَا الْحَائِضُ) (التحفة ١٦)

باب: 16- نفاس والی عورتیں احرام باندھ سکتی ہیں، احرام کے لیے ان کا غسل کرنا مستحب ہے اور حائضہ کا بھی یہی حکم ہے

[٢٩٠٨] ١٠٩-(١٢٠٩) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، بِالشَّجَرَةِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ، يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ.

[2908] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ (ذوالحلیفہ کے مقام پر واقع) درخت کے قریب، (قیام کے دوران میں) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو محمد بن ابی بکر کی (پیدائش کی) وجہ سے نفاس کا خون آنا شروع ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان (اپنی اہلیہ اسماء رضی اللہ عنہا) سے کہیں کہ وہ غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

[٢٩٠٩] ١١٠-(١٢١٠) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ.

[2909] جعفر (صادق) نے اپنے والد محمد (باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم) سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث (کے بارے) میں روایت کی کہ جب انھیں ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے ان (اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ وہ غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

(المعجم ١٧) - **(بَابُ بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ، وَأَنَّهُ يَجُوزُ إِفْرَادُ الْحَجِّ وَالتَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ، وَجَوَازِ إِدْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ، وَمَتَى يَحِلُّ الْقَارِنُ مِنْ نُسُكِهِ)** (التحفة ١٧)

باب: 17-احرام کی مختلف صورتیں، حجِ افراد، تمتع اور قران، نیز عمرے (کے احرام) میں، احرامِ حج کو شامل کر لینے کا جواز، اور (یہ کہ) حجِ قران کرنے والا کب احرام کھولے

[٢٩١٠] ١١١-(١٢١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا» قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ» قَالَتْ فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: «هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ». فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ؛ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا. [انظر: ٣٢٢٢]

[2910] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال (اس کی ادائیگی کے لیے) اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، اور ہم (میں سے کچھ) نے عمرے کے لیے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قربانی کا جانور جس کے ساتھ ہو، وہ عمرے کے ساتھ ہی حج کا بھی تلبیہ پکارے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں (کے لیے عائد کردہ احرام کی پابندیوں) سے آزاد نہ ہو جائے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب میں مکہ پہنچی تو ایام مخصوصہ میں تھی، میں نے حج کا طواف کیا اور نہ صفا مروہ کے درمیان سعی کی، میں نے اس (صورتِ حال) کا شکوہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے سر کے بال کھولو اور کنگھی کرو، (پھر) حج کا تلبیہ پکارنا شروع کر دو اور عمرے کو چھوڑ دو۔'' انھوں نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا، پھر جب ہم نے حج ادا کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تنعیم بھیجا، میں نے (وہاں سے احرام باندھ کر) عمرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ (عمرہ) تمھارے (اس رہ جانے والے) عمرے کی جگہ ہے۔'' جن لوگوں نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا، انھوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا اور پھر احرام کھول دیے۔ پھر جب وہ لوگ (حج کے

دوران میں) منٰی سے لوٹے تو انھوں نے اپنے حج کے لیے دوسری بار طواف کیا، البتہ وہ لوگ جنھوں نے حج اور عمرے کو جمع کیا تھا (حج قران کیا تھا) تو انھوں نے (صفا مروہ کا) ایک ہی طواف کیا۔

[۲۹۱۱] ۱۱۲-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَّلَمْ يُهْدِ، فَلْيَحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّأَهْدٰى، فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ». قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي، وَأَمْتَشِطَ، وَأُهِلَّ بِحَجٍّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ، حَتّٰى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي، بَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَّأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا.

[2911] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا اور بعض نے (صرف) حج کے لیے، حتی کہ ہم مکہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا اور وہ قربانی نہیں لایا، وہ احرام کھول دے۔ اور جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور ساتھ قربانی بھی لایا ہے، وہ جب تک قربانی ذبح نہ کر لے احرام ختم نہ کرے۔ اور جس نے صرف حج کے لیے تلبیہ کہا تھا وہ اپنا حج مکمل کرے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: مجھے (راستے میں) ایام شروع ہو گئے۔ میں عرفہ کے دن تک ایام ہی میں رہی اور میں نے صرف عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے سر کے بال کھولوں، کنگھی کروں اور حج کے لیے تلبیہ پکاروں اور عمرے (کے اعمال) چھوڑ دوں، تو میں نے یہی کیا۔ جب میں نے اپنا حج ادا کر لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اس عمرے کی جگہ عمرہ کر لوں، جسے حج کا دن آ جانے کی بنا پر مکمل کر کے میں اس کا احرام نہ کھول پائی تھی۔

[۲۹۱۲] ۱۱۳-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

[2912] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے سفر

عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». قَالَتْ: فَحِضْتُ، فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي؟ قَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ». قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا.

کے لیے) نکلے۔ میں نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا، لیکن (اپنے) ساتھ قربانی نہیں لائی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ قربانی کے جانور ہوں وہ اپنے عمرے کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک ان دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: مجھے ایام شروع ہو گئے، جب عرفہ کی رات آ گئی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا، اب میں اپنے حج کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے سر کے بال کھولو، کنگھی کرو اور عمرے سے رک جاؤ، حج کے لیے تلبیہ پکارو۔'' انھوں نے کہا: جب میں نے اپنا حج مکمل کر لیا (تو آپ نے میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کو حکم دیا، انھوں نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور مقامِ تنعیم سے اس عمرے کی جگہ جس سے میں رک گئی تھی (دوسرا) عمرہ کروا دیا۔

[٢٩١٣] ١١٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ» قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَجٍّ وَّأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَّعَهُ، وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ، وَأَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ، وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ.

[2913] سفیان نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفرِ حج کے لیے) نکلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو اکٹھے عمرے اور حج کے لیے تلبیہ پکارنا چاہے، پکارے، جو (صرف) حج کے لیے تلبیہ پکارنا چاہے، پکارے، اور جو (صرف) عمرے کے لیے پکارنا چاہے وہ ایسا کرلے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کے لیے تلبیہ پکارا اور آپ کے ساتھ کئی لوگوں نے (اکیلے حج کے لیے) تلبیہ کہا، کئی لوگوں نے عمرے اور حج (دونوں) کے لیے تلبیہ کہا اور کئی لوگوں نے صرف عمرے کے لیے کہا اور میں ان لوگوں میں شامل تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا۔

[٢٩١٤] ١١٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[2914] عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے، انھوں نے

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ» قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنْهُمْ مَّنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ». قَالَتْ: فَفَعَلْتُ: فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، وَقَدْ قَضَى اللهُ حَجَّنَا، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَضَى اللهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا.

وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ.

اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب قریب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو صرف عمرے کے لیے تلبیہ کہنا چاہے، کہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں قربانی ساتھ لایا ہوں تو میں بھی عمرے کا تلبیہ کہتا۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: لوگوں میں کچھ ایسے تھے، جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا، اور کچھ ایسے تھے جنھوں نے صرف حج کا تلبیہ کہا اور میں ان لوگوں میں سے تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا۔ ہم نکل پڑے حتی کہ مکہ آ گئے۔ میرے لیے عرفہ کا دن اس طرح آیا کہ میں ایام میں تھی اور میں نے (ابھی) عمرے (کی تکمیل کر کے اس) کا احرام کھولا نہیں تھا۔ میں نے اس (بات) کا شکوہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا عمرہ چھوڑ دو، اپنے سر کی مینڈھیاں کھول دو، کنگھی کر لو اور حج کا تلبیہ کہنا شروع کر دو۔'' انھوں نے کہا: میں نے یہی کیا۔ جب حَصْبَہ کی رات آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل فرما دیا تھا تو (آپ نے) میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بھیجا، انھوں نے مجھے ساتھ بٹھایا اور مجھے لے کر تنعیم کی طرف نکل پڑے، وہاں سے میں نے عمرے کا تلبیہ کہا۔ اس طرح اللہ نے ہمارا حج بھی پورا کرا دیا اور عمرہ بھی۔ (ہشام نے کہا:) اس (الگ عمرے) کے لیے نہ قربانی کا کوئی جانور (ساتھ لایا گیا) تھا نہ صدقہ تھا اور نہ روزہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان میں سے کوئی کام کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔)

[٢٩١٥] ١١٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ

[2915] ابن نمیر نے ہشام سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب قریب (حج کے لیے)

مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ» وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدَةَ.

نکلے، اور ہمارے پیش نظر صرف حج ہی تھا۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو عمرے کا تلبیہ پکارنا چاہے وہ (اکیلے) عمرے کا تلبیہ پکارے۔'' پھر عبدہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٩١٦] ١١٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ، وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِيهِ: قَالَ عُرْوَةُ فِي ذٰلِكَ: إِنَّهُ قَضَى اللهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا، قَالَ هِشَامٌ: وَّلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ.

[2916] وکیع نے ہشام سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے مدینہ سے) نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرے کا تلبیہ پکارا، بعض نے حج اور عمرے دونوں کا اکٹھا اور بعض نے صرف حج کا۔ اور میں ان لوگوں میں شامل تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ پکارا تھا۔ اور (وکیع نے) آگے ان دونوں (عبدہ اور ابن نمیر) کی طرح حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ کہا: عروہ نے اس کے بارے میں کہا: بلاشبہ اللہ نے ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا حج بھی مکمل کروادیا اور عمرہ بھی۔ ہشام نے کہا: اور (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) اس طرح عمرہ کرنے میں نہ کوئی قربانی تھی، نہ روزہ اور نہ صدقہ۔

فائدہ: حضرت ہشام رحمہ اللہ کے مطابق اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حج وعمرہ ساتھ کرنے کی نیت کر کے چلتیں تو ان میں سے کوئی ایک چیز ان پر لازم ہوتی، جو ان کے خیال کے مطابق نہ تھی۔

[٢٩١٧] ١١٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمْ

[2917] محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے کچھ ایسے تھے جنھوں نے (صرف) عمرے کا تلبیہ کہا، بعض نے حج اور عمرے دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا۔ جس نے عمرے کا تلبیہ کہا تھا وہ تو (عمرے کی تکمیل کے بعد) حلال ہوگیا، اور جنھوں نے صرف حج کا یا حج اور عمرے دونوں کا تلبیہ کہا تھا اور قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے وہ لوگ قربانی کا دن

يَحِلُّوا، حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

آنے تک احرام کی پابندیوں سے آزاد نہیں ہوئے۔

[٢٩١٨] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ، أَوْ قَرِيبٍ مِّنْهَا، حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «أَنَفِسْتِ» - يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ - قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي» قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِّسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

[2918] قاسم نے اپنے والد (محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارے پیش نظر حج کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم مقامِ سرِف یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے ایام شروع ہو گئے۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے روتا ہوا پایا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے ایام شروع ہو گئے ہیں؟'' (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ (کر مقدر کر) دی ہے۔ تم (سارے) کام ویسے ہی سرانجام دو جیسے حاجی کرتے ہیں، سوائے یہ کہ جب تک غسل نہ کر لو بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔'' (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: (اس حج میں) رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

فائدہ: اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سب بیویوں کی طرف سے قربانی کی تھی، حضرت عائشہ ؓ کی طرف سے بھی قربانی ہو گئی تھی۔

[٢٩١٩] ١٢٠-(...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ، قَالَ: «مَا لَكِ؟ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟» قُلْتُ:

[2919] عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، (انھوں نے) کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور حج ہی کا ذکر کر رہے تھے۔ جب ہم سرِف کے مقام پر پہنچے تو میرے ایام شروع ہو گئے، (اس اثنا میں) رسول اللہ ﷺ میرے (حجرے میں) داخل ہوئے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھیں کیا رلا رہا ہے؟'' میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! کاش میں اس سال حج کے لیے نہ نکلتی۔ آپ نے پوچھا: ''تمھارے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ کہیں تمھیں ایام تو شروع نہیں ہو گئے؟''

نَعَمْ، قَالَ: «هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي». قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «اجْعَلُوهَا عُمْرَةً» فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، قَالَتْ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ، ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَفَضْتُ، قَالَتْ: فَأُتِينَا بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: أَهْدٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِّسَائِهِ الْبَقَرَ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَتْ: فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي عَلٰى جَمَلِهِ، قَالَتْ: فَإِنِّي لَأَذْكُرُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعُسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ، حَتّٰى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا.

میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''یہ چیز تو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دی ہے۔ تم تمام کام ویسے کرتی جاؤ جیسے (تمام) حاجی کریں، مگر جب تک پاک نہ ہو جاؤ بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔'' انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: جب میں مکہ پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تم اسے (حج کی نیت کو بدل کر) عمرہ کرلو۔'' جن کے پاس قربانیاں تھیں ان کے علاوہ تمام صحابہ نے (اسی کے مطابق عمرے کا) تلبیہ پکارنا شروع کر دیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اور قربانیاں (صرف) رسول اللہ ﷺ، ابوبکر وعمر اور (بعض) اصحاب ثروت رضی اللہ عنہم (ہی) کے پاس تھیں۔ جب وہ چلے تو انھوں نے (حج کا) تلبیہ پکارا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب قربانی کا دن آیا تو میں پاک ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں نے طواف (افاضہ) کرلیا۔ (انھوں نے) کہا: ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انھوں (لانے والوں) نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے۔ جب (مدینہ کے راستے پر منیٰ کے فوراً بعد کی منزل) محصب کی رات آئی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ تو حج اور عمرہ (دونوں) کرکے لوٹیں اور میں (اکیلا) حج کر کے لوٹوں؟ کہا: آپ ﷺ نے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا، انھوں نے مجھے اپنے اونٹ پر ساتھ بٹھایا۔ (انھوں نے) کہا: مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں (اس وقت) نوعمر لڑکی تھی، (راستے میں) میں اونگھ رہی تھی اور میرا منہ (بار بار) کجاوے کی پچھلی لکڑی سے ٹکراتا تھا، حتی کہ ہم تنعیم پہنچ گئے۔ پھر میں نے وہاں سے، اس عمرے کے بدلے جو لوگوں نے کیا تھا (اور میں اس سے محروم رہ گئی تھی) عمرے کا (احرام باندھ کر)

تلبیہ پکارا۔

[٢٩٢٠] ١٢١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ، غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ، ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا. وَلَا قَوْلُهَا: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعُسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ.

[2920] حماد (بن سلمہ) نے عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے حج کا تلبیہ پکارا، جب ہم سرف مقام پر تھے تو میرے ایام شروع ہو گئے، آپ ﷺ (میرے حجرے میں) داخل ہوئے تو میں رو رہی تھی۔ (حماد نے) اس سے آگے ماجشون کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر حماد کی حدیث میں یہ (الفاظ) نہیں: قربانی نبی ﷺ، ابوبکر وعمر اور اصحاب ثروت ؓ ہی کے پاس تھی۔ پھر جب وہ چلے تو انھوں نے تلبیہ پکارا۔ اور نہ یہ قول (ان کی حدیث میں ہے) کہ میں نوعمر لڑکی تھی، مجھے اونگھ آتی تو میرا سر (بار بار) پالان کی پچھلی لکڑی کو لگتا تھا۔

[٢٩٢١] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

[2921] مالک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اکیلا حج (افراد) کیا تھا۔

[٢٩٢٢] ١٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ، فَخَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً،

[2922] افلح بن حمید نے قاسم سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے حج کے مہینوں میں، حج کی حرمتوں (پابندیوں) میں اور حج کے ایام میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے، حتی کہ سَرِف کے مقام پر اترے۔ (وہاں پہنچ کر) آپ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ''تم میں سے جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے، اور وہ اپنے حج کو عمرے میں بدلنا چاہتا ہے تو ایسا کر لے اور جس کے ساتھ

فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَا» فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا، مِمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، وَمَعَ رِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» قُلْتُ: سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ، فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: «وَمَا لَكِ؟» قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: «فَلَا يَضُرُّكِ، فَكُونِي فِي حَجِّكِ، فَعَسَى اللهُ أَنْ يَّرْزُقَكِيهَا، وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ». قَالَتْ: فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ، ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: «اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ لْتَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هٰهُنَا» قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ، ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَجِئْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: «هَلْ فَرَغْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ، فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

قربانی کے جانور ہیں وہ (ایسا) نہ کرے۔‘‘ان میں سے کچھ نے جن کے پاس قربانی نہیں تھی اس (عمرے) کو اختیار کر لیا اور کچھ لوگوں نے رہنے دیا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ کے ساتھ بعض صاحبِ استطاعت صحابہ کے ساتھ قربانیاں تھیں۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ’’کیوں روتی ہو؟‘‘ میں نے جواب دیا: میں نے آپ کی آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ گفتگو سنی ہے، اور عمرے کے متعلق بھی سن لیا ہے۔ میں عمرے سے روک دی گئی ہوں، آپ نے پوچھا: ’’(کیوں) تمھیں کیا ہے؟‘‘ میں نے جواب دیا: میں نماز ادا نہیں کر سکتی۔ آپ نے فرمایا: ’’یہ (ایام عمرے، حج میں) تمھارے لیے نقصان دہ نہیں، تم اپنے حج میں (لگی) رہو، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں یہ (عمرے کا) اجر بھی دے گا۔ تم آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے بھی وہی کچھ لکھ دیا ہے جو ان کی قسمت میں لکھا ہے۔‘‘ کہا: (پھر) میں (احرام ہی کی حالت میں) اپنے حج کے سفر میں نکلی حتی کہ ہم منیٰ میں جا اترے اور (تب) میں ایام سے پاک ہو گئی، پھر ہم سب نے بیت اللہ کا طواف (افاضہ) کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے وادی محصب میں پڑاؤ ڈالا۔ آپ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما (میرے بھائی) کو بلایا، اور (ان سے) فرمایا: ’’اپنی بہن کو حرم سے باہر (تنعیم) لے جاؤ تاکہ یہ (احرام باندھ کر) عمرے کا تلبیہ کہے اور (عمرے کے لیے) بیت اللہ (اور صفا مروہ) کا طواف کر لے۔ میں (تمھاری واپسی تک) تم دونوں کا یہیں انتظار کروں گا۔‘‘ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: ہم نکل پڑے۔ میں نے (احرام باندھ کر) بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ ہم لوٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت اپنی منزل ہی پر

تھے۔آپ نے (مجھ سے) پوچھا: ''کیا تم (عمرے سے) فارغ ہوگئی ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ نے اپنے صحابہ ﷡ میں کوچ کے اعلان کا حکم دیا۔آپ (وہاں سے) نکلے، بیت اللہ کے پاس سے گزرے اور فجر کی نماز سے پہلے اس کا طوافِ (وداع) کیا، پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

[٢٩٢٣] ١٢٤-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ، وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ.

[2923] عبیداللہ بن عمر نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: (جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے تھے تو) ہم میں سے بعض نے اکیلے حج (افراد) کا تلبیہ کہا، بعض نے ایک ساتھ دونوں (قران) اور بعض نے حج تمتع کا ارادہ کیا۔

[٢٩٢٤] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً.

[2924] قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ﷞ (صرف) حج کے لیے آئیں تھیں۔

[٢٩٢٥] ١٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، لَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ

[2925] یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ﷞ سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، ہمارے پیش نظر صرف حج تھا۔ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: ''جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے، وہ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر لے تو احرام کھول دے۔'' حضرت عائشہ ﷞ نے کہا: عید کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ بتایا گیا: اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے (یہ گائے) ذبح کی ہے۔

أَزْوَاجِهِ.

قَالَ يَحْيٰى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: أَتَتْكَ، وَاللهِ! بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ.

یحییٰ نے کہا: میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد کے سامنے پیش کی تو (انھوں نے) فرمایا: اللہ کی قسم اس (عمرہ) نے تمھیں یہ حدیث بالکل صحیح صورت میں پہنچائی ہے۔

[٢٩٢٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَّقُولُ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2926] عبدالوہاب اور سفیان بن عیینہ نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٩٢٧] ١٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ وَعَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَّاحِدٍ؟ قَالَ: «انْتَظِرِي! فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي مِنْهُ، ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا - قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: غَدًا - وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ- نَصَبِكِ أَوْ قَالَ: نَفَقَتِكِ-».

[2927] ابراہیم نے اسود اور قاسم سے، ان دونوں نے ام المومنین ﷝ سے روایت کی، (ام المومنین ﷝ نے) کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ (حج اور عمرہ) دو دو مناسک ادا کر کے (اپنے گھروں کو) لوٹیں گے، اور میں صرف ایک منسک (حج) کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: ''تم ذرا انتظار کرو! جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم (کی طرف) چلی جانا اور وہاں سے (احرام باندھ کر عمرے کا) تلبیہ پکارنا، پھر فلاں فلاں مقام پر ہم سے آملنا ــ (ابراہیم نے) کہا: میرا خیال ہے آپ نے فرمایا تھا: کل ــ اور (فرمایا:) لیکن وہ (تمھارے عمرے کا اجر) ــ تمھاری مشقت یا فرمایا: خرچ ہی کے مطابق ہوگا۔''

[٢٩٢٨] ١٢٧-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ، أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[2928] ابن ابی عدی نے ابن عون سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم اور ابراہیم سے روایت کی (ابن عون نے) کہا: میں ان میں سے ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث سے الگ نہیں کر سکتا۔ ام المومنین (حضرت عائشہ ﷝) نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ دو منسک (حج اور عمرہ) کر کے لوٹیں۔ اور آگے (اسی طرح) حدیث بیان کی۔

[٢٩٢٩] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا نَرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَّحِلَّ، قَالَتْ: فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْيَ، فَأَحْلَلْنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ، وَّأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: «أَوَ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا».

[2929] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، اور ہم اس کو حج ہی سمجھتے تھے۔ جب ہم مکہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: ''جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جتنے لوگ بھی قربانی ساتھ نہیں لائے تھے، انھوں نے احرام ختم کر دیا۔ آپ کی ازواج بھی اپنے ساتھ قربانیاں نہیں لائیں تھیں تو وہ بھی احرام سے باہر آ گئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (لیکن) میرے ایام شروع ہو گئے تھے اور میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی، جب حصبہ کی رات آئی، کہا: تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ تو حج اور عمرہ کر کے لوٹیں، اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: ''جن راتوں (تاریخوں) میں ہم مکہ آئے تھے، کیا تم نے طواف نہیں کیا تھا؟'' میں نے کہا، جی نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر اپنے بھائی (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مقامِ تنعیم تک چلی جاؤ، اور وہاں سے (عمرے کا احرام باندھ کر) عمرے کا تلبیہ پکارو (اور عمرہ کرلو) پھر تم فلاں مقام پر آملنا۔''

قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ: «عَقْرٰى حَلْقٰى، أَوَ مَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: بَلٰى. قَالَ: «لَا بَأْسَ، انْفِرِي».

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: میں اپنے بارے میں سمجھتی ہوں کہ میں (بھی) آپ کو روکنے والی ہوں گی، آپ نے فرمایا: ''(اپنی قوم کی زبان میں) عقریٰ حلقیٰ (بے اولاد، بے بال، یہود حائضہ عورت کے لیے یہی لفظ بولتے تھے) کیا تم نے عید کے دن طواف نہیں کیا تھا؟'' کہا: کیوں نہیں (کیا تھا!) آپ نے فرمایا: ''(تو پھر) کوئی بات نہیں، اب چل پڑو۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا - أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا -.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (دوسری صبح) رسول اللہ ﷺ مجھ سے (اس وقت) ملے جب آپ مکہ سے چڑھائی پر آ رہے تھے اور میں مکہ کی سمت اتر رہی تھی ـــ یا میں چڑھائی پر جا رہی

وَقَالَ إِسْحٰقُ : مُتَهَبِّطَةٌ وَّمُتَهَبِّطٌ .

تھی اور آپ اس سے اتر رہے تھے (واپس آ رہے تھے)۔
اور اسحاق نے مُتَهَبِّطَةٌ (اترنے والی) اور مُتَهَبِّطٌ (اترنے والے) کے الفاظ کہے۔ (مفہوم وہی ہے۔)

[٢٩٣٠] ١٢٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُلَبِّي، لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

[2930] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے نکلے، ہم حج یا عمرے کا ذکر نہیں کر رہے تھے۔ اور آگے (اعمش نے) منصور کے ہم معنی ہی حدیث بیان کی۔

[٢٩٣١] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، أَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ يَارَسُولَ اللهِ! أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ، قَالَ: «أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ - قَالَ الْحَكَمُ: كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ - وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى أَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا».

[2931] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے (زین العابدین) علی بن حسین سے، انھوں نے ذکوان مولیٰ عائشہ ؓ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: ذوالحجہ کے چار یا پانچ دن گزر چکے تھے کہ آپ میرے پاس (خیمے میں) تشریف لائے، آپ غصے کی حالت میں تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو کس نے غصہ دلایا؟ اللہ اسے آگ میں داخل کرے۔ آپ نے جواب دیا: ''کیا تم نہیں جانتیں! میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا (کہ جو قربانی ساتھ نہیں لائے، وہ عمرے کے بعد احرام کھول دیں) مگر وہ اس پر عمل کرنے میں پس و پیش کر رہے ہیں۔ حکم نے کہا: میرا خیال ہے (کہ میرے استاد علی بن حسین نے) ''ایسا لگتا ہے وہ پس و پیش کر رہے ہیں'' کہا۔ اگر اپنے اس معاملے میں وہ بات پہلے میرے سامنے آ جاتی جو بعد میں آئی تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا حتی کہ میں اسے (یہاں آ کر) خریدتا، پھر میں ویسے احرام سے باہر آ جاتا، جیسے یہ سب (صحابہ ؓ عمرے کے بعد) باہر آ گئے ہیں۔''

[٢٩٣٢] ١٣١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[2932] عبیداللہ بن معاذ نے کہا: مجھے میرے والد نے

مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ، وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ: يَتَرَدَّدُونَ.

شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کی چار یا پانچ راتیں گزرنے کے بعد مکہ تشریف لائے، آگے (عبیداللہ بن معاذ نے) غندر کی روایت کے مانند ہی حدیث بیان کی، انھوں نے پس و پیش کرنے کے حوالے سے حَکَم کا شک ذکر نہیں کیا۔

[٢٩٣٣] ١٣٢-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ، فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ، فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّفْرِ: «يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ» فَأَبَتْ، فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

[2933] طاوس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے عمرے کا تلبیہ پکارا تھا، مکہ پہنچیں، ابھی بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا کہ ایام شروع ہو گئے، انھوں نے حج کا تلبیہ کہا اور تمام مناسکِ (حج) ادا کیے۔ واپسی کے دن نبی ﷺ نے ان سے (مخاطب ہوکر) فرمایا: ''تمھارا طواف تمھارے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے کافی ہے۔ (اب تمھیں مزید عمرے کی ضرورت نہیں۔)'' مگر وہ نہ مانیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں (ان کے بھائی) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیجا، اور انھوں نے حج کے بعد (ایک اور) عمرہ ادا کیا۔

[٢٩٣٤] ١٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ، فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُجْزِىءُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ».

[2934] مجاہد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھیں مقامِ سرف سے ایام شروع ہوئے، پھر وہ عرفہ میں جا کر پاک ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ''تمھاری طرف سے تمھارا صفا مروہ کا طواف تمھارے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے کافی ہے۔''

[٢٩٣٥] ١٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ

[2935] صفیہ بنت شیبہ نے بیان کیا، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ تو دو (عملوں کا) ثواب لے کر لوٹیں گے اور میں (صرف) ایک

شَيْبَةَ: حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَّنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، قَالَتْ: فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهُ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي، فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ، قُلْتُ لَهُ: وَهَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ.

(عمل کا) ثواب لے کر لوٹوں؟ تو (عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سن کر) آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ انھیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) تنعیم تک لے جائے، (حضرت عائشہ نے) کہا: چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ پر مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، (راستے میں) میں اپنی اوڑھنی کو اپنی گردن سے سرکانے کے لیے (بار بار) اسے اوپر اٹھاتی تو (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) سواری کو مارنے کے بہانے میرے پاؤں پر مارتے (کہ اوڑھنی کیوں اٹھا رہی ہیں؟) میں ان سے کہتی: آپ یہاں کسی (اجنبی) کو دیکھ رہے ہیں؟ (جو مجھے ایسا کرتا ہوا دیکھ لے گا۔) فرماتی ہیں: میں نے (وہاں سے) عمرے کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارا (اور عمرہ کیا) پھر ہم (واپس) آئے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ (اس وقت) مقام حصبہ پر تھے۔

[٢٩٣٦] ١٣٥-(١٢١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

[2936] عمرو بن اوس نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے انھیں کہا کہ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے لیں اور انھیں مقام تنعیم سے عمرہ کروائیں۔

[٢٩٣٧] ١٣٦-(١٢١٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحَجٍّ مُّفْرَدٍ، وَّأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ، حَتّٰى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ، قَالَ فَقُلْنَا: حِلُّ مَاذَا؟

[2937] قتیبہ نے کہا: ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اکیلے حج (افراد) کا تلبیہ پکارتے ہوئے آئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف عمرے کی نیت سے آئیں، جب ہم مقامِ سَرِف پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایام شروع ہو گئے حتی کہ جب ہم مکہ آئے تو ہم نے کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کر لیا، پھر آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے جس کسی کے ہمراہ قربانی نہیں، وہ (احرام چھوڑ کر) حلّت (عدمِ احرام کی

قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ» فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ، وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ، وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا، وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ، ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَوَجَدَهَا تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكِ؟» قَالَتْ: شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ، وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ، وَلَمْ أَحْلِلْ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ» فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ، حَتّٰى إِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَجَجْتُ، قَالَ: «فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ» وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

حالت) اختیار کرلے۔ ہم نے پوچھا: کون سی حلت؟ آپ نے فرمایا: ”مکمل حلت (احرام کی تمام پابندیوں سے آزادی۔)“ تو پھر ہم اپنی عورتوں کے پاس گئے، خوشبو لگائی، اور (معمول کے) کپڑے پہن لیے۔ (اور اس وقت) ہمارے اور عرفہ (کوروانگی) کے درمیان چار راتیں باقی تھیں، پھر ہم نے ترویہ والے دن (آٹھ ذوالحجہ کو) تلبیہ پکارا۔ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمے میں داخل ہوئے تو انھیں روتا ہوا پایا۔ پوچھا: ”تمھارا کیا معاملہ ہے؟“ انھوں نے جواب دیا: میرا معاملہ یہ ہے کہ مجھے ایام شروع ہو گئے ہیں۔ لوگ حلال (احرام سے فارغ) ہو چکے ہیں اور میں ابھی نہیں ہوئی، اور نہ میں نے ابھی بیت اللہ کا طواف کیا ہے، لوگ اب حج کے لیے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”(پریشان مت ہو) یہ (حیض) ایسا معاملہ ہے جو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے، تم غسل کرلو اور حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارو۔“ انھوں نے ایسا ہی کیا اور وقوف کے ہر مقام پر وقوف کیا (حاضری دی، دعائیں کیں۔) اور جب پاک ہو گئیں تو (عرفہ کے دن) بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا: ”تم اپنے حج اور عمرے دونوں (مکمل کر کے ان کے احرام کی پابندیوں) سے آزاد ہو چکی ہو۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے دل میں (ہمیشہ) یہ کھٹکا رہے گا کہ میں حج کرنے تک بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکی۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبدالرحمٰن! انھیں (لے جاؤ اور) تنعیم سے عمرہ کرالاؤ۔“ اور یہ (منیٰ سے واپسی پر) حصبہ (میں قیام) والی رات کا واقعہ ہے۔

[٢٩٣٨] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا،

[2938] ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا، کہہ

وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَهِيَ تَبْكِي، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلٰى آخِرِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

رہے تھے: نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے خیمے میں داخل ہوئے تو وہ رو رہی تھیں۔ پھر (آخر تک) لیث کی روایت کردہ حدیث کے مانند روایت بیان کی۔ لیکن لیث کی حدیث میں اس سے پہلے کا جو حصہ ہے، وہ بیان نہیں کیا۔

[٢٩٣٩] ١٣٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَّطَرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فِي حَجَّةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ. وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا سَهْلًا، إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ، فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِّنَ التَّنْعِيمِ.

[2939] مطر نے ابو زبیر سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر حضرت عائشہ ؓ نے عمرے کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارا تھا۔ مطر نے آگے لیث کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، (البتہ اپنی) حدیث میں یہ اضافہ کیا، کہا: رسول اللہ ﷺ بہت نرم خو تھے۔ وہ (حضرت عائشہ ؓ) جب بھی کوئی خواہش کرتیں، آپ اس میں ان کی بات مان لیتے، لہٰذا آپ ﷺ نے انھیں عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کے ساتھ بھیجا اور انھوں نے تنعیم سے عمرے کا تلبیہ پکارا (اور عمرہ ادا کیا۔)

قَالَ مَطَرٌ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ.

مطر ؒ نے کہا: ابو زبیر نے بیان کیا: (آپ ﷺ کی وفات کے بعد) حضرت عائشہ ؓ جب بھی حج فرماتیں تو وہی کرتیں جو انھوں نے نبی ﷺ کی معیت میں کیا تھا۔

[٢٩٤٠] ١٣٨-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ

[2940] زہیر اور ابوخیثمہ نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر ؓ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے نکلے، ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ جب ہم مکہ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: ''جس کے ہمراہ قربانی کے جانور نہیں ہیں وہ (احرام سے) آزاد ہو جائے۔'' ہم نے دریافت کیا: کون سی آزادی (حِلت)؟

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ» قَالَ: قُلْنَا: أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ» قَالَ: فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَمَسِسْنَا الطِّيبَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَّشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ: كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِي بَدَنَةٍ.

آپ نے فرمایا: ''(احرام کی پابندیوں سے) پوری آزادی۔'' (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے اپنی عورتوں سے قربت کی، اپنے (معمول کے) لباس پہنے اور خوشبو (کا بھی) استعمال کیا۔ جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آیا، ہم نے حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارنا شروع کیا اور ہمیں (حج قران کرنے والوں کو) صفا مروہ کے درمیان پہلا طواف (سعی مراد ہے) ہی کافی ہو گیا، (ہمیں) رسول اللہ ﷺ نے (یہ بھی) حکم دیا کہ گائے اور اونٹ کی قربانی میں، ہم سات سات افراد شریک ہو جائیں۔

[٢٩٤١] ١٣٩-(١٢١٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَحْلَلْنَا، أَنْ نُّحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلٰى مِنًى، قَالَ: فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ.

[2941] ابن جریج سے روایت ہے (کہا:) مجھے ابوزبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: جب ہم ''حلت'' کی کیفیت میں آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب منیٰ کا رخ کرنے لگیں تو احرام باندھ لیں۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ہم نے مقامِ ابطح سے تلبیہ پکارنا شروع کیا۔

[٢٩٤٢] ١٤٠-(١٢١٥) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ يَقُولُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا.

زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ: طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

[2942] یحییٰ بن سعید اور عبد بن حمید نے محمد بن بکر کے واسطے سے ابن جریج سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) ایک ہی مرتبہ کیا تھا۔ (عبد بن حمید نے) محمد بن بکر کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: (صفا و مروہ کے درمیان) اپنا پہلا طواف (یعنی سعی جو وہ پہلی مرتبہ کر چکے تھے۔)

[٢٩٤٣] ١٤١-(١٢١٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ

[2943] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ میں نے اپنے متعدد رفقاء کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: ہم، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ، نے (احرام کے

ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فِي نَاسٍ مَّعِي، قَالَ: أَهْلَلْنَا، أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهُ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَّحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: «حِلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ». قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ، أَمَرَنَا أَنْ نُّفْضِيَ إِلٰى نِسَائِنَا، فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ! قَالَ: يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى قَوْلِهِ بِيَدِهِ: يُحَرِّكُهَا - قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا، فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، فَحِلُّوا» فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهِ، فَقَالَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا» قَالَ: وَأَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا، فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ قَالَ: «لِأَبَدٍ». [انظر: ٢٩٤٩]

وقت) صرف اکیلے حج ہی کا تلبیہ پکارا۔ عطاء نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ چار ذوالحجہ کی صبح مکہ پہنچے تھے۔ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال (احرام کی پابندیوں سے فارغ) ہو جائیں۔ عطاء نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''حلال ہو جاؤ اور اپنی عورتوں کے پاس جاؤ۔'' عطاء نے کہا: (عورتوں کی قربت) آپ نے ان پر لازم قرار نہیں دی تھی، بلکہ بیویوں کو ان کے لیے صرف حلال قرار دیا تھا۔ ہم نے کہا: جب ہمارے اور یوم عرفہ کے درمیان محض پانچ دن باقی ہیں، آپ نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے تو (یہ ایسا ہی ہے کہ) ہم (اس) عرفہ آئیں گے تو ہمارے اعضائے مخصوصہ سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ عطاء نے کہا: جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے (ٹپکنے کا) اشارہ کر رہے تھے۔ ایسا لگتا ہے میں اب بھی ان کے حرکت کرتے ہاتھ کا اشارہ دیکھ رہا ہوں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی ﷺ (خطبہ دینے کے لیے) ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم (اچھی طرح) جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، تم سب سے زیادہ سچا اور تم سب سے زیادہ پارسا ہوں۔ اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی ویسے حلال (احرام سے فارغ) ہو جاتا جیسے تم حلال ہوئے ہو، اگر وہ چیز پہلے میرے سامنے آ جاتی جو بعد میں آئی تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا، لہٰذا تم سب حلال (احرام سے فارغ) ہو جاؤ۔'' چنانچہ پھر ہم حلال ہو گئے۔ ہم نے (آپ ﷺ کی بات کو) سنا اور اطاعت کی۔ عطاء نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: (اتنے میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ذمہ داری سے (عہدہ برآ ہو کر) پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے (ان سے) پوچھا: ''(علی) تم نے کس (حج) کا تلبیہ پکارا تھا؟'' انھوں نے جواب دیا: جس کا نبی ﷺ

نے پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''قربانی کرو اور احرام ہی کی حالت میں رہو۔'' (جابر رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی اپنے ہمراہ قربانی (کے جانور) لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! یہ (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) صرف ہمارے اسی سال کے لیے (جائز ہوا) ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا: ''ہمیشہ کے لیے۔''

[٢٩٤٤] ١٤٢-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَّحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا، وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَا نَدْرِي أَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ، أَمْ شَيْءٌ مِّنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! أَحِلُّوا، فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي، فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ» قَالَ: فَأَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَاءَ، وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ، أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

[2944] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں، اور اسے (حج کی نیت کو) عمرے میں بدل دیں۔ یہ بات ہمیں بہت گراں (بڑی) لگی اور اس سے ہمارے دل بہت تنگ ہوئے، (ہمارے اس قلق کی خبر) نبی ﷺ کو پہنچ گئی۔ معلوم نہیں کہ آپ کو آسمان سے (بذریعہ وحی) اس چیز کی خبر پہنچی یا لوگوں کے ذریعے سے کوئی چیز معلوم ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو)، اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جس طرح تم نے کیا ہے۔'' (جابر رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا: ہم حلال (احرام سے آزاد) ہو گئے حتی کہ اپنی بیویوں سے قربت بھی کی، اور (وہ سب کچھ) کیا جو حلال (احرام کے بغیر) انسان کرتا ہے۔ حتی کہ ترویہ کا دن (آٹھ ذوالحجہ) آ گیا۔ اور ہم نے مکہ کو پیچھے چھوڑا (خیر باد کہا) اور حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہنے لگے۔

[٢٩٤٥] ١٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ، قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، فَقَالَ النَّاسُ: تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً،

[2945] موسیٰ بن نافع نے کہا: میں عمرے کی نیت سے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے چار دن پہلے مکہ پہنچا، لوگوں نے کہا: اب تو تمہارا مکی حج ہوگا۔ (میں ان کی باتیں سن کر) عطاء بن ابی رباح کے ہاں حاضر ہوا، اور ان سے (اس مسئلے

فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ، وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ، فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا، وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ، وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً»، قَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ قَالَ: «افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ، فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ، لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ لَّا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ، حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ» فَفَعَلُوا.

کے بارے میں) فتویٰ پوچھا۔ عطاء نے جواب دیا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ انھوں نے اُس سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی تھی جس سال آپ قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے۔ اِن لوگوں نے حجِ اِفراد کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اپنے احرام سے فارغ ہو جاؤ۔ بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا طواف (سعی) کرو، اپنے بال چھوٹے کروا لو اور حلال (احرام سے آزاد) ہو جاؤ۔ جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آ جائے تو حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہو، اور (حجِ افراد کو) جس کے لیے تم آئے تھے، اسے حجِ تمتع بنا لو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) ہم اسے کیسے حجِ تمتع بنا لیں؟ ہم نے تو صرف حج کا نام لے کر تلبیہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں جو حکم دیا ہے وہی کرو۔ اگر میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو اسی طرح کرتا جس طرح تمھیں حکم دے رہا ہوں۔ لیکن مجھ پر (احرام کی وجہ سے) حرام کردہ چیزیں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک کہ قربانی اپنی قربان گاہ میں نہیں پہنچ جاتی۔'' اس پر لوگوں نے ویسا ہی کیا (جس کا آپ نے حکم دیا تھا۔)

[٢٩٤٦] ١٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَنَحِلَّ، قَالَ: وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً.

[2946] ابو بشر نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ) آئے، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس (حج کی نیت اور احرام کو) عمرے میں بدل دیں، اور (عمرے کے بعد) حلال (عمرے سے فارغ) ہو جائیں۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ ﷺ کے ساتھ قربانی تھی، اس لیے آپ اپنے حج کو عمرہ نہیں بنا سکتے تھے۔

(المعجم ١٨) - (بَابٌ : فِي الْمُتْعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ) (التحفة ١٨)

باب:18-حج کے ساتھ (ہی) عمرے کا بھی فائدہ حاصل کرنا (تمتع کرنا)

[٢٩٤٧] ١٤٥-(١٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: عَلٰى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ، تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ، فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ، كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ، وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ، فَلَنْ أُوتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلٰى أَجَلٍ، إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ.

[2947] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ ابونضرہ سے حدیث بیان کررہے تھے، کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما حج تمتع کا حکم دیا کرتے تھے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے۔ (ابونضرہ نے) کہا: میں نے اس چیز کا ذکر جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کیا، انھوں نے فرمایا: میرے ہی ذریعے سے (حج کی) یہ حدیث پھیلی ہے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جاکر) حج تمتع کیا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خلیفہ بن کر) کھڑے ہوئے (بحیثیت خلیفہ خطبہ دیا) تو انھوں نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو چیز جس ذریعے سے چاہتا حلال کر دیتا تھا اور بلاشبہ قرآن نے جہاں جہاں (جس جس معاملے میں) اترنا تھا، اتر چکا، لہٰذا تم اللہ کے لیے حج کو اور عمرے کو مکمل کرو، جس طرح (الگ الگ نام لے کر) اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے۔ اور ان عورتوں سے حتمی طور پر نکاح کیا کرو (جز وقتی نہیں)، اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جس نے کسی عورت سے کسی خاص مدت تک کے لیے نکاح کیا ہوگا تو میں اسے پتھروں سے رجم کروں گا۔

[٢٩٤٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِّنْ عُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ.

[2948] ہمیں ہمام نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے اسی (مذکورہ بالا) سند سے حدیث بیان کی، اور (اپنی) حدیث میں کہا: اپنے حج کو اپنے عمرے سے الگ (ادا کیا) کرو۔ بلاشبہ یہ تمھارے حج کو اور تمھارے عمرے کو زیادہ مکمل کرنے والا ہے۔

[٢٩٤٩] ١٤٦-(١٢١٦) وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ

[2949] مجاہد نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان

هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً. [راجع: ٢٩٤٣]

کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) آئے اور ہم کہہ رہے تھے: اے اللہ! میں حج کرنے کے لیے حاضر ہوں۔ (ہماری نیت حج کی تھی، راستے میں) آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرہ بنالیں (اور لَبَّيْكَ عُمْرَةً کہیں۔)

(المعجم ١٩) - (بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ١٩)

باب:19-حجِ نبوی ﷺ

[٢٩٥٠] ١٤٧-(١٢١٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلٰى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي! سَلْ عَمَّ شِئْتَ، فَسَأَلْتُهُ، وَهُوَ أَعْمٰى، وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُّلْتَحِفًا بِهَا، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، وَرِدَاؤُهُ عَلٰى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَصَلّٰى بِنَا. فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بِيَدِهِ، فَعَقَدَ تِسْعًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ

[2950] ہم سے حاتم بن اسماعیل مدنی نے جعفر (الصادق) بن محمد (الباقر رحمہ اللہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ہاں آئے۔ انھوں نے سب کے متعلق پوچھنا شروع کیا حتی کہ مجھ پر آ کر رک گئے، میں نے بتایا: میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ انھوں نے (ازراہِ شفقت) اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے سر پر رکھا، پھر میرا اوپر کا، پھر نیچے کا بٹن کھولا اور (انتہائی شفقت اور محبت سے) اپنی ہتھیلی میرے سینے کے درمیان رکھ دی، ان دنوں میں بالکل نوجوان تھا، فرمانے لگے: میرے بھتیجے تمھیں خوش آمدید! تم جو چاہو پوچھ سکتے ہو۔ میں نے ان سے سوال کیا، وہ ان دنوں نابینا ہو چکے تھے۔ (اس وقت) نماز کا وقت ہو گیا تھا، اور وہ موٹی بُنائی کا ایک اوڑھنے والا کپڑا لپیٹ کر (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ وہ جب بھی اس (کے ایک پلو) کو (دوسری جانب) کندھے پر ڈالتے تو چھوٹا ہونے کی بنا پر اس کے دونوں پلو واپس آجاتے جبکہ ان کی (بڑی) چادر ان کے پہلو میں ایک کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی۔ انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی، (نماز سے فارغ ہو کر) میں نے عرض کی: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں بتایئے۔ انھوں نے اپنے

رَسُولَ اللهِ ﷺ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِي، وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي» فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ، مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ، فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ، وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ. قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة:١٢٥] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَكَانَ أَبِي يَقُولُ - وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ -: كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿قُلْ هُوَ

ہاتھ سے اشارہ کیا اور نو کی گرہ بنائی، اور کہنے لگے: بلاشبہ نو سال رسول اللہ ﷺ نے توقف فرمایا، حج نہیں کیا، اس کے بعد دسویں سال آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کروایا کہ اللہ کے رسول ﷺ حج کر رہے ہیں۔ (یہ اعلان سنتے ہی) بہت زیادہ لوگ مدینہ میں آ گئے۔ وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کریں اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ کریں اسی پر عمل کریں۔ (پس) ہم سب آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچ گئے، (وہاں) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا، اور رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھی بھیجا کہ (زچگی کی اس حالت میں اب) میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: "غسل کرو، کپڑے کا لنگوٹ کسو، اور حج کا احرام باندھ لو۔" پھر آپ نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز ادا کی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے، جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء کے مقام پر سیدھی کھڑی ہوئی، میں نے آپ ﷺ کے سامنے، تاحد نگاہ پیادے اور سوار ہی دیکھے، آپ کے دائیں، آپ کے بائیں اور آپ کے پیچھے بھی یہی حال تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان (موجود) تھے۔ آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپ ہی اس کی (حقیقی) تفسیر جانتے تھے، جو آپ ﷺ کرتے تھے، ہم بھی اسی پر عمل کرتے تھے۔ پھر آپ نے (اللہ کی) توحید کا تلبیہ پکارا «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» "اور لوگوں نے وہی تلبیہ پکارا جو (بعض الفاظ کے اضافے کے ساتھ) وہ آج پکارتے ہیں۔ آپ نے ان کے تلبیہ میں کسی بات کو مسترد نہیں کیا۔ اور اپنا وہی تلبیہ (جو پکار رہے تھے) پکارتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہماری نیت حج کے علاوہ کوئی (اور) نہ تھی، (حج کے

﴿اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْكَـٰفِرُونَ﴾، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ [البقرة:١٥٨] «أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ» فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهِ، حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ، وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ، قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ، حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى، حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى، حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً»، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى، وَقَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ» مَرَّتَيْنِ «لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ». وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا، وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي

مہینوں میں) عمرے کو ہم جانتے (تک) نہ تھے۔ حتی کہ جب ہم آپ کے ساتھ مکہ آ گئے تو آپ نے حجر اسود کا استلام (ہاتھ یا ہونٹوں سے چھونا) کیا، پھر (طواف شروع کیا)، تین چکروں میں چھوٹے قدم اٹھاتے، کندھوں کو حرکت دیتے ہوئے، تیز چلے، اور چار چکروں میں (آرام سے) چلے، پھر آپ مقامِ ابراہیم کی طرف بڑھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَٱتَّخِذُوا۟ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى﴾ ''اور مقامِ ابراہیم (جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے) کو نماز کی جگہ بناؤ۔'' اور آپ نے مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ میرے والد (محمد الباقر رحمہ اللہ) کہا کرتے تھے۔۔۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور (کے حوالے) سے یہ کہا ہو ۔۔ کہ آپ دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْكَـٰفِرُونَ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے، اس کا استلام کیا اور باب (صفا) سے صفا (پہاڑی) کی جانب نکلے۔ جب آپ (کوہِ) صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ ''صفا اور مروہ اللہ کے شعائر (مقرر کردہ علامتوں) میں سے ہیں۔'' ''میں (بھی سعی کا) وہیں سے آغاز کر رہا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا۔'' اور آپ نے صفا سے (سعی کا) آغاز فرمایا۔ اس پر چڑھے حتی کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھ لیا، پھر آپ قبلہ رخ ہوئے، اللہ کی وحدانیت اور کبریائی بیان فرمائی اور کہا: ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، ساری بادشاہت اس کی ہے اور ساری تعریف اسی کے لیے ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، تنہا (اسی نے) ساری جماعتوں (فوجوں) کو شکست

بِهٰذَا . قَالَ : فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ : فَذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ ، لِلَّذِي صَنَعَتْ ، مُسْتَفْتِيًا لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : «صَدَقَتْ صَدَقَتْ ، مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ قُلْتُ : اللّٰهُمَّ! إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ ، قَالَ : «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ» . قَالَ : فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ ، وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً ، قَالَ : فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا ، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلٰى مِنًى ، فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ ، فَسَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ ، فَنَزَلَ بِهَا ، حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ ، فَرُحِلَتْ لَهُ ، فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي ، فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ : «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا ؛ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ : وَّدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ ، وَّإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ

دی۔'' ان (کلمات) کے مابین دعا فرمائی۔ آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے تھے۔ پھر مروہ کی طرف اترے۔حتی کہ جب آپ کے قدم مبارک وادی کی ترائی میں پڑے تو آپ نے سعی فرمائی، (تیز قدم چلے) جب وہ (آپ کے قدم مبارک مروہ کی) چڑھائی چڑھنے لگے تو آپ (پھر معمول کی رفتار سے) چلنے لگے حتی کہ آپ مروہ پر پہنچ گئے۔ آپ نے مروہ پر اسی طرح کیا جس طرح صفا پر کیا تھا۔ جب مروہ پر آخری چکر تھا تو فرمایا: ''اگر پہلے میرے سامنے وہ بات ہوتی جو بعد میں آئی تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا، اور اس (منسک) کو عمرے میں بدل دیتا، لہذا تم میں سے جس کے ہمراہ قربانی نہیں، وہ حلال ہوجائے اور اس (منسک) کو عمرہ قرار دے لے۔'' (اتنے میں) سراقہ بن مالک بن جُعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ عرض کی: اے اللہ کے رسول! (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) ہمارے اسی سال کے لیے (خاص) ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے اپنی (دونوں ہاتھوں کی) انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں، اور فرمایا: ''عمرہ، حج میں داخل ہوگیا۔'' دو مرتبہ (ایسا کیا اور ساتھ ہی فرمایا:) ''صرف اسی سال کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی اونٹنیاں لے کر آئے، انھوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ ان لوگوں میں سے تھیں جو احرام سے فارغ ہو چکے تھے، رنگین کپڑے پہن لیے تھے اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ اسے انھوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ان کے لیے نادرست قرار دیا۔ انھوں نے جواب دیا: میرے والد گرامی (محمد ﷺ) نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں کہا کرتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس، اس کام کی وجہ سے، جو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا، آپ ﷺ کو ان کے خلاف

دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ؛ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا، رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ؛ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ؛ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابُ اللهِ؛ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟» قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: «اللّٰهُمَّ! اشْهَدْ، اللّٰهُمَّ! اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ، حَتّٰى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: «أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ» كُلَّمَا أَتٰى حَبْلًا مِّنَ

ابھارنے کے لیے گیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس بات کے متعلق پوچھنے کے لیے جوانھوں نے آپ ﷺ کے بارے میں کہی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ بھی) بتایا کہ میں نے ان کے اس کام (احرام کھولنے) پر اعتراض کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا ہے، اس نے بالکل سچ کہا ہے۔ اور تم نے جب حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟'' میں نے جواب دیا، میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں بھی اسی (منسک) کے لیے تلبیہ پکارتا ہوں جس کے لیے تیرے نبی ﷺ نے تلبیہ پکارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ قربانی ہے (میں عمرے کے بعد حلال نہیں ہوسکتا اور تمھاری بھی نیت میری نیت جیسی ہے، لہٰذا) تم بھی عمرے سے فارغ ہونے کے بعد احرام مت کھولنا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: جانوروں کی مجموعی تعداد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور جو نبی ﷺ ساتھ لے کر آئے تھے، ایک سو تھی۔ پھر (عمرے کے بعد) تمام لوگوں نے (جن کے پاس قربانیاں نہیں تھیں) احرام کھول لیا اور بال کتروا لیے مگر نبی ﷺ اور وہ لوگ جن کے ہمراہ قربانیاں تھیں (انھوں نے احرام نہیں کھولا)، جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آیا تو لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے، حج (کا احرام باندھ کر اس) کا تلبیہ پکارا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوگئے۔ آپ نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ پھر آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ بالوں سے بنا ہوا ایک خیمہ آپ کے لیے نمرہ میں لگا دیا جائے، پھر آپ چل پڑے، قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہ تھا کہ آپ مشعر حرام کے پاس جا کر ٹھہر جائیں گے، جیسا کہ قریش جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ (وہاں سے آگے) گزر گئے یہاں

الْجِبَالِ أَرْخٰى لَهَا قَلِيلًا، حَتّٰى تَصْعَدَ، حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ، وَّكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ ظُعُنٌ يَّجْرِينَ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ، حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ، فَحَرَّكَ قَلِيلًا، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى، حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا، مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّينَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ، فَطُبِخَتْ، فَأَكَلَا مِنْ لَّحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا، ثُمَّ

تک کہ عرفات میں پہنچ گئے، وہاں آپ کو وادیِ نمرہ میں اپنے لیے خیمہ لگا ہوا ملا۔ آپ اس میں فروکش ہو گئے۔ جب سورج ڈھلا تو آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو لانے کا حکم دیا، اس پر آپ کے لیے پالان کس دیا گیا۔ پھر آپ وادیِ (عرفہ) کے درمیان تشریف لے آئے، اور لوگوں کو خطبہ دیا: ''بلاشبہ تمھارے مال اور تمھارے خون (ایک دوسرے کے لیے اسی طرح) حرمت والے ہیں، جس طرح تمھارے اس حرمت والے مہینے میں، تمھارے اس (حرمت والے) شہر میں، تمھارے اس دن کی حرمت ہے۔ خبردار! جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں قدموں کے نیچے (روندی ہوئی) ہے۔ اور (اسی طرح) جاہلیت کے خون بھی (جو ایک دوسرے کے ذمے چلے آرہے ہیں) معاف ہیں۔ (آج کے بعد ان کا کوئی قصاص ہوگا، نہ دیت۔) ہمارے جو خون بہائے گئے، ان میں سے سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں، وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا ہے جو بنوسعد قبیلے کے ہاں دودھ پی رہا تھا اور اسے قبیلہ ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ (اسی طرح) جاہلیت کے تمام سود بھی معاف ہیں۔ اور سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں، وہ ہمارے خاندان کا سود ہے۔ (میرے چچا) عباس بن عبدالمطلب ؓ کا سود۔ وہ پورے کا پورا معاف ہے۔ (لوگو!) عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، تم نے انھیں اللہ کی دی ہوئی امان کے ساتھ اپنایا ہے۔ اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمے (کی عائد کردہ پابندیوں کے ذریعے) سے (اپنے لیے) حلال کیا ہے۔ اور تمھارا ان پر یہ حق ہے کہ تمھارے بستر پر کسی ایسے شخص (مرد، عورت) کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو، اگر وہ ایسا کریں تو انھیں ایسی ضرب لگاؤ جو سخت نہ ہو، اور تم پر، معروف طریقے کے مطابق، ان کے کھانے اور لباس کی ذمہ داری ہے۔ میں تم

رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ، فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، فَأَتٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلٰى زَمْزَمَ، فَقَالَ: «انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ.

میں ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا، تو اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے، اور وہ ہے اللہ کی کتاب (قرآن مجید۔) تم لوگوں سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا، (بتاؤ) کیا کہو گے؟'' انھوں نے جواب دیا۔ہم گواہی دیں گے کہ بلاشبہ آپ نے (کما حقہ دین) پہنچا دیا، (اللہ کی طرف سے سونپی گئی) امانت ادا کر دی اور آپ نے امت کی ہر طرح سے خیر خواہی کی۔اس پر آپ نے اپنی انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا، آپ اسے آسمان کی طرف بلند کرتے تھے اور (پھر) اس کا رخ لوگوں کی طرف کرتے تھے (اور فرماتے تھے): ''اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا۔'' (آپ نے) تین مرتبہ (ایسا کیا۔) پھر آپ نے اذان کہلوائی، پھر اقامت کہلوائی اور (لوگوں کو) ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اقامت کہلوائی اور عصر کی نماز پڑھائی، اور ان دونوں نمازوں (ظہر اور عصر) کے درمیان کوئی اور نماز (سنت اور نفل وغیرہ) ادا نہیں کی۔اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور (عرفات میں اپنی) جائے وقوف پر تشریف لے آئے۔آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ بڑے پتھروں کی جانب کیا (بڑی بڑی چٹانوں کے بالکل اوپر اونٹنی کو کھڑا کیا)، اور پیدل چلنے والوں کے راستے کو (جہاں لوگوں کا اجتماع تھا) سامنے رکھا، اور قبلہ کی طرف رخ کیا۔اور (وہیں) ٹھہرے رہے حتی کہ سورج غروب ہو گیا، اس کی زردی بھی کسی قدر چھٹ گئی اور (سورج کی) ٹکیا بھی غائب ہوگئی۔ پھر آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور (مزدلفہ کی طرف) چل پڑے۔آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کی مہار تنگ رکھی، حتی کہ اس کا سر پالان کی اگلی لکڑیوں کو چھو رہا تھا، آپ اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے: ''اے لوگو! سکون! سکون!'' جب آپ ریت کے

ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے کے قریب پہنچتے تو اونٹنی کی مہار کچھ ڈھیلی کر دیتے تا کہ وہ (آسانی سے اس پر) چڑھ سکے، (آپ اسی طرح چلتے رہے) حتی کہ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں آپ نے ایک اذان اور دو اقامتوں سے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں، اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے۔ پھر آپ محوِ استراحت ہوئے حتی کہ فجر طلوع ہوگئی۔ جب صبح کھلی تو آپ نے اذان اور اقامت سے فجر کی نماز ادا فرمائی، پھر اونٹنی پر سوار ہوئے حتی کہ مشعر الحرام آگئے، آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ فرمایا اور اللہ سے دعا کی، اس کی کبریائی بیان کی، بغیر شریک اللہ کے معبود ہونے اور اس کی وحدانیت کا ذکر فرمایا، اور کھڑے رہے حتی کہ اچھی طرح روشنی پھیل گئی۔ پھر آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے (مزدلفہ سے منیٰ کی طرف) روانہ ہوئے۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا (اور چل پڑے۔) وہ بڑے خوبصورت بالوں والے، سفید، خوبرو آدمی تھے، جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو آپ کے قریب سے چند شتر سوار عورتیں گزریں۔ فضل رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا، فضل رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ دوسری جانب گھمایا اور (پھر سے) دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے (بھی پھر) دوسری جانب سے گھما کر فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ رکھا، انھوں نے پھر چہرہ دوسری جانب گھمایا اور دیکھنے لگے، یہاں تک کہ آپ وادی محسر کی ترائی میں پہنچ گئے۔ (وہاں) آپ نے اپنی سواری کو (ذرا اور) حرکت دی، پھر اس درمیانی راستے پر ہو لیے جو جمرۂ کبریٰ کی طرف نکلتا ہے، حتی کہ اس جمرے کے پاس پہنچ گئے جو درخت کے پاس تھا۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں،

ان میں سے ہر کنکری مارتے ہوئے آپ اللہ اکبر کہتے۔ (یہ) انگلی پر رکھ کر ماری جانے والی کنکری کے برابر تھیں۔ آپ نے (یہ کنکریاں) وادی کے نشیب سے ماریں۔ پھر آپ قربان گاہ کی طرف بڑھے، تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کیے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیے، (اور) جو بچ گئے تھے وہ انھوں نے نحر کر دیے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک فرمایا۔ (ذبح سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ہر قربانی سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا لانے کا حکم دیا۔ انھیں ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) دونوں نے ان (قربانیوں) کا گوشت کھایا اور شوربا نوش فرمایا۔ پھر آپ سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف افاضہ فرمایا (تیزی سے بڑھے۔) ظہر کی نماز مکہ میں جا کر ادا کی۔ اس کے بعد آپ بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جو زم زم پر حاجیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے عبدالمطلب کی اولاد! خوب پانی نکالو۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ (میری سنت سمجھ کر) پانی پلانے میں تم پر غالب آنے کی کوشش کریں گے تو میں بھی تمھارے ساتھ مل کر پانی نکالتا۔'' انھوں نے پانی کا ایک ڈول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں دیا تو آپ نے اس سے پانی نوش فرمایا۔

[٢٩٥١] ١٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَكَانَتِ الْعَرَبُ

[2951] عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا: مجھے میرے والد (حفص بن غیاث) نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جعفر بن محمد نے بیان کیا، (کہا:) مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق سوال کیا، آگے حاتم بن اسماعیل کی طرح حدیث بیان کی، البتہ (اس) حدیث

يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلٰى حِمَارٍ عُرْيٍ، فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ، وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثَمَّ، فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ، حَتّٰى أَتٰى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ.

میں یہ اضافہ کیا: (اسلام سے قبل) عرب کو ابو سیارہ نامی شخص اپنے بے پالان گدھے پر لے کر چلا کرتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے (منیٰ سے آتے ہوئے) مزدلفہ میں مشعر حرام کو عبور کیا قریش کو یقین تھا کہ آپ اسی پر رک جائیں گے (مزید آگے نہیں بڑھیں گے) اور آپ کی قیام گاہ یہیں ہوگی، لیکن آپ آگے گزر گئے اور اس کی طرف رخ نہ کیا حتی کہ عرفات تشریف لے آئے اور وہاں پڑاؤ فرمایا۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ) (التحفة ٢٠)

باب: 20- میدان عرفات میں کہیں بھی وقوف کیا جا سکتا ہے

[٢٩٥٢] ١٤٩-(...) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذٰلِكَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحَرْتُ هٰهُنَا، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ، وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ».

[2952] حضرت جعفر رحمہ اللہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے میرے والد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ اپنی اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہاں قربانی کی ہے (لیکن) پورا منیٰ قربان گاہ ہے، اس لیے تم اپنے اپنے پڑاؤ ہی پر قربانی کرو، میں نے اس جگہ وقوف کیا ہے (لیکن) پورا عرفہ ہی مقامِ وقوف ہے اور میں نے (مزدلفہ میں) یہاں وقوف کیا ہے (ٹھہرا ہوں۔) اور پورا مزدلفہ موقف ہے (اس میں کہیں بھی پڑاؤ کیا جا سکتا ہے۔)''

[٢٩٥٣] ١٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا.

[2953] سفیان (ثوری) نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سابقہ سند کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے، اسے بوسہ دیا، پھر (طواف کے لیے) اپنی دائیں جانب روانہ ہوئے۔ (تین چکروں میں) چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیزی سے اور (باقی) چار میں عام رفتار سے چلے۔

(المعجم ٢١) - (بَابٌ : فِي الْوُقُوفِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ [البقرة: ١٩٩] (التحفة ٢١)

باب: 21- وقوفِ (عرفہ) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''پھر تم وہاں سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں''

[٢٩٥٤] ١٥١-(١٢١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَّأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ [البقرة: ١٩٩].

[2954] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: قریش اور ان کے دین (طریقۂ زندگی) پر چلنے والے لوگ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے تھے اور انھیں حمس کا نام دیا جاتا تھا، باقی تمام عرب عرفہ جا کر ٹھہرتے (وقوف کرتے) تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات تک آئیں، وہاں وقوف فرمائیں، اور پھر وہاں سے (مزدلفہ اور اس سے آگے) چلیں اس کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''پھر وہاں سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں۔''

[٢٩٥٥] ١٥٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ، وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَّمَا وَلَدَتْ، كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا، فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ، وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ. قَالَ هِشَامٌ: فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: الْحُمْسُ، هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ [البقرة: ١٩٩] قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ

[2955] ابو اسامہ نے کہا، ہمیں ہشام نے اپنے والد سے بیان کیا، کہا: حُمس (کہلانے والے قبائل) کے علاوہ عرب (کے تمام قبائل) عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ حمس (سے مراد) قریش اور ان (کی باہر بیاہی ہوئی خواتین) کے ہاں جنم لینے والے ہیں۔ عام لوگ برہنہ ہی طواف کرتے تھے، سوائے ان کے جنھیں اہل حمس کپڑے دے دیتے۔ (دستور یہ تھا کہ) مرد مردوں کو (طواف کے لیے) لباس دیتے اور عورتیں عورتوں کو۔ (اسی طرح) حمس (دوران حج) مزدلفہ سے آگے نہیں بڑھتے تھے اور باقی سب لوگ عرفات تک پہنچتے تھے۔

ہشام نے کہا: مجھے میرے والد (عروہ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا: یہ حمس ہی

يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَكَانَتِ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، يَقُولُونَ: لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ.

تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''پھر تم وہیں سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے (دوسرے) لوگ چلیں۔'' انھوں نے فرمایا: لوگ (حج میں) عرفات سے لوٹتے تھے اور اہل حمس مزدلفہ سے چلتے تھے۔ اور کہتے تھے: ہم حرم کے سوا کہیں اور سے نہیں چلیں گے۔ جب آیت: ''پھر تم وہیں سے چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں'' نازل ہوئی تو یہ عرفات کی طرف لوٹ آئے۔

[٢٩٥٦] ١٥٣-(١٢٢٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِّي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاقِفًا مَّعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: وَاللهِ! إِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا؟ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ.

[2956] محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنا ایک اونٹ کھو دیا، میں عرفہ کے دن اسے تلاش کرنے کے لیے نکلا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ساتھ عرفات میں کھڑے دیکھا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ (محمد رسول اللہ ﷺ) تو اہل حمس میں سے ہیں، آپ کا یہاں (عرفات میں) کیا کام؟ (کیونکہ) قریش حمس میں شمار ہوتے تھے (اور آپ قریشی ہی تھے۔)

(المعجم ٢٢) - (بَابُ جَوَازِ تَعْلِيقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ فَيَصِيرَ مُحْرِمًا بِإِحْرَامٍ مِّثْلَ إِحْرَامِ فُلَانٍ) (التحفة ٢٢)

باب: 22- اپنے احرام کو (کسی اور کے احرام کے ساتھ) معلق کرنے کا جواز، یعنی کوئی شخص اس طرح احرام باندھے جس طرح کسی اور (فلاں) کا احرام ہے، اور اسی (منسک کے) احرام میں ہو جائے جس طرح (کے منسک) کا احرام فلاں کا ہے

[٢٩٥٧] ١٥٤-(١٢٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ

[2957] محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے قیس بن مسلم سے خبر دی، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول

مُسْلِم، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ لِي: «أَحَجَجْتَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَقَدْ أَحْسَنْتَ، طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَحِلَّ» قَالَ: طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي قَيْسٍ، فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ. قَالَ: فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ، حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَاأَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ، فَقَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ، فَبِهِ فَائْتَمُّوا. قَالَ: فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ، وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نے (اس وقت اپنی) سواریاں بطحاء میں بٹھائی ہوئی تھیں (پڑاؤ کیا ہوا تھا)، آپ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''کس طرح (کے حج کا) تلبیہ پکارا ہے؟'' میں نے جواب دیا: میں نے کہا: اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں اسی تلبیے کے ساتھ جس طرح کا تلبیہ تیرے نبی ﷺ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔ (اب) بیت اللہ کا طواف کرو، صفا مروہ کی سعی کرو اور احرام کھول دو۔'' کہا: میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا (اور احرام کھول دیا)، پھر (اپنے والد) قیس بن سلیم کی اولاد میں سے ایک خاتون (بہن، بھتیجی، بھانجی) کے پاس آیا، اس نے جوئیں وغیرہ نکال کر میرا سر ستھرا کیا، پھر (ترویہ کے دن) میں نے حج کا تلبیہ پکارا۔ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں لوگوں کو (حج تمتع یا حج کے مہینے میں الگ الگ عمرہ اور حج کرنے کا) فتویٰ دیا کرتا تھا، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آ گیا تو ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابوموسیٰ! (یا کہا:) اے عبداللہ بن قیس! اپنے کچھ فتووں کو ذرا روکو، تمھیں معلوم نہیں کہ تمھارے (فتووں کے بعد) امیر المومنین نے حج کے متعلق کیا نئی بات کہی ہے؟ حضرت (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگو! ہم نے جسے کوئی فتویٰ دیا ہو وہ کچھ توقف کرے، امیر المومنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) تشریف لا رہے ہیں، انھی کی اقتدا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ میں نے انھیں یہ بات بتا دی، انھوں نے فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب (قرآن مجید) سے لیں تو بلاشبہ اللہ کی کتاب (حج اور عمرے کو) مکمل کرنے کا حکم دیتی ہے: (﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾ ''اور تم اللہ کے لیے حج و عمرہ پورا کرو۔'') اور اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو لیں تو

بلاشبہ آپ نے (احرام باندھنے کے بعد) احرام نہ کھولا یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ گئی۔ (آپ عمرہ اور حج کے درمیان حلال نہیں ہوئے۔)

[٢٩٥٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2958] معاذ بن معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٩٥٩] ١٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حِلَّ» فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي، فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّ إِمَارَةِ عُمَرَ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ، فَقُلْتُ: أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ، فَهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ، فَبِهِ فَائْتَمُّوا، فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ؟ قَالَ: إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة:١٩٦] وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

[2959] سفیان ثوری نے قیس (بن مسلم) سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ (مکہ سے باہر وادیِ) بطحاء میں سواریاں بٹھائے ہوئے (پڑاؤ ڈالے ہوئے) تھے، آپ نے پوچھا: ''تم نے کون سا تلبیہ پکارا (حج کا، عمرے کا یا دونوں کا؟)'' میں نے عرض کی: میں نے نبی ﷺ والا تلبیہ پکارا۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی قربانی (بھی ساتھ) لائے ہو؟'' میں نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرو اور احرام کھول دو۔'' (حکم پا کر) میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا (اور احرام کھول دیا) پھر میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا، اس نے کنگھی کر کے (جوئیں صاف کیں اور) میرا سر دھو دیا۔ میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں اسی (حج تمتع یا حج کے مہینے میں حج سے پہلے مستقل عمرے) کا فتویٰ دیا کرتا تھا۔ (اسی طرح ایک مرتبہ) میں (خلافتِ عمر کے دوران میں) حج کے دنوں میں کھڑا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا، اور کہا: آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے مناسک (حج) کے بارے میں کیا نیا فرمان جاری کیا ہے؟ میں نے کہا: لوگو! جسے ہم نے (حج کے بارے میں) کوئی فتویٰ دیا ہو وہ (اس پر عمل کرنے میں)

وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.

توقف کرے۔ ابھی امیر المومنین تمھارے پاس آیا ہی چاہتے ہیں، انھی کی پیروی کرنا۔ جب وہ پہنچے، میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! یہ آپ نے حج کے متعلق کیا نیا فرمان جاری کردیا ہے (کہ کوئی حج تمتع ادا نہ کرے؟) انھوں نے فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو ماخذ بنائیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ ''اور تم اللہ کے لیے حج وعمرہ پورا کرو۔'' اور اگر ہم اپنے نبی ﷺ کی سنت سے لیں تو بلاشک نبی ﷺ نے احرام نہ کھولا یہاں تک کہ لائے گئے قربانی کے جانور قربان کردیے۔

[٢٩٦٠] ١٥٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا أَبَا مُوسٰى! كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «هَلْ سُقْتَ هَدْيًا؟» فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحِلَّ»، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

[2960] ابو عمیس نے ہمیں قیس بن مسلم سے خبر دی، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تھا، پھر میری آپ سے اس سال ملاقات ہوئی جس میں رسول اللہ ﷺ نے حج ادا فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: ''ابوموسیٰ! جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا (تلبیہ) کہا تھا؟'' کہا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں وہی تلبیہ کرتے ہوئے حاضر ہوں جو تلبیہ نبی ﷺ نے پکارا۔ آپ نے پوچھا: ''کیا قربانی ساتھ لائے ہو؟'' میں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر جاؤ، بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرو، پھر احرام کھول دو۔'' آگے (ابوعمیس نے) شعبہ اور سفیان ہی کی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٩٦١] ١٥٧-(١٢٢٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا

[2961] ابراہیم بن ابی موسیٰ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ حج تمتع (کرنے) کا فتویٰ دیا کرتے تھے، ایک شخص نے ان سے کہا: اپنے بعض فتووں میں ذرا رک جاؤ، تم نہیں جانتے کہ اب امیر المومنین نے مناسکِ (حج) کے متعلق کیا نیا فرمان جاری کیا ہے۔ بعد میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ، حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ، وَلٰكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ، ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُسُهُمْ.

نے ان سے دریافت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ (حکم صادر) کیا، اور آپ کے صحابہ نے (اس پر عمل) کیا، لیکن مجھے یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ لوگ عرفات کے پاس وادیِ عرفہ کے قریب اراک مقام میں (یا پیلو کے درختوں کی اوٹ میں) اپنی عورتوں کے ساتھ لطف اندوز ہوتے رہیں۔ پھر جب وہ (آٹھ ذوالحجہ یوم الترویہ کی) صبح حج کے لیے چلیں تو (غسل جنابت کریں اور) ان کے سروں سے پانی ٹپک رہا ہو۔

(المعجم٢٣) - (بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ) (التحفة٢٣)

باب: 23-حجِ تمتع کرنا جائز ہے

[٢٩٦٢] ١٥٨-(١٢٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ: كَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَلٰكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ.

[2962] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: عبداللہ بن شقیق نے بیان کیا: عثمان رضی اللہ عنہ حجِ تمتع سے منع فرمایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حکم دیتے تھے۔ (ایک مرتبہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کوئی بات کہی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تھا۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: جی بالکل (کیا تھا) لیکن اس وقت ہم خوفزدہ تھے۔

فائدہ: تمتع سے خوفزدہ تھے، رسول اللہ ﷺ اسے بھی رائج کرنا چاہتے تھے، اس لیے اس کا حکم دیا تھا۔ اب وہی رائج ہے، اِفراد پر عمل ختم ہو رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چاہتے تھے کہ اِفراد ختم نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ توازن قائم رکھنے کے لیے تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔

[٢٩٦٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2963] خالد، یعنی ابن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٩٦٤] ١٥٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[2964] عمرو بن مرہ نے سعید بن مسیب سے روایت

الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ، فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَّا تُرِيدُ إِلٰى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، تَنْهٰى عَنْهُ!؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: دَعْنَا مِنْكَ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ، فَلَمَّا أَنْ رَّأٰى عَلِيٌّ ذٰلِكَ، أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا.

کی، کہا: (ایک مرتبہ) مقام عسفان پر حضرت علی اور عثمان رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے یا (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ اس معاملے میں کیا کرنا چاہتے ہیں جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور آپ اس سے منع فرماتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ اپنی رائے کی بجائے ہمیں ہماری رائے پر چھوڑ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: (آپ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے خلاف حکم دے رہے ہیں) میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ (اصرار) دیکھا تو حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پکارنا شروع کر دیا (تاکہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق تمتع بھی رائج رہے۔)

[٢٩٦٥] ١٦٠-(١٢٢٤) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً.

[2965] اعمش نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: حج میں تمتع (حج کا احرام باندھنا پھر عمرہ کر کے احرام کھول دینا) صرف محمد ﷺ کے ساتھیوں کے لیے خاص تھا۔

[٢٩٦٦] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَّعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ.

[2966] عیاش عامری نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے، انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ رخصت صرف ہمارے ہی لیے تھی، یعنی حج میں تمتع کی۔

[٢٩٦٧] ١٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً، يَّعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ.

[2967] زبید نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو متعے خاص ہمارے علاوہ کسی کے لیے صحیح نہیں (ہوئے)، یعنی عورتوں سے (نکاح) متعہ کرنا اور حج میں تمتع (حج کا احرام باندھ کر آنا، پھر اس سے عمرہ کر کے حج سے پہلے احرام کھول دینا،

درمیان کے دنوں میں بیویوں اور خوشبو وغیرہ سے متمتع ہونا اور آخر میں روانگی کے وقت حج کا احرام باندھنا۔)

[٢٩٦٨] ١٦٣-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ، الْعَامَ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ: لٰكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ.

[2068] ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جریر نے بیان سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی شعثاء سے روایت کی، کہا: میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس آیا اور ان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ اس سال حج اور عمرے دونوں کو اکٹھا ادا کروں۔ ابراہیم نخعی نے (میری بات سن کر) کہا: تمھارے والد (ابوشعثاء) تو کبھی ایسا ارادہ بھی نہ کرتے۔

قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ، فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ.

قتیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے بیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے روایت کی کہ ایک مرتبہ ان کا گزر ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، انھوں نے ان سے اس (حج میں تمتع) کا ذکر کیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ تم لوگوں کو چھوڑ کر خاص ہمارے لیے تھا۔

[٢٩٦٩] ١٦٤-(١٢٢٥) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ؟ فَقَالَ: فَعَلْنَاهَا، وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ، يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ.

[2969] مروان بن معاویہ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں استفسار کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے حج تمتع کیا تھا۔ اور یہ (معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ) ان دنوں سائبانوں (والے گھروں) میں خود کو ڈھانپے ہوئے (مقیم) تھے، یعنی مکہ کے گھروں میں۔ (معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح حجِ افراد پر اصرار کرتے تھے۔)

[٢٩٧٠](...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: يَعْنِي مُعَاوِيَةَ.

[2970] یحییٰ بن سعید نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی روایت میں کہا: ان کی مراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔

[٢٩٧١] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ:

[2971] سفیان اور شعبہ دونوں نے سلیمان تیمی سے اسی

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: اَلْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ.

سند کے ساتھ ان دونوں (مروان اور یحییٰ) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ (البتہ) سفیان کی حدیث میں ہے: حج میں تمتع (کے بارے میں دریافت کیا۔)

[٢٩٧٢] ١٦٥-(١٢٢٦) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ، الْيَوْمَ، يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ، وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِّنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ، فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ، ارْتَأٰى كُلُّ امْرِئٍ، بَعْدُ، مَا شَاءَ أَنْ يَّرْتَئِيَ.

[2972] ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جُریری نے حدیث سنائی، انھوں نے ابو العلاء سے، انھوں نے مطرف سے روایت کی، (مطرف نے) کہا: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں تمھیں آج ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ آج کے بعد تمھیں نفع دے گا۔ جان لو! اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے گھر والوں میں سے کچھ کو ذوالحجہ میں عمرہ کروایا، پھر نہ تو کوئی ایسی آیت نازل ہوئی جس نے اسے (حج کے مہینوں میں عمرے کو) منسوخ قرار دیا ہو، اور نہ آپ نے اس سے روکا، حتی کہ آپ اپنی منزل کی طرف تشریف لے گئے۔ بعد میں ہر شخص نے جو رائے قائم کرنا چاہی کر لی۔

فائدہ: آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے متعدد نے ایک سفر کے دوران ذوالحجہ میں حج سے پہلے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے فوراً بعد عمرہ کیا۔ حج وعمرہ الگ الگ آ کر کرنے پر اصرار محض اپنی رائے سے ہے۔

[٢٩٧٣] ١٦٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ وَّكِيعٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ: ارْتَأٰى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ، يَعْنِي عُمَرَ.

[2973] اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن حاتم دونوں نے وکیع سے یہ حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں سفیان نے جریری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، (البتہ) ابن حاتم نے اپنی روایت میں کہا: بعد میں ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا نظریہ بنا لیا، ان کی مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تھی۔

[٢٩٧٤] ١٦٧-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ

[2974] ہمیں معاذ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے مطرف سے روایت کی، انھوں نے کہا: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں

ابْنُ حُصَيْنٍ : أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ. وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ، فَتُرِكْتُ، ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ.

تمھیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ تمھیں اس سے فائدہ دے گا۔ بلاشبہ! اللہ کے رسول ﷺ نے حج اور عمرے کو (حج کے مہینوں میں) اکٹھا کیا، پھر آپ نے وفات تک اس سے منع نہیں فرمایا، اور نہ اس کے بارے میں قرآن ہی میں کچھ نازل ہوا جو اسے حرام قرار دے۔ اور یہ بھی (بتایا) کہ مجھے (فرشتوں کی طرف سے) سلام کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ (بواسیر کی بنا پر) میں نے اپنے آپ کو دغوایا تو مجھے (سلام کہنا) چھوڑ دیا گیا، پھر میں نے دغوانا چھوڑ دیا تو (فرشتوں کا سلام) دوبارہ شروع ہو گیا۔

[٢٩٧٥] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ.

[2975] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی، کہا: میں نے مطرف سے سنا، انھوں نے کہا، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا۔ آگے معاذ کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٩٧٦] ١٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثَ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي، فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي، وَإِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ: إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ، وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ فِيهَا مَا شَاءَ.

[2976] قتادہ نے مطرف سے روایت کی، کہا: جس مرض میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، اس کے دوران میں انھوں نے مجھے بلا بھیجا اور کہا: میں تمھیں چند احادیث بیان کرنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد تمھیں ان سے فائدہ پہنچائے گا، اگر میں (شفایاب ہو کر) زندہ رہا تو ان باتوں کو میری طرف سے پوشیدہ رکھنا، اگر فوت ہو گیا تو چاہو تو بیان کر دینا۔ مجھ پر (فرشتوں کی جانب سے) سلام کہا جاتا تھا (تفصیل سابقہ حدیث میں ہے) اور یاد رکھو! اللہ کے نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کر دیا، اس کے بعد نہ تو اس بارے میں اللہ کی کتاب نازل ہوئی اور نہ (آخر تک) اللہ کے نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا، ایک شخص نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

[٢٩٧٧] ١٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[2977] ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے حدیث

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللهِ، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

بیان کی، انھوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے، انھوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: جان لو! اللہ کے رسول ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کیا تھا، اس کے بعد نہ تو اس معاملے میں اللہ کی کتاب (میں کوئی بات) نازل ہوئی، اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان دونوں سے منع فرمایا، پھر ایک شخص نے اس کے بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

[٢٩٧٨] ١٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

[2978] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف کے واسطے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج میں) تمتع کیا تھا اور اس کے بعد اس کے متعلق قرآن نازل نہ ہوا، (کہ یہ درست نہیں ہے، اس کے متعلق) ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا، کہہ دیا۔

[٢٩٧٩] ١٧١-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ.

[2979] محمد بن واسع نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی، (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے (حج میں) تمتع (حج وعمرے کو ایک ساتھ ادا) کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ (حج میں) تمتع کیا تھا۔ (رسول اللہ ﷺ نے قِران کی صورت میں حج وعمرہ اکٹھا ادا کیا، جو قربانیاں ساتھ نہ لائے تھے، انھوں نے انھی دنوں میں، الگ الگ احرام باندھ کر دونوں کو ادا کیا۔)

[٢٩٨٠] ١٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ، يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ، وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ لَمْ

[2980] بشر بن مفضل نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عمران بن مسلم نے ابو رجاء سے روایت کی کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: متعہ، یعنی حج میں تمتع کی آیت قرآن مجید میں نازل ہوئی، اور اللہ کے رسول ﷺ نے بھی ہمیں اس کا حکم دیا، بعد ازیں نہ تو کوئی آیت نازل ہوئی جس نے حج میں تمتع کی آیت کو منسوخ کیا ہو، اور نہ رسول اللہ ﷺ

تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ، بَعْدُ، مَا شَاءَ.

نے اس سے منع فرمایا، حتی کہ آپ فوت ہو گئے، بعد میں ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

[٢٩٨١] ١٧٣-(...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ: حَدَّثَنَا أَبُورَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: وَأَمَرَنَا بِهَا.

[2981] یحییٰ بن سعید نے ہمیں عمران قصیر سے حدیث سنائی (انھوں نے کہا:) ہمیں ابورجاء نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند حدیث بیان کی۔ البتہ اس میں یہ کہا کہ ہم نے یہ (حج میں تمتع) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، (یحییٰ بن سعید نے) یہ نہیں کہا: آپ نے ہمیں اس کا حکم دیا۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ، وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ) (التحفة ٢٤)

باب: 24- حج میں تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی نہ کر سکے تو اس پر تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھنے فرض ہیں

[٢٩٨٢] ١٧٤-(١٢٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدٰى، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى، فَإِنَّهُ

[2982] سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حج تک عمرے سے تمتع فرمایا اور ہدیہ قربانی کا اہتمام کیا، آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کے جانور اپنے ساتھ چلا کر لائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آغاز فرمایا تو (پہلے) عمرے کا تلبیہ پکارا، پھر حج کا تلبیہ پکارا، اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج تک عمرے سے تمتع کیا۔ لوگوں میں کچھ ایسے تھے انھوں نے ہدیہ قربانی کا اہتمام کیا اور قربانی کے جانور چلا کر ساتھ لائے تھے اور کچھ ایسے تھے جو قربانیاں لے کر نہیں چلے تھے۔ جب آپ مکہ تشریف لے آئے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''تم میں سے جو قربانی لے کر چلا وہ ان چیزوں سے جنھیں اس نے (احرام باندھ کر) حرام کیا، اس وقت تک حلال نہیں ہو گا

لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ أَهْدٰى، فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا، فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ» وَطَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ، وَمَشٰى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ، حِينَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ، رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ، فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

جب تک کہ حج پورا نہ کرے۔ اور جو شخص قربانی نہیں لایا وہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرے اور بال کترو اکر حلال ہو جائے (اور آٹھ ذوالحجہ کو) پھر حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارے (اور رمی کے بعد) قربانی کرے۔ اور جسے قربانی میسر نہ ہو وہ تین دن حج کے دوران میں اور سات دن گھر لوٹ کر روزے رکھے۔''

جب آپ ﷺ مکہ پہنچے تھے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا، سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا، پھر تین چکروں میں تیز چلے اور چار چکر معمول کی رفتار سے چل کر لگائے، جب آپ نے بیت اللہ کا طواف مکمل کر لیا تو مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر سلام پھیرا اور رخ بدل لیا۔ صفا پر تشریف لائے اور صفا مروہ کے (درمیان) سات چکر لگائے، پھر جب تک آپ نے اپنا حج مکمل نہ کیا آپ نے ایسی کسی چیز کو (اپنے لیے) حلال نہ کیا جسے آپ نے حرام کیا تھا۔ قربانی کے دن آپ نے اپنے قربانی کے اونٹ نحر کیے اور (طوافِ) افاضہ فرمایا، پھر آپ نے ہر وہ چیز (اپنے لیے) حلال کر لی جو (احرام کی وجہ سے) حرام ٹھہرائی تھی۔ اور لوگوں میں سے جنھوں نے ہدیۂ قربانی کا اہتمام کیا تھا اور لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے آئے تھے، انھوں نے بھی ویسا ہی کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

[٢٩٨٣] ١٧٥-(١٢٢٨) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ، وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ، بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ

[2983] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں (عروہ کو) رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آپ کے حج کے ساتھ عمرے کے تمتع کے متعلق اور جو آپ کے ساتھ تھے، ان کے تمتع کے متعلق اسی طرح خبر دی جس طرح سالم بن عبداللہ نے مجھے عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی تھی۔

رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

(المعجم ٢٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ) (التحفة ٢٥)

باب:25-حج قران کرنے والا بھی اسی وقت احرام کھولے ہو گا جب حج افراد کرنے والا کھولے گا

[٢٩٨٤] ١٧٦-(١٢٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا، وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ».

[2984] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے پڑھا، انھوں نے نافع سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگوں کا معاملہ کیا ہے؟ انھوں نے (عمرے کے بعد) احرام کھول دیا ہے، اور آپ نے اپنے عمرے (آتے ہی طواف وسعی جو عمرے کے منسک کے برابر ہے) کے بعد احرام نہیں کھولا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر (کے بالوں) کو (گوند یا خطمی بوٹی سے) چپکا لیا اور اپنی قربانیوں کو ہار ڈال دیے، اس لیے میں جب تک قربانی نہ کرلوں، احرام نہیں کھول سکتا۔''

[٢٩٨٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ؟ بِنَحْوِهِ.

[2985] خالد بن مخلد نے مالک سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ نے احرام نہیں کھولا؟ (آگے) مذکورہ بالا حدیث کے مانند ہے۔

[٢٩٨٦] ١٧٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي، وَلَبَّدْتُ رَأْسِي، فَلَا أَحِلُّ

[2986] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے عرض کی: لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے احرام کھول دیا ہے۔ اور آپ نے (مناسک ادا ہو جانے کے باوجود) ابھی تک عمرے کا احرام نہیں کھولا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنی قربانی کے اونٹوں کو ہار پہنائے، اور

حَتّٰى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ».

اپنے سر (کے بالوں) کو گوند (جیلی) سے چپکایا، میں جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں، احرام سے فارغ نہیں ہو سکتا۔"

[٢٩٨٧] ١٧٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ «فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ».

[2987] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ کے رسول ﷺ) سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (آگے) مالک کی حدیث کے مانند ہے (البتہ الفاظ یوں ہیں): "میں جب تک قربانی نہ کر لوں، احرام سے فارغ نہیں ہو سکتا۔"

[٢٩٨٨] ١٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ هَدْيِي».

[2988] ابن جریج نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کو حجۃ الوداع کے سال حکم دیا تھا کہ وہ (عمرہ کرنے کے بعد) احرام کھول دیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: آپ کو احرام کھولنے سے کیا چیز مانع ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے سر (کے بالوں کو) چپکا چکا ہوں اور اپنی قربانی کو ہار بھی پہنا چکا ہوں، لہٰذا میں جب تک اپنی قربانی کے اونٹ نحر نہ کر لوں، احرام نہیں کھول سکتا۔"

(المعجم ٢٦) - (بَابُ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلٰى طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّسَعْيٍ وَّاحِدٍ) (التحفة ٢٦)

باب: 26- کسی رکاوٹ کے باعث (راستے میں) احرام کھول دینے، نیز حج قران اور اس میں ایک طواف اور ایک سعی پر اکتفا کرنے کا جواز

[٢٩٨٩] ١٨٠-(١٢٣٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا، وَّقَالَ: إِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ فَأَهَلَّ

[2989] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنے کے ایام میں عمرے کے لیے نکلے اور کہا: اگر مجھے بیت اللہ جانے سے روک دیا گیا تو ہم ویسے ہی کریں گے جیسے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کیا

بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتّٰى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا، وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَّمْ يَزِدْ عَلَيْهِ، وَرَأٰى أَنَّهُ مُجْزِئٌ عَنْهُ، وَأَهْدٰى.

تھا۔ وہ (مدینہ سے) نکلے اور (میقات سے) عمرے کا تلبیہ پکارا، اور چل پڑے، جب مقامِ بیداء (کی بلندی) پر نمودار ہوئے تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: دونوں (حج وعمرہ) کا معاملہ ایک ہی جیسا ہے۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی ہے۔ پھر آپ نکل پڑے حتی کہ بیت اللہ پہنچے تو اس کے (گرد) سات چکر لگائے، اور صفا مروہ کے مابین بھی سات چکر پورے کیے، ان پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔ ان کی رائے تھی کہ یہی (ایک طواف اور ایک سعی) ان کی طرف سے کافی ہے، اور (بعدازاں) انھوں نے (حج قران ہونے کی بنا پر) قربانی کی۔

[٢٩٩٠] ١٨١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ، فَإِنَّا نَخْشٰى أَنْ يَّكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ وَّيُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، قَالَ: إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ خُلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، ثُمَّ تَلَا: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب:٢١] ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ

[2990] عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ جس سال حجاج بن یوسف نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑائی کرنے کے لیے مکہ میں پڑاؤ کیا تو عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ فرمائیں تو کوئی حرج نہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ لوگوں (حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی فوجوں) کے درمیان جنگ ہوگی اور آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ حائل ہو جائے گی (آپ بیت اللہ تک پہنچ نہیں پائیں گے۔) انھوں نے فرمایا: اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ آ گئی تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ (اس موقع پر) میں بھی آپ کے ساتھ (شریکِ سفر) تھا جب قریش مکہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کی نیت کر لی ہے، (پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نکلے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو عمرے کا تلبیہ پکارا، پھر فرمایا: اگر میرا راستہ خالی رہا تو میں اپنا عمرہ مکمل کروں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی

الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَةٍ، فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا، ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ، يَوْمَ النَّحْرِ.

تو میں وہی کروں گا، جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، جب میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ پھر (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (کے عمل) میں بہترین نمونہ ہے۔'' پھر (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) چل پڑے، جب مقامِ بیداء کی بلندی پر پہنچے تو فرمایا: ان دونوں (حج وعمرہ) کا حکم ایک جیسا ہے۔ اگر میرے اور عمرے کے درمیان کوئی رکاوٹ حائل ہو گئی تو (وہی رکاوٹ) میرے اور میرے حج کے درمیان حائل ہو گی۔ میں تمھیں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی لازم ٹھہرا لیا ہے۔ آپ چلتے رہے حتی کہ مقامِ قدید پر آپ نے قربانی کے اونٹ خریدے، پھر آپ نے ان دونوں (حج اور عمرے) کے لیے بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک (ہی) طواف کیا، اور ان دونوں کے لیے جو احرام باندھا تھا اسے نہ کھولا یہاں تک کہ قربانی کے دن حج (مکمل) کر کے، دونوں کے احرام سے فارغ ہوئے۔

[٢٩٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ، وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ، وَّلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

[2991] ابن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد (عبداللہ) نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے اس موقع پر جب حجاج بن یوسف، ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں اترا، حج کا ارادہ کیا۔ (ابن نمیر نے پوری) حدیث (یحییٰ قطان کے) اس قصے کی طرح بیان کی۔ البتہ حدیث کے آخر میں کہا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) یہ کہا کرتے تھے: جو شخص حج وعمرہ اکٹھا (حج قران کی صورت میں) ادا کرے تو اسے ایک ہی طواف کافی ہے۔ اور وہ اس وقت تک احرام سے فارغ نہیں ہوگا جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔

[٢٩٩٢] ١٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ-

[2992] محمد بن رمح اور قتیبہ نے لیث سے، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ جس سال حجاج بن یوسف، ابن

وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، وَّإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَّصُدُّوكَ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، اِشْهَدُوا - قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أُشْهِدُكُمْ - أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِي، وَأَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَمْ يَنْحَرْ، وَلَمْ يَحْلِقْ، وَلَمْ يُقَصِّرْ، وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ.

سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا قصد فرمایا، ان سے کہا گیا: لوگوں کے مابین تو لڑائی ہونے والی ہے، ہمیں خدشہ ہے کہ وہ آپ کو (بیت اللہ سے پہلے ہی) روک دیں گے۔ انھوں نے فرمایا: بلاشبہ تمھارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمھیں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے (خود پر) عمرہ واجب کرلیا ہے۔ پھر آپ روانہ ہوئے، جب مقامِ بیداء کی بلندی پر پہنچے تو فرمایا: (کسی رکاوٹ کے باعث بیت اللہ تک نہ پہنچ سکنے کے لحاظ سے) حج وعمرے کا معاملہ یکساں ہی ہے۔ (لوگو!) تم گواہ رہو۔۔ ابن رمح کی روایت ہے: میں تمھیں گواہ بناتا ہوں۔۔ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی خود پر واجب کرلیا ہے۔ اور وہ قربانی جو مقام قُدید سے خریدی تھی اسے ساتھ لیا، اور حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پکارتے ہوئے آگے بڑھے، حتی کہ مکہ آپہنچے، وہاں آپ نے بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ اس سے زیادہ (کوئی اور طواف) نہیں کیا، نہ قربانی کی نہ بال منڈوائے، نہ کتروائے اور نہ کسی ایسی چیز ہی کو اپنے لیے حلال قرار دیا جو (احرام کی وجہ سے آپ پر) حرام تھی۔ یہاں تک کہ جب نحر کا دن (دس ذوالحجہ) آیا تو آپ نے قربانی کی اور سر منڈوایا۔ ان (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی رائے یہی تھی کہ انھوں نے پہلے طواف کے ذریعے سے حج وعمرے (دونوں) کا طواف مکمل کرلیا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا (ایک طواف کے ساتھ سعی کی۔)

[٢٩٩٣] ١٨٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ،

[2993] ایوب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی قصہ روایت کیا ہے، البتہ انھوں نے نبی ﷺ کا ذکر صرف حدیث کی ابتدا میں کیا کہ جب ان سے کہا گیا کہ وہ

كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ، حِينَ قِيلَ لَهُ: يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذًا أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ.

آپ کو بیت اللہ (تک پہنچنے) سے روک دیں گے، انھوں نے کہا: میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ اور حدیث کے آخر میں یہ نہیں کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ لیث نے کہا ہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابٌ: فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ) (التحفة ٢٧)

باب: 27- حج اِفراد اور حج قران

[٢٩٩٤] ١٨٤-(١٢٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ - فِي رِوَايَةِ يَحْيٰى - قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا.

[2994] یحییٰ بن ایوب اور عبداللہ بن عون ہلالی نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عباد بن عباد مہلبی نے حدیث بیان کی، (کہا:) عبیداللہ بن عمر نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ یحییٰ کی روایت میں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف حج کا تلبیہ پکارا۔ اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پکارا۔

فائدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے وہی تلبیہ سنا اور بیان کیا جس میں آپ ﷺ نے حج کا نام لیا۔ بعد میں جب آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا نام لیا تو انس رضی اللہ عنہ نے وہ سنا اور بیان کیا۔

[٢٩٩٥] ١٨٥-(١٢٣٢) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا.

[2995] حمید نے بکر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو حج و عمرے کا اکٹھا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا۔

قَالَ بَكْرٌ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَبّٰى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ، فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ: مَا تَعُدُّونَا إِلَّا صِبْيَانًا! سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً

بکر نے کہا: میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی) یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اکیلے حج ہی کا تلبیہ پکارا تھا۔ (بکر نے کہا:) پھر میری ملاقات حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انھیں

وَّحَجًّا» .

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول سنایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس وقت کے لحاظ سے) تم ہمیں بچے ہی سمجھتے ہو؟ (حالانکہ ایسا نہ تھا) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا ''اے اللہ میں حج اور عمرے کے لیے حاضر ہوں۔''

[٢٩٩٦] ١٨٦-(. . .) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا، بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا!.

[2996] حبیب بن شہید نے بکر بن عبداللہ سے روایت کی، (کہا:) ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ان دونوں کو ملایا تھا، حج اور عمرے کو۔ (بکر نے) کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہم نے (صرف) حج کا تلبیہ کہا تھا۔ (بکر نے کہا:) پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات بتائی۔ انھوں نے جواب دیا: جیسے ہم تو اس وقت بچے تھے؟

(المعجم ٢٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُومِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهُ) (التحفة ٢٨)

باب: 28- حاجی کے لیے طوافِ قدوم اور اس کے بعد سعی کرنا مستحب ہے

[٢٩٩٧] ١٨٧-(١٢٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَ الْمَوْقِفَ، فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ، أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟.

[2997] اسماعیل بن ابی خالد نے وبرہ سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا، اس نے پوچھا: کیا عرفات پہنچنے سے پہلے میں بیت اللہ کا طواف کرسکتا ہوں؟ انھوں نے جواب دیا، ہاں (کر سکتے ہو۔) اس نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو کہا ہے کہ عرفہ پہنچنے سے قبل بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے جواب دیا: (سنو!) اللہ کے رسول ﷺ نے جب حج فرمایا تو آپ نے میدان عرفات پہنچنے سے قبل بیت اللہ کا طواف کیا تھا۔ (اب سوچو) کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کا قول اپناؤ، یہ زیادہ حق ہے؟ یا یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول؟ اگر تم (ان کے بارے میں) سچ کہہ رہے ہو۔

[٢٩٩٨] ١٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ، رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ: وَأَيُّنَا - أَوْ أَيُّكُمْ - لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا؟ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ، مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟.

[2998] بیان نے وبرہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے حج کا احرام باندھا ہے، تو کیا میں بیت اللہ کا طواف کرلوں؟ انھوں نے فرمایا: (ہاں) تمھیں کیا مانع ہے؟ اس نے کہا: میں نے ابن فلاں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کو دیکھا ہے کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور آپ ہمیں ان سے زیادہ محبوب ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ دنیا نے انھیں فتنے میں ڈال دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم میں سے کون۔۔۔ یا تم میں سے کون ہے۔۔۔ جسے دنیا نے فتنے میں نہیں ڈالا؟ (تم ان پر دنیا داری کا اعتراض نہ کرو،) پھر فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے حج کا احرام باندھا، بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی فرمائی، (اب سوچو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے طریقے کی پیروی کا زیادہ حق ہے یا فلاں کے راستے کا کہ اس کی اتباع کی جائے؟ اگر تم سچ کہہ رہے ہو۔

[٢٩٩٩] ١٨٩-(١٢٣٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

[2999] سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، کہا: ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرے کی غرض سے آیا، اس نے بیت اللہ کا طواف کرلیا (لیکن ابھی) صفا مروہ کی سعی نہیں کی، کیا وہ اپنی بیوی سے صحبت کرسکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: (جب) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے تو آپ نے بیت اللہ کا سات بار طواف کیا، مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں، اور (پھر) صفا مروہ کے درمیان سات بار چکر لگائے۔ اور (یاد رکھو) تمھارے لیے اللہ کے رسول ﷺ (کے طریقے) میں بہترین نمونہ ہے۔

[٣٠٠٠] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ:

[3000] حماد بن زید اور ابن جریج دونوں نے عمرو بن دینار کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن عیینہ کی (گزشتہ) حدیث کے مانند روایت

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ .

بیان کی۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَّا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَّا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ) (التحفة ٢٩)

باب: 29- عمرے کا احرام باندھنے والے کا احرام، صفا مروہ کی سعی سے پہلے صرف طواف کرنے سے ختم نہیں ہوتا، حج کا احرام باندھنے والا (صرف) طوافِ قدوم سے حلّت میں نہیں آتا، اسی طرح حجِ قران کرنے والے کا حکم ہے (طواف سے اس کا احرام ختم نہیں ہوگا)

[٣٠٠١] ١٩٠-(١٢٣٥) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ : سَلْ لِّي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَّجُلٍ يُّهِلُّ بِالْحَجِّ ، فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا؟ فَإِنْ قَالَ لَكَ : لَا يَحِلُّ ، فَقُلْ لَّهُ : إِنَّ رَجُلًا يَّقُولُ ذٰلِكَ ، قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ ، قُلْتُ : فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَاكَ ، قَالَ : بِئْسَ مَا قَالَ ، فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ ، فَقَالَ ، فَقُلْ لَّهُ : فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ ، وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذٰلِكَ . قَالَ : فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي ، قَالَ : فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي؟ أَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا ، قُلْتُ : لَا أَدْرِي ، قَالَ : فَإِنَّهُ قَدْ

[3001] محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک عراقی شخص نے ان سے کہا: میری طرف سے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیجیے جو حج کا تلبیہ پکارتا ہے، جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لے تو کیا احرام سے آزاد ہو جائے گا یا نہیں؟ اگر وہ تمھیں جواب دیں کہ وہ آزاد نہیں ہوگا تو ان سے کہنا کہ ایک شخص ہے جو یہ کہتا ہے۔ (محمد بن عبدالرحمٰن نے) کہا: میں نے عروہ سے اس کی بابت سوال کیا تو انھوں نے کہا: جو شخص حج کا احرام باندھے، وہ حج کیے بغیر احرام سے فارغ نہیں ہوگا۔ میں (محمد بن عبدالرحمٰن) نے عرض کی کہ ایک شخص ہے جو یہی بات کہتا ہے، انھوں نے فرمایا: کتنی بری بات ہے جو اس نے کہی ہے۔ پھر میرا ٹکراؤ (اس عراقی) شخص سے ہوا تو اس نے مجھ سے (اپنے سوال کے متعلق) پوچھا۔ میں نے اسے بتا دیا۔ اس (عراقی) نے کہا: ان (عروہ) سے کہو، بلاشبہ ایک شخص خبر دے رہا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا کیا تھا (حکم دیا تھا۔) حضرت اسماء اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کیا معاملہ تھا؟ انھوں نے (بھی

كَذَبَ، قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ، وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ؟ وَلَا أَحَدٌ مِّمَّنْ مَّضٰى، مَا كَانُوا يَبْدَأُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ، وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ، وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا، وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

تو) ایسا کیا تھا۔ (محمد بن عبدالرحمٰن نے) کہا: میں ان (عروہ) کے پاس آیا اور ان کو یہ بات سنائی۔ انھوں نے پوچھا: یہ (سائل) کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا: اسے کیا ہے؟ وہ خود میرے پاس آ کر مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتا؟ میرا خیال ہے، وہ کوئی عراقی ہوگا۔

میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ (عروہ نے) کہا: بلاشبہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حج کیا، مکہ آ کر آپ نے جو کام سب سے پہلے کیا، یہ تھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی حج کیا، انھوں نے بھی سب سے پہلے جو کیا، یہی تھا کہ بیت اللہ کا طواف کیا اور اس کے سوا کوئی کام نہ کیا (نہ بال کٹوائے نہ احرام کھولا)، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ میں نے انھیں دیکھا، انھوں نے بھی سب سے پہلا کام جس سے آغاز کیا، بیت اللہ کا طواف تھا، پھر اس کے علاوہ کوئی کام نہ ہوا۔ پھر معاویہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (نے بھی ایسا ہی کیا،) پھر میں نے اپنے والد زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انھوں نے بھی سب سے پہلے جس سے آغاز کیا بیت اللہ کا طواف تھا اور اس کے علاوہ کوئی نہ تھا، پھر میں نے مہاجرین وانصار (کی جماعت) کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔ اس کے بعد (بال کٹوانا احرام کھولنا) کوئی کام نہ ہوا۔

پھر سب سے آخر میں جسے میں نے یہ کرتے دیکھا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، انھوں نے بھی عمرے کے ذریعے سے اپنے حج کو فسخ نہیں کیا، اور یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ یہ انھی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟ اور نہ گزرے ہوئے لوگوں (صحابہ) میں سے کسی نے (یہ کام) کیا۔ وہ (صحابہ) جب بھی بیت اللہ میں قدم رکھتے تو طواف سے پہلے

اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتے تھے (طواف کرنے کے بعد) احرام نہیں کھولتے تھے۔ میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو بھی دیکھا، وہ جب بھی مکہ آتیں طواف سے پہلے کسی اور کام سے آغاز نہ کرتیں، اس کا طواف کرتیں، پھر احرام نہ کھولتیں (حتی کہ حج پورا کر لیتیں۔) میری والدہ نے مجھے بتایا کہ وہ، ان کی ہمشیرہ (حضرت عائشہ ؓ)، حضرت زبیر ؓ اور فلاں فلاں لوگ کسی وقت عمرہ کے لیے آئے تھے، جب انھوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا (اور عمرہ مکمل ہو گیا) تو (اس کے بعد) انھوں نے احرام کھولا۔ اس شخص نے اس کے بارے میں جس بات کا ذکر کیا ہے، اس میں جھوٹ بولا ہے۔

فائدہ: جن کا احرام حج کے لیے تھا، انھوں نے طواف کے بعد احرام نہیں کھولا اور جن کا احرام عمرے تک کے لیے تھا، انھوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف کے بعد احرام کھول دیا۔

[٣٠٠٢] ١٩١-(١٢٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى إِحْرَامِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ» فَلَمْ يَكُنْ مَّعِيَ هَدْيٌ فَحَلَلْتُ: وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ.

[3002] ابن جریج نے کہا: مجھے منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) احرام باندھے ہوئے روانہ ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ قربانی ہے وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ قربانی نہیں ہے (وہ عمرے کے بعد) احرام کھول دے۔'' میرے ساتھ قربانی نہیں تھی، میں نے احرام کھول دیا اور (میرے شوہر) زبیر ؓ کے ساتھ قربانی تھی، انھوں نے نہیں کھولا۔

قَالَتْ: فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: قُومِي عَنِّي، فَقُلْتُ: أَتَخْشٰى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ!.

(حضرت اسماء ؓ نے) کہا: (عمرے کے بعد) میں نے (دوسرے) کپڑے پہن لیے اور زبیر ؓ کے پاس آ بیٹھی، وہ کہنے لگے: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میں نے کہا: آپ کو خدشہ ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی۔

[٣٠٠٣] ١٩٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ، فَقَالَ: اسْتَرْخِي عَنِّي، اِسْتَرْخِي عَنِّي، فَقُلْتُ: أَتَخْشٰى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ!.

[3003] وہیب نے کہا: ہمیں منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ پہنچے، پھر آگے ابن جریج کی طرح ہی حدیث بیان کی، البتہ (اپنی حدیث میں یہ اضافہ) ذکر کیا: (زبیر رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھ سے دور رہو، مجھ سے دور رہو، میں نے کہا: آپ کو خدشہ ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی۔

[٣٠٠٤] ١٩٣-(١٢٣٧) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ، كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ: صَلَّى اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ! لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ، قَلِيلٌ ظَهْرُنَا، قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا، ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ.

[3004] ہمیں ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن وہب نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عمرو نے ابواسود سے خبر دی کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ (بن کیسان) نے انھیں حدیث بیان کی کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جب بھی مقامِ حجون سے گزرتیں تو وہ انھیں یہ کہتے ہوئے سنتے: ''اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر رحمتیں فرمائے!'' ہم نے آپ کے ساتھ اس مقام پر پڑاؤ کیا تھا، ان دنوں ہمارے سفر کے تھیلے ہلکے، سواریاں کم اور زادِراہ بھی تھوڑا ہوتا تھا۔ میں، میری بہن عائشہ، زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا تھا، پھر جب ہم (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا باقی سب) نے بیت اللہ (اور صفا مروہ) کا طواف کر لیا تو ہم (میں سے جنھوں نے عمرہ کرنا تھا انھوں نے) احرام کھول دیے، پھر (ترویہ کے دن) زوال کے بعد ہم نے (احرام باندھ کر) حج کا تلبیہ پکارا۔

قَالَ هٰرُونُ فِي رِوَايَتِهِ: أَنَّ مَوْلٰى أَسْمَاءَ، وَلَمْ يُسَمِّ: عَبْدَ اللهِ.

ہارون نے اپنی روایت میں کہا: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام نے (کہا)، انھوں نے ان کا نام، عبداللہ نہیں لیا۔

(المعجم ٣٠) - (بَابٌ: فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ) (التحفة ٣٠)

باب:30- حج تمتع کرنا درست ہے

[٣٠٠٥] ١٩٤-(١٢٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ؟ فَرَخَّصَ فِيهَا، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا، فَقَالَ: هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا، فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ، فَقَالَتْ: قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا.

[3005] شعبہ نے مسلم قُرّی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے اس کی اجازت دی، جبکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔ انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: یہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں وہ حدیث بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی اجازت دی، ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ (قُرّی نے) کہا: ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ (اس وقت) بھاری جسم کی نابینا خاتون تھیں، (ہمارے استفسار کے جواب میں) انھوں نے فرمایا: یقیناً اللہ کے رسول ﷺ نے اس (حج تمتع) کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

[٣٠٠٦] ١٩٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ، وَلَمْ يَقُلْ: مُتْعَةُ الْحَجِّ، وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ.

[3006] عبدالرحمٰن اور محمد بن جعفر دونوں نے اسی سند کے ساتھ شعبہ سے روایت کی، ان میں سے عبدالرحمٰن کی حدیث میں صرف لفظ تمتع ہے، انھوں نے حج تمتع کے الفاظ روایت نہیں کیے۔ جبکہ ابن جعفر نے کہا: شعبہ کا قول ہے کہ مسلم (قرّی) نے کہا: میں نہیں جانتا کہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے حج تمتع کا ذکر کیا یا کہ عورتوں سے (نکاحِ) متعہ کی بات کی۔

[٣٠٠٧] ١٩٦-(١٢٣٩) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ، وَّأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ، فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا مَنْ سَاقَ مَعَهُ

[3007] معاذ (بن معاذ) نے ہمیں شعبہ سے حدیث سنائی، (کہا:) مسلم قُرّی رحمہ اللہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: (حجۃ الوداع کے موقع پر اولاً) رسول اللہ ﷺ نے (حج کے ساتھ ملا کر) عمرہ کرنے کا تلبیہ پکارا تھا، اور آپ کے (بعض)

الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ، فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ، فَلَمْ يَحِلَّ.

صحابہ نے حج کا تلبیہ پکارا تھا، پھر نبی ﷺ اور آپ کے وہ صحابہ جو قربانیاں ساتھ لائے تھے، انھوں نے (جب تک حج مکمل نہ کرلیا) احرام نہ کھولا، باقی صحابہ نے (جن کے ہمراہ قربانیاں نہ تھیں) احرام کھول دیا۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی انھی لوگوں میں سے تھے جو قربانیاں ساتھ لائے تھے، لہٰذا انھوں نے احرام نہ کھولا۔

[٣٠٠٨] ١٩٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مِمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَأَحَلَّا.

[3008] محمد، یعنی ابن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں نے کہا: جن کے پاس قربانیاں نہ تھیں ان میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے صاحب تھے، لہٰذا ان دونوں نے (عمرے کے بعد) احرام کھول دیا۔

فائدہ: شعبہ سے معاذ بن معاذ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک طرح سے روایت بیان کی ہے جبکہ دوسرے شاگرد، محمد بن جعفر نے ان کے برعکس بیان کیا ہے۔ دونوں ثقہ ہیں لیکن معاذ ضبطِ حدیث میں حجاز وکوفہ کے مضبوط ترین راوی تھے جبکہ محمد بن جعفر ثقاہت کے باوجود غفلت کا شکار ہو جاتے تھے، اس لیے معاذ ہی کی روایت راجح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسی طرف توجہ دلانے کے لیے محمد بن جعفر کی روایت بیان کی۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ) (التحفة ٣١)

باب: 31- حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز

[٣٠٠٩] ١٩٨-(١٢٤٠) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ

[3009] عبداللہ بن طاوس نے اپنے والد طاوس بن کیسان سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: (جاہلیت میں) لوگوں کا خیال تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا، زمین میں سب سے برا کام ہے۔ اور وہ لوگ محرم کے مہینے کو صفر بنا لیا کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے: جب (اونٹوں کا) پیٹھ کا زخم مندمل ہو جائے، (مسافروں کا) نشانِ (قدم) مٹ جائے اور صفر (اصل میں محرم) گزر جائے تو عمرہ والے کے لیے عمرہ کرنا جائز ہے۔ (حالانکہ)

صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ، مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ».

نبی ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ پہنچے، اور ان (صحابہ) کو حکم دیا کہ اپنے حج (کی نیت) کو عمرے میں بدل دیں، یہ بات ان (صحابہ) پر بڑی گراں تھی، سب نے بیک زبان کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسی حلت (احرام کا خاتمہ) ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''مکمل حلت۔''

[٣٠١٠] ١٩٩-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، وَقَالَ، لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً».

[3010] نصر بن علی جہضمی نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) شعبہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ایوب سے، انھوں نے ابوعالیہ براء سے روایت کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا اور چار ذوالحجہ کو تشریف لائے اور فجر کی نماز ادا کی، جب نمازِ فجر ادا کر چکے تو فرمایا: ''جو (اپنے حج کو) عمرہ بنانا چاہے، وہ اسے عمرہ بنا لے۔''

[٣٠١١] ٢٠٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا رَوْحٌ وَّيَحْيَى ابْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ: أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ. وَأَمَّا أَبُوشِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُهِلُّ بِالْحَجِّ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ، خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ.

[3011] یہی حدیث روح، ابوشہاب اور یحییٰ بن کثیر، ان تمام نے شعبہ سے اسی سند سے روایت کی، روح اور یحییٰ بن کثیر دونوں نے ویسے ہی کہا جیسا کہ نصر (بن علی جہضمی) نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا، البتہ ابوشہاب کی روایت میں ہے: ہم تمام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے نکلے۔ (آگے) ان سب کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بطحاء میں فجر کی نماز ادا کی، سوائے جہضمی کے کہ انھوں نے یہ بات نہیں کہی۔

[٣٠١٢] ٢٠١-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

[3012] ہمیں وہیب نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ایوب نے حدیث سنائی، انھوں نے ابوعالیہ براء سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ

الْبَرَّاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ، وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً.

اپنے صحابہ سمیت، عشرہ ذوالحجہ کی چار راتیں گزارنے کے بعد (مکہ) تشریف لائے۔ وہ (صحابہ) حج کا تلبیہ پکار رہے تھے، (وہاں پہنچ کر) آپ نے انھیں حکم دیا کہ اس (نُسک، جس کے لیے وہ تلبیہ پکار رہے تھے) کو عمرے میں بدل دیں۔

[٣٠١٣] ٢٠٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِي طُوًى، وَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ.

[3013] معمر نے ہمیں خبر دی، انھوں نے ایوب سے، انھوں نے ابوعالیہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز ذی طویٰ میں ادا فرمائی، اور ذوالحجہ کی چار راتیں گزری تھیں کہ تشریف لائے، اور اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہے ان کے علاوہ باقی سب لوگ اپنے (حج کے) احرام کو عمرے میں بدل دیں۔

[٣٠١٤] ٢٠٣-(١٢٤١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[3014] محمد بن جعفر نے اور عبیداللہ بن معاذ نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی ــ لفظ عبیداللہ کے ہیں ــ کہا: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے حکم سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''یہ عمرہ (ادا ہوا) ہے، جس سے ہم نے فائدہ اٹھا لیا ہے۔ (اب) جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے (احرام کھول دے) یقیناً (اب) قیامت کے دن تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔ (دونوں ایک ساتھ ادا کیے جا سکتے ہیں۔)

[٣٠١٥] ٢٠٤-(١٢٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَمَرَنِي بِهَا. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ، فَأَتَانِي

[3015] ابوجمرہ ضُبَعی نے کہا: میں نے حج تمتع (کا ارادہ) کیا تو (متعدد) لوگوں نے مجھے اس سے روکا، میں (اسی شش و پنج میں) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس معاملے میں استفسار کیا تو انھوں نے مجھے اس (حج تمتع) کا حکم دیا۔ کہا: پھر میں اپنے گھر لوٹا اور آ کر سو گیا، نیند میں دورانِ خواب میرے پاس ایک شخص آیا، اور کہا: (تمھارا) عمرہ قبول اور

آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ: عُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ وَّحَجٌّ مَّبْرُورٌ، قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ، فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ! اللهُ أَكْبَرُ! سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

(تمھارا) حج مبرور (ہر عیب سے پاک) ہے۔ انھوں نے کہا: میں (دوبارہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو دیکھا تھا، کہہ سنایا۔ وہ (خوشی سے) کہہ اٹھے: اللّٰہ أکبر! اللّٰہ أکبر! یہ ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے (تمھارا خواب اسی کی بشارت ہے۔)

(المعجم ٣٢) - (بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ) (التحفة ٣٢)

باب: 32- اِحرام کے وقت قربانی کے اونٹوں کا اِشعار (کوہان پر چیر لگانا) اور انھیں ہار پہنانا

[٣٠١٦] ٢٠٥-(١٢٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ، وَسَلَتَ الدَّمَ، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ، أَهَلَّ بِالْحَجِّ.

[3016] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابوحسان سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: آپ نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر اپنی اونٹنی منگوائی اور اس کی کوہان کی دائیں جانب (ہلکے سے) زخم کا نشان لگایا اور خون پونچھ دیا، اور دو جوتے اس کے گلے میں لٹکائے، پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے (اور چل دیے) جب وہ آپ کو لے کر بیداء کے اوپر پہنچی تو آپ نے حج کا تلبیہ پکارا۔

[٣٠١٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلَمْ يَقُلْ: صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ.

[3017] معاذ بن ہشام نے کہا: مجھے میرے والد (ہشام بن ابی عبداللہ صاحب الدستوائی) نے قتادہ سے، اسی سند کے ساتھ، شعبہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی، البتہ انھوں نے یہ الفاظ کہے: ''اللہ کے نبی ﷺ جب ذوالحلیفہ آئے'' یہ نہیں کہا: ''انھوں نے وہاں (ذوالحلیفہ میں) ظہر کی نماز ادا فرمائی۔''

[٣٠١٨] ٢٠٦-(١٢٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

[3018] شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوحسان اعرج سے سنا، انھوں نے کہا: بنوہُجَیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، یہ کیا فتویٰ ہے

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ، أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ؟ فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ، وَّإِنْ رَغِمْتُمْ.

جس نے لوگوں کو الجھا رکھا ہے یا پریشان کر رکھا ہے؟ کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے (عمرہ کر لے) وہ احرام سے باہر آ جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا: یہی تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے، چاہے تمھاری مرضی نہ ہو۔

[٣٠١٩] ٢٠٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ، مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، الطَّوَافُ عُمْرَةٌ، فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ، وَإِنْ رَّغِمْتُمْ.

[3019] ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے، انھوں نے ابوحسان سے حدیث بیان کی، کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ اس معاملے (فتوے) نے لوگوں کو تفرقے میں ڈال دیا ہے کہ جو بیت اللہ کا طواف (عمرہ) کرے، وہ احرام سے باہر آ جاتا ہے اور یہ کہ طواف مستقل عمرہ ہے، فرمایا: (ہاں) یہی تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ چاہے تمھیں نہ چاہتے ہوئے قبول کرنی پڑے۔

[٣٠٢٠] ٢٠٨-(١٢٤٥) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَّلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَآ إِلَى ٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ﴾ [الحج:٣٣] قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ. فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ، وَكَانَ يَأْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3020] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: (احرام کی حالت میں) جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حاجی ہو یا غیر حاجی، (صرف عمرہ کرنے والا) وہ طواف کے بعد احرام سے آزاد ہو جائے گا۔ ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء سے دریافت کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات کہاں سے لیتے ہیں؟ (ان کے پاس کیا دلیل ہے؟) فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے (دلیل لیتے ہوئے): ''پھر ان کے حلال (ذبح) ہونے کی جگہ ''البیت العتیق'' (بیت اللہ) کے پاس ہے۔'' ابن جریج نے کہا: میں نے (عطاء سے) کہا، اس آیت کا تعلق تو وقوفِ عرفات کے بعد سے ہے، انھوں نے جواب دیا: (مگر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے: اس آیت کا تعلق وقوفِ عرفات سے قبل اور بعد دونوں سے ہے۔ اور انھوں نے یہ بات نبی ﷺ کے اس حکم سے اخذ کی جو آپ ﷺ نے لوگوں کو حجۃ الوداع کے موقع پر (طواف وسعی کے بعد) احرام کھول

دینے کے بارے میں دیا تھا۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ، وَأَنَّهُ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ)

(التحفة ٣٣)

باب:33- عمرہ کرنے والا (احرام کھولتے وقت) اپنے بال کٹوا سکتا ہے، اس کے لیے سر منڈوانا واجب نہیں، اور مستحب یہ ہے کہ منڈوانا یا کٹوانا مروہ کے پاس ہو

[٣٠٢١] ٢٠٩-(١٢٤٦) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ: أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ؟ فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَعْلَمُ هٰذِهِ إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ.

[3021] ہشام بن حجیر نے طاوس سے روایت کی، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے مروہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے کاٹے تھے؟ میں نے کہا: میں یہ تو نہیں جانتا، مگر (یہ جانتا ہوں کہ) آپ کی یہ بات آپ ہی کے خلاف دلیل ہے۔

[٣٠٢٢] ٢١٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ، أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ.

[3022] حسن بن مسلم نے طاوس سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی، کہا: میں نے قینچی سے آپ ﷺ کے بال تراشے، جبکہ آپ مروہ پر (سعی سے فارغ ہوئے) تھے۔ یا کہا: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے بال قینچی سے تراشے جا رہے تھے، اور آپ مروہ پر تھے۔

[٣٠٢٣] ٢١١-(١٢٤٧) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَرُحْنَا إِلَى مِنًى، أَهْلَلْنَا

[3023] عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں داود نے ابونضرہ سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتہائی بلند آواز سے حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے نکلے، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ جن کے پاس قربانی ہے ان کے علاوہ ہم تمام اسے (حج کو) عمرے میں بدل دیں۔ جب (ترویہ) آٹھ ذوالحجہ کا دن آیا تو ہم نے احرام باندھا، منیٰ کی

بِالْحَجِّ.

طرف روانہ ہوئے اور حج کا تلبیہ پکارا۔

[٣٠٢٤] ٢١٢-(١٢٤٨) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ وَّعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا.

[3024] وہیب بن خالد نے داود سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے جابر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ پہنچے اور ہم بہت بلند آواز سے حج کا تلبیہ پکار رہے تھے۔

[٣٠٢٥] (١٢٤٩) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ، فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

[3025] ابونضرہ سے روایت ہے، کہا: میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا، اور کہا: ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے دونوں متعوں (حج تمتع اور عورتوں سے متعہ) کے بارے میں ایک دوسرے سے اختلاف کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ دونوں متعے کیے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا، تو دوبارہ ہم نے وہ دونوں نہیں کیے۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ إِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَدْيِهِ) (التحفة ٣٤)

باب: 34- نبی ﷺ کا احرام اور قربانی

[٣٠٢٦] ٢١٣-(١٢٥٠) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْغَرِ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟» فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، لَأَحْلَلْتُ».

[3026] (عبدالرحمن) بن مہدی نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) مجھے سلیم بن حیان نے مروان اصغر سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) یمن سے مکہ پہنچے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ''تم نے کیا تلبیہ پکارا؟'' انھوں نے جواب دیا: میں نے نبی ﷺ کے تلبیے کے مطابق تلبیہ پکارا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں ضرور إحلال (احرام سے فراغت) اختیار کر لیتا۔''

[٣٠٢٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ

[3027] عبدالصمد اور بہز دونوں نے کہا: ہمیں سلیم بن

الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ «لَحَلَلْتُ».

حیان نے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث بیان کی، البتہ بہز کی روایت میں ''حلال ہو جاتا'' (احرام کھول دیتا) کے الفاظ ہیں۔

[٣٠٢٨] ٢١٤-(١٢٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا».

[3028] ہشیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق، عبدالعزیز بن صہیب اور حمید سے خبر دی کہ ان سب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو (حج و عمرہ) دونوں کا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا: یہ کہتے ہوئے «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا» ''اے اللہ! میں حج و عمرہ کے لیے حاضر ہوں، میں حج و عمرہ کے لیے حاضر ہوں۔''

[٣٠٢٩] ٢١٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي إِسْحٰقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ. قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا». وَقَالَ حُمَيْدٌ: قَالَ أَنَسٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجٍّ».

[3029] اسماعیل بن ابراہیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق اور حمید طویل سے خبر دی، یحییٰ نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا ''اے اللہ! میں حج وعمرہ کی نیت سے تیرے در پر حاضر ہوں۔'' حمید نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجٍّ ''اے اللہ! میں حج و عمرہ (کی نیت) کے ساتھ حاضر ہوں۔''

[٣٠٣٠] ٢١٦-(١٢٥٢) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا».

[3030] سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے زہری نے حنظلہ اسلمی کے واسطے سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے (کہ آپ ﷺ نے) فرمایا: ''اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابن مریم علیہ السلام (زمین پر دوبارہ آنے کے بعد) فج روحاء (کے مقام) سے حج کا یا عمرے کا یا دونوں کا نام لیتے ہوئے تلبیہ پکاریں گے۔''

[٣٠٣١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

[3031] لیث نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ!».

اسی کے مانند روایت بیان کی، (اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے) فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں محمد ﷺ کی جان ہے!''

[٣٠٣٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ!» بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[3032] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے حنظلہ بن علی اسلمی سے روایت کی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!'' (آگے سفیان اور لیث بن سعد) دونوں کی حدیث کے مانند ہے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَمَانِهِنَّ) (التحفة ٣٥)

باب: 35- نبی ﷺ نے جو عمرے کیے، ان کی تعداد اور ان کا زمانہ

[٣٠٣٣] ٢١٧-(١٢٥٣) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ، أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنْ جِعْرَانَةَ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ.

[3033] ہدّاب بن خالد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا:) ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا: اللہ کے رسول ﷺ نے (کل) چار عمرے کیے، اور اپنے حج والے عمرے کے سوا تمام عمرے ذوالقعدہ ہی میں کیے۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے یا حدیبیہ کے زمانے کا ذوالقعدہ میں (جو عملاً نہ ہو سکا لیکن حکماً ہو گیا۔) اور دوسرا عمرہ (اس کی ادائیگی کے لیے) اگلے سال ذوالقعدہ میں ادا فرمایا، (تیسرا) عمرہ جعرانہ مقام سے (آکر) کیا، جہاں آپ ﷺ نے حنین کے اموالِ غنیمت تقسیم فرمائے۔ (یہ بھی) ذوالقعدہ میں کیا۔ اور (چوتھا) عمرہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ (ذوالحجہ میں) ادا کیا۔

[٣٠٣٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟

[3034] محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عبدالصمد نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا:

قَالَ: حَجَّةً وَّاحِدَةً، وَّاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ.

میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے حج کیے؟ انھوں نے کہا: حج ایک ہی کیا، (البتہ) عمرے چار کیے، پھر آگے ہدّاب کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[۳۰۳۵] ۲۱۸-(۱۲۵٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

[3035] ابواسحاق سے روایت ہے، کہا: میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر کتنی جنگیں لڑیں؟ کہا: سترہ۔ (ابو اسحاق نے) کہا: مجھے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (کل) انیس غزوے کیے۔ اور آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج، حجۃ الوداع ادا کیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى. [انظر: ٤٦٩٢]

ابو اسحاق نے کہا: آپ نے مکہ میں (رہتے ہوئے) اور حج (بھی) کیے۔

[۳۰۳٦] ۲۱۹-(۱۲۵۵) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُّخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَسْنِدَيْنِ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ، قَالَ فَقُلْتُ: يَاأَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجَبٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيْ أُمَّتَاهُ! أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَعَمْرِي! مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ، وَّمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ.

[3036] عطاء نے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، کہا: میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اور ان کی (دانتوں پر) مسواک رگڑنے کی آواز سن رہے تھے۔ عروہ نے کہا: میں نے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت)! کیا نبی ﷺ نے رجب میں بھی عمرہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے (وہیں بیٹھے بیٹھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکارا۔ میری ماں! کیا آپ ابوعبدالرحمٰن کی بات نہیں سن رہیں، وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: (بتاؤ) وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رجب میں (بھی) عمرہ کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے، مجھے اپنی زندگی کی قسم! آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ اور آپ ﷺ نے کوئی عمرہ نہیں کیا مگر یہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ (عروہ نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو) سن رہے تھے، انھوں نے ہاں

قَالَ: وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ، فَمَا قَالَ: لَا، وَلَا

نَعَمْ، سَكَتَ.

یاناں کچھ نہیں کہا، خاموش رہے۔

[٣٠٣٧] ٢٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: أَرْبَعَ عُمَرٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُّكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ، وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! إِلٰى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

[3037] مجاہد سے روایت ہے، کہا: میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے، دیکھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے (کی دیوار) سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھنے میں مصروف تھے۔ ہم نے ان سے لوگوں کی (اس) نماز کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! رسول اللہ ﷺ نے (کل) کتنے عمرے کیے؟ انھوں نے جواب دیا: چار عمرے، اوران میں سے ایک رجب کے مہینے میں کیا۔ (ان کی یہ بات سن کر) ہم نے انھیں جھٹلانا اور ان کا رد کرنا مناسب نہ سمجھا، (اسی دوران میں) ہم نے حجرے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی۔ عروہ نے کہا: ام المومنین! ابوعبدالرحمٰن جو کہہ رہے ہیں، آپ نہیں سن رہیں؟ انھوں نے کہا: وہ کیا کہتے ہیں؟ (عروہ نے) کہا: وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے اوران میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے! رسول اللہ ﷺ نے جتنے بھی عمرے کیے، یہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) ان کے ساتھ تھے۔ (یہ بھول گئے ہیں۔) آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ) (التحفة ٣٦)

باب:36- رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت

[٣٠٣٨] ٢٢١-(١٢٥٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُّحَدِّثُنَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[3038] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی، کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ہمیں حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ایک انصاریہ عورت سے فرمایا۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا نام بتایا تھا لیکن میں بھول

ﷺ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا - : «مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا؟» قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ لَّنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ، وَّتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَّنْضِحُ عَلَيْهِ، قَالَ : «فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً».

گیا ہوں ۔ ''تمھیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس بات نے روک دیا؟'' اس نے جواب دیا: ہمارے پاس پانی ڈھونے والے دو ہی اونٹ تھے، ایک پر اس کے بیٹے کا والد (شوہر) اور بیٹا حج پر چلے گئے ہیں اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گئے، ہم اس پر پانی ڈھوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جب رمضان آئے تو تم عمرہ کر لینا، کیونکہ اس (رمضان) میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔''

[٣٠٣٩] ٢٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ : «مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا؟» قَالَتْ : نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلَانٍ - زَوْجِهَا - حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا، قَالَ : «فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً، أَوْ حَجَّةً مَّعِي».

[3039] حبیب معلم نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک انصاری عورت سے جسے ام سنان کہا جاتا تھا، کہا: ''تمھیں کس بات نے روکا کہ تم ہمارے ساتھ حج کرتیں؟'' اس نے کہا: ابوفلاں ۔ اس کے خاوند ۔ کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ تھے، ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے نے حج کیا، اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی ڈھوتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''رمضان المبارک میں عمرہ، حج یا میرے ساتھ حج (کی کمی) کو پورا کر دیتا ہے۔''

(المعجم ٣٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى، وَدُخُولِ بَلْدَةٍ مِّنْ طَرِيقٍ غَيْرِ الَّتِي خَرَجَ مِنْهَا) (التحفة ٣٧)

باب: 37- مکہ میں ثَنِیّہ عُلیا (بالائی گھاٹی) سے داخل ہونا اور ثنیہ سُفلیٰ (زیریں گھاٹی) سے باہر نکلنا اور شہر میں ایک راستے سے داخل ہونا اور دوسرے سے نکلنا مستحب ہے

[٣٠٤٠] ٢٢٣-(١٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ

[3040] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ (مدینہ سے) شجرہ کے راستے سے نکلتے اور مُعَرَّس کے راستے سے داخل ہوتے تھے۔ اور جب مکہ میں

الْمُعَرَّسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى. [انظر: ٣٢٨٢]

داخل ہوتے تو ثنیہ علیا سے داخل ہوتے اور ثنیہ سفلیٰ سے باہر نکلتے تھے۔

[٣٠٤١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ.

[3041] زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے عبیداللہ سے اسی مذکورہ بالا سند سے روایت کی، اور زہیر کی روایت میں ہے، کہا: وہ بالائی (گھاٹی) جو بطحاء کے قریب ہے۔

[٣٠٤٢] ٢٢٤-(١٢٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلٰى مَكَّةَ، دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

[3042] سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے،) انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ جب مکہ آئے تو اس کی بالائی جانب سے اس میں داخل ہوئے اور زیریں جانب سے آپ (مکہ سے) باہر نکلے۔

[٣٠٤٣] ٢٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِّنْ أَعْلٰى مَكَّةَ.

[3043] ابواسامہ نے ہشام سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ فتح مکہ والے سال کداء سے، مکہ کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ.

ہشام نے کہا: میرے والدان دونوں (بالائی اور زیریں) جانبوں سے مکہ میں داخل ہوتے تھے، لیکن اکثر اوقات وہ کداء ہی سے داخل ہوتے۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ، وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا، وَدُخُولِهَا نَهَارًا) (التحفة ٣٨)

باب:38- مکہ میں داخل ہونے کے لیے پہلے ذی طویٰ میں رات گزارنا، داخل ہونے کے لیے غسل کرنا اور دن کے وقت داخل ہونا مستحب ہے

[٣٠٤٤] ٢٢٦-(١٢٥٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ

[3044] زہیر بن حرب اور عبیداللہ بن سعید نے مجھے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ القطان نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبیداللہ سے روایت کی، (کہا:) مجھے نافع

ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ.

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ذی طوی مقام پر رات گزاری حتی کہ صبح کر لی، پھر مکہ میں داخل ہوئے۔

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ: حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ، قَالَ يَحْيٰى: أَوْ قَالَ: حَتَّى أَصْبَحَ.

(نافع نے) کہا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما بھی) ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ابن سعید کی روایت میں ہے: حتی کہ آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کر لی۔ یحییٰ نے کہا: یا (عبیداللہ نے) کہا تھا: حتی کہ صبح کر لی۔

[٣٠٤٥] ٢٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى، حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا، وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ.

[3045] حماد نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مکہ آتے تو ذی طوی (کے مقام) ہی میں رات گزارتے حتی کہ صبح ہو جاتی، غسل فرماتے، پھر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے، وہ اللہ کے نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

[٣٠٤٦] ٢٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى، وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ، حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ، لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ.

[3046] انس، یعنی ابن عیاض نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ جب مکہ تشریف لاتے تو پہلے ذی طوی میں پڑاؤ فرماتے، وہاں رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح کی نماز ادا کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے)، اور اللہ کے رسول ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ چھوٹے مضبوط ٹیلے پر تھی، اس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے، بلکہ اس سے نیچے مضبوط ٹیلے پر۔

[٣٠٤٧] ٢٢٩-(١٢٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، نَحْوَ الْكَعْبَةِ، يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ، الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي

[3047] موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں بتایا: رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے رخ پر اس پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کو سامنے رکھا جو آپ کے اور لمبے پہاڑ کے درمیان تھا۔ آپ اس مسجد کو جو وہاں بنا دی گئی ہے، ٹیلے کے کنارے والی مسجد کے بائیں ہاتھ رکھتے، رسول اللہ ﷺ کی نماز

بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ، وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ، يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ.

پڑھنے کی جگہ اس مسجد سے نیچے کالے ٹیلے پر تھی۔ ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ (جگہ) چھوڑتے، پھر آپ لمبے پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے، وہ پہاڑ جو تمھارے اور کعبہ کے درمیان پڑتا ہے۔

فائدہ: دونوں روایتیں ایک ہی سند سے ہیں۔ پہلی میں ذی طویٰ میں پڑاؤ کرنے کا ذکر ہے۔ دوسری میں آپ کے قیام کرنے کی جگہ کا زیادہ وضاحت سے تعین کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے غالباً کسی سوال کے جواب میں زیادہ تفصیل بیان کی جو الگ سے لکھ لی گئی۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ فِي الْعُمْرَةِ، وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ) (التحفة ٣٩)

باب: 39- عمرے کے طواف میں اور حج کے پہلے طواف میں رمل (چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے، کندھے ہلا ہلا کر تیز چلنا) مستحب ہے

[٣٠٤٨] ٢٣٠-(١٢٦١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ، خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا، وَّكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

[3048] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو تین چکر چھوٹے چھوٹے قدموں سے کندھے ہلا ہلا کر تیز چلتے ہوئے لگاتے، اور چار چکر چل کر لگاتے اور جب صفا مروہ کے چکر لگاتے تو وادی کی ترائی میں دوڑتے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[٣٠٤٩] ٢٣١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ، فَإِنَّهُ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ

[3049] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ آنے (قدوم) کے بعد سب سے پہلے حج و عمرے کا جو طواف کرتے، اس میں آپ بیت اللہ کے تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلتے پھر (باقی) چار میں (عام رفتار سے) چلتے۔ پھر اس کے بعد دو

أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

رکعتیں ادا کرتے اور اس کے بعد صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

[٣٠٥٠] ٢٣٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى. قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ، يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ.

[3050] سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جب مکہ آتے تو حجر اسود والے کونے کا استلام کرتے اور آتے ہی جو پہلا طواف فرماتے اس کے سات چکروں میں سے پہلے تین میں چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیز چلتے۔

[٣٠٥١] ٢٣٣-(١٢٦٢) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَّمَشَى أَرْبَعًا.

[3051] ہمیں ابن مبارک نے حدیث بیان کی، ہمیں عبیداللہ نے نافع سے خبر دی (کہا:) انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے حجرِ اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رَمَل کیا، اور (باقی) چار میں چلے۔

[٣٠٥٢] ٢٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ.

[3052] سُلیم بن اخضر نے عبیداللہ بن عمر سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے حجر اسود تک رَمل کیا، اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

[٣٠٥٣] ٢٣٥-(١٢٦٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ.

[3053] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی جبکہ یحییٰ نے کہا اور الفاظ انھی کے ہیں: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی (کہ) جعفر بن محمد نے اپنے والد سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے حجر اسود سے دوبارہ وہاں پہنچنے تک، تین چکروں میں رمل کیا۔

[٣٠٥٤]٢٣٦-(...)وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ، مِّنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

[3054] عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے مالک اور ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔

[٣٠٥٥] ٢٣٧-(١٢٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَرَأَيْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَّمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ، أَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقُوا، وَكَذَبُوا. قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا وَّأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَّطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزْلِ، وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّرْمُلُوا ثَلَاثًا، وَّيَمْشُوا أَرْبَعًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا، أَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ، هٰذَا مُحَمَّدٌ، حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ، وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ.

[3055] عبدالواحد بن زیاد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں جریری نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے، بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین چکروں میں رمل اور چار چکروں میں چلنا، کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم یہ سمجھتی ہے کہ یہ سنت ہے۔ کہا: (انھوں نے) فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی۔ میں نے کہا: آپ کے اس جملے کا کہ انھوں نے درست بھی کہا اور غلط بھی، کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ مکہ تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا: محمد اور ان کے ساتھی (مدینے کی ناموافق آب و ہوا، بخار اور) کمزوری کے باعث بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے۔ کفار آپ سے حسد کرتے تھے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (ان کی بات سن کر) آپ نے انھیں (صحابہ رضی اللہ عنہم کو) حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کرو اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلو۔ (ابوطفیل رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے ان (ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے عرض کی: مجھے سوار ہو کر صفا مروہ کی سعی کرنے کے متعلق بھی بتایئے، کیا وہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم کے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ سنت ہے۔ انھوں نے فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی، میں نے کہا: اس بات کا کیا مطلب ہے کہ انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ پر لوگوں کا جمگھٹا ہو گیا، وہ سب (آپ کو دیکھنے کے خواہش مند تھے اور ایک دوسرے سے) کہہ

رہے تھے۔ یہ ہیں محمد ﷺ۔ یہ ہیں محمد ﷺ، حتی کہ نوجوان عورتیں بھی اپنے گھروں سے نکلیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے سے (ہٹانے کے لیے) لوگوں کو مارا نہیں جاتا تھا، جب آپ (کے راستے) پر لوگوں کا ٹھٹھ لگ گیا تو آپ سوار ہو گئے۔ (کچھ حصے میں) چلنا اور (کچھ میں) سعی کرنا (تیز چلنا ہی) افضل ہے۔ (کیونکہ رسول اللہ ﷺ اصل میں یہی کرنا چاہتے تھے۔)

[٣٠٥٦](...)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمًا حُسَّدًا، وَلَمْ يَقُلْ: يَحْسُدُونَهُ.

[3056] یزید (بن زریع تمیمی) نے حدیث بیان کی، (کہا) ہمیں جریری نے اسی سند سے خبر دی، البتہ اس نے یہ کہا کہ اہل مکہ حاسد لوگ تھے، یہ نہیں کہا کہ وہ آپ سے حسد کرتے تھے۔

[٣٠٥٧]٢٣٨-(...)وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَهِيَ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا.

[3057] ابن ابی حسین نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کا خیال ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیت اللہ (کے طواف میں) اور صفا مروہ کے درمیان رمل کیا تھا، اور یہ سنت ہے۔ انھوں نے فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی۔

[٣٠٥٨] ٢٣٩-(١٢٦٥) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَبْجَرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أُرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَصِفْهُ لِي، قَالَ: قُلْتُ: رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ، وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدَعُّونَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُونَ.

[3058] عبدالملک بن سعید بن ابجر نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا۔ (انھوں نے) کہا: ان کی صفت (تمھیں کس طرح نظر آئی) بیان کرو۔ میں نے عرض کی: میں نے آپ ﷺ کو مروہ کے پاس اونٹنی پر (سوار) دیکھا تھا، اور آپ (کو دیکھنے کے لیے) لوگوں کا بہت ہجوم تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (ہاں) وہی اللہ کے رسول ﷺ تھے۔ لوگوں کو آپ سے (دور ہٹانے کے لیے) دھکے دیے جاتے تھے نہ انھیں ڈانٹا جاتا تھا۔

[٣٠٥٩] ٢٤٠-(١٢٦٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ، وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ، قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰى، وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً، فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ، وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ جَلَدَهُمْ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمّٰى قَدْ وَهَنَتْهُمْ، هٰؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا، إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ.

[3059] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ (عمرۂ قضا کے لیے) مکہ آئے تو انھیں یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر دیا تھا۔ مشرکین نے کہا: کل تمھارے ہاں ایسے لوگ آ رہے ہیں جنھیں بخار نے کمزور کر دیا ہے، اور انھیں اس سے بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ اور وہ لوگ حطیم کے ساتھ (لگ کر) بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نے ان (اپنے صحابہ) کو حکم دیا کہ بیت اللہ کے تین چکروں میں چھوٹے قدموں کی تیز، مضبوط چال چلیں، اور دونوں (یمانی) کونوں کے درمیان عام چال چلیں تا کہ مشرکوں کو ان کی مضبوطی نظر آ جائے۔ (مسلمانوں کی مضبوط چال دیکھ کر) مشرکوں نے کہا: یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تمھارا خیال تھا کہ بخار نے انھیں کمزور کر دیا ہے۔ یہ تو فلاں فلاں سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: انھیں پورے چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہ دینے سے، آپ کو محض اس شفقت نے روکا جو آپ ان پر فرماتے تھے۔

[٣٠٦٠] ٢٤١-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا سَعٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

[3060] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے صفا مروہ کی سعی اور بیت اللہ کے طواف میں رمل صرف مشرکین کو اپنی (قوم کی) طاقت اور قوت دکھانے کے لیے کیا تھا۔

(المعجم ٤٠) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ فِي الطَّوَافِ، دُونَ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ)** (التحفة ٤٠)

باب: 40- طواف میں (بیت اللہ کے) دوسرے دو کونوں کو چھوڑ کر صرف یمن کی سمت والے دونوں رکنوں کو چھونا مستحب ہے

[٣٠٦١] ٢٤٢-(١٢٦٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3061] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ، إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

عبداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو یمانی کونوں کے علاوہ بیت اللہ (کے کسی حصے) کو چھوتے نہیں دیکھا۔

[٣٠٦٢] ٢٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ. قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ، مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ.

[3062] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ رکن اسود (حجر اسود والے کونے) اور اس کے ساتھ والے کونے کے علاوہ، جو کہ بنوجمح کے گھروں کی جانب ہے، بیت اللہ کے کسی اور کونے کو نہیں چھوتے تھے۔

[٣٠٦٣] ٢٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ذَكَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

[3063] خالد بن حارث نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور کونے کا استلام نہیں کرتے تھے۔

[٣٠٦٤] ٢٤٥-(١٢٦٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ؛ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ، مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا، فِي شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ.

[3064] ہمیں یحییٰ نے عبیداللہ سے روایت بیان کی، (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، فرمایا: میں نے مشکل ہو یا آسانی، اس وقت سے ان دونوں رکنوں، رکنِ یمانی اور حجر اسود کا استلام نہیں چھوڑا، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں کا استلام کرتے (ہاتھ یا ہونٹوں سے چھوتے) ہوئے دیکھا۔

[٣٠٦٥] ٢٤٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ، وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ

[3065] عبیداللہ نے نافع سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوتے پھر اپنے ہاتھ کو چوم لیتے۔ انھوں نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا، اس وقت سے اسے ترک نہیں کیا۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

[٣٠٦٦]٢٤٧-(١٢٦٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ.

[3066] ابوطفیل بکری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو یمانی کناروں (رکن یمانی اور حجر اسود) کے علاوہ کسی اور کنارے کو چھوتے ہوں۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ) (التحفة ٤١)

باب: 41- دورانِ طواف حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

[٣٠٦٧] ٢٤٨-(١٢٧٠) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَ وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

[3067] مجھے حرملہ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ابن وہب نے خبر دی، (کہا:) مجھے یونس اور عمرو نے خبر دی، اسی طرح مجھے ہارون بن سعید ایلی نے حدیث بیان کی، کہا: ابن وہب نے عمرو سے خبر دی، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے روایت کی کہ ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں حدیث بیان کی، کہا: (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تمھیں بوسہ دیتے تھے تو میں تمھیں (کبھی) بوسہ نہ دیتا۔

زَادَ هٰرُونُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ.

ہارون نے اپنی روایت میں (کچھ) اضافہ کیا، عمرو نے کہا: مجھے زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے اسی کے مانند روایت کی تھی۔

[٣٠٦٨] ٢٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ، وَقَالَ: إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ

[3068] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور کہا: میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا وہ تجھے بوسہ دیتے تھے۔

حَجَرٌ، وَّلٰكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ.

(اس لیے میں بھی بوسہ دیتا ہوں۔)

[٣٠٦٩] ٢٥٠-(...) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: وَاللهِ! إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ، وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَّأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

[3069] ہمیں خلف بن ہشام، مقدمی، ابوکامل اور قتیبہ بن سعید سب نے حماد سے حدیث بیان کی، خلف نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے عاصم احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی، کہا: میں نے سر کے اگلے حصے سے اڑے ہوئے بالوں والے، یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے: اللہ کی قسم! میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، اور بے شک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع، اگر ایسا نہ ہوتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا، تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ: رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ.

مقدمی اور ابوکامل کی روایت میں (اڑے ہوئے بالوں والے کی بجائے) ''آگے سے چھوٹی سی گنج والے'' کو دیکھا کے الفاظ ہیں۔

[٣٠٧٠] ٢٥١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ، وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَّلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ.

[3070] عابس بن ربیعہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، وہ فرما رہے تھے، بلاشبہ میں نے تجھے بوسہ دیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو تمھیں کبھی بوسہ نہ دیتا۔

[٣٠٧١] ٢٥٢-(١٢٧١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ، وَقَالَ:

[3071] سوید بن غفلہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے چمٹ گئے، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ تم سے بہت قریب ہوتے تھے۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا.

[۳۰۷۲] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: وَلٰكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا. وَلَمْ يَقُلْ: وَالْتَزَمَهُ.

[3072] عبدالرحمن نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور کہا: لیکن میں نے ابو القاسم ﷺ کو دیکھا وہ تم سے بہت قریب ہوتے تھے۔ انھوں نے "وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس سے چمٹ گئے" کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلٰى بَعِيرٍ وَّغَيْرِهِ، وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَّنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ) (التحفة ٤٢)

باب: 42- اونٹ یا کسی اور سواری پر طواف کرنا اور سوار شخص کے لیے مڑے ہوئے سرے والی چھڑی وغیرہ (کسی بھی پاک چیز) سے حجر اسود کا استلام کرنا جائز ہے

[۳۰۷۳] ۲۵۳-(۱۲۷۲) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

[3073] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف فرمایا، اور آپ اپنی ایک سرے سے مڑی ہوئی چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔

[۳۰۷٤] ۲۵٤-(۱۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، عَلٰى رَاحِلَتِهِ، يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ، لِأَنْ يَّرَاهُ النَّاسُ، وَلِيُشْرِفَ، وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ.

[3074] علی بن مسہر نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ابن جریج سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف فرمایا، آپ اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔ (سواری پر طواف اس لیے کیا) تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں، اور آپ لوگوں کو اوپر سے دیکھیں، لوگ آپ سے سوال کر لیں کیونکہ لوگوں نے آپ کے اردگرد ہجوم کر لیا تھا۔

[۳۰۷٥] ۲٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي

[3075] علی بن خشرم نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے خبر دی، نیز ہمیں عبد بن حمید نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں محمد، یعنی ابن بکر

ابْنَ بَكْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيَرَاهُ النَّاسُ، وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ.

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے ابو زبیر سے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ اوپر سے لوگوں کو دیکھ سکیں اور لوگ آپ سے سوال کر سکیں کیونکہ لوگوں نے (ہر طرف سے ازدحام کر کے) آپ کو چھپا لیا تھا۔

وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ: وَلِيَسْأَلُوهُ، فَقَطْ.

ابن خشرم نے ''تاکہ وہ آپ سے سوالات پوچھ سکیں'' (کے الفاظ) روایت نہیں کیے۔

[٣٠٧٦] ٢٥٦-(١٢٧٤) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ، عَلٰى بَعِيرِهِ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ.

[3076] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر کعبہ کے اردگرد طواف فرمایا، آپ (اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے) حجر اسود کا استلام فرماتے تھے، اس لیے کہ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ آپ سے لوگوں کو مار کر ہٹایا جائے۔

[٣٠٧٧] ٢٥٧-(١٢٧٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالطُّفَيْلِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَّعَهُ، وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ.

[3077] ابوطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے، آپ اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے تھے، اور اس چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

[٣٠٧٨] ٢٥٨-(١٢٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» قَالَتْ: فَطُفْتُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي

[3078] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: ''سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لو۔'' انھوں نے کہا: جب میں نے طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب نماز ادا فرما رہے تھے، اور (نماز میں) ﴿وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝﴾ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالطُّورِ وَكِتَبٍ مَّسْطُورٍ﴾.

(المعجم ٤٣) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَّا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ) (التحفة ٤٣)

باب:43- صفا مروہ کے مابین سعی حج کا رکن ہے، اس کے بغیر حج صحیح نہیں

[٣٠٧٩] ٢٥٩-(١٢٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ: قُلْتُ لَهَا: إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا، لَّوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، مَا ضَرَّهُ، قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُولُ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ [البقرة: ١٥٨] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَتْ: مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ؟ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهِلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ، يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَّنَائِلَةُ، ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحْلِقُونَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَّطُوفُوا بَيْنَهُمَا، لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾، إِلَى آخِرِهَا، قَالَتْ: فَطَافُوا.

[3079] ہمیں ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (عروہ نے) کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص صفا مروہ کے مابین سعی نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں (اس کا حج وعمرہ درست ہو گا۔) انھوں نے پوچھا: وہ کیوں؟ میں نے عرض کی: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بے شک صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' آخر تک، ''(پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ تو اس کو گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جس نے شوق سے کوئی نیکی کی تو اللہ قدر دان ہے سب جانتا ہے۔)'' انھوں نے جواب دیا: جو شخص صفا مروہ کے مابین سعی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کا حج اور عمرہ مکمل نہیں فرماتا۔ اگر بات اسی طرح ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہو تو (اللہ کا فرمان) یوں ہوتا: ''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔''

کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں (نازل ہوئی) تھی؟ بلاشبہ جاہلیت میں انصار ان دو بتوں کے لیے احرام باندھتے تھے جو سمندر کے کنارے پر تھے، جنھیں اساف اور نائلہ کہا جاتا تھا، پھر وہ آتے اور صفا مروہ کی سعی کرتے، پھر سر منڈوا کر (احرام کھول دیتے)، جب اسلام آیا تو لوگوں

نے جاہلیت میں جو کچھ کرتے تھے، اس کی وجہ سے ان دونوں (صفا مروہ) کا طواف کرنا برا جانا، کیونکہ وہ جاہلیت میں ان کا طواف کیا کرتے تھے۔ (حضرت عائشہ ﷞ نے) فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ''بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' آخر آیت تک۔ فرمایا: تو لوگوں نے (پھر سے ان کا) طواف شروع کر دیا۔

[٣٠٨٠] ٢٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَّا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَتْ: لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَ هٰذَا فِي أُنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا، أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَّطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ، فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

[3080] ابو اسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی کہ مجھے میرے والد (عروہ بن زبیر ﷞ نے) خبر دی، کہا: میں نے حضرت عائشہ ﷞ سے عرض کی، میں اس بات میں اپنے اوپر کوئی گناہ نہیں سمجھتا کہ میں (حج وعمرہ کے دوران میں) صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کروں۔ انھوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے عرض کی: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ (پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔)'' انھوں نے فرمایا: اگر (قرآن کی آیت کا) وہ مفہوم ہوتا جو تم کہتے ہو، تو یہ حصہ اس طرح ہوتا: ''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔'' اصل میں یہ آیت انصار کے بعض لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔ وہ جاہلیت میں جب تلبیہ پکارتے تو مناۃ (بت) کا تلبیہ پکارتے تھے۔ اور (اس وقت کے عقیدے کے مطابق) ان کے لیے صفا مروہ کا طواف حلال نہ تھا۔ جب وہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حج پر آئے تو آپ سے اپنے اسی پرانے عمل کا ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مجھے اپنی زندگی (دینے والے) کی قسم! اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج پورا نہیں فرماتا جو صفا مروہ کا طواف نہیں کرتا۔

[٣٠٨١] ٢٦١-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ

[3081] سفیان نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے

وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: مَا أَرٰى عَلٰى أَحَدٍ، لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، شَيْئًا، وَّمَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا، قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، يَا ابْنَ أُخْتِي! طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ، فَكَانَتْ سُنَّةً، وَّإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ، الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ، لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا.

زہری سے سنا، وہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جس نے (حج وعمرہ میں) صفا مروہ کا طواف نہیں کیا اس پر کوئی گناہ ہوگا۔ اور مجھے بھی کوئی پروا نہیں کہ میں صفا مروہ کا طواف (کروں یا) نہ کروں۔ انھوں نے جواب دیا: بھانجے تم نے جو کہا، وہ کتنا غلط ہے! رسول اللہ ﷺ نے یہ طواف کیا اور تمام مسلمانوں نے بھی کیا۔ یہی (حج وعمرے کا) طریقہ قرار پایا۔ اصل میں جو لوگ مناۃ طاغیہ (بت) کے لیے جو کہ مشلّل میں تھا، احرام باندھتے تھے، وہ صفا مروہ کے مابین طواف نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔'' اگر وہ بات ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہو تو (آیت کے الفاظ) اس طرح ہوتے: ''تو اس پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ، وَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ، يَقُولُونَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَقَالَ الْآخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ﴾.

زہری نے کہا: میں نے اس بات کا ذکر (جو عروہ سے سنی تھی) ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے کیا، انھیں یہ بات بہت اچھی لگی، انھوں نے فرمایا: بلاشبہ یہی تو علم ہے۔ میں نے بھی کئی اہلِ علم سے سنا، وہ کہتے تھے: عربوں میں سے جو لوگ صفا مروہ کے مابین طواف نہ کرتے تھے وہ کہتے تھے: ان دو پتھروں کے درمیان طواف کرنا تو جاہلیت کے معاملات میں سے تھا۔ اور انصار میں سے کچھ اور لوگوں نے کہا: ہمیں تو صرف بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے۔ صفا مروہ کے مابین (طواف) کا تو حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ''بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی

نشانیوں میں سے ہیں۔"

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے لگتا ہے یہ آیت ان دونوں طرح کے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

[٣٠٨٢] ٢٦٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ﴾.

[3082] عُقیل نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ اور (آگے) اسی (سفیان کی ابن شہاب سے) روایت کے مانند حدیث بیان کی، اور (اپنی) حدیث میں کہا: جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اس عمل کے متعلق سوال کیا تو کہا: اے اللہ کے رسول! ہم تو صفا مروہ کا طواف کرنے میں حرج محسوس کیا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔"

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دونوں کے مابین طواف کا طریقہ تو اللہ کے رسول ﷺ نے مقرر فرمایا، کسی کو اس بات کا حق نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کو ترک کر دے۔

[٣٠٨٣] ٢٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا، هُمْ وَغَسَّانُ، يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ، مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذٰلِكَ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ

[3083] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ انصار اور بنوغسان اسلام لانے سے قبل مناۃ کا تلبیہ پکارا کرتے تھے، اور اس بات میں سخت حرج محسوس کرتے تھے کہ وہ صفا مروہ کے مابین طواف کریں۔ (درحقیقت) یہ طریقہ ان کے آباء و اجداد میں رائج تھا کہ جو بھی مناۃ کے لیے احرام باندھے وہ صفا مروہ کا طواف نہیں کرے گا۔ ان لوگوں نے جب یہ اسلام لائے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: "بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے

ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَاۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾.

ہیں۔تو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اللہ قدر دان ہے، سب جاننے والا ہے۔‘‘

[٣٠٨٤] ٢٦٤-(١٢٧٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَّطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَاۚ﴾.

[3084] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: انصار صفا مروہ کے درمیان طواف کرنا ناپسند کرتے تھے، یہاں تک کہ (یہ آیت) نازل ہوئی: ’’بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔‘‘

(المعجم ٤٤) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ) (التحفة ٤٤)

باب: 44- سعی دوبارہ نہ کی جائے

[٣٠٨٥] ٢٦٥-(١٢٧٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ، بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا.

[3085] ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے صفا مروہ کے ایک (بار کے) طواف (سعی) کے سوا کوئی اور طواف نہیں کیا۔

[٣٠٨٦] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: إِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا، طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

[3086] ہمیں محمد بن بکر نے خبر دی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اس کے مانند حدیث بیان کی، اور کہا: سوائے ایک (بار کے) طواف، (یعنی) پہلے طواف کے۔

(المعجم ٤٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ) (التحفة ٤٥)

باب: 45- قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے (کے وقت) تک حاجی کے لیے مسلسل تلبیہ پکارنا مستحب ہے

[٣٠٨٧] ٢٦٦-(١٢٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3087] ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب نے

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ، أَنَاخَ فَبَالَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، ثُمَّ قُلْتُ: الصَّلَاةَ، يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلّٰى، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ. [انظر: ٣٠٩٩]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: عرفات سے (واپسی کے وقت) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اونٹنی پر) سوار ہوا، جب رسول اللہ ﷺ دائیں طرف والی اس گھاٹی پر پہنچے جو مزدلفہ سے ذرا پہلے ہے، آپ نے اپنا اونٹ بٹھایا، پیشاب سے فارغ ہوئے، پھر (واپس) تشریف لائے تو میں نے آپ (کے ہاتھوں) پر وضو کا پانی ڈالا۔ آپ نے ہلکا وضو کیا، پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز؟ آپ نے فرمایا: ''نماز آگے (مزدلفہ میں) ہے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے حتیٰ کہ مزدلفہ تشریف لائے اور نماز ادا کی، پھر (اگلے دن) مزدلفہ کی صبح، حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹنی پر سوار ہوئے۔

(١٢٨١) قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

کریب نے کہا: مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ (عقبہ) پہنچنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

[٣٠٨٨] ٢٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ. قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ. قَالَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3088] عطاء نے خبر دی، (کہا:) مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ سے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے (ساتھ اونٹنی پر) پیچھے سوار کیا۔ (پھر) کہا: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، فضل رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

[٣٠٨٩] ٢٦٨-(١٢٨٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ،

[3089] ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابومعبد نے (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے (ساتھ

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ، لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا: «عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ» وَهُوَ كَافٌّ نَّاقَتَهُ، حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا - وَهُوَ مِنْ مِّنًى - قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ».

اونٹنی پر) پیچھے سوار تھے کہ آپ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کے چلنے کے وقت انھیں تلقین کی: ''سکون سے (چلو۔)'' اور آپ اپنی اونٹنی کو (تیز چلنے سے) روکے ہوئے تھے حتی کہ آپ وادی مُحَسِّر میں داخل ہوئے۔ وہ منیٰ ہی کا حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم (دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر) ماری جانے والی کنکریاں ضرور لے لو، جن سے جمرۂ عقبہ کو رمی کی جائے گی۔''

وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ.

(فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: رسول اللہ ﷺ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

[٣٠٩٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ: وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ.

[3090] ابن جریج سے روایت ہے، (کہا:) مجھے ابوزبیر نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، انھوں نے (اپنی) حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے، البتہ اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے (اس طرح) اشارہ کر رہے تھے جیسے انسان (اپنی دو انگلیوں سے) کنکر پھینکتا ہے۔

[٣٠٩١] ٢٦٩-(١٢٨٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ، وَنَحْنُ بِجَمْعٍ: سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ».

[3091] ابو احوص نے حصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے کثیر بن مدرک سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے، جب ہم مزدلفہ میں تھے، کہا: میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی، وہ اس مقام پر لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔

[٣٠٩٢] ٢٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لَبّٰى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ، فَقِيلَ: أَعْرَابِيٌّ هٰذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَسِيَ

[3092] ہشیم نے کہا: ہمیں حصین نے کثیر بن مدرک اشجعی سے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے مزدلفہ سے لوٹتے وقت تلبیہ کہا، تو کہا گیا: کیا یہ اعرابی (بدو) ہیں؟ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا لوگ بھول گئے ہیں یا گمراہ ہو گئے

النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا؟ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ».

ہیں؟ میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی، وہ اس جگہ پر لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔

[٣٠٩٣](...)وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3093] سفیان نے ہمیں حصین سے، اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٣٠٩٤] ٢٧١-(...) وَحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ. قَالَا: سَمِعْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ: سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، هٰهُنَا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ» ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ.

[3094] زیاد بکّائی نے حصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے کثیر بن مدرک اشجعی سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید اور اسود بن یزید سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ مزدلفہ میں فرما رہے تھے: میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی، آپ اسی جگہ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔ (یہ کہہ کر) انھوں (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تلبیہ پکارا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پکارا۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ) (التحفة ٤٦)

باب: 46- عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیرات کہنا

[٣٠٩٥] ٢٧٢-(١٢٨٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَاتٍ، مِّنَّا الْمُلَبِّي، وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

[3095] ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ منیٰ سے عرفات گئے، تو ہم میں سے کوئی تلبیہ پکارنے والا تھا اور کوئی تکبیر کہنے والا۔

[٣٠٩٦] ٢٧٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ، فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ، قَالَ قُلْتُ: وَاللهِ! لَعَجَبًا مِّنْكُمْ، كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ: مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ؟.

[3096] عمر بن حسین نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: عرفہ کی صبح ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم میں سے کوئی تکبیریں کہنے والا تھا اور کوئی لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه کہنے والا تھا، البتہ ہم تکبیریں کہہ رہے تھے۔

(عبداللہ بن ابی سلمہ نے) کہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم پر تعجب ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا کرتے ہوئے دیکھا تھا؟

[٣٠٩٧] ٢٧٤-(١٢٨٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ؛ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَّهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى إِلٰى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

[3097] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، جب وہ دونوں صبح کے وقت منیٰ سے عرفہ جا رہے تھے، دریافت کیا: آپ اس (عرفہ کے) دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیسے (ذکر وعبادت) کر رہے تھے؟ انھوں نے کہا: ہم میں سے تہلیل کہنے والا لا الہ الا اللّٰہ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا، اور تکبیریں کہنے والا تکبیریں کہتا تو اس پر بھی کوئی نکیر نہ کی جاتی تھی۔

[٣٠٩٨] ٢٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، غَدَاةَ عَرَفَةَ: مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هٰذَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ، وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلٰى صَاحِبِهِ.

[3098] موسیٰ بن عقبہ نے کہا: مجھے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عرفہ کی صبح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ اس دن میں تلبیہ پکارنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے یہ سفر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی معیت میں کیا، تو ہم میں سے کچھ تکبیریں کہنے والے تھے اور کچھ لا الہ الا اللّٰہ کہنے والے۔ اور ہم میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی (کے عمل) پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) (التحفة ٤٧)

باب: 47- عرفات سے مزدلفہ آنا اور اس رات مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں اکٹھی ادا کرنا مستحب ہے

[٣٠٩٩] ٢٧٦-(١٢٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةَ، قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. [راجع: ٣٠٨٧]

[3099] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں (کریب) نے ان (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما) سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ عرفہ سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب گھاٹی کے پاس پہنچے، تو (سواری سے) نیچے اترے، پیشاب سے فارغ ہوئے، پھر وضو کیا اور زیادہ تکمیل کے ساتھ وضو نہیں کیا۔ میں نے آپ سے عرض کی: نماز؟ فرمایا: ''نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔'' اس کے بعد آپ (پھر) سوار ہوگئے، جب مزدلفہ آئے تو آپ (سواری سے) نیچے اترے، وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی، آپ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے پڑاؤ کی جگہ میں بٹھایا، پھر عشاء کی اقامت کہی گئی تو آپ نے وہ پڑھی۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی۔

[٣١٠٠] ٢٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى

[3100] یحییٰ بن سعید نے زبیر کے مولیٰ موسیٰ بن عقبہ، سے اسی سند سے روایت کی کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا: عرفہ سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی کی طرف چلے گئے، (پھر) اس کے بعد میں نے (وضو کے لیے) آپ (کے

بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ، لِحَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ، فَقُلْتُ: أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: «الْمُصَلّٰى أَمَامَكَ».

ہاتھوں) پر پانی ڈالا اور عرض کی، آپ نماز پڑھیں گے؟ فرمایا: ''نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔''

[٣١٠١] ٢٧٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَّقُولُ: أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ: أَرَاقَ الْمَاءَ - قَالَ: فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَّيْسَ بِالْبَالِغِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! الصَّلَاةَ، قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتّٰى بَلَغَ جَمْعًا، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

[3101] عبداللہ بن مبارک نے ابراہیم بن عقبہ سے، انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے اسامہ بن زید ؓ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے، جب گھاٹی کے پاس پہنچے تو اترے اور پیشاب کیا۔ اسامہ ؓ نے (کنایتاً) یہ نہیں کہا کہ آپ نے پانی بہایا۔ کہا: آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا جو کہ ہلکا سا وضو تھا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز؟ فرمایا: ''نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔'' کہا: پھر آپ چلے حتی کہ مزدلفہ پہنچ گئے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں (اکٹھی) ادا کیں۔

[٣١٠٢] ٢٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ؛ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ، فَأَنَاخَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ وَبَالَ - وَمَا قَالَ: أَهْرَاقَ الْمَاءَ - ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَّيْسَ بِالْبَالِغِ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! الصَّلَاةَ، فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ حَتّٰى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ، فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ، وَلَمْ يَحُلُّوا حَتّٰى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَصَلّٰى، ثُمَّ حَلُّوا، قُلْتُ:

[3102] ابوخیثمہ زہیر نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے کریب نے خبر دی کہ انھوں نے اسامہ بن زید ؓ سے سوال کیا: عرفہ کی شام جب تم رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار ہوئے تو تم نے کیا کیا؟ کہا: ہم اس گھاٹی کے پاس آئے جہاں لوگ مغرب (کی نماز) کے لیے (اپنی سواریاں) بٹھاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور پیشاب سے فارغ ہوئے۔ اور انھوں نے (کنایہ کرتے ہوئے یوں) نہیں کہا کہ آپ نے پانی بہایا۔ پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا جو کہ ہلکا سا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول: نماز؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔'' اس کے بعد آپ سوار ہوئے حتی کہ ہم مزدلفہ آئے تو آپ

فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالَ: رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ.

نے مغرب کی اقامت کہلوائی۔ پھر سب لوگوں نے (اپنی سواریاں) اپنے پڑاؤ کی جگہوں میں بٹھا دیں اور انھوں نے ابھی (پالان) نہیں کھولے تھے کہ آپ نے عشاء کی اقامت کہلوا دی، پھر انھوں نے (پالان) کھولے۔ میں نے کہا: جب تم نے صبح کی تو تم نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے سوار ہو گئے اور میں قریش کے آگے جانے والے لوگوں کے ساتھ پیدل گیا۔

[۳۱۰۳] ۲۸۰-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ: أَهْرَاقَ - ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! الصَّلَاةَ، فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ».

[3103] محمد بن عقبہ نے کریب سے اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ اس درے پر تشریف لائے جہاں امراء (حکمران) اترتے ہیں۔ آپ (سواری سے) اترے اور پیشاب سے فارغ ہوئے ــــ اور انھوں نے پانی بہایا کا لفظ نہیں کہا (بلکہ یوں کہا:) ــــ پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور ہلکا وضو کیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔“

[۳۱۰٤] ۲۸۱-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى سِبَاعٍ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ، فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[3104] عطاء مولیٰ بنی سباع نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے لوٹے تو وہ آپ کے (ساتھ اونٹنی پر) پیچھے سوار تھے، جب آپ گھاٹی پر پہنچے، آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا، پھر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے، جب لوٹے تو میں نے ایک برتن سے آپ (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا، پھر آپ مزدلفہ آئے تو وہاں مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کیں۔

[۳۱۰٥] ۲۸۲-(۱۲۸٦) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ

[3105] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے لوٹے اور اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ (اونٹنی پر) سوار تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اسی حالت

رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأُسَامَةُ رِدْفُهُ، قَالَ أُسَامَةُ: فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا.

میں مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔

[٣١٠٦] ٢٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ، وَأَنَا شَاهِدٌ- أَوْ قَالَ: سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

[3106] ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اور میں موجود تھا۔ یا کہا: میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے عرفات سے (واپسی پر) انھیں اپنے ساتھ پیچھے سوار کیا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے لوٹے تو آپ کیسے چل رہے تھے؟ کہا: آپ ﷺ درمیانے درجے کی تیز رفتاری سے چلتے تھے، جب کشادہ جگہ پاتے تو (سواری کو) تیز دوڑاتے۔

[٣١٠٧] ٢٨٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ: قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

[3107] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی (کہا:) ہمیں عبدہ بن سلیمان، عبداللہ بن نمیر اور حمید بن عبدالرحمان نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور حمید کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''ہشام نے کہا: نَصّ (تیز رفتاری میں) عَنَق سے اوپر کا درجہ ہے۔

[٣١٠٨] ٢٨٥-(١٢٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

[3108] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، (کہا:) مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہ عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ انھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ادا کیں۔

[٣١٠٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى

[3109] قتیبہ اور ابن رمح نے لیث بن سعد سے اور انھوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ابن رمح نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور

عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

حکومت میں کوفہ کے گورنر تھے۔

[٣١١٠] ٢٨٦-(٧٠٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، جَمِيعًا. [راجع: ١٦٢١]

[3110] سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کیں۔

[٣١١١] ٢٨٧-(١٢٨٨) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ.

[3111] عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: رسول ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں، ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہ تھی۔ آپ نے مغرب کی تین رکعتیں ادا کیں اور عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔

فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ، حَتّٰى لَحِقَ بِاللهِ تَعَالٰى.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی مزدلفہ میں اسی طرح نماز پڑھتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

[٣١١٢] ٢٨٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ، وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[3112] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم اور سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اقامت سے ادا کیں، پھر انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اسی طرح نماز ادا کی تھی، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

[٣١١٣] ٢٨٩-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

[3113] وکیع نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: آپ نے وہ دونوں نمازیں ایک ہی اقامت سے ادا کی تھیں۔

[٣١١٤] ٢٩٠-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ

[3114] (سفیان) ثوری نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ.

کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں، آپ نے ایک ہی اقامت سے مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔

[٣١١٥] ٢٩١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى أَتَيْنَا جَمْعًا، فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَكَانِ.

[3115] ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سعید بن جبیر نے کہا: ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (عرفہ سے) روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے تو انھوں نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت سے پڑھائی، پھر (پیچھے کی طرف) رخ موڑا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس مقام پر اسی طرح (جمع وقصر پر عمل کرتے ہوئے) نماز پڑھائی تھی۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامتوں سے ادا کیں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث (3099) میں اذان کا ذکر نہیں، دو الگ الگ اقامتوں کی صراحت ہے۔ صحیح بخاری میں خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دو الگ الگ اقامتوں کی صراحت مروی ہے۔ (صحيح البخاري، حديث: 1673) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں دونوں نمازیں جمع کیں اور دونوں کے لیے الگ الگ اقامت کہلوائی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما الگ الگ اقامت کو واجب خیال نہ کرتے تھے۔ اس لیے انھوں نے ہمیشہ دونوں نمازیں جمع کیں لیکن کبھی ایک ہی اقامت پر اکتفا کیا اور مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھنے کے حوالے سے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں نمازوں کے لیے اذان کا صراحت سے ذکر کیا ہے۔ اور یہی بات زیادہ صحیح ہے۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَالْمُبَالَغَةِ فِيهِ بَعْدَ تَحَقُّقِ طُلُوعِ الْفَجْرِ) (التحفة ٤٨)

باب: 48- قربانی کے دن مزدلفہ میں صبح کی نماز خوب اندھیرے میں پڑھنا اور طلوعِ فجر کا یقین ہو جانے کے بعد اس (کی جلدی) میں مبالغہ کرنا مستحب ہے

[٣١١٦] ٢٩٢-(١٢٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا

[3116] ابومعاویہ نے اعمش سے خبر دی، انھوں نے عمارہ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نے

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا.

رسول اللہ ﷺ کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر ادا کرتے نہیں دیکھا، سوائے دو نمازوں کے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں (جمع کیں) اور اسی دن آپ نے فجر کی نماز اس کے (معمول کے) وقت سے پہلے ادا کی۔

[٣١١٧] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ.

[3117] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی، اور کہا: (فجر کی نماز) اس کے (معمول کے) وقت سے پہلے اندھیرے میں (ادا کی۔)

(المعجم ٤٩) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ إِلٰى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ، وَاسْتِحْبَابِ الْمُكْثِ لِغَيْرِهِمْ حَتّٰى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمُزْدَلِفَةَ)** (التحفة ٤٩)

باب: 49- کمزور عورتوں اور ان جیسے دیگر لوگوں کو بھیڑ ہونے سے پہلے رات کے آخری حصے میں مزدلفہ سے منیٰ روانہ کرنا مستحب ہے، اور باقی لوگوں کے لیے وہیں ٹھہرنا مستحب ہے تاکہ وہ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کرلیں

[٣١١٨] ٢٩٣-(١٢٩٠) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ، تَدْفَعُ قَبْلَهُ، وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً، - يَقُولُ الْقَاسِمُ: وَالثَّبِطَةُ: الثَّقِيلَةُ - قَالَ: فَأَذِنَ لَهَا، فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ، وَحَبَسَنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ.

وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ، فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَّفْرُوحٍ بِهِ.

[3118] افلح، یعنی ابن حمید نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مزدلفہ کی رات حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ آپ ﷺ سے، اور لوگوں کا ازدحام ہونے سے پہلے پہلے (منیٰ) چلی جائیں۔ اور وہ تیزی سے حرکت نہ کر سکنے والی خاتون تھیں ــــ قاسم نے کہا: ثبطہ بھاری جسم والی عورت کو کہتے ہیں ــــ کہا، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:) آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ وہ آپ کی روانگی سے پہلے ہی نکل پڑیں اور ہمیں آپ نے روکے رکھا یہاں تک کہ ہم نے (وہیں) صبح کی، اور آپ کی روانگی کے ساتھ ہی ہم روانہ ہوئیں۔ اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لیتی،

جیسے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی تھی اور یہ کہ (ہمیشہ) آپ کی اجازت سے (جلد) روانہ ہوتی تو یہ میرے لیے ہر خوش کرنے والی چیز سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

[٣١١٩] ٢٩٤-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ، فَأَذِنَ لَهَا.

[3119] ایوب نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بڑی (اور) بھاری جسم والی خاتون تھیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ وہ رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ ہو جائیں، تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کاش! جیسے سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی، میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی ہوتی۔ (رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (صبح کو باقی لوگوں کی طرح) امیرِ (حج) کے ساتھ ہی واپس لوٹا کرتی تھیں۔

[٣١٢٠] ٢٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ، فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى، فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ.

[3120] عبیداللہ بن عمر نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میری آرزو تھی کہ جیسے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی تھی، میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی ہوتی، میں بھی صبح کی نماز منیٰ میں ادا کیا کرتی اور لوگوں کے منیٰ آنے سے پہلے جمرۂ (عقبہ) کو کنکریاں مار لیتی۔

فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: (کیا) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لے لی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ وہ بھاری، کم حرکت کر سکنے والی خاتون تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

[٣١٢١] ٢٩٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[3121] سفیان (ثوری) نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[٣١٢٢] ٢٩٧-(١٢٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ قَالَ: قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ، وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلتُ: لَا. فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: اِرْحَلْ بِي، فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ هَنْتَاهْ! لَقَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: كَلَّا، أَيْ بُنَيَّ! إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

[3122] یحییٰ قطان نے ہمیں ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا:) اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے، جب وہ مزدلفہ کے (اندر بنے ہوئے مشہور) گھر کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں، مجھ سے پوچھا: کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ انھوں نے گھڑی بھر نماز پڑھی، پھر کہا: بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ انھوں نے کہا: مجھے لے چلو۔ تو ہم روانہ ہوئے حتی کہ انھوں نے جمرہ (عقبہ) کو کنکریاں ماریں، پھر (فجر کی) نماز اپنی منزل میں ادا کی۔ تو میں نے ان سے عرض کی: محترمہ! ہم رات کے آخری پہر میں (ہی) روانہ ہو گئے۔ انھوں نے کہا: بالکل نہیں، میرے بیٹے! نبی ﷺ نے عورتوں کو (پہلے روانہ ہونے کی) اجازت دی تھی۔

[٣١٢٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَتْ: لَا، أَيْ بُنَيَّ! إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِظُعُنِهِ.

[3123] عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی اور ان کی روایت میں ہے، انھوں (اسماء رضی اللہ عنہا) نے کہا: نہیں، میرے بیٹے! نبی ﷺ نے اپنی عورتوں (اور بچوں) کو اجازت دی تھی۔

[٣١٢٤] ٢٩٨-(١٢٩٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ. قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[3124] ابن جریج سے روایت ہے، (کہا:) مجھے عطاء نے خبر دی کہ انھیں ابن شوال نے خبر دی کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے ان کو بتایا کہ نبی ﷺ نے انھیں مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ کر دیا تھا۔

[٣١٢٥] ٢٩٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى.

وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ: نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ.

[3125] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن شوال سے اور انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (خواتین) رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہی کرتی تھیں (کہ) ہم رات کے آخری پہر میں جمع (مزدلفہ) سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتی تھیں۔

اور (عمرو) الناقد کی روایت میں ہے: ہم رات کے آخری پہر میں مزدلفہ سے روانہ ہو جاتی تھیں۔

[٣١٢٦] ٣٠٠-(١٢٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ - أَوْ قَالَ: فِي الضَّعَفَةِ - مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[3126] حماد بن زید نے ہمیں عبیداللہ بن ابی یزید سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے (اونٹوں پر لدے) بوجھ ــ یا کہا: کمزور افراد ــ کے ساتھ رات ہی روانہ کر دیا تھا۔

[٣١٢٧] ٣٠١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

[3127] ہم سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں ان لوگوں میں سے تھا جنھیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور افراد میں (شامل کرتے ہوئے) پہلے روانہ کر دیا تھا۔

[٣١٢٨] ٣٠٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

[3128] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ان لوگوں میں تھا جنھیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور افراد میں (شامل کر کے) پہلے روانہ کر دیا۔

[٣١٢٩] ٣٠٣-(١٢٩٤) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ بِي

[3129] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے سحر کے وقت، مزدلفہ سے اونٹوں پر لدے بوجھ کے ساتھ

رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَحَرٍ مِّنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ بِي بِلَيْلٍ طَوِيلٍ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كَذٰلِكَ، بِسَحَرٍ، قُلْتُ لَهُ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كَذٰلِكَ.

(جس میں کمزور افراد بھی شامل ہوتے ہیں) روانہ کر دیا۔ (ابن جریج نے کہا:) میں نے (عطاء سے) کہا: کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ نے مجھے لمبی رات (کے وقت) روانہ کر دیا تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، صرف یہی (کہا:) کہ سحر کے وقت روانہ کیا۔ میں نے ان سے کہا: (کیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (یہ بھی) کہا: ہم نے فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں؟ اور انھوں نے فجر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انھوں نے کہا: نہیں (مجھ سے) صرف یہی (الفاظ کہے۔)

[٣١٣٠] ٣٠٤-(١٢٩٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ، فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَّقِفَ الْإِمَامُ، وَقَبْلَ أَنْ يَّدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ مِنًى لِّصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3130] سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے روانہ کر دیتے تھے۔ وہ لوگ رات کو مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس ہی وقوف کرتے، اور جتنا میسر ہوتا اللہ کا ذکر کرتے، اس کے بعد وہ امام کے مشعر حرام کے سامنے وقوف اور اس کی روانگی سے پہلے ہی روانہ ہو جاتے۔ ان میں سے کچھ فجر کی نماز (ادا کرنے) کے لیے منیٰ آجاتے اور کچھ اس کے بعد آتے۔ پھر جب وہ (سب لوگ منیٰ) آجاتے تو جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ان (کمزور لوگوں) کو رخصت دی ہے۔

(المعجم ٥٠) – (بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَّسَارِهِ، وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ) (التحفة ٥٠)

باب: 50- جمرۂ عقبہ کو وادی کے اندر سے (اس طرح) کنکریاں مارنا کہ مکہ اس کے بائیں طرف ہو اور وہ ہر کنکری (مارنے) کے ساتھ تکبیر کہے

[٣١٣١] ٣٠٥-(١٢٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[3131] ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث بیان

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَمٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هٰذَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ، مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

کی، انھوں نے ابراہیم سے، اور انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرۂ عقبہ کو وادی کے اندر سے سات کنکریوں کے ساتھ رمی کی، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔

(عبدالرحمان نے) کہا: ان سے کہا گیا: کچھ لوگ اسے (جمرہ کو) اس کی بالائی طرف سے کنکریاں مارتے ہیں، تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہی اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی۔

[٣١٣٢] ٣٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ، وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ: السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ.

قَالَ: فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ، فَسَبَّهُ وَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَأَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، فَاسْتَعْرَضَهَا، فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: هٰذَا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3132] ابن مسہر نے مجھے اعمش سے خبر دی، (انھوں نے) کہا: میں نے حجاج بن یوسف سے سنا، وہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا: قرآن کی وہی ترتیب رکھو جو جبریل علیہ السلام نے رکھی (نیز سورۂ بقرہ کہنے کے بجائے کہو) وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر کیا گیا ہے، وہ سورت جس میں نساء کا تذکرہ ہے، وہ سورت جس میں آلِ عمران کا تذکرہ ہے۔

(اعمش نے) کہا: اس کے بعد میں ابراہیم سے ملا، میں نے انھیں اس کی بات سنائی تو انھوں نے اس پر سب وشتم کیا اور کہا: مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ وہ جمرۂ عقبہ کے پاس آئے، وادی کے اندر کھڑے ہوئے، اس (جمرہ) کو چوڑائی کے رخ اپنے سامنے رکھا، اس کے بعد وادی کے اندر سے اس کو سات کنکریاں ماریں، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ کہا: میں نے عرض کی: ابوعبدالرحمٰن، کچھ لوگ اس کے اوپر (کی طرف) سے اسے کنکریاں مارتے ہیں۔ انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہی اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر

سورۂ بقرہ نازل کی گئی۔

[٣١٣٣] وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ. قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: لَا تَقُولُوا: سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَاقْتَصَّا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

[3133] ابن ابی زائدہ اور سفیان دونوں نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حجاج سے سنا، کہہ رہا تھا: ''سورۂ بقرہ'' نہ کہو...... اور ان دونوں نے ابن مسہر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٣١٣٤] ٣٠٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، وَّجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهِ، وَمِنًى عَنْ يَّمِينِهِ، وَقَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3134] ہمیں محمد بن جعفر غندر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی معیت میں حج کیا، کہا: انھوں نے جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں اور بیت اللہ کو اپنی بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا اور کہا: یہی ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی۔

[٣١٣٥] ٣٠٨-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3135] ہمیں معاذ عنبری نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: جب وہ جمرۂ عقبہ کے پاس آئے۔

[٣١٣٦] ٣٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلٰى أَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ: مِنْ هٰهُنَا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! رَمَاهَا الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3136] سلمہ بن کہیل نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کچھ لوگ جمرۂ عقبہ کو گھاٹی کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں۔ کہا: تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے اندر سے اسے کنکریاں ماریں، پھر کہا: یہیں سے، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں! اس ہستی نے کنکریاں ماریں جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا، وَبَيَانِ قَوْلِهِ ﷺ: «لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ») (التحفة ٥١)

باب: 51- قربانی کے دن سوار ہو کر جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا مستحب ہے، نیز آپ ﷺ کے اس فرمان کی وضاحت کہ ''مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو''

[٣١٣٧] ٣١٠-(١٢٩٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ. قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُولُ: «لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهِ».

[3137] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ قربانی کے دن اپنی سواری پر (سوار ہو کر) کنکریاں مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''تمھیں چاہیے کہ تم اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، میں نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میں (دوبارہ) حج نہ کر سکوں۔''

[٣١٣٨] ٣١١-(١٢٩٨) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ وَّأُسَامَةُ، أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلٰى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الشَّمْسِ. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ - حَسِبْتُهَا قَالَتْ - أَسْوَدُ، يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا».

[3138] معقل نے زید بن ابی انیسہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی دادی ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (یحییٰ بن حصین نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہی تھیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا، میں نے آپ ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور واپس پلٹے، آپ اپنی سواری پر تھے اور بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے، ان میں سے ایک آگے سے (مہار پکڑ کر) آپ کی سواری کو ہانک رہا تھا اور دوسرا دھوپ سے (بچاؤ کے لیے) اپنا کپڑا رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر تانے ہوئے تھا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اس موقع پر) بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔ پھر میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اگر کوئی کٹے ہوئے اعضاء والا۔۔۔ میرا خیال ہے انھوں (ام حصین رضی اللہ عنہا) نے کہا:۔۔۔ کالا غلام بھی تمھارا امیر بنا دیا جائے، جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمھاری

قیادت کرے تو تم اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔"

[٣١٣٩] ٣١٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ جَدَّتِهِ قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3139] ابوعبدالرحیم نے زید بن ابی انیسہ سے، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی دادی ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ الوداعی حج کیا تو میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا، ان میں سے ایک نبی ﷺ کی اونٹنی کی نکیل تھامے ہوئے تھا اور دوسرا اپنے کپڑے کو اٹھائے گرمی سے اوٹ کر رہا تھا، یہاں تک کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ، وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَالْحَجَّاجُ الْأَعْوَرُ.

امام مسلم نے کہا: ابوعبدالرحیم کا نام خالد بن ابی یزید ہے اور وہ محمد بن سلمہ کے ماموں ہیں، ان سے وکیع اور حجاج اعور نے (حدیث) روایت کی۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ) (التحفة ٥٢)

باب: 52- مستحب ہے کہ جمرات (کو ماری جانے) والی کنکریاں اس قدر بڑی ہوں جس قدر دو انگلیوں سے ماری جانے والی کنکریاں ہوتی ہیں

[٣١٤٠] ٣١٣-(١٢٩٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

[3140] ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے جمرۂ عقبہ کو اتنی بڑی کنکریاں ماریں جتنی چٹکی (دو انگلیوں) سے ماری جانے والی کنکریاں ہوتی ہیں۔

(المعجم ٥٣) - (بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ) (التحفة ٥٣)

باب: 53- رمی کس وقت مستحب ہے؟

[٣١٤١] ٣١٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَمٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

[3141] ابو خالد احمر اور ابن ادریس نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ (عقبہ) کو کنکریاں ماریں اور اس کے بعد (کے دنوں میں تمام جمروں کو) اس وقت جب سورج ڈھل گیا۔

[٣١٤٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3142] ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ ...... آگے اسی کے مانند ہے۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ سَبْعٌ) (التحفة ٥٤)

باب: 54- جمرات کی کنکریاں سات سات ہیں

[٣١٤٣] ٣١٥-(١٣٠٠) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْإِسْتِجْمَارُ تَوٌّ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ، وَالطَّوَافُ تَوٌّ، وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ».

[3143] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استنجا طاق ڈھیلوں سے ہوتا ہے، جمرات کی رمی طاق ہوتی ہے، صفا مروہ کے درمیان سعی طاق ہوتی ہے، بیت اللہ کا طواف طاق ہوتا ہے۔ اور تم میں سے جب کوئی استنجا کرے تو طاق ڈھیلوں سے کرے۔

(المعجم ٥٥) - (بَابُ تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ) (التحفة ٥٥)

باب: 55- سر مونڈنا بال کاٹنے سے افضل ہے، البتہ کاٹنا جائز ہے

[٣١٤٤] ٣١٦-(١٣٠١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ

[3144] لیث نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سر منڈایا اور آپ کے صحابہ کی ایک جماعت نے بھی سر منڈایا، اوران

قَالَ: حَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ.

میں سے کچھ نے بال کٹوائے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔'' ایک یا دو مرتبہ (دعا کی) پھر فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر بھی'' (ان کے لیے صرف ایک بار دعا کی۔)

[٣١٤٥] ٣١٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اللّٰهُمَّ! ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

[3145] یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ نافع سے روایت ہے، اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔'' لوگوں (صحابہ) نے کہا: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔'' صحابہ نے پھر عرض کی: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر (بھی رحم فرما۔)''

[٣١٤٦] ٣١٨-(...) أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

[3146] ہمیں عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ بن عمر نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔'' لوگوں نے کہا: اور بال کٹوانے والوں پر اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں پر۔ فرمایا: ''اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کی: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔''

[٣١٤٧] ٣١٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا كَانَتِ

[3147] ہمیں عبدالوہاب نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور انھوں نے (اپنی) حدیث میں کہا: جب چوتھی باری آئی تو

الرَّابِعَةُ، قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

آپ نے فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔''

[٣١٤٨] ٣٢٠-(١٣٠٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «وَلِلْمُقَصِّرِينَ».

[3148] ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے۔'' صحابہ نے پھر عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں کو بھی۔''

[٣١٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[3149] علاء نے اپنے والد (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... آگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو زرعہ کی (روایت کردہ) حدیث کے ہم معنی ہے۔

[٣١٥٠] ٣٢١-(١٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهِ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا، وَّلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً، وَّلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3150] وکیع اور ابو داود طیالسی نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی دادی (ام حصین رضی اللہ عنہا) سے روایت کی کہ انھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ سے سنا، آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک بار دعا کی۔ اور وکیع نے ''حجۃ الوداع کے موقع پر'' کا جملہ نہیں کہا۔

[٣١٥١] ٣٢٢-(١٣٠٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[3151] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے سر مبارک کے بال منڈائے۔

حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

(المعجم ٥٦) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالِابْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَّأْسِ الْمَحْلُوقِ) (التحفة ٥٦)

باب: 56- قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ (حج کرنے والا پہلے) رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر سر منڈائے، اور مونڈنے کی ابتدا سر کی دائیں طرف سے کی جائے

[٣١٥٢] ٣٢٣-(١٣٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى مِنًى، فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: «خُذْ» وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ.

[3152] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں حفص بن غیاث نے ہشام سے خبر دی، انھوں نے محمد بن سیرین سے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ تشریف لائے، پھر جمرۂ عقبہ کے پاس آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنے پڑاؤ پر آئے اور قربانی کی، پھر بال مونڈنے والے سے فرمایا: ''پکڑو'' اور آپ نے اپنے (سر کی) دائیں طرف اشارہ کیا، پھر بائیں طرف، پھر آپ (اپنے موئے مبارک) لوگوں کو دینے لگے۔

[٣١٥٣] ٣٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: لِلْحَلَّاقِ «هَا» وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا، فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَّلِيهِ. قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ، فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ.

[3153] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر اور ابوکریب سب نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، لیکن ابوبکر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ کہے: آپ نے حجام سے کہا: ''یہ لو'' اور اپنے ہاتھ سے اس طرح اپنی دائیں جانب اشارہ کیا (کہ پہلے دائیں طرف سے شروع کرو) اور اپنے بال مبارک اپنے قریب کھڑے ہوئے لوگوں میں تقسیم فرما دیے۔ پھر حجام کو اپنی بائیں جانب کی طرف اشارہ کیا (کہ اب بائیں جانب سے حجامت بناؤ) حجام نے آپ کا سر مونڈ دیا تو آپ نے (اپنے وہ موئے مبارک) ام سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دیے۔

وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ، فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ،

اور ابوکریب کی روایت میں ہے، کہا: (حجام نے) دائیں جانب سے شروع کیا تو آپ نے ایک ایک، دو دو بال کرکے

ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «هٰهُنَا أَبُو طَلْحَةَ؟» فَدَفَعَهُ إِلٰى أَبِي طَلْحَةَ.

لوگوں میں تقسیم فرما دیے، پھر آپ نے اپنی بائیں جانب (حجامت بنانے کا) اشارہ فرمایا۔ حجام نے اس طرف بھی وہی کیا (بال مونڈ دیے)، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا یہاں ابوطلحہ ہیں؟'' پھر آپ نے اپنے موئے مبارک ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے فرما دیے۔

[٣١٥٤] ٣٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا، وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ، وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ، فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِحْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ» فَقَالَ: «أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[3154] ہمیں عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام (بن حسان) نے محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں، پھر قربانی کے اونٹوں کی طرف تشریف لے گئے اور انھیں نحر کیا، اور حجام (آپ کے لیے) بیٹھا ہوا تھا، آپ نے (اسے) اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے سر سے (بال اتارنے کا) اشارہ کیا تو اس نے آپ (کے سر) کی دائیں طرف کے بال اتار دیے۔ آپ نے وہ بال ان لوگوں میں بانٹ دیے جو آپ کے قریب موجود تھے۔ پھر فرمایا: ''دوسری طرف کے بال (بھی) اتار دو۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''ابوطلحہ کہاں ہیں؟'' اور آپ نے وہ (موئے مبارک) انھیں دے دیے۔

[٣١٥٥] ٣٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا رَمٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ: «اِحْلِقْ» فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: «اِقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ».

[3155] ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، (کہا:) میں نے ہشام بن حسان سے سنا، وہ ابن سیرین سے خبر دے رہے تھے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں، اپنی قربانی (کے اونٹوں) کو نحر کیا اور پھر سر منڈوانے لگے تو آپ نے اپنے سر کی دائیں جانب مونڈنے والے کی طرف کی تو اس نے اس طرف کے بال اتار دیے، آپ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ (بال) ان کے حوالے کر دیے۔ پھر آپ نے (سر کی) بائیں جانب اس کی طرف کی، اور فرمایا: ''(اس کے) بال اتار دو۔'' اس نے وہ بال اتار دیے تو

آپ نے وہ بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے، اور فرمایا: ''ان (بائیں طرف والے بالوں) کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

فائدہ: آپ ﷺ نے پہلے دائیں طرف کے بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیے، پھر بائیں طرف والے بال ان کو دیے۔ اب وہ دونوں ہاتھوں میں موئے مبارک لیے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کو لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا، تقسیم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے دائیں ہاتھ ہی سے ہوئی تھی۔ (دیکھیے: حدیث: 3154,3153) چونکہ تقسیم کا حکم آپ ﷺ نے دیا تھا اس لیے وہ آپ ہی کی تقسیم تھی۔

(المعجم ٥٧) - **(بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ، وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ، وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا)** (التحفة ٥٧)

باب: 57- قربانی کو رمی سے، اور بال منڈوانے کو قربانی اور رمی (دونوں) سے مقدم کرنا اور ان سب سے پہلے طواف افاضہ کرنا جائز ہے

[٣١٥٦] ٣٢٧-(١٣٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِمِنًى، لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ أَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَقَالَ: «اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ» ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ: «اِرْمِ وَلَا حَرَجَ».

قَالَ: فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ، إِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ».

[3156] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کے لیے ٹھہرے رہے، وہ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے۔ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں سمجھ نہ سکا (کہ پہلے کیا ہے) اور میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے پتہ نہ چلا اور میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی؟ آپ نے فرمایا: ''(اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق جس میں تقدیم یا تاخیر کی گئی، نہیں پوچھا گیا مگر آپ نے (یہی) فرمایا: ''(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٥٧] ٣٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ:

[3157] یونس نے ابن شہاب سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ (منیٰ میں) اپنی سواری پر ٹھہر گئے اور لوگوں نے آپ سے سوالات شروع کر دیے، ان میں سے

وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ، فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَارْمِ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ: إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَيَقُولُ: «انْحَرْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: فَمَا سَمِعْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ، مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ، مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ، وَأَشْبَاهِهَا، إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِفْعَلُوا ذٰلِكَ وَلَا حَرَجَ».

ایک کہنے والا کہہ رہا تھا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ رمی (کا عمل) قربانی سے پہلے ہے، میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو (اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' کوئی اور شخص کہتا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ قربانی سر منڈوانے سے پہلے ہے، میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ تو آپ فرماتے: ''(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' (عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ نے) کہا: میں نے آپ سے نہیں سنا کہ اس دن آپ سے ان اعمال کے بارے میں، جن میں آدمی بھول سکتا ہے یا لاعلم رہ سکتا ہے، ان میں سے بعض امور کی تقدیم (وتاخیر) یا ان سے ملتی جلتی باتوں کے بارے میں نہیں پوچھا گیا، مگر رسول اللہ ﷺ نے (یہی) فرمایا: ''(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ.

[3158] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی...... (اس کے بعد) حدیث کے آخر تک زہری سے یونس کی روایت کردہ حدیث کے مانند ہے۔

[٣١٥٩] ٣٢٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسِبُ، يَارَسُولَ اللهِ! أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا. لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ. قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ».

[3159] عیسیٰ نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی، کہا: میں نے ابن شہاب سے سنا، کہہ رہے تھے: عیسیٰ بن طلحہ نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ نے حدیث بیان کی کہ اس دوران میں جب آپ ﷺ قربانی کے دن خطبہ دے رہے تھے، کوئی آدمی آپ کی طرف (رخ کر کے) کھڑا ہوا، اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نہیں سمجھتا تھا کہ فلاں کام فلاں سے پہلے ہے، پھر کوئی اور آدمی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ فلاں کام فلاں فلاں سے پہلے ہو گا۔ (انھوں نے) ان تین کاموں (سر منڈوانے، رمی اور قربانی کے بارے میں پوچھا تو) آپ نے یہی فرمایا: ''(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٦٠] ٣٣٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيسٰى، إِلَّا قَوْلَهُ: لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ، وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ.

[3160] محمد بن بکر اور سعید بن یحییٰ اموی نے اپنے والد (یحییٰ اموی) کے واسطے سے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، ابن بکر کی روایت عیسیٰ کی گزشتہ روایت کی طرح ہے، سوائے ان کے اس قول کے ''ان تین چیزوں کے بارے میں'' اور رہے یحییٰ اموی تو ان کی روایت میں ہے: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا، میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی اور اسی سے ملتی جلتی باتیں۔

[٣١٦١] ٣٣١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: «فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

[3161] ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: کوئی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' (کسی اور نے) کہا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''(اب) رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٦٢] ٣٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى نَاقَةٍ بِمِنًى، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[3162] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت کی، (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، (آپ) منیٰ میں اونٹنی پر (سوار) تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا...... آگے ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث ہے۔

[٣١٦٣] ٣٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ، وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ

[3163] محمد بن ابی حفصہ نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب آپ کے پاس قربانی کے دن ایک آدمی آیا، آپ جمرۂ عقبہ کے پاس رکے ہوئے تھے، اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے

الْجَمْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ» وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ» وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(اب) رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔'' ایک اور آدمی آیا۔ وہ کہنے لگا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا، اور کہا: میں نے رمی سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے؟ فرمایا: ''(اب) رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔''

قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ، إِلَّا قَالَ: «افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ».

کہا: میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ اس دن آپ سے کسی بھی چیز (کی تقدیم و تاخیر) کے بارے میں سوال کیا گیا ہو مگر آپ نے یہی فرمایا: ''کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٦٤] ٣٣٤-(١٣٠٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ، وَالْحَلْقِ، وَالرَّمْيِ، وَالتَّقْدِيمِ، وَالتَّأْخِيرِ، فَقَالَ: «لَا حَرَجَ».

[3164] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے قربانی کرنے، سر منڈوانے، رمی کرنے اور (کاموں کی) تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔''

(المعجم ٥٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ) (التحفة ٥٨)

باب: 58- قربانی کے دن طوافِ افاضہ کرنا مستحب ہے

[٣١٦٥] ٣٣٥-(١٣٠٨) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى.

[3165] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طوافِ افاضہ کیا، پھر واپس آ کر ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى، وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ.

نافع نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کے دن طوافِ افاضہ کرتے، پھر واپس آتے، ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرتے اور بیان کیا کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

(المعجم ٥٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نُزُولِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ، وَصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَا بَعْدَهَا بِهِ) (التحفة ٥٩)

باب:59- روانگی کے دن مُحَصَّب (اَبطَح) میں ٹھہرنا، ظہر اور اس کے بعد کی نمازیں وہاں ادا کرنا مستحب ہے

[٣١٦٦] ٣٣٦-(١٣٠٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

[3166] عبدالعزیز بن رُفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا: مجھے ایسی چیز بتایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سمجھی ہو (اور یاد رکھی ہو)، آپ نے ترویہ کے دن (آٹھ ذوالحجہ کو) ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انھوں نے بتایا: منیٰ میں۔ میں نے پوچھا: آپ نے (منیٰ سے) واپسی کے دن عصر کی نماز کہاں ادا کی؟ انھوں نے کہا: اَبطح میں۔ پھر کہا: (لیکن تم) اسی طرح کرو جیسے تمھارے امراء کرتے ہیں۔

فائدہ: مطلب یہ کہ اگر تمھارا قافلہ اپنے امیر کی سرکردگی میں کسی اور راستے سے واپس جا رہا ہے تو اَبطح، یعنی محصب میں آ کر ٹھہرنا ضروری نہیں۔

[٣١٦٧] ٣٣٧-(١٣١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ.

[3167] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اَبطح میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔ (واپسی کے وقت مدینہ کے راستے میں منیٰ کے باہر وہیں پڑاؤ کیا جا سکتا تھا۔)

[٣١٦٨] ٣٣٨-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً، وَّكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ.

[3168] صخر بن جویریہ نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما محصب میں پڑاؤ کرنے کو سنت سمجھتے تھے، اور وہ روانگی کے دن ظہر کی نماز حَصْبَہ (محصب) میں ادا کرتے تھے۔

قَالَ نَافِعٌ: قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

نافع نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد خلفاء نے وادیِ محصب میں قیام کیا۔

[٣١٦٩] ٣٣٩-(١٣١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ.

[3169] عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابطح میں ٹھہرنا (اعمالِ حج کی سنتوں میں سے کوئی) سنت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے کیونکہ (مکہ سے) روانہ ہوتے وقت وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

[٣١٧٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3170] حفص بن غیاث، حماد بن زید اور حبیب المعلم سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣١٧١] ٣٤٠-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ.

[3171] زہری نے سالم سے روایت کی کہ ابوبکر، عمر اور ابن عمر ؓ ابطح میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَقَالَتْ: إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ.

زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی کہ وہ ایسا نہیں کرتی تھیں۔ اور (عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے کیونکہ پڑاؤ کی وہ جگہ آپ کے (مکہ سے) نکلنے کے لیے زیادہ آسان تھی۔

[٣١٧٢] ٣٤١-(١٣١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَّزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3172] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: تَحصِیب (محصب میں ٹھہرنا) کوئی چیز نہیں، وہ تو پڑاؤ کی ایک جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے قیام کیا تھا۔

[٣١٧٣] ٣٤٢-(١٣١٣) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَّمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِّنًى، وَلٰكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَنَزَلَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ: قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ؛ وَّفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: عَنْ أَبِي رَافِعٍ: وَّكَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3173] قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ان سب نے ابن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے صالح بن کیسان سے اور انھوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب آپ منیٰ سے نکلے، مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میں ابطح میں قیام کروں، لیکن میں (خود) وہاں آیا اور آپ کا خیمہ لگایا، اس کے بعد آپ تشریف لائے اور قیام کیا۔

ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے صالح سے (بیان کردہ) روایت میں کہا: انھوں (صالح) نے کہا: میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، اور قتیبہ کی روایت میں ہے: (سلیمان نے) کہا: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی ﷺ کے سامان (کی حفاظت اور نقل وحمل) پر مامور تھے۔

[٣١٧٤] ٣٤٣-(١٣١٤) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ، غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

[3174] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”کل ہم ان شاء اللہ خیف بنی کنانہ (وادیِ محصب) میں قیام کریں گے، جہاں انھوں (قریش) نے باہم کفر پر (قائم رہنے کی) قسم کھائی تھی۔“

[٣١٧٥] ٣٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ بِمِنًى: «نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

[3175] اوزاعی نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے زہری نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھ سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم منیٰ میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ”کل ہم خیف بنوکنانہ میں قیام کریں گے، جہاں انھوں (قریش) نے آپس میں مل کر کفر پر (ڈٹے رہنے کی) قسم کھائی تھی۔“

وَذٰلِكَ إِنَّ قُرَيْشًا وَّبَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ، أَنْ لَّا يُنَاكِحُوهُمْ، وَلَا يُبَايِعُوهُمْ، حَتّٰى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللهِ

واقعہ یہ تھا کہ قریش اور بنوکنانہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کیا تھا کہ وہ نہ ان سے شادی بیاہ کریں گے نہ ان سے لین دین کریں گے،

ﷺ. يَعْنِي بِذٰلِكَ، الْمُحَصَّبَ.

یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے حوالے کر دیں۔ اس (خیف بنی کنانہ) سے آپ کی مراد وادیِ محصب تھی۔

[٣١٧٦] ٣٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْزِلُنَا، إِنْ شَاءَ اللهُ، إِذَا فَتَحَ اللهُ، الْخَيْفُ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

[3176] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ جب اللہ نے فتح دی تو ہمارا قیام خیف (مُحَصَّب) میں ہو گا۔ جہاں انھوں (قریش) نے باہم مل کر کفر پر (قائم رہنے کی) قسم کھائی تھی۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو پہلے ہی سے اللہ نے اس بات کی خبر دے دی تھی۔ اگرچہ آپ ﷺ نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم نہیں دیا لیکن انھوں نے وہیں خیمہ لگایا جو مکہ سے باہر مدینہ کی طرف سفر کے لیے مناسب ترین پڑاؤ تھا اور جہاں اللہ نے مقدر فرمایا تھا۔ ان احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہاں خیمہ لگانا حج کے اعمال کی تکمیل کے لیے نہ تھا۔ وہ تو منیٰ کے قیام کے ساتھ ہی مکمل ہو چکے تھے۔ یہاں قیام کے حوالے سے جس بات کو ذہن میں تازہ کرنا مقصود تھا وہ یہی تھی کہ جس جگہ کو ظلم وعدوان کے معاہدے کے لیے استعمال کیا گیا تھا، وہاں اب اللہ کی اطاعت کرنے اور اس کی رحمتیں سمیٹنے والے آ کر قیام کیا کریں گے جن کی زندگی کے شب و روز دین کی سربلندی اور ظلم وعدوان کو مٹانے کے لیے وقف تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ نے یہی ارشاد فرمایا۔

(المعجم ٦٠) - (بَابُ وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ) (التحفة ٦٠)

باب: 60- ایامِ تشریق کے دوران میں راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے، جبکہ اہل سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے والوں) کو رخصت حاصل ہے

[٣١٧٧] ٣٤٦-(١٣١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَّبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى، مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ.

[3177] (محمد بن عبداللہ) بن نمیر اور ابواسامہ دونوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی اور ابن نمیر نے۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ اپنے والد کے واسطے سے بھی عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ (زمزم پر حاجیوں کو) پانی پلانے کے لیے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزار لیں؟ تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

[٣١٧٨](. . .) وحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ بَكْرٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3178] عیسیٰ بن یونس اور ابن جریج دونوں نے عبیداللہ بن عمر (بن حفص) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣١٧٩] ٣٤٧-(١٣١٦) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَا لِي أَرٰى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ؟ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِّنْ بُخْلٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا بُخْلٍ، قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ، فَاسْتَسْقٰى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِّنْ نَّبِيذٍ فَشَرِبَ، وَسَقٰى فَضْلَهُ أُسَامَةَ، وَقَالَ: «أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ، كَذَا فَاصْنَعُوا» فَلَا نُرِيدُ نُغَيِّرُ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3179] بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا: میں کعبہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: کیا وجہ ہے میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے چچا زاد (حاجیوں کو) دودھ اور شہد پلاتے ہیں اور تم نبیذ پلاتے ہو؟ یہ تمھیں لاحق حاجت مندی کی وجہ سے ہے یا بخیلی کی وجہ سے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: الحمدللہ، نہ ہمیں حاجت مندی لاحق ہے اور نہ بخیلی، (اصل بات یہ ہے کہ) نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر (سوار ہوکر) تشریف لائے اور آپ کے پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ آپ نے پانی طلب فرمایا تو ہم نے آپ کو نبیذ کا ایک برتن پیش کیا، آپ نے خود پیا اور باقی ماندہ اسامہ رضی اللہ عنہ کو پلایا اور فرمایا: ''تم لوگوں نے اچھا کیا اور بہت خوب کیا، اسی طرح کرتے رہنا۔'' لہٰذا ہم نہیں چاہتے کہ جس کام کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، ہم اسے بدل دیں۔

(المعجم ٦١) - (بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا، وَأَنْ لَّا يُعْطِي الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا، وَجَوَازِ الْاِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا) (التحفة ٦١)

باب: 61- قربانی کے لیے لائے گئے جانوروں کا گوشت، ان کی کھالیں اور جھولیں (اوپر ڈالے گئے کپڑے) وغیرہ صدقہ کرنے چاہییں، ان میں سے کچھ بھی قصاب کو (بطور اجرت) نہیں دیا جا سکتا، اور ان کی نگرانی کے لیے کسی کو نائب بنانا جائز ہے

[٣١٨٠] ٣٤٨-(١٣١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا، وَأَنْ لَّا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا، قَالَ: «نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا».

[3180] ابوخیثمہ نے ہمیں عبدالکریم سے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور یہ کہ ان کا گوشت، کھالیں اور جھولیں صدقہ کروں، نیز ان میں سے قصاب کو (بطور اجرت کچھ بھی) نہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس کو اپنے پاس سے (اجرت) دیں گے۔''

[٣١٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3181] ابن عیینہ نے عبدالکریم جزری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣١٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ. وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ.

[3182] سفیان اور ہشام دونوں نے ابن ابی نجیح سے، انھوں نے مجاہد سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ نبی ﷺ سے روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں قصاب کی اجرت کا ذکر نہیں۔

[٣١٨٣] ٣٤٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَّقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَّقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا: لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا، فِي الْمَسَاكِينِ،

[3183] حسن بن مسلم نے خبر دی کہ انھیں مجاہد نے خبر دی، انھیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی، انھیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ آپ کی قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کریں، اور انھیں حکم دیا کہ آپ کی پوری قربانیوں کو، (یعنی) ان کے گوشت، کھالوں اور (ان کی پشت پر ڈالی ہوئی) جھولوں کو مسکینوں میں تقسیم کر دیں اور ان میں سے کچھ بھی ذبح کی اجرت کے طور پر نہ دیں۔

وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا .

[٣١٨٤] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ، أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ ، بِمِثْلِهِ .

[3184]عبدالکریم بن مالک جزری نے مجاہد سے (باقی ماندہ) اسی سابقہ سند کے ساتھ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

(المعجم ٦٢) - **(بَابُ جَوَازِ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ ، وَإِجْزَاءِ الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَنْ سَبْعَةٍ)** (التحفة ٦٢)

باب:62-قربانی میں شراکت جائز ہے،اونٹ اور گائے میں سے ہر ایک سات افراد کی طرف سے کافی ہے

[٣١٨٥] ٣٥٠-(١٣١٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ .

[3185]امام مالک نے ابوزبیر سے اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حدیبیہ کے سال، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں، ہم نے سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ، سات کی طرف سے ایک گائے کی قربانیاں دیں۔

[٣١٨٦] ٣٥١-(. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِي بَدَنَةٍ .

[3186]ہمیں زہیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکلے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ اور گائے میں شریک ہو جائیں، ہم میں سے سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوں۔

[٣١٨٧] ٣٥٢-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ

[3187]ہمیں عزرہ بن ثابت نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی،

أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے (ذبح کی۔)

[٣١٨٨] ٣٥٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ: أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ؟ قَالَ: مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ.

[3188] یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج وعمرے میں سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوئے، تو ایک آدمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا احرام کے وقت سے ساتھ لائے گئے قربانی کے جانوروں میں بھی اس طرح شراکت کی جا سکتی ہے، جیسے بعد میں خریدے گئے جانوروں میں شراکت ہو سکتی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ بھی ساتھ لائے گئے قربانی کے جانوروں ہی کی طرح ہیں۔

وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ. قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً، اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ.

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے، انھوں نے کہا: ہم نے اس دن ستر اونٹ نحر کیے، ہم سات سات آدمی (قربانی کے ایک) اونٹ میں شریک ہوئے تھے۔

[٣١٨٩] ٣٥٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُّهْدِيَ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ، وَذٰلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

[3189] ہمیں محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) ہمیں ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ نبی ﷺ کے حج کا حال سنا رہے تھے، انھوں نے اس حدیث میں کہا: (آپ ﷺ نے) ہمیں حکم دیا کہ جب ہم احرام کھولیں تو قربانی کریں، اور ہم میں سے چند (سات) آدمی ایک قربانی میں شریک ہو جائیں۔ اور یہ (حکم اس وقت دیا) جب آپ نے ہمیں اپنے حج کے احرام کھولنے کا حکم دیا۔ یہ بات بھی اس حدیث میں ہے۔

[٣١٩٠] ٣٥٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ، فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، نَشْتَرِكُ فِيهَا.

[3190] عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے کا فائدہ اٹھاتے (حج تمتع کرتے) تو ہم (یوم النحر اور بقیہ ایام تشریق میں) سات افراد کی طرف سے ایک گائے ذبح کرتے، اس (ایک) میں شریک ہوجاتے۔

[٣١٩١] ٣٥٦-(١٣١٩) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ.

[3191] ہمیں یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اور دیگر امہات المومنین) کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

[٣١٩٢] ٣٥٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ: عَنْ عَائِشَةَ، بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ.

[3192] محمد بن بکر اور یحییٰ بن سعید نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے، اور ابن بکر کی حدیث میں ہے: اپنے حج میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے، ایک گائے ذبح کی۔

(المعجم ٦٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَعْقُولَةً) (التحفة ٦٣)

باب: 63-اونٹ کو کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر نحر کرنا مستحب ہے

[٣١٩٣] ٣٥٨-(١٣٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَّهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً، سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

[3193] زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس آئے اور وہ اپنی قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر (نحر کرو، یہی) تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

(المعجم ٦٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَّا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ، وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ، وَأَنَّ بَاعِثَهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا، وَّلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِسَبَبِ ذٰلِكَ) (التحفة ٦٤)

باب: 64- جو شخص خود نہ جانا چاہتا ہو اس کے لیے حرم میں قربانی کا جانور بھیجنا مستحب ہے، اسے ہار پہنانا اور اس (بھیجی جانے والی قربانی) کے لیے ہار بٹنا مستحب ہے اور اسے بھیجنے والا محرم (حالت احرام میں) نہیں ہو جاتا، اور نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی چیز حرام ہوتی ہے

[٣١٩٤] ٣٥٩-(١٣٢١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

[3194] ہمیں لیث نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ مدینہ سے قربانی کے جانوروں کا ہدیہ بھیجا کرتے تھے، اور میں آپ کے ہدیے (کے جانوروں) کے لیے ہار بٹتی تھی، پھر آپ کسی بھی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے جس سے ایک احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[٣١٩٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3195] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣١٩٦] ٣٦٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ، أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[3196] ہمیں سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں خود کو دیکھتی رہی ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے ہار بٹ رہی ہوں...... (آگے) اسی کی طرح ہے۔

[٣١٩٧] ٣٦١-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

[3197] عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت

مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَّلَا يَتْرُكُهُ.

کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: میں اپنے ان دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھیجے جانے والے جانوروں کے ہار بٹتی تھی، پھر آپ نہ (ایسی) کسی چیز سے الگ ہوتے اور نہ (ایسی کوئی چیز) ترک کرتے تھے (جو احرام کے بغیر آپ کیا کرتے تھے۔)

[٣١٩٨] ٣٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا.

[3198] افلح نے ہمیں قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹے، پھر آپ نے ان کا اِشعار کیا (کوہان پر چیر لگائے) اور ہار پہنائے، پھر انھیں بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور (خود) مدینہ میں مقیم رہے اور آپ پر (ان کی وجہ سے) کوئی چیز جو (پہلے) آپ کے لیے حلال تھی حرام نہ ہوئی۔

[٣١٩٩] ٣٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ. قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ، أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ، ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ، لَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ.

[3199] ایوب نے قاسم اور ابو قلابہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (بیت اللہ کی طرف) ہدی بھیجتے تھے، میں اپنے دونوں ہاتھوں سے ان کے ہار بٹتی تھی، پھر آپ کسی بھی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے تھے جس سے کوئی بھی غیر مُحرِم (بغیر احرام والا شخص) اجتناب نہیں کرتا۔

[٣٢٠٠] ٣٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَلَالًا، يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ، أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ.

[3200] ہمیں ابن عون نے قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام المومنین (حضرت عائشہ ؓ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے یہ ہار اس اون سے بٹے جو ہمارے پاس تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہم میں غیر مُحرِم ہی رہے۔ آپ (اپنی ازواج کے پاس) آتے، جیسے غیر مُحرِم اپنی بیوی کے پاس آتا ہے یا آپ آتے جیسے ایک (عام) آدمی اپنی بیوی کے پاس آتا ہے۔

[٣٢٠١] ٣٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

[3201] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے

حَرْب: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ، فَيَبْعَثُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا.

اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی (قربانی) کے لیے بکریوں کے ہار بٹ رہی ہوں، اس کے بعد آپ انھیں (مکہ) بھیجتے، پھر ہمارے درمیان احرام کے بغیر ہی رہتے۔

[٣٢٠٢] ٣٦٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ، لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

[3202] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب میں سے یحییٰ نے کہا: ابومعاویہ نے ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسا ہوا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی (قربانی کے لیے بیت اللہ بھیجے جانے والے جانور) کے لیے ہار تیار کرتی، آپ وہ (ہار) ان جانوروں کو ڈالتے، پھر انھیں (مکہ) بھیجتے، پھر آپ (مدینہ ہی میں) ٹھہرتے، آپ ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام باندھنے والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[٣٢٠٣] ٣٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْدٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا، فَقَلَّدَهَا.

[3203] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک بار بیت اللہ کی طرف ہدی (قربانی) کی بکریاں بھیجیں تو آپ نے انھیں ہار ڈالے۔

[٣٢٠٤] ٣٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَلَالٌ، لَمْ يَحْرُمْ مِنْهُ شَيْءٌ.

[3204] حکم نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم بکریوں کو ہار پہناتے، پھر انھیں (بیت اللہ کی طرف) بھیجتے اور رسول اللہ ﷺ غیر مُحرم رہتے، اس سے کوئی چیز (جو پہلے آپ پر حلال تھی) حرام نہ ہوتی تھی۔

[٣٢٠٥] ٣٦٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلٰى عَائِشَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ، حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ، وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ، قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ، حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ.

[3205] عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ ؓ کو لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے کہا ہے: جس نے ہدی (بیت اللہ کے لیے قربانی) بھیجی، اس پر وہ سب کچھ حرام ہو جائے گا جو حج کرنے والے کے لیے حرام ہوتا ہے، یہاں تک کہ ہدی کو ذبح کر دیا جائے۔ اور میں نے بھی اپنی ہدی بھیجی ہے تو مجھے (اس بارے میں) اپنا حکم لکھ بھیجیے۔ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے کہا: (بات) اس طرح نہیں جیسے ابن عباس ؓ نے کہا ہے، میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ (ہار) انھیں پہنائے، پھر انھیں میرے والد کے ساتھ (مکہ) بھیجا۔ اس کے بعد ہدی نحر (قربان) ہونے تک، رسول اللہ ﷺ پر (ایسی) کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی تھی۔

[٣٢٠٦] ٣٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا، وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ، حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ.

[3206] اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں خبر دی، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ پردے کی اوٹ سے ہاتھ پر ہاتھ مار رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: میں اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی، پھر آپ انھیں (مکہ) بھیجتے اور ہدی کو ذبح کرنے (کے وقت) تک آپ ان میں سے کسی چیز سے بھی اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[٣٢٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3207] داود اور زکریا دونوں نے شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے اسی (حدیث) کے مطابق نبی ﷺ سے روایت بیان کی۔

(المعجم ٦٥) - (بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا) (التحفة ٦٥)

باب:65- ضرورت مند کے لیے قربانی کے طور پر بھیجے گئے اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے

[٣٢٠٨] ٣٧١-(١٣٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ!» فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

[3208] امام مالک نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔'' دوسری یا تیسری مرتبہ (یہ الفاظ کہے۔)

[٣٢٠٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً.

[3209] مغیرہ بن عبدالرحمن حزامی نے ابوزناد سے اور انھوں نے اعرج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: اس اثنا میں کہ ایک آدمی ہار ڈالے گئے اونٹ کو ہانک رہا تھا۔

[٣٢١٠] ٣٧٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا» فَقَالَ: بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا».

[3210] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث ذکر کیں ان میں سے ایک یہ ہے، اور کہا: اس اثنا میں کہ ایک شخص ہار والے قربانی کے ایک اونٹ کو ہانک رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ، تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔''

[٣٢١١] ٣٧٣-(١٣٢٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

[3211] ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو قربانی کا اونٹ ہانک کر لے جا رہا تھا، تو آپ

وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے جواب دیا: یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' دو یا تین مرتبہ (فرمایا۔)

[٣٢١٢] ٣٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ، فَقَالَ: «وَإِنْ».

[3212] ہمیں وکیع نے مسعر سے حدیث بیان کی، انھوں نے بکیر بن اخنس سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ان (انس رضی اللہ عنہ) سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ کے پاس سے قربانی کے ایک اونٹ یا (حرم کے لیے) ہدیہ کیے جانے والے ایک جانور کا گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ یا ہدی کا جانور ہے، آپ نے فرمایا: ''چاہے (ایسا ہی ہے۔)''

[٣٢١٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[3213] ہمیں ابن بشر نے مسعر سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے بکیر بن اخنس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی ﷺ کے پاس سے قربانی کا ایک اونٹ گزارا گیا، آگے اسی کے مانند بیان کیا۔

[٣٢١٤] ٣٧٥-(١٣٢٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا».

[3214] ابن جریج سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھے ابوزبیر نے خبر دی، کہا: میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ہدی پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا فرما رہے تھے: ''جب اس (پر سوار ہونے) کی ضرورت ہو تو اور سواری ملنے تک معروف (قابل قبول) طریقے سے اس پر سواری کرو۔''

[٣٢١٥] ٣٧٦-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ

[3215] ہمیں معقل نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی (بیت اللہ کی طرف

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا».

بھیجے گئے ہدیۂ قربانی) پر سواری کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دوسری سواری ملنے تک اس پر معروف طریقے سے سوار ہو جاؤ۔''

(المعجم ٦٦) - (بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ) (التحفة ٦٦)

باب: 66- جب ہدی کے جانور راستے میں تھک جائیں تو ان کے ساتھ کیا کیا جائے؟

[٣٢١٦] ٣٧٧-(١٣٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ. قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ، قَالَ: وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَّعَهُ بِبَدَنَةٍ يَّسُوقُهَا، فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ، فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا، إِنْ هِيَ أُبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا، فَقَالَ: لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَأَضْحَيْتُ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَّتَحَدَّثْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ، فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَّ، بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَّعَ رَجُلٍ وَّأَمَّرَهُ فِيهَا، قَالَ: مَضٰى ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا؟ قَالَ: «انْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ».

[3216] ہمیں عبدالوارث بن سعید نے ابو تیاح ضبعی سے خبر دی، (کہا:) مجھ سے موسیٰ بن سلمہ ہذلی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور سنان بن سلمہ عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے، اور سنان اپنے ساتھ قربانی کا اونٹ لے کر چلے، وہ اسے ہانک رہے تھے، تو راستے ہی میں وہ تھک کر رک گیا، وہ اس کی حالت کے سبب سے (یہ سمجھنے سے) عاجز آ گئے کہ اگر وہ بالکل ہی رہ گیا تو اسے (مکہ) کیسے لائیں۔ انھوں نے کہا: اگر میں بلد (امین مکہ) پہنچ گیا تو میں ہر صورت اس کے بارے میں اچھی طرح پوچھوں گا۔ (موسیٰ نے) کہا: تو مجھے دن چڑھ گیا، جب ہم نے بطحاء میں قیام کیا تو انھوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلیں تاکہ ہم ان سے بات کریں۔ کہا: انھوں نے ان کو اپنی قربانی کے جانور کا حال بتایا تو انھوں نے کہا: تم جاننے والے کے پاس آ پہنچے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ساتھ بیت اللہ کے پاس قربانی کے لیے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اسے ان کا نگران بنایا۔ کہا: وہ (تھوڑی دور) گیا پھر واپس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ان میں سے کوئی تھک کر رک جائے، اس کے ساتھ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے نحر کر دینا، پھر اس کے (گلے میں ڈالے گئے) دونوں جوتے اس کے خون سے رنگ دینا، پھر انھیں (بطور نشانی) اس کے پہلو پر رکھ دینا

اور (احرام کی حالت میں) تم اور تمھارے ساتھ جانے والوں میں سے کوئی اس (کے گوشت میں) سے کچھ نہ کھائے۔"

[٣٢١٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ.

[3217] اسماعیل بن علیہ نے ابو تیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے موسیٰ بن سلمہ سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے اٹھارہ اونٹ ایک آدمی کے ساتھ روانہ کیے...... پھر عبدالوارث کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔ اور انھوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ بیان نہیں کیا۔

[٣٢١٨] ٣٧٨-(١٣٢٦) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ: «إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ، فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا، فَانْحَرْهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا، وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ».

[3218] ابو قبیصہ ذؤیب نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھیجتے، پھر فرماتے: "اگر ان میں سے کوئی تھک کر رک جائے اور تمھیں اس کے مر جانے کا خدشہ ہو تو اسے نحر کر دینا، پھر اس کے (گلے میں لٹکائے گئے) جوتے کو اس کے خون میں ڈبونا، پھر اسے اس کے پہلو پر ڈال دینا، پھر نہ تم اس میں سے (کچھ) کھانا نہ تمھارے ساتھیوں میں سے کوئی (اس میں سے کھائے۔)"

(المعجم ٦٧) - (بَابُ وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ) (التحفة ٦٧)

باب: 67- طوافِ وداع کی فرضیت اور حیض والی عورت سے (اگر وہ طوافِ افاضہ کر چکی ہے) اس (فرض) کا ساقط ہو جانا

[٣٢١٩] ٣٧٩-(١٣٢٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ

[3219] سعید بن منصور اور زہیر بن حرب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے سلیمان احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ (حج کے بعد) ہر سمت میں نکل (کر چلے) جاتے تھے،

حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ» .

قَالَ زُهَيْرٌ : يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ، وَلَمْ يَقُلْ : فِي .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی شخص ہرگز روانہ نہ ہو یہاں تک کہ اس کی آخری حاضری (بطور طواف) بیت اللہ کی ہو۔''

زہیر نے کہا: ''ہر سمت'' اور ''(ہر سمت) میں'' نہیں کہا۔

[٣٢٢٠] ٣٨٠-(١٣٢٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ- قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَّكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ .

[3220] طاوس کے بیٹے (عبداللہ) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کی آخری حاضری بیت اللہ کی ہو، مگر اس میں حائضہ عورت کے لیے تخفیف کی گئی ہے۔ (وہ آخری طواف سے مستثنیٰ ہے۔)

[٣٢٢١] ٣٨١-(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَّكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِمَّا لَا ! فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ؟ هَلْ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ : فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ، وَهُوَ يَقُولُ : مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ .

[3221] حسن بن مسلم نے طاوس سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت آخری وقت میں بیت اللہ کی حاضری (طواف) سے پہلے (اس کے بغیر) لوٹ سکتی ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: اگر (آپ کو یقین) نہیں تو فلاں انصاریہ سے پوچھ لیں، کیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں اس بات کا حکم دیا تھا؟ کہا: اس کے بعد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ واپس آئے، وہ ہنس رہے تھے اور کہہ رہے تھے: میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے سچ ہی کہا ہے۔

[٣٢٢٢] ٣٨٢-(١٢١١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟» قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ

[3222] ہمیں لیث نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ اور عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہو گئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کے حیض کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ ہمیں (واپسی سے) روکنے والی ہیں؟'' (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ (طوافِ افاضہ کے لیے) گئی تھیں اور بیت اللہ کا

حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلْتَنْفِرْ». [راجع: ٢٩١٠]

طواف کیا تھا، پھر (طوافِ) افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہوئی ہیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو (پھر ہمارے ساتھ ہی) کوچ کریں۔''

[٣٢٢٣] ٣٨٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتْ: طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَعْدَمَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[3223] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: نبی ﷺ کی زوجہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے موقع پر طہارت کی حالت میں طواف افاضہ کر لینے کے بعد حائضہ ہو گئیں......آگے لیث کی حدیث کے مانند ہے۔

[٣٢٢٤] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[3224] عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئی ہیں۔آگے زہری کی حدیث کے ہم معنی (الفاظ ہیں۔)

[٣٢٢٥] ٣٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ، قَالَتْ: فَجَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ؟» قُلْنَا: قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: «فَلَا، إِذَنْ».

[3225] افلح نے ہمیں قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم ڈر رہی تھیں کہ حضرت صفیہ طواف افاضہ کرنے سے پہلے حائضہ نہ ہو جائیں۔کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ''کیا صفیہ ہمیں روکنے والی ہیں؟'' ہم نے عرض کی: وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر نہیں (روکیں گی۔)''

[٣٢٢٦] ٣٨٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

[3226] عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئی ہیں۔تو رسول

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: «فَاخْرُجْنَ».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید وہ ہمیں (واپسی سے) روک لیں گی، کیا انھوں نے تمھارے ساتھ بیت اللہ کا طواف (طوافِ افاضہ) نہیں کیا؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر کوچ کرو۔''

[٣٢٢٧] ٣٨٦-(...) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ - لَعَلَّهُ قَالَ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالُوا: إِنَّهَا حَائِضٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَإِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: «فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ».

[3227] ابوسلمہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ سے ایسا کوئی کام چاہا جو ایک آدمی اپنی بیوی سے چاہتا ہے تو سب (ازواج) نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ حائضہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو (کیا) یہ ہمیں (کوچ کرنے سے) روکنے والی ہیں؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! انھوں نے قربانی کے دن طواف زیارت (طوافِ افاضہ) کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تو وہ بھی تمھارے ساتھ کوچ کریں۔''

[٣٢٢٨] ٣٨٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ، إِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً، فَقَالَ: «عَقْرٰى حَلْقٰى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا» ثُمَّ قَالَ لَهَا: «أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي».

[3228] حکم نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب روانگی کا ارادہ کیا تو اچانک (دیکھا کہ) حضرت صفیہ ؓ اپنے خیمے کے دروازے پر دل گیر اور پریشان کھڑی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارا نہ کوئی بال نہ بچے! (پھر بھی) تم ہمیں (یہیں) روکنے والی ہو۔'' پھر آپ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے قربانی کے دن طوافِ افاضہ کیا تھا؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو (پھر) چلو۔'' (یعنی ان کے پاس جا کر ان سے بھی پوچھا اور تصدیق کی۔)

[٣٢٢٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ:

[3229] اعمش اور منصور دونوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... (آگے) حکم کی حدیث کے

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ، غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ: كَئِيبَةً حَزِينَةً.

ہم معنی روایت ہے، البتہ وہ دونوں (ان کے) غمزدہ اور پریشان ہونے کا ذکر نہیں کرتے۔

(المعجم ٦٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ، وَالصَّلَاةِ فِيهَا، وَالدُّعَاءِ فِي نَوَاحِيهَا كُلِّهَا) (التحفة ٦٨)

باب: 68- حاجی اور دوسرے لوگوں کے لیے کعبہ میں داخل ہونا، نیز اس میں نماز ادا کرنا اور اس کی تمام اطراف میں دعا کرنا مستحب ہے

[٣٢٣٠] ٣٨٨-(١٣٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى.

[3230] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ، بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم۔ انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے (آپ کے لیے) اس کا دروازہ بند کر دیا، پھر آپ ﷺ اس کے اندر ٹھہرے رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب آپ ﷺ نکلے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے (اندر) کیا کیا؟ انھوں نے کہا: آپ نے دو ستون اپنی بائیں طرف، ایک ستون دائیں طرف، اور تین ستون اپنے پیچھے کی طرف رکھے۔ ان دنوں بیت اللہ (کی عمارت) چھ ستونوں پر (قائم) تھی، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

[٣٢٣١] ٣٨٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، فَجَاءَ بِالْمِفْتَحِ، فَفَتَحَ الْبَابَ. قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ، فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ

[3231] ہمیں حماد نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ایوب نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ بیت اللہ کے صحن میں اترے اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ چابی لے کر حاضر ہوئے اور دروازہ کھولا، کہا: پھر نبی ﷺ، بلال، اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے، آپ نے دروازے کے بارے میں حکم دیا تو اسے بند کر دیا گیا۔ وہ سب خاصی دیر وہاں ٹھہرے، پھر انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے

الْبَابَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَبَادَرْتُ النَّاسَ، فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَارِجًا، وَّبِلَالٌ عَلٰى إِثْرِهِ، فَقُلْتُ لِبِلَالٍ: هَلْ صَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلّٰى.

دروازہ کھولا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سب لوگوں سے سبقت کی اور باہر نکلتے وقت رسول اللہ ﷺ سے ملا۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے، تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز ادا فرمائی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: کہاں؟ انھوں نے کہا: دو ستونوں کے درمیان جو آپ کے سامنے تھے (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

[٣٢٣٢] ٣٩٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِّأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، حَتّٰى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَقَالَ: «ائْتِنِي بِالْمِفْتَاحِ» فَذَهَبَ إِلٰى أُمِّهِ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ: وَاللهِ! لَتُعْطِينِيهِ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، قَالَ: فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ الْبَابَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[3232] سفیان نے ہمیں ایوب سختیانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر (سوار ہوکر) تشریف لائے یہاں تک کہ آپ نے اسے کعبہ کے صحن میں لا بٹھایا، پھر عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا، اور کہا: ''مجھے (بیت اللہ کی) چابی دو۔'' وہ اپنی والدہ کے پاس گئے تو اس نے انھیں چابی دینے سے انکار کر دیا، انھوں نے کہا: یا تو تم یہ چابی مجھے دو گی یا پھر یہ تلوار میری پیٹھ سے پار نکل جائے گی، کہا: تو اس نے وہ چابی انھیں دے دی۔ وہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے وہ چابی انھی کو دے دی تو انھوں (ہی) نے دروازہ کھولا۔ پھر حماد بن زید کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٣٢٣٣] ٣٩١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ، وَمَعَهُ أُسَامَةُ

[3233] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ کے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، انھوں نے اپنے پیچھے خاصی دیر دروازہ بند کیے رکھا، پھر (دروازہ) کھولا گیا تو میں پہلا شخص تھا جو (دروازے سے) داخل ہوا، میں بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے

وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا ثُمَّ فُتِحَ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟.

کہاں نماز ادا کی؟ انھوں نے کہا: آگے کے دو ستونوں کے درمیان۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا:) میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں ادا کیں۔

[٣٢٣٤] ٣٩٢-(...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْكَعْبَةِ، وَقَدْ دَّخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَّأُسَامَةُ، وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ، قَالَ: فَمَكَثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ، فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالُوا: هٰهُنَا، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ: كَمْ صَلّٰى؟.

[3234] عبداللہ بن عون نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ کعبہ کے پاس پہنچے جبکہ نبی ﷺ، بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما اس میں داخل ہو چکے تھے، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے دروازہ بند کیا۔ کہا: وہ اس میں کافی دیر ٹھہرے، پھر دروازہ کھولا گیا تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے، میں سیڑھی چڑھا اور بیت اللہ میں داخل ہوا، میں نے پوچھا: نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انھوں نے کہا: اس جگہ۔ کہا: میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

[٣٢٣٥] ٣٩٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ، هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَّلَجَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

[3235] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم۔ انھوں نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا، جب انھوں نے دروازہ کھولا تو میں سب سے پہلا شخص تھا جو (کعبہ میں) داخل ہوا۔ میں بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز ادا کی؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔

[٣٢٣٦] ٣٩٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

[3236] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، (کہا:) مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے

ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ، ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ ؓ۔ ان کے ساتھ اور کوئی داخل نہیں ہوا، پھر ان کے پیچھے دروازہ بند کر دیا گیا۔

عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: مجھے بلال یا عثمان بن طلحہ ؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔

[٣٢٣٧] ٣٩٥-(١٣٣٠) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ. أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ. قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُولِهِ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ، حَتّٰى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ: «هٰذِهِ الْقِبْلَةُ»، قُلْتُ لَهُ: مَا نَوَاحِيهَا؟ أَفِي زَوَايَاهَا؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ.

[3237] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: میں نے عطاء سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت ابن عباس ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تمھیں طواف کا حکم دیا گیا ہے اس (بیت اللہ) میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔ انھوں نے جواب دیا: وہ اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے، لیکن میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے اسامہ بن زید ؓ نے بتایا کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ نے اس کے تمام اطراف میں دعا کی اور اس میں نماز ادا نہیں کی، یہاں تک کہ باہر آ گئے، جب آپ باہر تشریف لائے تو قبلہ کے سامنے کی طرف دو رکعتیں ادا کیں، اور فرمایا: ''یہ قبلہ ہے۔'' میں نے ان سے پوچھا: اس کے اطراف سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کے کونوں میں؟ انھوں نے کہا: بلکہ بیت اللہ کی ہر جہت میں۔

[٣٢٣٨] ٣٩٦-(١٣٣١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ، فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ.

[3238] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے، آپ نے ایک ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگی اور (وہاں) نماز ادا نہیں کی۔

[٣٢٣٩] ٣٩٧-(١٣٣٢) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى،

[3239] ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ اپنے عمرے کے دوران میں بیت اللہ میں

صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ؟ قَالَ: لَا.

داخل ہوئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں۔

فائدہ: ہر صحابی نے اپنی اپنی معلومات کے مطابق جواب دیا۔ دروازہ بند ہونے کے بعد جب اندر اندھیرا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کی نماز کا پتہ بھی ہر ایک کو نہیں چل سکا۔ آپ نے ہر طرف جا کر دعا کی، اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چل گیا، لیکن نماز کا پتہ صرف بلال رضی اللہ عنہ کو چلا کیونکہ وہ بالکل قریب ہوتے تھے۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے جس عمرے کا ذکر کیا ہے وہ عمرۃ القضا ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ بیت اللہ میں داخل نہیں ہوئے۔ (صحيح البخاري، حديث: 1791)

(المعجم ٦٩) - (بَابُ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا) (التحفة ٦٩)

باب: 69 - کعبہ (کی عمارت) کو گرا کر (نئی) تعمیر کرنا

[٣٢٤٠] ٣٩٨-(١٣٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ، لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ، وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّ قُرَيْشًا، حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ، اسْتَقْصَرَتْ، وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا».

[3240] ابو معاویہ نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم کا زمانۂ کفر قریب کا نہ ہوتا تو میں ضرور کعبہ کو گراتا اور اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اساس پر استوار کرتا، قریش نے جب بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا تو اسے چھوٹا کر دیا تھا۔ میں (اصل تعمیر کے مطابق) اس کا پچھلا دروازہ بھی بناتا۔''

[٣٢٤١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3241] ابن نمیر نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٣٢٤٢] ٣٩٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ، اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟» قَالَتْ: فَقُلْتُ:

[3242] سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں دیکھا، تمھاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اسے دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر

يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ».

نہیں لوٹائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم کا زمانۂ کفر قریب کا نہ ہوتا تو میں (ضرور ایسا) کرتا۔''

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، مَا أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی تو میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ ﷺ نے حطیم کے قریبی دونوں ارکان کا استلام اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے ترک کیا (ہو، اصل وجہ یہ تھی) کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا (تعمیر) نہیں کیا گیا تھا۔

[٣٢٤٣] ٤٠٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَّوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ -أَوْ قَالَ: بِكُفْرٍ- لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ، وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ».

[3243] ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہم سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنا رہے تھے، انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم جاہلیت — یا فرمایا: زمانۂ کفر — سے ابھی ابھی نہ نکلی ہوتی تو میں ضرور کعبہ کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا، اس کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا اور حجر (حطیم) کو کعبہ میں شامل کر دیتا۔''

[٣٢٤٤] ٤٠١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدٍ يَّعْنِي ابْنَ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِشِرْكٍ، لَّهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَّبَابًا غَرْبِيًّا، وَّزِدْتُّ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِّنَ

[3244] سعید، یعنی ابن میناء سے روایت ہے، کہا: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہہ رہے تھے: مجھ سے میری خالہ، یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اگر تمھاری قوم کا شرک کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا تو میں ضرور کعبہ کو گراتا، اس (کے دروازے) کو زمین کے ساتھ لگا دیتا اور میں اس کے دو دروازے شرقی دروازہ اور دوسرا غربی دروازہ بناتا اور حجر (حطیم) سے چھ ہاتھ (کا حصہ) اس میں شامل کر دیتا،

الْحِجْرِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ».

بلاشبہ قریش نے جب کعبہ تعمیر کیا تھا تو اسے چھوٹا کر دیا۔

[٣٢٤٥] ٤٠٢-(...) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، حِينَ غَزَاهُ أَهْلُ الشَّامِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ، يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ - أَوْ يُحَرِّبَهُمْ - عَلَى أَهْلِ الشَّامِ، فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ، أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا، أَوْ أُصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا، أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا، وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا، وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ، مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ، فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ؟ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا، ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي، فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا، فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ، بِأَوَّلِ النَّاسِ - يَصْعَدُ فِيهِ - أَمْرٌ مِّنَ السَّمَاءِ، حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً، فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا، فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ، فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً، فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ، حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ.

[3245] عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یزید بن معاویہ کے دور میں جب اہل شام نے (مکہ پر) حملہ کیا اور کعبہ جل گیا تو اس کی جو حالت تھی سو تھی، ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے (اسی حالت پر) رہنے دیا حتیٰ کہ حج کے موسم میں لوگ (مکہ) آنے لگے، وہ چاہتے تھے کہ انھیں ہمت دلائیں۔یا اہل شام کے خلاف جنگ پر ابھاریں۔ جب لوگ آئے تو انھوں نے کہا: اے لوگو! مجھے کعبہ کے بارے میں مشورہ دو، میں اسے گرا کر (از سرنو) اس کی عمارت بنادوں یا اس کا جو حصہ بوسیدہ ہو چکا ہے صرف اس کی مرمت کرا دوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے سامنے ایک رائے واضح ہوئی ہے، میری رائے یہ ہے کہ اس کا جو حصہ کمزور ہو گیا ہے آپ اس کی مرمت کرا دیں اور بیت اللہ کو (اسی طرح باقی) رہنے دیں، جس پر لوگ اسلام لائے اور ان پتھروں کو (باقی چھوڑ دیں) جن پر لوگ اسلام لائے اور جن پر نبی ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اس پر ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تم میں سے کسی کا اپنا گھر جل جائے تو وہ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک کہ اسے نیا (نہ) بنا لے تو تمھارے رب کے گھر کا کیا ہو؟ میں تین دن اپنے رب سے استخارہ کروں گا، پھر اپنے کام کا پختہ عزم کروں گا۔

جب تین دن گزر گئے تو انھوں نے اپنی رائے پختہ کر لی کہ اسے گرا دیں تو لوگ (اس ڈر سے) اس سے بچنے لگے کہ جو شخص اس (عمارت) پر سب سے پہلے چڑھے گا اس پر آسمان سے کوئی آفت نازل ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اس پر چڑھا اور اس سے ایک پتھر گرا دیا، جب لوگوں نے دیکھا کہ اسے کچھ نہیں ہوا، تو لوگ ایک دوسرے کے پیچھے (گرانے لگے) حتیٰ کہ اسے زمین تک پہنچا دیا،

ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے چند (عارضی) ستون بنائے اور پردے ان پر لٹکا دیے یہاں تک کہ اس کی عمارت بلند ہوگئی۔

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، وَّلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّينِي عَلٰى بِنَائِهِ، لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ، وَّلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَّدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ، وَبَابًا يَّخْرُجُونَ مِنْهُ».

ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا: بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کے کفر کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا، اور میرے پاس اتنا مال بھی نہیں جو اس کی تعمیر (مکمل کرنے) میں میرا معاون ہو، تو میں حطیم سے پانچ ہاتھ (زمین) اس میں ضرور شامل کرتا اور اس کا ایک (ایسا) دروازہ بناتا جس سے لوگ اندر داخل ہوتے اور ایک دروازہ (ایسا بناتا) جس سے باہر نکلتے۔''

قَالَ: فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ، وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ، قَالَ: فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِّنَ الْحِجْرِ، حَتّٰى أَبْدٰى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَبَنٰى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ، وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ، فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ، وَّجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ: أَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ، وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ. فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذٰلِكَ، وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلٰى أُسٍّ نَّظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ، أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ، وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلٰى بِنَائِهِ، وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ، فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلٰى بِنَائِهِ.

(ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے) کہا: آج میرے پاس اتنا مال ہے جو میں خرچ کر سکتا ہوں اور مجھے لوگوں کا خوف بھی نہیں۔ (عطاء نے) کہا: تو انھوں نے حطیم سے پانچ ہاتھ اس میں شامل کیے (کھدائی کی) حتی کہ انھوں نے (ابراہیمی) بنیاد کو ظاہر کر دیا، لوگوں نے بھی اسے دیکھا، اس کے بعد انھوں نے اس پر عمارت بنائی، کعبہ کا طول (اونچائی) اٹھارہ ہاتھ تھی (یہ اس طرح ہوئی کہ) جب انھوں نے (حطیم کی طرف سے) اس میں اضافہ کر دیا تو (پھر) انھیں (پہلی اونچائی) کم محسوس ہوئی، چنانچہ انھوں نے اس کی اونچائی میں دس ہاتھ کا اضافہ کر دیا اور اس کے دو دروازے بنائے، ایک میں سے اندر داخلہ ہوتا تھا اور دوسرے سے باہر نکلا جاتا تھا۔ جب ابن زبیر رضی اللہ عنہما قتل کر دیے گئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو اطلاع دیتے ہوئے خط لکھا اور اسے خبر دی کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کی تعمیر اس (ابراہیمی) بنیادوں پر استوار کی جسے اہل مکہ کے معتبر (عدول) لوگوں نے (خود) دیکھا۔ عبدالملک نے اسے لکھا: ہمارا ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے رد و بدل سے کوئی تعلق نہیں، البتہ انھوں نے اس کی اونچائی میں جو اضافہ کیا ہے اسے برقرار رہنے دو اور جو انھوں نے حطیم کی طرف سے اس

میں اضافہ کیا ہے، اسے (ختم کر کے) اس کی سابقہ بنیاد پر لوٹا دو، اور اس دروازے کو بند کر دو جو انھوں نے کھولا ہے، چنانچہ اس نے اسے گرا دیا اور اس کی (پچھلی) بنیاد پر لوٹا دیا۔

[٣٢٤٦] ٤٠٣-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّالْوَلِيدَ ابْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ: وَفَدَ الْحَارِثُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَّعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، قَالَ الْحَارِثُ: بَلٰى! أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا، قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ، وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ، مِنْ بَعْدِي، أَنْ يَّبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ». فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِّنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ، هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُبَيْدٍ؛ وَّزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَّغَرْبِيًّا، وَّهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا؟» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «تَعَزُّزًا أَنْ لَّا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَّدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ يَرْتَقِي، حَتّٰى إِذَا كَادَ أَنْ يَّدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ».

[3246] محمد بن بکر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر اور ولید بن عطاء سے سنا، وہ دونوں حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، عبداللہ بن عبید نے کہا: حارث بن عبداللہ، عبدالملک بن مروان کی خلافت کے دوران میں اس کے پاس آئے، عبدالملک نے کہا: میرا خیال نہیں کہ ابو خبیب، یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، جو سننے کا دعویٰ کرتے تھے، وہ ان سے سنا ہو۔ حارث نے کہا: کیوں نہیں! میں نے خود ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے سنا ہے۔ اس نے کہا: تم نے ان سے سنا، وہ کیا کہتی تھیں؟ کہا: انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھاری قوم نے (اللہ کے) گھر کی عمارت میں کمی کر دی اور اگر ان کا زمانۂ شرک قریب کا نہ ہوتا تو جو انھوں نے چھوڑا تھا، میں اسے دوبارہ بناتا اور تمھاری قوم کا اگر میرے بعد، اسے دوبارہ بنانے کا خیال ہو تو آؤ میں تمھیں دکھاؤں، انھوں نے اس میں سے کیا چھوڑا تھا۔'' پھر آپ نے انھیں سات ہاتھ کے قریب جگہ دکھائی۔ یہ عبداللہ بن عبید کی حدیث ہے۔ ولید بن عطاء نے اس میں یہ اضافہ کیا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اور میں زمین سے لگے ہوئے، اس کے مشرقی اور مغربی، دو دروازے بناتا۔ اور کیا تم جانتی ہو تمھاری قوم نے اس کے دروازے کو اونچا کیوں کیا؟'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''خود کو اونچا دکھانے کے لیے تاکہ اس (گھر) میں صرف وہی داخل ہو جسے وہ چاہیں۔

جب کوئی آدمی خود اس میں داخل ہونا چاہتا تو وہ اسے (سیڑھیاں) چڑھنے دیتے حتی کہ جب وہ داخل ہونے لگتا تو وہ اسے دھکا دے دیتے اور وہ گر جاتا۔''

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ.

عبدالملک نے حارث سے کہا: تم نے خود انھیں یہ کہتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں! کہا: تو اس نے گھڑی بھر اپنی چھڑی سے زمین کو کریدا، پھر کہا: کاش! میں انھیں (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو) اور جس کام کی ذمہ داری انھوں نے اٹھائی، اسے چھوڑ دیتا۔

[٣٢٤٧] (...) **وَحَدَّثَنَاهُ** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ.

[3247] ابو عاصم اور عبدالرزاق دونوں نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (محمد) بن بکر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٢٤٨] ٤٠٤-(...) **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ: أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ، بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ: قَاتَلَ اللهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ! حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، يَقُولُ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ، حَتّٰى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ، فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ» فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ: لَا تَقُلْ هٰذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هٰذَا.

[3248] ابوقزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان جب بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا تو اس نے کہا: اللہ ابن زبیر کو ہلاک کرے کہ وہ ام المومنین پر جھوٹ بولتا ہے، وہ کہتا ہے: میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اگر تمھاری قوم کے کفر کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا تا حتی کہ اس میں حطیم میں سے (کچھ حصہ) بڑھا دیتا، بلاشبہ تمھاری قوم نے اس کی عمارت کو کم کر دیا ہے۔'' اس پر حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے کہا: امیر المومنین ایسا نہ کہیے۔ میں نے خود ام المومنین سے سنا ہے، وہ یہ حدیث بیان کر رہی تھیں۔

قَالَ: لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ، لَتَرَكْتُهُ عَلٰى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(عبدالملک نے) کہا: اگر میں نے یہ بات اسے گرانے سے پہلے سن لی ہوتی تو میں اسے اسی طرح چھوڑ دیتا جس طرح ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بنایا تھا۔

(المعجم ٧٠) - (بَابُ جَدْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابِهَا) (التحفة ٧٠)

باب: 70 - کعبہ کی دیواریں اور اس کا دروازہ

[٣٢٤٩] ٤٠٥-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، عَنِ الْجَدْرِ؟ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ» قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعٌ؟ قَالَ: «فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ».

[3249] ابواحوص نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں اشعث بن ابوشعثاء نے اسود بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (حطیم کی) دیوار کے بارے میں دریافت کیا، کیا وہ بیت اللہ میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کی: تو انھوں نے اسے بیت اللہ میں شامل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری قوم کے پاس خرچ کم پڑ گیا تھا۔'' میں نے عرض کی: اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کام تمھاری قوم نے کیا تاکہ جسے چاہیں اندر داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں منع کر دیں، اگر تمھاری قوم کا زمانہ جاہلیت کے قریب کا نہ ہوتا، اس وجہ سے میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل اسے ناپسند کریں گے، تو میں اس پر غور کرتا کہ (حطیم کی) دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دوں اور اس کے دروازے کو زمین کے ساتھ ملا دوں۔''

[٣٢٥٠] ٤٠٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَقَالَ فِيهِ: فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ؟ وَقَالَ: «مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ».

[3250] شیبان نے ہمیں اشعث بن ابوشعثاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے اسود بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حطیم کے بارے میں سوال کیا۔ آگے ابواحوص کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور اس میں کہا: میں نے عرض کی: اس کا دروازہ کس وجہ سے اونچا ہے، اس پر سیڑھی کے بغیر چڑھا نہیں جا سکتا۔ اور (شیبان نے یہ بھی) کہا: ''اس ڈر سے کہ ان کے دل اسے ناپسند کریں گے۔''

(المعجم ٧١) - (بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَّهَرَمٍ وَّنَحْوِهِمَا، أَوْ لِلْمَوْتِ) (التحفة ٧١)

باب: 71- دائمی معذور اور بوڑھے وغیرہ کی طرف سے اور میت کی طرف سے حج کرنا

[٣٢٥١] ٤٠٧-(١٣٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَّدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3251] امام مالک رحمہ اللہ نے ابن شہاب سے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، تو آپ ﷺ کے پاس قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی وہ آپ سے فتویٰ پوچھنے لگی، فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا حج میرے کمزور اور بوڑھے والد پر بھی آ گیا ہے، وہ سواری پر جم کر بیٹھ نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اور یہ حجۃ الوداع میں ہوا۔

[٣٢٥٢] ٤٠٨-(١٣٣٥) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللهِ فِي الْحَجِّ، وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَحُجِّي عَنْهُ».

[3252] ابن جریج نے سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے والد عمر رسیدہ ہیں اور اللہ کا فریضہ حج ان کے ذمے ہے، اور وہ اونٹ کی پشت پر ٹھیک طرح بیٹھ نہیں سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ان کی طرف سے حج کر لو۔''

(المعجم ٧٢) - (بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ، وَأَجْرِ مَنْ حَجَّ بِهِ) (التحفة ٧٢)

باب: 72- بچے کا حج کرنا صحیح ہے، جس نے اسے حج کروایا، اس کا اجر

[٣٢٥٣] ٤٠٩-(١٣٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟» قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: «رَسُولُ اللهِ» فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ».

[3253] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابراہیم بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ رَوحاء کے مقام پر آپ ﷺ کی ملاقات ایک قافلے سے ہوئی، آپ نے پوچھا: ''کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے کہا: مسلمان ہیں، پھر انھوں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں'' اسی دوران میں ایک عورت نے آپ کے سامنے ایک بچے کو بلند کیا اور کہا: کیا اس کا حج ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اور تمھارے لیے اجر ہوگا۔''

[٣٢٥٤] ٤١٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَّهَا، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ».

[3254] ابو اسامہ نے سفیان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے اپنے ایک بچے کو بلند کیا اور کہا: اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور تمھارے لیے اجر ہے۔''

[٣٢٥٥] ٤١١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً رَّفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ».

[3255] عبدالرحمٰن نے سفیان سے، انھوں نے ابراہیم بن عقبہ سے اور انھوں نے کریب سے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچے کو اونچا کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور تمھارے لیے اجر ہے۔''

[٣٢٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِهِ.

[3256] ہم سے محمد بن مثنیٰ نے روایت کی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کے مانند روایت بیان کی۔

(المعجم ٧٣) - (بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ) (التحفة ٧٣)

باب:73- زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے

[٣٢٥٧] ٤١٢-(١٣٣٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا» فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! فَسَكَتَ، حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ»، ثُمَّ قَالَ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ». [انظر: ٦١١٣]

[3257] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے کہا: کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول! آپ خاموش رہے، حتی کہ اس نے یہ کلمہ تین بار دہرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کہہ دیتا: ہاں، تو واجب ہو جاتا، اور تم (اس کی) استطاعت نہ رکھتے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''تم مجھے اسی (بات) پر رہنے دیا کرو جس پر میں تمھیں چھوڑ دوں، تم سے پہلے لوگ کثرتِ سوال اور اپنے انبیاء سے زیادہ اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے۔ جب میں تمھیں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے کرو۔ اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔''

(المعجم ٧٤) - (بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلٰى حَجٍّ وَّغَيْرِهِ) (التحفة ٧٤)

باب:74- عورت کا حج اور دوسرے مقاصد کے لیے محرم کے ساتھ سفر کرنا

[٣٢٥٨] ٤١٣-(١٣٣٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

[3258] یحییٰ قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت تین (دن رات) کا سفر نہ کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔''

[٣٢٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ

[3259] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہم سے عبداللہ بن نمیر اور ابواسامہ نے حدیث بیان کی، نیز ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد

عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

نے حدیث بیان کی، ان سب نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ: «ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

ابوبکر کی روایت میں ہے کہ تین دن سے زیادہ، اور ابن نمیر نے اپنے والد سے بیان کردہ روایت میں کہا: ''تین دن مگراس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔''

[٣٢٦٠] ٤١٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ، تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

[3260] ضحاک نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، حلال نہیں کہ وہ تین راتوں کا سفر کرے مگراس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔''

[٣٢٦١] ٤١٥-(٨٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى»، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا، أَوْ زَوْجُهَا».

[راجع: ١٩٢٣]

[3261] جریر نے ہمیں عبدالملک سے جو عمیر کے بیٹے ہیں حدیث بیان کی، انھوں نے قزعہ سے اور انھوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (قزعہ نے) کہا: میں نے ان (ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت اچھی لگی۔ تو میں نے ان سے کہا: آپ نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: کیا میں رسول اللہ ﷺ پر وہ بات کہہ سکتا ہوں جو میں نے آپ سے نہیں سنی! (قزعہ نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(عبادت کی غرض سے) تین مسجدوں کے سوا کسی طرف رختِ سفر نہ باندھو: میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔'' اور میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کوئی عورت کسی بھی وقت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو یا اس کا شوہر ہو۔''

[٣٢٦٢] ٤١٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ

[3262] شعبہ نے ہمیں عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے قزعہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: نَهٰى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

اللہ ﷺ سے چار باتیں سنیں جو مجھے بہت اچھی لگیں اور بہت پسند آئیں۔ آپ نے منع فرمایا کہ کوئی عورت دو دن کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی محرم ہو۔ اور آگے باقی حدیث بیان کی۔

[٣٢٦٣] ٤١٧-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[3263] سہم بن منجاب نے قزعہ سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔''

[٣٢٦٤] ٤١٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ ابْنِ هِشَامٍ. قَالَ أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[3264] معاذ عنبری نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے قزعہ سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت تین راتوں سے زیادہ کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔''

[٣٢٦٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[3265] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور کہا: ''تین (دن) سے زیادہ کا سفر مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔''

[٣٢٦٦] ٤١٩-(١٣٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ، إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِّنْهَا».

[3266] لیث نے ہمیں سعید بن ابی سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک رات کی مسافت طے کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ ایسا آدمی ہو جو اس کا محرم ہو۔''

[٣٢٦٧] ٤٢٠-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[3267] ابن ابی ذئب سے روایت ہے، (کہا:) ہمیں

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

سعید بن ابی سعید نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ وہ ایک دن کی مسافت طے کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔''

فائدہ: صحابہ سے مختلف لوگوں نے مختلف مدت کا نام لے کر مسائل دریافت کیے، کسی نے پوچھا: عورت تین دن سے زائد کا سفر اکیلے کر سکتی ہے؟ کسی نے پوچھا: تین دن کا کر سکتی ہے؟ انھوں نے ان کے سوال کے مطابق جواب دیا۔ کم از کم مدت ایک دن کی ہے۔ ایک کی مسافت وہی ہے جس میں دن کے بعد رات کا پڑاؤ شامل ہوتا ہے۔ یہ ممنوعہ سفر کی کم از کم مدت ہے۔

[٣٢٦٨] ٤٢١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا».

[3268] امام مالک نے سعید بن ابی سعید مقبری سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور رات کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔''

[٣٢٦٩] ٤٢٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا».

[3269] ابو صالح نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ تین دن کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔''

[٣٢٧٠] ٤٢٣-(١٣٤٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ

[3270] ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد کا سفر کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا والد یا اس کا بیٹا یا اس کا خاوند یا اس کا بھائی یا اس کا کوئی محرم ہو۔''

أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا».

[٣٢٧١] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3271] وکیع نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٢٧٢] ٤٢٤-(١٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَّإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ».

[3272] سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عمرو بن دینار نے ابو معبد سے حدیث بیان کی، (کہا:) میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے: ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہا نہ ہو مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔ اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔'' ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے، اور میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا جا چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

[٣٢٧٣] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3273] حماد نے ہمیں عمرو (بن دینار) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٢٧٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ - يَّعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

[3274] ابن جریج نے (عمرو بن دینار سے) اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، اور یہ (جملہ) ذکر نہیں کیا: ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہا نہ ہو مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔''

(المعجم ٧٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَجِّهًا لِّسَفَرِ حَجٍّ أَوْ غَيْرِهِ، وَبَيَانِ الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ الذِّكْرِ) (التحفة ٧٥)

باب: 75- حج یا دوسرے سفر پر نکلتے ہوئے سوار ہو کر ذکر کرنا مستحب ہے اور اس میں سے افضل ذکر کی وضاحت

[٣٢٧٥] ٤٢٥-(١٣٤٢) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلٰى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ، وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ»، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِنَّ: «آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ».

[3275] علی ازدی نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں سکھایا کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر نکلتے ہوئے جب اپنے اونٹ پر ٹھیک طرح سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ ''پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے، حالانکہ ہم اسے قابو نہ رکھ سکتے تھے، بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان بنا دے اور ہمارے لیے اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں ہمارے پیچھے بھی تو معاملات چلانے والا ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکان، منظر کی غمگینی اور اہل وعیال میں بری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' اور جب آپ واپس آتے تو یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ اضافہ فرماتے: اٰیِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ''ہم لوٹ کر آنے والے، (اللہ کی طرف) توجہ کرنے والے، بندگی کرنے والے (اور) اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

[٣٢٧٦] ٤٢٦-(١٣٤٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: كَانَ

[3276] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں عاصم احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو سفر کی مشقت،

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

واپسی میں اکتاہٹ، اکٹھا ہونے کے بعد بکھر جانے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل و مال میں کسی برے منظر سے پناہ مانگتے۔

[٣٢٧٧] ٤٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ: «فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ»، وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ: يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ، وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ».

[3277] ابو معاویہ (محمد بن خازم) اور عبدالواحد دونوں نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی، مگر عبدالواحد کی حدیث میں ''مال اور اہل میں'' کے الفاظ ہیں اور محمد بن خازم کی روایت میں ہے، کہا: ''جب آپ واپس آتے تو اہل (کی سلامتی کی دعا) سے ابتدا کرتے'' اور (یہ) دونوں کی روایت میں ہے: ''اے اللہ! میں سفر کی تکان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(المعجم ٧٦) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ) (التحفة ٧٦)

باب:76- جب کوئی آدمی حج یا دوسرے سفر سے لوٹے تو کیا کہے

[٣٢٧٨] ٤٢٨-(١٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا، أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ، إِذَا أَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

[3278] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بڑے لشکروں یا چھوٹے دستوں (کی مہموں) سے یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو جب آپ کسی گھاٹی یا اونچی جگہ پر چڑھتے، تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ».

آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ».

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سارا اختیار اسی کا ہے۔ حمد اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے تمام جماعتوں کو شکست دی۔''

[٣٢٧٩] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ، فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ.

[3279] ایوب، مالک اور ضحاک سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی، سوائے ایوب کی حدیث کے، اس میں تکبیر دو مرتبہ ہے۔

[٣٢٨٠] ٤٢٩-(١٣٤٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ، وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

[3280] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں یحییٰ بن ابی اسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اور ابوطلحہ نبی ﷺ کی معیت میں (سفر سے) واپس آئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے (سوار) تھیں۔ جب ہم مدینہ کے بالائی حصے میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔'' آپ مسلسل یہی کلمات کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ آ گئے۔

[٣٢٨١] (...) وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3281] بشر بن مفضل نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٧٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهَا) (التحفة ٧٧)

باب: 77- حج و عمرہ سے لوٹنے والے کے لیے ذوالحلیفہ کی وادی سے گزرتے ہوئے وہاں قیام کرنا اور نماز پڑھنا مستحب ہے

[٣٢٨٢] ٤٣٠-(١٢٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَصَلّٰى بِهَا. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [راجع: ٣٠٤٠]

[3282] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بارانی پانی کی سنگریزوں اور ریت والی گزرگاہ (بطحاء) میں جو ذوالحلیفہ میں ہے، اونٹنی کو بٹھایا اور وہاں نماز ادا کی۔ (نافع نے) کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[٣٢٨٣] ٤٣١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا.

[3283] لیث نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس ریتلی پتھریلی وادی میں اونٹ کو بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اونٹنی کو بٹھاتے تھے اور نماز ادا کرتے۔

[٣٢٨٤] ٤٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَّعْنِي أَبَا ضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ، أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3284] انس (بن عیاض)، یعنی ابوضمرہ نے موسیٰ بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرے سے لوٹتے تو اس پتھریلی ریتلی وادی میں اونٹ کو بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے تھے۔

[٣٢٨٥] ٤٣٣-(١٣٤٦) وَحَدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُّوسٰى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

[3285] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے ہمیں موسیٰ بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کی رات کی استراحت کی جگہ پر (ایک آنے والے کو) بھیجا گیا، اور آپ سے کہا گیا کہ آپ ایک مبارک وادی میں ہیں۔

[٣٢٨٦] ٤٣٤-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ، وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

[3286] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے پاس، جب آپ ذوالحلیفہ میں اپنی آرام گاہ میں جو وادی کے درمیان تھی، (کسی آنے والے کو) بھیجا گیا، اور آپ سے کہا گیا: آپ مبارک وادی میں ہیں۔

قَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِهِ، يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ.

موسیٰ (بن عقبہ) نے کہا: سالم نے ہمارے ساتھ مسجد کے قریب اسی جگہ اونٹ بٹھائے جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بٹھایا کرتے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کی رات کے پچھلے پہر کی استراحت کی جگہ تلاش کرتے تھے، اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچے تھی جو وادی کے درمیان میں تھی، اس (مسجد) کے اور قبلے کے درمیان، اس کے وسط میں۔

(المعجم ٧٨) - (بَابٌ: لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ، وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَّبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ) (التحفة ٧٨)

باب:78- کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرے نہ کوئی برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے، اور حج اکبر کے دن کی وضاحت

[٣٢٨٧] ٤٣٥-(١٣٤٧) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ، يُؤَذِّنُونَ فِي

[3287] عمرو (بن حارث) نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن (بن عوف) سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز یونس (بن یزید ایلی) نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اس حج میں جس میں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے انھیں امیر بنایا تھا، ایک چھوٹی جماعت کے ساتھ روانہ کیا کہ وہ لوگ قربانی کے دن لوگوں میں (یہ) اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ کوئی

النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے گا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

ابن شہاب نے کہا: حمید بن عبدالرحمٰن (بن عوف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر کہا کرتے تھے: قربانی کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے۔

(المعجم ٧٩) - (بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ) (التحفة ٧٩)

باب: 79- عرفہ کے دن کی فضیلت

[٣٢٨٨] ٤٣٦-(١٣٤٨) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُّعْتِقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ، مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟».

[3288] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے بڑھ کر بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہو، وہ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان لوگوں کی بنا پر فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟“

(المعجم ...) - (بَابٌ: فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (التحفة ....)

باب: حج اور عمرے کی فضیلت

[٣٢٨٩] ٤٣٧-(١٣٤٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ، لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ».

[3289] امام مالک نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام سُمَی سے، انھوں نے ابو صالح سمان سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہے اور حج مبرور، اس کا بدلہ جنت کے سوا اور کوئی نہیں۔“

[٣٢٩٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ

[3290] سفیان بن عیینہ، سہیل، عبیداللہ، وکیع اور سفیان

وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ. حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

(ثوری) سب نے سمی سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مالک بن انس کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٣٢٩١] ٤٣٨-(١٣٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ».

[3291] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (اللہ کے) اس گھر میں آیا، نہ اس نے فحش گوئی کی اور نہ کوئی گناہ کیا تو وہ (گناہوں سے پاک ہو کر) اس طرح لوٹے گا جس طرح اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔''

[٣٢٩٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: «مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ».

[3292] ابو عوانہ، ابو احوص، مسعر، سفیان اور شعبہ سب نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور ان سب کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''جس نے حج کیا، پھر اس نے نہ فحش گوئی کی اور نہ کوئی گناہ کیا۔''

[٣٢٩٣] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[3293] سیار نے ابو حازم سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، اسی کے مانند۔

(المعجم ٨٠) - (بَابُ نُزُولِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا) (التحفة ٨٠)

باب:80- حج کرنے والے کا مکہ میں قیام کرنا اور اس (مکہ) کے گھروں کا وارث میں منتقل ہونا

[٣٢٩٤] ٤٣٩-(١٣٥١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ أَوْ دُورٍ».

[3294] یونس بن یزید نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی کہ علی بن حسین نے انھیں خبر دی کہ عمرو بن عثمان بن عفان نے انھیں اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے (آبائی) گھر میں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے احاطوں یا گھروں میں سے کوئی چیز چھوڑی ہے!''

وَكَانَ عَقِيلٌ وَّرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَّلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ شَيْئًا، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث بنے تھے، اور جعفر اور علی رضی اللہ عنہما نے ان سے کوئی چیز وراثت میں حاصل نہ کی، کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے، جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔

[٣٢٩٥] ٤٤٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذٰلِكَ فِي حَجَّتِهِ، حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ، فَقَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَّنْزِلًا؟».

[3295] معمر نے زہری سے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے عمرو بن عثمان سے اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (انھوں نے کہا:) میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کل کہاں قیام کریں گے؟ یہ بات آپ کے حج کے دوران میں ہوئی جب ہم مکہ کے قریب پہنچ چکے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے!''

[٣٢٩٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

[3296] محمد بن ابی حفصہ اور زمعہ بن صالح دونوں نے کہا: ابن شہاب نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے عمرو بن عثمان سے اور انھوں نے

ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى؟ وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ، قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ؟».

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کل ان شاء اللہ آپ کہاں ٹھہریں گے؟ یہ فتح مکہ کا زمانہ تھا، آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے!''

فائدہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دونوں دفعہ مکہ داخل ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا، یہ سوال فطری تھا۔ آپ نے دونوں بار یہ جواب دیا کہ کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر وغیرہ چھوڑا ہے۔ مقصود یہ تھا کہ اگر آبائی گھر ہوتا تو اس میں قیام کرتے۔ اب جہاں اللہ کا حکم ہوگا، وہیں قیام کریں گے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ کا جھنڈا حجون میں گاڑا گیا اور حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ سے واپس آتے ہوئے خیف بنی کنانہ میں جسے محصب بھی کہا جاتا تھا، آپ نے قیام فرمایا۔

(المعجم ٨١) — **(بَابُ جَوَازِ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ لِلْمُهَاجِرِ مِنْهَا، بَعْدَ فَرَاغِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِلَا زِيَادَةٍ)** (التحفة ٨١)

باب: 81- مکہ سے ہجرت کر جانے والوں کے لیے حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے بعد وہاں تین دن ٹھہرنا جائز ہے، زیادہ نہیں

[٣٢٩٧] ٤٤١-(١٣٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ، بَعْدَ الصَّدَرِ، بِمَكَّةَ» كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا.

[3297] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبدالرحمٰن بن حمید (بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے: کیا آپ نے مکہ میں قیام کرنے کے بارے میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا) کوئی فرمان سنا ہے؟ سائب نے جواب دیا: میں نے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا: کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''(مکہ سے) ہجرت کر جانے والے کے لیے (منیٰ سے) لوٹنے کے بعد مکہ میں تین دن قیام کرنا جائز ہے۔'' گویا آپ یہ فرما رہے تھے کہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرے۔

[٣٢٩٨] ٤٤٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

[3198] سفیان بن عیینہ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن حمید سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا،

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ: مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ - أَوْ قَالَ: الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ - قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ، بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ، ثَلَاثًا».

وہ اپنے ہم نشینوں سے کہہ رہے تھے: تم نے (حج کے بعد) مکہ میں ٹھہرنے کے بارے میں کیا سنا؟ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے علاء ــــ یا کہا: علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ ــــ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت کر جانے والا اپنی عبادت (حج یا عمرہ) مکمل کرنے کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہر سکتا ہے۔''

[٣٢٩٩] ٤٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ، بَعْدَ الصَّدَرِ».

[3299] صالح نے عبدالرحمٰن بن حمید سے روایت کی کہ انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا، وہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سوال کر رہے تھے تو سائب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''مہاجر (منیٰ سے) لوٹنے کے بعد تین راتیں مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔''

[٣٣٠٠] ٤٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ، بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ، ثَلَاثًا».

[3300] اسماعیل بن محمد بن سعد نے مجھے خبر دی کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے انھیں بتایا کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے انھیں رسول اللہ سے خبر دی: آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر کا اپنی عبادت مکمل کرنے کے بعد مکہ میں قیام تین دن تک کا ہے۔''

[٣٣٠١](...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3301] ضحاک بن مخلد نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

(المعجم ٨٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ مَكَّةَ وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَخَلَاهَا وَشَجَرِهَا وَلُقَطَتِهَا، إِلَّا لِمُنْشِدٍ، عَلَى الدَّوَامِ) (التحفة ٨٢)

باب:82- مکہ حرم ہے، اس میں شکار کرنا، اس کی گھاس اور درخت کاٹنا اور اعلان کرنے والے کے سوا (کسی کا) یہاں سے کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھانا ہمیشہ کے لیے حرام ہے

[٣٣٠٢] ٤٤٥-(١٣٥٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا»، وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ: «إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا» فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [انظر: ٤٨٢٩]

[3302] جریر نے ہمیں منصور سے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اب ہجرت نہیں ہے، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمھیں نفیر عام (جہاد میں حاضری) کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو۔'' اور آپ نے فتحِ مکہ کے دن فرمایا: ''بلاشبہ یہ شہر (ایسا) ہے جسے اللہ نے (اس وقت سے) حرمت عطا کی ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، یہ اللہ کی (عطا کردہ) حرمت (کی وجہ) سے قیامت تک کے لیے محترم ہے اور مجھ سے پہلے کسی ایک کے لیے اس میں لڑائی کو حلال قرار نہیں دیا گیا اور میرے لیے بھی دن میں سے ایک گھڑی کے لیے ہی اسے حلال کیا گیا ہے، (اب) یہ اللہ کی (عطا کردہ) حرمت کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے، اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار کو ڈرا کر نہ بھگایا جائے، کوئی شخص اس میں گری ہوئی چیز کو نہ اٹھائے سوائے اس کے جو اس کا اعلان کرے، نیز اس کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔'' اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سوائے اِذْخر (خوشبودار گھاس) کے، وہ ان کے لوہاروں اور گھروں کے لیے (ضروری) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''سوائے اذخر کے۔''

[٣٣٠٣] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

[3303] مفضل نے ہمیں منصور سے اسی سند کے ساتھ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَّنْصُورٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ» وَقَالَ: بَدَلَ الْقِتَالِ «الْقَتْلَ» وَقَالَ: «لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا».

اسی کے مانند حدیث بیان کی، اور انھوں نے ''جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے، اور ''قتال'' (لڑائی) کے بجائے ''قتل'' کا لفظ کہا، اور کہا: ''یہاں کی گری پڑی چیز اس شخص کے سوا جو اس کا اعلان کرے، کوئی نہ اٹھائے۔''

[٣٣٠٤] ٤٤٦-(١٣٥٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلٰى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِّي، أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَّكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ» فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَّا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ، يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

[3304] ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عمرو بن سعید سے، جب وہ (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف) مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا، کہا: اے امیر! مجھے اجازت دیں، میں آپ کو ایک ایسا فرمان بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمایا تھا۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے دل نے یاد رکھا اور جب آپ نے اس کے الفاظ بولے تو میری دونوں آنکھوں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بلاشبہ مکہ کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے، لوگوں نے نہیں۔ کسی آدمی کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، حلال نہیں کہ وہ اس میں خون بہائے اور نہ (یہ حلال ہے کہ) کسی درخت کو کاٹے۔ اگر کوئی شخص اس میں رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کی بنا پر رخصت نکالے تو اسے کہہ دینا: بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی تمھیں اس کی اجازت نہیں دی۔ اور اس نے مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی اور آج ہی اس کی حرمت اسی طرح واپس آ گئی ہے جیسے کل اس کی حرمت موجود تھی، اور جو حاضر ہے (یہ بات) اس تک پہنچا دے جو حاضر نہیں۔'' اس پر ابوشریح رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: (جواب میں) عمرو نے تم سے کیا کہا؟ (کہا:) اس نے جواب دیا: اے ابوشریح! میں یہ بات تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان (باغی) کو، خون کر کے بھاگ آنے والے کو اور چوری کر کے فرار ہونے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

فائدہ: نافرمان کی بات من گھڑت تھی۔ ہاں جس پر حد عائد ہوتی ہو یا قصاص، اسے پناہ حاصل نہیں ہوتی۔

[٣٣٠٥] ٤٤٧-(١٣٥٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ، قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، وَّإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَّمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُّفْدٰى وَإِمَّا أَنْ يُّقْتَلَ» فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ»، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ، رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اُكْتُبُوا لِي يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ».

[3305] ولید بن مسلم نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں اوزاعی نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور (انھوں نے کہا:) مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ پر فتح عطا کی تو آپ لوگوں میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بلاشبہ اللہ نے ہاتھی کو مکہ سے روک دیا۔ اور اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر تسلط عطا کیا، مجھ سے پہلے یہ ہرگز کسی کے لیے حلال نہ تھا، میرے لیے دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال کیا گیا، اور میرے بعد یہ ہرگز کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔ اس لیے نہ اس کے شکار کو ڈرا کر بھگایا جائے اور نہ اس کے کانٹے (دار درخت) کاٹے جائیں، اور اس میں گری پڑی کوئی چیز اٹھانا اعلان کرنے والے کے سوا کسی کے لیے حلال نہیں۔ اور جس کا کوئی قریبی (عزیز) قتل کر دیا جائے اس کے لیے دو صورتوں میں سے وہ ہے جو (اس کی نظر میں) بہتر ہو: یا اس کی دیت دی جائے یا (قاتل) قتل کیا جائے۔'' اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اذخر کے سوا، ہم اسے اپنی قبروں (کی سلوں کی درزوں) اور گھروں (کی چھتوں) میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذخر کے سوا۔'' اس پر اہل یمن میں سے ایک آدمی، ابوشاہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! (یہ سب) میرے لیے لکھوا دیجیے'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔''

قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اُكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ!؟ قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: اس (یمنی) کا یہ کہنا ''اے اللہ کے رسول! مجھے لکھوا دیں'' (اس سے مراد) کیا تھا؟ انھوں نے کہا: یہ خطبہ (مراد تھا) جو اس نے رسول

اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

[٣٣٠٦] ٤٤٨-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ، بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا! وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا! وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ، أَلَا! وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ، حَرَامٌ، لَّا يُخْبَطُ شَوْكُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَّمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُّعْطٰى - يَعْنِي الدِّيَةَ - وَإِمَّا أَنْ يُّقَادَ - أَهْلُ الْقَتِيلِ-» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «اُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ».

[3306] شیبان نے یحییٰ سے روایت کی، (کہا:) مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: فتح مکہ کے سال خزاعہ نے بنولیث کا ایک آدمی اپنے ایک مقتول کے بدلے میں، جسے انھوں (بنولیث) نے قتل کیا تھا، قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ اپنی سواری پر بیٹھے اور خطبہ ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ اللہ عزوجل نے ہاتھی کو مکہ (پر حملے) سے روک دیا جبکہ اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو اس پر تسلط عطا کیا۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد بھی ہرگز کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔ سن لو! یہ میرے لیے دن کی ایک گھڑی بھر حلال کیا گیا تھا اور (اب) یہ میری اس موجودہ گھڑی میں بھی حرمت والا ہے۔ نہ ڈنڈے کے ذریعے سے اس کے کانٹے جھاڑے جائیں، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ ہی اعلان کرنے والے کے سوا کوئی اس میں گری ہوئی چیز اٹھائے۔ اور جس کا کوئی قریبی قتل کر دیا گیا اس کے لیے دو صورتوں میں سے وہ ہے جو (اس کی نظر میں) بہتر ہو: یا اسے عطا کر دیا جائے ــ یعنی خون بہا ــ یا مقتول کے گھر والوں کو اس سے بدلہ لینے دیا جائے۔'' کہا: تو اہل یمن میں سے ایک آدمی آیا جسے ابوشاہ کہا جاتا تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے لکھوا دیں، آپ نے فرمایا: ''ابوشاہ کو لکھ دو۔'' قریش کے ایک آدمی نے عرض کی: اذخر کے سوا، (کیونکہ) ہم اسے اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں استعمال کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذخر کے سوا۔''

(المعجم ٨٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ) (التحفة ٨٣)

باب: 83- بلاضرورت مکہ میں اسلحہ اٹھانے کی ممانعت

[٣٣٠٧] ٤٤٩-(١٣٥٦) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ».

[3307] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم میں سے کسی کے لیے مکہ میں اسلحہ اٹھانا حلال نہیں۔''

(المعجم ٨٤) - (بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ) (التحفة ٨٤)

باب: 84- بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے

[٣٣٠٨] ٤٥٠-(١٣٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ؛ وَأَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّقَالَ يَحْيَى: - وَاللَّفْظُ لَهُ - قُلْتُ لِمَالِكٍ: أَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»؟ فَقَالَ مَالِكٌ: نَعَمْ.

[3308] عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، قعنبی نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، قتیبہ نے کہا: ہم سے امام مالک نے حدیث بیان کی اور یحییٰ نے کہا۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ میں نے امام مالک سے پوچھا: کیا ابن شہاب نے آپ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو''؟ تو امام مالک نے جواب دیا: ہاں۔

[٣٣٠٩] ٤٥١-(١٣٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا - مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ - وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

[3309] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور قتیبہ بن سعید ثقفی نے ہمیں حدیث بیان کی ـــ یحییٰ نے کہا: ہمیں معاویہ بن عمار دہنی نے ابو زبیر سے خبر دی اور قتیبہ نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ـــ انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے ـــ قتیبہ نے کہا: فتح مکہ کے دن ـــ بغیر احرام کے داخل ہوئے اور آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

قتیبہ کی روایت میں ہے (معاویہ بن عمار نے) کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی۔

[٣٣١٠] (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[3310] شریک نے ہمیں عمار دہنی سے خبر دی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

[٣٣١١] ٤٥٢-(١٣٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[3311] وکیع نے ہمیں مُساور وراق سے خبر دی، انھوں نے جعفر بن عمرو بن حریث سے، انھوں نے اپنے والد (عمرو بن حریث بن عمرو مخزومی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا جبکہ آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ تھا۔

[٣٣١٢] ٤٥٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنِي - وَفِي رِوَايَةِ الْحُلْوَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ. وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى الْمِنْبَرِ.

[3312] ابوبکر بن ابی شیبہ اور حسن حلوانی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے مساور وراق سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حدیث بیان کی (جعفر بن عمرو نے) — اور حلوانی کی روایت میں ہے، کہا: میں نے جعفر بن عمرو بن حریث سے سنا — انھوں نے اپنے والد (عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھ رہا ہوں، آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ ہے، آپ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔ ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے ''منبر پر'' کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٨٥) - (بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا، وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا) (التحفة ٨٥)

باب:85- مدینہ کی فضیلت، اس میں برکت کے لیے نبی ﷺ کی دعا، مدینہ کی حرمت، اس کے شکار اور اس کے درختوں کی حرمت اور اس کے حرم کی حدود کا بیان

[٣٣١٣] ٤٥٤-(١٣٦٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ».

[3313] عبدالعزیز، یعنی محمد دراوردی کے بیٹے نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے رہنے والوں کے لیے دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں نے اس کے صاع اور مد میں اس سے دگنی (برکت) کی دعا کی جتنی ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔''

[٣٣١٤] ٤٥٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - [هُوَ الْمَازِنِيُّ] - بِهَذَا الْإِسْنَادِ؛ أَمَّا حَدِيثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ: «بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ»؛ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، فَفِي رِوَايَتِهِمَا: «مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ».

[3314] عبدالعزیز، یعنی ابن مختار، سلیمان بن بلال اور وہیب (بن خالد باہلی) سب نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، وہیب کی حدیث دراوردی کی حدیث کی طرح ہے: ''اس سے دگنی (برکت) کی جتنی برکت کی ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی'' جبکہ سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز بن مختار دونوں کی روایت میں ہے: ''جتنی (برکت کی) ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔''

[٣٣١٥] ٤٥٦-(١٣٦١) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا» - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ -.

[3315] عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا، اور میں اس (شہر) کی دونوں سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان میں واقع حصے کو حرم قرار دیتا ہوں'' ۔ آپ ﷺ کی مراد مدینہ تھا۔

[٣٣١٦] ٤٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

[3316] نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ مروان بن حکم

مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ ، فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا . فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ : مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا ، وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا ، وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا ، وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكَهُ ، قَالَ : فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ : قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ .

نے لوگوں کو خطاب کیا، اس نے مکہ،اس کے باشندوں اوراس کی حرمت کا تذکرہ کیا اور مدینہ،اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا تذکرہ نہ کیا تو رافع بن خدیج ؓ نے بلند آواز سے اس کو مخاطب کیا اور کہا: کیا ہوا ہے؟ میں سن رہا ہوں کہ تم نے مکہ،اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا تذکرہ کیا،لیکن مدینہ، اس کے باشندوں اوراس کی حرمت کا تذکرہ نہیں کیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دونوں سیاہ پتھروں والی زمینوں کے درمیان میں واقع علاقے کو حرم قرار دیا ہے اور (آپ ﷺ کا) وہ فرمان خولانی چمڑے میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے میں تمھیں پڑھا دوں۔ اس پر مروان خاموش ہوا، پھر کہنے لگا: اس کا کچھ حصہ میں نے بھی سنا ہے۔

[٣٣١٧] ٤٥٨-(١٣٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا ، لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا» .

[3317] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو جوان دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان ہے حرم قرار دیتا ہوں، نہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں اور نہ اس کے شکار کے جانوروں کا شکار کیا جائے۔''

[٣٣١٨] ٤٥٩-(١٣٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ : حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ، أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا ، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا» وَقَالَ : «اَلْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ، لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللهُ فِيهَا مَنْ هُوَ

[3318] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھ سے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص ؓ) سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں مدینہ کی دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیانی حصے کو حرام ٹھہراتا ہوں کہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں یا اس میں شکار کو مارا جائے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اگر یہ لوگ جان لیں تو مدینہ ان کے لیے سب سے بہتر جگہ ہے۔کوئی بھی آدمی اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے

خَيْرٌ مِّنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

چھوڑ کر نہیں جاتا مگر اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایسا شخص اس میں لے آتا ہے جو اس (جانے والے) سے بہتر ہوتا ہے اور کوئی شخص اس کی تنگدستی اور مشقت پر ثابت قدم نہیں رہتا مگر میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارشی یا گواہ ہوں گا۔"

[٣٣١٩] ٤٦٠-(. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: «وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ».

[3319] مروان بن معاویہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عثمان بن حکیم انصاری نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح بیان کیا اور حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا: "اور کوئی شخص نہیں جو اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے آگ میں سیسے کے پگھلنے یا پانی میں نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلا دے گا۔"

[٣٣٢٠] ٤٦١-(١٣٦٤) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلٰى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ، فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُ، فَسَلَبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ، جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ - أَوْ عَلَيْهِمْ - مَّا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ! أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَّفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَبٰى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ.

[3320] اسماعیل بن محمد نے عامر بن سعد سے روایت کی کہ حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) (مدینہ کے قریب) عقیق میں اپنے محل کی طرف روانہ ہوئے، انھوں نے ایک غلام کو دیکھا، وہ درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے پتے جھاڑ رہا تھا، انھوں نے اس سے (اس کا لباس اور ساز و سامان) سلب کر لیا، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ (مدینہ) لوٹے تو غلام کے مالک ان کے پاس حاضر ہوئے، اور ان سے گفتگو کی کہ انھوں نے جو ان کے غلام سے سلب کیا ہے وہ غلام کو۔۔ یا انھیں۔۔ واپس کر دیں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی پناہ کہ میں کوئی ایسی چیز واپس کروں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بطور غنیمت دی ہے اور انھوں نے وہ (سامان) انھیں واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو آدمی کسی شخص کو مدینہ میں شکار کرتے ہوئے پکڑ لے، وہ اس کے کپڑے ضبط کر لے اور دوسری روایت میں ہے کہ جو اس کو پکڑ لے تو اس کا اسباب اسی (پکڑنے والے) کا ہے۔ (سنن أبي داود، حديث: 2038,2037)

[٣٣٢١] ٤٦٢-(١٣٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ

[3321] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے مولیٰ عمرو بن

إِسْمَاعِيلَ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «اِلْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي»، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: ثُمَّ أَقْبَلَ، حَتّٰى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ». [انظر: ٣٤٩٧، ٣٥٠٠، ٤٦٦٥]

ابی عمرو نے خبر دی کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''میرے لیے اپنے (انصار کے) لڑکوں میں سے ایک لڑکا ڈھونڈو جو میری خدمت کیا کرے۔'' ابوطلحہ مجھے سواری پر پیچھے بٹھائے ہوئے لے کر نکلے اور رسول اللہ ﷺ جہاں بھی قیام فرماتے، میں آپ کی خدمت کرتا...... اور (اس) حدیث میں کہا: پھر آپ (لوٹ کر) آئے حتی کہ جب کوہ اُحد آپ کے سامنے نمایاں ہوا، تو آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' پھر جب بلندی سے مدینہ پر نگاہ ڈالی تو فرمایا: ''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کے علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اے اللہ! ان (اہل مدینہ) کے لیے ان کے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما۔''

[٣٣٢٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

[3322] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے ہمیں عمرو بن ابی عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی...... مگر انھوں نے کہا: ''میں اس کی دونوں کالے سنگریزوں والی زمینوں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں۔''

[٣٣٢٣] ٤٦٣-(١٣٦٦) وَحَدَّثَنَاهُ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلٰى كَذَا. فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: هٰذِهِ شَدِيدَةٌ: «مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا» قَالَ: فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ:

[3323] عاصم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، فلاں مقام سے فلاں مقام تک (کا علاقہ)، جس نے اس میں کوئی بدعت نکالی، پھر انھوں نے مجھ سے کہا، یہ سخت وعید ہے: ''جس نے اس میں بدعت کا ارتکاب کیا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے نہ کوئی عذر وحیلہ قبول فرمائے گا نہ کوئی بدلہ۔'' کہا:

أَوْ آوَى مُحْدِثًا .

ابن انس نے کہا: یا (جس نے) کسی بدعت کا ارتکاب کرنے والے کو پناہ دی۔

[٣٣٢٤] ٤٦٤-(١٣٦٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا، أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ حَرَامٌ، لَّا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

[3324] ہمیں عاصم احول نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، یہ حرم ہے، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے جس نے ایسا کیا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی۔"

[٣٣٢٥] ٤٦٥-(١٣٦٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ» .

[3325] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ان (اہل مدینہ) کے لیے ان کے ناپنے کے پیمانے میں برکت عطا فرما، ان کے صاع میں برکت عطا فرما اور ان کے مُد میں برکت فرما۔"

[٣٣٢٦] ٤٦٦-(١٣٦٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ» .

[3326] زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! مدینہ میں اس سے دگنی برکت رکھ جتنی مکہ میں ہے۔"

[٣٣٢٧] ٤٦٧-(١٣٧٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَّقْرَأُهُ إِلَّا كِتَابَ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ - قَالَ: وَصَحِيفَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ

[3327] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابوکریب سب نے ابو معاویہ سے حدیث بیان کی، ابوکریب نے کہا: ہم سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں اعمش نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: جس نے یہ گمان کیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے __ (راوی نے) کہا: اور وہ صحیفہ ان کی تلوار کے تھیلے کے

سَيْفِهِ - فَقَدْ كَذَبَ، فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا».

ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ کے علاوہ کچھ ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو اس نے جھوٹ بولا، اس میں (دیت کے) اونٹوں کے دانتوں (عمروں) اور زخموں (کی دیت) کے کچھ احکام ہیں۔ اور اس میں یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عَیر سے ثور تک کے درمیان (سارا) مدینہ حرم ہے، جس نے اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا یا بدعت کے کسی مرتکب کو پناہ دی تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی عذر قبول کرے گا نہ کوئی بدلہ، اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری (امان) ایک (جیسی) ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی ایسا کرسکتا ہے (امان دے سکتا ہے۔) جس شخص نے اپنے والد کے سوا کسی اور کا (بیٹا) ہونے کا دعویٰ کیا یا جس (غلام) نے اپنے موالی (آزاد کرنے والوں) کے سوا کسی اور کی طرف نسبت اختیار کی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی عذر قبول فرمائے گا نہ بدلہ۔''

وَانْتَهٰى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَّزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: «يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ» وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ. [انظر: ٣٧٩٤]

ابوبکر اور زہیر کی حدیث آپ ﷺ کے فرمان ''ان کا ادنیٰ شخص بھی ایسا کرسکتا ہے'' پر ختم ہوگئی اور ان دونوں نے وہ حصہ ذکر نہیں کیا جو اس کے بعد ہے اور نہ ان کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ان کی تلوار کے تھیلے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔''

[٣٣٢٨] ٤٦٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلٰى آخِرِهِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: «فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ» وَّلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا:

[3328] علی بن مسہر اور وکیع دونوں نے اعمش سے، اسی سند کے ساتھ، اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح آخر تک ابومعاویہ سے ابوکریب کی روایت کردہ حدیث ہے، اور (اس میں) یہ اضافہ کیا: ''لہٰذا جس نے کسی مسلمان کی امان توڑی اس پر اللہ تعالیٰ کی، (تمام) فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا نہ بدلہ۔'' ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جس نے اپنے والد کے سوا کسی اور کی طرف نسبت اختیار

«مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ» وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

کی"اور نہ وکیع کی روایت میں قیامت کے دن کا تذکرہ ہے۔

[٣٣٢٩] (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّوَكِيعٍ، إِلَّا قَوْلَهُ: «مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ» وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهُ.

[3329] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابن مسہر اور وکیع کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر اس میں: "جس نے اپنے موالی (آزاد کرنے والوں) کے علاوہ کسی کی طرف نسبت اختیار کی" اور اس پر لعنت کا ذکر نہیں ہے۔

[٣٣٣٠] ٤٦٩-(١٣٧١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ».

[3330] زائدہ نے سلیمان سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ حرم ہے۔ جس نے اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا یا کسی بدعت کے مرتکب کو پناہ دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا نہ کوئی بدلہ۔"

[٣٣٣١] ٤٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ» وَزَادَ: «وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ».

[3331] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، اور انھوں نے "قیامت کے دن" کے الفاظ نہیں کہے اور یہ اضافہ کیا: "اور تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک (جیسا) ہے، ان کا ادنیٰ آدمی بھی پناہ کی پیش کش کر سکتا ہے۔ جس نے کسی مسلمان کی امان توڑی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا نہ کوئی عذر۔"

[٣٣٣٢] ٤٧١-(١٣٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا

[3332] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ کہا کرتے تھے: اگر میں مدینہ

ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ».

میں ہرنیاں چرتی ہوئی دیکھوں، تو میں انھیں ہراساں نہیں کروں گا (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے دو سیاہ پتھریلے میدانوں کے درمیان کا علاقہ حرم ہے۔''

[٣٣٣٣] ٤٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُّ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا، وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ، حِمًى.

[3333] معمر نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دو سیاہ پتھروں والے میدانوں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان دو سیاہ پتھریلے میدانوں کے درمیان ہرنیوں کو پاؤں تو میں انھیں ہراساں نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے اردگرد بارہ میل کا علاقہ محفوظ چراگاہ قرار دیا ہے۔

[٣٣٣٤] ٤٧٣-(١٣٧٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ مَعَهُ». قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَّهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

[3334] امام مالک بن انس کے سامنے جن احادیث کی قراءت کی گئی ان میں سے سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ جب (کسی موسم کا) پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آتے، رسول اللہ ﷺ جب اسے پکڑتے تو فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما، ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، میں تیرا بندہ اور نبی ہوں، انھوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی، میں تجھ سے مدینہ کے لیے اتنی (برکت) کی دعا کرتا ہوں جو انھوں نے مکہ کے لیے کی اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید برکت کی بھی۔'' (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ اپنے بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔

[٣٣٣٥] ٤٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا، وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ». ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ.

[3335] عبدالعزیز بن محمد مدنی نے ہمیں سہیل بن ابی صالح سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب (کسی موسم کا) پہلا پھل پیش کیا جاتا، تو آپ فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں، ہمارے پھلوں میں، ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت فرما'' پھر آپ وہ پھل اپنے پاس موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔

(المعجم ٨٦) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ، وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا) (التحفة ٨٦)

باب:86- مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور اس کی تنگ دستی اور سختیوں پر صبر کرنا

[٣٣٣٦] ٤٧٥-(١٣٧٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُهَيْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ، أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَّوْلَى الْمَهْرِيِّ، أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَّشِدَّةٌ، وَّأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا تَفْعَلِ، الْزَمِ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ - أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ: - حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ، فَقَالَ النَّاسُ: وَاللهِ! مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ، وَّإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَّا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «مَا هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ؟ - مَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَ -: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ، أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ، أَوْ إِنْ شِئْتُمْ - لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ -:

[3336] حماد بن اسماعیل بن علیہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے وہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کی کہ انھوں نے مہری کے مولیٰ ابوسعید سے حدیث بیان کی کہ انھیں مدینہ میں بدحالی اور سختی نے آلیا، وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: میں کثیر العیال ہوں اور ہمیں تنگدستی نے آلیا ہے، میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے افراد خانہ کو کسی سرسبز وشاداب علاقے کی طرف منتقل کردوں۔ تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا مت کرنا، مدینہ ہی میں ٹھہرے رہو، کیونکہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ (سفر پر) نکلے ــ میرا خیال ہے انھوں نے کہا ــ حتی کہ ہم عسفان پہنچے۔ آپ نے وہاں چند راتیں قیام فرمایا، تو لوگوں نے کہا: ہم یہاں کسی خاص مقصد کے تحت نہیں ٹھہرے ہوئے، اور ہمارے افراد خانہ پیچھے (اکیلے) ہیں ہم انھیں محفوظ نہیں سمجھتے، ان کی یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''یہ کیا بات ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' ــ میں نہیں جانتا آپ

لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ، ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ»، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا، وَّإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَّا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا، أَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ، وَّلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ، وَّلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا». - ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: - «اِرْتَحِلُوا» فَارْتَحَلْنَا، فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ - اَلشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ - مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتّٰى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ.

نے کس طرح فرمایا۔ ''اس ذات کی قسم جس کی میں قسم کھاتا ہوں۔'' یا (فرمایا) ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا ہے یا (فرمایا) اگر تم چاہو۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے ان دونوں میں سے کون سا جملہ ارشاد فرمایا۔ میں اپنی اونٹنی پر پالان رکھنے کا حکم دوں، پھر اس کی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت کا اعلان کیا، اور اسے حرم بنایا، اور میں نے مدینہ کو اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کو حرمت والا قرار دیا کہ اس میں خون نہ بہایا جائے، اس میں لڑائی کے لیے اسلحہ نہ اٹھایا جائے اور اس میں چارے کے سوا (کسی اور غرض سے) اس کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے جائیں۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما، اے اللہ! اس برکت کے ساتھ دو برکتیں (مزید عطا) کر دے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینہ کی کوئی گھاٹی اور درہ نہیں مگر اس پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ تم اس میں واپس آ جاؤ۔'' پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''کوچ کرو۔'' تو ہم نے کوچ کیا اور مدینہ آ گئے۔ اس ذات کی قسم جس کی ہم قسم کھاتے ہیں! یا جس کی قسم کھائی جاتی ہے! - یہ شک حماد کی طرف سے ہے - مدینہ میں داخل ہو کر ہم نے اپنی سواریوں کے پالان بھی نہیں اتارے تھے کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا اور اس سے پہلے کوئی چیز انھیں مشتعل نہیں کر رہی تھی۔

[٣٣٣٧] ٤٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَّوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ».

[3337] علی بن مبارک سے روایت ہے، (کہا:) ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں مہری کے مولیٰ ابوسعید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما اور ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں (مزید) عطا فرما۔"

[٣٣٣٨](...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَّعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3338] شیبان اور حرب، یعنی ابن شداد دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٣٣٩] ٤٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَّوْلَى الْمَهْرِيِّ؛ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، لَيَالِيَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَّا صَبْرَ لَهُ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ! لَا آمُرُكَ بِذٰلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا فَيَمُوتَ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، إِذَا كَانَ مُسْلِمًا».

[3339] سعید بن ابوسعید نے مہری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت کی وہ (واقعۂ) حرہ کی راتوں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، مدینہ سے نقل مکانی کے متعلق ان سے مشورہ چاہا، اور ان سے وہاں کی مہنگائی اور اپنے کثیر العیال ہونے کے بارے میں شکوہ کیا، اور انھیں بتایا کہ وہ مدینہ کی مشقتوں اور فاقوں پر مزید صبر نہیں کر سکتے۔ انھوں نے اس سے کہا: تم پر افسوس! میں تمھیں اس (مدینہ سے نکلنے) کا کبھی مشورہ نہیں دوں گا، بلاشبہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "کوئی شخص نہیں جو اس کی تنگ دستی پر صبر کرتے ہوئے فوت ہو جائے مگر میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارشی یا گواہ بنوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔"

[٣٣٤٠] ٤٧٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ

[3340] سعید بن عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن نے انھیں اپنے والد ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ

وَّابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ كَثِيرٍ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَي الْمَدِينَةِ، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ» - قَالَ -: ثُمَّ كَانَ أَبُوسَعِيدٍ يَأْخُذُ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَجِدُ - أَحَدَنَا، فِي يَدِهِ الطَّيْرُ، فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ، ثُمَّ يُرْسِلُهُ.

فرما رہے تھے: ''میں مدینہ کی دو سیاہ پتھروں والی زمین کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسے ابراہیم ؈ نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔'' کہا: پھر ابوسعید ؓ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیتے، اور ابوبکر نے کہا: ہم میں سے کسی کو دیکھتے کہ اس کے ہاتھ میں پرندہ ہے۔ تو اسے اس کے ہاتھ سے چھڑاتے، پھر اسے آزاد کر دیتے۔

[٣٣٤١] ٤٧٩-(١٣٧٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: أَهْوٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ».

[3341] سہل بن حنیف ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''بلاشبہ یہ حرم ہے، امن والا ہے۔''

[٣٣٤٢] ٤٨٠-(١٣٧٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ، فَاشْتَكٰى أَبُو بَكْرٍ وَّاشْتَكٰى بِلَالٌ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ شَكْوٰى أَصْحَابِهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَحَوِّلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ».

[3342] عبدہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم مدینہ آئے جبکہ وہ وبا کا شکار تھا، ابوبکر ؓ بیمار ہوئے اور بلال ؓ بھی بیمار ہوئے، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی بیماری کو دیکھا تو فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے لیے مدینہ کو محبوب بنا دے جیسے تو نے مکہ کو محبوب بنایا یا اس سے بھی زیادہ۔ اور اس کو صحت والا بنا دے، اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، اور اس کے بخار کو جُحفہ کی طرف منتقل کر دے۔''

[٣٣٤٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3343] ابواسامہ اور ابن نمیر دونوں نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٣٤٤] ٤٨١-(١٣٧٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[3344] نافع نے ہمیں حضرت ابن عمر ؓ سے حدیث

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنِي عِيسَى ابْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے اس (مدینہ) کی تنگ دستی پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارشی ہوں گا یا گواہ۔''

[٣٣٤٥] ٤٨٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ؛ فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ: اُقْعُدِي، لَكَاعِ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا، أَوْ شَفِيعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[3345] امام مالک نے قطن بن وہب بن عویمر بن اجدع سے روایت کی، انھوں نے حضرت زبیر کے آزاد کردہ غلام یُحَنِّس سے روایت کی، انھوں نے انھیں (قطن کو) خبر دی کہ وہ فتنہ (واقعۂ حرہ) کے دوران میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی سلام کرنے حاضر ہوئی اور عرض کی: ابوعبدالرحمٰن! ہمارے لیے گزر اوقات مشکل ہوگئی ہے، لہٰذا میں مدینہ سے نقل مکانی کرنا چاہتی ہوں۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: (یہیں مدینہ میں) بیٹھی رہو، نادان عورت! بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بھی اس کی تنگدستی اور سختی پر صبر نہیں کرتا مگر قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہ ہوں گا یا سفارشی۔''

[٣٣٤٦] ٤٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا، أَوْ شَفِيعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ» يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

[3346] ضحاک نے ہمیں قطن خزاعی سے خبر دی، انھوں نے مصعب کے مولیٰ یُحَنِّس سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اس (شہر) کی تنگدستی اور سختی پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا یا سفارشی۔'' ان کی مراد مدینہ سے تھی۔

[٣٣٤٧] ٤٨٤-(١٣٧٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ

[3347] علاء بن عبدالرحمٰن (بن یعقوب) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے کوئی

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا».

شخص مدینہ کی تنگدستی اور مشقت پر صبر نہیں کرتا مگر قیامت کے دن، میں اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا۔"

[٣٣٤٨] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هُرُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسٰى؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3348] ابوعبداللہ قراظ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ......(آگے) اسی کے مانند ہے۔

[٣٣٤٩] (...) وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ» بِمِثْلِهِ.

[3349] صالح بن ابوصالح نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مدینہ کی مشقتوں پر صبر نہیں کرتا"...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

(المعجم ٨٧) - (بَابُ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالدَّجَّالِ إِلَيْهَا) (التحفة ٨٧)

باب: 87- مدینہ منورہ طاعون اور دجال کے داخلے سے محفوظ ہے

[٣٣٥٠] ٤٨٥-(١٣٧٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نُّعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ».

[3350] نُعیم بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ میں داخل ہونے کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔"

[٣٣٥١] ٤٨٦-(١٣٨٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ

[3351] اسماعیل بن جعفر سے روایت ہے، (کہا:) علاء نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مشرق کی جانب سے مسیح دجال آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ (میں داخلے کا) ہوگا یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں وہ ہلاک ہوجائے گا۔"

وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ».

(المعجم ٨٨) - (بَابٌ: اَلْمَدِينَةُ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُسَمّٰى طَابَةٌ وَّطَيْبَةٌ) (التحفة ٨٨)

باب: 88- مدینہ اپنے میل کچیل (شریر لوگوں) کو نکال دیتا ہے اور اس کا نام طابہ (پاک کرنے والا) اور طیبہ (پاکیزہ) ہے

[٣٣٥٢] ٤٨٧-(١٣٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ! هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ! وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ فِيهَا خَيْرًا مِّنْهُ، أَلَا! إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[3352] ہمیں عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے حدیث بیان کی، انھوں نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے چچازاد اور قریبی کو دعوت دے گا: خوشحالی کی طرف آؤ، خوشحالی کی طرف آؤ! حالانکہ اگر وہ جان لیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان میں سے کوئی ایک شخص بھی اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے نہیں نکلے گا مگر اللہ تعالیٰ وہاں، اس کی جگہ لینے والا اس سے بہتر شخص لے آئے گا۔ سنو! مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے، ہر گندی چیز کو نکال باہر کرتا ہے، اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے اندر سے اسی طرح شریر لوگوں کو نکال نہیں دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی گندگی (میل، زنگ) کو نکال دیتی ہے۔''

[٣٣٥٣] ٤٨٨-(١٣٨٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى، يَقُولُونَ يَثْرِبَ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[3353] امام مالک بن انس نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، انھوں نے کہا، میں نے ابوحباب سعید بن یسار سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک بستی (کی طرف ہجرت کر جانے) کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (سب پر غالب آجائے گی۔) لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، وہ مدینہ ہے، وہ (شریر) لوگوں کو نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔''

[٣٣٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: «كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ» لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ.

[3354] سفیان اور عبدالوہاب دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور دونوں نے کہا: ''جیسے بھٹی میل کو نکال دیتی ہے۔'' ان دونوں نے لوہے کا ذکر نہیں کیا۔

[٣٣٥٥] ٤٨٩-(١٣٨٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعَكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبٰى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبٰى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا».

[3355] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بدو نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ اس کے بعد اس بدو کو مدینہ میں بخار نے آلیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آیا، اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ! مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرما دیا۔ وہ پھر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ آپ نے دوبارہ انکار کر دیا، پھر وہ (تیسری بار) آیا، اور کہا: اے محمد! مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ آپ نے (پھر) انکار فرمایا۔ اس کے بعد اعرابی نکل گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ بھٹی کی طرح ہے، وہ اپنے میل (برے لوگوں) کو باہر نکال دیتا ہے اور یہاں کا پاکیزہ (خالص ایمان والا) نکھر جاتا ہے۔''

[٣٣٥٦] ٤٩٠-(١٣٨٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ - سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ».

[3356] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ طیبہ (پاک) ہے، — آپ کی مراد مدینہ سے تھی — یہ میل کچیل کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔''

[٣٣٥٧] ٤٩١-(١٣٨٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ».

[3357] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ''طابہ'' رکھا ہے۔''

(المعجم ٨٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ إِرَادَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ وَّأَنَّ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللهُ) (التحفة ٨٩)

باب: 89- اہل مدینہ سے برائی کرنے کا ارادہ بھی حرام ہے اور جس نے ان کے بارے میں ایسا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے پگھلا دے گا

[٣٣٥٨] ٤٩٢-(١٣٨٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوءٍ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[3358] عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یُحنّس نے مجھے ابوعبداللہ قراظ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اس شہر مدینہ کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔“

[٣٣٥٩] ٤٩٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ، فِي حَدِيثِ ابْنِ يُحَنَّسَ، بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ: شَرًّا.

[3359] محمد بن حاتم اور ابراہیم بن دینار نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، نیز محمد بن رافع نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبدالرزاق نے حدیث سنائی، انھوں (حجاج اور عبدالرزاق) نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے خبر دی کہ انھوں نے (ابوعبداللہ) قراظ سے سنا اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں (شاگردوں) میں سے تھے، وہ یقین سے کہتے تھے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اس کے باشندوں کے ساتھ — آپ کی مراد مدینہ سے تھی — برائی کا ارادہ کیا، اللہ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔“

ابن حاتم نے ابن یُحنّس کی حدیث میں سوء (برائی) کی جگہ شر (نقصان) کا لفظ بیان کیا۔

[٣٣٦٠] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هٰرُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3360] ابوہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ اور محمد بن عمرو دونوں نے ابوعبداللہ قراظ سے سنا، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے سنا۔

[٣٣٦١] ٤٩٤-(١٣٨٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ: أَخْبَرَنِي دِينَارٌ الْقَرَّاظُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[3361] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے ہمیں عمر بن نبیہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے دینار قرّاظ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔''

[٣٣٦٢] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ الْكَعْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوءٍ».

[3362] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں عمر بن نبیہ کعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعبداللہ قراظ سے روایت کی کہ انھوں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آگے) اسی کے مانند ہے، البتہ انھوں نے کہا: ''بڑی مصیبت یا برائی (میں مبتلا کرنے) کا ارادہ کیا۔''

[٣٣٦٣] ٤٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ وَسَعْدًا يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ»، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[3363] اسامہ بن زید نے ہمیں ابوعبداللہ قراظ سے حدیث بیان کی، (اسامہ نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابوہریرہ اور سعد رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ دونوں کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اہل مدینہ کے لیے ان کے مُد میں برکت عطا فرما۔'' آگے (اسی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں ہے: ''جس نے اس کے باشندوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔''

(المعجم ٩٠) - (بَابُ تَرْغِيبِ النَّاسِ فِي الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ) (التحفة ٩٠)

باب:90- مختلف ممالک کی فتوحات کے وقت مدینہ میں رہنے کی ترغیب

[٣٣٦٤] ٤٩٦-(١٣٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يُبِسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبِسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبِسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ».

[3364] وکیع نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شام فتح کر لیا جائے گا تو کچھ لوگ انتہائی تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔ پھر یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیز رفتاری سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں، پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔''

[٣٣٦٥] ٤٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي

[3365] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یمن فتح ہوگا، کچھ لوگ تیز رفتاری سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور اپنی بات ماننے والوں کو لاد کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں، پھر شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل و عیال اور اپنی بات ماننے والوں کو لاد کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔ پھر عراق فتح ہوگا،

قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ».

تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے، وہ اپنے اہل وعیال اور جو اُن کی بات مانے گا ان کو لاد کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔"

(المعجم ٩١) - (بَابُ إِخْبَارِهِ ﷺ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ) (التحفة ٩١)

باب: 91- مدینہ کو بہترین حالت میں ہونے کے باوجود لوگوں کے اسے چھوڑ دینے کے بارے میں آپ ﷺ کی پیشین گوئی

[٣٣٦٦] ٤٩٨-(١٣٨٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمَدِينَةِ: «لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِّلْعَوَافِي» يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ.

[3366] ابوصفوان اور ابن وہب نے یونس بن یزید سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے بارے میں فرمایا: "اس کے رہنے والے، اس کے بہترین حالت میں ہونے کے باوجود، اسے اس حالت میں چھوڑ دیں گے کہ وہ خوراک کے متلاشیوں کے قدموں کے نیچے روندا جارہا ہوگا۔" آپ ﷺ کی مراد درندوں اور پرندوں سے تھی۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو صَفْوَانَ هٰذَا، هُوَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ، كَانَ فِي حَجْرِهِ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: یہ ابوصفوان، عبداللہ بن عبدالملک ہے، دس سال تک ابن جریج کا (پروردہ) یتیم، جو ان کی گود میں تھا۔

[٣٣٦٧] ٤٩٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي - يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ،

[3367] عقیل بن خالد نے مجھے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمار ہے تھے: "لوگ مدینہ کو اس کی بہترین حالت کے باوجود چھوڑ دیں گے، وہاں خوراک تلاش کرنے والوں کے سوا کوئی آ کر نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ کی مراد درندوں اور پرندوں سے تھی۔ پھر مزینہ (قبیلے) سے دو چرواہے نکلیں گے، مدینہ کا ارادہ کریں گے، اپنی بکریوں پر چلا رہے ہوں گے۔

يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا».

وہ دونوں اسے (مدینہ کو) ویران پائیں گے حتی کہ جب وہ دونوں ثنیۃ الوداع میں پہنچیں گے تو اپنے چہروں کے بل گر پڑیں گے (اور مر جائیں گے۔)

فائدہ: بخاری کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں آخری انسان ہوں گے جن کا حشر ہوگا۔ بالکل آخری دور میں جب کسی انسان میں ایمان باقی نہ ہوگا تو مدینہ بھٹی کی طرح سب کو نکال چکا ہوگا۔ چرند پرند آئیں گے۔ جو دو انسان اندر داخل ہونا چاہیں گے وہ بھی ثنیۃ الوداع سے نہ بڑھ پائیں گے۔

(المعجم ٩٢) - (بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ ﷺ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ) (التحفة ٩٢)

باب:92- آپ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ کی فضیلت اور منبر کی جگہ کی فضیلت

[٣٣٦٨] ٥٠٠-(١٣٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

[3368] عبداللہ بن ابوبکر نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے عبداللہ بن زید (بن عاصم) مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو (جگہ) میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

[٣٣٦٩] ٥٠١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

[3369] ابوبکر نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "جو (جگہ) میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

[٣٣٧٠] ٥٠٢-(١٣٩١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ

[3370] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔"

بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي».

فائدہ: منبر کا اصل مقام حوض پر ہے اور قیامت کے دن اسی پر ہوگا۔ یا اب بھی اسی کے اوپر ہی ہے لیکن فاصلے سمیت اس جہت کا ابھی ہمیں ادراک نہیں ہوسکتا۔ واللہ أعلم بالصواب.

(المعجم ٩٣) - (بَابُ فَضْلِ أُحُدٍ) (التحفة ٩٣)

باب:93- اُحد پہاڑ کی فضیلت

[٣٣٧١] ٥٠٣-(١٣٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي مُسْرِعٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ»، فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ، وَهٰذَا أُحُدٌ، وَّهُوَ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». [انظر: ٥٩٤٨]

[3371] حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے...... اور (آگے) حدیث بیان کی، اس میں ہے: پھر ہم (سفر سے واپس) آئے حتی کہ ہم وادیٔ قریٰ میں پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی رفتار تیز کرنے والا ہوں، تم میں سے جو چاہے وہ میرے ساتھ تیزی سے آجائے اور جو چاہے وہ ٹھہر کر آجائے۔'' پھر ہم نکلے، حتی کہ جب بلندی سے ہماری نگاہ مدینہ پر پڑی تو آپ نے فرمایا: ''یہ طابہ (پاک کرنے والا شہر) ہے، اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ (ایسا) ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

[٣٣٧٢] ٥٠٤-(١٣٩٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ».

[3372] عبیداللہ بن معاذ نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں قرہ بن خالد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

[٣٣٧٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[3373] حرمی بن عمارہ نے مجھے سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کی طرف دیکھا اور

إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ: «إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ».

فرمایا: ''بے شک احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

(المعجم ٩٤) - (بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ) (التحفة ٩٤)

باب: 94- مکہ اور مدینہ کی دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے کی فضیلت

[٣٣٧٤] ٥٠٥-(١٣٩٤) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3374] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اسے رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔''

[٣٣٧٥] ٥٠٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا، خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3375] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز کسی بھی اور مسجد کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام (کی نماز) کے۔''

[٣٣٧٦] ٥٠٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ

[3376] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور جہینہ والوں کے آزاد کردہ غلام ابوعبداللہ اغر سے روایت ہے۔ اور یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں (شاگردوں) میں سے تھے۔ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کو چھوڑ کر، دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء میں سے آخری ہیں، اور آپ کی مسجد (بھی کسی نبی کی تعمیر کردہ) آخری مسجد ہے۔

ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ، حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ، تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ، وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ، حَتّٰى يُسْنِدَهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ، جَالَسَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ، وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ، فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ».

ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نے کہا: ہمیں اس بارے میں شک نہ تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے بیان کر رہے ہیں، چنانچہ اسی بات نے ہمیں روکے رکھا کہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں (رسول اللہ ﷺ سے سماع کا) اثبات کرائیں حتی کہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ہم نے آپس میں اس بات کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ ہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں گفتگو کیوں نہ کی تا کہ اگر انھوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی تو اس کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کر دیتے۔ ہم اسی کیفیت میں تھے کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ ہمارے ساتھ مجلس میں آ بیٹھے تو ہم نے اس حدیث کا، اور جس بات کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صراحت کرانے میں ہم نے کوتاہی کی تھی، کا تذکرہ کیا تو عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہمیں کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں تمام انبیاء میں سے آخری نبی ہوں، اور میری مسجد آخری مسجد ہے، (جسے کسی نبی نے تعمیر کیا۔)''

[٣٣٧٧] ٥٠٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ: هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ؛

[3377] عبدالوہاب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو صالح سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، البتہ مجھے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ - أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ - فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

مسجد میں ایک نماز اس کے سوا (دوسری) مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر۔۔۔ یا فرمایا: ایک ہزار نمازوں کی طرح ہے۔۔۔ الّا یہ کہ وہ مسجد حرام ہو۔‘‘

[٣٣٧٨] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3378] یحییٰ قطان نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٣٣٧٩] ٥٠٩-(١٣٩٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3379] یحییٰ قطان نے ہمیں عبید اللہ (بن عمر) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے سوا (دوسری مسجدوں میں) ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔‘‘

[٣٣٨٠] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3380] ابو اسامہ، عبداللہ بن نمیر اور عبدالوہاب سب نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث بیان کی۔

[٣٣٨١] (. . .) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُّوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[3381] موسیٰ جہنی نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

[٣٣٨٢] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3382] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٣٨٣] ٥١٠-(١٣٩٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى، فَقَالَتْ: إِنْ شَفَانِي اللهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَبَرَأَتْ، ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ، فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ، فَقَالَتْ [لَهَا مَيْمُونَةُ]: اِجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ، وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ».

[3383] لیث نے نافع سے روایت کی، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن معبد (بن عباس) سے روایت کی، (کہا:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ایک عورت بیمار ہوگئی، اس نے کہا: اگر اللہ نے مجھے شفا دی تو میں بیت المقدس میں جا کر ضرور نماز ادا کروں گی۔ وہ صحت یاب ہوگئی، پھر سفر کے ارادے سے تیاری کی، (سفر سے پہلے) وہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام کہنے کے لیے حاضر ہوئی اور انھیں یہ سب بتایا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: بیٹھ جاؤ، اور جو (زادِ راہ) تم نے تیار کیا ہے وہ کھا لو اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ لو، بلاشبہ! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اس (مسجد) میں ایک نماز پڑھنا اس کے سوا (باقی) تمام مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے، سوائے مسجد کعبہ کے۔''

(المعجم ٩٥) - (بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ) (التحفة ٩٥)

باب: 95- تین مسجدوں کی فضیلت

[٣٣٨٤] ٥١١-(١٣٩٧) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هٰذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى».

[3384] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیّب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (سلسلۂ روایت) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ ''(عبادت کے لیے) تین مسجدوں کے سوا رختِ سفر نہ باندھا جائے: میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔''

[٣٣٨٥] ٥١٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ».

[3385] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ''(عبادت کے لیے) تین مسجدوں کی طرف رختِ سفر باندھا جا سکتا ہے۔''

[٣٣٨٦] ٥١٣-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يُخْبِرُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ إِيلِيَاءَ».

[3386] سلمان اغر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف تین مسجدوں کی طرف ہی (عبادت کے لیے) سفر کیا جا سکتا ہے: کعبہ کی مسجد، میری مسجد اور ایلیاء کی مسجد (مسجد اقصیٰ۔)“

(المعجم ٩٦) - (بَابُ بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى، هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ) (التحفة ٩٦)

باب:96- جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، وہ مدینہ کی مسجد نبوی ﷺ ہے

[٣٣٨٧] ٥١٤-(١٣٩٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى؟ قَالَ: قَالَ أَبِي: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى؟ قَالَ: فَأَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: «هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا» - لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ - قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هٰكَذَا يَذْكُرُهُ.

[3387] حمید خرّاط سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا، انھوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری میرے ہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے والد کو اس مسجد کے بارے میں جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، کس طرح ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: میرے والد نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کی ایک اہلیہ محترمہ کے گھر میں حاضر ہوا، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! دونوں مسجدوں میں سے کون سی (مسجد) ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ کہا: آپ نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انھیں زمین پر مارا، پھر فرمایا: ”وہ تمھاری یہی مسجد ہے۔“ مدینہ کی مسجد کے بارے میں۔ (ابوسلمہ نے) کہا: تو میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمھارے والد سے سنا، وہ اسی طرح بیان کر رہے تھے۔

[٣٣٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ - قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا،

[3388] حمید (طویل) نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ.

مانند روایت کی..... اور انھوں نے سند میں عبدالرحمٰن بن ابوسعید کا ذکر نہیں کیا (براہِ راست حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔)

فائدہ: ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پہلے بنی عمرو بن عوف کے ہاں قیام کیا اور وہاں مسجد قباء کی تعمیر فرمائی، پھر مدینہ آ کر بنو مالک بن نجار کے ہاں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پر قیام فرمایا اور کچھ دنوں بعد مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ دونوں کی تاسیس تقویٰ پر ہوئی۔ قرآن مجید میں ایک خاص سیاق میں مسجد قباء کا ذکر اسی صفت کے ساتھ ہوا۔ لوگوں کے ذہنوں میں یہ تصور پیدا ہوا کہ صرف وہی اس صفت سے متصف ہے، حالانکہ یہی صفت مسجد نبوی میں بدرجہ اولیٰ موجود تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس مسجد کا نام لیا جس میں یہ صفت بدرجۂ اتم موجود تھی، اس سے غالباً اس غلط تصور کا ازالہ بھی مقصود تھا کہ صرف مسجد قباء کی تاسیس تقویٰ پر ہے۔

(المعجم ٩٧) - (بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ) (التحفة ٩٧)

باب: 97- مسجد قباء، اس میں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کرنے کی فضیلت

[٣٣٨٩] ٥١٥-(١٣٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3389] ایوب نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول ﷺ سوار ہو کر اور (کبھی) پیدل قباء کی زیارت فرماتے تھے۔

[٣٣٩٠] ٥١٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

[3390] ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبداللہ بن نمیر اور ابو اسامہ نے عبیداللہ سے حدیث سنائی۔ اسی طرح محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور (پیدل دونوں طرح سے) قباء تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

ابوبکر نے اپنی روایت میں کہا: (یہ ابواسامہ نے نہیں بلکہ) ابن نمیر نے کہا: "اور آپ ﷺ وہاں دو رکعتیں نماز ادا کرتے۔"

[٣٣٩١] ٥١٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3391] ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہوکر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

فائدہ: شدِ رحال، یعنی رختِ سفر باندھنے سے مراد یہ ہے کہ دور دراز کے لیے ارادتاً یا نذر وغیرہ مان کر سفر کیا جائے۔ کم فاصلے پر کسی سواری کے ذریعے مسجد کی طرف جانا رختِ سفر باندھنا نہیں ہے۔

[٣٣٩٢] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ - بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ -: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ.

[3392] خالد بن حارث نے ہمیں ابن عجلان سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ قطان کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٣٣٩٣] ٥١٨-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3393] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہوکر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

[٣٣٩٤] ٥١٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3394] ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: رسول ﷺ سوار ہوکر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

[٣٣٩٥] ٥٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ، وَكَانَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ.

[3395] مجھے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر ہفتے کے روز قباء آتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ہر ہفتے کے روز یہاں تشریف لاتے تھے۔

[٣٣٩٦] ٥٢١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ

[3396] ابن ابی عمر نے سفیان سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتے کے روز

عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً، يَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ، كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا.

قباء آتے، آپ وہاں سوار ہو کر اور (کبھی) پیدل تشریف لاتے تھے۔

قَالَ ابْنُ دِينَارٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

ابن دینار نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ (بھی) ایسا ہی کرتے تھے۔

[٣٣٩٧] ٥٢٢-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ.

[3397] سفیان ثوری نے ابن دینار سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر ہر ہفتے کے روز کا ذکر نہیں کیا۔

حدیث نمبر 3398 سے 4971 تک

کتاب النکاح - کتاب الإمارة

صحیح مسلم (اردو)

3

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح مُسلم (اُردو)

3

www.KitaboSunnat.com

دارُالسّلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

DARUSSALAM

ⓒ مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
بن مسلم، مسلم بن الحجاج
صحيح مسلم / مسلم بن الحجاج بن مسلم - ط ١ الرياض، ١٤٣٤ هـ
٣ مج. ص: ٧٩٢ مقاس: ٢٤×١٧ سم
ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)
٥-٢٤٥-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ٣) (النص باللغة الاردية)
١- الحديث الصحيح أ. العنوان
ديوي ٢٣٥.٢ ١٤٣٤/٧٤١٧ رقم الإيداع: ١٤٣٤/٧٤١٧
ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)
٥-٢٤٥-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ٣)

شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب
فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com
Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966
جدّہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 04 8151121
الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966
ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 001 718 625 5925 • ہوسٹن: 001 713 722 0419 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 001 416 4186619
لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 0044 20 77252246-0044 20 85394885 • دار الکتاب انٹرنیشنل: 0044 0121 7739309
متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 00971 6 5632623 فیکس: 5632624 فرانس فون: 0033 01 480 52928 فیکس: 0033 01 480 52997
انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 0091 44 45566249 موبائل: 0091 98841 12041 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 0091 22 2373 4180
• ہدی نیٹ: سٹری بوٹز فون: 0091 40 2451 4892 موبائل: 0091 98493 30850 • ایم ایس بک سٹور پرائز فون: 0091 44 42157847
سری لنکا • دار الکتاب فون: 0094 115 358712 • دار الایمان ٹرسٹ فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ- لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042
• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092
کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092
info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح مسلم (اردو)

کتاب النکاح ــ 3398(1400) * کتاب الإمارۃ ــ 4971(1928)

3

تالیف

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی — مولانا محمد آصف رشید

مولانا عمار فاروق سعیدی — حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹ ـ ..ـ جے ماڈل ٹاؤن ـ لاہور

فہرست مضامین (جلد سوم)

١٦- كِتَابُ النِّكَاحِ	نکاح کے احکام ومسائل	27

١٨- كِتَابُ الطَّلَاقِ — طلاق کے احکام ومسائل 135

٢٨- كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

قتل کی ذمہ داری کے تعین کے لیے اجتماعی قسموں، لوٹ مار کرنے والوں (کی سزا)، قصاص اور دیت کے مسائل 457

٢٩- كِتَابُ الْحُدُودِ — حدود کا بیان — 489

فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

«يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ!
مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ،
فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ،
وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ،
فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»

"اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو کوئی شادی کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرلے، یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے کو لازم کرلے، یہ اس کے لیے خواہش کو قابو میں کرنے کا ذریعہ ہے۔"

(صحیح مسلم، حدیث: 3398 (1400))

تعارف کتاب النکاح

ازدواج اور گھر بسانا انسان کی فطری ضرورت ہے۔ انسانی نسل کے آگے بڑھنے کا ذریعہ بھی یہی ہے۔ یہ معاملہ مرد وعورت کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے، اللہ کی بنائی ہوئی فطرت اور اس کے عطا کردہ فطری اصولوں کی روشنی میں، مکمل باہمی رضا مندی سے طے ہونا چاہیے۔ اور فریقین کو طے شدہ معاہدے کی پابندی کا عہد اللہ کے نام پر کرنا چاہیے۔ ایسے مکمل معاہدے کے بغیر عورت اور مرد کا اکٹھا ہونا، بظاہر جتنا بھی آسان لگے معاشرے اور نسل کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ جن معاشروں نے اس طرح کی زندگی کی اجازت دی ہے، وہاں مائیں اور ان کے بچے شدید مصائب میں گرفتار اور تباہی کا شکار ہیں۔

کتاب النکاح میں امام مسلم رحمہ اللہ نے سب سے پہلے وہ احادیث بیان کیں جن میں نکاح کی تلقین ہے۔ اس تلقین میں یہ بات بطور خاص ملحوظ رکھی گئی ہے کہ شادی کے معاملے میں مکمل باہمی رضا مندی ہو لیکن مالی طور پر یا کسی اور طرح سے شادی کو مشکل نہ بنایا جائے۔ مرد، عورت اور بچوں سمیت تمام فریقوں کے حقوق تبھی محفوظ رہ سکتے ہیں جب یہ معاہدہ مستقل ہو، ہمیشہ نبھانے کی نیت سے کیا جائے۔ تھوڑے سے عرصے کے لیے کیا گیا معاہدہ (نکاح متعہ جو قدیم زمانے سے پورے معاشرے میں رائج تھا) اسلام نے تدریج سے کام لیتے ہوئے قطعی طور پر حرام قرار دیا۔ بعض لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جاری کردہ قطعی اور ابدی حرمت کا حکم نہ پہنچ سکا تھا لیکن خلفائے راشدین میں سے حضرت عمر اور بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ عنہما نے اہتمام کیا کہ نکاحِ متعہ کی حرمت کا یہ حکم سب لوگوں تک پہنچ جائے۔

پہلے سے رائج نکاح کی ممنوعہ صورتوں میں سے دوسری صورت نکاحِ شِغار کی ہے جس میں ایک عورت کا حق مہر دوسری عورت کا نکاح ہوتا ہے۔ اسلام نے اس بات کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے کہ نکاح کا معاہدہ سوچ سمجھ کر کیا جائے، مرد نکاح سے پہلے ہونے والی بیوی کو دیکھ بھی لے، نکاح کے ذریعے سے ایک ساتھ ایسی عورتیں یکجا نہ ہوں جن کا آپس میں خون کا قریبی رشتہ ہوتا کہ خون کا رشتہ نئے رشتے کی بھینٹ نہ چڑھے اور پہلے سے قائم شدہ خاندانی تعلق داؤ پر نہ لگے۔ جب نکاح کا معاملہ شروع ہو جائے تو اس میں کسی طرح سے غلط مداخلت نہ ہو اور دلجمعی اور آزادی سے اس معاملے کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد یہ معاہدہ اچھی طرح سے طے ہو جائے۔ اسلام نے یہ متعین کر دیا ہے کہ خاندان کی طرف سے ولی (باپ، بھائی وغیرہ) اور نکاح کرنے والے نوجوانوں سب کی دلی رضا مندی اس میں شامل ہو تا کہ یہ معاہدہ نہ صرف ہمیشہ قائم رہے، کھینچا تانی سے محفوظ رہے بلکہ اسے دونوں طرف سے پورے خاندانوں کی حمایت حاصل رہے۔ نکاح اور شادی کے معاملات میں مختلف معاشروں میں جو توہمات موجود ہوتے ہیں،

اسلام نے ان کی بھی تردید کی ہے۔ اس بات کو بھی ناپسندیدہ قرار دیا کہ شادی صرف امیر اور اعلیٰ طبقے میں کرنے کی کوشش کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس سے شادی کرنے کو نیکی کا بہت بڑا عمل قرار دیا۔ اب کنیزیں موجود نہیں لیکن محروم طبقات کی دیندار خواتین سے شادی کے ذریعے، آپ ﷺ کی اس ترغیب پر عمل کی صورت موجود ہے۔ ایسی شادی اگر اللہ کی رضا کے لیے کی جائے تو یقیناً خاندان اور آیندہ نسلوں کے لیے حددرجہ باعث برکت ثابت ہوتی ہے۔ اس کی کامیابی کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ امام مسلم ؒ نے اس کتاب میں خود رسالت مآب ﷺ کے نکاحوں اور شادیوں کے خوبصورت نمونوں کے حوالے سے تفصیلی روایتیں پیش کی ہیں۔ ان کے ضمن میں خاندانی رویوں بیوی کا احترام واکرام، شادی کی خوشی میں سب کی شرکت کے لیے ولیمے کے اہتمام کی انتہائی خوبصورت تفصیلات سامنے آتی ہیں۔ اس بات کی بھی تلقین کی گئی ہے کہ شادی کی خوشی میں (ولیمے میں) بلائے جانے پر ہر صورت شرکت کی جائے اور ولیمہ کرنے والوں کو بطور خاص کہا گیا ہے کہ وہ ولیمے کو امراء کا مجمع نہ بنائیں، تمام حلقوں کے لوگوں، خصوصاً فقراء کو بڑے اکرام سے اس میں شرکت کی دعوت دیں۔

ساری کوششوں کے باوجود نکاح کے معاہدے میں کوئی مسئلہ بھی پیدا ہوسکتا ہے اور طلاق کی نوبت بھی آسکتی ہے، اس لیے امام مسلم نے ضمناً اس کے ضروری پہلوؤں کی وضاحت کے لیے احادیث مبارکہ بیان کی ہیں۔ آخر میں وہ احادیث بیان کی گئی ہیں جن میں میاں بیوی کے تعلق میں باہمی رشتوں کے تحفظ اور نئی نسل کی فلاح کے بارے میں ہدایات ہیں۔ ہر معاملے میں ان باتوں کی وضاحت سے نشاندہی کر دی گئی جن سے احتراز ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٦ - كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنْ تَاقَتْ نَفْسُهُ إِلَيْهِ وَوَجَدَ مُؤْنَةً، وَاشْتِغَالِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الْمُؤَنِ بِالصَّوْمِ) (التحفة ١)

باب: 1- جس شخص کا دل چاہتا ہو اور کھانا پینا میسر ہو اس کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے اور جو شخص کھانا پینا مہیا کرنے سے قاصر ہو وہ روزوں میں مشغول رہے

[٣٣٩٨] ١-(١٤٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بِمِنًى، فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ، فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ. فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! أَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً، لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضٰى مِنْ زَمَانِكَ. قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ، لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ».

[3398] ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے خبر دی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیدل چل رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی، وہ کھڑے ہو کر ان سے باتیں کرنے لگے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم کسی نوجوان لڑکی سے آپ کی شادی نہ کرا دیں، شاید وہ آپ کو آپ کا وہی زمانہ یاد کرا دے جو گزر چکا ہے؟ کہا: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے یہ بات کہی ہے تو (اس سے پہلے) رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا: ''اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو کوئی شادی کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کر لے، یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے کو لازم کر لے، یہ اس کے لیے خواہش کو قابو میں کرنے کا ذریعہ ہے۔''

[٣٣٩٩]٢-(...)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى، إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: هَلُمَّ! يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! قَالَ: فَاسْتَخْلَاهُ، فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَّيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ: قَالَ لِي: تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ! قَالَ: فَجِئْتُ. فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: أَلَا نُزَوِّجُكَ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! جَارِيَةً بِكْرًا، لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَّفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ، فَذَكَر بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

[3399] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے روایت کی، کہا: میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیدل چل رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان سے ملے تو انھوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! (میرے ساتھ) آئیں۔ کہا: وہ انھیں تنہائی میں لے گئے۔ جب عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انھیں اس (تنہائی) کی ضرورت نہیں، تو انھوں نے مجھے بلا لیا۔ (کہا:) علقمہ آ جاؤ! میں آ گیا، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم کسی کنواری لڑکی سے آپ کی شادی نہ کرا دیں، شاید یہ آپ کے دل کی اسی کیفیت کو لوٹا دے جو آپ (عہد جوانی میں) محسوس کرتے تھے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر آپ نے یہ بات کہی ہے..... پھر ابومعاویہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٣٤٠٠] ٣-(...)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ، فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ».

[3400] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کر لے، یہ نگاہوں کو جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے میں (دوسری چیزوں کی نسبت) بڑھ کر ہے، اور جو استطاعت نہ پائے، وہ خود پر روزے کو لازم کر لے، یہ اس کے لیے اس کی خواہش کو قطع کرنے والا ہے۔"

[٣٤٠١] ٤-(...)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ، عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: وَأَنَا شَابٌّ يَّوْمَئِذٍ. فَذَكَرَ حَدِيثًا

[3401] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید (بن قیس) سے روایت کی، کہا: میں، میرے چچا علقمہ (بن قیس) اور (میرے بھائی) اسود (بن یزید بن قیس) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کہا: میں ان

رُئِيتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَزَادَ: قَالَ: فَلَمْ أَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ.

دنوں جوان تھا۔ انھوں نے ایک حدیث بیان کی، مجھے یوں لگتا ہے کہ وہ انھوں نے میری وجہ سے بیان کی۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ...... (آگے) ابو معاویہ کی حدیث کے مانند ہے۔ اور (یہ) اضافہ کیا، کہا: اس کے بعد میں نے زیادہ عرصہ توقف کیے بغیر شادی کر لی۔

[٣٤٠٢] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَحْدَثُ الْقَوْمِ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَلَمْ أَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ.

[3402] وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (عبدالرحمان بن یزید نے) کہا: ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں سب سے کم عمر تھا، آگے انھی کی حدیث کے مانند ہے، (مگر) انھوں نے یہ نہیں کہا: ''اس کے بعد میں نے زیادہ عرصہ توقف کیے بغیر شادی کر لی۔''

[٣٤٠٣] ٥-(١٤٠١) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا آكُلُ اللَّحْمَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَاأَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا؟ لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ، وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي».

[3403] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپ کی تنہائی کے معمولات کے بارے میں سوال کیا، پھر ان میں سے کسی نے کہا: میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا، کسی نے کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا، اور کسی نے کہا: میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ (آپ کو پتہ چلا) تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی، اس کی ثنا بیان کی اور فرمایا: ''لوگوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے اس اس طرح سے کہا ہے۔ لیکن میں تو نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے رغبت ہٹالی وہ مجھ سے نہیں۔''

[٣٤٠٤] ٦-(١٤٠٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ

[3404] معمر نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی (طرف سے) نکاح کو ترک کر کے عبادت میں مشغولیت (کے ارادے) کو مسترد فرما دیا۔ اگر آپ انھیں اجازت دے

أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ، لَاخْتَصَيْنَا.

دیتے تو ہم سب خود کو خصی کر لیتے۔

[٣٤٠٥] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: رُدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلُ، وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

[3405] ابراہیم بن سعد نے ہمیں ابن شہاب زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ترک نکاح (کے ارادے) کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) رد کر دیا گیا، اگر انھیں اجازت مل جاتی تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

[٣٤٠٦] ٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أَنْ يَتَبَتَّلَ. فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذٰلِكَ، لَاخْتَصَيْنَا.

[3406] عُقیل نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے خبر دی کہ انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ وہ (عبادت کے لیے نکاح اور گھر داری سے) الگ ہو جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں منع فرما دیا، اگر آپ انھیں اس کی اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ نَدْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً، فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ، إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُوَاقِعَهَا) (التحفة ٢)

باب: 2- جو شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کے دل میں بس جائے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اپنی بیوی یا زر خرید کنیز کے پاس آ کر اس سے صحبت کر لے

[٣٤٠٧] ٩-(١٤٠٣) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً، فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ، وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً لَهَا، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ».

[3407] ہشام بن ابی عبداللہ نے ابو زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت پر رسول اللہ ﷺ کی نظر پڑ گئی تو آپ اپنی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ وہ اپنے لیے ایک چمڑے کو رنگ رہی تھیں، آپ نے (گھر میں) اپنی ضرورت پوری فرمائی، پھر اپنے صحابہ کی طرف تشریف لے گئے، اور فرمایا: ”بلاشبہ (فتنے میں ڈالنے کے حوالے سے) عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان ہی کی صورت میں مڑ کر واپس

جاتی ہے۔تم میں سے کوئی جب کسی عورت کو دیکھے تو وہ اپنی بیوی کے پاس آجائے، بلاشبہ یہ چیز اس خواہش کو ہٹا دے گی جو اس کے دل میں (پیدا ہوئی) ہے۔"

فائدہ: شیطان عورتوں کو مردوں کے دل میں برائی پیدا کرنے کا سبب بناتا ہے۔ اس میں عورت قصوروار نہیں البتہ اس کا فرض ہے کہ وہ خود کو ڈھانپ کر رکھے۔ اگر ایسا نہیں کرتی تو وہ بھی قصوروار ہوگی۔ حلال کی طرف رجوع کرنے سے حرام کی جھوٹی چمک دمک ماند پڑ جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نظر پڑی تو اس موقع پر آپ کو یہ علم عطا کیا گیا کہ اس سے مردوں کی آزمائش ہوسکتی ہے۔ اللہ کے حکم سے آپ اپنے گھر گئے اور اس وقت آپ کو علم عطا کیا گیا کہ یہ شیطان کے فتنے پر قابو پانے کا ذریعہ ہے۔

[٣٤٠٨] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً. فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً، وَلَمْ يَذْكُرْ: تُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ.

[3408] حرب بن ابو عالیہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو زبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کی نظر ایک عورت پر پڑ گئی...... آگے اسی کے مانند بیان کیا، البتہ انھوں نے کہا: آپ ﷺ اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جبکہ وہ چمڑے کو رنگ رہی تھیں۔ اور یہ نہیں کہا: "وہ شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔"

[٣٤٠٩] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ جَابِرٌ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ، فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ».

[3409] معقل نے ابو زبیر سے روایت کی، کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جب تم میں سے کسی کو، کوئی عورت اچھی لگے، اور اس کے دل میں جاگزیں ہو جائے تو وہ اپنی بیوی کا رخ کرے اور اس سے صحبت کرے، بلاشبہ یہ (عمل) اس کیفیت کو دور کر دے گا جو اس کے دل میں (پیدا ہوئی) ہے۔"

(المعجم ٣) - (بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ، ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ، وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ) (التحفة ٣)

باب:3- نکاح متعہ کا حکم اور اس بات کی وضاحت کہ وہ جائز قرار دیا گیا پھر منسوخ کیا گیا پھر دوبارہ جائز کیا گیا پھر منسوخ کیا گیا اور (اب) اس کی حرمت قیامت کے دن تک کے لیے برقرار ہے

[٣٤١٠] ١١-(١٤٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[3410] محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی نے کہا: میرے

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ. فَقُلْنَا: أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ﴾ [المائدة: ٨٧]

والد نے اور وکیع اور ابن بشر نے ہمیں اسماعیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس سے روایت کی، کہا: میں نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہیں ہوتی تھیں، تو ہم نے (آپ سے) دریافت کیا: کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا، پھر آپ نے ہمیں رخصت دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے (یا ضرورت کی کسی اور چیز) کے عوض مقررہ وقت تک نکاح کر لیں، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (یہ آیت) تلاوت کی: ''اے لوگو جو ایمان لائے! وہ پاکیزہ چیزیں حرام مت ٹھہراؤ جو اللہ نے تمھارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

فائدہ: حلال وحرام کا حکم اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ جس چیز کو اس نے حلال کیا اسے کوئی شخص خود حرام نہیں کر سکتا، اسی طرح اللہ جب جس چیز کو حرام کر دے تو علم ہو جانے کی صورت میں اس کو سابقہ حلت کی بنا پر حلال نہیں رکھا جا سکتا۔

[٣٤١١] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَقَالَ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْآيَةَ. وَلَمْ يَقُلْ: قَرَأَ عَبْدُ اللهِ.

[3411] جریر نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی اور کہا: ''پھر انھوں نے ہمارے سامنے یہ آیت پڑھی۔'' انھوں نے (نام لے کر) ''عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پڑھی'' نہیں کہا۔

[٣٤١٢] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: كُنَّا، وَنَحْنُ شَبَابٌ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَسْتَخْصِي؟ وَلَمْ يَقُلْ: نَغْزُو.

[3412] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور کہا: ہم سب نوجوان تھے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ اور انھوں نے نَغْزُو (ہم جہاد کرتے تھے) کے الفاظ نہیں کہے۔

[٣٤١٣] ١٣-(١٤٠٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ

[3413] شعبہ نے ہمیں عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حسن بن محمد سے سنا، وہ جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان کر رہے تھے، ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا ایک منادی کرنے والا

الْأَكْوَعِ قَالَا: خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا. يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ.

ہمارے پاس آیا اور اعلان کیا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تمھیں استمتاع (فائدہ اٹھانے)، یعنی عورتوں سے (نکاح) متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

[٣٤١٤] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَانَا، فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ.

[3414] روح بن قاسم نے ہمیں عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن بن محمد سے، انھوں نے سلمہ بن اکوع اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے (اعلان کی صورت میں آپ کا پیغام آیا) اور ہمیں متعہ کی اجازت دی۔

[٣٤١٥] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَدِمَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ مُعْتَمِرًا، فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ، فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ، ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ. فَقَالَ: نَعَمْ، اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ.

[3415] عطاء نے کہا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما عمرے کے لیے آئے تو ہم ان کی رہائش گاہ پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، لوگوں نے ان سے مختلف چیزوں کے بارے میں پوچھا، پھر لوگوں نے متعے کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں متعہ کیا۔

فائدہ: ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں ان لوگوں نے جنھیں حرمت کا علم نہ ہو سکا تھا، متعہ کیا، اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہتمام سے اس کی حرمت کا اعلان عام کیا۔

[٣٤١٦] ١٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: كُنَّا نَسْتَمْتِعُ، بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ، الْأَيَّامَ، عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ عُمَرُ، فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ.

[3416] مجھے ابوزبیر نے خبر دی، کہا: میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مٹھی کھجور اور آٹے کے عوض چند دنوں کے لیے متعہ کرتے تھے، حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حُریث کے واقعے (کے دوران) میں اس سے منع کر دیا۔

فائدہ: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا واقعہ یوں ہے کہ انھوں نے عہد نبوی ﷺ میں ایک خاتون سے نکاحِ متعہ کیا پھر اس پر

برقرار رہے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آ گیا۔ وہ اب تک لاعلم تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا ہے۔ اس واقعے کے ذریعے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ نکاح متعہ کی حرمت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کا سب لوگوں کو علم نہیں ہو سکا، چنانچہ انھوں نے مزید اہتمام کے ساتھ لوگوں کو اس سے منع فرمایا۔

[٣٤١٧] ١٧-(...) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ. فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

[3417] ابونضرہ سے روایت ہے، کہا: میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آنے والا (ملاقاتی) آیا اور کہنے لگا: حضرت ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے دونوں متعوں (حج تمتع اور نکاح متعہ) کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں وہ دونوں کام کیے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے منع کر دیا، پھر ہم نے دوبارہ ان کا رخ نہیں کیا۔

[٣٤١٨] ١٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَامَ أَوْطَاسٍ، فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا.

[3418] ایاس بن سلمہ نے اپنے والد (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اوطاس کے سال تین دن متعے کی اجازت دی، پھر اس سے منع فرما دیا۔

فائدہ: یہ فتح مکہ کا موقع تھا جب تین دنوں کے لیے اللہ کے حکم پر متعہ کی اجازت دی گئی تھی۔ اس کی حکمت یہ تھی کہ حرم کی حدود میں کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے جو بعد میں مسلمانوں کے لیے عار کا سبب بن جائے۔ فاتح سپاہ کے بعض افراد کی طرف سے بعض اوقات بے احتیاطی ہو جاتی ہے وہاں اگر کوئی ایسا واقعہ بھی زبردستی کا پیش آ جاتا تو رہتی دنیا تک اس سپاہ کو اس کا طعنہ دیا جاتا۔ متعہ کی اجازت سے اس کی پیش بندی ہو گئی۔ تین دن کے بعد اسے ابد تک کے لیے حرام قرار دے دیا گیا۔ (حدیث: 3430) اس دن کے بعد نہ کبھی حرم مکہ میں جنگ کی اجازت ملنی تھی نہ اس حوالے سے کوئی اندیشہ پیدا ہونے کا امکان تھا۔ اگلی روایات میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ اجازت فتح مکہ کے موقع پر دی گئی۔ اس روایت میں اوطاس کا سال کہا گیا۔ یہ فتح مکہ ہی کا موقع ہے۔ 17 رمضان 8 ھ کو اسلامی فوجیں پرامن طور پر مکہ میں داخل ہوئیں۔ اس کے فوراً بعد ہوازن، ثقیف، مضر، جُشم اور سعد بن بکر کے قبائل مسلمانوں سے جنگ کے لیے تیار ہو کر حنین کے قریب 'اوطاس' کی وادی میں خیمہ زن ہو گئے۔ فتح مکہ سے 19 دن بعد 6 شوال کو اسلامی افواج کو اوطاس کی طرف روانہ ہونا پڑا۔ وہیں حنین میں خونریز جنگ اور اللہ تعالیٰ نے ابتدائی آزمائش کے بعد اسلامی افواج کو فتح عطا فرمائی۔ اس جنگ میں بہت زیادہ اموال غنیمت حاصل ہوئے۔ اس سال کو بعض روایات میں فتح مکہ کا سال، بعض میں

اوطاس کا سال اور بعض میں جنگِ حنین کا سال کہا گیا ہے۔ تین دن متعہ کی اجازت کے فوراً بعد اوطاس اور اس کے قریب ہی حنین میں جنگ ہوئی۔

[٣٤١٩] ١٩-(١٤٠٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ، كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ، فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَتْ: مَا تُعْطِي؟ فَقُلْتُ: رِدَائِي. وَقَالَ صَاحِبِي: رِدَائِي. وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِّدَائِي، وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ، فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا، وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا، ثُمَّ قَالَتْ: أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي، فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ، فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا».

[3419] لیث نے ہمیں ربیع بن سبرہ جہنی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سبرہ (بن معبد جہنی ﷺ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (نکاح) متعہ کی اجازت دی۔ میں اور ایک آدمی بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، وہ جوان اور لمبی گردن والی خوبصورت اونٹنی جیسی تھی، ہم نے خود کو اس کے سامنے پیش کیا تو اس نے کہا: کیا دو گے؟ میں نے کہا: اپنی چادر۔ اور میرے ساتھی نے بھی کہا: اپنی چادر۔ میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے بہتر تھی، اور میں اس سے زیادہ جوان تھا۔ جب وہ میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھتی تو وہ اسے اچھی لگتی اور جب وہ میری طرف دیکھتی تو میں اس کے دل کو بھاتا، پھر اس نے (مجھ سے) کہا: تم اور تمھاری چادر ہی میرے لیے کافی ہے۔ اس کے بعد میں تین دن اس کے ساتھ رہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی کے پاس ان عورتوں میں سے، جن سے وہ متعہ کرتا ہے، کوئی (عورت) ہو، تو وہ اس کا راستہ چھوڑ دے۔''

[٣٤٢٠] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَّعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتْحَ مَكَّةَ. قَالَ: فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ - ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ - فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِي، وَلِيَ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ، وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنَ الدَّمَامَةِ، مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ، فَبُرْدِي خَلَقٌ

[3420] بشر بن مفضل نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمارہ بن غزیہ نے ربیع بن سبرہ سے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ میں شرکت کی، کہا: ہم نے وہاں پندرہ روز ــــ (الگ الگ دن اور راتیں گنیں تو) تیس شب و روز ــــ قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی، چنانچہ میں اور میری قوم کا ایک آدمی نکلے۔ مجھے حسن میں اس پر ترجیح حاصل تھی اور وہ تقریباً بدصورت تھا۔ ہم دونوں میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی، میری چادر پرانی تھی اور میرے چچازاد کی چادر نئی (اور) ملائم تھی، حتی کہ جب ہم مکہ کے نشیبی

وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ، غَضٌّ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ، أَوْ بِأَعْلَاهَا، فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِّثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ، فَقُلْنَا: هَلْ لَّكِ أَنْ يَّسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا؟ قَالَتْ: وَمَاذَا تَبْذُلَانِ؟ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدَهُ، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، وَيَرَاهَا صَاحِبِي يَنْظُرُ إِلٰى عِطْفِهَا، فَقَالَ: إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ وَّبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ. فَتَقُولُ: بُرْدُ هٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ، ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا، فَلَمْ أَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

علاقے میں یا اس کے بالائی علاقے میں پہنچے تو ہماری ملاقات لمبی گردن والی جوان اور خوبصورت اونٹنی جیسی عورت سے ہوئی، ہم نے کہا: کیا تم چاہتی ہو کہ ہم میں سے کوئی ایک تمھارے ساتھ متعہ کرے؟ اس نے کہا: تم دونوں کیا خرچ کرو گے؟ اس پر ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی چادر (اس کے سامنے) پھیلا دی، اس پر اس نے دونوں آدمیوں کو دیکھنا شروع کر دیا اور میرا ساتھی اس کو دیکھنے لگا اور اس کے پہلو پہ نظریں گاڑ دیں اور کہنے لگا: اس کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور ملائم ہے۔ اس پر وہ کہنے لگی: اس کی چادر میں بھی کوئی خرابی نہیں۔ تین بار یا دو بار یہ بات ہوئی۔ پھر میں نے اس سے متعہ کر لیا اور پھر میں اس کے ہاں سے (اس وقت تک) نہ نکلا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے (متعے کو) حرام قرار دے دیا۔

[٣٤٢١] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ. وَّزَادَ: قَالَتْ: وَهَلْ يَصْلُحُ ذٰلِكَ؟ وَفِيهِ: قَالَ: إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مَّحٌّ.

[3421] ہمیں وُہَیب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عُمارہ بن غزیہ نے حدیث بیان کی، کہا: ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: فتح مکہ کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے، آگے بشر کی حدیث کے مانند بیان کیا اور یہ اضافہ کیا: اس عورت نے کہا: کیا یہ (متعہ) جائز ہے؟ اور اسی (روایت) میں ہے: (میرے ساتھی نے) کہا: اس کی چادر پرانی بوسیدہ ہے۔

[٣٤٢٢] ٢١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ، وَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ، وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا».

[3422] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے حدیث سنائی کہ ان کے والد نے انھیں حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! بے شک میں نے تمھیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اور بلاشبہ اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے، اس لیے جس کسی کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی (عورت موجود) ہو تو وہ اس کا راستہ چھوڑ دے، اور جو کچھ تم لوگوں نے انھیں دیا ہے اس میں سے کوئی چیز (واپس) مت لو۔''

[٣٤٢٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، وَهُوَ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3423] عبدہ بن سلیمان نے عبدالعزیز بن عمر سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود اور (بیت اللہ کے) دروازے کے درمیان کھڑے ہوئے دیکھا، اور آپ فرما رہے تھے...... (آگے) ابن نمیر کی حدیث کی طرح ہے۔

[٣٤٢٤] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِالْمُتْعَةِ، عَامَ الْفَتْحِ، حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ، ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا.

[3424] عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (نکاح) متعہ (کے جواز) کا حکم دیا، پھر ابھی ہم وہاں سے نکلے نہ تھے کہ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

[٣٤٢٥] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ، أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَ: فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ؛ حَتّٰى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِّنْ بَنِي عَامِرٍ، كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ؛ فَخَطَبْنَاهَا إِلٰى نَفْسِهَا، وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي، وَتَرٰى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي، فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً، ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلٰى صَاحِبِي، فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِفِرَاقِهِنَّ.

[3425] عبدالعزیز بن ربیع بن سبرہ بن معبد نے کہا: میں نے اپنے والد ربیع بن سبرہ سے سنا، وہ اپنے والد سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو عورتوں کے ساتھ متعہ کر لینے کا حکم دیا۔ میں اور بنو سُلیم میں سے میرا ایک ساتھی نکلے، حتی کہ ہم نے بنو عامر کی ایک جوان لڑکی کو پایا، وہ ایک جوان اور خوبصورت لمبی گردن والی اونٹنی کی طرح تھی۔ ہم نے اسے نکاح (متعہ) کا پیغام دیا، اور اس کے سامنے اپنی چادریں پیش کیں، وہ غور سے دیکھنے لگی، مجھے میرے ساتھی سے زیادہ خوبصورت پاتی اور میرے ساتھی کی چادر کو میری چادر سے بہتر دیکھتی، اس کے بعد اس نے گھڑی بھر اپنے دل سے مشورہ کیا، پھر اس نے مجھے میرے ساتھی پر فوقیت دی، پھر یہ عورتیں تین دن تک ہمارے ساتھ رہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان کو علیحدہ کرنے کا حکم دے دیا۔

[٣٤٢٦] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ

[3426] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ربیع بن سبرہ سے اور انھوں نے اپنے

الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نِّكَاحِ الْمُتْعَةِ.

والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے نکاح متعہ سے منع فرمادیا۔

[٣٤٢٧] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى، يَوْمَ الْفَتْحِ، عَنْ مُّتْعَةِ النِّسَاءِ.

[3427] معمر نے زہری سے، انھوں نے ربیع بن سبرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول ﷺ نے فتح مکہ کے (دنوں میں سے ایک) دن عورتوں کے ساتھ (نکاح) متعہ کرنے سے منع فرمادیا۔

[٣٤٢٨] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى، عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ، مُتْعَةِ النِّسَاءِ، وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ.

[3428] صالح سے روایت ہے، کہا: ہمیں ابن شہاب نے ربیع بن سبرہ جہنی سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (سبرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ انھوں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے زمانے میں عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرما دیا تھا، اور یہ کہ ان کے والد (سبرہ) نے (اپنے ساتھی کے ہمراہ) دو سرخ چادریں پیش کرتے ہوئے نکاح متعہ کیا تھا۔

[٣٤٢٩] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا، أَعْمَى اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ، كَمَا أَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ، يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ، يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ. فَنَادَاهُ فَقَالَ: إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ، فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ - يُرِيدُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ - فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ، فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ.

[3429] مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ میں کھڑے ہوئے، اور کہا: بلاشبہ کچھ لوگ ہیں، اللہ نے ان کے دلوں کو بھی اندھا کر دیا ہے جس طرح ان کی آنکھوں کو اندھا کیا ہے۔ وہ لوگوں کو متعہ (کے جواز) کا فتویٰ دیتے ہیں، وہ ایک آدمی (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) پر تعریض کر رہے تھے، اس پر انھوں نے ان کو پکارا اور کہا: تم بے ادب، کم فہم ہو، میری عمر کی قسم! بلاشبہ امام المتقین کے عہد میں (نکاح) متعہ کیا جاتا تھا۔ ان کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: تم خود اپنے ساتھ اس کا تجربہ کر (دیکھو)، بخدا! اگر تم نے یہ کام کیا تو میں تمھارے (ہی ان) پتھروں سے (جن کے تم مستحق ہو گے) تمھیں رجم کروں گا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ

ابن شہاب نے کہا: مجھے خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے

ابْنِ سَيْفِ اللهِ ؛ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ، فَأَمَرَهُ بِهَا . فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ : مَهْلًا ! قَالَ : مَا هِيَ؟ وَاللهِ ! لَقَدْ فَعَلْتُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ .

خبر دی کہ اس اثنا میں جب وہ ان صاحب (ابن عباس ﷠) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی ان کے پاس آیا اور متعہ کے بارے میں ان سے فتویٰ مانگا تو انھوں نے اسے اس (کے جواز) کا حکم دیا۔ اس پر ابن ابی عمرہ انصاری ﷛ نے ان سے کہا: ٹھہریے! انھوں نے کہا: کیا ہوا؟ اللہ کی قسم! میں نے امام المتقین ﷺ کے عہد میں کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ : إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا ، كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ، ثُمَّ أَحْكَمَ اللهُ الدِّينَ وَنَهٰى عَنْهَا .

ابن ابی عمرہ ﷛ نے کہا: بلاشبہ یہ (ایسا کام ہے کہ) ابتدائے اسلام میں ایسے شخص کے لیے جو (حالات کی بنا پر) اس کے لیے مجبور کر دیا گیا ہو، اس کی رخصت تھی جس طرح (مجبوری میں) مردار، خون اور سور کے گوشت (کے لیے) ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو محکم کیا اور اس سے منع فرما دیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ : قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي عَامِرٍ، بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ، ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ .

ابن شہاب نے کہا: مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے بتایا کہ ان کے والد نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے زمانے میں بنو عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں (کی پیش کش) پر متعہ کیا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ سے منع فرما دیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَأَنَا جَالِسٌ .

ابن شہاب نے کہا: میں نے ربیع بن سبرہ سے سنا، وہ یہی حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کر رہے تھے اور میں (اس مجلس میں) بیٹھا ہوا تھا۔

[٣٤٣٠] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ : حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ . وَقَالَ : «أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِّنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ أَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ» .

[3430] ہمیں معقل نے ابن ابی عبلہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے متعے سے روکا اور فرمایا: ''خبردار! یہ تمھارے آج کے دن سے قیامت کے دن تک کے لیے حرام ہے اور جس نے (متعے کے عوض) کوئی چیز دی ہو وہ اسے واپس نہ لے۔''

[٣٤٣١] ٢٩-(١٤٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ،

[3431] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے

عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ، يَوْمَ خَيْبَرَ؛ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [انظر: ٥٠٠٥]

محمد بن علی (ابن حنفیہ) کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

[٣٤٣٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلَانٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ، نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَّالِكٍ.

[3432] ہمیں عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں جویریہ (بن اسماء بن عبید ضبعی) نے امام مالک رحمہ اللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: انھوں (محمد بن علی) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فلاں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے کہہ رہے تھے: تم حیرت میں پڑے ہوئے (حقیقت سے بے خبر) شخص ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا تھا...... آگے یحییٰ بن یحییٰ کی امام مالک رحمہ اللہ سے روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

[٣٤٣٣] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِّكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[3433] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن علی (ابن حنفیہ) کے دونوں بیٹوں حسن اور عبداللہ سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے خیبر کے دن (نکاح) متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔

[٣٤٣٤] ٣١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ. فَقَالَ: مَهْلًا، يَّا ابْنَ عَبَّاسٍ! فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[3434] عبیداللہ نے ابن شہاب سے، انھوں نے محمد بن علی کے دونوں بیٹوں حسن اور عبداللہ سے، ان دونوں نے اپنے والد (محمد ابن حنفیہ) سے، اور انھوں نے (اپنے والد) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ عورتوں سے متعہ کرنے کے بارے میں (فتویٰ دینے میں) نرمی سے کام لیتے ہیں، انھوں نے کہا: ابن عباس! ٹھہریے! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔

[٣٤٣٥] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[3435] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے محمد بن علی بن ابی طالب کے بیٹوں حسن اور عبداللہ سے (اور) ان دونوں نے اپنے والد (محمد بن علی ابن حنفیہ) سے روایت کی، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مکمل طور پر اپنا موقف نہیں چھوڑا، البتہ بعد کے عہد میں وہ اس جواز کو فوجیوں کے اضطرار کے وقت تک محدود کرتے تھے۔ (مرقاة المفاتيح، النكاح، باب إعلان النكاح والخطبة والشرط، حديث: 3148)

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ) (التحفة ٤)

باب: 4- نکاح میں عورت اور اس کے ساتھ اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

[٣٤٣٦] ٣٣-(١٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا».

[3436] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو، اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) اکٹھا نہ کیا جائے۔''

[٣٤٣٧] ٣٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ، أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ: الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

[3437] عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عورتوں کے بارے میں منع فرمایا کہ ان کو (نکاح میں باہم) جمع کیا جائے: عورت اور اس کی پھوپھی (یا) عورت اور اس کی خالہ۔

[٣٤٣٨] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: مَدَنِيٌّ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْ وَّلَدِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

[3438] عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بھائی کی بیٹی پر پھوپھی کو نہ بیاہا

- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الْأَخِ، وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ».

جائے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔" (اصل مقصود یہی ہے کہ یہ اکٹھی ایک شخص کے نکاح میں نہ آئیں۔)

[٣٤٣٩] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

[3439] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے قبیصہ بن ذؤیب کعبی نے خبر دی کہ انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو (اپنے نکاح میں ایک ساتھ) جمع کرے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ.

ابن شہاب نے کہا: ہم اس (منکوحہ عورت) کے والد کی خالہ اور والد کی پھوپھی کو بھی اسی حیثیت میں دیکھتے ہیں۔

[٣٤٤٠] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى؛ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا».

[3440] ہشام نے ہمیں یحییٰ سے حدیث بیان کی کہ انھوں (یحییٰ) نے ان (ہشام) کی طرف ابوسلمہ سے (اپنی) روایت کردہ حدیث لکھ کر بھیجی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے۔"

[٣٤٤١] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[3441] شیبان نے یحییٰ سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

[٣٤٤٢] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَلَا تُنْكَحُ

[3442] ہشام نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر (اپنے) نکاح کا پیغام نہ دے، اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور نہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی

الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِىءَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا».

اور خالہ کی موجودگی میں نکاح کیا جائے اور نہ کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کی پلیٹ کو (اپنے لیے) انڈیل لے۔ اسے (پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کیے بغیر) نکاح کر لینا چاہیے، بات یہی ہے کہ جو اللہ نے اس کے لیے لکھا ہوا ہے وہی اس کا ہے۔"

[٣٤٤٣] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا، أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِىءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا.

[3443] داود بن ابی ہند نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کسی عورت کے ساتھ، اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے (نکاح میں) ہوتے ہوئے، نکاح کیا جائے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو اس کی پلیٹ میں ہے، وہ (اسے اپنے لیے) انڈیل لے۔ بلاشبہ اللہ عزوجل (خود) اس کو رزق دینے والا ہے۔

[٣٤٤٤] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى وَابْنِ نَافِعٍ - قَالُوا: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

[3444] شعبہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کیا جائے۔

[٣٤٤٥] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[3445] ورقاء نے عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ، وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ) (التحفة ٥)

باب: 5- جو حالتِ احرام میں ہو اس کے لیے نکاح کرنا حرام اور نکاح کا پیغام بھیجنا مکروہ ہے

[٣٤٤٦] ٤١-(١٤٠٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ

[3446] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے نُبَیہ بن وہب سے روایت کی کہ عمر بن عبیداللہ (بن معمر جہنی) نے

نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ، بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَحَضَرَ ذٰلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ. فَقَالَ أَبَانٌ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ».

ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر (بن عثمان جہنی) کی بیٹی سے کر دیں، تو انھوں نے ابان بن عثمان کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ بھی آئیں، وہ امیر الحج بھی تھے۔ ابان نے کہا: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مُحْرِم (احرام باندھنے والا) نہ (خود) نکاح کرے نہ اس کا نکاح کرایا جائے اور نہ وہ نکاح کا پیغام بھیجے۔“

[٣٤٤٧] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ، وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ، فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ. فَقَالَ: أَلَا أُرَاهُ أَعْرَابِيًّا: «إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ». أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[3447] ایوب نے نافع سے روایت کی، کہا: مجھے نبیہ بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمر بن عبیداللہ بن معمر نے بھیجا۔ وہ شیبہ (بن جبیر) بن عثمان کی بیٹی کے لیے اپنے بیٹے کے نکاح کا پیغام بھیج رہے تھے تو مجھے انھوں نے ابان بن عثمان کی طرف بھیجا اور وہ امیر حج تھے، انھوں نے کہا: کیا میں اسے (عمر کو) ایک بدو (جیسا کام کرتے) نہیں دیکھ رہا؟ جو شخص حالت احرام میں ہو وہ نہ نکاح کرتا ہے نہ (کسی کا) نکاح کراتا ہے۔ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ سے دی تھی۔

[٣٤٤٨] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ. قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ».

[3448] مطر اور یعلیٰ بن حکیم نے نافع سے، انھوں نے نبیہ بن وہب سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حالت احرام میں ہو، وہ نہ نکاح کرے نہ نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔“

[٣٤٤٩] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[3449] ایوب بن موسیٰ نے نبیہ بن وہب سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (کی سند) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ».

آپ ﷺ نے فرمایا: ''محرم (جس نے احرام باندھ رکھا ہو وہ) نکاح کرے نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔''

[٣٤٥٠] ٤٥-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ؛ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ طَلْحَةَ، بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي الْحَجِّ، وَأَبَانُ ابْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانٍ: إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ، فَأُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ أَبَانٌ: أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا، إِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُنْكِحُ الْمُحْرِمُ».

[3450] سعید بن ابو ہلال نے مجھے نبیہ بن وہب سے حدیث بیان کی کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر نے ارادہ کیا کہ حج (کے ایام) میں اپنے بیٹے طلحہ کا نکاح شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کریں، ابان بن عثمان ان دنوں حج کے امیر تھے۔ تو انھوں نے ابان کی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ طلحہ بن عمر کا نکاح کر دوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں تو ابان نے انھیں جواب دیا: کیا مجھے تم ایک اکھڑ عراقی جیسے دکھائی نہیں دے رہے! بلاشبہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم (جو شخص حالت احرام میں ہو وہ) کسی کا نکاح نہ کرائے۔''

[٣٤٥١] ٤٦-(١٤١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ: جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[3451] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر اور اسحاق حنظلی سب نے سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے ابوشعثاء سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ احرام میں تھے۔

زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ؛ أَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا: میں نے یہ حدیث زہری کو سنائی تو انھوں نے کہا: مجھے یزید بن اصم نے خبر دی کہ آپ ﷺ نے ان (حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) سے اس حالت میں نکاح کیا جبکہ آپ احرام کے بغیر تھے۔

[٣٤٥٢] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو

[3452] داود بن عبدالرحمٰن نے ہمیں عمرو بن دینار سے خبر دی، انھوں نے ابوشعثاء جابر بن زید سے، انھوں نے حضرت

ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جبکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

[٣٤٥٣] ٤٨-(١٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

قَالَ: وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[3453] یزید بن اصم سے روایت ہے، کہا: مجھے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس حالت میں نکاح کیا کہ آپ احرام کے بغیر تھے۔

(یزید بن اصم نے) کہا: وہ میری بھی خالہ تھیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ تھیں۔

فائدہ: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا اپنا قول ہی اصل ہے۔ یہ نکاح اصل میں عمرۂ قضاء سے فراغت کے بعد ہوا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو غلط فہمی ہوئی کیونکہ موقع عمرہ ہی کا تھا اور رسول اللہ ﷺ عمرے کے بعد مکہ سے واپس آئے تو میمونہ رضی اللہ عنہا بیوی کے طور پر آپ کے ساتھ تھیں۔

(المعجم ٦) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ) (التحفة ٦)

باب: 6-اپنے مسلمان بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجنا حرام ہے، یہاں تک کہ وہ اجازت دے یا (ارادہ) ترک کر دے

[٣٤٥٤] ٤٩-(١٤١٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ». [انظر: ٣٨١١]

[3454] لیث نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ تم میں سے کوئی کسی (اور) کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے۔''

[٣٤٥٥] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

[3455] یحییٰ نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے

قَالَ: «لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ، إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ».

پیغامِ نکاح پر پیغام بھیجے الا یہ کہ وہ اسے اجازت دے۔"

[٣٤٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3456] علی بن مسہر نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[٣٤٥٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3457] ایوب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[٣٤٥٨] ٥١-(١٤١٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، أَوْ يَتَنَاجَشُوا، أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ، أَوْ يَبِيعَ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِىءَ مَا فِي إِنَائِهَا، أَوْ مَا فِي صَحْفَتِهَا.

[3458] عمرو ناقد، زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی۔ زہیر نے کہا: سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا بیچے یا لوگ (خریداری کی نیت کے بغیر) بڑھ چڑھ کر قیمت لگائیں یا کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے، یا کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے۔ اور نہ ہی کوئی عورت (اس غرض سے) اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے یا اس کی پلیٹ میں ہے وہ اسے (اپنے لیے) انڈیل لے۔

زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ.

عمرو نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے کیے جانے والے سودے پر سودابازی کرے۔

[٣٤٥٩] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَّلَا يَخْطُبِ الْمَرْءُ عَلٰى خِطْبَةِ

[3459] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم (خریدنے کی نیت کے بغیر) قیمت نہ بڑھاؤ اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے

أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرٰى لِتَكْتَفِيءَ مَا فِي إِنَائِهَا».

اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے وہ اسے (اپنے لیے) انڈیل لے۔"

[٣٤٦٠] ٥٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: «وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ».

[3460] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ معمر کی حدیث میں ہے: "اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر اضافہ (کی پیش کش) کرے۔"

[٣٤٦١] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ».

[3461] علاء کے والد (عبدالرحمٰن بن یعقوب) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "کوئی مسلمان کسی مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے، اور نہ اس کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے۔"

[٣٤٦٢] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[3462] احمد بن ابراہیم دورقی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے شعبہ نے علاء (بن عبدالرحمٰن جہنی) اور سہیل (بن ابی صالح سمان مدنی) سے، انھوں نے اپنے اپنے والد سے، ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے (یہی حدیث) روایت کی۔

[٣٤٦٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا: «عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ، وَخِطْبَةِ أَخِيهِ».

[3463] ہمیں محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالصمد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی مگر انھوں نے کہا: "اپنے بھائی کے سودے پر اور اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر۔" (روایت:3461 میں مسلمان کے الفاظ ہیں۔)

[٣٤٦٤] ٥٦-(١٤١٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَذَرَ».

[3464] عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے کہ انھوں نے منبر پر سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے، کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے، حتیٰ کہ وہ (خود اسے) چھوڑ دے۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ) (التحفة ٧)

باب: 7- نکاحِ شغار حرام اور باطل ہے

[٣٤٦٥] ٥٧-(١٤١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ، عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

[3465] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

اور شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ (دوسرا) بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرے گا اور ان دونوں کے درمیان مہر نہ ہو۔

[٣٤٦٦] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ؟.

[3466] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ عبیداللہ کی حدیث میں ہے، انھوں نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: شغار کیا ہے؟

[٣٤٦٧] ٥٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

[3467] عبدالرحمٰن سرّاج نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

[٣٤٦٨] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

[3468] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں

أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ».

شغار نہیں۔"

[٣٤٦٩] ٦١-(١٤١٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ.

[3469] ابن نمیر اور ابو اسامہ نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: وَّالشِّغَارُ أَنْ يَّقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأُزَوِّجُكَ ابْنَتِي، وَزَوِّجْنِي أُخْتَكَ وَأُزَوِّجُكَ أُخْتِي.

ابن نمیر نے اضافہ کیا: شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے: تم اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دو اور میں اپنی بیٹی کا نکاح تمھارے ساتھ کرتا ہوں۔ اور تم اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ کر دو میں اپنی بہن کا نکاح تمھارے ساتھ کرتا ہوں۔

[٣٤٧٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ [وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ] بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3470] عبدہ نے عبیداللہ (بن عمر) سے اسی سند کے ساتھ یہ (حدیث) بیان کی، اور انھوں نے ابن نمیر کا اضافہ ذکر نہیں کیا۔

[٣٤٧١] ٦٢-(١٤١٧) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ.

[3471] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ الْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ) (التحفة ٨)

باب: 8- نکاح کی شرائط کو پورا کرنا

[٣٤٧٢] ٦٣-(١٤١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:

[3472] یحییٰ بن ایوب نے کہا: ہمیں ہُشیم نے حدیث بیان کی، ابن نمیر نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی،

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ، مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ». هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَّابْنِ الْمُثَنَّى، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ: «الشُّرُوطِ».

ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابوخالد احمر نے حدیث سنائی اور محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے عبدالحمید بن جعفر سے، انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ پوری کیے جانے کے لائق شرط وہ ہے جس سے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔'' یہ ابوبکر اور ابن مثنیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں، البتہ ابن مثنیٰ نے (الشرط کی بجائے) الشروط (شرطیں وہ ہیں) کہا ہے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ اسْتِيذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ، وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ) (التحفة ٩)

باب:9- نکاح میں ثیبہ (جس کی پہلے بھی شادی ہوئی تھی) سے اس کے بولنے اور باکرہ سے اس کی خاموشی (عدمِ انکار) کے ذریعے سے اجازت لینا

[٣٤٧٣] ٦٤-(١٤١٩) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ».

[3473] ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا خاوند نہ رہا ہو اس کا نکاح (اس وقت تک) نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے پوچھ لیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے اجازت لی جائے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی اجازت کیسے ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ایسے) کہ وہ خاموش رہے (انکار نہ کرے۔)''

فائدہ: ''أیّم'' سے مراد ایسی عورت ہے جس کا خاوند نہ ہو، یعنی فوت ہو گیا ہو یا طلاق ہو گئی ہو۔ بعض اوقات اس سے مطلقاً غیر شادی شدہ عورت مراد لی جاتی ہے جس میں کنواری بھی شامل ہے لیکن عموماً بیوہ یا مطلقہ کو ہی ''ایّم'' کہا جاتا ہے۔ اس حدیث میں بھی ''ایّم''، ''بکر''، یعنی کنواری کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے۔ مراد بیوہ یا مطلقہ عورت ہے۔

[٣٤٧٤] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ

[3474] حجاج بن ابوعثمان، اوزاعی، شیبان، معمر اور معاویہ (بن سلام) سب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی

ابْنُ أَبِي عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ. بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ هِشَامٍ وَّإِسْنَادِهِ. وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَّشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

سند سے، ہشام کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، اور اس حدیث میں ہشام، شیبان اور معاویہ بن سلام کی حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

[٣٤٧٥] ٦٥-(١٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلٰى عَائِشَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا، أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، تُسْتَأْمَرُ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ».

[3475] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے اس کا نکاح (کرنے کا ارادہ) کریں، کیا اس سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی یا نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ہاں، اس کی مرضی معلوم کی جائے گی۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے آپ سے عرض کی: وہ تو یقیناً حیا محسوس کرے گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ خاموش رہی تو یہی اس کی اجازت ہوگی۔''

[٣٤٧٦] ٦٦-(١٤٢١) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

[3476] سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہم سے امام مالک نے حدیث بیان کی۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ کو عبداللہ بن فضل نے نافع بن جبیر کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

الْفَضْلِ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا»؟ قَالَ: نَعَمْ.

سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا شوہر نہ رہا ہو وہ اپنے ولی کی نسبت اپنے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کے (نکاح کے) بارے میں اجازت لی جائے اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے''؟ تو امام مالک نے جواب دیا: ہاں۔

فائدہ: عورت دوہاجو ہے تو اس کی شادی کا فیصلہ اس کا اپنا ہوگا اور وہ بول کر اس فیصلے کا اظہار کرے گی۔ کنواری کا ولی اس کی مرضی کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ فیصلے میں شرکت اور رضامندی کے بعد نکاح کے وقت اگر پوچھنے پر وہ انکار نہ کرے تو یہی اس کی رضامندی ہے۔

[٣٤٧٧] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ: سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا».

[3477] قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں سفیان نے زیاد بن سعد سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن فضل سے روایت کی، انھوں نے نافع بن جبیر کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے شادی شدہ زندگی گزاری ہو وہ اپنے بارے میں اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کی مرضی پوچھی جائے اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔''

[٣٤٧٨] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا» وَرُبَّمَا قَالَ: «وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا».

[3478] ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: ''جس عورت نے شادی شدہ زندگی گزاری ہو وہ اپنے بارے میں اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کا والد اس کے (نکاح کے) بارے میں اجازت لے گا، اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔'' اور کبھی انھوں نے کہا: ''اور اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ) (التحفة ١٠)

باب: 10- والد کے ہاتھوں کم عمر کنواری (بیٹی) کا نکاح

[٣٤٧٩] ٦٩-(١٤٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. ؛ ح:

[3479] ابو اسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لِسِتِّ سِنِينَ، وَبَنٰى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ.

کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور جب میں نو برس کی تھی تو میرے ساتھ گھر بسایا۔

قَالَتْ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا، فَوَفٰى شَعْرِي جُمَيْمَةً، فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، وَأَنَا عَلٰى أُرْجُوحَةٍ، وَّمَعِيَ صَوَاحِبِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا، وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي، فَأَخَذَتْ بِيَدِي، فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ. فَقُلْتُ: هَهْ هَهْ، حَتّٰى ذَهَبَ نَفَسِي، فَأَدْخَلَتْنِي بَيْتًا، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى، فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ.

کہا: ہم (ہجرت کے بعد) مدینہ آئے تو میں ایک مہینہ بخار میں مبتلا رہی۔ (اور میرے سر کے بال جھڑ گئے، جب صحت یاب ہوئی تو) پھر میرے بال (اچھی طرح سے اگ آئے حتی کہ) گردن سے نیچے تک کی چٹیا بن گئی۔ (ان دنوں ایک روز میری والدہ) ام رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں جبکہ میں جھولے پر (جھول رہی) تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں، انھوں نے مجھے زور سے آواز دی، میں ان کے پاس گئی، مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔ انھوں نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے دروازے پر لا کھڑا کیا، (سانس پھولنے کی وجہ سے) میرے منہ سے ھہ ھہ کی آواز نکل رہی تھی، حتیٰ کہ جب میری سانس (چڑھنے کی کیفیت) چلی گئی تو وہ مجھے ایک گھر کے اندر لے آئیں تو (غیر متوقع طور پر) وہاں انصار کی عورتیں (جمع) تھیں، وہ کہنے لگیں، خیر و برکت پر اور اچھے نصیب پر (آئی ہو۔) تو انھوں (میری والدہ) نے مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ انھوں نے میرا سر دھویا، اور مجھے بنایا سنوارا، پھر میں اس کے سوا کسی بات پر نہ چونکی کہ اچانک چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ اور ان عورتوں نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔

فائدہ: اگر ولی بلوغت سے پہلے لڑکی کا نکاح کر دے تو وہ جائز ہوگا۔ لیکن بالغ ہونے کے بعد لڑکی کو اختیار ہوگا کہ وہ چاہے تو اس شادی کو قبول کرے اور چاہے تو اس کو مسترد کر دے۔ اس کو خیارِ بلوغ کہا جاتا ہے۔ اگر معاشرے کی خرابی کی بنا پر کم سن لڑکی کے نکاح کی اجازت غلط طور پر استعمال ہو رہی ہو جیسے آج کل دیکھنے میں آ رہا ہے تو حکومت کو لوگوں کے مشورے سے اس پر انتظامی طور پر پابندی لگانے اور ضرورت ہو تو پابندی اٹھانے دونوں باتوں کی اجازت ہے۔

[٣٤٨٠] ٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3480] ابو معاویہ اور عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے،

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ [هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ] عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنٰى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ.

انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ نکاح کیا جب میں چھ سال کی تھی اور میرے ساتھ گھر بسایا جب میں نو سال کی تھی۔

[٣٤٨١] ٧١-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، وَلُعَبُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

[3481] زہری نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا جب وہ سات سال کی تھیں، اور گھر بسایا جب وہ نو سال کی تھیں اور ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ انھیں چھوڑ کر فوت ہوئے جب وہ اٹھارہ سال کی تھیں۔

[٣٤٨٢] ٧٢ - (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ، وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

[3482] اسود نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں اور ان کی رخصتی ہوئی جبکہ وہ نو برس کی تھیں اور آپ فوت ہوئے جبکہ وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

فائدہ: نکاح کے وقت حضرت عائشہ ؓ کی عمر کے چھ سال پورے ہو چکے تھے اور وہ ساتویں سال میں تھیں۔

(المعجم ١١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ وَالتَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ، وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ) (التحفة ١١)

باب: 11- شوال کے مہینے میں شادی کرنا، شادی کرانا اور شوال میں رخصتی ہونا مستحب ہے

[٣٤٨٣] ٧٣-(١٤٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

[3483] وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عروہ سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے

ابْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ، وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي؟ قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ.

حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شوال میں میرے ساتھ نکاح کیا، اور شوال ہی میں میرے ساتھ گھر بسایا، تو رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں سے کون سی بیوی آپ کے ہاں مجھ سے زیادہ خوش نصیب تھی؟ (عروہ نے) کہا: حضرت عائشہ ؓ پسند کرتی تھیں کہ اپنی (رشتہ دار اور زیر کفالت) عورتوں کی رخصتی شوال میں کریں۔ (جبکہ عربوں میں پرانا تصور یہ تھا کہ شوال میں نکاح اور رخصتی شادی کے لیے ٹھیک نہیں۔)

[٣٤٨٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ.

[3484] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ کے عمل (خاندان کی بچیوں کا شوال میں شادی کرانے) کا تذکرہ نہیں کیا۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ نَدْبِ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ وَكَفَّيْهَا لِمَنْ يُرِيدُ تَزَوُّجَهَا) (التحفة ١٢)

باب: 12- مرد کے لیے جس عورت سے وہ شادی کرنا چاہے، اس کا چہرے اور ہتھیلیاں دیکھ لینا مستحب ہے

[٣٤٨٥] ٧٤-(١٤٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا».

[3485] سفیان نے ہمیں یزید بن کیسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا، آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح (طے) کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟'' اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔''

[٣٤٨٦] ٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ

[3486] مروان بن معاویہ فزاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن کیسان نے ابوحازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟ فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا» قَالَ: قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا. قَالَ: «عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟» قَالَ: عَلٰى أَرْبَعِ أَوَاقٍ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلٰى أَرْبَعِ أَوَاقٍ؟ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ، مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ، وَلٰكِنْ عَسٰى أَنْ نَّبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ» قَالَ: فَبَعَثَ بَعْثًا إِلٰى بَنِي عَبْسٍ، بَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ.

کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور کہا: میں نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔'' اس نے جواب دیا: میں نے اسے دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کتنے مہر پر تم نے اس سے نکاح کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: چار اوقیہ پر۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''چار اوقیہ چاندی پر؟ گویا تم اس پہاڑ کے پہلو سے چاندی تراشتے ہو! تمھیں دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ موجود نہیں، البتہ جلد ہی ہم تمھیں ایک لشکر میں بھیج دیں گے تمھیں اس سے (غنیمت کا حصہ) مل جائے گا۔'' کہا: اس کے بعد آپ ﷺ نے بنو عبس کی جانب ایک لشکر روانہ کیا (تو) اس آدمی کو بھی اس میں بھیج دیا۔

فائدہ: یہ شخص آپ کے پاس دوبار آیا۔ پہلے آیا تو آپ نے اسے تلقین فرمائی کہ وہ اس عورت کو دیکھ لے جس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ وہ دوبارہ آیا اور عرض کی کہ اس نے نکاح کر لیا ہے رخصتی باقی تھی اور اس کا اصل مقصد حق مہر کے حوالے سے مدد لینا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا اس نے اس عورت کو دیکھا تھا؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے اگلا سوال کیا کہ کتنے حق مہر پر شادی کی ہے اس نے چار اوقیہ (تقریباً 160 درہم) کی مقدار بتائی۔ ہجرت کے بعد جب گھر بار، مال ومتاع سب کچھ چھوٹ گیا تھا تو یہ مہر کی بڑی مقدار تھی۔ مدینہ میں جو بنیادی طور پر ایک زرعی شہر تھا، مکہ جیسے تجارتی شہر کے مقابلے میں کم حق مہر مروج تھا۔ کیونکہ وہاں درہم و دینار کی ریل پیل نہیں تھی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَّخَاتَمَ حَدِيدٍ، وَّغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ قَلِيلٍ وَّكَثِيرٍ وَّاسْتِحْبَابِ كَوْنِهِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ لِّمَنْ لَّا يُجْحَفُ بِهِ)

(التحفة ١٣)

باب: 13- مہر قرآن کی تعلیم، لوہے کی انگوٹھی اور اس کے علاوہ (کسی بھی چیز کی) تھوڑی یا زیادہ مقدار ہوسکتا ہے، اور جو شخص اس کی وجہ سے مشقت میں نہ پڑے اس کی طرف سے پانچ سو درہم (مہر) ہونا مستحب ہے

[٣٤٨٧] ٧٦-(١٤٢٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[3487] یعقوب بن عبد الرحمٰن القاری اور عبد العزیز بن ابی حازم نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد

الْقَارِيَّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا، جَلَسَتْ. فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا. فَقَالَ: «فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» فَقَالَ: لَا، وَاللهِ! يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ، فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ! مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُنْظُرْ وَلَوْ خَاتِمٌ مِّنْ حَدِيدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ: لَا، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! وَلَا خَاتِمٌ مِّنْ حَدِيدٍ، وَّلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَّا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَّبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ» فَجَلَسَ الرَّجُلُ، حَتّٰى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ لَهُ. فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا - عَدَّدَهَا - فَقَالَ: «تَقْرَأُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ» هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ،

ساعدی ﷜ سے روایت کی، کہا: ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی ذات آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں، آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر کی، آپ اپنی نظر نیچے سے اوپر تک اور اوپر سے نیچے تک لے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اس پر آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! اگر آپ کو اس (کے ساتھ شادی) کی ضرورت نہیں تو اس کی شادی میرے ساتھ کر دیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس (حق مہر میں دینے کے لیے) کوئی چیز ہے؟'' اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! (کچھ) نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، دیکھو تمھیں کچھ ملتا ہے؟'' وہ گیا پھر واپس آیا اور عرض کی: نہیں، اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں ملا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو! چاہے لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' وہ گیا پھر واپس آیا، اور عرض کی، نہیں، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، البتہ میری یہ تہبند ہے۔ سہل نے کہا: اس کے پاس (کندھے کی) چادر بھی نہیں تھی۔ اس میں سے آدھی (بطور مہر) اس کے لیے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے تہبند کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہنو گے تو اس (کے جسم) پر اس میں سے کچھ نہیں ہوگا اور اگر وہ پہنے گی تو تم پر اس میں سے کچھ نہیں ہوگا۔'' اس پر وہ آدمی بیٹھ گیا۔ اسے بیٹھے ہوئے لمبا وقت ہو گیا تو وہ کھڑا ہو گیا (اور چل دیا۔) رسول اللہ ﷺ نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے آپ ﷺ کی خاطر بلا لیا گیا، جب

وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ .

وہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس قرآن کتنا ہے؟'' (تمھیں کتنا قرآن یاد ہے؟) اس نے عرض کی: میرے پاس فلاں سورت اور فلاں سورت ہے۔اس نے وہ سورتیں شمار کیں۔تو آپ نے پوچھا: ''تم انھیں زبانی پڑھتے ہو؟'' اس نے عرض کی، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، تمھیں جتنا قرآن یاد ہے اس کے عوض (نکاح کے لیے) تمھیں اس کا مالک (خاوند) بنا دیا گیا ہے۔'' یہ ابن ابوحازم کی حدیث ہے، یعقوب کی حدیث بھی الفاظ میں اسی کے قریب ہے۔

فائدہ: قرآن کی رو سے یہ اجازت رسول اللہ ﷺ کے لیے تھی کہ کوئی عورت خود کو آپ کے لیے ہبہ کر سکتی تھی، کسی اور کے لیے اس بات کی اجازت نہیں۔آپ ﷺ نے ہبہ ہو جانے کے بعد اس عورت کو اچھی طرح دیکھا کیونکہ آپ کو یہ فیصلہ فرمانا تھا کہ اس کی زندگی کس طرح کے انسان کے ساتھ اچھی گزرے گی۔اس عورت نے صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے خود کو ہبہ کیا تھا۔آپ ﷺ نے اس کی شادی ایسے ہی آدمی کے ساتھ کر دی جس کی کل متاع ہی قرآن کی سورتیں تھیں۔یہ مناسب ترین جوڑی تھی۔

[٣٤٨٨] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ. يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَائِدَةَ قَالَ: «إِنْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا، فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ».

[3488] حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، دراوردی اور زائدہ سب نے ابوحازم سے، انھوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی، ان میں سے کچھ راوی دوسروں پر اضافہ کرتے ہیں۔مگر زائدہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، میں نے اس سے تمھاری شادی کر دی ہے، اس لیے (اب) تم اسے قرآن کی تعلیم دو۔''

[٣٤٨٩] ٧٨-(١٤٢٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ؛ ح:

[3489] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ، (ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ (کی بیویوں) کا

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا. قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ. فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ.

مہر کتنا (ہوتا) تھا؟ انھوں نے جواب دیا: اپنی بیویوں کے لیے آپ کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نَشّ تھا۔ (پھر) انھوں نے پوچھا: جانتے ہو نش کیا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں، انھوں نے کہا: آدھا اوقیہ، یہ کل 500 درہم بنتے ہیں اور یہی اپنی بیویوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا مہر تھا۔

[٣٤٩٠] ٧٩-(١٤٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى -، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ. قَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. قَالَ: «فَبَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

[3490] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے لباس) پر زرد (زعفران کی خوشبو کا) نشان دیکھا تو فرمایا: "یہ کیا ہے؟" انھوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول (ﷺ)! میں نے سونے کی ایک گٹھلی کے وزن پر ایک عورت سے شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تمھیں برکت دے۔ ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری سے کرو۔"

فوائد: ① "نواۃ من ذھب" ایک دینار کے چوتھے حصے کو کہا جاتا تھا۔ اس وقت کی قیمت کے مطابق یہ پانچ درہم بنتے تھے۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے ترجمۃ الباب (باب کے عنوان) میں اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگرچہ عام حالات میں مردوں کو زعفران لگانے کی اجازت نہیں، لیکن دولھا اس ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔

[٣٤٩١] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْلِمْ

[3491] ابوعوانہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سونے کی گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "ولیمہ کرو خواہ ایک

وَلَوْ بِشَاةٍ».

بکری سے کرو۔"

[٣٤٩٢] ٨١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، وَّأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

[3492] وکیع نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ اور حُمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سونے کی ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا اور یہ کہ نبیِ اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: "ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے کرو۔"

[٣٤٩٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً.

[3493] ابوداود، وہب بن جریر اور شبابہ سب نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حمید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، البتہ وہب کی حدیث میں یوں ہے: "انھوں نے کہا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔"

[٣٤٩٤] ٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُولُ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: «كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟» فَقُلْتُ: نَوَاةً. وَفِي حَدِيثِ إِسْحَاقَ: مِنْ ذَهَبٍ.

[3494] اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن قدامہ نے کہا: ہمیں نضر بن شُمَیل نے خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن صُہَیب نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ مجھ پر شادی کی بشاشت (خوشی) نمایاں تھی، میں نے عرض کی: میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کی ہے، آپ نے پوچھا: "تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟" میں نے عرض کی: ایک گٹھلی۔ اور اسحاق کی حدیث میں ہے: سونے کی۔

[٣٤٩٥] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ - قَالَ شُعْبَةُ: وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تَزَوَّجَ

[3495] ابو داود نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوحمزہ سے حدیث بیان کی ــ شعبہ نے کہا: ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ (کیسان) ہے ــ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن

امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ.

بن عوف رضی اللہ عنہ نے سونے کی گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے) کے عوض ایک عورت سے شادی کی۔

[٣٤٩٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ وَّلَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: مِنْ ذَهَبٍ.

[3496] وہب نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ایک نے کہا: سونے کی (ایک گٹھلی۔)

(المعجم ١٤) - (بَابُ فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا) (التحفة ١٤)

باب: 14- اپنی لونڈی کو آزاد کرنے پھر اس سے شادی کر لینے کی فضیلت

[٣٤٩٧] ٨٤-(١٣٦٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ. قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ، وَإِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ- وَاللّٰهِ! قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: مُحَمَّدٌ- وَّالْخَمِيسُ. قَالَ: وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، وَّجُمِعَ السَّبْيُ، فَجَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَعْطِنِي جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ. فَقَالَ: «اذْهَبْ فَخُذْ

[3497] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں عبدالعزیز سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ لڑی۔ کہا: ہم نے اس کے قریب ہی صبح کی نماز ادا کی، اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہوئے، میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پچھلی طرف سوار تھا، اللہ کے نبی ﷺ نے خیبر کے (اس کی طرف جانے والے) تنگ راستوں میں سواری کو تیز چلایا، میرا گھٹنا اللہ کے نبی ﷺ کی ران کو چھو رہا تھا، اللہ کے نبی ﷺ کی ران سے تہبند ہٹ گیا اور میں اللہ کے نبی ﷺ کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ جب آپ ﷺ بستی میں داخل ہوئے تو فرمایا: ''اللہ سب سے بڑا ہے۔ خیبر اُجڑ گیا۔ بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جن کو ڈرایا گیا تھا۔'' آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔ کہا: لوگ اپنے کاموں کے لیے نکل چکے تھے۔ انھوں نے (یہ منظر دیکھا تو) کہا: اللہ کی قسم یہ محمد ﷺ ہیں۔ عبدالعزیز نے کہا: (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا کہ) ہمارے بعض ساتھیوں نے بتایا: (ان میں سے بعض نے یہ بھی کہا:) محمد ﷺ ہیں اور لشکر ہے۔

جَارِيَةً» فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ! أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ، صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ؟ مَاتَصْلُحُ إِلَّا لَكَ. قَالَ: «ادْعُوهُ بِهَا» قَالَ: فَجَاءَ بِهَا، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا» قَالَ: وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا.

(انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے خیبر کو بزور قوت حاصل کیا۔ قیدیوں کو اکٹھا کرلیا گیا تو حضرت دِحیہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا کر ایک لونڈی لے لو'' تو انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اس پر ایک آدمی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عنایت کردی ہے جو بنوقریظہ اور بنونضیر کی شہزادی ہے؟ وہ تو آپ کے علاوہ اور کسی کے شایانِ شان نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں اس (لڑکی) سمیت بلا لاؤ۔'' وہ اسے لے کر حاضر ہوئے، جب نبی ﷺ نے صفیہ کو دیکھا تو فرمایا: ''قیدیوں میں سے اس کے سوا کوئی اور لونڈی لے لو۔'' (آگے آئے گا کہ اپنی مرضی کی اور لونڈی کے علاوہ، آپ نے اپنی طرف سے اسے مزید کنیزیں بھی عطا فرمائیں، حدیث: 3500) کہا: اور آپ ﷺ نے انھیں آزاد کیا اور ان سے شادی کرلی۔

فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا. فَقَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِيءْ بِهِ» قَالَ: وَبَسَطَ نِطَعًا. قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٣٢١]

(حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک اور شاگرد) ثابت نے ان سے کہا: ابوحمزہ! آپ ﷺ نے انھیں کیا مہر دیا تھا؟ انھوں نے کہا: خود ان کو (انھیں دیا تھا،) آپ ﷺ نے انھیں آزاد کیا (انھیں اپنی جان کا مالک بنایا) اور (اس کے عوض) ان سے نکاح کیا۔ جب آپ ﷺ (واپسی پر ابھی) راستے میں تھے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انھیں آپ کے لیے تیار کیا اور رات کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی ﷺ نے دلھے کی حیثیت سے صبح کی۔ آپ نے (اپنے ساتھیوں سے) فرمایا: ''جس کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہو تو وہ اسے لے آئے۔'' اور آپ ﷺ نے چمڑے کا دسترخوان بچھوا دیا۔ کہا: تو کوئی آدمی پنیر لے کر آنے لگا، کوئی کھجور لے کر آنے لگا اور کوئی گھی لے کر آنے لگا۔ پھر لوگوں نے (کھجور، پنیر اور گھی کو) اچھی طرح ملا کر حلوہ

تیار کیا۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

[٣٤٩٨] ٨٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّشُعَيْبِ بْنِ حَبْحَابٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُالرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ: تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا.

[3498] حماد، یعنی ابن زید نے ثابت اور عبدالعزیز بن صہیب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ حماد نے ثابت اور شعیب بن حَبْحَاب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ اسی طرح ابوعوانہ نے قتادہ اور عبدالعزیز سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ ابوعوانہ (ہی) نے ابوعثمان سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے شعیب بن حَبْحَاب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح یونس بن عبید نے شعیب بن حَبْحَاب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ان سب نے (کہا: انھوں نے) نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔ معاذ کی اپنے والد (ہشام) سے روایت کردہ حدیث میں ہے: آپ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کی آزادی، ان کو مہر میں دی۔

[٣٤٩٩] ٨٦-(١٥٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا: «لَهُ أَجْرَانِ». [راجع: ٣٨٧]

[3499] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں، جو اپنی لونڈی کو آزاد کرتا ہے، پھر اس سے شادی کرتا ہے، فرمایا: ''اس کے لیے دو اجر ہیں۔'' (آزاد کرنے کا اجر اور اس کے بعد شادی کے ذریعے اسے عزت کا مقام دینے کا اجر۔)

[٣٥٠٠] ٨٧-(١٣٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ

[3500] حماد بن سلمہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ثابت نے ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں خیبر کے دن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوار تھا، اور میرا پاؤں رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کو چھو رہا تھا۔ کہا: ہم

رفتار تیز کر لی۔ کہا: اونٹنی عضباء ٹھوکر کھا کر گر گئی اور رسول اللہ ﷺ (پالان سے) نکل گئے اور وہ (سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا) بھی نکل کر گر گئیں، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کو پردے میں کیا، عورتیں اوپر سے جھانک رہی تھیں، کہنے لگیں: اللہ یہودی عورت کو دور کرے۔

قَالَ: قُلْتُ: يَاأَبَا حَمْزَةَ! أَوَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَاللّٰهِ! لَقَدْ وَقَعَ.

(ثابت نے) کہا: میں نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ گر پڑے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں اللہ کی قسم! آپ گر پڑے تھے۔

قَالَ أَنَسٌ: وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ، لَمْ يَخْرُجَا، فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلٰى نِسَآئِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ: «سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، كَيْفَ أَنْتُمْ يَاأَهْلَ الْبَيْتِ؟» فَيَقُولُونَ: بِخَيْرٍ يَّا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ؟ فَيَقُولُ: «بِخَيْرٍ» فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ، فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا، فَوَاللّٰهِ! مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الأحزاب: ٥٣] الْآيَةَ. [راجع: ٣٣٢١، ٣٤٩٧]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں بھی شرکت کی تھی۔ آپ نے لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹی اور گوشت کھلایا تھا، آپ مجھے بھیجتے تھے میں لوگوں کو (کھانے کے لیے) بلاتا تھا۔ جب آپ فارغ ہوئے، تو کھڑے ہو گئے اور میں نے بھی آپ کی پیروی کی، پیچھے دو آدمی رہ گئے، باہمی گفتگو نے ان دونوں کو ساتھ لگائے رکھا۔ وہ دونوں نہ نکلے۔ آپ نے (چلتے ہوئے) اپنی ازواج مطہرات کے پاس جانا شروع کیا۔ آپ ان میں سے ہر ایک کو سلام کرتے، (فرماتے) ''تم پر سلامتی ہو، گھر والو! آپ کیسے ہو؟'' وہ جواب دیتے: اللہ کے رسول! خیریت سے ہیں۔ آپ نے اپنے اہل (نئی اہلیہ) کو کیسا پایا؟ رسول اللہ ﷺ جواب دیتے: ''خیر و (عافیت) کے ساتھ۔'' جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو واپس ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا، جب آپ دروازے پر پہنچے تو آپ نے اُن دو آدمیوں کو دیکھا (کہ) باہمی گفتگو نے ان دونوں کو ساتھ لگا رکھا ہے، جب ان دونوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ واپس آرہے ہیں تو وہ دونوں اٹھے اور چلے گئے۔ اللہ کی قسم! (اب) مجھے معلوم نہیں کہ میں نے آپ کو بتایا یا آپ پر وحی نازل کی گئی کہ وہ دونوں چلے گئے ہیں۔ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ پھر آپ نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ

رفتار تیز کر لی۔ کہا: اونٹنی عضباء ٹھوکر کھا کر گر گئی اور رسول اللہ ﷺ (پالان سے) نکل گئے اور وہ (سیدہ صفیہ ؓ) بھی نکل کر گر گئیں، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کو پردے میں کیا، عورتیں اوپر سے جھانک رہی تھیں، کہنے لگیں: اللہ یہودی عورت کو دور کرے۔

قَالَ: قُلْتُ: يَاأَبَا حَمْزَةَ! أَوَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَاللّٰهِ! لَقَدْ وَقَعَ.

(ثابت نے) کہا: میں نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ گر پڑے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں اللہ کی قسم! آپ گر پڑے تھے۔

قَالَ أَنَسٌ: وَّشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا، وَّكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ، لَمْ يَخْرُجَا، فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلٰى نِسَائِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ: «سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، كَيْفَ أَنْتُمْ يَاأَهْلَ الْبَيْتِ؟» فَيَقُولُونَ: بِخَيْرٍ يَّا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ؟ فَيَقُولُ: «بِخَيْرٍ» فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ، فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا، فَوَاللّٰهِ! مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الأحزاب: ٥٣] الْآيَةَ. [راجع: ٣٣٢١، ٣٤٩٧]

حضرت انس ؓ نے کہا: اور میں نے حضرت زینب ؓ کے ولیمے میں بھی شرکت کی تھی۔ آپ نے لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹی اور گوشت کھلایا تھا، آپ مجھے بھیجتے تھے میں لوگوں کو (کھانے کے لیے) بلاتا تھا۔ جب آپ فارغ ہوئے، تو کھڑے ہو گئے اور میں نے بھی آپ کی پیروی کی، پیچھے دو آدمی رہ گئے، باہمی گفتگو نے ان دونوں کو ساتھ لگائے رکھا۔ وہ دونوں نہ نکلے۔ آپ نے (چلتے ہوئے) اپنی ازواج مطہرات کے پاس جانا شروع کیا۔ آپ ان میں سے ہر ایک کو سلام کرتے، (فرماتے) ''تم پر سلامتی ہو، گھر والو! آپ کیسے ہو؟'' وہ جواب دیتے: اللہ کے رسول! خیریت سے ہیں۔ آپ نے اپنے اہل (نئی اہلیہ) کو کیسا پایا؟ رسول اللہ ﷺ جواب دیتے: ''خیر و (عافیت) کے ساتھ۔'' جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو واپس ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا، جب آپ دروازے پر پہنچے تو آپ نے اُن دو آدمیوں کو دیکھا (کہ) باہمی گفتگو نے ان دونوں کو ساتھ لگا رکھا ہے، جب ان دونوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ واپس آ رہے ہیں تو وہ دونوں اٹھے اور چلے گئے۔ اللہ کی قسم! (اب) مجھے معلوم نہیں کہ میں نے آپ کو بتایا یا آپ پر وحی نازل کی گئی کہ وہ دونوں چلے گئے ہیں۔ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ پھر آپ نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ

پر رکھا تو میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم لوگ نبی ﷺ کے گھروں میں مت داخل ہو الّا یہ کہ تمھیں (اس کی) اجازت دی جائے۔''

[٣٥٠١] ٨٨-(١٣٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ فِي مَقْسَمِهِ، وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: وَيَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا. قَالَ: فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ: «أَصْلِحِيهَا» قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ، ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِنَا بِهِ» قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيقِ، حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا حَيْسًا، فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَيْسِ، وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى جَنْبِهِمْ مِّنْ مَّاءِ السَّمَاءِ. قَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ: فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هِشْنَا إِلَيْهَا، فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا، وَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَطِيَّتَهُ. قَالَ: وَصَفِيَّةُ خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ.

[3501] سلیمان بن مغیرہ نے ہمیں ثابت سے حدیث بیان کی کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت صفیہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں آگئیں، (آپ ﷺ نے دحیہ رضی اللہ عنہ کو اپنے حصے کی ایک کنیز لینے کی اجازت دے کر غیر رسمی طور پر تقسیم کا آغاز فرما دیا تھا۔) لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کی تعریف کرنے لگے، وہ کہہ رہے تھے: ہم نے قیدیوں میں ان جیسی عورت نہیں دیکھی۔ تو آپ نے دحیہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، اور ان کے بدلے میں جو انھوں نے چاہا، آپ ﷺ نے دیا، پھر آپ نے اسے میری والدہ کے سپرد کیا اور فرمایا: ''اسے بنا سنوار دو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے نکلے حتی کہ جب آپ نے اسے پشت کی طرف کر لیا، (خیبر پیچھے رہ گیا) تو آپ نے پڑاؤ ڈالا، پھر ان (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا) کے لیے خیمہ لگوایا، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زادِ راہ سے زائد کچھ ہو وہ اسے ہمارے پاس لے آئے۔'' کہا: اس پر کوئی آدمی زائد کھجوریں لے کر آنے لگا اور (کوئی) زائد ستو، حتیٰ کہ لوگوں نے ان چیزوں سے ایک ڈھیر مخلوط کھانے (حَیس) کا بنا لیا، پھر وہ اس حیس میں سے تناول کرنے لگے اور بارش کے پانی کے حوضوں سے جو ان کے قریب تھے پانی پینے لگے۔ کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تھا ان (صفیہ رضی اللہ عنہا) کے لیے رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ۔ کہا: اس کے بعد ہم چل پڑے، جب ہم نے مدینہ کی دیواریں دیکھیں تو ہم شدتِ شوق سے اس کی طرف لپک پڑے، ہم نے اپنی سواریاں اٹھا دیں (تیز کر دیں) اور رسول اللہ ﷺ نے بھی

قَالَ: فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا، حَتّٰى قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَتَرَهَا. قَالَ: فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: «لَمْ نُضَرَّ» قَالَ: فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ، فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا. [راجع: ٣٥٠٠،٣٤٩٧،٣٣٢١]

اپنی سواری اٹھا دی۔ کہا: صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے تھیں، رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا، کہا: (اچانک) رسول اللہ کی سواری کو ٹھوکر لگی تو آپ زمین پر آ رہے اور وہ (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا) بھی زمین پر آ رہیں، کہا: لوگوں میں سے کوئی بھی نہ آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا اور نہ ان کی طرف، کہا: حتی کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آگے پردہ کیا، پھر ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا: ''ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔'' پھر ہم مدینہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ کی ازواج کی باندیاں باہر نکل آئیں، وہ ایک دوسری کو وہ (صفیہ رضی اللہ عنہا) دکھا رہی تھیں، اور ان کے گرنے پر دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھیں۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَنُزُولِ الْحِجَابِ، وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ) (التحفة ١٥)

باب: 15- حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح، پردے (کے حکم) کا نزول اور شادی کے ولیمے کا ثبوت

[٣٥٠٢] ٨٩-(١٤٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ وَهٰذَا حَدِيثُ بَهْزٍ قَالَ: لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِزَيْدٍ: «فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ» قَالَ: فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِينَهَا. قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي، حَتّٰى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَهَا، فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِي. فَقُلْتُ:

[3502] محمد بن حاتم بن میمون نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بہز نے حدیث سنائی، نیز محمد بن رافع نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونضر ہاشم بن قاسم نے حدیث سنائی، ان دونوں (بہز اور ابونضر) نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ یہ بہز کی حدیث ہے۔ کہا: جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت گزری تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ان (زینب رضی اللہ عنہا) کے سامنے ان کی میرے ساتھ شادی کا ذکر کرو۔'' کہا: تو حضرت زید رضی اللہ عنہ چلے حتی کہ ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنے آٹے میں خمیر ملا رہی تھیں، کہا: جب میں نے ان کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی عظمت بیٹھ گئی حتی کہ میں ان کی طرف نظر بھی نہ اٹھا سکتا تھا

يَا زَيْنَبُ! أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَذْكُرُكِ. قَالَتْ: مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أُوَامِرَ رَبِّي، فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ. قَالَ: فَقَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ، فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاتَّبَعْتُهُ، فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ. وَيَقُلْنَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ وَجَدْتَّ أَهْلَكَ؟ قَالَ: فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أَخْبَرَنِي. قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ مَعَهُ فَأَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَنَزَلَ الْحِجَابُ. قَالَ: وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوا بِهِ.

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان (کے ساتھ شادی) کا ذکر کیا تھا، میں نے ان کی طرف اپنی پیٹھ کی اور ایڑیوں کے بل مڑا اور کہا: زینب! رسول اللہ ﷺ نے تمھارا ذکر کرتے ہوئے پیغام بھیجا ہے۔ انھوں نے کہا: میں کچھ کرنے والی نہیں یہاں تک کہ اپنے رب سے مشورہ (استخارہ) کرلوں، اور وہ اٹھ کر اپنی نماز کی جگہ کی طرف چلی گئیں اور (ادھر) قرآن نازل ہوگیا، رسول اللہ ﷺ بغیر اجازت لیے ان کے پاس تشریف لے آئے۔ (سلیمان بن مغیرہ نے) کہا: (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے اپنے آپ سمیت سب لوگوں کو دیکھا کہ جب دن کا اجالا پھیل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روٹی اور گوشت کھلایا۔ اس کے بعد (اکثر) لوگ نکل گئے، چند باقی رہ گئے وہ کھانے کے بعد (آپ کے) گھر میں ہی باتیں کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) نکلے، میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، آپ یکے بعد دیگرے اپنی ازواج کے حجروں کی طرف جاکر انھیں سلام کہنے لگے۔ وہ (جواب دے کر) کہتیں: اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے اپنی (نئی) اہلیہ کو کیسا پایا؟ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نہیں جانتا میں نے آپ کو بتایا کہ لوگ جاچکے ہیں یا آپ نے مجھے بتایا۔ پھر آپ چل پڑے حتی کہ گھر میں داخل ہوگئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور (اس وقت) حجاب (کا حکم) نازل ہوا، کہا: اور لوگوں کو (اس مناسبت سے) جو نصیحت کی جانی تھی کر دی گئی۔

زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي حَدِيثِهِ: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ﴾.

ابن رافع نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دی جائے، اس حال میں (آؤ) کہ اس کے پکنے کا انتظار نہ کر رہے ہو (کھانے کے وقت آؤ پہلے نہ آؤ)'' سے لے کر اس فرمان تک: ''اور اللہ حق

سے شرم نہیں کرتا۔"

[٣٥٠٣] ٩٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ: سَمِعْتُ أَنَسًا - قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ - وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ: عَلَى شَيْءٍ - مِّنْ نِّسَائِهِ، مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً.

[3503] ابو ربیع زہرانی، ابو کامل فُضَیل بن حسین اور قُتَیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد نے، وہ (جو) زید کے بیٹے ہیں، ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ــ ابو کامل کی روایت میں ہے: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ــ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی بیوی کا ــ ابو کامل نے کہا: اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کی کسی چیز (خوشی) پر ــ اس جیسا ولیمہ کیا ہو جیسا حضرت زینب رضی اللہ عنہا (کے ساتھ نکاح) پر کیا۔ آپ ﷺ نے (اس موقع پر) بکری ذبح کی۔

[٣٥٠٤] ٩١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ. فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ: بِمَا أَوْلَمَ؟ قَالَ: أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَّلَحْمًا حَتَّى تَرَكُوهُ.

[3504] عبدالعزیز بن صُہَیب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کا اس سے بڑھ کر یا اس سے بہتر ولیمہ نہیں کیا جیسا ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کیا۔ ثابت بنانی نے پوچھا: آپ نے کس چیز سے ولیمہ کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: آپ نے انھیں روٹی اور گوشت کھلایا حتی کہ انھوں نے (سیر ہو کر کھانا) چھوڑ دیا۔

[٣٥٠٥] ٩٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، كُلُّهُمْ عَنْ مُّعْتَمِرٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ -: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ. قَالَ: فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ

[3505] یحییٰ بن حبیب حارثی، عاصم بن نضر تیمی اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، سب نے معتمر سے روایت کی ــ لفظ (یحییٰ) بن حبیب کے ہیں ــ کہا: ہم سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومجلز نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ نے لوگوں کو (کھانے کی) دعوت دی، انھوں نے کھانا کھایا، پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ کہا: آپ نے ایسا انداز اختیار فرمایا گویا کہ

فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ، قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ.

کھڑے ہونے لگے ہوں اس پر بھی وہ نہ اٹھے، جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے ہوئے تو لوگوں میں سے بھی جو کھڑے ہوئے، وہ ہو گئے۔

زَادَ عَاصِمٌ وَّابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ: فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ، وَّإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا. قَالَ: فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا. قَالَ: فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ. قَالَ: وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمًا﴾.

عاصم اور ابن عبدالاعلیٰ نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا: کہا: تین آدمی بیٹھے رہے، نبی ﷺ (حجرے میں) داخل ہونے کے لیے تشریف لے آئے، تو (اس وقت بھی) وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، پھر (کچھ دیر بعد) وہ اٹھے اور چلے گئے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے آ کر نبی ﷺ کو خبر دی کہ وہ جا چکے ہیں۔ آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہوئے، میں بھی داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ کہا: اور (اس موقع پر) اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے، ایسے (وقت میں) آؤ کہ (آ کر) اس کے پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو (کھانا رکھ دیا جائے تو آؤ۔)'' اس فرمان تک: ''بلاشبہ یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی تھی۔''

[٣٥٠٦] ٩٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ، لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَّسْأَلُنِي عَنْهُ. قَالَ أَنَسٌ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ. قَالَ: وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ، حَتّٰى قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ

[3506] ابن شہاب نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پردے (کے احکام) کو سب لوگوں سے زیادہ جاننے والا میں ہوں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دلھا کی حیثیت سے صبح کی، آپ نے (اسی رات) مدینہ میں ان سے شادی کی تھی، دن چڑھنے کے بعد آپ نے لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا، رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو کچھ افراد لوگوں کے چلے جانے کے بعد بھی آپ کے ساتھ بیٹھے رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ آپ چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا حتی کہ آپ (سب حجروں سے ہوتے ہوئے) حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچے۔ پھر

وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ، حَتّٰى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ السِّتْرَ، وَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ.

آپ نے سوچا کہ وہ لوگ جا چکے ہوں گے، آپ واپس ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، تو تب بھی وہ اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ لوٹ گئے اور میں بھی دوبارہ لوٹ گیا، حتی کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک پہنچے تو پھر سے واپس آئے، میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، تو دیکھا کہ وہ لوگ اٹھ (کر جا) چکے تھے، اس کے بعد آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا، اور (اس وقت) پردے کی آیت نازل کی گئی۔

[٣٥٠٧] ٩٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ. قَالَ: فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ. فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ! اذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي، وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ. وَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ، يَّارَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ، يَّا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعْهُ» ثُمَّ قَالَ: «اِذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا، وَّمَنْ لَّقِيتَ» وَسَمّٰى رِجَالًا. قَالَ: فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَّقِيتُ. قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: عَدَدَ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ.

[3507] جعفر بن سلیمان نے ہمیں ابوعثمان جعد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے۔ میری والدہ ام سُلیم رضی اللہ عنہا نے حَیس تیار کیا، اسے ایک پیالہ نما بڑے برتن میں ڈالا، اور کہا: انس! یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو: یہ میری والدہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، اور وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں: اللہ کے رسول! یہ ہماری طرف سے آپ کے لیے تھوڑی سی چیز ہے۔ کہا: میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری والدہ آپ کو سلام پیش کرتی ہیں اور کہتی ہیں: اللہ کے رسول! یہ آپ کے لیے ہماری طرف سے تھوڑی سی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو'' (آپ نے اسے بھی ولیمے کے کھانے کے ساتھ شامل کر لیا) پھر فرمایا: ''جاؤ، فلاں، فلاں اور فلاں اور جو لوگ تمھیں ملیں انھیں بلا لاؤ۔'' آپ نے چند آدمیوں کے نام لیے۔ کہا: میں ان لوگوں کو جن کے آپ نے نام لیے اور وہ جو مجھے ملے، ان کو لے آیا۔ کہا: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ (سب) تعداد میں کتنے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: تین سو کے لگ بھگ۔

وَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنَسُ! هَاتِ التَّوْرَ» قَالَ: فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَّلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّمَّا يَلِيهِ» قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. قَالَ: فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ. فَقَالَ لِي: «يَا أَنَسُ! ارْفَعْ» قَالَ: فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ. قَالَ: وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، وَّزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَّجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ، فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ. قَالَ: فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ، وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ، وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَـٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَـٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُوا۟ فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَٱنتَشِرُوا۟ وَلَا مُسْتَـْٔنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى ٱلنَّبِىَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''انس! برتن لے آؤ'' کہا: لوگ اندر داخل ہوئے حتی کہ صفہ (چبوترہ) اور حجرہ بھر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس دس افراد حلقہ بنالیں، اور ہر انسان اپنے سامنے سے کھائے۔'' ان سب نے کھایا حتی کہ سیر ہو گئے، ایک گروہ نکلا تو دوسرا داخل ہوا (اس طرح ہوتا رہا) حتی کہ ان سب نے کھانا کھا لیا، تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا: ''انس! اٹھا لو'' تو میں نے (برتن) اٹھا لیے، مجھے معلوم نہیں کہ جب میں نے (کھانا) رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا اُس وقت۔ کہا: ان میں سے کچھ ٹولیاں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ہی بیٹھ کر باتیں کرنے لگیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کی اہلیہ دیوار کی طرف رخ کیے بیٹھی تھیں، یہ لوگ رسول اللہ ﷺ پر گراں گزرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکلے، (یکے بعد دیگرے) اپنی ازواج کو سلام کیا، پھر واپس ہوئے۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ واپس آ گئے ہیں، تو انھوں نے محسوس کیا کہ وہ آپ پر گراں گزر رہے ہیں۔ کہا: تو وہ جلدی سے دروازے کی طرف لپکے اور سب کے سب نکل گئے، رسول اللہ ﷺ (آگے) تشریف لائے، حتی کہ آپ نے پردہ لٹکایا اور اندر داخل ہو گئے اور میں حجرہ (نما صفے) میں بیٹھا ہوا تھا، آپ تھوڑی ہی دیر ٹھہرے حتی کہ (دوبارہ) باہر میرے پاس آئے، اور (آپ پر) یہ آیت نازل کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے انھیں (آیت کریمہ کے جملہ کلمات کو) تلاوت فرمایا: ''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے، کھانا پکنے کا انتظار کرتے ہوئے نہیں، بلکہ جب تمھیں دعوت دی جائے تب تم اندر جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، اور

(وہیں) باتوں میں دل لگاتے ہوئے نہیں (بیٹھے رہو۔) بلاشبہ یہ بات نبی ﷺ کو تکلیف دیتی ہے'' آیت کے آخر تک۔

قَالَ الْجَعْدُ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْآيَاتِ، وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ.

جعد نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ان آیات کے ساتھ (جو ایک ہی طویل آیت میں سمو دی گئیں) میرا تعلق سب سے زیادہ قریب کا ہے، اور (ان کے نازل ہوتے ہی) نبی ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن کو پردہ کرا دیا گیا۔

[٣٥٠٨] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِذْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَّقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ» فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَّقِيتُ، فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ، وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ، وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَّقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ، فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، وَخَرَجُوا، وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَّقُولَ لَهُمْ شَيْئًا، فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ﴾ - قَالَ قَتَادَةُ: غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ طَعَامًا - ﴿وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُوا۟﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾.

[3508] معمر نے ہمیں ابوعثمان (جعد) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے برتن میں حیس بھی آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور مسلمانوں میں سے جو بھی تمھیں ملے اسے میرے پاس بلا لاؤ'' تو میں جس سے ملا اسے آپ کی طرف سے دعوت دی، لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، کھانا کھاتے اور نکل جاتے۔ نبیِ اکرم ﷺ نے کھانے پر اپنا ہاتھ رکھا اور اس میں (برکت کی) دعا کی، اس کے بارے میں جو اللہ نے چاہا کہ آپ کہیں، آپ نے کہا۔ اور میں جس کو بھی ملا، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا مگر اسے دعوت دی، لوگوں نے کھایا، حتی کہ سیر ہو گئے اور نکل گئے، ان میں سے ایک گروہ (وہیں) رہ گیا، انھوں نے آپ کی موجودگی میں طویل گفتگو کی، نبی ﷺ حیا محسوس کرنے لگے کہ ان سے کچھ کہیں، چنانچہ آپ نکلے اور انھیں گھر میں ہی چھوڑ دیا، تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) نازل فرمائیں: ''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے، کھانا پکنے کا انتظار کرتے ہوئے نہیں۔'' ـــ قتادہ نے کہا: کھانے کے وقت کا انتظار کرتے ہوئے نہیں۔ ـــ ''لیکن جب تمھیں

بلایا جائے تب تم اندر جاؤ۔'' حتی کہ آپ نے یہاں تک تلاوت کی: ''یہ تمھارے اور ان کے دلوں کے لیے اور زیادہ پاکیزگی (کا طریقہ) ہے۔''

(المعجم ١٦) - (بَابُ الْأَمْرِ بِإِجَابَةِ الدَّاعِي إِلٰى دَعْوَةٍ) (التحفة ١٦)

باب: 16- دعوت دینے والے کا بلاوا قبول کرنے کا حکم

[٣٥٠٩] ٩٦-(١٤٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا».

[3509] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں ضرور آئے۔''

[٣٥١٠] ٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ».

قَالَ خَالِدٌ: فَإِذَا عُبَيْدُ اللهِ يُنَزِّلُهُ عَلَى الْعُرْسِ.

[3510] خالد بن حارث نے ہمیں عبیداللہ (بن عمر بن حفص مدنی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔''

خالد نے کہا: عبیداللہ اسے شادی (کی دعوتِ ولیمہ) پر محمول کرتے تھے۔

[٣٥١١] ٩٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ».

[3511] محمد بن عبداللہ بن نمیر کے والد نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو شادی کے ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔''

[٣٥١٢] ٩٩-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ».

[3512] حماد نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں بلایا جائے تو دعوت میں آؤ۔''

[٣٥١٣] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ، عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ».

[3513] معمر نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے (حدیث بیان کرتے ہوئے) کہا کرتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو دعوت دے تو وہ قبول کرے شادی ہو یا اس جیسی (کوئی اور) تقریب۔''

[٣٥١٤] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيُجِبْ».

[3514] زُبیدی نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو شادی یا اس جیسی کسی تقریب میں بلایا جائے تو وہ قبول کرے۔''

[٣٥١٥] ١٠٢-(...) حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ».

[3515] اسماعیل بن اُمَیّہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں بلایا جائے تو دعوت میں آؤ۔''

[٣٥١٦] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا»

[3516] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مسلمان بھائیوں کی طرف سے دی جانے والی) اس دعوت کو، جب تمھیں اس کے لیے بلایا جائے، قبول کرو۔''

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ، وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دعوت میں شریک ہوتے خواہ وہ شادی کی ہو یا شادی کے بغیر، اور وہ روزے کی حالت میں بھی اس میں آتے تھے۔

[٣٥١٧] ١٠٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا».

[3517] عمر بن محمد نے مجھے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں (بکری کے) پائے کی بھی دعوت دی جائے تو قبول کرو۔''

[٣٥١٨] ١٠٥-(١٤٣٠) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ» وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى «إِلٰى طَعَامٍ».

[3518] محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث سنائی، نیز ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، دونوں (ابن مہدی اور عبداللہ بن نمیر) نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں آئے، پھر اگر اور چاہے تو کھالے، چاہے تو نہ کھائے۔'' ابن مثنیٰ نے ''کھانے کی دعوت'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٣٥١٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3519] ابن جُرَیج نے ابوزبیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٥٢٠] ١٠٦-(١٤٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ».

[3520] ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔ اگر وہ روزہ دار ہے تو دعا کرے اور اگر روزے کے بغیر ہے تو کھانا کھائے۔''

[٣٥٢١] ١٠٧-(١٤٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ، فَمَنْ لَّمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ.

[3521] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، وہ کہا کرتے تھے: اُس ولیمے کا کھانا برا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے (بلانے کے باوجود) دعوت میں شرکت نہ کی، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

[٣٥٢٢] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[3522] سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں حدیث بیان کی،

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: يَا أَبَا بَكْرٍ! كَيْفَ هٰذَا الْحَدِيثُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ؟ فَضَحِكَ فَقَالَ: لَيْسَ هُوَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ.

کہا: میں نے امام زہری سے پوچھا: جنابِ ابوبکر! یہ حدیث کس طرح ہے: ''بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے''؟ وہ ہنسے، اور جواب دیا: یہ (حدیث) اس طرح نہیں ہے کہ بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا، فَأَفْزَعَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

سفیان نے کہا: میرے والد غنی تھے، جب میں نے یہ حدیث سنی تھی تو اس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا، اس لیے میں نے اس کے بارے میں امام زہری سے دریافت کیا، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن اعرج نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: بدترین کھانا اُس ولیمے کا کھانا ہے۔ آگے امام مالک رحمہ اللہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٣٥٢٣] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[3523] معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور اعرج سے، اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بدترین کھانا اُس ولیمے کا کھانا ہے، (آگے) امام مالک رحمہ اللہ کی حدیث کی طرح ہے۔

[٣٥٢٤] وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، نَحْوَ ذٰلِكَ.

[3524] ابوزناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند حدیث روایت کی۔

[٣٥٢٥] ١١٠-(...) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعٰى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولَهُ».

[3525] زیاد بن سعد نے کہا: میں نے ثابت (بن عیاض) اعرج سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بدترین کھانا (ایسے) ولیمے کا کھانا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اسے اس سے روکا جاتا ہے اور جو اس (میں شمولیت) سے انکار کرتا ہے اسے بلایا جاتا ہے۔ اور جس شخص نے دعوت قبول نہ کی، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

(المعجم ١٧) - **بَابُ لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَأَهَا، ثُمَّ يُفَارِقُهَا، وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا** (التحفة ١٧)

باب: 17- جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں حتی کہ وہ اس کے سوا کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ اس سے مباشرت کرے، پھر وہ اس سے علیحدگی اختیار کرے اور اس کی عدت پوری ہو جائے

[٣٥٢٦] ١١١-(١٤٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ».

[3526] سفیان نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رفاعہ (بن سموءل قرظی) کی بیوی (تمیمہ بنت وہب قرظیہ) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں رفاعہ کے ہاں (نکاح میں) تھی، اس نے مجھے طلاق دی اور قطعی (تیسری) طلاق دے دی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر (بن باطا قرظی) سے شادی کر لی، مگر جو اس کے پاس ہے وہ کپڑے کی جھالر کی طرح ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''کیا تم دوبارہ رفاعہ کے پاس لوٹنا چاہتی ہو؟ نہیں (جا سکتی)، حتی کہ تم اس (دوسرے خاوند) کی لذت چکھ لو اور وہ تمھاری لذت چکھ لے۔''

قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ، وَخَالِدٌ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَنَادٰى: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: حضرت ابوبکر ؓ آپ کے پاس موجود تھے اور خالد ؓ (بن سعید بن عاص) دروازے پر اجازت ملنے کے منتظر تھے، تو انھوں نے پکار کر کہا: ابوبکر! کیا آپ اس عورت کو نہیں سن رہے جو بات وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اونچی آواز سے کہہ رہی ہے؟

[٣٥٢٧] ١١٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ، قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ:

[3527] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں خبر دی کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اور قطعی (آخری) طلاق دے دی، تو

حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ، وَاللهِ! مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ، فَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِّنْ جِلْبَابِهَا. قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا. فَقَالَ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ، لَا، حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ». وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ. قَالَ: فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ: أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟.

اس عورت نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زَبیر (قرظی) سے شادی کر لی، بعدازاں وہ نبی ﷺ کے پاس آئی، اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! وہ رفاعہ کے نکاح میں تھی، اس نے اسے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دے دی، تو میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی اور وہ، اللہ کی قسم! اس کے پاس تو کپڑے کے کنارے کی جھالر کی مانند ہی ہے، اور اس نے اپنی چادر کے کنارے کی جھالر پکڑ لی۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ نہیں! یہاں تک کہ وہ تمھاری لذت چکھ لے اور تم اس کی لذت چکھ لو۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ حجرے کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، انھیں (ابھی اندر آنے کی) اجازت نہیں ملی تھی۔ کہا: تو خالد نے (وہیں سے) ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارنا شروع کر دیا: آپ اس عورت کو سختی سے اس بات سے روکتے کیوں نہیں جو وہ بلند آواز سے رسول اللہ ﷺ کے پاس کہہ رہی ہے؟

[٣٥٢٨] ١١٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ. فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[3528] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن بن زبیر نے اس عورت سے نکاح کر لیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اللہ کے رسول (ﷺ)! رفاعہ نے اسے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دے دی ہے...... جس طرح یونس کی حدیث ہے۔

[٣٥٢٩] ١١٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ، فَيُطَلِّقُهَا، فَتَزَوَّجَ

[3529] ابو اسامہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے کوئی آدمی

رَجُلًا، فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ؟ قَالَ: «لَا، حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا».

نکاح کرے، پھر وہ اسے طلاق دے دے، اس کے بعد وہ کسی اور آدمی سے نکاح کر لے اور وہ اس کے ساتھ مباشرت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دے تو کیا وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال (ہو جاتی) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، حتی کہ وہ (دوسرا خاوند) اس کی لذت چکھ لے۔''

[٣٥٣٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3530] ابن فُضَیل اور ابو معاویہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٣٥٣١] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «لَا، حَتّٰى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا، مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ».

[3531] علی بن مسہر نے عبید اللہ بن عمر (بن حفص عمری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، اس کے بعد ایک اور آدمی نے اس سے نکاح کیا، پھر اس نے اس کے ساتھ مباشرت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دی تو اس کے پہلے شوہر نے چاہا کہ اس سے نکاح کر لے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''نہیں، حتی کہ دوسرا (خاوند) اس کی (وہی) لذت چکھ لے جو پہلے نے چکھی۔''

[٣٥٣٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِاللهِ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ.

[3532] عبداللہ بن نمیر اور یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، اور عبیداللہ سے روایت کردہ یحییٰ کی حدیث میں ہے: ہمیں قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ) (التحفة ١٨)

باب: 18- جماع کے وقت کون سی دعا پڑھنا مستحب ہے

[٣٥٣٣] ١١٦-(١٤٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3533] جریر نے ہمیں منصور سے خبر دی، انھوں نے

يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَا: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّأْتِيَ أَهْلَهُ، قَالَ: بِاسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ! جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ، إِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا».

سالم سے، انھوں نے کُرَیب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر ان (مسلمانوں) میں سے کوئی شخص جب اپنی اہلیہ کے پاس آنے کا ارادہ کرے اور یہ پڑھے: اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے، اسے شیطان سے بچا، تو یقیناً، اگر ان کے مقدر میں اولاد ہوئی، تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

[٣٥٣٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. جَمِيعًا، عَنِ الثَّوْرِيِّ. كِلَاهُمَا، عَنْ مَّنْصُورٍ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ، غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ «بِاسْمِ اللهِ». وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ «بِاسْمِ اللهِ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ: قَالَ مَنْصُورٌ: أُرَاهُ قَالَ: «بِاسْمِ اللهِ».

[3534] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، نیز ابن نمیر اور عبدالرزاق نے ثوری سے (اور ثوری اور شعبہ) دونوں نے منصور سے جریر کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، لیکن شعبہ کی حدیث میں "اللہ کے نام سے" کا ذکر نہیں، اور ثوری سے روایت کردہ عبدالرزاق کی روایت میں "اللہ کے نام سے" (کا جملہ) ہے۔ اور ابن نمیر کی روایت میں ہے: منصور نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا: "اللہ کے نام سے۔"

(المعجم ١٩) - (بَابُ جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا، مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَّرَائِهَا، مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِّلدُّبُرِ) (التحفة ١٩)

باب: 19- دبر سے تعرض کیے بغیر اپنی بیوی کی شرمگاہ میں آگے سے اور پیچھے سے مجامعت کرنا جائز ہے

[٣٥٣٥] ١١٧-(١٤٣٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَّقُولُ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، مِنْ دُبُرِهَا، فِي

[3535] سفیان نے ہمیں ابن منکدر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، یہود کہا کرتے تھے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پیچھے کی طرف سے اس کی شرم گاہ میں مجامعت کرے تو بچہ بھینگا (پیدا) ہو گا۔ اس پر (یہ آیت) نازل ہوئی: "تمھاری عورتیں تمھاری

قُبُلِهَا، كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ. فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٣].

کھیتی ہیں، سو اپنی کھیتی میں آ ؤ جس طرف سے چاہو۔"

[٣٥٣٦] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ: إِذَا أُتِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا، فِي قُبُلِهَا، ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ. قَالَ: فَأُنْزِلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾.

[3536] ابو حازم نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ ﷺ سے روایت کی کہ یہود کہا کرتے تھے: جب عورت کے پیچھے کی طرف سے اس کی شرمگاہ میں مباشرت کی جائے، پھر وہ حاملہ ہو تو اس کا بچہ بھینگا ہوگا۔ کہا: اس پر (یہ آیت) نازل کی گئی: "تمھاری عورتیں تمھاری کھیتی ہیں، سو جس طرف سے چاہو اپنی کھیتی میں آؤ۔"

[٣٥٣٧] ١١٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُّحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً، وَّإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ، غَيْرَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَّاحِدٍ.

[3537] قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے حدیث بیان کی۔ عبدالوارث بن عبدالصمد نے کہا: مجھے میرے والد نے میرے دادا سے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب سے روایت کی۔ محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے حدیث سنائی۔ عبیداللہ بن سعید، ہارون بن عبداللہ اور ابومعن رقاشی نے کہا: ہمیں وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے نعمان بن راشد سے سنا، وہ زہری سے روایت کر رہے تھے۔ سلیمان بن سعید نے کہا: ہمیں معلیٰ بن اسد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے حدیث سنائی، ان سب (ابوعوانہ، ایوب، شعبہ، سفیان، زہری اور سہیل بن ابی صالح) نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، زہری سے روایت کردہ نعمان (بن راشد کی حدیث میں ان کے شاگرد جریر نے) اضافہ کیا: اگر چاہے تو منہ کے بل اور اگر چاہے تو اس کے بغیر (کسی اور ہیئت میں)، لیکن یہ ایک ہی ڈھکنے (کی جگہ، یعنی قُبُل) میں ہو۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا) (التحفة ٢٠)

باب: 20- عورت کا اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار حرام ہے

[٣٥٣٨] ١٢٠-(١٤٣٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ».

[3538] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے قتادہ سے سنا وہ زرارہ بن اوفی سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت (بلاعذر) اپنے شوہر کے بستر کو چھوڑ کر رات گزارتی ہے، تو فرشتے اس کے صبح کرنے تک اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔''

[٣٥٣٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «حَتّٰى تَرْجِعَ».

[3539] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، اور کہا: ''یہاں تک کہ وہ (اس کے بستر پر) لوٹ آئے۔''

[٣٥٤٠] ١٢١-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّدْعُو امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهَا، فَتَأْبٰى عَلَيْهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا، حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا».

[3540] یزید بن کیسان نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی مرد نہیں جو اپنی بیوی کو اس کے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر وہ جو آسمان میں ہے اس سے ناراض رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (شوہر) اس سے راضی ہو جائے۔''

[٣٥٤١] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا

[3541] اعمش نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، وہ نہ آئے اور وہ (شوہر) اس پر ناراضی کی حالت میں رات گزارے تو اس کے صبح کرنے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ، فَلَمْ تَأْتِهِ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ».

(المعجم ٢١) - **(بَابُ تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ)** (التحفة ٢١)

[٣٥٤٢] ١٢٣-(١٤٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا».

[٣٥٤٣] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا» وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «إِنَّ أَعْظَمَ».

باب: 21-بیوی کا راز افشا کرنا حرام ہے

[3542] مروان بن معاویہ نے عمر بن حمزہ عمری سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن، اللہ کے ہاں لوگوں میں مرتبے کے اعتبار سے بدترین وہ آدمی ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس خلوت میں جاتا ہے اور وہ اس کے پاس خلوت میں آتی ہے پھر وہ (آدمی) اس کا راز افشا کر دیتا ہے۔''

[3543] محمد بن عبداللہ بن نمیر اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے عمر بن حمزہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن سعد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں امانت کے حوالے سے سب سے بڑے (سنگین) معاملات میں سے اس آدمی (کا معاملہ) ہوگا جو خلوت میں بیوی کے پاس جائے اور وہ اس کے پاس آئے، پھر وہ اس (بیوی) کا راز افشا کر دے۔'' ابن نمیر نے کہا: ''سب سے بڑا (سنگین) معاملہ۔'' (یہ بڑی خیانت ہے۔)

(المعجم ٢٢) - **(بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ)** (التحفة ٢٢)

[٣٥٤٤] ١٢٥-(١٤٣٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

باب: 22-عزل (انزال کے وقت علیحدہ ہوجانے کے بارے میں شریعت) کا حکم

[3544] ربیعہ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے خبر دی،

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ: يَاأَبَا سَعِيدٍ! هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ بَلْمُصْطَلِقِ، فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ، فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَّسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ. فَقُلْنَا: نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَانَسْأَلُهُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا، مَا كَتَبَ اللهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ، هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَتَكُونُ».

انھوں نے ابن مُحیریز سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور ابوصرمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوئے، ابوصرمہ نے ان سے سوال کیا اور کہا: ابوسعید! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عزل کا ذکر کرتے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بنی مصطلق کے خلاف جنگ کی اور عرب کی چنیدہ عورتیں بطور غنیمت حاصل کیں، ہمیں (اپنی عورتوں سے) دور رہتے ہوئے کافی مدت ہو چکی تھی، اور ہم (ان عورتوں کے) فدیے کی بھی رغبت رکھتے تھے، ہم نے ارادہ کیا کہ (ان عورتوں سے) فائدہ اٹھائیں اور عزل کر لیں، ہم نے کہا: ہم یہ کام کریں بھی اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہوں تو ان سے سوال بھی نہ کریں! چنانچہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم (عزل) نہ بھی کرو تو تمھیں کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ اللہ نے قیامت کے دن تک (پیدا) ہونے والی جس جان کی پیدائش لکھ دی ہے، وہ ضرور پیدا ہوگی۔“

[٣٥٤٥] ١٢٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[3545] موسیٰ بن عقبہ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسی سند کے ساتھ ربیعہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ”اللہ نے (پہلے ہی) لکھ دیا ہے کہ وہ قیامت کے دن تک کس کو پیدا کرنے والا ہے۔“

[٣٥٤٦] ١٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ، ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَنَا: «وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ وَإِنَّكُمْ

[3546] زہری نے ابن محیریز سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے ان (ابن محیریز) کو خبر دی، کہا: ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو (ان کے ساتھ) ہم عزل کرتے تھے، پھر ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے ہمیں فرمایا: ”(کیا) تم ایسا کرتے ہو؟ تم ایسا کرتے ہو؟ (واقعی) تم ایسا کرتے ہو؟

لَتَفْعَلُونَ؟ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ».

کوئی جان نہیں جو قیامت تک پیدا ہونے والی ہو مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔"

[٣٥٤٧] ١٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ».

[3547] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں شعبہ نے انس بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے معبد بن سیرین سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (انس بن سیرین نے) کہا: میں نے ان (معبد) سے پوچھا: آپ نے یہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے خود سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں اس بات کا کوئی نقصان نہیں کہ تم (ایسا) نہ کرو، یہ تو صرف تقدیر ہے (جو تم عزل کرو یا نہ کرو، بہرصورت پوری ہو کر رہے گی۔)"

[٣٥٤٨] ١٢٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ فِي الْعَزْلِ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ».

[3548] محمد بن جعفر، خالد بن حارث، عبدالرحمٰن بن مہدی اور بہز، سب نے کہا: ہمیں شعبہ نے انس بن سیرین سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر ان کی حدیث میں (اس طرح) ہے: انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے عزل کے بارے میں فرمایا: "(اس میں) کوئی حرج نہیں کہ تم یہ کام نہ کرو، یہ تو بس تقدیر (کا معاملہ) ہے۔"

وَفِي رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

بہز کی روایت میں ہے، شعبہ نے کہا: میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٣٥٤٩] ١٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

[3549] ایوب نے ہمیں محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود سے روایت کی، اسے پیچھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک لے گئے (ان سے روایت کی)، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے عزل کے

بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ». قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَوْلُهُ: «لَا عَلَيْكُمْ» أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ.

بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم یہ کام نہ کرو، یہ تو بس تقدیر (کا معاملہ) ہے۔'' محمد (بن سیرین) نے کہا: آپ ﷺ کا قول: «لَا عَلَيْكُمْ» ''اس بات کا تم پر کوئی حرج نہیں'' ممانعت کے زیادہ قریب ہے۔

[٣٥٥٠] ١٣١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتّٰى رَدَّهُ إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «وَمَا ذَاكُمْ؟» قَالُوا: اَلرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ، وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ. قَالَ: «فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ».

[3550] معاذ بن معاذ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن بشر انصاری سے روایت کی، اور اس حدیث کو پیچھے لے گئے اور اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس عزل کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس سے) تمھارا مقصود کیا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: کسی آدمی کی بیوی ہے (بچے کو) دودھ پلا رہی ہوتی ہے، وہ اس سے مباشرت کرتا ہے اور ناپسند کرتا ہے کہ وہ اس سے حاملہ ہو۔ اور کسی شخص کی لونڈی ہے وہ اس سے مباشرت کرتا ہے اور ناپسند کرتا ہے کہ وہ اس سے حاملہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں کہ تم ایسا نہ کرو، یہ (بچے کا پیدا ہونا یا نہ ہونا) تو تقدیر کا معاملہ ہے۔''

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ: وَاللهِ! لَكَأَنَّ هٰذَا زَجْرٌ.

ابن عون نے کہا: میں نے یہ حدیث حسن (بصری) کو سنائی تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو گویا ڈانٹ ہے۔

[٣٥٥١] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ، يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ، فَقَالَ: إِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ.

[3551] حماد بن زید نے ابن عون سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے محمد (بن سیرین) کو ابراہیم کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن بشر کی حدیث، یعنی عزل کی حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن بشر نے خود مجھے بھی یہ حدیث بیان کی۔

[٣٥٥٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى:

[3552] ہشام نے ہمیں محمد (بن سیرین) سے حدیث

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ، إِلٰى قَوْلِهِ: «الْقَدَرُ».

بیان کی، انھوں نے معبد بن سیرین سے روایت کی، کہا: ہم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے عرض کی، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عزل کے بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ آگے انھوں نے اَلْقَدَر (یہ تو تقدیر ہے) تک ابن عون کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٥٥٣] ١٣٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ؟ - وَلَمْ يَقُلْ: فَلَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ - فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَّخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا».

[3553] قزعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا کیوں کرتا ہے؟۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے۔ حقیقت یہ ہے پیدا ہونے والی کوئی جان نہیں مگر اللہ اسے پیدا کرنے والا ہے۔ (وہ اسے ضرور پیدا کرے گا۔)''

[٣٥٥٤] ١٣٣-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: «مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ».

[3554] عبداللہ بن وہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے علی بن ابوطلحہ سے خبر دی، انھوں نے ابو وداک سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں (ابو وداک) نے ان سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''ہر پانی (منی کے قطرے) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا، اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمالیتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔''

[٣٥٥٥] (...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3555] زید بن حباب نے معاویہ سے، باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٥٥٦] ١٣٤-(١٤٣٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

[3556] ابوزبیر نے ہمیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی

عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: أَخْبَرَنَا أَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا، وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ. فَقَالَ: «اِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا» فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ. فَقَالَ: «قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا».

کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور عرض کی: میری ایک لونڈی ہے، وہی ہماری خادمہ ہے اور وہی ہمارے لیے پانی لانے والی بھی ہے اور میں اس سے مجامعت بھی کرتا ہوں۔ میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس سے عزل کر لیا کرو، (لیکن) یہ بات یقینی ہے کہ جو بچہ اس کے لیے مقدر میں لکھا گیا ہے وہ آکر رہے گا۔'' وہ شخص (چند دن) رکا، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: وہ لونڈی حاملہ ہوگئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں بتا دیا تھا کہ جو اس کے لیے مقدر کیا گیا ہے وہ آکر رہے گا۔''

[٣٥٥٧] ١٣٥-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِّي، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَمْنَعْ شَيْئًا أَرَادَهُ اللهُ» قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ».

[3557] سفیان بن عیینہ نے ہمیں سعید بن حسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ بن عیاض سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، اور کہا: میرے پاس میری ایک لونڈی ہے، میں اس سے عزل کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ (عزل) ایسی کسی چیز کو نہیں روک سکتا جس کا اللہ نے ارادہ کیا ہو۔'' کہا: وہ شخص (دوبارہ) حاضرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! وہ لونڈی جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا تھا، حاملہ ہوگئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (میں جو کہتا ہوں اللہ کی طرف سے کہتا ہوں۔)''

[٣٥٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ، قَاصُّ أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ النَّوْفَلِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[3558] ابواحمد زبیری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مکہ کے قصہ گو سعید بن حسان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عروہ بن عیاض بن عدی بن خیار نوفلی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آگے) سفیان کی حدیث کے ہم معنی (ہے۔)

[٣٥٥٩] ١٣٦-(١٤٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. زَادَ إِسْحٰقُ: قَالَ سُفْيَانُ: لَوْكَانَ شَيْئًا يُنْهٰى عَنْهُ، لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ.

[3559] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا) ہمیں سفیان نے عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم عزل کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہوتا تھا۔ اسحاق نے اضافہ کیا: سفیان نے کہا: اگر یہ ایسی چیز ہوتی جس سے منع کیا جانا (ضروری) ہوتا تو قرآن ہمیں (ضرور) اس سے منع کر دیتا۔

[٣٥٦٠] ١٣٧-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[3560] معقل نے ہمیں عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عزل کیا کرتے تھے۔

[٣٥٦١] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ. فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ.

[3561] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عزل کرتے تھے، یہ بات اللہ کے نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ) (التحفة ٢٣)

باب: 23- قید کی جانے والی حاملہ عورت سے مباشرت کی حرمت

[٣٥٦٢] ١٣٩-(١٤٤١) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ. قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتٰي بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلٰى بَابِ فُسْطَاطٍ، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا؟» فَقَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ

[3562] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے یزید بن خُمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے سنا وہ اپنے والد (جبیر بن نفیر) سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ خیمے کے دروازے پر کھڑی ایک پورے دنوں کی حاملہ عورت (لونڈی) کے پاس سے گزرے، آپ نے فرمایا: ''شاید وہ (اس کا مالک) چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ مجامعت کرے؟''

قَبْرَهُ، كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟».

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا کہ اس پر ایسی لعنت بھیجوں جو اس کی قبر میں اس کے ساتھ جائے۔ ایسا کام کرنے والا کیسے اس (طرح کے بچے) کو وارث بنائے گا، جبکہ وہ (وارث بنانا) اس کے لیے حلال نہیں۔ وہ کیسے اس سے خدمت لے گا (اسے غلام بنائے گا؟) جبکہ (اس بچے کے پیٹ میں ہونے کے دوران میں اس کی ماں سے مباشرت کرنے کی بنا پر اس بچے/بچی کو غلام/کنیز بنانا) اس کے لیے حلال نہیں۔''

[٣٥٦٣](...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3563] یزید بن ہارون اور ابوداود نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ، وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ) (التحفة ٢٤)

باب: 24-غیلہ، یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا جائز ہے اور عزل کرنا مکروہ ہے

[٣٥٦٤] ١٤٠-(١٤٤٢) وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ، حَتّٰى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ».

[3564] خلف بن ہشام اور یحییٰ بن یحییٰ نے۔۔ الفاظ یحییٰ کے ہیں۔۔ مالک بن انس سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے جُدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ (دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنے) سے منع کردوں، پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور یہ ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔''

وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ: عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ، قَالَ مُسْلِمٌ: وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيٰى: بِالدَّالِ

جہاں تک خلف کا تعلق ہے تو انھوں نے کہا: جذامہ اسدیہ سے روایت ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: صحیح وہ ہے جو یحییٰ

غَيْرِ مَنْقُوطَةٍ.

نے کہا (کہ یہ لفظ) بغیر نقطے والی دال کے ساتھ (جدامہ) ہے۔

[٣٥٦٥] ١٤١-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُقْرِيءُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ، وَّهُوَ يَقُولُ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ، فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ، فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا». ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ».

[3565] عبیداللہ بن سعید اور محمد بن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں مُقری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابواسود نے عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ فرما رہے تھے: "میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ (دودھ پلانے والی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے) سے منع کردوں، پھر میں نے روم اور فارس (کے لوگوں کے بارے) میں دیکھا (سوچا، غور کیا) تو وہ اپنے بچوں (کی دودھ پلانے والی ماؤں) سے غیلہ کرتے ہیں اور یہ ان کے بچوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔" پھر صحابہ نے آپ سے عزل کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ مخفی (وأد) زندہ درگور کرنا ہے۔"

زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِيءِ وَهِيَ: ﴿وَإِذَا ٱلْمَوْءُۥدَةُ سُئِلَتْ﴾ [التكوير: ٨].

عبیداللہ نے مُقری سے روایت کردہ اپنی حدیث میں اضافہ کیا: اور یہی ہے: "زندہ درگور کی گئی سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا۔"

فائدہ: عزل اس لحاظ سے وأد (زندہ درگور) سے مشابہ ہے کہ اس کے پیچھے اولاد کی ذمہ داری سے بچنے کی خواہش موجود ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے تنزیھًا اسے وأدِ خفی کہا۔ آپ کو یہ ہرگز پسند نہ تھا کہ لوگ اپنی ذمہ داریوں سے فرار کریں۔ آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ بے فائدہ کام ہے، جسے دنیا میں آنا ہے وہ آکر رہے گا۔ عزل نہ کرنا عزیمت ہے۔ لیکن دوسری طرف آپ نے اسے حرام قرار نہیں دیا۔ یہ کم عزیمت رکھنے والے لوگوں پر رحمت وشفقت ہے۔ بعض کے نزدیک یہ حرام سے کم یعنی مکروہ ہے۔

[٣٥٦٦] ١٤٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

[3566] یحییٰ بن ایوب نے ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «الْغِيَالِ».

سنا...... آگے عزل اور غیلہ کے بارے میں سعید بن ابوایوب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ لیکن انھوں نے (غیلہ کے بجائے) غیال کہا (معنی وہی ہیں۔)

[٣٥٦٧] ١٤٣-(١٤٤٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَقْبُرِيُّ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ؛ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا، أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا، ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ».

[3567] محمد بن عبداللہ بن نمیر اور زہیر بن حرب نے۔ الفاظ ابن نمیر کے ہیں۔ حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن یزید مقبری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حَیوہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عیاش بن عباس نے حدیث سنائی، انھیں ابونضر نے عامر بن سعد سے حدیث بیان کی کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم ایسا کیوں کرتے ہو؟'' اس نے جواب دیا: میں اس کے بچے یا اس کے بچوں پر (جنھیں وہ دودھ پلا رہی ہوتی ہے) شفقت کرتا ہوں (کہ انھیں کوئی نقصان نہ ہو۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ نقصان دہ ہوتا تو فارس اور روم (کے بچوں) کو نقصان دیتا۔''

وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ: «إِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا، مَا ضَارَّ ذٰلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ».

زہیر نے اپنی روایت میں کہا: ''اگر یہ (عزل) اس وجہ سے ہے تو (اس کی ضرورت) نہیں، اس (عمل) نے فارس اور روم (کے بچوں) کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔''

کتاب الرضاع کا تعارف

رضاعت دودھ پلانے کو کہتے ہیں۔ حقیقی ماں کے علاوہ بھی بچہ جس عورت کا دودھ پیتا ہے وہ اس کا جزو بدن بنتا ہے۔ اس سے بچے کا گوشت پوست بنتا ہے، اس کی ہڈیاں نشوونما پاتی ہیں، وہ رضاعت کے حوالے سے بچے کی ماں بن جاتی ہے اس لیے اس کے ذریعے سے دودھ پلانے والی عورت کا بچے کے ساتھ ایسا رشتہ قائم ہوتا ہے جس کی بنا پر نکاح کا رشتہ حرام ہو جاتا ہے۔ رضاعت کی بنا پر یہ حرمت دودھ پلانے والی عورت، اس کی اولاد، اس کے بہن بھائیوں اور ان کی اولادوں تک اسی طرح پہنچتی ہے جس طرح ولادت کی بنا پر پہنچتی ہے۔ عورت کا دودھ تب اترتا ہے جب بچہ ہو۔ حمل اور بچے کی پیدائش کے ساتھ، دودھ اترنے کے عمل میں خاوند شریک ہوتا ہے، اس لیے دودھ پینے والے بچے کی رضاعت کا رشتہ، دودھ پلانے والی ماں کے خاوند اور آگے اس کے خونی رشتوں تک چلا جاتا ہے۔ وہ بچے یا بچی کا رضاعی باپ ہوتا ہے، اس کا بھائی چچا ہوتا ہے، اس کا والد دادا ہوتا ہے، اس کی والدہ دادی ہوتی ہے، اس کی بہن پھوپھی ہوتی ہے، علی ھذا القیاس۔ ان تمام کے ساتھ حرمت کا رشتہ اسی بچے کا قائم ہوتا ہے جس نے دودھ پیا یا براہِ راست اس کی اولاد کا۔ رضاعت نکاح کی حرمت کا سبب بنتی ہے۔ میراث، قصاص، دیت کے سقوط اور گواہی رد ہونے کا سبب نہیں بنتی۔ اس حصے میں امام مسلم ؒ نے رضاعت کے علاوہ نکاح، خاندان اور خواتین کی عادات کے حوالے سے کچھ دیگر مسائل بھی بیان کیے ہیں۔ کتاب الرضاع حقیقت میں کتاب النکاح ہی کا ایک ذیلی حصہ ہے جس میں رضاعت کے رشتوں کے حوالے سے نکاح کے جواز اور عدم جواز کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ اس کا آخری حصہ کتاب النکاح کا تتمہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

١٧- كِتَابُ الرِّضَاعِ

رضاعت کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ) (التحفة ٢٥)

[٣٥٦٨] ١-(١٤٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَّسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا رَجُلٌ يَّسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أُرَاهُ فُلَانًا» - لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُولَ اللهِ! لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ».

باب: 1- رضاعت سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں

[3568] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے، انھوں نے عمرہ سے روایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما تھے انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے وہ فلاں ہے۔حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کے بارے میں (فرمایا)۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر فلاں ــ انھوں نے اپنے ایک رضاعی چچا کے بارے میں کہا ــ زندہ ہوتا تو وہ میرے گھر میں آسکتا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ''ہاں، بلاشبہ رضاعت ان تمام رشتوں کو حرام کردیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔''

فائدہ: یہ غالبا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

رضاعی چچا تھا، اگلے باب میں جن افلح کا ذکر ہے وہ حضرت عائشہ کے رضاعی والد کے بھائی تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عائشہ کو تردد تھا جس کا اظہار انھوں نے کیا: (حدیث:3573)

[٣٥٦٩] ٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ».

[3569] ہشام بن عروہ نے عبداللہ بن ابوبکر سے، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''رضاعت سے وہ (رشتے) حرام ہوجاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔''

[٣٥٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

[3570] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن ابوبکر نے اسی سند سے ہشام بن عروہ کی حدیث کے مانند خبر دی۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ الرَّضَاعَةِ مِنْ مَّاءِ الْفَحْلِ) (التحفة ٢٦)

باب:2- مرد کے نطفے کی وجہ سے حرمت

[٣٥٧١] ٣-(١٤٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ أَفْلَحَ، أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ، جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ: فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ، فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ.

[3571] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے ان (عروہ) کو خبر دی کہ پردے کے احکام نازل ہونے کے بعد ابوقُعَیس کے بھائی افلح آئے، وہ اندر آنے کی اجازت چاہتے تھے، اور وہ ان کے رضاعی چچا (لگتے) تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو جو میں نے کیا آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ انھیں اپنے سامنے آنے کی اجازت دوں۔

[٣٥٧٢] ٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

[3572] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ، فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ. وَزَادَ: قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: «تَرِبَتْ يَدَاكِ، أَوْ يَمِينُكِ».

سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے پاس میرے رضاعی چچا افلح بن ابی قعیس آئے، (آگے) امام مالک رحمہ اللہ کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا اور یہ اضافہ کیا: (عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:) میں نے عرض کی: مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے نہیں پلایا۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے دونوں ہاتھ یا تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔''

فائدہ: دودھ اسی وقت اترتا ہے جب میاں بیوی کا اپنا بچہ پیدا ہوتا ہے، وہ بنیادی طور پر اسی کے لیے اترتا ہے۔ اسی دودھ میں دوسرا بچہ شریک ہوتا ہے۔ جب دوسرا بچہ دودھ پیے تو دودھ زیادہ بھی ہو جاتا ہے۔

[۳۵۷۳] ٥-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ، وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَا آذَنُ لِأَفْلَحَ، حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَكَ، قَالَ: قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِئْذَنِي لَهُ».

[3573] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ سے روایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح آئے، وہ ان کے پاس (گھر کے اندر) آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ ابوقعیس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی والد تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں افلح کو اجازت نہیں دوں گی حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لوں۔ مجھے ابوقعیس نے تو دودھ نہیں پلایا (کہ اس کا بھائی میرا محرم بن جائے) مجھے تو ان کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ابوقعیس کے بھائی افلح میرے پاس آئے تھے، وہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے، مجھے اچھا نہ لگا کہ میں انھیں اجازت دوں یہاں تک کہ آپ سے اجازت لے لوں۔ (عروہ نے) کہا: حضرت (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دے دیا کرو۔''

قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ.

عروہ نے کہا: اسی (حکم) کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں: رضاعت کی وجہ سے وہ سب رشتے حرام ٹھہرا لو جنھیں تم نسب کی وجہ سے حرام ٹھہراتے ہو۔

[٣٥٧٤] ٦-(. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَفِيهِ: «فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ». وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ.

[3574] معمر نے ہمیں زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ ابوقعیس کے بھائی افلح آئے، وہ ان کے پاس گھر کے اندر آنے کی اجازت چاہتے تھے...... ان سب کی حدیث کی طرح...... اور اس میں ہے: ''وہ تمھارے چچا ہیں، تمھارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو!'' اور ابوقعیس اس عورت کے شوہر تھے جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

[٣٥٧٥] ٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: إِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ» قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ، فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ».

[3575] ابن نمیر نے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے رضاعی چچا آئے، وہ مجھ سے (گھر کے) اندر آنے کی اجازت چاہتے تھے، میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لوں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: میرے رضاعی چچا نے میرے پاس (گھر کے اندر) آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے چچا تمھارے پاس (گھر میں) آ جائیں۔'' میں نے کہا: مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا، مرد نے نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے چچا ہیں، وہ تمھارے گھر میں آ سکتے ہیں۔''

[٣٥٧٦] (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَخَا أَبِي قُعَيْسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[3576] حماد، یعنی ابن زید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند سے حدیث بیان کی کہ ابوقعیس کے بھائی نے ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں آنے کی اجازت مانگی...... آگے اسی طرح بیان کیا۔

[٣٥٧٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ.

[3577] ابومعاویہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث بیان کی مگر انھوں نے کہا: ابوقعیس نے ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی۔

فائدہ: ہشام سے حماد بن زید نے جس طرح نقل کیا کہ اجازت مانگنے والے ابوقعیس کے بھائی تھے وہی درست ہے۔ ابومعاویہ اور اگلی روایت میں عطاء نے ہشام کے حوالے سے جو روایت کیا اس میں وہم ہے۔ افلح بن افلح کی کنیت ابوالجعد تھی اور مائل بن افلح کی، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی والد تھے ابوقعیس تھی، ناموں میں التباس کی بنا پر کسی سطح پر غلط فہمی پیدا ہوئی۔

[٣٥٧٨] ٨-(...) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَبُو الْجَعْدِ، فَرَدَدْتُهُ - قَالَ لِي هِشَامٌ: إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ - فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَهَلَّا أَذِنْتِ لَهُ؟ تَرِبَتْ يَمِينُكِ أَوْ يَدُكِ».

[3578] عطاء سے روایت ہے، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی، کہا: میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انھیں انکار کر دیا۔ ہشام نے مجھ سے کہا: یہ ابوقعیس ہی تھے۔ پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے انھیں اجازت کیوں نہ دی؟ تمھارا دایاں ہاتھ یا تمھارا ہاتھ خاک آلود ہو۔''

[٣٥٧٩] ٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ، فَأَخْبَرَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا: «لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ، فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ».

[3579] یزید بن ابی حبیب نے عراک (بن مالک غفاری) سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے اسے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا نے، جن کا نام افلح تھا، ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے ان کے آگے پردہ کیا (انھیں روک دیا) اس کے بعد انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ''تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ رضاعت سے بھی وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔''

[٣٥٨٠] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَأَرْسَلَ: إِنِّي عَمُّكِ، أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَجَاءَ

[3580] حکم نے عراک بن مالک سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: قعیس کے بیٹے افلح نے میرے ہاں آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا، انھوں نے پیغام بھیجا: میں آپ کا چچا ہوں، میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ہے، اس پر بھی میں نے انھیں اجازت

رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «لِيَدْخُلْ عَلَيْكِ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ».

دینے سے انکار کردیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کے سامنے اس واقعے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''وہ تمھارے سامنے آسکتا ہے، وہ تمھارا چچا ہے۔''

فائدہ: اس روایت میں بھی راوی کو نام کے حوالے سے وہم ہوا ہے۔ افلح، ابوقعیس کے بھائی تھے، قعیس کے بیٹے نہیں۔

(المعجم ٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ) (التحفة ٢٧)

باب:3- رضاعی بھائی کی بیٹی (سے نکاح کرنا) حرام ہے

[٣٥٨١] ١١-(١٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَّتَدَعُنَا؟ فَقَالَ: «وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، بِنْتُ حَمْزَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[3581] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابوعبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے آپ (نکاح کے لیے) قریش (کی عورتوں) کے انتخاب کا اہتمام کرتے ہیں اور ہمیں (بنو ہاشم کو) چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارے پاس کوئی شے (رشتہ) ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں (کیونکہ) وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔''

[٣٥٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[3582] جریر، عبداللہ بن نمیر اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٥٨٣] ١٢-(١٤٤٧) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ

[3583] ہمام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے جابر بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ، فَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ».

سے روایت کی کہ نبی ﷺ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (کے ساتھ نکاح کرنے) کے بارے میں خواہش کا اظہار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو رحم (ولادت اور نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔''

[٣٥٨٤] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، جَمِيعًا، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، كِلَيْهِمَا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هَمَّامٍ سَوَاءً، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ: «ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ». وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: «وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ». وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ.

[3584] یحییٰ قطان اور بشر بن عمر نے شعبہ سے حدیث بیان کی، شعبہ اور سعید بن ابی عروبہ دونوں نے قتادہ سے ہمام کی (سابقہ) سند کے ساتھ بالکل اسی طرح روایت کی، مگر شعبہ کی حدیث آپ ﷺ کے قول: ''میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے'' پر ختم ہو گئی اور سعید کی حدیث میں ہے: ''رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔'' اور بشر بن عمر کی روایت میں (جابر بن زید سے روایت ہے کی بجائے یہ) ہے: ''میں نے جابر بن زید سے سنا۔''

[٣٥٨٥] ١٤-(١٤٤٨) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَيْنَ أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ؟ أَوْ قِيلَ: أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ قَالَ: «إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[3585] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (کے ساتھ نکاح کرنے) سے (دور یا قریب) کہاں ہیں؟ یا کہا گیا: کیا آپ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو نکاح کا پیغام نہیں بھیجیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حمزہ رضاعت کی بنا پر یقینی طور پر میرے بھائی ہیں۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَأُخْتِ الْمَرْأَةِ) (التحفة ٢٨)

باب:4-ربیبہ (بیوی کے سابق شوہر کی بیٹی) اور بیوی کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے

[٣٥٨٦] ١٥-(١٤٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَّكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: «أَفْعَلُ مَاذَا؟» قُلْتُ: تَنْكِحُهَا. قَالَ: «أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟» قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي. قَالَ: «فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي» قُلْتُ: فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَّبِيبَتِي فِي حَجْرِي، مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

[3586] ابواسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے خبر دی، کہا: مجھے میرے والد (عروہ بن زبیر) نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میں نے آپ سے عرض کی: کیا آپ میری بہن (عزہ) بنت ابوسفیان کے بارے میں کوئی سوچ رکھتے ہیں؟ آپ نے پوچھا: ''میں کیا کروں؟'' میں نے عرض کی: آپ اس سے نکاح کر لیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟'' میں نے عرض کی: میں اکیلی ہی آپ کی بیوی نہیں ہوں اور اپنے ساتھ خیر میں شریک ہونے (کے معاملے) میں (میرے لیے) سب سے زیادہ محبوب میری بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔'' میں نے عرض کی: مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ دُرّہ بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام بھیج رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''ام سلمہ کی بیٹی کے لیے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ میری گود میں پروردہ (ربیبہ) نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، اس لیے تم خواتین میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے بارے میں پیش کش نہ کیا کرو۔''

[٣٥٨٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ، كِلَاهُمَا، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

[3587] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور زہیر دونوں نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی طرح حدیث بیان کی۔

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، سَوَاءً.

[٣٥٨٨] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ؛ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ» فَقَالَتْ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ، أُخْتِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي». قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّا نُتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: «أَبِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

[3588] یزید بن ابوحبیب سے روایت ہے کہ محمد بن شہاب (زہری) نے (ان کی طرف) یہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ عروہ نے انھیں حدیث سنائی، زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم یہ پسند کرو گی؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! میں اکیلی آپ کی بیوی تو ہوں نہیں، اور (مجھے) سب سے زیادہ محبوب، جو خیر میں میرے ساتھ شریک ہو، میری بہن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔'' انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم سے یہ بات کی جاتی ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ابوسلمہ کی بیٹی سے؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میری گود کی پروردہ (ربیبہ) نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے والد ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، اس لیے تم مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنوں (کے ساتھ نکاح) کی پیش کش نہ کیا کرو۔''

[٣٥٨٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، كِلَاهُمَا، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْهُ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ، عَزَّةَ، غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.

[3589] عقیل بن خالد اور محمد بن عبداللہ بن مسلم دونوں نے زہری سے ابن ابی حبیب کی (سابقہ) سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور یزید بن ابی حبیب کے سوا ان میں سے کسی نے اپنی حدیث میں عزہ (بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا) کا نام نہیں لیا۔

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ)

(التحفة ٢٩)

باب:5- دودھ کی ایک یا دو چسکیاں

[٣٥٩٠] ١٧-(١٤٥٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: - وَقَالَ سُوَيْدٌ وَّزُهَيْرٌ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ -: «لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ».

[3590] زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ بن نمیر اور سوید بن سعید نے، اپنی اپنی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سوید اور زہیر نے کہا: بے شک نبی ﷺ نے فرمایا۔: ''(دودھ کی) ایک دو چسکیاں حرمت کا سبب نہیں بنتیں۔''

[٣٥٩١] ١٨-(١٤٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ، عَنِ الْمُعْتَمِرِ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرٰى، فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولٰى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثٰى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ» قَالَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.

[3591] یحییٰ بن یحییٰ، عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم سب نے معتمر سے حدیث بیان کی۔ الفاظ یحییٰ کے ہیں۔ کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان نے ایوب سے خبر دی، وہ ابوخلیل سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے، انھوں نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک اعرابی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! (پہلے) میری ایک بیوی تھی، اس پر میں نے دوسری سے شادی کر لی، میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو ایک یا دو مرتبہ دودھ پلایا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو مرتبہ دودھ دینا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔'' عمرو نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے (عبداللہ کے والد کے ساتھ دادا کا نام بھی لیا۔)

[٣٥٩٢] ١٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ

[3592] ہشام نے مجھے قتادہ سے حدیث بیان کی،

الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ، أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: «لَا».

انھوں نے ابوخلیل صالح بن ابی مریم سے، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے اور انھوں نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا ایک مرتبہ دودھ پینا رشتوں کو حرام کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

[٣٥٩٣] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ، أَوِ الْمَصَّةُ أَوِ الْمَصَّتَانِ».

[3593] ہمیں محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ عبداللہ بن حارث سے روایت کی کہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک یا دو مرتبہ دودھ پینا یا ایک دو مرتبہ دودھ چوسنا حرمت کا سبب نہیں بنتا۔''

[٣٥٩٤] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا إِسْحٰقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ: «أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّتَانِ» وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ: «وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ».

[3594] ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم دونوں نے عبدہ بن سلیمان سے اور انھوں نے ابن ابوعروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی لیکن اسحاق نے ابن بشر کی روایت کی طرح کہا: ''یا دو مرتبہ دودھ پینا یا دو مرتبہ دودھ چوسنا'' اور ابن ابی شیبہ نے کہا: ''اور دو مرتبہ دودھ پینا اور دو مرتبہ چوسنا۔''

[٣٥٩٥] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ».

[3595] حماد بن سلمہ نے ہمیں قتادہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ ام فضل رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''ایک دو مرتبہ دودھ دینا حرمت کا سبب نہیں بنتا۔''

[٣٥٩٦] ٢٣-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ:

[3596] ہمام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ؟ فَقَالَ: «لَا».

کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کیا ایک مرتبہ دودھ چوسنا (رشتے کو) حرام کر دیتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: ''نہیں۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ) (التحفة ٣٠)

باب: 6- پانچ دفعہ دودھ پلانے سے حرمت واقع ہوجاتی ہے

[٣٥٩٧] ٢٤-(١٤٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُومَاتٍ يُّحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ: بِخَمْسٍ مَّعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

[3597] عبداللہ بن ابی بکر نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: قرآن میں نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پلانا جن کا علم ہو، حرمت کا سبب بن جاتا ہے، پھر انھیں پانچ بار دودھ پلانے (کے حکم) سے جن کا علم ہو، منسوخ کر دیا گیا، رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو یہ ان آیات میں تھی جن کی (نسخ کا حکم نہ جاننے والے بعض لوگوں کی طرف سے) قرآن میں تلاوت کی جاتی تھی۔

[٣٥٩٨] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ عَمْرَةَ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ - وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ - قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُومَاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا: خَمْسٌ مَّعْلُومَاتٌ.

[3598] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا۔ وہ اس رضاعت کا ذکر کر رہی تھیں جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے کہا: قرآن میں دس بار دودھ پلانے سے جن کا علم ہو، (حرمت ثابت ہونے) کا حکم نازل ہوا تھا، پھر یہ (حکم) بھی نازل ہوا تھا: پانچ بار دودھ پلانے سے جن کا علم ہو۔

فائدہ: امام نووی ؒ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں نسخ تین طریقوں سے ہوا ہے: ① آیت میں مذکورہ حکم اور آیات کے الفاظ دونوں منسوخ کر دیے جائیں، جیسے دس دفعہ دودھ پلانے کا حکم ہے۔ ② صرف تلاوت منسوخ ہو، حکم (رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے ذریعے سے) باقی رکھا جائے اس کی ایک مثال پانچ دفعہ دودھ پلانے کا حکم ہے (دوسری مثال شادی شدہ عورت یا مرد کے زنا پر رجم کی سزا ہے۔) ③ پورا حکم یا اس کا کچھ حصہ منسوخ ہو جائے لیکن آیت کی تلاوت باقی رہے۔ اس کی بھی رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے ذریعے سے وضاحت کر دی جاتی ہے۔

[٣٥٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[3599] عبدالوہاب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے عمرہ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہہ رہی تھیں...... (آگے) اسی کے مانند (ہے۔)

(المعجم ٧) - (بَابُ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ)

(التحفة ٣١)

باب: 7- بڑے کی رضاعت

[٣٦٠٠] ٢٦-(١٤٥٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَرٰى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ - وَهُوَ حَلِيفُهُ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرْضِعِيهِ» قَالَتْ: وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ».

زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3600] عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں سالم رضی اللہ عنہ کے گھر آنے کی بنا پر (اپنے شوہر) ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے میں (تبدیلی) دیکھتی ہوں ــــ حالانکہ وہ ان کا حلیف بھی ہے ــ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو۔'' انھوں نے عرض کی: میں اسے کیسے دودھ پلاؤں؟ جبکہ وہ بڑا (آدمی) ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بڑا آدمی ہے۔''

عمرو نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور وہ (سالم) بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اور ابن ابی عمر کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔'' (آپ کا مقصود یہ تھا کہ کسی برتن میں دودھ نکال کر سالم رضی اللہ عنہ کو پلوا دیں۔)

فائدہ: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کو متبنّیٰ بنایا ہوا تھا۔ انھیں سالم بن ابی حذیفہ کہا جاتا تھا۔ جب قرآن میں اس کی ممانعت آگئی اور واضح کر دیا گیا کہ خود کسی کو بیٹا وغیرہ قرار دینے سے یہ رشتہ قائم نہیں ہو جاتا تو وہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ کہلانے لگے۔ وہ اب بڑے بھی ہو گئے تھے۔ بدر کی جنگ میں شریک ہو چکے تھے لیکن وہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سہلہ رضی اللہ عنہا کو پہلے کی طرح اپنے ماں، باپ ہی سمجھتے تھے اور بیٹے کی طرح گھر میں مقیم تھے۔ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کو قرآن کے حکم کی بنا پر ان کا گھر میں آنا پسند نہ تھا۔ حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا کے ان کے بارے میں وہی جذبات تھے جو ماں کے ہوتے ہیں۔ وہ روک کر سالم کا دل دکھانا نہیں چاہتی

تھیں۔ یہی مشکل لے کر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان کے لیے اس کا حل یہی تجویز فرمایا کہ وہ اب کسی برتن کے ذریعے ان کو دودھ پلا کر ان کی رضاعی ماں بن جائیں۔ سنن ابوداود میں ہے کہ حضرت سہلہ ؓ نے انھیں پانچ بار دودھ پلوایا۔ (سنن أبي داود، حديث: 2061)

[٣٦٠١] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، - قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ سَالِمًا مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ. فَأَتَتْ يَعْنِي بِنْتَ سُهَيْلٍ، النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ، وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا، وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ، وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ» فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ، فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ.

[3601] ایوب نے ابن ابی مُلیکہ سے، انھوں نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ ابوحذیفہ ؓ کے مولیٰ سالم ؓ، ابوحذیفہ ؓ اور ان کی اہلیہ کے ساتھ ان کے گھر ہی میں (قیام پذیر) تھے۔ تو (ان کی اہلیہ) یعنی (سہلہ) بنت سہیل ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: سالم مردوں کی (حد) بلوغت کو پہنچ چکا ہے اور وہ (عورتوں کے بارے میں) وہ سب سمجھنے لگا ہے جو وہ سمجھتے ہیں اور وہ ہمارے ہاں (گھر میں) آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابوحذیفہ ؓ کے دل میں اس سے کچھ (ناگواری) ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم اسے دودھ پلا دو، اس پر حرام ہو جاؤ گی اور وہ (ناگواری) دور ہو جائے گی جو ابوحذیفہ ؓ کے دل میں ہے۔'' چنانچہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئی اور کہا: میں نے اسے دودھ پلوا دیا ہے تو (اب) وہ ناگواری دور ہوگئی جو ابوحذیفہ کے دل میں تھی۔

[٣٦٠٢] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ؛ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ سَالِمًا - لِسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ - مَعَنَا فِي بَيْتِنَا، وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ.

[3602] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابن ابی ملیکہ نے بتایا، انھیں قاسم بن محمد بن ابی بکر نے خبر دی، انھیں حضرت عائشہ ؓ نے بتایا کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا: اللہ کے رسول! سالم۔ (انھوں نے) سالم مولیٰ ابی حذیفہ ؓ کے بارے میں (کہا:)۔ ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا ہے۔ وہ مردوں کی حد بلوغت کو پہنچ چکا ہے اور وہ (سب کچھ) جاننے لگا ہے جو مرد جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسے دودھ پلا دو تو تم اس پر حرام ہو جاؤ گی۔'' (گویا یہ حکم صرف حضرت سہلہ کے لیے

قَالَ: «أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ» قَالَ: فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِّنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ رَهِبَتُهُ، ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَّا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ. قَالَ: مَا هُوَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ. قَالَ: فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيهِ.

تھا۔)(ابن ابی ملیکہ نے) کہا: میں سال بھر یا اس کے قریب ٹھہرا، میں نے یہ حدیث بیان نہ کی، میں اس (کو بیان کرنے) سے ڈرتا رہا، پھر میں قاسم سے ملا تو میں نے انھیں کہا: آپ نے مجھے ایک حدیث سنائی تھی، جو میں نے اس کے بعد کبھی بیان نہیں کی، انھوں نے پوچھا: وہ کون سی حدیث ہے؟ میں نے انھیں بتائی، انھوں نے کہا: اسے میرے حوالے سے بیان کرو کہ حضرت عائشہ ؓ نے مجھے اس کی خبر دی تھی۔

[٣٦٠٣] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ: إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ. قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ سَالِمًا يَّدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ، وَّفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْضِعِيهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ».

[3603] شعبہ نے حُمید بن نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے زینب بنت ام سلمہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ام سلمہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا: آپ کے پاس (گھر میں) ایک قریب البلوغت لڑکا آتا ہے جسے میں پسند نہیں کرتی کہ وہ میرے پاس آئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے جواب دیا: کیا تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں نمونہ نہیں ہے؟ انھوں نے (آگے) کہا: ابوحذیفہ ؓ کی بیوی نے عرض کی تھی: اے اللہ کے رسول! سالم میرے سامنے آتا ہے اور (اب) وہ مرد ہے، اور اس وجہ سے ابوحذیفہ ؓ کے دل میں کچھ ناگواری ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو تا کہ وہ تمھارے پاس آ سکے۔''

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ کی کوئی بھتیجی یا بھانجی برتن سے دودھ پلوا دیتی تھیں۔ اس طرح دودھ پینے والے کے ساتھ دودھ پلانے والی اور حضرت عائشہ ؓ کا ایسا رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا تھا کہ وہ آپ کے سامنے آ سکتا تھا۔

[٣٦٠٤] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ

[3604] بُکیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حمید بن نافع سے سنا وہ کہہ رہے تھے، میں نے زینب بنت ابی سلمہ ؓ سے سنا وہ کہہ رہی تھیں: میں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ ؓ سے سنا وہ حضرت عائشہ ؓ سے کہہ رہی تھیں: اللہ کی قسم! میرے دل کو یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ مجھے کوئی ایسا لڑکا دیکھے جو رضاعت سے مستغنی ہو چکا ہے۔

لِعَائِشَةَ: وَاللهِ! مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَّرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنٰى عَنِ الرَّضَاعَةِ. فَقَالَتْ: لِمَ؟ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! إِنِّي لَأَرٰى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْضِعِيهِ». فَقَالَتْ: إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ. فَقَالَ: «أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ». فَقَالَتْ: وَاللهِ! مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ.

انھوں نے پوچھا: کیوں؟ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تھیں، انھوں نے عرض کی تھی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں سالم کے (گھر میں) داخلے کی وجہ سے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناگواری سی محسوس کرتی ہوں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو۔'' اس نے کہا: وہ تو داڑھی والا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو، اس سے وہ ناگواری ختم ہوجائے گی جو ابوحذیفہ کے چہرے پر ہے۔'' (سہلہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اللہ کی قسم! (اس کے بعد) میں نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر (کبھی) ناگواری محسوس نہیں کی۔

فائدہ: یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا استدلال تھا۔ وہ سالم رضی اللہ عنہ کے لیے سہلہ بنت سہل رضی اللہ عنہا کو دی گئی رخصت کو عام سمجھتی تھیں۔

[٣٦٠٥] ٣١-(١٤٥٤) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ؛ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُولُ: أَبٰى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللهِ! مَا نَرٰى هٰذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِسَالِمٍ خَاصَّةً، فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ، وَلَا رَائِينَا.

[3605] ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ نے مجھے خبر دی کہ ان کی والدہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ ان کی والدہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں: نبی ﷺ کی تمام ازواج نے اس بات سے انکار کیا کہ اس (بڑی عمر کی) رضاعت کی وجہ سے کسی کو اپنے گھر میں داخل ہونے دیں، اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم! ہم اسے محض رخصت خیال کرتی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر سالم رضی اللہ عنہ کو دی تھی، لہٰذا اس (طرح کی) رضاعت کی وجہ سے نہ کوئی ہمارے پاس آنے والا بن سکے گا اور نہ ہمیں دیکھنے والا۔

فائدہ: جمہور علمائے امت کا مسلک یہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ کر حضرت ام سلمہ اور باقی امہات المومنین کا ہے۔

(المعجم ٨) - (بَابُ إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ) (التحفة ٣٢)

باب:8- رضاعت بھوک ہی سے (معتبر) ہے

[٣٦٠٦] ٣٢-(١٤٥٥) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي

[3606] ابواحوص نے ہمیں اشعث سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے مسروق سے

الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. قَالَتْ: فَقَالَ: «اُنْظُرْنَ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ».

روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بات آپ پر گراں گزری، اور میں نے آپ کے چہرے پر غصہ دیکھا، کہا: تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ رضاعت (کے رشتے سے) میرا بھائی ہے، کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تم خواتین) اپنے رضاعی بھائیوں (کے معاملے) کو دیکھ لیا کرو (اچھی طرح غور کرلیا کرو) کیونکہ رضاعت بھوک ہی سے (معتبر) ہے۔''

فائدہ: یہی قاعدہ کلیہ ہے جس سے استثنا، حضرت عائشہ ؓ کے نقطۂ نظر کے مطابق، کسی اہم ضرورت کی بنا پر، ہر نوجوان کو حاصل ہوسکتا ہے جبکہ باقی امہات المومنین ؓ کے مطابق صرف اسی کو حاصل ہوسکتا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے صراحت سے اجازت دی تھی۔

[٣٦٠٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ، كَمَعْنٰى حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا «مِنَ الْمَجَاعَةِ».

[3607] شعبہ، سفیان اور زائدہ سب نے اشعث بن ابوشعثاء سے ابواحوص کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (بھی) مِنَ الْمَجَاعَةِ کے الفاظ کہے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الِاسْتِبْرَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهُ بِالسَّبْيِ) (التحفة ٣٣)

باب: 9- استبرائے رحم کے بعد جنگ میں قید ہونے والی لونڈی کے ساتھ مجامعت کرنا جائز ہے اور اگر اس کا شوہر تھا تو غلامی کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ ہوگیا

[٣٦٠٨] ٣٣-(١٤٥٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[3608] یزید بن زُرَیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا:

عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ، أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ، فَلَقُوا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوهُمْ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَأَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ: ﴿وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤]. أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

ہمیں سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوخلیل صالح سے، انھوں نے ابوعلقمہ ہاشمی سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حنین کے دن (جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اَوطاس کی جانب ایک لشکر بھیجا، ان کا دشمن سے سامنا ہوا، انھوں نے ان (دشمنوں) سے لڑائی کی، پھران پر غالب آ گئے اور ان میں سے کنیزیں حاصل کر لیں، تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض لوگوں نے ان کے مشرک خاوندوں (کی موجودگی) کی بنا پر ان سے مجامعت کرنے میں حرج محسوس کیا، اس پر اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اور شادی شدہ عورتیں (بھی حرام ہیں) سوائے ان (لونڈیوں) کے جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہوں۔'' یعنی جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو (تمھاری لونڈیاں بن جانے کی بنا پر) وہ تمھارے لیے حلال ہیں۔

[٣٦٠٩] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ؛ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَ؛ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً. بِمَعْنٰى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَّكُمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

[3609] عبدالاعلیٰ نے ہمیں سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابوخلیل سے روایت کی کہ ابوعلقمہ ہاشمی نے حدیث بیان کی، انھیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حنین کے دن ایک سریہ بھیجا...... (آگے) یزید بن زریع کی حدیث کے ہم معنی ہے لیکن انھوں نے کہا: سوائے ان (لونڈیوں) کے جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہوں، وہ تمھارے لیے حلال ہیں۔ اور انھوں نے ''جب ان کی عدت پوری ہو جائے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ (اس سریہ میں جو کنیزیں ہاتھ آئیں یہ واقعہ ان کے بارے میں ہے۔)

[٣٦١٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[3610] شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٦١١] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسٍ، لَهُنَّ أَزْوَاجٌ، فَتَخَوَّفُوا، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالْمُحْصَنَٰتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤].

[3611] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوخلیل سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اوطاس کے دن صحابہ کو لونڈیاں ملیں جن کے خاوند بھی تھے، اس پر وہ (ان سے تعلقات، قائم کرتے ہوئے) ڈرے (کہ یہ گناہ نہ ہو) اس پر یہ آیت نازل کی گئی: ''اور شادی شدہ عورتیں (بھی حرام ہیں) سوائے ان (لونڈیوں) کے جن کے تمھارے دائیں ہاتھ مالک ہوجائیں۔''

فائدہ: یہ عورتیں جنگ کے نتیجے میں قید ہوکر آئی تھیں اور اس وقت کے رائج قانون کے مطابق اموالِ غنیمت کے ساتھ یہ بھی مسلمانوں کی ملکیت میں آ گئی تھیں۔ بعدازاں رسول اللہ ﷺ کی خصوصی سفارش پر ان کو آزاد کر دیا گیا اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ واپس چلی گئیں۔

[٣٦١٢] (...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[3612] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ) (التحفة ٣٤)

باب:10- بچہ صاحبِ فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا (ضروری ہے)

[٣٦١٣] ٣٦-(١٤٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا، يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي، يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي، مِنْ وَّلِيدَتِهِ،

[3613] قُتَیبہ بن سعید اور محمد بن رُمح نے کہا: لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ؓ نے ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ سعد ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے، آپ اس کی مشابہت دیکھ لیں۔
عبد بن زمعہ ؓ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، اللہ کے رسول! یہ میرے باپ کی لونڈی سے اسی کے بستر پر پیدا ہوا ہے،

فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ إِلٰى شَبَهِهِ، فَرَأٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ». قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ، وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ: «يا عَبْدُ».

رسول اللہ ﷺ نے اس کی مشابہت دیکھی تو آپ نے واضح طور پر عتبہ کے ساتھ مشابہت (بھی) محسوس کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''عبد! یہ تمھارا (بھائی) ہے۔ (اس کا سبب یہ ہے کہ) بچہ صاحب فراش کا ہے، اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر (ناکامی اور محرومی) ہے۔ اور سودہ بنت زمعہ! (تم) اس سے پردہ کرو۔'' اس کے بعد اس نے کبھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔ اور محمد بن رمح نے آپ کے الفاظ ''یا عبد'' ذکر نہیں کیے۔

فائدہ: محاورتاً کسی قیمتی چیز کے بارے میں پتھر ہونے کی بات اس کی بے وقعتی اور بے فائدہ ہونے کے معنی میں کی جاتی ہے۔ اس کا یہ مفہوم بھی لیا جاتا ہے کہ شریعت کے قانون کے مطابق اگر کسی کا زنا ثابت ہو جائے اور زنا کا اعتراف کر لے تو اس کے حصے میں پتھروں (سے رجم) کی سزا ہی آئے گی، بچہ اسے نہیں ملے۔ آپ نے بچے کے حوالے سے اسی اصل کے مطابق فیصلہ فرمایا اور عتبہ کے ساتھ اس کی مشابہت دیکھ کر جس سے ثابت ہوتا تھا کہ حقیقت میں وہ زمعہ کا بیٹا نہیں آپ نے حضرت سودہ بنت زمعہ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دے دیا۔ یہ ایک مثال ہے کہ شرعی اصول کے مطابق فیصلہ دینے کے بعد اس میں کسی کے لیے کوئی حقیقی معذرت موجود ہو تو اس کا الگ سے مداوا کرنا چاہیے۔

[٣٦١٤] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَّابْنَ عُيَيْنَةَ، فِي حَدِيثِهِمَا «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ» وَلَمْ يَذْكُرَا «لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ».

[3614] سفیان بن عیینہ اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ لیکن معمر اور ابن عیینہ کی حدیث میں ہے: ''بچہ صاحب فراش کا ہے'' اور ان دونوں نے ''زانی کے لیے پتھر ہے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٣٦١٥] ٣٧-(١٤٥٨) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ».

[3615] معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے ابن مسیّب اور ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر (ناکامی اور محرومی) ہے۔''

[٣٦١٦] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ. أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ فَقَالَ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى فَقَالَ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَوْ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ. وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ. وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ.

[3616] سعید بن منصور، زہیر بن حرب، عبدالاعلیٰ بن حماد اور عمرو ناقد سب نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے خبر دی۔ ابن منصور نے کہا: سعید نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ عبدالاعلیٰ نے کہا: ابوسلمہ سے یا سعید سے روایت ہے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ زہیر نے کہا: سعید یا ابو سلمہ ان دونوں میں سے ایک نے یا دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اور عمرو نے ایک بار کہا: ہمیں سفیان نے زہری کے حوالے سے سعید اور ابوسلمہ سے، اور ایک بار کہا: سعید یا ابوسلمہ سے، اور ایک بار کہا: سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... (آگے) جس طرح معمر کی حدیث ہے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ) (التحفة ٣٥)

باب: 11- قیافہ شناس بچے کو کسی کی طرف منسوب کرے تو اس (کی بات) پر عمل کرنا

[٣٦١٧] ٣٨-(١٤٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا، تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ».

[3617] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ خوش خوش میرے پاس تشریف لائے، آپ کے چہرے (پیشانی) کے خطوط چمک رہے تھے، آپ نے فرمایا: "تم نے دیکھا نہیں کہ ابھی ابھی (بنو مدلج کے قیافہ شناس) مُجزِّز نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے، اور کہا ہے: ان قدموں میں سے ایک (قدم) دوسرے میں سے ہے۔" (ایک بیٹے کا ہے، دوسرا باپ کا۔)

[٣٦١٨] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: -

[3618] سفیان نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَّسْرُورًا فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ، فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَّعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا، وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ».

کی، انھوں نے کہا: ایک روز رسول اللہ ﷺ خوش خوش میرے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: ''عائشہ! کیا تم نے دیکھا نہیں کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا، اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، ان دونوں پر ایک چادر تھی جس نے ان کے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پاؤں ننگے تھے تو اس نے کہا: بلاشبہ یہ قدم ایک دوسرے میں سے ہیں۔''

فوائد: ① مجزز قدموں اور ان کے نشانات کو پہچاننے کا ماہر تھا۔ اس نے ان دونوں کے چہرے دیکھے بھی نہیں، اپنی اصل مہارت کے ذریعے سے اس نے پہچان لیا کہ یہ قدم باپ بیٹے کے ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کا اس کی بات پر خوش ہونا اس چیز کی واضح دلیل ہے کہ مہارت سے کی گئی قیافہ شناسی معتبر ہے۔ آپ ﷺ نے خود بھی اسی بنا پر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اس لڑکے سے پردہ کرنے کا حکم دیا جو قانوناً اگرچہ ان کے والد کا بیٹا تھا لیکن اس کی مشابہت اس دوسرے شخص کے ساتھ تھی جس نے اس کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ③ یہ احادیث ہماری رہنمائی کرتی ہیں کہ جدید ڈی این اے ٹیسٹ کے نتائج بھی اسی طرح سے معتبر ہوں گے جس طرح سے رسول اللہ ﷺ نے قیافے کے حوالے سے فیصلہ فرمایا تھا۔ نسب اور وراثت کے حوالے سے شریعت کے قانون پر عمل ہوگا اور رشتوں کی حرمت کے حوالے سے قانونی نسب کے ساتھ ساتھ ٹیسٹ کے نتائج پر بھی عمل ہوگا۔

[٣٦١٩] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ قَائِفٌ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ شَاهِدٌ، وَّأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْجَبَهُ، وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ.

[3619] ابراہیم بن سعد نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک قیافہ شناس آیا، رسول اللہ ﷺ بھی موجود تھے، اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم (ایک چادر میں) لیٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا: بلاشبہ یہ قدم ایک دوسرے میں سے ہیں۔ اس سے نبی ﷺ کو خوشی ہوئی اور آپ کو بہت اچھا لگا، آپ نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بتائی۔

[٣٦٢٠] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا.

[3620] یونس، معمر اور ابن جریج سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ، ان (لیث، سفیان اور ابراہیم بن سعد) کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور (ابن وہب نے) یونس کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور مجزز ایک قیافہ شناس تھا۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزِّفَافِ) (التحفة ٣٦)

باب:12- رخصتی کے بعد باکرہ اور ثیبہ (دوہاجو) اپنے پاس شوہر کے کتنے کتنے دن قیام کی حقدار ہوں گی

[٣٦٢١] ٤١-(١٤٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي».

[3621] محمد بن ابوبکر نے عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ان کے ہاں تین دن قیام کیا اور فرمایا: ''اپنے اہل (شوہر) کے نزدیک تمھاری قدر و منزلت میں کسی طرح کی کمی نہیں، اگر تم چاہو تو میں تمھارے پاس (قیام کے لیے) سات دن رکھ لیتا ہوں اور اگر میں نے تمھارے ہاں سات دن قیام کیا تو اپنی ساری بیویوں کے ہاں سات سات دن قیام کروں گا۔''

[٣٦٢٢] ٤٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهَا: «لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ» قَالَتْ: ثَلِّثْ.

[3622] عبداللہ بن ابوبکر نے عبدالملک بن ابوبکر سے، انھوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور وہ آپ ﷺ کے پاس رہائش پذیر ہو گئیں تو آپ ﷺ نے ان سے کہا: ''اپنے شوہر کے سامنے تمھارے مرتبے میں کوئی کمی نہیں، اگر تم چاہو تو میں تمھارے ہاں سات دن قیام کروں گا، اور اگر تم چاہو تو تین دن قیام کروں گا پھر (باری باری) سب کے ہاں جانا شروع کروں گا۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ تین دن قیام فرمائیں۔

[٣٦٢٣] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ

[3623] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبدالرحمٰن بن حُمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالملک بن ابوبکر سے، انھوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ان کے پاس

رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَأَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ شِئْتِ زِدْتُّكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ، لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ».

گئے، اس کے بعد آپ نے نکلنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے آپ کے کپڑے کو پکڑ لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں مزید تمھارے ہاں قیام کروں گا اور تمھارے ساتھ اس کا حساب رکھوں گا، کنواری کے لیے سات راتیں ہیں اور ثیبہ (دوہاجو) کے لیے تین راتیں ہیں۔''

[٣٦٢٤] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[3624] ابوضمرہ نے عبدالرحمٰن بن حمید سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٦٢٥] ٤٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ، هٰذَا فِيهِ. قَالَ: «إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي».

[3625] عبدالواحد بن ایمن نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے ام سلمہ ؓ سے روایت کی، انھوں (عبدالواحد) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (ام سلمہ ؓ) سے شادی کی، اور بہت سی باتوں کا ذکر کیا، ان میں یہ بات بھی تھی: آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو کہ میں تمھارے ہاں سات دن قیام کروں اور اپنی دوسری بیویوں کے پاس بھی سات سات دن قیام کروں (تو یہ ہوسکتا ہے) اور اگر میں نے تمھارے ہاں سات دن قیام کیا تو اپنی ساری بیویوں کے ہاں سات سات دن قیام کروں گا۔''

[٣٦٢٦] ٤٤-(١٤٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا. قَالَ خَالِدٌ: وَّلَوْ قُلْتُ: إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ كَذٰلِكَ.

[3626] ہشیم نے ہمیں خالد سے خبر دی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے انس بن مالک ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب کوئی دوہاجو (ثیبہ) کے بعد باکرہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں سات دن قیام کرے اور جب باکرہ کے بعد کسی ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں تین دن قیام کرے۔ خالد نے کہا: اگر میں کہوں کہ انھوں نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے، تو میں سچ کہوں گا لیکن انھوں نے کہا تھا: سنت اسی طرح ہے۔ (یہ حدیث کو مرفوع کرنے کے مترادف ہے۔)

[٣٦٢٧] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[3627] سفیان نے ایوب اور خالد حذاء سے خبر دی،

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا.

قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ: رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

انھوں نے ابو قلابہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: سنت میں سے ہے کہ (دلھا) باکرہ کے ہاں سات راتیں قیام کرے۔

خالد نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں: انھوں نے اسے نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

(المعجم ١٣) - **(بَابُ الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ، وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَّعَ يَوْمِهَا)** (التحفة ٣٧)

باب: 13- بیویوں کے درمیان (باریوں کی) تقسیم، سنت یہ ہے کہ ہر بیوی کے لیے دن سمیت ایک رات ہو

[٣٦٢٨] ٤٦-(١٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ، فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ، فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَجَاءَتْ زَيْنَبُ، فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: هٰذِهِ زَيْنَبُ، فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ، فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰى اسْتَخَبَتَا، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى ذٰلِكَ، فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا، فَقَالَ: اخْرُجْ، يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَى الصَّلَاةِ، وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ لِي وَيَفْعَلُ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَتَصْنَعِينَ هٰذَا؟.

[3628] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی نو بیویاں تھیں، جب آپ ان میں باری تقسیم فرماتے تو پہلی باری والی بیوی کے پاس نویں رات ہی پہنچتے۔ وہ سب ہر رات اس (بیوی کے) گھر میں جمع ہو جاتی تھیں جہاں نبی ﷺ تشریف لاتے، آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف پھیلایا۔ انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: یہ زینب ہیں آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا، اس پر ان دونوں میں تکرار ہو گئی حتی کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں، اور (اسی دوران میں) نماز کی اقامت ہو گئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا، انھوں نے ان کی آوازیں سنیں تو کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نماز کے لیے تشریف لائیے اور ان کے منہ میں مٹی ڈالیے۔ نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابھی نبی ﷺ اپنی نماز پوری کریں گے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آئیں گے وہ مجھے ایسے ایسے (ڈانٹ ڈپٹ) کریں گے۔ جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی، ابوبکر رضی اللہ عنہ ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آئے اور انھیں سخت سرزنش کی۔ اور کہا: کیا تم ایسا کرتی ہو؟

(المعجم ١٤) - (بَابُ جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضَرَّتِهَا) (التحفة ٣٨)

باب: 14-اپنی باری اپنی سوکن کو ہبہ کرنا جائز ہے

[٣٦٢٩] ٤٧-(١٤٦٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ: يَوْمَهَا، وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

[3629] جریر نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے کوئی عورت نہیں دیکھی جو مجھے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہو کہ میں اس کے پیکر میں ہوں (اس جیسی بن جاؤں) ایک ایسی خاتون کی نسبت جن میں کچھ گرم مزاجی (بھی) تھی، کہا: جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے ساتھ اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو دن دیتے، ایک ان کا دن اور ایک حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دن۔

[٣٦٣٠] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، كُلُّهُمْ، عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَّزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ: وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي.

[3630] عقبہ بن خالد، زہیر اور شریک، ان سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جب بوڑھی ہو گئیں...... آگے جریر کی حدیث کے ہم معنی ہے اور شریک کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: وہ پہلی خاتون تھیں جن سے آپ ﷺ نے میرے بعد نکاح کیا۔

[٣٦٣١] ٤٩-(١٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ

[3631] ابواسامہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ان عورتوں پر غیرت کرتی تھی جو اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے

اللهِ ﷺ وَأَقُولُ: أَوَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿تُرْجِى مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِىٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ﴾ [الأحزاب: ٥١] قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللهِ! مَا أَرٰى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

بطور ہبہ پیش کرتی تھیں، میں کہتی: کیا کوئی عورت بھی خود کو ہبہ کرسکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: ''آپ ان عورتوں میں سے جسے چاہیں پیچھے کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں اور جسے آپ نے الگ کر دیا تھا ان میں سے بھی جسے آپ کا دل چاہے لائیں۔'' کہا: تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کے رب کو نہیں دیکھتی مگر وہ آپ کے لیے آپ کی خواہش (کو پورا کرنے) میں جلدی کرتا ہے۔

فائدہ: اس آیت کے بعد جو اگلی آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ ٱلنِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَٰجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ.....﴾ ''اس کے بعد آپ کے لیے مزید عورتیں حلال نہیں، نہ ہی یہ کہ آپ ان بیویوں کے بدلے میں دوسری کر لیں چاہے ان کا حسن و جمال آپ کو اچھا لگے......'' (الأحزاب 52:33) اس میں اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کی جنھوں نے خلوصِ دل سے اللہ اور اس کے رسول کو چن لیا تھا، دلی خواہش بہت اکرام اور اعزاز کے ساتھ پوری فرما دی اور ان کے مرتبے کو مکمل تحفظ عطا کر دیا۔

[٣٦٣٢] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ؟ حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿تُرْجِى مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِىٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ﴾ [الأحزاب: ٥١] فَقُلْتُ: إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

[3632] عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ کہا کرتی تھیں: کیا اس عورت کو حیا محسوس نہیں ہوتی جو خود کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا: ''آپ ان عورتوں میں سے جسے چاہیں پیچھے کریں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں۔'' تو میں نے کہا: بلاشبہ آپ کا رب آپ کی خواہش (کو پورا کرنے) میں جلدی کرتا ہے۔

[٣٦٣٣] ٥١-(١٤٦٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: حَضَرْنَا، مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، بِسَرِفَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا، وَلَا تُزَلْزِلُوا، وَارْفُقُوا، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعٌ،

[3633] محمد بن بکر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے خبر دی، کہا: سرف کے مقام پر ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں حاضر ہوئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ نبی ﷺ کی اہلیہ ہیں۔ جب تم ان کی چارپائی اٹھاؤ تو اس کو ادھر اُدھر حرکت دینا نہ ہلانا، نرمی (اور احترام) سے کام لینا، امر واقع یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، آپ آٹھ کے لیے باری تقسیم کرتے اور ایک

فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَّلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: اَلَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ.

کے لیے تقسیم نہ کرتے تھے۔ عطاء نے کہا: جن کو آپ باری نہیں دیتے تھے وہ حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب ﷞ تھیں۔

فائدہ: یہ عطاء یا ابن جریج کا وہم ہے۔ حقیقت میں وہ حضرت سودہ بنت زمعہ ﷞ تھیں جنھوں نے اپنی باری حضرت عائشہ ﷞ کو دی تھی جیسا کہ اس باب کی پہلی حدیث میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ امام مسلم نے اُن احادیث کے بعد اس حدیث کو پیش کر کے اشارہ کیا ہے کہ یہ ایک وہم ہے۔

[٣٦٣٤] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ: قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتْ آخِرُهُنَّ مَوْتًا، مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ.

[3634] عبدالرزاق نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور یہ اضافہ کیا کہ عطاء نے کہا: وہ ان سب میں سے، آخر میں فوت ہونے والی (میمونہ ﷞) تھیں، وہ مدینہ میں فوت ہوئیں۔

فائدہ: یہ حدیث پیش کر کے امام مسلم نے متوجہ کیا ہے کہ یہ عطاء یا ابن جریج کا ایک اور وہم ہے۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ) (التحفة ٣٩)

باب: 15- دیندار عورت سے نکاح کرنا مستحب ہے

[٣٦٣٥] ٥٣-(١٤٦٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ».

[3635] حضرت ابو ہریرہ ﷜ نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''عورت کے ساتھ چار باتوں کی بنا پر شادی کی جاتی ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب (ونسب) کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ تم دین والی کے ساتھ (شادی کر کے) ظفر مند بنو (کامیابی حاصل کرو) تمھارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔'' (یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ تم ہمیشہ کام کرتے رہو۔)

[٣٦٣٦] ٥٤-(٧١٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا

[3636] عطاء سے روایت ہے، کہا: مجھے جابر بن عبداللہ ﷠ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت سے شادی کی، میری ملاقات نبی ﷺ سے ہوئی تو آپ نے پوچھا: ''جابر! تم نے نکاح کر لیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری

جَابِرُ! تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟» قُلْتُ: ثَيِّبٌ، قَالَ: «فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ، قَالَ: «فَذَاكَ إِذًا، إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا، وَمَالِهَا، وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ». [راجع: ١٦٥٦]

ہے یا دوہاجو (شوہر دیدہ)؟" میں نے عرض کی: دوہاجو ہے۔ آپ نے فرمایا: "باکرہ سے کیوں نہ کی، تم اس سے دل لگی کرتے؟" میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری بہنیں ہیں تو میں ڈرا کہ وہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے گی، آپ نے فرمایا: "پھر ٹھیک ہے، بلاشبہ کسی عورت سے شادی (میں رغبت) اس کے دین، مال اور خوبصورتی کی وجہ سے کی جاتی ہے، تم دین والی کو چنو تمھارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔"

(المعجم ١٦) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ) (التحفة ٤٠)

باب: 16- کنواری سے نکاح کرنا پسندیدہ ہے

[٣٦٣٧] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارٰى وَلِعَابِهَا؟».

[3637] شعبہ نے ہمیں محارب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: "کیا تم نے نکاح کیا ہے؟" میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: "کنواری سے یا دوہاجو (ثیبہ) سے؟" میں نے عرض کی: دوہاجو سے۔ آپ نے فرمایا: "تم کنواریوں اور ان کی ملاعبت (باہم کھیل کود) سے (دور) کہاں رہ گئے؟"

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ، وَإِنَّمَا قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟». [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

شعبہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کے سامنے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی اور انھوں نے کہا تھا: "تم نے کنواری سے (شادی) کیوں نہ کی؟ تم اس کے ساتھ کھیلتے وہ تمھارے ساتھ کھیلتی۔"

[٣٦٣٨] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ

[3638] یحییٰ بن یحییٰ اور ابو ربیع زہرانی نے ہمیں حدیث بیان کی، یحییٰ نے کہا: حماد بن زید نے ہمیں عمرو بن دینار سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے

بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ - أَوْ قَالَ سَبْعَ - فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا جَابِرُ! تَزَوَّجْتَ؟» قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟» قَالَ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ» - أَوْ قَالَ: «تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ»- قَالَ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ - أَوْ سَبْعَ - وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ. قَالَ: «فَبَارَكَ اللهُ لَكَ» أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ: «تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ». [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦، ٣٦٣٧]

روایت کی کہ (میرے والد) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور پیچھے نو بیٹیاں۔۔۔ یا کہا: سات بیٹیاں۔۔۔ چھوڑیں۔ تو میں نے ایک ثیبہ (دوہاجو) عورت سے نکاح کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''جابر! نکاح کر لیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری ہے یا دوہاجو؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! دوہاجو ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری کیوں نہیں، تم اس سے دل لگی کرتے، وہ تم سے دل لگی کرتی۔۔۔ یا فرمایا: تم اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے، وہ تمھارے ساتھ ہنستی کھیلتی۔۔۔'' میں نے آپ ﷺ سے عرض کی: (میرے والد) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور پیچھے نو۔۔۔ یا سات۔۔۔ بیٹیاں چھوڑیں، تو میں نے اچھا نہ سمجھا کہ میں ان کے پاس انھی جیسی (کم عمر) لے آؤں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی نگہداشت کرے اور ان کی اصلاح کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمھیں برکت دے!'' یا آپ نے میرے لیے خیر اور بھلائی کی دعا فرمائی۔

اور ابوربیع کی روایت میں ہے: ''تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے وہ تمھارے ساتھ دل لگی کرتی اور تم اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے، وہ تمھارے ساتھ ہنستی کھیلتی۔''

[٣٦٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ: إِمْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

[3639] سفیان نے ہمیں عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟'' اور آگے یہاں تک بیان کیا: ایسی عورت جو اُن کی نگہداشت کرے اور ان کی کنگھی کرے، آپ نے فرمایا: ''تم نے ٹھیک کیا۔'' اور انھوں نے اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٣٦٤٠] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

[3640] شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيرٍ لِّي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنَ الْإِبِلِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ. فَقَالَ: «أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا؟» قَالَ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟».

غزوے میں شریک تھے۔ جب ہم واپس ہوئے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تھوڑا سا تیز کیا، میرے ساتھ پیچھے سے ایک سوار آ کر ملا انھوں نے لوہے کی نوک والی چھڑی سے جو ان کے ساتھ تھی، میرے اونٹ کو کچوکا لگایا، تو وہ اتنا تیز چلنے لگا جتنا آپ نے کسی بہترین اونٹ کو (تیز چلتے ہوئے) دیکھا ہو۔ میں پیچھے مڑا تو یکدم میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے پوچھا: ''جابر! تمھیں کس چیز نے جلدی میں ڈال رکھا ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''باکرہ سے شادی کی ہے یا ثیبہ (دوہاجو) سے؟'' انھوں نے عرض کی: ثیبہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے کسی (کنواری) لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے، وہ تمھارے ساتھ دل لگی کرتی؟''

قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ. فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ». قَالَ: وَقَالَ: «إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ! الْكَيْسَ!». [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

کہا: جب ہم مدینہ آئے، (اس میں) داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، ہم رات __ یعنی عشاء __ کے وقت داخل ہوں، تاکہ پراگندہ بالوں والی بال سنوار لے اور جس جس کا شوہر غائب رہا، وہ بال (وغیرہ) صاف کر لے۔'' اور فرمایا: ''جب گھر پہنچنا تو عقل وتحمل سے کام لینا (حالت حیض میں جماع نہ کرنا۔)''

[٣٦٤١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي، فَأَتٰى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «يَا جَابِرُ» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: أَبْطَأَ بِي عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ. ثُمَّ قَالَ: «ارْكَبْ» فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ

[3641] وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں نکلا تھا، میرے اونٹ نے میری رفتار سست کر دی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: ''جابر!'' میں نے عرض کی: جی۔ آپ نے پوچھا: ''کیا معاملہ ہے؟'' میں نے عرض کی: میرے لیے میرا اونٹ سست پڑ چکا ہے اور تھک گیا ہے، اس لیے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ آپ (اپنی سواری سے) اترے اور اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے اسے کچوکا لگایا، پھر فرمایا: ''سوار ہو جاؤ۔'' میں

رَأَيْتُنِي أَكُفُّهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «أَتَزَوَّجْتَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» فَقُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ. قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ: «أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ! الْكَيْسَ!». ثُمَّ قَالَ: «أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: «الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» قَالَ: فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ. فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ: «ادْعُ لِي جَابِرًا» فَدُعِيتُ. فَقُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ. فَقَالَ: «خُذْ جَمَلَكَ، وَلَكَ ثَمَنُهُ». [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

سوار ہوگیا۔ اس کے بعد میں نے خود کو دیکھا کہ میں اس کو رسول اللہ ﷺ (کی اونٹنی) سے (آگے بڑھنے سے) روک رہا ہوں۔ پھر آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے شادی کر لی؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری سے یا دوہاجو سے؟'' میں نے عرض کی: دوہاجو ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(کنواری) لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے، وہ تمھارے ساتھ دل لگی کرتے۔'' میں نے عرض کی: میری (چھوٹی) بہنیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جوان کی ڈھارس بندھائے، ان کی کنگھی کرے اور ان کی نگہداشت کرے۔ آپ نے فرمایا: ''تم (گھر) پہنچنے والے ہو، جب پہنچ جاؤ تو احتیاط اور عقل مندی سے کام لینا۔'' پھر پوچھا: ''کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، چنانچہ آپ نے وہ (اونٹ) مجھ سے ایک اوقیہ (چاندی کی قیمت) میں خرید لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پہنچ گئے اور میں صبح کے وقت پہنچا، مسجد میں آیا تو آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''ابھی پہنچے ہو؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرو۔'' میں مسجد میں داخل ہوا، نماز پڑھی، پھر (آپ کے پاس) واپس آیا تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اوقیہ (چاندی) تول دیں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وزن کیا، اور ترازو کو جھکایا (اوقیہ سے زیادہ تولا۔) کہا: اس کے بعد میں چل پڑا، جب میں نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا: ''جابر کو میرے پاس بلاؤ۔'' مجھے بلایا گیا۔ میں نے (دل میں) کہا: اب آپ میرا اونٹ (بھی) مجھے واپس کر دیں گے۔ اور مجھے کوئی چیز اس سے زیادہ ناپسند نہ تھی (کہ میں قیمت وصول کرنے کے بعد آپ ﷺ سے اپنا اونٹ بھی واپس لے لوں۔) آپ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی تمھاری ہے۔''

[٣٦٤٢] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ، إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ. قَالَ: فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. أَوْ قَالَ: نَخَسَهُ - أُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ - قَالَ: فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتّٰى إِنِّي لَأَكُفُّهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا؟ وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ» قَالَ قُلْتُ: هُوَ لَكَ، يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: «أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا؟ وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ». قَالَ قُلْتُ: هُوَ لَكَ. يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: وَقَالَ لِي: «أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «ثَيِّبًا أَمْ بِكْرًا؟» قَالَ قُلْتُ: ثَيِّبًا. قَالَ: «فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا، وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا؟».

[3642] ابونضرہ نے ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اور میں ایک پانی ڈھونے والے اونٹ پر (سوار) تھا۔ اور وہ پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے ساتھ تھا۔ کہا: آپ نے اسے ۔۔ میرا خیال ہے، انھوں نے کہا: اپنے پاس موجود کسی چیز سے ۔۔ مارا، یا کہا: کچوکا لگایا، کہا: اس کے بعد وہ لوگوں (کے اونٹوں) سے آگے نکلنے لگا، وہ مجھ سے کھینچا تانی کرنے لگا حتی کہ مجھے اس کو روکنا پڑتا تھا۔ کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے یہ اتنے اتنے میں بیچو گے؟ اللہ تمھیں معاف فرمائے!'' کہا: میں نے عرض کی۔ اللہ کے نبی! وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ نے (دوبارہ) پوچھا: ''کیا تم مجھے وہ اتنے اتنے میں بیچو گے؟ اللہ تمھارے گناہ معاف فرمائے!'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! وہ آپ کا ہے۔ کہا: اور آپ نے مجھ سے (یہ بھی) پوچھا: ''کیا اپنے والد (کی وفات) کے بعد تم نے نکاح کر لیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''دوہاجو (شوہر دیدہ) سے یا دوشیزہ سے؟'' میں نے عرض کی: دوہاجو سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے کنواری سے کیوں نہ شادی کی، وہ تمھارے ساتھ ہنستی کھیلتی اور تم اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے اور وہ تمھارے ساتھ دل لگی کرتی، تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے؟''

قَالَ أَبُو نَضْرَةَ: وَكَانَتْ كَلِمَةً يَّقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ، افْعَلْ كَذَا وَكَذَا، وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ.

ابونضرہ نے کہا: یہ ایسا کلمہ تھا جسے مسلمان (محاورتاً) کہتے تھے کہ ایسے ایسے کرو، اللہ تمھارے گناہ بخش دے!

[راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

(المعجم ١٨) - (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ) (التحفة ٤٢)

باب: 18- عورتوں کے بارے میں نصیحت

[٣٦٤٣] ٥٩-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ: - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالَا:

[3643] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت کو پسلی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَّنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلٰى طَرِيقَةٍ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا، وَبِهَا عِوَجٌ، وَّإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا».

سے پیدا کیا گیا ہے، وہ تمھارے لیے کسی ایک طریقے پر ہرگز سیدھی نہیں رہ سکتی، اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو (اسی طرح) فائدہ اٹھالو گے کہ اس میں کجی رہے گی اور اگر تم اسے سیدھا کرنے چلو گے تو اسے توڑ ڈالو گے، اور اسے توڑنا اس کی طلاق ہے۔''

[٣٦٤٤] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَّيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ، أَوْ لِيَسْكُتْ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَّإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا».

[3644] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے جب (اپنی بیوی میں) کوئی (پسند نہ آنے والا) معاملہ دیکھے تو اچھی طرح سے بات کہے یا خاموش رہے۔ اور عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک کی نصیحت قبول کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھ اس کے اوپر والے حصے میں ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے لگ جاؤ گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک کی نصیحت قبول کرو۔''

[٣٦٤٥] ٦١-(١٤٦٧) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَّضِيَ مِنْهَا آخَرَ» أَوْ قَالَ: «غَيْرَهُ».

[3645] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے عمران بن ابی انس سے حدیث سنائی، انھوں نے عمر بن حکم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض نہ رکھے۔ اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند ہو گی۔'' یا آپ نے غَيْرَهُ (اس کے سوا کوئی اور) فرمایا۔

[٣٦٤٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3646] ابو عاصم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... اسی کے مانند۔

(المعجم ١٩) - (بَابٌ: لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ) (التحفة ٤٣)

باب: 19-اگر حواء علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی خیانت نہ کرتی

[٣٦٤٧] ٦٢-(١٤٦٨) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّ أَبَا يُونُسَ، مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا حَوَّاءُ، لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ».

[3647] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اگر حواء علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی خیانت نہ کرتی۔''

فائدہ: خیانت کا لفظ عام طور پر مروج معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ اپنے خاوند کی خیر خواہی کا جو فریضہ ان کے ذمے تھا اس میں کوتاہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت حواء علیہا السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے انھیں وہ تلقین یاد نہ کرائی جو اللہ کی طرف سے کی گئی تھی، بلکہ خود بھی ان کے ساتھ شریک ہوگئیں۔ بعض روایات کے مطابق اس درخت کی طرف راغب کرنے میں شامل ہوئیں۔

[٣٦٤٨] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ. مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ، لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ».

[3648] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں ایک یہ تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت بدبو دار نہ ہوتا اور اگر حواء علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی خیانت نہ کرتی۔''

فائدہ: بنی اسرائیل نے گوشت اور کھانے کی دوسری اشیاء کو لمبے عرصے کے لیے ذخیرہ کرنا شروع کیا۔ زیادہ لمبا عرصہ ذخیرہ کرنے کی بنا پر وہ جراثیم پیدا ہوئے جن کی وجہ سے گوشت اور کھانا خراب ہو جاتا ہے۔ اب وہ جراثیم چونکہ کثیر تعداد میں ہر جگہ پھیل گئے ہیں اور گوشت اور کھانے کی دوسری اشیا پر فوراً حملہ آور ہو جاتے ہیں، اس لیے یہ چیزیں جلد خراب ہو جاتی ہیں۔

(المعجم ١٧) - (بَابٌ: خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ) (التحفة ٤١)

باب: 20-دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے

[٣٦٤٩] ٦٤-(١٤٦٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[3649] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا متاع (کچھ وقت تک کے لیے فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔“

(المعجم ١٨) - (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ)

(التحفة ٤٢)

باب: 18- عورتوں کے بارے میں تلقین

[٣٦٥٠] ٦٥-(١٤٧٠) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ. إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ».

[3650] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے لگ جاؤ گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے جبکہ اس میں ٹیڑھا پن (موجود) ہوگا۔“

[٣٦٥١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَيْهِمَا عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

[3651] زہری کے بھتیجے نے اپنے چچا (زہری) سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی کے مانند روایت کی۔

ارشاد باری تعالیٰ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ

''یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' (البقرة 2:229)

تعارف کتاب الطلاق

اسلام دینِ فطرت ہے۔ بہت سے دیگر ادیان کے برعکس اس میں نکاح کے انتہائی تحفظ کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی تسلیم کی گئی ہے کہ بعض صورتوں میں میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ نباہ کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ بعض اوقات کسی وجہ سے ایسی خلیج پیدا ہو جاتی ہے کہ مزید نباہ کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اس صورت میں سارے گھرانے کو مسلسل چپقلش اور فساد کی اذیت میں مبتلا رکھنے کی بجائے دونوں کو اچھے طریقے سے علیحدگی اختیار کر کے مثبت طریق پر اپنی اپنی زندگی کے از سرِ نو آغاز کا حق دینا ضروری ہے۔ ابتدا میں دوسرے ادیان کے حاملین کی طرف سے اسلام میں طلاق کے جائز ہونے پر شدید تنقید کی گئی۔ لیکن آہستہ آہستہ معترضین کی اکثریت اسلام کے فطری اصولوں کی برتری کی قائل ہوگئی۔ تقریباً سب نے ایک یا دوسرا طریقہ اختیار کر کے حق طلاق کو اپنا لیا۔ بعض نے اپنے دین میں نیا فرقہ بنا کے اسے اپنایا اور بعض نے حکومتی قوانین کے ذریعے سے اپنے ہی دین کے اصولوں کو مسترد کر دیا۔

اسلام واحد مذہب ہے جس نے طلاق کے لیے ایک باقاعدہ طریق کار دیا ہے، جو دانائی اور شائستگی پر مبنی ہے، اس میں تمام فریقوں کے حقوق کے بارے میں صراحت کر دی گئی ہے اور ان کے تحفظ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ قرآن کریم اور فرامین رسول ﷺ کی رو سے طلاق کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طلاق دینے کے لیے صحیح وقت ملحوظ رکھا جائے اور وہ وقت عورتوں کی حالت طہر (جب عورت حالت حیض میں نہ ہو) کا ہے۔ ایسا طہر جس میں میاں بیوی نے مجامعت نہ کی ہو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عورت کسی الجھن میں پڑے بغیر اسی طہر سے اپنی عدت کا شمار کر سکے۔ قرآن مجید نے عدت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝﴾ ''اے نبی! جب آپ لوگ عورتوں کو طلاق دیں تو ان کو ان کی عدت پر طلاق دیں اور عدت کو گنتے رہیں اور اللہ کا تقویٰ اختیار کریں جو تمھارا رب ہے اور ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالیں اور وہ بھی نہ نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ جو کوئی ان حدوں سے باہر نکلے تو اس نے اپنی ذات پر ظلم کیا، آپ نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ (راستہ) نکال دے۔'' (الطلاق 1:65)

اس طرح اگر عدت کے اندر رجوع ہو جائے گا تو ٹوٹتا ہوا گھر بچ جائے گا۔ اگر رجوع نہ ہوا تو عدت گزرنے پر علیحدگی ہو جائے گی، لیکن دوبارہ نکاح سے گھر بسنے کی گنجائش باقی رہے گی۔ دوسری بار طلاق دینے کے لیے بھی یہی طریقہ اختیار کرنے کا حکم

دیا گیا ہے۔ اس بار بھی پھر سے گھر بس جانے کا راستہ کھلا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾ ''شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا راستہ نکال دے'' میں اسی گنجائش کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اسلام چونکہ ہر ممکن حد تک گھر کو بنانا چاہتا ہے اس لیے نکاح کی بحالی (رجوع) کے حق کو دونوں فریقوں میں بانٹنے کی بجائے، جس سے عدم اتفاق کا امکان بڑھ جاتا ہے، یہ حق مرد کو تفویض کیا ہے۔ اس کے بارے میں یہ توقع ہے کہ وہ زیادہ ذمہ داری، تحمل اور عقلمندی سے کام لے گا۔ چونکہ وہی گھر کا سربراہ ہے اس لیے شادی کو نبھانے کی زیادہ ذمہ داری بھی اسی پر عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ﴾ ''پھر اچھے طریقے سے روک لینا ہے۔'' (البقرة 2:229) اور ﴿وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا﴾ ''اور ان کے خاوند اگر اصلاحِ احوال چاہتے ہیں تو وہ اس مدت میں انھیں واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں'' (البقرة 2:228) میں یہی بات بیان کی گئی ہے۔ شادی کو بحال کر کے آگے چلانے کا ماحول برقرار رکھنے کے لیے یہ بھی کہا گیا کہ جو کچھ بیوی کو بطور حسن سلوک دیا گیا ہے طلاق کے وقت وہ نہ چھینا جائے۔ اگر دوسری کوشش کے باوجود بھی شادی کا برقرار رہنا ممکن نہ ہو اور مرد تیسری بار بھی طلاق ہی کا فیصلہ کر لے تو یہ تیسری طلاق بائنہ (دونوں کے درمیان حتمی تفریق کرنے والی) ہوگی۔ اب یہ عورت پہلے مرد کے نکاح میں دوبارہ نہیں آسکے گی۔ ہاں اگر گھر بسانے کی نیت سے وہ کسی اور کے ساتھ شادی کر لے اور وہ اپنے نئے خاوند کے ساتھ باقاعدہ طور پر ایک بیوی کی حیثیت سے زندگی شروع کر دے، دونوں میاں بیوی ازدواجی زندگی کے تمام تقاضے پورے کریں، اور پھر کسی وجہ سے دونوں میں علیحدگی ہو جائے یا دوسرا خاوند فوت ہو جائے تو وہ عورت پھر سے پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کی مجاز ہوگی۔ اس تیسری بار کی طلاق کے حوالے سے قرآن مجید نے فرمایا: ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ ''پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔'' (البقرة 2:230) اس میں لفظ ''زَوْجًا'' اہم ہے، اس سے تھوڑے سے وقت کا تَیسِ مستعار (کرائے کا سانڈ جس کے ساتھ عارضی نکاح کیا جاتا ہے اور جو متعہ سے بھی بدتر صورت ہے) مراد نہیں لیا جاسکتا۔ ''تیس مستعار'' کی اصطلاح رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے کے لیے استعمال فرمائی ہے۔ (سنن ابن ماجه، حديث: 1936، والمستدرك للحاكم: 199,198/2، والسنن الكبرىٰ للبيهقي: 208/7) یہ فرما کر آپ ﷺ نے واضح فرما دیا ہے کہ ایسا شخص ''زوج'' نہیں ہوتا۔

اگر میاں بیوی کا مزاج بالکل نہیں ملتا اور شادی کو حتمی طور پر ختم کرنے ہی کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور مختصر عرصے میں یہ مقصد حاصل کرنا ضروری ہے تو اس کے لیے یہ طریقہ ہے کہ پہلے طہر کے بعد ایک طہر گزرنے دے، پھر الگ الگ دو مزید طہروں میں اسے طلاق دے۔ یہ بات کتاب الطلاق کے پہلے باب کی احادیث میں مفصل بیان ہوئی ہے۔ اس طریقے میں بھی صلح اور دوبارہ رشتہ جوڑ کر آگے بڑھنے کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ اس میں عورت اور مرد دونوں کے حوالے سے مرد کے اقدام طلاق کے نقصان کو محدود کرنے کا اہتمام موجود ہے۔ عورت کے لیے یہ آسانی بھی ہے کہ وہ کسی مشکل کے بغیر عدت کو شمار کر سکتی ہے۔

یہ انسانی کمزوری ہے کہ وہ جلد بازی یا جذباتیت یا ایسے ہی کسی سبب سے مقرر طریقوں سے انحراف کر گزرتا ہے۔ ایک اچھا نظام قانون اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے بھی ایسے ضوابط بناتا ہے کہ بنیادی اہداف کا تحفظ ہو سکے، اور ضرر کا دائرہ کم سے کم کیا جاسکے۔ طلاق کے حوالے سے جو غلطیاں ہو سکتی ہیں ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ طلاق حالت طہر کی بجائے حالت حیض میں

دے دی جائے۔ یہی غلطی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ اس پر سخت ناراض ہوئے اور اس کو ایک طلاق شمار کرتے ہوئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنا اقدام واپس لینے (رجوع کرنے) اور اس کے بعد آیندہ کے تمام مراحل اسلام کے بتائے ہوئے طریقے سے طے کرنے کا حکم دیا۔

دوسری غلطی اور اس کا سبب بھی غصے کی شدت اور جلد بازی ہوتی ہے کہ انسان تین یا تین سے بھی زائد طلاقیں ایک ساتھ دینے کا اعلان کر دے۔ یہ ایسی غلطی ہے کہ اگر اس کو نافذ کر دیا جائے تو طلاق دینے والے کے علاوہ بیوی اور اگر بچے ہوں تو ان کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اور اس کے مداوے کی کوئی بھی صورت باقی نہیں بچتی۔ اس میں ان بچوں کا تو کوئی قصور بھی نہیں ہوتا۔ اسلام نے اس غلطی کے نقصان کا دائرہ محدود کرنے کے لیے اسے ایک طلاق قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کے الفاظ اور صحیح احادیث بالکل واضح ہیں۔ الطلاق مَرَّتَانِ سے واضح طور پر دو دفعہ کی علیحدہ علیحدہ طلاقیں مراد ہیں۔ عربی لغت میں مَرَّتَان سے مراد، مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ (ایک بار اس کے بعد دوسری بار) ہے۔ لسان العرب میں سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ کا معنی يُعَذَّبُونَ بِالْإِيثَاقِ وَالْقَتْلِ، وَقِيلَ: بِالْقَتْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ بتایا گیا ہے۔ اس آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے علامہ زمخشری کہتے ہیں: «اَلطَّلَاقُ بِمَعْنَى التَّطْلِيقِ كَالسَّلَامِ بِمَعْنَى التَّسْلِيمِ، أَيْ اَلتَّطْلِيقُ الشَّرْعِيُّ تَطْلِيقَةً بَعْدَ تَطْلِيقَةٍ عَلَى التَّفْرِيقِ، دُونَ الْجَمْعِ وَالْإِرْسَالِ دَفْعَةً وَّاحِدَةً، وَّلَمْ يُرِدْ بِالْمَرَّتَيْنِ التَّثْنِيَةَ وَلٰكِنَّ التَّكْرِيرَ» ''طلاق، طلاق دینے کے معنی میں ہے جس طرح سلام، سلام کہنے کے معنی میں ہے، یعنی شرعی طور پر طلاق دینا یہ ہے کہ الگ الگ، اکٹھا کیے اور ایک ہی دفعہ آگے چلائے بغیر ایک کے بعد دوسری طلاق دی جائے، (اللہ تعالیٰ نے) مرتین سے تثنیہ (دو طلاقیں) مراد نہیں لیا بلکہ دوسری بار طلاق دینا مراد لیا ہے۔'' (الکشاف: 273/1) بالکل یہی بات مولانا اشرف علی تھانوی کے استاد شیخ محمد تھانوی نے کہی ہے: إِنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ، مَعْنَاهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَالتَّطْلِيقُ الشَّرْعِيُّ عَلَى التَّفْرِيقِ دُونَ الْجَمْعِ وَالْإِرْسَالِ (حاشية العلامة السندي على السنن النسائي بشرح جلال الدين السيوطي، تحت حديث: 3401 ط: دار المعرفة، لبنان)

قرآن ہی میں اس کی اور مثالیں بھی موجود ہیں، مثلاً: کہا گیا ہے: ﴿ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ﴾ ''کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ان کو آزمائش میں ڈالا جاتا ہے ہر سال میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ۔'' (التوبة 126:9) یہاں مرتین سے واضح طور پر پورے سال کی مدت میں الگ الگ دو مرتبہ کی آزمائش مراد ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ﴾ ''اے ایمان والو! تمھارے مملوکہ غلام اور تمھارے نابالغ بچے تین بار اجازت لے کر تمھارے پاس آیا کریں۔'' (النور 58:24) اس میں تین الگ اوقات میں اجازت لینا مراد ہے نہ کہ ایک ہی گھڑی میں تین اوقات کا اجتماع۔ مَرَّتَان (دو مرتبہ) اور ثلاث مرات (تین مرتبہ) میں تفریق کا مفہوم حتمی طور پر شامل ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ نے آیت کے بالکل یہی معنی بیان کیے ہیں: «أَنَّ الطَّلَاقَ الْمَشْرُوعَ مُتَفَرِّقٌ لِأَنَّ الْمَرَّاتِ لَا تَكُونُ إِلَّا بَعْدَ تَفَرُّقٍ بِالْإِجْمَاعِ» ''مشروع طلاق یہ ہے کہ الگ الگ طلاق دی جائے کیونکہ ''مرات'' بالاجماع تفرق کے بعد ہی ممکن ہے۔'' قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ اسی کو قیاس کے مطابق بتاتے ہیں: «وَكَانَ الْقِيَاسُ أَنْ لَّا تَكُونَ التَّطْلِيقَتَانِ

الْمُجْتَمِعَانِ مُعْتَبَرَةً شَرْعًا» ''قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اکٹھی دی گئی دو طلاقیں شرعاً معتبر نہ ہوں۔'' (تفسير مظهري، البقرة 229:2) آیت سے یہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو الگ الگ طلاقیں دینے ہی کا اختیار دیا ہے۔ جب جمع کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا گیا تو آنِ واحد میں دی جانے والی تین طلاقیں کس طرح تین واقع ہو جائیں گی!

بعض حضرات نے کہا ہے کہ الطلاق مرتان سے مراد یہ نہیں کہ دو طلاقیں الگ الگ دی جائیں بلکہ یہ مراد ہے کہ دو طلاقیں رجعی ہیں۔ اگر یہی معنی مراد لیا جائے تو جب خاوند کو پہلی دو مرتبہ کی طلاقوں کے ساتھ رجعت کا حق قرآن نے دیا ہے تو اس حق کو چھین کر معصوم بچوں سمیت سارے خاندان کو تباہ کرنے کا حق کسی اور کو کہاں سے حاصل ہوا ہے!

بیک وقت تین طلاقوں کو تین قرار دینے والوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا اور اس پر صحابہ کا اجماع ہوا۔ یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے جو باب طَلَاقُ الثَّلَاثِ میں تین طرق سے روایت کی گئی ہے۔ (حدیث:3673-3675) اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کام میں لوگوں کے لیے تحمل اور آہستہ روی تھی اس میں انھوں نے عجلت شروع کر دی ہے۔ کتنا اچھا ہو ہم ان پر اسے نافذ کر دیں۔ اس کے بعد انھوں نے اسے ایک ساتھ (یعنی تین طلاقوں کو) ان پر نافذ کر دیا۔

اس حدیث میں چند چیزیں بالکل واضح طور پر بیان ہوئی ہیں: (ا) لوگوں کے لیے حکم یہی تھا کہ طلاق میں جلدی نہ کریں ایک ہی طلاق دیں، یا الگ الگ طہروں میں ایک ایک کر کے طلاق دیں۔ اگر کوئی شخص جلد بازی کر کے ایک ساتھ تین طلاقیں دے دیتا تو عہد نبوی ﷺ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت کے پہلے دو سالوں میں ان کو تین شمار نہ کیا جاتا تھا۔ (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ تحمل اور آہستہ روی کے حکم پر عمل ہی نہیں کرتے، ایک مجلس میں ایک سے زیادہ بار طلاق کے الفاظ دہرانے کو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہی نہیں گردانتے۔ جس معاملے میں خوب غور وخوض اور پورے تحمل سے کام لینا ضروری ہے اس میں عجلت برتتے ہیں، تو اس غرض سے کہ لوگ طلاق کا وہی اصل طریقہ اختیار کریں جس کی رسول اللہ ﷺ سختی سے تلقین فرماتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں صحابہ سے مشورہ کیا کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین کے طور پر ہی کیوں نہ نافذ کر دیا جائے۔ اور پھر آپ نے ایسا ہی کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ صحابہ کی اکثریت نے اسے وقت کی ضرورت سمجھتے ہوئے اس تربیتی اور انتظامی حکم کو قبول کیا، لیکن اس پر اجماع نہ ہوا، نہ بعد ہی کے کسی عہد میں اس پر اجماع ہوا۔ صحابہ میں سے حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم، ان کے بعد تابعین میں عطاء، طاوس اور عمرو بن دینار رحمہم اللہ اور بعد کے متعدد اہل علم، مثلاً: محمد بن وضاح، قرطبہ کے علماء: محمد بن تقی بن مخلد، محمد بن عبدالسلام خشنی رحمہم اللہ اسی کے قائل تھے کہ ایک بار دی ہوئی ایک سے زیادہ طلاقیں دراصل ایک بار کی طلاق ہے جس کے بعد رجوع کا حق موجود رہتا ہے۔ (فتح الباري، الطلاق، باب من جوز الطلاق الثلاث) ظاہر یہ اور دوسرے کئی علماء اسے ایک ہی طلاق قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک لفظ (کے تکرار) کا اس میں کوئی اثر نہیں۔ «قَالَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَجَمَاعَةٌ: حُكْمُهُ حُكْمُ الْوَاحِدَةِ وَلَا تَأْثِيرَ لِلَفْظِ فِي ذٰلِكَ» (بداية المجتهد: 104/2) اہل بیت میں سے اکثر بشمول امام زید بن علی اسی کے قائل ہیں۔ (نيل الأوطار: 260/6، ط: مؤسسة التاريخ العربي) محمد بن اسحاق، خلاس بن عمرو، حارث عکلی، داود بن علی رحمہم اللہ

اوران کے اصحاب (ظاہریہ)، امام مالک ؒ کے متعدد شاگرد اور کئی حنفی علماء بھی اسی کے قائل رہے (أعلام الموقعین: 46/3، ط: دارالفکر) حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن مقاتل (حنفی) کا یہی نقطۂ نظر تھا۔ (شرح صحیح مسلم للنووي:10/104)

حضرت عمر ؓ کے اپنے الفاظ واضح طور پر اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کے اجتہادی اقدام سے پہلے ایک مجلس کی ایک سے زیادہ طلاقوں کو زیادہ طلاقوں کی صورت میں کبھی نافذ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ وہی بات ہے جس کی حضرت ابن عباس ؓ نے اسی حدیث میں واضح طور پر خبر دی ہے۔ بعض حضرات ابن عباس ؓ کی روایت کو بیک وقت قبول بھی کرتے ہیں اور مسترد بھی۔ وہ اسی بات کو جو ابن عباس ؓ نے حضرت عمر ؓ کے حوالے سے بیان کی، اپنی بنیادی دلیل کے طور پر لیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے اس اجتہاد پر صحابہ کا اجماع ہو گیا تھا (جو نہیں ہوا تھا) اور اسی حدیث کے پہلے حصے کو کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر ؓ کے دور اور حضرت عمر ؓ کے دور کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک ہی سمجھا جاتا تھا، یہ کہہ کر مسترد کر دیتے ہیں کہ اس کے راوی حضرت ابن عباس ؓ کا فتویٰ اس کے خلاف ہے اس لیے اس روایت کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ (تفہیم القرآن: 559/5) صاحب تفہیم القرآن نے حضرت ابن عباس ؓ کی روایت کے بارے میں یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں: ''لیکن یہ رائے کئی وجوہ سے قابل قبول نہیں۔'' موصوف نے اپنی بات بڑھانے کے لیے حضرت ابن عباس ؓ کی روایت کو ان کی ''رائے'' قرار دے دیا۔ حقیقت یہی ہے کہ کسی بھی راوی کی روایت کے خلاف اس کی رائے کا اعتبار نہیں ہوتا۔ اگر رائے مسترد کرنی ہے تو جسے آپ حضرت ابن عباس ؓ کا فتویٰ قرار دے رہے ہیں اسی کو مسترد فرمائیں کہ صحابی کے اجتہاد میں غلطی کا امکان تسلیم کیا جاتا ہے، اس کی دیانت و امانت پر انگشت نمائی نہیں ہوسکتی۔ ان کے اجتہاد سے اختلاف ہوسکتا ہے، ان کی روایت کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ پھر روایت کا وہ حصہ جسے یہ حضرات قبول فرماتے ہیں اور مولانا مودودی ؒ نے بھی حضرت ابن عباس ؓ کی روایت مسترد کرنے کے بعد اسی کو بطور دلیل پیش کیا ہے لیکن اس میں بھی خود حضرت عمر ؓ کے اپنے الفاظ میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں کہ پہلے ایک مجلس کی تین طلاقیں تین نہ سمجھی جاتی تھیں، حضرت عمر ؓ نے اب تین قرار دینے کے لیے پہلے اپنی خواہش اور رائے کا اظہار کیا اور پھر تین قرار دے دیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت عمر ؓ کے اس اقرار کے باوجود کہ یہ رائے ان کی ہے اور اب سے نافذ العمل ہوگی، مولانا مودودی کے نزدیک ان کی بھی خبر ہی مسترد ہوگی یا ان کا اجتہاد؟ ویسے تو یہ بالکل صحیح سند سے دی گئی خبر ہی ہے جسے ماننا بہت گراں گزر رہا ہے۔

تمام صحیح اور قابل اعتماد روایات کو سامنے رکھا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جس طرح حضرت ابن عباس اور حضرت عمر ؓ کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عمر ؓ کے حکم سے پہلے ایک ساتھ دی گئی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔ جن حضرات نے اور مولانا مودودی بھی ان میں شامل ہیں، بعض احادیث سے ایک ساتھ دی گئی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے کا استدلال کیا ہے انھوں نے یا تو ضعیف احادیث سے استدلال کیا ہے یا حدیث کے الفاظ میں ''ایک ساتھ'' کا لاحقہ اپنی طرف سے شامل کر دیا ہے، مثلاً: سنن الکبریٰ للبیهقي:330/7، سنن الدارقطني: 20/4، حدیث: 3929 اور معرفة السنن والآثار: 36/11، حدیث: 14664، 14665 میں حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کردہ الفاظ: یارسول اللہ! اگر میں تین طلاقیں دے دیتا تو کیا میرے لیے رجوع کرنا جائز ہوتا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، وہ تم سے جدا ہو جاتی اور (یہ کام) گناہ بھی ہوتا۔'' یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کے

راویوں میں شعیب بن رزیق غلطیوں کا ارتکاب کرنے والا راوی ہے۔ جبکہ عطاء خراسانی کو امام بخاری، شعبہ اور ابن حبان رحمہم اللہ نے ضعیف کہا ہے، حضرت سعید بن مسیّب نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس حصے کا بخاری اور مسلم کی صحیح روایت پر اضافہ کیا گیا ہے۔ اصل روایت میں اس طرح کے الفاظ ہی موجود نہیں۔ اس کے علاوہ سوال کے ان الفاظ: «لَوْأَنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا» ''اگر میں اسے تین طلاقیں دے چکا ہوتا'' میں ایک ساتھ تین طلاقوں کا کوئی ذکر نہیں۔ استدلال کرنے والوں نے ''ایک ساتھ'' کے الفاظ اپنی طرف سے شامل کر دیے ہیں جو صراحتاً ایسا من گھڑت اضافہ ہے جس سے الفاظ کا مفہوم یکسر بدل جاتا ہے۔

ان حضرات نے متعدد ایسی روایات سے استدلال کرنے کی کوشش کی ہے جن میں مطلقاً ''طَلَاقَ الْبَتَّة'' یا ''ثَلَاثًا'' کے الفاظ ہیں جبکہ خود انھی احادیث مبارکہ کے مختلف طرق سے ثابت ہے کہ اس قسم کے الفاظ تیسری طلاق یا الگ الگ دی گئی کل طلاقوں کی تعداد کے حوالے سے استعمال کیے جاتے ہیں، مثلاً: صحیح مسلم میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ الفاظ ہیں: «أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ» کہ ابوعمرو بن حفص نے انھیں قطعی طلاق دے دی'' (حدیث: 3697) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اس بات کو اس طرح بھی بیان کیا: «قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا» ''میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں۔'' (حدیث: 3709) اور پھر صحیح مسلم ہی میں ان الفاظ کی صراحت موجود ہے: «فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ» ''انھوں نے ان (فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) کو تین میں سے آخری طلاق دے دی۔'' (حدیث: 3702)

حضرت مولانا سید انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ نے بخاری میں حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کی لعان والی روایت کے الفاظ ''طَلَّقَهَا ثَلَاثًا'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: «فَبِأَنَّ التَّطَابُقَ بَيْنَ الْحِكَايَةِ وَالْمُحْكٰى عَنْهُ فِي الصِّفَةِ أَيْضًا لَيْسَ بِضَرُورِيٍّ، يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا فِي الْخَارِجِ مُتَفَرِّقًا، وَعَبَّرَ عَنْهُ الرَّاوِي ثَلَاثًا، أَخْذًا بِالْحَاصِلِ، فَلَا بُعْدَ فِيهِ» ''کسی واقعہ اور اس کے بیان کے درمیان واقعہ ہونے کی کیفیت اور صفت میں مطابقت ضروری نہیں، یہ ہوسکتا ہے کہ عجلانی رضی اللہ عنہ نے باہر تین طلاقیں الگ الگ دی ہوں اور بیان کرنے والے نے حاصل کلام کو لیتے ہوئے انھیں (محض) تین کہہ دیا ہو۔ اس میں کوئی بُعد نہیں۔'' (فيض الباري، حديث: 5259)

''ان حضرات کا دوسرا استدلال حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کے اسی واقعے سے ہے جسے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے انھوں نے اور ان کی بیوی نے لعان کیا۔ لعان کے بعد طلاق کے بغیر میاں بیوی میں حتمی علیحدگی ہو جاتی ہے۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ اس وقت شدید غصے کے عالم میں تھے، اس سخت جذباتی تناؤ کے عالم میں انھوں نے غصے کے اظہار کے لیے یہ کہا: «كَذَبْتُ عَلَيْهَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ» ''اے اللہ کے رسول! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا حکم آنے سے پہلے ہی انھوں نے اسے (بیوی کو) تین طلاقیں دے دیں۔''

استدلال کرنے والوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو چاہیے تھا کہ ان کی اس شدید جذباتی کیفیت کے باوجود انھیں تفصیل سے مسئلہ سمجھاتے اور ان کی غلطی کو واضح فرماتے، چونکہ آپ نے ایسا نہیں کیا، لہٰذا ایک ساتھ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ یہ حضرات اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ ایک ساتھ تین طلاقوں کو رسول اللہ ﷺ غلط قرار دے چکے تھے اور یہ صحیح سند سے منقول ہے۔ آپ

یہ بھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ ان تین سے ایک طلاق واقع ہوئی ہے، لہٰذا چاہو تو رجوع ہوسکتا ہے، کیونکہ لعان کے بعد شرعاً ان کے درمیان اب تو کسی صورت یکجائی نہیں ہوسکتی تھی۔ درحقیقت یہ موقع تفصیل سے سمجھانے کا تھا ہی نہیں۔ امام سرخسی نے المبسوط میں لکھا ہے: «إِنَّمَا تَرْكُ الْإِنْكَارِ عَلَى الْعَجْلَانِي فِي الْوَقْتِ شَفْقَةً عَلَيْهِ، لِعِلْمِهِ بِأَنَّهُ لِشِدَّةِ الْغَضَبِ رُبَمَا لَا يَقْبَلُ قَوْلَهُ فَيَكْفُرُ، فَأَخَّرَ الْإِنْكَارَ إِلٰى وَقْتٍ آخَرَ، وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ: فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» ''رسول اللہ ﷺ نے اس وقت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کو نہیں ٹوکا، یہ بات شفقت کی بنا پر تھی کیونکہ شدت غضب کی بنا پر شاید وہ آپ ﷺ کی بات (فوری طور پر) قبول نہ کر پاتے اور کافر ہو جاتے، اس لیے آپ نے ٹوکنے کو دوسرے وقت کے لیے مؤخر کر دیا اور اس حوالے سے اتنا فرما دیا: ''اب تمھارا اس پر کوئی اختیار نہیں۔'' (المبسوط، الطلاق، ص: 8، ط: دار إحياء التراث العربي) حقیقت یہ ہے کہ آپ کا اتنا فرمانا ہی کافی ہے کہ ''اب تمھارا اس پر کوئی اختیار نہیں'' اس فرمان کے ہوتے ہوئے سارا اعتراض اور استدلال بے کار ہے۔

ان حضرات نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ ان کے دادا نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں۔ اس کے بیٹوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے باپ نے اللہ کا خوف نہیں کیا کہ وہ اس کے لیے کوئی نکلنے کی راہ بناتا؟ وہ عورت غیر مسنون طریق پر تین طلاقوں کے ذریعے سے اس سے الگ ہو گئی اور نو سو ستانوے کا گناہ اس کی گردن پر باقی رہا۔'' یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ اس کا راوی عبیداللہ بن ولید الوصافی انتہائی ضعیف بلکہ منکر الحدیث اور متروک ہے۔ اس نے جس داود بن ابراہیم کا نام لے کر اس سے روایت کی ہے، وہ مجہول ہے۔ یہ روایت ایک اور سند سے مصنف عبدالرزاق میں بھی ہے۔ اس کے بارے میں کوثری صاحب بھی کہتے ہیں کہ اس میں بہت سی ''عِلَل'' ہیں۔ اصل معاملہ اس سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ اس کے ایک راوی تو وہی ابراہیم ہیں جو مجہول ہیں۔ اس سند میں ان سے نیچے یحیٰی بن علاء ہے جو کذاب ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے: سلسلة الأحاديث الضعيفة: 3/354-356، رقم: 1211) افسوس اس بات پر ہے کہ بڑے بڑے نامور علماء اس بات کو چھپاتے ہوئے کہ یہ انتہائی ضعیف روایات ہیں، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح روایت کو رد کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

دوسری اہم حقیقت جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور مؤطا وغیرہ میں مروی مختلف صحابہ کے آثار سے سامنے آتی ہے یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ طلاق کا جو طریقہ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمایا جس میں ''تحمل اور آہستہ روی'' تھی، اس کو چھوڑ کر لوگوں نے جلد بازی شروع کر دی ہے۔ تو اکثر صحابہ نے ان سے اتفاق کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے سے اسی انحراف کو روکنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ساتھ دی گئی کئی طلاقوں کو ایک قرار دینے کی جو سہولت موجود تھی اس پر عمل رد کر دیا، اور طلاق دینے والوں کے اپنے الفاظ کو ان پر نافذ کرنا شروع کر دیا۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس کے نتیجے میں لوگ وہی تحمل، آہستہ روی اور احتیاط اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں گے جسے وہ ترک کر چکے ہیں۔

اکثر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حتی کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم، جو رسول اللہ ﷺ کے طریق پر عمل کرتے ہوئے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک ہونے کا فتویٰ دیتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بنیادی مقصد سے اتفاق کرتے تھے۔ انھوں نے جہاں بکمال دیانت یہ بات آگے پہنچائی کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کیا تھا، وہیں زیادہ سنگین انحراف کے مرتکب لوگوں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

اجتہاد پر مبنی نیا تعزیری قانون نافذ کرنے اور اس کے مطابق فتویٰ دینے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ جاہلی دور میں لاتعداد طلاقیں دی جاسکتی تھیں، اسلام نے ان کی حد مقرر کر دی کہ دو بار رجعی طلاق ہوگی اور تیسری اور آخری بار بائنہ طلاق۔ جس شخص نے اسلام کی تعلیمات سے اس حد تک انحراف کیا کہ اس نے آٹھ طلاقیں دے دیں، تو اس سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمھیں کیا فتویٰ دیا گیا ہے؟ انھیں معلوم تھا کہ فتویٰ دینے والے زیادہ تر لوگ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ تمھاری بیوی تم سے جدا ہوگئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس فتوے کی تصدیق کر دی۔ (المؤطا للإمام مالك: 550/2)

ایک اور شخص نے ان سے آکر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو 99 طلاقیں دے دی ہیں۔ یہ سنگین ترین انحراف تھا۔ انھوں نے کہا: وہ تین کے ذریعے سے تم سے جدا ہوگئی اور باقی ساری ظلم ہیں، یعنی ان کا گناہ الگ سے ہوگا۔ (مصنف ابن أبي شيبة: 63/4، حديث: 17792)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے آکر کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا فتویٰ اسے بتا دیا۔ (فتح القدير لكمال بن الهمام: 470/3)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسا ہی سوال آیا تو آپ کا جواب تھا: تین طلاقوں سے وہ تم سے جدا ہوگئی باقی ساری طلاقیں اپنی باقی بیویوں کو بانٹ دے۔ (مصنف ابن أبي شيبة: 63/4، حديث: 17796، 17804)

یہ صراحتاً اسی تعزیر پر مبنی جوابات ہیں جس کا فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ موطا امام مالک میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیں، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا: تین طلاقوں کے ذریعے سے وہ تم سے جدا ہوگئی، باقی 97 سے تو نے اللہ کی آیات کو کھیل بنایا۔ (المؤطا للإمام مالك: 550/2) اسی طرح سنن ابو داود میں مجاہد سے مروی ایک واقعہ ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما سن کر خاموش رہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے خیال کیا کہ اب یہ اس کی بیوی اسے پلٹا دیں گے (یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا مسلک اور فتویٰ بھی تھا، لیکن کچھ دیر توقف کے بعد) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص پہلے طلاق دینے میں حماقت کا ارتکاب کرتا ہے، اس کے بعد آکر کہتا ہے: اے ابن عباس! اے ابن عباس! حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کوئی کام کرے گا، اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دے گا۔ اور تو نے اللہ سے تقویٰ نہیں کیا۔ اب میرے پاس تیرے لیے کوئی راستہ نہیں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تمھاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔"
(سنن أبي داود، حديث: 2197)

ان تمام روایات پر غور کریں تو صاف نظر آتا ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے سکھائے ہوئے طریقے سے بہت زیادہ انحراف کے مرتکب ہوئے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق سمجھتے تھے کہ ان پر تعزیری قانون کا اطلاق ہونا چاہیے۔ آخری واقعے پر اچھی طرح غور کرنے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جیسے صحابی کا طرز عمل، ان کے مقاصد اور ان کے پیش نظر جو حکمتیں تھیں ان کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ شخص بیوی کو تین طلاقیں دے کر آیا تھا۔ اس کے سوال پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش

رہے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ انھیں خدانخواستہ جواب معلوم نہ تھا۔اس خاموشی کا ایک ہی مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ اس بارے میں فیصلہ کررہے تھے کہ اس کی طلاق کو ایک قرار دے کر رجعت کا فتویٰ دیں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تعزیری حکم کے مطابق انھیں تین طلاقیں شمار کریں۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد خاص مجاہد کو ان کے مستقل موقف کی بنا پر یہی توقع تھی کہ آپ اسے رجعی طلاق قرار دیں گے۔لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کے رویے اور اس کے معاملے پر غور کرنے کے بعد جس نتیجے پر پہنچے وہ ان کے الفاظ کے مطابق یہ تھا کہ اس شخص نے تقویٰ ترک کرتے ہوئے ایک ساتھ تین طلاقیں دیں، اس لیے وہ اس حل کا مستحق نہیں جو تقویٰ کرنے والے کے لیے ہے۔مشکل سے نکلنے کا راستہ انھی کے لیے ہے جنھوں نے تقویٰ ترک نہ کیا ہو، چنانچہ انھوں نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تعزیری حکم کے مطابق فتویٰ دیا۔آپ کے الفاظ ہیں:''تم پہلے طلاق دینے میں انحراف کرتے ہو، پھر اس مشکل سے نکلنے کے لیے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کے پاس آجاتے ہو اور ابن عباس! ابن عباس! کہنا شروع کر دیتے ہو۔'' اس میں یہ اشارہ موجود ہے کہ لوگوں کو یہی امید ہوتی تھی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ انھیں مشکل سے نکال دے گا۔جن کا دامن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ترکِ تقویٰ سے پاک نظر آتا ان کے لیے وہ تعزیری فتویٰ غیر ضروری سمجھتے تھے۔

اس پر آخر میں بات کی جائے گی کہ اہل علم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد پر مبنی تعزیری فتوے کو کس طرح سمجھا ہے، پہلے اس بنیادی امر کی طرف توجہ مبذول کرنا ضروری ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اقدام کا بنیادی مقصد کیا تھا۔وہ اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا کہ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے طریقے سے انحراف نہ کرنے دیا جائے۔انھیں اسی طریقے کا پابند بنایا جائے۔اکثر صحابہ نے جہاں شدید انحراف دیکھا وہاں اسی تعزیری حکم کے مطابق فتویٰ دیا۔یقیناً اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ابن عباس، ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو توقع تھی کہ اس اقدام کے ذریعے سے لوگوں کی اصلاح ہوگی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے گئے طریقے کو اختیار کرلیں گے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کے زمانے میں یہ بات سامنے آگئی تھی کہ انحراف میں کمی نہیں آئی۔اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر ندامت کا اظہار بھی فرمایا کہ انھیں طلاق کی تحریم کا حکم نہیں دینا چاہیے تھا۔(إغاثة اللهفان لابن القيم:476/1) مزید کچھ وقت کے بعد انحراف شدید تر ہوگیا۔لوگوں نے جذباتیت کی بنا پر بیک وقت کئی طلاقوں کا سلسلہ تو نہ چھوڑا، البتہ اس سے نکلنے کے لیے اسی حلالے کو اختیار کرلیا جس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی حلالہ کرنے والا میرے پاس لایا گیا تو میں اسے رجم کی سزا دوں گا۔گویا آپ حلالے کو''زنا'' قرار دیتے تھے۔اب انحراف کا یہ سلسلہ حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔اب کوئی شخص ایک طلاق دیتا ہی نہیں بیک وقت تین طلاقیں جنھیں روکنا مقصود تھا، سکہ رائج الوقت ہے۔ ہمارے معاشرے میں تو وکلاء حضرات نے طلاق نامے کا مسودہ ہی وہ بنا رکھا ہے جس میں بیک وقت تین طلاقیں دی جاتی ہیں۔ اب اس شدید انحراف اور ساتھ ہی حلالے کے نام پر زنا کی لعنت سے بچنے کے لیے ضروری ہوگیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ پھر سے اپنا لیا جائے۔خیر تمام کی تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے میں ہے۔وقت گزرنے کے ساتھ تعزیر کے نقطۂ نظر سے ہی سہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو بدلنے کے نتائج ہولناک ہوگئے ہیں۔اب آپ کے طریقے کو ترک کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔

صحابہ کے مختلف فتویٰ جات اور ان کی روایات کی اصل صورت حال یہی ہے جو بیان کی گئی ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہوں یا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یا کوئی اور صحابی، نہ کسی کی روایت کردہ حدیث اور اس کے فتوے میں تضاد ہے نہ ان میں سے کسی کے اپنے

فتووں میں کوئی اختلاف ہے۔ تمام اجل صحابہ نے روایت وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ سے سنا، یا آپ کے بارے میں جانا، فتویٰ بھی اسی کے مطابق دیا...... تا آنکہ ایک خلیفہ راشد نے وقتی ضرورت کے تحت، طلاق کے مسنون طریق سے انحراف کو روکنے کے لیے، ایک تعزیری اقدام کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو بیان کرنا بھی ترک نہ کیا، اپنے فتویٰ پر بھی قائم رہے البتہ شدید انحراف کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تعزیری حکم اختیار کر لیا۔ اس میں روایت اور فتویٰ کے تضاد، اور متضاد فتوے دینے کی کہانی خود ساختہ اور خلافِ حقیقت ہے۔ آج بھی کسی صاحب علم سے کہا جائے کہ آپ کا فتویٰ آپ ہی کی روایت کردہ حدیث کے خلاف ہے یا آپ کبھی ایک فتویٰ دیتے ہیں کبھی اس سے بالکل الٹ، تو وہ صاحب علم چراغ پا ہوں گے اور اسے اپنی دیانت اور ثقاہت پر شدید حملہ سمجھیں گے۔ مگر افسوس کہ بہت سے اہل علم محض فقہی تعصب کا شکار ہو کر حبر الامۃ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور صاحب فقہ و قرآن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر اس طرح کا الزام لگاتے ہوئے ذرا برابر جھجک محسوس نہیں کرتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٨- كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا، وَأَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا) (التحفة ١)

باب:1- حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینا حرام ہے اور اگر کسی نے (اس حکم کی) مخالفت کی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اسے رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا

[٣٦٥٢] ١-(١٤٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَّمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ».

[3652] امام مالک بن انس نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھی، طلاق دے دی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے، پھر اسے رہنے دے حتی کہ وہ پاک ہو جائے (طہر شروع ہو جائے)، پھر اسے حیض آجائے، پھر وہ پاک ہو جائے۔ پھر اگر وہ چاہے تو اس کے بعد اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اس سے مجامعت کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی اس آیت میں دیے گئے حکم کی وضاحت فرمائی: ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ''جب آپ لوگ عورتوں کو طلاق دیں تو ان کی عدت پر طلاق دیں۔'' (الطلاق 65:1)

[٣٦٥٣] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ: وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا- اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَّهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَّاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّجَامِعَهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

[3653] یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید اور ابن رمح نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ یحییٰ کے ہیں۔ قتیبہ نے کہا: ہمیں لیث نے حدیث سنائی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے نافع سے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو جب وہ حیض کی حالت میں تھی ایک طلاق دی، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کریں، پھر اسے (اپنے پاس) روکیں حتی کہ وہ پاک ہو جائے، پھر ان کے ہاں اسے دوبارہ حیض آئے، پھر اسے مہلت دیں حتی کہ وہ (پھر سے) اپنے حیض سے پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر اسے طلاق دینا چاہیں تو طہر کے زمانے میں، اس کے ساتھ مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیں، یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ لِأَحَدِهِمْ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا، وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ.

ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جب اس (مسئلہ) کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ ان میں سے کسی سے کہتے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو مرتبہ طلاق دی ہے (تو رجوع کرو) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ اور اگر تم اسے تین طلاقیں دے چکے ہو تو وہ تم پر حرام ہو گئی ہے یہاں تک کہ وہ تمھارے سوا کسی اور شوہر سے نکاح کرے۔ تم نے اس حکم میں، جو اس نے تمھاری بیوی کی طلاق کے بارے میں تمھیں دیا ہے، اللہ کی نافرمانی کی ہے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ: تَطْلِيقَةً وَّاحِدَةً.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: لیث نے اپنے (روایت کردہ) قول "ایک طلاق" (کو محفوظ رکھنے اور بیان کرنے کے معاملے) میں بہت اچھا کام کیا ہے۔

[٣٦٥٤] ٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ

[3654] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی،

ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُّجَامِعَهَا، أَوْ يُمْسِكْهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ».

(کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو جب وہ حیض کی حالت میں تھی، طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے پھر اسے (اپنے پاس رکھ) چھوڑے حتی کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے دوسرا حیض آئے، اس کے بعد جب وہ پاک ہو جائے تو مباشرت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے یا اسے اپنے پاس رکھے۔ بلاشبہ یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔''

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا صُنِعَتِ التَّطْلِيقَةُ؟ قَالَ: وَاحِدَةٌ اعْتُدَّ بِهَا.

عبیداللہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: طلاق کا کیا کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: وہ ایک تھی، اس کو شمار کیا گیا۔

[٣٦٥٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللهِ لِنَافِعٍ.

[3655] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن مثنیٰ نے بھی ہمیں یہی حدیث سنائی، ان دونوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، تاہم انھوں نے نافع سے عبیداللہ کے سوال کا تذکرہ نہیں کیا۔

قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي رِوَايَتِهِ: فَلْيَرْجِعْهَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَلْيُرَاجِعْهَا.

ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں فَلْيَرْجِعْهَا (اسے لوٹا لے) کہا۔ اور ابوبکر نے: فَلْيُرَاجِعْهَا (اس سے رجوع کرے) کہا۔

[٣٦٥٦] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُّرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ

[3656] ایوب نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس کے بارے میں) نبی ﷺ سے سوال کیا، تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس عورت سے رجوع کرے، پھر اسے مہلت دے حتی کہ اسے دوسرا حیض آئے، پھر اسے مہلت دے حتی کہ وہ پاک ہو جائے،

أَنْ يَمَسَّهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ . قَالَ : فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا ، وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا ، فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ ، وَبَانَتْ مِنْكَ .

پھر اسے چھونے (مجامعت کرنے) سے پہلے طلاق دے، یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔ (نافع نے) کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس آدمی کے بارے میں پوچھا جاتا جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دیتا ہے تو وہ کہتے: اگر تم نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو رجوع کر سکتے ہو کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ اس سے رجوع کریں، پھر اسے مہلت دیں حتی کہ اسے دوسرا حیض آئے، (فرمایا:) پھر اسے مہلت دیں حتی کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اس سے مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیں۔ اور اگر تم نے تین طلاقیں دی ہیں تو تم نے اپنے رب کے حکم میں جو اس نے تمھاری بیوی کی طلاق کے حوالے سے تمھیں دیا ہے، اس کی نافرمانی کی ہے اور (اب) وہ تم سے (مستقل طور پر) جدا ہو گئی ہے۔

[٣٦٥٧] ٤-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى مُسْتَقْبَلَةً، سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا ، فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِّنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا ، فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللهُ». وَكَانَ عَبْدُ اللهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَّاحِدَةً، فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا ، وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3657] امام زہری کے بھتیجے محمد نے ہمیں اپنے چچا زہری سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو اس حالت میں طلاق دی کہ وہ حائضہ تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی ﷺ کو بتائی تو رسول اللہ ﷺ سخت غصے میں آئے، پھر فرمایا: ''اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے تا آنکہ اسے اس حیض کے سوا جس میں اس نے اسے طلاق دی ہے دوسرا حیض شروع ہو جائے۔ اس کے بعد اگر وہ اسے طلاق دینا چاہے تو اسے (دوسرے حیض کے بعد) پاک ہونے کی حالت میں، مباشرت کرنے سے پہلے طلاق دے، یہی عدت کے مطابق طلاق ہے جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے۔'' اور حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہ) نے اسے ایک طلاق دی تھی اور اس کی وہ طلاق شمار کی گئی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا، اس سے رجوع کیا۔

[٣٦٥٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرَاجَعْتُهَا، وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقْتُهَا.

[3658] زبیدی نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی، لیکن انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس سے رجوع کر لیا اور اس کی وہ طلاق شمار کر لی گئی جو میں نے اسے دی تھی۔

[٣٦٥٩] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا».

[3659] ابوطلحہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن عبدالرحمٰن نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھی، طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اس (مطلقہ بیوی) سے رجوع کرے، پھر اسے حالت طہر میں یا حالت حمل میں طلاق دے۔'' (حمل میں طلاق دی جائے گی تو وضع حمل تک آسانی سے عدت کا شمار ہو سکے گا۔)

[٣٦٦٠] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ، أَوْ يُمْسِكُ».

[3660] عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھی طلاق دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے یہاں تک کہ وہ (حیض سے) پاک ہو جائے، پھر اسے دوبارہ حیض آجائے، پھر پاک ہو جائے، پھر اس کے بعد اسے طلاق دے یا (اپنے پاس) روک لے۔''

فائدہ: کچھ راویوں نے پوری تفصیل سے حدیث بیان کی اور کچھ نے اختصار سے۔ مختصر روایت پر انحصار کرتے ہوئے اہم تفصیلات سے صرف نظر کرنا جان بوجھ کر غلط استدلال کرنے کے مترادف ہے۔ ایسا استدلال کسی کے لیے بھی حجت نہیں ہو سکتا۔

[٣٦٦١] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَكَثْتُ عِشْرِينَ

[3661] اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن سیرین سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے بیس سال توقف کیا، مجھے ایسے لوگ جنھیں میں

سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَّا أَتَّهِمُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَّهِيَ حَائِضٌ. فَأُمِرَ أَنْ يُّرَاجِعَهَا، فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ، وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ، حَتّٰى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ، وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ، فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَّهِيَ حَائِضٌ، فَأُمِرَ أَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ: أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَمَهْ، أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟.

متہم نہیں سمجھتا تھا حدیث بیان کرتے رہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھی تین طلاقیں دیں تو انھیں اس سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا۔ میں نے یہ کیا کہ میں انھیں متہم نہیں کرتا تھا لیکن حدیث (کی حقیقت) کو بھی نہیں جانتا تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات ابوغلّاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی۔ وہ بہت ضبط والے تھے۔ (حدیث کو بہت اچھی طرح یاد رکھنے والے تھے) انھوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ انھوں نے خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا، انھوں نے ان کو حدیث بیان کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تھی تو انھیں حکم دیا گیا کہ وہ اس سے رجوع کریں۔ کہا: میں نے عرض کی: کیا اسے طلاق شمار کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! اگر کوئی (آدمی) خود ہی (صحیح طریقے پر طلاق دینے سے) عاجز آ گیا ہو اور (حالت حیض میں طلاق دے کر) حماقت سے کام لیا ہو (تو کیا طلاق نہ ہوگی!)

[٣٦٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: *فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ* فَأَمَرَهُ.

[3662] حماد نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے انھیں حکم دیا (کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ کریں۔)

[٣٦٦٣] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّرَاجِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَّقَالَ: «يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا».

[3663] عبدالوارث بن عبدالصمد کے دادا عبدالوارث بن سعید نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی اور (اپنی) حدیث میں کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس سے رجوع کرے حتی کہ اسے حالت طہر میں مجامعت کیے بغیر طلاق دے، اور کہا: ''وہ اسے عدت کے آغاز میں طلاق دے۔'' (یعنی اس طہر کے آغاز میں جس سے عدت شمار ہوتی ہے۔)

[٣٦٦٤] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ؟ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا، ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، أَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ فَقَالَ: فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟.

[3664] یونس نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے یونس بن جبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہے؟ تو انھوں نے کہا: کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو؟ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے دریافت کیا تو آپ نے اسے (ابن عمر کو) حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے، پھر وہ (عورت اگر اسے دوسرے طہر میں مجامعت کیے بغیر طلاق دی جائے تو وہاں سے) آگے عدت شمار کرے۔ کہا: میں نے ان (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے پوچھا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے تو کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے گا؟ کہا: انھوں نے کہا: تو (اور) کیا؟ اگر وہ خود ہی (صحیح طریقہ اختیار کرنے سے) عاجز رہا اور اس نے حماقت سے کام لیا (تو کیا طلاق شمار نہ ہوگی!)

[٣٦٦٥] ١٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ، فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا» قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَتَحْتَسِبُ بِهَا؟ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُهُ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟.

[3665] قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے یونس بن جبیر سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس سے رجوع کرے، اس کے بعد جب وہ پاک ہو جائے تو اگر وہ چاہے اسے طلاق دے دے۔'' (یونس نے) کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ اس طلاق کو شمار کریں گے؟ انھوں نے کہا: اس سے کیا چیز مانع ہے؟ تمھاری کیا رائے ہے اگر وہ خود (صحیح طریقہ اختیار کرنے سے) عاجز رہا اور نادانی والا کام کیا (تو طلاق کیوں شمار نہ ہوگی!)

[٣٦٦٦] ١١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ

[3666] عبدالملک نے انس بن سیرین سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی

عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ؟ قَالَ: طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا» قَالَ: فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا، قُلْتُ: فَاعْتَدَدْتَّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: مَا لِي لَا أَعْتَدُّ بِهَا؟ وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

اس بیوی کے بارے میں سوال کیا جسے انھوں نے طلاق دی تھی۔ انھوں نے کہا: میں نے اسے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انھوں نے یہی بات نبی ﷺ کو بتائی۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے اور جب وہ پاک ہوجائے تو اسے اس کے طہر میں طلاق دے۔'' کہا: میں نے اس (بیوی) سے رجوع کیا، پھر اس کے طہر میں اسے طلاق دی۔ میں نے پوچھا: آپ نے وہ طلاق شمار کی جو اسے حالت حیض میں دی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: میں اسے کیوں شمار نہ کرتا؟ اگر میں خود ہی (صحیح طریقہ اپنانے سے) عاجز رہا تھا اور حماقت سے کام لیا تھا (تو کیا طلاق شمار نہ ہوگی!)

[٣٦٦٧] ١٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُم إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا» قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَفَحَسِبْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: فَمَهْ.

[3667] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے انس بن سیرین سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو اس حالت میں طلاق دی کہ وہ حائضہ تھی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے، پھر جب وہ پاک ہوجائے تو تب اسے طلاق دے۔'' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ نے اس طلاق کو شمار کیا تھا؟ انھوں نے کہا: تو (اور) کیا!''

[٣٦٦٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا «لِيَرْجِعْهَا»، وَفِي حَدِيثِهِمَا: قَالَ قُلْتُ لَهُ: أَتَحْتَسِبُ بِهَا؟ قَالَ: فَمَهْ.

[3668] خالد بن حارث اور بہز دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے حدیث بیان کی، لیکن ان دونوں کی حدیث میں (فَلْيُرَاجِعْهَا، یعنی اس سے رجوع کرنے کی بجائے) لِيَرْجِعْهَا (وہ اس کو لوٹا لے) ہے۔ اور ان دونوں کی حدیث میں یہ بھی ہے، کہا: میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اس طلاق کو شمار کریں گے؟ انھوں نے جواب دیا: تو (اور) کیا!

[٣٦٦٩] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[3669] (عبداللہ) ابن طاوس نے اپنے والد سے

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ: عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا. قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ - لِأَبِيهِ. -

روایت کی کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جارہا تھا جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ انھوں نے کہا: کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، انھوں نے کہا: انھوں نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس خبر سے آگاہ کیا۔ آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے۔ (ابن طاوس نے) کہا: میں نے اپنے والد کو اس سے زیادہ بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

[٣٦٧٠] ١٤-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ، مَوْلَى عَزَّةَ، يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ؟ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذٰلِكَ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيُرَاجِعْهَا» فَرَدَّهَا، وَقَالَ: «إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ».

[3670] حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عزّہ کے مولیٰ عبدالرحمٰن بن ایمن سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہے تھے اور ابوزبیر بھی یہ بات سن رہے تھے کہ آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی؟ انھوں نے جواب دیا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور بتایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وہ اس سے رجوع کرے۔'' چنانچہ انھوں نے اس سے رجوع کر لیا، اور آپ نے فرمایا: ''جب وہ پاک ہوجائے تو اسے طلاق دے یا (اپنے ہاں بسائے) رکھے۔''

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ [الطلاق: ١].

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اور نبی ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی: ''اے نبی! جب آپ لوگ عورتوں کو طلاق دیں تو انھیں ان کی عدت (شروع کرنے) کے وقت طلاق دیں۔''

[٣٦٧١] (...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ

[3671] ابوعاصم نے ابن جریج سے، انھوں نے ابوزبیر

عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ.

سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی واقعے کے مطابق روایت کی۔

[٣٦٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ، مَوْلٰى عُرْوَةَ، يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ، وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ.

[3672] عبدالرزاق نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عروہ کے مولیٰ عبدالرحمٰن بن ایمن سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہے تھے، اور ابوزبیر بھی سن رہے تھے...... جس طرح حجاج کی حدیث ہے اور اس (حدیث) میں کچھ اضافہ بھی ہے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ: مَوْلٰى عُرْوَةَ، إِنَّمَا هُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: انھوں نے جو "مولیٰ عروہ" کہا ہے، اس میں غلطی کی، وہ مولیٰ عزہ تھے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ) (التحفة ٢)

باب:2- تین طلاقیں

[٣٦٧٣] ١٥-(١٤٧٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ- قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ، فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ.

[3673] معمر نے ہمیں ابن طاوس سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (طاوس بن کیسان) سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے (ابتدائی) دو سالوں تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھی، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے ایسے کام میں جلدبازی شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے تحمل اور سوچ بچار (ضروری) تھا۔ اگر ہم اس (عجلت) کو ان پر نافذ کر دیں (تو شاید وہ تحمل سے کام لینا شروع کر دیں) اس کے بعد انھوں نے اسے ان پر نافذ کر دیا۔ (اکٹھی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے لگے۔)

[٣٦٧٤] ١٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ

[3674] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے ابن طاوس نے اپنے والد (طاوس بن کیسان) سے خبر دی کہ ابوصہباء نے

جُرَيْجٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَّثَلَاثًا مِّنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمْ .

ابن عباس ﷠ سے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابوبکر ﷛ کے عہد میں، اور حضرت عمر ﷛ کی خلافت کے (ابتدائی) تین سالوں تک تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا؟ تو حضرت ابن عباس ﷠ نے جواب دیا: ہاں۔

فائدہ: اصل عرصہ دو سال سے زیادہ اور تین سے کم کا تھا۔ اختصار کرتے ہوئے کبھی اس عرصے کے بارے میں دو سال اور کبھی تین سال کے الفاظ استعمال کیے گئے۔

[٣٦٧٥] ١٧-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ ؛ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ ! أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّاحِدَةً؟ فَقَالَ : قَدْ كَانَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَايَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ، فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ .

[3675] ابراہیم بن میسرہ نے طاوس سے روایت کی کہ ابوصہباء نے حضرت ابن عباس ﷠ سے عرض کی: آپ اپنے نوادر (جن سے اکثر لوگ بے خبر ہیں) فتووں میں سے کوئی چیز عنایت کریں۔ کیا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ﷛ کے عہد میں تین طلاقیں ایک نہیں تھیں؟ انھوں نے جواب دیا: یقیناً ایسے ہی تھا، اس کے بعد جب حضرت عمر ﷛ کا زمانہ آیا تو لوگوں نے پے در پے (غلط طریقے سے ایک ساتھ تین) طلاقیں دینا شروع کر دیں۔ تو انھوں نے اس بات کو ان پر لاگو کر دیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ وُجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلٰى مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ) (التحفة ٣)

باب: 3- جس نے اپنی بیوی کو حرام ٹھہرا لیا اور طلاق کی نیت نہ کی اس پر کفارہ واجب ہے

[٣٦٧٦] ١٨-(١٤٧٣) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِشَامٍ يَّعْنِي الدَّسْتَوَائِيَّ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ : يَمِينٌ يُّكَفِّرُهَا .

[3676] ہشام، یعنی دستوائی (کپڑے والے) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن کثیر نے یعلیٰ بن حکیم سے حدیث بیان کرتے ہوئے لکھ بھیجا، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کی، وہ (بیوی کو اپنے اوپر) حرام کرنے کے بارے میں کہا کرتے تھے: یہ قسم ہے جس کا وہ کفارہ دے گا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١].

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔"

[٣٦٧٧] ١٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ: عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

[3677] معاویہ بن سلام نے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی کہ یعلیٰ بن حکیم نے انھیں خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا: انھوں نے کہا: جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لے تو یہ قسم ہے جس کا وہ کفارہ دے گا، اور کہا: "بلاشبہ تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔"

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت سنا کر واضح کیا کہ یہ ان کا اپنا فتویٰ نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ہے۔

[٣٦٧٨] ٢٠-(١٤٧٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تُخْبِرُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، قَالَتْ: فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ» فَنَزَلَ: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿إِن تَتُوبَا﴾ - لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ - [التحريم ١-٤] ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ - لِقَوْلِهِ: بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

[3678] عبید بن عمیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ بتا رہی تھیں کہ نبی ﷺ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد نوش فرماتے تھے، کہا: میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے اتفاق کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی ﷺ (پہلے) تشریف لائیں، وہ کہے: مجھے آپ سے مغافیر کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ کیا آپ نے مغافیر کھائی ہے؟ آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ کے سامنے یہی بات کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے ہاں سے شہد پیا ہے۔ اور آیندہ ہرگز نہیں پیوں گا۔" اس پر (قرآن) نازل ہوا: "آپ کیوں حرام ٹھہراتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے" اس فرمان تک: "اگر تم دونوں توبہ کرو۔" — یہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے لیے کہا گیا — "اور جب نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے راز کی بات کہی" اس سے مراد (آپ ﷺ کا یہ فرمان) ہے: "بلکہ میں نے شہد پیا ہے۔"

فائدہ: اس واقعے اور اس کے متعلق اترنے والی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی حلال چیز اپنے لیے حرام کر لی جائے تو وہ حقیقتاً حرام نہیں ہوتی، بلکہ کفارہ دینے کے بعد حلال ہوتی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے شہد کو حلال قرار دیا ہے اسی طرح نکاح کے

ذریعے عورت اللہ کے حکم سے حلال قرار پاتی ہے۔

[٣٦٧٩] ٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ، دَارَ عَلٰى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْهُنَّ، فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِّنْ عَسَلٍ، فَسَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ! لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ، وَقُلْتُ: إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَقُولِي لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لَا. فَقُولِي لَهُ: مَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟ - وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُّوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ - فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذٰلِكَ لَهُ، وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ! فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي. وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ، فَرَقًا مِّنْكِ، فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لَا». قَالَتْ: فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ»، قَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ،

[3679] ابو اسامہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے، جب آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تو اپنی تمام ازواج کے ہاں چکر لگاتے اور ان کے قریب ہوتے، (ایسا ہوا کہ) آپ حضرت حفصہ ؓ کے ہاں گئے تو ان کے ہاں آپ اس سے زیادہ (دیر کے لیے) رکے جتنا آپ (کسی بیوی کے پاس) رکا کرتے تھے۔ ان (حضرت حفصہ ؓ) کو ان کے خاندان کی کسی عورت نے شہد کا (بھرا ہوا) ایک برتن ہدیہ کیا تھا تو انھوں نے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کو شہد پلایا۔ میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! ہم آپ (کو زیادہ دیر قیام سے روکنے) کے لیے ضرور کوئی حیلہ کریں گی، چنانچہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت سودہ ؓ سے کیا، اور کہا: جب آپ ﷺ تمھارے ہاں تشریف لائیں گے تو تمھارے قریب ہوں گے، (اس وقت) تم ان سے کہنا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے مغافیر کھائی ہے؟ وہ تمھیں جواب دیں گے، نہیں! تو تم ان سے کہنا: یہ بو کیسی ہے؟۔۔۔ اور رسول اللہ ﷺ پر یہ بات انتہائی گراں گزرتی تھی کہ آپ سے بو محسوس کی جائے۔۔۔ اس پر وہ تمھیں جواب دیں گے: مجھے حفصہ نے شہد پلایا تھا، تو تم ان سے کہنا (پھر) اس کی مکھی نے عرفط (بوٹی) کا رس چوسا ہوگا۔ میں بھی آپ سے یہی بات کہوں گی اور صفیہ تم بھی آپ ﷺ سے یہی کہنا! جب آپ ﷺ حضرت سودہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے، (عائشہ ؓ نے) کہا: سودہ ؓ کہتی ہیں: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں! آپ ابھی دروازے پر ہی تھے کہ میں تمھاری ملامت کے ڈر سے آپ کو بلند آواز سے وہ

فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي بِهِ».

بات کہنے ہی لگی تھی جو تم نے مجھ سے کہی تھی، پھر جب رسول اللہ ﷺ قریب ہوئے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے مغافیر کھائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: تو یہ بو کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حفصہ نے شہد پلایا تھا۔'' انھوں نے کہا: پھر اس کی مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ اس کے بعد جب آپ میرے ہاں تشریف لائے، تو میں نے بھی آپ سے یہی بات کہی، پھر آپ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، تو انھوں نے بھی یہی بات کہی، اس کے بعد آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں (دوبارہ) تشریف لائے تو انھوں نے عرض کی: کیا آپ کو شہد پیش نہ کروں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، مجھے اس کی ضرورت نہیں۔''

قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ: سُبْحَانَ اللهِ! وَاللهِ! لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قَالَتْ قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي.

(عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: سودہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں، سبحان اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے آپ کو اس سے محروم کر دیا ہے۔ تو میں نے ان سے کہا: خاموش رہیں۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا سَوَاءً.

ابواسحاق ابراہیم نے کہا: ہمیں حسن بن بشر بن قاسم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابواسامہ نے بالکل اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٣٦٨٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3680] علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ تَخْيِيرَهُ امْرَأَتَهُ لَا يَكُونُ طَلَاقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ) (التحفة ٤)

باب: 4- طلاق دینے کی نیت کیے بغیر محض بیوی کو اختیار دے دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

[٣٦٨١] ٢٢ - (١٤٧٥) وَحَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: قَالَ:

[3681] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ

وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا، فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ». قَالَتْ: قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا. وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلْـَٔاخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَـٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٢٨ و٢٩] قَالَتْ قُلْتُ: فِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ. [انظر: ٣٦٩٦]

کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی بیویوں کو اختیار دیں تو آپ نے (اس کی) ابتدا مجھ سے کی، اور فرمایا: ''میں تم سے ایک بات کرنے لگا ہوں۔ تمھارے لیے اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے والدین سے مشورہ کرنے تک (جواب دینے میں) عجلت سے کام نہ لو۔'' انھوں نے کہا: آپ کو بخوبی علم تھا کہ میرے والدین مجھے کبھی آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں (دنیا کا) سازو سامان دوں اور تمھیں اچھائی کے ساتھ رخصت کردوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: ان میں سے کس بات میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ، اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہوں۔ کہا: پھر اللہ کے رسول ﷺ کی تمام ازواج نے وہی کیا جو میں نے کیا تھا۔

[٣٦٨٢] ٢٣-(١٤٧٦) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا. إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا. بَعْدَ مَا نَزَلَتْ: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ﴾ [الأحزاب: ٥١] فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ: فَمَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكِ؟ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ: إِنْ كَانَ ذٰلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي.

[3682] عباد بن عباد نے ہمیں عاصم سے حدیث بیان کی، انھوں نے معاذہ عدویہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہم میں سے کسی بیوی کی باری کا دن ہوتا تو رسول اللہ ﷺ (کسی اور بیوی کے ہاں جانے کے لیے) ہم سے اجازت لیتے تھے، حالانکہ یہ آیت نازل ہو چکی تھی: ''آپ ان میں سے جسے چاہیں (خود سے) الگ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں۔'' تو معاذہ نے ان سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ آپ سے اجازت لیتے تو آپ ان سے کیا کہتی تھیں؟ انھوں

نے جواب دیا: میں کہتی تھی: اگر یہ (اختیار) میرے سپرد ہے تو میں اپنے آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دیتی۔

فائدہ: یہ سارا اختیار اب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا لیکن آپ اکراماً اپنی بیویوں سے ضرور پوچھتے۔ یہی حسن معاشرت ہے۔

[٣٦٨٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3683] (عبداللہ) بن مبارک نے کہا: ہمیں عاصم نے اسی سند سے اسی کے ہم معنی خبر دی۔

[٣٦٨٤] ٢٤-(١٤٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا.

[3684] عبثر نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے خبر دی، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (جب) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (علیحدہ ہو جانے کا) اختیار دیا تھا، تو ہم نے اسے طلاق شمار نہیں کیا۔

[٣٦٨٥] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا، بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي، وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَفَكَانَ طَلَاقًا!؟.

[3685] علی بن مسہر نے اسی سند کے ساتھ مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب میری اہلیہ نے مجھے پسند کر لیا تو اس کے بعد مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں اسے ایک بار، سو بار یا ایک ہزار بار اختیار دوں۔ بلاشبہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تھا تو انھوں نے جواب دیا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا وہ طلاق تھی! (نہیں تھی۔)

[٣٦٨٦] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَيَّرَ نِسَاءَهُ، فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

[3686] شعبہ نے ہمیں عاصم سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو (ساتھ رہنے یا علیحدہ ہو جانے کا) اختیار دیا تھا اور وہ طلاق نہیں تھی۔

[٣٦٨٧] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ،

[3687] سفیان نے عاصم احول اور اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا:

عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ، فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا.

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کیا (چن لیا) اور آپ نے اسے طلاق شمار نہیں کیا۔

[٣٦٨٨] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ، فَلَمْ يَعْدُدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

[3688] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسلم سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کر لیا اور آپ نے اسے ہم پر (طلاق وغیرہ) کچھ شمار نہیں کیا۔

[٣٦٨٩] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ - وَعَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

[3689] اسماعیل بن زکریا نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (نیز اسماعیل نے) اعمش سے، انھوں نے مسلم (ابن صبیح) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٦٩٠] ٢٩-(١٤٧٨) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَّسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ، لَمْ يُؤْذَنْ لِّأَحَدٍ مِّنْهُمْ. قَالَ: فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا - حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ - وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ: فَقَالَ: لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرٰى،

[3690] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگ رہے تھے۔ انھوں نے لوگوں کو آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے پایا۔ ان میں سے کسی کو اجازت نہیں ملی تھی۔ کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت ملی تو وہ اندر داخل ہو گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے، انھوں نے اجازت مانگی، انھیں بھی اجازت مل گئی، انھوں نے نبی ﷺ کو غمگین اور خاموش بیٹھے ہوئے پایا، آپ کی بیویاں آپ کے اردگرد تھیں۔ کہا: تو انھوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں ضرور کوئی ایسی بات کروں گا جس سے میں نبی ﷺ کو ہنساؤں گا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کاش کہ آپ بنت خارجہ کو دیکھتے جب اس نے مجھ سے نفقہ کا سوال کیا تو میں اس کی جانب

يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا، وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا، كِلَاهُمَا يَقُولُ: تَسْأَلْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ. قُلْنَ: وَاللهِ! لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَّيْسَ عِنْدَهُ، ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ﴾، حَتّٰى بَلَغَ: ﴿لِلْمُحْسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ لَّا تَعْجَلِي فِيهِ حَتّٰى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكِ» قَالَتْ: وَمَا هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! فَتَلَا عَلَيْهَا هٰذِهِ الْآيَةَ. قَالَتْ: أَفِيكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ؟ بَلْ أَخْتَارُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ. قَالَ: «لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا، إِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا، وَّلٰكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا».

بڑھا اور اس کی گردن دبا دی۔

اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ اور فرمایا: ''یہ بھی میرے اردگرد بیٹھی ہیں، جیسے تم دیکھ رہے ہو، اور مجھ سے نفقہ مانگ رہی ہیں۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب اٹھے اور ان کی گردن پر ضرب لگانا چاہتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی جانب بڑھے اور وہ ان کی گردن پر مارنا چاہتے تھے، (رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو اس سے روک دیا۔ مسند أحمد: 328/3) اور دونوں کہہ رہے تھے: تم رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کا سوال کرتی ہو جو ان کے پاس نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! آج کے بعد ہم کبھی رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ماہ یا انتیس دن تک کے لیے ان سے علیحدگی اختیار کر لی۔ پھر آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی ﷺ! آپ اپنی بیویوں سے کہہ دو۔'' حتی کہ یہاں پہنچ گئے: ''تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بڑا اجر ہے۔'' (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ نے ابتدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی اور فرمایا: ''اے عائشہ! میں تمھارے سامنے ایک معاملہ پیش کر رہا ہوں اور پسند کرتا ہوں کہ تم، اپنے والدین سے مشورہ کر لینے تک اس میں جلدی نہ کرنا۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ انھوں نے کہا: کیا میں آپ کے بارے میں، اللہ کے رسول! اپنے والدین سے مشورہ کروں گی! بلکہ میں تو اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چنتی ہوں، اور آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ جو میں نے کہا ہے، آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کو اس کی خبر نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ سے جو بھی پوچھے گی میں اسے بتا دوں گا، اللہ تعالیٰ نے مجھے سختی کرنے والا اور لوگوں کے لیے مشکلات ڈھونڈنے والا بنا کر

نہیں بھیجا، بلکہ اللہ نے مجھے تعلیم دینے والا اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

(المعجم ٥) - (بَابٌ : فِي الْإِيلَاءِ وَاعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَتَخْيِيرِهِنَّ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى : وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ) (التحفة ٥)

باب: 5- ایلاء اور عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنا اور انھیں اختیار دینا، نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان: "اور اگر تم دونوں آپ ﷺ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی"

[٣٦٩١] ٣٠-(١٤٧٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ : لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصٰى وَيَقُولُونَ : طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ. قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ : لَأَعْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. قَالَ : فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ : يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ! أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ : مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ. قَالَ : فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَقُلْتُ لَهَا : يَا حَفْصَةُ! أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَا يُحِبُّكِ، وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ، فَقُلْتُ لَهَا : أَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ : هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ، فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ

[3691] سماک ابوزمیل سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار فرمائی، کہا: میں مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں کو دیکھا وہ (پریشانی اور تفکر میں) کنکریاں زمین پر مار رہے ہیں، اور کہہ رہے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، یہ واقعہ انھیں پردے کا حکم دیے جانے سے پہلے کا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے (دل میں) کہا: آج میں اس معاملے کو جان کر رہوں گا۔ انھوں نے کہا: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، اور کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی! تم اس حد تک پہنچ چکی ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ کو اذیت دو؟ انھوں نے جواب دیا: خطاب کے بیٹے! آپ کا مجھ سے کیا واسطہ؟ آپ اپنی گٹھڑی (یا تھیلا وغیرہ جس میں قیمتی ساز وسامان سنبھال کر رکھا جاتا ہے یعنی اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا) کی فکر کریں۔ انھوں نے کہا: پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اسے کہا: حفصہ! کیا تم اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تکلیف دو؟ اللہ کی قسم! تمھیں خوب معلوم ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ تم سے محبت نہیں رکھتے۔ اگر میں نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ

اللهِ ﷺ قَاعِدًا عَلٰى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ، مُدَلٍّ رِّجْلَيْهِ عَلٰى نَقِيرٍ مِّنْ خَشَبٍ، وَّهُوَ جِذْعٌ يَّرْقٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيَنْحَدِرُ، فَنَادَيْتُ: يَا رَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِّي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِّي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِّي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ، وَاللهِ! لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا، وَرَفَعْتُ صَوْتِي، فَأَوْمَأَ إِلَيَّ أَنِ ارْقَهْ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ، فَأَدْنٰى عَلَيْهِ إِزَارَهُ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِّنْ شَعِيرٍ نَّحْوِ الصَّاعِ، وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ، وَإِذَا أَفِيقٌ مُّعَلَّقٌ. قَالَ: فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ. قَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! وَمَا لِي لَا أَبْكِي؟ وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ، وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرٰى فِيهَا إِلَّا مَا أَرٰى، وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفْوَتُهُ، وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ. فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟» قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: وَدَخَلْتُ

تمھیں طلاق دے دیتے۔ (میری یہ بات سن کر) وہ بری طرح سے رونے لگیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ کہاں ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: وہ اپنے بالا خانے پر سامان رکھنے والی جگہ میں ہیں۔ میں وہاں گیا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ کا غلام رَباح چوبارے کی چوکھٹ کے نیچے والی لکڑی پر بیٹھا ہے۔ اس نے اپنے دونوں پاؤں لکڑی کی سوراخ دار سیڑھی پر لٹکا رکھے ہیں۔ وہ کھجور کا ایک تنا تھا، رسول اللہ ﷺ اس پر (قدم رکھ کر) چڑھتے اور اترتے تھے۔ میں نے آواز دی، رباح! مجھے اپنے پاس، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ رباح رضی اللہ عنہ نے بالا خانے کی طرف نظر کی، پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ میں نے پھر کہا: رباح! مجھے اپنے پاس، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، حاضر ہونے کی اجازت لے دو، رباح رضی اللہ عنہ نے (دوبارہ) بالا خانے کی طرف نگاہ اٹھائی، پھر مجھے دیکھا، اور کچھ نہ کہا، پھر میں نے اپنی آواز کو بلند کیا اور کہا: اے رباح! مجھے اپنے پاس، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، حاضر ہونے کی اجازت لے دو، میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سمجھا ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کی (سفارش کرنے کی) خاطر آیا ہوں، اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ مجھے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا، اور میں نے اپنی آواز کو (خوب) بلند کیا، تو اس نے مجھے اشارہ کیا کہ اوپر چڑھ آؤ۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، میں بیٹھ گیا، آپ نے اپنا ازار درست کیا اور آپ (کے جسم) پر اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا اور چٹائی نے آپ کے جسم پر نشان ڈال دیے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کے سامان کے کمرے میں دیکھا تو صرف مٹھی بھر جو ایک صاع کے برابر ہوں گے، جو

عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرٰى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ؟ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ، وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ، وَأَحْمَدُ اللهَ، بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ. وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيرِ: ﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ﴾ [التحريم: ٥] ﴿وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ﴾ [التحريم: ٤] وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَّحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلٰى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَطَلَّقْتَهُنَّ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ بِالْحَصٰى، يَقُولُونَ: طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ، أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ» فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَّجْهِهِ، وَحَتّٰى كَشَرَ فَضَحِكَ، وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا، ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ. قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ» فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَنَادَيْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِي: لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ:

اور کمرے کے ایک کونے میں اتنی ہی کیکر کی چھال دیکھی۔ اس کے علاوہ ایک غیر دباغت شدہ چمڑا لٹکا ہوا تھا۔ کہا: تو میری آنکھیں بہ پڑیں، آپ ﷺ نے پوچھا: ''ابن خطاب! تمھیں رُلا کیا چیز رہی ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ اس چٹائی نے آپ کے جسم اطہر پر نشان ڈال دیے ہیں، اور یہ آپ کا سامان رکھنے کا کمرہ ہے، اس میں وہی کچھ ہے جو مجھے نظر آرہا ہے، اور قیصر و کسری نہروں اور پھلوں کے درمیان (شاندار زندگی بسر کررہے) ہیں، جبکہ آپ تو اللہ کے رسول اور اس کی چنی ہوئی ہستی ہیں، اور یہ آپ کا سارا سامان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن خطاب! کیا تمھیں پسند نہیں کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لیے دنیا ہو؟'' میں نے عرض کی: کیوں نہیں! کہا: جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ کے چہرے پر غصہ دیکھ رہا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو (اپنی) بیویوں کی حالت کی بنا پر کیا دشواری ہے؟ اگر آپ نے انھیں طلاق دے دی ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے، اس کے فرشتے، جبریل، میکائیل، میں، ابوبکر اور تمام مومن آپ کے ساتھ ہیں۔ اور میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں نے کم ہی کوئی بات کہی، مگر میں نے امید کی کہ اللہ میری اس بات کی تصدیق فرما دے گا جو میں کہہ رہا ہوں۔ (چنانچہ ایسے ہی ہوا) اور یہ تخییر کی آیت نازل ہوگئی: ''اگر وہ (نبی) تم سب (بیویوں) کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب، انھیں تم سے بہتر بیویاں بدلے میں دے۔'' اور ''اگر تم دونوں ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی، تو اللہ خود ان کا نگہبان ہے، اور جبریل اور صالح مومن اور اس کے بعد تمام فرشتے (ان کے) مددگار ہیں۔'' عائشہ بنت ابی بکر اور حفصہ ؓ دونوں نبی ﷺ کی تمام بیویوں کے مقابلے میں

﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُوا۟ بِهِۦ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ ٱلَّذِينَ يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ مِنْهُمْ﴾ [النساء: ٨٣] فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْأَمْرَ، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ.

ایک دوسرے کا ساتھ دیتی تھیں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ان کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو لوگ کنکریاں زمین پر مار رہے تھے، اور کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ کیا میں اتر کر انھیں بتادوں کہ آپ نے ان (بیویوں) کو طلاق نہیں دی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اگر تم چاہو۔'' میں مسلسل آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دور ہو گیا، اور یہاں تک کہ آپ کے لب وا ہوئے اور آپ ہنسے۔ آپ کے سامنے والے دندانِ مبارک سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ (بالا خانے سے نیچے) اترے۔ میں تنے کو تھامتے ہوئے اترا اور رسول اللہ ﷺ ایسے اترے جیسے زمین پر چل رہے ہوں، آپ نے تنے کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ بالا خانے میں 29 دن رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے۔'' چنانچہ میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا، اور بلند آواز سے پکار کر کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی، اور (پھر) یہ آیت نازل ہوئی: ''اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں، اور اگر وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف اور اپنے معاملات سنبھالنے والوں کی طرف لوٹا دیتے، تو وہ لوگ جو ان میں سے اس کا اصل مطلب اخذ کرتے ہیں اسے ضرور جان لیتے۔'' تو میں ہی تھا جس نے اس معاملے کی اصل حقیقت کو اخذ کیا، اور اللہ تعالیٰ نے تخییر کی آیت نازل فرمائی۔

[٣٦٩٢] ٣١-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ

[3692] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھے یحییٰ نے عبید بن

الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً وَّأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَّهُ، حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ، فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَّهُ، فَوَقَفْتُ لَهُ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ؟ فَقَالَ: تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَّكَ. قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي عَنْهُ، فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللهِ! إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ. قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَئْتَمِرُهُ، إِذْ قَالَتْ لِيَ امْرَأَتِي: لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا! فَقُلْتُ لَهَا: وَمَا لَكِ أَنْتِ وَلِمَا هٰهُنَا؟ وَمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ؟ فَقَالَتْ لِي: عَجَبًا لَّكَ، يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ، وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ، قَالَ عُمَرُ: فَآخُذُ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرُجُ مَكَانِي، حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةُ! إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ، فَقَالَتْ

حنین سے خبر دی کہ انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: میں نے سال بھر انتظار کیا، میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک آیت کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا مگر ان کی ہیبت کی وجہ سے ان سے سوال کرنے کی ہمت نہ پاتا تھا، حتی کہ وہ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ نکلا، جب لوٹے تو ہم راستے میں کسی جگہ تھے کہ وہ قضائے حاجت کے لیے پیلو کے درخت کی طرف چلے گئے، میں ان کے انتظار میں ٹھہر گیا، حتی کہ وہ فارغ ہو گئے، پھر میں ان کے ساتھ چل پڑا، میں نے عرض کی: امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے وہ کون سی دو خواتین تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ایکا کر لیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایک سال سے اس کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہتا تھا مگر آپ کے رعب کی وجہ سے ہمت نہ پاتا تھا۔ انھوں نے کہا: ایسا نہیں کرنا، جو بات بھی تم سمجھو کہ مجھے علم ہے، اس کے بارے میں مجھ سے پوچھ لیا کرو، اگر میں جانتا ہوا تو تمھیں بتا دوں گا۔ کہا: اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب ہم جاہلیت کے زمانے میں تھے تو عورتوں کو کسی شمار میں نہ رکھتے تھے، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں جو نازل کیا، سو نازل کیا، اور جو (مرتبہ) انھیں دینا تھا سو دیا۔ انھوں نے کہا: ایک مرتبہ میں کسی معاملے میں لگا ہوا تھا، اس کے متعلق سوچ بچار کر رہا تھا کہ مجھے میری بیوی نے کہا: اگر آپ ایسا ایسا کر لیں (تو بہتر ہوگا۔) میں نے اسے جواب دیا: تمھیں اس سے کیا سروکار؟ اور یہاں (اس معاملے میں) تمھیں کیا دلچسپی ہے؟ اور ایک کام جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں تمھارا تکلف (زبردستی ٹانگ اڑانا) کیسا؟ اس نے مجھے جواب دیا: ابن

حَفْصَةُ: وَاللّٰهِ! إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ، فَقُلْتُ: تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ، يَا بُنَيَّةُ! لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاهَا، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، لِقَرَابَتِي مِنْهَا، فَكَلَّمْتُهَا، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ أَزْوَاجِهِ قَالَ: فَأَخَذَتْنِي أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا. وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ، وَنَحْنُ حِينَئِذٍ نَّتَخَوَّفُ مَلِكًا مِّنْ مُلُوكِ غَسَّانَ، ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَّسِيرَ إِلَيْنَا، فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتٰى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ، وَقَالَ: افْتَحْ، اِفْتَحْ. فَقُلْتُ: جَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ فَقَالَ: أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ، اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ. فَقُلْتُ: رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، ثُمَّ آخُذُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ، حَتّٰى جِئْتُ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ يُرْتَقٰى إِلَيْهَا بِعَجَلِهَا، وَغُلَامٌ لِّرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ. فَأُذِنَ لِي. قَالَ عُمَرُ: فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَإِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيرٍ مَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، وَّتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَّإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُورًا، وَّعِنْدَ

خطاب! آپ پر تعجب ہے! آپ یہ نہیں چاہتے کہ آپ کے آگے بات کی جائے، جبکہ آپ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کو ایسے پلٹ کر جواب دیتی ہے کہ آپ ﷺ دن بھر اس سے ناراض رہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (اسی وقت) اپنی چادر پکڑتا ہوں اور اپنی جگہ سے نکل کھڑا ہوتا ہوں، یہاں تک کہ حفصہ کے پاس پہنچتا ہوں۔ جا کر میں نے اس سے کہا: بٹیا! تم رسول اللہ ﷺ کو ایسے جواب دیتی ہو کہ وہ سارا دن ناراض رہتے ہیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ کو جواب دے لیتی ہیں۔ میں نے کہا: جان لو میں تمھیں اللہ کی سزا اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی سے ڈرا رہا ہوں، میری بیٹی! تمھیں وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے رویے کی بنا پر) دھوکے میں نہ ڈال دے جسے اپنے حسن اور رسول اللہ ﷺ کی اپنے سے محبت پر ناز ہے۔ پھر میں نکلا حتی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا، کیونکہ میری ان سے قرابت داری تھی۔ میں نے ان سے بات کی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے جواب دیا: ابن خطاب تم پر تعجب ہے! تم ہر کام میں دخل اندازی کرتے ہو حتی کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی ازواج کے مابین بھی دخل دو؟ انھوں نے مجھے اس طرح آڑے ہاتھوں لیا کہ جو (عزم) میں (دل میں) پا رہا تھا (کہ میں ازواجِ مطہرات کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے جواب دینے سے روک لوں گا) مجھے توڑ کر اس سے الگ کر دیا۔ چنانچہ میں ان کے ہاں سے نکل آیا۔ میرا ایک انصاری ساتھی تھا، جب میں (آپ کی مجلس سے) غیر حاضر ہوتا تو وہ میرے پاس (وہاں کی) خبر لاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں اس کے پاس خبر لے آتا۔ ہم اس زمانے میں غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سے ڈر رہے تھے۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ ہم پر چڑھائی کرنا چاہتا ہے۔ اس (کی وجہ) سے ہمارے

رَأْسِهِ أَهُبًا مُعَلَّقَةً، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ؟».

سینے (اندیشوں سے) بھرے ہوئے تھے۔ (اچانک ایک دن) میرا انصاری دوست آ کر دروازہ کھٹکھٹانے لگا اور کہنے لگا: کھولو، کھولو! میں نے پوچھا: غسانی آ گیا ہے؟ اس نے کہا: اس سے بھی زیادہ سنگین معاملہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی ناک خاک آلود ہو! پھر میں اپنے کپڑے لے کر نکل کھڑا ہوا، حتی کہ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے بالا خانے میں تھے جس پر سیڑھی کے ذریعے چڑھ کر جانا ہوتا تھا، اور رسول اللہ ﷺ کا ایک سیاہ فام غلام سیڑھی کے سرے پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا: یہ عمر ہے (خدمت میں حاضری کی اجازت چاہتا ہے)، تو مجھے اجازت عطا ہوئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ ساری بات بیان کی، جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔ آپ ایک چٹائی پر (لیٹے ہوئے) تھے، آپ کے (جسم مبارک) اور اس (چٹائی) کے درمیان کچھ نہ تھا۔ آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ کے پاؤں کے قریب کیکر کی چھال کا چھوٹا سا گٹھا پڑا تھا اور آپ کے سر کے قریب کچھ کچے چمڑے لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کے نشان دیکھے تو رو پڑا۔ آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا رلا رہا ہے؟'' عرض کی: اے اللہ کے رسول! کسریٰ اور قیصر دونوں (کفر کے باوجود) اُس ناز ونعمت میں ہیں جس میں ہیں اور آپ تو اللہ کے رسول ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں پسند نہیں کہ ان کے لیے (صرف) دنیا ہو اور تمھارے لیے آخرت ہو؟''

[٣٦٩٣] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ:

[3693] حماد بن سلمہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں یحییٰ بن سعید نے عبید بن حنین سے خبر دی، انھوں نے

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، كَنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ؟ قَالَ: حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ. وَزَادَ فِيهِ: فَأَتَيْتُ الْحُجَرَ فَإِذَا فِي كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ. وَزَادَ أَيْضًا: وَكَانَ آلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا، فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْهِنَّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج سے) واپس آیا حتی کہ جب ہم مرّ الظہران میں تھے...... آگے سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند پوری لمبی حدیث بیان کی، مگر انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں نے عرض کی: دو عورتوں کا معاملہ کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: (وہ) حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما (تھیں۔) اور اس میں یہ اضافہ کیا: میں (ازواج مطہرات کے) حجروں کے پاس آیا تو ہر گھر میں رونے کی آواز تھی، اور یہ بھی اضافہ کیا: آپ ﷺ نے ان سے ایک ماہ ایلاء کیا تھا، جب 29 دن ہوئے تو آپ ﷺ (بالا خانے سے) اتر کر ان کے پاس تشریف لے آئے۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرا نام حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ یہ حماد یا ان سے نیچے کسی راوی کا وہم ہے۔ وہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں جنھوں نے ایکا کیا تھا۔ باقی ساری احادیث اسی کی تائید کرتی ہیں۔

[٣٦٩٤] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ وَّهُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَبِثْتُ سَنَةً مَّا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَقَالَ: أَدْرِكْنِي بِإِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ، وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ؟ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

[3694] سفیان بن عیینہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبید بن حنین سے سنا، وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایکا کیا تھا، میں سال بھر منتظر رہا، مجھے کوئی مناسب موقع نہ مل رہا تھا، حتی کہ میں مکہ کے سفر میں ان کے ساتھ گیا، جب ہم مرّ الظہران پہنچے تو وہ قضائے حاجت کے لیے گئے اور کہا: میرے پاس پانی کا ایک لوٹا لے آنا، میں نے انھیں لا دیا۔ جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو کر لوٹے، میں جا کر ان (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالنے لگا، تو مجھے (سوال) یاد آ گیا، میں نے ان سے پوچھا: اے امیر المومنین! وہ کون دو عورتیں تھیں؟ میں نے ابھی اپنی بات ختم نہ کی تھی کہ انھوں نے جواب دیا: وہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔

[٣٦٩٥] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ - وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحريم :٤]، حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾؟ قَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ!- قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَرِهَ، وَاللهِ! مَاسَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ - قَالَ: هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ، ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ: كُنَّا، مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، قَوْمًا نَّغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ. قَالَ: وَكَانَ مَنْزِلِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي، فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي، فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي، فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ

[3695] معمر نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شدت سے خواہش مند رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی ازواج میں سے ان دو کے بارے میں سوال کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو تو یقیناً تمھارے دل آگے جھک گئے ہیں'' حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج (کا سفر) کیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا، (واپسی پر) ہم راستے کے ایک حصے میں تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ (اپنی ضرورت کے لیے راستے سے) ایک طرف ہٹ گئے اور میں بھی پانی کا برتن لیے ان کے ساتھ ہٹ گیا، وہ صحرا میں چلے گئے، پھر میرے پاس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی انڈیلا، انھوں نے وضو کیا تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی ﷺ کی بیویوں میں سے وہ دو کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرو تو یقیناً تمھارے دل جھک گئے ہیں؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن عباس! تم پر تعجب ہے! ۔۔ زہری نے کہا: اللہ کی قسم! انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے جو سوال ان سے کیا، وہ انھیں برا لگا اور انھوں نے (اس کا جواب) چھپایا بھی نہیں ۔۔ انھوں نے کہا: وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بات سنانے لگے اور کہا: ہم قریش کے لوگ ایسی قوم تھے جو اپنی عورتوں پر غالب تھے، جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے ایسے لوگ پائے جن پر ان کی عورتیں غالب تھیں، چنانچہ ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ (مردوں کو پلٹ کر جواب دینے لگیں۔) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا گھر بالائی علاقے بنی امیہ بن زید کے محلے میں تھا، ایک دن میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا، تو وہ مجھے پلٹ کر جواب دینے لگی، مجھے اس کا جواب دینا

عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: أَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قُلْتُ: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ، أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَّغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ، فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ، لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا، وَّسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمُ وَأَحَبُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكِ -يُرِيدُ عَائِشَةَ، قَالَ: - وَكَانَ لِي جَارٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ - فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّأَنْزِلُ يَوْمًا، فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَآتِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُونَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي، ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَاذَا؟ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَطْوَلُ، طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ. فَقُلْتُ: قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، وَقَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا، حَتّٰى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: لَا أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ، فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَّهُ أَسْوَدَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، فَقَالَ: فَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ. فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ،

بڑا ناگوار گزرا تو اس نے کہا: تمھیں یہ ناگوار گزرتا ہے کہ میں تمھیں جواب دوں؟ اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی ازواج بھی آپ ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں، اور ان میں سے کوئی ایک تو آپ ﷺ کو رات تک پورا دن چھوڑ بھی دیتی ہے (روٹھی رہتی ہے۔) میں چلا، حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کو پلٹ کر جواب دے دیتی ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے (پھر) پوچھا: کیا تم میں سے کوئی انھیں رات تک دن بھر کے لیے چھوڑ بھی دیتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: تم میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ ناکام ہوئی اور خسارے میں پڑی۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے بے خوف ہو جاتی ہے کہ اپنے رسول ﷺ کی ناراضی کی وجہ سے اللہ (بھی) اس پر ناراض ہو جائے گا تو وہ تباہ و برباد ہو جائے گی؟ (آئندہ) تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دینا نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا، تمھیں جو چاہیے مجھ سے مانگ لینا۔ تمھیں یہ بات دھوکے میں نہ ڈال دے کہ تمھاری ہمسائی (سوکن) تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔۔ ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ۔۔انصار میں سے میرا ایک پڑوسی تھا۔۔ ہم باری باری (بالائی علاقے سے) اتر کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ اترتا اور ایک دن میں اترتا، وہ میرے پاس وحی وغیرہ کی خبریں لاتا اور میں بھی (اپنی باری کے دن) اس کے پاس اسی طرح کی خبریں لاتا۔ اور (ان دنوں) ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ غسانی ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے گھوڑوں کو کھریاں لگا رہے ہیں، میرا ساتھی (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے عوالی سے) اترا، پھر عشاء کے وقت میرے پاس آیا، میرا دروازہ کھٹکھٹایا، پھر مجھے آواز

فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ: ادْخُلْ، فَقَدْ أَذِنَ لَكَ. فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَقُلْتُ: أَطَلَّقْتَ، يَا رَسُولَ اللهِ! نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ: «لَا» فَقُلْتُ: اَللهُ أَكْبَرُ! لَوْ رَأَيْتَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! وَكُنَّا، مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ، فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا، فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي. فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ. فَقُلْتُ: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكِ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ، أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ، فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمُ مِنْكِ وَأَحَبُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى فَقُلْتُ: أَسْتَأْنِسُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «نَعَمْ» فَجَلَسْتُ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللهِ! مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ، إِلَّا أُهَبًا ثَلَاثَةً، فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ يُوَسِّعَ

دی، میں باہر نکلا تو اس نے کہا: ایک بہت بڑا واقعہ رونما ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا ہوا؟ کیا غسانی آ گئے؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ وہ اس سے بھی بڑا اور لمبا چوڑا (معاملہ) ہے۔ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ تو ناکام ہوئی اور خسارے میں پڑ گئی۔ میں تو (پہلے ہی) سمجھتا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے۔ (دوسرے دن) جب میں صبح کی نماز پڑھ چکا تو اپنے کپڑے پہنے، مدینہ میں آیا اور حفصہ کے پاس گیا، وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتی، البتہ آپ الگ تھلگ اس بالا خانے میں ہیں۔ میں آپ کے سیاہ فام غلام کے پاس آیا، اور اسے کہا، عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ گیا، پھر میری طرف باہر آیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کے سامنے تمھارا ذکر کیا مگر آپ خاموش رہے۔ میں چلا آیا حتی کہ منبر کے پاس آ کر بیٹھ گیا، تو وہاں بہت سے لوگ بیٹھے تھے، ان میں سے بعض رو رہے تھے، میں تھوڑی دیر بیٹھا، پھر جو کیفیت مجھ پر طاری تھی وہ مجھ پر غالب آ گئی۔ میں پھر غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت مانگو، وہ اندر داخل ہوا، پھر میری طرف باہر آیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کے سامنے تمھارا ذکر کیا، مگر آپ خاموش رہے۔ میں پیٹھ پھیر کر مڑا تو اچانک غلام مجھے بلانے لگا، اور کہا: اندر چلے جاؤ، آپ ﷺ نے تمھیں اجازت دے دی ہے۔ میں اندر داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا تو دیکھا کہ آپ بنتی کی ایک چٹائی پر سہارا لے کر بیٹھے تھے، جس نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیے تھے، میں نے عرض کی: کیا آپ نے اللہ کے رسول! اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف (دیکھتے ہوئے) اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: اللہ اکبر۔ اللہ کے

عَلٰى أُمَّتِكَ ، فَقَدْ وُسِّعَ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّومِ ، وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ . فَاسْتَوٰى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ : «أَفِي شَكٍّ أَنْتَ؟ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَقُلْتُ : اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

رسول! اگر آپ ہمیں دیکھتے تو ہم قریش ایسی قوم تھے جو اپنی بیویوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں، تو ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں (کی عادت) سے سیکھنا شروع کر دیا، چنانچہ ایک دن میں اپنی بیوی پر برہم ہوا تو وہ مجھے پلٹ کر جواب دینے لگی۔ مجھے اس کا جواب دینا انتہائی ناگوار گزرا، اس نے کہا: تمھیں یہ ناگوار گزرتا ہے کہ میں تمھیں جواب دیتی ہوں؟ اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دے دیتی ہیں، اور ان میں سے کوئی تو آپ کو رات تک چھوڑ بھی دیتی (روٹھ بھی جاتی) ہے۔ تو میں نے کہا: ان میں سے جس نے ایسا کیا وہ ناکام ہوئی اور خسارے میں پڑی۔ کیا (یہ کام کر کے) ان میں سے کوئی اس بات سے بے خوف ہو سکتی ہے کہ اپنے رسول کی ناراضی کی وجہ سے اللہ اس پر ناراض ہو جائے (اگر ایسا ہوا) تو وہ تباہ ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حفصہ کے پاس گیا اور اس سے کہا: تمھیں یہ بات کسی دھوکے میں نہ ڈال دے کہ تمھاری ہمسائی (سوکن) تم سے زیادہ خوبصورت اور اللہ کے رسول ﷺ کو تم سے زیادہ محبوب ہے۔ اس پر آپ دوبارہ مسکرائے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (کچھ دیر بیٹھ کر) بات چیت کروں، آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' چنانچہ میں بیٹھ گیا اور میں نے سر اوپر کر کے گھر میں نگاہ دوڑائی تو اللہ کی قسم! اس میں تین چمڑوں کے سوا کچھ نہ تھا جس پر نظر پڑتی، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! دعا فرمائیے کہ اللہ آپ کی امت پر فراخی فرمائے۔ فارسیوں اور رومیوں پر وسعت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ اس پر آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''ابن خطاب! کیا تم کسی شک میں مبتلا ہو؟ یہ ایسے

لوگ ہیں جنھیں ان (کے حصے) کی اچھی چیزیں جلد ہی دنیا میں دے دی گئی ہیں۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے بخشش طلب کیجیے۔ اور آپ نے ان (ازواج) پر سخت غصے کی وجہ سے قسم کھالی تھی کہ ایک مہینہ ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔ (کہ بیویوں کی بات پر آپ کیوں غمزدہ ہوتے اور حلال چیزوں سے دور رہنے کی قسم کھاتے ہیں۔)

[٣٦٩٦] ٣٥-(١٤٧٥) قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بَدَأَ بِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَّإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ، أَعُدُّهُنَّ. فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ» ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي فِيهِ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ». ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿أَجْرًا عَظِيمًا﴾. قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ، وَاللهِ! أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَوَ فِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ.

[3696] زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: جب انتیس راتیں گزر گئیں، رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، آپ نے میرے (گھر) سے ابتدا کی، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھر ہمارے پاس نہیں آئیں گے، اور آپ انتیسویں دن تشریف لائے ہیں، میں انھیں شمار کرتی رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔'' پھر فرمایا: ''عائشہ! میں تم سے ایک بات کرنے لگا ہوں، تمھارے لیے کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے والدین سے بھی مشورہ کرنے تک اس میں جلدی نہ کرو۔'' پھر آپ نے میرے سامنے تلاوت فرمائی: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے'' سے لے کر ''بہت بڑا اجر ہے'' تک پہنچ گئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کو بخوبی علم تھا کہ میرے والدین مجھے کبھی آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے۔ کہا: تو میں نے عرض کی: کیا میں اس کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں یقیناً اللہ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت کے گھر کی طلب گار ہوں۔

قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا تُخْبِرْ نِسَاءَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَّلَمْ يُرْسِلْنِي

معمر نے کہا: مجھے ایوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ اپنی دوسری بیویوں کو نہ بتائیں کہ میں نے آپ کو چن لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے

مُتَعَنِّتًا» .

مجھے مبلغ (پہنچانے والا) بنا کر بھیجا ہے، کمزوریاں ڈھونڈنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔"

قَالَ قَتَادَةُ: ﴿صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ قَالَ: مَالَتْ قُلُوبُكُمَا. [راجع: ٣٦٨١]

قتادہ نے کہا: ﴿صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ (التحریم 4:66) کا معنی ہے: تم دونوں کے دل مائل ہو چکے ہیں۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا) (التحفة ٦)

باب: 6- جس عورت کو طلاقِ بائنہ دی گئی ہو اسے خرچہ نہیں دیا جاتا

[٣٦٩٧] ٣٦-(١٤٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللهِ! مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ؛ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ». فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: «تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي، اِعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى، تَضَعِينَ ثِيَابَكِ، فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي». قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، اِنْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ» فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «انْكِحِي أُسَامَةَ» فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا وَّاغْتُبِطْتُ [بِهِ].

[3697] اسود بن سفیان کے مولیٰ عبداللہ بن یزید نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انھیں طلاق بتہ (حتمی، تیسری طلاق) دے دی، اور وہ خود غیر حاضر تھے، ان کے وکیل نے ان کی طرف کچھ جَو (وغیرہ) بھیجے، تو وہ اس پر ناراض ہوئیں، اس (وکیل) نے کہا: اللہ کی قسم! تمھارا ہم پر کوئی حق نہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور یہ بات آپ کو بتائی۔ آپ نے فرمایا: "اب تمھارا خرچ اس کے ذمے نہیں ہے۔" اور آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے گھر میں عدت گزاریں، پھر فرمایا: "اس عورت کے پاس میرے صحابہ آتے جاتے ہیں، تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزار لو، وہ نابینا آدمی ہیں، تم اپنے (اوڑھنے کے) کپڑے بھی اتار سکتی ہو۔ تم جب (عدت کی بندش سے) آزاد ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔" جب میں (عدت سے) فارغ ہوئی، تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم رضی اللہ عنہم دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا، اور رہا معاویہ تو وہ انتہائی فقیر ہے، اس کے پاس کوئی مال نہیں، تم اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کر لو۔" میں نے اسے ناپسند کیا،

آپ نے پھر فرمایا: ''اسامہ سے نکاح کرلو۔'' تو میں نے ان سے نکاح کر لیا، اللہ نے اس میں خیر ڈال دی اور اس کی وجہ سے مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

[٣٦٩٨] ٣٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ.

وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُونٍ، فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ: وَاللهِ! لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَإِنْ كَانَتْ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ لِّي نَفَقَةٌ لَّمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ، وَلَا سُكْنٰى».

[3698] ابوحازم نے ابوسلمہ سے، انھوں نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے عہد میں ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی، اور اس نے انھیں بہت حقیر سا خرچ دیا، جب انھوں نے اسے دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! میں (اس بات سے) رسول اللہ ﷺ کو ضرور آگاہ کروں گی، اگر میرے لیے خرچ ہے تو اتنا لوں گی جو میری گزران درست کر دے، اگر میرے لیے خرچ نہیں ہے تو میں اس سے کچھ بھی نہیں لوں گی۔ انھوں نے کہا: میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے نہ خرچ ہے اور نہ رہائش۔''

[٣٦٩٩] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا، فَأَبٰى أَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ، فَانْتَقِلِي، فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَكُونِي عِنْدَهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى، تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ».

[3699] عمران بن ابی انس نے ابوسلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے دریافت کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ ان کے مخزومی شوہر نے انھیں طلاق دے دی اور ان پر خرچ کرنے سے بھی انکار کر دیا، تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو اس بات کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے خرچ نہیں ہے۔ (وہاں سے) منتقل ہو کر ابن ام مکتوم ؓ کے ہاں چلی جاؤ اور وہیں رہو، وہ نابینا آدمی ہیں، تم وہاں اپنے (اوڑھنے کے) کپڑے بھی اتار سکو گی۔''

[٣٧٠٠] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي

[3700] یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے، (کہا:) مجھے ابوسلمہ نے خبر دی کہ ضحاک بن قیس ؓ کی ہمشیرہ فاطمہ بنت قیس ؓ نے انھیں بتایا کہ ابوحفص بن مغیرہ مخزومی نے اسے

أَبُوسَلَمَةَ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ ابْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ، فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَقَالُوا: إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَهَلْ لَّهَا مِنْ نَّفَقَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ، وَّعَلَيْهَا الْعِدَّةُ». وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا: «أَنْ لَّا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ»، وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلٰى أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا: «أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَّأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ، فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى، فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ، لَمْ يَرَكِ» فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

تین طلاقیں دے دیں، پھر یمن کی طرف چلا گیا، تو اس کے عزیز واقارب نے اسے کہا: تمھارا خرچ ہمارے ذمے نہیں ہے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ چند ساتھیوں کے ہمراہ آئے، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ابوحفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، کیا اس (کی سابقہ بیوی) کے لیے خرچہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے خرچہ نہیں ہے جبکہ اس کے لیے عدت (گزارنا) ضروری ہے۔'' اور آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا: ''اپنے بارے میں مجھ سے (مشورہ کرنے سے پہلے) سبقت نہ کرنا۔'' اور اسے حکم دیا کہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہو جائے، پھر اسے پیغام بھیجا: ''ام شریک کے ہاں اولین مہاجرین آتے ہیں، تم ابن ام مکتوم اعمیٰ کے ہاں چلی جاؤ، جب (کبھی) تم اپنی اوڑھنی اتارو گی تو وہ تمھیں نہیں دیکھ سکیں گے۔'' وہ ان کے ہاں چلی گئیں، جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔

[٣٧٠١] ٣٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ: كَتَبْتُ ذٰلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا. قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ، فَأَرْسَلْتُ إِلٰى أَهْلِهِ أَبْتَغِي النَّفَقَةَ، وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي

[3701] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید اور ابن حجر نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل، یعنی ابن جعفر نے محمد بن عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے ہمیں ابوسلمہ سے، انھوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی۔ اسی طرح ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ (کہا:) ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہم سے محمد بن عمرو نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی: (ابوسلمہ نے) کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے منہ سے سن کر یہ حدیث لکھی، انھوں نے کہا: میں بنومخزوم کے ایک آدمی کے ہاں تھی۔ اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں تو میں نے اس کے گھر والوں کے ہاں پیغام بھیجا، میں خرچ کا

سَلَمَةَ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو: «لَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ».

مطالبہ کر رہی تھی...... آگے ان سب نے ابوسلمہ سے یحییٰ بن کثیر کی حدیث کے مانند بیان کیا، البتہ محمد بن عمرو کی حدیث میں ہے: ''اپنے (نکاح کے) معاملے میں (ہمارے ساتھ مشورہ کیے بغیر) ہمیں پیچھے نہ چھوڑ دینا۔''

[٣٧٠٢] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى، فَأَبٰى مَرْوَانُ أَنْ يُّصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا، وَقَالَ عُرْوَةُ: إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

[3702] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے انھیں خبر دی کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ وہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، انھوں نے اسے تینوں طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دے دی، ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے گھر سے باہر نکلنے کے بارے میں فتویٰ پوچھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ نابینا (صحابی) ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہو جائیں۔ مروان نے (جب وہ مدینے کا عامل تھا) اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ مطلقہ عورت کے اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں ان کی (بات کی) تصدیق کرے۔ اور عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

[٣٧٠٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ.

[3703] عقیل نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، ساتھ عروہ کا قول بھی ذکر کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کو ناقابل قبول قرار دیا۔

[٣٧٠٤] ٤١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ

[3704] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی جانب گئے اور اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اس کی (تین) طلاقوں میں سے جو طلاق باقی تھی بھیج دی، اور انھوں

عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا، وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا: وَاللهِ! مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا، فَقَالَ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ» فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: أَيْنَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ» وَكَانَ أَعْمٰى، تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا، فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَتْهُ بِهِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ، سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ، حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ: فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ [الطلاق :١] الْآيَةَ. قَالَتْ: هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ، فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَكَيْفَ تَقُولُونَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا؟ فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا؟.

نے ان کے بارے میں (اپنے عزیزوں) حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہا کہ وہ انھیں خرچ دیں، تو ان دونوں نے ان (فاطمہ) سے کہا: اللہ کی قسم! تمھارے لیے کوئی خرچ نہیں الا یہ کہ تم حاملہ ہوتی۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو ان دونوں کی بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے خرچ نہیں (بنتا۔)'' انھوں نے آپ سے نقل مکانی کی اجازت چاہی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کہاں؟ فرمایا: ''ابن ام مکتوم کے ہاں۔'' وہ نابینا تھے، وہ ان کے سامنے اپنے (اوڑھنے کے) کپڑے اتارتیں تو وہ انھیں دیکھ نہیں سکتے تھے۔ جب ان کی عدت پوری ہوئی تو نبی ﷺ نے ان کا نکاح اسامہ بن زید ؓ سے کر دیا۔ اس کے بعد مروان نے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے قبیصہ بن ذؤیب کو ان کے پاس بھیجا تو انھوں نے اسے یہ حدیث بیان کی، اس پر مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے، ہم تو اسی مقبول طریقے کو تھامے رکھیں گے جس پر ہم نے تمام لوگوں کو پایا ہے۔ جب فاطمہ ؓ کو مروان کی یہ بات پہنچی تو انھوں نے کہا: میرے اور تمھارے درمیان قرآن فیصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم انھیں ان کے گھروں سے مت نکالو۔'' آیت مکمل کی۔ انھوں نے کہا: یہ آیت تو (جس طرح اس کے الفاظ ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾ (الطلاق 1:65) سے ظاہر ہے) اس (شوہر) کے لیے ہوئی جسے رجوع کا حق حاصل ہے، اور تیسری طلاق کے بعد ازسرنو کون سی بات پیدا ہو سکتی ہے؟ اور تم یہ بات کیسے کہتے ہو کہ اگر وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کے لیے خرچ نہیں ہے؟ پھر تم اسے روکتے کس بنا پر ہو؟

فائدہ: یہ واقعہ فاطمہ بنت قیس ؓ کے ساتھ پیش آیا۔ انھوں نے اسے تفصیل سے بیان کرتے ہوئے استدلال کیا۔ اگرچہ

ان کی بعض روایات کے الفاظ میں بظاہر کچھ اختلاف نظر آتا ہے لیکن لفظی اختلاف کے علاوہ کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمیت متعدد صحابہ کا فتویٰ اور تعامل اس کے خلاف تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جن حالات میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا، اگر حالات اسی طرح ہوں تو اس حکم پر عمل کرنا ہوگا۔ ان سے مختلف حالات میں دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقطۂ نظر اور استدلال کو اختیار کرنا راجح ہے۔

[٣٧٠٥] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَّحُصَيْنٌ وَّمُغِيرَةُ وَأَشْعَثُ وَمُجَالِدٌ وَّإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَّدَاوُدُ - قَالَ دَاوُدُ حَدَّثَنَا - كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا، قَالَتْ: طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، فَقَالَتْ: فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَجْعَلْ لِّي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً، وَّأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

[3705] زہیر بن حرب نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں سیار، حصین، مغیرہ، اشعث، مجالد، اسماعیل بن ابی خالد اور داود سب نے شعبی سے خبر دی۔ البتہ داود نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے متعلق دریافت کیا جو ان کے بارے میں تھا۔ انھوں نے کہا: ان کے شوہر نے انھیں تین طلاقیں دے دیں، کہا: تو میں رہائش اور خرچ کے لیے اس کے ساتھ اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی۔ کہا: تو آپ نے مجھے رہائش اور خرچ (کا حق) نہ دیا، اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنی عدت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر گزاروں۔

[٣٧٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَّدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمَاعِيلَ وَأَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ.

[3706] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے حصین، داود، مغیرہ، اسماعیل اور اشعث سے، انھوں نے شعبی سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا...... (آگے) ہشیم سے زہیر کی روایت کردہ حدیث کے مانند ہے۔

[٣٧٠٧] ٤٣-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ، وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ؟

[3707] قرہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں سیار ابوالحکم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انھوں نے ابن طاب کی تازہ کھجوروں سے ہماری ضیافت کی، اور ہمیں عمدہ جو کے ستو پلائے، اس کے بعد میں نے ان سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جسے تین

قَالَتْ: طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا، فَأَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي.

طلاقیں دی گئی ہوں کہ وہ عدت کہاں گزارے گی؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دیں تو نبی ﷺ نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے گھرانے میں عدت گزاروں۔ (ابن ام مکتوم ان کے عزیز تھے۔)

[٣٧٠٨] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا، قَالَ: «لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ».

[3708] سلمہ بن کہیل نے شعبی سے اور انھوں نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے روایت کی، انھوں نے ایسی عورت کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کی جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہوں، آپ نے فرمایا: ”اس کے لیے نہ رہائش ہے اور نہ خرچ۔“

[٣٧٠٩] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «انْتَقِلِي إِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ».

[3709] یحییٰ بن آدم نے ہمیں خبر دی، (کہا:) عمار بن رُزیق نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں تو میں نے (وہاں سے) نقل مکانی کا ارادہ کیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے چچا زاد عمرو بن ام مکتوم کے گھر منتقل ہو جاؤ، اور ان کے ہاں عدت گزارو۔“

[٣٧١٠] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ، وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ، فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَّهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً، ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِّنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ، فَقَالَ: وَيْلَكَ! تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ

[3710] ابواحمد نے ہمیں خبر دی، (کہا:) عمار بن رزیق نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اسود بن یزید (نخعی) کے ساتھ (کوفہ کی) بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، شعبی بھی ہمارے ساتھ تھے، تو شعبی نے فاطمہ بنت قیس ؓ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں رہائش اور خرچ (کا حق) نہیں دیا۔ پھر اسود نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انھیں دے ماریں اور کہا: تم پر افسوس! تم اس طرح کی حدیث بیان کر رہے ہو؟ عمر ؓ نے کہا تھا: ہم ایک عورت کے قول کی وجہ سے اللہ کی کتاب اور اس کے

نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَّا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ، [وَتَلَا الْآيَةَ] قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾ [الطلاق: ١].

رسول کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے، ہم نہیں جانتے کہ اس نے (اس مسئلے کو) یاد رکھا ہے یا بھول گئی، اس کے لیے رہائش اور خرچ ہے۔ (اور یہ آیت تلاوت کی) اللہ عزوجل نے فرمایا: ''تم انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں، مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں۔''

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال آیت کے عموم سے تھا، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے متعلق ہے جنھیں رجعی طلاق ہوئی ہو۔ کیونکہ اس آیت کے آخر میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے۔'' تیسری طلاق کے بعد جب رجوع کا موقع ہی نہیں رہا تو نئی بات کیا پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا تین طلاق والی کے لیے کوئی نفقہ اور سکنیٰ نہیں ہے۔

[٣٧١١] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ.

[3711] سلیمان بن معاذ نے ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ عمار بن رزیق سے روایت کردہ ابواحمد کی حدیث کے ہم معنی حدیث مکمل قصے سمیت بیان کی۔

[٣٧١٢] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً. قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي» فَآذَنْتُهُ، فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَّأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَّا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ النِّسَاءِ، وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ» فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا: أُسَامَةُ! أُسَامَةُ! فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَّكِ» قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ.

[3712] وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے ابوبکر بن ابوجہم بن صخیر عدوی سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہہ رہی تھیں کہ ان کے شوہر نے انھیں تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں رہائش دی نہ خرچ۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب (عدت سے) آزاد ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا'' سو میں نے آپ کو اطلاع دی۔ معاویہ، ابوجہم اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے ان کی طرف پیغام نکاح بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ تو فقیر ہے اس کے پاس مال نہیں ہے، اور رہا ابوجہم تو وہ عورتوں کو بہت مارنے والا ہے، البتہ اسامہ بن زید ہے۔'' انھوں نے (ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا: اسامہ! اسامہ! رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تمھارے لیے بہتر ہے۔'' کہا: تو میں نے ان

سے شادی کر لی، اس کے بعد مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

[٣٧١٣] ٤٨-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرِو ابْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي. وَ أَرْسَلَ مَعَهُ بِخَمْسَةِ آصُعِ تَمْرٍ، وَّخَمْسَةِ آصُعِ شَعِيرٍ، فَقُلْتُ: أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا هٰذَا؟ وَلَا أَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «كَمْ طَلَّقَكِ؟» قُلْتُ: ثَلَاثًا. قَالَ: «صَدَقَ، لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ، اِعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ [عَمْرِو] بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي» قَالَتْ: فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ، مِّنْهُمْ مُّعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيفُ الْحَالِ، وَأَبُو الْجُهَيْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ- أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ، أَوْ نَحْوَ هٰذَا - وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ».

[3713] عبدالرحمٰن نے ہمیں سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبکر بن ابی جہم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہہ رہی تھیں: میرے شوہر ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عیاش بن ابی ربیعہ کو میری طلاق کا پیغام دے کر بھیجا اور اس کے ساتھ پانچ صاع کھجوریں اور پانچ صاع جو بھی بھیجے۔ میں نے کہا: کیا میرے لیے صرف یہی خرچ ہے؟ کیا میں تم لوگوں کے گھر میں عدت نہیں گزاروں گی؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے اپنے کپڑے سمیٹے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے پوچھا: ''وہ تمھیں کتنی طلاقیں دے چکے ہیں؟'' میں نے جواب دیا: تین۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا، تمھارے لیے خرچ نہیں ہے۔ اپنے چچازاد عمرو بن ام مکتوم کے گھر عدت گزارو، وہ نابینا ہیں تم ان کے ہاں اپنا اوڑھنے کا کپڑا اتار سکو گی۔ جب تمھاری عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا۔'' انھوں نے (آکر) کہا: مجھے کئی لوگوں نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، ان میں معاویہ اور ابوجہم بھی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ تو فقیر اور مفلوک الحال ہے، اور رہے ابوجہیم تو وہ عورتوں پر بہت سختی کرتے ہیں۔۔یا وہ عورتوں کو مارتے ہیں، یا اس طرح کی کوئی اور بات کہی۔۔ البتہ تم اسامہ بن زید کو قبول کر لو۔''

[٣٧١٤] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَخَرَجَ فِي

[3714] ابوعاصم نے ہمیں خبر دی (کہا:) ہمیں سفیان ثوری نے ابوبکر بن ابی جہم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے سوال کیا، تو انھوں نے کہا: میں ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی، وہ نجران کی لڑائی میں نکلے، آگے انھوں نے ابن مہدی کی حدیث کے ہم معنی

غَزْوَةِ نَجْرَانَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، وَزَادَ: قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللهُ بِأَبِي زَيْدٍ، وَكَرَّمَنِي اللهُ بِأَبِي زَيْدٍ.

بیان کیا اور یہ اضافہ کیا: (فاطمہ نے) کہا: تو میں نے ان (اسامہ) سے شادی کر لی، اللہ نے ابوزید (اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما) کی وجہ سے مجھے شرف بخشا، اللہ نے ابوزید کی وجہ سے مجھے عزت دی۔

[٣٧١٥] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا، بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[3715] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ابوبکر (بن ابی جہم) نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور ابوسلمہ، ابن زبیر کے زمانۂ خلافت میں، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انھوں نے ہمیں حدیث بیان کی کہ ان کے شوہر نے انھیں تین طلاقیں دیں، آگے سفیان کی حدیث کی طرح ہے۔

[٣٧١٦] ٥١-(...) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً.

[3716] (عبداللہ بن یسار) بہی نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے رہائش اور خرچ نہیں رکھا۔

[٣٧١٧] ٥٢-(١٤٨١) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ، فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ، فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ، فَقَالُوا: إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيثَ. [انظر: ٣٧١٩]

[3717] عروہ بن زبیر نے کہا: یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی سے شادی کی، بعد میں اسے طلاق دے دی اور اسے اپنے ہاں سے بھی نکال دیا۔ عروہ نے اس بات کی وجہ سے ان پر سخت اعتراض کیا، تو انھوں نے کہا: فاطمہ (بھی اپنے خاوند کے گھر سے) چلی گئی تھی۔ عروہ نے کہا: اس پر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں یہ بات بتائی تو انھوں نے کہا: فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کو بیان کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

[٣٧١٨] ٥٣-(١٤٨٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: قُلْتُ:

[3718] فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہیں، اور میں ڈرتی ہوں کہ

يَا رَسُولَ اللهِ! زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا، وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ. قَالَ: فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

کوئی گھس کر مجھ پر حملہ کر دے گا، کہا: اس پر آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے جگہ بدل لی۔

[٣٧١٩] ٥٤-(١٤٨١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا. تَعْنِي قَوْلَهَا: لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ.

[راجع: ٣٧١٧]

[3719] شعبہ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: اس بات کو بیان کرنے میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے کہ ''نہ رہائش ہے نہ خرچ۔''

[٣٧٢٠] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ: أَلَمْ تَرَيْ إِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ؟ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ، فَقَالَتْ: بِئْسَمَا صَنَعَتْ، فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي إِلٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَاكَ.

[3720] سفیان نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اور انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے روایت کی، انھوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا آپ نے فلانہ بنت حکم کو نہیں دیکھا؟ اس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دیں تو وہ (اس کے گھر سے) چلی گئی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اس نے برا کیا۔ عروہ نے پوچھا: کیا آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قول نہیں سنا؟ تو انھوں نے جواب دیا: دیکھو! اس کو بیان کرنے میں اس کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا) (التحفة ٧)

باب: 7-طلاقِ بائن کی عدت گزارنے والی اور جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو، اس کے لیے اپنی کسی ضرورت کے تحت دن کے وقت گھر سے نکلنا جائز ہے

[٣٧٢١] ٥٥-(١٤٨٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي

[3721] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میری خالہ کو طلاق ہو گئی، انھوں نے (دورانِ عدت) اپنی کھجوروں کا پھل توڑنے کا ارادہ کیا، تو ایک آدمی نے انھیں (گھر سے) باہر نکلنے پر ڈانٹا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اپنی کھجوروں کا پھل توڑو، ممکن ہے کہ تم (اس سے) صدقہ کرو یا کوئی اور اچھا کام کرو۔''

أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: طُلِّقَتْ خَالَتِي، فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا، فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «بَلٰى، فَجُدِّي نَخْلَكِ، فَإِنَّكِ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا».

(المعجم ٨) - (بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا وَغَيْرِهَا، بِوَضْعِ الْحَمْلِ) (التحفة ٨)

باب: 8- بیوہ ہو یا دوسری (مطلقہ)، وضع حمل پر اس کی عدت ختم ہو جائے گی

[٣٧٢٢] ٥٦-(١٤٨٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ، يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ اسْتَفْتَتْهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلٰى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ - رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ - فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً؟ لَعَلَّكِ

[3722] ابن شہاب سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو حکم دیتے ہوئے لکھا کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں، اور ان سے ان کے واقعے کے بارے میں اور ان کے فتویٰ پوچھنے پر جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا اس کے بارے میں پوچھیں۔ چنانچہ عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو خبر دیتے ہوئے لکھا کہ سبیعہ نے انھیں بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ کی بیوی تھیں، وہ بنی عامر بن لوی میں سے تھے اور وہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے۔ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر، فوت ہو گئے تھے جبکہ وہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے بعد زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ انھوں نے بچے کو جنم دیا۔ جب وہ اپنے نفاس سے پاک ہوئیں تو انھوں نے نکاح کا پیغام دینے والوں کے لیے (کہ انھیں ان کی عدت سے فراغت کا پتہ چل جائے کچھ) بناؤ سنگھار کیا۔ بنوعبدالدار کا ایک آدمی ــ ابوالسنابل بن بعکک ــ ان کے ہاں آیا تو ان سے کہا: کیا بات ہے میں آپ کو بنی سنوری دیکھ رہا ہوں؟ شاید آپ کو نکاح کی امید ہے؟ اللہ کی قسم! آپ نکاح نہیں کر

تَرْجِينَ النِّكَاحَ، إِنَّكِ وَاللهِ! مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ. قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ، جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي، وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي.

سکتیں حتی کہ آپ پر چار مہینے دس دن گزر جائیں۔ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب اس نے مجھے یہ بات کہی تو شام کے وقت میں نے اپنے کپڑے سمیٹے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت حلال ہو چکی ہوں جب میں نے بچہ جنا تھا اور آپ ﷺ نے، اگر میں مناسب سمجھوں تو مجھے شادی کرنے کا حکم دیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَلَا أَرٰى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ، وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ.

ابن شہاب نے کہا: میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ وضع حمل کے ساتھ ہی، چاہے وہ اپنے (نفاس کے) خون میں ہو، عورت نکاح کر لے، البتہ اس کا شوہر اس کے پاک ہونے تک اس کے قریب نہ جائے۔

[٣٧٢٣] ٥٧-(١٤٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُوسَلَمَةَ: قَدْ حَلَّتْ، فَجَعَلَا يَتَنَازَعَانِ ذٰلِكَ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي - يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ - فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: إِنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، وَإِنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

[3723] عبدالوہاب نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، (انھوں نے کہا:) مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اکٹھے ہوئے اور وہ دونوں اس عورت کا ذکر کرنے لگے جس کا اپنے شوہر کی وفات سے چند راتوں کے بعد نفاس شروع ہو جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کی عدت دو وقتوں میں سے آخر والا ہے۔ ابوسلمہ نے کہا: وہ حلال ہو چکی ہے۔ وہ دونوں اس معاملے میں بحث کرنے لگے، تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے بھتیجے ـــ یعنی ابوسلمہ ـــ کے ساتھ ہوں۔ اس کے بعد انھوں نے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا۔ وہ (واپس) ان کے پاس آیا تو انھیں بتایا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے: سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات سے چند راتوں کے بعد بچہ جنا تھا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے انھیں نکاح کرنے کا حکم دیا تھا۔

[٣٧٢٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَأَرْسَلُوا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا.

[3724] لیث اور یزید بن ہارون دونوں نے اسی سند کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے روایت کی، البتہ لیث نے اپنی حدیث میں کہا: انھوں نے (کسی کو) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا۔ انھوں نے کریب کا نام نہیں لیا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ وُجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ، وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ، إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ) (التحفة ٩)

باب: 9- وفات کی عدت میں سوگ ضروری ہے اس کے علاوہ تین دن سے زیادہ سوگ منانا حرام ہے

[٣٧٢٥] ٥٨-(١٤٨٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ! مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [انظر: ٣٧٢٩ و ٣٧٣٤]

[3725] حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کی کہ انھوں نے ان (حمید) کو یہ تین حدیثیں بیان کیں، کہا: زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: جب نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں ان کے ہاں گئی، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے زرد رنگ ملی مخلوط یا کوئی اور خوشبو منگوائی، اس میں سے (پہلے) ایک بچی کو لگائی (تاکہ ہاتھ پر اس کی مقدار بہت کم ہو جائے) پھر اپنے رخساروں پر ہاتھ مل لیا، پھر کہا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر (بات یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر ارشاد فرما رہے تھے: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ کسی بھی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر خاوند پر، چار ماہ دس دن (سوگ منائے۔)''

[٣٧٢٦] (١٤٨٧) قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا،

[3726] زینب (بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: پھر میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں اس وقت گئی جب ان کے

فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ! مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا».

[انظر: ٣٧٣٠]

بھائی (عبیداللہ بن جحش) فوت ہوئے، تو انھوں نے بھی خوشبو منگوائی اور لگائی، پھر کہا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر (بات یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر ارشاد فرما رہے تھے: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، حلال نہیں کہ وہ کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر، چار مہینے دس دن (سوگ کرے۔)''

[٣٧٢٧] (١٤٨٨) قَالَتْ زَيْنَبُ: سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا، أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ: «لَا» -، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ، وَّقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ».

[3727] زینب ؓ نے کہا: میں نے اپنی والدہ ام سلمہ ؓ سے سنا وہ کہہ رہی تھیں، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا شوہر فوت ہوگیا ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' دو یا تین بار (پوچھا گیا) ہر بار آپ فرماتے: ''نہیں۔'' پھر فرمایا: ''یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں، حالانکہ جاہلیت میں تم میں سے ایک عورت (پورا) ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھی۔''

فائدہ: یہ جاہلی دور کے رواج کے مطابق سوگ کے خاتمے کا اعلان تھا۔ تفصیل اگلی حدیث میں ہے۔

[٣٧٢٨] (١٤٨٩) قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ، إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا، وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَّلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ، حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعَرَةً فَتَرْمِي بِهَا، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ، مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

[3728] حمید نے کہا: میں نے زینب ؓ سے پوچھا: ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکنا کیا ہے؟ زینب نے جواب دیا: (جاہلیت میں) جب کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا تھا تو وہ ایک (دڑبہ نما) انتہائی تنگ جھونپڑی میں چلی جاتی، اپنے بدترین کپڑے پہن لیتی اور کوئی خوشبو وغیرہ استعمال نہ کرتی حتی کہ (اسی حالت میں) سال گزر جاتا، پھر اس کے پاس کوئی جانور گدھا، بکری یا کوئی پرندہ لایا جاتا، تو وہ اسے اپنی شرمگاہ سے ملتی، کم ہی ہوتا کہ وہ کسی کو ملتی تو وہ زندہ رہتا (سخت تعفن اور جراثیم وغیرہ کی بنا پر بیمار ہو کر مرجاتا) پھر وہ باہر نکلتی تو اسے ایک مینگنی دی جاتی جسے وہ (اپنے آگے یا پیچھے) پھینکتی،

پھر اس کے بعد خوشبو وغیرہ جو وہ چاہتی استعمال کرتی۔

[٣٧٢٩] ٥٩-(١٤٨٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ، فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [راجع: ٣٧٢٥]

[3729] حمید بن نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے زینب بنت ام سلمہ ؓ سے سنا، انھوں نے کہا: ام حبیبہ ؓ کا کوئی انتہائی قریبی عزیز فوت ہو گیا۔ انھوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے ہلکا سا اپنے (رخسار اور) بازوؤں پر لگایا، اور کہا: میں اس لیے ایسا کر رہی ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ (کسی مرنے والے پر) تین دن سے زیادہ سوگ منائے، مگر خاوند پر چار مہینے دس دن (سوگ منائے۔)''

[٣٧٣٠] (١٤٨٨/١٤٨٧) وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا، وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٧٢٦]

[3730] زینب نے انھیں (حمید کو) اپنی والدہ (حضرت ام سلمہ ؓ) سے اور نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت زینب ؓ سے یا نبی ﷺ کی ازواج میں سے کسی سے یہی حدیث بیان کی۔

[٣٧٣١] ٦٠-(١٤٨٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَخَافُوا عَلٰى عَيْنِهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا - أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا - حَوْلًا، فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَّمَتْ بِبَعَرَةٍ فَخَرَجَتْ، أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا؟».

[3731] حمید بن نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے زینب بنت ام سلمہ ؓ سے سنا وہ اپنی والدہ سے حدیث بیان کر رہی تھیں کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا، انھیں اس کی آنکھ کے بارے میں (بیماری لاحق ہونے کا) خطرہ محسوس ہوا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے گھر کے بدترین حصے میں اپنے ٹاٹوں میں ـــ یا فرمایا: اپنے بدترین ٹاٹوں میں اپنے گھر کے اندر ـــ سال بھر رہتی، اس کے بعد جب کوئی کتا گزرتا تو وہ ایک لید پھینکتی اور باہر نکلتی تو کیا (اب) چار مہینے دس دن (صبر) نہیں (کر سکتی؟)''

[٣٧٣٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

[3732] معاذ بن معاذ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حمید بن نافع سے اکٹھی دو حدیثیں

نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ، وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرٰى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبُ، نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ.

بیان کیں، سرمہ لگانے کے بارے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور نبی ﷺ کی ازواج میں سے ایک اور بیوی کی حدیث، البتہ انھوں نے ان کا نام، زینب نہیں لیا...... (باقی حدیث) محمد بن جعفر کی (سابقہ) حدیث کی طرح (بیان کی۔)

[٣٧٣٣] ٦١-(١٤٨٨/١٤٨٦) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ: أَنَّ ابْنَةً لَّهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا».

[3733] حمید بن نافع سے روایت ہے کہ انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کر رہی تھیں، وہ دونوں یہ بتا رہی تھیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کی ایک بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا ہے، اس کی آنکھ میں تکلیف ہو گئی ہے وہ چاہتی ہے کہ اس میں سرمہ لگائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم میں سے کوئی عورت (پورا) سال گزرنے پر لید پھینکا کرتی تھی، اور یہ تو صرف چار مہینے دس دن ہیں۔''

[٣٧٣٤] ٦٢-(١٤٨٦) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَتٰى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، بِصُفْرَةٍ، فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا. وَقَالَتْ: كُنْتُ عَنْ هٰذَا غَنِيَّةً، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [راجع: ٣٧٢٥]

[3734] زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس (ان کے والد) ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو انھوں نے تیسرے دن زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے اپنے بازوؤں اور رخساروں پر ہلکا سا لگایا اور کہا: مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، (مگر) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ (کسی مرنے والے پر) تین دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے شوہر کے، وہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے۔''

[٣٧٣٥] ٦٣-(١٤٩٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ، أَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ - أَوْ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ - أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا».

[3735] لیث بن سعد نے نافع سے روایت کی کہ صفیہ بنت ابی عبید نے انھیں حضرت حفصہ ؓ سے یا حضرت عائشہ ؓ سے یا ان دونوں سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے۔یا فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتی ہے۔حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے سوا کسی بھی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔''

[٣٧٣٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ نَّافِعٍ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، مِثْلَ رِوَايَتِهِ.

[3736] عبداللہ بن دینار نے نافع سے لیث کی حدیث کی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت بیان کی۔

[٣٧٣٧] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُّحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ، وَزَادَ: «فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا».

[3737] یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے نافع سے سنا، وہ صفیہ بنت ابوعبید سے حدیث بیان کررہے تھے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ حفصہ بنت عمر ؓ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کررہی تھیں...... جس طرح لیث اور ابن دینار کی حدیث ہے۔اور یہ اضافہ کیا: ''وہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی۔''

[٣٧٣٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ.

[3738] ایوب اور عبیداللہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے صفیہ بنت ابی عبید سے، انھوں نے نبی ﷺ کی کسی ایک اہلیہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان (لیث بن سعد، عبداللہ بن دینار اور یحییٰ بن سعید) کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

[٣٧٣٩] ٦٥-(١٤٩١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا».

[3739] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے، جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے سوا کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔''

[٣٧٤٠] ٦٦-(٩٣٨) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَّلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَّلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا، إِلَّا - إِذَا طَهُرَتْ - نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ». [راجع: ٢١٦٦، ٢١٦٧]

[3740] ابن ادریس نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے، مگر خاوند پر، (اس پر) چار مہینے دس دن (سوگ منائے) نہ وہ عَصب کے خانہ دار کپڑے کے سوا کوئی رنگا ہوا کپڑا پہنے، نہ سرمہ لگائے، مگر (اس دوران میں) جب (حیض سے) پاک ہو تو معمولی سی قُسط یا اظفار (جیسی کوئی چیز) استعمال کر لے۔'' (یہ دونوں خوشبوئیں نہیں، صرف بدبو کو زائل کرنے والے بخور ہیں۔)

[٣٧٤١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: «عِنْدَ أَدْنٰى طُهْرِهَا: نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ وَّأَظْفَارٍ».

[3741] عبداللہ بن نمیر اور یزید بن ہارون، دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور دونوں نے کہا: ''طہر کے آغاز میں تھوڑی سے قسط اور اظفار لگا لے۔''

[٣٧٤٢] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهٰى أَنْ نُّحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ

[3742] ایوب نے حفصہ سے، انھوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں منع کیا جاتا تھا کہ ہم کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائیں۔ مگر خاوند پر، (اس پر) چار مہینے دس دن (سوگ ہے۔) نہ سرمہ لگائیں،

أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَّلَا نَكْتَحِلُ، وَلَا نَتَطَيَّبُ، وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا، وَّقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طُهْرِهَا، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَّحِيضِهَا، فِي نُبْذَةٍ مِّنْ قُسْطٍ وَّأَظْفَارٍ.

نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنیں، اور عورت کو اس کے طہر میں، جب ہم میں سے کوئی اپنے حیض سے غسل کر لے، اجازت دی گئی کہ وہ تھوڑی سی قسط اور اظفار استعمال کر لے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ

وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ

فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ

إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

''اور جو اپنی بیویوں پر عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی شخص کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کی چار گواہیاں دے کہ بلاشبہ وہ سچوں میں سے ہے۔''

(النور 24:6)

تعارف کتاب اللعان

اسلامی شریعت سے زیادہ مؤثر، متوازن اور مبنی برانصاف قانون بنانا ممکن نہیں۔ معاشرے اور خاندان کی پاکیزگی اور نسل کی حفاظت کے لیے اسلام نے زنا کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے اور اس کی حد انتہائی سخت رکھی ہے۔ یہ اتنی سخت ہے کہ اس کے صحیح نفاذ کی صورت میں معاشرہ زنا کی گندگی سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ سزا انتہائی سخت ہے اس لیے کسی کو یہ سزا صرف اسی وقت دی جا سکتی ہے جب چار مکمل طور پر قابل اعتماد (عدول) گواہ موجود ہوں۔ اگر زنا کا الزام لگانے والا چار عدول اور ثقہ گواہ پیش نہ کر سکے تو وہ خود حد قذف کا مستوجب ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا قانون ہے جس میں طرفین کو پابندیوں میں جکڑ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرماتے ہوئے خود ہمیشہ ہر پہلو سے اس قانون کے تقاضے پورے فرمائے۔ ایک عورت کے بارے میں آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ بظاہر اسلام لانے کے باوجود زنا سے باز نہیں آتی لیکن شہادتیں میسر نہ آتی تھیں۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو گواہیوں کے بغیر رجم کراتا تو اس عورت کو رجم کراتا۔'' (حدیث: 3758)

جب یہ قانون نافذ ہوا تو ایک بڑا مسئلہ یہ سامنے آیا کہ اگر کوئی خاوند اکیلا گھر میں داخل ہو اور اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ مصروفِ گناہ پائے تو کیا وہ چار گواہوں کا انتظام کرنے کے لیے انھیں اسی حالت میں چھوڑ کر باہر چلا جائے اور جب وہ انتظام کر کے آئے۔ پھر وہ دونوں سنبھل چکے ہوں تو اس صورت میں بے غیرت بن کر اپنے گھر کی اس گندگی پر خاموش رہے۔ اگر وہ یہ بات کھولے تو قذف کی سزا میں کوڑے کھائے۔ امام مسلم ؒ نے اس کتاب میں سب سے پہلے وہی احادیث پیش کی ہیں جو اس صورت حال کو واضح کرتی ہیں۔ عویمر عجلانی انصاری ؓ کو اپنے گھر میں اسی خرابی کا شک ہوا۔ انھوں نے اپنے قریبی عزیز عاصم بن عدی انصاری ؓ سے بات کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اس سے باخبر کریں اور آپ سے رہنمائی حاصل کریں۔ جب عاصم ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ کو کسی انسان کی طرف سے اپنی ہی بیوی کے بارے میں ایسی سوچ بہت ناگوار گزری۔ آپ نے کوئی ہدایات جاری نہ فرمائیں۔ مسئلہ اپنی جگہ موجود تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ کی روایت ہے کہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ النور کی آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهٰدَةً اَبَدًا﴾ ''اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انھیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو'' (النور 4:24) کے حوالے سے آ کر ان الفاظ میں سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ آیت اسی طرح اتری ہے؟ آگے بیوی کے حوالے سے خاوند کی غیرت کا مسئلہ اٹھایا۔ (مسند أحمد: 238/1) رسول اللہ ﷺ نے ان کے سوال کے جواب میں بھی فرمایا کہ وہ چار گواہ لائے۔ لیکن حضرت سعد ؓ کے ردعمل کو ایک غیور انسان کا ردعمل قرار دیا

اور اپنی اور اللہ کی غیرت کا بھی حوالہ دیا، اس کی کچھ تفصیل اسی کتاب کی احادیث: 3761 تا 3765 میں موجود ہے۔

پھر اسی عرصے میں یہ ہوا کہ ایک بدری صحابی ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ انھوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر ایک شخص شریک بن سحماء کے ساتھ ملوث ہونے کا الزام لگا دیا۔ (حدیث: 3757) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ یہ بات بھی رسول اللہ ﷺ پر بہت گراں گزری۔ انصار ڈرے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہہ دی تھی۔ اب اس کے مطابق صورتِ حال پیش بھی آ گئی ہے۔ قرآن کا فیصلہ موجود ہے، اس لیے چار گواہ نہ ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ پر حد قذف لگائیں گے۔ ہلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مجھے اللہ پر یقین ہے وہ میرے لیے کوئی راستہ نکالے گا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے نظر آ رہا ہے کہ یہ بات آپ کے لیے بہت گراں ثابت ہوئی ہے لیکن اللہ جانتا ہے میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی اور یہ آیت اتری: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ ﴾ ''اور جو اپنی بیویوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی شخص کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کی چار گواہیاں دے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی پھٹکار ہو۔ اور عورت سے ماریوں ٹلتی ہے کہ وہ اللہ کے نام کی چار گواہیاں دے کہ وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ اس پر اللہ کا غضب آئے اگر وہ شخص سچا ہے۔'' (النور 24:6-9) ہلال رضی اللہ عنہ نے بے ساختہ کہا: مجھے اپنے رب سے اسی کی امید تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیوی کو بلوایا اور دونوں میاں بیوی کو تلقین و نصیحت کے بعد نازل شدہ آیات کے مطابق علیحدہ علیحدہ قسمیں کھانے کو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ اگر شکل میں ہلال کی بجائے دوسرے شخص پر جائے گا تو پتہ چل جائے گا کہ وہ حقیقت میں اسی کا ہے۔'' یہی ہوا۔ بچہ شریک بن سحماء پر گیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے محض اسی بنیاد پر شریک کو سزا دینے کی کارروائی نہ فرمائی۔ پانچویں قسم کے الفاظ میں لعنت کا ذکر ہے اس لیے اس فیصلے کی ساری کارروائی کو لعان کا نام دیا گیا۔

اس اثناء میں عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ پر بھی گھر کی صورتِ حال واضح ہو گئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا کیس لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے قضیے کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہو چکی ہے۔'' آپ نے ان دونوں میاں بیوی کے درمیان بھی لعان کروا کر ان کا فیصلہ کر دیا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر اس عورت کو قطعی طلاق دے دی کہ اگر میں اسے گھر میں رکھوں گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا۔ یہ فطری ردّعمل تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس سے یہ بات کہنی نہ پڑی۔ اس دن یہ طے ہو گیا کہ لعان کے بعد دونوں میاں بیوی میں نکاح کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت کو دیا ہوا حق مہر واپس نہیں لے سکتا۔ اگر لعان کے بعد بچہ ہو تو وہ ماں کی طرف منسوب ہوگا۔ یہ شریعت کے بے مثال توازن اور اعتدال کی ایک مثال ہے کہ تیسرا شخص جس پر عورت سے ملوث ہونے کا الزام ہے، لعان کے فیصلے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ چار قسموں کے باوجود اس کے حوالے سے چار گواہ موجود نہیں۔ وہ بھی قذف کا الزام نہیں لگا سکتا کیونکہ یہ میاں بیوی کے درمیان کا معاملہ تھا انھی کے درمیان نمٹ گیا۔ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو گیا۔

احادیث کی ترتیب الگ ہے لیکن اس تعارف کی روشنی میں اچھی طرح سمجھ میں آ سکتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٩-كِتَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

[٣٧٤٣] ١-(١٤٩٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ! لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَاسْئَلْ لِّي عَنْ ذٰلِكَ، يَا عَاصِمُ! رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَّا سَمِعَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ! مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ عَاصِمٌ لِّعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ! لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ

[3743] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ ابن شہاب سے روایت ہے، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: عاصم! آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے کیا وہ اسے قتل کر دے، اس پر تو تم اسے (قصاصاً) قتل کر دو گے یا پھر وہ کیا کرے؟ عاصم! میرے لیے اس مسئلے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھیے۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایسے (غیر پیش آمدہ) مسائل کو ناپسند فرمایا اور ان کی مذمت کی، یہاں تک کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے جو بات سنی وہ انھیں بہت گراں گزری۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: عاصم! رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے عویمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تو میرے پاس بھلائی (کی بات) نہیں لایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلے کو جس کے متعلق میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا، ناپسند فرمایا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں رکوں گا یہاں تک کہ میں (خود) اس کے بارے میں

اللهِ ﷺ: «قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا».

آپ ﷺ سے دریافت کرلوں۔ چنانچہ عویمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کرے اور آپ (قصاصاً) اسے قتل کر دیں گے یا پھر وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے اور تمھاری بیوی کے بارے میں (قرآن) نازل ہو چکا ہے، تم جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔''

قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دونوں نے آپس میں لعان کیا، میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، جب وہ دونوں (لعان سے) فارغ ہوئے، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں نے (اب) اس کو اپنے پاس رکھا تو (گویا) میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی انھوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ [تِلْكَ] سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

ابن شہاب نے کہا: اس کے بعد یہی لعان کرنے والوں کا (شرعی) طریقہ ہو گیا۔

[٣٧٤٤] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ؛ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ، أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا، بَعْدُ، سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ. وَزَادَ فِيهِ: قَالَ سَهْلٌ: وَكَانَتْ حَامِلًا، فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى إِلٰى أُمِّهِ، ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللهُ لَهَا.

[3744] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، (کہا:) مجھے حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بنو عجلان میں سے عویمر انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آگے انھوں نے امام مالک کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، انھوں نے ان (ابن شہاب) کا یہ قول حدیث کے اندر شامل کر لیا: ''اس کے بعد خاوند کی بیوی سے جدائی لعان کرنے والوں کا (شرعی) طریقہ بن گئی۔'' اور انھوں نے یہ بھی اضافہ کیا: حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ عورت حاملہ تھی، اس کے بیٹے کو اس کی ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا، پھر یہ طریقہ جاری ہو گیا کہ اللہ کے فرض کردہ حصے کے بقدر وہ

(بیٹا) اس کا وارث بنے گا اور وہ (ماں) اس کی وارث بنے گی۔

[٣٧٤٥] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَزَادَ فِيهِ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ، وَّقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَّأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ».

[3745] ابن جریج نے کہا: مجھے ابن شہاب نے، بنوساعدہ کے فرد حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حوالے سے لعان کرنے والوں اور ان کے بارے میں جو طریقہ رائج ہے اس کے متعلق بتایا کہ انصار میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے؟...... آگے مکمل قصے سمیت حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: ان دونوں نے، میری موجودگی میں، مسجد میں لعان کیا اور انھوں نے حدیث میں (یہ بھی) کہا: رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر نبی ﷺ کی موجودگی ہی میں اس سے جدا ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان یہ تفریق ہی (شریعت کا حتمی طریقہ) ہے۔''

فائدہ: آپ ﷺ کے فرمان ''ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان یہ تفریق ہے'' کا مفہوم ہے کہ لعان ہی سے حتمی قطعی تفریق ہو جاتی ہے۔ حدیث:3748 میں صریح الفاظ ہیں: ''لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا'' ''تمھارا اس عورت پر کوئی اختیار نہیں۔'' مرد کی طرف سے طلاق ضروری نہیں اور قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہی قانون ہے۔

[٣٧٤٦] ٤-(١٤٩٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ: فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِّي، قَالَ: إِنَّهُ قَائِلٌ، فَسَمِعَ صَوْتِي، قَالَ: ابْنُ جُبَيْرٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَوَاللهِ! مَا

[3746] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے دورِ امارت میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا، کیا ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا؟ کہا: (اس وقت) مجھے معلوم نہ تھا کہ (جواب میں) کیا کہوں، چنانچہ میں مکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا، میں نے غلام سے کہا: میرے لیے اجازت طلب کرو۔ اس نے کہا: وہ دوپہر کی نیند لے رہے ہیں۔ (اسی دوران میں) انھوں نے میری آواز سن لی تو انھوں نے پوچھا: ابن جبیر ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔

جَاءَ بِكَ، هٰذِهِ السَّاعَةَ، إِلَّا حَاجَةٌ، فَدَخَلْتُ، فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً، مُتَوَسِّدٌ وِّسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ. قُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَلْمُتَلَاعِنَانِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! نَعَمْ، إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أَنْ لَّوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَّإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَنْ مِّثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ [النور:٦-٩] فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ، وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، قَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا. ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، قَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ. فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

انھوں نے کہا: اندر آجاؤ، اللہ کی قسم! تمھیں اس گھڑی کوئی ضرورت ہی (یہاں) لائی ہے۔ میں اندر داخل ہوا تو وہ ایک گدّے پر لیٹے ہوئے تھے اور کھجور کی چھال بھرے ہوئے ایک تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی: ابوعبدالرحمان! کیا لعان کرنے والوں کو آپس میں جدا کر دیا جائے گا؟ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! ہاں، اس کے بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں (عویمر بن حارث عجلانی) نے سوال کیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے ہوئے پائے تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ بات کرے تو ایک بہت بڑے معاملے (قذف) کی بات کرے گا اور اگر وہ خاموش رہے تو اسی جیسے (ناقابلِ برداشت) معاملے میں خاموشی اختیار کرے گا۔ کہا: اس پر نبی ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا اور اسے کوئی جواب نہ دیا، پھر جب وہ اس (دن) کے بعد آپ کے پاس آیا تو کہنے لگا: میں نے جس کے بارے میں آپ سے سوال کیا تھا، اس میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں یہ آیات نازل کر دی تھیں: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ ....﴾ آپ نے اس کے سامنے ان کی تلاوت فرمائی، اسے وعظ اور نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔ اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا۔ پھر آپ نے اس (عورت) کو بلوایا۔ اسے وعظ اور نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔ اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! وہ (خاوند) جھوٹا ہے۔ اس پر آپ نے مرد سے (لعان کی) ابتدا کی، اس نے اللہ (کے نام) کی چار گواہیاں دیں کہ وہ سچوں

میں سے ہے اور پانچویں بار یہ (کہا) کہ اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر دوسری باری آپ نے عورت کو دی۔ تو اس نے اللہ (کے نام) کی چار گواہیاں دیں کہ وہ (خاوند) جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں بار یہ (کہا) کہ اگر وہ (خاوند) سچوں میں سے ہے، تو اس (عورت) پر اللہ کا غضب ہو۔ پھر آپ نے ان دونوں کو الگ کر دیا۔

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں اور آیندہ آنے والی احادیث میں لعان کا مفصل طریقہ بیان کر دیا گیا ہے، یہ ضروری ہے کہ لعان ذمہ دار، بااختیار حاکم یا عدالت کے سامنے ہو۔ ② یہ بھی ضروری ہے کہ لعان سے پہلے دونوں کو وعظ ونصیحت کی جائے کہ جھوٹی قسم نہ کھائیں۔ ③ اس حدیث میں یہ بات بیان کر دی گئی ہے کہ جب تک عملاً واقعہ پیش نہ آیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے سوال کا جواب دینا پسند نہ فرمایا۔

[٣٧٤٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ: فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3747] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے حدیث سنائی، کہا: میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا: مصعب بن زبیر کے زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا تو مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں کیا کہوں، چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، میں نے کہا: لعان کرنے والوں کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے، کیا ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے گا...... پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٣٧٤٨] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ- وَّاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَّا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَالِي؟

[3748] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے ہمیں حدیث بیان کی ـــ الفاظ یحییٰ کے ہیں، یحییٰ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے خبر دی جبکہ دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ـــ انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: ''تم دونوں کا (اصل) حساب اللہ پر ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (اب) تمھارا اس (عورت) پر کوئی

قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا» قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

اختیار نہیں۔" اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا مال؟ آپ نے فرمایا: "تمھارے لیے کوئی مال نہیں، اگر تم نے سچ بولا ہے تو یہ اس کے عوض ہے جو تم نے (اب تک) اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیے رکھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹ بولا ہے تو یہ (مال) تمھارے لیے اس کی نسبت بھی بعید تر ہے۔" زہیر نے اپنی روایت میں کہا: ہمیں سفیان نے عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

[٣٧٤٩] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اَللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟».

[3749] حماد نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنوعجلان سے تعلق رکھنے والے دو افراد (میاں بیوی) کو ایک دوسرے سے جدا کیا اور فرمایا: "اللہ (خوب) جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟"

[٣٧٥٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ؛ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللِّعَانِ؟ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3750] سفیان نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بعد انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند بیان کیا۔

[٣٧٥١] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَمْ يُفَرِّقْ مُصْعَبٌ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، قَالَ سَعِيدٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ.

[3751] عزرہ نے سعید بن جبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا نہ کیا۔ سعید نے کہا: میں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے بنوعجلان سے تعلق رکھنے والے دو افراد (میاں بیوی) کو ایک دوسرے سے جدا کیا تھا۔

[٣٧٥٢] ٨-(١٤٩٤) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا : حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح : وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ : قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَجُلًا لَّاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ؟ قَالَ : نَعَمْ.

[3752] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا__ اور الفاظ انھی کے ہیں__ میں نے امام مالک سے پوچھا: کیا آپ سے نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور بچے (کے نسب) کو اس کی ماں کے ساتھ ملا دیا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[٣٧٥٣] ٩-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

[3753] ابواسامہ اور عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت ابن عمر ﷠ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی۔

[٣٧٥٤] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3754] یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[٣٧٥٥] ١٠-(١٤٩٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: إِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُّمُوهُ، أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ، وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ . وَاللهِ! لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُّمُوهُ،

[3755] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود ﷛) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم جمعے کی رات مسجد میں تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے اور بات کرے تو آپ لوگ اسے (قذف کے) کوڑے لگاؤ گے، یا اسے قتل کر دے تو آپ لوگ اسے (قصاصاً) قتل کر دو گے۔ اور اگر وہ خاموش رہے تو غیظ وغضب (کی کیفیت) پر خاموش رہے گا (جو نا قابلِ برداشت ہے۔) اللہ کی قسم! میں ہر صورت اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کروں گا، جب دوسرا دن ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا: اگر کوئی آدمی

أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ، أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ. فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! افْتَحْ» وَجَعَلَ يَدْعُو، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمْ﴾، هٰذِهِ الْآيَاتُ [النور: ٦-٩]، فَابْتُلِيَ بِهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَلَاعَنَا، فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْ» فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ، فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ: «لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا» فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بولے تو آپ اسے (قذف کے) کوڑے لگائیں گے، یا اسے قتل کر دے تو آپ اسے (قصاص میں) قتل کر دیں گے، اگر وہ خاموش رہے تو غیظ وغضب (کے بھڑکتے الاؤ) پر خاموش رہے گا۔ اس پر آپ نے کہا: ''اے اللہ! (اس عقدے کو) کھول دے۔'' آپ مسلسل دعا فرماتے رہے (پھر حضرت ہلال بن امیہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ نے اور زیادہ الحاح سے دعا فرمائی) تو لعان کی آیت نازل ہوئی: ''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے اپنے علاوہ ان کا کوئی گواہ نہ ہو......'' (پہلے ہلال بن امیہ ؓ اور ان کی بیوی نے لعان کیا، پھر) لوگوں میں سے وہی آدمی (جس نے آکر اس حوالے سے سوال کیا تھا) اس میں مبتلا ہوا، تو وہ اور اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان دونوں نے باہم لعان کیا، مرد نے اللہ (کے نام) کی چار شہادتیں دیں (قسمیں کھائیں) کہ وہ سچوں میں سے ہے، پھر پانچویں مرتبہ اس نے لعنت بھیجی کہ اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو، پھر اس کے بعد وہ لعان کرنے لگی، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''رکو'' (جھوٹی قسم نہ کھاؤ، لعنت کی سزاوار نہ بنو) تو اس نے انکار کر دیا اور لعان کیا، جب وہ دونوں پیٹھ پھیر کر مڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوسکتا ہے وہ سیاہ فام رنگ گھنگھریالے بالوں والے بچے کو جنم دے'' تو (واقعی) اس نے سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والے بچے کو جنم دیا۔

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں اختصار کے ساتھ یہ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے رُکنے کو کہا تا کہ وہ عواقب (انجام) پر اچھی طرح غور کر لے۔ بخاری اور ابوداود میں تفصیل ہے کہ وہ عورت ہکلائی اور رکی، صحابہ کرام سمجھے کہ وہ قسم نہیں کھائے گی۔ لیکن وہ بڑبڑائی کہ میں باقی ساری مدت کے لیے اپنی قوم کو رسوانہیں کروں گی پھر اس نے قسم کھا لی۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ کی کتاب کا فیصلہ نہ آ چکا ہوتا تو اس کے اور میرے درمیان بڑا واقعہ (رجم) ہوتا۔'' (صحيح البخاري، حديث: 671، سنن أبي داود، حديث: 2254) آپ ﷺ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا خاوند سچا ہے اور وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ اس لیے آپ نے یہ

بھی فرمایا کہ غالباً یہ اس آدمی کی شکل کا بچہ جنے گی جس کے حوالے سے اس پر الزام لگایا گیا ہے۔ ② اللہ کی کتاب کا فیصلہ یہی ہے کہ چار گواہ نہیں ہیں تو دونوں چار چار قسمیں اور ایک ایک بار لعنت کی بات کریں گے۔ اس فیصلے سے انحراف نہیں ہو سکتا چاہے قرائن موجود ہوں اور چاہے بچے کی پیدائش کے بعد شکل وصورت سے یا کسی اور ذریعے (مثلاً DNA) سے کوئی ایک فریق جھوٹا ثابت ہو جائے۔

[٣٧٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3756] عیسیٰ بن یونس اور عبدہ بن سلیمان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[٣٧٥٧] ١١-(١٤٩٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَأَنَا أُرٰى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا. فَقَالَ: إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ، وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَلَاعَنَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ» قَالَ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ.

[3757] محمد (بن سیرین) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اور میرا خیال تھا کہ ان کو اس کے بارے میں علم ہے، انھوں نے کہا: ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ (ملوث ہونے کا) الزام لگایا۔ وہ (شریک) ماں کی طرف سے براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا اور وہ (ہلال رضی اللہ عنہ) پہلا آدمی تھا جس نے اسلام میں لعان کیا، کہا: اس نے عورت سے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اس (عورت) پر نگاہ رکھنا، اگر تو اس نے سفید رنگ کے، سیدھے بالوں اور بیمار آنکھوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے سرمئی آنکھوں، گھنگھریالے بالوں اور باریک پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔“ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھے خبر دی گئی کہ اس عورت نے سرمئی آنکھوں، گھنگھریالے بالوں اور باریک پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا۔

[٣٧٥٨] ١٢-(١٤٩٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

[3758] لیث نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا:

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ، خَدْلًا، آدَمَ، كَثِيرَ اللَّحْمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! بَيِّنْ» فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ؟» فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں لعان کا تذکرہ کیا گیا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کوئی بات کہی، پھر وہ چلے گئے، تو ان کے پاس ان کی قوم کا ایک آدمی شکایت لے کر آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پایا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس مسئلے میں محض اپنی بات کی وجہ سے مبتلا ہوا ہوں، چنانچہ وہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اس نے آپ کو اس آدمی کے بارے میں بتایا جسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا اور وہ (تہمت لگانے والا) آدمی زرد رنگت، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا، اور جس کے متعلق اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے وہ بھری پنڈلیوں، گندمی رنگ اور زیادہ گوشت والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! (معاملہ) واضح فرما۔'' تو اس عورت نے (بعدازاں جب بچے کو جنم دیا تو) اس آدمی کے مشابہ بچے کو جنم دیا جس کا اس کے خاوند نے ذکر کیا تھا کہ اسے اس نے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان لعان کروایا تھا۔ مجلس میں ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو بغیر دلیل کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا''؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، وہ عورت اسلام میں (داخل ہو جانے کے باوجود) علانیہ برائی (زنا) کرتی تھی۔ (لیکن مکمل گواہیاں دستیاب نہ ہوتی تھیں۔)

[۳۷۵۹] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ

[3759] سلیمان بن بلال نے مجھے یحییٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن قاسم نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو لعان کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا...... آگے لیث کی حدیث کے

الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَزَادَ فِيهِ، بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ، قَالَ: جَعْدًا قَطَطًا.

مانند ہے اور انھوں نے ''زیادہ گوشت والا'' کے الفاظ کے بعد یہ اضافہ کیا، کہا: ''بہت زیادہ اور گھنگھریالے بالوں والا۔''

فائدہ: یہ عویمر رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کا واقعہ ہے جبکہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی سابقہ بیوی نے جس بچے کو جنم دیا تھا اس کی پنڈلیاں پتلی تھیں۔ مشابہت معلوم کرنے کے لیے بال، بالوں کا رنگ، اعضاء خصوصاً پنڈلیوں کی ساخت بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔

[٣٧٦٠] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ: أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَّرَجَمْتُهَا؟» فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

[3760] عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ عمرو کے ہیں ۔ دونوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی، انھوں نے کہا: عبداللہ بن شداد نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دو لعان کرنے والوں کا تذکرہ ہوا تو ابن شداد نے پوچھا: کیا یہی دونوں تھے جن کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو بغیر دلیل کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، وہ عورت علانیہ (برائی) کرتی تھی، ابن ابی عمر نے قاسم بن محمد سے بیان کردہ اپنی روایت میں کہا کہ انھوں (قاسم) نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔

[٣٧٦١] ١٤-(١٤٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» قَالَ سَعْدٌ: بَلَى، وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ».

[3761] عبدالعزیز نے ہمیں سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (صالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اس آدمی کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت بخشی، کیوں نہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(لوگو!) جو بات تمھارا سردار کہہ رہا ہے، اس کو سنو۔''

[٣٧٦٢] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

[3762] امام مالک نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (صالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، أَأُمْهِلُهُ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

روایت کی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا چار گواہ لانے تک اسے مہلت دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (یہ آیتِ لعان اترنے سے پہلے کا فرمان ہے۔)

[۳۷۶۳] ۱۶-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا، لَّمْ أَمَسَّهُ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ» قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْمَعُوا إِلٰى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، إِنَّهُ لَغَيُورٌ، وَّأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي».

[3763] سلیمان بن بلال سے روایت ہے، کہا: مجھے سہیل نے اپنے والد (صالح) کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو میں اسے ہاتھ نہ لگاؤں حتی کہ چار گواہ پیش کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں تو اسے اس سے پہلے ہی تلوار کا نشانہ بناؤں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(لوگو!) جو تمھارا سردار کہہ رہا ہے اس بات کو سنو! بلاشبہ وہ غیرت والا ہے، میں اس سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔''

[۳۷۶٤] ۱۷-(۱٤۹۹) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَّرَّادٍ - كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَّعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ فَوَاللهِ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي، مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ؛ مِنْ أَجْلِ

[3764] ابو عوانہ نے ہمیں عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ___ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ___ ورّاد سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اسے تلوار کو اس سے موڑے بغیر (دھار کو دوسری طرف کیے بغیر سیدھی تلوار) ماروں گا، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔ اللہ نے غیرت کی وجہ سے ہی ان تمام فواحش کو، ان میں سے جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں سب کو حرام ٹھہرایا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی شخص غیور نہیں۔ اور اللہ سے زیادہ کسی شخص کو معذرت پسند

ذٰلِكَ بَعَثَ اللهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ».

نہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے رسول بھیجے ہیں۔ اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں، اسی لیے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔''

[٣٧٦٥] (...) **وَحَدَّثَنَاهُ** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: غَيْرَ مُصْفَحٍ، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْهُ.

[3765] زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے ''موڑے بغیر'' کہا، اس کے ساتھ ''اس سے'' نہیں کہا۔

[٣٧٦٦] ١٨-(١٥٠٠) **وَحَدَّثَنَاهُ** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَّكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟» قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: «فَأَنّٰى أَتَاهَا ذَاكَ؟» قَالَ: عَسٰى أَنْ يَّكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: «وَهٰذَا عَسٰى أَنْ يَّكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ».

[3766] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنو فزارہ کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی، میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارے اپنے کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیا ہیں؟'' اس نے عرض کی: سرخ۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے کہا: (جی ہاں) ان میں خاکستری رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''وہ ان میں کہاں سے آ گئے؟'' اس نے عرض کی: ممکن ہے اسے (ننھیال یا ددھیال کی) کسی رگ (Gene) نے (اپنی طرف) کھینچ لیا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''اس بچے کو بھی ممکن ہے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔''

[٣٧٦٧] ١٩-(...) **وَحَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، غَيْرَ أَنَّ فِي

[3767] معمر اور ابن ابی ذئب دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کے ہم معنی حدیث روایت کی، البتہ معمر کی حدیث میں ہے، اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے، اور وہ اس وقت اسے اپنا نہ ماننے کی طرف اشارہ کر رہا تھا اور حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا کہ آپ ﷺ نے اسے اس بچے کو اپنا نہ ماننے کی اجازت نہ دی۔

حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ، وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ، وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ.

[٣٧٦٨] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَنّٰى هُوَ؟» قَالَ: لَعَلَّهُ، يَا رَسُولَ اللهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَهٰذَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ».

[3768] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے، اور میں نے اس (کو اپنانے) سے انکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تمھارے کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیا ہیں؟'' اس نے عرض کی: سرخ۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کہاں سے آیا؟'' کہنے لگا: اللہ کے رسول! ممکن ہے اسے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اور یہ (بچہ) شاید اسے بھی اس کی کسی رگ نے (اپنی طرف) کھینچ لیا ہو۔''

[٣٧٦٩] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[3769] عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے...... ان (سفیان، معمر، ابن ابی ذئب اور یونس) کی حدیث کی طرح۔

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہو گیا کہ محض ظاہری مشابہت، خصوصاً چہرے کی رنگت وغیرہ کی بنا پر یہ فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ وہ جس کے گھر میں پیدا ہوا ہے اس کا نہیں، بسا اوقات مشابہت ددھیال یا ننھیال کے کسی بھی دور نزدیک کے فرد کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ موجودہ سائنس ''جین'' کے حوالے سے اس کی اچھی طرح وضاحت کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے اس وقت بڑے حکیمانہ طریقے سے اس اعرابی کو یہ بات سمجھا دی۔ آپ کے سمجھانے کے انداز پر ساری دنیا کی فصاحت و بلاغت قربان!

تعارف کتاب العتق

بعثت نبوی ﷺ کے وقت پوری دنیا میں غلامی مروج تھی۔ موجودہ انسانی معلومات کے مطابق اسلام سے پہلے نہ کسی مذہب نے اس کے خاتمے کی طرف توجہ کی، نہ غلاموں کے انسانی حقوق کے بارے میں کوئی ہدایات دیں۔

اسلام نے سب سے پہلے یہ حکم جاری کیا کہ کسی بھی آزاد کو غلام نہیں بنایا جاسکتا۔ اس وقت تک جنگ میں مغلوب ہونے والوں کو نئے نظام اور نئے معاشرے میں جذب کرنے کا یہی طریقہ رائج تھا کہ ان کو غلام بنالیا جائے۔ اسلام کے مخالفین نے اسلام کے خلاف یک طرفہ طور پر شدید جارحیت شروع کر رکھی تھی اور وہ قیدیوں کو غلام بنانے کے دستور پر عمل پیرا تھے، بلکہ ساری دنیا اسی پر عمل پیرا تھی۔ اس لیے اسلام، اس صورت حال کو ختم کرنے کے لیے فوری طور پر یہ فیصلہ نہیں کرسکتا تھا کہ مسلمان جنگی قیدیوں کو غلام نہ بنائیں اور یک طرفہ مسلمانوں ہی کو غلام بنایا جاتا رہے۔ مسلمانوں کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ صورتِ حال کے مطابق حکومت اس بات کا فیصلہ کرے کہ کن مفتوحین کو غلام بنانا ہے اور کن کو نہیں بنانا۔ اس کے بعد اسلام نے غلاموں کی آزادی کی ہر امکانی صورت پیدا کرنے کے لیے بہت سے گناہوں کے کفارے عتق (غلاموں کی آزادی) کی صورت میں مقرر کیے۔ اس فضیلت کو انتہائی نمایاں کیا۔ غلام یا کنیز مکاتبت کرنا چاہے، یعنی کما کر قسطوں میں اپنی قیمت ادا کر کے آزادی حاصل کرنا چاہے، تو مالکوں کے لیے لازمی قرار دیا کہ وہ اس پیشکش کو قبول کریں۔ امام مسلم ؒ نے کتاب العتق کا آغاز جس حدیث سے کیا ہے اس میں بھی اسی بات کا اہتمام نمایاں نظر آتا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو انسانوں کی غلامی سے آزادی کی سبیل نکالی جائے۔

جو غلام کو آزاد کرتا تھا، اس کے ساتھ سابقہ غلام یا کنیز کا خاندان جیسا ایک تعلق ہوتا تھا جسے موالاۃ کہا جاتا تھا۔ اس کے تحت سابقہ غلام کو شناخت بھی ملتی تھی اور حمایت اور حفاظت بھی۔ وہ بھی ضرورت کے وقت سابقہ مالکوں کے ساتھ تعاون کرتا تھا اور ان کے کام آتا تھا۔ موالات کے ضوابط بھی اس طرح مقرر کیے گئے کہ آزادی کا راستہ پیچیدگیوں سے پاک اور آسان ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر کسی غلام کی مکاتبت ہو چکی ہو اور کوئی شخص یکمشت اس کی قیمت مالکوں کو ادا کر کے اسے آزاد کرنا چاہے تو سابقہ مالک اپنے لیے موالات کا مطالبہ کر کے آزادی کا راستہ نہیں روک سکتا۔

کنیز اگر کسی غلام سے بیاہی ہوئی ہے اور صرف اسی کو آزادی حاصل ہو جاتی ہے تو اسے ایک آزاد انسان کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے تمام حقوق حاصل ہو جائیں گے حتی کہ غلام کے ساتھ نکاح کو برقرار رکھنا بھی اس کی اپنی صوابدید پر مبنی ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے ضمانت دی ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے کسی کو غلامی کے بندھن سے نکال کر آزاد کرنا ایک مومن کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے۔ مختصر سی کتاب العتق ان تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٢٠ - كِتَابُ الْعِتْقِ

غلامی سے آزادی کا بیان

(المعجم . . .) - (بَابٌ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ) (التحفة ١)

باب: جس نے کسی غلام کی ملکیت میں سے اپنا حصہ آزاد کیا

[٣٧٧٠] ١-(١٥٠١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، فَأُعْطِيَ شُرَكَاءُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». [انظر: ٤٣٢٥]

[3770] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے امام مالک کو (حدیث سناتے ہوئے) کہا: آپ کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی (مشترکہ) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا، اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے، تو اس کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی۔ اور اس کے شریکوں کو ان کے حصے دیے جائیں گے اور غلام (مکمل طور پر) اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا، ورنہ (اگر اس کے پاس بقیہ حصے کی قیمت ادا کرنے کی سکت نہ ہو تو) اس میں سے جتنا حصہ آزاد ہو گیا وہ اس کی طرف سے آزاد رہے گا۔''

[٣٧٧١] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح:

[3771] لیث بن سعد، جریر بن حازم، ایوب، عبیداللہ، یحییٰ بن سعید، اسماعیل بن امیہ، اسامہ اور ابن ابی ذئب ان سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے امام مالک کی نافع سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ.

فائدہ: اسلام میں غلام کی آزادی کو باقی سب مالکوں کے مفاد پر فوقیت دی گئی۔ اگر ایک شریک، چاہے وہ نصف سے کم کا مالک ہو، اس غلام کو آزاد کرنا چاہے تو اس کے فیصلے کے ساتھ ہی غلام کی منصفانہ قیمت لگا کر باقی شرکاء (چاہے وہ آزاد کرنے کا فیصلہ نہ بھی کریں، ان) کو ان کے حصے ادا کر دیے جائیں گے اور وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو تو جو اس کے حصے کی نسبت ہے، اتنا وہ غلام آزاد ہوگا اور اسی نسبت سے آزادی کے فوائد حاصل کرے گا۔

(المعجم ١) - (بَابُ ذِكْرِ سِعَايَةِ الْعَبْدِ) (التحفة ٢)

باب: 1- غلام کو آزادی کی قیمت ادا کرنے کے لیے جدوجہد (کام وغیرہ) کرنے کا موقع دینا

[٣٧٧٢] ٢-(١٥٠٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ: «يَضْمَنُ». [انظر: ٤٣٣١]

[3772] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے دو آدمیوں کے مشترکہ غلام کے بارے میں فرمایا، جن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اگر وہ مالدار ہے تو) وہ (دوسرے کا) ضامن ہوگا۔“

فوائد و مسائل: ① اپنا حصہ آزاد کرنے والا اس دوسرے شریک کے حصے کی قیمت کی ادائیگی کا ضامن ہوگا۔ یہ انصاف کا

تقاضا ہے کہ دوسرے شریک کا حق ضائع ہونے کا خدشہ ختم ہو جائے اور وہ غلام کی آزادی کی مخالفت نہ کرے۔ ② اگر غلام کی قیمت کا بقیہ حصہ کسی اور طرح ادا نہیں ہو سکتا تو اس کے لیے آزادی حاصل کرنے کا ایک طریقہ سعایہ ہے۔ سعایہ سے مراد یہ ہے کہ غلام کی قیمت کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد قیمت کے باقی حصے کے عوض اس غلام سے کام کرا لیا جائے۔ بقیہ حصے کا مالک منصفانہ اجرت کے حساب سے کام کرا لے یا غلام کو کسی اور کے ہاں کام کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ وہ بقیہ حصے کی قیمت ادا کر سکے جس طرح اگلی حدیث میں آیا ہے۔ اس حوالے سے غلام پر سختی نہ کی جائے نہ ایسا کام کرایا جائے جو اس کی طاقت میں نہ ہو، نہ اس کی اجازت میں کمی کی جائے اور نہ ہی بقیہ حصے کا مالک اپنے حصے کی نسبت زیادہ وقت کے لیے اس سے خدمت لے۔ اسے سہولت دی جائے کہ وہ مالک کے حصے کی خدمت کے بعد اپنی آزادی کے لیے کام کر سکے۔

[٣٧٧٣] ٣-(١٥٠٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَّهُ فِي عَبْدٍ، فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ، اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

[انظر: ٤٣٣٢]

[3773] اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں ابن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا، اگر اس کے پاس مال ہے تو اس (غلام کے باقی حصے) کی آزادی اسی کے مال میں سے ہو گی اور اگر اس کے پاس مال نہیں تو (آزادی دلانے کے لیے) کسی مشقت میں ڈالے بغیر غلام سے کام کروایا جائے گا۔“

[٣٧٧٤] ٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: «إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ قُوِّمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ، غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

[3774] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور یہ اضافہ کیا: ”اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو اس کے لیے غلام کی منصفانہ قیمت لگوائی جائے گی، پھر اس (غلام) کو مشقت میں ڈالے بغیر اس شخص کے حصے کے بقدر جس نے (اپنا حصہ) آزاد نہیں کیا اس (غلام) سے کام کروایا جائے گا۔“ (اس طرح وہ کما کر اپنی آزادی حاصل کر لے گا۔)

[٣٧٧٥] (...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ: قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ.

[3775] جریر بن حازم نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ اسی سند کے ساتھ ابن ابی عروبہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کر رہے تھے..... اور انھوں نے حدیث میں یہ کہا: ”اس کے لیے منصفانہ قیمت لگوائی جائے گی۔“

(المعجم ٢) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ) (التحفة ٣)

باب: 2- وَلاء کا حق اسی کا ہے جس نے آزاد کیا

[٣٧٧٦] ٥-(١٥٠٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلٰى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[3776] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے ایک لونڈی خرید کر اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کے مالکوں نے کہا: ہم اس شرط پر یہ کنیز آپ کو بیچیں گے کہ اس کا حقِ ولاء ہمارا ہوگا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ (شرط) تمھیں (اس کو خرید کر آزاد کرنے سے) نہ روکے (اس کنیز کو ضرور آزادی ملنی چاہیے) بلاشبہ ولاء کا حق اسی کا ہے جس نے (غلام یا کنیز کو) آزاد کیا۔''

[٣٧٧٧] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: اِرْجِعِي إِلٰى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ، وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي، فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ، وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِبْتَاعِي فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ أُنَاسٍ يَّشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِي

[3777] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے روایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ بریرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ وہ ان سے اپنی مکاتبت (قیمت ادا کر کے آزادی کا معاہدہ کرنے) کے سلسلے میں مدد مانگ رہی تھی، اس نے اپنی مکاتبت کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ پسند کریں کہ میں تمھاری مکاتبت کی رقم ادا کروں اور تمھارا حقِ ولاء میرے لیے ہو، تو میں (تمھاری قیمت کی ادائیگی) کر دوں گی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے مالکوں سے کہی تو انھوں نے انکار کر دیا، اور کہا: اگر وہ تمھارے ساتھ نیکی کرنا چاہتی ہیں تو کریں، لیکن تمھاری ولاء کا حق ہمارا ہی ہوگا۔ اس پر انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''تم خرید لو اور آزاد کر دو، کیونکہ ولاء کا حق اسی کا ہے

كِتَابِ اللهِ، فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ».

جس نے آزاد کیا۔" پھر رسول اللہ ﷺ (منبر پر) کھڑے ہوئے اور فرمایا: "لوگوں کو کیا ہوا ہے وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب (کی تعلیمات) میں نہیں۔ جس نے ایسی شرط رکھی جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اسے اس کا کوئی حق نہیں چاہے وہ سو مرتبہ شرط رکھ لے۔ اللہ کی شرط زیادہ حق رکھتی ہے اور وہی زیادہ مضبوط ہے۔"

فوائد و مسائل: ① قرآن مجید حقوق کی پاسداری کا حکم دیتا ہے۔ جس شخص نے غلام یا کنیز کی قیمت ادا کی، آزاد کرتے ہوئے وہ اس قیمت کا ایثار کر رہا ہے۔ ولاء کا حق اسی کا ہے۔ کسی بھی صورتِ حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، شرطیں وغیرہ لگا کر اسے اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بیچنے والے جب اس کی پوری قیمت کر لیں گے تو ان کا کوئی حق باقی نہیں رہ جائے گا۔ ② یہ "بیع و شرط" کا معاملہ ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ اصول یہ ہے کہ اگر شرط ارکانِ بیع سے خارج ہے تو بیع جائز ہوگی، شرط فاسد ہوگی اور اگر شرط ارکانِ بیع میں سے کسی میں خلل انداز ہو تو بیع اور شرط دونوں باطل ہوں گے۔

[٣٧٧٨] ٧-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ، فَقَالَتْ: يَا عَائِشَةُ! إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِي كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَزَادَ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا، ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي»، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ».

[3778] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: عائشہ! میں نے اپنے مالکوں سے 9 اوقیہ پر مکاتبت (قیمت کی ادائیگی پر آزاد ہو جانے کا معاہدہ) کیا ہے، ہر سال میں ایک اوقیہ (40 درہم ادا کرنا) ہے، آگے لیث کی حدیث کے ہم معنی ہے اور (اس میں) یہ اضافہ کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں ان کی یہ بات (بریرہ کو آزاد کرنے سے) نہ روکے۔ اسے خریدو اور آزاد کر دو۔" اور (یونس نے) حدیث میں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: "اما بعد!" (خطبہ دیا جس میں شرط والی بات ارشاد فرمائی۔)

[٣٧٧٩] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: إِنَّ أَهْلِي

[3779] ابو اسامہ نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: میرے مالکوں نے میرے ساتھ 9 سالوں میں 9

كَاتَبُونِي عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ، فِي كُلِّ سَنَةٍ وُّقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقُلْتُ لَهَا: إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّأُعْتِقَكِ، وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي، فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ. قَالَتْ: فَانْتَهَرْتُهَا، فَقَالَتْ: لَاهَاءَ اللهِ إِذًا، قَالَتْ: فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ» فَفَعَلْتُ، قَالَتْ: ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشِيَّةً، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَّإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، كِتَابُ اللهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ، مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ: أَعْتِقْ فُلَانًا وَّالْوَلَاءُ لِي، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

اوقیہ (کی ادائیگی) کے بدلے مکاتبت کی ہے۔ ہر سال میں ایک اوقیہ (ادا کرنا) ہے۔ میری مدد کریں۔ میں نے اس سے کہا: اگر تمھارے مالک چاہیں کہ میں انھیں یکمشت گن دوں اور تمھیں آزاد کر دوں اور ولاء کا حق میرا ہو، تو میں ایسا کر لوں گی۔ اس نے یہ بات اپنے مالکوں سے کی تو انھوں نے (اسے ماننے سے) انکار کیا الّا یہ کہ حقِ ولاء ان کا ہو۔ اس کے بعد وہ میرے پاس آئی اور یہ بات مجھے بتائی۔ کہا: تو میں نے اس پر برہمی کا اظہار کیا، اور کہا: اللہ کی قسم! پھر ایسا نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی تو مجھ سے پوچھا، میں نے آپ کو (پوری) بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے خریدو اور آزاد کر دو، ان کے لیے ولاء کی شرط رکھ لو، کیونکہ (اصل میں تو) ولاء کا حق اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔'' میں نے ایسا ہی کیا۔ کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے شام کے وقت خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا جو اس کے شایانِ شان تھی بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں (جائز) نہیں۔ جو بھی شرط اللہ کی کتاب میں (روا) نہیں، وہ باطل ہے، چاہے وہ سو شرطیں ہوں، اللہ کی کتاب ہی سب سے سچی اور اللہ کی شرط سب سے مضبوط ہے۔ تم میں سے بعض لوگوں کو کیا ہوا ہے، ان میں سے کوئی کہتا ہے: فلاں کو آزاد تم کرو اور حقِ ولاء میرا ہو گا۔ (حالانکہ) ولاء کا حق اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔''

[٣٧٨٠] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، غَيْرَ أَنَّ فِي

[3780] ابن نمیر، وکیع اور جریر سب نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابواسامہ کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، لیکن جریر کی حدیث میں ہے، کہا: اس (بریرہ رضی اللہ عنہا) کا شوہر غلام تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے (شادی برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں) اختیار دیا تو اس نے خود کو (نکاح کی بندش سے بھی آزاد دیکھنا) پسند کیا۔ اگر اس کا شوہر آزاد

حَدِيثِ جَرِيرٍ: قَالَ: وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَّمْ يُخَيِّرْهَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ: «أَمَّا بَعْدُ».

ہوتا تو آپ اسے یہ اختیار نہ دیتے، اور ان کی حدیث میں امابعد کے الفاظ نہیں ہیں۔ (یہ الفاظ خطبے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔)

[٣٧٨١] ١٠-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَّبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ» قَالَتْ: وَعُتِقَتْ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا: قَالَتْ: وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَّهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ، فَكُلُوهُ».

[3781] ہشام بن عروہ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: بریرہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں تین فیصلے ہوئے: اس کے مالکوں نے چاہا کہ اسے بیچ دیں اور اس کے حقِ ولاء کو (اپنے لیے) مشروط کر دیں، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اسے خریدو اور آزاد کر دو، کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جس نے آزاد کیا۔'' (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: وہ آزاد ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا، اس نے اپنی ذات (کو آزاد رکھنے) کا انتخاب کیا۔ (حضرت عائشہ نے) کہا: لوگ اس پر صدقہ کرتے تھے اور وہ (اس میں سے کچھ) ہمیں ہدیہ کرتی تھی، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس پر صدقہ ہے اور تم لوگوں کے لیے ہدیہ ہے، لہٰذا اسے کھالیا کرو۔''

[٣٧٨٢] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ» وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا، وَّأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ؟» قَالَتْ عَائِشَةُ: تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ

[3782] سماک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو انصار کے لوگوں سے خریدا، انھوں نے ولاء کی شرط لگائی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء (کا حق) اسی کے لیے ہے جس نے (آزادی کی) نعمت کا اہتمام کیا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا جبکہ اس کا شوہر غلام تھا۔ اور اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ہمارے لیے اس گوشت سے (سالن) تیار کرتیں؟'' حضرت عائشہ نے کہا: یہ (گوشت) بریرہ پر صدقہ کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے

وَّلَنَا هَدِيَّةٌ».

صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔"

[٣٧٨٣] ١٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمٌ، فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: هٰذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَّهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ»، وَخُيِّرَتْ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي.

[3783] ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے قاسم سے سنا، وہ حضرت عائشہ ﷞ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے بریرہ ﷞ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا تو ان لوگوں (مالکوں) نے اس کی ولاء کی شرط لگا دی۔ عائشہ ﷞ نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: "اسے خریدو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔" رسول اللہ ﷺ کے لیے (بریرہ ﷞ کی طرف سے) گوشت کا ہدیہ بھیجا گیا تو انھوں (گھر والوں) نے نبی ﷺ سے عرض کی: یہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے، آپ نے فرمایا: "وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔" اور اسے اختیار دیا گیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا: اس کا شوہر آزاد تھا۔ شعبہ نے کہا: میں نے پھر سے اس کے شوہر کے بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نہیں جانتا (وہ آزاد تھا یا غلام۔ شک کے بغیر، یقین کے ساتھ کی گئی روایت یہی ہے کہ وہ غلام تھا۔)

[٣٧٨٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3784] ابوداود نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٧٨٥] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو هِشَامٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

[3785] عروہ نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بریرہ ﷞ کا شوہر غلام تھا۔

[٣٧٨٦] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: خُيِّرَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حِينَ عَتَقَتْ، وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ، فَدَعَا بِطَعَامٍ، فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَّأُدُمٍ مِّنْ أُدُمِ الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيهَا لَحْمٌ؟» فَقَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُّطْعِمَكَ مِنْهُ، فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّ هُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ»، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[3786] ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: بریرہ ﷞ کے معاملے میں تین سنتیں (متعین) ہوئیں: جب وہ آزاد ہوئی تو اس کے شوہر کے حوالے سے اسے اختیار دیا گیا۔ اسے گوشت کا ہدیہ بھیجا گیا، رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو ہنڈیا چولھے پر تھی، آپ نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کو روٹی اور گھر کے سالنوں میں سے ایک سالن پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا: ”کیا میں نے آگ پر چڑھی ہنڈیا نہیں دیکھی جس میں گوشت تھا؟“ گھر والوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! وہ گوشت بریرہ ﷞ پر صدقہ کیا گیا تھا تو ہمیں اچھا نہ لگا کہ ہم آپ کو اس میں سے کھلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس پر صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“ نبی ﷺ نے اسی (بریرہ ﷞) کے بارے میں فرمایا تھا: ”حقِ ولاء اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔“

[٣٧٨٧] ١٥-(١٥٠٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا، فَأَبٰى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[3787] حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ﷞ نے چاہا کہ ایک لونڈی خرید کر آزاد کریں تو اس کے مالکوں نے (اسے بیچنے سے) انکار کیا، الا یہ کہ حقِ ولاء ان کا ہو۔ حضرت عائشہ ﷞ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: ”یہ شرط تمھیں (نیکی سے) نہ روکے، کیونکہ حق ولاء اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔“

فوائد ومسائل: ① کسی کو صدقہ ملے تو اس کی ملکیت میں آنے کے بعد وہ اسے چاہے تو خود استعمال کرے، چاہے بیچ دے، چاہے تو کسی کو ہدیہ کر دے اور چاہے تو آگے صدقہ کر دے۔ کوئی چیز ایک بار صدقہ کیے جانے کے بعد ہمیشہ صدقہ نہیں رہتی۔ جس طرح لینے والے نے آگے تصرف کیا اس چیز کی حیثیت وہی ہو جاتی ہے۔ ② یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ غلام، کنیز آزادی حاصل ہونے کے بعد پچھلی غلامی کے ہر بوجھ اور ہر ذمہ داری سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ آزادی کے بعد غلام سے کیے گئے نکاح کی بنا پر یہ

احساس موجود رہ سکتا ہے کہ عورت ابھی غلامی کے بندھنوں میں بندھی ہوئی ہے۔اس لیے اسے اختیار دیا گیا کہ نکاح کو برقرار رکھے یا ختم کر کے اپنے تمام معاملات کی خود مالک ہو جائے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ) (التحفة ٤)

باب:3- نسبت ولاء کو بیچنا اور ہبہ کرنا ممنوع ہے

[٣٧٨٨] ١٦-(١٥٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

[3788] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبداللہ بن دینار سے خبر دی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُولُ: اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ، عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

ابراہیم نے کہا: میں نے مسلم بن حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس حدیث میں تمام لوگ عبداللہ بن دینار ہی پر انحصار کرنے والے ہیں۔(سب سندیں انھیں پر آ کر مل جاتی ہیں۔)

[٣٧٨٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، إِلَّا الْبَيْعُ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ.

[3789] ابن عیینہ، اسماعیل بن جعفر، سفیان ثوری، شعبہ، عبیداللہ اور ضحاک بن عثمان سب نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، الا یہ کہ عبیداللہ سے (عبدالوہاب) ثقفی کی روایت کردہ حدیث میں صرف خرید و فروخت کا ذکر ہے، انھوں نے ہبہ کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: وَلاء کا حق آزاد کرنے والے کے لیے اسی طرح ہے جیسے رشتے ہوتے ہیں۔جس طرح باپ کے ساتھ رشتے کو نہ بیچا

جاسکتا ہے، نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے، اسی طرح وَلا کا بندھن بھی پختہ ہوتا ہے اور ہمیشہ آزاد کرنے والے خاندان کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ایسے رشتوں کو بدلنا سخت قابل نفرت ہے۔ وَلاء دوطرفہ رشتے کا نام ہے۔ جس نے آزاد کیا وہ سابقہ غلام کا مولیٰ (دوست، مددگار، خیر خواہ) ہوتا ہے اور جسے آزاد کیا گیا وہ آزاد کرنے والے کا مولیٰ ہوتا ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ تَوَلِّي الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ) (التحفة ٥)

باب:4- آزاد کیے جانے والے کی طرف سے اپنے موالی (آزاد کرنے والوں) کے سوا کسی اور کی طرف نسبت اختیار کرنا حرام ہے

[٣٧٩٠] ١٧-(١٥٠٧) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ، ثُمَّ كَتَبَ: «أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَتَوَالَى مَوْلَى رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ» ثُمَّ أُخْبِرْتُ، أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ.

[3790] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی ﷺ نے (میثاقِ مدینہ میں) دیتوں (عقول) کی ادائیگی قبیلے کی ہر شاخ پر لازم ٹھہرائی، پھر آپ نے لکھا: "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ کسی (اور) مسلمان کی اجازت کے بغیر اس کے (مولیٰ) غلام کو اپنا مولیٰ (حقِ ولاء رکھنے والا) بنالے۔" پھر مجھے خبر دی گئی کہ آپ نے، اپنے صحیفے میں، اس شخص پر جو یہ کام کرے، لعنت بھیجی۔

[٣٧٩١] ١٨-(١٥٠٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ».

[3791] سہیل نے اپنے والد (صالح سمان) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر کسی (دوسری) قوم کی ولاء اختیار کی، اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی لعنت ہے۔ اور (قیامت کے روز) اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی نہ فدیہ۔"

[٣٧٩٢] ١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَدْلٌ وَّلَا

[3792] زائدہ نے سلیمان (اعمش) سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس نے اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر کسی (دوسری) قوم کی ولاء اختیار کی، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، اور قیامت کے دن اس سے کوئی فدیہ

صَرْفٌ».

قبول کیا جائے گا نہ کوئی سفارش۔"

[۳۷۹۳] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَمَنْ وَّالٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ».

[3793] شیبان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: "جس نے اپنے آزاد کرنے والوں کے سوا، ان کی اجازت کے بغیر کسی اور کے ساتھ موالات کی۔"

[۳۷۹٤] ۲۰-(۱۳۷۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَّقْرَأُهُ إِلَّا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ - قَالَ: وَصَحِيفَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ - فَقَدْ كَذَبَ، فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا». [راجع: ۳۳۲۷]

[3794] ابراہیم تیمی کے والد یزید بن شریک سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور کہا: جس کا گمان ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے کے سوا ۔ کہا: وہ صحیفہ ان کی تلوار کی نیام سے لٹکا ہوا تھا ۔ کوئی اور چیز ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو وہ جھوٹا ہے۔ اس میں (دیت وغیرہ کے) اونٹوں کی عمریں اور زخموں (کی دیت) سے متعلقہ کچھ چیزیں (لکھی ہوئی) ہیں۔ اور اس میں (یہ لکھا ہوا ہے کہ) نبی ﷺ نے فرمایا: "جبلِ عیر سے لے کر جبلِ ثور تک مدینہ حرم ہے، جس نے اس میں (گمراہی پھیلانے کی) کوئی واردات کی یا واردات کرنے والے کسی شخص کو پناہ دی تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی سفارش قبول کرے گا نہ بدلہ۔ تمام مسلمانوں کی پناہ ایک ہے۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ جس نے اپنے والد کے سوا کسی کی طرف نسبت کی یا (کوئی غلام) اپنے آزاد کرنے والے مالکوں کے سوا کسی اور کا مولیٰ بنا، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی سفارش قبول کرے گا نہ فدیہ۔"

(المعجم ٥) - (بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ) (التحفة ٦)

باب: 5- غلامی سے آزاد کرنے کی فضیلت

[۳۷۹٥] ۲۱-(۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[3795] اسماعیل بن ابی حکیم نے مجھے سعید بن مرجانہ

الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِّنْهَا إِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ».

سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن گردن (مومن غلام جس کی گردن میں غلامی کا طوق تھا) کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس (آزاد کیے جانے والے) کے ہر عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کا وہی عضو آگ سے آزاد فرمائے گا۔“

[٣٧٩٦] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ، حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ».

[3796] علی بن حسین نے سعید بن مرجانہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن گردن کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کے اعضاء میں سے وہی عضو آگ سے آزاد فرمائے گا حتی کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی۔“

[٣٧٩٧] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ، حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ».

[3797] عمر بن (زین العابدین) علی بن حسین (بن علی بن ابی طالب) نے سعید بن مرجانہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے کسی مومن گردن کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے (اس آزاد کرنے والے کا وہی) عضو آگ سے آزاد کرے گا، حتی کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کر دے گا۔“

[٣٧٩٨] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ: حَدَّثَنَا وَاقِدٌ - يَعْنِي أَخَاهُ -: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ - صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا

[3798] واقد بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے علی بن حسین (بن علی بن ابی طالب) کے ساتھی (شاگرد) سعید بن مرجانہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان نے کسی مسلمان کو آزاد کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے (آزاد کیے جانے والے) ہر عضو کے بدلے اس کا

امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُّسْلِمًا، اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ» قَالَ: فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَّهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

وہی عضو آگ سے بچالے گا۔'' (سعید بن مرجانہ نے) کہا: جب میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تو میں نکلا اور علی بن حسین کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انھوں نے اپنا وہ غلام آزاد کر دیا جس (کو خریدنے) کے لیے (عبداللہ) ابن جعفر نے انھیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دینے کی پیش کش کی تھی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ) (التحفة ٧)

باب: 6- والد کو آزاد کرنے کی فضیلت

[٣٧٩٩] ٢٥-(١٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَّالِدًا إِلَّا أَنْ يَّجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ»، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ «وَلَدٌ وَّالِدَهُ».

[3799] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح سمان) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیٹا والد کا حق ادا نہیں کر سکتا، الا یہ کہ اسے غلام پائے، اسے خریدے اور آزاد کر دے۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں: ''کوئی بیٹا اپنے والد کا'' کے الفاظ ہیں۔

[٣٨٠٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُوأَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالُوا: «وَلَدٌ وَّالِدَهُ».

[3800] وکیع، عبداللہ بن نمیر اور ابواحمد زبیری سب نے سفیان سے، انھوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور ان سب نے بھی ''کوئی بیٹا اپنے والد کا'' کے الفاظ کہے۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ کوئی بیٹا جتنی بھی خدمت کرے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ جو مثال دی گئی ہے، اس کا عملاً واقع ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن اگر مرور زمانہ اور حوادث کی بنا پر کبھی ایسی کوئی نوبت آجائے تو بیٹے کے لیے سب سے پہلا کام یہی ہے کہ وہ ہر قیمت پر اپنے والد کو آزاد کرائے۔ ایسا بیٹا واقعتاً اپنے والد کا حق ادا کرنے والا کہلا سکے گا۔ ایک غلام کو آزاد کرنے والا اتنے بڑے اجر کا مستحق ہو جاتا ہے جتنے بڑے اجر کا اپنے والد کا صحیح طور پر حق ادا کرنے والا مستحق ہوتا ہے۔ یہ ایک انسانی جان کی عزت و کرامت ہے جو اللہ نے مقرر کی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْ

''اور اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید وفروخت) کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے۔''

(البقرة 2:275)

کتاب البیوع کا تعارف

تجارت انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ہے۔ انسانوں کو ہر وقت مختلف اشیاء کی ضرورت رہتی ہے۔ وہ ایسی تمام اشیاء بیک وقت حاصل کر کے ان تمام کا ذخیرہ نہیں کرسکتا۔ بعض اشیاء کو زیادہ مقدار میں ذخیرہ کیا ہی نہیں جاسکتا، اس لیے ایسے لوگوں کی موجودگی جو مختلف اشیاء کو لائیں، رکھیں اور ضرورت مندوں کو قیمتاً مہیا کریں ناگزیر ہے۔

خرید وفروخت کے معاملات اگر انصاف پر مبنی، دھوکے اور فریب سے پاک اور ضرر سے محفوظ ہوں تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا ہوتا نہیں۔ انسانی معاشرے میں تجارت کی تاریخ جتنی پرانی ہے، تجارت کی آڑ میں لوگوں کے استحصال کی تاریخ بھی تقریباً اتنی ہی پرانی ہے۔ اسلام کا مشن یہی ہے کہ انسانی زندگی کے تمام معاملات عدل وانصاف، انسانوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ اور اجتماعی اور انفرادی فلاح و بہبود پر استوار کیے جائیں۔ انسانی تاریخ میں تجارت کو سب سے پہلے ان بنیادوں پر استوار کرنے کا سہرا اسلام کے سر ہے۔

بعثت سے پہلے عرب سمیت پوری دنیا میں ایسے سودوں، خرید وفروخت کی ایسی صورتوں کی بھرمار تھی جن میں کسی نہ کسی فریق کو شدید نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔ خرید وفروخت کے طریقوں میں دھوکا شامل تھا۔ اس حوالے سے کیے گئے معاہدوں میں فریب موجود تھا۔ قیمت اور اشیاء، اجناس، منفعت یا خدمات جن کا لین دین ہوتا تھا، ان سب میں فریب شامل تھا۔ عرب میں فریب پر مبنی بیع کی جو صورتیں رائج تھیں ان میں ملامسہ اور منابذہ بھی تھیں۔ اگر خریدار غور کیے بغیر کپڑے کو چھو لے تو بیع پکی ہوگئی، مثلاً: ''تم اپنا کپڑا میری طرف پھینک دو، میں اپنا کپڑا تمھاری طرف پھینک دیتا ہوں'' سودا پکا ہوگیا، جس کی جو قسمت اسے مل جائے گا۔ ''میں ایک کنکری پھینکوں گا جس کپڑے کی جس لمبائی تک جائے گی، وہ تمھارا۔'' اس میں سوچنے سمجھنے کی گنجائش نہ صحیح پیمائش کی۔ وہ ایسی چیزوں کی بیع بھی کر لیتے تھے جو ابھی وجود میں نہیں آئیں، اس کا دیکھنا ممکن نہ پرکھنا، مثلاً: یہ کہ یہ اونٹنی بچہ دے گی، وہ حاملہ ہو کر پھر بچہ دے گی وہ تمھارا ہوگا۔ یہ حبل الحبلہ کی بیع کہلاتی تھی۔

مصنوعی طریقے سے قیمت بڑھانے کے حیلے کیے جاتے تھے۔ اب بھی کیے جاتے ہیں۔ فرضی گاہک کھڑے کر کے ضرورت کی چیزوں کی قیمتیں بڑھائی جاتی تھیں۔ اسے نجش کہا جاتا تھا۔ اب اشتہار بازی کے ذریعے باور کرایا جاتا ہے کہ فلاں چیز آپ کی شدید ضرورت ہے۔ مصنوعی قلت پیدا کر کے قیمتوں میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ خریدنے میں بھی فریب کا چلن تھا۔ راستے میں جا کر، منڈی کے بھاؤ سے بے خبر مال لانے والوں سے اشیاء خریدنا، جو شخص منڈی کے ریٹ پر اپنی اشیاء فروخت کرنا چاہتا ہے، اسے زیادہ قیمت کا لالچ دے کر فروخت کی ذمہ داری لینا اور قیمتیں بڑھا کر خود فائدہ اٹھانا اور مہنگائی پیدا کرنا۔ دودھ دینے والے جانور

کے تھنوں میں دودھ روک کر زیادہ قیمت پر بیچنا، اشیاء کو تولے یا ناپے بغیر ان کا سودا کر لینا، باغ کے درختوں پر بور لگتے ہی یا اس سے بھی پہلے ان کے پھل کا سودا کر دینا چاہے بور ہی نہ لگے، یا لگے تو آندھی یا بیماری وغیرہ کا شکار ہو کر ضائع ہو جائے۔ فصل پکنے کے بعد اناج اکٹھا کر کے وزن یا ماپ سے بیچنے کی بجائے کھڑی فصل کو اناج کی متعین مقدار کے عوض بیچ دینا، چیز کا عیب چھپا کر دھوکے سے بیچ دینا، غیر منصفانہ طریقے سے زمین کو اجرت پر دینا، یہ سب دھوکے اور فریب کی صورتیں معاشرے میں رائج تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فریب پر مبنی لین دین کی تمام صورتوں کو حرام قرار دیا۔ دیکھ بھال کر، پرکھ کر اور تسلی سے قیمت چکا کر سودا کرنے کے طریقے رائج فرمائے۔ لین دین کرنے والے فریقوں کو سودا ہو جانے کے بعد بھی مناسب وقفے تک اس کی واپسی کا اختیار دیا۔ عیب اور دھوکے کی بنا پر پتہ لگنے تک واپسی کو یقینی بنایا۔ غرض چیز، قیمت، خریدار، فروخت کرنے والے، خرید وفروخت کی صورت اور شرائط، تمام اجزائے بیع کے حوالے سے دیانت و امانت، شفافیت، حقوق کی پاسداری اور کسی بھی غلطی کے ازالے کو یقینی بنایا۔ ان اصلاحات کے بعد دنیا بھر میں مسلمانوں کا اندازِ تجارت انتہائی مقبول ہو گیا۔ مسلمان تاجر اسلامی معاشرے کے نقیب بن گئے اور عالمی تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ پوری دنیا نے ان میں سے اکثر اصولوں کو تجارت کی بنیاد کے طور پر اپنا لیا۔ بعض معاشروں نے البتہ سود اور حرام چیزوں کی خرید وفروخت کو نئی سے نئی صورتوں میں نہ صرف جاری رکھا بلکہ ان کے ذریعے سے دنیا بھر کا استحصال کیا اور ابھی تک جاری رکھے ہوئے ہیں۔ لین دین کے پورے نظام کا بغور جائزہ لیا جائے تو انصاف اور اجتماعی فلاح کی ضمانت انھی اصولوں پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے جو اسلام نے رائج کیے ہیں۔ افسوس کہ خود مسلمان انصاف اور فلاح کے ان اصولوں کو چھوڑ کر ظالمانہ طریقوں پر عمل پیرا ہو گئے اور تجارت میں بھی شدید پسماندگی کا شکار ہو گئے۔ دوسرے معاشروں نے جس حد تک دیانت و امانت کے اسلامی اصولوں کو اپنایا اسی نسبت سے وہ آگے بڑھ گئے۔ صحیح مسلم کی کتاب البیوع کے بعد کتاب المساقاۃ والمزارعۃ بھی لین دین کے اصولوں پر محیط ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٢١- كِتَابُ الْبُيُوعِ

لین دین کے مسائل

(المعجم ١) - (بَابُ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ) (التحفة ١)

باب: 1- ملامسہ اور منابذہ کی بیع باطل ہے

[٣٨٠١] ١-(١٥١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

[3801] محمد بن یحییٰ بن حبان نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ کی بیعوں سے منع فرمایا۔

[٣٨٠٢] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[3802] ابو زناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3803] حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٠٤] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3804] ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٠٥] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: اَلْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ، أَمَّا الْمُلَامَسَةُ: فَأَنْ يَّلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأَمُّلٍ، وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَّنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ، وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا إِلٰى ثَوْبِ صَاحِبِهِ.

[3805] عمرو بن دینار نے عطاء بن میناء سے روایت کی کہ انھوں نے ان (عطاء) کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: دو قسم کی بیعوں (یعنی) ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا گیا ہے۔ ملامسہ یہ ہے کہ دونوں (بیچنے والے اور خریدنے والے) میں سے ہر ایک بغیر سوچے (اور غور کیے) اپنے ساتھی کے کپڑے کو چھوئے، اور منابذہ یہ ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور کسی نے بھی اپنے ساتھی کے کپڑے کو (جس کے ساتھ اس کے کپڑے کا تبادلہ ہو رہا ہے) نہ دیکھا ہو۔ (اور اسی سے بیع کی تکمیل ہو جائے۔)

[٣٨٠٦] ٣-(١٥١٢) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ: نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ، وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ، وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، وَيَكُونُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ.

[3806] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں دو قسم کی بیعوں اور دو قسم کے پہناووں سے منع فرمایا: بیع میں آپ نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کے کپڑے کو دن میں یا رات میں اپنے ہاتھ سے چھوئے اور اس کے علاوہ اسے الٹ کر بھی نہ دیکھے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کی طرف اپنا کپڑا پھینکے اور دوسرا اس کی طرف اپنا کپڑا پھینکے اور بغیر دیکھے اور (بغیر حقیقی) رضامندی کے یہی ان کی بیع ہو۔

فوائد و مسائل: ① ملامسہ، لمس (چھونے) سے ہے اور منابذہ، نبذ (پھینکنے) سے ہے۔ خرید و فروخت سوچ سمجھ کر، مکمل

رضامندی سے کیے ہوئے تبادلے کا نام ہے۔ جوئے کی طرح آنکھیں بند کر کے قسمت پر بھروسہ کرنے کا نام نہیں ہے۔ بیع کے جاہلی طریقوں میں جوئے کا عنصر موجود ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو ختم کر کے حقیقی تجارت کو فروغ دینے کا اہتمام فرمایا۔② خرید نے اور بیچنے والے دونوں کی مکمل رضامندی کے لیے ضروری ہے کہ چیز اور اس کی قیمت کو اچھی طرح دیکھنے، پرکھنے، اس کی قیمت کا اندازہ کرنے اور اس کے بعد فیصلے کرنے کے حوالے سے کسی طرح کی رکاوٹ موجود نہ ہو۔ اس تمام عمل کے لیے فریقین کو پرکھنے، سوچنے اور سمجھنے کا پورا موقع ملے۔ اس موقع کو محدود یا کسی غیر منصفانہ شرط کے ذریعے سے ختم نہ کیا گیا ہو۔

[٣٨٠٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3807] صالح نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢) - (بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِي فِيهِ غَرَرٌ) (التحفة ٢)

باب: 2- کنکر پھینک کر بیع کرنا اور ایسی بیع کرنا جس میں دھوکا ہو، باطل ہیں

[٣٨٠٨] ٤-(١٥١٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

[3808] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینک کر بیع کرنے اور دھوکے والی بیع سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: کنکر کے ذریعے سے بیچی جانے والی چیز، مثلاً: زمین یا کپڑے وغیرہ کی لمبائی کا تعین کرنا، یا کنکر پھینکنے کے ذریعے سے سوچنے سمجھنے کا پورا موقع دیے بغیر بیع ہو جانے کا فیصلہ کر دینا سب دھوکے اور فریب کے ضمن میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی جس طریقے سے دھوکا دیا جائے، وہ بیع کو فاسد کر دیتا ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ) (التحفة ٣)

باب: 3- حبل الحبلہ کی بیع حرام ہے

[٣٨٠٩] ٥-(١٥١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

[3809] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ

وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ.

(بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

[٣٨١٠] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجَزُورِ إِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ: أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ.

[3810] عبیداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: اہل جاہلیت اونٹ کے گوشت کی حبل الحبلہ تک بیع کرتے تھے۔ اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی (مادہ) بچہ جنے، پھر وہ بچہ جو پیدا ہوا ہے، حاملہ ہو (اس کی یا اس کے گوشت کی بیع) تو اللہ کے رسول ﷺ نے انھیں اس سے منع فرما دیا۔

فائدہ: یہ غیر موجود اور غیر متعین چیز کی بیع ہے۔ اس کا وجود میں آنا ضروری نہیں۔ اونٹنی کا بچہ ضائع ہو سکتا ہے، مر سکتا ہے، پھر آگے اس کا حاملہ ہونا یقینی نہیں۔ وہ بچہ کتنے وزن کا ہوگا وغیرہ وغیرہ سب کچھ غیر متعین ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَسَوْمِهِ عَلٰى سَوْمِهِ، وَتَحْرِيمِ النَّجْشِ، وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ) (التحفة ٤)

باب: 4- (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرنا، اس کے سودے پر سودا بازی کرنا، بھاؤ چڑھانے کے لیے قیمت لگانا اور جانور کے تھنوں میں دودھ روکنا حرام ہے

[٣٨١١] ٧-(١٤١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ». [راجع: ٣٤٥٤]

[3811] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے۔''

[٣٨١٢] ٨-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ

[3812] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ، إِلَّا أَنْ يَّأْذَنَ لَهُ».

بیع نہ کرے اور نہ اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام بھیجے، الّا یہ کہ وہ اسے اجازت دے۔"

[٣٨١٣] ٩-(١٥١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِ».

[3813] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں علاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عبدالرحمٰن) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی مسلمان کسی مسلمان کے سودے پر سودا بازی نہ کرے۔"

[٣٨١٤] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ، وَفِي رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ: عَلٰى سِيمَةِ أَخِيهِ.

[3814] احمد بن ابراہیم دورقی نے مجھے یہی حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے علاء اور سہیل سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے اپنے اپنے والد (عبدالرحمٰن بن یعقوب اور ابوصالح سمان) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز ہمیں محمد بن مثنیٰ نے یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالصمد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز عبیداللہ بن معاذ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے کیے گئے سودے پر سودا کرے، اور دورقی کی روایت میں (سَوْمِ أَخِيهِ کے بجائے) سِيمَةِ أَخِيهِ (چھوٹے سے سودے) کے الفاظ ہیں۔

[٣٨١٥] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

[3815] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیع کے لیے قافلے کے ساتھ

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ، وَّلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَّلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَّلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ».

راستے میں (جا کر) ملاقات نہ کی جائے، نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کرے، نہ خریدنے کی نیت کے بغیر محض بھاؤ بڑھانے کے لیے قیمت لگاؤ، نہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے اور نہ تم اونٹنی اور بکری کا دودھ روکو، جس نے انھیں اس کے بعد خرید لیا تو ان کا دودھ دوہنے کے بعد اسے دو باتوں کا اختیار ہے: اگر اسے وہ پسند ہے تو اسے رکھ لے اور اگر اسے ناپسند ہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔"

فوائد و مسائل: ① یہ سب صورتیں دھوکے سے محفوظ آزادانہ خرید و فروخت کے خلاف ہیں۔ تجارت کا نظام جس قدر دیانت پر مبنی دھوکے اور مداخلت سے پاک ہوگا اتنا زیادہ تجارت کو فروغ ہوگا۔ ② دودھ دینے والے جانور کی بیع میں خریدنے والے کو جو دھوکا محسوس ہو سکتا ہے، اس کا انتہائی منصفانہ حل دیا گیا کہ جانور واپس ہو جائے اور اس کا جو دودھ حاصل کیا گیا ہے، اس کا معاوضہ ادا کر دیا جائے۔ اس سے مزید جھگڑے کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔

[٣٨١٦] ١٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّي لِلرُّكْبَانِ، وَأَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ، وَأَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ.

[3816] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (تجارتی) قافلوں کو آگے جا کر (ان کے راستوں میں) ملنے سے، شہری کو کسی دیہاتی کے لیے بیع کرنے سے، عورت کو اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ کرنے سے، محض بھاؤ چڑھانے کے لیے قیمت لگانے سے، جانور کے تھنوں میں دودھ روکنے سے، اور اپنے بھائی کے کیے گئے سودے پر سودا کرنے سے، منع فرمایا۔

[٣٨١٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَّوَهْبٍ: نُهِيَ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ: أَنَّ

[3817] غندر، وہب بن جریر اور عبدالصمد بن عبدالوارث سب نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ شعبہ سے روایت کردہ معاذ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، غندر اور وہب کی حدیث میں (مجہول کے صیغے کے ساتھ) ہے: "منع کیا گیا ہے" اور عبدالصمد کی حدیث میں (معروف کے صیغے کے ساتھ) ہے: "رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔"

رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى ـ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[٣٨١٨] ١٣-(١٥١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ.

[3818] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (خریدنے کے ارادے کے بغیر) بھاؤ چڑھانے کے لیے قیمت لگانے سے منع فرمایا۔

(المعجم ٥) - **(بَابُ تَحْرِيمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ)**

(التحفة ٥)

باب: 5- باہر سے لایا جانے والا سامان (راستے میں جا کر) خریدنا حرام ہے

[٣٨١٩] ١٤-(١٥١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْأَسْوَاقَ. وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّي.

[3819] ابن ابی زائدہ، یحییٰ بن سعید اور (عبداللہ) ابن نمیر، ان سب نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ بازار میں پہنچنے سے پہلے سامان حاصل کیا جائے۔ یہ ابن نمیر کے الفاظ ہیں اور دوسرے دونوں نے کہا: نبی ﷺ نے (سامانِ تجارت لانے والوں کو) راستے میں جا کر ملنے سے منع فرمایا۔

[٣٨٢٠] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ.

[3820] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے عبیداللہ سے ابن نمیر کی روایت کردہ حدیث کے مانند روایت کی۔

[٣٨٢١] ١٥-(١٥١٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ.

[3821] حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (راستے میں) جا کر سامان تجارت لینے سے منع فرمایا۔

[٣٨٢٢] ١٦-(١٥١٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ

[3822] ہُشَیم نے ہمیں ہشام سے خبر دی، انھوں نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ.

روایت کی، انھوں نے کہا: رسول ﷺ نے (راستے میں) جا کر باہر سے لائے جانے والے سامان تجارت کو حاصل کرنے سے منع فرمایا۔

[٣٨٢٣] ١٧-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ، فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرٰى مِنْهُ، فَإِذَا أَتٰى سَيِّدُهُ السُّوقَ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ».

[3823] ابن جریج نے کہا: مجھے ہشام قردوسی نے ابن سیرین سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سامانِ تجارت کو راستے میں جا کر حاصل نہ کرو۔ جس نے باہر مل کر ان سے سامان خرید لیا، تو جب اس کا مالک بازار میں آئے گا تو اسے (بیع کو برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہوگا۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي) (التحفة ٦)

باب: 6- شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنا حرام ہے

[٣٨٢٤] ١٨-(١٥٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ».

وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

[3824] ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زُہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (سند) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔''

زہیر نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے بیع کرے۔

[٣٨٢٥] ١٩-(١٥٢١) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ، وَأَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

[3825] طاوس کے بیٹے نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ باہر نکل کر قافلے والوں سے ملا جائے اور اس سے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے بیع کرے۔ (طاوس نے) کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کے فرمان: ''کوئی شہری

قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ: حَاضِرٌ لِّبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُنْ لَّهُ سِمْسَارًا.

دیہاتی کی طرف سے (بیع نہ کرے)'' کا کیا مفہوم ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ اس کا دلال نہ بنے۔

فائدہ: سمسار (دلال) سے مراد وہ آدمی ہے جو بیچنے اور خریدنے والے کے درمیان آ کر قیمت وغیرہ کے حوالے سے طرفین کو راضی کرتا ہے اور عام طور پر دونوں سے اجرت لیتا ہے۔ وہ صرف بیچنے والے کا وکیل بھی بنے تو نہ صرف خود اجرت لے کر قیمت بڑھانے کا سبب بنتا ہے بلکہ زیادہ قیمت حاصل کرنے کے لیے مال روکنے کا سبب بھی بنتا ہے۔ بعض علماء اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ محض بولی لگانے والا سمسار نہیں، بلکہ بیچنے کے لیے سارے عمل کو اپنے کنٹرول میں لینے والا سمسار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مقصود یہ ہے کہ آزادانہ خرید وفروخت میں مداخلت روکی جائے۔ ہمارے ہاں آڑھتی بولی لگانے سے آگے بڑھ کر پورے مداخلت کار بنتے ہیں اور دونوں طرف سے پیسے اور چیزیں بٹورتے ہیں جو ممنوع ہے۔

[٣٨٢٦] ٢٠-(١٥٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ». غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى: «يُرْزَقُ».

[3826] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور احمد بن یونس نے کہا: ہمیں ابوخیثمہ زہیر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے بیع نہ کرے۔ لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے سے رزق دیتا ہے۔'' البتہ یحییٰ کی روایت میں (مجہول کے صیغے کے ساتھ) ہے: ''رزق دیا جاتا ہے۔''

[٣٨٢٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3827] سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٢٨] ٢١-(١٥٢٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نُهِينَا أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَّإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ.

[3828] یونس نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے بیع کرے، خواہ وہ اس کا بھائی ہو یا والد۔

[٣٨٢٩] ٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ

[3829] ابن عون نے ہمیں محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے۔

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: نُهِينَا عَنْ أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

(المعجم ٧) - (بَابُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ) (التحفة ٧)

باب: 7- جس جانور کا دودھ روکا گیا ہو، اس کی بیع

[٣٨٣٠] ٢٣-(١٥٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا، فَلْيَحْلُبْهَا، فَإِنْ رَّضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ».

[3830] موسیٰ بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دودھ روکی گئی بھیڑ (یا بکری) خرید لی تو وہ اسے لے کر گھر واپس آئے اور اس کا دودھ نکالے، اگر وہ اس کے دودھ دینے سے راضی ہو تو اسے رکھ لے، ورنہ کھجور کے ایک صاع سمیت اسے واپس کر دے۔''

فائدہ: جانور کو وقت پر دوہنے کے بجائے زیادہ وقت کے لیے دودھ اس کے تھنوں میں روکا جائے تو دیکھنے میں یہی معلوم ہوگا کہ یہ بہت دودھ دینے والا جانور ہے۔ اگر کوئی اس طرح کا جانور خرید لاتا ہے تو حدیث کی رو سے زیادہ سے زیادہ تین دنوں تک خریدار کو اختیار رہتا ہے کہ اگر وہ سمجھے کہ زیادہ دودھ ظاہر کرنے کے لیے اس جانور کا دودھ روکا گیا تھا تو وہ اسے واپس کر دے اس کے ساتھ چونکہ اس نے دودھ استعمال کیا ہے، اس لیے کھجور (جو اس وقت وہاں کا عام کھانا تھا) کا ایک صاع بھی دے دے جو تقریباً سوا دو کلو بنتا ہے، اور اپنی قیمت واپس کر لے۔

[٣٨٣١] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ».

[3831] سہیل کے والد (ابو صالح) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایسی بھیڑ (یا بکری) خرید لی جس کا دودھ روکا گیا ہے تو اسے تین دن تک اس کے بارے میں اختیار ہے، اگر چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع بھی واپس کرے۔''

[٣٨٣٢] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَّعْنِي الْعَقَدِيَّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ

[3832] قرہ نے ہمیں محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ رَّدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، لَّا سَمْرَاءَ».

دودھ روکی ہوئی بھیڑ (یا بکری) خرید لی تو اسے تین دن تک اختیار ہے۔ اگر وہ اسے واپس کرے تو اس کے ساتھ غلے کا ایک صاع بھی واپس کرے، گندم کا نہیں۔"

فائدہ: اس وقت مدینہ میں شامی گندم، سمراء کی قیمت زیادہ تھی۔ آپ ﷺ نے دودھ کے بدلے میں عام طور پر کھائے جانے والے کھانے، اور وہ عرب کے اکثر حصوں میں کھجور تھی، کا ایک صاع دینے کا حکم دیا۔ کھجور اس وقت گندم وغیرہ سے سستی تھی۔ اس حدیث میں طعام کا لفظ آیا ہے۔ اس لیے امام مالک ؒ نے کہا ہے کہ کسی علاقے میں جو عام کھانا ہو اس کا ایک صاع دودھ کی قیمت کے طور پر دے دے۔ دودھ جتنا بھی ہو، یہی واپس کرے۔

[٣٨٣٣] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا، وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، لَّا سَمْرَاءَ».

[3833] سفیان نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خرید لی، اسے دو باتوں کا اختیار ہے۔ اگر چاہے تو اسے رکھ لے اور اگر چاہے تو اسے واپس کر دے، اور کھجور کا ایک صاع بھی واپس کر دے، گندم کا نہیں۔"

[٣٨٣٤] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ».

[3834] عبدالوہاب نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، لیکن انھوں نے کہا: "جس نے (دودھ روکی ہوئی) کوئی بھیڑ یا بکری خریدی اسے اختیار ہے۔"

[٣٨٣٥] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَا أَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُّصَرَّاةً أَوْ شَاةً مُّصَرَّاةً، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا، إِمَّا هِيَ، وَإِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ».

[3835] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، اس کے بعد انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی دودھ روکی گئی اونٹنی یا بھیڑ (یا بکری) خرید لے تو اسے اس کا دودھ نکالنے کے بعد دو باتوں کا اختیار ہے یا تو وہ (جانور) لے لے ورنہ کھجور کے ایک صاع سمیت اسے واپس کر دے۔"

(المعجم ٨) - (بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ) (التحفة ٨)

باب: 8- خریدے گئے سامان کو قبضے میں لینے سے پہلے آگے بیچنا باطل ہے

[۳۸۳٦] ۲۹-(۱۵۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوالرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ».

[3836] حماد نے ہمیں عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے پورا کر لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کرے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ہر چیز کو اسی کے مانند خیال کرتا ہوں۔

[۳۸۳۷] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3837] سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری دونوں نے عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق روایت کی۔

[۳۸۳۸] ۳۰-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ».

[3838] معمر نے ابن طاوس سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے فروخت نہ کرے حتی کہ اسے اپنے قبضے میں لے لے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ہر چیز کو غلے کی طرح سمجھتا ہوں۔

[۳۸۳۹] ۳۱-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[3839] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکُریب اور اسحاق بن

شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ».

ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی۔اسحاق نے کہا: ہمیں خبر دی اور دیگر نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ وکیع نے سفیان سے، انھوں نے ابن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلہ خریدے تو اسے آگے فروخت نہ کرے حتی کہ اسے ماپ (کر قبضے میں لے) لے۔''

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ؟ فَقَالَ: أَلَا تَرَاهُمْ يَبْتَاعُونَ بِالذَّهَبِ، وَالطَّعَامُ مُرْجًا؟.

(طاوس نے کہا:) میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیوں؟ انھوں نے جواب دیا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ سونے کے عوض (غلہ) خریدتے ہیں حالانکہ غلہ مؤخر ہوتا ہے۔

وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ: مُرْجًا.

ابوکریب نے اپنی حدیث میں ''مؤخر ہوتا ہے'' نہیں کہا۔

[٣٨٤٠] ٣٢-(١٥٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ». [انظر: ٣٨٤٢، ٣٨٤٤]

[3840] عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں مالک نے حدیث سنائی۔ اور یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی کہ نافع سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو پورا حاصل کرنے سے پہلے اسے فروخت نہ کرے۔''

[٣٨٤١] ٣٣-(١٥٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ، فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَّأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ، إِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ، قَبْلَ أَنْ نَّبِيعَهُ. [انظر: ٣٨٤٣، ٣٨٤٦]

[3841] یحییٰ بن یحییٰ نے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم غلہ خریدا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم پر ایسے آدمی مقرر فرماتے جو ہمیں حکم دیتے کہ اسے فروخت کرنے سے پہلے اس جگہ سے جہاں ہم نے اسے خریدا تھا، کسی دوسری جگہ منتقل کریں۔

[٣٨٤٢] ٣٤-(١٥٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ -

[3842] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو وہ اسے پورا کر لینے تک آگے فروخت نہ کرے۔''

وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ». [راجع: ٣٨٤٠]

[٣٨٤٣] (١٥٢٧) قَالَ: وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَّبِيعَهُ حَتّٰى نَنْقُلَهُ مِنْ مَّكَانِهِ. [راجع: ٣٨٤١]

[3843] نیز انھوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: ہم اہل قافلہ سے بغیر ماپ (اور وزن) کے غلہ خریدا کرتے تھے تو رسول ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم اسے، اس کی جگہ سے منتقل کرنے سے پہلے، آگے فروخت کریں۔

[٣٨٤٤] ٣٥-(١٥٢٦) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ». [راجع: ٣٨٤٠]

[3844] عمر بن محمد نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو اسے پورا کر لینے اور اپنے قبضے میں لینے سے پہلے فروخت نہ کرے۔''

[٣٨٤٥] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَقَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ-، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ».

[3845] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول ﷺ اللہ نے فرمایا: ''جو شخص غلّہ خریدے تو اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کرے۔''

[٣٨٤٦] ٣٧-(١٥٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا، أَنْ يَّبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتّٰى يُحَوِّلُوهُ. [راجع: ٣٨٤١]

[3846] معمر نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اگر وہ (وزن اور ماپ کے بغیر) اندازے سے (ڈھیر کی صورت میں) غلہ خریدتے اور اس کو منتقل کرنے سے پہلے اسی جگہ فروخت کرتے تو اس پر ان کو مار پڑتی تھی۔

[٣٨٤٧] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

[3847] یونس نے مجھے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ ان کے

ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذَا ابْتَاعُوا طَعَامًا جِزَافًا، يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ ذٰلِكَ، حَتّٰى يُؤْوُوهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ.

والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کو دیکھا کہ جب وہ (ناپ تول کے بغیر) اندازے سے غلہ خریدتے تو اس بات پر انھیں مار پڑی تھی کہ وہ اس کو گھروں میں منتقل کرنے سے پہلے، اسی جگہ اسے بیچیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا، فَيَحْمِلُهُ إِلٰى أَهْلِهِ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد اندازے سے غلہ خریدتے، پھر اسے اپنے گھر اٹھا لاتے۔

فائدہ: عربوں میں یہ دستور تھا، افریقہ میں اب بھی موجود ہے کہ اشیاء کی ڈھیریاں بنا کر انھیں ڈھیری کی صورت میں بیچا جاتا ہے۔ خریداروں کو اس کی مقدار کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں کی وہیں، اسی طرح ڈھیری یا ڈھیروں کی صورت میں آگے خرید وفروخت شروع ہو جائے تو اس میں کئی طرح سے دھوکے کا اندیشہ موجود ہوتا ہے۔ اصل مالک اور قابض کے حوالے سے دھوکا ہو سکتا ہے۔ اس ڈھیری کے اندر کے حصے میں چیزوں کی کیفیت کیا ہے، اگر کوئی بھی اس ڈھیری کو منتقل نہیں کرتا اور اس میں کوئی خرابی ہے تو کسی کو حقیقت کا پتہ نہیں چل سکے گا اور آخر کار کوئی بھی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔ ڈھیری کو منتقل کرنے کی صورت میں پہلے خریدار ہی کو اندر کی حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے اور سب سے پہلے بیچنے والے پر اس کی ذمہ داری کا تعین ہو جاتا ہے۔ جس صورت میں بھی دھوکے کا اندیشہ ہو، اس کا ازالہ ضروری ہے۔ آج کل بھی بند بوریوں اور ان سے زیادہ پھلوں کی پیٹیوں کی فروخت میں دھوکا جاری ہے۔ آگے بیچنے سے پہلے اس صورت میں لی جانے والی چیزوں کو پورا کر لینا اور سنبھال لینا ضروری ہے۔

[٣٨٤٨] ٣٩-(١٥٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ».

[3848] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر اور ابوکریب نے کہا: ہمیں زید بن حباب نے ضحاک بن عثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے بُکیر بن عبداللہ بن اشج سے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو اسے ناپ کر لے لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کرے۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: «مَنِ ابْتَاعَ».

ابوبکر کی روایت میں (مَنِ اشْتَرٰی کی بجائے) مَنِ ابْتَاعَ کے الفاظ ہیں (معنی ایک جیسے ہیں۔)

[٣٨٤٩] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ

[3849] عبداللہ بن حارث مخزومی نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ضحاک بن عثمان نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے حدیث

الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ: أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَا فَعَلْتُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ، وَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى. قَالَ: فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ، فَنَهٰى عَنْ بَيْعِهَا.

بیان کی، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے مروان سے کہا: تم نے سودی تجارت حلال کر دی ہے؟ مروان نے جواب دیا: میں نے ایسا کیا کیا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ادائیگی کی دستاویزات (چیکوں) کی بیع حلال قرار دی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مکمل قبضہ کرنے سے پہلے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ کہا: اس پر مروان نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ان (چیکوں) کی بیع سے منع کر دیا۔

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَنَظَرْتُ إِلٰى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ.

سلیمان نے کہا: میں نے محافظوں کو دیکھا وہ انھیں لوگوں کے ہاتھوں سے واپس لے رہے تھے۔

فوائد ومسائل: ① "صَکّ" ایسا کاغذ تھا جس پر لکھا ہو کہ فلاں کو فلاں وقت اتنے پیسے یا اتنی مقدار میں فلاں چیز ادا کر دی جائے گی۔ ایسی دستاویزات لوگوں کے وظائف کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے جاری کی جاتی تھیں اور مقررہ وقت پر بیت المال سے ان کی ادائیگی کی جاتی تھی۔ موجودہ دور کا چیک معمولی فرق کے ساتھ لفظاً اور معناً وہی دستاویز ہے۔ اس پر تحریر شدہ رقم یا اشیاء کی وصولی سے پہلے اس کو آگے بیچ دیا جاتا تھا۔ یا اس کے ذریعے سے ادائیگی کر دی جاتی تھی۔ جس کے نام چیک ہو اسی کو وصول کرنا چاہیے، اس کی خرید و فروخت، حالات اور بقیہ مہلت کے مطابق لکھی ہوئی رقم سے کم و بیش ہونے کا امکان بھی موجود رہتا تھا۔ ② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فقاہت ہے کہ مروان سمیت کسی کو صکوک (چیکوں) کی بیع میں جو خرابی نظر نہ آئی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے اسے جان لیا اور عامل کے حکم کے خلاف فتویٰ ہی نہیں دیا بلکہ اس کی حرمت کو بھی واضح کر دیا۔ جو لوگ محض حدیث پر عمل سے احتراز کے لیے راویِ حدیث کی حیثیت سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ وہ فتویٰ نہ دیتے تھے، غیر فقیہ تھے، انھیں سوچنا چاہیے۔ ③ وہ چیک ان لوگوں کو واپس کر دیے گئے تھے جنھوں نے ان کو بیچا تھا۔ (الموطأ للإمام مالك: 641/2 وشرح صحيح مسلم للهرري: 61/17)

[٣٨٥٠] ٤١-(١٥٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ».

[3850] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "جب تم غلہ خریدو تو اسے پوری طرح قبضے میں لینے سے پہلے نہ بیچو۔"

(المعجم ٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ) (التحفة ٩)

باب:9- نامعلوم مقدار میں کھجور کے ڈھیر کو (متعین مقدار کی) کھجوروں کے عوض بیچنا حرام ہے

[٣٨٥١] ٤٢-(١٥٣٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا، بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ.

[3851] ابن وہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہ ابوزبیر نے انھیں خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی اس ڈھیری کو، جس کا ماپ معلوم نہیں، کھجوروں کے معین ماپ کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

[٣٨٥٢] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: مِنَ التَّمْرِ، فِي آخِرِ الْحَدِيثِ.

[3852] روح بن عبادہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے ابوزبیر سے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا...... اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند، لیکن انھوں نے حدیث کے آخر میں مِنَ التَّمْرِ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ) (التحفة ١٠)

باب: 10- مجلس (ایک جگہ موجودگی) ختم ہونے سے پہلے بیچنے یا خریدنے والے کو سودا واپس کرنے کا اختیار ہے

[٣٨٥٣] ٤٣-(١٥٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ».

[3853] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بیع کرنے والے دونوں میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی کے خلاف (بیع فسخ کرنے کا) اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، الا یہ کہ اختیار والی بیع ہو۔''

فائدہ: جس سودے میں یہ اختیار باہمی طے شدہ طریقے پر استعمال کر لیا گیا ہو یا آیندہ مقررہ وقت تک استعمال ہونا ہو، اس کا اختیار مجلس ختم ہونے تک یا دوسرے الفاظ میں ایک دوسرے سے الگ ہو جانے تک نہیں ہوگا، جس طرح طے ہوا، اس کے مطابق

ہوگا۔ لیکن ایسی بیع جس میں طرفین کی جانب سے واپسی کا اختیار طے نہ ہو، اس میں یہ اختیار خریدار اور بیچنے والے کی علیحدگی تک موجود رہے گا۔

[۳۸۵٤] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ.

[3854] عبیداللہ، ایوب، یحییٰ بن سعید اور ضحاک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، نافع سے امام مالک کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[۳۸۵۵] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ».

[3855] لیث نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جب دو آدمی باہم بیع کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں اور اکٹھے ہوں۔ یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، اگر ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے اور اسی پر دونوں بیع کر لیں تو بیع لازم ہوگئی، اور اگر باہم بیع کرنے کے بعد دونوں جدا ہوئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو ترک نہیں کیا تو بھی بیع لازم ہوگئی۔“

[٣٨٥٦] ٤٥-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ نَافِعٌ؛ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ».

زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَّا يُقِيلَهُ، قَامَ فَمَشٰى هُنَيْئَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ.

[3856] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر دونوں نے سفیان سے روایت کی۔ زہیر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے (حدیث) املا کرائی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو بیع کرنے والے باہم خرید وفروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اپنی بیع (ختم کرنے) کا اختیار ہے جب تک وہ باہم جدا نہ ہوں یا ان کی بیع اختیار سے ہوئی ہو (انھوں نے اختیار استعمال کر لیا ہو۔) اگر ان کی بیع اختیار سے ہوئی ہے تو لازم ہو گئی ہے۔''

ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ نافع نے کہا: جب وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کسی آدمی سے بیع کرتے اور چاہتے کہ وہ آدمی ان سے بیع کی واپسی کا مطالبہ (اقالہ) نہ کرے تو وہ (خیار مجلس ختم کرنے کے لیے) اٹھتے، تھوڑا سا چلتے، پھر اس کے پاس واپس آ جاتے۔

[٣٨٥٧] ٤٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ».

[3857] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بیع کرنے والوں کے درمیان (اس وقت تک) بیع (لازم) نہیں ہوتی، یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں، الا یہ کہ خیار (اختیار) والی بیع ہو۔'' (جس میں خیار کی مدت طے کر لی جائے یا اختیار استعمال کر کے بیع کو پکا کر لیا جائے۔)

(المعجم ١١) - (بَابُ الصِّدْقِ فِي الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ) (التحفة ١١)

باب: 11- بیع میں سچ بولنا اور حقیقت حال کو واضح کرنا

[٣٨٥٨] ٤٧-(١٥٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح:

[3858] ابو خلیل نے عبداللہ بن حارث سے، انھوں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ

وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا».

سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''بیع کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور حقیقت کو واضح کریں تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے، اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور (عیب وغیرہ) چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت مٹادی جاتی ہے۔''

[۳۸۵۹] (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3859] ابوتیاح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا، وہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، وَعَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِينَ سَنَةً.

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے کہا: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے اور انھوں نے 120 سال زندگی پائی۔

فوائد ومسائل: ① بیع میں مکمل رضا مندی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے سچ بولیں، اگر کوئی عیب ہے تو اسے بیان کریں۔ ایسی بیع میں برکت ہے۔ ایسی بیع کرنے والوں کے کاروبار میں بھی برکت ہوتی ہے۔ ② ہاتھیوں والے سال (عام الفیل) سے تیرہ برس قبل حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کی والدہ صفیہ اسدیہ حمل کی حالت میں دوسری عورتوں کے ساتھ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئیں۔ وہیں ان کی پیدائش کا وقت آ گیا اور وہ کعبہ شریف کے اندر ہی پیدا ہوئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے دوست تھے۔ بعثت کے بعد بھی یہ آپ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے، لیکن اسلام لانے میں تاخیر ہوئی اور فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئے۔ انھوں نے 54 ھ میں وفات پائی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ مَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ) (التحفة ١٢)

باب: 12- جو شخص بیع میں دھوکا کھاتا ہو

[٣٨٦٠] ٤٨-(١٥٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ -

[3860] اسماعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ

قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ: لَّا خِلَابَةَ».

رہے تھے: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اسے بیع میں دھوکا دے دیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جس سے بھی بیع کرو تو کہہ دیا کرو: دھوکا نہیں ہوگا۔''

فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ: لَا خِيَابَةَ.

(بعدازیں) وہ جب بھی بیع کرتا تو کہتا: دھوکا نہیں ہوگا۔

فائدہ: اس شرط کے بعد اگر دھوکا ثابت ہو جائے تو بیع ختم کی جا سکے گی۔

[٣٨٦١] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ: لَا خِيَابَةَ.

[3861] سفیان اور شعبہ دونوں نے عبداللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، لیکن ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: وہ جب سودا کرتا تو کہتا تھا: دھوکا نہیں ہوگا۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ) (التحفة ١٣)

باب: 13- پھلوں کی (پکنے کی) صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے توڑنے کی شرط لگائے بغیر بیع کرنا منع ہے

[٣٨٦٢] ٤٩-(١٥٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ. [انظر: ٣٨٦٥ و ٣٨٧٥]

[3862] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے (اس وقت تک درختوں پر لگے ہوئے) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ ان کی (پکنے کی) صلاحیت ظاہر ہو جائے۔ آپ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو (ایسی بیع سے) منع فرمایا۔

[٣٨٦٣] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

[3863] عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی،

أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٦٤] ٥٠-(١٥٣٥) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ، وَنَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

[3864] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سرخ یا زرد ہو جائے اور کھیل (سٹّہ) (کی بیع) سے حتی کہ وہ (دانے بھر کر) سفید اور آفات سے محفوظ ہو جائے۔ آپ نے بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔

[٣٨٦٥] ٥١-(١٥٣٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ».

قَالَ: يَبْدُو صَلَاحُهُ: حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ.

[راجع: ٣٨٦٢]

[3865] جریر نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پھل مت خریدو حتی کہ ان کی صلاحیت ظاہر ہو جائے اور اس سے آفت (کا امکان) ختم ہو جائے۔''

(ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: اس کی صلاحیت (ظاہر ہونے) سے اس کی سرخی اور زردی مراد ہے۔

فائدہ: کھجور کے بعض درختوں کے پھل پکنے کے قریب سبز سے سرخ اور بعض کے سبز سے زرد ہو جاتے ہیں۔ اس وقت انھیں استعمال کیا جا سکتا ہے، نیز اس وقت وہ آفات سے بڑی حد تک محفوظ ہو جاتے ہیں۔

[٣٨٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَّحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[3866] عبدالوہاب نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ ''حتی کہ اس کی صلاحیت واضح ہو جائے'' تک حدیث بیان کی، اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٣٨٦٧] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِالْوَهَّابِ.

[3867] ابن ابی فُدیک نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ضحاک نے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے عبدالوہاب کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٣٨٦٨] (...) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

[3868] موسیٰ بن عقبہ نے مجھے نافع سے حدیث بیان

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ.

کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے امام مالک اور عبیداللہ کی حدیث کے مانند روایت بیان کی۔

[٣٨٦٩] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ».

[3869] اسماعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پھل نہ بیچو یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔''

[٣٨٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: مَا صَلَاحُهُ؟ قَالَ: تَذْهَبُ عَاهَتُهُ.

[3870] سفیان اور شعبہ دونوں نے عبداللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، شعبہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: اس کی صلاحیت سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: اس سے آفت (بور گر جانے اور بیماری لگ جانے) کا وقت ختم ہو جائے۔

[٣٨٧١] ٥٣-(١٥٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى - أَوْ نَهَانَا - رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَطِيبَ. [انظر: ٣٩٠٨، ٣٩٣٢]

[3871] ابوزبیر نے ہمیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اس وقت تک) درخت پر لگے پھل کو بیچنے سے منع فرمایا۔ یا کہا: ہمیں منع فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔

[٣٨٧٢] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

[3872] عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے (اس وقت تک) درخت پر لگے پھل کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

عَبْدِاللهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

[٣٨٧٣] ٥٥-(١٥٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ؟ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ، وَحَتَّى يُوزَنَ. قَالَ فَقُلْتُ: مَا يُوزَنُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: حَتَّى يُحْزَرَ.

[3873] ابوبختری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجور کی بیع کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ اس سے خود کھا سکے یا وہ کھائے جانے کے قابل ہو جائے، اور یہاں تک کہ اس کا وزن کیا جا سکے۔ میں نے کہا: اس کا وزن کیے جانے سے کیا مراد ہے؟ ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا: اس (کے وزن) کا اندازہ لگایا جا سکے۔

[٣٨٧٤] ٥٦-(١٥٣٨) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا». [انظر: ٣٨٧٧]

[3874] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(درختوں پر لگا ہوا) پھل نہ خریدو یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ إِلَّا فِي الْعَرَايَا) (التحفة ١٤)

باب: 14- عرایا کے سوا تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنا حرام ہے

[٣٨٧٥] ٥٧-(١٥٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ. [راجع: ٣٨٦٢]

[3875] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے خبر دی، نیز ہمیں ابن نمیر اور زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ـــ الفاظ انھی دونوں کے ہیں ـــ دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی کہ ہمیں زہری نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے (پکنے کی) صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھل کی بیع سے اور پھل کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا۔

[٣٨٧٦] (١٥٣٩) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: أَنْ تُبَاعَ. [انظر: ٣٨٧٨]

[3876] ابن عمر ؓ نے کہا: ہمیں زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: (اجازت دی) کہ اسے بیچا (یا خریدا) جائے۔

فائدہ: اہل عرب قحط کے ایام اور خشک سالی کے دنوں میں اپنے باغات میں سے فقراء اور مساکین کو کچھ درختوں کے پھل بطور صدقہ دیا کرتے تھے کہ فلاں درخت کی کھجوریں تمھاری ہیں۔ اس طرح کے کھجور کے عطیے کو ''عریہ'' کہتے تھے۔ اس کی جمع عرایا ہے۔ مقصود یہ تھا کہ ضرورت مندوں کو کچھ درخت دے دیے جائیں تا کہ وہ اس کا تازہ پھل کھا سکیں یا تازہ پھل خشک کھجور کے عوض بیچ کر اپنی ضرورت پوری کر لیں۔ یہ بیع بالکل بیع مزابنہ ہی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ لیکن چونکہ یہ درخت ضرورت مندوں کو دیے جاتے تھے اس لیے ضرورت و حاجت رفع کرنے کی غرض سے اس کی اجازت دی گئی کہ ایسے درخت کا پھل، درخت کے اوپر ہی اس کی مقدار کا اندازہ کرتے ہوئے خشک کھجور کے عوض خریدا یا فروخت کیا جا سکے۔ آگے بیان کردہ احادیث میں آئے گا کہ یہ رخصت پانچ وسق تک محدود ہے۔

[٣٨٧٧] ٥٨-(١٥٣٨) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ». [راجع: ٣٨٧٤]

[3877] ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پھل (پکنے) کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے مت خریدو اور نہ خشک کھجور کے عوض (درخت پر لگا) پھل خریدو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، سَوَاءً.

ابن شہاب نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، بالکل اسی کے مانند۔

[٣٨٧٨] ٥٩-(١٥٣٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ

[3878] ابن شہاب نے سعید بن مسیّب سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ کی بیع سے منع فرمایا۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجور پر لگے پھل کو خشک کھجور کے عوض فروخت کیا جائے، اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کو (کٹنے سے پہلے) گندم کے عوض فروخت کیا جائے اور زمین کو گندم کے

النَّخْلِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ، وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ.

عوض کرائے پر دیا جائے۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ».

(ابن شہاب نے) کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا: ''صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھل نہ خریدو، اور نہ (درخت پر لگے) پھل کو خشک کھجور کے عوض خریدو۔''

وَقَالَ سَالِمٌ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ. [راجع: ٣٨٧٦]

سالم نے کہا: مجھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس (ممانعت کے عام حکم) کے بعد عَرِیّہ کی بیع میں تر و تازہ یا خشک کھجور کے عوض بیع کی رخصت دی، اور اس کے سوا کسی بیع میں رخصت نہیں دی۔

[٣٨٧٩] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَّبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ.

[3879] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ والے کو اجازت دی کہ وہ اسے (اس پر موجود پھل کو) مقدار کا اندازہ کرتے ہوئے خشک کھجور کے عوض بیچ لے۔

[٣٨٨٠] ٦١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا، يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا.

[3880] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی کہا: مجھے نافع نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کے بارے میں رخصت دی (عریہ یہ ہے) کہ گھر والے (اپنی طرف سے دیے گئے درخت کے پھل کا) خشک کھجور کے حوالے سے اندازہ لگا کر اسے لے لیں تاکہ وہ تازہ کھجور کھا سکیں۔

[٣٨٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ

[3881] عبدالوہاب نے ہمیں کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا وہ کہہ رہے تھے: مجھے نافع نے اسی سند سے اسی

يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

کے مانند خبر دی۔

[٣٨٨٢] ٦٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَالْعَرِيَّةُ: النَّخْلُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

[3882] ہشیم نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، البتہ انھوں نے کہا: عریہ سے وہ کھجور کا درخت مراد ہے جو لوگوں کو (بطور عطیہ) دیا جاتا ہے۔ وہ (درخت پر لگے پھل کو) اندازے کے بقدر خشک کھجوروں کے عوض فروخت کر دیتے ہیں۔

[٣٨٨٣] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

[3883] لیث نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کو (اس سے حاصل ہونے والی) خشک کھجور کی مقدار کے اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت دی۔

قَالَ يَحْيٰى: الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا، بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

یحییٰ نے کہا: عریہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے گھر والوں کی خوراک کے لیے کھجور کا تازہ پھل (اس سے حاصل ہونے والی) خشک کھجور کے اندازے کے عوض خرید لے۔ (یہ تعریف تازہ پھل لینے والے کے نقطۂ نظر سے ہے۔ مفہوم ایک ہی ہے۔)

[٣٨٨٤] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا.

[3884] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں رخصت دی کہ اس (کے پھل) کا اندازہ کرتے ہوئے اسے کھجور کی ماپی ہوئی مقدار کے عوض فروخت کر دیا جائے۔

[٣٨٨٥] ٦٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا

[3885] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی، اور (فروخت کر دیا جائے کی

الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: أَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا.

بجائے) ''حاصل کرلیا جائے'' کے الفاظ بیان کیے۔

[٣٨٨٦] ٦٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا.

[3886] ایوب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کی بیع میں اس کے اندازے کی مقدار (کے حساب سے لین دین) کی اجازت دی۔

[٣٨٨٧] ٦٧-(١٥٤٠) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ، مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَقَالَ: «ذٰلِكَ الرِّبَا، تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ» إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ، النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا، يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا.

[3887] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے بُشیر بن یسار سے، انھوں نے اپنے گھرانے سے تعلق رکھنے والے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ سے، جن میں سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (درخت پر لگے) پھل کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اورآپ نے فرمایا: ''یہ سود ہے، یہی (بیع) مزابنہ (کھجور کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا) ہے۔'' ہاں، البتہ آپ نے عریہ کو بیچنے یا خریدنے کی اجازت دی (عَرِیّہ یہ ہے) کہ کوئی خاندان ایک دو کھجور کے درخت (جو بطور عطیہ دے گئے) ان سے حاصل ہونے والی خشک کھجور کے اندازے کے مطابق لے لیں تا کہ وہ اس کا تازہ پھل کھائیں (اور جنھیں درخت دیے گئے ہیں، انھیں خشک کھجور دے دیں۔)

[٣٨٨٨] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

[3888] لیث نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے بُشیر بن یسار سے اور انھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے (بعض) صحابہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عریہ کو (اس سے حاصل ہونے والی) خشک کھجور کی مقدار کے اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت دی۔

[۳۸۸۹] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى. فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى، غَيْرَ أَنَّ إِسْحٰقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: الرِّبَا.

[3889] محمد بن مثنیٰ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر سب نے (عبدالوہاب) ثقفی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا وہ کہہ رہے تھے: مجھے بشیر بن یسار نے اپنے خاندان سے تعلق رکھنے والے رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ آگے یحییٰ سے سلیمان بن بلال کی حدیث (3887) کے مانند حدیث ذکر کی۔ لیکن اسحاق اور ابن مثنیٰ نے لفظِ ربا کی بجائے لفظِ زَبْن (مزابنہ) استعمال کیا ہے، تاہم ابن ابی عمر نے رِبا ہی کہا۔

[۳۸۹۰] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[3890] سفیان بن عیینہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے بشیر بن یسار سے، انھوں نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... انھی (سلیمان، لیث اور ثقفی) کی حدیث کے ہم معنی۔

[۳۸۹۱] ٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ ابْنُ يَسَارٍ مَّوْلٰى بَنِي حَارِثَةَ؛ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَّسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ.

[3891] ولید بن کثیر نے کہا: مجھے بنو حارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار نے حدیث بیان کی کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما دونوں نے اسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، یعنی تازہ کھجور کی خشک کھجور کے عوض بیع سے منع فرمایا، سوائے عرایا والوں کے کیونکہ انھیں آپ ﷺ نے اجازت دی تھی۔

[۳۸۹۲] ٧١-(١٥٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا

[3892] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک سے پوچھا: کیا آپ کو داود بن حصین نے ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام ابوسفیان (وہب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کو پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق تک اندازے سے بیچنے کی رخصت دی ہے؟ ـــ (امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا:) شک داود کو ہے کہ انھوں

بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ - يَشُكُّ دَاوُدُ قَالَ: خَمْسَةٌ أَوْ دُونَ خَمْسَةٍ؟- قَالَ: نَعَمْ.

(ابوسفیان) نے پانچ وسق کہا یا پانچ وسق سے کم کہا۔ تو انھوں (امام مالک) نے جواب دیا: ہاں۔

[٣٨٩٣] ٧٢-(١٥٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَّبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا.

[3893] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ سے مراد (کھجور کے تازہ) پھل کو خشک کھجور کی ماپی (یا تولی ہوئی) مقدار کے عوض اور انگور کو منقّی کی ماپی (یا تولی ہوئی) مقدار کے عوض فروخت کرنا ہے۔

[٣٨٩٤] ٧٣-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَاللهِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَّبَيْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا، وَّبَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا.

[3894] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں خبر دی کہ نبی ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا، اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے تازہ پھل کو خشک کھجور کی ماپی ہوئی مقدار کے عوض بیچا جائے اور انگور کو منقّی کی ماپی ہوئی مقدار کے عوض بیچا جائے اور (خوشوں میں) گندم کی کھیتی کو گندم کی ماپی ہوئی مقدار کے عوض بیچا جائے۔

[٣٨٩٥] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[3895] ابن ابی زائدہ نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٩٦] ٧٤-(. . .) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَّبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا، وَّعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ.

[3896] ابو اسامہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے (تازہ) پھل کو خشک کھجور کے ماپ کی مقررہ مقدار کے عوض اور انگور کو منقّی کے ماپ کی مقررہ مقدار کے عوض فروخت کیا جائے اور کسی بھی پھل کو اندازے کی بنیاد پر (اسی طرح) فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

[٣٨٩٧] ٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ [السَّعْدِيُّ] وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يُّبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ، بِكَيْلٍ مُّسَمًّى، إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَّقَصَ فَعَلَيَّ.

[3897] اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور پر جو پھل لگا ہوا ہے اسے ماپ کی مقررہ مقدار کے ساتھ خشک کھجور کے عوض بیچا جائے کہ اگر بڑھ گیا تو میرا اور اگر کم ہو گیا تو اس کی ذمہ داری بھی مجھ پر ہوگی۔

فائدہ: مزابنہ یہ ہے کہ اندازہ لگایا جائے کہ درخت یا بیل پر لگے ہوئے پھل کا پکنے اور خشک ہونے کے بعد کیا وزن یا ماپ ہوگا، اس لگے ہوئے پھل کو اندازے کے مطابق خشک پھل کی مقدار کے عوض بیچا جائے۔ بعض لوگ یہ شرط کر لیتے تھے کہ خشک پھل کے اندازے میں جو کمی بیشی ہوگی، اس کے وہ ذمہ دار ہوں گے۔ لیکن اس کے باوجود کئی اندیشے موجود رہتے تھے۔ اسلام میں سرے سے ایسی بیع ہی ممنوع قرار دے دی گئی۔ البتہ ضرورت مندوں کے لیے پانچ وسق تک اس طرح کی بیع کو ممانعت سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

[٣٨٩٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3898] حماد نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٨٩٩] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: أَنْ يَّبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ: إِنْ كَانَتْ نَخْلًا، بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَّإِنْ كَانَ كَرْمًا، أَنْ يَّبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا، وَّإِنْ كَانَ زَرْعًا، أَنْ يَّبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ.

[3899] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رُمح نے لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا (مزابنہ یہ ہے) کہ کوئی آدمی اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے مقررہ ماپ کے عوض فروخت کرے اور اگر انگور ہو تو منقّی کے مقررہ ماپ کے عوض فروخت کرے اور اگر کھیتی ہو تو غلے کے مقررہ ماپ کے عوض اسے فروخت کرے۔ آپ ﷺ نے ان سب (سودوں) سے منع فرمایا۔

وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ: أَوْ كَانَ زَرْعًا.

قتیبہ کی روایت میں (وَإِنْ كَانَ زَرْعًا "اور اگر کھیتی ہو" کے بجائے) "یا کھیتی ہو" کے الفاظ ہیں۔

[٣٩٠٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ:

[3900] یونس، ضحاک اور موسیٰ بن عقبہ سب نے نافع

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

سے اسی سند کے ساتھ ان (عبیداللہ، ایوب اور لیث) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٥) – (بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا عَلَيْهَا تَمْرٌ) (التحفة ١٥)

باب: 15- جو شخص کھجور کا ایسا درخت فروخت کرے جس پر پھل لگا ہو

[٣٩٠١] ٧٧-(١٥٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ، فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ، إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ».

[3901] یحیٰی بن یحیٰی نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کھجور کا ایسا درخت فروخت کیا جس پر نر کھجور کا بور ڈالا گیا ہو تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کا ہے الا یہ کہ خریدار (بیع کے دوران میں) شرط طے کر لے۔“

فائدہ: تابیر سوئی لگانے کو کہتے ہیں چاہے انجکشن کی ہو یا کسی جاندار کا ڈنک ہو۔ مقصود خفیف لیکن مؤثر مقدار میں کسی چیز کو منتقل کرنا ہے۔ کھجور کے پھل لانے والے درختوں پر بور لگنے کے وقت نر کھجور کا بور چھڑکنے سے زیادہ مقدار میں پھل آتا ہے، اس عمل کو تابیر کہا جاتا ہے۔ جس نے درختوں کی خدمت کی، پھر پھل کی اصلاح اور اضافے کے لیے محنت کی، پھر اس پھل پر اسی کا حق ہے۔ ہاں اگر درخت خریدنے والا قیمت طے کرتے وقت پھل بھی ساتھ حاصل کرنے کا سودا کر لے تو اس صورت میں وہ پھل کا حق دار ہوگا۔

[٣٩٠٢] ٧٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ – وَاللَّفْظُ لَهُ –: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِيَ أُصُولُهَا وَقَدْ أُبِّرَتْ، فَإِنَّ

[3902] عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھجور کا جو درخت خریدا گیا اور اس کی تابیر کی گئی تھی تو اس کا پھل اسی کے لیے ہے جس نے تابیر کی، مگر یہ کہ وہ آدمی جس نے اسے خریدا ہے (سودے میں اس کی) شرط طے کر لے۔“

ثَمَرُهَا لِلَّذِي أَبَّرَهَا، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا».

[٣٩٠٣] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا، فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ».

[3903] لیث نے ہمیں نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کھجور کی تابیر (نر کھجور کا بور ڈال کر اس کی پرداخت) کی پھر اس کے درخت کو بیچ دیا، تو کھجور کا پھل اسی کا ہے جس نے تابیر کی، الا یہ کہ خریدنے والا شرط طے کر لے۔''

[٣٩٠٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3904] ایوب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

فائدہ: اب تو پھل دار درختوں کی اس سے بھی زیادہ پرداخت کرنی پڑتی ہے۔ کھاد کے علاوہ کیڑے مار ادویہ کا سپرے بھی کرنا پڑتا ہے اور ان چیزوں کا خرچ بھی بہت زیادہ ہے۔ اس لیے پرداخت کی ان صورتوں کی بنا پر پھل پر محنت کرنے والے کا حق ہے۔

[٣٩٠٥] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ».

[3905] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جس نے تابیر کیے جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدا، تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے اسے بیچا، الا یہ کہ خریدار شرط طے کر لے اور جس نے غلام خریدا تو اس کا مال اسی کا ہے جس نے اسے فروخت کیا، الا یہ کہ خریدار شرط طے کر لے۔''

فائدہ: بہت سے دیگر معاملات میں بھی اسی اصول کا اطلاق ہوتا ہے، مثلاً: اگر کوئی شخص زمین بیچے تو اس میں جو فصل لگی ہوئی ہے وہ بیچنے والے کی ہوگی الا یہ کہ خریدنے والا قیمت طے کرتے وقت اس کو بھی لینے کی شرط کر لے۔

[٣٩٠٦] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3906] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٩٠٧] (. . .) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِهِ.

[3907] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے...... اسی کے مانند۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا، وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِينَ) (التحفة ١٦)

باب: 16- بیع محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ، صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنا اور بیع معاومہ، یعنی کئی سالوں کے لیے (درخت کا پھل) بیچ دینا ممنوع ہے

فائدہ: محاقلہ، حقل (کھیتی) سے ہے۔ جو اناج وغیرہ کھیتی میں کھڑا ہے، اس کی کٹائی نہیں ہوئی تو خوشوں ہی میں اس کو گندم کی (وزن میں یا ماپ میں) متعین مقدار کے عوض بیچنا، محاقلہ ہے۔ اس کی دوسری تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ زمین کو اس کی پیداوار کی متعین مقدار کے عوض کرائے پر دیا جائے۔ یہ دونوں تعریفیں حضرت جابر ؓ سے منقول ہیں۔ (دیکھیے، احادیث:3910، 3932) اور یہ دونوں صورتیں حرام ہیں۔ مزابنہ: درخت پر لگے پھل کو خشک پھل کی متعین مقدار کے عوض فروخت کرنا ہے۔ مخابرہ کا اس باب کی حدیث:3910 میں حضرت جابر ؓ کے حوالے سے یہ مفہوم ذکر ہوا ہے کہ چٹیل زمین کسی شخص کو دے دی جائے، وہ اس کا سارا خرچ اٹھائے، اس میں کاشت کرے، پھر اس کے پھل (یا غلہ جو حاصل ہو) میں سے حصہ زمین کی ملکیت کے عوض حاصل کیا جائے، اس کو کرائے پر زمین دینے سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے لیے بسا اوقات بیع محاقلہ (حدیث:3923، 3929) کے الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں۔ حضرت جابر ؓ ہی نے اس کے لیے بيع أرض البيضاء سنتين أو ثلاثا (حدیث:3929) کی طرح بیع السنین (حدیث:3930) کے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔ جاہلی دور میں کرائے پر زمین دینے کی جو صورتیں رائج تھیں، وہ واضح طور پر استحصال اور سود پر مبنی تھیں۔ معاومہ: کسی باغ کا پھل کئی سالوں کے لیے خریدنا یا بیچنا۔

[٣٩٠٨] ٨١-(١٥٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[3908] سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابن جریج سے

أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا الْعَرَايَا. [راجع: ٣٨٧١]

حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور (پکنے کی) صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور (حکم دیا کہ) عرایا (کی بیع) کے سوا (پھل یا کھیتی کو) صرف دینار اور درہم کے عوض ہی فروخت کیا جائے۔

فائدہ: اصل ممانعت پھل یا پرداخت سے پہلے غلے کو اسی جنس کی متعین مقدار کے عوض فروخت کرنے کی ہے۔ ربالفضل کی حرمت کے اصول کے تحت اگر دوسری جنس کے پھل یا غلے کے عوض بیچنا ہو تو دست بدست فروخت جائز ہوگی۔ البتہ نقدی کے عوض پکنے کے قریب اس کی فروخت کی اجازت ہے۔ یہی اس حدیث کا مفہوم ہے۔

[٣٩٠٩] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّأَبِي الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[3909] ابو عاصم نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے عطاء اور ابوزبیر سے خبر دی، ان دونوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا...... آگے اسی کے مانند بیان کیا۔

[٣٩١٠] ٨٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ، وَلَا تُبَاعُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ، إِلَّا الْعَرَايَا.

[3910] مخلد بن یزید جزری نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور کھانے کے قابل ہونے سے پہلے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا اور (حکم دیا کہ پھلوں اور اجناس کی) صرف درہم و دینار ہی سے بیع کی جائے، سوائے عرایا کے۔

قَالَ عَطَاءٌ: فَسَّرَهَا لَنَا جَابِرٌ قَالَ: أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ، وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَّالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ، يَبِيعُ

عطاء نے کہا: حضرت جابر ؓ نے ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: مخابرہ سے مراد وہ چٹیل زمین ہے جو ایک آدمی دوسرے کے حوالے کرے تو وہ اس میں خرچ کرے، پھر وہ (زمین دینے والا) اس کی پیداوار میں سے حصہ لے۔ اور ان کا خیال ہے کہ مزابنہ سے مراد کھجور پر لگی ہوئی تازہ

الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا.

کھجور کی خشک کھجور (کی معینہ مقدار) کے عوض بیع ہے اور محاقلہ یہ ہے کہ آدمی کھڑی فصل کو ماپے ہوئے غلے کے عوض بیچ دے۔

[٣٩١١] ٨٣-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، كِلَاهُمَا عَنْ زَكَرِيَّا. قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ، يُشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِهَ، وَالْإِشْقَاهُ أَنْ يَّحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يُّبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ، وَّالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُّبَاعَ النَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِّنَ التَّمْرِ، وَالْمُخَابَرَةُ: الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ.

[3911] زید بن ابی انیسہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم سے ابوولید مکی نے حدیث بیان کی جبکہ وہ عطاء بن ابی رباح کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انھوں (زید) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور اس بات سے منع فرمایا کہ إشقاہ سے پہلے (درخت پر لگا ہوا) کھجور (کا پھل) خریدا جائے۔ إشقاہ یہ ہے کہ اس میں سرخی یا زردی پیدا ہو جائے یا اس میں سے کچھ کھایا جا سکے (سارا پھل بیک وقت نہیں پکتا، کچھ کھانے کے قابل ہو جائے تو بیع جائز ہے۔) اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کی بیع غلے کی متعین مقدار (صاع، وسق وغیرہ یا وزن) کے ساتھ کی جائے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجور کی بیع خشک کھجور کی (ماپ یا تول کے ذریعے سے) متعین مقدار کے ساتھ کی جائے اور مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو (جواز کی شروط پوری کیے بغیر) تہائی، چوتھائی یا اس طرح کے (کسی متعین) حصے کے عوض (بٹائی پر) دیا جائے۔

قَالَ زَيْدٌ: قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

زید نے کہا: میں نے (ساتھ بیٹھے) عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ نے (بھی) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[٣٩١٢] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُشْقِحَ.

[3912] سلیم بن حیان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن میناء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، محاقلہ، مخابرہ اور رنگ تبدیل ہونے (اشقاح) سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: مَا تُشْقِحُ؟ قَالَ: تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

(سلیم بن حیان نے) کہا: میں نے سعید سے پوچھا: اِشقاح سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: ان میں سرخی اور زردی پیدا ہو جائے اور اس میں سے کھایا جا سکے۔

فائدہ: ① اشقاح اور اشقاہ دونوں کا معنی ایک ہے اور دونوں درست ہیں۔ ② اس روایت سے واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث "حَتّٰى تُشْقِحَ" تک ہے۔ سعید نے حدیث یہیں تک بیان کی، پھر پوچھنے پر مفہوم کی وضاحت بیان کی جو زیادہ سے زیادہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

[٣٩١٣] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللهِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ - قَالَ أَحَدُهُمَا: بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ - وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

[3913] حماد بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب نے ابوزبیر اور سعید بن میناء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، معاومہ، مخابرہ۔۔۔ ان دونوں (ابوزبیر اور سعید) میں سے ایک نے کہا: کئی سالوں کے لیے بیع کرنا ہی معاومہ ہے۔۔۔ اور استثنا والی بیع سے منع فرمایا اور عرایا (کو خشک پھل کے عوض بیچنے) کی اجازت دی۔

فائدہ: ثُنیا سے مراد بیچی جانے والی چیز میں سے کوئی نامعلوم غیر متعین مقدار یا وہ حصہ ہے جسے بیچنے سے مستثنیٰ کر لیا جاتا ہے۔ جامع ترمذی کی روایت میں ہے: "إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ" (مگر یہ کہ وہ آپ کو معلوم ہو۔) معمولی سا ابہام بھی جھگڑے اور تجارتی عمل میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔

[٣٩١٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ: بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ.

[3914] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔۔۔۔ اسی کے مانند، البتہ انھوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کئی سالوں کے لیے بیع کرنا ہی معاومہ ہے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ) (التحفة ١٧)

باب: 17- زمین کو کرایہ پر دینا

[٣٩١٥] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ

[3915] رباح بن ابی معروف نے ہمیں حدیث بیان

مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ.

کی، انھوں نے کہا: میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کو (اس کی اپنی پیداوار کے بدلے) کرائے پر دینے، اس (کے پھل) کو کئی سالوں کے لیے بیچنے اور پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

[٣٩١٦] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

[3916] حماد بن زید نے ہمیں مطر وراق سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔

[٣٩١٧] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهُ عَارِمٌ، وَّهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ السَّدُوسِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ».

[3917] مہدی بن میمون نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مطر وراق نے عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی زمین ہو تو (بہتر ہے) وہ اسے خود کاشت کرے۔ اگر وہ خود کاشت نہ کرے تو اپنے بھائی کو کاشت کاری کے لیے دے دے۔''

[٣٩١٨] ٨٩-(...) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ لِرِجَالٍ فُضُولُ أَرَضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

[3918] اوزاعی نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ کے پاس ضرورت سے زائد زمینیں تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس ضرورت سے زائد زمین ہو وہ یا تو اسے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے۔ اگر وہ نہیں مانتا تو وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھ لے۔'' (کسی غیر شرعی طریقے سے کرائے پر نہ دے۔)

[٣٩١٩] ٩٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ:

[3919] بکیر بن اخنس نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا:

حَدَّثَنَا خَالِدٌ: أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُؤْخَذَ الْأَرْضُ أَجْرًا أَوْ حَظًّا.

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ زمین کی اجرت (کرایہ) یا (اس کی ہونے والی پیداوار کا) متعین (مقدار میں) حصہ لیا جائے۔

[٣٩٢٠] ٩١-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ».

[3920] عبدالملک نے ہمیں عطاء سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو، وہ اسے خود کاشت کرے، اگر وہ اس میں کاشتکاری کی استطاعت نہ پائے اور عاجز ہو تو (بہتر ہے) اپنے کسی مسلمان بھائی کو عاریتاً دے دے اور اس کے ساتھ زمین کی اجرت کا معاملہ نہ کرے۔''

[٣٩٢١] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى عَطَاءً فَقَالَ: أَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، وَلَا يُكْرِهَا» قَالَ: نَعَمْ.

[3921] ہمام نے حدیث بیان کی، کہا: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا اور کہا: کیا آپ کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو (تو بہتر ہے) وہ اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشتکاری کے لیے دے دے اور اسے کرائے پر نہ دے''؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

فائدہ: آپ ﷺ کا یہی فرمان حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (حدیث:3945) بلکہ انھی کی روایت صحابہ میں زیادہ شائع ہوئی۔ آپ کی طرف سے ممانعت کے اسباب میں یہ بات بھی تھی کہ غیر منصفانہ شرائط کی بنا پر فریقین میں جھگڑے ہوتے تھے اور یہ بھی کہ ان کے ہاں پہلے سے رائج صورتیں سود اور استحصال پر مبنی تھیں۔ صحابہ کرام یہ سمجھتے تھے کہ جن لوگوں نے اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے فرامین روایت کیے ہیں، انھوں نے بعض اوقات ان کا پورا پس منظر نہیں سمجھا یا بات بہت اختصار سے کی ہے۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کو معاف فرمائے! میں اس حدیث کو ان کی نسبت زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ دو انصاری لڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: ''اگر تمھارا حال یہ ہے تو کھیتوں کو کرائے پر نہ دیا کرو۔'' انھوں نے ''کھیتوں کو کرائے پر نہ دو'' کے الفاظ سنے (لیکن پوری بات نہ سنی۔) (سنن أبي داود، حديث: 3390، وسنن النسائي، حديث: 3959) اسی پس منظر کے ساتھ آپ ﷺ نے خطبے میں بھی یہ ہدایات دیں جو خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ (حدیث:3925) اس سے واضح ہوتا ہے کہ ممنوعہ صورتیں کیا تھیں اور ممانعت کی وجوہات کیا تھیں۔

[٣٩٢٢] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ.

[3922] عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے مخابرہ (غلط شرطوں کے ساتھ بٹائی پر دینے) سے منع فرمایا۔

[٣٩٢٣] ٩٤-(...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْلِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، وَلَا تَبِيعُوهَا» فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ: مَا قَوْلُهُ: وَلَا تَبِيعُوهَا؟ يَعْنِي الْكِرَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[3923] سعید بن میناء نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس فالتو زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشتکاری کے لیے دے دے اور اسے (استفادے کے لیے) فروخت نہ کرو۔'' میں (سلیم بن حیان) نے سعید سے پوچھا: ''اسے فروخت نہ کرو'' سے کیا مراد ہے؟ کیا آپ کی مراد کرایہ پر دینے سے تھی؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[٣٩٢٤] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنُصِيبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُحْرِثْهَا أَخَاهُ، وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا».

[3924] زہیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابوزبیر نے ہمیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زمین بٹائی پر دیتے اور (باقی ساری پیداوار میں سے حصے کے علاوہ) گاہے جانے کے بعد خوشوں میں بچ جانے والی گندم اور اس طرح کی چیزیں (پانی کی گزرگاہوں کے اردگرد ہونے والی پیداوار) وصول کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے کسی بھائی کو کاشت کاری کے لیے (عاریتاً) دے دے ورنہ اسے (خالی) پڑا رہنے دے۔''

فائدہ: ہم نے اس حدیث کا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اگلی حدیث اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے مطابق کیا ہے جو مسند احمد اور سنن ابن ماجہ میں ہے۔ ابن ماجہ کے الفاظ ہیں: ''ہم میں سے کوئی شخص جب اپنی زمین (کو کاشت کرنے سے) مستغنی ہوتا تو (پیداوار کے) تہائی، چوتھائی یا نصف حصے کے عوض کرائے پر دیتا اور تین نالیوں (کے اردگرد کی پیداوار) اور خوشوں میں بچ جانے والے اناج اور جسے پانی کی بڑی گزرگاہ سیراب کرتی، اسے بھی اپنے لیے مشروط کر لیتا۔'' (سنن ابن ماجه، حديث: 2460) ان سے وضاحت ہو جاتی ہے کہ مخابرہ کی کون سی صورت ممنوع قرار دی گئی ہے۔

[٣٩٢٥] ٩٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. قَالَ ابْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ لَّمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا».

[3925] ہشام بن سعد نے مجھے حدیث بیان کی کہ انھیں ابوزبیر مکی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تہائی یا چوتھائی حصے کے عوض، نالوں (کے کناروں کی پیداوار) کے عوض زمین لیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ اس بارے میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو تو (بہتر ہے) وہ اسے کاشت کرے۔ اگر وہ خود اسے کاشت نہیں کرتا تو اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے، اگر وہ اسے اپنے بھائی کو بھی نہیں دیتا تو اس کو اپنے پاس رکھ لے۔''

[٣٩٢٦] ٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيُعِرْهَا».

[3926] ابوعوانہ نے ہمیں سلیمان (اعمش) سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوسفیان (طلحہ بن نافع) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس کے پاس زمین ہو تو (بہتر ہے کہ) وہ اسے ہبہ کرے یا عاریتاً دے دے۔''

[٣٩٢٧] ٩٨-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا».

[3927] عمار بن رُزَیق نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: ''وہ اسے کاشت کرے یا کسی اور آدمی کو کاشت کاری کے لیے دے دے۔''

[٣٩٢٨] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

[3928] بکیر نے حدیث بیان کی کہ انھیں عبداللہ بن ابی سلمہ نے نعمان بن ابی عیاش سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو (ممنوعہ طریقے سے) کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔

قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا نُكْرِي أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِينَ

بکیر نے کہا: مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم اپنی زمینیں

سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

بٹائی پر دیتے تھے، پھر جب ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث سنی تو اسے ترک کر دیا۔

[٣٩٢٩] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ أَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[3929] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کی دو یا تین سالوں کے لیے بیع کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: دو یا تین سالوں کے لیے اس کی بیع (بیع السنین) سے مراد، اس عرصے کے لیے اس کی منفعت کو بیچنا ہے۔ اس کے لیے جاہلی دور میں انتہائی غیر منصفانہ طریقے رائج تھے۔ ان تمام طریقوں میں سے، جو طریقہ رسول اللہ ﷺ نے خود اختیار کیا یا تقریراً جن کی اجازت دی، وہ نئے اور منصفانہ طریقے ہیں۔ جمہور علماء انھی کے جواز کی بات کرتے ہیں۔

[٣٩٣٠] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ.

[3930] سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حمید اعرج سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن عتیق سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ سِنِينَ.

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: پھلوں کی کئی سال کے لیے بیع سے (منع فرمایا۔)

[٣٩٣١] ١٠٢-(١٥٤٤) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

[3931] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے، اگر وہ نہیں مانتا تو اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔'' (غلط طریقے سے بٹائی پر نہ دے۔)

[٣٩٣٢] ١٠٣-(١٥٣٦) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ نُعَيْمٍ أَخْبَرَهُ؛

[3932] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ مزابنہ اور حُقول سے منع فرما رہے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا:

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُولِ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: اَلْمُزَابَنَةُ: الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ، وَالْحُقُولُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ. [راجع: ٣٨٧١]

مزابنہ سے مراد (کھجور پر لگے) پھل کی خشک کھجور سے بیع ہے اور حقول سے مراد زمین کو (اس کی پیداوار کے متعین حصے کے عوض) بٹائی پر دینا ہے۔

[٣٩٣٣] ١٠٤-(١٥٤٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

[3933] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

[٣٩٣٤] ١٠٥-(١٥٤٦) وَحَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ.

[3934] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ درخت پر لگی کھجور کو (خشک کھجور کے عوض) خریدنا ہے اور محاقلہ سے مراد زمین کو کرائے پر دینا ہے۔

[٣٩٣٥] ١٠٦-(١٥٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ - قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا لَا نَرٰى بِالْخُبْرِ بَأْسًا، حَتّٰى كَانَ عَامُ أَوَّلَ، فَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ. [انظر: ٣٩٥١]

[3935] حماد بن زید نے ہمیں عمرو (بن دینار) سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم مخابرہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حتی کہ وہ پہلا سال آیا جس میں (یزید کی امارت کے لیے بیعت لی گئی) تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ میں رہنے والے صحابہ مخابرہ (بٹائی) پر زمین دیتے تھے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے انھیں اس سے منع نہیں فرمایا۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے پڑوسی سے سنی ہوئی ممانعت اجمالاً بیان کی تو ورع و تقویٰ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ معاملہ چھوڑ دیا۔ لیکن اگلی روایات میں واضح ہوگا کہ اجل صحابہ سمجھتے تھے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ

نے یا تو پوری بات اچھی طرح نہیں سمجھی یا ادھوری بات سن کر بیان کی ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ انھوں نے اکثر مواقع پر بٹائی کی جاہلی دور میں رائج صورتوں کے حوالے سے اجمالاً رسول اللہ ﷺ کا حکم بیان کیا۔ جو صورتیں اسلام میں رائج ہوئیں وہ ممنوع نہ تھیں۔ جس موقع پر انھوں نے تفصیل بیان کی (حدیث: 3945، 3951، 3954) تو معاملہ واضح ہو گیا۔ جن صحابہ نے جواز کا فتویٰ دیا انھوں نے اسلام میں رائج کردہ صورتوں (نقد کے عوض کرائے پر دینا یا خرچ میں شامل ہو کر یا خیبر کے طریقے پر پیداوار کا حصہ دار بننا وغیرہ) کے جواز کی بات کی۔ عدمِ جواز کی بات کرنے والوں نے جاہلی دور کی غیر منصفانہ صورتوں کو ناجائز قرار دیا۔

[٣٩٣٦] ١٠٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ.

[3936] سفیان (بن عیینہ)، ایوب اور سفیان (ثوری) سب نے عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور ابن عیینہ کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: تو ہم نے ان (رافع رضی اللہ عنہ) کی وجہ سے (احتیاطاً) اسے چھوڑ دیا۔

[٣٩٣٧] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَّفْعَ أَرْضِنَا.

[3937] مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رافع رضی اللہ عنہ نے ہماری زمین کا منافع ہم سے روک دیا۔

[٣٩٣٨] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ، وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ، حَتّٰى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ.

[3938] یزید بن زریع نے ہمیں ایوب سے خبر دی اور انھوں نے نافع سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اور حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے دور امارت میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمینوں کو بٹائی پر دیتے تھے حتی کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخری ایام میں انھیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں نبی ﷺ سے ممانعت بیان کرتے ہیں، چنانچہ وہ ان کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، انھوں نے ان سے دریافت کیا تو

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ زمینوں کو بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے۔ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے چھوڑ دیا۔

فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا، بَعْدُ، قَالَ: زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا.

بعدازیں جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ کہتے: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی بٹائی پر صحابہ کا اجماع رہا۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے، اپنے بزرگوں سے جو سنا اور اکثر اوقات اسے جس اجمال سے بیان کیا اس کی بنا پر بعض صحابہ نے ازراہِ ورع زمین کو کرائے پر دینا ترک کر دیا لیکن انھوں نے کبھی ممانعت کا حکم رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ کیا۔

[٣٩٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ: قَالَ: فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا.

[3939] حماد بن زید اور اسماعیل (ابن علیہ) دونوں نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور ابن علیہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، کہا: اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اسے (اپنی زمین کو) کرائے پر نہیں دیتے تھے۔

[٣٩٤٠] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتّٰى أَتَاهُ بِالْبَلَاطِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ.

[3940] عبید اللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی طرف گیا یہاں تک وہ ان کے پاس بَلاط کے مقام پر پہنچے تو انھوں نے انھیں (ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمینوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا تھا۔

[٣٩٤١] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتٰى رَافِعًا، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3941] حکم نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے پاس آئے..... پھر (ان کے حوالے سے) یہی حدیث نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔

[٣٩٤٢] ١١١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[3942] حسین بن حسن بن یسار نے ہمیں حدیث بیان

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ. قَالَ: فَنُبِّئَ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ. قَالَ: فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ: فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ، ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. قَالَ: فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْهُ.

کی، کہا: ہمیں ابن عون نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کو اجرت پر دیتے تھے، کہا: انھیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بتائی گئی، کہا: وہ میرے ساتھ ان کے ہاں گئے تو انھوں نے اپنے بعض چچاؤں سے بیان کیا، انھوں نے اس حدیث میں نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ کہا: تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے چھوڑ دیا اور زمین اجرت پر نہ دی۔

[٣٩٤٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3943] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ابن عون نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: انھوں نے اپنے بعض چچاؤں کے واسطے سے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

[٣٩٤٤] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرَضِيهِ، حَتّٰى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ خَدِيجٍ! مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ؟ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ: سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى، ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

[3944] سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمینیں کرائے پر دیتے تھے حتی کہ انھیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو کرائے پر دینے سے منع کرتے ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا: ابن خدیج! آپ زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا بیان کرتے ہیں؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے اپنے دو چچاؤں سے سنا اور وہ دونوں بدر میں شریک ہوئے تھے، وہ اپنے گھرانے کے لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بخوبی جانتا تھا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خوف ہوا کہ (ممکن ہے) رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی نیا حکم جاری کیا ہو جس کا انھیں علم نہ ہوا ہو، لہٰذا انھوں نے زمین کو کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ)

(التحفة ١٨)

باب: 18- زمین کو غلے کے عوض بٹائی پر دینا

[٣٩٤٥] ١١٣-(١٥٤٨) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى، فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُومَتِي فَقَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، وَطَوَاعِيَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا، نَهَانَا أَنْ نُّحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى، وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَّزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا، وَكَرِهَ كِرَاءَهَا، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ.

[3945] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے یعلیٰ بن حکیم سے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم زمین کو اس کی پیداوار کے حصے پر دیتے تھے اور اسے تہائی اور چوتھائی حصے اور (اس کے ساتھ) متعین مقدار میں غلے کے عوض کرائے پر دیتے، ایک روز ہمارے پاس میرے چچاؤں میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا ہے جو ہمارے لیے نفع مند تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے، آپ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم زمین کو بٹائی پر دیں اور اسے تہائی اور چوتھائی حصے اور متعین غلے کے عوض کرائے پر دیں۔ اور آپ نے زمین کے مالک کو حکم دیا کہ وہ خود اس میں کاشت کرے یا کاشت کے لیے (اپنے مسلمان بھائی کو) دے دے اور آپ نے اس کے کرائے پر دینے اور اس کے سوا (غلے کے ایک متعین حصے پر دینے) کو ناپسند کیا ہے۔

فائدہ: یہاں اس موقع پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اس صورت کی تفصیل بیان کی ہے جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پیداوار کے ایک حصے کے علاوہ غلے کی ایک متعین مقدار بھی زمین لینے والے کو دینی پڑتی تھی۔ یہ واضح طور پر سود کی بھی ایک صورت تھی کہ پیداوار جتنی بھی ہو کم یا زیادہ، زمین کا مالک اپنے حصے کے علاوہ غلے کی متعین مقدار بھی وصول کرے۔ اس وقت رائج بٹائی کے طریقوں میں اس طرح کی بہت سی غیر منصفانہ شرائط موجود تھیں۔ ابتدا میں لوگوں کے لیے وضاحت سے اس بات کا علم رکھنا کہ کس طرح کی شرائط ممنوع ہیں، آسان نہ تھا۔ آپ ﷺ نے ان مخدوش صورتوں پر بٹائی سے منع فرما دیا، بلکہ کہا کہ اس سے یہ بہتر ہے کہ خود زراعت کرو، یا احسان کرتے ہوئے کسی مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچاؤ۔ یہ دونوں سادہ اور منفعت بخش طریقے تھے۔ دوسرے طریقے کی منفعت حقیقی اور بہت زیادہ تھی۔ یہ بھی اختیار دیا کہ غلط طریقے سے دینے کی بجائے بہتر ہے کہ کاشت ہی نہ کرو زمین کو خالی چھوڑ دو۔ جب پرانے غیر منصفانہ طریقوں کا خاتمہ ہو گیا تو آپ نے اور دیگر صحابہ نے منصفانہ طریقے اختیار کیے۔ اگلی

احادیث، مثلاً: (حدیث:3949) میں بھی وہ تفصیلات بیان ہوئیں ہیں جو جاہلی دور میں انصار کے ہاں بٹائی میں رائج تھیں۔ان سے پتہ چلتا ہے کہ ممانعت کن باتوں کی بنا پر تھی۔

[٣٩٤٦] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ. قَالَ: كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

[3946] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے کہا: یعلیٰ بن حکیم نے میری طرف لکھا، انھوں نے کہا: میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کررہے تھے، انھوں نے کہا: ہم زمین کو بٹائی پر دیتے اور اسے تہائی اور چوتھائی حصے پر کرائے پر دیتے تھے..... آگے ابن علیہ کی (سابقہ) حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٣٩٤٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3947] ابن ابی عروبہ نے یعلیٰ بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[٣٩٤٨] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ.

[3948] جریر بن حازم نے یعلیٰ بن حکیم کی اسی سند کے ساتھ روایت کی، انھوں نے (سلیمان کے واسطے سے) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، انھوں نے عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ (اپنے چچاؤں میں سے ایک) کے الفاظ نہیں کہے۔

[٣٩٤٩] ١١٤-(. . .) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَّافِعٍ؛ أَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ - وَهُوَ عَمُّهُ - قَالَ: أَتَانِي ظُهَيْرٌ فَقَالَ: لَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا. فَقُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ. قَالَ: سَأَلَنِي كَيْفَ

[3949] ابوعمرو اوزاعی نے مجھے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابونجاشی سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ظُہَیر بن رافع ان کے چچا تھے، کہا: ظہیر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا ہے جو ہمیں سہولت دینے والا تھا۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا وہ برحق ہے۔ کہا: آپ نے مجھ سے پوچھا: ''تم اپنے کھیتوں کا کیا معاملہ کرتے ہو؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ

تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟ فَقُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا، يَا رَسُولَ اللهِ! عَلَى الرَّبِيعِ أَوِ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الشَّعِيرِ قَالَ: «فَلَا تَفْعَلُوا، اِزْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا».

کے رسول! ہم انھیں چھوٹی نہر (کے کناروں کی پیداوار) پر یا کھجور یا جو کے (متعینہ) وسقوں پر اجرت پر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو ایسا نہ کرو، اسے خود کاشت کرو یا کاشت کے لیے کسی کو دے دو یا ویسے ہی اپنے ہاتھ میں رکھو۔''

[٣٩٥٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ، عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ: عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ.

[3950] عکرمہ بن عمار نے ابونجاشی سے، انھوں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی اور انھوں نے اپنے چچا ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت کا تذکرہ نہیں کیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ) (التحفة ١٩)

باب: 19- سونے اور چاندی کے عوض زمین کو کرایہ پر دینا

[٣٩٥١] ١١٥-(١٥٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. قَالَ: فَقُلْتُ: أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، فَلَا بَأْسَ بِهِ. [راجع: ٣٩٣٥]

[3951] امام مالک نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حنظلہ بن قیس سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ کہا: میں نے پوچھا: کیا سونے اور چاندی کے عوض بھی؟ انھوں نے جواب دیا: البتہ سونے اور چاندی کے عوض دینے میں کوئی حرج نہیں۔

[٣٩٥٢] ١١٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ ابْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ، وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ، وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ، فَيَهْلِكُ

[3952] اوزاعی نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حنظلہ بن قیس انصاری نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے اور چاندی (دینار اور درہم) کے عوض زمین کو بٹائی پر دینے کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ (امر واقع یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگ نہروں کی زمین، چھوٹے نالوں کے کناروں کی زمین اور (متعین مقدار میں) فصل کی کچھ اشیاء کے عوض

هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا، وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا، فَلَمْ يَكُنْ لِّلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هٰذَا، فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ، فَأَمَّا شَيْءٌ مَّعْلُومٌ مَّضْمُونٌ، فَلَا بَأْسَ بِهِ.

زمین اجرت پر دیتے تھے۔ کبھی یہ (حصہ) تباہ ہو جاتا اور وہ محفوظ رہتا اور کبھی یہ محفوظ رہتا اور وہ تباہ ہو جاتا، لوگوں میں بٹائی (کرائے پر دینے) کی صرف یہی صورت تھی، اسی لیے اس سے منع کیا گیا، البتہ معلوم اور محفوظ چیز جس کی ادائیگی کی ضمانت دی جا سکتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: مضمون سے مراد اس زمین سے حاصل ہونے والے غلے کے علاوہ کوئی اور چیز ہے جس کی ادائیگی کھیت میں اُگنے پر منحصر نہ ہو۔ کھیت کی پیداوار کے بارے میں معلوم نہیں کہ ہوگی یا نہیں، ہوگی تو کتنی؟ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا اپنا یہ فتویٰ بٹائی کی ممنوعہ اور غیر ممنوعہ صورتوں کو پوری طرح واضح کر دیتا ہے۔

[۳۹۵۳] ۱۱۷-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ يَّقُولُ: كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا. قَالَ: كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلٰى أَنَّ لَنَا هٰذِهِ وَلَهُمْ هٰذِهِ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ، فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا.

[3953] سفیان بن عیینہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حنظلہ زُرَقی سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: انصار میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے۔ کہا: ہم زمین کو اس شرط پر کرائے پر دیتے کہ یہ (حصہ) ہمارے لیے ہے اور وہ (حصہ) ان کے لیے ہے، بسا اوقات اس حصے میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی، تو آپ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ البتہ آپ نے ہمیں چاندی کے عوض دینے سے منع نہیں کیا۔

[۳۹۵٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هٰرُونَ، جَمِيعًا عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3954] حماد اور یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابٌ: فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ) (التحفة ٢٠)

باب: 20- مزارعت (زمین کو پیداوار کی متعین مقدار کے عوض) اور مؤاجرت (نقدی کے عوض کرائے پر دینے) کا حکم

[۳۹۵٥] ۱۱۸-(۱٥٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ؛ ح:

[3955] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے خبر دی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں علی بن مسہر نے

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: نَهَى عَنْهَا. وَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ، وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللهِ.

حدیث بیان کی، ان دونوں (عبدالواحد اور علی) نے (سلیمان) شیبانی سے اور انھوں نے عبداللہ بن سائب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن معقل سے مزارعت (زمین کی پیداوار کی متعین مقدار پر بٹائی) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: آپ نے اس سے منع فرمایا۔ اور انھوں نے کہا: میں نے ابن معقل سے پوچھا۔ عبداللہ کا نام نہیں لیا۔

[٣٩٥٦] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ؟ فَقَالَ: زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ، وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ، وَقَالَ: «لَا بَأْسَ بِهَا».

[3956] ابوعوانہ نے ہمیں سلیمان شیبانی سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن سائب سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم عبداللہ بن معقل کے پاس گئے، ہم نے ان سے مزارعت کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا اور مؤاجرت (نقدی کے عوض کرائے پر دینے) کا حکم دیا ہے اور فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(المعجم ٢١) - (بَابُ الْأَرْضِ تُمْنَحُ)

(التحفة ٢١)

باب: 21- کسی کو زمین عاریتاً دینا

[٣٩٥٧] ١٢٠-(١٥٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو؛ أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ، فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَانْتَهَرَهُ. قَالَ: إِنِّي وَاللهِ! لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْنَحَ

[3957] حماد بن زید نے ہمیں عمرو (بن دینار) سے خبر دی کہ مجاہد نے طاوس سے کہا: ہمارے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے پاس چلو اور ان سے ان کے والد کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کردہ حدیث سنو، کہا: انھوں (طاوس) نے انھیں ڈانٹا اور کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے علم ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو میں یہ کام (کبھی) نہ کرتا لیکن مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جو اسے ان سب سے زیادہ جاننے والا ہے، ان کی مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُومًا».

سے تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی زمین اپنے بھائی کو عاریتاً دے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اس پر متعین پیداوار وصول کرے۔'' (اس سے اللہ کی رضا بھی حاصل ہوگی اور جھگڑوں سے محفوظ بھی رہے گا۔)

[٣٩٥٨] ١٢١-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ. قَالَ عَمْرٌو: فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ. فَقَالَ: أَيْ عَمْرُو! أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا، إِنَّمَا قَالَ: «يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُومًا».

[3958] سفیان نے ہمیں عمرو اور ابن طاوس سے حدیث بیان کی اور انھوں نے طاوس سے روایت کی کہ وہ (نقدی کے عوض) بٹائی پر زمین دیتے تھے۔ عمرو نے کہا: میں نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! اگر آپ یہ مخابرہ چھوڑ دیں (تو بہتر ہے) کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔ انھوں نے کہا: عمرو! مجھے اس مسئلے کو ان سب کی نسبت زیادہ جاننے والے، یعنی حضرت ابن عباس ؓ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا، آپ نے تو صرف فرمایا تھا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو (زمین) عاریتاً دے یہ اس کے لیے اس کی نسبت بہتر ہے کہ اس پر متعین پیداوار وصول کرے۔'' (بلاعوض دینے سے اسے غیر متعین، وسیع منفعت حاصل ہوگی۔)

[٣٩٥٩] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ شُعْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[3959] ایوب، سفیان، ابن جریج اور شعبہ سب نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٣٩٦٠] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا،

[3960] معمر نے ابن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ

وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَّمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا» لِشَيْءٍ مَّعْلُومٍ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی زمین اپنے بھائی کو دے یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اس پر اتنا اتنا، یعنی متعین مقدار میں وصول کرے۔''

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْحَقْلُ، وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ.

کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہی حقل ہے اور انصار کی زبان میں محاقلہ ہے۔

فائدہ: یعنی جن صورتوں کا نام لے کر منع فرمایا وہ انصار میں خاص صورت کے ساتھ رائج صورتیں تھیں۔ جن کی اجازت ہے وہ کرائے پر دینے کی منصفانہ صورتیں ہیں۔

[٣٩٦١] ١٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ إِنْ مَّنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ».

[3961] عبدالملک بن زید نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس کی زمین ہو، وہ اگر اسے اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔''

فرمانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

«لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ
غَرْسًا، وَّلَا يَزْرَعُ زَرْعًا،
فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَّلَا دَابَّةٌ وَّلَا شَيْءٌ،
إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ»

''جو مسلمان درخت لگاتا ہے یا کاشت کاری کرتا ہے،
پھر اس میں سے انسان، چوپایہ یا کوئی بھی (جانور) کھاتا ہے
تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔''

(صحیح مسلم، حدیث: 3969 (1552))

کتاب المساقاۃ والمزارعہ کا تعارف

یہ حقیقت میں کتاب البیوع ہی کا تسلسل ہے۔ کتاب البیوع کے آخری حصے میں زمین کو بٹائی پر دینے کی مختلف جائز اور ناجائز یا مختلف فیہ صورتوں کا ذکر تھا۔ مساقات (سیرابی اور نگہداشت کے عوض پھل وغیرہ میں حصہ داری) اور مزارعت کا معاملہ امام ابوحنیفہ اور زفر کے علاوہ تمام فقہاء کے ہاں جائز ہے۔ یہی معاملہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی فتح کے بعد خود یہود کے ساتھ کیا۔ اس حوالے سے امام ابوحنیفہ اور زفر کے نقطۂ نظر کو ان کے اپنے اہم ترین شاگردوں امام ابویوسف اور امام محمد نے قبول نہیں کیا۔ یہ معاہدہ درختوں، ملحقہ کھیتوں، مالکان اور نگہداشت کرنے والوں تمام کے مفادات کو محفوظ رکھنے کا ضامن ہے۔ مساقات اور مزارعت کے لیے مخصوص باب کے بعد درخت لگانے اور زراعت کی فضیلت بیان کی گئی ہے، اسی پر انسان کے رزق اور اس کی فلاح کا سب سے زیادہ انحصار ہے۔

زمین پر محنت اور پیداوار کے اشتراک کے انتہائی منصفانہ معاہدوں کی تمام صورتوں میں، جنھیں اسلام نے رائج کیا ہے، انصاف کے تمام تر تقاضے ملحوظ رکھنے کے باوجود ناگہانی مسئلہ یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر متوقع قدرتی آفت پیداوار کو تباہ کر دے۔ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کا واضح حکم ہے کہ ایسے نقصان کے بعد حصے کا مطالبہ ساقط ہو جاتا ہے۔ جب کسی قدرتی آفت کی بنا پر پھل حاصل ہی نہیں ہوا تو مطالبہ کس بنیاد پر؟ اس کے ساتھ ہی تجارتی لین دین کی صورت میں جبکہ قبضہ اور ملکیت دوسرے فریق کو منتقل ہو چکی ہو اور ادائیگی باقی ہو تو کسی نقصان کی صورت میں مہلت اور اگر ممکن ہو تو تخفیف کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تفلیس (قرض ادا کرنے کی صلاحیت کے فقدان) کے حوالے سے طریق کار واضح کیا گیا ہے۔ دوسری طرف جس کے پاس ادائیگی کی صلاحیت موجود ہو اس کی طرف سے لیت و لعل کو ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔

اب تک لین دین کے معاہدوں کا ذکر تھا۔ اس کے بعد ان چیزوں کا بیان ہے جن کی تجارت ممنوع ہے۔ وہ غصب کی ہوئی چیزیں یا ایسی خدمات یا اشیاء ہیں جو حرام ہیں، مثلاً: ناپاک جانور، جیسے کتے وغیرہ کو پالنا یا نشہ آور اشیاء مثلاً شراب وغیرہ کو استعمال کرنا۔

پھر ان اشیاء کے لین دین میں جو بالکل حلال ہیں ان صورتوں کا ذکر ہے جن میں سود شامل ہو جاتا ہے یہ ربا الفضل ہے۔ ایک ہی جنس کا اسی جنس سے کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ، ملتی جلتی اشیاء کا ادھار تبادلہ، مثلاً سونے چاندی کا، گندم اور جو کا لین دین جس میں ایک چیز ادھار ہو۔ یاد رہے کہ ایسی اشیاء کی قیمتوں میں موسم کے ساتھ یا مطلقاً وقت اور تجارتی حالات کی بنا پر بہت جلد فرق پڑتا ہے۔ اگرچہ قیمت (سونے، چاندی یا سکے یا کرنسی نوٹ وغیرہ) کے ساتھ اشیاء کے تبادلے میں ادھار لین دین کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ اگر اقتصادی معاملات انصاف کے ساتھ چلائے جائیں تو نقدی کی قیمت زیادہ عرصے تک مستحکم رہتی ہے، دوسرا سبب یہ

ہے کہ نقدی کے عوض ادھار خرید وفروخت کے بغیر تجارتی معاملات چلنے ممکن نہیں جبکہ تجارت کے جاری رہنے ہی سے انسانوں کے بنیادی اقتصادی مفادات حاصل بھی ہوتے ہیں اور محفوظ بھی رہتے ہیں۔

حیوانات کی بیع اجناس اور اشیاء کی بیع سے مختلف ہے۔ بدوی معاشروں میں ان کا لین دین بہت زیادہ ہوتا ہے بلکہ کسی نہ کسی مویشی کو خود نقدی سے ملتی جلتی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ ان کے لین دین کو آسان بنانے کے لیے اس میں جن مراعات کی ضرورت تھی، اسلام نے ان مراعات کا اہتمام کیا ہے، پھر تجارتی لین دین کے معاہدوں میں رہن کے مسائل کو واضح کیا گیا ہے۔

اس کے بعد بیع سلم یا سلف کے مسائل کو واضح کیا گیا ہے، پھر ذخیرہ اندوزی کی ممانعت بیان ہوئی ہے، پھر شفعہ کے مسائل ہیں کہ لین دین اپنی جگہ درست ہوسکتا ہے لیکن ایک چیز میں شراکت رکھنے والے کا پہلا حق ہے کہ وہ بازار کی قیمت پر اس چیز کا باقی حصہ خرید سکے۔ آخر میں زمین یا جائداد کے حوالے سے حسن سلوک، کسی کی زمین دبانے کی ممانعت اور اختلاف کی صورت میں مشترکہ راستے کی چوڑائی متعین کرنے کے حوالے سے شریعت کے حکم کا بیان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٢-كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

سیرابی اور نگہداشت کے عوض پھل وغیرہ میں حصہ داری اور زمین دے کر بٹائی پر کاشت کرانا

(المعجم ١) - (بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِّنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ) (التحفة ٢٢)

باب: 1- پھل اور کھیتی کے کسی حصے پر پانی دینے اور کھیتی کے کام کا معاہدہ کرنا

[٣٩٦٢] ١-(١٥٥١) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

[3962] یحییٰ قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے اس کی پیداوار کے نصف پر معاملہ کیا جو وہاں سے پھلوں اور کھیتی کی صورت میں حاصل ہوگی۔

[٣٩٦٣] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَعْطٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِّائَةَ وَسْقٍ: ثَمَانِينَ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ، وَّعِشْرِينَ وَسْقًا مِّنْ شَعِيرٍ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ، خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنْ يُّقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ

[3963] علی بن مسہر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر (کی زمین) اس پیداوار کے آدھے حصے پر دی جو وہاں سے پھلوں اور کھیتی کی صورت میں حاصل ہوگی۔ آپ اپنی ازواج کو ہر سال ایک سو وسق دیتے، اسّی (80) وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے۔ بعدازاں جب خیبر کی تقسیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری میں آئی تو انھوں نے

وَالْمَاءَ، أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ، فَاخْتَلَفْنَ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ، وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ، فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ.

نبی ﷺ کی ازواج کو اختیار دیا کہ ان کے لیے زمین اور پانی کا حصہ مقرر کر دیا جائے یا ان کو ہر سال (مقررہ) وسق مل جانے کی ضمانت دیں۔ تو ان کا (ان دونوں میں سے انتخاب کرنے میں) باہم اختلاف ہو گیا۔ ان میں سے کچھ نے زمین اور پانی کو منتخب کیا اور کچھ نے ہر سال (مقررہ) وسق لینے پسند کیے۔ حضرت حفصہ اور عائشہ ؓ ان میں سے تھیں جنھوں نے زمین اور پانی کو چنا۔

فائدہ: ایک وسق ساٹھ صاع یا 130.56 کلوگرام کا ہوتا ہے۔ (فقہ الزکاۃ للقرضاوي: 372/1)

[٣٩٦٤] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ، وَقَالَ: خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ.

[3964] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ وہاں کی کھیتی اور پھلوں کی پیداوار کے آدھے حصے پر معاملہ (کھیتی باڑی کے کام کاج کا معاہدہ) کیا...... آگے علی بن مسہر کی حدیث کی طرح بیان کیا اور انھوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ؓ ان میں سے تھیں جنھوں نے زمین اور پانی کا انتخاب کیا۔ اور کہا: انھوں نے نبی ﷺ کی ازواج کو اختیار دیا کہ ان کے لیے زمین خاص کر دی جائے۔ اور انھوں نے پانی کا (بھی) ذکر نہیں کیا۔

[٣٩٦٥] ٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا، عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا» ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

[3965] اسامہ بن زید لیثی نے مجھے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب خیبر فتح ہوا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ انھیں اس شرط پر وہیں رہنے دیں کہ وہ لوگ وہاں سے حاصل ہونے والی پھلوں اور غلے کی پیداوار کے نصف حصے پر کام کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں اس شرط پر جب تک ہم چاہیں گے رہنے دیتا ہوں۔'' پھر عبیداللہ سے روایت کردہ ابن نمیر اور ابن مسہر کی

وَّابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. وَزَادَ فِيهِ: وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِّصْفِ خَيْبَرَ، فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخُمُسَ.

حدیث کی طرح حدیث بیان کی، اور اس میں یہ اضافہ کیا: خیبر کی پیداوار کے نصف پھلوں کو (غنیموں کے) حصوں کے مطابق تقسیم کیا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ خمس لیتے تھے۔

[٣٩٦٦] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ دَفَعَ إِلٰى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا، عَلٰى أَنْ يَّعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَلِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا.

[3966] محمد بن عبدالرحمٰن نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے خیبر کے نخلستان اور زمینیں اس شرط پر خیبر کے یہودیوں کے سپرد کیں کہ وہ اپنے اموال لگا کر اس (کی زمینوں اور باغوں کی دیکھ بھال اور کھیتی باڑی) کا کام کاج کریں گے اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ رسول اللہ ﷺ کا ہوگا۔

فوائد و مسائل: ① یہود کے ساتھ یہ معاہدہ باغات کی دیکھ بھال اور زراعت دونوں کے لیے تھا اور دونوں کی آمدنی کا نصف ان کو ملتا تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ خیبر کے باغات اور زمین کی آمدنی کا نصف حصہ یہود سے لے کر باغات اور زمین کی ملکیت کے مطابق تقسیم فرماتے تھے۔ جو زمینیں مجاہدین کو بطور غنیمت ملی تھیں، ان کا حصہ مجاہدین کو عطا فرماتے۔ خُمس آپ کے تصرف میں آ کر بیت المال میں چلا جاتا۔ اور اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم ہوتا۔ ③ اس معاہدے کے مطابق مساقات اور زراعت دونوں پر خرچ یہودی خود کرتے تھے۔ اگلی حدیث میں صراحت ہے کہ اس طرح پیداوار آدھی آدھی کرنے کی پیشکش یہودیوں کی طرف سے تھی۔ اگر وہ مبنی برانصاف نہ ہوتی یا شرعی طور پر اس میں کوئی قباحت ہوتی تو ان کی طرف سے پیشکش کے باوجود آپ ﷺ ایسا معاہدہ کبھی نہ کرتے اور اس طرح کا معاہدہ کرتے جو شریعت کے مطابق ہوتا۔ یہ حدیث ان لوگوں کے لیے مضبوط دلیل ہے جو مساقات اور مزارعت کو ایک ساتھ یا جو دونوں کو الگ الگ جائز کہتے ہیں۔ پہلے گروہ میں امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ ہیں اور دوسرے گروہ میں ابن ابی لیلیٰ، ابو یوسف، محمد، امام ابوحنیفہ اور زفر کے علاوہ باقی تمام کوفی علماء، امام احمد اور باقی فقہائے محدثین شامل ہیں۔ ④ حدیث: 3966 سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خرچ مزارعت پر لینے والے کے ذمے ہو تو بھی معاہدہ درست ہے۔

[٣٩٦٧] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ

[3967] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے جلا وطن کیا، اور یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر غلبہ حاصل کیا تو آپ نے یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ فرمایا، آپ ﷺ کے اس پر غلبہ پا لینے کے بعد وہ زمین اللہ عزوجل، اس کے رسول اور مسلمانوں کی تھی۔ آپ نے یہود کو وہاں سے نکالنے

مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ، حِينَ ظُهِرَ عَلَيْهَا، لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا، عَلٰى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا، وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ، مَا شِئْنَا» فَقَرُّوا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

کا ارادہ کیا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ انھیں اس شرط پر وہیں رہنے دیں کہ وہ کام (باغوں اور کھیتوں کی نگہداشت اور کاشت) کی ذمہ داری لے لیں گے اور آدھا پھل (پیداوار) ان کا ہوگا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ہم جب تک چاہیں گے تمھیں وہاں رہنے دیں گے۔'' پھر وہ وہیں رہے حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ) (التحفة ٢٣)

باب:2- شجر کاری اور کاشت کاری کی فضیلت

[٣٩٦٨] ٧-(١٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَّمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَّمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَّلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ».

[3968] عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی مسلمان (جو) درخت لگاتا ہے، اس میں سے جو بھی کھایا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے، اور اس میں سے جو چوری کیا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور جنگلی جانور اس میں سے جو کھا جائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور جو پرندے کھا جائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور کوئی اس میں (کسی طرح کی) کمی نہیں کرتا مگر وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔''

[٣٩٦٩] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَّهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟» فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ. فَقَالَ: «لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا، وَّلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَّلَا دَابَّةٌ وَّلَا

[3969] لیث نے ہمیں ابوزبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کے نخلستان میں تشریف لے گئے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں، کسی مسلمان نے یا کافر نے؟'' انھوں نے عرض کی: بلکہ مسلمان نے۔ تو آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان درخت لگاتا ہے یا کاشت کاری کرتا ہے، پھر اس میں سے انسان، چوپایہ یا کوئی بھی (جانور) کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔''

شَيْءٌ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ».

[٣٩٧٠] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ غَرْسًا، وَّلَا زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ». وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا.

[3970] محمد بن حاتم اور ابن ابی خلف نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں رَوح نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے: ''جوبھی مسلمان آدمی درخت لگاتا ہے اور کاشت کاری کرتا ہے، پھر اس سے کوئی جنگلی جانور، پرندہ یا کوئی بھی کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔'' ابن ابی خلف نے (یا کے بغیر) ''پرندہ کوئی چیز'' کہا۔

[٣٩٧١] ١٠-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُمِّ مَعْبَدٍ، حَائِطًا. فَقَالَ: «يَا أُمَّ مَعْبَدٍ! مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟» فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ. قَالَ: «فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَّلَا دَابَّةٌ وَّلَا طَيْرٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[3971] مجھے عمرو بن دینار نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ ام معبد ؓ (خلیدہ، حضرت زید بن حارثہ ؓ کی اہلیہ، ان کی دوسری کنیت ام مبشر بھی تھی) کے پاس باغ میں تشریف لے گئے تو آپ نے پوچھا: ''ام معبد! یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں، کسی مسلمان نے یا کافر نے؟'' انھوں نے عرض کی: بلکہ مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان درخت لگاتا ہے، پھر اس میں سے کوئی انسان، چوپایہ اور پرندہ نہیں کھاتا مگر وہ اس کے لیے قیامت کے دن تک صدقہ ہوتا ہے۔''

[٣٩٧٢] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ.

[3972] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، نیز ابوکریب اور اسحاق بن ابراہیم نے ابومعاویہ سے روایت کی، اور عمرو ناقد نے کہا: ہمیں عمار بن محمد نے حدیث بیان کی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابن فُضَیل نے حدیث بیان کی، ان سب (حفص، ابومعاویہ، عمار اور ابن فضیل) نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان (واسطی) سے اور انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت

زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَمَّارٍ. وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَا: عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فُضَيْلٍ: عَنِ امْرَأَةِ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ. وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ. وَكُلُّهُمْ قَالُوا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

کی۔ عمرو (ناقد) نے عمار سے روایت کردہ روایت میں اور ابوکریب نے ابومعاویہ سے روایت کردہ اپنی روایت میں کہا: ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ابن فضیل کی روایت میں ہے: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سے روایت ہے، ابومعاویہ سے اسحاق کی روایت میں ہے، انھوں نے کہا: کبھی انھوں (ابو معاویہ) نے کہا: ام مبشر نے نبی ﷺ سے روایت کی اور بسا اوقات انھوں نے (ام مبشر) نہیں کہا۔ ان سب نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے...... (آگے) عطاء، ابوزبیر اور عمرو بن دینار کی حدیث (3968-3971) کی طرح ہے۔

[٣٩٧٣] ١٢-(١٥٥٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ».

[3973] ابوعوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان نہیں جو درخت لگائے یا کاشت کاری کرے، پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کھائے مگر اس کے بدلے میں اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

فوائد و مسائل: ① ایسے کام پر ایک مسلمان کو بھرپور اجر ملتا ہے جس سے درندوں اور جنگلی جانوروں سمیت اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہو۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اسلام کرۂ ارض پر موجود ہر طرح کی مخلوقات کے لیے خیر خواہی، ان کے تحفظ اور ان کے ساتھ رحمدلی کا سبق دیتا ہے۔ موذی جانوروں کو بھی اس وقت مارنے کی اجازت ہے جب وہ انسانوں کے لیے خطرہ بن جائیں۔ ② کرۂ ارض پر درختوں کی کاشت بہت بڑی نیکی اور تمام جانوروں کی بھلائی کی ضامن ہے۔

[٣٩٧٤] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِأُمِّ مُبَشِّرٍ، امْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟» قَالُوا: مُسْلِمٌ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[3974] ابان بن یزید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ انصار کی ایک عورت ام مبشر رضی اللہ عنہا کے نخلستان میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں، کسی مسلمان نے یا کسی کافر نے؟'' ان لوگوں نے کہا: مسلمان نے.......... (آگے) ان سب کی حدیث کی طرح ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ وَضْعِ الْجَوَائِحِ)
(التحفة ٢٤)

باب:3- قدرتی آفات سے ہونے والے نقصان کی تلافی کرنا

[٣٩٧٥] ١٤-(١٥٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا»؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟». [انظر: ٣٩٨٠]

[3975] ابن وہب نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی کہ ابوزبیر نے انھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے اپنے بھائی کو پھل بیچا ہے۔“ نیز ابوضمرہ نے ہمیں ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اپنے بھائی کو پھل بیچو اور وہ کسی قدرتی آفت کا شکار ہوجائے تو تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم اس سے کچھ وصول کرو۔تم ناحق اپنے بھائی کا مال کس بنا پر وصول کرو گے؟“

[٣٩٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3976] ابوعاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٩٧٧] ١٥-(١٥٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ، أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟.

[3977] اسماعیل بن جعفر نے حمید سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے رنگ بدلنے تک کھجور کا پھل بیچنے سے منع فرمایا۔ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس کے رنگ بدلنے (زھو) سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: وہ سرخ ہوجائے اور زرد ہوجائے، تمھاری کیا رائے ہے اگر اللہ تعالیٰ نے پھل روک دیا، تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال اپنے لیے حلال سمجھو گے؟

[٣٩٧٨] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى

[3978] امام مالک نے حمید الطّویل سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رنگ پکڑنے سے پہلے پھل کی بیع سے منع فرمایا۔لوگوں نے

عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالُوا: وَمَا تُزْهِيَ؟ قَالَ: تَحْمَرُّ، فَقَالَ: إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟.

پوچھا: رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ سرخ ہو جائے اور کہا: جب اللہ تعالیٰ پھلوں سے محروم کر دے تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال اپنے لیے حلال سمجھو گے؟

[٣٩٧٩] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنْ لَّمْ يُثْمِرْهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ؟».

[3979] عبدالعزیز بن محمد نے حمید کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ اسے بارآور نہ کرے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے مال کو کس بنیاد پر اپنے لیے حلال سمجھے گا؟''

[٣٩٨٠] ١٧-(١٥٥٤) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَّعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ.

[3980] بشر بن حکم، ابراہیم بن دینار اور عبدالجبار بن علاء سے روایت ہے، الفاظ بشر کے ہیں، سب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حمید اعرج سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن عتیق سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے آفات سے پہنچنے والے نقصان کی صورت میں (قیمت) ساقط کر دینے کا حکم دیا ہے۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ [وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ]: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا. [راجع: ٣٩٧٥]

ابواسحاق ابراہیم نے، وہ امام مسلم کے شاگرد ہیں، کہا: مجھے عبدالرحمن بن بشر نے بھی سفیان سے یہی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ) (التحفة ٢٥)

باب: 4- قرض میں سے کچھ معاف کر دینا (اللہ کے نزدیک) پسندیدہ ہے

[٣٩٨١] ١٨-(١٥٥٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ» فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ

[3981] لیث نے ہمیں بکیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عیاض بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کا ان پھلوں میں نقصان ہو گیا جو اس نے خریدے تھے، اس کا قرض بڑھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر صدقہ کرو۔'' لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن وہ بھی

ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ: «خُذُوا مَا وَجَدْتُّمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ».

قرض کی ادائیگی (جتنی مالیت) تک نہ پہنچا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض داروں سے فرمایا: ''جو تمھیں مل جائے، وہ لے لو، تمھارے لیے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔''

[٣٩٨٢] (...) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3982] عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٩٨٣] ١٩-(١٥٥٧) وَحَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَّهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ! لَا أَفْعَلُ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ: «أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟» قَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ.

[3983] عمرہ بنت عبدالرحمان (بن عوف) نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ﷞ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے دروازے کے پاس جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی، ان دونوں کی آوازیں بلند تھیں اور ان میں سے ایک دوسرے سے کچھ کمی کرنے کی اور کسی چیز میں نرمی کی درخواست کر رہا تھا اور وہ (دوسرا) کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے پاس باہر تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: ''اللہ (کے نام) پر قسم اٹھانے والا کہاں ہے کہ وہ نیکی کا کام نہیں کرے گا؟'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ہوں، اس شخص کے لیے وہی صورت ہے جو یہ پسند کرے۔ (وہ فوراً اپنے بھائی کا مطالبہ مان گیا۔)

فوائد و مسائل: 1 جب تجارت میں نقصان ہو جائے یا کسی بھی وجہ سے مقروض کے پاس قرض اتارنے کی سکت باقی نہ رہے تو معاشرے کو اس کی مدد کرنی چاہیے۔ بیت المال سے بھی ایسے قرض چکانے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ 2 اگر ایسا انتظام نہ ہو سکے یا لوگوں کی مدد کے باوجود قرض چکایا نہ جا سکے تو جتنا مقروض کے پاس موجود ہے، وہی قرض خواہوں کو ان کے قرض کے تناسب سے دے دیا جائے گا۔ اس کے بعد ان کی طرف سے مقروض پر کوئی دعویٰ باقی نہیں رہے گا، اسے تفلیس یا افلاس کہا جاتا ہے۔

[٣٩٨٤] ٢٠-(١٥٥٨) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي

[3984] عبداللہ بن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن کعب

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ. أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ: «يَا كَعْبُ!» فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ: أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ. قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُمْ فَاقْضِهِ».

بن مالک نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، مسجد میں، ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے قرض کا مطالبہ کیا جو ان کے ذمے تھا تو ان کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر کے اندر ان کی آوازیں سنیں تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف گئے یہاں تک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹایا اور کعب بن مالک کو آواز دی: ''کعب!'' انھوں نے عرض کی: حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے ہاتھ سے انھیں اشارہ کیا کہ اپنے قرض کا آدھا حصہ معاف کر دو۔ کعب نے کہا: اللہ کے رسول! کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دوسرے سے) فرمایا: ''اٹھو اور اس کا قرض چکا دو۔''

[٣٩٨٥] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَّهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

[3985] عثمان بن عمر نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں یونس نے زہری سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی کہ انھیں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا...... (آگے) ابن وہب کی حدیث کی طرح ہے۔

[٣٩٨٦] (...) قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَى اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ، فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ، فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا كَعْبُ!» فَأَشَارَ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ. فَأَخَذَ نِصْفًا مِّمَّا عَلَيْهِ، وَتَرَكَ نِصْفًا.

[3986] عبدالرحمٰن بن ہرمز نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے اور انھوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان کا کچھ مال عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کے ذمے تھا۔ وہ انھیں ملے تو کعب رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ لگ گئے، ان کی باہم تکرار ہوئی حتی کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کعب!'' پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، گویا آپ فرما رہے تھے کہ آدھا لے لو، چنانچہ انھوں نے اس مال میں سے جو اس (ابن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ) کے ذمے تھا، آدھا لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي، وَقَدْ أَفْلَسَ، فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ) (التحفة ٢٦)

باب: 5- جس نے اپنا فروخت کیا ہوا مال خریدار کے پاس پایا اور وہ (خریدار) مفلس ہو چکا ہے تو اس چیز کو واپس لینے کا حق اسی کا ہے

[٣٩٨٧] ٢٢-(١٥٥٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ -: «مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أُفْلِسَ - أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أُفْلِسَ - فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ».

[3987] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی کہ انھیں عمر بن عبدالعزیز نے خبر دی، انھیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یا (اس طرح کہا:) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے اپنا مال جوں کا توں اس شخص کے پاس پایا جو مفلس ہو چکا ہے۔ یا اس انسان کے پاس جو مفلس ہو چکا ہے۔ تو وہ دوسروں کی نسبت اس (مال) کا زیادہ حق دار ہے۔''

[٣٩٨٨] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ. وَّقَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهِ: أَيُّمَا امْرِئٍ فُلِّسَ.

[3988] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے خبر دی، (اسی طرح) قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح دونوں نے لیث بن سعد سے روایت کی اور (اسی طرح) ابوربیع اور یحییٰ بن حبیب حارثی نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی۔ محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا: ہمیں عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید (القطان) اور حفص بن غیاث، سب نے یحییٰ بن سعید سے، اسی سند کے ساتھ زہیر کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ ان میں سے ابن رمح نے اپنی روایت میں کہا: ''جس کسی آدمی کو مفلس قرار دیا گیا ہو۔''

[٣٩٨٩] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْدِمُ، إِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ: «أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ».

[3989] ابن ابی حسین نے مجھے حدیث بیان کی کہ انھیں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی کہ انھیں عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی (روایت کردہ) حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی (روایت کردہ) حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں روایت کی جو کنگال ہو جائے، جب اس کے پاس سامان ملے اور اس نے اس میں تصرف نہ کیا ہو، (فرمایا:) ”تو وہ اس کے مالک کا ہے، جس نے اسے فروخت کیا تھا۔“

[٣٩٩٠] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُفْلِسَ الرَّجُلُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

[3990] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی مفلس ہو جائے اور کوئی آدمی (اس کے پاس) اپنا مال جوں کا توں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔“

[٣٩٩١] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَيْضًا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَا: «فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ».

[3991] سعید اور ہشام دونوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت کی اور کہا: ”تو وہ (دیگر) قرض خواہوں کی نسبت اس (مال) کا زیادہ حقدار ہے۔“

[٣٩٩٢] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ - قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ -: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛

[3992] عراک بن مالک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی مفلس قرار دیا جائے اور (کسی بیچنے والے) شخص کو اس کے ہاں اپنا سامان جوں کا توں مل جائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔“

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُفْلِسَ الرَّجُلُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا».

(المعجم ٦) - (بَابُ فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الِاقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ) (التحفة ٢٧)

باب:6- تنگ دست کو مہلت دینے، اور خوشحال اور نادار (دونوں) سے تقاضے میں رعایت کی فضیلت

[٣٩٩٣] ٢٦-(١٥٦٠) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. قَالُوا: تَذَكَّرْ. قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ، فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ. قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: تَجَوَّزُوا عَنْهُ».

[3993] منصور نے ہمیں ربعی بن حراش سے حدیث بیان کی کہ حضرت حذیفہ (بن یمان رضی اللہ عنہ) نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح کا فرشتوں نے استقبال کیا تو انھوں نے پوچھا: کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، انھوں نے کہا: یاد کر، اس نے کہا: میں (دنیا میں) لوگوں کے ساتھ قرض کا معاملہ کرتا تو اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگدست کو مہلت دیں اور خوشحال سے نرمی برتیں۔ (انھوں نے) کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: (تم بھی) اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو۔''

[٣٩٩٤] ٢٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ؟ قَالَ: مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ، فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ، فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ. قَالَ:

[3994] نُعَیم بن ابی ہند نے ربعی بن حراش سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود (انصاری) رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی اللہ عزوجل کے حضور پیش ہوا تو اللہ نے پوچھا: ''تو نے کیا عمل کیا؟'' اس نے کہا: میں نے کوئی نیکی نہیں کی، سوائے اس کے کہ میں مالدار آدمی تھا، میں لوگوں سے اس (میں سے دیے ہوئے قرض) کا مطالبہ کرتا تو مالدار سے خوش دلی سے قبول کرتا اور تنگ دست سے درگزر (مزید مہلت دیتا یا نہ دے سکتا تو معاف) کرتا۔ فرمایا: ''(تم بھی) میرے بندے

«تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي» قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ.

سے درگزر کرو۔'' (یہ سن کر) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

[٣٩٩٥] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا مَّاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ - قَالَ: فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ - فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ، فَغُفِرَ لَهُ» فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[3995] عبدالملک بن عمیر نے ربعی بن حراش سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ''ایک آدمی فوت ہوا اور جنت میں داخل ہوا تو اس سے کہا گیا: تو کیا عمل کرتا تھا؟ ــ کہا: اس نے خود یاد کیا یا اسے یاد کرایا گیا ــ اس نے کہا: (اے میرے پروردگار!) میں لوگوں سے (قرض پر) خرید وفروخت کرتا تھا، تو میں تنگ دست کو مہلت دیتا اور سکہ اور نقدی وصول کرنے میں نرمی کرتا تھا، تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔'' اس پر حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی یہی حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

فائدہ: وصولی میں نرمی کے کئی پہلو ہیں۔ نقدی سے مراد سونا چاندی اور سکے سے مراد ان دھاتوں یا دوسری دھاتوں کے ڈھلے ہوئے سکے ہیں۔ سونے چاندی کے معیار میں یا ڈھلے ہوئے سکے میں وزن یا دھات کے معیار کے حوالے سے چھوٹا موٹا فرق نظر انداز کر دینا نرمی ہے۔ وعدے میں تاخیر کو قبول کر لینا نرمی ہے۔ اکٹھی وصولی کی بجائے قسطوں میں لے لینا نرمی ہے۔ سارے قرض کی بجائے کچھ تخفیف کر کے لے لینا نرمی ہے۔

[٣٩٩٦] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: «أُتِيَ اللهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهِ، آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ - قَالَ: وَلَا يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيثًا - قَالَ: يَا رَبِّ! آتَيْتَنِي مَالَكَ، فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ، فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي».

[3996] سعد بن طارق نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے بندوں میں سے ایک بندہ پیش کیا گیا، اللہ نے اسے مال دیا تھا، تو اللہ نے اس سے پوچھا: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ ــ کہا: اور وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے ــ اس نے عرض کی: میرے رب! تو نے مجھے مال دیا تھا، میں لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور میری عادت نرمی اور آسانی کرنا تھی۔ میں مالدار پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: تمھاری نسبت میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں، (فرشتو!) تم بھی میرے بندے سے درگزر کرو۔''

فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ: هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے بھی یہ حدیث اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے دہنِ مبارک سے سنی تھی۔

[٣٩٩٧] ٣٠-(١٥٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حُوسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ مُوسِرًا، فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَّتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ، تَجَاوَزُوا عَنْهُ».

[3997] شقیق نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کی کوئی نیکی نہ ملی، سوائے یہ کہ وہ لوگوں سے معاملات کرتا تھا اور وہ مالدار آدمی تھا۔ تو وہ اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں، تم بھی اس سے درگزر کرو۔“

[٣٩٩٨] ٣١-(١٥٦٢) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ - قَالَ مَنْصُورٌ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ - عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ يُّدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، فَلَقِيَ اللهَ تَعَالٰى فَتَجَاوَزَ عَنْهُ».

[3998] ابراہیم بن سعد نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی لوگوں سے قرض کا لین دین کرتا تھا، وہ اپنے خادم سے کہتا: جب تو کسی تنگدست کے پاس آئے تو اس سے درگزر کرنا شاید اللہ ہم سے بھی درگزر کر دے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا (اور حاضری دی) تو اس نے (بھی) اس سے درگزر کر دیا۔“

[٣٩٩٩] (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

[3999] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی کہ انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے

ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے...... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٤٠٠٠] ٣٢-(١٥٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجْلَانَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَّهُ فَتَوَارَى عَنْهُ، ثُمَّ وَجَدَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ. قَالَ: آللهِ؟ قَالَ: آللهِ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ، أَوْ يَضَعْ عَنْهُ».

[4000] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اور انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی کہ حضرت ابوقتادہ نے اپنے ایک قرض دار کو تلاش کیا تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر (بعد میں) انھوں نے اسے پا لیا تو اس نے کہا: میں تنگ دست ہوں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جسے یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے تو وہ تنگ دست کو سہولت دے یا اسے معاف کر دے۔“

فائدہ: امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْمَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اپنے قرض دار کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف کر دیا، قیامت کے دن وہ عرش کے سائے میں ہوگا۔“ (مسند أحمد:308/5)

[٤٠٠١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4001] جریر بن حازم نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ، وَاسْتِحْبَابِ قُبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ) (التحفة ٢٨)

باب: 7-مالدار کا ٹال مٹول کرنا حرام ہے، حوالہ (مقروض کی طرف سے اپنے ذمے قرض کو دوسرے کے ذمے) کرنا درست ہے اور جب (قرض) کسی (مالدار شخص) کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کرنا مستحب ہے

[٤٠٠٢] ٣٣-(١٥٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4002] اعرج (عبدالرحمن بن ہرمز مدنی) نے حضرت

يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "غنی آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مال دار (سے وصولی) پر لگایا جائے تو اسے لگ جانا چاہیے۔"

[٤٠٠٣] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[4003] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... اسی کے مانند۔

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَإِ، وَتَحْرِيمِ مَنْعِ بَذْلِهِ، وَتَحْرِيمِ بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ) (التحفة ٢٩)

باب: 8- ایسا زائد پانی بیچنا حرام ہے جو بیابان میں ہو اور گھاس چرانے کے لیے اس کی ضرورت ہو، اسے استعمال کرنے سے روکنا (بھی) حرام ہے، اور نر کی جفتی کی اجرت لینا حرام ہے

[٤٠٠٤] ٣٤-(١٥٦٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ.

[4004] وکیع اور یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بچ جانے والے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: جب بارش کا پانی جمع ہو جائے یا پیچھے سے بہتا ہوا آئے تو اپنے کھیتوں اور جانوروں کو پلانے کے بعد اسے روک لینا اور فروخت کرنا ممنوع ہے۔ البتہ اگر اپنی زمین میں کنواں کھودا ہے یا ٹیوب ویل لگایا ہے اور خرچ کیا ہے تو وہ اس میں شامل نہیں۔ بعض علماء اسے فروخت کرنا بھی ممنوع قرار دیتے ہیں۔ وہ پانی بیچنے کو کسی بھی صورت جائز نہیں سمجھتے (تفصیل کے لیے دیکھیے: نيل الأوطار للشوكاني)

[٤٠٠٥] ٣٥-(. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[4005] روح بن عبادہ نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں

جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ، وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ، فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ.

نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی جفتی فروخت کرنے، کاشتکاری کے لیے پانی اور زمین کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان ساری باتوں سے منع فرمایا ہے۔

[٤٠٠٦] ٣٦-(١٥٦٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ: كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ».

[4006] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زائد پانی کو نہ روکا جائے کہ اس کے ذریعے سے گھاس روکی جائے۔''

[٤٠٠٧] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلَأَ».

[4007] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زائد پانی نہ روکو کہ اس کے ذریعے سے تم گھاس روک دو۔''

[٤٠٠٨] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ ابْنُ سَعْدٍ؛ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ».

[4008] ہلال بن اسامہ نے خبر دی کہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے انھیں بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زائد پانی کو فروخت نہ کیا جائے کہ اس کے ذریعے سے گھاس کو فروخت کیا جائے۔''

فائدہ: چراگاہیں سب کے لیے مشترک ہیں۔ ان کا پانی روک کر گھاس کی پیداوار روکنا، پھر اپنی طرف کی گھاس کو فروخت کرنا لوگوں کے حق پر ڈاکہ ہے، اس لیے ممنوع ہے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ) (التحفة ٣٠)

باب:9- کتے کی قیمت، کاہن کا نذرانہ اور زانیہ کا معاوضہ حرام ہے اور بلے کی بیع (بھی) ممنوع ہے

[٤٠٠٩] ٣٩-(١٥٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

[4009] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کے معاوضے اور کاہن کے نذرانے سے منع فرمایا۔

[٤٠١٠] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ.

[4010] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رُمح نے لیث بن سعد سے روایت کی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، ان دونوں (لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ) نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

ابن رمح کی روایت کردہ لیث کی حدیث میں ہے کہ انھوں (ابوبکر بن عبدالرحمان) نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سماعت کی۔

فوائد و مسائل: ① اگر حفاظت کے لیے کتا رکھنا ناگزیر نہ ہو تو اسے رکھنے کی اجازت نہیں۔ جن اقوام کے ہاں بغیر ضرورت کے کتے رکھے جاتے ہیں، وہاں اس کی قباحتیں سامنے آتی ہیں اور ان پر (پوری طرح) قابو بھی نہیں پایا جا سکتا۔ اگر کتے کو تجارت کی جنس بنا لیا جائے تو اسی غرض سے ان کو پالا جائے گا، ان کو فروخت کرنے کے لیے ان کی تشہیر و ترویج ہوگی۔ ویسے بھی یہ جانور حرام ہے اور اس کے منہ لگانے کی بنا پر برتن کو سات بار دھونا پڑتا ہے، اسلام میں کسی بھی حرام جنس کی خرید و فروخت کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔ ② زنا کاری کا معاوضہ لینے والے حرام کا سودا کر رہے ہیں۔ اس کمائی کے حصول کے لیے آج دنیا بھر میں شرمناک ظلم و ستم جاری ہے۔ عورتوں اور لڑکیوں کو فریب دے کر یا زبردستی اس میں ملوث کیا جاتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں اس کام کی اجازت دینا گندگی اور ظلم کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے، اس لیے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ ③ کاہن بھی جھوٹ پھیلاتا، توہمات اور گمراہی کی تجارت کرتا ہے، اس کی کمائی بھی حرام ہے۔ ④ اصول یہ سامنے آتا ہے کہ جو چیز یا کام بذاتہٖ حرام ہے، اس کی قیمت بھی حرام

ہے،اس کی تجارت کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ اصول خود رسول اللہ ﷺ کا بیان کردہ ہے، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کر دیتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے۔'' (سنن أبي داود، حديث: 3488، ومسند أحمد: 247/1)

[٤٠١١] ٤٠-(١٥٦٨) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ».

[4011] محمد بن یوسف سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سائب بن یزید سے سنا، وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بدترین کمائی زانیہ کی اجرت، کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی ہے۔''

فائدہ: جاہلی دور میں پچھنے لگانے والا، انسانی جسم سے جو خون نکالتا، اسے بھی بطور اجرت لے لیتا اور خون بیچ دیتا۔ خریدنے والے اسے بطور غذا اور کئی دوسرے غلط مقاصد کے لیے استعمال کرتے۔ پچھنے لگانے والوں کی یہ کمائی سراسر حرام تھی۔ خون، خصوصاً انسانی خون کی تجارت ممنوع ہے۔ صحیح البخاری اور مسند احمد میں رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ منقول ہیں ''نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ'' (آپ ﷺ نے خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔) (صحيح البخاري، حديث: 2288، ومسند أحمد: 309/4) انسانی خون کی تجارت کی اجازت سے انسانی زندگی کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں جس طرح انسانی اعضاء کی تجارت سے لاحق ہیں۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو کچھ عنایت فرمایا۔ (صحيح البخاري، حديث: 2103) یہ مزدوری یا کام کی اجرت تھی۔ اس نے خون لے جا کر فروخت نہ کیا تھا نہ اس کی اجازت تھی۔

[٤٠١٢] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَّمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَّكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ».

[4012] اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی، کہا: مجھے ابراہیم بن قارظ نے سائب بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: ''کتے کی قیمت خبیث (ناپاک اور گندی) ہے۔ زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔''

[٤٠١٣] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4013] معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠١٤] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

[4014] ہشام نے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث

أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

بیان کی، کہا: مجھے ابراہیم بن عبداللہ نے سائب بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠١٥] ٤٢-(١٥٦٩) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ؟ فَقَالَ: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ.

[4015] ابوزبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اس سے جھڑک کر روکا ہے۔

(المعجم ١٠) - **(بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، وَبَيَانِ نَسْخِهِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا، إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ)** (التحفة ٣١)

باب: 10- کتوں کو مار ڈالنے کا حکم، (پھر) اس کے منسوخ ہونے کی وضاحت اور اس بات کی وضاحت کہ شکار کے لیے اور کھیتی یا جانوروں کی حفاظت اور اسی طرح کے کسی کام کے سوا انھیں پالنا حرام ہے

[٤٠١٦] ٤٣-(١٥٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

[4016] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا۔

[٤٠١٧] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ.

[4017] عبیداللہ نے ہمیں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ آپ نے انھیں مارنے کے لیے مدینہ کی اطراف میں آدمی روانہ کیے۔

[٤٠١٨] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ

[4018] اسماعیل بن امیہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کتوں کو مارنے کا حکم دیتے

عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، فَتَتَبَّعْتُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ، حَتّٰى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، يَتْبَعُهَا.

تھے۔ میں مدینہ اور اس کی اطراف میں تلاش کرتا، ہم کوئی کتا نہ چھوڑتے مگر اسے مار ڈالتے، حتی کہ ہم دیہات سے آنے والی عورت کے کتے کو بھی، جو اس کے پیچھے آجاتا تھا، قتل کر دیتے تھے۔

[٤٠١٩] ٤٦-(١٥٧١) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ، أَوْ مَاشِيَةٍ، فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ زَرْعًا.

[4019] عمرو بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے، بکریوں یا مویشیوں (کی حفاظت) کے کتے کے سوا (باقی) تمام کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یا کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے کے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: بے شبہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کھیت بھی ہے۔

[٤٠٢٠] ٤٧-(١٥٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ، ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ».

[4020] ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا حتی کہ کوئی عورت بادیہ سے اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اس کتے کو بھی مار ڈالتے، پھر نبی ﷺ نے ہمیں ان کو مارنے سے منع کر دیا اور فرمایا: ''تم (آنکھوں کے اوپر) دو (سفید) نقطوں والے کالے سیاہ کتے کو نہ چھوڑو، بلاشبہ وہ شیطان ہے۔''

[٤٠٢١] ٤٨-(١٥٧٣) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ؛ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ.

[4021] معاذ عنبری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث سنائی، انھوں نے مطرف بن عبداللہ سے سنا اور انھوں نے حضرت (عبداللہ) بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: ''ان لوگوں کا کتوں سے کیا واسطہ ہے؟'' بعد میں آپ نے شکاری کتے اور بکریوں (کی حفاظت کرنے) والے کتے کی اجازت دے دی۔

[٤٠٢٢] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ يَحْيٰى. وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ.

[4022] یحییٰ بن حبیب نے کہا: ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی۔ محمد بن حاتم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث سنائی۔ محمد بن ولید نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں نضر نے خبر دی۔ محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، (خالد بن حارث، یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر، نضر اور وہب بن جریر) سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

ابن حاتم نے اپنی حدیث میں کہا: یحییٰ سے روایت ہے۔ (اور آگے یہ کہا:) اور آپ ﷺ نے بکریوں کی رکھوالی، شکار اور کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے کی اجازت دے دی۔

[٤٠٢٣] ٥٠-(١٥٧٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[4023] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مویشیوں کی حفاظت کرنے والے اور شکاری کتے کے سوا کتا پالا اس کے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔“

[٤٠٢٤] ٥١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[4024] زہری نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جس نے شکار یا مویشیوں کے کتے کے سوا کتا رکھا اس کے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔“

[٤٠٢٥] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ

[4025] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے شکار یا مویشیوں کے کتے کے سوا کتا رکھا اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔“

عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[٤٠٢٦] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ -قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا- إِسْمَاعِيلُ [وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ] عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

[4026] محمد بن ابی حرملہ نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مویشیوں کے کتے یا شکار کے کتے کے سوا کتا رکھا تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔“

قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ».

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یا کھیتی کے کتے (کے سوا۔)“

فوائد ومسائل: ① اس کے بعد بھی ایک قیراط، پھر دو قیراط اجر کم ہونے کی احادیث آئیں گی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے ایک قیراط کی کمی کا فرمایا، بعدازاں بے ضرورت کتا پالنے سے روکنے کے لیے زیادہ نقصان کی وعید جاری فرمائی۔ ② حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے وہ اضافہ پیش کیا گیا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تھا کہ کھیت کے کتے کی بھی اجازت ہے تو انھوں نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کھیت بھی ہے۔ (حدیث:4019) ان کا مقصد تھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا یہ حصہ خوب یاد رکھا۔ پھر انھوں نے حدیث سناتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اضافے کا خود بھی ذکر کیا۔ انھوں نے خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ اضافہ سنا اور یقین ہوگیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے تو انھوں نے خود اسے براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنا شروع کر دیا۔ (حدیث:4029) کھیتی کے حوالے سے جو بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی، وہی دوسرے صحابہ نے بھی آپ ﷺ سے سن کر روایت کی۔ (حدیث:4022-4036)

[٤٠٢٧] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[4027] حنظلہ بن ابی سفیان (اسود بن عبدالرحمان بن صفوان بن امیہ) نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جس نے شکاری کتے یا مویشیوں کے کتے کے سوا کتا پالا اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔“

قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: «أَوْكَلْبَ حَرْثٍ» وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ.

سالم نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: "یا کھیتی کے کتے (کے سوا۔)" اور وہ (خود) کھیتی کے مالک تھے۔ (اس لیے انھیں یہ بات یاد تھی۔)

[٤٠٢٨] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ ابْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ، نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[4028] عمر بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جن گھر والوں نے مویشیوں (کی حفاظت) والے کتے یا شکاری کتے کے سوا کتا رکھا، تو ان کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔"

[٤٠٢٩] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ، يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

[4029] ابوحکم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: "جس نے کھیتی یا بکریوں (کی حفاظت) یا شکار کے کتے کے سوا کتا رکھا اس کے اجر میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔"

[٤٠٣٠] ٥٧-(١٥٧٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ، كُلَّ يَوْمٍ».

[4030] ابوطاہر اور حرملہ نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "جس شخص نے کتا پالا جو شکاری ہے، نہ مویشیوں کے لیے ہے اور نہ ہی زمین کے لیے، اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔"

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ: «وَلَا أَرْضٍ».

ابوطاہر کی حدیث میں "نہ زمین کے لیے" کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٤٠٣١] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ، انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

[4031] امام زہری نے ابو سلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مویشیوں، شکار یا کھیتی (کی حفاظت کرنے) والے کتے کے سوا (کوئی اور) کتا رکھا اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ.

امام زہری نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کا تذکرہ کیا گیا تو انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے! وہ (خود) کھیت کے مالک تھے۔ (انھوں نے یہ بات ضبط کی۔)

[٤٠٣٢] ٥٩-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ».

[4032] ہشام دستوائی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کتا رکھا، اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا، سوائے کھیتی یا مویشیوں (کی حفاظت کرنے) والے کتے کے۔''

فائدہ: بعض حضرات نے ایک قیراط اجر کم ہوگا اور دو قیراط اجر کم ہوگا، میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ اصل میں ''ایک یا دو قیراط'' کے الفاظ تھے۔ یہ کمی بیشی اس بات پر منحصر ہے کہ کتے پالنے کا ضرر کتنا ہے۔ اگر زیادہ ہے تو دو قیراط کم ہوں گے اور کم ہے تو ایک قیراط اجر کم ہوگا۔ جن کے اچھے اعمال ہی مختصر ہوں، ان سے اتنی بڑی کٹوتی کے بعد باقی کیا بچے گا؟

[٤٠٣٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4033] اوزاعی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠٣٤] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ:

[4034] حرب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠٣٥] ٦٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَّيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَّلَا غَنَمٍ، نَّقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

[4035] ابو رزین نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے (ایسا) کتا رکھا جو شکار یا بکریوں کا کتا نہیں ہے تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔''

[٤٠٣٦] ٦١-(١٥٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ؛ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَّهُوَ رَجُلٌ مِّنْ شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا، نَّقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ» قَالَ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي، وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ.

[4036] امام مالک نے یزید بن خصیفہ سے روایت کی کہ انھیں سائب بن یزید نے بتایا کہ انھوں نے سفیان بن ابی زہیر سے سنا اور وہ شنوءہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے، رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے کتا رکھا جو اسے کھیتی اور تھن (والے جانوروں کی حفاظت) کا فائدہ نہیں دیتا تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔'' (سائب نے) کہا: کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اس مسجد کے رب کی قسم!

[٤٠٣٧] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ؛ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ. فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[4037] اسماعیل نے ہمیں یزید بن خصیفہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سائب بن یزید نے خبر دی کہ ان کے پاس سفیان بن ابی زہیر شَنَئِي (قبیلہ شنوءہ سے تعلق رکھنے والے) آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... اسی کے مانند۔

(المعجم ١١) - (بَابُ حِلِّ أُجْرَةِ الْحِجَامَةِ)

(التحفة ٣٢)

باب: 11- پچھنے لگانے کی اجرت کا جواز

[٤٠٣٨] ٦٢-(١٥٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4038] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں حمید سے حدیث

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ، وَقَالَ: «إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ». [انظر: ٥٧٥٠]

بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پچھنے (سینگی) لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے، آپ کو ابوطیبہ نے پچھنے لگائے تو آپ نے اسے غلے سے دو صاع دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے بات کی تو انھوں نے اس کے محصول میں کچھ تخفیف کر دی اور آپ نے فرمایا: ''تم لوگ جو علاج کرواؤ اس میں سے بہترین سینگی لگوانا ہے یا (فرمایا:) یہ تمھارے بہترین علاجوں میں سے ہے۔''

[٤٠٣٩] ٦٣-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ».

[4039] مروان فزاری نے ہمیں حمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا...... آگے اسی کے مانند بیان کیا، مگر انھوں نے کہا: ''بلاشبہ سب سے افضل جس کے ذریعے سے تم علاج کراؤ، پچھنے لگوانا اور عود بحری (کا استعمال) ہے اور تم اپنے بچوں کو گلا دبا کر (مَل کر) تکلیف نہ دو۔''

فوائد و مسائل: 1 ابوطیبہ کا نام نافع تھا۔ بعض لوگوں نے اور نام بتایا ہے۔ یہ بنو بیاضہ کے غلام تھے۔ بنو بیاضہ نے انھیں ایک مقررہ رقم (خراج) کے عوض آزادی سے کام کرنے (کمانے) کی اجازت دے رکھی تھی۔ اس کے کام سے خوش ہو کر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مالکوں سے کہہ کر اس کے خراج میں تخفیف کرا دی تاکہ وہ آرام سے کام کرے اور اپنی کمائی میں سے اپنی ضرورتوں کے لیے زیادہ بچا سکے۔ یہ آپ ﷺ کا حسنِ سلوک تھا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے دو صاع دینے کا جو حکم دیا، وہ بھی حسنِ سلوک کے زمرے میں آتا ہے۔ 2 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس واقعے سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر یہ اجرت حرام ہوتی تو آپ ﷺ کبھی اسے عطا نہ کرتے۔ (حدیث: 4042) اس پر تقریباً سبھی کا اتفاق ہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے، یعنی اگرچہ یہ حرام نہیں لیکن اس سے پرہیز بہتر ہے۔ 3 رسول اللہ ﷺ کی طرف سے واضح ہدایت جاری ہوئی ہے کہ مریضوں، خصوصاً چھوٹے بچوں کا علاج حتی الامکان تکلیف دہ طریقوں کی بجائے تکلیف نہ دینے والے طریقوں سے کیا جائے۔

[٤٠٤٠] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَّنَا حَجَّامًا، فَحَجَمَهُ، فَأَمَرَ لَهُ

[4040] شعبہ نے ہمیں حمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے ہمارے ایک پچھنے لگانے والے غلام کو بلوایا اس نے آپ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک صاع، ایک مد

بِصَاعٍ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ فِيهِ، فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيبَتِهِ.

یا دو مد دینے کا حکم دیا اور اس کے متعلق (اس کے مالکوں سے) بات کی تو اس کے محصول میں کمی کر دی گئی۔

[٤٠٤١] ٦٥-(١٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَاسْتَعَطَ.

[راجع: ٢٨٨٥]

[4041] طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور آپ نے ناک کے ذریعے سے دوا لی۔

[٤٠٤٢] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ عَبْدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَجْرَهُ، وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ، وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ ﷺ.

[راجع: ٢٨٨٥]

[4042] شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنو بیاضہ کے ایک غلام نے نبی ﷺ کو پچھنے لگائے تو نبی ﷺ نے اسے اس کی اجرت دی اور آپ نے اس کے مالک سے بات کی تو اس نے اس کے محصول میں کچھ تخفیف کر دی اور اگر یہ (اجرت) حرام ہوتی تو نبی ﷺ اس کو نہ دیتے۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ) (التحفة ٣٣)

باب:12- شراب بیچنے خریدنے کی حرمت

[٤٠٤٣] ٦٧-(١٥٧٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ،

[4043] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''لوگو! اللہ تعالیٰ شراب (کی حرمت) کے بارے میں اشارہ فرما رہا ہے اور شاید اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کے بارے میں کوئی (قطعی) حکم نازل کر دے۔ جس کے پاس اس (شراب) میں سے کچھ

وَلَعَلَّ اللهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ». قَالَ: فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ» قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِّنْهَا، فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ، فَسَفَكُوهَا.

موجود ہے وہ اسے بیچ دے اور اس سے فائدہ اٹھا لے۔'' کہا: پھر ہم نے تھوڑا ہی عرصہ اس عالم میں گزارا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یقیناً شراب کو حرام کر دیا ہے، جس شخص تک یہ آیت پہنچے اور اس کے پاس اس (شراب) میں سے کچھ (حصہ باقی) ہے تو نہ وہ اسے پیے اور نہ فروخت کرے۔'' کہا: لوگوں کے پاس جو بھی شراب تھی وہ اسے لے کر مدینہ کے راستے میں نکل آئے اور اسے بہا دیا۔

[٤٠٤٤] ٦٨-(١٥٧٩) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ - رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ - أَنَّهُ جَاءَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ - مِنْ أَهْلِ مِصْرَ - أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَجُلًا أَهْدٰى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَهَا؟» قَالَ: لَا، فَسَارَّ إِنْسَانًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِمَ سَارَرْتَهُ؟» فَقَالَ: أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، فَقَالَ: «إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا» قَالَ: فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيهَا.

[4044] سوید بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے حدیث سنائی، انھوں نے ۔ اہل مصر کے ایک آدمی ۔ عبدالرحمٰن بن وعلہ سے روایت کی کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ اور مجھے ابوطاہر نے حدیث بیان کی ۔ الفاظ انھی کے ہیں ۔: ہمیں ابن وہب نے خبر دی: مجھے مالک بن انس اور دوسروں نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ۔ مصر کے باشندوں میں سے ۔ عبدالرحمان بن وعلہ سبئی سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا جو انگور سے نچوڑی جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کا ایک مشکیزہ ہدیہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تمھیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: نہیں، اس کے بعد اس نے ایک انسان سے سرگوشی کی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تم نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے؟'' اس نے جواب دیا: میں نے اس سے یہ فروخت کرنے کو کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''جس (اللہ) نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کی بیع بھی حرام قرار دی ہے۔'' کہا: اس پر اس شخص نے مشکیزے کا منہ کھول دیا حتی کہ جو اس میں تھا، بہ گیا۔

[٤٠٤٥] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ.

[4045] یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن بن وعلہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے، اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٠٤٦] ٦٩-(١٥٨٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ نَهٰى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ.

[4046] منصور نے ابوضحیٰ (مسلم بن صبیح) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سورۂ بقرہ کے آخری حصے کی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے ان کی تلاوت کی، پھر آپ نے شراب کی تجارت سے بھی منع فرما دیا۔

فائدہ: سورۂ بقرہ کے آخر میں ربا (سود) کی حرمت نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنانے اور اس کی حرمت واضح کرنے کے بعد تذکیراً یا تاکیداً شراب کی حرمت بھی واضح فرما دی۔ شراب کی حرمت تو قرآن میں موجود تھی، اس کی تجارت کی حرمت آپ ﷺ نے واضح فرمائی۔

[٤٠٤٧] ٧٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فِي الرِّبَا، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

[4047] اعمش نے (ابوضحیٰ) مسلم سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سود کے بارے میں سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل کی گئیں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے شراب کی تجارت کو بھی حرام قرار دیا۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ) (التحفة ٣٤)

باب: 13- شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام ہے

[٤٠٤٨] ٧١-(١٥٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[4048] لیث نے ہمیں یزید بن ابی حبیب سے حدیث

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، عَامَ الْفَتْحِ، وَهُوَ بِمَكَّةَ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ» فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: «لَا، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عِنْدَ ذٰلِكَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ، فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ».

بیان کی، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال، جب آپ مکہ ہی میں تھے، فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام قرار دی ہے۔'' کہا گیا: اے اللہ کے رسول! مردار جانور کی چربی کے بارے آپ کی کیا رائے ہے، اس سے کشتیوں (کے تختوں) کو روغن کیا جاتا ہے اور چمڑوں کو نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، وہ حرام ہے۔'' پھر اسی وقت، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو ہلاک کرے! اللہ نے جب ان کے لیے ان جانوروں کی چربی حرام کی تو انھوں نے اسے پگھلایا، پھر اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت لے کر کھائی۔''

[٤٠٤٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، عَامَ الْفَتْحِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[4049] عبدالحمید سے روایت ہے، کہا: مجھے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عطاء نے مجھے لکھ بھیجا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: میں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ سے سنا..... آگے لیث کی حدیث کی طرح ہے۔

[٤٠٥٠] ٧٢-(١٥٨٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

[4050] سفیان بن عیینہ نے ہمیں عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو

قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللهُ سَمُرَةَ، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا»؟

انھوں نے کہا: اللہ سمرہ کو ہلاک کرے! کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود پر لعنت کرے! (کہ) ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پگھلایا اور فروخت کیا''؟

[٤٠٥١] (...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4051] روح بن قاسم نے عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

فوائد و مسائل: 1 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تبصرے سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ شراب کی بیع کی حرمت سے واقف نہ تھے، اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غائبانہ طور پر ان کی مذمت پر اکتفا کیا، ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کسی شرعی حکم سے ناواقفیت کی بنا پر اس کی خلاف ورزی مستوجب سزا نہیں۔ 2 شارحین نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے شراب کی فروخت کے حوالے سے کئی آراء دی ہیں: (ا) انھوں نے کسی غیر مسلم سے یہ شراب جزیے کے بدلے وصول کی اور اسے فروخت کر کے رقم بیت المال میں جمع کرا دی۔ (ب) انھوں نے انگور کا رس بیچا جو شراب نہیں بن سکا تھا، لیکن انگور اور انگور کے رس دونوں پر خمر کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے، اس لیے سد ذریعہ کے طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی مذمت فرمائی۔ (ج) شراب کا سرکہ بنا کر فروخت کیا۔ ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنا جائز ہے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ بھی شراب ہی کی تجارت تھی۔

[٤٠٥٢] ٧٣-(١٥٨٣) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا».

[4052] ابن جریج نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن شہاب نے سعید بن مسیّب سے خبر دی کہ انھوں نے انھیں (ابن شہاب کو) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو ہلاک کرے! اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو انھوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔''

[٤٠٥٣] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ».

[4053] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو ہلاک کرے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ الرِّبَا) (التحفة ٣٥)

باب: 14- سود کا بیان

[٤٠٥٤] ٧٥-(١٥٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَّلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَّلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَّلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَّلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ». انظر: ٤٠٦٤]

[4054] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سونے کے عوض سونے کی بیع نہ کرو، الا یہ کہ برابر برابر ہو اور اسے ایک دوسرے سے کم زیادہ نہ کرو اور نہ تم چاندی کی بیع چاندی کے عوض کرو، الا یہ کہ مثل بمثل (یکساں) ہو اور اسے ایک دوسرے سے کم زیادہ نہ کرو اور اس میں سے جو غیر موجود ہو اس کی بیع موجود کے عوض نہ کرو۔“

[٤٠٥٥] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي لَيْثٍ: إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْثُرُ هٰذَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ: فَذَهَبَ عَبْدُ اللهِ وَنَافِعٌ مَّعَهُ.- وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ: قَالَ نَافِعٌ: فَذَهَبَ عَبْدُ اللهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ - حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ تُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإِصْبَعَيْهِ إِلٰى عَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ. فَقَالَ: أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَّلَا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، وَّلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِّنْهُ بِنَاجِزٍ، إِلَّا يَدًا بِيَدٍ».

[4055] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے حدیث بیان کی اور انھوں نے نافع سے روایت کی کہ بنولیث کے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات بیان کرتے ہیں۔ قتیبہ کی روایت میں ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ چلے اور نافع بھی ساتھ تھے۔ اور ابن رمح کی حدیث میں ہے: نافع نے کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ چلے، میں اور لیثی بھی ان کے ساتھ تھے۔ حتی کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے اور کہا: اس آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی چاندی کے عوض بیع سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور سونے کی سونے کے عوض بیع سے (منع فرمایا) الا یہ کہ برابر برابر ہو؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیوں سے اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میری دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”تم سونے کے عوض سونے کی اور چاندی کے عوض چاندی کی بیع نہ کرو مگر یہ کہ یکساں ہو اور

اسے ایک دوسرے سے کم زیادہ نہ کرو اور اس میں سے کسی غیر موجود چیز کی موجود کے ساتھ بیع نہ کرو، الا یہ کہ دست بدست ہو۔''

[٤٠٥٦] (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ. بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[4056] جریر بن حازم، یحییٰ بن سعید اور ابن عون، سب نے نافع سے روایت کی، لیث کی نافع سے، ان کی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور ان کی نبی ﷺ سے روایت کی طرح۔

[٤٠٥٧] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِّثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ».

[4057] ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سونے کی سونے کے عوض اور چاندی کی چاندی کے عوض بیع نہ کرو مگر یہ کہ وزن بوزن مثل بمثل (معیار میں یکساں) برابر برابر ہو۔''

[٤٠٥٨] ٧٨-(١٥٨٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ. وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ».

[4058] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایک دینار کی دو دیناروں کے عوض اور ایک درہم کی دو درہموں کے عوض بیع نہ کرو۔''

فائدہ: رومی اور ایرانی دینار اور درہم ہم وزن نہ تھے بلکہ ایرانی سکوں کا وزن رومی سکوں سے تقریباً آدھا تھا۔ لوگ ان کا ایک کے بدلے دو کی شرح سے تبادلہ کرتے تھے۔ لیکن اس میں مکمل طور پر ہم وزن اور ہم معیار ہونے کی گارنٹی نہ تھی، اس لیے ایسی بیع کو بھی حرام قرار دیا گیا۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا) (التحفة ٣٦)

باب:15-رقم کا تبادلہ اور سونے کی چاندی کے عوض نقد بیع

[٤٠٥٩] ٧٩-(١٥٨٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ] بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَقُولُ: مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ - وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -: أَرِنَا ذَهَبَكَ، ثُمَّ ائْتِنَا، إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا، نُعْطِيكَ وَرِقَكَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كَلَّا، وَاللهِ! لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ، أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ».

[4059] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی اور انھوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں (لوگوں کے سامنے) یہ کہتا ہوا آیا: (سونے کے عوض) درہموں کا تبادلہ کون کرے گا؟ تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ ڈاٹٹؤ نے کہا__ اور وہ حضرت عمر بن خطاب ڈاٹٹؤ کے پاس تھے__ ہمیں اپنا سونا دکھاؤ، پھر (ذرا ٹھہر کے) ہمارے پاس آنا، جب ہمارا خادم آئے گا تو ہم تمھیں تمھاری چاندی (کے درہم) دے دیں گے۔ اس پر عمر بن خطاب ڈاٹٹؤ نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تم انھیں چاندی دو یا ان کا سونا انھیں واپس کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''سونے کے عوض چاندی (کی بیع) سود ہے، الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ (دست بدست) ہو اور گندم کے عوض گندم سود ہے، الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور جو کے عوض جو سود ہے، الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور کے عوض کھجور سود ہے، الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔''

[٤٠٦٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4060] ابن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی۔

[٤٠٦١] ٨٠-(١٥٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ: قَالُوا: أَبُو الْأَشْعَثِ، فَقُلْتُ: أَبُوالْأَشْعَثِ! فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْ أَخَانَا

[4061] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو قلابہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شام میں ایک مجلس میں تھا جس میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابو اشعث آئے تو لوگوں نے کہا: ابو اشعث، (آگئے) میں نے کہا: (اچھا) ابو اشعث! وہ بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا: ہمارے بھائی! ہمیں حضرت عبادہ بن

حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: نَعَمْ، غَزَوْنَا غَزَاةً وَّعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ، فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا، آنِيَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَّبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ، فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ، فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى. فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَّتَحَدَّثُونَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَحَادِيثَ، قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ. فَقَامَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ - أَوْ قَالَ: وَإِنْ رَّغِمَ - مَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ.

قَالَ حَمَّادٌ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ.

صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجیے۔ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے ایک غزوہ لڑا اور لوگوں کے امیر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے، ہم نے بہت سے غنائم حاصل کیے، جو ہمیں غنیمت میں ملا اس میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ انھیں لوگوں کو ملنے والے عطیات (کے بدلے) میں فروخت کر دے۔ (جب عطیات ملیں گے تو قیمت اس وقت دراہم کی صورت میں لے لی جائے گی) لوگوں نے ان (کو خریدنے) میں جلدی کی۔ یہ بات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سونے کے عوض سونے کی، چاندی کے عوض چاندی کی، گندم کے عوض گندم کی، جو کے عوض جو کی، کھجور کے عوض کھجور کی اور نمک کے عوض نمک کی بیع سے منع فرما رہے تھے، الا یہ کہ برابر برابر، نقد بنقد ہو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا لین دین کیا۔ (یہ سن کر) لوگوں نے جو لیا تھا واپس کر دیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو وہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا: سنو! لوگوں کا حال کیا ہے! وہ رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں، ہم بھی آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے لیکن ہم نے آپ سے وہ (احادیث) نہیں سنیں۔ اس پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، (رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا) سارا واقعہ دہرایا اور کہا: ہم وہ احادیث ضرور بیان کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں، خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ناپسند کریں ـــ یا کہا: خواہ ان کی ناک خاک آلود ہو ـــ مجھے پروا نہیں کہ میں ان کے لشکر میں ان کے ساتھ ایک سیاہ رات بھی نہ رہوں۔

حماد نے کہا: یہ (کہا:) یا اس کے ہم معنی۔

[٤٠٦٢] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4062] عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح روایت بیان کی۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے ذرا قبل مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ نے انھیں کاتب مقرر فرمایا تو وہ کثرت سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آنے جانے اور رہنے لگے۔ ان کا خیال تھا کہ انھوں نے دین کا بڑا حصہ براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے۔ ان کا یہ خیال اپنی جگہ درست تھا۔ لیکن جو صحابہ ان کی نسبت بہت پہلے سے صحبت اقدس سے مستفید ہو رہے تھے، ان کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت دین کا علم بہت زیادہ تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جنگی اور انتظامی صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دمشق کا گورنر اور سالار بنایا لیکن ساتھ ہی انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور دیگر فقہاء صحابہ کو تربیت اور ارشاد کے لیے لشکر میں بھجوایا تاکہ وہ شرعی احکام کے حوالے سے سالار سمیت سارے لشکر کی رہنمائی کریں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے صحیح طور پر اپنا فرض ادا کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کی بات براہِ راست اپنے حکم سے متصادم لگی، لیکن انھوں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر کچھ کہنے کی بجائے اس بات کا ذکر اپنے خطبے میں کیا اور معاملہ ایک طرح سے عام شوریٰ میں پیش کر دیا لیکن حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سختی سے اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کوئی تائیدی شہادت حاصل نہ ہو سکی۔ اس طرح تمام حاضرین مسئلے کی حقیقت اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے آگاہ ہو گئے۔

[٤٠٦٣] ٨١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ، فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ».

[4063] خالد حذاء نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواشعث سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کے عوض سونا، چاندی کے عوض چاندی، گندم کے عوض گندم، جو کے عوض جو، کھجور کے عوض کھجور اور نمک کے عوض نمک (کا لین دین) مثل بمثل، یکساں، برابر برابر اور نقد بنقد ہے۔ جب اصناف مختلف ہوں تو جیسے چاہو بیع کرو بشرطیکہ وہ دست بدست ہو۔“

[٤٠٦٤] ٨٢-(١٥٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

[4064] اسماعیل بن مسلم عبدی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابومتوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

مُسْلِمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ». [راجع: ٤٠٥٤]

سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے عوض سونا، چاندی کے عوض چاندی، گندم کے عوض گندم، جو کے عوض جو، کھجور کے عوض کھجور اور نمک کے عوض نمک (کی بیع) مثل بمثل (ایک جیسی) ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا لین دین کیا، اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہیں۔''

[٤٠٦٥] (...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ» فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[4065] سلیمان ربعی نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابومتوکل ناجی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے عوض سونے (کی بیع) برابر مثل بمثل (ایک جیسی) ہے.....'' (آگے) سابقہ حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٤٠٦٦] ٨٣-(١٥٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبٰى، إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ».

[4066] فضیل کے بیٹے (محمد) نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کے عوض کھجور، گندم کے عوض گندم، جو کے عوض جو اور نمک کے عوض نمک (کی بیع) مثل بمثل (ایک جیسی) دست بدست ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا (لین دین) کیا، الا یہ کہ ان کی اجناس الگ الگ ہوں۔''

[٤٠٦٧] (...) حَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «يَدًا بِيَدٍ».

[4067] محاربی نے فضیل بن غزوان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے ''دست بدست'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٠٦٨] ٨٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[4068] ابن ابی نُعم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے عوض سونے کی بیع ہم وزن اور مثل بمثل (ایک جیسی) ہے اور

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِّثْلًا بِمِثْلٍ، وَّالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِّثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا».

چاندی کے عوض چاندی ہم وزن اور مثل بمثل ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے۔''

[٤٠٦٩] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا».

[4069] سلیمان بن بلال نے ہمیں موسیٰ بن ابی تمیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دینار سے دینار کی بیع میں ان کے درمیان اضافہ (جائز) نہیں اور درہم سے درہم کے تبادلے میں ان کے درمیان اضافہ (جائز) نہیں۔''

فائدہ: اس زمانے میں ایرانی اور رومی دینار کا وزن اور ان کی قیمت الگ الگ تھی۔ اسی طرح ایرانی اور رومی درہم کی قیمت بھی الگ الگ تھی۔ ان کے تبادلے میں گنتی کی بجائے سونے چاندی کے وزن کی برابری کی شرط لگائی گئی تا کہ کسی فریق کے ساتھ کسی طرح کی بے انصافی نہ ہونے پائے۔ دیت وغیرہ کے معاملات میں پہلے دونوں کرنسیوں کو برابر شریک کر کے ادائیگیاں ہوتی تھیں، پھر عبدالملک بن مروان کے زمانے میں اجل صحابہ کی رہنمائی میں اس کا حساب کر کے اسلامی درہم و دینار کے معیاری سکے ڈھال لیے گئے اور انھی میں لین دین اور ادائیگیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

[٤٠٧٠] (...) حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ ابْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي تَمِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4070] امام مالک بن انس نے کہا: مجھے موسیٰ بن ابی تمیم نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا) (التحفة ٣٧)

باب: 16- سونے کے عوض چاندی کی ادھار بیع منع ہے

[٤٠٧١] ٨٦-(١٥٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِّي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ، أَوْ إِلَى الْحَجِّ، فَجَاءَ

[4071] عمرو (بن دینار) نے ابو منہال سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے ایک شریک نے موسم (حج کے موسم) تک یا حج تک چاندی ادھار فروخت کی، وہ میرے پاس آیا اور مجھے بتایا تو میں نے کہا: یہ معاملہ درست نہیں۔

إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي، فَقُلْتُ: هٰذَا أَمْرٌ لَّا يَصْلُحُ. قَالَ: قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ، فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هٰذَا الْبَيْعَ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ، فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا» وَائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِّنِّي، فَأَتَيْتُهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

اس نے کہا: میں نے وہ بازار میں فروخت کی ہے اور اسے کسی نے میرے سامنے ناقابل قبول قرار نہیں دیا۔ اس پر میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ہم یہ بیع کیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''جو دست بدست ہے اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہے وہ سود ہے۔'' زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ان کا کاروبار مجھ سے وسیع ہے، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی اسی کے مانند کہا۔

[٤٠٧٢] ٨٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: سَلْ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ، فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ: سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ، ثُمَّ قَالَا: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا.

[4072] حبیب سے روایت ہے کہ انھوں نے ابومنہال سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دینار کی درہم سے یا سونے کی چاندی سے بیع کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: زید بن ارقم سے پوچھو، وہ زیادہ جاننے والے ہیں، چنانچہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: براء سے پوچھو، وہ زیادہ جاننے والے ہیں، پھر دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کے عوض چاندی کی ادھار بیع سے منع فرمایا۔

[٤٠٧٣] ٨٨-(١٥٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَّأَمَرَنَا أَنْ نَّشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا، وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا، قَالَ: فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَدًا بِيَدٍ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ.

[4073] عباد بن عوام نے کہا: یحییٰ بن ابی اسحاق نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونے کی بیع سے منع فرمایا، الا یہ کہ برابر برابر ہو اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے کے عوض چاندی جیسے چاہیں خریدیں اور چاندی کے عوض سونا جیسے چاہیں خریدیں۔ کہا: اس پر ایک آدمی نے ان سے سوال کیا اور کہا: دست بدست؟ تو انھوں نے کہا: میں نے اسی طرح سنا ہے۔

[٤٠٧٤] (...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[4074] یحییٰ بن ابی کثیر نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کی کہ انھیں عبدالرحمان بن ابی بکرہ نے بتایا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا خَرَزٌ وَّذَهَبٌ) (التحفة ٣٨)

باب:17-اس ہار کی بیع جس میں جواہر (یا موتی) اور سونا ہو

[٤٠٧٥] ٨٩-(١٥٩١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُلَيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ بِخَيْبَرَ، بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَّذَهَبٌ، وَّهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ».

[4075] علی بن رباح لخمی نے کہا: میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے پاس، جبکہ آپ خیبر میں تھے، ایک ہار لایا گیا، اس میں نگینے تھے اور سونا تھا اور وہ ان غنائم میں سے تھا جو فروخت کی جارہی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس سونے کے بارے میں حکم دیا جو ہار میں تھا، تو اکیلے اسی کو الگ کر دیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے (جو لین دین کر رہے تھے) فرمایا: ''سونے کے عوض سونا برابر برابر وزن کا (خریدو اور بیچو۔)''

[٤٠٧٦] ٩٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اشْتَرَيْتُ، يَوْمَ خَيْبَرَ، قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فِيهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ، فَفَصَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ».

[4076] لیث نے ہمیں ابوشجاع سعید بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے خالد بن ابی عمران سے، انھوں نے حنش صنعانی سے اور انھوں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے خیبر کے دن بارہ دینار میں ایک ہار خریدا، اس میں سونا اور نگینے تھے۔ میں نے انھیں الگ الگ کیا تو مجھے اس میں بارہ دینار سے زیادہ مل گئے، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے الگ الگ کرنے سے پہلے فروخت نہ کیا جائے۔''

[٤٠٧٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4077] ابن مبارک نے سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٠٧٨] ٩١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، نُبَايِعُ الْيَهُودَ، الْأُوقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ».

[4078] جلاح ابوکثیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حنش صنعانی نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: خیبر کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم یہود کے ساتھ دو یا تین دیناروں کے عوض ایک اوقیہ سونے کی بیع کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے عوض سونے کی بیع نہ کرو مگر برابر برابر وزن کے ساتھ۔''

[٤٠٧٩] ٩٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِهِمَا؛ أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ: فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَّوَرِقٌ وَّجَوْهَرٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا، فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ: انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ، وَّاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ، ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ».

[4079] عامر بن یحییٰ معافری نے حنش سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: ہم ایک غزوے میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا، چاندی اور جواہر تھے۔ میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا، چنانچہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: اس کا سونا اتار لو اور اسے ایک پلڑے میں رکھو اور اپنا سونا دوسرے پلڑے میں رکھو، پھر برابر برابر کے سوا نہ لو (کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: ''جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ (اس طرح کی بیع میں) مثل بمثل (یکساں) کے سوا ہرگز نہ لے۔''

(المعجم ١٨) - (بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ) (التحفة ٣٩)

باب: 18- خوردنی اجناس کی مثل بمثل فروخت

[٤٠٨٠] ٩٣-(١٥٩٢) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

[4080] بُسر بن سعید نے معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ، فَقَالَ: بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا، فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ، وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ» قَالَ: وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ. قِيلَ لَهُ: فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ، قَالَ: فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ.

روایت کی کہ انھوں نے گندم کا ایک صاع دے کر اپنا غلام بھیجا اور کہا: اسے بیچ دو، پھر اس (کی قیمت) سے جو خرید لاؤ۔ غلام گیا اور (گندم کے صاع کے عوض) ایک صاع اور صاع سے کچھ زیادہ (جو) لے آیا، جب وہ معمر ؓ کے پاس آیا تو انھیں یہ بات بتائی، تو حضرت معمر ؓ نے اس سے کہا: تم نے یہ کام کیوں کیا؟ جاؤ اور اسے واپس کرو اور مثل بمثل کے سوا کچھ نہ لو، میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا، آپ فرماتے تھے: ''غلے کے عوض غلے کی بیع مثل بمثل ہے۔'' کہا: ان دنوں ہماری خوراک جَو کی تھی۔ ان سے کہا گیا: وہ تو اس (گندم) کی مثل نہیں ہے۔ (یعنی دو الگ جنسیں ہیں، اس لیے تفاضل جائز ہے۔) انھوں نے کہا: مجھے خدشہ ہے کہ وہ اس کے مشابہ ہوگی۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ ؓ کی روایات (4063-4066) سے واضح ہوتا ہے کہ گندم اور جو وغیرہ الگ الگ اصناف کا دست بدست تبادلہ، کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے۔ حضرت معمر ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کا یہ حکم ''طعام کی طعام سے بیع'' کے الفاظ میں سنا ہوا تھا۔ اگر چہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں طعام تھا ہی جو، گندم بہت کم میسر تھی اور جب انھیں کہا گیا کہ دونوں کی صنف ایک نہیں تو انھوں نے اس بات سے بھی انکار نہیں کیا، لیکن حد احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس قسم کی بیع سے بھی پرہیز برتا۔ اگلی احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ کمی بیشی کے ساتھ ایک ہی صنف کا باہمی تبادلہ ممنوع ہے۔ الگ الگ اصناف کا دست بدست تبادلہ جائز ہے۔

[٤٠٨١] ٩٤-(١٥٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَاهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. «أَكُلُّ تَمْرِ

[4081] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمان سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے سعید بن مسیّب سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری ؓ نے انھیں حدیث بیان کی، رسول اللہ ﷺ نے بنوعدی سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کو بھیجا اور اسے خیبر کا عامل مقرر کیا، وہ جنیب (عمدہ قسم کی) کھجور لے کر آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح کی ہے؟ اس نے عرض کی:

خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ، أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا، وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ».

اللہ کے رسول! واللہ! نہیں۔ ہم ملی جلی کھجور کے دو صاع کے عوض (عمدہ کھجور کا) ایک صاع خریدتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو بلکہ مثل بمثل (یکساں خرید و بیچو) یا پھر اسے بیچ دو اور اس کی قیمت سے دوسری قسم خرید لو، اسی طرح وزن (کے ذریعے سے لین دین کرنا ہو تو بھی برابر ہونا ضروری) ہے۔''

[٤٠٨٢] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» فَقَالَ: لَا، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا».

[4082] امام مالک نے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمان بن عوف سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل مقرر کیا، وہ آپ کے پاس جنیب (عمدہ قسم کی) کھجور لے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح کی ہے؟'' اس نے عرض کی: واللہ! یا رسول اللہ! نہیں۔ ہم (ملی جلی کھجور کے) دو صاع کے عوض اس کا ایک صاع اور تین کے عوض دو صاع لیتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، ملی جلی کھجور کو درہموں کے عوض بیچ دو، پھر درہموں سے جنیب (عمدہ) کھجور خرید لو۔''

[٤٠٨٣] ٩٦-(١٥٩٤) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَاسَعِيدٍ يَقُولُ: جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ

[4083] اسحاق بن منصور نے کہا: ہمیں یحییٰ بن صالح وحاظی سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں معاویہ بن سلام نے حدیث سنائی۔ نیز محمد بن سہل تمیمی اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے ـــ الفاظ دونوں کے یہی ہیں ـــ دونوں نے مجھے یحییٰ بن حسان سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ بن سلام نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابوسعید ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: حضرت بلال ؓ برنی کھجور لے کر آئے

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ أَيْنَ هٰذَا؟» فَقَالَ بِلَالٌ: تَمْرٌ، كَانَ عِنْدَنَا، رَدِيٌّ. فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ، عِنْدَ ذٰلِكَ: «أَوَّهْ! عَيْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ، وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ آخَرَ، ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ».

تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کہاں سے لائے ہو؟'' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے پاس ردی کھجور تھی، میں نے نبی ﷺ کے کھانے کے لیے اُسے دو صاع کے عوض (اس کے) ایک صاع سے بیچ دیا۔ تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے افسوس ہوا! یہ تو عین سود ہے، ایسا نہ کرو بلکہ جب تم کھجور خریدنا چاہو تو اسے (ردی کھجور کو) دوسری (نقدی وغیرہ کے عوض کی گئی) بیع کے ذریعے سے بیچ دو، پھر اس (کی قیمت) سے (دوسری قسم) خرید لو۔''

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ: عِنْدَ ذٰلِكَ.

[انظر: ٤٠٨٦]

ابن سہل نے اپنی حدیث میں ''اس وقت'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٠٨٤] ٩٧-(...) **وَحَدَّثَنَا** سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا» فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِّنْ هٰذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا الرِّبَا، فَرُدُّوهُ، ثُمَّ بِيعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هٰذَا».

[4084] ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور لائی گئی تو آپ نے فرمایا: ''یہ کھجور ہماری کھجور میں سے نہیں۔'' اس پر ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع اس کھجور کے ایک صاع کے عوض بیچے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سود ہے، اسے واپس کرو، پھر ہماری کھجور (نقدی کے عوض) فروخت کرو اور (اس کی قیمت سے) ہمارے لیے یہ کھجور خریدو۔''

[٤٠٨٥] ٩٨-(١٥٩٥) **حَدَّثَنِي** إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ، فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ، وَّلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ، وَّلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ».

[4085] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں (ہمارے حصے میں) عام کھجور دی جاتی تھی اور وہ ملی جلی کھجور ہوتی تھی تو ہم اس کے دو صاع کے عوض ایک صاع کا سودا کرتے، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''کھجور کے دو صاع ایک صاع کے عوض (جائز) نہیں، گندم کے دو صاع ایک صاع کے عوض (جائز) نہیں اور نہ ایک درہم دو درہموں کے عوض (جائز ہے۔)''

[٤٠٨٦] ٩٩-(١٥٩٤) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: أَيَدًا بِيَدٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: أَيَدًا بِيَدٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِهِ، قَالَ أَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيكُمُوهُ، قَالَ: فَوَاللهِ! لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ، فَقَالَ: «كَأَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا». قَالَ: كَانَ فِي تَمْرِ أَرْضِنَا - أَوْ فِي تَمْرِنَا - الْعَامَ، بَعْضُ الشَّيْءِ، فَأَخَذْتُ هٰذَا وَزِدْتُّ بَعْضَ الزِّيَادَةِ، فَقَالَ: «أَضْعَفْتَ، أَرْبَيْتَ، لَا تَقْرَبَنَّ هٰذَا، إِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ، ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تُرِيدُ مِنَ التَّمْرِ». [راجع: ٤٠٨٣]

[4086] سعید جریری نے ابونضرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دینار و درہم یا سونے چاندی کے تبادلے کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: کیا یہ دست بدست ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں، انھوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو خبر دی، میں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دینار و درہم یا سونے چاندی کے تبادلے کے بارے میں سوال کیا تھا تو انھوں نے کہا تھا: کیا دست بدست ہے؟ میں نے جواب دیا تھا: ہاں، تو انھوں نے کہا تھا: اس میں کوئی حرج نہیں (انھوں نے ایک ہی جنس کی صورت میں مساوات کی شرط لگائے بغیر اسے علی الاطلاق جائز قرار دیا۔) انھوں (ابوسعید) نے کہا: کیا انھوں نے یہ بات کہی ہے؟ ہم ان کی طرف لکھیں گے تو وہ تمھیں (غیر مشروط جواز کا) یہ فتویٰ نہیں دیں گے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے خدام سے کوئی کھجوریں لے کر آیا تو آپ نے انھیں نہ پہچانا اور فرمایا: ''ایسا لگتا ہے کہ یہ ہماری سرزمین کی کھجوروں میں سے نہیں ہیں۔'' اس نے کہا: اس سال ہماری زمین کی کھجوروں میں __ یا ہماری کھجوروں میں __ کوئی چیز (خرابی) تھی، میں نے یہ (عمدہ کھجوریں) لے لیں اور بدلے میں کچھ زیادہ دے دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے دوگنا دیں، تم نے سود کا لین دین کیا، اس کے قریب (بھی) مت جاؤ، جب تمھیں اپنی کھجور کے بارے میں کسی چیز (نقص وغیرہ) کا شک ہو تو اسے فروخت کرو، پھر کھجور میں سے تم جو چاہتے ہو (نقدی کے عوض) خرید لو۔''

[٤٠٨٧] ١٠٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ

[4087] داود نے ہمیں ابونضرہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سونا چاندی کے تبادلے کے بارے میں پوچھا تو ان

عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا، فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: مَا زَادَ فَهُوَ رِبًا، فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِهِمَا، فَقَالَ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، جَاءَهُ صَاحِبُ نَخْلِهِ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ، وَّكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا اللَّوْنَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَّى لَكَ هٰذَا؟» قَالَ: انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هٰذَا الصَّاعَ، فَإِنَّ سِعْرَ هٰذَا فِي السُّوقِ كَذَا، وَسِعْرَ هٰذَا كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلَكَ أَرْبَيْتَ، إِذَا أَرَدْتَّ ذٰلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ، ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ».

دونوں نے اس میں کوئی حرج نہ دیکھا۔ میں حضرت ابوسعید خدری ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے اس تبادلے کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے کہا: (ایک ہی جنس کے تبادلے میں) جو اضافہ ہوگا وہ سود ہے۔ میں نے ان دونوں کے قول کی بنا پر (جس میں انھوں نے ایسی کوئی شرط نہ لگائی تھی) اس بات کا انکار کیا تو انھوں نے کہا: میں تمھیں وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ کے باغ کا نگران آپ کے پاس عمدہ کھجور کا ایک صاع لایا اور نبی ﷺ کی کھجور اس (عام) قسم کی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''یہ تمھارے پاس کہاں سے آئیں؟'' اس نے کہا: میں (اس کے) دو صاع لے کر گیا اور ان کے عوض میں نے یہ ایک صاع خرید لی، بازار میں اس کا نرخ اتنا ہے اور اُس کا اتنا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! تم نے سود کا معاملہ کیا، جب تم یہ (عمدہ کھجور) لینا چاہو تو اپنی کھجور کسی (اور) تجارتی چیز کے عوض فروخت کر دو، پھر اپنی چیز سے جو کھجور چاہو، خرید لو۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَّكُونَ رِبًا أَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ؟ قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، بَعْدُ، فَنَهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ، فَكَرِهَهُ.

حضرت ابوسعید ؓ نے کہا: کھجور کے عوض کھجور، زیادہ لائق ہے کہ سود ہو، یا چاندی کے عوض چاندی؟ (ابونضرہ نے) کہا: میں اس کے بعد حضرت ابن عمر ؓ کے پاس آیا تو انھوں نے مجھے اس سے منع کیا اور میں حضرت ابن عباس ؓ کے پاس نہیں آیا۔ کہا: مجھے ابوصہباء نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے مکہ میں حضرت ابن عباس ؓ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے بھی اسے ناپسند کیا تھا۔

[٤٠٨٨] ١٠١-(١٥٩٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ

[4088] ابوصالح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم مثل بمثل ہو، جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، اس نے سود کا معاملہ کیا۔ میں

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هٰذَا فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَوْ وَجَدْتَّهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ؟ فَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ».

نے ان سے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس سے مختلف بات کہتے ہیں، تو انھوں نے کہا: میں نے خود ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور کہا: آپ کی کیا رائے ہے، یہ جو آپ کہتے ہیں کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ تو انھوں نے کہا: نہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی نہ کتاب اللہ میں پائی، بلکہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سود ادھار میں ہے۔''

فائدہ: اصل میں رسول اللہ ﷺ کی پوری بات یہ تھی کہ اگر جنسیں مختلف ہوں تو ادھار کے لین دین میں ہی سود ہوگا، لین دین دست بدست ہو تو تفاضل سود نہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے خود یہ بات ٹھیک طرح سے اخذ نہیں کی، یا اختصار کی وجہ سے سننے والوں نے مختلف مفہوم مراد لیا۔

[٤٠٨٩] ١٠٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ».

[4089] عبیداللہ بن ابی یزید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے خبر دی، آپ نے فرمایا: ''(اگر جنسیں مختلف ہوں تو) سود ادھار میں ہی ہے۔''

[٤٠٩٠] ١٠٣-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا رِبًا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ».

[4090] طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مختلف چیزوں کے تبادلے میں) جو دست بدست ہو اس میں سود نہیں ہے۔''

[٤٠٩١] ١٠٤-(...) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنِي هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ؛ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ، أَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَمْ شَيْءٌ وَّجَدْتَّهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلَّا لَّا أَقُولُ. أَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ [مِنِّي] وَأَمَّا كِتَابُ اللهِ فَلَا أَعْلَمُهُ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ».

[4091] عطاء بن ابی رباح نے مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور ان سے کہا: بیع صَرف (نقدی یا سونے چاندی کے تبادلے) کے حوالے سے آپ کی اپنے قول کے بارے میں کیا رائے ہے، کیا آپ نے یہ چیز رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا، رسول اللہ ﷺ کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والے ہو اور رہی اللہ کی کتاب تو میں (اس میں) اس بات کو نہیں جانتا، البتہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''متنبہ رہو! سود ادھار میں ہی ہے۔''

(المعجم ١٩) - (بَابُ لَعْنِ آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ) (التحفة ٤٠)

باب: 19- سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت

[٤٠٩٢] ١٠٥-(١٥٩٧) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَأَلَ شِبَاكٌ إِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ. قَالَ قُلْتُ: وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ؟ قَالَ: إِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا.

[4092] علقمہ نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کی۔ کہا: میں نے پوچھا: اس کے لکھنے والے اور دونوں گواہوں پر بھی؟ انھوں نے کہا: ہم صرف وہ حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم نے سنی ہے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث کا اتنا حصہ ہی بیان کیا جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ جن صحابہ کرام نے زیادہ سنا، انھوں نے پورا بیان کیا جس طرح اگلی حدیث میں ہے۔

[٤٠٩٣] ١٠٦-(١٥٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

[4093] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا:

جَابِرٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ.

(گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ) (التحفة ٤١)

باب:20- حلال (مال) حاصل کرنا اور شبہات سے بچنا

[٤٠٩٤] ١٠٧-(١٥٩٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: - وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ - «إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَّرْتَعَ فِيهِ، أَلَا! وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا! وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا! وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا! وَهِيَ الْقَلْبُ».

[4094] عبداللہ بن نمیر ہمدانی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زکریا نے شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (شعبی نے) کہا: میں نے ان سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔۔۔ اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ آپ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہات ہیں لوگوں کی بڑی تعداد ان کو نہیں جانتی، جو شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا، جیسے چرواہا (جو) چراگاہ کے اردگرد (بکریاں) چراتا ہے، قریب ہے وہ اس (چراگاہ) میں چرنے لگیں، دیکھو! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہے۔ دھیان رکھو! اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ سنو! جسم میں ایک ٹکڑا ہے، اگر ٹھیک رہا تو سارا جسم ٹھیک رہا اور اگر وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ گیا۔ سنو! وہ دل ہے۔'' (سوچ اور نیت سے ہر عمل کی درستی ہے یا خرابی۔)

[٤٠٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ: قَالَا: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4095] وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی کی مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[4096] مطرف، ابوفروہ ہمدانی اور عبدالرحمان بن سعید

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُّطَرِّفٍ وَّأَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكَرِيَّا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ.

سب نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، مگر زکریا کی حدیث ان سب کی حدیث کی نسبت مکمل اور تفصیلات میں زیادہ ہے۔

[٤٠٩٧] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ، صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ، وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ». فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلٰى قَوْلِهِ: «يُوشِكُ أَنْ يَّقَعَ فِيهِ».

[4097] عون بن عبداللہ نے عامر شعبی سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی نعمان بن بشیر بن سعد رضی اللہ عنہما سے سنا، اس وقت وہ حمص میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے......'' آگے شعبی سے زکریا کی روایت کردہ حدیث کے مانند ان کے قول: ''قریب ہے کہ وہ اس میں پڑ جائے'' تک بیان کیا۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ بَيْعِ الْبَعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ) (التحفة ٤٢)

باب: 21- اونٹ فروخت کرنا اور (ایک خاص مقام تک) اس پر سواری کرنے کو مستثنیٰ کرنا

[٤٠٩٨] ١٠٩-(٧١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهُ قَدْ أَعْيَا، فَأَرَادَ أَنْ يُّسَيِّبَهُ، قَالَ: فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ، فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ، فَسَارَ سَيْرًا لَّمْ يَسِرْ مِثْلَهُ، قَالَ: «بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ»

[4098] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زکریا نے عامر سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو تھک چکا تھا، انھوں نے ارادہ کر لیا کہ وہ اسے چھوڑ دیں، کہا: نبی ﷺ مجھ سے آ کر ملے، آپ نے میرے لیے دعا کی اور اسے (ہلکی سی) ضرب لگائی تو وہ

قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ: «بِعْنِيهِ» فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ، وَّاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلٰى أَهْلِي، فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ، فَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي، فَقَالَ: «أَتُرَانِي مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ؟ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ، فَهُوَ لَكَ». [راجع: ١٦٥٦]

اس طرح چلنے لگا جس طرح (پہلے) کبھی نہ چلا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے مجھے ایک اوقیہ میں بیچ دو۔'' میں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''اسے میرے پاس فروخت کر دو۔'' تو میں نے اسے ایک اوقیہ میں آپ کے پاس فروخت کر دیا اور اپنے گھر تک اس پر سواری کرنے کو مستثنیٰ کر لیا۔ جب میں (مدینہ) پہنچا (تو) اونٹ آپ کے پاس لے آیا، آپ نے مجھے اس کی نقد قیمت ادا فرما دی، پھر میں واپس ہوا تو آپ نے میرے پیچھے پیغام بھیجا اور فرمایا: ''کیا تم میرے بارے میں سمجھتے ہو کہ میں نے تمھارا اونٹ لینے کے لیے تم سے کم قیمت پر سودا کرنے کی کوشش کی؟ اپنا اونٹ بھی لے لو اور اپنے درہم بھی، وہ (سب) تمھارا ہے۔''

[٤٠٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[4099] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں زکریا سے خبر دی، انھوں نے عامر (شعبی) سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی...... ابن نمیر کی حدیث کی طرح۔

[٤١٠٠] ١١٠-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَلَاحَقَ بِي، وَتَحْتِي نَاضِحٌ لِّي قَدْ أَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، قَالَ: فَقَالَ لِي: «مَا لِبَعِيرِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: عَلِيلٌ، قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ. قَالَ: فَقَالَ لِي: «كَيْفَ تَرٰى بَعِيرَكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ: «أَفَتَبِيعُنِيهِ؟» فَاسْتَحْيَيْتُ،

[4100] مغیرہ نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ لڑا، آپ پیچھے سے آ کر مجھے ملے جبکہ میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر تھا جو تھک چکا تھا اور چل نہ پاتا تھا۔ کہا: آپ نے مجھ سے پوچھا: ''تمھارے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کی: بیمار ہے۔ کہا: رسول اللہ ﷺ پیچھے ہوئے، اسے دوڑایا اور اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد وہ مسلسل سب اونٹوں سے آگے چلتا رہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اپنے اونٹ کو کیسا پا رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: بہت بہتر ہے، اسے آپ کی برکت حاصل ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے وہ فروخت کرو گے؟'' اس پر میں نے حیا محسوس کی (کہ ایسا

وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ، عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ، فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ، فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ، فَلَامَنِي فِيهِ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: «مَا تَزَوَّجْتَ؟ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» فَقُلْتُ لَهُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، قَالَ: «أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُوُفِّيَ وَالِدِي - أَوِ اسْتُشْهِدَ - وَلِيَ أَخَوَاتٌ صِغَارٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ، فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ، وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

اونٹ جسے میں راہ ہی میں چھوڑ دینے کا ارادہ کر چکا تھا اور جو محض آپ کی دعا سے ٹھیک ہوا، اس کی آپ سے قیمت لوں۔) اور ہمارے پاس اس کے سوا پانی لانے والا اور اونٹ بھی نہ تھا (اس لیے بھی میں تردد کا شکار ہوا۔) کہا: پھر میں نے عرض کی: جی ہاں، چنانچہ میں نے آپ کو وہ اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ پہنچنے تک اس کی پشت کی ہڈی (پر سواری) میری ہوگی۔ کہا: اور میں نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نیا نیا دلھا ہوں، میں نے آپ سے (تیزی سے گھر جانے کی) اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی، میں لوگوں سے آگے مدینہ کی طرف چل پڑا حتی کہ میں پہنچ گیا، مجھے میرے ماموں ملے اور انھوں نے مجھ سے اونٹ کے بارے میں پوچھا، میں نے جو کیا تھا انھیں بتا دیا تو انھوں نے مجھے اس پر ملامت کی۔ کہا: جب میں نے (گھر جانے کی) اجازت مانگی تھی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تھا: ''تم نے کس سے شادی کی: باکرہ سے یا دوہاجو سے؟'' میں نے عرض کی: میں نے دوہاجو عورت سے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے باکرہ سے کیوں شادی نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمھارے ساتھ کھیلتی؟'' تو میں نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے والد فوت — یا شہید — ہو گئے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں، مجھے اچھا نہ لگا کہ میں شادی کر کے ان کے پاس انھی جیسی (کم عمر) لے آؤں، جو نہ انھیں ادب سکھا سکے اور نہ ان کی نگہداشت کر پائے، اس لیے میں نے دوہاجو عورت سے شادی کی تاکہ وہ ان کی نگہداشت کرے اور انھیں ادب سکھائے۔ کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، (تو) میں صبح کے وقت آپ کے پاس اونٹ لے کر حاضر ہوا، آپ نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی اور وہ (اونٹ) بھی مجھے واپس کر دیا۔

فوائد و مسائل: ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کے انتہائی تیز رفتار ہو جانے کے بعد نئی نئی شادی ہونے کی بنا پر آپ ﷺ سے آگے نکل کر جلد مدینہ پہنچنے کی اجازت چاہی۔ یہی نظم وضبط کا تقاضا ہے کہ کسی جائز سبب سے معمول سے ہٹ کر کام کرنے کے لیے قیادت سے باقاعدہ اجازت طلب کی جائے۔ ② جب نئی نئی شادی ہوئی ہو تو اصل فرض کی ادائیگی کے بعد جلد گھر پہنچنے کی خواہش فطری ہے اور کوئی امر مانع نہ ہو تو قیادت کو ایسی خواہش کا احترام کرنا چاہیے۔ ③ کنواری لڑکی کے ساتھ شادی اور دلھن کے ساتھ دل لگی اور محبت کا سلوک کرنا بہتر ہے، اس سے عصمت کے تحفظ کا زیادہ اہتمام ہوتا ہے۔ ④ شادی کرتے ہوئے اپنے ان عزیزوں کی مصلحت کو پیش نظر رکھنا افضل ہے جن کی ذمہ داری شادی کرنے والے پر ہو۔ ⑤ بیوی کو چاہیے کہ وہ رشتہ داروں کے حوالے سے خاوند کی ذمہ داریوں میں شریک ہو۔ گھر میں چھوٹی بہنیں (نندیں) موجود ہوں تو ان کی نگہداشت کرے۔ انھیں اچھی باتیں اور اچھے طریقے سے زندگی گزارنے کا طریقہ سکھائے۔

[٤١٠١] ١١١-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاعْتَلَّ جَمَلِي، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَفِيهِ: ثُمَّ قَالَ لِي: «بِعْنِي جَمَلَكَ هٰذَا» قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ هُوَ لَكَ، قَالَ: «لَا، بَلْ بِعْنِيهِ» قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ هُوَ لَكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا، بَلْ بِعْنِيهِ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أُوقِيَّةَ ذَهَبٍ، فَهُوَ لَكَ بِهَا، قَالَ: «قَدْ أَخَذْتُهُ، فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ» قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِبِلَالٍ: «أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ، وَّزِدْهُ» قَالَ: فَأَعْطَانِي أُوقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ، وَّزَادَنِي قِيرَاطًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَ فِي كِيسٍ لِّي، فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

[4101] سالم بن ابی جعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ (کی جانب) سے مدینہ آئے، تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا...... اور انھوں نے (ان سے) مکمل قصے سمیت حدیث بیان کی، اس میں ہے: پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ”مجھے اپنا یہ اونٹ فروخت کر دو۔“ میں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ (ویسے ہی) آپ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ وہ مجھے فروخت کر دو۔“ میں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔“ میں نے کہا: ایک آدمی کا میرے ذمے سونے کا ایک اوقیہ (تقریباً 29 گرام) ہے، اس کے عوض یہ آپ کا ہوا۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے لے لیا، تم اس پر مدینہ تک پہنچ جاؤ۔“ کہا: جب میں مدینہ پہنچا، رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”انھیں ایک اوقیہ سونا اور کچھ زیادہ بھی دو۔“ کہا: انھوں نے مجھے ایک اوقیہ سونا دیا اور ایک قیراط زائد دیا۔ کہا: میں نے (دل میں) کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ زائد عطیہ مجھ سے کبھی الگ نہ ہو گا۔ کہا: تو وہ میری تھیلی میں رہا حتی کہ حرہ کی جنگ کے دن اہل شام نے اسے (مجھ سے) چھین لیا۔

[٤١٠٢] ١١٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ لِي: «اِرْكَبْ بِاسْمِ اللهِ» وَزَادَ أَيْضًا: قَالَ: فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ: «وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ».

[4102] ابونضرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے، میرا اونٹ پیچھے رہ گیا...... اور (پوری) حدیث بیان کی اور اس میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے کچوکا لگایا، پھر مجھ سے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر سوار ہو جاؤ۔'' اور یہ اضافہ بھی کیا، کہا: آپ مسلسل مجھے زیادہ کی پیشکش کرتے اور فرماتے رہے: ''اللہ تمھیں معاف فرمائے۔''

[٤١٠٣] ١١٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي، قَالَ: فَنَخَسَهُ فَوَثَبَ، فَكُنْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ، فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «بِعْنِيهِ» فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ، قَالَ: قُلْتُ: عَلٰى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: «وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ» قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ، فَزَادَنِي أُوقِيَّةً، ثُمَّ وَهَبَ لِي ﷺ.

[4103] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ میرے پاس آئے اور میرا اونٹ تھک چکا تھا تو آپ نے اسے کچوکا لگایا، وہ اچھل پڑا۔ اس کے بعد میں اس کی لگام کھینچتا تاکہ آپ کی بات سنوں لیکن میں اس پر قابو نہ پا رہا تھا، نبی ﷺ مجھے ملے تو فرمایا: ''یہ مجھے بیچ دو۔'' میں نے وہ (اونٹ) آپ کو پانچ اوقیہ (چاندی جو ایک اوقیہ سونے کے برابر تھی) کے عوض فروخت کر دیا۔ میں نے کہا: اس شرط پر کہ مدینہ تک اس کی پیٹھ (پر سواری) میرے لیے ہوگی۔ آپ نے فرمایا: ''مدینہ تک اس کی پیٹھ (پر سواری) تمھاری ہوگی۔'' کہا: جب میں مدینہ پہنچا، اس (اونٹ) کو آپ کے پاس لایا تو آپ نے مجھے ایک اوقیہ (طے شدہ قیمت کا چوتھا حصہ) زائد دیا، پھر آپ نے مجھے (اونٹ بھی) ہبہ کر دیا۔

[٤١٠٤] ١١٤-(...) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - أَظُنُّهُ قَالَ غَازِيًا - وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: «يَا جَابِرُ!

[4104] ابومتوکل ناجی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر کیا ۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے جنگی سفر کہا ۔ اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جابر! کیا تم نے پوری قیمت لے لی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیمت بھی تمھاری،

أَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ، لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ».

اونٹ بھی تمھارا، (پھر فرمایا:) قیمت بھی تمھاری، اونٹ بھی تمھارا۔"

[٤١٠٥] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَارِبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: اشْتَرٰى مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ، فَأَكَلُوا مِنْهَا، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي.

[4105] معاذ عنبری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے محارب سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷠ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دو اوقیہ اور ایک یا دو درہموں میں اونٹ خریدا۔ جب آپ صرار (کے مقام پر) آئے تو آپ نے گائے (ذبح کرنے) کا حکم دیا، وہ ذبح کی گئی، لوگوں نے اسے کھایا، جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد آؤں اور دو رکعتیں پڑھوں۔ آپ نے میرے لیے اونٹ کی قیمت (کے برابر سونے یا چاندی) کا وزن کیا اور میرے لیے پلڑا جھکا دیا۔

فائدہ: قیمت کے حوالے سے حضرت جابر ﷜ سے اس حدیث کے راوی محارب (بن دثار) کو وہم ہوا ہے جس طرح اگلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے، وہ اصل قیمت کو صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکے۔ حضرت جابر ﷜ نے جب چاندی کے حساب سے اونٹ کی قیمت بتائی ہے تو اس وقت چاندی کا ایک اوقیہ زائد دیے جانے کی بات کی ہے۔ (دیکھیے، حدیث:4103) چاندی کے اس اوقیے کو غلطی سے سونے کے ایک اوقیے کے ساتھ ملا کر دو اوقیے کر دیا گیا ہے، ان احادیث میں قیمت یا سونے میں بیان کی گئی ہے یا اس کی قیمت کے برابر چاندی میں یا اسی کے برابر دیناروں میں۔ بعض نے اضافے کو قیمت کے ساتھ شامل کر دیا ہے جس سے التباس پیدا ہوا ہے، البتہ سب احادیث اصل مسئلہ میں ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں۔

[٤١٠٦] ١١٦-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُحَارِبٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ، وَقَالَ: أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ، ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا.

[4106] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے محارب نے حضرت جابر ﷜ سے خبر دی اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی قصہ بیان کیا، مگر انھوں نے کہا: آپ نے مجھ سے وہ اونٹ قیمتاً خرید لیا جس کی انھوں (جابر ﷜) نے تعیین بھی کی، (اس روایت میں) انھوں نے دو اوقیہ، ایک درہم اور دو درہموں کا تذکرہ نہیں کیا اور کہا: آپ نے گائے کا حکم دیا تو اسے ذبح کیا گیا، پھر آپ نے اس کا گوشت تقسیم کر دیا۔

[٤١٠٧] ١١٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ، وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ».

[4107] عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں نے تمھارا اونٹ چار دینار (جو سونے کے ایک اوقیہ کے برابر ہے) میں لیا اور مدینہ تک اس کی پیٹھ (پر سواری) کا حق تمھارا ہے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابُ جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهِ خَيْرًا مِّمَّا عَلَيْهِ) (التحفة ٤٣)

باب: 22- جانور ادھار لینا جائز ہے اور جو کسی کے ذمے ہے اس سے بہتر (جانور) دینا مستحب ہے

[٤١٠٨] ١١٨-(١٦٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَّجُلٍ بَكْرًا، فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ، فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَّقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ: لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رَّبَاعِيًا، فَقَالَ: «أَعْطِهِ إِيَّاهُ، إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً».

[4108] امام مالک بن انس نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے بعد میں ادائیگی (سلف) کے عوض ایک نوعمر اونٹ لیا، آپ کے پاس زکاۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس آدمی کو اس کے نوعمر اونٹ کی ادائیگی کر دیں۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ لوٹ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کی: میں نے تو (آئے ہوئے) ان اونٹوں میں ساتویں سال کا بہت اچھا اونٹ ہی پایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''اسے وہی دے دو، لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو ادا کرنے میں بہترین ہو۔''

[٤١٠٩] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَّوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَكْرًا، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً».

[4109] محمد بن جعفر سے روایت ہے: میں نے زید بن اسلم سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں عطاء بن یسار نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک نوعمر اونٹ بعد کی ادائیگی پر لیا...... اسی کے مانند، مگر انھوں نے کہا: ''اللہ کے بندوں میں سے بہترین وہ ہے جو ان میں سے ادائیگی میں بہترین ہے۔''

[٤١١٠] ١٢٠-(١٦٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقٌّ، فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا»، فَقَالَ لَهُمْ: «اِشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ» فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ سِنِّهِ، قَالَ: «فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ - أَوْ خَيْرَكُمْ - أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً».

[4110] شعبہ نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی کا رسول اللہ ﷺ پر حق (قرض) تھا، اس نے آپ کے ساتھ سخت کلامی کی تو نبی ﷺ کے ساتھیوں نے (اسے جواب دینے کا) ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا حق ہو، وہ بات کرتا ہے۔'' اور آپ نے انھیں فرمایا: ''اس کے لیے (اس کے اونٹ کا) ہم عمر اونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو۔'' انھوں نے عرض کی: ہمیں اس سے بہتر عمر کا اونٹ ہی ملتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''وہی خریدو اور اسے دے دو، بلاشبہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔''

[٤١١١] ١٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِنًّا، فَأَعْطَى سِنًّا فَوْقَهُ، وَقَالَ: «خِيَارُكُمْ مَّحَاسِنُكُمْ قَضَاءً».

[4111] علی بن صالح نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک نوعمر اونٹ ادھار لیا تو آپ نے اس سے بہتر جوان اونٹ دیا اور فرمایا: ''تم میں بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔''

[٤١١٢] ١٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعِيرًا، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ»، وَقَالَ: «خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً».

[4112] سفیان نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی آیا، وہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا مطالبہ کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اس کے اونٹ سے بہتر عمر کا اونٹ دے دو۔'' اور فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہے۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ، مِنْ جِنْسِهِ، مُتَفَاضِلًا) (التحفة ٤٤)

باب: 23-ایک جاندار کی اسی جنس کے جاندار کے عوض کمی بیشی کے ساتھ بیع جائز ہے

[٤١١٣] ١٢٣-(١٦٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4113] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَابْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِعْنِيهِ» فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ، حَتَّى يَسْأَلَهُ: «أَعَبْدٌ هُوَ؟».

کہا: ایک غلام آیا، اس نے ہجرت پر نبی ﷺ کے ساتھ بیعت کی جبکہ آپ کو پتہ نہیں چلا کہ وہ غلام ہے۔ اس کا آقا اسے لینے کے لیے آیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''یہ مجھے فروخت کر دو۔'' چنانچہ آپ نے دو سیاہ غلاموں کے عوض اسے خرید لیا، پھر اس کے بعد آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے یہاں تک کہ (پہلے) پوچھ لیتے: ''کیا وہ غلام ہے؟''

فوائد و مسائل: ① غلاموں کی بیع پر ہر جاندار کی بیع کو قیاس کیا جائے گا۔ ② آپ ﷺ نے جب ایک بار ہجرت کی بیعت کر لی تو اگرچہ یہ بیعت کے لیے آنے والے کی حیثیت کے بارے میں لاعلمی کی بنا پر ہوئی تھی لیکن آپ ﷺ نے اس کی مکمل پاسداری فرمائی۔ ③ قاضی عیاض رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ غالباً اس غلام کا مالک مسلمان تھا۔ اگر کافر ہوتا تو غلام کی واپسی یا اس کو خریدنا ضروری نہ تھا کیونکہ طائف کے محاصرے کے موقع پر اہل طائف کے جو غلام نکل آئے تھے آپ ﷺ نے انھیں ان کے پہلے مالکوں کو واپس نہ کیا، نہ ان کو خریدا۔ بیعت کے بعد وہ مسلمان اور آزاد کردہ قرار پائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اہل طائف کفر اور جنگ پر ڈٹ گئے تو آپ ﷺ نے باقاعدہ یہ اعلان کرایا کہ جو غلام آ کر اسلام قبول کر لیں گے، وہ آزاد کر دیے جائیں گے۔ جنگ کرنے والے کافروں کے بارے میں یہی اصول ہے۔ اہل ذمہ کے بارے میں نہیں۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ) (التحفة ٤٥)

باب: 24- گروی رکھنا اور سفر کی طرح حضر میں بھی اس کا جواز

[٤١١٤] ١٢٤-(١٦٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ- وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ، فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَّهُ، رَهْنًا.

[4114] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور آپ نے اسے اپنی زرہ بطور رہن دی۔

[٤١١٥] ١٢٥-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا:

[4115] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں اعمش سے خبر دی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا، وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور آپ نے لوہے کی زرہ اس کے ہاں گروی رکھی۔

[٤١١٦] ١٢٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَّهُ مِنْ حَدِيدٍ.

[4116] عبدالواحد بن زیاد نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس بیع سلم میں رہن کی بات کی تو انھوں نے کہا: ہمیں اسود بن یزید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے آیندہ مقررہ وقت تک ادائیگی پر غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے ہاں گروی رکھی۔

[٤١١٧] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: مِنْ حَدِيدٍ.

[4117] حفص بن غیاث نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی ...... اور انھوں نے ''لوہے کی زرہ'' کے الفاظ بیان کیے۔

فوائد ومسائل: قیمت یا چیز میں سے ایک کی مؤخر ادائیگی کے ساتھ بیع کو اہل حجاز سلم اور اہل عراق سلف کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم نخعی نے بجا طور پر اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ بیع سلم میں رہن رکھنا جائز ہے۔ یاد رہے کہ سلم یا سلف کی عام طور پر رائج صورت یہ تھی کہ قیمت پہلے ادا کر دی جاتی تھی اور چیز بعد میں لی جاتی تھی۔ اگر اس کے برعکس چیز پہلے لی جائے اور قیمت بعد میں دی جائے تو یہ بھی وہی بیع ہے۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ السَّلَمِ) (التحفة ٤٦)

باب:25- بیع سلم

[٤١١٨] ١٢٧-(١٦٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[4118] یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ یحییٰ کے ہیں، عمرو نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی اور یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی ۔ سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابن ابی نجیح سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن کثیر سے، انھوں

كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ، السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ: «مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ، فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ، وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ، إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ».

نے ابومنہال سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور وہ لوگ پھلوں میں ایک دو سال تک کے لیے بیع سلف کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کھجور میں بیع سلف کرے تو وہ معلوم ماپ اور معلوم وزن میں معلوم مدت تک کے لیے کرے۔''

[٤١١٩] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ، وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ».

[4119] عبدالوارث نے ہمیں ابن ابی نجیح سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن کثیر نے ابومنہال سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ) تشریف لائے اور لوگ بیع سلف کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جو بیع سلف کرے، وہ معین ماپ اور معین وزن کے بغیر نہ کرے۔''

فوائد ومسائل: ① بیع سلم یا سلف تبھی صحیح ہوگی جب اس چیز کا وزن یا ماپ متعین ہو جو دیر سے ملنی ہے اور مدت بھی متعین ہو۔ یہ دونوں شرطیں پوری نہ ہوں تو بیع جائز نہ ہوگی۔ مدینہ کے لوگ کھجور ہی کی بیع سلم کرتے تھے، اس لیے آپ نے اسی کا نام لیا۔ یہ بیع کسی بھی جنس یا چیز کی ہو، اس کے لیے شرط یہی ہے۔

[٤١٢٠] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ».

[4120] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسماعیل بن سالم سب نے (سفیان) بن عیینہ سے، انھوں نے ابن ابی نجیح سے اسی سند کے ساتھ عبدالوارث کی حدیث کی طرح روایت بیان کی اور انھوں نے بھی ''معین مدت تک'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٤١٢١] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، فَذَكَرَ فِيهِ:

[4121] وکیع اور عبدالرحمان بن مہدی دونوں نے سفیان (ثوری) سے، انھوں نے ابن ابی نجیح سے انھی کی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی اور انھوں نے اس میں ''معین مدت تک'' کے الفاظ (بھی) بیان کیے۔

«إِلٰی أَجَلٍ مَّعْلُومٍ».

(المعجم ٢٦) - (بَابُ تَحْرِيمِ الِاحْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ) (التحفة ٤٧)

باب:26-غذائی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی حرام ہے

[٤١٢٢] ١٢٩-(١٦٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ» فَقِيلَ لِسَعِيدٍ: فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ؟ قَالَ سَعِيدٌ: إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ.

[4122] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: سعید بن مسیّب حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت معمر ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔'' سعید سے کہا گیا: آپ خود (کھانے کی بنیادی چیزوں کے سوا دوسری اشیاء میں) ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ سعید نے کہا: حضرت معمر ؓ، جو یہ حدیث بیان کرتے تھے، وہ بھی (اس طرح کی) ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت معمر ؓ نے عمومی الفاظ کے ساتھ ذخیرہ اندوزی کے گناہ ہونے کی روایت بیان کی۔ انھیں رسول اللہ ﷺ کے حکم کا مقصود، کہ اس سے قلت کے زمانے میں کھانے پینے کی بنیادی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی مراد ہے، معلوم تھا اور وہ یہ بات اس طرح بیان کرتے تھے کہ سننے والوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس سے کس طرح کی ذخیرہ اندوزی مراد ہے۔ ان کا عمل ان کی روایت کے خلاف نہ تھا بلکہ اس کے مطابق اور اس کے مفہوم کی وضاحت کرنے والا تھا۔

[٤١٢٣] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَعْمَرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ».

[4123] محمد بن عجلان نے محمد بن عمرو بن عطاء سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت معمر بن عبداللہ ؓ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''گناہ گار کے سوا کوئی اور شخص ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔''

[٤١٢٤] (...) قَالَ إِبْرَاهِيمُ: قَالَ مُسْلِمٌ: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ

[4124] عمرو بن یحییٰ نے محمد بن عمرو سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے بنو عدی بن کعب کے ایک فرد حضرت معمر بن ابی معمر سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... آگے یحییٰ سے سلیمان بن

ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى.

بلال کی روایت کردہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ) (التحفة ٤٨)

باب: 27- بیع میں قسم اٹھانے کی ممانعت

[٤١٢٥] ١٣١-(١٦٠٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ، مَمْحَقَةٌ لِّلرِّبْحِ».

[4125] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''قسم سامان کو فروغ دینے والی، (بعدازاں) نفع کو مٹانے والی ہے۔''

فائدہ: قسم کھانے سے ابتدا میں سامان خوب بکتا ہے، تھوڑا عرصہ منافع ہوتا ہے۔ بعد میں بہت کم بکتا ہے اور تجارت کا منافع کم ہو جاتا ہے۔ ویسے بھی سامان بیچنے کے لیے اللہ کے نام کی قسم کھانا، اس کے پاک اور عظیم نام کو تجارتی فائدے کے لیے استعمال کرنا، انتہائی گستاخانہ رویہ ہے۔ اس کا نتیجہ لازمی طور پر بے برکتی کی صورت میں نکلے گا۔

[٤١٢٦] ١٣٢-(١٦٠٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ، فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ».

[4126] حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بیع میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ وہ (پہلے بیع کو) فروغ دیتی ہے، پھر (نفع کو) مٹا دیتی ہے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ الشُّفْعَةِ) (التحفة ٤٩)

باب:28-شفعہ

فائدہ: شفعہ کا لغوی معنی کسی چیز کو ضم کرنا یا اکٹھا کرنا ہے۔ شرعاً اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شریک کے حصے کو دوسرے شریک کی طرف منتقل کرنا جو کہ ایک مقررہ معاوضے کے بدلے میں کسی اجنبی کی طرف منتقل ہو چکا تھا۔ اپنا حصہ یا اس میں سے کچھ بیچنا چاہے تو کسی اور کے بجائے خرید کر اپنے حصے کے ساتھ ملا لے۔

[٤١٢٧] ١٣٣-(١٦٠٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْنَخْلٍ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَإِنْ رَّضِيَ أَخَذَ، وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ».

[4127] ابوخیثمہ نے ہمیں ابو زبیر سے خبر دی، اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا گھر میں یا باغ میں کوئی شریک ہو تو اسے حق نہیں کہ اسے بیچے، یہاں تک کہ اپنے شریک کو بتائے، پھر اگر وہ راضی ہو تو (اسے) لے لے اور اگر ناپسند کرے تو چھوڑ دے۔'' (اور وہ دوسرے کو بیچ دیا جائے۔)

فوائد و مسائل: ① کیا یہ حکم صرف گھر اور باغ، یعنی غیر منقولہ جائداد تک محدود ہے؟ اس بارے میں امام مالک ؒ کہتے ہیں کہ ہر چیز میں، جس کی ملکیت مشترک ہے، حق شفعہ ہے۔ امام احمد ؒ حیوانات کی حد تک اس کے قائل ہیں۔ جمہور علماء اسے منقول اشیاء تک محدود رکھتے ہیں، لیکن ایک شریک کو جس نقصان سے بچنے کا حق دیا گیا ہے، وہ ہر اس چیز میں پہنچ سکتا ہے جو علیحدہ نہیں کی جاسکتی۔ گاڑی یا بھاری مشینری وغیرہ میں حق شفعہ کو اس صورت میں تسلیم کرنے سے بہت سے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں کہ بیچنے والا ہر صورت پہلے اپنے شریک کو پیشکش کرے۔ ② اس پر اتفاق ہے کہ میراث میں منتقلی کی صورت میں حق شفعہ نہیں ہو سکتا، لیکن ہبہ اور صدقہ کی صورت میں اختلاف ہے۔ جو لوگ اس میں حق شفعہ کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ شریک اسے خرید لے اور قیمت ہبہ یا صدقہ کر دی جائے۔ بہر حال ملکیت کے حوالے سے جو بھی منتقلی کسی عوض کے بدلے میں ہو، مثلاً: اجرت میں کچھ دیا جائے تو اس میں حق شفعہ ہوگا۔

[٤١٢٨] ١٣٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ

[4128] عبداللہ بن ادریس نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے ابو زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہر مشترک جائداد پر، جو تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا فیصلہ فرمایا، وہ گھر ہو یا باغ ہو اس کے لیے (جو اس کا شریک ملکیت ہے) اسے بیچنا جائز نہیں یہاں تک کہ وہ اپنے شریک

اللهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَّمْ تُقْسَمْ، رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ، لَّا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَّبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

کو بتائے اگر وہ (شریک) چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ اگر اس نے (اسے) فروخت کر دیا اور اس (شریک) کو اطلاع نہ دی تو یہی اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

[٤١٢٩] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ، لَّا يَصْلُحُ أَنْ يَّبِيعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ، فَإِنْ أَبٰى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتّٰى يُؤْذِنَهُ».

[4129] ابن وہب نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی کہ انھیں ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مشترک جائداد، زمین، گھر یا باغ میں شفعہ ہے۔ (کسی ایک شریک کے لیے) اسے فروخت کرنا درست نہیں جب تک کہ وہ اپنے شریک کو پیشکش (نہ) کرے وہ (چاہے تو) اسے لے لے یا چھوڑ دے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا شریک ہی اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ اسے بتا نہ دے۔''

فائدہ: بتانے سے مراد خریدنے کی پیشکش ہے۔ خریدنے والا اپنے شریک کو منصفانہ قیمت ادا کرنے کا پابند ہوگا جو اس وقت رائج ہوگی۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ غَرْزِ الْخَشَبَةِ فِي جِدَارِ الْجَارِ) (التحفة ٥٠)

باب:29- پڑوسی کی دیوار میں شہتیر رکھنا

[٤١٣٠] ١٣٦-(١٦٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ»،

[4130] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنے سے نہ روکے۔''

قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللهِ! لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

کہا: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے: کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں اس سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں اس بات کو تمھارے کندھوں کے درمیان (تمھارے منہ پر) دے ماروں گا۔

[٤١٣١] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4131] سفیان بن عیینہ، یونس اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا) (التحفة ٥١)

باب:30- ظلم کرنے اور زمین وغیرہ کو غصب کرنے کی حرمت

[٤١٣٢] ١٣٧-(١٦١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طَوَّقَهُ اللهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

[4132] عباس بن سہل بن سعد ساعدی نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی نے زمین کی ایک بالشت (بھی) ظلم کرتے ہوئے کاٹ لی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں سے اس کا طوق (بنا کر) پہنائے گا۔''

[٤١٣٣] ١٣٨-(...) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ؛ أَنَّ أَرْوٰى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ: دَعُوهَا وَإِيَّاهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ، طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، اَللّٰهُمَّ! إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا، وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا.

[4133] عمر بن محمد کے والد (محمد بن زید) نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ اروی نے ان کے ساتھ گھر کے کسی حصے کے بارے میں جھگڑا کیا تو انھوں نے کہا: اسے اور گھر کو چھوڑ دو، (جو چاہے کرتی رہے) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے حق کے بغیر ایک بالشت زمین بھی حاصل کی، قیامت کے دن وہ سات زمینوں (تک) اس کی گردن کا طوق بنا دی جائے گی۔'' (پھر اس کی ایذا رسانی سے تنگ آ کر انھوں نے دعا کی:) اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کو

اندھا کر دے اور اس کے گھر ہی میں اس کی قبر بنا دے۔

قَالَ: فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ، فَوَقَعَتْ فِيهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

(محمد بن زید نے) کہا: میں نے اس عورت کو دیکھا وہ اندھی ہوگئی تھی، دیواریں ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی ہے۔ ایک مرتبہ وہ گھر میں چل رہی تھی، گھر میں کنویں کے پاس سے گزری تو اس میں گر گئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔

[٤١٣٤] ١٣٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ أَرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِّنْ أَرْضِهَا، فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ»، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.

[4134] حماد بن زید نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ اروی بنت اویس نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف دعویٰ کیا کہ انھوں نے اس کی کچھ زمین پر قبضہ کر لیا ہے اور مروان بن حکم کے پاس مقدمہ لے کر گئی تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں اس بات کے بعد بھی اس کی زمین کے کسی حصے پر قبضہ کر سکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ اس (مروان) نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے (عام یا کسی کی) زمین میں سے ایک بالشت بھی ظلم سے حاصل کی اسے سات زمینوں تک کا طوق پہنایا جائے گا۔'' تو مروان نے ان سے کہا: اس کے بعد میں آپ سے کسی شہادت کا مطالبہ نہیں کروں گا۔ اس کے بعد انھوں (سعید) نے کہا: اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کو اندھا کر دے اور اسے اس کی زمین ہی میں ہلاک کر دے۔ (عروہ نے) کہا: وہ (اس وقت تک) نہ مری یہاں تک کہ اس کی بینائی ختم ہوگئی، پھر ایک مرتبہ وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں جا گری اور مر گئی۔

[٤١٣٥] ١٤٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

[4135] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے زمین میں سے ایک بالشت بھی ظلم کرتے ہوئے حاصل کی قیامت کے دن اسے سات زمینوں سے طوق پہنایا جائے گا۔''

[٤١٣٦] ١٤١-(١٦١١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ، إِلَّا طَوَّقَهُ اللهُ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[4136] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص حق کے بغیر زمین کی ایک بالشت (بھی) حاصل نہیں کرتا مگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں تک کا طوق پہنائے گا۔''

[٤١٣٧] ١٤٢-(١٦١٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَّهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ، وَّأَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ! اجْتَنِبِ الْأَرْضَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِّنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

[4137] حرب بن شداد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھیں ابوسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے اور ان کی قوم کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا: ابوسلمہ! زمین سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جس نے ایک بالشت برابر زمین پر بھی ظلم سے قبضہ کیا، اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

[٤١٣٨] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[4138] ابان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ انھیں محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوسلمہ نے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے..... آگے اسی کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ) (التحفة ٥٢)

باب: 31- جب راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس کی پیمائش کرنا

[٤١٣٩] ١٤٣-(١٦١٣) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ

[4139] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ، جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ».

نے فرمایا: ''جب تمھارا راستے (کی پیمائش) کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس (راستے) کی چوڑائی سات ہاتھ رکھی جائے۔''

فائدہ: اگر راستے کی چوڑائی متعین نہ ہو اور اس کے اردگرد کی زمین کے مالکوں کے درمیان جھگڑا ہو کہ کتنا راستہ چھوڑا جائے تو کم از کم سات ہاتھ چوڑا راستہ چھوڑنا ضروری ہے۔ یہ مقدار عام گزرگاہ کے لیے کافی ہے۔ آج کل بڑی سواریوں کا دور ہے۔ اب اکثر مقامات پر اس سے کھلے راستوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب حکومت لوگوں کی رضامندی سے راستوں کی جو چوڑائی مقرر کرے، اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

کتاب الفرائض کا تعارف

فرائض فریضہ کی جمع ہے۔ فرض لغت میں مقدار، اندازے اور مقرر کرنے کے معانی میں آتا ہے۔ الفرائض (ال کی تخصیص کے ساتھ) سے مراد ورثے کے وہ حصے ہیں جن کی مقدار اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وراثت کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں ورثے کی تقسیم کے احکامات کو بالتفصیل بیان کیا ہے، نماز جیسے امور میں بھی اصولی ہدایات دی گئی ہیں اور تفصیلات رسول اللہ ﷺ کے عمل اور قول کے ذریعے سے واضح ہوتی ہیں۔ اسلام کا نظامِ میراث ایک مکمل نظام ہے جس کا مقابلہ کسی اور دین یا معاشرے کا کوئی نظامِ میراث نہیں کر سکتا۔ یہ انتہائی دانائی پر مبنی نظام ہے، اقتصادی نمو میں مددگار ہے۔ خاندانوں میں جن افراد کو مالی ذمہ داریوں کا امین بنایا گیا ہے، ان کے فرائض سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ تقسیم دولت کو یقینی بناتا ہے اور انصاف اور عدل کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

اسلام نے نسبی اور ازدواجی تعلق کو ورثے کی تقسیم کی بنیاد بنایا ہے۔ عورتوں کا حصہ ان کی ذمہ داری کے تناسب سے مقرر کیا ہے۔ عمر میں کمی بیشی کسی وارث کو اس کے حصے سے محروم نہیں کرتی۔ نہ کسی کے حصے میں کمی یا اضافے کا سبب ہے، جب غلامی قانونی طور پر جائز تھی تو غلامی سے آزادی عطا کرنے کے تعلق کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے لیکن نسب اور ازدواجی تعلق کی قیمت پر نہیں۔

میراث سے محرومی کے نمایاں ترین اسباب دو ہیں: ① قاتل چاہے کتنا قریبی رشتہ کیوں نہ رکھتا ہو مقتول کے ورثے سے محروم ہوگا۔ یہ اصول انسانی جانوں کی حفاظت کے لیے ناگزیر ہے۔ ② دین میں فرق۔ مسلمان غیر مسلم کا وارث ہو سکتا ہے نہ غیر مسلم مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ کے ساتھ ایمان اور بندگی کا رشتہ موجود نہیں تو نسبی اور ازدواجی قرابت غیر متعلق ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ غلامی محرومی کا ایک سبب ہے۔ بعض فقہاء نے حربی اور غیر حربی کے درمیان وراثت ممنوع قرار دی ہے۔ بعض نے لعان کو محرومی کے اسباب میں شمار کیا ہے۔ بعض اوقات ایسی صورتِ حال بھی وراثت سے محرومی کا سبب بنتی ہے کہ کسی کا وارث بننا ہی اس کے لیے محرومی کا سبب بنتا ہو، مثلاً ظاہری طور پر کوئی شخص کسی بیٹے کا باپ نہ ہو تو اس کا بھائی اس کا وارث بنے گا۔ اگر اس بھائی کو معلوم ہو کہ حقیقت میں اس شخص کا کوئی بیٹا بھی ہے جس کا کسی کو علم نہیں تو اس کی شہادت سے اس بیٹے کو مرنے والے کی ولدیت حاصل ہو جائے گی مگر اس صورت میں بھائی خود محروم ہو جائے گا۔ اب نسب کے تحفظ کے لیے بیٹا ہونے کے بارے میں بھائی کی شہادت قبول کر لی جائے گی لیکن ایسے بیٹے کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا، البتہ شہادت دینے والے چچا کا فرض ہے کہ وہ ملنے والا سارا مال بھتیجے کو دے دے کیونکہ یہ مال اس کے لیے حلال نہیں۔

وارثوں کے رشتے بہت پیچیدہ ہوتے ہیں۔ دوطرفہ اور ایک طرفہ رشتوں کے حوالے سے یہ صورت مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے۔

اس کے باوجود قرآن نے مقرر کردہ حصوں کے نظام کو انتہائی سادہ اور آسان رکھا ہے۔ وراثت کے حصے (الفرائض) چھ مقرر کیے گئے ہیں:

نصف (1/2)، ربع (1/4)، ثمن (1/8)، ثلثان (دو تہائی 2/3)، ثلث (ایک تہائی، یعنی 1/3) اور سدس (چھٹا حصہ، یعنی 1/6)

آدھا حقیقی بیٹی، پوتی، سگی بہن، پدری بہن اور خاوند کو ملتا ہے جب ان کے ساتھ ایسے وارث موجود نہ ہوں جو ان کے لیے رکاوٹ بنتے ہیں۔ چوتھا حصہ قریب تر وارث کی موجودگی میں خاوند کو یا رکاوٹ بننے والے وارث کی عدم موجودگی میں بیوی/ بیویوں کو ملتا ہے۔ دو تہائی، رکاوٹ بننے والے وارث کی عدم موجودگی میں دو یا زیادہ حقیقی بیٹیوں یا پوتیوں یا حقیقی بہنوں یا پدری بہنوں کو ملتا ہے۔ تہائی اپنی یا بیٹے کی اولاد یا دو یا دو سے زیادہ بھائیوں کو، بہنوں کی عدم موجودگی میں ماں کو، یا دو یا زیادہ مادری بھائیوں کو ملتا ہے۔ یہ کل ترکے کا ثلث ہے، کچھ وارثوں کا حصہ دینے کے بعد بقیہ کا تہائی (ثلث مابقی) خاوند یا بیوی اور والدین کی موجودگی میں حقیقی ماں کو ملتا ہے، یا دادا اور بھائیوں کی موجودگی میں کسی اور حصہ دار کو اس صورت میں ملتا ہے جب اس کے لیے یہ حصہ دوسرے مقررہ حصے سے بہتر ہو۔ چھٹا حصہ (سدس) باپ، ماں، یا اپنی یا بیٹے کی اولاد کے ہوتے ہوئے دادے کو دادی/ دو دادیوں کو جب وہ اکٹھی ہوں اور بیٹی کی موجودگی میں پوتیوں کو اور حقیقی بہن کی موجودگی میں پدری بہن کو یا اکیلی ہونے کی صورت میں مادری بھائی بہن کو ملتا ہے۔ یہ سب حصے قرآن نے مقرر کیے ہیں، البتہ دادیوں کے حصے کا تعین سنت سے ہوا ہے۔ یہ سب ورثاء اہل الفرائض کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے حصے فرض کر دیے گئے ہیں۔ اہل فرائض کے حصے ادا کرنے کے بعد باقی کے وارث عصبات ہوتے ہیں۔ ان کا بیان اگلی احادیث میں آئے گا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
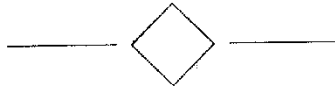
٢٣-كِتَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت کے مقررہ حصوں کا بیان

(المعجم . . .) - (بَابٌ : لَّا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ) (التحفة ١)

باب: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا

[٤١٤٠] ١-(١٦١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ».

[4140] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا، نہ کافر مسلمان کا وارث بنتا ہے۔''

فائدہ: اس بات پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔ اسی طرح صحابہ اور فقہاء کی اکثریت کے نزدیک بھی مسلمان، کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔ البتہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ مسلمان، کافر کے مال کا وارث بن سکتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عام کافر نہیں، البتہ اہل کتاب کے بارے میں نکاح پر قیاس کرتے ہوئے یہ حکم دیا کہ وہ مسلمان کے وارث نہیں بنیں گے، البتہ مسلمان، اہل کتاب کے وارث بن سکتے ہیں۔ عروہ، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، اور اسحاق کا نقطۂ نظر بھی یہی ہے، لیکن حدیث کے الفاظ واضح ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے قیاس کی کوئی گنجائش نہیں۔

(المعجم ١) - (بَابُ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ) (التحفة ٢)

باب: 1- مقررہ حصے والوں کو ان کے حصے دو اور جو بچ جائے وہ سب سے قریبی رشتہ رکھنے والے مرد کے لیے ہے

[٤١٤١] ٢-(١٦١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَّهُوَ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ».

[4141] وہیب نے ہمیں ابن طاوس سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مقررہ حصے حقداروں کو دو اور جو بچ جائے وہ سب سے قریبی رشتہ رکھنے والے مرد کے لیے ہے۔''

فائدہ: اہل فرائض، یعنی رشتوں کے حوالے سے جن کے حصے مقرر کر دیے گئے ہیں (خاوند، بیوی، ماں، بیٹیاں، بہنیں وغیرہ) ان کے بعد جو بچ جائے وہ سارا مردوں میں سے اس شخص کو ملے گا جو نسب کے اعتبار سے میت کے قریب تر ہوگا۔ قرب میں سب سے پہلی ترجیح بیٹوں کو ہے، پھر ان کی اولاد کی، پھر آگے ان کی اولاد کی، پھر باپ، پھر دادا اور بھائی کی، پھر درجہ بدرجہ بھائی کی اولاد کی۔ اس کے چچاؤں (اعمام) کی، پھر ان کی اولاد کی۔ ان میں سے جس کا نسب ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ملتا ہوگا، اس کو ترجیح حاصل ہوگی۔ ان کو عصبات کہا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عصبہ کے لیے مرد ہونے کی شرط اس کے لیے ہے جو خود عصبہ ہے، مثلاً: بیٹا، لیکن عصبہ بالغیر، مثلاً بیٹے کے ساتھ بیٹی اور عصبہ مع الغیر جیسے بیٹی کے ساتھ بہن، ان کے لیے مرد ہونے کی شرط نہیں ہے۔ یہ دوسری نصوص کے تحت وارث بنتی ہیں۔ اور ان کے لیے عصبہ کا لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے۔

[٤١٤٢] ٣-(...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ».

[4142] روح بن قاسم نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''مقررہ حصے ان کے حقداروں کو دو اور ان سے جو باقی بچے وہ سب سے قریبی مرد کا ہے۔''

[٤١٤٣] ٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ».

[4143] معمر نے ہمیں ابن طاوس سے باقی ماندہ سابقہ سند سے روایت کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال کو اللہ کی کتاب کی رو سے مقرر کردہ حصے والوں کے درمیان تقسیم کرو اور جو ان حصوں سے بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہے۔''

[٤١٤٤] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ.

[4144] یحییٰ بن ایوب نے ابن طاوس سے اسی سند کے ساتھ وہیب اور روح بن قاسم کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

(المعجم ٢) - (بَابُ مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ)

(التحفة ٣)

باب:2- کلالہ کی وراثت

[٤١٤٥] ٥-(١٦١٦) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: قَالَ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي، مَاشِيَانِ، فَأُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَأَفَقْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ [النساء: ١٧٦].

[4145] سفیان بن عیینہ نے ہمیں محمد بن منکدر سے حدیث بیان کی: انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کرنے کے لیے پیدل چل کر تشریف لائے، مجھ پر غشی ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے افاقہ ہوگیا، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے بارے میں کیسے فیصلہ کروں؟ (اس کو ایسے ہی چھوڑ جاؤں یا وصیت کروں، وصیت کروں تو کتنے حصے میں؟ اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد زندہ تھے نہ اور کوئی بیٹا تھا۔) آپ نے مجھے جواب نہ دیا حتی کہ وراثت کی آیت نازل ہوئی: ''وہ آپ سے فتویٰ مانگتے ہیں، کہہ دیجیے: اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔''

[٤١٤٦] ٦-(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ يَمْشِيَانِ، فَوَجَدَانِي لَا أَعْقِلُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ

[4146] ابن جریج نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنوسلمہ (کے علاقے) میں پیدل چل کر میری عیادت کی، آپ نے مجھے اس حالت میں پایا کہ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا، آپ نے پانی منگوایا، وضو کیا، پھر اس میں سے مجھ پر چھینٹے مارے

فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ يَا رَسُولَ اللهِ! فَنَزَلَتْ: ﴿يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ﴾ [النساء: ١١].

تو مجھے افاقہ ہو گیا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال میں کیا کروں؟ تو (یہ آیت) نازل ہوئی: ''اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں تاکیدی حکم دیتا ہے، مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔''

[٤١٤٧] ٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، مَاشِيَيْنِ، فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

[4147] سفیان (ثوری) نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے محمد بن منکدر سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں بیمار تھا تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے، دونوں پیدل چل کر تشریف لائے۔ آپ نے مجھے (اس حالت میں) پایا کہ مجھ پر غشی طاری تھی، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا، میں ہوش میں آ گیا تو دیکھا سامنے رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟ کہا: آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ وراثت کی آیت نازل ہوئی۔

[٤١٤٨] ٨-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ، فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِى ٱلْكَلَٰلَةِ﴾؟ قَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ.

[4148] بہز نے ہمیں حدیث بیان کی: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی: مجھے محمد بن منکدر نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا اور بے ہوش تھا، آپ نے وضو کیا تو لوگوں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا، (اس پر) مجھے افاقہ ہوا تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا وارث کلالہ بنے گا۔ (اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بہنیں ہی تھیں جو وارث بنتی تھیں) اس پر وراثت کی آیت نازل ہوئی۔ میں نے محمد بن منکدر سے پوچھا: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ﴾ (والی آیت)؟ انھوں نے کہا: اسی طرح (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے سوال پر) نازل کی گئی۔

فوائد ومسائل: ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ شدید بیمار ہوئے، ان پر غشی طاری ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے وضو کا پانی ان پر پھینکا تو افاقہ ہوا۔ اس وقت تک وراثت کے متعلق پورے احکام نازل نہ ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو یہ حکم تھا کہ وہ مرنے سے پہلے اپنے مال کے بارے میں وصیت کریں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد فوت ہو چکے تھے۔ بیٹا تھا نہیں، بہنیں چھوٹی تھیں جن کے بارے میں وہ فکرمند تھے۔ جاہلی دور میں اس صورتِ حال میں مال پر چچا وغیرہ ایسے مرد رشتہ داروں کا دعویٰ سب سے مضبوط ہوا کرتا تھا جن کا براہِ راست نسبی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ شریعت میں ابھی تک بہنوں کے حصے کے بارے میں کوئی کھلی وضاحت نہ آئی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رہنمائی کے لیے معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا اور اپنا عندیہ بھی پیش کیا کہ وہ تہائی یا نصف مال کے بارے میں بہنوں کے حق میں وصیت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے ارادے کو سراہا، لیکن اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیلی رہنمائی ملے گی، آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے کوئی حکم نہ دیا کہ وہ کیا کریں۔ آپ ﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورۂ نساء کی آخری آیت نازل ہوئی جس میں کلالہ میں سے سگی / پدری بہنوں کا حصہ مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ان کے سوال کا جواب بھی مرحمت فرمایا اور تسلی بھی دی کہ وہ ان شاء اللہ اس بیماری سے شفایاب ہو جائیں گے۔ ② قرآنِ مجید رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست تربیت پانے والے مسلمانوں کے احوال وضروریات کے مطابق نازل ہوتا تھا تاکہ یہ لوگ جنھوں نے آپ سے سیکھ کر پوری دنیا کو سکھانا تھا، قرآن کے مطالب اور اس کے احکام کے اطلاق کو پوری طرح سمجھ بھی لیں اور اپنی زندگیوں سے مربوط ہونے کی بنا پر انھیں یاد بھی رہیں۔ سورۂ نساء کی آیت گیارہ اور بارہ میں اولاد وغیرہ کے ساتھ اخیافی (مادری) بہنوں کا مقررہ حصہ بیان ہو گیا تھا۔ جس کی ان آیتوں کے نزول کے وقت ضرورت تھی اور کلالہ کے لفظ کا جن پر سب سے پہلے اطلاق ہوتا تھا، ان کی وضاحت بھی آگئی تھی۔ اب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پدری / سگی بہنوں کے متعلق بھی قرآن مجید کا حکم نازل ہو گیا۔ ③ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آیت میراث سے مراد سورۂ نساء کی گیارھویں، بارھویں آیت ہے۔ محمد بن منکدر سے شعبہ کے سوال اور ابن منکدر کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ تابعین کے زمانے میں اہل علم آیت میراث سے ہر وہ آیت مراد لیتے تھے جس میں وراثت کے متعلق احکام ہیں۔ وہ سورۂ نساء کی آخری آیت بھی ہو سکتی تھی۔

[٤١٤٩] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ. وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ. وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ.

[4149] نضر بن شمیل، ابو عامر عقدی اور وہب بن جریر سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، وہب بن جریر کی حدیث میں ہے: تو آیت فرائض نازل ہوئی۔ اور ان میں سے کسی کی حدیث میں ابن منکدر سے شعبہ کے سوال کا تذکرہ نہیں ہے۔

فائدہ: آیت الفرائض یا آیت الفرض سے مراد کوئی بھی ایسی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وراثت کے حصے مقرر کیے گئے ہوں۔

[٤١٥٠] ٩-(١٦١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ، مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَّا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ، وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَّا أَغْلَظَ لِي فِيهِ، حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «يَا عُمَرُ! أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟» وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ، يَقْضِي بِهَا مَنْ يَّقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَّا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

[4150] ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں قتادہ نے سالم بن ابی جعد سے حدیث بیان کی، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا، انھوں نے نبی ﷺ کا تذکرہ کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا، پھر کہا: میں اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ رہا جو میرے ہاں کلالہ سے زیادہ اہم ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں اتنی مراجعت نہیں کی جتنی کلالہ کے بارے میں کی، اور آپ نے بھی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں اتنی شدت اختیار نہیں فرمائی جتنی کلالہ کے بارے میں فرمائی حتی کہ آپ نے اپنی انگلی میرے سینے میں چبھوئی اور فرمایا: ''اے عمر! کیا تمھیں موسم گرما (میں نازل ہونے) والی آیت کافی نہیں جو سورہ نساء کے آخر میں ہے؟ (جس سے مسئلہ واضح ہو گیا ہے)'' اور میں (عمر) اگر زندہ رہا تو اس کے بارے میں ایسا واضح فیصلہ کروں گا جس (کو دیکھتے ہوئے) ایسا شخص (بھی) فیصلہ کر سکے گا جو قرآن پڑھتا (اور سمجھتا) ہے اور وہ بھی جو قرآن نہیں پڑھتا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زور دے کر جو بات کہی، اس کا مقصود یہ تھا کہ کلالہ کے بارے میں جو حکم رہ گیا تھا، گرمیوں کے موسم میں سورۂ نساء کی آخری آیت کے نزول کے ساتھ وہ آ گیا ہے۔ کلالہ کی وراثت کے حوالے سے باقی تمام معاملات کو ان آیات کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے۔

[٤١٥١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ شُعْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4151] سعید بن ابی عروبہ اور شعبہ دونوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ آخِرِ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ) (التحفة ٤)

باب:3- آخری آیت جو نازل کی گئی، آیت کلالہ ہے

[٤١٥٢] ١٠-(١٦١٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِى ٱلْكَلَٰلَةِ﴾.

[4152] ابن ابی خالد نے ابواسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء (بن عازب) ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: قرآن کی آخری آیت جو نازل ہوئی (یہ تھی): ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ﴾ ''وہ آپ سے فتویٰ مانگتے ہیں، کہہ دیجیے: اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔'' (النساء 176:4)

[٤١٥٣] ١١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ، آيَةُ الْكَلَالَةِ، وَآخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ بَرَاءَةُ.

[4153] شعبہ نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: آخری آیت جو نازل کی گئی، آیت کلالہ ہے اور آخری سورت جو نازل کی گئی، سورۂ براءت ہے۔ (سورۂ توبہ کا دوسرا نام، سورت براءت ہے۔)

[٤١٥٤] ١٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ؛ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ تَامَّةً سُورَةُ التَّوْبَةِ، وَأَنَّ آخِرَ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ.

[4154] زکریا نے ہمیں ابواسحاق کے واسطے سے حضرت براء ؓ سے حدیث بیان کی کہ آخری سورت جو پوری نازل کی گئی، سورۂ توبہ ہے اور آخری آیت جو نازل کی گئی، آیت کلالہ ہے۔

[٤١٥٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَّهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ كَامِلَةً.

[4155] عمار بن رزیق نے ہمیں ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء ؓ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی مگر انھوں نے کہا: آخری سورت جو مکمل نازل کی گئی۔ (تامة کے بجائے کاملة کے الفاظ ہیں۔)

[٤١٥٦] ١٣-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ

[4156] ابوسفر نے حضرت براء ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: آخری آیت جو اتاری گئی، ﴿يَسْتَفْتُونَكَ﴾ ہے۔

أُنْزِلَتْ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ﴾.

(المعجم ٤) - (بَابُ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ) (التحفة ٥)

باب:4- جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے

[٤١٥٧] ١٤-(١٦١٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ، عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ، وَإِلَّا قَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ»، وَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ».

[4157] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی (ایسے) شخص کی میت لائی جاتی جس پر قرض ہوتا تو آپ پوچھتے: ''کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟'' اگر بتایا جاتا کہ اس نے قرض چکانے کے بقدر مال چھوڑا ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے ورنہ فرماتے: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' جب اللہ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھولے تو آپ نے فرمایا: ''میں مومنوں کے، خود ان کی اپنی نسبت بھی زیادہ قریب ہوں، تو جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔''

[٤١٥٨] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، هٰذَا الْحَدِيثَ.

[4158] عقیل، ابن شہاب (زہری) کے بھتیجے اور ابن ابی ذئب سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

[٤١٥٩] ١٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ

[4159] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی

أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ، فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ، وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ».

قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روئے زمین پر کوئی مومن نہیں مگر میں سب لوگوں کی نسبت اس کے زیادہ قریب ہوں، تم میں سے جس نے بھی جو قرض یا اولاد چھوڑی (جس کے ضائع ہونے کا ڈر ہے) تو میں اس کا ذمہ دار ہوں اور جس نے مال چھوڑا وہ عصبہ (قرابت دار جو کسی طرح بھی وارث بن سکتا ہو اس) کا ہے، وہ جو بھی ہو۔"

[٤١٦٠] ١٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي، فَأَنَا وَلِيُّهُ، وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ، مَنْ كَانَ».

[4160] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل کی کتاب کی رو سے میں مومنوں کے، (ان کی اپنی ذات سمیت) سب لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں، تم میں سے جو قرض یا اولاد چھوڑ جائے تو مجھے بلانا میں اس کا ولی ہوں اور جو مال چھوڑ جائے تو اس کے مال کے معاملے میں (ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد) اس کے عصبہ (قریب ترین مرد رشتہ دار) کو ترجیح دی جائے، وہ جو بھی ہو۔"

[٤١٦١] ١٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا».

[4161] معاذ عنبری نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں شعبہ نے عدی سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوحازم سے سنا، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس نے مال چھوڑا وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جس نے بوجھ (بے سہارا اولاد یا قرض) چھوڑا وہ ہمارے ذمہ ہے۔"

فائدہ: آپ ﷺ نے ہر مقروض مسلمان کے قرض کی ذمہ داری اٹھاتے ہوئے اپنے اور اپنی امت کے ہر فرد کے درمیان جو رشتہ ہے، اسے خوبصورت انداز میں واضح فرمایا اور صرف قرض کی ذمہ داری اٹھانے کا اعلان نہیں فرمایا، ان کی اولاد کی پرورش بھی اپنے ذمے لے لی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ دائما.

[٤١٦٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[4162] (محمد بن جعفر) غندر اور عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ: «فَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيتُهُ».

غندر کی حدیث میں ہے: ''جس نے بوجھ چھوڑا اس کی ذمہ داری میں نے لے لی۔''

کتاب الھبات کا تعارف

وراثت میں شرعی استحقاق کی بنیاد پر بلاقیمت دولت اور چیزیں وغیرہ ملتی ہیں۔ ہبہ میں بغیر کسی شرعی استحقاق کے ایسی چیزیں دی جاتی ہیں۔ صدقہ میں بھی یہی ہوتا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ صدقہ کسی ضرورت مند کو دیا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے ترحم کا جذبہ ہوتا ہے جبکہ ہدیہ اِکرام اور عزت ومحبت کے اظہار کے لیے دیا جاتا ہے۔ اگر صحیح نیت سے اور صحیح صورت میں کسی کو کچھ ہبہ کیا جائے تو یہ اجتماعی طور پر معاشرے کی بہتری کا سبب ہے۔ دوست احباب اور عزیز ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں، اس لیے اس سے ایسی کوئی صورت پیدا نہیں ہونی چاہیے کہ مثبت کے بجائے منفی نتائج سامنے آئیں۔ آپ اپنی مرضی سے کسی کو عطیہ نہ کریں یا صدقے کا مستحق نہ سمجھیں تو کوئی بہت بڑی خرابی پیدا نہیں ہوتی لیکن کسی کو چیز دے کر واپس لے لیں تو بنا ہوا تعلق بھی بگڑ جاتا ہے۔ کسی کو کچھ دینا بہت اعلیٰ جذبات کا مرہون منت ہوتا ہے۔ دے کر لے لینا اس کے برعکس ہے۔ یہ لالچ، خودغرضی اور خود پسندی کے زمرے میں آتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے صدقات واپس نہ لینے کی احادیث سے آغاز کیا ہے۔ ہبہ کی ہوئی چیز کی طرح صدقات کو واپس لینا بھی انتہائی ناپسندیدہ کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے مثال بھی ایسی دی ہے جس سے اس کی انتہائی قباحت واضح ہوتی ہے۔ صدقے میں اصل مقصود اللہ کو راضی کرنا ہے، واپسی یقینی طور پر اس کی رضا سے محرومی بلکہ ناراضی کا سبب ہے۔ نتائج کے اعتبار سے یہ انتہائی غلط کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اخلاق عالیہ کے تقاضے پورے کرنے کے لیے صدقے میں دی ہوئی چیز کو قیمتاً واپس لینے سے بھی منع فرمایا ہے۔

اگر کسی قریبی رشتہ دار خصوصاً اولاد میں سے بعض کو دیا جائے اور بعض کو محروم رکھا جائے تو اس سے بھی بے پناہ خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ سب بچے فطرتاً والدین سے ایک جیسا محبت بھرا تعلق رکھتے ہیں، ہوسکتا ہے اس کے اظہار میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں، لیکن جنھیں محروم کیا جائے گا وہ یہی سمجھیں گے کہ ان کے والدین یا والدان سے محبت نہیں کرتے۔ اس سے وہ خود بھی منفی کیفیت کا شکار ہو جائیں گے اور ان میں والدین کے حوالے سے عدم محبت اور عدمِ خدمت کا بھی جذبہ پیدا ہوگا۔ اگر والدین سمجھتے ہیں کہ کسی بچے میں اس حوالے سے کمی ہے تو اسے محروم کرنے سے اس خرابی میں اضافہ ہوگا۔ منصفانہ سلوک بچوں کی اصلاح کا سبب بنتا ہے اور اگر ایسا نہ بھی ہو سکے تو والدین یا دونوں میں سے ایک، جو دے رہا ہے، کم از کم خود اللہ کے سامنے جوابدہی سے محفوظ رہے گا۔

عمر بھر کے لیے کسی کو چیز دیں تو وہ اس خاندان کے لیے اپنی چیز کے مترادف ہوتی ہے۔ اس سے محرومی اپنی چیز سے محرومی کی

طرح تلخ لگتی ہے اور اب تک جو مثبت جذبات موجود تھے وہ منفی جذبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ معاشرے کو اس سے محفوظ رکھنے کے لیے آپ ﷺ نے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ عمر بھر کے لیے کسی کو دیں تو ان کے بچوں سے بھی واپس نہ لیں، واپسی سے بہتر ہے دیا ہی نہ جائے، البتہ عاریتاً دینا اس سے مختلف ہے۔ لینے والا سمجھتا ہے کہ یہ چیز اس کی نہیں، وہ عارضی طور پر اس سے استفادہ کر رہا ہے تو یہ دینے والے کی نیکی ہے۔

کتاب الهِبَات میں ان تمام امور کے حوالے سے فرامین رسول ﷺ کو پیش کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٤ - كِتَابُ الْهِبَاتِ

عطیہ کی گئی چیزوں کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ) (التحفة ١)

باب: 1- انسان نے جو کچھ صدقہ کیا اس کو اس شخص سے خریدنا مکروہ ہے جس پر وہ صدقہ کیا گیا تھا

[٤١٦٣] ١-(١٦٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ».

[4163] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں مالک بن انس نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے کسی کو) ایک عمدہ گھوڑے پر سوار کیا (اسے دے دیا) تو اس کے (نئے) مالک نے اسے ضائع کر دیا (اس کی ٹھیک طرح سے خبر گیری نہ کی)، میں نے خیال کیا کہ وہ اسے کم قیمت پر فروخت کر دے گا، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور نہ اپنا (دیا ہوا) صدقہ واپس لو کیونکہ صدقہ واپس لینے والا ایسے کتے کی طرح ہے جو قے (چاٹنے کے لیے) اس کی طرف لوٹتا ہے۔''

[٤١٦٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: «لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ».

[4164] عبدالرحمان بن مہدی نے ہمیں مالک بن انس سے اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث بیان کی اور اضافہ کیا: ''اسے مت خریدو، چاہے وہ اسے تم کو ایک درہم میں دے۔''

[٤١٦٥] ٢-(...) حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ؛ أَنَّهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ، وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ، فَأَرَادَ أَنْ يَّشْتَرِيَهُ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ، وَإِنْ أُعْطِيتَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ».

[4165] روح بن قاسم نے ہمیں زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عمر ﷺ سے روایت کی کہ انھوں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے طور پر دیا، تو انھوں نے اسے اس کے مالک کے ہاں اس حال میں پایا کہ اس نے اسے ضائع کر دیا تھا اور وہ تنگ دست تھا، چنانچہ انھوں (حضرت عمر ﷺ) نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو، چاہے وہ تمھیں ایک درہم میں دیا جائے، صدقہ واپس لینے والے کی مثال اس کتے کے جیسی ہے جو اپنی قے میں لوٹ جاتا ہے (چاٹتا ہے۔)''

[٤١٦٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَّرَوْحٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

[4166] سفیان نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، البتہ مالک اور روح کی حدیث زیادہ مکمل اور زیادہ (مفصل) ہے۔

[٤١٦٧] ٣-(١٦٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَّبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «لَا تَبْتَعْهُ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ».

[4167] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے طور پر دیا، پھر انھوں نے اسے اس حالت میں پایا کہ اس کو فروخت کیا جا رہا تھا، انھوں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور (کبھی) اپنا صدقہ واپس نہ لو۔''

[٤١٦٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ

[4168] لیث بن سعد اور عبیداللہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ﷺ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت کی۔

عُبَيْدِاللهِ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[٤١٦٩] ٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَّشْتَرِيَهَا، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، يَا عُمَرُ!».

[5169] سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں سواری کے لیے ایک گھوڑا دیا، پھر انھوں نے اسے دیکھا کہ فروخت کیا جا رہا ہے۔ تو انھوں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کر لیا، پھر نبی ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اپنا صدقہ واپس مت لو۔''

فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے سے حکماً بھی منع کیا کہ واپس نہ لو اور ساتھ ہی اس کام کے کریہہ ہونے کو ایک ایسی مثال سے واضح بھی کیا جس پر کوئی مسلمان تو ایک طرف، کوئی بھی اچھا انسان عمل کرنا نہیں چاہے گا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اس کام سے دور رہنے اور اس کی حرمت کو اور زیادہ واضح کر دیتا ہے۔ (فتح الباري: 290/5) ② امام مالک، شافعی اور اوزاعی وغیرہ ہبہ اور صدقہ واپس لینے کو حرام کہتے ہیں، البتہ والد نے اپنی اولاد یا آگے اولاد کی اولاد کو ہبہ کیا ہے تو اس کی واپسی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ایک باب چھوڑ کر بعد کی احادیث میں آئے گا کہ اگر والد نے باقی اولاد سے بے انصافی کرتے ہوئے کسی ایک کو ترجیح دی ہے تو ایسے ہبہ کو واپس لینا ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک دی ہوئی چیز واپس لینا حرام نہیں۔ وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں اور احادیث سے صرف کراہت مراد لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر بیٹا باپ کو کچھ ہبہ کرے تو اس کو واپس نہیں لے سکتا۔ ③ ہبہ میں دی ہوئی چیز کو اس شخص سے واپس خریدنے سے بھی منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ہبہ کو واپس لینے سے ملتا جلتا عمل ہے۔ جب انسان کسی کو اللہ کی رضا کے لیے ہبہ کرتا ہے تو یہ نیکی ہے۔ اسے واپس خریدنا اس بات کے مترادف ہو سکتا ہے کہ وہ چیز دے کر پچھتا رہا ہے۔ اگر وہ چیز میراث یا فروخت وغیرہ سے کسی اور کے قبضے میں آ جائے تو اسے خریدنے کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ بَعْدَ الْقَبْضِ إِلَّا مَا وَهَبَهُ لِوَلَدِهِ وَإِنْ سَفَلَ) (التحفة ٢)

باب: 2- قبضے میں دینے کے بعد صدقہ واپس لینا حرام ہے، سوائے اس کے جو وہ اپنی اولاد کو دے، وہ (اولاد) خواہ نیچے (مثلاً: پوتا وغیرہ) ہو

[٤١٧٠] ٥-(١٦٢٢) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا:

[4170] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں خبر دی: ہمیں اوزاعی نے ابو جعفر محمد بن علی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، فَيَأْكُلُهُ».

مسیّب سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو صدقہ واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے اور اسے کھاتا ہے۔''

[٤١٧١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4171] ابن مبارک نے ہمیں اوزاعی سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے (ابوجعفر) محمد بن (زین العابدین) علی بن حسین رحمہ اللہ سے سنا، وہ اسی سند سے اسی طرح بیان کر رہے تھے۔

[٤١٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[4172] یحییٰ بن ابی کثیر نے ہمیں حدیث بیان کی: مجھے عبدالرحمان بن عمرو نے حدیث بیان کی کہ انھیں فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے فرزند (پڑپوتے)، محمد (الباقر) نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کی طرح بیان کی۔

[٤١٧٣] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ».

[4173] بکیر سے روایت ہے کہ انھوں نے سعید بن مسیّب سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس شخص کی مثال جو صدقہ کرتا ہے، پھر اپنے صدقے کو واپس لے لیتا ہے، اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کھاتا ہے۔''

[٤١٧٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ

[4174] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی: میں نے قتادہ سے سنا، وہ سعید بن مسیّب سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ

يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ».

سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اپنی قے کی طرف لوٹنے والے کی طرح ہے۔''

[٤١٧٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4175] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

فائدہ: ہبہ اور صدقہ دونوں کی واپسی کا حکم ایک ہے۔

[٤١٧٦] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ، يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ».

[4176] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اپنا ہبہ واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهِبَةِ) (التحفة ٣)

باب:3-اولاد میں سے کسی کو تحفہ دینے میں فوقیت دینا ناپسندیدہ ہے

[٤١٧٧] ٩-(١٦٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ أَتٰى بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟» فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَارْجِعْهُ».

[4177] امام مالک نے ابن شہاب سے اور انھوں نے حمید بن عبدالرحمان اور محمد بن نعمان بن بشیر سے روایت کی، وہ دونوں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے کہا: ان کے والد انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام تحفے میں دیا ہے جو میرا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سب بچوں کو اس جیسا تحفہ دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے واپس لو۔''

فوائد و مسائل: ① حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد حضرت بشیر بن سعد انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگِ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کمان میں عین التمر کی لڑائی میں شہادت پائی۔ ② رسول اللہ ﷺ نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو غلام واپس لینے کا حکم دیا تاکہ اس حوالے سے جو غلط کام کیا تھا، اس کا ازالہ ہو جائے۔

[٤١٧٨] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أَتٰى بِي أَبِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا، فَقَالَ: «أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَارْدُدْهُ».

[4178] ابراہیم بن سعد نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام تحفے میں دیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو (ایسا) تحفہ دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے واپس لو۔''

[٤١٧٩] ١١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا: «أَكُلَّ بَنِيكَ» وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ» وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ.

[4179] ابن عیینہ، لیث بن سعد، یونس اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ یونس اور معمر کی حدیث میں ''تمام بیٹوں کو'' کے الفاظ ہیں اور لیث اور ابن عیینہ کی حدیث میں ''تمام اولاد کو'' ہے اور محمد بن نعمان اور حمید بن عبدالرحمان سے روایت کردہ لیث کی روایت (یوں) ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ (اپنے بیٹے) نعمان رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے۔

[٤١٨٠] ١٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذَا الْغُلَامُ؟» قَالَ: أَعْطَانِيهِ أَبِي. قَالَ: «فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَرُدَّهُ».

[4180] عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ان کے والد نے انھیں ایک غلام دیا تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کیسا غلام ہے؟'' انھوں نے کہا: یہ میرے والد نے مجھے دیا ہے۔ (پھر) آپ نے (نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے) پوچھا: ''تم نے اس کے تمام بھائیوں کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے جیسے اس کو دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا:

نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے واپس لو۔''

فائدہ: اگلی احادیث میں ہے کہ بشیر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے کہنے سے اس عطیے پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنانا چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ غلام کو بھی ساتھ لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے پیار سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے، جو اس وقت چھوٹے بچے تھے، غلام کے بارے میں پوچھا۔ اس طرح بات کا آغاز ہوا۔ مختلف احادیث میں مختلف تفصیلات بیان ہوئی ہیں، سب کو ملائیں تو مفصل واقعہ سامنے آجاتا ہے۔

[٤١٨١] ١٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ. فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى صَدَقَتِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اِتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ» فَرَجَعَ أَبِي، فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

[4181] حصین نے شعبی سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے اپنے مال میں سے مجھے ہبہ کیا (یہاں صدقہ ہبہ کے معنی میں ہے) تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: میں راضی نہیں ہوں گی یہاں تک کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کو گواہ بنا لو۔ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ کو مجھ پر کیے گئے صدقہ (ہبہ) پر گواہ بنائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے یہ (سلوک) اپنے تمام بچوں کے ساتھ کیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے مابین عدل کرو۔'' چنانچہ میرے والد واپس آئے اور وہ صدقہ (ہبہ) واپس لے لیا۔

[٤١٨٢] ١٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ؛ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهُوبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا، فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً، ثُمَّ بَدَا لَهُ، فَقَالَتْ: لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي، فَأَخَذَ أَبِي

[4182] ابوحیان تیمی نے ہمیں شعبی سے حدیث بیان کی: مجھے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ ان کی والدہ، (عمرہ) بنت رواحہ نے ان کے والد سے، ان کے مال میں سے، اپنے بیٹے کے لیے (باغ، زمین وغیرہ) کچھ ہبہ کیے جانے کا مطالبہ کیا، انھوں نے اسے ایک سال تک التوا میں رکھا، پھر انھیں (اس کا) خیال آیا تو انھوں (والدہ) نے کہا: میں راضی نہیں ہوں گی یہاں تک کہ تم اس پر، جو تم نے میرے بیٹے کے لیے ہبہ کیا ہے، رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا لو۔ اس پر میرے والد نے میرا ہاتھ تھاما، میں ان دنوں بچہ تھا، اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

بِيَدِي، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمَّ هٰذَا، بِنْتَ رَوَاحَةَ، أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بَشِيرُ! أَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ».

اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس کی والدہ بنت رواحہ کو یہ پسند ہے کہ میں آپ کو اس چیز پر گواہ بناؤں جو میں نے اس کے بیٹے کو دی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''بشیر! کیا اس کے سوا بھی تمھارے بچے ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ''کیا ان سب میں سے ہر ایک کو تم نے اسی طرح ہبہ کیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر مجھے گواہ نہ بناؤ، میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

[٤١٨٣] ١٥-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَلَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ».

[4183] اسماعیل نے ہمیں شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس کے سوا بھی تمھارے بیٹے ہیں؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ان سب کو بھی تم نے اس جیسا عطیہ دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

[٤١٨٤] ١٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ: «لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ».

[4184] عاصم احول نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا: ''مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔''

[٤١٨٥] ١٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَعَبْدُ الْأَعْلٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي، فَقَالَ: «أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ

[4185] داود بن ابی ہند نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد مجھے اٹھائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے اتنا اتنا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی جیسا عطیہ دیا ہے جیسا تم نے نعمان کو دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بناؤ۔'' پھر فرمایا: ''کیا تمھیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ سب تمھارے ساتھ نیکی (حسن سلوک) کرنے میں برابر ہوں؟''

النُّعْمَانَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَأَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِي!»، ثُمَّ قَالَ: «أَيَسُرُّكَ أَنْ يَّكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟» قَالَ: بَلٰى، قَالَ: «فَلَا، إِذًا».

انھوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ''تو پھر (تم بھی ایسا) نہ کرو۔''

فائدہ: آپ ﷺ کے فرمان: ''اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بناؤ'' سے ان حضرات نے جو برابری کے بغیر ہبہ کو جائز قرار دیتے ہیں، یہ استدلال کیا ہے کہ اگر یہ حرام ہوتا تو آپ کسی اور کو گواہ بنانے کا مشورہ نہ دیتے۔ جو اہل علم اس کی حرمت کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ نے خود اسے ظلم و جور قرار دیا ہے، آپ کسی بھی ظلم پر کسی اور مسلمان کو گواہ بنانے کا مشورہ کیسے دے سکتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ آپ کی طرف سے مطلق انکار کا ایک نرم طریقہ تھا۔ اور آپ کو معلوم تھا کہ آپ کی طرف سے اسے ظلم قرار دینے کے بعد نہ بشیر رضی اللہ عنہ کسی اور کو گواہ بنا کر اس ظلم پر اصرار کریں گے اور نہ ان کی بیوی عمرہ رضی اللہ عنہا کسی اور کی گواہی پر راضی ہوں گی۔

[٤١٨٦] ١٨-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا، ثُمَّ أَتٰى بِي رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُشْهِدَهُ، فَقَالَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ هٰذَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا؟» قَالَ: بَلٰى. قَالَ: «فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ».

[4186] ابن عون نے ہمیں شعبی سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے ایک تحفہ دیا، پھر مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو گواہ بنائیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے سب بچوں کو یہ (اسی طرح کا) تحفہ دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم ان سب سے اسی طرح کا نیک سلوک نہیں چاہتے جس طرح اس (بیٹے) سے چاہتے ہو؟'' انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو میں (ظلم پر) گواہ نہیں بنتا۔'' (کیونکہ اس عمل کی بنا پر پہلے تمھاری طرف سے اور پھر جواباً ان کی طرف سے ظلم کا ارتکاب ہوگا۔)

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ: إِنَّمَا حُدِّثْتُ أَنَّهُ قَالَ: «قَارِبُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ».

ابن عون نے کہا: میں نے یہ حدیث محمد (بن سیرین) کو سنائی تو انھوں نے کہا: مجھے بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے بیٹوں کے درمیان یکسانیت روا رکھو۔'' (لفظی معنی ہیں: ''تقریباً ایک جیسا سلوک''، یعنی ان کو اس بات کا عادی بناؤ۔)

[٤١٨٧] ١٩-(١٦٢٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ: اِنْحَلِ

[4187] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: میرے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کر دو اور میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ۔ وہ

ابْنِي غُلَامَكَ، وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي، وَقَالَتْ: أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَلَهُ إِخْوَةٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا، وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلٰى حَقٍّ».

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: فلاں کی بیٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کردوں اور اس نے کہا ہے: میرے لیے (اس پر) رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا اس کے اور بھائی ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ان سب کو بھی تم نے اسی طرح عطیہ دیا ہے جس طرح اسے دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ درست نہیں اور میں صرف حق پر گواہ بنتا ہوں۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ الْعُمْرٰی) (التحفة ٤)

باب:4- کسی کو عمر بھر کے لیے (عطیہ) دینا

فائدہ: عُمریٰ، عمر سے ماخوذ ہے۔ جو چیز کسی کو عمر بھر کے لیے دے دی جائے وہ ''عمریٰ'' کہلاتی ہے۔ اس طرح دینے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں: (ا) ''یہ چیز (مثلاً گھر) عمر بھر کے لیے تمھاری اور تمھاری اولاد کی ہے۔'' یہ اسی کی اور اس کے وارثوں کی ہو جاتی ہے جسے دی گئی، اس کی واپسی ممنوع ہے۔ (ب) ''یہ ساری عمر کے لیے تمھاری ہے۔'' اس باب میں ذکر کی گئی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا حکم بھی پہلی صورت کی طرح ہے۔ یہ ہمیشہ کے لیے اسی شخص اور اس کے وارثوں کی ہے جسے دی گئی۔ کسی شرط کے بغیر جو چیز دی جائے وہ مطلق ہبہ یا عطیہ کی طرح ہے۔ اس کو بھی واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اگرچہ امام مالک رحمہ اللہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ عمریٰ کی کوئی صورت ہو اس میں منفعت، مثلاً گھر ہے تو اس میں رہائش کی منفعت دوسرے کو منتقل کی جاتی ہے، اس کا رقبہ نہیں۔ (ج) تیسری صورت یہ ہے کہ دینے والا واضح طور پر یہ شرط لگائے کہ جسے دی جا رہی ہے اس کی وفات کے بعد اس کی ملکیت دوبارہ دینے والے کے پاس آ جائے گی۔ اس کی حیثیت عاریتاً دی ہوئی چیز کی طرح ہے جو اپنی شرائط کے مطابق واپس ہو جاتی ہے۔ امام زہری، امام مالک اور دوسرے بہت سے اہل علم کا فتویٰ اسی کے مطابق ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس شرط کے ساتھ سرے سے عمریٰ کا عقد ہی صحیح نہیں، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ اور فقہائے کوفہ یہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھی دی ہوئی چیز اس شخص کی حتمی ملکیت میں آ جاتی ہے جسے دی گئی ہے۔ اس شخص کے بعد اس میں بھی میراث جاری ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک اصل معاہدہ عطا کر دینے کا ہے۔ اس میں جو شرط لگائی گئی ہے وہ باطل ہے، جس طرح ''حق ولاء'' غلام کو آزاد کرنے والے کا ہے اور اس پر عائد کی گئیں شرائط باطل ہیں۔ لیکن یہ قیاس درست نہیں کیونکہ غلام کو آزاد کرنے والا اس کی پوری قیمت ادا کرنے کے بعد اور اس کا پوری طرح مالک بن کر اسے آزاد کرتا ہے جبکہ ایک وقت تک استعمال کے لیے دی گئی چیز دوسرے کی ملکیت نہیں بن جاتی۔ غیر مشروط عمریٰ کے معاملے میں دونوں امکان موجود ہیں کہ دینے والے نے ہمیشہ کے لیے دی ہو اور یہ کہ جس کو دی ہے، اس کی زندگی تک کے لیے دی ہو۔ شریعت نے دونوں میں سے دوسرے مفہوم کی نفی کر دی اور بتا دیا کہ جو چیز شرط کے بغیر دی جائے گی، اسے مستقل عطیہ سمجھا جائے گا۔ موقّت عمریٰ میں تو مفہوم ہی صرف یہی پایا جاتا ہے کہ خاص وقت تک اس کی منفعت دوسرے کو دی جا رہی ہے۔ اس سے

ملکیت کا حق حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔

[٤١٨٨] ٢٠-(١٦٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ، عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ».

[4188] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو عمر بھر کے لیے دی جانے والی چیز اس کے اور اس کی اولاد کے لیے دی گئی تو وہ اسی کی ہے جسے دی گئی، وہ اس شخص کو واپس نہیں ملے گی جس نے دی تھی، کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت جاری ہوگئی ہے۔''

[٤١٨٩] ٢١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا، عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا، وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ».

[4189] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی شخص کو عمر بھر کے لیے عطیہ دیا کہ وہ اس کا اور اس کی اولاد کا ہے تو اس کی اس بات نے، اس چیز میں، اس کے حق کو ختم کر دیا اور وہ اسی کی ہے جسے عمر بھر کے لیے دی گئی اور اس کی اولاد کی۔''

غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى، فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ».

مگر یحییٰ نے، اپنی حدیث کے آغاز ہی میں کہا: ''جس شخص کو عمر بھر کے لیے عطیہ دیا گیا تو وہ اسی کا اور اس کی اولاد کا ہے۔''

فائدہ: یحییٰ کے الفاظ مجمل ہیں جبکہ محمد بن رمح کی روایت مفصل ہے۔ مجمل روایت کو مفصل روایت پر محمول کیا جائے گا۔

[٤١٩٠] ٢٢-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرَى وَسُنَّتِهَا، عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا، عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَقَالَ: قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ

[4190] ابن جریج نے ہمیں خبر دی: مجھے ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان کی حدیث کی رو سے عمریٰ اور اس کے طریقے کے بارے میں بتایا کہ انھیں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے کسی دوسرے شخص کو عمر بھر کے لیے تحفہ دیا کہ وہ اس کا اور اس کی اولاد کا ہے اور کہا: میں نے تمھیں اور تمھاری اولاد کو دیا جب تک تم میں سے کوئی زندہ ہے، تو وہ اسی کا ہے جسے دیا گیا ہے اور وہ اس کے (پہلے) مالک کو واپس

أَحَدٌ، فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا، وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ».

نہیں ہوگا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت جاری ہوگئی ہے۔"

[٤١٩١] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنْ يَّقُولَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ، فَأَمَّا إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ، فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا،

[4191] معمر نے ہمیں زہری رحمہ اللہ سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: وہ عمریٰ جسے رسول اللہ ﷺ نے نافذ کیا یہ ہے کہ آدمی کہے: یہ تمھارے لیے اور تمھاری اولاد کے لیے ہے، البتہ جب وہ کہے: یہ تمھارے لیے ہے جب تک تم زندہ ہو، تو وہ اس کے مالک کو واپس مل جائے گا۔

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهِ.

معمر نے کہا: امام زہری رحمہ اللہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عمریٰ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے احکام خود آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سنے۔ وہی آپ کے فرمان کے مفہوم سے زیادہ آگاہ ہیں۔ انھوں نے جو کہا ہے وہی حق وانصاف کے اصولوں کے بھی عین مطابق ہے۔ واپسی سے مشروط عطیے کو غیر مشروط پر قیاس کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول جس کی کسی بھی صحابی سے مخالفت مروی نہیں، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے تعین کے لیے ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کے قول پر کسی غیر صحابی کے قول کو ترجیح دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے اپنے الفاظ "وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ" (جن میں میراث جاری ہو چکی) سے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ جس میں میراث جاری نہیں ہوئی بلکہ معاہدہ ہی یہ کیا گیا ہے کہ یہ چیز واپس مالک کے تصرف میں آجائے گی۔ اس کا یہ حکم نہیں ہوسکتا کہ وہ واپس نہ ہو۔ ② بعض حضرات نے یہ عذر پیش کیا ہے کہ عبدالرزاق کے علاوہ کسی اور نے اس قول کی نسبت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طرف نہیں کی۔ لہٰذا یہ محض امام زہری کا قول ہے۔ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ حضرات واقعی امام طحاوی سمیت تنہا کسی ایک ثقہ محدث کی روایت سے استدلال ترک کر چکے ہیں!

[٤١٩٢] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِيمَنْ أُعْمِرَ، عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَهِيَ لَهُ بَتْلَةً، لَّا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا

[4192] ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ کیا جسے عمر بھر کے لیے (یہ کہہ کر) عطیہ دیا گیا کہ وہ اس کا اور اس کی اولاد کا ہے تو وہ حتمی طور پر اسی کا ہوگا، اس (صورت) میں دینے والے کے لیے کوئی شرط لگانا

شَرْطٌ وَّلَا ثُنْيَا.

اور استثنا کرنا جائز نہیں۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ، فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ.

ابوسلمہ نے کہا: کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت جاری ہو چکی ہے تو وراثت نے اس کی شرط کو ختم کر دیا۔

فائدہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف نے جو حکمت بیان کی ہے، وہ بھی اصل میں رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ (حدیث:4188)

[٤١٩٣] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُّهِبَتْ لَهُ».

[4193] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ اسی کا ہے جسے ہبہ کیا گیا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے بھی یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ عمریٰ اگر کسی شخص کو اور اس کی اولاد کو دیا گیا ہے تو ان کا ہے۔ اور اگر صرف اس شخص کو دیا گیا ہے تو اس کا ہے، اس کی اولاد کا نہیں۔ لیکن تمام احادیث کو پیش نظر رکھنے کے بعد شریعت کا جو حکم سامنے آتا ہے، وہ اصل حکم ہے۔

[٤١٩٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[4194] معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی: مجھے میرے والد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی کی مانند۔

[٤١٩٥] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ يَّرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؛ ح:

[4195] احمد بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں زہیر نے حدیث بیان کی: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، وہ اس کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کر رہے تھے۔

[٤١٩٦] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى- وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[4196] نیز یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی ـــ الفاظ انھی کے ہیں ـــ: ہمیں ابوخیثمہ نے ابوزبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

اللهِ ﷺ: «أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوهَا، فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى، فَهِيَ لِلَّذِي أُعْمِرَهَا، حَيًّا وَّمَيِّتًا وَّلِعَقِبِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اموال اپنے پاس روکے رکھو اور انھیں خراب نہ کرو، کیونکہ جس نے بطور عمریٰ کوئی چیز دی تو وہ اسی کی ہے جسے دی گئی ہے، وہ زندہ ہو یا مردہ، اور اس کے وارثوں کی ہے۔'' (یعنی جب اس کو اور اس کے وارثوں کو دی گئی یا غیر مؤقت دی گئی۔)

[٤١٩٧] ٢٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ، وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ: جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ».

[4197] حجاج بن ابو عثمان، سفیان اور ایوب سب نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... آگے ابوخیثمہ کی حدیث کے ہم معنی ہے۔ ایوب کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے، انھوں نے کہا: انصار نے مہاجرین کو عمر بھر کے لیے دینا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اموال اپنے پاس رکھو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے غیر مؤقت، غیر مشروط عطیے کی اس صورت کی، جس کے مطابق وہ (انصار) دے رہے تھے، وضاحت کر دی اور ساتھ تلقین فرمائی کہ جذبات میں آ کر بڑے فیصلے نہ کرو۔ اس کے بعد جو دے گا وہ سوچ سمجھ کر دے گا۔

[٤١٩٨] ٢٨-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَّهَا ابْنًا لَّهَا، ثُمَّ تُوُفِّيَ، وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ، وَتَرَكَ وَلَدًا، وَّلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ، فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ: رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا، وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ: بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلٰى طَارِقٍ مَّوْلٰى

[4198] ابن جریج نے ہمیں خبر دی: مجھے ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: مدینہ میں ایک عورت نے اپنے بیٹے کو اپنا باغ بطور عمریٰ دیا، پھر وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد وہ بھی فوت ہو گئی، اس (لڑکے) نے اولاد چھوڑی اور اس کے بھائی بھی تھے جو بطور عمریٰ دینے والی عورت کے بیٹے تھے، تو بطور عمریٰ دینے والی عورت کی اولاد نے کہا: باغ ہمیں واپس مل گیا۔ اور جسے بطور عمریٰ ہبہ کیا گیا تھا اس کے بیٹوں نے کہا: زندگی اور موت دونوں صورتوں میں وہ ہمارے باپ ہی کا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت

عُثْمَانَ، فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا، فَقَضٰى بِذٰلِكَ طَارِقٌ، ثُمَّ كَتَبَ إِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ، فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ: صَدَقَ جَابِرٌ، فَأَمْضٰى ذٰلِكَ طَارِقٌ، فَإِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ.

عثمان کے آزاد کردہ غلام طارق کے پاس (جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے مدینے کا گورنر تھا) جھگڑا لے کر گئے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انھوں نے عمریٰ کی بابت رسول اللہ ﷺ (کے فرمان) پر گواہی دی کہ وہ اس کے (موجودہ) مالک کا ہے۔ طارق نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا، پھر انھوں نے عبدالملک کی طرف لکھا اور انھیں اس واقعے کی اطلاع دی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی گواہی کے بارے میں بھی بتایا تو عبدالملک نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا، تو طارق نے اس (حکم) کو نافذ کر دیا، چنانچہ وہ باغ آج تک اسی کے بیٹوں کے پاس ہے جسے بطور عمریٰ دیا گیا تھا۔

[٤١٩٩] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ طَارِقًا قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ، لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[4199] سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے قول کی بنا پر طارق نے عمریٰ کا فیصلہ وارث کے حق میں کیا تھا۔

[٤٢٠٠] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ».

[4200] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ عطاء کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''عمریٰ جائز ہے۔'' (یہ عطیہ درست ہے اور آگے چلتا ہے۔)

[٤٢٠١] ٣١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «اَلْعُمْرٰى مِيرَاثٌ لِّأَهْلِهَا».

[4201] سعید نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''عمریٰ اس کے خاندان (میں سے وراثت کے حقداروں) کی میراث ہے۔''

[٤٢٠٢] ٣٢-(١٦٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ».

[4202] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''عمریٰ درست ہے۔''

[٤٢٠٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مِيرَاثٌ لِّأَهْلِهَا» أَوْ قَالَ: «جَائِزَةٌ».

[4203] سعید نے ہمیں قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں (قتادہ) نے کہا: ''اس کے خاندان کی وراثت'' کہا یا ''جائز'' کہا۔

کتاب الوصیۃ کا تعارف

وَصِیَ کے معنیٰ وَصَلَ کے جیسے ہیں، یعنی ملانا۔ یہ لفظ زیادہ تر موت سے پہلے کے معاملات کو موت کے بعد کے عہد سے ملانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ وصیت کی بنیاد یہ ہے کہ مومن دنیوی زندگی کی خیر، خوبی اور نیکی کو اگلے مرحلے کے ساتھ جوڑنا چاہتا ہے، مثلاً: قرآن میں حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کی وصیت کا ذکر اس سیاق میں ہے:﴿ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾ ''جب ان (ابراہیم علیہ السلام) کے رب نے ان سے کہا: خود کو (اللہ کے) سپرد کرو (اسلام میں آؤ)، تو انھوں نے کہا: میں نے خود کو سب جہانوں کے پالنے والے کے سپرد کیا۔ اور انھوں (ابراہیم) نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی یہی وصیت کی کہ میرے بیٹو! اللہ نے تمھارے لیے دین (زندگی گزارنے کا طریقہ) چن لیا ہے، اس لیے تم نہ مرنا مگر اس طرح کہ تم نے خود کو (اللہ کے) سپرد کر دیا ہو۔'' (البقرۃ 2:131، 132)

حضرت ابراہیم اور حضرتِ یعقوب علیہما السلام نے چاہا کہ ان کی زندگی کا پورا طریقہ ان کے بعد ان کی اولاد میں جاری و ساری ہو۔ یہ مقصد عموماً زبانی یا لکھ کر بعد والوں کے ذمے لگانے سے حاصل ہوتا ہے، اس لیے وصیت کا لفظ دوسرے کو ذمہ دار بنانے، پابند کرنے یا کسی کو تاکید کرنے کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں جہاں وصیت کا لفظ اپنے لیے استعمال کیا ہے وہاں صرف اور صرف تاکید کرنے اور ذمہ داری لگانے یا پابند کرنے کے معنی میں ہے:﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسٰنَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ﴾ ''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کا ذمہ دار ٹھہرایا، یا حسن سلوک کی تاکید کی۔'' (العنکبوت 29:8)

اللہ نے انسان کو اس بات کا بھی پابند کیا کہ وہ موت سے پہلے اپنے چھوڑے ہوئے مال کے حوالے سے ذمہ داری کا تعین کرے (تاکہ اس کی موت کے بعد اسی طرح استعمال ہو۔)﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ﴾ ''تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آئے، اگر وہ کوئی مال چھوڑے، تو وہ والدین اور اقرباء کے حق میں وصیت کرے......'' (البقرۃ 2:180) بعد ازاں جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے وارثوں کے حصے مقرر فرما دیے تو وصیت، مال کے ایک تہائی حصے تک بطور اختیار باقی رکھی گئی، البتہ جو شخص اپنا یہ اختیار استعمال کرنا چاہے اسے پابند کیا گیا کہ ارادہ پختہ ہوتے ہی وہ بلا تاخیر اپنی وصیت کو تحریری شکل میں لے آئے۔

صحیح مسلم کی ''کتاب الوصیۃ'' کا آغاز وصیت تحریر کرنے کے مسئلے سے ہوتا ہے، پھر اس حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں کہ انسان اپنے ترکے میں سے ایک تہائی حصے تک کے بارے میں وصیت کر سکتا ہے، پھر دیگر متعلقہ مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی

ہے، مثلاً: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی؟ کیا وہ وصیت اپنے بعد کسی کی جانشینی کے حوالے سے تھی جس طرح سے بعض لوگوں نے دعویٰ کیا؟ متعلقہ باب کی احادیث اور ان کے تحت دیے گئے ''فوائد'' کے ذریعے سے اس دعویٰ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کتاب الوصیۃ کا حصہ ہے کہ اپنی جائداد کا کچھ حصہ وقف کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ پھر اس کے ساتھ یہ اہم مسئلہ بھی کہ انسان کے مر جانے کے بعد اسے کس کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے؟ اگر کوئی دوسرا شخص مرنے والے کے بعد اس کی طرف سے صدقہ کرے تو کیا مرنے والے کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ متکلمین میں سے ماوردی کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ موت کے بعد انسان کو کسی طرح کا کوئی ثواب نہیں پہنچتا۔ امام نووی رحمہ اللہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ جس طرح میت کو دعا کا فائدہ ہوتا ہے اسی طرح صدقے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اس حوالے سے صحیح مسلم کی احادیث کے علاوہ بخاری کی یہ روایت بھی واضح ہے: «أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا» ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہوئیں تو وہ موجود نہ تھے (رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ دومۃ الجندل میں شریک تھے۔) انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میری والدہ فوت ہوئیں تو میں غائب تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا اس سے انھیں فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے کہا: تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف، ان کے لیے صدقہ ہے۔'' (صحيح البخاري، حديث: 2762)

امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: بدنی عبادات، مثلاً: نماز، روزہ، تلاوت اور ذکر کے حوالے سے علماء میں اختلاف ہے۔ امام احمد، امام ابوحنیفہ کے شاگرد اور جمہور علماء ان کا ثواب پہنچنے کے قائل ہیں۔ ماوردی وغیرہ نے قرآن کی آیت: ﴿ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ ﴾ ''اور انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی'' (النجم 39:53) سے اپنے حق میں استدلال کیا ہے۔ اہل سنت نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ قرآن کے عموم کی سنت کے ذریعے سے تخصیص ہوتی ہے۔ حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی میں کئی جگہ اس موضوع پر بحث کی ہے وہ فرماتے ہیں: «أَنَّ الْآيَةَ لَيْسَتْ فِي ظَاهِرِهَا إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَعْيُهُ، وَهٰذَا حَقٌّ فَإِنَّهُ لَايَمْلِكُ وَلَا يَسْتَحِقُّ إِلَّا سَعْيَ نَفْسِهِ، وَأَمَّا سَعْيُ غَيْرِهِ فَلَايَمْلِكُهُ وَلَا يَسْتَحِقُّهُ، لٰكِنَّ هٰذَا لَا يَمْنَعُ أَنْ يَنْفَعَهُ اللّٰهُ وَيَرْحَمَهُ بِهِ» (مجموع فتاوى: 499/7) ''انسان کے لیے اس کی کاوش ہی ہے۔'' یہ بات درست ہے، کیونکہ وہ اپنی کاوش ہی کا مالک اور مستحق ہے، رہی دوسروں کی کوشش تو وہ نہ اس کا مالک ہے نہ مستحق لیکن یہ بات مانع نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے دوسروں کی کاوشوں کے سبب سے نفع دے یا اس پر رحم کرے۔ اسی طرح وہ فرماتے ہیں: «لٰكِنَّ الْجَوَابَ الْمُحَقَّقَ فِي ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَقُلْ: إِنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَنْتَفِعُ إِلَّا بِسَعْيِ نَفْسِهِ، وَإِنَّمَا قَالَ ﴿ لَيْسَ لِلْاِنْسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ ﴾ (النجم 39:53) فَهُوَ لَا يَمْلِكُ إِلَّا سَعْيَهُ وَلَا يَسْتَحِقُّ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَأَمَّا سَعْيُ غَيْرِهِ فَهُوَلَهُ كَمَا أَنَّ الْإِنْسَانَ لَايَمْلِكُ إِلَّا مَالَ نَفْسِهِ وَنَفْعَ نَفْسِهِ فَمَالُ غَيْرِهِ وَنَفْعُ غَيْرِهِ هُوَ كَذٰلِكَ لِلْغَيْرِ لٰكِنْ إِذَا تَبَرَّعَ لَهُ الْغَيْرُ بِذٰلِكَ، جَازَ. وَهٰكَذَا إِذَا تَبَرَّعَ لَهُ الْغَيْرُ بِسَعْيِهِ نَفَعَهُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ كَمَا يَنْفَعُهُ بِدُعَائِهِ

لَهُ وَالصَّدَقَةِ عَنْهُ وَهُوَ يَنْتَفِعُ بِكُلِّ مَا يَصِلُ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ سَوَاءٌ كَانَ مِنْ أَقَارِبِهِ أَوْغَيْرِهِمْ كَمَا يَنْفَعُ بِصَلَاةِ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ وَدُعَائِهِمْ لَهُ عِنْدَ قَبْرِهِ» ''لیکن اس بارے میں تحقیق شدہ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ انسان اپنی کوشش کے سوا کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا بلکہ فرمایا ہے: ''انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی'' لہٰذا وہ مالک اپنی کاوش ہی کا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بات کا استحقاق نہیں رکھتا۔ جہاں تک کسی دوسرے کی سعی کا تعلق ہے تو وہ اسی کی ہے۔ جس طرح انسان اپنے ہی مال کا مالک ہوتا ہے اور خود کو ہی فائدہ پہنچا سکتا ہے، اسی طرح دوسرے کا مال اور دوسرے کا منافع اسی غیر کا ہے، لیکن جب وہ غیر اپنی مرضی سے اس کو دے تو اس کے لیے وہ جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی دوسرے نے اپنی سعی کا ثمر اپنی مرضی سے اسے دیا تو اللہ اس کو اُس کا فائدہ پہنچاتا ہے، وہ ہر اس چیز سے فائدہ اٹھاتا ہے جو اس تک کسی بھی مسلمان کی طرف سے پہنچتی ہے، چاہے وہ اس کے اقارب میں سے ہو، چاہے کوئی دوسرا مسلمان۔ جس طرح وہ اپنے حق میں دعا کرنے والوں کی دعا سے مستفید ہوتا ہے اور اپنی قبر کے پاس اُن کی دعا سے فائدہ اٹھاتا ہے۔'' (مجموع فتاوی: 367/24)

انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح پر مشتمل اپنے رسالے میں تقریباً تیس شرعی دلیلیں اس بات کے بارے میں ذکر کی ہیں کہ انسان کا حق اپنی سعی پر ہے لیکن وہ دوسروں کی سعی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ (مجموعة الرسائل المنيرية: 209/3)

اس کتاب میں صحیح مسلم کی احادیث کا بغور مطالعہ بہت سے مسائل میں انسانی ذہن کی گتھیاں سلجھا سکتا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٢٥-كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کے احکام ومسائل

(المعجم . . .) - (بَابٌ: وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ) (التحفة ١)

باب: آدمی کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو

[٤٢٠٤] ١-(١٦٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِيءٍ مُّسْلِمٍ، لَّهُ شَيْءٌ يُّرِيدُ أَنْ يُّوصِيَ فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

[4204] یحییٰ بن سعید قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو، جس کے پاس کچھ ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو، اس بات کا حق نہیں کہ وہ دو راتیں (بھی) گزارے مگر اس طرح کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔''

[٤٢٠٥] ٢-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: «وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ» وَلَمْ يَقُولَا: «يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ».

[4205] عبدہ بن سلیمان اور عبداللہ بن نمیر دونوں نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، البتہ ان دونوں نے کہا: ''اس کے پاس کچھ (مال) ہو جس میں وہ وصیت کرے (قابل وصیت مال ہو۔)'' اور اس طرح نہیں کہا: ''جس میں وصیت کرنا چاہتا ہو۔'' (مفہوم وہی ہے، الفاظ کا فرق ہے۔)

[٤٢٠٦] ٣-(. . .) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

[4206] ایوب، یونس، اسامہ بن زید لیثی اور ہشام بن سعد سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے عبیداللہ کی حدیث کی طرح حدیث

يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ، وَقَالُوا جَمِيعًا: «لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ» إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ: «يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ» كَرِوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ.

بیان کی اور ان سب نے کہا: ''اس کے پاس کوئی (ایسی) چیز ہے جس میں وہ وصیت کرے۔'' البتہ ایوب کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: ''وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو'' عبیداللہ سے یحییٰ کی روایت کی طرح۔

[٤٢٠٧] ٤-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ».

[4207] عمرو بن حارث نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''کسی مسلمان آدمی کے لیے، جس کے پاس کوئی (ایسی) چیز ہو جس میں وہ وصیت کرے، یہ جائز نہیں کہ وہ تین راتیں (بھی) گزارے مگر اس طرح کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔''

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ، إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے مجھ پر ایک رات بھی نہیں گزری مگر میری وصیت میرے پاس موجود تھی۔

[٤٢٠٨] (...) حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ

[4208] یونس، عقیل اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ.

(المعجم ١) - (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ) (التحفة ٢)

باب:1-ایک تہائی کی وصیت کرنا

[٤٢٠٩] ٥-(١٦٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مِنْ وَّجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَلَغَ بِي مَا تَرٰى مِنَ الْوَجَعِ، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَّلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِّي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «لَا، اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ، إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً، وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اَللّٰهُمَّ! أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ».

[4209] ابراہیم بن سعد (بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف) نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عامر بن سعد سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایسی بیماری میں میری عیادت کی جس کی وجہ سے میں موت کے کنارے پہنچ چکا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ایسی بیماری نے آلیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور صرف ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں (بنتا۔) تو کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: کیا میں اس کا آدھا حصہ صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، (البتہ) ایک تہائی (صدقہ کردو) اور ایک تہائی بہت ہے، بلاشبہ اگر تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ جاؤ، وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے پھریں، اور تم کوئی چیز بھی خرچ نہیں کرتے جس کے ذریعے سے تم اللہ کی رضا چاہتے ہو، مگر تمھیں اس کا اجر دیا جاتا ہے حتی کہ اس لقمے کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے ساتھیوں کے (مدینہ لوٹ جانے کے) بعد پیچھے (یہیں مکہ میں) چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھیں پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا، پھر تم کوئی ایسا عمل نہیں کرو گے جس کے ذریعے سے تم اللہ کی رضا چاہتے ہو گے، مگر اس

کی بنا پر تم درجے اور بلندی میں (اور) بڑھ جاؤ گے اور شاید تمھیں چھوڑ دیا جائے (لمبی عمر دی جائے) حتی کہ تمھارے ذریعے سے بہت سی قوموں کو نفع ملے اور دوسری بہت سی قوموں کو نقصان پہنچے۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کے لیے ان کی ہجرت کو جاری رکھ اور انھیں ان کی ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹا، لیکن بے چارے سعد بن خولہ (وہ تو فوت ہو ہی گئے۔)''

قَالَ: رَثٰى لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ.

کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس وجہ سے ان کے لیے غم کا اظہارِ افسوس کیا کہ وہ (اس سے پہلے ہی) مکہ میں (آکر) فوت ہو گئے تھے۔

[٤٢١٠] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4210] سفیان بن عیینہ، یونس اور معمر سب نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٢١١] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَعُودُنِي، فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَّمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا.

[4211] سعد بن ابراہیم نے عامر بن سعد سے اور انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ میری عیادت کرنے کے لیے میرے ہاں تشریف لائے...... آگے زہری کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا اور انھوں نے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی ﷺ کے فرمان کا تذکرہ نہیں کیا، مگر انھوں نے کہا: اور وہ (حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ) ناپسند کرتے تھے کہ اس سرزمین میں وفات پائیں جہاں سے ہجرت کر گئے تھے۔

[٤٢١٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا

[4212] زہیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سماک بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مصعب بن

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: دَعْنِي أَقْسِمْ مَّالِي حَيْثُ شِئْتُ، فَأَبٰى، قُلْتُ: فَالنِّصْفُ؟ فَأَبٰى، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ،

سعد (بن ابی وقاص) نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں بیمار ہوا تو میں نے نبی ﷺ کے پاس پیغام بھیجا، میں نے عرض کی: مجھے اجازت دیجیے کہ میں اپنا مال جہاں چاہوں تقسیم کردوں۔ آپ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کی: آدھا مال (تقسیم کردوں؟) آپ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کی: ایک تہائی؟ کہا: (میرے) ایک تہائی (کہنے) کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔ (ایک تہائی کی وصیت سے آپ نے منع نہ فرمایا مگر اس کے بارے میں بھی یہ فرمایا: ایک تہائی بھی بہت ہے، حدیث: 4214,4215)

قَالَ: فَكَانَ، بَعْدُ، الثُّلُثُ جَائِزًا.

کہا: اس کے بعد ایک تہائی (کی وصیت) جائز ٹھہری۔

[٤٢١٣] (...) **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَكَانَ، بَعْدُ، الثُّلُثُ جَائِزًا.

[4213] شعبہ نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی اور انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''اس کے بعد ایک تہائی (کی وصیت) جائز ٹھہری۔''

[٤٢١٤] ٧-(...) **وَحَدَّثَنِي** الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ فَقَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالنِّصْفِ؟ فَقَالَ: «لَا» فَقُلْتُ: أَبِالثُّلُثِ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ».

[4214] عبدالملک بن عُمیر نے مُصعب بن سعد سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے میری عیادت کی تو میں نے عرض کی: کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: تو آدھے کی؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: ایک تہائی کی؟ تو آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور تہائی بھی زیادہ ہے۔''

[٤٢١٥] ٨-(...) **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ وَّلَدِ سَعْدٍ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ يَّعُودُهُ بِمَكَّةَ، فَبَكٰى، فَقَالَ:

[4215] (عبدالوہاب) ثقفی نے ہمیں ایوب سختیانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن سعید سے، انھوں نے حُمید بن عبدالرحمان حمیری سے اور انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے (دس سے زائد میں سے) تین بیٹوں (عامر، مصعب اور محمد) سے روایت کی، وہ سب اپنے والد سے حدیث بیان کرتے تھے کہ مکہ میں نبی ﷺ عیادت کرنے کے لیے حضرت

«مَا يُبْكِيكَ؟» فَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا، كَمَا مَاتَ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ! اشْفِ سَعْدًا» ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا، وَّإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي، أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَبِالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَبِالنِّصْفِ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَبِالثُّلُثِ؟ قَالَ: «اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ، وَّإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلٰى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ، وَّإِنَّ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ، وَّإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ - أَوْ قَالَ: بِعَيْشٍ - خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ» وَقَالَ بِيَدِهِ.

سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ رونے لگے، آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا بات رلا رہی ہے؟'' انھوں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں اس سرزمین میں فوت ہو جاؤں گا جہاں سے ہجرت کی تھی، جیسے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سعد کو شفا دے۔ اے اللہ! سعد کو شفا دے۔'' تین بار فرمایا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی بنے گی، کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: دو تہائی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: نصف کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: ایک تہائی کی؟ آپ نے فرمایا: ''(ہاں) ایک تہائی کی (وصیت کر دو) اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اپنے مال میں سے تمھارا صدقہ کرنا صدقہ ہے، اپنے عیال پر تمھارا خرچ کرنا صدقہ ہے اور جو تمھارے مال سے تمھاری بیوی کھاتی ہے صدقہ ہے اور تم اپنے اہل وعیال کو (کافی مال دے کر) خیر کے عالم میں چھوڑ جاؤ۔ یا فرمایا: (اچھی) گزران کے ساتھ چھوڑ جاؤ۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں اس حال میں چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے دکھایا۔

[٤٢١٦] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ وَّلَدِ سَعْدٍ قَالُوا: مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ، بِنَحْوِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

[4216] ہمیں حماد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب نے عمرو بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان حمیری سے اور انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تین بیٹوں سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کرنے کے لیے ان کے ہاں تشریف لائے...... آگے ثقفی کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

[٤٢١٧] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[4217] محمد نے حمید بن عبدالرحمان سے روایت کی،

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِّنْ وَّلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيهِ مِثْلَ حَدِيثِ صَاحِبِهِ قَالَ: مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، بِنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ.

انھوں نے کہا: مجھے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے تین بیٹوں نے حدیث بیان کی، ان میں ہر ایک مجھے اپنے دوسرے ساتھی کے مانند حدیث بیان کر رہا تھا، کہا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے...... آگے حمید حمیری سے عمرو بن سعید کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

[٤٢١٨] ١٠-(١٦٢٩) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ»،

وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ «كَبِيرٌ - أَوْ - كَثِيرٌ».

[4218] عیسیٰ بن یونس، وکیع اور ابن نمیر سب نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: کاش لوگ تہائی سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''تہائی (تک کی وصیت کرو)، اور تہائی بھی زیادہ ہے۔''

وکیع کی حدیث میں ''بڑا ہے'' یا ''زیادہ ہے'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٢) - (بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ) (التحفة ٣)

باب:2- صدقات کا ثواب میت کو پہنچنا

[٤٢١٩] ١١-(١٦٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَّلَمْ يُوصِ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ إِنْ تُصُدِّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

[4219] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: میرے والد فوت ہو گئے ہیں، انھوں نے مال چھوڑا ہے اور وصیت نہیں کی، اگر (یہ مال) ان کی طرف سے صدقہ کر دیا جائے تو کیا (یہ) ان کی طرف سے کفارہ بنے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

فائدہ: امام قرطبی ‌رحمہ اللہ ‌ کہتے ہیں: اس کے سوال سے پتہ چلتا ہے کہ اسے علم تھا کہ اس کے والد سے ان صدقات کے حوالے سے کوتاہی ہوئی جو واجب ہیں، اس لیے اس نے پوچھا کہ ان کی طرف سے ان کے مال میں سے صدقہ ان کا کفارہ بن جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ واجب صدقات اگر ادا نہیں ہوئے تو یہ اس کے ذمے اللہ کا قرض ہیں جنھیں ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کے مال سے پہلے یہ ادا ہونے چاہئیں، اس کے بعد باقی وصیت اور وراثت کی تقسیم پر عمل ہو۔ یہ آخری بات تو درست ہے لیکن یہ سوال اپنی جگہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے والے نے صرف کفارہ بننے کے متعلق، جو کسی بھی گناہ کا ہو سکتا ہے، اس نے اشارتاً بھی صدقات میں کوتاہی کی بات نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی عام سوال کا عمومی جواب عنایت فرمایا، اسے صدقات کی کوتاہی سے مشروط نہیں فرمایا، لہٰذا اس کو عام مفہوم میں ہی لینا چاہیے۔

[٤٢٢٠] ١٢-(١٠٠٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ٢٣٢٦]

[4220] یحییٰ بن سعید نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: میری والدہ اچانک وفات پا گئیں، مجھے ان کے بارے میں یقین ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا میرے لیے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٤٢٢١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَلَمْ تُوصِ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ».

[4221] محمد بن بشر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں اور وصیت نہیں کر سکیں، مجھے ان کے بارے میں یقین ہے کہ اگر وہ کلام کرتیں تو ضرور صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا ان کے لیے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٤٢٢٢] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

[4222] ابواسامہ، شعیب بن اسحاق، روح بن قاسم اور جعفر بن عون، سب نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ابواسامہ اور روح کی حدیث میں ہے: کیا میرے لیے اجر ہے؟ جس طرح یحییٰ بن سعید نے کہا۔ اور شعیب اور جعفر کی حدیث میں ہے: کیا ان کے لیے اجر ہے؟ جس طرح ابن بشر کی روایت ہے۔

عَوْنٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا: فَهَلْ لِّي أَجْرٌ؟ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَّأَمَّا شُعَيْبٌ وَّجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا: أَفَلَهَا أَجْرٌ؟ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ.

فائدہ: سوال کے الفاظ دونوں طرح سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں۔ کیا میری والدہ کے لیے اجر ہے؟ اور یہ بھی کہ کیا میرے لیے اجر ہے۔ آپ ﷺ نے دونوں کا یہی جواب دیا کہ ہاں، دونوں کو اجر ملے گا۔ ماں کو اس لیے کہ اس کی طرف سے صدقہ کیا گیا اور بیٹے کو اس لیے کہ اس نے اَلْبِرُّ بِالْوَالِدَيْنِ کے تقاضوں پر عمل کیا۔ اس سوال میں کفارے کا ذکر نہیں۔ یہ سیدھا سادا صرف اجر کے بارے میں سوال ہے اور اس کا جواب بھی اثبات میں ہے۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ اس کی والدہ وصیت نہیں کر سکیں، عملاً دونوں باتوں کا امکان ہے کہ وہ صدقہ کرتیں یا نہ کرتیں، پھر بھی ان کے لیے اجر کی نوید عطا ہوئی۔ ان احادیث سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں: (ا) مرنے والے کے مال سے صدقہ کیا جائے تو اس کے لیے گناہوں سے کفارہ بنتا ہے۔ (ب) والدین کی طبیعت کے رجحان کو ملحوظ رکھتے ہوئے صدقہ کیا جائے تو انھیں اس کا اجر ملتا ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ) (التحفة ٤)

باب: 3- انسان کو اس کی وفات کے بعد جو ثواب پہنچتا ہے

[٤٢٢٣] ١٤-(١٦٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُو لَهُ».

[4223] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے): صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔''

فائدہ: انسان جب مر جاتا ہے تو اس کا سلسلۂ عمل منقطع ہو جاتا ہے، یعنی اب وہ خود کوئی عمل نہیں کر سکتا، اس کے عمل کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس حدیث میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ عمل کے اس انقطاع کے باوجود کرنے والے نے زندگی میں جو اچھے عمل کیے اگر ان کی منفعت اور برکت آگے جاری ہے تو وہ عمل منقطع نہیں، وہ تسلسل سے جاری ہیں، اس لیے ان سے اس کو مسلسل ثواب ملتا رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں ایسے تین بنیادی عمل گنوائے ہیں۔ مختلف مواقع پر آپ نے اور بھی

جتنے اس طرح کے عمل بتائے ہیں، وہ انھی تین اعمال کے تحت آتے ہیں۔ پچھلے باب کی احادیث اور اس حدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس حدیث میں میت کے تین طرح کے اعمال کے سوا باقی اعمال کے انقطاع کی خبر دی گئی ہے، پچھلی احادیث میں دوسرے جو دنیا میں زندہ موجود ہیں، ان کے عمل سے مرنے والے کو فائدہ پہنچنے کا اثبات کیا گیا ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الْوَقْفِ) (التحفة ٥)

باب:4- وقف کا بیان

[٤٢٢٤] ١٥-(١٦٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا»، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا، وَلَا يُبْتَاعُ، وَلَا تُورَثُ، وَلَا تُوهَبُ، قَالَ: فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ، وَفِي الْقُرْبَى، وَفِي الرِّقَابِ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ، وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

[4224] سُلیم بن اخضر نے ہمیں ابن عون سے خبر دی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی، وہ اس کے بارے میں مشورہ کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے، مجھے کبھی کوئی ایسا مال نہیں ملا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ عمدہ ہو، تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو اس کی اصل وقف کر دو اور اس (کی آمدنی) سے صدقہ کرو۔“ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے (اس شرط کے ساتھ) صدقہ کیا کہ اس کی اصل نہ بیچی جائے، نہ اسے خریدا جائے، نہ ورثے میں حاصل کی جائے اور نہ ہبہ کی جائے۔ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (کی آمدنی) کو فقراء، اقرباء، غلاموں، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کیا اور (قرار دیا کہ) اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو اس کا نگران ہے کہ وہ اس میں تمول حاصل کیے (مالدار بنے) بغیر معروف طریقے سے اس میں سے خود کھائے یا کسی دوست کو کھلائے۔

قَالَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدًا، فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ: غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَّالًا.

(ابن عون نے) کہا: میں نے یہ حدیث محمد (بن سیرین) کو بیان کی، جب میں اس جگہ ”اس میں تمول حاصل کیے بغیر“ پر پہنچا تو محمد نے (ان الفاظ کے بجائے) ”مال جمع کیے بغیر“ کے الفاظ کہے۔

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَّأَنْبَأَنِي مَنْ قَرَأَ هٰذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَّالًا.

ابن عون نے کہا: مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے اس کتاب (لکھے ہوئے وصیت نامے) کو پڑھا تھا کہ اس میں ''مال جمع کیے بغیر'' کے الفاظ ہیں۔

[٤٢٢٥] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ، أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ: «أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ» وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهُ، وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلَهُ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا، إِلٰى آخِرِهِ.

[4225] ابن ابی زائدہ، ازہر سمان اور ابن ابی عدی سب نے ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ ابن ابی زائدہ اور ازہر کی حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول پر ختم ہوگئی: ''یا تمول حاصل کیے بغیر کسی دوست کو کھلائے۔'' اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔ اور ابن ابی عدی کی حدیث میں وہ قول ہے جو سلیم نے ذکر کیا کہ میں نے یہ حدیث محمد (بن سیرین) کو بیان کی، آخر تک۔

[٤٢٢٦] (١٦٣٣) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا مِّنْ أَرْضِ خَيْبَرَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَّمْ أُصِبْ مَّالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا، وَّمَا بَعْدَهُ.

[4226] سفیان نے ابن عون سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے خیبر کی زمینوں سے ایک زمین ملی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: مجھے ایک زمین ملی ہے، مجھے کبھی کوئی مال ایسا نہیں ملا جو مجھے اس سے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک اس سے زیادہ عمدہ ہو...... انھوں نے ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا اور انھوں نے ''میں نے یہ حدیث محمد کو بیان کی'' اور اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَّيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُّوصِي فِيهِ) (التحفة ٦)

باب: 5- اس شخص کا وصیت نہ کرنا جس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس میں وہ وصیت کر سکے

[٤٢٢٧] ١٦-(١٦٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4227] عبدالرحمان بن مہدی نے ہمیں مالک بن

يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى: هَلْ أَوْصٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ، أَوْ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصٰى بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى.

مغول سے خبر دی اور انھوں نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے پوچھا: تو مسلمانوں پر وصیت کرنا کیوں فرض کیا گیا ہے یا انھیں وصیت کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے (ترکے کو تقسیم کرنے کی وصیت نہیں کی بلکہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب (کو اپنانے، عمل کرنے) کی وصیت کی۔

[٤٢٢٨] ١٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: قُلْتُ: فَكَيْفَ أُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ؟ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: قُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ؟.

[4228] وکیع اور ابن نمیر دونوں نے مالک بن مغول سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی، البتہ وکیع کی حدیث میں ہے: میں نے پوچھا: تو لوگوں کو وصیت کا کیسے حکم دیا گیا ہے؟ اور ابن نمیر کی حدیث میں ہے: میں نے پوچھا: مسلمانوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی ہے؟

[٤٢٢٩] ١٨-(١٦٣٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا، وَّلَا دِرْهَمًا، وَّلَا شَاةً، وَّلَا بَعِيرًا، وَّلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ.

[4229] عبداللہ بن نمیر اور ابو معاویہ دونوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابووائل سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نہ کوئی دینار ترکہ میں چھوڑا نہ درہم، نہ کوئی بکری، نہ اونٹ اور نہ ہی آپ نے (اس طرح کی) کسی چیز کے بارے میں وصیت کی۔

[٤٢٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى - وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ- جَمِيعًا عَنِ

[4230] جریر اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٤٢٣١] ١٩-(١٦٣٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا، فَقَالَتْ: مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ؟ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِي - أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي - فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ، فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ؟.

[4231] اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصی (جسے وصیت کی جائے) تھے۔ تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے انھیں کب وصیت کی؟ بلاشبہ آپ کو اپنے سینے سے ۔۔ یا کہا: اپنی گود سے ۔۔ سہارا دینے والی میں تھی، آپ نے برتن منگوایا، اس کے بعد آپ (کمزوری سے) میری گود ہی میں جھک گئے اور مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ کی وفات ہوگئی، تو آپ نے انھیں کب وصیت کی؟

فائدہ: عربی زبان میں وصی اس شخص کو کہتے ہیں جسے وصیت کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایسی کوئی وصیت نہیں فرمائی کہ آپ کے بعد وہ امیر المومنین بن جائیں۔ امارت کے حوالے سے اللہ نے قرآن میں قطعی حکم نازل فرما دیا: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ ''امارت مسلمانوں کے باہمی مشورے سے ہوگی'' (الشوریٰ 38:42) رسول اللہ ﷺ نے اگر شوریٰ کی بجائے وصیت کا نظام جاری فرمانا ہوتا تو بھی آپ یہ وصیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بجائے مسلمانوں کو کرتے۔ اور اگر بالفرض حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کو وصیت فرمائی ہوتی تو وہ لازماً یہ معاملہ مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے اس پر عملدرآمد کا انتظام کرتے۔ یہ کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے خلاف کوئی کام کرتا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن کے حکم کے مطابق پہلے بھی شوریٰ کے فیصلے کو قبول کیا اور جب شوریٰ نے ان کے بارے میں امارت سنبھالنے کا فیصلہ کیا تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ یہ کبھی نہیں کہا کہ ان کے لیے وصیت کی گئی تھی۔ نہ خلیفہ بننے سے پہلے، نہ اس کے بعد بلکہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں وصیت کی تھی، وہی ان کے خلیفہ بن جانے سے تھوڑا عرصہ بعد ان کی بھی نافرمانی پر کمربستہ ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے سخت بیزار تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وصیت کا شوشہ من گھڑت تھا، محض اختلاف ڈالنے کے لیے چھوڑا گیا تھا، اس سے مقصود حق کی حمایت نہ تھی۔

[٤٢٣٢] ٢٠-(١٦٣٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ! ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ

[4232] ہمیں سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے حدیث بیان کی ۔۔ الفاظ سعید کے ہیں ۔۔ سب نے کہا: ہمیں سفیان نے سلیمان احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جمعرات کا دن، اور جمعرات کا دن کیسا تھا! پھر وہ رونے لگے یہاں تک

الْحَصٰى، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! وَّمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ، فَقَالَ: «إِئْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوا بَعْدِي» فَتَنَازَعُوا، وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، وَّقَالُوا: مَا شَأْنُهُ؟ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوهُ، قَالَ: «دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ، أُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ: أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ»، قَالَ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا.

کہ ان کے آنسوؤں نے سنگریزوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا: ابو عباس! جمعرات کا دن کیا تھا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے فرمایا: ''میرے پاس (لکھنے کا سامان) لاؤ، میں تمھیں ایک کتاب (تحریر) لکھ دوں تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو۔'' تو لوگ جھگڑ پڑے، اور کسی بھی نبی کے پاس جھگڑنا مناسب نہیں۔ انھوں نے کہا: آپ کا کیا حال ہے؟ کیا آپ نے بیماری کے زیر اثر گفتگو کی ہے؟ آپ ہی سے اس کا مفہوم پوچھو! آپ نے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دو، میں جس حالت میں ہوں وہ بہتر ہے۔ میں تمھیں تین چیزوں کی وصیت کرتا ہوں: مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا اور آنے والے وفود کو اسی طرح عطیے دینا جس طرح میں انھیں دیا کرتا تھا۔'' (سلیمان احول نے) کہا: وہ (سعید بن جبیر) تیسری بات کہنے سے خاموش ہو گئے یا انھوں نے کہی اور میں اسے بھول گیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

ابواسحاق ابراہیم نے کہا: ہمیں حسن بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو شدتِ مرض اور انتہائی تکلیف کے باوجود، دنیوی زندگی کے آخری لمحوں تک سب سے زیادہ ایک ہی بات کی فکر تھی کہ امت کسی بھی صورت میں سیدھے راستے سے نہ بھٹکے۔ حیات مبارکہ کے آخری مرحلے میں، بیماری سے پہلے بھی آپ نے بار بار اس حوالے سے رہنمائی فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي» ''میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے اپنائے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، اللہ کی کتاب اور میری سنت۔'' (الموطأ للإمام مالك: 899/2) یہ سبق صحابہ کرام ؓ کو ازبر تھا۔ جب شدید تکلیف کے عالم میں بھی، آپ نے امت کو گمراہی سے بچانے کے بارے میں اپنی ہدایت لکھوانے کی خواہش ظاہر فرمائی تو جو لوگ آپ کی ''شدت وجع'' (شدید درد اور تکلیف) کو دیکھ رہے تھے ان میں سے کئی ساتھیوں نے یہ سوچا کہ آپ ﷺ کے سامنے اس سبق کو دہرا کر سنا دیں تا کہ آپ کی تسلی ہو جائے اور آپ زحمت سے بچ جائیں۔ حضرت عمر نے یہی کیا: انھوں نے آپ ہی کا دیا ہوا سبق دہرا کر بتایا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے۔ یہی آپ کا دیا ہوا بنیادی سبق تھا۔ سنت بھی کتاب اللہ کی ہی عملی توضیح وتشریح ہے۔ اس کے دہرانے سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کو وہ پورا سبق یاد ہے۔ لیکن وہاں کچھ لوگ ایسے تھے جو اس پہلو کو دیکھ رہے تھے کہ اگر رسول اللہ ﷺ امت کو گمراہی سے بچانے کے لیے کوئی بات لکھوانا چاہتے ہیں تو اب لکھوا لینا ہی اہم ہے۔ انھوں نے بھی اصرار سے اپنا

موقف دہرایا۔ الزاماً یہ بھی کہا کہ لکھواتے کیوں نہیں، کیا تم سمجھے ہو کہ رسول اللہ ﷺ شدتِ مرض کے زیر اثر یہ بات کر رہے ہیں (أَهَجَرَ) بدقسمتی سے اس بحث کے دوران میں آوازیں بلند ہوگئیں جو رسول اللہ ﷺ کو ناگوار ہوئیں اور آپ نے سب کو اٹھ جانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس موقف کے حامی تھے کہ چاہے آپ شدید تکلیف کے عالم میں تھے، آپ کا فرمان لکھوانا ضروری تھا۔ انھوں نے دوسرا موقف رکھنے والوں کے بارے میں یہ کہا کہ انھوں نے نہ لکھنے کی تجویز دے کر گویا یہ موقف اختیار کیا کہ رسول اللہ ﷺ جو فرما رہے تھے وہ شدتِ مرض کے زیر اثر تھا۔ یہ ایک الزامی موقف تھا۔ ورنہ اُن لوگوں کا مقصد آپ کو زحمت سے بچانے کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ جو حضرات لکھوانے کے حامی تھے انھوں نے بھی بحث پر اکتفا کیا، خود لکھنے کا سامان لے کر رسول اللہ ﷺ کے قریب نہ ہوئے تاکہ آپ کا فرمان لکھ لیتے۔ ویسے بھی لکھنے کی ذمہ داری عموماً حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کے سپرد ہوا کرتی تھی۔ بہرحال جو ہوا کاش وہ نہ ہوتا! کاش آوازیں بلند نہ ہوتیں اور رسول اللہ ﷺ سب لوگوں کو اٹھ جانے کا حکم نہ دیتے یا کاش جو لکھوانے کے حامی تھے وہ فوراً لکھنے لگ جاتے! یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ یہ جمعرات کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی رحلت سوموار کو ہوئی۔ اگر اللہ کے حکم کے تحت لکھوانا ضروری ہوتا تو آپ ﷺ اگلے چند دنوں میں لکھنے والے کو بلا کر لازماً تحریر لکھواتے اور اسے جاری فرما دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نقل کردہ الفاظ: ''اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے'' سے ثابت ہوتا ہے کہ مجوزہ تحریر رسول اللہ ﷺ کی جانشینی جیسے وقتی مسئلے کے بارے میں نہ تھی بلکہ ہمیشہ کے لیے امت کو ہدایت پر گامزن رکھنے کے لیے تھی، جس کی زبانی تلقین آپ بار بار فرما چکے تھے اور مزید تاکید کے لیے اسے لکھنے کا بھی ارادہ فرمایا تھا۔

[٤٢٣٣] ٢١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ! ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهُ، حَتّٰى رَأَيْتُ عَلٰى خَدَّيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِئْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ - أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ - أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا» فَقَالُوا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَهْجُرُ.

[4233] طلحہ بن مُصرّف نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: جمعرات کا دن، جمعرات کا دن کیسا تھا! پھر ان کے آنسو بہنے لگے حتی کہ میں نے ان کے دونوں رخساروں پر دیکھا گویا موتیوں کی لڑی ہو، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس شانے کی ہڈی اور دوات لاؤ ــــ یا تختی اور دوات ــــ میں تمھیں ایک کتاب (تحریر) لکھ دوں، اس کے بعد تم ہرگز کبھی گمراہ نہ ہو گے۔'' تو لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیماری کے زیر اثر گفتگو فرما رہے ہیں۔

[٤٢٣٤] ٢٢-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا

[4234] عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا، گھر میں کچھ آدمی موجود تھے، ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس آؤ، میں تمھیں ایک کتاب (تحریر) لکھ دوں،

حُضِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ»، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ، فَاخْتَصَمُوا، مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا».

اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر تکلیف اور درد کا غلبہ ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے، ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس پر گھر کے افراد نے اختلاف کیا اور جھگڑ پڑے، ان میں سے کچھ کہہ رہے تھے: (لکھنے کا سامان) قریب لاؤ، رسول اللہ ﷺ تمھیں کتاب لکھ دیں تا کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ اور ان میں سے کچھ وہی کہہ رہے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس زیادہ شور اور اختلاف کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ جاؤ۔''

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ، مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

عبیداللہ نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: یقیناً مصیبت تھی بڑی مصیبت جو ان کے اختلاف اور شور کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے وہ تحریر لکھنے کے درمیان حائل ہوگئی (کہ آپ کتابت نہ کرا سکے۔)

ارشاد باری تعالیٰ

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا

''وہ اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوگی۔''

(الدھر 76:7)

کتاب النذر کا تعارف

نذر یہ ہے کہ آدمی کسی نیکی کو، جو اس پر واجب نہیں، خود اپنے لیے واجب کر لے۔ عموماً یہ مشروط ہوتی ہے۔ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اتنے نوافل پڑھوں گا، یا اتنے روزے رکھوں گا۔ بعثت سے پہلے بھی لوگ نذر مانتے تھے، مثلاً: کعبہ کی طرف پیدل جانے، کعبہ میں اعتکاف کرنے، جانور وہاں لے جا کر قربان کرنے یا مطلق کسی جانور کی قربانی جیسی نذریں مانی جاتی تھیں۔ نیکی کے صحیح کاموں کی نذریں جو لوگوں نے اسلام لانے سے پہلے مانی تھیں، اسلام لانے کے بعد انھیں پورا کرنے کا حکم دیا گیا۔ شرط عموماً کسی کام کے ہو جانے، کسی تکلیف کے رفع ہونے یا کسی خدشے سے محفوظ ہونے اور کسی اچھی خبر ملنے کے حوالے سے ہوتی ہے۔ شوافع اس کو نذرِ لجاج کہتے ہیں۔

جب شرط پوری ہو جائے تو نذر کا ایفاء (پورا کرنا) بھی ضروری ہوتا ہے۔ شرط کے بغیر بھی نذر مانی جاتی ہے۔ اسے بہر صورت پورا کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنا طریق کار یہ تھا کہ مشکل کے وقت دعا اور عبادت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرماتے تھے۔ بعد میں از خود سجدۂ شکر کا اہتمام فرماتے۔ یہی سب سے اچھا طریقہ ہے۔ آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ نذر کے ذریعے سے تقدیر نہیں بدل سکتی جبکہ اس کے بالمقابل دعا کے حوالے سے آپ نے فرمایا: «لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ» ”تقدیر کے فیصلے کو دعا ہی بدل سکتی ہے۔“ (جامع الترمذي، حديث: 2139) اس لیے آپ نے نذر نہ ماننے کی تلقین فرمائی اور واضح کیا کہ نذر کے ذریعے سے کسی بخیل کا مال اللہ کے راستے میں خرچ ہو جاتا ہے یا نہ کرنے والا اس طرح کوئی اچھا کام کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے نذر کو ممنوع قرار نہیں دیا بلکہ مانی ہوئی نذر کو، اگر اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو، پورا کرنے کا حکم دیا۔ اگر کسی شخص نے ایسا کام کرنے کی نذر مانی جو گناہ ہے تو وہ نذر ساقط ہے، گناہ کا کام ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

یہ بھی اسلام کی رحمت ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی نذر مان لے جو اس کے اختیار میں نہیں، مثلاً: کوئی ایسا کام کرنے کی نذر جو اس کی استطاعت سے باہر ہے، یا کوئی ایسی چیز اللہ کی راہ میں دینے یا قربان کرنے کی نذر جو اس کی ملکیت میں ہی نہیں، تو ایسی نذر اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔ اگر نذر ماننے والا ایسے کام کی نذر مانے جسے وہ مکمل طور پر تو پورا کرنے کی سکت نہیں رکھتا لیکن جزوی طور پر سکت موجود ہے، اسے استطاعت کے مطابق پورا کرنا ضروری ہے۔

اگر اس کی نذر جائز یا نیکی کے حوالے سے تھی اور اس نے اس نذر کو پورا نہیں کیا تو اس پر کیا کفارہ عائد ہوگا؟ اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ بہت سے علماء کفارے کو لازم قرار نہیں دیتے بلکہ مستحب گردانتے ہیں۔ وہ صحیح مسلم کی اس کتاب کی آخری حدیث میں کفارے کے حوالے سے جو حکم ہے اسے استحباب پر محمول کرتے ہیں۔ لیکن احتیاط یہی ہے کہ نذر پوری نہ کرنے کی

صورت میں قسم توڑنے کا کفارہ دیا جائے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کی نذر کے حوالے سے جو حدیث بیان کی (حدیث:4250)، سنن ابوداود میں اسی روایت کے آخر میں: ''وَتُهْدِيَ هَدْيًا'' (اور قربانی کے جانور ساتھ لے جائے) کے الفاظ بھی ہیں۔ (سنن أبي داود، حديث: 3296) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی الفاظ روایت کیے ہیں۔ اس لیے نذر ایفاء نہ کرنے یا ادھوری ایفاء کرنے کی صورت میں قسم والا کفارہ دینا ہی قرین احتیاط ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ، مشروط نذر (نذر لجاج) کے معاملے میں کفارہ ضروری خیال کرتے ہیں۔ اگر نذر غیر مشروط ہو اس کے عدمِ ایفا پر کفارہ دینا ضروری ہے، اس پر سب کا اتفاق ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٦-كِتَابُ النَّذْرِ

نذر (منت ماننے) کے احکام

(المعجم ١) - (بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ النَّذْرِ) (التحفة ١)

[٤٢٣٥] ١-(١٦٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ، تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَاقْضِهِ عَنْهَا».

[٤٢٣٦] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

باب:1- نذر پوری کرنے کا حکم

[4235] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو ان کی والدہ کے ذمہ تھی، وہ اسے پورا کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگئی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ان کی طرف سے تم پورا کرو۔''

[4236] امام مالک، ابن عیینہ، یونس، معمر اور بکر بن وائل سب نے زہری سے لیث کی مذکورہ سند کے ساتھ، انھی کی حدیث کے ہم معنیٰ حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ، وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

(المعجم ٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ، وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا) (التحفة ٢)

باب:2- نذر کی ممانعت اور یہ کسی چیز (مصیبت) کو نہیں ٹالتی

[٤٢٣٧] ٢-(١٦٣٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا يَّنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ، وَيَقُولُ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَّإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ».

[4237] جریر نے منصور سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمیں نذر سے منع کرنے لگے، آپ فرمانے لگے: ''یہ کسی چیز کو نہیں ٹالتی، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (اللہ کی راہ میں کچھ) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٣٨] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا، وَّلَا يُؤَخِّرُهُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

[4238] عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نذر کسی چیز کو آگے کرتی ہے نہ پیچھے، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (مال) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٣٩] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ، وَّإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

[4239] شعبہ نے ہمیں منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے نذر سے منع کیا اور فرمایا: ''بلاشبہ یہ کوئی خیر لے کر نہیں آتی، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (کچھ) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٤٠] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[4240] مفضل اور سفیان دونوں نے منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٢٤١] ٥-(١٦٤٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَنْذُرُوا، فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

[4241] عبدالعزیز دراوردی نے ہمیں علاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نذر نہ مانا کرو، نذر تقدیر کے معاملے میں کوئی فائدہ نہیں دیتی، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (مال) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٤٢] ٦-(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

[4242] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے علاء سے سنا، وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے منت ماننے سے منع کیا اور فرمایا: ''یہ تقدیر کے کسی فیصلے کو نہیں ٹال سکتی، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (مال) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٤٣] ٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَهُ لَهُ، وَلٰكِنِ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ، فَيُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ».

[4243] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں عمرو بن ابی عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ نذر کسی چیز کو ابن آدم کے قریب نہیں کرتی جو اللہ نے اس کے لیے مقدر نہیں کی، بلکہ نذر تقدیر کے ساتھ موافقت کرتی ہے، اس کے ذریعے سے بخیل سے وہ کچھ نکلوایا جاتا ہے جسے بخیل نکالنا نہیں چاہتا۔''

[٤٢٤٤] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4244] یعقوب بن عبدالرحمان القاری اور عبدالعزیز دراوردی دونوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣) - (بَابٌ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ) (التحفة ٣)

باب:3-اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری کرنی جائز نہیں اور نہ اس چیز میں جو بندے کے اختیار میں نہیں

[٤٢٤٥] ٨-(١٦٤١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ، فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ، فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَتَاهُ، قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» فَقَالَ: بِمَ أَخَذْتَنِي؟ وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ قَالَ - إِعْظَامًا لِّذٰلِكَ -: «أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ» ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَّقِيقًا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ، قَالَ: «لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ، أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ» ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَأَتَاهُ فَقَالَ: «مَا

[4245] مجھے زہیر بن حرب اور علی بن حجر سعدی نے حدیث بیان کی۔ الفاظ زہیر کے ہیں۔ ان دونوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب نے ابو قلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابومہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ثقیف، بنو عقیل کے حلیف تھے، ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا، (بدلے میں) رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے بنو عقیل کے ایک آدمی کو قیدی بنا لیا اور انھوں نے اس کے ساتھ اونٹنی عضباء بھی حاصل کر لی، رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے پاس سے گزرے، وہ بندھا ہوا تھا، اس نے کہا: اے محمد! آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور پوچھا: "کیا بات ہے؟" اس نے کہا: آپ نے مجھے کس وجہ سے پکڑا ہے اور حاجیوں (کی سواریوں) سے سبقت لے جانے والی اونٹنی کو کیوں پکڑا ہے؟ آپ نے ۔ اس معاملے کو سنگین خیال کرتے ہوئے ۔ جواب دیا: "میں نے تمھیں تمھارے حلیف ثقیف کے جرم کی بنا پر (اس کے ازالے کے لیے) پکڑا ہے۔" پھر آپ وہاں سے پلٹے تو اس نے (پھر سے) آپ کو آواز دی اور کہا: اے محمد! اے محمد (ﷺ)! رسول اللہ ﷺ بہت رحم کرنے والے،

شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي، وَظَمْآنٌ فَأَسْقِنِي، قَالَ: «هٰذِهِ حَاجَتُكَ» فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ.

نرم دل تھے۔ پھر سے آپ اس کے پاس واپس آئے اور فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: (اب) میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم یہ بات اس وقت کہتے جب تم اپنے مالک آپ تھے (آزاد تھے) تو تم پوری بھلائی حاصل کر لیتے (اب بھی ملے گی لیکن پوری نہ ہوگی۔)'' پھر آپ پلٹے تو اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: اے محمد! اے محمد (ﷺ)! آپ (پھر) اس کے پاس آئے اور پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں بھوکا ہوں مجھے (کھانا) کھلایئے اور پیاسا ہوں مجھے (پانی) پلایئے۔ آپ نے فرمایا: ''(ہاں) یہ تمھاری (فوراً پوری کی جانے والی) ضرورت ہے۔'' اس کے بعد (معاملات طے کر کے) اسے دونوں آدمیوں کے بدلے میں چھوڑ دیا گیا۔ (اونٹنی پیچھے رہ گئی اور رسول اللہ ﷺ کے حصے میں آئی۔ لیکن مشرکین نے دوبارہ حملہ کر کے پھر اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔)

قَالَ: وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ، وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ، فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ، فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ، حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ، فَلَمْ تَرْغُ، قَالَ: وَهِيَ نَاقَةٌ مُّنَوَّقَةٌ، فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ، وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ: وَنَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَّجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ، فَقَالُوا: الْعَضْبَاءُ، نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ نَّجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوا

کہا: (بعد میں، غزوۂ ذات القرد کے موقع پر، مدینہ پر حملے کے دوران) ایک انصاری عورت قید کر لی گئی اور عضباء اونٹنی بھی پکڑ لی گئی، عورت بندھنوں میں (جکڑی ہوئی) تھی۔ لوگ اپنے اونٹ اپنے گھروں کے سامنے رات کو آرام (کرنے کے لیے بٹھا) دیتے تھے، ایک رات وہ (خاتون) اچانک بیڑیوں (بندھنوں) سے نکل بھاگی اور اونٹوں کے پاس آئی، وہ (سواری کے لیے) جس اونٹ کے بھی قریب جاتی وہ بلبلانے لگتا تو وہ اسے چھوڑ دیتی حتی کہ وہ عضباء تک پہنچ گئی تو وہ نہ بلبلائی، کہا: وہ سدھائی ہوئی اونٹنی تھی تو وہ اس کی پیٹھ کے پچھلے حصے پر بیٹھی، اور اسے دوڑایا تو وہ چل پڑی۔ لوگوں کو اس (کے جانے) کا علم ہوگیا، انھوں نے اس کا تعاقب کیا لیکن اس نے انھیں بے بس کر دیا۔ کہا: اس عورت نے اللہ کے لیے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس اونٹنی پر

ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ بِئْسَ مَا جَزَتْهَا، نَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَّجَّاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ، وَّلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ».

اسے نجات دی تو وہ اسے (اللہ کی رضا کے لیے) نحر کر دے گی۔ جب وہ مدینہ پہنچی، لوگوں نے اسے دیکھا تو کہنے لگے: یہ عضباء ہے، رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی۔ وہ عورت کہنے لگی کہ اس نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے اسے اس اونٹنی پر نجات عطا فرما دی تو وہ اس اونٹنی کو (اللہ کی راہ میں) نحر کر دے گی۔ اس پر لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس عورت نے اسے جو بدلہ دیا وہ کتنا برا ہے! اس نے اللہ کے لیے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے اس کو اس اونٹنی پر نجات دے دی تو وہ اسے ذبح کر دے گی، معصیت میں نذر پوری نہیں کی جا سکتی، نہ ہی اس چیز میں جس کا بندہ مالک نہ ہو۔''

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: «لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ».

ابن حجر کی روایت میں ہے: ''اللہ کی معصیت میں کوئی نذر (جائز) نہیں۔''

فائدہ: وہ اونٹنی آپ کے حصے میں آئی تھی۔ آپ ہی کی ملکیت میں تھی۔ بنوعقیل کے ساتھ یہ معاملہ طے ہو گیا تھا اور اس کے مطابق وہ اونٹنی انھیں واپس نہیں ملی تھی۔ مشرکین نے دوبارہ حملہ کیا اور عضباء کے علاوہ ایک مسلمان عورت (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا) کو قید کر کے لے گئے۔ جلد ہی اللہ نے مدد کی اور وہ خاتون بیڑیوں سے آزاد ہو گئیں اور عضباء پر واپس ہوئیں۔ اس وقت بھی وہ حقیقتاً رسول اللہ ﷺ ہی کی ملکیت میں تھی۔ واپسی کے بعد اسے رسول اللہ ﷺ کے قبضے میں دینا ضروری تھا۔ جو اونٹنی اس عورت کی ملکیت میں نہیں تھی اس کے بارے میں اس کی منت جائز نہ تھی، اس لیے اس پر عمل ساقط ہو گیا۔

[٤٢٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ: كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ، وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: فَأَتَتْ عَلٰى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُّجَرَّسَةٍ، وَّفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: وَهِيَ نَاقَةٌ مُّدَرَّبَةٌ.

[4246] حماد بن زید اور عبدالوہاب ثقفی دونوں نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، حماد کی حدیث میں ہے: انھوں نے کہا: عضباء اونٹنی بنوعقیل کے ایک آدمی کی تھی اور وہ حاجیوں کی سواریوں میں سب سے آگے رہنے والی اونٹنیوں میں سے تھی (تیز رفتار تھی۔) اور ان کی حدیث میں یہ بھی ہے: اور وہ (قیدی عورت) سدھائی ہوئی مشّاق اونٹنی پر (بیٹھ کر) آئی، اور ثقفی کی حدیث میں ہے: وہ سدھائی ہوئی اونٹنی تھی۔

(المعجم ٤) - (بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ) (التحفة ٤)

باب:4- جس نے کعبہ کی طرف پیدل چلنے کی نذر مانی

[٤٢٤٧] ٩-(١٦٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ» وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

[4247] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا وہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے چلا کر لے جایا جا رہا تھا، آپ نے پوچھا: ''اس کا کیا معاملہ ہے؟'' لوگوں نے کہا: اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔'' اور (اس کے پاس پیدل چل کر جانے کی استطاعت ہی نہ تھی، اس لیے) آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

[٤٢٤٨] ١٠-(١٦٤٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ، يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا شَأْنُ هٰذَا؟» قَالَ ابْنَاهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِرْكَبْ، أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ» - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ -.

[4248] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حجر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ ایک بوڑھے آدمی کو ملے جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان، ان کا سہارا لیے چل رہا تھا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''اس کا معاملہ کیا ہے؟'' اس کے دونوں بیٹوں نے کہا: اللہ کے رسول! اس کے ذمے نذر تھی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بزرگ! سوار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تم سے اور تمھاری نذر سے بے نیاز ہے (اسے اس کی ضرورت نہیں۔)'' الفاظ قتیبہ اور ابن حُجر کے ہیں۔

[٤٢٤٩] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4249] عبدالعزیز دراوردی نے عمرو بن ابی عمرو سے، اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٢٥٠] ١١-(١٦٤٤) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ حَافِيَةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ: «لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ».

[4250] مفضل بن فضالہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عبداللہ بن عیاش نے یزید بن ابی حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوالخیر سے اور انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میری بہن نے ننگے پاؤں پیدل چل کر بیت اللہ جانے کی نذر مانی اور مجھ سے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے لیے فتویٰ لوں، میں نے آپ سے فتویٰ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (بقدر استطاعت) پیدل چلے اور سوار ہو۔''

فائدہ: جتنی استطاعت ہو اس کے مطابق نذر ایفاء کرنی چاہیے۔

[٤٢٥١] ١٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: حَافِيَةً، وَزَادَ: وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ.

[4251] عبدالرزاق نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی: مجھے سعید بن ابی ایوب نے خبر دی، انھیں یزید بن ابی حبیب نے خبر دی، انھیں ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: میری بہن نے نذر مانی ...... آگے مفضل کی حدیث کی طرح بیان کیا اور انھوں نے حدیث میں ننگے پاؤں کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا: اور ابوالخیر (حصول علم کی خاطر) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

[٤٢٥٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ؛ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

[4252] روح بن عبادہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہ انھیں یزید بن ابی حبیب نے اسی سند سے خبر دی...... عبدالرزاق کی حدیث کے مانند۔

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ) (التحفة ٥)

باب:5- نذر کا کفارہ

[٤٢٥٣] ١٣-(١٦٤٥) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ

[4253] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ

سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَأَحْمَدُ ابْنُ عِيسٰى - قَالَ يُونُسُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ».

سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''نذر کا کفارہ (وہی ہے جو) قسم کا کفارہ ہے۔''

ارشاد باری تعالی

لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِيٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ

''اللہ تعالیٰ تمھاری لغو قسموں پر تمھیں نہیں پکڑے گا، لیکن وہ ان قسموں پر تمھیں ضرور پکڑے گا جن کا تمھارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت بردبار ہے۔''

(البقرة 2:225)

تعارف کتاب الأیمان

اَیمان، یمین (دایاں ہاتھ) کی جمع ہے۔ جب کوئی شخص دوسرے کے ساتھ معاہدہ کر کے قسم کھاتا تو دونوں اپنے دائیں ہاتھ ملاتے، یہ معاہدہ پختہ ہو جانے کی ایک علامت تھی۔ ایسا معاہدہ ہر صورت میں پورا کیا جاتا۔ اس مناسبت سے قسم پر بھی، جس کو پورا کرنا ضروری تھا، یمین کے لفظ کا اطلاق ہونے لگا۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں فکر انگیز ترتیب سے احادیث بیان کی ہیں۔ وصیت اور ہبہ وغیرہ کے بعد، جو اپنی اپنی جگہ مضبوط اور لازمی (Binding) عہد ہیں، نذر اور اس کے بعد قسموں کے حوالے سے احادیث بیان کیں۔ نذر بھی ایک پختہ عہد ہے جو انسان اللہ کے ساتھ کرتا ہے۔ قسم بھی اس کا نام لے کر کسی عہد یا عزم کی پختگی کے لیے ہوتی ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کی رضا کے لیے، اللہ کی طرح اس کی بھی عظمت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس کی قسم کھانے سے انسان مکمل شرک کا مرتکب ہو جاتا ہے، اس لیے اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر سابقہ عادت کی بنا پر بھول کر بھی کسی جھوٹے معبود کی قسم کھا لی تو انسان پر از سر نو کلمۂ توحید کا اقرار لازم ہے۔

کسی معاہدے کے علاوہ خود اپنے اوپر انسان قسم کے ذریعے سے جو بات لازم کر لیتا ہے اگر اس کے بارے میں بعد ازاں احساس ہو جائے کہ میری قسم غلط تھی یا وہ کسی دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث ہے تو اس صورت میں قسم کی خلاف ورزی کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ کچھ دوسرے معاملات بھی، جو انسان خود اپنے لیے لازم کر لیتا ہے، قسم کے ساتھ ترتیب وار ذکر کیے گئے ہیں، ان میں ایسی نذریں ہیں جو کفر کے زمانے میں مانی گئیں۔ اگر وہ کام فی نفسہ نیکی کا ہے تو اب بھی اس کا کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے واضح فرما دیا کہ ایمان لانے کے بعد پچھلی زندگی کے نیک اعمال پر بھی ثواب ملتا ہے۔

اسی طرح غلامی کے حوالے سے آقا اور غلام دونوں پر کچھ لازمی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، امام مسلم رحمہ اللہ نے ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کے بارے میں بھی احادیث بیان کی ہیں۔ کچھ احادیث جو کتاب العتق میں بیان کی گئی تھیں، وہ یہاں دوبارہ بیان کی گئی ہیں۔ مقصود اس بات کو واضح کرنا ہے کہ یہ لازمی ذمہ داریاں قسم ہی کی طرح پوری کرنی ضروری ہیں۔ غلام کی ملکیت اور اس کے بارے میں انسان کے اختیار کے حوالے سے متعدد اہم امور کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ اسلام نے غلامی سے آزادی کو ہر طرح سے یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے انسانی حقوق کے تحفظ کا اہتمام کیا ہے۔ مختلف فریقوں کے درمیان حقوق کے حوالے سے ایسا توازن قائم کرنا ایک مشکل کام ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رہنمائی کے بغیر کسی انسان کے لیے ایسا توازن قائم رکھنا ممکن نہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٧ - كِتَابُ الْأَيْمَانِ
قسموں کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللهِ تَعَالٰى) (التحفة ٦)

باب: 1- غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

[٤٢٥٤] ١-(١٦٤٦) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ».

[4254] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے آباء واجداد کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔''

قَالَ عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا، ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے، میں نے نہ (اپنی طرف سے) نہ (کسی کی) پیروی کرتے ہوئے کبھی ان (آباء واجداد) کی قسم کھائی۔ (آباء واجداد کی قسم کے الفاظ ہی زبان سے ادا نہیں کیے۔)

[٤٢٥٥] ٢-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[4255] عقیل بن خالد اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ عقیل کی حدیث میں ہے: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو اس

إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ: مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا، وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا، وَلَمْ يَقُلْ: ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

سے منع کرتے ہوئے سنا، نہ ان کی قسم کھائی اور نہ ایسی قسم کے الفاظ بولے۔ انھوں نے ''نہ اپنی طرف سے نہ کسی کی پیروی کرتے ہوئے'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٤٢٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

[4256] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے..... (آگے) یونس اور معمر کی روایت کے مانند ہے۔

[٤٢٥٧] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ، وَّعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ».

[4257] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں پایا اور عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں پکار کر فرمایا: ''سن رکھو! بلاشبہ اللہ تمھیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے آباء واجداد کی قسم کھاؤ، جس نے قسم کھانی ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔''

[٤٢٥٨] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ الْقَطَّانُ - عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ؛ ح:

[4258] عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ، ایوب، ولید بن کثیر، اسماعیل بن امیہ، ضحاک، ابن ابی ذئب اور عبدالکریم، ان سب کے شاگردوں نے ان سے اور انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی قصے کے مانند بیان کیا۔

وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[٤٢٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ»، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ».

[4259]عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قسم کھانی ہے وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔'' اور قریش اپنے آباء و اجداد کی قسم کھاتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے آباء و اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهِ) (التحفة ٧)

باب:2- جس نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہے

[٤٢٦٠] ٥-(١٦٤٧) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ، فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ».

[4260]یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمان بن عوف نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے حلف اٹھایا اور اپنے حلف میں کہا: لات کی قسم! تو وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ، جوا کھیلیں تو وہ صدقہ کرے۔''

فائدہ: یہ بھول کر یا غلطی سے کلمۂ شرک زبان سے ادا کرنے کا تدارک ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے۔ اگر جان بوجھ کر کہا ہے تو

یہ کفر ہے، تجدید ایمان ضروری ہے، اس کے لیے تجدید ایمان کی نیت اور شہادتین ضروری ہیں۔ اسی طرح بھول چوک کر ہی سہی جوئے کی دعوت دینا گناہ ہے اور جو عموماً شرط کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس کا تدارک یہ ہے کہ صدقہ کرے۔ جو مال کی حرص کے سبب کھیلا جاتا ہے۔ صدقہ اس حرص کو دل سے زائل کرتا ہے۔

[٤٢٦١] (. . .) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ مِّثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ»، وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ: «مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى».

[4261] اوزاعی اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور معمر کی حدیث یونس کی حدیث کے مانند ہے، البتہ انھوں نے کہا: ''تو وہ کچھ صدقہ کرے۔'' اور اوزاعی کی حدیث میں ہے: ''جس نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔''

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ: هٰذَا الْحَرْفُ، يَعْنِي قَوْلَهُ: «تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ» لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ، غَيْرُ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِّنْ تِسْعِينَ حَرْفًا يَّرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جِيَادٍ.

ابوحسین مسلم (مؤلف کتاب) نے کہا: یہ کلمہ، آپ کا فرمان: ''(جو کہے) آؤ، میں تمھارے ساتھ جوا کھیلوں تو وہ صدقہ کرے۔'' اسے امام زہری کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا۔ انھوں نے کہا: اور زہری رحمہ اللہ کے تقریباً نوے کلمات (جملے) ہیں جو وہ نبی ﷺ سے جید سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں، جن (کے بیان کرنے) میں اور کوئی ان کا شریک نہیں ہے۔

[٤٢٦٢] ٦-(١٦٤٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ».

[4262] حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بتوں کی قسم نہ کھاؤ، نہ ہی اپنے آباء واجداد کی۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا، فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، أَنْ يَّأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَّيُكَفِّرَ عَنْ يَّمِينِهِ) (التحفة ٨)

باب: 3- جس نے (کسی کام کی) قسم کھائی، پھر کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر سمجھا تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ وہی کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے

[٤٢٦٣] ٧-(١٦٤٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ

[4263] غیلان بن جریر نے ابو بردہ سے اور انھوں نے

وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ - وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «وَاللهِ! لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ» قَالَ: فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا - أَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ -: لَا يُبَارِكُ اللهُ لَنَا، أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا، فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي، وَاللهِ! إِنْ شَاءَ اللهُ، لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ، ثُمَّ أَرٰى خَيْرًا مِّنْهَا، إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ تھا۔ ہم آپ سے سواری کے طلبگار تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری مہیا نہیں کروں گا اور نہ میرے پاس (کوئی سواری) ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں۔'' کہا: جتنی دیر اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے، پھر (آپ کے پاس) اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں سفید کوہان والے تین (جوڑے) اونٹ دینے کا حکم دیا، جب ہم چلے، ہم نے کہا: — یا ہم نے ایک دوسرے سے کہا — اللہ ہمیں برکت نہیں دے گا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی، پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی، چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں سوار نہیں کیا، بلکہ اللہ نے تمھیں سواری مہیا کی ہے اور اللہ کی قسم! اگر اللہ چاہے، میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاتا اور پھر (کسی دوسرے کام کو) اس سے بہتر خیال کرتا ہوں، تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیتا ہوں اور وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہے۔''

فائدہ: ذَود تین سے نو تک کے اونٹوں کے ریوڑ کو کہا جاتا ہے۔ یہاں جوڑا مراد ہے، اگلی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

[٤٢٦٤] ٨-(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ، إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ -

[4264] بُرید نے ابو بردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں آپ سے ان کے لیے سواریاں مانگوں، (یہ اس موقع کی بات ہے) جب وہ آپ کے ساتھ جیش العسرۃ میں تھے — اور اس سے مراد غزوۂ تبوک ہے — تو میں نے عرض کی: اللہ کے نبی!

وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ - فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، فَقَالَ: «وَاللهِ! لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ» وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَّلَا أَشْعُرُ، فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمِنْ مَّخَافَةِ أَنْ يَّكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُّنَادِي: أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، - لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ - فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلٰى أَصْحَابِكَ، فَقُلْ: إِنَّ اللهَ - أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، فَارْكَبُوهُنَّ».

میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انھیں سواریاں دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا۔'' اور میں ایسے وقت آپ کے پاس گیا تھا کہ آپ غصے میں تھے اور مجھے معلوم نہ تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے انکار کی وجہ سے اور اس ڈر سے کہ آپ اپنے دل میں مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں، غمگین واپس ہوا۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، انھیں بتایا۔ میں نے ایک چھوٹی سی گھڑی ہی گزاری ہو گی کہ اچانک میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ پکار رہے تھے: اے عبداللہ بن قیس! میں نے انھیں جواب دیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، وہ تمھیں بلا رہے ہیں۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دو اکٹھے بندھے ہوئے اونٹ لے لو، یہ جوڑا اور یہ جوڑا بھی لے لو ۔ چھ اونٹوں کی طرف اشارہ کیا جو آپ نے اسی وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے ۔ اور انھیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ اور کہو: اللہ تعالیٰ ۔ یا فرمایا: رسول اللہ ﷺ ۔ تمھیں یہ سواریاں مہیا کر رہے ہیں، ان پر سواری کرو۔''

قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي بِهِنَّ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، وَلٰكِنْ، وَّاللهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ، وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ، ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذٰلِكَ، لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَّمْ يَقُلْهُ، فَقَالُوا لِي: وَاللهِ! إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ، وَّلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ، فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ، حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں انھیں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تمھیں ان پر سوار کر رہے ہیں لیکن اللہ کی قسم! میں اس وقت تک تمھیں نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ اس آدمی کے پاس جائے جس نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کی بات سنی تھی جب میں نے آپ سے تمھارے لیے سوال کیا تھا، اور پہلی مرتبہ آپ کے منع کرنے اور اس کے بعد مجھے عطا کرنے کی بات بھی سنی تھی، مبادا تم سمجھو کہ میں نے تمھیں ایسی بات بتائی ہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ تو انھوں نے مجھ

قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ، ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ، فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى، سَوَاءً.

سے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمارے نزدیک سچے ہیں اور جو آپ کو پسند ہے وہ بھی ہم ضرور کریں گے، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند لوگوں کو ساتھ لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ان لوگوں کے پاس آئے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بات اور آپ کے انکار کرنے کے بعد عطا کرنے کے بارے میں خود سنا تھا۔ انھوں نے بالکل وہی بات کی جو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے (اپنے) لوگوں کو بتائی تھی۔

فائدہ: اس حدیث میں واقعے کے پہلے حصے کی زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے جبکہ آخری حصے کی تفصیل پچھلی حدیث میں ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ساتھیوں نے بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے انھیں جواب دیا، پھر بلا کر اونٹ عطا فرمائے، پھر یہ لوگ ان لوگوں کے پاس گئے جو سارے واقعے کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے موجود تھے، پھر یہ حضرات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قسم والی بات بتائی۔ اس پر آپ نے وہی جواب دیا جو پہلی حدیث میں مذکور ہے۔

[٤٢٦٥] ٩-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ - قَالَ أَيُّوبُ: وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ - قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى، فَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ، فَدَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ، أَحْمَرُ، شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي، فَقَالَ لَهُ: هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ: هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا أَطْعَمَهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنْ ذٰلِكَ، إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «وَاللهِ! لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ» فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَدَعَا بِنَا،

[4265] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ اور قاسم بن عاصم سے اور انھوں نے زہدم جرمی سے روایت کی۔ ایوب نے کہا: ابوقلابہ کی حدیث کی نسبت مجھے قاسم کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ انھوں (زہدم) نے کہا: ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انھوں نے اپنا دسترخوان منگوایا جس پر مرغی کا گوشت تھا، اتنے میں بنوتیم اللہ میں سے ایک آدمی اندر داخل ہوا، وہ سرخ رنگ کا موالی جیسا شخص تھا، تو انھوں نے اس سے کہا: آؤ۔ وہ ہچکچایا تو انھوں نے کہا: آؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس (مرغی کے گوشت) میں سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس آدمی نے کہا: میں نے اسے کوئی ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تھا جس سے مجھے اس سے گھن آئی تو میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس (کے گوشت) کو کبھی نہیں کھاؤں گا۔ اس پر انھوں نے کہا: آؤ، میں تمھیں اس کے بارے میں حدیث سناتا ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں اشعریوں کے ایک گروہ کے ساتھ تھا، ہم آپ سے سواریوں کے طلبگار تھے، تو آپ ﷺ

فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰی، قَالَ: فَلَمَّا انْطَلَقْنَا، قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ، لَا يُبَارَكُ لَنَا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ، وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا، ثُمَّ حَمَلْتَنَا، أَفَنَسِيتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنِّي، وَاللهِ! إِنْ شَاءَ اللهُ، لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَّتَحَلَّلْتُهَا، فَانْطَلِقُوا، فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری مہیا نہیں کروں گا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں۔'' جتنا اللہ نے چاہا ہم رکے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس (کافروں سے) چھینے ہوئے اونٹ (جو آپ نے سعد رضی اللہ عنہ سے خرید لیے تھے) لائے گئے تو آپ نے ہمیں بلوایا، آپ نے ہمیں سفید کوہان والے پانچ (یا چھ، حدیث:4264) اونٹ دینے کا حکم دیا۔ کہا: جب ہم چلے، تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے دوسروں سے کہا: (غالبًا) ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی قسم سے غافل کر دیا، ہمیں برکت نہ دی جائے گی، چنانچہ ہم واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں سواریاں لینے کے لیے حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی، پھر آپ نے ہمیں سواریاں دے دی ہیں تو اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ کی مشیت سے میں جب بھی کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں، پھر اس کے علاوہ کسی اور کام کو اس سے بہتر خیال کرتا ہوں تو وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہے اور (قسم کا کفارہ ادا کر کے) اس کا بندھن کھول دیتا ہوں۔ تم جاؤ، تمھیں اللہ عزوجل نے سوار کیا ہے۔''

[٤٢٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَّبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَّإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[4266] عبدالوہاب ثقفی نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ اور قاسم تمیمی سے اور انھوں نے زہدم جرمی سے روایت کی، انھوں نے کہا: جَرم کے قبیلے اور اشعریوں کے درمیان محبت و اخوت کا رشتہ تھا، ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انھیں کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا...... آگے اسی کے ہم معنی بیان کیا۔

[٤٢٦٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

[4267] اسماعیل بن علیہ، سفیان اور وہیب، سب نے

السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى، وَاقْتَصُّوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ اور قاسم سے اور انھوں نے زہدم جرمی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے...... ان سب نے حماد بن زید کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٤٢٦٨] (...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ - يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ -: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ: حَدَّثَنَا زَهْدَمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي مُوسٰى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ فِيهِ قَالَ: «إِنِّي، وَاللّٰهِ! مَا نَسِيتُهَا».

[4268] مطر وراق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہدم جرمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا، وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے...... انھوں نے ان سب کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اس (اپنی قسم) کو نہیں بھولا۔''

[٤٢٦٩] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ، وَاللّٰهِ مَا أَحْمِلُكُمْ» ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى، فَقُلْنَا: إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ، فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا، فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ، أَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

[4269] جریر نے ہمیں سلیمان تیمی سے خبر دی، انھوں نے ضریب بن نقیر قیسی سے، انھوں نے زہدم سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں، اللہ کی قسم! میں تمھیں سوار نہیں کروں گا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف سفید کوہان والے تین (جوڑے) اونٹ بھیجے تو ہم نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ سے سواریاں حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی، چنانچہ ہم آپ کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو (آپ کی قسم کے بارے میں) خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاتا، پھر اس کے علاوہ کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر خیال کرتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہو۔"

[٤٢٧٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ، عَنْ زَهْدَمٍ، يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مُشَاةً، فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ، بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[4270] معتمر نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہمیں ابوسلیل (ضریب) نے زہدم سے حدیث بیان کی، وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ہم پیدل تھے تو ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم آپ سے سواریاں حاصل کرنا چاہتے تھے، (آگے اسی طرح ہے) جس طرح جریر کی حدیث ہے۔

[٤٢٧١] ١١-(١٦٥٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوا، فَأَتَاهُ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ، فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ، مِنْ أَجْلِ صِبْيَتِهِ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَكَلَ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيَأْتِهَا، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِهِ».

[4271] ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی رات کی تاریکی گہری ہونے تک نبی ﷺ کے پاس رہا، پھر اپنے گھر لوٹا تو اس نے بچوں کو سویا ہوا پایا، اس کی بیوی اس کے پاس کھانا لائی تو اس نے قسم کھائی کہ وہ بچوں (کے سوجانے) کی وجہ سے کھانا نہیں کھائے گا، پھر اسے (دوسرا) خیال آیا تو اس نے کھانا کھا لیا، اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس نے کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر سمجھا تو وہ وہی کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔"

[٤٢٧٢] ١٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِهِ، وَلْيَفْعَلْ».

[4272] امام مالک نے سہیل بن ابی صالح سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس کے بجائے کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر خیال کیا تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کر لے۔"

[٤٢٧٣] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِهِ».

[4273]عبدالعزیز بن مطلب نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس کے بجائے دوسرے کام کو اس سے بہتر خیال کیا تو وہ وہی کام کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

[٤٢٧٤] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ: «فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ، وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

[4274]سلیمان بن بلال نے مجھے سہیل سے اسی سند کے ساتھ امام مالک کی حدیث کے ہم معنی حدیث (ان الفاظ میں) بیان کی: ''اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے۔''

[٤٢٧٥] ١٥-(١٦٥١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ: جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ، فَقَالَ: لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي، فَأَكْتُبُ إِلَى أَهْلِي أَنْ يُّعْطُوكَهُمَا، قَالَ: فَلَمْ يَرْضَ، فَغَضِبَ عَدِيٌّ، فَقَالَ: وَاللهِ! لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ! لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَتْقَى لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا، فَلْيَأْتِ التَّقْوَى» مَا حَنَّثْتُ يَمِينِي.

[4275] جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے تمیم بن طرفہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے غلام کی قیمت یا غلام کی قیمت کا کچھ حصہ (ادا کرنے کے لیے) خرچ کا سوال کیا، تو انھوں نے کہا، میرے پاس تو تمھیں دینے کے لیے میری زرہ اور (سر کے) خود کے سوا کچھ نہیں، اس لیے میں اپنے گھر والوں کو لکھ دیتا ہوں کہ وہ یہ خرچہ تمھیں دے دیں۔ کہا: وہ (اس پر) راضی نہ ہوا تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں تمھیں کچھ نہیں دوں گا، پھر وہ آدمی (اسی بات پر) راضی ہو گیا تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر کسی اور کام کو اللہ عزوجل کے تقوے کے زیادہ قریب دیکھا تو وہ تقوے والا کام کرے'' تو میں اپنی قسم نہ توڑتا۔

[٤٢٧٦] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[4276] شعبہ نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے

مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ، فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَّلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ».

تمیم بن طرفہ سے اور انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر سمجھا تو وہ وہی کام کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کو ترک کر دے۔ (اور کفارہ ادا کر دے۔)''

[٤٢٧٧] ١٧-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيفٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ، فَرَأٰى خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيُكَفِّرْهَا، وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

[4277] اعمش نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے تمیم طائی سے اور انھوں نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی کام کی قسم کھائے، پھر اس سے بہتر (کام) دیکھے تو وہ اس (قسم) کا کفارہ ادا کر دے اور وہی کرے جو بہتر ہے۔''

[٤٢٧٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ.

[4278] شیبانی نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے تمیم طائی سے اور انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ یہی فرما رہے تھے۔

[٤٢٧٩] ١٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، وَّأَتَاهُ رَجُلٌ يَّسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ، فَقَالَ: تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ، وَّأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ! وَّاللهِ! لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ ثُمَّ رَأٰى خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

[4279] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی اور انھوں نے تمیم بن طرفہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے پاس ایک آدمی ایک سو درہم مانگنے کے لیے آیا تھا، (غلام کی قیمت میں سے سو درہم کم تھے) انھوں نے کہا: تو مجھ سے (صرف) سو درہم مانگ رہا جبکہ میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں تمھیں (کچھ) نہیں دوں گا، پھر انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس سے بہتر کام دیکھا تو وہ

وہی کرے جو بہتر ہے۔'' (تو میں تمھیں کچھ نہ دیتا۔)

[٤٢٨٠] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَلَكَ أَرْبَعُمِائَةٍ فِي عَطَائِي.

[4280] بہز نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سماک بن حرب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے تمیم بن طرفہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم ؓ سے سنا کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا ......آگے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا اور یہ اضافہ کیا: میرے وظیفے میں سے چار سو (درہم) تمھارے۔

فائدہ: مختلف روایات میں مختلف تفصیلات ہیں۔ حضرت عدی ؓ کے پاس اس وقت نقدی موجود نہ تھی۔ انھوں نے گھر والوں کی طرف لکھ بھیجنے کی پیش کش کی۔ وہ شخص آمادہ نہ ہوا تو حضرت عدی ؓ اس پر ناراض ہوئے کہ وہ حاتم کے بیٹے کے پاس آیا ہے۔ سوال بھی صرف سو درہم کا کیا ہے اور پھر بن لیے جانا چاہتا ہے۔ یہ ان کے لیے بڑی عار کی بات تھی۔ انھوں نے ناراضی کے عالم میں قسم بھی کھائی، پھر جب اس شخص کو احساس ہوا اور اس نے کہا کہ حضرت عدی ؓ جس طرح اسے دینا چاہیں وہ اسی طرح لے گا تو انھوں نے اپنے وظیفے میں سے چار سو درہم اس کو دینے کا فیصلہ کیا۔

[٤٢٨١] ١٩-(١٦٥٢) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَّسْأَلَةٍ وُّكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى أَمْرٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِكَ، وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». [انظر: ٤٧١٥]

[4281] شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں حسن نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں حضرت عبدالرحمان بن سمرہ ؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''عبدالرحمان بن سمرہ! تم (خود) امارت کی درخواست مت کرو، (کیونکہ) اگر وہ تمھیں مانگنے پر دی گئی تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر تمھیں بن مانگے ملے گی تو (اللہ کی طرف سے) تمھاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی کام پر قسم کھاؤ، پھر اس کے بجائے کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور وہی اختیار کرو جو بہتر ہے۔''

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْجُلُودِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوالْعَبَّاسِ الْمَاسَرْجَسِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

(امام مسلم کے شاگرد) ابواحمد جلودی نے کہا: ہمیں ابوعباس ماسرجسی نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں شیبان بن فروخ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جریر بن حازم نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

فائدہ: صحیح مسلم کے کاتب جلودی نے امام مسلم سے ان کی روایت کردہ حدیث نقل کرنے کے بعد وہی حدیث اپنی ایک اور

سند سے بیان کر دی جس میں رسول اللہ ﷺ تک واسطے اور بھی کم ہیں۔ اسے عالی سند کہا جاتا ہے۔

[٤٢٨٢] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَّحُمَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ، ذِكْرُ الْإِمَارَةِ.

[4282] یونس، منصور، حمید، سماک بن عطیہ، ہشام بن حسان، معتمر کے والد (سلیمان طرخان) اور قتادہ، ان سب نے حسن سے، انھوں نے حضرت عبدالرحمان بن سمرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی اور معتمر کی اپنے والد (سلیمان طرخان) سے روایت کردہ حدیث میں امارت (والی بات) کا ذکر نہیں۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الْيَمِينِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ) (التحفة ٩)

باب: 4- قسم میں حلف لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا

[٤٢٨٣] ٢٠-(١٦٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، وَّقَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمِينُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ»، وَقَالَ عَمْرٌو: «يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ».

[4283] یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو الناقد نے ہمیں حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے عبداللہ بن ابی صالح سے خبر دی اور عمرو نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن ابی صالح نے خبر دی۔ انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری قسم اسی بات پر ہوگی جس پر تمھارا ساتھی (قسم لینے والا) تمھاری تصدیق کرے گا۔'' اور عمرو نے کہا: ''جس کی تصدیق تمھارا ساتھی کرے گا۔''

[٤٢٨٤] ٢١-(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، عَنْ هُشَيْمٍ،

[4284] یزید بن ہارون نے ہشیم سے، انھوں نے عباد بن ابی صالح سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے

عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم، حلف لینے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔''

فائدہ: جب قسم کھانے والے کے الفاظ کے ایک سے زیادہ مفہوم ممکن ہوں تو اعتبار اسی مفہوم کا ہوگا جو کسی دوطرفہ معاملے میں فریقِ ثانی، جس کے لیے قسم کھائی گئی، مراد لے رہا ہوگا۔ قسم کھانے والا ذومعانی الفاظ استعمال کر کے فریقِ ثانی کو دھوکا نہیں دے سکتا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ وَغَيْرِهَا) (التحفة ١٠)

باب:5- قسم میں استثنا وغیرہ

[٤٢٨٥] ٢٢-(١٦٥٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ -: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُّونَ امْرَأَةً، فَقَالَ: لَأَطُوفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ، فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ، فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا، يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ، فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ اسْتَثْنٰى، لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا، يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4285] محمد (بن سیرین) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں، انھوں نے کہا: (واللہ) آج رات میں ان سب کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر بیوی حاملہ ہوگی اور ہر بیوی (ایک) شہسوار بچے کو جنم دے گی، جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرے گا۔ تو ایک کے سوا ان میں سے کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ادھورے (ناقص الخلقت) بچے کو جنم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان میں سے ہر بیوی شہسوار بچے کو جنم دیتی جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرتا۔''

[٤٢٨٦] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللهِ: لَأُطِيفَنَّ

[4286] ہشام بن حجیر نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نبی سلیمان بن داود علیہما السلام نے کہا: (واللہ) آج رات میں ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا، وہ سب ایک ایک بچے کو جنم دیں گی جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرے گا۔

اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً، كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ، أَوِ الْمَلَكُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ، وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِّنْ نِّسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَلَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ دَرَكًا لَّهُ فِي حَاجَتِهِ».

تو ان سے ان کے کسی ساتھی یا فرشتے نے کہا: ان شاء اللہ کہیں۔ انھوں نے نہ کہا، انھیں بھلا دیا گیا، ان کی عورتوں میں سے ایک عورت کے سوا کسی نے بچے کو جنم نہ دیا، اس نے بھی ادھورے بچے کو جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو قسم تشنۂ تکمیل نہ رہتی اور یہ (قسم) ان کی ضرورت (اپنی اولاد کے ذریعے سے جہاد فی سبیل اللہ) کی تکمیل کا سبب بھی بن جاتی۔''

فوائد و مسائل: ① یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف تابعین اور ان سے ان کے مختلف شاگردوں نے روایت کی ہے۔ اصل واقعے کے بیان میں، جس سے مختلف مسائل اخذ کیے جا سکتے ہیں، کوئی فرق نہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حرم کی عورتوں کی تعداد مختلف راویوں نے مختلف بیان کی ہے: ساٹھ، ستر، نوے اور بعض دوسری روایات میں سو بھی ہے۔ اس تعداد سے ہمارے دین کا کوئی مسئلہ اخذ نہیں کیا جا سکتا، اس لیے بیان کرنے والوں نے اس کے ضبط کا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ راویوں کی توجہ واقعے کے بنیادی حقائق کے تحفظ اور ضبط کی طرف ہوتی ہے۔ اس لیے محدثین نے، ایسی تمام روایات کا باریک بینی سے مطالعہ کرنے کے بعد یہ اصول وضع کیا ہے کہ اس طرح کی غیر اہم تفصیلات میں کسی راوی کے وہم سے اصل واقعے کے بیان کی صحت مجروح نہیں ہوتی۔ یہ ایک عمومی اصول ہے۔ اس سے بھی اہم تر بات یہ ہے کہ عربوں میں بعض عدد کثرتِ تعداد کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، بالکل اصل عدد مراد نہیں ہوتا، ستر اور سو کا عدد خاص طور پر اس غرض سے استعمال ہوتا ہے۔ ہماری زبان میں بھی بعض صورتوں میں یہ عدد کثرتِ تعداد کے لیے استعمال ہوتے ہیں اصل گنتی مراد نہیں ہوتی۔ کہا جاتا ہے: میں ستر بار حاضر ہوں گا، میں سو بار یہ نام لوں گا وغیرہ۔ زیادہ قرین قیاس بات یہی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسا ہی عدد روایت کیا جو کثرتِ تعداد پر دلالت کرتا تھا اور مختلف سننے والوں نے اس عدد سے محض کثیر تعداد مراد لی اور بیان کرتے ہوئے کثرتِ تعداد کے لیے استعمال ہونے والا کوئی سا بھی عدد استعمال کر لیا۔ ② انبیائے کرام کو عام انسانوں کی نسبت بہت زیادہ قوت ودیعت کی جاتی ہے۔

[٤٢٨٧] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ.

[4287] سفیان نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند یا اسی کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[٤٢٨٨] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ

[4288] طاوس کے بیٹے نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام نے کہا: آج رات میں ستر عورتوں کے پاس چکر لگاؤں گا، ان میں سے ہر عورت (بیوی یا کنیز)

عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا، يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقِيلَ لَهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ، نِّصْفَ إِنْسَانٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ دَرَكًا لِّحَاجَتِهِ».

ایک بچے کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرے گا۔ تو ان سے کہا گیا: ان شاء اللہ کہیے۔ انھوں نے نہ کہا (انھیں بھلا دیا گیا)۔ وہ ان کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک عورت نے آدھے انسان کو جنم دیا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو قسم تشنۂ تکمیل نہ رہتی اور یہ (قسم) ان کے دل کی حاجت پوری ہونے کا ذریعہ بھی بن جاتی۔''

[٤٢٨٩] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِينَ امْرَأَةً، كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُّقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ، فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَّايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ».

[4289] ورقاء نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام نے کہا: آج رات میں نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا ان میں سے ہر عورت ایک شہسوار بچے کو جنم دے گی جو (بڑا ہو کر) اللہ کی راہ میں لڑائی کرے گا۔ تو ان کے ساتھی نے ان سے کہا: ان شاء اللہ کہیں۔ انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا۔ وہ ان سب کے پاس گئے تو ان میں سے ایک عورت کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی آدھے بچے کو جنم دیا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو وہ سب گھوڑوں پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔''

فوائد ومسائل: ① ان شاء اللہ قسم میں استثناء اور معاملے کو اللہ کے حوالے کرنے اور اس کی تکمیل میں اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لیے ہے۔ ② اگر کوئی شخص کوئی کام کرنے کی قسم کھاتا ہے اور ان شاء اللہ کہتا ہے تو قسم پوری نہ ہونے کی صورت میں اس کو کفارہ نہیں دینا پڑے گا۔ ③ اس سے وہ قسم مراد ہے جو مستقبل کے حوالے سے کھائی جائے، جو گزر چکا ہو اس کے بارے میں ان شاء اللہ کہنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ ④ کسی مخاصمت یا اختلاف کی صورت میں کسی فریق کو یقین دہانی کرانے کے لیے کھائی گئی قسم ہر صورت میں پوری کرنا ضروری ہے۔

[٤٢٩٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُّجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى».

[4290] موسیٰ بن عقبہ نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: ''ان میں سے ہر ایک کے حمل میں ایسا بچہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ عَلَى الْيَمِينِ، فِيمَا يَتَأَذَّى بِهِ أَهْلُ الْحَالِفِ، مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ) (التحفة ١١)

باب:6-ایسی قسم پر اصرار کرنا منع ہے جس میں حلف اٹھانے والے کے اہلِ خانہ کو تکلیف ہو، چاہے وہ (کام) حرام نہ ہو

[٤٢٩١] ٢٦-(١٦٥٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ، آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللهُ».

[4291] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم میں سے کسی کا اپنے گھر والوں کے بارے میں اپنی قسم پر اصرار کرنا اس کے لیے اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اس قسم کے لیے اللہ کا مقررہ کردہ کفارہ دے۔'' (اور اسے توڑ کر درست کام کرے اور گھر والوں کو آرام پہنچائے۔)

(المعجم ٧) - (بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ، وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ) (التحفة ١٢)

باب:7- کفر کی حالت میں مانی ہوئی نذر، جب (نذر ماننے والا) مسلمان ہو جائے تو اس کا کیا کرے؟

[٤٢٩٢] ٢٧-(١٦٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: «فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ».

[4292] یحییٰ بن سعید قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

[٤٢٩٣] (...) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4293] ابو اسامہ، عبدالوہاب ثقفی، حفص بن غیاث اور شعبہ، ان سب نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ حَفْصٌ مِّنْ بَيْنِهِمْ: عَنْ عُمَرَ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِمَا: اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ، وَّأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ: جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَّعْتَكِفُهُ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصٍ، ذِكْرُ يَوْمٍ وَّلَا لَيْلَةٍ.

نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، ان میں سے حفص نے کہا: (یہ حدیث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ابواسامہ اور ثقفی کی حدیث میں ایک رات اعتکاف کرنے کا تذکرہ ہے اور شعبہ کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: دن کے اعتکاف کی نذر مانی۔ حفص کی حدیث میں دن یا رات کا ذکر نہیں ہے۔

[٤٢٩٤] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، بَعْدَ أَنْ رَّجَعَ مِنَ الطَّائِفِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَكَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ: «اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا».

[4294] جریر بن حازم نے ہمیں حدیث سنائی کہ ایوب نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں نافع نے حدیث سنائی، انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، آپ اس وقت طائف سے لوٹنے کے بعد جعرانہ میں (ٹھہرے ہوئے) تھے، انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور ایک دن کا اعتکاف کرو۔''

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِّنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ، سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ: أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللهِ! اِذْهَبْ إِلٰى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيلَهَا.

کہا: رسول اللہ ﷺ نے انھیں خُمس سے ایک لونڈی عطا فرمائی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کیا، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی آوازیں سنیں، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آزاد کر دیا ہے۔ تو انھوں نے پوچھا: کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے سے) کہا: عبداللہ! اس لونڈی کے

پاس جاؤ اور اسے آزاد کر دو۔ (یہ حنین کا موقع تھا۔)

[٤٢٩٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَّذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اعْتِكَافِ يَوْمٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ.

[4295] معمر نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ حنین سے واپس ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک دن کے اعتکاف کی نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے جاہلیت میں مانی تھی ...... پھر جریر بن حازم کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

[٤٢٩٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ: عُمْرَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، فَقَالَ: لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَّمَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ.

[4296] حماد بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس جعرانہ سے رسول اللہ ﷺ کے عمرے کا تذکرہ کیا گیا تو انھوں نے کہا: آپ نے وہاں سے عمرہ نہیں کیا۔ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی ...... پھر انھوں نے ایوب سے جریر بن حازم اور معمر کی روایت کردہ حدیث کے ہم معنیٰ بیان کیا۔

[٤٢٩٧] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا: اعْتِكَافُ يَوْمٍ.

[4297] ایوب اور محمد بن اسحاق دونوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نذر کے بارے میں یہی حدیث بیان کی اور ان دونوں کی حدیث میں ایک دن کے اعتکاف کا ذکر ہے۔

(المعجم ٨) - (بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ، وَكَفَّارَةِ مَنْ لَّطَمَ عَبْدَهُ) (التحفة ١٣)

باب: 8- غلاموں کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اس شخص کا کفارہ جس نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا

[٤٢٩٨] ٢٩-(١٦٥٧) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ

[4298] ابوعوانہ نے فراس سے، انھوں نے ابوصالح

فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا، قَالَ: فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا، فَقَالَ: مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوٰى هٰذَا، إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ».

ذکوان سے اور انھوں نے ابوعمر زاذان سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عمر ؓ کے ہاں آیا جبکہ انھوں نے ایک غلام کو آزاد کیا تھا۔ کہا: انھوں نے زمین سے لکڑی یا کوئی چیز پکڑی اور کہا: اس میں اتنا بھی اجر نہیں جو اس کے برابر ہو اس کے سوا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا یا اسے زدوکوب کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کرے۔'' (اس حکم کو ماننے کا اجر ہو سکتا ہے۔)

[٤٢٩٩] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَّهُ، فَرَأٰى بِظَهْرِهِ أَثَرًا، فَقَالَ لَهُ: أَوْجَعْتُكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَنْتَ عَتِيقٌ.

[4299] شعبہ نے ہمیں فراس سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر ؓ نے اپنے غلام کو بلایا اور اس کی پشت پر (ضرب کا) نشان دیکھا تو اس سے کہا: میں نے تمھیں دکھ دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: تم آزاد ہو۔

قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هٰذَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهُ حَدًّا لَّمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَهُ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُّعْتِقَهُ».

کہا: پھر انھوں نے زمین سے کوئی چیز پکڑی اور کہا: میرے لیے اس میں اتنا بھی اجر نہیں ہے جو اس کے برابر ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے اپنے غلام کو حد لگانے کے لیے (ایسے کام پر) مارا جو اس نے نہیں کیا یا اسے طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔''

[٤٣٠٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ، أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ: «حَدًّا لَّمْ يَأْتِهِ»، وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: «مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ.

[4300] وکیع اور عبدالرحمان (بن مہدی) دونوں نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے فراس سے شعبہ اور ابوعوانہ کی سند کے ساتھ روایت کی، ابن مہدی نے اپنی حدیث میں حد کا ذکر کیا ہے اور وکیع کی حدیث میں ہے: ''جس نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا۔'' انھوں نے حد کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٣٠١] ٣١-(١٦٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ، ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ، فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي، فَدَعَاهُ وَدَعَانِي، ثُمَّ قَالَ: امْتَثِلْ مِنْهُ، فَعَفَا، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ، عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ، فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْتِقُوهَا» قَالُوا: لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا، قَالَ: «فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا، فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا، فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَا».

[4301] معاویہ بن سوید (بن مُقَرِّن) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا اور بھاگ گیا، پھر میں ظہر سے تھوڑی دیر پہلے آیا اور اپنے والد کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے اسے اور مجھے بلایا، پھر (غلام سے) کہا: اس سے پورا بدلہ لے لو تو اس نے معاف کر دیا۔ پھر انھوں (میرے والد) نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم بنی مقرن کے پاس صرف ایک خادمہ تھی، ہم میں سے کسی نے اسے طمانچہ مار دیا، نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو۔'' لوگوں نے کہا: ان کے پاس اس کے علاوہ اور خادم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (فی الحال) اس سے خدمت لیں، جب اس سے بے نیاز ہو جائیں (دوسرا انتظام ہو جائے) تو اس کا راستہ چھوڑ دیں (اسے آزاد کر دیں۔)''

[٤٣٠٢] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ: عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِي مُقَرِّنٍ، مَّا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ، لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا.

[4302] ابن ادریس نے ہمیں حصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے ہلال بن یساف سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک بوڑھے نے جلدی کی اور اپنے خادم کو طمانچہ دے مارا، تو حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمھیں اس کے شریف چہرے کے سوا اور کوئی جگہ نہ ملی؟ میں نے اپنے آپ کو مقرِّن کے بیٹوں میں سے ساتواں بیٹا پایا، ہمارے پاس صرف ایک خادمہ تھی، ہم میں سے سب سے چھوٹے نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کو آزاد کر دینے کا حکم دیا۔

[٤٣٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ،

[4303] ابن ابی عدی نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حصین سے اور انھوں نے ہلال بن یساف سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے بھائی سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر میں کپڑا بیچا کرتے تھے، ایک لونڈی (گھر سے) باہر نکلی اور ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس

فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنَّا كَلِمَةً، فَلَطَمَهَا، فَغَضِبَ سُوَيْدٌ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

نے اسے طمانچہ دے مارا، اس پر سوید رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے...... اس کے بعد ابن ادریس کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٣٠٤] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: شُعْبَةُ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ؛ أَنَّ جَارِيَةً لَّهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ، فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِّي، مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ، فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُّعْتِقَهُ.

[4304] عبدالصمد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھ سے محمد بن منکدر نے کہا: تمھارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: شعبہ۔ تو محمد نے کہا: مجھے ابوشعبہ عراقی (مولیٰ سوید بن مقرن) نے سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ ان کی لونڈی کو کسی انسان نے تھپڑ مارا تو سوید رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ چہرہ حرمت والا (ہوتا) ہے اور کہا: میں نے خود کو، اور میں اپنے بھائیوں میں ساتواں تھا، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں دیکھا اور ہمارے پاس سوائے ایک کے کوئی اور خادم نہ تھا۔ ہم میں سے کسی نے عمداً اسے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔

[٤٣٠٥] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ؟ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ.

[4305] وہب بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی کہ محمد بن منکدر نے مجھ سے پوچھا: تمھارا نام کیا ہے؟ آگے عبدالصمد کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٤٣٠٦] ٣٤-(١٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِّي بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِي: «اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ!» فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ: فَلَمَّا دَنَا مِنِّي، إِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَقُولُ: «اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ! اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ!» قَالَ: فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي، فَقَالَ: «اِعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ!

[4306] عبدالواحد بن زیاد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم تیمی سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک تیمی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: ''ابومسعود! جان لو۔'' میں غصے کی وجہ سے آواز نہ پہچان سکا، کہا: جب وہ (کہنے والے) میرے قریب پہنچے تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے، آپ فرما رہے تھے: ''ابومسعود! جان لو، ابومسعود! جان لو۔'' کہا: میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا پھینک دیا، تو آپ نے فرمایا: ''ابومسعود! جان لو۔ اس غلام پر تمھیں

أَنَّ اللهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ» قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

جتنا اختیار ہے اس کی نسبت اللہ تم پر زیادہ اختیار رکھتا ہے۔" کہا: تو میں نے کہا: اس کے بعد میں کسی غلام کو کبھی نہیں ماروں گا۔

[٤٣٠٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّهُوَ الْمَعْمَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: فَسَقَطَ مِنْ يَّدِي السَّوْطُ، مِنْ هَيْبَتِهِ.

[4307] جریر، سفیان اور ابوعوانہ سب نے اعمش سے عبدالواحد کی (سابقہ) سند کے ساتھ اس کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر جریر کی حدیث میں ہے: آپ کی ہیبت کی وجہ سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔

[٤٣٠٨] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِّي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: «اِعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ! لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ» فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللهِ، فَقَالَ: «أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ، لَلَفَحَتْكَ النَّارُ، أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ».

[4308] ابومعاویہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم تیمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اپنے غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: "ابومسعود! جان لو، اس پر تمھارا جتنا اختیار ہے، اس کی نسبت اللہ تم پر زیادہ اختیار رکھتا ہے۔" میں مڑا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "دیکھو! اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمھیں آگ جھلساتی یا تمھیں آگ چھوتی۔"

[٤٣٠٩] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

[4309] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے سلیمان سے، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے تو اس نے اعوذ باللہ (میں تمھاری مار سے

أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ، فَقَالَ: أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ، فَتَرَكَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ» قَالَ: فَأَعْتَقَهُ.

اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) کہنا شروع کر دیا۔ کہا: تو (وہ اس کی بات کی طرف متوجہ نہ ہو پائے اور) اسے مارتے رہے۔ پھر اس نے کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کی پناہ میں آتا ہوں تو (انھیں اندازہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں) انھوں نے اسے چھوڑ دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ تم پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے جتنا تم اس پر رکھتے ہو۔'' کہا: تو انھوں نے اسے آزاد کر دیا۔

[٤٣١٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ: أَعُوذُ بِاللهِ، أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ.

[4310] محمد بن جعفر نے ہمیں شعبہ سے، اسی سند کے ساتھ خبر دی اور انھوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں'' (اور) ''اللہ کے رسول ﷺ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنٰى) (التحفة ١٤)

باب: 9- اس کے بارے میں سخت وعید جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی

[٤٣١١] ٣٧-(١٦٦٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ».

[4311] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن ابی نعم سے سنا (کہا:) مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی اسے قیامت کے دن حد لگائی جائے گی، الا یہ کہ وہ (غلام) ویسا ہو جیسا اس نے کہا ہے۔''

[٤٣١٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، كِلَاهُمَا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، نَبِيَّ التَّوْبَةِ.

[4312] وکیع اور اسحاق بن یوسف ازرق دونوں نے فضیل بن غزوان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ان دونوں کی حدیث میں ہے: میں نے ابو القاسم نبی توبہ ﷺ سے سنا۔

فائدہ: توبہ کا لغوی معنی رجوع ہے۔ نبی اکرم ﷺ اللہ کی طرف سے یہ بتانے کے لیے مبعوث کیے گئے کہ اللہ چاہتا ہے: انسان باطل سے حق کی طرف اور گناہوں سے استغفار کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ إِطْعَامِ الْمَمْلُوكِ مِمَّا يَأْكُلُ، وَإِلْبَاسِهِ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ) (التحفة ١٥)

باب: 10- غلام کو وہی کھلانا جو وہ (مالک خود) کھائے اور وہی پہنانا جو وہ (خود) پہنے اور اس پر ایسی ذمہ داری نہ ڈالے جو اس کے بس میں نہ ہو

[٤٣١٣] ٣٨-(١٦٦١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَّعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَّوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ إِخْوَانِي كَلَامٌ، وَّكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً، فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَأَطْعِمُوهُمْ مِّمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِّمَّا تَلْبَسُونَ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ».

[4313] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے معرور بن سوید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم ربذہ (کے مقام) میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ہاں سے گزرے، ان (کے جسم) پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام (کے جسم) پر بھی ویسی ہی چادر تھی۔ تو ہم نے کہا: ابوذر! اگر آپ ان دونوں (چادروں) کو اکٹھا کر لیتے تو یہ ایک حلہ بن جاتا۔ انھوں نے کہا: میرے اور میرے کسی (مسلمان) بھائی کے درمیان تلخ کلامی ہوئی، اس کی ماں عجمی تھی، میں نے اسے اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی تو اس نے نبی ﷺ کے پاس میری شکایت کر دی، میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے فرمایا: ''ابوذر! تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں جاہلیت (کی عادت موجود) ہے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! جو دوسروں کو برا بھلا کہتا ہے وہ اس کے ماں اور باپ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ابوذر! تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت ہے، وہ (چاہے کنیز زادے ہوں یا غلام یا غلام زادے) تمھارے بھائی ہیں، اللہ نے انھیں تمھارے ماتحت کیا ہے، تم انھیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور ان پر ایسے کام کی ذمہ داری نہ ڈالو جو ان کے بس سے باہر ہو، اگر ان پر (مشکل کام کی) ذمہ داری ڈالو تو ان کی اعانت کرو۔''

فائدہ: شارحین کے مطابق حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی یہ تلخ کلامی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ انھوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

یاابن السوداء (کالی عورت کا بیٹا) کہا تھا۔

[٤٣١٤] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَّأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ» قَالَ: قُلْتُ: عَلٰى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «نَعَمْ، عَلٰى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ»، وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى: «فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ»، وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: «فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ»، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «فَلْيَبِعْهُ» وَلَا: «فَلْيُعِنْهُ»، اِنْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ: «وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ».

[4314] زہیر، ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، زہیر اور ابومعاویہ کی حدیث میں آپ کے فرمان: ''تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت ہے'' کے بعد یہ اضافہ ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: بڑھاپے کی اس گھڑی کے باوجود بھی (جاہلیت کی عادت باقی ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' ابومعاویہ کی روایت میں ہے: ''ہاں، تمھارے بڑھاپے کی اس گھڑی کے باوجود بھی'' عیسیٰ کی حدیث میں ہے: ''اگر وہ اس پر ایسی ذمہ داری ڈال دے جو اس کی طاقت سے باہر ہے تو (بہتر ہے) اسے بیچ دے۔'' (غلام پر ظلم کے گناہ سے بچ جائے۔) زہیر کی حدیث میں ہے: ''تو وہ اس (کام) میں اس کی اعانت کرے۔'' ابومعاویہ کی حدیث میں ''وہ اسے بیچ دے'' اور ''وہ اس کی اعانت کرے'' کے الفاظ نہیں ہیں اور ان کی حدیث آپ کے فرمان: ''اس پر ایسی ذمہ داری نہ ڈالے جو اس کے بس سے باہر ہو'' پر ختم ہو گئی۔

[٤٣١٥] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَّاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَّعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ، قَالَ: فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ، فَلْيُطْعِمْهُ

[4315] واصل احدب نے معرور بن سوید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا کہ ان (کے جسم) پر (آدھا) حلہ تھا اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کا (آدھا) حلہ تھا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا، کہا: تو انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں انھوں نے ایک آدمی کو برا بھلا کہا اور اسے اس کی ماں (کے عجمی ہونے) کی (بنا پر) عار دلائی، کہا: تو وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت (کی خو) ہے، وہ تمھارے بھائی اور خدمت گزار ہیں، اللہ نے انھیں تمھارے ماتحت کیا ہے، تو جس کا بھائی اس کے

مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ».

ماتحت ہو وہ اسے اسی کھانے میں سے کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان کے ذمے ایسا کام نہ لگاؤ جو ان کے بس سے باہر ہو اور اگر تم ان کے ذمے لگاؤ تو اس پر ان کی اعانت کرو۔''

فائدہ: حُلّہ اصل میں نئے کپڑے کو کہتے ہیں۔ نیا کپڑا عموماً جوڑے (دو چادروں) کی صورت میں استعمال کیا جاتا تھا، اس لیے اسے حلہ کہا جانے لگا۔ اگر اصل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترجمہ کیا جائے تو یہ ہوگا ان کے جسم پر نیا کپڑا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی اسی جیسا نیا کپڑا تھا۔ اگر حلّے کو جوڑے کے معنی میں لیا جائے، جس طرح اس باب کی پہلی حدیث میں ہے تو اس حدیث میں ایک قسم کی دو چادروں کو اگرچہ الگ الگ انسانوں نے پہنا ہوا تھا، لیکن وہ جوڑا بنتا تھا۔ اس کا ایک حصہ مالک کے جسم پر تھا اور دوسرا غلام کے جسم پر۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کو جوڑے کے حصے ہونے کی بنا پر مجازاً جوڑا کہہ دیا گیا ہے۔

[٤٣١٦] ٤١-(١٦٦٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، عَنِ الْعَجْلَانِ مَوْلَى فَاطِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ».

[4316] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''طعام اور لباس غلام کا حق ہے اور اس پر کام کی اتنی ذمہ داری نہ ڈالی جائے جو اس کے بس میں نہ ہو۔''

[٤٣١٧] ٤٢-(١٦٦٣) حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ، وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ، فَلْيَأْكُلْ، فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا، فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ» قَالَ دَاوُدُ: يَعْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ.

[4317] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرے، پھر اس کے سامنے پیش کرے اور اسی نے (آگ کی) تپش اور دھواں برداشت کیا ہے تو وہ اسے اپنے ساتھ بٹھائے اور وہ (غلام بھی اس کے ساتھ) کھائے اور اگر کھانا بہت سے لوگوں نے کھا لیا ہو، (یعنی) کم ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے (ضرور) دے۔''

(المعجم ١١) - (بَابُ ثَوَابِ الْعَبْدِ وَأَجْرِهِ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ) (التحفة ١٦)

باب: 11- غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھے طریقے سے اللہ کی بندگی کرے تو اس کا اجر و ثواب

[٤٣١٨] ٤٣-(١٦٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4318] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت

يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ».

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھی طرح اللہ کی بندگی کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔''

[٤٣١٩] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، جَمِيعًا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[4319] عبید اللہ اور اسامہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے امام مالک کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٣٢٠] ٤٤-(١٦٦٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ»، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالْحَجُّ، وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ.

[4320] ابوطاہر اور حرملہ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے سعید بن مسیّب سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی طرح ذمہ داریاں نبھانے والے کسی کے مملوک (غلام) کے لیے دو اجر ہیں۔'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے! اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور اپنی والدہ کی خدمت (جیسے کام) نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ میں مروں تو غلام ہوں۔

قَالَ: وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتّٰى مَاتَتْ أُمُّهُ، لِصُحْبَتِهَا.

(سعید بن مسیّب نے) کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کی وفات تک ان کے ساتھ رہنے (اور خدمت کرنے) کی بنا پر حج نہیں کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ: «لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ.

ابوطاہر نے اپنی حدیث میں ''اچھی طرح ذمہ داریاں نبھانے والا ''عَبد'' (غلام) کہا، ''مملوک'' نہیں کہا۔

[٤٣٢١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ.

[4321] ابوصفوان اموی نے ہمیں حدیث بیان کی (کہا:) مجھے یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، انھوں نے ''ہمیں یہ بات پہنچی'' اور اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٤٣٢٢] ٤٥-(١٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، كَانَ لَهُ أَجْرَانِ» قَالَ: فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا، فَقَالَ كَعْبٌ: لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ، وَلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ.

[4322] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام اللہ کا حق اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔'' کہا: میں نے یہ حدیث کعب کو سنائی تو کعب نے کہا: نہ اس (غلام) کا حساب ہوگا نہ ہی کم مال والے مومن کا حساب ہوگا۔

[٤٣٢٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4323] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٣٢٤] ٤٦-(١٦٦٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفّٰى، يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ، نِعِمَّا لَهُ».

[4324] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی غلام کا اس حال میں فوت ہو جانا کیا خوب ہے کہ وہ اللہ کی بندگی اور اپنے آقا کی خدمت اچھے طریقے سے کر رہا تھا! اس کے لیے کیا خوب ہے یہ (زندگی)!''

(المعجم ١٢) - (بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ) (التحفة ١٧)

باب: 12- جس شخص نے ایک (مشترکہ) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا

[٤٣٢٥] ٤٧-(١٥٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ

[4325] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی (مشترکہ) غلام (کی ملکیت میں)

شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، فَأُعْطِيَ شُرَكَاءُهُ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». [راجع: ٣٧٧٠]

سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے تو اس کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی اور اس کے شریکوں کو ان کے حصے دیے جائیں گے اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا ورنہ وہ اتنا ہی آزاد رہے گا جتنا پہلے ہو گیا ہے۔"

[٤٣٢٦] ٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ مِنْ مَّمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

[4326] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی غلام (کی ملکیت میں) سے اپنا حصہ آزاد کیا، اگر اس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہے تو اس کی پوری آزادی اس پر (لازم) ہے۔ اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو وہ جتنا آزاد ہو چکا تھا اتنا ہی آزاد رہے گا۔"

[٤٣٢٧] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَّهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَّإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

[4327] جریر بن حازم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مولیٰ نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی (مشترکہ) غلام (کی ملکیت میں) سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنی مقدار میں مال ہے جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہے، تو اس کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی (اور شریک کو اس کا حصہ ادا کر کے غلام اس کی طرف سے آزاد کیا جائے گا۔) ورنہ وہ جتنا آزاد ہو چکا تھا اتنا ہی آزاد رہے گا۔"

[٤٣٢٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ -؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ:

[4328] لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید، ایوب، اسماعیل بن امیہ، ابن ابی ذئب اور اسامہ بن زید سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، ایوب اور یحییٰ بن سعید کی حدیث کے سوا ان میں سے کسی کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: "اور اگر اس کے پاس مال نہیں تو وہ جتنا آزاد ہو چکا تھا اتنا ہی آزاد رہے گا۔" اور انھی دونوں نے یہ جملہ کہا اور ان دونوں (ایوب اور یحییٰ) نے یہ بھی کہا: ہمیں معلوم نہیں ہے کہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ: «وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ» إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ، وَقَالَا: لَا نَدْرِي، أَهُوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِّنْ قِبَلِهِ؟ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

یہ حدیث کا حصہ ہے یا نافع نے اپنی طرف سے کہا ہے۔ اور لیث بن سعد کی حدیث کے سوا ان میں سے کسی کی روایت میں سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ (میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٤٣٢٩] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ، قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، لَّا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا».

[4329] عمرو نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے اور کسی دوسرے کے درمیان مشترک غلام کو آزاد کیا تو کمی بیشی کے بغیر اس کے مال میں سے (غلام کی) منصفانہ قیمت لگائی جائے گی، پھر اگر وہ خوش حال ہوا تو وہ اس کے مال سے اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔''

[٤٣٣٠] ٥١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ، عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ، إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ».

[4330] زہری نے سالم سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی غلام (کی ملکیت میں) سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کا باقی حصہ بھی اس کے مال سے آزاد ہوگا، بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے۔''

[٤٣٣١] ٥٢-(١٥٠٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ: «يَضْمَنُ». [راجع: ٣٧٧٢]

[4331] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے دو آدمیوں کے مشترکہ غلام کے بارے میں جن میں سے ایک (اپنا حصہ) آزاد کر دیتا ہے، فرمایا: ''وہ (دوسرے کا) ضامن ہے۔ (کہ اس کے حصے کی قیمت اسے مل جائے گی۔)''

[٤٣٣٢] ٥٣-(١٥٠٣) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِّنْ مَّمْلُوكٍ، فَهُوَ حُرٌّ مِّنْ مَّالِهِ». [راجع: ٣٧٧٣]

[4332] عبیداللہ کے والد معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے غلام (کی ملکیت) میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ اسی کے مال سے (پورا) آزاد ہو جائے گا۔''

[٤٣٣٣] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

[4333] اسماعیل بن ابراہیم نے ابن ابی عروبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے غلام (کی ملکیت) میں سے اپنا حصہ آزاد کیا، اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کی (پوری) آزادی اسی کے مال کے ذریعے سے ہوگی اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو کسی جبری مشقت میں ڈالے بغیر اس غلام سے (بقیہ قیمت کی ادائیگی کے لیے) کام کروایا جائے گا۔''

[٤٣٣٤] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى: «ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

[4334] علی بن مسہر، محمد بن بشر اور عیسیٰ بن یونس سب نے ابن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور عیسیٰ کی حدیث میں ہے: ''اسے کسی مشقت میں ڈالے بغیر، اس شخص کے حصے (کی ادائیگی) کے لیے کام لیا جائے گا جس نے آزاد نہیں کیا۔''

[٤٣٣٥] ٥٦-(١٦٦٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً، وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

[4335] اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابومہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے اور اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی مال نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں بلوایا اور تین گروہوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا، اس کے بعد دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی برقرار رکھا اور آپ نے اسے سرزنش کی۔

[٤٣٣٦] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنِ الثَّقَفِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ، فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ.

[4336] حماد اور (عبدالوہاب) ثقفی دونوں نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، حماد کی حدیث ابن علیہ کی حدیث کی طرح ہے اور ثقفی کی حدیث میں ہے: انصار کے ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت وصیت کی اور چھ غلام آزاد کر دیے۔

[٤٣٣٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ.

[4337] یزید بن زریع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابن علیہ اور حماد کی حدیث کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ) (التحفة ١٨)

باب: 13- ایسے غلام کو بیچنے کا جواز جسے مالک کی موت کے بعد آزادی ملنی تھی

[٤٣٣٨] ٥٨-(٩٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي

[3438] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انصار میں سے

ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ، لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ.

ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام کو آزاد قرار دیا، اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اس (غلام) کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' اسے نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا تو آپ نے وہ (رقم) اس آدمی کے حوالے کر دی۔

قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَّاتَ عَامَ أَوَّلَ. [راجع: ٢٣١٣]

عمرو نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: وہ قبطی غلام تھا (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی امارت کے) پہلے سال فوت ہوا۔ (اپنی موت کے بعد غلام کو آزاد کرنے والے کو ایک تہائی سے زیادہ ترکے میں وصیت کا اختیار ہی نہ تھا۔)

[٤٣٣٩] ٥٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَّقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَّهُ لَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[4339] سفیان بن عیینہ نے کہا: عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: انصار کے ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام کے آزاد ہونے کی وصیت کی، کہا: اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فروخت کر دیا۔

قَالَ جَابِرٌ: فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ، عَبْدًا قِبْطِيًّا مَّاتَ عَامَ أَوَّلَ، فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے ابن نحام نے خریدا، وہ قبطی غلام تھا، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی امارت کے پہلے سال فوت ہوا۔

[٤٣٤٠] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ، نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

[4340] لیث بن سعد نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مدبر (مالک کی موت کے بعد آزاد ہونے والے غلام) کے بارے میں عمرو بن دینار سے روایت کردہ حماد کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٤٣٤١] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ

[4341] عبدالمجید بن سہیل اور حسین بن ذکوان معلم نے عطاء سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

ابْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَّطَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَّأَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَّابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ.

اسی طرح مطر بن طہمان الوراق نے عطاء بن ابی رباح، ابوزبیر اور عمرو بن دینار سے روایت کی کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے انھیں مدبَّر کی بیع کے بارے میں حدیث بیان کی، ان سب (عطاء، ابوزبیر اور عمرو) نے کہا: انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ سے اس حدیث کے ہم معنی روایت کی جو حماد اور ابن عیینہ نے عمرو سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔
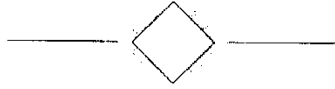
ارشاد باری تعالیٰ

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسۡعَوۡنَ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوۡ يُصَلَّبُوٓاْ أَوۡ تُقَطَّعَ أَيۡدِيهِمۡ وَأَرۡجُلُهُم مِّنۡ خِلَٰفٍ أَوۡ يُنفَوۡاْ مِنَ ٱلۡأَرۡضِۚ ذَٰلِكَ لَهُمۡ خِزۡيٞ فِي ٱلدُّنۡيَاۖ وَلَهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

’’ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں، یہی ہے کہ انھیں بری طرح قتل کیا جائے، یا انھیں بری طرح سولی دی جائے، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے بری طرح کاٹے جائیں، یا انھیں اس سرزمین سے نکال دیا جائے۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔‘‘

(المائدة 5:33)

تعارف کتاب القسامہ

کسی مقتول کی لاش کسی علاقے میں پائی جائے اور قاتل کے بارے میں واضح شہادت موجود نہ ہو تو قتل کی ذمہ داری کے تعین کے لیے مقتول کے ورثاء پچاس اجتماعی قسمیں کھا سکتے ہیں۔ اگر وہ قسمیں نہ کھائیں تو جن کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے وہ پچاس اجتماعی قسمیں کھا کر ذمہ داری سے بری ہو سکتے ہیں۔ ان اجتماعی قسموں کو اور بعض لوگوں کے بقول قسمیں کھانے والوں کو اور بعض کے نزدیک اجتماعی قسم کھانے کے اس عمل کو قسامہ کہا جاتا ہے۔

یہ دستور جاہلی دور سے چلا آرہا تھا۔ لوگ اندھے قتل میں، حصولِ انصاف کے اس طریقے کو قبول کرتے تھے، اس میں عدل و انصاف کے تقاضے بھی پامال نہ ہوتے تھے بلکہ مقتول کے ورثاء کی دادرسی کی صورت نکل سکتی تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس طریق کار کو برقرار رکھا۔ آپ کے عہد مبارک میں اگرچہ عملاً اجتماعی قسموں کی نوبت نہ آئی، لیکن خلفاء کے عہد میں اس طریق کار پر عمل بھی ہوا۔ اگر دیکھا جائے تو اسے کسی حد تک جرگے سے ملتا جلتا طریقہ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے ورثاء کو قسامہ کے جس طریق کار کی پیش کش فرمائی، اس میں ہر پہلو سے احتیاط اور عدل کا قیام مقدم ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب عبداللہ بن سہل بن زید انصاری کے خیبر میں، یہود کی آبادیوں کے پاس، قتل ہو جانے کا معاملہ پیش کیا گیا تو قوی شبہ یہود پر تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے بھائی اور دیگر عزیزوں سے پوچھا: ''تم لوگوں کے پاس کوئی گواہ یا شہادت ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ (بخاری، حدیث: 6898) آپ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاؤ گے کہ اس کو فلاں نے قتل کیا ہے تو اسے تمھارے سپرد کر دیا جائے؟'' بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: ''یا تم اپنے ساتھی کے خون (بہا) کے حقدار ہو جاؤ؟'' تو انھوں نے کہا: ہم نے قتل ہوتے نہیں دیکھا تو قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہود (جو قتل کے ارتکاب کا انکار کر رہے تھے) پچاس قسمیں کھائیں گے اور تمھیں قسم کھانے کے التزام یا اہتمام سے بری کر دیں گے۔'' مقتول کے گھر والوں کو یہ بھی قبول نہ تھا، انھوں نے کہا: وہ تو اس سے بھی بڑی باتوں کی جرأت کرتے ہیں، بعض روایات میں ہے: وہ جھوٹی قسمیں کھا لیں گے اور بعد میں کفارے دے دیں گے۔ قسامہ سے چونکہ مسئلے کا ایسا حل نہ نکل رہا تھا جس سے مقتول کے اعزہ کی داد رسی ہو سکے تو رسول اللہ ﷺ نے کمال رحمت سے مقتول کا خون بہا، سو اونٹ، ورثاء کو اپنی طرف سے ادا کر دیے۔

قسامہ، دادرسی اور مصالح انسانی کے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ صحابہ، تابعین، حجاز، شام، عراق کے اکثر ائمہ، علماء اور سلف ضرورت کے وقت قسامہ پر عمل کرنے کے قائل ہیں۔ دوسری طرف کچھ اہل علم جن میں حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نمایاں ہیں، اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ قسامہ کی بنیاد پر قصاص میں

کسی کو قتل کرنے کے قائل نہ تھے۔ اس اختلاف کے حوالے سے یہ بات اہم ہے کہ فقہائے حجاز کی اکثریت اور زہری، ربیعہ، ابوزناد، لیث، اوزاعی، اسحاق، ابوثور اور داود کے علاوہ امام مالک، امام شافعی (ایک قول کے مطابق) اور امام احمد رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں کہ اگر تمام شرائط پوری ہو جائیں تو جس کے بارے میں شرائط پوری ہوں اسے قصاص میں قتل کیا جاسکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات جو صرف دیت کے قائل ہیں ان کا استدلال رسول اللہ ﷺ کے ان الفاظ سے ہے: ''یہود اس کی دیت دیں گے یا جنگ کے لیے تیار ہوں گے۔'' (حدیث: 4349) جو قصاص کے بھی قائل ہیں ان کا استدلال آپ ﷺ کے ان الفاظ سے ہے: ''تم میں سے پچاس آدمی ان میں سے ایک آدمی پر قسمیں کھائیں گے تو وہ اپنی رسی سمیت جس میں وہ بندھا ہوگا، تمھارے حوالے کر دیا جائے گا۔'' (حدیث: 4343) ''حوالے کر دیا جائے گا'' کا فوری طور پر ذہن میں آنے والا معنی یہی ہے کہ اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن یہ مفہوم بھی لیا جاسکتا ہے کہ وہ دیت کی ادائیگی تک بطور ضمانت مقتول کے خاندان کے پاس رہے گا۔ امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں لکھا ہے: میں نے عبیداللہ بن عمر العمری سے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ کبھی رسول اللہ ﷺ نے قسامہ کی بنیاد پر قصاص دلوایا؟ کہا: نہیں۔ میں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے؟ کہا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے؟ کہا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر تم لوگ کس طرح اس کی جرأت کرتے ہو؟ معروف تابعی ابوقلابہ رحمہ اللہ نے بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے، قسامہ کی بنیاد پر قصاص میں قتل کرنے کے خلاف زوردار دلائل دیے۔ یہ حدیث صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب القسامہ میں بیان ہوئی ہے۔ (مزید تفصیلات اور اختلافات کے حوالے سے دلائل کے لیے فتح الباري: 12/ 288-298 کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔)

معاملہ چاہے ایک اندھے قتل کا ہو، کوئی ذمہ دار معاشرہ مقتول کے خون کو رائگاں قرار دینا گوارا نہیں کر سکتا۔ اس صورت میں قسامہ کا طریقہ ہی ذمہ داری کے تعین اور مقتول کے خاندان کی دادرسی کا معقول ترین دستیاب طریقہ ہے، کسی برادری یا بستی کے لوگوں کے خلاف ظاہری قرائن موجود ہوں لیکن قطعی شہادت موجود نہ ہو تو اس صورت میں ان لوگوں میں پچاس قابل اعتماد لوگوں سے قسم لینے کا طریقہ ہی مناسب ترین دستیاب طریقہ ہے۔ اگر کسی برادری یا آبادی کے پچاس قابل اعتبار لوگوں کو قسم کے لیے بلایا جائے تو اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ اگر ان میں سے کسی بھی شخص کو اپنی برادری اور اپنے محلے کے لوگوں میں سے کسی پر بھی شک ہو تو وہ اس بات کی قسم نہ کھائے کہ اسے قاتل کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ ہاں اگر کوئی معاشرہ اس حد تک گر چکا ہو کہ اس میں دو فیصد لوگ بھی سچ کہنے والے یا کم از کم جھوٹی قسم سے احتراز کرنے والے موجود نہ ہوں تو ایسے معاشرے، برادری یا آبادی سے نپٹنے کے لیے فطرت کے دوسرے قوانین موجود ہیں۔

یہ سب انتظامات انسانی جان کی حرمت کو یقینی بنانے کے لیے ہیں۔ اپنی ترتیب کو آگے بڑھاتے ہوئے، قسامہ کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے قتل و غارت اور ڈاکہ زنی کے مجرموں اور دائرۂ اسلام سے خارج ہونے والوں کی سزا کے بارے میں احادیث بیان کیں۔ ایسے مجرم کسی ایک قتل کے مرتکب نہیں ہوتے بلکہ معمولی مالی فائدے کے لیے بہت سے لوگوں کو انتہائی ظالمانہ طریقوں سے تباہ و ہلاک کرتے ہیں۔ یہ لوگ اس نظام ہی کے منکر اور دشمن ہوتے ہیں جو انسانی جانوں کے تحفظ کا بنیادی ذریعہ ہوتا ہے۔ ایک مرتد ان تمام حرمتوں کا منکر ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے انسانیت کے تحفظ کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔ ان کی سزا بھی ان کے جرائم کی

سنگینی کے مطابق ہے۔

پھر بے گناہ انسانی جان یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی سزا کا ذکر ہے جو قصاص یا دیت کی صورت میں ہوتی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے ان اسباب کے حوالے سے بھی احادیث بیان کی ہیں جن کی وجہ سے کسی انسان کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ ان کے علاوہ سب کی جانوں کو تحفظ حاصل ہے۔ اس کے بعد یہ بیان کیا گیا ہے کہ آخرت میں بھی سب سے پہلے خون کے حوالے سے محاسبہ اور حق رسی اور سزا کا اہتمام ہوگا۔

انسانی جان کے ساتھ ساتھ اس کی عزت اور اس کے مال کو بھی حرمت حاصل ہے، اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے خطبۂ حجۃ الوداع کے ذریعے سے واضح کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابھی پیدا نہ ہونے والے پیٹ کے بچے کی بھی دیت رکھی ہے۔ انسانی جانوں کے تحفظ کا یہ ایک مکمل نظام ہے جو اللہ کی طرف سے انسانوں کو عطا کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٢٨ - كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

قتل کی ذمہ داری کے تعین کے لیے اجتماعی قسموں، لوٹ مار کرنے والوں (کی سزا)، قصاص اور دیت کے مسائل

(المعجم ١) - (بَابُ الْقَسَامَةِ) (التحفة ١)

باب: 1- قتل کی ذمہ داری کے تعین کے لیے اجتماعی قسمیں

[٤٣٤٢] ١-(١٦٦٩) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ-، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ - قَالَ يَحْيٰى: وَحَسِبْتُ قَالَ - وَعَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ، حَتّٰى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ، ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا، فَدَفَنَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، وَّكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَبِّرْ» - الْكُبْرَ فِي السِّنِّ - فَصَمَتَ، وَتَكَلَّمَ

[4342] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے بشیر بن یسار سے اور انھوں نے حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید (مدینہ سے) نکلے یہاں تک کہ جب خیبر میں پہنچے تو وہاں کسی جگہ الگ الگ ہو گئے، پھر (یہ ہوتا ہے کہ) اچانک محیصہ، عبداللہ بن سہل کو مقتول پاتے ہیں۔ انھوں نے اسے دفن کیا، پھر وہ خود، حویصہ بن مسعود اور (مقتول کا حقیقی بھائی) عبدالرحمان بن سہل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ (عبدالرحمان) سب سے کم عمر تھا، چنانچہ عبدالرحمان اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے بات کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''بڑے کو اس کا مقام دو،'' یعنی عمر میں بڑے کو، تو وہ خاموش ہو گیا، اس کے دونوں ساتھیوں نے بات کی اور ان کے ساتھ اس نے بھی بات کی، انھوں نے

صَاحِبَاهُ، وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِاللهِ بْنِ سَهْلٍ، فَقَالَ لَهُمْ: «أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ؟» - أَوْ قَاتِلَكُمْ - قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا؟» قَالُوا: وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطٰى عَقْلَهُ.

رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن سہل کے قتل کی بات بتائی تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم پچاس قسمیں کھاؤ گے، پھر اپنے ساتھی (کے بدلے خون بہا)۔ یا (فرمایا:) بدلے میں اپنے قاتل (سے دیت یا قصاص لینے)۔ کے حقدار بنو گے؟'' انھوں نے جواب دیا: ہم قسمیں کیسے کھائیں جبکہ ہم نے دیکھا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تمھیں (ان کے خلاف تمھارے مطالبے کے حق سے) الگ کر دیں گے۔'' انھوں نے کہا: ہم کافر لوگوں کی قسمیں کیونکر قبول کریں؟ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ صورت حال دیکھی آپ نے (اپنی طرف سے) اس کی دیت ادا کی۔

[٤٣٤٣] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ مُحَيِّصَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَّعَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ، فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ، فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ، وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَبِّرِ الْكُبْرَ» أَوْ قَالَ: «لِيَبْدَإِ الْأَكْبَرُ» فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ؟» قَالُوا: أَمْرٌ لَّمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟ قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ، قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ.

[4343] حماد بن زید نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے، انھوں نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت کی کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل خیبر کی طرف گئے اور (وہاں) کسی نخلستان میں الگ الگ ہو گئے، عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا تو ان لوگوں نے یہود پر الزام عائد کیا، چنانچہ ان کے بھائی عبدالرحمان اور دو چچازاد حویصہ اور محیصہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمان نے اپنے بھائی کے معاملے میں بات کی، وہ ان سب میں کم عمر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کو بڑا بناؤ'' یا فرمایا: ''سب سے بڑا (بات کا) آغاز کرے۔'' ان دونوں نے اپنے ساتھی کے معاملے میں گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے پچاس آدمی ان میں سے ایک آدمی پر قسمیں کھائیں گے تو وہ اپنی رسی سمیت (جس میں وہ بندھا ہوگا) تمھارے حوالے کر دیا جائے گا؟'' انھوں نے کہا: یہ ایسا معاملہ ہے جو ہم نے دیکھا نہیں، ہم کیسے حلف اٹھائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہود اپنے پچاس آدمیوں کی قسموں سے تم کو (تمھارے دعوے کے استحقاق سے) الگ کر دیں

گئے۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! (وہ تو) کافر لوگ ہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔

قَالَ سَهْلٌ: فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَّهُمْ يَوْمًا، فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا، قَالَ حَمَّادٌ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ.

سہل نے کہا: ایک دن میں ان کے باڑے میں گیا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔ حماد نے کہا: یہ یا اس کی طرح (بات کہی)۔

فائدہ: سہل ؓ نے یہ بات بیان کر کے اشارہ کیا کہ وہ اس واقعے اور متعلقہ لوگوں حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں جو اونٹ دیے تھے ان سے بھی خوب واقف ہیں۔

[٤٣٤٤] (...) وَحَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ، وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ.

[4344] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے، انھوں نے سہل بن ابی حثمہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی، اور انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت دے دی اور انھوں نے اپنی حدیث میں یہ نہیں کہا: مجھے ایک اونٹنی نے لات ماردی۔

[٤٣٤٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، جَمِيعًا، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[4345] سفیان بن عیینہ اور عبدالوہاب ثقفی نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے بشیر بن یسار سے اور انھوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انھی کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٣٤٦] ٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، وَّمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ ابْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّيْنِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، وَّأَهْلُهَا يَهُودُ، فَتَفَرَّقَا

[4346] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے بشیر بن یسار سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عبداللہ بن سہل بن زید انصاری اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری، جن کا تعلق قبیلہ بنوحارثہ سے تھا، خیبر کی طرف نکلے، ان دنوں وہاں صلح تھی، اور وہاں کے باشندے یہودی تھے، تو وہ دونوں اپنی ضرورت کے پیش نظر الگ الگ ہو گئے، بعدازاں عبداللہ بن سہل قتل ہو گئے اور کھجور کے تنے کے اردگرد

لِحَاجَتِهِمَا، فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ، فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَّقْتُولًا، فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَشٰى أَخُو الْمَقْتُولِ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَأْنَ عَبْدِ اللهِ، وَحَيْثُ قُتِلَ. فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَّهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ: «تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَّتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ؟» - أَوْ صَاحِبَكُمْ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ.

بنائے گئے پانی کے ایک گڑھے میں مقتول حالت میں ملے، ان کے ساتھی نے انھیں دفن کیا، پھر مدینہ آئے اور مقتول کے بھائی عبدالرحمان بن سہل اور (چچازاد) محیصہ اور حویصہ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ اور ان کو قتل کیے جانے کی صورت حال اور جگہ بتائی۔ بشیر کا خیال ہے اور وہ ان لوگوں سے حدیث بیان کرتے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو پایا کہ آپ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے قاتل ـ یا اپنے ساتھی ـ (سے بدلہ/دیت) کے حق دار بنو گے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! نہ ہم نے دیکھا، نہ وہاں موجود تھے۔ ان (بشیر) کا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تمھیں (اپنے دعوے کے استحقاق سے) الگ کر دیں گے۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کافر لوگوں کی قسمیں کیسے قبول کریں؟ بشیر کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا فرما دی۔

[٤٣٤٧] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمٍّ لَّهُ يُقَالُ لَهُ: مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، إِلٰى قَوْلِهِ: فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ.

[4347] ہشیم نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے بشیر بن یسار سے روایت کی کہ انصار میں سے بنوحارثہ کا ایک آدمی جسے عبداللہ بن سہل بن زید کہا جاتا تھا اور اس کا چچازاد بھائی جسے محیصہ بن مسعود بن زید کہا جاتا تھا، سفر پر روانہ ہوئے، اور انھوں نے اس قول تک، لیث کی (حدیث:4342) کی طرح حدیث بیان کی: ''رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرما دی۔''

قَالَ يَحْيٰى: فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ.

یحییٰ نے کہا: مجھے بشیر بن یسار نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سہل بن ابی حثمہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: دیت کی ان اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے باڑے میں لات ماری تھی۔

[٤٣٤٨] ٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

[4348] سعید بن عبید نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:)

بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَفَرًا مِّنْهُمُ انْطَلَقُوا إِلٰى خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّبْطِلَ دَمَهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

ہمیں بشیر بن یسار انصاری نے سہل بن ابی حثمہ انصاری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ان کو بتایا کہ ان (کے خاندان) میں سے چند لوگ خیبر کی طرف نکلے اور وہاں الگ الگ ہو گئے، بعدازاں انھوں نے اپنے ایک آدمی کو قتل کیا ہوا پایا...... اور انھوں نے (پوری) حدیث بیان کی اور اس میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا کہ اس کے خون کو رائگاں قرار دیں، چنانچہ آپ نے صدقے کے اونٹوں سے سو اونٹ اس کی دیت ادا فرما دی۔

فائدہ: کسی بے گناہ مسلمان کا خون رائگاں قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قاتل کا پتہ نہ چلے تو بھی مقتول کے ورثاء کو بیت المال سے دیت ملنی چاہیے تاکہ اس کے بعد اس کے بچے ضائع نہ ہوں۔

[٤٣٤٩] ٦-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَّقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِّجَالٍ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلٰى خَيْبَرَ، مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ، وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ، فَأَتٰى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ، وَاللهِ! قَتَلْتُمُوهُ، قَالُوا: وَاللهِ! مَا قَتَلْنَاهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ، فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ: «كَبِّرْ كَبِّرْ» - يُرِيدُ السِّنَّ - فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِمَّا أَنْ يَّدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ

[4349] ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن سہل (بن زید انصاری) نے سہل بن ابی حثمہ (انصاری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے انھیں ان کی قوم کے بڑی عمر کے لوگوں سے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ اپنی تنگدستی کی بنا پر جو انھیں لاحق ہو گئی تھی، (تجارت وغیرہ کے لیے) خیبر کی طرف نکلے، بعدازاں محیصہ آئے اور بتایا کہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے ہیں اور انھیں کسی چشمے یا پانی کے کچے کنویں (فقیر) میں پھینک دیا گیا، چنانچہ وہ یہود کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے ہی انھیں قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے انھیں قتل نہیں کیا، پھر وہ آئے حتی کہ اپنی قوم کے پاس پہنچے اور ان کو یہ بات بتائی، پھر وہ خود، ان کے بھائی حویصہ، اور وہ ان سے بڑے تھے، اور عبدالرحمان بن سہل (رسول اللہ ﷺ کے پاس) آئے، محیصہ نے گفتگو شروع کی اور وہی خیبر میں موجود تھے تو رسول اللہ ﷺ نے محیصہ سے فرمایا: "بڑے کو بات کرنے دو، بڑے کو موقع دو" آپ کی مراد عمر (میں بڑے) سے تھی، تو حویصہ نے بات کی، اس کے بعد محیصہ نے بات کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یا وہ

يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ؟» فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ، فَكَتَبُوا: إِنَّا وَاللهِ! مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ: «أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: لَيْسُوا مُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ.

تمھارے ساتھی کی دیت دیں یا پھر جنگ کا اعلان کریں۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں ان کی طرف خط لکھا، تو انھوں نے (جواباً) لکھا: اللہ کی قسم! ہم نے انھیں قتل نہیں کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمان سے فرمایا: ''کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون (کا بدلہ لینے) کے حقدار بنو گے؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''تو تمھارے سامنے یہود قسمیں کھائیں؟'' انھوں نے جواب دیا: وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کر دی، رسول اللہ ﷺ نے ایک سو اونٹنیاں ان کی طرف روانہ کیں حتی کہ ان کے گھر (باڑے) پہنچا دی گئیں۔

فَقَالَ سَهْلٌ: فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

سہل نے کہا: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

فائدہ: ''فقیر'' عربی زبان میں غریب آدمی کو بھی کہتے ہیں اور اس کنویں کو بھی جو چوڑے سے گڑھے کی صورت میں کھودا جاتا ہے۔ اس کے اندرونی حصے کو پکا نہیں کیا جاتا۔ اس کے قریب تک بعض اوقات گھومتا ہوا راستہ بنا دیا جاتا ہے، جہاں سے پانی لا کر درختوں یا پودوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔

[٤٣٥٠] ٧-(١٦٧٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَّوْلٰى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

[4350] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان بن یسار نے انصار میں سے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے قسامہ کو اسی صورت پر برقرار رکھا جس پر وہ جاہلیت میں تھی۔

[٤٣٥١] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4351] ابن جریج نے ابن شہاب سے اسی سند کے

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَقَضٰى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ.

ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: رسول اللہ ﷺ نے اس (قسامہ) کے ذریعے انصار کے لوگوں کے مابین ایک مقتول کا فیصلہ کیا جس کا دعویٰ انھوں نے یہود پر کیا تھا۔

فائدہ: اس قضیے کا اصل فیصلہ یہی تھا کہ مقتول کے پچاس ورثاء قسم کھائیں اور اگر وہ نہیں کھاتے تو ملزموں میں سے پچاس لوگ قسم کھا کر الزام سے بری ہو جائیں۔ لیکن جب یہ خدشات سامنے آئے کہ ملزم جھوٹی قسمیں کھا لیں گے اور مقتول کا خون رائگاں چلا جائے گا تو یہ ایک نیا ذیلی قضیہ تھا۔ اس کا فیصلہ یہ کیا گیا کہ بیت المال سے دیت ادا کر دی جائے۔ اور آپ ﷺ نے پوری احتیاط اور مقتول کے ورثاء کے ساتھ مواسات کا اہتمام کرتے ہوئے دیت کے اونٹ ان کے باڑے کے اندر پہنچوائے۔

[٤٣٥٢] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ نَّاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

[4352] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور سلیمان بن یسار نے انصار کے کچھ لوگوں سے خبر دی اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی جس طرح ابن جریج کی حدیث ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ حُكْمِ الْمُحَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِّينَ) (التحفة ٢)

باب:2- قتل وغارت کرنے اور مرتد ہو جانے والوں کے بارے میں (شریعت کا) حکم

[٤٣٥٣] ٩-(١٦٧١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَّحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَاجْتَوَوْهَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلٰى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا

[4353] عبدالعزیز بن صہیب اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ آئے، انھیں یہاں کی آب و ہوا ناموافق لگی (اور انھیں استسقاء ہو گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے ان (کے مطالبے پر ان سے) فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو تو صدقے کے اونٹوں کے پاس چلے جاؤ اور ان کے دودھ اور پیشاب (جسے وہ لوگ، اس طرح کی کیفیت میں اپنی صحت کا ضامن سمجھتے تھے) پیو۔ انھوں نے ایسے ہی کیا اور صحت یاب

وَأَبْوَالِهَا» فَفَعَلُوا، فَصَحُّوا، ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرِّعَاءِ فَقَتَلُوهُمْ، وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَسَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا.

ہو گئے، پھر انھوں نے چرواہوں پر حملہ کر دیا، ان کو قتل کر دیا، اسلام سے مرتد ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے (بیت المال کے) اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے (کچھ لوگوں کو) ان کے تعاقب میں روانہ کیا، انھیں (پکڑ کر) لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے، ان کی آنکھیں پھوڑ دینے کا حکم دیا اور انھیں سیاہ پتھروں والی زمین میں چھوڑ دیا حتی کہ (وہیں) مر گئے۔

[٤٣٥٤] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَّوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ؛ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ، ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ، وَسَقُمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا؟» فَقَالُوا: بَلٰى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُدْرِكُوا، فَجِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ، ثُمَّ نُبِذُوا فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوا.

[4354] ابو جعفر محمد بن صباح اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، الفاظ ابوبکر کے ہیں، کہا: ہمیں ابن علیہ نے حجاج بن ابی عثمان سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابو رجاء مولی ابی قلابہ نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عُکل (اور عرینہ) کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی، انھوں نے اس سرزمین کی آب و ہوا کو ناموافق پایا اور ان کے جسم کمزور ہو گئے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''تم ہمارے چرواہے کے ساتھ (جو رسول اللہ ﷺ کے اونٹ لے کر اسی مشترکہ چراگاہ کی طرف جا رہا تھا جہاں بیت المال کے اونٹ بھی چرتے تھے: فتح الباری:1/338) اونٹوں میں کیوں نہیں چلے جاتے تاکہ ان کا پیشاب اور دودھ پیو؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں! چنانچہ وہ نکلے، ان کا پیشاب اور دودھ پیا اور صحت یاب ہو گئے، پھر انھوں نے (رسول اللہ ﷺ کے) چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ بھی بھگا لے گئے، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے (ایک دستہ) روانہ کیا، انھیں پکڑ لیا گیا اور (مدینہ میں) لایا گیا تو آپ نے ان کے بارے میں (قرآن کی سزا پر عمل کرتے ہوئے) حکم دیا، اس پر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے، ان کی آنکھیں گرم

سلاخوں سے پھوڑ دی گئیں، پھر انھیں دھوپ میں پھینک دیا گیا حتی کہ وہ مر گئے۔

وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ: وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ، وَقَالَ: وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ.

ابن صباح نے اپنی روایت میں (طَرَدُوا کے بجائے) وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ اور (سُمِرَ کے بجائے) سُمِّرَتْ کے الفاظ کہے (معنی وہی ہے۔)

[٤٣٥٥] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ مَّوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْمٌ مِّنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلِقَاحٍ، وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ.

[4355] ایوب نے ابوقلابہ کے آزاد کردہ غلام ابورجاء سے روایت کی، کہا: ابوقلابہ نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عُکل یا عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ میں انھیں استسقاء کی بیماری لاحق ہوگئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دودھ والی اونٹنیوں کا حکم دیا (کہ ان کے لیے خاص کر دی جائیں) اور ان سے کہا کہ ان کے پیشاب اور دودھ پئیں...... آگے حجاج بن ابی عثمان کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

وَقَالَ: وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ، وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

اور کہا: ان کی آنکھیں گرم سلاخوں سے پھوڑ دی گئیں اور انھیں سیاہ پتھروں والی زمین (حرّہ) میں پھینک دیا گیا، وہ پانی مانگتے تھے تو انھیں نہیں پلایا جاتا تھا۔

[٤٣٥٦] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَّوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَقَالَ عَنْبَسَةُ: قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا وَكَذَا، فَقُلْتُ: إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَوْمٌ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَجَّاجٍ. قَالَ

[4356] ابن عون نے کہا: ہمیں ابورجاء مولیٰ ابی قلابہ نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھا تھا تو انھوں نے لوگوں سے کہا: تم قسامہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عنبسہ نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس اس طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس پر میں نے کہا: مجھے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے...... اور انھوں نے ایوب اور حجاج کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ ابوقلابہ نے کہا: جب میں فارغ ہوا تو عنبسہ نے سبحان اللہ کہا (تعجب کا اظہار کیا۔) ابوقلابہ نے کہا:

أَبُو قِلَابَةَ: فَلَمَّا فَرَغْتُ، قَالَ عَنْبَسَةُ: سُبْحَانَ اللهِ! قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَقُلْتُ: أَتَتَّهِمُنِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا، هٰكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ، يَا أَهْلَ الشَّامِ! مَا دَامَ فِيكُمْ هٰذَا أَوْ مِثْلُ هٰذَا.

اس پر میں نے کہا: اے عنبسہ! کیا تم مجھ پر (جھوٹ بولنے کا) الزام لگاتے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں، ہمیں بھی حضرت انس بن مالک ؓ نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اے اہل شام! جب تک تم میں یہ یا ان جیسے لوگ موجود ہیں، تم ہمیشہ بھلائی سے رہو گے۔

فائدہ: ابوقلابہ کی مفصل روایت کے لیے دیکھیے: صحیح بخاری، حدیث: 6899۔

[٤٣٥٧] (...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ - وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِيُّ -: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ.

[4357] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: (قبیلہ) عُکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے...... آگے انھی کی حدیث کی طرح ہے اور انھوں نے حدیث میں یہ الفاظ زائد بیان کیے: اور آپ نے (خون روکنے کے لیے) انھیں داغ نہیں دیا۔ (اس طرح وہ جلدی موت کے منہ میں چلے گئے۔)

[٤٣٥٨] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ نَفَرٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ، فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ، وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الْمُومُ - وَهُوَ الْبِرْسَامُ - ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ: وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِّنْ عِشْرِينَ، فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ، وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ أَثَرَهُمْ.

[4358] معاویہ بن قرہ نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: عرینہ کے کچھ افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وہ مسلمان ہوئے اور آپ کی بیعت کی اور مدینہ میں موم ــــ جو برسام (پھیپھڑوں کی جھلی کی سوزش کا دوسرا نام) ہے ــــ کی وبا پھیلی ہوئی تھی، پھر انھی کی حدیث کی طرح بیان کیا اور مزید کہا: آپ کے پاس انصار کے تقریباً بیس نوجوان حاضر تھے، آپ نے انھیں ان کی طرف روانہ کیا اور آپ نے ان کے ساتھ ایک کھوجی بھی روانہ کیا جو ان کے پاؤں کے نقوش کی نشاندہی کرتا تھا۔

[٤٣٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ ح:

[4359] ہمام اور سعید نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس ؓ سے روایت کی، ہمام کی حدیث میں ہے: عُرَینہ کا

وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَّفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: مِّنْ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

ایک گروہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور سعید کی حدیث میں ہے: عُکل اور عرینہ کا (گروہ آیا)...... آگے انھی کی حدیث کی طرح ہے۔

فائدہ: یہی بات درست ہے کہ ان لوگوں کا تعلق عرینہ اور عکل دونوں قبائل سے تھا۔ بیان کرنے والوں نے کبھی ایک کا، کبھی دوسرے کا، کبھی دونوں کا کہہ کر اسی بات کو بیان کیا، عمومی اندازِ بیان میں یہ رائج اور روا ہے۔

[٤٣٦٠] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْيُنَ أُولٰئِكَ، لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ.

[4360] سلیمان تیمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے (لوہے کی سلاخوں سے) ان لوگوں کی آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا کیونکہ انھوں نے بھی چرواہوں کی آنکھیں پھوڑی تھیں۔ (یہ اقدام، انتقام کے قانون کے مطابق تھا۔)

(المعجم ٣) - **(بَابُ ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ، مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثْقَلَاتِ، وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ)** (التحفة ٣)

باب:3- پتھر اور دوسری تیز دھار اور بھاری اشیاء سے قتل کرنے کی صورت میں قصاص اور عورت کے بدلے میں مرد کو قتل کرنے کا ثبوت

[٤٣٦١] ١٥-(١٦٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى أَوْضَاحٍ لَّهَا، فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا: «أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا، فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

[4361] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے زیورات (حاصل کرنے) کی خاطر مار ڈالا، اس نے اسے پتھر سے قتل کیا، کہا: وہ نبی ﷺ کے پاس لائی گئی اور اس میں زندگی کی رمق موجود تھی تو آپ ﷺ نے (ایک یہودی کا نام لیتے ہوئے) اس سے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' اس نے اپنے سر سے نہیں کا اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ نے اس سے دوسری بار (دوسرا نام لیتے ہوئے) پوچھا: تو اس نے اپنے سر سے نہیں کا اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ نے اس سے (تیسرا نام لیتے ہوئے) تیسری بار پوچھا: تو اس نے کہا: ہاں، اور اپنے سر سے اشارہ کیا، اس پر

رسول اللہ ﷺ نے اسے (ملوث یہودی کو اس کے اقرار کے بعد، حدیث: 4365) دو پتھروں کے درمیان قتل کروا دیا۔

فائدہ: یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنا فیصلہ نہ تھا، اللہ تعالیٰ کا حکم تھا جس پر آپ نے عمل درآمد کروایا۔ یہود کی شریعت میں بھی یہی سزا تھی (المائدة 45:5)۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو بھی اسی کا حکم دیا ہے: ﴿فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَيْكُمْ﴾ "پس جو تم پر زیادتی کرے تو تم اس پر زیادتی کرو، اس کی مثل جو اس نے تم پر زیادتی کی ہے۔" (البقرة 194:2)

[٤٣٦٢] (...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ: فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

[4362] خالد بن حارث اور ابن ادریس دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی اور ابن ادریس کی حدیث میں ہے: آپ ﷺ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلوا ڈالا۔ (اس طرح بھاری پتھر مارا گیا کہ اس کا سر کچلا گیا۔)

[٤٣٦٣] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَّهَا، ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلِيبِ، وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُّرْجَمَ، حَتّٰى يَمُوتَ، فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ.

[4363] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں معمر نے ایوب سے خبر دی، انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یہود کے ایک آدمی نے انصار کی ایک لڑکی کو اس کے زیورات کی خاطر قتل کر دیا، پھر اسے کنویں میں پھینک دیا، اس نے اس کا سر پتھر سے کچل دیا تھا، اسے پکڑ لیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اسے مرجانے تک پتھر مارنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے پتھر مارے گئے حتی کہ وہ مر گیا۔

[٤٣٦٤] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4364] ابن جریج نے کہا: مجھے معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٣٦٥] ١٧-(...) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ جَارِيَةً وُّجِدَ رَأْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ

[4365] قتادہ نے ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا ہوا ملا تو لوگوں نے اس سے پوچھا: تمھارے ساتھ یہ کس نے

حَجَرَيْنِ، فَسَأَلُوهَا: مَنْ صَنَعَ هٰذَا بِكِ؟ فُلَانٌ؟ فُلَانٌ؟ حَتّٰى ذَكَرُوا الْيَهُودِيَّ، فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَأَقَرَّ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

کیا؟ فلاں نے؟ فلاں نے؟ حتی کہ انھوں نے خاص (اسی) یہودی کا ذکر کیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے اعتراف کیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر پتھر سے کچل دیا جائے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الصَّائِلِ عَلٰى نَفْسِ الْإِنْسَانِ وَعُضْوِهِ، إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولُ عَلَيْهِ، فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أَوْ عُضْوَهُ، لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ)

(التحفة ٤)

باب:4- کسی انسان کی جان یا کسی عضو پر حملہ کرنے والے کو جب وہ شخص جس پر حملہ کیا گیا ہے دور دھکیلے اور اس طرح اس کی جان یا کسی عضو کو ضائع کر دے تو اس پر کوئی ذمہ داری نہیں

[٤٣٦٦] ١٨-(١٦٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ أَوِ ابْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ، فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، - وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: ثَنِيَّتَيْهِ - فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ لَا دِيَةَ لَهُ» [انظر: ٤٣٧٠]

[4366] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے زُرارہ سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: یعلی بن مُنیہ یا ابن امیہ ایک آدمی سے لڑ پڑے تو ان میں سے ایک نے دوسرے (کے ہاتھ) میں دانت گاڑ دیے، اس نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا اور اس کا سامنے والا ایک دانت نکال دیا ۔ ابن مثنیٰ نے کہا: سامنے والے دو دانت ۔ پھر وہ دونوں جھگڑا لے کر نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی (دوسرے کو) اس طرح (دانت) کاٹتا ہے جیسے سانڈ کاٹتا ہے؟ اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔''

فائدہ: مُنیہ، یعلی کی والدہ یا دادی کا نام ہے۔ ان کے والد اُمیّہ بن عبید بن ہمام تمیمی تھے۔ یعلی رضی اللہ عنہ مکی صحابی تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ جنگ تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ (حدیث:4372)

[٤٣٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ يَعْلٰى، عَنْ يَعْلٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4367] یعلی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے یعلی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٣٦٨] ١٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ، فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهُ، وَقَالَ: «أَرَدْتَّ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ؟».

[4368] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفی سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے دوسرے کی کلائی کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اسے کھینچا تو اس (کاٹنے والے) کا سامنے والا دانت گر گیا، یہ مقدمہ نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس (نقصان) کو رائگاں قرار دیا اور فرمایا: ''کیا تم اس کا گوشت کھانا چاہتے تھے؟''

[٤٣٦٩] ٢٠-(١٦٧٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى؛ أَنَّ أَجِيرًا لِّيَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ، عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ، فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ: «أَرَدْتَّ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟». [انظر: ٤٣٧١]

[4369] بدیل نے عطاء بن ابی رباح سے اور انھوں نے صفوان بن یعلی سے روایت کی کہ یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ کا ایک ملازم تھا۔ کسی آدمی نے اس کی کلائی کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اسے کھینچا تو اس کا سامنے والا دانت گر گیا، معاملہ نبی ﷺ تک لایا گیا تو آپ نے اسے رائگاں قرار دیا اور فرمایا: ''تم چاہتے تھے کہ اسے (اس کی کلائی کو اس طرح) چبا ڈالو جس طرح سانڈ چباتا ہے۔''

[٤٣٧٠] ٢١-(١٦٧٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ، فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَأْمُرُنِي؟ تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَّدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا». [راجع: ٤٣٦٦]

[4370] محمد بن سیرین نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا سامنے والا ایک یا دو دانت گر گئے، اس پر اس نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھ سے کیا کہتے ہو؟ تم مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اسے یہ کہوں: وہ اپنا ہاتھ تمھارے منہ میں دے اور تم اس طرح اسے چباؤ جس طرح سانڈ چباتا ہے؟ تم بھی اپنا ہاتھ (اس کے منہ کی طرف) بڑھاؤ حتی کہ وہ اسے کاٹنے لگے، پھر تم اسے کھینچ لینا۔''

[٤٣٧١] ٢٢-(١٦٧٤) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى

[4371] ہمام نے کہا: ہمیں عطاء نے صفوان بن یعلی بن منیہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس

النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ: فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ: «أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟». [راجع: ٤٣٦٩]

نے کسی دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا تھا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس، یعنی جس نے کاٹا تھا، کے سامنے والے دو دانت نکل گئے، کہا: تو نبی ﷺ نے اسے رائگاں قرار دیا اور فرمایا: ''تم یہ چاہتے تھے کہ اسے اس طرح چباؤ جس طرح سانڈ چباتا ہے؟''

[٤٣٧٢] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي، فَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ - قَالَ: لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ - فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ.

[4372] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے خبر دی، کہا: مجھے صفوان بن یعلی بن امیہ نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی معیت میں غزوۂ تبوک میں شرکت کی، کہا: اور حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: وہ غزوہ میرے نزدیک میرا سب سے قابلِ اعتماد عمل ہے۔ عطاء نے کہا: صفوان نے کہا: یعلی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا ایک ملازم تھا، وہ کسی انسان سے لڑ پڑا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا۔ کہا: مجھے صفوان نے بتایا تھا کہ ان میں سے کس نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا تھا۔ جس کا ہاتھ کاٹا جا رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانتوں میں سے ایک نکال دیا، اس پر وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کے دانت (کے نقصان) کو رائگاں قرار دیا۔

[٤٣٧٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4373] اسماعیل بن ابراہیم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥) - (بَابُ إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا) (التحفة ٥)

باب:5- دانتوں اور معنوی اعتبار سے ان جیسے اعضاء میں قصاص کا ثبوت

[٤٣٧٤] ٢٤-(١٦٧٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[4374] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رُبَیِّع رضی اللہ عنہا

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ، جَرَحَتْ إِنْسَانًا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْقِصَاصَ، الْقِصَاصَ» فَقَالَتْ أُمُّ الرُّبَيِّعِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ؟ وَاللهِ! لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سُبْحَانَ اللهِ! يَا أُمَّ الرُّبَيِّعِ! الْقِصَاصُ كِتَابُ اللهِ» قَالَتْ: لَا، وَاللهِ! لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا، قَالَ: فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

(بنت نضر بن ضمضم) کی بہن، ام حارثہ نے کسی انسان کو زخمی کیا (انھوں نے ایک لڑکی کو تھپڑ مار کر اس کا دانت توڑ دیا، صحیح بخاری) تو وہ مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قصاص! قصاص!'' تو ام رُبیع رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا فلاں عورت سے قصاص لیا جائے گا؟ اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اے ام ربیع! قصاص اللہ کی کتاب (کا حصہ) ہے۔'' انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسا نہیں ہونے دے گا۔) کہا: وہ مسلسل اسی بات پر (ڈٹی) رہیں حتی کہ وہ لوگ دیت پر راضی ہو گئے۔ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں تو وہ ضرور اسے سچا کر دیتا ہے۔''

فائدہ: یہ روایت صحیح بخاری میں بھی متعدد جگہ بیان ہوئی ہے لیکن واقعاتی تفصیل میں اس روایت سے مختلف ہے۔ اس روایت کے مطابق قصور وار حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کی بہن ام حارثہ رضی اللہ عنہا ہیں، قصور زخم لگانا ہے اور قسم کھانے والی ام ربیع رضی اللہ عنہا ہیں جبکہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق قصور وار خود سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا ہیں۔ قصور سامنے کا دانت توڑنا ہے اور قسم کھانے والے ان کے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ ہیں۔ بعض اہل علم نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ دو مختلف واقعات ہیں اور بعض اہل علم نے صحیح بخاری کی روایت کو راجح قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم.

(المعجم ٦) - (بَابُ مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ) (التحفة ٦)

باب:6- مسلمان کا خون کس وجہ سے مباح ہو سکتا ہے

[٤٣٧٥] ٢٥-(١٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ

[4375] حفص بن غیاث، ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کا،

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ، يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ».

جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، خون حلال نہیں، مگر تین میں سے کسی ایک صورت میں (حلال ہے): شادی شدہ زنا کرنے والا، جان کے بدلے میں جان (قصاص کی صورت میں) اور اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہو جانے والا۔''

[٤٣٧٦] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4376] عبداللہ بن نمیر، سفیان (ابن عیینہ) اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٣٧٧] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: اَلتَّارِكُ لِلْإِسْلَامِ، الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوِ الْجَمَاعَةَ، - شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ - وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ».

[4377] سفیان نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان (خطاب کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں! کسی مسلمان آدمی کا خون، جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، حلال نہیں سوائے تین انسانوں کے: اسلام کو چھوڑنے والا جو جماعت سے الگ ہونے والا یا جماعت کو چھوڑنے والا ہو، شادی شدہ زانی اور جان کے بدلے جان (قصاص میں قتل ہونے والا۔)''

قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، بِمِثْلِهِ.

اعمش نے کہا: میں نے یہ حدیث ابراہیم کو بیان کی تو انھوں نے مجھے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٣٧٨] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ

[4378] شیبان نے اعمش سے (سابقہ) دونوں سندوں کے ساتھ سفیان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور انھوں نے حدیث میں آپ کا فرمان: ''اس ذات کی قسم جس

بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: «وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ!».

کے سوا کوئی معبود نہیں!'' بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٧) - (بَابُ بَيَانِ إِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ) (التحفة ٧)

باب: 7- اس شخص کا گناہ جس نے قتل کا طریقہ شروع کیا

[٤٣٧٩] ٢٧-(١٦٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ».

[4379] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی ذی روح (انسان) کو ظلم سے قتل نہیں کیا جاتا مگر اس کے خون (گناہ) کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے پر پڑتا ہے کیونکہ وہی سب سے پہلا شخص تھا جس نے قتل کا طریقہ نکالا۔''

[٤٣٨٠] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّعِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَّعِيسَى بْنِ يُونُسَ: «لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ» لَمْ يَذْكُرَا: أَوَّلَ.

[4380] جریر، عیسیٰ بن یونس اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور جریر اور عیسیٰ بن یونس کی حدیث میں ہے: ''کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔'' ان دونوں نے ''اول'' کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (التحفة ٨)

باب: 8- آخرت میں خون کی جزا اور یہ کہ قیامت کے دن لوگوں کے مابین سب سے پہلے اسی کا فیصلہ کیا جائے گا

[٤٣٨١] ٢٨-(١٦٧٨) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

[4381] عبدہ بن سلیمان اور وکیع نے اعمش سے، انھوں

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ».

نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کے مابین سب سے پہلے جو فیصلے کیے جائیں گے وہ خون کے بارے میں ہوں گے۔''

[٤٣٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ -؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ: عَنْ شُعْبَةَ: «يُقْضٰى»، وَبَعْضُهُمْ قَالَ: «يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ».

[4382] معاذ بن معاذ، خالد بن حارث، محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی سب نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ ان میں سے بعض نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے يُقْضٰى کا لفظ کہا اور بعض نے يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ کہا (معنی وہی ہے۔)

(المعجم ٩) - (بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ) (التحفة ٩)

باب: 9- خون، عزت اور اموال کی حرمت کی تاکید

[٤٣٨٣] ٢٩-(١٦٧٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ

[4383] ابوبکر بن ابی شیبہ اور یحییٰ بن حبیب حارثی ــ دونوں کے الفاظ قریب قریب ہیں ــ دونوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن سیرین سے، انھوں نے ابن ابی بکرہ سے، انھوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ زمانہ گھوم کر اپنی اسی حالت

اللهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِّنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُّتَوَالِيَاتٌ: ذُوالْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبٌ شَهْرُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ»، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهُ يَكُونُ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ»، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟».

پر آ گیا ہے (جو اس دن تھی) جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین لگا تار ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور (ان کے علاوہ) رجب جو مضر کا مہینہ ہے، (جس کی حرمت کا قبیلۂ مضر قائل ہے) جو جمادیٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔'' اس کے بعد آپ نے پوچھا: ''(آج) یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ کہا: آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اسے اس کے (معروف) نام کے بجائے کوئی اور نام دیں گے۔ (پھر) آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں! (پھر) آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول سب سے بڑھ کر جاننے والے ہیں۔ کہا: آپ خاموش رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کے (معروف) نام سے ہٹ کر اسے کوئی اور نام دیں گے، (پھر) آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا یہ البلدہ (حرمت والا شہر) نہیں؟'' ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں! (پھر) آپ نے پوچھا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول سب سے بڑھ کر جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے کہا: ''کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟'' ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارے خون، تمھارے مال ــ محمد (بن سیرین) نے کہا: میرا خیال ہے، انھوں نے کہا: ــ اور تمھاری عزت تمھارے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح اس مہینے میں، اس شہر میں تمھارا یہ دن حرمت والا ہے، اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمھارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا، تم میرے بعد ہرگز دوبارہ گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی

گردنیں مارنے لگو، سنو! جو شخص یہاں موجود ہے وہ اس شخص تک یہ پیغام پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں، ممکن ہے جس کو یہ پیغام پہنچایا جائے وہ اسے اس آدمی سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو جس نے اسے (خود مجھ سے) سنا ہے۔'' پھر فرمایا: ''سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام) ٹھیک طور پر پہنچا دیا ہے؟''

قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ: «وَرَجَبُ مُضَرَ»، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: «فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي».

ابن حبیب نے اپنی روایت میں ''مضر کا رجب'' کہا: اور ابوبکر کی روایت میں (''تم میرے بعد ہرگز دوبارہ'' کے بجائے) ''میرے بعد دوبارہ'' (تاکید کے بغیر) ہے۔

[٤٣٨٤] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ، قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ، فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، فَقَالَ: «أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ؟» قُلْنَا بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ».

[4384] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عون نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب وہ دن تھا، (جس کا آگے ذکر ہے) آپ ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے اور ایک انسان نے اس کی لگام پکڑ لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کے نام کے سوا اسے کوئی اور نام دیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں، فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ کہا: ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کے (معروف) نام کے سوا اسے کوئی اور نام دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ البلدہ (حرمت والا شہر) نہیں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری ناموس

(عزتیں) تمھارے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح اس شہر میں، اس مہینے میں تمھارا یہ دن حرمت والا ہے، یہاں موجود شخص غیر موجود کو یہ پیغام پہنچا دے۔"

قَالَ: ثُمَّ انْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، وَإِلٰى جُزَيْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا.

کہا: پھر آپ دو چتکبرے (سفید و سیاہ) مینڈھوں کی طرف مڑے، انھیں ذبح کیا اور بکریوں کے گلّے کی طرف (آئے) اور انھیں ہمارے درمیان تقسیم فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث کی آخری سطریں جن میں دو مینڈھوں کی قربانی کا ذکر ہے، اکثر شارحین کے مطابق، عبداللہ بن عون کے وہم سے اس حدیث میں شامل ہوگئی ہیں۔ یہ اصل میں خطبۂ حجۃ الوداع کے بعد کا عمل نہیں، ایک اور موقع پر عیدالاضحیٰ کے خطبے کے بعد کا عمل ہے۔ یہ حدیث بھی حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ان کے دیگر شاگردوں، مثلاً: ایوب اور ہشام نے اسے صحیح طور پر عیدالاضحیٰ ہی کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ ابن عون نے وہم سے آخری حصے کو اپنے استاد ابن سیرین کی حجۃ الوداع والی حدیث کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ عیدالاضحیٰ والی حدیث کی طرح حجۃ الوداع والی حدیث بھی دوسرے شاگردوں نے اس ٹکڑے کے بغیر روایت کی ہے۔ اس سے اصل صورتِ حال واضح ہو جاتی ہے۔

[٤٣٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ ذَاكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعِيرٍ، قَالَ: وَرَجُلٌ آخِذٌ بِزِمَامِهِ - أَوْ قَالَ: بِخِطَامِهِ -، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

[4385] حماد بن مسعدہ نے ہمیں ابن عون سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: محمد (بن سیرین) نے کہا: عبدالرحمان بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا: جب وہ دن تھا، نبی ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے۔ کہا: اور ایک آدمی نے اس کی باگ ـــ یا کہا: لگام ـــ تھام لی...... آگے یزید بن زریع کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٣٨٦] ٣١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ فِي نَفْسِي أَفْضَلُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ، : حَدَّثَنَا أَبُو

[4386] یحییٰ بن سعید نے کہا: ہمیں قرہ بن خالد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں محمد بن سیرین نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے اور ایک اور آدمی سے، جو میرے خیال میں عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے افضل ہے، حدیث بیان کی، نیز ابوعامر عبدالملک بن عمرو نے کہا: ہمیں قرہ نے یحییٰ بن سعید کی (مذکورہ) سند کے ساتھ حدیث بیان کی ـــ اور انھوں (ابوعامر) نے اس آدمی کا نام حمید بن عبدالرحمان بتایا (یہ

عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ - وَسَمَّى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: «أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ: «وَأَعْرَاضَكُمْ» وَلَا يَذْكُرُ: ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ».

بصرہ کے فقیہ ترین راوی ہیں) ــ انھوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور پوچھا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ...... اور انھوں (قرہ) نے ابن عون کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے ''عزت و ناموس'' کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی: ''پھر آپ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف مڑے'' اور اس کے بعد والا حصہ بیان کیا۔ انھوں نے (اپنی) حدیث میں کہا: ''جیسے تمھارے اس شہر میں، تمھارے اس مہینے میں تمھارا یہ دن اس وقت تک قابل احترام ہے جب تم اپنے رب سے ملو گے۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا!''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے، مخاطبین کے نزدیک جو سب سے زیادہ حرمت والا دن تھا، جس میں کئی حرمتیں اکٹھی ہو گئی تھیں، اس کے ساتھ انسانی جان، مال اور عزت کی حرمت کو تشبیہ دی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی وضاحت فرمائی کہ یہ حرمت قیامت کے دن تک کے لیے ہے۔ آپ نے حرمتوں کے حوالے سے سوال کر کے اور مخاطبین سے جواب لے کر انھیں اچھی طرح اپنی بات کی طرف متوجہ کر کے اس حرمت کا اعلان فرمایا اور اپنا یہ حکم ان سب کو ازبر کروایا۔ یہ پوری انسانیت پر آپ کے عظیم ترین احسانات میں سے ایک ہے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ، وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ) (التحفة ١٠)

باب: 10- قتل کا اعتراف اور مقتول کے ولی کو قصاص کا حق دینا بالکل درست ہے اور اس سے معافی مانگنا مستحب ہے

[٤٣٨٧] ٣٢-(١٦٨٠) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا قَتَلَ أَخِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[4387] سماک بن حرب نے علقمہ بن وائل سے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص دوسرے کو مینڈھی کی طرح بنی ہوئی چمڑے کی رسی سے کھینچتے ہوئے لایا اور کہا: اللہ کے رسول! اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے اسے قتل کیا

«أَقَتَلْتَهُ؟» - فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ - قَالَ: نَعَمْ قَتَلْتُهُ، قَالَ: «كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟» قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ، فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي، فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلٰى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَّكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَّفْسِكَ؟» قَالَ: مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي، قَالَ: «فَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ؟» قَالَ: أَنَا أَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ، فَرَمٰى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ، وَقَالَ: «دُونَكَ صَاحِبَكَ»، فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ» فَرَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ: «إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ» وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَّبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ؟» قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! - لَعَلَّهُ قَالَ: - بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ»، قَالَ: فَرَمٰى بِنِسْعَتِهِ وَخَلّٰى سَبِيلَهُ.

ہے؟'' تو اس (کھینچنے والے) نے کہا: اگر اس نے اعتراف نہ کیا تو میں اس کے خلاف شہادت پیش کروں گا۔ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے اُسے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم نے اسے کیسے قتل کیا؟'' اس نے کہا: میں اور وہ ایک درخت سے پتے جھاڑ رہے تھے، اس نے مجھے گالی دی اور غصہ دلایا تو میں نے کلہاڑی سے اس کے سر کی ایک جانب مارا اور اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے جو تم اپنی طرف سے (بطور فدیہ) ادا کر سکو؟'' اس نے کہا: میرے پاس تو اوڑھنے کی چادر اور کلہاڑی کے سوا اور کوئی مال نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا: ''تم سمجھتے ہو کہ تمھاری قوم (تمھاری طرف سے دیت ادا کر کے) تمھیں خرید لے گی؟'' اس نے کہا: میں اپنی قوم کے نزدیک اس سے حقیر تر ہوں۔ آپ نے اس (ولی) کی طرف رسہ پھینکتے ہوئے فرمایا: ''جسے ساتھ لائے تھے اسے پکڑ لو۔'' وہ آدمی اسے لے کر چل پڑا۔ جب اس نے رخ پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس آدمی نے اسے قتل کر دیا تو وہ بھی اسی جیسا ہے۔'' اس پر وہ شخص واپس ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اگر اس نے اسے قتل کر دیا تو وہ بھی اسی جیسا ہے'' حالانکہ میں نے اسے آپ کے حکم سے پکڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں چاہتے کہ وہ تمھارے اور تمھارے ساتھی (بھائی) دونوں کے گناہ کو (اپنے اوپر) لے کر لوٹے؟'' اس نے کہا: اللہ کے نبی! — غالباً اس نے کہا — کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو یقیناً وہ (قاتل) یہی کرے گا۔'' کہا: اس پر اس نے رسہ پھینکا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

[٤٣٨٨] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا

[4388] اسماعیل بن سالم نے علقمہ بن وائل سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ

هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا، فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ، فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا، فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَلَّى عَنْهُ.

کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے کسی شخص کو قتل کیا تھا، تو آپ ﷺ نے مقتول کے ولی کو اس سے قصاص لینے کا حق دیا، وہ اسے لے کر چلا جبکہ اس کی گردن میں چمڑے کا ایک مینڈھی نما رسہ تھا جسے وہ کھینچ رہا تھا، جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قاتل اور مقتول (دونوں) آگ میں ہیں۔'' (یہ سن کر) ایک آدمی اس (ولی) کے پاس آیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔

قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى.

اسماعیل بن سالم نے کہا: میں نے یہ حدیث حبیب بن ثابت سے بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھے ابن اشوع نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے اس (ولی) سے مطالبہ کیا تھا کہ اسے معاف کر دے تو اس نے انکار کر دیا تھا۔

فوائد: ① ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ جب مقتول کا بھائی قاتل کو قتل کرنے کے لیے لے جانے لگا تو اس (قاتل) نے پکار کر کہا: اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! میرا ارادہ اس کو قتل کرنے کا نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے قصاص لینے والے سے کہا: ''اگر یہ شخص سچا ہے اور پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔'' اس پر اس شخص نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ (ابوداود: 4498، الترمذي: 1407، النسائي: 4726، ابن ماجه: 2690) اس حدیث کو پیش نظر رکھا جائے تو قاتل سے مراد قصاص کے لیے قتل کرنے والا اور مقتول سے مراد قصاص میں قتل کیا جانے والا ہوگا۔ یہ مقتول اپنے پہلے قتل کی بنا پر اور قصاص میں قتل کرنے والے قتل عمد کے بغیر قتل کرنے کی بنا پر جہنم کے مستحق ہو جائیں گے۔ ② اگر قاتل کو معاف کر دیا جائے تو وہ قتل سمیت اپنے تمام گناہوں کے ساتھ ساتھ مقتول اور اس کے ورثاء کے گناہوں کا بھی ذمہ دار ٹھہرے گا۔

(المعجم ١١) - (بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ، وَوُجُوبِ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَإِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ الْجَانِي) (التحفة ١١)

باب: 11- جنین کی دیت اور قتل خطا اور قتل شبہ عمد میں مجرم کے عاقلہ (باپ کی طرف سے عصبہ رشتہ داروں) پر دیت واجب ہے

[٤٣٨٩] ٣٤-(١٦٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ

[4389] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ (قبیلۂ) ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو

امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ، رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضٰى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

(پتھر) مارا اور اس کے پیٹ کے بچے کا اسقاط کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس میں ایک غلام، مرد یا عورت (بطور تاوان) دینے کا فیصلہ فرمایا۔

فائدہ: غرّہ کا لفظی معنی چمکتا ہوا، عمدہ، سب سے اچھا ہے۔ غلام یا کنیز انسان کے مال میں سے سب سے عمدہ مال شمار ہوتا تھا، اس لیے اسے غرّہ کہا جاتا تھا۔

[٤٣٩٠] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا، بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَنَّ: مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ: الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا.

[4390] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان (جو قبیلہ ہذیل کی شاخ ہے) کی ایک عورت کے پیٹ کے بچے کے بارے میں، جو مردہ ضائع ہوا تھا، ایک غلام یا لونڈی دیے جانے کا فیصلہ کیا، پھر وہ عورت (بھی) فوت ہو گئی جس کے خلاف آپ نے غلام (بطور دیت دینے) کا فیصلہ کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت (جو بھی ہے) اس کے بیٹوں اور شوہر کے لیے ہے اور (اس کی طرف سے) دیت (کی ادائیگی) اس کے باپ کی طرف سے مرد رشتہ داروں پر ہے۔

[٤٣٩١] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا، وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ، فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ: يَا

[4391] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہذیل کی دو عورتیں باہم لڑ پڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر دے مارا اور اسے قتل کر دیا اور اس بچے کو بھی جو اس کے پیٹ میں تھا، چنانچہ وہ جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جنین کی دیت ایک غلام، مرد یا عورت ہے اور آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کی دیت اس (قاتلہ) کے عاقلہ کے ذمے ہے اور اس کا وارث اس کے بیٹے اور ان کے ساتھ موجود دوسرے حقداروں کو بنایا۔ اس پر حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا تاوان کیسے دوں

رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ، وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ» مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بولا، نہ آواز نکالی، ایسا (خون) تو رائگاں ہوتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے۔'' اس کی سجع (قافیہ دار کلام) کی وجہ سے، جو اس نے جوڑی تھی۔

[٤٣٩٢] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ، وَقَالَ: فَقَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ نَعْقِلُ؟ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ.

[4392] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: دو عورتیں باہم لڑ پڑیں ...... اور پورے قصے سمیت حدیث بیان کی اور یہ ذکر نہیں کیا: آپ نے اس کے بیٹے اور اس کے ساتھ موجود دوسرے حقداروں کو اس کا وارث بنایا۔ اور کہا: اس پر ایک کہنے والے نے کہا: ہم کیسے دیت دیں؟ اور انھوں نے حمل بن مالک کا نام نہیں لیا۔

فائدہ: معمر کی اس حدیث اور آیندہ احادیث کو پیش کرتے ہوئے امام مسلم رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یونس کی حدیث میں جنین کی دیت کے حوالے سے جو بات حمل بن (مالک بن) نابغہ کی طرف منسوب کی گئی ہے وہ وہم ہے۔ معمر نے یہی حدیث بیان کرتے ہوئے کہنے والے کا نام ذکر نہیں کیا۔ اگلی احادیث میں، جو حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہیں، واضح طور پر کہا گیا ہے کہ سجع کے انداز میں یہ بات قاتلہ کے عصبہ میں سے کسی نے کہی۔ ابوداود میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دونوں عورتیں سوکنیں تھیں اور حمل بن مالک بن نابغہ کی بیویاں تھیں۔ (سنن أبي داود، حديث: 4572) اسی طرح ابوداود ہی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: «فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا. قَالَ فَقَالَ: عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ: مِيرَاثُهَا لَنَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا، مِيرَاثُهَا لِزَوجِهَا وَوَلَدِهَا.'' رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونے والی عورت کی دیت قتل کرنے والی عورت کے عاقلہ پر ڈالی اور اس کے خاوند اور بیٹے کو (اس سے) آزاد کر دیا۔ قتل ہونے والی عورت کے عاقلہ نے کہا: اس کی وراثت کے حقدار ہم ہیں (کیونکہ دیت عاقلہ کو دینی پڑتی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس کا ورثہ اس کے خاوند اور بیٹے کا ہے۔ (سنن أبي داود، حديث: 4575) یہی مطالبہ قتل کرنے والی عورت کے مرنے کے بعد اس کے عصبہ نے بھی کیا کیونکہ اس کی طرف سے دیت ان کے ذمے پڑی تھی۔ آپ ﷺ نے وہی فیصلہ فرمایا کہ ورثہ اس کے خاوند اور بیٹے کا ہے۔ (دیکھیے، حدیث: 4390)

[٤٣٩٣] ٣٧-(١٦٨٢) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: ضَرَبَتِ

[4393] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبید بن نضیلہ خزاعی سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے اپنی سوتن کو جبکہ وہ حاملہ تھی، خیمہ کی لکڑی (اور پتھر،

امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَّهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا، قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لَحْيَانِيَّةٌ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ، وَغُرَّةً لِّمَا فِي بَطْنِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ: أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَّا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ؟».

حدیث:4389) سے مارا اور قتل کر دیا۔ کہا: اور ان میں سے ایک قبیلہ بنولحیان سے تھی۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونے والی کی دیت قتل کرنے والی کے عصبہ (جدی رشتہ دار مردوں) پر ڈالی اور پیٹ کے بچے کا تاوان جو اس کے پیٹ میں تھا، ایک غلام مقرر فرمایا۔ اس پر قتل کرنے والی کے عصبہ (جدی مرد رشتہ داروں) میں سے ایک آدمی نے کہا: کیا ہم اس کا تاوان دیں گے جس نے کھایا نہ پیا اور نہ آواز نکالی، ایسا (خون) تو رائگاں ہوتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بدوؤں کی سجع (قافیہ بندی) جیسی سجع ہے؟''

قَالَ: وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ.

کہا: اور آپ نے دیت ان (جدی مرد رشتہ داروں) پر ڈالی۔

[٤٣٩٤] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ، فَأُتِيَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَضٰى عَلٰى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ، وَكَانَتْ حَامِلًا، فَقَضٰى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا: أَنَدِي مَنْ لَّا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ؟ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ. قَالَ: فَقَالَ: «سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ؟».

[4394] مفضل نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبید بن نضیلہ سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمے کی لکڑی سے قتل کر دیا، اس (معاملے) کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اس عورت کے عاقلہ پر دیت عائد ہونے کا فیصلہ فرمایا اور چونکہ وہ حاملہ (بھی) تھی تو آپ نے پیٹ کے بچے کے بدلے میں ایک غلام (بطور تاوان دیے جانے) کا فیصلہ کیا، اس پر اس کے عصبہ (جدی مرد رشتہ داروں) میں سے کسی نے کہا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ چیخا، نہ چلایا، اس طرح کا (خون) تو رائگاں ہوتا ہے، کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بدوؤں کی سجع جیسی سجع ہے؟''

فائدہ: آپ ﷺ نے فیصلہ برقرار رکھتے ہوئے جاہلی دور کی سجع میں بات کرنے کو بھی ناپسند فرمایا۔ نثر میں تکلف سے قافیہ بندی کا جاہلی بدوؤں اور ان کے کاہنوں میں رواج تھا۔ اس کی بنا پر اصل مفہوم قافیہ بندی کے تقاضے پر نامانوس الفاظ اور ترکیب کے ہیر پھیر کی نذر ہو جاتا۔ کاہن جان بوجھ کر پیچیدہ انداز میں گفتگو کرتے تاکہ ان کی بات کے ایک سے زیادہ مفہوم نکل سکیں اور ہر صورت میں ان کی پیشین گوئی میں سچی ثابت ہونے کا تأثر پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے نثر مرسل کا اسلوب اختیار فرمایا جس میں

مفہوم واضح ہوتا ہے، تکلف اور پیچیدگی پیدا کیے بغیر معنی کی وضاحت کے ساتھ اگر فطری طور پر جملوں کا آہنگ ایک جیسا ہو جائے تو وہ ناپسندیدہ نہیں۔

[٤٣٩٥] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَّمُفَضَّلٍ.

[4395] سفیان نے منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر اور مفضل کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٤٣٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَّنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ: فَأَسْقَطَتْ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ، وَّجَعَلَهُ عَلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: دِيَةَ الْمَرْأَةِ.

[4396] شعبہ نے منصور سے انھی کی (سابقہ) سندوں کے ساتھ مکمل قصے سمیت حدیث روایت کی، البتہ اس میں ہے: اس عورت کا حمل ساقط ہو گیا، یہ مقدمہ نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں (پیٹ کے بچے کے بدلے) ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا اور یہ دیت ان لوگوں پر ڈالی جو عورت کے ولی تھے۔ انھوں نے حدیث میں عورت کی دیت کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٣٩٧] ٣٩-(١٦٨٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِي مِلَاصِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: ائْتِنِي بِمَنْ يَّشْهَدُ مَعَكَ. قَالَ: فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

[4397] مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے عورت کے پیٹ کا بچہ ضائع کرنے (کی دیت) کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس حاضر تھا، آپ نے اس میں ایک غلام، مرد یا عورت دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ کہا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جو تمھارے ساتھ (اس بات کی) گواہی دے۔ کہا: تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے گواہی دی۔

شرعی حدود اور ان کے احکام

حد کا لغوی معنیٰ وہ آخری کنارہ ہے جہاں کوئی چیز، مثلاً: گھر ختم ہو جاتا ہے۔ حد منطق میں کسی چیز کی ایسی تعریف کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے وہ ممیز ہو جاتی ہے، یعنی دوسری چیزیں اس سے الگ اور وہ ان سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ شرعی حد سے مراد کسی گناہ یا جرم کی اللہ کی طرف سے نازل کردہ سزا ہے جس کا مقصد جرم کے آگے بند باندھنا، حد فاصل قائم کرنا ہے تا کہ وہ معاشرے میں سرایت نہ کر سکے۔

جن جرائم میں حد کا نفاذ ہوتا ہے ان میں سے مندرجہ ذیل پر سب کا اتفاق ہے: ارتداد، محاربت، زنا، قذف، چوری اور شراب نوشی۔ جن میں اختلاف ہے وہ گیارہ ہیں: ان میں سے اہم عاریتاً لی ہوئی چیز کا انکار، شراب کے علاوہ کسی اور نشہ آور چیز کی قلیل (غیر نشہ آور) مقدار کا استعمال، عمل قوم لوط، جانوروں کے ساتھ بدفعلی اور جادو ہیں۔

مختلف حدود کا تعین جرائم کے ارتکاب کی مناسبت سے مختلف اوقات میں ہوا۔ تدریج بھی ملحوظ رہی۔ زنا کے حوالے سے پہلے سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۝﴾ ''اور تمھاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کرے تو ان پر اپنے چار مردوں کی گواہی لاؤ، اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کی مہلت پوری کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راہ نکالے۔'' (النساء 15:4) پھر سورۂ نور کی آیت نازل ہوئی: ﴿اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ ''زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک (جن کی شادی نہیں ہوئی، تخصیص رسول اللہ ﷺ نے فرمائی) کو سو کوڑے مارو، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو تمھیں اللہ کا حکم لاگو کرنے میں نرمی یا ترس نہ آن لے اور ان دونوں کی سزا کا مومنوں کی ایک جماعت مشاہدہ کرے۔'' (النور 2:24)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (کی حدیث: 4414-4417) کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ کنوارے مرد عورت کو سو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا جبکہ شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حکم کے مطابق فیصلہ بھی صادر فرمایا۔ (حدیث: 4435) البتہ اس حدیث میں عورت کی سزا کے بارے میں یہ وضاحت نہیں کہ اسے کوڑے مارنے کا حکم بھی دیا۔ پھر جمہور علماء کے نقطۂ نظر کے مطابق شادی شدہ کو رجم سے پہلے کوڑے مارنے کا حکم ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کے واقعے میں رسول اللہ ﷺ کے قول و عمل کے ذریعے سے منسوخ ہو گیا اور شادی شدہ

کے لیے صرف رجم کی سزا باقی رہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اسی فیصلے پر قائم رہے (بخاری:6812) امام احمد، اسحاق، داود اور ابن منذر شادی شدہ کے حوالے سے کوڑوں اور اس کے بعد رجم کی سزا کے قائل ہیں۔ جمہور کے موقف کو اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ، قبیلۂ غامد اور قبیلۂ جہینہ کی عورتوں کی سزا کے حوالے سے مختلف سندوں سے روایات موجود ہیں لیکن کسی ایک میں بھی رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا کی طرف کوئی اشارہ موجود نہیں بلکہ سزا کے حوالے سے اس طرح کے الفاظ ہیں جن سے یہی پتہ چلتا ہے کہ صرف رجم کی سزا کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً: ماعز رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا: «اِذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ» ''اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔'' (حدیث:4420) «فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ» ''چنانچہ اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔'' (حدیث:4431) جہینہ والی عورت کے بارے میں بھی حدیث کے الفاظ یہی ہیں: «أَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا» ''نبی ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے کس کے باندھ دیے گئے، پھر اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔'' (حدیث: 4433) اپنے نوکر کے ساتھ بدکاری کرنے والی عورت کے بارے میں بھی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ اس طرح ہیں: «اُغْدُ، يَا أُنَيْسُ! إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا» ''انیس! صبح اس کی بیوی کے پاس جانا، اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔'' (حدیث:4435)

اس پوری حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے جو الفاظ منقول ہیں ان سے بہت سے معاملات واضح ہوتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَّعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، اُغْدُ، يَا أُنَيْسُ! إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا» ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں (جو اس نے خود ہی سزا کے فدیے کے طور پر دے دی تھیں) واپس ہوں گی اور تمھارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے، انیس! کل صبح (اس دوسرے آدمی) کی عورت کی طرف جانا، اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔'' (حدیث: 4435)

ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ (ا) رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر جو فیصلہ سنایا وہ کتاب اللہ کا فیصلہ تھا۔ (ب) حدود کی سزا میں فدیے کا کوئی تصور موجود نہیں۔ (ج) غیر شادی شدہ زانی مرد کو سو کوڑے لگیں گے اور اس کے بعد وہ ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا۔ (د) زنا کی مرتکب شادی شدہ عورت کو رجم کیا جائے گا۔ ماعز رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ شادی شدہ زانی مرد کو بھی رجم ہی کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء اس کے قائل ہیں کہ غیر شادی شدہ عورت کو بھی کوڑوں اور جلاوطنی کی سزا دی جائے گی۔ امام مالک اور اوزاعی رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اس حدیث میں غیر شادی شدہ مرد کو کوڑوں کے ساتھ جلاوطنی کی سزا دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے زنا کی مرتکب کسی غیر شادی شدہ عورت کو جلاوطنی کی سزا نہیں دی، اس لیے باکرہ عورت کو نہیں دی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایک قول اس کے مطابق مروی ہے۔ اس نقطۂ نظر کی حکمت واضح کرتے ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورت کی جلاوطنی اس کو تباہ کر دینے کے مترادف ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جلاوطنی سرے سے حد کا حصہ ہی نہیں، وہ حد سے الگ ایک

تعزیر ہے۔امامِ وقت چاہے تو اس پر عمل کرے اور چاہے تو نہ کرے۔(المغني لابن قدامة:123/1)

زنا کی حد رسول اللہ ﷺ نے یہود پر جاری فرمائی۔ وہ اس حد کے بجائے اپنی خودساختہ سزا پر عمل کرتے تھے۔ اس سزا کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تورات میں یہی سزا مقرر کی گئی ہے؟'' پہلے تو انھوں نے غلط بیانی اور سخن سازی کی۔ بعد میں جب یہود یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے تو آپ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی مدد سے تورات میں سے آیتِ رجم دکھا دی بلکہ ان کے عالم سے یہ اعتراف بھی کروالیا کہ ان کے ہاں رائج سزا خودساختہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے رجم پر عمل کروایا۔ اس حوالے سے بعض اہل علم کے ہاں اس بات پر بھی بحث ہوئی کہ آپ ﷺ نے تورات کی سزا پر عمل کروایا تھا یا قرآن کی سزا پر؟ یہ بحث غیر ضروری ہے، کیونکہ آپ نے جس سزا پر عمل کروایا وہ تورات میں بھی موجود ہے اور وہی قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ آپ ﷺ نے تورات کا حوالہ دے کر یہود کے سامنے یہ بات ثابت کی کہ اللہ کا دین بنیادی طور پر ایک ہے، قرآن اصل دین لے کر آیا ہے، چونکہ انھوں نے تحریف کر کے اسے تبدیل کیا ہے اور وہ احکام بھی جن کو وہ اپنی عادت کے مطابق ابھی تک تورات سے خارج نہیں کر سکے، ان کے بجائے بھی خودساختہ احکام رائج کر رکھے ہیں۔ آپ کا اقدام اللہ کے حکم ﴿قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ ''کہہ دیجیے! اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے'' (آل عمرٰن 64:3) کے عین مطابق تھا۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے زنا کی حد کے بعد شراب کی حد کے بارے میں احادیث پیش کیں۔ احادیث کے ذریعے سے یہ بھی واضح کیا کہ حدود کا نفاذ اگرچہ پورے معاشرے کی صحت، سلامتی اور امن کے لیے ضروری ہے، اس کا سب سے زیادہ فائدہ اس شخص کو ہے جس پر حد نافذ کی جاتی ہے۔ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ خود اعتراف کر کے حد کو قبول کرنے والے کی توبہ عظیم ترین توبہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایسے لوگوں پر حد درجہ شفقت فرماتے تھے۔ آخر میں ان اتفاقیہ نقصانات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ جو لوگ بظاہر ان کا سبب کہلائے جا سکتے ہیں ان پر نہ کوئی حد ہے، نہ ان کے ازالے کی کوئی صورت۔ وہ حادثات کی طرح ہیں اور انھی کے حکم میں آتے ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٩ - كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا)

(التحفة ١٢)

باب: 1- چوری کی حد اور اس کا نصاب

[٤٣٩٨] ١-(١٦٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

[4398] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (سونے کے) دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زیادہ (کی مالیت) میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

[٤٣٩٩] (. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4399] معمر، سلیمان بن کثیر اور ابراہیم بن سعد سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٠٠] ٢-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ - وَّاللَّفْظُ لِلْوَلِيدِ وَحَرْمَلَةَ - قَالُوا:

[4400] ابن شہاب نے عروہ اور عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''(سونے کے) دینار کے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

چوتھے حصے یا اس سے زیادہ (کی چوری) کے سوا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔"

[٤٤٠١] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ وَأَحْمَدَ، قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَمْرَةَ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ».

[4401] سلیمان بن یسار نے عمرہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ بیان کر رہی تھیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے سوا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔"

[٤٤٠٢] ٤-(...) حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

[4402] عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے، انھوں نے ابوبکر بن محمد سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے سوا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔"

فائدہ: ہاتھ کاٹنے کی سزا چوری پر دی جاتی ہے۔ چوری مالک کی بے خبری میں ہوتی ہے، اس کی گواہی ملنا بہت مشکل امر ہے۔ چور اسے نسبتاً محفوظ جرم خیال کرتا ہے، اس لیے اس کا ارتکاب کثرت سے ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کی حد مقرر کی گئی ہے۔ اکثر فقہاء کے نزدیک چوری سے ملتے جلتے جرائم پر تعزیر ہے جو کوئی بھی اسلامی حکومت خود مقرر کر سکتی ہے، بدل بھی سکتی ہے۔ ان جرائم پر حد نافذ نہیں ہوتی۔

[٤٤٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِّنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ يَّزِيدَ

[4403] مسور بن مخرمہ ؓ کی اولاد میں سے عبداللہ بن جعفر نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٤٤٠٤] ٥-(١٦٨٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ، حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ، وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ.

[4404] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: حمید بن عبدالرحمان رؤاسی نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چور کا ہاتھ ڈھال سے کم مالیت میں نہیں کاٹا گیا، وہ چمڑے کی ڈھال ہو یا لوہے کی، یہ دونوں اچھی خاصی قیمت والی تھیں۔ (معمولی چیز میں نہیں کاٹا۔)

[٤٤٠٥] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيِّ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوثَمَنٍ.

[4405] عبدہ بن سلیمان، حمید بن عبدالرحمٰن، عبدالرحیم بن سلیمان اور ابواسامہ سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابن نمیر کی حمید سے بیان کردہ روایت کی طرح حدیث بیان کی۔ اور عبدالرحیم اور ابواسامہ کی حدیث میں ہے: ان دنوں وہ (ڈھال) قیمتی چیز تھی۔

[٤٤٠٦] ٦-(١٦٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[4406] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چور کا ہاتھ ایک ڈھال (کی چوری) میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

فائدہ: اس زمانے میں سونے اور چاندی کی قیمت کا جو تناسب تھا اس کے مطابق ربع (1/4) دینار کی قیمت تین درہم ہی بنتی تھی۔ اب چاندی کی قیمت گر جانے کی بنا پر قیمت تین درہم سے بہت زیادہ بنتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے جو الفاظ سن کر نقل کیے ہیں وہ ''ربع دینار'' کے کیے ہیں۔ وہی اصل نصاب ہے۔ ویسے بھی چونکہ یہ ایک سخت سزا ہے اس لیے اس کے نفاذ کے لیے زیادہ سے زیادہ مالیت ہی کا اعتبار کرنا ضروری ہے۔

[٤٤٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[4407] لیث بن سعد، عبیداللہ (بن عمر بن حفص العمری)، ایوب سختیانی، ایوب بن موسیٰ، اسماعیل بن امیہ،

زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى وَإِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَعُبَيْدِ اللهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ مَّالِكٍ، غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ: قِيمَتُهُ، وَبَعْضُهُمْ قَالَ: ثَمَنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ.

موسیٰ بن عقبہ، حنظلہ بن ابی سفیان جمحی، عبیداللہ بن عمر (عمری) مالک بن انس اور اسامہ بن زید لیثی تک ان کے شاگردوں کی مختلف سندیں ہیں۔ ان کے بعد ان سب نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، امام مالک سے یحییٰ کی حدیث کے مانند روایت کی، البتہ ان میں سے بعض نے اس کی قیمت کہا اور بعض نے تین درہم کا ثمن (معنی وہی ہے۔)

[٤٤٠٨] ٧-(١٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ

[4408] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ چور پر لعنت کرے، وہ انڈہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کٹتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کٹتا ہے۔''

فَتُقْطَعُ يَدُهُ».

[٤٤٠٩] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ: «إِنْ سَرَقَ حَبْلًا، وَّإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً».

[4409] عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ وہ کہتے ہیں: ''وہ خواہ رسی چرائے، خواہ انڈہ چرائے۔''

فائدہ: چوری ایک سنگین جرم ہے، خواہ ایک انڈے یا رسی کی ہو۔ جرم کا ارتکاب کرنے والا، اصولاً اس جرم پر سزا کا مستحق ہو جاتا ہے، مجرم ہونے کی حیثیت سے اس کا ہاتھ کٹتا ہے، لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے عملاً اس سزا کے نفاذ کے لیے اچھی خاصی مالیت کی ایک حد مقرر کر دی ہے اور اس سے کم کی چوری میں سزا کا نفاذ روک دیا ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ) (التحفة ١٣)

باب: 2- چوری کرنے والے معزز اور معمولی آدمی، دونوں کا ہاتھ کاٹنا اور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت

[٤٤١٠] ٨-(١٦٨٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ، حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟»، ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا».

[4410] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی کہ قریش کو ایک مخزومی عورت، جس نے چوری کی تھی، کے معاملے نے فکر مند کر دیا، انھوں نے کہا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے پیارے حضرت اسامہ ﷜ ہی اس کی جرأت کر سکتے ہیں؟ چنانچہ حضرت اسامہ ﷜ نے آپ سے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم حدود اللہ میں سے ایک حد (کو ساقط کرنے) کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟'' پھر آپ ﷺ اٹھے، خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے تباہ کر ڈالا کہ جب ان کا کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس

پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔''

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمحٍ: «إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ».

ابن رمح کی حدیث میں: ''تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے'' کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: جس عورت نے چوری کی تھی اس کا نام فاطمہ بنت عبدالاسود بن عبدالاسد بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم تھا۔ یہ ایک شریف خاندان سے تھی۔ اس کا والد عبدالاسود حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا، اس لیے جب اسے ملزمہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا تو اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بچوں کی پناہ لینے کی بھی کوشش کی۔

[٤٤١١] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكَلَّمَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟» فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ: اِسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ، قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَطَبَ، فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ، تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ، أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَإِنِّي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا»

[4411] یونس بن یزید نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ قریش کو اس عورت کے معاملے نے فکر مند کیا جس نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں، غزوۂ فتح مکہ (کے دنوں) میں چوری کی تھی۔ انھوں نے کہا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ (کچھ) لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے چہیتے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہی اس کی جرأت کر سکتے ہیں۔ وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اس کے بارے میں بات کی، اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: ''کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟'' تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ جب شام کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ اٹھے، خطبہ دیا، اللہ کے شایانِ شان اس کی ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''امابعد! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کر ڈالا کہ جب ان میں سے کوئی معزز انسان چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کر دیتے اور میں، اس ذات کی قسم جس کے

ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا.

ہاتھ میں میری جان ہے! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو اس کا (بھی) ہاتھ کاٹ دیتا۔" پھر آپ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا جس نے چوری کی تھی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

قَالَ يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ، وَتَزَوَّجَتْ، وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ، فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

یونس نے کہا: ابن شہاب نے کہا: عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کے بعد اس کی توبہ (اللہ کی طرف توجہ بہت) اچھی (ہوگئی) اور اس نے شادی کر لی اور اس کے بعد وہ میرے پاس آتی تھی تو میں اس کی ضرورت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کرتی تھی۔

فائدہ: مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سزا کے بعد وہ عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا توبہ کی بھی کوئی صورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" تم اپنے گناہ سے اس طرح پاک ہو جس طرح پیدا ہوتے وقت پاک تھی، اسی موقع پر سورۂ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ "جو کوئی گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔" (المائدة 5:39، ومسند أحمد: 2/177) مستدرک حاکم میں اسی واقعے کے حوالے سے مسعود بن حکم کی روایت کے آخر میں حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ نبی ﷺ بعد میں اس پر بہت شفقت فرماتے اور حسن سلوک کرتے تھے۔ (المستدرك للحاكم: 4/379،380)

[٤٤١٢] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مَّخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا، فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ، فَكَلَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيهَا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ.

[4412] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنو مخزوم کی ایک عورت عاریتاً سامان لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی، (پھر اس نے چوری کر ڈالی) تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس پر اس کے گھر والے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے بات کی تو انھوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی، پھر لیث اور یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٤١٣] ١١-(١٦٨٩) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي

[4413] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، اسے نبی ﷺ کے سامنے لایا گیا تو اس نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پناہ لی

مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيَ ﷺ، فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا» فَقُطِعَتْ.

تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر فاطمہ (بنت محمد ﷺ بھی) ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔'' چنانچہ اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ حَدِّ الزِّنٰى) (التحفة ١٤)

باب:3-زنا کی حد

[٤٤١٤] ١٢-(١٦٩٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، فَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ؛ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ، وَّالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ؛ جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ».

[4414] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: ہشیم نے ہمیں منصور سے خبر دی، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حطان بن عبداللہ رقاشی سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو (جس طرح اللہ نے فرمایا تھا: ''یا اللہ ان کے لیے کوئی راہ نکالے۔'' (النساء 4:15)) اللہ نے ان کے لیے راہ نکالی ہے، کنوارا، کنواری سے (زنا کرے) تو (ہر ایک کے لیے) سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو (ہر ایک کے لیے) سو کوڑے اور رجم ہے۔''

[٤٤١٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4415] عمرو الناقد نے کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں منصور نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٤٤١٦] ١٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ، قَالَ: فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلُقِيَ كَذٰلِكَ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ

[4416] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حِطّان بن عبداللہ رقاشی سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ پر جب وحی نازل کی جاتی تو آپ پر اس کی وجہ سے تکلیف (کی کیفیت) طاری ہو جاتی تھی اور آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا، کہا: ایک دن آپ پر وحی نازل کی گئی تو آپ اسی کیفیت سے دوچار ہوئے، جب آپ سے یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے سیکھ لو، اللہ نے ان (عورتوں) کے لیے راہ نکال دی ہے، شادی شدہ، شادی شدہ سے (زنا کرے) اور

بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ».

کنوارا، کنواری سے (یا کنوارا شادی شدہ سے تو) شادی شدہ کے لیے (سزا) سو کوڑے، پھر پتھروں سے رجم کرنا ہے اور کنوارے کے لیے سو کوڑے پھر ایک سال کی جلاوطنی ہے۔"

[٤٤١٧] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا: «اَلْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى، وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ» وَلَا يَذْكُرَانِ: سَنَةً وَّلَا مِائَةً.

[4417] شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ ان دونوں کی حدیث میں ہے: "کنوارے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا۔" ان دونوں نے (جلاوطنی کے لیے) ایک سال اور (کوڑوں کے لیے) ایک سو کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ: زنا کی مرتکب عورتوں کو عمر بھر کے لیے گھر میں بند رکھنے کے عبوری حکم اور اس اشارے کے بعد کہ ان کے لیے کوئی راہ نکالی جاسکتی ہے، یہی حکم نازل ہوا جو اوپر کی احادیث میں بیان ہوا ہے۔ اس کے بعد عملاً اس سزا میں کسی حد تک تخفیف ہوئی جس طرح آگے کی احادیث میں آئے گا۔ تفصیل کے لیے اس کتاب کے تعارف کی طرف رجوع کیا جائے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ رَجْمِ الثَّيِّبِ فِي الزِّنٰى) (التحفة ١٥)

باب:4- زنا (کی حد) میں شادی شدہ کو رجم کرنا

[٤٤١٨] ١٥-(١٦٩١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ: آيَةُ الرَّجْمِ، قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا، فَرَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ

[4418] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر تشریف فرما تھے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی، اللہ نے آپ پر جو نازل کیا اس میں رجم کی آیت بھی تھی، ہم نے اسے پڑھا، یاد کیا اور سمجھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کی سزا دی اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کی سزا دی، مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر ایک لمبا زمانہ گزر جائے گا تو کوئی کہنے

بِالنَّاسِ زَمَانٌ، أَنْ يَّقُولَ قَائِلٌ: مَّا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ، وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ، مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ.

والا کہے گا: ہم اللہ کی کتاب میں رجم (کا حکم) نہیں پاتے، تو وہ لوگ ایسے فرض کو چھوڑنے سے گمراہ ہو جائیں گے جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور بلاشبہ اللہ کی کتاب میں رجم (کا حکم) عورتوں اور مردوں میں سے ہر ایک پر جس نے زنا کیا، جب وہ شادی شدہ ہو، برحق ہے۔ (یہ سزا اس وقت دی جائے گی،) جب شہادت قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا (زانی کی طرف سے) اعتراف ہو۔

[٤٤١٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4419] سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فوائد و مسائل: ① یہ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر سے تمام صحابہ کی موجودگی میں، امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے واضح شہادت ہے کہ آیت رجم کی تلاوت منسوخ ہو گئی اور اس کا حکم باقی ہے۔ ان کے سامنے یا ان کے بعد کسی ایک صحابی نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ رجم کا حکم موجود ہونے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جس بات کا خدشہ تھا وہ ان کی تنبیہ کے باوجود بہت عرصہ گزر جانے کے بعد سہی، سامنے آ کر رہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تنبیہ اور اتنی پختہ گواہی کا فائدہ یہ ہوا کہ چند شکی مزاج اور اسلامی احکام سے گریز کرنے والوں کے علاوہ امت اس معاملے میں گمراہی سے محفوظ رہی اور اس بات پر قائم ہے کہ یہ حد ہے اور آج بھی اس کا نفاذ ضروری ہے۔ ② حمل ٹھہر جانے کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا خاوند نہ ہو (یا اگر کنیز ہے تو اس کا آقا نہ ہو) اور وہ اپنے ساتھ کسی کی طرف سے جبری زیادتی کا الزام بھی نہ لگا چکی ہو اور اس کے بے قصور ہونے کی کوئی قابل قبول دلیل بھی موجود نہ ہو تو وہ زنا کی مرتکب سمجھی جائے گی۔ امام شافعی، امام ابوحنیفہ اور جمہور علماء حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اجتہادی حکم سے اختلاف کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ رجم کے لیے زنا کی شہادت ہونا ضروری ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ شبہے سے حد کا نفاذ ساقط ہو جاتا ہے۔ آج کل ایسی وارداتیں بھی ہو رہی ہیں کہ دھوکے سے بے ہوش کر کے زیادتی کر لی جاتی ہے اور بہت عرصہ تک عورت کو پتہ بھی نہیں چلتا، حمل ظاہر ہونے کے بعد پتہ چلتا ہے اور پہلے نہ بتانے کی بنا پر اس مرحلے میں، اس پر زنا کا الزام درست سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس لیے جمہور کی رائے کے مطابق قانون سازی اور فیصلے ہونے چاہئیں۔

(المعجم ٥) - (بَابُ مَنِ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالزِّنٰى) (التحفة ١٦)

باب: 5- جس نے اپنے بارے میں زنا کا اعتراف کیا

[٤٤٢٠] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ

[4420] عقیل (بن خالد اموی) نے ابن شہاب سے،

ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى ثَنّٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ».

انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف اور سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مسلمانوں میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، وہ گھوم کر ایک طرف سے آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے (پھر) اس سے منہ پھیر لیا حتی کہ اس نے آپ کے سامنے یہی کلمات چار مرتبہ دہرائے۔ جب اس نے اپنے خلاف چار گواہیاں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور پوچھا: ''کیا تمھیں جنون ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے شادی کی ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَّجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنی تھی، وہ کہہ رہے تھے: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اسے رجم کیا، ہم نے اسے جنازہ گاہ میں رجم کیا تھا، جب پتھروں نے اس کی برداشت ختم کر دی تو وہ بھاگ نکلا، ہم نے اسے سیاہ پتھروں والی زمین میں جا لیا اور رجم کر دیا۔

[٤٤٢١] (...) **قَالَ مُسْلِمٌ**: وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4421] عبدالرحمان بن خالد بن مسافر نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٢٢] (...) **وَحَدَّثَنِيهِ** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا، وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا: قَالَ ابْنُ

[4422] شعیب نے بھی زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور ان دونوں (عبدالرحمان بن خالد بن مسافر اور شعیب) کی حدیث میں ہے: ابن شہاب نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے

شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ.

سنا..... اسی طرح جیسے عقیل نے حدیث بیان کی۔

[٤٤٢٣] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[4423] یونس، معمر اور ابن جریج سب نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی جس طرح عقیل نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) اور ابوسلمہ (بن عبدالرحمان بن عوف) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

[٤٤٢٤] ١٧-(١٦٩٢) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَعَلَّكَ؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ، قَالَ: فَرَجَمَهُ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ، خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، يَمْنَحُ أَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ، أَمَا وَاللهِ إِنْ يُّمَكِّنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنَكِّلَنَّهُ عَنْهُ».

[4424] ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ماعز بن مالک کو، جب وہ نبی ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے، دیکھا، وہ چھوٹے قد کے مضبوط پٹھوں والے آدمی تھے، ان پر کوئی چادر نہیں تھی۔ انھوں نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی کہ انھوں نے زنا کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شاید تم نے (کچھ اور مثلاً: بوس وکنار کیا ہوگا؟)" انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اِس بدبخت نے زنا (ہی) کیا ہے۔ کہا: آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: "سنو، جب ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو ان لوگوں میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے، وہ نسل کشی کے بکرے کی طرح جوش سے آوازیں نکالتا ہے اور (عورتوں کو آمادہ کرنے کے لیے) معمولی چیز پیش کرتا ہے۔ سنو! اللہ کی قسم! اگر اُس نے مجھے ان میں سے کسی ایک کو (ثبوت سمیت) میرے قابو میں دیا تو میں اس کو عبرتناک سزا دوں گا۔"

[٤٤٢٥] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى -

[4425] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت

قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ : أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ ، ذِي عَضَلَاتٍ ، عَلَيْهِ إِزَارٌ ، وَّقَدْ زَنٰى ، فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ ، يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ ، إِنَّ اللهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا» - أَوْ نَكَّلْتُهُ - .

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چھوٹے قد، پراگندہ بالوں اور مضبوط پٹھوں والا ایک شخص لایا گیا، اس (کے جسم) پر ایک تہبند تھا اور اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، آپ نے اسے دو بار لوٹایا، پھر اسے (رجم کرنے کا) حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا: ''ہم جب بھی اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو تم لوگوں میں سے کوئی شخص پیچھے رہ جاتا ہے، وہ نسل کشی کے بکرے کی طرح جوش سے آوازیں نکالتا ہے اور عورتوں میں سے کسی کو (آمادہ کرنے کے لیے) معمولی سی چیز پیش کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ جب بھی مجھے ان میں سے کسی ایک پر قابو دے گا تو میں لازماً اسے (لوگوں کے لیے) عبرت بنا دوں گا، یا عبرتناک سزا دوں گا۔''

قَالَ : فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ : إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .

کہا: میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر کو بیان کی تو انھوں نے کہا: آپ نے اسے چار بار واپس کیا تھا۔

[٤٤٢٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ ، وَّوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلٰى قَوْلِهِ : فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ : فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا .

[4426] شبابہ اور ابو عامر عقدی دونوں نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سماک سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابن جعفر کی حدیث کی طرح روایت کی اور شبابہ نے اس بات میں ان کی موافقت کی کہ آپ ﷺ نے اسے دو بار لوٹایا۔ اور ابو عامر کی حدیث میں ہے: آپ نے اسے دو یا تین بار واپس کیا۔

[٤٤٢٧] ١٩-(١٦٩٣) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ : «أَحَقٌّ مَّا بَلَغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ : وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ : «بَلَغَنِي أَنَّكَ

[4427] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (چار بار واپس کرنے اور اس کے اصرار کے بعد) ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا وہ بات سچ ہے جو مجھے تمھارے بارے میں پہنچی ہے؟'' انھوں نے کہا: میرے بارے میں آپ کو کیا بات پہنچی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے فلاں خاندان کی لونڈی سے

وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

زنا کیا ہے۔'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ کہا: تو انھوں نے (اپنے خلاف) چار گواہیاں دیں، پھر آپ نے ان (کو رجم کرنے) کے بارے میں حکم دیا تو انھیں رجم کر دیا گیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچ چکی تھی لیکن آپ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو خود نہیں بلایا۔ ندامت اور پشیمانی سے جو اس کی حالت تھی اس کی وجہ سے، دوسری روایات کے مطابق، اس کی اپنی قوم نے اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کا مشورہ دیا۔ مسلم کی اگلی روایت کے الفاظ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں کہ ان کی قوم کو ان کی سخت پشیمانی اور کرب کی کیفیت سے ان کی نجات کا یہی راستہ نظر آتا تھا کہ وہ اپنے گناہ کی سزا بھگت کر پاک ہو جائیں۔ بہت سے لوگ آج بھی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کسی بڑے گناہ پر نا قابل برداشت پشیمانی میں مبتلا ہو کر شدید کرب میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کئی پاگل ہو جاتے ہیں، کئی خودکشی تک کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ اس طرح کے نتائج سے بچنے کا راستہ یہی ہوتا ہے کہ پشیمان انسان اپنے گناہ کی سزا بھگت لے۔ رسول اللہ ﷺ ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں بالکل نہیں چاہتے تھے کہ وہ سزا بھگتیں، آپ نے بار بار انھیں واپس کیا، وہ پھر سے آجاتے تھے۔ اس مرحلے پر آپ نے مزید یقین کے لیے تفصیلی سوال پوچھا کہ جو بات مجھے پہنچی تھی وہ سچ تھی۔ ماعز رضی اللہ عنہ نے صحیح جواب دینے کے لیے پورے ہوش و حواس اور عقلمندی سے سوال کی وضاحت چاہی کہ آپ کو کیا بات پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم نے فلاں خاندان کی لونڈی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔'' انھوں نے کہا: ہاں، اور اپنے اعتراف کو چار دفعہ دہرایا۔ آپ ﷺ نے ان کو یہاں تک سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ جس گناہ کی پشیمانی میں مبتلا ہیں وہ زنا کے عمل سے پہلے تک کا کوئی مرحلہ ہوگا۔ وہ نہیں مانے۔ دیگر کتب کی روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی قوم کے ہزّال نامی جس شخص کے پاس وہ رہتے تھے، اس سے کہا: لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ يَا هَزَّالُ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ ''ہزّال! اگر تم اسے اپنے کپڑے سے ہی چھپا لیتے، یعنی اس کی کیفیت قوم کے دوسرے افراد تک نہ پہنچنے دیتے اور وہ اس کو میرے پاس آنے کا مشورہ نہ دیتے تو یہ تمھارے لیے بہتر ہوتا۔'' لیکن ماعز رضی اللہ عنہ سزا بھگتنے پر مصر رہے، پھر جب انھیں ہڈیوں، مٹی کے ڈھیلوں اور ٹھیکروں وغیرہ سے مارا جانے لگا اور انھیں احساس ہوا کہ اس طرح ان کی سزا پوری نہیں ہوگی تو وہ دوڑ کر سخت اور بڑے بڑے پتھروں والے علاقے ''حرّے'' میں چلے گئے اور وہاں جا کر ''فَانْتَصَبَ لَنَا'' مارنے والوں کے سامنے جم کر کھڑے ہو گئے اور اس وقت تک پتھر کھاتے رہے ''حَتّٰى سَكَتَ'' یہاں تک کہ بے جان ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نے سنا کہ وہ جنازہ گاہ سے بھاگ کر 'حرہ' پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ'' (تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ (جامع الترمذي: 1428، وسنن ابن ماجه: 2554)) اگلی احادیث سے اس معاملے کے اور پہلو سامنے آئیں گے۔ ان حقائق سے واضح ہو جاتا ہے کہ بعض لوگوں کی طرف سے یہ دعویٰ کہ ماعز رضی اللہ عنہ فحاشی پھیلانے کے عادی تھے، اس لیے انھیں یہ سزا دی گئی، علمی دیانتداری پر مبنی نہیں۔ یہ بات رجم کی سزا کی مخالفت کے لیے جان بوجھ کر گھڑی گئی ہے اور حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش ہے، اس کے سوا کچھ نہیں۔

[٤٤٢٨] ٢٠-(١٦٩٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ،

[4428] عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں داود نے ابونضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ: مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ، أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ مِرَارًا، قَالَ: ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ؟ فَقَالُوا: مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا، إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا، نَرٰى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُّقَامَ فِيهِ الْحَدُّ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَّرْجُمَهُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلٰى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، قَالَ: فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ، قَالَ: فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ، قَالَ: فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ، حَتّٰى أَتٰى عُرْضَ الْحَرَّةِ، فَانْتَصَبَ لَنَا، فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ، حَتّٰى سَكَتَ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا مِّنَ الْعَشِيِّ قَالَ: «أَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا، لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، عَلَيَّ أَنْ لَّا أُوتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ»، قَالَ: فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ.

کی کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی، جسے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: مجھ سے بدکاری ہو گئی ہے، مجھ پر اس کی حد نافذ کیجیے۔ نبی ﷺ نے اسے کئی بار واپس کیا۔ کہا: پھر آپ ﷺ نے اس کی قوم سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ہم ان کی کسی برائی کو نہیں جانتے، مگر ان سے کوئی بات سرزد ضرور ہوئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انھیں اس کیفیت سے، اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں نکال سکتی کہ ان پر حد قائم کر دی جائے۔ کہا: اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پھر واپس آئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ انھیں رجم کر دیں۔ کہا: ہم انھیں بقیع الغرقد کی طرف لے کر گئے۔ کہا: نہ ہم نے انھیں باندھا، نہ ان کے لیے گڑھا کھودا۔ کہا: ہم نے انھیں ہڈیوں، مٹی کے ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے مارا۔ کہا: وہ بھاگ نکلے تو ہم بھی ان کے پیچھے بھاگے حتی کہ وہ حرہ (سیاہ پتھروں والی زمین) کے ایک کنارے پر آئے اور ہمارے سامنے جم کر کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے انھیں حرہ کی چٹانوں کے ٹکڑوں، یعنی (بڑے بڑے) پتھروں سے مارا حتی کہ وہ بے جان ہو گئے، کہا: پھر شام کو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''جب بھی ہم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتے ہیں کوئی آدمی پیچھے ہمارے اہل وعیال کے درمیان رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح جوش میں آوازیں نکالتا ہے، مجھ پر لازم ہے کہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں لایا جائے گا جس نے ایسا کیا ہو گا مگر میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔'' کہا: آپ ﷺ نے (خطبے کے دوران میں) نہ ان کے لیے استغفار کیا، نہ انھیں برا بھلا کہا۔

[٤٤٢٩] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، وَقَالَ

[4429] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں داود نے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی اور انھوں نے حدیث میں کہا: شام کو نبی ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد اور

فِي الْحَدِيثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ: فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ، إِذَا غَزَوْنَا، يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا، لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ»، وَلَمْ يَقُلْ: «فِي عِيَالِنَا».

ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگوں کا کیا حال ہے؟ جب ہم جہاد کے لیے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی شخص پیچھے رہ جاتا ہے، وہ نسل کشی کے بکرے کی طرح آوازیں نکالتا ہے.....'' انھوں (یزید بن زریع) نے ''ہمارے اہل وعیال میں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٤٤٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا، عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: فَاعْتَرَفَ بِالزِّنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

[4430] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور سفیان دونوں نے داود سے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، البتہ سفیان کی حدیث میں ہے: اس نے تین بار زنا کا اعتراف کیا۔ (چوتھی بار کے اعتراف پر اسے سزا سنائی گئی۔)

[٤٤٣١] ٢٢-(١٦٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي، فَقَالَ: «وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ» قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ» قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فِيمَ أُطَهِّرُكَ؟» فَقَالَ: مِنَ الزِّنٰى، فَسَأَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبِهِ جُنُونٌ؟» فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ، فَقَالَ: «أَشَرِبَ خَمْرًا؟» فَقَامَ

[4431] سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ماعز بن مالک (اسلمی) رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! جاؤ، اللہ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔'' کہا: وہ لوٹ کر تھوڑی دور تک گئے، پھر واپس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! جاؤ، اللہ سے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔'' کہا: وہ لوٹ کر تھوڑی دور تک گئے، پھر آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ تو نبی ﷺ نے (پھر) اسی طرح فرمایا حتی کہ جب چوتھی بار (یہی بات) ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''میں تمھیں کس چیز سے پاک کروں؟'' انھوں نے کہا: زنا سے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اسے جنون ہے؟'' تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ مجنون نہیں ہے۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا اس نے شراب پی ہے؟'' اس پر ایک آدمی کھڑا

رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَزَنَيْتَ؟» فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ: قَائِلٌ يَقُولُ: لَقَدْ هَلَكَ، لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَلَبِثُوا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ»، قَالَ: فَقَالُوا: غَفَرَ اللهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَّوَسِعَتْهُمْ».

ہوا اور اس کا منہ سونگھا تو اسے اس سے شراب کی بو نہ آئی۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے زنا کیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں (یہیں آپ نے اس سے اس واقعے کی تصدیق چاہی جو آپ تک پہنچا تھا) پھر آپ نے ان (کو رجم کرنے) کے بارے میں حکم دیا، چنانچہ انھیں رجم کر دیا گیا۔ بعدازاں ان کے حوالے سے لوگوں کے دو گروہ بن گئے، کچھ کہنے والے یہ کہتے: وہ تباہ و برباد ہو گیا، اس کے گناہ نے اسے گھیر لیا۔ اور کچھ کہنے والے یہ کہتے: ماعز کی توبہ سے افضل کوئی توبہ نہیں (ہوسکتی) کہ وہ (خود) نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا، پھر کہا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے۔ کہا: دو یا تین دن وہ (اختلاف کی) اسی کیفیت میں رہے، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، وہ سب بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے سلام کہا، پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''ماعز بن مالک کے لیے بخشش مانگو۔'' کہا: تو لوگوں نے کہا: اللہ ماعز بن مالک کو معاف فرمائے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ انھوں نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ ایک امت میں بانٹ دی جائے تو ان سب کو کافی ہو جائے۔''

قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْأَزْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي، فَقَالَ: «وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ»، فَقَالَتْ: أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: «وَمَا ذَاكِ؟» قَالَتْ: إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى، فَقَالَ: «آنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهَا: «حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ»، قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ، فَقَالَ: «إِذًا لَّا نَرْجُمُهَا

کہا: پھر آپ کے پاس ازد قبیلے کی شاخ غامد کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! لوٹ جاؤ، اللہ سے بخشش مانگو اور اس کی طرف رجوع کرو۔'' اس نے کہا: میرا خیال ہے آپ مجھے بھی بار بار لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعز بن مالک کو لوٹایا تھا۔ آپ نے پوچھا: ''وہ کیا بات ہے (جس میں تم تطہیر چاہتی ہو؟)'' اس نے کہا: وہ زنا کی وجہ سے حاملہ ہے۔ تو آپ نے (تاکیداً) پوچھا: ''کیا تم خود؟'' اس نے جواب دیا: جی ہاں، تو آپ نے اسے فرمایا: ''(جاؤ) یہاں تک کہ جو تمھارے پیٹ میں ہے اسے جنم دے دو۔'' کہا: تو انصار

وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَّيْسَ لَهُ مَنْ يُّرْضِعُهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِلَيَّ رَضَاعُهُ، يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا.

کے ایک آدمی نے اس کی کفالت کی حتی کہ اس نے بچے کو جنم دیا۔ کہا: تو وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: غامدی عورت نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب ہم (ابھی) اسے رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو کم سنی میں (اس طرح) نہیں چھوڑیں گے کہ کوئی اسے دودھ پلانے والا نہ ہو۔'' پھر انصار کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے نبی! اس کی رضاعت میرے ذمے ہے۔ کہا: تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دے دیا۔

فائدہ: یہاں اختصار کی بنا پر کچھ تفصیل حذف ہوگئی ہے۔ یہ واقعہ ولادت کے موقع کا نہیں، کچھ عرصہ بعد کا ہے جب اس بچے نے دودھ کے علاوہ کھانے کی دوسری چیزیں کھانی شروع کر دی تھیں۔ تفصیل اگلی احادیث میں ہے۔

[٤٤٣٢] ٢٣-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَرَدَّهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ، فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: «أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا؟» فَقَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ، مِنْ صَالِحِينَا، فِيمَا نُرَى، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ، فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

[4432] بُشیر بن مہاجر نے حدیث بیان کی، کہا: عبداللہ بن بریدہ نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے (گناہ کی آلودگی سے) پاک کر دیں۔ آپ نے انھیں واپس بھیج دیا، جب اگلا دن ہوا، وہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ تو آپ نے دوسری بار انھیں واپس بھیج دیا۔ آپ ﷺ نے ان کی قوم کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو کہ ان کی عقل میں کوئی خرابی ہے، (ان کے عمل میں) تمھیں کوئی چیز غلط لگتی ہے؟'' تو انھوں نے جواب دیا: ہمارے علم میں تو یہ پوری عقل والے ہیں، جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ یہ ہمارے صالح افراد میں سے ہیں۔ وہ آپ کے پاس تیسری بار آئے تو آپ نے پھر ان کی طرف (اسی طرح) پیغام بھیجا اور ان کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ ان میں اور ان کی عقل میں کوئی خرابی نہیں ہے، جب چوتھی بار ایسا ہوا تو آپ نے ان کے لیے ایک گڑھا

کھدوایا، پھر ان (کو رجم کرنے) کے بارے میں حکم دیا تو انھیں رجم کر دیا گیا۔

قَالَ: فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي، وَإِنَّهُ رَدَّهَا، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَ تَرُدُّنِي؟ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا، فَوَاللهِ! إِنِّي لَحُبْلٰى، قَالَ: «إِمَّا لَا، فَاذْهَبِي حَتّٰى تَلِدِي» قَالَ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ، قَالَتْ: هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ، قَالَ: «اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتّٰى تَفْطِمِيهِ»، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ: هٰذَا، يَا نَبِيَّ اللهِ! قَدْ فَطَمْتُهُ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلٰى صَدْرِهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا، فَيُقْبِلُ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ، فَرَمٰى رَأْسَهَا، فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا، فَقَالَ: «مَهْلًا يَّا خَالِدُ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ تَّابَتْ تَوْبَةً، لَّوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَّغُفِرَ لَهُ».

کہا: اس کے بعد غامد قبیلے کی عورت آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کیجیے۔ آپ نے اسے واپس بھیج دیا، جب اگلا دن ہوا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے واپس کیوں بھیجتے ہیں؟ شاید آپ مجھے بھی اسی طرح واپس بھیجنا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو بھیجا تھا، اللہ کی قسم! میں حمل سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر نہیں (مانتی ہو) تو جاؤ حتی کہ تم بچے کو جنم دے دو۔'' کہا: جب اس نے اسے جنم دیا تو بچے کو ایک بوسیدہ کپڑے کے ٹکڑے میں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: یہ ہے، میں نے اس کو جنم دے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اسے دودھ پلاؤ حتی کہ تم اس کا دودھ چھڑا دو۔'' جب اس نے اس کا دودھ چھڑا دیا تو بچے کو لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئی، اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور اس نے کھانا بھی کھا لیا ہے۔ (ابھی اس کی مدت رضاعت باقی تھی۔ ایک انصاری نے اس کی ذمہ داری اٹھا لی) تو آپ نے بچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی (اس انصاری) کے حوالے کیا، پھر اس کے لیے (گڑھا کھودنے کا) حکم دیا تو سینے تک اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور آپ نے لوگوں کو حکم دیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آگے بڑھے اور اس کے سر پر مارا، خون کا فوارہ پھوٹ کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر پڑا تو انھوں نے اسے برا بھلا کہا، نبی ﷺ نے ان کے برا بھلا کہنے کو سن لیا تو آپ نے فرمایا: ''خالد! ٹھہر جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز

محصول لینے والا (جو ظلماً لاتعداد انسانوں کا حق کھاتا ہے) ایسی توبہ کرے تو اسے بھی معاف کر دیا جائے۔"

ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ.

پھر آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

فائدہ: امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث اصل حدیث کی تائید کے لیے متابعات کے ضمن میں پیش کی ہے۔ اس میں سابقہ احادیث کے برعکس یہ کہا گیا ہے کہ رجم کے وقت ماعز رضی اللہ عنہ کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا تھا۔ خود حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی پچھلی روایت میں اس طرح کی کوئی بات موجود نہیں۔ یہ اس حدیث کے ایک راوی بشیر بن مہاجر کا وہم ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ تہذیب السنن (351/6) میں فرماتے ہیں: «وَالْحَفْرُ وَهْمٌ يَدُلُّ عَلَيْهِ أَنَّهُ هَرَبَ وَتَبِعُوهُ وَهٰذَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مِنْ سُوءِ حِفْظِ بُشَيْرِ بْنِ مُهَاجِرٍ» "گڑھا کھودنے کی بات وہم ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ (ماعز رضی اللہ عنہ) دوڑے تھے، لوگ ان کے پیچھے دوڑے تھے۔ اور یہ بات، اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے، بُشَیر بن مہاجر کے حافظے کی خرابی کے سبب سے ہوئی۔" امام احمد نے بھی بشیر کے بارے میں اسی طرح کی بات کہی ہے۔

[٤٤٣٣] ٢٤-(١٦٩٦) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ: أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنٰى، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: «أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَائْتِنِي بِهَا» فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللهِ! وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: «لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَّ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى؟».

[4433] ہشام نے مجھے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی کہ انھیں ابومہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ قبیلۂ جہینہ کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی، وہ زنا سے حاملہ تھی، اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں (شرعی) حد کی مستحق ہو گئی ہوں، آپ وہ حد مجھ پر نافذ فرمائیں۔ نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: "اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جب یہ بچے کو جنم دے تو اسے میرے پاس لے آنا۔" اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر نبی ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر کس کر باندھ دیے گئے، پھر آپ نے حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس نے یقیناً ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ کے ستر گھروں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو ان کے لیے بھی کافی ہو جائے گی۔ اور کیا تم نے اس

سے بہتر (کوئی) توبہ دیکھی ہے کہ اس نے اللہ (کو راضی کرنے) کے لیے اپنی جان قربان کر دی ہے؟"

فائدہ: اس روایت میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد یہ عورت آئی تو آپ نے اسے بچے کو دودھ پلانے کے لیے واپس کر دیا۔ جب وہ کھانا کھانے کے قابل ہو گیا، یہ پھر سے واپس آئی تو آپ نے اس پر حد قائم کرنے کا حکم دیا۔

[٤٤٣٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4434] ابان عطار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٣٥] ٢٥-(١٦٩٧/١٦٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ، وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُلْ» قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَّأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ، وَّعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ، يَا أُنَيْسُ! إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا».

[4435] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ان دونوں نے کہا: بادیہ نشینوں میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، آپ میرے لیے اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ (اس کے) مخالف فریق نے کہا: اور وہ اس سے زیادہ سمجھ دار تھا، جی ہاں، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کی رو سے فیصلہ کیجیے اور مجھے (کچھ کہنے کی) اجازت دیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہو۔" اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم (کی سزا) ہے، چنانچہ میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ دی، اور اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ میرے بیٹے پر (تو) ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور رجم اس کی عورت پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، لونڈی اور بکریاں تجھے واپس ملیں گی، تمھارے بیٹے پر ایک سو

کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ اُنیس! (انس بن ضحاک اسلمی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔عورت انھی کے قبیلے سے تھی) اس (دوسرے آدمی) کی عورت کے ہاں جاؤ، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دو۔"

قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرُجِمَتْ.

کہا: وہ اس کے ہاں گئے تو اس نے اعتراف کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے اس (کو رجم کرنے) کا حکم دیا، چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا۔

[٤٤٣٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4436] یونس، صالح اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ رَجْمِ الْيَهُودِ، أَهْلِ الذِّمَّةِ، فِي الزِّنٰى) (التحفة ١٧)

باب:6- زنا (کے جرم) میں ذمی یہود کو رجم کی سزا

[٤٤٣٧] ٢٦-(١٦٩٩) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَ يَهُودَ، فَقَالَ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى؟» قَالُوا: نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا، وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا، وَيُطَافُ بِهِمَا، قَالَ: «فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ، إِنْ كُنْتُمْ

[4437] عبید اللہ نے ہمیں نافع سے خبر دی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ چل پڑے حتی کہ یہود کے پاس آئے اور پوچھا: "تم تورات میں اس آدمی کے بارے میں کیا سزا پاتے ہو جس نے زنا کیا ہو؟" انھوں نے کہا: ہم ان دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں، انھیں (گدھے پر) سوار کرتے ہیں، ان دونوں کے چہرے مخالف سمت میں کر دیتے ہیں اور انھیں (گلیوں بازاروں میں) پھرایا جاتا ہے۔آپ نے فرمایا:

صَادِقِينَ» فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَأُوهَا، حَتَّى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ، وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ، وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ، فَرَفَعَهَا، فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرُجِمَا.

''اگر تم سچے ہو، تورات لے آؤ۔'' وہ اسے لائے اور پڑھنے لگے حتی کہ جب رجم کی آیت کے نزدیک پہنچے تو اس نوجوان نے، جو پڑھ رہا تھا، اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھا اور وہ حصہ پڑھ دیا جو آگے تھا اور جو پیچھے تھا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے: آپ اسے حکم دیجیے کہ اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت (موجود) تھی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (کو رجم کرنے) کا حکم صادر فرمایا تو انھیں رجم کر دیا گیا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے انھیں رجم کیا، میں نے اس آدمی کو دیکھا وہ اپنے (جسم کے) ذریعے سے اس عورت کو بچا رہا تھا۔

[٤٤٣٨] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَّالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَمَ فِي الزِّنَى يَهُودِيَّيْنِ، رَجُلًا وَّامْرَأَةً زَنَيَا، فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِهِمَا، وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

[4438] ابن علیہ نے ہمیں ایوب سے خبر دی، نیز عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے اہل علم میں سے بہت سے آدمیوں نے جن میں امام مالک بن انس رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، خبر دی کہ انھیں نافع نے بتایا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زنا (کی حد) میں دو یہودیوں، ایک مرد اور ایک عورت کو، جنھوں نے زنا کیا تھا، رجم کرایا۔ یہود انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے ...... آگے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح حدیث بیان کی۔

[٤٤٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ.

[4439] موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ یہود اپنے ایک مرد اور ایک عورت کو، جنھوں نے زنا کیا تھا، لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ...... آگے نافع سے عبیداللہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٤٤٠] ٢٨-(١٧٠٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَّجْلُودًا، فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: «هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَدَعَا رَجُلًا مِّنْ عُلَمَائِهِمْ، فَقَالَ: «أَنْشُدُكَ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى!: أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟» قَالَ: لَا، وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَّنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ، نَجِدُهُ الرَّجْمَ، وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا، فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ، وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ، أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ، قُلْنَا: تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُّقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ، فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ» فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْكُفْرِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ﴾ [المائدة ٥: ٤١] يَقُولُ: ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ، فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ، وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ [المائدة ٥: ٤٤]. ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ﴾ [المائدة ٥: ٤٥]. ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ

[4440] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک یہودی کو رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزارا گیا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا اسے کوڑے لگائے گئے تھے، آپ نے انھیں (ان کے عالموں کو) بلایا اور پوچھا: ''کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ (بعدازاں آپ کے حکم سے تورات منگوائی گئی۔ انھوں نے آیت رجم چھپالی، وہ ظاہر ہو گئی۔ اس کے بعد) آپ نے ان کے علماء میں سے ایک آدمی کو بلایا اور فرمایا: ''میں تمھیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی! کیا تم لوگ اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟'' اس نے جواب دیا: نہیں، اور اگر آپ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ (ہم اپنی کتاب میں) رجم (کی سزا لکھی ہوئی) پاتے ہیں۔ لیکن ہمارے اشراف میں زنا بہت بڑھ گیا۔ (اس وجہ سے) ہم جب کسی معزز کو پکڑتے تھے تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی کمزور کو پکڑتے تو اس پر حد نافذ کر دیتے تھے۔ ہم نے (آپس میں) کہا: آؤ! کسی ایسی چیز (سزا) پر جمع ہو جائیں جسے ہم معزز اور معمولی آدمی (دونوں) پر لاگو کر سکیں، تو ہم نے رجم کے بجائے منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے (کی سزا) بنا لی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا جبکہ انھوں نے اسے مردہ کر دیا تھا۔'' پھر آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اے رسول! آپ ان لوگوں کے پیچھے نہ کڑھیے جو تیزی سے کفر میں داخل ہوتے ہیں......'' اس فرمان تک: ''اگر تمھیں یہی حکم دیا جائے تو قبول کر لینا۔'' (المائدۃ 5:41) (ان

هُمُ ٱلْفَسِقُونَ﴾ [المائدة ٥:٤٧]. فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا.

کو مشورہ دینے والا) کہتا تھا: محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اگر وہ تمھیں (یہی) منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو قبول کر لینا اور اگر رجم کا فتویٰ دیں تو احتراز کرنا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اور جو لوگ اس (حکم) کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔'' (المائدة 44:5) ''اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔'' (المائدة 45:5) ''اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے اتارا ہے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔'' (المائدہ 47:5) یہ ساری آیات کفار کے بارے میں ہیں۔

فائدہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما مسلمانوں کے بارے میں تو یہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کرنے چھوڑ دیں گے اور غیر مسلموں کے قوانین اپنا لیں گے، اس لیے ان کا موقف یہی تھا کہ مذکورہ بالا سب آیات کافروں کے بارے میں ہیں۔ مختلف روایات میں مختلف تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ اس واقعے کے بارے میں تمام قابل استناد روایات کو صحیح ترتیب سے جمع کیا جائے تو پورا واقعہ سامنے آ جاتا ہے۔ اگر صحیح ترتیب سے جمع نہ کیا جائے تو بظاہر روایات میں اختلاف محسوس ہوتا ہے۔ مختلف احادیث میں بیان کردہ تفصیلات کی ترتیب یہ ہے کہ یہود میں سے کسی مرد و عورت نے زنا کیا۔ انھوں نے تورات میں بیان کردہ رجم کی سزا کے بجائے اپنی بنائی ہوئی کوڑے لگانے، منہ کالا کر کے گلیوں میں گھمانے کی سزا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو آپ نے ماجرا دریافت کیا۔ یہودیوں نے واقعہ بتایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تورات میں یہی سزا لکھی ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: ہم ان کی تذلیل کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ (صحيح البخاري: 6841، وصحيح مسلم، حديث: 4437) بعض دوسری روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ لوگ کوڑوں کے بجائے رسی سے مارتے تھے۔ ان کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا کہ تورات میں 'رجم' کی سزا موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے چونکہ اس آدمی کو دیکھ کر سوال کیا تھا کہ تورات میں اس کی سزا کیا ہے؟ تو یہود نے سوچا کہ اس موقع کو بھی رسول اللہ ﷺ کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی جائے۔ ان کے ذہنوں میں یہ تجویز آئی کہ ان دونوں کا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے۔ وہ کوئی معمولی سزا یا تورات میں مقرر کی گئی سزا سے مختلف کوئی بھی سزا تجویز کریں تو پروپیگنڈا کیا جائے کہ اس رسول کو (نعوذ باللہ) معلوم ہی نہیں کہ اللہ کی طرف سے اس گناہ کی کیا سزا مقرر کی گئی ہے۔ بعض روایات میں، جو سنداً بہت مضبوط نہیں لیکن استخراج احکام کو چھوڑ کر محض واقعے کی وضاحت کے لیے ان سے مدد لی جا سکتی ہے، یہ ہے کہ یہود نے آپس میں گفتگو بھی کی، کسی نے یہ بھی کہا: محمد ﷺ عموماً دینی احکام میں تخفیف کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ انھیں امید تھی کہ آپ کوئی کم درجے کی سزا دینے کا فیصلہ کریں گے۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے، جو اپنے دلوں میں مانتے تھے کہ اصل میں محمد رسول اللہ ﷺ سچے رسول ہیں، یہ بھی کہا کہ کم تر سزا کی صورت میں

وہ اللہ کے سامنے بھی سرخرو ہو جائیں گے کہ تیرے ایک نبی ﷺ نے ہمیں یہ سزا بتائی۔ (فتح الباري: 208/12، و سنن أبي داود، حديث: 4450) ان کی باہمی گفتگو میں معاملے کا دوسرا پہلو بھی سامنے آیا کہ آپ ﷺ رجم کی سزا بھی دے سکتے ہیں۔ انھیں اندیشہ تھا کہ آپ ﷺ کو تورات میں رجم کی سزا کا علم ہو سکتا ہے۔ اس پر ان میں سے کسی (بااثر) آدمی نے یہ طریقہ تجویز کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے کوڑوں اور منہ کالا کرنے تک کی سزا تجویز کی تو قبول کر لینا۔ یہ سزا تو تم دے ہی چکے ہو، اگر آپ ﷺ نے رجم کی سزا بتائی تو اس پر عمل نہ کرنا۔ (حدیث: 4440)

اس مشورے کے بعد وہ زنا کے مرتکب دونوں افراد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے بکمال حکمت ان کی ساری سازش خود انھی پر الٹ دی۔ آپ اٹھے اور ان کے مدراس (جہاں تورات پڑھی جاتی تھی) تشریف لے گئے۔ آپ کے مطالبے پر یہود صوریا کے دو بیٹوں کو، جو تورات کے سب سے بڑے عالم سمجھے جاتے تھے، لے آئے۔ (سنن أبي داود، حديث: 4452) آپ نے ان سے فرمایا کہ وہ تورات لائیں اور متعلقہ مقام پڑھیں، انھوں نے تورات کھولی، پڑھنے والے نے اس مقام پر، جہاں رجم کی آیت تھی، ہاتھ رکھ کر پیچھے اور آگے والے حصے پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی حرکت سے آگاہ کیا۔ اس آدمی کا ہاتھ ہٹوایا گیا تو وہاں رجم کی آیت موجود تھی۔ پڑھنے والے نوجوان عالم کی سخت شرمندگی کی کیفیت دیکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس ذات کی قسم دلائی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی کہ وہ زنا کی سزا کی پوری حقیقت بتائے۔ اس موقع پر وہ مزید جھوٹ نہ بول سکے اور پوری حقیقت بتا دی کہ یہودیوں نے کن حالات میں کس طرح تورات کی سزا کے بجائے دوسری سزا شروع کی۔ دوسرے یہودیوں نے بھی عذر تراشے کہ ہماری سلطنت جاتی رہی، اختیار ختم ہو گیا تو ہمیں رجم کے ذریعے سے قتل جیسی سنگین سزا ترک کرنی پڑی۔ اب ان کے عالموں سمیت ان کی طرف سے اعتراف سامنے آ گیا کہ شادی شدہ زانی کے لیے کوڑوں اور منہ کالا کرنے کی سزا من گھڑت ہے اور تورات میں رجم ہی کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ لوگ میثاق مدینہ میں اس بات پر دستخط کر چکے تھے کہ مقدمات میں فیصلے کا آخری اختیار رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوگا اور یہ مقدمہ وہ خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر چکے تھے، اس لیے آپ نے یہ کہہ کر کہ اے اللہ! میں تیرے اسی حکم کا اِحیا کر رہا ہوں جسے یہ لوگ ختم کر چکے تھے، ان دونوں کو رجم کرنے کا حکم صادر فرما دیا۔ آپ کے حکم سے ان پر یہ سزا نافذ کر دی گئی۔

[٤٤٤١] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، إِلٰى قَوْلِهِ: فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ، وَلَمْ يَذْكُرْ: مَا بَعْدَهُ مِنْ نُّزُولِ الْآيَةِ.

[4441] وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ اس قول تک، اسی طرح حدیث بیان کی: ''نبی ﷺ نے حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔'' انھوں نے اس کے بعد کا، آیات کے نازل ہونے والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٤٤٤٢] ٢٨م-(١٧٠١) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

[4442] حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ

عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ، وَرَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَتَهُ.

نے قبیلۂ اسلم کے ایک مرد اور یہود کے ایک مرد اور اس کی (آشنا) عورت کو رجم کرایا۔

[٤٤٤٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَامْرَأَةٌ.

[4443] روح بن عبادہ نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (اور اس کی عورت کے بجائے صرف) ''اور عورت'' کہا۔

[٤٤٤٤] ٢٩-(١٧٠٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى: هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا؟ قَالَ: لَا أَدْرِي.

[4444] ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا: میں نے پوچھا: سورۂ نور نازل کیے جانے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انھوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔

فائدہ: آج کے کج فکروں کی طرح خوارج بھی سزائے رجم کا انکار کرتے تھے۔ اپنے طور پر شیبانی کے سوال کا مقصد یہی تھا کہ اگر سورۂ نور کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا پر عمل کیا تو ثابت ہو جائے گا کہ سورۂ نور کے نزول سے رجم کی سزا منسوخ نہیں ہوئی۔ حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا بعد میں دی۔ رجم کے واقعے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شامل تھے، اور وہ 7 ہجری میں مسلمان ہوئے۔

[٤٤٤٥] ٣٠-(١٧٠٣) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَبِعْهَا، وَلَوْ بِحَبْلٍ

[4445] لیث نے سعید بن ابی سعید سے، انھوں نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے انھیں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا (کسی دلیل سے) واضح (ثابت) ہو جائے تو وہ (مالک) اس پر حد لگائے اور اسے ملامت نہ کرتا رہے، پھر اگر وہ زنا کرے تو اس کو حد لگائے اور اسے ملامت نہ کرتا رہے، پھر اگر وہ تیسری

مِّنْ شَعَرٍ».

بار زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اسے فروخت کر دے، چاہے بالوں کی ایک رسی ہی کے عوض کیوں نہ بکے۔"

فائدہ: جب سزا نافذ ہوگئی اور گناہ گار کا گناہ دھل گیا تو تذلیل و ملامت کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ اس سے غلطی کرنے والا بسا اوقات ڈھیٹ ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حد کے بعد شرابی کو لعنت کرنے سے روکتے ہوئے فرمایا تھا: «لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى أَخِيكُمْ» "اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔" (صحيح البخاري، حديث: 6781)

[٤٤٤٦] ٣١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحٰقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا: «ثُمَّ لْيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ».

[4446] ایوب بن موسیٰ، عبیداللہ بن عمر، اسامہ بن زید اور محمد بن اسحاق سب نے سعید مقبری سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، البتہ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں کہا: سعید نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے لونڈی کو، جب وہ تین بار زنا کرے، کوڑے لگانے کی بات روایت کی، (آگے فرمایا) "پھر چوتھی بار اسے فروخت کر دے۔"

[٤٤٤٧] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ:

[4447] عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے کہا: ہمیں مالک نے حدیث سنائی، اور یحییٰ بن یحییٰ نے ۔ حدیث کے الفاظ انھی کے ہیں ۔ کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ؟ قَالَ: «إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

سے لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا، جب وہ زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر دو، چاہے ایک گندھی ہوئی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي، أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

ابن شہاب نے کہا: میں نہیں جانتا یہ (بیچنے کا حکم) تیسری بار کے بعد ہے یا چوتھی بار کے بعد۔

وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ، فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ.

قعنبی نے اپنی روایت میں کہا: ابن شہاب نے کہا: اور ضفیر سے مراد رسی ہے۔

فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کی رو سے غلام اور کنیز پر آدھی حد (پچاس کوڑے) نافذ ہوگی: ﴿فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ ''اگر وہ فحش کا ارتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں سے آدھی سزا ہے۔'' (النساء 25:4) اس آیت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ غلام اور کنیز پر رجم کی حد نافذ نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ آدھی نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہ ﷺ سے جو سوال کیا گیا وہ ایک غیر شادی شدہ کنیز کے بارے میں تھا۔ سوال میں اس کی حیثیت بتائی گئی۔ حد کے حوالے سے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کنیزیں دونوں برابر ہیں۔ ② بیچنے سے کنیز کو نئے ماحول میں نئے سرے سے زندگی کا آغاز کرنے کا موقع ملے گا۔ یہ بھی امید کی جا سکتی ہے کہ وہاں وہ اس گناہ کی ترغیب سے محفوظ رہے گی۔

[٤٤٤٨] ٣٣-(١٧٠٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ: وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ.

[4448] ابن وہب نے کہا: میں نے امام مالک سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے ابن شہاب نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا...... جس طرح ان دونوں کی حدیث ہے...... اور انھوں نے ابن شہاب کے قول: ''ضفیر سے مراد رسی ہے'' کا تذکرہ نہیں کیا۔

[٤٤٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا

[4449] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، جس طرح امام مالک کی حدیث ہے۔ اور اس کی بیع تیسری

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ. وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا، فِي بَيْعِهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

بار ہے یا چوتھی بار، اس میں شک دونوں کی حدیث میں ہے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النُّفَسَاءِ) (التحفة ١٨)

باب: 7- نفاس والی عورتوں کی حد مؤخر کرنا

[٤٤٥٠] ٣٤-(١٧٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ، مَنْ أُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ، فَإِنَّ أَمَةً لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ زَنَتْ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُّهَا، أَنْ أَقْتُلَهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ».

[4450] زائدہ نے سُدّی سے، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے اور انھوں نے ابوعبدالرحمان سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خطبہ دیا اور کہا: اے لوگو! اپنے غلاموں پر حد نافذ کرو، جو ان میں سے شادی شدہ ہوں اور جو شادی شدہ نہ ہوں، رسول اللہ ﷺ (کے خاندان) کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے کوڑے لگاؤں، تو اچانک پتہ چلا کہ اسے نفاس (بچے کی ولادت سے خون آنے) کی حالت میں تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ مجھے ڈر محسوس ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو میں اسے مار ڈالوں گا، چنانچہ میں نے نبی ﷺ سے یہ بات عرض کی، تو آپ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔''

[٤٤٥١] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: مَنْ أُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ. وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: «أَتْرُكْهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ».

[4451] اسرائیل نے سُدّی سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''جو ان میں سے شادی شدہ ہوں اور جو شادی شدہ نہ ہوں۔'' اور انھوں نے حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''اس (کنیز) کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ صحت مند ہو جائے۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ) (التحفة ١٩)

باب: 8- شراب کی حد

[٤٤٥٢] ٣٥-(١٧٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4452] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں

الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ.

شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی، تو آپ نے اسے کھجور کی دو ٹہنیوں سے تقریباً چالیس ضربیں لگائیں۔

قَالَ: وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ.

کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا، انھوں نے لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: حدود میں سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم صادر کر دیا۔

[٤٤٥٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ،: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[4453] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا...... پھر اسی طرح بیان کیا۔

[٤٤٥٤] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، ثُمَّ جَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ، وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرٰى، قَالَ: مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ، قَالَ: فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ.

[4454] معاذ بن ہشام نے کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے شراب میں کھجور کی ٹہنی اور جوتوں سے مارا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس (کوڑے) مارے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ سرسبز و شاداب مقامات اور بستیوں کے قریب جا بسے تو انھوں نے (مشورہ کرتے ہوئے) پوچھا: شراب کی سزا کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟ تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے ہے کہ آپ اسے سب سے ہلکی حد کے برابر مقرر کر دیں۔ کہا: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے۔

فوائد و مسائل: ① لوگ جب شاداب علاقوں میں بسنے لگے اور مال کی فراوانی ہوگئی تو شراب نوشی میں اضافہ ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے تدارک کے لیے صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ قرآن مجید میں جو حدیں

مذکور ہیں، یعنی چوری کی حد ہاتھ کاٹنا، زنا کی سو کوڑے اور قذف کی اَسّی کوڑے، ان میں سے سب سے کم، یعنی اسی کوڑے شراب نوشی کی سزا مقرر کی جائے۔ موطأ میں روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقاعدہ اجتہاد کرتے ہوئے کہا کہ جو شراب پیتا ہے وہ مخمور ہو جاتا ہے اور جو مخمور ہوتا ہے وہ ہذیان بکتا ہے، جو ہذیان بکتا ہے وہ بہتان لگاتا ہے اور بہتان کی حد اسی کوڑے ہے، انھوں نے اسی کوڑوں ہی کی تجویز دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت سے اسی کوڑوں کی سزا جاری کر دی۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ یہ سزا سخت ہونے کے باوجود بنیادی طور پر رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر مبنی ہے کہ آپ دو چھڑیوں (کھجور کی شاخوں) سے اسی ضربیں لگاتے تھے۔ (2) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نقطۂ نظر یہی تھا کہ ضرورتاً سزا کو سخت کر بھی لیا جائے تو بھی اصل اور ہر وقت قابل عمل وہی سزا یا حد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے جاری کی، اس لیے آپ نے ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے لگنے کے بعد مزید کوڑے روک دیے اور فرمایا: مجھے اتنی ہی سزا دینا پسند ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کسی اور حد کو نافذ کرتے ہوئے اگر آدمی مر جائے تو مجھے اتنا افسوس نہیں ہوگا جتنا شراب کی حد میں کسی کے مرنے پر ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ اگر میرے ہاتھ سے مرے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ (حدیث: 4458) آپ کا یہ فرمان قانون، خصوصاً نظام جرم وسزا کے بہترین فہم، انسانی حقوق کی مکمل رعایت اور عدل وانصاف کے تقاضوں کی تکمیل کے اس اعلیٰ معیار کی خبر دیتا ہے جو آپ کے پیش نظر ہوتا تھا۔

[٤٤٥٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4455] یحییٰ بن سعید نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٥٦] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا، وَلَمْ يَذْكُرِ: الرِّيفَ وَالْقُرٰى.

[4456] وکیع نے ہشام سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ شراب کے جرم میں جوتوں اور کھجور کی ٹہنی سے چالیس ضربیں لگاتے تھے...... پھر ان دونوں کی حدیث کی طرح بیان کیا اور انھوں نے سرسبز وشاداب مقامات اور بستیوں (کے قریب بسنے) کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٤٥٧] ٣٨-(١٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ - عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ فَيْرُوزَ

[4457] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور علی بن حجر سب نے کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے ابن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ داناج (فارسی کے لفظ دانا کو عرب اسی طرح پڑھتے تھے) سے روایت کی، نیز اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ــ الفاظ انھی کے ہیں ــ کہا: ہمیں یحییٰ بن حماد نے خبر دی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن عامر داناج کے مولیٰ عبداللہ بن فیروز

مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ: حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: أَزِيدُكُمْ؟ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ؛ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ؛ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قُمْ، يَا حَسَنُ! فَاجْلِدْهُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: قُمْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ! قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَجَلَدَهُ، وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ: أَمْسِكْ، ثُمَّ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

نے حدیث بیان کی: ہمیں ابوساسان حُضَین بن منذر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، ان کے پاس ولید (بن عقبہ بن ابی معیط) کو لایا گیا، اس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر کہا: کیا تمھیں اور (نماز) پڑھاؤں؟ تو دو آدمیوں نے اس کے خلاف گواہی دی۔ ان میں سے ایک حمران تھا (اس نے کہا) کہ اس نے شراب پی ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے اسے (شراب کی) قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے شراب پی ہے تو (اس کی) قے کی ہے۔ اور کہا: علی! اٹھو اور اسے کوڑے مارو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حسن! اٹھیں اور اسے کوڑے ماریں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس (خلافت) کی ناگوار باتیں بھی انھی کے سپرد کیجیے جن کے سپرد اس کی خوش گوار ہیں۔ تو ایسے لگا کہ انھیں ناگوار محسوس ہوا ہے، تب انھوں نے کہا: عبداللہ بن جعفر! اٹھو اور اسے کوڑے مارو۔ تو انھوں نے اسے کوڑے لگائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے رہے حتی کہ وہ چالیس تک پہنچے تو کہا: رک جاؤ۔ پھر کہا: نبی ﷺ نے چالیس کوڑے لگوائے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس لگوائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسی (کوڑے) لگوائے، یہ سب سنت ہیں اور یہ (چالیس کوڑے لگانا) مجھے زیادہ پسند ہے۔

زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ.

علی بن حجر نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: اسماعیل نے کہا: میں نے داناج کی حدیث ان سے سنی تھی لیکن اسے یاد نہ رکھ سکا۔

فوائد ومسائل: ① ولید کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے۔ اسی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا کہ چالیس کوڑوں کی تعداد مجھے زیادہ پسند ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں اسی کوڑوں کی بات ہے۔ (صحیح البخاري، حدیث: 3696) لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے مسلم کی اسی مفصل روایت کو ترجیح دی ہے۔ اور بخاری کی روایت کے الفاظ کو یونس کے شاگرد شبیب بن سعید کا وہم قرار دیا ہے۔ (فتح الباري: 3696) ② ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے، یہ ایک باصلاحیت نوجوان تھا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اپنا کاتب مقرر کیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کوفہ کا عامل مقرر کیا۔ طبری نے ایسی روایات بیان کی

ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے خلاف ان لوگوں نے غلط الزام تراشی کی تھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کو پسند نہیں کرتے تھے اور سازشوں کے ذریعے سے امت میں انتشار پیدا کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ اس کے خلاف اور بھی غلط الزامات لگائے گئے۔ ③ چونکہ حضرت علی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما اس وقت کے حالات سے باخبر تھے اور جانتے تھے کہ کس کس طرح کی الزام تراشیاں اور سازشیں جاری ہیں، اس لیے انھیں تردد تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے یہ سزا دیں۔ اس وقت کی الزام تراشیوں کی بنا پر اس سزا کا نفاذ ایک انتہائی ناگوار اقدام تھا، اس لیے وہ اس میں شامل ہونا نہ چاہتے تھے۔ دوسری طرف امیر المومنین کے فیصلے کا نفاذ بھی ضروری تھا، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تردد کے باوجود اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے ذریعے سے سزا دلوائی لیکن چالیس کوڑوں پر آ کر، جو ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی اپنی سنت تھی، انھوں نے یہ سزا رکوا دی اور یہ فرمانا ضروری سمجھا کہ مجھے (اس کیس میں) اتنی ہی سزا دینا زیادہ پسند تھا۔

[٤٤٥٨] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا كُنْتُ أُقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ، فَأَجِدَ مِنْهُ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، لِأَنَّهُ إِنْ مَّاتَ وَدَيْتُهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

[4458] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے ابوحصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمیر بن سعید سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں کسی شخص پر حد نہیں لگاتا کہ وہ اس میں مر جائے تو میں اس سے اپنے دل میں کوئی ملال محسوس کروں، سوائے شراب پینے والے کے، وہ اگر مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طریقے (اسی کوڑوں کی سزا) کو جاری نہیں کیا۔

[٤٤٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4459] عبدالرحمان نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٩) - (بَابُ قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ) (التحفة ٢٠)

باب:9- تعزیر کے کوڑوں کی تعداد

[٤٤٦٠] ٤٠-(١٧٠٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَجِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، إِذْ جَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ، فَحَدَّثَهُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّهُ

[4460] حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حدود اللہ میں سے کسی حد کے علاوہ کسی کو دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں۔''

سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ، إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ».

(المعجم ١٠) - (بَابُ الْحُدُودِ كَفَّارَاتٌ لِّأَهْلِهَا) (التحفة ٢١)

باب: 10- حدود جن پر جاری کی جائیں ان کے لیے کفارہ ہیں

[٤٤٦١] ٤١-(١٧٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: «تُبَايِعُونِّي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَّفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ». [انظر: ٤٧٦٨]

[4461] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے ابوادریس خولانی سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (موجود) تھے، آپ نے فرمایا: ''تم اس بات پر میرے ساتھ بیعت کرو کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، زنا نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے اور کسی زندہ (انسان) کو، جسے اللہ نے حرمت عطا کی ہے، ناحق قتل نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے اس (عہد) کو پورا کیا، اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اسے سزا مل گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے۔ جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اللہ نے (دنیا میں) اس کی پردہ داری کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے تو اسے معاف کر دے اور چاہے تو عذاب دے۔''

[٤٤٦٢] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: فَتَلَا عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ: ﴿أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ الْآيَةَ [الممتحنة ٦٠:١٢].

[4462] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور حدیث میں یہ اضافہ کیا: اس کے بعد آپ نے ہمارے سامنے عورتوں (کے احکام) والی (سورۃ الممتحنہ کی) یہ آیت تلاوت کی: ''کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں......''

[٤٤٦٣] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي

[4463] ابواشعث صنعانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ

قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ: أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا، وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا: «فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَتٰى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ».

نے ہم سے (اسی طرح) عہد لیا جس طرح آپ نے عورتوں سے عہد لیا تھا: ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے اور ایک دوسرے پر تہمت نہ لگائیں گے: ”تم میں سے جس نے ایفا کیا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے ایسا کام کیا جس پر حد ہے اور اس کو حد لگا دی گئی تو وہ اس کا کفارہ ہوگی، اور جس کا اللہ نے پردہ رکھا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔“

[٤٤٦٤] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا نَنْتَهِبَ، وَلَا نَعْصِيَ، فَالْجَنَّةُ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللهِ، وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ: كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[4464] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے، انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے (عبدالرحمان) صنابحی سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ اور کہا: ہم نے اس بات پر آپ کے ساتھ بیعت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، کسی زندہ (انسان) کو ناحق قتل نہ کریں گے جسے اللہ نے حرمت عطا کی ہے، ڈاکے نہ ڈالیں گے اور نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر ہم نے اس پر عمل کیا تو جنت ہے اور اگر ہم نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہوگا۔ ابن رمح نے اس کا فیصلہ کے بجائے ”اس شخص کا فیصلہ اللہ عزوجل کے سپرد ہوگا“ کہا۔

(المعجم ١١) - (بَابُ جُرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ) (التحفة ٢٢)

باب: 11- چوپائے کے لگائے ہوئے اور کان اور کنویں میں (گرنے سے ازخود) لگنے والے زخم کا تاوان نہیں ہے

[٤٤٦٥] ٤٥-(١٧١٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4465] لیث نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی،

يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ».

انھوں نے سعید بن میبّب اور ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''چوپائے کے (لگائے ہوئے) زخم پر تاوان نہیں، کنویں (کے زخم) کا تاوان نہیں، (معدنیات کی) کان (کے زخم) کا تاوان نہیں اور جاہلیت کے دفینے میں (بیت المال کا) پانچواں حصہ ہے۔''

[٤٤٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ - يَعْنِي: ابْنَ عِيسٰى -: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، كِلَاهُمَا، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ، مِثْلَ حَدِيثِهِ.

[4466] ابن عیینہ اور امام مالک دونوں نے زہری سے لیث کی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4467] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن میبّب اور عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٤٦٨] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْبِئْرُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَّالْمَعْدِنُ جُرْحُهُ جُبَارٌ، وَّالْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ».

[4468] اسود بن علاء نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کنویں کے زخم پر تاوان نہیں، (دھات وغیرہ کی) کان کے زخم پر تاوان نہیں، چوپائے کے زخم (یا نقصان) پر تاوان نہیں اور دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔''

[٤٤٦٩] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ

[4469] محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

مُسْلِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

فوائد ومسائل: ① اگر چراگاہ وغیرہ میں کوئی جانور چر رہا ہے اور وہ کسی شخص کو زخمی کر دیتا ہے تو اس کا کوئی ضامن نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اگر جانور کے ساتھ مالک یا اس کا نمایندہ یا کارندہ موجود ہے، یا کوئی شخص جانور پر سوار ہے اور ایسا جانور کسی کو زخمی کر دیتا ہے تو وہ شخص ذمہ دار ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کی زمین میں کھدے ہوئے کنویں میں یا کسی کی کان میں گر کر زخمی ہو جاتا ہے تو اس کا خون بہا نہیں ہوگا۔ اس سے یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ کسی نے کنواں کھودنے یا کان کنی کے لیے کسی کو اجرت پر رکھا ہے تو کسی حادثے، تودہ وغیرہ گرنے پر، مالک ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایسا کام قبول کرنے والے کا فرض ہے کہ وہ خطرات کا پیشگی اندازہ کرے اور پوری احتیاطی تدابیر اختیار کرے۔ ② رِکاز، جاہلی دور کے دفینے کو کہا جاتا ہے، جس کا کوئی مالک نہ ہو، یہ مال غنیمت کی طرح ہے، اس کا پانچواں حصہ بیت المال کا ہوگا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (معدنیات کی) کانوں کو بھی اس پر قیاس کرتے ہیں۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ کانوں کو دفینے پر قیاس نہیں کرتے کیونکہ کان کنی میں پیسہ لگانا پڑتا ہے اور محنت کرنی پڑتی ہے۔ ان کے نزدیک اگر اس کی پیداوار نصابِ زکاۃ کو پہنچے تو اس پر چالیسواں حصہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

''پس نہیں! آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی تنگی نہ آنے پائے اور وہ اسے دل وجان سے مان لیں۔''

(النساء 4:65)

کتاب الاقضیۃ کا تعارف

اَقْضِیَہ، قضا کی جمع ہے۔ جب کسی حق کے بارے میں دو آدمیوں یا دو فریقوں کے درمیان اختلاف ہو تو شریعت کے حکم کے مطابق اصل حقدار کا تعین کر کے اس کے حق میں فیصلہ کرنا ''قضا'' ہے۔ فیصلہ کرنے والا قاضی کہلاتا ہے۔ ان فیصلوں کا نفاذ حکومت کی طاقت سے ہوتا ہے۔ کسی بھی حکومت کی اولین ذمہ داریوں میں سے فیصلوں کا نفاذ ہے۔ ان کے بالمقابل فتویٰ کسی معاملے میں شریعت کا حکم واضح کرنے کا نام ہے۔ اس کے پیچھے قوت نافذہ نہیں ہوتی لیکن عموماً رائے اس کی حامی ہوتی ہے، اس لیے فتووں کا اپنا وزن بھی ہوتا ہے اور فیصلہ کرنے والوں کے لیے رہنمائی بھی۔ فتویٰ ان امور میں بھی حاصل کیا جاتا ہے جو انسان نے رضا کارانہ طور پر خود اپنے آپ پر نافذ کرنے ہوتے ہیں۔

اس حصے میں فیصلے کرنے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے جو رہنمائی فرمائی ہے اس کو واضح کیا گیا ہے۔ آج کل اسے Procedural laws کہتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ حل طلب قضیے کے حوالے سے ثبوت اور گواہی پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے، جبکہ قسم مدعا علیہ پر آتی ہے۔ اگر ثبوت اور گواہی کو اچھی طرح کھنگالنے اور دوسرے فریق کا موقف سننے کے بعد حق وانصاف پر مبنی فیصلہ ممکن ہے تو فبہا اور اگر ممکن نہیں، مدعی اپنی بات ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے تو مدعا علیہ پر قسم ہوگی اور اس کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ بعض اوقات ناکافی گواہی کی صورت میں مدعی سے بھی قسم کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور اس کی روشنی میں فیصلہ دیا جاتا ہے۔ فیصلہ صحیح بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی۔ غلط فیصلہ نافذ بھی ہو جائے تو حق پھر بھی اسی کا رہتا ہے جو اصل حقدار تھا، غلط فیصلے سے فائدہ اٹھانے والے حتمی فیصلے کے دن اس کی سزا پائیں گے اور حق اسی کو ملے گا جس کا تھا۔ گھریلو اور خاندانی معاملات میں بھی فیصلہ طلب کیا جاسکتا ہے اور بعض اوقات دوسرے فریق کی موجودگی کے بغیر اصل معاملے کے حوالے سے شریعت کا حکم واضح کر دیا جاتا ہے۔ ایسے فیصلوں پر عمل کا معاملہ انسان کے ضمیر پر منحصر ہوتا ہے، بعض فیصلوں میں فریق صرف ایک ہی ہوتا ہے اور عمل درآمد بھی وہ خود ہی کرتا ہے۔ بطور مثال کثرت سے سوالات کرنے، قیل وقال میں مشغول ہونے اور جن حقوق کا مطالبہ نہیں کیا گیا، ان کی ادائیگی کے معاملات ہیں۔ ان میں فیصلہ ایک ہی فریق کو سنایا گیا ہے جسے اسی فریق ہی نے نافذ کرنا ہے۔ آخری حصے میں فیصلہ کرنے والوں کے لیے رہنمائی ہے کہ وہ فیصلے کس طرح کریں گے اور یہ کہ فیصلوں کے حوالے سے ان کی ذمہ داری کیا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٣٠ - كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

جھگڑوں میں فیصلے کرنے کے طریقے اور آداب

(المعجم ١) - (بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ) (التحفة ١)

باب:1- مدعاعلیہ پر قسم ہے

[٤٤٧٠] ١-(١٧١١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّأَمْوَالَهُمْ، وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ».

[4470] ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق دے دیا جائے تو بہت سے لوگ دوسروں کے خون اور ان کے اموال پر دعویٰ کرنے لگیں گے لیکن قسم مدعاعلیہ پر ہے۔''

[٤٤٧١] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

[4471] نافع بن عمر نے ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم مدعاعلیہ پر ہونے کا فیصلہ کیا۔

فائدہ: صحیح بخاری میں نافع بن عمر کی اسی سند سے حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: «قَضٰى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ» ''رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعاعلیہ پر ہوگی۔'' (حدیث:2514)

(المعجم ٢) - (بَابُ وُجُوبِ الْحُكْمِ بِشَاهِدٍ وَّيَمِينٍ) (التحفة ٢)

باب:2- ایک گواہ اور ایک قسم سے فیصلے کا وجوب

[٤٤٧٢] ٣-(١٧١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[4472] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَّهُوَ ابْنُ حُبَابٍ: حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى بِيَمِينٍ وَّشَاهِدٍ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ فرمایا۔ (یعنی ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی کی قسم کو دوسرے گواہ کا قائم مقام بنایا۔)

(المعجم ٣) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ) (التحفة ٣)

باب:3- حاکم کا فیصلہ اصل حقیقت کو تبدیل نہیں کرتا

[٤٤٧٣] ٤-(١٧١٣) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِيَ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ».

[4473] ابومعاویہ نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی اپنی دلیل کے ہر پہلو کو بیان کرنے کے لحاظ سے دوسرے کی نسبت زیادہ ذہین و فطین (ثابت) ہو اور میں جس طرح اس سے سنوں اسی طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، تو جس کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں وہ اسے نہ لے، میں اس صورت میں اس کے لیے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں گا۔“

[٤٤٧٤] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، كِلَاهُمَا، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4474] وکیع اور ابن نمیر دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٧٥] ٥-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

[4475] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی

الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَّإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَّكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبَ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَأَقْضِيَ لَهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا».

کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنے والوں کا شور وغوغا سنا، آپ باہر نکل کر ان کی طرف گئے اور فرمایا: ''میں ایک انسان ہوں اور میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں، ہوسکتا ہے ان میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ زبان آور ہو، میں سمجھوں کہ وہ سچا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ میں جس شخص کے حق میں کسی (دوسرے) مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، وہ چاہے تو اسے اٹھا لے یا چاہے تو چھوڑ دے۔''

[٤٤٧٦] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ.

وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ.

[4476] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

معمر کی حدیث میں ہے: انھوں (ام سلمہ ؓ) نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ ؓ کے دروازے پر جھگڑنے والوں کا شور سنا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ قَضِيَّةِ هِنْدٍ) (التحفة ٤)

باب:4- حضرت ہند ؓ کا مقدمہ

[٤٤٧٧] ٧-(١٧١٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ، عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، لَّا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَّالِهِ بِغَيْرِ

[4477] علی بن مسہر نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (بیعت کے لیے) حاضر ہوئیں تو عرض کی: اللہ کے رسول! ابوسفیان بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو جائے، سوائے اس کے جو میں اس کے مال

عِلْمِهِ، فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذِي مِنْ مَّالِهِ بِالْمَعْرُوفِ، مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ».

میں سے اس کی لاعلمی میں لے لوں، تو کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معروف طریقے سے ان کے مال میں سے (بس) اتنا لے لیا کرو جو تمھیں اور تمھارے بچوں کو کافی ہو۔''

فائدہ: معروف طریقے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح معاشرے میں رہن سہن کا عام طریقہ ہے اسی کے مطابق خرچ کرنے کے لیے لے لو، اس سے زیادہ نہیں۔

[٤٤٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، كِلَاهُمَا، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّوَكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كُلُّهُمْ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4478] عبداللہ بن نمیر، وکیع، عبدالعزیز بن محمد اور ضحاک بن عثمان سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٤٧٩] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَيْضًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ!»، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهِ مِنْ مَّالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ».

[4479] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہند ؓ (بیعت کے لیے) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! (پہلے) روئے زمین پر آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کسی گھرانے کے بارے میں یہ بات نہیں چاہتی تھی کہ اللہ انھیں ذلیل کرے اور (اب ایمان لانے کے بعد) روئے زمین پر آپ کے گھرانے سے بڑھ کر میں کسی گھرانے کے بارے میں یہ نہیں چاہتی کہ اللہ انھیں عزت دے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اور بھی (زیادہ تم یہ چاہو گی۔)'' پھر انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان مال روک کر رکھنے والے آدمی ہیں۔ تو کیا مجھ پر اس بات میں کوئی حرج ہے کہ میں ان کی اجازت کے بغیر ان کے مال میں سے ان کے گھر والوں پر خرچ کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم پر کوئی

حرج نہیں کہ تم معروف طریقے سے ان پر خرچ کرو۔''

[٤٤٨٠] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَيْضًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ!»، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: «لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ».

[4480] زہری کے بھتیجے نے ہمیں اپنے چچا سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! روئے زمین پر آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کسی گھرانے کے بارے میں مجھے زیادہ محبوب نہیں تھا کہ وہ ذلیل ہو اور آج روئے زمین پر آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کوئی گھرانہ مجھے محبوب نہیں کہ وہ باعزت ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اور بھی (اس محبت میں اضافہ ہوگا۔)'' پھر انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں تو کیا (اس بات میں) مجھ پر کوئی حرج ہے کہ میں، جو کچھ اس کا ہے، اس میں سے اپنے بچوں (گھر والوں) کو کھلاؤں؟ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''نہیں، مگر دستور کے مطابق کھلاؤ۔''

(المعجم ٥) - **(بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ الْمَسَائِلِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ، وَالنَّهْيِ عَنْ مَنْعٍ وَهَاتِ، وَهُوَ الِامْتِنَاعُ مِنْ أَدَاءِ حَقٍّ لَزِمَهُ أَوْ طَلَبُ مَا لَا يَسْتَحِقُّهُ)** (التحفة ٥)

باب: 5- بلاضرورت کثرت سے سوالات کرنے کی ممانعت اور ''روکنا، لاؤ'' کی ممانعت، اس سے مراد اپنے ذمے جو حق ہے اس کو ادا نہ کرنا اور جس چیز کا حق نہیں اس کا مطالبہ کرنا ہے

[٤٤٨١] ١٠-(١٧١٥) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ».

[4481] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تمھارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے، وہ تمھارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو۔ اور وہ تمھارے لیے قیل وقال (فضول باتوں)،

کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

فائدہ: کثرتِ سوال میں دوسروں سے مانگنا، ہر بات کی ٹوہ لگانا اور غیر ضروری سوالات کرنا سب کچھ شامل ہے۔

[٤٤٨٢] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَذْكُرْ: وَلَا تَفَرَّقُوا.

[4482] ابوعوانہ نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (ناپسند کرتا ہے کی جگہ) ''ناراض ہوتا ہے'' کہا اور انھوں نے ''فرقوں میں نہ بٹو'' (کا جملہ) بیان نہیں کیا۔

[٤٤٨٣] ١٢-(٥٩٣) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَّرَّادٍ مَّوْلَى الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ». [١٣٣٨]

[4483] جریر نے منصور سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام وراد سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور ''روکنا، لاؤ'' (دوسروں کے حقوق دبانے اور جو اپنا نہیں اسے حاصل کرنے) کو حرام کیا ہے اور تمھارے لیے قیل و قال، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔''

[٤٤٨٤] (...) حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

[4484] شیبان نے منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے تم پر حرام کی ہیں'' اور انھوں نے یہ نہیں کہا: ''بلاشبہ اللہ نے تم پر حرام کی ہیں۔''

[٤٤٨٥] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ».

[4485] شعبی سے روایت ہے، کہا: مجھے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: مجھے کوئی ایسی چیز لکھ کر بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو انھوں نے ان کو لکھا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ اللہ نے تمھارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے: قیل وقال، مال کا ضیاع اور کثرتِ سوال۔''

[٤٤٨٦] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا، وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ: حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَلَا وَهَاتِ، وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ».

[4486] محمد بن عبید اللہ ثقفی نے ہمیں وراد سے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: آپ پر سلامتی ہو۔ اس کے بعد! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ اللہ نے تین چیزیں حرام کی ہیں اور تین چیزوں سے منع فرمایا ہے: اس نے والد کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور نہ دو اور لاؤ (اپنے ذمے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے اور ناجائز حقوق کا مطالبہ کرنے) کو حرام کیا ہے۔ اور تین باتوں سے منع کیا ہے: قیل وقال (فضول باتوں) سے، کثرتِ سوال سے، اور مال ضائع کرنے سے۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ، فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ) (التحفة ٦)

باب: 6- حاکم اجتہاد کرے، خواہ وہ صحیح ہو یا غلط، اس پر اجر وثواب کا بیان

[٤٤٨٧] ١٥-(١٧١٦) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ».

[4487] مجھے یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے خبر دی، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابوقیس سے اور انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جب کوئی حاکم فیصلہ کرے اور اجتہاد (حقیقت کو سمجھنے کی بھرپور کوشش) کرے، پھر وہ حق بجانب ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب وہ فیصلہ کرے اور اجتہاد کرے، پھر وہ (فیصلے میں) غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

[٤٤٨٨] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ: قَالَ يَزِيدُ: فَحَدَّثْتُ

[4488] اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن ابی عمر دونوں نے عبدالعزیز بن محمد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور حدیث کے آخر میں اضافہ کیا: ''یزید نے کہا: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو سنائی تو انھوں

هٰذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

[٤٤٨٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

[4489] لیث بن سعد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد لیثی نے (اپنی) دونوں سندوں سے یہی حدیث عبدالعزیز بن محمد کی روایت کے مانند بیان کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ) (التحفة ٧)

باب: 7- قاضی کے لیے غصے کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ناپسندیدگی

[٤٤٩٠] ١٦-(١٧١٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبِي - وَكَتَبْتُ لَهُ - إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ: أَنْ لَّا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ».

[4490] ابوعوانہ نے ہمیں عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے سجستان کے قاضی عبیداللہ بن ابی بکرہ کو خط لکھوایا — اور میں نے لکھا — کہ جب تم غصے کی حالت میں ہو، تو دو آدمیوں کے مابین فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص جب وہ غصے کی حالت میں ہو دو (انسانوں / فریقوں) کے مابین فیصلہ نہ کرے۔''

[٤٤٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا

[4491] ہشیم، حماد بن سلمہ، سفیان، محمد بن جعفر، شعبہ اور زائدہ سب نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی جس طرح ابوعوانہ کی حدیث ہے۔

أَبِي، كِلَاهُمَا، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

(المعجم ٨) - (بَابُ نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ، وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ) (التحفة ٨)

باب: 8- باطل فیصلوں کو منسوخ اور دین میں نئے نکالے گئے امور کو مسترد کرنا

[٤٤٩٢] ١٧-(١٧١٨) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ، جَمِيعًا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ».

[4492] ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات شروع کی جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے۔“

[٤٤٩٣] ١٨-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ، قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَّجُلٍ لَّهُ ثَلَاثُ مَسَاكِنَ، فَأَوْصٰى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِّنْهَا، قَالَ: يُجْمَعُ ذٰلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكَنٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ».

[4493] عبداللہ بن جعفر زہری نے ہمیں سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قاسم بن محمد سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے تین گھر ہیں اور اس نے ان میں سے ہر گھر کے ایک تہائی حصے کی وصیت کی ہے۔ انھوں نے جواب دیا: اس کے تہائی کو ایک گھر کی صورت میں جمع کر دیا جائے گا۔ پھر انھوں نے کہا: مجھے حضرت عائشہ ؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایسا عمل کیا، ہمارا دین جس کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔“

(المعجم ٩) - (بَابُ بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ)

(التحفة ٩)

باب:9- بہترین گواہ کا بیان

[٤٤٩٤] ١٩-(١٧١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا».

[4494] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہی جو شہادت طلب کیے جانے سے پہلے اپنی گواہی پیش کر دے۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ)

(التحفة ١٠)

باب: 10- اجتہاد (دین کے احکام سمجھنے کی بہترین کاوش) کرنے والوں کا باہمی اختلاف

[٤٤٩٥] ٢٠-(١٧٢٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ هٰذِهِ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ أَنْتِ، وَقَالَتِ الْأُخْرٰى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى، فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ - عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا، يَرْحَمُكَ اللهُ! هُوَ ابْنُهَا، فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى».

[4495] ورقاء نے مجھے ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں، دونوں کے بیٹے ان کے ساتھ تھے (اتنے میں) بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کا بیٹا لے گیا تو اس نے (جو بڑی تھی) اپنی ساتھی عورت سے کہا: وہ تمھارا بیٹا لے گیا ہے اور دوسری نے کہا: وہ تمھارا بیٹا لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں فیصلے کے لیے حضرت داود علیہ السلام کے پاس آئیں تو انھوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں نکل کر حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے سامنے آئیں اور انھیں (اپنے معاملے سے) آگاہ کیا تو انھوں نے کہا: میرے پاس چھری لاؤ، میں اسے تم دونوں کے مابین آدھا آدھا کر دیتا ہوں۔ اس پر چھوٹی عورت نے کہا: نہیں، اللہ

آپ پر رحم کرے! وہ اسی کا بیٹا ہے۔ تو انھوں نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ! إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.

کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس دن سے پہلے (چھری کے لیے) سِکِّین کا لفظ نہیں سنا تھا۔ ہم مُدْیَہ ہی کہا کرتے تھے۔

[٤٤٩٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، جَمِيعًا، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ وَرْقَاءَ.

[4496] موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عجلان نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ ورقاء کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ) (التحفة ١١)

باب: 11- حاکم کا دو فریقوں کے درمیان صلح کرانا مستحب ہے

[٤٤٩٧] ٢١-(١٧٢١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، قَالَ: فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي

[4497] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں یہ بھی تھی، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے اس کی زمین خریدی تو اس آدمی کو، جس نے زمین خریدی تھی، اپنی زمین میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا۔ جس نے زمین خریدی تھی، اس نے اس (بیچنے والے) سے کہا: اپنا سونا مجھ سے لے لو، میں نے تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ اس پر زمین بیچنے والے نے کہا: میں نے تو زمین اور اس میں جو کچھ تھا تمھیں بیچ دیا تھا۔ کہا: وہ دونوں جھگڑا لے کر ایک شخص کے پاس گئے، تو جس

تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ، قَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ. وَأَنْفِقُوهُ عَلٰى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقَا».

کے پاس وہ جھگڑا لے کر گئے تھے اس نے کہا: کیا تمھاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ تو اس نے کہا: (اس سونے کے ذریعے سے) لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور اس میں سے اپنے اوپر بھی خرچ کرو اور صدقہ بھی کرو۔‘‘

فرمانِ نبوی ﷺ

سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ:
«عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ،
فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا،
ثُمَّ كُلْهَا، فَإِنْ جَاءَ
صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ»

رسول اللہ ﷺ سے (کسی کی) گری اور بھولی ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر اس کی شناخت نہ ہو پائے (کوئی اسے اپنی چیز کی حیثیت سے نہ پہچان سکے) تو اس کی تھیلی اور بندھن کی شناخت کرلو پھر اسے کھاؤ (استعمال کرو)، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اس کی ادائیگی کردو۔''

(صحیح مسلم، حدیث: 4504 (1722))

کتاب اللقطہ کا تعارف

لُقَطَہ سے مراد وہ چیز، سواری کا جانور وغیرہ ہے جو گر جائے یا غفلت کی بنا پر کہیں رہ جائے یا سواری ہے تو کہیں چلی جائے، کام کی جو چیزیں دریا، سمندر وغیرہ اپنے کناروں پر لا پھینکتے ہیں، یا کوئی قیمتی چیز جو کسی کو پرندے کے آشیانے میں مل جائے، اس کی چونچ یا پنجے وغیرہ سے گر جائے، سب اسی میں شامل ہے۔

پچھلے ابواب میں مالی حقوق کے حوالے سے پیدا ہونے والے جھگڑوں کے بارے میں احکام تھے۔ اس حصے میں ان چیزوں کا ذکر ہے جن کا کوئی دعوے دار موجود نہیں، لیکن ان پر کسی نامعلوم انسان کا حق ہے۔

اس حصے کی احادیث میں وضاحت ہے کہ کون سی چیزیں سنبھالی جا سکتی ہیں اور کون سی چیزیں سنبھالنے کی اجازت نہیں۔ سنبھالنے والے پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کے اصل مالک کو تلاش کرنے کے لیے سال بھر اس کی تشہیر کرے، پھر وہ اس چیز کو خرچ کر سکتا ہے مگر اس کی حیثیت امانت کی ہوگی۔ اصل مالک کے آ جانے اور معقول طریقے پر اس کا حقِ ملکیت ثابت ہو جانے کی صورت میں وہی اصل حقدار ہوگا۔ وہ چیز یا اس کی قیمت اس کو ادا کر دینی ضروری ہوگی۔ آخری حصے میں کسی انسان کے اس حق کی وضاحت ہے جو کسی دوسرے کے مال میں ہو سکتا ہے، مثلاً: مہمان کا حق، اور تنگی کی صورت میں جو کسی کے پاس موجود ہے اس پر باقی لوگوں کا حق۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

٣١ - كِتَابُ اللُّقَطَةِ

کسی کو ملنے والی ایسی چیز جس کے مالک کا پتہ نہ ہو

(المعجم . . .) - (بَابُ مَعْرِفَةِ الْعِفَاصِ وَالْوِكَاءِ وَحُكْمِ ضَالَّةِ الْغَنَمِ وَالْإِبِلِ) (التحفة ١)

باب: (کسی چیز کے) ڈھکنے (یا تھیلی) اور (اس کے) بندھن کی شناخت رکھنا اور گمشدہ بکری اور اونٹ کے بارے میں شریعت کا حکم

[٤٤٩٨] ١-(١٧٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا».

[4498] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، انھوں نے منبعث رضی اللہ عنہ کے مولیٰ یزید سے اور انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے (کسی کی) گری، بھولی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ڈھکنے / تھیلی اور بندھن کی شناخت کرلو، پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ اس کا جو چاہو کرو۔'' اس نے کہا: گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری ہے یا تمھارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔'' اس نے پوچھا: تو گمشدہ اونٹ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا اس سے کیا تعلق؟ اس کی مشک اور اس کا موزہ اس کے ساتھ ہے، وہ (خود ہی) پانی پر پہنچتا ہے اور درخت (کے پتے) کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالیتا ہے۔''

قَالَ يَحْيٰى : أَحْسِبُ قَرَأْتُ : عِفَاصَهَا .

یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے میں نے عِفَاصَهَا پڑھا تھا۔ (بعض روایات میں ''وِكَاءَ هَا'' (اس کا بندھن) ہے۔)

[٤٤٩٩] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا».

[4499] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، انھوں نے منبعث کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) یزید سے اور انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے (کسی کی) گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اس کا اعلان کرو، پھر اس کے بندھن اور تھیلی وغیرہ کی شناخت رکھو، پھر اس سے خرچ کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ بکری؟ آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو، وہ تمھاری ہے یا تمھارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ اونٹ؟ کہا: اس پر رسول اللہ ﷺ غصے ہوئے حتی کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے — یا آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا — پھر فرمایا: ''تمھارا اس سے کیا تعلق؟ اس وقت تک کہ اس کا مالک اسے پا لے، اس کا موزہ اور اس کی مشک اس کے ساتھ ہے۔''

[٤٥٠٠] ٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَّعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ؛ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ وَقَالَ: قَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ: «فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا».

[4500] عبداللہ بن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے سفیان ثوری، مالک بن انس، عمرو بن حارث اور دیگر لوگوں نے خبر دی کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے انھیں اسی سند کے ساتھ مالک کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا: کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں آپ کے ساتھ تھا، اس نے آپ سے کسی کی گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ اور (ابن وہب نے) کہا: عمرو نے حدیث میں کہا: ''جب اسے تلاش کرنے والا کوئی نہ آئے تو اسے خرچ کر لو۔''

[٤٥٠١] ٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ وَجَبِينُهُ، وَغَضِبَ، وَزَادَ - بَعْدَ قَوْلِهِ: ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً -: «فَإِنْ لَّمْ يَجِيءْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ».

[4501] سلیمان بن بلال نے مجھے ربیعہ بن ابی عبدالرحمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے منبعث کے مولیٰ یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت زید بن خالد جہنی ﷜ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا...... اس کے بعد اسماعیل بن جعفر کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر انھوں نے کہا: ''تو آپ کا چہرہ اور پیشانی سرخ ہو گئے اور آپ غصے ہوئے۔'' اور انھوں نے اس قول ''پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو'' کے بعد یہ اضافہ کیا: ''اگر اس کا مالک نہ آیا تو وہ تمھارے پاس امانت ہو گی۔''

فائدہ: امانت اس معنی میں کہ خرچ کرنے کے باوجود مالک کے مل جانے پر اسے پوری ادائیگی کرنی ہو گی۔ بعض اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ چیز اس کی کسی کوتاہی کے بغیر ضائع ہو جائے تو مالک کو واپسی کی ذمہ داری اس کی نہ ہو گی۔

[٤٥٠٢] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ؟ فَقَالَ: «اِعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَّمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا، وَلْتَكُنْ وَّدِيعَةً عِنْدَكَ، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ» وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: «مَالَكَ وَلَهَا؟ دَعْهَا، فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا» وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ؟ فَقَالَ: «خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ».

[4502] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے منبعث کے مولیٰ یزید سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت زید بن خالد جہنی ﷜ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ سے کسی کے گرے یا بھولے ہوئے سونے اور چاندی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی تھیلی اور (باندھنے کی) رسی کی شناخت کر لو، پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر (کچھ بھی) نہ جان پاؤ تو اسے خرچ کر لو اور وہ تمھارے پاس امانت ہو گی، اگر کسی بھی دن اس کا طلب کرنے والا آ جائے تو اسے اس کی ادائیگی کر دو۔'' اس شخص نے آپ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا اس سے کیا واسطہ؟ اس کا جوتا اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، وہ مالک کے پا لینے تک (خود ہی) پانی پر آتا اور درخت کھاتا ہے۔'' اس نے آپ سے بکری کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو، وہ تمھاری ہے یا

تمھارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔"

[٤٥٠٣] ٦-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّرَبِيعَةُ الرَّأْيِ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ زَادَ رَبِيعَةُ: فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ: «فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا، وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا، فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ. وَإِلَّا، فَهِيَ لَكَ».

[4503] حماد بن سلمہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ رائے بن ابوعبدالرحمان نے منبعث کے مولیٰ یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا۔ (اس روایت میں) ربیعہ نے اضافہ کیا: تو آپ غصے ہوئے حتی کہ آپ کے دونوں رخسار مبارک سرخ ہو گئے...... اور انھوں نے انھی کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور (آخر میں) یہ اضافہ کیا: "اگر اس کا مالک آ جائے اور اس کی تھیلی، (اندر جو تھا اس کی) تعداد اور اس کے بندھن کو جانتا ہو تو اسے دے دو ورنہ وہ تمھاری ہے۔"

[٤٥٠٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ، فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ كُلْهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ».

[4504] مجھے عبداللہ بن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے ضحاک بن عثمان نے ابونضر سے حدیث بیان کی، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے (کسی کی) گری اور بھولی ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر اس کی شناخت نہ ہو پائے (کوئی اسے اپنی چیز کی حیثیت سے نہ پہچان سکے) تو اس کی تھیلی اور بندھن کی شناخت کر لو، پھر اسے کھاؤ (استعمال کرو)، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے اس کی ادائیگی کر دو۔"

[٤٥٠٥] ٨-(...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا، وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا».

[4505] ابوبکر حنفی نے ضحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے حدیث میں کہا: "اگر اسے پہچان لیا جائے تو ادا کر دو ورنہ اس کی تھیلی، بندھن، (جس) برتن (میں بندھی) اور تعداد کی پہچان (محفوظ) رکھو۔"

[٤٥٠٦] ٩-(١٧٢٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَازِينَ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ، فَقَالَا لِي: دَعْهُ، فَقُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ أُعَرِّفُهُ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ، وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ، قَالَ: فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا، قُضِيَ لِي أَنِّي حَجَجْتُ، فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا» قَالَ: فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا» فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا» فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا، فَقَالَ: «اِحْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا» فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا.

[4506] (محمد بن جعفر) غندر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ جہاد کے لیے نکلے، مجھے ایک کوڑا ملا تو میں نے اسے اٹھا لیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا: اسے رہنے دو۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ میں اس کا اعلان کروں گا، اگر اس کا مالک آ گیا (تو اسے دے دوں گا) ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ کہا: میں نے ان دونوں (کی بات ماننے) سے انکار کر دیا۔ جب ہم اپنی جنگ سے واپس ہوئے (تو) میرے مقدور میں ہوا کہ میں نے حج کرنا ہے، چنانچہ میں مدینہ آیا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انھیں کوڑے کے واقعے اور ان دونوں کی باتوں سے آگاہ کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مجھے ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے، میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''سال بھر اس کی تشہیر کرو۔'' میں نے (دوسرا سال) اس کی تشہیر کی تو مجھے کوئی شخص نہ ملا جو اسے پہچان پاتا، میں پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو۔'' میں نے (پھر سال بھر) اس کی تشہیر کی تو مجھے کوئی شخص نہ ملا جو اسے پہچان پاتا، میں پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو۔'' میں نے اس کی تشہیر کی تو مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اسے پہچان پاتا۔ تو آپ نے فرمایا: ''اس کی تعداد، اس کی تھیلی اور اس کے بندھن کو یاد رکھنا، اگر اس کا مالک آ جائے (تو اسے دے دینا) ورنہ اس سے فائدہ اٹھا لینا۔'' پھر میں نے اسے استعمال کیا۔

فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَّاحِدٍ.

(شعبہ نے کہا:) اس کے بعد میں انھیں (سلمہ بن کہیل کو) مکہ میں ملا تو انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں (حضرت

اُبی ڈٹائنئئ نے) تین سال (تشہیر کی) یا ایک سال۔

[٤٥٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَوَجَدْتُّ سَوْطًا، وَّاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، إِلٰى قَوْلِهِ: فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا، قَالَ شُعْبَةُ: فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ: عَرَّفَهَا عَامًا وَّاحِدًا.

[4507] بہز نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سلمہ بن کہیل نے خبر دی یا انھوں نے کچھ لوگوں کو خبر دی اور میں بھی ان میں (شامل) تھا، انھوں نے کہا: میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں زید بن صُوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ (سفر پر) نکلا، مجھے ایک کوڑا ملا...... انھوں نے اسی (سابقہ روایت) کے مانند اس قول تک حدیث بیان کی: ''پھر میں نے اسے استعمال کیا۔'' شعبہ نے کہا: میں نے دس سال بعد ان سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: انھوں نے ایک سال اس کی تشہیر کی تھی۔

[٤٥٠٨] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ، إِلَّا حَمَّادَ ابْنَ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، وَّفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَحَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ: «فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا، فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ»، وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ: «وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ»،

[4508] قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی۔ ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، وکیع اور عبداللہ بن نمیر نے سفیان سے روایت کی۔ محمد بن حاتم نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر رقی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمر نے زید بن ابی انیسہ سے حدیث بیان کی۔ عبدالرحمٰن بن بشر نے کہا: ہمیں بہز نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سب (اعمش، سفیان، زید بن ابی انیسہ اور حماد بن سلمہ) نے سلمہ بن کہیل سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ حماد بن سلمہ کے سوا، ان سب کی حدیث میں تین سال ہیں اور ان (حماد) کی حدیث میں دو یا تین سال ہیں۔ سفیان، زید بن ابی انیسہ اور حماد بن سلمہ کی حدیث میں ہے: ''اگر کوئی (تمھارے پاس) آ کر تمھیں اس کی تعداد، تھیلی اور بندھن کے بارے میں بتا دے تو وہ اسے دے دو۔'' وکیع کی روایت میں سفیان نے یہ اضافہ کیا:

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ : «وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا».

''ورنہ وہ تمھارے مال کے طریقے پر ہے۔'' اور ابن نمیر کی روایت میں ہے: ''اور اگر نہیں (آیا) تو اس سے فائدہ اٹھاؤ۔''

(المعجم ١) - (بَابٌ : فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ) (التحفة ٢)

باب: 1- حاجیوں کی گری پڑی چیز کا حکم

[٤٥٠٩] ١١-(١٧٢٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ.

[4509] حضرت عبدالرحمان بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔

[٤٥١٠] ١٢-(١٧٢٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ، مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا».

[4510] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے (کسی کے) بھٹکتے ہوئے جانور (اونٹنی) کو اپنے پاس رکھ لیا ہے تو وہ (خود) بھٹکا ہوا ہے جب تک اس کی تشہیر نہیں کرتا۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا) (التحفة ٣)

باب: 2- مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے

[٤٥١١] ١٣-(١٧٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ. قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا

[4511] امام مالک بن انس نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ نکالے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے

بِإِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهُ، فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ، فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ، فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَّاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ».

بالا خانے میں آیا جائے، اس کا گودام توڑا جائے اور اس کا غلہ منتقل کر لیا جائے؟ لوگوں کے مویشیوں کے تھن بھی ان کے لیے ان کی خوراک محفوظ رکھتے ہیں، لہٰذا کوئی آدمی کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔"

[٤٥١٢] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، جَمِيعًا، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوسٰى، كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا «فَيُنْتَثَلَ» إِلَّا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: «فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ» كَرِوَايَةِ مَالِكٍ.

[4512] لیث بن سعد، ابن مسہر، عبیداللہ، ایوب، اسماعیل بن امیہ اور موسیٰ (بن عقبہ) سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے امام مالک کی حدیث کی طرح روایت کی ہے اور لیث بن سعد کے سوا ان سب کی حدیث میں فَيُنْتَثَلَ (نکال پھینکا جائے) ہے اور ان (لیث) کی حدیث میں امام مالک کی روایت کی طرح فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ "اس کا کھانا منتقل کر لیا جائے" کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٣) - (بَابُ الضِّيَافَةِ وَنَحْوِهَا)

(التحفة ٤)

باب:3- مہمان نوازی کا بیان

[٤٥١٣] ١٤-(٤٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ،

[4513] لیث نے سعید بن ابی سعید سے، انھوں نے ابوشریح عدوی سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے گفتگو کی، تو میرے دونوں کانوں نے سنا اور

وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ»، قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ، وَالضِّيَافَةُ: ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ»، وَقَالَ: «وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوِ لِيَصْمُتْ». [راجع: ١٧٦]

میری دونوں آنکھوں نے دیکھا، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کو، جو پیش کرتا ہے، اس کو لائق عزت بنائے۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس کو جو پیش کیا جائے، وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے ایک دن اور ایک رات کا اہتمام اور مہمان نوازی تین دن ہے، جو اس سے زائد ہے وہ اس پر صدقہ ہے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

[٤٥١٤] ١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلضِّيَافَةُ: ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَجَائِزَتُهُ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ: «يُقِيمُ عِنْدَهُ، وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ».

[4514] وکیع نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے سعید بن ابی سعید مقبری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوشریح خزاعی سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہمان نوازی تین دن ہے اور خصوصی اہتمام ایک دن اور ایک رات کا ہے اور کسی مسلمان آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ہاں (ہی) ٹھہرا رہے حتی کہ اسے گناہ میں مبتلا کر دے۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ اسے گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو جس سے وہ اس کی میزبانی کر سکے۔'' (تو وہ غلط کام کے ذریعے سے اس کی میزبانی کا انتظام کرے۔)

[٤٥١٥] ١٦-(...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَبَصُرَ عَيْنِي، وَوَعَاهُ قَلْبِي، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَذَكَرَ فِيهِ: «وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ» بِمِثْلِ مَا فِي

[4515] ابوبکر حنفی نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سعید مقبری نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری آنکھ نے دیکھا اور میرے دل نے یاد رکھا جب رسول اللہ ﷺ نے یہ گفتگو فرمائی...... (آگے) لیث کی حدیث کی طرح بیان کیا اور اس میں یہ ذکر کیا: ''تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاں ٹھہرا رہے حتی کہ اسے گناہ میں ڈال دے۔''

حَدِيثِ وَكِيعٍ.

اسی کے مانند جس طرح وکیع کی حدیث میں ہے۔

[٤٥١٦] ١٧-(١٧٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ نَّزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ، فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ».

[4516] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کسی (اہم کام کے لیے) روانہ کرتے ہیں، ہم کچھ لوگوں کے ہاں اترتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، آپ کی رائے کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اگر تم کسی قوم کے ہاں اترو اور وہ تمھارے لیے ایسی چیز کا حکم دیں جو مہمان کے لائق ہے تو قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا اتنا حق لے لو جو ان (کی استطاعت کے مطابق ان) کے لائق ہو۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ بِفُضُولِ الْمَالِ) (التحفة ١ : المغازي)

باب: 4- زائد از ضرورت مال سے کسی کی دلداری کرنا مستحب ہے

[٤٥١٧] ١٨-(١٧٢٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَّهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهُ».

[4517] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، اس اثنا میں ایک آدمی اپنی سواری پر آپ کے پاس آیا، کہا: پھر وہ اپنی نگاہ دائیں بائیں دوڑانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس ضرورت سے زائد سواری ہو، وہ اس کے ذریعے سے ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد از ضرورت زادِ راہ ہے وہ اس کے ذریعے سے ایسے شخص کی خیر خواہی کرے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔''

قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِّنَّا فِي فَضْلٍ.

کہا: آپ نے مال کی بہت سی اقسام کا ذکر کیا جس طرح کیا، حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد مال پر ہم میں سے کسی کا کوئی حق نہیں ہے۔

(المعجم ٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ، وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا) (التحفة ٢)

باب: 5- اگر زادِ راہ کم پڑ جائے تو اسے باہم ملا لینا اور اس کے ذریعے سے ایک دوسرے کی غمخواری کرنا مستحب ہے

[٤٥١٨] ١٩-(١٧٢٩) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ - يَعْنِي: ابْنَ مُحَمَّدٍ - الْيَمَامِيَّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَأَصَابَنَا جَهْدٌ، حَتّٰى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا، فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا، فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ، قَالَ: فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزُرَهُ كَمْ هُوَ؟ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ، وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، قَالَ: فَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «هَلْ مِنْ وَضُوءٍ؟» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ، فِيهَا نُطْفَةٌ، فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ، فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا، نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً، أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً.

قَالَ: ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا: هَلْ مِنْ طَهُورٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَرِغَ الْوَضُوءُ».

[4518] ایاس بن سلمہ نے ہمیں اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے، (راستے میں) تنگی (زادراہ کی کمی) کا شکار ہو گئے حتی کہ ہم نے ارادہ کر لیا کہ اپنی بعض سواریاں ذبح کر لیں۔ اس پر نبی ﷺ نے حکم دیا تو ہم نے اپنا زادراہ اکٹھا کر لیا۔ ہم نے اس کے لیے چمڑے کا دسترخوان بچھایا تو سب لوگوں کا زادراہ اس دسترخوان پر اکٹھا ہو گیا۔ کہا: میں نے نگاہ اٹھائی کہ اندازہ کر سکوں کہ وہ کتنا ہے؟ تو میں نے اندازہ لگایا کہ وہ ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے بقدر تھا اور ہم چودہ سو آدمی تھے۔ کہا: تو ہم نے کھایا حتی کہ ہم سب سیر ہو گئے، پھر ہم نے اپنے (خوراک کے) تھیلے (بھی) بھر لیے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا وضو کے لیے پانی ہے؟'' کہا: تو ایک آدمی اپنا ایک برتن لایا۔ اس میں تھوڑا سا پانی تھا، اس نے وہ ایک کھلے منہ والے پیالے میں انڈیلا تو ہم سب نے وضو کیا، ہم چودہ سو آدمی اسے کھلا استعمال کر رہے تھے۔

کہا: پھر اس کے بعد آٹھ افراد (اور) آئے، انھوں نے کہا: کیا وضو کے لیے پانی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کا پانی ختم ہو چکا۔''

ہے۔ اس صورت میں بھی جب جنگ ناگزیر ہو جائے تو جنگ سے پہلے ایک بار پھر دعوت پہنچانا اور وہ قبول نہ کی جائے تو پرامن بقائے باہمی کے طریقے تجویز کرنا ضروری ہیں۔ جو لوگ اسلامی سرحدوں کے اندر بھی اپنے دین پر قائم رہنا چاہیں ان کے تحفظ اور جس شہری، معاشرتی نظام اور جن سہولتوں سے وہ مستفید ہوں گے ان کے بدلے میں زکاۃ سے بھی کم ٹیکس (جزیہ) کے عوض ان کے تمام حقوق کے تحفظ کی پیش کش کی جاتی ہے۔ اگر پرامن بقائے باہمی کی کوئی معقول صورت بھی وہ قبول نہ کریں اور عداوت پر مصر ہوں تو جنگ ناگزیر ہو جاتی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الجہاد کے ابتدائی ابواب میں جہاد کے ان ابتدائی مراحل کے متعلق احادیث بیان کی ہیں۔ ان معاملات کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے مخالفینِ اسلام کے لیے آسانیاں پیدا کرنے اور معاہدوں کی مکمل پابندی کا حکم دیا ہے۔ ان ابواب کے بعد، جنگی ضرورت کے لیے تدابیر اختیار کرنے کی اجازت، خواہ مخواہ دشمن کا مقابلہ کرنے کی آرزو کی مخالفت، صبر وتحمل، فتح کے لیے اللہ کی طرف رجوع، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنے، درخت کاٹنے کی ممانعت جیسے ابواب ہیں، پھر مال غنیمت کی منصفانہ تقسیم، ان اموال سے مستحقوں کی خبر گیری، دشمنوں کو معاف کرنے اور قیدیوں کے بدلے اپنے قیدی چھڑانے، بغیر لڑے حاصل ہونے والے علاقوں اور اموال (فے) کے مسائل پر مشتمل ابواب ہیں۔ فے کے بارے میں قرآن نے یہ کہا: ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ ”بستیوں والوں میں سے جو کچھ اللہ اپنے رسول (یا اس کے جانشینوں) کے ہاتھ میں دے تو وہ اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے، قرابت داروں کے لیے، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔“ (الحشر 7:59) رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد اموال فے (فدک وغیرہ) کے حوالے سے حضرت فاطمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہما کے گھرانے اور خلافت کے درمیان جو اختلاف سامنے آیا اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف یہی تھا کہ ان اموال کو جس طرح اللہ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ استعمال فرماتے تھے، آپ کے جانشین بھی بعینہٖ اسی پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔

یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی لایا گیا۔ انھوں نے یہ سوچا کہ خلافت کے پاس اموالِ فے کی تولیت ہی ہے۔ ان کا استعمال قرآن نے متعین کر دیا ہے۔ اگر امیر المومنین تولیت کی ذمہ داری اس شرط پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منتقل کر دیں کہ وہ ان کو اسی طرح استعمال کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے تو اس سے اختلافِ رائے ختم ہو سکتا ہے۔ یہی کیا گیا۔ اس معاملے کی تفصیلات بھی ضمناً صحیح مسلم کے اسی حصے میں آ گئی ہیں۔

اس کے بعد دنیا کے بڑے بڑے حکمرانوں کو لکھے گئے خطوط کا ذکر ہے جن کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اسلام کی طرف دعوت دی، پھر تاریخی ترتیب کے بجائے مسائل کی ترتیب سے رسول اللہ ﷺ کے مغازی کو بیان کیا گیا ہے، مثلاً: پہلے جنگِ بدر کا ذکر ہے اور اس کے ضمن میں قیدیوں کا۔ اس مسئلے کو واضح کرنے کے لیے ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کی قید اور آزادی کے حوالے سے حدیث لائی گئی، اسی مسئلے کی مزید وضاحت کے لیے یہود کی جلاوطنی اور ان کی شدید بدعہدی کی بنا پر، تورات پر مبنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلے اور اس کے تحت جنگجوؤں کے قتل اور باقیوں کی اسیری کے فیصلے کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ یہودیوں کو نکالنے کے بعد جب مہاجرین کی معاشی حالت بہتر ہو گئی تو انھوں نے انصار کے عطیہ کردہ باغات وغیرہ واپس کر دیے، اس کی تفصیل بھی یہیں بیان

ہے۔ اس صورت میں بھی جب جنگ ناگزیر ہو جائے تو جنگ سے پہلے ایک بار پھر دعوت پہنچانا اور وہ قبول نہ کی جائے تو پرامن بقائے باہمی کے طریقے تجویز کرنا ضروری ہیں۔ جو لوگ اسلامی سرحدوں کے اندر بھی اپنے دین پر قائم رہنا چاہیں ان کے تحفظ اور جس شہری، معاشرتی نظام اور جن سہولتوں سے وہ مستفید ہوں گے ان کے بدلے میں زکاۃ سے بھی کم ٹیکس (جزیہ) کے عوض ان کے تمام حقوق کے تحفظ کی پیش کش کی جاتی ہے۔ اگر پرامن بقائے باہمی کی کوئی معقول صورت بھی وہ قبول نہ کریں اور عداوت پر مصر ہوں تو جنگ ناگزیر ہو جاتی ہے۔

امام مسلم ؒ نے کتاب الجہاد کے ابتدائی ابواب میں جہاد کے ان ابتدائی مراحل کے متعلق احادیث بیان کی ہیں۔ ان معاملات کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے مخالفینِ اسلام کے لیے آسانیاں پیدا کرنے اور معاہدوں کی مکمل پابندی کا حکم دیا ہے۔ ان ابواب کے بعد، جنگی ضرورت کے لیے تدابیر اختیار کرنے کی اجازت، خواہ مخواہ دشمن کا مقابلہ کرنے کی آرزو کی مخالفت، صبر وتحمل، فتح کے لیے اللہ کی طرف رجوع، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنے، درخت کاٹنے کی ممانعت جیسے ابواب ہیں، پھر مال غنیمت کی منصفانہ تقسیم، ان اموال سے مستحقوں کی خبر گیری، دشمنوں کو معاف کرنے اور قیدیوں کے بدلے اپنے قیدی چھڑانے، بغیر لڑے حاصل ہونے والے علاقوں اور اموال (فے) کے مسائل پر مشتمل ابواب ہیں۔ فے کے بارے میں قرآن نے یہ کہا: ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ ”بستیوں والوں میں سے جو کچھ اللہ اپنے رسول (یا اس کے جانشینوں) کے ہاتھ میں دے تو وہ اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے، قرابت داروں کے لیے، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔“ (الحشر 7:59) رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد اموال فے (فدک وغیرہ) کے حوالے سے حضرت فاطمہ، حضرت علی ؓ کے گھرانے اور خلافت کے درمیان جو اختلاف سامنے آیا اس میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا موقف یہی تھا کہ ان اموال کو جس طرح اللہ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ استعمال فرماتے تھے، آپ کے جانشین بھی بعینہ اسی پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔

یہ معاملہ حضرت عمر ؓ کے سامنے بھی لایا گیا۔ انھوں نے یہ سوچا کہ خلافت کے پاس اموالِ فے کی تولیت ہی ہے۔ ان کا استعمال قرآن نے متعین کر دیا ہے۔ اگر امیر المومنین تولیت کی ذمہ داری اس شرط پر حضرت علی ؓ کو منتقل کر دیں کہ وہ ان کو اسی طرح استعمال کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے تو اس سے اختلافِ رائے ختم ہو سکتا ہے۔ یہی کیا گیا۔ اس معاملے کی تفصیلات بھی ضمناً صحیح مسلم کے اسی حصے میں آگئی ہیں۔

اس کے بعد دنیا کے بڑے حکمرانوں کو لکھے گئے خطوط کا ذکر ہے جن کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اسلام کی طرف دعوت دی، پھر تاریخی ترتیب کے بجائے مسائل کی ترتیب سے رسول اللہ ﷺ کے مغازی کو بیان کیا گیا ہے، مثلاً: پہلے جنگِ بدر کا ذکر ہے اور اس کے ضمن میں قیدیوں کا۔ اس مسئلے کو واضح کرنے کے لیے ثمامہ بن اثال ؓ کی قید اور آزادی کے حوالے سے حدیث لائی گئی، اسی مسئلے کی مزید وضاحت کے لیے یہود کی جلاوطنی اور ان کی شدید بدعہدی کی بنا پر، تورات پر مبنی حضرت سعد ؓ کے فیصلے اور اس کے تحت جنگجوؤں کے قتل اور باقیوں کی اسیری کے فیصلے کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ یہودیوں کو نکالنے کے بعد جب مہاجرین کی معاشی حالت بہتر ہوگئی تو انھوں نے انصار کے عطیہ کردہ باغات وغیرہ واپس کر دیے، اس کی تفصیل بھی یہیں بیان

کی گئی ہے۔ خیبر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم بادشاہوں کو خطوط روانہ کر کے اسلام کی دعوت دی اور یہ چونکہ جہاد کا بنیادی مرحلہ ہے، اس لیے ان مکتوبات کی تفصیل بھی یہاں بیان کر دی گئی تا کہ تمام متعلقہ مسائل ایک جگہ اکٹھے بیان ہو جائیں۔

خیبر کی جنگ میں کچھ علاقے جنگ سے فتح ہوئے، کچھ فے کے طور پر حاصل ہوئے، اسی طرح جنگ حنین میں بظاہر غنائم اور فے کا امتزاج نظر آتا ہے۔ لوگوں کی پسپائی کے بعد رسول اللہ ﷺ میدان میں ڈٹے رہے۔ آپ کی پھینکی ہوئی مٹھی بھر خاک کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ مسلمانوں نے آ کر غنائم جمع کیں، رسول اللہ ﷺ نے ان تمام اموال کو غنائم قرار دیا اور خصوصی اخراجات کے لیے خمس پر اکتفا فرمایا۔ اس کی وضاحت کے لیے حنین اور طائف کی جنگوں کا ذکر یہیں کیا گیا ہے، پھر دوبارہ بدر کے احوال سے سلسلہ جوڑا گیا اور اس کے بعد فتح مکہ کا ذکر آیا، حنین اور طائف کی طرح مسلمانوں کی یہ پیش قدمی بھی اگرچہ مشرکین کی بدعہدی کے نتیجے میں تھی، لیکن اس میں باقاعدہ جنگ کی نوبت نہ آئی۔ مشرکین کے مال اور جائدادیں غنیمت نہ تھیں، ان پر رسول اللہ ﷺ کا اختیار تھا۔ آپ چاہتے تو انھیں فے قرار دیتے، آپ نے انھیں مسلمان ہو جانے والوں کے پاس رہنے دیا۔ ان اموال کی جو حیثیت تھی اس کی بنا پر آپ کو اس فیصلے کا پورا اختیار تھا۔ فتح مکہ اور جنگ حنین اور جنگ طائف کا پس منظر صلح حدیبیہ سے واضح ہوتا ہے، اس لیے یہیں اس کی تفصیلات بیان کر دی گئیں۔ پھر سابقہ جنگوں کے ساتھ سلسلہ جوڑتے ہوئے جنگ احزاب کا تذکرہ کیا گیا۔ اس جنگ کے دوران منافقین کے کردار کا بیان بھی ہوا اور بعض متعلقہ امور، مثلاً: طاغوتِ یہود کعب بن اشرف کے قتل کی تفصیلات بیان کی گئیں اور اس سے پہلے طاغوتِ قریش ابوجہل کے قتل کی تفصیلات کا ذکر کیا گیا، غزوۂ احزاب اور اس زمانے میں جو اہم واقعات ہوئے، خصوصاً بعض بہادر صحابہ کی بے مثل شجاعت کا تذکرہ یہیں کیا گیا۔ اس کے بعد عورتوں کے بطور معاون جہاد میں حصہ لینے، اور رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد کو بیان کیا گیا اور آخر میں وہ حدیث ہے کہ جہاد میں مشرک کی شمولیت ممکن نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٢ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور اس کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ طریقے

(المعجم ١) - (بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِينَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ، مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ إِعْلَامٍ بِالْإِغَارَةِ) (التحفة ٣)

باب: 1- حملے کی پیشگی اطلاع دیے بغیر ان کافروں پر دھاوا بولنا جائز ہے جن کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہے (اور وہ شرارت پر آمادہ ہیں)

[٤٥١٩] ١-(١٧٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ، وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ - قَالَ يَحْيَى: أَحْسِبُهُ قَالَ - جُوَيْرِيَةَ - أَوْ قَالَ الْبَتَّةَ - ابْنَةَ الْحَارِثِ.

قَالَ: وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ.

[4519] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: سلیم بن اخضر نے ہمیں ابن عون سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتال سے پہلے (اسلام کی) دعوت دینے کے بارے میں پوچھنے کے لیے نافع کو خط لکھا۔ کہا: تو انھوں نے مجھے جواب لکھا: یہ شروع اسلام میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ بے خبر تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے، آپ نے ان کے جنگجو افراد کو قتل کیا اور جنگ نہ کرنے کے قابل لوگوں کو قیدی بنایا اور آپ کو اس دن ـــ یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے، انھوں نے کہا: جویریہ ـــ یا قطعیت سے بنت حارث کہا ـــ ملیں۔ کہا: مجھے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں موجود تھے۔

[٤٥٢٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَقَالَ: جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَلَمْ يَشُكَّ.

[4520] ابن ابی عدی نے ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور انھوں نے جویریہ بنت حارث ؓ کہا، شک نہیں کیا۔

فائدہ: یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث سے نافع رحمہ اللہ کا استدلال ہے۔ غزوۂ بنی المصطلق یا غزوہ مریسیع (کنویں کا نام) شعبان پانچ یا چھ ہجری میں ہوا، جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ خاموشی سے آ کر مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد خیبر کے موقع پر، جبکہ جنگ جاری تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عنایت فرماتے ہوئے یہی ہدایت دی کہ وہ جنگ کرنے سے پہلے اسلام کی دعوت دیں، پھر جزیے کی پیش کش کریں، اسے بھی قبول نہ کیا جائے تو پھر جنگ کریں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت دینے کا حکم منسوخ نہیں بلکہ جس طرح حدیث: 4522 میں ہے، ہمیشہ کے لیے یہی حکم ہے کہ پہلے دعوت دی جائے، کفار نہ مانیں تو جزیے کی پیش کش کی جائے، اسے بھی ٹھکرا دیں تو جنگ کی جائے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ، وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا) (التحفة ٤)

باب: 2- بھیجے جانے والے دستوں پر امام کا امیر مقرر کرنا اور انھیں جنگ وغیرہ کے آداب کی تلقین کرنا

[٤٥٢١] ٢-(١٧٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً.

[4521] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع بن جراح نے سفیان سے حدیث بیان کی، نیز اسحاق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، کہا: ہمیں سفیان نے خبر دی، کہا: یہ حدیث انھوں نے ہمیں املا کروائی۔

[٤٥٢٢] ٣-(...) ح قَالَا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ هَاشِمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلٰى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ، أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ، فِي سَبِيلِ اللهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ، اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَّإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ

[4522] نیز عبداللہ بن ہاشم نے کہا — الفاظ انھی کے ہیں — مجھے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے علقمہ بن مرثد سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی بڑے لشکر یا چھوٹے دستے پر کسی کو امیر مقرر کرتے تو اسے خاص اس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی اور ان تمام مسلمانوں کے بارے میں، جو اس کے ساتھ ہیں، بھلائی کی تلقین کرتے، پھر فرماتے: ''اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جو اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں ان سے لڑو، نہ خیانت کرو، نہ بدعہدی کرو، نہ مثلہ کرو اور نہ کسی بچے کو قتل

الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ - أَوْ خِلَالٍ -، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ، فَلَهُمْ مَّا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَّا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَّتَحَوَّلُوا مِنْهَا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ ﷺ، فَلَا تَجْعَلْ لَّهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَّهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ، أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ. وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ، فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللهِ، فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللهِ، وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا».

کرو۔ اور جب مشرکوں میں سے اپنے دشمن سے ٹکراؤ تو انھیں تین باتوں کی طرف بلاؤ، ان میں سے جسے وہ تسلیم کر لیں، (اسی کو) ان کی طرف سے قبول کر لو اور ان (پر حملے) سے رک جاؤ، انھیں اسلام کی دعوت دو، اگر وہ مان لیں تو اسے ان (کی طرف) سے قبول کر لو اور (جنگ سے) رک جاؤ، پھر انھیں اپنے علاقے سے مہاجرین کے علاقے میں آ جانے کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے لیے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں۔ اگر وہ وہاں سے نقل مکانی کرنے سے انکار کریں تو انھیں بتاؤ کہ پھر وہ بادیہ نشین مسلمانوں کی طرح ہوں گے، ان پر اللہ کا وہی حکم نافذ ہوگا جو مومنوں پر نافذ ہوتا ہے اور غنیمت اور فے میں سے ان کے لیے کچھ نہ ہوگا مگر اس صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔ اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیے کا مطالبہ کرو، اگر وہ تسلیم کر لیں تو ان کی طرف سے قبول کر لو اور رک جاؤ اور اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگو اور ان سے لڑو اور جب تم کسی قلعے (میں رہنے) والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے چاہیں کہ تم انھیں اللہ اور اس کے نبی کا عہد و پیمان عطا کرو تو انھیں اللہ اور اس کے نبی کا عہد و پیمان نہ دو بلکہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے عہد و امان دو، کیونکہ یہ بات کہ تم لوگ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی کر بیٹھو، اس کی نسبت ہلکی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا عہد و پیمان توڑ دو۔ اور جب تم قلعہ بند لوگوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے چاہیں کہ تم انھیں اللہ کے حکم پر (قلعے سے) نیچے اترنے دو تو انھیں اللہ کے حکم پر نیچے نہ اترنے دو بلکہ اپنے حکم پر انھیں نیچے اتارو کیونکہ تمھیں معلوم نہیں کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے صحیح حکم پر پہنچ پاتے ہو یا نہیں۔''

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ، وَزَادَ إِسْحٰقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، - قَالَ يَحْيٰى: يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ - فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ابن ہشام نے کہا:) عبدالرحمان نے یہی کہا یا اسی طرح کہا۔ اسحاق نے اپنی حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا: یحییٰ بن آدم سے روایت ہے کہ (علقمہ نے) کہا: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے بیان کی ــ یحییٰ نے کہا: یعنی علقمہ نے ابن حیان سے بیان کی ــ تو انھوں نے کہا: مجھے مسلم بن ہیصم نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٥٢٣] ٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[4523] عبدالصمد بن عبدالوارث نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے علقمہ بن مرثد نے حدیث بیان کی کہ انھیں سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی امیر کو یا چھوٹے لشکر کو روانہ کرتے تو آپ اسے بلاتے اور تلقین فرماتے ...... پھر انھوں (شعبہ) نے سفیان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٤٥٢٤] ٥-(...) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا.

[4524] حسین بن ولید نے شعبہ سے یہی حدیث روایت کی۔

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي الْأَمْرِ بِالتَّيْسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ) (التحفة ٥)

باب:3- آسانی پیدا کرنے اور دور نہ بھگانے کا حکم

[٤٥٢٥] ٦-(١٧٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: «بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا، وَيَسِّرُوا وَلَا

[4525] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو جب اپنے کسی معاملے کی ذمہ داری دے کر روانہ کرتے تو فرماتے: ''خوشخبری دو، دور نہ بھگاؤ، آسانی پیدا کرو اور مشکل میں نہ ڈالو۔''

تُعَسِّرُوا».

[٤٥٢٦] ٧-(١٧٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا». [انظر: ٥٢١٤]

[4526] شعبہ نے سعید بن ابی بردہ سے، انھوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے انھیں اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: ''تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوشخبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا، اختلاف نہ کرنا۔''

[٤٥٢٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: «وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا».

[4527] عمرو اور زید بن ابی انیسہ دونوں نے سعید بن ابی بردہ سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے (آگے) اپنے دادا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے شعبہ کی حدیث کی طرح روایت کی۔ اور زید بن ابی انیسہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے: ''دونوں آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔''

[٤٥٢٨] ٨-(١٧٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا».

[4528] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آسانی کرو، دشواری پیدا نہ کرو، اطمینان دلاؤ اور دور نہ بھگاؤ۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ) (التحفة ٦)

باب: 4- بدعہدی کی حرمت

[٤٥٢٩] ٩-(١٧٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ السَّرَخْسِيَّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ، فَقِيلَ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ».

[4529] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ جب پہلے آنے والوں اور بعد میں آنے والوں کو جمع کرے گا تو بدعہدی کرنے والے ہر شخص کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی بدعہدی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[4530] ایوب اور صخر بن جویریہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ﷺ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

[٤٥٣١] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللهُ لَهُ لِوَاءً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ».

[4531] عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدعہدی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن اللہ ایک جھنڈا نصب کرے گا اور کہا جائے گا: سنو! یہ فلاں کی عہد شکنی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٢] ١١-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[4532] عبد اللہ (بن عمر ﷺ) کے دو بیٹوں حمزہ اور سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا۔''

يَقُولُ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[٤٥٣٣] ١٢-(١٧٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ».

[4533] (محمد بن ابراہیم) ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر دونوں نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان (اعمش) سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، کہا جائے گا: یہ فلاں کی عہد شکنی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٤] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: «يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ».

[4534] نضر بن شمیل اور عبدالرحمان (بن مہدی) نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور عبدالرحمان کی حدیث میں یہ (الفاظ) نہیں ہیں: ''کہا جائے گا: یہ فلاں کی عہد شکنی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٥] ١٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ، يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ».

[4535] یزید بن عبدالعزیز نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، وہ اس کے ذریعے سے پہچانا جائے گا، کہا جائے گا: یہ فلاں کی بدعہدی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٦] ١٤-(١٧٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ».

[4536] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔''

[٤٥٣٧] ١٥-(١٧٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4537] خُلید نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت

الْمُثَنَّىٰ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''بدعہدی کرنے والے ہر شخص کے لیے، قیامت کے دن اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا (نصب) ہوگا۔''

[٤٥٣٨] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ : حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ».

[4538] مستمر بن ریّان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونضرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عہد شکنی کرنے والے ہر شخص کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی بدعہدی کے بقدر بلند کیا جائے گا، سنو! عہد شکنی میں کوئی عوام کے (عہد شکن) امیر سے بڑا نہیں ہوگا۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ) (التحفة ٧)

باب:5- جنگ میں چال چلنا جائز ہے

[٤٥٣٩] ١٧-(١٧٣٩) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَّزُهَيْرٍ، قَالَ عَلِيٌّ : أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ : حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ قَالَ : سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَّقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

[4539] حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنگ ایک چال ہے۔''

[٤٥٤٠] ١٨-(١٧٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

[4540] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنگ (دشمن کو) دھوکے (میں رکھنے) کا نام ہے۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ، وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ) (التحفة ٨)

باب:6-دشمن سے مقابلے کی آرزو کرنے کی ممانعت اور (اگر) مقابلہ ہو جائے تو صبر کرنے کا حکم

[٤٥٤١] ١٩-(١٧٤١) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا».

[4541] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دشمن سے مقابلے کی تمنا مت کرو، لیکن جب تمھارا ان سے مقابلہ ہو تو صبر کرو۔''

[٤٥٤٢] ٢٠-(١٧٤٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ، حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ، يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ، يَنْتَظِرُ حَتّٰى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ»، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ».

[4542] ابونضر سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھیوں میں سے قبیلۂ اسلم کے ایک آدمی، جنھیں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کہا جاتا تھا، کے خط سے روایت کی، انھوں نے عمر بن عبیداللہ کو، جب انھوں نے (جہاد کی غرض سے) حروریہ کی طرف کوچ کیا، یہ بتانے کے لیے خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض ایام (جنگ) میں، جن میں آپ کا دشمن سے مقابلہ ہوتا، انتظار کرتے، یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جاتا، آپ ان (ساتھیوں) کے درمیان کھڑے ہوتے اور فرماتے: ''لوگو! دشمن سے مقابلے کی تمنا مت کرو اور اللہ سے عافیت مانگو، (لیکن) جب تم ان کا سامنا کرو تو صبر کرو اور جان رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔'' پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے! انھیں شکست دے اور ہمیں ان پر نصرت عطا فرما۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ) (التحفة ٩)

باب:7-دشمن سے مقابلے کے وقت فتح کی دعا کرنا مستحب ہے

[٤٥٤٣] ٢١-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ! اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ».

[4543] خالد بن عبداللہ نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (مدینہ پر حملے کرنے والے) لشکروں کے خلاف یہ دعا کی: ''اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے! جلد حساب کرنے والے! سب لشکروں کو شکست دے، اے اللہ! انھیں شکست دے اور ان کے قدم لرزا دے۔''

[٤٥٤٤] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «هَازِمَ الْأَحْزَابِ» وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ: «اَللّٰهُمَّ».

[4544] وکیع بن جراح نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی...... (آگے) خالد کی حدیث کے مانند ہے، البتہ انھوں نے ''(اے) لشکروں کو شکست دینے والے'' کے الفاظ کہے اور آپ کے فرمان ''اَللّٰهُمَّ'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٥٤٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: «مُجْرِيَ السَّحَابِ».

[4545] اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ابن عیینہ سے، انھوں نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں ''بادلوں کو چلانے والے'' کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

[٤٥٤٦] ٢٣-(١٧٤٣) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ، لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ».

[4546] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگِ) احد کے دن رسول اللہ ﷺ (بار بار) یہ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! اگر تو یہ چاہتا ہے تو (آج کے بعد) زمین میں تیری عبادت نہ کی جائے گی۔'' (تیری عبادت کرنے والی آخری امت ختم ہو جائے گی۔)

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ) (التحفة ١٠)

باب: 8- جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی حرمت

[٤٥٤٧] ٢٤-(١٧٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

[4547] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک غزوے میں ایک عورت مقتول ملی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر (سخت) ناگواری کا اظہار کیا (اور اس سے منع فرمادیا۔)

[٤٥٤٨] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةٌ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي، فَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

[4548] عبیداللہ بن عمر نے ہمیں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: غزوات میں سے ایک غزوے میں ایک عورت مقتول ملی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمادیا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ) (التحفة ١١)

باب:9- شب خون میں بلا ارادہ عورتوں اور بچوں کے قتل ہوجانے کا جواز

[٤٥٤٩] ٢٦-(١٧٤٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ؟ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَالَ: «هُمْ مِّنْهُمْ».

[4549] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے حضرت صعب بن جثّامہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے گھرانے کے بارے میں پوچھا گیا، ان پر شب خون مارا جاتا ہے تو وہ (حملہ کرنے والے) ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی نقصان پہنچا دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ انھی میں سے ہیں۔''

[٤٥٥٠] ٢٧-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ،

[4550] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے حضرت صعب بن جثّامہ ؓ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: «هُمْ مِّنْهُمْ».

سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! شب خون میں ہم مشرکین کی عورتوں اور بچوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ انھی میں سے ہیں۔''

[٤٥٥١] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ: لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: «هُمْ مِّنْ آبَائِهِمْ».

[4551] عمرو بن دینار نے مجھے خبر دی کہ انھیں ابن شہاب نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر کچھ گھڑ سوار رات کو دھاوا بولیں اور مشرکوں کے (ساتھ ان کے کچھ) بیٹوں کو (بھی) قتل کر دیں (تو گناہ تو نہیں ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے آباء ہی میں سے ہیں۔''

فائدہ: جان بوجھ کر دشمن کے بچوں اور عورتوں کو نقصان پہنچانا منع ہے لیکن جب ناگزیر ہو، مثلاً: وہ اپنے لڑنے والوں کے بچاؤ کے لیے آگے رکھے گئے ہوں یا مرد عورت میں امتیاز ممکن نہیں رہا تو وہ اسی انجام سے دوچار ہوں گے جس سے ان کے مرد دوچار ہوں گے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا) (التحفة ١٢)

باب:10- کافروں کے درختوں کو کاٹنا اور جلانا جائز ہے

[٤٥٥٢] ٢٩-(١٧٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ.

[4552] یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح اور قتیبہ بن سعید نے لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلائے اور کاٹ ڈالے اور یہ بویرہ کا مقام تھا (جہاں یہ درخت واقع تھے۔)

زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ وَلِيُخْزِيَ

قتیبہ اور ابن رمح نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم نے کھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اسے اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو وہ اللہ

ٱلْفَٰسِقِينَ﴾ [الحشر: ٥].

کی اجازت سے تھا اور اس لیے تاکہ وہ (اللہ) نافرمانوں کو رسوا کرے۔"

[٤٥٥٣] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ:

[4553] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلا دیے۔ اسی کے بارے میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

"بنولوی (قریش) کے سرداروں کے لیے بویرہ میں ہر طرف پھیلنے والی آگ کی کوئی حیثیت نہ تھی۔"

وَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا﴾ الْآيَةَ.

اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: "تم نے کھجور کا جو بھی درخت کاٹا یا اسے چھوڑ دیا....." آیت کے آخر تک۔

فائدہ: مدینہ کے یہودیوں اور مشرکین مکہ کا آپس میں گٹھ جوڑ تھا۔ یہودی انھیں مدینہ پر حملے کی دعوت دیتے رہتے تھے اور اس کام میں مدد کے وعدے کرتے تھے اور قریش، مدینہ میں شورش برپا کرنے پر یہودیوں کو اپنی مدد کا یقین دلاتے تھے۔ جنگِ احزاب میں قریش حملہ آور ہوئے لیکن یہودی اپنی سازشوں اور منافقین کو ورغلانے کے باوجود قریش کے ساتھ مل کر میدانِ جنگ میں مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی ہمت نہ کر سکے۔ اسی طرح قریش نے یہودیوں کو اکسایا، ان کے بڑے قبیلے بنونضیر نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا، کئی طرح کی سازشیں کیں، لیکن قریش کبھی ان کی مدد کو نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کے تمام گروہوں کو ذلیل کیا، یہود کے درخت جلانا دوسروں کے لیے بھی باعثِ عبرت تھا۔

[٤٥٥٤] ٣١-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ.

[4554] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی کھجوروں کے درخت جلا دیے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً) (التحفة ١٣)

باب: 11- اموالِ غنیمت کو خاص طور پر اس امت کے لیے حلال کیا گیا

[٤٥٥٥] ٣٢-(١٧٤٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

[4555] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَّهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا، وَلَمَّا يَبْنِ، وَلَا آخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا، وَّلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا، وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ، وَّهُوَ مُنْتَظِرٌ وِّلَادَهَا، قَالَ: فَغَزَا، فَأَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَّأَنَا مَأْمُورٌ، اَللّٰهُمَّ! احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا، فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ، فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: فِيكُمْ غُلُولٌ، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَّجُلٌ، فَبَايَعُوهُ، فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ، فَبَايَعَتْهُ، قَالَ: فَلَصِقَ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ، قَالَ: فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ، فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ، فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَأٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا، فَطَيَّبَهَا لَنَا».

یہ (احادیث) ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے کسی نبی نے جہاد کیا تو انھوں نے اپنی قوم سے کہا: میرے ساتھ وہ آدمی نہ آئے جس نے کسی عورت سے شادی کی ہے، وہ اس کے ساتھ شب زفاف گزارنا چاہتا ہے اور ابھی تک نہیں گزاری، نہ وہ جس نے گھر تعمیر کیا ہے اور ابھی تک اس کی چھتیں بلند نہیں کیں اور نہ وہ جس نے بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہیں اور وہ ان کے بچہ دینے کا منتظر ہے۔ کہا: وہ جہاد کے لیے نکلے، نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب، وہ بستی کے نزدیک پہنچے تو انھوں نے سورج سے کہا: تو بھی (اللہ کے حکم کا) پابند ہے اور میں بھی پابند ہوں، اے اللہ! اسے کچھ وقت کے لیے مجھ پر روک دے۔ تو اسے روک دیا گیا، حتی کہ اللہ نے انھیں فتح دی۔ کہا: انھیں غنیمت میں جو ملا، انھوں نے اس کو اکٹھا کر لیا، آگ اسے کھانے کے لیے آئی تو اسے کھانے سے باز رہی۔ اس پر انھوں نے کہا: تمھارے درمیان خیانت (کا ارتکاب ہوا) ہے، ہر قبیلے کا ایک آدمی میری بیعت کرے۔ انھوں نے ان کی بیعت کی تو ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔ انھوں نے کہا: خیانت تم لوگوں میں ہوئی ہے، لہٰذا تمھارا قبیلہ میری بیعت کرے۔ اس قبیلے نے ان کی بیعت کی تو (آپ کا ہاتھ) دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔ اس پر انھوں نے کہا: خیانت تم میں ہے، تم نے خیانت کی ہے۔ کہا: تو وہ گائے کے سر کے بقدر سونا نکال کر ان کے پاس لے آئے۔ کہا: انھوں نے اسے مالِ غنیمت میں رکھا، وہ بلند جگہ پر رکھا ہوا تھا، تو آگ آئی اور اسے کھا گئی۔ اموالِ غنیمت ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھے، یہ (ہمارے لیے حلال) اس وجہ سے ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری کمزوری اور

عجز کو دیکھا تو اس نے ان کو ہمارے لیے حلال کر دیا۔"

فائدہ: ضعف و عجز سے مالی کمزوری بھی مراد ہو سکتی ہے اور یہ بھی کہ کہیں اس امت کے لوگ امتحان میں ناکام نہ ہو جائیں، اسی لیے غنیمتوں کو ان کے لیے حلال کر کے انھیں امتحان سے بچا لیا جائے۔ یہ اس امت پر اللہ کے خاص انعامات میں سے ہے۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ الْأَنْفَالِ) (التحفة ١٤)

باب:12- اموالِ غنیمت کا بیان

[٤٥٥٦] ٣٣-(١٧٤٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هَبْ لِي هٰذَا، فَأَبَى، قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ ۖ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾

[الأنفال: ١]. [انظر: ٦٢٣٨]

[4556] ابوعوانہ نے سماک سے، انھوں نے مصعب بن سعد سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے خمس میں سے کوئی چیز لی، اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یہ مجھے ہبہ فرما دیں تو آپ نے انکار کیا۔ کہا: اس پر اللہ عزوجل نے (یہ حکم) نازل فرمایا: "لوگ آپ سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے: اموالِ غنیمت اللہ کے لیے اور رسول کے لیے ہیں۔"

[٤٥٥٧] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ: أَصَبْتُ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ، فَقَالَ: «ضَعْهُ» ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ»، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: نَفِّلْنِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعْهُ» فَقَامَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ، أَأُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ» قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ ۖ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾. [الأنفال: ١]

[4557] شعبہ نے ہمیں سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن سعد سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئیں: مجھے ایک تلوار ملی، (پھر کہا:) وہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! (اپنے حصے کے علاوہ) یہ تلوار مجھے مزید عطا فرما دیں۔ تو آپ نے فرمایا: "اسے رکھ دو۔" وہ پھر اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! (یہ تلوار) مجھے مزید دے دیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: "جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دو۔" وہ پھر اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! (اپنے حصے کے علاوہ) یہ بھی مجھے عنایت فرما دیں۔ تو آپ نے فرمایا: "اسے رکھ دو۔" وہ پھر اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! (اپنے حصے کے علاوہ) یہ مجھے عنایت فرما دیں۔ کیا میں اس شخص جیسا قرار دیا جاؤں گا جس کے لیے (جنگ

میں) کوئی فائدہ نہیں ہوا؟ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم نے اسے جہاں سے لیا ہے وہیں رکھ دو۔'' کہا: اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے! غنیمتیں اللہ کے لیے اور رسول ﷺ کے لیے ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① ان چاروں آیتوں کی تفصیل کتاب فضائل الصحابہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں بیان ہوئی ہے۔ ② جاہلی دور میں مال غنیمت میں سے سب سے اچھا اور بڑا حصہ سردار کے لیے ہوتا تھا۔ وہ چاہتا تو اس میں سے کچھ نمایاں بہادری دکھانے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انھیں عطا کرتا۔ سنن ابوداود میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے موقع پر اعلان فرمایا تھا: «مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفْلِ كَذَا وَ كَذَا» ''جس نے فلاں فلاں کام کیا اسے اتنا اتنا اضافی انعام ملے گا۔'' (سنن أبي داود، حديث: 2737) حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب اضافی انعام کے طور پر اپنی پسند کی تلوار لے کر آئے تو اس وقت تک اللہ کی طرف سے غنیمت کے احکام نازل نہ ہوئے تھے اگرچہ ان کے نزول کی توقع کی جا رہی تھی، اس لیے آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ تلوار واپس رکھ دیں۔ سنن ابوداود ہی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے تفصیلی روایت منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی پسند کی تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تلوار نہ تمھاری ہے نہ میری'' پھر جب میں چلا گیا تو آپ نے میرے پیچھے قاصد بھیجا۔ جب میں حاضر ہوا تو فرمایا: ''تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی، حالانکہ یہ نہ میری ہے اور نہ تمھاری اور (اب) اللہ تعالیٰ نے اسے مجھے دے دیا ہے (پانچواں حصہ میری صوابدید پر ہے)، لہٰذا اب یہ تمھاری ہے۔'' (سنن ابي داود، حديث: 2740) سورۂ انفال میں ہے کہ اموالِ غنیمت پورے پورے اللہ اور اس کے رسول کے ہیں اور تقسیم اس طرح کی گئی ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار حصے جہاد کرنے والوں میں بانٹنے کے لیے ہوں گے اور پانچواں حصہ رسول اللہ ﷺ کے لیے۔ آپ اس حصے میں سے انعام بھی دیتے تھے اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں بھی پوری فرماتے تھے۔

[٤٥٥٨] ٣٥-(١٧٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً، وَّأَنَا فِيهِمْ، قِبَلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا، وَّنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

[4558] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ بھیجا، میں بھی ان میں تھا، انھوں نے بہت سے اونٹ غنیمت میں حاصل کیے تو ان کا حصہ بارہ بارہ اونٹ یا گیارہ گیارہ اونٹ تھا اور انھیں ایک ایک اونٹ زائد دیا گیا تھا۔

[٤٥٥٩] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ:

[4559] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، وَّفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ، وَأَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، وَّنُفِّلُوا سِوٰى ذٰلِكَ بَعِيرًا، فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

بھیجا، ان میں ابن عمر ﷠ بھی تھے، ان کے حصے بارہ بارہ اونٹ تک پہنچ گئے اور اس کے علاوہ انھیں ایک ایک اونٹ زائد (بھی) ملا تو رسول اللہ ﷺ نے اس (فیصلے) کو تبدیل نہیں کیا۔

فائدہ: ''ایک ایک اونٹ زائد بھی ملا'' یعنی ان کے دستے کے امیر نے ان کو ایک ایک اونٹ کارکردگی پر دیا۔ پھر بقیہ مال کے چار حصے ان میں تقسیم کیے تو ان کو بارہ بارہ اونٹ ملے، باقی وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ نے اس تقسیم کو برقرار رکھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد میں غیر معمولی مشکلات کی بنا پر حسن کارکردگی کی بنا پر انعام دیا جا سکتا ہے۔ باقی اموالِ غنیمت کو مقررہ حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ اگلی حدیث میں ہے: بارہ بارہ اونٹ مل جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک اونٹ خود بھی عنایت فرمایا۔

[٤٥٦٠] ٣٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلٰى نَجْدٍ، فَخَرَجْتُ فِيهَا، فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَّغَنَمًا، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، وَّنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا، بَعِيرًا.

[4560] علی بن مسہر اور عبدالرحیم بن سلیمان نے عبیداللہ بن عمر سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر ﷠ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نجد کی جانب ایک دستہ بھیجا، میں بھی اس میں گیا۔ ہمیں اونٹ اور بکریاں ملیں تو ہمارے حصے بارہ بارہ اونٹوں تک پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایک اونٹ زائد بھی دیا۔

[٤٥٦١] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4561] یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٥٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّفَلِ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ؛

[4562] ایوب نے ہمیں حدیث بیان کی، اور (ایک دوسری سند سے) ابن عون نے کہا: میں نے غنیمت کے بارے میں پوچھنے کے لیے نافع کی طرف خط لکھا، انھوں نے مجھے جواب میں لکھا کہ حضرت ابن عمر ﷠ دستے میں تھے.....، نیز موسیٰ اور اسامہ بن زید نے بھی حدیث بیان کی، ان سب

ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: ح: قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

(ایوب، ابن عون، موسیٰ اور اسامہ) نے نافع سے اسی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٥٦٣] ٣٨-(١٧٥٠) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفَلًا سِوٰى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمُسِ، فَأَصَابَنِي شَارِفٌ - وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ- .

[4563] عبداللہ بن رجاء نے یونس سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خمس سے ہمارے حصے کے سوا اضافی بھی دیا تو مجھے ایک شارف ملا۔ اور شارف سے مراد پختہ عمر کا (مضبوط) اونٹ ہے۔

[٤٥٦٤] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَفَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ.

[4564] ابن مبارک اور ابن وہب دونوں نے یونس کے حوالے سے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث پہنچی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دستے کو زائد دیا..... ابن رجاء کی حدیث کی طرح۔

[٤٥٦٥] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا، لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً، سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ، وَالْخُمُسُ فِي ذٰلِكَ، وَاجِبٌ كُلِّهِ.

[4565] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بسا اوقات عام لشکر کی تقسیم سے ہٹ کر بعض دستوں کو، جنھیں آپ روانہ فرماتے تھے، خصوصی طور پر ان کے لیے زائد عطیات دیتے تھے، اور خمس ان سب مہموں میں واجب تھا۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيلِ) (التحفة ١٥)

باب:13- مقتول سے چھینے گئے سامان کا حقدار اس کا قاتل ہے

[٤٥٦٦] ٤١-(١٧٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

[4566] ہشیم نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمر بن کثیر بن افلح سے اور انھوں نے ابو محمد انصاری سے روایت کی اور وہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشیں تھے، انھوں نے کہا: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا...... اور انھوں (ابومحمد) نے حدیث بیان کی۔

[٤٥٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[4567] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمر بن کثیر بن افلح سے، انھوں نے ابو محمد (المعروف بہ) مولیٰ ابوقتادہ سے روایت کی کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا......اور حدیث بیان کی۔

[٤٥٦٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاسْتَدَرْتُ إِلَيْهِ حَتّٰى أَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ، فَضَرَبْتُهُ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَّجَدْتُّ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[4568] امام مالک بن انس کہتے ہیں: مجھے یحییٰ بن سعید نے عمر بن کثیر بن افلح سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابومحمد سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حنین کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب (دشمن سے) ہمارا سامنا ہوا تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچی۔ کہا: میں نے مشرکوں میں سے ایک آدمی دیکھا جو مسلمانوں کے ایک آدمی پر غالب آ گیا تھا، میں گھوم کر اس کی طرف بڑھا حتی کہ اس کے پیچھے آ گیا اور اس کی گردن کے پٹھے پر وار کیا، وہ (اسے چھوڑ کر) میری طرف بڑھا اور مجھے اس زور سے دبایا کہ مجھے اس (دبانے) سے موت کی بو محسوس ہونے لگی، پھر اس کو موت نے آ لیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، اس کے بعد میری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، انھوں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ

فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا، لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ» قَالَ: فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ، قَالَ: فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟!» فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ! سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: لَا هَا اللهِ! إِذًا لَّا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِّنْ أُسُدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَّسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَدَقَ، فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ» فَأَعْطَانِي، قَالَ: فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

واپس پلٹے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی کو قتل کیا، (اور) اس کے پاس اس کی کوئی دلیل (نشانی وغیرہ) ہو تو اس (مقتول) سے چھینا ہوا سامان اسی کا ہوگا۔'' کہا: تو میں کھڑا ہوا اور کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ کہا: تو میں کھڑا ہوا اور کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی فرمایا۔ کہا: میں پھر کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوقتادہ! تمھارا کیا معاملہ ہے؟'' تو میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ اس پر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے سچ کہا ہے۔ اس مقتول کا چھینا ہوا سامان میرے پاس ہے، آپ انھیں ان کے حق سے (دستبردار ہونے پر) مطمئن کر دیجیے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ ﷺ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر سے، جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑائی کرتا ہے، نہیں چاہیں گے کہ وہ اپنے مقتول کا چھینا ہوا سامان تمھیں دے دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے سچ کہا: وہ انھی کو دے دو۔'' تو اس نے (وہ سامان) مجھے دے دیا، کہا: میں نے (اسی سامان میں سے) زرہ فروخت کی اور اس (کی قیمت) سے (اپنی) بنو سلمہ (کی آبادی) میں ایک باغ خرید لیا۔ وہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام (کے زمانے) میں بنایا۔

وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعُ أَسَدًا مِّنْ أُسُدِ اللهِ.

لیث کی حدیث میں ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں، آپ ﷺ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ کر قریش کے ایک چھوٹے سے لگڑ بگھے کو عطا نہیں کریں گے۔

وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ: لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ.

لیث کی حدیث میں ہے: (انھوں نے کہا) وہ پہلا مال تھا جو میں نے بنایا۔

[٤٥٦٩] ٤٢-(١٧٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: يَا عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ؟ يَا ابْنَ أَخِي! قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ، فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا، قَالَ: فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ، قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ، فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» قَالَا: لَا، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ» وَقَضٰى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ. - وَالرَّجُلَانِ: مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ -.

[4569] حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بدر کے دن جب میں صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنی دائیں اور بائیں طرف نظر دوڑائی تو میں انصار کے دو لڑکوں کے درمیان میں کھڑا تھا، ان کی عمریں کم تھیں، میں نے آرزو کی، کاش! میں ان دونوں کی نسبت زیادہ طاقتور آدمیوں کے درمیان ہوتا، (اتنے میں) ان میں سے ایک نے مجھے ہاتھ لگا کر متوجہ کیا اور کہا: چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ کہا: میں نے کہا: ہاں، بھتیجے! تمھیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا وجود اس وقت تک اس کے وجود سے الگ نہیں ہوگا یہاں تک کہ ہم میں سے جلد تر مرنے والے کو موت آجائے۔ کہا: میں نے اس پر تعجب کیا تو دوسرے نے مجھے متوجہ کیا اور وہی بات کہی، کہا: پھر زیادہ دیر نہ گزری کہ میری نظر ابوجہل پر پڑی، وہ لوگوں میں گھوم رہا تھا۔ تو میں نے (ان دونوں سے) کہا: تم دیکھ نہیں رہے؟ یہ ہے تمھارا (مطلوبہ) بندہ جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے۔ کہا: وہ دونوں یکدم اس کی طرف لپکے اور اس پر اپنی تلواریں برسا دیں حتی کہ اسے قتل کر دیا، پھر پلٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے پوچھا: ”تم دونوں میں سے اسے کس نے قتل کیا ہے؟“ ان دونوں میں سے ہر ایک نے جواب دیا: میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تم دونوں نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟“ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے دونوں تلواریں دیکھیں اور فرمایا: ”تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔“ اور اس کے ساز و سامان کا فیصلہ آپ نے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے حق میں دیا۔ اور وہ دونوں جوان معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم تھے۔

فائدہ: دونوں کی تلواریں دیکھ کر آپ کو پتہ چل گیا کہ دونوں نے وار کیا ہے، ان میں سے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا حملہ شدید تر تھا اور پہلے بھی تھا، اس لیے آپ نے ساز وسامان کا فیصلہ اس کے حق میں کیا۔ قتل کا آخری مرحلہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سرانجام پایا۔

[٤٥٧٠] ٤٣-(١٧٥٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ، فَأَرَادَ سَلَبَهُ، فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ عَوْفُ ابْنُ مَالِكٍ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لِخَالِدٍ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ؟» قَالَ: اسْتَكْثَرْتُهُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ادْفَعْهُ إِلَيْهِ» فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتُغْضِبَ. فَقَالَ: «لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ! لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ! هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي أُمَرَائِي؟ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا، ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا، فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا، فَشَرَعَتْ فِيهِ، فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ، فَصَفْوُهُ لَكُمْ، وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ».

[4570] معاویہ بن صالح نے عبدالرحمان بن جبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حمیر کے ایک آدمی نے دشمن کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور اس کا سلب (مقتول کا ساز وسامان) لینا چاہا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انھیں منع کر دیا اور وہ ان پر امیر تھے، چنانچہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ (اپنے حمیری ساتھی کی حمایت کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا تو آپ نے خالد رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تمھیں اس کے مقتول کا سامان اسے دینے سے کیا امر مانع ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! میں نے اسے زیادہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا: ''وہ (سامان) ان کے حوالے کر دو۔'' اس کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ، حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ان کی چادر کھینچی اور کہا: کیا میں نے پورا کر دیا جو میں نے آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن لی تو آپ کو غصہ آ گیا اور فرمایا: ''خالد! اسے مت دو، خالد! اسے مت دو۔ کیا تم میرے (مقرر کیے ہوئے) امیروں کو میرے لیے چھوڑ سکتے ہو (کہ میں اصلاح کروں، تم طعن وتشنیع نہ کرو!) تمھاری اور ان کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جسے اونٹوں یا بکریوں کا چرواہا بنایا گیا، اس نے انھیں چرایا، پھر ان کو پانی پلانے کے وقت کا انتظار کیا اور انھیں حوض پر لے گیا، انھوں نے اس میں سے پینا شروع کیا تو انھوں نے اس کا صاف پانی پی لیا اور گدلا چھوڑ دیا تو صاف پانی تمھارے لیے ہے اور گدلا ان کا!''

فوائد ومسائل: ① عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے حمیری رفیقِ سفر کی حمایت کی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے یہ بھی کہا کہ اگر انھوں نے ان کے ہاتھ سے لیا ہوا سامان واپس نہ کیا تو وہ اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ کے پاس کریں گے۔ انھوں نے آکر شکایت کی۔ آپ نے اس شکایت کا ازالہ فرما دیا، بعد میں حضرت عوف نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر طعن کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو احساس اہانت سے بچانے کے لیے شکایت کرنے والوں پر غصے کا اظہار فرمایا۔ آپ ﷺ کے فرمان: ''خالد! اسے مت دو'' کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جس نے طعن کیا اسے نہ دو۔ مقصود زجر و توبیخ تھی، ورنہ وہ سامان حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو مل بھی نہیں رہا تھا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حمیری شخص بھی طعن میں شریک ہو، اس لیے بطور سزا اس کو سامان واپس نہ کرنے کا حکم دیا ہو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سامان کا کچھ حصہ واپس لیا تھا، سارا نہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ امیر مہمات کی پریشانیوں، زحمتوں اور تکلیفوں کا بڑا حصہ خود سہتے اور اپنے ساتھیوں کو ان زحمتوں سے دور رکھنے کی کوشش کرتے۔ ان کی ذمہ داری صرف یہ نہ تھی کہ دشمن کا مقابلہ کریں، یہ بھی تھی کہ اپنی افواج کا زیادہ سے زیادہ تحفظ کریں اور آرام پہنچائیں۔ ان کے حقوق دوسروں کے برابر، سہولتیں دوسروں سے کم اور فرائض بہت زیادہ تھے۔ ان کے کسی کام کی اصلاح کا دروازہ تو کھلا تھا لیکن طعن و تشنیع کی نہ ضرورت تھی نہ اجازت۔

[٤٥٧١] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ، وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ عَوْفٌ: فَقُلْتُ: يَا خَالِدُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ.

[4571] صفوان بن عمرو نے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جانے والوں کے ساتھ روانہ ہوا، یمن سے مدد کے لیے آنے والا ایک آدمی بھی میرا رفیق سفر ہوا...... انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کی طرح حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے حدیث میں کہا: عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا: خالد! کیا آپ کو معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سلب (مقتول کے ساز و سامان) کا فیصلہ قاتل کے حق میں کیا تھا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! لیکن میں نے اسے زیادہ خیال کیا۔

[٤٥٧٢] ٤٥-(١٧٥٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَوَازِنَ، فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ

[4572] ایاس بن سلمہ نے کہا: مجھے میرے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حنین کی جنگ لڑی، اس دوران میں ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کا کھانا کھا رہے تھے کہ سرخ اونٹ پر ایک آدمی آیا، اسے بٹھایا، پھر

رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ، ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ، وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ، إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ، فَأَتٰى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ، ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، فَأَثَارَهُ، فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَّرْقَاءَ.

اس نے اپنے پٹکے سے چمڑے کی ایک رسی نکالی اور اس سے اونٹ کو باندھ دیا، پھر وہ لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لیے آگے بڑھا اور جائزہ لینے لگا، ہم میں کمزوری اور ہماری سواریوں میں دبلا پن موجود تھا، ہم میں کچھ پیدل بھی تھے، اچانک وہ دوڑتا ہوا نکلا، اپنے اونٹ کے پاس آیا، اس کی رسی کھولی، پھر اسے بٹھایا، اس پر سوار ہوا اور اسے اٹھایا تو وہ (اونٹ) اسے لے کر دوڑ پڑا۔ (یہ دیکھ کر) خاکستری رنگ کی اونٹنی پر ایک آدمی اس کے پیچھے لگ گیا۔

قَالَ سَلَمَةُ: وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ، فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ، حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، فَنَدَرَ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ، عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟» قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: «لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ».

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی دوڑتا ہوا نکلا، میں (پیچھا کرنے والے مسلمان کی) اونٹنی کے پچھلے حصے کے پاس پہنچ گیا، پھر میں آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے پچھلے حصے کے پاس پہنچ گیا، پھر میں آگے بڑھا حتی کہ میں نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی اور اسے بٹھا دیا، جب اس نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے اپنی تلوار نکالی اور اس شخص کے سر پر وار کیا تو وہ (گردن سے) الگ ہو گیا، پھر میں اونٹ کو نکیل سے چلاتا ہوا لے آیا، اس پر اس کا پالان اور (سوار کا) اسلحہ بھی تھا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سمیت میرا استقبال کیا اور پوچھا: ”اس آدمی کو کس نے قتل کیا؟“ لوگوں نے کہا: ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا: ”اس کا چھینا ہوا سارا سامان اسی کا ہے۔“

(المعجم ١٤) - (بَابُ التَّنْفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأُسَارٰى) (التحفة ١٦)

باب: 14- زائد عطیہ دینا اور قیدیوں کے ذریعے سے مسلمانوں کا فدیہ دینا

[٤٥٧٣] ٤٦-(١٧٥٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، أَمَّرَهُ

[4573] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے بنوفزارہ سے جنگ لڑی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سربراہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہمارا امیر بنایا تھا، جب ہمارے اور چشمے کے درمیان ایک گھڑی کی مسافت رہ گئی تو

رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا، فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ، أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا، ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ، فَوَرَدَ الْمَاءَ، فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ، وَسَبٰى، وَأَنْظُرُ إِلٰى عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ، فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ، فَخَشِيتُ أَنْ يَّسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ، فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا، فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ، وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي فَزَارَةَ، عَلَيْهَا قِشْعٌ مِّنْ أَدَمٍ، - قَالَ: الْقِشْعُ النِّطَعُ - مَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ، فَسُقْتُهُمْ حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ، فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: «يَا سَلَمَةُ! هَبْ لِي الْمَرْأَةَ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي، وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لِي: «يَا سَلَمَةُ! هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ، لِلّٰهِ أَبُوكَ» فَقُلْتُ: هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَوَاللهِ! مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ، فَفَدٰى بِهَا نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا اور رات کے آخری حصے میں ہم اتر پڑے، پھر انھوں نے دھاوا بول دیا اور پانی پر پہنچ گئے، وہاں انھوں نے جسے قتل کیا سو قتل کیا اور قیدی بھی بنائے، میں نے ان لوگوں کی ایک قطار سی دیکھی، اس میں عورتیں اور بچے تھے، مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے، چنانچہ میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر پھینکا، جب انھوں نے تیر دیکھا تو ٹھہر گئے (انھیں یقین ہوگیا کہ وہ تیر کا نشانہ بنیں گے)، میں انھیں ہانکتا ہوا لے آیا، ان میں بنوفزارہ کی ایک عورت تھی، اس (کے جسم) پر رنگے ہوئے چمڑے کی چادر تھی۔ قِشع، چمڑے کی بنی ہوئی چادر ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو عرب کی حسین ترین لڑکیوں میں سے تھی۔ میں نے انھیں آگے لگایا حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، انھوں نے اس کی بیٹی مجھے انعام میں دے دی۔ ہم مدینہ آئے اور میں نے (ابھی تک) اس کا کپڑا نہیں کھولا تھا کہ بازار میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا: ''سلمہ! وہ عورت مجھے ہبہ کر دو۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! وہ مجھے بہت اچھی لگی ہے اور (ابھی تک) میں نے اس کا کپڑا ابھی نہیں کھولا، پھر اگلے دن بازار (ہی) میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''سلمہ! وہ عورت مجھے ہبہ کر دو، اللہ تمھارے باپ کو برکت دے!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ آپ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کا کپڑا بھی نہیں کھولا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے مکہ بھیج دیا اور اس کے بدلے مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں کو چھڑا لیا جو مکہ میں قید کیے گئے تھے۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ) (التحفة ١٧)

باب:15- فے کا حکم

[٤٥٧٤] ٤٧-(١٧٥٦) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا، وَأَقَمْتُمْ فِيهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيهَا، وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ».

[4574] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ جس بستی میں آؤ اور اس میں قیام کرو (بغیر جنگ کے تمھاری تحویل میں آجائے) تو اس میں تمھارے لیے (دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک) حصہ ہے اور جس بستی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (اور تم نے لڑ کر اسے حاصل کیا) تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا حصہ ہے، پھر وہ (باقی سب) تمھارا ہے۔''

[٤٥٧٥] ٤٨-(١٧٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ، مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ، وَّمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ.

[4575] قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی، الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔ اسحاق نے کہا کہ ہمیں خبر دی، جبکہ دوسروں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے عمرو سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے مالک بن اوس سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنونضیر کے اموال ان اموال میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول کو (بطور فے) عطا کیے جس پر مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ۔ تو وہ نبی ﷺ کے لیے خاص تھے۔ آپ (ان میں سے) اپنے اہل و عیال کے لیے ایک سال کا خرچ لیتے اور جو بچ جاتا اسے اللہ کی راہ میں (جہاد کی) تیاری کے لیے جنگی سواریوں اور اسلحے پر لگا دیتے۔

[٤٥٧٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4576] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[٤٥٧٧] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ

[4577] امام مالک نے زہری سے روایت کی کہ انھیں مالک بن اوس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت

مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ، قَالَ: فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرِهِ، مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِّنْ أَدَمٍ، فَقَالَ لِي: يَا مَالُ! إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ، وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ، فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ أَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِي؟ قَالَ: فَخُذْ، يَا مَالُ! قَالَ: فَجَاءَهُ يَرْفَأُ، فَقَالَ: هَلْ لَّكَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ؟ فَقَالَ عُمَرُ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: أَجَلْ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ، - فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ: يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذٰلِكَ - فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدَا، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»؟ قَالَا: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَّمْ يُخَصِّصْ بِهَا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری طرف قاصد بھیجا، دن چڑھ چکا تھا کہ میں ان کے پاس پہنچا۔ کہا: میں نے ان کو ان کے گھر میں اپنی چارپائی پر بیٹھے ہوئے پایا، انھوں نے اپنا جسم کھجور سے بنے ہوئے بان کے ساتھ لگایا ہوا تھا اور چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، تو انھوں نے مجھ سے کہا: اے مال (مالک)! تمھاری قوم میں سے کچھ خاندان لپکتے ہوئے آئے تھے تو میں نے ان کے لیے تھوڑا سا عطیہ دینے کا حکم دیا ہے، اسے لو اور ان میں تقسیم کر دو۔ کہا: میں نے کہا: اگر آپ میرے سوا کسی اور کو اس کا حکم دے دیں (تو کیسا رہے؟) انھوں نے کہا: اے مال! تم لے لو۔ کہا: (اتنے میں ان کے مولیٰ) یرفا ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: امیر المومنین! کیا آپ کو عثمان، عبدالرحمان بن عوف، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم (کے ساتھ ملنے) میں دلچسپی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے ان کو اجازت دی۔ وہ اندر آ گئے، وہ پھر آیا اور کہنے لگا: کیا آپ کو عباس اور علی رضی اللہ عنہما (کے ساتھ ملنے) میں دلچسپی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے ان دونوں کو بھی اجازت دے دی۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! میرے اور اس جھوٹے، گناہ گار، عہد شکن اور خائن کے درمیان فیصلہ کر دیں۔ کہا: اس پر ان لوگوں نے کہا: ہاں، امیر المومنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ان کو (جھگڑے کے عذاب سے) راحت دلا دیں ۔۔۔ مالک بن اوس نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں نے ان لوگوں کو اسی غرض سے اپنے آگے بھیجا تھا ۔۔۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دونوں رکو، میں تمھیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں بنے گا، ہم جو چھوڑیں گے وہ صدقہ ہوگا''؟ ان سب نے کہا: ہاں۔ پھر وہ حضرت عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تم دونوں کو اس اللہ

أَحَدًا غَيْرَهُ. قَالَ: ﴿مَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ﴾ [الحشر: ٧] - مَا أَدْرِي هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا؟ - قَالَ: فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ، فَوَاللهِ! مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ، وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ، حَتَّى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَتَهُ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! أَتَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَّعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ: أَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجِئْتُمَا، تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَّاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ، وَّأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ، فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، فَوَلِيتُهَا، ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهٰذَا، وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ، وَّأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، فَقُلْتُمْ: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ، قَالَ: أَكَذٰلِكَ؟ قَالَا:

کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم جو کچھ چھوڑیں گے، صدقہ ہوگا''؟ ان دونوں نے کہا: ہاں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ایک خاص چیز عطا کی تھی جو اس نے آپ کے علاوہ کسی کے لیے مخصوص نہیں کی تھی، اس نے فرمایا ہے: ''جو کچھ بھی اللہ نے ان بستیوں والوں کی طرف سے اپنے رسول پر لوٹایا وہ اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا ہے۔'' ــــ مجھے پتہ نہیں کہ انھوں نے اس سے پہلے والی آیت بھی پڑھی یا نہیں ــــ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کے اموال تم سب میں تقسیم کر دیے، اللہ کی قسم! آپ نے (اپنی ذات کو) تم پر ترجیح نہیں دی اور نہ تمھیں چھوڑ کر وہ مال لیا، حتی کہ یہ مال باقی بچ گیا ہے، رسول اللہ ﷺ اس سے اپنے سال بھر کا خرچ لیتے، پھر جو باقی بچ جاتا اسے (بیت المال کے) مال کے مطابق (عام لوگوں کے فائدے کے لیے) استعمال کرتے۔ انھوں نے پھر کہا: میں تمھیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر انھوں نے عباس اور علی رضی اللہ عنہما کو وہی قسم دی جو باقی لوگوں کو دی تھی (اور کہا): کیا تم دونوں یہ بات جانتے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشیں ہوں تو آپ دونوں آئے، آپ اپنے بھتیجے کی وراثت مانگ رہے تھے اور یہ اپنی بیوی کی ان کے والد کی طرف سے وراثت مانگ رہے تھے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم جو چھوڑیں گے، صدقہ ہے۔'' تو تم نے انھیں جھوٹا، گناہ گار، عہد شکن اور خائن خیال کیا تھا اور اللہ جانتا ہے وہ سچے، نیکوکار،

نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا، وَلَا، وَاللهِ! لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ.

راست رَو اور حق کے پیروکار تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشیں بنا تو تم نے مجھے جھوٹا، گناہ گار، عہد شکن اور خائن خیال کیا اور اللہ جانتا ہے کہ میں سچا، نیکوکار، راست رَو اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، میں اس کا منتظم بنا، پھر تم اور یہ میرے پاس آئے، تم دونوں اکٹھے ہو اور تمھارا معاملہ بھی ایک ہے۔ تم نے کہا: یہ (اموال) ہمارے سپرد کر دو۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں اس شرط پر یہ تم دونوں کے حوالے کر دیتا ہوں کہ تم دونوں پر اللہ کے عہد کی پاسداری لازمی ہوگی، تم بھی اس میں وہی کرو گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ تو تم نے اس شرط پر اسے لے لیا۔ انھوں نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ انھوں نے کہا: پھر تم (اب) دونوں میرے پاس آئے ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان فیصلہ کروں۔ نہیں، اللہ کی قسم! میں قیامت کے قائم ہونے تک تمھارے درمیان اس کے سوا اور فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر تم اس کے انتظام سے عاجز ہو تو وہ مال مجھے واپس کر دو۔

فائدہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غصے میں اپنے بھتیجے کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کیے، وہ بڑے تھے اور سمجھتے تھے کہ ایسا کر سکتے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا حضرت علی رضی اللہ عنہ انتہائی صالح، ایماندار اور عہد کے پابند تھے۔ ان کی کسی بات کو، جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی مرضی کے خلاف تھی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر محمول کر لیا۔ اختلاف میں وقتی طور پر ایسا ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بارے میں جو بات کہی، اس میں بھی ضروری نہیں کہ انھوں نے ایسے الفاظ ہی استعمال کیے ہوں۔ ناراضی کے وقت ان دونوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو کہا ہوگا اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان الزامات پر محمول کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر اپنا فیصلہ سنانے سے پہلے ان کی تمام غلط فہمیوں کے حوالے سے اچھی طرح وضاحت کر دی۔ اور ان دونوں نے اس بات کا اقرار بھی کیا کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضاحت میں کہا وہی سچ ہے۔

[٤٥٧٨] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

[4578] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا اور کہا: تمھاری قوم میں سے کچھ گھرانوں کے لوگ آئے تھے......

مَّالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ: فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً، وَّرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ تَعَالَى.

مالک کی حدیث کی طرح، البتہ انھوں نے اس میں کہا: آپ ﷺ اس سے سال بھر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے۔ اور (حدیث بیان کرتے ہوئے) بسا اوقات معمر نے کہا: آپ اس سے اپنے گھر والوں کی سال بھر کی کم از کم خوراک الگ کر لیتے، پھر جو بچتا اسے اللہ کے مال (بیت المال) کے مصارف پر لگاتے۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ») (التحفة ١٨)

باب:16- نبی ﷺ کا فرمان: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہوگا''

[٤٥٧٩] ٥١-(١٧٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَرَدْنَ أَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ؟».

[4579] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو نبی ﷺ کی ازواج نے ارادہ کیا کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں اور ان سے اپنے لیے نبی ﷺ کی وراثت کا مطالبہ کریں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا: ''ہماری کوئی وراثت نہیں ہوگی، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہوگا''؟

[٤٥٨٠] ٥٢-(١٧٥٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ

[4580] عقیل نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے ان (عروہ) کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ رسول اللہ ﷺ کے اس ورثے میں سے اپنی وراثت کا مطالبہ کر رہی تھیں جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں بطور فے دیا تھا اور جو خیبر کے خمس سے باقی بچتا تھا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم جو چھوڑیں گے وہ صدقہ ہوگا

مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ» وَإِنِّي، وَاللهِ! لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَبٰى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَّدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا، وَّلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ، وَّصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَّكَانَ لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ جِهَةٌ، حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُّجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَّمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ: أَنِ ائْتِنَا، وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ - كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَّاللهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَّمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَّفْعَلُوا بِي؟، إِنِّي وَاللهِ! لَآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا، يَا أَبَا بَكْرٍ! فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَّ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ، وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِّقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي

اور محمد ﷺ کا خاندان اس مال میں سے کھاتا رہے گا۔" اور اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے صدقے کی اس کیفیت میں کوئی بھی تبدیلی نہیں کروں گا جس پر وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تھا، اور میں اس میں اسی طریقے پر عمل کروں گا جس پر رسول اللہ ﷺ نے عمل فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کیا تو اس معاملے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر ناراض ہو گئیں، انھوں نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور ان سے بات چیت نہ کی حتی کہ وفات پا گئیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں، جب فوت ہوئیں تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انھیں رات کے وقت دفن کر دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع نہ دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کی توجہ تھی، جب وہ وفات پا گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے چہرے بدلے ہوئے پائے، اس پر انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح اور بیعت کرنی چاہی۔ انھوں نے ان (چھ) مہینوں کے دوران میں بیعت نہیں کی تھی۔ انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی اور نہ آئے ــ (ایسا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آمد کو ناپسند کرتے ہوئے (کہا) ــ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ ان کے ہاں اکیلے نہیں جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان سے کیا توقع ہے کہ وہ میرے ساتھ (کیا) کریں گے؟ اللہ کی قسم! میں ان کے پاس جاؤں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے (خطبے اور) تشہد کے کلمات کہے، پھر کہا: ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت اور اللہ نے جو آپ کو عطا کیا ہے، اس کے معترف ہیں، ہم آپ سے اس

شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ، فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلّٰى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ، رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ، وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى أَبِي بَكْرٍ، وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهِ، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ، وَقَالُوا: أَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا، حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

خوبی اور بھلائی پر حسد نہیں کرتے جو اللہ نے آپ کو عطا کی ہے، لیکن آپ نے امارت (قبول کر کے) ہم پر من مانی کی ہے اور رسول اللہ ﷺ سے رشتہ داری کی بنا پر ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی کوئی حق ہے (ہم سے بھی مشورہ کیا جاتا)، وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے رہے حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھیں بہ پڑیں۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے اپنی قرابت کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی قرابت نبھانا کہیں زیادہ محبوب ہے اور اس مال کی بنا پر میرے اور آپ لوگوں کے درمیان جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق سے نہیں ہٹا، اور میں نے کوئی ایسا کام نہیں چھوڑا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں کرتے ہوئے دیکھا تھا مگر میں نے بالکل وہی کیا ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بیعت کے لیے آپ کے ساتھ (آج) پچھلے وقت کا وعدہ ہے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو منبر پر چڑھے، کلماتِ تشہد ادا کیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حال، بیعت سے ان کا پیچھے رہ جانے کا سبب اور ان کا وہ عذر بیان کیا جو انھوں نے ان کے سامنے پیش کیا تھا، پھر استغفار کیا۔ (اس کے بعد) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلماتِ تشہد ادا کیے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق کی عظمت بیان کی اور یہ (کہا:) کہ انھوں نے جو کیا اس کا سبب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ بازی اور اللہ نے انھیں جو فضیلت دی ہے اس کا انکار نہ تھا، لیکن ہم سمجھتے تھے کہ اس معاملے میں ہمارا بھی ایک حصہ تھا جس میں ہم پر من مانی کی گئی ہے، ہمیں اپنے دلوں میں اس پر دکھ محسوس ہوا۔ اس (گفتگو) پر مسلمانوں نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا، انھوں نے کہا: آپ نے درست کہا ہے اور جب وہ پسندیدہ بات کی طرف لوٹ آئے تو مسلمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب

ہو گئے۔

[٤٥٨١] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَّلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُمَا حِينَئِذٍ يَّطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَّسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ، وَّذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ، ثُمَّ مَضٰى إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلٰى عَلِيٍّ فَقَالُوا: أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ، فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلٰى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ وَالْمَعْرُوفَ.

[4581] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنی وراثت کا مطالبہ کر رہے تھے، اس وقت وہ آپ کی فدک کی زمین اور خیبر سے آپ کے حصے کا مطالبہ کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا...... انھوں نے بھی زہری سے عقیل کے ہم معنیٰ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق کی عظمت بیان کی اور ان کی فضیلت اور (اسلام میں) سبقت کا ذکر کیا، پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور ان کی بیعت کی، اس پر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف آئے اور کہنے لگے: آپ نے درست کیا، بہت اچھا کیا۔ جب وہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) امارت اور (اس کے حوالے سے) پسندیدہ روش کے قریب ہوئے تو لوگ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گئے۔

[٤٥٨٢] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنْ يَّقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا

[4582] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھیں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اس ترکے میں سے حصہ نکالیں جو اللہ نے آپ ﷺ کو بطور فے دیا تھا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہوگا۔“

أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ».

قَالَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ، وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبٰى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، إِنِّي أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَّأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَّلِيَ الْأَمْرَ، قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ.

کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔ حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس مال میں سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتی تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ میں صدقے کی صورت میں چھوڑا تھا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ بات تسلیم نہ کی اور کہا: میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑوں گا جس پر رسول اللہ ﷺ عمل کرتے تھے، مگر میں بھی اسی پر عمل کروں گا۔ اگر میں نے آپ کے حکم میں سے کوئی چیز چھوڑ دی تو مجھے ڈر ہے کہ میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ رہا آپ کا مدینہ والا صدقہ، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے کر دیا، اس پر (قبضے میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ ان پر غالب آ گئے، اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روک لیا اور کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کا ایسا صدقہ ہے جو آپ کے ذمے آنے والے حقوق اور حوادث کے لیے تھا، ان دونوں کا معاملہ اسی کے سپرد رہے گا جو حکومت کا ذمہ دار ہوگا۔ کہا: وہ دونوں آج تک اسی حالت پر ہیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی جانشینی اور مسلمانوں کی امارت بہت بڑی ذمہ داری تھی اور ہے۔ اس میں سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ تمام معاملات کو بعینہ اسی طرح چلایا جائے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے چلایا اور حکم دیا۔ خلافت راشدہ کے دوران میں خلیفہ کی بیعت کرتے ہوئے اس سے اسی بات کا عہد لیا جاتا تھا۔ خلفائے راشدین نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے اپنے خطابات میں اسی بات کا عہد کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے یہ بڑا امتحان تھا۔ وہ اس بات پر ثابت قدم رہے کہ جو بھی معاملہ ہو، وہ اسے اسی طرح نپٹائیں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ کا اپنا عمل، اپنا طریق کار یا اپنا فیصلہ تھا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کی روانگی کے مسئلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمیت صحابہ کی اکثریت کا مطالبہ یہ تھا کہ مدینہ کو درپیش شدید خطرات کے پیش نظر جہاں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ کا خاندان مقیم تھا، اس لشکر کی روانگی کو ملتوی کر دیا جائے۔ تمام لوگوں کی رائے، ان کی مرضی اور ان کے مطالبے کے باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جواب ایک ہی تھا جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا اور جس بات کا آپ نے حکم دیا، میں اس میں تبدیلی نہیں کر سکتا چاہے اس بات کی جتنی بھی قیمت ادا کرنی پڑے۔ فے کے اموال، اراضی اور باغات کو رسول اللہ ﷺ نے

صدقہ قرار دیا تھا اور ان کی آمدنی میں سے اپنی ازواج اور خاندان کے اخراجات کے بعد باقی سارا حصہ فقراء اور مساکین کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اور اپنی حیاتِ مبارکہ کے دوران میں اسی پر عمل فرمایا تھا۔ اب حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مطالبے پر رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو بدل دینا، آپ ﷺ نے خود جس مال کو صدقہ قرار دیا، اسے ورثہ قرار دینا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اختیار میں نہ تھا۔ انھوں نے، ان اموال کو جو حیثیت رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، اس کی وضاحت اور آپ کے صریح ارشاد ''لا نورث ما ترکنا صدقةٌ'' کی یاد دہانی کے بعد یہی عذر پیش کیا کہ میں آپ کا طریقِ کار چھوڑ دوں تو گمراہ ہو جاؤں گا۔ انھوں نے حضرت عائشہ سمیت تمام ازواجِ مطہرات کے معاملے میں بھی اسی پر عمل کیا، انھیں کوئی ورثہ نہ ملا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، ان کے گھرانے اور بنو ہاشم کو بھی ان اموال سے حاصل ہونے والی آمدنی کا وہ پورا حصہ جو رسول اللہ ﷺ ان پر صرف فرماتے تھے، ملتا رہا۔ بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان باغات کا انتظام اس شرط پر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیا کہ وہ اس کی آمدنی کو رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ طریق کار کے مطابق خرچ کریں گے۔ اس کے بعد انھوں نے ازواجِ مطہرات کو بھی اختیار دیا کہ وہ حسب سابق آمدنی میں سے حصہ لیتی رہیں اور چاہیں تو اتنی آمدنی کے بقدر زمین اور پانی کا انتظام ان کی تولیت میں دے دیا جائے۔ ازواجِ مطہرات میں سے کچھ نے پرانے معمول کو ترجیح دی اور کچھ نے اراضی اور باغ کے آنے والے حصے کی تولیت کو پسند کیا۔ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما میں البتہ اس مال کے حوالے سے شدید اختلاف پیدا ہوا جو ان کی تولیت میں دیا گیا تھا۔ اس کی تفصیل اوپر بیان کردہ احادیث میں موجود ہے۔

[٤٥٨٣] ٥٥-(١٧٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى. قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَّا تَرَكْتُ، بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَةٌ».

[4583] امام مالک نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ورثاء ایک دینار کا بھی حصہ نہیں لیں گے، میں نے جو چھوڑا، وہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے عامل کی ضروریات کے بعد (سب کا سب) صدقہ ہے۔''

[٤٥٨٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4584] سفیان نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٥٨٥] ٥٦-(١٧٦١) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

[4585] زہری نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں بنے گا، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہوگا۔''

«لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ».

(المعجم ١٧) - (بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ) (التحفة ١٩)

باب: 17-(جنگ میں) حاضر ہونے والے لوگوں کے درمیان غنیمت تقسیم کرنے کی کیفیت

[٤٥٨٦] ٥٧-(١٧٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ: لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

[4586] سلیم بن اخضر نے ہمیں عبیداللہ بن عمر سے خبر دی، کہا: ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت میں سے گھوڑے کے لیے دو حصے اور آدمی (سوار) کے لیے ایک حصہ نکالا۔

[٤٥٨٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فِي النَّفَلِ.

[4587] عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور انھوں نے یہ نہیں کہا: ''غنیمت میں''۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ) (التحفة ٢٠)

باب: 18- غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعے مدد اور اموالِ غنیمت (کے استعمال) کی اجازت

[٤٥٨٨] ٥٨-(١٧٦٣) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[4588] ابوزمیل سماک حنفی نے کہا: مجھے عبداللہ بن عباس ؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب ؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب بدر کا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے، اور آپ کے ساتھ تین سو انیس آدمی تھے، تو نبی ﷺ قبلہ رخ ہوئے، پھر اپنے ہاتھ پھیلائے اور بلند آواز سے اپنے رب کو پکارنے لگے: ''اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا اسے میرے لیے پورا فرما۔ اے اللہ! تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا مجھے عطا فرما۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین میں تیری بندگی نہیں ہوگی۔''

إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ، وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ! آتِ مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ» فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ، وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ [الأنفال: ٩]. فَأَمَدَّهُ اللهُ بِالْمَلَائِكَةِ.

آپ قبلہ رو ہو کر اپنے ہاتھوں کو پھیلائے مسلسل اپنے رب کو پکارتے رہے حتی کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر گئی۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، چادر اٹھائی اور اسے آپ کے کندھوں پر ڈالا، پھر پیچھے سے آپ کے ساتھ چمٹ گئے اور کہنے لگے: اللہ کے نبی! اپنے رب سے آپ کا مانگنا اور پکارنا کافی ہو گیا۔ وہ جلد ہی آپ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جب تم لوگ اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمھاری دعا قبول کی کہ میں ایک دوسرے کے پیچھے اترنے والے ایک ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کروں گا۔'' پھر اللہ نے فرشتوں کے ذریعے سے آپ کی مدد فرمائی۔

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ، إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ يَقُولُ: أَقْدِمْ حَيْزُومُ!، فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ، وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ، فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ، فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَدَقْتَ، ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ» فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ، وَأَسَرُوا سَبْعِينَ.

ابوزمیل نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: اس دوران میں، اس دن مسلمانوں میں سے ایک شخص اپنے سامنے بھاگتے ہوئے مشرکوں میں سے ایک آدمی کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے اوپر سے کوڑا مارنے اور اس کے اوپر سے گھڑسوار کی آواز سنی، جو کہہ رہا تھا: حیزوم! آگے بڑھ۔ اس نے اپنے سامنے مشرک کی طرف دیکھا تو وہ چت پڑا ہوا تھا، اس نے اس پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان پڑا ہوا تھا، کوڑے کی ضرب کی طرح اس کا چہرہ پھٹا ہوا تھا اور وہ پورے کا پورا سبز ہو چکا تھا، وہ انصاری آیا اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا، یہ تیسرے آسمان سے (آئی ہوئی) مدد تھی۔'' انھوں (صحابہ) نے اس دن ستر آدمی قتل کیے اور ستر قیدی بنائے۔

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارٰى، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ: «مَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا نَبِيَّ اللهِ! هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ، أَرٰى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً، فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ، فَعَسَى اللهُ أَنْ يَّهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟!» قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَرَى الَّذِي رَأٰى أَبُو بَكْرٍ، وَّلٰكِنِّي أَرٰى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِّنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ - نَسِيبًا لِّعُمَرَ - فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا، فَهَوِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَّلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ؟ فَإِنْ وَّجَدْتُّ بُكَاءً بَكَيْتُ، وَإِنْ لَّمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ، لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ» - شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِّنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ - وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَكُلُوا۟ مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَٰلًا طَيِّبًا﴾ [الأنفال: ٦٧-٦٩] فَأَحَلَّ اللهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

ابوزمیل نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب انھوں نے قیدیوں کو گرفتار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ”ان قیدیوں کے بارے میں تمھاری رائے کیا ہے؟“ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ ہمارے چچا زاد اور خاندان کے بیٹے ہیں۔ میری رائے ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں، یہ کافروں کے خلاف ہماری قوت کا باعث ہوگا، ہوسکتا ہے کہ اللہ ان کو اسلام کی راہ پر چلا دے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کہا: ”ابن خطاب! تمھاری کیا رائے ہے؟“ کہا: میں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میری رائے وہ نہیں جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے، بلکہ میری رائے یہ ہے کہ آپ ہمیں اختیار دیں اور ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ آپ عقیل پر علی رضی اللہ عنہ کو اختیار دیں وہ اس کی گردن اڑا دیں اور مجھے فلاں ــ عمر کے ہم نسب ــ پر اختیار دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ یہ لوگ کفر کے پیشوا اور بڑے سردار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو پسند کیا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی اور جو میں نے کہا تھا اسے پسند نہ فرمایا۔ جب اگلا دن ہوا (اور) میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے ہیں اور دونوں رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتایئے، آپ اور آپ کا ساتھی کس چیز پر رو رہے ہیں؟ اگر مجھے رونا آ گیا تو میں بھی روؤں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو بھی میں آپ دونوں کے رونے کی بنا پر رونے کی کوشش کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس بات پر رو رہا ہوں جو تمھارے ساتھیوں نے ان سے فدیہ لینے کے بارے میں میرے سامنے پیش کی تھی، ان کا عذاب مجھے اس درخت سے بھی قریب تر دکھایا گیا“ ــ وہ درخت جو اللہ کے نبی ﷺ کے قریب تھا ــ اور اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں: ”کسی نبی کے لیے

(روا) نہ تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں، یہاں تک کہ وہ زمین میں اچھی طرح خون بہائے......'' اس فرمان تک...... ''تو تم اس میں سے کھاؤ جو حلال اور پاکیزہ غنیمتیں تم نے حاصل کی ہیں۔'' تو اس طرح اللہ نے ان کے لیے غنیمت کو حلال کر دیا۔

فائدہ: عتاب کے بعد اللہ نے رحمت فرمائی، جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا اسے پہلے سے مقدر کیا ہوا معاملہ قرار دیتے ہوئے اس کی تصویب فرما دی اور اموال غنیمت کو آپ اور آپ ﷺ کی امت کے لیے حلال کر دیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ، وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ) (التحفة ٢١)

باب: 19- قیدی کو باندھنے، محبوس رکھنے اور اس پر احسان کرنے کا جواز

[٤٥٨٩] ٥٩-(١٧٦٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟!» فَقَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ، إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَّإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟!» قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَّإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟!» فَقَالَ:

[4589] لیث نے ہمیں سعید بن ابی سعید سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے نجد کی جانب گھڑ سواروں کا ایک دستہ بھیجا تو وہ بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ لائے، جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا، وہ اہل یمامہ کا سردار تھا، انھوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکل کر اس کے پاس آئے اور پوچھا: ''ثمامہ! تمھارے پاس کیا (خبر) ہے؟'' اس نے جواب دیا: اے محمد! میرے پاس اچھی بات ہے، اگر آپ قتل کریں گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا حق مانگا جاتا ہے اور اگر احسان کریں گے تو اس پر احسان کریں گے جو شکر کرنے والا ہے۔ اور اگر مال چاہتے ہیں تو طلب کیجیے، آپ جو چاہتے ہیں، آپ کو دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا حتی کہ جب اگلے سے بعد کا دن (آیندہ پرسوں) ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''ثمامہ! تمھارے پاس (کہنے کو) کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: (وہی) جو میں نے آپ سے کہا تھا، اگر

عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَّإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ! مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ، وَاللهِ! مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ، وَاللهِ! مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَّعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: أَصَبَوْتَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا، وَاللهِ! لَا تَأْتِيكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

احسان کریں گے تو ایک شکر کرنے والے پر احسان کریں گے اور اگر قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے اور اگر مال چاہتے ہیں تو طلب کیجیے، آپ جو چاہتے ہیں آپ کو وہی دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اسی حال میں) چھوڑ دیا حتی کہ جب اگلا دن ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”ثمامہ! تمھارے پاس کیا ہے؟“ اس نے جواب دیا: میرے پاس وہی ہے جو میں نے آپ سے کہا تھا: اگر احسان کریں گے تو ایک احسان شناس پر احسان کریں گے اور اگر قتل کریں گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کا خون ضائع نہیں جاتا، اور اگر مال چاہتے ہیں تو طلب کیجیے، آپ جو چاہتے ہیں وہی آپ کو دیا جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثمامہ کو آزاد کر دو۔“ وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے ایک باغ کی طرف گیا، غسل کیا، پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم! روئے زمین پر آپ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی چہرہ نہیں تھا جس سے مجھے بغض ہو اور اب آپ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی چہرہ نہیں جو مجھے زیادہ محبوب ہو۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی دین مجھے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا، اب آپ کا دین سب سے بڑھ کر محبوب دین ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ کے شہر سے بڑھ کر کوئی شہر برا نہیں لگتا تھا، اب مجھے آپ کے شہر سے بڑھ کر کوئی اور شہر محبوب نہیں۔ آپ کے گھڑ سواروں نے مجھے (اس وقت) پکڑا تھا جب میں عمرہ کرنا چاہتا تھا۔ اب آپ کیا (صحیح) سمجھتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں (ایمان کی قبولیت کی) خوشخبری دی اور حکم دیا کہ عمرہ ادا کرے۔ جب وہ مکہ آئے تو کسی کہنے والے نے ان سے کہا: کیا بے دین ہو گئے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ اللہ کے

رسول ﷺ کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا ہوں، اور اللہ کی قسم! یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی تمھارے پاس نہیں پہنچے گا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اس کی اجازت دے دیں۔

فائدہ: جہاد وغزوات کا مقصود اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچے، وہ غیر جانب داری سے اسلام کا جائزہ لیں، اس پر غور وفکر کریں اور شرح صدر حاصل ہو تو اسے قبول کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ثمامہ رضی اللہ عنہ کو اسی بات کا موقع عطا فرمایا اور اس کی پیشکش کے باوجود اس سے مال کا کوئی حصہ حاصل کیے بغیر اسے آزاد کر دیا۔ آپ کے اس اِقدام کا وہی نتیجہ نکلا جو مطلوب تھا۔ ثمامہ رضی اللہ عنہ صدق دل سے مسلمان ہو گئے۔

[٤٥٩٠] ٦٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا لَّهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ الْحَنَفِيُّ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ.

[4590] عبدالحمید بن جعفر نے کہا: مجھے سعید بن ابی سعید مقبری نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے نجد کی سرزمین کی طرف گھڑ سواروں کا ایک دستہ روانہ فرمایا، وہ ایک آدمی کو پکڑ کر لائے جو ثمامہ بن اثال حنفی کہلاتا تھا، وہ اہل یمامہ کا سردار تھا...... اور انھوں نے لیث کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (آپ قتل کریں گے کے بجائے) ''اگر مجھے قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے'' کے الفاظ کہے۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ) (التحفة ٢٢)

باب: 20- حجاز سے یہود کو جلا وطن کرنا

[٤٥٩١] ٦١-(١٧٦٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلٰى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتّٰى جِئْنَاهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا» فَقَالُوا: قَدْ

[4591] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک بار ہم مسجد میں تھے کہ (اچانک) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''یہود کی طرف چلو۔'' ہم آپ کے ساتھ نکلے حتی کہ ان کے ہاں پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، بلند آواز سے انھیں پکارا اور فرمایا: ''اے یہود کی جماعت! اسلام قبول کر لو، سلامتی پاؤ گے۔'' انھوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے۔

بَلَّغْتَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا» فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ» فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ».

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں یہی (پیغام پہنچانا) چاہتا ہوں، اسلام قبول کرلو، سلامتی پاؤ گے۔'' انھوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں یہی چاہتا ہوں۔'' آپ نے ان سے تیسری مرتبہ کہا اور فرمایا: ''جان لو! یہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمھیں اس زمین سے جلاوطن کر دوں، تم میں سے جسے اپنے مال کے عوض کچھ ملے تو وہ اسے فروخت کر دے، ورنہ جان لو کہ یہ زمین اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔''

[٤٥٩٢] ٦٢-(١٧٦٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَجْلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَّيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ.

[4592] ابن جریج نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ بنونضیر اور قریظہ کے یہود نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کر دیا اور قریظہ کو ٹھہرنے دیا اور ان پر احسان کیا، یہاں تک کہ اس کے (ایک ڈیڑھ سال) بعد قریظہ نے (غزوۂ احزاب میں دشمن کا ساتھ دیا اور) جنگ کی تو آپ نے (ان کے چنے ہوئے ثالث حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر) ان کے (جنگجو) مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتیں، بچے اور اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے، البتہ ان میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وابستہ ہو گئے تو آپ نے انھیں امان عطا کی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے (خود اپنے فیصلے کی رو سے) مدینہ کے تمام یہود کو جلاوطن کیا: بنی قینقاع کو، یہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھی، بنوحارثہ کے یہود کو اور ہر یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

[٤٥٩٣] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُّوسٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، هٰذَا

[4593] حفص بن میسرہ نے موسیٰ سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی اور ابن جریج کی حدیث زیادہ لمبی اور زیادہ مکمل ہے۔

الْحَدِيثَ، وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَتَمُّ.

فائدہ: بنوقریظہ کے لوگ اگر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غداری نہ کرتے تو مستقلاً مدینہ میں رہ سکتے تھے، پھر جنگ احزاب کے بعد بھی خود حاضر ہو کر امان مانگتے تو پا لیتے۔ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ قبول کرنے کی بات کرتے تو بھی ان کی جانیں بچ جاتیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے حلیف اور ان کے منتخب کردہ حکم تھے۔ انھوں نے ان کی کتاب تورات کے مطابق فیصلہ دیا جو بالکل منصفانہ تھا۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ) (التحفة ٢٣)

باب: 21- یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنا

[٤٥٩٤] ٦٣-(١٧٦٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، حَتّٰى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا».

[4594] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں یہود ونصاریٰ کو ہر صورت جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ میں مسلمانوں کے سوا کسی اور کو نہیں رہنے دوں گا۔''

[٤٥٩٥] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4595] سفیان ثوری اور معقل بن عبیداللہ دونوں نے ابوزبیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ، وَجَوَازِ إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلٰى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِّلْحُكْمِ) (التحفة ٢٤)

باب: 22- جو عہد شکنی کرے اس سے جنگ اور قلعہ بند لوگوں کو کسی باصلاحیت اور عادل حَکَم (منصف) کے فیصلے کے سپرد کرنا جائز ہے

[٤٥٩٦] ٦٤-(١٧٦٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ ؛ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ : حَدَّثَنَا : مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ : نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى سَعْدٍ، فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْأَنْصَارِ : «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ» - أَوْ خَيْرِكُمْ - ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ» قَالَ : تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ» وَرُبَّمَا قَالَ : «قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ» وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى : وَرُبَّمَا قَالَ : «قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ» .

[4596] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے — ان سب کے الفاظ قریب قریب ہیں — ہمیں حدیث بیان کی — ابوبکر نے کہا: ہمیں غندر نے شعبہ سے حدیث بیان کی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر (غندر) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی — انھوں نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: قریظہ کے یہود حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے (کو قبول کرنے کی شرط) پر (قلعہ سے) اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ گدھے پر سوار ہو کر آپ ﷺ کے پاس آئے، جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا: ''اپنے سردار — یا (فرمایا:) اپنے بہترین آدمی — کے (استقبال کے) لیے اٹھو۔'' پھر فرمایا: ''یہ لوگ تمھارے فیصلے (کی شرط) پر (قلعے سے) اترے ہیں۔'' انھوں نے کہا: ان کے جنگجو افراد کو قتل کر دیا جائے اور (ان کی عورتوں اور) ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ کہا: تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔'' اور بسا اوقات آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے (اصل) بادشاہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔'' ابن مثنیٰ نے یہ بیان نہیں کیا: اور بسا اوقات آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے بادشاہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔''

[٤٥٩٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ»، وَقَالَ مَرَّةً : «حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ» .

[4597] عبدالرحمان بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔'' اور ایک بار فرمایا: ''تم نے (حقیقی) بادشاہ (اللہ) کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔''

[٤٥٩٨] ٦٥-(١٧٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ. قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ، رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ، وَضَعَ السِّلَاحَ، فَاغْتَسَلَ، فَأَتَى جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلَاحَ؟ وَاللهِ! مَا وَضَعْنَاهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَيْنَ؟» فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ، وَتُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ.

[4598] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: خندق کے دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے، انھیں قریش کے ایک آدمی نے، جسے ابن عَرِقہ کہا جاتا تھا، تیر مارا۔ اس نے انھیں بازو کی بڑی رگ میں تیر مارا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا، آپ قریب سے ان کی تیمار داری کرنا چاہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ خندق سے واپس ہوئے، اسلحہ اتارا اور غسل کیا تو (ایک انسان کی شکل میں) جبریل علیہ السلام آئے، وہ اپنے سر سے گرد وغبار جھاڑ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے؟ اللہ کی قسم! ہم نے نہیں اتارا، ان کی طرف نکلیے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کہاں؟'' انھوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے جنگ کی، وہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فیصلہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، انھوں نے کہا: میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جنگجو افراد کو قتل کر دیا جائے اور یہ کہ بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال تقسیم کر دیے جائیں۔

[٤٥٩٩] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: قَالَ أَبِي: فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[4599] عروہ نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔''

فائدہ: بنو قریظہ کے معاملے میں بنو اوس نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ آپ نے خزرج کے حلیف قبیلے بنو قینقاع کو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی سفارش پر موت سے کم، جلاوطنی کی سزا دی۔ مقصود یہ تھا کہ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کریں۔ ان کی بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرو گے کہ ان کے بارے میں تمھارا ہی ایک آدمی فیصلہ کرے؟'' وہ راضی ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلے کا اختیار ان کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ اسے یہود نے بھی پسند کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو اس جج کے لیے اٹھنے کا حکم دیا جو زخمی ہونے کے باوجود سوار ہو کر فیصلہ کرنے آ گئے۔ (البداية والنهاية: 319,318/4 (محقق)

مقصود یہ بھی ہوگا کہ انھیں احتیاط کے ساتھ سواری سے اتار کر لایا جائے۔

[٤٦٠٠] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَعْدًا قَالَ، وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ، مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ، اَللّٰهُمَّ! فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ، اَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَإِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا، فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ، فَلَمْ يَرُعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ - إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ! مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا، فَمَاتَ فِيهَا.

[4600] ابن نمیر نے ہشام سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی کہ حضرت سعد ؓ نے، جب ان کا زخم بھر رہا تھا، (تو دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے راستے میں، اس قوم کے خلاف جہاد سے بڑھ کر کسی کے خلاف جہاد کرنا محبوب نہیں جنھوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا۔ اگر قریش کی جنگ کا کوئی حصہ باقی ہے تو مجھے زندہ رکھ تاکہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی واقعی ختم کر دی ہے تو اس (زخم) کو پھاڑ دے اور مجھے اسی میں موت عطا فرما، چنانچہ ان کی ہنسلی سے خون بہنے لگا، لوگوں کو ــ اور مسجد میں ان کے ساتھ بنوغفار کا خیمہ تھا ــ اس خون نے ہی خوفزدہ کیا جو ان کی طرف بہہ رہا تھا۔ انھوں نے پوچھا: اے خیمے والو! یہ کیا ہے جو تمھاری جانب سے ہماری طرف آ رہا ہے؟ تو وہ سعد ؓ کا زخم تھا جس سے مسلسل خون بہہ رہا ہے، چنانچہ وہ اسی (کیفیت) میں فوت ہو گئے۔

[٤٦٠١] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ، فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ: فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ:

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ

[4601] عبدہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: اسی رات سے خون بہنے لگا اور مسلسل بہتا رہا حتی کہ وہ وفات پا گئے۔ اور انھوں نے حدیث میں یہ اضافہ کیا، کہا: یہی وقت ہے جب (ایک کافر) شاعر کہتا ہے: اے سعد! بنو معاذ کے (گھرانے کے) سعد! وہ کیا تھا جو بنو قریظہ نے کیا اور (وہ کیا تھا جو) بنو نضیر نے کیا؟ تمھاری زندگی کی قسم! بنو معاذ کا سعد، جس صبح ان لوگوں نے سزا برداشت کی، خوب صبر کرنے والا تھا۔ تم (اوس کے) لوگوں نے اپنی ہانڈیاں اس طرح چھوڑیں کہ ان میں کچھ

غَـدَاةَ تَـحَـمَّـلُـوا لَـهُـوَ الـصَّـبُـورُ
تَـرَكْـتُـمْ قِـدْرَكُـمْ لَا شَـيْءَ فِـيـهَـا
وَقِـدْرُ الْـقَـوْمِ حَـامِـيَـةٌ تَـفُـورُ
وَقَـدْ قَـالَ الْـكَـرِيـمُ أَبُـو حُـبَـابٍ
أَقِـيـمُـوا، قَـيْـنُـقَـاعُ، وَلَا تَـسِـيـرُوا
وَقَـدْ كَـانُـوا بِـبَـلْـدَتِـهِـمْ ثِـقَـالًا
كَـمَـا ثَـقُـلَـتْ بِـمِـيـطَـانَ الـصُّـخُـورُ

باقی نہ بچا تھا جبکہ قوم (بنوخزرج) کی ہانڈیاں گرم تھیں، ابل رہی تھیں (انھوں نے اپنے حلیف بنونضیر کا ساتھ دیا تھا۔) ایک کریم انسان ابوحباب (رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول) نے کہا تھا: (بنو) قینقاع! مقیم رہو، مت جاؤ۔ وہ لوگ اپنے شہر میں بہت وزن رکھتے تھے (باوقعت تھے) جس طرح جبل میطان کی چٹانیں بہت وزن رکھتی ہیں۔

فائدہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر تعریض کرتے ہوئے یہ اشعار جبل بن جوال ثعلبی نے کہے تھے جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ یہ کافروں کے احساسات کی ترجمانی تھی۔ مسلمانوں نے، جو ہمیشہ ان یہود کی ریشہ دوانیوں کا نشانہ بنتے تھے، اس فیصلے سے جو خود یہود کی اپنی کتاب پر مبنی تھا، انتہائی اطمینان محسوس کیا۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ، وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ) (التحفة ٢٥)

باب: 23- جنگ کے لیے فوری اقدام اور دو باہم مختلف کاموں میں سے زیادہ اہم کو مقدم رکھنا

[٤٦٠٢] ٦٩-(١٧٧٠) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَادَى فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ: «أَنْ لَّا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ» فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ، فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ، وَقَالَ آخَرُونَ: لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ، قَالَ: فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِّنَ الْفَرِيقَيْنِ.

[4602] حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے، جس روز آپ جنگِ احزاب سے لوٹے، ہم میں منادی کرائی کہ کوئی شخص بنوقریظہ کے سوا کہیں اور نمازِ ظہر ادا نہ کرے۔ کچھ لوگوں کو وقت نکل جانے کا خوف محسوس ہوا تو انھوں نے بنوقریظہ (پہنچنے) سے پہلے ہی نماز پڑھ لی، جبکہ دوسروں نے کہا: چاہے وقت ختم ہو جائے ہم وہیں نماز پڑھیں گے جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ کہا: تو آپ نے فریقین میں سے کسی کو بھی ملامت نہ کی۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِّنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ) (التحفة ٢٦)

باب: 24- جب فتوحات کی وجہ سے مہاجرین کو ضرورت نہ رہی تو انھوں نے عطیے میں دیے گئے درخت اور پھل انصار کو واپس کر دیے

[٤٦٠٣] ٧٠-(١٧٧١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ، الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ، كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَهِيَ تُدْعٰى أُمَّ سُلَيْمٍ، وَكَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، كَانَ أَخًا لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ، وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا، فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ، أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

[4603] ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو اس حالت میں آئے کہ ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا، جبکہ انصار زمین اور جائدادوں والے تھے۔ تو انصار نے ان کے ساتھ اس طرح حصہ داری کی کہ وہ انھیں ہر سال اپنے اموال کی پیداوار کا آدھا حصہ دیں گے اور یہ (مہاجرین) انھیں محنت ومشقت سے بے نیاز کر دیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ، جو ام سلیم کہلاتی تھیں اور عبداللہ بن ابی طلحہ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے، کی بھی والدہ تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی (انھی) والدہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے اپنے کچھ درخت دیے تھے، رسول اللہ ﷺ نے وہ اپنی آزاد کردہ کنیز، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ، ام ایمن رضی اللہ عنہا کو عنایت کر دیے تھے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ، وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ، رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، قَالَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر کے خلاف جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس آئے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے وہ عطیے واپس کر دیے جو انھوں نے انھیں اپنے پھلوں (کھیتوں باغوں) میں سے دیے تھے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے میری والدہ کو ان کے کھجور کے درخت واپس کر دیے اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے ان کی جگہ اپنے باغ میں سے (ایک حصہ) عطا فرما دیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَعْدَمَا تُوُفِّيَ أَبُوهُ، فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ، حَتّٰى كَبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَعْتَقَهَا، ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ،

ابن شہاب نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے حالات یہ ہیں کہ وہ (رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی) عبداللہ بن عبدالمطلب کی کنیز تھیں، اور وہ حبشہ سے تھیں، اپنے والد کی وفات کے بعد جب حضرت آمنہ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو گود میں اٹھاتیں اور آپ کی پرورش میں

ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ.

شریک رہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بڑے ہو گئے تو آپ نے انھیں آزاد کر دیا، پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کرا دیا، وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ ماہ بعد فوت ہو گئیں۔

[٤٦٠٤] ٧١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ -: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا - قَالَ حَامِدٌ وَّابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَنَّ الرَّجُلَ - كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ مِنْ أَرْضِهِ، حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أَعْطَاهُ.

[4604] ابوبکر بن ابی شیبہ، حامد بن عمر بکراوی اور محمد بن عبدالاعلیٰ قیسی، سب نے معتمر سے حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔ کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان تیمی نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ کوئی آدمی۔ جبکہ حامد اور عبدالاعلیٰ نے کہا: کوئی مخصوص آدمی۔ اپنی زمین سے کھجوروں کے کچھ درخت (فقرائے مہاجرین کی خبر گیری کے لیے) نبی ﷺ کے لیے خاص کر دیتا تھا، حتی کہ قریظہ اور بنونضیر آپ کے لیے فتح ہو گئے تو اس کے بعد جو کسی نے آپ کو دیا تھا، وہ آپ ﷺ نے اسے واپس کرنا شروع کر دیا۔

قَالَ أَنَسٌ: وَّإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِيهِنَّ، فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ: وَاللهِ لَا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ أَعْطَانِيهِنَّ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «يَا أُمَّ أَيْمَنَ! اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا»، وَتَقُولُ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! فَجَعَلَ يَقُولُ: كَذَا حَتّٰى أَعْطَاهَا عَشْرَةَ أَمْثَالِهِ، أَوْ قَرِيبًا مِّنْ عَشْرَةِ أَمْثَالِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ سے وہ سب یا اس کا کچھ حصہ مانگوں، جو ان کے گھر والوں نے آپ ﷺ کو دیا تھا، اور نبی ﷺ نے وہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے وہ سب کا سب مجھے دے دیا، اس پر ام ایمن رضی اللہ عنہا آئیں، میرے گلے میں کپڑا ڈالا اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! ہم وہ (درخت) تمھیں نہیں دیں گے، جبکہ آپ ﷺ وہ ہمیں دے چکے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ام ایمن! اسے چھوڑ دو، اتنا اتنا تمھارا ہوا۔'' وہ کہتی رہیں: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں! اور آپ اسی طرح فرماتے رہے حتی کہ آپ نے اسے دس گنا یا تقریباً دس گنا عطا فرما دیا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ) (التحفة ٢٧)

باب:25- دارالحرب میں غنیمت میں ملی خوراک میں سے کھانا جائز ہے

[٤٦٠٥] ٧٢-(١٧٧٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: أَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَّوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: فَالْتَزَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَيْئًا، قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا.

[4605] ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے عبداللہ بن مغفل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: خیبر کے دن مجھے چربی کا (بھرا ہوا) چمڑے کا ایک تھیلا ملا۔ کہا: میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور کہا: آج کے دن میں اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا۔ کہا: میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

[٤٦٠٦] ٧٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مُغَفَّلٍ يَّقُولُ: رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَّشَحْمٌ يَّوْمَ خَيْبَرَ، فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ، قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

[4606] بہز بن اسد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو یہ بتاتے ہوئے سنا: خیبر کے دن ہماری طرف چمڑے کا ایک تھیلا پھینکا گیا جس میں کھانا اور چربی تھی، میں اسے پکڑنے کے لیے جھپٹا۔ کہا: میں نے مڑ کر دیکھا تو (پیچھے) رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔ تو مجھے آپ سے بہت حیا آئی۔

(...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ، وَّلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ.

ابوداود نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے ''چربی کا (بھرا ہوا) تھیلا'' کہا، کھانے کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ: كَتْبِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ) (التحفة٢٨)

باب: 26- شام کے بادشاہ ہرقل کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے نبی ﷺ کا نامۂ مبارک

[٤٦٠٧] ٧٤-(١٧٧٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ؛ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا

[4607] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انھیں روبرو بتایا، کہا: (معاہدۂ صلح کی) اس مدت کے دوران میں جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تھی، میں سفر پر گیا۔

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ، مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيهِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ، إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى هِرَقْلَ، يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ. قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ، فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ، فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَّهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَايْمُ اللهِ! لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ، كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: وَمَنْ يَّتَّبِعُهُ؟ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا،

کہا: اس اثنا میں، جب میں شام میں تھا، ہرقل، یعنی شاہِ روم کے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک خط لایا گیا۔ کہا: اسے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ لے کر آئے اور حاکم بُصریٰ کے حوالے کیا، بصریٰ کے حاکم نے وہ ہرقل تک پہنچا دیا تو ہرقل نے کہا: کیا اس شخص کی قوم میں سے، جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے، کوئی شخص یہاں موجود ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا: تو قریش کے کچھ افراد سمیت مجھے بلایا گیا، ہم ہرقل کے پاس آئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا: تم میں سے نسب میں اس آدمی کے سب سے زیادہ قریب کون ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں نے جواب دیا: میں ہوں۔ تو ان لوگوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور اس سے کہا: ان سے کہہ دو: میں اس آدمی سے اس شخص کے بارے پوچھنے لگا ہوں جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے، اگر یہ میرے سامنے جھوٹ بولے تو تم لوگ اس کی تکذیب کر دینا۔ کہا: ابوسفیان نے کہا: اللہ کی قسم! اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت کی جائے گی تو میں جھوٹ بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو: تم میں اس کا حسب (خاندان) کیسا ہے؟ کہا: میں نے جواب دیا: وہ ہم میں حسب والا ہے۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا اس نے (نبوت کے حوالے سے) جو کہا، اس کے کہنے سے پہلے تم اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے تھے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پوچھا: اس کے پیروکار کون لوگ ہیں؟ بڑے لوگ ہیں یا کمزور لوگ ہیں؟ میں نے جواب دیا: بلکہ کمزور لوگ ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ کہا: میں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا

بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِينِهِ، بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَّهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَّا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا.

قَالَ: فَوَاللهِ! مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ.

قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَّهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُ: هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ، أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِّيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَهُ سَخْطَةً لَّهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ،

ان میں سے کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اسے ناپسند کرتے ہوئے مرتد بھی ہوتا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ اس نے پوچھا: تو تمھاری اس سے جنگ کیسی رہی؟ میں نے جواب دیا: ہمارے اور اس کے درمیان جنگ کنویں کے ڈول کی طرح ہے، وہ ہمیں نقصان پہنچاتا ہے اور ہم اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں، ہم اس کی جانب سے (کی گئی) صلح کے زمانے میں ہیں، ہمیں معلوم نہیں، وہ اس میں کیا کرے گا۔ کہا: اللہ کی قسم! اس ایک کلمے کے سوا اس میں کوئی اور بات ملانا میرے لیے ممکن نہ ہوا۔ اس نے پوچھا: کیا اس سے پہلے کسی نے وہ بات کہی ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو: میں نے تم سے اس کے حسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ تم میں (اونچے) حسب والا ہے۔ رسول اسی طرح ہوتے ہیں، اپنی قوم کے اعلیٰ خاندانوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور میں نے پوچھا: کیا اس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ تھا؟ تو تم نے دعویٰ کیا: نہیں، میں نے (دل میں) کہا: اگر اس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا: وہ آدمی اپنے آباء کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے اس کے پیروکاروں کے بارے میں پوچھا: وہ کمزور لوگ ہیں یا اشراف ہیں؟ تو تم نے کہا: بلکہ وہ کمزور لوگ ہیں، رسولوں کے پیروکار وہی لوگ ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ جو وہ کہتا ہے اس سے پہلے تم اس پر جھوٹ کا الزام لگاتے تھے تو تم نے کہا: نہیں، اس طرح میں جان گیا کہ یہ ممکن نہیں کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ نہ بولے مگر اللہ پر جھوٹ باندھنے لگے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی اس سے ناراض

وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَّكُنْ مَّا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَّقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَّلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ، لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ.

ہو کر اس کے دین سے نکلا ہے؟ تو تم نے کہا: نہیں، ایمان جب دلوں میں رچ بس جاتا ہے تو اسی طرح ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں، ایمان ایسا ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا تم نے اس سے لڑائی کی؟ تو تم نے کہا کہ (ہاں) تم نے اس سے لڑائی کی ہے اور تمھارے اور اس کے درمیان جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے، وہ تم میں سے لوگوں کو قتل کرتا ہے اور تم اس کے لوگوں میں سے قتل کرتے ہو، رسول اسی طرح ہوتے ہیں، انھیں آزمایا جاتا ہے، پھر انجام انھی کے حق میں ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ تو تم نے کہا کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا اور رسول اسی طرح ہوتے ہیں، وہ بدعہدی نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا اس سے پہلے کسی نے یہ بات کہی (کہ وہ اللہ کا رسول ہے؟) تو تم نے کہا: نہیں، میں نے (دل میں) کہا: اگر کسی نے اس سے پہلے یہ بات کہی ہوتی تو میں کہتا: یہ آدمی وہی بات کہنا چاہتا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے۔ کہا: پھر اس نے پوچھا: وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز، زکاۃ، صلہ رحمی اور پاکبازی کا حکم دیتا ہے۔ اس نے کہا: اگر تم جو اس کے بارے میں کہتے ہو، سچ ہے، تو بلاشبہ وہ نبی ہے اور میں جانتا تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا، اور اگر مجھے علم ہو جائے کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو میں ان سے ملنے کو محبوب رکھوں۔ اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا اور ان کی حکومت اس زمین تک پہنچ کر رہے گی جو میرے قدموں کے نیچے ہے۔

قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ،

کہا: پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں (لکھا) تھا: اللہ کے نام سے جو بہت زیادہ رحم

مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ٦٤] فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ، وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ.

قَالَ: فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ، حَتّٰى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

کرنے والا، ہمیشہ مہربانی کرنے والا ہے، اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے شاہِ روم ہرقل کے نام، اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کا اتباع کیا، اس کے بعد، میں تمھیں اسلام کے بلاوے کے ساتھ دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو، سلامتی پالو گے، اسلام قبول کرلو، اللہ تمھیں دو بار اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑ لیا تو کسانوں (عام لوگوں) کا گناہ (جو تمھارے پیچھے چلتے ہیں) تم پر ہوگا۔ اور ''اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان ایک جیسی ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں، ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے، پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیں، (تم) گواہ رہو کہ ہم فرماں بردار (اسلام قبول کرنے والے) ہیں۔'' جب وہ خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے پاس آوازیں بلند ہونے لگیں اور شور بڑھ گیا، اس نے ہمارے بارے حکم دیا تو ہمیں باہر بھیج دیا گیا۔ کہا: جب ہم باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ تو بہت بڑا ہوگیا ہے، اس سے تو بنو اصفر (اہل روم) کا بادشاہ بھی خوف کھاتا ہے۔ کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے معاملے میں مجھے ہمیشہ یقین رہا کہ وہ غالب آئیں گے، یہاں تک کہ اللہ نے مجھ میں اوپر سے (غالب کر کے) اسلام داخل کر دیا۔

[٤٦٠٨] (...) حَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ إِلٰى إِيلِيَاءَ، شُكْرًا لِّمَا أَبْلَاهُ اللهُ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ

[4608] صالح نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور حدیث میں یہ اضافہ کیا: جب اللہ نے قیصر (کے سر پر سے) فارس کے لشکروں کو ہٹا دیا تو وہ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے، جو اللہ نے اس پر کی تھی، پیدل چل کر حمص سے ایلیاء گیا، اور انھوں نے حدیث میں (یوں) کہا: ''اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے۔'' اور انھوں نے (اریسیین کے بجائے یاء کے ساتھ)

وَرَسُولِهِ»، وَقَالَ: «إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ»، وَقَالَ: «بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ».

یریسیین اور ''اسلام کی طرف بلانے والے کلمے کے ساتھ (دعوت دیتا ہوں)'' کے الفاظ کہے۔

(المعجم ٢٧) – (بَابٌ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ) (التحفة٢٩)

باب: 27- نبی ﷺ نے کافروں کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خطوط لکھ بھیجے

[٤٦٠٩] ٧٥-(١٧٧٤) حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى، وَإِلَى قَيْصَرَ، وَإِلَى النَّجَاشِيِّ، وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ تَعَالَى، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

[4609] عبدالاعلیٰ نے ہمیں سعید (بن ابی عروبہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر متکبر بادشاہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہوئے خطوط لکھ بھیجے، اور اس سے وہ نجاشی مراد نہیں جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (اس کے بعد والے نجاشی کی طرف خط لکھا۔)

[٤٦١٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الرُّزِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

[4610] عبدالوہاب بن عطاء نے سعید سے، انھوں نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی، اور انھوں نے یہ نہیں کہا: اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

[٤٦١١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ: وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

[4611] خالد بن قیس نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انھوں نے بھی یہ ذکر نہیں کیا: یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

(المعجم ٢٨) – (بَابُ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ) (التحفة ٣٠)

باب: 28- غزوۂ حنین

[٤٦١٢] ٧٦-(١٧٧٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ:

[4612] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے کثیر بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے حدیث

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ عَبَّاسٌ: شَهِدْتُّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهُ بَيْضَاءَ، أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ، قَالَ عَبَّاسٌ: وَّأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَّا تُسْرِعَ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْ عَبَّاسُ! نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ»، فَقَالَ عَبَّاسٌ - وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا -: فَقُلْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِي: أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللهِ لَكَأَنَّ عِطْفَتَهُمْ، حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي، عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى أَوْلَادِهَا، فَقَالُوا: يَا لَبَّيْكَ! يَا لَبَّيْكَ! قَالَ: فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ، يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالَ: ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَقَالُوا: يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ! يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ! فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ، كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا، إِلٰى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ»، قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: «انْهَزَمُوا، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ!» قَالَ: فَذَهَبْتُ

بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: حنین کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا، میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، آپ سے جدا نہ ہوئے، رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر (سوار) تھے جو فروہ بن نُفاثہ جذامی نے آپ کو تحفے میں دیا تھا۔ جب مسلمانوں اور کفار کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے، (مگر) رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو ایڑ لگا کر، کفار کی جانب بڑھانے لگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا، میں چاہتا تھا کہ وہ تیزی سے (آگے) نہ بڑھے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی رکاب کو پکڑا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عباس! کیکر کے درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والوں کو آواز دو۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ــ اور وہ بلند آواز والے تھے ــ میں نے اپنی بلند ترین آواز سے پکار کر کہا: کیکر کے درخت والے کہاں ہیں؟ کہا: اللہ کی قسم! میری آواز سن کر ان کا پلٹنا اس طرح تھا جیسے گائے اپنے بچوں کی (آواز سن کر ان کی) طرف پلٹتی ہے۔ اور وہ (جواب میں) کہنے لگے: حاضر ہیں! حاضر ہیں! کہا: تو وہ کفار سے بھڑ گئے، پھر انصار میں بلاوا دیا گیا (بلاوا دینے والے) کہتے تھے: اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! پھر اس ندا کو بنی حارث بن خزرج تک محدود کر دیا گیا اور انھوں نے کہا: اے بنوحارث بن خزرج! اے بنوحارث بن خزرج! رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر پر بیٹھے ہوئے، گردن کو آگے کر کے دیکھنے والے کی طرح، ان کی لڑائی کا جائزہ لیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گھڑی ہے کہ (لڑائی کا) تنور گرم ہوا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پکڑیں اور انھیں کافروں کے چہروں پر مارا، پھر فرمایا: ''محمد کے پروردگار کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔''

أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرٰى، قَالَ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَّأَمْرَهُمْ مُّدْبِرًا.

کہا: میں دیکھنے لگا تو میرے خیال کے مطابق لڑائی اسی طرح جاری تھی۔ کہا: اللہ کی قسم! پھر یہی ہوا کہ جونہی آپ نے ان کی طرف کنکریاں پھینکیں تو میں دیکھ رہا تھا کہ ان کی دھار کند ہوگئی ہے اور ان کا معاملہ پیچھے جانے کا ہے۔

[٤٦١٣] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ، وَقَالَ: «انْهَزَمُوا، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! انْهَزَمُوا، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!» وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللهُ.

[4613] معمر نے ہمیں زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی، البتہ انھوں نے فروہ بن (نفاثہ کی جگہ) نعامہ جذامی (صحیح نفاثہ ہی ہے) کہا اور کہا: "رب کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔ رب کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔" اور انھوں نے حدیث میں یہ اضافہ کیا: یہاں تک کہ اللہ نے انھیں شکست دے دی۔

قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهِ.

کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں (اب بھی) نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ان کے پیچھے اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے ہیں۔

[٤٦١٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ.

[4614] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے کثیر بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے کہا: حنین کے دن میں نبی ﷺ کے ساتھ موجود تھا...... اور (آگے باقی ماندہ) حدیث بیان کی، البتہ یونس اور معمر کی حدیث ان (سفیان) کی حدیث سے زیادہ لمبی اور زیادہ مکمل ہے۔

[٤٦١٥] ٧٨-(١٧٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلْبَرَاءِ: يَا أَبَا عُمَارَةَ! أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ! مَا وَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَّيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ، أَوْ كَبِيرُ سِلَاحٍ، فَلَقُوا قَوْمًا رُّمَاةً لَّا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ

[4615] ابوخیثمہ نے ہمیں ابواسحاق سے خبر دی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوعمارہ! کیا آپ لوگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے رخ تک نہیں پھیرا، البتہ آپ کے ساتھیوں میں سے چند نوجوان اور جلد باز (جنگ کے لیے) نہتے نکلے تھے جن (کے جسم) پر اسلحہ یا بڑا اسلحہ نہیں تھا، تو ان کی مڈبھیڑ ایسی تیرانداز قوم سے ہوئی جن کا کوئی تیر

سَهْمٌ، جَمْعُ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَّا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ، فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، قَالَ:

(زمین) پر نہ گرتا تھا، ((نشانے پر لگتا تھا)) وہ بنو ہوازن اور بنونصر کے جتھے تھے، انھوں نے ان (نوجوانوں) کو اس طرح سے تیروں سے چھیدنا شروع کیا کہ کوئی نشانہ خطا نہ جاتا تھا، پھر وہ لوگ وہاں سے رسول اللہ ﷺ کی جانب بڑھے، آپ اپنے سفید خچر پر تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسے چلا رہے تھے، آپ نیچے اترے (اللہ سے) مدد مانگی اور فرمایا:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ»

''میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''

ثُمَّ صَفَّهُمْ.

پھر آپ نے (نئے سرے سے) ان کی صف بندی کی (اور پانسہ پلٹ گیا۔)

[٤٦١٦] ٧٩-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ، فَقَالَ: أَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ يَا أَبَاعُمَارَةَ! فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ أَنَّهُ مَا وَلّٰى، وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ، إِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ، وَهُمْ قَوْمٌ رُّمَاةٌ، فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِّنْ نَّبْلٍ، كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ، فَانْكَشَفُوا، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ، فَنَزَلَ، وَدَعَا، وَاسْتَنْصَرَ، وَهُوَ يَقُولُ:

[4616] زکریا نے ابواسحاق سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا: ابوعمارہ! کیا آپ لوگ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے؟ تو انھوں نے کہا: میں اللہ کے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رخ تک نہیں پھیرا، کچھ جلد باز لوگ اور نہتے ہوازن کے اس قبیلے کی طرف بڑھے، وہ تیرانداز لوگ تھے، انھوں نے ان (نوجوانوں) پر اس طرح یکبارگی اکٹھے تیرے پھینکے جیسے وہ ٹڈی دل ہوں۔ اس پر وہ بکھر گئے، اور وہ (ہوازن کے) لوگ نبی ﷺ کی طرف بڑھے، ابوسفیان (بن حارث) رضی اللہ عنہ آپ کے خچر کو پکڑ کر چلا رہے تھے، تو آپ نیچے اترے، دعا کی اور (اللہ سے) مدد مانگی، آپ فرما رہے تھے:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

''میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں،
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ».

اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما۔''

قَالَ الْبَرَاءُ: كُنَّا، وَاللهِ! إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب لڑائی شدت

نَتَّقِي بِهِ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

اختیار کر جاتی تو ہم آپ کی اوٹ لیتے تھے اور ہم میں سے بہادر وہ ہوتا جو آپ کے، یعنی نبی ﷺ کے ساتھ قدم ملا کر کھڑا ہوتا۔

[٤٦١٧] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ: هَلْ فَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ الْبَرَاءُ: وَلٰكِنْ رَّسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُّمَاةً، وَّإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا، فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ، فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَهُوَ يَقُولُ:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ»

[4617] شعبہ نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے (اس وقت) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا جب (قبیلۂ) قیس کے ایک آدمی نے ان سے پوچھا: کیا آپ لوگ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگے تھے؟ تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے، اس زمانے میں ہوازن کے لوگ (ماہر) تیرانداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بکھر گئے، پھر ہم غنیمتوں کی طرف متوجہ ہو گئے تو وہ تیروں کے ساتھ ہمارے سامنے آگئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سفید خچر پر دیکھا، ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کی باگ تھامے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے:

''میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''

[٤٦١٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ! فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقَلُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ، وَهٰؤُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيثًا.

[4618] سفیان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابوعمارہ!...... اور (آگے) حدیث بیان کی، ان کی حدیث ان سب (ابوخیثمہ، زکریا اور شعبہ) کی حدیث سے (تفصیلات میں) کم ہے اور ان سب کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[٤٦١٩] ٨١-(١٧٧٧) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ هُوَ

[4619] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین کی جنگ لڑی، جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو میں آگے بڑھا

ابْنُ الْأَكْوَعِ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ، فَأَعْلُو ثَنِيَّةً، فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ، فَأَرْمِيهِ بِسَهْمٍ، فَتَوَارٰى عَنِّي، فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ، وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرٰى، فَالْتَقَوْا، هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا، وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ، مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا، مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرٰى، فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي، فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا، وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ رَجَعَ ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزِعًا» فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ، فَقَالَ: «شَاهَتِ الْوُجُوهُ» فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ، فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ، وَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

پھر میں ایک گھاٹی پر چڑھ جاتا ہوں، میرے سامنے دشمن کا آدمی آیا تو میں اس پر تیر پھینکتا ہوں، وہ مجھ سے چھپ گیا، اس کے بعد مجھے معلوم نہیں اس نے کیا کیا۔ میں نے (اُن) لوگوں کا جائزہ لیا تو دیکھا وہ ایک دوسری گھاٹی کی طرف سے ظاہر ہوئے، ان کا اور نبی ﷺ کے ساتھیوں کا ٹکراؤ ہوا تو نبی ﷺ کے ساتھی پیچھے ہٹ گئے اور میں بھی شکست خوردہ لوٹتا ہوں۔ مجھ (میرے جسم) پر دو چادریں تھیں، ان میں سے ایک کا میں نے تہبند باندھا ہوا تھا اور دوسری کو اوڑھ رکھا تھا تو میرا تہبند کھل گیا، میں نے ان دونوں کو اکٹھا کیا اور شکست خوردگی کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ اپنے سفید خچر پر تھے۔ (مجھے دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹ آیا ہے۔'' جب وہ ہر طرف سے رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوئے تو آپ خچر سے نیچے اترے، زمین سے مٹی کی ایک مٹھی لی، پھر اسے سامنے کی طرف سے ان کے چہروں پر پھینکا اور فرمایا: ''چہرے بگڑ گئے۔'' اللہ نے ان میں سے کسی انسان کو پیدا نہیں کیا تھا مگر اس ایک مٹھی سے اس کی آنکھیں مٹی سے بھر دیں، سو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے، اللہ نے اسی (ایک مٹھی خاک) سے انھیں شکست دی اور (بعدازاں) رسول اللہ ﷺ نے ان کے اموالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کیے۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ) (التحفة ٣١)

باب: 29- غزوۂ طائف

[٤٦٢٠] ٨٢-(١٧٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَاصَرَ رَسُولُ

[4620] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا اور ان میں سے کسی کی جان نہ لے سکے تو آپ نے فرمایا: ''ان شاءاللہ ہم کل لوٹ جائیں گے۔'' آپ کے صحابہ نے کہا: ہم لوٹ جائیں جبکہ ہم نے اسے فتح نہیں کیا؟ تو رسول

اللهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ، إِنْ شَاءَ اللهُ» قَالَ أَصْحَابُهُ: نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ؟، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ» فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا» قَالَ: فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''صبح جنگ کے لیے نکلو۔'' وہ صبح نکلے تو انھیں زخم لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ہم کل واپس لوٹ جائیں گے۔'' کہا: تو انھیں یہ بات اچھی لگی، اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ) (التحفة ٣٢)

باب: 30- غزوۂ بدر

[٤٦٢١] ٨٣-(١٧٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيدُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا، وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ، وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ، فَأَخَذُوهُ، فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَصْحَابِهِ، فَيَقُولُ: مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ، وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ، ضَرَبُوهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، أَنَا أُخْبِرُكُمْ،

[4621] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر ملی تو آپ نے مشورہ کیا، کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ نے ان سے اعراض فرمایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ نے ان سے بھی اعراض فرمایا۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ہم سے (مشورہ کرنا) چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں (اپنے گھوڑے) سمندر میں ڈال دینے کا حکم دیں تو ہم انھیں ڈال دیں گے اور اگر آپ ہم کو انھیں (معمورۂ اراضی کے آخری کونے) برک غماد تک دوڑانے کا حکم دیں تو ہم یہی کریں گے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا، اور وہ چل پڑے حتی کہ بدر میں پڑاؤ ڈالا۔ ان کے پاس قریش کے پانی لانے والے اونٹ آئے، ان میں بنوحجاج کا ایک سیاہ فام غلام بھی تھا تو انھوں نے اسے پکڑ لیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے لگے تو وہ کہنے لگا: مجھے ابوسفیان کا تو پتہ نہیں ہے، البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف یہاں (قریب

هٰذَا أَبُو سُفْيَانَ، فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ، وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ، فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ، وَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ، وَتَتْرُكُوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ».

موجود) ہیں۔ جب اس نے یہ کہا، وہ اسے مارنے لگے۔ تو اس نے کہا: ہاں، تمھیں بتاتا ہوں، ابوسفیان ادھر ہے۔ جب انھوں نے اسے چھوڑا اور (دوبارہ) پوچھا، تو اس نے کہا: ابوسفیان کا تو مجھے علم نہیں ہے، البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف یہاں لوگوں میں موجود ہیں۔ جب اس نے یہ (پہلے والی) بات کی تو وہ اسے مارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو آپ (سلام پھیر کر) پلٹے اور فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب وہ سچ کہتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے تو اسے چھوڑ دیتے ہو۔''

قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ» وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هٰهُنَا وَهٰهُنَا، قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ، عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے۔'' آپ زمین پر اپنا ہاتھ رکھتے تھے (اور فرماتے تھے) یہاں اور یہاں۔ کہا: ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کی جگہ سے (ذرہ برابر بھی) اِدھر اُدھر نہ ہوا۔

فائدہ: اس حدیث میں دو جگہ اشکال ہے۔ ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شام سے آمد کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے ساتھیوں سے مشورہ کیا اور انھوں نے عرض کی، ہم آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔ اہل مغازی اور محدثین کی بیان کردہ دیگر روایات میں ہے کہ جس مشورے کے دوران والی لوگوں کی باتیں اس حدیث میں نقل کی گئی ہیں وہ مشورہ مدینہ میں، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر سن کر نہیں ہوا تھا بلکہ بدر کے قریب مقام صفراء میں ہوا تھا، جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بچ کر نکل جانے اور اہل مکہ کی فوج کی آمد کی خبر ملی تھی۔ ہاں مدینہ میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر سن کر بھی مشورہ ہوا لیکن جو گفتگو اس حدیث میں نقل کی گئی ہے وہ اس موقع پر نہیں کی گئی۔ غالباً کسی بیان کرنے والے راوی کی اختصار پسندی کی بنا پر یہ خلل پیدا ہوا۔ دوسرا اشکال اس موقع پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب گفتگو کے حوالے سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے، شریک معرکہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے اور انھوں نے یہ نہیں بلکہ اس سے زیادہ مفصل گفتگو فرمائی تھی، جسے سن کر رسول اللہ ﷺ بہت مطمئن بلکہ راضی ہوئے تھے۔ یہ بھی کسی راوی کا وہم ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام لیتے ہوئے وہ نسب کے حوالے سے وہم کا شکار ہو گیا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی جگہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہہ دیا۔ واللہ أعلم بالصواب.

(المعجم ٣١) — (بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ) (التحفة ٣٣)

باب: 31- فتح مکہ

[٤٦٢٢] ٨٤-(١٧٨٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلٰى رَحْلِهِ، فَقُلْتُ: أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوَهُمْ إِلٰى رَحْلِي؟ فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ، ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ، فَقُلْتُ: الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: سَبَقْتَنِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِّنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ؟! ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلٰى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ، وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرٰى، وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ، فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي كَتِيبَةٍ، قَالَ: فَنَظَرَ فَرَآنِي، فَقَالَ: «أَبُو هُرَيْرَةَ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ».

[4622] شیبان بن فروخ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ثابت بنانی نے عبداللہ بن رباح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: کئی وفود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ (عبداللہ بن رباح نے کہا:) ہم ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جو ہمیں اکثر اپنی قیام گاہ پر بلاتے تھے۔ ایک (دن) میں نے کہا: میں بھی کیوں نہ کھانا تیار کروں اور سب کو اپنی قیام گاہ پر بلاؤں۔ میں نے کھانا بنانے کا کہہ دیا، پھر شام کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے مجھ سے پہلے کہہ دیا۔ (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا) میں نے کہا: ہاں، پھر میں نے ان سب کو بلایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمھیں تمھارے متعلق احادیث میں سے ایک حدیث نہ بتاؤں؟ پھر انھوں نے مکہ کے فتح ہونے کا ذکر کیا۔ اس کے بعد کہا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے، پھر دو میں سے ایک بازو پر زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور دوسرے بازو پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو، ابو عبیدہ (بن جراح) رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ انھوں نے گھاٹی کے درمیان والا راستہ اختیار کیا تو رسول اللہ ﷺ ایک دستے میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''ابو ہریرہ!'' میں نے کہا: حاضر ہوں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ انصاری کے سوا کوئی نہ آئے۔''

زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ: فَقَالَ: «اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ» قَالَ: فَأَطَافُوا بِهِ، وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَّهَا وَأَتْبَاعًا، فَقَالُوا: نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ، فَإِنْ

شیبان کے علاوہ دوسرے راویوں نے اضافہ کیا: آپ نے فرمایا: ''میرے لیے انصار کو آواز دو۔'' انصار آپ کے اردگرد آ گئے۔ اور قریش نے بھی اپنے اوباش لوگوں اور

كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ، وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَّأَتْبَاعِهِمْ» ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ، إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ قَالَ: «حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا» قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِّنَّا أَنْ يَّقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ، وَمَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا، قَالَ: فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ، لَّا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ» فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ، بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَجَاءَ الْوَحْيُ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا، فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَّرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ، فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» قَالُوا: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ»، قَالُوا: قَدْ كَانَ ذَاكَ، قَالَ: «كَلَّا، إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ، وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ، وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ»، فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ: وَاللهِ! مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ» قَالَ: فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ، قَالَ: وَأَقْبَلَ

تابعداروں کو اکٹھا کیا اور کہا: ہم ان کو آگے کرتے ہیں، اگر کوئی چیز (کامیابی) ملی تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور اگر ان پر آفت آئی تو ہم سے جو مانگا جائے گا دے دیں گے۔ (دیت، جرمانہ وغیرہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم قریش کے اوباشوں اور تابعداروں (ہر کام میں پیروی کرنے والوں) کو دیکھ رہے ہو؟'' پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر (مارتے ہوئے) اشارہ فرمایا: (ان کا صفایا کر دو، ان کا فتنہ دبا دو)، پھر فرمایا: ''یہاں تک کہ تم مجھ سے صفا پر آملو۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے، ہم میں سے جو کوئی (کافروں میں سے) جس کسی کو مارنا چاہتا، مار ڈالتا اور کوئی ہماری طرف کسی چیز (ہتھیار) کو آگے تک نہ کرتا، یہاں تک کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! قریش کی جماعت (کے خون) مباح کر دیے گئے اور آج کے بعد قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (اپنا سابقہ بیان دہراتے ہوئے) فرمایا: ''جو شخص ابوسفیان کے گھر کے اندر چلا جائے اس کو امن ہے۔'' انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) اپنے وطن کی الفت اور اپنے کنبہ والوں پر شفقت آ گئی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تھی تو ہم سے مخفی نہ رہتی۔ جب وحی آتی تو وحی (کا نزول) ختم ہونے تک کوئی شخص آپ ﷺ کی طرف اپنی آنکھ نہ اٹھاتا تھا، غرض جب وحی ختم ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کے لوگو!'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ کہا: اس شخص (کے دل میں) اپنے گاؤں کی الفت آ گئی ہے۔'' انھوں نے کہا: یقیناً ایسا تو ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کی اور تمھاری طرف (آیا) اب میری زندگی بھی تمھاری زندگی

رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ، فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، قَالَ: فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ، قَالَ: وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْسٌ، وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ، فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ: «جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ»، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ، حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللهَ وَيَدْعُو مَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ.

(کے ساتھ) ہے اور موت بھی تمھارے ساتھ ہے۔'' یہ سن کر انصار روتے ہوئے آگے بڑھے، وہ کہہ رہے تھے: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے کہا جو کہا محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ شدید چاہت (اور ان کی معیت سے محرومی کے خوف) کی وجہ سے کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کا رسول تمھاری تصدیق کرتے ہیں اور تمھارا عذر قبول کرتے ہیں۔'' پھر لوگ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف آ گئے اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لے آئے اور اس کو چوما، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر آپ بیت اللہ کے پہلو میں ایک بت کے پاس آئے، لوگ اس کی پوجا کیا کرتے تھے، اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی، آپ ﷺ نے اس کو ایک طرف سے پکڑا ہوا تھا، جب آپ بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں چبھونے لگے اور فرمانے لگے: ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔'' جب اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو کوہِ صفا پر آئے، اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کی طرف نظر اٹھائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے لگے اور اللہ سے جو مانگنا چاہا وہ مانگنے لگے۔

[٤٦٢٣] ٨٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: ثُمَّ قَالَ: بِيَدَيْهِ، إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى: «أُحْصُدُوهُمْ حَصْدًا»، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالُوا: قُلْنَا: ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَمَا اسْمِي إِذًا؟ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ».

[4623] بہز نے کہا: سلیمان بن مغیرہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، انھوں نے حدیث میں (یہ) اضافہ کیا: آپ نے دونوں ہاتھوں سے، ایک کو دوسرے کے ساتھ پھیرتے ہوئے اشارہ کیا: ''ان کو اسی طرح کاٹ ڈالو جس طرح فصل کاٹی جاتی ہے۔'' انھوں نے حدیث میں (یہ بھی) کہا: ان لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے یہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

[٤٦٢٤] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[4624] ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، (کہا:)

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: وَفَدْنَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَّوْمًا لِّأَصْحَابِهِ، فَكَانَتْ نَوْبَتِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! الْيَوْمُ يَوْمِي، فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ، وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى، وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى، وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي، فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! اُدْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ» فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «انْظُرُوا، إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا» وَأَخْفٰى بِيَدِهِ، وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ، وَقَالَ: «مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا» قَالَ: فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَّهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ، قَالَ: وَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّفَا، وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ، فَأَطَافُوا بِالصَّفَا، فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ، لَّا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَّمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَّمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ»، فَقَالَتِ

ہمیں ثابت نے عبداللہ بن رباح سے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم بطور وفد حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم میں سے ہر آدمی ایک دن اپنے ساتھیوں کے لیے کھانا بناتا، ایک دن میری باری تھی، میں نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آج میری باری ہے، وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا نہیں آیا تھا۔ میں نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کاش آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنائیں یہاں تک کہ کھانا آجائے۔ انھوں نے کہا: ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دائیں بازو (میمنہ) پر (امیر) مقرر کیا اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بائیں بازو (میسرہ) پر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیادوں پر اور وادی کے اندر (کے راستے) پر تعینات کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! انصار کو بلاؤ۔'' میں نے ان کو بلایا، وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے لوگو! کیا تم قریش کے اوباشوں کو دیکھ رہے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو! کل جب تمھارا ان سے سامنا ہو تو ان کو اس طرح کاٹ دینا جس طرح فصل کاٹی جاتی ہے'' اور آپ ﷺ نے پوشیدہ رکھتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ اور فرمایا: ''اب تم سے ملاقات کا وعدہ کوہِ صفا پر ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اس روز جس کسی نے سر اٹھایا، انھوں نے اس کو سلا دیا، (یعنی مار ڈالا۔) رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھے، انصار آئے، انھوں نے صفا کو گھیر لیا، اتنے میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! قریش کی جمعیت مٹا دی گئی، آج سے قریش نہ رہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا گیا اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا

الْأَنْصَارُ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ، وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، أَلَا فَمَا اسْمِي إِذًا!؟ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ، فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ»، قَالُوا: وَاللهِ! مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ».

دروازہ بند کرلے اس کو بھی امن ہے۔" انصار نے کہا: آپ پر اپنے عزیزوں کی محبت اور اپنے شہر کی الفت غالب آگئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں نے کہا: مجھ پر کنبے والوں کی محبت اور اپنے شہر کی الفت غالب آگئی ہے، دیکھو! پھر (اس صورت میں) میرا نام کیا ہوگا؟" آپ نے تین بار فرمایا:۔ "میں محمد اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ کے لیے تمھاری طرف ہجرت کی، تو اب زندگی تمھاری زندگی (کے ساتھ) ہے اور موت تمھاری موت (کے ساتھ) ہے۔" انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شدید چاہت (اور آپ کی معیت سے محرومی کے خوف) کے علاوہ کسی وجہ سے نہیں کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اللہ اور اس کا رسول دونوں تم کو سچا جانتے ہیں اور تمھارا عذر قبول کرتے ہیں۔"

(المعجم ٣٢) - (بَابُ إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ) (التحفة ٣٤)

باب:32- کعبہ کے چاروں طرف سے بتوں کی صفائی

[٤٦٢٥] ٨٧-(١٧٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ، وَيَقُولُ: ﴿جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُ إِنَّ ٱلْبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ [الإسراء: ٨١]. ﴿جَآءَ ٱلْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ ٱلْبَٰطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾ [سبأ: ٤٩] زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[4625] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے ۔۔ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں ۔۔ کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے حدیث بیان کی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابو معمر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ ﷺ ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لکڑی سے کچوکا دے کر گرانے لگے اور یہ فرمانے لگے: "حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بلاشبہ باطل مٹنے والا ہے۔ حق آ گیا اور باطل نہ آغاز کرتا ہے اور نہ لوٹاتا ہے" (بلکہ دونوں اللہ عزوجل جلالہ کے کام ہیں۔) ابن ابی عمر نے

يَوْمَ الْفَتْحِ.

اضافہ کیا: فتح مکہ کے دن۔

[٤٦٢٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلٰى قَوْلِهِ: زَهُوقًا، وَّلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ الْأُخْرٰى، وَقَالَ: - بَدَلَ نُصُبًا - صَنَمًا.

[4626] ثوری نے ابن ابی نجیح سے اسی سند کے ساتھ ''زھوقا'' (پہلی آیت کے آخر) تک روایت کی، دوسری آیت بیان نہیں کی اور — نُصُباً کے بجائے — صَنَماً کہا: (دونوں کے معنی بت کے ہیں۔)

(المعجم ٣٣) - (بَابٌ: لَّا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ) (التحفة ٣٥)

باب: 33- فتح (مکہ) کے بعد (کبھی) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کرنے کا حکم

[٤٦٢٧] ٨٨-(١٧٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّوَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[4627] علی بن مسہر اور وکیع نے زکریا سے، انھوں نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن مطیع نے اپنے باپ (مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ) سے خبر دی، انھوں نے کہا: جس دن مکہ فتح ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ''آج کے بعد قیامت تک کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔''

فوائد و مسائل: ① آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ تمام قریشی مسلمان ہو جائیں گے، ان میں سے کوئی مرتد بھی نہ ہوگا کہ اس پر مرتد کی سزا، یعنی قتل نافذ کرنے کی ضرورت ہو۔ اور یہی ہوا۔ جب آپ ﷺ کی رحلت کے بعد بہت سے عرب مرتد ہوئے تو قریش اسلام پر قائم رہے۔ ② اس میں نہی بھی ہے کہ کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔ شارحین کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ ان جرائم کے سوا جن کی سزا اللہ اور رسول ﷺ کی طرف سے قتل مقرر کی گئی ہے کسی دوسرے جرم میں قتل کی سزا نہ دی جائے۔ یہ حکم قریش کے مفتوح ہونے کے موقع پر آیا، اس لیے انھی کا نام لیا گیا۔ اس میں تمام مسلمان شریک ہیں۔ اس فرمان سے مذکورہ بالا جرائم کے علاوہ دوسرے جرائم میں سزائے قتل کی ممانعت سامنے آتی ہے۔

[٤٦٢٨] ٨٩-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِّنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ، غَيْرَ مُطِيعٍ، كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ،

[4628] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں زکریا نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث سنائی اور یہ اضافہ کیا، کہا: اس دن قریش کے عاص (نافرمان) نام کے لوگوں میں سے، مطیع کے سوا، کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ اس کا نام (تخفیف کے ساتھ

فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُطِيعًا.

عاص اور تخفیف کے بغیر) عاصی تھا، آپ ﷺ نے اس کا نام (بدل کر) مطیع رکھ دیا۔

فائدہ: بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا نام بھی عاص تھا۔ ان کا نام نہیں بدلا گیا۔ یہ کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں، محض ایک روایت ہے۔ وہ فتح مکہ بلکہ حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور وہ اپنے نام سے، اگر وہ عاص تھا بھی، معروف ہی نہ تھے۔ وہ ابوجندل ہی کہلاتے تھے اور کہلاتے رہے۔ ان کا نام بدلنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ) (التحفة ٣٦)

باب: 34- صلح حدیبیہ

[٤٦٢٩] ٩٠-(١٧٨٣) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَكَتَبَ: «هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ» فَقَالُوا: لَا تَكْتُبْ: رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «امْحُهُ» فَقَالَ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ، قَالَ: وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا، أَنْ يَّدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا، وَّلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ، إِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ.

[4629] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صلح کا معاہدہ لکھا جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں کے درمیان حدیبیہ کے دن ہوئی تھی۔ انھوں نے لکھا: ''یہ (معاہدہ) ہے جس پر تحریری صلح کی اللہ کے رسول، محمد ﷺ نے۔'' ان لوگوں (مشرکوں) نے کہا: ''اللہ کے رسول'' مت لکھیے، اس لیے کہ اگر ہم یقین جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ سے نہ لڑتے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس لفظ کو مٹا دو۔'' انھوں نے عرض کی: جو اس (لفظ) کو مٹائے گا وہ میں نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا، کہا: انھوں نے جو شرطیں رکھیں ان میں یہ بھی تھا کہ (مسلمان) مکہ میں آئیں اور تین دن تک مقیم رہیں اور ہتھیار لے کر مکہ میں داخل نہ ہوں، الا یہ کہ چمڑے کے تھیلے میں ہوں۔

قُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ: وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟ قَالَ: الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ.

(شعبہ نے کہا) میں نے ابواسحاق سے کہا: چمڑے کے تھیلے سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: نیام اور جو اس کے اندر ہے۔

[٤٦٣٠] ٩١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4630] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحق

الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَّقُولُ: لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ، : كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ، قَالَ: فَكَتَبَ: «مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: «هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ».

سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ (میں آ کر صلح کی گفتگو کرنے) والوں سے صلح کی تو ان کے مابین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی، کہا: انھوں نے "محمد رسول اللہ ﷺ" لکھا، پھر معاذ کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر انھوں نے: "یہ ہے جس پر تحریری صلح کی" (کا جملہ) بیان نہیں کیا۔

[٤٦٣١] ٩٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ: - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ -، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ، صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلٰى أَنْ يَّدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا، وَّلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ: السَّيْفِ وَقِرَابِهِ، وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَّعَهُ مِنْ أَهْلِهَا، وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا يَّمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ، قَالَ لِعَلِيٍّ: «اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ» فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ: لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ تَابَعْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَّمْحَاهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا، وَاللهِ! لَا أَمْحَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرِنِي مَكَانَهَا» فَأَرَاهُ مَكَانَهَا، فَمَحَاهَا، وَكَتَبَ «ابْنُ عَبْدِ اللهِ». فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوا لِعَلِيٍّ: هٰذَا آخِرُ يَوْمٍ

[4631] اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور احمد بن جناب مصیصی دونوں نے عیسیٰ بن یونس سے ۔لفظ اسحاق کے ہیں۔ روایت کی، کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، ہمیں زکریا نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کے پاس روک لیا گیا، آپ ﷺ سے مکہ والوں نے اس بات پر صلح کی کہ (آیندہ سال) مکہ میں داخل ہوں اور تین دن تک اس میں رہیں اور ہتھیار رکھنے کے تھیلوں: تلوار اور اس کے نیام کے علاوہ (کوئی ہتھیار لے کر) اس شہر میں داخل نہ ہوں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں اور ان کے ساتھ آنے والوں میں سے جو وہاں رہ جائے (مشرکوں کا ساتھ قبول کر لے) تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اس شرط کو ہمارے درمیان لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ یہ ہے جس پر باہمی فیصلہ کیا اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ نے۔" مشرک بولے: اگر ہم یہ یقین جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی کرتے، بلکہ یوں لکھیے: "محمد بن عبداللہ نے۔" آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ان (الفاظ) کو مٹا دیں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں (اپنے ہاتھ سے) نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا، مجھے اس (جملے) کی جگہ دکھاؤ۔"

مِّنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ، فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ، فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: «نَعَمْ» فَخَرَجَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دکھا دی، آپ ﷺ نے اس کو مٹا دیا اور ابن عبداللہ لکھ دیا (جب حسب معاہدہ اگلے سال آ کر عمرہ ادا فرمایا) تو تین روز ہی مکہ معظمہ میں رہے۔ جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ تمھارے صاحب کی شرط کا آخری دن ہے، ان سے کہو: اب وہ چلے جائیں، انھوں نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' اور آپ ﷺ (مکہ سے) نکل آئے۔

وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ: - مَكَانَ تَابَعْنَاكَ - بَايَعْنَاكَ.

ابن جناب نے ''ہم آپ کی پیروی کرتے'' کے بجائے ''ہم آپ کی بیعت کرتے۔'' کہا۔

[٤٦٣٢] ٩٣-(١٧٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ، فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «اكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ»، قَالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا بِاسْمِ اللهِ، فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَقَالَ: «اكْتُبْ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ» قَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَاتَّبَعْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اكْتُبْ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ» فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَكُمْ مِّنَّا رَدَدْتُّمُوهُ عَلَيْنَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ، وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ، سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا».

[4632] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی ﷺ سے مصالحت کی، ان میں سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔'' سہیل کہنے لگے: جہاں تک بسم اللہ کا تعلق ہے تو ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہیں جانتے، لیکن وہ لکھو جسے ہم جانتے ہیں: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ. پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لکھو: محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔'' وہ لوگ کہنے لگے: اگر ہم یقین جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کی پیروی کرتے، لیکن اپنا اور اپنے والد کا نام لکھو، نبی ﷺ نے فرمایا: ''لکھو: محمد بن عبداللہ ﷺ کی طرف سے۔'' ان لوگوں نے نبی ﷺ پر شرط لگائی کہ آپ لوگوں میں سے جو (ہمارے پاس) آجائے گا ہم اسے آپ لوگوں کو واپس نہ کریں گے اور ہم میں سے جو آپ کے پاس آیا آپ اسے ہم کو واپس کر دیں گے۔ (صحابہ نے) پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ لکھ دیں؟ فرمایا: ''ہاں، ہم میں سے جو شخص ان کے پاس چلا گیا تو اسے اللہ نے ہم سے دور کر دیا اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا اللہ اس کے لیے کشادگی اور نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا۔''

[٤٦٣٣] ٩٤-(١٧٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَّقَاتَلْنَا، وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَّهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: «بَلٰى» قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: «بَلٰى» قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللهِ، وَلَنْ يُّضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا» قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا، فَأَتٰى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَّهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا، قَالَ: فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْفَتْحِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ:

[4633] حبیب بن ابی ثابت نے ابووائل (شقیق) سے روایت کی، انھوں نے کہا: سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگ صفین کے روز کھڑے ہوئے اور (لوگوں کو مخاطب کر کے) کہا: لوگو! (امیرالمومنین پر الزام لگانے کے بجائے) خود کو الزام دو (صلح کو مسترد کر کے اللہ اور اس کے بتائے ہوئے راستے سے تم ہٹ رہے ہو) ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور اگر ہم جنگ (ہی کو ناگزیر) دیکھتے تو جنگ کر گزرتے۔ یہ اس صلح کا واقعہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ (اب تو مسلمانوں کے دو گروہوں کا معاملہ ہے۔) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: "کیوں نہیں!" عرض کی: کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول آگ میں نہ جائیں گے؟ فرمایا: "کیوں نہیں!" عرض کی: تو ہم اپنے دین میں نیچے لگ کر (صلح) کیوں کریں (نیچے لگ کر کیوں صلح کریں؟) اور اس طرح کیوں لوٹ جائیں کہ اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں، (اس کے حکم سے صلح کر رہا ہوں) اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔" کہا: عمر رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں چل پڑے اور صبر نہ کر سکے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کہا: کیوں نہیں! کہا: کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول آگ میں نہیں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ہم اپنے دین میں نیچے لگ کر (جیسی صلح وہ چاہتے ہیں انھیں) کیوں دیں؟ اور اس طرح کیوں لوٹ جائیں کہ اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ تو انھوں نے کہا: ابن خطاب! وہ اللہ کے رسول ہیں، اللہ انھیں

يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

ہرگز کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ پر فتح (کی خوشخبری) کے ساتھ قرآن اترا۔ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انھیں (جو نازل ہوا تھا) وہ پڑھوایا۔ انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ کا دل خوش ہوگیا اور وہ لوٹ آئے۔

[٤٦٣٤] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ بِصِفِّينَ: أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا آرَاءَكُمْ، وَاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ، وَاللهِ! مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ، إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ، إِلَّا أَمْرَكُمْ هٰذَا.

[4634] ابوکریب محمد بن علاء اور محمد بن عبداللہ بن نمیر دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق (بن سلمہ ابووائل) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے صفین میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: لوگو! اپنی رائے پر (غلط ہونے کا) الزام لگاؤ۔ اللہ کی قسم! میں نے ابوجندل (کے واقعے) کے دن اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے (صلح کے) معاملے کو رد کر سکتا تو رد کر دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے کبھی کسی کام کے لیے اپنے کندھوں پر تلواریں نہیں رکھی تھیں مگر ان تلواروں نے ہمارے لیے ایسے معاملے تک پہنچنے میں آسانی کر دی جس کو ہم جانتے تھے، سوائے تمھارے موجودہ معاملے کے۔

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِلَى أَمْرٍ قَطُّ.

ابن نمیر نے ''کبھی کسی معاملے کے لیے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٦٣٥] (...) -وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا.

[4635] جریر اور وکیع دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''ایسے کام کی طرف جو ہمیں مشکل میں مبتلا کر رہا تھا۔''

[٤٦٣٦] ٩٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ

[4636] ابوحصین نے ابووائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے صفین میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اپنے دین کے مقابلے میں اپنی رائے پر الزام

قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَّلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا سَدَدْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ، إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ.

دھرو۔ ابوجندل (کے واقعے) کے دن میں نے خود کو اس حالت میں دیکھا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو رد کرسکتا (تو حاشا وکلا رد کردیتا۔) لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ ہم اس کے ایک کونے کو مضبوط نہیں کر پاتے کہ ہمارے سامنے اس کا دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ (کیونکہ یہ مسلمانوں کا آپس میں اختلاف ہے۔)

[٤٦٣٧] ٩٧-(١٧٨٦) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الفتح: ١-٥] مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ، وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا».

[4637] سعید بن ابی عروبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث سنائی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی، کہا: جب آیت: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ ...... فَوْزًا عَظِيْمًا ۝﴾ تک اتری (تو یہ) آپ ﷺ کی حدیبیہ سے واپسی کا موقع تھا اور لوگوں کے دلوں میں غم اور دکھ کی کیفیت طاری تھی، آپ ﷺ نے حدیبیہ میں قربانی کے اونٹ نحر کر دیے تھے تو (اس موقع پر) آپ نے فرمایا: ''مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔''

[٤٦٣٨] (...) وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ نَّحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

[4638] معتمر کے والد (سلیمان)، ہمام اور شیبان سب نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سعید بن ابی عروبہ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ)

(التحفة ٣٧)

باب: 35- ایفائے عہد

[٤٦٣٩] ٩٨-(١٧٨٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[4639] حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ: مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ، قَالَ: فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالُوا: إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا؟ فَقُلْنَا: مَا نُرِيدُهُ، مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: «انْصَرِفَا، نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِمْ».

جنگ بدر میں میرے شامل نہ ہونے کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں اور میرے والد حسیل رضی اللہ عنہ (جو یمان کے لقب سے معروف تھے) دونوں نکلے تو ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہا: تم محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا: ان کے پاس جانا نہیں چاہتے، ہم تو صرف مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ہم سے اللہ کے نام پر یہ عہد اور میثاق لیا کہ ہم مدینہ جائیں گے لیکن آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو یہ خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں لوٹ جاؤ، ہم ان سے کیا ہوا عہد پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں گے۔''

(المعجم ٣٦) - (بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ)

(التحفة ٣٨)

باب:36- غزوۂ احزاب (جنگِ خندق)

[٤٦٤٠] ٩٩-(١٧٨٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَاكَ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ، وَأَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟

[4640] ابراہیم تیمی کے والد (یزید بن شریک) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ایک آدمی نے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کو پالیتا تو آپ کی معیت میں جہاد کرتا اور خوب لڑتا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسا کرتے؟ میں نے غزوۂ احزاب کی رات ہم سب کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہمیں تیز ہوا اور سردی نے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا مرد ہے جو مجھے (اس) قوم (کے اندر) کی خبر لا دے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میرے ساتھ رکھے!'' ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کوئی شخص ہے جو میرے پاس ان لوگوں کی خبر لے آئے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میرے ساتھ

جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ، فَقَالَ: «قُمْ. يَا حُذَيْفَةُ! فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ» فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا، إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ، قَالَ: «اذْهَبْ، فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ، وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ» فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ، حَتَّى أَتَيْتُهُمْ، فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ، فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ» وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ، فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ، وَفَرَغْتُ، قُرِرْتُ، فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا، فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ: «قُمْ، يَا نَوْمَانُ!».

رکھے!'' ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ہے کوئی شخص جو ان لوگوں کی خبر لا دے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میری رفاقت عطا فرمائے!'' ہم خاموش رہے، ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا، آپ نے فرمایا: ''حذیفہ! کھڑے ہو جاؤ اور تم مجھے ان لوگوں کی خبر لا کے دو۔'' جب آپ نے میرا نام لے کر بلایا تو میں نے اُٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہ پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ ان لوگوں کی خبریں مجھے لا دو اور انھیں میرے خلاف بھڑکا نہ دینا۔'' (کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کرنا کہ تم پکڑے جاؤ، اور وہ میرے خلاف بھڑک اٹھیں) جب میں آپ کے پاس سے گیا تو میری حالت یہ ہو گئی جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں، (پسینے میں نہایا ہوا تھا) یہاں تک کہ میں ان کے پاس پہنچا، میں نے دیکھا کہ ابوسفیان اپنی پشت آگ سے سینک رہا ہے، میں نے تیر کو کمان کی وسط میں رکھا اور اس کو نشانہ بنا دینا چاہا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد آ گیا کہ ''انھیں میرے خلاف بھڑکا نہ دینا'' (کہ جنگ اور تیز ہو جائے) اگر میں اس وقت تیر چلا دیتا تو وہ نشانہ بن جاتا، میں لوٹا تو (مجھے ایسے لگ رہا تھا) جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں، پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو ان لوگوں کی (ساری) خبر بتائی اور میں فارغ ہوا تو مجھے ٹھنڈ لگنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے (اپنی اس) عبا کا بچا ہوا حصہ اوڑھا دیا جو آپ (کے جسم اطہر) پر تھی، آپ اس میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں (اس کو اوڑھ کر) صبح تک سوتا رہا، جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اے خوب سونے والے! اُٹھ جاؤ۔''

(المعجم ٣٧) - (بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ) (التحفة ٣٩)

باب: 37- غزوۂ احد

[٤٦٤١] ١٠٠-(١٧٨٩) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ

[4641] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ وَّثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ: «مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ، أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟» فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا، فَقَالَ: «مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ، أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟» فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ: «مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا».

جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ، انصار کے سات اور قریش کے دو آدمیوں (سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ تیمی رضی اللہ عنہما) کے ساتھ (لشکر سے الگ کر کے) تنہا کر دیے گئے، جب انھوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کو ہم سے کون ہٹائے گا؟ اس کے لیے جنت ہے، یا (فرمایا:) وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔'' تو انصار میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور اس وقت تک لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا، انھوں نے پھر سے آپ کو گھیر لیا، آپ نے فرمایا: ''انھیں کون ہم سے دور ہٹائے گا؟ اس کے لیے جنت ہے، یا (فرمایا:) وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔'' پھر انصار میں سے ایک شخص آگے بڑھا، وہ لڑا حتی کہ شہید ہو گیا، پھر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا حتی کہ وہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے (ان قریشی) ساتھیوں سے فرمایا: ''ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔''

[٤٦٤٢] ١٠١-(١٧٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ، وَكَانَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا، ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

[4642] ابوحازم کے بیٹے عبدالعزیز نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کے متعلق سوال کیا جا رہا تھا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور سامنے (ثنایا کے ساتھ) کا ایک دانت (رباعی) ٹوٹ گیا تھا اور خود سر مبارک پر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (آپ کے چہرے سے) خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ڈھال سے اس (زخم) پر پانی ڈال رہے تھے، جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون نکلنے میں اضافہ ہو رہا ہے تو انھوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا وہ راکھ ہو گیا، پھر اس کو زخم پر لگا دیا تو خون رک گیا۔

[٤٦٤٣] ١٠٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[4643] یعقوب بن عبدالرحمان القاری نے ابوحازم سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا،

الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَّهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَمَا، وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ، وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: وَجُرِحَ وَجْهُهُ، وَقَالَ - مَكَانَ هُشِمَتْ -: كُسِرَتْ.

ان سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کے متعلق سوال کیا جا رہا تھا، انھوں نے کہا: سنو! اللہ کی قسم! مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا زخم کون دھو رہا تھا اور پانی کون ڈال رہا تھا اور آپ کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی، پھر عبدالعزیز کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر انھوں نے یہ اضافہ کیا: اور آپ کا چہرۂ انور زخمی ہو گیا اور — (خود) ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا — کی جگہ ''ٹوٹ گیا'' کہا۔

[٤٦٤٤] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَرِّفٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ: أُصِيبَ وَجْهُهُ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ: جُرِحَ وَجْهُهُ.

[4644] ابن عیینہ، سعید بن ابی ہلال اور محمد بن مطرف، ان سب نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث نبی ﷺ سے روایت کی، ابن ابی ہلال کی حدیث میں ہے: ''آپ کا چہرہ مبارک نشانہ بنایا گیا'' اور ابن مطرف کی حدیث میں ہے: ''آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا۔''

[٤٦٤٥] ١٠٤-(١٧٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ؟» فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ

[4645] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کا (ثنایہ کے ساتھ والا) رباعی دانت ٹوٹ گیا اور آپ کے سر اقدس میں زخم لگا، آپ اپنے سر سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے: ''وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے سر میں زخم لگایا اور اس کا رباعی کا دانت توڑ دیا، اور وہ انھیں اللہ کی طرف بلا رہا تھا۔'' اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اس معاملے میں آپ

﴿الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں (کہ وہ اللہ ان کی طرف توجہ فرمائے یا ان کو عذاب دے کہ وہ ظالم ہیں۔)''

[٤٦٤٦] ١٠٥-(١٧٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَحْكِي نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ وَيَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ».

[4646] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں، آپ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے تھے جنھیں ان کی قوم نے مارا، وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور (یہ) فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے، وہ نہیں جانتے (کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔)''

[٤٦٤٧] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ.

[4647] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع اور محمد بن بشر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی، اس میں انھوں نے یہ کہا: تو وہ (نبی علیہ السلام) اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

(المعجم ٣٨) – (بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ) (التحفة ٤٠)

باب: 38- جس شخص کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اس پر اللہ کا شدید غضب (نازل ہوتا ہے)

[٤٦٤٨] ١٠٦-(١٧٩٣) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هٰذَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ» وَهُوَ حِينَئِذٍ يُّشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَجُلٍ يَّقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[4648] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس قوم پر اللہ کا غضب شدید ہو گیا جنھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ یہ کیا'' آپ اس وقت اپنے رباعی دانت کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب ناک ہوتا ہے جس کو اللہ کا رسول ﷺ اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) قتل کر دے۔''

(المعجم ٣٩) - (بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ) (التحفة ٤١)

باب: 39- مشرکوں اور منافقوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو پہنچنے والی ایذا

[٤٦٤٩] ١٠٧-(١٧٩٤) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيم يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَّأَصْحَابٌ لَّهُ جُلُوسٌ، وَّقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْأَمْسِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلٰى سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ، فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ - ﷺ - إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ، فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ: فَاسْتَضْحَكُوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلٰى بَعْضٍ، وَّأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ، لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ، مَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتّٰى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ، فَجَاءَتْ، وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ، فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ، وَكَانَ إِذَا دَعَا، دَعَا ثَلَاثًا، وَّإِذَا سَأَلَ، سَأَلَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ، وَخَافُوا دَعْوَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ،

[4649] زکریا (بن ابی زائدہ) نے ابواسحاق سے، انھوں نے عمرو بن میمون اودی سے، انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح ہوئی تھی۔ ابوجہل نے کہا: تم میں سے کون اٹھ کر بنی فلاں کے محلے سے اونٹنی کی بچے والی جھلی (بچہ دانی) لائے گا اور جب محمد سجدے میں جائیں تو اس کو ان کے کندھوں کے درمیان رکھ دے گا؟ قوم کا سب سے بدبخت شخص (عقبہ بن ابی معیط) اٹھا اور اس کو لے آیا۔ جب نبی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے وہ جھلی آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، پھر وہ آپس میں خوب ہنسے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ میں کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا، کاش! مجھے کچھ بھی تحفظ حاصل ہوتا تو میں اس جھلی کو رسول اللہ ﷺ کی پشت سے اٹھا کر پھینک دیتا، نبی ﷺ سجدے میں تھے۔ اپنا سر مبارک نہیں اٹھا رہے تھے، حتی کہ ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی، وہ آئیں، حالانکہ وہ اس وقت کم سن بچی تھیں، انھوں نے وہ جھلی اٹھا کر آپ سے دور پھینکی۔ پھر وہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور انھیں سخت سست کہا۔ جب نبی ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ نے باآواز بلند ان کے خلاف دعا کی، آپ جب کوئی دعا کرتے تھے تو تین مرتبہ دہراتے اور آپ ﷺ اگر کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے تھے، پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔'' جب قریش نے آپ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی جاتی رہی اور وہ آپ

وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَّعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ» - وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ - فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ، قَلِيبِ بَدْرٍ.

کی بددعا سے خوف زدہ ہو گئے۔ آپ نے پھر بددعا فرمائی: ''اے اللہ! ابوجہل بن ہشام پر گرفت فرما اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط پر گرفت فرما۔'' ـــ (ابواسحاق نے کہا:) انھوں (عمرو بن میمون) نے ساتویں شخص کا نام بھی لیا تھا لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا (بعدازاں ابواسحاق کو ساتویں شخص عمارہ بن ولید کا نام یاد آ گیا تھا، صحیح البخاري، حدیث:520) ـــ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:) اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! جن کا آپ نے نام لیا تھا میں نے بدر کے دن ان کو مقتول پڑے دیکھا، پھر ان سب کو گھسیٹ کر کنویں، بدر کے کنویں کی طرف لے جایا گیا اور انھیں اس میں ڈال دیا گیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

ابواسحاق نے کہا: اس حدیث میں ولید بن عقبہ (کا نام) غلط ہے۔ (صحیح ولید بن عتبہ ہے۔)

فائدہ: ان میں سے اکثر یہیں مرے۔ باقیوں کا بھی ایسا ہی بدتر انجام ہوا۔ عقبہ کو بدر کے بعد باندھ کر قتل کیا گیا اور عمارہ بن ولید حبشہ میں پاگل ہو کر جنگلی جانوروں کے ساتھ لمبی، عبرتناک زندگی گزار کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مرا۔

[٤٦٥٠] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ، وَّحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، إِذْ جَاءَهُ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ، أَبَا جَهْلِ بْنَ

[4650] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحاق سے سنا، وہ عمرو بن میمون سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ (ایک بار) جب رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے گرد قریش کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک ذبح کی ہوئی اونٹنی کی بچے والی جھلی لے کر آیا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی پشت پر پھینک دیا، آپ ﷺ نے (سجدے سے) سر نہ اٹھایا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اس جھلی کو آپ کی پشت سے اٹھایا اور جن لوگوں نے یہ حرکت کی تھی ان کو بددعا دی، رسول اللہ ﷺ نے (ان کے بارے میں) فرمایا: ''اے اللہ! قریش کے اس گروہ پر گرفت فرما، ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن

هِشَامٍ، وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَّأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، أَوْ أُبَيَّ ابْنَ خَلَفٍ» - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ، غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ.

ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا اُبی بن خلف ۔شعبہ کو شک ہے۔ پر گرفت فرما!'' (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے ان کو دیکھا، وہ جنگ بدر کے دن قتل کیے گئے اور ان کو کنوئیں میں ڈال دیا گیا، البتہ امیہ بن خلف یا اُبی بن خلف کے جوڑ جوڑ کٹ چکے تھے، اسے (گھسیٹ کر) کنویں میں نہیں ڈالا جا سکا۔

[٤٦٥١] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَزَادَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا، يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثَلَاثًا، وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، وَلَمْ يَشُكَّ، قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: وَنَسِيتُ السَّابِعَ.

[4651] سفیان نے ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ تین بار (دعا کرنا) پسند فرماتے تھے، اور آپ نے تین بار فرمایا: ''اے اللہ! قریش پر گرفت فرما، اے اللہ! قریش پر گرفت فرما، اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔'' اور اس میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا نام لیا (ابی بن خلف اور امیہ بن خلف کے ناموں میں) شک نہیں کیا، ابواسحاق نے کہا: ساتواں شخص میں بھول گیا۔

[٤٦٥٢] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ، فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَّأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَّعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ ابْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى عَلٰى بَدْرٍ، قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

[4652] زہیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے قریش کے چھ آدمیوں کے خلاف بددعا کی، ان میں ابوجہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط تھے۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں: میں نے ان کو بدر (کے میدان) میں اوندھے پڑے ہوئے دیکھا، دھوپ نے ان (کے لاشوں) کو متغیر کر دیا تھا اور وہ ایک گرم دن تھا۔

[٤٦٥٣] ١١١-(١٧٩٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ، وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى،

[4653] نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی:

وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلٰى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ؟ إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ»، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ تَعَالٰى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا».

اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو اُحد کے دن سے زیادہ شدید ہو؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمھاری قوم سے بہت تکلیف پہنچی اور سب سے شدید تکلیف وہ تھی جو مجھے عَقَبہ کے دن پہنچی، جب میں خود کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے لے گیا (یعنی اس کو دعوتِ اسلام دی) لیکن جو میں چاہتا تھا اس نے میری وہ بات نہ مانی، میں غمزدہ ہو کر چل پڑا اور قرن ثعالب پر پہنچ کر ہی میری حالت بہتر ہوئی، میں نے سر اٹھایا تو مجھے ایک بادل نظر آیا، اس نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا، میں نے دیکھا تو اس میں جبرائیل علیہ السلام تھے، انھوں نے مجھے آواز دے کر کہا: اللہ عزوجل نے جو کچھ آپ نے اپنی قوم سے کہا وہ اور انھوں نے جو آپ کو جواب دیا وہ سب سن لیا، اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ ان کفار کے متعلق اس کو جو چاہیں حکم دیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا، پھر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی طرف سے آپ کو دیا گیا جواب سن لیا، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں، اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں سنگلاخ پہاڑوں کو (اٹھا کر) ان کے اوپر رکھ دوں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''بلکہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔''

[٤٦٥٤] ١١٢-(١٧٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ

[4654] ابوعوانہ نے اسود بن قیس سے، انھوں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ان جنگوں میں سے ایک میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی خون

الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ، فَقَالَ:

آلودہ ہوگئی تو آپ نے فرمایا:

«هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ»

''تو ایک انگلی ہی ہے جو زخمی ہوئی اور تو نے جو تکلیف اٹھائی وہ اللہ کی راہ میں ہے۔''

[٤٦٥٥] ١١٣-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ، فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ.

[4655] ابن عیینہ نے اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ ایک لشکر میں تھے اور (وہاں) آپ کی انگلی زخمی ہوگئی۔

فائدہ: غار کے ایک عام معنی پہاڑ کی کھوہ کے ہیں، دوسرے معنی حملہ کرنے والے لشکر کے ہیں، یہاں وہی مراد ہیں۔

[٤٦٥٦] ١١٤-(١٧٩٧) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنْدُبًا يَقُولُ: أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [الضحى: ١-٣].

[4656] سفیان نے اسود بن قیس سے روایت کی کہ انھوں نے جندب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کی آمد میں تاخیر ہوگئی، مشرکین کہنے لگے کہ محمد ﷺ کو الوداع کہہ دیا گیا۔ تو اللہ عزوجل نے یہ نازل فرمایا: ''قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی، اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے! (اے نبی!) آپ کے رب نے نہ آپ کو رخصت کیا اور نہ وہ بیزار ہوا۔''

[٤٦٥٧] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ: اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ

[4657] زہیر نے اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ بیمار ہوگئے اور دو یا تین راتیں اٹھ نہ سکے تو ایک عورت آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے محمد! مجھے لگتا ہے کہ آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے، میں نے دو یا تین راتوں سے اسے آپ کے قریب آتے نہیں دیکھا۔ کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب وہ چھا جائے!

تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾.

چھا جائے! (اے نبی!) آپ کے رب نے نہ آپ کو رخصت کیا اور نہ وہ بیزار ہوا۔''

[٤٦٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

[4658] شعبہ اور سفیان (ثوری) نے اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٠) - (بَابٌ: فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَصَبْرِهِ عَلٰى أَذَى الْمُنَافِقِينَ) (التحفة ٤٢)

باب:40- منافقوں کی اذیت رسانی پر نبی ﷺ کی دعا اور آپ ﷺ کا صبر

[٤٦٥٩] ١١٦-(١٧٩٨) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا، عَلَيْهِ إِكَافٌ، تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ، وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ، فِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ

[4659] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ (بن زبیر) سے خبر دی کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھے پر سواری فرمائی، اس پر پالان تھا اور اس کے نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک چادر تھی، آپ نے اسامہ (بن زید رضی اللہ عنہ) کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا، آپ قبیلہ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنا چاہتے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، آپ راستے میں ایک مجلس سے گزرے جہاں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی ملے جلے موجود تھے، ان میں عبداللہ بن اُبی بھی تھا اور مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب سواری کی گرد مجلس کی طرف اٹھی تو عبداللہ بن اُبی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: ہم پر گرد نہ اڑائیں۔ نبی ﷺ نے ان سب کو سلام کیا، رک گئے، پھر آپ سواری سے اترے، ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور ان پر قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبداللہ بن اُبی نے کہا: اے شخص!

قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: أَيُّهَا الْمَرْءُ! لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا، إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ إِلٰى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ. قَالَ: فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ، حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَّتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «أَيْ سَعْدُ! أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ - يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا» قَالَ: اعْفُ عَنْهُ، يَا رَسُولَ اللهِ! وَاصْفَحْ، فَوَاللهِ! لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ، فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ، شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

اس سے اچھی بات اور کوئی نہیں ہوگی کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اگر وہ سچ ہے تو بھی ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اور اپنے گھر لوٹ جائیں اور ہم میں سے جو شخص آپ کے پاس آئے اس کو سنائیں ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہماری مجلس میں تشریف لائیں۔ ہم اس کو پسند کرتے ہیں، پھر مسلمان، یہود اور بت پرست ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، یہاں تک کہ ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑنے پر تیار ہو گئے۔ نبی ﷺ ان کو مسلسل دھیما کرتے رہے، پھر آپ اپنی سواری پر بیٹھے، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور فرمایا: ''سعد! آپ نے نہیں سنا کہ ابوحباب نے کیا کہا ہے؟ آپ کی مراد عبداللہ بن اُبی سے تھی، اس نے اس، اس طرح کہا ہے۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے) کہا: یا رسول اللہ! اس کو معاف کر دیجیے اور اس سے درگزر کیجیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو عطا کیا ہے سو کیا ہے۔ اس نشیبی نخلستانی علاقے میں بسنے والوں نے مل جل کر یہ طے کر لیا تھا کہ اس کو (بادشاہت کا) تاج پہنائیں گے اور اس کے سر پر (ریاست کا) عمامہ باندھیں گے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے، اس حق کے ذریعے جو آپ کو عطا فرمایا ہے، اس (فیصلے) کو رد کر دیا تو اس بنا پر اس کو حلق میں پھندا لگ گیا اور آپ نے جو دیکھا ہے اس نے اسی بنا پر کیا ہے۔ سو نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

[٤٦٦٠] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ، يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ، وَزَادَ: وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللهِ.

[4660] عقیل نے ابن شہاب (زہری) سے اسی سند کے ساتھ اس کے مانند روایت کی اور یہ اضافہ کیا: ''یہ عبداللہ (بن ابی) کے (ظاہری طور پر) اسلام (کا اعلان کرنے) سے پہلے کا واقعہ ہے۔''

[٤٦٦١] ١١٧-(١٧٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ،

[4661] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ سے عرض کی گئی: (کیا ہی اچھا ہو) اگر آپ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ؟ قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ، وَرَكِبَ حِمَارًا، وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ، وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ، فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَوَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ! لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِّنْكَ، قَالَ: فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ، قَالَ: فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَصْحَابُهُ، قَالَ: فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ، فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات: ٩].

(اسلام کی دعوت دینے کے لیے) عبداللہ بن ابی کے پاس بھی تشریف لے جائیں! نبی ﷺ ایک گدھے پر سواری فرما کر اس کی طرف گئے اور مسلمان بھی گئے، وہ شور یلی زمین تھی، جب نبی ﷺ اس کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: مجھ سے دور رہیں، اللہ کی قسم! آپ کے گدھے کی بو سے مجھے اذیت ہو رہی ہے۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا گدھا تم سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس پر عبداللہ بن اُبی کی قوم میں سے ایک شخص اس کی حمایت میں، غصے میں آ گیا۔ کہا: دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھی غصے میں آ گئے۔ کہا: تو ان میں ہاتھوں، چھڑیوں اور جوتوں کے ساتھ لڑائی ہونے لگی، پھر ہمیں یہ بات پہنچی کہ انھی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کراؤ۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عبداللہ بن اُبی کو اسلام کی دعوت دینے کی تجویز پیش کی جا چکی تھی، پھر آپ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کا ارادہ فرمایا۔ آپ اس غرض سے تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے راستے کی مجلس میں عبداللہ بن اُبی کو دیکھا۔ اس نے غلط روش اختیار کی لیکن آپ نے حسن اخلاق سے کام لیتے ہوئے اتر کر ان سب لوگوں کو سلام کیا اور خوبصورت طریقے سے اسلام کی دعوت دی۔ وہ اس پر بھی باز نہ آیا اور غیر مؤدب گفتگو کی لیکن آپ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی درخواست پر اسے معاف کر دیا اور آیندہ بھی اس کے مرنے تک اسے مسلسل معاف فرماتے اور اس سے حسن سلوک کرتے رہے۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ) (التحفة ٤٣)

باب: 41- ابوجہل کا قتل

[٤٦٦٢] ١١٨-(١٨٠٠) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ: - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ -: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ: آنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟

[4662] اسماعیل ابن علیہ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہماری خاطر کون جا کر دیکھے گا کہ ابوجہل کا کیا بنا؟'' اس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ چلے گئے، انھوں نے دیکھا کہ عفراء کے دو بیٹے اس کو تلواروں کا نشانہ بنا چکے ہیں اور اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ

فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ - قَالَ - قَتَلَهُ قَوْمُهُ؟.

کر کہا: تو ابوجہل ہے؟ ابوجہل نے کہا: کیا اس سے بڑے کسی شخص کو بھی تم نے قتل کیا ہے؟۔ یا کہا۔ اس کی قوم نے قتل کیا ہے؟

قَالَ: وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي؟.

(سلیمان تیمی نے) کہا: ابومجلز نے کہا: ابوجہل نے یہ بھی کہا تھا: کاش! مجھے کسانوں کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

[٤٦٦٣] (...) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ؟» بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَقَوْلِ أَبِي مِجْلَزٍ، كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَاعِيلُ.

[4663] ہمیں معتمر نے کہا: میں نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے کون معلوم کرے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟......'' آگے ابن علیہ کی حدیث اور ابومجلز کے قول کے مانند ہے، جس طرح اسماعیل نے بیان کیا ہے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ) (التحفة ٤٤)

باب: 42- یہود کے شیطان کعب بن اشرف کا قتل

[٤٦٦٤] ١١٩-(١٨٠١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ» - ﷺ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: ائْذَنْ لِي فَلْأَقُلْ، قَالَ: «قُلْ»، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ، وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُم، وَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً، وَقَدْ عَنَّانَا، فَلَمَّا سَمِعَهُ

[4664] ہمیں سفیان نے عمرو سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف کی ذمہ داری کون لے گا، اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دی ہے۔'' محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے عرض کی: مجھے اجازت دیجیے کہ میں (یہ کام کرتے ہوئے) کوئی بات کہہ لوں۔ آپ نے فرمایا: ''کہہ لینا۔'' چنانچہ وہ اس کے پاس آئے، بات کی اور باہمی تعلقات کا تذکرہ کیا، اور کہا: یہ آدمی صدقہ (لینا) چاہتا ہے اور ہمیں تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ جب اس نے یہ سنا تو کہنے لگا:

قَالَ: وَأَيْضًا، وَاللهِ! لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ، وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا، قَالَ: فَمَا تَرْهَنُنِي؟ قَالَ: مَا تُرِيدُ؟ قَالَ: تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ، قَالَ: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ. أَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا؟ قَالَ لَهُ: تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ، قَالَ: يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا، فَيُقَالُ: رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ، وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ، قَالَ: فَنَعَمْ، وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ، قَالَ: فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ. قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ، قَالَ: إِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلٰى رَأْسِهِ، فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ. قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ، نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ، فَقَالُوا: نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ، قَالَ: نَعَمْ، تَحْتِي فُلَانَةُ، هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ، قَالَ: فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَشُمَّ، فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ؟ قَالَ: فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: دُونَكُمْ، قَالَ: فَقَتَلُوهُ.

اللہ کی قسم! تم اور بھی اکتاؤ گے۔ انھوں نے کہا: اب تو ہم اس کے پیروکار بن چکے ہیں اور (ابھی) اسے چھوڑنا نہیں چاہتے یہاں تک کہ دیکھ لیں کہ اس کے معاملے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ کہا: میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے کچھ ادھار دو۔ اس نے کہا: تم میرے پاس گروی میں کیا رکھو گے؟ انھوں نے جواب دیا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ انھوں نے کہا: تم عرب کے سب سے خوبصورت انسان ہو، کیا ہم اپنی عورتیں تمھارے پاس گروی رکھیں؟ اس نے ان سے کہا: تم اپنے بچے میرے ہاں گروی رکھ دو۔ انھوں نے کہا: ہم میں سے کسی کے بیٹے کو گالی دی جائے گی تو کہا جائے گا: وہ کھجور کے دو وسق کے عوض گروی رکھا گیا تھا، البتہ ہم تمھارے پاس زرہ، یعنی ہتھیار گروی رکھ دیتے ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ انھوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ حارث، ابوعبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے کر اس کے پاس آئیں گے۔ کہا: وہ آئے اور رات کے وقت اسے آواز دی تو وہ اتر کر ان کے پاس آیا۔ سفیان نے کہا: عمرو کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا: اس کی بیوی اس سے کہنے لگی: میں ایسی آواز سن رہی ہوں جیسے وہ خون (کے طلبگار) کی آواز ہو۔ اس نے کہا: یہ تو محمد بن مسلمہ اور اس کا دودھ شریک بھائی اور ابونائلہ ہیں اور کریم انسان کو رات کے وقت بھی کسی زخم (کے مداوے) کی خاطر بلایا جائے تو وہ آتا ہے۔ محمد (بن مسلمہ) نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا: میں، جب وہ آئے گا، اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا، جب میں اسے خوب اچھی طرح جکڑ لوں تو وہ تمھارے بس میں ہوگا (تم اپنا کام کر گزرنا۔) کہا: جب وہ نیچے اترا تو اس طرح اترا کہ اس نے پیٹی (چادر بائیں کندھے پر ڈال کر اس کا سرا دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر سینے پر دونوں سروں سے) باندھی ہوئی تھی۔ انھوں نے کہا: ہمیں آپ سے

عطر کی خوشبو آ رہی ہے۔ اس نے کہا: ہاں، میرے نکاح میں فلاں عورت ہے، وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہنے والی ہے۔ انھوں نے کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اس (خوشبو) کو سونگھ لوں؟ اس نے کہا: ہاں، سونگھ لو۔ تو انھوں نے (سر کو) پکڑ کر سونگھا۔ پھر کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اسے دوبارہ سونگھ لوں؟ کہا: تو انھوں نے اس کے سر کو قابو کر لیا، پھر کہا: تمھارے بس میں ہے۔ کہا: تو انھوں نے اسے قتل کر دیا۔

(المعجم ٤٣) - (بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ) (التحفة ٤٥)

باب: 43- غزوۂ خیبر

[٤٦٦٥] ١٢٠-(١٣٦٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ، قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَإِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيسُ، قَالَ: وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً.

[راجع: ٣٣٢١]

[4665] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ لڑی، ہم نے وہاں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، پھر اللہ کے نبی ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہوئے اور میں سواری پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا، اللہ کے نبی ﷺ نے خیبر کے تنگ راستوں میں اپنی سواری کو دوڑایا، میرا گھٹنا اللہ کے نبی ﷺ کی ران کو چھو رہا تھا، آپ ﷺ کی ران سے کپڑا ہٹ گیا اور میں رسول اللہ ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا، جب آپ بستی میں داخل ہوئے تو فرمایا: ''اللہ اکبر! خیبر تباہ ہوا، ہم جب کسی قوم کے گھروں کے سامنے اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جنھیں (آنے سے پہلے) ڈرایا گیا تھا۔'' آپ نے تین بار یہی فرمایا۔ کہا: لوگ اپنے کاموں کے لیے نکل چکے تھے تو انھوں نے کہا: (یہ) محمد ﷺ ہیں، عبدالعزیز نے کہا: ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا: اور لشکر ہے۔ کہا: ہم نے اسے بزور شمشیر حاصل کیا۔

[٤٦٦٦] ١٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ، وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ، وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَ: فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

[4666] ثابت نے حضرت انس ﷺ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: خیبر کے دن میں سواری پر حضرت ابوطلحہ ﷺ کے پیچھے تھا اور میرا پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں کو چھو رہا تھا، کہا: ہم اس وقت ان کے پاس پہنچے جب سورج چمک رہا تھا، وہ لوگ اپنے مویشی نکال چکے تھے اور کلہاڑیاں، ٹوکریاں اور بیلچے لے کر (خود بھی) نکل چکے تھے۔ تو انھوں نے کہا: محمد ﷺ ہیں اور لشکر ہے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیبر اجڑ گیا، جب ہم کسی قوم کے گھروں کے سامنے اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جنھیں ڈرایا جا چکا تھا۔'' کہا: تو اللہ عزوجل نے انھیں شکست دی۔

[٤٦٦٧] ١٢٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ: «إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ».

[4667] قتادہ نے حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ خیبر آئے تو آپ نے فرمایا: ''جب ہم کسی قوم کے گھروں کے آگے اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔''

[٤٦٦٨] ١٢٣-(١٨٠٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَّوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى خَيْبَرَ، فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَّجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

[4668] قتیبہ بن سعید اور محمد بن عباد نے ـــ الفاظ ابن عباد کے ہیں ـــ ہمیں حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں حاتم بن اسماعیل نے سلمہ بن اکوع کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی عبید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو ہم نے رات کے وقت سفر کیا، لوگوں میں سے ایک آدمی نے عامر بن اکوع ﷺ سے کہا: کیا تم ہمیں اپنے نادر جنگی اشعار سے نہیں سناؤ گے؟ اور عامر ﷺ شاعر آدمی تھے، وہ اتر کر لوگوں کے (اونٹوں) کے

لیے حدی خوانی کرنے لگے، وہ کہہ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ! لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ، فِدَاءً لَّكَ، مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَّاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

''اے اللہ! اگر تو (فضل و کرم کرنے والا) نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، ہم تیرے نام پر قربان، ہم نے جو گناہ کیے ان کو بخش دے اور اگر ہمارا مقابلہ ہو تو ہمارے قدم جما دے اور ہم پر ضرور بالضرور سکینت اور وقار نازل فرما۔ ہمیں جب بھی آواز دے کر بلایا گیا ہم آئے، ہمیں آواز دے کر ان (آواز دینے والے) لوگوں نے ہم پر اعتماد کیا (اور ہم اس پر پورے اترے۔)''

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟» قَالُوا: عَامِرٌ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ» قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ، يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ، حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ يُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلٰى لَحْمٍ، قَالَ: «أَيُّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ: أَوْ يُهْرِيقُونَهَا وَيَغْسِلُونَهَا؟ فَقَالَ: «أَوْ ذَاكَ». قَالَ: فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِّيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ، فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، قَالَ: فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاكِتًا قَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ

تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ (حدی خوانی کر کے) اونٹوں کو ہانکنے والا کون ہے؟'' لوگوں نے کہا: عامر۔ آپ ﷺ نے (اللہ سے اس کی محبت اور شوق کو دیکھتے ہوئے) فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے!'' لوگوں میں سے ایک آدمی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: (اس کے لیے شہادت) واجب ہو گئی، اے اللہ کے رسول! آپ نے (اس کے حق میں دعا مؤخر فرما کر) ہمیں اس (کی صحبت) سے زیادہ مدت فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا؟ (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم خیبر پہنچے تو ہم نے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ ہمیں (شدید بھوک کے) مخمصے نے آلیا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ نے اسے ان (جہاد کرنے والے) لوگوں کے لیے فتح کر دیا ہے۔'' جب لوگوں نے اس دن کی شام کی جب انھیں فتح عطا کی گئی تھی تو انھوں نے بہت سی (جگہوں پر) آگ جلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ آگ کیسی ہے اور یہ لوگ کس چیز (کو پکانے) کے لیے اسے جلا رہے ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: گوشت (کو پکانے) کے لیے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کون سا گوشت؟'' انھوں نے جواب دیا: پالتو گدھوں کا گوشت۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے (پانی سمیت) بہا دو اور ان (برتنوں) کو توڑ دو۔'' اس پر ایک آدمی

لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ: «مَنْ قَالَهُ؟» قُلْتُ: فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ» وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ: «إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَّشٰى بِهَا مِثْلَهُ». وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا مِّنَ الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ: وَّأَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا. [انظر: ٥٠١٨]

نے کہا: یا اسے بہا دیں اور برتن دھولیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا ایسے کرلو۔'' کہا: جب لوگوں نے مل کر صف بندی کی تو عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، انھوں نے مارنے کے لیے اس (تلوار) سے ایک یہودی کی پنڈلی کو نشانہ بنایا تو تلوار کی دھار لوٹ کر عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر آ لگی اور وہ اسی زخم سے فوت ہو گئے۔ جب لوگ واپس ہوئے، سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور اس وقت انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش دیکھا تو آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا ہوا ہے؟'' میں نے آپ سے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کس نے کہا ہے؟'' میں نے کہا: فلاں، فلاں اور اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ نے۔ تو آپ نے فرمایا: ''جس نے بھی یہ کہا، غلط کہا ہے، اس کے لیے تو یقیناً دو اجر ہیں۔'' آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو اکٹھا کیا۔ ''وہ تو خوب جم کر جہاد کرنے والے مجاہد تھے، کم ہی کوئی عربی ہوگا جو اس راستے پر ان کی طرح چلا ہوگا۔''

قتیبہ نے حدیث کے دو حرفوں (أَلْقِيَنْ کے آخری دو حرفوں ی اور ن) میں محمد (بن عباد) کی مخالفت کی ہے اور (محمد) بن عباد کی روایت میں (أَلْقِيَنْ کے بجائے) أَلْقِ (ضرور بالضرور کی تاکید کے بغیر محض) ''نازل کر'' کے الفاظ ہیں۔

[٤٦٦٩] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - وَنَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ، فَقَالَ: ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ

[4669] ابوطاہر نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبدالرحمان نے خبر دی ــ ابن وہب کے علاوہ دوسرے راوی نے ان کا نسب بیان کیا تو (عبدالرحمان) بن عبداللہ بن کعب بن مالک کہا ــ کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: جب خیبر کا دن تھا، میرے بھائی نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں خوب جنگ لڑی، (اسی اثنا میں) ان

أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، وَشَكُّوا فِيهِ: رَجُلٌ مَّاتَ فِي سِلَاحِهِ، وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ، قَالَ سَلَمَةُ: فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي أَنْ أَرْجُزَ بِكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: أَعْلَمُ مَا تَقُولُ، قَالَ: فَقُلْتُ:

کی تلوار پلٹ کر انھی کو جا لگی اور انھیں شہید کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اس حوالے سے کچھ باتیں کہیں اور اس معاملے میں شک (کا اظہار کیا) کہ آدمی اپنے ہی اسلحہ سے فوت ہوا ہے۔ انھوں نے ان کے معاملے کے بعض پہلوؤں میں شک کیا۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کے آگے رجزیہ اشعار پڑھوں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں جو تم کہنے جا رہے ہو۔ کہا: تو میں نے (یہ رجزیہ اشعار) پڑھے:

وَاللهِ! لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

''اللہ کی قسم! اگر اللہ (کا کرم) نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔''

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَدَقْتَ».

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا۔''

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَّاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

''ہم پر بہت سکینت نازل فرما اور اگر ہمارا مقابلہ ہو تو ہمارے قدم مضبوط کر دے، مشرکوں نے یقیناً ہم پر سخت زیادتی کی۔''

قَالَ: فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ هٰذَا؟» قُلْتُ: قَالَهُ أَخِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَرْحَمُهُ اللهُ» قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ نَاسًا لَّيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، يَقُولُونَ: رَجُلٌ مَّاتَ بِسِلَاحِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَّاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا».

کہا: جب میں نے اپنے رجزیہ اشعار ختم کیے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ (اشعار) کس نے کہے؟'' میں نے جواب دیا: میرے بھائی نے کہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ان پر رحم کرے!'' کہا: تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! کچھ لوگ اس کے لیے دعا کرتے ہوئے ڈر رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے: وہ آدمی اپنے ہی اسلحے سے فوت ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو جہاد کرتے ہوئے مجاہد کے طور فوت ہوا ہے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِّسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ

ابن شہاب نے کہا: پھر میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سے سوال کیا تو انھوں نے مجھے اپنے والد سے اسی

قَالَ - حِينَ قُلْتُ: إِنَّ نَاسًا يَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ- فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبُوا، مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ» وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ.

کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ دہراتے ہوئے) کہا: جب میں نے کہا: کچھ لوگ اس کے لیے دعا کرنے سے ڈرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے غلط کہا، وہ تو جہاد کرتے ہوئے مجاہد کے طور پر فوت ہوئے، ان کے لیے دہرا اجر ہے۔'' اور آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

فائدہ: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا اصل نام سنان تھا۔ نسب یہ ہے: سنان (سلمہ) بن عمرو بن اکوع۔ عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ رشتے میں ان کے چچا تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بنا پر اپنا بھائی کہا کہ دونوں ایک قبیلے، ایک ہی گھرانے اور ایک ہی دادا کی اولاد تھے، غالباً ہم عمر بھی تھے۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ غالباً دونوں رضاعی بھائی تھے۔

(المعجم ٤٤) - (بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ) (التحفة ٤٦)

باب:44- غزوۂ احزاب اور وہی (غزوۂ) خندق ہے

[٤٦٧٠] ١٢٥-(١٨٠٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ، وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

[4670] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابو اسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا کر پھینک رہے تھے، (اس) مٹی نے بطن مبارک کی سفیدی کو چھپا لیا تھا اور آپ فرما رہے تھے:

«وَاللهِ! لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا»

''اللہ کی قسم! اگر تیرا کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے، نہ نماز پڑھتے۔ ہم پر ضرور بالضرور سکینت نازل فرما۔ ان لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔''

قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ:

کہا: بسا اوقات آپ فرماتے:

«إِنَّ الْمَلَا قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا»

''ان سرداروں نے ہم پر (اپنا ظلم روکنے سے) انکار کر دیا، جب وہ فتنے کا ارادہ کرتے ہیں ہم اس (میں پڑنے)

سے انکار کر دیتے ہیں۔"

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

آپ ان (الفاظ) پر اپنی آواز کو بلند فرما لیتے۔

[٤٦٧١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا».

[4671] عبدالرحمان بن مہدی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا...... انھوں نے اسی کے مانند بیان کیا، البتہ (اس روایت کے مطابق) انھوں نے کہا: "بلاشبہ ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی ہے۔"

[٤٦٧٢] ١٢٦-(١٨٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَافِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ».

[4672] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر پھینک رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، اس لیے مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔"

[٤٦٧٣] ١٢٧-(١٨٠٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

[4673] معاویہ بن قرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

"اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں، تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما دے۔"

[٤٦٧٤] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ» قَالَ

[4674] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "اے اللہ! بے شک زندگی آخرت کی زندگی ہے۔" شعبہ نے کہا: یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا:

شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ:

«اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ»

''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی (حقیقی) نہیں، تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔''

[٤٦٧٥] ١٢٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانُوا يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ:

[4675] یحییٰ بن یحییٰ اور شیبان بن فروخ نے ہمیں حدیث بیان کی، یحییٰ نے کہا: ہمیں عبدالوارث نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: صحابہ رجزیہ اشعار پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کا ساتھ دیتے تھے، وہ کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ! لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔''

وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ - بَدَلَ فَانْصُرْ -: فَاغْفِرْ.

شیبان کی حدیث میں ''مدد فرما'' کی جگہ ''مغفرت فرما'' ہے۔

[٤٦٧٦] ١٣٠-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ:

[4676] حماد بن سلمہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ خندق کے دن محمد (رسول اللہ ﷺ) کے صحابہ کہہ رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

''ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے اسلام پر زندگی بھر کے لیے محمد ﷺ سے بیعت کی۔''

أَوْ قَالَ: عَلَى الْجِهَادِ - شَكَّ حَمَّادٌ -

یا کہا: جہاد پر۔ حماد کو شک ہوا ہے۔

وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ:

اور نبی ﷺ فرماتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ! إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

''اے اللہ! اصل بھلائی، آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

(المعجم ٤٥) - (بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَّغَيْرِهَا)

(التحفة ٤٧)

[٤٦٧٧] ١٣١-(١٨٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ - عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْأُولٰى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِي قَرَدٍ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ: يَّا صَبَاحَاهْ قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا بِذِي قَرَدٍ، يَّسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ. فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَّأَقُولُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَرْتَجِزُ، حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ، وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ»، قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا، وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

باب: 45- غزوۂ ذی قرد اور دیگر غزوات

[4677] یزید بن ابی عبید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں (دن کی) پہلی نماز (فجر) کی اذان سے قبل (مدینہ کی آبادی سے) نکلا۔ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں ذی قرد (کے مقام) پر چرتی تھیں۔ مجھے عبدالرحمان بن عوف کا غلام ملا تو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی دودھ والی اونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں۔ میں نے پوچھا: کس نے پکڑی ہیں؟ اس نے کہا: (بنو) غطفان نے۔ کہا: میں نے بلند آواز سے "یا صباحاہ" (ہائے صبح کا حملہ) کہہ کر تین بار آواز دی اور مدینہ کے دونوں طرف کی سیاہ پتھروں والی زمین کے درمیان (مدینہ) کے سبھی لوگوں کو سنا دی، پھر میں نے سرپٹ دوڑ لگا دی حتی کہ ذی قرد کے مقام پر انھیں جا لیا، انھوں نے واقعی (اونٹنیاں) پکڑی ہوئی تھیں، وہ پانی پلا رہے تھے تو میں انھیں اپنے تیروں سے نشانہ بنانے لگا، میں ایک ماہر تیرانداز تھا اور میں کہہ رہا تھا:

"میں اکوع کا بیٹا ہوں، آج ماؤں کا دودھ پینے والوں کا دن ہے۔"

میں رجزیہ اشعار کہتا رہا (اور تیر چلاتا رہا) حتی کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان سے (ان کی) تیس چادریں بھی چھین لیں، کہا: نبی ﷺ اور لوگ پہنچ گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نے لوگوں کو پانی پینے سے روک دیا تھا اور (اب بھی) وہ پیاسے ہیں، آپ ابھی ان کے تعاقب میں دستہ بھیج دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ابن اکوع! تم غالب آ گئے ہو، (اب) نرمی سے کام لو۔" کہا: پھر ہم واپس ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار

کرلیا، یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

فوائد ومسائل: ① ذی قرد، مدینہ سے کچھ فاصلے پر پانی کے چشمے کا نام ہے، یہ بلادِ غطفان کے قریب واقع ہے۔ ② رُضّع، رضیع کی جمع ہے۔ رضیع اس بچے کو کہتے ہیں جسے دودھ پلایا جا رہا ہو۔ شارحین حدیث نے رجز کے سیاق وسباق میں اس لفظ کے کئی طرح کے ممکنہ معانی بیان کیے ہیں۔ ایک معنی یہ بھی کہ جنھوں نے کم مرتبہ عورتوں کا دودھ پیا ہے آج ان کی ہلاکت کا دن ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متعدد معانی کے ضمن میں اس کا مدحیہ مفہوم بھی بیان کیا ہے: کہ آج ان کا دن ہے جنھیں خود جنگ نے ماں بن کر دودھ پلایا ہے۔ (فتح الباري: 4194/7) ہماری زبانوں میں دودھ پینے کا مدحیہ مفہوم ہی مراد لیا جاتا ہے۔ ہم نے اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔

[٤٦٧٨] ١٣٢-(١٨٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَعَلَيْهِ خَمْسُونَ شَاةً لَّا تُرْوِيهَا، قَالَ: فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ، فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَسَقَ فِيهَا، قَالَ: فَجَاشَتْ، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ، ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ: «بَايِعْ، يَا سَلَمَةُ!» قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! فِي أَوَّلِ النَّاسِ، قَالَ: «وَأَيْضًا» قَالَ: وَرَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عُزِلًا - يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ

[4678] ہاشم بن قاسم، ابوعامر عقدی اور ابوعلی عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے عکرمہ بن عمار سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ایاس بن سلمہ (بن اکوع) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جن کا اصل نام سنان بن عمرو ہے) نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ آئے، ہم تعداد میں چودہ سو تھے اور اس (حدیبیہ کے کنویں) پر پچاس بکریاں (پانی پیتی) تھیں، وہ ان کی پیاس نہیں بجھا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے، آپ نے دعا کی یا اس میں لعاب مبارک ڈالا تو پانی جوش مارنے (زیادہ ہو کر اوپر اٹھنے) لگا، ہم نے (خود اور ہمارے جانوروں نے) پیا اور (برتنوں میں) پانی بھرا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیعت کے لیے درخت کی جڑوں (کے قریب والی جگہ) میں بلایا تو میں نے سب لوگوں سے پہلے آپ کی بیعت کی، پھر لوگ ایک دوسرے کے بعد بیعت کرنے لگے حتی کہ جب آپ لوگوں کی نصف تعداد تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سلمہ! بیعت کرو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو لوگوں کے شروع ہی میں آپ سے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوبارہ کرو۔'' رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہتا دیکھا۔۔ یعنی ان کے ساتھ کوئی اسلحہ نہیں تھا۔۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے (دہرے) چمڑے

سِلَاحٌ - قَالَ: فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً، ثُمَّ بَايَعَ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ: «أَلَا تُبَايِعُنِي؟ يَا سَلَمَةُ!» قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! فِي أَوَّلِ النَّاسِ، وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ، قَالَ: «وَأَيْضًا» قَالَ: فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا سَلَمَةُ! أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ؟» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا، فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ: اَللّٰهُمَّ! أَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِي»، ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ، حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ، وَّاصْطَلَحْنَا، قَالَ: وَكُنْتُ تَبِيعًا لِّطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَسْقِي فَرَسَهُ، وَأَحُسُّهُ، وَأَخْدُمُهُ، وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ، وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَالِي، مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ تَعَالٰى وَرَسُولِهِ ﷺ، قَالَ: فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ، وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ، أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا، فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا، قَالَ: فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَأَبْغَضْتُهُمْ، فَتَحَوَّلْتُ إِلٰى شَجَرَةٍ أُخْرٰى، وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ، وَاضْطَجَعُوا، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ أَسْفَلِ الْوَادِي: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ، قَالَ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي، ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى أُولٰئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ

کی ایک چھوٹی ڈھال یا اسی قسم کی ایک ڈھال دی (اور) آپ پھر سے بیعت لینے لگے حتی کہ جب آپ لوگوں کے آخر (کے حصے) میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں لوگوں کے شروع میں اور درمیان میں آپ کی بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کرو۔'' کہا: میں نے تیسری بار آپ کی بیعت کی، پھر آپ نے مجھ سے پوچھا: ''سلمہ! تمھاری وہ چمڑے کی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تمھیں دی تھی؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے چچا عامر (بن اکوع رضی اللہ عنہ) نہتے ملے تو میں نے وہ انھیں دے دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: ''تمھاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے پہلے (کسی زمانے میں) کہا تھا: اے اللہ! مجھے ایسا دوست عطا کر دے جو مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔'' پھر مشرکین نے ہمارے ساتھ صلح کے پیغاموں کا تبادلہ کیا حتی کہ ہم چل کر ایک دوسرے کے پاس گئے اور ہم نے صلح کر لی۔ کہا: میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے تابع (ان کا خادم) تھا، میں ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا، اس پر کھریرا پھیرتا تھا، ان کی خدمت کرتا تھا اور کھانا بھی ان کے ہاں کھاتا تھا۔ میں نے اپنا گھر بار اور مال و دولت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے چھوڑ دیا تھا۔ کہا: جب ہم نے اور اہل مکہ نے باہم صلح کر لی اور ہم ایک دوسرے سے ملنے جلنے لگے تو میں ایک درخت کے پاس گیا، اس کے (زمین پر گرے ہوئے) کانٹے صاف کیے اور اس کے تنے (کے ساتھ والی جگہ) میں لیٹ گیا۔ کہا: تو میرے پاس اہل مکہ کے چار مشرک آئے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف باتیں کرنے لگے، مجھے ان سے شدید نفرت ہوئی اور میں ایک اور درخت کی طرف چلا گیا، انھوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا اور لیٹ گئے، وہ اسی حالت میں تھے

رُقُودٌ، فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ، فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ! لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ، يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَى فَرَسٍ مُّجَفَّفٍ، فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعُوهُمْ، يَكُنْ لَّهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ» فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنۢ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح: ٢٤] الْآيَةَ كُلَّهَا.

کہ کسی آواز دینے والے نے وادی کے نشیب سے آواز دی: اے مہاجرین! خبردار! ابن زنیم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ (یہ سن کر) میں نے اپنی تلوار میان سے نکال لی، پھر ان چاروں پر نیند کی حالت میں دھاوا بول دیا، میں نے ان کا اسلحہ چھین لیا اور اس کا گٹھا بنا کر ہاتھ میں لے لیا، پھر میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کے چہرے کو عزت بخشی ہے! تم میں سے جو بھی اپنا سر اٹھائے گا میں اس کا وہ حصہ تلوار سے اڑا دوں گا جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ (اس کی کھوپڑی اڑا دوں گا) پھر میں انھیں ہانکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ کہا: میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ بھی عبلات (کے گھرانے میں) سے ایک آدمی کو، جسے مکرز کہا جاتا تھا، کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف لے آئے، جو ستر مشرکوں کے درمیان ایسے گھوڑے پر سوار تھا جس پر زرہ جیسا نمدہ ڈالا ہوا تھا (سوار کے علاوہ گھوڑا بھی جنگ کے لیے مسلح تھا) رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: ''انھیں چھوڑ دو تاکہ بدعہدی کی ابتدا بھی انھی کی طرف سے ہو اور دوسری بار بھی انھی کی طرف سے ہو۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں معاف فرما دیا۔ (اس موقع پر) اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں تمھیں ان پر غالب کر دینے کے بعد، ان کے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ ان سے روک دیے۔'' پوری آیت نازل فرمائی۔

قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لِحْيَانَ جَبَلٌ، وَّهُمُ الْمُشْرِكُونَ، فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ رَّقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ، كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ سَلَمَةُ: فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ

کہا: پھر ہم مدینہ کی طرف واپسی کے لیے نکلے، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، ہمارے اور بنولحیان کے درمیان ایک پہاڑ تھا اور وہ (اس وقت تک) مشرک تھے، تو نبی ﷺ نے اس شخص کے لیے بخشش کی دعا فرمائی جو اس رات اس پہاڑ پر چڑھے، گویا وہ نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کا پہرے دار ہو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس رات دو یا تین بار (پہاڑ پر) چڑھا، پھر ہم مدینہ آ گئے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے

اللهِ ﷺ، وَأَنَا مَعَهُ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ، أُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ، وَقَتَلَ رَاعِيَهُ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ! خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ ابْنَ عُبَيْدِ اللهِ، وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلٰى سَرْحِهِ، قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَاهْ! ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ، وَأَرْتَجِزُ، أَقُولُ:

سواری کے جانوروں (اونٹوں وغیرہ) کو اپنے غلام رباح کے ساتھ (چراگاہ کی طرف) بھیجا اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، میں اس کے ہمراہ طلحہ (بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ) کے گھوڑے کو سواری کے انھی جانوروں کے ساتھ پانی پلانے اور چراگاہ میں لے جانے کے لیے نکلا تھا۔ جب ہم نے صبح کی تو عبدالرحمان فزاری نے اچانک رسول اللہ ﷺ کے سواری کے جانوروں پر دھاوا بول دیا، وہ ان سب کو ہانک کر لے گیا اور آپ ﷺ کے چرواہے (یسار نوبی) کو قتل کر دیا۔ کہا: (یہ دیکھ کر) میں نے کہا: رباح! یہ گھوڑا پکڑو، اسے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دو اور (جا کر) رسول اللہ ﷺ کو بتا دو کہ مشرکین نے آپ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا ہے۔ کہا: پھر میں ایک بلند ٹیلے پر کھڑا ہوا، مدینہ کی طرف رخ کیا اور تین بار ''یا صباحاہ'' (صبح کا حملہ ہو گیا، تیار ہو جاؤ) کہہ کر آواز دی، پھر میں تیراندازی کرتے ہوئے ان لوگوں کے تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔ میں رجز یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

''میں اکوع کا بیٹا ہوں، آج ان کا دن ہے جنھوں نے ماؤں کا دودھ پیا ہے (صرف بکریوں کا دودھ نہیں کہ بزدل ہوں)''

فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَأَصُكُّ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ، حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلٰى كَتِفِهِ، قَالَ قُلْتُ: خُذْهَا.

(پھر میں نے دیکھا کہ) میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس پہنچتا اور اس کے پالان میں ایسا تیر ٹکاتا ہوں کہ اس کی نوک نکل کر اس کے کندھے تک پہنچ گئی۔ میں نے (اس سے) کہا: یہ لو۔

وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

''میں اکوع کا بیٹا ہوں، آج ان کا دن ہے جنھوں نے ماؤں کا دودھ پیا ہے۔''

قَالَ: فَوَاللهِ! مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ، فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا، ثُمَّ رَمَيْتُهُ، فَعَقَرْتُ بِهِ، حَتّٰى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ، عَلَوْتُ الْجَبَلَ،

انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسلسل ان پر تیر برساتا رہا اور ان کی سواریوں کو بھی ناکارہ کرتا رہا۔ جب کوئی گھڑسوار میری طرف آتا میں کسی درخت کے پاس آتا اور اس کے تنے (کی اوٹ) میں بیٹھ جاتا، پھر اس پر تیر برسا کر اسے

فَجَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالٰى مِنْ بَعِيرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي، وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ، حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَّثَلَاثِينَ رُمْحًا، يَّسْتَخِفُّونَ، وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، حَتّٰى أَتَوْا مُتَضَايِقًا مِّنْ ثَنِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ، وَجَلَسْتُ عَلٰى رَأْسِ قَرْنٍ. قَالَ الْفَزَارِيُّ: مَا هٰذَا الَّذِي أَرٰى؟ قَالُوا: لَقِينَا مِنْ هٰذَا، الْبَرْحَ، وَاللهِ! مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ، يَّرْمِينَا حَتّٰى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا، قَالَ: فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْكُمْ، أَرْبَعَةٌ، قَالَ: فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ. قَالَ: فَلَمَّا أَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلَامِ، قَالَ قُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُونَنِي؟ قَالُوا: لَا، وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ! لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِّنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ، وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَنَا أَظُنُّ، قَالَ: فَرَجَعُوا، فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ، قَالَ: فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ، وَعَلٰى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَعَلٰى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ، قَالَ: فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ، قُلْتُ: يَا أَخْرَمُ! احْذَرْهُمْ، لَا يَقْطَعُونَكَ حَتّٰى

ہلاک کر دیتا حتی کہ جب پہاڑ (کا راستہ) تنگ ہو گیا اور وہ اس تنگ راستے میں داخل ہو گئے تو میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور پتھر لڑھکا کر انھیں نشانہ بنانے لگا۔ میں اسی طرح ان کے پیچھے لگا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی سواریوں کا جو بھی اونٹ پیدا کیا تھا میں نے اسے اپنے پیچھے چھوڑ دیا (مشرکین کا تعاقب کر کے انھیں اونٹوں سے آگے دور بھگا دیا) اور وہ (بھی) میرے اور ان (اونٹوں) کے درمیان سے ہٹ گئے۔ میں تیراندازی کرتے ہوئے پھر ان کے پیچھے لگ گیا، حتی کہ انھوں نے (فرار ہونے کی غرض سے) بوجھ ہلکا کرنے کے لیے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے پھینک دیے۔ وہ جو کچھ بھی پھینکتے تھے میں نشانی کے طور پر اس پر پتھر رکھ دیتا تا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی اسے پہچان لیں یہاں تک کہ وہ گھاٹی کی ایک تنگ جگہ پر پہنچ گئے تو میں نے اچانک دیکھا تو ان کے پاس فلاں (حبیب بن عیینہ) بن بدر فزاری بھی پہنچ گیا تھا، وہ بیٹھ کر دوپہر کرنے، یعنی (دوپہر کا) کھانا کھانے لگے اور میں پہاڑ کی چوٹی کے اوپر بیٹھ گیا۔ فزاری نے کہا: یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ انھوں نے کہا: اس شخص کی طرف سے ہم نے سارا دن سخت مصیبت اٹھائی ہے، اللہ کی قسم! اس نے صبح منہ اندھیرے سے (اب تک) ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا، ہم پر تیر برسا کر ہمارے ہاتھوں میں جو چیز تھی سب چھین لے گیا ہے۔ اس نے کہا: تم میں سے چار افراد اس کی طرف جائیں۔ کہا: ان میں سے چار آدمی پہاڑ پر میری جانب چڑھ کر آنے لگے۔ جب (میرے قریب آ کر) انھوں نے مجھے گفتگو کا موقع دیا تو میں نے کہا: مجھے پہچانتے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں، تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں سلمہ بن اکوع ہوں، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کے چہرۂ انور کو عزت دی ہے! میں تم میں سے جس آدمی کا تعاقب کروں گا اسے جا لوں گا اور تم میں

يَلْحَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، قَالَ: يَا سَلَمَةُ! إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ، فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ، قَالَ: فَخَلَّيْتُهُ، فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ، وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ، وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهِ، وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ، فَارِسُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ، فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ! لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُو عَلٰى رِجْلَيَّ، حَتّٰى مَا أَرٰى وَرَائِي، مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَّلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا، حَتّٰى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلٰى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ، يُقَالُ لَهُ ذَا قَرَدٍ، لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ، قَالَ: فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ، فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً، قَالَ: وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ، قَالَ قُلْتُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، قَالَ: يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ! أَكْوَعُهُ بُكْرَةَ، قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ، قَالَ: وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلٰى ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِّنْ لَّبَنٍ وَّسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ، وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ

سے کوئی آدمی میرا تعاقب کر کے مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ان میں سے ایک نے کہا: میرا (بھی) یہی خیال ہے۔ اس پر وہ سب واپس ہو گئے، میں نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں کو درختوں کے درمیان میں سے آتے ہوئے دیکھا، ان میں سے پہلے اخرم اسدی رضی اللہ عنہ تھے، ان کے پیچھے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ تھے، تو میں نے اخرم رضی اللہ عنہ (کا گھوڑا آگے بڑھتے دیکھا تو اس) کی لگام پکڑ لی، کہا: دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگا تھا، میں نے کہا: اخرم! ان سے چوکس رہنا، وہ تمھیں (تمھارے ساتھیوں سے) تنہا نہ کر دیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی پہنچ جائیں۔ انھوں نے کہا: سلمہ! اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور یقین رکھتے ہو کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان میں نہ آؤ، کہا: تو میں نے ان کا راستہ چھوڑ دیا، وہ اور عبدالرحمان (فزاری جو بنو فزارہ کا دستہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی چراگاہ پر حملہ آور ہوا تھا) آمنے سامنے ہوئے تو انھوں نے عبدالرحمان (فزاری) کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے، عبدالرحمان (فزاری) نے انھیں نیزہ مارا اور شہید کر دیا اور ان کے گھوڑے پر بیٹھ کر پلٹا، (اتنی دیر میں) رسول اللہ ﷺ کے شہسوار ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان کو جا لیا اور نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کے چہرۂ انور کو عزت بخشی! میں پیدل بھاگتے ہوئے ان کا پیچھا کرنے لگا یہاں تک کہ میں اپنے پیچھے محمد ﷺ کے ساتھیوں اور ان کی گردوغبار تک کو بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے سے پہلے وہ ایک گھاٹی کی طرف مڑے جس میں چشمہ تھا، اسے ذات قرد کہا جاتا تھا، وہ پیاسے تھے (اور) وہاں سے پانی پینا چاہتے تھے۔ کہا: تو انھوں نے مجھے اپنے پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھا، میں نے

الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَّبُرْدَةٍ، وَّإِذَا بِلَالٌ نَّحَرَ نَاقَةً مِّنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ، وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ، فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ، فَقَالَ: «يَا سَلَمَةُ! أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَكَ!، فَقَالَ: «إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ غَطَفَانَ، فَقَالَ: نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا، فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا، فَقَالُوا: أَتَاكُمُ الْقَوْمُ، فَخَرَجُوا هَارِبِينَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ» قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمَيْنِ: سَهْمُ الْفَارِسِ وَسَهْمُ الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ، رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ: أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ؟ هَلْ مِنْ مُّسَابِقٍ إِلَى الْمَدِينَةِ؟ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا، وَّلَا تَهَابُ شَرِيفًا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ» قَالَ قُلْتُ: اذْهَبْ إِلَيْكَ، وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ

انھیں وہاں سے ہٹا دیا، یعنی اس (چشمے) سے دور بھگا دیا اور وہاں سے وہ پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چکھ سکے۔ وہ (وہاں سے) نکلتے ہیں اور بھاگتے ہوئے ایک اور گھاٹی میں گھس جاتے ہیں۔ میں بھی بھاگتا ہوں اور ان میں ایک شخص کو جا لیتا ہوں اور اس کے کندھے کی باریک ہڈی (والی جگہ) پر اسے تیر سے چھید دیتا ہوں۔ کہا: (چھید کر) میں نے کہا: یہ لو! میں ابن اکوع ہوں، آج ماؤں کے دودھ پینے والوں کا دن ہے۔ اس نے کہا: ہائے! اس کی ماں اسے گم پائے! وہی صبح والا اکوع ہے۔ میں نے کہا: ہاں! اپنی جان کے دشمن، میں تمھارا وہی صبح والا اکوع ہوں۔ کہا: (خوف کی شدت سے) ان لوگوں نے (اپنے) دو گھوڑے گھاٹی پر ہی چھوڑ دیے۔ میں ہانکتا ہوا انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا، (اتنے میں) عامر رضی اللہ عنہ دہرے چمڑے کی بنی ہوئی ایک مشک جس میں تھوڑا سا دودھ تھا اور ایک مشک، جس میں پانی تھا، لے کر مجھ سے آملے، میں نے وضو کیا اور پیا، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اسی چشمے پر تھے جہاں سے میں نے ان (مشرکوں) کو دور بھگایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان اونٹوں کو اور ہر اس چیز کو جو میں نے مشرکین سے چھڑوائی تھی، ہر ایک نیزے اور ہر ایک چادر کو قبضے میں لے لیا تھا اور وہاں بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے، جو میں نے ان سے چھڑوائے تھے، ایک اونٹنی کو نحر کیا ہوا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کی کلیجی اور کوہان (کا گوشت) بھون رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں لوگوں میں سے سو آدمیوں کا انتخاب کروں اور ان لوگوں کا تعاقب کروں (تاکہ) ان میں سے جو کوئی بھی (اپنی قوم کو) خبر دینے والا بچا ہے اسے قتل کر دوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتی کہ آگ کی روشنی میں آپ کے دونوں طرف کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے،

فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ، قَالَ: فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي، ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ، فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتّٰى أَلْحَقَهُ: فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ قُلْتُ: قَدْ سُبِقْتَ، وَاللّٰهِ! قَالَ: أَنَا أَظُنُّ قَالَ: فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا إِلٰى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سلمہ! تمھارا کیا خیال ہے، تم ایسا کر لو گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب غطفان کی سرزمین میں ان کی مہمان نوازی کی جا رہی ہے۔'' (سلمہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس کے بعد (بنو) غطفان میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ان کے لیے فلاں نے اونٹ نحر کیا تھا، جب انھوں نے اس کی کھال اتار لی تو انھوں نے گردوغبار دیکھا تو (ڈر کے مارے) کہنے لگے: وہ لوگ (مسلمان) آگئے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن ہمارے بہترین شہسوار ابوقتادہ اور بہترین پیادہ سلمہ ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے دیے (ایک) گھڑ سوار کا حصہ اور (دوسرا) پیادہ کا حصہ۔ آپ نے دونوں حصے میرے لیے اکٹھے کر دیے، پھر مدینہ واپس آتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے (اپنی اونٹنی) عضباء پر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ کہا: اس اثنا میں کہ ہم چل رہے تھے، انصار کا ایک آدمی تھا جسے دوڑ میں شکست نہیں دی جا سکتی تھی۔ وہ کہنے لگا: کیا مدینہ تک میرے مقابلے میں دوڑ لگانے والا کوئی بھی نہیں؟ کیا مدینہ تک (میرے ساتھ) دوڑ میں مقابلہ کرنے والا کوئی ہے؟ وہ یہی بات دہرانے لگا، جب میں نے اس کی بات سنی تو میں نے کہا: کیا تمھیں کسی معزز انسان کا لحاظ اور کسی شریف آدمی کا خوف نہیں؟ (سب کو مقابلے کی دعوت دے رہے ہو؟) اس نے کہا: نہیں، الا یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہوں۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے جانے دیجیے تاکہ میں اس آدمی کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو (تو جا سکتے ہو۔)'' میں نے کہا: چلو، تم (پہلے) بھاگو، میں نے (خود کو روکنے کے لیے) اپنے دونوں پاؤں موڑ لیے، پھر میں نے چھلانگ لگائی اور دوڑنے لگا، میں نے اپنی سانس بحال

کرنے کے لیے ایک یا دو چڑھائیاں (پہلے) خود کو (اس سے پیچھے) روکا، پھر میں اس کے پیچھے دوڑا، دوبارہ میں نے ایک دو چڑھائیاں پیچھے خود کو روکا، پھر میں نے اپنی رفتار تیز کر دی حتی کہ اس کے ساتھ جاملا اور اس کے کندھوں کے درمیان زور سے (ہاتھ) مار کر کہا: اللہ کی قسم! تمھیں شکست ہو گئی ہے۔ اس نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے۔ تو میں اس سے پہلے مدینہ پہنچ گیا۔ کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف تین راتیں ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکل پڑے۔ (راستے میں) میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے یہ رجزیہ اشعار پڑھنے لگے:

تَـاللهِ! لَـوْلَا اللهُ مَـا اهْـتَـدَيْـنَـا
وَلَا تَـصَـدَّقْـنَـا وَلَا صَـلَّـيْـنَـا
وَنَـحْـنُ عَـنْ فَـضْـلِـكَ مَـا اسْـتَـغْـنَـيْـنَـا
فَـثَـبِّـتِ الْأَقْـدَامَ إِنْ لَّاقَـيْـنَـا
وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

''اللہ کی قسم! اگر اللہ (کا کرم) نہ ہوتا ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ ہم تیرے فضل سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ اگر ہمارا مقابلہ ہو تو (ہمارے) قدم جما دے اور ہم پر (اپنی) عظیم سکینت نازل فرما۔''

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا؟» قَالَ: أَنَا عَامِرٌ، قَالَ: «غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ» قَالَ: وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ يَّخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ، قَالَ: فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ عَلٰى جَمَلٍ لَّهُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! لَوْلَا [مَا] مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ: خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَّخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ:

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: میں عامر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا پروردگار تمھیں بخش دے!'' کہا: رسول اللہ ﷺ خصوصیت کے ساتھ جس بھی انسان کے لیے استغفار کرتے تھے اسے شہادت نصیب ہوتی تھی۔ (سلمہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے، جو اپنی اونٹنی پر سوار تھے، بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے نبی! کاش، آپ نے (دعائے استغفار مؤخر فرما کر) ہمیں عامر رضی اللہ عنہ (کی زندگی) سے اور زیادہ فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ کہا: جب ہم خیبر آئے تو ان کا بادشاہ مرحب باہر نکلا، وہ اپنی تلوار لہرا رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

قَـدْ عَـلِـمَـتْ خَـيْـبَـرُ أَنِّـي مَـرْحَـبُ
شَـاكِـي الـسِّـلَاحِ بَـطَـلٌ مُّـجَـرَّبُ

''خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں۔ جب جنگیں شعلے بھڑکاتی ہوئی آئیں تو میں تیز ترین ہتھیاروں سے لیس،

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

آزمودہ کار بہادر ہوں''

قَالَ: وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ، فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

میرے چچا عامر اس کے مقابلے کے لیے نمودار ہوئے اور کہا: ''خیبر کو معلوم ہو گیا ہے کہ میں عامر ہوں، تیز ترین ہتھیاروں سے لیس، جنگوں میں گھس جانے والا بہادر ہوں''

قَالَ: فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ، فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَمِّي عَامِرٍ، وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ، فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ، فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ، وَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ.

دونوں نے باری باری تلواریں چلائیں تو مرحب کی تلوار میرے چچا کی ڈھال پر لگی اور عامر اس پر نیچے کی طرف سے وار کرنے کے لیے بڑھے تو ان کی تلوار پلٹ کر خود انھی کو آ لگی اور ان کے (پاؤں) کی ایک رگ کاٹ دی، اسی میں ان کی جان (فدا ہو) گئی۔

قَالَ سَلَمَةُ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُونَ: بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ، قَتَلَ نَفْسَهُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ ذٰلِكَ؟» قَالَ قُلْتُ: نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ، قَالَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ، بَلْ لَّهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ»، ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلٰى عَلِيٍّ، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَقَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ تَعَالٰى وَرَسُولَهُ ﷺ، أَوْ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ، وَهُوَ أَرْمَدُ، حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نکلا تو دیکھا کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ افراد کہہ رہے ہیں: عامر رضی اللہ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا، انھوں نے خود کو قتل کر دیا۔ اس پر میں روتا ہوا نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا عامر کا عمل ضائع ہو گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات کس نے کہی ہے؟'' میں نے کہا: آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بھی یہ کہا، غلط کہا، بلکہ اس کے لیے تو دہرا اجر ہے۔'' پھر آپ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے (اس وقت) آپ نے فرمایا: ''میں ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، یا (فرمایا:) اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔'' کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور (ہاتھ سے) پکڑ کر انھیں لے آیا (کیونکہ) ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں حتی کہ میں انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا تو وہ صحت یاب ہو گئے۔ آپ نے انھیں جھنڈا دیا۔ اور (ان کے مقابلے میں) مرحب یہ کہتا ہوا باہر نکلا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

''خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں۔ جب جنگیں شعلے بھڑکاتی آئیں تو میں تیز ترین ہتھیاروں سے لیس، آزمودہ کار بہادر ہوں۔''

فَقَالَ عَلِيٌّ:

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

''میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر ببر) رکھا، کچھار کے شیر کی طرح ہوں جسے دیکھنے سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ میں انھیں (اپنے دشمنوں کو) ایک صاع (برابر حملے) کے بدلے تیروں کا پورا درخت ماپ کر دیتا ہوں۔''

قَالَ: فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ. ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ.

اس کے بعد انھوں نے مرحب کے سر پر تلوار مار کر اسے قتل کر دیا، پھر (خیبر کی) فتح انھی کے ہاتھوں پر ہوئی۔

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ.

ہمیں (امام مسلم کے شاگرد اور صحیح مسلم کے راوی) ابراہیم بن ابی سفیان نے خبر دی، کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے عکرمہ بن عمار سے پوری یہی حدیث بیان کی۔ (اس سند میں امام مسلم کی سند کی نسبت کم واسطے ہیں۔)

وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا.

اور ہمیں ابراہیم اور احمد بن یوسف ازدی سُلَمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نضر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث بیان کی۔ (اس سند میں واسطے کم ہیں۔)

(المعجم ٤٦) - (بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾ . الْآيَةَ) (التحفة ٤٨)

باب: 46- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے''

[٤٦٧٩] ١٣٣-(١٨٠٨) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ

[4679] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی (80) آدمی اسلحہ سے لیس ہو کر (مکہ کے قریب واقع) جبلِ تنعیم کی طرف سے رسول اللہ ﷺ پر حملہ کرنے کے لیے اترے، (جب آپ حدیبیہ میں مقیم تھے اور صلح کی بات چیت جاری تھی۔) وہ دھوکے سے نبی ﷺ اور

مُتَسَلِّحِينَ، يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح: ٢٤].

آپ کے ساتھیوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ نے انھیں لڑائی کے بغیر ہی پکڑ لیا اور ان کی جان بخشی کر دی (انھیں سزائے موت نہ دی)، اس پر اللہ عزوجل نے نازل فرمایا: ''اور وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں تمھیں ظفرمند کرنے کے بعد ان کے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ ان سے روک دیے۔''

فائدہ: ستر یا اَسی مشرکوں نے دھوکے سے آپ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنا چاہا۔ مسلمان غافل نہ تھے۔ حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سمیت ان کو گھیر کر بے بس کر دیا اور وہ لڑائی کا موقع حاصل کیے بغیر مغلوب ہو گئے اور آپ نے بھی ان کو موت کی سزا نہ دی جس کے وہ مستحق تھے۔ بعد ازاں اہل مکہ نے بھی جنگ کے بجائے صلح کو ترجیح دی اور معاملات طے ہو گئے۔ یہی سورۂ فتح کی ان آیات کی شانِ نزول ہے۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ) (التحفة ٤٩)

باب: 47- عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا

[٤٦٨٠] ١٣٤-(١٨٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا، فَكَانَ مَعَهَا، فَرَآهَا أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَّعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ؟» قَالَتِ: اتَّخَذْتُهُ، إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! إِنَّ اللهَ قَدْ كَفٰى وَأَحْسَنَ».

[4680] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حنین کے دن حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک خنجر (اپنے پاس رکھ) لیا، وہ ان کے ساتھ تھا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں، ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ خنجر کیسا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے یہ اس لیے لیا ہے کہ اگر مشرکوں میں سے کوئی میرے قریب آیا تو میں اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے بعد دائرۂ اسلام میں شامل ہونے والے، جنھیں (فتح مکہ کے دن) معافی دی گئی تھی (حنین کے دن) آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے، انھیں قتل کروا دیجیے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کافی ہو گیا (ان کا بھاگنا جنگ ہارنے کا باعث نہ بنا) اور اس نے احسان فرمایا (کہ ہمیں فتح عطا کر دی۔)''

[٤٦٨١] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ.

[4681] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے (اپنے چچا) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے (اپنی دادی) ام سلیم رضی اللہ عنہا کے واقعے کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٤٦٨٢] ١٣٥-(١٨١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ، وَّنِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا، فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى.

[4682] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا اور انصار کی کچھ دوسری عورتوں کو ساتھ لے جا کر جنگ کرتے، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

[٤٦٨٣] ١٣٦-(١٨١١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَّهُوَ أَبُو مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَّامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ، وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرٰى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى

[4683] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب احد کا دن تھا، لوگوں میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پسپا ہو گئے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈھال کے ساتھ آڑ کیے ہوئے تھے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انتہائی قوت سے تیر چلانے والے تیرانداز تھے، انھوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں۔ کہا: کوئی شخص اپنے ساتھ تیروں کا ترکش لیے ہوئے گزرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: "اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے آگے پھیلا دو۔" کہا: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کا جائزہ لینے کے لیے جھانک کر دیکھتے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے: اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان! جھانک کر نہ دیکھیں، کہیں دشمن کے تیروں میں سے کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے ڈھال بنا ہوا ہے۔ کہا: میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا، ان دونوں نے اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھے، میں ان کی پنڈلیوں کے پازیب دیکھ رہا تھا، وہ اپنی کمر پر مشکیزے لے کر آتی تھیں، (زخمیوں کو پانی پلاتے پلاتے) ان کے منہ

مُتُونِهِمَا، ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا، مِنَ النُّعَاسِ.

میں ان (مشکوں) کو خالی کرتیں تھیں، پھر واپس ہو کر انھیں بھرتی تھیں، پھر آتیں اور انھیں لوگوں کے منہ میں فارغ کرتی تھیں۔ اس دن اونگھ (جانے) کی بنا پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے دو یا تین مرتبہ تلوار گری۔ (شدید تکان اور بے خوابی کے عالم میں بھی وہ ڈھال بن کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے رہے۔)

(المعجم ٤٨) - **(بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ، وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ)** (التحفة ٥٠)

باب:48- جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو عطیہ دیا جائے گا اور (باقاعدہ) حصہ نہیں نکالا جائے گا، نیز جنگ کرنے والوں کے بچے قتل کرنے کی ممانعت

[٤٦٨٤] ١٣٧-(١٨١٢) **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ: أَمَّا بَعْدُ، فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ؟ وَمَتٰى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا بِسَهْمٍ، فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ،

[4684] سلیمان بن بلال نے ہمیں جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید بن ہرمز سے روایت کی کہ (معروف خارجی سردار) نجدہ (بن عامر حنفی) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پانچ باتیں دریافت کرنے کے لیے خط لکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں علم چھپا رہا ہوں تو میں اسے جواب نہ لکھتا۔ نجدہ نے انھیں لکھا تھا: امابعد! مجھے بتائیے: کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں سے مدد لیتے ہوئے جنگ کرتے تھے؟ کیا آپ غنیمت میں ان کا حصہ رکھتے تھے؟ کیا آپ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ اور یہ کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اس نے خمس کے بارے میں (بھی پوچھا کہ) وہ کس کا حق ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف (جواب) لکھا: تم نے مجھ سے دریافت کرنے کے لیے لکھا تھا: کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں سے مدد لیتے ہوئے جنگ کرتے تھے؟ بلاشبہ آپ ان سے جنگ میں مدد لیتے تھے اور وہ زخمیوں کو مرہم لگایا کرتی تھیں اور انھیں غنیمت (کے مال) سے معمولی

وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي: مَتٰى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ؟ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ، ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا، فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ، فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ: هُوَ لَنَا، فَأَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ.

سا عطیہ دیا جاتا تھا، رہا (غنیمت کا باقاعدہ) حصہ تو وہ آپ نے ان کے لیے نہیں نکالا، اور یقیناً رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، لہٰذا تم بھی بچوں کو قتل نہ کیا کرو۔ اور تم نے مجھ سے دریافت کرنے کے لیے لکھا تھا: یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ مجھے اپنی عمر (کے مالک) کی قسم! کسی آدمی کی داڑھی نکل آتی ہے جبکہ ابھی وہ اپنے لیے حق لینے میں اور اپنی طرف سے حق دینے میں کمزور ہوتا ہے، جب وہ اپنے لیے ٹھیک طرح سے حقوق لے سکے جس طرح لوگ لیتے ہیں تو اس کی یتیمی ختم ہو جائے گی۔ اور تم نے مجھ سے خمس کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے لکھا تھا کہ وہ کس کا حق ہے؟ تو ہم کہتے تھے: وہ ہمارا حق ہے، لیکن ہماری قوم نے ہماری یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: اجماع اسی بات پر ہے کہ خمس رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کے جانشینوں (خلفائے راشدین) کی نگرانی میں اسی طرح، انھی مدوں پر خرچ کیا جائے گا جس طرح آپ ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے۔

[٤٦٨٥] ١٣٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ؛ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ: وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ.

[4685] ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم دونوں نے ہمیں حاتم بن اسماعیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے یزید بن ہرمز سے روایت کی کہ نجدہ نے ابن عباس ؓ کو ان سے کچھ باتیں پوچھنے کے لیے خط لکھا...... (آگے) سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند ہے، مگر حاتم کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ یقیناً بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، لہٰذا تم بھی بچوں کو قتل نہ کرو، الا یہ کہ تمھیں بھی اسی طرح علم حاصل ہو جائے جس طرح خضر کو اس بچے کے بارے میں علم ہوا تھا جسے انھوں نے قتل کیا تھا۔

وَزَادَ إِسْحٰقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ: وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ، فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ.

اسحاق نے حاتم سے روایت کردہ اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: (الا یہ کہ) تم (بچوں میں سے) مومن کا امتیاز کر لو تو کافر کو قتل کر دینا اور مومن کو چھوڑ دینا (یہ دونوں باتیں کسی

انسان کے بس میں نہیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ بتائے۔)

[٤٦٨٦] ١٣٩-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ؟ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى، مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ لِيَزِيدَ: اكْتُبْ إِلَيْهِ، فَلَوْلَا أَنْ يَّقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَّا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، اكْتُبْ: إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ؟ وَّإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ، إِلَّا أَنْ يُّحْذَيَا، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ، وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ، إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسٰى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ، مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ؟ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ، وَّكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى، مَنْ هُمْ؟ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّا هُمْ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

[4686] ہمیں ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید مقبری سے اور انھوں نے یزید بن ہرمز سے روایت کی، انھوں نے کہا: نجدہ بن عامر حروری نے حضرت ابن عباس ؓ کی طرف لکھا، وہ ان سے اس غلام اور عورت کے بارے میں پوچھ رہا تھا جو جنگ میں شریک ہوتے ہیں، کیا وہ غنیمت کی تقسیم میں (بھی) شریک ہوں گے؟ اور بچوں کے قتل کرنے کے بارے میں (پوچھا) اور یتیم کے بارے میں کہ اس سے یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربیٰ کے بارے میں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے یزید سے کہا: اس کی طرف لکھو اور اگر ڈر نہ ہوتا کہ وہ کسی حماقت میں پڑ جائے گا تو میں اس کی طرف جواب نہ لکھتا، (اسے) لکھو: تم نے مجھے اس عورت اور غلام کے بارے دریافت کرنے کے لیے خط لکھا تھا جو جنگ میں شریک ہوتے ہیں: کیا وہ غنیمت کی تقسیم میں شریک ہوں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں کے لیے کچھ نہیں ہے، الا یہ کہ انھیں کچھ عطیہ دے دیا جائے اور تم نے مجھ سے بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا تھا، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں قتل نہیں کیا اور تم بھی انھیں قتل مت کرو، الا یہ کہ تمھیں ان بچوں کے بارے میں وہ بات معلوم ہو جائے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (خضر) کو اس بچے کے بارے میں معلوم ہو گئی جسے انھوں نے قتل کیا تھا۔ اور تم نے مجھ سے یتیم کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا تھا کہ اس سے یتیم کا لقب کب ختم ہوگا؟ تو حقیقت یہ ہے کہ اس سے یتیم کا لقب ختم نہیں ہوتا حتی کہ وہ بالغ ہو جائے اور اس کی بلوغت (سمجھداری کی عمر کو پہنچنے) کے بارے پتہ چلنے لگے۔ اور تم نے مجھ سے ذوی القربیٰ کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا تھا کہ وہ کون ہیں؟ ہمارا خیال

تھا کہ وہ ہم لوگ ہی ہیں۔ تو ہماری قوم نے ہماری یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔

[٤٦٨٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

[4687] عبدالرحمان بن بشر عبدی نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن امیہ نے سعید بن ابی سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید بن ہرمز سے روایت کی، انھوں نے کہا: نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا...... اور انھوں نے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، بِطُولِهِ.

ابواسحاق نے کہا: مجھے عبدالرحمان بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے پوری یہی حدیث بیان کی۔

[٤٦٨٨] ١٤٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللهِ! لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللهُ، مَنْ هُمْ؟ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ، فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا، وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ، مَتٰى يَنْقَضِي يُتْمُهُ؟ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَّدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ، فَقَدِ انْقَضٰى

[4688] قیس بن سعد نے مجھے یزید بن ہرمز سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا تو میں اس وقت، جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا خط پڑھا اور اس کا جواب لکھا، ان کے پاس حاضر تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کی قسم! اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ (غالبًا) میں اسے کسی قبیح عمل میں پڑ جانے سے روک لوں گا تو اسے جواب نہ لکھتا، یہ اس کی آنکھوں کی خوشی کے لیے نہیں۔ کہا: تو انھوں نے اس کی طرف لکھا: تم نے ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں پوچھا تھا، جس کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ کون ہیں؟ تو ہمارا خیال یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار ہمی لوگ ہیں (لیکن) ہماری قوم نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اور تم نے یتیم کے بارے میں پوچھا تھا، اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ تو جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائے، اس کے سمجھدار ہو جانے کا پتہ چلنے لگے اور اس کا مال اس کے حوالے کیا جا سکے تو اس سے یتیمی ختم ہو جائے گی۔ اور تم نے پوچھا تھا: کیا رسول اللہ ﷺ مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے؟ تو بلاشبہ رسول

يُتْمُهُ، وَسَأَلْتَ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا، وَأَنْتَ، فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا، إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَّا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ، وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ، هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَّعْلُومٌ، إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ؟ وَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ سَهْمٌ مَّعْلُومٌ، إِلَّا أَنْ يُّحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ.

اللہ ﷺ ان میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کرتے تھے اور تم بھی ان میں سے کسی کو قتل مت کرنا، الا یہ کہ ان کے بارے میں تم کو بھی اسی بات کا علم ہو جائے جس کا اس بچے کے بارے میں خضر علیہ السلام کو علم ہوا جب انھوں نے اسے قتل کیا تھا۔ اور تم نے عورت اور غلام کے بارے میں پوچھا کہ جب وہ جنگ میں شریک ہوں تو کیا ان کو بھی مقررہ حصہ ملے گا؟ واقعہ یہ ہے کہ ان کا کوئی مقررہ حصہ نہیں، ہاں یہ کہ لوگوں کی غنیمتوں میں سے انھیں کچھ عطیہ دے دیا جائے۔

[٤٦٨٩] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ، كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ.

[4689] مختار بن صیفی نے یزید بن ہرمز سے روایت کی، انھوں نے کہا: نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا...... اور انھوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا اور ان کی طرح پورا واقعہ بیان نہیں کیا جن کی احادیث ہم نے (اوپر) بیان کی ہیں۔

[٤٦٩٠] ١٤٢-(١٨١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ، فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأُدَاوِي الْجَرْحٰى، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى.

[4690] عبدالرحیم بن سلیمان نے ہمیں ہشام (بن حسان) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی، میں پیچھے ان کے خیموں میں رہتی تھی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور مریضوں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔

[٤٦٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4691] یزید بن ہارون نے ہشام بن حسان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ)

(التحفة ٥١)

باب:49- نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد

[٤٦٩٢] ١٤٣-(١٢٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ لِيَسْتَسْقِيَ بِالنَّاسِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى، قَالَ: فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ، أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: كَمْ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَالَ فَقُلْتُ: فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُشَيْرِ. [راجع: ٣٠٣٥]

[4692] شعبہ نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی کہ (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف سے کوفہ کے امیر) عبداللہ بن یزید (بن حصین) لوگوں کے ساتھ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے تو انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر بارش کی دعا کی۔ کہا: اس دن میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ کہا: میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی کے سوا کوئی نہ تھا یا (کہا:) میرے اور ان کے درمیان (بس) ایک آدمی تھا تو میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کتنی جنگیں کیں؟ انھوں نے کہا: انیس (19)۔ تو میں نے پوچھا: آپ نے ان کے ساتھ کتنی جنگیں لڑیں؟ انھوں نے کہا: سترہ جنگیں۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انھوں نے کہا: ذات العسیر یا ذات العشیر۔

فائدہ: زیادہ تر سیرت نگاروں کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی کل جنگی مہمات (غزوات) کی تعداد اکیس ہے۔ ذات العشیر سے پہلے غزوۂ ابواء اور غزوۂ بُواط ہوئیں جو غالباً صغرسنی کی بنا پر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ تھیں۔ ابن سعد نے ساری مہمات ملا کر ان کی تعداد ستائیس بتائی ہے جن میں سے ان کے مطابق نو (9) میں لڑائی ہوئی۔

[٤٦٩٣] ١٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَحَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا، حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

[4693] زہیر نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوے کیے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا، اس کے سوا کوئی حج نہیں کیا، وہ حجۃ الوداع تھا۔

[٤٦٩٤] ١٤٥-(١٨١٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

[4694] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے

حَرْبٍ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا : أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً .

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انیس غزوات میں شرکت کی۔

قَالَ جَابِرٌ : لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَّلَا أُحُدًا ، مَنَعَنِي أَبِي ، فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللهِ يَوْمَ أُحُدٍ ، لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بدر اور احد میں شریک نہیں ہوا، مجھے میرے والد نے روک دیا تھا، جب (میرے والد) عبداللہ رضی اللہ عنہ اُحد کے دن شہید ہو گئے تو (اس کے بعد) میں کسی بھی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کرنے سے پیچھے نہیں رہا۔

[٤٦٩٥] ١٤٦-(١٨١٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ؛ ح : وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ : حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ ، قَالَا جَمِيعًا : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِّنْهُنَّ .

[4695] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید بن حباب نے حدیث بیان کی، نیز سعید بن محمد جرمی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوتمیلہ نے حدیث بیان کی، ان دونوں (زید اور ابوتمیلہ) نے کہا: ہمیں حسین بن واقد نے عبداللہ بن بریدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوے کیے، آپ نے ان میں سے آٹھ میں لڑائی کی۔

وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ : مِّنْهُنَّ ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ .

ابوبکر نے ''مِنْهُنَّ'' (ان میں سے) روایت نہیں کیا اور انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: مجھے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی۔

[٤٦٩٦] ١٤٧-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً .

[4696] کہمس نے ابن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شرکت کی۔

[٤٦٩٧] ١٤٨-(١٨١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ : حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

[4697] ہمیں محمد بن عباد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حاتم بن اسماعیل نے یزید بن ابی عبید سے حدیث بیان

يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ، تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ.

کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ (بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں جنگ کی اور میں ان دستوں کے ساتھ، جنھیں آپ روانہ فرماتے تھے، نو غزوات میں نکلا۔ ایک بار ہمارے امیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور ایک بار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما۔ (سابقہ حدیث میں بیان کردہ تعداد صحیح تر ہے۔)

[٤٦٩٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ، فِي كِلْتَيْهِمَا: سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

[4698] قتیبہ بن سعید نے حاتم سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے دونوں جگہ سات غزوات کہے۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ) (التحفة ٥٢)

باب: 50- غزوۂ ذات الرقاع

[٤٦٩٩] ١٤٩-(١٨١٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ: فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا، فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي، فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلٰى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ.

[4699] ابواسامہ نے ہمیں برید بن ابی بردہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں نکلے، ہم چھ افراد تھے، ہم سب کے لیے اونٹ ایک (ہی) تھا، ہم اس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ کہا: ہمارے پیروں میں سوراخ ہو گئے، میرے دونوں پاؤں بھی زخمی ہو گئے اور میرے ناخن گر گئے، ہم اپنے پاؤں پر پرانے کپڑوں کے ٹکڑے باندھا کرتے تھے، اسی وجہ سے تو اس غزوے کا نام ذات الرقاع (دھجیوں والا غزوہ) پڑ گیا کیونکہ ہم اپنے پیروں پر پھٹے پرانے کپڑوں کی دھجیاں باندھا کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَحَدَّثَ أَبُو مُوسٰى بِهٰذَا الْحَدِيثِ، ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ، قَالَ: كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

ابوبردہ نے کہا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی، پھر اسے (بیان کرنے) کو ناپسند کیا جیسے وہ یہ بات ناپسند کرتے ہوں کہ ان کے عمل کا کوئی ایسا پہلو ہو جس کی انھوں نے تشہیر کی ہو۔

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ: وَاللّٰهُ يُجْزِي بِهِ.

ابواسامہ نے کہا: برید کے علاوہ کسی اور نے مجھے مزید یہ بات بتائی: اور اللہ اس کی جزا دے۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ كَرَاهَةِ الِاسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ كَوْنِهِ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي الْمُسْلِمِينَ) (التحفة ٥٣)

باب: 51- جہاد میں ضرورت کے سوا کسی کافر سے مدد لینا اور مسلمانوں میں اس کا صائب الرائے سمجھا جانا ناپسندیدہ ہے

[٤٧٠٠] ١٥٠-(١٨١٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ، فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ، قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَّنَجْدَةٌ، فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَارْجِعْ، فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ».

[4700] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بدر کی جانب نکلے، جب آپ وبرہ کے حرے پر پہنچے تو ایک آدمی آکر آپ ﷺ سے ملا۔ اس کی جراءت و بہادری کا بڑا چرچا تھا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے دیکھا تو خوش ہوئے، جب وہ آپ کو ملا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کا ساتھ دوں اور آپ کے ساتھ (غنیمت میں سے) حصہ وصول کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو لوٹ جاؤ، میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔“

قَالَتْ: ثُمَّ مَضٰى، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، قَالَ: «فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ»، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ: «تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: پھر وہ چلا گیا، حتی کہ جب ہم درخت کے پاس پہنچے تو وہ آدمی (دوسری بار) آپ کو ملا اور آپ سے وہی بات کہی جو پہلی مرتبہ کہی تھی، تو نبی ﷺ نے بھی اس سے وہی کچھ کہا جو پہلی مرتبہ کہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”واپس ہو جاؤ، میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔“ کہا: وہ پھر واپس چلا گیا اور بیداء کے مقام پر آپ کو ملا

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَانْطَلِقْ».

تو آپ نے اس سے وہی بات پوچھی جو پہلی بار پوچھی تھی: ''تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو پھر (ہمارے ساتھ) چلو۔''

فائدہ: آپ نے کرائے کے فوجی کو جہاد میں شامل نہیں فرمایا۔ جہاد کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے، یہ صرف مومن کے پیش نظر ہوسکتا ہے۔ کافر کا مقصود یہ نہیں ہوتا، وہ شہرت اور مالِ غنیمت کے حصول کے لیے شریک ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو جہاد میں شامل کرنے کا مطلب اصل مقصد سے انحراف کرنا ہے۔

تعارف کتاب الإمارة

اللہ تعالیٰ نے اپنی افضل ترین مخلوق (انسان) کی تخلیق اس طرح فرمائی ہے کہ مختلف اعضاء، مختلف خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ ان سب کو سمجھنے، ان سے خدمات حاصل کرنے اور پورے جسم کی بہبود اور اس کی حفاظت کے لیے فیصلے کرنے کا کام سر کے اندر رکھے ہوئے دماغ کے سپرد ہے۔ اسلام سے پہلے عرب کے مختلف قبائل اپنے اپنے طور پر فیصلے کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک منظّم معاشرہ تشکیل دے کر سارے معاشرے کی حفاظت ونگہداشت، اس کے افراد کی انفرادی اور اجتماعی ضروریات کی تکمیل، ہر رکن کی فلاح وغیرہ کی ذمہ داری سربراہ کے سپرد کر دی۔ امیر، ان تمام امور کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ امارت انھی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا نام ہے۔ بعض اوقات ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بغیر ہی کوئی شخص سربراہ کے منصب پر قابض ہو جاتا ہے، وہ حقیقی معنی میں امیر نہیں ہوتا۔

نظامِ امارت کے حوالے سے اہم ترین بات یہ ہے کہ امیر ایسا ہو کہ لوگوں کی بڑی اکثریت اس کی اطاعت کرنے پر آمادہ ہو، بلکہ وہ ایسے لوگوں میں سے ہو کہ عامۃ الناس ان کی اطاعت کے عادی ہوں۔ قرآن کی رو سے مومنوں کی امارت مومنوں کے مشورے پر منحصر ہے: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ ''اور ان کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔'' (الشورىٰ 38:42) اور حدیث کی رو سے امیر ان لوگوں میں سے منتخب ہونا چاہیے جن کی اطاعت فطری ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے شوریٰ کے ذریعے سے اپنا امیر منتخب کرنے کی پوری ذمہ داری امت پر ڈالی، کسی کو اپنا جانشیں مقرر نہیں کیا۔ مختلف احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کیا ہوگا، اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے بہت سی تفصیلات سے آپ ﷺ کو آگاہ کر دیا تھا۔ آپ نے خبر دینے کے انداز میں، امت کی رہنمائی کے لیے بہت کچھ فرمایا۔ کتاب الامارۃ میں امام مسلم ؒ نے سب سے پہلے یہ حدیث روایت کی کہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی قوم، یعنی عرب قریش کے پیچھے چلتے ہیں مسلمان بھی اور کافر بھی، دونوں کے رہنما قریشی ہی ہیں، اس لیے ان حالات میں امام (رہنما اور حکمران) قریش ہی میں سے ہوں گے۔ یہ خبر بھی ہے اور رہنمائی بھی۔ ''الناس'' کا لفظ عربی میں سیاق و سباق کے مطابق بہت وسیع (پوری انسانیت کے) معنی میں بھی استعمال ہوا اور نسبتاً محدود بلکہ مخصوص معنی میں ان لوگوں کے لیے بھی جنھوں نے خاص تربیت حاصل کی، ہم مقصد ہوئے، بڑی ذمہ داریوں کے امین اور بڑی خوبیوں کے مالک ہوئے۔ قرآن میں یہ لفظ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والوں، یعنی صحابہ کے لیے استعمال ہوا: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ﴾ ''اور جب کہا گیا ان سے کہ ایمان لاؤ جیسے صحابہ ایمان لائے۔'' (البقرة 13:2) یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی، جاں نثار، آپ کے مشن کے امانت دار، آپ کی تربیت کا نمونہ اور آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہترین امت تھے۔ مستقبل کے حوالے سے آپ کو جو کچھ دکھایا گیا اس میں مثبت اور منفی دونوں طرح کے واقعات تھے۔ ان کے ساتھ ہی، آپ کی تسلی کے لیے آپ کو دکھایا گیا کہ ان مخصوص لوگوں میں سے

جب تک دو اشخاص بھی موجود ہوں گے تو امارت کے نظام کا بنیادی عنصر، یعنی ''سمع و طاعت'' کا سلسلہ محفوظ ہوگا۔ مشکلات کے باوجود حکمران انھی میں سے ہوں گے جن کی لوگ اطاعت کرتے ہیں۔ اسی بات کو بارہ حکمرانوں کے حوالے سے بھی بیان کیا گیا۔ بعد میں بتدریج انتظامی معاملات، عملاً دوسروں کے ہاتھ میں جانے شروع ہو گئے۔

خلافت راشدہ کے دوران میں ایک حکمران کے بعد دوسرے کی جانشینی کا طریق کار حالات کے مطابق مختلف رہا، لیکن بنیاد شوریٰ پر رہی۔ کبھی اس شوریٰ میں جانے والا امام شریک بھی ہوا۔ جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شریک کیا گیا اور یہ بھی ہوا کہ جانے والے نے شوریٰ میں شرکت کے بجائے ساری ذمہ داری بعد والوں پر ڈال دی۔ اس کی مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقے پر عمل کیا اور یہی خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ ایک امام کے بعد اگلے کا انتخاب وہی لوگ باہمی مشاورت سے کریں جو موجود ہوں۔

امارت کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ عدم صلاحیت کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ امام مسلم نے اس حوالے سے وہ احادیث بیان کیں جن میں یہ صراحت ہے کہ جو شخص عہدے کا طلبگار ہو وہی اصلاً اس صلاحیت سے محروم قرار پاتا ہے۔ یہ بھی وضاحت ہے کہ یہ ذمہ داری ہے، اس کی خواہش کرنا غلط ہے۔ یہ ذمہ داری بغیر خواہش کے جس کے کندھے پر ڈالی گئی، اللہ کی طرف سے اس کی اعانت ہوگی اور جسے خواہش پر ملی وہ تنہا اس کو اٹھائے گا۔ جب کسی پر ذمہ داری پڑ جائے اور وہ اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے، عدل سے کام لے، لوگوں کو مشکلات سے بچائے اور انھیں آسانیاں فراہم کرنے کی کوشش کرے تو آخرت میں بھی اس کا اجر بہت بڑا ہوگا۔

امیر چونکہ لوگوں کے اجتماعی اموال کا امین ہوتا ہے، اس لیے اس کی خیانت، بہت سنگین جرم ہے اور اس کے لیے سخت ترین عذاب کی وعید ہے۔ کھلی خیانت کے علاوہ بہت سے دوسرے معاملات بھی مخدوش ہیں۔ اس کی مثال لوگوں کی طرف سے ملنے والے ''ہدیے'' ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملے میں انتہائی احتیاط کا حکم دیا۔ پھر امام مسلم نے ایسی احادیث بیان کیں جن میں امیر کی اطاعت کی حدود متعین کی گئی ہیں۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ اچھے کاموں میں اطاعت کی جائے اور گناہوں میں عدم اطاعت سے کام لیا جائے کیونکہ امیر کی اطاعت اللہ کی اطاعت کی وجہ سے اور اسی کے حکم پر ہے۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

اس کے بعد امام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری، یعنی مسلمانوں کے تحفظ، دفاع اور اس غرض سے قتال و جہاد کے حوالے سے امیر کے بنیادی اور مرکزی کردار کا تذکرہ ہے، پھر خلافت کے حوالے سے پیدا ہونے والے جھگڑوں سے نپٹنے کے بارے میں رہنمائی ہے، پھر اس بات کا بیان ہے کہ اگر حکمران مکمل طور پر اللہ سے بغاوت نہیں کرتے، نماز قائم کرتے رہتے ہیں تو نظام کی حفاظت کے عظیم مقصد کے لیے ان کے ظلم پر بھی صبر کرنا ہی دانائی ہے، اس کے بعد ملت کے اتحاد کے تحفظ کے بارے میں رہنمائی ہے، اس طرح جو کوئی انتشار کا سبب بنے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، پھر حکمرانوں کی رہنمائی کے لیے مختلف ابواب ہیں۔ اچھے اور برے حکمرانوں کی صفات کیا ہیں؟ اہم مراحل میں لوگوں کو ساتھ رکھنے کے لیے ان کی مشاورت اور خصوصی مشن کے لیے ان کی بیعت کے حوالے سے رہنمائی مہیا کی گئی ہے۔ یہ بھی وضاحت کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن مراحل میں کن امور پر بیعت کی۔ اس کتاب کے آخری آدھے حصے میں مختلف ابواب کے تحت امیر کی اہم ترین ذمہ داری مسلمانوں کے تحفظ اور دفاع کی اہمیت اور اس کی کماحقہ تیاری کے حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں۔ کتاب الامارہ انتہائی جامع کتابوں میں سے ایک ہے۔

٣٣ - كِتَابُ الْإِمَارَةِ

امورِ حکومت کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ النَّاسِ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ وَّالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ) (التحفة ٥٤)

[٤٧٠١] ١-(١٨١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِيَانِ الْحِزَامِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. وَقَالَ عَمْرٌو: رِوَايَةً: «النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ».

[٤٧٠٢] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي

باب: 1- لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت قریش میں ہوگی

[4701] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب اور قتیبہ بن سعید نے مغیرہ حزامی سے اور زہیر بن حرب اور عمرو ناقد نے سفیان بن عیینہ سے (مغیرہ اور سفیان) دونوں نے ابوزناد سے انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور زہیر کی حدیث میں ہے، انھوں (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی (آپ سے بیان کی) اور عمرو نے کہا: (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) آپ ﷺ سے روایت کی: ''لوگ اس اہم معاملے (حکومت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان، قریشی مسلمانوں کے پیچھے چلنے والے ہیں اور کافر، قریشی کافروں کے پیچھے چلنے والے ہیں۔''

[4702] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، انھوں نے بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک حدیث یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس معاملے (خلافت یا حکومت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان، قریشی

هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ».

مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر، قریشی کافروں کے پیچھے چلنے والے ہیں۔"

[٤٧٠٣] ٣-(١٨١٩) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ».

[4703] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "اچھائی اور برائی (دونوں) میں لوگ قریش کی پیروی کرتے ہیں۔"

[٤٧٠٤] ٤-(١٨٢٠) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ، مَّا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ».

[4704] حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک (ان) لوگوں میں دو انسان بھی باقی رہیں گے، امرِ حکومت قریش میں ہوگا۔"

[٤٧٠٥] ٥-(١٨٢١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتّٰى يَمْضِيَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً». قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ، قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4705] حصین (بن عبدالرحمٰن) نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں اپنے والد (حضرت سمرہ بن جنادہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اس امر کا خاتمہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک اس میں بارہ جانشیں نہ گزریں۔" پھر آپ نے کوئی بات کی جو مجھ پر واضح نہ ہوئی۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ نے فرمایا ہے: "وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔"

[٤٧٠٦] ٦-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ

[4706] عبدالملک بن عمیر نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَّا وَّلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا». ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ. فَسَأَلْتُ أَبِي: مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

ہوئے سنا: ''لوگوں کی امارت جاری رہے گی یہاں تک کہ بارہ اشخاص ان کے والی بنیں گے۔'' پھر نبی ﷺ نے کوئی بات کہی جو مجھ پر واضح نہ ہوئی، میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا».

[4707] ابوعوانہ نے سماک سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، لیکن انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''لوگوں کی امارت کا سلسلہ چلتا رہے گا۔''

[٤٧٠٨] ٧-(...) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً» ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَّمْ أَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4708] حماد بن سلمہ نے سماک سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بارہ خلیفوں (کے عہد) تک اسلام غالب رہے گا۔'' پھر آپ نے ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧٠٩] ٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً». قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَّمْ أَفْهَمْهُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4709] داود نے شعبی سے، انھوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بارہ خلفاء (کے عہد) تک اسلام کا غلبہ جاری رہے گا۔'' پھر آپ نے کوئی بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧١٠] ٩-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[4710] (عبداللہ) بن عون نے شعبی سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں رسول

عَوْنٍ. ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ. حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعِي أَبِي، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَّنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً» فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ. فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا، میرے ساتھ میرے والد تھے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بارہ خلفاء (کے عہد) تک مسلسل یہ دین غالب اور (دشمنوں سے) محفوظ رہے گا۔'' پھر آپ نے کوئی کلمہ فرمایا جسے لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

فوائد و مسائل: ① قریش میں سے بارہ خلفاء ایسے آئیں گے جن کی کارکردگی سے اسلام دوسری ملّتوں پر غالب آتا رہے گا اور وہ اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ عزیز، غالب آنے والا اور منیع، وہ ہے جو باہر کی مداخلت سے محفوظ ہو۔ ② آپ ﷺ کے فرمان مبارک سے کون کون سے خلفاء مراد ہیں؟ اس کے حوالے سے محدثین کی متعدد آراء ہیں۔ بعض حضرات نے تسلسل سے بارہ جانشیں مراد لیے ہیں، بعض نے خلافت راشدہ، جو رسول اللہ ﷺ کی اپنی طرز پر حکومت کو برقرار رکھنے کی مخلصانہ کوششوں کا عہد تھا، کے بعد بارہ خلفاء مراد لیے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عہد مسلسل فتوحات کا دور تھا اور اندرونی فتنوں، بڑی بڑی خامیوں اور غلطیوں کے باوجود باہر کی ایسی مداخلت سے تحفظ کا دور تھا جس کے ذریعے سے دین کے بنیادی تصورات اور حکومت و امارت کے بنیادی مقاصد تبدیل ہو جائیں۔ ③ اس سے یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ قریش میں سے بارہ نمایاں حکمرانوں کے عہد تک کہ جن کی کوششوں سے غلبۂ اسلام کا تسلسل جاری رہے گا، یعنی درمیان میں نسبتاً کمزور لوگ بھی حکمران بنیں گے لیکن پھر ایسا حکمران آئے گا جو تسلسل کو برقرار رکھنے اور آگے چلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ سلسلہ ہارون الرشید تک رہا۔ اس کے بعد امین انتہائی کمزور حکمران ثابت ہوا اور مامون کے عہد سے اختیارات بھی عجمیوں کے ہاتھوں میں آ گئے اور انھی کے طفیل غیر اسلامی عجمی افکار کی یلغار بھی شروع ہو گئی۔

[٤٧١١] ١٠-(١٨٢٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ: أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَوْمَ جُمُعَةٍ،

[4711] حاتم بن اسماعیل نے مہاجر بن مسمار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی، کہا: میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ ؓ کے پاس خط بھیجا کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انھوں نے مجھے لکھ بھیجا کہ اس جمعہ کے دن جس کی شام کو حضرت (ماعز) اسلمی ؓ کو رجم کیا گیا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا،

عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ، فَقَالَ: «لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «عُصَيْبَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ، بَيْتَ كِسْرٰى، أَوْ آلِ كِسْرٰى». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِذَا أَعْطَى اللهُ تَعَالٰى أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ».

آپ نے فرمایا: ''قیامت تک یہ دین قائم رہے گا، یا جب تک مسلمانوں پر بارہ خلفاء حکومت کریں گے جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسریٰ یا آل کسریٰ کا سفید محل فتح کرے گی۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے قریب کچھ کذاب ظاہر ہوں گے، ان سے بچنا۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو کوئی اچھی چیز دے تو وہ اپنے اور اپنے گھر والوں سے آغاز کرے۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رَو ہوں گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں انتہائی اختصار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے خطبۂ مبارک کے متعدد موضوعات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کی قیامت تک بقا کے حوالے سے اور اس کے غلبے کے دور کے بارے میں آپ کے فرامین کو اکٹھا کر کے انھیں انتہائی اختصار سے بیان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام قیامت تک باقی رہے گا اور جس طرح آپ نے دوسرے موقع پر فرمایا: ایک جماعت ہمیشہ ایسی موجود رہے گی جو اسلام پر کاربند رہے گی، اس کو قائم رکھے گی اور اس کے غلبے کے لیے کوشش جاری رکھے گی لیکن بارہ خلفاء کی مساعی کا دور عملاً اسلام کے غلبے کا دور ہوگا۔

[٤٧١٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُّهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ.

[4712] ابن ابی ذئب نے مہاجر بن مسمار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر بن سعد سے روایت کی کہ انھوں نے ابن سمرہ عدوی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی، وہ ہمیں بیان کیجیے۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا...... پھر حاتم کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

فائدہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سوائی ہیں، کسی کاتب نے سوائی کو غلطی سے عدوی لکھ دیا ہے۔ یہ لکھنے کی غلطی ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ الِاسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ) (التحفة ٥٥)

باب:2- کسی کو اپنا جانشین مقرر کرنے اور نہ کرنے کا بیان

[٤٧١٣] ١١-(١٨٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ، وَقَالُوا: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، فَقَالَ: رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ. قَالُوا: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ: أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَّمَيِّتًا؟ لَّوَدِدْتُّ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ، لَا عَلَيَّ وَلَا لِي، فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، وَّإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[4713] ہشام کے والد (عروہ) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا، لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا: ''اللہ آپ کو اچھی جزا دے!'' انھوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں (بیک وقت) رغبت رکھنے والا اور ڈرنے والا ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ کسی کو اپنا (جانشیں) بنا دیجیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں زندگی میں بھی تمھارے معاملات کا بوجھ اٹھاؤں اور مرنے کے بعد بھی؟ مجھے صرف یہ خواہش ہے کہ (قیامت کے روز) اس خلافت سے میرے حصے میں یہ آجائے کہ (حساب کتاب) برابر سرابر ہو جائے۔ نہ میرے خلاف ہو، نہ میرے حق میں (چاہے انعام نہ ملے، مگر سزا سے بچ جاؤں) اگر میں جانشیں مقرر کروں تو انھوں نے مقرر کیا جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اگر میں تمھیں ایسے ہی چھوڑ دوں تو انھوں نے تمھیں (جانشیں مقرر کیے بغیر) چھوڑ دیا جو مجھ سے (بہت زیادہ) بہتر تھے، یعنی رسول اللہ ﷺ۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُ، حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ وہ جانشیں مقرر نہیں کریں گے۔

فائدہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے کہنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تجویز کیا تھا اور اپنی اس تجویز کے حق میں دلائل دیے تھے جن کو لوگوں نے قبول کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین بنا لیا۔

[٤٧١٤] ١٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ، قَالَ إِسْحٰقُ وَعَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ -: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى

[4714] سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، کہا: میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انھوں نے کہا: کیا تم کو علم ہے کہ تمھارے والد کسی کو (اپنا) جانشیں مقرر نہیں کر رہے؟ میں نے کہا: وہ ایسا نہیں کریں گے۔ وہ کہنے لگیں: وہ یہی کرنے والے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے قسم کھائی کہ میں اس معاملے میں ان سے بات کروں گا، پھر

حَفْصَةَ فَقَالَتْ: أَعَلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ؟ قَالَ قُلْتُ: مَا كَانَ لِيَفْعَلَ، قَالَتْ: إِنَّهُ فَاعِلٌ، قَالَ: فَحَلَفْتُ أَنِّي أُكَلِّمُهُ فِي ذٰلِكَ، فَسَكَتُّ، حَتّٰى غَدَوْتُ، وَلَمْ أُكَلِّمْهُ، قَالَ: فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَحْمِلُ بِيَمِينِي جَبَلًا، حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ، وَأَنَا أُخْبِرُهُ. قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً، فَآلَيْتُ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ، زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ، وَّإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي إِبِلٍ أَوْ رَاعِي غَنَمٍ، ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ؛ فَرِعَايَةُ النَّاسِ أَشَدُّ، قَالَ: فَوَافَقَهُ قَوْلِي، فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ، وَإِنِّي لَئِنْ لَّا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ، وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ.

میں خاموش ہو گیا حتی کہ صبح ہو گئی اور میں نے ان سے اس معاملے میں بات نہیں کی تھی، اور مجھے ایسے لگتا تھا جیسے میں نے اپنے دائیں ہاتھ میں پہاڑ اٹھایا ہوا ہے (مجھ پر اپنی قسم کا بہت زیادہ بوجھ تھا) آخر کار میں واپس آیا اور ان کے پاس گیا، انھوں نے مجھ سے لوگوں کا حال دریافت کیا، میں آپ کو حالات سے باخبر کرنے لگا، پھر میں نے ان سے کہا: میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تھی اور وہ سن کر میں نے قسم کھائی کہ وہ میں آپ سے ضرور بیان کروں گا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کسی کو اپنا جانشیں نہیں بنائیں گے اور بات یہ ہے کہ اگر آپ کا کوئی اونٹوں یا بکریوں کا چرواہا ہو اور وہ آپ کے پاس چلا آئے اور ان کو ایسے ہی چھوڑ دے تو آپ یہی کہیں گے کہ اس نے ان کو ضائع کر دیا ہے۔ سو لوگوں کی نگہبانی تو اس سے زیادہ ضروری ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میری رائے ٹھیک معلوم ہوئی، انھوں نے گھڑی بھر سر جھکائے رکھا، پھر میری طرف سر اٹھا کر فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا اور اگر میں کسی کو جانشیں نہ بناؤں تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو جانشیں مقرر نہیں کیا تھا اور اگر میں کسی کو جانشیں بناؤں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جانشیں بنایا تھا۔ (دونوں میں سے کسی بھی مثال پر عمل کیا جا سکتا ہے۔)

قَالَ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِّيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَدًا، وَّأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.

انھوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: اللہ کی قسم! جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے کبھی نہیں ہٹیں گے اور وہ کسی کو جانشیں بنانے والے نہیں۔

(المعجم ۳) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا) (التحفة ٥٦)

باب:3-امارت طلب کرنے اور اس کا حرص رکھنے کی ممانعت

[٤٧١٥] ١٣-(١٦٥٢) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا

[4715] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں حسن بصری نے اور انھیں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا:

الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَّسْأَلَةٍ، وُّكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، أُعِنْتَ عَلَيْهَا». [راجع: ٤٢٨١]

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''عبدالرحمٰن! امارت طلب نہ کرنا کیونکہ اگر تم کو طلب کرنے سے (امارت) ملی تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے (اس کی تمام تر ذمہ داریاں خود اٹھاؤ گے، اللہ کی مدد شامل نہ ہوگی) اور اگر تمھیں مانگے بغیر ملی تو (اللہ کی طرف سے) تمھاری اعانت ہوگی۔''

[٤٧١٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَّحُمَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[4716] یونس بن عبید، منصور، حمید اور ہشام بن حسان سب نے حسن بصری سے، انھوں نے حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے جریر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٧١٧] ١٤-(١٨٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّا، وَاللهِ! لَا نُوَلِّي عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ».

[4717] برید بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور میرے چچا کے بیٹوں میں سے دو آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی تولیت میں جو دیا اس کے کسی حصے پر ہمیں امیر بنا دیجیے۔ دوسرے نے بھی یہی کہا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ہم کسی ایسے شخص کو اس کام کی ذمہ داری نہیں دیتے جو اس کو طلب کرے، نہ ایسے شخص کو بناتے ہیں جو اس کا خواہش مند ہو۔''

[٤٧١٨] ١٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ

[4718] حمید بن ہلال نے کہا: مجھے ابوبردہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا:

- قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ : حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ : حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسٰى : أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ : أَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِينِي، وَالْآخَرُ عَنْ يَّسَارِي، فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ، فَقَالَ : «مَا تَقُولُ؟ يَا أَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ!» قَالَ : فَقُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَطْلَعَانِي عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، قَالَ : وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ، وَقَدْ قَلَصَتْ، فَقَالَ : «لَنْ، أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ، يَا أَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ!» فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ : انْزِلْ، وَأَلْقٰى لَهُ وِسَادَةً، وَّإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ، قَالَ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ، ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ، دِينَ السَّوْءِ، فَتَهَوَّدَ. قَالَ : لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، فَقَالَ : اجْلِسْ، نَعَمْ. قَالَ : لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا، مُعَاذٌ : أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي.

میں بنو اشعر میں سے دو آدمیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ایک میری دائیں جانب تھا اور دوسرا میری بائیں جانب۔ ان دونوں نے کسی منصب کا سوال کیا، اس وقت نبی ﷺ مسواک کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''ابوموسیٰ!'' یا فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟'' میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ان دونوں نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ ان کے دل میں کیا ہے؟ اور نہ مجھے یہ پتہ تھا کہ یہ دونوں منصب کا سوال کریں گے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا لگتا ہے کہ میں (آج بھی) آپ کے ہونٹ کے نیچے مسواک دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کا ہونٹ اوپر کو سمٹا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ''جو شخص خواہش مند ہوگا ہم اسے اپنے کسی کام کی ذمہ داری نہیں یا (فرمایا:) ہرگز نہیں دیں گے لیکن ابوموسیٰ! یا فرمایا: عبداللہ بن قیس! تم (ذمہ داری سنبھالنے کے لیے) چلے جاؤ۔'' تو آپ ﷺ نے انھیں یمن بھیج دیا، پھر (ساتھ ہی) ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تشریف لائیے اور ان کے بیٹھنے کے لیے ایک گدا بچھایا، تو وہاں اس وقت ایک شخص رسیوں سے بندھا ہوا تھا، انھوں (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: یہ کون ہے؟ (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک یہودی تھا، پھر یہ مسلمان ہوگیا اور اب پھر اپنے دین، برائی کے دین پر لوٹ گیا ہے اور یہودی ہوگیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اس کو قتل نہ کر دیا جائے، یہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، (ہم اس کو قتل کرتے ہیں) آپ بیٹھیے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اس شخص کو قتل نہیں کر دیا جاتا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا

فیصلہ ہے، تین (مرتبہ یہی مکالمہ ہوا) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا، اس شخص کو قتل کر دیا گیا، پھر ان دونوں نے آپس میں رات کے قیام کے بارے میں گفتگو کی۔ دونوں میں سے ایک (یعنی) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک میرا معاملہ ہے، میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور میں اپنے قیام میں جس اجر کی امید رکھتا ہوں اپنی نیند میں بھی اسی (اجر) کی توقع رکھتا ہوں۔

(المعجم ٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ) (التحفة ٥٧)

باب:4- ضرورت کے بغیر امارت طلب کرنا مکروہ ہے

[٤٧١٩] ١٦-(١٨٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي، شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَّإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَّإِنَّهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا».

[4719] ابن حجیرہ اکبر نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ابوذر! تم کمزور ہو، اور یہ (امارت) امانت ہے اور قیامت کے دن یہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہوگی، مگر وہ شخص جس نے اسے حق کے مطابق قبول کیا اور اس میں جو ذمہ داری اس پر عائد ہوئی تھی اسے (اچھی طرح) ادا کیا۔ (وہ شرمندگی اور رسوائی سے مستثنیٰ ہوگا۔)

[٤٧٢٠] ١٧-(١٨٢٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِىءِ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ

[4720] ابوسالم جیشانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور میں تمھارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا متولی بننا۔''

الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَّإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ».

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عہدے وغیرہ کی خواہش نہیں فرمائی۔ اللہ نے جو آپ کے سپرد فرمایا اسے قبول کیا اور اللہ کی مدد سے ہر ذمہ داری ایسے احسن طریقے سے ادا فرمائی کہ مخلوق میں سے کوئی اور اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْأَمِيرِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ، وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ، وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ) (التحفة ٥٨)

باب:5- عادل حاکم کی فضیلت، ظالم حاکم کی سزا، رعایا کے ساتھ نرمی کی تلقین اور ان پر مشقت ڈالنے کی ممانعت

[٤٧٢١] ١٨-(١٨٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَّعْنِي ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو بَكْرٍ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُقْسِطِينَ، عِنْدَ اللهِ، عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، عَنْ يَّمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا».

[4721] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابن نمیر تینوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن اوس سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، ابن نمیر اور ابوبکر نے کہا: انھوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، زہیر کی حدیث میں ہے (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے) کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدل کرنے والے اللہ کے ہاں رحمٰن عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ وہی لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اپنے اہل وعیال اور جن کے یہ ذمہ دار ہیں ان کے معاملے میں عدل کرتے ہیں۔''

[٤٧٢٢] ١٩-(١٨٢٨) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَتْ: مِمَّنْ

[4722] ابن وہب نے کہا: مجھے حرملہ نے عبدالرحمان بن شماسہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی مسئلے کے بارے میں پوچھنے کے لیے گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟

أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ، فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا، إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ، فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ، وَالْعَبْدُ، فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ، وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ، فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ، فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخِي، أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا: «اَللّٰهُمَّ! مَنْ وَّلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ».

میں نے عرض کی: میں اہلِ مصر میں سے ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تمھارا حاکم حالیہ جنگ کے دوران میں تمھارے ساتھ کیسا رہا؟ میں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات بری نہیں لگی، اگر ہم میں سے کسی شخص کا اونٹ مر جاتا تو وہ اس کو اونٹ دے دیتا، اور اگر غلام مر جاتا تو وہ اس کو غلام دے دیتا اور اگر کسی کو خرچ کی ضرورت ہوتی تو وہ اس کو خرچ دیتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے بھائی محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں اس نے جو کچھ کیا وہ مجھے اس سے نہیں روک سکتا کہ میں تمھیں وہ بات سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں کہتے ہوئے سنی، (فرمایا:) ''اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان پر سختی کرے، تو اس پر سختی فرما، اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا اور ان کے ساتھ نرمی کی، تو اس کے ساتھ نرمی فرما!''

[٤٧٢٣] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4723] جریر بن حازم نے حرملہ مصری سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی شماسہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٧٢٤] ٢٠-(١٨٢٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ. فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَّهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ

[4724] لیث نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''سن رکھو! تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا، سو جو امیر لوگوں پر مقرر ہے وہ راعی (لوگوں کی بہبود کا ذمہ دار) ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور مرد اپنے اہل خانہ پر راعی (رعایت پر مامور) ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی راعی ہے، اس سے ان کے متعلق سوال ہوگا اور غلام اپنے

مَسْئُولٌ عَنْهُ. أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ».

مالک کے مال میں راعی ہے، اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا، سن رکھو! تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

[٤٧٢٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ.

[4725] عبیداللہ بن عمر، ایوب، ضحاک بن عثمان اور اسامہ (بن زید لیثی) سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح لیث نے نافع سے بیان کی۔

[٤٧٢٦] (...) قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا، مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ.

[4726] عبیداللہ (بن عمر بن حفص) نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح لیث نے نافع سے بیان کی۔

[٤٧٢٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى:

[4727] اسماعیل بن جعفر نے حضرت عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اور یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: «الرَّجُلُ رَاعٍ، فِي مَالِ أَبِيهِ، وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ».

فرماتے ہوئے سنا، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع کی حدیث کے مانند۔ (یونس نے) زہری کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: کہا: میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے باپ کے مال کا راعی (محافظ) ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

[٤٧٢٨] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمِّي، عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ، وَعَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

[4728] بسر بن سعید نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

[٤٧٢٩] ٢١-(١٤٢) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ، مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». [راجع: ٣٦٣]

[4729] ابواشہب نے حضرت حسن بصری سے روایت کی کہ عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے پاس اس مرض میں ان کی عیادت کرنے کے لیے گیا جس میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جس کو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا، اگر مجھے (پکا) علم ہوتا کہ میں ابھی اور زندہ رہوں گا تو میں تمھیں یہ حدیث نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی بھی رعیت کا ذمہ دار بنایا وہ جس دن مرے اس حال میں مرے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ خیانت کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔''

[٤٧٣٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّهُوَ

[4730] یونس نے حضرت حسن بصری سے روایت کی، کہا: ابن زیاد حضرت معقل رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ اس وقت (بیمار تھے اور) درد میں مبتلا تھے، جیسے ابواشہب کی حدیث ہے

وَجِعٌ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ، وَزَادَ: قَالَ: أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ، أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ.

اور انھوں نے اضافہ کیا: اس (ابن زیاد) نے کہا: آپ نے آج سے پہلے مجھے یہ حدیث کیوں نہیں بیان کی؟ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمھیں کبھی حدیث نہیں سنائی، (تم نے حدیث کا سماع ہی نہیں کیا) یا فرمایا: میں تمھیں حدیث بیان نہیں کیا کرتا تھا (حدیث میں تمھارا استاد نہ تھا۔)

[٤٧٣١] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ؛ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ».

[4731] ابوملیح سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کے پاس گیا، حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اور اگر میں مرض الموت میں نہ ہوتا تو تمھیں یہ حدیث نہ سناتا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کوئی امیر نہیں جو مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار ہو، پھر ان کے لیے جدوجہد اور خیر خواہی نہ کرے، مگر وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

[٤٧٣٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ أَنَّ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ. نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ.

[4732] سوادہ بن ابواسود نے خبر دی کہ میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو عبیداللہ بن زیاد ان کی عیادت کے لیے گیا۔ (آگے) حسن بصری کی حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

[٤٧٣٣] ٢٣-(١٨٣٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ. فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

[4733] حسن بصری رحمہ اللہ نے بتایا کہ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور فرمایا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بدترین راعی، سخت گیر اور ظلم کرنے والا ہوتا ہے، تم اس سے بچنا کہ تم ان میں سے ہو۔'' اس نے

«إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ» فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ، فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ؟ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ، وَفِي غَيْرِهِمْ.

کہا: آپ بیٹھیے، آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے چھلنی میں بچ جانے والے آخری حصے کی طرح ہیں۔ (آخر میں چونکہ تنکے، پتھر، بھوسی بچ جاتے ہیں، اس لیے) انھوں نے کہا: کیا ان میں بھوسی، تنکے، پتھر تھے؟ یہ تو ان کے بعد ہوئے اور ان کے علاوہ دوسروں میں ہوئے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ)

(التحفة ٥٩)

باب:6- اموال غنیمت میں خیانت کی شدید حرمت

[٤٧٣٤] ٢٤-(١٨٣١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

[4734] اسماعیل بن ابراہیم نے ابوحیان سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے مال غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا، آپ نے ایسی خیانت اور اس کے معاملے کو انتہائی سنگین قرار دیا، پھر فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس طرح آتا ہوا نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کر بلبلا رہا ہو اور وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے، اور میں جواب میں کہوں: میں تمھارے لیے کچھ کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمھیں (دنیا ہی میں) حق پہنچا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو، وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، اور میں کہوں کہ میں تمھارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا، میں نے تمھیں حق پہنچا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر ممیا رہی ہو، وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، اور میں کہوں: میں تمھارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمھیں حق سے آگاہ کر دیا تھا، میں تم میں سے

عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ».

کسی شخص کو روزِ قیامت اس حالت میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر کسی شخص کی جان سوار ہو اور وہ (ظلم کی دہائی دیتے ہوئے) چیخیں مار رہی ہو، اور وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، اور میں کہوں: میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تمھیں سب کچھ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کپڑا لدا ہوا پھڑ پھڑا رہا ہو، اور وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، میں کہوں: تمھارے لیے میرے بس میں کچھ نہیں، میں نے تم کو سب کچھ سے آگاہ کر دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر نہ بولنے والا مال (سونا چاندی) لدا ہوا ہو، وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، میں کہوں: تمھارے لیے میرے پاس کسی چیز کا اختیار نہیں، میں نے تم کو (انجام کی) خبر پہنچا دی تھی۔''

[٤٧٣٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ.

[4735] عبدالرحیم بن سلیمان نے ابوحیان سے، جریر نے ان سے اور عمارہ بن قعقاع سے، ان سب نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوحیان سے اسماعیل کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

[٤٧٣٦] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ. قَالَ حَمَّادٌ: ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بَعْدَ

[4736] حماد بن زید نے ایوب سے، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اس کی سنگینی بیان کی اور انھوں (ایوب) نے پوری حدیث بیان کی۔ حماد نے کہا: پھر اس کے بعد میں نے یحییٰ بن سعید کو یہی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ انھوں نے بعینہٖ اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح

ذٰلِكَ يُحَدِّثُهُ، فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ.

ہمیں ایوب نے ان سے بیان کی تھی۔

[٤٧٣٧] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[4737] ہمیں عبدالوارث نے بیان کیا، کہا: ہمیں ایوب نے یحییٰ بن سعید بن حیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے ابوہریرہ سے ان سب کی حدیث کی طرح حدیث روایت کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ) (التحفة ٦٠)

باب: 7- عاملوں (سرکاری ملازموں) کو ملنے والے ہدیوں کی حرمت

[٤٧٣٨] ٢٦-(١٨٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ - قَالَ عَمْرٌو وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ: عَلَى الصَّدَقَةِ - فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ. وَقَالَ: «مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي، أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ، بَعِيرٌ لَّهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةٌ لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ». ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ

[4738] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی، ۔۔ الفاظ ابوبکر بن ابی شیبہ کے ہیں ۔۔ کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنواسد کے ایک شخص کو جسے ابن لُتبیہ کہا جاتا تھا، عامل مقرر کیا ۔۔ عمرو اور ابن ابی عمر نے کہا: زکاۃ کی وصولی پر (مقرر کیا) ۔۔ جب وہ (زکاۃ وصول کر کے) آیا تو اس نے کہا: یہ آپ لوگوں کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ''ایک عامل کا حال کیا ہوتا ہے کہ میں اس کو (زکاۃ وصول کرنے) بھیجتا ہوں اور وہ آ کر کہتا ہے: یہ آپ لوگوں کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے، ایسا کیوں نہ ہوا کہ یہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھتا، پھر نظر آتا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں کہ وہ اس (مال) میں سے (اپنے لیے) کچھ لے، مگر وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس

إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» مَرَّتَيْنِ.

نے اسے اپنی گردن پر اٹھا رکھا ہوگا، قیامت کے دن اونٹ ہوگا، بلبلا رہا ہوگا، گائے ہوگی، ڈکرا رہی ہوگی، بکری ہوگی، ممیا رہی ہوگی۔" پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ ہمیں آپ کی دونوں بغلوں کے سفید حصے نظر آئے، پھر آپ نے دو مرتبہ فرمایا: "اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا؟"

[٤٧٣٩] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ، عَلَى الصَّدَقَةِ، فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ، وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفَلَا قَعَدْتَّ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَكَ أَمْ لَا؟» ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[4739] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے قبیلہ اَزد کے ابن لُتْبِیَّہ نامی ایک شخص کو زکاۃ (کی وصولی) پر عامل بنایا، وہ کچھ مال لے کر آیا، نبی ﷺ کو دیا اور کہا: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: "تم اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے، پھر دیکھتے کہ تمھیں ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟" پھر نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، پھر سفیان (بن عیینہ) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٧٤٠] ٢٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَسْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ، قَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ، وَهٰذَا هَدِيَّةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ

[4740] ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنواسد کے ایک شخص کو بنوسلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا، اسے ابن اُتْبِیَّہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ مال وصول کر کے آیا تو (رسول اللہ ﷺ نے) اس کے ساتھ حساب کیا۔ وہ کہنے لگا: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم سچے ہو تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں جا کر کیوں نہ بیٹھ گئے تاکہ تمھارا ہدیہ تمھارے پاس آ جاتا۔" پھر آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: "امابعد! میں تم میں سے کسی شخص

عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللهُ، فَيَأْتِينِي فَيَقُولُ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ، إِنْ كَانَ صَادِقًا، وَّاللهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، إِلَّا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَّهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعِرُ» ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

کو کسی ایسے کام پر عامل بناتا ہوں جس کی تولیت (انتظام) اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کی ہے اور وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تم لوگوں کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے ملا ہے۔ وہ شخص اگر سچا ہے تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا تاکہ اس کا ہدیہ اس کے پاس آتا، اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی اس مال میں سے کوئی چیز اپنے حق کے بغیر لے گا، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پیش ہوگا کہ وہ چیز اس نے اپنی گردن پر اٹھا رکھی ہوگی، میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ضرور پہچان لوں گا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پیش ہوگا کہ اس نے اونٹ اٹھایا ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا، یا گائے اٹھا رکھی ہوگی جو ڈکرا رہی ہوگی، یا بکری اٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اوپر اٹھایا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، (اس وقت) آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا؟'' (ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سب) میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔

[٤٧٤١] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ: فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ، كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: «تَعْلَمُنَّ وَاللهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا»، وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ: بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنَايَ، وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَّعِي.

[4741] عبدہ، ابن نمیر اور ابومعاویہ، اسی طرح عبدالرحیم بن سلیمان اور سفیان سب نے اسی سند کے ساتھ ہشام سے روایت کی۔ عبدہ اور ابن نمیر کی حدیث میں ہے: جب وہ آیا تو (آپ ﷺ نے) اس کے ساتھ حساب کیا، جس طرح ابواسامہ نے کہا اور ابن نمیر کی حدیث میں یہ (بھی) ہے: ''تم لوگوں کو ضرور پتہ چل جائے گا، اللہ کی قسم! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص جو اس (مال) میں سے کوئی چیز لے گا۔'' سفیان کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: میری آنکھ نے دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے سنا۔ (حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے) کہا: تم لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھ لو، وہ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔

[٤٧٤٢] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ، فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ، فَجَعَلَ يَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[4742] عبداللہ بن ذکوان یعنی ابوزناد سے روایت ہے انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقات پر عامل مقرر کیا، وہ بہت زیادہ مال لے کر آیا اور کہنے لگا: یہ آپ لوگوں کا ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے، پھر اسی (سابقہ حدیث کی) طرح بیان کیا۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مِنْ فِيهِ إِلٰى أُذُنِي.

عروہ نے کہا: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ انھوں نے کہا: براہِ راست آپ کے دہن مبارک سے اپنے کانوں تک (آتی ہوئی آواز سے سنی۔)

[٤٧٤٣] ٣٠-(١٨٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ، فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ، كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ، مِنَ الْأَنْصَارِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ. قَالَ: «وَمَا لَكَ؟» قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ، مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِيءْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى».

[4743] وکیع بن جراح نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر عامل مقرر کریں اور وہ ایک سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز ہم سے چھپا لے تو یہ خیانت ہو گی، وہ شخص قیامت کے دن اسے ساتھ لے کر آئے گا۔'' (حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں دیکھ رہا تھا، (یہ بات سن کر) انصار میں سے کالے رنگ کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ مجھ سے اپنا کام واپس لے لیجیے! آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیا ہوا؟'' اس نے کہا: میں نے آپ کو اس اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے (میں اس وعید سے ڈرتا ہوں۔) آپ نے فرمایا: ''میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام کا عامل بنائیں وہ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو لے آئے، اس کے بعد اس میں سے جو چیز اس کو دی جائے وہ لے لے اور جو چیز اس سے روک لی جائے اس

سے دور رہے۔"

[٤٧٤٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4744] عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر اور ابواسامہ سب نے کہا: ہمیں اسماعیل نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق حدیث بیان کی۔

[٤٧٤٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا قَيْسُ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[4745] فضل بن موسیٰ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں قیس بن ابی حازم نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ان سب کی حدیث کے مانند۔

(المعجم ٨) - (بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ) (التحفة ٦١)

باب:8- گناہ کے کاموں کے علاوہ دوسرے کاموں میں حکام کی اطاعت اور گناہ کے کام میں اطاعت کی حرمت

[٤٧٤٦] ٣١-(١٨٣٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: نَزَلَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء: ٥٩] فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ، بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[4746] ابن جریج نے بیان کیا کہ قرآن مجید کی آیت: "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے اختیار والے ہیں" حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک لشکر میں (امیر بنا کر) روانہ کیا تھا (ابن جریج نے کہا) مجھے یعلیٰ بن مسلم نے سعید بن جبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

[٤٧٤٧] ٣٢-(١٨٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ

[4747] مغیرہ بن عبدالرحمان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ يَّعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ يُّطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي».

اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

[٤٧٤٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي».

[4748] ابن عیینہ نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

[٤٧٤٩] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصٰى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي».

[4749] یونس نے خبر دی کہ انھیں ابن شہاب نے خبر دی، کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

[٤٧٥٠] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

[4750] زیاد (بن سعد) سے روایت ہے، انھوں نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بالکل اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٤٧٥١] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

[4751] ابوعوانہ اور شعبہ نے یعلیٰ بن عطاء سے روایت کی، انھوں نے علقمہ سے (حدیث) سنی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت کی۔

اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[٤٧٥٢] (...) **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[4752] معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٤٧٥٣] ٣٤-(...) **وَحَدَّثَنِي** أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ؛ أَنَّ أَبَا يُونُسَ، مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ، وَقَالَ: «مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ» وَلَمْ يَقُلْ: «أَمِيرِي»، وَكَذٰلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[4753] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ابو یونس نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی (حدیث) روایت کی، آپ ﷺ نے ''جس نے امیر کی اطاعت کی'' فرمایا، ''میرے امیر کی'' نہیں فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہمام کی روایت کردہ حدیث میں بھی اسی طرح ہے۔

[٤٧٥٤] ٣٥-(١٨٣٦) **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ، فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ».

[4754] ابو صالح السمان سے روایت ہے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر (امیر کا حکم) سننا اور ماننا واجب ہے، اپنی مشکل (کی کیفیت) میں بھی اور اپنی آسانی میں بھی، اپنی خوشی میں بھی اور اپنی ناخوشی میں بھی اور اس وقت بھی جب تم پر (کسی اور کو) ترجیح دی جا رہی ہو۔''

[٤٧٥٥] ٣٦-(١٨٣٧) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي

[4755] ابن ادریس نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عمران سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں

عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

نے کہا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں (امیر کی بات) سنوں اور اطاعت کروں، چاہے وہ (امیر) کٹے ہوئے اعضاء والا غلام ہی کیوں نہ ہو۔

[٤٧٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

[4756] محمد بن جعفر اور نضر بن شمیل نے ہمیں شعبہ سے، انھوں نے ابوعمران سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور حدیث میں کہا: چاہے وہ (امیر) کٹے ہوئے اعضاء والا حبشی غلام (ہی کیوں نہ ہو۔)

[٤٧٥٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

[4757] عبیداللہ کے والد معاذ نے ہمیں شعبہ سے اور انھوں نے ابوعمران سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، جس طرح ابن ادریس نے کہا: کٹے ہوئے اعضاء والا غلام (ہی کیوں نہ ہو۔)

[٤٧٥٨] ٣٧-(١٨٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهُوَ يَقُولُ: «وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، اسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا».

[4758] محمد بن مثنیٰ نے کہا: محمد بن جعفر نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے، انھوں نے کہا: میں نے اپنی دادی سے سنا، وہ بیان کرتی تھیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ حجۃ الوداع کے دوران میں خطبہ دے رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے: ''اگر تم پر ایک غلام کو حاکم بنایا جائے اور وہ کتاب اللہ کے مطابق تمھاری راہنمائی کرے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔''

[٤٧٥٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «عَبْدًا حَبَشِيًّا».

[4759] ابن بشار نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی اور کہا: ''حبشی غلام ہو۔''

[٤٧٦٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ،

[4760] وکیع بن جراح نے ہمیں شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: ''کٹے ہوئے اعضاء والا حبشی

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا».

غلام ہو۔"

[٤٧٦١] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا» وَزَادَ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِنًى، أَوْ بِعَرَفَاتٍ.

[4761] بہز نے ہمیں شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی: انھوں نے "کٹے ہوئے اعضاء والا حبشی غلام" نہیں کہا، اور یہ اضافہ کیا: انھوں (ام الحصین رضی اللہ عنہا) نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ یا عرفات میں سنا۔

[٤٧٦٢] (...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ: أَسْوَدُ، يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا».

[4762] زید بن ابی انیسہ نے یحییٰ بن حصین سے، انھوں نے اپنی دادی حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں نے انھیں کہتے ہوئے سنا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، رسول اللہ ﷺ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں، پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر تم پر ایک کٹے ہوئے اعضاء والا غلام، میرا گمان ہے آپ نے "کالا" بھی کہا، حاکم بنا دیا جائے اور وہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق چلائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔"

[٤٧٦٣] ٣٨-(١٨٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ، فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ».

[4763] لیث نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان شخص پر حاکم کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے، وہ بات اس کو پسند ہو یا ناپسند، سوائے اس کے کہ اسے گناہ کا حکم دیا جائے، اگر اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو اس میں سننا (روا) ہے نہ ماننا۔"

[٤٧٦٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4764] یحییٰ قطان اور عبداللہ بن نمیر دونوں نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٧٦٥] ٣٩-(١٨٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَأَوْقَدَ نَارًا وَّقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَّدْخُلُوهَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَّدْخُلُوهَا: «لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا، قَالَ: «لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ».

[4765] زبید نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابوعبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ایک شخص کو ان کا امیر بنایا، اس (امیر) شخص نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا: اس میں داخل ہو جاؤ۔ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کر لیا اور کچھ لوگوں نے کہا: ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ سے اس واقعے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ان لوگوں سے جو آگ میں داخل ہونا چاہتے تھے، فرمایا: ''اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے۔'' اور دوسروں کے حق میں اچھی بات فرمائی اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔''

[٤٧٦٦] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ - قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوهُ، فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ، فَقَالَ: اجْمَعُوا لِي حَطَبًا، فَجَمَعُوا لَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا، فَأَوْقَدُوا نَارًا، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَادْخُلُوهَا، قَالَ: فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَقَالُوا: إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ

[4766] ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر، زہیر بن حرب اور ابوسعید اشج نے حدیث بیان کی، الفاظ سب کے ملتے جلتے ہیں، (تینوں نے) کہا: ہمیں وکیع نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابوعبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور انصار میں سے ایک آدمی کو ان کا امیر بنایا اور لشکر کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کے احکام سنیں اور اس کی اطاعت کریں، (اتفاق سے) اہل لشکر نے کسی بات میں امیر کو ناراض کر دیا، اس نے کہا: میرے لیے لکڑیاں جمع کرو۔ لشکر نے لکڑیاں جمع کیں، پھر اس نے کہا: آگ جلاؤ، انھوں نے آگ جلائی، پھر کہا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے میرا حکم سننے اور ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، اس نے کہا: اس آگ میں داخل ہو جاؤ، انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا: ہم آگ ہی سے بھاگ

مِنَ النَّارِ، فَكَانُوا كَذٰلِكَ. وَسَكَنَ غَضَبُهُ، وَطُفِيَتِ النَّارُ، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ».

کر تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اسی موقف پر قائم رہے حتی کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا اور آگ بجھا دی گئی، جب وہ لوٹے تو یہ بات نبی ﷺ کو بتائی، آپ نے فرمایا: ''اگر یہ لوگ اس (آگ) میں داخل ہو جاتے تو پھر اس سے باہر نہ نکلتے، اطاعت صرف معروف (قابل قبول کاموں) میں ہے۔''

[٤٧٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4767] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں وکیع اور ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٧٦٨] ٤١-(١٧٠٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلٰى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَعَلٰى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَعَلٰى أَنْ نَّقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. [راجع: ٤٤٦١]

[4768] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے یحییٰ بن سعید اور عبیداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبادہ بن ولید سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ان کے دادا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس بات پر بیعت کی کہ مشکل میں اور آسانی میں اور خوشی میں اور ناخوشی میں اور خود پر ترجیح دیے جانے کی صورت میں بھی سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور اس بات پر بیعت کی کہ جن کے پاس امارت ہوگی، امارت کے معاملے میں ان سے تنازع نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے (ہمیشہ) حق کہیں گے اور اللہ کے (دین پر چلنے کے) معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

[٤٧٦٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الْوَلِيدِ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4769] یہی حدیث ہمیں ابن نمیر نے بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن عجلان، عبیداللہ بن عمر اور یحییٰ بن سعید نے عبادہ بن ولید سے اسی سند سے اسی جیسی حدیث بیان کی۔

[٤٧٧٠] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[4770] یزید بن ہاد نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَّزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

صامت سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت کی، ابن ادریس کی حدیث کے مانند۔

[٤٧٧١] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي، عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا، أَصْلَحَكَ اللهُ، بِحَدِيثٍ يَّنْفَعُ اللهُ بِهِ، سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: دَعَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ، فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا، أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَ أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، قَالَ: «إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ».

[4771] جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے، کہا: ہم حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے پاس حاضر ہوئے، وہ (اس وقت) بیمار تھے، ہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے، ہم کو ایسی حدیث سنایئے جس سے ہمیں فائدہ ہو اور جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، (حضرت عبادہ بن صامت ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بلایا، ہم نے آپ کے ساتھ بیعت کی، آپ نے ہم سے جن چیزوں پر بیعت لی وہ یہ تھیں کہ آپ ﷺ نے ہم سے خوشی اور ناخوشی میں اور مشکل اور آسانی میں اور ہم پر ترجیح دیے جانے کی صورت میں، سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر کہ ہم اقتدار کے معاملے میں اس کی اہلیت رکھنے والوں سے تنازع نہیں کریں گے۔ کہا: ہاں، اگر تم اس میں کھلم کھلا کفر دیکھو جس کے (کفر ہونے پر) تمھارے پاس (قرآن اور سنت سے) واضح آثار موجود ہوں۔

(المعجم ٩) - (بَابٌ: الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ) (التحفة ٦٢)

باب: 9- امام مسلمانوں کے لیے ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر جنگ کی جاتی ہے اور جس کے ذریعے سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے

[٤٧٧٢] ٤٣-(١٨٤١) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُّسْلِمٍ: حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ

[4772] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''امام (مسلمانوں کا حکمران) ڈھال ہے، اس کے پیچھے (اس کی

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ، وَيُتَّقٰى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَلَ، كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرٌ، وَّإِنْ يَّأْمُرْ بِغَيْرِهِ، كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ».

اطاعت کرتے ہوئے) جنگ کی جاتی ہے، اس کے ذریعے سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے، اگر امام اللہ عزوجل سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل و انصاف سے کام لے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر اس نے اس کے خلاف کچھ کیا تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔“

(المعجم ١٠) - (بَابُ وُجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخَلِيفَةِ، الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ) (التحفة ٦٣)

باب: 10- سب سے پہلے خلیفہ اور اس کے بعد جو پہلے ہو اس کی بیعت کے ساتھ وفاداری واجب ہے

[٤٧٧٣] ٤٤-(١٨٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُّ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَّإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ».

[4773] شعبہ نے ہمیں فرات قزاز سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے روایت کی کہ میں پانچ سال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہم مجلس رہا، میں نے ان کو نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: ”بنو اسرائیل کے انبیاء ان کا اجتماعی نظام چلاتے تھے، جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا جانشیں ہوتا اور (اب) بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔“ صحابہ نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”پہلے اور اس کے بعد پھر پہلے کی بیعت کے ساتھ وفا کرو، انھیں ان کا حق دو اور (تمھارے حقوق کی) جو ذمہ داری انھیں دی ہے اس کے متعلق اللہ خود ان سے سوال کرے گا۔“

[٤٧٧٤] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4774] حسن بن فرات نے اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

فائدہ: ایک کے انتقال کے بعد مسلمانوں کی شوریٰ جس شخص کو حکمران بنا دے اسی کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ اس کے بالمقابل جو بھی دعوے دار بنے اس کے پیچھے جانا بغاوت اور مسلمانوں کی جمعیت کو پھاڑنے کے مترادف ہے۔

[٤٧٧٥] ٤٥-(١٨٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[4775] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَّأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ».

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب میرے بعد (کچھ لوگوں سے) ترجیحی سلوک ہوگا اور ایسے کام ہوں گے جنھیں تم برا سمجھو گے۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم میں سے جو شخص ان حالات کا سامنا کرے اس کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم پر (حکام کا) جو حق ہے تم اس کو ادا کرنا اور جو تمھارا حق ہے وہ تم اللہ سے مانگنا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ہر صورت میں مسلمانوں کے درمیان انتشار اور اختلاف سے امت کو محفوظ فرمانا چاہتے تھے تاکہ مسلمانوں کی قوت ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہو کر انھیں کمزور نہ کر دے اور دشمن ان پر غالب نہ آ جائیں، اس کے لیے لوگوں کو کسی حد تک اپنے حقوق کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ آپ ﷺ کی اس وصیت سے انحراف نے مسلمانوں کو زوال کی انتہا تک پہنچا دیا۔

[٤٧٧٦] ٤٦-(١٨٤٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ، فَأَتَيْتُهُمْ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ

[4776] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے زید بن وہب سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ سے روایت کی، کہا: میں مسجد (حرام) میں داخل ہوا تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں نے ان پر جمگھٹا لگا رکھا تھا۔ میں (بھی) ان لوگوں کے پاس چلا گیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قریب جا کر بیٹھ گیا، حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: ہم ایک بار سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم نے ایک منزل پر قیام کیا، ہم میں سے کوئی ایسا تھا جو اپنا خیمہ

يُصْلِحُ خِبَاءَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ، إِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ. وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ هٰذِهِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ. وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ». فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ: أَنْشُدُكَ اللهَ! آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَهْوٰى إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ، وَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ، وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا، وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ [النساء:٢٩]. قَالَ: فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

درست کرنے لگا، کوئی تیر اندازی کرنے لگا، کوئی اپنے چرتے ہوئے جانوروں میں چلا گیا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے نماز باجماعت کا اعلان کیا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے (بھی) ہر نبی پر فرض تھا کہ وہ اپنی امت کے حق میں جو بھلائی کی بات جانتا ہے اس کی طرف ان کی رہنمائی کرے اور ان کے حق میں جو برا ہے اس سے ان کو ڈرائے۔ رہی تمھاری یہ امت تو اس کی عافیت آغاز میں رکھی گئی ہے اور آخری دور میں اسے آزمائش کا اور ایسے معاملات کا سامنے ہوگا جنھیں تم اچھا نہ سمجھو گے، ایسا فتنہ درپیش ہوگا کہ کچھ آزمائشیں دوسری کو ہیچ کر دیں گے، ایسا فتنہ آئے گا کہ مومن کہے گا: یہ میری تباہی (کا سامان) ہے، پھر وہ چھٹ جائے گا، پھر ایک اور آئے گا تو مومن کہے گا: یہ، یہ (اصل تباہی) ہے، جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے آگ سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کی موت اس عالم میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو، (وہ آخری دم تک اپنے ایمان کی حفاظت کرے) اور وہ لوگوں کے پاس وہی (بات، دعوت، سلوک) لے کے جائے جو وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس لایا جائے۔ اور جو شخص ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہوئے، دل کی گہرائیوں سے کسی امام (مسلمان حکمران) کی بیعت کرے تو استطاعت رکھتے ہوئے اس کی اطاعت کرے، پھر اگر دوسرا آجائے، اس سے امامت چھیننا چاہے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو۔'' میں ان (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے (مزید) قریب ہوا اور عرض کی: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے خود یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا اور کہا: یہ بات میرے دونوں کانوں نے سنی، میرے دل نے یاد رکھی۔ میں نے ان سے

کہا: یہ جو آپ کے چچا زاد معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ تو ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھائیں اور ایک دوسرے کو قتل کریں اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ، الّا یہ کہ باہمی رضا مندی سے تجارت ہو اور تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔'' (عبدالرحمان نے) کہا: پھر وہ (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما) گھڑی بھر خاموش رہے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (کے معاملے) میں ان کی نافرمانی کرو۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایسا کوئی حکم منقول نہیں جس کی نسبت عبدالرحمان بن عبدرب الکعبہ نے ان کی طرف کی ہے، ان کا اشارہ غالباً اس طرف تھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں اپنی خلافت کا دعویٰ کیا، اس کے نتیجے میں خانہ جنگی ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفۂ برحق تھے۔ عبدالرحمان کا اشارہ اس خانہ جنگی کے دوران میں ہونے والے جانی اور مالی نقصان کی طرف ہے لیکن جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات کہی گئی اس وقت وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ایثار اور صلح کے لیے ان کے عظیم اقدام کے نتیجے میں متفق علیہ حکمران تھے۔ اب معروف میں ان کی اطاعت ضروری تھی۔ رہی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معصیت تو اس میں کسی کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی کھلم کھلا ایسی احادیث سناتے تھے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سابقہ موقف کے خلاف تھیں، انھوں نے عبدالرحمان کو جو کچھ کہا، اسلام کے احکام کے مطابق کہا۔

[٤٧٧٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4777] وکیع اور ابو معاویہ دونوں نے اعمش سے اسی سند سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٧٧٨] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ:

[4778] عامر نے عبدالرحمان بن عبدرب الکعبہ صائدی سے روایت کی، کہا: میں نے کعبہ کے پاس ایک مجمع دیکھا، پھر اعمش کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

(المعجم ١١) - (بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ) (التحفة ٦٤)

باب: 11-حکام کے ظلم اور ان کے خود کو ترجیح دینے پر صبر کرنے کا حکم

[٤٧٧٩] ٤٨-(١٨٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

[4779] محمد بن جعفر نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک انصاری نے تنہائی میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی اور عرض کی: کیا جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد تم خود کو (دوسروں پر) ترجیح (دینے کا معاملہ) دیکھو گے تم اس پر صبر کرتے رہنا، یہاں تک کہ حوض (کوثر) پر مجھ سے آن ملو۔'' (وہاں تمھیں میری شفاعت پر اس صبر وتحمل کا بے پناہ اجر ملے گا۔)

[٤٧٨٠] (...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4780] ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں بات کی، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٤٧٨١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَقُلْ: خَلَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[4781] معاذ نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی اور یہ نہیں کہا: اس نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں بات کی۔

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: فِي طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ وَإِنْ مَّنَعُوا الْحُقُوقَ) (التحفة ٦٥)

باب:12-امراء (حکمرانوں) کی اطاعت، چاہے وہ حقوق ادا نہ کریں

[٤٧٨٢] ٤٩-(١٨٤٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَّا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَّا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَّا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ».

[4782] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن وائل حضرمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اللہ کے نبی! آپ کیسے دیکھتے ہیں کہ اگر ہم پر ایسے لوگ حکمران بنیں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں اور ہمارے حق ہمیں نہ دیں تو اس صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اس سے اعراض فرمایا، اس نے دوبارہ سوال کیا، آپ نے پھر اعراض فرمایا، پھر جب اس نے دوسری یا تیسری بار سوال کیا تو اس کو اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو کیونکہ جو ذمہ داری ان کو دی گئی اس کا بار ان پر ہے اور جو ذمہ داری تمھیں دی گئی ہے، اس کا بوجھ تم پر ہے۔''

[٤٧٨٣] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَّا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ».

[4783] شبابہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور کہا: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے اس (پوچھنے والے) کو کھینچا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو، جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اس کا بوجھ ان پر ہے اور جو تم پر ڈالی گئی اس کا بوجھ تم پر ہے۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ وُجُوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ، وَفِي كُلِّ حَالٍ، وَّتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ) (التحفة ٦٦)

باب:13-فتنے نمودار ہونے کے وقت اور ہر حالت میں مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم اور اطاعت سے نکل جانے اور (مسلمانوں کی) جمعیت کو چھوڑنے کی حرمت

[٤٧٨٤] ٥١-(١٨٤٧) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنَا بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ» قَالَ: قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَّسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ. دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «نَعَمْ، هُمْ قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا تَرٰى إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ» فَقُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلٰى أَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ، وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ».

[4784] ابوادریس خولانی نے کہا: میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں اس خوف سے کہ کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں، آپ سے شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا کی، تو کیا اس خیر کے بعد پھر سے شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن اس (خیر) میں کچھ دھندلاہٹ ہوگی۔'' میں نے عرض کی: اس کی دھندلاہٹ کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت کے بجائے دوسرا طرزِ عمل اختیار کریں گے اور میرے نمونۂ عمل کے بجائے دوسرے طریقوں پر چلیں گے، تم ان میں اچھائی بھی دیکھو گے اور برائی بھی دیکھو گے۔'' میں نے عرض کی: کیا اس خیر کے بعد، پھر کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر بلانے والے، جو ان کی بات مان لے گا وہ اس کو جہنم میں پھینک دیں گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے سامنے ان کی (بری) صفات بیان کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وہ لوگ بظاہر ہماری طرح کے ہوں گے اور ہماری ہی طرح گفتگو کریں گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر وہ زمانہ میری زندگی میں آجائے تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم مسلمانوں کی جماعت اور مسلمانوں کے امام کے ساتھ وابستہ رہنا۔'' میں نے عرض کی: اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت ہو نہ امام؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان تمام فرقوں (بٹے ہوئے گروہوں) سے الگ رہنا، چاہے تمھیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ تمھیں موت آئے تو تم اسی حال میں ہو۔''

[٤٧٨٥] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[4785] ابوسلّام سے روایت ہے، کہا: حضرت حذیفہ

سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ، فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ، فَنَحْنُ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ» قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ».

بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم شر میں مبتلا تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں خیر عطا فرمائی، ہم اس خیر کی حالت میں ہیں، کیا اس خیر کے پیچھے شر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کی: کیا اس شر کے پیچھے خیر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے پیچھے پھر شر ہوگا؟ فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: وہ کس طرح ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد ایسے امام (حکمران اور رہنما) ہوں گے جو زندگی گزارنے کے میرے طریقے پر نہیں چلیں گے اور میری سنت کو نہیں اپنائیں گے اور جلد ہی ان میں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کی وضع قطع انسانی ہوگی، دل شیطانوں کے دل ہوں گے۔'' (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر میں وہ زمانہ پاؤں (تو کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: ''امیر کا حکم سننا اور اس کی اطاعت کرنا، چاہے تمھاری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں اور تمھارا مال چھین لیا جائے پھر بھی سننا اور اطاعت کرنا۔''

[٤٧٨٦] ٥٣-(١٨٤٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، أَوْ يَدْعُو إِلٰى عَصَبَةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً، فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُّؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي

[4786] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں غیلان بن جریر نے ابوقیس بن ریاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (امامِ وقت کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت چھوڑ دی اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھے تعصب کے جھنڈے کے نیچے لڑا، اپنی عصبیت (قوم، قبیلے) کی خاطر غصے میں آیا یا اس نے کسی عصبیت کی طرف دعوت دی یا کسی عصبیت کی خاطر مارا گیا تو (یہ) جاہلیت کی موت ہوگی اور جس نے میری امت کے اچھوں اور بروں (دونوں) کو مارتے ہوئے ان کے خلاف خروج (بغاوت کا رستہ اختیار) کیا، کسی مومن کا لحاظ کیا نہ کسی

وَلَسْتُ مِنْهُ».

معاہد کے عہد کا پاس کیا تو نہ اس کا میرے ساتھ کوئی رشتہ ہے، نہ میرا اس سے کوئی رشتہ ہے۔''

[٤٧٨٧] (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَقَالَ: «لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا».

[4787] ایوب نے غیلان بن جریر سے، انھوں نے زیاد بن ریاح قیسی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا، جس طرح جریر کی حدیث ہے، البتہ انھوں نے لَا يَتَحَاشٰى مِن مُّؤْمِنِهَا کہا۔ (معنی ''کنارے پر نہیں رہتا، لحاظ نہیں کرتا'' ہی کے ہیں۔)

[٤٧٨٨] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، ثُمَّ مَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَّمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَّغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ، وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ، فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي، وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلٰى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُّؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي الَّذِي عَهِدَ عَهْدَهَا، فَلَيْسَ مِنِّي».

[4788] مہدی بن میمون نے ہمیں غیلان بن جریر سے حدیث بیان کی، انھوں نے زیاد بن ریاح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (مسلمانوں کے امیر کی) اطاعت سے نکلا اور جماعت سے الگ ہو گیا، پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص اندھے تعصب کے جھنڈے تلے مارا گیا، عصبیت کے لیے غضب ناک ہوتا رہا اور عصبیت کے لیے لڑتا رہا، وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ اور میری امت میں سے جس شخص نے میری امت کے خلاف خروج کیا، نیک اور بد ہر شخص کو مارتا رہا، نہ مومن کا لحاظ کیا، جس کے ساتھ اس (اطاعت کے) عہد جیسا عہد کیا اس کے ساتھ وفا نہ کی تو وہ مجھ سے (میرے ساتھ تعلق رکھنے والوں میں سے) نہیں۔''

[٤٧٨٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ، وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[4789] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے غیلان بن جریر سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ابن مثنیٰ نے اپنی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہیں کیا (کہ آپ ﷺ نے فرمایا) اور ابن بشار نے اپنی روایت میں دوسروں کی روایت کی طرح کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

[٤٧٩٠] ٥٥-(١٨٤٩) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ، أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ».

[4790] حماد بن زید نے ہمیں جعد ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابورجاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہے تو صبر کرے، کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی ہٹا اور (اسی حالت میں) مر گیا تو یہ جاہلیت کی موت ہے۔''

[٤٧٩١] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْجَعْدُ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا، فَمَاتَ عَلَيْهِ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً».

[4791] عبدالوارث نے ہمیں جعد سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابورجاء عطاردی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو اپنے امیر کی کوئی بات بری لگے، وہ اس پر صبر کرے، کیونکہ لوگوں میں سے جو شخص بھی سلطان (کی اطاعت) سے ایک بالشت بھی باہر نکلا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

[٤٧٩٢] ٥٧-(١٨٥٠) وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ، يَدْعُو عَصَبِيَّةً، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ».

[4792] حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اندھے (قومی، نسلی، لسانی) تعصب کے کسی جھنڈے کے نیچے لڑا، عصبیت کی پکار لگاتے ہوئے، یا عصبیت (والوں) کی حمایت کرتے ہوئے تو (یہ) جاہلیت کی موت ہوگی۔''

فائدہ: جو شخص اللہ کے دین اور مسلمانوں کے نظام حکومت کے بجائے محض اپنی ہی قوم یا گروہ کی طرف داری کرتا ہے اور غلط صحیح ہر کام میں اسی کا ساتھ دیتا ہے تو وہ اہل جاہلیت میں سے ہے۔ وہ اپنی عصبیت کے لیے لڑتا ہوا قتل ہو جائے تو اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہوگا جو اللہ کے لیے نہیں، غیر اللہ کے لیے ہوا کرتا تھا اور جہنم کی طرف لے جاتا تھا۔

[٤٧٩٣] ٥٨-(١٨٥١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ

[4793] زید بن محمد نے نافع سے روایت کی، انھوں نے کہا: یزید بن معاویہ کے دور حکومت میں جب حرّہ کے واقعے میں جو ہوا سو ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ

نَّافِعٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُطِيعٍ، حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ، زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ، أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ، لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَّاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً».

بن مطیع کے پاس گئے، اس نے کہا: ابوعبدالرحمن (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت) کے لیے گدا بچھاؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس لیے تمھارے پاس نہیں آیا، میں تمھارے پاس (صرف) اس لیے آیا ہوں کہ تم کو ایک حدیث سناؤں جو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (مسلمانوں کے حکمران کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس کے حق میں کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی (مسلمان حکمران) کی بیعت نہیں تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

[٤٧٩٤] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[4794] بکیر بن عبداللہ بن اشج نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ ابن مطیع کے پاس گئے اور نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی۔

[٤٧٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

[4795] زید کے والد اسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی جو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ) (التحفة ٦٧)

باب: 14- مسلمانوں کی جمعیت میں تفریق ڈالنے والے کے بارے میں شریعت کا فیصلہ

[٤٧٩٦] ٥٩-(١٨٥٢) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ

[4796] شعبہ نے زیاد بن علاقہ سے حدیث بیان کی،

نَافِعٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَّقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ -: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَهِيَ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ، كَائِنًا مَّنْ كَانَ».

انھوں نے کہا: میں نے عرفجہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جلد ہی فتنوں پر فتنے برپا ہوں گے، تو جو شخص اس امت کے معاملے (نظام سلطنت) کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہے جبکہ وہ متحد ہو تو اسے تلوار کا نشانہ بنا دو، وہ جو کوئی بھی ہو، سو ہو۔''

[٤٧٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَجُلٌ سَمَّاهُ، كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: «فَاقْتُلُوهُ».

[4797] ابوعوانہ، شیبان، اسرائیل، عبداللہ بن مختار اور ایک آدمی جس کا حماد نے نام لیا تھا، ان سب نے زیاد بن علاقہ سے، انھوں نے حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت بیان کی، مگر ان سب کی حدیث میں: ''اسے قتل کر دو'' کے الفاظ ہیں۔

[٤٧٩٨] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَتَاكُمْ، وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ، يُّرِيدُ أَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ».

[4798] ابویعفور نے حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تمھارا نظام (حکومت) ایک شخص کے ذمے ہو، پھر کوئی تمھارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمھاری جماعت کو منتشر کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے تو اسے قتل کر دو۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ) (التحفة ٦٨)

باب: 15- جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے

[٤٧٩٩] ٦١-(١٨٥٣) وَحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا بُويِعَ لِلْخَلِيفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا».

[4799] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔''

(المعجم ١٦) - (بَابُ وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَّا صَلَّوْا، وَنَحْوِ ذٰلِكَ) (التحفة ٦٩)

باب: 16- خلاف شرع اُمور میں حکام کے سامنے انکار کرنے کا وجوب اور جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں ان کے خلاف جنگ کی ممانعت اور اسی طرح کے دیگر امور

[٤٨٠٠] ٦٢-(١٨٥٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «سَتَكُونُ أُمَرَاءُ، فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ، وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ» قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا صَلَّوْا».

[4800] ہمام بن یحییٰ نے کہا: ہمیں قتادہ نے حسن سے حدیث بیان کی، انھوں نے ضبہ بن محصن سے، انھوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جلد ہی ایسے حکمران ہوں گے کہ تم انھیں (کچھ کاموں میں) صحیح اور (کچھ میں) غلط پاؤ گے۔ جس نے (ان کی رہنمائی میں) نیک کام کیے وہ بری ٹھہرا اور جس نے (ان کے غلط کاموں سے) انکار کر دیا وہ بچ گیا لیکن جو ہر کام پر راضی ہوا اور (ان کی) پیروی کی (وہ بری ہوا نہ بچ سکا۔)'' صحابہ نے عرض کی: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں (جنگ نہ کرو۔)''

[٤٨٠١] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُّعَاذٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ -: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ،

[4801] ہشام دستوائی نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حسن نے ضبہ بن محصن عنزی سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم پر ایسے امیر لگائے جائیں گے جن میں تم اچھائیاں بھی دیکھو

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا صَلَّوْا» أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ.

گے اور برائیاں بھی، جس نے (برے کاموں کو) ناپسند کیا، وہ بری ہو گیا، جس نے انکار کیا وہ بچ گیا، مگر جس نے پسند کیا اور پیچھے لگا (وہ بری ہوا نہ بچ سکا۔)" صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں، آپ نے فرمایا: "نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔" آپ ﷺ کا مقصد تھا جس نے دل سے ناپسند کیا اور دل سے برا جانا۔

[٤٨٠٢] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَّهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ ابْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ».

[4802] حماد بن زید نے کہا: ہمیں معلّیٰ بن زیاد اور ہشام نے حسن سے حدیث بیان کی، انھوں نے ضبہ بن محصن سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا، سابقہ حدیث کی طرح، البتہ اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: "جس نے انکار کیا، وہ بری ہو گیا اور جس نے ناپسند کیا، وہ بچ گیا۔"

[٤٨٠٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، إِلَّا قَوْلَهُ: «وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ» لَمْ يَذْكُرْهُ.

[4803] ابن مبارک نے ہشام سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے ضبہ بن محصن سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر اسی کے مانند بیان کیا، سوائے ان الفاظ کے: "جس نے پسند کیا اور پیچھے لگا" یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ)

(التحفة ٧٠)

باب: 17- اچھے اور برے حاکم

[٤٨٠٤] ٦٥-(١٨٥٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ رُّزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ:

[4804] یزید بن یزید بن جابر نے رُزیق بن حیان سے، انھوں نے مسلم بن قرظہ سے، انھوں نے حضرت عوف بن مالک ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھارے بہترین امام (خلیفہ) وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لیے

«خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ؟ فَقَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْ وُّلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ، فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ، وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِّنْ طَاعَتِهِ».

دعا کرو اور وہ تمھارے لیے دعا کریں اور تمھارے بدترین امام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔" عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا ہم ان کو تلوار کے زور سے پھینک (ہٹا) نہ دیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں اور جب تم اپنے حکمرانوں میں کوئی ایسی چیز دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اس کے عمل کو ناپسند کرو اور اس کی اطاعت سے دستکش نہ ہو۔"

[٤٨٠٥] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: أَخْبَرَنِي مَوْلٰى بَنِي فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَيْقُ بْنُ حَيَّانَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ ابْنَ قَرَظَةَ، ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ» قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ. أَلَا مَنْ وَّلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللهِ، فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَّعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ».

[4805] داود بن رُشید نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے بنوفزارہ کے آزاد کردہ غلام رزیق بن حیان نے خبر دی کہ انھوں نے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے چچا زاد مسلم بن قرظہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تمھارے بہترین امام (حکمران) وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لیے دعا کرو اور وہ تمھارے لیے دعا کریں۔ اور تمھارے بدترین امام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔" (حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے) کہا: صحابہ نے عرض کی: کیا ہم ایسے موقع پر ان کا ڈٹ کر مقابلہ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں، نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں، سن رکھو! جس پر کسی شخص کو حاکم بنایا گیا، پھر اس نے اس حاکم کو اللہ کی کسی معصیت میں مبتلا دیکھا تو وہ اللہ کی اس معصیت کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے ہرگز ہاتھ نہ کھینچے۔"

قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَقُلْتُ يَعْنِي لِرُزَيْقٍ، حِينَ حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ: آللهِ! يَا أَبَا الْمِقْدَامِ! لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا، أَوْ سَمِعْتَ هٰذَا، مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفًا يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: إِي. وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

ابن جابر نے کہا: میں نے رزیق سے، جب انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی، پوچھا: ابومقدام! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، واقعی انھوں نے یہ حدیث آپ کو بیان کی، یا آپ نے مسلم بن قرظہ سے سنی جبکہ وہ کہہ رہے تھے کہ انھوں نے عوف (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے سنی اور وہ یہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ کہا: تو وہ (رزیق) دو زانو بیٹھ گئے اور قبلے کی طرف منہ کر لیا اور کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! میں نے یہ حدیث مسلم بن قرظہ سے سنی، وہ کہہ رہے تھے: میں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

فائدہ: حکمران جب تک معاشرے میں اسلام کے بنیادی رکن نماز کو قائم رکھنے کا اہتمام کرتے رہیں، ان کی وہ ساری برائیاں اور مظالم نظر انداز کر دینے چاہئیں جن کی بنا پر لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اصل مقصود مسلمانوں کا اتحاد قائم رکھنا اور اس اتحاد کے ذریعے سے ان کے معاشرے کو دشمنوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

[٤٨٠٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: رُزَيْقٌ مَّوْلٰى بَنِي فَزَارَةَ.

[4806] اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جابر نے اسی سند سے خبر دی اور کہا: بنو فزارہ کے آزاد کردہ غلام رزیق۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم نے کہا: یہ حدیث معاویہ بن صالح نے بھی ربیعہ بن یزید سے روایت کی، انھوں نے مسلم بن قرظہ سے، انھوں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ، وَبَيَانِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) (التحفة ٧١)

باب: 18- جنگ سے پہلے امام (سالار) کا فوج سے بیعت لینا مستحب ہے اور درخت کے نیچے بیعت رضوان کا بیان

[٤٨٠٧] ٦٧-(١٨٥٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ: ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ، فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَهِيَ سَمُرَةٌ.

[4807] لیث نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو تھے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ وہ ببول (کیکر) کا درخت تھا۔

وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نَفِرَّ، وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس بات پر آپ سے بیعت کی کہ ہم فرار نہ ہوں گے اور ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر موت کی بیعت نہیں کی۔

[٤٨٠٨] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ، إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نَفِرَّ.

[4808] سفیان نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مر جانے پر بیعت نہیں کی، ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہ ہوں گے۔

[٤٨٠٩] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُسْأَلُ: كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: كُنَّا أَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً، فَبَايَعْنَاهُ، وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَهِيَ سَمُرَةٌ، فَبَايَعْنَاهُ، غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، اخْتَبَى تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ.

[4809] محمد بن حاتم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حجاج نے ابن جریج سے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے پوچھا گیا تھا کہ حدیبیہ کے دن آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ انھوں نے کہا: ہم چودہ سو تھے، ہم نے ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت کی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ تھام رکھا تھا، وہ ببول کا درخت تھا، ہم سب نے آپ سے بیعت کی سوائے جد بن قیس انصاری کے، (اس نے آپ سے بیعت نہیں کی) وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

فائدہ: جد بن قیس بنوسلمہ کا سردار تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی جگہ ایک پختہ مومن اور باصلاحیت شخص بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ کو بنوسلمہ کا سردار بنا دیا۔ لوگوں کو شک تھا کہ اس شخص میں نفاق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کر لی اور اچھی زندگی گزاری۔ واللّٰہ أعلم بالصواب.

[٤٨١٠] ٧٠-(...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ، مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُسْأَلُ: هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا، وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ، إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ.

[4810] مجھے ابراہیم بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مجالد کے آزاد کردہ غلام حجاج بن محمد اعور نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے سوال کیا گیا تھا: کیا نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی؟ انھوں نے کہا: نہیں، البتہ آپ نے وہاں نماز پڑھی تھی اور حدیبیہ کے درخت کے سوا آپ نے کسی اور درخت کے نیچے بیعت نہیں لی۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ.

ابن جریج نے کہا: انھیں ابوزبیر نے یہ بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما یہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ کے کنویں پر دعا کی تھی۔

فائدہ: اس دعا کے نتیجے میں اس کا پانی جوش سے اچھلنے لگا اور سب مسلمانوں کی ضرورت کے لیے کافی ہو گیا۔

[٤٨١١] ٧١-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ، قَالَ سَعِيدٌ وَّإِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ».

[4811] عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو تھے، نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''آج تم روئے زمین کے بہترین افراد ہو۔''

وَقَالَ جَابِرٌ: لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں دیکھ سکتا تو میں تم کو اس درخت کی جگہ دکھاتا۔

[٤٨١٢] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

[4812] عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں کی تعداد) کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ (پانی) ہمیں

اللهِ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَّكَفَانَا، كُنَّا أَلْفًا وَّخَمْسَمِائَةٍ.

کافی ہوتا لیکن ہم (تقریباً) ایک ہزار پانچ سو لوگ تھے۔

[٤٨١٣] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي الطَّحَّانَ، كِلَاهُمَا يَقُولُ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَّكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً.

[4813] حصین نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ (پانی) ہمیں کافی ہوتا لیکن ہم (تقریباً) پندرہ سو تھے۔

فائدہ: نوکر چاکر، موالی، خدام، گزرنے والے مسافر، آکر دیکھنے والے قریشیوں اور مقامی لوگوں سب کو ملا کر پانی پینے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار بنتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آنے والے لوگوں کی تعداد جو ضرورت پڑنے پر جنگ کرنے کے قابل تھے، چودہ سو تھی۔

[٤٨١٤] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ.

[4814] اعمش نے کہا: مجھے سالم بن ابی جعد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس دن آپ لوگ کتنے تھے؟ انھوں نے کہا: ایک ہزار چار سو۔ (یعنی بیعت کرنے والے۔)

[٤٨١٥] ٧٥-(١٨٥٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَّعْنِي ابْنَ مُرَّةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَّثَلَاثَمِائَةٍ، وَّكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ.

[4815] عبیداللہ کے والد معاذ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اصحاب شجرہ تیرہ سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ (انھوں نے یہ تعداد اندازے سے بتائی۔)

[٤٨١٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ

[4816] ابوداود اور نضر بن شمیل نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

فوائد ومسائل: ① حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کی تعداد بتائی جو براہِ راست مدینہ سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، انھوں نے اس میں ان لوگوں کو شامل نہیں کیا جنھیں رسول اللہ ﷺ نے "غیقہ" کی طرف مخالفین کی نقل وحرکت کا سراغ لگانے کے لیے روانہ کیا تھا۔ وہ اپنا کام کر کے اس قافلے سے آملے۔ دوسرے بھی کئی لوگ بعد میں مدینہ سے نکل کر یا گرد و نواح سے آکر اس قافلے سے آملے۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چودہ سو ہی تھی جیسا کہ بقیہ احادیث میں بیان ہوئی۔ ② حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلۂ اسلم سے تھا۔ انھوں نے بطور خاص اپنے قبیلے سے شامل ہونے والوں کی تعداد ذکر کی۔ یہ بات قبیلے کے ہر مرد کے لیے باعثِ افتخار تھی۔

[٤٨١٧] ٧٦-(١٨٥٨) **وَحَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ، وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِّنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَّأْسِهِ، وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً، قَالَ: لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ، وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَّا نَفِرَّ.

[4817] خالد (حذاء) نے حکم بن عبداللہ بن اعرج سے، انھوں نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے بیعت رضوان کے دن اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ نبی ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے اور میں نے اس درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو آپ کے سر انور سے اوپر اٹھا رکھا تھا، ہم اس وقت چودہ سو تھے۔ انھوں نے کہا: ہم نے (اس موقع پر) آپ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، ہم نے یہ بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

[٤٨١٨] (...) **وَحَدَّثَنَاهُ** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُّونُسَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4818] یونس نے اسی سند سے، یعنی حکم بن عبداللہ سے روایت کی۔

[٤٨١٩] ٧٧-(١٨٥٩) **وَحَدَّثَنَاهُ** حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ، فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا، فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

[4819] ابوعوانہ نے طارق سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی، کہا: میرے والد بھی ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انھوں نے کہا: جب ہم اگلے سال حج کے لیے گئے تو ہمیں اس کی جگہ نہیں ملی، اگر تم لوگوں کو وہ جگہ معلوم ہو گئی ہے تو تم لوگ زیادہ جاننے والے ہو۔

[٤٨٢٠] ٧٨-(...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ح: قَالَ: وَقَرَأْتُهُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

[4820] سفیان نے طارق بن عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بیعت رضوان کے سال وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر اگلے سال وہ لوگ اس درخت کو بھول چکے تھے۔

[٤٨٢١] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ، فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

[4821] قتادہ نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے وہ درخت دیکھا تھا، پھر میں اس کے بعد وہاں گیا تو میں اس درخت کو نہ پہچان سکا۔

[٤٨٢٢] ٨٠-(١٨٦٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ.

[4822] حاتم بن اسماعیل نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے مولیٰ یزید بن عبید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حدیبیہ کے دن تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے کہا: موت پر۔

[٤٨٢٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ.

[4823] حماد بن مسعدہ نے کہا: ہمیں یزید نے سلمہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

فائدہ: حضرت جابر اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہما کی احادیث گزر چکی ہیں کہ بیعت رضوان، موت کی بیعت نہ تھی، فرار نہ ہونے کی بیعت تھی۔ اور صحابہ سے بھی یہ منقول ہے۔ یہاں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ صحابہ نے موت پر بیعت کی۔ یہ صرف تعبیر کا اختلاف ہے۔ بیعت کے الفاظ میں موت کا ذکر نہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایت میں یہی کہا گیا ہے، البتہ یہ الفاظ تھے کہ ہم کسی صورت فرار اختیار نہ کریں گے۔ انجام کے اعتبار سے اس پر غور کیا جائے تو یہی مطلب ہے کہ آخری وقت تک ڈٹے رہیں گے، اگر فتح نہ ہوئی تو ڈٹے رہنے کا انجام موت ہے۔ جنھوں نے موت پر بیعت کا اثبات کیا ہے انھوں نے مآل یا

انجام کے پیش نظر اسے موت پر بیعت سے تعبیر کیا ہے۔ اس بیعت میں دیگر باتیں بھی تھیں جن کا ذکر مختلف احادیث میں ہوا ہے۔

[٤٨٢٤] ٨١-(١٨٦١) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: هٰذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ، فَقَالَ: عَلٰى مَاذَا! قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. قَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[4824] عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ان کے پاس کوئی شخص آیا اور کہنے لگا: ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں؟ پوچھا: کس چیز پر؟ کہا: موت پر۔ کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی شخص کے ساتھ اس بات پر بیعت نہیں کروں گا۔

فائدہ: ابن حنظلہ سے مراد عبداللہ بن حنظلہ انصاری ہیں۔ انھوں نے یزید کے ساتھ اپنی بیعت منسوخ کر کے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت کی تھی اور انھی کی طرف سے دوسرے لوگوں سے بیعت لینے کے لیے ان کا تقرر ہوا تھا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ) (التحفة ٧٢)

باب: 19- مہاجر کے لیے پھر سے اپنے وطن میں جا بسنے کی ممانعت

[٤٨٢٥] ٨٢-(١٨٦٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! ارْتَدَدْتَّ عَلٰى عَقِبَيْكَ؟ تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ رَّسُولُ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

[4825] یزید بن ابی عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ حجاج کے پاس گئے، اس نے کہا: ابن اکوع! کیا آپ واپس پچھلی روش پر لوٹ گئے ہیں، بادیہ میں رہنے لگے ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں (پچھلی روش پر نہیں لوٹا) لیکن مجھے رسول اللہ ﷺ نے بادیہ میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ، وَبَيَانِ مَعْنٰى: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ») (التحفة ٧٣)

باب: 20- فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور خیر پر بیعت، اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہ ہونے کا مفہوم

[٤٨٢٦] ٨٣-(١٨٦٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا

[4826] اسماعیل بن زکریا نے عاصم احول سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت مجاشع بن

عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ».

مسعود سلمی رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت کی بیعت کرنے والوں کا وقت گزر گیا، البتہ اسلام، جہاد اور خیر پر بیعت (جائز) ہے۔''

[٤٨٢٧] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: جِئْتُ بِأَخِي، أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ. قَالَ: «قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا» قُلْتُ: فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: «عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ».

[4827] علی بن مسہر نے عاصم سے، انھوں نے ابوعثمان سے روایت کی، کہا: مجھے مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہا: میں اپنے بھائی ابو معبد کے ساتھ فتح (مکہ) کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس سے ہجرت پر بیعت لے لیجیے، آپ نے فرمایا: ''ہجرت والوں کے ساتھ ہجرت (کا مرحلہ) گزر گیا۔'' میں نے عرض کی: پھر آپ کس بات پر اس سے بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام، جہاد اور خیر پر۔''

قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ، فَقَالَ: صَدَقَ.

ابوعثمان نے کہا: میری حضرت ابومعبد رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ کی حدیث سنائی، انھوں نے کہا: اس نے سچ کہا ہے۔

[٤٨٢٨] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: فَلَقِيتُ أَخَاهُ، فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ: أَبَا مَعْبَدٍ.

[4828] محمد بن فضیل نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ کے بھائی سے ملا، انھوں نے کہا: اس نے سچ کہا، ابومعبد رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٨٢٩] ٨٥-(١٣٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا». [راجع: ٣٣٠٢]

[4829] جریر نے منصور سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: فتح کے دن جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکلو۔''

[٤٨٣٠] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَّعْنِي ابْنَ مُهَلْهِلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، كُلُّهُمْ عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4830] سفیان، مفضل بن مُہلْہِل اور اسرائیل، سب نے منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٨٣١] ٨٦-(١٨٦٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا».

[4831] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکلو۔''

فائدہ: ہجرت، اللہ کے لیے مستقل طور پر اپنا گھر چھوڑنے اور مسلمانوں کے ساتھ جا بسنے کا نام ہے۔ فتح مکہ کے بعد سارے عرب میں اسلام کا پھیل جانا یقینی ہو گیا۔ اس وقت ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی، البتہ جہاد کے لیے گھر چھوڑنے کی ضرورت باقی رہی۔ دین کے دوسرے کاموں کے لیے گھر چھوڑنا ضروری ہو جائے تو اس کی نیت بھی رکھنی ضروری ہے، مثلاً: طلب علم، حج، سفارت کاری، اور اگر کوئی دارالکفر کا رہنے والا مسلمان ہو گیا ہے تو گھر چھوڑ کر مسلمانوں کے ساتھ بسنے کی ضرورت ہمیشہ موجود رہ سکتی ہے۔ اس کی نیت ہونی چاہیے۔

[٤٨٣٢] ٨٧-(١٨٦٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: «وَيْحَكَ! إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ

[4832] ولید بن مسلم نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن شہاب زہری نے حدیث سنائی، کہا: مجھے عطاء بن یزید لیثی نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ان سب کو حدیث سنائی، کہا: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! ہجرت کا معاملہ تو بہت مشکل ہے، کیا تمھارے پاس

لَّكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا».

کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''کیا تم ان کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''پانیوں (چشموں، دریاؤں، سمندروں وغیرہ) کے پار (رہتے ہوئے) عمل کرتے رہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے کسی عمل کو ہرگز رائگاں نہیں کرے گا۔''

[٤٨٣٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا» وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ: «فَهَلْ تَحْتَلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ.

[4833] محمد بن یوسف نے اوزاعی سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی مگر انھوں نے کہا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے عمل میں سے کسی چیز کو ضائع نہیں کرے گا'' اور یہ اضافہ کیا، آپ نے فرمایا: ''جس دن اونٹنیاں پانی پینے کے لیے (گھاٹ یا چشمے پر) آتی ہیں تو کیا تم (ضرورت مندوں، مسکینوں، مسافروں کو پلانے کے لیے) ان کا دودھ دوہتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔

فائدہ: آپ ﷺ نے پوچھنے والے کے دور دراز کے وطن کی مناسبت سے الفاظ استعمال کرتے ہوئے جواب دیا۔ بحار کے معنی پانی کے بھی ہیں اور انسانی بستیوں کے بھی۔ ان الفاظ کے مفہوم میں جامعیت ہے، آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جہاں ہو، اپنی آبادیوں میں، چاہے وہ دریاؤں اور سمندروں کے پار بھی ہوں، نیک عمل کرتے رہو، اللہ ان میں سے کسی عمل کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ ہجرت کا اصل مقصود بھی یہی تھا کہ کفار کی طرف سے ڈالی گئی رکاوٹوں کے بغیر آزادی سے دین پر عمل کیا جا سکے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ) (التحفة ٧٤)

باب: 21- عورتوں کی بیعت کا طریقہ

[٤٨٣٤] ٨٨-(١٨٦٦) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ الْمُؤْمِنَاتُ، إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ﴾ [الممتحنة: ١٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[4834] یونس بن یزید نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: مسلمان عورتیں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو اللہ کے اس فرمان کے مطابق ان کا امتحان لیا جاتا: ''اے نبی! جب آپ کے پاس مسلمان عورتیں آئیں، آپ سے اس پر بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گی، نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی'' آیت کے آخر تک۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ، فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مومن عورتوں میں سے جو عورت ان باتوں کا اقرار کر لیتی، وہ امتحان کے ذریعے سے اقرار کرتی (مثلاً: ان سے سوال کیا جاتا: کیا تم شرک نہیں کرو گی؟ تو اگر وہ کہتیں: نہیں کریں گی، تو یہی ان کا اقرار ہوتا، آیت کے آخری حصے تک اسی طرح امتحان اور اقرار ہوتا۔)

وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِنْطَلِقْنَ، فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ» وَلَا، وَاللهِ! مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ.

اور جب وہ ان باتوں کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے: ''جاؤ، میں تم سے بیعت کر چکا ہوں۔'' اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا بلکہ نبی ﷺ ان کے ساتھ بات کر کے بیعت کرتے تھے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللهِ! مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ، إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالٰى، وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ، وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتُكُنَّ»، كَلَامًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان باتوں کے علاوہ کسی چیز کا عہد نہیں لیا جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی کبھی کسی عورت کی ہتھیلی سے مَس نہیں ہوئی، آپ جب ان سے بیعت لیتے تو زبانی فرما دیتے: ''میں نے تم سے بیعت لے لی۔''

[٤٨٣٥] ٨٩-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ. قَالَتْ: مَا مَسَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ، إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا، فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ، قَالَ: «اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ».

[4835] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں عورتوں کی بیعت کے متعلق بتایا، کہا: نبی ﷺ نے کبھی کسی عورت کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ آپ ان سے (زبانی) عہد لیتے تھے اور جب وہ عہد کر لیتیں تو آپ فرماتے: ''جاؤ، میں نے تم سے بیعت لے لی۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ) (التحفة ٧٥)

باب: 22- استطاعت کے مطابق حکم سننے اور ماننے کی بیعت

[٤٨٣٦] ٩٠-(١٨٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَيُّوبَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ. يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُ».

[4836] عبداللہ بن دینار نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم سننے اور اطاعت کرنے پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرتے تھے اور آپ ہم سے فرماتے تھے: "(کہو:) جس کی مجھے استطاعت ہوگی۔"

(المعجم ٢٣) - (بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ)

(التحفة ٧٦)

باب:23- سن بلوغ کا بیان

[٤٨٣٧] ٩١-(١٨٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي، وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي.

[4837] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ نے جنگ (کے معاملے) میں میرا معاینہ فرمایا، اس وقت میری عمر چودہ سال تھی، آپ نے مجھے (جنگ میں شمولیت کی) اجازت نہیں دی اور غزوۂ خندق کے دن میرا معاینہ فرمایا جبکہ میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

قَالَ نَافِعٌ: فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ، فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَّفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَّمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ.

نافع نے کہا: جس زمانے میں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ تھے میں نے ان کے پاس جا کر یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا: یہ صغیر (نابالغ) اور کبیر (بالغ) کے درمیان حد (فاصل) ہے، پھر انھوں نے اپنے عاملوں کو لکھ بھیجا کہ جو شخص پندرہ سال کا ہو اس کا (پورا) حصہ مقرر کریں اور جو اس سے کم کا ہو اس کو بچوں میں شمار کریں۔ (اس کے مطابق وظیفہ دیں۔)

[٤٨٣٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

[4838] عبداللہ بن ادریس، عبدالرحیم بن سلیمان اور عبدالوہاب ثقفی سب نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر ان کی حدیث میں ہے: "اور جب میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ: وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي.

چودہ سال کا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کم سن قرار دیا۔"

(المعجم ٢٤) - (بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلٰى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ) (التحفة ٧٧)

باب: 24- کفار کے ہاتھ لگنے کا ڈر ہو تو قرآن مجید کو ساتھ لے کر کفار کی سرزمین میں جانے کی ممانعت

[٤٨٣٩] ٩٢-(١٨٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

[4839] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے ملک میں قرآن مجید کو ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔

[٤٨٤٠] ٩٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ.

[4840] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ اس خوف کی بنا پر کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے گا، دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید کو ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے۔

[٤٨٤١] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ، فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ».

[4841] حماد نے ایوب سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو، کیونکہ مجھے اس بات پر اطمینان نہیں کہ وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے گا۔"

قَالَ أَيُّوبُ: فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ.

ایوب نے کہا: قرآن مجید دشمن کے ہاتھ لگ گیا تو وہ قرآن مجید کے ذریعے سے (اسے آڑ بنا کر) تمھارے ساتھ مقابلہ کرے گا۔

فائدہ: بعض شارحین نے دشمن کے مقابلہ کرنے کا یہ مفہوم لیا ہے کہ قرآن مجید پڑھ کر، اس کے بعض حصوں، خصوصاً

متشابہات کو سیاق وسباق سے الگ کر کے تمھارے ساتھ بحث کریں گے اور تمھارے عوام کو شبہات میں مبتلا کر کے انھیں کمزور کریں گے۔ یہ دونوں باتیں اپنی جگہ درست ثابت ہوئی ہیں۔ دشمن تشکیک پیدا کرنے کے علاوہ قرآن مجید کی بے حرمتی بھی کرتے ہیں اور اس سے بے حد و بے شمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کو احتیاط کا حکم تھا، لیکن جو ہوا ہے، ایسا ہو جانا بھی مقدر تھا۔ اب اس کے ازالے کے لیے اللہ کی مدد حاصل کرنی چاہیے۔ اس کے دین پر پوری طرح عمل کر کے اپنی قوت میں اتنا اضافہ کرنا چاہیے کہ کفار قرآن مجید، ناموس رسالت اور شعائر اسلامی کے احترام پر مجبور ہو جائیں۔

[٤٨٤٢] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[4842] اسماعیل بن علیہ، سفیان اور ثقفی سب نے ایوب سے حدیث بیان کی، ایوب اور ضحاک بن عثمان نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ: «فَإِنِّي أَخَافُ»، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ: «مَخَافَةَ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ».

ابن علیہ اور ثقفی کی حدیث میں ہے: "مجھے خوف ہے" اور سفیان اور ضحاک بن عثمان کی حدیث میں ہے: "اس خوف سے کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔"

(المعجم ٢٥) - (بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا) (التحفة ٧٨)

باب: 25- گھڑ سواری میں مقابلہ اور گھوڑوں کو دبلا کر کے جفاکش بنانا

[٤٨٤٣] ٩٥-(١٨٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ، مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا.

[4843] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے گھوڑوں کی حفیاء کے مقام سے مسابقت (دوڑ) کروائی جنھیں (عربی طریقے سے) فالتو چربی زائل کر کے سبک اندام بنایا گیا تھا۔ ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع تک تھی اور جن کو سبک اندام نہ بنایا گیا تھا ان کی دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زُریق تک کرائی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان میں شامل تھے جنھوں نے گھوڑے دوڑائے۔

فوائد: ① حفیاء زیریں طرف سے مدینہ منورہ سے چھ یا سات میل کے فاصلے پر ایک مقام کا نام ہے۔ ② گھوڑوں کی تضمیر

(دبلا کر کے سُبک اَندام بنانے) کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے ان کو خوب کھلایا جاتا، پھر بتدریج خوراک گھٹائی جاتی، اندر باندھا جاتا، ان کے جسم پر کپڑے وغیرہ ڈالے جاتے اور اس طرح پسینے کے ذریعے سے ان کی چربی پگھلا کر انھیں جفاکش اور تیز رفتار بنایا جاتا تھا۔

[٤٨٤٤] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ وَّزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ، مِنْ رِّوَايَةِ حَمَّادٍ وَّابْنِ عُلَيَّةَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَجِئْتُ سَابِقًا، فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ.

[4844] یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح اور قتیبہ بن سعید نے لیث بن سعد سے حدیث بیان کی۔ خلف بن ہشام، ابوربیع اور ابوکامل نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے حدیث بیان کی۔ زہیر نے کہا: ہمیں اسماعیل نے ایوب سے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ اور یحییٰ قطان سب نے عبیداللہ سے روایت کی۔ علی بن حجر، احمد بن عبدہ اور ابن ابی عمر نے مجھے حدیث سنائی، سب نے کہا: ہمیں سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے حدیث سنائی۔ ابن جریج نے کہا: مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ ابن وہب نے کہا: مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی۔ ان سب (لیث بن سعد، ایوب، عبیداللہ، اسماعیل بن امیہ، موسیٰ بن عقبہ اور اسامہ بن زید) نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی نافع سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی روایت کی، حماد اور ابن علیہ کی ایوب سے روایت میں یہ اضافہ کیا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں اول آیا اور گھوڑا مجھ سمیت مسجد (بنوزُریق) سے آگے نکل گیا۔ (جہاں پہنچنا تھا، تیز رفتاری کی بنا پر اس جگہ سے آگے نکل گیا۔)

(المعجم ٢٦) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْرَ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا) (التحفة ٧٩)

باب: 26- گھوڑوں کی فضیلت اور یہ کہ بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں سے بندھی ہوئی ہے

[٤٨٤٥] ٩٦-(١٨٧١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[4845] مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے برکت (رکھ دی گئی) ہے۔''

[٤٨٤٦] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ.

[4846] لیث بن سعد، عبیداللہ اور اسامہ، ان سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی حدیث کے مطابق روایت کی جو مالک نے نافع سے روایت کی۔

[٤٨٤٧] ٩٧-(١٨٧٢) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ، جَمِيعًا عَنْ يَّزِيدَ. قَالَ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ».

[4847] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں یونس بن عبید نے عمرو بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی انگلی سے ایک گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو بل دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''قیامت تک کے لیے خیر (و برکت) گھوڑوں کی پیشانی سے باندھ دی گئی ہے (یعنی) اجر (بھی) اور غنیمت (بھی۔)''

[٤٨٤٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4848] اسماعیل بن ابراہیم اور سفیان دونوں نے یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٨٤٩] ٩٨-(١٨٧٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ».

[4849] زکریا نے عامر (بن شراحیل شعبی) سے، انھوں نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک کے لیے خیر (اور برکت) وابستہ کر دی گئی ہے، یعنی اجر اور غنیمت۔''

[٤٨٥٠] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَّابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ» قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: «الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[4850] ابن فضیل اور ابن ادریس نے حصین سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر (اور برکت) گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کے ساتھ گندھی ہوئی ہے۔'' آپ سے پوچھا گیا: اللہ کے رسول! یہ کس طرح ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قیامت تک (گھوڑوں میں) اجر بھی ہے اور غنیمت بھی۔''

[٤٨٥١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ.

[4851] جریر نے حصین سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، البتہ جریر نے (عروہ بارقی کے بجائے) عروہ بن جعد (نسب کے ساتھ) کہا۔

[٤٨٥٢] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، جَمِيعًا عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ: «الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ». وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ. سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ.

[4852] ابو احوص اور سفیان نے شبیب بن غرقدہ سے، انھوں نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، اس میں ''اجر اور غنیمت'' کا ذکر نہیں کیا اور سفیان کی حدیث (کی سند) میں ہے: انھوں نے عروہ بارقی سے سنا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[٤٨٥٣] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ

[4853] عیزار بن حریث نے عروہ بن جعد (بارقی) رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی روایت بیان کی اور

بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا ، وَلَمْ يَذْكُرِ : «الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ» .

''اجر اور غنیمت'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٨٥٤] ١٠٠-(١٨٧٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ» .

[4854] عبیداللہ کے والد معاذ اور یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے، انھوں نے ابو تیاح سے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔''

[٤٨٥٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، بِمِثْلِهِ .

[4855] خالد بن حارث اور محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے ابو تیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ) (التحفة ٨٠)

باب:27- گھوڑوں میں جو صفات ناپسند کی جاتی ہیں

[٤٨٥٦] ١٠١-(١٨٧٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا ، وَقَالَ الْآخَرُونَ : حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ .

[4856] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے سلم بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ گھوڑوں میں شِکال کو ناپسند فرماتے تھے۔ (شِکال کا مفہوم اگلی حدیث میں بیان ہوا ہے۔)

[٤٨٥٧] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَالشِّكَالُ أَنْ يَّكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَّفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى، أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى.

[4857] عبداللہ بن نمیر اور عبدالرزاق نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔ اور عبدالرزاق کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: شکال یہ ہے کہ گھوڑے کے داہنے پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو (الٹی طرف کے آگے اور پیچھے دو قدم سفید ہوں۔)

[٤٨٥٨] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ، وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ.

[4858] محمد بن جعفر اور وہب بن جریر نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن یزید نخعی سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح وکیع کی حدیث ہے۔ اور وہب کی روایت میں (سند اس طرح) ہے: انھوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کی لیکن نخعی کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللهِ) (التحفة ، الجهاد ١)

باب: 28- جہاد اور اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت

[٤٨٥٩] ١٠٣-(١٨٧٦) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانًا بِي، وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي، فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَّا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ

[4859] جریر نے عمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے خود (ایسے شخص کی) ضمانت دی ہے کہ جو شخص اس کے راستے میں نکلا، میرے راستے میں جہاد، میرے ساتھ ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا اور کسی چیز نے اسے گھر سے نہیں نکالا، اس کی مجھ پر ضمانت ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا، یا پھر اسے اس کی اسی قیام گاہ میں واپس لے آؤں

غَنِيمَةٍ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ، لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَّرِيحُهُ مِسْكٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ أَبَدًا، وَّلٰكِنْ لَّا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً، وَّيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَّتَخَلَّفُوا عَنِّي. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُّ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ».

گا جس سے وہ (میری خاطر) نکلا تھا، جو اجر اور غنیمت اس نے حاصل کی وہ بھی اسے حاصل ہو گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو زخم بھی اللہ کی راہ میں لگایا جاتا ہے (تو زخم کھانے والا) قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا جس حالت میں اس کو زخم لگا تھا، اس (زخم) کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی بھی لشکر سے مختلف رویہ اپناتے ہوئے (گھر میں) نہ بیٹھتا، لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں ہوتی کہ میں سب مسلمانوں کو سواریاں مہیا کر سکوں اور نہ ہی ان (سب) کے پاس اتنی وسعت ہوتی ہے اور یہ بات ان کو بہت شاق گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر جہاد کروں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔''

[٤٨٦٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4860] ابن فضیل نے عمارہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٤٨٦١] ١٠٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ، بِأَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يُرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ».

[4861] مغیرہ بن عبدالرحمٰن حزامی نے ابوزناد سے خبر دی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اسے اپنے گھر سے اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق کے علاوہ اور کسی چیز نے نہیں نکالا تو اللہ اس کے لیے اس بات کا کفیل بنا ہے کہ (شہید ہو گیا تو) اسے جنت میں داخل کرے گا یا پھر اس غنیمت اور اجر سمیت جو اسے ملا، اس کے اسی ٹھکانے میں اس کو واپس لے

جائے گا جہاں سے وہ (جہاد کے لیے) نکلا تھا۔"

[٤٨٦٢] ١٠٥-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ، اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ».

[4862] عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: "کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہیں کیا گیا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کسے زخمی کیا گیا مگر وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخم سے خون اُمڈ رہا ہوگا، رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی۔"

[٤٨٦٣] ١٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا، اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ». وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلٰكِنْ لَّا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي، وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَّقْعُدُوا بَعْدِي».

[4863] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر زخم جو مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگایا جاتا ہے، قیامت کے دن پھر اسی طرح اپنی اسی حالت میں ہوگا جس طرح زخم لگتے وقت تھا، اس سے خون ٹپک رہا ہوگا، اس کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر یہ (ڈر) نہ ہوتا کہ میں مسلمانوں کو مشقت میں ڈالوں گا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ بیٹھا رہتا، لیکن میں اتنی وسعت نہیں پاتا کہ میں ان (مسلمانوں) کو سواریاں مہیا کروں، نہ ان کے پاس اتنی وسعت ہے کہ وہ سواریاں مہیا کر کے میرے پیچھے آئیں، ان کے دل اس پر (بھی) راضی نہیں ہوتے کہ وہ میرے پیچھے گھروں میں بیٹھ رہیں۔"

[٤٨٦٤] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[4864] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ» بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ أُحْيٰى» بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں مسلمانوں کو مشقت میں مبتلا کروں گا تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔'' ان کی حدیث کے مانند۔ اور اسی سند کے ساتھ (اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوزرعہ کی روایت کردہ حدیث کے مطابق۔

فائدہ: سچے مومن اس بات پر بہت رنجیدہ ہوتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد پر جائیں اور وہ پیچھے رہ جائیں۔ قرآن مجید نے بھی اس کی گواہی دی ہے: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ ''اور نہ ان لوگوں پر (کوئی گناہ ہے) کہ جب بھی وہ آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ انھیں سواری دیں تو آپ نے کہا: میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر تمھیں سوار کروں تو وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہ رہی تھیں، اس غم سے کہ وہ نہیں پاتے جو خرچ کریں۔'' (التوبة 92:9)

[٤٨٦٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَّا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ» نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[4865] یحییٰ بن سعید نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ (خدشہ) نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشکل میں ڈالوں گا تو مجھے یہ پسند تھا کہ میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں۔'' ان سب کی حدیث کے مانند۔

[٤٨٦٦] ١٠٧-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ» إِلَى قَوْلِهِ: «مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى».

[4866] سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا، اللہ اس کے لیے اس بات کی ضمانت دیتا ہے'' سے لے کر ''میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا'' تک۔

(المعجم ۲۹) - (بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى) (التحفة ۲)

باب: 29- اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے کی فضیلت

[٤٨٦٧] ١٠٨-(١٨٧٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ، لَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ، يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا، وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، إِلَّا الشَّهِيدُ، فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا، لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ».

[4867] ابوخالد احمر نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ اور حُمید سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: "کوئی بھی ذی روح جو فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے بھلائی موجود ہو، یہ بات پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں واپس جائے یا دنیا اور جو کچھ بھی دنیا میں ہے، اس کو مل جائے، سوائے شہید کے، صرف وہ شہادت کی جو فضیلت دیکھتا ہے اس کی وجہ سے اس بات کی تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور اللہ کی راہ میں (دوبارہ) شہید کیا جائے۔"

[٤٨٦٨] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَأَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، غَيْرُ الشَّهِيدِ، فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ».

[4868] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: "جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ دنیا میں واپس جائے، یا زمین پر موجود کوئی چیز اس کی ہو جائے، سوائے شہید کے، وہ (اپنی) جو عزت افزائی دیکھتا ہے اس کی بنا پر یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دس بار واپس جائے اور قتل کیا جائے۔"

[٤٨٦٩] ١١٠-(١٨٧٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: «لَا تَسْتَطِيعُوهُ» قَالَ: فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ

[4869] خالد بن عبداللہ واسطی نے سہیل بن ابی صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے برابر کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: صحابہ نے دو یا تین بار

يَقُولُ: «لَا تَسْتَطِيعُوهُ». وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ، لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلَاةٍ، حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى».

سوال دہرایا، آپ نے ہر بار فرمایا: ''تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔'' تیسری بار فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو روزہ دار ہو، اللہ کے سامنے اس کی آیات کے ساتھ زاری کر رہا ہو، وہ اس وقت تک نہ روزے میں وقفہ آنے دے، نہ نماز میں یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آجائے۔''

[٤٨٧٠] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4870] ابوعوانہ، جریر اور ابومعاویہ سب نے اسی سند کے ساتھ سہیل سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٨٧١] ١١١-(١٨٧٩) حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَّا أُبَالِي أَنْ لَّا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ، وَقَالَ آخَرُ: مَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَقَالَ آخَرُ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ، فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ: لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَلٰكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ ٱلْحَآجِّ وَعِمَارَةَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ كَمَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ﴾ [التوبة: ١٩] الْآيَةَ إِلٰى آخِرِهَا.

[4871] ابوتوبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ بن سلام نے زید بن سلام سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلام سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف حاجیوں کو پانی پلاؤں اور اس کے سوا کوئی دوسرا عمل نہ کروں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔ دوسرے نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف مسجد حرام کو آباد کروں اور اس کے سوا اور کوئی دوسرا عمل نہ کروں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔ تیسرے نے کہا: جو تم سب نے کہا اس سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس آواز اونچی نہ کرو۔ (پھر بتایا کہ) وہ جمعے کا دن تھا۔ لیکن (جمعے سے پہلے گفتگو کرنے کے بجائے) جب میں نے جمعہ پڑھ لیا تو حاضر خدمت ہوں گا اور جس کے بارے میں تم جھگڑ رہے ہو اس کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھوں گا، تو (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ

آیت اتاری (ہوئی) تھی (جو آپ نے سنائی): ''کیا تم حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا اس شخص کے (عمل) جیسا سمجھتے ہو جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لایا (اور اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا؟)'' آیت کے آخر تک۔

فائدہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے اپنے سامنے پیش آنے والا یہ واقعہ بیان کیا۔ ان لوگوں نے اسلام اور اس کے بعد اپنی پسند کے ایک ایک عمل پر اکتفا کرنے کی بات کی۔ آیت مبارکہ میں ایمان جو اسلام سے بلند تر درجہ ہے اور اس کے بعد جہاد کو افضل ترین عمل قرار دیا۔ ارکانِ اسلام کی تکمیل کے بعد ہی جہاد ہوتا ہے۔ ان کے بعد ایمان کے درجے پر فائز ہو جانا اور جہاد کرنا افضل ترین عمل ہے۔

[٤٨٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي تَوْبَةَ.

[4872] یحییٰ بن حسان نے کہا: ہمیں معاویہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زید نے خبر دی کہ انھوں نے ابوسلام سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بیٹھا تھا، جس طرح ابوتوبہ کی حدیث ہے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ) (التحفة ٣)

باب: 30- صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں سفر کرنے کی فضیلت

[٤٨٧٣] ١١٢-(١٨٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[4873] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کو یا شام کو ایک بار اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔''

فائدہ: یعنی اگر دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اسے مل جائے وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو اس کے اجر و ثواب سے جہاد کے لیے صبح یا شام کے ایک سفر کا اجر زیادہ ہے۔

[٤٨٧٤] ١١٣-(١٨٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

[4874] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے اور انھوں

أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالْغَدْوَةَ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں بندہ صبح کے وقت جو ایک سفر کرتا ہے (جس وقت سفر کرنا آسان بھی ہوتا ہے) تو وہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔''

[٤٨٧٥] ١١٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[4875] سفیان نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت کا ایک سفر یا شام کے وقت کا ایک سفر، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔''

[٤٨٧٦] ١١٤م-(١٨٨٢) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ذَكْوَانَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أُمَّتِي» وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: «وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ غَدْوَةٌ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[4876] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میری امت میں ایسے لوگ نہ ہوتے۔'' (جو جہاد پر جانے کے لیے انتہائی ضروری سامان مہیا نہیں کر سکتے اور نہ میں ان کے لیے مہیا کر سکتا ہوں) پھر آپ نے گفتگو فرمائی، اس میں آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح کا ایک سفر کرنا یا شام کا ایک سفر کرنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔''

فائدہ: دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کچھ خرچ کر کے بھی اتنا اجر نہیں مل سکتا جتنا ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں جہاد یا سرحدوں کے تحفظ کے لیے گزار کر حاصل ہوتا ہے۔

[٤٨٧٧] ١١٥-(١٨٨٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَّإِسْحٰقَ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - الْمُقْرِىءُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ

[4877] عبداللہ بن یزید مقری نے سعید بن ابی ایوب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے شرحبیل بن شریک معافری نے ابوعبدالرحمن حبلی سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک بار صبح کو یا شام کو نکلنا (یا پہرہ دینا) ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔''

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ».

[٤٨٧٨] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

[4878] عبداللہ بن مبارک نے روایت کی، کہا: ہمیں سعید بن ابی ایوب اور حیوہ بن شریح نے بتایا، دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: مجھے شرحبیل بن شریک نے ابوعبدالرحمن حبلی سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بالکل پچھلی روایت کے مانند۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ) (التحفة ٤)

باب: 31- اللہ تعالیٰ نے جنت میں مجاہد کے لیے کیا درجات تیار فرمائے ہیں

[٤٨٧٩] ١١٦-(١٨٨٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَّنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ» فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَفَعَلَ. ثُمَّ قَالَ: «وَأُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ» قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4879] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر (دل کی گہرائیوں) سے راضی ہوگیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات اچھی لگی تو کہنے لگے: اللہ کے رسول! یہی بات میرے سامنے دوبارہ ارشاد فرمائیں، آپ نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد فرمایا: ''ایک بات اور بھی ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے رفعت بخشی جاتی ہے اور ہر دو درجوں میں زمین اور آسمان جتنا فاصلہ ہے۔'' کہا: (میں نے عرض کی) اللہ کے رسول! وہ (بات) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

(المعجم ٣٢) - (بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ، إِلَّا الدَّيْنَ) (التحفة ٥)

باب: 32- جو شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو، قرض کے سوا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں

[٤٨٨٠] ١١٧-(١٨٨٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ: «أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْإِيمَانَ بِاللهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ. إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ. وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدَّيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ لِي ذٰلِكَ».

[4880] لیث نے سعید بن ابی سعید (مقبری) سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے انھیں (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو) نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ صحابہ کرام میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور انھیں بتایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا (باقی) تمام اعمال سے افضل ہے۔'' ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ کیا فرماتے ہیں؟ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہ مجھ سے دور ہٹا دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''ہاں، اگر تم اللہ کی راہ میں اس حالت میں شہید کر دیے جاؤ کہ تم صبر کرنے والے (ڈٹے ہوئے) ہو، صرف اللہ کی رضا چاہتے ہو، آگے بڑھ رہے ہو، پیٹھ پھیر کر نہ بھاگ رہے ہو۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کس طرح کہا تھا؟'' اس نے عرض کی (میں نے اس طرح کہا تھا): آپ کیا فرماتے ہیں؟ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہٹا دیے جائیں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''ہاں، اگر تم اس حالت میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاؤ کہ صبر کرنے والے (ڈٹے ہوئے) ہو، صرف اللہ کی رضا چاہتے ہو، آگے بڑھ رہے ہو، پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہیں، (تو سارے گناہ مٹا دیے جائیں گے) سوائے قرض کے۔ جبریل علیہ السلام نے (ابھی آ کر) مجھ سے یہ کہا ہے۔''

[٤٨٨١] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[4881] یحییٰ بن سعید نے سعید بن ابی سعید مقبری سے،

شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ.

انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں۔ (آگے) لیث کی حدیث کے ہم معنیٰ (حدیث بیان کی۔)

[٤٨٨٢] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي، بِمَعْنٰى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ.

[4882] عمرو بن دینار اور محمد بن عجلان نے محمد بن قیس سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، ان (عمرو اور ابن عجلان) میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ منبر پر تھے، اس نے کہا: آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی تلوار سے وار کروں؟ (کافر کو قتل کروں، پھر شہید کر دیا جاؤں، آگے) مقبری کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی۔)

[٤٨٨٣] ١١٩-(١٨٨٦) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ، إِلَّا الدَّيْنَ».

[4883] مفضل بن فضالہ نے عباس قتبانی کے بیٹے عیاش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن یزید ابوعبدالرحمٰن حبلی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، سوائے قرض کے۔''

[٤٨٨٤] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِىءُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ،

[4884] سعید بن ابی ایوب نے کہا: مجھے عیاش بن عباس قتبانی نے ابوعبدالرحمٰن حبلی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں قتل کیے جانے سے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ، إِلَّا الدَّيْنَ».

قرض کے سوا باقی تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔"

(المعجم ٣٣) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) (التحفة ٦)

باب: 33- شہداء کی ارواح جنت میں ہوتی ہیں اور وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں، انھیں رزق دیا جاتا ہے

[٤٨٨٥] ١٢١-(١٨٨٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّعِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللهِ [هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ] عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ [آل عمران: ١٦٩] قَالَ: أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَّهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ نَّشْتَهِي؟ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُّسْأَلُوا، قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا

[4885] مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی: "جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھو، وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں، ان کو رزق دیا جاتا ہے۔" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بھی اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا، آپ نے فرمایا: "ان کی روحیں سبز پرندوں کے اندر رہتی ہیں، ان کے لیے عرش الٰہی کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں، وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں کھاتی پیتی ہیں، پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں، ان کے رب نے اوپر سے ان کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: کیا تمھیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہم (اور) کیا خواہش کریں، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے اور کھاتے پیتے ہیں۔ اللہ نے تین بار ایسا کیا (جھانک کر دیکھا اور پوچھا۔) جب انھوں نے دیکھا کہ ان کو چھوڑا نہیں جائے گا، ان سے سوال ہوتا رہے گا تو انھوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے یہاں تک کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں شہید کیے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ ان کو کوئی حاجت نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔"

فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى، فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَّيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا».

(المعجم ٣٤) - (بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ) (التحفة ٧)

باب: 34- جہاد اور سرحدوں پر پہرہ دینے کی فضیلت

[٤٨٨٦] ١٢٢-(١٨٨٨) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: «رَجُلٌ يُّجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ اللهَ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

[4886] محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا: لوگوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد پھر کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن افضل ہے جو کسی پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں رہتا ہے، اللہ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔''

[٤٨٨٧] ١٢٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

[4887] معمر نے زہری سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایسا مومن جو اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ آدمی جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں تنہا رہتا ہے، اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

[٤٨٨٨] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: «رَجُلٌ فِي شِعْبٍ» وَلَمْ يَقُلْ:

[4888] اوزاعی نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ''آدمی جو کسی گھاٹی میں ہے'' کہا۔ ''پھر وہ آدمی'' نہیں کہا۔

«ثُمَّ رَجُلٌ».

[٤٨٨٩] ١٢٥-(١٨٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، يَطِيرُ عَلٰى مَتْنِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ، يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ، أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ».

[4889] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے بَعْجہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے لیے زندگی کے بہترین طریقوں میں سے یہ ہے کہ آدمی نے اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے گھوڑے کی لگام پکڑ رکھی ہو، اس کی پیٹھ پر اللہ کی راہ میں اڑتا (تیزی سے حرکت کرتا) پھرے، جب بھی (دشمن کی) آہٹ یا (کسی کے) ڈرنے کی آواز سنے، اڑ کر وہاں پہنچ جائے، ہر اس جگہ قتل اور موت کو تلاش کرتا ہو جہاں اس کے ہونے کا گمان ہو یا پھر وہ آدمی جو بکریوں کے چھوٹے سے ریوڑ کے ساتھ ان چوٹیوں میں سے کسی ایک چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں ہو، نماز قائم کرے، زکاۃ دے اور یقینی انجام (موت) تک اپنے رب کی عبادت کرے، اچھائی کے معاملات کے سوا لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھے۔''

فائدہ: دشمنوں سے سرحدوں کی حفاظت کے لیے سرحدوں پر رہنے والا اور اس کے بعد بکریوں کا ریوڑ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں یا وادیوں میں گزر بسر کرنے والا، زندگی کے جھمیلوں سے دور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہے تو فتنوں اور مختلف گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ یہ زندگی گزارنے کا سب سے زیادہ محفوظ طریقہ ہے، یہ رہبانیت نہیں کیونکہ وہ نیکی کے کاموں میں لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، زکاۃ بھی دیتا ہے۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ لوگوں کے باقی حقوق بھی ادا کرتا ہو۔ وہاں صرف اپنے گھرانے کے ساتھ رہتا ہو، جس طرح فتنوں کے زمانے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ ام ذر رضی اللہ عنہا کے ساتھ اکیلے بادیہ میں رہتے تھے۔ جمعہ کے لیے مسجد میں آ جاتے تھے۔ رہبانیت میں لوگوں، خصوصاً قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی سے فرار کی قباحت موجود ہوتی ہے جس کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں۔

[٤٨٩٠] ١٢٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ. وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: عَنْ

[4890] قتیبہ بن سعید نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے، انھوں نے اور یعقوب بن عبدالرحمٰن دونوں نے اسی سند کے ساتھ ابوحازم سے اسی کے مانند روایت بیان کی (بعجہ کا مکمل نام لیتے ہوئے) بعجہ بن عبداللہ بن بدر کہا۔ اور یحییٰ

بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ، وَّقَالَ: «فِي شِعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ» خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى.

کی روایت کے برعکس (ان وادیوں میں سے ایک وادی کے بجائے) ''ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں'' کہا۔

[٤٨٩١] ١٢٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ، وَقَالَ: «فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ».

[4891] اسامہ بن زید نے بعجہ بن عبداللہ جہنی سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی جو ابوحازم نے بعجہ سے روایت کی۔ اور انھوں نے ''گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں'' کہا۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ) (التحفة ٨)

باب: 35- ایسے دو آدمیوں کا بیان جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے (پھر) دونوں جنت میں داخل ہو جائیں

[٤٨٩٢] ١٢٨-(١٨٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَضْحَكُ اللهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ، يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ» فَقَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ».

[4892] محمد بن ابی عمر مکی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف (دیکھ کر) ہنستا ہے، ان دونوں میں سے ایک آدمی دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ کیسے (ممکن) ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اور شہید ہو جاتا، پھر اللہ اس کے قاتل کو توبہ کی توفیق عطا کرتا ہے تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے، پھر وہ (بھی) اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے۔'' (جیسا کہ حضرت حمزہ اور وحشی بن حرب رضی اللہ عنہما ہیں۔)

[٤٨٩٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، بِهٰذَا

[4893] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٤٨٩٤] ١٢٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَضْحَكُ اللهُ لِرَجُلَيْنِ، يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ»، قَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ».

[4894] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں ان میں سے یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے، ان میں سے ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ شخص شہید کیا جاتا ہے اور جنت کے اندر چلا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے (قاتل) پر نظر عنایت فرماتا ہے، اسے اسلام کی ہدایت عطا کرتا ہے، پھر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے۔''

(المعجم ٣٦) - (بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ) (التحفة ٩)

باب: 36- کافر کو قتل کرنے کے بعد دین پر جمے رہنا

[٤٨٩٥] ١٣٠-(١٨٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا».

[4895] علاء کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر اور اس کو قتل کرنے والا (مسلمان) جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔''

فائدہ: جو کفر کی حالت میں قتل ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا، جو مسلمان اللہ کی رضا کے لیے جہاد کرے گا اور دین پر مضبوطی سے قائم رہے گا وہ اللہ کی رحمت سے جنت میں جائے گا، جہنم میں نہیں جائے گا۔

[٤٨٩٦] ١٣١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ، [عَنْ] إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[4896] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو شخص جہنم میں اس طرح اکٹھے نہیں ہوں گے کہ اکٹھے ہونے کی وجہ سے ایک شخص دوسرے کو نقصان پہنچا سکے۔ عرض کی گئی: اللہ کے

اللهِ ﷺ: «لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ» قِيلَ: مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ».

رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”وہ مومن جس نے (جہاد کرتے ہوئے) کسی کافر کو قتل کیا، پھر دین پر مضبوطی سے جما رہا۔“

(المعجم ٣٧) - (بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى، وَتَضْعِيفِهَا) (التحفة ١٠)

باب: 37-اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لیے) صدقہ کرنے کی فضیلت اور اس کے اجر میں کئی گنا اضافہ

[٤٨٩٧] ١٣٢-(١٨٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَّخْطُومَةٍ فَقَالَ: هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَكَ بِهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ، كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ».

[4897] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوعمرو شیبانی سے، انھوں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے آیا اور کہنے لگا: یہ اللہ کی راہ (جہاد) میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھیں اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور سبھی نکیل سمیت ہوں گی۔“

[٤٨٩٨] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4998] زائدہ اور شعبہ دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَّغَيْرِهِ، وَخِلَافَتِهِ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ) (التحفة ١١)

باب: 38-سواری وغیرہ کے ساتھ مجاہد کی مدد کرنے اور اس کے گھر والوں کا خیال رکھنے کی فضیلت

[٤٨٩٩] ١٣٣-(١٨٩٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ

[4999] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعمرو شیبانی سے، انھوں نے حضرت

لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي. فَقَالَ: «مَا عِنْدِي» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ».

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرا سواری کا جانور ضائع ہو گیا ہے، آپ مجھے سواری مہیا کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس سواری نہیں ہے۔“ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس کو ایسا شخص بتاتا ہوں جو اسے سواری کا جانور مہیا کر دے گا۔ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی نیکی کا پتہ بتایا، اس کے لیے (بھی) نیکی کرنے والے کے جیسا اجر ہے۔“

[٤٩٠٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4900] عیسیٰ بن یونس، شعبہ اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[٤٩٠١] ١٣٤-(١٨٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ فَتًى مِّنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ، قَالَ: «ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ»، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ، قَالَ: يَا فُلَانَةُ! أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا، فَوَاللهِ! لَا

[4901] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور میرے پاس استطاعت نہیں کہ اس کا سامان باندھ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ، اس نے جہاد کا سامان تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہو گیا ہے۔“ وہ نوجوان اس آدمی کے پاس گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ تم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں: وہ سارا سامان مجھے دے دو جو تم نے (جہاد کے لیے) تیار کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اے فلاں بی بی! میں نے جو کچھ (جہاد کے لیے) تیار کیا تھا اسے دے دو اور اس میں سے کوئی چیز بچا کے نہ رکھو، اللہ کی قسم! ایسے نہیں ہو گا کہ تم اس میں سے کچھ بچا کے رکھو اور اس میں تمھارے لیے

تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ.

برکت ہو۔

[٤٩٠٢] ١٣٥-(١٨٩٥) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو الطَّاهِرِ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَقَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ -: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا».

[4902] بکیر بن اشج نے بسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کے راستے میں جنگ کرنے والے کسی آدمی کو لیس کیا (سامانِ جہاد مہیا کیا) تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا اور جس شخص نے غازی کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کی تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا۔''

[٤٩٠٣] ١٣٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا».

[4903] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مجاہد کے لیے سامان مہیا کیا تو یقیناً اس نے جہاد کیا اور جس نے مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کی اس نے بھی جہاد کیا۔''

[٤٩٠٤] ١٣٧-(١٨٩٦) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، مَّوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لَحْيَانَ، مِنْ هُذَيْلٍ، فَقَالَ: «لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا».

[4904] علی بن مبارک نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مہری کے مولیٰ ابوسعید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کے خلاف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: ''ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے ایک مرد اٹھے اور جائے، ثواب میں دونوں شریک ہوں گے۔''

[٤٩٠٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ

[4905] حسین نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مہری کے مولیٰ ابوسعید نے حدیث بیان کی، کہا:

عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا، بِمِثْلِهِ.

مجھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٤٩٠٦] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4906] شیبان نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٩٠٧] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ فَقَالَ: «لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ» ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: «أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ، كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ».

[4907] مہری کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی سعید نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ نے بنولحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی (جہاد کے لیے نکلے) اور فرمایا: ''تم میں سے جو شخص بھی (جہاد کے لیے) نکلنے والے کے اہل وعیال اور مال ومتاع کی اچھی طرح دیکھ بھال کے لیے پیچھے رہے گا، نکلنے والے کے اجر میں سے آدھا اسے ملے گا۔'' (یعنی جہاد کرنے والے اور پیچھے خیال رکھنے والے دونوں کے لیے ثواب ہے۔ پیچھے رہ کر خیال رکھنے والے کو بھی گھر میں رہتے ہوئے آدھا ثواب مل جائے گا۔)

(المعجم ٣٩) - (بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ، وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ) (التحفة ١٢)

باب: 39- مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (کا تحفظ) اور جس نے ان میں مجاہدین سے خیانت کی، اس کا گناہ

[٤٩٠٨] ١٣٩-(١٨٩٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حُرْمَةُ نِسَاءِ

[4908] سفیان (ثوری) نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھر میں بیٹھنے والوں کے لیے مجاہدین کی عورتوں کی عزت وحرمت

الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ، كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ، فَيَخُونُهُ فِيهِمْ، إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟».

اسی طرح ہے جس طرح ان کی اپنی ماؤں کی حرمت وعزت ہے۔اور گھروں میں بیٹھنے والوں میں سے جو بھی شخص مجاہدین کے گھر والوں کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے، پھران کے معاملے میں ان کے ساتھ خیانت کرتا ہے (پوری طرح دیکھ بھال نہیں کرتا) تو اس کو قیامت کے دن اس (مجاہد) کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے عمل میں سے جتنا چاہے گا لے لے گا، اب تمھارا (اس سزا کے بارے میں) کیا خیال ہے؟'' (کوتاہی کرنے والے نے مجاہدین کے گھر والوں کی دیکھ بھال میں کوتاہی کر کے نیک اعمال بھی کیے ہوں گے تو وہ اس سے چھن جائیں گے اور ہوسکتا ہے اس کے پاس کچھ بھی نہ بچے۔)

[٤٩٠٩] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

[4909] مسعر نے ہمیں علقمہ بن مرثد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (پھر سفیان) ثوری کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی۔)

[٤٩١٠] ١٤٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «وَقَالَ: فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ»، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «فَمَا ظَنُّكُمْ؟».

[4910] قعنب نے علقمہ بن مرثد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ''اور فرمایا: (اسے کہا جائے گا کہ) تم اس کی نیکیوں میں سے جو چاہو لے لو'' پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم کیا سمجھتے ہو؟''

(المعجم ٤٠) - (بَابُ سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ) (التحفة ١٣)

باب:40- معذوروں سے جہاد کی فرضیت ساقط ہو جانا

[٤٩١١] ١٤١-(١٨٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى- قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا

[4911] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ، فَنَزَلَتْ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ﴾. [النسآء: ٩٥]

حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) سے سنا، وہ قرآن مجید کی آیت: ''مومنوں میں سے گھر بیٹھنے والے، جو معذور نہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں'' کے بارے میں کہہ رہے تھے (آیت، درمیان والے حصے ''جو معذور نہیں'' کے بغیر نازل ہوئی) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، وہ ایک شانے کی ہڈی لے آئے اور اس پر یہ آیت لکھ دی۔ اس موقع پر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی، تب یہ آیت (درمیان کے حصے سمیت اس طرح) اتری: ''مومنوں میں سے گھر بیٹھنے والے، جو معذور نہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں۔''

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ﴾. بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ، وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ: سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

شعبہ نے کہا: مجھے ایک شخص نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آیت: ''بیٹھنے والے برابر نہیں'' حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مانند بیان کی، ابن بشار نے اپنی روایت میں کہا: سعد بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انھوں نے ایک آدمی سے، اس نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (پہلی حدیث کی سند مکمل اور صحیح ہے۔ یہ دونوں سندیں ضبط وتائید کے لیے ہیں۔)

[٤٩١٢] ١٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ كَلَّمَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَنَزَلَتْ: ﴿غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ﴾.

[4912] مسعر نے ابواسحاق سے، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب آیت: ''مومنوں میں سے گھر بیٹھنے والے مجاہدوں کے برابر نہیں'' نازل ہوئی تو (عبداللہ) ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے گفتگو کی، تب ﴿غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ﴾ (جو معذور نہیں) کے الفاظ نازل ہوئے۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ)

(التحفة ١٤)

باب: 41- شہید کے لیے جنت کا ثبوت

[٤٩١٣] ١٤٣-(١٨٩٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ -: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ.

[4913] سعید بن عمرو اشعثی اور سوید بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی: ــ الفاظ سعید کے ہیں ــ کہا: ہمیں سفیان نے عمرو سے خبر دی: انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر میں (اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے) شہید کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ فرمایا: ''جنت میں۔'' اس شخص کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں اس نے ان کو پھینکا، پھر لڑا حتی کہ شہید ہو گیا۔ اور سوید کی روایت میں یہ ہے: ایک شخص نے اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔

[٤٩١٤] ١٤٤-(١٩٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّبِيتِ - قَبِيلَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا، وَّأُجِرَ كَثِيرًا».

[4914] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: انصار کے ایک قبیلے، بنو نبیت میں سے ایک شخص (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) آیا اور اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور بلاشبہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر آگے بڑھا، (خوب) جنگ کی حتی کہ شہید کر دیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے عمل بہت کم کیا اور اس کو اجر بہت زیادہ عطا کیا گیا۔''

[٤٩١٥] ١٤٥-(١٩٠١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُسَيْسَةَ، عَيْنًا يَّنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ،

[4915] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی خبر لانے کے لیے بُسَیسہ (خزرجی انصاری) رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ دیکھے ابوسفیان کے (تجارتی) قافلے کی کیا صورتِ حال ہے۔ جس وقت وہ واپس آیا تو گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں تھا، ــ (ثابت نے) کہا: مجھے انس رضی اللہ عنہ کا کسی ام المومنین کو مستثنیٰ کرنا معلوم نہیں ــ کہا: اس

فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ - قَالَ: لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ - قَالَ: فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: «إِنَّ لَنَا طَلِبَةً، فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا، فَلْيَرْكَبْ مَّعَنَا» فَجَعَلَ رِجَالٌ يَّسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «لَا. إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا» فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلٰى بَدْرٍ، وَّجَاءَ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ» فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ» قَالَ: يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بَخٍ بَخٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ» قَالَ: لَا، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: «فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا» قَالَ: فَأَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهِ، إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ، قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ.

نے آکر آپ کو ساری بات بتائی تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''ہمیں کچھ (کرنا) مطلوب ہے، سو جس کے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو کر چلے۔'' کچھ لوگ بالائی مدینہ میں (موجود) اپنی سواریاں لانے کی اجازت طلب کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، صرف وہی لوگ (ساتھ چلیں) جن کی سواریاں یہیں موجود ہوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب چل پڑے اور مشرکین سے پہلے ''بدر'' پر پہنچ گئے، مشرکین بھی آ پہنچے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص، جب تک میں اس کے پیچھے نہ ہوں، کسی چیز پر پیش قدمی نہ کرے۔'' مشرکین قریب آ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین ہیں۔'' کہا: (یہ سن کر) حضرت عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! جنت جس کا عرض آسمان اور زمین ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: واہ وا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ واہ وا کس وجہ سے کہا؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! اس امید کے سوا اور کسی وجہ سے نہیں (کہا) کہ میں (بھی) جنت والوں میں سے ہو جاؤں، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم اہل جنت میں سے ہو۔'' حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانی شروع کیں، پھر کہنے لگے: اگر میں اپنی ان کھجوروں کو کھا لینے تک زندہ رہا تو پھر یہ بڑی لمبی زندگی ہو گی (یعنی جنت ملنے میں دیر ہو جائے گی)، پھر انھوں نے، جو کھجوریں ان کے پاس تھیں، پھینکیں اور لڑائی شروع کر دی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

[٤٩١٦] ١٤٦-(١٩٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى؛ قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيٰى:

[4916] ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نے اپنے والد سے، جب وہ دشمن کا

أَخْبَرَنَا - جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ» فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسٰى! آنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ، فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ.

سامنا کر رہے تھے، سنا: وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے (ہوتے) ہیں۔'' یہ سن کر ایک خستہ حال شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ابوموسیٰ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو خود یہ فرماتے ہوئے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر وہ شخص واپس اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا: میں تمھیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور تلوار لے کر بڑھا، اس سے شمشیر زنی کی یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔

[٤٩١٧] ١٤٧-(٦٧٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ، وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ، وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ، قَبْلَ أَنْ يَّبْلُغُوا الْمَكَانَ، فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ! بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ، فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا، قَالَ: وَأَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا، خَالَ أَنَسٍ، مِّنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ:

[4917] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیج دیں جو (ہمیں) قرآن اور سنت کی تعلیم دیں۔ آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری بھیج دیے جنھیں قراء کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حضرت حرام (بن ملحان رضی اللہ عنہ) بھی تھے، یہ لوگ رات کے وقت قرآن پڑھتے تھے، ایک دوسرے کو سناتے تھے، قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے، اور دن کو مسجد میں پانی لاکر رکھتے تھے اور جنگل سے لکڑیاں لاکر فروخت کرتے اور اس سے اصحاب صفہ اور فقراء کے لیے کھانا خریدتے تھے، نبی ﷺ نے انھیں ان (آنے والے کافروں) کی طرف بھیجا اور انھوں نے منزل پر پہنچنے سے پہلے (راستے ہی میں دھوکے سے) ان پر حملہ کر دیا اور انھیں شہید کر دیا، اس وقت انھوں نے کہا: اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہماری تجھ سے ملاقات ہو گئی ہے، ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ اس سانحے میں ایک شخص نے پیچھے سے آکر انس رضی اللہ عنہ کے ماموں، حرام

«إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا، وَإِنَّهُمْ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ! بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا، أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ، فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا». [راجع: ١٥٤٥]

(بن ملحان) رضی اللہ عنہ کو اس طرح نیزہ مارا کہ وہ آر پار ہو گیا تو انھوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''تمھارے بھائی شہید کر دیے گئے ہیں اور انھوں نے کہا ہے: ''اے اللہ! ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی ہے، ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔''

[٤٩١٨] ١٤٨ -(١٩٠٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: عَمِّيَ الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَدْرًا، قَالَ: فَشَقَّ عَلَيْهِ، قَالَ: أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ، وَإِنْ أَرَانِيَ اللهُ مَشْهَدًا، فِيمَا بَعْدُ، مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَيَرَانِي اللهُ تَعَالٰى مَا أَصْنَعُ، قَالَ: فَهَابَ أَنْ يَّقُولَ غَيْرَهَا، قَالَ: فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ: يَّا أَبَا عَمْرٍو! أَيْنَ؟ فَقَالَ: وَاهًا لِّرِيحِ الْجَنَّةِ، أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ، قَالَ: فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ، قَالَ: فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُونَ، مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ، قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ، عَمَّتِيَ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ: فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ [الأحزاب: ٢٣] قَالَ: فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ.

[4918] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں حاضر نہیں ہو سکے تھے اور یہ بات ان پر بہت شاق گزری تھی۔ انھوں نے کہا: یہ پہلا معرکہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ شریک ہوئے اور میں اس سے غیر حاضر رہا، اس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کوئی معرکہ مجھے دکھایا تو اللہ مجھے بھی دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ وہ ان کلمات کے علاوہ کوئی اور بات کہنے سے ڈرے (دل میں بہت کچھ کر گزرنے کا عزم تھا لیکن اس فقرے سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔)، پھر وہ غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، کہا: پھر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے تو (میرے چچا) انس (بن نضر) رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوعمرو! کدھر؟ (پھر کہا:) جنت کی خوشبو کیسی عجیب ہے! جو مجھے کوہِ احد کے پیچھے سے آ رہی ہے، پھر وہ کافروں سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ ان کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیروں کے اَسی سے اوپر زخم پائے گئے۔ ان کی بہن، میری پھوپھی ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اپنے بھائی (کی لاش) کو صرف ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا تھا، (اسی موقع پر) یہ آیت نازل ہوئی: ''(مومنوں میں سے) کتنے مرد ہیں کہ جس (قول) پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا، اسے سچ کر دکھایا، ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنھوں نے اپنا

ذمہ پورا کر دیا، اور ان میں سے کوئی ایسے ہیں جو منتظر ہیں، وہ ذرہ برابر تبدیل نہیں ہوئے (اپنے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے عہد پر قائم ہیں۔)'' صحابہ کرام کا خیال یہ تھا کہ یہ آیت حضرت انس (بن نضر) رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ) (التحفة ١٥)

باب: 42- جو شخص اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرے وہی (مجاہد) فی سبیل اللہ ہے

[٤٩١٩] ١٤٩-(١٩٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ؛ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ أَعْلٰى، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4919] عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے ابووائل (شقیق) سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! کوئی شخص مال غنیمت کی خاطر لڑتا ہے، کوئی شخص اس لیے لڑتا ہے کہ اس (کے کارناموں) کا ذکر ہو اور کوئی اس لیے لڑتا ہے کہ (لڑائی اور شجاعت) میں اس کے مقام کو دیکھا جائے، ان میں سے اللہ کے راستے میں (لڑنے والا) کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ اونچا ہو، وہی اللہ کے راستے میں (لڑنے والا) ہے۔''

[٤٩٢٠] ١٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَّيُقَاتِلُ رِيَاءً، أَيُّ

[4920] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو شجاعت کے لیے لڑتا ہے، کوئی (قومی) حمیت کے لیے لڑتا ہے، کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کی راہ میں (لڑنے والا) کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس لیے لڑا کہ اللہ کا کلمہ سب سے اونچا ہو تو وہی اللہ

ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ».

کے لیے لڑنے والا ہے۔"

[٤٩٢١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[4921] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی شخص اظہار شجاعت کے لیے لڑتا ہے۔ پھر اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٩٢٢] ١٥١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ - وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا - فَقَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4922] منصور نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے متعلق سوال کیا اور کہا: ایک شخص غصے کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، ایک شخص (قومی) حمیت کی بنا پر جنگ کرتا ہے۔ کہا: تو آپ ﷺ نے اس کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایا اور صرف اس لیے اٹھایا کہ وہ آدمی کھڑا ہوا تھا اور فرمایا: "جو شخص اس لیے لڑا کہ اللہ کا کلمہ سب سے اونچا ہو، وہی اللہ کی راہ میں (لڑنے والا) ہے۔"

(المعجم ٤٣) - (بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ) (التحفة ١٦)

باب: 43- جس شخص نے دکھاوے اور نام و نمود کی خاطر جنگ کی وہ جہنم کا مستحق ہے

[٤٩٢٣] ١٥٢-(١٩٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ: أَيُّهَا

[4923] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس بن یوسف نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: (جمگھٹے کے بعد) لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چھٹ گئے تو اہل شام میں سے ناتل (بن قیس جزامی رئیس اہل شام) نے ان سے

الشَّيْخُ! حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَّسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُّنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ».

کہا: شیخ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ آئے گا، وہ ہوگا جسے شہید کر دیا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی (عطا کردہ) نعمت کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ وہ پوچھے گا تو نے اس نعمت کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتی کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تم اس لیے لڑے تھے کہ کہا جائے: یہ (شخص) جری ہے۔ اور یہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور وہ آدمی جس نے علم پڑھا، پڑھایا اور قرآن کی قراءت کی، اسے پیش کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ) اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا، وہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے: یہ قاری ہے، وہ کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتی کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت کی اور ہر قسم کا مال عطا کیا، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے ان میں کیا کیا؟ کہے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جس میں تمھیں پسند ہے کہ مال خرچ کیا جائے مگر ہر ایسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے (یہ سب) اس لیے کیا تا کہ کہا جائے: وہ سخی ہے، ایسا ہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا،

تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔"

[٤٩٢٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ: نَاتِلٌ الشَّامِيُّ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ.

[4924] حجاج بن محمد نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی، کہا: مجھے یونس بن یوسف نے سلیمان بن یسار سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چھٹ گئے تو ناتل شامی نے کہا...... اور (اس کے بعد) خالد بن حارث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٤) - (بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ يَغْنَمْ) (التحفة ١٧)

باب: 44- جس نے جنگ کی اور غنیمت حاصل کی اور جس کو غنیمت نہ ملی ان کے ثواب کا بیان

[٤٩٢٥] ١٥٣-(١٩٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ، إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِّنَ الْآخِرَةِ، وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ، وَإِنْ لَّمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ».

[4925] حیوہ بن شریح نے ابوہانی سے روایت کی، انھوں نے ابوعبدالرحمٰن حبلی سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لڑنے والی کوئی بھی جماعت جو اللہ کی راہ میں جنگ کرتی ہے، پھر وہ لوگ مالِ غنیمت حاصل کر لیتے ہیں تو وہ آخرت کے اجر سے دو حصے فوراً حاصل کر لیتے ہیں، ان کے لیے ایک باقی رہ جاتا ہے اور اگر وہ غنیمت حاصل نہیں کرتے تو (آخرت میں) ان کا اجر پورا ہوگا۔"

[٤٩٢٦] ١٥٤-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ: حَدَّثَنِي أَبُوعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا

[4926] نافع بن یزید نے کہا: مجھے ابوہانی نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوعبدالرحمٰن حبلی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بھی غازی جماعت یا لشکر جہاد کرے، غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو انھوں نے اپنے دو تہائی اجر فوراً (یہیں) حاصل کر لیے اور جو بھی غازی جماعت یا لشکر خالی ہاتھ لوٹے

ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ».

اور زخم کھائے تو ان لوگوں کے اجر مکمل ہوں گے۔"

(المعجم ٤٥) - (بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ» وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ) (التحفة ١٨)

باب: 45- رسول اللہ ﷺ کا فرمان: تمام اعمال کا مدار نیت پر ہے، ان میں جہاد اور دیگر اعمال بھی شامل ہیں

[٤٩٢٧] ١٥٥-(١٩٠٧) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِىءٍ مَّا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

[4927] امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ بن وقاص سے، انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اعمال کا مدار نیت پر ہی ہے، اور آدمی کے لیے وہی (اجر) ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف تھی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے تھی تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی تھی۔"

[٤٩٢٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَّيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[4928] لیث، حماد بن زید، عبدالوہاب ثقفی، سلیمان بن حیان، حفص بن غیاث، یزید بن ہارون، ابن مبارک اور سفیان سب نے یحییٰ بن سعید سے، مالک کی سند اور ان کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ؛ وَّمَعْنٰى حَدِيثِهِ.

وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سفیان کی حدیث میں ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى) (التحفة ١٩)

باب:46- شہادت فی سبیل اللہ طلب کرنا مستحب ہے

[٤٩٢٩] ١٥٦-(١٩٠٨) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا، أُعْطِيَهَا، وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ».

[4929] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سچے دل سے شہادت طلب کی، اسے عطا کر دی جاتی ہے (اجر عطا کر دیا جاتا ہے) چاہے وہ اسے (عملاً) حاصل نہ ہو سکے۔''

[٤٩٣٠] ١٥٧-(١٩٠٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ: حَرْمَلَةُ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ؛ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ»: وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ: «بِصِدْقٍ».

[4930] ابوطاہر اور حرملہ بن یحییٰ نے مجھے حدیث بیان کی۔ الفاظ حرملہ کے ہیں۔ ابوطاہر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی، حرملہ نے کہا: حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوشریح نے حدیث بیان کی کہ سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اللہ سے شہادت مانگے، اللہ اسے شہداء کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے، چاہے وہ اپنے بستر ہی پر کیوں نہ فوت ہو۔'' ابوطاہر نے اپنی حدیث میں ''سچے (دل) سے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ ذَمِّ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ) (التحفة ٢٠)

باب:47- اس شخص کی مذمت جو فوت ہو گیا اور جہاد کیا نہ دل میں جہاد کرنے کی بات سوچی

[٤٩٣١] ١٥٨-(١٩١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: أَخْبَرَنَا

[4931] محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم انطاکی نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے وہیب مکی سے خبر دی، انھوں نے عمر

عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ».

بن محمد بن منکدر سے، انھوں نے سمی سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مر گیا اور جہاد کیا نہ دل میں جہاد کا ارادہ ہی کیا، وہ نفاق کی ایک قسم میں مرا۔''

قَالَ ابْنُ سَهْمٍ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: فَنُرٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

ابن سہم نے کہا: عبداللہ بن مبارک کا قول ہے: ہمیں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ یہ (حکم) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھا (جب جہاد کی سنگین ضرورت تھی۔ بہت بڑے ممالک اسلام میں داخل ہونے اور دشمنوں سے مامون ہو جانے کے بعد اب ہر کسی کی جہاد میں شمولیت کی اتنی شدید ضرورت نہیں رہی۔)

(المعجم ٤٨) - (بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ) (التحفة ٢١)

باب: 48- اس شخص کا ثواب جسے بیماری یا کسی اور عذر نے جہاد سے روک دیا

[٤٩٣٢] ١٥٩-(١٩١١) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَّا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ».

[4932] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: ''مدینہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم کسی راستے پر نہیں چلتے یا کسی وادی کو طے نہیں کرتے مگر وہ تمھارے ساتھ ہوتے ہیں، انھیں بیماری نے روک رکھا ہے۔''

[٤٩٣٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: «إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ».

[4933] ابومعاویہ، وکیع اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر وکیع کی حدیث میں (''مگر وہ تمھارے ساتھ ہوتے ہیں'' کے بجائے) ''مگر وہ تمھارے ساتھ اجر میں شریک ہوتے ہیں'' ہے۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ)

(التحفة ٢٢)

باب:49- سمندر میں (سفر کر کے) جہاد کرنے کی فضیلت

[٤٩٣٤] ١٦٠-(١٩١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». يَشُكُّ أَيَّهُمَا قَالَ: قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ» كَمَا قَالَ فِي الْأُولٰى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

[4934] اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (جو حضور کی رضاعی خالہ لگتی تھیں) کے پاس تشریف لے جاتے اور وہ آپ کو کھانا پیش کرتی تھیں، (بعدازاں) وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں (آ گئی) تھیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں گئے، انھوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور پھر بیٹھ کر آپ کے سر میں جوئیں تلاش کرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کیے گئے، وہ اس سمندر کی پشت پر سوار ہوں گے۔ وہ تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہوں گے، یا اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی طرح ہوں گے۔'' انھیں شک تھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ کہا: تو ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان مجاہدین میں شامل کر دے۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی اور پھر اپنا سر (تکیے پر) رکھ کر سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے (خواب میں) میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے۔'' جس طرح پہلی مرتبہ فرمایا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ

فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ.

نے فرمایا: ''تم اولین لوگوں میں سے ہو۔''
پھر حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر میں (بحری بیڑے پر) سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر شہید ہوگئیں۔ (اس طرح شہادت پائی۔)

[٤٩٣٥] ١٦١-(...) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ عِنْدَنَا، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: «أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ، كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ» فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «فَإِنَّكِ مِنْهُمْ» قَالَتْ: ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

[4935] حماد بن زید نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے میری امت کا ایک گروہ دکھایا گیا جو سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں، جیسے بادشاہ اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہوں۔'' میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم انھی میں ہو۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ پھر سو گئے اور آپ دوبارہ جاگے تو بھی آپ ہنس رہے تھے۔ میں نے (پھر) آپ سے سوال کیا تو آپ نے اسی طرح فرمایا۔ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اولین لوگوں میں سے ہو۔''

قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، بَعْدُ، فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ، فَرَكِبَتْهَا، فَصَرَعَتْهَا، فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

کہا: پھر اس کے بعد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، انھوں نے سمندر کے راستے جہاد کیا اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے گئے، جب وہ پہنچیں تو ان کے پاس ایک خچر لائی گئی، وہ اس پر سوار ہوئیں لیکن اس نے ان کو گرا دیا جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی۔ (اور اس طرح انھوں نے شہادت پائی۔)

[٤٩٣٦] ١٦٢ -(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِّنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[4936] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے ابن حبان سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے قریب ہی سو گئے، پھر آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اس بحر اخضر پر سوار ہو کر جا رہے ہیں۔'' پھر حماد بن زید کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٩٣٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنْتَ مِلْحَانَ، خَالَةَ لِّأَنَسٍ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ إِسْحٰقَ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ.

[4937] عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ان کی خالہ، بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان کے ہاں (تکیے پر) سر رکھ کر سو گئے، اس کے بعد اسحاق بن ابی طلحہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ) (التحفة ٢٣)

باب: 50- اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے کی فضیلت

[٤٩٣٨] ١٦٣ -(١٩١٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ

[4938] لیث بن سعد نے ہمیں ایوب بن موسیٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مکحول سے، انھوں نے شرحبیل بن سمط سے، انھوں نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا، ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر (پہرہ دینے والا) فوت ہو گیا تو اس کا وہ

خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهِ، وَإِنْ مَّاتَ، جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ».

عمل جو وہ کر رہا تھا، (آئندہ بھی) جاری رہے گا، اس کے لیے اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور وہ (قبر میں سوالات کر کے) امتحان لینے والے سے محفوظ رہے گا۔"

[٤٩٣٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ عُقْبَةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى.

[4939] ابوعبیدہ بن عقبہ نے شرحبیل بن سمط سے، انھوں نے سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے، ایوب بن موسیٰ سے لیث کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ)

(التحفة ٢٤)

باب: 51- شہداء کا بیان

[٤٩٤٠] ١٦٤-(١٩١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِي بِطَرِيقٍ، وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ»، وَقَالَ: «الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ». [انظر: ٦٦٦٩]

[4940] سُمی نے ابوصالح سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک بار ایک شخص کسی راستے پر جا رہا تھا، اس نے راستے میں ایک خاردار شاخ دیکھی تو اس کو (راستے سے) پیچھے کر دیا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے عمل کی جزا دی اور اس کو بخش دیا۔" پھر آپ نے فرمایا: "شہید پانچ (قسم کے اشخاص) ہیں: ① طاعون کی بیماری میں مرنے والا۔ ② پیٹ کی بیماری میں مرنے والا۔ ③ ڈوب کر مرنے والا۔ ④ کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا۔ ⑤ اور جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں (لڑتے ہوئے) شہید ہوا۔"

[٤٩٤١] ١٦٥-(١٩١٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ!

[4941] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم آپس میں (بات کرتے ہوئے) شہید کس کو شمار کرتے ہو؟" صحابہ نے عرض کی: اللہ

مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، قَالَ: «إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ» قَالُوا: فَمَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ».

کے رسول! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوئے۔'' صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں (طلبِ علم، سفرِ حج، جہاد کے دوران میں اپنی موت) مر جائے وہ شہید ہے، جو شخص طاعون میں مرے وہ شہید ہے، جو شخص پیٹ کی بیماری میں (مبتلا ہو کر) مر جائے وہ شہید ہے۔''

قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ: «وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ».

(ابوصالح سے بیان کرنے والے ایک اور راوی عبیداللہ) بن مقسم نے (سہیل بن ابی صالح سے) کہا: میں تمہارے والد کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے (حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بھی) کہا تھا: ''اور غرق ہونے والا شہید ہے۔''

[٤٩٤٢] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ سُهَيْلٌ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ: أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: «وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ».

[4942] خالد نے ہمیں سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ ان کی حدیث میں ہے: سہیل نے کہا: عبیداللہ بن مقسم نے (سہیل سے) کہا کہ میں تمہارے بھائی کے بارے میں (بھی) گواہی دیتا ہوں کہ اس حدیث (کو اپنے والد سے بیان کرتے ہوئے اس) میں یہ اضافہ کیا تھا: ''اور جو غرق ہو جائے وہ شہید ہے۔''

[٤٩٤٣] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِ: قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَزَادَ فِيهِ: «وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ».

[4943] وہیب نے کہا: ہمیں سہیل نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ان کی حدیث میں ہے، کہا: مجھے عبیداللہ بن مقسم نے ابوصالح سے خبر دی، اور اس میں اضافہ کیا: ''غرق ہونے والا شہید ہے۔''

[٤٩٤٤] ١٦٦-(١٩١٦) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ

[4944] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں عاصم نے حفصہ بنت سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس

زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: بِمَ مَاتَ يَحْيَى ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: بِالطَّاعُونِ قَالَتْ: فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ».

بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: یحییٰ بن ابی عمرہ کس بیماری سے فوت ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا: میں نے کہا: طاعون سے۔ انھوں نے کہا: تو انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون (سے موت) ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔''

[٤٩٤٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[4945] علی بن مسہر نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ، وَذَمِّ مَنْ عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ) (التحفة ٢٥)

باب: 52- تیراندازی کی فضیلت، اس کی تلقین اور جس نے اسے سیکھ کر بھلا دیا اس کی مذمت

[٤٩٤٦] ١٦٧-(١٩١٧) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ، ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: «﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ﴾ [الأنفال: ٦٠] أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ».

[4946] ثمامہ بن شُفَی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے: ''﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ ''تم ان کے مقابلے کے لیے جتنی کر سکو، قوت تیار کرو۔'' (الأنفال 8:60) سن رکھو! قوت تیراندازی (کا نام) ہے، سن رکھو! قوت تیراندازی (کا نام) ہے، سن رکھو! قوت تیراندازی (کا نام) ہے۔''

[٤٩٤٧] ١٦٨-(١٩١٨) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ، وَيَكْفِيكُمُ اللهُ، فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ».

[4947] ابن وہب نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے ابوعلی (ثمامہ بن شفی) سے خبر دی، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جلد ہی تمھارے لیے بہت سی زمینوں (پر قبضے) کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تمھارے لیے کافی ہوگا، اس لیے تم میں سے کوئی اپنے تیروں کی مشق سے غافل نہ رہے۔''

[٤٩٤٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4948] بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے، انھوں نے ابوعلی ہمدانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے اس حدیث کے مانند روایت سنی۔

[٤٩٤٩] ١٦٩-(١٩١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ؛ أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ، وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ، قَالَ عُقْبَةُ: لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَمْ أُعَانِهِ، قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ قَدْ عَصٰى».

[4949] حارث بن یعقوب نے عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت کی کہ فُقَیم لخمی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ (تیر چھوڑنے اور جا لگنے کے) ان دونشانوں کے درمیان چکر لگاتے ہیں جبکہ آپ بوڑھے ہیں اور یہ آپ کے لیے باعث مشقت بھی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ تکلیف نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا: میں نے ابن شماسہ سے پوچھا: وہ بات کیا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس شخص نے تیراندازی سیکھی، پھر اس کو ترک کر دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' یا (فرمایا:) ''اس نے نافرمانی کی۔''

(المعجم ٥٣) - (بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ») (التحفة ٢٦)

باب: 53- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے کوئی بھی مخالفت کرنے والا نقصان نہیں پہنچا سکے گا''

[٤٩٥٠] ١٧٠-(١٩٢٠) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ». وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ: «وَهُمْ كَذٰلِكَ».

[4950] سعید بن منصور، ابوربیع عتکی اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر (قائم رہتے ہوئے) غالب رہے گا، جو شخص بھی ان کی حمایت سے دستکش ہوگا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ اسی طرح

ہوں گے۔"

قتیبہ کی حدیث میں: "وہ اسی طرح ہوں گے" کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٤٩٥١] ١٧١-(١٩٢١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّعَبْدَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ [يَعْنِي الْفَزَارِيَّ] عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ، حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ».

[4951] مروان فزاری نے اسماعیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔"

[٤٩٥٢] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً.

[4952] ابواسامہ نے کہا: مجھے اسماعیل نے قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ (آگے) بالکل مروان کی حدیث کے مانند ہے۔

[٤٩٥٣] ١٧٢-(١٩٢٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: «لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا، يُّقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ».

[4953] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین کی خاطر مسلسل جنگ کرتی رہے گی، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

[٤٩٥٤] ١٧٣-(١٩٢٣) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:

[4954] ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر رہتے ہوئے

أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

جنگ کرتا رہے گا، قیامت تک وہی غالب رہیں گے۔"

[٤٩٥٥] ١٧٤-(١٠٣٧) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ؛ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ». [راجع: ٢٣٨٩]

[4955] عمیر بن ہانی نے کہا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا، جو شخص ان کی حمایت سے دستکش ہوگا، یا ان کی مخالفت کرے گا وہ اللہ کا حکم (قیامت) آنے تک ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ (ہمیشہ) لوگوں پر غالب (یا ان کے سامنے نمایاں) رہیں گے۔"

[٤٩٥٦] ١٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَّوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، لَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَّاوَأَهُمْ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[4956] یزید بن اصم نے کہا: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو منبر پر ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا جو میں نے کسی اور سے نہیں سنی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی حقیقی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر جنگ کرتا رہے گا اور جو ان کا مقابلہ کرے گا وہ گروہ قیامت تک ان کے مقابلے میں نمایاں رہے گا۔"

[٤٩٥٧] ١٧٦-(١٩٢٤) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي

[4957] عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری نے کہا: میں مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ، وَّعِنْدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ، هُمْ شَرٌّ مِّنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، لَا يَدْعُونَ اللهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ.

قیامت بدترین مخلوق کے سوا دوسروں پر قائم نہ ہوگی، یہ لوگ زمانۂ جاہلیت کے لوگوں سے بھی بدتر ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کی بھی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اس کو رد کر دے گا۔

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ! اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُاللهِ، فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ أَعْلَمُ، وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلٰى أَمْرِ اللهِ، قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ، لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ، وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ». فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَجَلْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ، مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ، فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ، عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

وہ انھی باتوں میں مشغول تھے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عقبہ! سنیے، عبداللہ کیا بیان کر رہے ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ زیادہ جاننے والے ہیں، میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے: ''میری امت کے ایک گروہ کے لوگ مسلسل اللہ کے حکم پر لڑتے رہیں گے اور اپنے دشمنوں کو دباتے رہیں گے اور ان کی مخالفت کرنے والے انھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بالکل صحیح، پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو کستوری کی خوشبو کی طرح (خوشبو دار) اور اس کا لمس ریشم کی طرح ہوگا، وہ کسی انسان کو، جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا، نہیں چھوڑے گی، اس (کی روح) کو قبض کر لے گی، پھر بدترین لوگ رہ جائیں گے اور انھی پر قیامت قائم ہوگی۔

[٤٩٥٨] ١٧٧-(١٩٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ».

[4958] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ہمارے) مغرب کے رہنے والے لوگ ہمیشہ حق پر رہتے ہوئے غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

فائدہ: اس وقت جو عرب تھا اس کا مغربی حصہ شام کا علاقہ تھا۔ اس کی تائید طبرانی اوسط کی ایک ضعیف روایت سے بھی ہوتی

ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں مروی ہے: ''وہ دمشق کے دروازوں پر اور اردگرد کے علاقے میں اور بیت المقدس کے دروازوں پر اور اردگرد کے علاقے میں لڑتے رہیں گے۔ جو انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا، وہ انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، وہ قیامت تک غالب رہیں گے۔'' (المعجم الأوسط للطبراني، حديث: 47)

(المعجم ٥٤) - (بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ، وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ) (التحفة ٢٧)

باب: 54- سفر کے دوران میں جانوروں کا خیال رکھنا اور رات کا آخری حصہ گزرگاہ پر گزارنے کی ممانعت

[٤٩٥٩] ١٧٨-(١٩٢٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ، فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ».

[4959] جریر نے سہیل سے، انھوں اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم شادابی (کے زمانے) میں سفر کرو تو زمین میں سے اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی (یا قحط زدہ زمین) میں سفر کرو تو اس زمین پر سے جلدی گزر دو اور جب تم رات کے آخری حصے میں منزل کرو تو گزر گاہ سے ہٹ جاؤ کیونکہ رات کو وہ (راستے کی) جگہ حشرات الارض کا ٹھکانا ہوتی ہے۔'' (وہاں اپنی خوراک کے حصول کے لیے آتے ہیں۔)

[٤٩٦٠] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ، فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ، وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ».

[4960] عبدالعزیز بن محمد نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم شادابی (کے زمانے) میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو اس (سے متاثر علاقے میں) سے ان (اونٹوں کی ٹانگوں) کا گودا بچا کر لے جاؤ (تیز رفتاری سے نکل جاؤ تاکہ زیادہ عرصہ بھوکے رہ کر وہ کمزور نہ ہو جائیں) اور جب تم رات کے آخری حصے میں قیام کرو تو گزر گاہ میں ٹھہرنے سے اجتناب کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ جانوروں کی گزر گاہ اور حشرات الارض کی آماجگاہ ہوتی ہے۔''

(المعجم ٥٥) - (بَابٌ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، وَاسْتِحْبَابُ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ إِلٰى أَهْلِهِ، بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهِ) (التحفة ٢٨)

باب: 55- سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور اپنا کام کر لینے کے بعد جلد گھر کو لوٹنا مستحب ہے

[٤٩٦١] ١٧٩-(١٩٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ وَّأَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَّجْهِهِ، فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

[4961] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: میں نے امام مالک سے پوچھا: سمی نے آپ کو ابوصالح کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، وہ تم میں سے ایک (مسافر) کو سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے، جب تم میں سے کوئی شخص وہ کام سرانجام دے چکے جو اس کے پیشِ نظر تھا تو وہ جلد اپنے گھر آئے''؟ انھوں (امام مالک) نے کہا: ہاں۔

(المعجم ٥٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ الطُّرُوقِ، وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا، لِّمَنْ وَّرَدَ مِنْ سَفَرٍ) (التحفة ٢٩)

باب: 56- مسافر کے لیے طروق، یعنی رات کو (گھر میں) داخل ہونا مکروہ ہے

[٤٩٦٢] ١٨٠-(١٩٢٨) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا، وَّكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

[4962] یزید بن ہارون نے ہمام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اپنے گھر والوں پر دستک نہ دیتے تھے۔ آپ (سفر سے گھر والوں کے پاس) صبح کو یا شام کو تشریف لاتے تھے۔

[٤٩٦٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ لَا يَدْخُلُ.

[4963] عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا: ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: (گھر میں) داخل نہ ہوتے تھے۔

[٤٩٦٤] ١٨١-(٧١٥) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ سَالِمٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: - وَاللَّفْظُ لَهُ -: قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ».

[راجع: ١٦٥٦]

[4964] ہشیم نے سیار سے، انھوں نے (عامر) شعبی سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم گھروں کے اندر داخل ہونے کے لیے جانے لگے تو آپ نے فرمایا: ''رک جاؤ، حتی کہ ہم (کچھ تاخیر سے) رات کے وقت، یعنی عشاء کے وقت جائیں تا کہ بکھرے بالوں والی اپنے بال سنوار لے اور شوہر کی غیر موجودگی میں رہنے والی اپنی صفائی کر لے۔''

[٤٩٦٥] ١٨٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا، حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ، وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ».

[4965] عبدالصمد نے کہا: ہمیں شعبہ نے سیار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر (شعبی) سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت گھر واپس آئے تو رات کو (اچانک) اپنے گھر میں داخل نہ ہو (بلکہ اتنی دیر توقف کرے) کہ شوہر کی غیر حاضری میں رہنے والی اپنی صفائی کر لے اور الجھے بالوں والی بال سنوار لے۔''

[٤٩٦٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4966] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سیار نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٩٦٧] ١٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4967] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عاصم سے

بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ، أَنْ يَّأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا.

حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب کوئی انسان لمبا وقت گھر سے دور رہا ہو تو رسول اللہ ﷺ نے اسے رات کو اچانک گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا۔

[٤٩٦٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4968] روح نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٩٦٩] ١٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا، يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ.

[4969] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے محارب سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ انسان رات کو (اچانک) گھر والوں کے پاس جا پہنچے اور ان کو خیانت (جس طرح خاوند نے کہا ہوا ہے، اس طرح نہ رہنے) کا مرتکب سمجھے اور ان کی کمزوریاں ڈھونڈے۔

[٤٩٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِي، هٰذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لَا، يَعْنِي أَنْ يَّتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ.

[4970] عبدالرحمٰن نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ عبدالرحمٰن نے کہا: سفیان نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ ''ان کو خیانت کا مرتکب سمجھے اور ان کی کمزوریاں تلاش کرے'' کے الفاظ حدیث میں ہیں یا نہیں۔

[٤٩٧١] ١٨٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: يَتَخَوَّنُهُمْ وَيَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ.

[4971] ہمیں شعبہ نے محارب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے (اچانک) رات کو گھر آنے کی کراہت بیان کی اور یہ جملہ بیان نہیں کیا: ان کو خائن سمجھے اور ان کی کمزوریاں تلاش کرے۔

حدیث نمبر 4972 سے 6499 تک

کتاب الصید والذبائح - کتاب فضائل الصحابة

صحیح مسلم (اُردو)

4

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح مُسلم (اُردو)

4

دارُالسّلام

جملہ حقوق اشاعت
برائے دارُالسّلام محفوظ ہیں

© مكتبة دار السلام، ١٤٣٥هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
مكتبة دار السلام
صحيح مسلم ج ٤: باللغة الاردية. / مكتبة دارالسلام- الرياض ١٤٣٥ هـ
ص٧٠٤، مقاس ١٧ x ٢٤ سم
ردمك: ٥-٢٨٧-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
١-الحديث الصحيح أ. العنوان
ديوي ٢٣٥ ١٤٣٥/٣٤١٠

رقم الإيداع: ١٤٣٥/٣٤١٠
ردمك: ٥-٢٨٧-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

(ہیڈ آفس) سعودی عرب **شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ** پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com
Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966
جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04
الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966
ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001
لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • دارالسلام انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044
متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033
انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091
• نیو بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • ایم این براک انٹرپرائزز فون: 42157847 44 0091
سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 34,372 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042
• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092
کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 0092 51 22 815 13
info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح مسلم (اُردو)

کتاب الصید والذبائح 4972 (1929) * کتاب فضائل الصحابة 6499 (2547)

4

تالیف

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی

مولانا محمد آصف رشید

حافظ محمد انس طلحہ

دار السلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم
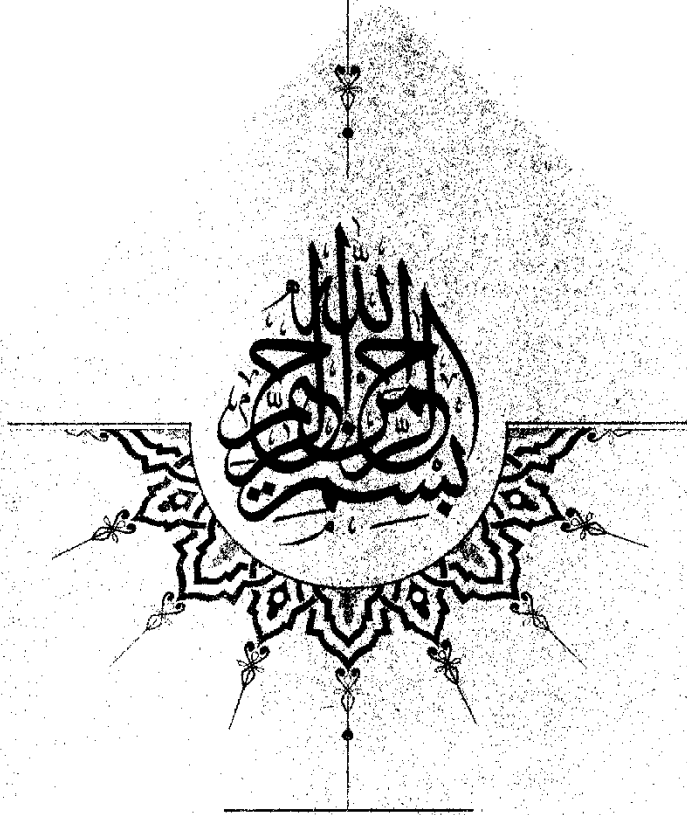
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

أَطِيعُوا اللَّهَ

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ﷺ

وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

"اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور (ان کی خلاف ورزی کرکے) اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔" (محمد 47:33)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

”کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔“

(آل عمران 3:31)

فہرست مضامین (جلد چہارم)

٣٨ كِتَابُ الْآدَابِ — معاشرتی آداب کا بیان 269

٤٤-كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب 531

ارشاد باری تعالی

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

”اور وہ (محمد ﷺ اپنی) مرضی سے نہیں بولتے۔ وہ وحی ہی تو ہے جو (ان کی طرف) بھیجی جاتی ہے۔“

(النجم 53:3،4)

ارشاد باری تعالیٰ

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ ٱلْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَكُلُوا۟ مِمَّآ أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ۝

’’آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہہ دیجیے: تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور شکاری جانوروں میں سے جو تم نے سدھائے ہیں (جنھیں تم) شکاری بنانے والے ہو، انھیں اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے تو اس میں سے کھاؤ جو وہ تمھاری خاطر روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام ذکر کرو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔‘‘ (المآئدة 5:4)

تعارف کتاب الصید والذبائح

جہاں کھیتی باڑی کثرت سے نہ ہو، وہاں لوگوں کی غذائی ضروریات کا ایک حصہ شکار سے پورا ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر صحرائی، برفانی اور ساحلی علاقوں میں ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو اس کے گھر کے پاس بے آب وگیاہ علاقے میں لا بسایا تو بڑے ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گزر اوقات تیر کمان سے شکار کیے ہوئے جانوروں کے گوشت پر ہوتی تھی جو زمزم کے پانی کے ساتھ مل کر مکمل اور قوت بخش غذا بن جاتی تھی۔

عربوں کے ہاں شکار کے متعدد طریقے رائج تھے، زیادہ تر تیر کمان سے شکار ہوتا تھا اور بعض لوگ سدھائے ہوئے کتوں کے ذریعے سے بھی شکار کرتے تھے۔ سمندر کے کناروں پر بسنے والے مچھلی کے شکار کے عادی تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے شکار کے حوالے سے جو بے مثال احکام دیے ان میں زیادہ زور پاکیزگی، جانوروں پر شفقت اور عدل پر ہے۔ سدھایا ہوا شکاری کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا جائے تو اس کا مارا ہوا حلال جانور حلال ہے، شرط یہ ہے کہ اس نے اس جانور کو صرف آپ کے لیے شکار کیا ہو۔ اگر شکار کیے ہوئے جانور سے تھوڑا سا بھی اس نے خود کھا لیا ہے تو وہ انسان کے لیے حلال نہیں کیونکہ یہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔ وہ خالصتاً انسان کا ذریعۂ شکار نہ تھا۔ اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا بھی شکار کرنے میں شامل ہو گیا ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ صرف اور صرف سدھائے ہوئے کتے نے شکار کیا ہے تو آپ نہیں کھا سکتے۔ اگر کسی طرح کے کتے کا شکار زندہ مل گیا ہے اور اسے ذبح کر لیا گیا ہے تو حلال ہے۔

اگر بسم اللہ پڑھ کر تیر چلایا ہے اور اس کے تیز حصے نے زخمی کر کے شکار کو مار دیا ہے تو حلال ہے۔ اگر تیز حصے کے بجائے کوئی اور حصہ شکار کو لگا ہے اور وہ زندہ آپ کے ہاتھ میں نہیں لگا کہ آپ خود اسے ذبح کر لیتے تو پھر وہ حرام ہے کیونکہ وہ چوٹ سے مرا ہے۔ اگر تیر لگنے کے بعد وہ پانی میں جا گرا ہے یا سدھائے ہوئے کتے نے اس کا شکار کیا ہے اور وہ آپ کو پانی میں پڑا ہوا ملا ہے تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ زخمی حالت میں گرا ہو اور غرق ہو کر مرا ہو۔ ایسا شکار بھی حلال نہیں۔ اگر تیر کا نوکیلا حصہ لگنے کے بعد شکار آپ کو لمبے وقفے کے بعد ملا ہے تو جب ملے اسے کھایا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں تعفن پیدا نہ ہوا ہو۔

اب اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ شکار کن جانوروں اور کن پرندوں کا کیا جا سکتا ہے؟ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقع پر بنیادی اصول بتایا اور اس کا اعلان بھی کروایا۔ اصول یہ ہے کہ کچلیوں والے گوشت خور جانور اور پنجوں سے شکار کرنے والے (گوشت خور) پرندے حرام ہیں۔ اس حکم کے اعلان کے باوجود حجاز کے لوگ عام طور پر اس حدیث سے بے خبر رہے۔ اتفاق یہ ہوا

کہ جن صحابہ نے یہ حکم سنا اور آگے بیان کیا، جہاد کی ضرورتوں کی بنا پر وہ شام چلے گئے۔ امام زہری کہتے ہیں کہ شام جانے سے پہلے ہمیں اس حدیث کا بالکل پتہ نہ تھا۔ (حدیث:4988) اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بعض علاقوں میں جاہلی دور سے شکار کیے جانے والوں جانوروں میں سے ضبع (لگڑ بھگڑ Hyena) کیوں حلال سمجھا جاتا رہا حالانکہ اس کی کچلیاں ہیں، اس لیے وہ درندہ ہے اور مردار خور ہے۔ آبی جانور جو صرف پانی میں زندہ رہ سکتے ہیں اور جن کی شبیہ خشکی پر حرام نہیں، وہ سب حلال ہیں۔ ان کو ذبح کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ سمندر سے نکال لیے جائیں تو وہ مر جاتے ہیں، یا مردہ حالت میں ملیں تو حلال ہیں، چاہے بہت بڑے سائز کے ہوں۔ ان میں وہیل مچھلی کی تمام اقسام بشمول عنبر، سب حلال ہیں۔ اس اصول کے تحت شارک بھی حلال ہے۔

گوشت عام ذبیحے کا ہو، شکار کا ہو یا پانی کے جانور کا، اس کو سنبھالنے کے متعدد طریقے دنیا میں رائج رہے۔ ایک مؤثر اور قدیم طریقہ پہلے گوشت کو آگ پر پانی کے ساتھ یا اس کے بغیر پکانا اور اسی طرح اس کا پانی خشک کر لینا اور پھر دھوپ میں سکھا لینا بھی تھا۔ مچھلی بھی کئی طرح سے خشک کی جاتی تھی بلکہ اب بھی کی جاتی ہے۔ اس طرح محفوظ کیا ہوا گوشت جب تک درست رہے، کھانا جائز ہے۔

امام مسلم ؒ نے پالتو گدھوں کی حرمت کے بارے میں متعدد احادیث بیان کی ہیں۔ گھوڑے کے گوشت کی حلت پر روایت لائے ہیں۔ وسط ایشیا کے علاقوں میں گھوڑا عام ترین جانور ہے جس کا دودھ اور گوشت استعمال ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے اس کو مکروہ کہا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ جو عادی نہ ہوں وہ اس کے گوشت اور دودھ سے کراہت کرتے ہیں۔ اسی طرح کے بعض اور جانور بھی ہیں۔ ان کی ایک مثال ''ضب'' ہے، یہ بالشت ڈیڑھ کا ایک گھاس کھانے والا جانور ہے۔ بعض لوگوں نے ''ضب'' کا ترجمہ ''گوہ'' کیا ہے جو بالکل غلط ہے۔ گوہ کو عربی میں ''وَرَل'' کہتے ہیں۔ یہ ضب یا سانڈا سب صحرائی علاقوں میں کھایا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھنا ہوا ضب پیش کیا گیا تو آپ نے یہ فرماتے ہوئے اسے کھانے سے انکار کر دیا کہ یہ جانور آپ کے علاقے میں نہیں ہوتا، اس لیے آپ اس سے کراہت محسوس کرتے ہیں، لیکن آپ نے فرمایا: ''میں اسے حرام نہیں کرتا۔'' آپ ہی کے دستر خوان پر بیٹھے حضرت خالد بن ولید ؓ نے اسے اپنے آگے کر کے کھا لیا۔ حضرت عمر ؓ نے بھی اسی بات پر زور دیا کہ یہ صحرائی چرواہوں کی عام غذا ہے اور حلال ہے۔ جو اس کو کھانے کے عادی ہیں وہ آرام سے کھائیں۔

ضب کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبعی ناپسندیدگی کی یہ وجہ بھی بتائی کہ بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہو کر اسی قسم کے جانوروں میں تبدیل ہو گئی تھی، اس لیے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ وہ مسخ ہو کر ''ضب'' ہی میں نہ تبدیل ہوئی ہو۔ ایسے ہی جانوروں میں ''جراد'' ٹڈی (دل) ہیں۔ صحرائی باشندے اسے کھاتے تھے۔ سفر کے دوران میں صحابہ کرام نے بھی اسے کھایا، یہ حلال ہے لیکن بعض طبائع کو اس سے گھن آتی ہے۔ امام مسلم ؒ نے خرگوش کی حلت کے حوالے سے بھی حدیث پیش کی۔ یہ ذی ناب یا کچلیاں رکھنے والا جانور نہیں، خالص گھاس اور سبزی کھانے والا جانور ہے اور حلال ہے۔

شکار کے طریقوں میں سے ایک طریقہ پتھر مار کر شکار کرنا بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا اور اس بات کا حکم دیا کہ شکار کے یا دوسرے جانور کو تیز چھری کے ساتھ احسن طریقے سے ذبح کرنا چاہیے تاکہ وہ اذیت میں نہ رہے۔ امام مسلم نے آخر میں جانوروں پر شفقت کے حوالے سے یہ حدیث بھی بیان کی کہ کسی جانور کو باندھ کر بھوکا پیاسا مارنا سخت گناہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٤ - كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

شکار کرنے، ذبح کیے جانے والے اور ان جانوروں کا بیان جن کا گوشت کھایا جا سکتا ہے

(المعجم ١) - (بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ وَالرَّمْيِ) (التحفة ١)

[٤٩٧٢] ١-(١٩٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ، وَأَذْكُرُ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، فَكُلْ» قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَّيْسَ مَعَهَا» قُلْتُ لَهُ: فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ، فَأُصِيبُ، فَقَالَ: «إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ، فَكُلْهُ، وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ، فَلَا تَأْكُلْهُ».

[٤٩٧٣] ٢-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

باب: 1- سدھائے ہوئے کتوں اور تیراندازی کے ذریعے سے شکار کرنے کا حکم

[4972] ہمام بن حارث نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں سدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں، وہ میرے لیے شکار کو قابو کر لیتے ہیں اور میں اس پر اللہ کا نام بھی لیتا ہوں (بسم اللہ پڑھتا ہوں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو پھر اس کو کھا لو۔'' میں نے کہا: خواہ وہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خواہ وہ شکار کو مار ڈالیں، جب تک کوئی اور کتا، جو ان کے ساتھ نہیں (بھیجا گیا) تھا، اُن کے ساتھ شریک نہ ہو جائے۔'' میں نے عرض کی: میں شکار کو موٹی لکڑی کے نوکدار بغیر پروں کے تیر کا نشانہ بناتا ہوں اور اسے مار لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم بغیر پروں والا تیر مارو اور وہ اس کے جسم کو چھید دے (خون نکل جائے) تو اس کو کھا لو اور اگر وہ اسے چوڑائی کی طرف سے نشانہ بنائے اور مار ڈالے تو مت کھاؤ۔''

[4973] بیان نے شعبی سے، انھوں نے حضرت عدی

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَّصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ، إِلَّا أَنْ يَّأْكُلَ الْكَلْبُ، فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا، فَلَا تَأْكُلْ».

بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور ان پر بسم اللہ پڑھو تو جو (شکار) وہ تمھارے لیے پکڑیں چاہے وہ اسے مار دیں، تم اسے کھا لو، الا یہ کہ کتا (اس میں سے) کچھ خود کھا لے۔ اگر وہ کھا لے تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس نے اپنے لیے (شکار) پکڑا ہوگا۔ اگر دوسرے کتے ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں تو مت کھاؤ۔''

[٤٩٧٤] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: «إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ، فَإِنَّهُ وَقِيذٌ، فَلَا تَأْكُلْ»، وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ» قُلْتُ: فَإِنْ وَّجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ، فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ؟ قَالَ: «فَلَا تَأْكُلْ. فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ، وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ».

[4974] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبداللہ بن ابی سفر سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پَر والے تیر کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب اس نے اپنے (چھیدنے والے) تیز حصے کے ذریعے سے نشانہ بنایا ہو تو کھا لو اور اگر اپنی چوڑائی سے نشانہ بنا کر مار دیا ہو، تو وہ چوٹ لگنے سے مرا ہوا (شکار) ہے، اسے نہ کھاؤ۔'' اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے (شکار کے بارے) میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اس کو کھا لو، اگر کتے نے اس (شکار) میں سے کچھ کھا لیا ہے تو اس کو مت کھاؤ، کیونکہ کتے نے اس (شکار) کو اپنے لیے پکڑا ہے۔'' میں نے کہا: اگر میں اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتے کو بھی دیکھوں اور مجھے پتہ نہ چلے کہ دونوں میں سے کس نے شکار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تم نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں پڑھی۔''

فائدہ: اگر شکاری کے اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ اور کتا بھی مل جائے تو اس صورت میں شکار کو کھانے سے منع کیا گیا ہے، اس لیے کہ دوسرا کتا نہ سدھایا ہوا ہے، نہ اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے اور پھر اس نے شکار بھی اپنے لیے کیا ہوگا۔

[٤٩٧٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[4975] ابن علیہ نے کہا: مجھے شعبہ نے عبداللہ بن ابی سفر سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے شعبی کو کہتے ہوئے سنا، کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر والے تیر کے متعلق سوال کیا، پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[٤٩٧٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ: وَعَنْ نَّاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

[4976] غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبداللہ بن ابی سفر سے، انھوں نے اور کچھ دیگر لوگوں نے جن کا شعبہ نے ذکر کیا، شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر والے تیر کے متعلق سوال کیا، اسی کے مانند۔

[٤٩٧٧] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ». وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: «مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ، فَإِنْ وَجَدْتَّ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ، فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ، فَلَا تَأْكُلْ، إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلٰى كَلْبِكَ، وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهِ».

[4977] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں زکریا نے عامر (شعبی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر والے تیر کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''جس شکار کو اس کے تیز حصے نے نشانہ بنایا ہو اسے کھالو اور جسے چوڑائی کے بل لگا ہو تو وہ جانور چوٹ سے مرا ہوا ہے۔'' اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''جسے اس نے تمھارے لیے پکڑا ہو اور اس میں سے خود نہ کھایا ہو تو اسے کھالو کیونکہ اس کا شکار کرنا ہی اس کا ذبح ہے۔ (سدھائے ہوئے کتے کا شکار زخمی ہوتا ہے اور اس کا خون نکلتا ہے اور اس نے شکار کو صرف اور صرف اپنے مالک کے لیے پکڑا ہوتا ہے۔) اور اگر تمھیں اس کے پاس ایک اور کتا ملے اور تمھیں یہ خدشہ ہو کہ اس دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ شکار کیا ہوگا اور اسے مار ڈالا ہوگا تو نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی۔''

[٤٩٧٨] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4978] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٩٧٩] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَّكَانَ لَنَا جَارًا وَّدَخِيلًا وَّرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ، فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ، قَالَ: «فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ، وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ».

[4979] سعید بن مسروق نے کہا: شعبی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم ؓ سے سنا وہ نَہرین (کے قصبے) میں ہمارے ہمسائے اور ہمارے پاس آنے جانے والے قریبی ساتھی تھے۔ انھوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال کیا کہ میں شکار پر اپنا کتا چھوڑتا ہوں، پھر اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتا بھی دیکھتا ہوں کہ اس نے اس کو شکار کر لیا ہے اور مجھے یہ نہیں پتہ کہ (اصل میں) ان دونوں میں سے کس نے شکار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم (اس کو) مت کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے پر نہیں پڑھی۔''

[٤٩٨٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[4980] حکم نے شعبی سے، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٩٨١] ٦-(...) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ وَّجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ، وَإِنْ رَّمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ، فَكُلْ إِنْ

[4981] علی بن مسہر نے عاصم سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم اپنا کتا (شکار پر) چھوڑو تو بسم اللہ پڑھو، اگر وہ تمھارے لیے شکار کو جکڑ لے اور تم اس (شکار) کو زندہ پاؤ تو اس کو ذبح کر دو، اور اگر تم شکار کو اس حالت میں پاؤ کہ کتے نے اسے مار ڈالا ہو اور اس میں سے کچھ کھایا نہ ہو تو اس کو بھی کھا لو، اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتے کو پاؤ اور اس نے شکار کو مار ڈالا ہو، تو اس کو نہ کھاؤ، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اسے ان دونوں میں سے کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم تیر مارو تو بسم اللہ پڑھو، پھر

شِئْتَ، وَإِنْ وَّجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ، فَلَا تَأْكُلْ».

اگر ایک دن تک وہ (شکار) تمھیں نہ ملے (بعد میں ملے) اور تمھیں اس میں اپنے تیر کے علاوہ کسی اور چیز کا نشان نہ ملے تو تم چاہو تو اس کو کھا لو، اور اگر وہ تمھیں پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو مت کھاؤ۔''

[٤٩٨٢] ٧-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: «إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ وَّجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ، إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي، الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ».

[4982] عبداللہ بن مبارک نے کہا: ہمیں عاصم نے شعبی سے خبر دی، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنا تیر چلاؤ تو بسم اللہ پڑھو، پھر اگر تم کو اس طرح ملے کہ تیر نے اسے مار ڈالا ہو تو اس کو کھا لو، اور اگر وہ (شکار) تم کو پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو مت کھاؤ کیونکہ تمھیں معلوم نہیں کہ وہ پانی سے مرا ہے یا تمھارے تیر سے۔''

[٤٩٨٣] ٨-(١٩٣٠) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ، أَوْ بِكَلْبِيَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ، فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، تَأْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ، فَإِنْ وَّجَدْتُّمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ، فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا، فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ، فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ

[4983] ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی کو کہتے ہوئے سنا: مجھے ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں، وہ شکار کا علاقہ ہے۔ میں اپنی کمان سے (تیر چلا کر) شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے اور اپنے بغیر سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے سے بھی ان کا شکار کرتا ہوں۔ مجھے یہ بتایئے کہ ان میں سے کون سا شکار ہمارے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم لوگ اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہو تو اگر تمھیں ان کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ مل سکیں تو پھر ان (کے برتنوں) کو دھو کر ان میں کھا لو، اور تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم ایک شکار کے علاقے میں ہو (ذریعۂ معاش شکار

كُلْ، وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ، فَكُلْ».

ہے) تو تم جو اپنی کمان سے (تیر چلا کر) شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو، پھر کھا لو اور تم نے جو اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے تو اس پر بسم اللہ پڑھو، پھر کھا لو اور جو شکار تم نے بغیر سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہے تو اگر تمھیں اس کو ذبح کرنے کا موقع ملا ہے تو کھا لو (ورنہ نہیں۔)''

[٤٩٨٤] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِىءُ كِلَاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَّمْ يَذْكُرْ فِيهِ: صَيْدَ الْقَوْسِ.

[4984] زہیر بن وہب اور مقری دونوں نے حیوہ سے اسی سند کے ساتھ ابن مبارک کی حدیث کی طرح روایت کی، البتہ ابن وہب نے اپنی روایت میں کمان کے شکار کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ إِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ) (التحفة ٢)

باب:2- جب شکار غائب (گم) ہو جائے، پھر اسے پالے (تو کیا حکم ہے؟)

[٤٩٨٥] ٩-(١٩٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ، فَغَابَ عَنْكَ، فَأَدْرَكْتَهُ، فَكُلْهُ، مَا لَمْ يُنْتِنْ».

[4985] ابوعبداللہ حماد بن خالد خیاط نے معاویہ بن صالح سے، انھوں نے عبدالرحمان بن جبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ''جب تم (شکار پر) اپنا تیر چلاؤ اور پھر وہ تم سے غائب ہو جائے، پھر تم کو مل جائے تو کھا لو جب تک بدبودار نہ ہو۔''

[٤٩٨٦] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: «فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ».

[4986] معن بن عیسیٰ نے کہا: مجھے معاویہ نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں، جسے تین دن کے بعد اپنا شکار ملے، روایت کی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''جب تک بدبودار نہ ہو اسے کھا سکتے ہو۔'' (سخت ٹھنڈے علاقوں میں دیر تک

صحیح سلامت رہے گا۔)

[٤٩٨٧] ١١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَهُ فِي الصَّيْدِ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّأَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ، وَقَالَ فِي الْكَلْبِ: «كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُّنْتِنَ، فَدَعْهُ».

[4987] محمد بن حاتم نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے معاویہ بن صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے علاء سے، انھوں نے مکحول سے، انھوں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے شکار کے بارے میں اپنی حدیث بیان کی، پھر ابن حاتم نے کہا: ہمیں ابن مہدی نے معاویہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر اور ابوزاہریہ سے، انھوں نے جبیر بن نفیر سے، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے علاء کی حدیث کے مانند روایت کی، اور اس کی بدبو کا ذکر نہیں کیا اور کتے (کے شکار) کے بارے میں فرمایا: ''تین دن کے بعد بھی اس کو کھا سکتے ہو، لیکن اگر اس سے بدبو آئے تو اس کو چھوڑ دو۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ) (التحفة ٣)

باب:3- کچلیوں والے ہر درندے اور پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو کھانے کی ممانعت

[٤٩٨٨] ١٢-(١٩٣٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ. زَادَ إِسْحٰقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ.

[4988] ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوادریس سے، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے کچلیوں (نوک دار دانت) والے ہر درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے، اسحاق اور ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: زہری نے کہا: شام میں آنے تک ہم نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث اور بھی کئی لوگوں نے نہیں سنی ہوئی تھی۔ اس کا اعلان جنگ خیبر کے موقع پر کرایا گیا تھا اور جنگی مصروفیتوں کی وجہ سے سب شرکاء اسے سن نہ سکے۔ جنھوں نے یہ حدیث سن کر یاد رکھی تھی وہ جہاد کے لیے شام اور مغرب چلے گئے۔ اس

حدیث کے مطابق، ضبع (لگڑ بھگڑ) سمیت تمام درندے حرام ہیں۔ درندہ وہی ہوتا ہے جو شکار کا گوشت کھاتا ہے اور جس کی کچلیاں ہوتی ہیں۔

[٤٩٨٩] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ.

[4989] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوادریس خولانی سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَاءِنَا بِالْحِجَازِ، حَتّٰى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ، وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ.

ابن شہاب زہری نے کہا: ہم نے حجاز میں اپنے علماء سے یہ حدیث نہیں سنی تھی، یہاں تک کہ ابوادریس نے، جو شام کے فقہاء میں سے ہیں، مجھے یہ حدیث بیان کی۔

[٤٩٩٠] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ.

[4990] عمرو بن حارث نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں ابوادریس خولانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٩٩١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا

[4991] امام مالک بن انس، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث، یونس بن یزید وغیرہ نے اور معمر، یوسف بن ماجشون اور صالح سب نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ یونس اور عمرو کی حدیث کے مانند روایت کی، سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے، سوائے صالح اور یوسف کے۔ ان دونوں کی حدیث یہ ہے: آپ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے (کو کھانے) سے منع فرمایا۔

الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو، كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحٌ وَّيُوسُفُ، فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا: نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ.

[٤٩٩٢] ١٥-(١٩٣٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، فَأَكْلُهُ حَرَامٌ».

[4992] عبدالرحمٰن بن مہدی نے مالک سے، انھوں نے اسماعیل بن ابی حکیم سے، انھوں نے عبیدہ بن سفیان سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''ہر کچلیوں والا درندہ، اس کو کھانا حرام ہے۔''

[٤٩٩٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4993] ابن وہب نے کہا: مجھے امام مالک بن انس نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٩٩٤] ١٦-(١٩٣٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَّيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.

[4994] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے، انھوں نے میمون بن مہران سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور ناخنوں والے پرندے (کو کھانے) سے منع فرمایا۔

[٤٩٩٥] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ: قَالَ شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4995] سہل بن حماد نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٩٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ مَّيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ

[4996] ابوعوانہ نے کہا: ہمیں حکم اور ابوبشر نے میمون بن مہران سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے (کو

كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.

کھانے) سے منع فرمایا۔

[٤٩٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَبُو بِشْرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ مَّيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مَّيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.

[4997] ہشیم اور ابوعوانہ نے ابوبشر سے، انھوں نے میمون بن مہران سے روایت کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، حکم سے شعبہ کی روایت کردہ حدیث کے مانند۔

(المعجم ٤) - (بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ) (التحفة ٤)

باب:4- سمندر کے مرے ہوئے جانور (کھانے) کا جواز

[٤٩٩٨] ١٧-(١٩٣٥) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ، نَتَلَقّٰى عِيرًا لِّقُرَيْشٍ، وَّزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَّمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً، قَالَ: فَقُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا؟ قَالَ: نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ، ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ، قَالَ: وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ

[4998] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (جہاد کے لیے) روانہ فرمایا اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا سالار مقرر کیا کہ ہم قریش کے تجارتی قافلے کو جالیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں کھجوروں کی ایک بوری بطور زادِ راہ عنایت فرمائی، اس کے علاوہ آپ کو اور کوئی چیز نہیں مل سکی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے (ابوزبیر نے) کہا: آپ لوگ اس (ایک کھجور) کا کیا کرتے تھے؟ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم اس کھجور کو اس طرح چوستے تھے جس طرح ایک بچہ چوستا ہے۔ پھر اس کے اوپر کچھ پانی پی لیتے تھے تو وہ (ایک کھجور) ہمیں پورا دن رات تک کافی ہو جاتی تھی، اور ہم اپنے ڈنڈے درخت کے پتوں پر مارتے تھے (پتے گرتے اور) ہم ان کو پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے۔ کہا: پھر ہم ساحل سمندر پر گئے تو ہمیں وہاں

الضَّخْمِ، فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرُ. قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ، وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا، قَالَ: فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ، بِالْقِلَالِ، الدُّهْنَ، وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ - أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ - فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ، وَأَخَذَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ، فَأَقَامَهَا، ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا، فَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا؟» قَالَ: فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْهُ، فَأَكَلَهُ.

کنارے پر ایک بڑے ٹیلے کے مانند کوئی چیز ابھری دکھائی دی، ہم اس کے پاس گئے، دیکھا تو وہ ایک (سمندری) جانور ہے جس کو عنبر کہا جاتا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مردار ہے، پھر کہنے لگے: نہیں! ہم رسول اللہ ﷺ کے نمایندے ہیں اور اللہ کے راستے میں ہیں، اور تم لوگ حالت اضطرار میں ہو، سو اس کو کھا لو۔ کہا: ہم نے اس (کھانے کے بل بوتے) پر (تقریباً) ایک مہینہ قیام کیا، ہم تین سو تھے، یہاں تک کہ ہم (سب خوب) موٹے ہو گئے، ہم نے خود کو (اس حالت میں) دیکھا کہ ہم اس کی آنکھ کے ڈھیلے سے مشکیزے بھر بھر کر تیل نکالتے تھے اور اس میں سے بیل کے جتنے بڑے بڑے گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے، تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمی لیے اور اس کی آنکھ کے حلقے میں بٹھا دیے اور اس کی ایک پسلی (پشت کے کانٹے) کو لیا، اسے کھڑا کیا اور ہمارے پاس جو سب سے بڑا اونٹ تھا اس پر کجاوہ کسا اور اس کے نیچے سے گزار لیا اور اس کے اُبال کر خشک کیے ہوئے گوشت کے ٹکڑوں سے ہم نے زادِ راہ تیار کر لیا، جب ہم مدینہ آئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا، تمھارے پاس اس گوشت میں سے کچھ باقی ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔'' (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے اس میں سے کچھ گوشت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اس کو تناول فرمایا۔

[٤٩٩٩] ١٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةِ رَاكِبٍ، وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَقَمْنَا

[4999] عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے تین سو سواروں کے ساتھ ہمیں مہم پر روانہ فرمایا، ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں قریش کے قافلے کی گھات لگانا تھی، ہم (تقریباً) آدھا مہینہ ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے، ہمیں شدید

بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ، حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ، فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ، فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ، وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ، وَأَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ، فَمَرَّ تَحْتَهُ، قَالَ: وَجَلَسَ فِي حِجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ، قَالَ: وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ، قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِّنْ تَمْرٍ، فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً، ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً، فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ.

بھوک کا سامنا تھا، حتی کہ ہم نے درختوں سے جھاڑے ہوئے پتے کھائے اور اس لشکر کا نام ہی ''جھڑے ہوئے پتوں کا لشکر'' پڑ گیا، تو سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور نکال کر پھینکا جس کو عنبر کہا جاتا ہے۔ ہم نصف ماہ تک اس کو کھاتے اور اس کی چکنائی سے مالش کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم اصل حالت میں لوٹ آئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی (پیٹھ کا کانٹا) لے کر اسے نصب کرایا، پھر لشکر میں سب سے لمبا آدمی اور سب سے اونچا اونٹ ڈھونڈا اور اس آدمی کو اس پر سوار کیا، تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ اور اس (عنبر) کی آنکھ کے حلقے میں ایک جماعت بیٹھ گئی۔ کہا: ہم نے اس کی آنکھ کے ڈھیلے سے اتنے اتنے مٹکے چربی نکالی۔ (سفر کے آغاز میں) ہمارے ساتھ ایک بورا (برابر) کھجوریں تھیں۔ (پہلے) ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور دیتے تھے، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے۔ جب (یہ بھی ملنا) بند ہو گئیں تو ہم نے سمجھ لیا کہ وہ ختم ہو گئی ہیں۔

فائدہ: وہاں اقامت کی مدت کتنی لمبی تھی؟ اس کا بیان اپنے اپنے اندازے سے کیا گیا ہے۔ بعد کے مختلف راویوں نے بھی اصل میں یہی سمجھا ہے کہ مدت خاصی لمبی تھی۔ بیان کرتے ہوئے اپنے اپنے اندازے کے مطابق بیان کیا ہے۔ وہ مدت اٹھارہ دن (حدیث:5003) سے لے کر ایک ماہ تک کے کسی عرصے پر محیط ہو سکتی ہے۔

[٥٠٠٠] ١٩- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ، فِي جَيْشِ الْخَبَطِ: إِنَّ رَجُلًا نَّحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ ثَلَاثًا، ثُمَّ ثَلَاثًا، ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

[5000] عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو پتوں والے لشکر کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ (جب زادِ راہ ختم ہوگیا تو ابتدا میں) ایک دن ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کر دیا (کہ سواری کے جانور ختم ہونے لگے تھے۔)

[٥٠٠١] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

[5001] ہشام بن عروہ نے وہب بن کیسان سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک مہم میں) روانہ کیا۔ اس وقت ہم تین سو تھے،

عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ، نَّحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا.

ہم نے اپنا اپنا زادِراہ اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ (اور آخر میں سب کا زادِراہ ملا کر ایک بورے کے برابر ہوا۔)

[٥٠٠٢] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، ثَلَاثَمِائَةٍ، وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَفَنِيَ زَادُهُمْ، فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ، فَكَانَ يُقَوِّتُنَا، حَتّٰى كَانَ يُصِيبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ.

[5002] امام مالک بن انس نے ابونعیم وہب بن کیسان سے روایت کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین سو کا ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر بنایا، ان کا زادِراہ ختم ہونے کو آیا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے زادِراہ کو زادِراہ والے ایک تھیلے میں جمع کیا اور ہم کو زندہ رہنے کی خوراک دیتے تھے، یہاں تک کہ آخر میں روزانہ ایک کھجور ملتی تھی۔

[٥٠٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، أَنَا فِيهِمْ، إِلٰى سِيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ، كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَّأَبِي الزُّبَيْرِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ: فَأَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

[5003] ولید بن کثیر نے کہا: میں نے وہب بن کیسان کو کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا، میں بھی اس لشکر میں تھا۔ جس طرح عمرو بن دینار اور ابوزبیر کی حدیث ہے، البتہ وہب بن کیسان کی روایت میں ہے کہ لشکر نے اٹھارہ دن تک اس (بڑی مچھلی) کا گوشت کھایا۔

[٥٠٠٤] (...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ، كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا إِلٰى أَرْضِ جُهَيْنَةَ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ

[5004] عبیداللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارض جہینہ کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا اور ایک شخص کو اس کا امیر بنایا، اور (اس کے بعد) ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

حَدِيثِهِمْ.

(المعجم ٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ) (التحفة ٥)

باب:5- پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی حرمت

[٥٠٠٥] ٢٢-(١٤٠٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[راجع: ٣٤٣١]

[5005] امام مالک بن انس نے ابن شہاب سے، انھوں نے محمد بن علی (ابن حنفیہ) کے دو بیٹوں عبداللہ اور حسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

[٥٠٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ: وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[5006] سفیان، عبیداللہ، یونس اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور یونس کی حدیث میں ہے: اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے (منع فرما دیا۔)

[٥٠٠٧] ٢٣-(١٩٣٦) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[5007] حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام کر دیا۔

[٥٠٠٨] ٢٤-(٥٦١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَّسَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[انظر: ١٢٤٨]

[5008] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع اور سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا۔

[٥٠٠٩] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوا إِلَيْهَا.

[5009] ابن جریج اور امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا، حالانکہ لوگوں کو (بھوک کے سبب) اس کی (سخت) ضرورت تھی۔

[٥٠١٠] ٢٦-(١٩٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَّوْمَ خَيْبَرَ، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِّنَ الْمَدِينَةِ، فَنَحَرْنَاهَا، فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي، إِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنِ اكْفَؤُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا. فَقُلْتُ: حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ، وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ.

[5010] علی بن مسہر نے شیبانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا، انھوں نے کہا: خیبر کے دن ہم بھوک کا شکار تھے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ہمیں ان لوگوں (یہودیوں) کے گدھے شہر سے باہر نکلتے ہوئے مل گئے۔ ہم نے ان کو ذبح کر لیا، ہماری ہانڈیاں (ان کے پکتے ہوئے گوشت سے) ابل رہی تھیں کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا: ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے کوئی چیز نہ کھاؤ۔ میں نے پوچھا: آپ نے ان کو کیسا حرام کیا تھا (قطعی یا غیر قطعی؟) انھوں نے کہا: (اس حوالے سے) ہماری آپس میں بات چیت ہوتی تھی تو ہم (باہم یہی کہتے کہ آپ نے ان کو قطعی طور پر حرام کیا اور اس وجہ سے (انھیں ہمیشہ کے لیے) حرام کیا تھا کہ ان کے پانچ حصے نہیں کیے گئے تھے (خمس الگ نہیں کیا گیا تھا۔)

فائدہ: صحیح مسلم کی اس حدیث کے متن میں اجمال ہے، اس لیے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما یہ فرما رہے ہیں کہ پالتو گدھے ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیے گئے اور اس کا سبب یہ تھا کہ اس موقع پر ان کا خمس الگ نہیں کیا گیا تھا۔ صحیح بخاری میں یہ حدیث شیبانی ہی کی روایت سے اجمال کے بغیر موجود ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: «قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفٰى: فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ» ''حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے آپس میں بات چیت کرتے ہوئے کہا: یہ اس لیے حرام کیے گئے ہیں کہ ان کا خمس نہیں نکالا گیا تھا۔ تو اُن (موجود) لوگوں میں سے بعض نے کہا: یہ مستقل طور پر حرام کیے گئے ہیں اور اس لیے حرام کیے گئے ہیں کہ یہ غلاظت کھاتے ہیں۔'' (صحيح البخاري، حديث: 4220) تقریباً یہی الفاظ صحیح مسلم کی اگلی روایت کے بھی ہیں، خمس نہ نکالنے کی بات فوری طور پر بعض لوگوں نے محض اندازے سے کی۔ دوسری رائے مدلل تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کیے جانے والے اعلان کی رو سے یہ ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیے گئے (یعنی خمس نہ نکالنا مستقل حرمت کا سبب نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ بات ہوتو خمس نکالنے کی صورت میں انھیں حلال ہونا چاہیے۔) اس کا زیادہ معقول سبب یہ ہے کہ یہ گندگی کھانے والا جانور ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں شیبانی کی روایت سے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: «قَالَ (يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ) فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ» ''شیبانی نے کہا: میں حضرت سعید بن جبیر سے ملا، اس کے بارے میں ان سے پوچھا اور (ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما کی روایت سے) انھیں آگاہ کیا، تو انھوں نے کہا: پالتو گدھوں کو ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیا گیا اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ غلاظت کھاتے ہیں۔'' (فتح الباري: 603/7) یہ نقطۂ نظر فوری اندازے پر مبنی نہیں، حالات کی وضاحت کے بعد کا ہے اور مبنی برحقیقت ہے۔

[٥٠١١] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولُ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا، فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنِ اكْفَؤُوا الْقُدُورَ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا، قَالَ: فَقَالَ نَاسٌ: إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، وَقَالَ آخَرُونَ: نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ.

[5011] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: جنگ خیبر کی راتوں میں ہم بھوک کا شکار ہو گئے۔ جب خیبر کی جنگ کا دن آیا تو ہم پالتو گدھوں پر ٹوٹ پڑے، جب ہماری ہانڈیاں ان کے گوشت سے ابلنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ ہانڈیاں الٹ دو، پالتو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ اس وقت بعض لوگوں (صحابہ) نے کہا کہ ان سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ ان کا خمس نہیں نکالا گیا اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ نے ان سے قطعی طور پر منع کیا ہے۔

[٥٠١٢] ٢٨-(١٩٣٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولَانِ: أَصَبْنَا حُمُرًا، فَطَبَخْنَاهَا، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنِ اكْفَؤُا الْقُدُورَ.

[5012] عدی بن ثابت نے کہا: میں نے حضرت براء اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے سنا، دونوں کہتے تھے کہ ہم نے گدھے پکڑے، ان کو پکانے لگے تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ (ان) ہانڈیوں کو الٹ دو۔

[٥٠١٣] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ: أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنِ اكْفَؤُا الْقُدُورَ.

[5013] ابواسحاق نے کہا: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کے دن ہم نے گدھے پکڑ لیے، پھر رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ ہانڈیاں الٹ دو۔

[٥٠١٤] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: نُهِينَا عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[5014] ثابت بن عبید نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں پالتو گدھوں کے گوشت (کھانے) سے منع کر دیا گیا۔

[٥٠١٥] ٣١-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُّلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، نِيئَةً وَّنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ.

[5015] جریر نے عاصم سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پالتو گدھوں کا گوشت پھینک دیں، کچا ہو یا پکا ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے کبھی ہمیں ان کو کھانے کی اجازت نہیں دی۔

[٥٠١٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5016] حفص بن غیاث نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٠١٧] ٣٢-(١٩٣٩) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

[5017] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا:

يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا أَدْرِي، إِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ، فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ، أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ، لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

مجھے پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (پالتو گدھوں کا گوشت کھانے) سے اس بنا پر منع فرمایا تھا کہ وہ لوگوں کے بوجھ اٹھانے والے ہیں اور آپ نہیں چاہتے تھے کہ ان کا بوجھ اٹھانے کا ذریعہ ختم ہو جائے یا آپ نے (ویسے ہی) جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا۔ (یعنی ایسی کسی خاص مناسبت کے بغیر، جب دیکھا کہ لوگ اسے کھانا چاہتے ہیں تو اس کی حرمت کا اعلان کرا دیا۔)

[٥٠١٨] ٣٣-(١٨٠٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى خَيْبَرَ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ، الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلٰى لَحْمٍ. قَالَ: «عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا. قَالَ: «أَوْ ذَاكَ». [راجع: ٤٦٦٨]

[5018] حاتم بن اسماعیل نے یزید بن ابی عبید سے، انھوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے خیبر فتح کر دیا۔ جس دن فتح ہوئی اس کی شام کو لوگوں نے بہت آگ جلائی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیسی آگ (جل رہی) ہے؟ تم کس چیز پر (کیا پکانے کے لیے) آگ جلا رہے ہو؟'' لوگوں نے کہا: گوشت پر۔ آپ نے پوچھا: ''کون سے گوشت پر؟'' لوگوں نے کہا: پالتو گدھوں کے گوشت پر۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہانڈیاں الٹ دو اور ان کو توڑ دو۔'' ایک شخص نے عرض کی: (آپ اجازت دیں تو) ہم ہانڈیاں انڈیل دیں اور انھیں دھو لیں؟ آپ نے فرمایا: ''یا اس طرح کر لو۔''

فائدہ: ہانڈیاں توڑ دینے یا کم از کم انھیں دھو لینے کے حکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ گدھے کا گوشت فی نفسہ حرام اور پلید ہے۔ اسے صرف اس بنا پر کھانے سے نہیں روکا گیا تھا کہ خمس کا حصہ نہیں نکالا گیا تھا۔

[٥٠١٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

[5019] حماد بن مسعدہ، صفوان بن عیسیٰ اور ابو عاصم نبیل سب نے یزید بن ابی عبید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

عُبَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥٠٢٠] ٣٤-(١٩٤٠) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ، أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ، فَطَبَخْنَا مِنْهَا، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا، فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا، وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا.

[5020] ایوب نے محمد (ابن سیرین) سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا تو ہم نے بستی سے باہر نکلنے والے گدھے پکڑ لیے اور ان کا گوشت پکانے لگے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا: سنو! اللہ اور اس کا رسول تم کو ان (گدھوں کا گوشت پکانے، کھانے) سے منع کرتے ہیں، کیونکہ یہ نجس ہے اور شیطان کا عمل ہے۔ پھر ہانڈیوں کو گوشت سمیت الٹ دیا گیا جبکہ وہ اس کے ساتھ ابل رہی تھیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اعلان کی تفصیل ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنی اور بیان کی۔ اس تفصیل سے حرمت کی وجوہ کے حوالے سے وہ سب اندازے غلط ثابت ہوتے ہیں جو مختلف لوگوں نے اپنے اپنے طور پر قائم کیے تھے، اور قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ پالتو گدھوں کا گوشت رِجس (پلید) ہونے کی بنا پر اور شیطان کی پسندیدہ چیز ہونے کی بنا پر حرام قرار دیا گیا۔

[٥٠٢١] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُكِلَتِ الْحُمُرُ. ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ نَجَسٌ.

قَالَ: فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.

[5021] ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جس دن خیبر کی جنگ ہوئی، ایک آنے والا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! گدھے کھا لیے گئے، پھر ایک دوسرا شخص آیا اور کہا: اللہ کے رسول! گدھے ختم کر دیے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انھوں نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تم کو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ پلید ہیں یا (فرمایا:) ناپاک ہیں۔

کہا: پھر ہانڈیاں اس سب کچھ سمیت، جو اُن میں تھا، الٹ دی گئیں۔

فائدہ: جس طرح حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں پالتو گدھوں کے گوشت کی حرمت کا اعلان کرنے کا حکم دیا، یہ حکم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیا جو انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد تھے۔ انس رضی اللہ عنہ ان کی معیت میں، انھی

کی سواری پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان کردہ تفصیلات درست اور امر واقع کے مطابق ہیں۔

(المعجم ٦) - (بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ)

(التحفة ٦)

باب:6- گھوڑوں کا گوشت کھانا جائز ہے

[٥٠٢٢] ٣٦-(١٩٤١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى، يَوْمَ خَيْبَرَ، عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.

[5022] محمد بن علی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت عطا کی۔

[٥٠٢٣] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَكَلْنَا، زَمَنَ خَيْبَرَ، الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ، وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ.

[5023] محمد بن بکر نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: خیبر کے زمانے میں ہم نے جنگلی گدھوں (گورخر، زیبرا) اور گھوڑوں کا گوشت کھایا اور نبی ﷺ نے ہم کو پالتو گدھے کے گوشت سے منع فرما دیا۔

فائدہ: مجاہدین بھوک کے ستائے ہوئے تھے، انھوں نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کا پکا ارادہ کر لیا تھا، اسے پکانے میں لگے ہوئے تھے، اسی اثنا میں بھوک سے تنگ آئے ہوئے کچھ لوگوں نے غالباً گھوڑے کا گوشت بھی پکانا شروع کر دیا۔ اس پر گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا گیا اور گھوڑوں کے گوشت کو حلال۔

[٥٠٢٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

[5024] ابن وہب اور ابوعاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥٠٢٥] ٣٨-(١٩٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَكَلْنَاهُ.

[5025] عبداللہ بن نمیر، حفص بن غیاث اور وکیع نے ہشام سے، انھوں نے (اپنی اہلیہ) فاطمہ سے، انھوں نے (اپنی دادی) حضرت اسماء ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے (پکا کر) کھایا۔

[٥٠٢٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5026] ابومعاویہ اور ابواسامہ دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٧) – (بَابُ إِبَاحَةِ الضَّبِّ) (التحفة ٧)

باب:7- سانڈے کے گوشت کا جواز

[٥٠٢٧] ٣٩-(١٩٤٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: «لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ».

[5027] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے سانڈے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں۔''

فائدہ: ''ضبّ'' عرب اور بعض دوسرے صحرائی اور نیم صحرائی علاقوں میں پایا جانے والا تقریباً بالشت بھر کا جانور ہے۔ گھاس کھاتا ہے، جسم میں چربی کی مقدار خاصی ہوتی ہے۔ عرب کے لوگ اس کا شکار کر کے کھاتے تھے۔ برصغیر میں اس کا تیل جوڑوں کے درد میں مالش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے ضب کا ترجمہ گوہ کیا ہے۔ گوہ اس کے مقابلے میں بہت بڑا اور گوشت کھانے والا جانور ہے۔ چونکہ ہیئتِ کذائی اور چلنے میں ضب کسی حد تک اس کے ساتھ مشابہ ہے، اس لیے بعض لوگوں کو کتابوں میں اس کی شکل وصورت اور چلنے کے انداز کو پڑھ کر غلط فہمی ہوئی ہے۔

[٥٠٢٨] ٤٠-(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[5028] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ

رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: «لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ»، .

سے سانڈا کھانے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں، نہ حرام کرتا ہوں۔''

[٥٠٢٩] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: «لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ».

[5029] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے سانڈا کھانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں۔''

[٥٠٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5030] یحییٰ نے عبیداللہ سے اسی سند سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٠٣١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ. بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ. وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ: قَامَ

[5031] ایوب، مالک بن مغول، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ اور اسامہ سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے سانڈے کے بارے میں نافع سے روایت کردہ لیث کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، البتہ ایوب کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سانڈا (پکا کر) لایا گیا تو آپ نے اسے کھایا، نہ حرام قرار دیا۔ اسامہ کی حدیث میں، کہا: ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے۔

رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

[٥٠٣٢] ٤٢-(١٩٤٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ: سَمِعَ الشَّعْبِيَّ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ، وَّأُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ، فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا، فَإِنَّهُ حَلَالٌ، وَّلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي».

[5032] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے توبہ عنبری سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ تھے، ان میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے، اتنے میں سانڈے کا گوشت لایا گیا، اس وقت نبی ﷺ کی کسی زوجہ نے یہ آواز دی کہ یہ سانڈے کا گوشت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ، بلاشبہ یہ حلال ہے لیکن یہ میرے کھانے میں (شامل) نہیں۔''

[٥٠٣٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَقَاعَدْتُّ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَّنِصْفٍ، فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا. قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ. بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ.

[5033] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے توبہ عنبری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: شعبی نے مجھ سے کہا: تم نے حسن (بصری) کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ (مرسل) حدیث دیکھی (سنی اور لکھی ہوئی دیکھی، اور اس کے مرسل ہونے پر غور کیا؟) میں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ڈیڑھ یا دو سال تک (اٹھتا) بیٹھتا رہا لیکن میں نے انھیں اس حدیث کے علاوہ نبی ﷺ سے کوئی اور حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انھوں نے (اس طرح) کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے بہت سے لوگ (موجود تھے) ان میں سعد رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ معاذ کی حدیث کے مانند۔

[٥٠٣٤] ٤٣-(١٩٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَّحْنُوذٍ، فَأَهْوٰى إِلَيْهِ رَسُولُ

[5034] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، اتنے میں ایک بھنا ہوا سانڈا لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کا قصد کیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ. فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ».

کے گھر جو عورتیں تھیں ان میں سے کسی نے کہا: رسول اللہ ﷺ جو چیز کھانے لگے ہیں وہ آپ کو بتا دو، (یہ سنتے ہی) آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن یہ (جانور) میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا، اس لیے میں خود کو اس سے کراہت کرتے ہوئے پاتا ہوں۔''

قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ.

حضرت خالد (بن ولید) رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اس کو (اپنی طرف) کھینچا اور کھا لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

[٥٠٣٥] ٤٤-(١٩٤٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَّحْنُوذًا، قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَّجْدٍ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ أَقَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَيْهِ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمّٰى لَهُ، فَأَهْوٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ. قُلْنَ: هُوَ الضَّبُّ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي

[5035] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنھیں سیف اللہ کہا جاتا ہے، انھیں خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، وہ ان (حضرت خالد) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی خالہ تھیں۔ ان کے ہاں آپ ﷺ نے ایک بھنا ہوا سانڈا دیکھا جو ان کی بہن حُفیدہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں۔ انھوں نے وہ سانڈا رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا، ایسا کم ہوتا کہ آپ کسی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے یہاں تک کہ آپ کو اس کے بارے میں بتایا جاتا اور آپ کے سامنے اس کا نام لیا جاتا۔ (اس روز) آپ نے سانڈے کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو وہاں موجود خواتین میں سے ایک خاتون نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو بتاؤ کہ آپ لوگوں نے انھیں کیا پیش کیا ہے۔ تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ سانڈا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اوپر کر لیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ نے فرمایا ''نہیں، لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتا، میں خود کو اس سے کراہت کرتے ہوئے پاتا

أَعَافُهُ».

قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ، فَلَمْ يَنْهَنِي.

ہوں۔

حضرت خالد ؓ نے کہا: پھر میں نے اس کو (اپنی طرف) کھینچا اور کھا لیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے لیکن آپ نے مجھے منع نہیں فرمایا۔

[٥٠٣٦] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، وَهِيَ خَالَتُهُ، فَقُدِّمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ، جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حِجْرِهَا.

[5036] صالح بن کیسان نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے ان سے بیان کیا کہ انھیں خالد بن ولید ؓ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت میمونہ بنت حارث ؓ کے ہاں گئے، وہ ان کی خالہ تھیں، رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانڈے کا گوشت پیش کیا گیا، اسے ام حفید بنت حارث ؓ نجد سے لائی تھیں، یہ بنوجعفر کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک کوئی چیز تناول نہ فرماتے تھے جب تک کہ آپ کو معلوم نہ ہو جائے کہ وہ کیا ہے۔ پھر انھوں نے یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا اور حدیث کے آخر میں اضافہ کیا اور انھیں (یزید) ابن اصم نے (بھی) حضرت میمونہ ؓ سے (یہی) حدیث سنائی، انھوں نے ان (میمونہ ؓ) کے ہاں پرورش پائی۔ (ان کی والدہ برزہ بنت حارث ام المومنین حضرت میمونہ ؓ کی بہن تھیں۔)

فائدہ: حفیدہ بنت حارث ؓ کی کنیت ام حفید تھی۔

[٥٠٣٧] (١٩٤٥) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ. بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ.

[5037] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں دو بھنے ہوئے سانڈے پیش کیے گئے جبکہ ہم سب حضرت میمونہ ؓ کے ہاں موجود تھے، ان سب کی حدیث کے مانند، انھوں (معمر) نے حضرت میمونہ ؓ سے روایت کردہ یزید بن اصم کی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٠٣٨] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ؛ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، وَعِنْدَهُ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ، بِلَحْمِ ضَبٍّ. فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[5038] ابن منکدر سے روایت ہے کہ ابوامامہ بن سہل نے انھیں بتایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سانڈے کا گوشت لایا گیا، اس وقت آپ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے اور ان کے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، پھر زہری کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٥٠٣٩] ٤٦-(١٩٤٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمْنًا وَّأَقِطًا وَّأَضُبًّا، فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ، وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا، وَّأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[5039] سعید بن جبیر نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور سانڈے ہدیہ کیے۔ آپ ﷺ نے گھی اور پنیر میں سے تناول فرمایا اور سانڈے کو کراہت محسوس کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ یہ (سانڈا) رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر کھایا گیا۔ اگر یہ حرام ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا۔

[٥٠٤٠] ٤٧-(١٩٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا، فَآكِلٌ وَّتَارِكٌ، فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِّنَ الْغَدِ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ، حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا آكُلُهُ، وَلَا أَنْهَى عَنْهُ، وَلَا أُحَرِّمُهُ». فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِئْسَ مَا قُلْتُمْ، مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَّا مُحِلًّا

[5040] شیبانی نے یزید بن اصم سے روایت کی، کہا: مدینہ منورہ میں ایک دلھا نے ہماری دعوت کی اور ہمیں تیرہ عدد (بھنے ہوئے) سانڈے پیش کیے۔ کوئی (اس کو) کھانے والا تھا، کوئی نہ کھانے والا۔ دوسرے دن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے ان کو یہ بات بتائی۔ ان کے اردگرد موجود لوگوں نے بہت سی باتیں کیں حتی کہ کسی نے یہ بھی کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''میں اسے نہ کھاتا ہوں، نہ روکتا ہوں، نہ اسے حرام کرتا ہوں۔'' اس پر حضرت ابن عباس نے کہا: تم لوگوں نے جو کہا نا روا ہے۔ اللہ تعالیٰ

وَّمُحَرِّمًا؛ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ أُخْرٰى، إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ، فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَكَفَّ يَدَهُ، وَقَالَ: «هٰذَا لَحْمٌ لَّمْ آكُلْهُ قَطُّ». وَقَالَ لَهُمْ: «كُلُوا» فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْأَةُ.

نے جو نبی بھیجا وہ حلال کرنے والا اور حرام کرنے والا تھا (حلت و حرمت کے حکم کو واضح کرنے والا تھا۔ آپ ﷺ، جس طرح تم سمجھ رہے ہو، غیر واضح بات نہیں کرتے تھے۔) رسول اللہ ﷺ جب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے اور آپ کے قریب فضل بن عباس اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم تھے ایک اور خاتون بھی موجود تھی، تو ان کے سامنے دسترخوان لایا گیا جس پر گوشت تھا، جب نبی ﷺ نے اس کو کھانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ سانڈے کا گوشت ہے۔ آپ نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا: ''یہ ایسا گوشت ہے جو میں نے کبھی نہیں کھایا۔'' اور آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''کھاؤ۔'' سو اس گوشت میں سے فضل، خالد بن ولید رضی اللہ عنہما اور اس خاتون نے کھایا۔

وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: لَا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٍ يَّأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تو صرف اس کھانے میں سے کھاؤں گی جو رسول اللہ ﷺ کھائیں گے۔

فائدہ: یہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی محبت تھی کہ انھوں نے اپنی مرضی اور پسند ناپسند کو بھی رسول اللہ ﷺ کے تابع کر لیا تھا۔ یہ ان کی دانائی بھی تھی۔ جو چیز خاوند کو ناپسند ہو، اس کے سامنے اسے کھانے سے اس بات کا امکان ہے کہ اس کے بارے میں خاوند کی پسندیدگی میں کمی آ جائے۔

[٥٠٤١] ٤٨-(١٩٤٩) [وَ]حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ، فَأَبٰى أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهُ، وَقَالَ: «لَا أَدْرِي، لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ».

[5041] ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سانڈا لایا گیا۔ آپ نے اسے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ شاید یہ (سانڈا بھی) ان قوموں میں سے ہو جن میں مسخ ہوا تھا۔''

فائدہ: آگے حدیث:5044 میں ہے، نیز ابن حبان اور طحاوی میں عبدالرحمان بن حسنہ سے مرفوعاً یہ روایت نقل کی گئی ہے: ''بنی اسرائیل کی ایک قوم کو مسخ کر کے زمین میں رینگنے والے جانوروں میں تبدیل کر دیا گیا، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ بھی انھی میں سے نہ ہو (جن میں ان کو تبدیل کیا گیا تھا۔)'' (صحيح ابن حبان: 73/12 و شرح مشكل الآثار للطحاوي: 328/8) اگرچہ مسخ شدہ مخلوق

تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتی اور اس کی نسل آگے نہیں چلتی، لیکن مسخ کے ذریعے سے بطور سزا جس مخلوق میں انسانوں کو بدلا گیا اس سے بھی نفرت فطری بات ہے۔

[٥٠٤٢] ٤٩-(١٩٥٠) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَا تَطْعَمُوهُ، وَقَذِرَهُ، وَقَالَ: قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ، فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعِمْتُهُ.

[5042] ابوزبیر نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سانڈے کے متعلق سوال کیا، انھوں نے کہا: اسے مت کھاؤ۔ اور اس سے اظہار کراہت کیا اور بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اسے حرام نہیں کیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے (بھی) بہتوں کو نفع پہنچاتا ہے، یہ عام چرواہوں کی غذا ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا:) اگر یہ میرے پاس ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔

[٥٠٤٣] ٥٠-(١٩٥١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضٍ مَّضَبَّةٍ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ أَوْ فَمَا تُفْتِينَا؟ قَالَ: «ذُكِرَ لِي أَنَّ أُمَّةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ» فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ.

[5043] داود نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم سانڈوں سے بھری ہوئی سرزمین میں رہتے ہیں، آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ یا کہا: آپ ہمیں کیا فتویٰ دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا کہ بنو اسرائیل کی ایک امت (بڑی جماعت) مسخ کر (کے رینگنے والے جانوروں میں تبدیل کر) دی گئی تھی۔'' (اس کے بعد) آپ نے نہ اجازت دی اور نہ منع فرمایا۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ، وَّإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهُ، إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت ابوسعید (خدری) نے کہا: پھر بعد کا عہد آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ عزوجل اس کے ذریعے سے ایک سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے۔ یہ عام چرواہوں کی غذا ہے، اگر یہ میرے پاس ہوتا تو میں اسے کھاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نامرغوب محسوس کیا تھا۔ (اسے حرام قرار نہیں دیا تھا۔)

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا صحیح مفہوم سمجھا اور اسی کی وضاحت کی۔

[٥٠٤٤] ٥١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ:

[5044] ابوعقیل دَورقی نے کہا: ہمیں ابونضرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی

حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فِي غَائِطٍ مَّضَبَّةٍ، وَّإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي. قَالَ: فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقُلْنَا: عَاوِدْهُ. فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثَلَاثًا، ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: «يَا أَعْرَابِيُّ! إِنَّ اللهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلٰى سِبْطٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا، فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أَنْهٰى عَنْهَا».

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں سانڈوں سے بھرے ہوئے ایک نشیبی علاقے میں رہتا ہوں اور میرے گھر والوں کی عام غذا یہی ہے۔ آپ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا، ہم نے اس سے کہا: دوبارہ عرض کرو، اس نے دوبارہ عرض کی، مگر آپ نے تین بار (دہرانے پر بھی) کوئی جواب نہ دیا، پھر تیسری بار رسول اللہ ﷺ نے اس کو آواز دی اور فرمایا: ”اے اعرابی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی گروہ پر لعنت کی یا غضب فرمایا اور ان کو زمین پر چلنے والے جانوروں کی شکل میں مسخ کر دیا۔ مجھے علم نہیں، شاید یہ انھی جانوروں میں سے ہو، (جن کی شکل میں ان لوگوں کو مسخ کیا گیا تھا) اس لیے میں نہ اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے روکتا ہوں۔“

فائدہ: جب اللہ کے غضب کا شکار ہونے والوں کو کسی مخلوق کی شکل میں مسخ کر دیا جائے تو ایسی مخلوق سے بھی کراہت فطری بات ہے۔ آپ ﷺ نے واضح کیا کہ آپ اس کو حرام قرار دینا نہیں چاہتے، لیکن یہ بھی واضح کر دیا کہ آپ کو اس کا کھانا پسند نہیں۔ جو لوگ غلطی سے ضب کو ”گوہ“ قرار دیتے ہیں، پھر اسے خود کھانے کے علاوہ دوسروں کو بھی کھلاتے پھرتے ہیں، ان کو رسول اللہ ﷺ کا یہ اشارہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

(المعجم ٨) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْجَرَادِ) (التحفة ٨)

باب: 8- ٹڈی کھانے کا جواز

[٥٠٤٥] ٥٢-(١٩٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَّأْكُلُ الْجَرَادَ.

[5045] ابوعوانہ نے ابویعفور سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شامل ہوئے (جن کے دوران میں) ہم ٹڈیاں کھاتے رہے۔

[٥٠٤٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5046] ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر سب نے ابن عیینہ سے، انھوں نے ابویعفور سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: سَبْعَ غَزَوَاتٍ. وَقَالَ إِسْحٰقُ: سِتَّ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: سِتَّ أَوْ سَبْعَ.

ابوبکر نے اپنی روایت میں ''سات جنگیں'' کہا، اسحاق نے ''چھ'' اور ابن ابی عمر نے ''چھ یا سات'' کہا۔

[٥٠٤٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

[5047] شعبہ نے ابویعفور سے یہ حدیث اسی سند سے روایت کی اور انھوں نے ''سات غزوات'' کہا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْنَبِ) (التحفة ٩)

باب:9- خرگوش کھانا جائز ہے

[٥٠٤٨] ٥٣-(١٩٥٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا، قَالَ: فَسَعَيْتُ حَتّٰى أَدْرَكْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا، فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَبِلَهُ.

[5048] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: (سفر کے دوران میں) گزرتے ہوئے مرالظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک کر رہ گئے، پھر میں دوڑا یہاں تک کہ اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، انھوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پچھلا حصہ اور دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں، میں ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے قبول کر لیا۔

[٥٠٤٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى: بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا.

[5049] یحییٰ بن یحییٰ اور خالد بن حارث دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، یحییٰ کی حدیث میں: ''اس کا پچھلا حصہ یا اس کی دونوں رانوں'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الِاصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ، وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ) (التحفة ١٠)

باب:10- شکار میں اور دشمن (کونشانہ بنانے) کے لیے کسی چیز سے مدد لینا جائز ہے اور کنکر مارنا مکروہ ہے

[٥٠٥٠] ٥٤-(١٩٥٤) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: رَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ - أَوْ قَالَ - يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ، فَإِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ، وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ، وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ، ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ، أَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ، ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ! لَا أُكَلِّمُكَ كَلِمَةً، كَذَا وَكَذَا.

[5050] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں کہمس نے ابن بریدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو کنکر سے (کسی چیز کو) نشانہ بناتے ہوئے دیکھا تو کہا: کنکر سے نشانہ مت بناؤ، رسول اللہ ﷺ اسے ناپسند فرماتے تھے۔ یا کہا۔ کنکر مارنے سے منع فرماتے تھے، کیونکہ اس کے ذریعے سے نہ کوئی شکار مارا جاسکتا ہے، نہ دشمن کو (پیچھے) دھکیلا جاسکتا ہے، یہ (صرف) دانت توڑتا ہے یا آنکھ پھوڑتا ہے۔ اس کے بعد انھوں نے اس شخص کو پھر کنکر مارتے دیکھا تو اس سے کہا: میں تمھیں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اسے ناپسند فرماتے تھے یا (کہا:) آپ اس سے منع فرماتے تھے، پھر میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم کنکر مار رہے ہو! میں اتنا اتنا (عرصہ) تم سے ایک جملہ تک نہ کہوں گا (بات تک نہ کروں گا۔)

[٥٠٥١] (...) حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ ابْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5051] عثمان بن عمر نے کہا: ہمیں کہمس نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٥٠٥٢] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ. قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ

[5052] محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے عقبہ بن صہبان سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کنکر مارنے سے منع فرمایا۔ ابن جعفر نے اپنی روایت میں یہ بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''یہ نہ دشمن کو ہلاک کرتا ہے، نہ شکار مارتا ہے، بس دانت توڑتا ہے اور آنکھ

وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ. وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ، وَلَمْ يَذْكُرْ: يَفْقَأُ الْعَيْنَ.

چھوڑتا ہے۔'' اور ابن مہدی نے (اپنی روایت میں) کہا: ''یہ (کنکر، روڑا) دشمن کو ہلاک نہیں کرتا'' (انھوں نے) آنکھ پھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٠٥٣] ٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ أَنَّ قَرِيبًا لِّعَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ. قَالَ: فَنَهَاهُ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَّلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا، وَّلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ» قَالَ فَعَادَ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ! لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.

[5053] اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی قریبی شخص نے کنکر سے نشانہ لگایا۔ انھوں نے اس کو منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر کے ساتھ نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ کسی جانور کو شکار کرتا ہے، نہ دشمن کو ہلاک کرتا ہے، البتہ یہ دانت توڑتا اور آنکھ پھوڑتا ہے۔'' (سعید نے) کہا: اس شخص نے دوبارہ یہی کیا تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تم کو حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم پھر کنکر مار رہے ہو! میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

[٥٠٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5054] ثقفی نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ، وَتَحْدِيدِ الشَّفْرَةِ) (التحفة ١١)

باب: 11- اچھے طریقے سے ذبح اور قتل کرنے اور (چھری کی) دھار تیز کرنے کا حکم

[٥٠٥٥] ٥٧-(١٩٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ،

[5055] اسماعیل بن علیہ نے خالد حذاء سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواشعث سے اور انھوں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: دو باتیں ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ سب سے اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے جب تم

وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ».

(قصاص یا حد میں کسی کو) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ایک شخص (جو ذبح کرنا چاہتا ہے) وہ اپنی (چھری کی) دھار کو تیز کر لے اور اپنے ذبح کیے جانے والے جانور کو اذیت سے بچائے۔"

[٥٠٥٦] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

[5056] ہشیم، عبدالوہاب ثقفی، شعبہ، سفیان اور منصور، سب نے خالد حذاء سے ابن علیہ کی سند سے اور اس کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ) (التحفة ١٢)

باب:12- جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت

[٥٠٥٧] ٥٨-(١٩٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ، فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا. قَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

[5057] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ہشام بن زید بن انس بن مالک سے سنا، انھوں نے کہا: میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے ہاں آیا، وہاں کچھ لوگ تھے، انھوں نے ایک مرغی کو باندھ کر ہدف بنایا ہوا تھا (اور) اس پر تیراندازی کی مشق کر رہے تھے، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جانوروں کو باندھ کر مارا جائے۔

[٥٠٥٨] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ:

[5058] یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، خالد بن

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

حارث اور ابواسامہ، سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی۔

[٥٠٥٩] ٥٨م-(١٩٥٧) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا».

[5059] عبیداللہ کے والد معاذ (عنبری) نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی (بن ثابت انصاری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی روح والی چیز کو (نشانہ بازی کا) ہدف مت بناؤ۔''

[٥٠٦٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5060] محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٠٦١] ٥٩-(١٩٥٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دُجَاجَةً يَّتَرَامَوْنَهَا، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا.

[5061] ابوعوانہ نے ابوبشر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا چند لوگوں کے قریب سے گزر ہوا جو ایک مرغی کو سامنے باندھ کر اس پر تیراندازی کر رہے تھے، جب انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اسے چھوڑ کر منتشر ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ کام کس کا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو ایسا کام کرے۔

[٥٠٦٢] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَّهُمْ يَرْمُونَهُ، وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَّبْلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ

[5062] ہشیم نے کہا: ہمیں ابوبشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: (ایک بار) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے چند جوانوں کے قریب سے گزرے جو ایک پرندے کو باندھ کر اس پر تیراندازی کی مشق کر رہے تھے اور انھوں نے پرندے والے سے ہر چوکنے والے نشانے کے عوض کچھ

عُمَرَ تَفَرَّقُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ، غَرَضًا.

دینے کا طے کیا ہوا تھا۔ جب انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام کس کا ہے؟ جو شخص اس طرح کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے جو کسی ذی روح کو تختۂ مشق بنائے۔

[٥٠٦٣] ٦٠-(١٩٥٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّقْتَلَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.

[5063] یحییٰ بن سعید، محمد بن بکیر اور حجاج بن محمد نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں میں سے کسی بھی چیز کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالی

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي
وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ
وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝

”کہہ دیجیے: بلاشبہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم ماننے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔“ (الأنعام 6:162,163)

کتاب الأضاحی کا تعارف

شکار اور ذبح کیے جانے والے عام جانوروں کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے قربانی کے احکام و مسائل بیان کیے ہیں جو بطور خاص اللہ کی رضا کے لیے ذبح کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے انھوں نے قربانی کے وقت کے بارے میں احادیث بیان کی ہیں کہ قربانی کا وقت نماز، خطبے اور اجتماعی دعا کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے جانور ذبح کر دیا جائے تو وہ قربانی نہیں، عام ذبیحہ ہے۔ اس کی مثال اسی طرح ہے جیسے وضو سے پہلے نماز پڑھنے کی۔ وہ اٹھک بیٹھک ہے، تلاوت، تسبیح اور دعا بھی ہے مگر نماز نہیں۔ جن صحابہ نے لوگوں کو جلد گوشت تقسیم کرنے کی اچھی نیت سے نماز اور خطبے سے پہلے قربانیاں کر لیں تو انھیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ فقر کا زمانہ تھا۔ دوبارہ قربانی کرنا انتہائی مشکل تھا۔ مشکلات کے حل کے لیے قربان کیے جانے والے جانوروں کی عمروں میں کچھ سہولت اور رعایت دے دی گئی، لیکن قربانی دوبارہ کرنی پڑی۔ پھر قربانی کے جانوروں کی کم از کم عمر کے بارے میں شریعت کے اصل حکم کا بیان ہے، اس کے بعد پھر جن جانوروں کو اللہ کی رضا کے لیے ذبح کیا جا رہا ہے ان کو اچھے طریقے سے ذبح کرنے کی وضاحت ہے، پھر آلۂ ذبح کا بیان ہے۔ اس میں وضاحت کی گئی ہے کہ ہڈی یا کسی جانور کے دانت سے ذبح نہیں کیا جا سکتا۔ تیز دھار والی کسی اور چیز سے ذبح کیا جا سکتا ہے، جس سے تیزی کے ساتھ اور اچھی طرح خون بہ جائے۔

قربانی کا گوشت کتنے دنوں تک کھایا جا سکتا ہے؟ اس کے حوالے سے احکام میں جو تدریج ملحوظ رکھی گئی ہے اس کو واضح کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے بھی یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ بعض صحابہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کے بعد بھی حکم سے ناواقف رہ گئے تھے اور ابتدائی حکم کی پابندی کرتے رہے۔ انسانی معاشرے میں یہ ایک فطری بات ہے۔ ہر کسی کو ہر ایک بات کا علم ہو جانا ممکن نہیں۔ معتبر انھی کی بات ہے جنھیں علم ہے۔ قربانیوں کے ساتھ کسی مادہ جانور کے پہلوٹھی کے بچے کو بڑا ہونے کے بعد اللہ کی رضا کے لیے ذبح کرنے (العتیرہ) اور ریوڑ کے جانوروں کی ایک خاص تعداد کے بعد کسی ایک جانور کو اللہ کی راہ میں قربانی کرنے کا بیان بھی ہے۔ اس کے بعد قربانی کرنے والوں کے لیے ناخن اور بال نہ کٹوانے (احرام کی جیسی کچھ پابندیوں کو اپنانے) کا بیان ہے اور آخر میں اس بات کی وضاحت ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی رضا کے لیے (یا اس کے نام پر) ذبح کرنے والا اللہ کی لعنت کا مستوجب ہے۔ العیاذ باللہ!

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٣٥ - كِتَابُ الْأَضَاحِي

قربانی کے احکام و مسائل

(المعجم ١) - (بَابُ وَقْتِهَا) (التحفة ١)

باب: 1- قربانی کا وقت

[٥٠٦٤] ١-(١٩٦٠) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ؛ ح: وحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ: حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَعْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، سَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ - أَوْ نُصَلِّيَ - فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ».

[5064] ابوخیثمہ زہیر (بن معاویہ) نے اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت جندب بن سفیان (بجلی) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدالاضحیٰ منائی، آپ نے نماز پڑھی اور آپ اس (نماز کے بعد خطبہ، دعا وغیرہ) سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ آپ نے قربانی کے جانوروں کا گوشت دیکھا جو نماز پڑھے جانے سے پہلے ذبح کر دیے گئے تھے، اس پر آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز پڑھنے سے ۔۔ یا (فرمایا:) ہمارے نماز پڑھنے سے ۔۔ پہلے اپنا قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا، وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

[٥٠٦٥] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ، نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ،

[5065] ابواحوص سلّام بن سلیم نے اسود بن قیس سے، انھوں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عیدالاضحیٰ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، جب آپ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر چکے تو آپ نے دیکھا کچھ بکریاں ذبح ہو چکی تھیں، تو آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز سے

فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَّكَانَهَا. وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ».

پہلے (قربانی کی بھیڑ یا بکری) ذبح کر لی ہے، وہ اس کی جگہ ایک (اور) بکری ذبح کرے اور جس نے اب تک ذبح نہیں کی وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔"

[٥٠٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: عَلَى اسْمِ اللهِ، كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ.

[5066] ابوعوانہ اور ابن عیینہ نے اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور دونوں نے کہا: "اللہ کے نام پر (ذبح کرے)" جس طرح ابواحوص کی حدیث ہے۔

[٥٠٦٧] ٣-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ: شَهِدْتُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ أَضْحٰى، ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ، فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ».

[5067] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عیدالاضحیٰ کے دن دیکھا، آپ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: "جس نے نماز پڑھنے سے پہلے (اپنی قربانی کا جانور) ذبح کر دیا تھا، وہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرے۔"

[٥٠٦٨] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5068] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٠٦٩] ٤-(١٩٦١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُّطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: ضَحّٰى خَالِي أَبُوبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِّنَ الْمَعْزِ. فَقَالَ: «ضَحِّ بِهَا، وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ». ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ

[5069] مطرف نے عامر (شعبی) سے، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میرے ماموں حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ گوشت کی ایک (عام) بکری ہے (قربانی کی نہیں۔)" انھوں (حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس بکری کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے۔ آپ نے فرمایا: "تم اس کی قربانی کر دو اور یہ تمھارے سوا کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔" پھر آپ نے فرمایا: "جس شخص نے

الصَّلَاةِ، فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ».

نماز سے پہلے ذبح کیا اس نے اپنے (کھانے کے) لیے ذبح کیا ہے اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا ہے۔"

[٥٠٧٠] ٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ؛ أَنَّ خَالَهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ، اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ، وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي وَأَهْلَ دَارِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعِدْ نُسُكًا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ، هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ. فَقَالَ: «هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتِكَ. وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[5070] ہشیم نے داود سے، انھوں نے (عامر) شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی کہ ان کے ماموں حضرت ابوبردہ بن نیار ؓ نے نبی ﷺ کے ذبح کرنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر دیا اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت سے دل بھر جاتا ہے (اور اس کی چاہت باقی نہیں رہتی) اور میں نے اپنے بچوں، ہمسایوں اور گھر والوں (کو کھلانے) کے لیے قربانی کا جانور جلدی ذبح کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی اور (جانور) ذبح کرو۔" انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سالہ دودھ پیتی (کھیری) بکری ہے۔ وہ گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ تمھاری بہترین قربانی ہے (تم اسی کی قربانی کر لو) اور تمھارے بعد کسی کی طرف سے بھی ایک سالہ بکری کی قربانی کافی نہیں ہوگی۔"

[٥٠٧١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتَّى نُصَلِّيَ» قَالَ فَقَالَ خَالِي: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ، اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

[5071] ابن ابی عدی نے داود سے، انھوں نے (عامر) شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: "کوئی شخص بھی نماز سے پہلے ہرگز (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے۔" تو میرے ماموں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت سے دل بھر جاتا ہے۔ پھر ہشیم کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٥٠٧٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ

[5072] فراس نے عامر سے، انھوں نے حضرت براء ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور

فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا، وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ» فَقَالَ خَالِي: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِّي. فَقَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ» قَالَ: إِنَّ عِنْدِي شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ. قَالَ: «ضَحِّ بِهَا، فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ».

ہماری طرح قربانی کرے، وہ نماز پڑھنے سے پہلے ذبح نہ کرے۔" میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنے ایک بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "یہ وہ (ذبیحہ) ہے جسے تم نے اپنے گھر والوں (کو کھلانے) کے لیے جلد ذبح کر لیا۔" انھوں نے کہا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: "تم اس کی قربانی کر دو، وہ بہترین قربانی ہے۔"

[٥٠٧٣] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا، أَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ» وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ، فَقَالَ: عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ. فَقَالَ: «اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[5073] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے زبید یامی سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج کے دن ہم جس کام سے آغاز کریں گے (وہ یہ ہے) کہ ہم نماز پڑھیں گے، پھر لوٹیں گے اور قربانی کریں گے، جس نے ایسا کیا، اس نے ہمارا طریقہ پالیا اور جس نے (پہلے) ذبح کر لیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو پیش کیا ہے۔ وہ کسی طرح بھی قربانی نہیں ہے۔" حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ (اس سے پہلے) ذبح کر چکے تھے، انھوں نے کہا: میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے جو دو دانتی بکری/ دو دانتا بکرے سے بہتر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کو ذبح کر دو، اور تمھارے بعد یہ کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔"

[٥٠٧٤] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ، سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5074] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے زبید سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے سنا، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٠٧٥] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛

[5075] منصور نے شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی

ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا، پھر ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٠٧٦] ٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ، فَقَالَ: «لَا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ» قَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ. قَالَ «فَضَحِّ بِهَا، وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[5076] عاصم احول نے شعبی سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: ''کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے۔'' ایک شخص نے کہا: میرے پاس ایک سالہ دودھ پینے والی (کھیری) بکری ہے جو گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی قربانی کر دو، تمھارے بعد ایک سالہ بکری کسی کے لیے کافی نہ ہوگی۔''

[٥٠٧٧] ٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْدِلْهَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ - قَالَ شُعْبَةُ: وَأَظُنُّهُ قَالَ - وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[5077] محمد بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدلے میں دوسری قربانی کرو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سالہ بکری ہے ــ شعبہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا: ــ اور وہ دو دانتی بکری سے بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے، اُس کی جگہ (ذبح) کر لو لیکن یہ تمھارے بعد کسی کے لیے کافی نہ ہوگی۔''

[٥٠٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[5078] وہب بن جریر اور ابوعامر عقدی نے کہا: شعبہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور آپ ﷺ کے

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ: هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ.

فرمان ''یہ دو دانتی بکری سے بہتر ہے'' کے بارے میں کسی شک کا اظہار نہیں کیا۔

[٥٠٧٩] ١٠-(١٩٦٢) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيُعِدْ» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا يَوْمٌ يُّشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيرَانِهِ، كَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَدَّقَهُ. قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، أَفَأَذْبَحُهَا؟ قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ. فَقَالَ: لَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا؟ قَالَ: وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، فَقَامَ النَّاسُ إِلٰى غُنَيْمَةٍ، فَتَوَزَّعُوهَا - أَوْ قَالَ: فَتَجَزَّعُوهَا -.

[5079] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے ایوب سے، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا: ''جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ پھر سے کرے۔'' تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ اس نے اپنے ہمسایوں کی ضرورت مندی کا بھی ذکر کیا۔ (ایسا لگا) جیسے رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی تصدیق کی ہو۔ اس نے (مزید) کہا: اور میرے پاس ایک سالہ بکری ہے، وہ مجھے گوشت والی دو بکریوں سے زیادہ پسند ہے، کیا میں اسے ذبح کر دوں؟ کہا: آپ نے اسے اس کی اجازت دے دی۔ (حضرت انس ؓ نے) کہا: مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی دی ہوئی رخصت اس (شخص) کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں؟ (پھر) کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھوں کا رخ کیا اور ان کو ذبح فرمایا۔ لوگ کھڑے ہو کر بکریوں کے ایک چھوٹے سے ریوڑ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو آپس میں تقسیم کر لیا۔۔۔ یا کہا: اس کے حصے کر لیے۔۔۔

فائدہ: حدیث کے آخری حصے کا لفظی ترجمہ یہ ہے: لوگ کھڑے ہوئے، ایک چھوٹی سی بکری کا رخ کیا اور (اسے ذبح کر کے) اس کا گوشت آپس میں بانٹ لیا، یا (فرمایا:) اس کے حصے کر لیے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دو مینڈھے ذبح فرمائے اور ارد گرد موجود لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے قربانی کرنے کا موقع دینے کے لیے اپنی طرف سے ایک بکری انھیں عنایت فرمائی جو ان لوگوں نے ذبح کر کے اس کا گوشت باہم بانٹ لیا۔ غُنَيْمَه سے مراد اگر چھوٹا سا ریوڑ ہے تو وہ بھی آپ ﷺ نے عطا فرمایا۔

[٥٠٨٠] ١١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛

[5080] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ایوب اور ہشام نے محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ، فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

دیا، پھر آپ نے حکم دیا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ کرے، اس کے بعد ابن علیہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٥٠٨١] ١٢-(...) وَحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أَضْحًى - قَالَ - فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ، فَنَهَاهُمْ أَنْ يَذْبَحُوا، قَالَ: «مَنْ كَانَ ضَحَّى، فَلْيُعِدْ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[5081] حاتم بن وردان نے کہا: ہمیں ایوب نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا، کہا: آپ ﷺ کو گوشت کی بو محسوس ہوئی تو آپ نے ان کو ذبح کرنے سے منع کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے (نماز سے پہلے) ذبح کر لیا ہے وہ دوبارہ (قربانی) کرے۔'' پھر (حاتم نے) ان دونوں (ابن علیہ اور حماد بن زید) کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ سِنِّ الْأُضْحِيَةِ) (التحفة ٢)

باب:2- قربانی کے جانوروں کی عمریں

[٥٠٨٢] ١٣-(١٩٦٣) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ».

[5082] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف مسنہ (دو دانتا) جانور کی قربانی کرو، ہاں اگر تم کو دشوار ہو تو ایک سالہ دنبہ یا مینڈھا ذبح کر دو۔''

فائدہ: مُسِنَّہ دو دانتا جانور کو کہتے ہیں۔ عموماً یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ بھیڑ بکری میں دو دانتا کم از کم ایک سال سے زیادہ میں ہوتا ہے، گائے دو سال میں اور اونٹ پانچ سال میں۔ اصل یہی ہے کہ دانتوں کو غور سے دیکھا جائے۔ جب دو نئے دانت ظاہر ہو گئے ہوں، یا دودھ کے دانت ٹوٹ چکے ہوں تو وہ مسنہ (دو دانتا) ہی کہلائے گا۔ اس سے ذرا کم پورے سال کی عمر کا جانور جذعہ ہو گا۔ بھیڑ بکری کے جذعہ میں اختلاف ہے۔ احناف کے ہاں چھ ماہ کی بھیڑ بکری جذعہ ہے جبکہ مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں ایک سال کی بھیڑ بکری جذعہ ہے اور یہی درست ہے۔

[٥٠٨٣] ١٤-(١٩٦٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

[5083] ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن مدینہ میں نماز پڑھائی، کچھ لوگوں نے جلدی کی اور قربانی کر لی،

عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ، فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا، وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ، مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ، أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ، وَلَا يَنْحَرُوا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ ﷺ.

ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کر لی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس نے آپ (کے نماز اور خطبے سے فارغ ہونے) سے پہلے قربانی کر لی وہ ایک اور قربانی کریں۔ اور نبی اکرم ﷺ سے پہلے کوئی شخص قربانی نہ کرے۔

[٥٠٨٤] ١٥-(١٩٦٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ».

قَالَ قُتَيْبَةُ: عَلٰى صَحَابَتِهِ.

[5084] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے، انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوخیر سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کچھ بکریاں عطا کیں کہ وہ ان کو آپ ﷺ کے ساتھیوں میں قربانی کے لیے تقسیم کر دیں، آخر میں بکری کا ایک سالہ بچہ رہ گیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی قربانی تم کر لو۔'' قتیبہ نے: (أَصْحَابِهِ کے بجائے) عَلٰى صَحَابَتِهِ ''آپ کے صحابہ میں (تقسیم کر دیں۔)'' کے الفاظ کہے۔

[٥٠٨٥] ١٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا ضَحَايَا، فَأَصَابَنِي جَذَعٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ. فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ».

[5085] ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے بعجہ جہنی سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان قربانی کے کچھ جانور بانٹے تو مجھے ایک سالہ بھیڑ یا بکری ملی۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے حصے میں ایک سالہ بھیڑ یا بکری آئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر دو۔''

[٥٠٨٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ

[5086] معاویہ بن سلام نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے بعجہ بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں قربانی کے جانور تقسیم کیے۔ اسی (سابقہ) حدیث کے ہم معنی۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

(المعجم ٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْسَانِ الضَّحِيَّةِ، وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ، وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ) (التحفة ٣)

باب:3-اچھی قربانی کرنا، کسی کو وکیل بنائے بغیر خود ذبح کرنا مستحب ہے اور بسم اللہ اور تکبیر پڑھنا

[٥٠٨٧] ١٧-(١٩٦٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

[5087] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے دو سفید رنگ کے بڑے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی، آپ نے انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی۔ آپ نے (قربانی کے وقت انھیں لٹا کر) ان کے رخسار پر اپنا قدم مبارک رکھا۔

[٥٠٨٨] ١٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ. قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ - قَالَ -: وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا - قَالَ -: وَسَمَّى وَكَبَّرَ.

[5088] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو خوبصورت، سفید رنگ کے، بڑے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی۔ کہا: میں نے دیکھا کہ آپ انھیں اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے تھے اور میں نے دیکھا آپ نے ان کے رخسار پر قدم رکھا ہوا تھا، (اور) کہا: آپ نے اللہ کا نام لیا (بسم اللہ پڑھی) اور تکبیر کہی۔

[٥٠٨٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5089] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے قتادہ نے بتایا، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے قربانی دی، اس (پچھلی حدیث) کے مانند۔

قَالَ: قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(شعبہ نے) کہا: میں نے (قتادہ سے) پوچھا: کیا آپ نے (خود) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا؟ کہا: ہاں۔

[٥٠٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5090] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيَقُولُ: «بِاسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ».

سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کے مانند روایت کی مگر انھوں نے یہ کہا: آپ ﷺ بسم اللہ واللہ اکبر کہہ رہے تھے۔

[٥٠٩١] ١٩-(١٩٦٧) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ، يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ. فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ. قَالَ لِعَائِشَةَ: «هَلُمِّي الْمُدْيَةَ». ثُمَّ قَالَ: «اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ» فَفَعَلَتْ، ثُمَّ أَخَذَهَا، وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: «بِاسْمِ اللهِ، اللّٰهُمَّ! تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ» ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.

[5091] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا، جو چلتا بھی سیاہ رنگ میں تھا (پاؤں سیاہ تھے)، بیٹھتا بھی سیاہ رنگ میں تھا (پیٹ سیاہ تھا) اور دیکھتا بھی سیاہ رنگ میں تھا (آنکھوں کے اردگرد حصے کا رنگ بھی سیاہ تھا۔) اسے آپ کی قربانی کے لیے لایا گیا۔ آپ نے حضرت عائشہ سے کہا: ''مجھے چھری لا دو۔'' پھر فرمایا: ''اسے پتھر پر تیز کردو۔'' انھوں نے (تیز) کر دی، پھر آپ نے وہ پکڑ لی اور مینڈھے کو پکڑا، اسے لٹایا، پھر اسے ذبح کیا اور فرمایا: ''اللہ کے نام سے، اے اللہ! اسے محمد ﷺ، آلِ محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما!'' پھر اسے قربان کر دیا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، إِلَّا السِّنَّ وَسَائِرَ الْعِظَامِ) (التحفة ٤)

باب:4- دانت اور ہر قسم کی ہڈی کے سوا ہر تیز چیز سے، جو خون بہانے والی ہے، ذبح کرنا جائز ہے

[٥٠٩٢] ٢٠-(١٩٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى. قَالَ ﷺ: «أَعْجِلْ أَوْ أَرْنِ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ» قَالَ: وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ

[5092] یحییٰ بن سعید نے سفیان (بن سعید) سے روایت کی، کہا: مجھے میرے والد (سعید بن مسروق) نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے (ان شاء اللہ ہمیں ان کے جانور بطور غنیمت حاصل ہوں گے) ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جلدی کرنا اور جو چیز بھی تیزی سے خون بہائے (کوئی دھار والی چیز، خواہ دھار والا سخت پتھر ہو یا تلوار یا نیزے کا کنارہ وغیرہ)

وَّغَنَم، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا شَيْءٌ، فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا».

اسے تیزی سے چلانا، اور اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھا لینا۔ (مگر وہ آلۂ ذبح) کسی جانور کا دانت (جس طرح شارک وغیرہ کا ہوتا ہے) یا ناخن نہ ہو۔ میں ابھی تمھیں (تفصیل) بتاتا ہوں۔ دانت ایک ہڈی ہے (اس لیے اس سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے (وہ بھی دانت کی طرح صحیح آلۂ ذبح نہیں۔)" کہا: ہمیں غنیمت کے اونٹ اور بکریاں ملیں، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا، ایک آدمی نے اس پر تیر چلایا اور اسے روک لیا۔ (مزید نہ بھاگ سکا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان اونٹوں میں بعض (انسانوں سے) بھاگ نکلنے والے ہوتے ہیں جس طرح جنگلی جانوروں میں بھاگ نکلنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز جب تم پر غالب آجائے (تم اسے نہ پکڑ سکو) تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔"

[٥٠٩٣] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَّإِبِلًا، فَعَجِلَ الْقَوْمُ، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ، ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ. وَّذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

[5093] وکیع نے کہا: ہمیں سفیان بن سعید بن مسروق نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے، انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم تہامہ کے مقام ذوالحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو ہمیں (غنیمت میں) بکریاں اور اونٹ حاصل ہوئے تو لوگوں نے جلد بازی کی اور (ان میں سے کچھ جانوروں کو ذبح کیا، ان کا گوشت کاٹا اور) ہانڈیاں چڑھا دیں۔ رسول اللہ ﷺ (تشریف لائے تو آپ ﷺ) نے حکم دیا اور ان ہانڈیوں کو الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے (سب کے حصے تقسیم کرنے کے لیے) دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا۔ اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

فائدہ: ہانڈیاں الٹنے کا حکم اس لیے بھی ہو سکتا ہے کہ انھوں نے صحیح تقسیم کے بغیر جو اور جتنا کسی کے قبضے میں آ گیا، اس پر قبضہ کر لیا اور اس میں سے پکانا شروع کر دیا تھا۔ یہ بطور سزا بھی ہو سکتا ہے، اس لیے کہ انھیں ابھی جنگ سے فراغت کا اشارہ نہیں دیا گیا تھا۔ انھوں نے جلد بازی میں اس بات کا خیال نہ کیا کہ دشمن پلٹ کر دھوکے سے ان پر حملہ کر دے گا جس طرح اُحد میں ہوا

تھا۔ان لوگوں نے آپ ﷺ سے اجازت اور رہنمائی لیے بغیر ہی اپنے طور پر جنگ کو ختم قرار دیتے ہوئے جلدی کرتے ہوئے اگلے کام شروع کر دیے تھے۔

[٥٠٩٤] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ. ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا، وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَقَالَ: فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِّنْهَا، فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ.

[5094] اسماعیل بن مسلم اور عمر بن سعید نے سعید بن مسروق سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے، انھوں نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کل ہم دشمن کا سامنا کریں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم بانس کے چھلکے (یا تیز دھار کھپچی) سے ذبح کر سکتے ہیں؟ اور سارے واقعے سمیت حدیث بیان کی اور کہا: ایک اونٹ ہم سے بدک کر بھاگ نکلا تو ہم نے اس پر تیر چلائے یہاں تک کہ اس کو گرا لیا۔

[٥٠٩٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، الْحَدِيثَ إِلٰى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ: وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ.

[5095] زائدہ نے سعید بن مسروق سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث آخر تک پوری بیان کی اور اس میں کہا: (ہم نے عرض کی:) ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانسوں (کی کھپچیوں) سے جانور ذبح کر لیں۔

[٥٠٩٦] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا، وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى. وَّسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ. وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ.

[5096] شعبہ نے سعید بن مسروق سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے، انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا (ہم نے عرض کی:) اللہ کے رسول! کل ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، پھر حدیث بیان کی، البتہ اس میں یہ نہیں کہا: ''لوگوں نے جلد بازی کی اور ان کے گوشت سے ہانڈیاں ابالنے لگے، آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انھیں الٹ دیا گیا۔'' اور انھوں نے باقی سارا قصہ بیان کیا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِي بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَإِبَاحَتِهِ إِلَى مَتَى شَاءَ) (التحفة ٥)

باب:5-ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت تھی، پھر اسے منسوخ کر کے جب تک چاہے اس کو کھانا جائز کر دیا گیا

[٥٠٩٧] ٢٤-(١٩٦٩) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[5097] سفیان نے کہا: ہمیں زہری نے ابوعبید سے روایت کی، کہا: میں عید کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انھوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ ہم تین دن (گزر جانے) کے بعد اپنی قربانیوں کا گوشت کھائیں۔

[٥٠٩٨] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ؛ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَا تَأْكُلُوا.

[5098] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابن ازہر کے مولیٰ ابوعبید نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید پڑھی، کہا: اس کے بعد میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبے سے پہلے ہمیں نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو تین راتوں سے زیادہ اپنی قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے، اس لیے (تین راتوں کے بعد یہ گوشت) نہ کھاؤ۔ (ان تین دنوں میں کھا کر اور تقسیم کر کے ختم کر دو۔)

[٥٠٩٩] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ

[5099] ابن شہاب کے بھتیجے، صالح اور معمر، سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٥١٠٠] ٢٦-(١٩٧٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَأْكُلْ أَحَدٌ مِّنْ لَّحْمِ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ».

[5100] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کے گوشت میں سے تین دن کے بعد (کچھ) نہ کھائے۔''

[٥١٠١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[5101] ابن جریج اور ضحاک بن عثمان دونوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے لیث کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥١٠٢] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِي بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[5102] ابن ابی عمر اور عبد بن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: عبدالرزاق نے کہا: معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (اس بات سے) منع کیا کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھایا جائے۔

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ.

سالم نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین دن سے اوپر قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور ابن ابی عمر نے (تین دن سے اوپر کے بجائے) ''تین کے بعد'' کے الفاظ کہے۔

[٥١٠٣] ٢٨-(١٩٧١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ

[5103] عبداللہ بن ابی بکر نے حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے تین (دن/رات) کے بعد قربانیوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا: میں نے یہ بات عمرہ (بنت

الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ: صَدَقَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى، زَمَنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ادَّخِرُوا ثَلَاثًا، ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ» فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيُجْمِلُونَ فِيهَا الْوَدَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ. فَقَالَ: «إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِّنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ، فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا».

عبدالرحمان بن سعد انصاریہ) کو بتائی، عمرہ نے کہا: انھوں نے سچ کہا، میں نے حضرت عائشہ ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بادیہ کے کچھ گھرانے (بھوک اور کمزوری کے سبب) آہستہ آہستہ چلتے ہوئے، جہاں لوگ قربانیوں کے لیے موجود تھے (قربان گاہ میں)، آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دن تک کے لیے گوشت رکھ لو، جو باقی بچے (سب کا سب) صدقہ کر دو۔'' دوبارہ جب اس (قربانی) کا موقع آیا تو لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگ تو اپنی قربانی (کی کھالوں) سے مشکیں بناتے ہیں اور اس کی چربی پگھلا کر ان میں سنبھال رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مطلب؟'' انھوں نے کہا: (یہ صورتحال ہم اس لیے بتا رہے ہیں کہ) آپ نے منع فرمایا تھا کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت (وغیرہ) استعمال نہ کیا جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تو تمھیں ان خانہ بدوشوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اس وقت بمشکل آپائے تھے، اب (قربانی کا گوشت) کھاؤ، رکھو اور صدقہ کرو۔''

[٥١٠٤] ٢٩-(١٩٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا».

[5104] ابوزبیر نے حضرت جابر ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ فرمایا: ''کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ اور رکھو۔''

[٥١٠٥] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -:

[5105] ابن جریج نے کہا: ہمیں عطاء نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: (پہلے) ہم منیٰ کے تین دنوں سے زیادہ اپنے اونٹوں کی قربانیوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی اور فرمایا: ''کھاؤ اور

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى، فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا».

ساتھ لے جاؤ۔ (اور صدقہ کرو جس طرح دوسری احادیث میں ہے۔)''

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ جَابِرٌ: حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

میں نے عطاء سے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ آگئے؟ (مدینہ تک پہنچنے کے آٹھ دنوں تک بطور زادِ راہ استعمال کرتے رہے؟) انھوں نے کہا: ہاں۔

[٥١٠٦] ٣١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا، وَنَأْكُلَ مِنْهَا - يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ-.

[5106] زید بن ابی انیسہ نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم تین دن سے زیادہ قربانیوں کا گوشت نہیں رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس میں سے زادِ راہ بنائیں اور اس سے کھائیں، یعنی تین سے زیادہ (دنوں تک۔)

[٥١٠٧] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ، عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[5107] عمرو (بن دینار) نے عطاء سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قربانیوں کا گوشت زادِ راہ کے طور پر مدینہ تک ساتھ لے جاتے تھے۔

[٥١٠٨] ٣٣-(١٩٧٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[5108] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ نے جریری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی: ہمیں سعید نے قتادہ سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

«يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! لَا تَأْكُلُوا لَحْمَ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ» - وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

''مدینہ والو! قربانیوں کا گوشت تین (دنوں ـــ راتوں) سے زیادہ نہ کھاتے رہو۔'' ابن مثنیٰ نے (صراحت سے) ''تین دن (سے زیادہ)'' کہا۔

فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَّحَشَمًا وَّخَدَمًا، فَقَالَ: «كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا». قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: شَكَّ عَبْدُ الْأَعْلٰى.

صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ شکایت کی کہ ہمارے بال بچے اور نوکر چاکر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کھاؤ اور کھلاؤ اور روک کر رکھو یا (فرمایا:) ذخیرہ کرو۔'' ابن مثنیٰ نے کہا: عبدالاعلیٰ کو (ان دو لفظوں میں) شک ہے (کہ آپ نے ''روک کر رکھو'' فرمایا، یا ''ذخیرہ کرو'' فرمایا۔)

[٥١٠٩] ٣٤-(١٩٧٤) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ، بَعْدَ ثَالِثَةٍ، شَيْئًا». فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلَ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَّفْشُوَ فِيهِمْ».

[5109] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں (اس گوشت میں سے) کوئی چیز نہ رہے۔'' جب اگلے سال (میں عید کا دن) آیا تو صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم اسی طرح کریں جس طرح پچھلے سال کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، وہ ایسا سال تھا کہ اس میں لوگ سخت ضرورت مند تھے تو میں نے چاہا کہ (قربانی کا گوشت) ان میں پھیل (کر ہر ایک تک پہنچ) جائے۔''

[٥١١٠] ٣٥-(١٩٧٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: «يَا ثَوْبَانُ! أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ» فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

[5110] معن بن عیسیٰ نے کہا: ہمیں معاویہ بن صالح نے ابوزاہریہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے جبیر بن نفیر سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اپنے قربانی کے جانوروں میں سے) قربانی کا ایک جانور ذبح کر کے فرمایا: ''ثوبان! اس کے گوشت کو درست کرلو (ساتھ لے جانے کے لیے تیار کرلو۔)'' پھر میں وہ گوشت آپ کو کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ تشریف لے آئے۔

[٥١١١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ؛

[5111] زید بن حباب اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں نے معاویہ بن صالح سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥١١٢] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ» قَالَ فَأَصْلَحْتُهُ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

[5112] ابومسہر نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زبیدی نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا: ''اس گوشت کو (ساتھ لے جانے کے لیے) درست کرلو۔'' انھوں نے کہا: پھر میں نے اس کو تیار کیا اور آپ اس گوشت کو تناول فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے۔

[٥١١٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[5113] محمد بن مبارک نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حمزہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ''حجۃ الوداع میں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٥١١٤] ٣٧-(٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ أَبِي سِنَانٍ، وَّقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ - عَنْ مُّحَارِبٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا. وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُّحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَأَمْسِكُوا مَا

[5114] ابوسنان ضرار بن مرہ نے محارب بن دثار سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے (پہلے) تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، (اب) تم زیارت کرلیا کرو اور میں نے (پہلے) تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، (اب) تمھارا جب تک کے لیے جی چاہے قربانی کا گوشت رکھو۔ اور میں نے تم کو مشک کے علاوہ (ہر قسم کے برتن میں) نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب تم ہر طرح کے برتنوں میں پیو اور نشہ آور چیز نہ پیو۔''

بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». [راجع: ٢٢٦٠]

[٥١١٥] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ» فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ.

[5115] علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے پہلے تمھیں منع کیا تھا۔'' پھر ابن سنان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ) (التحفة ٦)

باب:6- کسی مادہ جانور کا پہلوٹھا بچہ اور رجب کے شروع میں جانور ذبح کرنا

[٥١١٦] ٣٨-(١٩٧٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ».

[5116] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے ہمیں سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے روایت کی، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے ابوہریرہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے ابن مسیب سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ جانور کا پہلوٹھا بچہ ذبح کرنا (واجب / جائز) ہے، نہ رجب کے شروع میں جانور قربان کرنا درست ہے۔''

زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ: وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ.

ابن رافع نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: فرع سے مراد پہلوٹھی کا بچہ تھا، جب وہ جنم پاتا تو وہ اسے ذبح کرتے تھے۔

فوائد و مسائل: [1] فرع کی مذکورہ بالا تعریف غالباً امام زہری کی طرف سے ہے جو ان کے شاگردوں نے آگے حدیث کے

ساتھ ہی بیان کر دی تا کہ مفہوم واضح ہو جائے۔عتیرہ سے مراد رجب کے آغاز میں کی جانے والی قربانی ہے۔ 2 ہم نے فرع کا ترجمہ ''پہلوٹھا بچہ ذبح کرنا واجب/ جائز'' دونوں طرح سے کیا ہے۔حدیث کے الفاظ میں اجمال ہے۔صراحت نہیں کہ اس میں جواز کی نفی کی جارہی ہے یا وجوب کی۔امام شافعی رحمہ اللہ وجوب کی نفی کرتے ہیں۔پہلوٹھا بچہ اگر اللہ کی رضا کے لیے ذبح کیا جائے ،تو وہ اسے جائز سمجھتے ہیں۔کتب سنن میں مِخْنَف بن سلیم سے مروی حدیث میں اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ مروی ہیں:«يَاأَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةٌ وَعَتِيرَةٌ، هَلْ تَدْرُونَ مَاالْعَتِيرَةُ؟ هِيَ: الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ» ''لوگو! ہر گھر والوں کے ذمے ہر سال ایک قربانی اور عتیرہ ہے، جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے تم رجبیہ کا نام دیتے ہو۔'' (جامع الترمذي، حديث: 1518) اسی طرح حارث بن عمرو سے یہ الفاظ مروی ہیں: ...... «فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ؟ قَالَ: مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ، وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ» ''ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! عتائر اور فرائع ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے عتیرہ کرے اور جو چاہے نہ کرے اور جو چاہے فرع کرے اور جو چاہے نہ کرے۔'' (سنن النسائي، حديث: 4231) بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ عتیرہ یا رجبیہ زمانۂ جاہلیت میں بتوں کے نام پر ذبح کیے جاتے تھے،اسلام کے بعد لوگوں نے اسے اللہ کے نام پر ذبح کرنا شروع کر دیا لیکن ایسا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کبھی اس کے جواز کا اعلان نہ فرماتے۔عتیرہ رجب کے مہینے میں کی جانے والی قربانی تھی۔رجب بھی حرمت والا مہینہ ہے اور لوگ اس میں بکثرت عمرہ کرتے تھے اور قربانیاں کرتے تھے۔اب اس حدیث کے بعد، جو اوپر مذکور ہوئی ہے، اس کا استحباب یا جواز جو کچھ بھی تھا منسوخ ہو گیا ہے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ، وَهُوَ يُرِيدُ التَّضْحِيَةَ، أَنْ يَّأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ شَيْئًا) (التحفة ٧)

باب:7- جب ذوالحجہ کا (پہلا) عشرہ شروع ہو جائے تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے،اس کے لیے بال اور ناخن کٹوانے کی ممانعت

[٥١١٧] ٣٩-(١٩٧٧) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا».

[5117] ابن ابی عمر مکی نے کہا: ہمیں سفیان نے عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے حدیث سنائی: انھوں نے سعید بن مسیّب سے سنا، وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب عشرہ (ذوالحجہ) شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے۔''

قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ. قَالَ:

سفیان سے کہا گیا کہ بعض راوی اس حدیث کو مرفوعاً

لٰكِنِّي أَرْفَعُهُ.

(رسول اللہ سے) بیان نہیں کرتے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قول بتاتے ہیں)، انھوں نے کہا: لیکن میں اس کو مرفوعاً بیان کرتا ہوں۔

فائدہ: سفیان کا مطلب تھا کہ مجھے صراحت کے ساتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوعاً یہ حدیث پہنچی ہے اور اس روایت میں کوئی شک نہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد راویوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے جس طرح اگلی روایات میں واضح ہو جائے گا۔

[٥١١٨] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ، قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، وَعِنْدَهُ أُضْحِيَةٌ، يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا».

[5118] اسحاق بن ابراہیم نے کہا: سفیان نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے سعید بن میب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب عشرہ (ذوالحجہ) شروع ہو جائے تو جس شخص کے پاس قربانی ہو اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، وہ اپنے بال اتارے نہ ناخن تراشے۔''

[٥١١٩] ٤١-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ».

[5119] یحییٰ بن کثیر عنبری ابوغسان نے کہا: ہمیں شعبہ نے مالک بن انس سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن مسلم سے، انھوں نے سعید بن میب سے، انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو (نہ کاٹے) اپنے حال پر رہنے دے۔''

[٥١٢٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5120] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے مالک بن انس سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر یا عمرو بن مسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٢١] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[5121] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو لیثی نے عمر

مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا، حَتَّى يُضَحِّيَ».

بن مسلم بن عمارہ بن اُکیمہ لیثی سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس ذبح کرنے کے لیے کوئی ذبیحہ ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے، وہ ہرگز اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے، یہاں تک کہ قربانی کر لے (پھر بال اور ناخن کاٹے۔)''

[٥١٢٢] (...) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُمَارَةَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحٰى، فَاطَّلٰى فِيهِ نَاسٌ، فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا، أَوْ يَنْهٰى عَنْهُ. فَلَقِيتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِّيَ وَتُرِكَ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو.

[5122] ابواسامہ نے کہا: مجھے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن مسلم بن عمارہ لیثی نے حدیث بیان کی، کہا: عیدالاضحیٰ سے کچھ پہلے ہم حمام میں تھے، بعض لوگوں نے چونے سے اپنے بال صاف کیے، اہل حمام میں سے کسی شخص نے کہا: سعید بن مسیّب اس فعل (عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے اور قربانی کرنے سے پہلے جسم پر سے بال وغیرہ کاٹنے یا مونڈنے) کو مکروہ قرار دیتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں۔ میری سعید بن مسیّب سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا: بھتیجے! یہ حدیث بھلا دی گئی اور ترک کر دی گئی ہے، (یہ پابندی ملحوظ نہیں رکھی جاتی ویسے) مجھے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ ؓ نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... آگے محمد بن عمرو سے معاذ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٥١٢٣] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ؛ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ

[5123] سعید بن ابی ہلال نے عمرو بن مسلم جندعی سے روایت کی کہ حضرت سعید بن مسیّب نے انھیں خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ نے انھیں بتایا اور نبی اکرم ﷺ کا نام لیا (پھر) ان سب کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی۔)

النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ. بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللهِ تَعَالَى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ) (التحفة ٨)

باب:8- غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے کی ممانعت اور ذبح کرنے والے پر لعنت

[٥١٢٤] ٤٣-(١٩٧٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ. قَالَ: فَقَالَ: مَا هُنَّ؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: قَالَ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، وَّلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ».

[5124] مروان بن معاویہ فزاری نے کہا: ہمیں منصور بن حیان نے حدیث بیان کی، کہا: ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا، کہا: میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: نبی ﷺ آپ کو راز داری سے کیا فرماتے تھے؟ آپ ناراض ہوئے اور کہا: نبی ﷺ نے مجھے کوئی راز نہیں بتایا جس کو اور لوگوں سے چھپایا ہو، البتہ آپ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی تھیں۔ اس نے پوچھا: امیر المومنین! وہ کیا باتیں ہیں؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ لعنت کرے اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ لعنت کرے اور جس شخص نے زمین (کی حد بندی) کا نشان بدلا اس پر اللہ لعنت کرے۔''

[٥١٢٥] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ مَّنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، وَّلَعَنَ اللهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَيْهِ، وَلَعَنَ اللهُ

[5125] ابو خالد احمر سلیمان بن حیان نے منصور بن حیان سے، انھوں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کی: ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیے جو رسول اللہ ﷺ نے راز داری سے آپ کو بتائی ہو۔ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے مجھے راز داری سے کوئی بات نہیں بتائی جو لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا اس پر اللہ لعنت کرے، اور اللہ اس پر لعنت

مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ» .

کرے جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی، اور اللہ اس پر لعنت کرے جس نے اپنے والدین پر لعنت کی اور اللہ اس پر لعنت کرے کرے جس نے (زمین کی حد بندی کا) نشان تبدیل کیا۔‘‘

[٥١٢٦] ٤٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَّمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً، إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا - قَالَ -: فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَّكْتُوبٌ فِيهَا: «لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا» .

[5126] شعبہ نے کہا: میں نے قاسم بن ابی بزہ کو ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خصوصی طور پر کوئی چیز آپ کو عطا فرمائی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی چیز خاص ہمارے لیے نہیں بتائی جو آپ نے تمام لوگوں میں عام نہ کی ہو، البتہ میری اس تلوار کی نیام میں کچھ احکام ہیں۔ پھر آپ نے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا: ’’جو شخص غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اس پر اللہ لعنت کرے، اور جو شخص زمین کی (حد بندی کی) نشانی چرائے اللہ اس پر لعنت کرے، اور جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اللہ اس پر لعنت کرے، اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اللہ اس پر لعنت کرے۔‘‘

فوائد ومسائل: ① اس حدیث سے روافض کے عقیدے کی تردید ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے خاص کوئی وصیت فرمائی تھی۔ نیز بعض اہل بدعت کے اس نظریے کی تردید بھی ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اصل وحی کی تعلیم صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی ہے جو اس قرآن سے بہت زیادہ ہے۔ ② ’’زمین کی حد بندی کا نشان تبدیل کرنے سے مراد یا تو صحرائی راستوں کے نشانات ہیں جن کی مدد سے مسافر بھٹکنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ان نشانات کو مٹانے سے ان کی موت کا خطرہ ہے، لہٰذا یہ سخت گناہ ہے۔ یا وہ نشانات اور علامات مراد ہیں جن کے ساتھ لوگوں کی ملکیت کی حد بندی ہوتی ہے۔ واللہ أعلم بالصواب!

ارشاد باری تعالیٰ

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

”اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ گزرو، بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔“ (الأعراف 7:31)

تعارف کتاب الاشربہ

کتاب الاشربہ اپنے معانی کے اعتبار سے ایک وسیع المطالب کتاب ہے۔ مشروبات میں حلال وحرام مشروبات کی تفصیل، شراب کے نقصانات، وہ حالات جن میں شراب کو حتمی طور پر حرام قرار دیا گیا، صحابہ کا جذبۂ اطاعت، مختلف چیزوں سے بننے والی شرابوں کی مشترکہ صفت اور مضرت، اس سے مکمل اجتناب کے لیے مشروب سازی اور برتنوں تک کے حوالے سے احتیاطی احکام، حلال مشروبات کے حوالے سے صحت کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر، پینے اور کھانے دونوں کے معاشرتی اور روحانی آداب، حلت وحرمت کے حوالے سے اوہام پر مبنی تصورات، شخصی ناپسندیدگی اور حرمت، کھانے پینے میں مواسات اور برکت، اس کتاب میں ان تمام موضوعات کے حوالے سے رہنمائی کے لیے ارشادات نبویہ پیش کیے گئے ہیں۔

کتاب کا آغاز اس افسوسناک واقعے سے کیا گیا ہے جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شراب نوشی کی بنا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب نوشی کی ایک مجلس میں شریک ہوئے، گانے والی نے شراب کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خود فریبی اور اپنی عظمت وسخاوت کے انتہائی مبالغہ آمیز احساس کو مزید اجاگر کیا اور باہر بیٹھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو اونٹنیوں کے، جوان کی کل متاع تھیں، کباب کھلانے کی تان اڑائی۔ شراب اپنے پینے والوں کے احساس عظمت کو اتنا بڑھا دیتی ہے کہ عقل و دانش کی جملہ قیود ٹوٹ جاتی ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے گانے والی کے الفاظ کے عین مطابق اپنی تلوار اٹھائی اور ان اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹیں، پیٹ چاک کیے، کلیجے نکالے اور کباب بنانے والوں کے حوالے کر دیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شدید صدمے کے عالم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کی بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل کر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو پتہ چلا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں پہچان اور تمیز تک کھو چکے ہیں۔ شراب کی حرمت کے تدریجی مراحل کا آغاز ہو چکا تھا۔ یہ واقعہ پورے مدینہ والوں کی آنکھیں کھول دینے اور شراب کے شدید نقصان کو پوری طرح واضح کرنے کے لیے کافی تھا۔ اس کے نتیجے میں شراب کی حتمی حرمت کا اعلان کر دیا گیا۔ یہ ایمان لانے والوں کے لیے ایک سخت امتحان تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال تربیت اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی ایمان کی مضبوطی تھی کہ شراب کی حرمت کے اعلان کے ساتھ ہی شراب چھوڑ دی گئی، مٹکے توڑ دیے گئے اور شراب کو گلیوں میں بہا دیا گیا۔ یہ اہل ایمان کی عظیم الشان کامیابی تھی۔

اللہ کی رہنمائی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق اور حقیقی مالک کو پہچانے، اپنے برے بھلے میں تمیز کرے، اس کے ازلی دشمن شیطان نے اس کو تباہ کرنے کے لیے جو فریب کے جال پھیلا رکھے ہیں ان کے دھوکے میں نہ آئے، اپنی حقیقی کامیابی

کے مقصد سے غافل نہ ہو۔ شراب اس سے پہچان اور تمیز چھین کر اسے اپنے سب سے بڑے دشمن کا شکار بننے کے لیے تیار کر دیتی ہے۔ یہ شیطان کا سب سے خوفناک پھندا ہے جس کے ذریعے سے انسان کی تباہی یقینی ہو جاتی ہے، اس لیے شراب چاہے جس چیز کی بنی ہوئی ہو اور جس نام سے ہو اس کو پوری سختی سے حرام کر دیا گیا اور اس سے اجتناب کو یقینی بنانے کے لیے ان ذرائع کو بھی مسدود کیا گیا جو انسان کو اس تک لے جا سکتے ہیں۔

اس زمانے میں حجاز کے علاقے میں شراب ''نخلہ'' (کھجور کے درخت) اور ''کرمہ'' (انگور کی بیل) کے پھلوں سے بنتی تھی۔ شراب بنانے کے لیے نیم پختہ کھجور اور تازہ کھجور کو یا نیم پختہ کھجور اور خشک کھجور کو یا کھجور اور کشمش کو ملا کر پانی میں اس کا رس نکالا جاتا تھا، پھر اسے رکھا جاتا حتی کہ اس میں تخمیر کا عمل ہوتا اور وہ شراب بن جاتی۔ مختلف قسم کے کچے، پکے، تازہ اور خشک پھلوں کا رس ملانے سے اس میں تندی آ جاتی اور جلد تخمیر کا عمل شروع ہو جاتا۔ یمن میں شہد کے شربت سے شراب بنائی جاتی تھی جسے ''بتع'' کہتے تھے۔ جو سے بھی شراب بنائی جاتی تھی، اسے ''مزر'' کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے قطع نظر کہ وہ کس چیز سے بنی ہوئی ہیں، تمام شرابوں کو حرام قرار دیا بلکہ صریح الفاظ میں ہر قسم کی نشہ آور چیز کی حرمت کا اعلان فرما دیا۔ قاعدۂ کلیہ یہ بیان فرمایا: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ» ''ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔'' (حدیث: 5218)

کھجور کو پانی میں ملا کر اس کا بنایا ہوا شربت ''نبیذ'' عربوں کو بہت مرغوب تھا لیکن اس شربت پر تھوڑا سا وقت گزر جاتا تو عملِ تخمیر سے یہ نشہ آور بن جاتا۔ اگر اسے مسامدار برتنوں میں بنایا جاتا تو استعمال کے بعد، دھونے کے باوجود ان برتنوں کے مساموں میں اس کے اجزاء رہ جاتے اور ان کا خمیر بن جاتا۔ ان برتنوں میں دوبارہ رس ڈالنے کے بعد تخمیر کا عمل فوراً شروع ہو جاتا اور نبیذ نشہ آور ہونے لگتی۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم سے، اپنی امت کو اس غلاظت سے مکمل طور پر محفوظ رکھنے کے لیے یہ حکم دیا کہ ایک ہی قسم کے کچے اور پکے برتنوں کا استعمال ممنوع قرار دیا جن میں شراب بنائی جاتی تھی۔ اگر شراب نہ بنائی گئی ہو تو بھی مسامدار برتنوں میں مشروب بنانے کی ممانعت فرما دی۔ ان برتنوں میں سوکھے کدو کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے برتن، لکڑی کے برتن، روغنِ قار ملے ہوئے برتن اور مٹی کے گھڑے وغیرہ شامل تھے۔ مشکیزوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دی کیونکہ ان میں تخمیر کا عمل جلد شروع نہیں ہوتا۔ برتنوں کے حوالے سے یہ پابندی کچھ عرصہ برقرار رہی، جب یقین ہو گیا کہ شراب بنانے والے پرانے برتن ختم ہو گئے یا ان کے اندر سے ''خمیر'' کے اجزاء مکمل طور پر زائل ہو گئے تو ان کے عام استعمال کی اجازت مرحمت فرما دی۔ یہ تاکیدی حکم باقی رہا کہ کسی حلال مشروب (نبیذ، پھلوں کے رس وغیرہ) کو اسی وقت تک استعمال کرنا جائز ہے جب تک ان میں تخمیر کا عمل شروع ہونے کا امکان ہی پیدا نہ ہوا ہو۔ اور مسامدار برتنوں، مثلاً: روغن قار ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے کی پابندی بھی برقرار رہی۔ (حدیث: 5210)

اسلام نے مضر صحت نشہ آور مشروبات کی ممانعت کے ساتھ صحت بخش مشروبات خصوصاً دودھ پینے کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ صحت کے حوالے سے یہ ہدایت بھی دی کہ کھانے پینے کی تمام اشیاء کو ہر صورت میں ڈھک کر رکھا جائے۔ کھانے پینے کی اشیاء اللہ تعالیٰ کی قدرت، رحمت اور لطف و کرم کا خاص کرشمہ ہیں۔ اللہ نے انھیں اس طرح پیدا فرمایا ہے کہ یہ انسان کے جسم کو صحت اور توانائی بخشتی ہیں اور اس کے ساتھ مزے سے بھرپور ہیں۔ یہ انسان کے کام و دہن کو لذت بخشتی ہیں اور پھر اللہ کے حکم سے اس کے جسم کا حصہ بن جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ اگر یہ اللہ کے حکم کے مطابق، انھیں

اس کی نعمت سمجھتے ہوئے، پاکیزگی کا اہتمام کرتے ہوئے اور اس کا نام لے کر استعمال کریں تو اللہ تعالیٰ ان میں برکت شامل کر دیتا ہے۔ اس عظیم روحانی پہلو پر صحیح مسلم کے کتاب الاشربۃ میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بے برکتی کے اسباب واضح کیے گئے ہیں۔ پاکیزگی کے حوالے سے دایاں ہاتھ استعمال کرنے، برتن میں سانس نہ لینے، برتنوں کو گندا نہ کرنے، اطمینان اور آرام سے بیٹھ کر کھانے پینے اور پانی وغیرہ پیتے ہوئے بار بار برتن سے منہ ہٹا کر سانس لینے اور اللہ کا نام لے کر کھانے پینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کھانے کی ادنیٰ ترین مقدار بھی ضائع نہیں کرنی چاہیے، کھانے کا برتن اچھی طرح صاف کرنا چاہیے اور انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں، اس میں برکت ہے۔ مغرب زدہ متکبرین انگلیاں چاٹنے کو برا سمجھتے رہے۔ اب جدید سائنس نے ہی، جسے یہ لوگ علم کی انتہا سمجھتے ہیں، ان کی سوچ کی غلطی واضح کرتے ہوئے یہ شہادت پیش کر دی ہے کہ انگلیوں سے کھانا کھاتے ہوئے ان کی سطح پر ایسا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو کھانے کے اندر مضر صحت جراثیم کو ختم کر دیتا ہے۔ انگلیاں چاٹ لینا انتہائی صحت بخش طریقہ ہے۔ اس بات کی بھی تعلیم دی گئی کہ صاف دھلے ہوئے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ اور اپنے آگے سے کھانا چاہیے۔ انگوٹھے کے ساتھ دو انگلیاں استعمال کرنی چاہئیں۔ کھجور وغیرہ کھا کر اس کی گٹھلیاں دوبارہ اسی برتن میں نہیں ڈالنی چاہئیں، کسی کھانے میں عیب جوئی نہیں کرنی چاہیے اور حلال چیزوں میں بھی نفیس ترین اور بو سے پاک اشیاء کو ترجیح دینی چاہیے۔

اس سے آگے بڑھ کر یہ واضح کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا تمام ہدایات کی پابندی کے ساتھ اگر اللہ کی رضا کے لیے کھانے میں مواسات، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شریک کرنے، خود پر دوسروں کو ترجیح دینے کا ارادہ ہو اور اس پر عمل کیا جائے تو کھانے میں ایسی برکت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ تو مواسات سے بڑھ کر امت کے تمام افراد کے لیے مجسم محبت، خیر خواہی اور لطف و کرم کا سرچشمہ تھے۔ آپ کی برکت سے دو چار لوگوں کا کھانا یا پینا تو سیکڑوں بلکہ ہزاروں افراد کو سیر کر دیتا تھا، پھر بھی بچا رہتا تھا، عام مسلمان بھی جب دوسرے بھائیوں کو اپنے ساتھ شریک کریں تو ایک آدمی کا کھانا کم از کم دو کو اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو بہ آسانی کفایت کرے گا۔ مواسات کا جذبہ اور اخلاص جس قدر بڑھتا جائے گا، برکت میں اسی قدر اضافہ ہو جائے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات پر سخت پریشان ہوئے اور انھیں غصہ آیا کہ ان کی ناگزیر غیر حاضری کے دوران میں ان کے مہمان بہت دیر تک بھوکے رہے۔ اس میں اگرچہ مہمانوں کے اپنے اصرار ہی کا دخل تھا لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پریشانی اور غصہ اللہ کی رضا کے لیے تھا۔ اپنے مہمانوں کی شدید خیر خواہی کا جذبہ بھی اللہ کی رضا کے لیے تھا۔ یہ صرف اور صرف اللہ کے لیے خیر خواہی اور اللہ کے لیے غصے کا مظاہرہ تھا۔ اس بنا پر اللہ نے ان کے تھوڑے سے کھانے میں اتنی برکت ڈال دی کہ مہمانوں اور گھر والوں کے علاوہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جانے والوں کے بھی کام آیا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٣٦- كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ
مشروبات کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ، وَبَيَانِ أَنَّهَا تَكُونُ مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ وَمِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالزَّبِيبِ، وَغَيْرِهَا، مِمَّا يُسْكِرُ) (التحفة ١)

باب: 1- شراب کی حرمت اور اس بات کا بیان کہ شراب انگور، خشک کھجور، ادھ پکی کھجور اور کشمش وغیرہ کے رس سے بنتی ہے جو نشہ آور ہوتی ہے

[٥١٢٧] ١-(١٩٧٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَّوْمَ بَدْرٍ. وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرٰى، فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِّأَبِيعَهُ - وَمَعِي صَائِغٌ مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ - فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلٰى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ، مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ، فَقَالَتْ:

[5127] حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابن شہاب نے علی بن حسین بن علی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے مالِ غنیمت میں سے ایک (جوان) اونٹنی حاصل ہوئی، ایک اور جوان اونٹنی (خمس میں سے) رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا فرمائی۔ ایک دن میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میں ان دونوں پر بیچنے کے لیے اذخر (کی خوشبو دار گھاس) لاد کر لانا چاہتا تھا۔ بنوقینقاع کا سنار بھی میرے ساتھ تھا۔ اور اس (کی قیمت) سے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ اپنی شادی) کے ولیمے میں مدد لینا چاہتا تھا۔ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس گھر میں (بیٹھے) شراب پی رہے تھے، ان کے قریب ایک گانے والی عورت گا رہی تھی، پھر وہ یہ اشعار گانے لگی:

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ .

فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ، فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا .

سنیں، حمزہ! (اٹھ کر) فربہ اونٹنیوں کی طرف بڑھیں (دوسرا مصرع ہے: وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ "اور وہ گھر کے آگے کھلی جگہ میں بندھی ہوئی ہیں۔") حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار سمیت لپک کر ان کی طرف بڑھے، ان کے کوہانوں کو جڑ سے کاٹ لیا، ان کے پہلو چیر دیے، پھر ان کے کلیجے نکال لیے۔

قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عَلِيٌّ: فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، وَّانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِّآبَائِي؟ فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ .

میں نے ابن شہاب سے کہا: اور کوہان بھی؟ انھوں نے کہا: وہ (حمزہ رضی اللہ عنہ) ان دونوں کے کوہان جڑ سے کاٹ کر لے گئے۔ ابن شہاب نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک ایسا منظر دیکھا جس نے مجھے دہلا کر رکھ دیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ آپ زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکل پڑے، میں بھی آپ کے ساتھ چلنے لگا۔ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور غصے کا اظہار فرمایا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے آنکھ اٹھائی اور کہنے لگے: تم میرے آباء و اجداد کے غلاموں سے بڑھ کر کیا ہو! (وہ دونوں جناب عبدالمطلب کے پوتے تھے اور رشتے کے حوالے سے خدمت گزاری کے مقام پر تھے۔ حمزہ رضی اللہ عنہ رشتے میں ان سے ایک پشت اوپر تھے۔ انھوں نے شراب کی لہر میں اسی بات کو مبالغہ آمیز فخر و مباہات کے رنگ میں کہہ دیا) تو رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں واپس ہوئے اور ان کی محفل سے نکل آئے۔

[٥١٢٨] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

[5128] عبدالرزاق نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٢٩] ٢-(. . .) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ أَبُوعُثْمَانَ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ

[5129] عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے یونس بن یزید نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے علی بن حسین بن علی نے بتایا کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر کے دن کے مال غنیمت میں سے

شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ، يَوْمَ بَدْرٍ، وَّكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِي، فَنَأْتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُّ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ، فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِّنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا، قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَّأَصْحَابَهُ، فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: أَلَا يَاحَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ. فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ، فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى

ایک جوان اونٹنی میرے حصے میں آئی تھی اور ایک جوان اونٹنی اس روز رسول اللہ ﷺ نے مجھے خمس میں سے عطا کر دی۔ پھر جب میں نے حضرت فاطمہ ؓ کو (رخصتی کرا کے) گھر لانے کا ارادہ کیا اور بنوقینقاع کے ایک سونا ڈھالنے والے آدمی کو تیار کر لیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں اذخر لے آئیں جس کو میں سونا ڈھالنے والوں کے ہاتھ بیچنا اور اس (کی قیمت) سے اپنی شادی کے ولیمے کے لیے مدد لینا چاہتا تھا، اسی اثنا میں جب میں اپنی اونٹنیوں کا ساز وسامان، پالان کی تختیاں، بوریاں اور رسیاں (وغیرہ) جمع کر رہا تھا تو میری دونوں اونٹنیاں انصار میں سے ایک آدمی کے حجرے کے پہلو میں بٹھائی ہوئی تھیں۔ میں نے جو سامان جمع کرنا تھا جب اسے جمع کر لیا تو اچانک (میں نے دیکھا کہ) میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان جڑ سے کاٹ لیے گئے تھے، ان کے پہلو چیر دیے گئے تھے اور ان کے کلیجے نکال لیے گئے تھے۔ میں نے جب ان کا یہ حال دیکھا تو اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکا (آنسو آ گئے۔) میں نے پوچھا: یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا: حمزہ بن عبدالمطلب ؓ نے کیا ہے۔ اور وہ اس گھر میں انصار کی شراب کی ایک محفل میں شریک ہیں، ایک گانے والی انھیں اور ان کے ساتھیوں کو گانا سنا رہی تھی۔ اس نے اپنے گانے کے دوران میں یہ بھی گایا: ”سنیں، حمزہ! فربہ اونٹنیوں کی طرف بڑھیں“ تو حمزہ ؓ تلوار لے کر اٹھے اور ان دونوں کے کوہان تراش لیے اور پہلو سے ان کے پیٹ چاک کر دیے اور ان کے کلیجے نکال لیے۔ حضرت علی ؓ نے کہا: میں (وہاں سے) چلا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، زید بن حارثہ ؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جو میرے ساتھ گزری تھی اسے رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے سے پہچان لیا۔ آپ فرمانے لگے: ”تمھیں کیا ہوا؟“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آج جیسا (معاملہ) میں نے کبھی

نَاقَتَيَّ، فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ، مَعَهُ شَرْبٌ. قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُ، فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى، وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر حملہ کر دیا۔ ان دونوں کے کوہان کاٹ لیے، ان کے پہلو چیر دیے۔ وہ فلاں گھر میں موجود ہیں، (ان کے) شرابی ساتھی بھی ان کے ساتھ ہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی، اسے اوڑھا، پھر چل پڑے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے، یہاں تک کہ اس دروازے پر آئے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے اجازت طلب کی، لوگوں نے آپ کو اجازت دی (آپ داخل ہوئے تو) وہ سب شراب پیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کیے پر ملامت کرنے لگے تو (ہم نے دیکھا کہ) ان کی دونوں آنکھیں سرخ تھیں، حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا، آپ کے دونوں گھٹنوں کی طرف نظر اٹھائی، پھر نظر اٹھا کر آپ کے جسم مبارک کے درمیان کے حصے (ناف) کو دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور آپ کے چہرے پر نگاہ ڈالی، پھر کہنے لگے: تم لوگ میرے باپ کے غلاموں کے سوا اور کیا ہو! تو رسول اللہ ﷺ کو پتہ چل گیا کہ وہ نشے میں دھت ہیں، رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں چلتے ہوئے واپس ہوئے اور (اس حجرے سے) باہر نکل آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ باہر نکل آئے۔

[٥١٣٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5130] عبداللہ بن مبارک نے یونس سے، انھوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٣١] ٣-(١٩٨٠) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ، يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ،

[5131] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جس دن شراب حرام کی گئی، میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر (لوگوں کو) شراب پلا رہا تھا۔ ان کی شراب ادھ پکی اور خشک کھجوروں سے تیار شدہ شراب کے سوا اور کوئی

فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ، وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ: الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ، فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي، فَقَالَ: أَخْرُجْ فَأَنْظُرْ. فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا، فَهَرَقْتُهَا، فَقَالُوا - أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ -: قُتِلَ فُلَانٌ، قُتِلَ فُلَانٌ، وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ - قَالَ: فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ - فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا۟ إِذَا مَا ٱتَّقَوا۟ وَّءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ﴾ [المائدة: ٩٣]. [انظر: ٥١٣٨]

نہ تھی، اتنے میں ایک اعلان کرنے والا پکارنے لگا۔ انھوں نے کہا: میں جاؤں اور دیکھوں تو (دیکھا کہ وہاں) ایک منادی اعلان کر رہا تھا: (لوگو) سنو! شراب حرام کر دی گئی۔ کہا: پھر مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: نکلو اور اسے بہا دو! میں نے وہ (سب) بہا دی۔ تو لوگوں نے کہا۔۔۔ یا ان میں سے کچھ نے کہا۔۔۔: فلاں شہید ہوا تھا اور فلاں شہید ہوا تھا تو یہ (شراب) ان کے پیٹ میں موجود تھی۔۔۔ (ایک راوی نے) کہا: مجھے معلوم نہیں یہ (بھی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سے ہے (یا نہیں)۔۔۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے، جب انھوں نے تقویٰ اختیار کیا، ایمان لائے اور نیک عمل کیے (تو) ان پر اس چیز کے سبب کوئی گناہ نہیں جس کو انھوں نے (حرمت سے پہلے) کھایا پیا (تھا۔)''

[٥١٣٢] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ؟ فَقَالَ: مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ، إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي بَيْتِنَا، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. فَقَالَ: يَا أَنَسُ! أَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ. قَالَ: فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا، بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

[5132] عبدالعزیز بن صہیب نے کہا: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فضیخ (ملی جلی کچی اور پکی ہوئی کھجوروں کا رس جس میں خمیر اٹھ جائے) کے متعلق سوال کیا، انھوں نے کہا: تمھارے اس فضیخ کے علاوہ ہماری کوئی شراب تھی ہی نہیں، یہی شراب تھی جس کو تم فضیخ کہتے ہو، میں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر یہی شراب حضرت ابوطلحہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے دیگر ساتھیوں کو پلا رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: تمھیں خبر پہنچی؟ ہم نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے۔ تو (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: انس! (شراب کے) یہ سارے مٹکے بہا دو۔ اس آدمی کے خبر دینے کے بعد ان لوگوں نے نہ کبھی شراب پی اور نہ اس کے بارے میں (کبھی) کچھ پوچھا۔

[٥١٣٣] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ. قَالَ: وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

[5133] ابن علیہ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے بتایا، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں اپنے قبیلے والوں اپنے چچاؤں کو ان کی (شراب) فضیخ پلا

إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ، عَلَى عُمُومَتِي، أَسْقِيهِمْ مِّنْ فَضِيخٍ لَّهُمْ، وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا. فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ. فَقَالُوا: اكْفِئْهَا، يَا أَنَسُ! فَكَفَأْتُهَا.

قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَّا هُوَ؟ قَالَ بُسْرٌ وَّرُطَبٌ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ سُلَيْمَانُ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا.

[٥١٣٤] ٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَنَسٍ: كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَّأَنَسٌ شَاهِدٌ. فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ذٰلِكَ.

وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَّقُولُ: كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

[٥١٣٥] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ. قَالَ: وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ، فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ: حَدَثَ خَبَرٌ، نَّزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ،

رہا تھا اور میں ہی ان میں سب سے کم سن تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا: ''شراب حرام کر دی گئی ہے'' تو (ان) لوگوں نے کہا: انس! اس کو بہا دو۔ میں نے وہ سب بہا دی۔

(سلیمان تیمی نے) کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ کیا تھا (جس سے شراب بنائی گئی تھی؟) انھوں نے کہا: وہ کچی اور پکی ہوئی کھجوریں تھیں (تیمی نے) کہا: ابوبکر بن انس نے کہا: ان دنوں یہی ان کی شراب تھی۔

سلیمان نے کہا: مجھے ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ خود انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے بھی یہی کہا تھا۔

[5134] محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں معتمر (بن سلیمان تیمی) نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کھڑا ہوا قبیلے (کے لوگوں) کو شراب پلا رہا تھا، ابن علیہ کی روایت کے مانند، البتہ انھوں (معتمر) نے کہا: ابوبکر بن انس نے بتایا: ان دنوں ان کی شراب یہی تھی اور اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ (خود بھی) موجود تھے اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ (سلیمان نے کہا:) اور جو لوگ میرے ساتھ تھے ان میں سے ایک شخص نے کہا: اس نے (خود) انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ان دنوں ان کی شراب یہی تھی۔

[5135] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں انصار کی ایک جمعیت میں حضرت ابوطلحہ، حضرت ابودجانہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو شراب پلا رہا تھا، اس وقت ایک آنے والا شخص آیا اور کہا: شراب کی حرمت نازل ہوگئی ہے، (یہ سنتے ہی) ہم نے اسی دن اسے (شراب کو) بہا دیا، وہ نیم پختہ اور

فَكَفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ. وَّ إِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

خشک کھجوروں کی (بنی ہوئی) شراب تھی۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ، يَوْمَئِذٍ، خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

قتادہ نے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: شراب حرام کر دی گئی اور ان دنوں عام طور پر ان کی شراب ملی جلی، نیم پختہ اور خشک کھجور کی (بنی ہوئی) ہوتی تھی۔

[٥١٣٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَّزَادَةٍ، فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ، بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ.

[5136] معاذ کے والد ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابوطلحہ، حضرت ابودجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم کو ایک مشکیزے سے شراب پلا رہا تھا، ملی جلی نیم پختہ اور خشک کھجوروں کی شراب تھی، جس طرح سعید (بن ابی عروبہ) کی حدیث ہے۔

[٥١٣٧] ٨-(١٩٨١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ، وَإِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ، يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ.

[5137] عمرو بن حارث نے کہا کہ قتادہ بن دعامہ نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ پکی اور نیم پختہ کھجوروں کا خلیط (پانی ملا رس) بنایا جائے، پھر (اس میں خمیر اٹھنے کے بعد) اسے پیا جائے اور جس دن شراب حرام ہوئی اس زمانے میں ان کی عام شراب یہی ہوا کرتی تھی۔

[٥١٣٨] ٩-(١٩٨٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، شَرَابًا مِّنْ فَضِيخٍ وَّتَمْرٍ، فَأَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ! قُمْ إِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا، فَقُمْتُ إِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا

[5138] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو نیم پختہ اور خشک کھجوروں کی (بنی ہوئی) شراب پلا رہا تھا، اس وقت ان کے پاس آنے والا ایک شخص آیا اور کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انس! جا کر اس گھڑے کو توڑ دو، میں نے اپنا پیسنے والا پتھر (ہاون دستہ) اٹھایا اور اس کے نچلے حصے کو اس گھڑے پر مارا حتی کہ وہ

فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ، حَتّٰى تَكَسَّرَتْ. [راجع: ٥١٣١]

ٹوٹ گیا۔

[٥١٣٩] ١٠-(١٩٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ فِيهَا الْخَمْرَ، وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

[5139] عبدالحمید بن جعفر نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: جب اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس میں اس نے شراب کو حرام کیا تو اس وقت مدینہ میں کھجور کے علاوہ اور (کسی چیز کی بنی ہوئی) شراب نہیں پی جاتی تھی۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ) (التحفة ٢)

باب:2- شراب کو سرکہ بنانے کی حرمت

[٥١٤٠] ١١-(١٩٨٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: «لَا».

[5140] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“

(المعجم ٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ، وَبَيَانِ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ) (التحفة ٣)

باب:3- شراب سے علاج کرنے کی حرمت

[٥١٤١] ١٢-(١٩٨٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى- قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ؛ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ، أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا، فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا

[5141] حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شراب (بنانے) کے متعلق سوال کیا، آپ نے اس سے منع فرمایا یا اس کے بنانے کو ناپسند فرمایا، انھوں نے کہا: میں اس کو دوا کے لیے بناتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دوا نہیں ہے، بلکہ خود بیماری ہے۔“

لِلدَّوَاءِ. فَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ».

(المعجم ٤) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ، مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ، يُسَمّٰى خَمْرًا) (التحفة ٤)

باب:4-(پہلے مرحلے میں) جو بھی نبیذ بنائی جاتی ہے، کھجور سے ہو یا انگور سے (خمیر اٹھنے کے بعد) اسی کا نام شراب ہے

[٥١٤٢] ١٣-(١٩٨٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ».

[5142] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا کہ ابوکثیر نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو درختوں (کے پھلوں) سے بنائی جاتی ہے: کھجور سے اور انگور سے۔“

[٥١٤٣] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ».

[5143] عبداللہ بن نمیر نے کہا: اوزاعی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوکثیر نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرما رہے تھے: ”شراب ان دو درختوں (کے پھلوں) سے تیار ہوتی ہے: کھجور سے اور انگور سے۔“

[٥١٤٤] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ التَّوْأَمِ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ».

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: «الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ».

[5144] زہیر بن حرب اور ابوکریب نے کہا: ہمیں وکیع نے اوزاعی، عکرمہ بن عمار اور عقبہ بن توأم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوکثیر سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے: انگور کی بیل اور کھجور کے درخت (کے پھل) سے۔ ابوکریب کی روایت میں (اَلْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ کی بجائے) ”اَلْكَرْمِ وَالنَّخْلِ“ ہے۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

(المعجم ٥) - (بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ) (التحفة ٥)

باب:5- کھجوروں اور کشمش کو ملا کر رس بنانا مکروہ ہے

[٥١٤٥] ١٦-(١٩٨٦) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ، وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

[5145] جریر بن حازم نے کہا: میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا، کہا: ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے کھجوروں اور کشمش اور کچی کھجوروں اور پختہ کھجوروں کو ملا کر مشروب بنانے سے منع فرمایا۔ (کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں اس کا خمیر اٹھ جاتا ہے اور یہ شراب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔)

[٥١٤٦] ١٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا، وَنَهٰى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا.

[5146] لیث نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور تازہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[٥١٤٧] ١٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ، وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، نَبِيذًا».

[5147] ابن جریج نے کہا: عطاء نے مجھ سے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تازہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو اور کشمش اور خشک کھجوروں کو نبیذ بنانے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ نہ ملاؤ۔''

[٥١٤٨] ١٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَنَهٰى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا.

[5148] حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کشمش اور پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنایا جائے اور کچی اور تازہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنایا جائے۔

[٥١٤٩] ٢٠-(١٩٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا، وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا.

[5149] تیمی نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (نبیذ بناتے ہوئے) خشک کھجوروں اور کشمش کو ملانے سے اور پختہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو ملانے سے منع فرمایا۔

[٥١٥٠] ٢١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ، وَأَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

[5150] سعید بن یزید ابومسلمہ نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم (نبیذ بنانے کے لیے) کشمش اور خشک کھجوروں کو ایک دوسرے سے ملا دیں اور کچی اور خشک کھجوروں کو باہم یکجا کریں۔

[٥١٥١] (...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5151] بشر بن مفضل نے ابومسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٥٢] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ، فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا، أَوْ تَمْرًا فَرْدًا، أَوْ بُسْرًا فَرْدًا».

[5152] وکیع نے اسماعیل بن مسلم عبدی سے، انھوں نے ابومتوکل ناجی سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص نبیذ پیے وہ صرف کشمش کا نبیذ پیے یا صرف خشک کھجوروں کا نبیذ پیے یا صرف کچی کھجور کا نبیذ پیے۔''

[٥١٥٣] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ، أَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ، أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ. وَقَالَ: «مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ» فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[5153] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن مسلم عبدی نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (نبیذ میں) کچی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ ملانے، یا کشمش کو خشک کھجور کے ساتھ یا کشمش کو نیم پختہ کھجوروں کے ساتھ ملانے سے منع کیا اور یہ فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اسے پیے......'' آگے وکیع کی حدیث (5152) کے مانند بیان کیا۔

[٥١٥٤] ٢٤-(١٩٨٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا، وَّلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا، وَّانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ».

[5154] ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ادھ پکی کھجوروں اور پکی ہوئی کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور کشمش اور خشک کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور دونوں میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔''

فائدہ: ''بُسر'' ایسی کھجور ہے جس میں مٹھاس پیدا ہو رہی ہوتی ہے لیکن وہ ابھی نرم نہیں ہوتی۔ ''زَھو'' ایسی ہی نیم پختہ کھجور جس کے سبز رنگ کے ساتھ سرخ یا پیلا رنگ نمودار ہو جاتا ہے۔ یہ خوبصورت لگتی ہے، اس لیے زَھو (خوشنما) کہلاتی ہے۔ ''رُطب'' پکی ہوئی تازہ کھجور اور ''تمر'' خشک کھجور کو کہتے ہیں۔ ان تمام اقسام کی کھجوروں کو یا کسی ایک قسم کی کھجور کو کشمش کے ساتھ ملا کر اس کی نبیذ (رس) بنایا جائے تو اس میں بہت جلد خمیر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔

[٥١٥٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5155] حجاج بن ابی عثمان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٥٦] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَّحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا، وَّلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا، وَّلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهِ».

[5156] علی بن مبارک نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیم پختہ اور پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور تازہ کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ، البتہ ہر جنس کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔''

وَزَعَمَ يَحْيٰى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ هٰذَا.

یحییٰ نے یہ بھی بتایا کہ ان کی عبداللہ بن ابی قتادہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٥٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5157] حسین معلم نے کہا: یحییٰ بن ابی کثیر نے ہمیں

إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ، وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ».

انھی دونوں سندوں سے حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''تازہ کھجور اور رنگ بدلتی کھجور، خشک کھجور اور کشمش کی (نبیذ نہ بناؤ۔)''

[٥١٥٨] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ، وَقَالَ: «انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ».

[5158] ابان عطار نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (نبیذ بنانے کے لیے) خشک اور پکی کھجوروں کو، کشمش اور خشک کھجوروں کو اور رنگ بدلتی اور تازہ کھجوروں کو ملانے سے منع کیا اور فرمایا: ''ہر جنس کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔''

[٥١٥٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

[5159] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی سند کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥١٦٠] ٢٦م-(١٩٨٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ، وَقَالَ: «يُنْتَبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ».

[5160] وکیع نے عکرمہ بن عمار سے، انھوں نے ابوکثیر حنفی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور کھجوروں، پکی اور خشک کھجوروں (کو ملا کر نبیذ بنانے) سے منع کیا اور فرمایا: ''ان دونوں میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بنائی جائے۔''

[٥١٦١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أُذَيْنَةَ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5161] ہاشم بن قاسم نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن عبدالرحمٰن بن اُذینہ نے اور وہ ابوکثیر غُبری ہیں، حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی کے مانند۔

[٥١٦٢] ٢٧-(١٩٩٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

[5162] علی بن مسہر نے ہمیں شیبانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حبیب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (نبیذ بنانے کے لیے) خشک کھجوروں اور کشمش کو باہم ملانے اور کچی اور خشک کھجوروں کو باہم ملانے سے منع فرمایا اور آپ نے اہل جُرَش کی طرف لکھا اور اس بات سے منع کیا کہ وہ خشک کھجوروں اور کشمش کو ملا کر مشروب بنائیں۔

[٥١٦٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

[5163] خالد طحان نے شیبانی سے اسی سند کے ساتھ خشک کھجوروں اور کشمش کے متعلق روایت بیان کی اور انھوں نے کچی کھجوروں اور خشک کھجوروں کا ذکر نہیں کیا۔

[٥١٦٤] ٢٨-(١٩٩١) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَدْ نُهِيَ أَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا، وَّالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا.

[5164] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے موسیٰ بن عقبہ نے بتایا، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ کہا کرتے تھے: کچی اور تازہ کھجوروں کو ملا کر اور خشک کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کر دیا گیا۔

[٥١٦٥] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ نُهِيَ أَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا، وَّالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا.

[5165] روح نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: کچی اور تازہ کھجوروں کو اور (اسی طرح) خشک کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

(المعجم ٦) - **(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ، وَبَيَانِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ، وَّأَنَّهُ الْيَوْمَ حَلَالٌ، مَّا لَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا)** (التحفة ٦)

باب: 6- روغن زِفت مَلے ہوئے اور کدو سے بنے ہوئے، مٹی کے سبز اور کھوکھلی لکڑی کے بنے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت (کی گئی تھی)، آج یہ حلال ہے بشرطیکہ وہ نشہ آور نہ ہو جائے

[٥١٦٦] ٣٠-(١٩٩٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ، أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ.

[5166] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو (کے بنے ہوئے) اور روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: ① ممنوعہ برتنوں میں سے ''مزفت'' مٹی کا وہ برتن ہے جس کے اندر روغن زفت وغیرہ ملا گیا ہو۔ زِفت چیڑ وغیرہ کے درخت سے نکلنے والا تیل ہے۔ اس کے لیے قار یا قیر کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ بعض لوگ اس کا ترجمہ تارکول بھی کرتے ہیں۔ اس میں چپچپاہٹ ہوتی ہے اور جو چیز اس میں ڈالی جائے دھونے کے باوجود وہ پوری زائل نہیں ہوتی۔ الدباء سے مراد بڑے حجم کا کدو ہے جسے اندر سے کھوکھلا کر لیا جاتا ہے، اس کی اندرونی سطح بھی اسفنجی ہوتی ہے۔ حنتم مٹی کا ایسا برتن تھا جسے بناتے وقت مٹی میں جانوروں کا خون اور ان کے بال شامل کیے جاتے تھے۔ آگ پر پکائی کے بعد اس کا رنگ سبزی مائل ہو جاتا تھا۔ نقیر کھجور یا کسی بھی درخت کے تنے کو اندر سے کھوکھلا کر کے اس کو برتن کی طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ ② جن برتنوں سے منع کیا گیا ان میں دو طرح کی خرابیاں تھیں: وہ ٹھیک طور پر صاف نہیں ہو سکتے تھے اور ان میں شراب بنائی جاتی تھی۔ جب پہلے بنی ہوئی شراب کے باریک عناصر موجود ہوں تو نبیذ میں تخمیر کا عمل جلد شروع ہو جائے گا اور وہ شراب بن جائے گی، اس لیے ایسے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کر دیا گیا۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ لمبے عرصے تک یہ صورت حال برقرار رہی۔ پھر جب یقین ہو گیا کہ ایسے برتن اب طویل استعمال کے بعد 'خمر' کے اثرات سے پاک ہو چکے ہوں گے اور مٹی کے سبز برتن ٹوٹ پھوٹ گئے ہوں گے تو ان میں نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت دے دی گئی۔ اجازت دینے میں غالباً فقراء کی ضرورت بھی پیش نظر تھی لیکن یہ شرط عائد کر دی گئی کہ نبیذ نشہ آور نہ ہو گئی ہو۔

[٥١٦٧] ٣١-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ.

[5167] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو (کے بنے ہوئے) اور روغنِ زِفت ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[٥١٦٨] (١٩٩٣) قَالَ: وَأَخْبَرَهُ أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ.

[5168] (گزشتہ سند سے روایت کرتے ہوئے سفیان بن عیینہ نے) کہا: انھیں ابوسلمہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کدو کے (بنے ہوئے) برتن میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ روغن زِفت ملے ہوئے برتن میں۔'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے: سبز گھڑوں سے اجتناب کرو۔

[٥١٦٩] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ.

[5169] سہیل کے والد (ابو صالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں، سبز گھڑوں اور کھوکھلی (کی ہوئی) لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا۔

قَالَ: قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا الْحَنْتَمُ؟ قَالَ: الْجِرَارُ الْخُضْرُ.

(ابوصالح نے) کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حنتم کیا ہے؟ انھوں نے بتایا: سبز (رنگ کے) گھڑے۔

[٥١٧٠] ٣٣-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: «أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ - وَالْحَنْتَمُ: الْمَزَادَةُ الْمَجْبُوبَةُ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ».

[5170] محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا: ''میں تم کو کدو کے (بنے ہوئے) برتنوں، حنتم، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں، روغن قار ملے ہوئے برتنوں سے منع کرتا ہوں۔ حنتم وہ مشکیزے ہیں جن کے منہ کٹے ہوئے ہوں۔ لیکن اپنے مشکیزوں سے پیو اور ان کا منہ باندھ دیا کرو۔''

فائدہ: اس حدیث میں بظاہر حنتم کا ایک اور معنی بیان کیا گیا ہے اور غالبًا کسی راوی کی طرف سے ہے۔ یہ مفہوم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ مفہوم سے مختلف ہے۔ متعدد صحابہ سے حنتم کا وہی مفہوم منقول ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بعض نسخوں میں ''والحنتم والمزادة المجبوبة'' (اور حنتم اور منہ کٹے مشکیزے) کے الفاظ ہیں۔ مفہوم کے اعتبار سے یہ الفاظ صحیح ہیں۔ ہمارے ہاں رائج نسخوں میں واؤ (حرفِ عطف) حذف ہے۔

[٥١٧١] ٣٤-(١٩٩٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. هٰذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ.

[5171] عبثر، جریر اور شعبہ سب نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے بنے ہوئے اور روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ جریر کی روایت ہے۔

وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَّشُعْبَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

عبثر اور شعبہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

نے کدو کے (بنے ہوئے) برتن اور روغن زفت ملے برتن سے منع فرمایا ہے۔

[٥١٧٢] ٣٥-(١٩٩٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُّنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّنْتَبَذَ فِيهِ. قَالَتْ: نَهَانَا، أَهْلَ الْبَيْتِ، أَنْ نَّنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5172] منصور نے ابراہیم سے روایت کی، کہا: میں نے اسود سے کہا: کیا تم نے ام المومنین (عائشہ صدیقہ ؓ) سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا تھا جن میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے عرض کی تھی: ام المومنین! مجھے بتایئے کہ رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ (حضرت عائشہ ؓ نے) فرمایا: آپ نے ہم اہل بیت کو کدو کے بنے ہوئے اور روغن زِفت مَلے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا۔

قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أَأُحَدِّثُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟.

(ابراہیم نے) کہا: میں نے (اسود سے) پوچھا: انھوں نے حنتم اور گھڑوں کا ذکر نہیں کیا؟ انھوں نے کہا: میں تم کو وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے سنی ہے۔ کیا میں تمھیں وہ بات بیان کروں جو میں نے نہیں سنی؟

فائدہ: حنتم رسول اللہ ﷺ کے ہاں بلکہ مکہ اور مدینہ میں استعمال نہیں ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے گھر والوں کو نبیذ کے حوالے سے انھی برتنوں سے روکا جو وہاں مستعمل تھے۔

[٥١٧٣] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5173] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے بنے ہوئے اور روغنِ زِفت ملے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

[٥١٧٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَّسُلَيْمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[5174] منصور، سلیمان اور حماد نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥١٧٥] ٣٧-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ، فَحَدَّثَتْنِي: أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ، فَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ.

[5175] ثمامہ بن حزن قشیری نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضری دی تو میں نے ان سے نبیذ کے متعلق سوال کیا، انھوں نے مجھے حدیث سنائی کہ (بنو) عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کے پاس آیا اور انھوں نے نبی ﷺ سے نبیذ کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے ان کو کدو کے (بنے ہوئے) برتن، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں، روغنِ زفت ملے ہوئے برتنوں اور سبز گھڑوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: بنوعبدالقیس کے علاقے میں ان تمام اقسام کے برتن استعمال ہوتے تھے۔ اور حالت کفر میں وہ لوگ ان برتنوں میں شراب بھی بنایا کرتے تھے۔ انھیں ان تمام میں نبیذ بنانے سے روک دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے حوالے سے تمام ممنوعہ برتنوں کی ممانعت کی حدیث بیان کی۔

[٥١٧٦] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5176] ابن علیہ نے کہا: ہمیں اسحاق بن سوید نے معاذہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کدو کے (بنے ہوئے) برتن، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں اور روغنِ زفت ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

[٥١٧٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ - مَكَانَ الْمُزَفَّتِ - الْمُقَيَّرَ.

[5177] عبدالوہاب ثقفی نے کہا: ہمیں اسحاق بن سوید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی مگر انھوں نے روغن زفت ملے ہوئے برتن کی بجائے مُقَیَّر (روغنِ قار ملا برتن) بتایا۔ (دونوں سے ایک ہی چیز، نباتاتی تیل مراد ہے۔)

[٥١٧٨] ٣٩-(١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ

[5178] عباد بن عباد اور حماد بن زید نے ابوجمرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو کدو کے (بنے ہوئے) برتنوں، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں اور روغنِ قار ملے ہوئے برتنوں (میں نبیذ بنانے اور پینے) سے

وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ». [راجع: ١١٥]

وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ - مَكَانَ الْمُقَيَّرِ - الْمُزَفَّتِ.

منع کرتا ہوں۔"

حماد نے اپنی حدیث میں مقیّر کے بجائے مزفت کا لفظ بیان کیا۔

[٥١٧٩] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

[5179] حبیب بن ابی ثابت نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں، روغن زِفت مَلے برتنوں اور کھوکھلی لکڑی (کے برتنوں) سے منع فرمایا۔

[٥١٨٠] ٤١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ.

[5180] حبیب بن ابی عمرہ نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں، روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے اور کچی اور نیم پختہ کھجوروں کو (مشروب بناتے ہوئے باہم) ملانے سے منع فرمایا۔

[٥١٨١] ٤٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى [أَبِي عُمَرَ] الْبَهْرَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5181] یحییٰ بن ابی عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کدو کے (بنے ہوئے) برتنوں، کھوکھلی لکڑی اور روغن زِفت مَلے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

[٥١٨٢] ٤٣-(١٩٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ:

[5182] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ.

[٥١٨٣] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5183] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی اور روغن زِفت مَلے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

[٥١٨٤] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُنْتَبَذَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[5184] ہشام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ نبی ﷺ نے (ان برتنوں میں) نبیذ بنانے سے منع فرمایا...... اسی (سابقہ روایت) کے مانند بیان کیا۔

[٥١٨٥] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ.

[5185] ابومتوکل نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ نے سبز گھڑے، کدو کے (بنے ہوئے) برتن اور کھوکھلی لکڑی کے برتن میں (نبیذ بنا کر) پینے سے منع فرمایا۔

[٥١٨٦] ٤٦-(١٩٩٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَّنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

[5186] منصور بن حیان نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے متعلق شہادت دیتا ہوں کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق شہادت دی کہ آپ نے کدو کے (بنے ہوئے) برتنوں، سبز گھڑوں، روغن زِفت مَلے برتنوں اور کھوکھلی لکڑی (کے برتنوں) سے منع فرمایا۔

[٥١٨٧] ٤٧-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

[5187] یعلیٰ بن حکیم نے سعید بن جبیر سے روایت کی،

فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: وَمَا يَقُولُ؟ قُلْتُ: قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ. فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ. فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ.

کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑوں کی نبیذ کے متعلق سوال کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں میں بنائی ہوئی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں میں نبیذ بنانے کو حرام کر دیا ہے۔ تو انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سچ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں میں بنائی گئی نبیذ کو حرام کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا: گھڑوں کی نبیذ سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: ہر وہ برتن جو مٹی سے بنایا جائے۔ (اس میں بنائی گئی نبیذ۔)

[٥١٨٨] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ. فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ. فَسَأَلْتُ: مَاذَا قَالَ؟ قَالُوا: نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5188] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوے کے دوران میں لوگوں کو خطبہ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں (آپ ﷺ کا ارشاد سننے کے لیے) آپ ﷺ کی طرف بڑھا، لیکن آپ میرے پہنچنے سے پہلے (وہاں سے) تشریف لے گئے۔ میں نے پوچھا: آپ نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ نے کدو کے برتن اور روغنِ زفت لگے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[٥١٨٩] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

[5189] لیث بن سعد، ایوب، عبیداللہ، یحییٰ بن سعید، ضحاک بن عثمان اور اسامہ ان سب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی حدیث کے مانند روایت کی، مالک اور اسامہ کے سوا ان میں سے کسی نے ”ایک غزوے کے دوران میں“ کے الفاظ نہیں کہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا: فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، إِلَّا مَالِكٌ وَأُسَامَةُ.

[٥١٩٠] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: فَقَالَ: قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ. قُلْتُ: أَنَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ.

[5190] ثابت سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑوں کی نبیذ سے منع فرمایا تھا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: لوگوں نے یہی کہا ہے، میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس (قسم کے گھڑوں کی نبیذ) سے منع فرمایا تھا؟ حضرت ابن عمر نے کہا: لوگوں نے یہی کہا ہے۔

فائدہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خطبے کے دوران میں رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ خود نہیں سنے تھے۔ ان کے پوچھنے پر، وہاں موجود سننے والوں نے انھیں بتایا تھا۔ وہ اسی طرح آگے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست سننے والے لوگوں نے اور وہ سب صحابہ تھے، انھیں یہی بتایا تھا۔ صحابہ کی بات سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اور آگے ان سے حدیث سننے والوں کو یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ واقعتاً رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ مزفت، نقیر اور دُبّاء سے منع فرمایا تھا۔ یہ روایت مرفوع کے حکم میں ہے اگلی روایات میں اسے مرفوعاً بیان کیا گیا ہے۔

[٥١٩١] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: أَنَهٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ: وَاللهِ! إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[5191] سلیمان تیمی نے طاوس سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے گھڑوں کی نبیذ سے منع فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر طاوس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح سنا ہے۔

[٥١٩٢] ٥١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛

[5192] ابن جریج نے کہا: مجھے ابن طاوس نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ

أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

نے مٹی کے گھڑوں اور کدو کے (بنے ہوئے) برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٥١٩٣] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ.

[5193] وہیب نے عبداللہ بن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑوں اور کدو کے (بنے ہوئے) برتن (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔

[٥١٩٤] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[5194] ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ انھوں نے طاوس کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں، کدو کے برتن اور زِفت ملے ہوئے برتن میں بنی ہوئی نبیذ سے منع فرمایا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

[٥١٩٥] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. قَالَ: سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ.

[5195] شعبہ نے محارب بن دثار سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑوں، کدو کے برتن اور روغنِ زِفت ملے ہوئے برتن (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ اور (محارب بن دثار نے) کہا: میں نے یہ (حدیث) ان سے ایک سے زیادہ بار سنی۔

[٥١٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[5196] شیبانی نے محارب بن دثار سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

قَالَ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالنَّقِيرِ.

(شیبانی نے) کہا: اور میرا گمان ہے (محارب نے) کھوکھلی لکڑی کا بھی ذکر کیا۔

[٥١٩٧] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5197] عقبہ بن حریث نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے

جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ، وَقَالَ: «انْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ».

گھڑے، کدو کے (بنے ہوئے) برتن اور روغن زفت ملے ہوئے برتنوں سے منع کیا اور فرمایا: ''مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔''

فائدہ: مشکیزے میں رس شراب میں تبدیل نہیں ہوگا۔ مشکیزے میں اگر نبیذ بنائی جائے تو اس کے بعد اس مشکیزے کو پانی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سے مشکیزہ اچھی طرح صاف بھی ہو جاتا تھا اور اس کے اندر اگر نبیذ وغیرہ کے کچھ اجزاء موجود رہ بھی جائیں تو پانی میں حل ہو جانے اور پانی کی ٹھنڈک کی بنا پر ان کی تخمیر کا کوئی امکان نہیں رہتا۔

[٥١٩٨] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ. فَقُلْتُ: مَا الْحَنْتَمَةُ؟ قَالَ: الْجَرَّةُ.

[5198] جبلہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ سے منع فرمایا، (جبلہ نے) کہا: میں نے پوچھا: حنتمہ کیا ہے؟ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: گھڑا۔

[٥١٩٩] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ: حَدَّثَنِي زَاذَانُ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: حَدِّثْنِي بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ، وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا، فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوٰى لُغَتِنَا، فَقَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ، وَهِيَ الْجَرَّةُ، وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ، وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا، وَتُنْقَرُ نَقْرًا، وَأَمَرَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ.

[5199] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زاذان نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ پینے کی چیزوں کے حوالے سے نبی ﷺ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان کے متعلق مجھے (پہلے) اپنی زبان میں حدیث سنائیں، پھر ہماری زبان میں اس کی وضاحت کریں کیونکہ آپ کی زبان ہماری زبان سے مختلف ہے۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حنتم سے اور وہ گھڑا ہے اور دبّاء سے اور وہ کدو ہے اور مزفت سے اور وہ روغن قار ملا ہوا برتن ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کا تنا ہے، اسے چھیلا جاتا ہے اور اس کو کریدا جاتا ہے، منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔

[٥٢٠٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا

[5200] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

شُعْبَةُ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥٢٠١] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالْخَالِقِ بْنُ سَلِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ، وَأَشَارَ إِلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ، فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! وَالْمُزَفَّتِ؟ وَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ. فَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ.

[5201] عبدالخالق بن سلمہ نے کہا: میں نے سعید بن مسیّب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اس منبر کے پاس کہتے ہوئے سنا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف اشارہ کیا: قبیلۂ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پینے کی چیزوں کے حوالے سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے انھیں کدو سے بنے ہوئے برتن، اندر سے کریدی ہوئی لکڑی کے برتن اور سبز گھڑے سے منع فرمایا۔ (عبدالخالق بن سلمہ نے کہا) میں نے عرض کی: ابومحمد! اور روغنِ زِفت مَلا ہوا برتن؟ ہم نے سمجھا تھا کہ وہ اس کا ذکر کرنا بھول گئے ہیں۔ تو انھوں (سعید بن مسیّب) نے کہا: میں نے اس دن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ (مزفت کا ذکر) نہیں سنا تھا۔ وہ اس کو (بھی) ناپسند کرتے تھے۔

[٥٢٠٢] ٥٩-(١٩٩٨) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ.

[5202] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لکڑی کے برتن، روغن زِفت مَلے ہوئے برتن اور کدو کے برتن سے منع فرمایا۔

[٥٢٠٣] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5203] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ گھڑوں، کدو اور روغن زِفت مَلے ہوئے برتنوں سے منع فرما رہے تھے۔

[٥٢٠٤] (...) قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ

[5204] ابوزبیر نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں،

عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

(١٩٩٩) وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ، نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ.

روغن زفت ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔ (اور) جب رسول اللہ ﷺ کے ہاں نبیذ بنانے کے لیے کوئی اور برتن نہ ملتا تو پتھروں سے بنے ہوئے بڑے برتن میں آپ کے لیے نبیذ بنائی جاتی۔

[٥٢٠٥] ٦١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ.

[5205] ابوعوانہ نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے لیے پتھروں سے بنے ہوئے ایک بڑے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

[٥٢٠٦] ٦٢-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ، فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ - وَأَنَا أَسْمَعُ - لِأَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: مِنْ بِرَامٍ؟ قَالَ: مِنْ بِرَامٍ.

[5206] ہمیں ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے لیے ایک مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور جب مشکیزہ نہ ملتا تو پتھروں سے بنے ہوئے ایک بڑے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی، لوگوں میں سے ایک شخص نے ابوزبیر سے کہا: — اور میں سن رہا تھا — مضبوط پتھر سے بنا ہوا؟ کہا: (ہاں) مضبوط پتھر سے بنا ہوا۔

فائدہ: ایسا برتن بنانا مشکل ہوتا ہے لیکن جب بن جائے تو مضبوط ہوتا ہے، ٹوٹتا نہیں۔ ہمارے ہاں پیسنے کے لیے ایسے ہی پتھر سے کونڈی یا دوری بنائی جاتی ہے۔

[٥٢٠٧] ٦٣-(٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ أَبِي سِنَانٍ، وَّقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ - عَنْ مُّحَارِبٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ

[5207] ضرار بن مرہ ابوسنان نے محارب بن دثار سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم لوگوں کو مشک کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، (اب تم لوگ) سب برتنوں میں پیو لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔''

مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». [راجع: ٢٢٦٠]

[٥٢٠٨] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، وَإِنَّ الظُّرُوفَ - أَوْ ظَرْفًا - لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ. وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

[5208] علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو کچھ برتنوں سے منع کیا تھا، برتن کسی چیز کو حلال کرتے ہیں نہ حرام، البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

فائدہ: جن برتنوں سے منع کیا گیا تھا وہ شراب وغیرہ بنانے کے کام آتے تھے اور ان میں خمیر اٹھانے والے عناصر کی موجودگی کی بنا پر امکان تھا کہ رس شراب میں بدل جائے۔ اب کثرتِ استعمال سے یہ امکان ختم ہو چکا تھا، اس لیے اب ان میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی گئی۔

[٥٢٠٩] ٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ، غَيْرَ أَنْ لَّا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا».

[5209] معرف بن واصل نے محارب بن دثار سے، انھوں نے ابن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو چمڑے کے برتنوں میں مشروبات (پینے) سے منع کیا تھا، (اب) ہر برتن میں پیو، مگر کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔''

فائدہ: اس حدیث میں ''ظروف الأدم'' (چمڑے کے برتنوں) کے الفاظ ہیں، حالانکہ آپ نے چمڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا۔ چمڑے کے برتنوں کی اجازت دی تھی۔ اسی کے مطابق اوپر حدیث: 5207 میں حضرت عبداللہ بن بریدہ ہی سے یہ الفاظ مروی ہیں: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ» (میں نے چمڑے کی) مشک کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے کی اجازت دی تھی۔ یہ بھی سند کے فرق کے ساتھ حضرت ابن بریدہ ہی کی روایت ہے۔ اس کے صحیح الفاظ اس طرح ہیں: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ» ''میں نے تم کو چمڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں مشروبات (کچی یا پکی کھجوروں اور کشمش سے بنی نبیذیں) پینے سے منع کیا تھا۔'' صحیح مسلم کے کسی کاتب سے یہاں ''الاّ'' کا لفظ رہ گیا ہے۔ حافظ ابن حجر ؒ نے فتح الباری میں یہ حدیث الاّ کے لفظ سمیت نقل کی ہے۔ وہی الفاظ صحیح ہیں۔

(فتح الباري:10/74)

[٥٢١٠] ٦٦-(٢٠٠٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ- قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ، فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

[5210] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (بعض خاص) برتنوں میں نبیذ (بنانے) سے منع فرمایا (اور مشکیزوں میں مشروب بنانے اور پینے کا حکم دیا) تو لوگوں نے کہا: ہر شخص کو (مشکیزے یا دوسرے برتن) میسر نہیں ہوتے، اس پر آپ ﷺ نے مٹی کے ایسے گھڑوں کی اجازت دی جس میں روغن زِفت مَلا ہوا نہ ہو۔

(المعجم ٧) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ) (التحفة ٧)

باب:7- ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے

[٥٢١١] ٦٧-(٢٠٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ».

[5211] امام مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے شہد کی بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''ہر مشروب جو نشہ آور ہو، وہ حرام ہے۔''

[٥٢١٢] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ».

[5212] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ سے شہد کی بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ہر مشروب جو نشہ آور ہو، وہ حرام ہے۔''

[٥٢١٣] ٦٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ

[5213] (سفیان) ابن عیینہ، صالح اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، سفیان اور صالح کی حدیث میں یہ (الفاظ) نہیں کہ ''آپ سے شہد کی بنی ہوئی

عُيَيْنَةَ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ: سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ؟ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ. وَّفِي حَدِيثِ صَالِحٍ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ شَرَابٍ مُّسْكِرٍ حَرَامٌ».

شراب کے بارے میں پوچھا گیا'' یہ الفاظ معمر کی حدیث میں ہیں۔ اور صالح کی حدیث میں ہے کہ انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔''

[٥٢١٤] ٧٠-(١٧٣٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ شَرَابًا يُّصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ، مِنَ الشَّعِيرِ، وَشَرَابًا يُقَالُ لَهُ: الْبِتْعُ، مِنَ الْعَسَلِ. فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». [راجع: ٤٥٢٦]

[5214] شعبہ نے سعید بن ابی بردہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں جَو سے ایک مشروب بنایا جاتا ہے اس کو مِزر کہتے ہیں اور ایک مشروب شہد سے بنایا جاتا ہے اس کو بِتع کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

[٥٢١٥] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا: «بَشِّرَا وَيَسِّرَا، وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا» وَأُرَاهُ قَالَ: «وَتَطَاوَعَا» قَالَ: فَلَمَّا وَلّٰى رَجَعَ أَبُو مُوسٰى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِّنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ، وَالْمِزْرُ، يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ.

[5215] عمرو نے سعید بن ابی بردہ سے سنا، انھوں نے اپنے والد (ابوبردہ عامر بن ابی موسیٰ) کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور فرمایا: ''تم دونوں لوگوں کو (اچھے اعمال کے انعام کی) خوش خبری سنانا اور (معاملات کو) آسان بنانا، (دین) سکھانا اور متنفر نہ کرنا'' میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ بھی روایت کیا: آپ نے فرمایا: ''دونوں ایک دوسرے سے موافقت سے رہنا۔'' جب (اجازت لے کر) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پیچھے کی طرف مڑے تو کہا: اللہ کے رسول! ان کا شہد سے بنایا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ».

ہوا ایک مشروب ہے جسے پکایا جاتا یہاں تک کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور (ایک مشروب) مزر ہے جسے جَو سے تیار کیا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ چیز جو نماز سے مدہوش کر دے، وہ حرام ہے۔''

[٥٢١٦] ٧١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي خَلَفٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «ادْعُوَا النَّاسَ، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا» قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ: الْبِتْعُ، وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ، وَالْمِزْرُ، وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ. قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ: «أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ».

[5216] زید بن ابی انیسہ نے سعید بن ابی بردہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت ابوبردہ نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجا، آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو (اسلام کی) دعوت دینا، ان کو خوشخبری دینا اور متنفر نہ کرنا، معاملات کو آسان بنانا اور لوگوں کو مشکل میں نہ ڈالنا۔'' انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم کو دو مشروبوں کے بارے میں شریعت کا حکم بتائیے جنھیں ہم یمن میں تیار کرتے تھے: ایک بتع ہے جو شہد سے تیار کیا جاتا ہے، اسے برتنوں میں ڈالا جاتا ہے حتی کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور ایک مزر ہے وہ مکئی اور جو سے تیار کیا جاتا ہے، اسے برتنوں میں ڈالا جاتا ہے حتی کہ اس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ انھوں نے کہا: اور رسول اللہ ﷺ کو بات کے خوبصورت خاتمے سمیت جامع کلمات عطا کیے گئے تھے، آپ نے فرمایا: ''میں ہر اس نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں جو نماز سے مدہوش کر دے۔'' (جس کی زیادہ مقدار مدہوش کر دے، اس کی قلیل ترین مقدار بھی حرام ہے۔)

[٥٢١٧] ٧٢-(٢٠٠٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ - وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ - فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ،

[5217] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص جیشان سے آیا، جیشان یمن میں ہے، اس نے نبی ﷺ سے اپنی سرزمین کے ایک مشروب کے متعلق سوال کیا جس کو مکئی سے بنایا جاتا تھا، اس کا نام مزر تھا، نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا وہ نشہ آور ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے، بلاشبہ اللہ عزوجل

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ، عَهْدًا، لِّمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ، أَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ، أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ».

کا (اپنے اوپر یہ) عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور مشروب پیے گا وہ اس کو طینۃ الخبال پلائے گا۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جہنمیوں کا پسینہ یا (فرمایا:) جہنمیوں کا نچوڑ۔''

فائدہ: طینہ اس مادے کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کا خمیر اٹھا ہو۔ خبال فساد اور گندگی کو کہتے ہیں، لغت کے اعتبار سے طینۃ الخبال سے مراد وہ چیز ہے جس سے ہر تعفن اور گندگی کا خمیر اٹھا ہو۔ وہ چیز یقیناً «عصارة اهل النار» ہی ہے۔

[٥٢١٨] ٧٣-(٢٠٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا، لَمْ يَتُبْ، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ».

[5218] ایوب نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس حالت میں مر گیا کہ وہ شراب کا عادی ہو گیا تھا اور اس نے توبہ نہیں کی تھی تو وہ آخرت میں اسے نہیں پیے گا۔''

فائدہ: جنت کے پاکیزہ اور لذیذ مشروبات، اس گندے مشروب کی بنا پر اس سے دور ہو جائیں گے۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ یہ جنت میں داخل نہ ہو سکنے کا کنایہ ہے۔

[٥٢١٩] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ، كِلَاهُمَا عَنْ رَّوْحِ بْنِ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

[5219] ابن جریج نے کہا: مجھے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

[٥٢٢٠] (...) وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

[5220] عبدالعزیز بن مطلب نے موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٥٢٢١] ٧٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ».

[5221] عبیداللہ نے کہا: ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: اس بات کا علم مجھ کو نبی ﷺ ہی کی طرف سے ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ) (التحفة ٨)

باب:8- جس نے شراب پی اور اس (کے پینے) سے توبہ نہیں کی اس کی سزا یہ ہوگی کہ آخرت میں وہ اس سے روک دی جائے گی

[٥٢٢٢] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ».

[5222] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ نافع سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔''

[٥٢٢٣] ٧٧-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا» قِيلَ لِمَالِكٍ: رَفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[5223] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے کہا: ہمیں مالک نے نافع سے حدیث بیان کی، (انھوں نے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہیں کی اسے آخرت میں اس سے محروم کر دیا جائے گا، وہ اسے نہیں پلائی جائے گی۔'' امام مالک سے پوچھا گیا: کیا انھوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٥٢٢٤] ٧٨-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ

[5224] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں اسے نہیں پیے گا،

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، إِلَّا أَنْ يَتُوبَ».

الا یہ کہ وہ توبہ کر لے۔"

[٥٢٢٥] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ.

[5225] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے عبیداللہ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٩) - (بَابُ إِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا) (التحفة ٩)

باب:9- جو نبیذ تیز اور نشہ آور نہ ہوگئی ہو، جائز ہے

[٥٢٢٦] ٧٩-(٢٠٠٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ، يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ، وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرٰى، وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ، فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ، سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصُبَّ.

[5226] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے یحییٰ بن عبید ابو عمر بہرانی سے روایت بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے لیے رات کے ابتدائی حصے میں (کھجوریں) پانی میں ڈال دی جاتی تھیں، جب آپ صبح کرتے تو اسے پیتے، اس دن (پیتے) اور جو رات آتی (اس میں) پیتے، اور صبح کو اور اگلی رات کو اس کے بعد کا دن عصر تک، اگر کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے (تاکہ ختم ہو جائے) یا (اگر کوئی پینے والا نہ ہوتا یا بچ جاتی تو) اس کو گرا دینے کا حکم دیتے۔

[٥٢٢٧] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ: ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ. قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ لَيْلَةِ الِاثْنَيْنِ، فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ، فَإِنْ فَضَلَ

[5227] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے یحییٰ بہرانی سے حدیث بیان کی، کہا: لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے نبیذ کا ذکر کیا، تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے پیر کی رات کو مشکیزے میں (پانی کے ساتھ کھجور ڈال کر) نبیذ بنا لی جاتی تھی تو آپ اسے پیر کو اور منگل کو عصر تک پیتے، اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے یا گرا دیتے۔

مِنْهُ شَيْءٌ، سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهُ.

[٥٢٢٨] ٨١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَّأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ، فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلٰى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ، ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقٰى أَوْ يُهَرَاقُ.

[5228] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوعمر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے کشمش کو پانی میں ڈال دیا جاتا، آپ اس نبیذ کو اس دن، اور اس سے اگلے دن اور اس کے بعد والے تیسرے دن کی شام تک نوش فرماتے، پھر آپ حکم دیتے تو وہ دوسروں کو پلا دی جاتی تھی یا گرا دی جاتی تھی۔

[٥٢٢٩] ٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيٰى أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ، فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ، فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ.

[5229] جریر نے اعمش سے، انھوں نے یحییٰ ابوعمر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں کشمش ڈال دی جاتی تھی، آپ اس کو اس دن پیتے اور اس سے اگلے دن اور اس کے بعد والے دن تک پیتے اور جب تیسرے دن کی شام ہوتی تو آپ اس کو خود پیتے، کسی اور کو پلاتے، پھر اگر کچھ بچ جاتا تو اس کو بہا دیتے۔

فائدہ: تیسرے دن کے آخری حصے تک اس کو استعمال کر لیا جاتا اور بچ جاتی تو اس کو گرا دیا جاتا کیونکہ اس سے زیادہ وقت گزرنے پر اس میں تخمیر کا عمل شروع ہونے کا امکان تھا۔

[٥٢٣٠] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيٰى، أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا؟ فَقَالَ: أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا. قَالَ: فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ؟ فَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ

[5230] زید نے ابوعمر یحییٰ نخعی سے روایت کی، کہا: کچھ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شراب بیچنے، خریدنے اور اس کی تجارت کے متعلق سوال کیا۔ تو انھوں نے پوچھا: کیا تم لوگ مسلمان ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شراب کا بیچنا، خریدنا اور اس کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے۔ پھر انھوں نے نبیذ کے متعلق سوال کیا، حضرت ابن عباس نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر پر تشریف لے گئے، پھر آپ کی واپسی ہوئی۔ آپ کے ساتھیوں نے

اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَّدُبَّاءٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُهَرِيقَ، ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَّمَاءٌ، فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ، فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبِلَةَ، وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى أَمْسٰى، فَشَرِبَهُ وَسَقٰى، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهَرِيقَ.

سبز گھڑوں، کریدی ہوئی لکڑی اور کدو کے برتنوں میں نبیذ بنائی ہوئی تھی، تو آپ ﷺ نے اسے گرا دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک مشکیزہ لانے کا حکم دیا، اس میں کشمش اور پانی ڈال دیے گئے، یہ (نبیذ) رات کو بنائی گئی، آپ ﷺ نے صبح کی تو اس دن اس کو پیا، اگلی رات کو پیا، پھر اگلے دن شام تک پیا، پیا اور پلایا، جب اگلی صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے جو بچ گیا تھا اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے گرا دیا گیا۔

[٥٢٣١] ٨٤-(٢٠٠٥) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيَّ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيَّ قَالَ: لَقِيتُ عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ؟ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ: سَلْ هٰذِهِ، إِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ: كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ، وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ، فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ.

[5231] ہمیں ثمامہ، یعنی ابن حزن قشیری نے حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا تو میں نے ان سے نبیذ کے متعلق سوال کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک حبشی کنیز کو آواز دی اور فرمایا: اس سے پوچھو، یہی رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی۔ اس حبشی لڑکی نے کہا: میں آپ ﷺ کے لیے رات کو ایک مشک میں (پھل) ڈال دیتی تھی اور اس مشک کا منہ باندھ کر اس کو لٹکا دیتی تھی، جب صبح ہوتی تو آپ ﷺ اس میں سے نوش فرماتے تھے۔

[٥٢٣٢] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ، يُوكٰى أَعْلَاهُ، وَلَهُ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً، فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَّنَنْبِذُهُ عِشَاءً، فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

[5232] حسن کی والدہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک میں نبیذ بناتے، اس کا اوپر کا حصہ باندھ دیا جاتا تھا، اس میں نچلی طرف کا سوراخ بھی تھا۔ ہم صبح کو (کھجور یا کشمش) ڈالتے تو آپ اسے رات کو نوش فرماتے اور رات کے وقت ڈالتے تو آپ ﷺ صبح کو نوش فرماتے۔

فائدہ: زیادہ گرمی کے دنوں میں نبیذ کو زیادہ دیر تک نہ رکھا جاتا تھا۔

[٥٢٣٣] ٨٦-(٢٠٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَعَا

[5233] عبدالعزیز بن ابی حازم نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی میں رسول

أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ الْعَرُوسُ. قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ، فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

اللہ ﷺ کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی خدمت بجا لا رہی تھیں، حالانکہ وہ دلھن تھیں، سہل نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ اس نے رات کو پتھر کے ایک بڑے برتن میں پانی کے اندر کچھ کھجوریں ڈال دی تھیں، جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے آپ ﷺ کو وہ (مشروب) پلایا۔

[٥٢٣٤] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ: أَتٰى أَبُوأُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

[5234] یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ابوحازم سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: حضرت ابواُسید ساعدی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔ انھوں نے یہ نہیں کہا: جب آپ نے کھانا تناول فرما لیا تو اس نے وہ (مشروب) آپ کو پلایا۔

[٥٢٣٥] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي أَبَا غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَقَالَ: فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ، تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ.

[5235] محمد ابوغسان نے کہا: مجھے ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث روایت کی اور کہا: (اس نے) پتھر کے ایک بڑے پیالے میں (نبیذ بنائی)، پھر جب رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس (ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کی دلھن) نے اس (پھل کو جو پانی کے ساتھ برتن میں ڈالا ہوا تھا) پانی میں گھلایا اور آپ کو پلایا، آپ کو خصوصی طور پر (پلایا۔)

[٥٢٣٦] ٨٨-(٢٠٠٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ - قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا - ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ، أَبُو غَسَّانَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَأَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُّرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي

[5236] محمد بن سہل تیمی اور ابوبکر بن اسحٰق نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوغسان محمد بن مطرف نے بتایا کہ مجھے ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا۔ (اس کے والد نعمان بن ابی الجون کندی نے پیش کش کی۔) آپ نے ابواسید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس (عورت کو لانے کے لیے اس) کی طرف سواری وغیرہ بھیجیں۔ تو انھوں (حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ) نے بھیج دی، وہ

سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ. قَالَ: «قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي» فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَتْ: لَا. فَقَالُوا: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، جَاءَكِ لِيَخْطِبَكِ، قَالَتْ: أَنَا كُنْتُ أَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ.

عورت آئی، بنوساعدہ کے قلعہ نما مکانات میں ٹھہری، رسول اللہ ﷺ گھر سے روانہ ہوکر اس کے پاس تشریف لے گئے، جب آپ اس کے پاس گئے تو وہ عورت سر جھکائے ہوئے تھی، رسول اللہ ﷺ نے جب اس سے بات کی تو وہ کہنے لگی: میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں خود سے پناہ دے دی۔'' لوگوں نے اس سے کہا: کیا تم جانتی ہو یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: نہیں، انھوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تھے اور تمھیں نکاح کا پیغام دینے تمھارے پاس آئے تھے۔ اس نے کہا: میں اس سے کم تر نصیب والی تھی۔

قَالَ سَهْلٌ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اسْقِنَا» لِسَهْلٍ. قَالَ: فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ.

سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: اس دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ خود اور آپ کے ساتھی بنوساعدہ کے چھت والے چبوترے پر تشریف فرما ہوئے، پھر سہل رضی اللہ عنہ سے کہا: ''ہمیں پانی پلاؤ'' کہا: میں نے ان کے لیے وہی پیالہ (نما برتن) نکالا اور اس میں آپ کو پلایا۔

قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ، بَعْدَ ذٰلِكَ، عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحٰقَ: قَالَ: «اسْقِنَا يَا سَهْلُ».

ابوحازم نے کہا: سہل رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے بھی وہی پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں سے پیا، پھر عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے وہ پیالہ بطور ہبہ مانگ لیا، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ ان کو ہبہ کر دیا۔ ابوبکر بن اسحاق کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''سہل! ہمیں (کچھ) پلاؤ۔''

[٥٢٣٧] ٨٩-(٢٠٠٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِقَدَحِي هٰذَا، الشَّرَابَ كُلَّهُ: الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ.

[5237] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا مشروب پلایا ہے: شہد، نبیذ، پانی اور دودھ۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ) (التحفة ١٠)

باب:10- دودھ پینے کا جواز

[٥٢٣٨] ٩٠-(٢٠٠٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ. قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعِي، وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ. [انظر: ٧٥٢١]

[5238] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحق (ہمدانی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے، اس وقت رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی ہوئی تھی، انھوں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے کہا: تو میں نے آپ ﷺ کے لیے کچھ دودھ دوہا، پھر میں آپ کے پاس وہ دودھ لایا، آپ نے اسے نوش فرمایا، یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔

[٥٢٣٩] ٩١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتْبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ. قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَاخَتْ فَرَسُهُ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ: قَالَ: فَدَعَا اللهَ. قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ.

[5239] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابواسحاق ہمدانی سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف آئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اس نے کہا: آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی تو آپ لوگ بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے گزرے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک پیالہ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے لیے کچھ دودھ دوہا اور اسے آپ کے پاس لے کر آیا، آپ نے اس قدر پیا کہ میں راضی ہو گیا۔

[٥٢٤٠] ٩٢-(١٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ

[5240] یونس نے زہری سے روایت کی، کہا: ابن

وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، بِإِيلِيَاءَ، بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ. لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ، غَوَتْ أُمَّتُكَ. [راجع: ٤٢٤]

مسیّب نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جس رات رسول اللہ ﷺ کو اسراء کرایا گیا تو ایلیاء میں آپ کے سامنے دو پیالے، ایک شراب کا اور ایک دودھ کا، لائے گئے تو آپ نے ان دونوں کو دیکھا اور آپ نے دودھ لے لیا، اس پر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ کی حمد ہے جس نے فطرت کی طرف آپ کی رہنمائی فرمائی، اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

[٥٢٤١] (...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: بِإِيلِيَاءَ.

[5241] معقل نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے پاس (دو پیالے) لائے گئے، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔ انھوں (معقل) نے ''ایلیاء'' کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١١) - (بَابٌ: فِي شُرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ) (التحفة ١١)

باب: 11- نبیذ پینا اور برتنوں کو ڈھک کر رکھنا

[٥٢٤٢] ٩٣-(٢٠١٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ، لَيْسَ مُخَمَّرًا، فَقَالَ: «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا».

[5242] ابوعاصم ضحاک نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نقیع کے مقام سے نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جو ڈھکا ہوا نہیں تھا، آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کو ڈھانک کیوں نہ دیا، چاہے تم چوڑائی کے رخ ایک لکڑی (ہی) اس پر رکھ دیتے۔''

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: مشکوں کے بارے میں اس

لَيْلًا ، وَّبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا .

بات کا حکم دیا گیا تھا کہ رات کے وقت ان کے منہ باندھ دیے جائیں اور دروازوں کے متعلق حکم دیا گیا کہ رات کو بند کر دیے جائیں۔

[٥٢٤٣] (. . .) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّزَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ. بِمِثْلِهِ. قَالَ: وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ: بِاللَّيْلِ.

[5243] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج اور زکریا بن اسحق نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لائے، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔ زکریا نے (اپنی روایت کردہ حدیث میں) حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کا قول: ''رات کے وقت'' بیان نہیں کیا۔

[٥٢٤٤] ٩٤-(٢٠١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقٰى، فَقَالَ رَجُلٌ: يَّا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا؟ فَقَالَ: «بَلٰى» قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعٰى، فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا!» قَالَ: فَشَرِبَ.

[5244] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے پانی مانگا، ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں!'' پھر وہ شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالے میں نبیذ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسے ڈھانک کیوں نہیں دیا؟ چاہے تم اس کے اوپر چوڑائی کے رخ ایک لکڑی (ہی) رکھ دیتے۔'' (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ نے نوش فرمایا۔

[٥٢٤٥] ٩٥-(. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا!».

[5245] جریر نے اعمش سے، انھوں نے سفیان اور ابوصالح سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص، جو ابوحمید کہلاتا تھا، نقیع (کے مقام) سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم نے اس کو ڈھانک کیوں نہیں دیا؟ چاہے تم چوڑائی کے رخ ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دیتے۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتُهُ وَ إِيكَاءِ السِّقَاءِ وَ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهَا وَ إِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ، وَكَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ) (التحفة ١٢)

باب: 12- مغرب کے بعد برتن کو ڈھانک دینا، مشکیزے کا منہ باندھ دینا، (گھر کے) دروازے بند کر دینا، ان پر اللہ کا نام پڑھنا، نیند کے وقت چراغ اور آگ بجھا دینا اور بچوں اور جانوروں کو اندر روک لینا مستحب ہے

[٥٢٤٦] ٩٦-(٢٠١٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ، وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَّلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَّعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا، أَوْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ» وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: «وَأَغْلِقُوا الْبَابَ».

[5246] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''برتنوں کو ڈھانک دو، مشکوں کا منہ بند کر دو، دروازہ بند کر دو اور چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان مشکیزے کا منہ نہیں کھولتا، وہ دروازہ (بھی) نہیں کھولتا، کسی برتن کو بھی نہیں کھولتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو اس کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے کہ وہ اپنے برتن پر چوڑائی کے بل لکڑی ہی رکھ دے، یا اس پر اللہ کا نام (بسم اللہ) پڑھ دے تو (یہی) کر لے کیونکہ چوہیا گھر والوں کے اوپر (یعنی جب وہ اس کی چھت تلے سوئے ہوتے ہیں) ان کا گھر جلا دیتی ہے۔'' قتیبہ نے اپنی حدیث میں: ''اور دروازہ بند کر دو'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٢٤٧] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَاكْفِؤُا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ».

وَلَمْ يَذْكُرْ: تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ.

[5247] امام مالک نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی، مگر انھوں نے (یوں) کہا: ''برتن الٹ کر رکھ دو یا انھیں ڈھانک دو۔''

اور برتن پر چوڑائی کے رُخ لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٢٤٨] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَغْلِقُوا الْبَابَ» فَذَكَرَ

[5248] زہیر نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ بند کر دو'' پھر لیث کی حدیث کے مانند بیان کیا، البتہ انھوں نے

بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ». وَقَالَ: «تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ».

کہا: ''اور برتنوں کو ڈھانک دو'' اور یہ کہا: ''وہ (چوہیا) گھر والوں پر ان کے کپڑے جلا دیتی ہے۔''

[٥٢٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ. وَقَالَ: «وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ».

[5249] سفیان نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان کی حدیث کے مانند روایت کی اور فرمایا: ''چوہیا گھر والوں کے اوپر گھر کو جلا دیتی ہے۔''

[٥٢٥٠] ٩٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ - أَوْ أَمْسَيْتُمْ - فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا، وَّأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَّأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ».

[5250] اسحٰق بن منصور نے کہا: ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عطاء نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کی تاریکی پھیل جائے ___ یا (فرمایا) تم شام کرو ___ تو اپنے بچوں کو اپنے ساتھ رکھو کیونکہ اس وقت شیطان (ادھر اُدھر) پھیل جاتے ہیں، پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو پھر (چاہو تو) ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر دو اور اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں کے منہ بند کر دو اور اللہ کا نام لو، اور اپنے برتنوں کو ڈھک دو اور اللہ کا نام لو اور نہیں تو برتنوں پر چوڑائی کے رخ کوئی چیز رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دو۔''

[٥٢٥١] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَحْوًا مِّمَّا أَخْبَرَ عَطَاءٌ، إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ».

[5251] اسحٰق بن منصور نے کہا: ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمرو بن دینار نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ اسی طرح کہہ رہے تھے جس طرح عطاء نے بتایا، البتہ انھوں نے یہ نہیں کہا: ''اللہ عزوجل کا نام لو۔''

[٥٢٥٢] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، كَرِوَايَةِ رَوْحٍ.

[5252] ابوعاصم نے کہا: ہمیں ابن جریج نے یہی حدیث عطاء اور عمرو بن دینار سے روح کی روایت کے مانند بیان کی۔

[٥٢٥٣] ٩٨-(٢٠١٣) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ».

[5253] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج غروب ہونے لگے تو اپنے پھیل جانے والے جانوروں اور بچوں کو باہر نہ بھیجو یہاں تک کہ عشاء کی آمد کا جھٹپٹا رخصت ہو جائے، کیونکہ سورج غروب ہونے کے بعد عشاء کی آمد کا جھٹپٹا ختم ہونے تک شیطانوں کو چھوڑا جاتا ہے۔''

[٥٢٥٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

[5254] سفیان نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے زہیر کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٥٢٥٥] ٩٩-(٢٠١٤) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لَّا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، أَوْ سِقَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ، إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ».

[5255] ہاشم بن قاسم نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد لیثی نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے جعفر بن عبداللہ بن حکم سے، انھوں نے قعقاع بن حکیم سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''برتن ڈھانک دو، مشکیزے کا منہ باندھ دو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے، پھر جس بھی اَن ڈھکے برتن اور منہ کھلے مشکیزے کے پاس سے گزرتی ہے تو اس وبا میں سے (کچھ حصہ) اس میں اُتر جاتا ہے۔''

[٥٢٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ». وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: قَالَ اللَّيْثُ: فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذٰلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ.

[5256] علی جہضمی نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی مگر انھوں نے اس (حدیث) میں یہ کہا: ''سال میں ایک ایسا دن ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے۔'' (علی نے) حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا: لیث نے کہا: ہمارے ہاں کے عجمی لوگ کانون اول (یعنی دسمبر) میں اس وبا سے بچتے ہیں (بچنے کے حیلے کرتے ہیں۔)

[٥٢٥٧] ١٠٠-(٢٠١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

[5257] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: ''جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑا کرو (اسے پوری طرح بجھا دیا کرو۔)''

[٥٢٥٨] ١٠١-(٢٠١٦) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰى أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

[5258] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: مدینہ میں ایک گھر اپنے رہنے والوں کے اوپر جل گرا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو ان کا حال سنایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ آگ جو ہے، یہ تمھاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو خود سے (ہٹانے کے لیے) بجھا ہٹا دیا کرو۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا) (التحفة ١٣)

باب:13- کھانے، پینے کے آداب اور احکام

[٥٢٥٩] ١٠٢-(٢٠١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[5259] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے خیثمہ سے، انھوں نے ابوحذیفہ سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَّمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا، حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَيَضَعَ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً، طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا».

سے روایت کی، کہا: جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شامل ہوتے تو جب تک رسول اللہ ﷺ شروع نہ کرتے اور اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے، ہم کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھاتے، ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے میں شامل تھے کہ ایک لڑکی اس طرح (بھاگتی ہوئی) آئی جیسے اسے پیچھے سے دھکا دیا جا رہا ہو، اس نے آتے ہی اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک اعرابی اسی طرح (دوڑتا ہوا) آیا جیسے اسے پیچھے سے دھکا دیا جا رہا ہو، اور اس نے آتے ہی اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا، تو آپ ﷺ نے اس کا (بھی) ہاتھ پکڑ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان (اپنے لیے) کھانا حلال کرنا چاہتا ہے کہ اس پر اللہ کا نام (بسم اللہ) نہ لیا جائے۔ وہی اس لڑکی کو لایا کہ اس کے ذریعے سے کھانا (اپنے لیے) حلال کرے، تو میں نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس اعرابی کو لایا تاکہ اپنے لیے کھانا حلال کرے، تو میں نے اس اعرابی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس (شیطان) کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔''

فائدہ: شیطان چاہتا تھا کہ اس لڑکی یا اس بدو کے ذریعے سے بسم اللہ پڑھے جانے سے پہلے کھانے کا آغاز کروا کے اسے اپنے لیے حلال کرالے۔ اگر کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ دی جائے تو اس کھانے میں شیطان شامل نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ واقعہ اس طرح سے پیش آیا تاکہ لوگ شیطان کے اس فریب کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں۔

[٥٢٦٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ الْأَرْحَبِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى طَعَامٍ. فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ

[5260] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے خبر دی، انھوں نے ابوحذیفہ ارحبی سے، انھوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کی دعوت دی جاتی، پھر ابومعاویہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، اور کہا: جیسے اس (بدو) کو پیچھے سے زور سے دھکیلا

وَقَالَ: كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّمَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ، وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ وَأَكَلَ.

جار ہا ہو۔ اور لڑکی کے بارے میں کہا: جیسے اسے پیچھے سے زور سے دھکیلا جا رہا ہو، انھوں نے اپنی حدیث میں بدو کے آنے کا ذکر پہلے کیا اور لڑکی کے آنے کا بعد میں، اور حدیث کے آخر میں اضافہ کیا: ''پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھی اور تناول فرمایا۔''

[٥٢٦١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ.

[5261] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور لڑکی کا آنا، اعرابی کے آنے سے پہلے بیان کیا۔

[٥٢٦٢] ١٠٣-(٢٠١٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ».

[5262] ابوعاصم نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ کا نام لے تو شیطان کہتا ہے: یہاں تمھارے لیے ٹھہرنے کی جگہ ہے نہ کھانا ہے، اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے: تمھیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے: تمھیں رات گزارنے کی جگہ اور کھانا دونوں مل گئے۔''

[٥٢٦٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ. بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «وَإِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ طَعَامِهِ، وَإِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ دُخُولِهِ».

[5263] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ابوعاصم کی حدیث کے مانند، البتہ انھوں نے یہ کہا: ''اور اگر اس نے اپنے کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لیا اور اگر اس نے داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لیا۔''

[٥٢٦٤] ١٠٤-(٢٠١٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ».

[5264] حضرت جابر ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔''

[٥٢٦٥] ١٠٥-(٢٠٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ».

[5265] سفیان نے زہری سے، انھوں نے ابوبکر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے، انھوں نے اپنے دادا حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

[٥٢٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ.

[5266] عبیداللہ نے زہری سے سفیان کی سند کے ساتھ (حدیث بیان کی۔)

[٥٢٦٧] ١٠٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ

[5267] ابوطاہر اور حرملہ نے کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے قاسم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی: انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھائے نہ اس ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی

يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا».

سے پیتا ہے۔"

قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا: «وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا». وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ».

نافع اس روایت میں یہ اضافہ کرتے تھے: "نہ اس (بائیں ہاتھ) سے لے اور نہ اس کے ذریعے سے دے۔" اور ابوالطاہر کی روایت میں ہے: "تم میں سے کوئی شخص (بائیں ہاتھ سے) ہرگز نہ کھائے۔"

[٥٢٦٨] ١٠٧-(٢٠٢١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «لَا اسْتَطَعْتَ» مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ.

[5268] إیاس بن سلمہ بن اکوع نے کہا کہ انھیں ان کے والد نے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ نے فرمایا: "دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔" اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، آپ نے فرمایا: "تو اس کی طاقت نہ رکھے۔" اس کو دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے سے کبر کے سوا اور کسی چیز نے نہیں روکا تھا، کہا: پھر وہ (کبھی) اس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا پایا۔

[٥٢٦٩] ١٠٨-(٢٠٢٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ - عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي: «يَا غُلَامُ! سَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ».

[5269] ولید بن کثیر نے وہب بن کیسان سے روایت کی، انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا (آپ کے گھر میں پرورش پا رہا تھا) اور میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھوم رہا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: "بچے! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔"

[٥٢٧٠] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ،

[5270] محمد بن عمرو بن حلحلہ نے وہب بن کیسان سے، انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور میں نے پیالے کی ہر جانب سے گوشت لینا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے آگے سے کھاؤ۔"

فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَّحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلْ مِمَّا يَلِيكَ».

[٥٢٧١] ١١٠-(٢٠٢٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ.

[5271] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے (منہ لگا کر پینے کے لیے) مشکوں کو الٹانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: خنث کے لفظی معنی الٹنے کے ہیں۔ جو مرد عورتوں کی طرح بول چال، لباس، عادات اپنا لیں، انھیں مخنث (ہیجڑا) کہا جاتا ہے۔ اختناث سے مراد پوری مشک کا نیچے کا حصہ اوپر کرنا یا اس کے منہ کے کنارے الٹ کر اندرونی طرف منہ لگانا ہے۔ مشک سے براہِ راست پانی پینے کے لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جاتا تھا۔ آپ کے منع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ منہ لگا کر نہ پیا جائے۔

[٥٢٧٢] ١١١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ: أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

[5272] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کو الٹنے سے (یعنی براہ راست) ان کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

[٥٢٧٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ.

[5273] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ان (مشکوں) کا اختناث یہ ہے کہ مشک کا منہ الٹ کر اس میں سے (براہِ راست) پانی پیا جائے۔

(المعجم ١٤) - (بَابٌ: فِي الشُّرْبِ قَائِمًا) (التحفة ١٤)

باب: 14- کھڑے ہو کر پانی پینا

[٥٢٧٤] ١١٢-(٢٠٢٤) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

[5274] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے ڈانٹ کر منع فرمایا۔

[٥٢٧٥] ١١٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا: فَالْأَكْلُ؟ فَقَالَ: ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ.

[5275] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔ قتادہ نے کہا: ہم نے پوچھا اور (کھڑے ہوکر) کھانا؟ تو (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: یہ زیادہ برا اور گندا (طریقہ) ہے۔

[٥٢٧٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ.

[5276] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی اور قتادہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

[٥٢٧٧] ١١٤-(٢٠٢٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيسَى الْأُسْوَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

[5277] ہمام نے کہا: قتادہ نے ہمیں ابوعیسیٰ اُسواری سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے ڈانٹ کر روکا۔

[٥٢٧٨] ١١٥-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ وَّابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيسَى الْأُسْوَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

[5278] شعبہ نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابوعیسیٰ اسواری سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔

[٥٢٧٩] ١١٦-(٢٠٢٦) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو غَطَفَانَ الْمُرِّيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَّسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ».

[5279] ابوغطفان مری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہوکر ہرگز نہ پیے اور جس نے بھول کر کھڑے ہوکر پی لیا، وہ قے کر دے۔''

فائدہ: کھڑے ہوکر پینے کے بارے میں نہی اور جواز (صحیح بخاری: 5615) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل، نیز جامع ترمذی میں

حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ، حدیث: 1892 اور ام سلیم رضی اللہ عنہا سے مروی اسی طرح کا واقعہ (مسند أحمد: 376/6) میں دونوں طرح کی روایات بیان ہوئی ہیں، اس لیے راجح بات یہی ہے کہ نہی تحریمی نہیں۔ بیٹھ کر پینا مستحب ہے، البتہ اس میں کوئی شرعی مانع ہو تو کھڑے ہوکر پینا جائز ہے۔ واللہ أعلم بالصواب.

(المعجم ١٥) - (بَابٌ: فِي الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا) (التحفة ١٥)

باب: 15- کھڑے ہوکر زمزم (کا پانی) پینا

[٥٢٨٠] ١١٧ - (٢٠٢٧) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

[5280] ابوعوانہ نے عاصم سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تو آپ نے کھڑے کھڑے پیا۔

[٥٢٨١] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ، مِنْ دَلْوٍ مِّنْهَا، وَهُوَ قَائِمٌ.

[5281] سفیان نے عاصم سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے زمزم کا پانی، اس کے ایک ڈول سے کھڑے کھڑے پیا۔

[٥٢٨٢] ١١٩-(...) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ - قَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا - هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

[5282] ہشیم نے کہا: ہمیں عاصم احول اور مغیرہ نے شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زمزم کا پانی پیا جبکہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔

[٥٢٨٣] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ قَائِمًا،

[5283] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عاصم سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی کو سنا، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم پلایا تو آپ نے کھڑے کھڑے پیا، آپ نے (اس

وَّاسْتَسْقٰى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ.

وقت) پانی مانگا تھا (جب) آپ بیت اللہ کے پاس تھے۔

[٥٢٨٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِهِمَا: فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ.

[5284] محمد بن جعفر اور وہب بن جریر دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔ دونوں کی حدیث میں ہے: میں ڈول لے کر آپ کے پاس آیا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا، خَارِجَ الْإِنَاءِ) (التحفة ١٦)

باب:16- پانی کے برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے

[٥٢٨٥] ١٢١-(٢٦٧) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ.

[راجع: ٦١٣]

[5285] عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ برتن کے اندر سانس لیا جائے۔

[٥٢٨٦] ١٢٢-(٢٠٢٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

[5286] ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں (سے پانی پیتے ہوئے اس سے منہ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

[٥٢٨٧] ١٢٣-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا، وَيَقُولُ:

[5287] عبدالوارث نے ابوعصام سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ پینے کی چیز میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''یہ (طریقہ) زیادہ سیر کرنے والا، زیادہ محفوظ اور زیادہ مزیدار ہے۔''

«إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ» .

قَالَ أَنَسٌ : وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا .

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (بھی) پینے کی چیز میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

[٥٢٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: فِي الْإِنَاءِ.

[5288] ہشام دستوائی نے ابوعصام سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی اور کہا: ''برتن میں (سے پیتے ہوئے۔)''

(المعجم ١٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ، وَنَحْوِهِمَا، عَلَى يَمِينِ الْمُبْتَدِىءِ) (التحفة ١٧)

باب: 17- دودھ، پانی یا کوئی اور مشروب تقسیم کرتے ہوئے ابتدا کرنے والے کی دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

[٥٢٨٩] ١٢٤-(٢٠٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ، ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: «الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ» .

[5289] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں (ٹھنڈا کرنے کے لیے) پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کی دائیں طرف ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے دودھ پیا، پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا: ''دایاں، اس کے بعد پھر دایاں (مقدم ہوگا۔)''

[٥٢٩٠] ١٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ، وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُحَثِّثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا، فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي

[5290] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو میں دس برس کا تھا، اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ میری مائیں (والدہ، خالائیں، پھوپھیاں) مسلسل مجھے آپ کی خدمت کرنے کا شوق دلایا کرتی تھیں، ایک مرتبہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے، ہم نے آپ کے لیے پالتو بکری کا دودھ دوہا اور اس میں گھر کے کنوئیں کا پانی ملایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا تو

الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ - وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ -: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ، فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ».

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ۔۔ اور اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب تھے ۔۔: اللہ کے رسول! ابوبکر کو عنایت فرما دیجیے، لیکن آپ نے وہ (دودھ کا برتن) اپنی دائیں جانب (بیٹھے ہوئے) بدو کو تھما دیا اور فرمایا: ''دایاں، پھر (اس کے بعد والا) دایاں۔''

[٥٢٩١] ١٢٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ، أَبِي طُوَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دَارِنَا، فَاسْتَسْقَى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً، ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَّاءِ بِئْرِي هٰذِهِ. قَالَ: فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهِ، وَعُمَرُ وِجَاهَهُ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِينِهِ - قَالَ -: فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ، قَالَ عُمَرُ: هٰذَا أَبُو بَكْرٍ، يَّا رَسُولَ اللهِ! يُرِيهِ إِيَّاهُ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ، وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَيْمَنُونَ، الْأَيْمَنُونَ، الْأَيْمَنُونَ».

[5291] ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری سے روایت ہے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، آپ نے پانی طلب فرمایا، ہم نے آپ کے لیے بکری کا دودھ دوہا، پھر میں نے اس میں اپنے اس کنوئیں کا پانی ملایا، پھر میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے تھے اور ایک بدوی آپ کی دائیں جانب تھا ۔۔ کہا ۔۔ جب رسول اللہ ﷺ نے پی لیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ابوبکر یہ ہیں، وہ آپ کو دکھا رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ (دودھ کا برتن) اعرابی کو دے دیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دائیں جانب والے، پھر ان کے بعد (ان کی) دائیں جانب والے، پھر ان کے بعد (ان کی) دائیں جانب والے۔''

قَالَ أَنَسٌ: فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔

[٥٢٩٢] ١٢٧-(٢٠٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[5292] امام مالک بن انس نے ابوحازم سے، انھوں

سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا، وَاللهِ! لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا.

قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَدِهِ.

نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو مشروب پیش کیا گیا، آپ نے اس میں سے پیا، آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب بڑی عمروں کے لوگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے کہا: ''کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان لوگوں کو دے دوں؟'' اس لڑکے نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ کی طرف سے جو میرا حصہ ہے (کہ آپ کا بچا ہوا پانی سب سے پہلے مجھے ملے) میں اس میں کسی اور کو خود پر ترجیح نہیں دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیالہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

[٥٢٩٣] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُولَا: فَتَلَّهُ. وَلٰكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ: قَالَ: فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[5293] عبدالعزیز بن ابی حازم اور یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری، دونوں نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، ان دونوں نے یہ نہیں کہا: آپ نے وہ (پیالہ اس کے ہاتھ پر) رکھ دیا، البتہ یعقوب کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے وہ (پیالہ) اسے عطا فرما دیا۔

(المعجم ١٨) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ، وَأَكْلِ اللُّقْمَةِ السَّاقِطَةِ بَعْدَ مَسْحِ مَا يُصِيبُهَا مِنْ أَذًى، وَكَرَاهَةِ مَسْحِ الْيَدِ قَبْلَ لَعْقِهَا لِاحْتِمَالِ كَوْنِ بَرَكَةِ الطَّعَامِ فِي ذٰلِكَ الْبَاقِي. وَأَنَّ السُّنَّةَ الْأَكْلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ)**

(التحفة الأطعمة: ١)

باب: 18- انگلیاں اور کھانے کا برتن چاٹنے اور نیچے گر جانے والے لقمے کو جو ناپسند چیز لگی ہے، اسے صاف کر کے کھا لینے کا استحباب اور اس کو چاٹنے سے پہلے، کہ برکت اسی میں ہو سکتی ہے، ہاتھ پونچھنا مکروہ ہے اور سنت تین انگلیوں سے کھانا ہے

[٥٢٩٤] ١٢٩-(٢٠٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ

[5294] عمرو نے عطاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے جب تک اسے (اپنی انگلیوں کو) خود نہ

عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا».

چاٹ لے یا کسی اور کو نہ چٹوا لے۔'' (جسے محبت ہو وہ چاٹ سکتا ہے۔)

[٥٢٩٥] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا».

[5295] ابن جریج نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے، جب تک اسے خود نہ چاٹ لے یا کسی اور کو نہ چٹوا لے۔''

[٥٢٩٦] ١٣١-(٢٠٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ. وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ: الثَّلَاثَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ.

[5296] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور محمد بن حاتم نے کہا: ہمیں ابن مہدی نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کھانے کے بعد اپنی تین انگلیاں چاٹ رہے تھے۔ ابن حاتم نے تین کا ذکر نہیں کیا، اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں (ابن کعب بن مالک کے بجائے) عبدالرحمان بن کعب سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کے الفاظ ہیں۔

[٥٢٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ

[5297] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن سعد سے، انھوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور صاف کرنے سے پہلے اپنا ہاتھ (تین انگلیاں) چاٹ لیتے تھے۔

يَّمْسَحَهَا .

[٥٢٩٨] ١٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - أَوْ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ - أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا .

[5298] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے عبدالرحمٰن بن سعد سے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن کعب ــ یا عبداللہ بن کعب ــ نے اپنے والد کعب (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے ان کو حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے تھے۔

[٥٢٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ - أَوْ أَحَدُهُمَا - عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِهِ .

[5299] (عبداللہ) ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے عبدالرحمٰن بن سعد سے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اور عبداللہ بن کعب دونوں نے ــ یا ان میں سے ایک نے ــ اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٣٠٠] ١٣٣-(٢٠٣٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ» .

[5300] سفیان بن عیینہ نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے اس کے کس حصے میں برکت ہے۔''

[٥٣٠١] ١٣٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَّلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ».

[5301] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان (ثوری) نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھا لے اور اس پر جو ناپسندیدہ چیز (تنکا، مٹی) لگی ہے اس کو اچھی طرح صاف کر لے اور اسے کھا لے، اس لقمے کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے، اور جب تک اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے

اس وقت تک اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف نہ کرے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

[٥٣٠٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5302] ابوداود حفری اور عبدالرزاق دونوں نے سفیان (ثوری) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

وَفِي حَدِيثِهِمَا: «وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا» وَمَا بَعْدَهُ.

ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے حتی کہ اسے چاٹ لے یا چٹوا لے'' اور اس کے بعد والے الفاظ بھی ہیں۔

[٥٣٠٣] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَأْنِهِ، حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى، ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ».

[5303] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شیطان تم میں سے ہر ایک کی ہر حالت میں اس کے پاس حاضر ہوتا ہے حتی کہ کھانے کے وقت بھی، جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو جو کچھ اسے لگ گیا ہے، اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب (کھانے سے) فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

[٥٣٠٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ» إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ».

[5304] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے'' آخر تک اور حدیث کا ابتدائی حصہ: ''شیطان تمھارے پاس حاضر ہوتا ہے'' ذکر نہیں کیا۔

[٥٣٠٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَّأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ، وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

[5305] محمد بن فضیل نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح اور ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (انگلیاں) چاٹنے کے بارے میں روایت بیان کی اور ابوسفیان سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی سے روایت کی اور لقمے کا ذکر کیا، ان دونوں (جریر اور ابومعاویہ) کی حدیث کی طرح۔

[٥٣٠٦] ١٣٦-(٢٠٣٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَّعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ. قَالَ: وَقَالَ: «إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ» وَأَمَرَنَا أَنْ نَّسْلُتَ الْقَصْعَةَ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ».

[5306] بہز نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت کھانا کھاتے تو (آخر میں) اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور کہا: آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے ناپسندیدہ چیز کو دور کر لے اور کھا لے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔'' اور آپ نے ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے کہ تمھارے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

[٥٣٠٧] ١٣٧-(٢٠٣٥) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ».

[5307] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔''

[٥٣٠٨] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَلْيَسْلُتْ أَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ». وَقَالَ: «فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ، أَوْ يُبَارَكُ لَكُمْ».

[5308] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں حماد نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، مگر انھوں نے کہا: ''تم میں سے ہر ایک پیالہ صاف کرے۔'' اور فرمایا: ''تمھارے کس کھانے (کے کس حصے) میں برکت ہے، یا (فرمایا:) کس کھانے میں تمھارے لیے برکت ڈالی جاتی ہے۔''

(المعجم ١٩) - (بَابُ مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ، وَاسْتِحْبَابِ إِذْنِ صَاحِبِ الطَّعَامِ لِلتَّابِعِ)

(التحفة ٢)

باب: 19- اگر مہمان کے ساتھ جس کو بلایا گیا، اس کے علاوہ کوئی اور بھی پیچھے چل پڑے تو وہ کیا کرے؟ کھلانے والے کی طرف سے، ساتھ آنے والے کے لیے اجازت دینا مستحب ہے

[٥٣٠٩] ١٣٨-(٢٠٣٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ- وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ- قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَّكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَّحَّامٌ، فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِّخَمْسَةِ نَفَرٍ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، قَالَ: فَصَنَعَ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَّاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ» قَالَ: لَا، بَلْ آذَنُ لَهُ، يَا رَسُولَ اللهِ!.

[5309] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: انصار میں ایک شخص تھا جو ابوشعیب کہلاتا تھا۔ اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بناتا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کے چہرے سے بھوک کا اندازہ کر لیا، اس نے اپنے غلام سے کہا: تم پر افسوس! تم ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو، میں چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ کو، پانچ آدمیوں میں کہ پانچویں آپ ہوں، دعوت دوں۔ کہا: اس نے کھانا بنا لیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی، ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی چل پڑا، جب وہ شخص دروازے پر پہنچا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا، اگر تم چاہو تو اس کو اجازت دے دو اور اگر تم چاہو تو یہ شخص لوٹ جائے۔'' اس نے کہا: نہیں اللہ کے رسول! بلکہ میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

[٥٣١٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5310] ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحٰق بن ابراہیم نے ہمیں یہی حدیث ابومعاویہ سے بیان کی، نیز یہی حدیث ہمیں نصر بن علی جہضمی اور ابوسعید اشج نے بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ عبیداللہ بن معاذ نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف نے سفیان سے

يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

حدیث بیان کی، ان سب (ابومعاویہ، شعبہ اور سفیان) نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے ابومسعود سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی جس طرح جریر کی حدیث ہے۔

قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رِوَايَتِهِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

نصر بن علی نے اس حدیث کی اپنی روایت میں کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے شقیق بن سلمہ سے، انھوں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے، پھر پوری حدیث بیان کی۔

[٥٣١١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[5311] عمار بن رزیق نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز زہیر نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے، انھوں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، نیز (زہیر نے) اعمش سے، انھوں نے سفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی۔

[٥٣١٢] ١٣٩-(٢٠٣٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ جَارًا لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا، كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ، فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ: «وَهٰذِهِ؟» لِعَائِشَةَ. فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» فَعَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَهٰذِهِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَهٰذِهِ؟» قَالَ: نَعَمْ فِي

[5312] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کا ایک فارس سے تعلق رکھنے والا پڑوسی شوربا اچھا بناتا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے شوربا تیار کیا، پھر آ کر آپ کو دعوت دی، آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''ان کو بھی دعوت ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' (مجھے بھی تمھاری دعوت قبول نہیں۔) وہ دوبارہ آپ کو بلانے آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بھی؟'' اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نہیں۔'' وہ پھر دعوت دینے کے لیے آیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بھی؟'' تو تیسری بار اس نے کہا: ہاں۔ پھر

الثَّالِثَةِ، فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى أَتَيَا مَنْزِلَهُ.

آپ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ اس کے گھر آ گئے۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلٰى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ، وَيَتَحَقَّقُهُ تَحَقُّقًا تَامًّا، وَّاسْتِحْبَابِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ) (التحفة ٣)

باب:20-اگر میزبان کی رضا مندی پر اعتماد ہو اور اس بات کا پورا یقین ہو تو کسی اور کو اپنے ساتھ اس (بلانے والے) کے گھر لے جانا جائز ہے، اور کھانے پر اکٹھا ہونا مستحب ہے

[٥٣١٣] ١٤٠-(٢٠٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، فَقَالَ: «مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟» قَالَا: الْجُوعُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَأَنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا، قُومُوا» فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَّأَهْلًا! فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْنَ فُلَانٌ؟» قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ، إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِّنِّي، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ، فَقَالَ: كُلُوا مِنْ هٰذِهِ، وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ» فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ، وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ، وَشَرِبُوا، فَلَمَّا أَنْ

[5313] خلف بن خلیفہ نے یزید بن کیسان سے، انھوں نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن یا ایک رات کو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے، اچانک آپ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''اس وقت تم دونوں کو اپنے اپنے گھروں سے کیا چیز نکال لائی ہے؟'' ان دونوں نے کہا: اللہ کے رسول! بھوک (باہر نکال لائی ہے۔) آپ نے فرمایا: ''میں بھی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے بھی وہی چیز باہر نکال لائی ہے جو تمھیں نکال لائی ہے، اٹھو۔'' سو وہ دونوں آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر آپ ایک انصاری کے ہاں آئے تو وہ اس وقت گھر میں نہیں تھے، جب ان کی بیوی نے دیکھا تو کہا: مرحبا اور خوش آمدید! رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''فلاں شخص کہاں ہے؟'' اس نے کہا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری آ گئے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا اور کہا: الحمدللہ! آج مجھ سے بڑھ کر کوئی شخص معزز مہمانوں والا نہیں، پھر وہ چل پڑے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لے آئے اس میں نیم پختہ، خشک اور تازہ کھجوریں تھیں، انھوں نے کہا: اس میں سے تناول فرمائیے اور (خود) انھوں نے چھری پکڑ لی، آپ

شَبِعُوا وَرَوُوا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ».

نے فرمایا: ''دودھ دینے والی (بکری) ہرگز ذبح نہ کرنا۔'' تو انھوں نے ان کے لیے ایک بکری ذبح کی اور سب نے اس بکری کا گوشت اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، پھر جب وہ سب کھا پی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان نعمتوں کے متعلق قیامت کے دن تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔ بھوک تم کو گھروں سے باہر لے آئی، پھر تم نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمتیں مل گئیں۔ گئیں۔ (اس فضل پر سوال ضرور ہوگا۔)

[٥٣١٤] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ يَّعْنِي الْمُغِيرَةَ بْنَ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَّعُمَرُ مَعَهُ، إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا أَقْعَدَكُمَا هٰهُنَا؟» قَالَا: أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ.

[5314] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں یزید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوحازم نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے، آپ نے فرمایا: ''تم دونوں کو کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟'' دونوں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! ہمیں بھوک نے اپنے گھروں سے نکالا ہے۔ پھر خلف بن خلیفہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٣١٥] ١٤١-(٢٠٣٩) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِّنْ رُّقْعَةٍ عَارَضَ لِي بِهَا، ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيَّ قَالَ: أَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ لَهَا: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِّنْ

[5315] حجاج بن شاعر نے کہا: ضحاک بن مخلد نے مجھے ایک رقعے سے حدیث بیان کی، اسے میرے سامنے رکھا، پھر اسے پڑھا، کہا: مجھے حنظلہ بن عثمان نے اس کے بارے میں بتایا، کہا: ہمیں سعید بن میناء نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ (کے چہرۂ انور) پر سخت بھوک کے آثار دیکھے، میں لوٹ کر اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ (کے چہرۂ انور) پر شدید

شَعِيرٍ، وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ، قَالَ: فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ، فَفَرَغَتْ إِلٰى فَرَاغِي، فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْ مَّعَهُ. قَالَ: فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا، وَطَحَنَتْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَّعَكَ، فَصَاحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا، فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ، حَتّٰى أَجِيءَ» فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ، حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ، وَبِكَ، قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ. ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوَانِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا» وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتّٰى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَتَنَا - أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ - لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے میرے سامنے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع (دوکلوسوگرام) جو تھے اور ہمارے پاس ایک پالتو بکری تھی، کہا: میں نے اس بکری کو ذبح کیا اور اس (میری بیوی) نے آٹا پیسا، وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوگئی، میں نے اس (بکری) کا گوشت کاٹ کر اپنی بیوی کی دیگچی میں ڈالا، پھر میں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے لگا، میری بیوی نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سامنے شرمندہ نہ کرنا، کہا: میں آپ کی خدمت میں آیا اور آپ سے سرگوشی میں کہا: یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹی سی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو پیس لیے ہیں جو ہمارے پاس تھے، آپ چند ساتھیوں کے ساتھ ہمارے ہاں تشریف لے آئیے۔ رسول اللہ ﷺ نے بہ آواز بلند فرمایا: ''خندق کھودنے والو! جابر نے (آج) تمھارے لیے دعوت کا کھانا تیار کیا ہے، اس لیے تم سب لوگ جلدی سے آجاؤ۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) کہا: جب تک میں نہ آؤں تم ہانڈی چولھے سے نہ اتارنا، نہ آٹے کی روٹی بنانا، پھر میں آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی سب کے آگے آگے تشریف لے آئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، اس نے کہا: تمھاری اور صرف تمھاری ہی رسوائی ہوگی، میں نے کہا: میں نے وہی کیا ہے جو تم نے مجھ سے کہا تھا، پھر اس نے آپ کی خاطر اپنا گندھا ہوا آٹا نکالا، آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن شامل کیا اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر ہماری ہانڈی کی طرف تشریف لے گئے، اس میں بھی اپنا لعاب دہن شامل کیا اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک اور روٹی پکانے والی کو بلا لو جو تمھارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے، اپنی دیگچی میں سے سالن پیالوں میں ڈالتی جاؤ لیکن اس کو (چولھے سے) نیچے نہ اتارو۔'' وہ (آنے والے) ایک ہزار صحابہ تھے، میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ ان سب نے کھانا

کھایا یہاں تک کہ اسے بچا دیا اور وہ سب واپس ہو گئے تو ہماری دیگچی اسی طرح جوش کھا رہی تھی اور ہمارا گندھا ہوا آٹا، یا جس طرح ضحاک نے کہا، اس کی اسی طرح روٹیاں بنائی جا رہی تھیں۔

[٥٣١٦] ١٤٢-(٢٠٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيرٍ: ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي، وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «أَلِطَعَامٍ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَّعَهُ: «قُومُوا» قَالَ: فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ. فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلُمِّي مَا

[5316] اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے، کمزور تھی۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو بھوک لگی ہے۔ کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، پھر انھوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی لی اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹیں، پھر ان کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور اس (اوڑھنی) کا بقیہ حصہ چادر کی طرح مجھ پر ڈال دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان روٹیوں کو لے کر گیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ موجود تھے، میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا کھانے کے لیے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ''چلو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور ﷺ روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے چل پڑا، یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو بتایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ام سلیم! رسول اللہ ﷺ (باقی) لوگوں سمیت آ گئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا (کھانا) نہیں ہے کہ ان کو کھلا سکیں۔ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر حضرت ابوطلحہ آگے بڑھے اور (جا کر)

عِنْدَكِ، يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» حَتّٰى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ.

رسول اللہ ﷺ سے ملے، رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ آئے اور وہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم! جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ لے آؤ۔'' وہ یہی روٹیاں لے آئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا، ان (روٹیوں) کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیے گئے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنا گھی کا کپہ (چمڑے کا گول برتن) ان (روٹیوں) پر نچوڑ کر سالن شامل کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں جو کچھ اللہ نے چاہا پڑھا، پھر آپ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو۔'' انھوں (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) نے دس آدمیوں کو اجازت دی، انھوں نے کھانا کھایا حتی کہ سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو۔'' انھوں نے اجازت دی، ان سب نے کھایا، سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو۔'' یہاں تک کہ سب لوگوں نے کھالیا اور سیر ہو گئے۔ وہ ستر یا اسی لوگ تھے۔

فائدہ: حضرت ابوطلحہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہما کا مقصد آپ کو کھانا پیش کرنا تھا۔ جو کھانا ان کے پاس موجود تھا وہی انھوں نے کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ ﷺ کو بھجوا دیا۔ انھوں نے سوچا اسی طرح آپ کی دعوت کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے بکمال شفقت یہ فیصلہ فرمایا کہ یہی کھانا ان کے ہاں جا کر کھایا جائے اور ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اس طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کھانا بھجوانے کا یہ عمل دعوت (کھانے کی طرف بلاوا) بن گیا۔ اگلی حدیث میں اسی بات کو دعوت کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

[٥٣١٧] ١٤٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِأَدْعُوَهُ، وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا، قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ

[5317] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سعد بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بلانے کے لیے آپ کے پاس بھیجا، انھوں نے کھانا تیار کیا تھا۔ حضرت انس نے کہا: میں آیا تو رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے، آپ نے میری طرف دیکھا تو مجھے شرم آئی، میں نے کہا: ''حضرت ابوطلحہ کی دعوت قبول فرمائیے۔'' اس پر آپ نے لوگوں سے کہا: ''اٹھو۔'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

لِلنَّاسِ: «قُومُوا» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا، قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِي، عَشَرَةً» وَقَالَ: «كُلُوا» وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِّنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، فَخَرَجُوا، فَقَالَ: «أَدْخِلْ عَشَرَةً» فَأَكَلُوا حَتّٰى خَرَجُوا. فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَّيُخْرِجُ عَشَرَةً، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ، ثُمَّ هَيَّأَهَا، فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے تو آپ کے لیے (کھانے کی) کچھ تھوڑی سی چیز تیار کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے دس کو اندر لاؤ'' اور (ان سے) فرمایا: ''کھاؤ'' اور آپ نے ان کے لیے اپنی انگلیوں کے درمیان سے کچھ نکالا تھا (برکت شامل کی تھی)، سوانھوں نے کھایا، سیر ہو گئے، اور باہر چلے گئے، آپ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو اندر لاؤ۔'' پھر انھوں نے کھایا، سیر ہو گئے اور چلے گئے، وہ دس دس کو اندر لاتے اور دس دس کو باہر بھیجتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا مگر سب نے کھا لیا اور سیر ہو گئے، پھر اس کو سمیٹا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا ان کے کھانے (کے آغاز) کے وقت تھا۔

[٥٣١٨] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ، ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: فَعَادَ كَمَا كَانَ، فَقَالَ: «دُونَكُمْ هٰذَا».

[5318] یحییٰ بن سعید اموی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سعد بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر انھوں نے اس کے آخر میں یوں کہا: جو بچا تھا آپ نے اسے لے کر اکٹھا کیا، پھر اس میں برکت کی دعا کی، کہا: تو وہ (پھر سے) اتنا ہی ہو گیا جتنا تھا، پھر فرمایا: ''یہ تمھارے لیے ہے۔'' (آپ نے کھانے کے آغاز میں بھی برکت کی دعا کی اور آخر میں بھی۔)

[٥٣١٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ أَنْ

[5319] عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ خاص طور پر صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کر دے، پھر مجھے آپ ﷺ کی طرف بھیجا، اس کے بعد حدیث بیان کی اور اس میں یہ (بھی) کہا: نبی ﷺ

تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِّنَفْسِهِ خَاصَّةً، ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، فَقَالَ: «كُلُوا وَسَمُّوا اللهَ» فَأَكَلُوا، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ، وَتَرَكُوا سُؤْرًا.

نے (کھانے پر) اپنا ہاتھ رکھا اور اس پر بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو (اندر آنے کی) اجازت دو'' انھوں نے دس آدمیوں کو اجازت دی، وہ اندر آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ'' تو ان لوگوں نے کھایا حتی کہ اسی آدمیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا (دس دس کو اندر بلایا، بسم اللہ پڑھ کر کھانے کو کہا۔) اس کے بعد نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) انھوں نے کھانا بچا دیا۔

[٥٣٢٠] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ فِيهِ: فَقَامَ أَبُوطَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ، حَتّٰى أَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا كَانَ شَيْئًا يَّسِيرًا، قَالَ: «هَلُمَّهُ، فَإِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ».

[5320] یحییٰ (مازنی) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کھانے کا یہی قصہ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کیا اور اس میں کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! صرف تھوڑا سا کھانا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''لے آؤ، اللہ تعالیٰ عنقریب اس میں برکت ڈال دے گا۔''

[٥٣٢١] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ، وَأَفْضَلُوا مَا أَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ.

[5321] عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی اور اس میں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمایا اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا بچا دیا جو انھوں نے پڑوسیوں کو (بھی) بھجوا دیا۔

[٥٣٢٢] (...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو

[5322] عمرو بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا، آپ پیٹھ اور پیٹ

ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ، يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ، فَأَتَى أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ، يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ وَّأَظُنُّهُ جَائِعًا. وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَّأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَأَهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا.

کے بل کروٹیں لے رہے تھے، پھر وہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے، آپ پیٹھ سے پیٹ کے بل کروٹیں لے رہے تھے اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں، اور (ساری) حدیث بیان کی اور اس میں یہ کہا: پھر رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوطلحہ، حضرت ام سلیم اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا اور کچھ کھانا بچ گیا جو ہم نے اپنے پڑوسیوں کو ہدیہ کر دیا۔

[٥٣٢٣] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ؛ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: جِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُّهُ جَالِسًا مَّعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ، وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ- قَالَ أُسَامَةُ: وَأَنَا أَشُكُّ - عَلَى حَجَرٍ، فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ: لِمَ عَصَّبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَطْنَهُ؟ فَقَالُوا: مِنَ الْجُوعِ، فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهْ! قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا: مِنَ الْجُوعِ، فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، عِنْدِي كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّتَمَرَاتٌ، فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ، وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ. ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ.

[5323] اسامہ نے بتایا کہ یعقوب بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کرتے ہوئے پایا۔ آپ نے اپنے بطن مبارک پر ایک پتھر کو ایک چوڑی سی پٹی سے باندھ رکھا تھا۔ اسامہ نے کہا: مجھے شک ہے (کہ یعقوب نے ''پتھر'' کا لفظ بولا یا نہیں)۔ میں نے آپ کے ایک ساتھی سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے بطن کو کیوں باندھ رکھا ہے؟ لوگوں نے بتایا: بھوک کی بنا پر۔ پھر میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ (میری والدہ) حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے خاوند تھے، میں نے ان سے کہا: ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی ہے، میں نے آپ کے بعض صحابہ سے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ انھوں نے کہا: بھوک۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا: کیا کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میرے پاس روٹی کے ٹکڑے اور کچھ کھجوریں ہیں، اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے ہمارے پاس تشریف لے

آئیں تو ہم آپ کو سیر کر کے کھلا دیں گے۔ اور اگر کوئی اور بھی آپ کے ساتھ آیا تو یہ کھانا کم ہوگا، پھر باقی ساری حدیث بیان کی۔

[٥٣٢٤] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[5324] نضر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کھانے کے بارے میں ان سب کی حدیث کے مطابق روایت کیا۔

فائدہ: تمام احادیث میں بیان کردہ الگ الگ تفصیلات یکجا کرنے سے مفصل واقعہ سامنے آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم انس رضی اللہ عنہ نے آپ کو بھوک کے عالم میں پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے مسجد کے فرش پر کروٹیں بدلتے دیکھا، صحابہ سے پیٹ پر بندھے پتھر کے بارے میں سوال کیا، گھر جا کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی کیفیت بتائی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جا کر خود بھی اس کیفیت کا مشاہدہ کیا، واپس آ کر انھوں نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا: گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟ انھوں نے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں، جو گھر میں موجود تھیں، کپڑے میں لپیٹ کر آپ کی خدمت میں بھیجیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ لے کر گئے تو سب لوگوں کی موجودگی میں شرم محسوس کی، رسول اللہ ﷺ کو پتہ چل گیا تو آپ نے سب ساتھیوں سمیت ان کے گھر جا کر اس تھوڑے سے کھانے کی دعوت قبول فرمالی اور باقی تفصیلات تمام احادیث میں ایک طرح بیان ہوئی ہیں۔

(المعجم ٢١) - **(بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ، وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ، وَإِيثَارِ أَهْلِ الْمَائِدَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَّإِنْ كَانُوا ضِيفَانًا، إِذَا لَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ صَاحِبُ الطَّعَامِ)** (التحفة ٤)

باب: 21- شوربہ کھانا جائز ہے، کدو کھانا مستحب ہے، دسترخوان پر بیٹھے لوگ چاہے مہمان ہوں، ایک دوسرے کے لیے ایثار کریں بشرطیکہ کھانے (پر بلانے) والا اسے ناپسند نہ کرے

[٥٣٢٥] ١٤٤-(٢٠٤١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ،

[5325] اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے تیار کیے ہوئے کھانے کی دعوت دی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کھانے پر گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ رکھا، اس میں کدو اور چھوٹے

فَقَرَّبَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا مِّنْ شَعِيرٍ، وَّمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيدٌ، قَالَ أَنَسٌ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ. قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ.

ٹکڑوں کی صورت میں محفوظ کیا ہوا گوشت تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے کی چاروں طرف سے کدو تلاش کر رہے تھے، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں اسی دن سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔

[٥٣٢٦] ١٤٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ. قَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ: فَمَا زِلْتُ، بَعْدُ، يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ.

[5326] سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، آپ کے لیے شوربہ لایا گیا، اس میں کدو (بھی) تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو کھانے لگے، وہ آپ کو اچھا لگ رہا تھا۔ جب میں نے یہ بات دیکھی تو میں کدو (کے ٹکڑے) آپ کے سامنے کرنے لگا اور خود نہ کھائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس دن کے بعد سے مجھے کدو بہت اچھا لگتا ہے۔

فائدہ: محدثین نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے مختلف باتیں لکھی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر ایک ہی پلیٹ میں ساتھ کھانے والا اس کو ناپسند نہ کرے تو اپنی مرضی کی چیز پلیٹ کے کسی حصے میں سے لی جاسکتی ہے۔ ممانعت کی وجہ یہی ہے کہ ساتھ کھانے والے کو برا لگے گا۔ اگر برا نہیں لگتا تو ممانعت ختم ہو جاتی ہے۔ ابن بطال نے یہ کہا ہے کہ جو اپنے گھر والوں اور خادم کو کھلا رہا ہے اسے حق ہے کہ کھانے میں سے جو چیز اسے زیادہ پسند ہو وہ دوسروں کی نسبت زیادہ لے لے۔ ابن تین نے کہا ہے کہ کسی شخص کا خادم اس کے ساتھ بیٹھ کر کھا رہا ہو تو وہ اس میں سے جو زیادہ پسند ہو اپنے لیے مختص کر سکتا ہے۔ یہ سب توجیہات فتح الباری میں بیان کی گئی ہیں اور اہم ہیں۔ ان سے مختلف ایک یہ بات بھی ذہن میں آتی ہے کہ سبزی ملے ہوئے گوشت میں اہم چیز جو زیادہ تر لوگوں، خصوصاً نوعمروں کو پسند ہوتی ہے، وہ گوشت ہے نہ کہ سبزی۔ غذائیت کے اعتبار سے نوعمر بچوں کو اپنی بڑھوتری کے لیے گوشت کی زیادہ ضرورت بھی ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی گود میں پلنے والے (ربیب) عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما جن کی اچھی تربیت کے لیے رسول اللہ ﷺ نے چاروں طرف ہاتھ گھمانے کے بجائے اپنے آگے سے کھانے کی تلقین فرمائی تھی جو چاروں طرف سے گوشت ہی تلاش کر رہے تھے: «فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ» ''میں نے پیالے کی ہر جانب سے گوشت لینا شروع کیا۔'' (حدیث: 5270) حضرت انس رضی اللہ عنہ نوعمر تھے تو رسول اللہ نے ازراہِ تلطف کھانے میں سبزی کے ٹکڑے خود لینے شروع کر دیے اور گوشت انس رضی اللہ عنہ کے لیے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ کا اصل مقصد گوشت کھانے میں نوعمر انس رضی اللہ عنہ کو ترجیح دینا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر سمجھے کہ آپ ﷺ کو کدو کے ٹکڑے زیادہ پسند آرہے ہیں، وہ آپ کو پسند آ بھی رہے ہوں گے، انھوں

نے وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کرنے شروع کر دیے، یہ بہت اچھا اَدب تھا۔ اس کی برکت یہ ہوئی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اس دن سے ساری عمر کے لیے گوشت میں ڈالے ہوئے کدو مرغوب ہو گئے اور اس طرح ان کو متوازن غذا لینے کی عادت ہو گئی۔ اس دن حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حصے میں گوشت زیادہ آنا اور بعد کی عمر میں اچھی غذائی عادت، دونوں نبی اکرم ﷺ کی شفقت اور برکت کی وجہ سے تھا۔

[٥٣٢٧] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَزَادَ: قَالَ ثَابِتٌ: فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ، بَعْدُ، أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

[5327] معمر نے ثابت بنانی اور عاصم احول سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے جو درزی تھا، رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، اور یہ اضافہ کیا کہ ثابت نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: اس کے بعد جب بھی میرے لیے کھانا بنتا ہے اور میں ایسا کر سکتا ہوں کہ اس میں کدو ڈالا جائے تو ڈالا جاتا ہے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ، وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ، وَطَلَبِ دُعَاءٍ مِّنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ، وَإِجَابَتِهِ إِلَى ذٰلِكَ) (التحفة ٥)

باب: 22- کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا، مہمان کا کھانا کھلانے والوں کے لیے دعا کرنا، نیک مہمان سے دعا کی درخواست کرنا اور اس (مہمان) کی طرف سے اس درخواست کو قبول کرنا مستحب ہے

[٥٣٢٨] ١٤٦-(٢٠٤٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُسْرٍ قَالَ: نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي، قَالَ: فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى - قَالَ شُعْبَةُ: هُوَ ظَنِّي، وَهُوَ فِيهِ، إِنْ شَاءَ اللهُ: إِلْقَاءُ

[5328] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے یزید بن خمیر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ میرے والد کے ہاں مہمان ہوئے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا ہوا حلوہ پیش کیا، آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر آپ کے سامنے کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ کھجوریں کھا رہے تھے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان ڈالتے جا رہے تھے، (کھانے کے لیے) آپ ﷺ نے شہادت کی

النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ - ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ: فَقَالَ أَبِي، وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: ادْعُ اللهَ لَنَا، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ، فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ».

اور درمیانی انگلی اکٹھی کی ہوئی تھیں ــ شعبہ نے کہا: میرا گمان (غالب) ہے اور ان شاء اللہ یہ بات، یعنی گٹھلیوں کو دو انگلیوں کے درمیان ڈالنا، اس (حدیث) میں ہے ــ پھر (آپ کے سامنے) مشروب لایا گیا، آپ نے اسے پیا، پھر اپنی دائیں جانب والے کو دے دیا۔ (عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما نے) کہا: تو میرے والد نے، جب انھوں نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی، عرض کی: ہمارے لیے اللہ سے دعا فرمایئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! تو نے انھیں جو رزق دیا ہے اس میں ان کے لیے برکت ڈال دے اور ان کے گناہ بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

[٥٣٢٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَشُكَّا فِي إِلْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ.

[5329] ابن ابی عدی اور یحییٰ بن حماد دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ گٹھلیوں کو دو انگلیوں کے درمیان ڈالنے کے بارے میں شک (کا اظہار) نہیں کیا۔

فائدہ: اگر کھانے کے لیے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ انگشت شہادت اور بڑی انگلی کو اکٹھا کر کے استعمال کیا جائے تو نیچے دو انگلیاں بچتی ہیں۔ وہ مڑی ہوئی رکھی جائیں تو ان کے درمیان کھجور کی گٹھلیاں اکٹھی کی جا سکتی ہیں۔ اس طرح گٹھلیوں کو واپس کھجور والے برتن میں ڈالنے کے بجائے الگ سے اکٹھی کر کے کہیں اور پھینکا جا سکتا ہے۔ بعض حضرات نے حدیث کے الفاظ کا یہ مطلب لیا ہے کہ انگشتِ شہادت اور بڑی انگلی کو اکٹھا کر کے ان کے درمیان گٹھلیاں پھنسائی جا رہی تھیں۔ کھجوریں تناول کرتے ہوئے ایسا کرنا شاید مشکل ہے۔ حدیث کے الفاظ بھی «يُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ» کے ہیں، یعنی آپ ﷺ گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان ڈالتے جا رہے تھے۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ) (التحفة ٦)

باب: 23- تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا

[٥٣٣٠] ١٤٧-(٢٠٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا -

[5330] حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے ہوئے دیکھا۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ.

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ، وَصِفَةِ قُعُودِهِ) (التحفة ٧)

باب:24- کھانے والے کا تواضع اختیار کرنا مستحب ہے اور اس کے بیٹھنے کا طریقہ

[٥٣٣١] ١٤٨-(٢٠٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا، يَأْكُلُ تَمْرًا.

[5331] حفص بن غیاث نے مصعب بن سلیم سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے تھوڑے سے زمین پر لگ کر بیٹھے تھے، کھجوریں کھا رہے تھے۔

[٥٣٣٢] ١٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا. وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: أَكْلًا حَثِيثًا.

[5332] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن سلیم سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں، نبی ﷺ اس طرح بیٹھے ہوئے ان کو تقسیم فرمانے لگے جیسے آپ ابھی اٹھنے لگے ہوں (بیٹھنے کی وہی کیفیت جو پچھلی حدیث میں بیان ہوئی دوسرے لفظوں میں بتائی گئی ہے) اور آپ اس میں سے جلدی جلدی چند دانے کھا رہے تھے۔ زہیر کی روایت میں ذریعاً کے بجائے حثیثاً کا لفظ ہے، یعنی بغیر کسی اہتمام کے جلدی جلدی۔

فائدہ: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے پیش نظر کوئی اور کام تھا، اس سے پہلے کھجوروں کی تقسیم کے معاملے سے جلدی جلدی فراغت چاہتے تھے۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ نَهْيِ الْآكِلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا فِي لُقْمَةٍ، إِلَّا بِإِذْنِ أَصْحَابِهِ) (التحفة ٨)

باب:25- کھانے میں شریک ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ایک لقمے میں دو یا زیادہ کھجوریں ملا (کر کھانے) کی ممانعت

[٥٣٣٣] ١٥٠-(٢٠٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سُحَيْمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ. قَالَ: وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ، فَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ، فَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْإِقْرَانِ، إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ.

قَالَ شُعْبَةُ: لَا أُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ، يَعْنِي الِاسْتِئْذَانَ.

[5333] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے جبلہ بن سحیم سے سنا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہمیں کھجوروں کا راشن دیتے تھے، ان دنوں لوگ قحط سالی کا شکار تھے۔ اور ہم (کھجوریں) کھاتے تھے۔ ہم کھا رہے ہوتے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے قریب سے گزرتے اور فرماتے: اکٹھی دو دو کھجوریں مت کھاؤ، رسول اللہ ﷺ نے اکٹھی دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے، سوائے اس کے کہ آدمی اپنے (ساتھ کھانے والے) بھائی سے اجازت لے۔

شعبہ نے کہا: میرا یہی خیال ہے کہ یہ جملہ، یعنی اجازت لینا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا قول ہے (انھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت نہیں کیا۔)

[٥٣٣٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ، وَلَا قَوْلُهُ: وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ.

[5334] عبیداللہ کے والد معاذ اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ان دونوں کی روایت میں شعبہ کا اور ان (جبلہ بن سحیم) کا یہ قول موجود نہیں: ''ان دنوں لوگ قحط سالی کا شکار تھے۔''

[٥٣٣٥] ١٥١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

[5335] سفیان نے جبلہ بن سحیم سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ساتھیوں سے اجازت لیے بغیر، اکٹھی دو دو کھجوریں کھائے۔

(المعجم ٢٦) - (بَابٌ: فِي إِدْخَالِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ) (التحفة ٩)

باب: 26- کھجوروں اور دوسری غذائی اشیاء کو اپنے اہل وعیال کے لیے ذخیرہ کرنا

[٥٣٣٦] ١٥٢-(٢٠٤٦) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ».

[5336] عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسے گھر کے لوگ بھوکے نہیں رہتے جن کے پاس کھجوریں ہوں۔''

[٥٣٣٧] ١٥٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ، يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ - أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ -» قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا.

[5337] ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ (عمرہ بنت عبدالرحمان انصاریہ) سے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس میں رہنے والے بھوکے ہیں، عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں، اس میں رہنے والے بھوکے ہیں۔۔یا (فرمایا:) اس گھر کے لوگ بھوکے رہ جاتے ہیں۔'' آپ نے یہ کلمات دو یا تین بار فرمائے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ)

(التحفة ١٠)

باب: 27-مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت

[٥٣٣٨] ١٥٤-(٢٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، حِينَ يُصْبِحُ، لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ».

[5338] عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کے وقت مدینہ کے دو پتھریلے میدانوں کے درمیان کی سات کھجوریں کھا لیں، اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[٥٣٣٩] ١٥٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي

[5339] ابواسامہ نے ہاشم بن ہاشم سے روایت کی، کہا: میں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے سنا، کہہ رہے تھے، میں نے (اپنے والد) حضرت سعد ؓ سے سنا، کہہ رہے

وَقَّاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ، عَجْوَةٍ، لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ».

تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے زہر نقصان پہنچا سکے گا نہ جادو۔''

[٥٣٤٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيدِ، كِلَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَلَا يَقُولَانِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

[5340] مروان بن معاویہ فزاری اور ابو بدر شجاع بن ولید دونوں نے ہاشم بن ہاشم سے، اسی سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔ وہ دونوں یہ نہیں کہتے: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

فائدہ: ان دونوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ سے سماع کی صراحت کے بغیر حدیث بیان کی لیکن ابواسامہ نے سماعت کی تصریح بیان کی ہے، اس لیے وہ ثابت ہے۔

[٥٣٤١] ١٥٦-(٢٠٤٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكٍ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ، أَوَّلَ الْبُكْرَةِ».

[5341] عبداللہ بن ابی عتیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مدینہ کے) بالائی حصے کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے، یا (فرمایا:) صبح کے اول وقت میں ان کا استعمال تریاق ہے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ فَضْلِ الْكَمْأَةِ، وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا) (التحفة ١١)

باب:28- کھمبی کی فضیلت اور اس کے ذریعے سے آنکھ کا علاج

[٥٣٤٢] ١٥٧-(٢٠٤٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّعُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

[5342] جریر اور عمر بن عبید نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی، کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

فرماتے ہوئے سنا: ''کھمبی مَن (وہ کھانا جو سلویٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کے لیے آسمان کی جانب سے اترا تھا) کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[٥٣٤٣] ١٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَآؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

[5343] شعبہ نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی، کہا: میں نے عمرو بن حریث سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے: ''کھمبی مَن کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

فائدہ: بعض لوگوں نے سبز کے بجائے سفید رنگ کی اس خودرو چیز کھمبی کو زمین کی چیچک کہہ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے ان کے خیال کی تردید فرمائی اور واضح کیا کہ یہ مَن کی طرح بلکہ اس کی ایک قسم ہے۔ آج کل اسے ''مشروم'' کے نام سے جانا اور رغبت سے کھایا جاتا ہے اور یہ بہت قیمتی چیز سمجھی جاتی ہے۔

[٥٣٤٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[5344] شعبہ نے کہا: مجھے حکم بن عتیبہ نے حسن عرنی سے خبر دی، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

شعبہ نے کہا: جب مجھ سے حکم نے یہ روایت بیان کی تو میں نے عبدالملک کی روایت کی وجہ سے اس کو منکر قرار نہ دیا۔

فائدہ: عبدالملک بن عمیر مدلس ہیں، لیکن جب شعبہ کو یہی روایت حکم بن عتیبہ نے حسن عُرنی سے بھی بیان کی تو شعبہ کو پتہ چل گیا کہ یہ روایت معروف ہے۔ اسے عبدالملک بن عمیر کی تدلیس کی وجہ سے منکر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

[٥٣٤٥] ١٥٩-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ

[5345] عبثر نے مطرف سے، انھوں نے حکم سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں

الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی اس مَن میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[٥٣٤٦] ١٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُّطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

[5346] جریر نے مطرف سے، انھوں نے حکم بن عتیبہ سے، انھوں نے حسن عرنی سے، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کھمبی اس من میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (آسمان سے) اتار کر عطا کیا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[٥٣٤٧] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ: قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ، عَزَّ وَجَلَّ، عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

[5347] سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی، کہا: میں نے عمرو بن حریث سے سنا: انھوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی اس مَن میں سے ہے جسے اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل پر (آسمان سے) اتارا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[٥٣٤٨] ١٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ، فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

[5348] شہر بن حوشب نے کہا: میں نے عبدالملک بن عمیر سے سنا، انھوں نے کہا: میں عبدالملک سے ملا تو انھوں نے مجھے عمرو بن حریث سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی مَن میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

(المعجم ٢٩) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ) (التحفة ١٢)

باب:29- پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت

[٥٣٤٩] ١٦٣-(٢٠٥٠) حَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ» قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ. قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا» أَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ.

[5349] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم مرالظہران (کے مقام) پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم پیلو چن رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے سیاہ پیلو چنو۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! یوں لگتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، کوئی نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔'' یا اسی طرح کی بات ارشاد فرمائی۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ، وَالتَّأَدُّمِ بِهِ) (التحفة ١٣)

باب:30- سرکے کی فضیلت اور اس کو سالن کے طور پر استعمال کرنا

[٥٣٥٠] ١٦٤-(٢٠٥١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نِعْمَ الْأُدُمُ، أَوِ الْإِدَامُ، الْخَلُّ».

[5350] یحییٰ بن حسان نے کہا کہ ہمیں سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سالنوں میں سے عمدہ یا (فرمایا) عمدہ سالن سرکہ ہے۔''

[٥٣٥١] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُوسَى بْنُ قُرَيْشِ بْنِ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «نِعْمَ الْأُدُمُ» وَلَمْ يَشُكَّ.

[5351] یحییٰ بن صالح وُحاظی نے کہا کہ ہمیں سلیمان بن بلال نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی اور کہا: ''سالنوں میں سے عمدہ'' اور شک نہیں کیا۔

[٥٣٥٢] ١٦٦-(٢٠٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[5352] ابوبشر نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے،

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ، فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ: «نِعْمَ الْأُدْمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ».

انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ نے سرکہ منگایا اور اسی کے ساتھ روٹی کھانا شروع کر دی، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''سرکہ عمدہ سالن ہے، سرکہ عمدہ سالن ہے۔''

[٥٣٥٣] ١٦٧-(...) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ، إِلٰى مَنْزِلِهِ، فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِّنْ خُبْزٍ، فَقَالَ: «مَا مِنْ أُدْمٍ؟» فَقَالُوا: لَا، إِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ، قَالَ: «فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ».

[5353] اسماعیل بن علیہ نے مثنیٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے طلحہ بن نافع نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے تو خادم آپ کے لیے روٹی کے کچھ ٹکڑے نکال کر لایا، آپ نے پوچھا: ''کوئی سالن نہیں ہے؟'' اس نے کہا: تھوڑا سا سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ سرکہ عمدہ سالن ہے۔''

قَالَ جَابِرٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ، وَقَالَ طَلْحَةُ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، میں سرکہ پسند کرتا ہوں، اور طلحہ (راوی) نے کہا: جب سے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے میں بھی سرکے کو پسند کرتا ہوں۔

[٥٣٥٤] ١٦٨-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلٰى مَنْزِلِهِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، إِلٰى قَوْلِهِ: «فَنِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[5354] نصر کے والد علی جہضمی نے کہا: ہمیں مثنیٰ بن سعید نے طلحہ بن نافع سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، انھوں نے آپ ﷺ کے قول: ''سرکہ عمدہ سالن ہے'' تک ابن علیہ کی حدیث کے مانند بیان کیا اور بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٥٣٥٥] ١٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا

[5355] حجاج بن ابی زینب نے کہا: مجھے ابوسفیان طلحہ بن نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت

حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارٍ، فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَدَخَلَ، ثُمَّ أَذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ أَقْرِصَةٍ، فَوُضِعْنَ عَلَى بَتِّيٍّ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ، ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ، فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ مِنْ أُدُمٍ؟» قَالُوا: لَا، إِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ، قَالَ: «هَاتُوهُ، فَنِعْمَ الْأُدُمُ هُوَ».

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: میں کسی گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا، آپ نے میری طرف اشارہ کیا، میں اٹھ کر آپ کے پاس آیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چل پڑے، حتی کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات کے حجروں میں سے کسی کے حجرے پر آئے اور اندر داخل ہو گئے، پھر مجھے بھی آنے کی اجازت دی، میں (حجرۂ انور میں) ان کے حجاب کے عالم میں داخل ہوا، آپ نے فرمایا: ''کچھ کھانے کو ہے؟'' گھر والوں نے کہا: ہے۔ اور تین روٹیاں لائی گئیں اور ان کو ایک اونی رومال (دسترخوان) پر رکھ دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور ایک روٹی میرے سامنے رکھی، پھر آپ نے تیسری کے دو ٹکڑے کیے، آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے رکھی، پھر آپ نے پوچھا: ''کوئی سالن بھی ہے؟'' گھر والوں نے کہا: تھوڑا سا سرکہ ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لے آؤ، سرکہ کیا خوب سالن ہے!''

(المعجم ٣١) - (بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ، وَأَنَّهُ يَنْبَغِي لِمَنْ أَرَادَ خِطَابَ الْكِبَارِ تَرْكُهُ، وَكَذَا مَا فِي مَعْنَاهُ) (التحفة ١٤)

باب: 31- لہسن کھانے کا جواز اور جو بڑوں سے بات کرنا چاہے وہ یہ اور اس جیسی (بو والی) چیز نہ کھائے

[٥٣٥٦] ١٧٠-(٢٠٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ، أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَّمْ يَأْكُلْ مِنْهَا، لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحَرَامٌ

[5356] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی کھانا لایا جاتا تو آپ اس میں سے تناول فرماتے اور جو بچ جاتا اسے میرے پاس بھیج دیتے، ایک دن آپ نے میرے پاس بچا ہوا کھانا بھیجا جس میں سے آپ نے خود کچھ نہیں کھایا تھا، کیونکہ اس میں (کچا) لہسن تھا، میں نے آپ سے پوچھا: کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے

هُوَ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ».

قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ.

فرمایا: ''نہیں، لیکن میں اس کی بدبو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں۔''

میں نے عرض کی: جو آپ کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی ناپسند ہے۔

[٥٣٥٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5357] یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٥٣٥٨] ١٧١-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ - وَّاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ - فِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ: أَبُوزَيْدٍ الْأَحْوَلُ -: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْلَحَ، مَوْلٰى أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلْوِ، فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً، فَقَالَ: نَمْشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَنَحَّوْا، فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلسُّفْلُ أَرْفَقُ» فَقَالَ: لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا، فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعُلْوِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلِ، فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا، فَإِذَا جِيءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَّوْضِعِ أَصَابِعِهِ، فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ، فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَّوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: لَمْ يَأْكُلْ، فَفَزِعَ وَصَعِدَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَلٰكِنِّي

[5358] حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام افلح نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ ان کے ہاں بطور مہمان ٹھہرے اور نچلی منزل میں رہے، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اوپر والی منزل میں تھے، ایک رات حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو (دل میں) کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چل رہے ہیں، وہ ایک طرف ہٹ گئے اور ایک جانب ہو کر رات گزاری، پھر آپ کو یہ بات بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیچے رہنا زیادہ آسان ہے۔'' تو انھوں (حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں ایسی کسی چھت کے اوپر نہیں چڑھ سکتا جس کے نیچے آپ تشریف فرما ہوں، اس پر نبی ﷺ اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے اور حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نچلی منزل میں آ گئے، وہ (حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتے تھے (جب آپ ﷺ کا بچا ہوا کھانا) ان کے پاس لایا جاتا تو وہ اس جگہ کا پوچھتے جہاں آپ کی انگلیاں لگی ہوتیں، پھر وہ عین آپ کی انگلیوں والی جگہ سے کھانا کھاتے، ایک دن انھوں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا جس میں (کچا) لہسن تھا، جب (بچا ہوا کھانا) واپس لایا گیا تو انھوں نے نبی ﷺ کی انگلیوں والی جگہ کے بارے میں دریافت کیا، انھیں بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے تناول نہیں فرمایا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ گھبرا کر اوپر گئے

أَكْرَهُهُ» قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ، أَوْ مَا كَرِهْتَ.

اور عرض کی: کیا یہ حرام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔'' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کو آپ ناپسند کرتے ہیں اسے میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ نبی ﷺ کے پاس وحی لائی جاتی تھی۔ (اس لیے آپ کسی بدبودار چیز کو، چاہے لہسن، پیاز وغیرہ ہوں، قریب نہیں آنے دیتے تھے۔)

(المعجم ٣٢) - (بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَفَضْلِ إِيثَارِهِ) (التحفة ١٥)

باب:32- مہمان کی عزت افزائی اور اسے اپنی ذات پر ترجیح دینا

[٥٣٥٩] ١٧٢-(٢٠٥٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرٰى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، فَقَالَ: «مَنْ يُضِيفُ هٰذَا، اللَّيْلَةَ، رَحِمَهُ اللهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَحْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ، فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ، فَإِذَا أَهْوٰى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيهِ، قَالَ: فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا

[5359] جریر بن عبدالحمید نے فضیل بن غزوان سے، انھوں نے ابوحازم اشجعی سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر کہا: میں بھوک سے بدحال ہوں۔ آپ نے اپنی ایک اہلیہ کی طرف پیغام بھیجا، انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے دوسری اہلیہ کے پاس پیغام بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح کہا، حتی کہ سب نے یہی کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، بالآخر آپ نے فرمایا: ''جو کوئی اس شخص کو آج رات مہمان بنائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔'' انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: اللہ کے رسول! میں (اس کو مہمان بناؤں گا۔) وہ شخص اس (مہمان) کو لے کر گھر گیا اور بیوی سے پوچھا: تمھارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ بیوی نے کہا: صرف میرے بچوں کا (تھوڑا سا) کھانا ہے۔ اس نے کہا: بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو، جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں، جونہی وہ کھانا کھانے لگے تو تم چراغ

اللَّيْلَةَ».

کے پاس چلی جانا اور اس کو بجھا دینا، پھر وہ لوگ بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا، جب صبح ہوئی، وہ (میزبان) نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں نے اپنے مہمان کے ساتھ جو (حسن) سلوک کیا، اللہ تعالیٰ اس پر بہت خوش ہوا۔''

[٥٣٦٠] ١٧٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ، قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر الآية: ٩].

[5360] وکیع نے فضیل بن غزوان سے، انھوں نے ابوحازم سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس ایک مہمان نے رات گزاری، ان کے پاس صرف اپنا اور اپنے بچوں کا کھانا تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو اور جو کھانا تمھارے پاس ہے وہ مہمان کے قریب کر دو، تب یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ (دوسروں کو) خود پر ترجیح دیتے ہیں چاہے انھیں سخت احتیاج لاحق ہو۔''

[٥٣٦١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ، فَقَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا، رَحِمَهُ اللهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَىٰ رَحْلِهِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ.

[5361] ابن فضیل نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوحازم سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تا کہ آپ اسے مہمان بنا لیں، اور آپ کے پاس اس کی میزبانی کے لیے کچھ بھی نہ تھا، آپ نے فرمایا: ''کوئی ایسا شخص ہے جو اس کو مہمان بنائے؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے!'' انصار میں سے ایک شخص کھڑے ہو گئے، انھیں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، وہ اس (مہمان) کو اپنے گھر لے گئے، اس کے بعد جریر کی حدیث کے مطابق حدیث بیان کی، انھوں نے بھی وکیع کی طرح آیت نازل ہونے کا ذکر کیا۔

[٥٣٦٢] ١٧٤-(٢٠٥٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

[5362] شبابہ بن سوار نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا:

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْمِقْدَادِ، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي، وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ يَقْبَلُنَا، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلٰى أَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِحْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا» قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنَّا نَصِيبَهُ، وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ قَالَ: فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَّا يُوقِظُ نَائِمًا، وَّيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ، فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَّقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَّأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ، وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ، مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ، فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا، فَلَمَّا أَنْ وَّغَلَتْ فِي بَطْنِي، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ، - قَالَ: - نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ؟ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ، فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ، وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ، إِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي، وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ، وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ، وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ. قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى، ثُمَّ أَتٰى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا، فَرَفَعَ

میں اور میرے دو ساتھی آئے، اس وقت سخت بھوک کی بنا پر ہماری سماعت اور بصارت جاتی رہی تھی، ہم خود کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر پیش کرتے رہے لیکن کوئی ہمیں (بطور مہمان) قبول کرنے پر تیار نہ ہوا، پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ہمیں اپنے گھر والوں کے ہاں لے گئے، وہاں پر تین بکریاں تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ مشترکہ طور پر ہم سب کے لیے ان کا دودھ نکالا کرو۔'' ہم ان کا دودھ نکالتے اور ہر شخص اپنا حصہ پی لیتا اور نبی ﷺ کے حصے کا دودھ اٹھا کر رکھ دیتے، آپ رات کو تشریف لاتے اور (اس طرح) سلام کرتے کہ کسی سوئے ہوئے کو نہ جگاتے اور جاگنے والے کو سنا دیتے۔ کہا: پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے، نماز پڑھتے، پھر آ کر اپنے حصے کا دودھ پیتے۔ ایک رات میرے پاس شیطان آ گیا، اس وقت میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا، اس نے کہا: محمد ﷺ انصار کے پاس جاتے ہیں اور وہ ان کو ہدیے اور تحفے دیتے ہیں اور آپ (کو جو چاہیے) ان کے ہاں سے لے لیتے ہیں اور یہ جو ایک گھونٹ دودھ پڑا ہے آپ ﷺ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ تو میں دودھ کے پاس گیا اور اسے پی گیا، اور جب وہ دودھ میرے پیٹ کے اندر چلا گیا اور میں نے جان لیا کہ اب اسے حاصل کرنے کا کوئی طریقہ موجود نہیں تو شیطان نے مجھے نادم کرنا شروع کر دیا، اور کہا: تم پر افسوس ہے! یہ تم نے کیا کیا؟ تم نے محمد ﷺ کا مشروب پی لیا، اب وہ آئیں گے اور ان کو دودھ نہیں ملے گا تو وہ ہر صورت تمھارے خلاف دعا کریں گے، پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے، تمھاری دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی، میرے جسم پر ایک چھوٹی سی چادر تھی، میں اگر اس کو پیروں پر ڈالتا تو سر باہر نکل جاتا اور اگر سر پر ڈالتا تو پیر باہر نکل جاتے، اور کیفیت یہ ہوگئی کہ مجھے نیند نہیں آ رہی تھی، اور رہے میرے دونوں ساتھی تو وہ سو رہے تھے، انھوں نے وہ

رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَطْعِمْ مَّنْ أَطْعَمَنِي، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي» قَالَ: فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ، وَّإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ، فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِّآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَّحْتَلِبُوا فِيهِ، قَالَ: فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتّٰى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اشْرَبْ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اشْرَبْ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ، وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ، ضَحِكْتُ حَتّٰى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِحْدٰى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلْتُ كَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي، فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا» قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ، مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ.

کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، کہا: تو نبی ﷺ تشریف لے آئے اور آپ جس طرح سلام کرتے تھے اسی طرح سلام کیا، پھر آپ مسجد میں آئے اور نماز پڑھی، پھر آپ دودھ کے پاس آئے، اس (کے برتن) کو کھولا تو اس میں کچھ بھی نہ تھا، آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو میں نے دل میں کہا: اب آپ ضرور میرے خلاف دعا کریں گے، اور میں ہلاک ہو جاؤں گا، (لیکن) آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! جو مجھے کھلائے اس کو کھلا اور جو مجھے پلائے اس کو پلا۔'' یہ سن کر میں چادر کی طرف لپکا اور اسے اپنے جسم پر مضبوطی سے باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان میں سے کون سب سے فربہ ہے، میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کروں، میں نے دیکھا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے بلکہ ان سب بکریوں کے تھن بھرے ہوئے ہیں، میں نے محمد ﷺ کے گھر والوں کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا جس میں وہ دودھ دوہنا چاہتے تھے، پھر میں نے اس میں دودھ دوہا حتی کہ اس (برتن) پر جھاگ چھا گیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے رات کو اپنا مشروب (دودھ) پی لیا تھا؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ (بھی) پی لیجیے، آپ نے دودھ پی لیا، پھر مجھے دیا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! (اور) پی لیجیے، آپ نے (پھر سے) پی کر دوبارہ مجھے دیا، جب میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور میں نے آپ کی دعا کو پالیا ہے تو میں ہنسنے لگ گیا اور ہنستے ہنستے زمین پر گر گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''مقداد! یہ تمھاری ایک بری خصلت ہے (کہ سبب بتائے بغیر اکیلے ہنستے ہی جا رہے ہو۔)'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ساتھ یہ یہ معاملہ ہوا اور میں نے یوں کیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ (دودھ جو اس وقت ملا) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سوا اور کچھ نہیں تھا، تم نے مجھے اس

وقت کیوں نہیں بتایا! ہم اپنے دو ساتھیوں کو بھی جگا دیتے اور وہ بھی اس رحمت میں سے اپنا حصہ لے لیتے۔'' میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! جب یہ دودھ آپ نے پی لیا اور آپ کے ساتھ میں نے پی لیا تو اب مجھے کوئی پروا نہیں کہ اسے اور کس نے پیا۔

فائدہ: یہ سب جوانی اور بدویت کے انداز تھے جو رسول اللہ ﷺ کی مشفقانہ تربیت سے بالکل درست ہو گئے بلکہ یہ لوگ شائستگی، اخلاص، ایثار اور ذمہ داری کا بہترین نمونہ بن گئے۔

[٥٣٦٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5363] نضر بن شمیل نے سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[٥٣٦٤] ١٧٥-(٢٠٥٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ - حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ - حَدَّثَ أَيْضًا - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ؟» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَّسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ - أَوْ قَالَ - أَمْ هِبَةٌ؟» قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُّشْوٰى، قَالَ: وَايْمُ اللهِ! مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا، أَعْطَاهُ، وَإِنْ كَانَ

[5364] ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم ایک سو تیس آدمی نبی ﷺ کے ساتھ تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے پاس کھانا ہے؟'' ایک شخص کے پاس تقریباً ایک صاع (دو کلو سو گرام) آٹا تھا، اسے گوندھا گیا، پھر ایک کھڑے اور پراگندہ بالوں والا دراز قد مشرک اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ بکریاں بیچنے کے لیے لائے ہو یا عطیہ — یا فرمایا — ہبہ کے طور پر؟'' اس نے کہا: نہیں! بلکہ فروخت کروں گا، آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی، اس (کے گوشت) کو بنایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کلیجی، گردے، دل وغیرہ کو بھوننے کا حکم دیا، (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک شخص کو اس کی کلیجی وغیرہ کا ایک ٹکڑا دیا، جو شخص موجود تھا اس کو دے دیا اور جو موجود نہیں تھا اس کے لیے رکھ لیا۔

غَائِبًا، خَبَأَ لَهُ.

قَالَ: وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ، وَشَبِعْنَا، وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ، فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ.

(عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے) کہا: آپ نے (کھانے کے لیے) دو بڑے پیالے بنائے اور ہم سب نے ان دو پیالوں میں سے کھایا اور سیر ہو گئے، دونوں پیالوں میں کھانا پھر بھی بچ گیا تو میں نے اس کو اونٹ پر لاد لیا یا جس طرح انھوں نے کہا۔

[٥٣٦٥] ١٧٦-(٢٠٥٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ -: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَاءَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ، فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ، فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ، بِسَادِسٍ»، أَوْ كَمَا قَالَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ، وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِعَشَرَةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي - وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ: - وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى نَعَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ؟ أَوْ قَالَتْ: ضَيْفِكَ؟ قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا

[5365] معتمر بن سلیمان کے والد نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حدیث بیان کی کہ انھیں حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ فقراء لوگ تھے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین (تیسرے، صحیح بخاری: 602) کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں کو، چھٹے کو لے جائے'' یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ دس کو ساتھ لے گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو لائے تھے، حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں، میں، میرے والد اور میری والدہ تھیں۔ (ابوعثمان نہدی نے کہا) اور مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ انھوں نے یہ بھی کہا تھا اور میری بیوی تھی اور میرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک مشترک خادم تھا، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا، پھر آپ کے پاس ہی رکے رہے حتی کہ عشاء کی نماز پڑھ لی گئی، پھر لوٹے اور آپ کے پاس ٹھہرے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند آنے لگی، پھر رات کا اتنا حصہ گزرنے کے بعد، جتنا اللہ کو منظور تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کی بیوی نے کہا: آپ اپنے مہمانوں کو یا کہا: مہمان کو چھوڑ کر کہاں رک گئے تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے کہا: انھوں نے آپ کے بغیر

فَاخْتَبَأْتُ، وَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا، لَا هَنِيئًا، وَقَالَ: وَاللهِ! لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَايْمُ اللهِ! مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا، قَالَ: حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ، قَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، وَقُرَّةِ عَيْنِي! لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ، قَالَ: فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، قَالَ: وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ، فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أُنَاسٌ، اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، قَالَ: إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ.

کھانے سے انکار کر دیا، انھوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا، (مگر) وہ (انکار کر کے) ان پر غالب رہے، حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (ڈر سے) جا کر چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: او جاہل! ناک کٹے! (انھیں شرم دلائی) اور برا بھلا کہا۔ اور مہمانوں سے کہا: کھانا کھاؤ، یہ کھانا کسی مزے کا نہیں (کہ وقت پر نہیں کھایا گیا) اور کہا: (تم میرا انتظار کرتے رہے ہو لیکن) اللہ کی قسم! میں (یہ کھانا) کبھی نہیں کھاؤں گا۔ (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! ہم لوگ جو بھی لقمہ لیتے تھے، نیچے سے اس کی نسبت زیادہ کھانا اوپر آ جاتا۔ کہا: یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے کو دیکھا تو وہ پہلے جتنا بلکہ اس سے کہیں زیادہ تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا: بنوفراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ کھانا جتنا پہلے تھا، اس سے تین گنا زیادہ (ہو گیا) ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے میں سے کھایا اور کہا: وہ شیطان کی طرف سے تھی، یعنی قسم (کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے) پھر انھوں نے اس میں سے ایک لقمہ اور کھایا، پھر اسے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے، وہ کھانا آپ کے پاس صبح تک پڑا رہا، ان دنوں ایک قوم کے ساتھ ہمارا معاہدہ تھا اور اب وہ مدت ختم ہو چکی تھی، ہم (مسلمانوں) نے بارہ آدمی تقسیم کیے (الگ الگ دستوں کے سربراہ مقرر کیے) ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ (ماتحت) اور (بہت سے) لوگ تھے، اللہ زیادہ جانتا ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ کتنے تھے، آپ نے وہ کھانا ان کے ساتھ روانہ کر دیا اور ان سب نے وہ کھانا کھایا۔ یا جس طرح انھوں نے بیان کیا۔

[٥٣٦٦] ١٧٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ

[5366] جریری نے ابوعثمان سے، انھوں نے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہمارے ہاں

الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَّنَا، قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ وَقَالَ: يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ! افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ. قَالَ: فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ، قَالَ: فَأَبَوْا، فَقَالُوا: حَتّٰى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمْ: إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ، وَّإِنَّكُمْ إِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُّصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى، قَالَ: فَأَبَوْا. فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَفَرَغْتُمْ مِّنْ أَضْيَافِكُمْ؟ قَالَ: قَالُوا: لَا، وَاللهِ! مَا فَرَغْنَا، قَالَ: أَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ! إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ، قَالَ: فَجِئْتُ، قَالَ فَقُلْتُ: وَاللهِ! مَا لِي ذَنْبٌ، هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ، قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَّطْعَمُوا حَتّٰى تَجِيءَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ أَلَّا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللهِ! لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَقَالُوا: فَوَاللهِ! لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ، قَالَ: فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ، وَيْلَكُمْ! مَا لَكُمْ؟ أَلَّا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَّا الْأُولٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ، هَلُمُّوا قِرَاكُمْ، قَالَ: فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوا، قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَرُّوا وَحَنِثْتُ، قَالَ:

ہمارے کچھ مہمان آئے، میرے والد رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر گفتگو کیا کرتے تھے، وہ چلے گئے اور مجھ سے فرمایا: عبدالرحمان! تم اپنے مہمانوں کی سب خدمت بجالانا۔ جب شام ہوئی تو ہم نے (ان کے سامنے) کھانا پیش کیا، کہا: تو انھوں نے انکار کر دیا اور کہا: جب گھر کے مالک (بچوں کے والد) آئیں گے اور ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گے (ہم بھی اس وقت کھانا کھائیں گے۔) کہا: میں نے ان کو بتایا کہ وہ (میرے والد) تیز مزاج آدمی ہیں، اگر تم نے کھانا نہ کھایا تو مجھے خدشہ ہے کہ مجھے ان کی طرف سے سزا ملے گی۔ کہا: لیکن وہ نہیں مانے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو ان (کے متعلق پوچھنے) سے پہلے انھوں نے کوئی (اور) بات شروع نہ کی۔ انھوں نے کہا: مہمانوں (کی میزبانی) سے فارغ ہو گئے ہو؟ گھر والوں نے کہا: واللہ! ابھی ہم فارغ نہیں ہوئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے عبدالرحمان کو کہا نہیں تھا؟ (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں ایک طرف ہٹ گیا، انھوں نے آواز دی: عبدالرحمان! میں کھسک گیا۔ پھر انھوں نے کہا: اے احمق! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آجا۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آ گیا اور میں نے کہا: اللہ کی قسم! میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ ہیں آپ کے مہمان، ان سے پوچھ لیجیے، میں ان کا کھانا ان کے پاس لایا تھا، انھوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا، (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے) کہا تو انھوں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے (ان سے) کہا: کیا بات ہے؟ تم نے ہمارا پیش کیا ہوا کھانا کیوں قبول نہیں کیا؟ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج رات یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہیں کھاتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شر جیسا (شر)، اس رات جیسی

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ».
قَالَ: وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ.

(رات) میں نے کبھی نہیں دیکھی، تم لوگوں پر افسوس! تمھیں کیا ہے؟ تم لوگوں نے ہماری دعوت قبول کیوں نہیں کی؟ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: (میری) پہلی بات (نہ کھانے کی قسم) شیطان کی طرف سے (ابھارنے پر) تھی۔ چلو، اپنا میزبانی کا کھانا لاؤ۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کھانا لایا گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا: اللہ کے رسول! ان لوگوں نے قسم پوری کر لی اور میں نے توڑ دی، (کہا:) پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا واقعہ سنایا، (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ''نہیں، تم ان سے بڑھ کر قسم پوری کرنے والے ہو، ان سے بہتر ہو۔'' (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھ تک کفارہ دینے کی بات نہیں پہنچی (مجھے معلوم نہیں کہ میرے والد نے کفارہ دیا یا کب دیا۔)

(المعجم ٣٣) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ، وَأَنَّ طَعَامَ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ) (التحفة ١٦)

باب:33- کم کھانے میں بھی مہمان نوازی کرنا، دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور اسی طرح (تین کا چار کو اور آگے)

[٥٣٦٧] ١٧٨-(٢٠٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ».

[5367] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کفایت کرنے والا ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔''

[٥٣٦٨] ١٧٩-(٢٠٥٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

[5368] اسحق بن ابراہیم اور یحییٰ بن حبیب نے روح بن عبادہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے بتایا، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ».

سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ''ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لَمْ يَذْكُرْ: سَمِعْتُ.

اور اسحاق کی روایت میں ہے: (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا:) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''میں نے سنا'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٥٣٦٩] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

[5369] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن جریج کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٣٧٠] ١٨٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ».

[5370] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے خبر دی، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔''

[٥٣٧١] ١٨١-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي الرَّجُلَيْنِ، وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً، وَّطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً».

[5371] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔''

(المعجم ٣٤) - (بَابٌ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًي وَّاحِدٍ، وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)

(التحفة ١٧)

باب: 34- مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

[٥٣٧٢] ١٨٢-(٢٠٦٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا : حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَّالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ».

[5372] یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

فائدہ: کافر، مومن کی نسبت سات گنا زیادہ کھانے سے پیٹ بھرتا ہے۔

[٥٣٧٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5373] ابواسامہ اور ابن نمیر نے عبیداللہ سے، معمر نے ایوب سے، (عبیداللہ اور ایوب) دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٣٧٤] ١٨٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ : رَأَى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا، فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ : فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، قَالَ : فَقَالَ : لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[5374] واقد بن محمد بن زید سے روایت ہے کہ انھوں نے نافع سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا، وہ اس کے سامنے کھانا رکھتے رہے، رکھتے رہے، کہا: وہ شخص بہت زیادہ کھانا کھاتا رہا۔ انھوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آیندہ یہ شخص میرے ہاں نہ آئے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

يَقُولُ: «إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

[٥٣٧٥] ١٨٤-(٢٠٦١) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ، وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

[5375] عبدالرحمٰن نے سفیان سے، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر اور ابن عمر ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

[٥٣٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ: ابْنَ عُمَرَ.

[5376] ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر ﷺ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، انھوں (ابن نمیر) نے حضرت ابن عمر ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٣٧٧] ١٨٥-(٢٠٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ، وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

[5377] حضرت ابوموسیٰ ﷺ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

[٥٣٧٨] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[5378] عبدالعزیز بن محمد نے ابوعلاء سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٣٧٩] ١٨٦-(٢٠٦٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ، وَّهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[5379] سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا، وہ شخص کافر تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے وہ دودھ پی لیا، پھر دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے اس کو

بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ، حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ، وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

بھی پی لیا، پھر ایک اور (بکری کا دودھ دوہنے) کا حکم دیا، اس نے اس کا بھی پی لیا، حتی کہ اس نے اسی طرح سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر اس نے صبح کی تو اسلام لے آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے وہ دودھ پی لیا، رسول اللہ ﷺ نے پھر دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابٌ: لَا يُعِيبُ الطَّعَامَ)

(التحفة ١٨)

باب: 35- کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے

[٥٣٨٠] ١٨٧-(٢٠٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

[5380] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر کوئی چیز آپ کو پسند آتی تو آپ اس کو کھا لیتے اور اگر ناپسند ہوتی تو اسے چھوڑ دیتے۔

[٥٣٨١] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5381] زہیر نے ہمیں سلیمان اعمش سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٣٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَّعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5382] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[٥٣٨٣] ١٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5383] آل جعدہ کے آزاد کردہ غلام ابویحییٰ نے

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ لَّمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نکالا ہو۔ اگر آپ کو کوئی کھانا مرغوب ہوتا (اچھا لگتا) تو اسے کھا لیتے اور اچھا نہ لگتا تو خاموش رہتے۔

[٥٣٨٤] **وَحَدَّثَنَاهُ** أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[5384] ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

لباس اور زینت کے احکام

لباس شرم وحیا، صحت اور موسم کے حوالے سے انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور اس کے لیے زینت کا سبب بھی۔ اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کو الگ الگ انداز سے خوبصورت بنایا ہے۔ دونوں کے لیے زینت کے انداز بھی مختلف ہیں۔ مرد اگر عورت کی طرح زینت اختیار کرے تو برا لگتا ہے اور عورت اگر مرد کی طرح زینت اختیار کرے تو بری لگتی ہے۔

اسی طرح زینت اور استکبار بھی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ان کے درمیان جو لکیر حائل ہے وہ مٹ جائے تو عام انسانوں کے لیے بہت سی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ انسان کا رہنا سہنا بھلے آرام دہ ہو لیکن امارت کی نمود ونمائش کا ایسا ذریعہ نہ ہو جس سے عام لوگ مرعوب ہوں اور ان کے دلوں میں اپنی محرومی اور دوسروں کی بے حد وحساب اور غیر منصفانہ امارت کا اذیت ناک احساس پیدا ہو۔

امام مسلم ﷫ نے کتاب اللباس والزینۃ میں انسانی رہن سہن، لباس اور سواری وغیرہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے فرامین مقدسہ کو بیان کیا ہے۔ سب سے پہلے امارت کی بے جا نمائش اور انتہائی مسرفانہ زندگی کے حوالے سے سونے چاندی کے برتن وغیرہ کے استعمال کی حرمت بیان کی ہے۔ اس کے بعد صرف عورتوں کے لیے سونے کے زیورات کے جواز کا بیان ہے۔ مردوں کے لیے انھیں قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ریشم کا لباس بھی صرف عورتوں کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے، مردوں کے لیے حرام ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس سے زینت کے حوالے سے عورتوں کو وسیع تر میدان ملتا ہے۔ اس میں عورتوں کو ایک طرح سے برتری حاصل ہے۔ یہ چیزیں اگر مرد استعمال کریں تو یہ ان کی وجاہت اور وقار کے خلاف ہے۔ چونکہ یہ چیزیں عورتوں کے لیے حلال ہیں اس لیے مرد ان کی خرید وفروخت کر سکتے ہیں۔ مردوں کو اس حوالے سے اتنی سہولت دی گئی ہے کہ ان کے لباس میں بہت معمولی مقدار میں ریشم موجود ہو تو وہ اسے استعمال کر سکتے ہیں، تاہم جلدی بیماری وغیرہ کی صورت میں طبی ضرورت کے تحت ریشم کا لباس پہننے کی اجازت ہے۔

مردوں کو اس طرح کے شوخ رنگ پہننے کی بھی اجازت نہیں جو صرف عورتوں ہی کو اچھے لگتے اور نسوانی جمال کو نمایاں کرتے ہیں، البتہ اسراف سے پرہیز کرتے ہوئے مردوں کے لیے بھی دھاریوں والے یا دوسرے جائز نقش ونگار سے مزین لباس کی اجازت ہے۔ لباس کے ذریعے سے کبر ونخوت کا اظہار اور متکبرانہ لباس پہننا ممنوع ہے۔ زمانہ قدیم سے کپڑوں کو لٹکانا، مردوں کے لیے اظہار تکبر کی ایک علامت ہے۔ مسلمانوں کو اس سے منع کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اردگرد کے بادشاہوں اور حاکموں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بطور مہر استعمال کرنے کے لیے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی، ضرورتاً دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی اجازت دی گئی اور یہ بھی بتایا گیا کہ کس انگلی میں پہننا موزوں ہے۔ جوتے پہننے کے حوالے سے

آپ ﷺ کن باتوں کوملحوظ رکھتے، اس کی وضاحت ہے۔ کس طرح کا لباس استعمال کرتے ہوئے کیا کیا احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیے تاکہ ستر اور حیا کے تقاضے پامال نہ ہوں، اس کی بھی وضاحت ہے۔ بالوں کے رنگنے کے حوالے سے اسلامی آداب بھی اسی کتاب میں بیان ہوئے ہیں۔ گھر میں اور خاص طور پر کپڑوں پر جانداروں کی تصویروں کی ممانعت اسلام کا شعار ہے۔ اس کے ساتھ ہی امام مسلم رحمہ اللہ نے تصویریں بنانے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کو بیان کیا ہے۔

اس کے بعد سواریوں اور دیگر جانوروں کے بارے میں اور راستے کے حقوق کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے فرامین بیان کیے گئے ہیں۔ آخر میں بالوں کی قبیح صورتوں اور تزیین و جمال کی غرض سے دجل وفریب پر مبنی اقدامات کی تردید ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان ایک دوسرے کو محض ظاہری حسن کے حوالے سے پسند ناپسند کرنے کے بجائے پوری شخصیت کے خالص اور حقیقی جمال کو ترجیح دیں تاکہ کوئی بھی انسان، خصوصاً عورت نہ محض آرائش کی چیز بن کر اپنی شخصیت کو پست کرے، نہ ہی کوئی عورت ظاہری جمال میں کمی کی بنا پر کم قدر قرار دی جائے۔ سادگی، حقیقت پسندی اور ظاہری خوبیوں کے ساتھ باطنی خوبیوں کو سراہنا معاشرے کی مضبوطی کا باعث بنتا ہے۔ ظاہری خوبیوں کے دلدادہ لوگوں کے نزدیک چند بچوں کی پیدائش کے بعد عورت قابل نفرت بن جاتی ہے، جبکہ خاندان کے لیے اس وقت اس کی خدمات اور زیادہ ناگزیر اور قابل قدر ہوتی ہیں، محض ظاہری جمال ہی کو سراہا جانے لگے تو گھر اجڑنے اور نمود ونمائش کی دکانیں آباد ہونے لگتی ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٧ - كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ

لباس اور زینت کے احکام

(المعجم ١) - (بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ، عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ) (التحفة ١٩)

باب:1- پینے (کھانے، کچھ رکھنے) وغیرہ کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہے

[٥٣٨٥] ١-(٢٠٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

[5385] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے زید بن عبداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹا غٹ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔''

[٥٣٨٦] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح:

[5386] قتیبہ اور محمد بن رمح نے ہمیں لیث بن سعد سے یہی حدیث بیان کی۔ یہی حدیث مجھے علی بن حجر سعدی نے بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے حدیث بیان کی۔ اور ہمیں ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن بشر نے حدیث سنائی۔ محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ولید بن شجاع نے کہا: ہمیں علی بن مسہر نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی۔ محمد بن ابی بکر مقدمی نے کہا: ہمیں فضیل بن سلیمان نے

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَّعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَّافِعٍ وَّزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: «أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ» وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ، إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے حدیث سنائی۔ شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں جریر بن حازم نے عبدالرحمٰن سراج سے، ان سب (لیث بن سعد، ایوب، محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، موسیٰ بن عقبہ اور عبدالرحمٰن سراج) نے نافع سے امام مالک بن انس کی حدیث کے مانند اور نافع سے (اوپر) انھی کی سند کے ساتھ روایت بیان کی اور عبیداللہ سے علی بن مسہر کی روایت میں یہ اضافہ کیا: ''بلاشبہ جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے۔'' ان میں سے اور کسی کی حدیث میں کھانے اور سونے (کے برتن) کا ذکر نہیں، صرف ابن مسہر کی حدیث میں ہے۔

[٥٣٨٧] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ».

[5387] عثمان بن مرہ نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنی خالہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹاغٹ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ، وَإِبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ. وَإِبَاحَةِ الْعَلَمِ وَنَحْوِهِ لِلرَّجُلِ، مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى أَرْبَعِ أَصَابِعَ)

(التحفة ٢٠)

باب:2- مردوں اور عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لیے جائز ہے، اگر چار انگشت سے زیادہ نہ ہو تو مرد کے لیے (لباس پر کسی نمایاں جگہ لگی ہوئی) علامت کے طور پر جائز ہے

[٥٣٨٨] ٣-(٢٠٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[5388] (ابوخیثمہ) زہیر نے کہا: ہمیں اشعث نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کے

يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ، وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، أَوِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ، أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ.

پاس گیا تو ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے روکا ہے: مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ شریک ہونے، چھینک کا جواب دینے، (اپنی) قسم یا قسم دینے والے (کی قسم) پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور سلام کو عام کرنے کا حکم دیا اور انگوٹھیوں سے، یا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی کے برتن میں (کھانے) پینے، ارغوانی (سرخ) گدوں سے (اگر وہ ریشم کے ہوں) مصر کے علاقے قَسّ کے بنے ہوئے کپڑوں (جو ریشم کے ہوتے تھے) اور (کسی بھی قسم کے) ریشم، استبرق اور دیباج کو پہننے سے روکا (استبرق ریشم کا موٹا کپڑا تھا اور دیباج باریک۔)

فائدہ: مَیاثِر، میثرۃ کی جمع ہے، نرم گدے مراد ہیں جو عام بیٹھنے کے لیے یا زین یا اونٹ کے پالان پر رکھ کر بیٹھنے کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ اس زمانے میں زیادہ تر ریشم کے بنے ہوتے تھے، اندر کپاس بھری ہوتی تھی۔ حرمت کا سبب یہ ہے کہ کپڑا ریشم کا ہوتا تھا۔ بعض ارغوانی گدے ریشم کے بجائے اونی یا سوتی کپڑے کے ہوتے تھے، یہاں وہ مراد نہیں۔ بعض فقہاء نے البتہ یہ کہا ہے کہ یہ عجمیوں کے استعمال کی چیز تھی اور وہ اسے ازرہ تکبر استعمال کرتے تھے۔ ان سے مشابہت کے لیے منع کیا گیا۔ پہلی بات راجح ہے۔

[٥٣٨٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، إِلَّا قَوْلَهُ: وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ، وَجَعَلَ مَكَانَهُ: وَإِنْشَادِ الضَّالِّ.

[5389] ابوعوانہ نے ہمیں اشعث بن سلیم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث سنائی، سوائے ''اپنی قسم یا قسم دینے والے (کی قسم)'' کے الفاظ کے۔ انھوں نے حدیث میں یہ فقرہ نہیں کہا اور اس کے بجائے گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کا ذکر کیا۔

[٥٣٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ، وَّقَالَ: إِبْرَارِ

[5390] علی بن مسہر اور جریر دونوں نے شیبانی سے، انھوں نے اشعث بن ابی شعثاء سے، اسی سند کے ساتھ زہیر کی حدیث کے مانند روایت کی اور بغیر شک کے قسم دینے والے (کی قسم) پوری کرنے کے الفاظ کہے اور حدیث میں مزید یہ بیان کیا: ''اور چاندی (کے برتن) میں پینے سے (منع

الْمُقْسِمِ، مِنْ غَيْرِ شَكٍّ، وَّزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ.

کیا) کیونکہ جو شخص دنیا میں اس میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہیں پیے گا۔"

[۵۳۹۱] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِإِسْنَادِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَّابْنِ مُسْهِرٍ.

[5391] ابن ادریس نے کہا: ہمیں ابواسحٰق شیبانی اور لیث بن ابی سلیم نے اشعث بن ابی شعثاء سے ان سب کی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور جریر اور ابن مسہر کے اضافے کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا اگر وہ ناجائز نہیں اور آپ کے بس میں ہے تو شفقت، حسن سلوک اور مواساۃ میں شامل ہے۔ کوئی مسلمان بھائی یا بڑا چھوٹا رشتہ دار یا دوست وغیرہ کسی امید بلکہ مان پر قسم دیتا ہے، اس کو پورا نہ کرنا مروت کے خلاف ہے۔ اسے پورا کر دینے سے محبت اور انس میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ناجائز ہو تو پوری نہیں کرنی چاہیے اور محبت سے سمجھا دینا چاہیے اور اس کی استطاعت نہ ہو تو بھی نرمی اور احترام سے عذر بیان کر دینا چاہیے۔

[۵۳۹۲] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي بَهْزٌ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ، إِلَّا قَوْلَهُ: وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، فَإِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا: وَرَدِّ السَّلَامِ، وَقَالَ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ.

[5392] شعبہ نے اشعث بن سلیم سے ان سب کی سند کے ساتھ، ان کی حدیث کے ہم معنیٰ حدیث بیان کی، سوائے ان کے روایت کردہ الفاظ: "سلام عام کرنے" کے بجائے کہا: "اور سلام کا جواب دینے" اور کہا: آپ ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی یا سونے کے کڑے سے منع فرمایا۔

[۵۳۹۳] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِإِسْنَادِهِمْ، وَقَالَ: وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ

[5393] ہمیں سفیان نے اشعث بن ابی شعثاء سے، ان سب کی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور شک کے بغیر "سلام عام کرنے اور سونے کی انگوٹھی" کہا۔

وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، مِنْ غَيْرِ شَكٍّ.

[٥٣٩٤] ٤-(٢٠٦٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ، فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ، فَجَاءَهُ دُهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَّا يَسْقِيَنِي فِيهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ، فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5394]سعید بن عمرو بن سہل بن اسحٰق بن محمد بن اشعث بن قیس نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے انھیں ابوفروہ سے ذکر کرتے ہوئے سنا کہ انھوں نے عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: ہم (ایران کے سابقہ دارالحکومت) مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک زمیندار چاندی کے برتن میں مشروب لے آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس (مشروب) کے سمیت وہ برتن پھینک دیا اور کہا: میں تم لوگوں کو بتا رہا ہوں کہ میں پہلے اس سے کہہ چکا ہوں کہ وہ مجھے اس (چاندی کے برتن) میں نہ پلائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور دیباج اور حریر نہ پہنو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں قیامت کے دن تمھارے لیے ہیں۔''

[٥٣٩٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5395]ابن ابی عمر نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے ابوفروہ جہنی سے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، پھر اس کی طرح بیان کیا اور اس حدیث میں ''قیامت کے دن'' (کے الفاظ) ذکر نہیں کیے۔

[٥٣٩٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ؛ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: «يَوْمَ

[5396]ابن ابی نجیح نے پہلے ہمیں مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ پھر ہمیں یزید نے حدیث بیان کی، انھوں نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے سنی، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، پھر ہمیں ابوفروہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابن عکیم رضی اللہ عنہ سے سنی اور میرا خیال یہ ہے کہ ابن ابی لیلیٰ نے بھی یہ حدیث ابن عکیم رضی اللہ عنہ سے سنی، انھوں نے کہا: ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے دستے میں) تھے، پھر

الْقِيَامَةِ».

اسی کے مانند بیان کیا اور ''قیامت کے دن'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٥٣٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ، فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ.

[5397] عبیداللہ کے والد معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک شخص ان کے پاس چاندی کا برتن لے کر آیا، پھر انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ابن عکیم رضی اللہ عنہ کی روایت کے مانند بیان کیا۔

[٥٣٩٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَّإِسْنَادِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ: شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ، غَيْرُ مُعَاذٍ وَّحْدَهُ، إِنَّمَا قَالُوا: إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى.

[5398] وکیع، محمد بن جعفر، ابن ابی عدی اور بہز، ان سب نے شعبہ سے معاذ کی حدیث کے مانند، انھی کی سند کے ساتھ حدیث روایت کی اور اکیلے معاذ کے سوا، ان میں سے کسی نے حدیث میں ''میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا'' کے الفاظ نہیں کہے۔ سب نے یہی کہا: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔

[٥٣٩٩] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا.

[5399] منصور اور ابن عون دونوں نے مجاہد سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ان لوگوں کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

[٥٤٠٠] ٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ، فَسَقَاهُ

[5400] سیف نے کہا کہ میں نے مجاہد کو کہتے ہوئے سنا: میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا، کہا: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا، تو انھوں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے کہا:

مَجُوسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا».

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ریشم پہنو نہ دیباج پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان (قیمتی دھاتوں) کی رکابیوں (پلیٹوں) میں کھاؤ، کیونکہ یہ برتن دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہیں۔''

(المعجم...) - (بَابُ تَحْرِيمِ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ لِلرِّجَالِ) (التحفة ١)

باب: مردوں کے لیے ریشم وغیرہ (کی مختلف اقسام) پہننا حرام ہے

[٥٤٠١] ٦-(٢٠٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ» ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا» فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَّهُ مُشْرِكًا، بِمَكَّةَ.

[5401] مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے قریب (بازار میں) ایک ریشمی حُلّہ (ایک جیسی ریشمی چادروں کا جوڑا بکتے ہوئے) دیکھا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کتنا اچھا ہو اگر آپ یہ حلہ خرید لیں اور جمعہ کے دن لوگوں کے سامنے (خطبہ دینے کے لیے) اور جب کوئی وفد آپ کے پاس آئے تو اسے زیب تن فرمائیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو (دنیا میں) صرف وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ان میں سے کچھ ریشمی حلے آئے، آپ ﷺ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے یہ حلہ پہننے کے لیے دیا ہے، حالانکہ آپ نے عُطارد (بن حاجب بن زرارہ، جو مسجد کے دروازے کے باہر حلے بیچ رہے تھے) کے حلے کے بارے میں جو فرمایا تھا سو فرمایا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ حلہ تم کو پہننے کے لیے نہیں دیا۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ مکہ میں اپنے ایک بھائی کو دے دیا جو مشرک تھا۔

فوائد: ① حلہ سے مراد ایک جیسے دو کپڑوں کا جوڑا ہے، جسے ایک ساتھ پہنا جاتا ہے۔ یہ دونوں چادریں بھی ہو سکتی ہیں اور

سلے ہوئے کپڑے بھی۔ محکم لابن سیدہ میں ہے: بُرْدٌ أَوْغَيْرُهُ سِيَرَاء ''سیراء'' خالص ریشم کے کپڑے کو بھی کہتے ہیں، ایسے کپڑے کو بھی جس میں محض تانا ریشم کا ہو یا محض بانا ریشم کا ہو، ایسے کپڑے کو بھی سیراء کہتے ہیں جس کی بنتی میں ریشم کی دھاریاں دی گئی ہوں اور اسے بھی جس میں ریشم کی پٹیاں لگائی گئی ہوں۔ ریشم کی کڑھائی والے کپڑے کو بھی ''سیراء'' کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے مختلف اہل لغت کے حوالے سے یہ سب اقوال فتح الباری میں نقل کیے ہیں۔ (فتح الباري: 5840) سیراء کا لفظ ان میں سے کسی بھی قسم کے کپڑے پر بولا جاسکتا ہے۔ اسی طرح حریر، استبرق، دیباج، سندس بھی ریشم کے کپڑے کی اقسام ہیں۔ دیباج ریشم کا باریک کپڑا ہے اور استبرق موٹا۔ مختلف راویوں نے ان لفظوں کو مجازاً ایک دوسرے کے مدلول کے لیے استعمال کیا ہے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ کسی کپڑے میں ریشم کی کم یا زیادہ مقدار اور اس کی باریکی اور موٹائی کی بنا پر اس کے ریشم کا کپڑا ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں غلط فہمی کا امکان موجود ہوتا ہے۔ اگلی احادیث کو صحیح طرح سمجھنے کے لیے یہ باتیں ذہن میں رہنی ضروری ہیں۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یا آپ کے پدری بھائی زید رضی اللہ عنہ کا مادری بھائی عثمان بن حکیم مکہ میں مقیم تھا، اس کے مسلمان ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کو بیچ کر اس کی قیمت بھجوا دی یا قیمت لگوائی اور اس امید پر کہ مکہ میں اس کی اور زیادہ قیمت مل جائے گی کپڑا ہی اس کو بھیج دیا۔ دونوں امکان موجود ہیں، پہلا قرین قیاس ہے۔ (حدیث: 5419) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور کافروں کو ہدیہ وغیرہ دینا جائز ہے، خصوصاً اگر مقصود انھیں اسلام کی طرف مائل کرنا یا ان کے ذریعے سے کوئی اسلامی مقصد حاصل کرنا ہو۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ریشم کا کپڑا مسلمان مرد کو بھی ہدیتاً دیا جاسکتا ہے، اس لیے نہیں کہ وہ اسے پہن لے بلکہ اس لیے کہ وہ اس سے جائز فائدہ حاصل کرے۔ ان فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ کپڑا گھر کی خواتین کو استعمال کے لیے دے دے۔

[٥٤٠٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[5402] عبیداللہ اور موسیٰ بن عقبہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٥٤٠٣] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ، وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى

[5403] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ عُطارد تمیمی بازار میں ایک ریشمی حلہ (بیچنے کے لیے) اس کی قیمت بتا رہا ہے۔ یہ بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا اور

الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ، فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ: وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ» فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ، فَبَعَثَ إِلٰى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، وَّبَعَثَ إِلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ، وَّأَعْطٰى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً، وَّقَالَ: «شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ» قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ، وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ؟، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا» وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَظَرًا، عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ».

ان سے انعام و اکرام وصول کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے عطارد کو دیکھا ہے، وہ بازار میں ایک ریشمی حلہ بیچ رہا ہے، آپ اسے خرید لیتے تو جب عرب کے وفود آتے، (اس وقت) آپ اس کو زیب تن فرماتے اور میرا خیال ہے (یہ بھی) کہا: اور جمعہ کے دن بھی آپ اسے زیب تن فرماتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں ریشم صرف وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' اس واقعے کے بعد (کا ایک دن آیا تو) رسول اللہ ﷺ کے پاس کئی ریشمی حلے آئے، آپ نے ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی بھیجا، ایک حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور ایک حلہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کے دوپٹے بنا دو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے حلے کو اٹھا کر لائے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے یہ حلہ میرے پاس بھیجا ہے، حالانکہ آپ نے کل ہی عطارد کے حلے کے متعلق فرمایا تھا، جو آپ نے فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھارے پاس یہ حلہ اس لیے نہیں بھیجا کہ اسے تم خود پہنو، بلکہ میں نے تمھارے پاس یہ اس لیے بھیجا ہے کہ تم کچھ (فائدہ) حاصل کرو۔'' تو رہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تو وہ اپنا حلہ پہن کر آ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس طرح دیکھا جس سے انھیں پتہ چل گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کا ایسا کرنا پسند نہیں آیا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں؟ آپ ہی نے تو اسے میرے پاس بھیجا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم خود اس کو پہن لو، بلکہ میں نے اس لیے اس حلے کو تمھارے پاس بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں دوپٹے بانٹ دو۔''

فائدہ: مختلف روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عطارد کا یہ حلہ واضح طور پر خالص ریشم کا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھتے ہی مسترد فرما دیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جو حلے آئے وہ ملے جلے تھے، چادروں کی صورت میں بھی اور کچھ سلے ہوئے بھی۔

یہ غالباً وہی ریشمی کرتے تھے جو دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر کی طرف سے ہدیہ کیے گئے تھے۔

[٥٤٠٤] ٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِّنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا فَأَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» قَالَ: فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ، فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى أَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ»، أَوْ قُلْتَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ».

[5404] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق (موٹے ریشم) کا ایک حلہ بازار میں فروخت ہوتا ہوا دیکھا، انھوں نے اسے پکڑا، رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اسے خرید لیجیے اور عید اور وفود کی آمد پر اسے زیب تن فرمایئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ صرف ایسے شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' کہا: پھر جب تک اللہ کو منظور تھا وقت گزرا (لفظی ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی حالت میں رہے)، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس دیباج کا ایک جبہ بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا: ''یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' یا آپ نے (اس طرح) فرمایا تھا: ''اس کو وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر آپ نے یہی میرے پاس بھیج دیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اس لیے کہ) تم اس کو فروخت کر دو اور اس (کی قیمت) سے اپنی ضرورت پوری کر لو۔''

[٥٤٠٥] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5405] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[٥٤٠٦] ٩-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَاءً مِّنْ

[5406] یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے روایت کی، کہا: مجھے ابوبکر بن حفص نے سالم سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد کے خاندان والوں میں سے ایک آدمی (کے کندھوں) پر دیباج یا

دِيبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: لَوِ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» فَأُهْدِيَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ، قَالَ: قُلْتُ: أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا».

ریشم کی ایک قبا دیکھی تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کتنا اچھا ہو اگر آپ اس کو خرید لیں! آپ نے فرمایا: ''اس کو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر (بعد میں) رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی حلہ ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ حلہ میرے پاس بھیج دیا، کہا: میں نے عرض کی: آپ نے وہ حلہ میرے پاس بھیج دیا ہے جبکہ میں اس کے متعلق آپ سے سن چکا ہوں، آپ نے اس کے بارے میں جو فرمایا تھا سو فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے تمھارے پاس صرف اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔''

[٥٤٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عُطَارِدٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا، وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا».

[5407] روح نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوبکر بن حفص نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آل عطارد کے ایک آدمی (کے کندھوں) پر (بیچنے کے لیے ایک حلہ) دیکھا، جس طرح یحییٰ بن سعید کی حدیث ہے، مگر انھوں نے یہ الفاظ کہے: ''میں نے اسے تمھارے پاس صرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لیے تمھارے پاس نہیں بھیجا تھا کہ تم (خود) اسے پہنو۔''

فائدہ: آلِ عُطارد میں سے ایک شخص مراد ہے اور خود عطارد بھی ہو سکتا ہے۔ جس طرح قرآن میں حضرت داود سے خطاب کر کے کہا گیا ہے: ﴿اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا﴾ ''اے داود کے گھر والو! شکر ادا کرنے کے لیے عمل کرو۔'' (سبا 34:13) اس سے خود حضرت داود علیہ السلام بھی مراد ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عطارد خود بیچ رہا ہو اور درمیان میں کسی کام کے لیے گیا ہو تو اپنا مال اپنے کسی بھائی، بیٹے، بھتیجے کے کندھے پر رکھ دیا ہو کہ وہ اسے بیچنے کی کوشش کرتا رہے۔

[٥٤٠٨] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الْإِسْتَبْرَقِ؟، قَالَ:

[5408] یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا: سالم بن عبداللہ نے مجھ سے استبرق کے متعلق دریافت کیا، کہا: میں نے کہا: وہ دیباج جو موٹا اور سخت ہو۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا

قُلْتُ : مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ، فَقَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ : رَأٰى عُمَرُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِّنْ إِسْتَبْرَقٍ، فَأَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : فَقَالَ : «إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا».

ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (کے کندھے) پر استبرق کا ایک حلہ دیکھا، وہ اس (حلے) کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے، پھر انھوں نے ان سب کی حدیث کے مانند بیان کیا، البتہ اس میں یہ کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے یہ جبہ اس لیے تمھارے پاس بھیجا کہ تم اس کے ذریعے سے (اسے بیچ کر) کچھ مال حاصل کرلو۔“

[٥٤٠٩] ١٠-(٢٠٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَّكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ، قَالَ: أَرْسَلَتْنِي أَسْمَاءُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَتْ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثًا: الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ، وَمِيثَرَةَ الْأُرْجُوَانِ، وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَّجَبٍ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُومُ الْأَبَدَ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» فَخِفْتُ أَنْ يَّكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ، وَأَمَّا مِيثَرَةُ الْأُرْجُوَانِ، فَهٰذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِاللهِ، فَإِذَا هِيَ أُرْجُوَانٌ.

[5409] حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ (بن کیسان) سے روایت ہے، وہ عطاء کے بیٹے کے ماموں تھے، کہا: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا، اور کہلوا بھیجا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں: کپڑوں پر لگی ہوئی ریشمی علامت کو، ارغوانی (سرخ) رنگ کے گدوں کو اور رجب کا پورا مہینہ روزے رکھنے کو؟ تو انھوں (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے قاصد عبداللہ بن کیسان سے) کہا: تم نے جو رجب کے متعلق کہا ہے تو جو شخص (عام مہینوں میں) دائمی روزے رکھتا ہو (اتنے ایام کے روزے رکھتا ہو جن کا اجر دائمی روزے کے برابر ہو جائے تو) وہ کیسے (رجب کے روزوں سے روک سکتا ہے؟) اور تم نے جو کچھ کپڑوں پر لگی ہوئی ریشمی علامت کے بارے میں کہا ہے تو میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ریشم کو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“ تو مجھے یہ خدشہ ہوا کہ علامت بھی ریشم سے بنائی جاتی ہے (اس لیے وہ بھی حرام نہ ہو!)، رہا ارغوانی (رنگ کا) گدا تو عبداللہ کا گدا یہ ہے، وہ ارغوانی رنگ ہی کا گدا تھا۔

فَرَجَعْتُ إِلٰى أَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ : هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ، لَّهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ، وَّفَرْجَيْهَا

(عبداللہ بن کیسان نے کہا:) میں نے واپس آ کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ (سب کچھ) بتایا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے، انھوں نے طیلسان (موٹے کپڑے)

مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ، فَقَالَتْ: هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى لِنَسْتَشْفِيَ بِهَا.

کا ایک کسروانی (کسریٰ کے عہد میں پہنا جانے والا) جبہ نکالا جس پر ریشم کے نقش ونگار بنے ہوئے تھے اور جس کے دونوں پلوؤں پر دیباج لگا ہوا تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک ان کے پاس تھا اور جب ان کی وفات ہوئی تو اس کو میں نے لے لیا، نبی ﷺ اس جبے کو پہنا کرتے تھے۔ ہم بیماروں کے لیے اس جبے کو (پانی میں ڈبو کر) دھوتے ہیں تا کہ اس (پانی) کے ذریعے سے شفا حاصل کریں۔

فائدہ: [1] کپڑے پر تھوڑی مقدار میں ریشم لگا ہو تو اس کا استعمال ممنوع نہیں، آیندہ احادیث میں وہ مقدار بیان کر دی گئی ہے جس کی اجازت ہے۔ [2] دائمی روزوں سے مراد اتنے دنوں کے روزے ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ نے دائمی روزوں کے برابر قرار دیا تھا۔ رجب میں تو اور بھی زیادہ روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے نہیں روکا تھا۔

[٥٤١٠] ١١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ، أَبِي ذُبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ: أَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ، فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5410] شعبہ نے خلیفہ بن کعب ابی ذبیان سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے: سنو! اپنی عورتوں کو ریشم نہ پہناؤ کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) سنا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم نہ پہنو، کیونکہ جس نے دنیا میں اسے پہنا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔''

[٥٤١١] ١٢-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ: يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ! إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ، فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ، مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ، وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ، وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[5411] احمد بن عبداللہ بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عاصم احول نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، کہا: جب ہم آذربائیجان میں تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف (خط میں) لکھ بھیجا: عتبہ بن فرقد! تمھارے پاس جو مال ہے وہ نہ تمھاری کمائی سے ہے، نہ تمھارے ماں باپ کی کمائی سے، مسلمانوں کو ان کی رہائش گاہوں میں وہی کھانا پیٹ بھر کے کھلاؤ جس سے اپنی رہائش گاہ میں تم خود پیٹ بھرتے ہو اور تم لوگ عیش وعشرت سے مشرکین کے لباس اور ریشم کے

نَهٰى عَنْ لُبُوسِ الْحَرِيرِ، قَالَ إِلَّا هٰكَذَا، وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا. قَالَ زُهَيْرٌ: قَالَ عَاصِمٌ: هُوَ فِي الْكِتَابِ قَالَ: وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ.

پہناووں سے دور رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے پہناوے سے منع فرمایا ہے، مگر اتنا (جائز ہے)، (یہ فرما کر) رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں، درمیانی انگلی اور انگشت شہادت ملائیں اور انھیں ہمارے سامنے بلند فرمایا۔ زہیر نے کہا: عاصم نے کہا: یہ اس خط میں ہے، (ابن یونس نے) کہا: اور زہیر نے (بھی) اپنی دو انگلیاں اٹھائیں۔

[٥٤١٢] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيرِ، بِمِثْلِهِ.

[5412] جریر بن عبدالحمید اور حفص بن غیاث دونوں نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے ریشم کے بارے میں اسی طرح روایت کی۔

فائدہ: دو انگلیوں کی پٹی، سامنے کے دونوں پلوؤں کے حاشیے پر جہاں بٹن لگائے جاتے ہیں اور جہاں ان کو جوڑا جاتا ہے، ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔ اس استثنا کی وجہ غالباً یہ تھی کہ اس زمانے میں قطن (کاٹن) یا اون کی جتنی بھی عام لوگوں کے پہننے کی کم قیمت قبائیں ملتی تھیں، ان میں اس قدر پٹی ضرور موجود ہوتی تھی۔ عملاً اس سے پرہیز ممکن نہ تھا۔ اور ہلکے پھلکے ریشم کے کام کے باوجود وہ ریشمی قبائیں نہ تھیں، سوتی یا اُونی ہی تھیں۔

[٥٤١٣] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ -: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هٰكَذَا» قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ، فَرُئِيتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ، حَتّٰى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ.

[5413] جریر نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے ابوعثمان سے روایت کی، کہا: ہم عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم (کا لباس) اس کے سوا کوئی شخص نہیں پہنتا جس کا آخرت میں اس میں سے کوئی حصہ نہ ہو، سوائے اتنے (ریشم) کے (اتنی مقدار جائز ہے۔)'' ابوعثمان نے انگوٹھے کے ساتھ کی اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔ مجھے اس طرح معلوم ہوا کہ جیسے وہ طیلسان (نشانات والی عبا) کے بٹنوں والی جگہ (کے برابر) ہو، یہاں تک کہ میں نے (اصل) طیلسان دیکھے، (وہ اتنی مقدار ہی تھی۔)

فائدہ: طیلسان سے مراد اوپر پہننے کی عبائیں ہیں جن پر زینت کے لیے ہلکے پھلکے نشانات بنے ہوتے ہیں۔

[٥٤١٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى : حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ . قَالَ : كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ ، بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ .

[5414] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوعثمان نے حدیث بیان کی، کہا: ہم عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، جریر کی حدیث کے مانند۔

[٥٤١٥] ١٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ : جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ ، أَوْ بِالشَّامِ : أَمَّا بَعْدُ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا ، إِصْبَعَيْنِ .

[5415] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا، کہا: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا، اس وقت ہم آذر بائیجان میں عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا شام میں تھے، اس میں یہ لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اتنی مقدار، یعنی دو انگلیوں سے زیادہ ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عُثْمَانَ : فَمَا عَتَّمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ .

ابوعثمان نے کہا: ہم نے یہ سمجھنے میں ذرا توقف نہ کیا کہ ان کی مراد نقش و نگار سے ہے (جو کناروں پر ہوتے ہیں۔)

[٥٤١٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا : حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ .

[5416] ہشام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی اور ابوعثمان کا قول ذکر نہیں کیا۔

[٥٤١٧] ١٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ إِسْحٰقُ : أَخْبَرَنَا ، وَقَالَ الْآخَرُونَ : حَدَّثَنَا - مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ : نَهٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ

[5417] معاذ کے والد ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے عامر شعبی سے روایت کی، انھوں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں خطبہ دیا اور کہا: نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، سوائے دو یا تین یا چار انگلیوں (کی پٹی) کے۔

الْحَرِيرِ، إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ، أَوْ ثَلَاثٍ، أَوْ أَرْبَعٍ.

[٥٤١٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5418] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٤١٩] ١٦-(٢٠٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِّنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ، ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ يَّنْزِعَهُ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ» عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَرِهْتَ أَمْرًا وَّأَعْطَيْتَنِيهِ، فَمَا لِي؟ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ، إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَ تَبِيعُهُ» فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

[5419] ابوزبیر نے کہا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ نے ایک دن دیباج کی قبا پہنی جو آپ کو ہدیہ کی گئی تھی، پھر فوراً ہی آپ نے اس کو اتار دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دی۔ آپ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کو فوراً اتار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے جبریل علیہ السلام نے اس سے منع کر دیا۔“ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ایک چیز ناپسند کی اور وہ مجھے دے دی! اب میرے لیے کیا (راستہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے یہ تمھیں پہننے کے لیے نہیں دی، میں نے تمھیں اس لیے دی کہ اس کو بیچ لو۔“ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دو ہزار درہم میں فروخت کر دیا۔

فوائد: ① اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعے کی مزید تفصیلات بیان ہوئی ہیں، ان کے ذریعے سے وہ واقعہ زیادہ واضح طور پر سامنے آجاتا ہے۔ عطارد والی قبا مکمل ریشم کی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے پہننا گوارا نہیں فرمایا۔ یہ جو ریشمی کپڑے بھیجے گئے تھے ان کی بنتی میں ریشم ملا ہوا تھا۔ ان میں سے آپ نے جو قبا پہنی اس میں ریشم کی مقدار بظاہر بہت کم تھی لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنا تو جبریل علیہ السلام نے فوراً آکر خبر دی کہ اس میں ریشم کی مقدار زیادہ ہے اور آپ کو اسے پہننے سے روک دیا، آپ نے فوراً اتار کر یہ قبا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کپڑے مختلف صحابہ، مثلاً: حضرت علی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت فکر مندی اور غم کے عالم میں آئے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود تو فرمایا تھا کہ (مردوں کے لیے) ریشم پہننا حرام ہے، پھر آپ نے

خود جو چیز کراہت سے اتار دی وہ مجھے کیوں بھجوا دی۔ انھوں نے آ کر یہی باتیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: "میں نے یہ تمھارے پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا بلکہ اس لیے بھیجا تھا کہ (بیچ کر یا خواتین کو پہنا کر) اس سے فائدہ اٹھاؤ۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیچ دیا اور اس کی قیمت عثمان بن حکیم کو مکہ بھجوا دی جن کے ساتھ وہ احسان کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ یہ کپڑا اصل میں عثمان بن حکیم کے کام آیا، اس لیے بعض بیان کرنے والوں نے "كَسَاهُ أَخاً لَهُ" کے الفاظ استعمال کیے۔ "كَسَا" فائدہ اٹھانے کے لیے کپڑا یا اس کی قیمت دینے کے معنی میں ہے۔ (2) بعض شارحین نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو پیش نظر رکھے بغیر کسا کے معنی پہنانے کے کیے ہیں اور اس مشکل میں پڑ گئے ہیں کہ جو چیز کسی مسلمان کے اپنے لیے حلال نہ ہو کیا وہ کسی کافر کو استعمال کرا سکتا ہے۔ یہ ایسے ہوگا کہ کوئی مسلمان حرام چیز خود نہ کھائے، کافر کو کھلاتا رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چونکہ وہ کپڑا بعینہ عثمان بن حکیم کو نہیں بھیجا، اس لیے ان کے حوالے سے یہ سوال ہی اٹھانا غلط ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اس کی فروخت ممنوع نہ تھی کیونکہ ریشم عورتوں کے لیے حلال ہے اور ان کے استعمال کے لیے اسے بیچا اور خریدا جا سکتا ہے۔

[٥٤٢٠] ١٧-(٢٠٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا، فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ».

[5420] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعون سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوصالح سے سنا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث سنا رہے تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی حلہ ہدیہ کیا گیا، آپ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے اس کو پہن لیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصہ محسوس کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے یہ تمھارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہن لو، میں نے تمھارے پاس اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس کو کاٹ کر عورتوں میں دوپٹے بانٹ دو۔"

[٥٤٢١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ: فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي، وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَأَمَرَنِي.

[5421] عبیداللہ کے والد معاذ اور محمد بن جعفر، دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعون سے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی۔ معاذ کی بیان کردہ حدیث میں ہے: "آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے کاٹ کر (اپنے گھر کی) عورتوں میں بانٹ دیا" اور محمد بن جعفر کی حدیث میں ہے: "میں نے اس کو کاٹ کر (اپنے گھر کی) عورتوں میں بانٹ دیا۔" اور انھوں نے "آپ نے مجھے حکم دیا" (کے الفاظ) ذکر نہیں کیے۔

[٥٤٢٢] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5422] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب اور زہیر بن حرب

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ ؛ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيرٍ، فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا، فَقَالَ: «شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ».

نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ زہیر کے ہیں ۔ کہا: ہمیں وکیع نے مسعر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعون ثقفی سے، انھوں نے ابوصالح حنفی سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دومۃ الجندل کے (حکمران) اکیدر نے نبی ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ بھیجا، آپ نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا: ''اس کو کاٹ کر (تینوں) فاطماؤں (فاطمہ بنت رسول اللہ، فاطمہ بنت اسد، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا) میں اوڑھنیاں بانٹ دو۔''

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ: بَيْنَ النِّسْوَةِ.

ابوبکر اور ابوکریب نے (''فاطماؤں کے مابین'' کے بجائے) ''عورتوں کے مابین'' کہا۔

[٥٤٢٣] ١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَسَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ، فَخَرَجْتُ فِيهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

[5423] زید بن وہب نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ریشمی حلہ دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصہ دیکھا، کہا: پھر میں نے اس کو پھاڑ کر اپنے گھر کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

[٥٤٢٤] ٢٠-(٢٠٧٢) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا».

[5424] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سُندس (باریک ریشم) کا ایک جبہ بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے میرے پاس یہ جبہ بھیجا ہے، حالانکہ آپ نے اس کے متعلق (پہلے) جو فرمایا تھا وہ فرما چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ تمھارے پاس اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اس کو پہنو، میں نے تمھارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ۔''

[٥٤٢٥] ٢١-(٢٠٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5425] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔''

[٥٤٢٦] ٢٢-(٢٠٧٤) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5426] حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔''

[٥٤٢٧] ٢٣-(٢٠٧٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ، فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا، كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ».

[5427] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو ریشم کی ایک کھلی قبا ہدیہ میں دی گئی، آپ نے وہ پہنی اور نماز پڑھی، پھر اس کو کھینچ کر اتار دیا، جیسے آپ اسے ناپسند کر رہے ہوں، پھر فرمایا: ''یہ (عبا) تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔''

[٥٤٢٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5428] عبدالحمید بن جعفر نے کہا: مجھے یزید بن ابی حبیب نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ، إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا)

(التحفة ٢)

باب: 3- خارش یا اس طرح کے کسی اور عذر کی بنا پر مرد کے لیے ریشم پہننا جائز ہے

[٥٤٢٩] ٢٤-(٢٠٧٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ، فِي السَّفَرِ، مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا، أَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا.

[5429] ابواسامہ نے ہمیں سعید بن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، کہا: قتادہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ایک سفر میں خارش کی بنا پر یا کسی اور تکلیف کی بنا پر، جو انھیں لاحق ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (ان حالات میں یہی مداوا میسر تھا۔)

[٥٤٣٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فِي السَّفَرِ.

[5430] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ''سفر میں'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٤٣١] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ، لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

[5431] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کو انھیں لاحق ہونے والی خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔

[٥٤٣٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5432] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٤٣٣] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ؛ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقَمْلَ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ، فِي غَزَاةٍ لَّهُمَا.

[5433] ہمام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث سنائی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے جوؤں (کی بنا پر خارش) کی شکایت کی تو آپ نے ان دونوں کو انھیں پیش آنے والی جنگ کے دوران میں ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔

(المعجم ٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ) (التحفة ٣)

باب:4-مردوں کے لیے گیروے رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت

[٥٤٣٤] ٢٧-(٢٠٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ، فَلَا تَلْبَسْهَا».

[5434] معاذ بن ہشام نے ہمیں بیان کیا، کہا: مجھے میرے والد نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے محمد بن ابراہیم بن حارث نے حدیث سنائی کہ ابن معدان نے انھیں بتایا کہ انھیں جبیر بن نفیر نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے گیروے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں، تم انھیں مت پہنو۔''

[٥٤٣٥] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.

[5435] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ہشام نے خبر دی، وکیع نے علی بن مبارک سے بیان کیا، ہشام اور علی بن مبارک دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، دونوں نے (ابن معدان کے بجائے) خالد بن معدان کہا۔

[٥٤٣٦] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأٰى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: «أَأُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟» قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا؟، قَالَ: «بَلْ أَحْرِقْهُمَا».

[5436] طاوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے مجھے گیروے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری ماں نے تمھیں یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟'' میں نے عرض کی: میں ان کو دھوڈالوں؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ ان کو جلا دو۔''

[٥٤٣٧] ٢٩-(٢٠٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

[5437] نافع نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ.

طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قسّ (علاقے) کے بنے ہوئے (ریشمی کپڑے) اور گیروے رنگ کے کپڑے پہننے سے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

[٥٤٣٨] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ.

[5438] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے حدیث بیان کی، ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے، جب میں رکوع کر رہا ہوں، قرآن مجید پڑھنے سے اور (عمومی حالت میں) سونا اور گیروے رنگ کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔

[٥٤٣٩] ٣١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِّبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَعَنْ لِّبَاسِ الْمُعَصْفَرِ.

[5439] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، ریشم کے کپڑے پہننے سے، رکوع اور سجود میں قرآن مجید پڑھنے سے اور گیروے رنگ کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الثِّيَابِ الْحِبَرَةِ) (التحفة ٤)

باب:5- دھاری دار کپڑے پہننے کی فضیلت

[٥٤٤٠] ٣٢-(٢٠٧٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَوْ أَعْجَبَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ.

[5440] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کو کس قسم کا لباس زیادہ محبوب تھا یا رسول اللہ ﷺ کو زیادہ اچھا لگتا تھا؟ انھوں نے کہا: دھاری دار (یمنی) چادر۔

[٥٤٤١] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْحِبَرَةُ.

[5441] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں سب سے زیادہ پسند دھاری دار (یمنی) چادر تھی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ، وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ وَالْيَسِيرِ، فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا، وَجَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعَرِ، وَمَا فِيهِ أَعْلَامٌ) (التحفة ٥)

باب:6-لباس پہننے میں انکسار روا رکھنا، موٹے اور باسہولت کپڑے پہننا اور بچھونے وغیرہ کے لیے استعمال کرنا، نیز بالوں کے بنے ہوئے (اونی) اور منقش کپڑے پہننے کا جواز

[٥٤٤٢] ٣٤-(٢٠٨٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِّمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِّنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ، قَالَ: فَأَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ؛ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ.

[5442] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں حمید نے ابو بردہ سے حدیث سنائی، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے ایک موٹا تہبند، جو یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک اوپر کی چادر (موٹی، سخت اور پیوند لگے ہونے کی وجہ سے) جسے مُلَبَّدَہ کہا جاتا ہے، نکال کر دکھائی، کہا: انھوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھی دو کپڑوں میں داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔

[٥٤٤٣] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَّكِسَاءً مُّلَبَّدًا، فَقَالَتْ: فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ: إِزَارًا غَلِيظًا.

[5443] علی بن حجر سعدی، محمد بن حاتم اور یعقوب بن ابراہیم نے (اسماعیل) ابن علیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب سے، انھوں نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک تہبند اور ایک پیوند لگی ہوئی موٹی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا: انھی کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔

ابن حاتم نے اپنی حدیث میں کہا: موٹا تہبند۔

[٥٤٤٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

[5444] معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: إِزَارًا غَلِيظًا.

مانند روایت کی اور کہا: ''موٹا تہبند۔''

[٥٤٤٥] ٣٦-(٢٠٨١) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِّنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ.

[5445] صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایک صبح رسول اللہ ﷺ اس طرح باہر نکلے کہ آپ کے جسم پر ایک موٹی، مربع، لکیروں والی، کالے بالوں سے بنی ہوئی چادر تھی۔ (عام سی، کھردری اور کم قیمت چادر۔)

[٥٤٤٦] ٣٧-(٢٠٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، الَّتِي يَتَّكِىءُ عَلَيْهَا، مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ.

[5446] عبدہ بن سلیمان نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کا تکیہ جس کے ساتھ آپ ٹیک لگاتے تھے، چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

[٥٤٤٧] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ، أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ.

[5447] علی بن مسہر نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کا بستر (گدا) جس پر آپ سوتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

[٥٤٤٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: ضِجَاعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[5448] ابن نمیر اور ابومعاویہ دونوں نے ہمیں ہشام بن عروہ سے، اسی سند کے ساتھ خبر دی اور کہا: ''رسول اللہ ﷺ کا استراحت کا بچھونا۔''

وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: يَنَامُ عَلَيْهِ.

اور ابومعاویہ کی حدیث میں ہے: جس پر آپ سوتے تھے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ) (التحفة ٦)

باب: 7- بچھونوں (گدّوں) کے غلاف استعمال کرنا جائز ہے

[٥٤٤٩] ٣٩-(٢٠٨٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو؛ قَالَ عَمْرٌو وَّقُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، لَمَّا تَزَوَّجْتُ: «أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ: وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ».

[5449] قتیبہ بن سعید، عمرو ناقد اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں سفیان نے ابن منکدر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم نے بچھونوں کے غلاف بنائے ہیں؟'' میں نے عرض کی: ہمارے پاس غلاف کہاں سے آئے؟ آپ نے فرمایا: ''اب عنقریب ہوں گے۔''

[٥٤٥٠] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ: وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ».

[5450] وکیع نے ہمیں سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب میری شادی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم نے بچھونوں کے غلاف بنائے ہیں؟'' میں نے عرض کی: ہمارے پاس غلاف کہاں سے آئے؟ آپ نے فرمایا: ''اب عنقریب ہو جائیں گے۔''

قَالَ جَابِرٌ: وَّعِنْدَ امْرَأَتِي نَمَطٌ، فَأَنَا أَقُولُ: نَحِّيهِ عَنِّي، وَتَقُولُ: قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری بیوی کے پاس ایک غلاف تھا، میں اس سے کہتا تھا: اسے مجھ سے دور رکھو، اور وہ کہتی تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''عنقریب غلاف ہوا کریں گے۔''

[٥٤٥١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: فَأَدَعُهَا.

[5451] عبدالرحمٰن نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: تو میں اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیتا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ) (التحفة ٧)

باب:8- ضرورت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے

[٥٤٥٢] ٤١-(٢٠٨٤) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «فِرَاشٌ لِّلرَّجُلِ، وَفِرَاشٌ لِّامْرَأَتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ».

[5452] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ایک بستر مرد کے لیے ہے، ایک اس کی بیوی کے لیے، تیسرا بستر مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ، وَبَيَانِ حَدِّ مَا يَجُوزُ إِرْخَاؤُهُ إِلَيْهِ، وَمَا يُسْتَحَبُّ) (التحفة ٨)

باب:9- تکبر کی بنا پر کپڑا گھسیٹ کر چلنے کی ممانعت اور یہ وضاحت کہ کپڑا لٹکانے کی جائز حد کیا ہے اور مستحب کیا ہے؟

[٥٤٥٣] ٤٢-(٢٠٨٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ وَّزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ تَعَالَى إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ».

[5453] امام مالک نے نافع، عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے روایت کی، ان سب نے انھیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہیں کرے گا۔''

[٥٤٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ.

[5454] عبیداللہ، ایوب، لیث بن سعد اور اسامہ ان سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی حدیث کی طرح روایت کی اور یہ اضافہ کیا: ''قیامت کے دن (نظر نہیں کرے گا۔)''

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَزَادَ فِيهِ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[٥٤٥٥] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَنَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5455] عمر بن محمد نے اپنے والد، سالم بن عبداللہ اور نافع سے روایت کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔''

[٥٤٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[5456] محارب بن دثار اور جبلہ بن سحیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٤٥٧] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5457] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں حنظلہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تکبر سے کپڑا گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر تک نہیں فرمائے گا۔''

[٥٤٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

[5458] اسحاق بن سلیمان نے کہا: ہمیں حنظلہ بن ابی سفیان نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سالم سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول

عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثِيَابَهُ.

اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے، اسی کے مانند، مگر انھوں نے (کپڑا گھسیٹا کے بجائے) ''کپڑے (گھسیٹے)'' کہا۔

[٥٤٥٩] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَانْتَسَبَ لَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي لَيْثٍ، فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، يَقُولُ: «مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ، لَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5459] شعبہ نے کہا: میں نے مسلم بن ینّاق سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے ایک شخص کو چادر گھسیٹ کر چلتے ہوئے دیکھا، انھوں نے اس سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ اس نے اپنا نسب بتایا، وہ شخص بنولیث سے تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو پہچان لیا اور کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے: ''جس شخص نے اپنی ازار (کمر سے نیچے کی چادر وغیرہ) گھسیٹی، اس سے اس کا ارادہ تکبر کے سوا اور نہ تھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہیں فرمائے گا۔''

[٥٤٦٠] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ، كُلُّهُمْ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ: عَنْ مُّسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ، وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا «مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ» وَلَمْ يَقُولُوا: «ثَوْبَهُ».

[5460] عبدالملک بن ابی سلیمان، ابویونس اور ابراہیم بن نافع ان سب نے مسلم بن ینّاق سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر ابویونس کی حدیث میں ہے: ابوالحسن مسلم سے روایت ہے اور ان سب کی روایت میں ہے: ''جس نے اپنی ازار گھسیٹی'' انھوں نے ''اپنا کپڑا'' نہیں کہا۔

[٥٤٦١] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ، وَّأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ

[5461] ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے محمد بن عباد بن جعفر سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے نافع بن عبدالحارث کے غلام مسلم بن یسار سے کہا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کریں، کہا: اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا، (انھوں نے سوال کیا:) کیا آپ نے

يَسَارٍ، مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں کوئی بات سنی جو تکبر سے اپنی ازار گھسیٹتا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہیں فرمائے گا۔''

[٥٤٦٢] ٤٧-(٢٠٨٦) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ! ارْفَعْ إِزَارَكَ» فَرَفَعْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «زِدْ» فَزِدْتُ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى أَيْنَ؟ فَقَالَ: أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ.

[5462] عبداللہ بن واقد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزرا، میری کمر کی چادر کسی حد تک لٹک رہی تھی تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ! اپنی چادر اوپر کرلو۔'' میں نے اپنی چادر اوپر کرلی، آپ نے فرمایا: ''اور زیادہ کرلو'' میں نے اور زیادہ اوپر کی، پھر میں اس کو اوپر کرتا رہا حتی کہ بعض لوگوں نے عرض کی کہاں تک (اوپر کرے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پنڈلیوں کے آدھے حصوں تک۔''

[٥٤٦٣] ٤٨-(٢٠٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ، وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، وَهُوَ يَقُولُ: جَاءَ الْأَمِيرُ، جَاءَ الْأَمِيرُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا».

[5463] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے ایک شخص کو چادر گھسیٹ کر چلتے ہوئے دیکھا، اس شخص نے زمین پر پاؤں مار مار کہنا شروع کر دیا: امیر آ گئے، امیر آ گئے، وہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) بحرین کے امیر تھے۔ (یہ دیکھ کر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جو شخص اتراتے ہوئے زمین پر اپنی ازار گھسیٹتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہ فرمائے گا۔''

[٥٤٦٤] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَفِي حَدِيثِ

[5464] محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ اور ابن مثنیٰ نے کہا: ہمیں ابن ابی عدی نے حدیث سنائی، ان دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ابن جعفر کی روایت میں ہے: مروان ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنی غیر حاضری میں مدینہ کا (قائم مقام)

ابْنِ الْمُثَنَّى: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ.

حاکم بنایا کرتا تھا۔ اور ابن مثنیٰ کی حدیث میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو (حاکم کی غیر حاضری میں) مدینہ کا حاکم بنایا جاتا تھا۔

فائدہ: اگرچہ بعض راویوں نے اس زیادہ معروف بات کی طرف کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے حاکم کی نیابت کیا کرتے تھے، اشارہ کیا ہے اور یہ بات اپنی جگہ درست بھی ہے لیکن یہ بھی درست ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا حاکم مقرر کر کے بھیجا تھا جس طرح حدیث:5463 میں ہے۔ انھوں نے وہاں سے وصولی کر کے دس ہزار درہم لا کر پیش کیے۔ یہ بڑی رقم تھی، اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس اس کے علاوہ جتنا مال تھا اس کے بارے میں بھی سوال کیا تو انھوں نے بتایا کہ ان کے گھوڑے تھے جن کے بچے ہوئے، بیت المال سے ملنے والے عطیے یکے بعد دیگرے ملتے رہے اور ان کے غلاموں کی کمائی سے انھیں حصہ ملا (انھوں نے اپنی آمدنی کا پورا حساب پیش کر دیا۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جانچ کی تو حساب درست تھا۔ انھوں نے پھر سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا منصب دینا چاہا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے بہتر ہستی نے اس طرح کی ذمہ داری چاہی تھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی تھے، اللہ کے نبی کے بیٹے تھے، میں اُمیمہ کا بیٹا ابوہریرہ ہوں۔ مجھے تین باتوں کا ڈر ہے کہ وہ مجھے پیش آسکتی ہیں: علم کے بغیر کسی کو کچھ بتا دوں، صحیح فیصلے سے ہٹ کر کوئی فیصلہ کر بیٹھوں اور یہ بھی کہ میری کمر پر کوڑے مارے جائیں، میری عزت داغدار کی جائے اور میرا مال ضبط کر لیا جائے۔ یہ کہہ کر انھوں نے منصب قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (مصنف عبدالرزاق:323/11)

(المعجم ١٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ، مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ) (التحفة ٩)

باب:10- کپڑوں پر اتراتے ہوئے اکڑ کر چلنے کی ممانعت

[٥٤٦٥] ٤٩-(٢٠٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي، قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ، إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ».

[5465] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص اپنے بالوں اور اپنی چادروں پر اتراتا ہوا چل رہا تھا کہ اچانک اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

[٥٤٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5466] شعبہ نے ہمیں محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ هٰذَا.

[٥٤٦٧] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ، يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ، قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، فَخَسَفَ اللهُ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[5467] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص اکڑتا ہوا اپنی دو چادروں میں چلا جا رہا تھا، اپنے آپ پر اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

[٥٤٦٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[5468] معمر نے ہمام بن منبہ سے خبر دی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں سنائیں۔ پھر انھوں نے کچھ احادیث سنائیں، ان میں سے (ایک) یہ تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص دو چادروں میں اتراتا ہوا جا رہا تھا'' پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[٥٤٦٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ» ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

[5469] ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم سے پہلے کی ایک امت میں ایک شخص چادروں کے ایک جوڑے میں اتراتا ہوا جا رہا تھا'' پھر ان سب کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

(المعجم ١١) - (بَابُ تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ، وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ١٠)

باب: 11- مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت، اسلام کے ابتدائی دور میں جو اس کا جواز تھا وہ منسوخ ہو گیا

[٥٤٧٠] ٥١-(٢٠٨٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

[5470] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی (پہننے، استعمال کرنے) سے منع فرمایا۔

[٥٤٧١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ.

[5471] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی۔ اور ابن مثنیٰ کی حدیث میں ہے، کہا: میں نے نضر بن انس سے سنا۔

[٥٤٧٢] ٥٢-(٢٠٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ» فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ، قَالَ: لَا، وَاللهِ! لَا آخُذُهُ أَبَدًا، وَّقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[5472] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کریب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ (کی انگلی) میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص آگ کا انگارہ اٹھاتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں ڈال لیتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو اور اس سے کوئی فائدہ اٹھا لو۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا ہے۔

[٥٤٧٣] ٥٣-(٢٠٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ، فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ

[5473] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن رمح اور قتیبہ نے کہا: ہمیں لیث نے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی، آپ اسے پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیا کرتے تھے تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں، پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اس انگوٹھی کو

عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ» فَرَمٰى بِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاللّٰهِ! لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا» فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ، وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَحْيٰى.

اتار دیا اور فرمایا: ''میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا تو نگینے کو اندر کی طرف کر لیتا تھا۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔'' پھر لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ حدیث کے الفاظ یحییٰ کے (بیان کردہ) ہیں۔

[٥٤٧٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ: وَّجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى.

[5474] محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید، خالد بن حارث اور عقبہ بن خالد، سب نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سونے کی انگوٹھی کے بارے میں حدیث روایت کی، عقبہ بن خالد کی روایت میں (عبیداللہ نے) یہ اضافہ کیا: اور آپ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا۔

[٥٤٧٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أُسَامَةَ، جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ، نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[5475] ایوب، موسیٰ بن عقبہ اور اسامہ سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے سونے کی انگوٹھی کے بارے میں لیث کی حدیث کی طرح روایت کی۔

(المعجم ١٢) - **(بَابُ لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ نَّقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ، وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ)** (التحفة ١١)

باب: 12- رسول اللہ ﷺ چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے جس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا، آپ کے بعد وہ انگوٹھی آپ کے خلفاء نے پہنی

[٥٤٧٦] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ، نَّقْشُهُ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ -.

[5476] عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، پہلے وہ آپ کے ہاتھ میں تھی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ ان (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) سے اریس کے کنویں میں گر گئی، اس (انگوٹھی) پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا۔

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرٍ، لَّمْ يَقُلْ: مِنْهُ.

ابن نمیر کی روایت میں ہے: یہاں تک کہ وہ ایک کنویں میں گر گئی، انھوں نے یہ نہیں کہا: ان سے (گر گئی۔)

[٥٤٧٧] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ أَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ، وَّنَقَشَ فِيهِ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ - وَقَالَ: «لَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا» وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، وَ هُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُّعَيْقِيبٍ، فِي بِئْرِ أَرِيسَ.

[5477] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی، پھر آپ نے اس کو پھینک دیا، اس کے بعد آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، اس میں یہ نقش کرایا: ''محمد رسول اللہ'' اور فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔'' جب آپ اس انگوٹھی کو پہنتے تو انگوٹھی کے نگینے (موٹے چوڑے حصے) کو ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیا کرتے تھے اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو مُعَیقیب (کے ہاتھ) سے چاہ اریس میں گر گئی تھی۔

فائدہ: معیقیب سعید بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہتا تھا اور وہی آپ کا خاتم بردار تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی یہ خاتم مبارک پہننا یا استعمال کرنا چاہتے تو معیقیب سے طلب کرتے۔ اسی طرح کے لین دین کے دوران میں وہ اریس کے کنویں میں گر گئی۔ اس حوالے سے کبھی یہ کہا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گری، کبھی یہ کہا گیا: معیقیب کے ہاتھوں سے گری۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کنویں کے اندر بہت تلاش کرایا لیکن وہ نہ مل سکی۔

[٥٤٧٨] (٢٠٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ، كُلُّهُمْ

[5478] حماد نے ہمیں عبدالعزیز بن صہیب سے خبر دی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

عَنْ حَمَّادٍ، - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ، وَّنَقَشَ فِيهِ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ - وَقَالَ لِلنَّاسِ: «إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشْتُ فِيهِ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ - فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ».

نبی ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کرایا اور لوگوں سے فرمایا: ''میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی ہے اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کرایا ہے، سو کوئی شخص اس نقش کے مطابق نقش کندہ نہ کرائے۔''

[٥٤٧٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ.

[5479] اسماعیل (ابن علیہ) نے عبدالعزیز بن صہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' (نقش کرانے) کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا، لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ) (التحفة ١٢)

باب: 13- رسول اللہ ﷺ نے جب عجم (کے حکمرانوں) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے انگوٹھی بنوائی

[٥٤٨٠] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الرُّومِ، قَالَ: قَالُوا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، قَالَ: فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نَقْشُهُ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ - .

[5480] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے روم (کے بادشاہ) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کی: وہ لوگ کوئی ایسا خط نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ لگائی گئی ہو، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، ایسا لگتا ہے کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں، اس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش ہے۔

[٥٤٨١] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ.

قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

[5481] معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اہل عجم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کی گئی کہ وہ لوگ صرف اس خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، اس پر رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔

کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں اس (انگوٹھی) کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

[٥٤٨٢] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ، فَقِيلَ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً، وَنَقَشَ فِيهِ- مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ -.

[5482] خالد بن قیس نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کی گئی کہ وہ لوگ صرف اس خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، اس پر رسول اللہ ﷺ نے مہر ڈھلوائی، وہ چاندی کی انگوٹھی تھی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کرایا۔

(المعجم ١٤) - (بَابٌ: فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ) (التحفة ١٣)

باب:14-(سونے کی) انگوٹھیوں کو پھینک دینا

[٥٤٨٣] ٥٩-(٢٠٩٣) حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ، يَوْمًا وَّاحِدًا، قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوهُ، فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

[5483] ابراہیم بن سعد نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی، پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور پہن لیں، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[٥٤٨٤] ٦٠- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[5484] روح نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَّوْمًا وَّاحِدًا، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ، فَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

جریج نے خبر دی، کہا: مجھے زیاد نے بتایا کہ ابن شہاب نے انھیں خبر دی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی، پھر سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں ڈھلوائیں اور پہن لیں، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

فائدہ: پچھلے باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان ہو چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی، اور لوگوں نے بھی پہننی شروع کر دیں تو آپ نے منبر پر لوگوں کے سامنے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی، لوگوں نے بھی اسی طرح کیا۔ قاضی عیاض اور علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اکثر علمائے حدیث اس کو اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ واقعے کو ایک ہی واقعہ قرار دیتے ہیں اور سونے کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کی روایت کو امام زہری کا وہم قرار دیتے ہیں لیکن دونوں الگ الگ واقعے ہو سکتے ہیں، پہلے آپ نے سونے کی انگوٹھی پہنی، پھر وہ اتار کر پھینک دی تاکہ اس کی حرمت کا معاملہ بالکل واضح ہو جائے، پھر چاندی کی انگوٹھی پہنی۔ اس کا نگینہ حبش کے پتھر کا تھا۔ اگلی روایتوں میں امام زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ذکر کیا ہے کہ پھر وہ بھی پھینک دی تاکہ لوگوں کے سامنے واضح ہو جائے کہ محض زیب و زینت کے لیے انگوٹھیاں، چاہے چاندی کی ہوں، پہننا مناسب نہیں، پھر جب سلاطین عجم کی طرف بھیجے جانے والے مکاتیب نبوی کے لیے مہر کی حقیقی ضرورت پیش آئی اور آپ نے مہر پر مشتمل چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو یہ فرما کر کہ کوئی شخص آپ ﷺ کی انگوٹھی کے نقش کی طرح نقش نہ بنوائے اور یہ واضح فرما دیا کہ مہر وغیرہ جیسی حقیقی ضرورت کے لیے مرد چاندی کی انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور اس پر اپنا اپنا کوئی نقش بھی کندہ کرا سکتے ہیں۔

[٥٤٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5485] ابوعاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابٌ: فِي خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ) (التحفة ١٤)

باب:15- چاندی کی انگوٹھی میں حبش کا نگینہ

[٥٤٨٦] ٦١-(٢٠٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ:

[5486] عبداللہ بن وہب مصری نے کہا: مجھے یونس بن یزید نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ وَّرِقٍ، وَّكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا.

چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس انگوٹھی کو مہر والی انگوٹھی قرار دینے کی صورت میں کَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا کا یہ مفہوم لیا ہے کہ مہر کا نقش حبشہ سے بنوایا گیا تھا لیکن وہی بات راجح معلوم ہوتی ہے جو پچھلے فائدے میں بیان کی گئی ہے۔

[٥٤٨٧] ٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ، فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

[5487] طلحہ بن یحییٰ انصاری نے یونس سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی ایک انگوٹھی پہنی، اس میں حبش کا نگینہ تھا، آپ اس کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔

[٥٤٨٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى.

[5488] سلیمان بن بلال نے یونس بن یزید سے اسی سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ١٦) - (بَابٌ: فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ مِنَ الْيَدِ) (التحفة ١٥)

باب: 16-ہاتھ کی چھنگلی میں انگوٹھی پہننا

[٥٤٨٩] ٦٣-(٢٠٩٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَّدِهِ الْيُسْرٰى.

[5489] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی، یہ کہہ کر انھوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا) (التحفة ١٦)

باب: 17-درمیانی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

[٥٤٩٠] ٦٤-(٢٠٧٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ -: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ، أَوِ الَّتِي تَلِيهَا - لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي أَيِّ الثِّنْتَيْنِ - وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ.

[5490] ابن ادریس نے کہا: میں نے عاصم بن کلیب سے سنا، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آپ، یعنی نبی ﷺ نے مجھے اس انگلی یا اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ عاصم کو یہ یاد نہیں رہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کون سی دو انگلیوں میں (پہننے سے منع کیا تھا)۔ اور آپ نے مجھے قَسّی کے ریشمی کپڑے پہننے اور ریشمی گدوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

قَالَ: فَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُّضَلَّعَةٌ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ مِّصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا، وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ، كَالْقَطَائِفِ الْأُرْجُوَانِ.

انھوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے کہا قَسّی (ریشمی) دھاریوں والا کپڑا مصر اور شام سے آتا تھا، اس میں کچھ شبیہیں (تصویروں جیسے نقش و نگار) ہوتی ہیں۔ اور میاثر اسے کہتے ہیں جو عورتیں اپنے خاوندوں کی خاطر زین پر رکھنے کے لیے بناتی تھیں، جس طرح ارغوانی رنگ کے گدے ہوں۔

[٥٤٩١] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنِ ابْنٍ لِّأَبِي مُوسٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[5491] سفیان نے عاصم بن کلیب سے، انھوں نے ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) کے ایک بیٹے سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، پھر نبی ﷺ سے اسی کے مطابق روایت کی۔

[٥٤٩٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهٰى، أَوْ نَهَانِي، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[5492] شعبہ نے عاصم بن کلیب سے روایت کی، کہا: میں نے ابوبردہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: منع فرمایا، یا مجھے منع فرمایا، ان کی مراد نبی ﷺ سے تھی (اس کے بعد) اسی طرح بیان کیا۔

[٥٤٩٣] ٦٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

[5493] ابواحوص نے عاصم بن کلیب سے، انھوں نے ابوبردہ سے روایت کی، کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا:

كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ أَوْ هٰذِهِ، قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا.

مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ میں ان دونوں میں سے کسی انگلی میں انگوٹھی پہنوں، پھر انھوں نے درمیانی اور (انگوٹھے کی طرف سے) اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ: امام نووی ؒ نے کہا ہے کہ صحیح مسلم کے علاوہ دوسری کتب حدیث کی روایات میں واضح طور پر درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کا ذکر ہے۔

(المعجم ١٨) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا)** (التحفة ١٧)

باب: 18- جوتے اور جوتے کی طرح کی چیزیں (موزے وغیرہ) پہننا مستحب ہے

[٥٤٩٤] ٦٦-(٢٠٩٦) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا: «اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ».

[5494] ابوزبیر نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے ایک غزوے کے دوران میں، جو ہم نے لڑا، رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کثرت سے (اکثر اوقات) جوتے پہنا کرو، کیونکہ آدمی جب تک جوتے پہن کر رکھتا ہے، سوار ہوتا ہے۔ (اس کے پاؤں اسی طرح محفوظ رہتے ہیں جس طرح سوار کے اور وہ سوار ہی کی طرح تیزی سے چل سکتا ہے۔)

(المعجم ١٩) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِي الْيُمْنٰى أَوَّلًا، وَّالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى أَوَّلًا، وَّكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ)** (التحفة ١٨)

باب: 19- دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہننا اور بائیں پاؤں سے پہلے جوتا اتارنا مستحب ہے اور ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

[٥٤٩٥] ٦٧-(٢٠٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا».

[5495] محمد بن زیاد نے ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں (پاؤں) سے ابتدا کرے اور جب جوتا اتارے تو بائیں (پاؤں) سے ابتدا کرے اور دونوں جوتے پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔''

[٥٤٩٦] ٦٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ، لِّيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا».

[5496] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے، دونوں جوتے پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔''

[٥٤٩٧] ٦٩-(٢٠٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُوهُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِتَهْتَدُوا وَأَضِلَّ، أَلَا وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا».

[5497] ابن ادریس نے اعمش سے، انھوں نے ابورزین سے روایت کی، کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، انھوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر فرمایا: سنو! کیا تم اس طرح کی باتیں کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہوں تاکہ تم ہدایت پا جاؤ اور میں خود گمراہ ہو جاؤں، سن لو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اس کو ٹھیک کرنے سے پہلے دوسرے (جوتے) میں نہ چلے۔''

[٥٤٩٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَّأَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

[5498] علی بن مسہر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابورزین اور ابوصالح سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ) (التحفة ١٩)

باب:20- کپڑے میں پورے طور پر لپٹ جانا اور ایک ہی کپڑے کو کمر اور گھٹنوں کے گرد باندھنے کی ممانعت

[٥٤٩٩] ٧٠-(٢٠٩٩) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، أَوْ يَمْشِيَ فِي

[5499] مالک بن انس نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے، یا ایک جوتا پہن کر چلے اور ایسا کپڑا پہنے جس میں باہر نکالنے

نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ، وَّأَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، وَأَنْ يَّحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ.

والے اعضاء (سر، ہاتھ، پاؤں) کے لیے سوراخ نہ ہوں اور ایک ہی کپڑا اس طرح کمر اور گھٹنوں کے گرد باندھے کہ اس کی شرمگاہ ظاہر ہو۔

[٥٥٠٠] ٧١-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ -: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ - أَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ - فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَّاحِدَةٍ، وَّلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ».

[5500] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یا انھوں نے کہا:) ــ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ــ ''جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے ــ یا (فرمایا) جس شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے ــ تو وہ ایک (ہی) جوتے میں نہ چلے یہاں تک کہ اپنا تسمہ ٹھیک کر لے، ایک موزے میں بھی نہ چلے، اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے، نہ (اکڑوں بیٹھ کر) اکلوتے کپڑے کو کمر اور گھٹنوں کے گرد باندھے، نہ ہاتھ پاؤں بند کر دینے والا لباس پہنے۔''

(المعجم ٢١) - (بَابٌ فِي مَنْعِ الِاسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ، وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى) (التحفة ٢٠)

چت لیٹنا اور اس حالت میں ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ (کھڑی کر کے اس) پر رکھنا ممنوع ہے

[٥٥٠١] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَأَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى، وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ.

[5501] لیث نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پاؤں وغیرہ کو بند کر دینے والا لباس پہننے، ایک کپڑے سے کمر اور گھٹنوں کو باندھنے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں کو دوسرے کے اوپر (رکھتے ہوئے اس کو) اٹھانے سے منع فرمایا۔

[٥٥٠٢] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ

[5502] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک جوتا پہن کر نہ

بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ، وَّلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَّاحِدٍ، وَّلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ، وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ، وَلَا تَضَعْ إِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرٰى، إِذَا اسْتَلْقَيْتَ».

چلو اور ایک چادر (ہو تو اس) کو گھٹنے کھڑے کر کے ان کے اور کمر کے گردنہ باندھو، بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، ہاتھ پاؤں بند کر دینے والا کپڑا نہ پہنو اور جب چت لیٹے ہو تو ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ (کھڑی کر کے اس) پر نہ رکھو۔"

[٥٥٠٣] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتَلْقِ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى».

[5503] عبیداللہ بن اخنس نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص چت لیٹ کر اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ (کھڑی کر کے اس) پر نہ رکھے۔"

فائدہ: ① اگر انسان کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اسے ایسی شکل میں کمر اور کھڑے کیے ہوئے گھٹنوں کے گرد باندھ کر نہ بیٹھے کہ ستر کھلنے کا خدشہ ہو۔ اس طرح بیٹھنے سے کمر کو سہارا مل جاتا ہے۔ عرب اس طرح بیٹھا کرتے تھے۔ ایک ہی کپڑا میسر ہو تو ایسا کرنا مناسب نہیں۔ اگر الگ سے تہبند یا شلوار وغیرہ پہنی ہو اور ستر کھلنے کا خدشہ نہ ہو تو دوسرے کپڑے سے "احتباء" (کمر اور ٹانگوں کے گرد باندھنا) ممنوع نہیں بلکہ خود آپ ﷺ سے اس طرح بیٹھنا ثابت ہے۔ (صحيح البخاري، حديث: 6272) ② اگر تہبند یا ایک لمبا قمیص پہنا ہو تو ایک گھٹنا کھڑا کر کے دوسری ٹانگ اس پر رکھنے میں بھی ستر کھلنے کا خدشہ ہے، اس لیے ممنوع ہے۔ اگر شلوار پہنی ہو یا دونوں ٹانگیں زمین پر سیدھی کی ہوئی ہوں اور اس حالت میں محض پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا جائے کہ ستر کھلنے کا خدشہ نہ ہو تو پھر یہ ممنوع نہیں۔ جس طرح کہ آگے حدیث: 5504 میں آ رہا ہے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: فِي إِبَاحَةِ الْإِسْتِلْقَاءِ، وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى) (التحفة ٢١)

باب: 22- چت لیٹے ہوئے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے کی جائز صورت

[٥٥٠٤] ٧٥-(٢١٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ؛ أَنَّهُ

[5504] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو

رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى.

مسجد میں اس حالت میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے (دونوں ٹانگیں زمین پر بچھائے ہوئے) ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

[٥٥٠٥] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5505] ابن عیینہ، یونس اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ) (التحفة ٢٢)

باب:23- مرد کے لیے زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

[٥٥٠٦] ٧٧-(٢١٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ. قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ حَمَّادٌ: يَعْنِي لِلرِّجَالِ.

[5506] یحییٰ بن یحییٰ، ابوربیع اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے عبدالعزیز بن صہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے زعفرانی رنگ (سے رنگے کپڑے پہننے) سے منع فرمایا۔ قتیبہ نے کہا کہ حماد نے کہا: یعنی مردوں کو (منع فرمایا۔)

[٥٥٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

[5507] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں عبدالعزیز بن صہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مرد کو زعفرانی رنگ (پہننے) سے منع فرمایا۔

فائدہ: عورتوں کے لیے یہ خوشبو اور رنگ جائز ہے۔ مردوں کے وقار کے خلاف ہے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ وَّحُمْرَةٍ، وَّتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ) (التحفة ٢٣)

باب: 24- سفید بالوں کو سرخ اور زرد رنگ سے رنگنا مستحب ہے، سیاہ رنگ سے رنگنا ممنوع ہے

[٥٥٠٨] ٧٨-(٢١٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ، وَجَاءَ، عَامَ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ أَوِ الثَّغَامَةِ، فَأَمَرَ، أَوْ فَأُمِرَ بِهِ إِلٰى نِسَائِهِ، قَالَ: «غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ».

[5508] ابوخیثمہ نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر ڈاٹنڈ سے روایت کی، کہا: فتح مکہ کے سال یا فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ ڈاٹنڈ کو لایا گیا، وہ آئے اور ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغام یا ثغامہ (کے سفید پھولوں) کی طرح تھے، تو آپ ﷺ نے ان کے گھر کی عورتوں کو حکم دیا، یا ان کے بارے میں (ان کے گھر کی عورتوں کو) حکم دیا گیا، فرمایا: ''اس (سفیدی) کو کسی چیز (اور رنگ) سے بدل دیں۔''

[٥٥٠٩] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ، وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ».

[5509] ابن جریج نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ڈاٹنڈ سے روایت کی، کہا: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ ڈاٹنڈ کو لایا گیا، ان کے سر اور داڑھی کے بال سفیدی میں ثغامہ (کے سفید پھولوں) کی طرح تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس (سفیدی) کو کسی چیز سے تبدیل کر دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔''

(المعجم ٢٥) - (بَابٌ: فِي مُخَالَفَةِ الْيَهُودِ فِي الصَّبْغِ) (التحفة ٢٤)

باب: 25- بالوں کو رنگنے (کے معاملے) میں یہود کی مخالفت

[٥٥١٠] ٨٠-(٢١٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

[5510] حضرت ابوہریرہ ڈاٹنڈ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہود اور نصاریٰ (بالوں کو) رنگ نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو (بالوں کو رنگ لگاؤ۔)''

«إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ».

(المعجم ٢٦) - (بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ، وَتَحْرِيمِ اتِّخَاذِ مَا فِيهِ صُوَرٌ غَيْرُ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفَرْشِ وَنَحْوِهِ، وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ) (التحفة ٢٥)

باب:24- جاندار کی تصویر بنانے اور جو فرش پر روندی نہ جارہی ہوں ان تصویروں کو استعمال کرنے کی ممانعت، نیز یہ کہ جس گھر میں تصویر یا کتا ہو اس میں ملائکہ ﷣ داخل نہیں ہوتے

[٥٥١١] ٨١-(٢١٠٤) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا، فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ، وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ، وَقَالَ: «مَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهُ، وَلَا رُسُلُهُ» ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرٍ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا؟» فَقَالَتْ: وَاللهِ! مَا دَرَيْتُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاعَدْتَّنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ» فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ، إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ.

[5511] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، کہا: جبریل ﷤ نے رسول اللہ ﷺ سے وعدہ کیا کہ وہ ایک خاص گھڑی میں ان کے پاس آئیں گے، چنانچہ وہ گھڑی آ گئی لیکن جبریل ﷤ نہ آئے۔ (اس وقت) آپ کے دستِ مبارک میں ایک عصا تھا۔ آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے (نیچے) پھینکا اور فرمایا: ''نہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرتا ہے، نہ اس کے رسول (خلاف ورزی کرتے ہیں۔)'' (جبریل امین ﷤ بھی وحی لے کر انبیاء کی طرف آنے والے اللہ کے رسول تھے)، پھر آپ نے دھیان دیا تو ایک چارپائی کے نیچے کتے کا ایک پلّا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! یہ کتا یہاں کب گھسا؟'' انھوں نے کہا: واللہ! مجھے بالکل پتہ نہیں چلا۔ آپ نے حکم دیا تو اس (پلّے) کو نکال دیا گیا، پھر جبریل ﷤ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا، میں آپ کی خاطر بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے۔'' انھوں نے کہا: آپ کے گھر میں جو کتا تھا، مجھے اس نے روک لیا، ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس میں جہاں) تصویر ہو۔

[٥٥١٢] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ.

[5512] ہمیں وہیب نے اسی سند کے ساتھ ابوحازم سے حدیث سنائی کہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ آپ کے پاس آئیں گے، پھر حدیث بیان کی اور ابوحازم کے بیٹے کی طرح لمبی تفصیل نہیں بتائی۔

[٥٥١٣] ٨٢-(٢١٠٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَّاجِمًا، فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَّلْقَانِي اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِي، أَمَ وَاللهِ! مَا أَخْلَفَنِي» قَالَ: فَظَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّنَا، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ، فَلَمَّا أَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ: «قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ» قَالَ: أَجَلْ، وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمَئِذٍ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى أَنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.

[5513] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فکر مندی کی حالت میں صبح کی، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! میں آج دن (کے آغاز) سے آپ کی حالت معمول کے خلاف دیکھ رہی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آج رات مجھ سے ملیں گے لیکن وہ نہیں ملے۔ بات یہ ہے کہ انھوں نے کبھی مجھ سے وعدہ خلافی نہیں کی۔'' کہا: تو اس روز پورا دن رسول اللہ ﷺ کی کیفیت یہی رہی، پھر ان کے دل میں کتے کے ایک پلے کا خیال بیٹھ گیا جو ہمارے (ایک بستر کے نیچے بن جانے والے) ایک خیمہ (نما حصے) میں تھا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے نکال دیا گیا، پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے پانی لیا اور اس کی جگہ پر چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام آ کر آپ سے ملے۔ آپ ﷺ نے ان سے کہا: ''آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے کل رات ملیں گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں، بالکل، لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے (آوارہ یا بے کار) کتوں کو مار دینے کا حکم دیا، یہاں تک کہ آپ باغ یا کھیت کے چھوٹے کتے کو بھی (جو رکھوالی نہیں کر سکتا) مارنے کا حکم دے رہے تھے اور باغ کھیت کے بڑے کتے کو چھوڑ رہے

تھے۔ (ایسے کتے گھروں سے باہر ہی رہتے ہیں اور واقعی رکھوالی کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔)

[٥٥١٤] ٨٣-(٢١٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ».

[5514] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس گھر میں جس میں) کوئی تصویر ہو۔''

[٥٥١٥] ٨٤-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ».

[5515] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس گھر میں جس میں) کوئی تصویر ہو۔''

[٥٥١٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ، وَذِكْرِهِ الْإِخْبَارَ فِي الْإِسْنَادِ.

[5516] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی حدیث کے مانند اور سند میں خبر دینے کی صراحت کرتے ہوئے، روایت کی۔

[٥٥١٧] ٨٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ

[5517] لیث نے ہمیں بکیر سے حدیث سنائی، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے زید بن خالد سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو۔''

صُورَةٌ».

قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ بَعْدُ، فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ؟.

بُسر نے کہا: پھر اس کے بعد حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو (دیکھا) ان کے دروازے پر ایک پردہ تھا جس میں تصویر (بنی ہوئی) تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ ؓ کے لے پالک عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا حضرت زید نے پہلے دن (جب ملاقات ہوئی تھی) ہمیں تصویر (کی ممانعت) کے بارے میں خبر (حدیث) بیان نہیں کی تھی؟ تو عبیداللہ نے کہا: جب انھوں نے ''کپڑے پر بنے ہوئے نقش کے سوا'' کے الفاظ کہے تھے تو کیا تم نے نہیں سنے تھے؟

فائدہ: ان نقوش سے مراد غیر جاندار اشیاء کے نقوش یا تصویریں ہیں جو کپڑوں پر بنی ہوتی ہیں، ان کو بھی تصویر ہی کہا یا سمجھا جا سکتا ہے لیکن وہ غیر جاندار اشیاء کی ہیں تو ممنوع نہیں اور کپڑوں پر زیادہ تر وہی ہوتی ہیں۔

[٥٥١٨] ٨٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ، وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللهِ الْخَوْلَانِيُّ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ».

[5518] مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی کہ انھیں بکیر بن اشج نے حدیث سنائی، انھیں بسر بن سعید نے حدیث سنائی کہ زید بن خالد جہنی نے انھیں حدیث سنائی، اور (اس وقت) بسر کے ساتھ عبیداللہ خولانی تھے، (کہا:) حضرت ابوطلحہ ؓ نے انھیں یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔''

قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ، أَلَمْ تَسْمَعْهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: بَلٰى، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ.

بسر نے کہا: پھر حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے ان کے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں، میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا (حضرت زید بن خالد نے) ہمیں تصاویر کے متعلق حدیث بیان نہیں کی تھی؟ (عبیداللہ نے) کہا: انھوں نے (ساتھ ہی یہ) کہا تھا: ''سوائے کپڑے کے نقش کے'' کیا آپ نے نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا: نہیں، انھوں نے کہا: کیوں نہیں! انھوں نے اس کا ذکر کیا تھا۔

[٥٥١٩] ٨٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، أَبِي الْحُبَابِ، مَوْلٰى بَنِي النَّجَّارِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيلُ».

[5519] بنونجار کے آزاد کردہ غلام ابوحباب سعید بن یسار نے حضرت زید بن خالد جہنی سے، انھوں نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس میں جہاں) مجسمے ہوں۔''

[٥٥٢٠] (٢١٠٧) قَالَ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيلُ» فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكِ؟ فَقَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَّا رَأَيْتُهُ فَعَلَ، رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَّرْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ، عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ، وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَّكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ» قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا، فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ.

[5520] (سعید بن یسار نے) کہا: (یہ حدیث سن کر) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: انھوں (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس میں) جہاں کسی طرح کی تصویریں ہوں۔'' کیا آپ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی جو انھوں نے بیان کی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں۔ (میں نے اس طرح یہ الفاظ نہیں سنے) لیکن میں تمھیں وہ بتاتی ہوں جو میں نے آپ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے ایک غزوے میں تشریف لے گئے تو میں نے نیچے بچھانے کا ایک موٹا سا کپڑا لیا اور دروازے پر اس کا پردہ بنا دیا، جب آپ آئے اور آپ نے وہ کپڑا دیکھا تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کیے، پھر آپ نے اسے پکڑ کر کھینچا اور اسے پھاڑ دیا یا اس کے (دو) ٹکڑے کر دیے اور فرمایا: ''اللہ نے ہمیں پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: پھر ہم نے اس کپڑے میں سے دو تکیے (بنانے کے لیے دو ٹکڑے) کاٹ لیے اور میں نے ان دونوں کے اندر کھجور کی چھال بھر دی۔ آپ نے اس کے سبب سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصود یہ تھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر طرح کی (جاندار اشیاء کی یا غیر جاندار کی)

تصاویر کے حوالے سے یہ بات نہیں سنی۔ وہ یقیناً جاندار اور غیر جاندار کی تصاویر میں فرق کو ملحوظ رکھتی تھیں، البتہ مسئلہ سمجھانے کے لیے انھوں نے وہ واقعہ بتا دیا جو ان کے گھر میں ہوا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ جب کپڑا پھٹ جانے کے بعد صرف نقوش باقی رہے، کسی جاندار چیز کی تصویر باقی نہ رہی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے استعمال کی اجازت دی۔

[٥٥٢١] ٨٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ، وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَوِّلِي هٰذَا، فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا» قَالَتْ: وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ، فَكُنَّا نَلْبَسُهَا.

[5521] اسماعیل بن ابراہیم نے داود سے، انھوں نے عزرہ سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: ہمارے ہاں ایک پردہ تھا جس میں پرندے کی تصویر تھی، جب کوئی شخص اندر آتا یہ تصویر اس کے سامنے آجاتی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اس پردے کو ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آتا ہوں اور اس پردے کو دیکھتا ہوں تو دنیا کو یاد کرتا ہوں۔" حضرت عائشہ ؓ نے کہا: ہمارے پاس ایک چادر تھی، ہم کہتے تھے کہ اس کے کناروں پر سلا ہوا کپڑا ریشم ہے، ہم اس چادر کو پہنتے تھے۔

فائدہ: پردے کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے جو باتیں کہی تھیں ان میں سے کچھ اور باتوں کی تفصیل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ فرمانے کے علاوہ کہ ہمیں پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا گیا، یہ بھی فرمایا کہ اندر آتے ہوئے یہ پردہ دنیوی تنعم کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے۔ پھر آپ نے اس کو پھاڑ دیا اور حضرت عائشہ ؓ سے کہا کہ اس کپڑے کو یہاں سے ہٹا دیں۔ انھوں نے پردہ اتار لیا اور بعد میں کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا دیے۔ اسی طرح حضرت عائشہ ؓ نے یہ وضاحت بھی کر دی کہ ساری چادر سوتی یا اُونی ہو، صرف اس کے کنارے پر ریشم لگا ہو تو اسے پہننا ممنوع نہیں۔

[٥٥٢٢] ٨٩-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَّعَبْدُ الْأَعْلٰى، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: وَزَادَ فِيهِ - يُرِيدُ عَبْدَ الْأَعْلٰى - فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَطْعِهِ.

[5522] محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں ابن ابی عدی اور عبدالاعلیٰ نے اسی سند کے ساتھ (داود سے) حدیث بیان کی، ابن مثنیٰ نے کہا: اور اس میں، انھوں نے ـــ ان کی مراد عبدالاعلیٰ سے ہے ـــ یہ اضافہ کیا: تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس چادر کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

[٥٥٢٣] ٩٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمَ

[5523] ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے، میں نے

رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ، فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ.

روئیں دار کپڑا دروازے کا پردہ بنایا ہوا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصویریں تھیں تو آپ نے مجھے (اتارنے کا) حکم دیا تو میں نے اس کو اتار دیا۔

[٥٥٢٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ: قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

[5524] عبدہ اور وکیع نے اسی سند کے ساتھ ہمیں (ہشام بن عروہ سے) حدیث بیان کی، عبدہ کی حدیث میں ''آپ ﷺ سفر سے آئے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

فائدہ: مختلف راویوں نے مختلف تفصیلات بیان کی ہیں۔

[٥٥٢٥] ٩١-(...) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللهِ».

[5525] ابراہیم بن سعد نے زہری سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک موٹے سے کپڑے کا پردہ لٹکایا ہوا تھا، اس پر تصویر تھی تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے پردے کو پکڑا اور پھاڑ دیا، پھر فرمایا: ''قیامت کے دن شدید ترین عذاب میں پڑے ہوئے لوگوں میں سے وہ (بھی) ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی (جاندار) اشیاء کے جیسی (مشابہ) بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔''

فائدہ: یہ بھی اسی واقعے کی تفصیلات ہیں۔ اس کپڑے پر جاندار چیز کی تصویر تھی، اس لیے آپ نے اس کو پھاڑ دیا، آپ ﷺ نے ان تصویروں کے بنانے والوں کے لیے جو فرمایا اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ تصویریں جانداروں کی تھیں۔ اگر پھاڑ نے سے تصویر ہی ناقابل شناخت ہو جائے تو یہ اس کا بہترین علاج ہے۔ دیگر احادیث میں وضاحت ہے کہ اس کپڑے کے دو ٹکڑے ہو جانے کے بعد حضرت عائشہ ؓ نے ان کے دو تکیے بنا لیے۔ اب ان کپڑوں کو، جن کے نقوش کسی جاندار سے مشابہت نہیں رکھتے تھے، آپ استعمال کرتے تھے۔

[٥٥٢٦] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ

[5526] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے، (آگے اسی طرح) جس طرح ابراہیم بن

حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ أَهْوٰى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ.

سعد کی حدیث ہے، البتہ انھوں نے کہا: پھر آپ ﷺ اس (پردے) کی طرف لپکے اور اپنے ہاتھ سے اس کو پھاڑ دیا۔

[٥٥٢٧] (...) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا» لَمْ يَذْكُرَا: «مِنْ».

[5527] سفیان بن عیینہ اور معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''لوگوں میں سے شدید ترین عذاب میں پڑے ہوئے (وہ لوگ ہوں گے)'' انھوں نے ''میں سے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٥٢٨] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِينَ يُضَاهِئُونَ بِخَلْقِ اللهِ تَعَالٰى».

[5528] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے اپنے طاق پر موٹا سا کپڑے کا پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں، جب آپ نے اس پردے کو دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا، آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا: ''عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے شدید عذاب کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کریں گے۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: ہم نے اس پردے کو کاٹ دیا اور اس سے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔ (ایک یا دو کے بارے میں شک راوی کی طرف سے ہے۔)

[٥٥٢٩] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ

[5529] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قاسم سے سنا، وہ حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ان کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں، وہ

فِيهِ تَصَاوِيرُ، مَمْدُودٌ إِلَى سَهْوَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ، فَقَالَ: «أَخِّرِيهِ عَنِّي»، قَالَتْ: فَأَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.

طاق پر لٹکا ہوا تھا، نبی ﷺ اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو مجھ سے ہٹا دو۔“ تو میں نے اس کو ہٹا دیا اور اس کے تکیے بنا لیے۔

[۵۵۳۰] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُوعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5530] سعید بن عامر اور ابو عامر عقدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[۵۵۳۱] ۹۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَنَحَّاهُ، فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ.

[5531] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، اور میں نے ایک بچھانے والے کپڑے کا پردہ بنایا ہوا تھا، اس میں تصویریں تھیں، آپ نے اس کو ہٹوا دیا اور میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے۔

[۵۵۳۲] ۹۵-(...) وَ حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَزَعَهُ، قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ، يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ، مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ: أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: لَا، قَالَ: لٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ. يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ.

[5532] بکیر نے کہا: عبدالرحمٰن بن قاسم نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے تو آپ نے اس پردے کو اتار دیا، حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں نے اس کو کاٹ کر دو تکیے بنا لیے، (جب یہ حدیث بیان کی جا رہی تھی) تو اس مجلس میں ایک شخص نے، جو ربیعہ بن عطاء کہلاتے تھے، بنو زہرہ کے مولیٰ تھے، کہا: کیا آپ نے ابو محمد (قاسم بن محمد) کو یہ بیان کرتے ہوئے نہیں سنا کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان دونوں (تکیوں) کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے؟ تو (عبدالرحمان) ابن قاسم نے کہا: نہیں، اس نے کہا: لیکن میں نے یقیناً (ان سے) یہ بات سنی تھی۔ ان کی مراد (ان کے والد) قاسم بن محمد سے تھی۔

[٥٥٣٣] ٩٦-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ، أَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ، فَمَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قَالَتِ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ، تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ».

[5533] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷦ سے روایت کی کہ انھوں نے ایک (چھوٹا سا بیٹھنے کے لیے) گدا خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اس (گدے) کو دیکھا تو آپ دروازے پر ٹھہر گئے اور اندر داخل نہ ہوئے، میں نے آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کیے، (یا کہا:) آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس ہوئے، تو انھوں (حضرت عائشہ ﷦) نے کہا: اللہ کے رسول! میں (سچے دل سے) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے توبہ کرتی ہوں۔ میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گدا کیسا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تا کہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تصویروں (کے بنانے) والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم نے جو (صورتیں) تخلیق کی ہیں، ان کو زندہ کرو۔'' پھر فرمایا: ''جس گھر میں تصویریں ہوں ان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

فوائد و مسائل: ① حضرت عائشہ ﷦ نے تکیے یا گدے کے حوالے سے یہ سمجھ کر کہ چونکہ ان کو روندا جاتا ہے تو ان پر بنی ہوئی تصاویر سے کوئی فرق نہیں پڑتا، آپ ﷺ کے لیے ایسا ایک گدا خرید لیا۔ اس پر چونکہ جانداروں کی تصاویر تھیں اور ان تصاویر کے ہوتے ہوئے حضرت جبریل ؑ تشریف نہ لاتے تھے، اس لیے آپ نے ان کی اجازت نہ دی۔ ویسے بھی بیت نبوت میں ایسے تصاویر والے گدے کی موجودگی سے تصویریں بنانے والوں کی حوصلہ افزائی ہو سکتی تھی، اس لیے پہلے آپ نے تصویریں بنانے والوں کے بارے میں اللہ کا حکم بیان فرمایا، پھر اس کو اسی حالت میں گھر میں نہ رکھنے کی دوسری وجہ بھی بیان فرمائی کہ جاندار اشیاء کی تصاویر کی موجودگی میں فرشتے داخل نہیں ہو سکیں گے۔ ② اگلی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ ﷦ نے اس گدے کو بھی کاٹ کر دو گدے بنا لیے، جانداروں کی تصویریں پھٹ گئیں تو تصویریں نہ رہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ ان پر ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔

[٥٥٣٤] (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح:

[5534] قتیبہ اور ابن رمح نے لیث سے حدیث بیان کی۔ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں ثقفی نے خبر دی، کہا: ہمیں ایوب نے حدیث بیان کی۔ عبدالوارث بن عبدالصمد نے کہا:

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَخِي الْمَاجِشُونِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ حَدِيثًا لَّهُ مِنْ بَعْضٍ، وَّزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُونِ؛ قَالَتْ: فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ، فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ.

ہمیں میرے والد نے میرے دادا کے واسطے سے ایوب سے حدیث بیان کی۔ ہارون بن سعید ایلی نے کہا: ہمیں ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی۔ ابوبکر بن اسحٰق نے کہا: ہمیں ابوسلمہ خزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ماجشون کے بھتیجے عبدالعزیز نے عبیداللہ بن عمر سے خبر دی، ان سب (لیث بن سعد، ایوب، اسامہ بن زید اور عبیداللہ بن عمر) نے نافع سے، انھوں نے قاسم سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی، ان میں سے بعض کی حدیث بعض کی نسبت زیادہ مکمل ہے اور (ابوسلمہ خزاعی نے) ابن ماجشون کے بھتیجے سے روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا: انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: میں نے اس گدے کو لے کر اس کے دو تکیے بنا لیے، آپ ﷺ گھر میں ان کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

[٥٥٣٥] ٩٧-(٢١٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ».

[5535] عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ تصویریں بناتے ہیں انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا: جن کو تم نے تخلیق کیا (اب) ان کو زندہ کرو۔''

[٥٥٣٦](...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ،

[5536] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، اسی حدیث کے مانند روایت کی جس طرح عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[٥٥٣٧] ٩٨-(٢١٠٩) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَشَجُّ: «إِنَّ».

[5537] عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی۔ ابوسعید اشج نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابوضحیٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں (گرفتار) تصویر بنانے والے ہوں گے۔'' اشج نے ''یقیناً'' (کا لفظ) بیان نہیں کیا۔

[٥٥٣٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَةِ يَحْيٰى وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا، الْمُصَوِّرُونَ».

وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ.

[5538] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب، سب نے ابومعاویہ سے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث ہمیں ابن ابی عمر نے بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، (ابومعاویہ اور سفیان) دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ابومعاویہ سے یحییٰ اور ابوکریب کی روایت میں ہے: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب پانے والوں میں سے تصویر بنانے والے ہیں۔''

اور سفیان کی حدیث وکیع کی حدیث کی طرح ہے۔

[٥٥٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ: هٰذَا تَمَاثِيلُ كِسْرٰى؟ فَقُلْتُ: لَا، هٰذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ».

[5539] منصور نے مسلم بن صُبَیح (ابوضحیٰ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسروق کے ساتھ ایک مکان میں تھا جس میں حضرت مریم علیہا السلام کی تصاویر تھیں (یا مجسمے تھے)، مسروق نے کہا: یہ کسریٰ کی تصاویر ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، یہ مریم علیہا السلام کی تصاویر ہیں۔ مسروق نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویریں (یا مجسمے) بنانے والوں کو ہوگا۔''

[٥٥٤٠] ٩٩-(٢١١٠) قَالَ مُسْلِمٌ: قَرَأْتُ عَلٰى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى ابْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ، فَأَفْتِنِي فِيهَا، فَقَالَ لَهُ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ، وَقَالَ: أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يَجْعَلُ لَهُ، بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا، نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ».

[5540] امام مسلم نے کہا: میں نے نصر بن علی جہضمی کے ساتھ عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ سے یہ حدیث پڑھی کہ ہمیں یحییٰ بن ابی اسحٰق نے (حضرت حسن بصری کے بھائی) سعید بن ابوحسن سے روایت بیان کی، کہا: ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، اس نے کہا: میں یہ (جانداروں کی) تصویریں بناتا ہوں، آپ مجھے ان کے متعلق فتویٰ دیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے قریب آؤ، وہ قریب ہوا، انھوں نے پھر فرمایا: میرے قریب آؤ، وہ (مزید) قریب آیا، آپ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میں تم کو وہ بات بتاتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہوگا اور اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک جاندار بنائے گا، وہ اسے جہنم میں عذاب دے گا۔''

وَقَالَ: إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ. فَأَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ.

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے ضرور (یہی کام) کرنا ہے تو درختوں کی اور جن چیزوں میں جان نہیں ان کی تصویر بناؤ۔ نصر بن علی نے (جب میں نے ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی) اس کا اقرار کیا (کہ انھوں نے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ سے اسی طرح روایت کی۔)

[٥٥٤١] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: ادْنُهْ، فَدَنَا الرَّجُلُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ

[5541] سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس بن مالک سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے (پوچھنے والوں کے مطالبے پر) فتوے دینے شروع کیے اور یہ نہیں کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے، حتی کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: قریب آؤ۔ وہ شخص قریب آیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ».

''جس شخص نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی اس کو اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ وہ قیامت کے دن اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔''

[٥٥٤٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[5542] قتادہ نے نضر بن انس سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا۔ اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٥٤٣] ١٠١-(٢١١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً».

[5543] ابن فضیل نے عمارہ سے، انھوں نے ابوزرعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، انھوں نے اس گھر میں تصویریں دیکھیں تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بنانے چلا ہو۔ وہ ایک ذرہ تو بنائیں یا ایک دانہ تو بنائیں یا ایک جو تو بنائیں!''

[٥٥٤٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ، لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ، قَالَ: فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً».

[5544] جریر نے عمارہ سے، انھوں نے ابوزرعہ سے روایت کی، کہا: میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں ایک گھر میں گئے جو سعید (ابن عاص) رضی اللہ عنہ یا مروان (ابن حکم) کے لیے بنایا جا رہا تھا، وہاں انھوں نے ایک مصور کو گھر میں تصویریں بناتے ہوئے دیکھا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اور اسی کے مانند روایت کی اور (جریر نے) ''یا ایک جو تو بنائیں'' (کے الفاظ) بیان نہیں کیے۔

[٥٥٤٥] ١٠٢-(٢١١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

[5545] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں

ابْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ».

ہوتے جس میں مجسمے (بت) یا تصاویر ہوں۔"

(المعجم ٢٧) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ) (التحفة ٢٦)

باب: 27- سفر میں گھنٹی اور کتا (ساتھ) رکھنے کی ممانعت

[٥٥٤٦] ١٠٣-(٢١١٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ».

[5546] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں سہیل نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(رحمت کے) فرشتے (سفر کے) ان رفیقوں کے ساتھ نہیں چلتے جن کے درمیان کتا ہو اور نہ (ان کے ساتھ جن کے پاس) گھنٹی ہو۔"

فائدہ: دور جاہلیت میں اس بات کا رواج تھا کہ اونٹوں کے گلے میں گھنٹیاں ڈالی جاتی تھیں اور کتے ساتھ رکھے جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

[٥٥٤٧] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5547] جریر اور عبدالعزیز دراوردی دونوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٥٥٤٨] ١٠٤-(٢١١٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ».

[5548] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔"

(المعجم ٢٨) - (بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ) (التحفة ٢٧)

باب: 28- اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنا مکروہ ہے

[٥٥٤٩] ١٠٥-(٢١١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ؛ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولًا - قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ؛ أَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ - «لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ - أَوْ قِلَادَةٌ - إِلَّا قُطِعَتْ».

قَالَ مَالِكٌ: أُرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ.

[5549] امام مالک نے عبداللہ بن ابی بکر سے، انھوں نے عباد بن تمیم سے روایت کی کہ حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کو بھیجا ۔ عبداللہ بن ابوبکر نے کہا: میرا گمان ہے کہ انھوں نے کہا: لوگ اپنی اپنی سونے کی جگہ میں پہنچ چکے تھے ۔ (اور حکم دیا): ''کسی اونٹ کی گردن میں تانت (کمان کے دونوں سرے جوڑنے والی مضبوط باریک چمڑے کی ڈوری) کا ہار ۔ یا کوئی بھی ہار ۔ نہ چھوڑا جائے مگر اسے کاٹ دیا جائے۔''

امام مالک نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ (ہار) نظر بد سے بچانے کے لیے (گلے میں ڈالے جاتے) تھے۔

فائدہ: امام مالک رحمہ اللہ کا نقطۂ نظر یہی ہے کہ آپ نے تانتیں کاٹنے اور آئندہ اونٹوں کی گردنوں میں ہار وغیرہ نہ ڈالنے کا حکم اسی لیے دیا تھا کہ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ہار اونٹوں کو نظر بد سے محفوظ رکھتے ہیں، جبکہ نظر بد سے اور ہر طرح کی تکلیف سے تحفظ صرف اللہ دیتا ہے۔ بعض دوسرے ائمہ نے اس حکم کی اور بھی حکمتیں بیان کی ہیں۔ امام محمد بن حسن کی رائے ہے کہ ایسے ہار کسی موٹی ٹہنی کے ساتھ اٹک کر اونٹ کا گلا گھونٹنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں: اس صورت میں جانور مرنے سے بچ جائے تو بھی اس طرح اسے شدید اذیت پہنچتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے ترجمۃ الباب (عنوان) سے یہ حکمت سامنے آتی ہیں کہ اس قسم کی چیزوں کے ساتھ گھنٹیاں لٹکائی جاتی تھیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے بالصراحت منع فرمایا ہے۔ یہ سب یا ان میں سے کوئی سی حکمت بھی ملحوظ ہو سکتی ہے، بہر حال جانوروں کو اس طرح کے ہار پہنانا ممنوع ہے۔ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر محض زینت مقصود ہو، گھنٹیاں بندھی ہوئی نہ ہوں اور ڈوریاں کچی ہوں، یعنی ممانعت کے اسباب میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو تو ممانعت ختم ہو جاتی ہے۔ واللہ أعلم بالصواب.

(المعجم ٢٩) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ، وَوَسْمِهِ فِيهِ) (التحفة ٢٨)

باب:29- جانوروں کے منہ پر مارنے اور داغ کر منہ پر نشانی لگانے کی ممانعت

[٥٥٥٠] ١٠٦-(٢١١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.

[5550] علی بن مسہر نے ابن جریج سے، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ (جانور کو) منہ پر مارا جائے یا منہ پر نشانی ثبت کی جائے۔

[٥٥٥١] (. . .) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5551] حجاج بن محمد اور محمد بن بکر دونوں نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، سابقہ حدیث کے مانند۔

[٥٥٥٢] ١٠٧-(٢١١٧) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ».

[5552] معقل نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے قریب سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسے (منہ پر) داغا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔''

[٥٥٥٣] ١٠٨-(٢١١٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ نَاعِمًا أَبَا عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وَرَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ حِمَارًا مَّوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ: فَوَاللهِ! لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ، فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَّهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ.

[5553] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ناعم ابوعبداللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو نشانی لگانے کے لیے داغا گیا تھا، آپ نے اس کو بہت برا خیال کیا، انھوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا: اللہ کی قسم! میں جو حصہ چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو اس کے علاوہ کسی جگہ نشانی ثبت نہیں کرتا۔ پھر انھوں نے اپنے گدھے کے بارے میں حکم دیا، تو اس کی سرین (کے وہ دو حصے جہاں دم ہلاتے وقت لگتی ہے) پر نشانی ثبت کی گئی، یہ پہلے آدمی ہیں جنھوں نے اس جگہ داغنے کا آغاز کیا۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرَ الْآدَمِيِّ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ، وَنَدْبِهِ فِي نَعَمِ الزَّكَاةِ وَالْجِزْيَةِ) (التحفة ٢٩)

باب: 30- انسان کے علاوہ حیوانوں کو منہ کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے پر نشانی ثبت کرنے کا جواز، زکاۃ اور جزیے میں ملنے والے جانوروں کو نشانی لگانا (تاکہ وہ گم نہ ہو جائیں) مستحب ہے

[٥٥٥٤] ١٠٩-(٢١١٩) وحدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي: يَا أَنَسُ! انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ، فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ، قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ جَوْنِيَّةٌ، وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

[5554] محمد (ابن سیرین) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا: انس! اس بچے کا دھیان رکھو، اس کے منہ میں کوئی چیز نہ جائے یہاں تک کہ صبح تم اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، آپ اسے گھٹی دیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں صبح کے وقت آیا، اس وقت آپ باغ میں تھے، آپ کے جسم پر ایک کالے رنگ کی بنو جون کی بنائی ہوئی منقش اونی چادر تھی اور آپ ان سواری کے جانوروں (کے جسم) پر نشان ثبت فرما رہے تھے جو فتح مکہ کے زمانے میں (فتح مکہ کے فوراً بعد جنگ حنین کے موقع پر) آپ کو حاصل ہوئے تھے۔

[٥٥٥٥] ١١٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ: أَنَّ أُمَّهُ حِينَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ، قَالَ: فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا.

[5555] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب ان کی والدہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ لوگ اس بچے کو نبی ﷺ کے پاس لے گئے تاکہ آپ اسے گھٹی دیں، اس وقت نبی ﷺ اونٹوں کے ایک باڑے میں تھے اور بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، شعبہ نے کہا: میرا غالب گمان یہ ہے کہ انھوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے کہا تھا: (آپ ﷺ) ان (بکریوں) کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔ (اونٹوں کو لگانے کے بعد بکریوں کو بھی وہیں لا کر نشان لگا رہے تھے۔)

[٥٥٥٦] ١١١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا، قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا.

[5556] یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے روایت کی، کہا: مجھے ہشام بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹوں کے باڑے میں گئے، اس وقت آپ بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، (شعبہ نے) کہا: میرا خیال ہے (ہشام نے) کہا کہ ان (بکریوں) کے کانوں پر (نشان لگا رہے تھے۔)

[٥٥٥٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5557] خالد بن حارث، محمد (ابن جعفر غندر)، یحییٰ (بن سعید قطان) اور عبدالرحمان (بن مہدی) سب نے شعبہ سے، اسی سند سے، اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٥٥٨] ١١٢-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمِيسَمَ، وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

[5558] اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں نشان لگانے والا آلہ دیکھا، آپ صدقے میں آئے ہوئے اونٹوں پر نشان ثبت فرما رہے تھے۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ) (التحفة ٣٠)

باب: 31- سر کے کچھ حصے کے بال مونڈنے اور کچھ کے باقی رکھنے کی ممانعت

[٥٥٥٩] ١١٣-(٢١٢٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ، قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ.

[5559] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے عمر بن نافع نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ''قزع'' سے منع فرمایا، میں نے نافع سے پوچھا: قزع کیا ہے؟ انھوں نے کہا: بچے کے سر کے کچھ حصے کے بال مونڈ دیے جائیں اور کچھ حصے کو چھوڑ دیا جائے۔

[٥٥٦٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ، فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللهِ.

[5560] ابواسامہ اور عبداللہ بن نمیر دونوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور انھوں نے ابواسامہ کی حدیث میں (قزع کی) تفسیر کو عبیداللہ کا قول قرار دیا ہے۔ (ان شاگردوں کے سامنے عبیداللہ نے یہ وضاحت نافع کی طرف منسوب کیے بغیر بیان کی۔)

[٥٥٦١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[5561] عثمان بن عثمان غطفانی اور روح (بن قاسم)

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُبَيْدِ اللهِ، مِثْلَهُ، وَأَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ.

نے عمر بن نافع سے عبیداللہ کی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی اور دونوں نے تفسیر (قزع کی وضاحت) کو حدیث کا لاحقہ بنایا۔ (الگ سے بیان نہیں کیا۔)

[٥٥٦٢] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِذٰلِكَ.

[5562] ایوب اور عبدالرحمٰن سراج نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ، وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ) (التحفة ٣١)

باب:32- راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور راستے کا حق ادا کرنا

[٥٥٦٣] ١١٤-(٢١٢١) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا، نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ» قَالُوا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ».

[انظر: ٥٦٤٨]

[5563] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔" لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے اپنی مجلسوں میں بیٹھے بغیر چارہ نہیں، وہیں ہم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم بیٹھے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا (جہاں مجلس ہے) حق ادا کرو۔" لوگوں نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "نگاہیں جھکا کر رکھنا، (چلنے والوں کے لیے) تکلیف کا سبب بننے والی چیزوں کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔"

[٥٥٦٤] (. . .) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5564] عبدالعزیز بن محمد مدنی اور ہشام بن سعید، ان دونوں نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ، وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ، وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالٰى) (التحفة ٣٢)

باب:33- مصنوعی بال لگانے، لگوانے والی، گودنے، گدوانے والی اور ابروؤں کے بال نوچنے، نچوانے والی، دانتوں کو کشادہ کروانے والی اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو تبدیل کرنے والی کا (ایسا ہر) عمل حرام ہے

[٥٥٦٥] ١١٥-(٢١٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِيَ ابْنَةً عُرَيِّسًا، أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، أَفَأَصِلُهُ؟ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ».

[5565] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میری بیٹی دلھن ہے۔ اسے خسرہ (بعض روایات میں چیچک) نکلا تھا تو اس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا میں (اس کے بالوں کے ساتھ) دوسرے بال جوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی (دونوں) پر لعنت کی ہے۔''

[٥٥٦٦] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي

[5566] عبداللہ بن نمیر، عبدہ، وکیع اور شعبہ سب نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابومعاویہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی، مگر وکیع اور شعبہ نے اپنی روایت میں ''فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا'' (اس کے بال چھدرے ہو گئے ہیں) کے الفاظ کہے۔

حَدِيثِهِمَا : فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا .

فائدہ: اس پر سب علماء وفقہاء کا اتفاق ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے انسانی بال (یا کسی نجس جانور کے بال) جوڑنا (وگ لگانا) حرام ہے۔ بعض لوگ جن میں حنفیہ شامل ہیں، کہتے ہیں کہ عورت کے لیے پاک بال، اگر خاوند اجازت دے تو اپنے بالوں کے ساتھ جوڑنا جائز ہے، لیکن حدیث کے الفاظ ان کے موقف کی تائید نہیں کرتے، لہذا ایسا کرنا درست نہیں۔ امام لیث بن سعد اور بعض دوسرے علماء اس کے قائل تھے کہ کسی قسم کے بال نہیں، البتہ دھاگے (کے پراندے) وغیرہ جوڑ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ایسے پراندے جو بالوں سے مشابہ نہ ہوں جائز ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے کہ بالوں کو لمبا دکھانے کے لیے کچھ نہ جوڑا جائے (دیکھیے حدیث:5577)۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بالوں کو باندھنے، سنوارنے اور آپس میں جوڑ کر رکھنے والی اشیاء ممنوع نہیں۔

[٥٥٦٧] ١١٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي، فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا، وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا، أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا؟ يَا رَسُولَ اللهِ! فَنَهَاهَا.

[5567] منصور کی والدہ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے، اس کے بال جھڑ گئے ہیں، اس کا شوہر اس کو خوبصورت دیکھنا چاہتا ہے، اللہ کے رسول! کیا میں اس کے بالوں کے ساتھ دوسرے بال جوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔

[٥٥٦٨] ١١٧-(٢١٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَّصِلُوا، فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

[5568] عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے حسن بن مسلم سے سنا، وہ صفیہ بنت شیبہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، وہ بیمار ہوگئی تھی جس سے اس کے بال جھڑ گئے تھے، ان لوگوں نے اس کے بالوں کے ساتھ بال جوڑنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور جوڑ لگوانے والی (دونوں) پر لعنت فرمائی۔

[٥٥٦٩] ١١٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[5569] زید بن حباب نے ابراہیم بن نافع سے روایت

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَّهَا، فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا، أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ».

کی، کہا: مجھے حسن بن مسلم بن ینّاق نے صفیہ بنت شیبہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی، وہ بیمار ہوگئی تو اس کے بال جھڑ گئے، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کا خاوند اس کی رخصتی چاہتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوڑنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔''

[٥٥٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ».

[5570] عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابراہیم بن نافع سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: ''جوڑ لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔''

[٥٥٧١] ١١٩ - (٢١٢٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

[5571] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے جوڑ لگانے والی، جوڑ لگوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی۔

[٥٥٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5572] صخر بن جویریہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٥٧٣] ١٢٠ - (٢١٢٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ -: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ

[5573] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: اللہ نے گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بالوں کو نوچنے والیوں، دوسروں سے

اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي أَسَدٍ، يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ، وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَّعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُّهُ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيهِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟﴾ [الحشر الآية: ٧]. فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: فَإِنِّي أُرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ، قَالَ: اذْهَبِي فَانْظُرِي، قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا، فَقَالَ: أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكِ، لَمْ نُجَامِعْهَا.

نچوانے والیوں، خوبصورتی کے لیے دانتوں میں درز ڈلوانے والیوں، اللہ کی خلقت (بناوٹ) میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ کہا: تو یہ حدیث بنو اسد کی ایک عورت تک پہنچی جن کو ام یعقوب کہا جاتا تھا، وہ قرآن مجید پڑھتی تھیں، وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہا: میرے پاس آپ کی یہ کیا حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور بال نوچنے والیوں اور حسن کے لیے دانتوں میں درز ڈلوانے والیوں، اللہ کی خلقت کو تبدیل کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر رسول اللہ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے، اس خاتون نے کہا: میں نے قرآن مجید کی (دونوں بیرونی) تختیوں کے درمیان میں جو کچھ ہے (پورا) پڑھا ہے، میں نے تو یہ بات اس میں نہیں پائی۔ انھوں نے کہا: اگر آپ اس کو اچھی طرح پڑھ چکی ہوتیں تو پالیتیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو (چیز، بات، طریقہ، حکم) اللہ کے رسول ﷺ تمھیں دیں، وہ لے لو اور جس سے روک دیں، اس سے رک جاؤ۔'' وہ عورت کہنے لگی: مجھے ان میں سے کچھ چیزیں اب تمھاری بیوی پر بھی نظر آتی ہیں۔ انھوں نے کہا: جائیں اور (خود) دیکھ لیں۔ (علقمہ نے) کہا: وہ عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس اندر چلی گئی تو ایسی کوئی چیز نہ دیکھی۔ وہ ان کے پاس (واپس) آئی اور کہا: میں نے (ایسی) کوئی چیز نہیں دیکھی۔ انھوں نے کہا: اگر ایسا ہوتا تو ہم ان کے ساتھ مل کر نہ رہتے۔

فائدہ: ''میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے'' سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد تھا کہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق وہی کرو جو رسول اللہ ﷺ کریں یا جس کا حکم دیں، مگر وہ خاتون اس کے بجائے یہ سمجھیں کہ ایسی عورتوں پر کتاب اللہ میں لعنت کی گئی ہے، اس لیے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئی۔ انھوں نے قرآنی آیت سے اپنے استدلال کو واضح کیا تو بات خاتون کی سمجھ میں آ گئی۔

[٥٥٧٤] (...) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَّهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ: الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ.

[5574] سفیان اور مفضل بن مہلہل دونوں نے منصور سے، اسی سند میں جریر کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی مگر سفیان کی حدیث میں: ''گودنے والیاں اور گدوانے والیاں'' ہے، جبکہ مفضل کی روایت میں ''گودنے والیاں اور جن (کے جسم) پر گودا جاتا ہے'' کے الفاظ ہیں۔ (مقصود ایک ہی ہے۔)

[٥٥٧٥] (...) **وَحَدَّثَنَاهُ** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ، مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ.

[5575] شعبہ نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث رسول اللہ ﷺ سے، ام یعقوب ؓ کے پورے واقعے کے بغیر ہی بیان کی ہے۔

[٥٥٧٦] (...) **وَحَدَّثَنَا** شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَّعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5576] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

[٥٥٧٧] ١٢١-(٢١٢٦) **وَحَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

[5577] ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے عورت کو اپنے سر (کے بالوں) کے ساتھ کسی بھی چیز کو جوڑنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

[٥٥٧٨] ١٢٢-(٢١٢٧) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

[5578] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی، انھوں نے

شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهِ، وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ».

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے، جس سال انھوں نے حج کیا، سنا، وہ منبر پر تھے، انھوں نے بالوں کی کٹی ہوئی ایک لٹ پکڑی جو ایک محافظ کے ہاتھ میں تھی (جسے عورتیں بالوں سے جوڑتی تھیں) اور کہہ رہے تھے: مدینہ والو! تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ان (لٹوں وغیرہ) سے منع فرماتے تھے اور فرما رہے تھے: ''جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے ان کو اپنانا شروع کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔'' (جب جھوٹ کی بنیادوں پر تعمیر عیش و تنعم کا یہ مرحلہ آ گیا تو زوال بھی آ گیا۔)

[٥٥٧٩] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: «إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ».

[5579] سفیان بن عیینہ، یونس اور معمر، ان سب نے زہری سے مالک کی حدیث کے مانند بیان کیا مگر معمر کی حدیث میں: ''بنی اسرائیل کو عذاب میں مبتلا کر دیا گیا'' کے الفاظ ہیں۔

[٥٥٨٠] ١٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَّفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ.

[5580] عمرو بن مرہ نے سعید بن مسیب سے روایت کی، کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے، ہمیں خطبہ دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر فرمایا: میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہود کے علاوہ کوئی اور بھی ایسا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے اس کو جھوٹ (فریب کاری) کا نام دیا تھا۔

[٥٥٨١] ١٢٤-(...) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ،

[5581] قتادہ نے سعید بن مسیب سے روایت کی کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے ایک بری ہیئت نکال لی ہے، نبی ﷺ نے جھوٹ سے منع فرمایا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ، وَّإِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الزُّورِ، قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَلَا وَهٰذَا الزُّورُ. قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي مَا تُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ.

ہے، پھر ایک شخص عصا لیے ہوئے آیا جس کے سرے پر کپڑے کی ایک دھجی (لیر) تھی۔ حضرت معاویہ ؓ نے کہا: سنو! یہی جھوٹ ہے۔ قتادہ نے کہا: اس سے مراد وہ دھجیاں (لیریں) ہیں جن کے ذریعے سے عورتیں اپنے بالوں کو زیادہ کرتی ہیں۔

(المعجم ٣٤) - **(بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ)** (التحفة ٣٣)

باب: 34- کپڑوں میں ملبوس ننگی، (برائی کی طرف) مائل، دوسروں کو مائل کرنے والی عورتیں

[٥٥٨٢] ١٢٥-(٢١٢٨) **حَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، مُّمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُّؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا» [انظر: ٧١٩٤].

[5582] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جہنم کی دو ایسی قسمیں ہیں جن کو میں نے (موجودہ دور کی حقیقی زندگی میں) نہیں دیکھا، ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہیں، وہ ان سے لوگوں کو مارتے ہیں، اور عورتیں جو لباس پہنے ہوئے (بھی) ننگی، (برائی کی طرف) رجھانے والی، خود رجھی ہوئی، ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹوں کے ایک طرف جھکے ہوئے بڑے کوہانوں کی طرح ہیں، جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی جبکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے (لمبے) فاصلے سے پائی جاتی ہے۔''

(المعجم ٣٥) - **(بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ، وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ)** (التحفة ٣٤)

باب: 35- لباس وغیرہ میں مکر اور جو عطا نہیں کیا گیا خود کو اس سے سیر ہو جانے والا ظاہر کرنا ممنوع ہے

[٥٥٨٣] ١٢٦-(٢١٢٩) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ

[5583] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا: اللہ کے رسول! (اگر) میں یہ کہوں: مجھے (یہ سب) میرے خاوند نے دیا ہے جو اس نے نہیں دیا؟ تو

امْرَأَةٌ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقُولُ: إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (کھانا) نہیں ملا، خود کو اس سے سیر ظاہر کرنے والا، جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔''

[٥٥٨٤] ١٢٧-(٢١٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَّالِ زَوْجِي مَا لَمْ يُعْطِنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ».

[5584] عبدہ نے کہا: ہمیں ہشام نے فاطمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا: میری ایک سوکن ہے، کیا مجھے اس بات پر گناہ ہوگا کہ میں خود کو اپنے خاوند کے ایسے مال سے سیر ہو جانے والی ظاہر کروں جو اس نے مجھے نہیں دیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نہیں دیا گیا اس (مال یا کھانے) سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔''

[٥٥٨٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5585] ابواسامہ اور ابومعاویہ، دونوں نے ہشام سے، اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

فرمانِ رسولِ مکرم ﷺ

«إِنَّ أَحَبَّ
أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللهِ
عَبْدُ اللهِ
وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ»

”بلاشبہ تمھارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے
پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں۔“

(صحیح مسلم، حدیث: 5587 (2132))

تعارف کتاب الآداب

ادب سے مراد زندگی گزارنے کے طریقوں میں سے بہترین طریقہ سیکھنا اور اختیار کرنا ہے۔ ایسا طریقہ جس سے انفرادی اور اجتماعی زندگی آسان، مشکلات سے محفوظ، خوشگوار اور عزت مند ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان: «أَدَّبَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي» ''میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور بہترین انداز میں سکھایا'' میں اسی مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہی بہترین ادب اپنی امت کو سکھایا ہے۔ آپ نے ایسے عمومی آداب بھی سکھائے جو ہر انسان کے لیے ہیں اور اسے معزز اور لوگوں کا محبوب بنا دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے خاص ذمہ داریوں اور پیشوں کے حوالے سے بھی بہترین آداب سکھائے ہیں، مدرس کے آداب، طالب علم کے آداب، قاضی اور حاکم وغیرہ کے آداب۔

ادب کا لفظ کسی زبان کی ان تحریروں پر بھی بولا جاتا ہے جو انسان کی دلی واردات کی ترجمانی کرتی ہیں یا ان کے ذریعے سے مختلف شخصیات کے حوالے سے کسی انسان کے جو جذبات ہیں، ان کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے لیے نظم و نثر کے نوع در نوع کئی پیرائے اختیار کیے جاتے ہیں۔ ان پر بھی لفظ ادب کے اطلاق کا ایک سبب یہی ہے کہ اس سے بھی کئی معاشرتی حوالوں سے انسانوں کی تربیت ہوتی ہے۔ اردو اصطلاح میں فنون ادب کے لیے ''ادبیات'' کی اصطلاح مروج ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے آداب کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے خوبصورت طریقے اور آپ کی تعلیمات اس کتاب میں اور اس کے بعد کی متعدد ذیلی کتب میں جمع کی ہیں۔ وہ سب بھی حقیقت میں کتاب الآداب ہی کا حصہ ہیں۔ انھیں اپنی اہمیت کی وجہ سے الگ الگ کتاب کا عنوان دیا گیا ہے لیکن سب کا تعلق آداب ہی سے ہے۔ بعض شارحین نے کتاب الرؤیا تک اگلے تمام ابواب کو کتاب الآداب ہی میں ضم کر دیا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کتاب میں جس کا نام بھی کتاب الآداب ہے، اس میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی کنیت اور آپ کے نامِ نامی کے حوالے سے ادب بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد نام رکھنے کے آداب، نامناسب ناموں سے بچنے اور اگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کو بدلنے کی اہمیت، پیدائش کے بعد گھٹی دلوا کر نام رکھ دینے کا استحباب، عزت افزائی کے لیے کنیت کی اہمیت، احترام، محبت اور شفقت کے اظہار کے لیے کسی اچھے رشتے کے نام پر کسی کو پکارنے کا جواز وغیرہ جیسے عنوانات کے تحت احادیث بیان کی گئی ہیں۔ اس کے بعد کسی کے گھر داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنے، اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانے کے آداب بیان ہوئے ہیں۔ آخر میں گھروں کی خلوت کے احترام کی تاکید کے متعلق احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٣٨ - كِتَابُ الْآدَابِ

معاشرتی آداب کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ، وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ) (التحفة ١)

باب: 1- ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

[٥٥٨٦] ١-(٢١٣١) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ أَبُوكُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ رَّجُلًا بِالْبَقِيعِ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ، إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي».

[5586] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بقیع میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو یا ابا القاسم کہہ کر آواز دی، رسول اللہ ﷺ (اس آواز پر) اس (آدمی) کی طرف متوجہ ہوئے تو اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میرا مقصود آپ کو پکارنا نہ تھا، میں نے تو فلاں کو آواز دی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر (اپنی) کنیت نہ رکھو۔''

[٥٥٨٧] ٢-(٢١٣٢) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ وَّهُوَ الْمُلَقَّبُ بِسَبَلَانَ: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَخِيهِ عَبْدِ اللهِ: سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَّأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ:

[5587] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں۔''

يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ».

[٥٥٨٨] ٣-(٢١٣٣) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَ لِي قَوْمِي: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

[5588] منصور نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم (انصار) میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، اس کی قوم نے اس سے کہا: تم نے اپنے بیٹے کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا ہے، ہم تمھیں رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے، وہ شخص اپنے بیٹے کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر (کندھے پر چڑھا کر) نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے، اس پر میری قوم نے کہا ہے: ہم تمھیں رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر (اپنی) کنیت نہ رکھو، بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں (جو اللہ عطا کرتا ہے، اسے) تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

[٥٥٨٩] ٤-(...) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى تَسْتَأْمِرَهُ، قَالَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللهِ، وَإِنَّ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكْنُونِي بِهِ، حَتّٰى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

[5589] حصین نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم (انصار) میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، ہم نے اس سے کہا: ہم تمھیں رسول اللہ ﷺ کی کنیت سے نہیں پکاریں گے، یہاں تک کہ تم رسول اللہ ﷺ سے (اس بات کی) اجازت لے لو۔ سو وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے نام پر اس کا نام رکھا ہے اور میری قوم نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ مجھے اس کے نام کی کنیت سے پکاریں، یہاں تک کہ تم نبی ﷺ سے اجازت لے لو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت

پر کنیت نہ رکھو، بے شک میں ''قاسم'' بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمھارے درمیان (اللہ کا دیا ہوا فضل) تقسیم کرتا ہوں۔''

[٥٥٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

[5590] خالد طحان نے حصین سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ''میں قاسم (تقسیم کرنے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٥٥٩١] ٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ». وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ «وَلَا تَكْتَنُوا».

[5591] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید اشج نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے سالم بن ابی جعد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں ہی ابوالقاسم ہوں، تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں'' اور ابوبکر کی روایت میں ہے: ''اپنی کنیت نہ رکھو۔''

[٥٥٩٢] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

[5592] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: ''میں قاسم بنایا گیا ہوں، تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

[٥٥٩٣] ٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي».

[5593] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، انھوں نے سالم سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انصار میں سے ایک شخص کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار نے اچھا کیا، میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر (اپنی) کنیت نہ رکھو۔''

[٥٥٩٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[5594] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن عمرو بن

شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ. عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا: سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ، وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ. قَالَ حُصَيْنٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ»، وَقَالَ سُلَيْمَانُ: «فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

جبلہ اور بشر بن خالد نے محمد بن جعفر سے۔ محمد بن جعفر، ابن ابی عدی اور نضر بن شمیل نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ، منصور، سلیمان اور حصین بن عبدالرحمن سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے سالم بن ابی جعد سے سنا، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، جس طرح ان سب کی روایت ہے جن کی حدیث ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ شعبہ سے نضر کی بیان کردہ حدیث میں ہے، کہا: اس میں حصین اور سلیمان نے اضافہ کیا، حصین نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے، میں تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں'' اور سلیمان نے کہا: ''میں ہی قاسم ہوں، تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

[٥٥٩٥] (...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ - قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ-: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ،

[5595] سفیان بن عیینہ نے کہا: ہمیں (محمد) بن منکدر نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم میں سے ایک شخص کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، اس شخص نے اس کا نام قاسم رکھا، ہم نے کہا: ہم تمھیں ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے، نہ (تمھاری یہ خواہش پوری کر کے) تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، تو وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کو یہ سب

فَقَالَ: «أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ».

بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔''

[٥٥٩٦] (. . .) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا.

[5596] روح بن قاسم نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے ابن عیینہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر انھوں نے یہ الفاظ نہیں کہے: ''اور ہم تمھاری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے۔''

[٥٥٩٧] ٨-(٢١٣٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي» قَالَ عَمْرٌو: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ.

[5597] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو۔'' عمرو نے ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'' کہا اور ''میں نے سنا'' نہیں کہا۔

فوائد و مسائل: 1. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ان کے دو شاگردوں سالم بن ابی جعد اور محمد بن منکدر کے واسطے سے روایت ہوئی ہے۔ سالم بن ابی جعد کی روایت کو امام مسلم نے ان کے شاگردوں منصور، حسین، اعمش، قتادہ، محمد بن جعفر غندر، سلیمان اور ان کے بعد ان کے مختلف شاگردوں کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ سالم اور ان کے شاگردوں کی جن سندوں سے امام مسلم نے یہ حدیث بیان کی ان سب نے یہ روایت کیا ہے کہ ''اس شخص نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔'' یہی الفاظ درست ہیں۔ اس کی اہم ترین دلیل یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں سالم بن ابی جعد ہی کے شاگردوں سے «أَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ» ''اس نے چاہا کہ اس کا نام قاسم رکھے۔'' (صحيح البخاري، حديث: 3114) اگلی روایت میں ہے: «وُلِدَلِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ» ''میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے۔'' (صحيح البخاري، حديث: 3115) اسی طرح صحیح بخاری میں سالم ہی سے یہ الفاظ منقول ہیں: «عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ» ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (انصار) میں سے ایک شخص کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔'' (صحيح البخاري، حديث: 6187) یہ سب احادیث اسی حدیث کی مؤید ہیں جو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے محمد بن منکدر کے حوالے سے بیان کی ہے: (صحيح البخاري، حديث: 6186، و صحيح مسلم، حديث: 5595) انصار کے الفاظ کہ ہم تمھیں ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔'' اسی کی تائید کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنے بیٹے کا نام

''قاسم'' تجویز کیا تھا۔ یہ بات بعض راویوں کا وہم ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا تھا۔ نام کے حوالے سے بعض راویوں کے وہم کے باوجود سب نے رسول اللہ ﷺ کے اپنے الفاظ، جن سے شریعت کا حکم اخذ ہوتا ہے، بالکل ایک ہی طرح سے روایت کیے ہیں: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔'' راویانِ حدیث کی اصل توجہ رسول اللہ ﷺ کے اپنے الفاظِ مبارک کے ضبط وتحفظ پر مرکوز ہوتی تھی، دوسری چیزوں کی حیثیت مختلف تھی۔ ② امت کے تمام ادوار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے دوران میں کسی شخص کے لیے جائز نہ تھا کہ آپ کی کنیت پر اپنی کنیت رکھے، اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد آپ کا نام اور آپ کی کنیت دونوں ایک ساتھ اختیار کرنے کا جواز ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (سنن أبي داود، حديث: 4967) امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یوں عنوان قائم کیا ہے: «بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا» ''(نبی ﷺ کا) نام اور کنیت جمع کر لینے کی رخصت۔''

[٥٥٩٨] ٩-(٢١٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي، فَقَالُوا: إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ: ﴿يَٰٓأُخْتَ هَٰرُونَ﴾، [مريم: ٢٨] وَمُوسٰى قَبْلَ عِيسٰى بِكَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ».

[5598] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: جب میں نجران میں آیا تو لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم (قرآن میں) ﴿يَٰٓأُخْتَ هَٰرُونَ﴾ پڑھتے ہو، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ سے اتنی اتنی مدت پہلے تھے، (ان کی ماں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن کیسے ہوئیں؟) جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: ''وہ (بنی اسرائیل) اپنے انبیاء اور پہلے گزر جانے والے نیک لوگوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔ (حضرت مریم علیہا السلام کے بھائی کا نام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا تھا۔)

(المعجم ٢) - (بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ، وَبِنَافِعٍ وَّنَحْوِهِ) (التحفة ٢)

باب: 2- برے نام اور نافع (نفع پہنچانے والا) جیسے نام رکھنا مکروہ ہے

[٥٥٩٩] ١٠-(٢١٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنْ

[5599] معتمر بن سلیمان نے کہا: میں نے رُکَین سے سنا، وہ اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول

أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ - قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحَ، وَرَبَاحٍ، وَيَسَارٍ، وَنَافِعٍ.

اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے یہ چار نام رکھنے سے منع فرمایا: افلح (زیادہ کامیاب)، رباح (منافع والا)، یسار (آسانی والا) اور نافع (نفع پہنچانے والا۔)

[٥٦٠٠] ١١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا، وَلَا أَفْلَحَ، وَلَا نَافِعًا».

[5600] جریر نے رکین بن ربیع سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے لڑکے (غلام، خادم) کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔''

[٥٦٠١] ١٢ - (٢١٣٧) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا أَفْلَحَ. فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُونُ، فَيَقُولُ: لَا».

إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ، فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ.

[5601] زہیر نے کہا: ہمیں منصور نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے ربیع بن عمیلہ سے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چار کلمات ہیں: سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لا إله إلا اللّٰہ اور اللّٰہ أكبر، تم (ذکر کرتے ہوئے) ان میں سے جس کلمے کو پہلے کہو، کوئی حرج نہیں ہے، اور تم اپنے لڑکے کا نام یسار، رباح، نجیح (کامیاب ہونے والا) اور افلح نہ رکھنا، کیونکہ تم پوچھو گے: فلاں (مثلاً: افلح) یہاں ہے، وہ نہیں ہوگا تو (جواب دینے والا) کہے گا: (یہاں کوئی) افلح (زیادہ فلاح پانے والا) نہیں ہے۔''

(سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا:) یہ چار ہی (نام) ہیں، میری ذمہ داری پر اور کوئی نام نہ بڑھانا۔

فائدہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے جو چار نام رسول اللہ ﷺ سے سنے وہ بتائے اور حدیث میں جو نام ہیں ان کے علاوہ اور کوئی نام اپنی طرف سے بڑھا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے سے منع کر دیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے یہ احتیاط ضروری ہے لیکن بسا اوقات بتانے والا نسیان یا وہم کا شکار ہو جاتا ہے، مثلاً: پہلی دونوں روایتوں میں ان چار ناموں میں نافع کو شمار کیا گیا ہے، اس حدیث میں اس کی بجائے نجیح ہے۔ ایسا عمداً نہیں ہوا، اس لیے ان شاء اللہ اس پر اللہ تعالیٰ عفو و درگزر سے کام

لے گا۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ انھی ناموں کے ہم معنیٰ ناموں کو ان پر قیاس کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ امام نووی ؒ ان جیسے دوسرے ناموں کو انھی پر قیاس کرنے کے قائل ہیں لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے (یعنی بہتر ہے کہ یہ نام نہ رکھے جائیں) تحریمی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام کا نام (پہلے سے ہی) افلح اور دوسرے کا یسار تھا۔ آپ نے ان ناموں کو تبدیل نہیں فرمایا۔

[٥٦٠٢] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ مَّنْصُورٍ، بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ، فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَّرَوْحٍ، فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ، وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ.

[5602] جریر، روح بن قاسم اور شعبہ سب نے منصور سے زہیر کی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، جریر اور روح کی حدیث قصے سمیت زہیر کی حدیث جیسی ہے اور جو شعبہ کی حدیث ہے اس میں صرف غلام کا نام رکھنے کا ذکر ہے، انھوں نے ''چار بہترین کلمات'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٦٠٣] ١٣-(٢١٣٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّنْهٰى عَنْ أَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى، وَبِبَرَكَةَ، وَبِأَفْلَحَ، وَبِيَسَارٍ، وَّبِنَافِعٍ، وَّبِنَحْوِ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَرَكَهُ.

[5603] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ آپ یعلیٰ (بلند)، برکت، افلح (فلح)، یسار اور نافع جیسے نام رکھنے سے منع فرما دیں، پھر میں نے دیکھا کہ آپ خاموش ہو گئے، پھر آپ کی رحلت ہوئی تو آپ نے ان ناموں سے نہیں روکا تھا، پھر حضرت عمر ؓ نے ان سے روکنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے بھی (یہ ارادہ) ترک کر دیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ إِلٰى حَسَنٍ، وَّتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةَ إِلٰى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا) (التحفة ٣)

باب:3- برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنا اور برّہ (ہر طرح سے نیک) کا نام بدل کر زینب اور جویریہ جیسا نام رکھ لینا مستحب ہے

[٥٦٠٤] ١٤-(٢١٣٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ، وَقَالَ: «أَنْتِ جَمِيلَةُ».

قَالَ أَحْمَدُ - مَكَانَ أَخْبَرَنِي -: عَنْ.

[5604] احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید اور محمد بن بشار نے (ان سب نے) کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ (نافرمانی کرنے والی) کا نام تبدیل کر دیا اور فرمایا: ”تم جمیلہ (خوبصورت) ہو۔“

احمد نے ”مجھے خبر دی“ کی جگہ ”سے روایت ہے“ کہا ہے۔

[٥٦٠٥] ١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ ابْنَةً لِّعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَمِيلَةَ.

[5605] حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کو عاصیہ کہا جاتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

[٥٦٠٦] ١٦-(٢١٤٠) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُّقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

[5606] عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی۔۔ الفاظ عمرو کے ہیں۔۔ دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے آل طلحہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، انھوں نے کریب سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: (پہلے ام المومنین حضرت) جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام ”برہ“ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ آپ کو پسند نہ تھا کہ اس طرح کہا جائے کہ آپ برہ (نیکیوں والی) کے ہاں سے نکل گئے۔ ابن ابی عمر کی حدیث میں ہے: کریب سے روایت ہے، کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔

[٥٦٠٧] ١٧-(٢١٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ

[5607] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ محمد بن جعفر اور عبیداللہ کے والد معاذ نے شعبہ سے، انھوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے، انھوں نے ابورافع سے، انھوں نے حضرت

أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ - وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهٰؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت زینب (بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کا نام برہ تھا، تو کہا گیا کہ وہ (نام بتاتے وقت خود) اپنی پارسائی بیان کرتی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔ حدیث کے الفاظ ابن بشار کے علاوہ باقی سب کے (بیان کردہ) ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ سے حدیث بیان کی۔

[٥٦٠٨] ١٨-(٢١٤٢) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ اسْمِي بَرَّةَ، فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ.

[5608] ولید بن کثیر نے کہا: مجھے محمد بن عمرو بن عطاء نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، کہا: میرا نام برہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھ دیا۔

قَالَتْ: وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، وَاسْمُهَا بَرَّةُ، فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

انھوں نے کہا: جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آپ کے حبالۂ عقد میں داخل ہوئیں تو ان کا نام بھی برہ تھا، تو آپ ﷺ نے ان کا نام بھی زینب رکھا۔

[٥٦٠٩] ١٩-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ، فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هٰذَا الِاسْمِ، وَسُمِّيتُ بَرَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ، اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ» فَقَالُوا: بِمَ نُسَمِّيهَا؟ قَالَ: «سَمُّوهَا زَيْنَبَ».

[5609] یزید بن ابی حبیب نے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی، کہا: میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور (بتایا کہ) میرا نام بھی پہلے برہ رکھا گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنی پارسائی بیان نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ تم میں سے نیکوکار کون ہے۔'' (گھر کے) لوگوں نے کہا: پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا نام زینب رکھ دو۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ، أَوْ بِمَلِكِ الْمُلُوكِ) (التحفة ٤)

باب:4-''شہنشاہ'' کا نام اختیار کرنے کی ممانعت

[٥٦١٠] ٢٠-(٢١٤٣) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ؛ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ يُّسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ» زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: «لَا مَالِكَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

[5610] سعید بن عمرو اشعثی، احمد بن حنبل اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ امام احمد کے ہیں، اشعثی نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی جبکہ دیگر نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ۔ ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے قابل تحقیر نام اس شخص کا ہے جو شہنشاہ کہلائے۔'' اور ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: ''اللہ عزوجل کے سوا کوئی (بادشاہت کا) مالک نہیں ہے۔''

قَالَ الْأَشْعَثِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ.

اشعثی کا قول ہے: سفیان نے کہا: جیسے شاہان شاہ (شہنشاہ) ہے۔

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ؟ فَقَالَ: أَوْضَعَ.

اور احمد بن حنبل نے کہا: میں نے ابوعمرو (اسحاق بن مرار شیبانی، نحوی، کوفی) سے ''اخنع'' کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: (اس کے معنی ہیں) اوضع (انتہائی حقیر۔)

[٥٦١١] ٢١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ، رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ، لَا مَلِكَ إِلَّا اللهُ».

[5611] ہمیں معمر نے ہمام بن منبہ سے خبر دی، کہا: یہ احادیث ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ حدیث (بھی) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے زیادہ گندا اور غضب کا مستحق شخص وہ ہوگا جو شہنشاہ کہلاتا ہوگا، اللہ کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلٰى صَالِحٍ يُحَنِّكُهُ، وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهِ يَوْمَ وِلَادَتِهِ، وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللهِ وَ إِبْرَاهِيمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)

(التحفة ٥)

باب:5- نومولود کو ولادت کے وقت گھٹی دلوانا اور اسے گھٹی دلوانے کے لیے کسی نیک انسان کے پاس اٹھا کر لے جانا مستحب ہے، پیدائش کے دن اس کا نام رکھنا جائز ہے، اس کا نام عبداللہ، ابراہیم یا جملہ انبیائے کرام ﷺ کے ناموں میں سے کسی کے نام پر رکھنا مستحب ہے

[٥٦١٢] ٢٢-(٢١٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ، فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ، فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ، فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ، فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ» وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. [انظر: ٦٣٢٢]

[5612] ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب عبداللہ بن ابی طلحہ پیدا ہوئے تو میں انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت رسول اللہ ﷺ ایک دھاری دار عبا (چادر) زیب تن فرمائے اپنے ایک اونٹ کو (خارش سے نجات دلانے کے لیے) گندھک (یا کول تار) لگا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ کھجور ساتھ ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، پھر میں نے آپ کو کچھ کھجوریں پیش کیں، آپ نے ان کو اپنے منہ میں ڈالا، انھیں چبایا، پھر بچے کا منہ کھول کر ان کو اپنے دہن مبارک سے براہِ راست اس کے منہ میں ڈال دیا۔ بچے نے زبان ہلا کر اس کا ذائقہ لینا شروع کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انصار کی کھجوروں سے محبت ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

[٥٦١٣] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى، ثُمَّ أَصَابَ

[5613] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ابن عون نے ابن سیرین سے خبر دی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جو بیمار تھا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے تو وہ بچہ فوت ہو گیا، جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ لوٹے تو پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے، پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کو شام کا کھانا

مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «أَعَرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَهُمَا» فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَمَعَهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ. تَمَرَاتٌ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ، فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، ثُمَّ حَنَّكَهُ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

پیش کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا، پھر بیوی سے قریب ہوئے، جب فارغ ہوئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا (اب) بچے کی تدفین کرو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعے کی خبر دی، آپ نے پوچھا: ''کیا رات کو تم دلہا دلھن بنے تھے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما!'' تو انھوں (ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے ایک بیٹے کو جنم دیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: جاؤ، اس کو اٹھاؤ اور نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ۔ وہ (انس رضی اللہ عنہ) اس کو نبی ﷺ کے پاس لے آئے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کچھ کھجوریں بھیجیں تھیں، نبی ﷺ نے اس بچے کو لیا اور پوچھا: ''کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! کچھ کھجوریں ہیں، آپ نے وہ کھجوریں لیں، ان کو چبایا، پھر (چبا کر) انھیں اس کے منہ میں ڈال دیا، پھر اسے اس کے تالو سے مل دیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

[٥٦١٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ.

[5614] حماد بن مسعدہ نے کہا: ہمیں ابن عون نے محمد (ابن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی قصے کے ساتھ یزید کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٦١٥] ٢٤-(٢١٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ.

[5615] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو ایک کھجور (کے دانے) سے گھٹی دی۔

[٥٦١٦] ٢٥-(٢١٤٦) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ

[5616] شعیب بن اسحٰق نے کہا: مجھے ہشام بن عروہ

مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، حِينَ هَاجَرَتْ، وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَدِمَتْ قُبَاءً، فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللهِ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيُحَنِّكَهُ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ، فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ: ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ، ثُمَّ جَاءَ، وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ، لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ، ثُمَّ بَايَعَهُ.

نے بتایا، کہا: مجھے عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا ہجرت کے وقت (مکہ سے) نکلیں تو وہ حاملہ تھیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، وہ قباء پہنچیں تو انھوں نے قباء میں عبداللہ (بن زبیر رضی اللہ عنہما) کو جنم دیا۔ بچے کی پیدائش کے بعد وہ اسے گھٹی دلوانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس (بچے) کو ان سے لے لیا، اپنی گود میں رکھا، پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کھجور ملنے سے پہلے، ہم ایک گھڑی اس کو ڈھونڈتے رہے، آپ نے اسے چبایا، پھر وہ لعاب دہن اس (بچے) کے منہ میں ڈال دیا، تو سب سے پہلی چیز جو اس (بچے) کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس بچے (کے جسم) پر ہاتھ پھیرا، اس کے حق میں دعا کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا، پھر جب وہ سات یا آٹھ سال کا تھا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت کرنے کے لیے آپ کے پاس آیا، اسے زبیر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کو کہا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو آپ مسکرائے اور اس سے بیعت لی۔

[٥٦١٧] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ؛ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي

[5617] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ مکہ میں حاملہ ہوئیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب میں (مکہ سے) نکلی تو میں پورے دنوں سے تھی، پھر میں مدینہ آئی اور قباء میں ٹھہری اور قباء میں میں نے اسے (عبداللہ کو) جنم دیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسے اپنی گود میں لے لیا، پھر آپ نے کھجور منگوائی، اسے چبایا، پھر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیا، پہلی چیز جو اس کے

الْإِسْلَامِ.

پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر آپ نے (چبائی ہوئی) کھجور کی گھٹی اس کے تالو کو لگائی، پھر اس کے لیے دعا کی، برکت مانگی، (ہجرت مدینہ کے بعد) یہ پہلا بچہ تھا جو اسلام میں پیدا ہوا۔

[٥٦١٨] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

[5618] علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، اس وقت وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ تھیں، پھر ابواسامہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٦١٩] ٢٧-(٢١٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ [يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ]؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ، فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ.

[5619] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے، آپ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور انھیں گھٹی دیتے۔

[٥٦٢٠] ٢٨-(٢١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جِئْنَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ، فَطَلَبْنَا تَمْرَةً، فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا.

[5620] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: ہم گھٹی دلوانے کے لیے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئے، ہم نے کھجور حاصل کرنی چاہی تو ہمارے لیے اس کا حصول دشوار ہو گیا۔

[٥٦٢١] ٢٩-(٢١٤٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ

[5621] حضرت سہل بن سعد (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، کہا: جب منذر بن ابی اُسید پیدا ہوئے تو انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، نبی ﷺ نے ان کو اپنی ران پر لٹایا، حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ اپنے سامنے کسی کام میں مشغول ہو گئے، سو حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ نے کہا تو ان کے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کی ران

عَلٰى فَخِذِهِ، وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ، فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَقْلَبُوهُ، فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَيْنَ الصَّبِيُّ؟» فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أَقْلَبْنَاهُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا اسْمُهُ؟» قَالَ: فُلَانٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا، وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ» فَسَمَّاهُ، يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

پر سے اٹھا لیا گیا، انھوں نے اس کو واپس (گھر) بھیج دیا، جب رسول اللہ ﷺ اپنے کام سے فارغ ہو کر متوجہ ہوئے تو فرمایا: ''بچہ کہاں ہے؟'' حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے اس کو واپس بھجوا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا نام کیا ہے؟'' کہا: اللہ کے رسول! اس کا نام فلاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس کا نام منذر ہے۔'' آپ نے اسی روز اس کا نام منذر رکھ دیا۔

(المعجم . . .) - **(بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَّمْ يُولَدْ لَهُ. وَكُنْيَةِ الصَّغِيرِ)** (التحفة . . .)

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کے لیے کنیت رکھنے کا جواز اور چھوٹے بچے کی کنیت

[٥٦٢٢] ٣٠-(٢١٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ، قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: كَانَ فَطِيمًا، قَالَ: فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَآهُ قَالَ: «أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟» قَالَ: وَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

[5622] ابو تیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں سے بڑھ کر خوش اخلاق تھے، میرا ایک بھائی تھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا۔ (ابوالتیاح نے) کہا: میرا خیال ہے (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا تھا: اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا، کہا: جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور اسے دیکھتے تو فرماتے: ''ابوعمیر! نُغَیر نے کیا کیا'' وہ بچہ اس (پرندے) سے کھیلا کرتا تھا۔

فوائد ومسائل: ① نُغَر چڑیا سے چھوٹا، سرخ چونچ والا ایک پرندہ ہے، آپ نے ابوعمیر کی مناسبت سے اس پرندے کو تصغیر کے ساتھ نُغَیر کہا۔ ② آپ ﷺ کا اس چھوٹے بچے کو اس کے کنیت پر مبنی نام سے پکارنا اس بات کی دلیل ہے کہ کم سنی میں کسی کو کنیت سے پکارنا جائز ہے۔

(المعجم ٦) - **(بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ)** (التحفة ٦)

باب: 6- کسی اور کے بیٹے کو بیٹا کہنا جائز ہے اور (اگر) شفقت کے اظہار کے لیے ہو تو مستحب ہے

[٥٦٢٣] ٣١-(٢١٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بُنَيَّ».

[5623] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے بیٹے!''

[٥٦٢٤] ٣٢-(٢١٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ- قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَقَالَ لِي: «أَيْ بُنَيَّ! وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ» قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

[5624] یزید بن ہارون نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے دجال کے متعلق جتنے سوالات میں نے کیے اتنے کسی اور نے نہیں کیے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے بیٹے! تمھیں اس (دجال) سے کیا بات پریشان کر رہی ہے؟ تمھیں اس سے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔'' کہا: میں نے عرض کی: لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی نسبت زیادہ ذلیل ہے۔''

[٥٦٢٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُغِيرَةِ: «أَيْ بُنَيَّ!» إِلَّا فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهُ.

[5625] وکیع، ہشیم، جریر اور ابواسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ان میں سے تنہا یزید کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ''اے میرے بیٹے'' کے الفاظ ہیں اور کسی کی حدیث میں نہیں ہیں۔

(المعجم ٧) - (بَابُ الِاسْتِئْذَانِ) (التحفة ٧)

باب: 7- اجازت طلب کرنا

[٥٦٢٦] ٣٣-(٢١٥٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

[5626] عمرو بن محمد بن بکیر ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: اللہ کی قسم! ہمیں یزید بن

عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا وَاللهِ! يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ، فَأَتَانَا أَبُو مُوسٰى فَزِعًا أَوْ مَذْعُورًا، قُلْنَا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ، فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُكَ، فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا، فَلَمْ تَرُدُّوا عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ». فَقَالَ عُمَرُ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ، وَإِلَّا أَوْجَعْتُكَ.

خصیفہ نے بسر بن سعید سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں مدینہ منورہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ڈرے سہمے ہوئے آئے، ہم نے ان سے پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ انھوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا ہے کہ میں ان کے پاس آؤں، میں ان کے دروازے پر گیا اور تین مرتبہ سلام کیا، انھوں نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا تو میں لوٹ آیا، انھوں نے کہا: آپ کو ہمارے پاس آنے سے کس بات نے روکا؟ میں نے کہا: میں آیا تھا، آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر تین بار سلام کیا، آپ لوگوں نے مجھے جواب نہیں دیا، اس لیے میں لوٹ گیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو وہ لوٹ جائے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہی پیش کرو ورنہ میں تم کو سزا دوں گا۔

فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قُلْتُ: أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ: فَاذْهَبْ بِهِ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کے ساتھ صرف وہ شخص جا کر کھڑا ہوگا جو قوم میں سب سے کم عمر ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا کہ میں سب سے کم عمر ہوں تو انھوں نے کہا: تم ان کے ساتھ جاؤ (اور گواہی دو۔)

[٥٦٢٧] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَقُمْتُ مَعَهُ، فَذَهَبْتُ إِلٰى عُمَرَ، فَشَهِدْتُّ.

[5627] قتیبہ بن سعید اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے یزید بن خُصَیفہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ابن ابی عمر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے ہمراہ اٹھ کھڑا ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

[٥٦٢٨] ٣٤-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ

[5628] بکیر بن اشج سے روایت ہے کہ بسر بن سعید نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ایک مجلس میں ہم حضرت

سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ! هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ. وَإِلَّا فَارْجِعْ»؟ قَالَ أُبَيٌّ: وَّمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّي فَرَجَعْتُ، ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، قَالَ: قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ، فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ، كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَوَاللهِ! لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ، أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا.

ابی بن کعب ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ غصے کی حالت میں آئے اور کھڑے ہو گئے، پھر کہنے لگے: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اجازت تین بار مانگی جاتی ہے، اگر تمھیں اجازت مل جائے (تو اندر آجاؤ)، نہیں تو لوٹ جاؤ''؟ حضرت ابی ؓ نے کہا: معاملہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے کل حضرت عمر ؓ کے پاس حاضری کے لیے تین بار اجازت مانگی، مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں لوٹ گیا، پھر میں آج ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں کل آیا تھا، تین بار سلام کیا تھا، پھر چلا گیا تھا۔ کہنے لگے: ہم نے سن لیا تھا، اس وقت ہم کسی کام میں لگے ہوئے تھے، تم کیوں نہ اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ تمھیں اجازت مل جاتی۔ میں نے کہا: میں نے اسی طرح اجازت مانگی جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں تمھاری پشت اور پیٹ پر کوڑے ماروں گا یا پھر تم کوئی ایسا شخص لے آؤ جو تمھارے لیے اس پر گواہی دے۔

فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: فَوَاللهِ! لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا، قُمْ، يَا أَبَا سَعِيدٍ! فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا.

حضرت ابی بن کعب ؓ کہنے لگے: اللہ کی قسم! تمھارے ساتھ ہم میں سے صرف وہ کھڑا ہوگا جو عمر میں ہم سب سے چھوٹا ہے (بڑے تو بڑے ہیں یہ حدیث ہم میں سے کم عمر لوگوں نے بھی سنی ہے اور یاد رکھی ہے۔) ابوسعید! اٹھو، (انھوں نے کہا) تو میں اٹھا، حضرت عمر ؓ کے پاس آیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا تھا۔

[٥٦٢٩] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا مُوسٰى أَتَى بَابَ عُمَرَ،

[5629] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں سعید بن یزید نے ابونضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید ؓ سے روایت کی کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ حضرت عمر ؓ کے دروازے پر گئے اور اجازت طلب کی، حضرت عمر ؓ نے کہا:

فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: ثِنْتَانِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَهَا، وَإِلَّا، فَلَأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً، قَالَ أَبُوسَعِيدٍ: فَأَتَانَا فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ»؟ قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَتَاكُمْ أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ، وَتَضْحَكُونَ؟ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي هٰذِهِ الْعُقُوبَةِ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: هٰذَا أَبُو سَعِيدٍ.

یہ ایک بار ہے، پھر انھوں نے دوبارہ اجازت طلب کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دوسری بار ہے، پھر انھوں نے تیسری بار اجازت طلب کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تیسری بار ہے، پھر وہ لوٹ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اگلے دن) کسی کو ان کے پیچھے روانہ کیا اور انھیں دوبارہ بلا بھیجا۔ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) ان سے کہا: اگر یہ ایسی بات ہے جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) یاد رکھی ہے تو ٹھیک ہے، اگر نہیں تو میں تمھیں (دوسروں کے لیے نشان) عبرت بنا دوں گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: تو وہ ہمارے ہاں آئے اور کہنے لگے: تمھیں علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے''؟ کہا: تو لوگ ہنسنے لگے، کہا: میں نے (لوگوں سے کہا:) تمھارے پاس تمھارا مسلمان بھائی ڈرایا ہوا آیا ہے اور تم ہنس رہے ہو؟ (پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا:) چلیں میں اس سزا میں آپ کا حصہ دار بنوں گا۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: یہ ابوسعید ہیں (یہ میرے گواہ ہیں۔)

فائدہ: اس حدیث میں اور اس سے پہلے اور بعد کی احادیث میں واقعے کی تفصیلات الگ الگ بیان ہوئی ہیں۔ ان سب تفصیلات کو یکجا کرنے سے پورا واقعہ سامنے آجاتا ہے۔

[٥٦٣٠] (...) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا: سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ.

[5630] شعبہ نے ابومسلمہ، جریری اور سعید بن یزید سے حدیث بیان کی۔ جریری اور سعید بن یزید دونوں نے ابونضرہ سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہم نے انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا جس طرح بشر بن مفضل نے ابومسلمہ سے روایت کی ہے۔

[٥٦٣١] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا، فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ؟ اِئْذَنُوا لَهُ، فَدُعِيَ لَهُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ، قَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا، قَالَ: لَتُقِيمَنَّ عَلَى هٰذَا بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ، فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا، فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

[5631] یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: ہمیں عطاء نے عبید بن عمیر سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی تو جیسے انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشغول سمجھا اور واپس ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم نے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی؟ ان کو اندر آنے کی اجازت دو، (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے ہوئے تھے، دوسرے دن) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: ہمیں یہی (کرنے کا) حکم دیا جاتا تھا۔ انھوں نے کہا: تم اس پر گواہی دلواؤ، نہیں تو میں (وہ) کروں گا (جو کروں گا۔) وہ (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نکلے، انصار کی مجلس میں آئے، انھوں نے کہا: اس بات پر تمھارے حق میں اور کوئی نہیں، ہم میں سے جو سب سے چھوٹا ہے وہی گواہی دے گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے) کھڑے ہو کر کہا: ہمیں (رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں) اسی کا حکم دیا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ سے اوجھل رہ گیا، بازاروں میں ہونے والے سودوں نے مجھے اس سے مشغول کر دیا۔

[٥٦٣٢] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ: أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

[5632] ابوعاصم اور نضر بن شمیل دونوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور نضر کی حدیث میں انھوں نے ''بازاروں میں ہونے والے سودوں نے مجھے اس سے مشغول کر دیا'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٦٣٣] ٣٧-(٢١٥٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي

[5633] فضل بن موسیٰ نے کہا: ہمیں طلحہ بن یحییٰ نے ابوبردہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هٰذَا أَبُو مُوسَى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هٰذَا الْأَشْعَرِيُّ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ، رُدُّوا عَلَيَّ، فَجَاءَ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى! مَا رَدَّكَ؟ كُنَّا فِي شُغْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ، وَإِلَّا فَارْجِعْ»، قَالَ: لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ، وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ، فَذَهَبَ أَبُومُوسَى.

خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: السلام علیکم، یہ عبداللہ بن قیس (حاضر ہوا) ہے، انھوں نے آنے کی اجازت نہ دی، انھوں نے پھر کہا: السلام علیکم، یہ ابوموسیٰ ہے، السلام علیکم، یہ اشعری ہے، اس کے بعد چلے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کو میرے پاس واپس لاؤ۔ میرے پاس واپس لاؤ۔ وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوموسیٰ! آپ کو کس بات نے لوٹا دیا؟ ہم کام میں مشغول تھے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اجازت تین بار طلب کی جائے، اگر تم کو اجازت دے دی جائے (تو آ جاؤ) ورنہ لوٹ جاؤ۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو آپ اس پر گواہ لائیں گے یا پھر میں یہ کروں گا اور یہ کروں گا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ چلے گئے۔

قَالَ عُمَرُ: إِنْ وَّجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً، وَّإِنْ لَّمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ، قَالَ: يَا أَبَا مُوسَى! مَا تَقُولُ؟ أَقَدْ وَجَدْتَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: عَدْلٌ، قَالَ: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ! مَا يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ابوموسیٰ کو گواہ مل گیا تو شام کو وہ تمھیں منبر کے پاس ملیں گے اور اگر ان کو گواہ نہیں ملا تو وہ تمھیں نہیں ملیں گے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کو آئے تو انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو موجود پایا، انھوں نے کہا: ابوموسیٰ! کیا کہتے ہیں؟ آپ کو گواہ مل گیا؟ انھوں نے کہا: ہاں! ابی بن کعب ہیں۔ انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: وہ قابل اعتماد گواہ ہیں۔ (پھر ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر) کہا: ابوطفیل! یہ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کیا کہتے ہیں؟ انھوں (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے کہا: ابن خطاب! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ یہی فرما رہے تھے، لہٰذا آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر عذاب نہ بنیں۔ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! میں نے ایک چیز سنی اور چاہا کہ اس کا ثبوت حاصل کروں۔

فائدہ: سابقہ روایات میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ساتھ بھیجا اور انھوں نے گواہی دی۔ اس روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے گواہ طلب کیا تو انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھجوانے کے بعد خود بھی پیچھے

آ گئے۔ان کو دیکھ کر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی گواہی کے بعد، بڑے گواہ کے طور پر ان کا نام بھی پیش کر دیا۔

[٥٦٣٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَا تَكُنْ، يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَمَا بَعْدَهُ.

[5634] علی بن ہاشم نے طلحہ بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: تو انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: ابومنذر! (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں، ابن خطاب! تو آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لیے عذاب نہ بنیں اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول: سبحان اللہ اور اس کے بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا، إِذَا قِيلَ مَنْ هٰذَا؟) (التحفة ٨)

باب: 8-اجازت طلب کرنے والے سے جب پوچھا جائے ''کون'' ہے تو جواب میں (صرف) ''میں'' کہنا مکروہ ہے

[٥٦٣٥] ٣٨-(٢١٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَدَعَوْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: أَنَا، قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: «أَنَا، أَنَا».

[5635] عبداللہ بن ادریس نے شعبہ سے، انھوں نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آواز دی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: میں۔آپ باہر تشریف لائے اور آپ فرما رہے تھے: ''میں، میں (کیسا جواب ہے؟)''

[٥٦٣٦] ٣٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ؛ قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا، أَنَا!».

[5636] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کے ہاں اجازت طلب کی۔آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: میں۔تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں، میں! (سے کیا پتہ چل سکتا ہے؟)''

[٥٦٣٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِهِمْ: كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ.

[5637] نضر بن شمیل، ابو عامر عقدی، وہب بن جریر اور بہز، سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ان سب کی حدیث میں (یہ جملہ بھی) ہے: جیسے آپ نے اس کو ناپسند فرمایا ہو۔

(المعجم ٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ) (التحفة ٩)

باب:9- کسی کے گھر میں جھانکنے کی ممانعت

[٥٦٣٨] ٤٠-(٢١٥٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى -؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ» وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ».

[5638] لیث نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی جھری میں سے اندر جھانکا، اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس (لکڑی یا لوہے کا لمبی لمبی کئی نوکوں والا) بال درست کرنے کا ایک آلہ تھا جس سے آپ سر کھجا رہے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''اگر مجھے یقینی طور پر پتہ چل جاتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اس کو تمھاری آنکھوں میں گھسا دیتا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اجازت لینے کا طریقہ آنکھ ہی کی وجہ سے تو رکھا گیا ہے۔'' (کہ آنکھ کسی کو خلوت کے عالم میں نہ دیکھ سکے۔)

[٥٦٣٩] ٤١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ

[5639] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے میں بن جانے والی جھری میں سے جھانکا، اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس بال درست کرنے والا لوہے کا ایک آلہ تھا جس سے آپ سر کے بالوں کو سنوار رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

تَنْظُرُ، طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جَعَلَ اللهُ الْإِذْنَ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ».

''اگر میں جان لیتا کہ تم واقعی مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اس کو تمھاری آنکھوں میں چبھو دیتا۔ اللہ نے اجازت لینے کا طریقہ آنکھ ہی کے لیے تو رکھا ہے۔''

[٥٦٤٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ.

[5640] سفیان بن عیینہ اور معمر دونوں نے زہری سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے لیث اور یونس کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٥٦٤١] ٤٢-(٢١٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيَى وَأَبِي كَامِلٍ؛ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ.

[5641] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے کسی حجرے میں جھانکا، نبی ﷺ چوڑے پھل کا ایک تیر یا کئی تیر لے کر اُٹھے، جیسے میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ خاموشی سے اس کی آنکھوں میں وہ تیر چبھونے کے امکان کا جائزہ لے رہے تھے۔

فائدہ: جو آلہ آپ ﷺ استعمال کر رہے تھے، اس پر کئی لمبی لمبی نوکیں بنی ہوئی تھیں جو چھوٹے چھوٹے پتھروں کی طرح نظر آتی تھیں۔

[٥٦٤٢] ٤٣-(٢١٥٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَّفْقَؤُوا عَيْنَهُ».

[5642] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے اجازت کے بغیر لوگوں کے گھر میں تانک جھانک کی، انھیں اجازت ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔''

[٥٦٤٣] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ».

[5643] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص اجازت کے بغیر تمھارے ہاں جھانکے اور تم کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے (کوئی سزا یا جرمانہ نہیں۔)''

(المعجم ١٠) - (بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ) (التحفة ١٠)

باب:10-اچانک نگاہ پڑ جانا

[٥٦٤٤] ٤٥-(٢١٥٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي.

[5644] یزید بن زریع، اسماعیل بن علیہ اور ہشیم نے یونس سے، انھوں نے عمرو بن سعید سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر ہٹا لوں۔

[٥٦٤٥] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى. وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5645] عبدالاعلیٰ اور سفیان دونوں نے یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝

''اور جب تمھیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو، یا جواب میں وہی کہہ دو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کا پورا حساب کرنے والا ہے۔'' (النساء 86:4)

سلامتی اور صحت کی اہمیت وفضیلت اور اصول وضوابط

اسلام سلامتی کا دین ہے۔صرف انسان کے لیے نہیں بلکہ تمام مخلوقات کی سلامتی سکھاتا ہے۔ ہر مسلمان کو سکھایا گیا ہے کہ دنیا کا ہر وہ انسان جو اللہ کا باغی نہیں اور دوسرے انسان کی سلامتی کا قائل ہے وہ صرف اسے سلامتی کا یقین ہی نہ دلائے بلکہ سلامتی کی دعا بھی دے۔ پہلا فقرہ جو کوئی مسلمان دوسرے کو کہتا ہے وہ السلام علیکم ہے۔ وہ صرف اپنے مخاطب کو سلامتی کا پیغام اور سلامتی کی دعا نہیں دیتا بلکہ اس کے تمام ساتھیوں کو بھی اس میں شامل کرتا ہے۔قرآن مجید نے مسلمانوں کے درمیان سلامتی کی خواہش کے اظہار اور دعا کو لازمی قرار دیا ہے۔ اسلام کو نہ ماننے والوں کو بھی سلام کہا جاتا تھا لیکن جب انھوں نے ثابت کر دیا کہ وہ مسلمان بلکہ خود اللہ کے رسول ﷺ کے لیے بھی سلامتی کے بجائے چالاکی سے ہلاکت کی بددعا دیتے ہیں تو یہ طریقہ اپنانے کا حکم دیا گیا کہ غیر مسلم اگر سلام کہیں تو جواب میں سلام کہا جائے اور اگر وہ سام علیکم (آپ پر موت ہو، یا اس جیسے اور جملے) کہیں تو بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے کے بجائے صرف علیکم کہنے پر اکتفا کیا جائے۔ غیر مسلموں کے ساتھ پرامن بقائے باہمی مسلمانوں کا وتیرہ ہے۔ جو سلامتی کے باہمی عہد کو توڑ دے اور درپے آزار ہو جائے تو اس کی چیرہ دستیوں سے دفاع ضروری ہے۔

زمین پر بسنے والی اللہ کی دوسری مخلوقات کی سلامتی کو بھی یقینی بنانے کا حکم دیا گیا ہے، البتہ جو موذی جانور انسانی آبادیوں میں گھس کر انسانوں اور انسان کے زیر حفاظت دوسرے چوپایوں کے لیے ضرر رسانی یا ہلاکت کا باعث بنیں ان سے نجات حاصل کرنے کی اجازت دی گئی۔ ایسے موذی جانوروں میں بڑے اور چھوٹے سب طرح کے جانور شامل ہیں۔اگر کوئی جانور موذی سمجھا جاتا ہے لیکن وہ بھی عرصۂ دراز سے انسانی آبادی میں بس رہا ہے تو اپنے عمل سے اسے بھی سلامتی کے ساتھ وہاں سے جانے کا پیغام دینا چاہیے، اگر پھر بھی نہ جائے تو اس سے چھٹکارا پانے کی اجازت ہے، ورنہ انسانی آبادی میں اپنی موجودگی سے غلط فائدہ اٹھا کر وہ کل کلاں ہلاکت کا موجب بنے گا۔

سلامتی کے حوالے سے مسلمانوں کو نہایت عمدہ آداب سکھائے گئے ہیں۔ اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا، عورتیں ضروری کاموں سے باہر جائیں تو ان کے لیے راستوں کو محفوظ بنانا اور بوقت ضرورت ان کی مدد کرنا، معاشرے، خاندانوں، خصوصاً خواتین کی سلامتی کے تحفظ کے لیے کسی اجنبی خاتون کے ساتھ خلوت میں نہ رہنا اور اگر محرم خاتون ساتھ ہے تو ضرورت محسوس ہونے پر اس کے ساتھ اپنے رشتے کی وضاحت کر دینا ضروری ہے۔ سلامتی کے لیے گھروں اور مجلسوں کی سلامتی ضروری ہے۔ مجلسوں میں مساوات، ایک دوسرے کے حقوق کے تحفظ اور اہل مجلس میں سے ہر ایک کے آرام کا خیال رکھنے سے مجلسوں کی

سلامتی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے، گھروں میں وہ لوگ داخل نہ ہوں جو فتنہ انگیزی کر سکتے ہیں۔ دو آدمیوں کی سرگوشی تک سے پرہیز اور ضرورت کے وقت دوسروں کی مدد اور ان کے مسائل حل کرنے سے سب لوگوں کے دل میں سلامتی کا احساس مضبوط ہوتا ہے۔

سلامتی کے متعلق ان تمام امور کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین بیان کرنے کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے صحت سے متعلق امور کو بیان کیا ہے۔ سب سے پہلے ان بیماریوں کے حوالے سے احادیث لائی گئی ہیں جن کے اسباب کا کھوج لگانا عام طبیب کے لیے ناممکن یا کم از کم مشکل ہوتا ہے۔ ان میں جادو، نظر بد اور زہر خورانی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاج کے لیے مختلف تدابیر بتائی گئی ہیں جن میں دم کرنا اور دعا کرنا شامل ہیں، پھر مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے ان مناسب طریقوں کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں رائج تھے۔ ان میں سے کچھ طریقوں کو رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمایا، کچھ کو ناپسند کیا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ آپ پسند فرماتے تھے کہ بیمار کو دی جانے والی دوائیں اور طریقہ علاج تکلیف دہ نہ ہو اور غذا پسندیدہ اور عمدہ ہونی چاہیے۔ اس کے بعد مختلف وباؤں کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی ہدایات بیان کی گئی ہیں جن کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ جانوں کا تحفظ کیا جا سکتا ہے، بیمار ہونے والوں کی تیمارداری کو یقینی بنانے کی ہدایات ہیں، اس کے بعد سلامتی کے حوالے سے مختلف اوہام کا ذکر ہے اور آخر میں موذی جانوروں کے بارے میں ہدایات ہیں اور عمومی طور پر ہر جاندار کے ساتھ رحم دلی کا سلوک کرنے کی تلقین ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٩ - كِتَابُ السَّلَامِ

سلامتی اور صحت کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ) (التحفة ١١)

[٥٦٤٦] ١-(٢١٦٠) حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا مَّوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ».

باب: 1- سوار پیدل کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں

[5646] عبدالرحمٰن بن زید کے آزاد کردہ غلام ثابت نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ) (التحفة ١٢)

[٥٦٤٧] ٢-(٢١٦١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

باب: 2- راستے میں بیٹھنے کا ایک حق سلام کا جواب دینا ہے

[5647] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم مکانوں کے سامنے کی کھلی جگہوں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور ہمارے پاس

قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ» فَقُلْنَا: إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ، قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: «إِمَّا لَا، فَأَدُّوا حَقَّهَا: غَضُّ الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ».

کھڑے ہو گئے، آپ نے فرمایا: ''تمھارا راستوں کی خالی جگہوں پر مجلسوں سے کیا سروکار؟ راستوں کی مجالس سے اجتناب کرو۔'' ہم نے کہا: ہم ایسی باتوں کے لیے بیٹھے ہیں جن میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں۔ ہم ایک دوسرے سے گفتگو اور بات چیت کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر نہیں (رہ سکتے) تو ان (جگہوں) کے حق ادا کرو (جو یہ ہیں): آنکھ نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی گفتگو کرنا۔''

[٥٦٤٨] ٣-(٢١٢١) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ». قَالُوا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». [راجع: ٥٥٦٣]

[5648] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے (راستے کی) مجلسوں کے بغیر، جن میں (بیٹھ کر) ہم باتیں کرتے ہیں، کوئی چارہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم مجلس کے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا حق ادا کرو۔'' لوگوں نے کہا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو (راستے سے) ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھائی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔''

[٥٦٤٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5649] عبدالعزیز بن محمد مدنی اور ہشام بن سعد دونوں نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٣) - (بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ) (التحفة ١٣)

باب:3- سلام کا جواب دینا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے

[٥٦٥٠] ٤-(٢١٦٢) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ»؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى أَخِيهِ: رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ».

[5650] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے ابن مسیب سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔'' نیز عبدالرزاق نے کہا: ہمیں معمر نے (ابن شہاب) زہری سے خبر دی، انھوں نے ابن میبّب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے لیے اس کے بھائی پر پانچ چیزیں واجب ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینک مارنے والے کے لیے رحمت کی دعا کرنا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا۔''

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَأَسْنَدَهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

عبدالرزاق نے کہا: معمر اس حدیث (کی سند) میں ارسال کرتے تھے (تابعی اور صحابی کا نام ذکر نہیں کرتے تھے) اور کبھی اسے (سعید) بن میبّب اور آگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے (متصل، مرفوع) روایت کرتے تھے۔

فائدہ: جن لوگوں نے ان سے مرسل روایت بیان کی ہے وہ بھی حق بجانب ہیں اور جنھوں نے مرفوع بیان کی ہے وہ بھی درست ہیں۔ اصل میں یہ روایت مرفوع ہے۔

[٥٦٥١] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ». قِيلَ: مَا هُنَّ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ».

[5651] اسماعیل بن جعفر نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر چھ حق ہیں۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو اور جب وہ تم کو دعوت دے تو قبول کرو اور جب وہ تم سے نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کرو، اور جب اسے چھینک آئے اور الحمدللہ کہے تو اس کے لیے رحمت کی دعا کرو، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے پیچھے (جنازے میں) جاؤ۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ، وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ)

(التحفة ١٤)

باب: 4- اہل کتاب کو سلام کرنے میں ابتدا کی ممانعت اور ان کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

[٥٦٥٢] ٦-(٢١٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

[5652] عبیداللہ بن ابی بکر نے اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تم کو سلام کریں تو تم ان کے جواب میں 'وَعَلَيْكُمْ' (اور تم پر) کہو۔''

[٥٦٥٣] ٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ- وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا، فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: «قُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

[5653] شعبہ نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ کے صحابہ نے نبی ﷺ سے عرض کی: اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم ان کو کیسے جواب دیں، آپ نے فرمایا: ''تم لوگ ''وَعَلَيْكُمْ'' (اور تم پر) کہو۔''

[٥٦٥٤] ٨-(٢١٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى؛ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ

[5654] اسماعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب یہود تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے کوئی شخص اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (تم پر موت

وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ، يَقُولُ أَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْ: عَلَيْكَ».

نازل ہو) کہتا ہے۔'' (اس پر) تم ''عَلَيْكَ'' (تجھ پر ہو) کہو۔''

[٥٦٥٥] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

[5655] سفیان نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند روایت کی، مگر اس میں ہے: ''تو تم کہو: ''وَعَلَيْكُمْ'' (تم پر ہو۔)''

[٥٦٥٦] ١٠-(٢١٦٥) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ» قَالَتْ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ».

[5656] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: یہودیوں کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے اجازت طلب کی اور انھوں نے کہا: ''اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ'' (آپ پر موت ہو!) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بلکہ تم پر موت ہو اور لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی پسند فرماتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا آپ نے سنا نہیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ''وَعَلَيْكُمْ'' (اور تم پر ہو) کہہ دیا تھا۔''

[٥٦٥٧] (...) حَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ» وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ.

[5657] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ دونوں کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عَلَيْكُمْ کہہ دیا تھا'' اور انھوں نے اس کے ساتھ واؤ (اور) نہیں لگایا۔

[٥٦٥٨] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَا تَكُونِي فَاحِشَةً» فَقَالَتْ: مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا؟ فَقَالَ: «أَوَ لَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا؟ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ».

[5658] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسلم سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس یہود میں سے کچھ لوگ آئے، انھوں نے آ کر کہا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! (ابوالقاسم! آپ پر موت ہو) کہا، آپ نے فرمایا: ''وَعَلَيْكُمْ (تم لوگوں پر ہو!)'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بلکہ تم پر موت بھی ہو اور ذلت بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! زبان بری نہ کرو۔'' انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا کہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے جو کہا تھا میں نے ان کو لوٹا دیا، میں نے کہا: تم پر ہو۔''

[٥٦٥٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ»، وَزَادَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِذَا جَآءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ ٱللَّهُ﴾ [المجادلة: ٨] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[5659] یعلیٰ بن عبید نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بات سمجھ لی (انھوں نے سلام کے بجائے سام کا لفظ بولا تھا) اور انھیں برا بھلا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! بس کرو، اللہ تعالیٰ برائی اور اسے اپنا لینے کو پسند نہیں فرماتا۔'' اور یہ اضافہ کیا: تو اس پر اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو اس طرح سلام نہیں کہتے جس طرح اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔'' آیت کے آخر تک (اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں جو کچھ ہم کہتے ہیں، اللہ اس پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لیے دوزخ کافی ہے جس میں وہ جلیں گے اور وہ لوٹ کر جانے کا بدترین ٹھکانا ہے۔)

[٥٦٦٠] ١٢-(٢١٦٦) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِّنْ يَهُودَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

[5660] ابوزبیر نے کہا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: یہود میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! (ابوالقاسم) آپ پر موت ہو! اس پر آپ نے فرمایا: ''تم پر ہو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اور وہ غصے

فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ، وَغَضِبَتْ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «بَلٰى، قَدْ سَمِعْتُ، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا».

میں آ گئی تھیں: کیا آپ نے نہیں سنا جو انھوں نے کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! میں نے سنا ہے اور میں نے ان کو جواب دے دیا ہے، اور ان کے خلاف ہماری دعا قبول ہوتی ہے اور ہمارے خلاف ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔''

[٥٦٦١] ١٣-(٢١٦٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ».

[5661] عبدالعزیز دراوردی نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ کو سلام کہنے میں ابتدا نہ کرو اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو (تو بجائے اس کے کہ وہ یہ کام کرے) تم اسے راستے کے تنگ حصے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔''

[٥٦٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: «إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ»، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ: قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: «إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ» وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ.

[5662] محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی۔ زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے حدیث بیان کی، ان سب (شعبہ، سفیان اور جریر) نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ وکیع کی حدیث میں ہے: ''جب تم یہود سے ملو۔'' شعبہ سے ابن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں ہے: آپ ﷺ نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا، اور جریر کی روایت میں ہے: ''جب تم ان لوگوں سے ملو'' اور مشرکوں میں سے کسی ایک (گروہ) کا نام نہیں لیا۔

فائدہ: اگرچہ یہود و نصاریٰ کے لیے باقی مشرکین سے الگ اہل کتاب کی اصطلاح استعمال ہوتی تھی لیکن عملاً یہ بھی مشرک ہی تھے، اس لیے کبھی یہود، نصاریٰ اور دوسرے مشرکین کا ایک ساتھ ذکر کرتے ہوئے سبھی کے لیے مشرکوں کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ) (التحفة ١٥)

باب: 5- بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے

[٥٦٦٣] ١٤-(٢١٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ لَّهُمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

[5663] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ہشیم نے سیار سے خبر دی، انھوں نے ثابت بنانی سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ان (انصار) کے لڑکوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔

[٥٦٦٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5664] اسماعیل بن سالم نے کہا: ہمیں ہشیم نے خبر دی، کہا: ہمیں سیار نے اسی سند کے ساتھ خبر دی۔

[٥٦٦٥] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ، فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

[5665] شعبہ نے سیار سے روایت کی، کہا: میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا، وہ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا، پھر ثابت نے یہ حدیث بیان کی کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ان کو سلام کیا۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے، آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا۔

(المعجم ٦) - (بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ، أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ) (التحفة ١٦)

باب:6-(دروازے کا) پردہ اٹھانے یا اس طرح کی کسی اور علامت کو اجازت کے مترادف قرار دینا جائز ہے

[٥٦٦٦] ١٦-(٢١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَّقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذْنُكَ عَلَيَّ

[5666] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں حسن بن عبیداللہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن سوید نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبدالرحمن بن یزید سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تمھارے لیے میرے پاس آنے کی یہی اجازت ہے کہ حجاب اٹھا دیا جائے اور تم میرے راز کی بات سن لو، (یہ اجازت اس وقت تک

أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ، وَأَنْ تَسْمَعَ سِوَادِي، حَتّٰى أَنْهَاكَ».

ہے) حتی کہ میں تمھیں روک دوں۔"

[٥٦٦٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5667] عبداللہ بن ادریس نے حسن بن عبداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ) (التحفة ١٧)

باب:7-انسانی ضرورت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا جائز ہے

[٥٦٦٨] ١٧-(٢١٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ، بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا، لَّا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَّعْرِفُهَا، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! وَاللهِ! مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ، قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ، فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي خَرَجْتُ، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ».

[5668] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: پردہ ہم پر لاگو ہو جانے کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلیں، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جسامت میں بڑی تھیں، جسمانی طور پر عورتوں سے اونچی (نظر آتی) تھیں۔ جو شخص انھیں جانتا ہو (پردے کے باوجود) اس کے لیے مخفی نہیں رہتی تھیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ کر کہا: سودہ! اللہ کی قسم! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں اس لیے دیکھ لیجیے، آپ کیسے باہر نکلا کریں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا (یہ سنتے ہی) الٹے پاؤں لوٹ آئیں اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ میرے ہاں رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ کے دستِ مبارک میں گوشت والی ایک ہڈی تھی، وہ اندر آئیں اور کہنے لگیں: اللہ کے رسول! میں باہر نکلی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس اس طرح کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی، پھر آپ سے وحی کی کیفیت زائل ہو گئی، ہڈی اسی

طرح آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں تھا، آپ نے فرمایا: ''تم سب (امہات المومنین) کو اجازت دے دی گئی ہے کہ تم ضرورت کے لیے باہر جا سکتی ہو۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا، زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي الْبَرَازَ.

ابوبکر (ابن ابی شیبہ) کی روایت میں ہے: ''ان کا جسم عورتوں سے اونچا تھا'' ابوبکر نے اپنی حدیث (کی سند) میں یہ اضافہ کیا: تو ہشام نے کہا: آپ کا مقصود قضائے حاجت کے لیے جانے سے تھا۔

فائدہ: گھر سے باہر نکلنے کے حوالے سے یہ آیت اتری: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ ''اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر نیچی لٹکا لیں، یہ اس بات کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ پہچانی جائیں اور ستائی نہ جائیں اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔'' (الأحزاب 59:33) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ خواتین چادریں لٹکا کر باہر بھی جا سکتی ہیں اور پردے کا مقصود یہ ہی نہیں کہ انھیں کوئی پہچان نہ پائے۔ اتنی پہچان ضروری ہے کہ یہ مسلمان، پردہ دار بیبیاں ہیں، انھیں کوئی ستانے کی جرأت نہ کرے۔ اگر مسلمان معاشرے میں کوئی رذیل منافق پردے کی اس علامت کے باوجود خواتین کا احترام نہ کرے تو اگلی آیت میں اس کا علاج بتایا گیا کہ ان کو معاشرے سے نکال باہر کیا جائے تاکہ خواتین تحفظ اور سلامتی کے ساتھ اپنی روزمرہ زندگی گزار سکیں۔

[٥٦٦٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا، قَالَ: وَإِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى.

[5669] ابن نمیر نے کہا: ہشام نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: وہ ایسی خاتون تھیں کہ ان کا جسم لوگوں سے اونچا (نظر آتا) تھا۔ (یہ بھی) کہا: آپ ﷺ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔

[٥٦٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5670] علی بن مسہر نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی۔

[٥٦٧١] ١٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ، إِذَا تَبَرَّزْنَ، إِلَى

[5671] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج جب رات کو قضائے حاجت کے لیے باہر نکلتیں تو ''المناصع'' کی طرف جاتی تھیں، وہ دور ایک کھلی، بڑی جگہ ہے۔ اور حضرت عمر بن

الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: احْجُبْ نِسَاءَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَّسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي، عِشَاءً، وَّكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ، يَا سَوْدَةُ! حِرْصًا عَلٰى أَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ.

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ.

خطاب ؓ رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ اپنی ازواج کو پردہ کرائیں، رسول اللہ ﷺ (کسی حکمت کی بنا پر) ایسا نہیں کرتے تھے، پھر ایک رات کو نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ عشاء کے وقت (قضائے حاجت کے لیے) باہر نکلیں، وہ دراز قد خاتون تھیں، تو عمر ؓ نے اس حرص میں کہ حجاب نازل ہو جائے، پکار کر ان سے کہا: سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کا حکم نازل فرما دیا۔

فائدہ: اس سے مراد باہر نکلتے ہوئے حجاب کا طریقہ ہے۔ گھروں کی باحجاب زندگی کے حوالے سے سورۂ احزاب کی آیت:51 اور اس کے بعد کی آیات ذرا پہلے حضرت زینب ؓ کے ولیمے کے موقع پر نازل ہو چکی تھیں۔

[٥٦٧٢] (...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5672] صالح نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا) (التحفة ١٨)

باب:8- تنہائی میں اجنبی عورت کے پاس رہنے اور اس کے ہاں جانے کی ممانعت

[٥٦٧٣] ١٩-(٢١٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا - هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا! لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ».

[5673] ابوزبیر نے حضرت جابر ؓ سے خبر دی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو! کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات کو نہ رہے، الّا یہ کہ اس کا خاوند ہو یا محرم (غیر شادی شدہ عورت کے پاس رہنا اور زیادہ سختی سے ممنوع ہے۔)

[٥٦٧٤] ٢٠-(٢١٧٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «الْحَمْوُ الْمَوْتُ».

[5674] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے یزید بن ابی حبیب سے خبر دی، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (اجنبی) عورتوں کے ہاں جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! دیور/جیٹھ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور/جیٹھ تو موت ہے۔''

[٥٦٧٥] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّحَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَّغَيْرِهِمْ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5675] عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث، لیث بن سعد اور حیوہ بن شریح وغیرہ سے روایت کی کہ یزید بن ابی حبیب نے انھیں اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[٥٦٧٦] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُولُ: الْحَمْوُ أَخُ الزَّوْجِ، وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ، ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ.

[5676] ابن وہب نے کہا: میں نے لیث بن سعد سے سنا، کہہ رہے تھے: حَمو (دیور/جیٹھ) خاوند کا بھائی ہے یا خاوند کے رشتہ داروں میں اس جیسا رشتہ رکھنے والا، مثلاً: اس کا چچازاد وغیرہ۔

[٥٦٧٧] ٢٢-(٢١٧٣) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ، فَرَآهُمْ، فَكَرِهَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ»، ثُمَّ قَامَ

[5677] عبدالرحمٰن بن جبیر نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث سنائی کہ بنو ہاشم کے کچھ لوگ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس وقت ان کے نکاح میں تھی، انھوں نے ان لوگوں کو دیکھا تو انھیں ناگوار گزرا۔ انھوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی، ساتھ ہی کہا: میں نے خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے (بھی) انھیں (حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو) اس سے بری قرار دیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''آج کے بعد کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ہاں نہ جائے جس کا خاوند گھر پر نہ ہو، اِلّا یہ کہ اس

رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ، بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا، عَلٰى مُغِيبَةٍ، إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ».

کے ساتھ ایک یا دو لوگ ہوں۔''

فائدہ: اس حکم کا مقصد یہ ہے کہ خلوت نہ ہو تا کہ کسی کے دل میں کسی قسم کے شک کا گزر نہ ہو۔ اس وقت لوگوں میں خیر تھی۔ ایک یا دو نیک لوگوں کی موجودگی دفعِ فتنہ کے لیے کافی تھی۔ اب تو شر پھیلا ہوا ہے۔ دو تین لوگ بسا اوقات اور زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں، اب دفعِ فتنہ کے لیے عورت کے قابل اعتماد محرموں کی موجودگی ضروری ہے۔

(المعجم ٩) - **(بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُؤِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَّكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَّهُ، أَنْ يَّقُولَ: هٰذِهِ فُلَانَةُ، لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ بِهِ)** (التحفة ١٩)

باب: 9- جو شخص اپنی بیوی یا کسی محرم خاتون کے ساتھ اکیلا ہو تو وہ بدگمانی سے بچنے کے لیے (دیکھنے والوں کو) بتا دے کہ یہ فلاں ہے

[٥٦٧٨] ٢٣-(٢١٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ إِحْدٰى نِسَائِهِ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ، فَجَاءَ، فَقَالَ: «يَا فُلَانُ! هٰذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ، فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ».

[5678] ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ (گھر سے باہر) اپنی ایک اہلیہ کے ساتھ تھے، آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے اسے بلا لیا، جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! یہ میری فلاں بیوی ہے۔'' اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میں کسی کے بارے میں گمان کرتا بھی تو آپ کے بارے میں تو نہیں کر سکتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔''

[٥٦٧٩] ٢٤-(٢١٧٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا، فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ، فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ

[5679] معمر نے زہری سے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت صفیہ بنت حیی (ام المومنین رضی اللہ عنہا) سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ اعتکاف میں تھے، میں رات کو آپ سے ملنے کے لیے آئی تو میں نے آپ سے بات چیت کی، پھر میں واپسی کے لیے کھڑی ہوئی تو آپ بھی میرے ساتھ مجھے واپس پہنچانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ان کی رہائش گاہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے احاطے میں تھی۔ اس وقت

زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ» فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا» أَوْ قَالَ «شَيْئًا».

انصار کے دو آدمی گزرے، جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو رفتار بڑھا دی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں ٹھہر جاؤ، یہ (میری اہلیہ) صفیہ بنت حیی ہیں۔'' ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کے رسول (ہم آپ کے بارے میں شک کریں گے؟) آپ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے اندر اسی طرح دوڑتا ہے جس طرح خون دوڑتا ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمھارے دلوں میں برا خیال ڈال سکتا ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''کوئی بات (ڈال سکتا ہے۔)''

[٥٦٨٠] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُورُهُ، فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا، ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ» وَلَمْ يَقُلْ: «يَجْرِي».

[5680] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے علی بن حسین نے بتایا کہ انھیں نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت صفیہ ؓ نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں نبی ﷺ کے اعتکاف کے دوران مسجد میں آپ سے ملنے آئیں، انھوں نے گھڑی بھر آپ کے ساتھ بات کی، پھر واپسی کے لیے کھڑی ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی ان کو واپس چھوڑنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد (شعیب نے) معمر کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے اندر وہاں پہنچتا ہے جہاں خون پہنچتا ہے۔ انھوں نے ''دوڑتا ہے'' نہیں کہا۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا، وَإِلَّا وَرَاءَهُمْ) (التحفة ٢٠)

باب: 10- جو شخص کسی مجلس میں آئے اور درمیان میں کوئی جگہ خالی دیکھے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ لوگوں سے پیچھے بیٹھے

[٥٦٨١] ٢٦-(٢١٧٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ

[5681] امام مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی کہ عقیل بن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام ابومرہ نے انھیں حضرت ابوواقد لیثی ؓ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ نبی ﷺ ایک بار جب مسجد میں تشریف فرما

أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ، إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ، قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ، فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا، فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ، فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ».

تھے اور صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی آئے، دو رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے اور ایک چلا گیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ (کی خاطر آپ) کے پاس رکے تھے، ان میں سے ایک شخص نے حلقے کے اندر خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو تین (مختلف قسم کے) آدمیوں کے متعلق نہ بتلاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف جگہ پانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی اور دوسرا جھجک (کر پیچھے بیٹھ) گیا تو اللہ اس سے جھجک گیا (اسے وہیں جگہ دے دی) اور تیسرے نے منہ پھیر لیا، سو اللہ بھی اس سے رخ پھیر لے گا۔''

فائدہ: مجلس میں اللہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ بات کر رہے تھے اور باقی سن رہے تھے۔ جو شخص با قاعدہ جگہ تلاش کر کے اس حلقے میں داخل ہو گیا۔ وہ اللہ کی پناہ میں آ گیا۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے قریب آنے کے لیے گنجائش ڈھونڈنے کی بجائے حیا سے کام لیا اور پیچھے بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملے میں حیا سے کام لے گا۔ اس کے گناہوں کو سامنے لانے کے بجائے درگزر فرمائے گا، اس کو مایوس کرنے کے بجائے اس کی توقعات پوری فرما دے گا اور جو شخص دنیا میں اللہ کی رحمت سے منہ پھیر کر چلا گیا، اللہ بھی اس کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا۔

[٥٦٨٢] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَّ هُوَ ابْنُ شَدَّادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ إِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ، فِي الْمَعْنٰى.

[5682] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا کہ اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انھیں اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ تَحْرِيمِ إِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَّوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِي سَبَقَ إِلَيْهِ) (التحفة ٢١)

باب: 11- جو شخص اپنی جائز جگہ پر پہلے سے بیٹھا ہوا ہے، اسے اس کی جگہ سے اٹھانا حرام ہے

[٥٦٨٣] ٢٧-(٢١٧٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ».

[5683] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر وہاں (خود) بیٹھ جائے۔''

[٥٦٨٤] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا».

[5684] عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر وہاں بیٹھ جائے، بلکہ کھلے ہو کر بیٹھو اور وسعت پیدا کرو۔''

[٥٦٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ:

[5685] ابوربیع اور ابوکامل نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب نے حدیث سنائی۔ یحییٰ بن حبیب نے کہا: ہمیں روح نے حدیث سنائی۔ محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان دونوں (روح اور عبدالرزاق) نے ابن جریج سے روایت کی۔ محمد بن رافع نے کہا: ہمیں ابن ابی فدیک نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ضحاک بن عثمان نے خبر دی۔ ان سب (ایوب، ابن جریج اور ضحاک بن عثمان) نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے لیث کی حدیث کے مانند روایت کی، انھوں نے اس حدیث میں: ''بلکہ کھلے

«وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا» وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

ہو کر بیٹھو اور وسعت پیدا کرو' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور (ابن رافع نے) ابن جریج کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: میں نے ان (ابن جریج) سے پوچھا: ''جمعہ کے دن؟'' انھوں نے کہا: جمعہ میں اور اس کے علاوہ بھی۔

[٥٦٨٦] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ»، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَّجْلِسِهِ، لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

[5686] عبدالاعلیٰ نے معمر سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔'' (سالم نے کہا:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ طریق تھا کہ کوئی شخص ان کے لیے (خود بھی) اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے تھے۔

[٥٦٨٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5687] عبدالرزاق نے کہا: معمر نے ہمیں اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٥٦٨٨] ٣٠-(٢١٧٨) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَّهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ لْيُخَالِفْ إِلٰى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ، وَلٰكِنْ يَّقُولُ: افْسَحُوا».

[5688] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن اپنے بھائی کو کھڑا نہ کرے کہ پھر دوسری طرف سے آ کر اس کی جگہ پر خود بیٹھ جائے، بلکہ (جو آئے وہ) کہے: ''جگہ کشادہ کر دو۔''

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: إِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ) (التحفة ٢٢)

باب: 12- جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے

[٥٦٨٩] ٣١-(٢١٧٩) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ

[5689] ابوعوانہ اور عبدالعزیز بن محمد دونوں نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو' اور ابوعوانہ کی حدیث میں

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ»، وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: «مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

ہے: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو، پھر اس جگہ لوٹ آئے تو وہی اس (جگہ) کا زیادہ حقدار ہے۔“

(المعجم ١٣) - (بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ) (التحفة ٢٣)

باب: 13- مخنث کو (اس کی رشتہ دار) اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے روکنا

[٥٦٩٠] ٣٢-(٢١٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَيْضًا - وَاللَّفْظُ هٰذَا -: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ! إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ».

[5690] زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک مخنث ان کے ہاں موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی گھر پر تھے، وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سے کہنے لگا: عبداللہ بن ابی امیہ! اگر کل (کلاں کو) اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو طائف پر فتح عطا فرمائے تو میں تمھیں غیلان کی بیٹی (بادیہ بنت غیلان) کا پتہ بتاؤں گا، وہ چار سلوٹوں کے ساتھ سامنے آتی ہے (سامنے سے جسم پر چار سلوٹیں پڑتی ہیں) اور آٹھ سلوٹوں کے ساتھ پیٹھ پھیر کر جاتی ہے۔ (انتہائی فربہ جسم کی ہے۔) رسول اللہ ﷺ نے اس کی یہ بات سن لی تو آپ نے فرمایا: ”یہ (مخنث) تمھارے ہاں داخل نہ ہوا کریں۔“

فوائد و مسائل: ① مخنث، ایسے مردنما انسان کو کہتے ہیں جو مردانگی سے محروم ہو۔ اور خُنثیٰ ایسی عورت نما مخلوق کو کہتے ہیں جو زنانہ صفات سے محروم ہو۔ اگر قدرتی طور پر ایسا ہے تو وہ معذور ہیں۔ مخنث، حتی الوسع انھی احکام کا مکلف ہے جو مردوں کے لیے ہیں اور خنثیٰ ان کی جو عورتوں کے لیے ہیں۔ ان کو درست طور پر زندگی گزارنے کی تربیت دینی چاہیے۔ مخنثوں کے بارے میں عام خیال یہ تھا کہ جنسی معاملات کی طرف ان کی کوئی توجہ ہی نہیں ہوتی، یعنی عورت کی طرف کوئی رغبت نہ رکھنے والے ہوتے ہیں، اس لیے وہ گھروں میں آتے جاتے تھے لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ قدرت موجود نہ ہو تو بھی اس قسم کے خیالات ذہن میں موجود ہو سکتے ہیں اور یہ بات موجب فتنہ بن سکتی ہے اور اب تو ان کے ذریعے سے ایسے ایسے فتنے پھیلتے ہیں

جن کی طرف پہلے کسی کا ذہن بھی نہیں جاتا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں مخنثوں کا داخلہ بند کروا دیا۔ (2) مخنث کا بنت غیلان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ چار سلوٹوں کے ساتھ سامنے آتی ہے اور آٹھ سلوٹوں کے ساتھ پیٹھ پھیرتی ہے، اس کے فربہ پن کو بیان کرنا تھا۔ یہ بات اس زمانے میں عربوں میں خوبصورتی کی علامت سمجھی جاتی تھی۔

[٥٦٩١] ٣٣-(٢١٨١) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ، فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ، قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَّهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً، قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ، وَّإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا، لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ» قَالَتْ: فَحَجَبُوهُ.

[5691] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کی ازواج کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور ازواج مطہرات اسے جنسی معاملات سے بے بہرہ سمجھا کرتی تھیں۔ فرمایا: "ایک دن نبی ﷺ تشریف لائے اور وہ آپ کی ایک اہلیہ کے ہاں بیٹھا ہوا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا، وہ کہنے لگا: جب وہ آتی ہے تو چار سلوٹوں کے ساتھ آتی ہے اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ سلوٹوں کے ساتھ پیٹھ پھیرتی ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ جو کچھ یہاں ہے، اسے سب پتہ ہے۔ یہ لوگ تمھارے پاس نہ آیا کریں۔" تو انھوں (امہات المومنین رضی اللہ عنہن) نے اس سے پردہ کر لیا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ، إِذَا أَعْيَتْ، فِي الطَّرِيقِ) (التحفة ٢٤)

باب: 14- راستے میں سخت تھک جانے والی اجنبی عورت کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھانے کا جواز

[٥٦٩٢] ٣٤-(٢١٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوكٍ وَّلَا شَيْءٍ، غَيْرَ فَرَسِهِ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ، وَأَكْفِيهِ مَؤُنَتَهُ، وَأَسُوسُهُ، وَأَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهِ، وَأَعْلِفُهُ، وَأَسْتَقِي الْمَاءَ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ، وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، فَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِّنَ

[5692] ہشام کے والد (عروہ) نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) نے کہا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا تو ان کے پاس ایک گھوڑے کے سوا نہ کچھ مال تھا، نہ غلام تھا، نہ کوئی اور چیز تھی۔ ان کے گھوڑے کو میں ہی چارا ڈالتی تھی، ان کی طرف سے اس کی ساری ذمہ داری میں سنبھالتی۔ اس کی نگہداشت کرتی، ان کے پانی لانے والے اونٹ کے لیے کھجور کی گٹھلیاں توڑتی اور اسے کھلاتی، میں ہی (اس پر) پانی لاتی، میں ہی ان کا پانی کا ڈول سیتی، آٹا گوندھتی، میں اچھی طرح

الْأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، قَالَتْ: وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى، مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَلٰى رَأْسِي، وَهِيَ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ. قَالَتْ: فَجِئْتُ يَوْمًا وَّالنَّوٰى عَلٰى رَأْسِي، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: «إِخْ إِخْ» لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، قَالَتْ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللهِ! لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَأْسِكِ أَشَدُّ مِنْ رُّكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتّٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ، بَعْدَ ذٰلِكَ، بِخَادِمٍ، فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي.

روٹی نہیں بنا سکتی تھی تو انصار کی خواتین میں سے میری ہمسائیاں میرے لیے روٹی بنا دیتیں، وہ سچی (دوستی والی) عورتیں تھیں۔ انھوں (اسماء رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو زمین کا جو ٹکڑا عطا فرمایا تھا وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں رکھ کر لاتی، یہ (زمین) تقریباً دو تہائی فرسخ (تقریباً 3.35 کلومیٹر) کی مسافت پر تھی۔ کہا: ایک دن میں آ رہی تھی، گٹھلیاں میرے سر پر تھیں تو میں رسول اللہ ﷺ سے ملی، آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا، پھر آواز سے اونٹ کو بٹھانے لگے، تاکہ (گٹھلیوں کا بوجھ درمیان میں رکھتے ہوئے) مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیں۔ انھوں نے (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: مجھے شرم آئی، مجھے تمھاری غیرت بھی معلوم تھی تو انھوں (زبیر رضی اللہ عنہ) نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ تمھارا اپنے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ اٹھانا آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے۔ کہا: (یہی کیفیت رہی) یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس (رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ، حدیث: 5693) ایک کنیز بھجوا دی اور اس نے مجھ سے گھوڑے کی ذمہ داری لے لی۔ (مجھے ایسے لگا) جیسے انھوں نے مجھے (غلامی سے) آزاد کرا دیا ہے۔

[٥٦٩٣] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَسْمَاءَ قَالَتْ: كُنْتُ أَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ، وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ، وَّكُنْتُ أَسُوسُهُ، فَلَمْ يَكُنْ مِّنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ، كُنْتُ أَحْتَشُّ لَهُ وَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَسُوسُهُ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهَا أَصَابَتْ خَادِمًا، جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَأَعْطَاهَا خَادِمًا،

[5693] ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں گھر کی خدمات سرانجام دے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتی تھی، ان کا ایک گھوڑا تھا، میں اس کی دیکھ بھال کرتی تھی، میرے لیے گھر کی خدمات میں سے گھوڑے کی نگہداشت سے بڑھ کر کوئی اور خدمت زیادہ سخت نہ تھی۔ میں اس کے لیے چارہ لاتی، اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتی اور اس کی نگہداشت کرتی، کہا: پھر انھیں ایک خادمہ مل گئی، رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو آپ نے ان کے لیے ایک خادمہ عطا کر دی۔ کہا: اس نے مجھ سے

قَالَتْ: كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ، فَأَلْقَتْ عَنِّي مَئُونَةً.

گھوڑے کی نگہداشت (کی ذمہ داری) سنبھال لی اور مجھ سے بہت بڑا بوجھ ہٹا لیا۔

فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أُمَّ عَبْدِ اللهِ! إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ، أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ، قَالَتْ: إِنِّي إِنْ رَخَّصْتُ لَكَ أَبَى ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ، فَتَعَالَ فَاطْلُبْ إِلَيَّ، وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ، فَجَاءَ فَقَالَ: يَا أُمَّ عَبْدِ اللهِ! إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ، فَقَالَتْ: مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا دَارِي؟ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ: مَا لَكِ أَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ؟ فَكَانَ يَبِيعُ إِلَى أَنْ كَسَبَ، فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ، فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَثَمَنُهَا فِي حَجْرِي، فَقَالَ: هَبِيهَا لِي، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا.

میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: ام عبداللہ! میں ایک فقیر آدمی ہوں: میرا دل چاہتا ہے میں آپ کے گھر کے سائے میں (بیٹھ کر سودا) بیچ لیا کروں۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے تمھیں اجازت دے دی تو زبیر رضی اللہ عنہ انکار کر دیں گے۔ جب زبیر رضی اللہ عنہ موجود ہوں تو (اس وقت) آ کر مجھ سے اجازت مانگنا، پھر وہ شخص (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں) آیا اور کہا: ام عبداللہ! میں ایک فقیر آدمی ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں آپ کے گھر کے سائے میں (بیٹھ کر کچھ) بیچ لیا کروں، انھوں (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) نے جواب دیا: مدینے میں تمھارے لیے میرے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہیں ہے؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمھیں کیا ہوا ہے، ایک فقیر آدمی کو سودا بیچنے سے روک رہی ہو؟ وہ بیچنے لگا، یہاں تک کہ اس نے کافی کمائی کر لی، میں نے وہ خادمہ اسے بیچ دی۔ زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو اس خادمہ کی قیمت میری گود میں پڑی تھی، انھوں نے کہا، یہ مجھے ہبہ کر دو۔ تو انھوں نے کہا: میں اس کو صدقہ کر چکی ہوں۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الِاثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ، بِغَيْرِ رِضَاهُ) (التحفة ٢٥)

باب:15- تیسرے آدمی کو چھوڑ کر اس کی رضامندی کے بغیر دو آدمیوں کی باہمی سرگوشی حرام ہے

[٥٦٩٤] ٣٦-(٢١٨٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ».

[5694] مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین شخص (موجود) ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔''

[٥٦٩٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ؛

[5695] عبیداللہ، لیث بن سعد، ایوب (سختیانی) اور ایوب بن موسیٰ ان سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت

ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسَى، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٥٦٩٦] ٣٧-(٢١٨٤) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ، حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ».

[5696] منصور نے ابووائل (شقیق) سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین لوگ (ایک ساتھ) ہو تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی باہم سرگوشی نہ کریں، یہاں تک کہ تم بہت سے لوگوں میں مل جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ (دو کی سرگوشی) اسے غمزدہ کر دے۔''

[٥٦٩٧] ٣٨-(...) **وَحَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى؛ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى

[5697] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین لوگ ہو تو اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ چیز اس کو غمزدہ کر دے گی۔''

اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ».

[٥٦٩٨] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5698] عیسیٰ بن یونس اور سفیان دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ (حدیث بیان کی۔)

(المعجم ١٦) - (بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰي) (التحفة ١)

باب: 16- طب، بیماری اور دم کرنا

[٥٦٩٩] ٣٩-(٢١٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ.

[5699] نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو جبریل علیہ السلام آپ کو دم کرتے، وہ کہتے: ”اللہ کے نام سے، وہ آپ کو بچائے اور ہر بیماری سے شفا دے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور نظر لگانے والی ہر آنکھ کے شر سے (آپ کو محفوظ رکھے۔)“

[٥٧٠٠] ٤٠-(٢١٨٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيكَ، بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ.

[5700] ابونضرہ نے حضرت ابوسعید ؓ سے روایت کی کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ بیمار ہو گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کلمات کہے: ”میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے (حفاظت کے لیے) جو آپ کو تکلیف دے، ہر نفس اور ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔“

[٥٧٠١] ٤١-(٢١٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5701] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر حق (ثابت شدہ بات) ہے۔''

[٥٧٠٢] ٤٢-(٢١٨٨) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ - قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا».

[5702] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''نظر حق (ثابت شدہ بات) ہے، اگر کوئی ایسی چیز ہوتی جو تقدیر پر سبقت لے جاسکتی تو نظر سبقت لے جاتی۔ اور جب (نظر بد کے علاج کے لیے) تم سے غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کرلو۔''

فائدہ: انسان کی خواہش، ارادے اور اس کے احساسات کی قوت کم وبیش ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کی یہ اندرونی قوتیں بہت مضبوط ہوتی ہیں۔ بعض جانوروں میں بھی یہ بات موجود ہے۔ بہت سے موذی جانور اپنی نگاہوں کے ذریعے سے اپنے شکار کو بے بس کر دیتے ہیں۔ انسانوں کی طرف سے غصے کے عالم میں ڈالی ہوئی نظر سامنے والے کو لرزا دیتی ہے۔ حسد بھی ایک ایسی ہی شدت کی کیفیت ہے۔ شدت کے عالم میں نظر کے ذریعے سے حسد کا جذبہ دوسرے انسان کو، جس سے حسد کیا جارہا ہو، شدید متاثر کرتا ہے۔ عین حاسد سے مراد حسد سے بھری ہوئی نظر ہی ہے۔ اس کے ذریعے سے محسود (جس سے حسد کیا جارہا ہو) کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور بعض اوقات بہت تیزی اور شدت سے پہنچتا ہے۔ اس کی شدت اتنی زیادہ ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اگر کوئی چیز تقدیر سے مقابلہ کرسکتی ہوتی تو حاسد کی نظر ہوتی۔ جس شخص کو کسی کی نظر لگ جائے، اس کا علاج اس شخص کے حسد کا ازالہ ہے جس نے نظر لگائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے یہ حکم دیا کہ جس کی نظر لگی ہے اس کے وضو کا پانی، بعض روایات میں ہے کہ غسل کا پانی اور بعض روایات میں ہے کہ وضو کے اعضاء، پہلو اور کمر کے نیچے کے حصوں کو دھو کر اس کا پانی اس شخص پر ڈالا جائے جس کو نظر لگی ہے۔ اس سے نظر لگانے والے کو اپنے تفوق کا احساس ہوتا ہے اور اس کے دل سے حسد زائل ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ جس کی نظر لگ جائے وہ ہر صورت غسل کر کے اس کا پانی مہیا کر دے تاکہ اسے نظر لگے پر انڈیل دیا جائے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ السِّحْرِ) (التحفة ٢)

باب: 17- جادو کا بیان

[٥٧٠٣] ٤٣-(٢١٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ:

[5703] ابن نمیر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِّنْ يَّهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ، يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَتْ: حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ، وَّجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ».

سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: بنوزریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے، جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا۔ اس سے رسول اللہ ﷺ (پر بس اتنا اثر ہوا کہ آپ) کو یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ وہ نہ کیا ہوتا۔ یہاں تک کہ ایک دن یا ایک رات کو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، پھر دعا فرمائی، پھر دعا فرمائی، (تین بار دعا فرمائی) پھر فرمانے لگے: ''عائشہ! تمھیں پتہ ہے کہ اللہ نے، جو میں نے اس سے پوچھا تھا، مجھے بتا دیا ہے؟ میرے پاس دو شخص آئے ایک شخص میرے سر کے قریب بیٹھ گیا، دوسرا پیروں کے قریب، تو جو میرے سر کے قریب بیٹھا تھا اس نے پاؤں کے قریب والے سے کہا، یا (آپ نے فرمایا:) جو پاؤں کی طرف تھا اس نے سر کی جانب والے سے کہا: ان کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ (دوسرے نے) کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے، کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ کہا: کنگھی اور کنگھی کرتے ہوئے جھڑنے والے بالوں میں اور نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں (رکھے گئے ہیں۔) اس نے پوچھا: یہ کہاں ہے؟ کہا: ذی اروان کے کنویں میں۔''

قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! وَاللهِ! لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ».

انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں سمیت وہاں تشریف لے گئے۔ پھر (واپس آ کر) فرمایا: ''عائشہ! اس کا پانی اس طرح تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہو اور اس کے (اردگرد کے) کھجور کے درخت ایسے تھے جیسے شیاطین کے سر ہوں۔''

قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ قَالَ: «لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ».

انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اسے جلا کیوں نہ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے عافیت سے نواز دیا تو میں نے پسند نہ کیا کہ لوگوں پر شر کھڑا کر دوں، میں نے اس (کنویں)

کے بارے میں حکم دیا تو اس کو پاٹ دیا گیا۔"

فائدہ: یہ ایک بے آباد اور ویران کنواں تھا جس میں جادوگر اور دوسرے غلیظ لوگ گندگی ڈالتے رہتے تھے۔ اس کے ارد گرد شاخوں کے بغیر کھجور کے ٹنڈ منڈ سوکھے ہوئے درخت تھے جو دیکھنے میں انتہائی کریہ المنظر تھے۔

[٥٧٠٤] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، وَقَالَ فِيهِ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْبِئْرِ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، وَقَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَخْرِجْهُ، وَلَمْ يَقُلْ: أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ وَلَمْ يَذْكُرْ: «فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ»

[5704] ابوکریب نے کہا: ہمیں ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا۔ اس کے بعد ابوکریب نے واقعے کی تفصیلات سمیت ابن نمیر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ کنویں کی طرف تشریف لے گئے، اسے دیکھا، اس کنویں پر کھجور کے درخت تھے (جنھیں کسی زمانے میں اس کنویں کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہوگا۔) انھوں (حضرت عائشہ ؓ) نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اسے نکالیں (اور جلا دیں۔) ابوکریب نے: "آپ نے اسے جلا کیوں نہ دیا؟" کے الفاظ نہیں کہے اور یہ الفاظ (بھی) بیان نہیں کیے: "میں نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو پاٹ دیا گیا۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ تحمل کا کوہِ گراں تھے جس طرح کہ اگلے باب میں بیان کیے گئے واقعے سے بھی ثابت ہوتا ہے آپ ﷺ اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ لینا یا لوگوں کو تکلیف پہنچانا پسند نہیں فرماتے تھے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ السُّمِّ) (التحفة ٣)

باب: 18-(رسول اللہ ﷺ کو) زہر دینے کا واقعہ

[٥٧٠٥] ٤٥-(٢١٩٠) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ، قَالَ: «مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى

[5705] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک زہر آلود (پکی ہوئی) بکری لے کر آئی، نبی ﷺ نے اس میں سے کچھ (گوشت) کھایا (آپ کو اس کے زہر آلود ہونے کا پتہ چل گیا) تو اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ نے اس عورت سے اس (زہر) کے بارے میں

ذَاكِ» قَالَ أَوْ قَالَ: «عَلَيَّ» قَالَ: قَالُوا: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

پوچھا تو اس نے کہا: (نعوذ باللہ!) میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ تمھیں اس بات پر تسلط (اختیار) دے دے۔'' انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تمھیں) مجھ پر (تسلط دے دے۔)'' انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: صحابہ نے عرض کی: کیا ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: تو میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک کے اندرونی حصے میں اس کے اثرات کو پہچانتا ہوں۔

فوائد ومسائل: ① نبی کریم ﷺ کے دہن مبارک کے کسی حصے کے رنگ میں فرق آ گیا یا کوئی اور ایسی علامت سامنے آ گئی جس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پتہ چلتا تھا کہ زہر خورانی کے اس واقعے سے پہلے ایسا نہیں تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے خلاف تمام شیطانی حربے آزمائے گئے، مکی زندگی میں کئی طرح سے اذیتیں پہنچائی گئیں، بار بار فوج کشی کر کے آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ!) ختم کر دینے کی کوششیں کی گئیں، آپ کو زخم پہنچائے گئے، جھوٹے الزامات لگائے اور پھیلائے گئے، جب ان تمام مراحل میں اللہ نے آپ ہی کو بالادست رکھا، پھر یہودیوں نے سازشی طریقے اپنائے۔ آپ پر شدید ترین جادو کیا گیا، اس کا بھی آپ پر اثر نہ ہوا، بس معمولی سی تبدیلی آئی جس سے آپ کو پتہ چل گیا کہ اس طرح کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور اللہ کی مدد سے نہ صرف شخصی طور پر بلکہ اجتماعی طور پر بھی اس سے جس طرح کا فتنہ پھیلایا جا سکتا تھا آپ نے اس کا قلع قمع کر دیا۔ پھر کھانے میں زہر ملا کر دیا گیا، اللہ نے اس موقع پر بھی آپ کو محفوظ رکھا بلکہ اس موقع پر بھی آپ نے اپنے معمول کے مطابق برائی کی ناکام سازش کا جواب بھلائی اور عفو کی صورت میں دیا۔ گویا اس حوالے سے بھی آپ کا فضل و کرم اور عفو مکمل طور پر محفوظ رہا، بلکہ اور زیادہ نکھر کر سامنے آیا۔

[٥٧٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ، ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ.

[5706] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ہشام بن زید سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک یہودی عورت نے گوشت میں زہر ملایا اور پھر اس (گوشت) کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی، جس طرح خالد (بن حارث) کی حدیث ہے۔

(المعجم ١٩) – (بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ) (التحفة ٤)

باب: 19- مریض پر دم کرنا مستحب ہے

[٥٧٠٧] ٤٦-(٢١٩١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ، مَّسَحَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5707] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس (کے متاثرہ حصے) پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے، پھر فرماتے: ''تکلیف کو دور کردے، اے تمام انسانوں کو پالنے والے! اورشفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا جو بیماری کو (ذرہ برابر باقی) نہیں چھوڑتی۔''

فَلَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ، أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَصْنَعَ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَّدِي، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى».

پھر جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کے لیے اعضاء کو حرکت دینا مشکل ہو گیا تو میں نے آپ کا دست مبارک تھاما تاکہ جس طرح خود آپ کیا کرتے تھے، میں بھی اسی طرح کروں تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا، پھر فرمایا: ''اے میرے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے رفیق اعلیٰ کی معیت عطا کر دے۔''

قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ قَدْ قُضِيَ.

انھوں نے کہا: پھر میں دیکھنے لگی تو آپ رحلت فرما چکے تھے۔

فائدہ: جب آپ ﷺ بے چینی کے عالم میں تھے تو حضرت عائشہ ؓ خود آپ کا ہاتھ تھام کر آپ کے جسم اطہر پر پھیرتیں اور وہی دعائیں پڑھتیں (حدیث: 5714)۔ پھر آخری دن جب حضرت عائشہ ؓ نے ایسا کرنا چاہا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اختیار ملنے کے بعد رفیق اعلیٰ کی معیت چن لینے کا فیصلہ فرما چکے تھے۔

[٥٧٠٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا:

[5708] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ہشیم نے خبر دی۔ ابوبکر بن خلاد اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی۔ بشر بن خالد نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی۔ ابن بشار نے کہا: ہمیں ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان دونوں (محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی) نے شعبہ سے روایت کی۔ (اسی طرح) ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوبکر بن خلاد نے بھی ہمیں یہ حدیث بیان کی، دونوں نے

حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ.

کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے سفیان سے حدیث بیان کی۔ ان سب نے جریر کی سند کے ساتھ اعمش سے روایت کی۔

فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَّشُعْبَةَ: مَسَحَهُ بِيَدِهِ، قَالَ: وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ: مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ، وَقَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَّسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ، بِنَحْوِهِ.

ہشیم اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس (متاثرہ حصے) پر پھیرتے اور (سفیان) ثوری کی حدیث میں ہے: آپ اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے۔ اور اعمش سے سفیان اور ان سے یحییٰ کی روایت کردہ حدیث کے آخر میں ہے، کہا: میں نے منصور کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے اسی کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسروق اور ان سے ابراہیم کی روایت کردہ حدیث بیان کی۔

[٥٧٠٩] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَّقُولُ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! إِشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5709] ابوعوانہ نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تھے تو فرماتے: ''تکلیف دور کر دے، اے سب لوگوں کے پالنے والے! اس کو شفا عطا کر، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا (دے) جو (ذرہ برابر) بیماری کو نہ چھوڑے۔''

[٥٧١٠] ٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا»، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: فَدَعَا لَهُ، وَقَالَ: «وَأَنْتَ الشَّافِي».

[5710] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو اس کے لیے دعا فرماتے ہوئے کہتے: ''تکلیف دور کر دے، اے سب انسانوں کے پالنے والے! اور شفا عطا کر تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا عطا کر، تیری شفا کے سوا (کہیں) کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جو بیماری کو (باقی) نہ چھوڑے۔'' ابوبکر (ابن ابی شیبہ) کی روایت میں ہے: آپ اس کے لیے دعا فرماتے اور کہتے: ''اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔''

[٥٧١١] (. . .) حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَمُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ.

[5711] اسرائیل نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم اور مسلم بن صبیح سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ (جب کسی مریض کی عیادت کرتے) تھے (آگے) جس طرح ابوعوانہ اور جریر کی حدیث میں ہے۔

[٥٧١٢] ٤٩-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ».

[5712] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے: ''تکلیف دور فرما دے، اے سب انسانوں کے پالنے والے! شفا تیرے ہی ہاتھ میں ہے، تیرے سوا اس تکلیف کو دور کرنے والا اور کوئی نہیں۔''

[٥٧١٣] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5713] ابواسامہ اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ) (التحفة ٥)

باب:20- پناہ دلوانے والے کلمات پڑھ کر اور پھونک مار کر مریض کو دم کرنا

[٥٧١٤] ٥٠-(٢١٩٢) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِهِ، نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ، لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْ يَدِي، وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ:

[5714] سریج بن یونس اور یحییٰ بن ایوب نے کہا: ہمیں عباد بن عباد نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ پناہ دلوانے والے کلمات اس پر پھونکتے۔ پھر جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی رحلت ہوئی تو میں نے آپ پر پھونکنا اور آپ کا اپنا ہاتھ آپ کے جسم اطہر پر پھیرنا شروع کر دیا کیونکہ آپ کا

بِمُعَوِّذَاتٍ .

ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔ یحییٰ بن ایوب کی روایت میں (بالْمُعَوِّذَاتِ کے بجائے) "بِمُعَوِّذَاتٍ" (پناہ دلوانے والے کچھ کلمات) ہے۔

[٥٧١٥] ٥١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ، وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا .

[5715] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو آپ خود پر معوذات (معوذتین اور دیگر پناہ دلوانے والی دعائیں اور آیات) پڑھتے اور پھونک مارتے۔ جب آپ کی تکلیف شدید ہوگئی تو میں آپ پر پڑھتی اور آپ کی طرف سے میں آپ کا اپنا ہاتھ اس کی برکت کی امید کے ساتھ (آپ کے جسم اطہر پر) پھیرتی۔

[٥٧١٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: رَجَاءَ بَرَكَتِهَا، إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ، وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ .

[5716] یونس، معمر اور زیاد سب نے ابن شہاب سے، امام مالک کی سند کے ساتھ، ان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مالک کے علاوہ اور کسی کی سند میں "آپ کے ہاتھ کی برکت کی اُمید سے" کے الفاظ نہیں۔ اور یونس اور زیاد کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو آپ خود اپنے آپ پر پناہ دلوانے والے کلمات (پڑھ کر) پھونکتے اور اپنے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتے۔

[٥٧١٧] ٥٢-(٢١٩٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ؟ فَقَالَتْ:

[5717] عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ﷞ سے دم کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر کے لوگوں کو ہر زہریلے جانور کے

مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

[٥٧٢١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5721] عبیداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں مسعر نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٧٢٢] ٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

[5722] سفیان نے معبد بن خالد سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں نظر بد سے دم کرا لوں۔

[٥٧٢٣] ٥٧-(٢١٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ يُّوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، فِي الرُّقٰى، قَالَ: رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

[5723] ابوخیثمہ نے عاصم احول سے، انھوں نے یوسف بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دم جھاڑ کے بارے میں روایت بیان کی، کہا: زہریلے ڈنک، جلد پر نکلنے والے دانوں اور نظر بد (کے عوارض) میں دم کرانے کی اجازت دی گئی ہے۔

[٥٧٢٤] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَّهُوَ ابْنُ صَالِحٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ يُّوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ، وَالنَّمْلَةِ.

[5724] سفیان اور حسن بن صالح دونوں نے عاصم سے، انھوں نے یوسف بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے نظر بد، زہریلے ڈنک اور جلد پر نکلنے والے دانوں میں دم کرنے کی اجازت دی۔

وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ.

اور سفیان کی روایت میں (یوسف بن عبداللہ کے بجائے) یوسف بن عبداللہ بن حارث (سے مروی) ہے۔

[٥٧٢٥] ٥٩-(٢١٩٧) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ

[5725] زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت

سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ: «بِهَا نَظْرَةٌ، فَاسْتَرْقُوا لَهَا» يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی کے بارے میں، جس کے چہرے (کے ایک حصے) کا رنگ بدلا ہوا دیکھا، فرمایا: ''اس کو نظر لگ گئی ہے اس کو دم کراؤ۔'' آپ کی مراد اس کے چہرے کی پیلاہٹ سے تھی۔

[٥٧٢٦] ٦٠-(٢١٩٨) حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ، وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: «مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ» قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: «ارْقِيهِمْ» قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «ارْقِيهِمْ».

[5726] ابوعاصم نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے آل (بنوعمرو بن) حزم کو سانپ (کے کاٹے) کا دم کرنے کی اجازت دی اور آپ ﷺ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کیا ہوا ہے، میں اپنے بھائی (حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کے بچوں کے جسم لاغر دیکھ رہا ہوں، کیا انھیں بھوکا رہنا پڑتا ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں، لیکن انھیں نظر بد جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں دم کرو۔'' انھوں (اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: تو میں نے (دم کے الفاظ کو) آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ان الفاظ سے) ان کو دم کر دو۔''

[٥٧٢٧] ٦١-(٢١٩٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو.

[5727] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے بنوعمرو (بن حزم) کو سانپ کے ڈسنے کی صورت میں دم کرنے کی اجازت دی۔

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَدَغَتْ رَجُلًا مِّنَّا عَقْرَبٌ، وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ

ابوزبیر نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (یہ بھی) سنا، وہ کہتے تھے: ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مار دیا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے

اللهِ! أَرْقِي؟ قَالَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ».

تھے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں دم کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔''

[٥٧٢٨] (...) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ! وَلَمْ يَقُلْ: أَرْقِي.

[5728] سعید بن یحییٰ اموی کے والد نے کہا: ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت بیان کی مگر انھوں نے کہا: لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اس کو دم کر دوں؟ اور (صرف) ''میں دم کر دوں'' نہیں کہا۔

[٥٧٢٩] ٦٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ لِي خَالٌ يَّرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى، قَالَ: فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى، وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَقَالَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ».

[5729] وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میرے ایک ماموں تھے، وہ بچھو کے کاٹے پر دم کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (عمومی طور ہر طرح کے) دم کرنے سے منع فرمایا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ میں بچھو کے کاٹے سے دم کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ ایسا کرے۔''

[٥٧٣٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5730] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٧٣١] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى، فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَّرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى، قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا

[5731] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع فرما دیا تو عمرو بن حزم کا خاندان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے پاس دم (کرنے کا ایک کلمہ) تھا۔ ہم اس سے بچھو کے ڈسے ہوئے کو دم کرتے تھے اور آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا: تو

أَرٰى بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ».

انھوں نے وہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں (اس میں کوئی) حرج نہیں سمجھتا۔ تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ ضرور اسے فائدہ پہنچائے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: لَّا بَأْسَ بِالرُّقٰي مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ) (التحفة ٧)

باب: 22- دم جھاڑ میں کوئی حرج نہیں، جب تک اس میں شرک نہ ہو

[٥٧٣٢] ٦٤-(٢٢٠٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ».

[5732] حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دم کے کلمات میرے سامنے پیش کرو، دم میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ جَوَازِ أَخْذِ الْأُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ) (التحفة ٨)

باب: 23- قرآن مجید اور اذکار (مسنونہ) سے دم کرنے اور اس پر اجرت لینے کا جواز

[٥٧٣٣] ٦٥-(٢٢٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ، فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ، فَقَالُوا لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ؟ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ أَوْ مُصَابٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: نَعَمْ، فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ، فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِّنْ غَنَمٍ، فَأَبٰى أَنْ يَّقْبَلَهَا، وَقَالَ: حَتّٰى أَذْكُرَ ذٰلِكَ

[5733] ہشیم نے ابوبشر سے، انھوں نے ابومتوکل سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ سفر میں تھے، عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کے سامنے سے ان کا گزر ہوا، انھوں نے ان (قبیلے والے) لوگوں سے چاہا کہ وہ انھیں اپنا مہمان بنائیں۔ انھوں نے مہمان بنانے سے انکار کر دیا، پھر انھوں نے کہا: کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ قوم کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے یا اسے کوئی بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ ان (صحابہ) میں سے ایک آدمی نے کہا: ہاں، پھر وہ اس کے قریب آئے اور اسے فاتحۃ الکتاب سے دم کر دیا۔ وہ آدمی ٹھیک ہو گیا تو اس (دم کرنے والے) کو بکریوں کا ایک

لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: «وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟» ثُمَّ قَالَ: «خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَّعَكُمْ».

ریوڑ (تیس بکریاں) پیش کی گئیں۔ اس نے انھیں (فوری طور پر) قبول کرنے (کام میں لانے) سے انکار کر دیا اور کہا: یہاں تک کہ میں نبی ﷺ کو ماجرا سنا دوں۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا آپ کو سنایا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے فاتحۃ الکتاب کے علاوہ اور کوئی دم نہیں کیا۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''تمھیں کیسے پتہ چلا کہ وہ دم (بھی) ہے؟'' پھر فرمایا: ''انھیں لے لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔''

[٥٧٣٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُّحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ، وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ، وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ.

[5734] شعبہ نے ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور حدیث میں یہ کہا: اس نے ام القرآن (سورۂ فاتحہ) پڑھنی شروع کی اور اپنا تھوک جمع کرتا اور اس پر پھینکتا جاتا تو وہ آدمی تندرست ہو گیا۔

[٥٧٣٥] ٦٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَخِيهِ، مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَزَلْنَا مَنْزِلًا. فَأَتَتْنَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ، لُدِغَ، فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَّاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا، مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً، فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ، فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا، وَّسَقَوْنَا لَبَنًا، فَقُلْنَا: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً؟ فَقَالَ: مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُحَرِّكُوهَا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَّعَكُمْ».

[5735] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے خبر دی، انھوں نے اپنے بھائی معبد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، کہا: ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا، ایک عورت ہمارے پاس آئی اور کہا: قبیلے کے سردار کو ڈنک لگا ہے، (اسے بچھو نے ڈنک مارا ہے۔) کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ (جانے کے لیے) کھڑا ہو گیا، اس کے بارے میں ہمارا خیال نہیں تھا کہ وہ اچھی طرح دم کر سکتا ہے۔ اس نے اس (ڈسے ہوئے) کو فاتحہ سے دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا، تو انھوں نے اسے بکریوں کا ایک ریوڑ دیا اور ہم سب کو دودھ پلایا۔ ہم نے (اس سے) پوچھا: کیا تم اچھی طرح دم کرنا جانتے تھے؟ اس نے کہا: میں نے اسے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا ہے، کہا: میں نے (ساتھیوں سے) کہا: ان بکریوں کو کچھ نہ کہو یہاں تک کہ ہم

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اسے کس ذریعے سے پتہ چلا کہ یہ (فاتحہ) دم (کا کلمہ بھی) ہے؟ ان (بکریوں) کو بانٹ لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔''

[٥٧٣٦] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا، مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ.

[5736] ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح حدیث بیان کی، مگر اس نے کہا: ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ (جانے کے لیے کھڑا ہو گیا) ہم نے کبھی گمان نہیں کیا تھا کہ وہ دم کر سکتا ہے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلٰى مَوْضِعِ الْأَلَمِ، مَعَ الدُّعَاءِ) (التحفة ٩)

باب: 24- دعا کے ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھنا مستحب ہے

[٥٧٣٧] ٦٧-(٢٢٠٢) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ: أَنَّهُ شَكَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعًا، يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِاسْمِ اللهِ، ثَلَاثًا، وَقُلْ، سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ».

[5737] حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جو انھیں اس وقت سے ہوتا ہے جب سے انھوں نے اسلام قبول کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جسم میں جس جگہ درد ہوتا ہے تم وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ پڑھو اور سات بار یہ کہو: «أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ» ''میں اس چیز کے شر سے جو میں (اپنے جسم میں) پاتا ہوں اور جس کا مجھے ڈر ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں۔''

(المعجم ٢٥) - (بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ١٠)

باب: 25- نماز میں وسوسے والے شیطان سے پناہ مانگنا

[٥٧٣٨] ٦٨-(٢٢٠٣) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ

[5738] عبدالاعلیٰ نے سعید جریری سے، انھوں نے

خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : «يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي، يَلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا»، قَالَ : فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي.

ابوعلاء سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! شیطان میرے اور میری نماز اور میری قراءت کے درمیان حائل ہو گیا ہے وہ اسے مجھ پر گڈمڈ کر دیتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تم اس کو محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دو۔'' کہا: میں نے یہی کیا تو نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔

[٥٧٣٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ : أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ : ثَلَاثًا.

[5739] سالم بن نوح اور ابواسامہ، دونوں نے جریری سے، انھوں نے ابوعلاء سے، انھوں نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، پھر اس طرح بیان کیا اور سالم بن نوح کی حدیث میں ''تین بار'' کا لفظ نہیں ہے۔

[٥٧٤٠] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[5740] سفیان نے سعید جریری سے روایت کی، کہا: ہمیں یزید بن عبداللہ بن شخیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! پھر ان کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ٢٦) – (بَابٌ : لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي) (التحفة ١١)

باب:26- ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج مستحب ہے

[٥٧٤١] ٦٩-(٢٢٠٤) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالُوا :

[5741] حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''ہر بیماری کی دوا ہے، جب کوئی دوا

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالٰى».

بیماری پر ٹھیک بٹھا دی جاتی ہے تو مریض اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست ہو جاتا ہے۔''

[٥٧٤٢] ٧٠-(٢٢٠٥) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّأَبُو الطَّاهِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِيهِ شِفَاءً».

[5742] بکیر نے کہا کہ عاصم بن عمر بن قتادہ نے انھیں حدیث سنائی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مقنع (بن سنان تابعی) کی عیادت کی، پھر فرمایا: میں (اس وقت تک) یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم پچھنے نہ لگوا لو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں: ''یقیناً اس میں شفا ہے۔''

[٥٧٤٣] ٧١-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فِي أَهْلِنَا، وَرَجُلٌ يَّشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا، فَقَالَ: مَا تَشْتَكِي؟ قَالَ: خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! ائْتِنِي بِحَجَّامٍ، فَقَالَ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! قَالَ: أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا، قَالَ: وَاللهِ! إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي، أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ، فَيُؤْذِينِي، وَيَشُقُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأٰى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ» قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ.

[5743] عبدالرحمٰن بن سلیمان نے حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی، کہا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہمارے گھر والوں کے ہاں آئے، اور ایک شخص کو ورم نمودار ہونے یا زخم لگ جانے کی شکایت تھی، انھوں (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: تمھیں کیا شکایت ہے؟ اس نے کہا: میرے جسم پر ایک ورم ابھر آیا ہے جس سے مجھے شدید تکلیف ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لڑکے! پچھنے لگانے والے کو میرے پاس بلا لاؤ، اس نے کہا: ابوعبداللہ! آپ پچھنے لگانے والے کا کیا کریں گے؟ انھوں (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں اس (ورم) پر پچھنے لگوانا چاہتا ہوں، اس نے کہا: واللہ! میرے زخم پر مکھی بیٹھ جاتی ہے یا کپڑا لگ جاتا ہے تو مجھے اذیت پہنچتی ہے اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔ انھوں نے جب اس (علاج) سے اس کے گھبراہٹ بھرے احتراز کو دیکھا تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: ''اگر تمھارے علاجوں میں سے کسی چیز میں خیر (شفا) ہے تو پچھنے لگانے والے نشتر میں ہے، یا شہد کے گھونٹ میں

ہے یا آگ سے جلانے (داغ لگانے) میں ہے اور مجھے داغ لگوانا پسند نہیں۔" پھر سینگی لگانے والا آیا، اس کو نشتر لگایا تو اس کی تکلیف دور ہو گئی۔

[٥٧٤٤] ٧٢-(٢٢٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا.

[5744] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سینگی لگوانے کے متعلق اجازت طلب کی تو نبی ﷺ نے حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انھیں سینگی لگائیں۔

قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَوْ غُلَامًا لَّمْ يَحْتَلِمْ.

انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا: حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔ (اور انھوں نے ہاتھ یا پاؤں ایسی جگہ سینگی لگائے جنھیں دیکھنا محرم یا بچے کے لیے جائز ہے۔)

[٥٧٤٥] ٧٣-(٢٢٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى- وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ.

[5745] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (جب) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (کو جنگ خندق موقع پر ہاتھ کی بڑی رگ پر زخم لگا تو ان) کے پاس ایک طبیب بھیجا، اس نے ان کی (زخمی) رگ (کی خراب ہو جانے والی جگہ) کاٹی، پھر اس پر داغ لگایا (تا کہ خون رک جائے۔)

[٥٧٤٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرَ: فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا.

[5746] جریر اور سفیان دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ بیان کیا اور "تو ان کی رگ کاٹی" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٧٤٧] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ

[5747] سلیمان نے کہا: میں نے ابوسفیان کو سنا، انھوں

خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: رُمِيَ أُبَيٌّ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ، قَالَ: فَكَوَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، انھوں نے کہا: غزوۂ احزاب میں حضرت ابی بن کعب ؓ کے بازو کی بڑی رگ میں تیر لگا۔ کہا: تو نبی ﷺ نے انھیں داغ لگوایا۔

[٥٧٤٨] ٧٥-(٢٢٠٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ، قَالَ: فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ.

[5748] ابوزبیر نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: حضرت سعد بن معاذ ؓ کے بازو کی بڑی رگ میں تیر لگا، کہا: تو نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تیر کے پھل کے ساتھ اس (جگہ) کو داغ لگایا، ان کا ہاتھ دوبارہ سوج گیا تو آپ نے دوبارہ اس پر داغ لگایا۔

فائدہ: حضرت سعد ؓ خود اس زخم سے شہادت کے متمنی تھے، انھوں نے اپنی شہادت کے لیے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ زخم لگنے کے بعد انھوں نے بنوقریظہ کے بارے میں اپنا مشہور فیصلہ دیا جو اللہ کی کتاب کے عین مطابق تھا، تورات میں بھی وہی حکم تھا، پھر ایک مہینہ زخمی رہ کر شہادت پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی وفات پر فرمایا: ''سعد کی موت پر اللہ کا عرش حرکت میں آ گیا۔''

[٥٧٤٩] ٧٦-(١٢٠٢) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَاسْتَعَطَ [راجع: ٢٨٨٥].

[5749] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور آپ نے ناک کے ذریعے دوائی لی۔

[٥٧٥٠] ٧٧-(١٥٧٧) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ

[5750] عمرو بن عامر انصاری نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے سنا، آپ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے، آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے تھے (بلکہ زیادہ عطا فرماتے تھے۔)

الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ. [راجع: ٤٠٣٨]

[٥٧٥١] ٧٨-(٢٢٠٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

[5751] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[٥٧٥٢] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

[5752] عبداللہ بن نمیر اور محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار کی شدت جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[٥٧٥٣] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِؤُهَا بِالْمَاءِ».

[5753] امام مالک اور ضحاک بن عثمان، دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے بجھاؤ۔''

[٥٧٥٤] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ

[5754] محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے بجھاؤ۔''

عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِؤُهَا بِالْمَاءِ».

[٥٧٥٥] ٨١-(٢٢١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

[5755] ابن نمیر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[٥٧٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5756] خالد بن حارث اور عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٧٥٧] ٨٢-(٢٢١١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ، فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا، وَتَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ»، وَقَالَ: «إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

[5757] عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے، انھوں نے حضرت اسماء ؓ سے روایت کی کہ بخار میں مبتلا عورت کو ان کے پاس لایا جاتا تو وہ پانی منگواتیں اور اسے اس عورت کے گریبان میں انڈیلتیں اور کہتیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (بخار) کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔'' اور کہا: (وہ کہتیں:) ''یہ جہنم کی لپٹوں سے ہے۔''

فائدہ: یعنی بخار سے جسم پر وہی کیفیت طاری ہوتی ہے جو شدید گرمی کی لپٹیں لگنے سے طاری ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے جسم کو ٹھنڈک پہنچائی جائے۔

[٥٧٥٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: «أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

[5758] ابن نمیر اور ابو اسامہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ابن نمیر کی حدیث میں ہے: وہ اس کے اور اس کی قمیص کے گریبان کے درمیان پانی ڈالتیں۔ ابو اسامہ کی حدیث میں انھوں نے ''یہ جہنم کی لپٹوں سے ہے'' کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا

ابو احمد نے کہا: ابراہیم نے کہا: ہمیں حسن بن بشر نے

الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسامہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٥٧٥٩] ٨٣-(٢٢١٢) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

[5759] سعید بن مسروق نے عبایہ بن رفاعہ سے، انھوں نے اپنے دادا سے، انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[٥٧٦٠] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ»، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ «عَنْكُمْ» وَقَالَ: قَالَ: أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ.

[5760] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن حاتم اور ابوبکر بن نافع نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''بخار جہنم کے جوش سے ہے، اسے خود سے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔'' (ابوبکر) کی روایت میں ''خود سے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ نیز ابوبکر نے کہا کہ عبایہ بن رفاعہ نے (حدثنی کے بجائے) أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ کہا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُودِ) (التحفة ١٢)

باب: 27- زبردستی دوائی پلانا مکروہ ہے

[٥٧٦١] ٨٥-(٢٢١٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ، فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ

[5761] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے مرض میں ہم نے آپ کی مرضی کے بغیر منہ کے کونے سے آپ کے دہن مبارک میں دوائی ڈالی، آپ نے اشارے سے روکا بھی کہ مجھے زبردستی دوائی نہ پلاؤ، ہم نے (آپس میں) کہا: یہ مریض کی طبعی طور پر دوائی کی ناپسندیدگی (کی وجہ سے) ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے

قَالَ: «لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلَّا لُدَّ، غَيْرُ الْعَبَّاسِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

فرمایا: ''تم میں سے کوئی نہ بچے، سب کو زبردستی (ہی) دوائی پلائی جائے، سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کیونکہ وہ تمھارے ساتھ موجود نہیں تھے۔''

فائدہ: اس سے یہ تنبیہ مقصود تھی کہ بیماری مریض کے ساتھ اپنی مرضی کرنے کا اجازت نامہ نہیں، نیز یہ ایک طرح کی سزا تھی تاکہ، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو کیا تھا، وہ لوگ آخرت میں اس کے وبال سے بچ جائیں، یہ انتقام ہرگز نہ تھا۔

(المعجم ٢٨) - **(بَابُ التَّدَاوِي بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ، وَهُوَ الْكُسْتُ)** (التحفة ١٣)

باب: 28- عودِ ہندی، یعنی کُست سے علاج

[٥٧٦٢] ٨٦-(٢٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ. [راجع: ٦٦٥]

[5762] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جس نے (ابھی تک) کھانا شروع نہیں کیا تھا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

[٥٧٦٣] (٢٢١٤) قَالَتْ: وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِّي، قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ: «عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».

[5763] انھوں (ام قیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں اپنے ایک بچے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے اس کے گلے کی سوزش کی بنا پر اس کے حلق کو انگلی سے اوپر کی طرف دبایا تھا (تاکہ سوزش کی وجہ سے لٹکا ہوا حصہ اوپر ہو جائے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم انگلیوں کے دباؤ کے ذریعے سے اپنے بچوں کا گلا کیوں دباتی ہو؟ (آپ نے بچوں کے لیے اس تکلیف دہ طریقۂ علاج کو ناپسند فرمایا۔) تم عود ہندی کا استعمال لازم کر لو۔ اس میں سات اقسام کی شفا ہے، ان میں سے ایک نمونیا ہے۔ حلق کی سوزش کے لیے اس کو ناک کے راستے استعمال کیا جاتا ہے اور نمونیے کے لیے اسے منہ

میں انڈیلا جاتا ہے۔"

[٥٧٦٤] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ، أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ - قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَّأْكُلَ الطَّعَامَ، وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ - قَالَ يُونُسُ: أَعْلَقَتْ: غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ تَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ - قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْإِعْلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ».

[5764] یونس بن یزید نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں بتایا، کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا۔ پہلے پہل ہجرت کرنے والی ان خواتین میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت کی تھی۔ یہ بنو اسد بن خزیمہ کے فرد حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ کہا: انھوں نے مجھے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں جو ابھی کھانا کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا، انھوں نے گلے کی سوزش کی بنا پر اس کے حلق کو انگلی سے دبایا تھا۔ یونس نے کہا: حلق دبایا تھا، یعنی انگلی چبھوئی تھی (تاکہ فاسد خون نکل جائے۔) انھیں یہ خوف تھا کہ اس کے گلے میں سوزش ہے۔ انھوں (ام قیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس انگلی چبھونے والے طریقے سے تم اپنے بچوں کا گلا کیوں دباتی ہو؟ اس عود ہندی، یعنی کُست کا استعمال کرو، کیونکہ اس میں سات اقسام کی شفا ہے، ان میں سے ایک نمونیا ہے۔"

[٥٧٦٥] (٢٨٧) قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا، ذَاكَ، بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا.

[5765] عبیداللہ نے کہا: انھوں (ام قیس رضی اللہ عنہا) نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے اسی بچے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا تھا اور اس کو زیادہ رگڑ کر نہیں دھویا تھا۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ التَّدَاوِي بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ) (التحفة ١٤)

باب:29- شونیز (زیرہ سیاہ) سے علاج

[٥٧٦٦] ٨٨-(٢٢١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

[5766] عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیّب نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو خبر دی کہ انھوں نے رسول

عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ»، وَالسَّامُ: الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ.

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''شونیز سام (موت) کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔'' سام: موت ہے اور حبۂ سودا (سے مراد) شونیز (زیرہ سیاہ) ہے۔

فائدہ: الحبۃ السوداء سے کیا مراد ہے؟ یہ ایک اہم علمی سوال ہے۔ قدماء میں سے مختلف لوگوں نے مختلف اشیاء کا نام لیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اس پر تقریباً اجماع ہے کہ حبۃ السوداء سے مراد کلونجی ہے۔ لیکن عرب اس کا اطلاق شونیز (Black Cumin، زیرہ سیاہ) پر کرتے ہیں۔ اوپر کی حدیث میں یہ تعبیر امام زہری کے شاگرد امام عقیل (بن خالد) نے ان کے حوالے سے بیان کی ہے۔ یہ قدیم ترین شہادت ہے کہ الحبۃ السوداء کے لفظ کا اطلاق اس دور میں شونیز پر ہوتا تھا۔ آج کل کے عرب ماہرینِ طب نے مختلف پہلوؤں سے تحقیق کرتے ہوئے ''الحبۃ السوداء'' پر کتابیں بھی لکھی ہیں۔ یہ سب بھی اس سے مراد شونیز یا زیرہ سیاہ (Black Cumin) ہی لیتے ہیں۔ حافظ ابن حجر ؒ نے بھی الحبۃ السوداء کے بارے میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد امام قرطبی کا حوالہ دیتے ہوئے اسی بات کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباري: 180/10) خود عرب الحبۃ السوداء کو الکمون الاسود بھی کہتے ہیں۔ (الحبة السوداء، للدكتور محمد علي الباز: 19) قدیم زمانے سے مسلمان اطباء اسے ادویات میں استعمال کر رہے ہیں۔ جوارش کمونی کا بنیادی جز الکمون الاسود یا کالا زیرہ ہی ہے۔ اگر واقعتاً الحبۃ السوداء سے مراد کلونجی ہوتی تو یہ لازماً صدیوں سے مسلمان، بالخصوص عرب اطباء کے نسخوں میں استعمال کی جاتی جبکہ اس بات کی کوئی علمی شہادت موجود نہیں۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ الکمون الاسود (Black Cumin) یا کالے زیرے کو آج بھی بہت سے عرب ممالک میں ''حبۃ البرکۃ'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ اس علمی بحث کا محض ایک خلاصہ ہے۔ والله أعلم بالصواب.

[٥٧٦٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي

[5767] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے ابوہریرہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ سفیان بن عیینہ، معمر اور شعیب سب نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے عقیل کی حدیث کے مانند روایت کی۔ سفیان اور یونس کی حدیث میں ''الحبۃ السوداء'' کے الفاظ ہیں، انھوں نے (آگے) شونیز نہیں کہا۔

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ: الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ. وَلَمْ يَقُلْ: الشُّونِيزُ.

[٥٧٦٨] ٨٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ دَاءٍ؛ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ، إِلَّا السَّامَ.»

[5768] علاء (بن عبدالرحمٰن) کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موت کے سوا کوئی بیماری نہیں جس کی شونیز کے ذریعے سے شفا نہ ہوتی ہو۔''

(المعجم ٣٠) - (بَابُ التَّلْبِينَةِ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ) (التحفة ١٥)

باب: 30- آٹے وغیرہ سے بنایا ہوا نرم حریرہ مریض کے دل کو راحت پہنچانے والا ہے

[٥٧٦٩] ٩٠-(٢٢١٦) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهَا كَانَتْ، إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا، فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ، فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِّفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ».

[5769] عروہ نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب ان کے خاندان میں سے کسی فرد کا انتقال ہوتا تو عورتیں (اس کی تعزیت کے لیے) جمع ہو جاتیں، پھر ان کے گھر والے اور خواص رہ جاتے اور باقی لوگ چلے جاتے، اس وقت وہ تلبینے کی ایک ہانڈی (دیگچی) پکانے کو کہتیں، تلبینہ پکایا جاتا، پھر ثرید بنایا جاتا اور اس پر تلبینہ ڈالا جاتا، پھر وہ کہتیں: یہ کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تلبینہ بیمار کے دل کو راحت بخشتا ہے اور غم کو ہلکا کرتا ہے۔''

فائدہ: تلبینہ گندم یا جو کے آٹے سے بنایا جاتا تھا۔ آٹے میں پانی ملا کر اس کے لطیف اجزاء چھان وغیرہ سے الگ کر لیے جاتے ہیں (جس طرح فالودہ بنانے کے لیے کیا جاتا ہے)، پھر انھیں دودھ میں ڈال کر یا صرف پانی میں اچھی طرح پکایا جاتا ہے، بعض اوقات اس میں شہد بھی ملایا جاتا ہے۔ یہ لطیف اور زود ہضم غذا ہے۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ التَّدَاوِي بِسَقْيِ الْعَسَلِ) (التحفة ١٦)

باب: 31- شہد پلانے سے علاج

[٥٧٧٠] ٩١-(٢٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اسْقِهِ عَسَلًا» فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَدَقَ اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ» فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

[5770] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابومتوکل سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: میرے بھائی کا پیٹ چل پڑا ہے (دست لگ گئے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو شہد پلاؤ۔'' اس نے اسے شہد پلایا، وہ پھر آیا اور کہا: میں نے اسے شہد پلایا ہے، اس سے (دستوں کی تیزی میں) مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار اس سے وہی فرمایا (شہد پلاؤ)، جب وہ چوتھی بار آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ۔'' اس نے کہا: میں نے اسے شہد پلایا ہے، اس سے دستوں میں اضافے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے سچ فرمایا ہے (کہ شہد میں شفا ہے) اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بول رہا ہے۔'' اس نے اسے (اور) شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔

[٥٧٧١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ، فَقَالَ لَهُ: «اسْقِهِ عَسَلًا» بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

[5771] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے ابومتوکل ناجی سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: ''اس کو شہد پلاؤ۔'' (آگے) شعبہ کی حدیث کے ہم معنی روایت ہے۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ الطَّاعُونِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ وَنَحْوِهَا) (التحفة ١٧)

باب: 32- طاعون، بدفالی اور کہانت وغیرہ (کا حکم)

[٥٧٧٢] ٩٢-(٢٢١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[5772] امام مالک نے محمد بن منکدر اور عمر بن عبیداللہ

يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعُونُ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أُرْسِلَ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ».

کے آزاد کردہ غلام ابونضر سے، انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ انھوں نے سنا کہ وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہے تھے: آپ نے طاعون کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون (اللہ کی بھیجی ہوئی) آفت یا عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا یا (فرمایا) تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا، جب تم سنو کہ وہ کسی سرزمین میں ہے تو اس سرزمین پر نہ جاؤ اور اگر وہ ایسی سرزمین میں واقع ہو جائے جس میں تم لوگ (موجود) ہو تو تم اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو۔“

وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ: «لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارٌ مِّنْهُ».

ابونضر نے (یہ جملہ) کہا: ”تمھیں اس (طاعون) سے فرار کے علاوہ کوئی اور بات (اس سرزمین سے) نہ نکال رہی ہو۔“

[٥٧٧٣] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ - وَنَسَبَهُ ابْنُ قَعْنَبٍ فَقَالَ: ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ - عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ، ابْتَلَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِّنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ».

[5773] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں مغیرہ بن عبدالرحمن قرشی نے ابونضر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون عذاب کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کچھ لوگوں کو طاعون میں مبتلا کیا، جب تم طاعون کے بارے میں سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب اس سرزمین میں طاعون واقع ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔“

هٰذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ، وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهُ.

یہ قعنبی کی حدیث ہے، قتیبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

[٥٧٧٤] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

[5774] سفیان نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے عامر بن سعد سے، انھوں نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَوْ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ، فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ، وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلُوهَا».

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں پر مسلط کیا گیا تھا، یا (فرمایا:) بنی اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا، اگر یہ کسی علاقے میں ہو تو تم اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلنا اور اگر کسی (دوسری) سرزمین میں (طاعون) موجود ہو تو تم اس میں داخل نہ ہونا۔''

[٥٧٧٥] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَا أُخْبِرُكَ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أَرْسَلَهُ اللهُ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ، وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ، فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا».

[5775] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے بتایا کہ عامر بن سعد نے انھیں خبر دی کہ کسی شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو (وہاں موجود) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تمھیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک عذاب یا سزا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا تھا، یا (فرمایا:) ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے، لہٰذا جب تم کسی سرزمین میں اس کے (پھیلنے کے) متعلق سنو تو اس میں اس کے ہوتے ہوئے داخل نہ ہونا اور جب یہ تم پر وارد ہو جائے تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلنا۔''

[٥٧٧٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ، نَّحْوَ حَدِيثِهِ.

[5776] حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ دونوں نے عمرو بن دینار سے ابن جریج کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٧٧٧] ٩٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

[5777] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عامر بن سعد سے خبر دی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ درد یا بیماری ایک عذاب ہے جس میں تم سے

رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ أَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ، ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ، فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرٰى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَّقَعَ بِأَرْضٍ وَّهُوَ بِهَا، فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ».

پہلے کی ایک امت کو مبتلا کیا گیا، پھر وہ (مرض) بعد میں زمین میں باقی رہا، ایک بار چلا جاتا ہے اور ایک بار آ جاتا ہے، اس لیے جو شخص کسی سرزمین میں اس کے متعلق سنے تو اس کے ہوتے ہوئے وہاں نہ جائے اور ایسا شخص کہ یہ (طاعون) کسی سرزمین میں وارد ہو جائے اور وہ اس میں ہو تو اس سے فرار (کا داعیہ) اسے وہاں سے نہ نکالے (وہیں رہے اور دوسری جگہ نہ لے جائے۔)"

[٥٧٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

[5778] معمر نے زہری سے یونس کی سند کے ساتھ اسی (یونس) کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٧٧٩] ٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَّغَيْرُهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا، فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا، وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلْهَا» قَالَ قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالُوا: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ، قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا: غَائِبٌ، قَالَ: فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ؟ فَقَالَ: شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ وَّعَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ، فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلُوهَا».

[5779] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے حبیب (بن ابی ثابت اسدی) سے روایت کی، کہا: ہم مدینہ میں تھے تو مجھے خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون پھیل گیا ہے تو عطاء بن یسار اور دوسرے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "جب تم کسی سرزمین میں ہو اور وہاں طاعون پھیل جائے تو تم اس سرزمین سے مت نکلو اور جب تم کو یہ خبر پہنچے کہ وہ کسی سرزمین میں پھیل گیا ہے تو تم اس میں مت جاؤ۔" کہا: میں نے پوچھا: (یہ حدیث) کس سے روایت کی گئی؟ ان سب نے کہا: عامر بن سعد سے، وہی یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ کہا: تو میں ان کے ہاں پہنچا، ان کے (گھر کے) لوگوں نے کہا: وہ موجود نہیں، تو میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا اور ان سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا: میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب وہ (میرے والد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "یہ بیماری سزا اور عذاب ہے یا عذاب کا بقیہ حصہ ہے جس میں تم سے پہلے کے لوگوں کو مبتلا کیا گیا، تو جب یہ کسی سرزمین میں پھیل

جائے اور تم وہیں ہو تو وہاں سے باہر مت نکلو اور جب تمھیں خبر پہنچے کہ یہ کسی سرزمین میں ہے تو اس میں مت جاؤ۔"

قَالَ حَبِيبٌ: فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: آنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَّهُوَ لَا يُنْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

حبیب نے کہا: میں نے ابراہیم (بن سعد) سے کہا: کیا آپ نے (خود) اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنا رہے تھے اور وہ اس کا انکار نہیں کر رہے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٥٧٨٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ.

[5780] عبیداللہ بن معاذ کے والد نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث سنائی مگر انھوں نے حدیث کے آغاز میں عطاء بن یسار کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[٥٧٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَّخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

[5781] سفیان نے حبیب سے، انھوں نے ابراہیم بن سعد سے، انھوں نے حضرت سعد بن مالک، حضرت خزیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آگے شعبہ کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

[٥٧٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5782] اعمش نے حبیب سے، انھوں نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی، کہا: حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے احادیث بیان کر رہے تھے تو ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس طرح ان سب کی حدیث ہے۔

[٥٧٨٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5783] شیبانی نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے ابراہیم بن سعد بن مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی بیان کردہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

[٥٧٨٤] ٩٨-(٢٢١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ.

[5784] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب (تبوک کے مقام) سرغ پر پہنچے تو لشکر گاہوں کے امراء میں سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے آپ سے ملاقات کی اور یہ بتایا کہ شام میں وبا پھیل گئی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَّلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، قَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، فَقَالُوا: نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری خاطر اولین مہاجروں کو (مشورے کے لیے) بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، آپ نے ان سے مشورہ کیا اور ان کو یہ بتایا کہ شام میں وبا پھیل گئی ہے، تو ان کا آپس میں اختلافِ رائے ہوا، بعض نے کہا: آپ ایک کام کے لیے آئے ہیں اور ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ اس سے (فارغ ہوئے بغیر) واپس ہو جائیں۔ بعض نے کہا: (دوراول کے) بچے ہوئے لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے (قریبی) ساتھی آپ کے ہمراہ ہیں، ہم اسے درست نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو اس وبا کے سامنے پیش کر دیں۔ انھوں نے کہا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر کہا: میری خاطر انصار کو بلاؤ۔ میں نے ان کی خاطر انھیں (انصار کو) بلایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا۔ وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چل پڑے اور انھوں نے ان کی طرح ایک دوسرے سے اختلاف کیا، انھوں نے کہا: اٹھ جاؤ۔ پھر (مجھ سے) کہا: فتح (مکہ) تک ہجرت کرنے والے قریش کے جو بزرگ یہاں موجود ہیں، میری خاطر انھیں بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا تو ان میں سے کوئی سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، سبھی نے کہا: ہماری رائے یہ ہے کہ

غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ! - وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ - نَعَمْ، نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلٰى قَدَرِ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَّهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصِيبَةٌ وَّالْأُخْرٰى جَدِبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَّعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ، وَإِنْ رَّعَيْتَ الْجَدِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَّكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ».

آپ لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں اور ان کو اس وبا کے آگے نہ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کے وقت سواری پر بیٹھ جاؤں گا، تم بھی سوار ہو جانا۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعبیدہ! کاش، آپ کے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا! — حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے سے اختلاف کرنا پسند نہ کرتے تھے — ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے اس کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں، آپ نے اس پر غور کیا کہ آپ کے اونٹ ہوتے اور وہ ایک ایسی وادی میں اتر جاتے جس کی دو طرفیں ہوتیں، ایک سرسبز اور دوسری بنجر تو کیا ایسا نہیں کہ آپ انھیں سرسبز کنارے پر چرائیں تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے اور اگر بنجر کنارے پر چرائیں گے تو (بھی) اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: اتنے میں حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے، وہ اپنی کسی ضرورت (کے سلسلے) میں غیر حاضر تھے۔ انھوں نے کہا: اس کے حوالے سے میرے پاس (باقاعدہ) علم موجود ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جب تم کسی سرزمین میں طاعون کے بارے میں سنو تو اس کی طرف نہ جاؤ اور جب کسی سرزمین پر یہ (وبا) پھیل جائے اور تم اس میں ہو تو اس سے فرار کے لیے باہر نہ نکلو۔“

قَالَ: فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

کہا: اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا، پھر (اگلے دن) روانہ ہو گئے۔

[٥٧٨٥] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ،

[5785] معمر نے ہمیں اسی سند کے ساتھ مالک کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور معمر کی حدیث میں یہ الفاظ زائد بیان کیے، کہا: اور انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ان (ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) سے یہ بھی کہا: آپ کا کیا حال ہے کہ اگر وہ

نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَّزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ: وَقَالَ لَهُ أَيْضًا: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّهُ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسِرْ إِذًا، قَالَ: فَسَارَ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: هٰذَا الْمَحَلُّ أَوْ قَالَ: هٰذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

(اونٹ) بنجر کنارے پر چرے اور سرسبز کنارے کو چھوڑ دے تو کیا آپ اسے اس کے عجز اور غلطی پر محمول کریں گے؟ انھوں نے کہا: ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر چلیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: وہ چل کر مدینہ آئے اور کہا: ان شاء اللہ! یہی (کجاوے) کھولنے کی، یا کہا: یہی اترنے کی جگہ ہے۔

[٥٧٨٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

[5786] یونس نے اسی سند کے ساتھ ابن شہاب سے خبر دی، مگر انھوں نے کہا: بلاشبہ عبداللہ بن حارث نے انھیں حدیث سنائی اور ''عبداللہ بن عبداللہ'' نہیں کہا۔

[٥٧٨٧] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ» فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ.

[5787] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب سرغ پہنچے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ شام میں وبا نمودار ہوگئی ہے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جب تم کسی علاقے میں اس (وبا) کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا نمودار ہو جائے تو اس وبا سے بھاگنے کے لیے وہاں سے نہ نکلو۔'' اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرغ سے لوٹ آئے۔

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

اور ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے لوگوں کو لے کر لوٹ آئے۔

(المعجم ٣٣) - (بَابٌ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ) (التحفة ١٨)

باب: 33- کسی سے خود بخود مرض کا چمٹ جانا، بدفالی، مقتول کی کھوپڑی سے الو نکلنا، ماہِ صفر (کی نحوست)، ستاروں کی منزلوں کا بارش برسانا اور چھلاوہ، ان سب کی کوئی حقیقت نہیں اور بیمار (اونٹوں) والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس نہ لائے

[٥٧٨٨] ١٠١-(٢٢٢٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا؟ قَالَ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟». [انظر: ٥٧٩٤]

[5788] یونس نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرض کا کسی دوسرے کو چمٹنا، ماہِ صفر کی نحوست اور مقتول کی کھوپڑی سے الو کا نکلنا سب بے اصل ہیں، تو ایک اعرابی (بدو) نے کہا: تو پھر اونٹوں کا یہ حال کیوں ہوتا ہے کہ وہ صحرا میں ایسے پھر رہے ہوتے ہیں جیسے ہرن (صحت مند، چاق چوبند)، پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے، ان میں شامل ہوتا ہے اور ان سب کو خارش لگا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی تھی؟''

[٥٧٨٩] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ!، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[5789] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ بدفالی کی کوئی حقیقت ہے، نہ صفر کی نحوست کی اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنے کی۔'' تو ایک اعرابی کہنے لگا: یا رسول اللہ! (آگے) یونس کی حدیث کے مانند (ہے۔)

[٥٧٩٠] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[5790] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا عَدْوٰى» فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ، وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ».

سنان بن ابی سنان دؤلی نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض کسی دوسرے کو خود بخود نہیں چمٹتا۔'' تو ایک اعرابی کھڑا ہو گیا، پھر یونس اور صالح کی حدیث کے مانند بیان کیا اور شعیب سے روایت ہے، انھوں نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سائب بن یزید بن اخت نمر نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کسی سے خود بخود مرض چمٹتا ہے، نہ صفر کی نحوست کوئی چیز ہے اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنا۔''

[٥٧٩١] ١٠٤-(٢٢٢١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ».

[5791] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض کسی سے خود بخود نہیں چمٹتا اور وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس اونٹ نہ لے جائے۔''

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ: «لَا عَدْوٰى» وَأَقَامَ عَلٰى أَنْ: «لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ» قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ -: قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ، قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ، كُنْتَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى» فَأَبٰى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: «لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ» فَمَارَاهُ الْحَارِثُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ

ابوسلمہ نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں حدیثیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے، پھر ابوہریرہ ''لاعدوٰی'' والی حدیث بیان کرنے سے رک گئے اور ''بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے کے پاس (اونٹ) نہ لائے۔'' والی حدیث پر قائم رہے۔ تو حارث بن ابی ذباب نے ــــ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے تھے ــــ کہا: ابوہریرہ! میں تم سے سنا کرتا تھا، تم اس کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے جسے بیان کرنے سے اب تم خاموش ہو گئے ہو، تم کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے خود بخود مرض نہیں چمٹتا'' تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو پہچاننے سے انکار کر دیا اور یہ حدیث بیان کی: ''بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے کے پاس (اونٹ)

فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ، فَقَالَ لِلْحَارِثِ: أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي قُلْتُ: أَبَيْتُ.

نہ لائے۔'' اس پر حارث نے اس معاملے میں ان کے ساتھ تکرار کی حتی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور حبشی زبان میں ان کو نہ سمجھ میں آنے والی کوئی بات کہی، پھر حارث سے کہا: تمھیں پتہ چلا ہے کہ میں نے تم سے کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا تھا: میں (اس سے) انکار کرتا ہوں۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَلَعَمْرِي! لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ، أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ؟.

ابوسلمہ نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حدیث سنایا کرتے تھے: ''لاعدوٰی'' (کسی سے خودبخود کوئی بیماری نہیں لگتی)، مجھے معلوم نہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے ہیں یا ایک بات نے دوسری کو منسوخ کر دیا ہے۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے رسول اللہ ﷺ کے دونوں فرمان ساتھ ساتھ بیان کرتے تھے۔ دونوں کو ساتھ ساتھ بیان کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ بیماری کسی بیمار سے خودبخود لازمی طور پر دوسرے کو نہیں لگتی۔ ایسا سمجھ لینے سے اندیشہ یہ تھا کہ لوگ خوف کے مارے بیماروں کو تنہا چھوڑ دیا کریں گے۔ نہ علاج کے لیے قریب آئیں گے، نہ تیمارداری اور کھانا وغیرہ کھلانے کی ذمہ داری ہی پوری کریں گے۔ مختلف معاشروں میں یہ بے رحمانہ دستور رائج تھا بلکہ کچھ عرصہ پہلے تک رائج رہا۔ اسلامی تعلیمات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ بیماریوں کے جراثیم، وائرس وغیرہ ہر طرف پھیلے رہتے ہیں لیکن جب تک جسم کے اندر اور باہر اللہ کی حفاظت کا حصار قائم رہتا ہے کوئی جاندار بیماری کا شکار نہیں بنتا۔ بیمار اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ کا فیصلہ یہی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دوسرے فرمان سے پہلی بات کا حقیقی مفہوم بھی متعین ہو جاتا ہے اور یہ وضاحت بھی ہو جاتی ہے کہ بیماری کے جراثیم دوسروں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ بیماری کے خطرے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا سبب نہیں بننا چاہیے۔ جب اللہ کا حکم ہوگا تو وہ بیماری یا ہوا دوسرے جانداروں وغیرہ کے ذریعے وہاں پہنچ بھی جائے گی، اسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ سے یہی مراد ہے۔ انسان کو عافیت کے اسباب ضرور اختیار کرنے چاہئیں لیکن یہ پختہ یقین رکھنا چاہیے کہ بیماری لگنا یا اس سے محفوظ رہنا اصل میں اللہ کے حکم سے ہے۔ بیماروں کے ساتھ رہنے کے باوجود بہت سے لوگ محفوظ رہتے ہیں اور حد درجہ احتیاط کرنے والے بہت سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر اس بات کا یقین ہو کہ یہ سب اللہ کے حکم کے تابع ہے تو انسان دوسروں کو بیماری کے عالم میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑیں گے، نہ وبا کی خبر آتے ہی شدید اضطراب کا شکار ہوتے ہوئے گھروں سے نکل کر ہر طرف پھیل جائیں گے۔

[٥٧٩٢] ١٠٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا -

[5792] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا: انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول

يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَا عَدْوٰى» وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ : «لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ» بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ .

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض خود بخود دوسرے کو نہیں لگ جاتا۔'' اور اس کے ساتھ یہ بیان کرتے: ''بیمار اونٹوں والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے کے پاس نہ لائے'' یونس کی حدیث کے مانند۔

[٥٧٩٣] (...) حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ .

[5793] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٧٩٤] ١٠٦-(٢٢٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ- يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ» . [راجع : ٥٧٨٨]

[5794] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے خود بخود مرض کا لگ جانا، کھوپڑی سے الو کا نکلنا، ستارے کے غائب ہونے اور طلوع ہونے سے بارش برسنا اور صفر (کی نحوست) کی کوئی حقیقت نہیں۔''

[٥٧٩٥] ١٠٧-(٢٢٢٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ» .

[5795] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود لازمی طور پر نہیں چمٹ جاتا، نہ بدشگونی کوئی چیز ہے، نہ چھلاوے (غول بیابانی) کی کوئی حقیقت ہے۔''

[٥٧٩٦] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ : حَدَّثَنَا بَهْزٌ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَا عَدْوٰى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ» .

[5796] یزید تستری نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ چھلاوا کوئی چیز ہے، نہ صفر کی (نحوست) کوئی حقیقت ہے۔''

[٥٧٩٧] ١٠٩-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ».

وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ، أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ: «وَلَا صَفَرَ» فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: الصَّفَرُ: الْبَطْنُ، وَقِيلَ لِجَابِرٍ: كَيْفَ؟ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: [إِنَّهَا] دَوَابُّ الْبَطْنِ، قَالَ: وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولَ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: هٰذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغَوَّلُ.

[5797] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگ جاتا، نہ صفر (کی نحوست) اور نہ چھلاوا کوئی چیز ہے۔''

(ابن جریج نے کہا:) میں نے ابوزبیر کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے، آپ ﷺ کے فرمان: ''وَلَا صَفَرَ'' کی وضاحت کی، ابوزبیر نے کہا: صفر پیٹ (کی بیماری) ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیسے؟ انھوں نے کہا: کہا جاتا تھا کہ اس سے پیٹ کے اندر بننے والے جانور مراد ہیں۔ کہا: انھوں نے غول کی تشریح نہیں کی، البتہ ابوزبیر نے کہا: یہ غول (وہی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے) جو رنگ بدلتا ہے (اور مسافروں کو راستے سے بھٹکا کر مار ڈالتا ہے۔)

فوائد و مسائل: ① عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس خیال کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تردید فرمائی۔ صفر کا لفظ عرب ایسے جانور کے لیے بھی بولتے تھے جو ان کے خیال میں پیٹ میں رہتا ہے اور بھوک کے وقت اندر تلملاتا اور ناچتا ہے۔ اگر یہ مفہوم مراد لیا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بے حقیقت بات قرار دیا۔ اگر محض پیٹ کے کیڑے مراد لیے جائیں تو آپ ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہوگا کہ جب بھی بھوک لگے یا پیٹ خراب ہو تو اس کا سبب پیٹ کے کیڑے نہیں ہوتے، نہ ہی وہ ایک شخص کے پیٹ سے نکل کر پھرتے پھراتے کسی دوسرے کے پیٹ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ② غول کے بھی اہل علم نے مختلف معانی بیان کیے ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ شیاطین کی جنس سے ہیں جو انسانوں کو نظر آتے ہیں اور مختلف شکلیں بدل کر لوگوں کو راستے سے بھٹکا کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ بعض اہل علم نے یہ بات بھی کہی ہے کہ اس سے غول کے وجود کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ اس بات کی نفی مراد ہے کہ وہ مختلف شکلیں بدل کر لوگوں کو راستے سے بھٹکا کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ واللہ أعلم بالصواب.

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ، وَمَا يَكُونُ فِيهِ الشُّؤْمُ) (التحفة ١٩)

باب: 34- بدشگونی، (نیک) فال اور ان چیزوں کا بیان جن میں نحوست ہے

[٥٧٩٨] ١١٠-(٢٢٢٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

[5798] معمر نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». [انظر: ٥٨٠٢]

میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں اور شگون میں سے اچھی نیک فال ہے۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! فال کیا ہے؟ (وہ شگون سے کس طرح مختلف ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''(فال) نیک کلمہ ہے جو تم میں سے کوئی شخص سنتا ہے۔''

فائدہ: عرب لوگ پرندوں کے اڑنے، جانوروں کے سامنے سے گزرنے، ان کی رنگت وغیرہ سے شگون لیتے تھے اور اچھے اور انتہائی ضروری کام ان کی وجہ سے چھوڑ دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ جانوروں کی حرکات کو بالاتر سمجھتے ہوئے انسان اپنے اچھے اصولوں کی بنیاد پر اپنے اعلیٰ فہم وعقل اور فکر وتدبر کے ذریعے سے کیے ہوئے فیصلوں کی تحقیر نہ کرے بلکہ وہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنے نیک فیصلوں کو عملی جامہ پہنائے۔ بدشگونی کی بنا پر ترک عمل کے بجائے اچھے انسانوں کی نیک تمناؤں پر مبنی دعائیہ اور حوصلہ افزائی کے جملوں سے اپنے عزم وارادے کو مزید پختہ کرے اور اپنی جہد کو عروج پر لے جائے۔ شگون کے حوالے سے اگلی تمام احادیث بلکہ ''لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ'' کے تمام جملوں سے مقصود عقائد کی تصحیح کے ساتھ ساتھ انسان کی قوتِ عمل کو مہمیز لگانا بھی ہے۔

[٥٧٩٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5799] عقیل بن خالد اور شعیب دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ: عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ: قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ.

عقیل کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے ''میں نے سنا'' کے الفاظ نہیں کہے اور شعیب کی حدیث میں ہے: انھوں نے کہا: ''میں نے نبی ﷺ سے سنا'' جس طرح معمر نے کہا۔

[٥٨٠٠] ١١١-(٢٢٢٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ، الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ».

[5800] ہمام بن یحییٰ نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگتا، برے شگون کی کوئی حقیقت نہیں اور (اس کے بالمقابل) نیک فال، یعنی حوصلہ افزائی کا اچھا کلمہ یا کیزہ بات مجھے اچھی لگتی ہے۔''

[٥٨٠١] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ» قَالَ: قِيلَ: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ».

[5801] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگتا، برا شگون کوئی چیز نہیں اور مجھے نیک فال اچھی لگتی ہے۔'' کہا: آپ سے عرض کی گئی: نیک فال کیا ہے؟ فرمایا: ''پاکیزہ کلمہ (دعا یا حوصلہ افزائی یا دانائی پر مبنی کوئی جملہ۔)''

[٥٨٠٢] ١١٣-(٢٢٢٣) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ». [راجع: ٥٧٩٨]

[5802] یحییٰ بن عتیق نے کہا: ہمیں محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے لازمی طور پر بیماری لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں، بدشگونی کوئی شے نہیں اور میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں۔''

[٥٨٠٣] ١١٤-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ».

[5803] ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لازمی طور پر خود بخود کسی سے بیماری لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں، کھوپڑی سے الو نکلنا کوئی چیز نہیں، بدشگونی کچھ نہیں اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔''

[٥٨٠٤] ١١٥-(٢٢٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ».

[5804] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو بیٹوں حمزہ اور سالم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدم موافقت (ناسزاداری) گھر، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔''

فائدہ: کسی جگہ یا انسان یا سواری کا راس نہ آنا بدشگونی سے الگ چیز ہے۔ انسان کی اپنی طبیعت، عادات، خصائل اور ان اشیاء کی خصوصیات ایسی ہو سکتی ہیں جن میں باہم مطابقت نہ ہو سکے۔ اس صورتِ حال سے جن انسانوں کو سابقہ پڑتا ہے وہ زیادہ تر

ان تین چیزوں کے حوالے سے پڑتا ہے۔ عدم موافقت کا یہ احساس توہم پرستی پر مبنی نہیں، اس کا انحصار استعمال کرنے والے کی سوچ، اس کی عادات، اعمال اور طریقۂ استعمال پر ہے۔ اگر یہ صورتِ حال پیش آ جائے تو ان چیزوں کو بدل لینا چاہیے۔ یہ بات بدشگونی کی ممانعت کے ضمن میں نہیں آتی۔ اس طرح کا گھوڑا اور مکان کسی اور کے ہاتھ بیچ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ عین ممکن ہے کہ اس کے ساتھ ان کی ہم آہنگی ہو جائے۔

[٥٨٠٥] ١١٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ».

[5805] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو بیٹوں حمزہ اور سالم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے خود بخود مرض کا لگ جانا اور بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ ناموافقت تین چیزوں میں ہوتی ہے: عورت، گھوڑے اور گھر میں۔''

فائدہ: اس روایت میں سب سے پہلے عورت کا نام لیا کیونکہ وہ تمام حقوق کی مالک انسان ہے، اپنی سوچ میں آزاد ہے۔ اس کی سوچ کا دوسرے انسان کی سوچ سے مختلف ہونا عین فطری ہے اور اس سبب سے بعض اوقات ہم آہنگی نہ ہونا عین ممکن ہے۔

[٥٨٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ

[5806] سفیان، صالح، عقیل بن خالد، عبدالرحمٰن بن اسحاق اور شعیب، ان سب نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے، انھوں نے ناموافقت کے بارے میں نبی ﷺ سے امام مالک کی حدیث کے مانند بیان کیا، یونس بن یزید کے علاوہ ان میں سے کسی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ''کسی بیماری کے خود بخود کسی دوسرے کو لگ جانے اور بدشگونی'' کا ذکر نہیں کیا۔

يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الشُّؤْمِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ: الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةَ، غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ.

[٥٨٠٧] ١١٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنْ يَّكُ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ، فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ».

[5807] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمر بن محمد بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں کسی ناموافقت کا ہونا برحق ہوسکتا ہے تو وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہے۔''

فائدہ: اس کا مفہوم یہ ہے کہ لازمی نہیں کہ ان چیزوں کے ساتھ ضرور ناموافقت ہی ہو۔ اکثر اوقات نہیں ہوتی، البتہ ان میں ناموافقت کا امکان موجود ہے جو کبھی کبھی پیش آجاتا ہے۔

[٥٨٠٨] (...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: حَقٌّ.

[5808] روح بن عبادہ نے کہا: شعبہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث سنائی لیکن انھوں نے ''برحق'' نہیں کہا۔ (امکان یہی ہے کہ وہ حدیث روایت بالمعنی ہے۔)

[٥٨٠٩] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ، فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ».

[5809] حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں عدم موافقت ہو تو گھوڑے، مکان اور عورت میں ہوگی۔''

[٥٨١٠] ١١٩-(٢٢٢٦) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

[5810] امام مالک نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت

مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ كَانَ، فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ» يَعْنِي الشُّؤْمَ.

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ بات ہو تو عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوگی۔'' آپ کی مراد عدم موافقت سے تھی۔

[٥٨١١] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5811] ہشام بن سعد نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند حدیث روایت کی۔

[٥٨١٢] ١٢٠-(٢٢٢٧) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ، فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ».

[5812] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے خبر دے رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں یہ بات ہوگی تو گھر، خادم اور گھوڑے میں ہوگی۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ) (التحفة ٢٠)

باب: 35- کہانت کرنا اور کاہنوں کے پاس جانا حرام ہے

[٥٨١٣] ١٢١-(٥٣٧) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ، قَالَ ﷺ: «فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ» قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ، قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ». [راجع: ١١٩٩]

[5813] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے، انھوں نے حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کچھ کام ایسے تھے جو ہم زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔'' میں نے عرض کی: ہم بدشگونی لیتے تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ (بدشگونی) محض ایک خیال ہے جو کوئی انسان اپنے دل میں محسوس کرتا ہے، یہ تمھیں (کسی کام سے) نہ روکے۔''

[٥٨١٤] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ، وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ.

[5814] عقیل، معمر، ابن ابی ذئب اور مالک، ان سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، مگر مالک نے اپنی حدیث میں بدشگونی کا نام لیا ہے، اس میں کاہنوں کا ذکر نہیں۔

[٥٨١٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ».

[5815] حجاج صواف اور اوزاعی، دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے زہری کی ابوسلمہ سے اور ان کی معاویہ سے روایت کردہ حدیث کے مانند روایت کی، اور یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں یہ الفاظ زائد بیان کیے، کہا: میں نے عرض کی: ہم میں ایسے لوگ ہیں جو (مستقبل کا حال بتانے کے لیے) لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے ایک نبی تھے جو لکیریں کھینچتے تھے، جو ان کی لکیروں سے موافقت کر گیا تو وہ ٹھیک ہے۔''

فائدہ: چونکہ اس نبی کا طریقہ کسی مستند ذریعے سے ہم تک نہیں پہنچا، اس لیے موافقت ممکن نہیں اور موافقت کے بغیر جو کچھ کیا جا رہا ہے سب غیر درست ہے۔

[٥٨١٦] ١٢٢-(٢٢٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ

[5816] معمر نے زہری سے، انھوں نے یحییٰ بن عروہ

حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا، قَالَ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ، يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ».

بن زبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷝ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کاہن کسی چیز کے بارے میں جو ہمیں بتایا کرتے تھے (ان میں سے کچھ) ہم درست پاتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سچی بات ہوتی ہے جسے کوئی جن اچک لیتا ہے اور وہ اس کو اپنے دوست (کاہن) کے کان میں پھونک دیتا ہے اور وہ اس ایک سچ میں سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔''

[٥٨١٧] ١٢٣-(...) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَّهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ أُنَاسٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسُوا بِشَيْءٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ كَذْبَةٍ».

[5817] معقل بن عبیداللہ نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے یحییٰ بن عروہ نے بتایا کہ انھوں نے عروہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت عائشہ ﷝ نے کہا: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کچھ نہیں ہیں۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ لوگ بعض اوقات ایسی چیز بتاتے ہیں جو سچ نکلتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنوں کی بات ہوتی ہے، ایک جن اسے (آسمان کے نیچے سے) اچک لیتا تھا، پھر وہ اسے اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغی کی کٹ کٹ کی طرح کٹکٹاتا رہتا ہے۔ اور وہ اس (ایک) بات میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتا ہے۔''

[٥٨١٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[5818] ابن جریج نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ معقل کی زہری سے روایت کردہ حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٨١٩] ١٢٤-(٢٢٢٩) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ -: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ

[5819] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے علی بن حسین (زین العابدین) نے حدیث سنائی کہ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری نے مجھے بتایا کہ ایک بار وہ لوگ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے

حُسَيْنٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَّيْلَةً مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ، وَّمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنْ رَّبُّنَا، تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ، إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَّاذَا قَالَ، قَالَ: فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا، حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ، وَيُرْمَوْنَ بِهِ، فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ».

تھے کہ ایک ستارے سے کسی چیز کو نشانہ بنایا گیا اور وہ روشن ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جب جاہلیت میں اس طرح ستارے سے نشانہ لگایا جاتا تھا تو تم لوگ کیا کہا کرتے تھے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں، ہم یہی کہا کرتے تھے کہ آج رات کسی عظیم انسان کی ولادت ہوئی ہے اور کوئی عظیم انسان فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کسی کی زندگی یا موت کی بنا پر نشانے کی طرف نہیں چھوڑا جاتا، بلکہ ہمارا رب، اس کا نام برکت والا اور اونچا ہے، جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو حاملین عرش (زور سے) تسبیح کرتے ہیں، پھر ان سے نیچے والے آسمان کے فرشتے تسبیح کا ورد کرتے ہیں، یہاں تک کہ تسبیح کا ورد (دنیا کے) اس آسمان تک پہنچ جاتا ہے، پھر حاملین عرش کے قریب کے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں، تمھارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ انھیں بتاتے ہیں کہ اس نے کیا فرمایا، پھر (مختلف) آسمانوں والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خبر دنیا کے اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو جن بھی جلدی سے اس کی کچھ سماعت اچکتے ہیں اور اپنے دوستوں (کاہنوں) تک دے پھینکتے ہیں (اس خبر کو پہنچا دیتے ہیں) جو خبر وہ صحیح طور پر لاتے ہیں وہ سچ تو ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں اور اضافہ کر دیتے ہیں۔''

[٥٨٢٠] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ - يَّعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللهِ -، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ

[5820] اوزاعی، یونس اور معقل بن عبیداللہ سب نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر یونس نے کہا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: مجھے انصار میں سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے خبر دی اور اوزاعی کی حدیث میں ہے: ''لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں اور بڑھاتے ہیں۔'' اور یونس کی حدیث میں ہے: ''لیکن وہ اونچا لے جاتے ہیں (مبالغہ کرتے ہیں) اور بڑھاتے ہیں۔'' یونس کی

يُونُسَ قَالَ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ: «وَلٰكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ»، وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ: «وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ» وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: «وَقَالَ اللهُ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ﴾» [سبا: ٢٣]. وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: «وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ».

حدیث میں مزید یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے ہیبت اور ڈر کو ہٹا لیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: تمھارے رب نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: حق کہا۔'' اور معقل کی حدیث میں اسی طرح ہے جس طرح اوزاعی نے کہا: ''لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں۔''

[٥٨٢١] ١٢٥-(٢٢٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً».

[5821] (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) صفیہ نے نبی ﷺ کی ایک اہلیہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی غیب کی خبریں سنانے والے کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

فائدہ: مراقبے اور اہل قبور کا کشف، جنوں وغیرہ سے مدد لینے والے اور ایسے لوگوں کے پاس جا کر پوچھنے والے خود اپنے بارے میں سوچیں۔ ان میں سے بہت سی بدعات اسلام کے نام پر شروع کی گئی ہیں، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے زمانے سے متصل اچھے اور بابرکت زمانوں میں ان خرافات کا وجود تک نہ تھا۔ العیاذ باللہ من البدعات کلها!

(المعجم ٣٦) - (بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ) (التحفة ٢١)

باب: 36- کوڑھ وغیرہ کے مریض سے اجتناب

[٥٨٢٢] ١٢٦-(٢٢٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَهُشَيْمُ ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ

[5822] عمرو بن شرید نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ثقیف کے وفد میں کوڑھ کا ایک مریض بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیغام بھیجا: ''ہم نے (بالواسطہ) تمھاری بیعت لے لی ہے، اس لیے تم (اپنے گھر) لوٹ جاؤ۔''

رَّجُلٌ مَّجْذُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ».

(المعجم ٣٧) - (بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا) (التحفة ١)

باب: 37- سانپ اور دیگر حشرات الارض کو مارنا

[٥٨٢٣] ١٢٧-(٢٢٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ.

[5823] عبدہ بن سلیمان اور ابن نمیر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ پر دو سفید لکیروں والے سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا، کیونکہ وہ بصارت چھین لیتا ہے اور حمل کو نقصان پہنچاتا ہے۔

فائدہ: افریقہ اور گھنے جنگلات والے دوسرے علاقوں میں اس قسم کے سانپ اب بھی پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض غیر مرئی زہر کی پھوار مارتے ہیں۔

[٥٨٢٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: الْأَبْتَرُ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ.

[5824] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اس سند کے ساتھ حدیث سنائی اور کہا: بے دم کا سانپ اور پشت پر دو سفید لکیروں والا سانپ (مار دیا جائے۔)

[٥٨٢٥] ١٢٨-(٢٢٣٣) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ».

[5825] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ''سانپوں کو قتل کر دو اور (خصوصاً) دو سفید لکیروں والے اور دم بریدہ کو، کیونکہ یہ حمل گرا دیتے ہیں اور بصارت زائل کر دیتے ہیں۔''

قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَّجَدَهَا، فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

(سالم نے) کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جو بھی سانپ ملتا وہ اسے مار ڈالتے، ایک بار ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا کہ وہ ایک سانپ کا پیچھا کر رہے تھے تو انھوں نے کہا: لمبی مدت سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو (فوری طور پر) مار دینے سے منع کیا گیا ہے۔

فائدہ: آگے کی احادیث میں آئے گا کہ ان کے رہنے کی جگہ وغیرہ کو تنگ کر کے انھیں نکالنے کی کوشش کی جائے۔ کوشش کے باوجود تین دن تک نہ نکلیں تو پھر انھیں مار دو۔

[٥٨٢٦] ١٢٩-(...) وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، يَقُولُ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَالْكِلَابَ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى».

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَنُرٰى ذٰلِكَ مِنْ سُمِّهِمَا، وَاللهُ أَعْلَمُ.

[5826] زبیدی نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ (آوارہ) کتوں کو مار دینے کا حکم دیتے تھے، آپ فرماتے تھے: "سانپوں اور کتوں کو مار دو اور دو سفید دھاریوں والے اور دم کٹے سانپ کو (ضرور) مارو، وہ دونوں بصارت زائل کر دیتے ہیں اور حاملہ عورتوں کا اسقاط کرا دیتے ہیں۔"

زہری نے کہا: ہمارا خیال ہے یہ ان دونوں کے زہر کی بنا پر ہوتا ہے (صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے بتانے سے اور ان سے تابعین اور محدثین نے یہی مفہوم اخذ کیا۔ یہی حقیقت ہے) واللہ أعلم۔

قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَلَبِثْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا، فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً، يَوْمًا، مِّنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ، وَأَنَا أُطَارِدُهَا، فَقَالَ: مَهْلًا، يَا عَبْدَ اللهِ! فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

سالم نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایک عرصہ تک کسی بھی سانپ کو دیکھتا تو نہ چھوڑتا، اسے مار دیتا۔ ایک روز میں مدت سے گھر میں رہنے والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا کہ زید بن خطاب یا ابولبابہ رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو کہنے لگے: عبداللہ! رک جاؤ۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انھیں مار دینے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے مدت سے گھروں میں رہنے والے سانپوں (کے قتل) سے روکا ہے۔

[٥٨٢٧] ١٣٠-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا

[5827] یونس، معمر اور صالح، سب نے ہمیں زہری سے، اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ صالح نے کہا: یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے مجھے (سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے) دیکھا تو دونوں نے کہا: آپ ﷺ نے مدت سے گھروں میں رہنے والے سانپوں سے روکا ہے۔

قَالَ: حَتّٰى رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا: إِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ» وَلَمْ يَقُلْ: «ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ».

اور یونس کی حدیث میں ہے: ''سانپوں کو قتل کرو'' انھوں نے ''دو سفید دھاریوں والے اور دم کٹے'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٥٨٢٨] ١٣١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ- وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ، يَسْتَقْرِبُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ، فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلُوهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

[5828] لیث (بن سعد) نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بات کی کہ وہ ان کے لیے اپنے گھر (کے احاطے) میں ایک دروازہ کھول دیں جس سے وہ مسجد کے قریب آ جائیں، تو لڑکوں کو سانپ کی ایک کینچلی ملی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اسے تلاش کرو اور مار دو۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کو قتل مت کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان چھپے ہوئے سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں کے اندر رہوتے ہیں۔

[٥٨٢٩] ١٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ، حَتّٰى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ، فَأَمْسَكَ.

[5829] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں نافع نے حدیث سنائی، کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سانپوں کو مار ڈالتے تھے، حتی کہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر بدری رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (مدت سے) گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رک گئے۔

[٥٨٣٠] ١٣٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ.

[5830] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے (گھریلو) سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا۔

[٥٨٣١] ١٣٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ:

[5831] نافع سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَبَالُبَابَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔

[٥٨٣٢] ١٣٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَّقُولُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ - فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَّعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَّهُ، إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِّنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ، فَأَرَادُوا قَتْلَهَا، فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ: إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ - يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ - وَأُمِرَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ، وَقِيلَ: هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ.

[5832] یحییٰ بن سعید کہہ رہے تھے: مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ ۔۔۔ اور ان کا گھر قباء میں تھا، وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے (ان کی خاطر) اپنا ایک دروازہ کھول رہے تھے کہ اچانک انھوں نے ایک سانپ دیکھا جو گھر آباد کرنے والے (مدت سے گھروں میں رہنے والے) سانپوں میں سے تھا۔ گھر والوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کو ۔۔۔ ان کی مراد گھروں میں رہنے والے سانپوں سے تھی ۔۔۔ مارنے سے منع کیا گیا تھا۔ اور دم کٹے اور دو سفید دھاریوں والے سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ کہا گیا: یہی دو سانپ ہیں جو نظر چھین لیتے ہیں اور عورتوں کے (پیٹ کے) بچوں کو گرا دیتے ہیں۔

[٥٨٣٣] ١٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَّهُ، فَرَأَى وَبِيصَ جَانٍّ، فَقَالَ: اتَّبِعُوا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ، قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ، إِلَّا الْأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ

[5833] عمر بن نافع نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے گرے ہوئے حصے کے قریب موجود تھے کہ انھوں نے اچانک سانپ کی ایک کینچلی دیکھی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سانپ کو تلاش کر کے قتل کر دو۔ حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے ان سانپوں کو، جو گھروں میں رہتے ہیں، قتل کرنے سے منع فرمایا، سوائے دم کٹے اور دو سفید دھاریوں والے سانپوں کے، کیونکہ یہی دو سانپ ہیں جو نظر کو زائل کر دیتے ہیں اور عورتوں کے حمل کو

الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ.

نقصان پہنچاتے۔

[٥٨٣٤] (...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ؛ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ، وَهُوَ عِنْدَ الْأُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، يَرْصُدُ حَيَّةً، بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

[5834] اسامہ کو نافع نے حدیث سنائی کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، وہ اس قلعہ نما حصے کے پاس تھے جو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رہائش گاہ کے قریب تھا، وہ اس میں ایک سانپ کی تاک میں تھے، جس طرح لیث بن سعد کی (حدیث:5828) ہے۔

[٥٨٣٥] ١٣٧-(٢٢٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى؛ قَالَ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ، وَّقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾، فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً، إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ: «اقْتُلُوهَا» فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا، فَسَبَقَتْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَقَاهَا اللهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا». [انظر: ٥٨٣٨]

[5835] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے، اس وقت نبی ﷺ پر (سورۃ) ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا﴾ نازل ہوئی، ہم اس سورت کو تازہ بہ تازہ رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے حاصل کر (سیکھ) رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نکلا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو مار دو۔'' ہم اس کو مارنے کے لیے جھپٹے تو وہ ہم سے آگے بھاگ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو تمھارے (ہاتھوں) نقصان پہنچنے سے بچا لیا جس طرح تمھیں اس کے نقصان سے بچا لیا۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گھروں سے باہر رہنے والے سانپوں کو قتل کر دیا جائے۔ جب وہ بھاگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کی توجہ اس حکمت کی طرف مبذول کرائی کہ وہ اگر بھاگ کر تمھارے ہاتھوں نقصان اٹھانے سے بچ گیا ہے تو تم لوگ بھی اس کا پیچھا کرنے کی بنا پر اس کے نقصان سے محفوظ رہے ہو۔ حدیث میں شر کا لفظ نقصان کے معنی میں ہے۔

[٥٨٣٦] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[5836] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٨٣٧] ١٣٨-(٢٢٣٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

[5837] ابوکریب نے کہا: ہمیں حفص نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم سے حدیث

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى.

بیان کی، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں احرام والے ایک شخص کو سانپ مارنے کا حکم دیا۔

[٥٨٣٨] (٢٢٣٤) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَّأَبِي مُعَاوِيَةَ. [راجع: ٥٨٣٥]

[5838] عمر بن حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابراہیم نے اسود سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں تھے، جس طرح جریر اور ابومعاویہ کی حدیث ہے۔

[٥٨٣٩] ١٣٩-(٢٢٣٦) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَيْفِيٍّ - وَّهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ -: أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ، مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ، قَالَ: فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ، فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا حَيَّةٌ، فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا، فَأَشَارَ إِلَيَّ: أَنِ اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ، فَإِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ» فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ

[5839] امام مالک بن انس نے ابن افلح کے آزاد کردہ غلام صیفی سے روایت کی، کہا: مجھے ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابوسائب نے بتایا کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گئے، کہا: میں نے انھیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا کہ وہ اپنی نماز ختم کر لیں۔ تو میں نے گھر (کی چھت) کے ایک حصے میں کھجور کی شاخوں کے اندر حرکت کی آواز سنی، میں نے دیکھا تو سانپ تھا۔ میں اسے مارنے کے لیے اچھل کر کھڑا ہو گیا، تو انھوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو گھر میں ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: اس کمرے کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: ہمارا ایک نوجوان جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اس میں (رہتا) تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکل کر خندق کی طرف چلے گئے۔ وہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیتا تھا اور اپنے گھر لوٹ آتا تھا۔ ایک دن اس نے آپ ﷺ سے اجازت لی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: اپنے ہتھیار لگا کر جاؤ، مجھے تم پر قریظہ (والوں کے حملے) کا خدشہ ہے۔ اس آدمی نے اپنے ہتھیار لے لیے، پھر اپنے گھر آیا تو اس کی بیوی دو (گھروں کے) دروازوں

فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ، فَقَالَتْ لَهُ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ، وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي، فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ، فَمَا يُدْرٰى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا، الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتٰى؟ قَالَ فَجِئْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا لَهُ: ادْعُ اللهَ يُحْيِيهِ لَنَا، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

کے درمیان کھڑی تھی (اسے شک ہوا کہ وہ دوسرے گھر میں جا رہی تھی) تو اس نے نیزے کو اس کی طرف حرکت دی کہ اسے اس کا نشانہ بنائے، اسے غیرت نے آلیا تھا تو وہ کہنے لگی: اپنا نیزہ اپنی طرف روکو اور گھر میں داخل ہو کر دیکھو کہ مجھے کس چیز نے باہر نکالا ہے۔ وہ اندر گیا تو وہاں ایک بہت بڑا سانپ تھا جو بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ وہ نیزا لے کر اس کی طرف بڑھا اور اس سانپ کو اس میں پرو دیا، پھر وہ باہر نکلا اور اس (نیزے) کو گھر کے (صحن کے درمیان) میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ تڑپ کر اس کے اوپر آ گرا، پھر پتہ نہ چلا کہ دونوں میں سے جلدی کون مرا، سانپ یا وہ نوجوان، کہا: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور یہ بات آپ کو بتائی۔ ہم نے آپ سے عرض کی: آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اسے ہماری خاطر زندہ کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''مدینہ میں کچھ جن تھے، وہ اسلام لے آئے تھے، جب تم ان کی طرف سے کوئی بات دیکھو (ان میں سے کوئی تمھیں نظر آئے، تم ڈرو یا پریشان ہو) تو تین روز تک اسے خبردار کرو۔ اگر اس کے بعد بھی وہ تمھیں نظر آئے تو اسے مار دو، وہ شیطان (ایمان نہ لانے والا جن) ہے۔''

فوائد و مسائل: پچھلی روایات میں گھروں میں رہنے والی مخلوق کا جنان کے لفظ سے تذکرہ ہوا ہے۔ جنان، جانٌّ کی جمع ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں سانپ اور جن دونوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ سورۂ نمل میں یہ الفاظ ہیں: ﴿وَأَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ﴾ ''اور اپنی لاٹھی پھینک، تو جب اس نے اسے دیکھا کہ حرکت کر رہی ہے جیسے وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر لوٹا اور واپس نہ مڑا۔ اے موسیٰ! مت ڈرو، بے شک میرے پاس رسول نہیں ڈرتے۔'' (النمل 10:27) سورۂ قصص میں ﴿وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ﴾ ''اور یہ اپنی لاٹھی پھینک، تو جب اس نے اسے دیکھا کہ حرکت کر رہی ہے جیسے وہ ایک سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیا اور پیچھے نہیں مڑا۔ اے موسیٰ! آگے بڑھ اور خوف نہ کر، یقیناً تو امن والوں سے ہے۔'' (القصص 31:28) ان آیات میں جانّ سانپ کے معنی میں ہے اور سورۂ رحمٰن میں یہ لفظ آیات: 39، 56 اور 74 میں جن کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ان دونوں میں ایک تو معنوی مناسبت ہے۔ جن کے معنی اندھیرا ہونے، نظر نہ آنے اور چھپ جانے کے

ہیں۔ جن نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں۔ اور سانپ بھی بلوں وغیرہ میں چھپ کر ہی رہتے ہیں۔ جنّ انتہائی لطیف جسم کے مالک ہوتے ہیں۔ انھیں اللہ نے یہ صلاحیت دے رکھی ہے کہ وہ ظاہری اجسام میں سے کسی کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ جب وہ نظر آنے والی شکل اختیار کرتے ہیں (اس کی وجہ سے ہم ناواقف ہیں) تو ان کے لیے مناسب ترین وہی شکل ہو سکتی ہے جو نظر آ سکنے کے باوجود پوشیدہ رہتی ہو اور جس کے لیے پوشیدگی اختیار کرنا آسان ہو۔ سانپ کا جسم اس مقصد کے لیے سب سے مناسب ہے اور مندرجہ بالا حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسی جسم میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ مدینہ میں جنات اسی جسم کو اختیار کر کے رہتے تھے۔ عام انسان چونکہ پہچان نہیں سکتا کہ اس جسم میں سانپ ہے یا جن، اس لیے گھروں میں لمبی مدت سے رہنے والے سانپوں کو فوری طور قتل کرنے سے منع کر دیا گیا اور یہ ہدایت کی گئی کہ انھیں تین دن تنبیہ کی جائے، وہاں سے چلے جانے کا کہا جائے۔ اگر وہ کوئی مسلمان جنّ ہے تو چلا جائے گا۔ نہیں تو اس کا قتل جائز ہوگا۔ 2 اس نوجوان کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا اس میں ضروری نہیں کہ وہ سانپ جن ہی تھا اور وہ نوجوان جنوں کے انتقام کا شکار ہوا تھا۔ عین ممکن ہے وہ سانپ کے زہر ہی سے مرا ہو، البتہ اس نوجوان نے اس سانپ کو گھر میں دیکھتے ہی فوراً نشانہ بنایا تھا اور شریعت کا حکم یہ ہے کہ لمبی مدت سے گھر میں رہنے والے سانپ کو فوراً قتل کرنے کے بجائے تین دن تک اسے تنبیہ کی جائے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر اس شرعی حکم کی تعلیم دینا ضروری سمجھا۔

[٥٨٤٠] ١٤٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ - وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ- قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً، فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ، وَقَالَ فِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ، وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّهُ كَافِرٌ». وَقَالَ لَهُمْ: «اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ».

[5840] جریر بن حازم نے کہا: میں نے اسماء بن عبید کو ایک آدمی سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، جسے سائب کہا جاتا تھا۔ وہ ہمارے نزدیک ابوسائب ہیں۔ انھوں نے کہا: ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، ہم بیٹھے ہوئے تھے جب ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے (کسی چیز کی) حرکت کی آواز سنی۔ ہم نے دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا، پھر انھوں نے پورے واقعے سمیت صیفی سے امام مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان گھروں میں کچھ مخلوق آباد ہے۔ جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو تین دن تک ان پر تنگی کرو (تاکہ وہ خود وہاں سے کہیں اور چلے جائیں) اگر وہ چلے جائیں (تو ٹھیک) ورنہ ان کو مار دو کیونکہ پھر وہ (نہ جانے والا) کافر ہے۔'' اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔''

[٥٨٤١] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ: حَدَّثَنِي صَيْفِيٌّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ

[5841] ابن عجلان نے کہا: مجھے صیفی نے ابوسائب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ان (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ)

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا، فَإِنْ بَدَا لَهُ، بَعْدُ، فَلْيَقْتُلْهُ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ».

کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں جنوں کی کچھ نفری رہتی ہے جو مسلمان ہو گئے ہیں، جو شخص ان (پرانے) رہائشیوں میں سے کسی کو دیکھے تو تین دن تک اسے (جانے کو) کہتا رہے۔ اس کے بعد اگر وہ اس کے سامنے نمودار ہو تو اسے قتل کر دے، کیونکہ وہ شیطان (ایمان نہ لانے والا جن) ہے۔''

(المعجم ٣٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ)

(التحفة ٢)

باب: 38- چھپکلی کو قتل کرنا مستحب ہے

[٥٨٤٢] ١٤٢-(٢٢٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ.

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: أَمَرَ.

[5842] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحٰق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اسحٰق نے کہا: ہمیں خبر دی جبکہ دیگر نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ نے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے انھیں چھپکلیوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

ابن ابی شیبہ کی روایت میں (''ان کو حکم دیا'' کے بجائے صرف) ''حکم دیا'' ہے۔

[٥٨٤٣] ١٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ شَيْبَةَ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي

[5843] ابوطاہر نے کہا: ہمیں ابن وہب نے بتایا، کہا: مجھے ابن جریج نے خبر دی۔ اور محمد بن احمد بن ابی خلف نے کہا: ہمیں روح نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی۔ اور عبد بن حمید نے کہا: ہمیں محمد بن بکر نے بتایا، کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے بتایا، انھیں سعید بن مسیّب نے بتایا، انھیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے چھپکلی کو مارنے کے متعلق آپ کا حکم پوچھا تو آپ نے اسے مار دینے کا حکم دیا۔

قَتْلِ الْوِزْغَانِ، فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا.

وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدٰى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. اِتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَّعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ. وَّحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِّنْهُ.

ام شریک رضی اللہ عنہا بنو عامر بن لؤی کی ایک خاتون تھیں۔ (محمد بن احمد) بن ابی خلف اور عبد بن حمید کی حدیث کے الفاظ ایک ہیں اور ابن وہب کی حدیث اس سے قریب ہے۔

[٥٨٤٤] ١٤٤-(٢٢٣٨) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ، وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا.

[5844] عامر بن سعد نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کو مار دینے کا حکم دیا اور اس کا نام چھوٹی فاسق رکھا۔

[٥٨٤٥] ١٤٥-(٢٢٣٩) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: «الْفُوَيْسِقُ». زَادَ حَرْمَلَةُ: قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

[5845] ابوطاہر اور حرملہ نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے یونس نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کو فویسق (چھوٹی فاسق) کہا۔ حرملہ نے (اپنی) روایت میں یہ اضافہ کیا: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے آپ ﷺ سے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں سنا۔

[٥٨٤٦] ١٤٦-(٢٢٤٠) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَّمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، لِّدُونِ الْأُولٰى، وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، لِّدُونِ الثَّانِيَةِ».

[5846] خالد بن عبداللہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے پہلی ضرب میں چھپکلی کو قتل کر دیا اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لیے اتنی اتنی، پہلی سے کم نیکیاں ہیں اور اگر تیسری ضرب سے مارا تو اتنی اتنی نیکیاں ہیں، دوسری سے کم (بتائیں۔)''

فائدہ: چھپکلی کو مارنے کے لیے اچھا نشانہ لگانے کی ضرورت ہے۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کا حکم مانتے ہوئے نشانہ لگایا اور بہترین نشانہ لگایا اسے حکم ماننے کا بھی اجر حاصل ہو جائے گا، دوسرے نشانے میں اس سے کم اور تیسرے میں اس سے کم۔ یہ بھی حکمت ہو سکتی ہے کہ ایک ہی دفعہ مارنے میں چھپکلی کو کم از کم تکلیف ہوگی۔ زیادہ تکلیف پہنچانے والے کو یا کم کرنے والے کو اس کے

مطابق اجر ملنا چاہیے۔ اس سے نشانہ بازی کو بہتر کرنے کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

[٥٨٤٧] ١٤٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، إِلَّا جَرِيرًا وَّحْدَهُ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَّفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ».

[5847] ابوعوانہ، جریر، اسماعیل بن زکریا اور سفیان سب نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، جس طرح سہیل سے خالد کی روایت ہے، سوائے اکیلے جریر کے، انھوں نے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا: ''جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مار دیا اس کے لیے سونیکیاں لکھی گئیں، دوسری ضرب میں اس سے کم اور تیسری ضرب میں اس سے کم۔''

[٥٨٤٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ: حَدَّثَتْنِي أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: «فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً».

[5848] محمد بن صباح نے کہا: ہمیں اسماعیل بن زکریا نے سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے میری بہن (سودہ بنت ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''پہلی ضرب میں ستر نیکیاں ہیں۔''

فائدہ: حدیث کو بیان کرنے والے راویوں نے روایت میں شریعت کے حکم کا مکمل تحفظ کیا۔ اس حوالے سے سب کے الفاظ یکساں ہیں۔ نیکیوں کا ملنا یقینی ہے، وہ نیکیاں بہت ہیں، اس پر بھی سب کا اتفاق ہے۔ وہ گنتی میں کتنی ہوں گی؟ اس بات کی اہمیت چونکہ کم ہے، اس لیے اس طرف زیادہ توجہ نہیں کی گئی۔ اکثر راویوں نے تعداد ذکر ہی نہیں کی۔ اتنی اتنی کہہ دیا۔ جنھوں نے تعداد کا ذکر کیا انھوں نے سو یا ستر کہا۔ عربوں کے ہاں زیادہ تعداد بتانے کے لیے عموماً یہی دو عدد استعمال کیے جاتے تھے۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ) (التحفة ٣)

باب: 39- چیونٹی کو مارنے کی ممانعت

[٥٨٤٩] ١٤٨-(٢٢٤١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ:

[5849] سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟»

کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) انبیاء میں سے ایک نبی کو کسی چیونٹی نے کاٹ لیا، انھوں نے چیونٹیوں کی پوری بستی کے بارے میں حکم دیا تو وہ جلا دی گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ ایک چیونٹی کے کاٹنے کی وجہ سے آپ نے امتوں میں سے ایک ایسی امت (بڑی آبادی) کو ہلاک کر دیا جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی؟''

[٥٨٥٠] ١٤٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً».

[5850] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) انبیاء میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے (آرام کرنے کے لیے سواری سے) اترے تو ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا، انھوں نے اس کے پورے بل کے بارے میں حکم دیا، اسے نیچے سے نکال دیا گیا، پھر حکم دیا تو ان کو جلا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ آپ نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں (سزا) نہ (دی؟)''

[٥٨٥١] ١٥٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ، قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً».

[5851] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) انبیاء میں سے ایک نبی، ایک درخت کے نیچے فروکش ہوئے، انھیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، انھوں نے ان کی پوری آبادی کے بارے میں حکم دیا، اسے نیچے سے (کھود کر) نکال لیا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا تو اس (پوری آبادی) کو آگ سے جلا دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: (اس) ایک ہی کو کیوں (سزا) نہ (دی؟)''

(المعجم ٤٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ) (التحفة ٤)

باب: 40- بلی کو مارنے کی ممانعت

[٥٨٥٢] ١٥١-(٢٢٤٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ». [انظر: ٦٦٧٥]

[5852] جویریہ بن اسماء نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کے سبب سے عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو قید کر کے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی، وہ عورت اس کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی، اس عورت نے جب بلی کو قید کیا تو نہ اس کو کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے اندر اور اوپر رہنے والے چھوٹے چھوٹے جانور کھا لیتی۔''

[٥٨٥٣] (...) وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

[5853] عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، اسی طرح (عبیداللہ بن عمر نے) سعید مقبری سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

[٥٨٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِذٰلِكَ.

[5854] مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی روایت کی۔

[٥٨٥٥] ١٥٢-(٢٢٤٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ».

[5855] عبدہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کے معاملے میں عذاب دیا گیا، اس عورت نے نہ اسے کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے چھوٹے جانور کھا لیتی۔''

[٥٨٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: «رَبَطَتْهَا»، وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «حَشَرَاتِ الْأَرْضِ».

[5856] ابومعاویہ اور خالد بن حارث نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''اس عورت نے اسے باندھ دیا۔'' اور ابومعاویہ کی حدیث میں ہے: ''حشرات الارض (کھا لیتی۔)''

[٥٨٥٧] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

[5857] حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ہشام کی اس حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٥٨٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5858] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، ان کی حدیث کی طرح روایت کی۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا) (التحفة ٥)

باب: 41- جن جانوروں کو مارا نہیں جاتا، انھیں کھلانے اور پلانے کی فضیلت

[٥٨٥٩] ١٥٣-(٢٢٤٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِي بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتّٰى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ أَجْرٌ».

[5859] ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار ایک شخص راستے میں چلا جا رہا تھا، اس کو شدید پیاس لگی، اسے ایک کنواں ملا، وہ اس کنویں میں اترا اور پانی پیا، پھر وہ کنویں سے نکلا تو اس کے سامنے ایک کتا زور زور سے ہانپ رہا تھا، پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے (دل میں) کہا: یہ کتا بھی پیاس سے اسی حالت کو پہنچا ہے جو میری ہوئی تھی۔ وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھرا، پھر اس کو منہ سے پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ آیا، پھر اس نے کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس نیکی کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا۔'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان جانوروں میں اجر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نمی رکھنے والے ہر جگر میں (کسی بھی جاندار کا ہو) اجر ہے۔''

[٥٨٦٠] ١٥٤ -(٢٢٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ، قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا، فَغُفِرَ لَهَا».

[5860] ہشام نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک فاحشہ عورت نے ایک سخت گرم دن میں ایک کتا دیکھا جو ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ پیاس کی وجہ سے اس نے زبان باہر نکالی ہوئی تھی، اس عورت نے اس کی خاطر اپنا موزہ اتارا (اور اس کے ذریعے پانی نکال کر اس کتے کو پلایا) تو اس کو بخش دیا گیا۔''

[٥٨٦١] ١٥٥ -(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا، فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ، فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ، فَغُفِرَ لَهَا بِهِ».

[5861] ایوب سختیانی نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کتا ایک (گہرے، کچے) کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب تھا کہ بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک فاحشہ نے اس کو دیکھا تو اس نے اپنا موٹا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے سے اس (کتے) کے لیے پانی نکالا اور وہ پانی اسے پلایا تو اس بنا پر اس کو بخش دیا گیا۔''

فائدہ: یہ عورت اہل کتاب میں سے تھی۔ کبائر کے ارتکاب کے باوجود ادنیٰ ترین درجے پر سہی، اس کے دل میں ایمان موجود تھا جس کی بنا پر یہ ایک نیکی اس کی مغفرت کا سبب بن گئی۔ کبھی ایک نیکی کسی گناہ گار کی زندگی کا رخ بدلنے کا سبب بن جاتی ہے، اسے سچی توبہ کی توفیق مل جاتی ہے اور اسے جہنم سے آزادی مل جاتی ہے۔

ادب سے الفاظ کا تعلق

پچھلے ابواب میں زندگی کے تمام مراحل کے حوالے سے وسیع تر معنی میں آداب پر احادیث مبارکہ سے رہنمائی پیش کی گئی۔ اس کا آغاز دنیا میں جنم لینے والے بچے کا نام رکھنے کے آداب سے ہوا، پھر پرورش گاہ، یعنی گھروں کی خلوت اور سلامتی کے تحفظ کے آداب بیان ہوئے، پھر انسانی سلامتی کو یقینی بنانے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، گھریلو زندگی، عیادت اور تیمارداری، انسانی سلامتی کے لیے خطرناک جانوروں سے تحفظ کے طور طریقوں اور آداب کا ذکر ہوا۔ اس کے بعد ابواب پر مشتمل کتاب میں حسن ذوق کے ساتھ الفاظ کے صحیح اور خوبصورت استعمال کے ادب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ادب کا لفظ جب لٹریچر کے معنی میں استعمال کیا جائے تو وہاں شائستگی اور حسن ذوق کے ساتھ الفاظ کے خوبصورت اور صحیح استعمال سے ابلاغ کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اسی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جو شخص اپنی طبیعت بگڑ جانے کی تعبیر ''خَبُثَتْ نَفْسِي'' (میرے مزاج میں خبث پیدا ہو گیا ہے) کے الفاظ سے کر رہا ہے، وہ نفس انسانی کی طرف، جسے اللہ نے تکریم دی ہے، توہین آمیز بات کی نسبت کر رہا ہے۔ جو یہ باور کرتے ہوئے کہ اس کی زندگی کی مشکلات اس کے اپنے فکر و عمل کی بنا پر نہیں، ایک اور قوت کی بنا پر پیدا ہو رہی ہیں، اس قوت کو دہر یا زمانے کا نام دے کر اس کو برا بھلا کہہ رہا ہے، وہ دراصل اس حقیقی قوت کو برا بھلا کہہ رہا ہے جس کے حکم پر زندگی کا سارا نظام چل رہا ہے۔

یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہیے کہ سیاق و سباق اور معنی کی مطلوبہ جہت کے بدلنے سے الفاظ کا استعمال مناسب یا نامناسب قرار پاتا ہے، مثلاً: اگر کوئی انسان کفر، سرکشی اور ظلم وستم میں حد سے آگے گزر گیا ہے تو وہ حقیقتاً اللہ کی دی ہوئی عزت و کرامت کو کھو کر خَبُثَتِ النَّفْسُ کا شکار ہو گیا ہے۔ ایسے آدمی کے بارے میں یہ ترکیب استعمال کرنا غیر مناسب نہیں ہوگا۔

رب اور عبد کے الفاظ کئی معانی میں استعمال ہوئے ہیں۔ حقیقی طور پر رب صرف اللہ ہے اور ہر انسان اسی کا عبد ہے، لیکن عربی زبان میں عبد کا لفظ کسی انسان کے مملوکہ غلام اور رب کا لفظ اس کے آقا کے لیے بھی مستعمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عام حالات میں غلام اور اس کے مالک کے لیے مناسب ترین متبادل الفاظ کی طرف رہنمائی کی ہے، لیکن سورۂ یوسف میں غلام کے سامنے اس کے بادشاہ کے لیے رب کا لفظ استعمال کرنا ضروری تھا کیونکہ وہ بادشاہ کے لیے، جو اس کا آقا بھی تھا، اس کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ استعمال ہی نہیں کرتا تھا۔ وہ اس کے بجائے کسی دوسرے لفظ کے ذریعے سے یہ بات سمجھ ہی نہیں سکتا تھا کہ اس کے سامنے بادشاہ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ متبادل الفاظ اس ماحول میں دوسروں کے لیے استعمال ہوتے تھے اور بادشاہ کے لیے جو دوسرے الفاظ

استعمال ہوتے تھے ان کا مفہوم اس لفظ کی نسبت بھی زیادہ قابل اعتراض تھا۔

آخر میں الفاظ کے خوبصورت استعمال کی طرح خوشبو استعمال کرنے، اس کا تحفہ پیش کرنے اور قبول کرنے کی بات کی گئی ہے کہ اس سے بھی خود کو اور دوسرے انسانوں کو فرحت اور مسرت نصیب ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٠ - كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

ادب اور دوسری باتوں (عقیدے اور انسانی رویوں) سے متعلق الفاظ

(المعجم ١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ) (التحفة ١)

باب: 1- زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

[٥٨٦٢] ١-(٢٢٤٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ : يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ ، وَأَنَا الدَّهْرُ ، بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ» .

[5862] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم دہر (وقت/زمانے) کو برا کہتا ہے، جبکہ (ربِ) دہر میں ہی ہوں۔ رات اور دن (جنھیں انسان وقت کہتا ہے) میرے ہاتھ میں ہیں۔''

[٥٨٦٣] ٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ- قَالَ إِسْحٰقُ : أَخْبَرَنَا ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ : حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ : يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ ، يَسُبُّ الدَّهْرَ ، وَأَنَا الدَّهْرُ ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ» .

[5863] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے (ناراض کرتا ہے)، وہ زمانے کو برا کہتا ہے جبکہ میں ہی (ربِ) دہر ہوں، رات اور دن کو پلٹتا ہوں۔''

[٥٨٦٤] ٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَقُولُ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ، أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا».

[5864] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے ابن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے، وہ کہتا ہے: ''ہائے زمانے (وقت) کی نامرادی!'' تم میں سے کوئی ''ہائے زمانے کی نامرادی!'' (جیسا جملہ) نہ کہے، کیونکہ دہر (کا مالک) میں ہوں۔ رات اور دن کو پلٹتا ہوں اور میں جب چاہوں گا ان کی بساط لپیٹ دوں گا۔''

[٥٨٦٥] ٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ».

[5865] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ''ہائے زمانے کی نامرادی!'' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے (کا مالک) ہے۔''

[٥٨٦٦] ٥-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ».

[5866] ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زمانے کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کا مالک) ہے۔''

فائدہ: محدثین نے اس حدیث کی جو سب سے آسان اور خوبصورت شرح کی وہ یوں ہے کہ جاہلیت میں لوگ ہر آفت اور مصیبت کو گردش لیل ونہار کی طرف منسوب کرتے تھے۔ وہ اسی کو دہر (وقت یا زمانہ) کہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وقت ہی ان پر ساری مصیبتیں ڈھاتا ہے اور وہ مہربان ہو جائے تو ان کے خیال کے مطابق نہ صرف مصیبتیں ٹل جاتی ہیں بلکہ ہر طرح کی نعمتیں اور کامیابیاں بھی حاصل ہوتی ہیں، یہی دہریت ہے۔ بدقسمتی سے اکثر شعراء اور ادیب اب بھی اسی پیرائے میں بات کرتے ہیں، وہ دہر یا زمانے کا نام لے کر درحقیقت اسی کو برا کہہ رہے ہوتے ہیں جو نعمت عطا کرتا ہے یا اسے روکتا ہے یا پھر مصیبت نازل کرتا ہے یا اسے روکتا ہے۔ مصیبتوں اور نعمتوں کا یہ سارا نظام اللہ کا تخلیق کردہ ہے۔ یہ اسی کا فیصلہ ہے کہ کون سے انسانی عمل کا نتیجہ نعمت کی صورت میں ظاہر ہوگا اور کون سے عمل کا آفت یا عذاب کی صورت میں سامنے آئے گا۔ برا بھلا کہنے والے غلطی سے اسے زمانے کی طرف منسوب کرتے ہوئے حقیقت میں اسی کو برا بھلا کہہ رہے ہوتے ہیں جو اس سارے نظام کا خالق ہے اور اسے چلا رہا ہے۔ وہ آفتوں کو جس گردشِ لیل ونہار کی طرف منسوب کر رہے ہیں وہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، اسی کے فیصلے اور حکم سے جاری وساری ہے اور رات اور دن کے دوران میں جو مصیبتیں آتی یا نعمتیں حاصل ہوتی ہیں وہ بھی اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہیں۔ عمل اور نتیجہ عمل کے

اسی اصول کے مطابق ہوتی ہیں جو اللہ نے قائم کیا ہے۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ ہر چیز کا خالق اللہ ہے۔ اسی نے انسانوں کے اعمال کے نتائج مقرر کیے ہیں، پھر انسانوں کو ان سے اچھی طرح آگاہ کر دیا ہے۔ اسی کے نظام کے مطابق سب کچھ ہو رہا ہے۔ ان نتائج کو بدل بھی وہی سکتا ہے۔ برے عمل کے نتیجے سے بچا بھی وہی سکتا ہے، اس لیے اپنی ذمہ داری کے احساس سے عاری ہو کر گردشِ لیل و نہار کو برا بھلا کہنے کے بجائے مالک کائنات اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنا، کامیابیوں کے لیے اسی کے بتائے ہوئے راستوں پر اسی کے رسولوں کی رہنمائی کے مطابق چلنا ضروری ہے۔ ''میں ہی زمانہ ہوں'' کے مفہوم کی ان گنت جہتیں ہیں جو ماہرین طبیعیات، فلاسفہ وغیرہ سب اہل علم و تحقیق کے لیے غور و فکر اور تدبر کی نئی راہیں کھولتی ہیں۔

(المعجم ٢) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا) (التحفة ٢)

باب:2- عِنَب (انگور اور اس کی بیل) کو کرم کہنا مکروہ ہے

[٥٨٦٧] ٦-(٢٢٤٧) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ».

[5867] ایوب نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص زمانے کو برا نہ کہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے (کا مالک) ہے اور تم میں سے کوئی شخص عنب (انگور اور اس کی بیل) کو کرم نہ کہے، کیونکہ کرم (اصل میں) مسلمان آدمی ہوتا ہے۔''

فائدہ: عرب اسلام سے پہلے شراب نوشی کے دلدادہ تھے، انھوں نے اسی مناسبت سے انگور، کشمش اور انگور کی بیل تک کے خوبصورت نام رکھے ہوئے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ شراب نوشی کے بعد انسان جود و کرم کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اس لیے انگور کی بیل اور انگور کا نام انھوں نے کَرْمَہ بھی رکھا ہوا تھا۔ حقیقت میں شراب نوشی اور سخاوت کا آپس میں کوئی تعلق نہیں، البتہ مفت خورے، خوشامدی اور تملّق پیشہ لوگ شراب پینے والوں کو بے وقوف بنا کر گل چھرے اڑانے اور مال اینٹھنے میں آسانی سے کامیاب ہو جاتے تھے اور اب بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ شراب پینے والے کو سخی، کریم، عطا کا دلدادہ وغیرہ کہہ کر ان سے مال اینٹھتے ہیں۔ یہ حقیقت میں سخاوت نہیں حماقت ہوتی ہے اور فائدے کے بجائے نقصان کا سبب ہوتی ہے کیونکہ خوشامد پیشہ لوگ مال لے اڑتے ہیں اور حقیقی مستحقین محروم رہ جاتے ہیں۔ کتاب الاشربہ کے پہلے باب میں شراب کی حرمت سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شراب نوشی کی مجلس کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ گانے والی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو نشے کے عالم میں اس بات پر اکسایا کہ وہ سخاوت کرتے ہوئے باہر موجود اونٹنیوں کے گوشت سے محفل کے شرکاء کی تواضع کریں اور انھوں نے فوراً چھری اٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ان اونٹنیوں کے جگر اور گردے نکال لیے جن کی مدد سے محنت مزدوری کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا گھر بنانا اور بسانا چاہتے تھے۔ اس حماقت کو سخاوت کا نام دینا فریب دہی کی بدترین مثال ہے۔ شراب، پینے والوں کو اس تباہ کن حماقت پر اکساتی ہے، حقیقی سخاوت پر نہیں۔ حقیقی سخاوت کا مرکز تو مومن کا دل ہے۔ مومن اس جذبے کے تحت فقر و فاقہ میں مبتلا ان حیادار غیرت مندوں کو خود تلاش کرتا ہے جو دستِ سوال

دراز نہیں کر سکتے اور انتہائی راز داری سے ان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک مومن اس عالم میں بھی ان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے جب وہ خود انتہائی ضرورت مند ہوتا ہے۔ قرآن مجید انھی لوگوں کے بارے میں کہتا ہے: ﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ ''اور وہ (دوسروں کو) خود پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں۔'' (الحشر 9:59)

[٥٨٦٨] ٧-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: كَرْمٌ؛ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ».

[5868] سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''(انگور اور اس کی بیل کو) کرم نہ کہو، کیونکہ (حقیقت میں) کرم مومن کا دل ہوتا ہے۔''

[٥٨٦٩] ٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ».

[5869] ہشام نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''انگور اور اس کی بیل کو کرم نہ کہو کیونکہ (اصل میں) کرم تو مسلمان آدمی ہوتا ہے۔''

[٥٨٧٠] ٩-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ: الْكَرْمُ، فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ».

[5870] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (انگور اور اس کی بیل کو) کرم نہ کہے کیونکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔''

[٥٨٧١] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ، لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ، إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ».

[5871] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنائیں۔ انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں یہ بھی تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص انگور اور اس کی بیل کو کرم نہ کہے، کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہوتا ہے۔''

[٥٨٧٢] ١١-(٢٢٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

[5872] عیسیٰ بن یونس نے شعبہ سے، انھوں نے سماک بن حرب سے، انھوں نے علقمہ بن وائل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ

وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: الْحَبَلَةُ» يَعْنِي الْعِنَبَ.

نے فرمایا: ''(انگور اور اس کی بیل کو) کرم نہ کہا کرو، لیکن حَبَلہ کہہ لو۔'' آپ کی مراد انگور سے تھی۔

[٥٨٧٣] ١٢-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ».

[5873] عثمان بن عمر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے علقمہ بن وائل سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کرم نہ کہو لیکن عنب اور حَبَلہ، (انگور کی بیل) کہہ لو۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلٰى وَالسَّيِّدِ) (التحفة ٣)

باب:3- عبد، اَمہ، مَولیٰ اور سید کے الفاظ کا صحیح اطلاق (استعمال) کرنے کا حکم

[٥٨٧٤] ١٣-(٢٢٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأَمَتِي، كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللهِ، وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ: غُلَامِي وَجَارِيَتِي، وَفَتَايَ وَفَتَاتِي».

[5874] علاء کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) میرا بندہ اور میری بندی نہ کہے، تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمھاری تمام عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں، البتہ یوں کہہ سکتا ہے: میرا لڑکا، میری لڑکی، میرا جوان/ خادم، میری خادمہ۔''

فائدہ: جب اپنے غلام اور باندی کے حوالے سے بات کرنی ہو تو عَبْدِي اور أَمَتِي کے بجائے مترادف الفاظ استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ رسول اللہ نے بہت ہی پیارے متبادل الفاظ تجویز فرمائے ہیں جن سے طرفین کی جانب سے ایک دوسرے کے لیے محبت وشفقت اور احترام اور خدمت کا جذبہ جھلکتا ہے۔ اگر موقع ایسا ہو کہ عبد اور أَمَة کے الفاظ استعمال کرنا ناگزیر ہو، ان کے بغیر بات واضح نہ ہوتی ہو تو جواز موجود ہے کیونکہ قرآن نے حقیقی معنی واضح کرنے کی غرض سے غلام اور کنیز کے لیے ''عبد اور اَمَہ'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

[٥٨٧٥] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[5875] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (کسی غلام

اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي، فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللهِ، وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ: فَتَايَ، وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّي، وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ: سَيِّدِي».

کو) میرا بندہ نہ کہے، پس تم سب اللہ کے بندے ہو، البتہ یہ کہہ سکتا ہے: میرا جوان، اور نہ غلام یہ کہے: میرا رب (پالنے والا)، البتہ میرا سید (آقا) کہہ سکتا ہے۔''

[٥٨٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: «وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ».

[5876] ابومعاویہ اور وکیع دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''غلام اپنے آقا کو میرا مولا نہ کہے۔''

وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

ابومعاویہ کی حدیث میں مزید یہ الفاظ ہیں: ''کیونکہ تمھارا مولیٰ اللہ عزوجل ہے۔''

فائدہ: اس روایت میں وکیع اور ابومعاویہ کی طرف سے یہ الفاظ زائد بیان ہوئے ہیں کہ غلام اپنے آقا کو مَولَایَ نہ کہے، جبکہ اگلی حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ غلام اپنے آقا کو رَبِّی کے بجائے مولای کہے۔ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مایۂ ناز شاگرد ہمام بن منبہ کی ہے جنھوں نے حفظ کے ساتھ ساتھ کتابت کے ذریعے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کو محفوظ رکھا۔ محدثین نے انھی کی روایت کو راجح کہا ہے۔ قرآن اور دیگر احادیث سے بھی مَولَایَ کہنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ ابومعاویہ کی روایت کے ان الفاظ کو وہم قرار دیا گیا ہے۔

[٥٨٧٧] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اسْقِ رَبَّكَ، أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ» وَقَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: رَبِّي، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي، وَمَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي، وَأَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ، فَتَاتِي، غُلَامِي».

[5877] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں (ایک یہ) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (اپنے غلام یا کنیز سے) یہ نہ کہے: اپنے رب (پالنہار) کو پلاؤ، اپنے رب کو کھلاؤ، اپنے رب کو وضو کراؤ۔'' اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) میرا رب نہ کہے، البتہ میرا آقا اور میرا مولیٰ کہے۔ اور تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرا بندہ، میری بندی، البتہ یوں کہے: میرا خادم/جوان، میری خادمہ، میرا لڑکا۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ: خَبُثَتْ نَفْسِي) (التحفة ٤)

[٥٨٧٨] ١٦-(٢٢٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي»، هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لٰكِنْ».

[٥٨٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥٨٨٠] ١٧-(٢٢٥١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلْيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي».

باب:4- ''میرا نفس خبیث ہو گیا'' کہنے کی کراہت

[5878] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی۔ ابوکریب محمد بن علاء نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان دونوں (سفیان اور ابواسامہ) نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: ''میرا جی (نفس، اپنا آپ) گندا ہو گیا ہے، بلکہ یہ کہے: میری طبیعت بوجھل ہو گئی ہے۔'' یہ ابوکریب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ابوبکر (ابن ابی شیبہ) نے کہا: نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے، اور ''لیکن'' کا لفظ نہیں کہا۔

[5879] ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[5880] ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا جی گندا ہو گیا، بلکہ کہے کہ میرا جی بوجھل ہو گیا ہے (یا میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔)''

(المعجم ٥) - (بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ، وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيبِ. وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ) (التحفة ٥)

[٥٨٨١] ١٨-(٢٢٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

باب:5- کستوری کا استعمال اور یہ کہ وہ بہترین خوشبو ہے اور ریحان (خوشبودار پھول یا اس کی ٹہنی) اور خوشبو (کا تحفہ) رد کرنا مکروہ ہے

[5881] ابواسامہ نے شعبہ سے روایت کی، کہا: مجھے

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتِ امْرَأَةٌ، مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَصِيرَةٌ، تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّغْلَقٍ مُطْبَقٍ، ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا، وَّهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ، فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ، فَلَمْ يَعْرِفُوهَا، فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا» وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ.

خُلید بن جعفر نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک پستہ قامت عورت دو لمبے قد کی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی تھی۔ اس نے لکڑی کی دو ٹانگیں (ایسے جوتے یا موزے جن کے تلووں والا حصہ بہت اونچا تھا) بنوائیں اور سونے کی ایک بند، ڈھکنے والی انگوٹھی بنوائی، پھر اسے کستوری سے بھر دیا اور وہ خوشبوؤں میں سب سے اچھی خوشبو ہے، پھر وہ ان دونوں (لمبی عورتوں) کے درمیان میں ہو کر چلی تو لوگ اسے نہ پہچان سکے، اس پر اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔'' اور شعبہ نے (شاگردوں کو دکھانے کے لیے) اپنا ہاتھ جھٹکا۔

فائدہ: اس حدیث کا پچھلا حصہ روایت نہیں ہوا، اس لیے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے دونوں کاموں کے بارے میں کیا فرمایا۔ البتہ درمیان کا یہ ٹکڑا کہ ''کستوری سب سے اچھی خوشبو ہے'' واضح اور مکمل ہے۔ اس ٹکڑے سے مندرجہ ذیل نکات واضح ہو جاتے ہیں: ✿ رسول اللہ ﷺ کو کستوری کی خوشبو پسند تھی۔ ✿ اس حدیث کے ذریعے سے اور دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ پاکیزہ چیز ہے۔ ✿ پاکیزگی کو بڑھانے والی ہے۔ ✿ اس کا استعمال مستحب ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اسی ٹکڑے کی وجہ سے روایت کیا ہے۔

[٥٨٨٢] ١٩-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّالْمُسْتَمِرِّ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا، وَّالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ.

[5882] یزید بن ہارون نے شعبہ سے، انھوں نے خلید بن جعفر اور مستمر سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے ابونضرہ کو سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا، اس نے اپنی انگوٹھی میں کستوری بھر لی تھی اور کستوری سب سے اچھی خوشبو ہے۔

[٥٨٨٣] ٢٠-(٢٢٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِىءِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِىءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[5883] عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو ریحان (خوشبودار پھول یا ٹہنی) دی جائے تو وہ اسے مسترد نہ کرے کیونکہ وہ اٹھانے میں ہلکی اور خوشبو میں عمدہ ہے۔''

الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ، فَلَا يَرُدُّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ».

[٥٨٨٤] ٢١-(٢٢٥٤) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ، غَيْرَ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُورٍ، يَطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[5884] نافع نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو کا دھواں لیتے تو عود کا دھواں لیتے، اس میں کسی اور چیز کی آمیزش نہ ہوتی اور کافور کا دھواں لیتے، اس میں کچھ عود ملا لیتے، پھر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح خوشبو کا دھواں لیتے (اور کپڑوں میں بساتے) تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُۥنَ ۝

أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِى كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝

''اور شاعروں کے پیچھے گمراہ لوگ لگتے ہیں۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بلاشبہ وہ ہر وادی میں مارے پھرتے ہیں۔ اور بے شک وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔''

(الشعراء 26: 224-226)

شعر وشاعری کی اہمیت اور اصول وضوابط

عرب فصاحت و بلاغت کے رسیا تھا۔ اچھے لفظ اور اچھے جملے کہتے اور ان سے لطف اندوز ہوتے۔ ان کے شعر میں غنایت بھری ہوئی تھی، اس سے کلام کا اثر کئی گنا بڑھ جاتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے زوال اور جاہلیت کے دور میں ان کی شاعری صرف جاہلی اقدار کی ترجمان بن کر رہ گئی۔ شاعری کے موضوعات میں عریاں غزل اور تشبیب، فخر وتعلّی، بدترین ہجوگوئی، جھوٹ پر مبنی مدح سرائی، خمریات وغیرہ کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ خال خال حکمت و دانائی کی باتیں تھیں۔ ان سب موضوعات میں نمایاں ترین بات حد سے بڑھی ہوئی مبالغہ آرائی تھی یہاں تک کہ وہ خود کہتے: «إِنَّ أَحْسَنَ الشِّعْرِ أَكْذَبُهُ» ''بہترین شعر وہ ہے جو سب سے بڑھ کر جھوٹ پر مبنی ہو۔'' اور اس طرح کی شاعری کو وہ بجا طور پر شیطان کا الہام کہتے۔ ان کے نزدیک یہ ایک مسلمہ بات تھی کہ ہر شاعر کے پیچھے ایک شیطان ہوتا ہے جو اسے شعر الہام کرتا ہے، وہ اس بات پر فخر بھی کرتے تھے۔ کسی نے اپنے مدمقابل شاعر کو کم مرتبہ ظاہر کرنے کے لیے یہ کہا: «شَيْطَانُهُ أُنْثٰى وَشَيْطَانِي ذَكَر» ''اس کا شیطان مؤنث ہے (اس لیے اس کی شاعری میں زور کم ہے) اور میرا شیطان مذکر (نر) ہے۔''

قرآن مجید نے یہ کہہ کر: ﴿وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ○ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ○﴾ ''اور شاعروں کے پیچھے گمراہ لوگ لگتے ہیں۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بلاشبہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں'' (الشعراء 26: 224، 225) اس بات کی وضاحت کر دی کہ خرابی کہاں ہے اور پھر سورۃ الشعراء کی آخری آیت کے ذریعے سے اچھی شاعری اور صحیح شعراء کو مستثنیٰ کر دیا۔

جب اسلام کا آغاز ہوا تو اس وقت کا شعری ورثہ انھی خرافات پر مشتمل تھا۔ اس لیے اس سارے ورثے کو مسترد کرنا عین فطری بات تھی، لیکن اسلام چونکہ عدل وانصاف کا دین ہے، اس لیے اس سارے مجموعے میں تھوڑے سے تھوڑا جتنا بھی حصہ دانائی پر مشتمل تھا یا جاہلیت کی خرافات سے محفوظ تھا، اس کو قبول کر لیا گیا۔ لبید کے شعر کو رسول اللہ ﷺ نے سراہا۔ اور بھی بعض اشعار ہیں جن کی تحسین یا جن کے استعمال کے حوالے سے کچھ روایات ملتی ہیں۔

احادیث میں جو تردید آئی ہے وہ فن شاعری کی نہیں جاہلیت کی ان اقدار کی ہے جن کی وہ شاعری ترجمان تھی۔ وہ شعر جو سچائی اور دانائی کا ترجمان تھا اسے نہ صرف قبول کیا گیا بلکہ اس کی باقاعدہ حوصلہ افزائی ہوئی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے قصائد کے لیے مسجد میں منبر رکھا جاتا۔ کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو انعام میں چادر عطا ہوئی۔ امیہ بن ابی صلت کے اشعار آپ نے خود فرمائش کر کے سنے۔ (حدیث: 5885) آپ ﷺ نے یہ فرما کر شعر کو بہت بڑا سرٹیفیکیٹ عطا فرمایا: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً» ''بلاشبہ بعض شعر حکمت

والے ہوتے ہیں۔'' (صحيح البخاري : 6145) شعر کے حوالے سے حقیقت کشا قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے جو امام بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے: «اَلشِّعْرُ مِنْهُ حَسَنٌ وَّمِنْهُ قَبِيحٌ، خُذِ الْحَسَنَ وَدَعِ الْقَبِيحَ» ''شعر میں سے کوئی اچھا ہے اور کوئی برا، اچھا لے لو اور برا چھوڑ دو۔'' (الأدب المفرد للبخاري، حديث : 866)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٤١ - كِتَابُ الشِّعْرِ

شعروشاعری کا بیان

(المعجم . . .) - (بَابٌ : فِي إِنْشَادِ الْأَشْعَارِ وَبَيَانِ أَشْعَرِ الْكَلِمَةِ وَذَمِّ الشِّعْرِ) (التحفة ١)

باب: شعر سننا سنانا، شعر میں کہی گئی عمدہ ترین بات، اور (برے) شعر کی مذمت

[٥٨٨٥] ١-(٢٢٥٥) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ - عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «هِيهِ» فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: «هِيهِ» ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: «هِيهِ» حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ.

[5885] عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، دونوں نے ابن عیینہ سے روایت کی ۔ ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی ۔ ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے، انھوں نے عمرو بن شرید سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں امیہ بن ابی صلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو لاؤ (سناؤ۔)'' میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور سناؤ۔'' میں نے ایک اور شعر سنایا۔ آپ نے فرمایا: ''اور سناؤ۔'' یہاں تک کہ میں نے آپ کو ایک سو اشعار سنائے۔

[٥٨٨٦] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[5886] زہیر بن حرب اور احمد بن عبدہ دونوں نے ابن عیینہ سے، انھوں نے ابراہیم بن میسرہ سے، انھوں نے عمرو بن شرید یا یعقوب بن عاصم سے، انھوں نے حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ سوار کیا، اس کے بعد اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٨٨٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ. كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَزَادَ: قَالَ: «إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ» وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: «فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ».

[5887] معتمر بن سلیمان اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی سے، انھوں نے عمرو بن شرید سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے شعر سنانے کے لیے فرمایا، ابراہیم بن میسرہ کی روایت کے مانند اور مزید یوں کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔'' اور ابن مہدی کی حدیث میں ہے: ''وہ اپنے اشعار میں مسلمان ہونے کے قریب تھا۔'' (اس نے تقریباً وہی باتیں کیں جو ایک مسلمان کہہ سکتا ہے۔)

[٥٨٨٨] ٢-(٢٢٥٦) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، جَمِيعًا عَنْ شَرِيكٍ. قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ».

[5888] شریک نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''عربوں نے شعر میں جو سب سے عمدہ بات کہی وہ بات لبید کا یہ جملہ ہے: ''سن رکھو! اللہ کے سوا ہر چیز (جس کی عبادت کی جاتی ہے) باطل ہے۔'' (دوسرا مصرع ہے: وَكُلُّ نَعِيمٍ لَّامَحَالَةَ زَائِلٌ ''اور ہر نعمت لازمی طور پر زائل ہونے والی ہے۔'')

[٥٨٨٩] ٣-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ.
وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ».

[5889] سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی، کہا: ہمیں ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی، لبید کی بات ہے: ''سن رکھو! اللہ کے سوا ہر چیز (جس کی عبادت کی جاتی ہے) باطل ہے۔'' اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔''

[٥٨٩٠] ٤-(. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

[5890] زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ.

وَكَادَ [أُمَيَّةُ] بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ».

سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بھی شاعر کا کہا ہوا سب سے سچا شعر وہ ہے جو لبید نے کہا ہے: ''سنو! اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔'' اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔''

[٥٨٩١] ٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَاءُ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ».

[5891] شعبہ نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''شاعروں کے کلام میں سب سے سچا شعر لبید کا ہے: ''سن رکھو! اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔''

[٥٨٩٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ»،

مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ.

[5892] اسرائیل نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی، لبید کی بات ہے: ''سن رکھو! اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔''

انھوں (اسرائیل) نے اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔

[٥٨٩٣] ٧-(٢٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[5893] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں حفص اور ابومعاویہ نے حدیث بیان کی۔ ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان دونوں (ابومعاویہ اور حفص) نے اعمش سے روایت کی۔ ابوسعید اشج نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول

«لَأَنْ يَمْتَلِىءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَمْتَلِىءَ شِعْرًا».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی انسان کے پیٹ میں پیپ بھر جانا جو اس کے پیٹ کو تباہ کر دے، شعر کے ساتھ بھر جانے کی نسبت بہتر ہے۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَّمْ يَقُلْ «يَرِيهِ».

ابوبکر نے کہا: مگر حفص نے ''یَرِیهِ'' (جو اس کے پیٹ کو تباہ کر دے) کے الفاظ روایت نہیں کیے۔

فائدہ: جوف انسانی جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں جس میں دل، پھیپھڑے، معدہ اور انتڑیاں وغیرہ رکھی گئی ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ اگر انسان کی پوری توجہ روایتی شعر وشاعری کی طرف ہے، جس طرح جاہلی دور کے بہت سے لوگوں کا حال تھا، تو اس کے دل میں نہ اللہ کی یاد کی گنجائش باقی رہے گی، نہ کسی اور اچھی بات کی۔ اس سے اس کی آخرت تباہ ہو جائے گی جبکہ پیٹ کے زخموں سے محض دنیوی زندگی خراب ہوگی۔ عربی زبان میں ''وَرْيٌ'' پھیپھڑوں کے پیپ بھرے زخم کو کہتے ہیں جو انھیں تباہ کر دیتا ہے۔

[٥٨٩٤] ٨-(٢٢٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِىءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَمْتَلِىءَ شِعْرًا».

[5894] حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے، وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعر سے بھر جائے۔''

[٥٨٩٥] ٩-(٢٢٥٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعَرْجِ، إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لَأَنْ يَمْتَلِىءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِىءَ شِعْرًا».

[5895] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ''عرج'' کے علاقے میں جا رہے تھے کہ ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان کو پکڑو، یا (فرمایا:) شیطان کو روکو، انسان کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرے۔''

فائدہ: یہ شاعر صاحب جاہلی دور کی مروجہ شاعری جو کذب کی حد تک پہنچی ہوئی مبالغہ آرائی، فخر وتعلّی، خواتین کا نام لے کر ان کے ساتھ اظہار عشق اور خمریات وغیرہ پر مبنی ہوتی تھی، بلند آواز سے سناتے جا رہے تھے۔ ایسی شاعری یقیناً شیطان کے پروگرام کی اشاعت کا کام کرتی ہے۔

(المعجم ١) - (بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ) (التحفة ٢)

باب:1- نردشیر (چوسر) کی حرمت

[٥٨٩٦] ١٠-(٢٢٦٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ، فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَّدَمِهِ».

[5896] سلیمان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے چوسر کھیلی تو گویا اس نے اپنے ہاتھ کو خنزیر کے خون اور گوشت سے رنگ لیا۔''

فائدہ: ''نردشیر'' اسی نام کے ایک ایرانی بادشاہ کا ایجاد کردہ کھیل ہے۔ اس میں دو رنگ کی بساط ہوتی ہے، گوٹیاں بھی ہوتی ہیں اور دو رنگ کا پانسہ بھی۔ اسے ایک ڈبیا میں ڈال کر نکالا جاتا ہے اور جس رنگ کا پانسہ نکلے اس کے مطابق کھیل کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ انگلش میں اسے ''Backgammon'' کہتے ہیں۔ ایسے کھیل انسان کو اللہ کی یاد اور دنیا کے ہر ضروری کام سے مکمل طور پر غافل کر دیتے ہیں۔

فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

«اَلرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَّكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهِ ثَلَاثًا، وَّلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ»

''سچا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ تم میں سے کوئی شخص جب ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور (جو اس نے دیکھا) اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 5897 (2261))

خواب کیا ہے؟ حقیقت، اقسام اور آداب

ہر انسان خواب دیکھتا ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے۔ یہ خواب کیا ہیں؟ کیسے نظر آتے ہیں؟ ان سے انسان کی کون سی ضرورت پوری ہوتی ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ انسان خواب کیوں دیکھتا ہے؟ یہ ایسے سوال ہیں جن پر غور ہوتا آیا ہے۔ مختلف لوگوں نے ان کے بارے میں مختلف باتیں کی ہیں۔ ماہرینِ نفسیات بھی اس راز سے پردہ اٹھانے کے لیے سرگرداں ہیں۔ ان میں سے کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ سوئے ہضم کا شاخسانہ ہوتے ہیں۔ ایک جواب یہ ہے کہ انسان اپنی ناآسودہ خواہشات کو خواب دیکھ کر آسودہ کرتا ہے۔ ایسے تمام جوابوں میں کوئی جواب بھی ایسا نہیں جو تمام اقسام کے خوابوں کی اصلیت بیان کر سکتا ہو، خصوصاً ایسے خوابوں کی جو مستقبل کے بارے میں ہوتے ہیں اور من وعن پورے ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام سوالات کا بہت واضح جواب دیا ہے۔ آپ ﷺ نے خوابوں کی ایک خاص قسم کو عام انسانی خوابوں سے الگ قرار دیا ہے اور اسے الرؤیا کہا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ رؤیا اللہ کی طرف سے خوش خبری ہوتے ہیں۔ اور جو رؤیا نہیں، ان میں ایک بڑی قسم ان خوابوں کی ہے جو انسان کے ازلی دشمن شیطان کے خبث کی کارفرمائی ہے۔ باقی عام انسانی خواب قوت متخیلہ کی کارکردگی سے متعلق ہوتے ہیں (حدیث:5905)۔ یہ خواب عموماً جاگنے کے بعد حافظے سے محو ہو جاتے ہیں۔ رؤیائے صادقہ، یعنی سچے خواب بالکل واضح نظر آتے ہیں، ان میں کسی طرح کی اچھی بشارت ہوتی ہے یا کسی الجھن کی حقیقت واضح ہوتی ہے یا کوئی کام کرنے یا نہ کرنے کے حوالے سے رہنمائی ملتی ہے یا کسی ہونے والے واقعے کی خبر دی جاتی ہے یا کسی خطرے سے آگاہ کیا جاتا ہے یا کسی تکلیف وغیرہ کے حوالے سے انسان کو ذہنی طور پر تیار کیا جاتا ہے تاکہ شدید صدمے سے دوچار نہ ہونے پائے۔ کتاب الرؤیا کے آخری حصے میں رؤیائے صادقہ کی متعدد مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ رؤیائے صالحہ بنیادی طور پر انبیائے کرام ﷺ کے خواب ہیں۔ امت میں سے رؤیائے صالحہ عموماً ان لوگوں کو نظر آتے ہیں جو خود سچے ہوتے ہیں، جھوٹ سے پرہیز کرتے ہیں، سچے خوابوں کو دیکھ کر دل میں برے خیالات، اچھائی سے نفرت، انقباض، تکدر، پریشان خیالی اور شدید خوف جیسی کیفیات پیدا نہیں ہوتیں۔ اَحلام، یعنی خواب، خصوصاً برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جس شخص کو برا شیطانی خواب نظر آئے، وہ خواب سے بیدار ہوتے ہی اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے (لعاب دہن سمیت پھونک مارے) اور پھر وضو کر کے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے، اٹھ کر نماز پڑھے (اور اس طرح اللہ کی پناہ میں آجائے)، دوبارہ سونے کے لیے پہلو بدل کر لیٹے اور ایسے خواب کا تذکرہ کسی اور سے نہ کرے۔ اس طرح وہ بدی کی قوتوں کے شر سے مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا، ان شاء اللہ!

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٤٢ - كِتَابُ الرُّؤْيَا

خواب کا بیان

(المعجم . . .) - (بَابٌ: فِي كَوْنِ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَأَنَّهَا جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ) (التحفة ١)

[٥٨٩٧] ١-(٢٢٦١) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا، غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ، حَتّٰى لَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ».

[٥٨٩٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، وَعَبْدِ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَيْ سَعِيدٍ،

باب: (سچا) خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ نبوت کا ایک جز ہے

[5897] عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سب نے ابن عیینہ سے روایت کی۔ الفاظ ابن ابی عمر کے ہیں۔ کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، کہا: میں خواب دیکھتا تھا اور اس سے میں بخار اور کپکپی جیسی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا تھا، بس میں چادر نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور انھیں یہ بات بتائی تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''(سچا) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور (برا) خواب شیطان کی طرف سے۔ تم میں سے کوئی شخص جب ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور (جو اس نے دیکھا) اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[5898] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے آل طلحہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن عبدالرحمٰن، سعید کے دو بیٹوں عبدربہ اور یحییٰ اور محمد بن عمرو بن علقمہ سے حدیث سنائی،

وَّمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ: كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا، غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ.

انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، ان سب نے اپنی حدیث میں ابوسلمہ کے اس قول کا ذکر نہیں کیا: ''میں خواب دیکھتا تھا جس سے مجھ پر بخار اور کپکپی طاری ہو جاتی تھی مگر میں چادر نہیں اوڑھتا تھا۔''

[٥٨٩٩] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: أُعْرٰى مِنْهَا: وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: «فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، حِينَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ».

[5899] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اس سے میں بخار اور کپکپی میں مبتلا ہو جاتا تھا۔'' یونس کی حدیث میں مزید یہ الفاظ ہیں: ''وہ جب نیند سے بیدار ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے۔''

[٥٩٠٠] ٢-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ» فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَمَا أُبَالِيهَا.

[5900] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے کہا: میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(سچا) خواب اللہ کی جانب سے ہے اور (برا) خواب شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اس (خواب) کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔'' تو (ابوسلمہ نے) کہا: بعض اوقات میں ایسا خواب دیکھتا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوتا تھا، پھر یہی ہوا کہ میں نے یہ حدیث سنی تو اب میں اس کی پروا نہیں کرتا۔

[٥٩٠١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

[5901] قتیبہ اور محمد بن رمح نے لیث بن سعد سے روایت کی۔ محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے

ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ: «وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سب (لیث، عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر) نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی۔ ثقفی کی روایت میں ہے کہ ابوسلمہ نے کہا: میں خواب دیکھا کرتا تھا۔ لیث اور ابن نمیر کی روایت میں حدیث کے آخر تک ابوسلمہ کا جو قول (منقول) ہے وہ موجود نہیں، ابن رمح نے اس حدیث کی روایت میں مزید یہ کہا ہے: ''وہ جس کروٹ پر لیٹا ہوا تھا اس سے دوسری کروٹ ہو جائے۔''

[٥٩٠٢] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، لَا تَضُرُّهُ، وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا، فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ، وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ».

[5902] عمرو بن حارث نے عبدربہ بن سعید سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اس کو بری لگی تو وہ (تین بار) اپنی بائیں جانب تھوکے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور یہ خواب وہ کسی کو بیان نہ کرے۔ اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور صرف اس کو بتائے جو اس سے محبت کرتا ہے۔''

[٥٩٠٣] ٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي، قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ، فَقَالَ: وَأَنَا إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي، حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا

[5903] شعبہ نے عبدربہ بن سعید سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، کہا: بعض اوقات میں ایسا خواب دیکھتا تھا جس سے میں بیمار پڑ جاتا تھا، یہاں تک کہ میری حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: میں بھی بعض اوقات خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ صرف اس شخص کو بتائے جو (اس

الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفِلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ».

سے) محبت کرتا ہو اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوکے اور تین بار شیطان اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور وہ خواب کسی کو نہ بتائے تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

[٥٩٠٤] ٥-(٢٢٦٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

[5904] حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوکے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ لیٹا ہوا تھا اسے بدل لے۔"

[٥٩٠٥] ٦-(٢٢٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا، وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللهِ، وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ، فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ» قَالَ: «وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ» فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ. [انظر: ٥٩١١]

[5905] عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "(قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا تو کسی مسلمان کا خواب جھوٹا نہ نکلے گا۔ تم میں سے ان کے خواب زیادہ سچے ہوں گے جو بات میں زیادہ سچے ہوں گے۔ مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک (پینتالیسواں) حصہ ہے۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: اچھا خواب اللہ کی طرف سے خوش خبری ہوتی ہے، ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے کے لیے ہوتا ہے اور ایک خواب وہ جس میں انسان خود اپنے آپ سے بات کرتا ہے (اس کے اپنے تخیل کی کارفرمائی ہوتی ہے)، اگر تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور لوگوں کو اس کے بارے میں کچھ نہ بتائے۔" فرمایا: "(پاؤں کی) بیڑی (خواب میں دیکھنا) مجھے پسند ہے اور (گلے کا)

طوق ناپسند ہے۔ بیڑی دین میں ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔" (ثقفی نے ایوب سختیانی سے نقل کرتے ہوئے کہا:) تو مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات حدیث (نبوی) میں ہے یا ابن سیرین نے کہی ہے۔

[٥٩٠٦] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[5906] معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور حدیث میں کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو مجھے بیڑی (خواب میں دیکھنی) اچھی لگتی ہے اور طوق ناپسند ہے۔ بیڑی دین میں ثابت قدمی (کو ظاہر کرتی) ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کا (سچا) خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک (چھیالیسواں) حصہ ہے۔"

[٥٩٠٧] (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ.

[5907] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ایوب اور ہشام نے محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب (قیامت کا) زمانہ قریب آ جائے گا، اور حدیث بیان کی اور (محمد بن سیرین نے) اس میں نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت بیان کی۔)

[٥٩٠٨] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، إِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ، وَلَمْ يَذْكُرِ: «الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[5908] قتادہ نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ انھوں (قتادہ) نے ان (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کے اس قول کو حدیث کے ساتھ ملا دیا: "مجھے طوق ناپسند ہے" حدیث کے آخر تک، اور انھوں نے یہ نہیں کہا: "(اچھا) خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

[٥٩٠٩] ٧-(٢٢٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّأَبُو دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[5909] محمد بن جعفر، ابوداود، عبدالرحمٰن بن مہدی اور معاذ عنبری ـــ الفاظ انھی کے ہیں ـــ ان سب نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مومن کا رؤیا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[٥٩١٠] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ ذٰلِكَ.

[5910] ثابت بُنانی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٩١١] ٨-(٢٢٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [راجع: ٥٩٠٥]

[5911] ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مومن کا (سچا) خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[٥٩١٢] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرٰى لَهُ»، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[5912] علی بن مسہر اور عبداللہ بن نمیر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا (سچا) خواب، خواہ وہ خود دیکھے یا اس کے متعلق (کوئی اور) دیکھے۔'' اور ابن مسہر کی روایت میں ہے: ''اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[٥٩١٣] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى:

[5913] عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: میں نے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

اپنے والد سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہمیں ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''نیک انسان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[٥٩١٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَّعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَّعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5914] علی بن مبارک اور حرب بن شداد دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[٥٩١٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.

[5915] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کی اپنے والد سے روایت کردہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

[٥٩١٦] ٩-(٢٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[5916] ابواسامہ اور عبداللہ بن نمیر دونوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ (ستروا‌ں 1/70 حصہ) ہے۔''

[٥٩١٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5917] یحییٰ نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٥٩١٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ

[5918] نافع نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابن

عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ: قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: «جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

عمر رضی اللہ عنہما نے ''نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ'' کہا تھا۔

فائدہ: سچا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے یا چھیالیسواں یا ستر واں (1/70)۔ یہ اختلاف راویوں کی طرف سے ہے۔ پینتالیسواں اور چھیالیسواں تو اس قدر قریب ہیں کہ ایک استاد کے شاگردوں میں سے کسی کو خمسة و اربعین (پینتالیس) اور کسی کو ستة و اربعین (چھیالیس) سمجھ میں آیا اور یاد رہا۔ ستر واں کہنے والے کو اس حوالے سے تھوڑا سا شک بھی ہے، اس لیے پہلے دو میں سے ایک عدد ہی راجح ہے اور وہ چھیالیس کا ہے کیونکہ صحیح بخاری میں بغیر شک کے اسی کا ذکر ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب التعبیر میں اسی کے مطابق باب قائم کیا ہے: «بَابٌ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ» باقی رہا ستر اور چھیالیس کا اختلاف، تو قاضی عیاض رحمہ اللہ نے امام طبری رحمہ اللہ کے حوالے سے اس کی تطبیق یوں بیان کی ہے کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کے لحاظ سے ہے۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہے اور فاسق کا خواب ستر واں جز ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ خواب خفی (جس کی دیکھنے والے کو کچھ سمجھ نہ آئے یا اس کی کوئی معقول تعبیر نہ ہو سکے) نبوت کا ستر واں حصہ ہے اور خواب جلی (اچھا خواب جو کھل کر سامنے آ جائے) نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

(المعجم ۱) - (بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «مَنْ رَّآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي») (التحفة ۲)

باب: 1- نبی ﷺ کا فرمان: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھی کو دیکھا''

[۵۹۱۹] ۱۰-(۲۲٦٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَّآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

[5919] محمد (بن سیرین) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔''

[۵۹۲۰] ۱۱-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي

[5920] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی کہ حضرت

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ، لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھ لے گا یا (فرمایا:) گویا اس نے مجھ کو بیداری کے عالم میں دیکھا، شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔''

فائدہ: صحابہ کرام نے تو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہوئی تھی، ان حضرات کو جب خواب میں زیارت ہوتی تو وہ پہچان جاتے کہ آپ ہی کی زیارت ہوئی یا اس زمانے کے جس شخص نے ایمان کی حالت میں آپ کی زیارت نہیں کی تھی، خواب کے بعد اسے زیارت اور ایمان کی توفیق عطا کر دی جاتی تھی۔ وہ حقیقی زیارت تھی اور وہ خواب یقیناً رؤیائے صالحہ تھا۔ اب اگر کوئی مومن خواب میں آپ کو دیکھتا ہے تو اسے بھی اس صورت میں یقین ہوگا کہ اس نے آپ ﷺ کو جب خواب میں دیکھا تو بعینہ اسی حلیۂ مبارک کے مطابق دیکھا ہو جو مستند احادیث میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اگر حلیہ مختلف ہے تو اس نے کسی اور کو دیکھا ہے۔ اس کو خود غلط فہمی ہوئی ہے یا غلط فہمی دلائی گئی ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی زیارت کی ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک سفید ریش بزرگ کو دیکھا، ان سے بات کی اور مجھے خواب میں بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ انھیں یہ غلط فہمی دلائی گئی ہوتی ہے کیونکہ صحابہ نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ رحلت کے وقت بھی رسول اللہ ﷺ کے صرف چند ہی بال سفید تھے، ورنہ آپ ﷺ کے بال سیاہ تھے۔

[٥٩٢١] (٢٢٦٧) **وَقَالَ**: فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ».

[5921] (ابن شہاب نے) کہا: ابوسلمہ نے کہا: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ مچ (سچا خواب) دیکھا۔''

[٥٩٢٢] (...) **وَحَدَّثَنِيهِ** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَمِّي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا، سَوَاءً مِّثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ.

[5922] زہری کے بھتیجے نے کہا: مجھے میرے چچا نے حدیث بیان کی، پھر دونوں احادیث اکٹھی ان کی دونوں سندوں سمیت بیان کیں، بالکل یونس کی حدیث (:5920) کی طرح۔

[٥٩٢٣] ١٢-(٢٢٦٨) **وَحَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي»،

[5923] لیث نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھی کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔'' اور آپ ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب

وَقَالَ: «إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ».

دیکھے تو وہ نیند کے عالم میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی کسی دوسرے کو خبر نہ دے۔"

[٥٩٢٤] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي».

[5924] زکریا بن اسحق نے کہا: مجھے ابوزبیر نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے نیند میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان کے بس میں نہیں کہ وہ میری مشابہت اختیار کر سکے۔"

(المعجم ٢) - (بَابٌ: لَا يُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ) (التحفة ٣)

باب:2- نیند کی حالت میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی کسی کو خبر نہ دے

[٥٩٢٥] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ، فَأَنَا أَتَّبِعُهُ، فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ».

[5925] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ ایک اعرابی (بدوی) نے، جو آپ کے پاس آیا تھا، آپ سے عرض کی: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے بھاگ رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: "نیند کے عالم میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کے بارے میں کسی کو مت بتاؤ۔"

فائدہ: برے خواب کے بارے میں یہی تلقین ہے کہ کسی کو نہ بتایا جائے۔ اسی میں مومن کی عزت کا تحفظ بھی ہے کیونکہ خواب میں ہی سہی، مومن کا شیطان کی مرضی کے مطابق کچھ دیکھنا یا سمجھنا مومن کے لیے باعث افسوس وندامت ہی ہو سکتا ہے لیکن اس وجہ سے اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں کیونکہ یہ اس کے اختیار سے باہر ہے۔ برے خیالات چاہے جاگتے میں آئیں اگر اس نے عمل نہیں کیا تو ان کی بنا پر بھی کوئی مؤاخذہ نہیں۔

[٥٩٢٦] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى

[5926] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ: «لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ».

نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر کو تلوار کا نشانہ بنایا گیا، وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: ''نیند کی حالت میں شیطان تمھارے ساتھ جو چھیڑ خانی کرے وہ لوگوں کو نہ بتاؤ۔''

وَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ، يَخْطُبُ فَقَالَ: «لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ».

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے اس کے بعد نبی ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''خواب میں شیطان تمھارے ساتھ جو چھیڑ خانی کرے تم میں سے کوئی اس کے بارے میں لوگوں کے ساتھ باتیں نہ کرے۔''

[٥٩٢٧] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ، قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ»، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: «إِذَا لُعِبَ بِأَحَدِكُمْ» وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ.

[5927] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید اشج نے کہا: ہمیں وکیع نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: ''جب خواب میں شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ چھیڑ خانی کرے تو وہ لوگوں کو نہ بتاتا پھرے۔'' ابوبکر کی روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کسی کے ساتھ چھیڑ خانی کی جائے۔'' اور انھوں نے شیطان کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا) (التحفة ٤)

باب: 3- خواب کی تعبیر

[٥٩٢٨] ١٧-(٢٢٦٩) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[5928] محمد بن حرب نے یونس زبیدی سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے خبر دی کہ ابن عباس یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم حدیث سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ابن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے یونس (زبیدی) نے ابن

يَحْيَى التُّجِيبِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ! لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اعْبُرْهَا»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ: حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ، وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَصَبْتَ بَعْضًا وَّأَخْطَأْتَ بَعْضًا»

شہاب سے خبر دی کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے انھیں بغیر شک کے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے آج رات خواب میں چھتری کی طرح (سر پر سایہ فگن) ایک بدلی کو دیکھا جو گھی اور شہد ٹپکا رہی ہے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے سے اس کے چلو بھر رہے ہیں، کچھ زیادہ لینے والے ہیں اور کچھ کم لینے والے ہیں، اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے پکڑ کر اوپر چلے گئے، پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑا اور اوپر چلا گیا، پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑا اور اوپر چلا گیا، پھر ایک اور آدمی نے پکڑا تو وہ اس کی وجہ سے کٹ گئی پھر اس کی خاطر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ کی قسم! آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی تعبیر بتاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی تعبیر بتاؤ۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: چھتری، اسلام کی چھتری ہے اور جو گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، وہ قرآن ہے، اس کی مٹھاس اور اس کی نرمی ہے اور جو اس سے اپنے چلو بھر رہے ہیں وہ قرآن میں سے زیادہ یا کم حصہ لینے والے لوگ ہیں، اور آسمان سے زمین تک پہنچنے والی رسی وہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں، آپ نے اسے تھاما ہوا ہے، پس اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے ذریعے سے مزید اوپر لے جائے گا، پھر ایک آدمی آپ کے بعد اسے تھامے گا اس کے ذریعے سے اوپر (اپنی منزل تک) چلا جائے گا، پھر ایک اور آدمی اسے پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے اوپر (اپنی منزل تک) چلا جائے گا، پھر ایک اور آدمی اسے پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹے گی، پھر اس کے لیے جوڑ دی جائے گی تو وہ بھی اوپر (اپنی منزل) تک چلا

قَالَ: فَوَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ؟ قَالَ: «لَا تُقْسِمْ».

جائے گا۔ اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیے کہ میں نے صحیح کہا یا غلطی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کوئی بات صحیح بتائی اور کسی میں غلطی کی۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں گے کہ میں نے کہاں غلطی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم مت دو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس کو خلافِ مصلحت اور حکمت جانا کہ وہ اس خواب کی تعبیر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی غلطی کی نشاندہی کریں۔ اس سے آپ کے بعد خلافت کی ذمہ داریوں اور ان کی ادائیگی کے حوالے سے بات کھل جاتی اور رسول اللہ ﷺ ایسا بالکل نہ چاہتے تھے۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح قرآن مجید میں حکم ہے: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ ''اور ان کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔'' (الشوریٰ 38:42) اس کے مطابق صحابہ آپ ﷺ کے بعد آپ کے کسی اشارے کے حوالے سے نہیں، آزادی سے اپنی رائے دے کر خلافت کا مسئلہ طے کریں۔ آپ نے آزاد شوریٰ کی تربیت دینے کے لیے یہ سارا معاملہ صحابہ پر چھوڑا اور انھوں نے آزادی سے فیصلے کرتے ہوئے بہترین لوگوں کو باری باری آپ ﷺ کا جانشیں منتخب کیا، یہاں تک کہ فتنوں کا دور شروع ہو گیا اور شوریٰ کے ذریعے سے قائم ہونے والی خلافت کے بجائے بادشاہت کا دور آ گیا۔

[٥٩٢٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ.

[5929] سفیان نے زہری سے، انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: احد سے واپسی کے موقع پر ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے آج رات خواب میں بادل کے ایک ٹکڑے کو سایہ فگن دیکھا ہے جو شہد اور گھی ٹپکا رہا تھا، یونس کی حدیث کے مفہوم کے مطابق (حدیث بیان کی۔)

[٥٩٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَحْيَانًا يَقُولُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً

[5930] عبد الرزاق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے (آگے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ عبد الرزاق نے کہا کہ معمر کبھی کہتے تھے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور کبھی کہتے تھے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میں نے آج رات ایک بادل کو سایہ فگن دیکھا ہے۔ ان سب کی بیان کردہ حدیث

بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ.

کے مفہوم کے مطابق۔

[٥٩٣١] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُ ظُلَّةً، بِنَحْوِ حَدِيثِهِم.

[5931] سلیمان بن کثیر نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ سے یہ فرمایا کرتے تھے: ''تم میں سے جس شخص نے خواب دیکھا ہے، وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر بتاؤں گا۔'' کہا: تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے ایک بادل کو سایہ فگن دیکھا۔ جس طرح ان سب (بیان کرنے والوں) کی حدیث ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٥)

باب: 4- نبی ﷺ کا خواب

[٥٩٣٢] ١٨-(٢٢٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ، فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ».

[5932] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک رات کو جس طرح سویا ہوا آدمی خواب دیکھتا ہے، دیکھا، جیسے ہم عقبہ بن رافع (انصاری) رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہیں اور ہمیں ابن طاب کی تازہ کھجوروں میں سے کھجوریں پیش کی گئیں تو میں نے (اس کی) یہ تعبیر لی کہ ہمارے لیے دنیا میں رفعت، آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین انتہائی عمدہ ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے نام سے اچھی عاقبت اور دنیا کی رفعت کا مفہوم اخذ فرمایا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کی خوبصورت نام والی عمدہ کھجوریں رطب ابن طاب دیکھیں تو اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ ہمارا دین عمدہ ترین دین ہے۔ قرآن مجید میں دین کے بنیادی کلمے کو شجرۂ طیبہ کے مشابہ قرار دیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے شجرہ طیبہ کا مفہوم کھجور بتایا ہے۔ جس طرح کھجور جسمانی اعتبار سے عمدہ رزق ہے، اسی طرح اسلام روحانی اعتبار سے عمدہ ترین نعمت ہے جو ہمیں بطور رزق عطا ہوا ہے۔

[٥٩٣٣] ١٩-(٢٢٧١) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ

[5933] صخر بن جویریہ نے ہمیں نافع سے حدیث سنائی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ

جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ».

نے فرمایا: ''میں نے خواب میں خود کو دیکھا کہ میں ایک مسواک سے دانت صاف کر رہا ہوں، اس وقت دو آدمیوں نے (مسواک حاصل کرنے کے لیے) میری توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔ ان میں ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے وہ مسواک چھوٹے کو دے دی، پھر مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دیں تو میں نے وہ بڑے کو دی۔''

فائدہ: انبیاء ﷺ کے خواب حق اور سچ ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے سے بھی اللہ کی طرف سے انبیاء کا رابطہ ہوتا ہے اور رہنمائی دی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کہ بڑے کو ترجیح دیں۔ یہ اب ہمارے لیے ایک بنیادی شرعی حکم ہے۔ محدثین اور فقہاء دوسری احادیث کی روشنی میں کہتے ہیں کہ اگر بہت سے لوگ ترتیب سے بیٹھے ہوں تو اس صورت میں دائیں طرف سے آغاز کرنا ہوگا۔

[٥٩٣٤] ٢٠-(٢٢٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا، وَّاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَّإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدُ، يَوْمَ بَدْرٍ».

[5934] حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت ہیں، میرا گمان اس طرف گیا کہ شاید یہ جگہ ''یمامہ'' یا ''ہجر'' ہے لیکن وہ مدینہ تھا، یعنی یثرب، میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ وہ یہی کچھ تھا جس سے احد کے دن اہل ایمان دو چار ہوئے، پھر میں نے (اس) تلوار کو دوبارہ لہرایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں آ گئی۔ تو اس سے اللہ کی طرف سے مسلمانوں کو عطا ہونے والی فتح اور ان کی جمعیت (کی مضبوطی) مراد تھی۔ اور میں نے اس (خواب) میں ایک گائے بھی دیکھی اور (یہ بات بھی سنائی گئی کہ) اللہ ہی سب سے بہتر ہے۔ تو وہ (گائے سے مراد) احد کے دن (شہید اور زخمی ہونے والے) مسلمان لوگ ہیں اور خیر سے مراد وہ خیر ہے جو اللہ نے ہمیں بعد میں عطا فرمائی اور سچائی کا ثواب (اچھا بدل) ہے جو بعد میں اللہ نے بدر (ثانیہ) کے دن ہمیں عطا کیا۔''

فائدہ: احد کے موقع پر جاتے ہوئے ابوسفیان یہ اعلان کر کے گئے تھے: «مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ»

''اگلے سال بدر میں ملاقات ہوگی۔'' رسول اللہ ﷺ نے وعدے کے مطابق اگلے سال 4 ہجری کے شعبان میں مدینہ کا انتظام حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا اور ڈیڑھ ہزار کی جمعیت کے ہمراہ بدر کا رخ فرمایا، عَلَم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھا۔ مسلمان بدر پہنچ کر مشرکین کا انتظار کرنے لگے اور اس دور کے رواج کے مطابق جو سامانِ تجارت ان کے ہمراہ تھا اسے بہت اچھے داموں بیچتے اور نفع کماتے رہے جبکہ ابوسفیان دو ہزار کی جمعیت لے کر مکہ سے روانہ تو ہوئے لیکن ایک ہی منزل آگے مرّ الظہران پہنچ کر مجنہ کے چشمے پر خیمہ زن ہو گئے۔ ان پر مسلمانوں کی ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ آگے بڑھنے کی ہمت ختم ہو گئی، اپنے ساتھیوں کے سامنے مسلمانوں کا مقابلہ نہ کرنے کا یہ بہانہ پیش کیا کہ یہ شادابی اور ہریالی کا موسم نہیں ہے۔ ہمارے جانور کہاں چریں گے کہ ہم ان کا دودھ پی سکیں؟ ان کے ساتھی بھی کم ہمتی کا شکار تھے ان کی بات سن کر سب لوٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ دن انتظار فرمایا، جب مشرکین مکہ کے واپس بھاگ جانے کی پختہ خبر آ گئی تو آپ ﷺ نے واپس مدینہ کا رخ فرمایا۔ بدر ثانیہ یا بدر صغریٰ یا بدر آخرہ، جس طرح یہ مہم مختلف ناموں سے پکاری جاتی تھی، مسلمانوں کی قوت کا بہت بڑا مظاہرہ ثابت ہوئی اور پورے عرب پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔

[٥٩٣٥] ٢١-(٢٢٧٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: قَالَ نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، الْمَدِينَةَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِّنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ أَتَعَدّٰى أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ، وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ، وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي» ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ.

[5935] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ کے عہد میں مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ آیا اور یہ کہنا شروع کر دیا: اگر محمد ﷺ اپنے بعد (یہ سارا) معاملہ مجھے سونپ دیں تو میں ان کی پیروی اختیار کر لوں گا۔ وہ اپنی قوم کے بہت سارے لوگوں کے ساتھ مدینہ آیا تھا، نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے آئے، آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ کا ایک ٹکڑا تھا، یہاں تک کہ آپ (آ کر) مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس ٹھہر گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگو تو میں تمھیں نہیں دوں گا اور میں تمھارے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی صورت تجاوز نہیں کروں گا، اگر تو (میری اطاعت سے) منہ موڑ گیا تو اللہ تعالیٰ تجھے بے بس کر کے قتل کر دے گا اور تمھارے بارے میں مجھے (خواب میں) جو کچھ دکھایا گیا میں تمھیں وہی سمجھتا ہوں۔ یہ ثابت (بن قیس بن شماس) ہیں، میری طرف سے یہی تمھیں جواب دیں گے۔'' پھر آپ اس سے رخ پھیر کر تشریف لے گئے۔

(٢٢٧٤) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے قول: ''اور تمھارے بارے میں مجھے (خواب میں) جو کچھ

مَا أُرِيتُ» فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي، فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ، صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ، صَاحِبَ الْيَمَامَةِ».

دکھایا گیا میں تمھیں وہی سمجھتا ہوں'' کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار جب میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، ان کی حالت نے مجھے تشویش میں ڈال دیا تو خواب ہی میں میری طرف وحی کی گئی کہ آپ انھیں پھونک ماریں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر کی کہ یہ دو کذاب ہیں جو میرے بعد نکلیں گے، ایک صنعاء کا رہنے والا (اسود) عنسی اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ۔''

فائدہ: ان دونوں کے فتنے کا آغاز آپ ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد ہوا۔ آپ نے جب مسیلمہ کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ دنیا کی چمک دمک کا مظاہرہ کرنے والا وہی کذاب ہے جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھے دکھایا گیا تم وہی ہو، (اور عنقریب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرو گے۔)''

[٥٩٣٦] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ، فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ».

[5936] ہمام بن منبہ نے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں۔ انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانے میرے پاس لائے گئے۔ اس (خزانے کو لانے والے) نے سونے کے دو کنگن میرے ہاتھوں میں ڈال دیے۔ یہ دونوں مجھ پر گراں گزرے اور انھوں نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا، تو میری طرف وحی کی گئی کہ ان دونوں کو پھونک ماریں، میں نے دونوں کو پھونک ماری تو وہ چلے گئے۔ میں نے ان سے مراد دو کذاب لیے، میں ان کے وسط میں (مقیم) ہوں۔ ایک (دائیں ہاتھ پر واقع) صنعاء کا رہنے والا اور دوسرا بائیں ہاتھ پر) یمامہ کا رہنے والا۔''

[٥٩٣٧] ٢٣-(٢٢٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

[5937] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف رخ کرتے اور فرماتے: ''تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا؟».

خواب دیکھا؟"

فائدہ: آپ ﷺ کے نزدیک اہل ایمان کے خواب اہم تھے۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ وہ آپ کے علم میں لائے جائیں اور آپ ان کی تعبیر فرمائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدْ جَآءَكُمْ

رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ

مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم

بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

’’بلاشبہ یقیناتمھارے پاس تمھی سے ایک رسول آیا ہے، اس پر بہت گراں ہے کہ تم مشقت میں پڑو، تم پر بہت حرص رکھنے والا ہے، مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔‘‘ (التوبۃ 9:128)

تعارف کتاب الفضائل

صحیح مسلم میں کتاب الفضائل خاص اہمیت کی حامل ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس میں ترتیب، تبویب اور انتخاب مضامین کے ذریعے سے جو مثال پیش کی ہے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے چوٹی کے سیرت نگاروں نے اس سے خوب استفادہ کیا ہے۔ سیر و مغازی کے ساتھ ساتھ دلائل نبوت اور فضائل و شمائل، جو اس کتاب میں نمایاں ہیں، بتدریج سیرت طیبہ میں نہ صرف شامل ہوئے بلکہ سیرت کا لازمی حصہ بن گئے۔

اس کتاب کے ابتدائی ابواب کو ایک طرح کے مقدمے کی حیثیت حاصل ہے۔ آغاز آپ ﷺ کے اعلیٰ حسب ونسب اور مخلوقات میں آپ کے بلند ترین مقام سے ہوتا ہے، حتی کہ بعثت سے پہلے ہی جمادات کی طرف سے آپ کو سلام کیا جاتا تھا۔ اس کے فوراً بعد اس بات کا تذکرہ ہے کہ اخروی زندگی میں بھی ساری مخلوقات پر آپ ہی کو فضیلت حاصل ہوگی۔

اس کے بعد دلائل نبوت کو لیا گیا ہے۔ آپ کے عظیم معجزات جو بیک وقت آپ کی نبوت کے دلائل اور ایمان لانے والے کے لیے اضافۂ ایمان کا سبب ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی ایسی ضرورتوں کی تکمیل کا ذریعہ بنے جن کی تکمیل کی کوئی اور صورت نکلتی نظر نہ آتی تھی۔ پانی کی شدید قلت کے وقت جس سے انسانی زندگی کے ضائع ہوجانے کا خدشہ پیدا ہو جائے، آپ ﷺ کے جسدِ اطہر کے ذریعے سے اس کی فراوانی اسی قسم کا ایک معجزہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو چٹانوں کے اندر سے چشمے نکال کر سیراب کیا گیا جبکہ نبی ﷺ کے ساتھیوں کے لیے آپ کی مبارک انگلیوں سے چشمے پھوٹے یا آپ کے وضو کے لیے استعمال کیے ہوئے پانی کو قطرہ قطرہ بہتے ہوئے چشمے میں ڈالنے سے ایسی آب رسانی کا انتظام ہوا کہ اس سارے بنجر علاقے کو باغ و بہار میں تبدیل کر دیا گیا: «يُوشِكُ يَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، أَنْ تَرَى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا» ''معاذ! اگر تمھاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ یہاں جو جگہ ہے وہ گھنے باغات سے لہلہا اٹھے گی۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 5947) غزوۂ تبوک کے سفر کے دوران میں آتے جاتے ہوئے جن معجزات کا ظہور ہوا، ان کا مطالعہ ایمان افروز ہے۔ اس کے بعد اس ہدایت اور شریعت کی خصوصیات بیان ہوئی ہیں جو آپ لائے۔ اس پر صحیح طور پر عمل کرنے والا بھی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہے اور پوری طرح عمل نہ کر سکنے کے باوجود اس شریعت کو آگے پہنچانے والا اور اپنی نسلوں تک لے جانے والا بھی رحمت الٰہی سے سرفراز ہوا۔ اور جس نے نہ اپنایا، نہ آگے پہنچایا وہ ایسی بنجر زمین کے مانند ہے جس پر کانٹوں اور جھاڑ جھنکار کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ بشیر کے ساتھ ساتھ نذیر بھی ہیں، آپ نے اللہ کے عذاب سے، جو اس کی رضا کے انعام، جنت کی طرح برحق ہے، ڈرایا۔ جہنم میں لے جانے والے

اعمال کی نشاندہی فرمائی۔ جن لوگوں نے آپ کی بات مانی وہ جہنم سے بچ گئے۔ جنھوں نے انکار کیا اور بغض وعناد کی شدت کی بنا پر آگ میں گھسنے کی کوشش کی، آپ نے ان کو بھی بچانے کے لیے انتہائی کوششیں فرمائیں۔ آپ کی لائی ہوئی ہدایت کا عملی نمونہ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ آپ مکمل ترین پیکر جمال ہیں، اس جمال کی دلربائی اور دلکشی ایسی ہے کہ ہر سلیم الفطرت انسان بے اختیار اس کی طرف کھچا چلا آتا ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ، آپ کی بے کنار جود وسخا، آپ کی رحمت وعطا، آپ کی شفقت اور آپ کی حیا اللہ کی ہدایت سے کنارہ کشی کرنے والوں کو بھی زیادہ دور نہیں جانے دیتی۔ دنیا کے سب سے بڑے خوش نصیب تو وہ لوگ تھے جنھوں نے آپ کی صفات حسنہ اور اخلاقِ عالیہ کے ساتھ ساتھ آپ کے شخصی جمال کا بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ اور احسان یہ کیا کہ جو بہترین لفظ انھیں ملے ان کے ذریعے سے اسی جمال بے مثال کی تصویر کشی کی۔ آپ کے حلیۂ مبارک سے لے کر آپ کے جسم مبارک سے نکلنے والے معطر پسینے کی خوشبو تک کو بیان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہی خوشبو جس کے بارے میں ام سلیم ؓ نے کہا تھا: «عَرَقُكَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي» ''یہ آپ کا پسینہ اکٹھا کر رہی ہوں کہ اس سے اپنے مشک وعنبر کو معطر کر لوں۔'' (صحيح مسلم، حديث: 6057) امام مسلم نے اس تذکرے کے ساتھ ہی وہ احادیث بیان کر دیں کہ آپ کو سب سے زیادہ پسینہ اس وقت آتا تھا جب آپ پر وحی الٰہی نازل ہوتی تھی۔ اس طرح انھوں نے سمجھا دیا کہ اس خوشبو کا سرچشمہ کیا تھا۔ مشک وعنبر کا سرچشمہ تو وہ جاندار ہیں جو اللہ کی مخلوق ہیں اور آپ کے پیکر اطہر کی خوشبو کا سلسلہ اللہ کے کلام سے جڑا ہوا تھا۔ آپ کا قلب اطہر مہبط وحی الٰہی تھا جو آنکھوں کی نیند کے دوران میں بھی اللہ سے رابطے کے لیے مسلسل بیدار رہتا تھا، پھر آپ کے جسم اطہر کی خوشبو مشک وعنبر کو بھی معطر کرنے والی کیوں نہ ہوتی!

آپ ﷺ کے جمال بے پایاں کو بیان کرنے کے لیے دنیا کے فصیح ترین لوگوں نے بہترین الفاظ کا انتخاب کیا، لیکن ان کے بیان کا ایک ایک لفظ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ الفاظ اس جمال بے مثال کو بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ جو جمال حقیقت میں موجود تھا، اس کے لیے زبان میں الفاظ ہی موجود نہیں تھے۔ حضرت انس ؓ کے الفاظ پر غور تو کریں: «لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ» ''آپ ﷺ بہت دراز قد تھے نہ پستہ قامت، بالکل سفید رنگ والے تھے نہ بالکل گندمی، بال چھوٹے گھنگرالے تھے نہ بالکل سیدھے۔'' (صحيح مسلم، حديث: 6089) حضرت انس ؓ کے علاوہ بیان کرنے والے دوسرے صحابہ کے الفاظ بھی یہی اسلوب لیے ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بڑے مصوروں کی بعض تصویریں ایسی ہیں جن کی خوبصورتی کے مشاہدے اور ان پر غور وخوض کرنے میں بعض لوگوں نے اپنی عمریں بسر کر دیں، بعض عقل وخرد سے بیگانہ بھی ہو گئے۔ آپ کے شمائل وخصائل اور آپ کی شریعت کی بعض خصوصیات بیان کرنے کے بعد امام مسلم ؒ نے کتاب فضائل النبی ﷺ کا اختتام جس حدیث پر کیا ہے وہ ایک انوکھی سمت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس پیکر جمال کے ساتھ بے پناہ محبت کی طرف جس سے بڑھ کر کوئی اور جذبہ عظیم نہیں: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ» ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! تم لوگوں میں سے کسی پر وہ دن ضرور آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ اور میری زیارت کرنا اس کے لیے اپنے اس سارے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا جو ان کے پاس ہوگا۔'' (صحيح مسلم، حديث: 6129)

امام مسلم ؒ نے آخری حدیث سے پہلے، اس کتاب کے آخری حصے میں وہ احادیث بیان کیں جن میں رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی بیان کیے گئے ہیں۔ اسمائے مبارکہ آپ کی ان صفات کی نشاندہی کرتے ہیں جو آپ کے مشن کی عظمتوں اور آپ کی لائی ہوئیں ہدایت کی خصوصیات کی آئینہ دار ہیں۔ آپ محمد ہیں، احمد ہیں، ماحی ہیں جن کے ذریعے سے کفر ختم ہوگا، حاشر ہیں جن کے پیچھے لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے، عاقب ہیں کہ آپ کے ذریعے سے ہدایت کی تکمیل کے بعد کسی نبی کی بعثت کی ضرورت نہیں، آپ کو اللہ نے رؤف ورحیم قرار دیا ہے، آپ کے اسمائے گرامی میں نبی التوبہ ہے، کیونکہ آپ نے توبہ کے دروازے کے کواڑ پورے کے پورے کھول دیے اور زندگی کے آخری لمحے تک توبہ کی قبولیت کی نوید سنائی، اور آپ ﷺ نبی الرحمۃ ہیں کہ دنیا اور آخرت دونوں میں انسان آپ کی رحمت سے فیض یاب ہوں گے۔

اس کے بعد امام مسلم ؒ نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جن میں آپ ﷺ کی شریعت کی بعض امتیازی خصوصیات کا بیان ہے۔ آپ کی شریعت کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ یہ آسان ترین شریعت ہے۔ آپ نے انسانی کمزوریوں کا خیال رکھتے ہوئے اپنی امت کو جن آسانیوں اور رخصتوں کی خوشخبری سنائی، بعض لوگوں نے اپنے مزاج کی بنا پر ان کو قبول کرنا تقویٰ اور خشیت الٰہی کے خلاف جانا، ان کے نزدیک اللہ کے قرب کے لیے شدید مشقتیں اٹھانا ضروری تھا۔ آپ نے انھیں یاد دلایا کہ بنی نوع انسان میں آپ سے بڑھ کر اللہ اور اس کے دین کو جاننے والا اور آپ سے بڑھ کر خشیت الٰہی رکھنے والا اور کوئی نہیں۔ آپ نے واضح کیا کہ دین کے جتنے احکام کی ضرورت تھی وہ آپ کے ذریعے سے عطا کر دیے گئے اور آنے والے دنوں اور آخرت کے بارے میں جن باتوں کا علم ہونا ضروری تھا آپ نے وہ سب باتیں بتا دی ہیں، اس لیے اطاعت کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ پورے اخلاص سے ان باتوں کو سیکھا جائے، ان کو سمجھا جائے اور خلوص نیت کے ساتھ ان پر عمل کیا جائے۔ خواہ مخواہ بال کی کھال نکالنے اور احکام شریعت کے حوالے سے جو باتیں پہنچا دی گئی ہیں ان کو مزید کریدنے سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ یہ احکام قیامت تک کے لیے ہیں۔ ہر دور میں علم واخلاص کے ساتھ ان پر غور وخوض سے صحیح راہ واضح ہوتی رہے گی۔ جو شخص سمجھنے کے لیے نہیں، غیر ضروری طور پر کریدنے کے لیے سوال کرے اور اس کے سوال کی بنا پر کسی حلال چیز کے حوالے سے حرمت کا حکم سامنے آجائے تو اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں۔ ہر زمانے میں غور کرنے والوں کے لیے ہدایت میسر ہونا اس شریعت کی عظیم ترین خصوصیت ہے۔ وقت سے پہلے مفروضوں کی بنیاد پر سوال کھڑے کرنا اور اپنی طرف سے ان کے جوابات گھڑ کر وقوع پذیر ہونے والے اصل حالات میں غور کرنے والوں کے لیے مشکلات کھڑی کرنا یا غور وخوض اور اجتہاد کے دروازے بند کرنا یا کتاب وسنت کے بجائے دوسروں کی آراء کو اجتہاد کا محور قرار دینا اس امت پر ظلم ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

نبی ﷺ کے فضائل کے بعد امام مسلم ؒ نے بعض دوسرے انبیاء کے فضائل کے بارے میں احادیث بیان کیں اور سب سے پہلے یہ حدیث لائے کہ انبیاء مختلف ماؤں کی اولاد کی طرح ہیں جو اہم ترین رشتے کے حوالے سے ایک ہوتے ہیں۔ یہ سب انبیاء اللہ کی طرف سے مبعوث ہیں۔ ان کا دین ایک ہے۔ ہر عہد اور ہر قوم کی ضرورت کے مطابق شریعتوں میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے دین کی تکمیل ہوئی ہے اور قیامت تک کے لیے ایسی عالمگیر اور دائمی شریعت عطا کی گئی ہے جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ حدیث کا یہ ٹکڑا اس بڑی حدیث کا حصہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ میرا خصوصی تعلق ہے۔

دین کی وحدت کے علاوہ یہ تعلق بھی ہے کہ ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد نہ ان کے دوبارہ دنیا میں آنے سے پہلے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام اور ان کی اولاد کو حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی دعا کی بنا پر شیطان سے تحفظ حاصل ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اسی دعا کی تلقین فرمائی ۔ پھر وہ حدیث بیان کی گئی کہ ایک چور نے ، جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے چوری کرتے دیکھا تھا، جب جھوٹ بولتے ہوئے اللہ کی قسم کھالی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کے سامنے خود اپنی نفی کرتے ہوئے یہ فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور جس چیز کے بارے میں تم نے اللہ کی قسم کھائی، اس میں اپنے آپ کو غلط کہتا ہوں ۔ جس نبی کی عبودیت اور جلالِ الٰہی کے سامنے خشوع وخضوع کا یہ عالم ہو وہ خود کو اللہ کا بیٹا کیسے قرار دے سکتا ہے ۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالکل پاک ہیں ۔

پھر اختصار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ، جو آپ کے جدامجد ہیں، کے فضائل بیان ہوئے ہیں ۔ اس لیے جب آپ کو ''خیرالبریہ'' کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لقب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شایان شان ہے جن کا میں بیٹا بھی ہوں اور ان کی ملت کا متبع بھی ۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت میں وہ معروف حدیث بیان کی گئی جس کا بعض حضرات نے مفہوم سمجھے بغیر انکار کیا ہے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید باری تعالیٰ کی وضاحت کے لیے دو اور اپنی ذات کے لیے ایک بات کہی ۔ یہ تینوں باتیں جس جس مفہوم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہی تھیں بالکل سچی تھیں، لیکن سننے والوں نے ان سے جو مفہوم مراد لیا اس کے حوالے سے وہ خلاف واقعہ تھیں ۔ ایک نبی کے اردگرد جب ہر طرف شرک ہی شرک کا تعفن پھیلا ہوا ہو تو اس فضا میں سانس لیتے ہوئے اللہ جل وتعالیٰ کی شان میں اتنی بڑی گستاخی کے وقت ان کی روح اور ان کا جسم جس طرح کی تکلیف محسوس کرے گا، اس سے بڑی تکلیف اور کیا ہوسکتی ہے! اسی طرح آپ علیہ السلام کا یہ فرمان کہ اگر یہ بت بولتے ہیں تو پھر ان میں سے سب سے بڑے نے باقیوں کے ٹکڑے کیے ہیں، حقیقت کے اعتبار سے صریح سچائی ہے ۔ نہ یہ بولتے ہیں، نہ بڑے بت نے کچھ کیا ہے ۔ یہ سب بے بس ہیں اور ان کے شرک کرنے والے اللہ پر بہتان تراشی کر رہے ہیں ۔ حضرت سارہ علیہا السلام کو جب اپنے ساتھ بہن بھائی کا رشتہ بتانے کو کہا تو وضاحت فرما دی کہ عباداللہ سب کے سب آپس میں اخوت کے رشتے میں پروئے ہوئے ہیں، فرمان نبوی ہے: «وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا» ''اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوجاؤ۔'' (صحيح مسلم، حديث: 6536) اور اس سرزمین پر یہی دو افراد ایک اللہ کی بندگی کرنے والے تھے ۔ اس حقیقت کی بنا پر دونوں کے درمیان یہ رشتہ بالکل سچ تھا، لیکن اس علاقے میں حکمرانی کرنے والے جابر نے اسے نسبی طور پر بہن بھائی کا رشتہ سمجھا ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تقویٰ ایسا تھا کہ ان تینوں باتوں کو جو ان کے مراد لیے گئے مفہوم کے حوالے سے عین سچ تھیں، محض اللہ کے دشمنوں کے فہم کے حوالے سے کذب قرار دیا اور قیامت کے روز ان کے حوالے سے اللہ کے سامنے پیش ہوکر شفاعت کرنے سے معذرت فرمائی ۔ کاش! اپنی بات کے حوالے سے لفظ کذب کے استعمال میں ایک عظیم پیغمبر کی طرف سے جس تقویٰ اور تواضع ، جس خشیت اور عبودیت کا مظاہرہ کیا گیا، اس کی طرف نظر کی جاتی ۔ ایسا ہوتا تو حدیث کے راویوں پر جھوٹ کا بہتان باندھنے کی نوبت ہی نہ آتی ۔

ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل ہیں ۔ بنی اسرائیل نے آپ کی شان کم کرنے کے لیے آپ کی طرف جو جسمانی عیب منسوب کیا تھا، اللہ نے انھیں اس سے بری ثابت کیا ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قدر قوی تھے کہ کپڑے لے کر بھاگنے والے پتھر پر جو

ضربیں لگائیں وہ اس پر ثبت ہوگئیں۔ جب ملک الموت انسان کی شکل میں آپ کے پاس آیا اور کہا کہ اب آپ کی اللہ کے سامنے حاضری کا وقت آ گیا ہے تو کلیم اللہ نے اسے دشمن سمجھتے ہوئے تھپڑ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، پھر جب پتہ چلا کہ یہ واقعی اللہ سے ملاقات کا وقت تھا تو مہلت کی پیش کش کے باوجود اسی وقت حاضری کو ترجیح دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کی شان اور ان کی فضیلت کے مطابق ان کے احترام کی تعلیم دینے کے لیے اس بات پر ناراضی کا اظہار فرمایا کہ دوسرے انبیاء کے ماننے والوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کو ان سے افضل قرار دیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ کوئی مجھے حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل قرار دے جن کے بارے قرآن مجید نے واضح کیا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے اجازت کے بغیر بستی سے نکل آئے تھے اور اس وجہ سے انھیں مچھلی کے پیٹ میں جانا پڑا، پھر اللہ کی رحمت کے طفیل وہاں سے نجات حاصل ہوئی۔ جب آپ ﷺ کے سامنے حسب ونسب میں عزت مندی کے حوالے سے آپ کے بلند مرتبے کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بہ کمال تواضع سب سے زیادہ عزت مند قرار دیا جو نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی تھے۔ آپ ﷺ نے اس حوالے سے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت بیان فرمائی کہ بہت لمبا عرصہ بے گناہ قید خانے میں گزارنے کے باوجود آپ نے بادشاہ کی طرف سے بلاوا آتے ہی فوراً جیل سے باہر آنے کے بجائے اپنے اوپر لگنے والے الزام پر مبنی مقدمے کا فیصلہ مانگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے جدِ امجد تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے اللہ کے سامنے مردے کو زندہ کرنے کے مطالبے کا ذکر کرتے ہوئے انتہائی تواضع کا اظہار فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سوال شک قرار دیا جائے تو ہم اس شک کے زیادہ قریب ہیں۔ اصل میں بتانا یہ مقصود تھا کہ حضرت ابراہیم کا مطالبہ شک پر مبنی نہ تھا۔

آخر میں حضرت خضر علیہ السلام کے فضائل ہیں۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے واقعے سے بڑا سبق یہ ملتا ہے کہ کسی جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اس کا علم سب سے بڑھ کر ہے۔ فضائل نبی میں یہ حدیث بیان ہو چکی کہ آپ نے عام لوگوں سے یہ کہا کہ دنیا کے معاملات میں اپنے اپنے میدان کے بارے میں جن چیزوں کو ان میں تم زیادہ جانتے ہو، اپنی معلومات پر چلو لیکن میں جب اللہ کا حکم پہنچاؤں تو اس پر ضرور عمل کرو۔ غور کیا جائے تو تواضع اور انکسار کے حوالے سے بھی، جو عبودیت کا لازمی حصہ ہیں، آپ ﷺ کی فضیلت ارفع واعلیٰ ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٤٣ - كِتَابُ الْفَضَائِلِ

انبیائے کرام علیہم السلام کے فضائل

(المعجم ١) - (بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ، وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ) (التحفة ١)

باب: 1- نبی ﷺ کے نسب کی فضیلت اور بعثت سے پہلے آپ کو پتھر کا سلام کرنا

[٥٩٣٨] ١-(٢٢٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ. قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ»

[5938] ابوعمار شداد سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنوہاشم کو منتخب کیا اور بنوہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔''

[٥٩٣٩] ٢-(٢٢٧٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ

[5939] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں مکہ میں اس پتھر کو اچھی طرح پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا، بلاشبہ میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔''

أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ».

(المعجم ٢) - (بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ) (التحفة ٢)

باب:2-ہمارے نبی ﷺ کی تمام مخلوقات پر فضیلت

[٥٩٤٠] ٣-(٢٢٧٨) وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَّأَوَّلُ مُشَفَّعٍ».

[5940]عبداللہ بن فروخ نے کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن (تمام) اولاد آدم کا سردار ہوں گا، پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی، سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول ہوگی۔''

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٣)

باب:3- نبی ﷺ کے معجزات

[٥٩٤١] ٤-(٢٢٧٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَّحْرَاحٍ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّأُونَ، فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الثَّمَانِينَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ.

[5941] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو ایک کھلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس سے وضو کرنے لگے، میں نے ساٹھ سے اسی تک کی تعداد کا اندازہ لگایا، میں (اپنی آنکھوں سے) اس پانی کی طرف دیکھنے لگا، وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

[٥٩٤٢] ٥-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ

[5942] اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کا وقت آچکا تھا، لوگوں نے وضو کا پانی تلاش کیا اور انھیں نہ ملا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کا کچھ پانی لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا

قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّأُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

دست مبارک رکھ دیا اور لوگوں کو اس پانی میں سے وضو کا حکم دیا۔ کہا: تو میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے چھوٹ رہا تھا اور لوگوں نے اپنے آخری آدمی تک (اس سے) وضو کر لیا۔

[٥٩٤٣] ٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ - قَالَ: وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّهْ - دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ، فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ. قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ: كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِمِائَةِ.

[5943] معاذ کے والد ہشام نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ مقام زوراء میں تھے۔ کہا: زوراء مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ آپ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا، آپ نے اس میں اپنی ہتھیلی رکھ دی تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے لگا، آپ کے تمام صحابہ نے وضو کیا (قتادہ نے) کہا: میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) کہا: ابوحمزہ! وہ کتنے لوگ تھے؟ کہا: وہ تین سو کے لگ بھگ تھے۔

[٥٩٤٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ. عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ، فَأُتِيَ بِإِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ، أَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ.

[5944] سعید نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ زوراء میں تھے، آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا، وہ آپ کی انگلیوں کے اوپر تک بھی نہیں آتا تھا (جس میں آپ کی انگلیاں بھی نہیں ڈوبتی تھیں) یا اس قدر تھا کہ (شاید) آپ کی انگلیوں کو ڈھانپ لیتا۔ پھر ہشام کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٩٤٥] ٨-(٢٢٨٠) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَّهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا

[5945] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کو اپنے گھی کے ایک برتن (کپے) میں گھی ہدیہ کیا کرتی تھیں۔ پھر ان کے بیٹے آتے اور (روٹی کے ساتھ) سالن مانگتے اور ان کے ہاں کچھ (سالن) نہ ہوتا تو وہ اسی

بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «عَصَرْتِيهَا؟» فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا».

کپے کا رخ کرتیں جس میں وہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں تو اس میں گھی موجود پاتیں، اس سے ان کے گھر کے سالن کا انتظام قائم رہتا، یہاں تک کہ انھوں نے اس کو پوری طرح نچوڑ لیا (اندر سے گھی صاف کر لیا تو وہ برتن خالی ہو گیا) پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم نے اسے (پورا) نچوڑ لیا؟'' کہنے لگیں: وہاں، تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیتیں تو (اس کا سلسلہ) قائم رہتا۔''

[٥٩٤٦] ٩-(٢٢٨١) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا، حَتّٰى كَالَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ، وَلَقَامَ لَكُمْ».

[5946] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا حاصل کرنے کے لیے آیا، آپ نے اسے آدھا وسق (تقریباً 120 کلو) جو دیے تو وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان دونوں کے مہمان مسلسل اس میں سے کھاتے رہے، یہاں تک کہ (ایک دن) اس نے ان کو ماپ لیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا (اور ماجرا بتایا) تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اس کو نہ ماپتے تو مسلسل اس میں سے کھاتے رہتے اور یہ (سلسلہ) تمھارے لیے قائم رہتا۔''

[٥٩٤٧] ١٠-(٧٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّهُوَ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّكُمْ

[5947] ہمیں ابوعلی حنفی نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں مالک بن انس نے ابوزبیر مکی سے حدیث بیان کی کہ ابوطفیل عامر بن واثلہ نے انھیں خبر دی، انھیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا، کہا: غزوہ تبوک والے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے، آپ نمازیں جمع کرتے تھے، آپ ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھتے تھے، حتی کہ ایک دن آیا کہ آپ نے نماز مؤخر کر دی، پھر آپ باہر نکلے اور ظہر اور عصر اکٹھی پڑھیں، پھر آپ اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد آپ پھر باہر نکلے اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل تم ان شاء اللہ تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور تم دن چڑھنے سے پہلے نہیں پہنچ سکو

سَتَأْتُونَ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ، عَيْنَ تَبُوكَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ»، فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاءٍ، قَالَ: فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا؟» قَالَا: نَعَمْ، فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ، قَالَ: ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِّنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا، حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، قَالَ: وَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ، أَوْ قَالَ: غَزِيرٍ - شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ - فَاسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: «يُوشِكُ، يَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، أَنْ تَرٰى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِيءَ جِنَانًا». [راجع: ١٦٣١]

گے، تم میں سے جو شخص بھی اس چشمے کے پاس جائے وہ میرے آنے تک اس کے پانی کے ایک قطرے کو بھی نہ چھوئے۔'' ہم اس (چشمے) پر آئے تو دو آدمی ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ جوتے کے ایک تسمے جتنا (نظر آرہا) تھا، بہت معمولی پانی رس رہا تھا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا: ''تم نے ان کے پانی کو چھوا تھا؟'' دونوں نے کہا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو سخت سست کہا اور جو اللہ نے چاہا آپ نے ان سے کہا۔ کہا: پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اس چشمے میں سے تھوڑی تھوڑی مقدار نکالی تو کسی چیز میں (کچھ پانی) اکٹھا ہو گیا۔ آپ نے اس پانی میں اپنے ہاتھ اور چہرہ مبارک دھویا اور اسے دوبارہ چشمے کے اندر ڈال دیا، تو وہ چشمہ اُمڈتے ہوئے پانی، یا کہا: بہت زیادہ پانی کے ساتھ بہنے لگا۔۔ ابوعلی کو شک ہے کہ (ان کے استاد نے) دونوں میں سے کون سا لفظ کہا تھا ۔۔ تو لوگوں نے اچھی طرح پانی پیا (اور ذخیرہ کیا)، پھر (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ''(وہ وقت) قریب ہے، معاذ! اگر تمھاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ یہاں جو جگہ ہے وہ گھنے باغات سے لہلہا اٹھے گی۔''

[٥٩٤٨] ١١-(١٣٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيقَةٍ لِّامْرَأَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اخْرُصُوهَا» فَخَرَصْنَاهَا، وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، وَقَالَ: «أَحْصِيهَا حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَيْكِ، إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى

[5948] سلیمان بن بلال نے عمرو بن یحییٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے، انھوں نے ابوحمید ﷺ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے اور وادی القریٰ میں ایک عورت کے باغ پر پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس باغ (کی پیداوار) کا اندازہ لگاؤ۔'' ہم نے اندازہ لگایا، رسول اللہ ﷺ نے دس وسق (ساٹھ من) کا اندازہ لگایا، آپ نے اس عورت سے فرمایا: ''اس (کے جتنے وسق بنیں گے ان) کو شمار کر رکھنا یہاں تک کہ ہم ان شاء اللہ تمھارے پاس لوٹ آئیں گے۔'' پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ تبوک آ گئے،

قَدِمْنَا تَبُوكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِّنْكُمْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ» فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتّٰى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ. فَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ، صَاحِبِ أَيْلَةَ، إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِكِتَابٍ، وَأَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْدٰى لَهُ بُرْدًا. ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى، فَسَأَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا: «كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟» فَقَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي مُسْرِعٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ» فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ، وَهٰذَا أُحُدٌ، وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَيَّرَ دُورَ الْأَنْصَارِ، فَجَعَلَنَا آخِرًا، فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَيَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا، فَقَالَ: «أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ». [راجع: ۳۳۷۱]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات سخت آندھی آئے گی، تم میں سے کوئی شخص اس میں کھڑا نہ ہو۔ جس کے پاس اونٹ ہے وہ اس کو رسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دے۔'' پھر سخت آندھی آئی، ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا نے اس کو اٹھا کر طی کے دونوں پہاڑوں کے درمیان جا پھینکا، پھر ایلہ کے حاکم ابن علماء کا قاصد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک خط لے کر آیا، اس (حاکم ایلہ) نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سفید خچر بھی تحفے کے طور پر بھیجی، رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی طرف خط روانہ فرمایا اور ایک چادر بطور تحفہ بھیجی، پھر ہم واپس آئے یہاں تک کہ وادی القری پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے اس کے باغ کے بارے میں پوچھا: ''اس کا پھل کتنا ہوا؟'' اس عورت نے بتایا دس وسق (ساٹھ من جو رسول اللہ ﷺ کا تخمینہ تھا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جلدی روانہ ہو رہا ہوں، تم میں سے جو چاہے میرے ساتھ جلد روانہ ہو جائے اور جو چاہے رک جائے۔'' ہم وہاں سے نکل پڑے یہاں تک کہ مدینہ کے بالائی حصے میں پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ نے (مدینہ کو دور سے دیکھتے ہی) فرمایا: ''یہ طابہ (عمدہ، پاکیزہ شہر) ہے اور (اس کے قریب) یہ احد ہے، یہ (ایسا) پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' پھر (جیسے ہی انصار کے گھر نظر آنے لگے تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے گھروں میں سے خیر و برکت والے گھر بنو نجار کے ہیں، پھر بنو عبدالاشہل کے، پھر بنو عبدالحارث بن خزرج کے، پھر بنو ساعدہ کے، انصار کے سارے ہی گھروں میں خیر و برکت ہے۔'' اتنے میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ آ ملے تو ابو اسید رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تم نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھروں کی خیر و برکت کا ذکر فرمایا تو ہمیں سب سے آخر میں رکھا۔ سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قریب چلے گئے اور عرض

کی: اللہ کے رسول! آپ نے انصار کے گھروں کی خیر کا ذکر فرمایا تو ہمیں آخر میں رکھا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں کے لیے یہ بات کافی نہیں کہ تم خیر و برکت والوں میں سے ہو جاؤ؟“

فائدہ: سخت آندھی نے جس شخص کو طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان جا پھینکا تھا، وہ بعد میں وہاں سے چل کر اپنے ساتھیوں سے آملا تھا۔ (فتح الباري: 345/3)

[٥٩٤٩] ١٢-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلٰى قَوْلِهِ: «وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[5949] عفان اور مغیرہ بن سلمہ مخزومی دونوں نے کہا: ہمیں وہیب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن یحییٰ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی آپ ﷺ کے اس فرمان تک: ”اور انصار کے تمام گھروں میں خیر و برکت ہے۔“ انھوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا قصہ، جو اس کے بعد ہے، ذکر نہیں کیا۔ اور وہیب کی حدیث میں مزید یہ بیان کیا: تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا سارا علاقہ (بطور حاکم) اس کو لکھ دیا، نیز وہیب کی حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف خط لکھا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ تَوَكُّلِهِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى، وَعِصْمَةِ اللهِ تَعَالٰى لَهُ مِنَ النَّاسِ) (التحفة ٤)

باب:4- آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ پر توکل اور اللہ کی طرف سے تمام لوگوں سے آپ کا تحفظ

[٥٩٥٠] ١٣-(٨٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ

[5950] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز محمد بن جعفر بن زیاد نے ۔ الفاظ انھی کے ہیں ۔ ابراہیم بن سعد سے، انھوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف ایک جنگ میں حصہ لیا۔ (جنگ سے واپسی کے سفر کے دوران میں) رسول اللہ ﷺ ہمیں کانٹے دار

رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَأَدْرَكْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا، قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللهُ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللهُ، قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ» ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٩٤٩]

جھاڑیوں سے اٹی ہوئی ایک وادی میں پیچھے آ کر ملے، تو رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے اتر گئے اور اپنی تلوار اس درخت کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کے ساتھ لٹکا دی۔ کہا: اور لوگ اس وادی میں درختوں کا سایہ حاصل کرنے کے لیے بکھر گئے۔ کہا: تو (کچھ دیر بعد) رسول اللہ ﷺ نے بتایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور (میری) تلوار پکڑ لی، میری آنکھ کھلی تو وہ میرے سر پر کھڑا تھا، مجھے اسی وقت پتہ چلا جب تلوار اس کے ہاتھ میں حملے کے لیے تیار تھی، اس نے مجھ سے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ فرمایا: میں نے کہا: اللہ (بچائے گا)! اس نے دوبارہ مجھ سے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے (پھر) کہا: اللہ! تو اس نے تلوار نیام میں ڈال دی، وہ شخص یہ بیٹھا ہوا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہ فرمایا (اسے جانے دیا۔)

[٥٩٥١] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَّمَعْمَرٍ.

[5951] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے، جو نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں، ان دونوں کو خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نجد کی طرف ایک جنگ میں حصہ لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے، ایک دن دوپہر کے آرام کا وقت ہو گیا، اس کے بعد انھوں نے ابراہیم بن سعد اور معمر کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٩٥٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ

[5952] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (واپس) آئے، یہاں تک کہ جب ہم ذات الرقاع

جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

پہنچے، (پھر) زہری کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور یہ نہیں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہ فرمایا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ) (التحفة ٥)

باب:5- نبی اکرم ﷺ کو جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث کیا گیا اس کی مثال کا بیان

[٥٩٥٣] ١٥-(٢٢٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا، وَأَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا أُخْرٰى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ، وَنَفَعَهُ اللهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ».

[5953] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مجھے مبعوث کیا ہے، اس کی مثال اس بادل کی طرح ہے جو ایک زمین پر برسا، اس زمین کا ایک قطعہ اچھا تھا، اس نے اس پانی کو قبول کیا اور اس نے چارہ اور بہت سا سبزہ اگایا، اور اس زمین کا ایک قطعہ سخت تھا، اس نے پانی روک (کر محفوظ کر) لیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا، انھوں نے اس میں سے خود پیا، جانوروں کو پلایا اور (اس سے اگنے والی گھاس پھوس میں اپنے جانوروں کو) چرایا۔ وہ (بارش) اس زمین کے ایک اور قطعے پر بھی برسی، وہ چٹیل میدان تھا، نہ وہ پانی کو روکتا تھا، نہ گھاس اگاتا تھا (اس پر پانی جمع رہتا، نہ اندر جذب ہوتا۔) یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے اللہ کے دین میں تفقہ (گہرا مفہوم) حاصل کیا، اللہ نے جو کچھ مجھے دے کر بھیجا اس سے اس شخص کو فائدہ پہنچایا، اس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور (یہ دوسری) اس شخص کی مثال ہے جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر توجہ تک نہ کی اور نہ اس ہدایت کو قبول ہی کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ شَفَقَتِهِ ﷺ عَلٰى أُمَّتِهِ، وَمُبَالَغَتِهِ فِي تَحْذِيرِهِمْ مِّمَّا يَضُرُّهُمْ) (التحفة ٦)

باب:6- آپ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت اور جو چیز ان کے لیے نقصان دہ ہے انھیں اس سے دور رکھنے کے لیے آپ ﷺ کی سرتوڑ کوشش

[٥٩٥٤] ١٦-(٢٢٨٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ: - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمَهُ، فَقَالَ: يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ».

[5954] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور جس (ہدایت اور علم) کے ساتھ اللہ عزوجل نے مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا: میری قوم! میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے (دشمن کا) ایک لشکر دیکھا ہے اور میں تم کو کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں، اس لیے بچ نکلو۔ اس کی قوم میں سے کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور انھوں نے شام کے اندھیرے ہی میں کمر باندھ لی اور اپنی مہلت میں روانہ ہو گئے۔ اور دوسرے لوگوں نے اس کی بات کو جھوٹ قرار دیا اور صبح تک اپنی جگہ پر موجود رہے۔ لشکر نے علی الصبح ان پر حملہ کیا اور انھیں ہلاک کیا اور ان کی بیخ و بن اُکھیڑ ڈالی (انھیں تباہ و برباد کر دیا۔) تو یہ ان کی مثال ہے جنھوں نے میری بات مانی اور جو (پیغام) میں لایا اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے میری نافرمانی کی اور جو سچی بات میں لے کر آیا اس کی تکذیب کی۔''

[٥٩٥٥] ١٧-(٢٢٨٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ».

[5955] مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے ہمیں ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو حشرات الارض اور پتنگے اس آگ میں گرنے لگے۔ تو میں تم کو کمر سے پکڑ کر روکنے والا ہوں اور تم زبردستی اس میں گرتے جا رہے ہو۔''

[٥٩٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5956] سفیان نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٩٥٧] ١٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

[5957] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول سے بیان کیں۔ انھوں نے کئی

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا، قَالَ: فَذٰلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ، أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ، فَتَغْلِبُونِّي وَتَقَحَّمُونَ فِيهَا».

احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی اور جب اس آگ نے اردگرد کو روشن کر دیا تو پتنگے اور یہ حشرات الارض جو آگ میں (آ پڑتے) ہیں، اس میں گرنے لگے۔ اس شخص نے انھیں روکنا شروع کر دیا اور وہ (پتنگے وغیرہ) اس پر غالب آتے گئے اور آگ میں گرتے گئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی میری اور تمھاری مثال ہے۔ میں تمھیں تمھاری کمروں سے پکڑ کر آگ سے دور کرنے والا ہوں، آگ سے ہٹ آؤ! آگ سے ہٹ آؤ! اور تم میرے قابو سے نکل جاتے ہو اور آگ میں جا گرتے ہو۔''

[٥٩٥٨] ١٩-(٢٢٨٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا، وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي».

[5958] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمھاری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی تو ٹکڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے۔ وہ شخص ہے کہ ان کو اس سے روک رہا ہے، میں تمھاری کمروں سے پکڑ کر تمھیں آگ سے ہٹا رہا ہوں اور تم ہو کہ میرے ہاتھوں سے نکلے جا رہے ہو۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ) (التحفة ٧)

باب: 7- نبی ﷺ کا خاتم النبیین ہونا

[٥٩٥٩] ٢٠-(٢٢٨٦) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ، يَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا، إِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ، فَكُنْتُ أَنَا

[5959] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور (سابقہ) انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک عمارت بنائی، اسے بہت اچھا اور خوبصورت بنایا، لوگ اس کے اردگرد چکر لگاتے اور کہتے: ہم نے اس سے اچھی کوئی عمارت نہیں دیکھی، سوائے اس ایک اینٹ کے (جو لگنی باقی ہے) تو میں وہی اینٹ ہوں (جس نے اس عمارت کے

تِلْكَ اللَّبِنَةَ».

حسن و جمال کو مکمل کر دیا۔"

[٥٩٦٠] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهَا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ: أَلَّا وُضِعَتْ هٰهُنَا لَبِنَةٌ فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ» فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: «فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ».

[5960] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ (احادیث) ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے (ایک عمارت میں) کئی گھر بنائے، انھیں بہت اچھا، بہت خوبصورت بنایا اور اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں، ایک اینٹ کی جگہ کے سوا اس (پوری عمارت) کو اچھی طرح مکمل کر دیا، لوگ اس کے اردگرد گھومنے لگے، وہ عمارت انھیں بہت اچھی لگتی اور وہ کہتے: آپ نے اس جگہ ایک اینٹ کیوں نہ لگا دی تا کہ تمھاری عمارت مکمل ہو جاتی۔" تو محمد ﷺ نے فرمایا: "میں ہی وہ اینٹ تھا (جس کے لگ جانے کے بعد وہ عمارت مکمل ہو گئی۔)"

[٥٩٦١] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ» قَالَ: «فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ».

[5961] ابوصالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا اسے بہت ہی اچھا بنایا، بہت ہی خوبصورت بنایا، سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے جو اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں (لگنی) تھی، لوگ اس کے اردگرد گھومنے لگے، وہ اسے سراہتے اور کہتے: یہ اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی!" کہا: "میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین (نبوت کو مکمل کرنے والا، آخری نبی) ہوں۔"

[٥٩٦٢] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

[5962] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اور (سابقہ) انبیاء کی مثال" پھر اسی (سابقہ حدیث کی) طرح حدیث بیان کی۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ» فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[٥٩٦٣] ٢٣-(٢٢٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ».

[5963] عفان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن میناء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور (مجھ سے پہلے) انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ کے سوا اس (سارے گھر) کو پورا کر دیا اور اچھی طرح مکمل کر دیا۔ لوگ اس میں داخل ہوتے، اس (کی خوبصورتی) پر حیران ہوتے اور کہتے: کاش! اس اینٹ کی جگہ (خالی) نہ ہوتی!'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس اینٹ کی جگہ (کو پر کرنے والا) میں ہوں، میں آیا تو انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کو مکمل کر دیا۔''

[٥٩٦٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: بَدَلَ - أَتَمَّهَا - أَحْسَنَهَا.

[5964] ابن مہدی نے کہا: ہمیں سلیم نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔ اور ''اسے پورا کیا'' کے بجائے ''اسے خوبصورت بنایا'' کہا۔

(المعجم ٨) - (بَابٌ: إِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا) (التحفة ٨)

باب: 8- جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس (امت) کے نبی کو ان سے پہلے اٹھا لیتا ہے

[٥٩٦٥] ٢٤-(٢٢٨٨) قَالَ مُسْلِمٌ: وَحُدِّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، وَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهِ، قَبَضَ نَبِيَّهَا

[5965] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک امت پر رحمت کرنا چاہتا ہے تو وہ اس امت سے پہلے اس کے نبی کو اٹھا لیتا ہے اور اسے اس (امت) سے آگے پہلے پہنچنے والا، (اس کا) پیش رو بنا دیتا ہے۔ اور جب وہ کسی امت کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اسے اس کے نبی کی زندگی میں عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے اور

قَبْلَهَا ، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا ، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ ، عَذَّبَهَا ، وَنَبِيُّهَا حَيٌّ ، فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ ، فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ» .

اس کی نظروں کے سامنے انھیں ہلاک کرتا ہے۔ انھوں نے جو اس کو جھٹلایا تھا اور اس کے حکم کی نافرمانی کی تھی تو وہ انھیں ہلاک کر کے اس (نبی) کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔"

(المعجم ٩) - (بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ) (التحفة ٩)

باب:9- ہمارے نبی ﷺ کا حوض اور اس کی خصوصیات

[٥٩٦٦] ٢٥-(٢٢٨٩) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَّقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» .

[5966] ہمیں زائدہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبدالملک بن عمیر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جندب (بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں۔"

[٥٩٦٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، جَمِيعًا عَنْ مِّسْعَرٍ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5967] مسعر اور شعبہ دونوں نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند روایت کی۔

[٥٩٦٨] ٢٦-(٢٢٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَّقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَّرَدَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، وَّلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ

[5968] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے ابوحازم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ (بن سعد ساعدی) سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "میں تم سے پہلے (اپنے) حوض پر پہنچنے والا ہوں، جو اس حوض پر پینے کے لیے آجائے گا، پی لے گا اور جو پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس

وَيَعْرِفُونِّي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ».

بہت سے لوگ آئیں گے میں انھیں جانتا ہوں گا، وہ مجھے جانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی جائے گی۔''

قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَّأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَّقُولُ؟، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ.

ابوحازم نے کہا: میں یہ حدیث (سننے والوں کو) سنا رہا تھا کہ نعمان بن ابی عیاش نے بھی یہ حدیث سنی تو کہنے لگے: آپ نے سہل رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔

[٥٩٦٩] (٢٢٩١) قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ: «إِنَّهُمْ مِّنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي».

[5969] انھوں (نعمان بن ابی عیاش) نے کہا: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ اس (حدیث) میں مزید یہ بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ فرمائیں گے: ''یہ میرے (لوگ) ہیں تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔ تو میں کہوں گا: دوری ہو، ہلاکت ہو! ان کے لیے جنھوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلی کر دی۔''

[٥٩٧٠] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

[5970] ابواسامہ نے ابوحازم سے، انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اور (دوسری سند کے ساتھ ابوحازم نے) نعمان بن ابی عیاش سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یعقوب (بن عبدالرحمان القاری) کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٥٩٧١] ٢٧-(٢٢٩٢) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، وَّزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، وَّمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ

[5971] نافع بن عمر جُمحی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض (لمبائی چوڑائی میں) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے (چاروں) کنارے برابر ہیں (مربع ہے)، اس کا پانی چاندی سے زیادہ چمکدار، اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ معطر ہے، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں جتنے ہیں۔ جو شخص اس میں سے پی لے

أَبَدًا».

گا، اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔"

[٥٩٧٢] (٢٢٩٣) قَالَ: وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ أُنَاسٌ دُونِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ: أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللهِ! مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ».

[5972] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں حوض پر (موجود) ہوں گا تا کہ دیکھوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے، کچھ لوگوں کو مجھ (تک پہنچنے) سے پہلے ہی پکڑ لیا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے ہیں، میری امت میں سے ہیں۔ تو کہا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا (کچھ) کیا؟ آپ کے بعد انھوں نے اپنی ایڑیوں پر واپس گھومنے میں (ذرا) دیر نہیں کی۔"

قَالَ: فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا، أَوْ أَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا.

(نافع نے) کہا: ابن ابی ملیکہ یہ دعا کرتے تھے: "اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم اپنی ایڑیوں پر پلٹ جائیں یا ہمیں کسی آزمائش میں ڈال کر اپنے دین سے ہٹا دیا جائے۔"

[٥٩٧٣] ٢٨-(٢٢٩٤) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ: «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ، أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، فَوَاللهِ! لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ، فَلَأَقُولَنَّ: أَيْ رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ، مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ».

[5973] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تھے اور فرما رہے تھے: "میں حوض پر ہوں گا، انتظار کر رہا ہوں گا کہ میرے پاس پینے کے لیے کون آتا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھ (تک پہنچنے) سے پہلے کچھ لوگوں کو کاٹ (کر الگ کر) دیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا: میرے رب! (یہ) میرے ہیں اور میری امت میں سے ہیں۔ تو وہ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ یہ مسلسل اپنی ایڑیوں پر پلٹتے رہے۔"

[٥٩٧٤] ٢٩-(٢٢٩٥) وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ،

[5974] بکیر نے قاسم بن عباس ہاشمی سے روایت کی، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ بن رافع سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں لوگوں سے سنتی تھی کہ وہ حوض

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَّوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ، وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِّنْ ذٰلِكَ، وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّهَا النَّاسُ!» فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَأْخِرِي عَنِّي، قَالَتْ: إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ، فَقُلْتُ: إِنِّي مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ، فَإِيَّايَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ، فَأَقُولُ: فِيمَ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا».

(کوثر) کا ذکر کیا کرتے تھے۔ میں نے یہ بات خود رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی تھی، پھر ان (میری باری کے) دنوں میں سے ایک دن ہوا، اور خادمہ میری کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اے لوگو!'' میں نے خادمہ سے کہا: مجھ سے پیچھے ہٹ جاؤ! وہ کہنے لگی: آپ ﷺ نے مردوں کو پکارا (مخاطب فرمایا) ہے، عورتوں کو نہیں۔ میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ہوں (صرف مرد ہی لوگ نہیں ہوتے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔ میرے پاس تم میں سے کوئی اس طرح نہ آئے کہ اسے مجھ سے دور دھکیلا جا رہا ہو، جس طرح بھٹکے ہوئے اونٹ کو (ریوڑ سے) اور دور دھکیلا جاتا ہے۔ میں پوچھوں گا: یہ کس وجہ سے ہو رہا ہے؟ تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا نئے کام نکالے تھے۔ تو میں کہوں گا: دوری ہو!''

[٥٩٧٥] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَّهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهِيَ تَمْتَشِطُ: «أَيُّهَا النَّاسُ!» فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا: كُفِّي رَأْسِي، بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ.

[5975] ہمیں افلح بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن رافع نے حدیث سنائی، کہا: حضرت ام سلمہ ؓ بیان کیا کرتی تھیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا، اس وقت وہ کنگھی کرا رہی تھیں، (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اے لوگو!'' انھوں نے اپنی کنگھی کرنے والی سے کہا: میرا سر چھوڑ دو! جس طرح بکیر نے قاسم بن عباس سے حدیث بیان کی۔

[٥٩٧٦] ٣٠-(٢٢٩٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ

[5976] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور اہل احد پر اسی طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی

صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي، وَاللهِ! لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِيَ الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي، وَاللهِ! مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا».

جاتی ہے، پھر آپ پلٹ کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور میں تم پر گواہی دینے والا ہوں گا اور میں، اللہ کی قسم! جیسے اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا (فرمایا:) زمین کی چابیاں عطا کی گئیں اور اللہ کی قسم! میں تمھارے بارے میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ میرے بعد تم شرک کرو گے، لیکن میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم ان (خزانوں کے معاملے) میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرو گے (کہ ان میں سے کون زیادہ فائدہ اٹھاتا اور زیادہ دولت مندی کا مظاہرہ کرتا ہے۔)''

فائدہ: اس حدیث سے بعض لوگوں نے بڑا بودا استدلال کیا ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں۔ یہ استدلال فضول اور لایعنی ہونے کے ساتھ دیگر نصوصِ شرعیہ جوامت محمدیہ میں شرک کے وجود پر دلالت کرتی ہیں، ان کے خلاف بھی ہے۔ اسی لیے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی تعیین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا مصداق صحابہ کرام ہیں: «وَأَنَّ أَصْحَابَهُ لَا يُشْرِكُونَ بَعْدَهُ فَكَانَ كَذٰلِكَ» ''اور یہ کہ آپ ﷺ کے صحابہ آپ کے بعد شرک نہیں کریں گے، لہٰذا اسی طرح ہوا۔'' (فتح الباري: 614/6) گویا اس حدیث کا تعلق صحابہ کرام سے ہے، عام امت سے نہیں۔ اور صحابہ کرام ہی کو مخاطب کر کے آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ اگر بالفرض حدیث کے الفاظ کو عام تسلیم کر لیا جائے تب بھی اس سے مراد امت کا ہر فرد نہیں ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کا مفہوم یوں واضح کرتے ہیں: «قَوْلُهُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا أَيْ عَلٰى مَجْمُوعِكُمْ لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ وَقَعَ مِنَ الْبَعْضِ أَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى» ''آپ ﷺ کے اس فرمان: ''میں تمھارے بارے میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ میرے بعد تم شرک کرو گے'' کا مطلب یہ ہے کہ تم مجموعی طور پر شرک نہیں کرو گے۔ اس لیے کہ امت مسلمہ میں سے بعض افراد کی جانب سے شرک کا وقوع ہوا، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے!'' (فتح الباري: 211/3) قاضی عیاض رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ''آپ ﷺ کا اس بات کی خبر دینا کہ انھیں اپنے بعد لوگوں کے شرک میں مبتلا ہو جانے کا خوف نہیں تو اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ نہ تھی کہ وہ سب یا ان میں سے کچھ شرک کریں گے۔ آپ نے بذاتِ خود حدیث میں یہ بیان فرمایا کہ (آپ کی امت میں سے) بعض مرتد ہوں گے بلکہ آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ مجموعی یا عمومی طور پر سب کے سب شرک میں مبتلا نہیں ہوں گے جیسا کہ آپ کو اپنی امت کی اکثریت کا دنیا کی محبت میں مبتلا ہونے کا خوف تھا۔ (إكمال المعلم: 268,267) علامہ نووی، ملا علی قاری اور دیگر شارحین حدیث نے بھی یہی مفہوم بیان کیا ہے۔ مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی نے اس حدیث کا ترجمہ کیا ہے: ''بے شک خدا کی قسم! مجھے تمھارے متعلق یہ خدشہ نہیں ہے کہ تم (سب) میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے۔'' (شرح صحيح مسلم: 738/6) موصوف نے ترجمہ حدیث میں ''سب'' لکھ کر اس حقیقت کا اعتراف کر لیا کہ پوری

امت محمدیہ کے شرک میں مبتلا ہو جانے کا خوف نہیں، البتہ بعض لوگوں سے ایسا ممکن ہے اور یہی حدیث کا منشا ہے۔

[٥٩٧٧] ٣١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ، إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، وَتَقْتَتِلُوا، فَتَهْلِكُوا، كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ».

[5977] یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اُحد میں شہید ہونے والوں کی نماز جنازہ پڑھی، پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور اس طرح نصیحت فرمائی جیسے آپ ﷺ زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور اس حوض کا عرض اتنا ہے جتنا (شام کے ساتھ واقع) اَیلہ سے لے کر (مدینہ اور مکہ کے درمیان واقع) جُحفہ کا فاصلہ ہے۔ مجھے تمھارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم (سب کے سب) میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں تمھارے بارے میں دنیا کے حوالے سے ڈرتا ہوں کہ تم اس میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے لگو گے، آپس میں لڑو گے اور اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے والے لوگ ہلاک ہوئے۔''

قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آخری بار تھی جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔

[٥٩٧٨] ٣٢-(٢٢٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَلَأُنَازِعَنَّ أَقْوَامًا ثُمَّ لَأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، أَصْحَابِي. فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

[5978] ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے شقیق (بن سلمہ اسدی) سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔ میں کچھ اقوام (لوگوں) کے بارے میں (فرشتوں سے) جھگڑوں گا، پھر ان کے حوالے سے (فرشتوں کو) مجھ پر غلبہ عطا کر دیا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! (یہ) میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ تو مجھ سے کہا جائے گا: بلاشبہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا نئی باتیں (بدعات) نکالی تھیں۔''

[٥٩٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ «أَصْحَابِي، أَصْحَابِي».

[5979] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ''میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٩٨٠] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ.

[5980] جریر اور شعبہ نے مغیرہ سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اعمش کی حدیث کے مانند روایت کی۔ شعبہ کی مغیرہ سے روایت (کی سند) میں یہ الفاظ ہیں: میں نے ابووائل سے سنا۔

[٥٩٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ.

[5981] عبثر اور ابن فضیل دونوں نے حصین سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، جس طرح اعمش اور مغیرہ کی روایت ہے۔

[٥٩٨٢] ٣٣-(٢٢٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ».

[5982] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے معبد بن خالد سے، انھوں نے حضرت حارثہ (بن وہب خزاعی) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''آپ ﷺ کا حوض (اتنا چوڑا ہے) جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان (کا فیصلہ) ہے۔''

فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: «الْأَوَانِي»؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: «تُرٰى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ».

مستورد (بن شداد) رضی اللہ عنہ نے ان (حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ) سے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا: ''برتن''؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ تو مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس میں برتن ستاروں کی طرح (بکثرت) نظر آئیں گے۔''

[٥٩٨٣] (...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ

[5983] حرمی بن عمارہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے معبد بن

مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، وَذَكَرَ الْحَوْضَ، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ.

خالد سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور انھوں (حرمی بن عمارہ) نے حوض کا ذکر کیا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔ انھوں نے حضرت مستورد اور ان (حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ) کا قول ذکر نہیں کیا۔

[٥٩٨٤] ٣٤-(٢٢٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا، مَّا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ».

[5984] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے آگے (جس منزل کی طرف تم جا رہے ہو) حوض ہے، اس کے دو کناروں کے درمیان جرباء اور اذرح (شام اور فلسطین کے دو مقام) کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔''

[٥٩٨٥] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى: «حَوْضِي».

[5985] زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ اور عبیداللہ بن سعید نے کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تمھارے آگے حوض ہے (اس کی وسعت اتنی ہے جتنا) جرباء اور اذرح کے درمیان کا فاصلہ ہے۔'' اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ''میرا حوض'' کے الفاظ ہیں۔

[٥٩٨٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ، بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ، وَّفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ: ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

[5986] عبداللہ بن نمیر اور محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور مزید بیان کیا کہ عبیداللہ نے کہا: میں نے ان (نافع) سے پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ شام کی دو بستیاں ہیں، ان کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔ ابن بشر کی روایت میں تین دن (کا ذکر) ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف علاقوں کے لوگوں کے سامنے حوض کی وسعت کا ذکر فرماتے ہوئے ایسے مقامات کے فاصلوں کا نام لیا جن کی مسافت کو وہ لوگ بہت لمبی مسافت کے طور پر جانتے تھے۔ یہ حقیقی مسافت کا ذکر نہیں۔ دنیا کی

زندگی میں آخرت کی مسافتوں کا ادراک نہیں کیا جا سکتا۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تم لوگ جتنی لمبی مسافتوں کا اندازہ کرتے ہو انھی کے حوالے سے یہ بات سمجھ لو کہ حوض کی وسعت بہت زیادہ ہے۔

[٥٩٨٧] (...) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ.

[5987] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے عبیداللہ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٩٨٨] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ، فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ، لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا».

[5988] عمر بن محمد نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے سامنے ایسا حوض ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان کی مسافت ہے، اس میں آسمان کے ستاروں جتنے کوزے ہیں، جو اس تک پہنچے گا اور اس میں سے پیے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔''

[٥٩٨٩] ٣٦-(٢٣٠٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا، أَلَا! فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ، آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ، يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلٰى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ».

[5989] عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اس حوض کے برتن آسمان کے چھوٹے اور بڑے (تمام) ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ یاد رکھو! جو اندھیری صاف مطلع کی رات میں ہوتے ہیں۔ وہ جنت کے برتن ہیں کہ جو ان سے (شرابِ کوثر) پی لے گا وہ اپنے ذمے (جنت میں جانے کے دورانیے) کے آخر تک کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس میں جنت (کی بارانِ رحمت) کے دو پرنالے آ کر گرتے ہیں، جو اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس کی چوڑائی اس کی لمبائی کے برابر ہے جیسے عمّان سے اَیلہ تک (کا فاصلہ) ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔''

[٥٩٩٠] ٣٧-(٢٣٠١) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ، أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ»، فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ: «مِنْ مَقَامِي إِلٰى عَمَّانَ» وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ: «أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ».

[5990] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے حوض پر پینے کی جگہ سے اہل یمن (انصار اصلاً یمن سے تھے) کے لیے لوگوں کو ہٹاؤں گا۔ میں (اپنے حوض کے پانی پر) اپنی لاٹھی ماروں گا تو وہ ان پر بہنے لگے گا۔'' آپ سے اس (حوض) کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے کھڑے ہونے کی (اس) جگہ سے عمّان تک۔'' اور آپ ﷺ سے اس (حوض) کے مشروب کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، جنت سے دو پرنالے اس میں تیزی سے شامل ہو کر اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں، ان میں سے ایک پرنالہ سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کے ایمان اور حکمت کی تعریف فرمائی، انصار کے بزرگ یمن ہی سے آ کر مدینہ میں آباد ہوئے تھے۔ جب اہل مکہ کی اکثریت نے آپ پر ایمان لانے سے انکار کیا تو انصار بہت بڑی تعداد میں ایمان لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ہر دشمن کو آپ سے دور ہٹایا، آپ کے دفاع میں جانیں قربان کر دیں۔ آپ نے ان سے کہا تھا کہ ''دنیا میں تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جا رہی ہوگی۔ تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے آن ملو۔'' (صحيح مسلم، حديث: 4779) انصار، ان کی اولادوں اور یمن کے علاقے سے دوسرے جلد ایمان لانے والوں اور صالحین کے لیے آپ ﷺ جگہ خالی کرائیں گے کہ اب حوض کوثر میں سے پینے کے معاملے میں دوسروں پر ان کو ترجیح ملے۔

[٥٩٩١] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، بِإِسْنَادِ هِشَامٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ».

[5991] شیبان نے قتادہ سے ہشام کی سند کے ساتھ اس کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر اس نے اس طرح کہا: ''میں قیامت کے دن حوض کے پانی پینے کی جگہ پر ہوں گا۔''

[٥٩٩٢] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، حَدِيثَ الْحَوْضِ،

[5992] محمد بن بشار نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے معدان سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ

فَقُلْتُ لِيَحْيَ بْنِ حَمَّادٍ: هٰذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ، فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِّنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ: انْظُرْ لِي فِيهِ، فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

سے حوض کی حدیث روایت کی۔ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا: یہ حدیث آپ نے ابوعوانہ سے سنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: اور شعبہ سے بھی سنی ہے۔ میں نے کہا: میری خاطر اس میں نگاہ (بھی) ڈالیں۔ (آپ کے صحیفے میں جہاں لکھی ہوئی ہے اسے بھی پڑھ لیں۔) انھوں نے میری خاطر اس میں نظر کی (اُسے پڑھا) اور مجھے وہ حدیث بیان کی۔ (ان کی روایت میں کسی بھول چوک کا بھی امکان نہیں۔)

[٥٩٩٣] ٣٨-(٢٣٠٢) وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ».

[5993] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں حوض سے لوگوں کو اس طرح ہٹاؤں گا، جس طرح اجنبی اونٹوں کو (اپنے گھاٹ سے) ہٹایا جاتا ہے۔“

[٥٩٩٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5994] شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی: انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی ﷺ نے فرمایا، اسی کے مانند۔

[٥٩٩٥] ٣٩-(٢٣٠٣) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ». [انظر: ٥٩٩٨]

[5995] ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک ؓ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی ایلہ اور یمن کے صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کی طرح ہے۔“

[٥٩٩٦] ٤٠-(٢٣٠٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛

[5996] عبدالعزیز بن صہیب نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حوض پر میرے پاس میرے ساتھیوں میں سے کچھ آدمی آئیں گے حتی کہ جب میں انھیں دیکھوں گا اور ان کو میرے

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِّمَّنْ صَاحَبَنِي، حَتَّى إِذَا رَأَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا إِلَيَّ، اخْتُلِجُوا دُونِي، فَلَأَقُولَنَّ: أَيْ رَبِّ! أُصَيْحَابِي، أُصَيْحَابِي، فَلَيُقَالَنَّ لِي: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

سامنے کیا جائے گا تو انھیں مجھ (تک پہنچنے) سے پہلے اٹھا لیا جائے، میں زور دے کر کہوں گا: اے میرے رب! (یہ) میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں نکالیں۔''

[٥٩٩٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْمَعْنٰى، وَزَادَ: «آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ».

[5997] مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی مفہوم میں روایت کی اور اس میں مزید یہ کہا: ''اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں۔''

[٥٩٩٨] ٤١-(٢٣٠٣) وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ -: قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ». [راجع: ٥٩٩٥]

[5998] معتمر کے والد سلیمان نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کی دو طرفوں (دونوں کناروں) کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان ہے۔''

[٥٩٩٩] ٤٢-(. . .) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا: أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: «مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِي».

[5999] ہشام اور ابوعوانہ دونوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر ان دونوں نے شک سے کام لیتے ہوئے کہا: یا (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''مدینہ اور عمان کے درمیان کی مسافت کے مانند (فاصلہ ہے)'' اور ابوعوانہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان۔''

[٦٠٠٠] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «تُرٰى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

[6000] سعید نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس میں آسمان کے ستاروں جتنی تعداد میں سونے چاندی کے کوزے دکھائی دیتے ہیں۔''

[٦٠٠١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: «أَوْ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

[6001] شیبان نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔ اس (سابقہ روایت) کے مانند، اور مزید بیان کیا: ''یا آسمان کے ستاروں سے زیادہ (دکھائی دیتے ہیں۔)''

[٦٠٠٢] ٤٤-(٢٣٠٥) حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي [رَحِمَهُ اللهُ]: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ، كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ».

[6002] سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''سنو! میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور اس (حوض) کے دو کناروں کا فاصلہ صنعاء اور ایلہ کے مابین فاصلے کی طرح ہے۔ اس میں کوزے ستاروں جیسے لگتے ہیں۔''

[٦٠٠٣] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ».

[6003] عامر بن سعد بن ابی وقاص نے کہا: میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو خط بھیجا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انھوں نے مجھے (جواب میں) لکھا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں حوض پر (تمھارا) پیش رو ہوں گا۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ) (التحفة ١٠)

باب:10- آپ ﷺ کا یہ اعزاز کہ فرشتوں نے بھی آپ ﷺ کی معیت میں جنگ کی

[٦٠٠٤] ٤٦-(٢٣٠٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ، يَوْمَ أُحُدٍ، رَّجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ، مَّا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

[6004] مسعر نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا، وہ سفید لباس میں تھے، ان کو نہ میں نے اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا، نہ بعد میں، یعنی حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کو۔

[٦٠٠٥] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ، عَنْ يَّمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ يَّسَارِهِ، رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، يُّقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

[6005] ابراہیم بن سعد نے کہا: ہمیں سعد نے اپنے والد (ابراہیم) سے، انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں میں ملبوس دو آدمی دیکھے، وہ آپ کی طرف سے شدت کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ میں نے ان کو نہ اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں کبھی دیکھا۔"

(المعجم ١١) - (بَابُ شُجَاعَتِهِ ﷺ) (التحفة ١١)

باب:11- آپ ﷺ کی شجاعت

[٦٠٠٦] ٤٨-(٢٣٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰي - قَالَ يَحْيٰي: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ،

[6006] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے بڑھ کر خوبصورت، سب انسانوں سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ (ایک آواز سن کر) خوف زدہ ہو گئے، صحابہ اس آواز کی طرف گئے، تو رسول اللہ ﷺ انھیں اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ

وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاجِعًا، وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ: «لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا»، قَالَ: «وَجَدْنَاهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ».

سب سے پہلے آواز (کی جگہ) تک پہنچے، آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، آپ کی گردن مبارک میں تلوار حمائل تھی اور آپ فرما رہے تھے: ''خوف میں مبتلا نہ ہو، خوف میں مبتلا نہ ہو'' (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح پایا ہے، یا (فرمایا:) وہ تو سمندر ہے۔''

قَالَ: وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ.

انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: اور (اس سے پہلے) وہ سُست رفتار گھوڑا تھا۔

[٦٠٠٧] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوبٌ، فَرَكِبَهُ فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا».

[6007] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار مدینہ میں خوف پھیل گیا، نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا مستعار لیا، اسے مندوب کہا جاتا تھا، آپ اس پر سوار ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''ہم نے کوئی ڈر اور خوف کی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو ہم نے سمندر (کی طرح) پایا ہے۔''

[٦٠٠٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: فَرَسًا لَنَا، وَلَمْ يَقُلْ: لِأَبِي طَلْحَةَ، وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ: عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسًا.

[6008] محمد بن جعفر اور خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ابن جعفر کی روایت میں ہے، انھوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہمارا گھوڑا۔ اور انھوں نے یہ نہیں کہا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا (گھوڑا۔) اور خالد کی حدیث میں ہے: قتادہ سے روایت ہے: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ جُودِهِ ﷺ) (التحفة ١٢)

باب:12- آپ ﷺ کی سخاوت

[٦٠٠٩] ٥٠-(٢٣٠٨) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ، فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

[6009] ابراہیم (بن سعد) نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ خیر (اچھی چیزوں) میں تمام انسانوں میں سے زیادہ سخی تھے اور آپ رمضان کے مہینے میں سخاوت میں بہت ہی زیادہ بڑھ جاتے تھے۔ جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان کے مہینے میں اس کے ختم ہونے تک (روزانہ آکر) آپ سے ملتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے سامنے قرآن مجید کی قراءت فرماتے تھے۔ اور جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے آکر ملتے تھے تو آپ خیر (کے عطا کرنے) میں بارش برسانے والی ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

[٦٠١٠] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6010] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ ﷺ) (التحفة ١٣)

باب: 13- آپ ﷺ کا حسن اخلاق

[٦٠١١] ٥١-(٢٣٠٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ عَشْرَ سِنِينَ، وَاللهِ! مَا قَالَ لِي: أُفًّا قَطُّ، وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟ وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا؟.

[6011] سعید بن منصور اور ابوربیع نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ثابت بنانی سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے (تقریباً) دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، اللہ کی قسم! آپ نے مجھ سے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ کبھی کسی چیز کے لیے مجھ سے یہ کہا کہ تم نے فلاں کام کیوں کیا؟ یا فلاں کام کیوں نہ کیا؟

زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ: لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ: وَاللهِ! [انظر: ٦٠١٦]

ابوربیع نے اضافہ کیا: (نہ آپ نے کبھی یہ فرمایا:) ''خادم ایسا نہیں کرتا۔'' انھوں نے ان (انس رضی اللہ عنہ) کی بات: ''اللہ کی قسم!'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٦٠١٢] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ، بِمِثْلِهِ.

[6012] سلام بن مسکین نے کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٠١٣] ٥٢-(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ - وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، وَاللهِ! مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَّمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا؟.

[6013] ہمیں عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے، اس لیے یہ آپ کی خدمت کرے گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر میں سفر اور حضر میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا، اللہ کی قسم! میں نے کوئی کام کیا تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور میں نے کوئی کام نہ کیا تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تم نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

[٦٠١٤] ٥٣-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تِسْعَ سِنِينَ، فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ.

[6014] سعید بن ابی بردہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نو سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، مجھے علم نہیں کہ آپ نے کبھی مجھ سے یوں فرمایا ہو: تم نے اس اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے کسی چیز میں کبھی مجھ پر نکتہ چینی کی۔

[٦٠١٥] ٥٤-(٢٣١٠) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ

[6015] اسحاق نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں اخلاق کے سب سے اچھے تھے، آپ نے ایک دن مجھے کسی کام سے بھیجا، میں نے کہا: اللہ کی

إِسْحٰقُ: قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِّحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَا أَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ؛ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللهِ ﷺ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِي، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «يَا أُنَيْسُ! أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا أَذْهَبُ، يَا رَسُولَ اللهِ!.

[انظر: ٦٠١٧]

قسم! میں نہیں جاؤں گا، حالانکہ میرے دل میں یہ تھا کہ نبی ﷺ نے مجھے جس کام کا حکم دیا ہے میں اس کے لیے ضرور جاؤں گا، تو میں چلا گیا حتی کہ میں چند لڑکوں کے پاس سے گزرا، وہ بازار میں کھیل رہے تھے، پھر اچانک (میں نے دیکھا) رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میری گدی سے مجھے پکڑ لیا، کہا: میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''اے چھوٹے انس! کیا تم وہاں گئے تھے جہاں (جانے کو) میں نے کہا تھا؟'' میں نے کہا: جی! ہاں، اللہ کے رسول! میں جا رہا ہوں۔

[٦٠١٦] (٢٣٠٩) قَالَ أَنَسٌ: وَّاللهِ! لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ، مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ: هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٦٠١١]

[6016] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے نو سال آپ کی خدمت کی، میں نے آپ کو کبھی نہ دیکھا کہ کسی کام کے بارے میں جو میں نے کیا، یہ کہا ہو، تم نے فلاں فلاں کام کیوں کیا؟ اور کوئی چیز جو میں نے چھوڑ دی ہو (اس کے بارے میں کہا ہو:) تم نے فلاں فلاں کام کیوں نہ کیا؟

[٦٠١٧] ٥٥-(٢٣١٠) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. [راجع: ٦٠١٥]

[6017] ابوتیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے بڑھ کر خوش اخلاق تھے۔

(المعجم ١٤) - (بَابٌ: فِي سَخَائِهِ ﷺ) (التحفة ١٤)

باب: 14- آپ ﷺ کی جود وسخا

[٦٠١٨] ٥٦-(٢٣١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

[6018] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن منکدر سے حدیث بیان کی: انھوں

عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ : سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ : مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ : لَا .

نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے فرمایا ہو: نہیں۔

[٦٠١٩] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ ، بِمِثْلِهِ ، سَوَاءً .

[6019] اشجعی اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں نے سفیان سے، انھوں نے محمد بن منکدر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، بالکل اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٦٠٢٠] ٥٧-(٢٣١٢) وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ ، قَالَ : فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ ، فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَا قَوْمِ ! أَسْلِمُوا ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ .

[6020] موسیٰ بن انس نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے اسلام (لانے) پر جو بھی چیز طلب کی جاتی آپ وہ عطا فرما دیتے، کہا: ایک شخص آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان (چرنے والی) بکریاں اسے دے دیں، وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور کہنے لگا: میری قوم! مسلمان ہو جاؤ، بلاشبہ محمد ﷺ اتنا عطا کرتے ہیں کہ فقر و فاقہ کا اندیشہ تک نہیں رکھتے۔

[٦٠٢١] ٥٨-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، فَأَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ : أَيْ قَوْمِ ! أَسْلِمُوا ، فَوَاللهِ ! إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَّا يَخَافُ الْفَقْرَ .

[6021] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان (چرنے والی) بکریاں مانگیں، آپ نے وہ (سب) بکریاں اس کو عطا کر دیں، پھر وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری قوم! اسلام لے آؤ، کیونکہ اللہ کی قسم! بے شک محمد ﷺ اتنا عطا کرتے ہیں کہ فقر کا اندیشہ بھی نہیں رکھتے۔

فَقَالَ أَنَسٌ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا ، فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا .

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک کوئی آدمی صرف دنیا کی طلب میں بھی مسلمان ہو جاتا تھا، پھر جونہی وہ اسلام لاتا تھا تو اسلام اسے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بڑھ کر

محبوب ہو جاتا تھا۔

[٦٠٢٢] ٥٩-(٢٣١٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ، فَنَصَرَ اللهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ مِائَةً مِّنَ النَّعَمِ، ثُمَّ مِائَةً، ثُمَّ مِائَةً.

[6022] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ فتح، یعنی فتح مکہ کے لیے جہاد کیا، پھر رسول اللہ ﷺ ان مسلمانوں کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ تھے نکلے اور حنین میں خونریز جنگ کی، اللہ نے اپنے دین کو اور مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی، اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ عطا فرمائے، پھر سو اونٹ، پھر سو اونٹ۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: وَاللهِ! لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَعْطَانِي، وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ، فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتّٰى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے یہ بیان کیا کہ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے جو عطا فرمایا، سو عطا فرمایا، مجھے تمام انسانوں میں سب سے زیادہ بغض آپ ﷺ سے تھا۔ پھر آپ مجھے مسلسل عطا فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ مجھے تمام انسانوں کی نسبت زیادہ محبوب ہو گئے۔

[٦٠٢٣] ٦٠-(٢٣١٤) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ. وَّعَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ. أَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخَرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ أَيْضًا عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يُّحَدِّثُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ، وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ،

[6023] سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے روایت کی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، (اسی طرح) سفیان نے ابن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز عمرو سے روایت ہے، انھوں نے محمد بن علی سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی نسبت کچھ زائد بیان کیا، اسی طرح ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی ــ الفاظ انھی کے ہیں ــ کہا: سفیان نے کہا: میں نے محمد بن منکدر سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، سفیان نے یہ بھی کہا: میں نے عمرو بن دینار سے سنا، وہ محمد بن علی سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ ان دونوں میں

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»، وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا، فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَّجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» فَحَثٰى أَبُو بَكْرٍ مَّرَّةً، ثُمَّ قَالَ لِي: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا.

سے (بھی) ایک نے دوسرے کی نسبت کچھ زائد بیان کیا، (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمھیں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح دوں گا۔'' آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اشارہ فرمایا، پھر بحرین کا مال آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔ تو آپ ﷺ کے بعد (وہ مال) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انھوں نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا: جس کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی وعدہ ہو یا قرض ہو تو آ جائے۔ میں نے کھڑے ہو کر کہا: نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا تھا: ''اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمھیں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح عطا کروں گا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بار دونوں ہاتھ ملا کر بھر لیے، پھر مجھ سے کہا، انھیں گنو، میں نے گنے تو وہ پانچ سو (درہم) تھے، انھوں نے کہا: ان کے دگنے (اور) لے لو۔

[٦٠٢٤] ٦١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَّنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ، أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ، فَلْيَأْتِنَا، بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[6024] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے محمد بن علی سے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز کہا: اور مجھے محمد بن منکدر نے (بھی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی تھی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ فوت ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس (بحرین کے گورنر) حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مال آیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس شخص کا نبی ﷺ پر کوئی قرض ہو یا آپ کی طرف سے کسی کے ساتھ وعدہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ (آگے) ابن عیینہ کی حدیث کی طرح۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ، وَتَوَاضُعِهِ، وَفَضْلِ ذٰلِكَ) (التحفة ١٥)

باب: 15- آپ ﷺ کی بچوں اور عیال پر شفقت، آپ کی تواضع اور اس کی فضیلت

[٦٠٢٥] ٦٢-(٢٣١٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَّشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ -: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي، إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ، امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ: أَبُو سَيْفٍ، فَانْطَلَقَ يَأْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَّهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ، قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا، فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَيْفٍ! أَمْسِكْ، جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَمْسَكَ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ، فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ.

[6025] ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے اپنے والد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس بچے کو ابوسیف نامی لوہار کی بیوی ام سیف کے سپرد کر دیا، پھر (ایک روز) آپ ﷺ اس بچے کے پاس جانے کے لیے چل پڑے، میں آپ ﷺ کے پیچھے چلا، ہم ابوسیف کے پاس پہنچے، وہ بھٹی پھونک رہا تھا۔ گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ میں تیزی سے چلتا ہوا رسول اللہ ﷺ سے آگے ہو گیا اور کہا: ابوسیف! رک جاؤ، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، وہ رک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بچے کو منگوا بھیجا، آپ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا اور جو اللہ چاہتا تھا، آپ نے فرمایا (محبت و شفقت کے بول بولے۔)

فَقَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَاللهِ! يَا إِبْرَاهِيمُ! إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ».

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس بچے کو دیکھا، وہ رسول اللہ ﷺ (کی آنکھوں) کے سامنے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل غم سے بھرا ہوا ہے لیکن ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کہیں گے جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو، اللہ کی قسم! ابراہیم! ہم آپ کی (جدائی کی) وجہ سے سخت غمزدہ ہیں۔''

[٦٠٢٦] ٦٣-(٢٣١٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ

[6026] عمرو بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا، (آپ کے فرزند) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ مدینہ کی بالائی بستی میں دودھ پیتے تھے، آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ گھر میں داخل ہوتے تو وہاں دھواں ہوتا کیونکہ

مُسْتَرْضِعًا لَّهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ.

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رضاعی والد لوہار تھا۔ آپ بچے کو لیتے، اسے پیار کرتے اور پھر لوٹ آتے۔

قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي، وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ».

عمرو (بن سعید) نے کہا: جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیم میرا بیٹا ہے اور وہ دودھ پینے کے ایام میں فوت ہوا ہے، اس کی دودھ پلانے والی دو مائیں ہیں جو جنت میں اس کی رضاعت (کی مدت) مکمل کریں گی۔''

[٦٠٢٧] ٦٤-(٢٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالُوا: لٰكِنَّا، وَاللهِ! مَا نُقَبِّلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ».

[6027] ابواسامہ اور ابن نمیر نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بادیہ سے کچھ لوگ آئے اور انھوں نے پوچھا: کیا آپ لوگ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، تو ان لوگوں نے کہا: لیکن واللہ! ہم تو اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیتے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تمھارے اندر سے رحمت نکال دی ہے (تو کیا ہوسکتا ہے!)''

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ».

ابن نمیر کی روایت میں ہے: ''تمھارے دل سے رحمت نکال دی ہے۔''

[٦٠٢٨] ٦٥-(٢٣١٨) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ، فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ».

[6028] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے، انھوں نے کہا: میرے دس بچے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو کبھی بوسہ نہیں دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔''

[٦٠٢٩] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6029] معمر نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٠٣٠] ٦٦-(٢٣١٩) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَّأَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

[6030] جریر، عیسیٰ بن یونس، ابومعاویہ اور حفص بن غیاث سب نے اعمش سے، انھوں نے زید بن وہب اور ابوظبیان سے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عزوجل اس پر رحم نہیں کرتا۔''

[٦٠٣١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

[6031] قیس اور نافع بن جبیر نے جریر سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اعمش کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ كَثْرَةِ حَيَائِهِ ﷺ) (التحفة ١٦)

باب: 16- رسول اللہ ﷺ کی شدتِ حیا

[٦٠٣٢] ٦٧-(٢٣٢٠) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ:

[6032] عبداللہ بن ابی عتبہ نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ اس

سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

کنواری لڑکی سے زیادہ حیا کرنے والے تھے جو پردے میں ہوتی ہے۔ جب آپ ﷺ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہمیں آپ کے چہرے سے اس کا پتہ چل جاتا۔

[٦٠٣٣] ٦٨-(٢٣٢١) **حَدَّثَنَا** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا، وَّقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا».

[6033] زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے مسروق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو ہم (ان کے ساتھ آنے والے) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے جا کر ملے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور کہا: آپ ﷺ نہ طبعاً زبان سے کوئی بری بات نکالنے والے تھے اور نہ تکلف کر کے برا کہنے والے تھے، نیز انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے اچھے لوگ وہی ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔''

قَالَ عُثْمَانُ: حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ.

عثمان (بن ابی شیبہ) نے کہا: جس موقع پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ آئے تھے۔

[٦٠٣٤] (...) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَّعْنِي الْأَحْمَرَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6034] ابومعاویہ، وکیع، عبداللہ بن نمیر اور ابوخالد احمر، ان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ) (التحفة ١٧)

باب: 17- آپ ﷺ کا تبسم اور حسن معاشرت

[٦٠٣٥] ٦٩-(٢٣٢٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيرًا، كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُونَ، وَيَتَبَسَّمُ ﷺ.

[6035] سماک بن حرب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، بہت شرکت کی، آپ جس جگہ پر صبح کی نماز پڑھتے تھے تو سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے نہیں اٹھتے تھے، جب سورج نکل آتا تو آپ وہاں سے اٹھتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جاہلیت کے (کسی نہ کسی) معاملے کو لیتے اور (اس پر باہم) بات چیت کرتے تو ہنسی مذاق بھی کرتے، (لیکن) آپ ﷺ (صرف) مسکراتے تھے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ النِّسَاءَ وَأَمْرِهِ بِالرِّفْقِ بِهِنَّ) (التحفة ١٨)

باب: 18- عورتوں کے لیے آپ ﷺ کی رحمدلی اور ان کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم

[٦٠٣٦] ٧٠-(٢٣٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ، سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ».

[6036] حماد نے کہا: ہمیں ایوب نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے اور انجشہ نام کا ایک حبشی لڑکا حدی خوانی کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''انجشہ! شیشہ آلات (خواتین) کو آہستگی اور آرام سے چلاؤ۔''

[٦٠٣٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، بِنَحْوِهِ.

[6037] حماد نے ہمیں ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٠٣٨] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ

[6038] اسماعیل (بن علیہ) نے کہا: ہمیں ایوب نے

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتٰى عَلٰى أَزْوَاجِهِ، وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ».

ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی ازواج کے پاس گئے، اس وقت انجشہ نام کا ایک اونٹ ہانکنے والا ان (کے اونٹوں) کو ہانک رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انجشہ تم پر افسوس! شیشہ آلات (خواتین) کو آہستگی اور آرام سے چلاؤ۔''

قَالَ: قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: تَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَّوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ.

ایوب نے کہا: ابوقلابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایسا کلمہ بولا کہ اگر تم میں سے کوئی ایسا کلمہ کہتا تو تم اس پر عیب لگاتے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حدی خوان کو اونٹ آہستہ چلانے کا حکم دیا، حدی کی تیز لے کی خوبصورت آواز سن کر اونٹ تیز ہو جاتے اور یہ رفتار کجاووں میں بیٹھی ہوئی خواتین کے لیے زیادہ آرام دہ نہیں ہوتی تھی۔ تیز رفتاری سے وہ تھکاوٹ اور شکستگی کا شکار ہو سکتی تھیں۔ آپ ﷺ نے عورتوں کو شیشیوں سے تشبیہ دی۔ یہ تشبیہ پہلے سے مستعمل نہ تھی۔ اس سے عورتوں کے ساتھ زیادہ رحم دلی اور شفقت بھرا سلوک کرنے کا احساس دلایا گیا۔ کوئی اور شخص اپنی گفتگو میں اس شفقت و رحمت کا مظاہرہ کرتا تو درشت زندگی کے عادی لوگوں کو برا لگتا۔ وہ اسے کمزوری کا نام دیتے یا عورتوں کی طرف زیادہ التفات کا، ان میں سے بعض تو اپنے بچوں کو پیار کرنا بھی معیوب سمجھتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے جب اس شفقت کا مظاہرہ فرمایا تو یہ بات ان سخت مزاج بدوؤں کے لیے بھی خوبصورت بن گئی اور قابل اتباع ٹھہری۔

[٦٠٣٩] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَّعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «أَيْ أَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ».

[6039] سلیمان تیمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، کہا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی نبی ﷺ کی ازواج کے ساتھ تھیں اور ایک اونٹ ہانکنے والا ان کے اونٹ ہانک رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''انجشہ! شیشہ آلات (خواتین) کو آہستگی اور آرام سے چلاؤ۔''

[٦٠٤٠] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا

[6040] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، کہا: نبی ﷺ کا ایک خوش آواز حدی

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُوَيْدًا يَا أَنْجَشَةُ! لَا تُكْسِرِ الْقَوَارِيرَ» يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ.

خواں تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''انجشہ! آرام سے (ہانکو) شیشہ آلات کو مت توڑو،'' یعنی کمزور عورتوں کو۔

[٦٠٤١] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ: حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ.

[6041] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی اور اس میں خوش الحان حدی خواں کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ قُرْبِهِ ﷺ مِنَ النَّاسِ، وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ) (التحفة ١٩)

باب: 19- آپ ﷺ کا لوگوں سے قرب، ان کا آپ سے برکت حاصل کرنا اور ان کے لیے آپ ﷺ کی تواضع

[٦٠٤٢] ٧٤-(٢٣٢٤) وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي النَّضْرِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهِ، وَرُبَّمَا جَاءَهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا.

[6042] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے خادم (غلام) اپنے برتن لے آتے جن میں پانی ہوتا، جو بھی برتن آپ کے سامنے لایا جاتا آپ ﷺ اپنا دستِ مبارک اس میں ڈبوتے، بسا اوقات سخت ٹھنڈی صبح میں برتن لائے جاتے تو آپ (پھر بھی) ان میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔

[٦٠٤٣] ٧٥-(٢٣٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ، وَأَطَافَ بِهِ

[6043] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، بال مونڈنے والا آپ کے سر کے بال اتار رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ کے اردگرد تھے، وہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ کا کوئی بھی بال ان

أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ.

میں سے کسی ایک کے ہاتھوں کے علاوہ کہیں اور گرے۔

[٦٠٤٤] ٧٦-(٢٣٢٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ: «يَا أُمَّ فُلَانٍ! انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ، حَتّٰى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ» فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ، حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا.

[6044] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ نقص تھا (ایک دن) وہ کہنے لگی: اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بہت شفقت اور احترام سے) فرمایا: ''ام فلاں! دیکھو، جس گلی میں تم چاہو (کھڑی ہو جاؤ) میں (وہاں آ کر) تمھارا کام کر دوں گا۔'' آپ ایک راستے میں اس سے الگ ملے، یہاں تک کہ اس نے اپنا کام کر لیا۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ مُبَاعَدَتِهِ ﷺ لِلْآثَامِ، وَاخْتِيَارِهِ مِنَ الْمُبَاحِ أَسْهَلَهُ، وَانْتِقَامِهِ لِلّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ انْتِهَاكِ حُرُمَاتِهِ) (التحفة ٢٠)

باب: 20- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گناہوں سے دور رہنا، جائز کاموں میں آسان ترین کام کا انتخاب فرمانا اور محرمات کی خلاف ورزی پر اللہ کی خاطر انتقام لینا (حدود نافذ کرنا)

[٦٠٤٥] ٧٧-(٢٣٢٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[6045] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے (ایک کا) انتخاب کرنا ہوتا تو آپ ان دونوں میں سے زیادہ آسان کو منتخب فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خاطر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، سوائے اس صورت کے کہ اللہ کی حد کو توڑا جاتا۔

[٦٠٤٦] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح:

[6046] منصور نے محمد سے ـــ فضیل کی روایت میں ہے: ابن شہاب سے، جریر کی روایت میں ہے: محمد زہری سے ـــ

وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ. كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ - فِي رِوَايَةِ فُضَيْلٍ، ابْنِ شِهَابٍ، وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ، مُّحَمَّدِ الزُّهْرِيِّ - عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح:

انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے (یہی) روایت بیان کی۔

[٦٠٤٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[6047] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ امام مالک کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦٠٤٨] ٧٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ، إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

[6048] ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں انتخاب کرنا ہوتا، ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت آسان ہوتا تو آپ ان میں سے آسان ترین کا انتخاب فرماتے، الا یہ کہ وہ گناہ ہو۔ اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور ہوتے۔

[٦٠٤٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: أَيْسَرَهُمَا، وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ.

[6049] ابوکریب اور ابن نمیر دونوں نے عبداللہ بن نمیر سے، انھوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ ان کے قول ''دونوں میں سے زیادہ آسان'' تک روایت کی اور ان دونوں (ابوکریب اور ابن نمیر) نے اسکے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٦٠٥٠] ٧٩-(٢٣٢٨) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً، وَّلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْئًا مِّنْ مَّحَارِمِ اللهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[6050] ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو، نہ کسی غلام کو، مگر یہ کہ آپ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہوں۔ اور جب بھی آپ کو نقصان پہنچایا گیا تو کبھی (ایسا نہیں ہوا کہ) آپ نے اس سے انتقام لیا ہو مگر یہ کہ کوئی اللہ کی محرمات میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتا تو آپ اللہ عز وجل کی خاطر انتقام لے لیتے۔

[٦٠٥١] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ .

[6051] عبدہ، وکیع اور ابومعاویہ، سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ان میں سے کوئی راوی دوسرے سے کچھ زائد (الفاظ) بیان کرتا ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ طِيبِ رِيحِهِ ﷺ وَلِينِ مَسِّهِ ، [وَالتَّبَرُّكِ بِمَسْحِهِ]) (التحفة ٢١)

باب: 21- آپ ﷺ (کے جسم مبارک) کی خوشبو، ہاتھ کی ملائمت اور آپ کے چھوانے کا تبرک

[٦٠٥٢] ٨٠-(٢٣٢٩) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَّهُوَ ابْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولٰى ، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا ، قَالَ : وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّيَّ ، قَالَ : فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ .

[6052] سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلی (ظہر کی) نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر والوں کی طرف تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، آپ کے سامنے کچھ بچے آئے، آپ نے ایک ایک کر کے ان میں سے ہر کسی کے رخساروں پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخساروں پر بھی ہاتھ پھیرا، کہا: میں نے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو کو اس طرح محسوس کیا جیسے آپ نے ابھی عطار کے ڈبے سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔

[٦٠٥٣] ٨١-(٢٣٣٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَّعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ أَنَسٌ : مَّا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَّلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِّيحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَّلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

[6053] جعفر بن سلیمان اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کبھی کوئی عنبر، کوئی کستوری اور کوئی بھی ایسی خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ (کے جسم اطہر) کی خوشبو سے زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہو اور میں نے کبھی کوئی ریشم یا دیباج نہیں چھوا جو چھونے میں رسول اللہ ﷺ (کے ہاتھوں) سے زیادہ نرم و ملائم ہو۔

[٦٠٥٤] ٨٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ، كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ، إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ، وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَّلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6054] حماد نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کا رنگ کھلا ہوا چمکدار تھا، آپ کا پسینہ جیسے موتی ہوں، جب چلتے تو جھکاؤ آگے کو ہوتا، میں نے کبھی کوئی ریشم، کوئی دیباج نہیں چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و ملائم ہو، نہ کسی کستوری اور عنبر ہی کو سونگھا جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ عمدہ اور پاکیزہ ہو۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ طِيبِ عَرَقِهِ ﷺ، وَالتَّبَرُّكِ بِهِ) (التحفة ٢٢)

باب:22- آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو اور اس سے برکت کا حصول

[٦٠٥٥] ٨٣-(٢٣٣١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَّعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَّا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟» قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا، وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ.

[6055] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، دوپہر کے آرام کے لیے سو گئے تو آپ کو پسینہ آ گیا، میری والدہ ایک شیشی لے آئیں اور (چمڑے کے بچھونے سے آپ کا) پسینہ انگلی کے ذریعے سے اس میں اکٹھا کرنے لگیں، رسول اللہ ﷺ جاگ گئے تو آپ نے فرمایا: ''ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟'' وہ کہنے لگیں: یہ آپ کا پسینہ ہے، اسے ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے، یہ (دنیا کی) ہر خوشبو سے زیادہ اچھی خوشبو ہے۔

[٦٠٥٦] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ، قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا، فَأُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا: هٰذَا

[6056] اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے، وہ گھر میں موجود نہ ہوتیں تو آپ ان کے بستر پر سو جاتے۔ کہا: ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بستر پر سو گئے۔ وہ واپس آئیں تو ان سے کہا گیا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، آپ کے گھر میں آپ کے بستر پر سو رہے ہیں، کہا: تو وہ اندر آئیں، آپ ﷺ کو پسینہ آیا ہوا تھا اور وہ بستر

النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ فِي بَيْتِكِ، عَلٰى فِرَاشِكِ، قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ أَدِيمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ، فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا، فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَصْنَعِينَ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا، قَالَ: «أَصَبْتِ».

پر (بچھے ہوئے) چمڑے کے ایک ٹکڑے پر اکٹھا ہو گیا تھا۔ انھوں نے قیمتی چیزیں رکھنے کا اپنا ڈبہ کھولا اور وہ پسینہ پونچھ پونچھ کر اپنی شیشیوں میں ڈالنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ ہڑ بڑا کر اٹھے اور فرمایا: ''ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟'' کہنے لگیں: اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لیے اس کی برکت کی آرزو رکھتے ہیں، فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔''

[٦٠٥٧] ٨٥-(٢٣٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا؟» قَالَتْ: عَرَقُكَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي.

[6057] ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لاتے اور دوپہر کے وقت آرام فرماتے۔ وہ آپ ﷺ کے لیے ملائم چمڑے کا ایک ٹکڑا (بستر پر) بچھا دیتیں، آپ اس پر قیلولہ فرماتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا، وہ اس پسینے کو اکٹھا کر لیتیں، اپنی خوشبو میں ڈالتیں، شیشیوں میں سینت کر رکھتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''ام سلیم! یہ کیا ہے؟'' تو انھوں نے عرض کی: آپ کا پسینہ ہے، اسے (خوشبو بڑھانے کے لیے) اپنی خوشبو میں ملاؤں گی۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ، وَحِينَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ) (التحفة ٢٣)

باب:23- ٹھنڈ میں اور جب آپ ﷺ کے پاس وحی آتی اس وقت آپ کو پسینہ آتا

[٦٠٥٨] ٨٦-(٢٣٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ، ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا.

[6058] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: سخت سردی کی صبح رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی، پھر آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

[٦٠٥٩] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[6059] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کے پاس

أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: «أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ، وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ، فَأَعِي مَا يَقُولُ».

وحی کیسے آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی وحی گھنٹی کی طرح کی آواز میں آتی ہے اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے، پھر وحی منقطع ہوتی ہے تو میں اس کو یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آتا ہے اور وہ جو کچھ کہتا ہے میں اسے یاد رکھتا ہوں۔''

[٦٠٦٠] ٨٨-(٢٣٣٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، كُرِبَ لِذٰلِكَ، وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ.

[6060] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حطان بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ اس کی بنا پر کرب کی سی کیفیت سے دوچار ہو جاتے اور آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

[٦٠٦١] ٨٩-(٢٣٣٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ، وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ، فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ.

[6061] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حطان بن عبداللہ رقاشی سے، انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل کی جاتی تو آپ اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے صحابہ بھی سر جھکا لیتے اور جب (یہ کیفیت) آپ سے ہٹالی جاتی تو آپ اپنا سر اقدس اٹھاتے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ ﷺ وَصِفَاتِهِ وَحِلْيَتِهِ) (التحفة ٢٤)

باب:24- آپ ﷺ کے بال، آپ کی صفات حسنہ اور آپ کا حلیۂ مبارک

[٦٠٦٢] ٩٠-(٢٣٣٦) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ

[6062] ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے، انھوں

أَبِي مُزَاحِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ - قَالَ مَنْصُورٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا - إِبْرَاهِيمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ، فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ.

نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: اہل کتاب اپنے بالوں کو سیدھا لٹکا چھوڑتے تھے اور مشرکین اپنے سر میں مانگ نکالتے تھے اور جن معاملات میں آپ کو حکم نہ دیا جاتا، ان میں آپ اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے آگے کے بال سیدھے چھوڑے، پھر بعد میں (جب اللہ کا حکم آ گیا تو) آپ مانگ نکالنے لگے۔

[٦٠٦٣] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6063] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٥) - **(بَابٌ: فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَّهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا)** (التحفة ٢٥)

باب: 24- نبی اکرم ﷺ کی صفات مبارکہ اور یہ کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھا

[٦٠٦٤] ٩١-(٢٣٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مَّرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ، عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

[6064] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحٰق سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد کے آدمی تھے، دونوں شانوں کے درمیان بہت فاصلہ تھا، بال بڑے تھے جو کانوں کی لو تک آتے تھے، آپ پر سرخ جوڑا تھا، میں نے آپ ﷺ سے بڑھ کر کبھی کوئی خوبصورت نہیں دیکھا۔

[٦٠٦٥] ٩٢-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ،

[6065] عمرو ناقد اور ابوکریب نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحٰق سے، انھوں

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بُعَيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے کسی دراز گیسوؤں والے شخص کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال کندھوں کو چھوتے تھے، آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا، قد بہت لمبا تھا نہ بہت چھوٹا تھا۔

قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: لَهُ شَعَرٌ.

ابوکریب نے کہا: آپ ﷺ کے بال ایسے تھے (جو کندھوں کو چھوتے تھے۔)

[٦٠٦٦] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَّأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا، لَّيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

[6066] یوسف نے ابواسحٰق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب لوگوں سے زیادہ حسین تھا اور (باقی تمام اعضاء کی) ساخت میں سب سے زیادہ حسین تھے، آپ کا قد بہت زیادہ لمبا تھا نہ بہت چھوٹا۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٢٦)

باب: 24- نبی ﷺ کے بالوں کی ہیئت

[٦٠٦٧] ٩٤-(٢٣٣٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ شَعَرًا رَّجِلًا، لَّيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ.

[6067] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ کے بال تقریباً سیدھے تھے، بہت گھنگرالے تھے نہ بالکل سیدھے، آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تک آتے تھے۔

[٦٠٦٨] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

[6068] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کندھوں تک آتے تھے۔

[٦٠٦٩] ٩٦-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

[6069] حُمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کے وسط تک تھے۔

فائدہ: آپ ﷺ کے موئے مبارک کانوں کے وسط تک ہوتے۔ کبھی لمبے ہو جاتے تو کانوں کی لو تک اور کبھی کندھوں پر پڑنے لگتے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابٌ: فِي صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَيْنَيْهِ، وَعَقِبَيْهِ) (التحفة ٢٧)

باب: 27- نبی ﷺ کا دہن مبارک، دونوں آنکھیں اور ایڑیاں

[٦٠٧٠] ٩٧-(٢٣٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنِ، مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ: قُلْتُ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيمُ الْفَمِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ؟ قَالَ: طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ؟ قَالَ: قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ.

[6070] سماک بن حرب نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ فراخ دہن تھے، آنکھیں بڑی اور روشن تھیں، ایڑیوں پر کم گوشت تھا۔ میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: جس کا دہن بڑا ہوا۔ میں نے پوچھا: اشکل العین کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جس کی آنکھوں کا کٹاؤ بڑا ہو، میں نے کہا: منہوس العقب کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جس کی ایڑیوں پر گوشت کم ہو۔

(المعجم ٢٨) - (بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ، مَلِيحَ الْوَجْهِ) (التحفة ٢٨)

باب: 28- نبی اکرم ﷺ کا رنگ سفید تھا، چہرے پر ملاحت تھی

[٦٠٧١] ٩٨-(٢٣٤٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ

[6071] خالد بن عبداللہ نے جریری سے، انھوں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ان (ابوطفیل رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، آپ کا رنگ سفید تھا، چہرے پر

أَبْيَضَ، مَلِيحَ الْوَجْهِ.

ملاحت تھی۔

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَّكَانَ آخِرَ مَنْ مَّاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

امام مسلم بن حجاج نے کہا: حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ ایک سو ہجری میں فوت ہوئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے تھے۔

[٦٠٧٢] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَّآهُ غَيْرِي، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُّقَصَّدًا.

[6072] عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے ہمیں جریری سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور اب میرے سوا روئے زمین پر کوئی شخص نہیں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو۔ (جریری نے) کہا: میں نے ان سے عرض کی: آپ نے رسالت مآب ﷺ کو کیسا دیکھا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ کا رنگ سفید، ملاحت لیے ہوئے تھا، میانہ قامت تھے۔

(المعجم ٢٩) – (بَابُ شَيْبِهِ ﷺ) (التحفة ٢٩)

باب:29- آپ ﷺ کے سفید بال

[٦٠٧٣] ١٠٠-(٢٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ - قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ - عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَّأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا - قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهُ - وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

[6073] ابن ادریس نے ہشام سے، انھوں نے ابن سیرین سے روایت کی، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (کبھی) بالوں کو رنگا تھا؟ کہا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سفید بال نہیں دیکھے تھے، سوائے (چند ایک کے) ــــ ابن ادریس نے کہا: گویا وہ ان کی بہت ہی کم تعداد بتا رہے تھے ــــ جبکہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما مہندی اور کتم (کوملا کران) سے رنگتے تھے۔

فائدہ: کتم ایک پودہ ہے جس کے بیج سے قدیم زمانے میں روشنائی بنائی جاتی تھی اور بالوں کو خضاب کیا جاتا تھا۔

[٦٠٧٤] ١٠١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ

[6074] عاصم احول نے ابن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگ لگایا تھا؟ انھوں نے کہا:

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَضَبَ؟ فَقَالَ: لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ، فَقَالَ: كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

آپ رنگنے کے مرحلے تک نہیں پہنچے تھے، کہا: آپ کی داڑھی میں چند ہی بال سفید تھے۔ میں نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رنگتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، وہ مہندی اور کتم سے رنگتے تھے۔

[٦٠٧٥] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا.

[6075] ایوب نے محمد بن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگا تھا؟ کہا: انھوں نے آپ کے بہت ہی کم سفید بال دیکھے تھے۔

[٦٠٧٦] ١٠٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ، وَقَالَ: لَمْ يَخْتَضِبْ، وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُوبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا.

[6076] ثابت نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے بالوں کے خضاب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں جو سفید بال موجود تھے، اگر میں انھیں گننا چاہتا تو گن لیتا۔ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے بالوں کو رنگ نہیں لگایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کو ملا کر بالوں کو رنگ لگایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالص مہندی کا رنگ لگایا۔

[٦٠٧٧] ١٠٤-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ: وَلَمْ يَخْضِبْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ، وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ.

[6077] علی جہضمی نے کہا: ہمیں مثنیٰ بن سعید نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: سر اور داڑھی سے سفید بال نوچنا مکروہ ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگ نہیں لگایا، آپ کی بچہ داڑھی اور کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی اور سر مبارک میں چند بال سفید تھے۔

[٦٠٧٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى

[6078] عبدالصمد نے مثنیٰ (بن سعید) سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٦٠٧٩] ١٠٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ: سَمِعَ أَبَا إِيَاسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَا شَانَهُ اللهُ بِبَيْضَاءَ.

[6079] خلید بن جعفر نے ابوایاس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں سنا، ان سے نبی ﷺ کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سفید بالوں کے ساتھ آپ کے جمال میں کمی نہیں کی تھی۔

[٦٠٨٠] ١٠٦-(٢٣٤٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ، وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلٰى عَنْفَقَتِهِ، قِيلَ لَهُ: مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا.

[6080] زہیر نے ابواسحق سے، انھوں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کی اس جگہ پر سفیدی تھی، زہیر نے نچلے ہونٹ کے نیچے والے اپنے بالوں پر انگلی رکھ دی، ان (ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ) سے کہا گیا: ان دنوں آپ (حاضرین میں سے) کس کی طرح (کس عمر کے) تھے (آپ سب سے چھوٹے ہوں گے؟) انھوں نے کہا: میں تیروں کے پیکان اور ان کے پر لگاتا تھا۔

[٦٠٨١] ١٠٧-(٢٣٤٣) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ، كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ.

[6081] محمد بن فضیل نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ گورے تھے، بالوں میں تھوڑی سی سفیدی آئی تھی، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ سے مشابہت رکھتے تھے۔

[٦٠٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ بِهٰذَا، وَلَمْ يَقُولُوا: أَبْيَضَ قَدْ شَابَ.

[6082] سفیان، خالد بن عبداللہ اور محمد بن بشر، سب نے اسماعیل سے، انھوں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ان سب نے یہ نہیں کہا: آپ گورے تھے، بالوں میں تھوڑی سی سفیدی آئی تھی۔

[٦٠٨٣] ١٠٨-(٢٣٤٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[6083] سماک بن حرب نے کہا: میں نے حضرت جابر

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَّإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ.

بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی ﷺ کے سفید بالوں کے متعلق سوال کیا گیا تھا، انھوں نے کہا: جب آپ سر مبارک کو تیل لگاتے تھے تو سفید بال نظر نہیں آتے تھے اور جب تیل نہیں لگاتے تھے تو نظر آتے تھے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، وَصِفَتِهِ، وَمَحَلِّهِ مِنْ جَسَدِهِ ﷺ) (التحفة ٣٠)

باب:30- نبی ﷺ کی مہر نبوت، اس کی ہیئت اور جسد اطہر پر اس کا مقام

[٦٠٨٤] ١٠٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَ إِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَّجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيرًا، وَّرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ، يُشْبِهُ جَسَدَهُ.

[6084] اسرائیل نے سماک سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی کے اگلے حصے میں ہلکی سی سفیدی آگئی تھی، جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو وہ نمایاں نہ ہوتے اور جب سر کے بال بکھرے ہوتے تو نمایاں ہو جاتے اور آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے، ایک شخص کہنے لگا: کیا آپ کا چہرۂ انور تلوار کے مانند (چمکتا ہوا) تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گولائی لیے ہوئے تھا اور میں نے آپ کے کندھے کے قریب کبوتری کے انڈے کے مانند مہر (نبوت) دیکھی تھی، وہ (رنگ میں) آپ کے جسم مبارک سے مشابہ تھی۔

[٦٠٨٥] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

[6085] شعبہ نے سماک سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی، جیسے وہ کبوتری کا انڈا ہو۔

[٦٠٨٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6086] حسن بن صالح نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٠٨٧] ١١١-(٢٣٤٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

[6087] جعد بن عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھرا اور میرے حق میں برکت کی دعا کی، پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا، پھر میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا تو مجھے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان آپ کی مہر (نبوت) مسہری کے لٹو کی طرح نظر آئی۔

[٦٠٨٨] ١١٢-(٢٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَّلَحْمًا، أَوْ قَالَ: ثَرِيدًا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد: ١٩].

[6088] عاصم احول نے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور میں نے آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا: ثرید کھایا تھا، (عاصم نے) کہا: میں نے ان (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے تمھارے لیے دعائے مغفرت کی تھی، انھوں نے کہا: ہاں، اور تمھارے لیے بھی، پھر یہ آیت پڑھی: ''اور اپنے گناہ کے لیے استغفار کیجیے اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے لیے بھی۔''

قَالَ: ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى، جُمْعًا، عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ.

کہا: پھر میں گھوم کر آپ کے پیچھے ہوا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، آپ کے بائیں شانے کی نرم ہڈی کے قریب بند مٹھی کی طرح، اس پر خال (تل) تھے جس طرح جلد پر آغازِ شباب کے کالے نشان ہوتے ہیں۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ قَدْرِ عُمُرِهِ ﷺ وَإِقَامَتِهِ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ) (التحفة ٣١)

باب: 31- آپ ﷺ کی عمر مبارک اور مکہ اور مدینہ میں آپ کا قیام

[٦٠٨٩] ١١٣-(٢٣٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَّلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

[6089] امام مالک نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ بہت دراز قد تھے نہ پستہ قامت، بالکل سفید تھے نہ بالکل گندمی، نہ سخت گھنگرالے بال تھے اور نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں بعثت سے نوازا، آپ دس سال مکہ مکرمہ میں رہے، اور دس سال مدینہ میں، اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال (سے کچھ زائد) عمر میں آپ کو وفات دی جبکہ آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

فائدہ: آگے حدیث:6091 میں خود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تعین کے ساتھ آپ کی عمر مبارک تریسٹھ 63 سال منقول ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ مدینہ کی اقامت دس سال ہے۔ صحابہ کی اکثریت کا بیان یہ ہے کہ آپ بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ میں مقیم رہے۔ جمہور کے نزدیک یہی قول راجح ہے۔ ساٹھ 60 یا پینسٹھ (65) سالوں کی بات اس وقت کی گئی جب عمر مبارک کا تعین مقصود نہ تھا، محض تخمینے سے عمر مبارک کی طرف اشارہ مقصود تھا۔ بہت سے مواقع پر گفتگو میں یہی اسلوب اختیار کیا جاتا ہے۔

[٦٠٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، كِلَاهُمَا عَنْ رَّبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا: كَانَ أَزْهَرَ.

[6090] اسماعیل بن جعفر اور سلیمان بن بلال دونوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے امام مالک بن انس کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور ان دونوں نے اپنی حدیث میں مزید بیان کیا: آپ ﷺ کا رنگ کھلتا ہوا تھا۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ كَمْ سِنُّ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قُبِضَ) (التحفة ٣٢)

باب:32-وفات کے دن نبی ﷺ کی عمر کیا تھی؟

[٦٠٩١] ١١٤-(٢٣٤٨) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6091] زبیر بن عدی نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور آپ ﷺ تریسٹھ (63) سال کے تھے اور حضرت ابوبکر ؓ (فوت ہوئے) اور وہ تریسٹھ سال کے تھے اور حضرت عمر ؓ (کی شہادت ہوئی) اور وہ تریسٹھ سال کے تھے۔

[٦٠٩٢] ١١٥-(٢٣٤٩) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً.

[6092] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے بھی اسی طرح بتایا۔

[٦٠٩٣] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ.

[6093] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے دونوں سندوں سے عقیل کی حدیث کے مانند (بیان کیا۔)

(المعجم ٣٣) - (بَابُ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ) (التحفة ٣٣)

باب:33- مکہ اور مدینہ میں نبی ﷺ کتنا عرصہ رہے؟

[٦٠٩٤] ١١٦-(٢٣٥٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[6094] ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم ہذلی نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے کہا:

عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

میں نے عروہ سے پوچھا: نبی ﷺ (بعثت کے بعد) مکہ میں کتنا عرصہ رہے؟ انھوں نے کہا: دس (سال۔) انھوں (عمرو) نے کہا: میں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ تیرہ (سال) کہتے تھے۔

[٦٠٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بِضْعَ عَشْرَةَ، قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.

[6095] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عروہ سے پوچھا: نبی ﷺ (بعثت کے بعد) مکہ میں کتنے سال رہے؟ انھوں نے کہا: دس (سال۔) کہا: میں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ تو دس سے کچھ زائد (سال) بتاتے ہیں۔ انھوں (عمرو بن دینار) نے کہا: تو انھوں (عروہ ؒ) نے کہا: اللہ ان کی مغفرت کرے! اور کہا: انھوں نے یہ عمر شاعر کے قول سے اخذ کی ہے۔

فوائد و مسائل: 1 ان کا اشارہ ابوقیس صرمہ بن ابی انس انصاری کے اس شعر کی طرف تھا: «ثَوٰى فِي قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حِجَّةً، يُذَكِّرُ لَوْيَلْقٰى صَدِيقًا مُّوَاتِيًا» ''آپ دس سے کچھ زائد برس مکہ میں مقیم رہے۔ لوگوں کو حق یاد کراتے رہے کہ آپ کو موافقت کرنے والا دوست مل جائے۔'' یعنی بڑی تعداد میں ایسے دوست ملتے جس طرح مدینہ سے ملے۔ شعر میں جو بات کہی گئی، وہ مستند ہے کیونکہ وہ شعر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے سامنے پڑھا گیا۔ صحابہ نے بار بار اسے سنا اور دہرایا۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہوتی تو ضرور اس کی نشاندہی کی جاتی۔ 2 پچھلے باب کی حدیث: 6092 میں خود عروہ ؒ نے سیدہ عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ کی پوری عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔ اس حساب سے بھی بعثت کے بعد مکہ میں آپ کی عمر کے 13 سال ہی گزرے۔ یہی درست ہے اور جمہور نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

[٦٠٩٦] ١١٧-(٢٣٥١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّوْحِ بْنِ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6096] عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے، آپ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

[٦٠٩٧] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقَامَ

[6097] ابوجمرہ ضبعی نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی اور مدینہ میں دس سال رہے،

رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً.

آپ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

[٦٠٩٨] ١١٩-(٢٣٥٢) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: كَانَ أَبُوبَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6098] سلام ابواحوص نے ابواسحاق سے روایت کی، کہا: میں عبداللہ بن عتبہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو (وہاں بیٹھے ہوئے) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کے بارے میں بات کی۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر میں رسول اللہ ﷺ سے بڑے تھے، عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ تریسٹھ سال کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، يُقَالُ لَهُ: عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً، وَّمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

کہا: ان لوگوں میں سے ایک شخص نے، جنھیں عامر بن سعد کہا جاتا تھا، کہا: ہمیں جریر (بن عبداللہ بن جابر بجلی رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ تریسٹھ برس کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے۔

[٦٠٩٩] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6099] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحٰق سے سنا، وہ عامر بن سعد بجلی سے حدیث روایت کر رہے تھے، انھوں نے جریر سے روایت کی، انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے۔) اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے چھوٹی مجلس میں یہ بات واضح کی، اس کے بعد خطبہ میں بھی بیان کر دی تا کہ لوگوں کو سیرت کے اس پہلو کا اچھی طرح پتہ چل جائے۔

[٦١٠٠] ١٢١-(٢٣٥٣) وَحَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ، مَّوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَمْ أَتٰى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ، قَالَ: أَتَحْسُبُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ، بُعِثَ إِلَيْهَا خَمْسَ عَشَرَةَ بِمَكَّةَ، يَأْمَنُ وَيَخَافُ، وَعَشْرَ، مِنْ مُّهَاجَرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ.

[6100] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں یونس بن عبید نے بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام عمار سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ (کی عمر مبارک) کے کتنے سال گزر رہے تھے؟ انھوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم جیسے شخص پر، جو آپ ﷺ ہی کی قوم سے (متعلق) تھا، یہ بات مخفی ہوگی۔ کہا: میں نے عرض کی: میں نے لوگوں سے اس کے بارے میں سوال کیا تو میرے سامنے انھوں نے باہم اختلاف کیا۔ تو مجھے یہ اچھا معلوم ہوا کہ میں اس کے بارے میں آپ کا قول معلوم کروں، انھوں نے کہا: تم حساب کر سکتے ہو؟ کہا: میں نے عرض کی: جی ہاں، انھوں نے کہا: (پہلے) تو چالیس لو، جب آپ کو مبعوث کیا گیا، (پھر) پندرہ سال مکہ میں، کبھی امن میں اور کبھی خوف میں اور دس سال مدینہ کی طرف ہجرت سے (لے کر جمع کر لو۔)

[٦١٠١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

[6101] شعبہ نے یونس سے اسی سند کے ساتھ یزید بن زریع کی حدیث کے مانند ہمیں حدیث بیان کی۔

[٦١٠٢] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَّعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ، مَّوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّينَ.

[6102] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں خالد حذاء نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام عمار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ پینسٹھ برس کے تھے۔

[٦١٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6103] ابن علیہ نے خالد سے اسی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی۔

[٦١٠٤] ١٢٣ -(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ، وَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحٰى إِلَيْهِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

[6104] حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں پندرہ سال رہے، سات سال تک آپ آواز سنتے تھے اور روشنی دیکھتے تھے اور کچھ دیکھتے نہیں تھے۔ اور آٹھ سال تک آپ کی طرف وحی آتی رہی اور (پھر) آپ مدینہ میں دس سال رہے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عمار بن ابی عمار کی روایت میں آغاز نبوت کے بعد رسول اللہ ﷺ کا مکہ میں قیام پندرہ برس اور وفات کے وقت آپ ﷺ کی کل عمر مبارک پینسٹھ برس منقول ہے، جبکہ عمرو بن دینار اور ابو جمرہ ضبعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے واضح طور پر نبوت کے بعد مکہ میں آپ کا قیام تیرہ سال اور عمر مبارک تریسٹھ برس نقل کی ہے۔ (حدیث: 6094-6097) یہی بات دیگر اجل صحابہ، مثلاً: حضرت عائشہ، حضرت انس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی روایات کے بھی مطابق ہے۔ بعد کے اکابر امت نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباري: 189/8) ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عمار بن ابی عمار کے سامنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی وحی کے حوالے سے تفصیلی بات کی، وحی کی ابتدائی صورت سچے خواب تھے، اس زمانے میں مختلف مخلوقات کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے اکرام کا آغاز ہو گیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی خوابوں ہی کو آغاز قرار دیا ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے الفاظ ہیں: «أَوَّلُ مَا بُدِیءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ......» ''رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز نیند میں اچھے خوابوں سے ہوا۔'' (صحیح البخاري، حدیث: 3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمار کو سچے خوابوں کے زمانے سے بھی آگاہ کیا۔ بعد میں غارِ حراء کی وحی کے بعد فترۃ الوحی (وحی کی بندش) کا عرصہ آیا۔ اس عرصے میں بھی رسول اللہ ﷺ کو وہ علامات نظر آتی رہیں جو اس بات پر دلالت کرتی تھیں کہ آپ ﷺ بلا شک و شبہ نبی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد مکہ اور مدینہ میں تسلسل سے نزول وحی ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اندازے کے مطابق مکہ میں یہ عرصہ آٹھ سال کا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ عمار بن ابی عمار نے یہ سارا حساب کر کے مکہ میں نبوت کا عرصہ پندرہ سال بنایا۔ اس میں وحی کے باقاعدہ نزول سے پہلے، تقریباً دو سال، کا وہ عرصہ شامل ہو جاتا ہے جس میں بقول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خوابوں کی صورت میں وحی کا سلسلہ قائم تھا۔ عمار بن ابی عمار نے ان پندرہ سالوں میں مدینہ کے دس سال شامل کر کے کل عمر مبارک پینسٹھ برس شمار کی، حالانکہ آپ ﷺ اس وقت چالیس برس کے تھے جب غارِ حراء میں حضرت جبریل علیہ السلام کی آمد ہوئی اور کلام الٰہی کی وحی کا آغاز ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خود حساب لگا کر جو عمر مبارک (تریسٹھ سال) بتائی ہے اور مکہ میں عہد نبوت کا جو عرصہ (تیرہ سال) بتایا ہے، وہی حقیقی ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ شمسی سال قمری سال سے بقدر دس گیارہ دن بڑا ہوتا ہے۔ اس طرح ہر 33 سال بعد ہجری تقویم میں ایک سال کا اضافہ ہو جاتا ہے، چنانچہ ہجری تقویم کے آغاز (16 جولائی 622ء) سے لے کر 1433ھ (2013ء) تک ہجری تقویم

میں سنین کا اضافہ (1391-1433) یعنی 42 سال بنتا ہے۔ یوں نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک کے 63 سال شمسی تقویم میں تقریباً 61 سال بنتے ہیں۔

(المعجم ٣٤) - (بَابٌ: فِي أَسْمَائِهِ ﷺ) (التحفة ٣٤)

باب: 34- آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ

[٦١٠٥] ١٢٤-(٢٣٥٤) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَّأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ».

[6105] سفیان بن عیینہ نے زہری سے روایت کی، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر مٹا دے گا، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں، لوگوں کو میرے پیچھے حشر کے میدان میں لایا جائے گا اور میں عاقب (آخر میں آنے والا) ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔''

[٦١٠٦] ١٢٥-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَّأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ». وَقَدْ سَمَّاهُ اللهُ رَؤُوفًا رَّحِيمًا.

[6106] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں (کے نشانات) پر ہوگا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (زہری نے کہا:) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف، رحیم (بھی) رکھا ہے۔

[٦١٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي:

[6107] عقیل، معمر اور شعیب، سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، شعیب اور معمر کی حدیث میں

حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَّمَعْمَرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ، وَّفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَّعُقَيْلٍ: الْكَفَرَةَ، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ: الْكُفْرَ.

(حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے) یہ الفاظ (منقول) ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ معمر کی حدیث میں ہے، کہا: میں نے زہری سے کہا: عاقب (سے مراد) کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، معمر اور عقیل کی حدیث میں ہے: کافروں کو (مٹا دے گا) اور شعیب کی حدیث میں ہے: کفر کو (مٹا دے گا۔)

فائدہ: آخری روایت سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا جو مفہوم بیان ہوا ہے، گمان غالب ہے کہ وہ امام زہری کی طرف سے ہے جو ان کے بعض شاگردوں نے حدیث کے ساتھ بیان کر دیا۔

[٦١٠٨] ١٢٦-(٢٣٥٥) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً، فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَّأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ».

[6108] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے اپنے کئی نام بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مُقَفّی (آخر میں آنے والا) ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ (آپ ﷺ کی وجہ سے کثیر خلقت توبہ کرے گی) اور نبی الرحمہ ہوں (آپ ﷺ کی وجہ سے انسان بہت سی رحمتوں سے نوازے گئے اور نوازے جائیں گے۔)''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ عِلْمِهِ ﷺ بِاللهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ) (التحفة ٣٥)

باب: 35- اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ ﷺ کا علم اور شدید خشیت رکھنا

[٦١٠٩] ١٢٧-(٢٣٥٦) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ، فَبَلَغَ

[6109] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوضحیٰ (مسلم) سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا اور اس کی اجازت عطا فرمائی۔ آپ

ذٰلِكَ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: «مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ، فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ، فَوَاللهِ! لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً».

کے صحابہ میں سے بعض کو یہ خبر پہنچی، انھوں نے گویا کہ اس (رخصت اور اجازت) کو ناپسند کیا اور اس کام سے پرہیز کیا۔ نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کو یہ خبر ملی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی ہے تو انھوں نے اس کام کو ناپسند کیا اور اس کام سے پرہیز کیا، اللہ کی قسم! میں ان سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھتا ہوں اور اس (اللہ) کی خشیت میں ان سب سے بڑھ کر ہوں۔''

فائدہ: نبیِ کریم ﷺ نے جس کام کی اجازت دی اور اس پر عمل فرمایا، اسے ہی کرنا بہترین تقویٰ ہے۔

[٦١١٠] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

[6110] حفص بن غیاث اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند ہمیں حدیث بیان کی۔

[٦١١١] ١٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَمْرٍ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ، حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ، فَوَاللهِ! لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً».

[6111] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے (ابوضحیٰ) مسلم سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کی رخصت دی، لوگوں میں سے کچھ نے خود کو ایسا کام کرنے سے زیادہ پاکباز خیال کیا۔ یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ کو غصہ آیا حتی کہ غصہ آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہوا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام کی مجھے رخصت دی گئی ہے وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں ان سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔''

(المعجم ٣٦) - (بَابُ وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ ﷺ)

(التحفة ٣٦)

باب: 36- آپ ﷺ (کے حکم) کا اتباع واجب ہے

[٦١١٢] ١٢٩-(٢٣٥٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِمْ، فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: «اسْقِ، يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ» فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ! فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «يَا زُبَيْرُ! اسْقِ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ»، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ! إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ [النساء: ٦٥].

[6112] عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث سنائی کہ انصار میں سے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرہ میں واقع پانی کی ان گزرگاہوں (برساتی نالیوں) کے بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا کیا جن سے وہ کھجوروں کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری کہتا تھا: پانی کو کھلا چھوڑ دو وہ آگے کی طرف گزر جائے، انھوں نے ان لوگوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ (کو نرمی کی تلقین کرتے ہوئے ان) سے کہا: ''تم (جلدی سے اپنے باغ کو) پلا کر پانی اپنے ہمسائے کی طرف روانہ کر دو۔'' انصاری غضبناک ہو گیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس لیے کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد ہے۔ (صدمے سے) نبی کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''زبیر! (باغ کو) پانی دو، پھر اتنی دیر پانی کو روکو کہ وہ کھجوروں کے گرد کھودے گڑھے کی منڈیر سے ٹکرانے لگے۔'' زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ یہ آیت: ''نہیں! آپ کے رب کی قسم! وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے'' اسی (واقعے) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

فائدہ: جب جھگڑا ہو تو ہر فریق خود کو حق پر سمجھتا ہے اور جو اس کی خواہش ہو اسی کے مطابق فیصلہ چاہتا ہے۔ برساتی نالوں سے اپنے باغ یا کھیت کو سیراب کرنے کا حق باری باری مل سکتا ہے۔ اس کا بھی تعین رواج اور دستور کی روشنی میں ہو جاتا ہے کہ سیرابی سے کیا مراد ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا باغ انصاری کے باغ سے پہلے واقع تھا۔ پہلے انھی کا حق تھا کہ وہ دستور کے مطابق اتنا پانی اپنے درختوں کو لگا لیں کہ ان کے گرد سیرابی کے لیے کھودے ہوئے گڑھے ایک بار پانی سے بھر جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بجائے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مروت سے کام لینے کی تلقین فرمائی کہ گڑھے بھرنے کا انتظار نہ کریں، کچھ نہ کچھ پانی ہر درخت تک پہنچ جائے تو باقی پانی اپنے ہمسائے کی طرف روانہ کر دیں لیکن انصاری اپنی مرضی کا فیصلہ حاصل کرنا چاہتا تھا، وہ چاہتا تھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ اپنے درختوں کو پلانے کے لیے سرے سے پانی ہی نہ روکیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے بارے میں ایک نامناسب بات کہہ دی۔ رسول اللہ ﷺ کو اندازہ ہو گیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ اپنے حق سے کم بھی لیں تو انصاری ناراض ہی رہے گا۔ آپ نے عین عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ دے دیا۔ یہ اس لیے بھی ضروری تھا کہ ہر ایک کو اس بات کی سمجھ آ جائے کہ پانی پلانے کے حقوق کیا ہیں

اور آیندہ جھگڑے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی تائید کرتے ہوئے اور آپ کے مکمل انصاف کی شہادت دیتے ہوئے قرآن مجید کی آیت نازل فرمائی، اس سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ صحیح ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلے میں ہر انصاف پسند انسان کے لیے دلی رضا مندی کا مکمل سامان موجود ہوتا ہے۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ تَوْقِيرِهِ ﷺ، وَتَرْكِ إِكْثَارِ سُؤَالِهِ عَمَّا لَا ضَرُورَةَ إِلَيْهِ، أَوْ لَا يَتَعَلَّقُ بِهِ تَكْلِيفٌ وَّمَا لَا يَقَعُ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ) (التحفة ٣٧)

باب: 37- آپ ﷺ کی توقیر اور آپ سے ایسے امور کے بارے میں بکثرت سوال کرنا جن کی ضرورت نہ ہو یا شریعت نے مکلّف نہیں کیا اور پیش نہیں آئے اور اس طرح (کے بے مقصد سوالات) کو ترک کر دینا

[٦١١٣] ١٣٠-(١٣٣٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ، وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ». [راجع: ٣٢٥٧]

[6113] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن میبّب نے خبر دی، ان دونوں نے کہا: حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کیا کرتے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں جس کام سے تمھیں روکوں اس سے اجتناب کرو اور جس کام کا حکم دوں، اپنی استطاعت کے مطابق اس کو کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو سوالات کی کثرت اور اپنے انبیاء سے اختلاف نے ہلاک کر دیا۔''

[٦١١٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ ابْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

[6114] یزید بن ہاد نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی کے مانند روایت کی۔

[٦١١٥] ١٣١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا

[6115] ابوصالح، اعرج، محمد بن زیاد اور ہمام بن منبہ، سب نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے (آپ نے فرمایا): ''جب تک میں

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ»، وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ: «مَا تُرِكْتُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ» ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تمھیں چھوڑ رکھوں (کوئی حکم نہ دوں) تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (خواہ مخواہ کے سوال مت کرو)'' اور ہمام کی حدیث میں ہے: ''جب تک تمھیں چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے (کثرتِ سوال سے) ہلاک ہو گئے'' پھر انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ سے زہری کی حدیث کی طرح (آگے) بیان کیا۔

[٦١١٦] ١٣٢-(٢٣٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ، مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ».

[6116] ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عامر بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے حق میں مسلمانوں میں سے سب سے بڑا جرم وار وہ شخص ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو حرام نہیں کی گئی تو اس کے سوال کی بنا پر اسے حرام کر دیا جائے۔''

فائدہ: شریعت کے جو احکام جس طرح سے دیے گئے ہیں انسان ان پر اپنے بہترین فہم کے مطابق پورے اخلاص سے عمل کرے۔ اس میں عافیت بھی ہے اور اللہ کی طرف سے قبولیت کا یقین بھی۔ بال کی کھال اتارنے والے اپنے سوالوں کے ذریعے سے اپنے اور دوسروں کے لیے مشکلات کا سبب بنتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد شریعت کے نئے احکام تو نازل نہیں ہو سکتے لیکن سوالوں میں مین میکھ نکالنے والے، کرید نے والے اور مفروضوں پر اجتہاد کر کے فتوے دینے والے، شریعت کے ان احکام کو جو فطرت کے عین مطابق ہیں مشکل اور پیچیدہ ضرور بنا دیتے ہیں۔

[٦١١٧] ١٣٣ -(. . .) وحَدّثَناهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: - أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ - الزُّهْرِيُّ: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَّمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ».

[6117] ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: — مجھے یہ اسی طرح یاد ہے جس طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاد ہے — زہری نے عامر بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سے مسلمانوں کے بارے میں سب سے بڑا جرم وار وہ شخص ہے جس نے ایسے معاملے کے متعلق سوال کیا جسے حرام نہیں کیا گیا تھا تو اس کے سوال کی بنا پر اس کو لوگوں کے لیے حرام کر دیا گیا۔“

[٦١١٨] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: «رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَّنَقَّرَ عَنْهُ»، وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا.

[6118] یونس اور معمر دونوں نے اسی سند کے ساتھ زہری سے روایت کی اور معمر کی حدیث میں مزید بیان ہے: ”وہ آدمی جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا اور اس کے بارے میں کریدا“ اور یونس کی حدیث میں کہا: عامر بن سعد (سے روایت ہے) انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے سنا۔

[٦١١٩] ١٣٤ -(٢٣٥٩) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤْلُؤِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ، قَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، وَّقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ -: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ، فَخَطَبَ فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» قَالَ: فَمَا أَتٰى

[6119] نضر بن شمیل نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھیوں کے بارے میں کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا: ”جنت اور دوزخ کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے خیر اور شر کے بارے میں آج کے دن جیسی (تفصیلات) کبھی نہیں دیکھیں۔ جو میں جانتا ہوں، اگر تم (بھی) جان لو تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔“ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر اس سے زیادہ سخت دن کبھی نہیں آیا۔ کہا: انھوں نے اپنے سر ڈھانپ لیے اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ کہا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے

عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ، قَالَ: غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ حَنِينٌ، قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ قَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا، قَالَ: فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ» فَنَزَلَتْ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: ١٠١].

ہوئے اور کہا: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ کہا: ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور پوچھا: میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا باپ فلاں تھا'' اس پر یہ آیت اتری: ''اے ایمان لانے والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر تمھارے سامنے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں دکھ پہنچائیں۔''

[٦١٢٠] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ» وَّنَزَلَتْ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ تَمَامَ الْآيَةِ.

[6120] روح بن عبادہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر تمھارے سامنے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں دکھ پہنچائیں۔'' مکمل آیت پڑھی۔

فائدہ: اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو ہادی اور رہنما بنا کے بھیجا۔ اور آپ کے ذریعے سے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے ہدایت اور شریعت کے احکام انسانوں کو عطا کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کرید کر کے اپنے سوالوں کے ایسے جواب مانگے جائیں جو شریعت کی رحمت کو زحمت بنا دینے کا سبب بن جائیں۔ ایسے سوال جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں، مثلاً: اپنے یا دوسرے لوگوں کے ذاتی معاملات اور ایسی باتوں کے بارے میں سوال کرنا جن پر اللہ نے پردہ ڈالا ہے، انتہائی نامناسب ہے۔ منافق ایسے سوال لوگوں کو الجھانے کے لیے اور سادہ لوح مسلمان غیر ضروری باتوں میں خود الجھ کر پوچھا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا۔ آپ ﷺ کو ایسے سوال پسند تھے جو دین کے معاملات میں لوگوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے کیے جاتے۔ ایسے سوال بھی جن کے جوابات سے لوگوں کے دلوں میں اللہ کی محبت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا شوق زیادہ ہو جائے۔

[٦١٢١] ١٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ،

[6121] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد باہر تشریف لائے اور انھیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب آپ نے سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس سے پہلے

فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ ، وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عِظَامًا ، ثُمَّ قَالَ : «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ ، فَوَاللهِ! لَا تَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ ، مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا» .

بہت بڑے بڑے امور وقوع پذیر ہوں گے، پھر فرمایا: ''جو شخص (ان میں سے) کسی چیز کے بارے میں مجھ سے کوئی سوال کرنا چاہے تو کر لے۔ اللہ کی قسم! میں جب تک اس جگہ کھڑا ہوں، تم مجھ سے جس چیز کے متعلق بھی سوال کرو گے میں تمھیں اس کے بارے میں بتاؤں گا۔''

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّقُولَ : «سَلُونِي» فَقَامَ عَبْدُاللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ : مَنْ أَبِي؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : «أَبُوكَ حُذَافَةُ» فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَنْ يَّقُولَ : «سَلُونِي» بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ : رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا ، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا ، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا ، قَالَ : فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَوْلٰى ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا ، فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ» .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا اور آپ نے بار بار یہ کہنا شروع کر دیا: ''مجھ سے پوچھو'' تو لوگ بہت روئے، اتنے میں عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! میرا باپ کون تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا باپ حذافہ تھا۔'' پھر جب رسول اللہ ﷺ نے زیادہ بار ''مجھ سے پوچھو'' فرمانا شروع کیا (اور پتہ چل گیا کہ آپ غصے میں کہہ رہے ہیں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرما لیا۔ کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کی چوڑائی کے اندر جنت اور دوزخ کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو خیر اور شر کے بارے میں جو میں نے آج دیکھا، کبھی نہیں دیکھا۔''

فائدہ: جب بڑے امور کا ذکر ہو رہا تھا اور آیندہ پیش آنے والے امور سے آگاہ کیا جا رہا تھا تو اس کے دوران میں غیر اہم اور لایعنی سوالوں پر آپ ﷺ کو غصہ آیا۔ غصے کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم اس طرح کے سوال کرنا چاہتے ہو تو کر لو میں ہر ایک سوال کا جواب دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات سمجھ گئے اور تمام صحابہ کی طرف سے معذرت کرتے ہوئے آپ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ معذرت کے الفاظ میں یہ مفہوم موجود ہے کہ جو آپ نے بتایا ہم دل و جان سے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور دل و جان سے آپ کے بتائے ہوئے پر اور اپنے ایمان پر راضی ہیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ: مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ أَعَقَّ مِنْكَ؟ أَأَمِنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَفْضَحَهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ: وَاللهِ! لَوْ أَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ أَسْوَدَ، لَلَحِقْتُهُ.

ابن شہاب نے کہا: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مجھے بتایا کہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ (کی یہ بات سن کر ان) کی والدہ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی بیٹا تم سے زیادہ والدین کا حق پامال کرنے والا ہو۔ کیا تم خود کو اس بات سے محفوظ سمجھتے تھے کہ ہو سکتا ہے تمھاری ماں سے بھی کوئی ایسا کام ہو گیا ہو جو اہل جاہلیت کی عورتوں سے ہو جاتا تھا تو تم اس طرح (سوال کر کے) سب لوگوں کے سامنے اپنی ماں کو رسوا کر دیتے؟ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ ﷺ میرا نسب کسی حبشی غلام سے بھی ملا دیتے تو میں اسی کی ولدیت اختیار کر لیتا۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے یہی کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کا سوال انتہائی غیر مناسب اور لایعنی تھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کے سوال کی وجہ سے ناراض ہوئے تھے۔ قرآن مجید نے بھی واضح کیا کہ ایسے سوالوں کا جواب دکھ دے سکتا ہے۔

[٦١٢٢] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَحَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ، مَعَهُ، غَيْرَ أَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[6122] معمر اور شعیب دونوں نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اور اس کے ساتھ عبیداللہ کی حدیث بیان کی، البتہ شعیب نے کہا: زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی، کہا: مجھے علم رکھنے والے ایک شخص نے بتایا کہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا، جس طرح یونس کی حدیث ہے۔

[٦١٢٣] ١٣٧-(...) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ:

[6123] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے (بہت زیادہ اور بے فائدہ) سوالات کیے حتی کہ انھوں نے آپ ﷺ کو اپنے سوالات سے تنگ کر دیا، تو ایک دن آپ باہر تشریف لائے، منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: ''اب

«سَلُونِي ، لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ» فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَرَمُّوا وَرَهِبُوا أَنْ يَّسْأَلُوهُ أَنْ يَّكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ قَدْ حَضَرَ .

مجھ سے (جتنے چاہو) سوال کرو، تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے، میں تم کو اس کا جواب دوں گا۔'' جب لوگوں نے یہ سنا تو اپنے منہ بند کر لیے اور سوال کرنے سے ڈر گئے کہ کہیں یہ کسی بڑے معاملے (وعید، سزا، سخت حکم وغیرہ) کا آغاز نہ ہو رہا ہو۔

قَالَ أَنَسٌ : فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ يَمِينًا وَّشِمَالًا ، فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَّافٌّ رَّأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي ، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ ، كَانَ يُلَاحٰى فَيُدْعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ ، فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ : «أَبُوكَ حُذَافَةُ» ، ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ : رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا ، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا ، وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَّسُولًا ، عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ، إِنِّي صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هٰذَا الْحَائِطِ» .

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہر شخص کپڑے میں منہ لپیٹ کر رو رہا تھا تو مسجد میں سے وہ شخص اٹھا کہ جب (لوگوں کا) اس سے جھگڑا ہوتا تھا تو اسے اس کے باپ کے بجائے کسی اور کی طرف منسوب کر دیا جاتا تھا (ابن فلاں! کہہ کر پکارا جاتا تھا) اس نے کہا: اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا باپ حذافہ ہے۔'' پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا: ہم اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہیں اور ہم برے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر اور شر میں جو کچھ میں نے آج دیکھا ہے کبھی نہیں دیکھا۔ میرے لیے جنت اور جہنم کی صورت گری کی گئی تو میں نے اس (سامنے کی) دیوار سے آگے، ان دونوں کو دیکھ لیا۔''

[٦١٢٤] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَا جَمِيعًا : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ .

[6124] ہشام اور معتمر کے والد سلیمان دونوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ بیان کیا۔

[٦١٢٥] ١٣٨-(٢٣٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ

[6125] عبداللہ بن براد اشعری اور (ابوکریب) محمد بن علاء ہمدانی نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے برید سے حدیث بیان

قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: «سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ» فَقَالَ رَجُلٌ: مَّنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ» فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ مَّوْلٰى شَيْبَةَ» فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: قَالَ: مَنْ أَبِي؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ، مَّوْلٰى شَيْبَةَ».

کی، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے چند (ایسی) چیزوں کے بارے میں سوال کیے گئے جو آپ کو پسند نہ آئیں، جب زیادہ سوال کیے گئے تو آپ غصے میں آ گئے، پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''جس چیز کے بارے میں بھی چاہو، مجھ سے پوچھو۔'' ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا باپ حذافہ ہے۔'' دوسرے شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: ''تمھارا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔'' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو کہا: اللہ کے رسول! ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔ ابوکریب کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا باپ شیبہ کا مولیٰ سالم ہے۔''

(المعجم ٣٨) - (بَابُ وُجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا، دُونَ مَا ذَكَرَهُ ﷺ مِنْ مَّعَايِشِ الدُّنْيَا، عَلٰى سَبِيلِ الرَّأْيِ) (التحفة ٣٨)

باب: 38- شریعت کے حوالے سے نبی ﷺ نے جو فرمایا اس پر عمل واجب ہے، جہاں آپ نے دنیوی امور کے بارے میں محض اپنی رائے کا اظہار فرمایا ہے (اس پر عمل واجب نہیں)

[٦١٢٦] ١٣٩-(٢٣٦١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ، وَهٰذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلٰى رُؤُوسِ النَّخْلِ، فَقَالَ: «مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالُوا: يُلَقِّحُونَهُ، يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثٰى فَتَلْقَحُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَظُنُّ

[6126] موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے قریب سے گزرا جو درختوں کی چوٹیوں پر چڑھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: یہ گابھہ لگا رہے ہیں۔ نر (کھجور کا بور) مادہ (کھجور) میں ڈال رہے ہیں، اس طرح یہ (درخت) ثمر آور ہو جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا گمان نہیں کہ اس کا کچھ فائدہ ہوتا ہے۔'' لوگوں کو یہ بات بتا دی گئی تو انھوں نے (گابھہ لگانے کا) یہ عمل ترک کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو

يُغْنِي ذٰلِكَ شَيْئًا» قَالَ: فَأُخْبِرُوا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ: «إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ، فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا، فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ، وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ شَيْئًا، فَخُذُوا بِهِ، فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

آپ نے فرمایا: ''اگر یہ کام انھیں فائدہ پہنچاتا ہے تو کریں۔ میں نے تو ایک بات کا گمان کیا تھا، تو گمان کے حوالے سے مجھے ذمہ دار نہ ٹھہراؤ، لیکن جب میں اللہ کی طرف سے تمھارے ساتھ بات کروں تو اسے اپنالو، کیونکہ میں اللہ عزوجل پر کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔''

[٦١٢٧] ١٤٠-(٢٣٦٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ، يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ: «مَا تَصْنَعُونَ؟» قَالُوا: كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ: «لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا» فَتَرَكُوهُ، فَنَفَضَتْ أَوْ قَالَ: فَنَقَصَتْ، قَالَ: فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ».

[6127] عبداللہ بن رومی یمامی، عباس بن عبدالعظیم عنبری اور احمد بن جعفر معقری نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابونجاشی نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو (وہاں کے) لوگ کھجوروں میں قلم لگاتے تھے، وہ کہا کرتے تھے (کہ) وہ گابھہ لگاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم کیا کرتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم یہ کام کرتے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم لوگ یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔'' اس پر ان لوگوں نے (ایسا کرنا) چھوڑ دیا، تو ان کا پھل گر گیا یا (کہا) کم ہوا۔ کہا: لوگوں نے یہ بات آپ ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''میں ایک بشر ہی تو ہوں، جب میں تمھیں دین کی کسی بات کا حکم دوں تو اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور جب میں تمھیں محض اپنی رائے سے کچھ کرنے کو کہوں تو میں بشر ہی تو ہوں۔''

قَالَ عِكْرِمَةُ: أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

عکرمہ نے (شک کے انداز میں) کہا: یا اسی کے مانند (کچھ فرمایا۔)

قَالَ الْمَعْقِرِيُّ: فَنَفَضَتْ، وَلَمْ يَشُكَّ.

معقری نے شک نہیں کیا، انھوں نے کہا ''تو ان کا پھل گر گیا۔''

[٦١٢٨] ١٤١-(٢٣٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6128] حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں

أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَامِرٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ. حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ، فَقَالَ: «لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ» قَالَ: فَخَرَجَ شِيصًا، فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ: «مَا لِنَخْلِكُمْ؟» قَالُوا: قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ».

نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور حماد ہی نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کا کچھ لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو کھجوروں میں گابھہ لگا رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''اگر تم یہ نہ کرو تو (بھی) ٹھیک رہے گا۔'' کہا: اس کے بعد گٹھلیوں کے بغیر ردی کھجوریں پیدا ہوئیں، پھر کچھ دنوں کے بعد آپ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تمھاری کھجوریں کیسی رہیں؟'' انھوں نے کہا: آپ نے اس اس طرح فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی دنیا کے معاملات کو زیادہ جاننے والے ہو۔''

(المعجم ٣٩) - (بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ، وَتَمَنِّيهِ) (التحفة ٣٩)

باب: 39- آپ ﷺ کی زیارت کرنے اور اس کی تمنا کرنے کی فضیلت

[٦١٢٩] ١٤٢-(٢٣٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَّرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ».

[6129] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، انھوں نے کئی حدیثیں بیان کیں، ان میں یہ (بھی) تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! تم لوگوں میں سے کسی پر وہ دن ضرور آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ اور میری زیارت کرنا اس کے لیے اپنے اس سارے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا جو ان کے پاس ہوگا۔''

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: الْمَعْنٰى فِيهِ عِنْدِي، لَأَنْ يَّرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ، وَمَالِهِ، وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ.

(امام مسلم کے شاگرد) ابواسحاق (ابراہیم بن محمد) نے کہا: میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ وہ شخص مجھے اپنے سب لوگوں کے ساتھ دیکھے، میں اس کے نزدیک اس کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوں گا۔ اس میں تقدیم وتاخیر ہوئی ہے۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضَائِلِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ) (التحفة ٤٠)

باب:40-حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل

[٦١٣٠] ١٤٣-(٢٣٦٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ».

[6130] ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انھیں بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تمام لوگوں کی نسبت میں حضرت ابن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء علّاتی بھائی (ایک باپ اور مختلف ماؤں کے بیٹے) ہیں، نیز میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

[٦١٣١] ١٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسٰى، الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسٰى نَبِيٌّ».

[6131] اعرج نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام لوگوں کی نسبت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں اور میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے۔''

[٦١٣٢] ١٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فِي الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ» قَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ، وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ».

[6132] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دنیا اور آخرت میں سب لوگوں کی نسبت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں اور ان کا دین ایک ہے اور ہمارے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔ (نبوت سے نبوت جڑی ہوئی ہے۔)''

[٦١٣٣] ١٤٦-(٢٣٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ

[6133] معمر نے زہری سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مَّوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسَةِ الشَّيْطَانِ، إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ»، ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اِقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ [آل عمران: ٣٦].

نے فرمایا: ''پیدا ہونے والا جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو کچوکا لگاتا ہے، ماسوائے حضرت ابن مریم ؑ اور ان کی والدہ کے۔'' پھر حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو (حضرت مریم ؑ کی والدہ نے کہا:) ''میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

[٦١٣٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: «يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسَّةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ»، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ «مِنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ».

[6134] معمر اور شعیب نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ خبر دی، دونوں نے کہا: ''(بچہ) جب پیدا ہوتا ہے تو (شیطان) اسے کچوکا لگاتا ہے اور وہ خود کو شیطان کے کچوکا لگانے سے چیخ کر روتا ہے۔'' اور شعیب کی حدیث میں (خود کو، کے بغیر صرف) ''شیطان کے کچوکا سے'' کے الفاظ ہیں۔

[٦١٣٥] ١٤٧-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا يُونُسَ سُلَيْمًا مَّوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا».

[6135] حضرت ابو ہریرہ ؓ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سُلیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کے ہر بیٹے کو جب اس کی ماں اسے جنم دیتی ہے، شیطان کچوکا لگاتا ہے، ماسوائے حضرت مریم ؑ اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ ؑ) کے۔''

[٦١٣٦] ١٤٨-(٢٣٦٧) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ، نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ».

[6136] سہیل (بن ابی صالح) کے والد نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولادت کے وقت بچے کا رونا شیطان کے کچوکے سے ہوتا ہے۔''

فائدہ: اطباء کہتے ہیں کہ ولادت کے بعد بچے کے رونے سے اس کے پھیپھڑے متحرک ہو جاتے ہیں اور اس کا سانس لینے کا

عمل شروع ہو جاتا ہے۔ شیطان یہ کرتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ بچہ خود روئے یا کوئی اس کے کمر پر تھپکی دے کر اس کے پھیپھڑوں کو متحرک کرے، وہ اسے چھوتا ہے یا کچوکا لگاتا ہے۔ اس سے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آدم کے ہر بیٹے کی ولادت کے بعد اس سے سب سے پہلا رابطہ اسی کا ہو۔ اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ بچہ وصول کرنے والے فرد کو، ڈاکٹر ہو یا کوئی اور، یہ کرنا چاہیے کہ پیدائش کے فوراً بعد بچے کو پاؤں سے پکڑ کر اٹھائے اور اس کی کمر پر ہلکی سی چپت لگا کر اس کے پھیپھڑے کو متحرک کر دے تاکہ شیطان کو اس کا موقع نہ ملے۔ اور والدین کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ قربت سے پہلے وہ اپنی اولاد سے شیطان کو دور رکھنے کی دعا کریں۔

[٦١٣٧] ١٤٩-(٢٣٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأٰى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَّسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! فَقَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: آمَنْتُ بِاللهِ، وَكَذَّبْتُ نَفْسِي».

[6137] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: تم نے چوری کی؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو جھٹلایا۔''

فائدہ: اللہ کے جلال اور اس کی عظمت کے سامنے جھک جانے کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے نام کی کھائی ہوئی قسم کے مقابلے میں اپنی بات کو غلط قرار دے دیا جائے۔

(المعجم ٤١) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ ﷺ) (التحفة ٤١)

باب: 41- حضرت ابراہیم خلیل ﷺ کے فضائل

[٦١٣٨] ١٥٠-(٢٣٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[6138] علی بن مسہر اور ابن فضیل نے مختار بن فلفل سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! ''اے مخلوقات میں سے بہترین انسان!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔'' (یعنی یہ ان کا لقب ہے۔)

«ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ».

[٦١٣٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِمِثْلِهِ.

[6139] ابن ادریس نے کہا: میں نے عمرو بن حریث کے آزاد کردہ غلام مختار بن فلفل سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! اسی (پچھلی حدیث) کے مانند۔

[٦١٤٠] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6140] سفیان نے مختار سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا، اسی کے مانند۔

فائدہ: یہ بات رسول اللہ ﷺ نے تواضع کے طور پر اور اپنے جد امجد، اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احترام کی غرض سے کہی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ سید اولادِ آدم ہیں، خلیل اللہ بھی ہیں، حبیب اللہ بھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا بھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی خیر البریہ تھے۔

[٦١٤١] ١٥١-(٢٣٧٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ، النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً، بِالْقَدُومِ».

[6141] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم نبی علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں قدوم (مقام پر تیشے یا بسولے کے ذریعے) سے ختنہ کیا۔''

فائدہ: ''قدوم'' شام میں ایک مقام ہے۔ اسی طرح تیشے یا لکڑی چھیلنے کے کسی بھی آلے کو قدوم کہتے ہیں جسے دستہ لگا ہوتا ہے۔ دونوں میں سے کوئی بھی معنی لیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں جنھوں نے ختنہ کیا۔ آپ کو اسی برس کی عمر تک پہنچ جانے کے بعد ختنے کا حکم دیا گیا۔ آپ نے حکم ملتے ہی اس پر عمل کیا۔

[٦١٤٢] ١٥٢-(١٥١) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ

[6142] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے زیادہ حق دار تھے جب انھوں نے کہا تھا: اے میرے رب!

إِبْرَاهِيمَ، إِذْ قَالَ: رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى، قَالَ: أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

[راجع: ٣٨٢]

مجھے دکھا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اللہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ کو یقین نہیں؟ تو انھوں نے کہا: کیوں نہیں! مگر صرف اس لیے (دیکھنا چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو مزید اطمینان ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے! وہ ایک مضبوط سہارے کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں قید خانے میں اتنا لمبا عرصہ رہتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا (بلاوا ملتے ہی جیل سے باہر آ جاتا۔)''

فائدہ: یہ سب باتیں رسول اللہ ﷺ نے تواضع کے طور پر اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کے فضائل واضح کرنے کے لیے فرمائیں۔ اللہ پر ایمان، صبر اور تحمل میں آپ ﷺ کا مرتبہ سب سے اونچا ہے۔

[٦١٤٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[6143] امام مالک نے زہری سے روایت کی کہ سعید بن مسیب اور ابو عبید نے انھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یونس کی زہری سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٦١٤٤] ١٥٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَغْفِرُ اللهُ لِلُوطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ أَوٰى إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ».

[6144] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے! انھوں نے مضبوط سہارے کی پناہ لی ہوئی تھی۔''

[٦١٤٥] ١٥٤ - (٢٣٧١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ، عَلَيْهِ

[6145] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا، سوائے تین (ظاہری) جھوٹوں کے (جو حقیقت میں عین سچ تھے، لیکن سننے والے جو مفہوم لے رہے تھے وہ دوسرا تھا)، دو ذاتِ الٰہی (کی توحید) کے بارے میں: آپ کا

السَّلَامُ، قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ، ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللهِ، قَوْلُهُ: إِنِّي سَقِيمٌ وَّقَوْلُهُ: بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةً فِي شَأْنِ سَارَةَ، فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَّارٍ وَّمَعَهُ سَارَةُ، وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ، إِنْ يَّعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي، يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ، فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي، فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ، أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ قَدِمَتْ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَّا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا، فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً، فَقَالَ لَهَا: ادْعِي اللهَ أَنْ يُّطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضُرُّكِ، فَفَعَلَتْ، فَعَادَ، فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولٰى، فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَفَعَلَتْ، فَعَادَ، فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، فَقَالَ: ادْعِي اللهَ أَنْ يُّطْلِقَ يَدِي، فَلَكِ اللهَ أَنْ لَّا أَضُرَّكِ، فَفَعَلَتْ، وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ، وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ، وَّلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ، فَأَخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِي، وَأَعْطِهَا هَاجَرَ».

یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں اور یہ کہنا: بلکہ (اگر یہ بولتے ہوں تو) ان کے اس بڑے نے کیا ہے اور ایک حضرت سارہ علیہا السلام کے بارے میں۔ وہ ایک جابر بادشاہ کی سرزمین پر آئے، حضرت سارہ علیہا السلام ان کے ہمراہ تھیں اور وہ سب لوگوں سے حسین ترین تھیں، آپ علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ جابر انسان اگر جان گیا کہ تم میری بیوی ہو تو یہ تمھارے معاملے میں مجھ پر غلبہ چاہے گا، لہٰذا اگر وہ تم سے پوچھے تو اسے یہ بتانا کہ تم میری بہن ہو، کیونکہ اسلام کے حوالے سے تم میری بہن بھی ہو، اس پوری سرزمین میں مجھے اپنے اور تمھارے علاوہ کسی مسلمان کا علم نہیں (ہم صرف دو ہیں، اس لیے اخوتِ اسلام کا اطلاق ہمیں پر ہو سکتا ہے۔) جب آپ علیہ السلام اس کی زمین (ملک) میں داخل ہوئے تو اس جابر حکمران کے کسی کارندے نے ان کو دیکھا، وہ اس جابر حکمران کے پاس گیا اور اس سے کہا: تمھاری سرزمین پر ایک ایسی عورت آئی ہے جس کے لائق صرف یہی بات ہے کہ وہ تمھاری ہو۔ اس نے (اپنا کارندہ) ان (حضرت سارہ علیہا السلام) کی طرف بھیج کر انھیں منگوا لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ (حضرت سارہ علیہا السلام) اس کے ہاں گئیں تو وہ خود پر قابو نہ رکھ سکا، ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس پر اس کا ہاتھ شدت سے جکڑ لیا گیا۔ اس نے ان سے کہا: آپ (اپنے) اللہ سے دعا کریں وہ میرا ہاتھ آزاد کر دے، میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انھوں (حضرت سارہ علیہا السلام) نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دوبارہ یہی حرکت کی تو اس کا ہاتھ پہلے کی نسبت زیادہ شدت سے جکڑا گیا۔ اس نے پہلے کی طرح ان سے بات کی تو انھوں نے ویسا ہی کیا، اس نے (تیسری بار) پھر وہی حرکت کی تو اس کا ہاتھ پہلی دونوں بار سے بھی زیادہ شدت سے جکڑا گیا تو اس نے ان سے کہا: اللہ سے دعا کرو، وہ میرا ہاتھ آزاد کر دے، تمھیں اللہ کا عہد دیتا ہوں کہ تمھیں نقصان

نہیں پہنچاؤں گا۔ انھوں نے (ایسا ہی) کیا اور اس کا ہاتھ آزاد کر دیا گیا، اس (جابر حکمران) نے اس شخص کو بلایا جو ان کو لایا تھا تو اس سے کہا: تم میرے پاس کسی جن زاد کو لائے ہو، انسان کو نہیں لائے۔ تم اسے میری سرزمین سے باہر نکال دو اور ہاجر کو بھی اس کے سپرد کر دو۔"

قَالَ: فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي، فَلَمَّا رَآهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ، فَقَالَ لَهَا: مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: خَيْرًا، كَفَّ اللهُ يَدَ الْفَاجِرِ، وَأَخْدَمَ خَادِمًا».

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ چلتی ہوئی آئیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انھیں دیکھا تو (نماز سے) سلام پھیرا اور ان سے کہا: کیا گزری؟ حضرت سارہ علیہا السلام نے کہا: اچھی (گزری)، اللہ نے فاجر کا ہاتھ روک دیا اور خادمہ بھی عنایت فرمائی۔"

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ!.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آسمان سے اترنے والے پانی کی اولاد (کہلوانے والو!) یہی (ہاجر) تمھاری ماں تھیں۔

فوائد و مسائل: ① عربوں کو اس وجہ سے بنو ماء السماء کہا جاتا ہے کہ وہ بارش والے علاقے کی تلاش میں رہتے تھے اور بارش سے حاصل ہونے والے پانی اور اس سے اگنے والی گھاس پر وہ اور ان کے جانور گزارہ کرتے تھے۔ اس سے بھی بہتر وجہ تسمیہ یہ بتائی گئی ہے کہ عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور ان کی پرورش زمزم کے پانی سے ہوئی جو آسمان سے آیا ہوا پانی ہے۔ ② حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام ہاجر ہے۔ ہمارے ہاں ہ کے اضافے کے ساتھ ہاجرہ معروف ہے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ مُوسَى ﷺ) (التحفة ٤٢)

باب: 42- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل

[٦١٤٦] ١٥٥-(٢٣٣٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ

[6146] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنو اسرائیل ننگے غسل کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھتے تھے جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے غسل کرتے تھے، وہ لوگ (آپس میں) کہنے لگے: واللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ نہانے سے اس کے سوا اور کوئی بات نہیں روکتی کہ انھیں خصیتین کی سوجن ہے۔ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے کے لیے گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ

يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ، قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، قَالَ: فَجَمَحَ مُوسٰى بِأَثَرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي، حَجَرُ! ثَوْبِي، حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلٰى سَوْأَةِ مُوسٰى، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا بِمُوسٰى مِنْ بَأْسٍ.

دیے، وہ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہتے ہوئے اس کے پیچھے لپکے: میرے کپڑے، پتھر! میرے کپڑے، پتھر! یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جائے ستر دیکھ لی۔ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی تکلیف نہیں۔

فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ، حَتّٰى نُظِرَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا».

اس کے بعد پتھر ٹھہر گیا، اس وقت تک ان کو دیکھ لیا گیا تھا۔ فرمایا: انھوں نے اپنے کپڑے لے لیے اور پتھر کو ضربیں لگانی شروع کر دیں۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ! إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ. [راجع: ٧٧٠]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ! پتھر پر چھ یا سات زخموں کے جیسے نشان پڑ گئے، یہ پتھر کو موسیٰ علیہ السلام کی مار تھی۔

[٦١٤٧] ١٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيِيًّا، قَالَ: فَكَانَ لَا يُرٰى مُتَجَرِّدًا، قَالَ: فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ: إِنَّهُ آدَرُ، قَالَ: فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ، فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعٰى، وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ: ثَوْبِي، حَجَرُ! ثَوْبِي، حَجَرُ! حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَنَزَلَتْ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا﴾ [الأحزاب: ٦٩].

[6147] عبداللہ بن شقیق نے کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام باحیا مرد تھے، کہا: انھیں برہنہ نہیں دیکھا جاسکتا تھا، کہا: تو بنی اسرائیل نے کہا: انھیں خصیتین کی سوجن ہے۔ کہا: (ایک دن) انھوں نے تھوڑے سے پانی (کے ایک تالاب) کے پاس غسل کیا اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیے تو وہ پتھر بھاگ نکلا، آپ علیہ السلام اپنا عصا لیے اس کے پیچھے ہو لیے، اسے مارتے تھے (اور کہتے تھے:) میرے کپڑے، پتھر! میرے کپڑے، پتھر! یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک مجمع کے سامنے رک گیا۔ اور (اس کے حوالے سے یہ آیت) اتری: ''ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی کہی ہوئی بات سے براءت عطا کی اور وہ اللہ کے نزدیک انتہائی وجیہ (خوبصورت اور وجاہت والے) تھے۔''

فائدہ: اس حدیث سے شریعت کا یہ حکم واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی الزام سے براءت کا تقاضا ہو یا کوئی اور حقیقی ضرورت (علاج وغیرہ کی) ہو تو مرد (معالج وغیرہ) کسی مرد کے ستر کو دیکھ سکتا ہے۔ شیطان نے بنی اسرائیل کے ذریعے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو

الزام لگوایا وہ لوگوں کی نظر میں ان کی وجاہت کم کرنے اور ان کی شان میں کمی لانے کے لیے تھا۔ غلامی میں زندگیاں گزارنے والے بہت سے کم نظر اور کم ہمت لوگوں کو شیطان ایسے ہی بہانوں کے ذریعے سے حق کی پیروی سے روکتا ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کے پیغمبر لوگوں کے سامنے اس طرح آئیں کہ ان کی شان عظیم ہو، وہ ہر طرح کے عیوب سے پاک ہوں، انتہائی خوبصورت ہوں تا کہ ان کی ذات میں کوئی ادنیٰ سی کمی بھی ان کے اتباع میں کمی کے لیے بہانہ بننے نہ پائے۔ اللّٰه أعلم بالصواب.

[٦١٤٨] ١٥٧ -(٢٣٧٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ، فَرَجَعَ إِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيدُ الْمَوْتَ، قَالَ: فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَّهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ، بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ، سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ! ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ، لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيقِ، تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ».

[6148] محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے مجھے حدیث بیان کی:۔ عبد نے کہا: عبدالرزاق نے ہمیں خبر دی اور ابن رافع نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے ابن طاوس سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ (انسانی شکل اور صفات کے ساتھ) ان کے پاس آیا تو انھوں نے اسے ایک تھپڑ رسید کیا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ اپنے رب کی طرف واپس گیا اور عرض کی: تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت نہیں چاہتا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ اسے لوٹا دی اور فرمایا: دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ ایک بیل کی کمر پر ہاتھ رکھیں، ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ان میں ہر بال کے بدلے میں ایک سال انھیں ملے گا۔ کہا: (فرشتے نے پیغام دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: میرے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر موت ہوگی۔ تو انھوں نے کہا: پھر ابھی (آجائے)، تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انھیں ارض مقدس سے اتنا قریب کر دے جتنا ایک پتھر کے پھینکے جانے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمھیں (بیت المقدس کے) راستے کی ایک جانب سرخ ٹیلے کے نیچے ان کی قبر دکھاتا۔''

فائدہ: فرشتے کو یہ حکم تھا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے سے پہلے ان کی مرضی دریافت کرے۔ اس نے آکر روح قبض کرنے کے بجائے زبان سے کہا: اپنے رب کے پاس چلیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے دشمن کا آدمی خیال کرتے ہوئے تھپڑ مار دیا۔ ویسے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھتے تھے کہ ان کی موت ارضِ مقدس میں داخلے کے بعد آئے گی۔ اس کے لیے انھوں نے

اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے مطابق انھیں ارضِ مقدس کے قریب موت دی اور وہیں دفن ہوئے۔ بنی اسرائیل کو ان کی جائے تدفین کا پتہ نہ چل سکا، ورنہ عین ممکن تھا کہ وہ ان کی قبر کو پوجنا شروع کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ قبر دکھائی گئی آپ ﷺ نے معراج کے لیے بیت المقدس کا سفر کیا تو آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے، وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ (دیکھیے، حدیث: 6158)

[٦١٤٩] ١٥٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ: أَجِبْ رَبَّكَ، قَالَ: فَلَطَمَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا، قَالَ: فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى فَقَالَ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي، قَالَ: فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِي فَقُلِ: الْحَيَاةَ تُرِيدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ، فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوتُ، قَالَ: فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ، رَبِّ! أَمِتْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، رَمْيَةً بِحَجَرٍ» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيقِ، عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ».

[6149] محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر نے ہمام بن منبہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے (ایک حدیث یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کہا: اپنے رب کے پاس چلیں؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی آنکھ پر تھپڑ مارا اور اس کی آنکھ نکال دی، فرمایا: ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور کہا: تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا تھا جو موت نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ اسے لوٹا دی اور فرمایا: میرے بندے کے پاس واپس جاؤ اور کہو: آپ زندگی چاہتے ہیں؟ اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھیں، جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال آپ زندہ رہیں گے (یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: پھر کیا ہوگا؟ کہا: پھر آپ کو موت آجائے گی، کہا: تو پھر ابھی جلدی ہی (موت آجائے اور دعا کی:) اے میرے پروردگار! مجھے ارض مقدس سے ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے پر موت دے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میں اس جگہ کے پاس ہوتا تو میں تم کو راستے کی ایک جانب سرخ ٹیلے کے پاس ان کی قبر دکھاتا۔''

[٦١٥٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا

[6150] محمد بن یحییٰ نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر نے اسی حدیث کے مانند

مَعْمَرٌ، بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

حدیث بیان کی۔

[٦١٥١] ١٥٩-(٢٣٧٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَّهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا، كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ - شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيزِ - قَالَ: لَا، وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ! قَالَ: فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ: تَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا؟ قَالَ: فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ لِي ذِمَّةً وَّعَهْدًا، وَّقَالَ: فُلَانٌ لَّطَمَ وَجْهِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: قَالَ - يَا رَسُولَ اللهِ! - : وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ، وَأَنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: «لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللهِ، فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ، قَالَ: ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرٰى، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ، أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ، فَإِذَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ آخِذٌ بِالْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَةٍ يَوْمَ الطُّورِ، أَوْ بُعِثَ قَبْلِي، وَلَا أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

[6151] حُجین بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے عبداللہ بن فضل ہاشمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار ایک یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا، اس کو اس کے کچھ معاوضے کی پیش کش کی گئی جو اسے بری لگی یا جس پر وہ راضی نہ ہوا — شک عبدالعزیز کو ہوا — وہ کہنے لگا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی! کہا: تو انصار میں سے ایک شخص نے اس کی بات سن لی تو اس کے چہرے پر تھپڑ لگایا، کہا: تم کہتے ہو: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی! جبکہ رسول اللہ ﷺ (تشریف لا چکے ہیں اور) ہمارے درمیان موجود ہیں۔ کہا: تو وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا اور کہنے لگا: ابوالقاسم! میری ذمہ داری لی گئی ہے اور ہم سے (سلامتی کا) وعدہ کیا گیا ہے اور کہا: فلاں شخص نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟'' کہا کہ اس نے کہا تھا: — اللہ کے رسول! — اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے! جبکہ آپ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا اور آپ کے چہرۂ مبارک سے غصے کا پتہ چلنے لگا، پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نبیوں کے مابین (انھیں ایک دوسرے پر) فضیلت نہ دیا کرو، اس لیے کہ جب صور پھونکا جائے گا تو سوائے ان کے جنھیں اللہ چاہے گا آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے سب کے ہوش و حواس جاتے رہیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے جسے اٹھایا جائے گا وہ میں ہوں گا یا (فرمایا:) جنھیں سب سے پہلے اٹھایا جائے گا میں ان میں ہوں گا۔ تو (میں دیکھوں

گا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان کے لیے یوم طور کی بے ہوشی کو شمار کیا جائے گا (اور وہ اس کے عوض اس بے ہوشی سے مستثنیٰ ہوں گے) یا انھیں مجھ سے پہلے ہی اٹھایا جائے گا۔ میں (یہ بھی) نہیں کہتا کہ کوئی (نبی) یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔"

[٦١٥٢] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، سَوَاءً.

[6152] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے اسی سند سے بالکل اسی طرح بیان کیا۔

[٦١٥٣] ١٦٠-(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ، رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ! وَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ! وَقَالَ: فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيقُ، فَإِذَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ».

[6153] یعقوب کے والد ابراہیم (بن سعد) نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: دو آدمیوں کی تکرار ہوگئی، ایک یہودیوں میں سے تھا اور ایک مسلمانوں میں سے۔ مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت دی! تو اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا اور اس کے اپنے اور مسلمان کے درمیان جو کچھ ہوا تھا وہ سب آپ کو بتا دیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، (جب) تمام انسان ہوش و حواس سے بے گانہ ہو جائیں گے، سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش کی ایک جانب (اسے) پکڑے کھڑے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے بے ہوش ہوئے تھے، اس لیے مجھ سے پہلے اٹھائے گئے یا وہ ان میں سے ہیں جنھیں اللہ نے (الا من شاء الله "سوائے ان کے جنھیں اللہ چاہے گا۔" کے تحت) مستثنیٰ کیا ہے۔

فائدہ: آپ ﷺ کو یہی بتایا گیا کہ صورِ اسرافیل کی بنا پر ہوش و حواس سے بیگانگی کی جو کیفیت سب پر، حتی کہ ارواح پر بھی،

طاری ہوگی وہ بلحاظِ مدت سب سے کم آپ کی ہوگی لیکن آپ آنکھیں کھول کر دیکھیں گے تو موسیٰ علیہ السلام آپ کو عرش کے پاس اسے تھامے ہوئے نظر آئیں گے۔ آپ ﷺ نے اسی سے یہ استدلال فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر دنیوی زندگی میں بھی صعقہ (بے ہوشی کا عالم) طاری ہوا تھا۔ اس کو شمار کر کے ان کی مدت زیادہ ہونے کے باوجود آپ سے پہلے ختم ہو جائے گی یا سب سے کم مدت کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو استثنا حاصل ہوگا۔

[٦١٥٤] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

[6154] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیّب نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مسلمانوں میں سے ایک شخص اور یہودیوں میں سے ایک شخص کے درمیان تکرار ہوئی، جس طرح ابن شہاب سے ابراہیم بن سعد کی روایت کردہ حدیث ہے۔

[٦١٥٥] ١٦٢-(٢٣٧٤) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوِ اكْتَفٰى بِصَعْقَةِ الطُّورِ».

[6155] ابواحمد زبیری نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا، اس کے بعد زہری کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (یوں) کہا: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) ''مجھے معلوم نہیں وہ (موسیٰ علیہ السلام) ان میں سے تھے جنھیں بے ہوشی تو ہوئی لیکن افاقہ مجھ سے پہلے ہو گیا یا کوہِ طور کا صعقہ کافی سمجھا گیا۔''

[٦١٥٦] ١٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ». وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي.

[6156] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی۔ ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے عمرو بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے درمیان کسی کو دوسرے پر بہتر قرار نہ دو۔'' اور ابن نمیر کی حدیث (کی سند) میں ہے: عمرو بن یحییٰ نے کہا: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی۔

[٦١٥٧] ١٦٤-(٢٣٧٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَّشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتَيْتُ - وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ: مَرَرْتُ - عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ، وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّي فِي قَبْرِهِ».

[6157] ہدّاب بن خالد اور شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی اور سلیمان تیمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معراج کی شب میں سرخ ٹیلے کے قریب آیا۔ اور ہداب کی روایت میں ہے:۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔''

[٦١٥٨] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ». وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسَى: «مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي».

[6158] عیسیٰ بن یونس، جریر اور سفیان نے سلیمان تیمی سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔'' اور عیسیٰ کی حدیث میں مزید یہ ہے: ''جس رات مجھے اسراء پر لے جایا گیا میں (موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے) گزرا۔''

(المعجم ٤٣) - (بَابٌ: فِي ذِكْرِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتَّى») (التحفة٤٣)

باب: 43- حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ''کسی بندے کے لیے لائق نہیں کہ وہ کہے: ''میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں''

[٦١٥٩] ١٦٦-(٢٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ

[6159] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حمید بن عبدالرحمٰن کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ «قَالَ: - يَعْنِي اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِّي - وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: لِعَبْدِي - أَنْ يَّقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ».

کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ ''اس نے فرمایا:۔یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے۔کسی بندے کو جو میرا ہے۔ابن مثنیٰ نے کہا: میرے کسی بندے کو۔نہیں چاہیے کہ وہ کہے: میں یونس بن متّیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

ابن ابی شیبہ نے کہا: محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کی۔

[٦١٦٠] ١٦٧-(٢٣٧٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى»، وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيهِ.

[6160] قتادہ سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوالعالیہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: تمھارے نبی ﷺ کے چچا کے بیٹے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے مجھے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بندے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کہے: میں یونس بن متّیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں۔'' آپ نے ان کے والد کی نسبت سے ان کا نام لیا۔

(المعجم ٤٤) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ، ﷺ) (التحفة ٤٤)

باب: 44-حضرت یوسف ﷺ کے چند فضائل

[٦١٦١] ١٦٨-(٢٣٧٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: «أَتْقَاهُمْ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ

[6161] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: آپ ﷺ سے عرض کی گئی، اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ کریم (معزز) کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جوان میں سب سے زیادہ متقی ہو۔'' صحابہ نے کہا: ہم اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو (پھر سب سے بڑھ کر کریم) اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں، وہ (ان کے والد) بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے بیٹے ہیں۔'' صحابہ نے کہا: ہم اس کے بارے میں بھی آپ سے

تَسْأَلُونِي؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقِهُوا».

نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم قبائل عرب کے حسب و نسب کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں اگر دین کو سمجھ لیں۔''

(المعجم ٤٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ زَكَرِيَّا، ﷺ) (التحفة ٤٥)

باب: 45 - حضرت زکریا ﷺ کے بعض فضائل

[٦١٦٢] ١٦٩-(٢٣٧٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا».

[6162] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت زکریا علیہ السلام (پیشے کے اعتبار سے) بڑھئی تھے۔''

(المعجم ٤٦) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ، ﷺ) (التحفة ٤٦)

باب: 46 - حضرت خضر ﷺ کے بعض فضائل

[٦١٦٣] ١٧٠-(٢٣٨٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ الْخَضِرِ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، سَمِعْتُ أُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَامَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي

[6163] عمرو بن محمد ناقد، اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، عبید اللہ بن سعید اور محمد بن ابی عمر مکی، ان سب نے ہمیں ابن عیینہ سے حدیث بیان کی ــ الفاظ ابن ابی عمر کے ہیں ــ سفیان بن عیینہ نے کہا: ہمیں عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نوف (بن فضالہ) بکالی کا یہ خیال ہے کہ بنو اسرائیل کے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ نہیں جو حضرت خضر علیہ السلام کے ہم عصر تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا، میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں سب سے زیادہ

إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، قَالَ: فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: أَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ مُوسٰى: أَيْ رَبِّ! كَيْفَ لِي بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ، وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، فَحَمَلَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، وَّانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَرَقَدَ مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَفَتَاهُ، فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ، حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ، فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ، قَالَ: وَأَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ، فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا، وَّكَانَ لِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا، وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسٰى أَنْ يُّخْبِرَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا، قَالَ: وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا، قَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، قَالَ: يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا، حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأٰى رَجُلًا مُّسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: أَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكَ

جاننے والا ہوں،" آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے ان پر عتاب فرمایا کہ انھوں نے علم کو (جو اصل میں اللہ کے پاس ہے) واپس اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیوں نہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین (دو پانیوں کے ملنے کی جگہ) پر ہے اور وہ تم سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میرے رب! میرے لیے ان سے ملنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو ان سے کہا گیا: ایک تھیلی میں ایک مچھلی رکھ لو، جہاں آپ مچھلی کو گم پائیں گے وہ وہیں ہوگا۔ وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) چل پڑے، ان کے ساتھ ان کے جوان ساتھی (خادم) بھی چل پڑے، وہ یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھیلی میں ایک مچھلی اٹھا لی، وہ اور ان کا جوان ساتھی چل پڑے یہاں تک کہ ایک چٹان کے پاس پہنچ گئے، موسیٰ علیہ السلام بھی سو گئے اور ان کا جوان (خادم) بھی سو گیا، اتنے میں مچھلی تھیلی میں تڑپی، تھیلی سے نکلی اور سمندر میں جا گری۔ کہا: (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بات کا پتہ نہ چل سکا صرف جوان نے یہ بات دیکھی۔) اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا، حتی کہ وہ پانی مچھلی کے لیے ایک طاقچے کے مانند ہوگیا اور اس کے اندر ہی مچھلی کے لیے ایک سرنگ نما راستہ تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے جوان دونوں کے لیے حیرت ناک بات تھی، ان دونوں نے دن اور رات کے باقی حصے میں سفر جاری رکھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی (مچھلی کی بات) آپ کو بتانا بھول گیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے صبح کی تو اپنے جوان سے کہا: ہمارا دن کا کھانا پیش کرو، ہمیں اس سفر میں خوب تھکاوٹ ہوئی ہے۔ فرمایا: وہ اس جگہ سے جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا، آگے نکل جانے سے پہلے نہ تھکے تھے۔ اس (جوان) نے کہا: آپ نے دیکھا، جب ہم چٹان کے پاس رکے تھے تو میں مچھلی وہیں بھول گیا اور مجھے شیطان نے

عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ، قَالَ لَهُ مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، وَّكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا، قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا، قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا، قَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ، فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوهُمَا، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ، فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ، فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ، فَقَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى، قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا، فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا،

ہی یہ بات (بھی) بھلوادی کہ میں (آپ کے سامنے) اس کا ذکر کروں، اور عجیب بات (یہ) ہے کہ اس (مچھلی) نے (دوبارہ زندہ ہو کر) پانی میں راستہ پکڑ لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی تو ہم تلاش کر رہے تھے، پھر وہ دونوں واپس اپنے قدموں کے نشانوں پر روانہ ہو گئے۔ فرمایا: وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں کو دیکھتے ہوئے جا رہے تھے کہ دونوں چٹان کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرد کو دیکھا جس نے اپنے اردگرد کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا، وہ بولے: اس سرزمین پر سلام کہاں سے آ گیا؟ انھوں نے کہا: میں موسیٰ ہوں، پوچھا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا: آپ اللہ کے علم میں سے اس علم پر ہیں جو اللہ نے آپ کو سکھایا، اسے میں نہیں جانتا اور میں اللہ کے اس علم پر ہوں جو اس نے مجھے سکھایا، آپ اسے نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا میں آپ کے پیچھے پیچھے چلوں تاکہ آپ ہدایت کا وہ علم جو آپ کو سکھایا گیا، مجھے بھی سکھا دیں؟ انھوں نے کہا: آپ میرے ساتھ (رہتے ہوئے) ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے (جو سیکھنے کے لیے ضروری ہے)، آپ اس بات پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جس کی آپ کو آگاہی (تک) نہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ خضر علیہ السلام نے ان سے کہا: اگر آپ میرے پیچھے چلتے ہیں تو اس وقت تک مجھ سے کسی چیز کے بارے میں کوئی سوال نہ کریں جب تک میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر شروع نہ کروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام سمندر کے کنارے چل پڑے۔ ایک کشتی ان دونوں کے قریب سے گزری۔ دونوں نے ان (کشتی والوں) سے بات کی کہ وہ ان دونوں کو بھی کشتی میں بٹھا لیں۔ انھوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان

فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ - يَقُولُ -: مَائِلٌ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَأَقَامَهُ، قَالَ لَهُ مُوسٰى: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا، لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى، لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا»، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا»، قَالَ: «وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ، ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ».

لیا اور دونوں کو بغیر کرایہ لیے کشتی میں بٹھا لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کی طرف رخ کیا اور اسے اکھیڑ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرائے کے کشتی پر بٹھایا ہے، آپ نے ان کی کشتی کی طرف رخ کر کے اسے توڑ دیا تاکہ آپ اس کے سواروں کو غرق کر دیں، آپ نے بڑا ہی عجیب کام کیا ہے۔ انھوں نے کہا: میں نے آپ سے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے! انھوں (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: میرے بھول جانے پر میرا مؤاخذہ نہ کریں اور میرے (اس) کام کی وجہ سے میرے ساتھ سخت برتاؤ نہ کریں، پھر وہ دونوں کشتی سے نکلے، جب وہ ساحل پر چلے جا رہے تھے تو اچانک ایک لڑکا دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اسے سر سے پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اسے (جسم سے) الگ کر دیا اور اس لڑکے کو مار دیا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے کسی جان (کے قصاص) کے بغیر ایک معصوم جان کو قتل کر دیا۔ آپ نے بہت برا کام کیا۔ انھوں نے کہا: میں نے آپ سے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بات پہلی بات سے شدید تر تھی۔ انھوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی اور چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، آپ میری طرف سے عذر تک پہنچ گئے۔ وہ دونوں پھر چل پڑے، یہاں تک کہ جب ایک بستی کے لوگوں تک پہنچے تو دونوں نے بستی والوں سے کھانا طلب کیا، ان لوگوں نے ان دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کر دیا، پھر ان دونوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنا چاہتی تھی ـــ یعنی اللہ فرماتا ہے: وہ جھکی ہوئی تھی ـــ حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اس طرح کیا اور اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے ہاں آئے تو انھوں نے ہمیں

مہمان نہ بنایا، کھانا تک نہ کھلایا، اگر آپ چاہتے تو اس کام پر اجرت لے سکتے تھے۔ انھوں نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔ جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا میں آپ کو ان کی حقیقت بتاتا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! میرا دل چاہتا ہے کہ وہ صبر کر لیتے یہاں تک کہ ہمارے سامنے ان کی مزید باتیں بیان ہوتیں۔" کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلی بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے نسیان (کی بنا پر) تھی۔" فرمایا: "ایک چڑیا (اڑتی ہوئی) آئی یہاں تک کہ کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی، پھر اس نے سمندر میں چونچ ماری تو حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا: میرے اور تمھارے علم نے اللہ کے علم (غیب) میں اس سے زیادہ کمی نہیں کی جتنی کمی اس چڑیا نے سمندر کے پانی میں کی۔"

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: وَكَانَ يَقْرَأُ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا، وَكَانَ يَقْرَأُ: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

سعید بن جبیر نے کہا: وہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) اس طرح پڑھا کرتے تھے: ان سے آگے (جدھر وہ جا رہے تھے) ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو غصب کرنے کے لیے پکڑ لیتا تھا۔ اور (آگے) اس طرح پڑھا کرتے تھے: اور رہا لڑکا! تو وہ کافر تھا۔

[٦١٦٤] ١٧١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: أَسَمِعْتَهُ؟ يَا سَعِيدُ! قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَذَبَ نَوْفٌ.

[6164] معتمر کے والد سلیمان تیمی نے رقبہ سے، انھوں نے ابو اسحٰق سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ نوف سمجھتا ہے کہ جو موسیٰ علم کے حصول کے لیے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام نہ تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: سعید! کیا آپ نے خود اس سے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نوف نے جھوٹ کہا۔

فائدہ: نوف بن فضالہ بکالی یمنی الاصل تابعی تھے۔ عالم فاضل انسان تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ کعب احبار کی بیوی کے بیٹے یا

کعب کے بھتیجے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کا یہ نظریہ ان کی غلط فہمی کا شاخسانہ تھا۔ چونکہ یہ بات خلاف حقیقت تھی اور ایک پیغمبر کے حوالے سے تھی، اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کو جھوٹ قرار دیا۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ جھوٹ کی بات، جو ان کی غلط فہمی پر مبنی ہے، خلافِ حقیقت ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں جھوٹا شخص قرار دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو جو تفصیلی حدیث سنائی اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نوف کی غلط فہمی کو دور کرنا چاہتے تھے۔

[٦١٦٥] ١٧٢-(. . .) حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ، وَأَيَّامُ اللهِ: نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ، إِذْ قَالَ: مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَّ أَعْلَمَ مِنِّي، قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ، أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ، إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: يَا رَبِّ! فَدُلَّنِي عَلَيْهِ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: تَزَوَّدْ حُوتًا مَّالِحًا، فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَعُمِّيَ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ، فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ، فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ، قَالَ: فَقَالَ فَتَاهُ: أَلَا أَلْحَقُ نَبِيَّ اللهِ فَأُخْبِرَهُ؟ قَالَ: فَنُسِّيَ، فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ: وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا، قَالَ: فَتَذَكَّرَ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ، وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا، قَالَ: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَأَرَاهُ مَكَانَ

[6165] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دن موسیٰ علیہ السلام اپنے لوگوں میں بیٹھے انھیں اللہ کے دن یاد دلا رہے تھے (اور) اللہ کے دنوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی آزمائشیں ہیں، اس وقت انھوں نے (ایک سوال کے جواب میں) کہا: میرے علم میں اس وقت روئے زمین پر مجھ سے بہتر اور مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا اور کوئی نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو ان (موسیٰ علیہ السلام) سے بہتر ہے یا (فرمایا:) جس کے پاس ان سے بڑھ کر ہے۔ زمین پر ایک آدمی ہے جو آپ سے بڑھ کر عالم ہے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: میرے پروردگار! مجھے اس کا پتہ بتائیں، (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ان سے کہا گیا: ایک نمکین مچھلی کا زادِ راہ لے لیں، وہ آدمی وہیں ہوگا جہاں آپ سے وہ مچھلی گم ہو جائے گی۔ فرمایا: تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کا نوجوان ساتھی چل پڑے، یہاں تک کہ وہ ایک چٹان کے پاس پہنچے تو ان (حضرت موسیٰ علیہ السلام) پر ایک طرح کی بے خبری طاری ہوگئی اور وہ اپنے جوان کو چھوڑ کر آگے چلے گئے۔ مچھلی (زندہ ہوکر) تڑپی اور پانی میں چلی گئی۔ پانی اس کے اوپر اکٹھا نہیں ہو رہا تھا، ایک طاقچے کی طرح ہوگیا تھا۔ اس نوجوان نے (اس مچھلی کو پانی میں جاتا ہوا دیکھ لیا اور) کہا: کیا میں اللہ کے نبی (موسیٰ علیہ السلام) کے پاس پہنچ کر انھیں اس بات کی خبر نہ دوں! فرمایا: پھر اسے بھی یہ

الْحُوتِ، قَالَ: هٰهُنَا وُصِفَ لِي، قَالَ: فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا، مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا. أَوْ قَالَ: عَلٰى حُلَاوَةِ الْقَفَا، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهِ قَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ، قَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: وَمَنْ مُّوسٰى؟ قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: مَجِيءٌ مَّا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، وَّكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا، شَيْءٌ أُمِرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ، قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَّلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا. قَالَ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا، فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا، قَالَ: انْتَحٰى عَلَيْهَا، قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَّلْعَبُونَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلٰى أَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ، فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، ذَعْرَةً مُّنْكَرَةً، قَالَ: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ: «رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَوْلَا أَنَّهُ عَجَّلَ لَرَأَى الْعَجَبَ، وَلٰكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ، قَالَ: إِنْ

بات بھلا دی گئی۔ جب وہ آگے نکل گئے تو انھوں نے اپنے جوان سے کہا: ہمارا دن کا کھانا لے آؤ، اس سفر میں ہمیں بہت تھکاوٹ ہوگئی ہے۔ فرمایا: ان کو اس وقت تک تھکاوٹ محسوس نہ ہوئی تھی یہاں تک کہ وہ (اس جگہ سے) آگے نکل گئے تھے۔ فرمایا: تو اس (جوان) کو یاد آگیا اور اس نے کہا: آپ نے دیکھا کہ جب ہم چٹان کے پاس بیٹھے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے یہ بات بھلائی کہ میں اس کا ذکر کروں اور عجیب بات یہ ہے کہ اس (مچھلی) نے (زندہ ہوکر) پانی میں اپنا راستہ پکڑ لیا۔ انھوں نے فرمایا: ہمیں اسی کی تلاش تھی، پھر وہ دونوں واپس اپنے قدموں کے نشانات پر چل پڑے۔ اس نے انھیں مچھلی کی جگہ دکھائی۔ انھوں نے کہا: مجھے اسی جگہ کے بارے بتایا گیا تھا۔ وہ تلاش میں چل پڑے تو انھیں حضرت خضر علیہ السلام اپنے اردگرد کپڑا لپیٹے نظر آگئے، گُدی کے بل (سیدھے) لیٹے ہوئے تھے، یا کہا: گدی کے درمیانے حصے کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: السلام علیکم! (حضرت خضر علیہ السلام نے) کہا: وعلیکم السلام! پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہا: میں موسیٰ ہوں، پوچھا: کون موسیٰ؟ کہا: بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ پوچھا: کیسے آنا ہوا ہے؟ کہا: میں اس لیے آیا ہوں کہ صحیح راستے کا جو علم آپ کو دیا گیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھا دیں۔ (خضر علیہ السلام نے) کہا: میری معیت میں آپ صبر نہ کر پائیں گے اور آپ اس بات پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جس کا آپ کو تجربہ ہی نہیں ہوا! ایسا کام ہوگا جس کے کرنے کا مجھے حکم ہوگا، تب آپ اسے دیکھیں گے تو صبر نہ کر پائیں گے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: ان شاء اللہ، آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ انھوں نے کہا: اگر آپ میرے پیچھے چلتے ہیں تو مجھ سے اس وقت تک کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کریں جب تک میں خود اس کا ذکر شروع نہ کروں،

سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا، وَّلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ» - قَالَ: وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ، «رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى أَخِي كَذَا، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا - فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لِّئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ فَأَقَامَهُ، قَالَ: لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ، قَالَ: سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا، أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ، إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يَتَسَخَّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ، وَّأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا، وَّكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ، فَلَوْ أَنَّهُ أَدْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا، فَأَرَدْنَا أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا، وَّأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ.

پھر وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے تو انھوں (خضر علیہ السلام) نے اس میں لمبا سا سوراخ کر دیا۔ کہا: انھوں نے کشتی پر اپنے پہلو کا زور ڈالا (جس سے اس میں درز آ گئی) موسیٰ علیہ السلام نے انھیں کہا: آپ نے اس لیے اس میں درز ڈال دی کہ اسے غرق کر دیں۔ آپ نے عجیب کام کیا۔ (خضر علیہ السلام نے) کہا: میں نے آپ سے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ کسی صورت صبر نہ کر سکیں گے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: میرے بھول جانے پر میرا مؤاخذہ نہ کریں اور میرے معاملے میں مجھ سے سخت برتاؤ نہ کریں۔ دونوں (پھر) چل پڑے یہاں تک کہ وہ کچھ لڑکوں کے پاس پہنچے، وہ کھیل رہے تھے۔ وہ (خضر علیہ السلام) تیزی سے ایک لڑکے کی طرف بڑھے اور اسے قتل کر دیا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام سخت گھبراہٹ کا شکار ہو گئے۔ انھوں نے کہا: کیا آپ نے ایک معصوم جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر مار دیا؟'' اس مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو! اگر وہ جلد بازی نہ کرتے تو (اور بھی) عجیب کام دیکھتے، لیکن انھیں اپنے ساتھی سے شرمندگی محسوس ہوئی، کہا: اگر میں اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ گئے اور (فرمایا:) اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو (اور بھی) عجائبات کا مشاہدہ کرتے۔'' (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ جب انبیاء میں سے کسی کا ذکر کرتے تو اپنی ذات سے شروع کرتے (فرماتے): ''ہم پر اللہ کی رحمت ہو اور ہمارے فلاں بھائی پر، ہم پر اللہ کی رحمت ہو! — پھر وہ دونوں (آگے) چل پڑے یہاں تک کہ ایک بستی کے بخیل لوگوں کے پاس آئے۔ کئی مجالس میں پھرے اور ان لوگوں سے کھانا طلب کیا لیکن انھوں نے ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا، پھر انھوں نے اس (بستی) میں ایک دیوار

دیکھی جو گرنے ہی والی تھی کہ انھوں (خضر علیہ السلام) نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت (بھی) لے سکتے تھے۔ انھوں نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان مفارقت (کا وقت) ہے۔ اور انھوں (موسیٰ علیہ السلام) نے ان کا کپڑا تھام لیا (تاکہ وہ جدا نہ ہو جائیں اور کہا کہ مجھے ان کی حقیقت بتا دو) کہا: میں ابھی آپ کو ان (کاموں) کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ جو کشتی تھی وہ ایسے مسکین لوگوں کی تھی جو سمندر میں (ملّاحی کا) کام کرتے ہیں۔'' آیت کے آخر تک۔ ''جب اس پر قبضہ کرنے والا آئے گا تو اسے سوراخ والی پائے گا اور آگے بڑھ جائے گا اور یہ لوگ ایک لکڑی (کے تختے) سے اس کو ٹھیک کر لیں گے اور جو لڑکا تھا تو جس دن اس کی سرشت (فطرت) بنائی گئی وہ کفر پر بنائی گئی۔ اس کے والدین کو اس کے ساتھ شدید لگاؤ ہے، اگر وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جاتا تو اپنی سرکشی اور کفر سے انھیں عاجز کر دیتا۔ ہم نے چاہا کہ اللہ ان دونوں کو اس کے بدلے میں پاکبازی میں بڑھ کر صلہ رحمی کے اعتبار سے بہتر بدل عطا فرما دے اور رہی دیوار تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی (اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ دفن تھا۔)'' آیت کے آخر تک۔

[٦١٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، بِإِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

[6166] اسرائیل نے ابواسحٰق سے تیمی کی سند کے ساتھ ابواسحٰق سے اس کی ابواسحٰق سے روایت کردہ حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦١٦٧] ١٧٣-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ

[6167] عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا.

سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (لَاتَّخَذْتَ کے بجائے) اس طرح پڑھا: (لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا)

[٦١٦٨] ١٧٤-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ! هَلُمَّ إِلَيْنَا، فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟، فَقَالَ أُبَيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: بَلٰى عَبْدُنَا الْخَضِرُ، قَالَ: فَسَأَلَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَسَارَ مُوسٰى مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسِيرَ، ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى

[6168] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ان کا اور حر بن قیس بن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں مباحثہ ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے، پھر حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کا ان دونوں کے پاس سے گزر ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بلایا اور کہا: ابوطفیل! ہمارے پاس آیئے، میں نے اور میرے اس ساتھی نے اس بات پر بحث کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہ ساتھی کون تھے جن سے ملاقات کا طریقہ انھوں نے پوچھا تھا؟ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک مجلس میں تھے اور آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: کیا آپ کسی ایسے آدمی کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ فرمایا: تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی ان کی نشانی مقرر فرمائی اور ان سے کہا گیا: جب آپ مچھلی گم پائیں تو لوٹیں، آپ کی ان سے ضرور ملاقات ہو جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے، جتنا اللہ نے چاہا، سفر کیا، پھر اپنے جوان سے کہا: ہمارا کھانا لاؤ، جب موسیٰ علیہ السلام نے ناشتہ مانگا تو ان کے جوان نے کہا: آپ نے دیکھا کہ جب ہم چٹان کے پاس رکے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے

الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ، فَقَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ».

یہ بھلا دیا کہ میں (آپ کو) یہ بات بتاؤں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان سے فرمایا: ہم اسی کو تلاش کر رہے تھے، چنانچہ وہ دونوں اپنے پاؤں کے نشانات پر واپس چل پڑے۔ دونوں کو حضرت خضر علیہ السلام مل گئے، پھر ان دونوں کے ساتھ وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا۔

إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ: فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ.

مگر یونس نے یہ کہا: وہ (موسیٰ علیہ السلام) سمندر میں مچھلی کے آثار ڈھونڈ رہے تھے۔

تعارف کتاب فضائل الصحابة رضوان اللہ علیہم اجمعین

انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل بیان ہوئے۔ ان میں خلفائے راشدین، پھر نمایاں مہاجرین، اجل صحابیات اور انصار میں سے نمایاں اصحاب کے فضائل شامل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انبیاء کے بعد ان لوگوں کا مجموعہ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا: ﴿ اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ﴾ ''یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔'' (النساء 69:4) ان حضرات کے فضائل میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حقیقی ایمان اور حقیقی محبت، دانائی، امت کی خدمت، سخاوت، شجاعت، جاں نثاری غرض ان تمام خوبیوں کی دلآویز مثالیں سامنے آجاتی ہیں جو اہل ایمان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو کرنے اور دنیا کی نظروں میں انتہائی عزت مند اور قابل محبت بنانے کی ضامن ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا تعلق اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کامل ایمان اور انتہا درجے کی محبت پر مبنی ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور ان کے حوالے سے یہ ارشاد فرمایا: «اِثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا» ''ایسے دو جن کے درمیان تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔'' (حدیث: 6169) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عظیم الشان سرٹیفکیٹ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا: «إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُوبَكْرٍ» ''مال (کے تعاون) اور (میرا) ساتھ دینے کے معاملے میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں۔'' (حدیث: 6170) وہ صحیح معنی میں مزاج شناس نبوت تھے۔ اللہ کے بعد ان کی محبت، اطاعت اور جاں نثاری کا محور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اس لیے اگر بنی نوعِ انسان میں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیل ہو سکتا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سوال پر ان کو یہ بتایا کہ آپ کو انسانوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت عائشہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو اپنا جانشیں سمجھتے تھے اور اس حوالے سے تحریر بھی لکھوانا چاہتے تھے لیکن اللہ کا فیصلہ یہی تھا کہ آپ یہ تحریر نہ لکھ سکیں اور مسلمان اپنی شوریٰ کے ذریعے سے یہی فیصلہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں پر بھی اپنے علاوہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان کی شہادت دی جن پر عام لوگ فوری طور پر یقین کرنے کے حوالے سے تأمل کا شکار ہو سکتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحبت اور رفاقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فوراً بعد آتے تھے۔ دین، علم، فتوحات اور امت کی خدمت کے حوالے سے وہ بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ ان کا دل اور ان کی زبان پر حق جاری رہتا تھا اور بعض اوقات اللہ کے احکام، نزول سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے محسوسات اور آپ کی ترجیحات بن جاتے۔ وہ حق کے معاملے میں سخت گیر تھے، اس لیے شیطان اور اس

کے چیلے (منافقین وغیرہ) ان سے کنی کتراتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حیا اور انفاق فی سبیل اللہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت کے ساتھ انھیں ابتلاء و آزمائش سے بھی آگاہ فرما دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے قرابت داری اور اخوت کا عظیم شرف بھی حاصل تھا، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ ان کے ساتھ محبت کرتے تھے۔ وہ شجاعت کا پیکر تھے۔ آپ ﷺ نے آیتِ تطہیر کے نزول کے موقع پر انھیں بطور خاص اپنے اہل بیت کا حصہ قرار دیا اور پوری امت کو اپنے تمام اہل بیت کے ساتھ احترام، محبت اور عزت کا سلوک کرنے اور ہدایت اور دین میں ان سے استفادے کی تلقین فرمائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ننھیال میں سے تھے۔ السابقون الاولون میں شامل تھے۔ سولہ سال کی عمر میں ایمان سے سرفراز ہوئے، ان کی والدہ نے ان کو کفر میں واپس لانے کے لیے بھوک ہڑتال کر دی۔ انھوں نے ایمان کو ماں کی زندگی پر ترجیح دی، انھوں نے پوری زندگی رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کو اپنا نصب العین بنائے رکھا۔ احد کے دن آپ کے دفاع میں سینہ سپر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے وہ جملہ بولا جو ان کے لیے سرمایۂ افتخار بن گیا: «اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» ''(سعد!) تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں!''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ، احد کے دن رسول اللہ ﷺ کی حفاظت میں سینہ سپر ہو جانے والوں میں حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ یہ سب آپ کے چوٹی کے جاں نثاروں میں سے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر عظیم خطابات سے نوازا، طلحة الخير، طلحة الفياض اور طلحة الجود۔ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں انھوں نے 24 زخم کھائے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى شَهِيدٍ يَّمْشِي عَلَى الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ» ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ روئے زمین پر چلتے پھرتے شہید کو دیکھ لے تو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔'' (جامع الترمذي، حديث: 3739) اور یہ بھی فرمایا: «طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ» ''طلحہ ان میں سے ہے جنھوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔'' (جامع الترمذي، حديث: 3202)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا حواری قرار دیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے احد کے دن آپ ﷺ کے سر پوش کے حلقے اپنے اگلے دانتوں سے نکالے تو ان کے دونوں دانت ٹوٹ گئے، ان دو دانتوں کے بغیر وہ حسین ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ انھوں نے اس امانت کی صحیح طور پر حفاظت کی تھی جس کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائی تھی، اس لیے «أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ» ''اس امت کے امین'' کے لقب سے سرفراز ہوئے، بلکہ «أَمِينٌ حَقَّ أَمِينٍ» قرار دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان حضرات کی زندگی ہی میں ان کے جنتی ہونے کی گواہی دے دی۔

ان کے بعد حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل ہیں۔ یہ دونوں آپ ﷺ کے محبوب نواسے تھے۔ آپ نے دعا فرمائی تھی کہ جو بھی ان سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرے۔ محبت میں رسول اللہ ﷺ سے موافقت کرنا خود آپ ﷺ کے ساتھ محبت کی دلیل ہے اور آپ کے ساتھ محبت ایمان کا لازمی جز ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان دونوں صاحبزادوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بطور خاص اہل بیت میں شامل فرما کر انھیں بھی آیت تطہیر کا مصداق قرار دیا۔ ان کے بعد حضرت زید بن

حارثہ اور ان کے بیٹے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔ حضرت زید کو «حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ» ''رسول اللہ ﷺ کا محبوب'' کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زید کے بعد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی مجھے محبوب ہے۔'' آپ ﷺ اپنے خاندان کے لوگوں سے حد درجہ محبت وشفقت سے پیش آتے تھے۔ یہ بات ان سب کے لیے عظیم فضیلت کا باعث ہے۔

ان حضرات کے بعد امہات المومنین میں سے حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جس طرح آپ کے ساتھ غمخواری کی، اپنا گھر بار، مال ودولت آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دی، جس طرح سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں، مشکل ترین دور میں نبوت کے مشن میں بھرپور طور پر آپ کا ساتھ دیا اور جس طرح سے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، وہ ایک بیوی ہونے کی حیثیت سے پوری انسانیت کے لیے مثال تھیں، ان سب باتوں کی وجہ سے آپ ﷺ نے انھیں پوری انسانیت کی چار کامل ترین خواتین میں سے ایک قرار دیا۔ ان کے بعد آپ ﷺ کو باقی ازواج میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت تھی اور یہ وہی ہیں جنھوں نے امہات المومنین میں سے سب سے زیادہ دین کے احکام امت تک پہنچائے۔

ان کے بعد رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر «سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ» ''خواتینِ جنت کی سردار'' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے فضائل میں نمایاں ترین بات یہ ہے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت تھی اور آپ ﷺ کو ان سے اور ان کے بچوں سے بے پناہ محبت تھی۔ وہ مثالی بیٹی، مثالی بیوی اور مثالی ماں تھیں، اس لیے «سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ» کے منصب کی سزاوار تھیں۔ پھر امہات المومنین میں سے حضرت ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہا اور دو نمایاں خواتین ام ایمن اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ یہ خواتین رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق، جودوسخا اور خدمت و ایثار کے حوالے سے انتہائی نمایاں تھیں۔ ان کے بعد بعض دیگر صحابہ کے فضائل ہیں۔ یہ سب ایمان، عمل صالح، استقامت، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت، ایثار، علم، شجاعت اور جاں نثاری میں نمایاں تھے۔ ان صحابہ کے جو فضائل صحیح مسلم میں مذکور ہیں ان پر نظر ڈالیں تو بلال رضی اللہ عنہ ایمان و اطاعت کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کا حصہ سمجھے جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن اور سنت رسول ﷺ کے بہت بڑے عالم تھے۔ اسی طرح حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم حاملین قرآن تھے۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کے سردار اور رسول اللہ ﷺ کے ایسے جاں نثار تھے کہ ان کی موت پر عرشِ الٰہی بھی ہل گیا۔ ابودجانہ رضی اللہ عنہ شجاعت کے پیکر تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ ایسے جری شہید تھے کہ ان کا جنازہ اٹھنے تک ان پر اللہ کے ملائکہ اپنے پروں سے سایہ فگن رہے۔ جلیبیب رضی اللہ عنہ تنہا سات کافروں کو قتل کر کے شہید ہوئے، ان کا لاشہ محمد رسول اللہ ﷺ نے کسی اور کو شریک کیے بغیر خود اپنی بانہوں پر اٹھایا اور سپرد خاک کیا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تعلق ایک رہزن قبیلے سے تھا مگر اس حق کی محبت نے، جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے، انھیں ایمان کا متلاشی ہی نہیں بنایا بلکہ ان کے ایمان کے ذریعے سے ان کے قبیلے کو بھی سربلند کر دیا۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا مزاج اور انداز گفتگو ایسا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دیکھ کر ہمیشہ تبسم فرماتے۔ وہ جب چاہتے بلا روک ٹوک بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو جاتے، آپ کی دعا نے انھیں شہسوار، سالار اور بت شکن بنا دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی سعادت مندی اور خدمت کی بنا پر انھیں ایسی دعا ملی کہ وہ اس امت کے عظیم عالم بن گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

کو رسول اللہ ﷺ کے ایک چھوٹے سے فقرے نے عابد شب زندہ دار بنا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے معصوم خدمت گزار، آپ کے راز کی حفاظت کے ادب سے آگاہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایسی دعائیں ملیں کہ دنیا بھی سنور گئی اور آخرت بھی۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام سے پہلے تورات کے عالم اور اسلام لانے کے بعد قرآن وسنت کے عالم بن گئے۔ استقامت ایسی کہ رسول اللہ ﷺ نے زندگی کے آخری لمحے تک ایمان پر قائم رہنے کی نوید عطا فرمائی اور لوگوں نے کہا: پھر تو یہ چلتے پھرتے جنتی ہیں۔ اپنی تلواروں کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے والے انصار میں سے ایک نمایاں فرد جن کی زبان رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں شمشیر براں تھی۔ جس طرح تلوار سے دفاع کرنے والوں کو ملائکہ کی تائید حاصل ہوتی تھی، اسی طرح زبان سے دفاع کرنے والے حسان رضی اللہ عنہ کو جبریل امین علیہ السلام کی تائید حاصل تھی۔ حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کے آخری سالوں میں آکر مسلمان ہوئے، لیکن فرامین رسول اللہ ﷺ کے سب سے بڑے امانت دار اور مبلغ بن گئے۔ بدر میں شریک ہونے والے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اس بات کی مثال بنے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سادہ دل ساتھیوں کی غلطیاں کس طرح معاف فرماتے اور کیسے بلند مقامات پر پہنچا دیتے تھے۔ انھوں نے قریش کے نام خط لکھا تھا، غلطی معاف ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انھیں شاہِ روم ہرقل کے نام اپنے مکتوب گرامی کا نامہ بردار بنا دیا۔ اصحابِ بدر کی طرح اصحاب شجرہ ''بیعت رضوان کرنے والے'' بھی اللہ کے خاص بندے قرار پائے اور اللہ کے رسول ﷺ کی امید کے مطابق سب کے سب آگ سے آزاد قرار دیے گئے۔ ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما وہ خوش قسمت صحابی ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ نے بن مانگے بشارت عطا فرمائی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار اور آپ کی دعاؤں کے حقدار بنے۔ یہ اور ان کا سارا قبیلہ قرآن کی قراءت اس طرح کرتے تھے کہ خود رسول اللہ ﷺ رک کر ان کی قراءت سنا کرتے تھے۔ حضرت ابوسفیان بن حرب بن امیہ رضی اللہ عنہ دشمنی چھوڑ کر اپنے بنے تو ان کے مطالبے پر ان کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی بنا دیا۔ حضرت جعفر طیار اور ان کی اہلیہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی بہترین مثال قرار پائے۔ سلمان، بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم حق کے متلاشی اور حق کے جاں نثار اس مقام پر فائز ہو گئے کہ ان کو ناراض کرنے والا اللہ کو ناراض کرنے کے خطرے سے دوچار ہو سکتا ہے۔ انصار نے جس طرح نصرت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر اپنا بنا لیا، آپ ﷺ نے دنیوی زندگی میں ان کی نسلوں تک کو دعاؤں سے نوازا اور آخرت میں حوض کوثر پر ان کا انتظار کرنے کی نوید عطا فرمائی۔ وہ سب بھی انتہائی فضیلت کے حقدار قرار پائے جن کے پورے قبائل اسلام میں داخل ہو گئے۔ ہر وہ انسان جو اسلام سے پہلے خیر اور بھلائی کا حامل تھا، اسلام لانے کے بعد اور زیادہ اونچا ہو گیا۔ قریش اسلام سے پہلے بھی اخیار تھے، اسلام کے بعد ان کی خواتین تک کو بھی خیر کی بلندیوں پر فائز قرار دیا گیا۔ مؤاخات، تاریخ انسانی کا بے مثال واقعہ بھی اصحاب رسول ﷺ کی فضیلت کا ثبوت ہے۔ یہ صحابہ امت کے لیے امان ہیں۔ یہ خود اور آگے ان سے فیض یاب ہونے والے جب تک امانت دار اور سچائی پر قائم رہے، درجہ بدرجہ امت کے لیے کامرانیوں کی ضمانت بنے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو برا کہنے سے روکا اور واضح فرمایا کہ وہ ساری امت میں سب سے افضل ہیں۔ پھر اس عظیم تابعی کے فضائل بیان ہوئے جس نے رسول اللہ ﷺ کے احکام پر عمل کو باقی ہر فضیلت سے مقدم قرار دیا۔ آپ نے اہل یمن اور اہل عمان کی تحسین فرمائی اور اہل مصر کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی۔ دوسری طرف قبیلۂ ثقیف کے ایک کذاب اور ایک تباہ کار کی خبر دے کر

واضح فرمایا کہ اسلام کی برکات سے وہی مستفید ہوگا جو دِل سے ایمان لائے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آیندہ زمانوں میں اسلام کا نام لینے والوں میں بھی ایسے لوگ بہت کم ہوں گے، سو میں سے ایک۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٤٤ - كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

(المعجم ١) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٤٧)

باب: 1- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦١٦٩] ١-(٢٣٨١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ - قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ: نَظَرْتُ إِلٰى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلٰى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَّا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا».

[6169] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا، کہا: جس وقت ہم غار میں تھے، میں نے اپنے سروں کی جانب (غار کے اوپر) مشرکین کے قدم دیکھے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف نظر کی تو وہ نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! تمھارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟'' (انھیں کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔)

[٦١٧٠] ٢-(٢٣٨٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ

[6170] امام مالک نے ابونضر سے، انھوں نے عبید بن حنین سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا:

أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ» فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَبَكَى، فَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ.

''اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی نعمتیں لے لے یا وہ جو اس کے پاس ہے تو اس نے وہ پسند کیا جو اس (اللہ) کے پاس ہے۔'' اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور خوب روئے اور کہا: ہمارے ماں باپ آپ رضی اللہ عنہ پر قربان ہوں! (ہمیں ان کے رونے کی وجہ سمجھ نہ آئی۔) انھوں (ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے کہا: جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور ہم سب سے زیادہ اس بات کو جاننے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ، لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ».

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال (کے تعاون) اور (میرا) ساتھ دینے کے معاملے میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل (ہم راز یا دلی دوست) بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن (ہم دونوں کے درمیان) اسلام کی اخوت ہے۔ مسجد کی طرف (کھلنے والی) کسی کھڑکی کو باقی نہ رہنے دینا، سوائے ابوبکر (کے گھر) کی کھڑکی کے (اسے بند نہ کیا جائے۔)''

[٦١٧١] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ، أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[6171] سالم نے ابونضر سے، انھوں نے عبید بن حنین اور بسر بن سعید سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا، (اس کے بعد) مالک کی حدیث کے مانند ہے۔

[٦١٧٢] ٣-(٢٣٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنَّهُ أَخِي

[6172] اسماعیل بن رجاء نے کہا: میں نے عبداللہ بن ابی ہذیل کو ابواحوص سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی شخص کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے (دینی) بھائی اور ساتھی ہیں اور تمھارے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) کو اللہ عزوجل نے اپنا خلیل بنایا ہے۔''

وَصَاحِبِي، وَقَدِ اتَّخَذَ اللهُ، عَزَّ وَجَلَّ، صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا».

[٦١٧٣] ٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ».

[6173] شعبہ نے ابواسحق سے، انھوں نے ابواحوص سے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔''

[٦١٧٤] ٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا».

[6174] سفیان نے ابواسحق سے، انھوں نے ابواحوص سے، انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ابوعمیس نے ابن ابی ملیکہ سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوقحافہ کے فرزند (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو خلیل بناتا۔''

[٦١٧٥] ٦-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا، لَّاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَّلٰكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ اللهِ».

[6175] واصل بن حیان نے عبداللہ بن ابی ہذیل سے، انھوں نے ابواحوص سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میں زمین پر رہنے والوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا، لیکن تمھارے صاحب (رسول اللہ ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔''

[٦١٧٦] ٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[6176] عبداللہ بن مرہ نے ابواحوص سے، انھوں نے

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خِلٍّ مِّنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ».

عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن رکھو! میں ہر خلیل کی رازدارانہ دوستی سے براءت کا اظہار کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ تمھارا صاحب (نبی کریم ﷺ) اللہ کا خلیل ہے۔''

[٦١٧٧] ٨-(٢٣٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ» قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ» فَعَدَّ رِجَالًا.

[6177] ابوعثمان سے روایت ہے، کہا: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ذات السلاسل کے لشکر کا سالار بنا کر بھیجا۔ میں (ہدایات لینے کے لیے) آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس موقع پر) میں نے (یہ بھی) پوچھا: آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ۔'' میں نے کہا: مردوں میں سے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے والد۔'' میں نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''عمر۔'' پھر آپ نے کئی لوگوں کے نام لیے۔

[٦١٧٨] ٩-(٢٣٨٥) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَّوِ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، فَقِيلَ لَهَا: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ

[6178] ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے سوال کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ ان سے پوچھا گیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ کہا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ تو حضرت عائشہ نے کہا: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو، یہاں آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رک گئیں۔ (مزید جواب نہ دیا۔)

عُمَرَ؟، قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلٰى هٰذَا.

[٦١٧٩] ١٠-(٢٣٨٦) حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ؟ - قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ - قَالَ: «فَإِنْ لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ».

[6179] عباد بن موسیٰ نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے محمد بن جبیر بن مطعم سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ بتائیں کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ ــ میرے والد نے کہا: جیسے وہ آپ کی وفات کی بات کر رہی ہو ــ تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔''

[٦١٨٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مُوسٰى.

[6180] یعقوب بن ابراہیم نے کہا: ہمیں میرے والد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں بات کی تو آپ ﷺ نے اسے کچھ کرنے (دوبارہ آنے) کو کہا۔ (آگے) عباد بن موسیٰ کی حدیث کے مانند (ہے۔)

[٦١٨١] ١١-(٢٣٨٧) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي مَرَضِهِ: «ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ، وَأَخَاكِ، حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُولَ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلٰى، وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ».

[6181] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے (آخری) مرض کے دوران میں مجھ سے فرمایا: ''اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں، مجھے یہ خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا: میں زیادہ حقدار ہوں جبکہ اللہ بھی ابوبکر کے سوا (کسی اور کی جانشینی) سے انکار فرماتا ہے اور مومن بھی۔''

[٦١٨٢] ١٢-(١٠٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

[6182] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [راجع: ٢٣٧٤]

رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: ''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون جنازے میں شامل ہوا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس شخص نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی ہے؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی آدمی میں یہ سب اوصاف اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

[٦١٨٣] ١٣-(٢٣٨٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا، وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ»، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا، أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ».

[6183] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن عوف) نے حدیث سنائی کہ ان دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص اپنی گائے کو ہانک رہا تھا، اس پر بوجھ لادا ہوا تھا۔ اس گائے نے منہ پیچھے کیا اور کہا: مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔'' لوگوں نے تعجب اور حیرت سے کہا: سبحان اللہ! کیا گائے بولتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(کسی اور کو یقین ہو نہ ہو) میرا، ابوبکر کا اور عمر کا اس پر ایمان ہے۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چرواہا اپنی بکریوں میں (موجود) تھا کہ بھیڑیے نے اس پر حملہ کیا اور ایک بکری پکڑ لی، چرواہا اس کے پیچھے لگ گیا حتی کہ اس بکری کو بھیڑیے سے بچا لیا۔ اس (بھیڑیے) نے

السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟» فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِذٰلِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ».

کہا: اس دن اسے کون بچائے گا جب درندوں (کے حملے) کا دن آئے گا اور میرے سوا اس کا چرواہا (مالک) کوئی نہ ہوگا؟" لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر (بھی یقین رکھتے ہیں۔)"

[٦١٨٤] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ، وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ.

[6184] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ بکری اور بھیڑیے کا واقعہ بیان کیا اور گائے کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[٦١٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا، وَّقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ» وَمَا هُمَا ثَمَّ.

[6185] سفیان بن عیینہ اور سفیان (ثوری) دونوں نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے زہری سے یونس کی روایت کے ہم معنی روایت کی۔ ان دونوں کی حدیث میں گائے اور بکری دونوں کا ذکر ہے اور دونوں نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ کہے: "میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر (بھی یقین رکھتے ہیں۔)" اور وہ دونوں وہاں نہیں تھے۔

[٦١٨٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[6186] شعبہ اور مسعر دونوں نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے دانائی اور حکمت کی باتیں سمجھانے کے لیے ہر طرح کے واقعات کی مثالیں دیں۔ اس گائے کا واقعہ سنا کر آپ نے تلقین فرمائی کہ ہر چیز کو اسی کام کے لیے استعمال کیا جائے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔

② قرآن نے گواہی دی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولی سکھا دی گئی، انھوں نے ہدہد سے با قاعدہ گفتگو کی، سوال جواب کیے، جب اللہ چاہے تو انسانوں اور جانوروں کو ایک دوسرے کی بات سمجھا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ آپ کے دونوں ساتھی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اپنے ایمان اور اللہ کی کتاب کے علم کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی اس بات پر ایک لمحہ کے لیے بھی شک نہیں کریں گے۔ ③ انسان اپنے مال ومتاع کی ہر قیمت پر حفاظت کرتا ہے، لیکن وہ مال ومتاع ہمیشہ اس کے پاس نہیں رہ سکتا۔ جب تبدیلی کا وقت آتا ہے تو انسان کچھ بھی کر سکنے کے قابل نہیں ہوتا۔

(المعجم ٢) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٤٨)

باب:2- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦١٨٧] ١٤-(٢٣٨٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ ؛ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا ، وَقَالَا الْآخَرَانِ : أَخْبَرَنَا - ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَرِيرِهِ، فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ، قَبْلَ أَنْ يُّرْفَعَ، وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ : فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَّرَائِي، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ، فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ : مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ، أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ». فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا .

[6187] ابن مبارک نے عمر بن سعید بن ابوحسین سے، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کے جسد خاکی) کو چار پائی پر رکھا گیا تو (جنازہ) اٹھانے سے پہلے لوگوں نے چاروں طرف سے ان کو گھر لیا، وہ دعائیں کر رہے تھے، تعریف کر رہے تھے، دعائے رحمت کر رہے تھے، میں بھی ان میں شامل تھا تو مجھے اچانک کسی ایسے شخص نے چونکا دیا جس نے پیچھے سے (آ کر) میرا کندھا تھاما۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا: آپ نے کوئی ایسا آدمی پیچھے نہ چھوڑا جو آپ سے بڑھ کر اس بات میں مجھے محبوب ہو کہ میں اللہ سے اس کے جیسے عملوں کے ساتھ ملوں۔ اللہ کی قسم! مجھے ہمیشہ سے یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا، آپ فرمایا کرتے تھے: ''میں، ابوبکر اور عمر آئے۔ میں، ابوبکر اور عمر اندر گئے، میں، ابوبکر اور عمر باہر نکلے۔'' مجھے امید تھی، بلکہ مجھے ہمیشہ سے یقین رہا کہ اللہ آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔

[٦١٨٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[6188] عیسیٰ بن یونس نے عمر بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦١٨٩] ١٥-(٢٣٩٠) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمْ - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ»، قَالُوا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الدِّينَ».

[6189] ابوامامہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا: میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے لائے جارہے ہیں، انھوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں، کسی کی قمیص چھاتی تک پہنچتی ہے، کسی کی اس سے نیچے تک پہنچتی ہے اور عمر بن خطاب گزرے تو ان پر جو قمیص ہے وہ اسے گھسیٹ رہے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دین۔''

[٦١٩٠] ١٦-(٢٣٩١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ: عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ، فِيهِ لَبَنٌ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ»، قَالُوا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الْعِلْمَ».

[6190] یونس نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں بتایا، انھوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میرے پاس لایا گیا۔ اس میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ مجھے محسوس ہوا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر اپنا بچا ہوا دودھ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' (حاضرین نے) کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ نے فرمایا: ''علم۔''

[٦١٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

[6191] صالح نے یونس کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦١٩٢] ١٧-(٢٣٩٢) وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَّأَيْتُنِي عَلٰى قَلِيبٍ، عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ، ضُعْفٌ وَّاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ».

[6192] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ سعید بن میبّب نے انھیں خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، میں نے اس میں سے جتنا اللہ نے چاہا، پانی نکالا، پھر ابن ابی قحافہ نے اس سے ایک یا دو ڈول نکالے، اللہ ان کی مغفرت کرے! ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، پھر وہ ایک بڑا ڈول بن گیا تو عمر بن خطاب نے اسے پکڑ لیا، چنانچہ میں نے لوگوں میں کوئی ایسا عبقری (غیر معمولی صلاحیت کا مالک) نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح سے پانی نکالے، حتی کہ لوگ اونٹوں کو (سیراب کر کے گھاٹ سے سے باہر) آرام کرنے کی جگہ پر لے گئے۔''

[٦١٩٣] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

[6193] صالح نے یونس کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦١٩٤] (...) حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ» بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[6194] صالح نے کہا: اعرج وغیرہ نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ابن ابی قحافہ کو ڈول کھینچتے دیکھا۔'' زہری کی حدیث کی طرح۔

[٦١٩٥] ١٨-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ، فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرَوِّحَنِي، فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضُعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ، فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ، حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ، وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ».

[6195] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابویونس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا تو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر ابوبکر آئے اور انھوں نے مجھے آرام پہنچانے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا، انھوں نے دو ڈول پانی نکالا، ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت کرے! پھر ابن خطاب آئے تو انھوں نے ان سے ڈول لے لیا، میں نے کسی شخص کو ان سے زیادہ قوت کے ساتھ ڈول کھینچتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض پوری طرح بھرا ہوا تھا (اس میں سے) پانی امڈ رہا تھا۔''

[٦١٩٦] ١٩-(٢٣٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا، وَاللهُ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى، يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ».

[6196] ابوبکر بن سالم نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے (خواب میں دیکھا) کہ جیسے میں ایک کنویں پر چرخی والے ڈول سے پانی نکال رہا ہوں، پھر ابوبکر آگئے، انھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، انھوں نے کچھ کمزوری سے ڈول نکالے۔ پھر عمر آئے، انھوں نے پانی نکالا تو وہ بہت بڑا ڈول بن گیا، میں نے لوگوں میں کوئی غیر معمولی آدمی بھی ایسا نہیں دیکھا جو ان جیسی طاقت کا مظاہرہ کر سکتا ہو یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انھوں نے جانوروں کو (سیراب کر کے) آرام کرنے کی جگہ پہنچا دیا۔''

[٦١٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُؤْيَا

[6197] موسیٰ بن عقبہ نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد سے حضرت ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بارے میں نبی ﷺ کا خواب ان سب کی حدیث کی طرح

رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

روایت کیا۔

[٦١٩٨] ٢٠-(٢٣٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَّابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَا جَابِرًا يُّخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ»، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! أَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ؟. [انظر: ٦٣٢١]

[6198] محمد بن عبداللہ بن نمیر اور زہیر بن حرب نے کہا ۔الفاظ انھی (زہیر) کے ہیں۔: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو اور ابن منکدر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ عمر بن خطاب کا (محل) ہے، میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا، پھر مجھے تمھاری غیرت یاد آ گئی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ سے غیرت کی جاتی ہے!

[٦١٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَّابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرٍ.

[6199] اسحاق بن ابراہیم، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو اور ابن منکدر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن نمیر اور زہیر کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦٢٠٠] ٢١-(٢٣٩٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟

[6200] یونس نے کہا: ابن شہاب نے انھیں سعید بن مسیّب سے خبر دی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک عورت، ایک محل کے جانبی حصے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا (محل) ہے؟ انھوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے،

فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا».

مجھے عمر کی غیرت یاد آئی تو میں پیٹھ پھیر کر واپس آ گیا۔"

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ، وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! يَا رَسُولَ اللهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے جبکہ ہم اس مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

[٦٢٠١] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6201] صالح نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٠٢] ٢٢-(٢٣٩٦) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدًا قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ»

[6202] ابراہیم بن سعد نے صالح سے، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید نے بتایا کہ انھیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی، ان کے والد سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضری کی اجازت طلب کی، اس وقت قریش کی کچھ خواتین آپ کے پاس (بیٹھی) آپ سے گفتگو کر رہی تھیں، بہت بول رہی تھیں، ان کی آوازیں بھی اونچی تھیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ کھڑی ہو کر جلدی سے پردے میں جانے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت دی، آپ اس وقت ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کے دندان مبارک کو مسکراتا رکھے! اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ تمھاری آواز سنی تو فوراً پردے میں چلی گئیں۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا زیادہ حق ہے کہ یہ آپ سے ڈریں، پھر حضرت عمر کہنے لگے: اپنی جان کی دشمنو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی

قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ».

ہو؟ ان عورتوں نے کہا: ہاں، تم رسول اللہ ﷺ کی نسبت سخت اور درشت مزاج ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کبھی شیطان تمھیں کسی راستے میں چلتے ہوئے ملتا ہے تو تمھارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔''

[٦٢٠٣] (٢٣٩٧) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[6203] سہیل نے اپنے والد صالح سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ خواتین تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ پھر انھوں نے زہری کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٦٢٠٤] ٢٣-(٢٣٩٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ [فَعُمَرُ] فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ».

[6204] ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ فرمایا کرتے تھے: ''تم سے پہلے کی امتوں میں ایسے لوگ تھے جن سے بات کی جاتی تھیں، اگر ان میں سے کوئی میری امت میں ہے تو عمر بن خطاب انھی میں سے ہے۔''

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ: مُلْهَمُونَ.

ابن وہب نے کہا: مُحَدَّثُون کا مطلب ہے جن پر الہام کیا جاتا ہو۔

فائدہ: مُحَدَّث اسے کہتے ہیں جس کے دل میں صحیح بات ڈال دی جائے یا اسے صحیح کام کا ادراک کرا دیا جائے۔ محدَّث کے پاس وحی نہیں آتی کہ اس کے دل میں آئی ہوئی بات دوسروں کے لیے حجت ہو۔ صرف وحی حجت ہے اور وہ انبیائے کرام کے پاس

آتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت سے کاموں کا کہتے تھے، ان میں سے ایک حجاب بھی تھا، لیکن ان کے کہنے کی بنا پر حجاب فرض نہیں ہوا وہ اللہ کے فیصلے سے اسی وقت فرض ہوا جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ محدَّث لوگوں کو اللہ کی اس نعمت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے فیصلے درست ہوتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اگلی چند احادیث میں بھی کچھ مثالیں بیان ہوئی ہیں۔

[٦٢٠٥] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6205] سعد بن ابراہیم نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٠٦] ٢٤-(٢٣٩٩) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي أُسَارٰى بَدْرٍ.

[6206] نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی، مقام ابراہیم (کو نماز کی جگہ بنانے) میں، حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں، (کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔)''

فائدہ: یہ تین بڑے واقعات ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اسی طرح کے متعدد واقعات پیش آئے کہ جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکھتے تھے، اللہ کی طرف سے اسی کے مطابق حکم آ گیا۔

[٦٢٠٧] ٢٥-(٢٤٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكَفِّنَ فِيهِ أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ

[6207] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب (رئیس المنافقین) عبداللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اپنی قمیص عنایت فرمائیں جس میں وہ اپنے باپ کو کفن دے۔ آپ نے اسے عنایت کر دی، پھر اس نے یہ درخواست کی کہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑا اور عرض کی:

اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ [التوبة: ٨٠] وَسَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ» قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ.

اللہ کے رسول! کیا آپ اس شخص کی نماز جنازہ پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے: ''آپ ان کے لیے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں۔ آپ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش کی دعا کریں گے (تو بھی اللہ ان کو معاف نہیں کرے گا) تو میں ستر سے زیادہ بار بخشش مانگ لوں گا۔'' انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: وہ منافق ہے۔

فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [التوبة: ٨٤].

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ان میں سے کسی کی بھی، جب وہ مر جائے، کبھی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔''

[٦٢٠٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

[6208] یحییٰ قطان نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور مزید بیان کیا: کہا: تو آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی چھوڑ دی۔

فائدہ: جب تک ذرہ برابر گنجائش باقی تھی آپ ﷺ نے کسی انسان کے لیے دعائے مغفرت ترک نہیں فرمائی۔ اس کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ مرنے والے کا خاندان، خصوصاً اس کا مومن بیٹا جو ایمان میں بھی مخلص تھا اور باپ سے بھی دلی محبت کرتا تھا، کسی مشکل میں نہ پڑے، ایمان پر اور مضبوط ہو جائے۔ یہ اصل میں اسی کی دل بستگی کے لیے تھا۔ اللہ نے آپ کے دل کو اسی طرح بنی نوع انسان پر رحمت وشفقت سے بھر دیا تھا: ﴿بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ ''مومنوں پر نہایت شفیق بڑے مہربان ہیں۔'' (التوبة 128:9) یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں عتاب کے بجائے واضح اور صریح حکم نازل فرما دیا اور ہر مسلمان پر واضح ہو گیا کہ اب اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ ساری مصلحتیں اس انداز میں موجود نہ تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کے سامنے موجود تھیں۔ وہ اسے سیدھے سیدھے اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے پیمانے سے پرکھ رہے تھے اور اسی کے مطابق اظہارِ رائے کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا عمل تدریج کے اصول کے عین مطابق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اظہارِ رائے کو اپنی مشیت سے سابقہ نرم موقف کے خاتمے کا ذریعہ بنایا اور اس حکم سے آیندہ کا عمل مکمل طور پر اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے اصول پر استوار ہو گیا۔

(المعجم ٣) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٤٩)

باب:3- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٢٠٩] ٢٦-(٢٤٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ وَّسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَّأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ، أَوْ سَاقَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَذِنَ لَهُ، وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ، وَهُوَ كَذٰلِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَسَوّٰى ثِيَابَهُ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَّلَا أَقُولُ ذٰلِكَ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ - فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ، وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: «أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ».

[6209] محمد بن ابی حرملہ نے یسار کے دونوں بیٹوں عطاء اور سلیمان اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ کی دونوں رانیں یا دونوں پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی، آپ نے ان کو اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے، پھر آپ باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے ان کو بھی اجازت دے دی، اور آپ اسی حالت میں رہے اور باتیں کیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سیدھے کر لیے۔ محمد (بن ابی حرملہ) نے کہا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور کوئی بات کی، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ان کے لیے ہشاش بشاش نہیں ہوئے، نہ ان کے لیے اہتمام کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ہشاش بشاش نہیں ہوئے، نہ ان کے لیے اہتمام کیا، پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سیدھے کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اس آدمی کا حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

[٦٢١٠] ٢٧-(٢٤٠٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ

[6210] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے یحییٰ بن سعید بن عاص سے روایت کی، انھیں سعید بن عاص نے بتایا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، اس وقت رسول

النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، لَابِسٌ مِّرْطَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَّهُوَ كَذَالِكَ، فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَائِشَةَ: «اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ» فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَّإِنِّي خَشِيتُ، إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَّا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ».

اللہ ﷺ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں اندر آنے کی، اجازت دے دی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات کی، پھر چلے گئے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دے دی۔ وہ بھی جس کام کے لیے آئے تھے، وہ کیا، پھر چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے آپ کے پاس حاضری کی اجازت چاہی تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''اپنے کپڑے اپنے اوپر اکٹھے کر لو۔'' پھر میں جس کام کے لیے آیا تھا وہ کیا اور واپس آ گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اس طرح ہڑ بڑا کے اٹھے ہوں جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اٹھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان انتہائی حیادار ہیں، مجھے ڈر تھا کہ میں نے اسی حالت میں ان کو آنے کی اجازت دی تو وہ اپنی ضرورت کے بارے میں مجھ سے بات نہیں کر سکیں گے۔''

[٦٢١١] (...) حَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[6211] صالح بن کیسان نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن سعید بن عاص نے بتایا، انھیں سعید بن عاص نے خبر دی کہ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث سنائی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (حاضر ہونے کی) اجازت طلب کی، پھر زہری سے عقیل کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٦٢١٢] ٢٨-(٢٤٠٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

[6212] عثمان بن غیاث نے ابوعثمان نہدی سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا:

عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَّرْكُزُ بِعُودٍ مَّعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ: «افْتَحْ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: «افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُونُ» قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! صَبْرًا، وَّاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

ایک دن رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس جو لکڑی تھی اس (کی نوک) کو پانی اور مٹی کے درمیان مار رہے تھے کہ ایک شخص نے (باغ کا دروازہ) کھولنے کی درخواست کی، آپ نے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور اس (آنے والے) کو جنت کی خوش خبری سنا دو۔'' (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی بشارت دی۔ کہا: پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور اسے (بھی) جنت کی بشارت دو۔'' میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی بشارت دی۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی، کہا: تو آپ (سیدھے ہوکر) بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''دروازہ کھولو اور فتنے پر جو (برپا) ہوگا، انھیں جنت کی خوش خبری دے دو۔'' کہا: میں گیا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ کہا: میں نے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوش خبری دی اور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا، انھیں بتایا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ! صبر عطا فرمانا اور اللہ ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

[٦٢١٣] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَّأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ.

[6213] ایوب نے ابوعثمان نہدی سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ باغ میں گئے اور مجھے حکم دیا کہ میں دروازے کی حفاظت کروں۔ (پھر) عثمان بن غیاث کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی۔)

[٦٢١٤] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيكِ

[6214] یحییٰ بن حسان نے کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے شریک بن ابی نمر سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں

ابْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: خَرَجَ، وَجَّهَ هٰهُنَا، قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلٰى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ، حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، قَالَ: فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ، حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ أَرِيسٍ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ - يُرِيدُ أَخَاهُ - خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، ثُمَّ

نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر باہر آئے اور کہا: میں آج لازماً رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگ جاؤں گا اور سارا دن ہر صورت میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ کہا: وہ مسجد میں آئے اور نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ آپ باہر تشریف لے گئے ہیں، آپ نے اس طرف رخ کیا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کے پیچھے پیچھے نکل پڑا، آپ کے بارے میں پوچھتا گیا یہاں تک کہ آپ بئر اریس (کے احاطے) میں داخل ہو گئے۔ کہا: میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں کا تھا۔ آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے، پھر وضو فرمایا، میں کھڑا ہو کر آپ کی طرف گیا تو مجھے نظر آیا کہ آپ بئر اریس کے اوپر اس کی منڈیر کے درمیان والے حصے پر بیٹھے ہیں اور پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انھیں کنویں کے اندر (کی طرف) لٹکایا ہوا ہے۔ کہا: میں نے آپ کو سلام کیا، پھر واپس جا کر دروازے کے قریب (اندر کی طرف) بیٹھ گیا اور (دل میں) کہا: آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، دروازے کو (کھولنے کے لیے اندر کو) دھکیلا، میں نے کہا: کون ہے؟ کہا: ابوبکر ہوں، میں نے کہا: ٹھہر جائیں، پھر میں گیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ابوبکر رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دو اور جنت کی خوش خبری سناؤ۔'' کہا: میں آیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اندر آجائیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ ابوبکر اندر آئے اور آپ کے ساتھ منڈیر کے اندر کی طرف آپ کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، اپنے پاؤں کنویں کے اندر لٹکا لیے اور پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا۔ میں واپس (اپنی جگہ پر) آ گیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے بھائی کو گھر پر چھوڑا تھا کہ وضو کر لے اور میرے ساتھ آملے۔ میں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ فلاں ـــ ان کی مراد اپنے

جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «اِئْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْقُفِّ، عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: إِنْ يُّرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يَّعْنِي أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، قَالَ: وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اِئْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُهُ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ، وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ، مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُكَ، قَالَ: فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِيءَ، فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

بھائی سے تھی ۔ کو خیر عطا کرنا چاہتا ہے تو اسے یہاں لے آئے، پھر اچانک ایک آدمی دروازہ ہلانے لگا۔ میں نے کہا: کون ہے؟ کہا: عمر بن خطاب (ہوں)، میں نے کہا: آپ ٹھہریں، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ کو سلام کیا اور عرض کی: یہ عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں، اجازت مانگ رہے ہیں۔ فرمایا: ''انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔'' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دی ہے اور جنت کی بشارت عطا فرما رہے ہیں۔ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، آپ کی بائیں جانب، منڈیر کے اندر کی طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لیے۔ میں پھر واپس آیا، بیٹھ گیا اور کہا: اگر اللہ فلاں ۔ یعنی ان کے بھائی ۔ کو خیر عطا کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی لے آئے، پھر کوئی آدمی آیا اور دروازے کو ہلایا، میں نے کہا: کون ہیں؟ کہا: عثمان بن عفان۔ میں نے کہا: رک جائیے، کہا: پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دو، اور ایک آزمائش کے ساتھ، جو ان پر آئے گی، جنت کی خوش خبری دے دو۔'' میں آیا، ان سے کہا: اندر آجائیں رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، اس کے ساتھ ایک آزمائش ہوگی جو آپ پر آئے گی۔ وہ اندر آئے، منڈیر بھری ہوئی پائی تو وہ ان کے سامنے دوسرے آدھے حصے میں بیٹھ گئے۔

قَالَ شَرِيكٌ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

شریک نے کہا: سعید بن مسیّب نے بتایا کہ انھوں نے ان کی قبریں مراد لیں (کہ تین کی ایک ساتھ ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ذراہٹ کے ان کے بالمقابل بقیع میں ہوگی۔)

[٦٢١٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

[6215] سعید بن عفیر نے کہا: مجھے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ کہتے

ابْنِ أَبِي نَمِرٍ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ هٰهُنَا - وَأَشَارَ لِي سُلَيْمَانُ إِلٰى مَجْلِسِ سَعِيدٍ، نَاحِيَةَ الْمَقْصُورَةِ - قَالَ أَبُو مُوسٰى: خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ، فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا، فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ حَسَّانَ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

ہوئے سنا کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس جگہ ــ اور سلیمان نے سعید بن میبّب کے بیٹھنے کی جگہ کی جانب اشارہ کیا ــ حدیث سنائی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لیے نکلا۔ میں نے دیکھا کہ آپ (لوگوں کے) باغات کے اندر سے گزر کر گئے ہیں۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا، میں نے دیکھا کہ آپ ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے ہیں، کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے ہیں اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا ہے، پھر یحییٰ بن حسان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور (اس میں) حضرت سعید بن میبّب کا قول: ''میں نے ان کی قبریں مراد لیں'' بیان نہیں کیا۔

[٦٢١٦] (...) حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا إِلٰى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ، فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمُ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا، وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

[6216] محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے سعید بن میبّب سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی ضرورت کے لیے مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، میں آپ کے پیچھے پیچھے نکل پڑا، اور سلیمان بن بلال کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور حدیث میں یہ بیان کیا کہ ابن میبّب نے کہا: میں نے ان سے ان کی قبریں مراد لیں (جو) یہاں اکٹھی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی الگ ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٥٠)

باب: 4- حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٢١٧] ٣٠-(٢٤٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ

[6217] سعید بن میبّب نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول

وَعُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنْ يُّوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ - : حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُّوسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي».

اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: ''تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا، فَلَقِيتُ سَعْدًا، فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ عَامِرٌ، فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ، قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى أُذُنَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، وَإِلَّا، فَاسْتَكَّتَا.

سعید (بن مسیّب) نے کہا: میں نے چاہا کہ یہ بات میں خود حضرت سعد ؓ کے منہ سے سنوں تو میں حضرت سعد ؓ سے جا کر ملا اور جو حدیث مجھے عامر نے سنائی تھی، ان کے سامنے بیان کی۔ انھوں نے کہا: میں نے (آپ ﷺ سے خود) یہ بات سنی تھی، میں نے کہا: آپ نے خود سنی تھی؟ کہا: تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا: ہاں، ورنہ (اگر یہ بات نہ سنی ہو) تو ان دونوں کو سنائی نہ دے۔

[٦٢١٨] ٣١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُّوسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي».

[6218] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی، انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی ؓ کو نائب بنا کر پیچھے (مدینہ میں) چھوڑا۔ وہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہو جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کا تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

[٦٢١٩] (...) حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ:

[6219] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے

حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

حدیث بیان کی۔

فائدہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس راتوں کے لیے کوہِ طور پر گئے تو اپنی دنیوی زندگی میں قوم سے غیر حاضری کے اس وقفے کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشیں بنا گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں تبوک کے لیے مدینہ سے غیر حاضری کے وقفے کے دوران میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشیں بنایا۔ دونوں واقعات میں یہی مشابہت ہے۔ بعد میں حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں وفات پا گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ان کے جانشیں بنے۔

[٦٢٢٠] ٣٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَّتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا، قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُّوسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، ﴿نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦١] دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي».

[6220] بکیر بن مسمار نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، کہا: آپ کو اس سے کیا چیز روکتی ہے کہ آپ ابوتراب (حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کو برا کہیں۔ انھوں نے جواب دیا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے کہی تھیں، میں ہرگز انھیں برا نہیں کہوں گا۔ ان میں سے کوئی ایک بات بھی میرے لیے ہو تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہوگی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ ان سے (اس وقت) کہہ رہے تھے جب آپ ایک جنگ میں ان کو پیچھے چھوڑ کر جا رہے تھے اور علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا: اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تمھیں یہ پسند نہیں کہ تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔'' اسی طرح خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا: ''اب میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' کہا: پھر ہم نے اس بات (کا مصداق جاننے) کے لیے اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر (ہر طرف) دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علی کو میرے پاس بلاؤ۔'' انھیں شدید آشوب چشم کی حالت میں لایا گیا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا

انھیں عطا فرما دیا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا۔ اور جب یہ آیت اتری: ''(تو آپ کہہ دیں: آؤ) ہم اپنے بیٹوں اور تمھارے بیٹوں کو بلا لیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: ''اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔''

فائدہ: اہل میں گھر کی خواتین، یعنی ازواج، بیٹیاں، بیٹے، پوتے اور نواسے وغیرہ شامل ہیں۔ جب اللہ کی طرف سے اپنی اولاد، اپنی خواتین اور اپنے آپ کو مباہلے کے لیے باہر لانے کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے اہل بیت میں سے اس حصے کو ساتھ لیا جس میں یہ سب شامل تھے: نواسے، اپنے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پروردہ چھوٹے عم زاد، بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ انھی سے آپ کی اولاد کا سلسلہ آگے بڑھا تھا۔ جو ازواج مطہرات موجود تھیں، ان سے اولاد نہ تھی۔ اس لیے اللہ کے حکم پر عمل کرنے کا بہترین طریقہ وہی تھا جو آپ نے اختیار فرمایا۔ ساتھ ہی یہ وضاحت فرمائی کہ ان کی پونجی یہی ہے جو امتثالِ حکمِ الٰہی کے لیے حاضر ہے۔

[٦٢٢١] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُوسٰى».

[6221] ابراہیم بن سعد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے؟''

[٦٢٢٢] ٣٣-(٢٤٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ»، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعٰى لَهَا، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ:

[6222] سہیل کے والد (ابو صالح) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: ''کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ایک دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، کہا: میں نے اس امید میں کہ مجھے اس کے لیے بلایا جائے گا اپنی گردن اونچی کی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا، ان کو وہ جھنڈا دیا اور فرمایا: ''جاؤ، پیچھے مڑ کر نہ دیکھو، یہاں تک

«امْشِ، وَلَا تَلْتَفِتْ، حَتّٰى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ» قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلٰى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: «قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

کہ اللہ تمھیں فتح عطا کر دے۔'' کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ دور گئے، پھر ٹھہر گئے، پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور بلند آواز سے پکار کر کہا: اللہ کے رسول! کس بات پر لوگوں سے جنگ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اگر انھوں نے ایسا کر لیا تو انھوں نے اپنی جانیں اور اپنے مال تم سے محفوظ کر لیے، سوائے یہ کہ اسی (شہادت) کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ پر ہو گا۔''

[٦٢٢٣] ٣٤-(٢٤٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ هٰذَا -: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، كُلُّهُمْ يَرْجُوا أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقَالُوا: هُوَ، يَا رَسُولَ اللهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: «فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ،» فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ، حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: «انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ، حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ

[6223] ابو حازم نے کہا: مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح کرائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر صحابہ نے یہی کھوجتے (سوچتے اور باتیں کرتے) رات گزاری کہ یہ جھنڈا کس کو عطا ہو گا۔ جب صبح ہوئی تو سویرے سویرے تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچ گئے۔ ہر کسی کو یہ امید تھی کہ جھنڈا اسے ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لانے کے لیے کسی کو بھیجو۔'' انھیں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح ٹھیک ہو گئے جیسے انھیں بیماری تھی ہی نہیں۔ آپ نے ان کو جھنڈا عطا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اس وقت تک ان سے جنگ کروں جب تک وہ ہم جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''تحمل کے ساتھ روانہ ہو جاؤ، یہاں تک کہ ان کے گھروں کے سامنے میدان میں پہنچ جاؤ، پھر انھیں اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اسلام میں ان پر اللہ کے کیا حقوق

اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ».

ہوں گے، اللہ کی قسم! اللہ ایک انسان کو بھی تمھاری وجہ سے ہدایت عطا کر دے تو یہ تمھارے لیے اس سے زیادہ اچھا ہوگا کہ (دنیا کا بہترین مال) سرخ اونٹ تمھیں مل جائیں۔"

[٦٢٢٤] ٣٥-(٢٤٠٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ رَمِدًا، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ! فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ، غَدًا، رَّجُلٌ يُّحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ» فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَّمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هٰذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ.

[6224] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے، انھیں آشوب چشم تھا۔ پھر انھوں نے کہا: میں تو رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا! چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (وہاں سے) نکلے اور نبی ﷺ سے آ ملے، جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا (فرمایا:) کل جھنڈا وہ شخص لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے یا فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔" پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ہمیں اس کے بارے میں کوئی توقع نہیں تھی تو صحابہ نے کہا: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا کر دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا کر دی۔

[٦٢٢٥] ٣٦-(٢٤٠٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -: حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيرًا، رَّأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ! مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَا ابْنَ

[6225] زہیر بن حرب اور شجاع بن مخلد نے اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوحیان نے حدیث بیان کی، کہا: یزید بن حیان نے مجھ سے بیان کیا کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم (تینوں) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ جب ہم ان کے قریب بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، ان کی بات سنی، ان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ان کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں۔ زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی ہے۔ زید! ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی (کوئی) حدیث سنائیے۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے) کہا: بھتیجے! میری عمر زیادہ ہوگئی، زمانہ

أَخِي! وَاللهِ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَقَدُمَ عَهْدِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا، وَمَا لَا، فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ، ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُّدْعٰى خُمًّا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُّوشِكُ أَنْ يَّأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ» فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي». فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ! أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ، وَّآلُ عَقِيلٍ، وَّآلُ جَعْفَرٍ، وَّآلُ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

بیت گیا، رسول اللہ کی جو احادیث یاد تھیں ان میں سے کچھ بھول چکا ہوں، اب جو میں بیان کروں اسے قبول کرو۔ اور جو (بیان) نہ کرسکوں تو اس کا مجھے مکلّف نہ ٹھہراؤ۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ایک پانی کے کنارے جسے خُم کہا جاتا تھا، ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''اس کے بعد، لوگو! سن رکھو کہ میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا قاصد (اس کا بلاوا لے کر) میرے پاس آئے گا اور میں لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو لے لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو!'' آپ نے کتاب اللہ پر بہت زور دیا اور اس کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''اور میرے اہل بیت۔ میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں۔'' حصین نے ان سے کہا: زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج آپ کے اہل بیت نہیں؟ انھوں نے کہا: آپ کی ازواج آپ کے اہل بیت میں سے ہیں لیکن آپ کے اہل بیت میں ہر وہ شخص شامل ہے جس پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ اس نے کہا: وہ کون ہیں؟ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ آلِ علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں۔ اس نے پوچھا: یہ سب صدقے سے محروم رکھے گئے ہیں؟ کہا: ہاں۔

[٦٢٢٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ الرَّيَّانِ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

[6226] سعید بن مسروق نے یزید بن حیان سے، انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز (سعید بن مسروق نے) ان (ابوحیان) کی حدیث کے مانند زہیر کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٢٢٧] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: «كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ، مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ، وَأَخَذَ بِهِ، كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ».

[6227] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی۔ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے خبر دی، ان دونوں (محمد بن فضیل اور جریر) نے ابوحیان سے اسی سند کے ساتھ اسماعیل کی حدیث کے مانند بیان کیا اور (اسحٰق بن ابراہیم نے) جریر کی روایت میں مزید یہ بیان کیا: ''اللہ کی کتاب جس میں ہدایت اور نور ہے، جس نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا اور اسے لے لیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اس سے ہٹ گیا وہ گمراہ ہوجائے گا۔''

[٦٢٢٨] ٣٧-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ الرَّيَّانِ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدٍ وَّهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا، لَّقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، هُوَ حَبْلُ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ»، وَفِيهِ: فَقُلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ: لَا، وَايْمُ اللهِ! إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلٰى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا، أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ، وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.

[6228] سعید بن مسروق نے یزید بن حیان سے، انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ان (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور اُن سے عرض کی: آپ نے بہت خیر دیکھی ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، آپ ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، اور پھر ابوحیان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (اس طرح) کہا: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) ''دیکھو، میں تمھارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے، وہ اللہ کی رسی ہے جس نے (اسے تھام کر) اس کا اتباع کیا وہ سیدھی راہ پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔'' اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہم نے ان سے پوچھا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ (صرف) آپ کی ازواج؟ انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! عورت اپنے مرد کے ساتھ زمانے کا بڑا حصہ رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنی قوم کی طرف واپس چلی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد آپ کے اہل بیت وہ (بھی) ہیں جو آپ کے خاندان سے ہیں، آپ کے وہ ددھیال رشتہ دار جن پر صدقہ حرام ہے۔

فائدہ: اس روایت میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بات میں سے یہ حصہ کہ آپ کی بیویاں بھی اہل بیت ہیں روایت نہیں ہوا۔ حدیث: 6225 میں اس کا ذکر ہے۔ قرآن مجید میں اس بات کی صراحت کر دی گئی ہے کہ اصل میں اہل بیت میاں اور بیوی

ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق کی خوش خبری دی گئی اور ان کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام حیران ہوئیں اور وہ گھرانہ صرف انھی دو پر مشتمل تھا تو ان سے کہا گیا: ﴿ اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ﴾ ''کیا آپ اللہ کے فیصلے پر حیران ہوتی ہیں، اے اہل بیت! یہ تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔'' (ھود 73:11) رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا مصداق، مصداقِ اول بھی آپ کی ازواج ہی کو قرار دیا گیا۔ انھی کو مخاطب کر کے کہا گیا: ﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ ﴾ ''اے نبی ﷺ کی ازواج! آپ اگر تقویٰ پر رہو تو عورتوں میں سے کسی بھی عورت کی طرح نہیں ہو، اس لیے بات دب کر نہ کرو کہ دل میں مرض رکھنے والا کوئی شخص لالچ کرے (کہ آپ کے سامنے کوئی ایسی بات کر سکے گا جو آپ سننا نہ چاہیں گی) اور معروف اور معقول بات کہو۔ اور وقار سے اپنے گھروں ہی میں رہو اور لوگوں کے سامنے نہ آؤ، جیسے جاہلیت کے پہلے دور میں عورتیں سامنے آیا کرتی تھیں اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، اے اہل بیت! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناشایان بات کو دور کر دے اور تمھاری پاکیزگی کو کمال تک پہنچا دے۔'' (الأحزاب 33،32:33) مختلف روایتوں میں راویوں نے اختصار سے کام لیا ہے۔ سب روایتوں کو اکٹھا کیا جائے تو پوری بات یہ بنتی ہے کہ اصل میں بیویاں ہی اہل بیت ہیں، مگر صرف وہی نہیں، وہ بھی جن کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تبدیل نہ ہو سکنے والا خون کا رشتہ ہے اور جو اس اعزاز میں آپ کے ساتھ شریک ہیں کہ ان کا مقام صدقات قبول کرنے سے بلند ہے، وہ بھی اہل بیت ہی میں شامل ہیں۔ ایک عام انسان کا بیویوں سے رشتہ ٹوٹ سکتا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی ازواج کا رشتہ اٹوٹ ہے۔ قرآن مجید میں جہاں یہ صراحت کی گئی کہ اہل بیت بیویاں ہیں، وہیں یہ بھی صراحت کی گئی ہے کہ اب آپ ان بیویوں کو بدل بھی نہیں سکتے۔ (الأحزاب 52:33) یہ بھی ثابت ہے کہ یہ سب جنت میں بھی آپ ﷺ کی ازواج ہوں گی۔ جب وہ اہل بیت ہیں تو جن کا رشتہ ٹوٹ ہی نہیں سکتا وہ اہل بیت ہونے کے اعزاز سے کیسے محروم ہو سکتے ہیں؟

[٦٢٢٩] ٣٨-(٢٤٠٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِّنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّشْتِمَ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَبٰى سَهْلٌ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا التُّرَابِ، فَقَالَ سَهْلٌ: مَّا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ

[6229] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت کی، کہا: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا۔ اس نے حضرت سہل بن سعد ؓ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی ؓ کو برا کہیں۔ حضرت سہل ؓ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ ابوتراب پر لعنت کرے۔ حضرت سہل ؓ نے کہا: حضرت علی ؓ کے نزدیک ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا۔ جب ان کو ابوتراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے، تو اس (امیر) نے حضرت سہل ؓ

قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: «قُمْ أَبَا التُّرَابِ! قُمْ أَبَا التُّرَابِ!».

سے کہا: آپ ہمیں یہ قصہ سنائیں کہ انھیں ابوتراب کا نام کیسے ملا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو گھر میں علی رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارے چچا کا بیٹا (تمھارا خاوند) کہاں ہے؟'' انھوں نے بتایا: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی تو مجھ سے غصے کی بات کر کے باہر چلے گئے ہیں اور میرے ہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: ''دیکھو، وہ کہاں ہیں؟'' اس نے واپس آ کر بتایا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، وہ لیٹے ہوئے تھے، اوپر کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے وہ مٹی صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ''ابوتراب! اٹھ جاؤ۔ ابوتراب! اٹھ جاؤ۔''

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٥١)

باب: 5- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٢٣٠] ٣٩-(٢٤١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، قَالَتْ: وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا؟» قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِئْتُ أَحْرُسُكَ.

[6230] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایک رات رسول اللہ ﷺ سو نہ سکے، آپ نے فرمایا: ''کاش! میرے ساتھیوں میں سے کوئی صالح شخص آج پہرہ دے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اچانک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کا پہرہ دینے کے لیے آیا ہوں۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ سو گئے حتی کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

[٦٢٣١] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَهِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ، لَيْلَةً، فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ» قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قَالَ: سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» فَقَالَ: وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ نَامَ.

[6231] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مدینہ منورہ آنے کے بعد ایک رات رسول اللہ ﷺ بے خوابی میں مبتلا ہو گئے، آپ نے فرمایا: ''کاش، میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک شخص آج رات میرا پہرہ دیتا!'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابھی ہم اسی حال میں تھے کہ ہم نے ہتھیاروں کے آپس میں ٹکرانے کی آواز سنی، آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' انھوں نے کہا: سعد بن ابی وقاص۔ رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: ''آپ کیسے آئے ہیں؟'' انھوں نے کہا: میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اندیشہ پیدا ہوا تو میں آیا ہوں تاکہ آپ کا پہرہ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی، پھر آپ سو گئے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: فَقُلْنَا: مَنْ هٰذَا؟.

ابن رمح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہم نے کہا: یہ کون ہے؟''

[٦٢٣٢] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ. بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[6232] عبدالوہاب نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید کو کہتے ہوئے سنا، کہا: میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک رات رسول اللہ ﷺ سو نہ سکے۔ (آگے) سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند (ہے۔)

[٦٢٣٣] ٤١-(٢٤١١) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَّقُولُ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ، غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ

[6233] منصور بن ابی مزاحم نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت سعد بن مالک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے سوا رسول اللہ ﷺ نے کسی کے لیے اکٹھا اپنے ماں باپ کا نام نہیں

يَوْمَ أُحُدٍ: «اِرْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي!».

لیا۔ جنگ اُحد کے دن آپ بار بار ان سے کہہ رہے تھے: ''تیر چلاؤ، تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں!''

[٦٢٣٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ مِّسْعَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِّسْعَرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6234] شعبہ، وکیع اور مسعر، سب نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٣٥] ٤٢-(٢٤١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

[6235] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد کے دن میرے لیے ایک ساتھ اپنے ماں باپ کا نام لیا۔

[٦٢٣٦] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كِلَاهُمَا عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6236] لیث بن سعد اور عبدالوہاب دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٢٣٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي!»

[6237] عامر بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے ایک ساتھ اپنے ماں باپ کا نام لیا۔ مشرکوں میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کو جلا ڈالا تھا تو نبی ﷺ نے سعد سے کہا: ''تیر چلاؤ، تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں!'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس کے لیے (ترکش سے) ایک تیر کھینچا، اس

قَالَ: فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَّيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ، وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى نَوَاجِذِهِ.

کے پر ہی نہیں تھے، میں نے وہ اس کے پہلو میں مارا تو وہ گر گیا اور اس کی شرمگاہ (بھی) کھل گئی تو (اس کے اس طرح گرنے پر) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، یہاں تک کے مجھے آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں (آپ ﷺ کھلکھلا کر ہنسے۔)

[٦٢٣٨] ٤٣-(١٧٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ: حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَّا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِينِهِ، وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ، قَالَتْ: زَعَمْتَ أَنَّ اللهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ، فَأَنَا أُمُّكَ، وَأَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا.

[6238] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں حسن بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہیر نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مصعب بن سعد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ قرآن مجید میں ان کے حوالے سے کئی آیات نازل ہوئیں، کہا: ان کی والدہ نے قسم کھائی کہ وہ اس وقت تک ان سے بات نہیں کریں گی یہاں تک کہ وہ اپنے دین (اسلام) سے کفر کریں اور نہ ہی کچھ کھائیں گی اور نہ پئیں گی، ان کا خیال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اپنے والدین کی بات مانو اور میں تمھاری ماں ہوں، لہٰذا میں تمھیں اس دین کو چھوڑ دینے کا حکم دیتی ہوں۔

قَالَ: مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ، فَقَامَ ابْنٌ لَّهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ: فَسَقَاهَا، فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَّإِنْ جٰهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا.

کہا: وہ تین دن اسی حالت میں رہیں یہاں تک کہ کمزوری سے بے ہوش ہو گئیں تو ان کا ایک بیٹا جو عمارہ کہلاتا تھا، کھڑا ہوا اور انھیں پانی پلایا۔ (ہوش میں آ کر) انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ کو بددعائیں دینی شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ آیت نازل فرمائی: ''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں یہ کوشش کریں کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ جس بات کو تم (درست ہی) نہیں جانتے تو تم ان کی اطاعت نہ کرو اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔''

قَالَ: وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً، فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ،

کہا: اور (دوسری آیت اس طرح اتری کہ) رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔ اس میں ایک تلوار بھی تھی، میں نے وہ اٹھا لی اور اسے لے کر رسول

فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ. فَقَالَ: «رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ» فَانْطَلَقْتُ، حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِيهِ، قَالَ: فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ: «رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ» قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ﴾ [الأنفال: ١].

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: (میرے حصے کے علاوہ) یہ تلوار مزید مجھے دے دیں، میری حالت کا تو آپ کو علم ہے ہی۔ آپ نے فرمایا: ''اسے وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اٹھائی ہے۔'' میں چلا گیا، جب میں نے اسے مقبوضہ غنائم میں واپس پھینکنا چاہا تو میرے دل نے مجھے ملامت کی (کہ واپس کیوں کر رہے ہو؟) تو میں آپ کے پاس واپس آ گیا۔ میں نے کہا: یہ مجھے عطا کر دیجیے۔ آپ نے میرے لیے اپنی آواز کو سخت کیا اور فرمایا: ''جہاں سے اٹھائی ہے وہیں واپس رکھ دو۔'' کہا: اس پر اللہ عزوجل نے یہ نازل فرمایا: ''یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔''

قَالَ: وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانِي، فَقُلْتُ: دَعْنِي أَقْسِمْ مَّالِي حَيْثُ شِئْتُ، قَالَ: فَأَبَى، قُلْتُ: فَالنِّصْفَ، قَالَ: فَأَبَى، قُلْتُ: فَالثُّلُثَ، فَسَكَتَ، فَكَانَ، بَعْدُ، الثُّلُثُ جَائِزًا.

کہا: (ایک موقع نزول وحی کا یہ تھا کہ) میں بیمار ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا: مجھے اجازت دیجیے کہ میں اپنا (سارا) مال جہاں چاہوں تقسیم کر دوں۔ کہا: آپ نے انکار فرما دیا۔ میں نے کہا: تو آدھا؟ آپ اس پر بھی نہ مانے، میں نے کہا: تو پھر تیسرا حصہ؟ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ کہا: اس کے بعد تیسرے حصے کی وصیت جائز ہو گئی۔

قَالَ: وَأَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ، فَقَالُوا: تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِيكَ خَمْرًا، وَّذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُمْ فِي حُشٍّ - وَالْحُشُّ: الْبُسْتَانُ - فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَّشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ، وَزِقٌّ مِّنْ خَمْرٍ، قَالَ: فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ، قَالَ: فَذُكِرَتِ الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ، فَقُلْتُ: الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ

کہا: اور (ایک اور موقع بھی آیا:) میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس آیا، انھوں نے کہا: آؤ، ہم تمھیں کھانا کھلائیں اور شراب پلائیں اور یہ شراب حرام کیے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ کہا: میں کھجوروں کے ایک جھنڈ کے درمیان خالی جگہ میں ان کے پاس پہنچا، دیکھا تو اونٹ کا ایک بھنا ہوا سر ان کے پاس تھا اور شراب کی ایک مشک تھی۔ میں نے ان کے ساتھ کھایا، شراب پی، پھر ان کے ہاں انصار اور مہاجرین کا ذکر آ گیا۔ میں نے (شراب کی مستی میں) کہہ دیا: مہاجرین انصار سے بہتر ہیں تو ایک آدمی نے (اونٹ کا) ایک جبڑا پکڑا، اس سے مجھے ضرب لگائی اور میری ناک زخمی

بِأَنْفِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ - يَعْنِي نَفْسَهُ - شَأْنَ الْخَمْرِ: ﴿إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ﴾ [المائدة: ٩٠]. [راجع: ٤٥٥٦]

کردی، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو یہ (ساری) بات بتائی تو اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں ــ ان کی مراد اپنے آپ سے تھی ــ شراب کے متعلق (یہ آیت) نازل فرمائی: ''بے شک شراب، جوا، بت اور پانسے شیطان کے گندے کام ہیں۔''

[٦٢٣٩] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا، ثُمَّ أَوْجَرُوهَا، وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ، فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا.

[6239] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں، پھر زہیر سے سماک کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا اور شعبہ کی حدیث میں (محمد بن جعفر نے) مزید یہ بیان کیا کہ لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو لکڑی سے اس کا منہ کھولتے، پھر اس میں کھانا ڈالتے، اور انھی کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر ہڈی ماری اور ان کی ناک پھاڑ دی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پھٹی ہوئی تھی۔

[٦٢٤٠] ٤٥-(٢٤١٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ فِي ﴿وَلَا تَطْرُدِ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ﴾ [الأنعام: ٥٢]. قَالَ: نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ: أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِّنْهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا: لَا تُدْنِي هٰؤُلَاءِ.

[6240] سفیان نے مقدام بن شریح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے (آیت:) ''اور ان (مسکین مومنوں) کو خود سے دور نہ کریں جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں'' کے بارے میں روایت کی، کہا: یہ چھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان میں شامل تھے۔ مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا: ان لوگوں کو اپنے قریب نہ کریں۔

[٦٢٤١] ٤٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ،

[6241] اسرائیل نے مقدام بن شریح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے ساتھ ہم چھ شخص تھے تو مشرکین نے نبی ﷺ سے کہا ''ان لوگوں کو بھگا دیجیے، یہ ہمارے سامنے

فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا.

آنے کی جرأت نہ کریں۔

قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ، وَبِلَالٌ، وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقَعَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ﴾ [الأنعام: ٥٢].

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے) کہا: (یہ ہم لوگ تھے) میں، ابن مسعود، ہذیل کا ایک شخص، بلال اور دو اور شخص جن کے نام میں نہیں لوں گا، رسول اللہ ﷺ کے دل میں جو اللہ نے چاہا سو آیا، آپ نے اپنے دل میں کچھ کہا بھی، تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ''اور ان لوگوں کو دور نہ کیجیے جو صبح، شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، صرف اس کی رضا چاہتے ہیں۔''

[٦٢٤٢] ٤٧-(٢٤١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ. عَنْ حَدِيثِهِمَا.

[6242] معتمر کے والد سلیمان نے کہا: میں نے حضرت ابوعثمان سے سنا، کہا: ان ایام میں سے ایک میں جب رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تو جنگ کے دوران میں آپ کے ساتھ حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ (یہ میں) ان دونوں کی بتائی ہوئی بات سے (بیان کر رہا ہوں۔)

(المعجم ٦) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا) (التحفة ٥٢)

باب:6- حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٢٤٣] ٤٨-(٢٤١٥) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ».

[6243] سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو پکارا: (کون ہے جو ہمیں دشمنوں کے اندر کی خبر لا دے گا؟) تو زبیر رضی اللہ عنہ آگے آئے (کہا: میں لاؤں گا۔) پھر آپ نے ان کو (دوسری بار) پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی آگے بڑھے، پھر ان کو (تیسری بار) پکارا تو بھی زبیر رضی اللہ عنہ ہی آگے بڑھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا حواری (خاص مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔''

[٦٢٤٤] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[6244] ہشام بن عروہ اور سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٢٤٥] ٤٩-(٢٤١٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، يَوْمَ الْخَنْدَقِ، مَعَ النِّسْوَةِ، فِي أُطُمِ حَسَّانَ، فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظُرُ، وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ، فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ، إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ.

[6245] علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما جنگ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے قلعے میں تھے، کبھی وہ میرے لیے کمر جھکا کر کھڑے ہو جاتے اور میں (ان کی کمر پر کھڑا ہو کر مسلمانوں کے لشکر کو) دیکھ لیتا، کبھی میں کمر جھکا کر کھڑا ہو جاتا اور وہ دیکھ لیتے۔ میں نے اس وقت اپنے والد کو پہچان لیا تھا جب وہ اپنے گھوڑے پر (سوار ہو کر) بنو قریظہ کی طرف جانے کے لیے گزرے۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي، فَقَالَ: وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا وَاللهِ! لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمَئِذٍ، أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: «فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي!».

(ہشام بن عروہ نے) کہا: مجھے عبداللہ بن عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے (روایت کرتے ہوئے) بتایا، کہا: میں نے یہ بات اپنے والد کو بتائی تو انھوں نے کہا: میرے بیٹے! تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس روز رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کرتے ہوئے کہا تھا: ''میرے ماں باپ تم پر قربان!''

[٦٢٤٦] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطُمِ الَّذِي فِيهِ

[6246] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: خندق کے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ اس قلعے میں تھے جس میں عورتیں، یعنی نبی ﷺ کی ازواج تھیں، اس کے بعد ابن مسہر کی اسی سند کے ساتھ روایت کردہ حدیث کی

النِّسْوَةُ، يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ، وَلٰكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

طرح حدیث بیان کی اور حدیث (کی سند) میں عبداللہ بن عروہ کا ذکر نہیں کیا لیکن (ان کا بیان کیا ہوا سارا) قصہ اس روایت میں شامل کر دیا جو ہشام نے اپنے والد سے اور انھوں نے (عبداللہ) ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

[٦٢٤٧] ٥٠-(٢٤١٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ».

[6247] عبدالعزیز بن محمد نے سہیل (بن ابی صالح) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر تھے۔ آپ ﷺ خود، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تو چٹان (جس پر یہ سب تھے) ہلنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں۔''

[٦٢٤٨] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اسْكُنْ، حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ» وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

[6248] یحییٰ بن سعید نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کوہِ حراء پر تھے۔ وہ ہلنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید کے سوا اور کوئی نہیں۔'' اس پر نبی ﷺ تھے اور (آپ کے ساتھ) حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔

[٦٢٤٩] ٥١-(٢٤١٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّعَبْدَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا

[6249] ابن نمیر اور عبدہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: أَبَوَاكَ، وَاللهِ! مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

مجھ سے فرمایا: اللہ کی قسم! تمھارے دو والد (والد زبیر اور نانا ابوبکر رضی اللہ عنہ) ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے (اُحد میں) زخم کھا لینے کے بعد (بھی) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلاوے پر لبیک کہا تھا۔

[٦٢٥٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ: تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَّالزُّبَيْرَ.

[6250] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا کہ وہ ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما مراد لے رہی تھیں۔

[٦٢٥١] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

[6251] بہی نے عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: تمھارے دونوں والد ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلاوے پر لبیک کہا۔

(المعجم ٧) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٥٣)

باب: 7- حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٢٥٢] ٥٣-(٢٤١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَّإِنَّ أَمِينَنَا، أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ، أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ».

[6252] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اے امت! ہمارے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔''

[٦٢٥٣] ٥٤-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ [وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ] عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: ابْعَثْ مَعَنَا

[6253] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یمن کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، انھوں نے کہا: ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیجیے جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو آپ ﷺ نے

رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ: «هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ».

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''یہ اس امت کے امین ہیں۔''

[٦٢٥٤] ٥٥-(٢٤٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا، فَقَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، حَقَّ أَمِينٍ» قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ، قَالَ: فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

[6254] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحٰق کو صلہ بن زفر سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجران آئے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک امین شخص بھیجیے، آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے پاس ایسا شخص بھیجوں گا جو ایسا امین ہے جس طرح امین ہونے کا حق ہے۔'' لوگوں نے اس بات پر اپنی نگاہیں اٹھائیں (کہ اس کا مصداق کون ہے)، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

[٦٢٥٥] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6255] سفیان نے ابواسحٰق سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٥٤)

باب: 8- حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٢٥٦] ٥٦-(٢٤٢١) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

[6256] احمد بن حنبل نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبیداللہ بن ابی یزید نے نافع بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو (بھی) اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے، اس سے (بھی) محبت فرما۔''

[٦٢٥٧] ٥٧-(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[6257] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے عبیداللہ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتَّى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، حَتَّى أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟» يَعْنِي حَسَنًا، فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعٰى، حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ».

بن ابی یزید سے، انھوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں دن کے کسی وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا، نہ آپ مجھ سے کچھ فرما رہے تھے، نہ میں آپ سے کچھ عرض کر رہا تھا یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں آ گئے، پھر آپ (واپس) چل پڑے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے آئے، پھر فرمایا: ''کیا یہاں چھوٹو ہے؟ کیا یہاں چھوٹو ہے؟'' آپ کی مراد حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے تھی۔ ہم نے سمجھ لیا کہ ان کی والدہ انھیں روک رہی ہیں کہ انھیں نہلا دیں اور ان کے گلے میں (خوشبو کے لیے) لونگ وغیرہ کا کوئی ہار ڈال دیں۔ کچھ ہی دیر گزری کہ وہ بھاگتے ہوئے آئے یہاں تک کہ دونوں نے ایک دوسرے کو گلے سے لگایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔''

[٦٢٥٨] ٥٨-(٢٤٢٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ».

[6258] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر دیکھا، اور آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔''

[٦٢٥٩] ٥٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ. قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ».

[6259] (محمد بن جعفر) غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر بٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔''

[٦٢٦٠] ٦٠-(٢٤٢٣) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِيَاسٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُّ بِنَبِيِّ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ، حَتّٰى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ، هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ.

[6260] ہمیں ایاس نے اپنے والد سے حدیث سنائی، کہا: میں نبی ﷺ اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آپ کے سفید خچر پر بٹھا کر اس کی باگ پکڑ کر چلا، یہاں تک کہ انھیں نبی ﷺ کے گھر میں لے گیا۔ یہ (ایک بچہ) آپ کے آگے بیٹھ گیا اور وہ (دوسرا بچہ) آپ کے پیچھے بیٹھ گیا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٥٥)

باب:9- نبیِ اکرم ﷺ کے اہل بیت کے فضائل

[٦٢٦١] ٦١-(٢٤٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب: ٣٣].

[6261] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت نکلے، آپ کے جسد اطہر پر کجاووں کے نقوش والی کالی اون کی ایک موٹی چادر تھی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انھیں چادر کے اندر لے لیا، پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بھی اندر داخل ہو گئے، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انھیں بھی اندر لے لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انھیں بھی اندر لے لیا، پھر فرمایا (یہ آیت پڑھی:) ''اللہ چاہتا ہے کہ (ہر قسم کی) ناشایان بات کو تم سے دور رکھے، اے گھر والو! اور تمھیں اچھی طرح سے پاک کر دے۔''

فائدہ: امہات المومنین کے ساتھ، جو ان آیات کی اصل مخاطب ہیں، تم بھی اہل بیت اور ان کی تطہیر (پاکیزگی) میں شامل ہو۔

(المعجم ١٠) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٥٦)

باب:10- حضرت زید بن حارثہ اور ان کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٢٦٢] ٦٢ - (٢٤٢٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[6262] قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا:

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ﴾ [الأحزاب: ٥].

ہمیں یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے موسیٰ بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن عبداللہ (بن عمر) سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہا کرتے تھے: ہم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی نام سے نہیں پکارتے تھے، یہاں تک کہ قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی: "ان (متبنّٰی) کو ان کے اپنے باپوں کی نسبت سے پکارو، اللہ کے نزدیک یہی زیادہ انصاف کی بات ہے۔"

[قَالَ الشَّيْخُ أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُوسُفَ الدُّوَيْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ].

(اس کتاب کے ایک راوی) شیخ ابواحمد محمد بن عیسیٰ (نیشاپوری) نے کہا: ہمیں ابوعباس سراج اور محمد بن عبداللہ بن یوسف دُویری نے بیان کیا، کہا: ہمیں بھی (امام مسلم رحمہ اللہ کے استاد) قتیبہ بن سعید نے یہ حدیث بیان کی (یعنی اس کتاب کے راوی نے یہ حدیث امام مسلم کے علاوہ قتیبہ سے ان کے دو اور شاگردوں کے حوالے سے بھی سنی۔)

[٦٢٦٣] (...) **حَدَّثَنِي** أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ، بِمِثْلِهِ.

[6263] وہیب نے کہا: موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے سالم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٢٦٤] ٦٣-(٢٤٢٦) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِّلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ

[6264] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: "تم نے اگر اس (اسامہ رضی اللہ عنہ) کی امارت پر اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! وہ بھی امارت کا اہل تھا اور بلاشبہ میرے محبوب ترین لوگوں میں سے تھا اور اس کے بعد بلاشبہ یہ (بھی) میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہے۔"

لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا مِن أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، بَعْدَهُ».

[٦٢٦٥] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ - يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَّهَا، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَايْمُ اللهِ! إِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيقٌ - يُّرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ، فَأُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ».

[6265] سالم نے اپنے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور (اس وقت) آپ منبر پر تھے: ''اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کر رہے ہو ۔ آپ کی مراد حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے تھی ۔ تو اس سے پہلے تم اس کے باپ کی امارت پر (بھی) اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ اس امارت کے اہل تھے۔ اللہ کی قسم! وہ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب تھے۔ اللہ کی قسم! یہ بھی اس (امارت) کا اہل ہے ۔ آپ کی مراد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے تھی ۔ اور اللہ کی قسم! اس کے بعد یہ بھی مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ میں تمھیں اس کے ساتھ ہر طرح کی اچھائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمھارے نیک ترین لوگوں میں سے ہے۔''

(المعجم ١١) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٥٧)

باب: 11- حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٢٦٦] ٦٥-(٢٤٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِّابْنِ الزُّبَيْرِ: أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَمَلَنَا، وَتَرَكَكَ.

[6266] اسماعیل بن علیہ نے حبیب بن شہید سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا: تمھیں یاد ہے جب ہم، میں، تم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کو ملے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، (کہا:) تو آپ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور (جگہ نہ ہونے کی بنا پر) تمھیں چھوڑ دیا تھا۔

فوائد و مسائل: ① صحیح بخاری کی روایت (3082:) میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہا تھا۔ اس طرح ''آپ ﷺ نے ہمیں سوار کر لیا اور تمھیں چھوڑ دیا'' عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ امام مسلم نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل میں بیان کیا ہے۔ اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ قول ابن جعفر رضی اللہ عنہما کا ہو۔ مسلم کی اس روایت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے

جواب نَعَم (ہاں) کے بعد ''قَالَ'' ہونا چاہیے۔ حافظ ابن حجر نے مسند احمد سے یہ روایت نَعَمْ کے بعد قَالَ کے ساتھ بھی نقل کی ہے۔ یہی درست ہے اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: فتح الباري: 231,230/6) ② آپ ﷺ سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو لوگ استقبال کے مشتاق ہوتے۔ آپ کے گھر کے بچے آپ کو دیکھتے ہی آپ کی طرف دوڑ پڑتے یا ان کے بڑے انھیں اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتے۔ جو بچے سب سے آگے آپ کے پاس پہنچتے، آپ انھیں اپنی سواری پر بٹھا لیتے اور اسی طرح مدینہ میں داخل ہوتے۔ اس موقع پر، جس کا عبداللہ بن جعفر ؓ نے ذکر کیا ہے، عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس ؓ آگے تھے، پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ سوار ہو گئے۔ عبداللہ بن زبیر ؓ پیچھے تھے، وہ سوار نہ ہو سکے۔

[٦٢٦٧] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَإِسْنَادِهِ.

[6267] ابواسامہ نے حبیب بن شہید سے ابن علیہ کی حدیث کے مانند اور اسی کی سند سے حدیث بیان کی۔

[٦٢٦٨] ٦٦-(٢٤٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى؛ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ، قَالَ: وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَأُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ، ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ.

[6268] ابومعاویہ نے عاصم احول سے، انھوں نے مورق عجلی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے آتے تو آپ کے گھر کے بچوں کو (باہر لے جا کر) آپ سے ملایا جاتا، ایک بار آپ سفر سے آئے، مجھے سب سے پہلے آپ کے پاس پہنچا دیا گیا تو آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر حضرت فاطمہ ؓ کے ایک صاحبزادے کو لایا گیا تو انھیں آپ نے پیچھے بٹھا لیا، کہا: تو ہم تینوں کو ایک سواری پر مدینہ کے اندر لایا گیا۔

[٦٢٦٩] ٦٧-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنِي مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا، قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ، قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ، حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

[6269] عبدالرحیم بن سلیمان نے عاصم سے روایت کی، کہا: مجھے مورق عجلی نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ نے حدیث سنائی، کہا: نبی ﷺ جب سفر سے آتے تو ہمیں (آپ کی محبت میں) آگے لے جا کر آپ سے ملایا جاتا، کہا: مجھے اور حسن یا حسین ؓ کو آپ کے پاس آگے لے جایا گیا تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے اور ایک کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، یہاں تک کہ ہم (اسی طرح) مدینہ میں داخل ہوئے۔

[٦٢٧٠] ٦٨-(٢٤٢٩) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَّوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا، لَّا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ.

[6270] حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حسن بن سعد نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، پھر مجھے راز داری سے ایک بات بتائی جو میں لوگوں میں سے کسی بھی شخص کو نہیں سناؤں گا۔

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) (التحفة ٥٨)

باب: 12-ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٢٧١] ٦٩-(٢٤٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيعٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ - وَاللَّفْظُ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ -؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ».

[6271] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ابواسامہ، ابن نمیر، وکیع اور ابومعاویہ سے حدیث بیان کی۔ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں عبدہ بن سلیمان نے خبر دی۔ ان سب نے ہشام بن عروہ سے روایت کی __ الفاظ حدیث ابواسامہ کے ہیں __ ہشام نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا، میں نے کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(اپنے دور کی) تمام عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں اور (اس دور کی) تمام عورتوں میں سے بہترین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔''

قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَّأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

ابوکریب نے کہا: وکیع نے آسمان وزمین کی طرف اشارہ کر کے بتایا (کہ ان دونوں کے درمیان بہترین خواتین یہ ہیں۔)

[٦٢٧٢] ٧٠-(٢٤٣١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6272] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ، وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں اور (لیکن) عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر اسی طرح ہے جس طرح ثرید کی باقی کھانوں پر۔''

فائدہ: اس حدیث میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ صحیح مسلم کے متعدد قلمی نسخوں میں یہ حدیث اگلے باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کے ضمن میں مذکور ہے اور وہی درست ترتیب ہے۔

[٦٢٧٣] ٧١-(٢٤٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتٰى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ، مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ، وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

[6273] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں ابن فضیل نے عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! یہ خدیجہ ہیں، آپ کے پاس آئی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا مشروب ہے، چنانچہ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انھیں ان کے رب عزوجل کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیں اور انھیں جنت میں ایک گھر کی خوش خبری دیں جو (موتیوں کی) لمبی چھڑیوں کا بنا ہوا ہے، نہ اس میں کوئی شور ہے اور نہ تھکاوٹ کا گزر ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ، وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ: وَمِنِّي.

ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا: ''حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔'' انھوں نے ''میں نے سنا'' (کا لفظ) نہیں کہا اور نہ ہی حدیث میں ''اور میری طرف سے'' (کا لفظ) کہا ہے۔

[٦٢٧٤] ٧٢-(٢٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

[6274] عبداللہ بن نمیر اور محمد بن بشر عبدی نے اسماعیل سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو (موتیوں کی) شاخوں سے بنا ہے، اس میں نہ شور وشغب ہوگا اور نہ تکان ہوگی۔

[٦٢٧٥] (...) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6275] ابو معاویہ، وکیع، معتمر بن سلیمان، جریر اور سفیان سب نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی۔

[٦٢٧٦] ٧٣-(٢٤٣٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ، بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

[6276] عبدہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی۔

[٦٢٧٧] ٧٤-(٢٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَّا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلٰى خَلَائِلِهَا.

[6277] ابواسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: مجھے کبھی کسی خاتون پر ایسا رشک نہیں آتا تھا جیسا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا، حالانکہ مجھ سے نکاح کرنے سے تین سال قبل وہ فوت ہو چکی تھیں، کیونکہ میں اکثر آپ ﷺ سے ان کا ذکر سنتی تھی، آپ کے رب عزوجل نے آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ آپ ان کو جنت میں (موتیوں کی) شاخوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دیں۔ اور بے شک آپ بکری ذبح کرتے، پھر اس (کے پارچوں)

کو ان کی سہیلیوں کی طرف بھیج دیتے۔

[٦٢٧٨] ٧٥-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ، وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا.

[6278] حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے کسی پر مجھے رشک نہیں آتا تھا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے، حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں دیکھا تھا۔

قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ: «أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ» قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيجَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا».

کہا: اور رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: ''اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کی طرف بھیجو۔'' کہا: میں نے ایک دن آپ کو غصہ دلا دیا۔ میں نے کہا: خدیجہ؟ (آپ انھی کا نام لیتے رہتے ہیں۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان کی محبت عطا کی گئی ہے۔''

[٦٢٧٩] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا.

[6279] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ بکری (ذبح کرنے) کے قصے تک ابواسامہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس کے بعد کے زائد الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٦٢٨٠] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَائِهِ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ.

[6280] زہری نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے لیے، آپ کی کسی بیوی پر ایسا رشک نہیں ہوا جیسا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ آپ ان کو بہت کثرت سے یاد کرتے تھے، حالانکہ میں نے انھیں کبھی دیکھا تک نہ تھا۔

[٦٢٨١] ٧٧-(٢٤٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ.

[6281] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک اور شادی نہیں کی۔

[٦٢٨٢] ٧٨-(٢٤٣٧) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ» فَغِرْتُ فَقُلْتُ: وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ، فَأَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِّنْهَا!.

[6282] علی بن مسہر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے اجازت طلب کی، آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت مانگنا یاد آ گیا، آپ اس بات سے اتنے خوش ہوئے کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ! یہ تو ہالہ بنت خویلد ہے۔'' مجھے ان پر رشک آیا، میں نے کہا: آپ کیا قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کو یاد کرتے رہتے ہیں، جن کا دہانہ (دانت نہ ہونے کے سبب) سرخ تھا اور (بڑھاپے کی وجہ سے) پنڈلیاں دبلی ہوگئی تھیں، زمانہ ہوا فوت ہوگئیں جبکہ اللہ نے ان کے بدلے آپ کو بہتر بیوی عطا کر دی ہے۔

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: فِي فَضَائِلِ عَائِشَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٥٩)

باب: 13- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٢٨٣] ٧٩-(٢٤٣٨) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ -: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ، يَّقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ؟ فَأَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَأَقُولُ: إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ، يُمْضِهِ».

[6283] حماد نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے تین راتوں تک خواب میں دکھائی دیتی رہی ہو، ایک فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے پر تمھیں (تمھاری تصویر کو) لے کر میرے پاس آیا۔ وہ کہتا: یہ تمھاری بیوی ہے، میں تمھارے چہرے سے کپڑا اٹھاتا تو وہ تم ہوتیں، میں کہتا: یہ (پیشکش) اگر اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کر دے گا۔''

[٦٢٨٤] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6284] ابن ادریس اور ابواسامہ نے ہشام سے، اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٢٨٥] ٨٠-(٢٤٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: وَجَدْتُّ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَّإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى» قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ «أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَّإِذَا كُنْتِ غَضْبٰى، قُلْتِ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ» قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

[6285] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے پتہ چل جاتا ہے جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: آپ کو کہاں سے اس کا پتہ چل جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں، محمد ﷺ کے رب کی قسم! اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں، ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!'' کہا: میں نے جواب دیا: ہاں، (ایسا ہی ہے) اللہ کی قسم! (لیکن) اللہ کے رسول! میں آپ کے نام کے سوا اور کسی بات کو ترک نہیں کرتی۔ (محبت، اطاعت، توجہ ہر لحہ آپ ہی کی طرف رہتی ہے۔)

[٦٢٨٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلٰى قَوْلِهِ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ! وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[6286] عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ آپ کے فرمان: ''نہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!'' تک روایت کی اور بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٦٢٨٧] ٨١-(٢٤٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَّلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ.

[6287] عبدالعزیز بن محمد نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھیں، کہا: اور میری سہیلیاں میرے پاس آتی تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی (آمد کی) وجہ سے (گھر کے کسی کونے میں) چھپ جاتی تھیں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ ان کو (بلا کر) میری طرف بھیج دیتے تھے۔

[٦٢٨٨] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا

[6288] ابواسامہ، جریر اور محمد بن بشر سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور جریر کی حدیث میں کہا: میں آپ ﷺ کے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور وہ (ہمارے) کھلونے ہوتی تھیں۔

الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ، وَهُنَّ اللُّعَبُ.

[٦٢٨٩] ٨٢-(٢٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6289] عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ ؓ (کی باری) کا دن ڈھونڈا کرتے تھے، اس طرح وہ رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنا چاہتے تھے۔

[٦٢٩٠] ٨٣-(٢٤٤٢) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطِي، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، وَأَنَا سَاكِتَةٌ، قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْ بُنَيَّةُ! أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟» فَقَالَتْ: بَلَى، قَالَ: «فَأَحِبِّي هٰذِهِ». قَالَتْ: فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ، وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْنَ لَهَا: مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ، فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُولِي لَهُ:

[6290] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے بتایا کہ نبیِ کریم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی (دیگر) ازواج نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ ؓ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، انھوں نے آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ نے ان کو اجازت دی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، وہ ابوقحافہ ؓ کی بیٹی (پوتی) کے معاملہ میں آپ سے انصاف چاہتی ہیں، میں اس وقت خاموش تھی، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: ''بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟'' تو انھوں (فاطمہ ؓ) نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ''پھر اس سے محبت کرو۔'' انھوں (عائشہ ؓ) نے کہا: جب حضرت فاطمہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ جواب سنا تو کھڑی ہو گئیں اور واپس نبی ﷺ کی ازواج کے پاس گئیں، جو کچھ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا اور جو کچھ آپ نے (جواب میں) فرمایا تھا وہ ان کو بتا دیا، انھوں نے کہا: ہمیں نہیں لگتا کہ تم نے ہماری طرف سے کچھ بھی ترجمانی کی ہے، لہٰذا دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: آپ کی ازواج ابوقحافہ ؓ کی بیٹی (پوتی) کے معاملے

إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللهِ! لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ، وَأَتْقَى لِلّٰهِ، وَأَصْدَقَ حَدِيثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. قَالَتْ: فَاسْتَأْذَنَتْ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا، عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا. فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ وَقَعَتْ بِي، فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ، وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ، هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا، قَالَتْ: فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ، قَالَتْ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حِينَ أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ».

میں آپ سے انصاف مانگتی ہیں۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: واللہ! اب میں آپ ﷺ سے اس کے بارے میں کبھی بات نہیں کروں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ کی ازواج نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا، وہی رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مقام و مرتبے میں میرے ساتھ لگا کھاتی تھیں اور میں نے کبھی کوئی عورت نہیں دیکھی جو دین میں زینب سے بہتر ہو۔ (ان) سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ رکھتی ہو، سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہو، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتی ہو، سب سے بڑا صدقہ دیتی ہو اور ایسے کام میں جس کے ذریعے سے وہ صدقہ کر سکے اور اللہ کا قرب حاصل کر سکے اپنے آپ کو سب سے زیادہ کھپاتی ہو، سوائے تھوڑی سی تیز مزاجی کے جوان میں تھی، جس سے وہ فوراً رجوع کر لیتی تھیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کی اجازت چاہی جبکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ عین اسی حالت میں جس میں فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں اور آپ ان کے ساتھ تھے۔ آپ نے انھیں آنے کی اجازت دی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ بنت ابی قحافہ کے بارے میں آپ سے انصاف مانگتی ہیں، کہا: پھر وہ میرے بارے میں شروع ہو گئیں اور میرے خلاف بہت کچھ کہہ ڈالا اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھے جا رہی تھی، آپ کی نظر کو دیکھ رہی تھی کہ کیا آپ مجھے ان کے بارے میں بات کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ کہا: تو حضرت زینب لگی رہیں، یہاں تک کہ مجھے پتہ چل گیا کہ آپ کو یہ بات ناپسند نہیں ہے کہ میں اپنا دفاع کروں۔ کہا: جب میں شروع ہوئی تو ان پر بوچھاڑ کرتے ہوئے میں نے ان کو (اپنا دفاع کرنے کی) مہلت بھی نہ دی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے (اور فرمایا:)

''یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔''

[٦٢٩١] (...) حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا أَنْ أَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً.

[6291] یونس نے زہری سے اسی سند کے ساتھ، معنی میں بالکل اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے یوں کہا: جب میں نے ان کے بارے بات کی تو انھیں مہلت تک نہ دی کہ میں نے غالب آ کر ان کو بے بس کر دیا۔

[٦٢٩٢] ٨٤-(٢٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» اسْتِبْطَاءً لِّيَوْمِ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي.

[6292] عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ (بیماری کے دوران میں) دریافت کرتے، فرماتے تھے: ''آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کہاں ہوں گا؟'' آپ ﷺ کو لگتا تھا کہ حضرت عائشہ ؓ کی باری کا دن آ ہی نہیں رہا۔ انھوں نے کہا: جب میری باری کا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اس طرح اپنے پاس بلایا کہ آپ میرے سینے اور حلق کے درمیان (سر رکھے ہوئے) تھے۔

[٦٢٩٣] ٨٥-(٢٤٤٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَّمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلٰى صَدْرِهَا، وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ».

[6293] مالک بن انس نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن زبیر ؓ کو بتایا کہ انھوں نے سنا، رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے فرما رہے تھے اور آپ ان کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور انھوں نے کان لگا کر آپ ﷺ کی بات سنی، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق (اعلیٰ) کے ساتھ ملا دے۔''

[٦٢٩٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6294] ابواسامہ، عبداللہ بن نمیر اور عبدہ بن سلیمان، سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٩٥] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ، يَقُولُ: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ [النساء: ٦٩].

قَالَتْ: فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ.

[6295] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، فرمایا: میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی فوت نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے، کہا: تو میں نے نبی ﷺ کو مرض الموت میں یہ فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ کی آواز بھاری ہوگئی تھی، آپ فرما رہے تھے: ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین (کے ساتھ) اور یہی بہترین رفیق ہیں۔''

کہا: تو میں نے سمجھ لیا کہ اس وقت آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔

[٦٢٩٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6296] وکیع اور معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے سعد (بن ابراہیم) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٩٧] ٨٧-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فِي رِجَالٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ، حَتَّى يُرٰى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي، غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ

[6297] ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے بہت سے اہل علم لوگوں کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی تندرستی کے زمانے میں فرمایا کرتے تھے: ''کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ اسے جنت میں اپنا مقام دکھا دیا جاتا ہے، پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت کا وقت آیا اور اس وقت آپ کا سر میرے زانو پر تھا، آپ پر کچھ دیر غشی طاری رہی، پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے چھت کی طرف نگاہیں اٹھائیں، پھر فرمایا: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ!''

الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى».

قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِذًا لَّا يَخْتَارُنَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (دل میں) کہا: اب آپ ہمیں نہیں چنیں گے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اور میں نے وہ حدیث پہچان لی جو آپ ہم سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ وہ آپ کے اپنے الفاظ میں بالکل صحیح تھی: ''کسی نبی کو اس وقت تک کبھی موت نہیں آئی یہاں تک کہ اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور اسے (موت کو قبول کرنے یا مؤخر کرانے کا) اختیار دیا جاتا ہے۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ: «اللّٰهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ کا یہ فرمان: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ!'' وہ آخری بات تھی جو آپ نے کہی۔

[٦٢٩٨] ٨٨-(٢٤٤٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا خَرَجَ، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ، سَارَ مَعَ عَائِشَةَ، يَتَحَدَّثُ مَعَهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ، فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ قَالَتْ: بَلٰى، فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيرِ حَفْصَةَ، وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيرِ عَائِشَةَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ، وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا، حَتّٰى نَزَلُوا،

[6298] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، ایک مرتبہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا قرعہ نکلا، وہ دونوں آپ کے ساتھ سفر پر نکلیں، جب رات کا وقت ہوتا تو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سفر کرتے اور ان کے ساتھ باتیں کرتے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آج رات تم میرے اونٹ پر کیوں نہیں سوار ہو جاتیں اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، پھر تم بھی دیکھو اور میں بھی دیکھتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں نہیں! پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس آئے تو اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (سوار) تھیں، آپ ﷺ نے سلام کیا اور ان کے ساتھ چلتے رہے، حتی کہ منزل پر اُتر گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو

فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ: يَا رَبِّ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

اپنے پاس نہیں پایا تو انھیں سخت رشک آیا، جب سب لوگ اُترے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے پاؤں اذخر (کی گھاس) میں مار مار کر کہنے لگیں: یا رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے، وہ تیرے رسول ہیں اور میں انھیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی۔

[٦٢٩٩] ٨٩-(٢٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ».

[6299] سلیمان بن بلال نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسی کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔''

[٦٣٠٠] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ.

[6300] اسماعیل بن جعفر اور عبدالعزیز بن محمد دونوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث روایت کی۔ ان دونوں کی حدیث (کی سند) میں یہ الفاظ نہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا'' اور اسماعیل کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''انھوں نے انس بن مالک سے سنا۔''

[٦٣٠١] ٩٠-(٢٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ

[6301] عبدالرحیم بن سلیمان اور یعلی بن عبید نے زکریا سے حدیث بیان کی، انھوں نے (عامر) شعبی سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے ان (ابوسلمہ) کو بتایا کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جبرائیل تم کو سلام کہتے ہیں۔'' کہا: تو میں نے (جواب میں) کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' اور ان

اللهِ.

پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو!"

[٦٣٠٢] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[6302] (ابوبکر کوفی) مُلائی نے کہا: ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عامر (شعبی) کو یہ کہتے ہوئے سنا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، ان دونوں کی حدیث کے مانند۔

[٦٣٠٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6303] اسباط بن محمد نے زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٦٣٠٤] ٩١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

قَالَتْ: وَهُوَ يَرٰى مَا لَا أَرٰى.

[6304] زہری نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عائش! یہ جبرائیل ہیں، تمھیں سلام کہہ رہے ہیں۔" میں نے کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ (اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو!)

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: آپ وہ کچھ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ ذِكْرِ حَدِيثِ أُمِّ زَرْعٍ) (التحفة ٦٠)

باب: 14-ام زرع کی حدیث کا بیان

[٦٣٠٥] ٩٢-(٢٤٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسٰى- وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ-: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَخِيهِ

[6305] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: گیارہ عورتیں (ایک جگہ) بیٹھیں، انھوں نے

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَأَةً، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَّا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

آپس میں پکا معاہدہ کیا کہ وہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔

قَالَتِ الْأُولٰى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ وَّعْرٍ، لَّا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى، وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقٰى.

پہلی نے کہا: میرا خاوند لاغر اونٹ کے گوشت کی طرح ہے (جس میں کوئی خوبی نہیں) جو ایک دشوار گزار پہاڑ کے اوپر (رکھا) ہو، نہ (اس کا راستہ) آسان ہے کہ اس پر چڑھ کر جا سکے اور نہ وہ گوشت فربہ ہے کہ اسے منتخب کر کے لایا جائے (اس خاتون نے انتہائی بلاغت سے یہ کہا کہ اس کا خاوند قلیل المنفعت، متکبر اور بے فیض ہے۔)

قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَّا أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.

دوسری نے کہا: میرا خاوند ایسا ہے کہ اس کی خبر عام نہیں کر سکتی۔ میں ڈرتی ہوں کہ میں اس کو چھوڑ نہ بیٹھوں، اگر میں بتاؤں تو اس کے ظاہری عیب بھی بتا بیٹھوں گی اور باطنی عیب بھی بتا بیٹھوں گی (اس کے اندر عیب ہیں لیکن جیسا بھی ہے، بچوں وغیرہ کی بنا پر اسے چھوڑنا نہیں چاہتی، اگر بتایا تو ایسی باتیں ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے گا۔)

قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنَّقُ، إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ، وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ.

تیسری نے کہا: میرا خاوند حد سے زیادہ لمبا ہے (احمق اور بد اخلاق ہے۔) اگر کچھ کہوں گی تو طلاق ہو جائے گی اور خاموش رہوں گی تو لٹکی رہوں گی۔ (اس کا خاوند عقل اور خیر سے عاری ہے اور وہ ایسی زندگی گزار رہی ہے کہ اسے نہ طلاق ہوتی ہے، نہ ٹھیک طرح سے گھر بس رہا ہے۔)

قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ، لَا حَرٌّ، وَلَا قُرٌّ، وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ.

چوتھی نے کہا: میرا خاوند تہامہ کی (خوش گوار) رات کی طرح ہے، نہ گرم، نہ زیادہ ٹھنڈا (اس کے ساتھ میری زندگی میں نہ اس کی بد خلقی یا کم مائیگی کا) کوئی ڈر ہے، نہ اکتاہٹ ہے (بہت آرام دہ اور اچھی زندگی گزر رہی ہے۔)

قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ.

پانچویں نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہوتا ہے (جو بھٹ میں خوب آرام کی نیند سوتا ہے) جب باہر

نکلتا ہے تو شیر ہوتا ہے (انتہائی بہادر، معزز، غیور اور سب سے ممتاز ہوتا ہے) اور جو کچھ (گھر میں) ہوتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں پوچھتا (سب کچھ مجھ پر چھوڑ رکھا ہے۔)

قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ، لِيَعْلَمَ الْبَثَّ.

چھٹی نے کہا: میرا خاوند اگر کھائے تو سب ڈکار جاتا ہے، اگر پیئے تو آخری بوند بھی چوس لیتا ہے، اگر سوئے تو اپنے اردگرد اچھی طرح کپڑا لپیٹ لیتا ہے، (میری طرف) ہاتھ تک نہیں بڑھاتا کہ میری تنہائی کا غم جان سکے۔ (پیٹو، سست اور مردانگی سے عاری ہے۔)

قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ، طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَّهُ دَاءٌ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ، أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ.

ساتویں نے کہا: میرا خاوند (اس کی صفات یہ ہیں، یا تو وہ) برائی اور ایذا میں طاق ہے یا پھر عاجز اور درماندہ ہے۔ عقل پر حماقت کی تہیں لگی ہیں، دنیا کی ہر بیماری اس کی بیماری ہے (کر یہ سکتا ہے کہ) تمھارا سر پھوڑ دے یا جسم کو زخمی کر دے یا ایک ساتھ دونوں کام کر دے۔

قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي، الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ، وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ.

آٹھویں نے کہا: میرا خاوند اس کی خوشبو زرنب (معطر پودے) کی خوشبو جیسی ہے۔ (جسم معطر رہتا ہے یا لوگوں میں اس کی شہرت بہت اچھی ہے) اور اس کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح (نرم و ملائم) ہے۔ (نرم مزاج اور محبت کرنے والا ہے۔)

قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

نویں نے کہا: میرے خاوند کے گھر کے ستون اونچے ہیں (اونچا، بڑا اور بڑے لوگوں کے رہنے والا گھر ہے) اس کی تلوار لٹکانے والی پیٹی لمبی ہے۔ (دراز قد، قوی اور بہادر ہے) اس کے کھانے پکنے کی جگہ پر راکھ کے ڈھیر ہیں۔ (سخی ہے، بہت کھانا پکواتا اور لوگوں کو کھلاتا ہے) اس کا گھر قبیلے کی مجلس کے بالکل ساتھ ہے (قبیلے کے سرکردہ مشوروں اور فیصلوں کے لیے اس کے گھر کے پاس اکٹھے ہوتے ہیں کیونکہ وہی سردار ہے، دانا ہے اور اسی کی بات مانی جاتی ہے۔)

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ، وَّمَا مَالِكٌ؟

دسویں نے کہا: میرا خاوند مالک ہے اور کیا چیز ہے مالک؟

مَالِكٌ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكِ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ.

اس کا جتنا اچھا بھی تعارف کرایا جائے وہ اس سے بہتر ہے۔ اس کے اونٹوں کو بٹھانے کے باڑے بہت ہیں، ان کی چراگاہیں (جہاں کھلے پھرتے رہیں) کم ہیں (مہمانوں اور قبیلے کے لوگوں کو ان کا گوشت کھلایا جائے اور دودھ پلایا جائے، اس لیے ان کی زیادہ تعداد گھر کے پاس رکھی جاتی ہے اور نسبتاً کم تعداد چراگاہوں میں بھیجی جاتی ہے) جب وہ اونٹ عود کے ساز کی آواز سنتے ہیں (مہمانوں کے استقبال کے لیے ساز بجائے جاتے ہیں) تو جان لیتے ہیں کہ ان کو نحر کرنے کا وقت آ گیا۔

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ، وَّمَا أَبُو زَرْعٍ؟ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي فَبَجَحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَّأَطِيطٍ، وَّدَائِسٍ وَّمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ.

گیارہویں عورت نے کہا: میرا خاوند ابوزرع (تھا۔) کیا بات ہے ابوزرع کی! میرے دونوں کانوں کو زیوروں سے لاد دیا، (عمدہ کھانے کھلا کھلا کر) میرے دونوں کندھے چربی سے بھر دیے اور مجھے اتنی خوشیاں دیں اور شان بڑھائی کہ میں اپنی نظروں میں بھی شان والی ہو گئی، اس نے مجھے آبادی کے ایک کنارے پر چند بکریوں والے گھرانے میں دیکھا اور ایسے گھرانے میں لا کر رکھا جہاں (میں نے دیکھا کہ) گھوڑے ہنہناتے ہیں، اونٹ بلبلاتے ہیں، گاہنے والے غلہ گاہتے ہیں اور صاف کرنے والے بھوسہ الگ کرتے ہیں۔ اس کے ہاں میں بات کروں تو کوئی برائی نہیں کرتا اور سوؤں تو دن چڑھے تک سوتی رہوں اور پیوں تو سیر ہو کر بچا دوں۔

أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ؟ عُكُومُهَا رَدَاحٌ، وَّبَيْتُهَا فَسَاحٌ.

ابوزرع کی ماں! تو کیا ماں ہے ابوزرع کی! اس کے ظروف (بڑے بڑے صندوق، بورے، برتن) کناروں تک بھرے ہیں اور اس کا گھر دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔

ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ؟ مَّضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَّتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ.

ابوزرع کا بیٹا! تو کیا بیٹا ہے ابوزرع کا! (ایسا چھریرا بدن اور کم سونے والا کہ) اس کے سونے کی جگہ ایسی ہے جیسے کھجور کے پتے کی ایک جانب سے دھاگا الگ کر لیا گیا ہو۔ اور (کم خور ایسا کہ) بکری کے چار ماہ کے بچے کی ایک

دستی سے سیر ہو جاتا ہے۔

بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا.

ابوزرع کی بیٹی! کیا بیٹی ہے ابوزرع کی! باپ کی اطاعت شعار، ماں کی فرمانبردار، جسم کپڑوں کو بھر دے، ہمسائی (یا سوکن) اسے دیکھے تو غصے میں تپ جائے۔

جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ؟ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا.

ابوزرع کی خادمہ! کیا خادمہ ہے ابوزرع کی! نہ (گھر کی) بات ادھر ادھر پھیلاتی ہے، نہ ہمارا کھانا لٹاتی پھرتی ہے، نہ گھر میں کوڑا ابھرا رہنے دیتی ہے۔

قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، قَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ.

اس (ام زرع) نے کہا: ابوزرع (اس وقت) گھر سے نکلا جب دودھ کے بڑے بڑے برتن (مکھن نکالنے کے لیے) بلوئے جارہے تھے اور ایک ایسی عورت سے ملا جس کے ساتھ چیتے جیسے اس کے دو بیٹے تھے، اس کی کمر کے نیچے سے دو اناروں کے ساتھ کھیل رہے تھے، تو اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے شادی کر لی۔ میں نے بھی اس کے بعد ایک معزز سردار سے شادی کی، وہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوتا تھا، ہاتھ میں (لمبا) خطی نیزہ رکھتا تھا، اس نے ثروت سے بھری نعمتیں مجھ پر بہا دیں اور مجھے چر کر واپس گھر آنے والے جانوروں میں سے جوڑے جوڑے دیے اور کہا: ام زرع! خود بھی کھاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی بھر کے بھجواؤ (اس نے میرے اکرام کی انتہا کر دی۔)

فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ.

اس نے جو کچھ مجھے دیا سب اکٹھا کر لوں تو (بھی لگتا یہی ہے کہ) ابوزرع کا سب سے چھوٹا برتن بھی نہیں بھرے گا۔ (ساری نعمتوں اور عزت کے باوجود اسے ابوزرع بھولتا نہ تھا۔)

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میں تمھارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح ام زرع کے لیے ابوزرع تھا۔''

فائدہ: ام زرع کبھی ابوزرع کو نہ بھلا سکیں۔ اس سے بڑھ کر حال امہات المومنین، خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد باقی ساری زندگی کا ایک ایک لمحہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزاری ہوئی زندگی کو یاد کرنے، اس

زندگی کا حسن و جمال بیان کرنے، اس کے خوبصورت تذکرے کو پھیلانے اور امت کو اسی کی طرف بلانے میں صرف کر دیا۔ فتوحات اور غنائم کی کثرت کے زمانے میں خلفائے راشدین اور بعد کے حکمرانوں (حضرت معاویہ، پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم) نے ان کی خدمت میں اتنا کچھ پیش کیا کہ شاہ زادیوں سے بہتر زندگی گزار سکتی تھیں، لیکن وہ سارا مال دونوں ہاتھوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے لوگوں پر، جن کی یہ مائیں تھیں، لٹاتی رہیں اور خود کو زہد و فاقہ کی ان لذتوں سے الگ نہ کر سکیں جن کی رسول اللہ ﷺ کے گھر میں رہ کر عادی ہوئی تھیں۔

[٦٣٠٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ، وَلَمْ يَشُكَّ، وَقَالَ: قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، وَقَالَ: وَصِفْرُ رِدَائِهَا، وَخَيْرُ نِسَائِهَا، وَعَقْرُ جَارَتِهَا، وَقَالَ: وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَقَالَ: وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذِي رَائِحَةٍ زَوْجًا.

[6306] سعید بن سلمہ نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ بیان کی، مگر (ساتویں کے خاوند کے متعلق) شک کے بغیر: ''عاجز اور درماندہ ہے، عقل پر حماقت کی تہیں لگی ہوئی ہیں'' کہا۔ اور (دسویں کے خاوند کے متعلق) کہا: (اس کی اونٹیاں) چراگاہوں میں کم بھیجی جاتی ہیں (خدام باڑے میں چارہ مہیا کرتے ہیں۔) اور (ابوزرع کی بیٹی کے بارے میں) کہا: اس کی اوڑھنے کی چادر خالی لگتی ہے (اس کا پیٹ بڑھا ہوا نہیں ہے جبکہ مِلْءُ كِسَائِهَا سے مراد ہے کہ جسم کے باقی حصے لباس کو بھر دیتے ہیں) قبیلے کی بہترین عورت ہے اور (اپنی خوبصورتی اور وقار کی بنا پر) سوکن کے لیے نیزے کا زخم (درد و تکلیف کا سبب) ہے اور (خادمہ کے بارے میں اس طرح) کہا: ''وہ ہمارا کھانا ضائع نہیں کرتی۔'' اور (''وَ أَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا'' کے بجائے) وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذِي رَائِحَةٍ زَوْجًا (اور مجھے ہر اعلیٰ درجے کی خوشبودار چیز میں سے دگنا دگنا دیا) کہا۔

(المعجم ١٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ، بِنْتِ النَّبِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٦١)

باب: 15- نبی کریم ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣٠٧] ٩٣-(٢٤٤٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ - قَالَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي

[6307] لیث بن سعد نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ قرشی تیمی نے حدیث بیان کی کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر یہ سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بنو ہشام بن مغیرہ نے

مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ؛ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِّنِّي، يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا».

مجھ سے اجازت چاہی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی بن ابی طالب سے کر دیں، میں انھیں اس کی اجازت نہیں دیتا، پھر میں انھیں اس کی اجازت نہیں دیتا، پھر میں انھیں اس کی اجازت نہیں دیتا، الا یہ کہ ابن ابی طالب پسند کرے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے شادی کر لے، کیونکہ میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، جو چیز اسے پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے، جو چیز اس کو ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔''

[٦٣٠٨] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا».

[6308] عمرو نے ابن ابی ملیکہ سے، انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، جو چیز اس کو ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔''

[٦٣٠٩] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: لَا، قَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَايْمُ اللهِ! لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا، حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي. إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي

[6309] محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی نے کہا، ابن شہاب نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں علی بن حسین (زین العابدین رحمہ اللہ) نے حدیث بیان کی کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب وہ یزید بن معاویہ کے ہاں سے مدینہ منورہ آئے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما ان سے ملے اور کہا: آپ کو مجھ سے کوئی بھی کام ہو تو مجھے حکم کیجیے۔ (حضرت علی بن حسین نے) کہا: میں نے ان سے کہا: نہیں (کوئی کام نہیں)، حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار (حفاظت کے لیے) مجھے عطا کریں گے، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ یہ لوگ اس (تلوار) کے معاملے میں آپ پر غالب آنے کی کوشش کریں گے اور اللہ کی قسم! اگر آپ نے یہ تلوار مجھے دے دی تو کوئی اس تک نہیں پہنچ سکے گا یہاں تک کہ میری جان اپنی منزل پر پہنچ جائے۔ (مجھے یاد ہے کہ) جب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ، عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُّحْتَلِمٌ، فَقَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا».

ہوتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور میں ان دنوں بلوغت کو پہنچ چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ مجھ سے ہے (میرے جسم کا ٹکڑا ہے) اور مجھے اندیشہ ہے کہ اسے دین کے معاملے میں آزمائش میں ڈالا جائے گا۔''

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَأَوْفٰى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَّلٰكِنْ، وَّاللهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَّاحِدًا أَبَدًا».

کہا: پھر آپ ﷺ نے بنوعبدشمس میں سے اپنے داماد (حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ) کا ذکر فرمایا اور اس کی اپنے ساتھ اس قرابت داری کی تعریف فرمائی اور اچھی طرح تعریف فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے میرے ساتھ بات کی تو سچ کہا، میرے ساتھ وعدہ کیا تو پورا کیا اور میں کسی حلال کام کو حرام قرار نہیں دیتا اور کسی حرام کو حلال نہیں کرتا اور لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ (ایک خاوند کے نکاح میں) اکٹھی نہیں ہوں گی۔''

[٦٣١٠] ٩٦-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ؛ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، وَّعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا عَلِيٌّ نَّاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ.

[6310] شعیب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے علی بن حسین (زین العابدین) نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا، جبکہ نبی ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس (نکاح میں) تھیں تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ سے کہا: آپ کی قوم (بنو ہاشم) کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں آتا اور یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُّضْغَةٌ مِّنِّي، وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ

حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: تو آپ ﷺ (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، جب آپ نے شہادت کے الفاظ ادا کیے تو میں نے سنا، پھر آپ نے فرمایا: ''اس کے بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع کو رشتہ دیا تو اس نے میرے ساتھ

يَفْتِنُوهَا، وَإِنَّهَا، وَاللهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ أَبَدًا».

بات کی تو سچی بات کی، بے شک فاطمہ بنت محمد ﷺ میری جان کا ایک حصہ ہے۔ مجھے یہ بہت برا لگتا ہے کہ لوگ اسے آزمائش میں ڈالیں اور بات یہ ہے کہ اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوں گی۔''

قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

(حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

[٦٣١١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6311] نعمان بن راشد نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٣١٢] ٩٧-(٢٤٥٠) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: مَا هٰذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَّتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ، فَضَحِكْتُ.

[6312] عروہ بن زبیر نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کو راز داری سے (سرگوشی کرتے ہوئے) کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے پھر ان کو راز داری سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: یہ کیا بات تھی جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو راز داری سے کہی اور آپ رو پڑیں، پھر دوبارہ راز داری سے بات کی تو آپ ہنس دیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے میرے کان میں بات کی اور اپنی موت کی خبر دی تو میں رو پڑی، پھر دوسری بار میرے کان میں بات کی اور مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سے پہلی میں ہوں گی جو ان سے جا ملوں گی تو میں ہنس دی۔

[٦٣١٣] ٩٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ

[6313] ابوعوانہ نے فراس سے، انھوں نے عامر سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ہم نبی ﷺ کی سب ازواج آپ کے پاس

عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ، لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي، مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ، بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ، لَمَّا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ، فَنَعَمْ، أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى، فَأَخْبَرَنِي: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي، فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ». قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! أَمَا تَرْضَيْ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟» قَالَتْ: فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ.

موجود تھیں، ان میں سے کوئی (وہاں سے) غیر حاضر نہیں ہوئی تھی، اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ذرہ برابر مختلف نہ تھی۔ جب آپ نے انھیں دیکھا تو ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید!'' پھر انھیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا، پھر راز داری سے ان کے ساتھ بات کی تو وہ شدت سے رونے لگیں۔ جب آپ نے ان کی شدید بے قراری دیکھی تو آپ نے دوبارہ ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ (بعد میں) میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو چھوڑ کر خاص طور پر آپ سے راز داری کی بات کی، پھر آپ روئیں (کیوں؟) جب رسول اللہ ﷺ (اس جگہ سے) تشریف لے گئے تو میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا؟ انھوں نے کہا: میں ایسی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کردوں، پھر جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو میں نے ان سے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں اس کی بنا پر اصرار کرتی ہوں (اور یہ اصرار جاری رہے گا) الا یہ کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تھا؟ انھوں نے کہا: اب (اگر آپ پوچھتی ہیں) تو ہاں، پہلی بار جب آپ نے سرگوشی کی تو مجھے بتایا: ''جبریل آپ کے ساتھ سال میں ایک یا دو بار قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور ابھی انھوں نے ایک ساتھ دو بار دور کیا ہے اور مجھے اس کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا کہ اجل (مقررہ وقت) قریب آ گیا ہے، اس لیے تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے صبر کرنا، میں تمھارے لیے بہترین پیش رو ہوں گا۔'' (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اس پر میں اس طرح روئی جیسا آپ نے دیکھا، پھر جب آپ ﷺ نے میری شدید بے قراری دیکھی تو دوسری بار میرے کان میں بات کی اور فرمایا: ''فاطمہ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم ایماندار عورتوں کی سردار بنو، یا (فرمایا:)

اس امت کی عورتوں کی سردار بنو؟'' کہا: تو اس پر میں اس طرح سے ہنس پڑی جیسے آپ نے دیکھا۔

[٦٣١٤] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ - رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهَا - ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا، فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ: أَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ؟ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ» فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ: «أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟» فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ.

[6314] زکریا نے فراس سے، انھوں نے عامر سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور ان میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہیں ہوئی تھی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال ایسی تھی جیسی رسول اللہ ﷺ کی چال تھی۔ آپ نے فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید!'' پھر ان کو اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آپ نے ان کے ساتھ راز داری سے کوئی بات کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں ـــ ان پر اللہ کی رضوان ہو! ـــ پھر (دوبارہ) راز داری سے کچھ کہا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ روئیں کیوں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں ایسی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا راز افشا کروں۔ میں نے کہا: آج کی طرح میں نے کبھی خوشی کو غم سے اتنا قریب نہیں دیکھا، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوڑ کر خاص طور پر آپ کے ساتھ کوئی بات کی، پھر بھی آپ روئیں؟ اور میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: میں ایسی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا راز افشا کر دوں، یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میں نے (پھر) پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے مجھے یہ بتایا تھا: ''کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال انھوں نے مجھ سے دو بار اس کا دور کیا ہے اور مجھے اس کے سوا اور کوئی بات نظر نہیں آتی کہ میرا (جانے کا) وقت آ گیا ہے اور میرے گھر والوں میں سے مجھے آ ملنے والی آپ سب سے پہلی ہوں گی اور آپ کا بہترین پیش رو میں ہوں گا۔'' تو میں اس پر رو پڑی، پھر آپ نے (دوبارہ) مجھ سے سرگوشی کی تو فرمایا: ''کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ

مومنوں کی عورتوں کی سردار بنو یا اس امت کی عورتوں کی سردار بنو؟'' تو اس بات پر میں ہنس دی۔

(المعجم ١٦) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٦٢)

باب:16-ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣١٥] ١٠٠-(٢٤٥١) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ - قَالَ ابْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: لَا تَكُونَنَّ، إِنِ اسْتَطَعْتَ، أَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ.

[6315] معتمر بن سلیمان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: تمھارے بس میں ہو تو بازار میں داخل ہونے میں سب سے پہلے اور اس سے نکلنے میں سب سے آخری شخص مت بنو، کیونکہ وہ شیطان کا میدانِ کارزار ہے اور یہیں وہ اپنا جھنڈ نصب کرتا ہے۔

قَالَ: وَأُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ: فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «مَنْ هٰذَا؟» أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ. قَالَ: فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

(ابوعثمان نہدی نے) کہا: اور مجھے بتایا گیا کہ جبریل علیہ السلام اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تھیں۔ کہا: تو وہ (جبریل آکر) رسول اللہ ﷺ سے باتیں کرنے لگے، پھر اٹھ (کر چلے) گئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''یہ کون تھے؟'' یا جس طرح (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: انھوں نے کہا: یہ دحیہ کلبی تھے۔ کہا: تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: واللہ! میں نے انھیں وہ (دحیہ) ہی سمجھا تھا، یہاں تک کہ میں نے اللہ کے نبی ﷺ کا خطبہ سنا، آپ ہماری خبر (جبریل کی ہمارے پاس آمد کی خبر) دے رہے تھے یا جس طرح (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا، کہا: میں (سلیمان تیمی) نے ابوعثمان نہدی سے پوچھا: آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے۔

فائدہ: حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ یہ راز داری کا ایک

طریقہ تھا کہ لوگ انھیں دحیہ سمجھتے اور کسی تجسس میں مبتلا نہ ہوتے۔ نہ کوئی یہودی وغیرہ ہی سامری جیسی کوشش کرتا کیونکہ اس شکل میں حضرت جبریل علیہ السلام کی آمد سے صحابہ کرام میں سے چند لوگ ہی آگاہ تھے۔ اس شکل میں ان کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا ام المومنین کی اور ان کے حجرۂ مبارک کی پاکیزگی اور طہارت کی بھی دلیل ہے اور اس بات کی بھی کہ وہ دیگر امہات المومنین کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازوں کی حفاظت اور امانت داری کے حوالے سے بہت بلند مقام پر فائز تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ شرف بخشا کہ وہ اس خاص صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کی آمد اور وحی لانے والے حضرت جبریل علیہ السلام کا اپنے گھر کے ایک منظر کی طرح مشاہدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنے والے کے بارے میں پوچھنا اس لیے تھا کہ وہ بعد میں خطبہ سن کر اپنے مشاہدے کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں اور اس بات سے بھی آگاہ ہو جائیں کہ ان کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رسولِ امین حضرت جبریل علیہ السلام کے قدموں کے نشان بھی ثبت ہوتے ہیں۔

(المعجم ١٧) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٦٣)

باب: 17- ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣١٦] ١٠١ -(٢٤٥٢) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ: أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي، أَطْوَلُكُنَّ يَدًا».

[6316] عائشہ بنت طلحہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سب سے جلدی میرے ساتھ آ ملنے والی (میری وہ اہلیہ ہوگی جو) تم میں سے سب سے لمبے ہاتھوں والی ہے۔''

قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا.

انھوں نے کہا: ہم لمبائی ناپا کرتی تھیں کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔

قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.

انھوں نے کہا: اصل میں زینب ہم سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی تھیں کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرتیں اور (اس کی اجرت) صدقہ کرتی تھیں۔

(المعجم ١٨) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٦٤)

باب: 18- حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣١٧] ١٠٢ -(٢٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

[6317] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ، قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يُرِدْهُ، فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ.

کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، انھوں نے آپ کے ہاتھ میں ایک برتن دیا جس میں مشروب تھا۔ کہا: تو مجھے معلوم نہیں انھوں نے اچانک روزے کی حالت میں آپ ﷺ کو (وہ مشروب) پکڑا دیا تھا یا آپ اسے پینا نہیں چاہتے تھے، (آپ نے پینے میں تردد فرمایا) تو وہ آپ کے سامنے زور زور سے بولنے اور غصے کا اظہار کرنے لگیں (جس طرح ایک ماں کرتی ہے۔)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ان کو ماں کا درجہ دیتے تھے اور یہ ان کے لیے ایک شرفِ عظیم تھا۔

[٦٣١٨] ١٠٣-(٢٤٥٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهِ ﷺ. فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَّا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهِ ﷺ، وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

[6318] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آئیں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف چلیں، انھیں مل آئیں، جس طرح رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے جاتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رو دیں۔ ان دونوں نے ان (ام ایمن رضی اللہ عنہا) سے کہا: آپ کس بات پر روتی ہیں؟ جو اللہ کے پاس ہے، اس کے رسول ﷺ کے لیے وہ بہتر ہے۔ وہ کہنے لگیں: میں اس لیے نہیں روتی کہ مجھے علم نہیں کہ جو اللہ کے پاس ہے، اس کے رسول کے لیے وہی بہتر ہے، بلکہ میں اس لیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر انھوں نے ان دونوں کو بھی رلا دیا، وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگ گئے۔

فائدہ: بنی نوعِ انسان کو بالعموم اور اہل ایمان کو بالخصوص رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں آپ کے ذریعے اللہ کی طرف سے خاکی انسانوں کے ساتھ ہم کلامی کا جو شرف حاصل تھا، ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کی عظمت کا کما حقہ ادراک تھا بلکہ انھوں نے ہی پہلی بار حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے عظیم المرتب صحابہ کی توجہ اس نکتے کی طرف مبذول کرائی۔ اپنی سادگی کے باوجود اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت، مامتا اور دلی تعلق کی بنا پر انھیں مقامِ رسالت سے آگاہی کا حصہ بخشا گیا۔ آپ ﷺ انھیں جو درجہ دیتے تھے وہ صحیح معنی میں اس کی حقدار تھیں۔

(المعجم ١٩) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ سُلَيْمٍ، أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَّبِلَالٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٦٥)

باب:19- حضرت انس بن مالک کی والدہ حضرت ام سُلَیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٣١٩] ١٠٤-(٢٤٥٥) حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِ، إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِيَ».

[6319] اسحق بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی عورت کے گھر نہیں جاتے تھے، آپ ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے، اس کے متعلق آپ سے بات کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس پر رحم آتا ہے، اس کا بھائی میرے ساتھ (لڑتا ہوا) شہید ہوا۔''

فائدہ: حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی رضاعی خالائیں بھی تھیں۔

[٦٣٢٠] ١٠٥-(٢٤٥٦) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَّعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ، أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ».

[6320] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو اہل جنت نے کہا: یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ غمیصاء بنت ملحان ہے (جن کی کنیت ام سلیم تھی۔)''

[٦٣٢١] ١٠٦-(٢٤٥٧) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي، فَإِذَا بِلَالٌ». [راجع: ٦١٩٨]

[6321] محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، تو وہ بلال تھے۔''

(المعجم ٢٠) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) (التحفة ٦٦)

[٦٣٢٢] ١٠٧-(٢١٤٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِّأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ، قَالَ: فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً، فَأَكَلَ وَشَرِبَ. قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَوَقَعَ بِهَا، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ، فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ، أَلَهُمْ أَنْ يَّمْنَعُوهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ. قَالَ: فَغَضِبَ فَقَالَ: تَرَكْتِنِي حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِي بِابْنِي! فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَارَكَ اللهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا» قَالَ: فَحَمَلَتْ. قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَّهِيَ مَعَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ، لَّا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا، فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ، وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ! إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ، وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ، وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرٰى. قَالَ: تَقُولُ أُمُّ

باب:20- حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6322] بہز نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا، انھوں (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے اپنے گھر والوں سے کہا: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس وقت تک ان کے بیٹے (کے انتقال کی) خبر نہ دینا یہاں تک کہ میں خود ان کو نہ بتا دوں، کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انھیں شام کا کھانا پیش کیا۔ انھوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا، پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے اس سے پہلے جو بہترین سنگھار کیا کرتی تھیں ویسا سنگھار کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ رات گزاری، جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ وہ کھانے سے بھی سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ بھی وقت گزار لیا تو انھوں نے کہا: ابوطلحہ! یہ بتاؤ کہ اگر کچھ لوگ ایک گھرانے کو ادھار دی جانے والی کوئی چیز ادھار دیں، پھر وہ اپنی چیز واپس مانگ لیں تو کیا ان کو حق ہے کہ وہ ان کو منع کریں؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر تم اپنے بیٹے کے بدلے کی اللہ سے امید رکھو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصے میں آ گئے اور کہا: تم نے مجھے بے خبر رہنے دیا، یہاں تک کہ میں آلودہ ہو گیا، پھر تم نے مجھے میرے بیٹے کے بارے میں بتایا، پھر وہ چل پڑے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور جو کچھ ہوا تھا بتایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری گزرنے والی رات میں اللہ تعالیٰ تمھیں برکت عطا فرمائے!'' کہا: تو وہ حاملہ ہو گئیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے، وہ آپ کے ہمراہ تھیں، رسول اللہ ﷺ جب سفر سے مدینہ

سُلَيْمٍ: يَا أَبَا طَلْحَةَ! مَا أَجِدُ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ، انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، قَالَ: وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: يَا أَنَسُ! لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَضَعَ الْمِيسَمَ، قَالَ: وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، فَلَاكَهَا فِي فِيهِ حَتَّى ذَابَتْ، ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ» قَالَ: فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. [راجع: ٥٦١٢، ٥٦١٣]

لوٹتے تو رات کو آ کر مدینہ میں دستک نہیں دیتے تھے۔ سب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو انھیں دردِ زہ نے آ لیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس رکنا پڑا اور رسول اللہ ﷺ چل پڑے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (اس وقت) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: میرے پروردگار! مجھے یہی اچھا لگتا ہے کہ میں بھی تیرے رسول کے ساتھ باہر نکلوں جب آپ (مدینہ سے) باہر نکلیں، اور جب آپ (مدینہ کے) اندر آئیں تو میں بھی آپ کے ساتھ اندر آؤں، (لیکن) میں اس بات کی وجہ سے روک دیا گیا ہوں جو تو دیکھ رہا ہے، کہا: تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ابوطلحہ! جو (درد) مجھے محسوس ہو رہا تھا اب محسوس نہیں ہو رہا، چلو۔ تو ہم چل پڑے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: جب وہ دونوں آ گئے تو ان (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو درد شروع ہو گیا، انھوں نے ایک بیٹے کو جنم دیا، میری ماں نے مجھ سے کہا: اسے کوئی بھی دودھ نہیں پلائے گا یہاں تک کہ صبح کو تم اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ گے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اسے اٹھا لیا، اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ کے پاس اونٹوں پر نشان لگانے کا آلہ تھا (آپ خود بیت المال کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے)، جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''معلوم ہوتا ہے کہ ام سلیم نے بچے کو جنم دیا ہے؟'' میں نے کہا، جی ہاں۔ کہا: تو آپ ﷺ نے نشان لگانے کا آلہ رکھ دیا۔ کہا: میں اسے لے کر آگے بڑھا اور اسے آپ کی گود میں دے دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی عجوہ میں سے کچھ کھجور منگوائی، پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے دہن مبارک میں چبایا، جب وہ گھل گئی تو آپ نے اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ بچے نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کی کھجور سے محبت دیکھو!'' (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

[٦٣٢٣] (. . .) حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ. وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

[6323] عمرو بن عاصم نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ثابت نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ فوت ہو گیا، اور اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢١) - **(بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ بِلَالٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ)** (التحفة ٦٧)

باب: 21- حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٢٤] ١٠٨-(٢٤٥٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِبِلَالٍ، عِنْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ، عِنْدَكَ، فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً، فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ». قَالَ: قَالَ بِلَالٌ: مَّا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجٰى عِنْدِي مَنْفَعَةً، مِّنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا، فِي سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ، مَا كَتَبَ اللهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.

[6324] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بلال! مجھے وہ عمل بتلاؤ جو تم نے اسلام (کی حالت) میں کیا ہو، جس کے فائدے کی تمھیں سب سے زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے آگے تمھارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔'' کہا: بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے اسلام میں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے فائدے کی مجھے اس سے زیادہ امید ہو کہ میں دن یا رات کی کسی گھڑی میں مکمل وضو نہیں کرتا مگر اس وضو کے ساتھ میں اتنی (رکعت) نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ نے میرے لیے لکھی ہوتی ہے۔

فائدہ: جامع ترمذی کی روایت میں ہے: دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور جب میرا وضو ٹوٹتا ہے تو اسی وقت (پھر سے) وضو کر لیتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ پر اللہ کے لیے دو رکعتیں پڑھنا لازم ہے۔ (جامع الترمذي، حديث: 3689)

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَّأُمِّهِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا)

(التحفة ٦٨)

باب: 22- حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣٢٥] ١٠٩-(٢٤٥٩) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ - قَالَ سَهْلٌ وَّمِنْجَابٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا۟ إِذَا مَا ٱتَّقَوا۟ وَّءَامَنُوا۟﴾ [المائدة: ٩٣] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قِيلَ لِي: أَنْتَ مِنْهُمْ».

[6325] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان پر جو انھوں نے کھایا پیا اس میں کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ تقویٰ پر تھے اور ایمان لے آئے تھے'' آیت کے آخر تک۔ (تو) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ تم بھی انھی میں سے ہو۔''

فائدہ: شراب اور جوئے کی حرمت کے بعد اتقیائے صحابہ اس غم میں مبتلا ہو گئے کہ جب یہ چیزیں حرام ہیں تو اسلام لانے کے بعد بھی، ان کی حرمت کا علم ہونے سے پہلے، انھوں نے جو کھایا پیا ہے اس کے وبال سے وہ کیسے بچیں گے۔ اگر حرمت کا علم ہونے کے بعد وہ مسلمان ہوتے تو اسلام لانے کی وجہ سے یہ سب گناہ معاف ہو جاتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ ایمان اور تقویٰ کے عالم میں جو کھاتے پیتے رہے، اس کی حرمت کا علم نہ ہونے کی بنا پر وہ گناہ گار نہیں، اس میں ایمان اور تقویٰ کی شرط ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بتا کر کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو ایمان اور تقویٰ پر تھے، اللہ کی طرف سے انھیں بہت بڑی خوش خبری عطا کی اور یہ ان کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

[٦٣٢٦] ١١٠-(٢٤٦٠) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ

[6326] ابوزائدہ نے ابواسحاق سے، انھوں نے اسود بن یزید سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو کچھ عرصہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کو رسول اللہ ﷺ کے گھر بکثرت آنے جانے اور آپ کے ساتھ لگے رہنے کی

ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ، فَكُنَّا حِينًا وَّمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَّأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ.

وجہ سے، رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے سمجھتے رہے۔

فائدہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام لانے والوں میں چھٹے فرد تھے۔ ان کی والدہ بھی قدیم الاسلام تھیں۔ اسلام لانے کے بعد یہ بہ اصرار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لگ گئے، اس پر آپ ﷺ نے انھیں اپنے ساتھ لگا لیا۔ یہ آپ کے ساتھ رہتے، آپ کو نعلین مبارک پہناتے، آپ کے آگے آگے چلتے، آپ کے غسل کے لیے پردے کا انتظام کرتے، آپ کو مقررہ وقت پر بیدار کرتے۔ اس خدمت اور ملازمت کے سبب اللہ نے انھیں دین میں تفقہ عطا فرمایا۔ انھوں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے سانچے میں ڈھال لیا تھا۔

[٦٣٢٧] (...) حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسٰى يَقُولُ: لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6327] یوسف نے ابواسحاق سے روایت کی کہ انھوں نے اسود کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[٦٣٢٨] ١١١-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أُرٰى أَنَّ عَبْدَ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَّحْوِ هٰذَا.

[6328] سفیان نے ابواسحق سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں یہ سمجھتا تھا کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ اہل بیت میں سے ہیں یا انھوں نے اسی طرح (کے الفاظ میں) بیان کیا۔

[٦٣٢٩] ١١٢-(٢٤٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا مُوسٰى وَأَبَا مَسْعُودٍ، حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ:

[6329] ابواسحق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابواحوص سے سنا، انھوں نے کہا: جس وقت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے اس وقت حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کے ہاں حاضری دی تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے بعد کوئی ایسا شخص چھوڑ گئے ہیں جو ان جیسا ہو؟ انھوں نے

أَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ؟ فَقَالَ: إِنْ قُلْتَ ذَاكَ، إِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا، وَيَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا.

جواب دیا: جب آپ نے یہ بات کہہ دی ہے تو حقیقت یہ ہے کہ انھیں اس وقت (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضری کی اجازت ہوتی تھی جب ہمیں روک لیا جاتا تھا، اور وہ اس وقت بھی حاضر رہتے تھے جب ہم موجود نہ ہوتے تھے۔

فائدہ: ان دو باتوں کی بنا پر ان کے بعد ان جیسا کوئی اور آدمی، جسے رسول اللہ ﷺ کی خلوت وجلوت کے معاملات کا اتنا زیادہ علم ہو، موجود نہ تھا۔

[٦٣٣٠] ١١٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ [هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ]، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ، وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ، لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا، وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا.

[6330] قطبہ بن عبدالعزیز نے اعمش سے، انھوں نے مالک بن حارث سے، انھوں نے ابواحوص سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے چند ساتھیوں (شاگردوں) کے ہمراہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے۔ وہ سب ایک مصحف (قرآن مجید کا نسخہ) دیکھ رہے تھے، اس اثنا میں حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد اس شخص سے، جو (ابھی) اٹھا ہے، زیادہ اللہ کے نازل کردہ قرآن کو جاننے والا کوئی اور آدمی چھوڑا ہو! حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے یہ کہا ہے تو (اس کی وجہ یہ ہے کہ) یہ اس وقت حاضر رہتے جب ہم موجود نہ ہوتے اور انھیں (اس وقت بھی) حاضری کی اجازت دی جاتی جب ہمیں اجازت نہ ہوتی تھی۔

فائدہ: صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد ان کی علمی فضیلت کی گواہی دیتے تھے۔

[٦٣٣١] (...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ [هُوَ ابْنُ مُوسَى] عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللهِ وَأَبَا مُوسَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

[6331] ابوعبیدہ نے اعمش سے، انھوں نے زید بن وہب سے روایت کی، کہا: میں حضرت حذیفہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اور (یہی) حدیث بیان کی۔ قطبہ کی حدیث مکمل اور زیادہ ہے۔

وَهْبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسٰى - وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَحَدِيثُ قُطْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

[٦٣٣٢] ١١٤-(٢٤٦٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ قَالَ: ﴿وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ﴾ [آل عمران: ١٦١] ثُمَّ قَالَ: عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِّي أَنْ أَقْرَأَ؟ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَّسَبْعِينَ سُورَةً، وَّلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ.

[6332] شقیق نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے پڑھا: ''جو شخص چھپائے گا وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جسے اس نے چھپایا تھا۔'' پھر کہا: مجھے تم لوگ کس آدمی کی قراءت کے مطابق (قرآن مجید) پڑھنے کا حکم دیتے ہو؟ جبکہ میں نے ستر سے اوپر سورتیں خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے تلاوت کیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جانتے ہیں کہ میں اللہ کی کتاب کو ان سب کی نسبت زیادہ اچھی طرح جاننے والا ہوں۔ اگر مجھے پتہ ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو میں سفر کر کے اس کے پاس جاؤں۔

قَالَ شَقِيقٌ: فَجَلَسْتُ فِي حِلَقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَّرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَلَا يَعِيبُهُ.

شقیق نے کہا: تو میں محمد ﷺ کے صحابہ کے حلقوں میں بیٹھا، میں نے نہیں سنا کہ کسی نے ان کی اس بات کی تردید کی ہو یا (ایسا کہنے کی وجہ سے) ان پر عیب لگایا ہو۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلۂ ہذیل سے تھا۔ قرآن مجید قریش کے لہجے کے علاوہ جن دوسرے لہجوں میں نازل ہوا، ان میں ہذیل کا لہجہ بھی تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسی لہجے کے حامل تھے۔ ان کا مصحف اسی لہجے کے مطابق اور ترتیب نزول کے مطابق تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز اور اصرار پر جمع قرآن کا فیصلہ کیا گیا تو یہ بھی طے کیا گیا کہ یہ نسخہ قریش کے لہجے کے مطابق ہوگا جو خود رسول اللہ ﷺ کا اپنا لہجہ تھا اور جس لہجے کا انتخاب اللہ عزوجل نے آپ کے قلب اطہر پر اولین نزول قرآن کے لیے کیا۔ قرآن مجید کی جمع وتدوین کے لیے جن ماہر قرآن صحابہ کرام کا انتخاب ہوا وہ سب لہجۂ قریش کے ماہر تھے۔ انھوں نے جمع، ترتیب اور رسم الخط ہر اعتبار سے ایسا نسخہ مرتب کر دیا جس پر تمام صحابہ کا اجماع تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کام کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف نہ تھا۔ ان کا موقف یہ تھا کہ قرآن قریش کے لہجے کے علاوہ جن دوسرے لہجوں میں نازل ہوا، ان کے مطابق جو مصاحف موجود ہیں انھیں ان کے مالکوں کے پاس رہنے دیا جائے اور جس طرح خود رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ان سب لوگوں کو اپنے اپنے لہجے کے مطابق، جو سب کے سب منزل من اللہ تھے، مصاحف لکھنے اور پڑھنے کی اجازت تھی وہ اسی طرح برقرار رہنی چاہیے۔ دوسری طرف دیگر اکابر صحابہ کا موقف یہ تھا کہ قرآن مجید کے حوالے سے ہر طرح کے اختلافات ختم کرنے کے لیے سب لوگوں میں، خصوصاً اسلام میں داخل ہونے والی فوج در فوج خلقت میں صرف اور صرف قریش کا

لہجہ راجح کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دلائل اپنی جگہ قوی تھے، اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جب لوگوں کو ایک رسم الخط پر جمع کرنے کے لیے قرآن مجید پر کام کرایا تو ان کو ان کے اپنے موقف پر رہنے دیا۔ باقی صحابہ کرام اور پوری امت نے وہی موقف اختیار کر لیا جو ان کے نزدیک صحیح تر تھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ان کے موقف پر رہنے دیا۔ نہ کسی نے ان کی تردید کی، نہ ہی ان پر ان کے موقف کے حوالے سے کوئی عیب لگایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امت بغیر کسی انتشار کے ایک ہی نسخے پر متفق ہو گئی اور دوسرے لہجوں پر مبنی مصاحف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ختم نہ بھی کیے جا سکے تھے، امتدادِ زمانہ کے ساتھ ختم ہو گئے۔ لہجوں کے اختلاف کے باوجود، قرآن مجید کی نص کے حوالے سے کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا۔

[٦٣٣٣] ١١٥-(٢٤٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! مَا مِنْ كِتَابِ اللهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ، وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ مِنِّي، تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ، لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

[6333] مسروق نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کتاب اللہ کی کوئی سورت نہیں مگر میں اس کے متعلق جانتا ہوں کہ وہ کب نازل ہوئی، اور کتاب اللہ کی کوئی آیت نہیں مگر مجھے علم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا ہے اور اونٹ اس تک پہنچ سکتے ہیں تو میں (اونٹوں پر سفر کر کے) اس کے پاس جاؤں (اور قرآن کا علم حاصل کروں۔)

[٦٣٣٤] ١١٦-(٢٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ - وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عِنْدَهُ - فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ».

[6334] ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے (ابووائل) شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے تھے اور ان کے ساتھ (علمی) گفتگو کیا کرتے تھے ــ اور ابن نمیر نے کہا: ان کے پاس (گفتگو کیا کرتے تھے۔) ــ چنانچہ ایک دن ہم نے (ان کے سامنے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: تم نے مجھ سے اس شخص کا ذکر کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سننے کے بعد سے مسلسل اس سے محبت کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قرآن چار آدمیوں سے سیکھو: ابن ام عبد (حضرت ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے ــ آپ

نے ابتدا ان سے کی ۔ معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہم کے آزاد کردہ غلام سالم سے۔"

[٦٣٣٥] ١١٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ».

[6335] قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابووائل (شقیق) سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (سنی ہوئی) ایک حدیث کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا: اس آدمی کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سننے کے بعد، جو آپ نے فرمائی تھی، مسلسل محبت کرتا آیا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو، ابن ام عبد (ابن مسعود) سے ـ آپ نے ان (کے نام) سے ابتدا کی ـ اور ابی بن کعب سے اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے اور معاذ بن جبل سے۔"

وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَوْلُهُ: يَقُولُهُ.

اور زہیر بن حرب نے (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف سے) جو ایک لفظ بیان نہیں کیا وہ ہے: جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی۔

[٦٣٣٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَوَكِيعٍ، فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ، أُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ.

[6336] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے جریر اور وکیع کی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ابومعاویہ سے ابوبکر کی روایت میں انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ کو ابی رضی اللہ عنہ سے مقدم رکھا اور ابوکریب کی روایت میں ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) معاذ رضی اللہ عنہ سے پہلے ہیں۔

[٦٣٣٧] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِهِمْ، وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ

[6337] ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر دونوں نے شعبہ سے، انھوں نے اعمش سے انھی کی سند کے ساتھ روایت کی، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے ان دونوں نے چاروں کی ترتیب میں اختلاف کیا ہے۔

الْأَرْبَعَةِ.

[٦٣٣٨] ١١٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذٰلِكَ رَجُلٌ لَّا أَزَالُ أُحِبُّهُ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِّنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَّسَالِمٍ مَّوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ».

[6338] ابراہیم نے مسروق سے روایت کی، کہا: لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: وہ ایسے ہیں جن سے میں رسول اللہ ﷺ سے (ایک بات) سننے کے بعد سے مسلسل محبت کرتا آیا ہوں، آپ نے فرمایا تھا: ''چار آدمیوں سے قرآن پڑھنا سیکھو: ابن مسعود، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔''

[٦٣٣٩] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: بَدَأَ بِهٰذَيْنِ، لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ.

[6339] ہمیں عبیداللہ بن معاذ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی اور کچھ مزید بیان کیا، شعبہ نے کہا: آپ نے ان دونوں کے نام سے ابتدا کی، مجھے یاد نہیں کہ ان دونوں میں سے کس کا نام پہلے لیا۔

(المعجم ٢٣) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّجَمَاعَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٦٩)

باب: 23- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل

[٦٣٤٠] ١١٩-(٢٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُولُ: جَمَعَ الْقُرْآنَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِّنَ الْأَنْصَارِ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَّأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَّأَبُو زَيْدٍ.

[6340] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چار اشخاص نے قرآن مجید جمع کیا اور وہ سب کے سب انصار میں سے تھے: حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہم۔

قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَّنْ أَبُو زَيْدٍ؟

قتادہ نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي.

ابوزید کون؟ فرمایا: وہ میرے ایک چچا ہیں۔

فائدہ: اہل کوفہ کے نزدیک ابوزید سے مراد سعد بن عبید بن نعمان اوسی رضی اللہ عنہ ہیں جو "سعد القاری" کہلاتے تھے۔ باقی اہل علم کہتے ہیں: ابوزید سے مراد قیس بن سکن خزرجی رضی اللہ عنہ ہیں جو شرکائے بدر میں سے تھے۔ یہ پندرہ ہجری میں جسر ابوعبید کے معرکے میں شہید ہوئے۔

[٦٣٤١] ١٢٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: قَالَ: قَالَ هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: مَّنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَّرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُكْنٰى أَبَا زَيْدٍ.

[6341] ہمام نے کہا: قتادہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قرآن مجید کس نے جمع کیا تھا؟ انھوں نے کہا: چار آدمیوں نے اور وہ چاروں انصار میں سے تھے: حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور انصار کے ایک شخص جن کی کنیت ابوزید تھی رضی اللہ عنہم۔

[٦٣٤٢] ١٢١-(٧٩٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ» قَالَ: آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «اللهُ سَمَّاكَ لِي» قَالَ: فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي. [راجع: ١٨٦٤]

[6342] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے قرآن مجید پڑھوں۔" حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لے کر کہا؟ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے تمھارا نام لیا۔" اس پر حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہو گیا۔

[٦٣٤٣] ١٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾» [البينة: ١] قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَبَكٰى.

[6343] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے (قرآن مجید کی یہ سورت): ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (البينة 98:1) تلاوت کروں۔ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے) کہا: اور اللہ تعالیٰ

نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو وہ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ) رونے لگے۔

[٦٣٤٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيٍّ، بِمِثْلِهِ.

[6344] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اسی کے مانند (جو پچھلی روایات میں ہے۔)

(المعجم ٢٤) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٠)

باب: 24- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٤٥] ١٢٣-(٢٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ: «اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ».

[6345] ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے، جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے رکھا ہوا تھا، فرمایا: ''ان کی (موت کی) وجہ سے رحمان کا عرش جنبش میں آ گیا۔''

[٦٣٤٦] ١٢٤-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

[6346] ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے رحمٰن کا عرش جنبش میں آ گیا۔''

[٦٣٤٧] ١٢٥-(٢٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، وَجِنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ- يَعْنِي سَعْدًا -: «اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ».

[6347] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جبکہ ان کے جنازے کی چارپائی رکھی ہوئی تھی ۔۔ ان کی مراد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے تھی ۔۔ فرمایا: ''اس کی وجہ سے رحمٰن کا عرش جنبش میں آ گیا۔''

[٦٣٤٨] ١٢٦-(٢٤٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمُسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِّينِهَا فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِّينِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ».

[6348] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کو ریشم کا ایک حلہ ہدیہ کیا گیا تو آپ کے صحابہ اس کو چھونے اور اس کی گدازی پر تعجب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس حلے کی گدازی پر تعجب کرتے ہو، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہت زیادہ اچھے اور زیادہ ملائم ہیں۔''

[٦٣٤٩] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَّقُولُ: أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيرٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ هٰذَا أَوْ بِمِثْلِهِ.

[6349] احمد بن عبدہ ضبی نے کہا: ہمیں ابوداود نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے اسحٰق نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشم کا کپڑا لایا گیا، اور (باقی) حدیث بیان کی۔ پھر ابن عبدہ نے کہا: ہمیں ابوداود نے خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی سے اسی طرح یا بالکل اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٣٥٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ.

[6350] امیہ بن خالد نے کہا: ہمیں شعبہ نے یہ حدیث دونوں سندوں سے ابوداود کی روایت کی طرح بیان کی۔

[٦٣٥١] ١٢٧-(٢٤٦٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جُبَّةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ، وَّكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فِي الْجَنَّةِ، أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا».

[6351] شیبان نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کو سندس (باریک ریشم) کا ایک جبہ ہدیہ کیا گیا، حالانکہ آپ ریشم (پہننے) سے منع فرماتے تھے، لوگوں کو اس (کی خوبصورتی) سے تعجب ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ اچھے ہیں۔''

فائدہ: آپ ﷺ کے فرمان کا مقصد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کرنے کے علاوہ یہ بتانا بھی ہے کہ دنیا میں مردوں کے لیے ریشم پہننا ممنوع ہے، لیکن جنت میں مومنوں کو اس سے بدرجہا بہتر لباس مہیا کیے جائیں گے۔ جب ایسی کوئی چیز آپ کو ہدیے کے طور پر پیش کی جاتی جس کا استعمال مردوں کے لیے ممنوع ہوتا تو آپ کسی کو ہبہ فرما دیتے تاکہ اس کے گھرانے کی عورتیں اسے استعمال کرلیں یا اسے بیچ کر دوسری ضروریات پوری کرلی جائیں۔

[٦٣٥٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدٰى إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةً. فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ.

[6352] عمر بن عامر نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دومۃ الجندل کے (بادشاہ) اکیدر نے رسول اللہ ﷺ کو ایک حلہ ہدیہ کیا، پھر اسی کے مانند بیان کیا، البتہ اس میں یہ ذکر نہیں کیا: ''حالانکہ آپ ﷺ ریشم سے منع فرماتے تھے۔''

(المعجم ٢٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ، سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) (التحفة ٧١)

باب: 25- حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٥٣] ١٢٨-(٢٤٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَّوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: «مَنْ يَّأْخُذُ مِنِّي هٰذَا» فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ، كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ يَقُولُ: أَنَا، أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ يَّأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟» فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ، فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ: أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ.

قَالَ: فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ.

[6353] ثابت نے ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن ایک تلوار (ہاتھ میں) لی اور فرمایا: ''یہ (تلوار) مجھ سے کون لے گا؟'' تو انھوں (صحابہ) نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے، ان میں سے ہر شخص کہنے لگا: میں (لیتا ہوں)، میں (لیتا ہوں۔) آپ نے فرمایا: ''اس کا حق ادا کرنے کے لیے کون لے گا؟'' تو سب رک گئے، حضرت سماک بن خرشہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا حق ادا کرنے کے لیے اسے لیتا ہوں۔

کہا: انھوں نے وہ (تلوار) لی اور اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں توڑ ڈالیں۔

(المعجم ٢٦) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، وَّالِدِ جَابِرٍ، رَّضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا) (التحفة ٧٢)

باب: 26- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٥٤] ١٢٩-(٢٤٧١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى، وَقَدْ مُثِلَ بِهِ. قَالَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ، فَنَهَانِي قَوْمِي، ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ، فَنَهَانِي قَوْمِي، فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ، فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقَالُوا: بِنْتُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: «وَلِمَ تَبْكِي؟ فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ».

[6354] سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے ابن منکدر کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: جب احد کی جنگ ہوئی تو میرے والد کو کپڑے سے ڈھانپ کر لایا گیا، ان کا مثلہ کیا گیا تھا (ان کے چہرے تک کے اعضاء کاٹ دیے گئے تھے۔) میں نے چاہا کہ میں کپڑا اٹھاؤں (اور دیکھوں) تو میری قوم کے لوگوں نے مجھے روک دیا، میں نے پھر کپڑا اٹھانا چاہا تو میری قوم نے مجھے روک دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آ کر کپڑا اٹھایا، یا آپ نے حکم دیا تو کپڑا اٹھایا گیا تو (اس وقت) ایک رونے والی یا چیخنے والی کی آواز آئی۔ آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' تو لوگوں نے بتایا: عمرو کی بیٹی (شہید ہونے والے عبداللہ کی بہن) ہے یا (کہا:) عمرو کی بہن (شہید کی پھوپھی) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیوں روتی ہے؟ ان (کے جنازے) کو اٹھائے جانے تک فرشتوں نے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیا ہوا ہے۔''

[٦٣٥٥] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ، فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي، وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي، قَالَ: وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَبْكِيهِ، أَوْ لَا تَبْكِيهِ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا، حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ».

[6355] شعبہ نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: احد کے دن میرے والد شہید کر دیے گئے، میں روتے ہوئے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا اور لوگ مجھے منع کرنے لگے، جبکہ رسول اللہ ﷺ مجھے منع نہیں کر رہے تھے (میری پھوپھی) حضرت فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا نے بھی ان پر رونا شروع کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان پر روؤ یا نہ روؤ، جب تک تم لوگ ان کا جنازہ نہیں اٹھاتے فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کیے رکھیں گے۔''

[٦٣٥٦] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ:

[6356] ابن جریج اور معمر دونوں نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی، مگر ابن جریج کی حدیث میں فرشتوں اور رونے والی کے

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِيَةِ.

رونے کا ذکر نہیں۔

[٦٣٥٧] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[6357] عبدالکریم نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: اُحد کے دن میرے والد کو اس طرح لایا گیا کہ ان کی ناک اور ان کے کان کاٹ دیے گئے تھے، انھیں لا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا، پھر ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٣)

باب: 27- حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٥٨] ١٣١-(٢٤٧٢) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَغْزًى لَّهُ، فَأَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا. ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا. ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «لٰكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا، فَاطْلُبُوهُ» فَطُلِبَ فِي الْقَتْلٰى، فَوَجَدُوهُ إِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَتَلُوهُ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «قَتَلَ سَبْعَةً، ثُمَّ قَتَلُوهُ، هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ».

[6358] حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ایک جنگ میں تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت مالِ فے عطا کیا، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''تم اپنے لوگوں میں سے کسی کو گم پاتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہاں۔فلاں، فلاں اور فلاں موجود نہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: ہاں۔فلاں، فلاں اور فلاں گم ہیں۔آپ نے پھر فرمایا: ''تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''لیکن میں جلیبیب کو گم پا رہا ہوں، اس کو تلاش کرو۔'' انھوں نے ان کو مقتولین میں تلاش کیا تو دیکھا کہ ان کی نعش سات آدمیوں کے پہلو میں پڑی تھی جن کو انھوں نے قتل کیا تھا، پھر بعد میں دشمنوں نے انھیں شہید کر دیا تھا، نبی ﷺ ان (کی نعش) کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''اس نے سات کو قتل کیا، پھر انھوں نے اس کو قتل کر دیا، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ مجھ سے ہے اور

قَالَ: فَوَضَعَهُ عَلٰى سَاعِدَيْهِ، لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا.

میں اس سے ہوں۔'' پھر آپ نے ان کی نعش کو اپنی دونوں کلائیوں پر اٹھایا، ان (کو اٹھانے) کے لیے صرف نبی ﷺ کی کلائیاں تھیں (اور کوئی شریک نہ تھا۔) کہا: پھر ان کی قبر کھودی گئی اور ان کو قبر میں رکھ دیا گیا، اور انھوں نے ان کو غسل دینے کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي ذَرٍّ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٤)

باب: 28- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٥٩] ١٣٢-(٢٤٧٣) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ، وَّكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أُنَيْسٌ وَّأُمُّنَا، فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَّنَا، فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا، فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا: إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ، فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقُلْتُ: أَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَّعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ، وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ، فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا، وَتَغَطّٰى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ، فَنَافَرَ أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِّثْلِهَا، فَأَتَيَا الْكَاهِنَ، فَخَيَّرَ أُنَيْسًا، فَأَتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا.

[6359] ہداب بن خالد ازدی نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے عبداللہ بن صامت سے خبر دی، انھوں نے کہا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنی قوم بنوغفار کے ہاں سے نکلے۔ وہ لوگ حرمت والے مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے۔ میں، میرا بھائی اُنیس اور میری ماں تینوں نکلے اور اپنے ماموں کے پاس جا اترے، ہمارے ماموں نے ہماری عزت اور خاطر و مدارات کی، ان کی قوم ہم سے حسد کرنے لگی، انھوں نے (ماموں سے) کہا: جب تم اپنی بیوی کو چھوڑ کر جاتے ہو تو انیس ان لوگوں کے پاس آتا جاتا ہے، پھر ہمارا ماموں آیا اور اس نے وہ ساری برائی ہم پر ڈال دی جو اسے بتائی گئی تھی۔ میں نے کہا: سابقہ حسن سلوک جو تم نے ہمارے ساتھ کیا، تم نے اسے مکدر (گدلا) کر دیا۔ اب اس کے بعد تمھارے ساتھ مل کر رہنا (ممکن) نہیں۔ پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس آئے اور (سامان وغیرہ لاد کر) ان پر سوار ہو گئے۔ ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ لیا اور رونا شروع کر دیا، پھر ہم چل پڑے اور مکہ کے پاس (آ کر) اتر گئے اور (میرے بھائی) انیس نے ہمارے اور اتنے ہی بڑے اونٹوں کے (دوسرے شخص کے) گلے کی شرط پر (کہ جو جیتا دونوں گلے اسی کو مل جائیں گے، کسی آدمی

سے) منافرت (شعروں میں اپنے اپنے قبیلے اور آباء واجداد کے کارناموں پر فخر میں مسابقت) کی، دونوں (فیصلے کے لیے) ایک کاہن کے پاس آئے (اس نے دونوں کے قصائد سن کر) انیس کو ترجیح دی، تو انیس اونٹوں کے اپنے گلے اور اس کے ساتھ اس جیسے ایک اور گلے سمیت (واپس ہمارے پاس) آیا۔

قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ، يَا ابْنَ أَخِي! قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِينَ، قُلْتُ: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، قُلْتُ: فَأَيْنَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: أَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، أُصَلِّي عِشَاءً حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ، حَتّٰى تَعْلُوَنِيَ الشَّمْسُ.

انھوں نے کہا: بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملاقات سے تین سال پہلے (سے لے کر) نماز پڑھی۔ میں نے پوچھا: کس کے لیے (نماز پڑھی؟) انھوں نے کہا: اللہ کے لیے۔ میں نے کہا: آپ کس طرف منہ کرتے تھے؟ کہا: جس طرف میرا رب عزوجل میرا رخ کر دیتا تھا، میں اسی طرف منہ کر لیتا تھا۔ میں رات کو نماز پڑھتا تھا یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آجاتا تو میں اس طرح گر جاتا جیسے میں ایک چادر ہوں (جس میں کوئی حرکت نہ ہو) یہاں تک کہ مجھ پر دھوپ آجاتی۔

فَقَالَ أُنَيْسٌ: إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي، فَانْطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتّٰى أَتٰى مَكَّةَ، فَرَاثَ عَلَيَّ، ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِينِكَ، يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَهُ، قُلْتُ: فَمَا يَقُولُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: شَاعِرٌ، كَاهِنٌ، سَاحِرٌ، وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدَ الشُّعَرَاءِ.

پھر انیس نے کہا: مجھے مکہ میں ایک کام ہے، تم میری ذمہ داری بھی سنبھال لو۔ اُنیس روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ پہنچ گیا تو اس نے میرے پاس لوٹنے میں بہت دیر لگا دی، پھر وہ آیا تو میں نے پوچھا: تم نے (وہاں) کیا کیا؟ اس نے کہا: میں مکہ میں اس شخص سے ملا جو تمھارے دین پر ہے، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے اللہ نے رسول بنایا ہے۔ میں نے کہا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ کہا: لوگ کہتے ہیں: وہ شاعر ہے، کاہن ہے، جادوگر ہے اور انیس (خود بھی) ایک شاعر تھا۔

قَالَ أُنَيْسٌ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ، وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلٰى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ، فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ، وَّاللهِ! إِنَّهُ لَصَادِقٌ، وَّإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ.

انیس نے کہا: میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے۔ وہ (قرآن جو وہ پیش کرتے ہیں) کاہنوں کا قول نہیں ہے۔ میں نے ان کے (پیش کردہ) قول کا سب سے زیادہ پڑھے جانے والے شعر سے موازنہ کیا ہے۔ میرے اور (میرے علاوہ) کسی اور کی زبان پر یہ بات نہیں سجتی کہ وہ شعر ہے۔ اللہ کی

قسم! وہ سچے ہیں اور بے شک وہ (سب لوگ جو انھیں نہیں مانتے) جھوٹے ہیں۔

قَالَ: قُلْتُ: فَاكْفِنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ، قَالَ: فَأَتَيْتُ مَكَّةَ، فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَقُلْتُ: أَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِيءَ؟ فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَقَالَ: الصَّابِيءُ فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَّعَظْمٍ، حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، قَالَ: فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ، كَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ: وَشَرِبْتُ مِنْ مَّائِهَا، وَلَقَدْ لَبِثْتُ، يَا ابْنَ أَخِي! ثَلَاثِينَ، بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ، مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءَ زَمْزَمَ، فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي، وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ.

(ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے (اس سے) کہا: اب میری طرف سے تو (سب کام) سنبھال تاکہ میں جاؤں اور دیکھوں۔ کہا: پھر میں مکہ آیا تو میں نے ان میں سے ایک کمزور ترین آدمی ڈھونڈا اور کہا: وہ شخص کہاں ہے جسے تم صابی (اپنے باپ دادا کے دین سے نکلا ہوا) کہتے ہو؟ اس نے میری طرف اشارہ کیا: یہ صابی ہے، تو ساری وادی کے لوگ مٹی کا ہر ڈھیلا اور ہر ہڈی لے کر مجھ پر پل پڑے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر گیا۔ کہا: پھر جب میں اٹھا تو اس طرح اٹھا جیسے میں (اپنے ہی خون میں ڈوبا ہوا) ایک سرخ رنگ کا بت ہوں۔ کہا: پھر میں زمزم کے پاس آیا اور اپنے آپ سے خون دھویا اور اس (زمزم) کا پانی پیا۔ اور میں، میرے بھتیجے! تیس دن اور راتوں کے درمیان رہا کہ میرے پاس زمزم کے سوا کوئی کھانا نہ تھا، تو (بھی) میں فربہ ہو گیا حتی کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ٹوٹ گئیں (پیٹ تن گیا) اور مجھے اپنے جگر میں بھوک کی کوئی اذیت (بھی) محسوس نہ ہوئی۔

قَالَ: فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ إِضْحِيَانَ، إِذْ ضُرِبَ عَلٰى أَسْمِخَتِهِمْ، فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ، وَّامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَّنَائِلَةَ، قَالَ: فَأَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ: أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرٰى، قَالَ: فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا، قَالَ: فَأَتَتَا عَلَيَّ، فَقُلْتُ: هَنٌ مِّثْلُ الْخَشَبَةِ، غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي، فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُولَانِ: لَوْ كَانَ هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنْ أَنْفَارِنَا، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَّهُمَا هَابِطَانِ، قَالَ: «مَا لَكُمَا؟» قَالَتَا:

کہا: پھر جب اہل مکہ پر ایک روشن چاندنی رات طاری تھی کہ ان کے کانوں کے سوراخوں کو بند کر دیا گیا (گہری نیند میں چلے گئے) تو کوئی شخص بھی بیت اللہ کا طواف نہیں کر رہا تھا، ان میں سے (بس) دو عورتیں تھیں جو اساف اور نائلہ کو پکارتی جا رہی تھیں۔ (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ اپنے طواف میں میرے پاس سے گزریں تو میں نے کہا: ان میں سے ایک کا دوسری سے نکاح تو کروا دو، کہا: پھر بھی وہ (ان بتوں کو پکارتے ہوئے) جو کچھ کہہ رہی تھیں اس سے باز نہ آئیں۔ وہ پھر (دوسری بار) میرے پاس سے گزریں تو میں نے کہا: لکڑی جیسی شرمگاہیں ہیں لیکن میں (اس وقت اشارے کنائے میں بات نہیں کر رہا تھا (صریح گالی دی) وہ دونوں

الصَّابِيءُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا، قَالَ: «مَا قَالَ لَكُمَا؟» قَالَتَا: إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ، ثُمَّ صَلّٰى، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ - قَالَ أَبُو ذَرٍّ - فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ، فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ» ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَنْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ، قَالَ: فَأَهْوٰى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: كَرِهَ أَنِ انْتَمَيْتُ إِلٰى غِفَارٍ، فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ، فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ، وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «مَتٰى كُنْتَ هٰهُنَا؟». قَالَ: قَدْ كُنْتُ هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ، بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، قَالَ: «فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ، فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي، وَمَا أَجِدُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ، قَالَ: «إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ».

چیخ کر مجھے کوستی اور کہتی ہوئی چلی گئیں: کاش! یہاں ہمارے مردوں میں سے کوئی ہوتا۔ کہا: آگے سے ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے، وہ دونوں اُترتے ہوئے آرہے تھے، آپ نے فرمایا: ''تم دونوں کو کیا ہوا؟'' انھوں نے کہا: کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ایک بے دین (چھپا ہوا) ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے تم دونوں سے کیا کہا؟'' وہ کہنے لگیں: اس نے ہم سے ایسی بات کہی ہے جو منہ کو بھر (بند کر) دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ (آگے) آئے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ نے اور آپ کے ساتھی نے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی ــــ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا ــــ تو میں پہلا شخص تھا جس نے آپ کو اسلام کے مطابق سلام کیا ــــ میں نے کہا: اللہ کے رسول! السلام علیک (آپ پر سلامتی ہو!) آپ نے فرمایا: ''اور تم پر بھی (سلامتی ہو) اور اللہ کی رحمت ہو!'' پھر آپ نے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' میں نے کہا: میں قبیلہ غفار سے ہوں۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور (تعجب سے) اپنی انگلیاں اپنی پیشانی پر رکھ لیں۔ میں نے دل میں کہا: آپ کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ میں نے اپنی نسبت غفار کی طرف کی ہے۔ میں آپ کا ہاتھ تھامنے کے لیے آگے بڑھا تو ان کے ساتھی نے مجھے روک دیا۔ وہ آپ ﷺ کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پوچھا: ''تم کب سے یہاں تھے؟'' کہا: (رات اور دن گنیں تو دونوں کو ملا کر) تیس شب و روز سے یہاں ہوں۔ آپ نے کہا: ''تو تمھیں کھانا کون کھلاتا تھا؟'' کہا: میں نے کہا: زمزم کے پانی کے سوا میری کوئی غذا نہ تھی، تو (اسی سے) میں موٹا ہوگیا ہوں حتی کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ٹوٹ گئی ہیں اور میں اپنے جگر میں بھوک کی کوئی تکلیف (تک) محسوس نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ بہت برکت والا (پانی) ہے، یہ کھانے کا

کھانا ہے۔"

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا، فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ، فَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا، ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِي أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ، لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ، فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ؟ عَسَى اللهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ». فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، قَالَ: مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ، فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، فَأَتَيْنَا أُمَّنَا، فَقَالَتْ: مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا، فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا، فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ، وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ، وَكَانَ سَيِّدَهُمْ.

تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! اس کے آج رات کے کھانے (کے انتظام) کی مجھے اجازت دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ میں بھی ان دونوں کے ساتھ چل پڑا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور ہمارے لیے طائف کی کشمش کی مٹھیاں بھر بھر کر نکالنے لگے۔ تو یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے وہاں (مکہ میں) کھایا، پھر میں وہاں رہا جتنا عرصہ رہا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "مجھے (ہجرت کے لیے) کھجوروں والی ایک زمین کی سمت بتائی گئی ہے، میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ یثرب ہے۔ کیا تم میری طرف سے اپنی قوم تک میرا پیغام پہنچا دو گے؟ اللہ تعالیٰ جلد ہی انھیں تمھارے ذریعے سے فائدہ پہنچائے گا اور ان کے معاملے میں تمھیں اجر سے نوازے گا۔" اس کے بعد میں (اپنے بھائی) انیس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے یہ کیا ہے کہ میں اسلام لے آیا ہوں اور (رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دین کی) تصدیق کی ہے۔ اس نے کہا: مجھے تمھارے دین سے کوئی پرہیز نہیں، اس لیے میں بھی اسلام لاتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں، پھر ہم اپنی ماں کے پاس آئے تو اس نے بھی کہا: مجھے تمھارے دین سے کوئی پرہیز نہیں، میں بھی اسلام لاتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں، پھر ہم سوار ہو گئے حتی کہ اپنی قوم غفار میں پہنچ گئے، ان میں سے (بھی) آدھے لوگ مسلمان ہو گئے۔ ان کی امامت ایماء بن رَحَضَہ غفاری کرتے تھے، وہ ان کے سردار تھے۔

وَقَالَ نِصْفُهُمْ: إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي، وَجَاءَتْ أَسْلَمُ،

اور ان میں سے (باقی) آدھے لوگوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئیں گے تو ہم بھی اسلام قبول کر لیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تو ان میں سے باقی آدھے بھی مسلمان ہو گئے، (پھر) قبیلۂ اسلم آیا،

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِخْوَتُنَا، نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ، فَأَسْلَمُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا: وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ».

انھوں نے کہا: اللہ کے رسول یہ (بنوغفار) ہمارے بھائی ہیں، جس طرح یہ اسلام لائے اسی طرح ہم بھی اسلام لاتے ہیں، وہ سب (بھی) مسلمان ہو گئے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار! اللہ اس کی مغفرت فرمائے اور اسلم! اللہ اس کو سلامتی سے نوازے۔''

[٦٣٦٠] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ - قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ - قَالَ: نَعَمْ، وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا.

[6360] ہمیں نضر بن شمیل نے خبر دی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ابوذر رضی اللہ عنہ کے قول:۔۔ میں نے کہا: اب میری طرف سے تو (سب کام) سنبھال تاکہ میں جاؤں اور دیکھوں۔۔ کے بعد مزید یہ کہا: اس نے کہا: ہاں اور اہل مکہ سے محتاط رہنا کیونکہ وہ ان (رسول اللہ ﷺ) سے نفرت کرنے لگے ہیں اور بری طرح پیش آتے ہیں۔

[٦٣٦١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَا ابْنَ أَخِي! صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ قُلْتُ: فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: حَيْثُ وَجَّهَنِي اللهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَتَنَافَرَا إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ. قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنَيْسٌ يَّمْدَحُهُ حَتّٰى غَلَبَهُ، قَالَ: فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا إِلٰى صِرْمَتِنَا، وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ: قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ:

[6361] ابن عون نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے روایت کی، کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: بھتیجے! میں نے نبی ﷺ کی بعثت سے دو سال پہلے سے نماز پڑھی ہے، کہا: میں نے پوچھا: آپ کس طرف رخ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: جس طرف اللہ تعالیٰ میرا رخ کر دیتا تھا۔ پھر (ابن عون نے) سلیمان بن مغیرہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور حدیث میں یہ کہا: ''ان دونوں کا آپس میں مقابلہ کاہنوں میں سے ایک آدمی کے سامنے ہوا اور میرا بھائی انیس (اشعار میں مسلسل) اس (کاہن) کی مدح کرتا رہا یہاں تک کہ اس شخص پر غالب آ گیا تو ہم نے اس کا گلہ بھی لے لیا اور اسے اپنے گلے میں شامل کر لیا۔ انھوں نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا: (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، بیت اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں۔ کہا: تو میں آپ کی

قُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَنْ أَنْتَ؟». وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: فَقَالَ: «مُنْذُ كَمْ أَنْتَ هٰهُنَا؟» قَالَ: قُلْتُ: مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِيهِ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ.

خدمت میں حاضر ہوا اور میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ کو اسلامی طریقے سے سلام کیا۔ تو کہا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو! آپ نے فرمایا: ''اور تم پر بھی سلامتی ہو! تم کون ہو؟'' اور ان کی حدیث میں یہ بھی ہے: آپ نے پوچھا: ''تم کتنے دنوں سے یہاں ہو؟'' کہا: میں نے عرض کی: پندرہ دن سے، اور اس میں یہ (بھی) ہے کہ کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی آج رات کی میزبانی بطور تحفہ مجھے عطا کر دیجیے۔

[٦٣٦٢] ١٣٣-(٢٤٧٤) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِي، فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَلَامًا مَّا هُوَ بِالشِّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُّ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهُ فِيهَا مَاءٌ، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَّسْأَلَ عَنْهُ، حَتّٰى أَدْرَكَهُ - يَعْنِي اللَّيْلَ - فَاضْطَجَعَ، فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ، فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهُ وَزَادَهُ

[6362] ابوجمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں نبی ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا: اس وادی میں (جس میں مکہ آباد ہے) جاؤ اور وہاں جا کر میری خاطر اس آدمی کے متعلق معلومات حاصل کرو جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے، ان کا قول سنو اور پھر میرے پاس آؤ، تو دوسرا (بھائی) روانہ ہوا حتیٰ کہ مکہ آیا اور آپ کی بات سنی، پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ گیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے، مکارم اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور (ان کے پاس) کلام ہے جو شعر نہیں (ہوسکتا۔) تو انھوں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں جو چاہتا تھا تو نے میری وہ ضرورت پوری نہیں کی، چنانچہ انھوں نے (مکہ تک پہنچنے کا) زاد راہ لیا اور اپنا پرانا مشکیزہ اٹھایا جس میں پانی تھا، حتیٰ کہ مکہ پہنچے، مسجد (حرام) میں آئے اور آپ کی تلاش شروع کر دی، وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے اور انھیں یہ بات پسند نہ تھی کہ کسی سے آپ کے بارے میں پوچھیں، یہاں تک کہ ان کو آلیا __ یعنی رات نے __ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (آکر) انھیں دیکھا تو پہچان لیا کہ وہی اجنبی ہیں (جن کی تلاش میں ان کو بھیجا گیا تھا۔) جب انھوں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے ان کو دیکھا تو ان کے پیچھے چل پڑے۔ دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی سے کسی

إِلَى الْمَسْجِدِ، فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ، حَتّٰى أَمْسٰى، فَعَادَ إِلٰى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ، فَقَالَ: مَا آنَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ، فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَّعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَلَا تُحَدِّثُنِي؟ مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَّمِيثَاقًا لَّتُرْشِدَنِّي، فَعَلْتُ، فَفَعَلَ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ، وَّهُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَّأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ، قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَّضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي، فَفَعَلَ، فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِي». فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتّٰى أَضْجَعُوهُ، وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ، وَّأَنَّ طَرِيقَ تُجَّارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ، فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا، وَثَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ.

چیز کے بارے میں کچھ نہ پوچھا، یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر وہ اپنا چھوٹا سا مشکیزہ اور زادِ راہ اٹھا کر مسجد آ گئے۔ انھوں نے وہ دن (اسی طرح) گزارا کہ وہ نبی ﷺ کو نہیں دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ شام ہوگئی۔ وہ اپنے سونے کی جگہ واپس آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ (پھر) ان کے پاس سے گزرے اور کہا: کیا اس آدمی کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ اپنے ٹھکانے کو جان لے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اٹھایا اور انھیں اپنے ساتھ لے گئے، دونوں میں سے کوئی ایک بھی اپنے ساتھی سے کسی چیز کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ رہا تھا، یہاں تک کہ جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے وہی کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ انھیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے، پھر ان سے کہا: کیا آپ مجھے بتائیں گے نہیں کہ آپ کو کون سا کام اس شہر میں لایا ہے؟ انھوں نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ پختہ عہد و میثاق کریں کہ آپ میری رہنمائی کریں گے تو (جو آپ کہتے ہیں وہی) کروں گا، تو انھوں نے (اپنا مقصد) بتا دیا۔ انھوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ان سے کہا: وہ (بات جو آپ ﷺ کہتے ہیں) سچ ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ جب آپ صبح کریں تو میرے پیچھے چلے آئیں، اگر میں نے کوئی ایسی بات دیکھی جو میں نے آپ کے لیے خطرے کی سمجھی تو میں اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے میں پانی گرا رہا ہوں اور اگر میں چلتا رہوں تو میرے پیچھے چلے آنا اور جہاں سے میں داخل ہوں تم بھی وہیں سے اندر آ جانا، انھوں نے ایسا ہی کیا، وہ ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پیچھے پیچھے چلتے رہے یہاں تک وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں داخل ہو گئے، وہ (ابوذر رضی اللہ عنہ) بھی ان کے ساتھ اندر داخل ہو گئے اور آپ کی بات سنی اور اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی ﷺ نے ان سے کہا: ''اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ، انھیں (اسلام کے بارے میں) بتاؤ، یہاں تک کہ تمھیں میرا (اگلا) حکم مل جائے۔'' اس پر انھوں

نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان (مشرکین) کے درمیان جا کر چیخ کر یہ (اقرار والی) بات کروں گا، پھر وہ نکل کر مسجد (حرام) آ گئے اور اپنی اونچی آواز سے پکار کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ساری قوم بھڑک اٹھی، انھیں مارا اور زمین پر لٹا دیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے، ان پر جھک گئے اور کہا: تمھارا ناس ہو! تمھیں معلوم نہیں یہ قبیلۂ غفار میں سے ہے اور شام کی طرف تمھارے تاجروں کا راستہ انھی کی سرزمین پر (سے گزرتا) ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں ان سے بچایا۔ دوسرے دن انھوں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے پھر وہی کیا۔ لوگ بھڑک کر ان کی طرف بڑھے، انھیں مارا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان پر جھک کر انھیں بچایا۔

فائدہ: عبداللہ بن صامت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایتیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ عبداللہ بن صامت کی حدیث میں واقعے کے پہلے مرحلے کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں دوسرا مرحلہ، یعنی رات کو رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے بعد کا مرحلہ تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ کئی شارحین نے دونوں روایتوں کو پورے واقعے کا الگ الگ بیان سمجھتے ہوئے ان کو ایک دوسرے سے متضاد روایتیں قرار دیا ہے اور یہ کہہ دیا ہے کہ ان میں تطبیق بہت مشکل، بلکہ ناممکن ہے۔ بس یہ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک کو راجح اور دوسری کو مرجوح قرار دے دیا جائے۔ (شرح صحيح مسلم للهرري: 31/24-33) زیادہ مشکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے ان الفاظ سے پیش آئی: حَتّٰى أَدْرَكَهُ ___ يَعْنِي اللَّيْلَ ___ اکثر حضرات نے اس کا مفہوم یہ سمجھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو رات نے آلیا۔ یعني اللیل ویسے بھی کسی راوی کے الفاظ ہیں، حضرت ابن عباس کے نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پالیا۔ اگر راوی کے الفاظ کو ساتھ ملایا جائے تو بھی معنی یہی ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس رات کو پالیا جب انھوں نے آپ کے طواف اور آپ کی نماز سے جان لیا کہ آپ ہی اللہ کے رسول ہیں، ورنہ مشرکین تو طواف میں پہلے بتوں کو پکارتے تھے اور ان کی تعظیم کرتے تھے جس طرح دونوں عورتیں کر رہی تھیں۔ اس ملاقات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اگرچہ ان کے قبیلے کی وجہ سے کہ اسلام سے پہلے، جس کا پیشہ رہزنی تھا، بطور احتیاط فوری طور پر ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسلام کی بیعت نہیں لی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کا بڑھا ہوا ہاتھ روک لیا، لیکن آپ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو مسترد بھی نہیں کیا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمے لگایا کہ وہ ان کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ ان کے دل کی بات معلوم کریں، اگر وہ اخلاص کے ساتھ اسلام کی تلاش میں آئے ہیں تو انھیں رسول اللہ ﷺ کے ٹھکانے پر لے آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین

راتوں تک ان کی باتیں سنیں اور ان کے احوال کا مشاہدہ کیا، پھر پوری راز داری سے انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ اس احتیاط کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ قریش ابوذر رضی اللہ عنہ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ آپ ﷺ نے اسی لیے ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد فوری طور پر انھیں لوٹ جانے اور پھر مدینہ میں آکر ملنے کی تلقین فرمائی، مگر ابوذر رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد اس قدر بے خوف ہو گئے کہ پہلے جن قریشیوں کے ڈر سے آپ ﷺ کا پتہ تک نہ پوچھتے تھے، بار بار ان کے درمیان جا کر اپنے اسلام کا اعلان کیا اور اس پر بخوشی مار بھی کھائی۔

(المعجم ٢٩) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) (التحفة ٧٥)

باب: 29- حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٦٣] ١٣٤-(٢٤٧٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

[6363] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور عبدالحمید بن بیان واسطی نے خالد بن عبداللہ سے، انھوں نے بیان سے روایت کی، کہا: میں نے قیس بن ابی حازم کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب سے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی اپنے حجرے سے باہر نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا، آپ ہنس دیے۔

[٦٣٦٤] ١٣٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا».

[6364] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع اور ابواسامہ نے اسماعیل سے حدیث بیان کی، نیز ابن نمیر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل نے قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی گھر سے باہر نہیں روکا اور آپ نے کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ہمیشہ میرے سامنے مسکرائے ہیں۔ ابن نمیر نے ابن ادریس سے اپنی روایت میں مزید یہ کہا: میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے اللہ! اسے ثبات (مضبوطی) عطا کر اور اسے ہدایت پہنچانے والا،

ہدایت پانے والا بنا دے۔"

[٦٣٦٥] ١٣٦-(٢٤٧٦) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ بَيَانٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ» فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ، فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ.

[6365] عبدالحمید بن بیان نے کہا: ہمیں خالد نے بیان سے خبر دی، انھوں نے قیس سے، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: زمانۂ جاہلیت میں ایک عبادت گاہ تھی جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور اس کو کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کی اذیت سے راحت دلاؤ گے؟'' تو میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو جوانوں کے ساتھ اس کی طرف گیا۔ ہم نے اس بت خانے کو توڑ دیا اور جن لوگوں کو وہاں پایا ان سب کو قتل کر دیا، پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر سنائی تو آپ نے ہمارے لیے اور (پورے) قبیلۂ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

[٦٣٦٦] ١٣٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا جَرِيرُ! أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ، قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ، وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا».

[6366] جریر نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جریر! کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں دلاؤ گے؟'' یہ خثعم کا بت خانہ تھا جسے کعبہ یمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں ڈیڑھ سو گھڑ سوار لے کر اس کی طرف روانہ ہوا اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات عرض کی تو آپ نے میرے سینے پر اپنا مبارک ہاتھ مارا اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس کو (گھوڑے پر) جما دے اور اسے ہدایت پہنچانے والا، ہدایت پانے والا بنا دے۔''

قَالَ: فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ، ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ، يُكْنٰى أَبَا أَرْطَاةَ، مِنَّا، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ،

(قیس بن ابی حازم نے) کہا: پھر وہ روانہ ہوئے اور اس بت خانے کو آگ لگا کر جلا دیا، پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس خوشخبری دینے کے لیے روانہ کیا، اس کی کنیت ابوارطاۃ تھی، وہ رسول اللہ ﷺ کے

فَبَرَّكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا، خَمْسَ مَرَّاتٍ.

پاس آیا اور آپ سے عرض کی: میں آپ کے پاس اسی وقت حاضر ہوا ہوں جب ہم نے اس (بت خانے) کو خارش زدہ اونٹ کی طرح (دیکھنے میں مکروہ، ٹوٹا پھوٹا) کر چھوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

[٦٣٦٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ: فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ، يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ.

[6367] وکیع، عبداللہ بن نمیر، سفیان، مروان فزاری اور ابواسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور مروان کی حدیث میں کہا: تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خوش خبری دینے والے ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو خوش خبری دینے کے لیے آئے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٧٦)

باب: 30- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٣٦٨] ١٣٨-(٢٤٧٧) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟» - فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: قَالُوا، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: قُلْتُ -: ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ! فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ».

[6368] زہیر بن حرب اور ابوبکر بن نضر نے کہا: ہمیں ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ورقاء بن عمر یشکری نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے عبیداللہ بن ابی یزید کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ باہر (انسانوں سے) خالی علاقے میں تشریف لے گئے، میں نے (اس دوران میں) آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ جب آپ آئے تو آپ نے پوچھا: ''یہ پانی کس نے رکھا ہے؟'' ـــ زہیر کی روایت میں ہے: لوگوں نے کہا اور ابوبکر کی روایت میں ہے: میں نے کہا ـــ: ابن عباس نے۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے دین کا گہرا

فہم عطا کرے۔"

(المعجم ٣١) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٧٧)

باب: 31- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٣٦٩] ١٣٩-(٢٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ، وَّلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ، قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرٰى عَبْدَ اللهِ رَجُلًا صَالِحًا».

[6369] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں باریک ریشم کا ایک ٹکڑا ہے اور جنت میں کوئی بھی جگہ جہاں میں جانا چاہ رہا ہوں، وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ کہا: میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے بیان کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "میں عبداللہ (ابن عمر) کو ایک نیک آدمی دیکھتا ہوں۔"

[٦٣٧٠] ١٤٠-(٢٤٧٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذَا رَأٰى رُؤْيَا، قَصَّهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرٰى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا، وَّكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ،

[6370] زہری نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جو شخص کوئی خواب دیکھتا تو وہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرتا، میری بھی آرزو تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کروں۔ میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور جہنم کی طرف لے گئے، میں نے دیکھا کہ دوزخ کے کنارے پر کنویں کی منڈیر کی طرح تہ در تہ منڈیر بنی ہوئی ہے اور اس کے دو ستون ہیں جس طرح کنویں کے ستون ہوتے ہیں اور اس کے اندر لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا ہوں تو میں نے کہنا شروع کر دیا: میں آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، میں آگ سے اللہ کی پناہ

فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ. فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ».

میں آتا ہوں، میں آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ کہا: تو ان دونوں فرشتوں سے ایک اور فرشتہ آکر ملا، اس نے مجھ سے کہا: تم مت ڈرو۔ میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، حضرت حفصہ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ خوب آدمی ہے! اگر یہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھا کرے۔''

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللهِ، بَعْدَ ذٰلِكَ، لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا.

سالم نے کہا: اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (زیادہ وقت نماز پڑھتے تھے۔)

[٦٣٧١] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفِرْيَابِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِي إِلٰى بِئْرٍ. فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ.

[6371] عبیداللہ بن عمر نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں رات کو مسجد میں سوتا تھا، (اس وقت) میرے اہل وعیال نہ تھے، میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے مجھے ایک کنویں کی طرف لے جایا گیا ہے، پھر انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے ہم معنی بیان کیا جو زہری نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کی۔

(المعجم ٣٢) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٨)

باب: 32- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٧٢] ١٤١-(٢٤٨٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَادِمُكَ أَنَسٌ، اُدْعُ اللهَ لَهُ. فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ».

[6372] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، آپ اس کے لیے اللہ سے دعا کیجیے تو آپ نے کہا: ''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور اس کو جو کچھ تو نے عطا کیا ہے، اس میں برکت عطا فرما!''

[٦٣٧٣] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَادِمُكَ أَنَسٌ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[6373] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، پھر اسی طرح بیان کیا (جس طرح پچھلی حدیث میں ہے۔)

[٦٣٧٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ: قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مِثْلَ ذٰلِكَ.

[6374] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا (جس طرح پچھلی حدیث میں ہے۔)

[٦٣٧٥] ١٤٢-(٢٤٨١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي، وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ! خُوَيْدِمُكَ، ادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ، وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ». [راجع: ١٥٠١]

[6375] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، اس وقت گھر میں صرف میں، میری والدہ اور میری خالہ ام حرام رضی اللہ عنہا تھیں، میری والدہ نے کہا: اللہ کے رسول! انس آپ کا چھوٹا سا خادم ہے، اس کے لیے اللہ سے دعا کیجیے، آپ نے میرے لیے ہر بھلائی کی دعا کی، آپ نے میرے لیے جو دعا کی اس کے آخر میں آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال کو اور اولاد کو زیادہ کر اور اس میں اس کو برکت عطا فرما!''

[٦٣٧٦] ١٤٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ: جَاءَتْ بِي أُمِّي، أُمُّ أَنَسٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَدْ أَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أُنَيْسٌ، ابْنِي، أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ، فَادْعُ اللهَ لَهُ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ».

[6376] اسحاق نے کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میری والدہ ام انس مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، انھوں نے اپنی آدھی اوڑھنی سے میری کمر پہ چادر باندھ دی تھی اور آدھی میرے شانوں پر ڈال دی تھی۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ انیس (انس کی تصغیر) ہے، میرا بیٹا ہے، میں اسے آپ کے پاس لائی ہوں تاکہ یہ آپ کی خدمت کرے۔ آپ اس کے لیے اللہ سے دعا کریں تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر۔''

قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللهِ! إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ، وَّإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ، الْيَوْمَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی گنتی سو کے لگ بھگ ہے۔

[٦٣٧٧] ١٤٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَّعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ، فَقَالَتْ: بِأَبِي وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللهِ! أُنَيْسٌ، فَدَعَا لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ، قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ.

[6377] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر کے قریب سے) گزرے، میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کی آواز سنی، انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ انیس ہے، اس کے لیے دعا فرمایئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے تین دعائیں کیں، جن میں سے دو دعاؤں (کی قبولیت) کو میں نے دنیا میں دیکھ لیا اور تیسری (کی قبولیت) کے متعلق میں آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہر پیار کرنے والی ماں کی طرح اپنے بیٹے کے حق میں دعا کرانے کا کوئی موقع جانے نہ دیتی تھیں۔ ان کی درخواست پر رسول اللہ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کے لیے دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کی دعا کی۔ آپ نے ہر بار ان کے مال اور ان کی اولاد میں برکت کی دعا فرمائی۔ یہ دونوں دعائیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زندگی میں پوری ہوئیں، اس وجہ سے انھیں مزید یقین ہو گیا کہ آخرت کی دعا بھی پوری ہو کر رہے گی۔

[٦٣٧٨] ١٤٥-(٢٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَتٰى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ. قَالَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِي إِلٰى حَاجَةٍ، فَأَبْطَأْتُ عَلٰى أُمِّي، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ، قَالَتْ: لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَدًا.

[6378] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، کہا: آپ نے ہم سب کو سلام کیا اور مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا، تو میں اپنی والدہ کے پاس تاخیر سے پہنچا۔ جب میں آیا تو والدہ نے پوچھا: تمھیں دیر کیوں ہوئی؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا تھا۔ انھوں نے پوچھا: آپ کا وہ کام کیا تھا؟ میں نے کہا: وہ ایک راز ہے۔ میری والدہ نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کا راز کسی پر افشا نہ کرنا۔

قَالَ أَنَسٌ: وَّاللهِ! لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ، يَا ثَابِتُ!.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ثابت! اگر میں وہ راز کسی کو بتاتا تو تمھیں (جو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے

طلبگار رہو) ضرور بتاتا۔

[٦٣٧٩] ١٤٦-(...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَسَرَّ إِلَيَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سِرًّا، فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ، وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

[6379] معتمر بن سلیمان نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے (کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک راز میں مجھے شریک کیا، میں نے اب تک وہ راز کسی کو نہیں بتایا، میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق پوچھا تھا، میں نے وہ راز ان کو بھی نہیں بتایا۔

(المعجم ٣٣) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٩)

باب: 33- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٨٠] ١٤٧-(٢٤٨٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَيٍّ يَّمْشِي، إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ سَلَامٍ.

[6380] عامر بن سعد نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی زندہ چلتے پھرتے شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا: بلاشبہ وہ جنت میں جائے گا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اور متعدد صحابہ کے بارے میں یہ بات فرمائی، لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے خود اپنے کانوں سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں یہ بات سنی۔

[٦٣٨١] ١٤٨-(٢٤٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ، فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِّنْ خُشُوعٍ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ

[6381] معاذ بن معاذ نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عون نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، کہا: میں مدینہ منورہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھا جن میں نبی ﷺ کے بعض صحابہ بھی تھے، پھر ایک شخص آیا جس کے چہرے پر خشوع کا اثر (نظر آتا) تھا، لوگوں میں سے ایک نے کہا: یہ اہل جنت میں سے ایک آدمی ہے۔ یہ اہل جنت میں سے ایک آدمی ہے۔ اس آدمی نے دو رکعت نماز پڑھی جن میں اختصار کیا، پھر چلا گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے گیا، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گیا، میں بھی (اجازت

فَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، وَدَخَلْتُ، فَتَحَدَّثْنَا، فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ، قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، قَالَ: وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ؟. رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ: رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا - وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِّنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي: ارْقَهْ. فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَالْمِنْصَفُ: الْخَادِمُ - فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَوَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِيَ: اسْتَمْسِكْ.

فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ».

لے کر) اندر گیا، پھر ہم نے آپس میں باتیں کیں۔ جب وہ میرے ساتھ کچھ مانوس ہو گئے تو میں نے ان سے کہا: جب آپ (کچھ دیر) پہلے مسجد میں آئے تھے تو آپ کے متعلق ایک شخص نے اس طرح کہا تھا۔ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کوئی بات کہے جس کا اسے پوری طرح علم نہیں اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ یہ کیونکر ہوا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا اور وہ خواب آپ کے سامنے بیان کیا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک باغ میں دیکھا۔ انھوں نے اس باغ کی وسعت، اس کے پودوں اور اس کی شادابی کے بارے میں بتایا۔ باغ کے وسط میں لوہے کا ایک ستون تھا، اس کا نیچے کا حصہ زمین کے اندر تھا اور اس کے اوپر کا حصہ آسمان میں تھا، اس کے اوپر کی جانب ایک حلقہ تھا، مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھو۔ میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک مِنصَف آیا۔ ابن عون نے کہا: منصف (سے مراد) خادم ہے۔ اس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑے تھام لیے اور انھوں (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) نے واضح کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے انھیں پیچھے سے اوپر اٹھایا تو میں اوپر چڑھ گیا یہاں تک کہ میں ستون کی چوٹی پر پہنچ گیا اور حلقے کو پکڑ لیا تو مجھ سے کہا گیا: اس کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھو اور وہ میرے ہاتھ ہی میں تھا کہ میں جاگ گیا۔ میں نے یہ (خواب) رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ (ایمان کا) مضبوط حلقہ ہے اور تم موت تک اسلام پر رہو گے۔''

قَالَ: وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ.

(قیس بن عباد نے) کہا: اور وہ شخص عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

[٦٣٨٢] ١٤٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[6382] قرہ بن خالد نے ہمیں محمد بن سیرین سے

عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّابْنُ عُمَرَ، فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ، فَقَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَّقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُّضِعَ فِي وَسْطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، فَنُصِبَ فِيهَا، وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ، وَّفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ - وَالْمِنْصَفُ: الْوَصِيفُ - فَقِيلَ لِي: ارْقَهْ. فَرَقِيتُهُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى».

حدیث سنائی، انھوں نے کہا: قیس بن عباد نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، اتنے میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ اہل جنت میں سے ایک شخص ہے، میں اٹھا اور ان سے کہا: آپ کے متعلق لوگ اس اس طرح کہہ رہے تھے، انھوں نے کہا: سبحان اللہ! انھیں زیبا نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جس کا انھیں (پوری طرح) علم نہ ہو۔ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک ستون تھا جو ایک سرسبز باغ کے اندر لا کر اس میں نصب کیا گیا تھا۔ اس کی چوٹی پر ایک حلقہ تھا اور اس کے نیچے ایک منصف تھا۔ اور منصف خدمت گار ہوتا ہے۔ مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ، میں اس پر چڑھ گیا، یہاں تک کہ حلقے کو پکڑ لیا، پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ کی موت آئے گی تو اس نے عروۂ وثقیٰ (ایمان کا مضبوط حلقہ) تھام رکھا ہوگا۔''

[٦٣٨٣] ١٥٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا، قَالَ: فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ، قَالَ: فَتَبِعْتُهُ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنْتُ

[6383] خرشہ بن حر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مدینہ منورہ کی مسجد کے اندر ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا، کہا: اس میں خوبصورت ہیئت والے ایک حسین وجمیل بزرگ بھی موجود تھے۔ وہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے، کہا: انھوں نے ان لوگوں کو خوبصورت احادیث سنانی شروع کر دیں۔ کہا: جب وہ اٹھ گئے تو لوگوں نے کہا: جو کوئی اہل جنت میں سے ایک شخص کو دیکھنا پسند کرے تو وہ ان کو دیکھ لے۔ کہا: میں نے (دل میں) کہا، واللہ! میں ہر صورت ان کے پیچھے جاؤں گا اور ان کے گھر کا پتہ لگاؤں گا، کہا: میں ان کے پیچھے چل پڑا۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شہر سے باہر نکلنے کے قریب پہنچ گئے، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ کہا: میں نے ان سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو انھوں نے اجازت دے دی، پھر کہا: بھتیجے! تمھیں کیا کام ہے؟ کہا: میں نے ان سے عرض

عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ يَا ابْنَ أَخِي! قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا، فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ، قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا، إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي: قُمْ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ: فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي، قَالَ: فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا، فَقَالَ لِي: لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ، قَالَ: وَإِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي، فَقَالَ لِي: خُذْ هٰهُنَا، - قَالَ -: فَأَتَى بِي جَبَلًا، فَقَالَ لِيَ: اصْعَدْ، قَالَ: فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُّ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْتِي، قَالَ: حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى أَتَى بِي عَمُودًا، رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ، فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ، فَقَالَ لِيَ: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْعَدُ هٰذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ؟ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي، فَقَالَ: فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ، قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ، قَالَ: وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى أَصْبَحْتُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ، قَالَ: وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ، وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ، وَلَنْ تَنَالَهُ، وَأَمَّا

کی: جب آپ (حلقے سے) اٹھے تو میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو کوئی اہل جنت میں سے ایک شخص کو دیکھنا پسند کرے تو وہ انھیں دیکھ لے۔ مجھے اچھا لگا کہ میں آپ کی صحبت میں بیٹھوں۔ انھوں نے کہا: اہل جنت کو اللہ زیادہ جانتا ہے اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ انھوں نے کس بنا پر ایسا کہا۔ میں نیند کی حالت میں تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: اٹھو، پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ اچانک میں نے اپنی بائیں جانب ایک راستہ دیکھا۔ میں اس طرف جانے ہی لگا تھا کہ اس شخص نے مجھے کہا: اس (سمت) میں نہ جاؤ کیونکہ یہ بائیں ہاتھ والوں (اہل جہنم) کے راستے ہیں، پھر میرے دائیں ہاتھ پر ایک سیدھا راستہ آ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا: یہ راستہ لے لو۔ کہا ــ پھر وہ مجھے لے کر ایک پہاڑ تک آیا اور اس نے مجھ سے کہا: چڑھو، کہا: پھر جب بھی میں چڑھنے لگتا تو اپنی پشت کے بل گر پڑتا۔ کہا: میں نے کئی بار ایسا کیا، پھر وہ مجھے لے کر چل پڑا یہاں تک کہ مجھے ایک ستون کے پاس لے آیا، اس کی چوٹی آسمان میں تھی اور نچلا حصہ زمین میں۔ اس کی چوٹی پر ایک حلقہ تھا۔ اس نے کہا: اس کے اوپر چڑھو، کہا: میں بولا: اس پر کیسے چڑھوں، اس کی چوٹی تو آسمان میں ہے؟ کہا: تو اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر کی طرف اچھالا تو میں نے دیکھا کہ اس حلقے کے ساتھ چمٹا ہوا ہوں۔ کہا: پھر اس نے ستون کو ضرب لگائی تو وہ گر گیا لیکن میں حلقے کے ساتھ چمٹا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، کہا: تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ''وہ راستے جو تم نے اپنی بائیں جانب دیکھے وہ بائیں ہاتھ (میں نامۂ اعمال پکڑنے) والوں کے راستے ہیں اور وہ راستے جو تم نے اپنی دائیں جانب دیکھے وہ دائیں ہاتھ (میں اعمال نامہ پکڑنے) والوں کے راستے ہیں اور وہ پہاڑ شہادت پانے

الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ، وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهِ حَتّٰى تَمُوتَ».

والوں کی منزل ہے جو تم حاصل نہ کر سکو گے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ اسلام کا حلقہ ہے اور تم اپنی موت تک اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے۔''

(المعجم ٣٤) - (بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ، رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) (التحفة ٨٠)

باب:34- حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٨٤] ١٥١-(٢٤٨٥) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ - قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «أَجِبْ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! نَعَمْ.

[6384] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیّب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (گھور کر) ان کی طرف دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب اس (مسجد) میں وہ موجود تھے جو آپ سے بہت بہتر تھے، پھر وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری طرف سے جواب دو، اے اللہ! روح القدس سے اس کی تائید فرما''؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٦٣٨٥] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ، فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[6385] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابن مسیّب سے روایت کی کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک حلقے میں کہا جس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے: ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ اس کے بعد اسی کے مانند بیان کیا۔

[٦٣٨٦] ١٥٢-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ

[6386] زہری نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ انھوں نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے، (کہہ رہے تھے:) میں تمھارے سامنے اللہ کا نام لیتا ہوں! کیا

الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللهَ! هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، اللّٰهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''حسان! اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعے سے اس کی تائید فرما!''؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

[٦٣٨٧] ١٥٣-(٢٤٨٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اهْجُهُمْ، أَوْ هَاجِهِمْ، وَجِبْرَئِيلُ مَعَكَ».

[6387] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ان (کافروں) کی ہجو کرو، یا (فرمایا:) ہجو میں ان کا مقابلہ کرو، جبرائیل تمھارے ساتھ ہیں۔''

[٦٣٨٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[6388] محمد بن جعفر غندر اور عبدالرحمٰن (بن مہدی) دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٣٨٩] ١٥٤-(٢٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَبَبْتُهُ، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! دَعْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6389] ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بہت کچھ کہا تھا (تہمت لگانے والوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے)، میں نے ان کو برا بھلا کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھتیجے! ان کو کچھ نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ کی طرف سے کافروں کو جواب دیتے تھے۔

[٦٣٩٠] (...) حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6390] عبدہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٣٩١] ١٥٥-(٢٤٨٨) حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ

[6391] محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے سلیمان سے، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے روایت

شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا، يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَّهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَّزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَّتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُّحُومِ الْغَوَافِلِ

کی، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، اس وقت ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ان کو اپنے اشعار سنا رہے تھے، اپنے کچھ اشعار میں تشبیب کا مضمون باندھا، اس کے بعد کہا: وہ پاکیزہ اور عقل مند ہیں، ان پر کسی عیب کی تہمت نہیں ہے۔ وہ اس طرح صبح کرتی ہیں کہ انھوں نے بے خبر (معصوم) خواتین کے گوشت سے اپنی بھوک نہیں مٹائی ہوتی (نہ کسی پر کوئی الزام لگایا ہوتا ہے، نہ غیبت کی ہوتی ہے۔)

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور: ١١] . فَقَالَتْ: فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: لیکن تم اس طرح نہیں (کیونکہ تم تو تہمت لگانے والوں کے ساتھ مل گئے تھے۔) مسروق نے کہا: تو میں نے ان سے کہا: آپ ان کو اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور ان لوگوں میں سے جو اس (بہتان) کے بڑے حصے کا ذمہ دار بنا، اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اندھا ہو جانے سے بڑا کیا عذاب ہوسکتا ہے! پھر فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (کافروں کو) جواب دیتے تھے یا آپ کی طرف سے ان کی ہجو کا جواب ہجو سے دیتے تھے۔

[٦٣٩٢] (...) حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قَالَتْ: كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ: حَصَانٌ رَّزَانٌ.

[6392] ابن ابی عدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے، انھوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح والا حصہ) ''وہ پاکیزہ ہیں، عقل مند ہیں'' بیان نہیں کیا۔

[٦٣٩٣] ١٥٦-(٢٤٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي فِي أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: «كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ؟» قَالَ:

[6393] یحییٰ بن زکریا نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ابوسفیان (مغیرہ بن حارث بن عبدالمطلب) کی ہجو کرنے کی اجازت دیجیے، آپ نے فرمایا:

وَالَّذِي أَكْرَمَكَ! لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ، فَقَالَ حَسَّانُ:

''اس کے ساتھ میری جو قرابت ہے اس کا کیا ہوگا؟'' حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت عطا فرمائی! میں آپ کو ان میں سے اس طرح باہر نکال لوں گا جس طرح خمیر سے بال کو نکال لیا جاتا ہے، پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ کہا:

وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُو بِنْتِ مَخْزُومٍ، وَّوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتَهُ هٰذِهِ.

اور آلِ ہاشم میں سے عظمت و مجد کی چوٹی پر وہ ہیں جو بنت مخزوم (فاطمہ بنت عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم) کی اولاد ہیں (ابوطالب، عبداللہ اور زبیر) اور تیرا باپ تو غلام (کنیز کا بیٹا) تھا۔

[٦٣٩٤] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ، وَقَالَ - بَدَلَ الْخَمِيرِ - الْعَجِينِ.

[6394] عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی۔ اور (عبدہ نے) ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا اور — خمیر کے بجائے — گندھا ہوا آٹا کہا۔

[٦٣٩٥] ١٥٧ -(٢٤٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اهْجُوا قُرَيْشًا، فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَّشْقٍ بِالنَّبْلِ» فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: «اهْجُهُمْ» فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ

[6395] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان کے لیے ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ سخت ہے۔'' پھر آپ نے حضرت (عبداللہ) ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا: ''تم (کفار) قریش کی ہجو کرو۔'' انھوں نے کفار قریش کی ہجو کی، جو آپ کو اچھی نہ لگی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، اس کے بعد حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، جب حسان آپ کے پاس آئے تو عرض کی: اب وقت آ گیا ہے، آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے بھی مارتا ہے، پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے، پھر کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں ان کو اپنی زبان سے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس

أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، فَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا، حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي» فَأَتَاهُ حَسَّانُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

طرح چمڑے کو چیرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جلدی نہ کرو، کیونکہ قریش کے نسب کو ابوبکر سب سے زیادہ جانتے ہیں اور میرا نسب بھی انھی میں ہے۔ (اس وقت تک ہجو شروع نہ کرو) یہاں تک کہ ابوبکر میرا نسب ان سے الگ نہ کر دیں۔'' حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، پھر لوٹ آئے اور کہا: اللہ کے رسول! انھوں نے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں آپ کو ان کے اندر سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: «إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ، مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس وقت تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتے رہو گے روح القدس مسلسل تمھاری تائید کرتے رہیں گے۔''

وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى».

اور (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی) فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''حسان نے ان (مشرکین قریش) کی ہجو کی تو شفا دی (نفرت اور بغض کے جس ہیجان میں وہ مبتلا تھے اس کا علاج کیا) اور شفا حاصل کی (کفار کی بدزبانی سے مسلمانوں کو جو تکلیف ہوئی تھی اس کا ازالہ کر دیا۔)

قَالَ حَسَّانُ:

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اور اس کا انعام اللہ ہی کے پاس ہے۔

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُولَ اللهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی جو ہر ایک سے نیکی کرنے والے، ہر برائی سے بچنے والے، اللہ کے رسول ہیں، ان کی سرشت ہی وفا کرنا ہے۔

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

میرا باپ، میری ماں اور میری عزت (اس) محمد ﷺ کی عزت پر قربان جو تم میں سے ہیں (اور تم اس عظمت کو مٹی میں

رول رہے ہو۔)

ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ	میں اپنی بیٹی کی موت پر روؤں، اگر تم ہمارے گھوڑوں کو (بالائی مکہ کے) مقام کداء کی دونوں جانبوں سے (حملے کے لیے آتے ہوئے) مٹی اڑاتے ہوئے نہ دیکھو۔
يُبَارِينَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ عَلَى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ	وہ گھوڑے جو چڑھائی کرتے ہوئے لگاموں سے کھینچا تانی کرتے ہیں (اور زیادہ تیزی سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں)، ان کے کندھوں پر وہ نیزے رکھے ہوئے ہیں جو (رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے) خون کے پیاسے ہیں۔
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ	ہمارے اعلیٰ نسل کے گھوڑے (تیز رفتاری کی بنا پر) پسینہ بہاتے ہوئے آئیں گے (تم بھاگ چکے ہو گے اور) عورتیں اپنی اوڑھنیاں ان کے منہ پر ماریں گی (اور ان کو روکنے کی کوشش کریں گی۔)
فَإِنْ أَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ	تم اگر ہم سے منہ پھیر لو گے تو ہم عمرہ کریں گے، فتح حاصل ہو جائے گی اور (باطل کا) پردہ چاک ہو جائے گا۔
وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ يُعِزُّ اللهُ فِيهِ مَنْ يَّشَاءُ	نہیں تو پھر ایسے دن کی شمشیر زنی کے لیے صبر کرو جس میں اللہ تعالیٰ اس (فریق) کو عزت عطا کرے گا جسے وہ عزت مند بنانا چاہتا ہے۔
وَقَالَ اللهُ: قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا يَّقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ	اللہ نے فرمایا: میں نے ایک ایسا بندہ مبعوث کیا ہے جو سچ کہتا ہے، اس کی سچائی کا کوئی پہلو پوشیدہ نہیں۔
وَقَالَ اللهُ: قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ	اور اللہ نے فرمایا: میں نے (اپنے رسول کے لیے) ایک لشکر مہیا کیا ہے، وہ (اس کے) انصار ہیں، ان کا ہدف ہی دشمنوں کا سامنا کرنا ہے۔
يُلَاقِي كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ	(اس کی وجہ یہ ہے کہ) معد (بن عدنان) والوں کی طرف سے ہمارے لیے گالی ہے یا جنگ ہے یا ہجو ہے۔
فَمَنْ يَّهْجُو رَسُولَ اللهِ مِنْكُمْ وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ	لہٰذا تم میں سے جو شخص رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے یا مدح کرے یا آپ کی مدد کرے سب برابر ہے۔

وَجِبْرِيلٌ رَّسُولُ اللهِ فِينَا
وَرُوحُ الْقُدْسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

اور (روح القدس) جبریل کو اللہ کی طرف سے ہم میں بھیجا گیا ہے اور روح القدس کا (کائنات میں) کوئی مد مقابل نہیں۔

(المعجم ٣٥) - **(بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)** (التحفة ٨١)

باب: 35- حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٩٦] ١٥٨-(٢٤٩١) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ» فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ، فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَمِدَ اللهَ

[6396] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا، وہ مشرک تھیں، ایک دن میں نے انھیں اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی باتیں سنا دیں جو مجھے سخت ناپسند تھیں، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا رہتا تھا اور وہ میرے سامنے انکار کرتی تھیں۔ آج میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے مجھے آپ کے بارے میں ایسی باتیں کہہ دیں جو مجھے سخت بری لگیں۔ آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کر دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کر دے!'' میں اللہ کے نبی ﷺ کی دعا سے خوش خبری لیتا ہوا (وہاں سے) نکلا۔ جب میں (گھر) آیا اور دروازے کے قریب ہوا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی اور کہنے لگی: ابوہریرہ وہیں رکے رہو۔ اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، کہا: انھوں نے غسل کیا: اپنی لمبی قمیص پہنی اور جلدی میں دوپٹے کے بغیر آئیں، دروازہ کھولا اور کہنے لگی: ابوہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس ہوا، میں آپ کے پاس آیا تو خوشی سے رو رہا تھا، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول خوش خبری ہے، اللہ نے آپ کی دعا قبول فرما لی اور

وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا.

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا - يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ - وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ» فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي، وَلَا يَرَانِي، إِلَّا أَحَبَّنِي.

[٦٣٩٧] ١٥٩-(٢٤٩٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا، أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي» فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ، ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. [انظر: ٢٤٩٢ تا ٦٣٩٩]

[٦٣٩٨] (. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مَعْنٌ: أَخْبَرَنَا

ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کر دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور اچھی باتیں کہیں۔

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اور میری ماں کو اپنے مومن بندوں کے ہاں محبوب بنا دے اور وہ (مومن) ہمیں محبوب ہوں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! تو اپنے اس چھوٹے سے بندے ــ یعنی ابو ہریرہ ــ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کی محبت کا سزاوار بنا دے اور مومنوں کو ان کے لیے محبوب بنا دے۔'' چنانچہ کوئی مومن پیدا نہیں ہوا جس نے میرے بارے میں سنا یا مجھے دیکھا ہو اور میرے ساتھ محبت نہ کی ہو۔

[6397] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے اعرج سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: تم یہ سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ احادیث بیان کرتا ہے، اللہ ہی کے پاس پیشی ہونی ہے۔ میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھر جانے پر اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں لگا رہتا تھا۔ مہاجروں کو بازار کی گہما گہمی مشغول رکھتی تھی اور انصار کو اپنے مال (مویشی وغیرہ) کی نگہداشت مشغول رکھتی تھی، تو (جب) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون اپنا کپڑا پھیلائے گا، پھر جو چیز بھی اس نے مجھ سے سنی اسے ہرگز نہیں بھولے گا۔'' تو میں نے اپنا کپڑا پھیلا دیا، یہاں تک کہ آپ نے اپنی بات مکمل کی تو میں نے وہ (کپڑا اسمیٹ کر) اپنے ساتھ لگا لیا، پھر میں نے آپ ﷺ سے جو کچھ سنا اس میں سے کوئی چیز کبھی نہ بھولا۔

[6398] مالک بن انس اور معمر نے زہری سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ، غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ» إِلٰى آخِرِهِ .

روایت کی مگر مالک کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات پر ختم ہو گئی، انھوں نے اپنی حدیث میں نبی ﷺ سے روایت کردہ یہ بات: ”کون اپنا کپڑا پھیلائے گا“ آخر تک، بیان نہیں کی۔

[٦٣٩٩] ١٦٠-(٢٤٩٣) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِي ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ ، وَكُنْتُ أُسَبِّحُ ، فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي ، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ . [انظر : ٧٥٠٩]

[6399] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، عروہ بن زبیر نے انھیں حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمھیں ابو ہریرہ (ایسا کرتے ہوئے) اچھے نہیں لگتے کہ وہ آئے، میرے حجرے کے ساتھ بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرنے لگے، وہ مجھے (یہ) احادیث سنا رہے تھے۔ میں نفل پڑھ رہی تھی تو وہ میرے نوافل ختم کرنے سے پہلے اٹھ گئے، اگر میں (نوافل ختم کرنے کے بعد) انھیں موجود پاتی تو میں ان کو جواب میں یہ کہتی کہ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کی طرح تسلسل سے ایک کے بعد دوسری بات ارشاد نہیں فرماتے تھے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات تو اچھی لگی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے توفیق وتصدیق کے لیے اپنی یاد کی ہوئی احادیث ام المومنین کو سنائیں، حضرت عائشہ نے ان میں سے کسی حدیث پر کوئی اعتراض نہیں کیا، نہ ہی کوئی حدیث انھیں غیر صحیح لگی، انھوں نے البتہ اپنا یہ ردعمل ظاہر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جو موقع ہوتا اس کے مطابق جو فرمانا چاہتے فرماتے۔ تم لوگ مختلف مواقع پر ارشاد فرمائی گئی آپ کی احادیث ایک تسلسل سے یکے بعد دیگرے سناتے چلے جاتے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کبھی اس طرح تسلسل سے احادیث نہیں سناتی تھیں۔ موقع کے مطابق یا کسی سوال کے جواب میں حدیثِ رسول ﷺ بیان فرماتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مقصود اس کے علاوہ احادیث رسول کو یاد رکھنا اور دوسرے طالبان حدیث تک منتقل کرنا بھی تھا جو انھیں لکھ لیتے تھے، اس لیے انھیں یہ انداز اختیار کرنا پڑا۔

(٢٤٩٢) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ : إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : يَقُولُونَ : إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ ، وَيَقُولُونَ :

(2492) ابن شہاب نے بیان کیا: حضرت سعید بن مسیّب نے روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں: ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتے ہیں اور پیشی

مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِيهِمْ، وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: «أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا، ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلٰى صَدْرِهِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ» فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ، وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ﴾ [البقرة: ١٥٩، ١٦٠] إِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ. [راجع: ٦٣٩٧]

اللہ کے سامنے ہوتی ہے، نیز وہ کہتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح احادیث بیان نہیں کرتے؟ میں تم کو اس کے بارے میں بتاتا ہوں: میرے انصاری بھائیوں کو ان کی زمینوں کا کام مشغول رکھتا تھا اور میرے مہاجر بھائیوں کو بازار کی خرید و فروخت مصروف رکھتی تھی اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہتا تھا، جب دوسرے لوگ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا تھا اور جن باتوں کو وہ بھول جاتے تھے میں ان کو یاد رکھتا تھا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون شخص اپنا کپڑا بچھائے گا تاکہ میری یہ بات (حدیث) سنے پھر اس (کپڑے) کو اپنے سینے سے لگا لے تو اس نے جو کچھ سنا ہوگا اس میں سے کوئی چیز نہیں بھولے گا۔'' میں نے ایک چادر، جو میرے کندھوں پر تھی، پھیلا دی، یہاں تک کہ آپ اپنی بات سے فارغ ہوئے تو میں نے اس چادر کو اپنے سینے کے ساتھ اکٹھا کر لیا تو اس دن کے بعد کبھی کوئی ایسی چیز نہیں بھولا جو آپ نے مجھ سے بیان فرمائی۔ اگر دو آیتیں نہ ہوتیں، جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہیں، تو میں کبھی کوئی چیز بیان نہ کرتا (وہ آیتیں یہ ہیں:) ''وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی کھلی باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں......'' دونوں آیتوں کے آخر تک۔

[٦٤٠٠] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[6400] شعیب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ آگے ان کی حدیث کی طرح (بیان کیا۔)

(المعجم ٣٦) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَأَهْلِ بَدْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٢)

[٦٤٠١] ١٦١ -(٢٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، وَّهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ. قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ، فَقَالَ: «ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَّعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوهُ مِنْهَا» فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا، فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابُ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟» قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُّلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ - قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ حَلِيفًا لَّهُمْ، وَلَمْ يَكُنْ مِّنْ أَنْفُسِهَا - وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَّحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ، فَأَحْبَبْتُ، إِذْ

باب: 36- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہم کے فضائل

[6401] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی — الفاظ عمرو کے ہیں — اسحاق نے کہا: ہمیں خبر دی، دوسروں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن بن محمد سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن ابی رافع نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا اور فرمایا: ''خاخ کے باغ میں جاؤ، وہاں اونٹ پر سفر کرنے والی ایک عورت ہوگی، اس کے پاس ایک خط ہے، تم وہ خط اس سے لے لو۔'' ہم لوگ روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر تیز دوڑ رہے تھے تو اچانک ہمیں وہ عورت نظر آ گئی۔ ہم نے اس سے کہا: خط نکالو۔ وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: یا تو تم خود خط نکالو گی یا تمھارے کپڑے اتار دیے جائیں گے، تو اس نے اپنی بندھی ہوئی مینڈھیوں کے اندر سے خط نکال کر دے دیا۔ ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس میں یہ تھا: (وہ خط) حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ میں رہنے والے کچھ مشرکین کے نام تھا۔ وہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے ایک معاملے (فتح مکہ کے لیے روانگی کے ارادے) کی خبر لے رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاطب! یہ کیا (معاملہ) ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے خلاف فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں، میں (کسی اور قبیلے سے آ کر) قریش کے

فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَّمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ». فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ﴾ [الممتحنة: ١].

ساتھ منسلک ہونے والا شخص تھا۔ سفیان (بن عیینہ) نے کہا: وہ (حاطب) ان کے حلیف تھے، ان کے اپنوں میں سے نہیں تھے۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی قرابت داریاں ہیں جن کے ذریعے سے وہ (مکہ میں باقی رہ جانے والے) اپنے لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب میں ان کا ہم نسب ہونے سے محروم ہوں تو میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی بنا پر وہ میرے رشتہ داروں کی حمایت و حفاظت کریں۔ یہ کام میں نے کفر کی بنا پر یا اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے نہیں کیا، نہ اسلام کے بعد کفر پر راضی ہو کر کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے چھوڑیے، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''یہ بدر میں شریک ہوا تھا، تمھیں کیا پتہ کہ شاید اللہ نے اوپر سے اہل بدر کی طرف نظر فرمائی اور کہا: (اب) تم جو عمل چاہو، کرو۔ میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔'' اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَّزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ، وَجَعَلَهَا إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ، مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ.

ابوبکر (بن ابی شیبہ) اور زہیر کی حدیث میں اس آیت کا تذکرہ نہیں اور اسحاق نے اپنی روایت میں اسے سفیان کی تلاوت سے پیش کیا (سفیان نے حدیث سنانے کے بعد یہ آیت تلاوت کر کے بتایا کہ یہ اس موقع پر نازل ہوئی تھی۔)

[٦٤٠٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ، كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ

[6402] ابوعبدالرحمٰن سُلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت ابومرثد غنوی اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا، ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے، آپ نے فرمایا: ''تم خاخ کے باغ کی طرف روانہ ہو جاؤ، وہاں ایک مشرک عورت ہوگی، اس کے پاس مشرکین کے نام حاطب کا ایک خط ہوگا۔''

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَكُلُّنَا فَارِسٌ، فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ» فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ.

آگے عبیداللہ بن ابی رافع کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کا نام ہے اور پچھلی روایت میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا۔ اصل میں ان دونوں کو بھی حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔ کسی روایت میں حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ کا نام رہ گیا اور کسی میں مقداد رضی اللہ عنہ کا۔

[٦٤٠٣] ١٦٢-(٢٤٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا، فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ».

[6403] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی (کسی بات کی) شکایت کرتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جھوٹ کہتے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔''

فائدہ: حدیبیہ والوں کے بارے میں بھی قرآن مجید میں اللہ کے راضی ہو جانے کی شہادت موجود ہے۔ (الفتح 18:48)

(المعجم ٣٧) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٣)

باب: 37- اصحاب شجرہ، یعنی بیعت رضوان کرنے والوں رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٤٠٤] ١٦٣-(٢٤٩٦) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ

[6404] ابوزبیر نے خبر دی، کہا: انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے ام مبشر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں

ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ، إِنْ شَاءَ اللهُ، مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، أَحَدٌ مِّنَ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا» قَالَتْ: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! فَانْتَهَرَهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ [مريم: ٧١]. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ [مريم: ٧٢].

یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ان شاء اللہ اصحاب شجرہ (درخت والوں) میں سے کوئی ایک بھی جس نے اس کے نیچے بیعت کی تھی، جہنم میں داخل نہ ہوگا۔'' وہ (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کہنے لگیں: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! (داخل تو ہوں گے۔) آپ ﷺ نے انھیں جھڑک دیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آیت پڑھی: ''تم میں سے کوئی نہیں مگر اس پر وارد ہونے والا ہے'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے یہ (بھی) فرمایا ہے: پھر ہم تقویٰ اختیار کرنے والوں کو (جہنم میں گرنے سے) بچا لیں گے اور ظالموں کو اسی میں گھٹنوں کے بل پڑا رہنے دیں گے۔''

(المعجم ٣٨) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٨٤)

باب: 38- حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٤٠٥] ١٦٤-(٢٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَّانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي، يَا مُحَمَّدُ! مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْشِرْ». فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ: أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى أَبِي مُوسٰى وَبِلَالٍ، كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى، فَاقْبَلَا أَنْتُمَا»

[6405] ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان جعرانہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بدو شخص آیا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا نہیں کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ۔'' (میں نے وعدہ کیا ہے تو پورا کروں گا۔) اس بدوی نے آپ ﷺ سے کہا: آپ مجھ سے بہت دفعہ ''خوش ہو جاؤ۔'' کہہ چکے ہیں تو رسول اللہ ﷺ غصے جیسی کیفیت میں ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اس شخص نے میری بشارت کو مسترد کر دیا ہے، اب تم دونوں میری بشارت کو قبول کر لو۔'' ان دونوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے قبول کی، پھر رسول اللہ ﷺ

فَقَالَا: قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا، وَأَبْشِرَا» فَأَخَذَا الْقَدَحَ، فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ: أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا، فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، آپ نے اس پیالے میں اپنے ہاتھ اور اپنا چہرہ دھویا اور اس میں اپنے دہن مبارک کا پانی ڈالا، پھر فرمایا: ''تم دونوں اسے پی لو اور اس کو اپنے اپنے چہرے اور سینے پر مل لو اور خوش ہو جاؤ۔'' ان دونوں نے پیالہ لے لیا اور جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا اسی طرح کیا تو حضرت ام سلمہ ؓ نے پردے کے پیچھے سے ان کو آواز دے کر کہا: جو تمھارے برتن میں ہے اس میں سے کچھ اپنی ماں کے لیے بھی بچا لو، تو انھوں نے اس میں سے کچھ ان کے لیے بھی بچا لیا۔

[٦٤٠٦] ١٦٥-(٢٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ، فَلَقِيَ دُرَيْدَ ابْنَ الصِّمَّةِ، فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ. قَالَ: فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ، فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَنْ رَّمَاكَ؟ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي، تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِي رَمَانِي، قَالَ أَبُو مُوسَى: فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُّهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا، فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: أَلَا تَسْتَحْيِي؟ أَلَسْتَ عَرَبِيًّا؟ أَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ، فَالْتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ، فَاخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي

[6406] بُرید نے ابو بردہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ) سے روایت کی، کہا: جب نبی ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابو عامر ؓ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف روانہ کیا، انھوں نے درید بن صمہ سے مقابلہ کیا، درید بن صمہ کو قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔ ابو موسیٰ ؓ نے کہا: آپ نے مجھے بھی حضرت ابو عامر ؓ کے ساتھ روانہ کیا تھا، ابو عامر ؓ کو ان کے گھٹنے میں تیر لگ گیا، بنو جشم کے ایک آدمی نے انھیں وہ تیر مارا اور ان کے گھٹنے میں پیوست کر دیا، میں ان کے پاس گیا اور کہا: چچا! آپ کو کس نے تیر مارا؟ حضرت ابو عامر ؓ نے حضرت ابو موسیٰ ؓ کو اشارہ کر کے بتایا اور کہا: وہ میرا قاتل ہے، اسے دیکھ رہے ہو، اسی نے مجھے تیر مارا، حضرت ابو موسیٰ ؓ نے کہا: میں نے اس شخص کا رخ کیا، اسے نظروں میں رکھا اور اس کو جا لیا، جب اس نے مجھے دیکھا تو میری طرف سے پشت پھیر کر بھاگا، میں نے اس کا پیچھا کیا اور اسے (عار دلاتے ہوئے) کہنا شروع کیا: تمھیں (بھاگتے ہوئے) شرم نہیں آتی؟ تم عربی نہیں ہو! تم ڈٹ نہیں سکتے؟ وہ رک گیا تو میں نے اور اس نے دونوں نے ایک دوسرے کی

عَامِرٍ فَقُلْتُ: إِنَّ اللهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! انْطَلِقْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ، وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلٰى سَرِيرٍ مُّرْمَلٍ، وَّعَلَيْهِ فِرَاشٌ، وَّقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ، وَّقُلْتُ لَهُ: قَالَ: قُلْ لَّهُ: يَسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ» حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ، أَوْ مِنَ النَّاسِ» فَقُلْتُ: وَلِي، يَا رَسُولَ اللهِ! فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا».

طرف منہ کیا اور میں نے اور اس نے تلوار کے دو واروں کا تبادلہ کیا، میں نے اسے تلوار ماری اور قتل کر دیا، پھر میں واپس ابوعامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اللہ نے تمھیں نشانہ بنانے والے کو قتل کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا: اس تیر کو کھینچ کر نکال دو۔ میں نے اسے کھینچا تو اس (کے زخم والی جگہ) سے پانی پھوٹ کر بہنے لگا۔ انھوں نے کہا: بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا، انھیں میری طرف سے سلام کہنا اور عرض کرنا: ابوعامر کہتا ہے: آپ میرے لیے استغفار فرمائیں۔ کہا: اور ابوعامر رضی اللہ عنہ نے (اپنی جگہ) مجھے لوگوں پر عامل مقرر کر دیا۔ وہ تھوڑا عرصہ (زندہ) رہے، پھر وفات پا گئے۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس آیا تو میں آپ کے ہاں حاضر ہوا، آپ گھر میں کھجور کے بان سے بنی ہوئی ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ اس پر بچھونا تھا (پھر بھی) اس کے بان نے رسول اللہ ﷺ کی کمر اور پہلوؤں پر نشان ڈال دیے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو اپنی اور ابوعامر رضی اللہ عنہ کی خبر سنائی اور آپ سے عرض کی، انھوں نے کہا تھا: آپ ﷺ سے عرض کروں کہ آپ میرے لیے استغفار کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر دونوں ہاتھ اٹھا دیے اور دعا کی: ''اے اللہ عبید (بن سلیم) ابوعامر کو بخش دے!'' یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے قیامت کے دن اپنی مخلوق میں سے یا (فرمایا:) لوگوں میں سے بہت سوں پر فائق کر۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے بھی استغفار فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ بخش دے اور اسے قیامت کے دن باعزت مقام میں داخل فرما۔''

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ، وَّالْأُخْرٰى لِأَبِي مُوسٰى.

ابوبردہ نے کہا: ان میں سے ایک (دعا) ابوعامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

(المعجم ٣٩) - **(بابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ)** (التحفة ٨٥)

باب:39-قبیلۂ اشعر سے تعلق رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٤٠٧] ١٦٦-(٢٤٩٩) **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ، حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِّنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ - أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ - قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ».

[6407] ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اشعری رفقاء جب رات کے وقت گھروں میں داخل ہوتے ہیں تو میں ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں اور رات کو ان کے قرآن پڑھنے کی آواز سے ان کے گھروں کو بھی پہچان لیتا ہوں، چاہے دن میں ان کے اپنے گھروں میں آنے کے وقت میں نے ان کے گھروں کو نہ دیکھا ہو۔ ان میں سے ایک حکیم (حکمت ودانائی والا شخص) ہے، جب وہ گھڑ سواروں ۔۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: دشمنوں ۔۔ سے ملاقات کرتا ہے تو ان سے کہتا ہے: میرے ساتھی تمھیں حکم دے رہے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو۔''

فائدہ: یعنی ابھی مجھ سے مقابلہ کرو اور کسی بھی لمحے میرے ساتھیوں کے پہنچ جانے کا انتظار کرو۔ یہ کہہ کر وہ دشمنوں کے حوصلے پست کر دیتا ہے۔

[٦٤٠٨] ١٦٧-(٢٥٠٠) **حَدَّثَنَا** أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ - قَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ -: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ، إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ، جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِّنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ».

[6408] ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اشعری لوگ جب جہاد میں رسد کی کمی کا شکار ہو جائیں یا مدینہ میں ان کے اہل وعیال کا کھانا کم پڑ جائے تو ان کے پاس جو کچھ بچا ہو اسے ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک ہی برتن سے اس کو آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (وہ میرے قریب ہیں اور میں ان سے قربت رکھتا ہوں۔)''

(المعجم ٤٠) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ، رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) (التحفة ٨٦)

باب:40-حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٤٠٩] ١٦٨-(٢٥٠١) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ. قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: «نَعَمْ».

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: «نَعَمْ».

[6409]عکرمہ نے کہا: ہمیں ابوزمیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: مسلمان نہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بات کرتے تھے، نہ ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے تھے، اس پر انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے تین چیزیں عطا فرما دیجیے (تین چیزوں کے بارے میں میری درخواست قبول فرما لیجیے۔) آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' کہا: میری بیٹی ام حبیبہ عرب کی سب سے زیادہ حسین وجمیل خاتون ہے، میں اسے آپ کی زوجیت میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' کہا: اور معاویہ (میرا بیٹا) آپ اسے اپنے پاس حاضر رہنے والا کاتب بنا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر کہا: آپ مجھے کسی دستے کا امیر (بھی) مقرر فرمائیں تاکہ جس طرح میں مسلمانوں کے خلاف لڑتا تھا، اسی طرح کافروں کے خلاف بھی جنگ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

ابوزمیل نے کہا: اگر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کیا ہوتا تو آپ (ازخود) انھیں یہ سب کچھ عطا نہ فرماتے کیونکہ آپ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی جاتی تھی مگر آپ (اس کے جواب میں) ''ہاں'' کہتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پیش کش اس حدیث کے راوی عکرمہ بن عمار کا وہم ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح، جب وہ حبشہ میں تھیں، نجاشی نے پڑھایا تھا۔ وہاں سے وہ سیدھی مدینہ آ گئیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ جب معاہدۂ حدیبیہ کی تجدید کے لیے مدینہ آئے تو اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی گئے۔ انھوں نے اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے بستر پر نہ بیٹھنے دیا۔ اس حدیث کے راوی عکرمہ بن عمار وہم کا شکار ہو گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے کوئی روایت نہیں لی۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے عکرمہ کو ثقہ کہا ہے۔ اس بنا پر امام مسلم رحمہ اللہ نے ان کی روایت اپنی صحیح میں شامل کر لی لیکن اکثر ائمۂ حدیث ان کی پوری

طرح توثیق نہیں کرتے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ایاس بن سلمہ کو چھوڑ کر باقی تمام اساتذہ سے عکرمہ کی روایات میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ ابوحاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عکرمہ صدوق تو تھے لیکن اپنی احادیث میں وہم کا شکار ہو جاتے تھے۔ اس حدیث میں وہ بری طرح وہم کا شکار ہوئے۔ ان کے وہم کی وجہ وہ پیش کش بھی ہو سکتی ہے جو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو کی کہ وہ ان کی بہن سے شادی کر لیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس پیش کش کے پیچھے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی خواہش ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پیش کش کو دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کی حرمت کی بنا پر مسترد کر دیا ہو۔ بہر حال یہ روایت عکرمہ بن عمار کے سنگین وہم پر مبنی ہے۔ [2] اصابہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منات کا بت توڑنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس مہم کی سربراہی انھیں دے کر رسول اللہ ﷺ نے ان کا یہ مطالبہ بھی پورا فرما دیا اور ان سے ایسا کام لیا جو مسلمانوں کی نظر میں ان کی عزت میں اضافے کا سبب تھا۔

(المعجم ٤١) - **(بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَّأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، وَّأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ)** (التحفة ٨٧)

باب: 41- حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور ان کی کشتی والوں کے فضائل

[٦٤١٠] ١٦٩-(٢٥٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي، أَنَا أَصْغَرُهُمَا، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ. - إِمَّا قَالَ بِضْعًا وَّإِمَّا قَالَ: ثَلَاثَةً وَّخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي - قَالَ: فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَّأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنَا هٰهُنَا، وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ، فَأَقِيمُوا مَعَنَا، قَالَ: فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيعًا، قَالَ: فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا، أَوْ قَالَ

[6410] بُرید نے ابوبُردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے (مکہ سے) نکلنے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ ہم (بھی) آپ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکل پڑے۔ میں، میرے دو بھائی جن سے میں چھوٹا تھا، ایک ابوبردہ اور دوسرا ابورہم ۔۔۔ اور میری قوم میں سے پچاس سے کچھ اوپر یا کہا: ترپن یا باون لوگ (نکلے) ۔۔۔ کہا: ہم کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے ہاں جا پھینکا۔ اس کے ہاں ہم حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ اکٹھے ہو گئے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم لوگ بھی ہمارے ساتھ یہیں ٹھہرو، کہا: ہم ان کے ساتھ ٹھہر گئے، حتی کہ ہم سب اکٹھے (واپس) آئے، ہم رسول اللہ ﷺ سے (عین) اس وقت آ کر ملے جب آپ نے خیبر فتح کیا، تو آپ نے ہمارا بھی حصہ نکالا یا کہا: ہمیں بھی اس مال میں سے عطا فرمایا، آپ نے کسی شخص کو بھی جو

أَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ، قَالَ: فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا - يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ -: نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ.

فتح خیبر میں موجود نہیں تھا، کوئی حصہ نہیں دیا تھا، سوائے ان لوگوں کے جو آپ کے ساتھ (فتح میں) شریک تھے، مگر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ہمراہ ہماری کشتی والوں کو دیا، ان کے لیے ان (فتح میں شریک ہونے والوں) کے ساتھ ہی حصہ نکالا۔ کہا: تو ان میں سے کچھ لوگ ہمیں ۔۔ یعنی کشتی والوں کو ۔۔ کہتے تھے: ہم نے ہجرت میں تم سے سبقت حاصل کی۔

[٦٤١١] (٢٥٠٣) قَالَ: فَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَّهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا، عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً، وَّقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ، وَقَالَتْ كَلِمَةً: كَذَبْتَ، يَا عُمَرُ! كَلَّا، وَاللهِ! كُنْتُمْ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ، وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ، أَوْ فِي أَرْضِ، الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ، وَذٰلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ، وَايْمُ اللهِ! لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ، مَا قُلْتَ، لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَسْأَلُهُ، وَوَاللهِ! لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ

[6411] کہا: (تو ایسا ہوا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، وہ ان لوگوں میں تھیں جو ہمارے ساتھ آئے تھے، ملنے کے لیے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں۔ یہ بھی نجاشی کی طرف ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر کے گئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو اسماء (بنت عمیس) رضی اللہ عنہا ان کے ہاں موجود تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو کہا: یہ کون (عورت) ہیں؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حبشہ والی ہیں؟ یہ سمندر والی ہیں؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہم (مدینہ کی طرف) ہجرت میں تم لوگوں سے سبقت لے گئے، اس لیے ہمارا رسول اللہ ﷺ پر تمھاری نسبت زیادہ حق ہے۔ اس پر وہ غصے میں آ گئیں اور ایک (سخت) جملہ کہہ دیا: عمر! آپ نے جھوٹی بات کہی، ہرگز ایسا نہیں، اللہ کی قسم! تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، وہ تم میں سے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے اور نہ جاننے والے کو نصیحت فرماتے تھے، جبکہ ہم حبشہ میں دور کے ناپسندیدہ لوگوں کے وطن میں تھے اور یہ سب اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تھا۔ اللہ کی قسم! میں نہ کوئی چیز کھاؤں گی، نہ پیوں گی یہاں تک کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے میں وہ رسول اللہ ﷺ کو بتاؤں گی۔ ہمیں (عام لوگوں کی طرف سے) وہاں ایذا پہنچائی جاتی تھی،

اللهِ ﷺ: «لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ، وَّلَكُمْ أَنْتُمْ، أَهْلَ السَّفِينَةِ، هِجْرَتَانِ».

ہم خوف میں مبتلا رہتے تھے۔ یہ سب باتیں میں رسول اللہ ﷺ کو بتاؤں گی اور آپ سے پوچھوں گی۔ (کہ درست بات کیا ہے) اور اللہ کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ ہیر پھیر کروں گی اور نہ بات میں کوئی اضافہ کروں گی۔ (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انھوں (بنت عمیس رضی اللہ عنہا) نے عرض کی: اللہ کے رسول! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اس طرح کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مجھ پر تم سے زیادہ حق نہیں رکھتے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (جو انھوں نے مدینہ کی طرف کی) اور تم کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں۔ (ایک حبشہ کی طرف اور دوسری ان لوگوں کی طرح مدینہ کی طرف۔)''

قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونَنِي أَرْسَالًا، يَسْأَلُونِّي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِّمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

(حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے دیکھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور کشتی والے جوق در جوق میرے پاس آتے تھے اور اس حدیث کے لیے پوچھتے تھے۔ دنیا کی کوئی چیز اس بات سے، جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کہی تھی، ان کے لیے زیادہ خوشی کا باعث اور ان کے دلوں میں زیادہ عظمت رکھنے والی نہ تھی۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى، وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.

ابوبردہ نے کہا: حضرت اسماء (بنت عمیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بار بار مجھ سے یہ حدیث سنتے تھے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَّصُهَيْبٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٨)

باب: 42- حضرت سلمان، حضرت بلال اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٤١٢] ١٧٠-(٢٥٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّبِلَالٍ

[6412] معاویہ بن قرہ نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ چند اور لوگوں کی موجودگی میں حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کی تلواریں

فِي نَفَرٍ، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا. قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ».

اللہ کے دشمن کی گردن میں اپنی جگہ تک نہیں پہنچیں۔ کہا: اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ قریش کے شیخ اور سردار کے متعلق یہ کہتے ہو، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر! شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے تو اپنے رب کو ناراض کر دیا ہے۔''

فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ! أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا، يَغْفِرُ اللهُ لَكَ، يَا أَخِي!

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: میرے بھائیو! کیا میں نے تم کو ناراض کر دیا؟ انھوں نے کہا: نہیں، بھائی! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

[٦٤١٣] ١٧١-(٢٥٠٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ: ﴿إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ [آل عمران: ١٢٢] بَنُو سَلِمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ، وَمَا نُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ، لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾.

[6413] عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی: ''جب تم میں سے دو جماعتوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا اور اللہ ان دونوں کا مددگار تھا'' یہ آیت بنوسلمہ اور بنوحارثہ کے متعلق نازل ہوئی، (اس کے اندر) اللہ کے اس فرمان: ''اللہ ان دونوں (جماعتوں) کا مددگار تھا'' کی بنا پر ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی ہوتی۔

فائدہ: یہ ابواب امام نووی نے قائم کیے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ نسخہ لکھنے والے کسی کاتب نے باب کا عنوان اس حدیث سے پہلے لکھنے کے بجائے بعد میں لکھ دیا۔ اس حدیث کو اگلے باب کے تحت آنا چاہیے تھا۔

(المعجم ٤٣) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٩)

باب: 43- انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٤١٤] ١٧٢-(٢٥٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ

[6414] محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (حنین کی غنیمتیں تقسیم کرنے کے بعد

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ».

انصار کو خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی مغفرت فرما!''

[٦٤١٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6415] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٤١٦] ١٧٣-(٢٥٠٧) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ. قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ، وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ» لَا أَشُكُّ فِيهِ.

[6416] عکرمہ بن عمار نے کہا: ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے انصار کے لیے مغفرت کی دعا کی، (اسحاق نے) کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: ''اور انصار کی اولادوں اور انصار کے ساتھ نسبت رکھنے والوں کی بھی (مغفرت فرما۔)'' مجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہیں۔

[٦٤١٧] ١٧٤-(٢٥٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ- وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صِبْيَانًا وَّنِسَاءً مُّقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مُمْثِلًا. فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، اللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ» يَعْنِي الْأَنْصَارَ.

[6417] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (انصار کے) کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ سیدھے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''میرا اللہ! (گواہ ہے) تم ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں، میرا اللہ! (گواہ ہے) تم ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔'' آپ کی مراد انصار سے تھی۔

[٦٤١٨] ١٧٥-(٢٥٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ -: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى

[6418] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: انصار میں سے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے علیحدگی میں اس کی بات سنی اور تین بار فرمایا: ''اس ذات کی

رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ پیارے ہو۔"

[٦٤١٩] (. . .) حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6419] خالد بن حارث اور ابن ادریس نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٤٢٠] ١٧٦-(٢٥١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى- قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُّسِيئِهِمْ».

[6420] ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار میرا پوٹا ہیں (جہاں پرندوں کی غذا محفوظ رہتی ہے) اور میرا قیمتی چیزیں رکھنے کا صندوق (اثاثہ) ہیں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے۔ ان میں سے جو اچھا کام کرے اسے قبول کرو اور جو غلط کرے اس سے درگزر کرو۔"

(المعجم ٤٤) - (بَابٌ: فِي خَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٩٠)

باب: 44- انصار رضی اللہ عنہم کے بہترین گھرانے

[٦٤٢١] ١٧٧-(٢٥١١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ». فَقَالَ سَعْدٌ: مَا

[6421] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنونجار ہیں، پھر بنوعبدالاشہل ہیں، پھر بنوحارث بن خزرج ہیں، پھر بنوساعدہ ہیں اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔" حضرت سعد (بن عبادہ) رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا ، فَقِيلَ : قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ .

(اور لوگوں کو) ہم پر فضیلت دی ہے، تو ان سے کہا گیا: آپ کو بھی بہت لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

[٦٤٢٢] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ .

[6422] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کر رہے تھے اور وہ نبی ﷺ سے، اسی (گزشتہ) روایت کے مانند۔

[٦٤٢٣] (...) حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ .

[6423] یحییٰ بن سعید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی مگر انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بات بیان نہیں کی۔

[٦٤٢٤] ١٧٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ - قَالَا : حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ، فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ». وَاللهِ! لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا أَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي .

[6424] ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ کو (ولید) ابن عتبہ (بن ابی سفیان) کے ہاں خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے اور بنوعبدالاشہل کا گھرانہ ہے اور بنوحارث بن خزرج کا گھرانہ ہے اور بنوساعدہ کا گھرانہ ہے۔'' اللہ کی قسم! اگر میں (ابواسید) ان میں سے کسی کو خود ترجیح دیتا تو اپنے خاندان (بنوساعدہ) کو ترجیح دیتا۔ (لیکن میں نے اسی ترتیب سے بیان کیا جس ترتیب سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔)

[٦٤٢٥] ١٧٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ : أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ : شَهِدَ أَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ أَبَا

[6425] ابوزناد نے کہا: ابوسلمہ نے گواہی دی کہ انھوں نے حضرت ابواُسید انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ گواہی دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے گھرانوں میں بہترین

أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ».

بنونجار ہیں، پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنوحارث بن خزرج، پھر بنوساعدہ، اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔"

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أُتَّهَمُ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ، وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ، وَقَالَ: خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ، أَسْرِجُوا لِي حِمَارِي آتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَكَلَّمَهُ ابْنُ أَخِيهِ، سَهْلٌ. فَقَالَ: أَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْلَمُ، أَوَلَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ، فَرَجَعَ وَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ.

ابوسلمہ نے کہا: حضرت ابواُسید نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مجھ پر تہمت لگائی جارہی ہے؟ اگر میں جھوٹا ہوتا تو اپنی قوم بنوساعدہ کا نام پہلے لیتا۔ (انھوں نے کہا:) یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو ان کو رنج ہوا اور انھوں نے کہا: ہم کو پیچھے کر دیا گیا، ہم چاروں خاندانوں کے آخر میں آ گئے، میرے گدھے پر زین کسو، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا، تو ان کے بھتیجے سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے بات کی: کیا آپ اس لیے جارہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو رد کر دیں؟ رسول اللہ ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ کیا آپ کے لیے یہ کافی نہیں کہ آپ چار میں سے چوتھے ہوں (خیر و برکت میں شامل ہوں؟) تو وہ باز آئے اور کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ اور گدھے (کی زین کھول دینے) کے بارے میں حکم دیا تو وہ کھول دی گئی۔

[٦٤٢٦] (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «خَيْرُ الْأَنْصَارِ، أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ». بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ، وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

[6426] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "انصار میں سے، یا (فرمایا:) انصار کے گھرانوں میں سے بہترین......" (آگے انصار کے) گھرانوں کے بارے میں ان سب (راویوں) کی حدیث کے مانند ہے۔ انھوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[٦٤٢٧] ١٨٠-(٢٥١٢) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَ

[6427] ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہا کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے

هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: «أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ» قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ» قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ» قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ» قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا، فَقَالَ: أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ؟ حِينَ سَمّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ دَارَهُمْ، فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِهِ: اجْلِسْ، أَلَا تَرْضٰى أَنْ سَمّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمّٰى؟ فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰى، فَانْتَهٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

سنا: رسول اللہ ﷺ نے، جب آپ مسلمانوں کی ایک بڑی مجلس میں تھے، فرمایا: ''میں تم کو انصار کا بہترین گھرانہ بتاؤں؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''بنوعبدالاشہل۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر کون ہیں؟ فرمایا: ''پھر بنونجار۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر کون ہیں؟ فرمایا: ''پھر بنوحارث بن خزرج۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر کون؟ فرمایا: ''پھر بنوساعدہ۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر کون ہیں؟ فرمایا: ''پھر انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھرانے کا نام لیا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غصے میں کھڑے ہو گئے اور کہا: کیا ہم چاروں میں سے آخری ہیں؟ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بات کرنی چاہی تو ان کی قوم کے لوگوں نے کہا: بیٹھ جاؤ، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے تمھارے گھرانے کا نام ان چار گھرانوں میں لیا ہے جن کا آپ نے نام لیا ہے۔ حالانکہ جن گھرانوں کو آپ نے چھوڑ دیا اور ان کا نام نہیں لیا، ان کی تعداد ان سے زیادہ ہے جن کا نام لیا، پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے سے رک گئے۔

فائدہ: اس حدیث میں پہلی تمام احادیث کے برعکس بنوعبدالاشہل کو بنونجار پر مقدم رکھا گیا ہے۔ یہ روایت زہری نے ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انھیں ابوسلمہ نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث روایت کی ہے تو اس میں بنونجار کا نام پہلے ہے۔ ان سے دوسرے راویوں نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے اسی ترتیب کے مطابق حدیث بیان کی ہے۔ یہی ترتیب صحیح اور راجح ہے۔ بنونجار رسول اللہ ﷺ کے دادا کے ننھیال ہیں۔ آپ ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ نے آپ کا نسب بہترین قبیلے میں رکھا ہے۔ امام زہری نے ابوسلمہ کے ساتھ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے اپنی روایت لی۔ ابوسلمہ ترتیب الٹ کر بیان نہیں کر سکتے۔ اس حدیث کے کسی راوی کو وہم ہوا ہے۔ فضیلت کے اعتبار سے انصار کے قبائل کی صحیح ترتیب وہی ہے جو حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(المعجم ٤٥) - (بَابٌ: فِي حُسْنِ صُحْبَةِ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٩١)

باب: 45- انصار سے حسن معاشرت

[٦٤٢٨] ١٨١-(٢٥١٣) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَرْعَرَةَ - وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ -: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ يَخْدُمُنِي، فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا، آلَيْتُ أَنْ لَّا أَصْحَبَ أَحَدًا مِّنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ.

[6428] نصر بن علی جہضمی، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے ابن عرعرہ سے روایت کی ــ الفاظ جہضمی کے ہیں ــ انھوں نے کہا: مجھے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے یونس بن عبید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ثابت بنانی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کے لیے نکلا، وہ (اس سفر میں) میری خدمت کرتے تھے، میں نے ان سے کہا: ایسا نہ کریں، انھوں نے کہا کہ میں نے (جب) انصار کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ (خدمت و تواضع) کا سلوک کرتے ہیں تو میں نے قسم کھائی کہ میں جب بھی کسی انصاری کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا۔

زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا: وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ، وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: أَسَنَّ مِنْ أَنَسٍ.

ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے اپنی اپنی حدیث میں مزید یہ بیان کیا، (ابن مثنیٰ نے کہا:) حضرت جریر رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے، ابن بشار نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عمر میں زیادہ تھے۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِغِفَارٍ وَّأَسْلَمَ) (التحفة ٩٢)

باب: 46- بنوغفار اور اسلم کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا

[٦٤٢٩] ١٨٢-(٢٥١٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ».

[6429] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار، اللہ ان کی مغفرت کرے اور اسلم، اللہ انھیں سلامت رکھے۔''

[٦٤٣٠] ١٨٣-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ائْتِ قَوْمَكَ» فَقُلْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا».

[6430] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعمران جونی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اپنی قوم کے پاس جاؤ اور (ان سے) کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے!''

[٦٤٣١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6431] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے یہ حدیث اسی سند سے بیان کی۔

[٦٤٣٢] ١٨٤-(٢٥١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح:

[6432] محمد (بن سیرین)، محمد بن زیاد اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز ابن جریج اور معقل نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، سب نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامتی عطا کرے اور غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے!''

وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا».

[٦٤٣٣] ١٨٥-(٢٥١٦) وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ خُثَيْمِ ابْنِ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا، وَلٰكِنْ قَالَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

[6433] خُثیم بن عراک نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم کو اللہ نے سلامتی عطا کی اور غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی، یہ میں نے نہیں کہا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔''

[٦٤٣٤] ١٨٦-(٢٥١٧) وَحَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي صَلَاةٍ: «اللّٰهُمَّ! الْعَنْ بَنِي لَحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ، غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ».

[6434] حنظلہ بن علی نے حضرت خُفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دعا کرتے ہوئے فرمایا: ''اے اللہ! بنولحیان، رِعل، ذکوان اور عُصیہ پر لعنت فرما جنھوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی، اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سلامتی عطا کرے!''

[٦٤٣٥] ١٨٧-(٢٥١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ».

[6435] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار، اللہ نے اس کی مغفرت فرمائی اور اسلم کو اللہ نے سلامتی عطا کی اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔''

[٦٤٣٦] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[6436] عبیداللہ، اسامہ اور ابوصالح سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ

عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَّأُسَامَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

سے اسی کے مانند روایت کی اور صالح اور اسامہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات منبر پر ارشاد فرمائی۔

[٦٤٣٧] (...) حَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، مِثْلَ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

[6437] ابوسلمہ نے کہا: مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ان سب (سابقہ حدیث کے راویوں) کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث کے مانند۔

(المعجم ٤٧) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَّأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيمٍ وَّدَوْسٍ وَّطَيِّءٍ) (التحفة ٩٣)

باب: 47- غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طے کے فضائل

[٦٤٣٨] ١٨٨-(٢٥١٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ، مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ، وَاللهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ».

[6438] حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع اور جو بھی بنوعبداللہ میں سے ہیں (ان کے علاقے میں رہنے والے)، باقی لوگوں کو چھوڑ کر میرے اپنے مددگار ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان کے مددگار ہیں۔“

فائدہ: بنوعبداللہ کا پرانا نام بنوعبدالعزیٰ بن غطفان تھا۔ آپ ﷺ نے تبدیل کر کے بنوعبداللہ رکھ دیا۔

[٦٤٣٩] ١٨٩-(٢٥٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[6439] سفیان (بن سعید) نے سعد بن ابراہیم سے،

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ، مَوَالٍ، لَّيْسَ لَهُمْ مَّوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ».

انھوں نے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع (میرے) مددگار ہیں اور ان کا اللہ اور رسول ﷺ کے سوا کوئی اور مددگار نہیں ہے۔ (انھیں خالصتاً اللہ اور اس کے رسول کی حمایت حاصل ہے۔)''

[٦٤٤٠] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هٰذَا: فِيمَا أَعْلَمُ.

[6440] عبیداللہ بن معاذ کے والد نے کہا: ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت کی، مگر اس حدیث میں یہ ہے کہ سعد نے ان میں سے بعض قبائل کے بارے میں کہا: ''میرے علم کے مطابق۔''

فائدہ: یعنی سعد بن ابراہیم کو بعض قبائل کے بارے میں پوری طرح یاد نہ تھا کہ عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے ان کا نام لیا تھا یا نہیں، لیکن پچھلی حدیث میں، جو شعبہ کے بجائے سفیان سے مروی ہے، تیقن سے ان سب قبائل کے نام لیے گئے ہیں اور قریش کے علاوہ باقی سب کے نام حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی موجود ہیں۔

[٦٤٤١] ١٩٠-(٢٥٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ، أَوْ جُهَيْنَةُ، خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّبَنِي عَامِرٍ، وَّالْحَلِيفَيْنِ، أَسَدٍ وَّغَطَفَانَ».

[6441] سعد بن ابراہیم سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار اور مزینہ اور جو لوگ جہینہ سے ہیں، یا آپ نے جہینہ فرمایا، بنوتمیم اور بنوعامر اور دو باہمی حلیفوں اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔''

[٦٤٤٢] ١٩١-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ:

[6442] ابوزناد اور صالح نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! یقیناً غفار، اسلم، مزینہ اور جو لوگ جہینہ سے ہیں یا آپ نے فرمایا: جہینہ اور جو لوگ مزینہ سے ہیں (خود آ کر اسلام

أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ، أَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ مُّزَيْنَةَ، خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ أَسَدٍ وَّطَيِّءٍ وَّغَطَفَانَ».

قبول کرنے کی بنا پر) قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طے اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔"

[٦٤٤٣] ١٩٢-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ، أَوْ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ، خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ - قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ أَسَدٍ وَّغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ».

[6443] ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلم، غفار اور مزینہ کے کچھ گھرانے اور جہینہ یا جہینہ کے کچھ گھرانے اور مزینہ، اللہ کے نزدیک ــ کہا: میرا خیال ہے (محمد بن سیرین نے) کہا ــ قیامت کے دن اسد، غطفان، ہوازن اور تمیم سے (جنھوں نے خود آ کر اسلام قبول نہ کیا) بہتر ہوں گے۔"

[٦٤٤٤] ١٩٣-(٢٥٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ، وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ - مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَ أَحْسِبُ - جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ

[6444] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں غندر نے شعبہ سے حدیث بیان کی، اسی طرح محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے سنا، وہ اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضرت اقرع بن حابس (تمیمی) رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: آپ سے حاجیوں کا سامان چرانے والے (قبائل) اسلم اور غفار اور مزینہ اور میرا خیال ہے جہینہ (کا بھی نام لیا) ــ محمد (بن یعقوب) ہیں جنھیں شک ہوا ــ نے بیعت کر لی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور میرا خیال ہے (آپ

وَّبَنِي عَامِرٍ وَّأَسَدٍ وَّغَطَفَانَ، أَخَابُوا وَخَسِرُوا؟» فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ» وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ.

نے فرمایا) جہینہ بنوتمیم، بنوعامر، بنواسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا یہ (قبیلے لوگوں کی نظر میں مرتبے کے اعتبار سے) ناکام ہو جائیں گے، خسارے میں رہیں گے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ ان سے بہت بہتر ہیں۔'' ابن ابی شیبہ کی حدیث میں: ''محمد (بن یعقوب) ہیں جنھیں شک ہوا'' (کے الفاظ) نہیں۔

[٦٤٤٥] (...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ مُّحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: «وَجُهَيْنَةُ» وَلَمْ يَقُلْ: أَحْسِبُ.

[6445] عبدالصمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے بنوتمیم کے سردار محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث سنائی اور انھوں نے صرف جہینہ کہا۔ ''میرا خیال ہے'' (کا جملہ) نہیں کہا۔

[٦٤٤٦] ١٩٤-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّمِنْ بَنِي عَامِرٍ، وَّالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَّغَطَفَانَ».

[6446] نصر بن علی جہضمی کے والد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوبشر سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ بنوتمیم، بنوعامر اور دو حلیف قبیلوں بنواسد اور بنوغطفان سے بہتر ہیں۔''

[٦٤٤٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6447] عبدالصمد اور شبابہ بن سوار نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٤٤٨] ١٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

[6448] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ۔۔ اور الفاظ ابوبکر کے ہیں ۔۔ حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالملک بن

ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّبَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ» وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالَ: «فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ».

عمیر سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ کیا سمجھتے ہو اگر جہینہ، اسلم اور غفار بنوتمیم، بنوعبداللہ بن غطفان اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں۔'' اور (پوچھتے ہوئے) آپ نے آواز بلند کی تو صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر وہ (لوگوں کے نزدیک اپنی عزت بڑھانے میں) ناکام ہوں گے اور کم مرتبہ ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک وہ ان سے بہتر ہیں۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ».

ابوکریب کی روایت میں ہے: ''تم کیا سمجھتے ہو اگر جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار'' (مزینہ کے نام کا اضافہ ہے جس طرح متعدد دوسری روایات میں بھی مزینہ کا نام شامل ہے۔)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بغیر اکراہ کے خود آ کر اسلام قبول کرنے والے قبائل کو ایسے قبائل سے افضل قرار دیا جو جاہلی دور میں بلند مرتبہ سمجھے جاتے تھے، لیکن انھیں خود آ کر اسلام قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ یہ فضیلت دائمی قرار پائی لیکن بنوتمیم وغیرہ قبائل کو، جو اسلام لانے میں متأخر تھے، اسلام لے آنے کے بعد اپنے طور پر بہت سی فضیلتیں حاصل ہوئیں اور انھوں نے اپنی جگہ بہت سے قابل فخر کام سرانجام دیے۔ ان تمام باتوں کو اپنی جگہ پر سراہا بھی گیا۔

[٦٤٤٩] ١٩٦-(٢٥٢٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي: إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ، صَدَقَةُ طَيِّءٍ، جِئْتَ بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6449] عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہا: میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس آیا تو انھوں نے مجھ سے کہا: سب سے پہلا صدقہ (باقاعدہ وصول شدہ زکاۃ)، جس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے چہروں کو روشن کر دیا تھا، بنوطے کا صدقہ تھا، جس کو آپ (عدی ؓ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے تھے۔

[٦٤٥٠] ١٩٧-(٢٥٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا،

[6450] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہا: حضرت طفیل (بن عمرو دوسی) ؓ اور ان کے ساتھی آئے اور آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! (ہمارے قبیلے) دوس نے کفر کیا اور (اسلام لانے سے) انکار کیا، آپ ان کے خلاف دعا کیجیے! (بعض لوگوں کی طرف سے) کہا گیا کہ اب دوس

فَقِيلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ».

ہلاک ہو گئے۔ (لیکن) آپ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور ان کو (یہاں) لے آ۔''

[٦٤٥١] ١٩٨-(٢٥٢٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِّنْ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ» قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا» قَالَ: وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيلَ».

[6451] حارث نے ابوزرعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بنوتمیم کے ساتھ تین باتوں کی وجہ سے، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں، محبت کرتا آرہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یہ میری امت میں سے دجال کے خلاف زیادہ سخت ہوں گے۔'' کہا: اور ان لوگوں کے صدقات (زکاۃ کے اموال) آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری اپنی قوم کے صدقات ہیں۔'' کہا: ان میں سے جنگ میں پکڑی ہوئی ایک باندی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو، یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔''

[٦٤٥٢] (...) حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، يَقُولُهَا فِيهِمْ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[6452] عمارہ نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: تین باتوں کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں، میں بنوتمیم سے مسلسل محبت کرتا آرہا ہوں، پھر اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[٦٤٥٣] (...) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمٍ، لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ». وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ.

[6453] شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: تین صفات ہیں جو میں نے بنوتمیم کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سنیں، اس کے بعد سے میں ان سے محبت کرتا ہوں اور (آگے) اسی معنی میں حدیث بیان کی، البتہ (شعبی نے) یہ کہا: ''وہ (مستقبل میں ہونے والی) بڑی جنگوں کے دوران میں لڑنے میں سب لوگوں سے زیادہ سخت ہوں گے۔'' اور انھوں نے دجال کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ خِيَارِ النَّاسِ) (التحفة ٩٤)

باب:48-بہترین لوگ

[٦٤٥٤] ١٩٩-(٢٥٢٦) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، أَكْرَهُهُمْ لَهُ، قَبْلَ أَنْ يَّقَعَ فِيهِ، وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَاالْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ». [انظر: ٦٦٣٠]

[6454] ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات کی کانوں کی طرح پاؤ گے، جو تو میں زمانہ جاہلیت میں بہتر تھیں وہ (اور ان کی اولادیں) زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہوں گی، اگر وہ دین کو سمجھ لیں گے۔ اور تمھیں اس (دین کے) معاملے میں سب لوگوں میں سے بہتر وہ نظر آئیں گے جو اس میں آجانے سے پہلے اس کو سب سے زیادہ ناپسند کیا کرتے تھے (جب وہ اس دین کی حقیقت کو پالیں گے تو سب سے زیادہ محبت بھی وہی کریں گے۔) اور تم لوگوں میں سے بدترین دو منہ والے کو پاؤ گے جو اِن لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔''

[٦٤٥٥] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ» بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ: «تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ».

[6455] ابوزرعہ اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات کی کانوں کی طرح پاؤ گے......'' (آگے اسی طرح ہے) جس طرح زہری کی حدیث ہے، البتہ ابوزرعہ اور اعرج کی روایت میں ہے: ''تم اس (دین کے) معاملے میں سب لوگوں سے بہتر انھیں پاؤ گے جو اس (دین) میں داخل ہونے سے پہلے سب لوگوں سے بڑھ کر اس کو ناپسند کرتے تھے۔''

(المعجم ٤٩) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ) (التحفة ٩٥)

باب:49-قریش کی خواتین کے فضائل

[٦٤٥٦] ٢٠٠-(٢٥٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

[6456] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے

عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ - قَالَ أَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، وَّقَالَ الْآخَرُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ - أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ».

ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ابن طاوس نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان عورتوں میں سے بہترین جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں۔ان دونوں (اعرج اور طاوس) میں سے ایک نے کہا: قریش کی نیک عورتیں ہیں۔ اور دوسرے نے کہا: قریش کی عورتیں ہیں۔ جو یتیم بچے کی کم عمری میں اس پر سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔''

[٦٤٥٧] (...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ» وَلَمْ يَقُلْ: يَتِيمٍ.

[6457] عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو اسے رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے (آپ سے روایت کرتے تھے۔) اس (سابقہ روایت) کے مانند، اور ابن طاوس نے اپنے والد سے روایت کی جو اسے نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، مگر انھوں نے اس طرح کہا: ''وہ اپنے بچے کی اس کی کم سنی میں سب سے زیادہ نگہداشت کرنے والی ہوتی ہیں۔'' انھوں نے ''یتیم (پر)'' نہیں کہا۔

[٦٤٥٨] ٢٠١-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ، وَّأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ».

[6458] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''قریش کی عورتیں اونٹوں پر سواری کرنے والی تمام عورتوں میں سب سے اچھی ہیں، بچے پر سب سے بڑھ کر مہربان ہیں اور اپنے خاوند کے لیے اس کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔''

قَالَ: يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.

(سعید بن مسیّب نے) کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد کہا کرتے تھے: مریم بنت عمران علیہا السلام اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ اس حدیث کے عموم سے شاید کچھ لوگوں کو غلطی لگے اور وہ سمجھیں کہ اس سے حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام کی فضیلت متاثر ہوتی ہے، اس لیے انھوں نے وضاحت کر دی کہ اس سے مراد وہ خواتین ہیں جنھوں نے اونٹ کی سواری کی ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام چونکہ کبھی اونٹ پر سوار ہی نہیں ہوئیں بلکہ وہ گدھے پر سواری کیا کرتی تھیں، اس لیے اس حدیث سے ان کی فضیلت متاثر نہیں ہوتی۔

[٦٤٥٩] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ، وَلِيَ عِيَالٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ».

[6459] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھجوایا، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے بہت سے بچے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اونٹوں پر) سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین'' پھر یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا مگر یوں کہا: ''اس کی کم سنی میں بچے پر سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔''

[٦٤٦٠] ٢٠٢-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ، صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ».

[6460] معمر نے ابن طاوس سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، نیز معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں پر سفر کرنے والی عورتوں میں سے بہترین، قریش کی نیک عورتیں ہیں جو بچے پر اس کی کم سنی میں زیادہ شفقت کرنے والی ہوتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال کی زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔''

[٦٤٦١] (...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

[6461] سہیل (بن ابی صالح) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے معمر کی حدیث کے مانند روایت کی۔

النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا، سَوَاءً.

(المعجم ٥٠) - (بَابُ مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) (التحفة ٩٦)

باب: 50- نبی ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپس میں بھائی بنانا

[٦٤٦٢] ٢٠٣-(٢٥٢٨) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ.

[6462] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔

[٦٤٦٣] ٢٠٤-(٢٥٢٩) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ: قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ»؟ فَقَالَ أَنَسٌ: قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْأَنْصَارِ، فِي دَارِهِ.

[6463] حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں عاصم احول نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں حلیف بننا بنانا (جائز) نہیں''؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکان میں قریش اور انصار کو ایک دوسرے کا حلیف بنایا تھا۔

[٦٤٦٤] ٢٠٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْأَنْصَارِ، فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ.

[6464] عبدہ بن سلیمان نے عاصم سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں میرے گھر میں قریش اور انصار کو ایک دوسرے کا حلیف بنایا۔

فائدہ: یہ دین کے تحفظ کے لیے سب مسلمانوں کا، جو مہاجرین اور انصار ہی تھے، ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا عہد تھا۔ سارے مسلمانوں میں سے صرف دو گروہوں ہی کا باہمی حلف نہ تھا۔

[٦٤٦٥] ٢٠٦-(٢٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ،

[6465] سعد بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں ایک دوسرے کو حلیف بنانے

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَأَيُّمَا حِلْفٍ، كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً».

کی ضرورت نہیں جس شخص کا جاہلیت میں جو حلف تھا، اسلام نے اس کی مضبوطی میں اور اضافہ کیا۔“

فائدہ: اسلام میں ایک دوسرے کو حلیف بنانے کی ضرورت نہیں کیونکہ سب مسلمان از خود اچھائی کی ترویج اور برائی کے خاتمے کے لیے لازمی طور پر ایک دوسرے کے معاون ہیں۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَانٌ لِّأَصْحَابِهِ، وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِّلْأُمَّةِ) (التحفة ٩٧)

باب: 51- نبی ﷺ کی بقا اپنے ساتھیوں کے لیے اور آپ کے ساتھیوں کی بقا امت کے لیے امان کی ضامن تھی

[٦٤٦٦] ٢٠٧-(٢٥٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ أَبَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ - عَنْ مُجَمِّعِ ابْنِ يَحْيٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ! قَالَ: فَجَلَسْنَا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا؟» قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: «أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ» قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: «النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِّأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِّأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا

[6466] سعید بن ابی بردہ نے ابو بردہ سے، انھوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے کہا: اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ہی عشاء کی نماز پڑھیں (تو بہتر ہوگا۔) کہا: تو ہم بیٹھے رہے، پھر آپ ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”تم اب تک یہیں بیٹھے ہو؟“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے سوچا کہ ہم یہیں بیٹھے رہتے ہیں حتی کہ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ لیں، آپ نے فرمایا: ”تم نے اچھا کیا، یا (فرمایا:) تم نے صحیح کیا۔“ پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور آپ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے، آپ نے فرمایا: ”ستارے آسمان کے لیے امان (اور سلامتی کی ضمانت) ہیں اور جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر (پھٹنے اور ٹکڑے ہونے کا) وہ مرحلہ آجائے جس کی اسے خبر کر دی گئی ہے۔ اور میں اپنے صحابہ کے لیے امان ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امان ہیں۔ جب وہ چلے جائیں

يُوعَدُونَ».

گے تو میری امت پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے اس کو ڈرایا گیا ہے۔''

(المعجم ٥٢) - (بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ) (التحفة ٩٨)

باب: 52- صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے فضائل

[٦٤٦٧] ٢٠٨-(٢٥٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَّأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَّأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَّنْ رَّأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ».

[6467] عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے خبر دیتے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی فوجیں جنگ کریں گی۔ ان سے کہا جائے گا: کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں، تو (ان کی وجہ سے) انھیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر لوگوں کی فوجیں جنگ کریں گی، ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، (ان کی وجہ سے) انھیں فتح ملے گی، پھر لوگوں کی فوجیں جنگ کریں گی، ان سے پوچھا جائے گا: تم میں ایسے لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ زندگی گزارنے والوں کو دیکھا ہو، وہ کہیں گے: ہاں۔ تو انھیں (ان کی وجہ سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔''

[٦٤٦٨] ٢٠٩-(...) حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: زَعَمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ

[6468] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یقین تھا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں سے کوئی لشکر بھیجا جائے گا تو لوگ کہیں گے: دیکھو، کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی فرد ہے؟ تو ایک شخص مل جائے گا، چنانچہ اس کی وجہ سے انھیں فتح

فِيكُمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَّنْ رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَّنْ رَّأَى مَنْ رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَّأَى مَنْ رَّأَى أَحَدًا رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ».

مل جائے گی، پھر ایک اور لشکر بھیجا جائے گا تو لوگ (آپس میں) کہیں گے: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ تو انھیں اس (شخص) کی بنا پر فتح حاصل ہو جائے گی، پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا: دیکھو، کیا ان میں کوئی ایسا دیکھتے ہو جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا: دیکھو، کیا ان میں کوئی ایسا شخص دیکھتے ہو جس نے کسی ایسے آدمی کو دیکھا ہو جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھنے والوں میں سے کسی کو دیکھا ہو؟ تو وہ آدمی مل جائے گا اور اس کی وجہ سے انھیں فتح مل جائے گی۔"

[٦٤٦٩] ٢١٠-(٢٥٣٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ» لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: «ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ».

[6469] قتیبہ بن سعید اور ہناد بن سری نے کہا: ہمیں ابواحوص نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم بن یزید سے، انھوں نے عبیدہ سلمانی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے بہترین اس دور کے لوگ ہیں جو میرے ساتھ ہیں (صحابہ)، پھر وہ ہیں جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے (تابعین)، پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے (تبع تابعین)، پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے پہلے ہوگی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے پہلے ہوگی۔" ہناد نے اپنی حدیث میں قرن (دور) کا ذکر نہیں کیا۔ اور قتیبہ نے کہا: "پھر ایسی اقوام آئیں گی۔"

فائدہ: "ان کی گواہی ان کی قسم سے پہلے ہوگی" کا مطلب یہ ہے کہ وہ گواہیاں دیں گے، پھر قسمیں کھائیں گے اور قسمیں کھائیں گے، پھر گواہیاں دیں گے۔ گواہ کے لیے اگرچہ قسم کھانا ضروری نہیں، مگر انھیں خود احساس ہوگا کہ وہ اعتبار کے قابل نہیں۔

[٦٤٧٠] ٢١١-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ

[6470] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: لوگوں میں سب سے بہتر

عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ».

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَنْهَوْنَنَا، وَنَحْنُ غِلْمَانٌ، عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ.

کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے دور کے لوگ، پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے، پھر وہ جو ان کے ساتھ ہوں گے، پھر ایک ایسی قوم آئے گی کہ ان کی شہادت ان کی قسم سے جلدی ہوگی اور ان کی قسم ان کی شہادت سے جلدی ہوگی۔''

ابراہیم (نخعی) نے کہا: جس وقت ہم کم عمر تھے (تو بڑی عمر کے) لوگ ہمیں قسم کھانے اور شہادت دینے سے منع کرتے تھے۔

فائدہ: صحیح بخاری کی روایت میں ہے ''یَضْرِبُونَنَا'' ''ہمیں مارتے تھے۔'' (صحيح البخاري، حديث: 2652) مقصود یہ تھا کہ خواہ مخواہ قسم کھانے کی اور بے ضرورت گواہی دیتے پھرنے کی عادت نہ ہو جائے۔

[٦٤٧١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ، بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَجَرِيرٍ، بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[6471] شعبہ اور سفیان دونوں نے منصور سے ابواحوص اور جریر کی سند کے ساتھ انھی دونوں کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی، دونوں کی حدیث میں ''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا'' (کے الفاظ) نہیں۔

[٦٤٧٢] ٢١٢-(...) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ: «ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ، تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ».

[6472] ابن عون نے ابراہیم سے، انھوں نے عبیدہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں میں بہترین میرے دور کے لوگ (صحابہ) ہیں، پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور کے) ہوں گے (تابعین)، پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور کے) ہوں گے (تبع تابعین۔)'' (عبیدہ سلمانی نے کہا:) مجھے یاد نہیں (کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے) تیسری بار کہا یا چوتھی بار: ''پھر ان کے جانشیں ایسے لوگ ہوں گے کہ ان میں سے کسی ایک کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور

اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی۔"

فائدہ: ان پر لوگوں کے اعتبار کا یہ عالم ہوگا کہ وہ شہادت دینے سے پہلے بھی قسم کھائیں گے اور شہادت دینے کے بعد بھی قسم کھائیں گے۔

[٦٤٧٣] ٢١٣-(٢٥٣٤) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ». وَاللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، قَالَ: «ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ، يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا».

[6473] ہشیم نے ابوبشر سے، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے بہترین لوگ اس زمانے کے ہیں جن میں میری بعثت ہوئی ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ (کے دور کے) ہیں۔" اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے زمانے کا ذکر کیا تھا یا نہیں، فرمایا: "پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو موٹا ہونا پسند کریں گے، وہ شہادت طلب کیے جانے سے پہلے شہادت دیں گے۔"

فائدہ: ان کی شہادت کے پیچھے ان کی کوئی اپنی مرضی پوشیدہ ہوگی، اس لیے بغیر طلب کیے، آگے بڑھ بڑھ کر گواہی دیں گے اور ساتھ قسمیں کھائیں گے۔ یہ لوگ خیر سے عاری ہوں گے۔

[٦٤٧٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[6474] شعبہ اور ابوعوانہ دونوں نے ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، مگر شعبہ کی حدیث میں ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا (کہ آپ نے) دو بار (کہا) یا تین بار۔

[٦٤٧٥] ٢١٤-(٢٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ: حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ:

[6475] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوجمرہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے زہدم بن مضرب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سب

سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ». قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا: «ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُتَّمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ».

سے اچھے میرے دور کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے ساتھ ہیں، پھر وہ جو ان کے ساتھ ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں۔" حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دور کے بعد دو بار فرمایا یا تین بار؟ (پھر آپ نے فرمایا:) "پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے کہ وہ گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی مطلوب نہیں ہو گی اور خیانت کریں گے جبکہ ان کو امانت دار نہیں بنایا جائے گا (جس مال کی ذمہ داری ان کے پاس نہیں ہوگی اس میں بھی خیانت کے راستے نکالیں گے)، وہ نذر مانیں گے لیکن اپنی نذریں پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔"

[٦٤٧٦] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمْ: قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ، وَجَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلٰى فَرَسٍ، فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى وَشَبَابَةَ: «يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ». وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ: «يُوفُونَ» كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ.

[6476] یحییٰ بن سعید، بہز اور شبابہ سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ان سب کی حدیث میں ہے (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے) کہا: مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا، شبابہ کی حدیث میں ہے کہ (ابوجمرہ نے) کہا: میں نے زہدم بن مضرب سے سنا، وہ گھوڑے پر سوار ہو کر میرے پاس ایک کام کے لیے آئے تھے، انھوں نے مجھے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا، نیز یحییٰ (بن سعید) اور شبابہ کی حدیث میں ہے: "وہ نذریں مانیں گے لیکن وفا نہیں کریں گے۔" اور بہز کی حدیث میں اسی طرح ہے جس طرح ابن جعفر کی حدیث میں ہے: "وہ (اپنی نذریں) پوری نہیں کریں گے۔"

[٦٤٧٧] ٢١٥-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

[6477] ابوعوانہ اور ہشام دونوں نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث (ان الفاظ میں) روایت کی: "اس امت کے بہترین لوگ اس دور کے ہیں جس میں مجھے ان میں بھیجا گیا ہے، پھر وہ جو ان کے

زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِهٰذَا الْحَدِيثِ: «خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» - زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ: وَاللهُ أَعْلَمُ، أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ - وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ: «وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ».

ساتھ (کے دور میں) ہوں گے۔" — ابوعوانہ کی حدیث میں مزید یہ ہے کہ (حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ آپ ﷺ نے تیسرے (دور) کا ذکر کیا یا نہیں، جس طرح حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے زہدم کی روایت کردہ حدیث ہے۔ اور قتادہ سے ہشام کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں: "وہ قسمیں کھائیں گے جبکہ ان سے قسم کھانے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔"

[٦٤٧٨] ٢١٦-(٢٥٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ».

[6478] عبداللہ بہی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: "اس دور کے، میں جس میں ہوں، پھر دوسرے (دور کے)، پھر تیسرے (دور کے۔)"

(المعجم ٥٣) - (بَابُ بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهِ ﷺ: «عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَّا يَبْقٰى نَفْسٌ مَّنْفُوسَةٌ مِّمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ») (التحفة ٩٩)

باب: 53- "جولوگ اس وقت زندہ ہیں، سو سال بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں ہوگا" کا مطلب

[٦٤٧٩] ٢١٧-(٢٥٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ؟ فَإِنَّ عَلٰى رَأْسِ

[6479] معمر نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان نے بتایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری حصے میں ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: "کیا تم لوگوں نے اپنی اس رات کو دیکھا ہے؟ (اسے یاد رکھو) بلاشبہ اس رات سے سو سال کے بعد، جو لوگ (اس رات میں) روئے زمین پر موجود ہیں، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں ہوگا۔"

مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ».

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِلْكَ، فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ، عَنْ مِّائَةِ سَنَةٍ، وَّإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ»، يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: (بعض) لوگ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا ہوئے ہیں جو اس میں سو سال کے حوالے سے مختلف باتیں کر رہے ہیں (کہ سو سال بعد زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔) رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: ''آج جو لوگ روئے زمین پر موجود ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں ہوگا۔'' آپ کا مقصود یہ تھا کہ اس قرن (اس دور میں رہنے والے لوگوں) کا خاتمہ ہو جائے گا۔

فائدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ مفہوم سے یہ معلوم ہوا کہ قرن سے مراد ایک صدی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا یہی مطلب بنتا ہے کہ جو لوگ ان کے ساتھ موجود ہیں، چھوٹے ہوں یا بڑے، ان میں سے کوئی اس رات سے ایک سو سال بعد موجود نہیں ہوگا۔ یہی آپ کا قرن کہلائے گا۔ عملاً یہی ہوا۔ اس بات پر تمام اہل سیرت کا اتفاق ہے کہ آپ کے صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہونے والے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے جس رات یہ بات کہی وہ آپ کی عمر شریف کے آخری مہینے کی ایک رات تھی اور حضرت ابوطفیل کی وفات کے بارے میں کئی اقوال ہیں۔ 100 ہجری میں ہوئی، یعنی آپ کی فرمائی ہوئی بات کو نوے سال ہوئے تھے۔ 101 ہجری یا 102 ہجری یا 107 ہجری یا 110 ہجری میں ہوئی (اصابہ: 133/4)۔ آخری قول بھی درست مانا جائے تو اس رات سے سو سال بعد کل مدت بنتی ہے۔ فَصَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم.

[٦٤٨٠] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ. وَّرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ، كَمِثْلِ حَدِيثِهِ.

[6480] شعیب اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر دونوں نے زہری سے معمر کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦٤٨١] ٢١٨-(٢٥٣٨) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ، قَبْلَ أَنْ

[6481] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنی وفات سے ایک مہینہ قبل یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو؟ اس کا علم صرف اور صرف اللہ

يَّمُوتَ بِشَهْرٍ: «تَسْأَلُونِّي عَنِ السَّاعَةِ؟ وَ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ، وَأُقْسِمُ بِاللهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ». [انظر: ٦٤٨٦]

تعالیٰ کے پاس ہے (البتہ اس بات پر) میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس وقت کوئی زندہ نفس موجود نہیں جس پر سو سال پورے ہوں۔''

فائدہ: یعنی جو لوگ اس وقت موجود ہیں ان میں سے ہر شخص فوت ہو کر اللہ کے سامنے حاضر ہو چکا ہوگا۔ ان سب پر قیامت آ چکی ہوگی۔

[٦٤٨٢] (...) حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ.

[6482] ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ ہمیں خبر دی اور اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ (آپ نے) اپنی وفات سے ایک ماہ قبل (یہ ارشاد فرمایا تھا۔)

[٦٤٨٣] (...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ - قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ، أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ: «مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ، الْيَوْمَ، تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ، وَّهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ».

[6483] معتمر بن سلیمان نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، کہا: ابونضرہ نے ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: آپ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ یا قریباً اتنا عرصہ پہلے فرمایا: ''آج کوئی ایسا سانس لیتا ہوا انسان موجود نہیں کہ اس پر سو سال گزریں تو وہ اُس دن بھی زندہ ہو۔''

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ. وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: نَقْصُ الْعُمُرِ.

اور لوگوں کو پانی پلانے والے عبدالرحمان (بن آدم) سے روایت ہے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔ عبدالرحمان نے اس کا مفہوم بتایا اور کہا: عمر کی کمی (مراد ہے۔)

فائدہ: آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ اب جو زمانہ آئے گا اس میں لوگوں کی عمریں پہلے زمانے کے لوگوں کی طرح زیادہ لمبی نہیں ہوں گی، اس لیے عمل کی فرصت کم ہے، لہٰذا آپ کی امت کے افراد کو چاہیے کہ اس کم مدت میں زیادہ سے زیادہ نیک عمل کر لیں۔

[٦٤٨٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ

[6484] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے دونوں سندوں سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

التَّيْمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، مِثْلَهُ.

[٦٤٨٥] ٢١٩-(٢٥٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ، سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ، وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ».

[6485] ابونضرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب نبی ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو اس کے بعد لوگوں نے آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سو سال نہیں گزریں گے کہ آج زمین پر سانس لیتا ہوا کوئی شخص موجود ہو۔'' (اس سے پہلے یہ سب ختم ہو جائیں گے۔)

[٦٤٨٦] ٢٢٠-(٢٥٣٨) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ، تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ».

[6486] حصین نے سالم سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''(آج) سانس لیتا ہوا کوئی شخص سو سال (کی مدت) تک نہیں پہنچے گا۔''

فَقَالَ سَالِمٌ: تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ، إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ. [راجع: ٦٤٨١]

سالم نے کہا: ہم نے ان (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) کے سامنے اس کے بارے میں گفتگو کی کہ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اس وقت پیدا ہو چکا تھا۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ١٠٠)

باب: 54- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام ہے

[٦٤٨٧] ٢٢١-(٢٥٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، لَا

[6487] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان (صحابہ) میں سے کسی ایک کے

تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَّا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ».

دیے ہوئے ایک مد بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پا سکتا۔"

فائدہ: ایک مُد تقریباً ساڑھے پانچ سو گرام کا ہوتا ہے۔

[٦٤٨٨] ٢٢٢-(٢٥٤١) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ، فَسَبَّهُ خَالِدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَّا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ».

[6488] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت خالد بن ولید اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان کوئی مناقشہ تھا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو برا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے صحابہ میں سے کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ تم میں سے کسی شخص نے اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کیا تو وہ ان میں سے کسی کے دیے ہوئے ایک مد کے برابر بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پا سکتا۔"

فائدہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی نسبت بہت پہلے سے شرفِ صحبت حاصل تھا۔ اس طرح وہ آپ کے زیادہ قریبی ساتھی تھے۔ اس کی بنا پر انھیں حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر وہی فوقیت حاصل تھی جو رسول اللہ ﷺ نے بتائی۔ یہی بات درجہ بدرجہ اور قرن بقرن آگے چلتی ہے۔ کوئی شخص جس نے ایمان کی حالت میں ایک بار ہی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، اس کو زیارت نہ کرنے والے پر وہی فوقیت حاصل ہوگی جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی۔

[٦٤٨٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَّأَبِي مُعَاوِيَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ.

[6489] وکیع اور شعبہ نے اعمش سے جریر اور ابومعاویہ کی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کے مانند روایت کی، لیکن شعبہ اور وکیع کی حدیث میں عبدالرحمٰن بن عوف اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

(المعجم ٥٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرْنِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ١٠١)

باب:55- حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٤٩٠] ٢٢٣-(٢٥٤٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ، وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ: «إِنَّ رَجُلًا يَّأْتِيكُمْ مِّنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ: لَّا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَّهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ، إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَّقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ».

[6490] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: مجھے سعید جریری نے ابونضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اہل کوفہ ایک وفد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس رحمہ اللہ کا ٹھٹھا اڑاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں قرن کے رہنے والوں میں سے کوئی ہے؟ وہ شخص (آگے) آ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”تمھارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا، اس کا نام اویس ہوگا، یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں جسے وہ چھوڑ کر آئے۔ اس (کے جسم) پر سفید (برص کے) نشان ہیں۔ اس نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے ایک دینار یا درہم کے برابر چھوڑ کر باقی سارا نشان ہٹا دیا، وہ تم میں سے جس کو ملے (وہ اس سے درخواست کرے کہ) وہ تم لوگوں کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔“

فائدہ: حضرت اُسیر بن جابر عبدی کوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تقریب میں لکھا ہے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کا شرف حاصل تھا، اس لیے وہ صحابی تھے۔ 85 ہجری میں کوفہ میں فوت ہوئے۔

[٦٤٩١] ٢٢٤-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، وَّلَهُ وَالِدَةٌ، وَّكَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ».

[6491] حماد بن سلمہ نے سعید جریری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”تابعین میں سب سے بہتر ایک آدمی ہے جسے اویس کہا جاتا ہے، اس کی بس والدہ ہے، اس (کے جسم) پر (برص کے) سفید نشان ہیں (جب وہ تمھیں ملے) تو اس سے کہنا کہ وہ تمھارے لیے استغفار کرے۔“

[٦٤٩٢] ٢٢٥-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِذَا أَتٰى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ، سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى أُوَيْسٍ، فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَّعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَّهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ». فَاسْتَغْفِرْ لِي، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ.

[6492] زرارہ بن اوفیٰ نے اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن میں سے کوئی (جہاد میں حصہ لینے والے) دستے آتے تو وہ ان سے پوچھتے: تم میں اویس بن عامر بھی ہیں؟ یہاں تک کہ وہ اویس سے مل گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) کہا: آپ اویس بن عامر ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں، پوچھا: کیا آپ مراد (کے قبیلے اور) اس کے بعد قرن (کی شاخ) سے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں، کہا: کیا آپ کو برص (کی بیماری) تھی، پھر آپ ٹھیک ہو گئے، بس ایک درہم کے برابر جگہ رہ گئی؟ کہا: ہاں۔ کہا: آپ کی والدہ ہیں؟ کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''تمھارے پاس اہل یمن کے دستوں کے ہمراہ اویس بن عامر آئے گا، وہ قبیلۂ مراد، پھر اس کی شاخ قرن سے ہوگا، اسے برص کی بیماری ہوئی ہوگی، پھر ایک درہم کی جگہ چھوڑ کر باقی ٹھیک ہوگئی ہوگی، اس کی والدہ ہے، وہ اس کا پورا فرمانبردار ہے، اگر وہ اللہ پر (کسی کام کی) قسم کھا لے تو وہ اسے پورا کر دے گا۔ اگر تم یہ کر سکو گے کہ (تمھاری درخواست پر) وہ تمھارے لیے بخشش کی دعا کرے تو یہ (درخواست) کر لینا۔'' اس لیے (اب) تم میرے لیے بخشش کی دعا کرو تو انھوں نے ان کے لیے بخشش کی دعا کی۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: الْكُوفَةَ، قَالَ: أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ کہا: کوفہ (کی چھاؤنی) میں۔ انھوں نے کہا: کیا میں تمھارے لیے وہاں کے عامل کو خط نہ لکھ دوں؟ کہا: مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ خاک نشیں (عام) لوگوں میں رہوں۔

قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِهِمْ، فَوَافَقَ عُمَرَ، فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ، قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَيْكُمْ

کہا: جب اگلا سال آیا تو ان (قرنیوں) کے اشراف میں سے ایک شخص حج پر آیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ نے اس سے اویس رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: میں اسے ایک بوسیدہ گھر اور تھوڑی سی پونجی کے ساتھ چھوڑ کر

أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَّعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرأَ مِنْهُ، إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ». فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: لَقِيتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ، فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ.

آیا ہوں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''تمھارے پاس اویس بن عامر یمن کے دستوں کے ہمراہ آئے گا، وہ قبیلۂ مراد، پھر اس کی شاخ قرن سے ہے، اسے برص کی بیماری تھی جو ایک درہم کی جگہ چھوڑ کر ساری ٹھیک ہوگئی ہے، اس کی بس والدہ ہے جس کا وہ بہت فرماں بردار ہے۔ اگر وہ اللہ پر (کسی کام کی) قسم کھالے تو وہ اسے پورا فرما دے گا۔ اگر تمھارے بس میں ہو کہ وہ تمھارے لیے مغفرت کی دعا کرے تو (دعا کی درخواست) کر لینا۔'' وہ شخص حضرت اویس رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: میرے لیے مغفرت کی دعا کر دو۔ انھوں نے کہا: تم ابھی ایک نیک سفر سے آئے ہو، تم میرے لیے دعا کرو۔ اس شخص نے (پھر) کہا: میرے لیے بخشش کی دعا کر دیں۔ انھوں نے کہا: تم ابھی ایک نیک سفر سے آئے ہو، تم میرے لیے بخشش کی دعا کرو، پھر (اس کا اصرار دیکھا تو) پوچھا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تھے؟ اس نے کہا: ہاں، تو انھوں نے اس کے لیے مغفرت کی دعا کی، پھر لوگ ان کے بارے میں جان گئے تو وہ کسی طرف چلے گئے۔

قَالَ أُسَيْرٌ: وَّكَسَوْتُهُ بُرْدَةً، فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ: مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ؟.

حضرت اسیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے انھیں ایک چادر اُڑھائی تھی۔ جب بھی کوئی انسان اسے دیکھتا تو پوچھتا: اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟ (وہ ایسے تھے کہ ایک مناسب چادر بھی ان کے پاس ہونا باعثِ تعجب تھا۔)

(المعجم ٥٦) - (بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ) (التحفة ١٠٢)

باب: 56- اہل مصر کے متعلق نبی ﷺ کی وصیت

[٦٤٩٣] ٢٢٦-(٢٥٤٣) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[6493] ابن وہب نے کہا: ہمیں حرملہ بن عمران تجیبی نے عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: رسول

وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ، فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم عنقریب ایک زمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط کا نام لیا جاتا ہوگا (یہ ان کے چھوٹے سکے کا نام ہوگا۔) تم اس سرزمین کے رہنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بات سن رکھو، کیونکہ ان کا (ہم پر) حق بھی ہے اور رشتہ بھی، پھر جب تم دو انسانوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے لیے قتال پر آمادہ دیکھو تو وہاں سے چلے آنا۔''

قَالَ: فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ، يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَخَرَجَ مِنْهَا.

(حرملہ بن عمران نے) کہا: تو (عبدالرحمان بن شماسہ) حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں ربیعہ اور عبدالرحمان کے قریب سے گزرے، وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے تھے تو وہ وہاں (مصر) سے نکل آئے۔

[٦٤٩٤] ٢٢٧-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلٰى أَهْلِهَا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا» أَوْ قَالَ: «ذِمَّةً وَّصِهْرًا، فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَاخْرُجْ مِنْهَا». قَالَ: فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ، يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَخَرَجْتُ مِنْهَا.

[6494] جریر نے کہا: میں نے حرملہ مصری کو عبدالرحمٰن بن شماسہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے ابوبصرہ سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جلد ہی مصر کو فتح کرلو گے، وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کا نام (کثرت سے) لیا جاتا ہوگا۔ جب تم اس سرزمین کو فتح کرلو تو وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ ان کا حق بھی ہے اور رشتہ بھی۔'' یا فرمایا: ''ان کا حق ہے اور سسرالی رشتہ ہے، پھر جب تم وہاں پر دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھو تو وہاں سے نکل آنا۔'' (عبدالرحمان بن شماسہ نے) کہا: پھر میں نے عبدالرحمان بن شرحبیل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

فوائد ومسائل: ① حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجر علیہا السلام مصر سے تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا بھی مصر ہی سے تھیں، اس لیے ان کا خصوصاً خیال رکھنے کا حکم فرمایا۔ ② حدیث کے آخری حصے سے مقصود

یہ ہے کہ اس مرحلے پر لوگ زمین کے ساتھ بے جا محبت کرنے لگیں گے اور اپنے ذرا سے مفاد کی قربانی دینے کے روادار نہ ہوں گے۔ وہ جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ کو پس پشت ڈال چکے ہوں گے۔ اس وقت وہاں رہنے والا ان کے رنگ میں رنگا جائے گا۔

(المعجم ٥٧) - (بَابُ فَضْلِ أَهْلِ عُمَانَ) (التحفة١٠٣)

باب: 57- اہل عمان کی فضیلت

[٦٤٩٥] ٢٢٨-(٢٥٤٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي الْوَازِعِ، جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا إِلٰى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ، فَجَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ، مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ».

[6495] جابر بن عمرو راسبی نے کہا: میں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے پاس بھیجا تو ان لوگوں نے ان کو گالیاں دیں اور مارا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم اہل عُمان کے پاس جاتے تو وہ تمھیں گالیاں دیتے نہ مارتے۔"

(المعجم ٥٨) - (بَابُ ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيفٍ وَّمُبِيرِهَا) (التحفة ١٠٤)

باب: 58- قبیلۂ ثقیف کا کذاب اور سفاک

[٦٤٩٦] ٢٢٩-(٢٥٤٥) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيَّ: أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ، حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَبَا خُبَيْبٍ! السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَبَا خُبَيْبٍ! السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَبَا خُبَيْبٍ! أَمَا وَاللهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا

[6496] ہمیں اسود بن شیبان نے ابونوفل سے خبر دی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (کے جسدِ خاکی) کو شہر کی گھاٹی میں (کھجور کے ایک تنے سے لٹکا ہوا) دیکھا، کہا: تو قریش اور دوسرے لوگوں نے وہاں سے گزرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے گزرے تو وہ ان (ابن زبیر رضی اللہ عنہما) کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور (انھیں مخاطب کرتے ہوئے) کہا: ابوخبیب! آپ پر سلام! ابوخبیب! آپ پر سلام! ابوخبیب! آپ پر سلام! اللہ گواہ ہے کہ میں آپ کو اس سے روکتا تھا، اللہ گواہ ہے کہ میں آپ کو اس سے روکتا تھا، اللہ گواہ ہے کہ میں آپ کو اس سے روکتا تھا، اللہ کی قسم! آپ، جتنا مجھے علم ہے بہت روزے رکھنے

وَاللهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللهِ! إِنْ كُنْتَ، مَا عَلِمْتُ، صَوَّامًا، قَوَّامًا، وَّصُولًا لِّلرَّحِمِ، أَمَا وَاللهِ! لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ.

والے، بہت قیام کرنے والے، بہت صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! وہ امت جس میں آپ سب سے برے (قرار دیے گئے) ہوں، وہ امت تو پوری کی پوری بہترین ہوگی۔ (جبکہ اس میں تو بڑے بڑے ظالم، قاتل اور مجرم موجود ہیں۔ آپ کسی طور پر اس سلوک کے مستحق نہ تھے۔)

ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللهِ وَقَوْلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ، فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ: لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ، قَالَ: فَأَبَتْ وَقَالَتْ: وَاللهِ! لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِي بِقُرُونِي، قَالَ: فَقَالَ: أَرُونِي سِبْتَيَّ، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ، وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! أَنَا، وَاللهِ! ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِّنَ الدَّوَابِّ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ، أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا: «أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيرًا» فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ، قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے چلے گئے۔ حجاج کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وہاں پر کھڑے ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے کارندے بھیجے، ان (کے جسد خاکی) کو کھجور کے تنے سے اتارا گیا اور انھیں جاہلی دور کی یہود کی قبروں میں پھینک دیا گیا، پھر اس نے (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس کارندہ بھیجا۔ انھوں نے اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ اس نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ یا تو تم میرے پاس آؤ گی یا پھر میں تمھارے پاس ان لوگوں کو بھیجوں گا جو تمھیں تمھارے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے آئیں گے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے پھر انکار کر دیا اور فرمایا: میں ہرگز تیرے پاس نہ آؤں گی یہاں تک کہ تو میرے پاس ایسے شخص کو بھیجے جو مجھے میرے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جائے۔ کہا: تو حجاج کہنے لگا: مجھے میرے جوتے دکھاؤ، اس نے جوتے پہنے اور اکڑتا ہوا تیزی سے چل پڑا، یہاں تک کہ ان کے ہاں پہنچا اور کہا: تم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے تمھیں دیکھا ہے کہ تم نے اس پر اس کی دنیا تباہ کر دی جبکہ اس نے تمھاری آخرت برباد کر دی، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو اسے دو پیٹیوں والی کا بیٹا (ابن ذاتِ النطاقین) کہتا ہے۔ ہاں، اللہ کی قسم! میں دو پیٹیوں والی ہوں۔ ایک پیٹی کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کھانا سواری کے جانور پر باندھتی تھی اور دوسری پیٹی وہ ہے جس سے کوئی عورت مستغنی نہیں ہوسکتی (سب کو لباس کے لیے اس کی

ضرورت ہوتی ہے۔) اور سنو! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا کہ بنوثقیف میں ایک بہت بڑا کذاب ہوگا اور ایک بہت بڑا سفاک ہوگا۔ کذاب (مختار ثقفی) کو تو ہم نے دیکھ لیا اور رہا سفاک تو میں نہیں سمجھتی کہ تیرے علاوہ کوئی اور ہوگا، کہا: تو وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور انھیں کوئی جواب نہ دے سکا۔

(المعجم ٥٩) - (بَابُ فَضْلِ فَارِسَ)

(التحفة ١٠٥)

باب: 59- اہل فارس کی فضیلت

[٦٤٩٧] ٢٣٠-(٢٥٤٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ - أَوْ قَالَ - مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ، حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ».

[6497] یزید بن اصم جزری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی فارس کا کوئی شخص ۔۔ یا آپ نے فرمایا۔۔ فرزندانِ فارس میں سے کوئی شخص اس تک پہنچتا اور اسے حاصل کر لیتا۔''

[٦٤٩٨] ٢٣١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ. فَلَمَّا قَرَأَ: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [الجمعة: ٣]. قَالَ رَجُلٌ: مَّنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ، حَتّٰى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ

[6498] ابوغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب نبی ﷺ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی اور آپ نے یہ پڑھا: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا﴾ ''ان میں اور بھی لوگ ہیں جو ابھی تک آ کر ان سے نہیں ملے ہیں۔'' (الجمعة 3:62) تو ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، حتی کہ اس نے آپ سے ایک یا دو یا تین بار سوال کیا، کہا: اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر ہاتھ رکھا، پھر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ اس کو حاصل کر لیتے۔''

الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ».

فائدہ: حقیقی علم، یعنی رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو اسلامی دنیا کے کونے کونے سے حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی ترویج واشاعت کرنے میں بلادِ فارس کے لوگ سب سے آگے رہے۔ محدثین عظام کی اکثریت جن میں امام بخاری، امام مسلم نیشاپوری اور امام ترمذی رحمہ اللہ وغیرہ جیسے بڑے بڑے محدث شامل ہیں، یہ سب فارسی الاصل تھے۔

(المعجم ٦٠) - (بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «النَّاسُ كَإِبِلٍ مِّائَةٍ، لَّا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً») (التحفة ١٠٦)

باب: 60- لوگ (ایسے) سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے لائق نہیں ملتا

[٦٤٩٩] ٢٣٢-(٢٥٤٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ ؛ قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِّائَةٍ، لَّا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً».

[6499] سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو ایسے سو اونٹوں کی مثل پاؤ گے کہ آدمی ان میں سے ایک بھی سواری کے لائق نہیں پاتا۔''

فائدہ: انسان نسلی طور پر ایک ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، لیکن ایسے انسان جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اسی طرح فرمانبردار ہوں جس طرح اچھی سواری اپنے سوار کے اشاروں پر چلتی ہے اور جن سے خلق خدا کو فائدہ پہنچے، سو میں سے ایک کی نسبت سے بھی کم ہیں۔ جس طرح بہت سے اونٹوں میں سواری کے لیے بڑی مشکل سے کوئی ایک کام کا نکلتا ہے، اسی طرح بہت سے انسانوں میں سے کبھی کوئی ایک کام کا نکلتا ہے۔

حدیث نمبر 6500 سے 7563 تک

کتاب البر والصلۃ والأدب - کتاب التفسیر

صحیح مسلم (اردو)

5

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح مسلم (اردو)

5

صحیح مسلم (اُردو)

کتاب البر والصلۃ — 6500(2548) * کتاب التفسیر — 7563(3033)

5

تالیف

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی

مولانا محمد آصف رشید

حافظ محمد انس طلحہ

دار السلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین (جلد پنجم)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ
شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی اور مسافر کے ساتھ اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو'' (النساء 4:36)

تعارف کتاب البر والصلۃ والأدب

رسالت مآب ﷺ نے ''برّ'' کے بارے میں فرمایا کہ یہ حسنِ سلوک کا نام ہے۔ حسن سلوک کا دائرہ والدین سے شروع ہو کر عام مسلمانوں بلکہ جانوروں تک وسیع ہے۔ حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق والدین ہیں، اس لیے جب خالی برّ کا نام لیا جائے تو اس سے عموماً والدین کے ساتھ حسن سلوک مراد لیا جاتا ہے، اگرچہ حقیقت میں اس صفت سے متصف انسان درجہ بدرجہ سب کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوتا ہے۔

''صلہ'' سے مراد صلہ رحمی ہے۔ برّ کے ساتھ صلہ کا ذکر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے اس کتاب کا عنوان ''کتاب الأدب'' بھی تجویز کیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس کتاب میں حسن معاشرت ہی کے آداب بیان ہوئے ہیں۔

امام مسلم نے کتاب کا آغاز والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے کیا ہے کیونکہ اسلام میں وہ حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اس کے بعد والد ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک جہاد سے بھی مقدم ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ''فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ'' ''ان دونوں (کی خدمت بجالانے) میں جہاد کرو'' (حدیث:6504) سے واضح ہوتا ہے کہ خدمتِ والدین جہاد سے بھی مقدم ہے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت اس قدر ہے کہ ان کے بلانے پر نفل نماز تک توڑ دینا ضروری ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے والدین کو راضی رکھنے کا اجر اتنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے محروم رہ جانے والے کو سب سے زیادہ بدقسمت اور عزت سے محروم انسان قرار دیا ہے۔ والدین کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک بھی ''أَبَرُّ الْبِرِّ'' (سب سے اونچے درجے کا حسن سلوک) قرار دیا گیا ہے۔

اس کے بعد رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک آتا ہے۔ قطع رحمی تباہ کرنے والا جرم ہے۔ اس کی بنا پر انسان کا اپنے رب سے بھی تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ صلہ رحمی رزق میں کشادگی کا ذریعہ بھی ہے۔ عام طور پر انسان یہ سمجھتا ہے کہ اگر دوسرا قطع رحمی کر رہا ہے تو اب وہ بھی جواباً قطع تعلق پر معذور ہوگا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ قطع رحمی کا مقابلہ صلہ رحمی ہی کے ذریعے سے ہو سکتا ہے۔ جو شخص قطع رحمی کے جواب میں صلہ رحمی کرتا ہے وہ دوسرے فریق کو تپتی ہوئی راکھ کا سفوف کھلا کر ان کا علاج کر رہا ہے اور جب تک یہ صلہ رحمی کرتا رہتا ہے اسے اللہ کی طرف سے ایک مددگار میسر رہتا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا، اس کے ہوتے ہوئے کوئی اس شخص کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

اس کے بعد عام مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ہے۔اس کی بنیاد اس پر ہے کہ مسلمان باہمی حسد، بغض، اعراض اور قطع تعلق سے پرہیز کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ بندگی کے رشتے کی بنا پر ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیں۔ رسول اللہ ﷺ تین دن سے زیادہ ایک مسلمان کی دوسرے سے ناراضی کو حرام قرار دیتے ہیں۔ آپ کے فرمان کے مطابق افضل وہی ہے جو صلح میں ابتدا کرتا ہے۔ آپ نے اس رشتے کو مضبوط بنانے کے لیے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کی برائیاں نہ ڈھونڈھیں، تجسس سے کام نہ لیں، نہ دوسرے مسلمان پر ظلم کریں، نہ اسے ظلم کے سپرد کریں اور نہ اسے خود سے کم تر سمجھیں۔ ہر مسلمان کا خون انتہائی قابل احترام ہے۔ آپ ﷺ نے اسی کو تقویٰ قرار دیا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ تقویٰ کا تعلق دل سے ہے۔ دل نیک جذبات سے معمور ہے تو انسان متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی شکل وصورت اور اس کے مال کو نہیں دیکھتا جس پر عموماً انسان اتراتے ہیں، وہ دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے اور پاکیزہ دل رکھنے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

مسلمان کی باہمی عداوت بخشش میں رکاوٹ بن جاتی ہے، اور اللہ کے لیے باہم محبت عظیم ترین انعام کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اس سے دنیا میں بھی عزت اور آرام میسر آتا ہے اور آخرت میں بھی اللہ کے عرش کا سایہ نصیب ہوتا ہے۔

دل کے اچھے جذبات کا تقاضا ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کی عافیت اور صحت وسلامتی کا طلب گار ہو۔ بیماری اور دوسری تکالیف انھی مومنوں کے حصے میں آتی ہیں جو اللہ کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ ہر مشکل پر مومن کو اجر ملتا ہے۔ ایک بیمار مسلمان کی عیادت بھی اللہ کے قرب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

دوسری طرف کسی مسلمان پر ظلم انسان کے مقدر کو تاریک کر دیتا ہے۔ ظلم ظلمات (اندھیروں) کے مترادف ہے۔ ایک مسلمان جانتا ہے کہ اسے کسی پر ظلم کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے اپنے رب کے خزانوں سے حاصل کر سکتا ہے۔ مال یا دنیا کی کسی نعمت کے حوالے سے اسے خوف اور عدم اطمینان کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ بہت زیادہ برکات چاہتا ہے تو مسلمان بھائیوں پر خرچ کرے، عافیت چاہتا ہے تو مسلمان بھائیوں کی تکلیفیں دور کرے۔ ان کو دکھ دینے سے بچے کیونکہ ظلم وزیادتی کرنے سے اس کی اپنی نیکیاں دوسروں کو ملنے لگیں گی اور اس کا دامن خالی رہ جائے گا۔ مسلمان دوسرے مسلمان کی ہر صورت میں مدد کرے، اسے ظلم سے بچائے، اگر وہ ظالم ہے تو اسے ظلم سے روکے۔

رحم دلی بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ بے پناہ رحم کرنے والا ہے۔ نرمی اور رحم دلی کو پسند فرماتا ہے۔ رحم دلی پر اتنا کچھ عطا کرتا ہے کہ کسی اور بات پر اتنا عطا نہیں کرتا۔ مسلمان کی رحم دلی کا دائرہ انسانوں سے آگے تمام جانداروں تک وسیع ہوتا ہے۔ وہ غصے میں کسی جانور پر بھی لعنت نہیں کرتا۔ مخلوقات میں سب سے زیادہ رحمدل رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ نے اپنی بددعا اور کسی مسلمان کے حق میں استعمال کیے جانے والے سخت الفاظ کو بھی اللہ سے ان کے حق میں دعا بنا دینے کی التجا کی ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور باہمی مودت کو فروغ دینا اتنا اہم ہے کہ اس کے لیے جو باتیں بظاہر خلافِ واقع نظر آتی ہیں لیکن دو مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب کر سکتی ہیں، ان کی اجازت ہے۔ اور بدترین شخص اسے قرار دیا گیا جو مختلف چہروں کے ساتھ مختلف لوگوں کو ملتا ہے اور ان کے درمیان نفرت کا بیج بوتا ہے۔ اگر کسی مسلمان میں کوئی کمزوری موجود ہے تو اس کا تذکرہ زبان پر لانا بھی ممنوع ہے، یہی غیبت ہے۔ سچائی باہمی محبت کو فروغ دیتی ہے اور جھوٹ نفرت پھیلاتا ہے۔ اگر مسلمانوں کے عیب چھپاتے

ہوئے ان کی اچھائیوں کے بارے میں سچ بولا جائے تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو غصہ قابو میں رکھنے کی تعلیم دی ہے کیونکہ غصہ باہمی تعلقات کو تباہ کرتا ہے۔ غصے پر قابو پانا اگرچہ مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ انسان کے مزاج میں موجود ہے، لیکن اس کو قابو میں رکھنا انسان کو طاقت ور بناتا ہے، اسے مخلوق کا محبوب بناتا ہے۔ اگر تادیب کے لیے سزا دینا ناگزیر ہو جائے تو بھی دوسرے کی عزتِ نفس کو بچانا ضروری ہے۔ کسی کو منہ پر مارنا ممنوع ہے۔ کسی کو غیر ضروری طور پر اذیت میں مبتلا کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ تک کرنے کی اجازت نہیں۔ ہتھیار ہاتھ میں ہو تو اس طرح کہ اس کا نشانہ بنانے والا حصہ اپنے ہاتھ میں ہو، کسی دوسرے کی طرف اٹھا ہوا نہ ہو۔ اذیت پہنچانے والی چیز کو راستے سے دور کرنا بھی نجات کا سبب بن سکتا ہے۔

کبر، اپنی نیکی پر عجب، دوسروں کے بارے میں ایسے تبصرے جو دوسروں کو نجات سے محروم کرنے کے حوالے سے کیے جائیں یا ایسے معمولی الفاظ بھی، جن میں تمام انسانوں کی ہلاکت کا تذکرہ ہو، ممنوع ہیں۔

ہمسایے کے ساتھ خصوصی حسنِ سلوک، سب سے بشاشت کے ساتھ ملنا، دوسروں کا حق دلانے یا جائز ضرورت پوری کرنے کے لیے سفارش کرنا، سب مسلمانوں کی صفات میں شامل ہیں۔ اور اولاد میں سے نسبتاً کمزور، خصوصاً بیٹیوں سے حسن سلوک بہت بڑی نیکی ہے۔ والدین کے دلوں میں اللہ نے اولاد کے لیے جو محبت اور شفقت رکھی ہے وہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس حوالے سے کسی مومن کو صدمہ پہنچتا ہے، اس کے بچے اس سے لے لیے جاتے ہیں تو اسے اس پر صبر کرنے کے بدلے میں جنت عطا کی جاتی ہے۔

یہ حسن معاشرت کے آداب ہیں۔ جو ان کو اپنا لیتا ہے وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ جو اللہ کا محبوب بن جائے وہ فرشتوں اور تمام کائنات کو پیارا ہوتا ہے۔ اچھے لوگوں کی روحیں بھی اچھائی کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں۔ اللہ اور اس کی مخلوق سے محبت رکھنے میں اتنی قوت ہے کہ انسان کو آخرت میں بھی اچھے لوگوں سے دلی محبت کی بنا پر انھی کا ساتھ نصیب ہوگا۔ جس کے حسن اخلاق کی لوگ دنیا میں تعریف کریں، اللہ اس تعریف کو اس کے لیے آخرت کے انعامات کی پیشگی خوش خبری قرار دیتا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٤٥ - كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْأَدَبِ

حسنِ سلوک، صلہ رحمی اور ادب

(المعجم ١) - (بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، وَأَيُّهُمَا أَحَقُّ بِهِ) (التحفة ١)

[٦٥٠٠] ١-(٢٥٤٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ».

وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ: مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

[٦٥٠١] ٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،

باب: 1-والدین سے حسن سلوک اور یہ کہ ان دونوں میں سے اس کا زیادہ حقدار کون ہے

[6500] قتیبہ بن سعید بن جمیل بن طریف ثقفی اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: لوگوں میں سے میرے حسنِ معاشرت (خدمت اور حسن سلوک) کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ماں۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: ''پھر تمھاری ماں۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ فرمایا: ''پھر تمھاری ماں۔'' اس نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: ''پھر تمھارا والد۔''

اور قتیبہ کی حدیث میں ہے: میرے اچھے برتاؤ کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اور انھوں نے ''لوگوں میں سے'' کا ذکر نہیں کیا۔

[6501] فضیل نے عمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: «أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ».

(میری طرف سے) حسن معاشرت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھارا باپ، پھر جو تمھارا زیادہ قریبی (رشتہ دار) ہو، (پھر جو اس کے بعد) تمھارا قریبی ہو۔'' (اسی ترتیب سے آگے حق دار بنیں گے۔)

[٦٥٠٢] ٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. وَزَادَ: فَقَالَ: «نَعَمْ: وَأَبِيكَ! لَتُنَبَّأَنَّ».

[6502] شریک نے عمارہ اور ابن شبرمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، اس کے بعد (شریک نے) جریر کی روایت کے مانند بیان کیا اور مزید کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تمھارے باپ کی قسم! تمھیں ضرور بتایا جائے گا۔''

فائدہ: تمھارے باپ کی قسم حقیقت میں قسم نہیں ہے، مخاطب کو اچھی طرح متوجہ کرنے اور بات کی اہمیت بتانے کی غرض سے بولا جانے والا جملہ ہے۔

[٦٥٠٣] ٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6503] محمد بن طلحہ اور وہیب دونوں نے ابن شبرمہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: مَنْ أَبَرُّ؟ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ: أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

وہیب کی حدیث میں ہے: میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ اور محمد بن طلحہ کی حدیث میں ہے: لوگوں میں سے میری طرف سے حسن معاشرت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ پھر جریر کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٦٥٠٤] ٥-(٢٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَبِي

[6504] وکیع نے سفیان سے اور یحییٰ بن سعید قطان نے سفیان اور شعبہ دونوں سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں حبیب نے ابوعباس سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس جہاد کی اجازت طلب کرنے کے لیے آیا تو

الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: «أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ».

آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ان (کی خدمت بجا لانے) میں جہاد کرو۔ (اپنی جان اور مال کو ان کی خدمت میں صرف کرو۔)''

[٦٥٠٥] (...) حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6505] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوعباس سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، پھر اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ.

امام مسلم نے کہا: ابوعباس کا نام سائب بن فروخ مکی ہے۔

[٦٥٠٦] ٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6506] ابن بشر نے مسعر سے، ابواسحاق اور زائدہ دونوں نے اعمش سے، سب نے حبیب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٥٠٧] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ نَاعِمًا، مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ، أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ، قَالَ: «فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟» قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا، قَالَ: «فَتَبْتَغِي

[6507] حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر طلب کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ سے اجر کے طالب ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے والدین کے پاس جاؤ اور اچھے برتاؤ سے ان کے ساتھ رہو۔''

الْأَجْرَ مِنَ اللهِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا».

(المعجم ٢) - (بَابُ تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ، وَغَيْرِهَا) (التحفة ٢)

باب:2- والدین کے ساتھ حسن سلوک نفلی نماز اور دوسرے نفلی اعمال پر مقدم ہے

[٦٥٠٨] ٧-(٢٥٥٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ.

[6508] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے ابورافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جریج نوکیلی چھت والی چھوٹی سی عبادت گاہ میں عبادت کر رہا تھا کہ اس کی ماں آئی۔

قَالَ حُمَيْدٌ: فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ، كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! أَنَا أُمُّكَ، كَلِّمْنِي، فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَ: فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ، فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! أَنَا أُمُّكَ، فَكَلِّمْنِي، قَالَ: اللَّهُمَّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ، فَقَالَتِ: اللَّهُمَّ! إِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ، وَهُوَ ابْنِي، وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي، اَللّٰهُمَّ! فَلَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ. قَالَ: وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ.

حمید نے کہا: ابورافع نے ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح واضح کر کے دکھایا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے واضح کیا تھا کہ جب اس کی ماں نے اسے بلایا تو اس نے کس طرح اپنا ہاتھ اپنے ابروؤں پر رکھا تھا اور پھر اسے بلانے کے لیے اپنا سر اوپر کی طرف کیا تھا تو آواز دی: جریج! میں تیری ماں ہوں، میرے ساتھ بات کر۔ ماں نے عین اسی وقت ان (جریج) کو بلایا تھا جب وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس نے کہا: میرے اللہ! (ایک طرف) میری ماں ہے اور (دوسری طرف) میری نماز ہے؟ تو اس نے اپنی نماز کو ترجیح دی۔ وہ واپس چلی گئیں، پھر دوسری بار آئیں اور بلایا: جریج! میں تیری ماں ہوں، میرے ساتھ بات کرو۔ اس نے کہا: اے اللہ! میری ماں ہے اور میری نماز ہے، انھوں نے نماز کو ترجیح دی، تو ماں نے دعا کی: اے اللہ! یہ جریج ہے، یہ میرا بیٹا ہے، میں نے اس سے بات کی ہے، اس نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یا اللہ! تو اسے بدکار عورتوں کا منہ دکھانے سے پہلے موت نہ دینا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اس کو یہ بددعا دیتیں کہ وہ فتنے میں مبتلا ہو جائے تو وہ ہو جاتا۔

قَالَ: وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ، قَالَ: فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي، فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقِيلَ لَهَا: مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ، قَالَ: فَجَاءُوا بِفُؤُسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ، فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي، فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ، قَالَ: فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا لَهُ: سَلْ هٰذِهِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: أَبِي رَاعِي الضَّأْنِ، فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوا: نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ، ثُمَّ عَلَاهُ.

فرمایا: بھیڑوں کا ایک چرواہا (بھی) اس کی عبادت گاہ کی پناہ لیا کرتا تھا (اس کے سائے میں آ بیٹھتا تھا۔) فرمایا: بستی سے ایک عورت نکلی، چرواہے نے اس کے ساتھ بدکاری کی، وہ حاملہ ہو گئی اور ایک بیٹے کو جنم دیا۔ اس عورت سے پوچھا گیا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ اس عبادت گاہ والے شخص سے (ہوا) ہے۔ کہا: تو وہ (بستی والے) لوگ اپنے پھاؤڑے اور کدال لے کر آ گئے، انھوں نے جریج کو بلایا، انھوں نے اسی وقت ان کو بلایا تھا جب وہ نماز پڑھ رہے تھے، اس لیے انھوں نے ان لوگوں سے یہ بات نہ کی۔ لوگوں نے ان کی عبادت گاہ گرانی شروع کر دی، جب انھوں نے یہ دیکھا تو اتر کر ان کی طرف آئے۔ لوگوں نے ان سے کہا: اس عورت سے پوچھو (کیا معاملہ ہے)، فرمایا: تو وہ مسکرائے، بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا، پھر پوچھا: تمھارا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ جب انھوں نے اس (شیر خوار) سے یہ سنا تو کہنے لگے: ہم نے آپ کی عبادت گاہ کا جو حصہ گرایا ہے اسے سونے اور چاندی سے (دوبارہ) بنا دیتے ہیں۔ انھوں نے کہا: نہیں، لیکن اسی طرح مٹی سے بنا دو جس طرح پہلے تھی، پھر وہ اس کے اوپر (عبادت گاہ میں) چلے گئے۔

[٦٥٠٩] ٨-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا، فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً، فَكَانَ فِيهَا، فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ، فَانْصَرَفَتْ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا

[6509] محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "صرف تین بچوں کے سوا پنگھوڑے میں کسی نے بات نہیں کی: حضرت عیسیٰ بن مریم اور جریج (کی گواہی دینے) والے نے۔ جریج ایک عبادت گزار آدمی تھے۔ انھوں نے نوکیلی چھت والی ایک عبادت گاہ بنالی۔ وہ اس کے اندر تھے کہ ان کی والدہ آئی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس نے پکار کر کہا: جریج! انھوں نے کہا: میرے رب! (ایک طرف) میری ماں ہے اور (دوسری طرف) میری نماز ہے، پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گئے اور وہ چلی گئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو وہ آئی، وہ

رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ، فَانْصَرَفَتْ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ. فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ! لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلٰى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ، فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَّعِبَادَتَهُ، وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُّتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ، قَالَ: فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا، فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلٰى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَّفْسِهَا، فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَحَمَلَتْ، فَلَمَّا وَلَدَتْ، قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ، فَوَلَدَتْ مِنْكَ، فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ: دَعُونِي حَتّٰى أُصَلِّيَ، فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ، وَقَالَ: يَا غُلَامُ! مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِي، قَالَ: فَأَقْبَلُوا عَلٰى جُرَيْجٍ يُّقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، وَقَالُوا: نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ، فَفَعَلُوا.

نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے بلایا: او جریج! تو جریج نے کہا: میرے پروردگار! میری ماں ہے اور میری نماز ہے۔ انھوں نے نماز کی طرف توجہ کر لی۔ وہ چلی گئی، پھر جب اگلا دن ہوا تو وہ آئی اور آواز دی: جریج! انھوں نے کہا: میرے پروردگار! میری ماں ہے اور میری نماز ہے، پھر وہ اپنی نماز میں لگ گئے، تو اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورتوں کا منہ دیکھنے سے پہلے اسے موت نہ دینا۔ بنی اسرائیل آپس میں جریج اور ان کی عبادت گزاری کا چرچا کرنے لگے۔ وہاں ایک بدکار عورت تھی جس کے حسن کی مثال دی جاتی تھی، وہ کہنے لگی: اگر تم چاہو تو میں تمھاری خاطر اسے فتنے میں ڈال سکتی ہوں، کہا: تو اس عورت نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا، لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو (دھوپ اور بارش میں) ان کی عبادت گاہ کی پناہ لیا کرتا تھا۔ اس عورت نے چرواہے کو اپنا آپ پیش کیا تو اس نے عورت کے ساتھ بدکاری کی اور اسے حمل ہو گیا۔ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو کہا: یہ جریج سے ہے۔ لوگ ان کے پاس آئے، انھیں (عبادت گاہ سے) نیچے آنے کا کہا، ان کی عبادت گاہ ڈھا دی اور انھیں مارنا شروع کر دیا۔ انھوں نے کہا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: تم نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے تمھارے بچے کو جنم دیا ہے۔ انھوں نے کہا: بچہ کہاں ہے؟ وہ اسے لے آئے۔ انھوں نے کہا: مجھے نماز پڑھ لینے دو، پھر انھوں نے نماز پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو بچے کے پاس آئے، اس کے پیٹ میں انگلی چبھوئی اور کہا: بچے! تمھارا باپ کون ہے۔ اس نے جواب دیا: فلاں چرواہا۔ آپ نے فرمایا: پھر وہ لوگ جریج کی طرف لپکے، انھیں چومتے تھے اور برکت حاصل کرنے کے لیے ان کو ہاتھ لگاتے تھے اور انھوں نے کہا: ہم آپ کی عبادت گاہ سونے (چاندی) کی بنا دیتے ہیں،

انھوں نے کہا: نہیں، اسے مٹی سے دوبارہ اسی طرح بنا دو جیسی وہ تھی تو انھوں نے (ویسے ہی) کیا۔

وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ! اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا، فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ».

اور ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ وہاں سے ایک آدمی عمدہ سواری پر سوار خوبصورت لباس پہنے ہوئے گزرا تو اس بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو ایسا بنا دے۔ بچے نے پستان (دودھ) چھوڑا، اس آدمی کی طرف رخ کیا، اسے دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر اپنے پستان (دودھ) کا رخ کیا اور دودھ پینے میں لگ گیا۔"

قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ، فَجَعَلَ يَمَصُّهَا.

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر اس کو چوستے ہوئے اس بچے کا دودھ پینا بیان کر رہے ہیں۔

قَالَ: «وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ: «زَنَيْتِ، سَرَقْتِ، وَهِيَ تَقُولُ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ، فَقَالَتْ: حَلْقَى! مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ! اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، وَمَرُّوا بِهٰذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ: زَنَيْتِ، سَرَقْتِ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا.

آپ نے فرمایا: "پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے۔ وہ اسے مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا، تو نے چوری کی اور وہ کہہ رہی تھی: مجھے اللہ کافی ہے، وہی بہترین کارساز ہے۔ اس بچے کی ماں کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس کی طرح نہ بنانا۔ بچے نے دودھ چھوڑا، اس باندی کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ یہاں آ کر ان دونوں (ماں بیٹے) نے ایک دوسرے سے سوال جواب کیا۔ وہ کہنے لگی: میرا سر منڈے! بہت اچھی ہیئت کا ایک آدمی گزرا، میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنانا تو تم نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر لوگ اس کنیز کو لے کر گزرے، اسے مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا ہے، تو نے چوری کی ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا تو تم نے یہ کہہ دیا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنانا۔

قَالَ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا، فَقُلْتُ:

اس (بچے) نے کہا: وہ شخص دوسروں پر ظلم ڈھانے والا

اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ لَهَا: زَنَيْتِ، وَلَمْ تَزْنِ، وَسَرَقْتِ، وَلَمْ تَسْرِقْ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا».

جابر تھا، اس لیے میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس کی طرح نہ بنانا۔ اور یہ عورت جسے لوگ کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا، حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا تھا اور تو نے چوری کی حالانکہ اس نے چوری نہیں کی تھی، اس لیے میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس کی طرح (پاکباز) بنانا۔''

فائدہ: حقیقی اور دائمی عزت والا وہی ہے جو اپنے پروردگار کی نافرمانی سے بچا ہوا ہے، چاہے لوگ اسے حقیر اور گناہ گار سمجھتے ہوں اور حقیقت میں دائمی طور پر رذیل وہی ہے جو اللہ کا نافرمان ہے، چاہے عارضی زندگی میں لوگ اسے معزز سمجھتے ہوں۔

(المعجم ٣) - (بَابُ رَغْمِ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ) (التحفة ٣)

باب: 3- اس شخص کی ذلت جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا تو (ان کے ذریعے سے) جنت میں داخل نہ ہوا

[٦٥١٠] ٩-(٢٥٥١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ» قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ».

[6510] ابوعوانہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''(اس شخص کی) ناک خاک آلود ہوگئی (وہ ناکام اور ذلیل ہوگیا)، پھر (اس کی) ناک خاک آلود ہوگئی، پھر (اس کی) ناک خاک آلود ہوگئی۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: ''جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا تو (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔''

[٦٥١١] ١٠-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ» قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ».

[6511] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی، پھر اس کی ناک خاک آلود ہوگئی، پھر اس کی ناک خاک آلود ہوگئی۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: ''جس کے ہوتے ہوئے اس کے ماں باپ، ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے نے پایا، پھر وہ (ان کی خدمت

کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔"

[٦٥١٢] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُهُ» ثَلَاثًا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

[6512] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھے سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی۔" پھر (آگے) اُسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ، وَنَحْوِهِمَا) (التحفة ٤)

باب:4- ماں باپ کے دوستوں اور ان جیسی حیثیت رکھنے والوں کے ساتھ نیک سلوک کی فضیلت

[٦٥١٣] ١١-(٢٥٥٢) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ، وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ، وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: أَصْلَحَكَ اللهُ! إِنَّهُمُ الْأَعْرَابُ، إِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ».

[6513] ولید بن ولید نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ان کو مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک بدوی شخص ملا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر اسے بھی سوار کر لیا اور اپنے سر پر جو عمامہ تھا وہ اتار کر اس کے حوالے کر دیا۔ ابن دینار نے کہا: ہم نے ان سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو ہر نیکی کی توفیق عطا فرمائے! یہ بدو لوگ تھوڑے دیے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کا والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محبوب دوست تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "والدین کے ساتھ بہترین سلوک ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک ہے جن کے ساتھ اس کے والد کو محبت تھی۔"

[٦٥١٤] ١٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ».

[6514] حیوہ بن شریح نے ابن ہاد سے، انھوں نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اپنے والد کے ساتھ سب سے بڑا نیک سلوک یہ ہے کہ انسان اس شخص سے بھی بہت اچھا سلوک کرے جس کے ساتھ اس کے والد کا محبت کا رشتہ تھا۔"

[٦٥١٥] ١٣-(...) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ، إِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ، وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ، إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى، فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ: ارْكَبْ هٰذَا، وَالْعِمَامَةَ، قَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: غَفَرَ اللهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ، وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ، بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ» وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ.

[6515] ابراہیم بن سعد اور لیث بن سعد دونوں نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کی کہ وہ مکہ مکرمہ کے لیے نکلتے تو جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو ان کا گدھا (ساتھ ہوتا) تھا جس پر وہ سہولت کے لیے سواری کرتے۔ اور ایک عمامہ (ہوتا) تھا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ تو ایسا ہوا کہ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے کہ ایک بادیہ نشیں ان کے قریب سے گزرا، انھوں نے اس سے کہا: تم فلاں بن فلاں کے بیٹے نہیں ہو! اس نے کہا: کیوں نہیں (اسی کا بیٹا ہوں) تو انھوں نے گدھا اس کو دے دیا اور کہا: اس پر سوار ہو جاؤ اور عمامہ (بھی) اسے دے کر کہا: اسے سر پر باندھ لو۔ تو ان کے کسی ساتھی نے ان سے کہا: اللہ آپ کی مغفرت کرے! آپ نے اس بدو کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ سہولت (تکان اتارنے) کے لیے سواری کرتے تھے اور عمامہ بھی دے دیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''والدین کے ساتھ بہترین سلوک میں سے یہ (بھی) ہے کہ جب اس کا والد رخصت ہو جائے تو اس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے والے آدمی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔'' اور اس کا والد (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ) (التحفة ٥)

باب:5- نیکی اور گناہ کی وضاحت

[٦٥١٦] ١٤-(٢٥٥٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ

[6516] ابن مہدی نے ہمیں معاویہ بن صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نواس بن سمعان

نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''نیکی اچھا خلق ہے، اور گناہ وہ ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔''

[٦٥١٧] ١٥-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سِمْعَانَ قَالَ: أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً، مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ، كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

[6517] عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے (باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں ایک سال تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں مقیم رہا۔ مجھے سوالات کرنے کے سوا اور کوئی بات ہجرت کرنے سے نہیں روکتی تھی کیونکہ ہم میں سے جب کوئی ہجرت کر لیتا تھا تو رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا۔ کہا: (تو اسی دوران میں) میں نے آپ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی حسن خلق (اچھی عادات) کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ، وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا) (التحفة ٦)

باب:6- صلہ رحمی (کا حکم) اور قطع رحمی کی ممانعت

[٦٥١٨] ١٦-(٢٥٥٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ

[6518] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا حتی کہ جب وہ ان سے فارغ ہو گیا تو رَحِم نے کھڑے ہو کر کہا: یہ (میرا کھڑا ہونا) اس کا کھڑا ہونا ہے جو قطع رحمی سے پناہ کا طلب گار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، (اس مقصد کے لیے تمھارا کھڑا ہونا مجھے قبول ہے) کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اسی سے تعلق رکھوں جو تمھارا تعلق جوڑ کر رکھے اور اس سے تعلق توڑ دوں جو تمھارا تعلق توڑ دے؟'' رَحِم نے کہا:

مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: فَذَاكِ لَكِ».

کیوں نہیں! (میں راضی ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمھیں یہ عطا کر دیا گیا۔"

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾» [محمد: ٢٢-٢٤].

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم چاہو تو (قرآن مجید کا یہ مقام) پڑھ لو: "تو کیا تم اس (بات) کے قریب (ہو گئے) ہو کہ اگر تم پیچھے ہٹو گے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور خون کے رشتے توڑ ڈالو گے، ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں (ہدایت کی آواز سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو (اللہ کی نشانیاں دیکھنے سے) اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن پر غور و خوض نہیں کرتے یا (پھر) ان کے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی تو اس کے ہر کام کے لیے مناسب ترین اعضاء کی تخلیق فرمائی، پھر اس پورے عمل تخلیق کو بار بار دہرانے کے لیے رحم مادر کی تخلیق فرمائی۔ انسان کا وجود اور اس کی نسل کی بقا اسی کی مرہون منت ہے۔ انسان کے سارے رشتے بھی اسی رحم سے وابستہ ہیں۔ پہلی تخلیق کا موقع ہی اس بات کے لیے مناسب ترین موقع تھا کہ آیندہ انسان کی تخلیق کا عمل جس عضو سے وابستہ ہے اس کے حق کو واضح بھی کیا جائے اور اسے تسلیم بھی کیا جائے۔ یہ انسان پر اللہ کے انعامات میں سے ایک بڑا انعام ہے کہ اپنے پیدائشی رشتوں کو نبھانے والے پر اللہ راضی ہوتا ہے اور اس کے قلب و روح کا تعلق اپنے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِين.

[٦٥١٩] ١٧-(٢٥٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَّصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ».

[6519] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رحم (خونی رشتوں کا سارا سلسلہ) عرش کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور یہ کہتا ہے: جس نے میرے تعلق کو جوڑ کر رکھا اللہ اس کے ساتھ تعلق جوڑے گا اور جس نے میرے تعلق کو توڑ دیا اللہ تعالیٰ اس سے تعلق توڑ لے گا۔"

[٦٥٢٠] ١٨-(٢٥٥٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

[6520] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں

حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ».

سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ.

ابن ابی عمر نے بتایا کہ سفیان نے کہا: یعنی قطع رحمی کرنے والا۔

[٦٥٢١] ١٩-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ».

[6521] امام مالک نے زہری سے روایت کی، محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہ ان کے والد نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

[٦٥٢٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[6522] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور (اس میں ہے: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[٦٥٢٣] ٢٠-(٢٥٥٧) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

[6523] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس پر اس کا رزق کشادہ کیا جائے یا اس کے چھوڑے ہوئے کو مؤخر کیا جائے (خود اس کی اور اس کی چھوڑی ہوئی اشیاء، اعمال اور اولاد کی عمر لمبی ہو) وہ صلہ رحمی کرے۔“

[٦٥٢٤] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ

[6524] عقیل بن خالد نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے لیے اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور جو اس نے چھوڑ جانا ہے اس کی مہلت لمبی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

[٦٥٢٥] ٢٢-(٢٥٥٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى- قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي قَرَابَةً، أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِّي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ».

[6525] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے (بعض) رشتہ دار ہیں، میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں، میں بُردباری کے ساتھ ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا سلوک کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اگر تم ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے تو تم ان کو جلتی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس روش پر رہو گے، ان کے مقابلے میں اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار تمھارے ساتھ رہے گا۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ) (التحفة ٧)

باب: 7-ایک دوسرے سے حسد، بغض اور روگردانی کرنے کی حرمت

[٦٥٢٦] ٢٣-(٢٥٥٩) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ».

[6526] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے (ایک دوسرے کے) بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق ترک کیے رکھے۔''

[٦٥٢٧] (...) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ

[6527] محمد بن ولید زبیدی اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مالک کی حدیث کے مانند روایت کی۔

حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى : أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[٦٥٢٨] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : «وَلَا تَقَاطَعُوا».

[6528] ابن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، نیز ابن عیینہ نے مزید یہ کہا: ''اور ایک دوسرے سے قطع رحمی نہ کرو۔''

[٦٥٢٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6529] یزید بن زریع اور عبدالرزاق، دونوں نے معمر سے، انھوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ جَمِيعًا، وَّأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ : «وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا».

معمر سے یزید کی روایت اسی طرح ہے جس طرح سفیان کی روایت زہری سے ہے، انھوں نے چاروں خصلتیں بیان کی ہیں، البتہ عبدالرزاق کی روایت اس طرح ہے: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے قطع رحمی نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو (منہ نہ موڑو۔)''

[٦٥٣٠] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

[6530] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اللہ کے بندے (ایک دوسرے کے) بھائی بن کر رہو۔''

[٦٥٣١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَزَادَ : «كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ».

[6531] وہب بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور مزید یہ کہا: ''جس طرح اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ) (التحفة ٨)

باب:8- شرعی عذر کے بغیر تین دن سے زیادہ تعلق قطع کرنے کی حرمت

[٦٥٣٢] ٢٥-(٢٥٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ».

[6532] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑ دے (قطع تعلق کر کے رکھے کہ) دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

[٦٥٣٣] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَّمِثْلِ حَدِيثِهِ، إِلَّا قَوْلَهُ: «فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا» فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ مَالِكٍ: «فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا».

[6533] سفیان، یونس، (محمد بن ولید) زبیدی اور معمر سب نے زہری سے مالک کی سند کے ساتھ، اس قول کے سوا ''یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے'' انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر مالک بن انس کے سوا سب نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ کہے: ''یہ بھی اُس کی طرف نہ دیکھے، وہ بھی اس کی طرف نہ دیکھے۔''

[٦٥٣٤] ٢٦-(٢٥٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا

[6534] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تعلق ترک کرے۔''

يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ».

[٦٥٣٥] ٢٧-(٢٥٦٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ».

[6535] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دن کے بعد (بھی) روٹھے رہنا جائز نہیں ہے۔“

(المعجم ٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ، وَالتَّجَسُّسِ، وَالتَّنَافُسِ، وَالتَّنَاجُشِ، وَنَحْوِهَا) (التحفة ٩)

باب:9- بدگمانی، تجسس، دنیاوی معاملات میں مقابلہ بازی اور دھوکے سے ایک دوسرے کے لیے قیمتیں بڑھانے وغیرہ کی ممانعت

[٦٥٣٦] ٢٨-(٢٥٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

[6536] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدگمانی سے دور رہو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، دوسروں کے ظاہری عیب تلاش کرو نہ دوسروں کے باطنی عیب ڈھونڈو، مال و دولت میں ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت نہ کرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، اور اللہ کے ایسے بندے بن کر رہو جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

[٦٥٣٧] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَهْجُرُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

[6537] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دوسرے سے ترکِ تعلق مت کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

[٦٥٣٨] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[6538] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دوسرے سے حسد نہ کرو،

اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، دوسروں کے ظاہری عیب تلاش نہ کرو، دوسروں کے باطنی عیب مت ڈھونڈو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

[٦٥٣٩] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا، كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ».

[6539] شعبہ نے ہمیں اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: "ایک دوسرے سے قطع رحمی نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

[٦٥٤٠] ٣١-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

[6540] سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، دولت کے حصول اور نمائش میں ایک دوسرے سے مقابلہ نہ کرو اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(المعجم ١٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ، وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ) (التحفة ١٠)

باب:10- مسلمان پر ظلم کرنے، اس کو رسوا کرنے، اس کی تحقیر کرنے اور اس کے خون، اس کی عزت اور اس کے مال کی حرمت

[٦٥٤١] ٣٢-(٢٥٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ،

[6541] داود بن قیس نے ہمیں عامر بن کریز کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ

وَّكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا، اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا». وَيُشِيرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ: «بِحَسْبِ امْرِىءٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ».

کرے اور اللہ کے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا، (پھر فرمایا): ''کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہیں۔''

[٦٥٤٢] ٣٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَّوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ. وَزَادَ، وَنَقَصَ، وَمِمَّا زَادَ فِيهِ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ» وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلٰى صَدْرِهِ.

[6542] اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن عامر بن کریز کے آزاد کردہ غلام ابوسعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد داود کی حدیث کی طرح بیان کیا، کچھ چیزیں زیادہ بیان کیں اور کچھ کم، زائد بیان کردہ باتوں میں سے ایک یہ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمھاری صورتوں کو لیکن وہ تمھارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔'' اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

[٦٥٤٣] ٣٤-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ».

[6543] یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمھارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔''

(المعجم ١١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ) (التحفة ١١)

باب: 11- باہمی بغض و عداوت کی ممانعت

[٦٥٤٤] ٣٥-(٢٥٦٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا».

[6544] امام مالک بن انس نے سہیل (بن ابی صالح) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا، اس بندے کے سوا جس کی اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو، چنانچہ کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتی کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتی کہ یہ صلح کر لیں۔ ان دونوں کو مہلت دو حتی کہ یہ صلح کر لیں۔'' (اور صلح کے بعد ان کی بھی بخشش کر دی جائے۔)

[٦٥٤٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ، نَّحْوَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ: «إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ» مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: «إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ».

[6545] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے حدیث بیان کی۔ قتیبہ بن سعید اور احمد بن عبدہ ضبی نے عبدالعزیز دراوردی سے حدیث بیان کی، ان دونوں (جریر اور عبدالعزیز) نے سہیل سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے مالک کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، البتہ ابن عبدہ سے دراوردی کی بیان کردہ حدیث میں ہے: ''سوائے ان دو کے جنھوں نے ایک دوسرے کو چھوڑ رکھا ہو'' اور قتیبہ نے کہا: ''سوائے ان دو کے جنھوں نے دوری اختیار کر رکھی ہو۔''

[٦٥٤٦] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: «تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَّاثْنَيْنِ، فَيَغْفِرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا».

[6546] سفیان نے مسلم بن ابی مریم سے، انھوں نے ابوصالح سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ایک بار اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا، کہا: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اس شخص کے سوا کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہو، تو (ان کے بارے میں) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ آپس میں

صلح کرلیں، ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کرلیں۔"

[٦٥٤٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو ابْنُ سَوَّادٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّتَيْنِ، يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ، إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اتْرُكُوا، أَوِ ارْكُوا، هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا».

[6547] امام مالک بن انس نے مسلم بن ابی مریم سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں، پیر کے دن اور جمعرات کے دن اور ہر ایمان رکھنے والے بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اس بندے کے سوا کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت اور بغض ہوتا ہے۔ تو (ان کے بارے میں) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو، یا مؤخر کر دو یہاں تک کہ دونوں (عداوت چھوڑ کر ایک دوسرے کی طرف) واپس آ جائیں۔"

(المعجم ١٢) - (بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالٰى) (التحفة ١٢)

باب: 12- اللہ کی خاطر محبت کرنے کی فضیلت

[٦٥٤٨] ٣٧-(٢٥٦٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي، اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي».

[4548] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے جلال کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انھیں اپنے سائے میں رکھوں گا، آج کے دن جب میرے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔"

فائدہ: میری خاطر محبت کرنے والے عبدیت کے اس مرتبے پر ہیں کہ انھیں میرے جلال کا عرفان ہے اور میری بندگی کے اسی مضبوط اور محبوب رشتے کی بنا پر وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، لہٰذا وہ میرے سائے کے مستحق ہیں۔

[٦٥٤٩] ٣٨-(٢٥٦٧) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ،

[6549] عبدالاعلیٰ بن حماد نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابورافع سے،

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَّهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى، فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ، عَلٰى مَدْرَجَتِهِ، مَلَكًا، فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِّي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ».

انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے گیا جو دوسری بستی میں تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو اس کی نگرانی (یا انتظار) کے لیے مقرر فرما دیا۔ جب وہ شخص اس (فرشتے) کے سامنے آیا تو اس نے کہا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اپنے ایک بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں جو اس بستی میں ہے۔ اس نے پوچھا: کیا تمھارا اس پر کوئی احسان ہے جسے مکمل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، بس مجھے اس کے ساتھ صرف اللہ عزوجل کی خاطر محبت ہے۔ اس نے کہا: تو میں اللہ ہی کی طرف سے تمھارے پاس بھیجا جانے والا قاصد ہوں کہ اللہ کو بھی تمھارے ساتھ اسی طرح محبت ہے جس طرح اس کی خاطر تم نے اس (بھائی) سے محبت کی ہے۔''

[٦٥٥٠] (...) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُويَةَ الْقُشَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6550] ابوبکر بن محمد بن زنجویہ قشیری نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ) (التحفة ١٣)

باب:13- بیمار پرسی کی فضیلت

[٦٥٥١] ٣٩-(٢٥٦٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ - قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَائِدُ

[6551] سعید بن منصور اور ابوربیع زہرانی نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ــــ ابوربیع نے کہا: انھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ــــ اور سعید کی حدیث میں ہے: (ثوبان رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مریض

الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ».

کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے درمیان گزرنے والی روش پر ہوتا ہے۔"

فائدہ: جدھر سے چاہے پھل کھالے، یعنی اس کا ہر جملہ اور ہر کام کسی نہ کسی بڑے اجر کا سبب بنتا ہے۔

[٦٥٥٢] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ».

[6552] ہشیم نے ہمیں خالد سے خبر دی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ واپس آنے تک مسلسل جنت کی ایک روش پر رہتا ہے۔"

[٦٥٥٣] ٤١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ».

[6553] یزید بن زُریع نے کہا: ہمیں خالد نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء رحبی سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک مسلسل جنت کی ایک روش میں موجود ہوتا ہے۔"

[٦٥٥٤] ٤٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، هُوَ أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «جَنَاهَا».

[6554] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں عاصم احول نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید سے خبر سنائی، انھوں نے ابواشعث سے، انھوں نے ابواسماء رحبی سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی وہ مسلسل جنت کی روش میں رہا۔" آپ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! جنت کی روش کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس کے پھل جنھیں وہ چنتا ہے۔"

[٦٥٥٥] (...) حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

[6555] مروان بن معاویہ نے عاصم احول سے اسی

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٥٥٦] ٤٣-(٢٥٦٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُودُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! وَ كَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي».

[6556] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا: میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جبکہ تُو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمھیں معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تمھیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، تو نے اسے کھانا نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلا دیتا تو تمھیں وہ (کھانا) میرے پاس مل جاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا، تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ شخص کہے گا: میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جبکہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو (آج) اس کو میرے پاس پالیتا۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَّرَضٍ أَوْ حَزَنٍ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا) (التحفة ١٤)

باب: 14- مومن کو جو بیماری یا غم وغیرہ لاحق ہوتا ہے حتی کہ جو کانٹا چبھتا ہے اس پر (بھی) ثواب ملتا ہے

[٦٥٥٧] ٤٤-(٢٥٧٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ:

[6557] عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے

أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ - مَكَانَ الْوَجَعِ - وَجَعًا.

ابووائل سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جسے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ عثمان کی روایت میں "سخت تکلیف کا سامنا" کے بجائے "جس کی تکلیف زیادہ سخت ہو" ہے۔

[٦٥٥٨] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِ.

[6558] شعبہ اور سفیان دونوں نے اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦٥٥٩] ٤٥-(٢٥٧١) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجَلْ. إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ» قَالَ: فَقُلْتُ: ذٰلِكَ، أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجَلْ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ

[6559] عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور اسحق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کو بخار چڑھ رہا تھا، میں نے آپ کو ہاتھ سے چھوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، مجھے اتنا بخار چڑھتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار چڑھتا ہے۔" میں نے عرض کی: یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دہرا اجر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، (یہی بات ہے۔)" پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی مسلمان نہیں جسے کوئی تکلیف پہنچے، مرض ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف مگر اللہ اس کے سبب

مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا».

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي.

سے اس کی برائیاں (گناہ) جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔"

زہیر کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں: "تو میں نے آپ کو ہاتھ سے چھوا۔"

[٦٥٦٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: «نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ».

[6560] ابومعاویہ، سفیان، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیّہ سب نے اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ، اسی کی حدیث کے مانند روایت کی اور ابومعاویہ کی حدیث میں مزید ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں......"

[٦٥٦١] ٤٦-(٢٥٧٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: دَخَلَ شَبَابٌ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ، وَهِيَ بِمِنًى، وَّهُمْ يَضْحَكُونَ، فَقَالَتْ: مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالُوا: فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ، فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ، قَالَتْ: لَا تَضْحَكُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَّمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ».

[6561] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود (بن یزید نخعی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: کچھ قریشی نوجوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ نوجوان ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ انھوں نے کہا: فلاں شخص خیمے کی رسیوں پر گر پڑا، قریب تھا کہ اس کی گردن یا آنکھ جاتی رہتی۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہنسو مت، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "کوئی مسلمان نہیں جسے کانٹا چبھ جائے یا اس سے بڑھ کر (تکلیف) ہو مگر اس کے لیے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔"

[٦٥٦٢] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُمَا؛ ح:

[6562] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا:

وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مومن کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا یا اس سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے یا اس کی بنا پر اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

[٦٥٦٣] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا قَصَّ اللهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ».

[6563] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مومن کو جب بھی کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

[٦٥٦٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6564] ابومعاویہ نے ہمیں ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٥٦٥] ٤٩-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا».

[6565] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی مصیبت نہیں جس میں کوئی مسلمان مبتلا ہو مگر اس کی بنا پر اس کا کوئی گناہ اس سے ہٹا دیا جاتا ہے حتی کہ وہ کانٹا بھی جو اسے چبھتا ہے (اور کسی گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے۔)''

[٦٥٦٦] ٥٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ، حَتَّى الشَّوْكَةِ، إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ، أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ».

[6566] امام مالک بن انس نے یزید بن خُصَیفہ سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر کوئی بھی مصیبت نہیں آتی، چاہے ایک کانٹا ہی (چبھا) ہو مگر اس کی وجہ سے اس کی غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں یا اس کو اس کی کچھ غلطیوں کا کفارہ بنا دیا جاتا ہے۔''

لَا يَدْرِي يَزِيدُ، أَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ.

یزید کو پتہ نہیں کہ عروہ نے ان دونوں میں سے کون سا جملہ بولا تھا۔

[٦٥٦٧] ٥١-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ».

[6567] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی مصیبت نہیں جو مومن پر آتی ہے، حتی کہ وہ کانٹا بھی جو اسے چبھتا ہے تو اللہ اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا اس کی وجہ سے اس کی کوئی غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔''

[٦٥٦٨] ٥٢-(٢٥٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَّصَبٍ، وَّلَا نَصَبٍ، وَّلَا سَقَمٍ، وَّلَا حَزَنٍ، حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ».

[6568] عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی، نہ تھکاوٹ، نہ بیماری، نہ غم حتی کہ کوئی فکر بھی جو اسے فکر مند کر دے مگر اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔''

[٦٥٦٩] (٢٥٧٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ، شَيْخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿مَن يَعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهِۦ﴾ [النساء: ١٢٣]. بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ

[6569] سفیان نے قریش کے ایک بزرگ ابن محیصن سے روایت کی، انھوں نے محمد بن قیس بن مخرمہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: جب (یہ آیت) نازل ہوئی: ''جو شخص کوئی برائی کرے گا، اس کے بدلے اسے سزا دی جائے گی۔'' یہ (بات) مسلمانوں کے لیے سخت خوف اور تشویش کا باعث بنی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مطلوبہ معیار کے) قریب تر پہنچو اور اچھی طرح سیدھے ہو جاؤ۔ ہر مصیبت میں، جو کسی مسلمان کو پہنچتی ہے، ایک کفارہ ہوتا ہے حتی کہ ٹھوکر جو اسے لگ جاتی ہے یا کانٹا جو اسے چبھ جاتا ہے۔''

كَفَّارَةٌ، حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا، أَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا».

قَالَ: مُسْلِمٌ: هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ.

امام مسلم نے کہا: وہ (قریش کے شیخ ابن محیصن) اہل مکہ میں سے عمر بن عبدالرحمان بن محیصن ہیں۔

فائدہ: ان تکالیف سے غلطیوں کا کفارہ ہو جاتا اور مسلمان گناہوں کی سزا سے بچ جاتا ہے بشرطیکہ وہ نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی پختہ کوشش کرے، اس طرح اس سے کم از کم غلطیاں ہوں گی اور جو ہوں گی ان کا کفارہ ہو جائے گا۔

[٦٥٧٠] ٥٣-(٢٥٧٥) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ، أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ يَا أُمَّ السَّائِبِ! أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ! تُزَفْزِفِينَ؟» قَالَتِ: الْحُمّٰى، لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا، فَقَالَ: «لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[6570] ابوزبیر نے کہا: ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ (ایک انصاری خاتون) حضرت ام سائب یا حضرت ام مسیّب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: ''ام سائب یا (فرمایا:) ام مسیّب! تمھیں کیا ہوا؟ کیا تم شدت سے کانپ رہی ہو؟'' انھوں نے کہا: بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے! آپ نے فرمایا: ''بخار کو برا نہ کہو، کیونکہ یہ آدم کی اولاد کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔''

[٦٥٧١] ٥٤-(٢٥٧٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّبِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي، قَالَ: «إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُّعَافِيَكِ». قَالَتْ: أَصْبِرُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ لَّا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

[6571] عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی، کہا: ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں اہل جنت میں سے ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت ہے، یہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے (کبھی) میرا لباس کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس پر صبر کرو اور تمھارے لیے جنت ہے اور اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو صحت عطا فرمائے۔'' اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، اس نے کہا: میرا لباس کھل جاتا ہے، آپ اللہ سے یہ دعا فرما دیں کہ میرا لباس نہ کھلے، تو آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ)

(التحفة ١٥)

باب:15- ظلم کرنے حرمت

[٦٥٧٢] ٥٥-(٢٥٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيمَا رَوٰى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: «يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُّحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ، مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُونِي،

[6572] مروان بن محمد دمشقی نے کہا: ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوادریس خولانی سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ایک ایسی روایت بیان کی جو آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے بیان کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام کیا ہے اور تمھارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمھیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمھیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو، سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا مجھ سے لباس مانگو میں تمھیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں ہی سب کے سب گناہ معاف کرتا ہوں، سو مجھ سے مغفرت مانگو، میں تمھارے گناہ معاف کروں گا۔ میرے بندو! تم کبھی مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھو گے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، نہ کبھی مجھے فائدہ پہنچانے کے قابل ہو گے کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے والے اور تمھارے بعد والے اور تمھارے انسان اور تمھارے جن سب مل کر تم میں سے ایک انتہائی متقی انسان کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے والے اور تمھارے بعد والے اور تمھارے انسان اور تمھارے جن سب مل کر تم

فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَّسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ».

میں سے سب سے فاجر آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور تمھارے پچھلے اور تمھارے انسان اور تمھارے جن سب مل کر ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو اس سے جو میرے پاس ہے، اس میں اتنا بھی کم نہیں ہوگا جو اس سوئی سے (کم ہوگا) جو سمندر میں ڈالی (اور نکال لی) جائے۔"

قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

سعید نے کہا: ابوادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔

[٦٥٧٣] (...) **حَدَّثَنِيهِ** أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيثًا.

[6573] ابوبکر بن اسحاق نے کہا: ہمیں ابومسہر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ مروان کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[٦٥٧٤] (...) قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ابْنَا بِشْرٍ، وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

[6574] ابواسحاق نے کہا: ہمیں یہ حدیث بشر کے دو بیٹوں حسن اور حسین نے اور محمد بن یحییٰ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابومسہر نے حدیث بیان کی، پھر پوری طویل حدیث بیان کی۔

[٦٥٧٥] (...) **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَّبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنِّي حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِي، فَلَا تَظَالَمُوا». وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْهُ.

[6575] ابواسماء نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔" اور (اس کے بعد) اسی (سابقہ حدیث کی) طرح حدیث بیان کی اور ابوادریس (خولانی) کی حدیث جو ہم نے (پہلے) بیان کی ہے اس سے زیادہ مکمل ہے۔

[٦٥٧٦] ٥٦-(٢٥٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ».

[6576] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن (دلوں پر چھانے والی) ظلمتیں ہوں گی۔ بخل اور ہوس سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل و ہوس نے ہلاک کر دیا، اسی نے ان کو اکسایا تو انھوں نے اپنے (ایک دوسرے کے) خون بہائے اور اپنی حرمت والی چیزوں کو حلال کر لیا۔''

[٦٥٧٧] ٥٧-(٢٥٧٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6577] عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن کئی ظلمتیں (تاریکیاں) ہوں گی۔''

فائدہ: قیامت کی تاریکیوں میں صرف مومنوں کے پاس نور ہوگا اور جس طرح قرآن نے کہا: ''منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے، جو ایمان لائے تھے، کہیں گے: ہمیں اجازت دو، ہم تمھارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں (اس پر) ان سے کہا جائے گا: پیچھے کی طرف مڑو اور نور کو تلاش کرو۔'' (الحدید 14:57) اگر تم نے نور اور ہدایت کو قبول کیا ہوتا تو تمھیں یہاں بھی نصیب ہو جاتا۔ ظلم کسی طرح کا بھی ہو وہ ظلمت ہے اور نور سے محرومی ہے۔

[٦٥٧٨] ٥٨-(٢٥٨٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6578] سالم نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے (ظالموں کے) سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے اس کی ایک تکلیف دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (کے عیبوں) کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

[٦٥٧٩] ٥٩-(٢٥٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ

[6579] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟''

ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟» قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي، مَنْ يَّأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكَاةٍ، وَّيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَّأَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ، قَبْلَ أَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ».

صحابہ نے کہا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہو، نہ کوئی ساز وسامان۔ آپ نے فرمایا: ''میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ (دنیا میں) اس کو گالی دی ہوگی، اس پر بہتان لگایا ہوگا، اس کا مال کھایا ہوگا، اس کا خون بہایا ہوگا اور اس کو مارا ہوگا، تو اس کی نیکیوں میں سے اس کو بھی دیا جائے گا اور اس کو بھی دیا جائے گا اور اگر اس پر جو ذمہ ہے اس کی ادائیگی سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہوں کو لے کر اس پر ڈالا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

فائدہ: ایسا شخص حقیقی قلاش ہے جس کے پلے کچھ نہیں بچا بلکہ الٹا دوسروں کا قرض بھی اس پر چڑھ گیا۔

[٦٥٨٠] ٦٠-(٢٥٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقُ إِلٰى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ».

[6580] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم سب حقداروں کے حقوق ان کو ادا کرو گے، حتی کہ اس بکری کا بدلہ بھی جس کے سینگ توڑ دیے گئے ہوں گے، سینگوں والی بکری سے پورا پورا لیا جائے گا۔''

فائدہ: وہ دن پوری مخلوقات کے لیے یوم الحساب اور یوم العدل ہوگا۔ اس دن قیام عدل کی تکمیل کے لیے جانوروں کو بھی اکٹھا کیا جائے گا۔ ﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾ ''اور جب جنگلی جانور اکٹھے کیے جائیں گے۔'' (التکویر 5:81) قصاص کے بعد ان جانوروں کا کیا ہوگا، اس کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس ہے۔

[٦٥٨١] ٦١-(٢٥٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ، فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ». ثُمَّ قَرَأَ:

[6581] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دے دیتا ہے اور جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو پھر جانے نہیں دیتا۔'' پھر آپ نے (یہ آیت) پڑھی: ''اور جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو اپنی گرفت میں لیتا ہے تو آپ کے رب کی گرفت ایسی ہی

﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَٰلِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُۥٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ [هود: ١٠٢].

ہوتی ہے (کہ کوئی بچ نہیں سکتا۔) بے شک اس کی گرفت سخت دردناک ہے۔''

(المعجم ١٦) - **(بَابُ نَصْرِ الْأَخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)** (التحفة ١٦)

باب:16- بھائی کی مدد کرنا وہ ظالم ہو یا مظلوم

[٦٥٨٢] ٦٢-(٢٥٨٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اقْتَتَلَ غُلَامَانِ، غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوِ الْمُهَاجِرُونَ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ! فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا هٰذَا دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَقَالَ: «لَا بَأْسَ، وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ، فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ، وَّإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ».

[6582] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: دولڑکے آپس میں لڑ پڑے، ایک لڑکا مہاجرین میں سے تھا اور دوسرا لڑکا انصار میں سے۔ مہاجر نے پکار کر آواز دی: اے مہاجرین! اور انصاری نے پکار کر آواز دی: اے انصار! تو (اچانک) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: ''یہ کیا زمانۂ جاہلیت کی سی چیخ و پکار ہے؟'' انھوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! بس یہ دولڑکے آپس میں لڑ پڑے ہیں اور ایک نے دوسرے کی سرین پر ضرب لگائی ہے، آپ نے فرمایا: ''کوئی (بڑی) بات نہیں، اور ہر انسان کو اپنے بھائی کی، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنی چاہیے، اگر اس کا بھائی ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) روکے، یہی اس کی مدد ہے، اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔''

[٦٥٨٣] ٦٣- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ؛ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَالَ الْأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرُ: يَالَ الْمُهَاجِرِينَ! فَقَالَ رَسُولُ

[6583] سفیان بن عیینہ نے کہا: عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم ایک غزوے (غزوۂ مریسیع) میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر ضرب لگائی، انصاری نے کہا: اے انصار! (آؤ، مدد کرو) اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! (آؤ، مدد کرو۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی چیخ و پکار ہے؟'' انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری کی سرین پر مارا ہے، آپ نے فرمایا: ''(جب یہ اتنا چھوٹا سا معاملہ ہے تو جاہلی دور کی سی) اس (چیخ و پکار) کو چھوڑ دو۔ یہ ایک کریہہ اور

اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ» فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ: قَدْ فَعَلُوهَا، وَاللهِ! لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ.

بدبودار بات ہے۔'' عبداللہ بن اُبی نے یہ بات سنی تو کہنے لگا: (اچھا!) انھوں نے (ایسا) کیا ہے، اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو ہم میں سے عزت والا اسے، جو ذلت والا ہے، وہاں سے نکال باہر کرے گا۔

قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: «دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ».

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے چھوڑیے، میں اس منافق کی گردن اڑاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رہنے دو، کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہے ہیں۔''

[٦٥٨٤] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوَدَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ».

[6584] اسحق بن ابراہیم، اسحق بن منصور اور محمد بن رافع نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ ابن رافع نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی جبکہ دوسرے دونوں نے کہا: خبر دی ۔ عبدالرزاق نے، کہا: ہمیں معمر نے ایوب سے خبر دی، انھوں نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بدلہ دلوانے کی درخواست کی، (رسول اللہ ﷺ نے ضروری کارروائی کے بعد) لوگوں سے کہا: ''اس (چیخ و پکار اور فساد انگیزی) کو چھوڑ دو، یہ ایک کریہہ اور بدبودار (حرکت) ہے۔''

قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَةِ عَمْرٍو: قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا.

ابن منصور نے اپنی روایت میں عمرو سے روایت کرتے ہوئے صراحت کی کہ عمرو نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ) (التحفة ١٧)

باب:17- اہل ایمان کی ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی، باہمی محبت اور ایک دوسرے کی مدد

[٦٥٨٥] ٦٥-(٢٥٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا

[6585] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان دوسرے

عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا».

مسلمان کے لیے ایک عمارت کے مانند ہے، جس کی ایک (اینٹ) دوسری (اینٹ) کو مضبوط کرتی ہے۔''

[٦٥٨٦] ٦٦-(٢٥٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى».

[6586] زکریا نے ہمیں شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی ایک دوسرے سے محبت، ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی اور ایک دوسرے کی طرف التفات وتعاون کی مثال ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی سارا جسم بیداری اور بخار کے ذریعے سے (سب اعضاء کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر) اس کا ساتھ دیتا ہے۔''

[٦٥٨٧] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[6587] مطرف نے شعبی سے، انھوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (گزشتہ حدیث) کی طرح روایت کی۔

[٦٥٨٨] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ، إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ».

[6588] وکیع نے اعمش سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان (باہم) ایک ہی انسان کی طرح ہیں، اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو بخار اور بے خوابی کے ذریعے سے باقی سارا جسم اس کا ساتھ دیتا ہے۔''

[٦٥٨٩] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ

[6589] خیثمہ (بن عبدالرحمٰن) نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان (باہم) ایک انسان کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر میں

وَّاحِدٍ، إِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ، اشْتَكَى كُلُّهُ، وَإِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ، اشْتَكَى كُلُّهُ».

تکلیف ہوتو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔''

[٦٥٩٠] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[6590] شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ) (التحفة ١٨)

باب:18-ایک دوسرے کو گالی دینے کی ممانعت

[٦٥٩١] ٦٨-(٢٥٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِىءِ، مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ».

[6591] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے والے جو کچھ بھی کہتے ہیں، اس کا وبال پہل کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔''

(المعجم ١٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ) (التحفة ١٩)

باب:19- درگزر کرنا اور انکسار مستحب ہے

[٦٥٩٢] ٦٩-(٢٥٨٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَّمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَّمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِّلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ».

[6592] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی شخص (صرف اور صرف اللہ کی خاطر تواضع (انکسار) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔''

(المعجم ٢٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ) (التحفة ٢٠)

باب:20-غیبت کی حرمت

[٦٥٩٣] ٧٠-(٢٥٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ» قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ».

[6593] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول خوب جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا جو اسے ناپسند ہو۔'' عرض کی گئی: آپ یہ دیکھیے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات واقعی موجود ہو جو میں کہتا ہوں (تو؟) آپ نے فرمایا: ''جو کچھ تم کہتے ہو، اگر اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اگر اس میں وہ (عیب) موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔''

(المعجم ٢١) - (بَابُ بِشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، بِأَنْ يَّسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ) (التحفة ٢١)

باب:21-جس کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کے لیے بشارت ہے کہ وہ آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا

[٦٥٩٤] ٧١-(٢٥٩٠) حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6594] روح (بن قاسم) نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دنیا میں جس شخص کی پردہ پوشی کرتا ہے، قیامت کے دن بھی اس کا پردہ رکھے گا۔''

[٦٥٩٥] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6595] وہیب نے کہا: ہمیں سہیل نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''دنیا میں کوئی بندہ کسی (دوسرے) بندے کا عیب نہیں چھپاتا مگر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپا لے گا۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ) (التحفة ٢٢)

[٦٥٩٦] ٧٣-(٢٥٩١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «ائْذَنُوا لَهُ، فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ» فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ وَّدَعَهُ، أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ».

[٦٥٩٧] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ هٰذَا».

باب:22- جس شخص کی بدکلامی کا ڈر ہو اس سے نرم گفتگو کرنا

[6596] سفیان بن عیینہ نے ابن منکدر سے روایت کی، انھوں نے عروہ بن زبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: ''اس کو اجازت دے دو، یہ یقیناً اپنے قبیلے کا بُرا فرد ہے، یا فرمایا: قبیلے کا برا مرد ہے۔'' جب وہ شخص اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کے بارے میں وہ فرمایا جو فرمایا تھا، پھر آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک رتبے کے اعتبار سے سب سے بُرا شخص وہ ہوگا جس سے لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کے لیے دور رہیں یا اس کو چھوڑ دیں۔''

[6597] معمر نے ابن منکدر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''یہ قوم کا بدترین فرد ہے اور یہ گھرانے کا (بدترین) فرد ہے۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ فَضْلِ الرِّفْقِ) (التحفة ٢٣)

[٦٥٩٨] ٧٤-(٢٥٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ

باب:23- نرمی کی فضیلت

[6598] منصور نے تمیم بن سلمہ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہلال سے، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس

عبد الرحمن بن هلال، عن جرير عن النبي ﷺ قال: «من يحرم الرفق، يحرم الخير».

شخص کو نرم خوئی سے محروم کر دیا جائے، وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

[٦٥٩٩] ٧٥ (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو سعيد الأشج ومحمد بن عبد الله بن نمير قالوا: حدثنا وكيع؛ ح: وحدثنا أبو كريب: حدثنا أبو معاوية؛ ح: وحدثنا أبو سعيد الأشج: حدثنا حفص يعني ابن غياث، كلهم عن الأعمش؛ ح: وحدثنا زهير بن حرب وإسحاق بن إبراهيم - واللفظ لهما - قال زهير: حدثنا، وقال إسحاق: أخبرنا جرير عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، عن عبد الرحمن بن هلال العبسي قال: سمعت جريرا يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «من يحرم الرفق، يحرم الخير».

[6599] اعمش نے تمیم بن سلمہ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال عبسی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر ڈاٹنؤ سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "جو شخص نرم خوئی سے محروم کر دیا جائے وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

[٦٦٠٠] ٧٦ (...) حدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا عبد الواحد بن زياد عن محمد بن أبي إسماعيل، عن عبد الرحمن بن هلال قال: سمعت جرير بن عبد الله يقول: قال رسول الله ﷺ: «من حرم الرفق، حرم الخير، أو من يحرم الرفق، يحرم الخير».

[6600] محمد بن اسماعیل نے عبدالرحمن بن ہلال سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ ڈاٹنؤ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص نرم مزاجی سے محروم ہوا وہ بھلائی سے محروم ہوا، یا جو شخص نرم مزاجی سے محروم کر دیا جاتا ہے وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

[٦٦٠١] ٧٧ (٢٥٩٣) حدثني حرملة بن يحيى التجيبي: أخبرنا عبد الله بن وهب: أخبرني حيوة: حدثني ابن الهاد عن أبي بكر بن حزم، عن عمرة بنت عبد الرحمن، عن عائشة زوج النبي ﷺ: أن رسول الله ﷺ

[6601] نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کی بنا پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو درشت مزاجی کی بنا پر عطا نہیں فرماتا، وہ اس کے علاوہ کسی بھی اور بات پر اتنا عطا نہیں فرماتا۔"

قال: «يا عائشةُ! إنَّ الله رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، ويُعْطي على الرِّفْقِ ما لا يُعْطي على العُنْفِ، وما لا يُعْطي على ما سواهُ».

[٦٦٠٢] ٧٨-(٢٥٩٤) حدّثنا عُبَيْدُ الله بْنُ مُعاذ العَنْبَرِيُّ: حدّثنا أبي: حدّثنا شُعْبَةُ عن المِقْدام، وهُو ابْنُ شُرَيْح بْن هانيء، عنْ أبيه، عنْ عائشة زوْج النّبيّ ﷺ عن النّبيّ ﷺ قال: «إنّ الرِّفْق لا يكُونُ في شيْءٍ إلّا زانهُ، ولا يُنْزعُ منْ شيْءٍ إلّا شانهُ».

[6602] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے مقدام بن شریح بن ہانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت بخش دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نرمی نکال دی جاتی ہے اسے بدصورت کر دیتی ہے۔"

[٦٦٠٣] ٧٩-(...) حدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ المُثنّى وابْنُ بشّار قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفر: حدّثنا شُعْبةُ: سمعْتُ المِقْدام بْن شُرَيْح بْن هانيء بهذا الإسْناد - وزاد في الحديث: ركبتْ عائشةُ بعيرًا، فكانتْ فيه صُعُوبةٌ، فجعلتْ تُرَدِّدُهُ، فقال لها رسُولُ الله ﷺ: «عليْك بالرِّفْق». ثُمّ ذكر بمثْله.

[6603] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے مقدام بن شریح بن ہانی کو اسی سند سے (حدیث بیان کرتے ہوئے) سنا اور انھوں نے حدیث میں مزید بیان کیا: حضرت عائشہ ؓ ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوئیں جس میں ابھی سرکشی تھی تو حضرت عائشہ ؓ اسے گھمانے لگیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! "نرمی سے کام لو۔" اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

فائدہ: وہ اونٹ سواری کے لیے پوری طرح سدھایا نہیں گیا تھا، اس لیے سیدہ عائشہ ؓ اسے گھمانے لگیں کہ ایک طرف سے سوار نہیں ہونے دیتا تو دوسری طرف سے سوار ہو جاتی ہوں۔ ان کے ایسا کرنے میں سختی تھی، اس لیے آپ ﷺ نے پہند فرمایا اور نرمی کی تلقین فرمائی۔

(المعجم ٢٤) - (بابُ النّهْي عنْ لعْنِ الدّوابّ وغيْرها) (التحفة ٢٤)

باب:24- سواری وغیرہ کے جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت

[٦٦٠٤] ٨٠-(٢٥٩٥) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة وزُهيْرُ بْنُ حرْب، جميعًا عن ابْن عُليّة. قال زُهيْرٌ: حدّثنا إسْماعيلُ بْنُ إبْراهيم. حدّثنا أيُّوبُ عنْ أبي قلابة، عنْ أبي

[6604] اسماعیل بن ابراہیم نے کہا: ہمیں ایوب نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابومہلب سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور انصار کی ایک

الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ».

عورت اونٹنی پر سوار تھی کہ اچانک وہ اونٹنی مضطرب ہوئی، اس عورت نے اس پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ نے فرمایا: ''اس (اونٹنی) پر جو کچھ موجود ہے وہ ہٹا لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون اونٹنی ہے۔''

قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ، مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ.

حضرت عمران ؓ کہتے ہیں کہ جیسے میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی ہے، کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا۔

[٦٦٠٥] ٨١ (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، بِإِسْنَادِ إِسْمَاعِيلَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ: قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا، نَاقَةً وَرْقَاءَ، وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: فَقَالَ: «خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ».

[6605] حماد بن زید اور (عبدالوہاب) ثقفی نے ایوب سے اسماعیل کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر حماد کی حدیث میں ہے: حضرت عمران ؓ نے کہا: جیسے اب بھی میں اس کو دیکھ رہا ہوں، وہ خاکستری رنگ کی ایک اونٹنی ہے۔ اور ثقفی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر جو کچھ ہے اتار لو، اس کی پیٹھ ننگی کر دو کیونکہ وہ ایک ملعون اونٹنی ہے۔''

فائدہ: آپ ﷺ کا یہ اقدام لوگوں کو بتانے کے لیے تھا کہ اللہ کی لعنت بہت ہی سنگین معاملہ ہے۔ اگر کسی سواری وغیرہ پر لعنت کی ہے تو اس پر سوار ہونا یا اس پر سامان لادنا اس لعنت میں کسی حد تک شریک ہونے کے مترادف ہے۔ اگلی احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی اونٹنی کو مبارک سفر میں قریب آنے کی اجازت نہیں دی۔ اس میں یہ تعلیم بھی آگئی کہ لعنت کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

[٦٦٠٦] ٨٢ (٢٥٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ، عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ، إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَتْ:

[6606] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں تیمی نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوبرزہ اسلمی ؓ سے روایت کی کہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی لدا ہوا تھا، اچانک اس نے نبی ﷺ کو دیکھا، اس وقت پہاڑ (کے درے نے) گزرنے والوں کا راستہ تنگ کر دیا تھا۔ اس باندی نے (اونٹنی کو تیز کرنے کے

حلْ، اللّٰهُمّ! الْعَنْهَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لا تُصاحِبْنا نَاقةٌ عليْها لعْنةٌ».

لیے زور سے) کہا: حل (تیز چلو تاکہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ جائیں، جب وہ اونٹنی تیز نہ ہوئی تو کہنے لگی:) اے اللہ! اس پر لعنت بھیج! (حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ اونٹنی جس پر لعنت ہو ہمارے ساتھ (شریک سفر) نہ ہو۔"

[٦٦٠٧] ٨٣-(...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الْأعْلى: حدّثنا الْمُعْتمرُ بْنُ سُليْمان؛ ح: وحدّثني عُبيْدُ الله بْنُ سعيد: حدّثنا يحْيى يعْني ابْن سعيد، جميعًا عنْ سُليْمان التّيْميّ بهٰذا الْإسْناد. وزاد في حديث الْمُعْتمر: «لا، ايْمُ الله! لا تُصاحِبْنا راحلةٌ عليْها لعْنةٌ مّن الله» أوْ كما قال.

[6607] معتمر بن سلیمان اور یحییٰ بن سعید نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ معتمر کی حدیث میں مزید یہ ہے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) "نہیں، اللہ کی قسم! ایسی اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر اللہ کی لعنت ہو۔" یا آپ نے جن الفاظ میں فرمایا۔

[٦٦٠٨] ٨٤-(٢٥٩٧) حدّثنا هٰرُونُ بْنُ سعيد الْأيْليّ: حدّثنا ابْنُ وهْب: أخْبرني سُليْمانُ وهُو ابْنُ بلال، عن الْعلاء بْن عبْد الرّحْمٰن، حدّثهُ عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة، أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لا ينْبغي لصدّيقٍ أنْ يكُون لعّانًا».

[6608] سلیمان بن بلال نے مجھے خبر دی، کہا: علاء بن عبدالرحمن سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک صدیق کے شایان شان نہیں کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔"

فائدہ: امام بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے تو وہ غیر شعوری طور پر اپنے کسی غلام کے لیے لعنت کا لفظ کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں یاد دلایا کہ اللہ نے ان کو جو منصب دیا ہے اس میں ایسے الفاظ بولنا ان کے شایان شان نہیں تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: وہ آئندہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ (شعب الإیمان: 294/4، حدیث: 5154) اللہ کے دشمنوں، خصوصاً خیانت اور دھوکے سے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کرنے والے کافروں کے لیے قنوت نازلہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں لعنت ممنوع نہیں۔

[٦٦٠٩] (...) حدّثنيه أبُو كُريْب: حدّثنا خالدُ بْنُ مخْلد عنْ مُحمّد بْن جعْفر، عن الْعلاء بْن عبْد الرّحْمٰن بهٰذا الْإسْناد، مثْلهُ.

[6609] محمد بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمن سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٦١٠] ٨٥ (٢٥٩٨) حدّثني سُوَيْدُ بْنُ سعيدٍ: حدّثني حَفْصُ بْنُ مَيْسرةَ عنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أنّ عبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوانَ بعثَ إلى أُمِّ الدَّرْداءِ بِأَنْجادٍ مِنْ عِنْدِهِ، فلمّا أنْ كانَ ذاتَ ليْلةٍ، قامَ عبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللّيْلِ، فدعا خادِمَهُ، فكأنّهُ أبْطأَ عليْهِ، فلعنَهُ، فلمّا أصْبحَ قالتْ لهُ أُمُّ الدَّرْداءِ: سمِعْتُكَ، اللّيْلةَ، لعنْتَ خادِمَكَ حِينَ دعوْتَهُ، فقالتْ: سمِعْتُ أبا الدَّرْداءِ يقُولُ: قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «لا يكُونُ اللّعّانُونَ شُفعاءَ، ولا شُهداءَ، يوْمَ الْقِيامةِ».

[6610] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو اپنی طرف سے گھر کا کچھ عمدہ سامان بھیجا، پھر ایسا ہوا کہ ایک رات کو عبدالملک اٹھا، اس نے اپنے خادم کو آواز دی، غالباً اس نے دیر لگا دی تو عبدالملک نے اس پر لعنت کی، جب اس (عبدالملک) نے صبح کی تو حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رات کو سنا کہ جس وقت تم نے اپنے خادم کو بلایا تھا تو تم نے اس پر لعنت کی تھی، پھر وہ کہنے لگیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفاعت کرنے والے ہوں گے، نہ گواہ بنیں گے۔''

فائدہ: یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی دوسری بیوی ام درداء صغریٰ تھیں جن کا نام ہُجیمہ یا جہیمہ بنت یحییٰ تھا۔ یہ بہت دانا، عالمہ اور فقیہہ خاتون تھیں۔ غالباً عبدالملک کے گھر کی خواتین نے حصول علم و برکت کے لیے انھیں اپنے ہاں بطور مہمان بلایا ہوا تھا۔ عبدالملک نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کے لیے خادم کو آواز دی اور اس کے دیر کرنے پر سخت سست کہتے ہوئے اس پر لعنت بھی کی۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے خیر خواہی کا حق ادا کیا اور عبدالملک کو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک سنائی۔

[٦٦١١] (...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبةَ وأبُو غسّانَ الْمِسْمَعِيُّ وعاصِمُ بْنُ النّضْرِ التّيْمِيُّ قالُوا: حدّثنا مُعْتمِرُ بْنُ سُليْمانَ، ح: وحدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهِيمَ: أخْبرنا عبْدُ الرّزّاقِ، كِلاهُما عنْ معْمرٍ، عنْ زيْدِ بْنِ أسْلمَ في هٰذا الْإسْنادِ، بِمِثْلِ معْنى حدِيثِ حفْصِ بْنِ ميْسرةَ.

[6611] معمر نے زید بن اسلم سے اسی سند سے حفص بن میسرہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٦١٢] ٨٦ (...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبةَ: حدّثنا مُعاوِيةُ بْنُ هِشامٍ عنْ هِشامِ بْنِ سعْدٍ، عنْ زيْدِ بْنِ أسْلمَ وأبي حازِمٍ، عنْ أُمِّ الدّرْداءِ، عنْ أبي الدّرْداءِ قال: سمِعْتُ رسُولَ اللهِ ﷺ يقُولُ: «إنّ اللّعّانِين لا يكُونُون

[6612] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم اور ابوحازم سے روایت کی، انھوں نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ شہادت دینے والے ہوں گے اور نہ

شُهداء ولا شُفعاء، يومَ القيامة».

شفاعت کرنے والے۔"

[٦٦١٣] ٨٧-(٢٥٩٩) حدّثنا مُحمَّدُ بْنُ عبّاد وابْنُ أبي عمر قالا: حدّثنا مروانُ يعْنيان الْفزاريّ، عنْ يزيد وهُو ابْنُ كيْسان، عنْ أبي حازم، عنْ أبي هُريْرة قال: قيل: يا رسُول الله! ادْعُ على الْمُشْركين، قال: «إنّي لمْ أُبْعثْ لعّانًا، وإنّما بُعثْتُ رحْمةً».

[6613] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! مشرکین کے خلاف دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: "مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

فائدہ: یہ عام مشرکین کے خلاف بددعا کا معاملہ تھا جن کی ہدایت کی امید تھی اور آپ اس قسم کے لوگوں کے حق میں دعا فرمایا کرتے تھے۔ جن کے خلاف آپ نے بددعا فرمائی تھی وہ عام مشرکین نہ تھے۔ انھوں نے مسلمان بن کر قرآن کے قاری صحابہ کو اپنی تربیت کے لیے ساتھ لیا تھا اور راستے میں بلاوجہ دھوکے سے ان کو شہید کر دیا تھا۔ یہ نفاق، بدعہدی، بغیر سبب کے مسلم دشمنی اور رذالت کا بدترین مظاہرہ تھا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِّذٰلِكَ، كَانَ لَهُ زَكَاةً وَّأَجْرًا وَّرَحْمَةً) (التحفة ٢٥)

باب:25- نبی ﷺ نے کسی شخص پر لعنت کی ہو، برا کہا ہو یا اس کے خلاف بددعا کی ہو اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو وہ اس کے لیے تزکیہ (برائی سے پاکیزگی)، اجر اور رحمت کا باعث بن جائے گی

[٦٦١٤] ٨٨-(٢٦٠٠) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْب: حدّثنا جريرٌ عن الْأعْمش، عنْ أبي الضُّحى، عنْ مسْرُوق، عنْ عائشة قالتْ: دخل على رسُول الله ﷺ رجُلان، فكلّماهُ بشيْءٍ لا أدْري ما هُو، فأغْضباهُ، فلعنهُما وسبّهُما، فلمّا خرجا قُلْتُ: يا رسُول الله! منْ أصاب من الْخيْر شيْئًا ما أصابهُ هٰذان، قال ﷺ: «وما ذاك؟» قالتْ قُلْتُ: لعنْتهُما وسببْتهُما، قال: «أو ما علمْت ما شارطْتُ

[6614] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس دو شخص آئے۔ مجھے معلوم نہیں کس معاملے میں انھوں نے آپ سے گفتگو کی اور آپ کو ناراض کر دیا، آپ نے ان پر لعنت کی اور ان دونوں کو برا کہا، جب وہ نکل کر چلے گئے تو میں نے عرض کی: کوئی شخص بھی جسے کوئی خیر ملی ہو (وہ) ان دونوں کو نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: "وہ کیسے؟" کہا: میں نے عرض کی: آپ نے ان پر لعنت کی اور برا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں علم نہیں ہے میں نے اپنے رب سے کیا شرط کی ہوئی ہے؟ میں نے کہا ہے:

عَنْهُ رَبِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا.

اے اللہ! میں صرف بشر ہوں، لہٰذا میں جس مسلمان کو لعنت کروں یا برا کہوں تو اس (لعنت اور برا بھلا کہنے) کو اس کے لیے گناہوں سے پاکیزگی اور حصولِ اجر کا ذریعہ بنا دے۔''

[٦٦١٥] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى: فَخَلَوَا بِهِ، فَسَبَّهُمَا، وَلَعَنَهُمَا، وَأَخْرَجَهُمَا.

[6615] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ جریر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، اور عیسیٰ (بن یونس) کی حدیث میں کہا: وہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے علیحدگی میں ملے تو آپ نے انھیں برا بھلا کہا، ان دونوں پر لعنت بھیجی اور ان کو نکال دیا۔

[٦٦١٦] ٨٩ (٢٦٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ، أَوْ لَعَنْتُهُ، أَوْ جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً». [انظر: ٦٦١٩]

[6616] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں صرف ایک بشر ہوں، اس لیے میں جس مسلمان کو برا بھلا کہوں یا اس پر لعنت کروں یا اس کو کوڑے ماروں تو اسے اُس کے لیے پاکیزگی (کا ذریعہ) اور رحمت بنا دے۔''

[٦٦١٧] (٢٦٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ: «زَكَاةً وَأَجْرًا». [انظر: ٦٦٢٥]

[6617] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے مانند روایت کی مگر اس میں ''پاکیزگی اور اجر'' کے الفاظ ہیں۔

[٦٦١٨] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللهِ

[6618] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے عبداللہ بن نمیر کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر عیسیٰ کی روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''بنا دے'' اور ''اجر'' کے لفظ ہیں اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں

ابْنِ نُمَيْرٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى: «اجْعَلْ» و«أَجْرًا» فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، و«اجْعَلْ» و«رَحْمَةً» فِي حَدِيثِ جَابِرٍ.

اور "بنادے" اور "رحمت" کے الفاظ ہیں۔

[٦٦١٩] ٩٠-(٢٦٠١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ، شَتَمْتُهُ، لَعَنْتُهُ، جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً، تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٦٦١٦]

[6619] مغیرہ بن عبدالرحمن حزامی نے ہمیں ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: "اے اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ میں ایک بشر ہی ہوں، میں جس کسی مومن کو تکلیف پہنچاؤں، اسے برا بھلا کہوں، اس پر لعنت کروں، اسے کوڑے ماروں تو ان تمام باتوں کو قیامت کے دن اس کے لیے رحمت، پاکیزگی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنا قرب عطا فرمادے۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ مختارکل ہے۔ کسی کی درخواست ماننے کا پابند نہیں، اپنی رحمت سے وہ چاہے تو کسی کی درخواست پر ایسا وعدہ کرلے جو وہ ہر صورت میں پورا فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ اللہ کے نزدیک اس کائنات کی وہ محبوب ترین ہستی ہیں جن کی درخواست پر اللہ تعالیٰ آپ سے ایسا وعدہ فرماتا ہے۔ آپ نے اس مرتبے کو استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے وہ وعدہ لیا جو امت کے لیے سرمایۂ شفقت اور رحمت ہے۔ ایسی رحمت و شفقت جو سگے والدین کی شفقت سے بھی بلند تر ہے۔

[٦٦٢٠] (...) حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ جَلَدُّهُ».

[6620] ابوزناد نے ہمیں اسی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی، البتہ انھوں نے "أو جلدُّه" کہا۔

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: وَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنَّمَا هِيَ «جَلَدْتُهُ».

ابوزناد نے کہا: یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبان ہے۔ (قریش کی زبان میں) یہ لفظ "جلدتُه" ہی ہے۔ (معنی ایک ہی ہے، یعنی جسے میں کوڑے ماروں۔)

[٦٦٢١] (...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ

[6621] ایوب نے عبدالرحمن اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

أبي هريرة، عن النبي ﷺ، بنحوه.

[٦٦٢٢] ٩١-(...) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ليث عن سعيد بن أبي سعيد، عن سالم مولى النصريين قال: سمعت أبا هريرة يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «اللهم! إنما محمد بشر، يغضب كما يغضب البشر، وإني قد اتخذت عندك عهدا لن تخلفنيه، فأيما مؤمن آذيته، أو سببته، أو جلدته، فاجعلها له كفارة، وقربة، تقربه بها إليك يوم القيامة».

[6622] نصریوں کے آزاد کردہ غلام سالم نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: "اے اللہ! محمد ایک بشر ہی ہے، جس طرح ایک بشر کو غصہ آتا ہے، اسے بھی غصہ آتا ہے اور میں تیرے حضور ایک وعدہ لیتا ہوں جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ جس مومن کو بھی میں نے تکلیف پہنچائی، اسے برا بھلا کہا یا کوڑے سے مارا تو اس سب کچھ کو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ بنا دینا اور ایسی قربت میں بدل دینا جس کے ذریعے سے قیامت کے دن تو اسے اپنا قرب عطا فرمائے۔"

[٦٦٢٣] ٩٢ (...) حدثني حرملة بن يحيى: أخبرنا ابن وهب: أخبرني يونس عن ابن شهاب: أخبرني سعيد بن المسيب عن أبي هريرة، أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: «اللهم! فأيما عبد مؤمن سببته، فاجعل ذلك له قربة إليك يوم القيامة».

[6623] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: "اے اللہ! میں جس بندۂ مومن کو برا بھلا کہوں تو اس کے لیے اسے قیامت کے دن اپنی قربت میں بدل دینا۔"

[٦٦٢٤] ٩٣ (...) حدثني زهير بن حرب وعبد بن حميد. قال زهير: حدثنا يعقوب بن إبراهيم: حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه: حدثني سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «اللهم! إني اتخذت عندك عهدا لن تخلفنيه، فأيما مؤمن آذيته، أو سببته، أو جلدته، فاجعل ذلك كفارة له، يوم القيامة».

[6624] ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: "اے اللہ! میں نے تیرے حضور پختہ عہد لیا ہے جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ کوئی بھی مومن جسے میں نے تکلیف پہنچائی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو یا اسے کوڑے سے مارا ہو، اسے تو قیامت کے دن اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ بنا دینا۔"

[٦٦٢٥] ٩٤-(٢٦٠٢) حدّثني هٰرُونُ بْنُ عبْد الله وحجّاجُ بْنُ الشّاعِرِ قالا: حدّثنا حجّاجُ بْنُ مُحمّدٍ قال: قال ابْنُ جُريْجٍ: أخبرني أبُو الزُّبيْرِ، أنّهُ سمع جابر بْن عبْد الله يقُولُ: سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «إنّما أنا بشرٌ، وإنّي اشْترطْتُ على ربّي عزّ وجلّ، أيُّ عبْدٍ مّن الْمُسْلِمين سببْتُهُ أوْ شتمْتُهُ، أنْ يكُون ذٰلك لهُ زكاةً وّأجْرًا». [راجع: ٦٦١١]

[6625] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''میں ایک بشر ہی ہوں اور میں نے اپنے رب عزوجل سے یہ عہد لیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے جس بندے کو سب وشتم کروں تو یہ سب چیز اس کے لیے پاکیزگی اور اجر (کا سبب) بن جائے۔''

[٦٦٢٦] (...) حدّثنيه ابْنُ أبي خلفٍ: حدّثنا روْحٌ؛ ح: وحدّثناهُ عبْدُ بْنُ حُميْدٍ: حدّثنا أبُو عاصمٍ، جميعًا عن ابْنِ جُريْجٍ بهٰذا الْإسْنادِ، مثْلهُ.

[6626] روح اور ابوعاصم دونوں نے ہمیں ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٦٢٧] ٩٥-(٢٦٠٣) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وّأبُو معْنٍ الرّقاشيُّ - وّاللّفْظُ لزُهيْرٍ قالا: حدّثنا عُمرُ بْنُ يُونُس: حدّثنا عِكْرِمةُ بْنُ عمّارٍ: حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ أبي طلْحة: حدّثني أنسُ بْنُ مالكٍ قال: كانتْ عنْد أُمّ سُليْمٍ يتيمةٌ، وّهي أُمُّ أنسٍ، فرأى رسُولُ الله ﷺ الْيتيمة، فقال: «آنْتِ هيهْ؟ لقدْ كبِرْتِ، لا كبِر سنُّكِ» فرجعت الْيتيمةُ إلى أُمّ سُليْمٍ تبْكي، فقالتْ أُمُّ سُليْمٍ: ما لكِ؟ يا بُنيّةُ! قالت الْجاريةُ: دعا عليّ نبيُّ الله ﷺ أنْ لّا يكْبر سنّي، فالْآن لا يكْبرُ سنّي أبدًا، أوْ قالتْ قرْني، فخرجتْ أُمُّ سُليْمٍ مُسْتعْجلةً تلُوثُ خمارها، حتّى لقيتْ رسُول الله ﷺ، فقال لها رسُولُ الله ﷺ: «ما لكِ؟ يا أُمّ سُليْمٍ!»

[6627] زہیر بن حرب اور ابومعن رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اور الفاظ زہیر کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحٰق بن ابی طلحہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اور یہی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) ام انس بھی کہلاتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''تو وہی لڑکی ہے، تو بڑی ہوگئی ہے! تیری عمر (اس تیزی سے) بڑی نہ ہو!'' وہ لڑکی روتی ہوئی واپس حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ نے میرے خلاف دعا فرمادی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو، اب میری عمر کسی صورت زیادہ نہ ہوگی، یا کہا: اب میرا زمانہ ہرگز زیادہ نہیں ہوگا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی سے دوپٹہ لپیٹے ہوئی نکلیں حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر

فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكِ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» قَالَتْ: زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي، أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ، مِنْ أُمَّتِي، بِدَعْوَةٍ، لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ، أَنْ تَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''ام سلیم! کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری (پالی ہوئی) یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے؟ آپ نے پوچھا: ''یہ کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ کہتی ہے: آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو، اور اس کا زمانہ لمبا نہ ہو، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ ہنسے، پھر فرمایا: ''ام سلیم! کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اپنے رب سے پختہ عہد لیا ہے، میں نے کہا: میں ایک بشر ہی ہوں، جس طرح ایک بشر خوش ہوتا ہے، میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں میں بھی ناراض ہوتا ہوں۔ تو میری امت میں سے کوئی بھی آدمی جس کے خلاف میں نے دعا کی اور وہ اس کا مستحق نہ تھا تو اس دعا کو قیامت کے دن اس کے لیے پاکیزگی، گناہوں سے صفائی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنے قریب فرمالے۔''

وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ: يُتَيِّمَةٌ، بِالتَّصْغِيرِ، فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثِ مِنَ الْحَدِيثِ.

ابومعن نے کہا: حدیث میں تینوں جگہ (یتیمہ کے بجائے) تصغیر کے ساتھ يُتَيِّمَة (چھوٹی سی یتیم بچی کا لفظ) ہے۔

فائدہ: آپ ﷺ کی بددعا کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں، اپنی طرف سے نئی باتیں شامل کر کے دین و بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ کی حرمتوں کو پامال کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی امت یا اس کے کسی فرد پر ظلم و ستم ڈھاتے ہیں۔ عام مسلمانوں کے لیے وہ بددعا بھی آپ کی خواہش پر دعا بن جاتی ہے۔

[٦٦٢٨] ٩٦-(٢٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ، وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ، قَالَ: فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً، وَقَالَ: «اذْهَبْ وَادْعُ لِي

[6628] محمد بن مثنیٰ عنزی اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی ـــ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں ـــ دونوں نے کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوحمزہ قصاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، کہا: آپ آئے اور میرے

مُعاوِيةَ». قالَ: فجئْتُ فقُلْتُ: هُوَ يأْكُلُ، قالَ: ثُمّ قالَ لِي: «اذْهبْ فادْعُ لي مُعاوِيةَ» قالَ: فجئْتُ فقلْتُ: هُوَ يأْكُلُ، فقالَ: «لَا أشْبعَ اللهُ بطْنَهُ».

دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا: "جاؤ، میرے لیے معاویہ کو بلا لاؤ۔" میں نے آپ سے آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: "جاؤ، معاویہ کو بلا لاؤ۔" میں نے پھر آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: "اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔"

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ جملہ بددعا کی غرض سے نہ کہا، پھر بھی رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے لیے ہوئے عہد کی برکت سے اس جملے کی برکت حضرت معاویہ ؓ کو حاصل ہوگئی اور وہ انتہائی مالدار اور خوش حال ہو گئے۔

قالَ ابْنُ الْمُثَنّى: قُلْتُ لِأُمَيّةَ: ما حطَأنِي؟ قالَ: قفدني قفْدةً.

ابن مثنیٰ نے کہا: میں نے امیہ سے پوچھا: حطانی کا کیا معنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے ایک تھپکی دی۔

[٦٦٢٩] ٩٧-(...) حدّثني إسْحٰقُ بْنُ منْصُورٍ: أخْبرنا النّضْرُ بْنُ شُميْلٍ: حدّثنا شُعْبةُ: أخْبرنا أبُو حمْزة. سمِعْتُ ابْن عبّاسٍ يقُولُ: كُنْتُ ألْعبُ مع الصِّبْيانِ. فجاء رسُولُ اللهِ ﷺ فاخْتبأْتُ مِنْهُ. فذكر بِمِثْلِهِ.

[6629] نضر بن شمیل نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحمزہ نے خبر دی کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سنا، کہتے تھے: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو میں آپ سے چھپ گیا۔ آگے اسی (سابقہ حدیث) کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٢٦) - (بابُ ذمِّ ذِي الْوجْهيْنِ، وتحْرِيمِ فِعْلِهِ) (التحفة ٢٦)

باب:26-دورُخے انسان کی مذمت

[٦٦٣٠] ٩٨-(٢٥٢٦) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى قالَ: قرأْتُ على مالِكٍ عنْ أبِي الزِّنادِ، عنِ الْأعْرجِ، عنْ أبِي هُريْرة؛ أنّ رسُول اللهِ ﷺ قالَ: «إنّ مِنْ شرِّ النّاسِ ذا الْوجْهيْنِ، الّذِي يأْتِي هٰؤُلاءِ بِوجْهٍ، وهٰؤُلاءِ بِوجْهٍ».

[6630] اعرج نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بدترین انسانوں میں سے دو رخا شخص (بھی) ہوتا ہے۔ وہ ان لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملتا ہے اور ان لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ ملتا ہے۔"

[انظر: ٦٦٣٤]

[٦٦٣١] ٩٩-(...) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعِيدٍ: حدّثنا ليْثٌ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ رُمْحٍ:

[6631] عراک بن مالک نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ».

سنا: ''لوگوں میں سے بدترین شخص دو چہروں والا ہوتا ہے، جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرے سے آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔''

[٦٦٣٢] ١٠٠ (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ».

[6632] سعید بن مسیب اور ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں میں سے بدترین شخص اسے پاؤ گے جس کے دو چہرے ہیں، ان کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور اُن کے پاس دوسرا چہرہ لے کر آتا ہے۔''

(المعجم ٢٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ، وَبَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ) (التحفة ٢٧)

باب: 27- جھوٹ کی حرمت اور اس کی جائز صورتوں کا بیان

[٦٦٣٣] ١٠١ (٢٦٠٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أُمَّهُ، أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا».

[6633] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمان بن عوف نے خبر دی کہ ان کی والدہ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی مُعیط رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے ساتھ بیعت کرنے والی ان خواتین میں سے تھیں جنھوں نے سب سے پہلے ہجرت کی۔ انھوں نے اسے (اپنے بیٹے کو) خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات پہنچائے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي

ابن شہاب نے کہا: لوگ جو جھوٹی باتیں کرتے ہیں، میں

شيْءٍ مِمَّا يقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحرْبُ، والْإِصْلاحُ بيْنَ النَّاسِ، وحديثُ الرَّجُلِ امْرأتهُ وحديثُ الْمرْأةِ زوْجها.

نے ان میں سے تین کے سوا کسی بات کے بارے میں نہیں سنا کہ ان کی اجازت دی گئی ہے: جنگ اور جہاد میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے اور خاوند کا اپنی بیوی سے (اسے راضی کرنے کی) بات اور عورت کی اپنے خاوند سے (اسے راضی کرنے کے لیے) بات۔"

[٦٦٣٤] (...) حدّثنا عمْرٌو النّاقِدُ: حدّثنا يعْقُوبُ بْنُ إبْراهِيم بْنِ سعْدٍ: حدّثنا أبِي عنْ صالِحٍ: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبيْدِ اللهِ ابْنِ عبْدِ اللهِ بْنِ شِهابٍ بِهٰذا الْإِسْنادِ، مِثْلهُ، غيْر أنّ فِي حدِيثِ صالِحٍ: وقالتْ: ولمْ أسْمعْهُ يُرخِّصُ فِي شيْءٍ مِمّا يقُولُ النّاسُ إِلّا فِي ثلاثٍ، بِمِثْلِ ما جعلهُ يُونُسُ مِنْ قوْلِ ابْنِ شِهابٍ.

[6634] صالح نے کہا: ہمیں محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر صالح کی حدیث میں ہے: اور (ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے آپ سے نہیں سنا کہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں آپ نے ان میں سے تین کے سوا کسی بات کی اجازت دی ہو۔ (آگے) اسی کے مانند جس طرح یونس نے ابن شہاب کا قول بتایا ہے۔

فائدہ: جن تین باتوں کی رخصت کا ذکر کیا گیا ہے ان میں کوئی صریح جھوٹ نہیں۔ "لوگ جو باتیں کرتے ہیں" سے مراد وہی باتیں ہیں جو خیر القرون کے لوگ کرتے تھے اور وہ جھوٹ نہیں ہوتی تھیں۔ وہ ایسی باتیں ہیں جن میں اچھے پہلوؤں کو نمایاں کر دیا جائے، برے پہلو کا ذکر نہ کیا جائے، کسی کے رویے میں جو اچھا پہلو نظر آئے، اسے بات کی صورت میں بیان کر دیا جائے۔ کسی نے جو بات کہی اس کے پیچھے کسی نیک مقصد کو تلاش کر لیا جائے وغیرہ۔ اس حدیث میں کہیں اس بات کی صراحت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی خلاف واقع یا جھوٹی بات کرنے کی اجازت دی ہو۔ زیادہ سے زیادہ یہی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلح کرانے کے لیے ابہام سے کام لینے پر سرزنش نہیں فرماتے تھے۔ رخصت کا مفہوم یہی ہے۔

[٦٦٣٥] (...) وحدّثناهُ عمْرٌو النّاقِدُ: حدّثنا إسْماعِيلُ بْنُ إبْراهِيم: أخْبرنا معْمرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذا الْإِسْنادِ، إِلٰى قوْلِهِ: «ونمى خيْرًا» ولمْ يذْكُرْ ما بعْدهُ.

[6635] معمر نے ہمیں زہری سے اسی سند کے ساتھ آپ کے اس فرمان تک خبر دی: "اور اچھی بات پہنچائی" اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ) (التحفة ٢٨)

باب: 28- چغلی کی حرمت

[٦٦٣٦] ١٠٢ (٢٦٠٦) حدّثنا محمّد بْنُ المثنّى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا محمّد بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شعْبةُ: سمعْتُ أبا إسْحٰق يحدّثُ عنْ أبي الأحْوصِ، عنْ عبْدالله بْنِ مسْعودٍ قال: إنّ محمّدا ﷺ قال: «ألا أنبّئكُمْ ما العضْهُ؟ هي النّميمةُ الْقالةُ بيْن النّاسِ». وإنّ محمّدا ﷺ قال: «إنّ الرّجل يصْدقُ حتّى يُكْتب صدّيقا، ويكْذبُ حتّى يُكْتب كذّابا».

[6636] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: محمد ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ بدترین حرام کیا ہے؟ یہ چغلی ہے جو لوگوں کی زبان پر رواں ہو جاتی ہے۔'' اور محمد ﷺ نے فرمایا: ''انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اس کو کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

(المعجم ٢٩) - (بابُ قُبْحِ الْكذِبِ، وحُسْنِ الصّدْقِ، وفضْلِهِ) (التحفة ٢٩)

باب:29- جھوٹ کی قباحت اور سچ کی خوبصورتی اور فضیلت

[٦٦٣٧] ١٠٣ (٢٦٠٧) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وعُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال الآخران: حدّثنا - جريرٌ عنْ منْصورٍ، عنْ أبي وائلٍ، عنْ عبْد الله قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ الصّدْق يهْدي إلى الْبرّ، وإنّ الْبرّ يهْدي إلى الْجنّة، وإنّ الرّجُل ليصْدُقُ حتّى يُكْتب عنْد الله صدّيقا، وإنّ الْكذب يهْدي إلى الْفُجُورِ، وإنّ الْفُجُور يهْدي إلى النّارِ، وإنّ الرّجُل ليكْذبُ حتّى يُكْتب عنْد الله كذّابا».

[6637] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابووائل (شقیق) سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچ نیکی اور اچھائی کے راستے پر لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور (جہنم کی) آگ کی طرف لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

[٦٦٣٨] ١٠٤ (...) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وهنّادُ بْنُ السّريّ قالا: حدّثنا أبو الأحْوصِ عنْ منْصورٍ، عنْ أبي وائلٍ، عنْ عبْد الله بْنِ مسْعودٍ قال: قال رسُولُ

[6638] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ہناد بن سری نے کہا: ہمیں ابواحوص نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچ نیکی ہے اور

الله ﷺ: «إنّ الصّدق برٌّ، وإنّ البرّ يهدي إلى الجنّة، وإنّ العبد ليتحرّى الصّدق حتّى يكتب عند الله صدّيقا، وإنّ الكذب فجورٌ، وإنّ الفجور يهدي إلى النّار، وإنّ العبد ليتحرّى الكذب حتّى يكتب كذّابا».

نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بندہ پوری کوشش سے سچ ہی کا قصد کرتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سچ روی ہے اور سچ روی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور بندہ جھوٹ بولنے کا قصد کرتا رہتا ہے حتی کہ اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔"

قال ابن أبي شيبة في روايته: عن النّبيّ ﷺ.

ابن ابی شیبہ کی روایت میں ("رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کے بجائے) "نبی ﷺ سے روایت ہے" کے الفاظ ہیں۔

[٦٦٣٩] ١٠٥-(...) وحدّثنا محمّد بن عبد الله بن نمير: حدّثنا أبو معاوية ووكيعٌ قالا: حدّثنا الأعمش؛ ح: وحدّثنا أبو كريب: حدّثنا أبو معاوية: حدّثنا الأعمش عن شقيق، عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: «عليكم بالصّدق، فإنّ الصّدق يهدي إلى البرّ، وإنّ البرّ يهدي إلى الجنّة، وما يزال الرّجل يصدق ويتحرّى الصّدق حتّى يكتب عند الله صدّيقا، وإيّاكم والكذب، فإنّ الكذب يهدي إلى الفجور، وإنّ الفجور يهدي إلى النّار، وما يزال الرّجل يكذب ويتحرّى الكذب حتّى يكتب عند الله كذّابا».

[6639] ابو معاویہ اور وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق (ابووائل) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم صدق پر قائم رہو کیونکہ صدق نیکی کے راستے پر چلاتا ہے اور نیکی جنت کے راستے پر چلاتی ہے۔ انسان مسلسل سچ بولتا رہتا ہے اور کوشش سے سچ پر قائم رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ لیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے دور رہو کیونکہ جھوٹ سچ روی کے راستے پر چلاتا ہے اور سچ روی آگ کی طرف لے جاتی ہے۔ انسان مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔"

[٦٦٤٠] (...) حدّثنا منجاب بن الحارث التّميميّ: أخبرنا ابن مسهرٍ؛ ح: وحدّثنا إسحاق بن إبراهيم الحنظليّ: أخبرنا عيسى بن يونس، كلاهما عن الأعمش بهذا الإسناد. ولم يذكر في حديث عيسى: «ويتحرّى الصّدق، ويتحرّى الكذب». وفي

[6640] ابن مسہر اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، انھوں نے عیسیٰ کی روایت میں: "صدق کا قصد کرتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ اور ابن مسہر کی روایت میں ("اللہ کے نزدیک" کے بجائے) "حتی کہ اللہ اس کو لکھ دیتا ہے" کے الفاظ ہیں۔

حديث ابن نمير: «حتّى يكْتُبهُ اللهُ».

(المعجم ٣٠) - (بابُ فضْلِ منْ يمْلكُ نفْسهُ عِنْد الْغضبِ، وبأيّ شيْءٍ يذْهبُ الْغضبُ) (التحفة ٣٠)

باب: 30- اس شخص کی فضیلت جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے اور غصہ کس چیز سے رخصت ہوتا ہے

[٦٦٤١] ١٠٦ (٢٦٠٨) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ وعُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة - واللّفْظُ لِقُتيْبة - قالا: حدّثنا جريرٌ عن الأعْمشِ، عنْ إبْراهيم التّيْمِيّ، عن الْحارِثِ بْنِ سُويْدٍ، عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ مسْعُودٍ قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «ما تعُدُّون الرّقُوب فيكُمْ؟» قال قُلْنا: الّذي لا يُولدُ لهُ، قال: «ليْس ذاك بالرّقُوبِ، ولكِنّهُ الرّجُلُ الّذي لمْ يُقدِّمْ مِنْ ولدِهِ شيْئًا» قال: «فما تعُدُّون الصُّرعة فيكُمْ؟» قال: قُلْنا: الّذي لا يصْرعُهُ الرِّجالُ، قال: «ليْس بذلِك، ولكِنّهُ الّذي يمْلِكُ نفْسهُ عِنْد الْغضبِ».

[6641] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنے خیال میں رقوب کسے شمار کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کی: جس شخص کے بچے پیدا نہ ہوتے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ رقوب نہیں ہے، بلکہ رقوب وہ شخص ہے جس نے (آخرت میں) کسی بچے کو آگے نہ بھیجا ہو۔'' آپ نے فرمایا: ''تم اپنے خیال میں پہلوان کسے سمجھتے ہو؟'' ہم نے کہا: جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ آپ نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں ہے، بلکہ پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھتا ہے۔''

فائدہ: رقوب اصل میں بچے نہ ہونے یا مسلسل بچے فوت ہونے کی وجہ سے ہر وقت بچوں کے انتظار میں رہنے والے کو کہتے ہیں۔

[٦٦٤٢] (...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوِية؛ ح: وحدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهِيم: أخْبرنا عِيسى بْنُ يُونُس، كِلاهُما عن الأعْمشِ بهذا الإسْنادِ، مِثْل معْناهُ.

[6642] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٦٤٣] ١٠٧ (٢٦٠٩) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى وعبْدُ الأعْلى بْنُ حمّادٍ قالا، كِلاهُما: قرأْتُ على مالِكٍ عن ابْنِ شِهابٍ، عنْ سعِيدِ

[6643] سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(کوئی شخص) پچھاڑ دینے سے طاقتور نہیں ہوتا۔ طاقتور (مضبوط) وہ ہے جو غصے

ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

کے وقت خود کو قابو میں رکھتا ہے۔"

[٦٦٤٤] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ» قَالُوا: فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

[6644] زبیدی نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "پچھاڑ دینے سے کوئی شخص طاقتور نہیں ہوتا۔" صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر طاقت ور کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھتا ہے۔"

[٦٦٤٥] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6645] معمر اور شعیب دونوں نے زہری سے خبر دی، انھوں نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٦٤٦] ١٠٩-(٢٦١٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» فَقَالَ الرَّجُلُ: وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ؟.

[6646] یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن علاء نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عدی بن ثابت سے اور انھوں نے حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپس میں گالم گلوچ کیا، ان دو میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور گردن کی رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے کہہ دے تو وہ (غصے کی) جس کیفیت میں خود کو پا رہا ہے وہ جاتی رہے گی، (وہ کلمہ ہے) اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ" اس آدمی نے کہا: کیا آپ مجھ پر جنون طاری دیکھتے ہیں؟

قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: فَقَالَ: وَهَلْ تَرَى، وَلَمْ يَذْكُرِ: الرَّجُلَ.

ابن علاء کی روایت میں (صرف) "اور کیا آپ دیکھتے ہیں" کے الفاظ ہیں اور انھوں نے "آدمی" کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ: وہ شخص یا تو بے سمجھ بدو تھا، یا منافق۔ اسے آپ ﷺ کی بات سمجھ میں نہ آئی کہ غصے کی شدت شیطان کے اکسانے اور انسان میں غرور، تکبر کے جذبات بھڑکانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر وہ تعوذ پڑھ لیتا تو شیطان کے چنگل سے نکل جاتا۔ اس نے الٹا مزید تکبر سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے نازیبا جملہ کہہ دیا۔ ویسے جنون عقل پر پردہ پڑ جانے کا نام ہے۔ شدید غصے کی بنا پر بھی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ وہ اس وقت جنون ہی میں مبتلا تھا۔

[٦٦٤٧] ١١٠ - (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آنِفًا؟ قَالَ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَمَجْنُونًا تَرَانِي؟

[6647] ابو اسامہ نے کہا: میں نے اعمش سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے عدی بن ثابت سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: نبی ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالم گلوچ کیا۔ ان میں سے ایک کو غصہ چڑھنا شروع ہو گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف نظر کی اور فرمایا: "مجھے ایک کلمے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کا پتہ ہے۔ اگر یہ شخص وہ (کلمہ) کہہ دے تو اس سے یہ (غصہ) جاتا رہے گا۔" نبی ﷺ سے (یہ بات) سننے والوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر اس شخص کی طرف گیا اور کہا: تمھیں پتہ ہے کہ ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہے: "مجھے ایک ایسے کلمے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کا پتہ ہے۔ اگر یہ (شخص) وہ (کلمہ) کہہ دے تو اس سے یہ کیفیت جاتی رہے گی۔" اس شخص نے کہا: کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں جنون کا شکار ہو گیا ہوں؟

[٦٦٤٨] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[6648] حفص بن غیاث نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ) (التحفة ٣١)

باب: 31- انسان کی پیدائش ایسی ہے کہ وہ (عموماً) خود پر قابو نہیں رکھ سکتا

[٦٦٤٩] ١١١-(٢٦١١) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا يونُسُ بْنُ مُحمّدٍ عَنْ حمّادِ ابْن سلمة، عنْ ثابتٍ، عَنْ أنسٍ؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لمّا صوّر اللهُ آدم في الْجنّةِ تركهُ ما شاء اللهُ أنْ يتْركهُ، فجعل إبْليسُ يُطيفُ بهِ، ينْظُرُ ما هُو؟، فلمّا رآهُ أجْوف عرف أنّهُ خُلق خلْقًا لا يتمالكُ».

[6649] یونس بن محمد نے حماد بن سلمہ سے، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی صورت بنائی تو جب تک چاہا ان (کے جسد) کو وہاں رکھا۔ ابلیس اس کے اردگرد گھوم کر دیکھنے لگا کہ وہ کیسا ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ (جسم) اندر سے کھوکھلا ہے تو اس نے جان لیا کہ اسے اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ یہ خود پر قابو نہیں رکھ سکتا۔"

[٦٦٥٠] (...) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ نافعٍ: حدّثنا بهْزٌ: حدّثنا حمّادٌ بهٰذا الْإسْنادِ، نحْوهُ.

[6650] بہز نے کہا: ہمیں حماد نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ) (التحفة ٣٢)

باب:32- چہرے پر مارنے کی ممانعت

[٦٦٥١] ١١٢-(٢٦١٢) حدّثنا عبْدُ الله بْنُ مسْلمة بْنِ قعْنبٍ: حدّثنا الْمُغيرةُ يعْني الْحزاميّ عنْ أبي الزّنادِ، عنِ الْأعْرجِ، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إذا قاتل أحدُكُمْ أخاهُ، فلْيجْتنبِ الْوجْه».

[6651] مغیرہ حزامی نے ہمیں ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔"

[٦٦٥٢] (...) حدّثناهُ عمْرٌو النّاقدُ وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ قالا: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُييْنة عنْ أبي الزّنادِ، بهٰذا الْإسْنادِ. وقال: «إذا ضرب أحدُكُمْ».

[6652] ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: "جب تم میں سے کوئی (دوسرے کو) مارے۔"

[٦٦٥٣] ١١٣-(...) حدّثنا شيْبانُ بْنُ فرُّوخ: حدّثنا أبو عوانة عنْ سُهيْلٍ، عنْ أبيهِ، عنْ أبي هُريْرة، عن النّبيّ ﷺ قال: «إذا قاتل

[6653] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو

أحدُكُمْ أخاهُ، فليتّقِ الْوجهَ».

چہرے (پر مارنے) سے بچے۔"

[٦٦٥٤] ١١٤ (...) حدّثنا عُبيْدُ الله بْنُ مُعاذ الْعنْبريُّ: حدّثنا أبي: حدّثنا شُعْبةُ عنْ قتادة: سمع أبا أيُّوب يُحدِّثُ عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إذا قاتل أحدُكُمْ أخاهُ، فلا يلْطمنّ الْوجْه».

[6654] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوایوب سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے پر طمانچہ نہ مارے۔"

[٦٦٥٥] ١١٥ (...) حدّثنا نصْرُ بْنُ عليٍّ الْجهْضميُّ: حدّثنا أبي: حدّثنا الْمُثنّى؛ ح: وحدّثني مُحمّدُ بْنُ حاتمٍ: حدّثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ مهْديٍّ عن الْمُثنّى بْنِ سعيدٍ، عنْ قتادة، عنْ أبي أيُّوب، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ، وفي حديث ابْنِ حاتمٍ عن النّبيِّ ﷺ قال: «إذا قاتل أحدُكُمْ أخاهُ، فلْيجْتنبِ الْوجْه، فإنّ الله خلق آدم على صُورته».

[6655] نصر بن علی جہضمی نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں مثنیٰ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، نیز مجھے محمد بن حاتم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمن بن مہدی نے مثنیٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابوایوب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے: نبی ﷺ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر بنایا ہے۔"

[٦٦٥٦] ١١٦ (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى: حدّثني عبْدُ الصّمد: حدّثنا همّامٌ: حدّثنا قتادةُ عنْ يحْيى بْنِ مالكٍ الْمراغيِّ وهُو أبُو أيُّوب، عنْ أبي هُريْرة: أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إذا قاتل أحدُكُمْ أخاهُ، فلْيجْتنبِ الْوجْه».

[6656] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابوایوب یحییٰ بن مالک مراغی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔"

(المعجم ٣٣) - (بابُ الْوعيدِ الشّديدِ لمنْ عذّب النّاس بغيْرِ حقٍّ) (التحفة ٣٣)

باب:33-اس شخص کے لیے سخت وعید جو لوگوں کو ناحق سزا دے

[٦٦٥٧] ١١٧ (٢٦١٣) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ

[6657] حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے،

أبي شيبة: حدّثنا حفصُ بْنُ غياثٍ عنْ هشام ابْن عُرْوة، عنْ أبيه، عنْ هشام بْن حكيم بْن حزام قال: مرّ بالشّام على أُناسٍ، وقدْ أُقيمُوا في الشّمْس، وصُبّ على رُءُوسهمُ الزّيْتُ، فقال ما هٰذا؟ قيل: يُعذّبُون في الْخراج، فقال: أما إنّي سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «إنّ الله يُعذّبُ الّذين يُعذّبُون النّاس في الدُّنْيا».

انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: شام میں ان کا کچھ لوگوں کے قریب سے گزر ہوا جن کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا گیا تھا، انھوں نے پوچھا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ بتایا گیا: ان کو خراج (نہ دینے) کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے تو (حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔''

[٦٦٥٨] ١١٨-(...) حدّثنا أبُو كُريْبٍ: حدّثنا أبُو أُسامة عنْ هشامٍ، عنْ أبيه قال: مرّ هشامُ بْنُ حكيم بْن حزام على أُناسٍ من الْأنْباط بالشّام، قدْ أُقيمُوا في الشّمْس، فقال: ما شأْنُهُمْ؟ قالُوا: حُبسُوا في الْجزْية، فقال هشامٌ: أشْهدُ لسمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «إنّ الله يُعذّبُ الّذين يُعذّبُون النّاس في الدُّنْيا».

[6658] ابو اسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ شام کے چند نبطیوں (سامی قوم، زمیندار لوگوں) کے قریب سے گزرے، انھیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا، انھوں نے پوچھا: ان کا معاملہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: انھیں جزیے (کی ادائیگی کے معاملے) میں محبوس کیا گیا ہے، تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔''

[٦٦٥٩] (...) وحدّثنا أبُو كُريْبٍ: حدّثنا وكيعٌ وأبُو مُعاوية؛ ح: وحدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرنا جريرٌ، كُلُّهُمْ عنْ هشامٍ بهٰذا الْإسْناد. وزاد في حديث جريرٍ، قال: وأميرُهُمْ يوْمئذٍ عُميْرُ بْنُ سعْدٍ على فلسْطين، فدخل عليْه فحدّثهُ، فأمر بهمْ فخُلُّوا.

[6659] وکیع، ابو معاویہ اور جریر سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور جریر کی حدیث میں مزید یہ ہے، کہا: اور فلسطین پر ان دنوں ان لوگوں کا امیر عمیر بن سعد (انصاری) تھا تو وہ (ہشام رضی اللہ عنہ) ان کے پاس گئے، ان کو حدیث سنائی تو انھوں نے ان کے بارے میں حکم دیا، چنانچہ ان کو چھوڑ دیا گیا۔

[٦٦٦٠] ١١٩-(...) حدّثني أبُو الطّاهر: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبرني يُونُسُ عن ابْن شهابٍ، عنْ عُرْوة بْن الزُّبيْر: أنّ هشام بْن

[6660] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ حمص کا عامل تھا۔ اس نے نبطیوں میں سے کچھ لوگوں کو جزیے کی

حكيم وجد رجلا، وهو على حمص، يشمس ناسا من النبط في أداء الجزية، فقال: ما هذا؟ إني سمعت رسول الله ﷺ يقول: "إن الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا".

ادائیگی کے سلسلے میں دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا تو انھوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مبتلائے عذاب کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرتے ہیں۔"

(التحفة ٣٤) - (بابُ أمْرِ مَنْ مَرّ بِسِلاحٍ، فِي مَسْجِدٍ أوْ سُوقٍ أوْ غَيْرِهِمَا مِن الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ، أنْ يُمْسِكَ بِنِصَالِهَا)

باب:34- جو شخص مسجد یا بازار میں اور لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ پر ہتھیار لے کر چلے تو وہ انھیں ان کی نوکوں اور انیوں (کی طرف) سے پکڑے

[٦٦٦١] ١٢٠ (٢٦١٤) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم - قال إسحاق: أخبرنا، وقال أبو بكر: حدثنا - سفيان بن عيينة عن عمرو: سمع جابرا يقول: مر رجل في المسجد بسهام، فقال له رسول الله ﷺ: "أمسك بنصالها".

[6661] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص چند تیر لے کر مسجد میں سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان تیروں کو ان کی نوکوں (کی طرف سے) پکڑو۔"

[٦٦٦٢] ١٢١ (...) حدثنا يحيى بن يحيى وأبو الربيع - قال أبو الربيع: حدثنا، وقال يحيى، واللفظ له: أخبرنا - حماد بن زيد عن عمرو بن دينار، عن جابر بن عبد الله: أن رجلا مر بأسهم في المسجد، قد أبدى نصولها، فأمر أن يأخذ بنصولها، كي لا يخدش مسلما.

[6662] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص چند تیر لے کر مسجد میں سے گزرا، اس نے ان کے پیکان کھول رکھے تھے، آپ نے حکم دیا کہ وہ انھیں پیکانوں (آگے والے لوہے کے نوکدار حصوں) کی طرف سے پکڑے تاکہ وہ کسی مسلمان کو خراش نہ لگا دیں۔

[٦٦٦٣] ١٢٢ (...) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ليث؛ ح: وحدثنا محمد بن رمح: أخبرنا الليث عن أبي الزبير، عن جابر

[6663] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ

عنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا، كَانَ يتصدّقُ بالنّبْلِ في الْمَسْجِدِ، أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وهُو آخذٌ بنُصُولها، وَقَال ابْنُ رُمْحٍ: كَانَ يَصَّدَّقُ بالنّبْلِ.

آپ نے ایک شخص کو جو مسجد میں چند تیر بطور صدقہ لوگوں میں تقسیم کر رہا تھا، حکم دیا کہ وہ ان کو لوگوں سے پکڑے بغیر انھیں لے کر (لوگوں کے درمیان میں سے) نہ گزرے۔ ابن رمح نے (اپنی روایت میں) کہا: وہ تیروں کو بطور صدقہ دے رہا تھا۔

[٦٦٦٤] ١٢٣-(٢٦١٥) حدّثنا هَدَّابُ بْنُ خالِدٍ: حدّثنا حمّادُ بْنُ سَلَمةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قال: «إِذَا مَرّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ، وَبِيده نَبْلٌ، فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا، ثُمّ لِيَأْخُذْ بنصالها، ثُمّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا».

[6664] ثابت نے ابو بردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مجلس یا بازار میں سے گزرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں تو وہ انھیں ان کے پیکانوں (نوکدار حصوں) سے پکڑے، پھر (تنبیہ ہے) ان کے نوکیلے حصے کی طرف سے پکڑے، پھر (تاکید ہے) ان کے نوکیلے حصوں کی طرف سے پکڑے۔''

قال: فقَالَ أَبُو مُوسَى: وَاللهِ! مَا مُتْنَا حَتّى سَدّدْنَاهَا، بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ.

کہا: تو حضرت ابوموسیٰ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! (ہمارا یہ حال ہے کہ) ہم نے مرنے سے پہلے (اپنی اسی زندگی میں) ان تیروں کو ایک دوسرے کے چہروں کی طرف سیدھا کر لیا ہے۔

[٦٦٦٥] ١٢٤-(...) حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرّاد الْأَشْعرِيُّ ومُحمّدُ بْنُ الْعَلاءِ - وَاللّفْظُ لعبْد الله - قالا: حدّثنا أَبُو أُسَامة عَنْ بُرَيْدٍ، عنْ أَبِي بُرْدَة، عنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النّبِيّ ﷺ قال: «إِذَا مرّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا، أَوْ فِي سُوقنا، ومعهُ نبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بكفّه، أنْ يُصِيبَ أحدًا مِنَ الْمُسْلِمِين مِنْهَا بشيْءٍ».

[6665] بُرید نے ابو بردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو وہ انھیں اپنی ہتھیلی سے ان کے تیز نوکدار حصوں کی طرف سے پکڑے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا کوئی حصہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو لگ جائے۔''

أوْ قال: «لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا».

یا فرمایا: ''وہ ان کے پیکانوں کو اپنی مٹھی میں پکڑے۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ) (التحفة ٣٥)

باب:35- کسی ہتھیار سے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرنے کی ممانعت

[٦٦٦٦] ١٢٥ (٢٦١٦) حدّثني عمْرٌو النّاقد وابْنُ أبي عمر، قال عمْرٌو: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنة عنْ أيُّوب، عن ابْن سيرين: سمعْتُ أبا هُريْرة يقُولُ: قال أبُو الْقاسم ﷺ: «منْ أشار إلى أخيه بحديدةٍ، فإنّ الْملائكة تلْعنُهُ، حتّى يدعهُ وإنْ كان أخاهُ لأبيه وأُمّه».

[6666] ایوب نے (محمد) ابن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی طرف لوہے کے کسی ہتھیار سے اشارہ کیا تو اس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کام کو ترک کر دے، چاہے وہ اس کا ماں باپ جایا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

فائدہ: یعنی اگر چہ ایسا کرنے والا اس کا بھائی ہی کیوں نہ ہو جو اسے قتل کرنا نہیں چاہے گا، صرف ڈرا رہا ہوگا یا مزاحاً ایسا کر رہا ہوگا۔

[٦٦٦٧] (...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون عن ابْن عوْنٍ، عنْ مُحمّدٍ، عنْ أبي هُريْرة، عن النّبيّ ﷺ، بمثْله.

[6667] ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٦٦٨] ١٢٦ (٢٦١٧) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاق: أخْبرنا معْمرٌ عنْ همّام بْن مُنبّه قال: هذا ما حدّثنا أبُو هُريْرة عنْ رسُول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منْها: وقال رسُولُ الله ﷺ: «لا يُشيرُ أحدُكُمْ إلى أخيه بالسّلاح، فإنّهُ لا يدْري أحدُكُمْ لعلّ الشّيْطان ينْزعُ في يده، فيقعُ في حُفْرةٍ من النّار».

[6668] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ شاید شیطان اچانک اس کے ہاتھ میں اسے حرکت دے (اور وہ دوسرے مسلمان کو لگ جائے) اور وہ (جس کے ہاتھ سے ہتھیار چلے) جہنم کے گڑھے میں گر جائے۔''

(المعجم ٣٦) - (بابُ فضْل إزالة الْأذى عن الطّريق) (التحفة ٣٦)

باب:36- راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کی فضیلت

[٦٦٦٩] ١٢٧ (١٩١٤) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى قال: قرأْتُ على مالكٍ عنْ سُميٍّ، موْلى أبي بكْرٍ، عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة: أنّ رسُول الله ﷺ قال: «بيْنما

[6669] ابوبکر کے آزاد کردہ غلام سُمی نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راستے پر چلا جا رہا تھا، اس نے راستے پر ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے (ایک طرف) ہٹا دیا۔

رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ».

[راجع: ١٩١٤]

اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا انعام دیا تو اس کی بخشش فرما دی۔“

[٦٦٧٠] ١٢٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ: وَاللهِ! لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ».

[6670] سہیل نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص راستے کے اوپر پڑی ہوئی درخت کی ایک شاخ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس شاخ کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دوں گا تاکہ یہ ان کو ایذا نہ دے تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔“

[٦٦٧١] ١٢٩-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ، فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ، كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ».

[6671] اعمش نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ (اس عمل کے بدلے) جنت میں ہر طرف (نعمتوں کے مزے سے) لوٹ رہا تھا (کیونکہ) اس نے راستے کے درمیان سے ایک ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو اذیت دیتا تھا۔“

[٦٦٧٢] ١٣٠-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا، فَدَخَلَ الْجَنَّةَ».

[6672] ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک درخت مسلمانوں کو اذیت دیتا تھا، چنانچہ ایک شخص آیا اور اسے کاٹ دیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

[٦٦٧٣] ١٣١-(٢٦١٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَازِعِ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ، قَالَ: «اعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ».

[6673] ابان بن صمعہ نے کہا: مجھے ابوالوازع نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیں جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔“

[٦٦٧٤] ١٣٢ (...) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى: حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ شُعيْب بن الْحبْحاب عنْ أبي الْوازِع الرّاسبيّ، عنْ أبي برْزة الْأسلميّ، أنّ أبا برْزة قال: قُلْتُ لرسُول الله ﷺ: يا رسُول الله! إنّي لا أدْري، لعسى أنْ تمْضي وأبْقى بعْدك، فزوّدْني شيْئًا ينْفعُني الله به، فقال رسُولُ الله ﷺ: «افْعلْ كذا، افْعلْ كذا - أبو بكْرٍ نسيهُ - وأمِرّ الْأذى عن الطّريق».

[6674] ابوبکر بن شعیب بن حبحاب نے ابوواز ع راسبی سے، انھوں نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا، ہوسکتا ہے کہ آپ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپ کے بعد زندہ رہ جاؤں، اس لیے آپ مجھے (آخرت کے سفر کے لیے) کوئی زاد راہ عطا کر دیجیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس طرح کرو، اس طرح کرو۔ ابوبکر بن شعیب ان باتوں کو بھول گئے۔ اور (فرمایا:) راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر دیا کرو۔"

(المعجم ٣٦) - (بابُ تحْرِيم تعْذِيبِ الْهِرّةِ ونحْوِها، من الْحيوان الّذي لا يُؤْذِي) (التحفة ٣٧)

باب:37- بلی اور اس جیسے غیر موذی جانوروں کو ایذا دینے کی حرمت

[٦٦٧٥] ١٣٣ (٢٢٤٢) حدّثني عبْدُ الله بْنُ مُحمّد بْنِ أسْماء بْنِ عُبيْد الضُّبعيُّ: حدّثنا جُويْرِيةُ يعْني ابْن أسْماء، عنْ نافِعٍ، عنْ عبْد الله، أنّ رسُول الله ﷺ قال: «عُذّبت امْرأةٌ في هِرّةٍ، سجنتْها حتّى ماتتْ، فدخلتْ فيها النّار، لا هي أطْعمتْها وسقتْها، إذْ هي حبستْها، ولا هي تركتْها تأْكُلُ منْ خشاش الْأرْض». [راجع: ٥٨٥٣]

[6675] جویریہ بن اسماء نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو باندھے رکھا حتی کہ وہ مرگئی تو وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگئی، کیونکہ جب اس نے بلی کو باندھا تو نہ اس کو کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ (خود ہی) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔"

[٦٦٧٦] (...) حدّثني هارُونُ بْنُ عبْد الله وعبْدُ الله بْنُ جعْفر بن يحْيى بْن خالد، جميعًا عنْ معْن بْن عيسى، عنْ مالك بْن أنس، عنْ نافع، عن ابْن عُمر، عن النّبيّ ﷺ، بمعْنى حديث جُويْرِية.

[6676] امام مالک بن انس نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، جویریہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٦٧٧] ١٣٤-(...) حَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْثَقَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ».

[6677] عبیداللہ بن عمر نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ رکھا تھا، اس نے اسے کھانے کو دیا نہ پینے کو دیا، نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے شکار کر کے کھا لیتی۔''

[٦٦٧٨] (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6678] سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٦٧٩] ١٣٥-(٢٦١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا، أَوْ هِرٍّ، رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا». [انظر: ٦٩١٢]

[6679] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے روایت کی، کہا: یہ احادیث ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت اپنی بلی یا بلے کی وجہ سے دوزخ میں چلی گئی جس کو اس نے باندھ کر رکھا تھا، نہ خود اس کو کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے چھوٹے موٹے جانور چبا کھا لیتی، یہاں تک کہ وہ کمزور ہو کر مر گئی۔''

(المعجم ٣٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ) (التحفة ٣٨)

باب: 38- تکبر کی حرمت

[٦٦٨٠] ١٣٦-(٢٦٢٠) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ

[6680] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عزت اللہ عزوجل کا تہبند ہے اور بڑائی اس (کے کندھوں) کی چادر ہے۔ جو شخص ان (صفات) کے معاملے میں میرے مدمقابل آئے گا، میں اسے عذاب دوں گا۔''

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الْعِزُّ إِزَارُهُ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ، فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ».

فائدہ: عزت وکبریا، اللہ عزوجل کے لباس کے مانند ہیں، ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس کی کیفیت جاننے کے مکلف نہیں ہیں۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى) (التحفة ٣٩)

باب:39- کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کرنے کی ممانعت

[٦٦٨١] ١٣٧ (٢٦٢١) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَ: «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللهِ! لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ» أَوْ كَمَا قَالَ.

[6681] ابوعمران جونی نے حضرت جندب ؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے (اس) فلاں کو تو بخش دیا اور (ایسا کہنے والے!) تیرے سارے عمل ضائع کر دیے۔'' یا جن الفاظ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِينَ) (التحفة ٤٠)

باب:40- کمزوروں اور گم نام خاک نشینوں کی فضیلت

[٦٦٨٢] ١٣٨ (٢٦٢٢) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

[6682] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت سے غبار میں اٹے ہوئے (غریب الوطن، مسافر) بکھرے ہوئے بالوں والے، دروازوں سے دھتکار دیے جانے والے لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر (اعتماد کر کے) قسم کھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔''

(المعجم ٤١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ: هَلَكَ النَّاسُ) (التحفة ٤١)

باب:41- یہ کہنے کی ممانعت: لوگ ہلاک ہو گئے

[٦٦٨٣] ١٣٩-(٢٦٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ».

[6683] حماد بن ابی سلمہ اور امام مالک نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ایک شخص (یہ) کہتا ہے: لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ انھیں ہلاک کر دیتا ہے۔''

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: لَا أَدْرِي، أَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ، أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ.

(امام مسلم کے ایک شاگرد) ابواسحاق نے کہا: مجھے (یقینی طور پر) معلوم نہیں کہ (کاف پر) زبر کے ساتھ أَهْلَكَهُمْ (اس نے انھیں ہلاک کر دیا ہے) یا پیش کے ساتھ أَهْلَكُهُمْ (ان سب سے بڑھ کر ہلاک ہونے والا) ہے۔''

[٦٦٨٤] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6684] روح بن قاسم اور سلیمان بن بلال نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ) (التحفة ٤٢)

باب:42- ہمسائے کے حق میں (اچھائی کی) تلقین اور حسن سلوک

[٦٦٨٥] ١٤٠-(٢٦٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -

[6685] مالک بن انس، لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سب نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، (اسی طرح) محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ کہا: ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا: مجھے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی کہ عمرہ نے ان کو حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت

حدثنا عبد الوهاب يعني الثقفي: سمعت يحيى بن سعيد قال: أخبرني أبو بكر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم، أن عمرة حدثته أنها سمعت عائشة تقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه ليورثنه».

عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے جبریل مسلسل ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کے لیے کہتے رہے، حتی کہ مجھے یقین ہونے لگا کہ وہ ضرور انھیں وراثت میں شریک کر دیں گے۔''

[٦٦٨٦] (...) حدثني عمرو الناقد: حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم: حدثني هشام بن عروة عن أبيه، عن عائشة، عن النبي ﷺ، بمثله.

[6686] ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٦٨٧] ١٤١ (٢٦٢٥) حدثني عبيد الله بن عمر القواريري: حدثنا يزيد بن زريع عن عمر بن محمد، عن أبيه قال: سمعت ابن عمر يقول: قال رسول الله ﷺ: «ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورثه».

[6687] عمر بن محمد کے والد نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل مجھے لگاتار ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے رہے حتی کہ مجھے یقین ہونے لگا کہ وہ اسے وارث (بھی) بنا دیں گے۔''

[٦٦٨٨] ١٤٢ (...) حدثنا أبو كامل الجحدري وإسحق بن إبراهيم - واللفظ لإسحق - قال: أبو كامل: حدثنا، وقال إسحق: أخبرنا عبد العزيز بن عبد الصمد العمي: حدثنا أبو عمران الجوني عن عبد الله بن الصامت، عن أبي ذر قال: قال رسول الله ﷺ: «يا أبا ذر! إذا طبخت مرقة، فأكثر ماءها، وتعاهد جيرانك».

[6688] عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے کہا: ہمیں ابوعمران جونی نے عبداللہ بن صامت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ رکھو اور اپنے پڑوسیوں کو یاد رکھو۔''

[٦٦٨٩] ١٤٣ (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا ابن إدريس: أخبرنا شعبة؛

[6689] شعبہ نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت

ح: وحدّثنا أبو كُرَيْبٍ: حدّثنا ابْنُ إِدْرِيسَ: أخْبرنا شُعْبةُ عنْ أبي عِمْرانَ الْجَوْنِيِّ، عنْ عبْد الله بْنِ الصّامِت، عنْ أبي ذرّ قال: إنّ خليلي ﷺ أوْصاني: «إِذا طَبَخْتَ مَرَقًا فأكْثِرْ ماءهُ، ثُمّ انْظُرْ أهْل بيْتٍ مِنْ جيرتك، فأصِبْهُمْ منْها بِمعْرُوفٍ».

کی، کہا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی: ''جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ رکھو، پھر اپنے ہمسایوں میں سے کسی (ضرورت مند) گھرانے کو دیکھو اور اس میں سے کچھ اچھے طریقے سے ان کو بھجوا دو۔''

(المعجم ٤٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ) (التحفة ٤٣)

باب:43- ملاقات کے وقت کشادہ چہرے سے ملنا مستحب ہے

[٦٦٩٠] ١٤٤-(٢٦٢٦) حَدّثني أبو غسّان الْمِسْمعِيُّ: حدّثنا عُثْمانُ بْنُ عُمر: حدّثنا أبو عامرٍ يعْني الْخزّاز، عنْ أبي عِمْرانَ الْجوْنِيّ، عنْ عبْد الله بْنِ الصّامِت، عنْ أبي ذرّ قال: قال لي النّبيُّ ﷺ: «لا تحْقِرنّ من الْمعْرُوف شيْئًا، ولوْ أنْ تلْقى أخاك بِوجْهٍ طلْقٍ».

[6690] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''نیکی میں کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو، چاہے یہی ہو کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کو کھلتے ہوئے چہرے سے ملو۔''

(المعجم ٤٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ) (التحفة ٤٤)

باب:44- جو کام حرام نہ ہوں ان میں سفارش کرنا مستحب ہے

[٦٦٩١] ١٤٥-(٢٦٢٧) حَدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا عليُّ بْنُ مُسْهِرٍ وحفْصُ بْنُ غِياثٍ عنْ بُريْدِ بْنِ عبْد الله، عنْ أبي بُرْدة، عنْ أبي مُوسى قال: كان رسُولُ الله ﷺ، إذا أتاهُ طالِبُ حاجةٍ، أقْبل على جُلسائِه فقال: «اشْفعُوا فلْتُؤْجرُوا، ولْيقْضِ اللهُ على لِسانِ نبيّه ﷺ ما أحبّ».

[6691] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تو آپ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: ''تم (بھی اس کی) شفاعت کرو، تمھیں بھی اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے وہی فیصلہ جاری کرائے گا جو اس کو پسند ہوگا۔''

فائدہ: یعنی تمھاری شفاعت سے کسی کو دینے یا نہ دینے کے فیصلے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اگر اسے ملنا ہے تو اسے دیا جائے گا اور تم اپنی شفاعت کی بنا پر اجر میں حصہ دار ہو جاؤ گے۔

(المعجم ٤٥) - (بابُ اسْتِحْبابِ مُجالَسةِ الصّالحين ومُجانبة قُرناء السُّوء) (التحفة ٤٥)

باب:45- نیکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور بُروں کی صحبت سے اجتناب کرنا مستحب ہے

[٦٦٩٢] ١٤٦ (٢٦٢٨) حدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة: حدّثنا سُفيانُ بنُ عُيينة عن بُريد بن عبد الله، عن جدّه، عن أبي موسى عن النّبيّ ﷺ؛ ح: وحدّثنا محمّدُ بنُ العلاء الهمْدانيّ - واللّفظُ له -: حدّثنا أبو أسامة عن بُريد، عن أبي بُردة، عن أبي موسى، عن النّبيّ ﷺ قال: «إنّما مثلُ الجليس الصّالح والجليس السّوء، كحامل المسك ونافخ الكير، فحاملُ المسك: إمّا أن يُحذيك، وإمّا أن تبتاع منه، وإمّا أن تجد منه ريحا طيّبا، ونافخُ الكير: إمّا أن يُحرق ثيابك، وإمّا أن تجد ريحا خبيثة».

[6692] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''نیک ہم نشیں اور بُرے ہم نشیں کی مثال مُشک بردار اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک بردار یا تو تم کو ہدیے میں مشک دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے، ورنہ کم از کم تمھیں اس سے اچھی خوشبو آئے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تو (چنگاریوں سے) تمھارے کپڑے جلائے گا یا تمھیں (اس سے) بدبُو آئے گی۔''

(المعجم ٤٦) - (بابُ فضْل الْإحْسانِ إلى الْبنات) (التحفة ٤٦)

باب:46- بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

[٦٦٩٣] ١٤٧ (٢٦٢٩) حدّثنا محمّدُ بنُ عبد الله بن قُهزاذ: حدّثنا سلمةُ بنُ سُليمان: أخبرنا عبدُ الله: أخبرنا معمرٌ عن ابن شهاب: حدّثني عبدُ الله بنُ أبي بكر بن حزْم عن عُروة، عن عائشة؛ ح: وحدّثني عبدُ الله بنُ عبد الرّحمن بن بهْرام وأبو بكر بنُ إسْحق

[6693] معمر اور شعیب نے ابن شہاب زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ بن زبیر نے بتایا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس نے مجھ سے (کھانا) مانگا تو اسے میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ ملا۔ میں

وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ، وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ».

نے وہی اس کو دے دی، اس نے وہ کھجور لے کر اپنی دو بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا، پھر وہ کھڑی ہوئی، اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں چلی گئیں، پھر نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس عورت کی بات بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کی پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان سے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے (بچانے والا) پردہ ہوں گی۔“

[٦٦٩٤] ١٤٨-(٢٦٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً، وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ، الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا، بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ».

[6694] عراک بن مالک نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس نے اپنی دو بیٹیاں اٹھائی ہوئی تھیں، میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی، (بچی ہوئی) ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف لے گئی، تو وہ بھی اس کی دونوں بیٹیوں نے کھانے کے لیے مانگ لی، اس نے وہ کھجور بھی، جو وہ کھانا چاہتی تھی، دو ٹکڑے کر کے دونوں بیٹیوں کو دے دی۔ مجھے اس کا یہ کام بہت اچھا لگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ نے اس (عمل) کی وجہ سے اس کے لیے جنت پکی کر دی ہے یا (فرمایا:) اس وجہ سے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔“

[٦٦٩٥] ١٤٩-(٢٦٣١) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا

[6695] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دو لڑکیوں کی ان کے

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ» وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

بالغ ہو جانے تک پرورش کی، قیامت کے دن وہ اور میں اس طرح آئیں گے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا یا۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ) (التحفة ٤٧)

باب: 47- اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے تو وہ اس کے بارے ثواب کی امید رکھے

[٦٦٩٦] ١٥٠ (٢٦٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ».

[6696] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن میسب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔''

فوائد و مسائل: اس حدیث میں قسم سے مراد اللہ کا حتمی فیصلہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ ''اور تم میں سے جو بھی ہے وہ اس (جہنم) پر وارد ہونے والا ہے، یہ آپ کے رب کے ذمے حتمی اور طے شدہ بات ہے۔'' (مریم 71:19) جہنم سے یہ گزر (ورود) جہنم کے اندر سے نہیں بلکہ پل صراط سے گزرنا مراد ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

[٦٦٩٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ، وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: «فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ».

[6697] سفیان اور معمر دونوں نے زہری سے مالک کی سند کے ساتھ انھی کے مفہوم میں حدیث بیان کی، مگر سفیان کی حدیث میں ہے: ''تو وہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے آگ میں داخل ہوگا۔''

[٦٦٩٨] ١٥١ (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ

[6698] سہیل کے والد (ابو صالح) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی

سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: «لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ، إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَوِ اثْنَانِ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَوِ اثْنَانِ».

عورتوں سے فرمایا: ''تم میں سے جس عورت کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان (پر صبر کرتے ہوئے ان) کا ثواب اللہ سے طلب کرے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگی۔'' ان میں سے ایک عورت نے کہا: یا دو (بچے فوت ہو جائیں؟) اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: ''یا دو بچے (فوت ہو جائیں۔)''

[٦٦٩٩] ١٥٢-(٢٦٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ، تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ، قَالَ: «اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا». فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا، مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً، إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ».

[6699] ابوعوانہ نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے، انھوں نے ابوصالح ذکوان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کی: آپ کی گفتگو (کا بڑا حصہ) مرد لے گئے، لہذا آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے ایک دن مقرر فرما دیں کہ ہم آپ کے پاس آیا کریں اور اللہ نے آپ کو جو سکھایا ہے اس میں سے آپ ہمیں بھی سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم عورتیں فلاں فلاں دن اکٹھی ہو جانا۔'' خواتین اکٹھی ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا تھا اس میں سے ان کو بھی سکھایا، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی عورت نہیں جو اپنے بچوں میں سے تین بچوں کو اپنے آگے (اللہ کے پاس) روانہ کر دے، مگر وہ اس کے لیے آگ سے بچانے والا پردہ بن جائیں گے۔'' ایک عورت نے کہا: اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی۔''

[٦٧٠٠] ١٥٣-(٢٦٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ - وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

[6700] محمد بن جعفر اور معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالرحمان بن اصبہانی سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی اور دونوں نے شعبہ سے (روایت کرتے ہوئے) مزید یہ کہا: عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابوحازم سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین بچے جو بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے۔''

الضُّبَعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ».

[٦٧٠١] ١٥٤ (٢٦٣٥) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ، فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ، «صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ - أَوْ قَالَ: أَبَوَيْهِ -، فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ - أَوْ قَالَ: بِيَدِهِ -، كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا، فَلَا يَتَنَاهَى - أَوْ قَالَ: فَلَا يَنْتَهِي - حَتَّى يُدْخِلَهُ اللهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ». وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ.

[6701] ہمیں سوید بن سعید اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی۔ دونوں کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں معتمر (بن سلیمان تیمی) نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے ابوسلیل سے اور انھوں نے ابوحسان سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بچے فوت ہو گئے ہیں، آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کون سی حدیث سنا سکتے ہیں جس سے آپ ہمیں ہمارے فوت ہونے والوں کے متعلق ہمارے دلوں کی تسلی دلا سکیں؟ (ابوحسان نے) کہا: (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہاں۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''چھوٹے بچے جنت کے پانی کے کیڑے ہیں (وہ جنت کے اندر ہی رہتے ہیں) ان میں سے کوئی اپنے باپ۔ یا فرمایا: اپنے ماں باپ۔ کو ملے گا تو وہ اسے اس کے کپڑے سے پکڑ لے گا۔ یا کہا: اس کے ہاتھ سے۔ جس طرح میں نے تمھارے اس کپڑے کے کنارے سے پکڑا ہوا ہے، پھر اس وقت تک نہیں ہٹے گا۔ یا کہا: نہیں رکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اسے اور اس کے والد کو جنت میں داخل کر دے گا۔'' اور سوید کی روایت میں (ابوسلیل سے روایت ہے کے بجائے یوں) ہے: ہمیں ابوسلیل نے حدیث سنائی۔

[٦٧٠٢] حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

[6702] یحییٰ بن سعید نے تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے آپ ہمارے فوت ہو جانے والوں کے حوالے سے ہمارے دلوں کو تسلی دلا سکیں؟ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہاں۔

[٦٧٠٣] ١٥٥ (٢٦٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6703] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر اور

أبي شيبة ومحمّد بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأبو سعيد الْأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالوا: حدّثنا حفْصٌ يَعْنُونَ ابْنَ غِيَاثٍ؛ ح: وحدّثنا عُمرُ بْنُ حفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أبي عنْ جدّه طَلْق بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْن عمْرو بْن جرير، عنْ أبي هُرَيْرَةَ قَالَ: أتتِ امْرأةٌ النّبيّ ﷺ بِصَبِيّ لَهَا، فقالَتْ: يَا نبيّ الله! ادْعُ الله لهُ، فلقدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، قَالَ: «دفنْت ثلاثةً؟» قالتْ: نعَمْ، قَالَ: «لَقد احْتظرْت بحظارٍ شَدِيدٍ مِّنَ النَّارِ».

ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ ابوبکر کے ہیں ۔ انھوں نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے اپنے دادا طلق بن معاویہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنے بچے کو لے کر آئی اور کہا: اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا فرمائیے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے تین (بچوں) کو دفن کیا ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تم نے دوزخ سے بچنے کے لیے ایک مضبوط باڑ لگا دی ہے۔''

قَالَ عُمرُ، منْ بَيْنِهِمْ: عَنْ جَدِّهِ، وقَالَ الْباقُون: عَنْ طَلْقٍ، وَلَمْ يذْكُرُوا الْجَدَّ.

عمر (بن حفص) نے کہا: انھوں نے اپنے دادا (طلق) سے روایت کی اور باقیوں نے کہا: طلق سے روایت ہے اور دادا کا ذکر نہیں کیا۔

[٦٧٠٤] ١٥٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيد وَزُهيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جريرٌ عنْ طَلْقِ بْنِ مُعاوِيَةَ النَّخعِيّ أبي غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي زُرْعةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جريرٍ، عنْ أبي هُرَيْرَةَ قَالَ: جاءتِ امْرَأَةٌ إلى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا، فَقَالَتْ: يا رسُولَ الله! إِنَّهُ يَشْتَكِي، وَإِنِّي أَخافُ علَيْهِ، قدْ دَفنْتُ ثلاثةً، قَالَ: «لَقدِ احْتَظَرْتِ بِحِظارٍ شَدِيدٍ مِّنَ النَّارِ».

[6704] قتیبہ بن سعید اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے طلق بن معاویہ نخعی ابوغیاث سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ بیمار ہے اور میں اس کے بارے میں (سخت) خوف کا شکار ہوں، میں (اپنے) تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے دوزخ سے بچنے کے لیے مضبوط باڑ بنالی ہے۔''

قَالَ زُهيْرٌ: عنْ طلْقٍ، وَلَمْ يذْكُرِ الْكُنْيَةَ.

زہیر نے کہا: طلق سے روایت ہے اور کنیت (ابوغیاث) کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٤٨) - **(بابٌ: إذا أحبَّ اللهُ عبْدًا، أمر جبْرئيل فأحبَّهُ وأحبَّهُ أهْلُ السَّماءِ، ثُمَّ يُوضعُ لهُ الْقبُولُ في الْأرْضِ)** (التحفة ٤٨)

باب:48- جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو حکم دیتا ہے تو وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے

[٦٧٠٥] ١٥٧ (٢٦٣٧) **حدّثنا** زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا جريرٌ عنْ سُهيْلٍ، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ الله، إذا أحبّ عبْدًا، دعا جبْرئيل عليْه السّلامُ فقال: إنّي أُحبُّ فُلانًا فأحبّهُ، قال: فيُحبُّهُ جبْرئيلُ، ثُمّ يُنادي في السّماء فيقُولُ: إنّ الله يُحبُّ فُلانًا فأحبُّوهُ، فيُحبُّهُ أهْلُ السّماء، قال: ثُمّ يُوضعُ لهُ الْقبُولُ في الْأرْض، وإذا أبْغض اللهُ عبْدًا دعا جبْرئيل فيقُولُ: إنّي أُبْغضُ فُلانًا فأبْغضْهُ، قال: فيُبْغضُهُ جبْرئيلُ، ثُمّ يُنادي في أهْل السّماء: إنّ الله يُبْغضُ فُلانًا فأبْغضُوهُ، قال: فيُبْغضُونهُ، ثُمّ تُوضعُ لهُ الْبغْضاءُ في الْأرْض».

[6705] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل ؑ کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، کہا: تو جبریل اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں، کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، کہا: پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بُلا کر فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں، تم بھی اس سے بغض رکھو، تو جبریل اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے بغض رکھتا ہے، تم بھی اس سے بغض رکھو، کہا: تو وہ (سب) اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں بھی بغض رکھ دیا جاتا ہے۔''

[٦٧٠٦] (...) **حدّثنا** قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا يعْقُوبُ يعْني ابْن عبْد الرّحْمٰن الْقاريّ، وقال قُتيْبةُ: حدّثنا عبْدُ الْعزيز يعْني الدّراورْديّ؛ ح: وحدّثناهُ سعيدُ بْنُ عمْرٍو الْأشْعثيُّ: أخْبرنا عبْثرٌ عن الْعلاء بْن الْمُسيّب؛ ح: وحدّثني هارُونُ بْنُ سعيدٍ

[6706] عبدالعزیز دراوردی، علاء بن مسیب اور امام مالک بن انس سب نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، البتہ علاء بن مسیب کی حدیث میں بغض کا ذکر نہیں ہے (صرف محبت کرنے کی بات ہے۔)

الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ.

[٦٧٠٧] ١٥٨-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: كُنَّا بِعَرَفَةَ، فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ، فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ! إِنِّي أَرَى اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ. قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ، قَالَ: بِأَبِيكَ! أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

[6707] عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ ماجشون نے سہیل سے، انھوں نے ابوصالح سے روایت کی، کہا: ہم عرفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا وہاں سے گزر ہوا اور وہ حج کے امیر تھے، لوگ کھڑے ہو کر انھیں دیکھنے لگے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبدالعزیز سے محبت کرتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا: اس لیے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پائی جاتی ہے۔ انھوں (ابوصالح) نے کہا: تیرا باپ قربان ہو! تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنی ہے۔ اس کے بعد انھوں نے سہیل سے جریر کی روایت کردہ حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٩) - (بَابٌ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ) (التحفة ٤٩)

باب:49- روحیں (عالم ارواح میں) ایسی جماعتیں ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ رہتی ہیں

[٦٧٠٨] ١٥٩-(٢٦٣٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ».

[6708] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "روحیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے والی جماعتیں ہیں۔ ان میں سے جو ایک دوسرے (کی ایک جیسی صفات) سے آگاہ ہوگئیں ان میں یگانگی (الفت) ہوگئی اور (صفات کے اختلاف کی بنا پر) جو ایک دوسرے سے گریزاں رہیں وہ باہم مختلف ہوگئیں۔"

فائدہ: دنیا میں انسانی جسموں میں آنے کے بعد بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ لوگ آسانی سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں اور بہت سے لوگ بلا سبب ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں اور ان میں کوئی اچھا تعلق پیدا نہیں ہوتا۔

[٦٧٠٩] ١٦٠ (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ، قَالَ: «النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا، وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ».

[6709] یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایک حدیث بیان کی، کہا: ''لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح معدنیات کی کانیں ہیں، جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اگر دین کو سمجھ لیں تو زمانہ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔ اور روحیں ایک ساتھ رہنے والی جماعتیں ہیں جو آپس میں (ایک جیسی صفات کی بنا پر) ایک دوسرے کو پہچاننے لگیں ان میں یکجائی پیدا ہوگئی اور جو (صفات کے اختلاف کی بنا پر) ایک دوسرے سے گریزاں رہیں، وہ باہم مختلف ہوگئیں۔''

(المعجم ٥٠) - (بَابُ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ) (التحفة ٥٠)

باب:50- آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے

[٦٧١٠] ١٦١ (٢٦٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

[6710] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم کو محبت ہے۔''

[٦٧١١] ١٦٢ (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيرًا، قَالَ: وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

[6711] سفیان نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے زیادہ چیزوں کا ذکر نہیں کیا، (چند ایک کاموں کا ذکر کر سکا) اس نے کہا: اور لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تمھیں محبت ہے۔''

[٦٧١٢] (...) حدّثنيه مُحمّدُ بْنُ رافعٍ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ - قال عبْدٌ: أخْبرنا، وقال ابْنُ رافعٍ: حدّثنا - عبْدُ الرّزّاقِ: أخْبرنا معْمرٌ عن الزُّهْريِّ: حدّثني أنسُ بْنُ مالِكٍ؛ أنّ رجُلًا من الْأعْرابِ أتى رسُول اللهِ ﷺ، بِمِثْلِه، غيْر أنّهُ قال: ما أعْددْتُ لها مِنْ كبِيرٍ، أحْمدُ عليْهِ نفْسي.

[6712] معمر نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند مگر (اس میں ہے کہ) اس نے کہا: میں نے اس کے لیے کچھ زیادہ تیاری نہیں کی جس پر میں اپنی تعریف کر سکوں (لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔)

[٦٧١٣] ١٦٣-(...) حدّثني أبُو الرّبِيعِ الْعتكِيُّ: حدّثنا حمّادٌ يعْني ابْن زيْدٍ: حدّثنا ثابِتٌ الْبُنانِيُّ عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ قال: جاء رجُلٌ إِلى رسُولِ اللهِ ﷺ فقال: يا رسُول اللهِ! متى السّاعةُ؟ قال: «وما أعْددْت لها؟» قال: حُبّ اللهِ ورسُولِه، قال: «فإِنّك مع منْ أحْببْت».

[6713] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: "تم نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟" اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی۔"

قال أنسٌ: فما فرِحْنا، بعْد الْإِسْلامِ، فرحًا أشدّ مِنْ قوْلِ النّبِيِّ ﷺ: «فإِنّك مع منْ أحْببْت».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اسلام قبول کرنے کے بعد ہمیں نبی ﷺ کے اس ارشاد سے بڑھ کر اور کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی: "تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی۔"

قال أنسٌ: فأنا أُحِبُّ اللهَ ورسُولهُ، وأبا بكْرٍ وعُمر، فأرْجُو أنْ أكُون معهُمْ، وإِنْ لمْ أعْملْ بِأعْمالِهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا، بے شک میں نے ان کی طرح عمل نہیں کیے۔

[٦٧١٤] (...) حدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ عُبيْدٍ الْغُبرِيُّ: حدّثنا جعْفرُ بْنُ سُليْمان: حدّثنا ثابِتٌ الْبُنانِيُّ عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ، عنِ النّبِيِّ ﷺ، ولمْ يذْكُرْ قوْل أنسٍ: فأنا أُحِبُّ، وما بعْدهُ.

[6714] جعفر بن سلیمان نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ میں (اللہ اور اس کے رسول ﷺ) سے محبت کرتا ہوں، اور اس کے بعد والی بات بیان نہیں کی۔

[٦٧١٥] ١٦٤ - (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

[6715] منصور نے سالم بن ابی جعد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: ایک بار جب میں اور رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے تو مسجد کی چوکھٹ کے پاس ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی، اس نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟'' تو جیسے وہ ٹھٹھک گیا، پھر اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس کے لیے بہت زیادہ نمازیں، بہت زیادہ روزے اور بہت زیادہ صدقات تو تیار نہیں کیے، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمھیں محبت ہو گی۔''

[٦٧١٦] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْيَشْكُرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[6716] عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٧١٧] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[6717] ابوعوانہ، شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[٦٧١٨] ١٦٥ - (٢٦٤٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

[6718] جریر نے (سلیمان) اعمش سے، انھوں نے

أبي شيبة وإسحٰق بْنُ إبْراهيم - قال إسْحٰقُ: أخبرنا، وقال عُثْمانُ: حدّثنا - جريرٌ عن الأعْمش، عنْ أبي وائلٍ، عنْ عبْد الله قال: جاء رجلٌ إلى رسُول الله ﷺ فقال: يا رسُول الله! كيْف ترى في رجُلٍ أحبّ قوْمًا ولمّا يلْحقْ بهمْ؟ قال رسُولُ الله ﷺ: «الْمرْءُ مع منْ أحبّ».

ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! آپ اس شخص کو کیسے دیکھتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر ابھی تک اس کے ساتھ نہیں ملا؟ (اعمال میں ان سے بہت پیچھے ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔"

[٦٧١٩] (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا ابْنُ أبي عديٍّ؛ ح: وحدّثنيه بشْرُ بْنُ خالدٍ: أخْبرنا مُحمّدٌ يعْني ابْن جعْفرٍ، كلاهُما عنْ شُعْبة؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ: حدّثنا أبُو الْجوّاب: حدّثنا سُليْمانُ ابْنُ قرْمٍ، جميعًا عنْ سُليْمان، عنْ أبي وائلٍ، عنْ عبْد الله، عن النّبيّ ﷺ، بمثْله.

[6719] شعبہ اور سلیمان بن قرم نے سلیمان (اعمش) سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٧٢٠] (٢٦٤١) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ: حدّثنا أبُو مُعاوية ومُحمّدُ ابْنُ عُبيْدٍ عن الْأعْمش، عنْ شقيقٍ، عنْ أبي مُوسٰى قال: أتى النّبيّ ﷺ رجُلٌ، فذكر بمثْل حديث جريرٍ عن الْأعْمش.

[6720] ابومعاویہ اور محمد بن عبید نے اعمش سے، انھوں نے (ابووائل) شقیق سے اور انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، پھر اعمش سے جریر کی روایت کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥١) - (بابٌ: إذا أُثْنِيَ على الصّالحِ فهِيَ بُشْرٰى ولا تضُرُّهُ) (التحفة ٥١)

باب:51- جب کسی نیک آدمی کی تعریف کی جائے تو یہ اس کے لیے بشارت ہے اور اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے

[٦٧٢١] ١٦٦-(٢٦٤٢) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى التّميميُّ وأبُوالرّبيع وأبُو كاملٍ

[6721] حماد بن زید نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

الْجَحْدَرِيُّ، فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: «تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ».

سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک شخص اچھے کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ مومن کے لیے فوری بشارت ہے۔''

[٦٧٢٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ، غَيْرِ عَبْدِ الصَّمَدِ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ: وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ، كَمَا قَالَ حَمَّادٌ.

[6722] وکیع، محمد بن جعفر، عبدالصمد اور نضر سب نے شعبہ سے، انھوں نے ابوعمران جونی سے حماد بن زید کی سند کے ساتھ، اسی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر شعبہ سے عبدالصمد کے سوا (باقی) سب کی حدیث میں ہے: ''اور لوگ اس کی وجہ سے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔'' اور عبدالصمد کی حدیث میں ہے: ''اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں'' جس طرح حماد نے کہا ہے۔
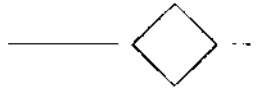
ارشاد باری تعالیٰ

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾

''اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ بارآور ہوتی ہے اور ارحام جتنے سکڑتے اور جتنے بڑھتے ہیں اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ مقدار کے مطابق ہے۔'' (الرعد 13:8)

تعارف کتاب القدر

"قدر" کا ترجمہ عام طور پر "اندازہ" کیا جاتا ہے۔ اس سے اللہ کی تقدیر کا مفہوم صحیح طور پر واضح نہیں ہو پاتا کیونکہ انسانی تصرف کے مطابق اندازہ مستقبل کے حوالے سے غیر حتمی اور غیر یقینی قسم کے علم کو کہتے ہیں جبکہ اللہ کی قدرت اور اس کا علم غیر حتمی اور غیر یقینی ہونے سے مبرا ہے۔ قدر (اندازہ) کی نسبت اگر مقدار کے مفہوم سے "قدر" یا "تقدیر" کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کی جائے تو زیادہ بہتر طور پر سمجھ میں آ سکتا ہے۔ تقدیر کے حوالے سے یہ لفظ خود رسول اللہ ﷺ نے بولا ہے (حدیث: 6748) اللہ نے فرمایا ہے: ﴿ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ﴾ "اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ پیٹ میں رکھتی ہے اور ارحام جتنے سکڑتے اور جتنے بڑھتے ہیں اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ مقدار کے مطابق ہے۔" (الرعد 8:13) اگلی آیت میں اس بات سے عجیب و غریب پہلو بیان ہوتے ہیں جن سے مفہوم کی وضاحت ہوتی ہے: ﴿ عَٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴾ "(وہ) چھپے اور کھلے کا جاننے والا، سب سے بڑا، سب سے اوپر ہے۔" (الرعد 9:13) کوئی چیز چھپی ہے تو جتنی اس نے رکھی، پوری ہے اور پوری طرح اس کے علم میں ہے اور کوئی چیز کھلی ہے تو جتنی اس نے رکھی اتنی ہی ہے اور اس کے علم میں ہے۔ اس میں جو کچھ آتا ہے وہ بھی اتنا ہے جتنا اس نے رکھا اور پوری طرح اس کے علم میں ہے، وہ سب سے بڑا ہے، ہر چیز پر اس کا مکمل اختیار ہے۔ سب سے بلند ہے اور ہر چیز اس کے سامنے واضح ہے۔ پھر یہ فرمایا: ﴿ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴾ "برابر ہے تم میں سے جو چپکے سے بات کہے اور جو اونچی آواز سے کہے اور (اس کے نزدیک برابر ہے) جو رات کو چھپا ہوا ہے اور جو دن کو سامنے پھر رہا ہے۔" (الرعد 10:13) یہ سب کچھ اسی طرح اسی مقدار کے مطابق ہے جو اس نے رکھی، مکمل طور پر اس کے اختیار میں ہے اور ہر عمل سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ بالکل مادی، زمانی، زمینی ہر طرح کی مقدار کے تعین کے لیے قدر یا تقدیر کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اس مقدار کے مطابق کیا ہوگا اور کب نتیجہ نکلے گا اس کے لیے عموماً قضا (فیصلے) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حقیقت میں ہر طرح کی مقدار کا تعین بھی اللہ ہی کے فیصلے سے ہوتا ہے۔ اللہ کا فیصلہ حتمی ہے، اسے وہ خود اگر چاہے، جب چاہے اور جس طرح چاہے بدل سکتا ہے۔ اس بات کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے: «لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ» "دعا کے سوا کوئی چیز (اللہ کے) فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔" (صحیح الترمذی، حدیث: 2139) یعنی کوئی بھی کسی طرح سے بھی اللہ کے فیصلے کو نہیں بدل سکتا۔ انسان یہی کر سکتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے دعا کرے۔ وہ چاہے تو اسے قبول فرما کر اپنے فیصلے کو بدل دے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ یہ بھی پہلے سے اللہ کے علم اور اختیار میں ہے کہ فرشتوں کو

کون سا فیصلہ لکھ کر نافذ کرنے کے لیے دیا جائے گا اور کون کس کام کے لیے دعا کرے گا اور کون سی دعا قبول کر کے کون سا فیصلہ بدل کر کس صورت میں نافذ کرنے کے لیے ملائکہ کے سپرد کیا جائے گا۔

امام مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کا آغاز انسان کی پیدائش کے حوالے سے ان احادیث سے کیا ہے جن میں ماں کے پیٹ میں طے ہونے والے مراحل عمر، عمل، رزق، خوش بختی یا بد بختی اور اس حوالے سے تمام مقداروں کے تعین اور ان کے لکھے جانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کی عمر اور عمل کی تمام تفصیلات حتی کہ اس کی سانسوں کی تعداد اور اس کے قدموں کے نشان کہ کتنے ہوں گے اور کہاں کہاں لگیں گے سب کچھ فرشتے کو لکھوا دیا جاتا ہے۔ یہ سب تفصیلات اس اصل کتاب کے مطابق ہوتی ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی گئی تھی (حدیث: 6748) پھر اس سوال کا جواب ہے کہ سب پتہ پہلے سے لکھا ہوا ہے تو ہم اسی پر بھروسہ کیوں نہ کریں، عمل کیوں کریں؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ یہی لکھا ہوا ہے کہ کون ہے جو (اپنے اختیار اور فیصلے سے) خوش نصیبوں کے سے عمل کرے گا اور کون ہے جو (اپنے اختیار اور عمل سے) بدنصیبی کی راہ پر چلے گا۔ اور ساتھ یہ سمجھایا کہ تقدیر کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں کہاں ہوگا، اس بات کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے۔ اللہ نے اپنے اختیار سے دونوں راستوں پر چلنے والوں کے لیے سہولت مہیا کر دی ہے۔ اللہ کو پورا علم ہے کہ کون انسان کس راستے پر چلے گا اور یہ سب کچھ تخلیق سے پہلے لکھ بھی دیا گیا۔ یہ لکھا ہوا عین اس کے مطابق ہے جو کسی بھی انسان نے کرنا ہے۔ دونوں میں کوئی تفاوت نہیں۔ صرف لکھے ہوئے کو پیش نظر رکھا جائے تو تخلیق سے پہلے ہی پتہ ہے کہ کون تخلیق کے مرحلے سے گزرنے کے بعد کیا کچھ کرنے کا فیصلہ کر کے کہاں پہنچے گا، جنتی ہوگا یا جہنمی ہوگا۔ یہ اہم نکتہ ہے کہ جیسے منزل پہلے سے معلوم ہے تو یہ بھی پہلے سے معلوم ہے کہ وہ اپنے اختیار سے عمل کیا کرے گا۔ یہ پیشگی علم ہے، یہ اس کے اختیار پر قدغن نہیں لگاتا، اس سے اس کی مرضی نہیں چھینتا، اس کو کسی طرف دھکیلتا نہیں، راستے دونوں طرف جانے کے میسر ہیں۔

حضرت موسیٰ اور حضرت آدم علیہ السلام کا جو مکالمہ رسول اللہ ﷺ نے نقل فرمایا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ نے نظام ہی یہی تخلیق فرمایا تھا کہ آدم علیہ السلام کو جنت میں رکھا جائے گا۔ وہ اسے خود دیکھ لیں گے، پھر انھیں وہاں سے زمین پر منتقل کیا جائے گا۔ یہاں آکر بھی وہ خود اور ان کی اولاد جنت ہی کی متلاشی ہوگی جو ہر طرح کی کوشش کے باوجود دنیوی زندگی میں زمین پر میسر نہ ہوگی۔ اس کے حصول کا راستہ یہی ہوگا کہ اپنے اختیار اور اپنی صوابدید سے جنت کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ انسان کو جن بشری کمزوریوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اس کا امتحان یہی ہے کہ ان پر قابو پائے۔ اگر نہ بھی پا سکے اور اللہ سے عفو و رحمت کا طلبگار ہو تو وہ معزز ہے۔ اپنی کمزوریوں کے باوجود تمام مخلوقات میں افضل ہے، آدم علیہ السلام اپنی خلقی کمزوریوں کے باوجود مسجود ملائکہ تھے۔ وہ زمین پر لائے گئے، اس پر انھیں ملامت نہیں کی جا سکتی۔ انھوں نے خود بھی استغفار کا راستہ اختیار کیا اور اپنی اولاد کو بھی یہی راستہ دکھایا۔ اس پر وہ ستائش اور شکر کے مستحق ہیں۔ بشری کمزوریوں کے بالمقابل مغفرت اور رحمت اللہ کی عظیم ترین نعمت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب یہ نکتہ سمجھایا کہ انسانوں کے دل اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کے تابع ہیں تو اس موقع پر اللہ کا عظیم ترین صفاتی نام 'الرحمان' استعمال کیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ اس کا دلوں کو پھیرنا اس کی رحمت پر مبنی ہے۔ آدمی پچھلی غلطیوں پر مغفرت اور آئندہ ہدایت کا طلبگار ہو تو وہ بے پناہ رحمت سے کام لیتا ہے۔ دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اگر وہ یہ فیصلہ

فرض کیجئے کہ دلوں کو نہیں پھیرے گا تو کوئی آدمی ایک بار بھٹک جانے کے بعد دوبارہ صحیح راستے پر نہ آسکتے۔

انسان اگر گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی حدود بھی متعین کر دی گئی ہیں۔ کوئی اپنی مقررہ حدود سے باہر نہیں نکل سکتا۔ نظام میں ایسا خلل نہیں ڈال سکتا جو انسانوں کی کامیابی کی راہ کو مسدود کر دے یا اتنا زیادہ ہو جائے کہ خود اس کا اپنے گناہوں سے نکلنا ممکن نہ رہے۔ البتہ اگر وہ گناہ پر مسلسل اصرار کرتا ہے تو اس کی اپنی راہ ضرور مسدود ہو جاتی ہے، یہ اللہ کی رحمت ہے کہ جب وہ انسان کو زندگی عطا کرتا ہے تو فطرت کے مطابق اپنی پاکیزگی، امانت اور اچھائی کی طرف رغبت کے ساتھ زندگی عطا کرتا ہے۔

کسی بھی انسان کا انجام کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں دنیا میں رہتے ہوئے کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ یہ معلوم ہے کہ اللہ کا فیصلہ عدل اور رحمت کی بنیاد پر ہوگا، لیکن کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں پوری طرح معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ کم عمری میں فوت ہونے والے بچوں کے بارے میں ہونے والے فیصلے کا ابھی سے تعین نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اخفا اس لیے ضروری ہے کہ لوگ نہ کبھی اللہ کے خوف سے بے بہرہ ہو جائیں، نہ رحمت سے مایوس ہوں۔ امید اور خوف کی کیفیت برقرار رہنی ضروری ہے تاکہ انسان کامیابی کے راستے کو اختیار کرے۔ اللہ سے رحمت و مغفرت مانگتا رہے اور امتحان کے لیے دنیا میں جن حالات سے گزارا جائے ان سے دل برا نہ کرے، حالات کو قبول کرے اور ہر طرح سے کامیابی کے حصول کے لیے کوشاں رہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٤٦ - كتاب القدر

تقدیر کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ، فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ، وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ) (التحفة ١)

[٦٧٢٣] ١ -(٢٦٤٣) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حدّثنا أبُو مُعَاوِيَةَ ووَكِيعٌ؛ ح: وحدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حدّثنا أبي وأبُو مُعَاوِيَةَ ووَكِيعٌ قَالُوا: حدّثنا الْأَعْمَشُ عنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قال: حدّثنا رسُولُ اللهِ ﷺ، وهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إنّ أحدكُمْ يُجْمعُ خلْقُهُ في بطْنِ أمّه أرْبعين يوْما، ثُمّ يكُونُ في ذٰلِكَ علقةً مِثْل ذٰلك، ثُمّ يكُونُ في ذٰلك مُضْغةً مِثْل ذٰلك، ثُمّ يُرسلُ اللهُ الْمَلَكَ فينْفُخُ فيه الرُّوح، ويُؤْمرُ بأرْبع كلمات: بكتْب رزْقه، وأجله، وعمله، وشقيٌّ أوْ سعيدٌ، فوالّذي لا إله غيْرُهُ! إنّ أحدكُمْ ليعْملُ بعمل أهْل الْجنّة حتّى ما يكُونُ بيْنهُ وبيْنها إلّا ذراعٌ، فيسْبقُ عليْه الْكتابُ، فيعْملُ بعمل أهْل النّار، فيدْخُلُها، وإنّ

باب:1-ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی کیفیت، اس کے رزق، مدت حیات، عمل اور سعادت وشقاوت کا لکھا جانا

[6723] عبداللہ بن نمیر ہمدانی، ابومعاویہ اور وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے زید بن وہب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ اور وہ سچ بتاتے ہیں اور انھیں (وحی کے ذریعے سے) سچ بتایا جاتا ہے نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک شخص کا مادۂ تخلیق چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں اکٹھا کیا جاتا ہے، پھر وہ اتنی مدت (چالیس دن) کے لیے علقہ (جونک کی طرح رحم کی دیوار کے ساتھ چپکا ہوا) رہتا ہے، پھر اتنی ہی مدت کے لیے مضغہ کی شکل میں رہتا ہے (جس میں ریڑھ کی ہڈی کے نشانات دانت سے چبائے جانے کے نشانات سے مشابہ ہوتے ہیں۔) پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے جو (پانچویں مہینے نیوروپل، یعنی دماغ کی تخلیق ہو جانے کے بعد) اس میں روح پھونکتا ہے۔ اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور یہ کہ وہ خوش نصیب

أحدكم ليعمل بعمل أهل النار، حتى ما يكون بينه وبينها إلا ذراع، فيسبق عليه الكتاب، فيعمل بعمل أهل الجنة، فيدخلها».

ہوگا یا بدنصیب، لکھ لیا جائے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! تم میں سے کوئی ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو (اللہ کے علم کے مطابق) لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جہنم کا عمل کر لیتا ہے اور اس (جہنم) میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو (اللہ کے علم کے مطابق) لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا عمل کر لیتا ہے اور اس (جنت) میں داخل ہو جاتا ہے۔''

[٦٧٢٤] (...) حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد ح: وحدثنا إسحاق بن إبراهيم: أخبرنا عيسى بن يونس ح: وحدثني أبو سعيد الأشج: حدثنا وكيع ح: وحدثناه عبيد الله بن معاذ: حدثنا أبي: حدثنا شعبة بن الحجاج، كلهم عن الأعمش بهذا الإسناد، قال في حديث وكيع: «إن خلق أحدكم يجمع في بطن أمه أربعين ليلة»، وقال في حديث معاذ عن شعبة: «أربعين ليلة أو أربعين يوما». وأما في حديث جرير وعيسى: «أربعين يوما».

[6724] عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے جریر بن عبدالحمید سے روایت کی، نیز ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے عیسیٰ بن یونس سے خبر دی۔ اور ابوسعید اشج نے مجھے بیان کیا، کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی کہ عبیداللہ بن معاذ نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے حدیث بیان کی، ان سب (جریر، عیسیٰ، وکیع اور شعبہ) نے اعمش سے، اسی سند کے ساتھ روایت کی۔ وکیع کی حدیث میں کہا: ''تم میں سے ایک انسان کا مادۂ تخلیق چالیس راتوں تک اپنی ماں کے پیٹ میں اکٹھا (ہونے کے مرحلے میں) ہوتا ہے۔'' اور شعبہ سے معاذ کی حدیث میں ''چالیس راتیں یا چالیس دن'' اور جریر اور عیسیٰ کی حدیث میں ''چالیس دن'' ہے۔

فوائد و مسائل: ۱۔ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ نظام کائنات کو چلانے کے لیے وہ لکھا ہوا بھی ہے: ﴿وَعِندَهُۥٓ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ﴾ ''اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔'' (الرعد 39:13) اس کتاب میں سے حسب ضرورت ان فرشتوں کے لیے، جو کائنات کا نظام چلانے کے ذمہ دار ہیں، اللہ نے لیا ہے ذیلی صحیفوں میں منتقل کیا جاتا ہے اور فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ لکھنے کا یہی عمل جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أسمع فيه صريف الأقلام» ''میں اس کے اندر سے قلموں کی آوازیں سن رہا تھا''

(صحیح مسلم، حدیث 415) میں اشارہ ہے۔ سال کے سال لیلۃ القدر میں تمام اہم امور کے فیصلے، جس طرح اصل کتاب میں لکھے ہوئے ہیں، زمین پر ارسال کیے جاتے ہیں: ﴿ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴾ "اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر کے متعلق اترتے ہیں۔" (القدر 4:97)

اس سے اگلے مراحل میں ایک مرحلہ اصل فیصلوں کے مطابق نئے امور کے آغاز کا ہے۔ ان میں سال کے دوران میں پیدا ہونے والے بچوں کے معاملات ہیں۔ ہر بچے کی تخلیق کے دوران میں روح پھونکنے سے پہلے فرشتہ اس کی زندگی سے تعلق رکھنے والے معاملات کو اللہ کے علم کی اصل کتاب کے مطابق انسانی زندگیوں سے متعلقہ صحیفوں میں درج کرتا ہے، پھر بچے میں روح پھونکی جاتی ہے۔ انسان کے بارے میں لکھے ہونے کے غالب آنے کا مطلب یہ نہیں کہ انسانوں وہاں سے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ جس راستے پر بھی چلتا ہے وہ پہلے سے اللہ کے ازلی علم میں ہوتا ہے اور وہ ہر معاملے میں اس کے مطابق چلتا ہے۔ جس طرح اللہ کو پہلے سے معلوم تھا اس کے آخری مرحلے کا عمل بھی بالکل اسی طرح ہوتا ہے جس طرح اللہ کا علم تھا اور جس طرح اس اصل کتاب میں اور اس کے بعد انسانوں کے متعلقہ صحیفوں میں لکھا گیا ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہر اعتبار سے انتہائی محفوظ اور مضبوط حدیث ہے، چالیس چالیس دن کے تین مرحلوں اور اس کے بعد اللہ کے حکم سے جو ہوتا ہے اس کی تفصیل واضح اور یقینی انداز میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے باقاعدہ یہ بیان کیا کہ فرشتے کو بچے کے بارے میں چار ادوار لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، صراحت سے چاروں ادوار کا ذکر کیا ہے، یعنی رزق، اجل، عمل اور یہ کہ وہ (اپنے اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے اعمال کے ذریعے سے) بدنصیب ثابت ہوگا یا خوش نصیب۔ یہ حدیث متعدد جگہ صحیح بخاری میں بھی موجود ہے، مثلاً: (بدء الخلق، حدیث 3208، والتوحید، حدیث 7454) صحیح بخاری ہی میں کتاب القدر میں اس حدیث میں چار میں سے تین باتیں، یعنی رزق، مدت عمر، خوش نصیبی یا بدنصیبی کا ذکر ہے، عمل کا ذکر نہیں ہے، لیکن وہاں بھی رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ فرشتے کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، موجود ہے۔ یہ حدیث اس موضوع پر مکمل ترین حدیث ہے۔ امام مسلم نے اس کے بعد بطور شاہد مختلف سندوں سے حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔ اس کے متن میں ضبط کی کمی ہے۔ عمرو بن دینار کی سند سے جو متن نقل کیا گیا ہے اس میں لکھنے کے حوالے سے چار چیزوں میں مزید دو کا اضافہ کیا گیا ہے: "أَثَرَهُ" (اس کے قدموں کے نشانات کتنے ہوں گے اور کب تک ہوں گے۔) "عَمَلَهُ" اور "أَجَلَهُ" کے تحت یہ اور اس طرح کی تمام باقی تفصیلات خود بخود آ جاتی ہیں۔ دوسرا اضافہ بچے کی جنس کے حوالے سے ہے کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی، سائنسی طور پر یہ فیصلہ پہلے، یعنی نطفے والے مرحلے میں ہو جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہی صرف ایک مرحلے کا ہے۔ عمرو بن دینار کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں شک ہے کہ وہ مرحلہ چالیس دن کا ہے یا پینتالیس دن کا۔ عمرو بن حارث سے مروی حدیث میں ایک مرحلے اور تین چیزوں کے لکھے جانے کا تذکرہ ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ ام صحابی حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر کہ بدنصیب ماں کے پیٹ سے بدنصیب ہوتا ہے اور خوش نصیب وہ ہوتا ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرتا ہے، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی شخص عمل کیے بغیر بدنصیب کیسے ہوتا ہے۔ (اصل بات تو یہی ہے کہ عمل سے ہی بدنصیب ہوتا ہے لیکن اللہ کو اس کا پہلے سے علم ہے اور اسی کے مطابق پہلے سے لکھا ہوا ہے)

موجود ہوتا ہے۔) حضرت حذیفہ ؓ نے حضرت ابن مسعود ؓ کی تائید کی کہ ساتھ ہی فرشتے کے لکھنے والی حدیث سنائی۔ اس میں تین چیزیں لکھنے کا ذکر ہے اور اگلوتے مرحلے کی مدت مختلف حدیثوں میں مختلف ہے۔ کہیں چالیس یا پینتالیس، کہیں بیالیس دن مذکور ہے۔

یحییٰ بن ابو بکیر کی سند سے جو حدیث بیان کی گئی ہے، اس میں اگلوتے مرحلے کی مدت چالیس راتیں بیان کی گئی ہے۔ کلثوم کی روایت میں پینتالیس راتوں کا ذکر ہے اور چھ چیزیں لکھنے کا ذکر ہے۔ ان میں سے جنس (لڑکا/لڑکی)، رزق، مدت عمر اور خوش نصیبی اور بدنصیبی تو وہی ہے جو عمرو بن دینار کی روایت میں ہے لیکن دو زائد اس روایت سے مختلف ہیں: ایک یہ کہ اس کا خلق کیا ہوگا، جیسے اسے عمل کا قائم مقام سمجھ لیں لیکن چھٹی چیز اس میں یہ ہے کہ اعضاء کامل ہوں گے یا ناقص۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف راویوں نے یہ حدیث روایت بالمعنی کے طور پر نقل کی ہے: نطفہ، علقہ، مضغہ کے تین مراحل کی بجائے صرف ایک مرحلے کا ذکر کیا ہے۔ ایک مرحلے کی مدت میں اختلاف ہے اور لکھی جانے والی چار سے زائد جو چیزیں بتائی ہیں ان میں اختلاف ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث میں روایت بالمعنی سے کام لیا گیا ہے۔ بعض راوی وہم کا شکار ہوئے ہیں اور ضبط الفاظ میں بھی نقص واقع ہوا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت نہیں کیا۔ اس سے آگے حضرت انس ؓ سے مروی حدیث بیان کی گئی ہے۔ اسے امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے۔ اس میں تین مراحل کا ذکر ہے لیکن اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ یہ بیان نہیں ہوا کہ پہلے تینوں مراحل گزرنے کے بعد مذکورہ سب باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اجمال سے کام لیتے ہوئے کہا گیا ہے: جب اللہ تعالیٰ خلقت کے حوالے سے فیصلہ کرنا چاہتا ہے تو (قضا و قدر کے شخصی صحیفے میں) فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ اس حدیث میں عمل کی بجائے جنس کے تعین کا ذکر ہے جو پہلے مرحلے میں طے ہو جاتی ہے۔ غرض اس میں بھی اجمال ہے اور ضبط اور تفصیل دونوں کی بنا پر حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی روایت ہی راجح ہے۔

[٦٧٢٥] ٢ (٢٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ، أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ؟ فَيُكْتَبَانِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى؟ فَيُكْتَبَانِ، وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ، ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ، فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ».

[6725] عمرو بن دینار نے ابوطفیل (عامر بن واثلہ ؓ) سے، انھوں نے حذیفہ بن اسید ؓ سے روایت کی جو انھوں نے نبی ﷺ تک پہنچائی (مرفوع بیان کی)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب نطفہ (چالیس چالیس دنوں کے دو مرحلوں کے بعد تیسرے مرحلے میں) چالیس یا پینتالیس راتیں رحم میں ٹھہرا رہتا ہے تو (اللہ کا مقرر کیا ہوا) فرشتہ اس کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے: اے رب! یہ خوش نصیب ہوگا یا بدنصیب ہوگا؟ تو دونوں (باتوں میں سے اللہ جو بتائے اس) کو لکھ لیا جاتا ہے، پھر کہتا ہے: اے رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ پھر دونوں (میں سے جو اللہ بتائے اس) کو لکھ لیا جاتا ہے، پھر اس کا عمل، اس کے قدموں کے نشانات، اس کی مدت عمر اور اس کا رزق لکھ لیا

[٦٧٢٦] ٣-(٢٦٤٥) حدّثني أبو الطّاهر أحمد بن عمرو بن سرح: أخبرنا ابن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث عن أبي الزّبير المكّيّ، أنّ عامر بن واثلة حدّثه، أنّه سمع عبد الله بن مسعود يقول: الشّقيّ من شقي في بطن أمّه، والسّعيد من وعظ بغيره، فأتى رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ، يقال له حذيفة بن أسيد الغفاريّ، فحدّثه بذلك من قول ابن مسعود فقال: وكيف يشقى رجل بغير عمل؟ فقال له الرّجل: أتعجب من ذلك؟ فإنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إذا مرّ بالنّطفة ثنتان وأربعون ليلة، بعث الله إليها ملكا، فصوّرها، وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها، ثمّ قال: يا ربّ! أذكر أم أنثى؟ فيقضي ربّك ما شاء، ويكتب الملك، ثمّ يقول: يا ربّ! أجله؟، فيقول ربّك ما شاء، ويكتب الملك، ثمّ يقول: يا ربّ! رزقه؟، فيقضي ربّك ما شاء، ويكتب الملك، ثمّ يخرج الملك بالصّحيفة في يده، فلا يزيد على أمر ولا ينقص».

جاتا ہے، پھر (اندراج کے) صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں، پھر ان میں کوئی چیز بڑھائی جاتی ہے، نہ کم کی جاتی ہے۔"

[6726] عمرو بن حارث نے ابوزبیر مکی سے روایت کی کہ حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں (تھا تو اللہ کے علم کے مطابق) بدبخت تھا اور سعادت مند وہ ہے جو اپنے علاوہ دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص آئے جنھیں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، انھوں (عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ) نے ان کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں یہ حدیث سنائی اور (ان سے پوچھنے کے لیے) کہا: وہ شخص کوئی عمل کیے بغیر بدبخت کیسے ہو جاتا ہے؟ تو اس (عامر) کو آدمی (حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیا آپ اس پر تعجب کرتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جب نطفے پر (تخلیق کے مرحلے کی) بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان، آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے، پھر کہتا ہے: اے میرے رب! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ پھر تمھارا رب جو چاہتا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے رب! اس کی مدت حیات (کتنی ہوگی؟) پھر تمھارا رب، جو اس کی مشیت ہوتی ہے، بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ (فرشتہ) کہتا ہے: اے میرے رب! اس کا رزق (کتنا ہوگا؟) تو تمھارا رب جو چاہتا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ اپنے ہاتھ میں صحیفہ لے کر نکل جاتا ہے، چنانچہ وہ شخص کسی معاملے میں نہ اس سے بڑھتا ہے، نہ کم ہوتا ہے۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا اپنی مشیت کے مطابق جو فیصلہ ہوتا ہے، فرشتے کو بتاتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اس شخص کے اپنے اعمال اور اپنی جدوجہد کی روشنی میں، جس کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے مکمل طور پر علم ہوتا ہے، جو فیصلہ ہوتا ہے وہ بتا دیتا ہے اور وہ لکھ دیا جاتا ہے۔

[٦٧٢٧] (...) حدّثنا أحمدُ بنُ عُثمانَ النَّوفَليُّ: حدّثنا أبو عاصمٍ: حدّثنا ابنُ جُرَيجٍ: أخبرني أبو الزُّبَيرِ؛ أنّ أبا الطُّفَيلِ أخبرَهُ؛ أنّهُ سمعَ عبدَ اللهِ بنَ مسعودٍ يقولُ، وساقَ الحديثَ بمثلِ حديثِ عمرِو بنِ الحارثِ.

[6727] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ ابوطفیل رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے ... اور عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٦٧٢٨] ٤ (...) حدّثنا مُحمّدُ بنُ أحمدَ بنِ أبي خلفٍ: حدّثنا يحيى بنُ أبي بُكيرٍ: حدّثنا زهيرٌ أبو خيثمةَ: حدّثني عبدُ اللهِ بنُ عطاءٍ؛ أنّ عِكرمةَ بنَ خالدٍ حدّثهُ؛ أنّ أبا الطُّفَيلِ حدّثهُ قال: دخلتُ على أبي سريحةَ حُذيفةَ بنِ أسيدٍ الغِفاريِّ فقال: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ بأُذنيَّ هاتينِ يقولُ: «إنّ النُّطفةَ تقعُ في الرَّحِمِ أربعينَ ليلةً، ثُمّ يتصوّرُ عليها الملَكُ»، قال زهيرٌ: حسبتُهُ قال: الّذي يخلُقُها «فيقولُ: يا ربِّ! أذكرٌ أو أُنثى؟ فيجعلُهُ اللهُ ذكرًا أو أُنثى، ثُمّ يقولُ: يا ربِّ! أسويٌّ أو غيرُ سويٍّ؟ فيجعلُهُ اللهُ سويًّا أو غيرَ سويٍّ. ثُمّ يقولُ: يا ربِّ! ما رزقُهُ؟ ما أجلُهُ؟ ما خُلُقُهُ؟ ثُمّ يجعلُهُ اللهُ شقيًّا أو سعيدًا».

[6728] یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا: ہمیں ابوخیثمہ زہیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عطاء نے حدیث بیان کی، انھیں عکرمہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں ابوطفیل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں ابوسریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''نطفہ (اصل میں تین مرحلوں میں چالیس) چالیس راتیں رحم مادر میں رہتا ہے، پھر فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔'' زہیر نے کہا: میرا گمان ہے کہ انھوں نے کہا: (فرشتہ) اسے بناتا ہے: ''تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! عورت ہوگی یا مرد ہوگا؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کے مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ بتا دیتا ہے، وہ (فرشتہ) پھر کہتا ہے: اے میرے رب! مکمل (پورے اعضاء والا ہے) یا غیر مکمل؟ پھر اللہ تعالیٰ مکمل یا غیر مکمل ہونے کے بارے میں اپنا فیصلہ بتا دیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا؟ اس کی مدت حیات کتنی ہوگی؟ اس کا اخلاق کیسا ہوگا؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کے بدبخت یا خوش بخت ہونے کے بارے میں بھی (جو طے ہو چکا) بتا دیتا ہے۔''

[٦٧٢٩] (...) حدّثنا عَبْدُ الْوارِث بْنُ عبد الصمد: حدّثني أبي: حدّثنا ربيعةُ بْنُ كُلْثوم: حدّثني أبي، كُلْثومٌ عَنْ أبي الطُّفَيْل، عنْ حُذيفة بْنِ أسِيدٍ الْغِفارِيِّ صاحِبِ رسُولِ الله ﷺ، رفع الْحدِيثَ إلى رسُولِ اللهِ ﷺ: «أنّ ملكًا مُوكّلا بِالرّحِم، إذا أراد اللهُ أنْ يخْلُق شيْئًا بِإذْنِ الله، لِبِضْعٍ وأرْبعِين ليْلةً». ثُمّ ذكر نحْو حدِيثِهِمْ.

[2729] کلثوم نے ابوطفیل ؓ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ بن اسید غفاری ؓ سے روایت کی، انھوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مرفوع روایت کی: ''تخلیق کے دوران میں رحم پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے تو چالیس اور کچھ اوپر راتیں گزارنے کے بعد '' پھر ان سب کی روایت کردہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

[٦٧٣٠] ٥-(٢٦٤٦) حدّثني أبُو كامِلٍ فُضيْلُ بْنُ حُسيْنٍ الْجحْدرِيُّ: حدّثنا حمّادُ بْنُ زيْدٍ: حدّثنا عُبيْدُ اللهِ بْنُ أبِي بكْرٍ عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ، ورفع الْحدِيث، أنّهُ قال: «إنّ الله عزّ وجلّ قدْ وكّل بِالرّحِمِ ملكًا، فيقُولُ أيْ ربِّ! نُطْفةٌ، أيْ ربِّ! علقةٌ، أيْ ربِّ! مُضْغةٌ، فإذا أراد اللهُ أنْ يقْضِي خلْقًا قال: قال الْملكُ: أيْ ربِّ! ذكرٌ أوْ أُنْثى؟ شقِيٌّ أوْ سعِيدٌ؟ فما الرِّزْقُ؟ فما الْأجلُ؟ فيُكْتبُ كذٰلِك فِي بطْنِ أُمِّهِ».

[6730] عبید اللہ بن ابی بکر نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی، انھوں نے یہ حدیث مرفوعا بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل رحم پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے، وہ کہتا ہے: اے میرے رب! (اب) یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! (اب) یہ علقہ ہے، اے میرے رب! (اب) یہ مضغہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی (انسان کی صورت میں) تخلیق کا فیصلہ کرتا ہے تو انھوں نے کہا: فرشتہ کہتا ہے: اے میرے رب! مرد یا عورت؟ بدبخت یا خوش نصیب؟ رزق کتنا ہوگا؟ مدت عمر کتنی ہوگی؟ وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اور اسی طرح (سب کچھ) لکھ لیا جاتا ہے۔''

فائدہ: ان تمام کوائف کا اصل کتاب کے مطابق اندراج مکمل ہونے کے ساتھ اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔

[٦٧٣١] ٦-(٢٦٤٧) حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبِي شيْبة وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهِيم - واللّفْظُ لِزُهيْرٍ - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال الْآخرانِ: حدّثنا - جرِيرٌ عنْ منْصُورٍ، عنْ سعْدِ بْنِ عُبيْدة، عنْ أبِي عبْدِ الرّحْمٰنِ، عنْ عليٍّ قال: كُنّا فِي جنازةٍ فِي بقِيعِ الْغرْقدِ، فأتانا رسُولُ اللهِ ﷺ، فقعد وقعدْنا حوْلهُ،

[6731] جریر نے ہمیں منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابوعبدالرحمن سے اور انھوں نے حضرت علی ؓ سے روایت کی، کہا: ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے (جس طرح کہ فکرمندی کے عالم میں ہوں۔) پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں، کوئی

وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ، إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً» قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ». فَقَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى﴾ [الليل: 5-10]

سانس لینے والا جاندار شخص نہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے (اپنے ازلی ابدی حتمی علم کے مطابق) جنت یا جہنم میں اس کا ٹھکانا لکھ دیا ہے اور (کوئی نہیں) مگر (یہ بھی) لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا خوش بخت۔'' کہا: تو کسی آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے لکھے پر ہی نہ رہ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''جو خوش بختوں میں سے ہوگا تو وہ خوش بختوں کے عمل کی طرف چل پڑے گا اور جو بد بختوں میں سے ہوگا وہ بد بختوں کے عمل کی طرف چل پڑے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عمل کرو، ہر ایک کا راستہ آسان کر دیا گیا ہے۔ جو خوش بخت ہیں ان کے لیے خوش بختوں کے اعمال کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے اور جو بد بخت ہیں ان کے لیے بد بختوں کے عملوں کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے تلاوت کیا: ''پس وہ شخص جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کر دی تو ہم اسے آسانی کی زندگی (تک پہنچنے) کے لیے سہولت عطا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات کی تکذیب کی تو ہم اسے مشکل زندگی (تک جانے) کے لیے سہولت دیں گے۔''

فائدہ: نہ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کا راستہ روکا جائے گا، نہ بدی کی راہ پر چلنے والوں کا، دونوں کو اپنی منزل پر پہنچنے کی سہولت میسر ہوں۔

[٦٧٣٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ، وَقَالَ: فَأَخَذَ عُودًا، وَلَمْ يَقُلْ: مِخْصَرَةً، وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[6732] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ہناد بن سری نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالاحوص نے منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی اور کہا: آپ ﷺ نے ایک لکڑی پکڑی اور چھڑی نہیں کہا۔ اور ابن ابی شیبہ نے ابوالاحوص سے بیان کردہ اپنی حدیث میں (''آپ ﷺ نے'' کی جگہ) کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کیا۔

[٦٧٣٣] ٧-(...) حدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة وزهيرُ بنُ حرب وأبو سعيد الأشجُّ قالوا: حدّثنا وكيعٌ؛ ح: وحدّثنا ابنُ نُمَيرٍ: حدّثنا أبي قالا: حدّثنا الأعمشُ؛ ح: وحدّثنا أبو كريب - واللفظُ له -: حدّثنا أبو معاوية: حدّثنا الأعمشُ عن سعد بن عُبيدة، عن أبي عبد الرحمن السُّلمي، عن عليّ قال: كان رسولُ الله ﷺ ذات يوم جالسًا، وفي يده عودٌ ينكُتُ به، فرفع رأسهُ فقال: «ما منكُم من نفسٍ إلّا وقد عُلِم منزلُها من الجنةِ والنّار». قالوا: يا رسول الله! فلِم نعملُ؟ أفلا نتّكلُ؟ قال: «لا، اعملوا، فكلٌّ مُيسّرٌ لما خُلق له»، ثم قرأ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ . وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ إلى قوله: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [الليل: ٥-١٠].

[6733] وکیع، عبداللہ بن نمیر اور ابومعاویہ نے بتایا: ہمیں اعمش نے سعد بن عبیدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے اور انھوں نے حضرت علی بڑاتھ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، پھر آپ نے اپنا سر اقدس اٹھا کر فرمایا: ''تم میں سے کوئی ذی روح نہیں مگر جنت اور دوزخ میں اس کا مقام (پہلے سے) معلوم ہے۔'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! پھر ہم کس لیے عمل کریں؟ ہم اسی (لکھے ہوئے) پر تکیہ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم عمل کرو، ہر شخص کے لیے اسی کی سہولت میسر ہے جس (کو وہ اپنے عمل کے ذریعے سے حاصل کرنے) کے لیے اس کو پیدا کیا گیا۔'' پھر آپ ﷺ نے: ''تو وہ شخص جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور اچھی بات کی تصدیق کی'' سے لے کر ''تو ہم اسے مشکل زندگی (تک جانے) کے لیے سہولت دیں گے'' تک پڑھا۔

[٦٧٣٤] (...) حدّثنا محمّدُ بنُ المثنّى وابنُ بشّار قالا: حدّثنا محمّدُ بنُ جعفر: حدّثنا شعبةُ عن منصورٍ والأعمش أنّهما سمعا سعدَ بن عُبيدة يُحدّثُه عن أبي عبد الرحمن السُّلمي، عن عليّ، عن النبيّ ﷺ، بنحوه.

[6734] ہمیں شعبہ نے منصور اور اعمش سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، وہ ابوعبدالرحمن سلمی سے، وہ حضرت علی بڑاتھ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کر رہے تھے۔

[٦٧٣٥] ٨-(٢٦٤٨) حدّثنا أحمدُ بنُ يونس: حدّثنا زهيرٌ: حدّثنا أبو الزُّبير؛ ح: وحدّثنا يحيى بنُ يحيى: أخبرنا أبو خيثمة عن أبي الزُّبير، عن جابرٍ قال: جاء سُراقةُ بنُ مالك بن جُعشُم قال: يا رسول الله! بيّنْ لنا ديننا كأنّا خُلقنا الآن، فيما العملُ اليوم؟ أفيما جفّت به الأقلامُ وجرت به المقاديرُ، أم

[6735] ابوخیثمہ زہیر (بن حرب) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بڑاتھ سے روایت کی، کہا: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم بڑاتھ آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے دین کو اس طرح بیان کیجیے، گویا ہم ابھی پیدا کیے گئے ہیں، آج کا عمل (جو ہم کر رہے ہیں) کس نوع میں آتا ہے؟ کیا اس میں جسے (لکھنے والی) قلمیں (لکھ کر) خشک ہو چکیں اور جو پیمانے مقرر کیے گئے ہیں ان کا

فيما نستقبل؟ قال: «لا، بل فيما جفت به الأقلام وجرت به المقادير» قال: ففيم العمل؟.

سلسلہ جاری ہو چکا ہے (ہم بس انھی کے مطابق عمل کیے جا رہے ہیں؟) یا اس میں جو ہم از سر نو کر رہے ہیں (پہلے سے ان کے بارے میں کچھ طے نہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ جسے لکھنے والی قلمیں (لکھ کر) خشک ہو چکیں اور جن کے مقرر شدہ پیمانوں کے مطابق عمل شروع ہو چکا۔'' انھوں نے کہا: تو پھر عمل کس لیے (کیا جائے؟)

قال زهير: ثم تكلم أبو الزبير بشيء لم أفهمه، فسألت: ما قال؟ فقال: «اعملوا فكل ميسر».

زہیر نے کہا: پھر اس کے بعد ابوزبیر نے کوئی بات کی جو میں نہیں سمجھ سکا، تو میں نے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ''تم عمل کرو، ہر ایک کو سہولت میسر کی گئی ہے۔''

فائدہ: انسان نے اچھا یا برا عمل کرنے کا جو بھی فیصلہ کرنا ہے اللہ کو اس کی ہر تفصیل، اس کے اسباب، اس کی مقدار، اس کے مقصد، اس کے طریق کار، اس کے اثرات ہر بات کا پہلے سے پتہ ہے۔ اپنے اختیار کردہ راستے پر چلنے کی صورت میں جس انتہا تک وہ جائے گا اس کا بھی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اللہ کے اس کامل علم کے مطابق جسے لکھا بھی جا چکا ہے، جب انسان خود اپنے اختیار سے عمل کرتا ہے تو اس کے اسباب بھی اسے میسر ہوتے جاتے ہیں۔ اس راستے پر چلنے سے زبردستی روکنے کے لیے کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کی جاتی۔ البتہ نہ نیک عمل کرنے والا ان حدود سے آگے جا سکتا ہے جو اس کے لیے طے ہیں، نہ برا کام کرنے والا ان حدود سے تجاوز کر سکتا ہے جو اس کے لیے طے ہیں۔ انسان نہ مجبور محض ہے، نہ مختار کل۔ جزا و سزا اس کے اختیار کے دائرے کے اندر کیے گئے اپنے عمل کے مطابق ہوگی۔

[٦٧٣٦] (...) حدثني أبو الطاهر: أخبرنا ابن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله، عن النبي ﷺ بهذا المعنى، وفيه: فقال رسول الله ﷺ: «كل عامل ميسر لعمله».

[6736] عمرو بن حارث نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی معنی میں روایت کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے لیے آسانی پاتا ہے۔''

[٦٧٣٧] ٩ (٢٦٤٩) حدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا حماد بن زيد عن يزيد الضبعي: حدثنا مطرف عن عمران بن حصين قال: قيل: يا رسول الله! أعلم أهل الجنة من

[6737] حماد بن زید نے یزید ضبعی سے روایت کی، کہا: ہمیں مطرف نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: آپ ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا یہ معلوم ہے کہ جہنم والوں سے (الگ) جنت والے کون ہیں؟

أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: فَقَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: قِيلَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ».

کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" کہا: عرض کی گئی: تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ آپ نے فرمایا: "ہر ایک کو اسی (منزل کی طرف جانے) کی سہولت میسر کر دی جاتی ہے جس (تک اپنے اعمال کے ذریعے پہنچنے) کے لیے اسے پیدا کیا گیا تھا۔"

[٦٧٣٨] (. . .) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ؛ ح: وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ!.

[6738] عبدالوارث، ابن علیہ، جعفر بن سلیمان اور شعبہ سب نے یزید رشک سے اسی سند کے ساتھ حماد کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور عبدالوارث کی حدیث میں (عرض کی گئی کے بجائے) اس طرح ہے: (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول!

[٦٧٣٩] ١٠-(٢٦٥٠) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ، أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَا سَبَقَ؟ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ، وَمَضَى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ: أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا؟ قَالَ: فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللهِ وَمِلْكُ يَدِهِ، فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ، فَقَالَ

[6739] یحییٰ بن یعمر نے ابواسود دیلی سے روایت کی، کہا: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ جو عمل لوگ آج کر رہے ہیں اور اس میں مشقت اٹھا رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا اور پہلے ہی سے مقدر ہے جو ان میں جاری ہو چکا ہے یا وہ نئے سرے سے ان کے سامنے پیش کی جا رہی ہے، جس طرح سے ان کے نبی ﷺ ان کے پاس لائے ہیں اور ان پر حجت قائم ہوئی ہے؟ میں نے جواب دیا: بلکہ جس طرح ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور اس کا سلسلہ ان میں جاری ہے۔ (دیلی نے) کہا: تو (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو کیا یہ ظلم نہیں؟ (دیلی نے) کہا: تو اس بات پر میں سخت خوفزدہ اور پریشان ہو گیا اور میں نے کہا: ہر چیز اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے اور اس کی ملکیت ہے۔ جو بھی وہ کرے اس سے

لي: يرحمك الله! إني لم أرد بما سألتك إلا لأحزر عقلك، إن رجلين من مزينة أتيا رسول الله ﷺ، فقالا: يا رسول الله! أرأيت ما يعمل الناس اليوم، ويكدحون فيه، أشيء قضي عليهم ومضى فيهم من قدر قد سبق؟ أو فيما يستقبلون به مما أتاهم به نبيهم، وثبتت الحجة عليهم؟ فقال: «لا، بل شيء قضي عليهم ومضى فيهم، وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل: ﴿ونفس وما سوىها ۝ فألهمها فجورها وتقوىها﴾» [الشمس: ٧، ٨]

پوچھا نہیں جا سکتا اور وہ (اس کے مملوک بندے) جو کریں ان سے پوچھا جا سکتا ہے۔ تو انھوں نے مجھ سے کہا: اللہ تم پر رحم کرے! میں نے جو تم سے پوچھا صرف اسی لیے پوچھا تھا تا کہ تمھاری عقل کا امتحان لوں۔ مزینہ کے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کس طرح دیکھتے ہیں، لوگ جو عمل آج کر رہے اور اس میں مشقت اٹھا رہے ہیں کوئی ایسی چیز ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا اور پہلے سے مقدر ہے جو ان میں جاری ہو چکی ہے یا وہ اب ان کے سامنے پیش کی جا رہی ہے، جس طرح اسے ان کے رسول ان کے پاس لائے ہیں اور ان پر حجت تمام ہوئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ ایسی چیز ہے جو ان کے بارے میں طے ہوگئی اور ان میں جاری ہو چکی، اور اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے: ''اور نفس انسانی اور اس ذات کی قسم جس نے اس کو ٹھیک بنایا! پھر اس کو اس کی بدی بھی الہام کر دی اور نیکی بھی۔''

فائدہ: عقل پرست معتزلہ میں سے کچھ لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ انسان کو اپنی مرضی پر چلنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ وہ خود [illegible] تقدیر کے مطابق مختلف امکانات میں سے اپنی مرضی کے کسی امکان کو اختیار کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس کے بارے میں پہلے سے کچھ لکھا ہوا نہیں ہے۔ یہ بات درحقیقت علم الٰہی کے حوالے سے کوتاہ علمی کا نتیجہ تھی۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے نیکی اور برائی دونوں کے راستے سمجھا دیے۔ اپنی مقرر کردہ حدود میں ان کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرنے کا اختیار ودیعت فرما دیا۔ مستقبل کا یہ سارا انتظام اس نے پہلے ہی سے طے کر کے جاری فرما دیا ہے۔ انسان اس پروگرام کے مطابق اللہ کے دیے ہوئے اختیار کو اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے اور اس کے نتیجے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی اپنی مرضی سے کر رہا ہے اس سب کچھ کا پورا علم اللہ تبارک وتعالیٰ کو پہلے سے ہے اور وہ لکھ بھی دیا گیا ہے۔ یہ لکھا ہوا علم ہے، جبر ہرگز نہیں۔ اختیار جن حدود میں ملا ہے پورا ملا ہے۔ اس لیے نہ جبریہ کا عقیدہ مکمل حقائق پر مبنی ہے اور نہ قدریہ کا عقیدہ مکمل حقائق پر مبنی ہے۔ مکمل حقیقت رسول اللہ ﷺ ہی نے بیان فرمائی ہے اور اس اسلوب میں بیان فرمائی ہے کہ انسان مسلسل عمل بھی کرتا رہے اور ساتھ ہی اس کے دل میں اس بات کا خوف بھی موجود رہے کہ وہ کسی بھی وقت پھسل سکتا ہے۔ شیطان مسلسل اس کی دشمنی میں لگا ہوا ہے۔ اگر وہ پھسل جائے اور وہ اس کا آخری وقت ہو تو تباہی یقینی ہے۔ اس لیے اسے مسلسل ہدایت پر رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ نماز اس کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایک نماز سے دوسری نماز کا انتظار اس کی ضمانت ہے کہ اللہ اسے پھسلنے سے محفوظ رکھے گا۔ خوف کے ساتھ ساتھ اللہ کی رحمت سے یہ امید کہ وہ اسے محفوظ

رکھے گا ایک مومن کی بندگی کو مکمل کر دیتی ہے وہ ﴿يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾ ''وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور شوق کرتے ہوئے پکارتے ہیں'' (السجدة 16:32) کا مصداق بن جاتا ہے۔

[٦٧٤٠] ١١-(٢٦٥١) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيد: حدّثنا عبْدُ الْعزيز يعْني ابْن مُحمّدٍ عن الْعلاء، عنْ أبيه، عنْ أبي هُرَيْرَة؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إنّ الرّجُل ليعْملُ الزّمن الطّويل بعمل أهْل الْجنّة، ثُمّ يُخْتمُ لهُ عملُهُ بعمل أهْل النّار، وإنّ الرّجُل ليعْملُ الزّمن الطّويل بعمل أهْل النّار، ثُمّ يُخْتمُ لهُ عملُهُ بعمل أهْل الْجنّة».

[6740] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ انسان ایک لمبی مدت تک اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کے لیے اس کے عمل کا خاتمہ اہل جہنم کے سے عمل پر ہوتا ہے اور بلاشبہ ایک آدمی لمبا زمانہ اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کے لیے اس کے عمل کا خاتمہ اہل جنت کے سے عمل پر ہوتا ہے۔''

[٦٧٤١] ١٢-(١١٢) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيد: حدّثنا يعْقُوبُ يعْني ابْن عبْد الرّحْمٰن الْقاريّ، عنْ أبي حازمٍ، عنْ سهْل بْن سعْدٍ السّاعديّ؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إنّ الرّجُل ليعْملُ عمل أهْل الْجنّة، فيما يبْدُو للنّاس، وهُو منْ أهْل النّار، وإنّ الرّجُل ليعْملُ عمل أهْل النّار، فيما يبْدُو للنّاس، وهُو منْ أهْل الْجنّة». [راجع: ٣٠٦]

[6741] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص، جس طرح وہ لوگوں کو نظر آ رہا ہوتا ہے، اہل جنت کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے، لیکن (آخر کار) وہ اہل جہنم میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی، جس طرح سے وہ لوگوں کو نظر آ رہا ہوتا ہے، اہل جہنم کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے لیکن (انجام کار) وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔''

فائدہ: اس لیے بروں کو ہمیشہ نیکی کا راستہ ملنے کی اور اچھوں کو ہمیشہ نیکی کے راستے پر چلتے رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ مانگنے والی اور سب سے بہتر انداز میں مانگنے والی جو دعا سکھائی ہے، وہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ) (التحفة ٢)

باب:2- حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ

[٦٧٤٢] ١٣-(٢٦٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ

[6742] محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، ابن ابی عمر مکی اور احمد بن عبدہ ضبی نے ہمیں ابن عیینہ سے حدیث بیان کی،

ومحمد بن عبدة الضبي، جميعا عن ابن عيينة - واللفظ لابن حاتم وابن دينار - قالا: حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو، عن طاوس قال: سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول الله ﷺ: «احتج آدم وموسى، فقال موسى: يا آدم! أنت أبونا، أنت خيبتنا وأخرجتنا من الجنة. فقال له آدم: أنت موسى، اصطفاك الله بكلامه، وخط لك بيده، أتلومني على أمر قدره الله علي قبل أن يخلقني بأربعين سنة؟» فقال النبي ﷺ: «فحج آدم موسى، فحج آدم موسى».

—الفاظ ابن حاتم اور ابن دینار کے ہیں —ان دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (ایک دوسرے کو) اپنی اپنی دلیلیں دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آدم! آپ ہمارے والد ہیں، آپ نے ہمیں ناکام کر دیا اور ہمیں جنت سے باہر نکال لائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم موسیٰ ہو، تمھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے ہاتھ سے تمھارے لیے (اپنے احکام کو) لکھا، کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں مجھے پیدا کرنے سے بھی چالیس سال پہلے مقدر کر دیا تھا؟'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو حضرت آدم علیہ السلام (دلیل میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

وفي حديث ابن أبي عمر وابن عبدة، قال أحدهما: خط، وقال الآخر: كتب لك التوراة بيده.

ابن ابی عمر اور ابن عبدہ کی حدیث میں ہے کہ ایک نے کہا: ''لکھا'' اور دوسرے نے کہا: ''تمھارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات لکھی۔''

[٦٧٤٣] ١٤-(...) حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك بن أنس، فيما قرئ عليه، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: «تحاج آدم وموسى، فحج آدم موسى، فقال له موسى: أنت آدم الذي أغويت الناس وأخرجتهم من الجنة؟ فقال آدم: أنت الذي أعطاه الله علم كل شيء، واصطفاه على الناس برسالته؟ قال: نعم، قال: فتلومني على أمر قدر علي قبل أن أخلق؟».

[6743] ابوزناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دوسرے کو دلائل دیے اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو دلیل سے ہرا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ وہی آدم ہیں جنھوں نے (خود غلطی کر کے اپنی اولاد کے) لوگوں کو غلطیاں کرنے کا راستہ دکھایا اور انھیں جنت سے نکلوا دیا؟ تو آدم علیہ السلام نے فرمایا: تمھی ہو جسے اللہ نے ہر چیز کا علم دیا اور جسے لوگوں میں سے اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا؟ انھوں نے کہا: ہاں، (تو آدم علیہ السلام نے) فرمایا: تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو جو مجھے پیدا کیے

جانے سے بھی پہلے میرے مقدر کر دی گئی تھی؟"

فائدہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام پر کوئی ملامت نہیں کی جا سکتی۔ اللہ نے بنو آدم کا سارا انظام ہی اس طرح وضع فرمایا تھا کہ انھیں اطاعت اور عدم اطاعت کا اختیار ملے گا اور وہ اپنے اختیار سے اطاعت کر کے اللہ کی کامل ترین رضا کے مستحق بنیں گے۔ اور اگر کبھی نافرمانی ہو جائے گی تو اللہ کی طرف توبہ اور انابت سے اسے راضی کریں گے۔ یہی وہ فضیلت تھی جس کی بنا پر آدم علیہ السلام اس وقت جب ان کی تمام ذریت ان کی صلب میں پیدا کر دی گئی تھی، فرشتوں کے سجدۂ تعظیم کے مستحق قرار پائے۔ عدم اطاعت اور نافرمانی سرزد ہو جانے کی صورت میں توبہ اور اللہ کی طرف انابت کا راستہ آدم علیہ السلام کے بیٹے کے لیے کھلا ہوا ہے۔ اگر بغیر استحقاق کے بھی بنو آدم نے جنت ہی میں رہنا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کی کلیمی کی کیا ضرورت ہوتی! واللہ اعلم بالصواب۔

[٦٧٤٤] ١٥-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى، قَالَ مُوسٰى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ؟ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ، وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ مُوسٰى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا: ﴿وَعَصَىٰ ءَادَمُ رَبَّهُۥ فَغَوَىٰ﴾؟ [طه ١٢١]. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى».

[6744] حارث بن ابی ذباب نے یزید بن ہرمز اور عبدالرحمن اعرج سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے اپنے رب کے سامنے ایک دوسرے کو دلیلیں دیں اور حضرت آدم علیہ السلام دلیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ آدم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اور آپ میں اپنی روح سے پھونکا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں رکھا، پھر آپ نے اپنی غلطی سے لوگوں کو جنت سے نکلوا کر زمین میں اتروا دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم وہ موسیٰ ہو جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنی ہم کلامی کے ذریعے سے فضیلت بخشی اور تمھیں (تورات کی) وہ تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کی وضاحت ہے اور تمھیں سرگوشی کے لیے چنے والا بنا کر اپنا قرب عطا فرمایا۔ (تم یہ بتاؤ) تمھارے علم کے مطابق اللہ نے میری پیدائش سے کتنی مدت پہلے تورات کو (اس صورت میں) لکھا (جس طرح وہ تم پر نازل ہوئی؟) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: چالیس سال سے (قبل۔) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا تم نے اس میں یہ (لکھا ہوا) پایا: "آدم نے اپنے پروردگار (کے حکم) سے سرتابی کی اور راہ سے بہک گیا"؟ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے)

کہا: ہاں، تو انھوں نے کہا: کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو کہ میں نے وہ کام کیا جو اللہ نے میری پیدائش سے چالیس سال پہلے مجھ پر لکھ دیا تھا کہ میں وہ کام کروں گا؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس طرح آدم علیہ السلام نے دلیل سے موسیٰ علیہ السلام کو لاجواب کر دیا۔"

[٦٧٤٥] (...) حدّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ، ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى».

[6745] حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے دلائل کا تبادلہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ آدم ہیں جن کی خطا نے انھیں جنت سے باہر نکالا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا تم موسیٰ ہو جسے اللہ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی سے دوسروں پر فضیلت دی، پھر تم مجھے اس معاملے میں ملامت کر رہے ہو جو میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر کر دیا گیا تھا؟ اس طرح آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو دلیل سے خاموش کر دیا۔"

[٦٧٤٦] (...) حدّثني عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

[6746] ابوسلمہ اور ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان (گزشتہ راویوں) کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٦٧٤٧] (...) حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[6747] محمد بن سیرین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٧٤٨] ١٦ (٢٦٥٣) حدّثني أَبُو الطَّاهِرِ

[6748] ابن وہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے

أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِىءٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ».

ابو ہانی خولانی نے ابوعبدالرحمن حبلی سے خبر دی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں تحریر فرما دی تھیں۔ فرمایا: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔"

فائدہ: اللہ کی مخلوق اور اس کی تقدیر ہمیشہ سے اللہ کے علم میں تھی جو قدیم ہے۔ ان کو لکھا اس وقت گیا جب اللہ نے اس کا فیصلہ فرمایا۔ یہ فیصلہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے ایسے پچاس ہزار سال پہلے ہوا جن کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اسی طرح اللہ کا کلام اس کی صفت ہے اور قدیم ہے۔ اس کو ایسی صورت میں لکھے جانے کا فیصلہ، جس صورت میں وہ کسی نبی پر نازل ہوگا، بعد میں کیا گیا۔ تورات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ایسے چالیس سال پہلے لکھی گئی جن کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جو بات جس طرح بتائی گئی ہم اسی طرح اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

[٦٧٤٩] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِىءُ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هَانِىءٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

[6749] حیوہ اور نافع بن یزید نے ابو ہانی سے اسی سند کے ساتھ اسی حدیث کے مانند حدیث بیان کی مگر ان دونوں نے یہ نہیں کہا: "اور اس کا عرش پانی پر تھا۔"

فائدہ: اس پانی سے زمین میں پایا جانے والا پانی مراد نہیں جو زمین کے جز کے طور پر تخلیق کیا گیا ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ تَصْرِيفِ اللهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ) (التحفة ٣)

باب:3- اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے دلوں کو پھیر دیتا ہے

[٦٧٥٠] ١٧-(٢٦٥٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِىءِ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِىءُ - قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِىءٍ، أَنَّهُ

[6750] حیوہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوہانی نے بتایا، انھوں نے ابوعبدالرحمن حبلی سے سنا، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ».

ہوئے سنا: ''بنی آدم کے سارے دل ایک دل کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے اسے (ان سب کو) گھماتا ہے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔''

فائدہ: انسانوں کے خیال، ان کی سوچ، ان کے ارادے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کے عین مطابق وجود میں آتے ہیں اور انسان ان کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس بات کو قرآن نے اس طرح بیان کیا ہے: ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا﴾ ''پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔'' (الشمس 8:91) دونوں راستے جس طرح اللہ تعالیٰ کا تقدیر سے موجود ہوتے ہیں، اختیار بھی موجود ہوتا ہے اس کے مطابق سب کچھ ہوتا رہتا ہے اور اللہ جب کسی پر اس کے اچھے ارادے، اچھی نیت، کی سابقہ اچھے عمل، اس کی اپنی یا کسی اور کی دعا کی بنا پر خصوصی کرم کرنا چاہتا ہے تو اپنے خصوصی تصرف سے کام لیتا ہے اور رحمتوں سے نواز دیتا ہے۔ اور جب کسی کا ظلم و عدوان حد سے بڑھ جاتا ہے تو اس کے لیے ہدایت کے راستے مسدود فرما دیتا ہے: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ﴾ ''اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے۔'' (الأنفال 24:8)

(المعجم ٤) - (بَابٌ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ) (التحفة ٤)

باب: 4- ہر چیز (اللہ کے) اندازے پر ہے (جو مکمل اور حتمی ہوتا ہے)

[٦٧٥١] ١٨ - (٢٦٥٥) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُونَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ، أَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ».

[6751] عمرو بن مسلم نے طاوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعدد صحابہ کو پایا وہ سب کے سب یہ کہتے تھے کہ ہر چیز (اللہ کی مقرر کردہ) مقدار سے ہے اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز (اللہ کی مقرر کردہ) مقدار سے ہے یہاں تک کہ (کسی کام کو) نہ کر سکنا اور کر سکنا بھی، یا کہا: (کسی کام کو) کر سکنا اور نہ کر سکنا (بھی اسی مقدار سے ہے۔)''

[٦٧٥٢] ١٩-(٢٦٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ، فَنَزَلَتْ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ٤٨، ٤٩].

[6752] محمد بن عباد بن جعفر مخزومی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مشرکین قریش تقدیر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بحث کرنے کے لیے آئے، اس وقت (یہ آیت) نازل ہوئی: ”جس دن وہ جہنم میں اوندھے منہ کھینچے جائیں گے، (کہا جائے گا:) دوزخ کا عذاب چکھو، بے شک ہم نے ہر چیز کو (طے شدہ) مقدار کے مطابق بنایا ہے۔“

(المعجم ٥) - (بَابٌ قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنٰى وَغَيْرِهِ) (التحفة ٥)

باب:5- ابن آدم کے متعلق (حقیقی یا مجازی) زنا وغیرہ کے حصے کی مقدار معین ہے

[٦٧٥٣] ٢٠-(٢٦٥٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنٰى، أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ».

[6753] اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ اسحاق کے ہیں ۔ دونوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے ابن طاوس سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے اس سے بڑھ کر (قرآن کے لفظ) «اللَّمَمَ» سے مشابہ کوئی اور چیز نہیں دیکھی، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر اس کے حصے کا زنا لکھ دیا ہے، وہ لامحالہ اپنا حصہ لے گا۔ آنکھ کا زنا (جس چیز کا دیکھنا حرام ہے اس کو) دیکھنا ہے۔ زبان کا زنا (حرام بات) بولنا ہے، دل تمنا رکھتا ہے، خواہش کرتا ہے، پھر شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے (اور وہ زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے) یا تکذیب کرتی ہے (اور وہ اس کا ارتکاب نہیں کرتا۔)“

قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهِ: ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

عبد نے اپنی روایت میں کہا: ابن طاوس نے اپنے والد سے روایت کی (کہا:) میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ (اس سند میں سماع کی صراحت ہے۔)

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حقیقی زنا سے پہلے کے ان تمام امور کو، جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیے ہیں، لمم قرار دیا ہے۔ لمم سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی گناہ کے قریب جائے لیکن ارتکاب نہ کرے، رغبت رکھے، اس کے بارے میں سوچے لیکن آخر وقت میں اس سے بچ جائے یا اس کی طرف بڑھتے یا پچھ دور جا کر واپس آ جائے۔

[٦٧٥٤] ٢١ (...) حدّثني إسْحٰقُ بنُ منْصُورٍ: أخبرنا أبو هشامٍ المخزوميُّ: حدّثنا وُهيبٌ: حدّثنا سُهيلُ بنُ أبي صالحٍ عنْ أبيهِ، عنْ أبي هُريْرة، عن النّبيِّ ﷺ قال: كُتب على ابنِ آدم نصيبُهُ من الزّنى، مُدْرِكٌ ذلك لا محالة، فالعينانِ زناهما النّظرُ، والأُذنانِ زناهُما الاستماعُ، واللّسانُ زناهُ الكلامُ، واليدُ زناها البطشُ، والرِّجلُ زناها الخُطا، والقلبُ يهوى ويتمنّى، ويُصدِّقُ ذلك الفرْجُ ويُكذِّبُهُ.

[6754] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''ابن آدم کے متعلق زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا گیا ہے۔ وہ لامحالہ اس کو حاصل کرنے والا ہے، پس دونوں آنکھیں، ان کا زنا دیکھنا ہے اور دونوں کان، ان کا زنا سننا ہے اور زبان، اس کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ، اس کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں، اس کا زنا چل کر جانا ہے اور دل تمنا رکھتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ ان تمام باتوں کی تصدیق کرتی ہے (اسے عملاً سچ کر دکھاتی ہے اور حرام کا ارتکاب ہو جاتا ہے) یا اس کی تکذیب کرتی ہے (حقیقی زنا سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔)''

فائدہ: ان تمام اقدامات اور ان کے نتیجے کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے اور یہ سب کچھ صحیفۂ قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس میں تبدیلی نہ فرمائے تو اتنا حصہ ہو کر رہتا ہے جو ازلی علم کے مطابق لکھا گیا تھا۔

(المعجم ٦) (بابُ معْنى كُلِّ مولُودٍ يُولدُ على الفطْرة، وحُكْمِ موْتى أطْفالِ الْكُفّارِ وأطْفالِ الْمُسْلمين) (التحفة ٦)

باب:6-(فرمان نبوی:) ''ہر پیدا ہونے والے بچے کی ولادت فطرت پر ہوتی ہے'' کا مفہوم اور کافروں اور مسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بچوں کا حکم؟

[٦٧٥٥] ٢٢ (٢٦٥٨) حدّثنا حاجبُ بنُ الوليد: حدّثنا محمّدُ بنُ حرْبٍ عن الزُّبيْديِّ، عن الزُّهْريِّ: أخبرني سعيدُ بنُ المُسيّبِ عنْ أبي هُريْرة، أنّهُ كان يقُولُ: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «ما منْ مولُودٍ إلّا يُولدُ على الفطْرة فأبواهُ يُهوِّدانِهِ ويُنصِّرانِهِ ويُمجِّسانِهِ، كما تُنْتجُ البهيمةُ بهيمةً جمْعاء، هلْ تُحِسُّون فيها منْ

[6755] زبیدی نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ وہ کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اللہ پر ایمان اور اچھائی کی محبت) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے ایک جانور (ماں) کامل الاعضاء جانور (بچے) کو جنم دیتی ہے، کیا تمھیں ان میں کوئی عضو کٹا ہوا

جدعاء؟» ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ﴾ الْآيَةَ [الروم: ٣٠].

جانور نظر آتا ہے؟'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''یہی اللہ کی (عطا کردہ) فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کی تخلیق فرمائی، اللہ کی تخلیق میں ردوبدل نہیں ہوتا۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ ہر بچے کو بہترین فطرت کے ساتھ پیدا کرتا ہے، اگر خارجی عوامل، ماں باپ، غلط تعلیم اور غلط صحبت شیطانی فریب کا شکار بننے سے محفوظ رہے اور دین حنیف پر آگے بڑھتا رہے تو وہ کامیاب ترین انسان بن جاتا ہے۔ دنیا کی کامیابیوں کے علاوہ حتمی اور دائمی کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے۔ اس فطرت کو بگاڑنے میں سب سے زیادہ حصہ گمراہ ماں باپ کا ہوتا ہے، اسی لیے حدیث میں نمایاں طور پر انھی کی نشاندہی کی گئی۔

[٦٧٥٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً» وَلَمْ يَذْكُرْ: جَمْعَاءَ.

[6756] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ''جس طرح ایک (مادہ) جانور بچے کو جنم دیتی ہے۔'' انھوں نے ''کامل الاعضاء'' ذکر نہیں کیا۔

[٦٧٥٧] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ ابْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ» ثُمَّ يَقُولُ: اقْرَءُوا: ﴿فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ﴾ [الروم: ٣٠].

[6757] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کی، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی پیدا ہونے والا بچہ نہیں مگر اس کی ولادت فطرت پر ہوتی ہے۔'' پھر (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے: یہ آیت پڑھ لو: ''یہی اللہ کی (عطا کردہ) فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کی تخلیق کی، اللہ کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہوگی، یہی سیدھا مستحکم دین ہے (جس کی انسانی فطرت امانت دار ہے۔)''

[٦٧٥٨] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ» فَقَالَ

[6758] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ولادت پانے والا نہیں مگر وہ فطرت ہی پر پیدا ہوا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مشرک بنا دیتے ہیں۔'' ایک آدمی نے کہا: اللہ کے

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

رسول! اگر وہ اس سے پہلے مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ (بڑے ہو کر) وہ بچے کیا عمل کرنے والے تھے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مقصود یہ ہے کہ ایسے معاملات میں حتمی فیصلے سے گریز کیا جائے۔ ایک سلیم الفطرت بچہ اور اس کے مقابلے میں ایسا بچہ کہ نسل در نسل اس کے آباء و اجداد کے ظلم و عدوان کی بنا پر انتہائی نوعمری میں اس کے اندر بھی یہ رجحانات جگہ پا چکے ہیں تو دونوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ کفر و گناہ کے عملی ارتکاب سے پہلے سزا نہیں ملے گی، لیکن سزا نہ ملنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جنت کے انعام کا بھی حقدار ہو جائے۔ وہ کہاں ہوگا؟ کس مرتبے پر فائز ہوگا؟ کیسی زندگی گزارے گا؟ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی باریکیاں ضروری نہیں کہ انسان کی سمجھ میں آ جائیں۔ جمہور علماء کی رائے یہی ہے کہ کم سنی میں مر جانے والے بچوں کو سزا نہیں ملے گی۔ بعض نے یہ بھی کہا: ایسے بچے جنت میں جائیں گے۔ بعض نے کہا: وہاں بلند مرتبہ مومنوں کے خاندانوں میں شامل ہو کر ان کی خدمت کریں گے اور بہت اچھی زندگی گزاریں گے۔ یہ تو آخرت کی بات ہے۔ جہاں تک دنیوی احکام کا تعلق ہے کافروں کے بچوں پر تقریباً اسی طرح کے احکام لاگو ہوتے ہیں جو ان کے ماں باپ پر ہوتے ہیں۔ اگر کافر جنگوں کے دوران میں مسلمانوں اور ان کے بچوں کو غلام بنا رہے ہوں تو کافروں کے بچوں کو بھی غلام بنایا جائے گا، لیکن قیامت کے روز آخری فیصلہ ان کے ایمان اور عمل کے مطابق ہوگا۔

[٦٧٥٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6759] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں ابن نمیر نے بھی (یہی) حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، (ابومعاویہ اور ابن نمیر کے والد) دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ».

ابن نمیر کی حدیث میں ہے: ''کوئی پیدا ہونے والا بچہ نہیں مگر وہ ملت پر ہوتا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «إِلَّا عَلَى هٰذِهِ الْمِلَّةِ، حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ».

اور ابومعاویہ سے ابوبکر نے جو روایت کی اس میں ہے: ''مگر وہ اس ملت (ملت اسلامی) پر ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس (کے کفر یا ایمان) کو بیان کر دیتی ہے۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ، حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ».

اور ابومعاویہ سے ابوکریب کی روایت میں ہے: ''کوئی ولادت پانے والا نومولود نہیں مگر وہ اسی فطرت پر ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس کے (ماحول سے اخذ کردہ)

خیالات کی ترجمانی کرتی ہے۔"

[٦٧٦٠] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُولَدْ يُولَدْ عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ، كَمَا تُنْتِجُونَ الْإِبِلَ، فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَدْعَاءَ؟ حَتّٰى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا؟ قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

[6760] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنائیں، پھر انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو (بچہ) پیدا ہوتا ہے، وہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں جس طرح تم اونٹوں کے بچوں کو جنم دلواتے ہو۔ کیا تم ان میں سے کسی کو کان کٹا ہوا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود اس کا کان کاٹ دو۔" لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے دیکھا کہ اگر وہ چھوٹا ہی فوت ہو جائے؟ فرمایا: "اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے وہ (چھوٹی عمر میں فوت ہونے والے بچے) کیا عمل کرنے والے تھے۔"

فائدہ: اکثر علماء کا نقطۂ نظر یہی ہے کہ وہ بچہ سزا سے محفوظ اور معقول حد تک اچھی زندگی کا حقدار ہوگا۔ وہ زندگی کتنی اچھی ہوگی؟ اس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اس نے بڑے ہو کر کیا کرنا تھا۔

[٦٧٦١] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَأَبَوَاهُ، بَعْدُ، يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ، كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا».

[6761] علاء کے والد عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر انسان وہ اس کی ماں فطرت پر جنم دیتی ہے اور اس کے ماں باپ بعد میں اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اگر وہ دونوں (صحیح) مسلمان ہوں تو وہ مسلمان رہتا ہے اور ہر انسان کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں ہاتھ سے مارتا ہے، سوائے حضرت مریم ؑ اور ان کے بیٹے کے (انھیں اللہ نے اس سے محفوظ رکھا۔)"

فائدہ: یہ مارنا بچے کے حوالے سے پہلا خارجی عامل ہوتا ہے جو انسانی فطرت کو بگاڑنے کی کوشش کا حصہ بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میاں بیوی کو وہ دعا سکھائی ہے جس کے ذریعے سے وہ شیطان کے اثرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

[٦٧٦٢] ٢٦-(٢٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ

[6762] ابن ابی ذئب اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے عطاء بن یزید سے اور انھوں نے

وَيُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ (بڑے ہو کر) وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔"

[٦٧٦٣] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِمَا، غَيْرَ، أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ: سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ.

[6763] معمر، شعیب اور معقل بن عبیداللہ نے زہری سے یونس اور ابن ابی ذئب کی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر شعیب اور معقل کی حدیث میں (مشرکین کی اولاد کی بجائے) "مشرکین کے چھوٹے بچوں" کے الفاظ ہیں۔

[٦٧٦٤] ٢٧ (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ، مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا، فَقَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

[6764] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا، ان میں سے جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیں (تو ان کا انجام کیا ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔"

[٦٧٦٥] ٢٨ (٢٦٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ، إِذْ خَلَقَهُمْ».

[6765] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب ان کو پیدا کیا تو وہ زیادہ جاننے والا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔"

[٦٧٦٦] ٢٩ (٢٦٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

[6766] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے

عَنْ سعيد بْن جُبيْرٍ، عن ابْنِ عَبَّاسٍ، عنْ أُبَيِّ ابْنِ كعْبٍ قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنَّ الْغُلام الَّذي قَتلهُ الْخضرُ طُبِع كافِرًا، ولوْ عاش لأرْهق أبويْه طُغْيانًا وكُفْرًا».

قتل کیا تھا وہ طبعاً کافر بنایا گیا تھا، اگر وہ زندہ رہتا تو زبردستی اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر کی طرف لے جاتا۔"

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ بات سمجھائی کہ ہر بچہ ملت پر پیدا ہونے کے باوجود کچھ خارجی عوامل، مثلاً: پیدائش سے فوراً بعد شیطان کے اثرات بلکہ بعض سابقہ اجداد کی خرابیوں کے اثرات اس میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ مستقبل میں یہ بچہ اپنے نیک ماں باپ کے لیے بھی گمراہی کا سبب بنے گا، یہ اس کا کرم تھا کہ اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ وہ بھی مستقبل کے گناہوں سے بچ گیا اور اس کے ماں باپ بھی بچ گئے۔ اس کی مثال دے کر آپ ﷺ نے جو بات بتائی وہ یہ ہے کہ خارجی عوامل کے اچھے برے اثرات خلقت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتے ہیں اور طبائع، جن کا خاصا انحصار اس کے آباء و اجداد تک کے اعمال پر ہوتا ہے، مختلف ہوتے ہیں، اس لیے کسی بھی کم سن کے مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے، عام انسان کے لیے اس کا اپنے طور پر جان لینا یا اندازے سے کوئی فیصلہ کرنا ممکن نہیں۔

[٦٧٦٧] ٣٠-(٢٦٦٢) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا جريرٌ عن الْعلاء بْن الْمُسيّب، عنْ فُضيْل بْن عمْرٍو، عنْ عائشة بنْتِ طلْحة، عنْ عائشة أُمّ الْمُؤْمنين قالتْ: تُوُفّي صبيٌّ، فقُلْتُ: طُوبى لهُ، عُصْفُورٌ مِّنْ عصافير الْجنّة، فقال رسُولُ الله ﷺ: «أولا تدْرين أنّ الله خلق الْجنّة وخلق النّار، فخلق لهذه أهْلًا، ولهذه أهْلًا؟».

[6767] فضیل بن عمرو نے عائشہ بنت طلحہ سے اور انھوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت کی کہ ایک بچہ فوت ہوا تو میں نے کہا: اس کے لیے خوش خبری ہو، وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور دوزخ کو پیدا کیا اور اس نے اس میں جانے والے بنائے اور اس کے لیے بھی اس میں رہنے والے بنائے؟"

فائدہ: اہل ایمان کے بچے جب شرعی طور پر مکلف ہونے سے پہلے مر گئے تو ان کے بارے میں فیصلہ ان کے اپنے نیک و بد اعمال کی بنا پر نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ ابھی اعمال کی عمر تک ہی نہیں پہنچے۔ اگلی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کے تبصرے کے جواب میں فرمایا: "أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ" یعنی ایسا بھی ہو سکتا ہے جیسے آپ کہہ رہی ہیں اور اس سے مختلف بھی۔ پھر آپ ﷺ نے تقدیر کے حوالے سے اس بنیادی حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ پیدائش کے وقت جو کچھ کسی نے آئندہ زندگی میں کرنا ہے، وہ اللہ کے علم کے مطابق لکھ لیا جاتا ہے۔ لکھنے والوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ فلاں جنت کا مستحق بنے گا اور فلاں دوزخ کا۔ وہ اسی طرح ہو کر رہتا ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے اس کے اصل فیصلے کے مطابق زمین پر یہ فیصلہ ارسال کر کے اسے نافذ کر دیا جائے کہ فلاں بچہ کم سنی میں فوت ہو جائے گا تو اب اس کے مقام کے بارے میں اللہ ہی جانتا ہے، مخلوق حتی کہ فرشتوں کو بھی ابھی اس کا علم نہیں۔ کسی انسان کا کہنا کہ اس بچے کا مقام فلاں ہوگا درست نہیں، کیونکہ اسے اس بات کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ اللہ نے کچھ لوگوں کو جنت کے لیے بنایا اور کچھ لوگوں کو جہنم کے لیے بنایا اور اسی طرح آپ کا یہ ارشاد کہ اللہ کو معلوم ہے کہ وہ آئندہ کیا کرنے والے تھے، ایک ہی بات کی مختلف انداز سے تعبیر ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ہر پیدا ہونے والے کے تمام فیصلوں اور تمام عملوں کا اللہ ہی کو پہلے سے حتمی طور پر پتہ ہے جس میں غلطی کا کوئی امکان نہیں۔ اسی کے مطابق فرشتوں اور دوسری مخلوق میں اس طرح بات کی اور سمجھائی جاتی ہے کہ فلاں جنت کے لیے پیدا ہوا، یعنی اللہ کو پتہ ہے اس نے اہل جنت کے سے اعمال کرنے ہیں، اس لیے جنت میں اس کا ٹھکانہ موجود ہوتا ہے اور فلاں کو جہنم کے لیے پیدا کیا گیا، یعنی اللہ کو یقینی طور پر پتہ ہے کہ وہ اپنے فیصلوں اور اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں جائے گا، اس لیے جہنم میں اس کا ٹھکانہ موجود ہوتا ہے۔ جنت میں ہر ایک کا مقام کہ فلاں پرندوں کی طرح جنت کے تمام اطراف و جوانب میں چہچہاتا پھرے گا یا اس سے کم ہوگا اور وہ ایک درخت تک محدود ہوگا یا اس سے بھی کم ہوگا کہ وہ جنت کے ایک کیڑے کی طرح ہوگا، جن امور پر منحصر ہے، ان کا علم صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے۔ اہل ایمان کے کم سنی میں فوت ہونے والے بچے مختلف درجات میں ہونے کے باوجود اعلیٰ مقام کے حامل ہوں گے، وہ اپنے مومن والدین کے لیے جہنم کے آگے بند بن جائیں گے اور ان کے درجات کی بلندی کا باعث بھی بنیں گے۔

[٦٧٦٨] ٣١ (...) حدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة: حدّثنا وكيعٌ عنْ طلحة بن يحيى، عنْ عمّته عائشة بنْت طلْحة، عنْ عائشة أمّ المؤمنين قالتْ: دُعي رسُولُ الله ﷺ إلى جنازة صبيّ من الْأنصار، فقُلْتُ: يا رسُول الله! طُوبى لهذا، عُصْفُورٌ منْ عصافير الْجنّة! لمْ يعْمل السُّوء ولمْ يُدْركْهُ، قال: «أو غيْر ذلك؟، يا عائشةُ! إنّ الله خلق للْجنّة أهْلًا، خلقهُمْ لها وهُمْ في أصْلاب آبائهمْ، وخلق للنّار أهْلًا، خلقهُمْ لها وهُمْ في أصْلاب آبائهمْ».

[6768] وکیع نے طلحہ بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنی پھوپھی عائشہ بنت طلحہ سے اور انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک بچے کے جنازے کے لیے بلایا گیا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس کے لیے خوش خبری ہو یہ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، اس نے کوئی گناہ کیا، نہ گناہ کرنے کی عمر پائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اس کے علاوہ کچھ اور؟ عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں رہنے والے لوگ پیدا فرمائے، انھیں اس وقت جنت کے لیے تخلیق کیا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور دوزخ کے لیے بھی رہنے والے بنائے، انھیں اس وقت دوزخ کے لیے تخلیق کیا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔''

[٦٧٦٩] (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الصّبّاح: حدّثنا إسْماعيلُ بْنُ زكريّا عنْ طلْحة بْن يحْيى؛ ح: وحدّثني سُليْمانُ بْنُ معْبد: حدّثنا الْحُسيْنُ بْنُ حفْص؛ ح: وحدّثني إسْحٰقُ بْنُ منْصُور: أخْبرنا مُحمّدُ بْنُ يُوسُف، كلاهُما

[6769] اسماعیل بن زکریا اور سفیان ثوری نے طلحہ بن یحییٰ سے وکیع کی حدیث کے مانند اسی کی سند کے ساتھ روایت کی۔

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

(المعجم ٧) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْآجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا، لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ) (التحفة ٧)

باب:7- عمریں اور رزق وغیرہ جو پہلے سے تقدیر میں ہیں، کم یا زیادہ نہیں ہو سکتے

[٦٧٧٠] ٣٢-(٢٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ سَأَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ، لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ، أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ».

[6770] وکیع نے ہمیں مسعر سے حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انھوں نے معرور بن سوید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ ﷺ، اپنے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (کی زندگیوں) سے مستفید فرما! (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے عمروں کی ایسی مدتوں کا، جو مقرر کر دی گئی ہیں اور ان دنوں کا جو گنے جا چکے ہیں اور ایسے رزقوں کا جو بانٹے جا چکے ہیں، سوال کیا ہے۔ اگر تم اللہ سے یہ مانگتی کہ تمھیں آگ میں دیے جانے والے یا قبر میں دیے جانے والے عذاب سے پناہ عطا فرما دے تو یہ زیادہ اچھا اور زیادہ افضل ہوتا۔''

قَالَ: وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ، قَالَ مِسْعَرٌ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا، وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذٰلِكَ».

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ کے سامنے بندروں کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ مسعر نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: خنزیروں کا بھی (ذکر کیا گیا کہ وہ) مسخ ہو کر بنے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسخ ہونے والوں کی نہ نسل بنائی ہے نہ اولاد، بندر اور خنزیر اس (مسخ ہونے کے واقعے) سے پہلے بھی ہوتے تھے (جو موجود ہیں وہ انھی کی نسلیں ہیں۔)

[٦٧٧١] (...) حدَّثناه أبو كُرَيبٍ: أخبرنا ابْنُ بِشْرٍ عنْ مِسْعَرٍ بِهذا الإسْنادِ، غيْرَ أنَّ في حديثِه عن ابنِ بِشْرٍ ووَكيعٍ جميعًا: «مِنْ عذابٍ في النَّارِ، وعذابٍ في القبْرِ».

[6771] ابن بشر نے مسعر سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، مگر ابن بشر اور وکیع دونوں سے ان کی (روایت کردہ) حدیث میں یہ الفاظ منقول ہیں: ''آگ میں دیے جانے والے اور قبر میں دیے جانے والے عذاب سے (پناہ مانگتی تو بہتر تھا۔)'' (''یا'' کی بجائے ''اور'' ہے۔)

[٦٧٧٢] ٣٣ (...) حدَّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبراهيمَ الحَنْظَليُّ وحجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ - واللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ؛ قال إسْحٰقُ: أخبرنا، وقال حجَّاجٌ: حدَّثنا - عبْدُ الرَّزَّاقِ: أخبرنا الثَّوْريُّ عنْ علْقمةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عنِ المُغيرةِ بْنِ عبْدِ اللهِ اليَشْكُريِّ، عنْ مَعْرورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ مسْعودٍ قال: قالتْ أمُّ حبيبةَ: اللَّهُمَّ! متِّعْني بِزَوْجي رسُولِ اللهِ ﷺ، وبِأبي أبي سُفْيانَ، وبِأخي مُعاويةَ، فقال لها رسُولُ اللهِ ﷺ: «إنَّكِ سألْتِ اللهَ لِآجالٍ مَضْروبةٍ، وآثارٍ مَوْطوءةٍ، وأرْزاقٍ مَقْسومةٍ، لا يُعجِّلُ شيْئًا منْها قبْلَ حِلِّه، ولا يُؤخِّرُ منْها شيْئًا بعْدَ حِلِّه، ولوْ سألْتِ اللهَ أنْ يُعافيَكِ منْ عذابٍ في النَّارِ، وعذابٍ في القبْرِ، لكانَ خيْرًا لكِ».

[6772] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ثوری نے علقمہ بن مرثد سے خبر دی، انھوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انھوں نے معرور بن سُوید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! مجھے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی (کی درازی عمر) سے مستفید فرما! تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر کی جا چکیں اور قدموں کے ان نشانوں کا جن پر قدم رکھے جا چکے اور ایسے رزقوں کا جو تقسیم کیے جا چکے۔ نہ ان میں سے کوئی چیز اپنا وقت آنے سے پہلے آ سکتی ہے اور نہ آنے کے بعد مؤخر ہو سکتی ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ وہ تمھیں جہنم میں دیے جانے والے عذاب اور قبر میں دیے جانے والے عذاب سے بچا لے تو تمھارے لیے بہتر ہوتا۔''

قال: فقال رجُلٌ: يا رسُولَ اللهِ! القِرَدةُ والخنازيرُ، هي ممَّا مُسِخَ؟ فقال النَّبيُّ ﷺ: «إنَّ اللهَ عزَّ وجلَّ لمْ يُهْلِكْ قوْمًا، أوْ يُعذِّبْ قوْمًا، فيَجْعلَ لهُمْ نسْلًا، وإنَّ القِرَدةَ والخنازيرَ كانوا قبْلَ ذلك».

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ بندر اور خنزیر کیا انھی میں سے ہیں جو مسخ ہو گئے تھے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا یا (فرمایا:) کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کہ پھر ان (لوگوں) کی نسل بنائے (ان کے بچے پیدا کر کے انھیں آگے چلائے۔) اور بلاشبہ بندر اور خنزیر پہلے بھی موجود تھے۔'' (آگے انھی کی نسلیں چلی ہیں۔)

[٦٧٧٣] (...) حدَّثنيه أبو داوُدَ سُليْمانُ

[6773] ابوداود سلیمان بن معبد نے کہا: ہمیں حسین بن

ابْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ».

قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ: «قَبْلَ حِلِّهِ» أَيْ نُزُولِهِ.

حفص نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''اور قدموں کے ایسے نشان جن تک قدم پہنچ چکے ہیں۔''

ابن معبد نے کہا: ان (اساتذہ) میں سے بعض نے (آپ ﷺ کے فرمان): ''اس کے حل ہونے سے پہلے'' یعنی اس کے اترنے سے پہلے (وضاحتی الفاظ کے ساتھ) روایت کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدَرِ وَالْإِذْعَانِ لَهُ) (التحفة ٨)

باب:8- تقدیر پر ایمان لانا اور اس پر راضی ہونا

[٦٧٧٤] ٣٤-(٢٦٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ».

[6774] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقت ور مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن کی نسبت بہتر اور زیادہ محبوب ہے، جبکہ خیر دونوں میں (موجود) ہے۔ جس چیز سے تمھیں (حقیقی) نفع پہنچے اس میں حرص کرو اور اللہ سے مدد مانگو اور کمزور نہ پڑو (مایوس ہوکر نہ بیٹھ) جاؤ۔ اگر تمھیں کوئی (نقصان) پہنچے تو یہ نہ کہو: کاش! میں (اس طرح) کرتا تو ایسا ایسا ہوتا، بلکہ یہ کہو: (یہ) اللہ کی تقدیر ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس لیے کہ (حسرت کرتے ہوئے) کاش (کہنا) شیطان کے عمل (کے دروازے) کو کھول دیتا ہے۔''

فائدہ: شیطان مایوس کرتا ہے، عزم کو توڑتا ہے، غلط راستے پر لے جاتا ہے اور اللہ کے فیصلے پر رضا سے حاصل ہونے والے اطمینان سے محروم کر دیتا ہے۔

علم کا زوال اور اس کے اسباب

اس حصے میں ان اسباب کی نشاندہی کی گئی ہے جن سے علم زائل ہوگا۔ پہلا فتنہ اس طرح نمودار ہوگا کہ لوگ متشابہ آیات کے پیچھے پڑ جائیں گے، ظن و گمان سے اپنی مرضی کا مفہوم بیان کریں گے۔ ایسے لوگوں سے بہت دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے بعد یہ مرحلہ آئے گا کہ قرآن کا جو مفہوم کسی نے سمجھ لیا ہوگا وہ نہ صرف اس پر ڈٹ جائے گا بلکہ ایسے لوگ ایک دوسرے سے جھگڑیں گے۔ آپ ﷺ نے اس حوالے سے یہ رہنمائی فرمائی کہ جونہی قرآن کے فہم کے حوالے سے اختلاف کے آثار نمودار ہوں، اسی وقت اس پر مزید بات کرنے سے توقف اختیار کیا جائے اور جس پر سب متفق ہوں اسی کو اپنا کر عمل کیا جائے۔ ایسا نہ کیا جائے گا تو اختلاف کا یہ مرحلہ سخت ترین جھگڑوں پر منتج ہوگا۔ جھگڑالو لوگ سامنے آ جائیں گے، پھر یہ مرحلہ آئے گا کہ لوگ قرآن اور سنت کو چھوڑ کر یہودیوں اور عیسائیوں کے طور طریقے اپنا لیں گے، ان کی اندھی تقلید کرنے لگیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ علماء کو اٹھا لے گا اور جہلا لوگوں کے رہنمائے دین بن جائیں گے، وہ لوگوں کو گمراہی پر چلائیں گے۔

کتاب کے آخر میں امت کو گمراہی سے بچانے کے لیے یہ واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص اچھا کام کرے گا اور لوگ اس پر چلیں تو آغاز کرنے والے کو ان لوگوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا جو اچھا کام کر رہے ہوں گے اور جو شخص برا کام کرے گا اور لوگ اس کے پیچھے چلیں گے تو اسے برائی میں پیچھے چلنے والوں کے برابر گناہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٧ - كتاب العلم

علم کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، وَالتَّحْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِيهِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الِاخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ) (التحفة ١)

[٦٧٧٥] ١-(٢٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ مِنْهُ ءَايَـٰتٌ مُّحْكَمَـٰتٌ هُنَّ أُمُّ ٱلْكِتَـٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَـٰبِهَـٰتٌ ۖ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَـٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ وَٱبْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَـٰبِ﴾ [آل عمران: ٧]. قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ، فَاحْذَرُوهُمْ».

باب: 1- متشابہاتِ قرآن کے پیچھے لگنے کی ممانعت، ان (متشابہاتِ قرآن) کا اتباع کرنے والوں سے دور رہنے کا حکم اور قرآنِ مجید میں اختلاف کی ممانعت

[6775] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیات) تلاوت فرمائیں: ''وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس میں سے محکم (معنی میں واضح) آیتیں ہیں، وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں، پھر وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ فتنے کی تلاش میں ان آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو ان (آیات قرآنی) میں سے متشابہ ہیں۔ ان (متشابہ آیات) کا حقیقی معنی اللہ اور ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا جو علم میں راسخ ہیں۔ وہ (یہی) کہتے ہیں: ہم ان (آیات) پر ایمان لائے، سب (آیتیں) ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور دانائی رکھنے والوں کے سوا کوئی (ان سے) نصیحت حاصل نہیں کرتا۔'' (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن میں سے متشابہ (آیات) کے پیچھے پڑتے ہیں، تو یہی لوگ ہیں جن کا اللہ نے (سابقہ آیت میں) ذکر کیا ہے، لہذا ان سے بچ کر رہو۔''

[٦٧٧٦] ٢-(٢٦٦٦) حدَّثنا أبو كامل فُضَيْلُ بنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حدَّثنا حمَّادُ بنُ زَيْدٍ: حدَّثنا أبو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قال: كتب إليَّ عبدُ الله بنُ رباحٍ الأنصاريُّ أنَّ عبدَ الله بنَ عمرٍو قال: هجَّرْتُ إلى رسولِ الله ﷺ يومًا، قال: فسمِعَ أصواتَ رجلَيْنِ اختلفا في آيةٍ، فخرج علينا رسولُ الله ﷺ، يُعْرَفُ في وجهِهِ الغضبُ، فقال: «إنَّما هلَك مَنْ كان قبلَكُمْ باختلافِهِمْ في الْكتابِ».

[6776] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ابوعمران جونی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عبداللہ بن رباح انصاری نے میری طرف لکھ بھیجا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک روز دن چڑھے (مسجد میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اتنے میں آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک آیت کے بارے میں (ایک دوسرے سے) اختلاف کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نکل کر ہمارے سامنے تشریف لائے۔ آپ کے چہرۂ مبارک پر غصہ (صاف) پہچانا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کتاب اللہ کے بارے میں اختلاف کرنے سے ہلاک ہو گئے۔''

فائدہ: ان دونوں کو چاہیے تھا کہ وہ اختلاف میں آگے سے آگے بڑھتے جانے کی بجائے رسول اللہ ﷺ یا کسی زیادہ علم رکھنے والے کے پاس جا کر اپنا اختلاف رفع کر لیتے۔

[٦٧٧٧] ٣ (٢٦٦٧) حدَّثنا يحيى بنُ يحيى: أخبرنا أبو قُدامةَ الحارثُ بنُ عُبَيْدٍ عن أبي عِمْرانَ، عن جُنْدَبِ بنِ عبدِ الله الْبَجَلِيِّ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «اقرَؤوا الْقُرآنَ ما ائْتَلَفَتْ عليه قُلوبُكُمْ، فإذا اخْتَلَفْتُمْ فيه فقُومُوا».

[6777] ابوقدامہ حارث بن عبید نے ابوعمران سے، انھوں نے حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک قرآن پڑھتے رہو جب تک تمھارے دل اس پر ایک دوسرے کے ساتھ موافقت کرتے رہیں (قرآن کے معانی تمھارے دل پر واضح ہوتے جا رہے ہوں) جب تم اس میں اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ۔''

[٦٧٧٨] ٤ (...) حدَّثني إسحقُ بنُ منصورٍ: أخبرنا عبدُ الصَّمدِ: حدَّثنا همَّامٌ: حدَّثنا أبو عِمْرانَ الْجَوْنِيُّ عن جُنْدَبٍ يعني ابنَ عبدِ الله؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: «اقرَؤوا الْقُرآنَ ما ائْتَلَفَتْ عليه قُلوبُكُمْ، فإذا اخْتَلَفْتُمْ فقُومُوا».

[6778] ہمام نے کہا: ہمیں ابوعمران نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک قرآن پڑھتے رہو جب تک تمھارے دل اس پر ایک دوسرے کے ساتھ موافقت اور مطابقت کرتے رہیں، چنانچہ جب تمھارا اختلاف شروع ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔''

فائدہ: جب اختلاف شروع ہو جائے تو شیطان کی مداخلت کا راستہ کھل جاتا ہے۔

[٦٧٧٩] (...) حدَّثني أحمدُ بنُ سعيدِ بنِ

[6779] ابان نے کہا: ہمیں ابوعمران نے حدیث سنائی،

صخْرِ الدّارميُّ: حدّثنا حبّانُ: حدّثنا أبانُ: حدّثنا أبو عمْرانَ قال: قالَ لنا جُنْدبٌ، ونحْنُ غلْمانٌ بالْكُوفة: قال رسُولُ الله ﷺ: «اقْرءُوا الْقُرْآن» بمثْلِ حديثهما.

کہا: ہم کوفہ میں (رہنے والے) نوجوان لڑکے تھے جب حضرت جندب ؓ نے ہمیں (نصیحت کرتے ہوئے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اس وقت تک) قرآن پڑھو" جیسے ان دونوں (ابوقدامہ حارث بن عبید اور ہمام) کی حدیث ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابٌ: فِي الْأَلَدِّ الْخَصِمِ) (التحفة ٢)

باب:2- سخت جھگڑالو انسان

[٦٧٨٠] ٥-(٢٦٦٨) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا وكيعٌ عن ابْنِ جُريْجٍ، عن ابْنِ أبي مُليْكة، عنْ عائشة قالتْ: قالَ رسُولُ الله ﷺ: «إنّ أبْغض الرِّجالِ إلى اللهِ الْألدُّ الْخصِمُ».

[6780] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑھ کر بغض کے قابل وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔"

فائدہ: اختلاف کسی بات میں بھی شروع ہو جائے تو اسے موقوف کر دینا ضروری ہے۔ اس میں آگے بڑھتے رہنا گمراہی کا سبب بن جاتا ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى) (التحفة ٣)

باب:3- یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنا

[٦٧٨١] ٦-(٢٦٦٩) حدّثني سُويْدُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا حفْصُ بْنُ ميْسرة: حدّثني زيْدُ ابْنُ أسْلم عنْ عطاء بْنِ يسارٍ، عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْريِّ قال: قالَ رسُولُ الله ﷺ: «لتتّبِعُنّ سنن الّذين منْ قبْلكُمْ، شِبْرًا بِشِبْرٍ، وذِراعًا بذِراعٍ، حتّى لوْ دخلُوا في جُحْرِ ضبٍّ لاتّبعْتُمُوهُمْ» قُلْنا: يا رسُول الله! آلْيهُودُ والنّصارٰى؟ قال «فمنْ؟».

[6781] حفص بن میسرہ نے کہا: مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم ضرور ان لوگوں کے طریقوں پر، بالشت بر بالشت اور ہاتھ بر ہاتھ چلتے جاؤ گے جو تم سے پہلے تھے (بعینہ ان کے طریقے اختیار کرو گے، ان سے ذرہ برابر آگے پیچھے نہ ہو گے) حتی کہ اگر وہ سانڈے کے بل میں گھسے تو تم بھی ان کے پیچھے گھسو گے۔" ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہود

اور نصاریٰ (کے پیچھے چلیں گے؟) آپ نے فرمایا: ''تو (اور) کن کے؟''

[٦٧٨٢] (. . .) حدّثني عدّةٌ مّنْ أصحابنا عنْ سعيد بْنِ أبي مرْيم: أخْبرنا أبُو غسّان وهُو محمّدُ بْنُ مطرّف عنْ زيْد بْنِ أسْلم بهذا الإسْناد، نحْوهُ.

[6782] مجھے میرے بہت سے ساتھیوں نے سعید بن ابی مریم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوغسان محمد بن مطرف نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٦٧٨٣] (. . .) قال أبُو إسْحٰق إبْراهيمُ بْنُ محمّدٍ: حدّثنا محمّدُ بْنُ يحْيى: حدّثنا ابْنُ أبي مرْيم: حدّثنا أبُو غسّان: حدّثني زيْدُ بْنُ أسْلم عنْ عطاء بْنِ يسارٍ، وذكر الْحديث، نحْوهُ.

[6783] محمد بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، پھر اسی طرح حدیث سنائی (جس طرح حفص بن میسرہ کی روایت ہے۔)

(بابٌ: هلك الْمُتنطّعُون)

باب:4- غلو میں گہرے اترنے والے ہلاک ہوگئے

[٦٧٨٤] ٧ - (٢٦٧٠) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا حفْصُ بْنُ غياثٍ ويحْيى بْنُ سعيدٍ عن ابْنِ جُريْجٍ، عنْ سُليْمان بْنِ عتيقٍ، عنْ طلْق بْنِ حبيبٍ، عن الْأحْنف بْنِ قيْسٍ، عنْ عبْد الله قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «هلك الْمُتنطّعُون» قالها ثلاثًا.

[6784] احنف بن قیس نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلو میں گہرے اترنے والے ہلاک ہوگئے۔'' آپ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

فائدہ: تنطع یہ ہے کہ جو بات فطری طریقے پر فہم میں آ رہی ہے اس کے بارے میں مین میکھ نکالی جائے، وسوسوں اور دور از کار اندیشوں میں پڑ کر اچھے عمل کو مشکل سے مشکل بنالیا جائے۔

(بابُ رفْعِ الْعلْمِ وقبْضِه، وظُهُورِ الْجهْلِ والْفتنِ، في آخرِ الزّمانِ)

باب:5- آخری زمانے میں علم کا اٹھ جانا، واپس لے لیا جانا اور جہالت اور فتنوں کا نمودار ہونا

[٦٧٨٥] ٨ - (٢٦٧١) حدّثنا شيْبانُ بْنُ

[6785] ابوتیاح نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

فَرُّوخ: حدثنا عبد الوارث: حَدَّثَنا أبو التَّيَّاح: حدثنا أنسُ بْنُ مالك قال: قال رسولُ الله ﷺ: «مِنْ أَشْراطِ السَّاعة أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَى».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی علامات میں سے یہ (بھی) ہیں کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت جاگزیں ہو جائے گی شراب پی جانے لگے گی اور زنا علی الاعلان ہونے لگے گا۔"

[٦٧٨٦] ٩-(...) حدثنا مُحمدُ بْنُ الْمُثنَّى وابْنُ بشارٍ قالا: حَدَّثَنا مُحمدُ بْنُ جعفرٍ: حدثنا شُعْبَةُ قال: سمعْتُ قَتادة يُحدِّثُ عنْ أنس بْنِ مالِكٍ قالَ: أَلا أُحَدِّثُكُمْ حديثا سمعْتُهُ منْ رَسُولِ الله ﷺ، لا يُحدِّثُكُمْ أحدٌ بعْدِي، سمعهُ منْهُ: «إنّ منْ أَشْراطِ السّاعةِ أَنْ يُرْفعَ الْعِلْمُ، ويظْهرَ الْجهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنى، ويُشْرَبَ الْخمْرُ ويذْهبَ الرِّجالُ، وَتَبْقَى النِّساءُ، حتّى يكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأةً قيِّمٌ واحدٌ».

[6786] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث بیان نہ کروں؟ یہ حدیث میرے بعد تم کو کوئی ایسا شخص نہیں بیان کرے گا جس نے وہ آپ ﷺ سے (براہ راست) سنی ہو: "قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت نمایاں ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد رخصت ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے معاملات کا نگران ایک رہ جائے گا۔"

[٦٧٨٧] (...) حدثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وحدّثنا أبُو كُرَيْبٍ: حدّثنا عبْدةُ وأبُو أُسامة، كُلُّهُمْ عنْ سعِيدِ بْنِ أبي عرُوبة، عنْ قتادة، عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ، عنِ النّبِيِّ ﷺ، وفي حديثِ ابْنِ بِشْرٍ وعبْدة: لا يُحدِّثُكُمُوهُ أحدٌ بعْدِي، سمِعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ، فذكر بمِثْلِه.

[6787] محمد بن بشر، عبدہ اور ابواسامہ، ان سب نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ابن بشر اور عبدہ کی حدیث میں ہے: میرے بعد یہ حدیث تمھیں کوئی نہیں سنائے گا۔ میں نے (خود) رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، پھر اسی (شعبہ کی حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[٦٧٨٨] ١٠-(٢٦٧٢) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ الله بْنِ نُميْرٍ: حَدَّثَنا وَكِيعٌ وأبِي، قالا: حدّثنا الْأعْمشُ؛ ح: وحَدَّثَنِي أبُو سعِيدٍ الْأشجُّ - واللّفْظُ لهُ - قال: حَدَّثَنا وَكِيعٌ: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ أبِي وائِلٍ قال: كُنْتُ جالِسًا مع عبْدِ الله وأبِي مُوسى فقالا: قال

[6788] وکیع اور عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابووائل سے حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے وہ ایام ہوں گے جن میں علم اٹھ جائے گا، جہل طاری ہو جائے گا اور ان دنوں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا، يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ، وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ».

(سے مراد) لوگوں کا قتل ہے۔"

فائدہ: اب کثرت سے لوگوں کو قتل کرنے کے ہتھیار وجود میں آ چکے ہیں۔ ان میں کچھ کثرت سے استعمال بھی ہو رہے ہیں۔ خود ساختہ جنگوں کے ذریعے سے ملکوں اور معاشروں کو تباہ کرنے کے لیے لاکھوں لوگ قتل کیے جا رہے ہیں۔

[٦٧٨٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى، وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ.

[6789] سفیان اور زائدہ نے (سلیمان) اعمش سے اور انھوں نے (ابووائل) شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عبداللہ (بن مسعود) اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں احادیث بیان کر رہے تھے تو دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وکیع اور ابن نمیر کی حدیث کے مانند۔

[٦٧٩٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6790] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٧٩١] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى، وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6791] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل سے روایت کی، کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں احادیث بیان کر رہے تھے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٦٧٩٢] ١١ (١٥٧) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[6792] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں

يحْيى: أخبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبَرني يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهابٍ: حدَّثني حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عوْفٍ، أنَّ أبا هُرَيْرَةَ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يتقاربُ الزَّمانُ، ويُقْبَضُ العِلْمُ، وتظْهرُ الفتنُ، ويُلْقى الشُّحُّ، ويكْثُرُ الهرْجُ» قالُوا: وما الهرْجُ؟ قال: «القتْلُ». [راجع: ٣٩٦]

نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ باہم قریب ہو جائے گا (وقت بہت تیزی سے گزرتا ہوا محسوس ہوگا)، علم اٹھا لیا جائے گا، فتنے نمودار ہوں گے، (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہوگا۔'' صحابہ نے پوچھا: ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل و غارت گری۔''

[٦٧٩٣] (...) حدَّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عبْدِ الرَّحْمٰنِ الدّارِمِيُّ: أخْبرنَا أبُو الْيمانِ: أخْبرنا شُعيْبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ: حدَّثني حُمَيْدُ بْنُ عبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ، أنَّ أبا هُرَيْرَة قالَ: قَالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «يتقاربُ الزَّمانُ ويَنْقُصُ العِلْمُ» ثمّ ذكر مثْلهُ.

[6793] شعیب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمن زہری نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم کم ہو جائے گا۔'' پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[٦٧٩٤] ١٢-(...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا عبْدُ الأعْلى عنْ مَعْمرٍ، عن الزُّهْرِيِّ، عنْ سعِيدٍ، عنْ أبي هُرَيْرةَ، عن النّبيِّ ﷺ قالَ: «يتقاربُ الزَّمانُ، ويُقْبضُ العِلْمُ» ثُمّ ذكر مثْل حديثِهِما.

[6794] معمر نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم اٹھا لیا جائے گا۔'' پھر ان دونوں (یونس اور شعیب) کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٦٧٩٥] (...) حدَّثنا يَحْيى بْنُ أيُّوب وقُتيْبةُ وابْنُ حُجْرٍ قالُوا: حَدَّثنا إسْماعيلُ يعْنُون ابْن جعْفرٍ، عنِ العلاءِ، عنْ أبيهِ، عنْ أبي هُرَيْرةَ؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ وأبُو كُرَيْبٍ وعمْرٌو النّاقِدُ قالُوا: أخْبرَنا إسْحٰقُ بْنُ سُليْمان، عنْ حنْظلة، عنْ سالِمٍ، عنْ أبي هُريْرةَ؛ ح: وحدَّثنَا مُحمّدُ بْنُ رافِعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ: حدّثنا معْمرٌ عنْ همّامِ بْنِ مُنبِّهٍ، عنْ أبي هُريْرةَ؛ ح: وحدّثني أبُو الطّاهِرِ:

[6795] علاء کے والد عبدالرحمن، سالم، ہمام بن منبہ اور ابویونس سب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے، جس طرح زہری نے حمید سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی مگر انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''اور (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا۔''

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا: «وَيُلْقَى الشُّحُّ».

[٦٧٩٦] ١٣-(٢٦٧٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا».

[6796] جریر نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھینتے ہوئے نہیں اٹھائے گا بلکہ وہ علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھالے گا حتی کہ جب وہ (لوگوں میں) کسی عالم کو (باقی) نہیں چھوڑے گا تو لوگ (دین کے معاملات میں بھی) جاہلوں کو اپنے سربراہ بنالیں گے۔ ان سے (دین کے بارے میں) سوال کیے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

[٦٧٩٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

[6797] حماد بن زید، عباد بن عباد، ابومعاویہ، وکیع، ابن ادریس، ابواسامہ، ابن نمیر، عبدہ، سفیان (بن عیینہ)، یحییٰ بن سعید، عمر بن علی اور شعبہ بن حجاج، سب نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے جریر کی روایت کردہ حدیث کے مطابق روایت کی اور عمر بن علی کی حدیث میں مزید یہ ہے: پھر میں ایک سال بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے سوال کیا تو انھوں نے وہ حدیث مجھے دوبارہ اسی طرح سنائی جیسے (پہلے) بیان کی تھی۔ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے۔

أبيه، عن عبد الله بن عمرو، عن النبي ﷺ. بمثل حديث جرير. وزاد في حديث عمر بن علي: ثم لقيت عبد الله بن عمرو، على رأس الحول، فسألته فرد علي الحديث كما حدث قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول.

[٦٧٩٨] (...) حدثنا محمد بن المثنى: حدثنا عبد الله بن حمران عن عبد الحميد بن جعفر: أخبرني أبي، جعفر عن عمر بن الحكم، عن عبد الله بن عمرو بن العاص، عن النبي ﷺ، بمثل حديث هشام بن عروة.

[6798] جعفر نے عمر بن حکم سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ہشام بن عروہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٦٧٩٩] ١٤-(...) حدثنا حرملة بن يحيى التجيبي: أخبرنا عبد الله بن وهب: حدثني أبو شريح، أن أبا الأسود حدثه عن عروة بن الزبير قال: قالت لي عائشة: يا ابن أختي! بلغني: أن عبد الله بن عمرو مار بنا إلى الحج، فالقه فاسأله، فإنه قد حمل عن النبي ﷺ علما كثيرا، قال: فلقيته فسألته عن أشياء يذكرها عن رسول الله ﷺ.

[6799] عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے ابوشریح نے حدیث بیان کی کہ انھیں ابواسود نے عروہ بن زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: بھانجے! مجھے خبر ملی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہمارے پاس (مدینہ) سے گزر کر حج پر جانے والے ہیں۔ تم ان سے ملو اور ان سے سوال کرو۔ انھوں نے نبی ﷺ سے بڑا علم حاصل کر کے محفوظ کر رکھا ہے۔ (عروہ نے) کہا: میں ان سے ملا اور بہت سی چیزوں کے بارے میں، جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے، ان سے پوچھا۔

قال عروة: فكان فيما ذكر، أن النبي ﷺ قال: «إن الله لا ينتزع العلم من الناس انتزاعا، ولكن يقبض العلماء فيرفع العلم معهم، ويبقي في الناس رؤساء جهالا، يفتونهم بغير علم، فيضلون ويضلون».

عروہ نے کہا: انھوں نے جو بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یک لخت چھین نہیں لے گا بلکہ وہ علماء کو اٹھا لے گا اور ان کے ساتھ علم کو بھی اٹھا لے گا۔ اور لوگوں میں جاہل سربراہوں کو باقی چھوڑ دے گا جو علم کے بغیر لوگوں کو فتوے دیں گے، اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور (لوگوں کو بھی) گمراہ کریں گے۔"

قال عروة: فلما حدثت عائشة بذلك، أعظمت ذلك وأنكرته، قالت: أحدثك أنه

عروہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے اسے ایک بہت بڑی بات سمجھا اور

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هٰذَا؟

اس کو غیر معروف (ناقابل قبول) قرار دیا۔ اور فرمایا: کیا انھوں نے تمھیں بتایا تھا کہ انھوں نے (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے یہ بات کہی تھی؟

قَالَ عُرْوَةُ: حَتّٰى إِذَا كَانَ قَابِلٌ، قَالَتْ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ، فَالْقَهُ، ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ، قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ، فِي مَرَّتِهِ الْأُولٰى.

عروہ نے کہا: یہاں تک کہ جب اگلا سال ہوا تو انھوں (حضرت عائشہ ؓ) نے ان سے کہا: (عبداللہ) بن عمرو ؓ آ گئے ہیں، ان سے ملو، ان کے ساتھ بات چیت کا آغاز کرو، یہاں تک کہ ان سے اسی حدیث کے بارے میں پوچھو جو انھوں نے علم کے حوالے سے تمھیں بیان کی تھی۔ (عروہ نے) کہا: میں ان سے ملا اور ان سے سوال کیا تو انھوں نے وہ حدیث میرے سامنے (بالکل) اسی طرح بیان کر دی جس طرح پہلی بار بیان کی تھی۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ، قَالَتْ: مَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ.

عروہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ ؓ کو یہ بات بتائی تو انھوں نے فرمایا: میں سمجھتی ہوں کہ انھوں نے سچ کہا، میں دیکھ رہی ہوں کہ انھوں نے اس میں نہ کوئی چیز بڑھائی ہے نہ کم کی ہے۔

(المعجم ٦) (بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً، وَمَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ)

(التحفة ٦)

باب:6-وہ شخص جس نے کوئی اچھا یا برا طریقہ شروع کیا اور جس نے ہدایت کی طرف یا برائی کی طرف بلایا

[٦٨٠٠] ١٥ (١٠١٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ، فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَبْطَؤُوا

[6800] جریر بن عبدالحمید نے اعمش سے، انھوں نے موسیٰ بن عبداللہ بن یزید اور (مسلم) ابوضحیٰ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال عبسی سے اور انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی حاضر ہوئے، انھوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے ان کی بدحالی دیکھی کہ وہ ضرورت مند اور محتاج ہو گئے تھے تو آپ نے لوگوں کو (ان کے لیے) صدقہ کرنے کی ترغیب دی لیکن لوگوں نے اس میں سستی

عنه، حتّى رُؤي ذٰلك في وجْهِه.

سے کام لیا، حتی کہ یہ بات آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ظاہر ہونے لگی۔

قال: ثُمّ إنّ رجُلًا مّن الْأنْصارِ جاء بِصُرّة مّنْ ورقٍ، ثُمّ جاء آخرُ، ثُمّ تتابعُوا حتّى عُرِف السُّرُورُ في وجْهِه، فقال رسُولُ الله ﷺ: «منْ سنّ في الْإِسْلام سُنّةً حسنةً، فعُمِل بِها بعْدهُ، كُتِب لهُ مثْلُ أجْرِ منْ عمِل بِها، ولا ينْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شيْءٌ، ومنْ سنّ في الْإِسْلامِ سُنّةً سيِّئةً، فعُمِل بِها بعْدهُ، كُتِب عليْهِ مثْلُ وِزْرِ منْ عمِل بِها، ولا ينْقُصُ مِنْ أوْزارِهِمْ شيْءٌ».

[راجع: ٢٣٥١]

کہا: پھر انصار میں سے ایک شخص چاندی (کے سکوں درہموں) کی ایک تھیلی لے کر آ گیا، پھر دوسرا آیا، پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے (صدقات لے کر) آنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرۂ انور پر مسرت جھلکنے لگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام میں کسی اچھے کام کی ابتدا کی اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا، اس کے لیے (ہر) عمل کرنے والے (کے اجر) جتنا اجر لکھا جاتا رہے گا۔ اور ان (بعد میں عمل کرنے والوں) کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کسی برے کام کا آغاز کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوا تو اس پر اس (برے کام) پر عمل کرنے والوں جتنا گناہ لکھا جاتا رہے گا اور ان کے گناہوں میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔''

[٦٨٠١] (...) حدّثناهُ يحْيى بْنُ يحْيى وأبُو بكْرِ بْنُ أبِي شيْبة وأبُو كُريْبٍ، جمِيعًا عنْ أبِي مُعاوِية، عنِ الْأعْمشِ، عنْ مُسْلِمٍ، عنْ عبْدِ الرّحْمٰنِ بْنِ هِلالٍ، عنْ جرِيرٍ قال: خطب رسُولُ الله ﷺ فحثّ على الصّدقةِ. بِمعْنى حدِيثِ جرِيرٍ.

[6801] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے (ابوضحیٰ) مسلم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال سے اور انھوں نے جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے خطبہ دے کر صدقے کی ترغیب دلائی۔ آگے جریر (بن عبدالحمید) کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٨٠٢] (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ: حدّثنا يحْيى يعْنِي ابْن سعِيدٍ: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ أبِي إسْماعِيل: حدّثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ هِلالٍ الْعبْسِيُّ قال: قال جرِيرُ بْنُ عبْدِ الله: قال رسُولُ الله ﷺ: «لا يسُنُّ عبْدٌ سُنّةً صالِحةً يُعْملُ بِها بعْدهُ» ثُمّ ذكر تمام الْحدِيثِ.

[6802] محمد بن ابی اسماعیل نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن ہلال عبسی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ بھی کسی نیک کام کا آغاز کرے جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے۔'' پھر پوری حدیث بیان کی۔

[٦٨٠٣] (...) حدّثنِي عُبيْدُ الله بْنُ عُمر

[6803] عبدالملک بن عمیر اور عون بن ابی جحیفہ نے

النَّاقِدُ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

منذر بن جریر سے، انھوں نے اپنے والد (جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[٦٨٠٤] ١٦ (٢٦٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا».

[6804] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی، اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ (کا بوجھ) ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''
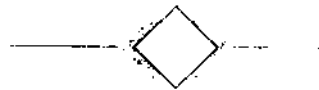
ارشاد باری تعالیٰ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو'' (الاحزاب 42,41:33)

اذکار، دعائیں اور ان کے فضائل و آداب

یہ انسان کے لیے بہت بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ وہ اللہ پر سچا ایمان رکھتا ہو، اس کی صفات حسنہ کو پہچانتا ہو، اس کی نعمتوں، مہربانیوں اور اس کے بے پایاں فضل و کرم کا احساس رکھتا ہو اور پورے عجز اور محبت سے اس کو یاد کرتا ہو۔ اللہ نے انسان کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ ہر لمحہ اللہ کی مہربانیوں کا محتاج ہوتا ہے۔ اگر اس کا دل مردہ نہیں ہوا تو وہ بے اختیار اس کو یاد کرتا ہے۔ یہ یاد اسے دل کا عمل اطمینان، احساس تحفظ، سچی خوشی اور بے حساب لذت و حلاوت عطا کرتی ہے۔ اللہ کا بندہ اسے یاد کرے تو وہ اس سے بڑھ کر خوش ہوتا ہے۔ بندہ اس کی یاد کے ذریعے سے اس کے قریب آئے تو وہ بندے سے بڑھ کر اس کے قریب آتا ہے۔

اللہ کے ننانوے خوبصورت نام ہیں۔ بندہ جس نام سے چاہے اللہ کو یاد کر سکتا ہے، پکار سکتا ہے، دعا کر سکتا ہے۔ بندے کی زندگی کا کوئی پہلو اور اس کی کوئی ضرورت ایسی نہیں جس کے لیے وہ اللہ کو پکارنا چاہے اور اس کی ضرورت کے مطابق اسے مناسب ترین نام نہ ملے۔ بیماروں کے لیے وہ شافی ہے، بھوکوں ننگوں کے لیے وہ رزاق ہے، گناہ گاروں کے لیے وہ غفار و غفور ہے، محروموں کے لیے وہ منعم ہے، کمزوروں کے لیے وہ قوی ہے، دھتکارے ہوؤں کے لیے وہ ودود ہے، رحیم ہے، وعلی ہذا القیاس۔ اسے پسند ہے کہ اس کا بندہ اصرار کر کے اس سے مانگے، پورے یقین کے ساتھ کہ اسے مل کر رہے گا۔ اسے سخت ناپسند ہے کہ کوئی اس سے مایوس ہو۔ جس کے لیے زندگی ناقابل برداشت ہو جائے اور وہ موت مانگنے لگے تو اس بات کو اللہ کی رحمت سے وابستہ کرے۔ جو موت کے وقت اللہ سے ملاقات کا متمنی ہو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے، وہ بندے کے اچھے گمان کو بھی رد نہیں کرنا چاہتا۔ گناہوں پر پشیمانی ہو تو بھی دنیا میں سزا پانے کے بجائے دنیا اور آخرت دونوں میں اس سے اچھائی اور اس کی رحمت مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ کو تنہائی میں بھی یاد کرنا چاہیے اور دوسرے مومنوں کے ساتھ مل کر بھی۔ تنہائی میں زیادہ یاد کرنے والے بازی لے جاتے ہیں۔ صبح و شام ہوتے جاگتے، دن کی مصروفیتوں اور رات کی تنہائیوں میں اسے یاد کرنے والا عظیم ترین انعام کا حق دار ہے جو قرب الٰہی ہے۔ لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب قرآن پڑھنا پڑھانا ہو، اللہ کے احسان یاد کرنے، سننے اور بیان کرنے ہوں اور مزید مانگنے ہوں تو اس کی یاد کی مجلسیں مناسب ہیں، اللہ ان مجلسوں پر سکینت نازل فرماتا ہے، شریک ہونے والوں کو اپنی رحمت سے ڈھانپ دیتا ہے، فرشتے ان کے اردگرد گھیرا باندھ لیتے ہیں (حدیث:6853) اللہ ان یاد کرنے والوں کو ان کی مجلس سے بہت اونچی مجلس میں یاد کرتا ہے۔ (حدیث:6855،6839) جو تنہائی میں بیٹھ کر اس کی یاد میں مستغرق ہو جاتا ہے، اللہ اسے اپنے دل

میں یاد کرتا ہے۔ (حدیث: 6805) یاد رہے کہ ذکر کے حوالے سے اوپر بیان کی جانے والی ساری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہیں۔ ان میں تنہا اور مل کر دونوں طرح سے اللہ کی یاد کی تفصیلات موجود ہیں۔ ان میں کہیں بھی کوئی ایسا طریقہ مذکور نہیں جو آج کل کے اصحابِ طریقت نے ایجاد کر رکھے ہیں۔ یہ طریقے اپنے اپنے ایجاد کرنے والوں ہی کے نام سے موسوم ہیں۔ طریقہ شاذلیہ، طریقہ نقشبندیہ، طریقہ قادریہ وغیرہ، یہ طریقے اچھی نیت سے تربیت کے حوالے سے اپنے اپنے تجربوں کی روشنی میں شروع کیے گئے ہوں گے لیکن یہ سب طریقے آپس میں ایک دوسرے سے بھی مختلف ہیں اور طریقہ نبویہ ﷺ سے بھی مختلف ہیں۔

طریقہ نبویہ کے مطابق اولین اور ناگزیر طریقہ ذکر نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي﴾ ''میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔'' (طٰہٰ 14:20) اللہ نے خود رسالت مآب ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ○﴾ ''نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور فجر کا قرآن (پڑھ۔) بلاشبہ فجر کا قرآن ہمیشہ سے حاضر ہونے کا وقت رہا ہے اور رات کے کچھ حصے میں، پھر اس کے ساتھ بیدار رہ، اس حال میں کہ تیرے لیے اضافی ہے۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔'' (بنی اسرائیل 79,78:17) ابتدائی دور میں رات کی نماز کا خصوصی اہتمام تھا۔ آپ ﷺ کو حکم تھا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ○ نِّصْفَهٗٓ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ○ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا ○﴾ ''اے کپڑے میں لپٹنے والے! رات کو قیام کر مگر تھوڑا۔ آدھی رات (قیام کر) یا اس سے تھوڑا سا کم کر لے یا اس سے زیادہ کر لے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔'' (المزمل 73: 1-4) گویا آپ کو آدھی رات یا اس سے کم یا زیادہ قیام کا حکم تھا جس میں آپ کو ترتیل سے قرآن پڑھنا تھا۔ قرآن، خصوصاً جب نماز میں توجہ سے پڑھا جائے تو سب سے اعلیٰ اور سب سے مکمل ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ''الذکر'' کہا ہے۔'' ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ ○﴾ ''بلاشبہ ہم ہی نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور بلاشبہ ہم ضرور اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' (الحجر 9:15) اس سے اللہ کی یاد، اس کی عبادت اور انسان کی تربیت کے تمام تقاضوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے جو مشن عطا ہوا، رات کے قیام کو اس کی تکمیل کی پوری تیاری اور اللہ کے پیغام کو انسانی قلوب و اذہان تک پہنچانے کا کامیاب ذریعہ قرار دیا گیا: ﴿إِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْـًٔا وَّأَقْوَمُ قِيلًا ○﴾ ''بلاشبہ رات کو اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت اور بات کرنے میں زیادہ درستی والا ہے۔'' (المزمل 6:73)

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد کے اذکار، صبح و شام کے اذکار، سونے جاگنے کے اذکار، کھانے پینے کے اذکار، غرض ہر مرحلے اور ہر کام کے وقت کے اذکار سکھائے اور مسلمان کی پوری زندگی کو ذکرِ الٰہی سے وابستہ کر دیا۔ یہ طریقہ نبویہ ہے جو پوری انسانی زندگی کو منور کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے اذکار اور دعائیں ایسی ہیں کہ ان سے بہتر دعاؤں کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔ آج کل کے اصحابِ طریقت میں ان چیزوں کا کوئی خاص اہتمام نظر نہیں آتا۔ قرآن مجید کا زیادہ سے زیادہ حصہ یاد کرنے، اس کو اچھی طرح سمجھنے اور رات کا قیام کر کے اس میں توجہ اور ترتیل کے ساتھ پڑھنے کی تلقین طریقت کا حصہ نظر نہیں آتا۔ رسول اللہ ﷺ کے اذکار اور آپ کی تلقین کردہ دعائیں یاد کرنے اور ان کے مفہوم کو ذہن نشین کرانے کا بھی کوئی اہتمام نہیں۔ مرشدین

طریقت خود بھی رسول اللہ ﷺ کے معمولات کے اتباع حتی کہ آپ کے سکھائے ہوئے اذکار اور دعاؤں سے بے بہرہ نظر آتے ہیں۔ تزکیہ قلب کے لیے قرآن نے جو طریقہ بتایا ہے وہ فرض زکاۃ اور کثرت سے صدقات کے ذریعے سے مال خرچ کرنا ہے تاکہ دل سے مال کی محبت ختم ہو جائے۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ ''ان کے مالوں سے صدقہ لیں، اس کے ساتھ آپ انھیں پاک کریں گے اور انھیں صاف کریں گے۔'' (التوبۃ 9:103) اور ایک مثالی مومن کا تعارف کرواتے ہوئے کہا گیا: ﴿اَلَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝﴾ ''وہ جو اپنا مال (اس لیے) دیتا ہے کہ پاک ہو جائے۔'' (اللیل 92:18) لیکن آج کل کے زیادہ تر اصحاب طریقت تزکیہ حاصل کرنے کے بجائے الٹا فتوحات کی صورت میں لوگوں کے مال کا میل کچیل اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں۔

امام مسلم نے اپنی صحیح کے اس حصے میں صحیح احادیث کے ذریعے سے طریقۂ نبویہ کے خدوخال واضح کیے ہیں۔ اس میں اذکار ہیں، ان کے فضائل ہیں، دعائیں ہیں اور ان کے آداب ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

٤٨ - كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاسْتِغْفَارِ

ذکرِالٰہی، دعا، توبہ اور استغفار

(المعجم ١) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى) (التحفة ١)

[٦٨٠٥] ٢- (٢٦٧٥) حدَّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً». [انظر: ٦٨٢٩، ٦٩٥٢]

باب:1-ذکرِالٰہی کی ترغیب

[6805] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بارے میں میرا بندہ جو گمان کرتا ہے میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے (بھری) مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس کی مجلس سے اچھی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں۔"

فوائد ومسائل: ① بندہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید لگاتا ہے تو اللہ اس بندے کے پاس ہوتا ہے کہ مغفرت عطا فرمائے۔ جب وہ دعا قبول ہونے کا امکان رکھتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کرنے کے لیے اس کے پاس ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ کی پناہ میں جانے کا گمان کرتا ہے تو وہ اسے اپنی پناہ میں لینے کے لیے اس کے پاس ہوتا ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے دعو

اور تمہیں یقین ہو کہ تمہیں ملے گا۔" (صحیح الترمذی، حدیث: 3479) 2 یہ تمام فاصلے اور دوڑ کر جانا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا، ہم ان کی کیفیت نہیں جان سکتے لیکن ان پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہماری عاجزانہ طلب اور ہمارے عاجزانہ شوق کے مقابلے میں اس کی اجابت، اس کی قبولیت اور اس کی قربت اس کے شایان شان ہے۔ 3 باع یا بوع سے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے سے سینے اور انگلیوں سمیت جو فاصلہ بنتا ہے، وہ مراد ہے۔

[٦٨٠٦] (...) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قالا: حدّثنا أبو معاوية عن الأعمش بهذا الإسناد، ولم يذكر: «وإن تقرّب إليّ ذراعا، تقرّبت منه باعا».

[6806] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور انھوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ "اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں۔"

[٦٨٠٧] ٣ (...) حدّثنا محمّد بن رافع: حدّثنا عبد الرّزّاق: حدّثنا معمر عن همّام بن منبّه قال: هذا ما حدّثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منها: وقال رسول الله ﷺ: «إنّ الله قال: إذا تلقّاني عبدي بشبر، تلقّيته بذراع، وإذا تلقّاني بذراع، تلقّيته بباع، وإذا تلقّاني بباع، جئته أتيته بأسرع».

[6807] ہمیں معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب بندہ ایک بالشت (بڑھ کر) میرے پاس آتا ہے تو میں ایک ہاتھ (بڑھ کر) اس کے پاس جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ (بڑھ کر) میرے پاس آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر (بڑھ کر) اس کے پاس جاتا ہوں اور اگر وہ دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر بڑھ کر میرے پاس آتا ہے تو میں اس کے پاس پہنچ جاتا ہوں، اس سے زیادہ تیزی سے آتا ہوں۔"

[٦٨٠٨] ٤ (٢٦٧٦) حدّثنا أميّة بن بسطام العيشيّ: حدّثنا يزيد يعني ابن زريع: حدّثنا روح بن القاسم عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: كان رسول الله ﷺ يسير في طريق مكّة، فمرّ على جبل يقال له: جمدان، فقال: «سيروا، هذا جمدان، سبق المفرّدون» قالوا: وما المفرّدون؟ يا رسول الله! قال: «الذّاكرون الله كثيرا والذّاكرات».

[6808] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ کے ایک راستے پر چلے جا رہے تھے کہ آپ کا ایک پہاڑ کے قریب سے گزر ہوا جس کو جمدان کہا جاتا ہے، آپ نے فرمایا: "چلتے رہو، یہ جمدان ہے۔ مفرّدون (لوگوں سے الگ ہو کر تنہا ہو جانے والے) بازی لے گئے۔" لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! مفرّدون سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: "کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے (مرد) اور اللہ کو یاد کرنے والی (عورتیں۔)"

(المعجم ٢) - (بَابٌ: فِي أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى، وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا) (التحفة ٢)

باب:2-اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور ان کو یاد کرنے (ان کا ذکر کرنے) کی فضیلت

[٦٨٠٩] ٥-(٢٦٧٧) حدّثنا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاللهُ وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: «مَنْ أَحْصَاهَا».

[6809] عمرو ناقد، زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے ہمیں سفیان سے حدیث بیان کی - الفاظ عمرو کے ہیں - انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اللہ وتر (طاق) ہے، وتر کو پسند کرتا ہے۔'' اور ابن ابی عمر کی روایت میں ہے: ''جس نے ان کو شمار کیا۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ناموں کی حفاظت اور یاد رکھنے کا مطلب ہے ان کو سمجھنا، ذکر اور دعا میں ان کو دہرانا، ایک ایک کر کے بطور تبرک اخلاص کے ساتھ پڑھنا اور خود کو ان سے متصف کرنا۔ اللہ تعالیٰ طاق ہے، اس لیے اس نے اپنے ننانوے نام بتائے ہیں جو طاق عدد ہے اور ان کا ذکر کرنے والا وتر یا طاق ہی کا ذکر کرے گا۔

[٦٨١٠] ٦-(...) حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ».

[6810] معمر نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے ابن سیرین سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، نیز (ایوب نے) ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے، ایک کم سو نام ہیں، جس نے ان (سب) کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّهُ وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ».

اور ہمام نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مزید یہ بیان کیا: ''بے شک وہ (اللہ) طاق ہے، طاق ہی کو پسند کرتا ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ الْعَزْمِ بِالدُّعَاءِ، وَلَا يَقُلْ إِنْ شِئْتَ) (التحفة ٣)

باب:3-عزم اور پختگی کے ساتھ دعا کرنا اور وہ (انسان) یہ نہ کہے: (اے اللہ!) اگر تو چاہے

[٦٨١١] ٧-(٢٦٧٨) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب، جميعا عن ابن علية - قال أبو بكر: حدّثنا إسماعيل ابن علية - عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا دعا أحدكم فليعزم في الدعاء، ولا يقل: اللهم! إن شئت فأعطني، فإن الله لا مستكره له».

[6811] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو قطعیت کے ساتھ (اصرار کرتے ہوئے) دعا کرے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے، کیونکہ اللہ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔''

فائدہ: اصرار مانگنے کی شدت اور الحاح وزاری کا مظہر ہے۔ مجبور کر سکنے کا کوئی تصور اس میں موجود نہیں۔

[٦٨١٢] ٨-(٢٦٧٩) حدّثنا يحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر قالوا: حدّثنا إسماعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال: «إذا دعا أحدكم فلا يقل: اللهم! اغفر لي إن شئت، ولكن ليعزم المسألة، وليعظم الرغبة، فإن الله لا يتعاظمه شيء أعطاه».

[6812] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ وہ پختگی اور اصرار سے سوال کرے اور بڑی رغبت کا اظہار کرے، کیونکہ دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔''

[٦٨١٣] ٩-(...) حدّثنا إسحاق بن موسى الأنصاري: حدّثنا أنس بن عياض: حدّثنا الحارث وهو ابن عبد الرحمن بن أبي ذباب، عن عطاء بن ميناء، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «لا يقولن أحدكم: اللهم! اغفر لي إن شئت، اللهم! ارحمني إن شئت، ليعزم في الدعاء، فإن الله صانع ما شاء، لا مكره له».

[6813] عطاء بن میناء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ وہ دعا میں پختگی اور قطعیت سے کام لے کیونکہ اللہ جو چاہے وہی کرتا ہے، کوئی نہیں جو اسے مجبور کر سکے۔''

فائدہ: جب انسان کہتا ہے کہ تو چاہے تو عطا کر دے تو گویا وہ یہ کہہ رہا ہے میں تمھیں مجبور نہیں کرتا۔ حالانکہ کوئی بھی اس کو مجبور کرنے والا نہیں اور جو الحاح اور قطعیت کے ساتھ مانگتا ہے وہ بھی یہ نہیں سمجھتا کہ وہ اللہ کو مجبور کر سکتا ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ، لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ) (التحفة ٤)

باب:4 - کسی نقصان یا مصیبت کے نازل ہونے پر موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے

[٦٨١٤] ١٠-(٢٦٨٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ! أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي».

[6814] عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی نقصان (مصیبت) کی وجہ سے، جو اس پر نازل ہو، موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر اس نے لامحالہ موت مانگنی بھی ہو تو یوں کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مجھے وفات دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔''

[٦٨١٥] (...) حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ».

[6815] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی مگر انھوں نے کہا: ''کسی نقصان کی وجہ سے جو اسے پہنچے۔'' (نازل ہو نہیں کہا۔)

[٦٨١٦] ١١-(...) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ.

[6816] عاصم نے ہمیں نضر بن انس سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ان دنوں زندہ تھے۔ (نضر نے کہا:) انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر نبی ﷺ نے فرمایا نہ ہوتا: ''تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے'' تو میں موت کی تمنا کرتا۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ حکمرانوں کے رویوں، خصوصا اوقات نماز میں سستی، تاخیر اور دیگر بے اعتدالیوں کی وجہ سے انتہائی پریشان رہتے تھے۔

[٦٨١٧] ١٢-(٢٦٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي

[6817] عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت ان

حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ، فَقَالَ: لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ، لَدَعَوْتُ بِهِ.

کے پیٹ پر (علاج کے لیے) سات جگہ (تپتی ہوئی دھات سے) داغ لگائے گئے تھے۔ انھوں نے کہا: اگر یہ نہ ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا سے منع فرمایا تھا، تو میں اس (موت) کی دعا کرتا۔

[٦٨١٨] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6818] سفیان بن عیینہ، جریر بن عبدالحمید، وکیع، عبداللہ بن نمیر، معتمر بن سلیمان اور ابواسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت کی۔

[٦٨١٩] ١٣ (٢٦٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا».

[6819] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہمیں ابوہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ (بھی) تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، نہ موت آنے سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص مر گیا تو اس کا عمل منقطع ہو گیا (مزید عمل کی مہلت ختم ہو گئی) اور مومن کی عمر اس کی بھلائی ہی میں اضافہ کرتی ہے۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ) (التحفة ٥)

باب:5- جسے اللہ کی ملاقات محبوب ہو اللہ کو بھی اس سے ملنا محبوب ہوتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتا ہے

[٦٨٢٠] ١٤ (٢٦٨٣) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ نَبِيَّ

[6820] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے انس بن مالک ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنے کو

الله ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

محبوب رکھے، اللہ اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔"

[٦٨٢١] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6821] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٨٢٢] ١٥-(٢٦٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَ: «لَيْسَ كَذٰلِكِ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، فَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

[6822] خالد بن حارث ہُجَیمی نے کہا: ہمیں سعید نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے زُرارہ سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔" میں نے کہا: اللہ کے نبی! کیا اس سے موت کی ناپسندیدگی مراد ہے؟ ہم میں سے ہر شخص (طبعاً) موت کو ناپسند کرتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بات نہیں ہے، لیکن جب مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس (ناشکرے اور متکبر) سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔"

[٦٨٢٣] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6823] محمد بن بکر نے کہا: ہمیں سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٨٢٤] ١٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَائِشَةَ

[6824] علی بن مسہر نے زکریا سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے شریح بن ہانی سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

فَلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ، وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللهِ».

فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔'' (ملاقات کا معاملہ اس کے بعد آئے گا۔)

[٦٨٢٥] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ هَانِيءٍ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[6825] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں زکریا نے عامر (شعبی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے شریح بن ہانی نے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی (گزشتہ روایت) کے مانند۔

[٦٨٢٦] ١٧-(٢٦٨٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» قَالَ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا، إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا، فَقَالَتْ: إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ، وَلٰكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ، وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ، وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ، وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ، مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ،

[6826] عبثر نے مطرف سے، انھوں نے عامر سے، انھوں نے شریح بن ہانی سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔'' (شریح بن ہانی نے) کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: ام المومنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اگر وہ اسی طرح ہے (جس طرح وہ بیان کرتے ہیں) تو ہم ہلاک ہو گئے۔ تو انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: ہلاک ہونے والا واقعی وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قول سے ہلاک ہوا، (بتاؤ) وہ کیا حدیث ہے؟ (میں نے عرض کی:) انھوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے'' اور ہم میں ایسا کوئی نہیں جو موت کو ناپسند نہ کرتا ہو، تو حضرت

كره الله لقاءه.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا تھا، لیکن (مفہوم کے اعتبار سے) جس طرف تم گئے ہو وہ بات اس طرح نہیں بلکہ (وہ اس طرح ہے کہ) جب نگاہ اوپر کی طرف اٹھ جاتی ہے اور سینے میں سانس اکھڑ رہی ہوتی ہے اور جلد پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انگلیاں کھچی ہوئی اکڑ جاتی ہیں تو اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو (اس وقت) اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

[٦٨٢٧] (...) حدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ.

[6827] جریر نے مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبثر کی حدیث کے مانند خبر دی۔

[٦٨٢٨] ١٨-(٢٦٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

[6828] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ، وَالدُّعَاءِ، وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى وَحُسْنِ الظَّنِّ بِهِ) (التحفة ٦)

باب:6- ذکر، دعا، اللہ کے قرب اور اس کے بارے میں اچھے گمان کی فضیلت

[٦٨٢٩] ١٩-(٢٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي».

[6829] یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان کرتا ہے، میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

[راجع: ٦٦٠٥]

[٦٨٣٠] ٢٠-(...) حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ بشَّار ابْنِ عُثْمانَ الْعبْديُّ: حدَّثنا يحْيى يعْني ابْن سعيدٍ، وَابْنُ أبي عديٍّ عنْ سُليْمان وهُو التَّيْميُّ، عنْ أنسِ بْنِ مالكٍ، عنْ أبي هُريْرة عنِ النَّبيِّ ﷺ قال: «قال اللهُ عزَّ وجلَّ: إذا تقرَّب عبْدي منِّي شِبْرًا، تقرَّبْتُ منْهُ ذِراعًا، وإذا تقرَّب منِّي ذِراعًا، تقرَّبْتُ منْهُ باعًا - أوْ بُوعًا - وإذا أتاني يمْشي، أتيْتُهُ هرْولةً».

[6830] یحییٰ بن سعید اور ابن ابی عدی نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔''

[٦٨٣١] (...) وحدَّثناهُ مُحمَّدُ بْنُ عبْدِ الْأعْلى الْقيْسيُّ: حدَّثنا مُعْتمِرٌ عنْ أبيهِ بِهذا الْإسْنادِ، ولمْ يذْكُرْ: «إذا أتاني يمْشي، أتيْتُهُ هرْولةً».

[6831] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ''جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں'' ذکر نہیں کیا۔

[٦٨٣٢] ٢١-(...) حدَّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ - واللَّفْظُ لِأبي كُريْبٍ - قالا: حدَّثنا أبُو مُعاوِية عنِ الْأعْمشِ، عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «يقُولُ اللهُ عزَّ وجلَّ: أنا عِنْد ظنِّ عبْدي بي، وأنا معهُ حين يذْكُرُني، فإنْ ذكرني في نفْسِهِ، ذكرْتُهُ في نفْسي، وإنْ ذكرني في ملإٍ، ذكرْتُهُ في ملإٍ خيْرٍ منْهُمْ، وإنِ اقْترب إليَّ شِبْرًا، اقْتربْتُ إليْهِ ذِراعًا، وإنِ اقْترب إليَّ ذِراعًا، اقْتربْتُ إليْهِ باعًا، وإنْ أتاني يمْشي، أتيْتُهُ هرْولةً».

[6832] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان کرتا ہے تو میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں ان لوگوں کی مجلس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں پھیلے ہوئے دونوں ہاتھوں کی لمبائی جتنا (فاصلہ) اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔''

[٦٨٣٣] ٢٢-(٢٦٨٧) حدَّثنا أبُو بكْرِ بْنُ

[6833] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے معرور بن سوید

أبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ، فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا، أَوْ أَغْفِرُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً».

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آتا ہے، اسے اس جیسی دس ملتی ہیں اور میں بڑھا (بھی) دیتا ہوں اور جو شخص برائی لے کر آتا ہے تو اس کا بدلہ اسی جیسی ایک برائی ہے یا (چاہوں تو) معاف کر دیتا ہوں، جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں اور جو مجھ سے پوری زمین کی وسعت بھر گناہوں کے ساتھ ملاقات کرتا ہے (اور) میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے ملاقات کرتا ہوں۔''

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

(امام مسلم کے شاگرد) ابراہیم نے کہا: ہم سے حسن بن بشر نے، ان کو وکیع نے یہی حدیث بیان کی۔

[٦٨٣٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ».

[6834] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ملتی ہیں، یا میں (اس سے بھی) زیادہ دیتا ہوں۔''

فائدہ: پچھلی حدیث میں ''اور زیادہ دیتا ہوں'' ہے، اس میں ''یا زیادہ دیتا ہوں'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٧) - (بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا) (التحفة ٧)

باب:7- دنیا ہی میں جلد سزا مل جانے کی دعا مکروہ ہے

[٦٨٣٥] ٢٣-(٢٦٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ

[6835] محمد بن ابی عدی نے حمید سے، انھوں نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو لاغر ہو کر چوزے کی طرح ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے

خفت فصار مثل الفرخ، فقال له رسول الله ﷺ: «هل كنت تدعو بشيء، أو تسأله إياه؟» قال: نعم، كنت أقول: اللهم! ما كنت معاقبي به في الآخرة، فعجله لي في الدنيا، فقال رسول الله ﷺ: «سبحان الله! لا تطيقه - أو لا تستطيعه - أفلا قلت: اللهم! آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار» قال: فدعا الله له، فشفاه.

اس سے فرمایا: ''کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے تھے یا اس سے کچھ مانگتے تھے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، میں کہتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے ابھی دنیا ہی میں دے دے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پاک ہے! تم میں اس کی طاقت نہیں ہے — یا (فرمایا:) تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو اس نے اس شخص کو شفا عطا فرما دی۔

[٦٨٣٦] (...) حدثناه عاصم بن النضر التيمي: حدثنا خالد بن الحارث: حدثنا حميد بهذا الإسناد، إلى قوله: «وقنا عذاب النار» ولم يذكر الزيادة.

[6836] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں حمید نے اسی سند کے ساتھ دعا کے ان الفاظ تک حدیث بیان کی: ''ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا'' اور اس سے اضافی بات بیان نہیں کی۔

[٦٨٣٧] ٢٤ (...) وحدثني زهير بن حرب: حدثنا عفان: حدثنا حماد: أخبرنا ثابت عن أنس: أن رسول الله ﷺ دخل على رجل من أصحابه يعوده، وقد صار كالفرخ، بمعنى حديث حميد، غير أنه قال: «لا طاقة لك بعذاب الله» ولم يذكر: فدعا الله له، فشفاه.

[6837] حماد نے کہا: ثابت نے ہمیں حضرت انس ؓ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں سے ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، وہ چوزے کی طرح (لاغر) ہو گیا تھا، اس کے بعد حمید کی حدیث کے ہم معنی ہے، مگر انھوں نے اس طرح کہا: ''تم میں اللہ کا عذاب برداشت کرنے کی طاقت نہیں'' انھوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا کی تو اس نے اس شخص کو شفا عطا فرما دی۔

[٦٨٣٨] (...) حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا: حدثنا سالم بن نوح العطار عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أنس عن النبي ﷺ بهذا الحديث.

[6838] قتادہ نے انس ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) (باب فضل مجالس الذكر)

(التحفة ٨)

باب: 8- مجالسِ ذکر کی فضیلت

[٦٨٣٩] ٢٥-(٢٦٨٩) حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ حاتمِ بْنِ ميْمونٍ: حدَّثنا بَهْزٌ: حدَّثنا وُهَيْبٌ: حدَّثنا سُهيْلٌ عنْ أبيه، عَنْ أبي هُرَيْرةَ، عن النَّبيِّ ﷺ قال: «إنَّ لِلّٰهِ تبارَكَ وتَعالَى ملائِكةً سيَّارةً، فُضُلًا يبْتغُونَ مجالِسَ الذِّكْرِ، فإذا وجدُوا مجْلسًا فيه ذِكْرٌ قَعَدُوا معَهُمْ، وحَفَّ بعْضُهُمْ بعْضًا بأجْنحتِهِمْ، حتَّى يَمْلَؤُوا ما بيْنَهُمْ وبيْنَ السَّماءِ الدُّنْيا، فإذا تفرَّقُوا عرَجُوا وصعِدُوا إلى السَّماءِ، قال: فَيَسْألُهُمُ اللهُ عزَّ وجلَّ، وهُوَ أعْلَمُ بِهِمْ: منْ أيْنَ جِئْتُمْ؟ فيقُولُونَ: جِئْنا منْ عنْدِ عِبادٍ لَكَ في الْأرْضِ، يُسبِّحُونَكَ ويُكبِّرُونَكَ ويُهلِّلُونَكَ ويَحْمَدُونَكَ ويسْألُونَكَ، قال: وماذا يسْألُونَنِي؟ قالُوا: يسْألُونَكَ جنَّتَكَ، قال: وهلْ رَأَوْا جنَّتِي؟ قالُوا: لا، أيْ ربِّ! قال: فكيْفَ لوْ رأَوْا جنَّتِي! قالُوا: ويسْتجيرُونَكَ، قال: وممَّ يسْتجيرُونَني؟ قالُوا: منْ نارِكَ يا ربِّ! قال: وهلْ رأَوْا نارِي؟ قالُوا: لا، قال: فكيْفَ لوْ رأَوْا نارِي! قالُوا: ويسْتغْفِرُونَكَ، قال: فيقُولُ: قدْ غفرْتُ لهُمْ، وأعْطيْتُهُمْ ما سألُوا وأجرْتُهُمْ ممَّا اسْتجارُوا، قال: يقُولُونَ: ربِّ! فيهِمْ فُلانٌ، عبْدٌ خطَّاءٌ، إنَّما مرَّ فجلَسَ معهُمْ، قال: فيقُولُ: ولهُ غفرْتُ، هُمُ الْقوْمُ لا يشْقَى بهِمْ جلِيسُهُمْ».

[6839] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو (اللہ کی زمین میں) چکر لگاتے رہتے ہیں، وہ اللہ کے ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے ہیں، جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں (اللہ کا) ذکر ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، وہ ایک دوسرے کو اپنے پروں سے اس طرح ڈھانپ لیتے ہیں کہ اپنے اور دنیا کے آسمان کے درمیان (کی وسعت کو) بھر دیتے ہیں۔ جب (مجلس میں شریک ہونے والے) لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ (فرشتے) بھی اوپر کی طرف جاتے ہیں اور آسمان پر چلے جاتے ہیں، کہا: تو اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں: ہم زمین میں (رہنے والے) تیرے بندوں کی طرف سے (ہو کر) آئے ہیں جو تیری پاکیزگی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی کہہ رہے تھے اور صرف اور صرف تیرے ہی معبود ہونے کا اقرار کر رہے تھے اور تیری حمد وثنا کر رہے تھے اور تجھی سے مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ انھوں نے کہا: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے۔ فرمایا: کیا انھوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ انھوں نے کہا: پروردگار! (انھوں نے) نہیں (دیکھی)، فرمایا: اگر انھوں نے میری جنت دیکھی ہوتی کیا ہوتا! (کس الحاح اور زاری سے مانگتے!) وہ کہتے ہیں: اور وہ تیری پناہ مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ انھوں نے کہا: تیری آگ (جہنم) سے، اے رب! فرمایا: کیا انھوں نے میری آگ (جہنم) دیکھی ہے؟ انھوں نے کہا: اے رب! نہیں (دیکھی)، فرمایا: اگر وہ میری جہنم دیکھ لیتے تو (ان کا کیا حال ہوتا!) وہ کہتے ہیں: وہ تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگ رہے تھے، تو وہ فرماتا ہے: میں نے ان کے گناہ بخش دیے اور انھوں نے جو مانگا

میں نے انھیں عطا کر دیا اور انھوں نے جس سے پناہ مانگی میں نے انھیں پناہ دے دی۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: وہ (فرشتے) کہتے ہیں: پروردگار! ان میں فلاں شخص بھی موجود تھا، سخت گناہ گار بندہ، وہاں سے گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ (آپ ﷺ نے) فرمایا: تو اللہ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھ جانے والا بھی محروم نہیں رہتا۔"

(المعجم ٩) - (بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِاَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (التحفة ٩)

باب:9- اس دعا کی فضیلت: "اے اللہ! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا"

[٦٨٤٠] ٢٦ (٢٦٩٠) حدثني زُهيرُ بْنُ حرْب: حدثنا إسماعيلُ يعني ابن عُلية، عنْ عبْد العزيز وهو ابْنُ صُهيب قال: سأل قتادةُ أنسا: أيُّ دعْوة كان يدْعُو بها النبيُّ ﷺ أكْثر؟ قال: كان أكْثرُ دعْوة يدْعُو بها يقُولُ: «اللّٰهُمَّ! آتنا في الدُّنْيا حسنةً، وفي الْآخرة حسنةً، وقنا عذاب النّار».

[6840] عبدالعزیز بن صہیب نے کہا: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کون سی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کثرت سے جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی کہ آپ کہتے: "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما، آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔"

قال: وكان أنسٌ، إذا أراد أنْ يدْعُو بدعْوة، دعا بها، فإذا أراد أنْ يدْعُو بدُعاء، دعا بها فيه.

کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ جب کوئی ایک دعا مانگنا چاہتے تو یہی دعا مانگتے اور جب بڑی دعا مانگنا چاہتے تو اس میں یہ دعا بھی مانگتے۔

[٦٨٤١] ٢٧-(...) حدثنا عُبيْدُ الله بْنُ مُعاذ: حدثنا أبي: حدثنا شُعْبةُ عنْ ثابت، عنْ أنس قال: كان رسُولُ الله ﷺ يقُولُ: «ربّنا آتنا في الدُّنْيا حسنةً، وفي الْآخرة حسنةً وقنا عذاب النّار».

[6841] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (دعا فرماتے ہوئے یہ) کہا کرتے تھے: "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

(المعجم ١٠) - (بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ) (التحفة ١٠)

باب:10-لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنے اور دعا کرنے کی فضیلت

[٦٨٤٢] ٢٨-(٢٦٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ، يَوْمَهُ ذٰلِكَ، حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[6842] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دن میں سو مرتبہ: لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے، حمد صرف اسی کو سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے“ کہے اس شخص کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے سو گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور یہ کلمات شام تک پورا دن شیطان سے اس کی حفاظت کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور کوئی شخص اس سے زیادہ افضل عمل نہیں کر سکتا، سوائے اس شخص کے جو اس سے بھی زیادہ مرتبہ یہی عمل کرے اور جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ ”سبحان الله وبحمده“ کہا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔“

[٦٨٤٣] ٢٩-(٢٦٩٢) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ».

[6843] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص جب صبح کرے اور جب شام کرے تو سو بار ”سبحان الله وبحمده“ کہے تو قیامت کے روز کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس کے جو اتنی بار (یہ کلمات) کہے یا اس سے زیادہ بار کہے۔“

[٦٨٤٤] ٣٠-(٢٦٩٣) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

[6844] ابو اسحاق نے عمرو بن میمون سے روایت کی، کہا:

عُبَيْدُ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مِرَارٍ، كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

جس شخص نے دس بار: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' پڑھا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل ؑ کی نسل سے چار غلام آزاد کیے ہوں۔

[٦٨٤٥] وقال سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6845] شعبی نے ربیع بن خُثیم سے اسی کے مانند روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ربیع سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: عمرو بن میمون سے، پھر میں عمرو بن میمون کے پاس آیا، ان سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: ابن ابی لیلیٰ سے، کہا: تو میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے سنی، وہ اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

فائدہ: ربیع بن خثیم علم حدیث، زہد، ورع اور تقویٰ کے اعتبار سے اونچے درجے پر فائز، انتہائی ممتاز تابعی تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ان سے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ تمھیں دیکھتے تو تم سے محبت فرماتے۔ ان سے یہ حدیث امام شعبی نے روایت کی۔ وہ بھی انتہائی بلند پایہ محدث ہیں۔ انھوں نے اپنی حدیث کی تحقیق اور اس کی سب سے عالی سند حاصل کرنے کے لیے یہ خوبصورت طریقہ اختیار کیا کہ ربیع سے یہ حدیث سننے کے بعد ان کے استاد عمرو بن میمون کے پاس پہنچے اور ان سے براہ راست بھی حدیث سنی، پھر ان کے استاد ابن ابی لیلیٰ کے پاس جا کر ان سے بھی براہ راست حدیث سنی اور توثیق کی۔ انھوں نے یہ حدیث حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے سنی تھی اور انھوں نے خود رسول اللہ ﷺ سے اس کو بیان کیا تھا۔ اس طرح شعبی اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سند میں محض دو واسطے باقی رہ گئے، ایک تابعی کا اور ایک صحابی کا۔

[٦٨٤٦] ٣١ (٢٦٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،

[6846] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور میزان میں بھاری ہیں اور اللہ کو بہت محبوب ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ''اللہ ہر

عنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كلمتانِ خفيفتانِ علَى اللّسانِ، ثقيلتانِ في الميزانِ، حبيبتانِ إلى الرّحمٰنِ، سُبْحانَ اللهِ وبحمْدِه، سُبْحانَ اللهِ العظيمِ».

اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایان شان نہیں اور سب حمد اسی کو سزاوار ہے، اللہ ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایانِ شان نہیں اور عظمت کی ہر صفت سے متصف ہے۔"

[٦٨٤٧] ٣٢-(٢٦٩٥) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوِية عن الأعمشِ، عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُرَيْرة قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «لأنْ أقُول: سُبْحان اللهِ، والْحمْدُ لِلّهِ! ولا إله إلّا اللهُ، واللهُ أكْبرُ، أحبُّ إليّ مِمّا طلعتْ عليْهِ الشّمْسُ».

[6847] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ بات کہ میں "سُبْحٰنَ اللّٰهِ والْحمْدُ لِلّٰهِ ولا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أكْبرُ" کہوں، مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔"

[٦٨٤٨] ٣٣-(٢٦٩٦) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا عليُّ بْنُ مُسْهِرٍ وابْنُ نُميْرٍ عنْ مُوسى الْجُهنيِّ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ اللهِ ابْنِ نُميْرٍ - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا أبي: حدّثنا مُوسى الْجُهنيُّ عنْ مُصْعبِ بْنِ سعْدٍ، عنْ أبيهِ قال: جاء أعْرابيٌّ إلى رسُولِ اللهِ ﷺ، فقال: علّمْني كلامًا أقُولُهُ، قال: «قُلْ: لا إلٰه إلّا اللهُ وحْدهُ لا شريك لهُ، اللهُ أكْبرُ كبيرًا والْحمْدُ لِلّهِ كثيرًا وسُبْحان اللهِ ربِّ الْعالمين، لا حوْل ولا قُوّة إلّا باللهِ الْعزيزِ الْحكيمِ». قال: فهٰؤُلاءِ لِربّي، فما لي؟ قال: «قُلْ: اللّهُمّ! اغْفِرْ لي وارْحمْني واهْدِني وارْزُقْني».

[6848] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن مسہر اور ابن نمیر نے موسیٰ جہنی سے حدیث بیان کی، اور ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بھی یہی حدیث بیان کی۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں موسیٰ جہنی نے مصعب بن سعد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کچھ کلمات سکھا دیجیے جنھیں میں (بطور ذکر) کہا کروں۔ آپ نے فرمایا: "یہ کہا کرو: لا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وحْدهُ لا شريك لهُ، اللّٰهُ أكْبرُ كبيرًا والْحمْدُ لِلّٰهِ كثيرًا وسُبْحان اللّٰهِ ربِّ الْعٰلمين، لا حوْل ولا قُوّة إلّا باللّٰهِ الْعزيزِ الْحكيمِ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بڑائی میں سب سے بڑا ہے اور بے حد و حساب تعریف اللہ کی ہے، اللہ ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایان شان نہیں، وہ سارے جہانوں کا پالنے والا

ہے، کسی میں برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر صرف اور صرف اللہ کی دی ہوئی جو سب پر غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔''

اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہو: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''

قَالَ مُوسَى: أَمَّا عَافِنِي، فَأَنَا أَتَوَهَّمُ وَمَا أَدْرِي، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى.

موسیٰ نے کہا: جہاں تک عَافِنِي ''مجھے عافیت عطا کر'' کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مجھے تھوڑا سا وہم ہے اور مجھے یقین نہیں ہے، اور ابن ابی شیبہ نے اپنی حدیث میں موسیٰ کا یہ قول نقل نہیں کیا۔

[٦٨٤٩] ٣٤ (٢٦٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي».

[6849] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے اپنے والد (طارق بن اشیم اشجعی ؓ) سے حدیث بیان کی، کہا: جو شخص اسلام قبول کرتا، رسول اللہ ﷺ اس کو ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ''اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''

[٦٨٥٠] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي».

[6850] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے، پھر اس کو حکم دیتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي.

[٦٨٥١] ٣٦ (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ

[6851] یزید بن ہارون نے کہا: ابو مالک نے ہمیں اپنے والد سے خبر دی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، (اس

عنْ أبيه، أنّهُ سمع النّبيّ ﷺ، وأتاهُ رجُلٌ فقال: يا رسُول الله! كيْف أقُولُ حين أسْألُ ربّي؟ قال: «قُل: اللّهُمّ! اغْفرْ لي وارْحمْني وعافني وارْزُقْني» ويجْمعُ أصابعهُ إلّا الْإبْهام: «فإنّ هٰؤُلاء تجْمعُ لك دُنْياك وآخرتك».

وقت) ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا: "تم کہو: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي" ساتھ ہی آپ انگوٹھے کے سوا ایک ایک کر کے) ساری انگلیاں بند کرتے گئے (اور فرمایا:) "یہ کلمات تمھارے لیے تمھاری دنیا اور آخرت دونوں کو جمع کر دیں گے۔"

فائدہ: اس طرح تم دنیا اور آخرت کی ہر چیز مانگ لو گے۔

[٦٨٥٢] ٣٧-(٢٦٩٨) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا مرْوانُ وعليُّ بْنُ مُسْهرٍ عنْ مُوسى الْجُهنيّ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الله ابْن نُميْرٍ - والّلفْظُ لهُ -: حدّثنا أبي: حدّثنا مُوسى الْجُهنيُّ عنْ مُصْعب بْن سعْدٍ: حدّثني أبي قال: كُنّا عنْد رسُول الله ﷺ فقال: «أيعْجزُ أحدُكُمْ أنْ يكْسب كُلّ يوْمٍ ألْف حسنةٍ؟» فسألهُ سائلٌ منْ جُلسائه: كيْف يكْسبُ أحدُنا ألْف حسنةٍ؟ قال: «يُسبّحُ مائة تسْبيحةٍ فيُكْتبُ لهُ ألْفُ حسنةٍ، ويُحطُّ عنْهُ ألْفُ خطيئةٍ».

[6852] مصعب بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟" آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے پوچھا: ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "وہ سو بار سبحان اللہ کہے۔ اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے۔"

(المعجم ١١) - (بابُ فضْل الاجْتماع على تلاوة الْقُرْآن، وعلى الذّكْر) (التحفة ١١)

باب: 11- قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو سننے سنانے کے لیے اکٹھے ہونے کی فضیلت

[٦٨٥٣] ٣٨-(٢٦٩٩) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى التّميميُّ وأبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة ومُحمّدُ ابْنُ الْعلاء الْهمْدانيُّ - واللّفْظُ ليحْيى؛ قال يحْيى: أخْبرنا، وقال الْآخران: حدّثنا - أبُو مُعاوية عن الْأعْمش، عنْ أبي صالحٍ، عنْ

[6853] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ».

شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اور جو شخص اس راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگوں کا کوئی گروہ اکٹھا نہیں ہوتا، وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا درس و تدریس کرتے ہیں مگر ان پر سکینت (اطمینان وسکون قلب) کا نزول ہوتا ہے اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں جو اس کے پاس ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کے عمل نے اسے (خیر کے حصول میں) پیچھے رکھا، اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔"

[٦٨٥٤] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ.

[6854] عبداللہ بن نمیر اور ابواسامہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس طرح ابومعاویہ کی حدیث ہے۔ مگر ابواسامہ کی حدیث میں تنگدست کے لیے آسانی کرنے کا ذکر نہیں۔

[٦٨٥٥] ٣٩ (٢٧٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ

[6855] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابواسحاق کو ابومسلم اغر سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دیتا ہوں،

عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ».

ان دونوں نے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے فرمایا: ''جو قوم بھی اللہ عزوجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھتی ہے، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینان قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

[٦٨٥٦] (...) وحدّثنيه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حدّثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6856] عبدالرحمن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٨٥٧] ٤٠-(٢٧٠١) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حدّثنا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ، قَالَ: آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: «آللهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي؛ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ».

[6857] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، کہا: حضرت معاویہ ؓ نکل کر مسجد میں ایک حلقے (والوں) کے پاس سے گزرے، انھوں نے کہا: تمھیں کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا: کیا اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تمھیں اس کے علاوہ اور کسی غرض نے نہیں بٹھایا؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے علاوہ اور کسی وجہ سے نہیں بیٹھے، انھوں نے کہا: دیکھو، میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری حیثیت کا کوئی شخص ایسا نہیں جو حدیث بیان کرنے میں مجھ سے کم ہو، (اس کے باوجود اپنے یقینی علم کی بنا پر میں تمھارے سامنے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نکل کر اپنے ساتھیوں کے ایک حلقے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کس غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کی، اس کے ذریعے سے ہم پر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تمھیں قسم نہیں دی، بلکہ

میرے پاس جبریل آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ذریعے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرما رہا ہے۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِغْفَارِ وَالِاسْتِكْثَارِ مِنْهُ) (التحفة ١٢)

باب:12-استغفار کرنا اور کثرت سے کرنا مستحب ہے

[٦٨٥٨] ٤١ (٢٧٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ».

[6858] ثابت نے ابوبُردہ سے اور انھوں نے حضرت اغر مزنی ؓ سے، جنھیں شرفِ صحبت حاصل تھا، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے دل پر غبار سا چھا جاتا ہے تو میں (اس کیفیت کے ازالے کے لیے) ایک دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔''

[٦٨٥٩] ٤٢ (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَغَرَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوبُوا إِلَى اللهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ - فِي الْيَوْمِ - مِائَةَ مَرَّةٍ».

[6859] غندر نے شعبہ سے، انھوں نے عمرو بن مُرہ سے اور انھوں نے ابوبُردہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت اغر ؓ سے سنا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ وہ حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کرتے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اللہ کی طرف توبہ کیا کرو کیونکہ میں اللہ سے۔ ایک دن میں۔ سو بار توبہ کرتا ہوں۔''

[٦٨٦٠] (...) حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6860] عبیداللہ کے والد معاذ، ابوداود اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند سے (یہی) روایت کی۔

[٦٨٦١] ٤٣-(٢٧٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

[6861] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو

أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ».

قبول فرما لے گا۔"

(المعجم ١٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ فِيهَا كَالتَّلْبِيَةِ وَغَيْرِهَا وَاسْتِحْبَابِ الْإِكْثَارِ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) (التحفة ١٣)

باب:13-ذکر میں آواز دھیمی رکھنا مستحب ہے، سوائے ان مقامات کے جہاں شریعت میں اس کے لیے آواز بلند کرنے کا حکم وارد ہوا ہے، مثلاً: تلبیہ (حج) وغیرہ اور "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کثرت سے کہنا مستحب ہے

[٦٨٦٢] ٤٤-(٢٧٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا النَّاسُ! ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَهُ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ» قَالَ: وَأَنَا خَلْفَهُ، وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ».

[6862] محمد بن فضیل اور ابو معاویہ نے عاصم سے، انھوں نے ابو عثمان سے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگ بلند آواز کے ساتھ اللہ اکبر کہنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، نہ غائب کو، تم اس کو پکار رہے ہو جو ہر وقت خوب سننے والا ہے، قریب ہے اور تمھارے ساتھ ہے۔" اس وقت میں آپ کے پیچھے تھا اور یہ کہہ رہا تھا: "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" "گناہوں سے بچنے اور نیکی کی قوت صرف اور صرف اللہ سے ملتی ہے۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "عبداللہ بن قیس! کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ بتاؤں؟" میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! آپ نے

فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' کہا کرو۔''

[٦٨٦٣] (...) حدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6863] حفص بن غیاث نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٨٦٤] ٤٥ (...) حدّثنا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلٌ، كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً، نَادٰى: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: "إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا" قَالَ: فَقَالَ: "يَا أَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟" قُلْتُ: مَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ".

[6864] یزید بن زُرَیع نے کہا: ہمیں (سلیمان) تیمی نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے، کہا: ایک آدمی جب بھی اونچائی پر چڑھتا زور سے پکارنا شروع کر دیتا: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ کسی بہرے کو یا اسے جو غائب ہو، نہیں پکار رہے۔'' کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوموسیٰ! یا (فرمایا:) عبداللہ بن قیس! کیا تمھیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانے میں سے ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' (گناہوں سے بچنے کی) کوئی کوشش اور (نیکی کرنے کی) کوئی قوت اللہ کے سوا کسی سے حاصل نہیں ہوتی۔''

[٦٨٦٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[6865] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ، پھر اسی (سابقہ حدیث) کی طرح بیان کیا۔

[٦٨٦٦] (...) حدّثنا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ.

[6866] ایوب نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، پھر عاصم کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٦٨٦٧] ٤٦-(...) وحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: «وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ أَحَدِكُمْ»، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

[6867] خالد حذاء نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت کی، کہا: ہم ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر اس حدیث کو بیان کیا اور اس میں کہا: (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''تم جس کو پکارتے ہو وہ تم میں سے کسی کی اونٹنی کی گردن کی نسبت بھی اس کے زیادہ قریب ہے۔'' اور ان (خالد حذاء) کی حدیث میں ''لا حول ولا قوة إلا بالله'' کا ذکر نہیں ہے۔

[٦٨٦٨] ٤٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ - أَوْ قَالَ - عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ».

[6868] عثمان بن غیاث نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتاؤں؟'' ۔ یا فرمایا: ۔ ''جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کی: کیوں نہیں (ضرور بتائیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لا حول ولا قوة إلا بالله.''

(المعجم ١٤) - (بَابُ الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ) (التحفة ١٤)

باب:14-دعائیں اور اللہ کی پناہ میں آنا

[٦٨٦٩] ٤٨-(٢٧٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: كَثِيرًا - وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ

[6869] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے یزید بن ابی حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے اور انھوں نے حضرت ابوبکر ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے ایک ایسی دعا سکھائیے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا ہے ۔قتیبہ نے (اپنی روایت میں) کہا: بہت ظلم کیا۔ اور تیرے سوا کوئی بھی گناہ نہیں بخش سکتا، تو اپنی طرف سے (رحمت کرتے ہوئے) میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما! بے شک تو بہت بخشنے

الرَّحِيمُ».

والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔"

[٦٨٧٠] (...) وحدّثنيه أَبُو الطَّاهِرِ: أَخبرنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبرني رَجُلٌ سَمّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعاصِ يَقُولُ: إِنّ أَبا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي، يا رَسُولَ اللهِ! دُعاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاتِي وَفِي بَيْتِي، ثُمّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، غَيْرَ أَنّهُ قالَ: «ظُلْمًا كَثِيرًا».

[6870] عبداللہ بن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ایک آدمی نے جس کا انھوں نے نام لیا اور عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے خبر دی اور انھوں نے ابوالخیر سے روایت کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے ایک ایسی دعا سکھائیے جس کو میں اپنی نماز میں بھی مانگا کروں اور اپنے گھر میں بھی مانگا کروں...... پھر لیث کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ مگر انھوں نے (بغیر شک کے) "ظُلْمًا كَثِيرًا" (بہت ظلم کیا) کہا۔

[٦٨٧١] ٤٩ (٥٨٩) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قالا: حدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ: حدّثنا هِشامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عائِشَةَ أَنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كانَ يَدْعُو بِهٰؤُلاءِ الدَّعَواتِ: «اللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النّارِ، وَعَذابِ النّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجّالِ. اللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطاياي بِماءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطايا كَما نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَباعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطاياي كَما باعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ». [راجع: ١٣٣٢]

[6871] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (اللہ تعالیٰ سے) یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنے سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور غنا کی آزمائش کے شر سے اور فقر کی آزمائش کے شر سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں جھوٹے مسیح کے فتنے کی برائی سے۔ اے اللہ! میری خطائیں برف اور اولوں (کے پانی) سے دھو دے، اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف ستھرا کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ ڈال دے جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان ڈالا ہے۔ اے اللہ! میں سستی، عاجز کر دینے والے بڑھاپے، گناہ اور قرض (کے غلبے) سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

[٦٨٧٢] (...) وحدّثناه أَبُو كُرَيْبٍ:

[6872] ابومعاویہ اور وکیع نے ہمیں ہشام سے اسی سند

حدّثنا أبو معاوية ووكيع عن هشام بهذا الإسناد.

کے ساتھ حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ١٥)

باب:15-(نیکی کے کاموں سے) عاجز رہ جانے اور سستی وغیرہ سے (اللہ کی) پناہ مانگنا

[٦٨٧٣] ٥٠-(٢٧٠٦) وحدّثنا يحيى بن أيوب: حدّثنا ابن علية، قال: وأخبرنا سليمان التيمي: حدّثنا أنس بن مالك قال: كان رسول الله ﷺ يقول: «اللّهم! إني أعوذ بك من العجز والكسل، والجبن والهرم، والبخل، وأعوذ بك من عذاب القبر، ومن فتنة المحيا والممات».

[6873] ابن علیہ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میں عاجز ہونے، سستی، بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

[٦٨٧٤] (...) وحدّثنا أبو كامل: حدّثنا يزيد بن زريع؛ ح: وحدّثنا محمد بن عبد الأعلى: حدّثنا معتمر، كلاهما عن التيمي، عن أنس عن النبي ﷺ بمثله، غير أن يزيد ليس في حديثه قوله: «ومن فتنة المحيا والممات».

[6874] یزید بن زریع اور معتمر دونوں نے تیمی سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ یزید کی حدیث میں آپ ﷺ کا قول: "اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے (میں تیری پناہ میں آتا ہوں)" مذکور نہیں۔

[٦٨٧٥] ٥١-(...) حدّثنا أبو كريب محمد بن العلاء: أخبرنا ابن مبارك عن سليمان التيمي، عن أنس بن مالك، عن النبي ﷺ أنه تعوذ من أشياء ذكرها، والبخل.

[6875] ابن مبارک نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے کئی اشیاء سے، جن کا انھوں نے ذکر کیا اور بخل سے اللہ کی پناہ طلب کی۔

[٦٨٧٦] ٥٢-(...) حدّثني أبو بكر بن نافع العبدي: حدّثنا بهز بن أسد العمي: حدّثنا هرون الأعور: حدّثنا شعيب بن

[6876] شعیب بن حبحاب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں بخل، سستی، ذلیل ترین عمر، قبر کے عذاب اور زندگی

بحبحب عن أنس قال: كان النبي ﷺ يدعو بهؤلاء الدعوات: «اللهم! إني أعوذ بك من البخل والكسل، وأرذل العمر، وعذاب القبر، وفتنة المحيا والممات».

اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

(المعجم ١٦) - (بابٌ : في التَّعوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضاءِ ودرَكِ الشّقاءِ وغيْرِه) (التحفة ١٦)

باب:16-اپنے حق میں برے فیصلے اور بدبختی کے آلینے وغیرہ سے پناہ مانگنا

[٦٨٧٧] ٥٣ (٢٧٠٧) حدّثني عمْرٌو النّاقدُ وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ قالا: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنة: حدّثني سُميٌّ عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة: أنّ النّبيّ ﷺ كان يتعوّذُ منْ سُوءِ الْقضاءِ، ومنْ دركِ الشّقاءِ، ومنْ شماتةِ الأعداءِ، ومنْ جهْدِ الْبلاءِ.

[6877] عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سُمی نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ انسان کے حق میں برا ثابت ہونے والے فیصلے، بدبختی کے آلینے، اپنی تکلیف پر دشمنوں کے خوش ہونے اور عاجز کر دینے والی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

قال عمْرٌو في حديثه: قال سُفْيانُ: أشُكُّ أنّي زدْتُ واحدةً منْها.

عمرو نے اپنی حدیث (کی سند) میں کہا: سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ (شاید) میں نے ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بڑھادی ہے۔

[٦٨٧٨] ٥٤ (٢٧٠٨) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا ليْثٌ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ رُمْحٍ - واللّفْظُ لهُ -: أخْبرنا اللّيْثُ عنْ يزيد بْنِ أبي حبيبٍ، عن الْحارث بْنِ يعْقُوب، أنّ يعْقُوب بْن عبْدِ الله حدّثهُ، أنّهُ سمع بُسْر بْن سعيدٍ يقُولُ: سمعْتُ سعْد بْن أبي وقّاصٍ يقُولُ: سمعْتُ خوْلة بنْت حكيمٍ السُّلميّة تقُولُ: سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «منْ نزل منْزلًا ثُمّ قال: أعُوذُ بكلماتِ الله التّامّاتِ منْ شرِّ ما خلق، لمْ يضُرّهُ شيْءٌ، حتّى يرْتحِل منْ

[6878] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور انھوں نے حارث بن یعقوب سے روایت کی کہ یعقوب بن عبداللہ نے انھیں حدیث سنائی، انھوں نے بسر بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، کہا: میں نے حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص کسی (بھی) منزل پر اترا اور اس نے یہ کلمات کہے: میں اللہ (سے اس) کے مکمل ترین کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، تو اس شخص کو اس منزل سے چلے جانے تک کوئی چیز نقصان نہیں

مَنْزِلَه ذٰلك».

پہنچائے گی۔"

[٦٨٧٩] ٥٥-(...) وحدّثنا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ. قَالَ: وَأَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ».

[6879] عبداللہ بن وہب نے کہا: ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی کہ یزید بن ابی حبیب اور حارث بن یعقوب نے انھیں یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے حدیث بیان کی، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے کوئی شخص جب کسی منزل پر پہنچے تو یہ کلمات کہے: "میں ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی، اس کے مکمل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس طرح وہاں سے کوچ کر جانے تک کوئی بھی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

[٦٨٨٠] (٢٧٠٩) قَالَ يَعْقُوبُ: وَقَالَ الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: «أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ».

[6880] یعقوب نے کہا: قعقاع بن حکیم نے ذکوان سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس بچھو سے کتنی شدید تکلیف پہنچی جس نے کل رات مجھے کاٹ لیا! آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم نے جب رات کی تھی، یہ (کلمات) کہہ دیے: میں ہر اس چیز کے شر سے جسے اللہ نے پیدا کیا، اس کے کامل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں تو وہ (بچھو) تمھیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔"

[٦٨٨١] (...) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ: أَنَّ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى غَطَفَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ!

[6881] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے جعفر سے، انھوں نے یعقوب سے روایت کی، انھوں نے ان کو بتایا کہ غطفان کے آزاد کردہ غلام ابوصالح نے انھیں بتایا، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بچھو نے کاٹ لیا۔ (آپ

ـدغثني عقرب، بمثل حديث ابن وهب.

ابن وہب کی حدیث کے مانند ہے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ) (التحفة ١٧)

باب:17- سوتے وقت کی دعا

[٦٨٨٢] ٥٦ (٢٧١٠) حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم - واللفظ لعثمان - قال إسحاق: أخبرنا، وقال عثمان: حدثنا جرير عن منصور، عن سعد بن عبيدة: حدثني البراء بن عازب أن رسول الله ﷺ قال: «إذا أخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة، ثم اضطجع على شقك الأيمن، ثم قل: اللهم! إني أسلمت وجهي إليك، وفوضت أمري إليك، وألجأت ظهري إليك، رغبة ورهبة إليك، لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك، آمنت بكتابك الذي أنزلت، وبنبيك الذي أرسلت، واجعلهن من آخر كلامك، فإن مت من ليلتك، مت وأنت على الفطرة».

قال: فرددتهن لأستذكرهن فقلت: آمنت برسولك الذي أرسلت، قال: «قل: آمنت بنبيك الذي أرسلت».

[6882] منصور نے سعد بن عبیدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو اپنی نماز کے وضو کی طرح وضو کرو، پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹو، پھر یہ کہو: ''اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا اور اپنی کمر تیرے سہارے پر ٹکا دی، یہ سب تجھ سے امید اور تیرے خوف کے ساتھ کیا۔ تیرے سوا تجھ سے نہ کہیں پناہ مل سکتی ہے، نہ نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا۔ ان کلمات کو تم (اپنی زبان سے ادا ہونے والے) آخری کلمات بنا لو (ان کے بعد اور کچھ نہ بولو) تو اس رات اگر تمھیں موت آ گئی تو فطرت پر موت آئے گی۔''

(حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لیے انھیں دہرایا تو کہا: ''میں تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یوں) کہو: میں تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔''

[٦٨٨٣] (...) وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير: حدثنا عبد الله يعني ابن إدريس، قال: سمعت حصينا عن سعد بن عبيدة، عن البراء بن عازب عن النبي ﷺ بهذا الحديث، غير أن منصورا أتم حديثا، وزاد في حديث حصين: «وإن أصبح أصاب خيرا».

[6883] حصین نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی، مگر منصور نے زیادہ مکمل حدیث بیان کی اور حصین کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''اگر یہ (کہنے والا) صبح کرے گا تو خیر حاصل کرے گا۔''

[٦٨٨٤] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، أَنْ يَقُولَ: «اَللّٰهُمَّ! أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ» وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ: مِنَ اللَّيْلِ.

[6884] محمد بن مثنیٰ نے ابوداود سے اور ابن بشار نے عبدالرحمٰن اور ابوداود دونوں سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ رات کو اپنی خواب گاہ میں جانے لگے تو (دعا کرتے ہوئے) یہ کہے: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر لیا اور اپنی کمر تیرے سہارے پر لگا دی اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، یہ سب تجھی سے امید کرتے ہوئے اور تجھی سے ڈرتے ہوئے کیا۔ تجھ سے خود تیرے سوا نہ پناہ کی کوئی جگہ ہے نہ نجات کی۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔ پھر اگر (اس رات) اسے موت آ گئی تو فطرت پر موت آئے گی۔'' ابن بشار نے اپنی حدیث میں: ''رات کے وقت'' (بستر پر جانے لگے) کے الفاظ نہیں کہے۔

فائدہ: اس باب کی پہلی حدیث زیادہ مفصل ہے اور اس کے الفاظ بہت احتیاط سے نقل کیے گئے ہیں۔ اس حدیث میں سعد بن عبیدہ سے نیچے کسی راوی نے وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کے بجائے، جو اصل الفاظ ہیں: ''وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ وہ اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ یہ الفاظ جب حضرت براء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس طرح دہرائے تو آپ نے ان کی اصلاح فرمائی اور ''وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ'' کہنے کی تلقین فرمائی۔ اصل الفاظ کی پابندی ضروری ہے۔

[٦٨٨٥] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ: «يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ» بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ

[6885] ابواحوص نے ابواسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو...'' اس کے بعد عمرو بن مرہ کی حدیث کے مانند ہے۔ (مگر ابواحوص نے منصور کی روایت کی طرح) یہ الفاظ کہے: ''(اور میں ایمان لایا) تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا، پھر اگر تم

مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا».

اس رات مر گئے تو (تم) فطرت پر مرو گے اور اگر تم نے (زندہ حالت میں) صبح کر لی تو خیر (و بھلائی) حاصل کرو گے۔"

[٦٨٨٦] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا، بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا».

[6886] شعبہ نے ابواسحٰق سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا، اسی کے مانند، اور انھوں نے "اگر تم نے (زندہ حالت میں) صبح کی تو خیر حاصل کرو گے" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٦٨٨٧] ٥٩ - (٢٧١١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ» وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ».

[6887] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے: "اے اللہ! میں تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام سے وفات پاؤں گا" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: "اللہ کی حمد ہے جس نے ہمیں وفات دینے کے بعد زندہ کر دیا اور اسی کی طرف (قیامت کے روز) زندہ ہو کر جانا ہے۔"

[٦٨٨٨] ٦٠ - (٢٧١٢) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ؟ فَقَالَ: مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ، مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6888] عقبہ بن مکرم اور ابوبکر بن نافع نے کہا: ہمیں غندر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے خالد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن حارث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے ایک شخص سے کہا کہ جب وہ اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کرے: "اے اللہ! میری جان کو تو نے پیدا کیا اور تو ہی اس کو موت دے گا، اس جان کی موت بھی اور زندگی بھی تیرے ہی لیے ہے، اگر تو اس کو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر تو اس کو موت دے تو اس کی مغفرت کرنا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں۔" ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ان سے

جو حضرت عمر سے بہت زیادہ افضل ہیں (میں نے یہ حدیث) رسول اللہ ﷺ سے (سنی ہے۔)

قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: سَمِعْتُ.

ابن نافع نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن حارث سے روایت ہے، یہ نہیں کہا: میں نے سنا۔

[٦٨٨٩] ٦١-(٢٧١٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا، إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ، أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللّٰهُمَّ! أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ» وَكَانَ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[6889] جریر نے سہیل سے روایت کی، انھوں نے کہا: (میرے والد) ابوصالح ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو بستر پر دائیں کروٹ لیٹے، پھر دعا کرے: ''اے اللہ! اے آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلیوں کو چیر (کر پودے اور درخت اگا) دینے والے! تورات، انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے، اے اللہ! تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں ہے، اے اللہ! تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی شے نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی شے نہیں ہے، تو ہی باطن ہے، تجھ سے پیچھے کوئی شے نہیں ہے، ہماری طرف سے (ہمارا) قرض ادا کر اور ہمیں فقر سے غنا عطا کر۔'' وہ اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ (آگے) اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

[٦٨٩٠] ٦٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا، إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا أَنْ نَقُولَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ: «مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا».

[6890] خالد طحان نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم اپنے بستروں پر لیٹیں تو یہ دعا کریں، جریر کی حدیث کے مانند (اور خالد طحان نے ''ہر اس چیز کے شر سے'' کے بجائے) کہا: ''ہر اس جاندار کے شر سے (تیری پناہ چاہتا ہوں) جسے تو نے اس کی پیشانی سے پکڑا ہوا ہے۔''

[٦٨٩١] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6891] اعمش نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت

أبي شيبة وأبو كريب قالا : حدثنا ابن أبي عبيدة قال : حدثنا أبي ؛ ح : وحدثنا أبو كريب محمد بن العلاء : حدثنا أبو أسامة كلاهما عن الأعمش ، عن أبي صالح ، عن أبي هريرة قال : أتت فاطمة النبي ﷺ تسأله خادما فقال لها : قولي : اللّٰهم! رب السماوات السبع" بمثل حديث سهيل عن أبيه.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس ایک خادم مانگنے کے لیے آئیں تو آپ ﷺ نے (جواب میں) ان سے کہا: "(بیٹی!) تم کہا کرو: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب!" جس طرح سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے روایت کی۔

[٦٨٩٢] ٦٤ (٢٧١٤) حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري : حدثنا أنس بن عياض : حدثنا عبيد الله : حدثني سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه ، عن أبي هريرة : أن رسول الله ﷺ قال : "إذا أوى أحدكم إلى فراشه فليأخذ داخلة إزاره ، فلينفض بها فراشه ، وليسم الله ، فإنه لا يعلم ما خلفه بعده على فراشه ، فإذا أراد أن يضطجع ، فليضطجع على شقه الأيمن ، وليقل : سبحانك ربي ، بك وضعت جنبي ، وبك أرفعه ، إن أمسكت نفسي فاغفر لها ، وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين".

[6892] انس بن عیاض نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنا چاہے تو اپنے تہبند کا اندرونی حصہ لے کر اس سے اپنے بستر کو جھاڑے، پھر بسم اللہ کہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس (کے اٹھ جانے) کے بعد اس کے بستر پر (مخلوقات میں سے) کون آیا؟ پھر جب لیٹنا چاہے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹے اور کہے: "میرے پروردگار! تو (ہر ناشایان بات سے) پاک ہے، میں نے تیرے (حکم) سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے ہی حکم سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح کو (اپنے پاس) روک لیا تو اس کی مغفرت کر دینا اور اگر تو نے اسے (واپس) بھیج دیا تو اس کی اسی طرح حفاظت فرمانا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔"

فائدہ: نیند آج تک ایک معمہ ہے۔ تمام تر سائنسی تحقیقات کے باوجود انسان اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعاؤں میں بار بار اسے موت سے تشبیہ دی ہے۔ اگر اللہ کو منظور ہوا کہ انسان اس کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے تو وہ حقیقت اسی بات کی سچائی کی گواہ ہوگی جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی۔ نیند کے دوران کی بے خبری اور ارد گرد کے ماحول سے کٹ کر کسی اور ہی دنیا میں پہنچ جانا اس تشبیہ کی خوبصورتی کو واضح کرتا ہے۔ اس کیفیت کے حوالے سے جو دعا رسول اللہ ﷺ نے سکھائی، وہ انسان کے دل کو چھو لینے والی دعا ہے۔

[٦٨٩٣] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «ثُمَّ لْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا».

[6893] عبدہ نے عبیداللہ بن عمر سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی اور کہا: "پھر وہ یہ کہے: تیرے نام سے اے میرے پروردگار! میں نے اپنا پہلو ٹکایا، اگر تو نے میری جان کو زندہ رکھا تو اس پر رحمت فرمانا۔"

[٦٨٩٤] ٦٤-(٢٧١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ».

[6894] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر جاتے تو فرماتے: "اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، (ہر طرح سے) کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ کتنے لوگ ہیں جن کا نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا۔"

(المعجم ١٨) - (بَابٌ: فِي الْأَدْعِيَةِ) (التحفة ١٨)

باب:18- مختلف دعائیں

[٦٨٩٥] ٦٥-(٢٧١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللهَ، قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6895] منصور نے ہلال سے اور انھوں نے فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت کی، کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے کیا دعائیں کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! جو میں نے کیا اس کے شر سے اور جو میں نے نہیں کیا، اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

فائدہ: یہ ایک انتہائی جامع دعا ہے۔ انسان جو کرتا ہے اس کے برے نتیجے سے اللہ کی پناہ ضروری ہے اور جو نہیں کیا اور نہ کیا اس کا نتیجہ بھی مراد ہو سکتا ہے، اس سے بھی پناہ ضروری ہے اور جو خود نہ کیا، بلکہ کسی اور نے کیا اس کا شر بھی انسان کو پہنچ سکتا ہے۔ حکمرانوں کے کرتوتوں کے شر سے تو ملکوں کی پوری رعایا عذاب میں پڑ جاتی ہے، اس شر سے بھی اللہ کی پناہ درکار ہوتی ہے۔

[٦٨٩٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ:

[6896] عبداللہ بن ادریس نے حصین سے، انھوں نے ہلال سے اور انھوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیا دعا فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میں نے جو کام کیے ہیں،

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

ان کے شر سے اور جو کام میں نے نہیں کیے، ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

[٦٨٩٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: «وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6897] ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر دونوں نے شعبہ سے اور انھوں نے حصین سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، مگر محمد بن جعفر کی حدیث میں (وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ کے بجائے) وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ہے۔

[٦٨٩٨] ٦٦ (...) وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6898] عبدہ بن ابولبابہ نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے فروہ بن نوفل سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کیے اور ان کے شر سے جو نہیں کیے، تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[٦٨٩٩] ٦٧ (٢٧١٧) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ».

[6899] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دعا کرتے ہوئے) فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیرے لیے فرمانبردار ہو گیا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے (کفر کے ساتھ) مخاصمت کی۔ اے اللہ! میں اس بات سے تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں — تیرے سوا کوئی معبود نہیں — کہ تو مجھے سیدھی راہ سے ہٹا دے۔ تو ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جس کو موت نہیں آ سکتی اور جن و انس سب مر جائیں گے۔''

[٦٩٠٠] ٦٨ (٢٧١٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ:

[6900] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ، يَقُولُ: «سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ».

جب کسی سفر میں ہوتے اور سحر کے وقت اٹھتے تو فرماتے: "(ہماری طرف سے) اللہ کی حمد اور اس کے انعام کی خوبصورتی (کے اعتراف) کا سننے والا یہ بات دوسروں کو بھی سنا دے۔ اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ رہ، ہم پر احسان کر۔ میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دعا کر رہا ہوں۔"

فائدہ: حسن بلاء کا ترجمہ انعام کی خوبصورتی کیا گیا ہے۔ اہل لغت کے نزدیک بلاء کا اصل معنی عطا ہے۔ متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جو چیز دی جائے وہ اچھی بھی ہو سکتی ہے اور انتہائی اذیت ناک بھی۔ بلاء کا معنی آزمائش کیا جائے تو آزمائش کامیاب کرنے اور بچا لے جانے کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور ناکام کر کے تباہ کرنے کی غرض سے بھی ہو سکتی ہے۔

[٦٩٠١] ٧٠-(٢٧١٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي، وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

[6901] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے، انھوں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میری خطا، میری لاعلمی، اپنے (کسی) معاملے میں میرا حد سے آگے یا پیچھے رہ جانا اور وہ سب چیزیں جن کی نسبت تو زیادہ جانتا ہے، سب معاف فرما دے۔ اے اللہ! میرے وہ سب کام جو (تجھے پسند نہ آئے ہوں) میں نے سنجیدگی سے کیے ہوں یا مزاح سے ہوں، بھول چوک کر کیے ہوں یا جان بوجھ کر کیے ہوں اور یہ سب مجھ سے ہوئے ہیں، ان کو بخش دے۔ اے اللہ! میری وہ باتیں (جو تجھے پسند نہیں آئیں) بخش دے جو میں نے پہلے کیں یا جو میں نے بعد میں کیں، چھپ کر کیں یا جو میں نے سب کے سامنے کیں اور جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تو ہی (جسے چاہے اپنی رحمت کی طرف) آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

[٦٩٠٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ:

[6902] عبدالملک بن صباح مسمعی نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے (یہی) حدیث بیان کی۔

حدثنا شعبة في هذا الإسناد.

[٦٩٠٣] ٧١ (٢٧٢٠) حدثنا إبراهيم بن دينار: حدثنا أبو قطن عمرو بن الهيثم القطعي عن عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة الماجشون، عن قدامة بن موسى، عن أبي صالح السمان، عن أبي هريرة قال: كان رسول الله ﷺ يقول: «اللهم! أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري، وأصلح لي دنياي التي فيها معاشي، وأصلح لي آخرتي التي فيها معادي، واجعل الحياة زيادة لي في كل خير، واجعل الموت راحة لي من كل شر».

[6903] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے، جو میرے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری گزران ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور میری وفات کو میرے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔''

[٦٩٠٤] ٧٢ (٢٧٢١) حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله عن النبي ﷺ أنه كان يقول: «اللهم! إني أسألك الهدى والتقى، والعفاف والغنى».

[6904] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحٰق سے حدیث سنائی، انھوں نے ابواحوص سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی، اور (دل کا) غنا مانگتا ہوں۔''

[٦٩٠٥] (...) وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا: حدثنا عبد الرحمن عن سفيان، عن أبي إسحاق بهذا الإسناد مثله. غير أن ابن المثنى قال في روايته: «والعفة».

[6905] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، البتہ ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں (عفاف کے بجائے) ''عفت'' کا لفظ کہا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[٦٩٠٦] ٧٣ (٢٧٢٢) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم ومحمد بن عبد الله بن نمير - واللفظ لابن نمير - قال إسحاق: أخبرنا، وقال الآخران: حدثنا - أبو معاوية عن عاصم، عن عبد الله بن

[6906] عبداللہ بن حارث اور ابوعثمان نہدی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں تمھیں اسی طرح بتاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، آپ فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، عاجز ہو جانے، سستی، بزدلی، بخل، سخت بڑھاپے اور قبر کے

الْحَارِثِ، وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اللَّهُمَّ! آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا».

عذاب سے۔ اے اللہ! میرے دل کو تقویٰ دے، اس کو پاکیزہ کر دے، تو ہی اس (دل) کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا رکھوالا اور اس کا مددگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو کوئی فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جو (تیرے آگے) جھکے اور مطمئن نہ ہوتا ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جسے شرف قبولیت نصیب نہ ہو۔"

[٦٩٠٧] ٧٤-(٢٧٢٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ: «أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ».

[6907] عبدالواحد بن زیاد نے حسن بن عبیداللہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سوید نخعی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب شام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: "ہم نے شام کی اور سارا ملک (شام کے وقت بھی) اللہ کا ہوا، سب شکر اور تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا (مالک معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"

قَالَ الْحَسَنُ: فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا: «لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ».

حسن (بن عبیداللہ) نے کہا: مجھے زبید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اس (دعا) میں (یہ حصہ) ابراہیم (نخعی) سے (سن کر) حفظ کیا: "اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور تجھ سے اس رات کی اور اس کے بعد آنے والے (دن) کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم میں کسی بھی قسم کے عذاب سے اور قبر میں کسی

بھی قسم کے عذاب سے۔"

[٦٩٠٨] ٧٥ (...) حدّثنا عُثمانُ بْنُ أبي شَيْبَةَ: حدّثنا جريرٌ عن الحسنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عن إبراهيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يزيدَ، عن عبدِ اللهِ قال: كان نبيُّ اللهِ ﷺ إذا أمسى قال: «أمسينا وأمسى المُلْكُ للهِ، والحمدُ للهِ، لا إلٰهَ إلّا اللهُ وحدَهُ لا شريكَ لهُ» قال: أُراهُ قال فيهِنَّ: «لهُ المُلْكُ ولهُ الحمدُ وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ، ربِّ! أسألُكَ خيرَ ما في هٰذهِ الليلةِ وخيرَ ما بعدَها، وأعوذُ بكَ من شرِّ ما في هٰذهِ الليلةِ وشرِّ ما بعدَها، ربِّ! أعوذُ بكَ من الكسلِ وسوءِ الكِبَرِ، ربِّ! أعوذُ بكَ من عذابٍ في النّارِ وعذابٍ في القبرِ» وإذا أصبحَ قال ذٰلكَ أيضًا: «أصبحنا وأصبحَ المُلْكُ للهِ».

[6908] جریر نے حسن بن عبیداللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن سوید سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ جب شام کرتے تو (دعا کرتے ہوئے) فرماتے: "ہم اور سارا ملک شام کے وقت بھی اللہ کا ہوا، سب حمد اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔" (حسن بن عبیداللہ نے) کہا: میں دیکھتا ہوں کہ انھوں (ابراہیم نخعی) نے ان کلمات میں یہ بھی کہا: "ساری بادشاہت اسی کی ہے، (ہر نعمت پر) ساری تعریف بھی اسی کو سزاوار ہے، وہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار! جو کچھ اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور جو کچھ اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے اس کی برائی سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی مندی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم میں کسی بھی قسم کے عذاب سے اور قبر میں کسی بھی قسم کے عذاب سے۔" اور جب آپ ﷺ صبح کرتے تو (بالکل اسی طرح) فرماتے: ہم اور ساری بادشاہت اور اختیار صبح کو (بھی) اللہ کے ہوئے۔"

[٦٩٠٩] ٧٦ (...) حدّثنا أبو بكرِ بْنُ أبي شيبةَ: حدّثنا حُسَيْنُ بْنُ عليٍّ عن زائدةَ، عن الحسنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عن إبراهيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يزيدَ، عن عبدِ اللهِ قال: كان رسولُ اللهِ ﷺ إذا أمسى قال: «أمسينا وأمسى المُلْكُ للهِ، والحمدُ للهِ، لا إلٰهَ إلّا اللهُ وحدَهُ لا شريكَ لهُ. اللّٰهُمَّ! إنّي أسألُكَ

[6909] زائدہ نے حسن بن عبیداللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن سوید سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ شام کے وقت (دعا کرتے ہوئے یہ) فرمایا کرتے تھے: "ہم نے اور سارے ملک نے اللہ کے (حکم و فرمان کی پابندی کے) لیے شام کی۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا

مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا. اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ»

ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی اور اس میں موجود ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کے اور اس میں موجود ہر شر سے پناہ کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی طاری ہو جانے سے اور عمر (کے حد سے) بڑھ جانے سے اور بڑھاپے کی خرابی سے اور دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔"

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ؛ أَنَّهُ قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

حسن بن عبیداللہ نے کہا: زبید نے مجھے ابراہیم بن سوید (نخعی) سے، انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے مزید یہ بتایا کہ آپ ﷺ (جب شام کرتے تو) یہ فرماتے: "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے، سب تعریف اسی کو سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔"

[٦٩١٠] ٧٧-(٢٧٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ».

[6910] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دعا کرتے ہوئے یہ) فرمایا کرتے تھے: "اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی نصرت کی، اکیلا وہ تمام جماعتوں پر غالب آیا، (وہی آخر ہے) اس کے بعد کچھ نہیں۔"

[٦٩١١] ٧٨-(٢٧٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ! اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي، وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ، وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ».

[6911] ابوکریب محمد بن علاء نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں (عبداللہ) بن ادریس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عاصم بن کلیب سے سنا، انھوں نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "(دعا کرتے ہوئے یہ) کہو: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھے راستے پر چلا، اور (اے علی!) ہدایت (کا نام لیتے ہوئے اس) سے صحیح راستے پر چلنے کو ذہن میں رکھو اور سیدھا

رہنے سے تیر جیسی سدھائی مراد لو (مانگتے ہوئے ہدایت اور صواب کا کمال طلب کرو۔)"

[٦٩١٢] (...) وحدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ: حدّثنا عبْدُ الله يعْني ابْن إدْرِيس، أخْبرنا عاصِمُ بْنُ كُليْبٍ بِهذا الإسْنادِ، قال: قال لي رسُولُ الله ﷺ: «قُلْ: اللّهُمّ! إنّي أسْألُك الْهُدى والسّداد» ثُمّ ذكر بِمِثْلِهِ.

[6912] ابن نمیر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن کلیب نے اسی سند کے ساتھ خبر دی (کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "(اے علی! یہ) کہو: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور راستی کا سوال کرتا ہوں۔" پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ١٩) - (بابُ التّسْبِيحِ أوّل النّهارِ وعِنْد النّوْمِ) (التحفة ١٩)

باب:19- دن کے آغاز اور سوتے وقت تسبیح کرنا

[٦٩١٣] ٧٩ (٢٧٢٦) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعِيدٍ وعمْرٌو النّاقِدُ وابْنُ أبي عُمر - واللّفْظُ لابْنِ أبي عُمر - قالُوا: حدّثنا سُفْيانُ عنْ مُحمّدِ بْنِ عبْدِ الرّحْمٰنِ، مولى آلِ طلْحة، عنْ كُريْبٍ، عنِ ابْنِ عبّاسٍ، عنْ جُويْرِية: أنّ النّبِيّ ﷺ خرج مِنْ عِنْدِها بُكْرةً حِين صلّى الصُّبْح، وهِي في مسْجِدِها، ثُمّ رجع بعْد أنْ أضْحى، وهِي جالِسةٌ، فقال: «ما زِلْتِ على الْحالِ الّتي فارقْتُكِ عليْها؟» قالتْ: نعمْ، قال النّبِيُّ ﷺ: «لقدْ قُلْتُ بعْدكِ أرْبع كلِماتٍ، ثلاث مرّاتٍ، لوْ وُزِنتْ بِما قُلْتِ مُنْذُ الْيوْمِ لوزنتْهُنّ: سُبْحان اللهِ وبِحمْدِهِ، عدد خلْقِهِ، ورِضا نفْسِهِ، وزِنة عرْشِهِ، ومِداد كلِماتِهِ».

[6913] کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح سویرے ان کے ہاں سے باہر تشریف لے گئے، اس وقت وہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں تھیں، پھر دن چڑھنے کے بعد آپ ﷺ ان کے پاس واپس تشریف لائے تو وہ (اسی طرح) بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: "تم اب تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو جس پر میں تمھیں چھوڑ کر گیا تھا؟" انھوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تمھارے (ہاں سے جانے کے) بعد میں نے چار کلمے تین بار کہے ہیں، اگر ان کو ان کے ساتھ تولا جائے جو تم نے آج کے دن اب تک کہا ہے تو یہ ان سے وزن میں بڑھ جائیں: «سُبْحان اللهِ وبِحمْدِهِ، عدد خلْقِهِ، ورِضا نفْسِهِ، وزِنة عرْشِهِ، ومِداد كلِماتِهِ» "پاکیزگی ہے اللہ کی اور اس کی تعریف کے ساتھ، جتنی اس کی مخلوق کی گنتی ہے اور جتنی اس کو پسند ہے اور جتنا اس کے عرش کا وزن اور جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔"

[٦٩١٤] (...) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب وإسحٰق عن محمد بن بشر، عن مسعر، عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن أبي رشدين، عن ابن عباس، عن جويرية قالت: مر بها رسول الله ﷺ حين صلى الغداة، أو بعد ما صلى الغداة - فذكر نحوه غير أنه قال: «سبحان الله عدد خلقه، سبحان الله رضا نفسه، سبحان الله زنة عرشه، سبحان الله مداد كلماته».

[6914] ابورشدین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ گزرتے ہوئے ان کے ہاں تشریف لائے۔ پھر اس (پچھلی حدیث) کے مطابق بیان کیا۔ مگر انھوں نے (اپنے کلموں کو اس طرح) بیان کیا: ”میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی مخلوقات کی گنتی ہے، میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی رضا ہے، میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔“

[٦٩١٥] ٨٠-(٢٧٢٧) حدّثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار - واللفظ لابن المثنى - قالا: حدّثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن الحكم قال: سمعت ابن أبي ليلى قال: حدّثنا علي: أن فاطمة اشتكت ما تلقى من الرحى في يدها، وأتى النبي ﷺ سبي، فانطلقت فلم تجده، ولقيت عائشة فأخبرتها، فلما جاء النبي ﷺ أخبرته عائشة بمجيء فاطمة إليها، فجاء النبي ﷺ إلينا - وقد أخذنا مضاجعنا - فذهبنا نقوم، فقال النبي ﷺ: «على مكانكما» فقعد بيننا حتى وجدت برد قدمه على صدري، ثم قال: «ألا أعلمكما خيرا مما سألتما؟ إذا أخذتما مضاجعكما، أن تكبرا الله أربعا وثلاثين، وتسبحاه ثلاثا وثلاثين، وتحمداه ثلاثا وثلاثين، فهو خير لكما من خادم».

[6915] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے جو زحمت برداشت کرنی پڑتی اس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں تکلیف ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنگی قیدی آئے۔ آپ کی طرف گئیں لیکن آپ ﷺ کو (گھر میں) نہ پایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملیں اور انھیں (اپنی تکلیف کے بارے میں) بتایا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ان (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے اپنے پاس آنے کے بارے میں بتایا تو رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت ہم اپنے اپنے بستروں میں جا چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دونوں اپنی اپنی جگہ پر رہو۔“ آپ ہم دونوں کے درمیان (والی جگہ پر) بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم دونوں نے جو مجھ سے مانگا ہے میں تمھیں اس سے بہتر بات نہ سکھاؤں؟ جب تم دونوں اپنے اپنے بستروں میں جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس

بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار الحمد للہ کہو، یہ (عمل) تم دونوں کے لیے ایک خادم (مل جانے) سے بہتر ہے۔"

[٦٩١٦] (...) وحدّثناه أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا وكيع؛ ح: وحدثنا عبيد الله بن معاذ: حدثنا أبي؛ ح: وحدثنا ابن المثنى: حدثنا ابن أبي عدي، كلهم عن شعبة بهذا الإسناد، وفي حديث معاذ: «إذا أخذتما مضجعكما من الليل».

[6916] وکیع، معاذ اور ابن ابی عدی سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور معاذ کی حدیث میں ہے: "جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستر میں چلے جاؤ۔"

[٦٩١٧] (...) وحدّثني زهير بن حرب: حدثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن أبي يزيد، عن مجاهد، عن ابن أبي ليلى، عن علي بن أبي طالب؛ ح: وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير وعبيد بن يعيش عن عبد الله بن نمير: حدثنا عبد الملك عن عطاء بن أبي رباح، عن مجاهد، عن ابن أبي ليلى، عن علي عن النبي ﷺ، بنحو حديث الحكم عن ابن أبي ليلى، وزاد في الحديث قال علي: ما تركته منذ سمعته من النبي ﷺ، قيل له: ولا ليلة صفين؟ قال: ولا ليلة صفين.

[6917] عبید اللہ بن ابی یزید اور عطاء بن ابی رباح نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت علی ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح حکم نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی۔ انھوں نے حدیث میں مزید یہ بیان کیا کہ حضرت علی ؓ نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی میں نے کبھی اسے ترک نہیں کیا۔ ان سے پوچھا گیا: جنگ صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا؟ انھوں نے جواب دیا: جنگ صفین کی رات بھی (اسے نہیں چھوڑا۔)

وفي حديث عطاء، عن مجاهد، عن ابن أبي ليلى، قال: قلت له: ولا ليلة صفين؟

عطاء نے جو حدیث مجاہد سے اور انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی، انھوں (ابن ابی لیلیٰ) نے کہا: میں نے ان (حضرت علی ؓ) سے عرض کی: صفین کی رات بھی نہ چھوڑا؟

[٦٩١٨] ٨١ (٢٧٢٨) حدّثني أمية بن بسطام العيشي: حدثنا يزيد يعني ابن زريع: حدثنا روح وهو ابن القاسم عن سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة: أن فاطمة أتت النبي ﷺ

[6918] روح بن قاسم نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ ؓ ایک خدمت گزار (کنیز) مانگنے کے لیے نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے کام کی

تَسْأَلُهُ خَادِمًا، وَشَكَتِ الْعَمَلَ، فَقَالَ: «مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا» قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ».

شکایت کی تو آپ نے فرمایا: "تمھیں خدمت گزار تو ہمارے ہاں نہیں ملا۔" (ہمارے گھر میں بھی موجود نہیں)، فرمایا: "کیا میں تمھیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمھارے لیے خدمت گزار سے بہت بہتر ہے؟ جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے لیے گزران کا وہی طریقہ پسند فرمایا جو آپ نے اپنے گھر میں اختیار فرمایا تھا اور اسی طرز زندگی کے مطابق جو نبی آخر الزمان ﷺ کے شایان شان تھا، انھیں بھی حمد وثنا اور تسبیح وتکبیر کی تلقین فرمائی۔

[٦٩١٩] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6919] وہیب نے کہا: ہمیں سہیل نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيكِ) (التحفة ٢٠)

باب:20- مرغ کی بانگ کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے

[٦٩٢٠] ٨٢-(٢٧٢٩) حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا».

[6920] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ (اس وقت) اس نے ایک فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔"

فائدہ: سننے، دیکھنے اور دیگر محسوسات کے حوالے سے جانوروں کو انسانوں کی نسبت مختلف حسیات دی گئی ہیں۔ جیسے جنگل کے جانوروں حتی کہ پرندوں تک کو کسی خطرناک درندے کی بہت دور سے آمد کا پتہ چل جاتا ہے۔ بعض کو زمین میں آنے والی بڑی تبدیلیوں، زلزلوں وغیرہ کا پہلے سے احساس ہو جاتا ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ) (التحفة ٢١)

باب:21- کرب (شدید تکلیف دہ مصیبت کی کیفیت) کے لیے دعا

[٦٩٢١] ٨٣ (٢٧٣٠) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّار وعُبيْدُ الله بْنُ سعيد - واللّفْظُ لابْن سعيد - قالُوا: حدّثنا مُعاذُ بْنُ هشام: حدّثني أبي عنْ قتادة، عنْ أبي الْعالية، عن ابْن عبّاس: أنّ نبيّ الله ﷺ كان يقُولُ عنْد الْكرْب: «لا إله إلّا اللهُ الْعظيمُ الْحليمُ، لا إله إلّا اللهُ ربُّ الْعرْش الْعظيم، لا إله إلّا اللهُ ربُّ السّماوات وربُّ الْأرْض ربُّ الْعرْش الْكريم».

[6921] معاذ بن ہشام نے کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعالیہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کرب کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو سب سے عظیم ہے، سب سے زیادہ حلم والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمینوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔"

[٦٩٢٢] (...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا وكيعٌ عنْ هشام بهذا الْإسْناد، وحديثُ مُعاذ بْن هشام أتمُّ.

[6922] وکیع نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، لیکن معاذ بن ہشام کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[٦٩٢٣] (...) وحدّثناهُ عبْدُ بْنُ حُميْد: أخْبرنا مُحمّدُ بْنُ بشْر الْعبْديُّ: حدّثنا سعيدُ ابْنُ أبي عرُوبة عنْ قتادة، أنّ أبا الْعالية الرّياحيّ حدّثهُمْ عن ابْن عبّاس: أنّ رسُول الله ﷺ كان يدْعُو بهنّ ويقُولُهُنّ عنْد الْكرْب، فذكر بمثْل حديث مُعاذ بْن هشام عنْ أبيه، عنْ قتادة، غيْر أنّهُ قال: «ربُّ السّماوات والْأرْض».

[6923] ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کی، ابوعالیہ ریاحی نے انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کرب کے وقت ان الفاظ سے دعا فرماتے تھے، پھر وہی کلمات ذکر کیے جو معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے اور انھوں نے قتادہ سے روایت کیے، مگر انھوں نے ("رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَ رَبُّ الْأَرْضِ" کے بجائے) "رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ" کہا۔

[٦٩٢٤] (...) وحدّثني مُحمّدُ بْنُ حاتم: حدّثنا بهْزٌ: حدّثنا حمّادُ بْنُ سلمة: أخْبرني يُوسُفُ بْنُ عبْد الله بْن الْحارث عنْ أبي الْعالية، عن ابْن عبّاس: أنّ النّبيّ ﷺ كان إذا حزبهُ أمْرٌ، قال، فذكر بمثْل حديث مُعاذ عنْ أبيه، وزاد معهُنّ: «لا إله إلّا اللهُ ربُّ الْعرْش

[6924] حماد بن سلمہ نے کہا: مجھے یوسف بن عبداللہ بن حارث نے ابوعالیہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کو جب کوئی سخت مشکل اور تکلیف دہ معاملہ درپیش ہوتا تو آپ فرماتے، پھر اسی طرح بیان کیا جس طرح معاذ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی ہے اور ان کلمات کے ساتھ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ

الْكَرِيمِ".

الْحَلِيمُ" کے بعد) "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ" مزید بیان کیا۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ) (التحفة ٢٢)

باب:22- سبحان اللہ وبحمدہ (کے ذکر) کی فضیلت

[٦٩٢٥] ٨٤-(٢٧٣١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَا اصْطَفَاهُ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ».

[6925] وہیب نے کہا: ہمیں سعید جریری نے ابوعبداللہ جسری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: (اللہ کے ذکر کے لیے) کون سا کلمہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے یا (ان سمیت) اپنے تمام بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" "میں (ہر قسم کی) اللہ کی حمد کے ساتھ ہر ناشایاں چیز سے اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔"

[٦٩٢٦] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ».

[6926] شعبہ نے جریری سے، انھوں نے ابوعبداللہ جسری سے جو عنزہ قبیلے سے تھے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں وہ کلمہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟" میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے وہ کلمہ بتایئے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔"

(المعجم ٢٣) - (بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- مسلمانوں کے لیے ان کی عدم موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت

[٦٩٢٧] ٨٦-(٢٧٣٢) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

[6927] فضیل نے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے، انھوں

عَمرُو بْنُ حَفْصٍ الرَّبِيعِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ». [راجع: ٦٩٢٧]

نے ام درداء سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان بندہ نہیں جو اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کے لیے دعا کرے، مگر ایک فرشتہ (ہے جو) کہتا ہے: تمھیں بھی اس کے مانند ملے۔''

[٦٩٢٨] ٨٧ (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ».

[6928] موسیٰ بن سروان معلم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہا: میرے آقا (خاوند) نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کی تو جو فرشتہ اس کے ساتھ مقرر ہے وہ کہتا ہے: آمین اور تمھیں بھی اسی کے مانند عطا ہو۔''

[٦٩٢٩] ٨٨ (٢٧٣٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ - وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ، وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ».

[6929] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن صفوان کے بیٹے صفوان سے روایت کی، (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی) درداء ان (صفوان) کی زوجیت میں تھی، وہ کہتے ہیں: اور میں شام آیا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کے گھر گیا، وہ نہیں ملے، میں حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے ملا تو انھوں نے کہا: کیا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: ہمارے لیے خیر کی دعا کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے، اس کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر کیا ہوا فرشتہ اس پر کہتا ہے: آمین، اور تمھیں بھی اسی کے مانند عطا ہو۔''

[٦٩٣٠] (٢٧٣٢) قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَى

[6930] (صفوان نے) کہا: میں بازار کی طرف نکلا تو

الشوق فلقيتُ أبا الدَّرْدَاءِ، فقال لي مثل ذلك، يرويه عن النبيِّ ﷺ. [راجع ٦٩٢٧]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی میری ملاقات ہوئی، انھوں نے بھی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے وہی چیز کہا (جوان کی بیوی حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا۔)

[٦٩٣١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ.

[6931] یزید بن ہارون نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، اور کہا: صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ) (التحفة ٢٤)

باب:24- کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا مستحب ہے

[٦٩٣٢] ٨٩-(٢٧٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا».

[6932] ابواسامہ اور محمد بن بشر نے زکریا بن ابی زائدہ سے، انھوں نے سعید بن ابی بردہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بات پر (اپنے) بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک کھانا کھائے اور اس پر اللہ کی حمد کرے یا پینے کی کوئی چیز (پانی، دودھ وغیرہ) پیے اور اس پر اللہ کی حمد کرے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے کھانے پینے پر حمد کرنے کی جو دعائیں سکھائیں ہیں، ان میں سے ایک معروف دعا یہ ہے: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا» ''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوشگوار بنایا اور اس کے باہر نکلنے کا نظام بھی بنا دیا۔'' (سنن أبي داود: 3851)

[٦٩٣٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِهِ.

[6933] اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا: ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے سعید بن ابی بردہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (آگے) اسی کے مانند (ہے۔)

(المعجم ٢٥) (بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي) (التحفة ٢٥)

باب:25- دعا مانگنے والے کی دعا پوری ہوتی ہے اگر وہ جلد بازی کرتے ہوئے نہ کہے: میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی

[٦٩٣٤] ٩٠ (٢٧٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي».

[6934] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابوعبید سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہیں کہتا: میں نے دعا کی، لیکن میرے حق میں قبول نہیں ہوتی ۔ یا نہیں ہوئی۔''

[٦٩٣٥] ٩١ (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ - وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، فَيَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي».

[6935] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوعبید نے حدیث بیان کی ۔ اور وہ قراء اور اہل فقہ میں سے ہیں ۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی بھی شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے اور یہ (نہ) کہے: میں نے اپنے رب سے دعا کی تو اس نے مجھے میری دعا کا جواب نہیں دیا (میری دعا قبول نہیں کی۔)''

[٦٩٣٦] ٩٢ (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الِاسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: «يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي،

[6936] ابوادریس خولانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب تک کوئی بندہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور قبولیت کے معاملے میں جلد بازی نہ کرے، اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! جلد بازی کرنا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کہے: میں نے دعا کی اور میں نے دعا کی اور مجھے نظر نہیں آتا کہ وہ میرے حق میں قبول کرے گا، پھر اس مرحلے میں (مایوس ہوکر) تھک جائے اور

فيستحسر عند ذلك، ويدع الدعاء».

دعا کرنا چھوڑ دے۔"

فائدہ: انسان مستقبل اور اپنے حقیقی فائدے سے بے خبر اور جلد باز ہے۔ وہ جو دعا کرتا ہے اللہ سے مانگی ہوئی چیز اسے وقت میں دینا چاہتا ہے جو مناسب ترین اور محفوظ ہو، لیکن وہ بے خبر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر اللہ سے مانگنے والا تعلق ہی توڑ لیتا ہے۔ یہ اللہ اس کو مانگی ہوئی چیز سے بدرجہا عنایت کرنا چاہتا ہے۔ وہ صرف یہ دیکھ کر کہ جو چیز اس نے مانگا بعینہ وہی ملنے کے آثار نظر نہیں آرہے یا وہ چیز کسی اور کو مل گئی ہے، اللہ کی بے پایاں رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ مانگنے والا تعلق توڑ بیٹھتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مانگو تو اس یقین کے ساتھ مانگو کہ ملے گا اور ضرور ملے گا۔ [illegible] بندہ اپنے اللہ سے جو امید وابستہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ خود اسے کبھی نہیں توڑتا، بندہ خود ہی مایوسی کا شکار ہو کر، جسے اللہ نے برقرار رکھا ہوا ہے، اس وابستگی کو توڑ لیتا ہے۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ، وَأَكْثَرِ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ، وَبَيَانِ الْفِتْنَةِ بِالنِّسَاءِ) (التحفة ٢٦)

باب:26-اہل جنت میں اکثریت فقراء کی اور اہل دوزخ میں اکثریت عورتوں کی ہوگی اور عورتوں کے ذریعے آزمائش ہوتی ہے

[٦٩٣٧] ٩٣-(٢٧٣٦) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ، فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ».

[6937] حماد بن سلمہ، معاذ بن معاذ عنبری، معتمر، جریر اور یزید بن زریع نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو زیادہ تر لوگ جو اس میں داخل ہوئے، مسکین تھے اور میں نے دیکھا کہ مال ومنصب والے (جنتی) باہر روکے ہوئے تھے، سوائے (مالدار) دوزخیوں کے، انھیں جہنم میں ڈالنے کا حکم (فوراً ہی) صادر کر دیا گیا تھا۔ اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں میں بیشتر عورتیں تھیں۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ازراہ شفقت بار بار عورتوں کو اس بات پر خبردار فرماتے تھے کہ بہت سی قبیح باتوں کو وہ انتہائی معمولی سمجھتے ہوئے مسلسل ان کا ارتکاب کرتی رہتی ہیں اور وہ جمع ہو کر اتنا بڑا بوجھ بن جاتی ہیں جو آخر کار انھیں جہنم میں لے جاتا ہے۔ آپ نے ازراہ رحمت عورتوں کو بہت سی بظاہر معمولی نیکیوں کی تلقین فرمائی ہے جو خاص طور پر ان کے لیے آخرت کا بہت بڑا خزانہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان میں چھوٹے بڑے صدقات بھی شامل ہیں۔ ان کا اپنی ہی اولاد، خصوصاً بچیوں کے ساتھ مشفقانہ رویہ بھی شامل ہے اگر وہ اللہ کی رضا کے لیے روا رکھا جائے۔

[٦٩٣٨] ٩٤ (٢٧٣٧) حدثنا زهير بن حرب: حدثنا إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب، عن أبي رجاء العطاردي قال: سمعت ابن عباس يقول: قال محمد ﷺ: «اطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء، واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء».

[6938] اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے، انھوں نے ابورجاء عطاردی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت کے اندر جھانک کر دیکھا تو میں نے اہل جنت میں اکثریت فقرا کی دیکھی اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دوزخ میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔''

[٦٩٣٩] (...) وحدثناه إسحاق بن إبراهيم: أخبرنا الثقفي: حدثنا أيوب بهذا الإسناد.

[6939] (عبدالوہاب) ثقفی نے بتایا: ایوب نے ہمیں اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٦٩٤٠] (...) وحدثنا شيبان بن فروخ: حدثنا أبو الأشهب: حدثنا أبو رجاء عن ابن عباس: أن النبي ﷺ اطلع في النار، فذكر بمثل حديث أيوب.

[6940] ابواشہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابورجاء نے حضرت ابن عباس ؓ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے آگ (جہنم) میں جھانک کر دیکھا...... پھر ایوب کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

[٦٩٤١] (...) حدثنا أبو كريب: حدثنا أبو أسامة عن سعيد بن أبي عروبة، سمع أبا رجاء عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ، فذكر بمثله.

[6941] سعید بن ابی عروبہ سے روایت ہے، انھوں نے ابورجاء سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر اسی کے مانند ذکر کیا۔

[٦٩٤٢] ٩٥ (٢٧٣٨) حدثنا عبيد الله بن معاذ: حدثنا أبي: حدثنا شعبة عن أبي التياح قال: كان لمطرف بن عبد الله امرأتان، فجاء من عند إحداهما، فقالت الأخرى: جئت من

[6942] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مطرف بن عبداللہ کی دو بیویاں تھیں، وہ ایک بیوی کے پاس سے آئے تو دوسری نے کہا: تم فلاں عورت (دوسری بیوی کا نام لیا) کے پاس سے

عند فلانة؟ فقال: جئت من عند عمران بن حصين، فحدثنا أن رسول الله ﷺ قال: «إن أقل ساكني الجنة النساء».

آئے ہو؟ انھوں نے کہا: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے (بھی ہو کر) آیا ہوں اور انھوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں رہنے والوں میں سب سے کم تعداد عورتوں کی ہے۔“

[٦٩٤٣] (...) وحدثنا محمد بن الوليد ابن عبد الحميد: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن أبي التياح قال: سمعت مطرفا يحدث أنه كانت له امرأتان، بمعنى حديث معاذ.

[6943] ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث سنائی، کہا: میں نے مطرف کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ان کی دو بیویاں تھیں (آگے) معاذ کی حدیث کے ہم معنی (روایت کی۔)

[٦٩٤٤] ٩٦-(٢٧٣٩) حدثني عبيد الله بن عبد الكريم أبو زرعة: حدثنا ابن بكير: حدثني يعقوب بن عبد الرحمن عن موسى بن عقبة، عن عبد الله بن دينار، عن عبد الله بن عمر قال: كان من دعاء رسول الله ﷺ: «اللهم! إني أعوذ بك من زوال نعمتك، وتحول عافيتك، وفجاءة نقمتك، وجميع سخطك».

[6944] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ تھی: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔“

[٦٩٤٥] ٩٧-(٢٧٤٠) حدثنا سعيد بن منصور: حدثنا سفيان ومعتمر بن سليمان عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان النهدي، عن أسامة بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ: «ما تركت بعدي فتنة، هي أضر، على الرجال، من النساء».

[6945] سعید بن منصور نے کہا: ہمیں سفیان اور معتمر بن سلیمان نے سلیمان تیمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے بعد کوئی آزمائش نہیں چھوڑی جو مردوں کے لیے عورتوں (کی آزمائش) سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والی ہو۔“

[٦٩٤٦] ٩٨-(٢٧٤١) حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري وسويد بن سعيد ومحمد بن عبد الأعلى، جميعا عن المعتمر. قال ابن معاذ: حدثنا المعتمر بن سليمان قال: قال

[6946] عبیداللہ بن معاذ عنبری، سوید بن سعید اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے ہمیں معتمر سے حدیث بیان کی۔ ابن معاذ نے کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت اسامہ

أَبِي : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً، أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ».

بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے بعد لوگوں میں کوئی ایسا فتنہ چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والا ہو۔''

[٦٩٤٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح : وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى : أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح : وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6947] ابو خالد احمر، ہشیم اور جریر سب نے سلیمان تیمی سے، اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٩٤٨] ٩٩-(٢٧٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ».

[6948] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابو مسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابونضرہ سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ دنیا بہت میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تمھیں (تم سے پہلے والوں کا) جانشیں بنانے والا ہے، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، لہٰذا تم دنیا (میں کھو جانے سے) بچتے رہنا اور عورتوں (کے فتنے میں مبتلا ہونے سے) بچ کر رہنا، اس لیے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں (کے معاملے) میں تھا۔''

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ : «لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ».

اور بشار کی حدیث میں ہے: ''تاکہ وہ دیکھے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔''

فائدہ: عورتوں کو جمال، نزاکت، نرمی اور مردوں کے لیے جاذبیت عطا کی گئی ہے۔ اگر وہ انھیں گھر بنانے، گھر کو ایمان اور دین کا مرکز بنانے کے لیے استعمال کریں تو وہ اس میں محیر العقول کامیابیاں حاصل کر سکتی ہیں۔ ایسی عورتیں ہر رشتے سے اللہ کی بہت بڑی نعمت، انتہائی قابل قدر اور قابل احترام ہیں لیکن چونکہ ان کی یہ خصوصیات بہت زیادہ مؤثر ہیں، اس لیے شیطان بھی اس

بات کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے کہ عورتوں کو فریب دے کر انھیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرے۔ بعض اوقات عورت کا اپنا ارادہ اس میں شامل نہیں ہوتا، اس کے باوجود شیطان اس کی جاذبیت کے حوالے سے بہت بڑے فتنے کھڑے کر دیتا ہے اور بدقسمتی سے اگر عورت بھی اسی طرح شیطان کے فریب کا شکار ہو جائے جس طرح کمزور مرد بھی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے تو اس کے ذریعے سے ایمان، بھلائی، صلہ رحمی، شرم و حیا وغیرہ کے حوالے سے بہت سنگین تباہی آسکتی ہے۔ وہ عورتیں بھی جو بڑے فتنوں سے بچتی ہیں، اللہ کی عبادت گزار بھی ہوتی ہیں، بظاہر چھوٹی اور بے ضرر نظر آنے والی باتوں میں بے پروائی برتتی ہیں۔ غیبت، دنیاوی معاملات میں دوسروں کی ریس، حسد، ناشکرا پن ایسی برائیاں ہیں جو ایمان رکھنے والی عورتوں کے نامۂ اعمال کو بھی سیاہ کر سکتی ہیں۔ پردے کا حکم، عورتوں کو اپنی من مانی سے روکنے کے احکام، مردوں سے بڑھ کر حیاداری کے تقاضے نبھانے کی تلقین اور اس کے ساتھ غیبت، حسد اور ناشکرے پن سے پرہیز کا حکم اسی لیے ہے کہ وہ اپنی مؤثر صلاحیتوں کے ذریعے سے اپنے گھر، خاندان بلکہ پورے معاشرے کو خوبیوں سے آراستہ کریں۔ یہی ان کی حقیقی خوبی ہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ، وَالتَّوَسُّلِ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ) (التحفة [illegible])

باب: 27- غار میں چھپے ہوئے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ اختیار کرنا

[٦٩٤٩] ١٠٠-(٢٧٤٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ أَبَا ضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ، فَادْعُوا اللهَ تَعَالَى بِهَا، لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللّٰهُمَّ! إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَامْرَأَتِي، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ، حَلَبْتُ، فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ، وَإِنِّي نَأَى بِي ذَاتَ

[6949] انس بن عیاض ابوضمرہ نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "تین آدمی پیدل چل رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا، انھوں نے پہاڑ میں ایک غار کی پناہ لی، تو (اچانک) ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک چٹان آگری اور ان کے اوپر آکر انھیں ڈھانک دیا، انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم اپنے ان نیک اعمال پر نظر ڈالو جو تم نے (صرف اور صرف) اللہ کے لیے کیے ہوں اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید وہ اس مشکل اور قید سے تمھیں آزاد کردے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین، بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے جن کی میں نگہداشت کرتا تھا۔ جب شام کو میں اپنے جانور (چرانے کے بعد انھیں) ان کے پاس واپس لاتا، ان کا دودھ

بِي الشَّجَرُ، فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهُ فُرْجَةً، نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهُ فُرْجَةً، فَرَأَوْا مِنْهُ السَّمَاءَ.

دودھتا تو آغاز اپنے والدین سے کرتا اور اپنے بچوں سے پہلے انھیں پلاتا تھا۔ ایک دن (مویشیوں کے چرنے کے قابل) درختوں کی تلاش مجھے بہت دور لے گئی، میں رات سے پہلے گھر نہ پہنچ سکا۔ میں نے انھیں پایا کہ وہ دونوں سو چکے ہیں۔ میں جس طرح (ہر روز) دودھ نکالا کرتا تھا نکالا اور وہ دوہا ہوا دودھ لے کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ مجھے یہ بھی ناپسند تھا کہ ان کو نیند سے جگاؤں اور یہ بھی گوارا نہ تھا کہ ان سے پہلے بچوں کو پلاؤں، بچے بھوک کی شدت سے بلکتے ہوئے میرے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ میں اسی حال میں (کھڑا) رہا اور وہ بھی اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو گئی۔ (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس (غار کے بند منہ) میں اتنا سوراخ کر دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ اللہ نے اس میں ایک سوراخ کر دیا کہ وہ آسمان کو دیکھنے لگے۔

وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَجِئْتُهَا بِهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ عَنْهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً، فَفَرَجَ لَهُمْ.

اور دوسرا (ساتھی) کہنے لگا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد تھی، میں اس سے وہی شدید محبت کرتا تھا جو ایک مرد عورت سے کرتا ہے۔ میں نے اس سے اپنے لیے (خود) اسی کو مانگا۔ اس نے اس وقت تک (میری بات ماننے سے) انکار کر دیا، یہاں تک کہ میں اسے (سونے کے) سو دینار لا کر دوں۔ میں انھیں حاصل کرنے میں لگ گیا یہاں تک کہ سو دینار اکٹھے کر لیے، پھر جب میں اس کے دونوں قدموں کے درمیان پہنچا تو وہ کہنے لگی: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور حق (نکاح) کے بغیر مہر (بکارت) نہ توڑ۔ تو (تیرا نام سن کر) میں اس سے (الگ ہو کر) کھڑا ہو گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تجھے راضی کرنے کے لیے کیا تھا تو اس میں (اور زیادہ) سوراخ کر دے (اللہ نے) ان کے لیے (اور زیادہ) سوراخ کر دیا۔

وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ:

اور تیسرے نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو چاولوں کے ایک فرق (تین صاع، تقریبا

أَعْطِنِي حَقِّي. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا. فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي. قُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا. فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ. خُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا. فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ. فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ. فَفَرَجَ اللهُ مَا بَقِيَ.

ساڑھے سات کلو گرام) کی اجرت کے عوض کام پر لگایا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا: میرا حق (اجرت) ادا کرو۔ میں نے اسے اس کا فرق (تین صاع چاول) پیش کیا۔ وہ (اسے کم قرار دیتے ہوئے) اس کو چھوڑ کر چلا گیا۔ میں مسلسل اس (تین صاع چاولوں) کو کاشت کرنے لگا، یہاں تک کہ میں نے اس (کی آمدنی) سے گائے (کے بہت سے ریوڑ) اور ان کو چرانے والے (غلام) اکٹھے کر لیے۔ پھر (مدت بعد) وہ میرے پاس (واپس) آیا اور کہا: اللہ سے ڈرو، میرے حق میں مجھ پر ظلم نہ کرو۔ میں نے کہا: ان گایوں (کے ریوڑوں) اور انھیں چرانے والے (غلاموں) کی طرف جاؤ اور انھیں لے لو۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈرو! میرے ساتھ مذاق تو نہ کرو۔ میں نے کہا: میں مذاق نہیں کر رہا، یہ سب گائیں اور ان کو چرانے والے (غلام) لے جاؤ۔ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تجھے راضی کرنے کے لیے کیا تھا تو جو حصہ باقی رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے۔ اللہ نے باقی حصہ بھی کھول دیا (اور وہ آزاد ہو کر غار سے باہر نکل آئے۔)''

[٦٩٥٠] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَرَقَبَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

[6950] موسیٰ بن عقبہ، عبیداللہ، فضیل، رقبہ بن مسقلہ اور صالح بن کیسان سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابوضمرہ کی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی روایت کی اور انھوں نے ان کی حدیث میں (پیدل چلے جا رہے تھے کے ساتھ) ''اور وہ پیدل چلتے ہوئے نکلے'' کے الفاظ بڑھائے اور عبیداللہ کی روایت کو چھوڑ کر صالح کی حدیث میں ''وہ چل کر پیدل چلے'' کے الفاظ ہیں جبکہ ان (عبیداللہ) کی حدیث میں ''اور وہ نکلے'' کا لفظ ہے اور انھوں نے اس کے بعد (پیدل چلتے ہوئے وغیرہ) کا تذکرہ نہیں کیا۔

النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ: "وَخَرَجُوا يَمْشُونَ"، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ "يَتَمَاشَوْنَ" إِلَّا عُبَيْدَ اللهِ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ "وَخَرَجُوا" وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا.

[٦٩٥١] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ - قَالَ ابْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَتَّى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ" وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: "اللَّهُمَّ! كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا"، وَقَالَ: "فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ"، وَقَالَ: "فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ، فَارْتَعَجَتْ". وَقَالَ: "فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ".

[6951] سالم بن عبداللہ (بن عمر) نے مجھے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص (کسی غرض سے) روانہ ہوئے، حتی کہ رات گزارنے کی ضرورت انھیں ایک غار کی پناہ گاہ میں لے آئی'' پھر انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نافع کی روایت کے مطابق واقعہ بیان کیا مگر کہا: ''اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین تھے، میں رات کے وقت ان دونوں سے پہلے نہ گھر والوں کو دودھ پلاتا تھا، نہ مال کو (اپنی ملکیت کے غلاموں یا مویشیوں کے ان بچوں کو جن کی اپنی مائیں نہ تھیں) دودھ پلاتا تھا۔'' اور (یہ بھی) کہا: ''(میری عم زاد) مجھ سے دور رہی یہاں تک کہ ایک قحط سالی کا شکار ہوگئی، وہ میرے پاس آئی تو میں نے اسے (سو کے بجائے جو اس نے مانگے تھے) ایک سو بیس دینار دیے۔'' اور (تیسرے شخص کے واقعے میں) اس نے کہا: ''میں نے اس کی اجرت کو (کاشتکاری اور تجارت کے ذریعے) خوب بارآور بنایا، یہاں تک کہ ایسا کرنے سے مال مویشی بہت بڑھ گئے اور پھیل گئے۔'' اور آخر میں کہا: ''تو وہ چلتے ہوئے غار سے باہر آ گئے۔''

ارشاد باری تعالیٰ

وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

”اور سب اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مومنو! تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

(النور 24:31)

توبہ اور اس کی قبولیت

توبہ کا باب درحقیقت اللہ کی بے پایاں رحمت، اس کے بے کراں عفو اور اپنی مخلوق سے اس کی حد درجہ محبت کا باب ہے۔ انسان اللہ کی عطا کردہ رہنمائی سے ہٹ کر گناہ اور نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے۔ ہر گناہ اور نافرمانی کا وبال بہت شدید ہے۔ جب گناہ گار پچھتاتا ہے اور اپنے اسی رب واحد کی طرف رجوع کرتا ہے جس کی اس نے نافرمانی کی ہوتی ہے تو وہ اسے اس کے گناہ کے وبال سے اور اس کی اپنی بدعملی کے برے نتیجے سے بچا لیتا ہے، پھر عجیب یہ کہ بندے کے اس بچ جانے پر سب سے زیادہ خوش، بدترین عذاب سے بچ جانے والے بندے سے بھی بڑھ کر اس کا رب خوش ہوتا ہے جو اسے بچاتا ہے۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ نے اپنے ہر گناہ گار بندے کو یہ بھی سکھایا ہے کہ وہ پشیمانی کے موقع پر اسی سے عفو و مغفرت یعنی نامۂ اعمال سے گناہوں کو مٹا دینے کے ساتھ رحمت بھی طلب کرے۔ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ رحمت و نعمت کا مطالبہ اچھا کام کرنے کے بعد ہونا چاہیے لیکن اللہ ایسا رحیم ہے کہ وہ گناہ کرنے والے کو پچھتانے کے موقع پر عفو و مغفرت کے ذریعے سے رحمت طلب کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

اس نے ساری کائنات میں جتنی رحمت پیدا فرمائی ہے اس کا ہر کہیں ہر وقت مظاہرہ ہوتا رہتا ہے، مائیں، انسانوں کی ہوں یا جانوروں، درندوں اور پرندوں کی، ہر وقت ہر جگہ اپنے بچوں پر رحمت و شفقت لٹا رہی ہوتی ہیں۔ انسانوں میں دوسرے رشتوں کے نتیجے میں بھی رحمت و شفقت کا مظاہرہ ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ رحمت و شفقت نہ ہو تو کائنات بستی نہ رہے اور ایک لمحے میں اجڑ جائے۔ یہ ساری رحمت اللہ کی رحمت کا سواں (1/100) حصہ ہے۔ ننانوے حصے اس کے پاس ہیں، وہ اپنی مخلوق کے لیے انھیں لوٹاتا ہے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو مخلوقات کو عطا کردہ رحمت کے اس حصے کو بھی اپنی رحمت میں شامل کر دے گا اور فیصلہ اس کی بنیاد پر کرے گا۔ اس نے ابتدائے آفرینش ہی میں فیصلہ کرتے ہوئے اپنے بارے میں اپنا فیصلہ لکھ کر رکھ لیا ہے: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي "میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔"

توبہ کے حوالے سے بنیادی شرط اللہ اور اس کی بے پایاں رحمت پر پختہ یقین، اس کی ناراضی کے خوف کے ساتھ پشیمانی کا احساس اور صرف اللہ کی طرف رجوع ہے۔ بلکہ اگر خوف کے عالم میں اللہ کی ناراضی سے بچنے کی نیت سے کوئی ایسا کام بھی کر بیٹھے جو خود گناہ ہے، اگرچہ وہ نہیں جانتا کہ یہ گناہ ہے، تو اللہ اسے بھی توبہ کے مترادف قرار دیتے ہوئے نہ صرف اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے بلکہ اس کے آخری گناہ ہی کو اس کی بخشش کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ یہی سلوک اس شخص کے ساتھ ہوگا جس

نے صرف اور صرف اللہ کے خوف کی بنا پر اپنے وارثوں کو پابند کیا کہ وہ اس کی لاش کو جلا کر راکھ ہواؤں میں اڑا دیں اور سمندروں میں بہا دیں۔ یہ وسعتیں صرف اللہ کی رحمت کے شایان شان ہیں کہ توبہ کر کے پھر گناہ کا ارتکاب کرنے والا اور بار بار گناہ کر کے توبہ کے لیے آ کھڑا ہونے والا دھتکار دیے جانے اور غضب اور ملامت کے سلوک کے بجائے ارحم الراحمین کی طرف سے اس نوید کا سزاوار ٹھہرا دیا جاتا ہے کہ تو یہ بات جان کر کہ تیرا ایک ہی رب ہے جو گناہ پر پکڑ بھی لیتا ہے اور توبہ کرنے پر ہمیشہ بخش بھی دیتا ہے، بار بار جو میرے پاس بخشش کے لیے آئے گا تو جا: "اعْمَلْ مَاشِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ" "جو چاہے کرتا جا میں نے تجھے بخش دیا۔" (حدیث:6986) لیکن رحمت گناہوں کی حوصلہ افزائی نہیں بنی چاہیے۔ اللہ انتہائی غیور ہے۔ اس لیے اسے بخشش کام پسند نہیں۔ اس کے سامنے گناہ پر اصرار اور اکڑتے ہوئے نہیں آنا چاہیے۔ توبہ پر اصرار اور عاجزانہ اس کی مدح، تعریف اور حمد کرتے ہوئے آنا چاہیے۔

یہ بھی اللہ کی رحمت کا ایک انداز ہے کہ گناہ سرزد ہو جانے کے بعد انسان نیک کام کرے، خصوصاً دل سے اللہ کی عبادت کرے، نماز ادا کرے تو اسے پتہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ بخشا جا چکا ہوتا ہے: ﴿إِنَّ الْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـَٔاتِ﴾ گناہ جتنا بڑا بھی ہو اگر گناہ گار سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ کی بخشش اس کی دست گیری کرتی ہے۔ سچی توبہ کے لیے نکلنے والے سو آدمیوں کے قاتل کی بھی بخشش کر دی جاتی ہے۔ گناہ پر پشیمانی اور اللہ کا خوف بعض اوقات اتنا شدید ہوتا ہے کہ انسان اپنی مرضی سے جان دینے والی سزا کو قبول کر لیتا ہے۔ یہ بہت بڑی توبہ ہے۔ جن لوگوں نے حبیبۂ رسول، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹا الزام لگایا ان کا جرم صرف قذف نہ تھا، رسول اللہ ﷺ کا دل دکھایا، آپ کی عزت پر حملہ کیا، بیت نبوت پر چھینٹے پھینکے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سخت آزمائش کا جس انداز میں سامنا فرمایا وہ ہر مسلمان کے لیے مشعل راہ ہے۔ جب حقیقت حال کی وضاحت کے لیے وحی آنے میں دیر ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا: "اگر تم بری ہو تو اللہ عنقریب تمھاری براءت واضح کر دے گا۔ اگر کوئی بھی گناہ ہوا ہے تو اللہ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لے اور توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرما لیتا ہے۔" آپ ﷺ نے یہ فرما کر گناہگار بندوں کے لیے جو اللہ کا پیغام ہے وہ پہنچایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو طاہرہ تھیں۔ اللہ نے ان کی براءت نازل بھی فرما دی لیکن توبہ کی قبولیت کا اعلان ایک بار پھر ساری امت کے سامنے آ گیا۔ وحی میں تاخیر کی حکمت یہ تھی کہ الزام تراشی کرنے والے اپنا الزام ثابت کرنے کے لیے پورا زور لگائیں، پورا وقت ملنے کے باوجود وہ اوقی کی شہادت یا کوئی قرینہ بھی پیش نہ کر سکیں اور سب کے سامنے واضح ہو جائے کہ یہ ایک بے بنیاد الزام تھا۔ اس کے بعد اللہ کی طرف سے براءت بھی، بہتان تراشنے والوں کی سزا کا بھی اہتمام ہوا اور جس پاکباز ہستی پر جھوٹا الزام لگا کر اس کا دل دکھایا گیا اس کی عزت بھی دوبالا ہو جائے۔ اگر فوراً ہی اللہ کی طرف سے براءت آ جاتی تو شیطان کی طرف سے فتنہ انگیزی جاری رہتی اور وہ سب مقاصد حاصل نہ ہو سکتے جو وحی کے ذریعے سے حاصل ہوئے۔ اس باب کی آخری حدیث میں بیت نبوت کی حفاظت کے حوالے سے ایک معجزانہ پہلو بیان ہوا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بیت نبوت پر الزام لگانے والوں کا جھوٹ ہر صورت میں کھل جاتا ہے اور بیت نبوت سے منسلک ہر فرد کی عزت و حرمت کی شہادت قدرت خود فراہم کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک ام ولد (جو آپ کے فرزند ابراہیم ﷺ کی والدہ تھیں) پر کسی شخص کے حوالے سے اسی طرح کا الزام عائد کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو

ن با وفی غیر مسلم غلام تھا، یہ فیصلہ فرما دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جا کر اس کو قتل کر دیں۔ حضرت علی تشریف لے گئے۔ وہ ایک کم گہرے کنویں کے پانی میں خود کو ٹھنڈا کر رہا تھا۔ حضرت علی نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے باہر نکالا تو دیکھا کہ اس کو خواجہ سرا بنانے کے لیے اس کا عضو کاٹا ہوا تھا۔ حضرت علی نے اس کو چھوڑ دیا اور آکر گواہی دی کہ جس شخص کو ملوث قرار دیا گیا تھا وہ سرے سے اس قابل ہی نہ تھا۔ شیطان اور اس کے چیلے اس بار بھی جھوٹے نکلے اور رسوا ہوئے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٩ - كتاب التوبة

توبہ کا بیان

(المعجم ١) - (بابٌ: في الْحضّ على التَّوْبَة والْفرَحِ بِهَا) (التحفة ٢)

باب:1- توبہ کی تلقین اور اس پر (اللہ عزوجل کی) خوشی

[٦٩٥٢] ١-(٢٦٧٥) وحدّثني سُوَيْدُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا حفْصُ بْنُ مَيْسرة: حدّثني زيْدُ ابْنُ أَسْلم عَنْ أبي صالحٍ، عَنْ أبي هُريْرة عَنْ رَسُول الله ﷺ أنَّهُ قال: «قال اللهُ عزّ وجلّ: أنا عند ظنّ عبْدي بي، وأنا معهُ حيْثُ يذْكُرُني، والله! للهُ أفْرحُ بتوْبة عبْده منْ أحدكُمْ يجدُ ضالّتهُ بالْفلاة، ومنْ تقرّب إليّ شبْرًا تقرّبْتُ إليْه ذراعًا، ومنْ تقرّب إليّ ذراعًا تقرّبْتُ إليْه باعًا، وإذا أقْبل إليّ يمْشي أقْبلْتُ إليْه أُهرْولُ». [راجع: ٦٨٠٥]

[6952] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے فرمایا: میرے بارے میں میرے بندے کا جو گمان ہو میں اس کے ساتھ (مطابق ہوتا) ہوں اور وہ مجھے جہاں (بھی) یاد کرے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے ایسے آدمی کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے چٹیل بیابان میں اپنی گم شدہ سواری (سامان سمیت واپس) مل جاتی ہے۔ (میرا) جو بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب آجاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے، میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو چلتا ہوا میری طرف آتا ہے، میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔"

[٦٩٥٣] ٢-(...) حدّثنا عبْدُ الله بْنُ مسْلمة بْن قعْنبٍ الْقعْنبيُّ: حدّثنا الْمُغيرةُ يعْني [ابْن عبْد الرّحْمٰن] الْحزاميّ، عنْ أبي الزّناد،

[6953] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یقیناً تم میں سے کسی کے توبہ کرنے پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں

عن الأعرج، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "لله أشد فرحا بتوبة أحدكم، من أحدكم بضالته، إذا وجدها".

سے کوئی شخص اپنی گم شدہ سواری (واپس) پا کر خوش ہوتا ہے۔"

[٦٩٥٤] (...) وحدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: أخبرنا معمر عن همام بن منبه، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ بمعناه.

[6954] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٩٥٥] ٣-(٢٧٤٤) حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم - واللفظ لعثمان - قال إسحاق: أخبرنا، وقال عثمان: حدثنا جرير عن الأعمش، عن عمارة بن عمير، عن الحارث بن سويد قال: دخلت على عبد الله أعوده وهو مريض، فحدثنا بحديثين: حديثا عن نفسه وحديثا عن رسول الله ﷺ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "لله أشد فرحا بتوبة عبده المؤمن، من رجل في أرض دوية مهلكة، معه راحلته، عليها طعامه وشرابه، فنام فاستيقظ وقد ذهبت، فطلبها حتى أدركه العطش، ثم قال: أرجع إلى مكاني الذي كنت فيه، فأنام حتى أموت، فوضع رأسه على ساعده ليموت، فاستيقظ وعنده راحلته عليها زاده وطعامه وشرابه، فالله أشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده".

[6955] جریر نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے اور انھوں نے حارث بن سُوید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے ہاں حاضر ہوا، اس وقت وہ بیمار تھے، انھوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ کی طرف سے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ آدمی (خوش ہوتا ہے) جو ہلاکت خیز سنسان اور بے آب وگیاہ میدان میں ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو، اس (سواری) پر اس کا کھانا اور پانی لدا ہوا ہو، وہ (تھکا ہارا کچھ دیر کے لیے) سو جائے اور جب جاگے تو سواری جا چکی ہو۔ وہ ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ اسے شدید پیاس لگ جائے، پھر وہ کہے: میں جہاں پر تھا، اسی جگہ واپس جاتا ہوں اور سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ (اس نیند کے عالم میں) مجھے موت آ جائے۔ وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لیے لیٹ جائے اور (اچانک) اس کی آنکھ کھلے تو اس کی وہ سواری جس پر اس کا زادِ راہ، کھانا اور پانی تھا اس کے پاس کھڑی ہو۔ تو اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ آدمی اپنی سواری اور زادِ راہ سے خوش ہوتا ہے۔"

فائدہ: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ بات بیان نہیں کی گئی جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کی تھی۔ صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی روایت میں اس کا ذکر موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ ایک بلند و بالا پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ وہ اس کے اوپر گر جائے گا اور کافر اس طرح دیکھتا ہے جیسے ایک مکھی اس کی ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اس کو ہاتھ سے ہٹا دیا۔ (صحیح البخاری، حدیث: 6308، وجامع الترمذی، حدیث: 2497، 2498)

[٦٩٥٦] (...) وحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حدَّثنا يَحْيَى بْنُ آدم عنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِالْعزيزِ، عنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذا الْإِسْنادِ، وقال: «مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِّنَ الْأَرْضِ».

[6956] قطبہ بن عبدالعزیز نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ''اس آدمی کی نسبت (زیادہ خوش ہوتا ہے) جو زمین کے سنسان بے آب و گیاہ صحرا میں ہو۔'' (دوِیّۃ کے بجائے داوِیّۃ کا لفظ بولا، معنی ایک ہی ہے۔)

[٦٩٥٧] ٤-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حدَّثنا عُمارةُ بْنُ عُمَيْرٍ قالَ: سَمِعْتُ الْحارِثَ ابْنَ سُوَيْدٍ قالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ حَدِيثَيْنِ: أَحدُهُما عنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، فقالَ: قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «لَلّٰهُ أَشَدُّ فرحًا بِتوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ» بِمِثْلِ حَدِيثِ جرِيرٍ.

[6957] ابواسامہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عمارہ بن عمیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حارث بن سوید سے سنا، کہا: مجھے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک رسول اللہ ﷺ سے (نقل کرتے ہوئے) اور دوسری اپنی طرف سے، چنانچہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے (اس آدمی کی نسبت) زیادہ خوش ہوتا ہے '' (آگے) جریر کی حدیث کے مانند۔

[٦٩٥٨] ٥-(٢٧٤٥) حدَّثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حدَّثَنا أَبِي: حدَّثنا أَبُو يُونُسَ عنْ سِماكٍ قالَ: خَطَبَ النُّعْمانُ بْنُ بَشِيرٍ فقالَ: «لَلّٰهُ أَشدُّ فرَحًا بِتوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حمل زادَهُ ومزادهُ على بعيرٍ، ثُمَّ سار حتّى كَانَ بِفلاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فأَدْرَكَتْهُ الْقائِلَةُ، فنزَلَ فقال تحْت شجرةٍ، فغلَبَتْهُ عيْنُهُ، وانْسَلَّ بعيرُهُ، فاسْتَيْقظ فسعى شرَفًا فلَمْ يرَ شَيْئًا، ثُمَّ سعى شرفًا ثانيًا فلَمْ يرَ شيْئًا، ثُمَّ سَعى شرَفًا

[6958] ابویونس نے سماک سے روایت کی، کہا: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور (آپ ﷺ کا فرمان) بیان کیا: ''اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی نسبت زیادہ خوشی ہوتی ہے جس نے اپنا زاد راہ اور اپنی پانی کی بڑی مشک کو اونٹ پر لادا، پھر (سفر پر) چل پڑا، یہاں تک کہ جب وہ ایک چٹیل زمین پر تھا تو اسے دوپہر کی نیند نے بے بس کر دیا، وہ اترا اور ایک درخت کے نیچے دوپہر کے آرام کے لیے لیٹ گیا، اس کی آنکھ لگ گئی اور اس کا اونٹ کسی طرف کو نکل گیا، پھر وہ جاگا تو کوشش کر کے ایک

ثُمَّ صَعِدَ شَرَفًا، فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي، حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ، فَلَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ، مِنْ هٰذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلَى حَالِهِ».

ٹیلے پر چڑھا (ہر طرف دیکھا) لیکن اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر وہ مشقت اٹھا کر دوسرے ٹیلے پر چڑھا، اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر (مزید) مشقت سے تیسرے ٹیلے پر چڑھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر وہ آیا، پھر وہ آیا، اسی جگہ پہنچا جہاں دوپہر کا آرام کیا تھا، وہ (اس جگہ) بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا اونٹ چلتا ہوا (واپس) آ گیا اور اپنی مہار (نکیل سے بندھی ہوئی رسی) اس آدمی کے ہاتھ پر گرا دی۔ (اسے اٹھ کر مہار پکڑنے کی زحمت بھی نہ کرنی پڑی) تو اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتا ہے جب یہ آدمی اپنی سواری کو اس کی اصل حالت میں (زادِ راہ اور پانی سمیت صحیح سالم) پالیتا ہے۔''

قَالَ سِمَاكٌ: فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ، أَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ.

سماک نے کہا: تو شعبی نے سمجھا کہ حضرت نعمان (بن بشیر رضی اللہ عنہ) نے یہ بات مرفوع (رسول اللہ ﷺ سے) بیان کی ہے، لیکن میں نے ان کو (مرفوع بیان کرتے) نہیں سنا۔

[٦٩٥٩] ٦ (٢٧٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ جَعْفَرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا - عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ إِيَادٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ، تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ، وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا، فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ؟» قُلْنَا: شَدِيدًا، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَاللهِ! لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ، مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ».

[6959] یحییٰ بن یحییٰ اور جعفر بن حمید نے ہمیں عبید اللہ بن ایاد بن لقیط سے، انھوں نے ایاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی ایسی بے آب و گیاہ زمین میں، جہاں کھانے کی کوئی چیز ہو نہ پینے کی، اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی (کسی طرف) نکل گئی۔ اس کا کھانا اور پانی بھی اسی پر تھا۔ اس شخص نے اسے (بہت) ڈھونڈا حتی کہ تھک کر ہار گیا، پھر وہ (اونٹنی چلتے چلتے) ایک درخت کے ٹنڈ منڈ تنے کے پاس سے گزری تو اس کی نکیل کی رسی اس کے ساتھ اٹک گئی اور اس شخص نے اس (اونٹنی) کو اس (تنے) کے ساتھ اٹکی کھڑی پالیا؟'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! (اس شخص کی خوشی) بے پناہ ہوگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ شخص اپنی سواری کو پا کر ہوتا ہے۔''

قَالَ جَعْفَرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ.

جعفر نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن ایاد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی۔

[٦٩٦٠] ٧-(٢٧٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَهُوَ عَمُّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا، قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ».

[6960] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ؓ نے حدیث بیان کی اور وہ (حضرت انس ؓ) ان کے چچا ہیں، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر، جب وہ (بندہ) اس کی طرف توبہ کرتا ہے، تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک بے آب و گیاہ صحرا میں اپنی سواری پر (سفر کر رہا) تھا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل (کر گم ہو) گئی، اس کا کھانا اور پانی اسی (سواری) پر ہے۔ وہ اس (کے ملنے) سے مایوس ہو گیا تو ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اپنی سواری (ملنے) سے ناامید ہو چکا تھا۔ وہ اسی عالم میں ہے کہ اچانک وہ (آدمی) اس کے پاس ہے، وہ (اونٹنی) اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کی نکیل کی رسی سے پکڑ لیا، پھر بے پناہ خوشی کی شدت میں کہہ بیٹھا: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے غلطی کر گیا۔"

فائدہ: راوی اسحاق کے والد عبداللہ بن ابوطلحہ، حضرت انس بن مالک ؓ کے مادری بھائی تھے۔ دونوں کی والدہ سیدہ ام سلیم ؓ تھیں۔

[٦٩٦١] ٨-(...) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلَى بَعِيرِهِ، قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضِ فَلَاةٍ».

[6961] ہداب بن خالد نے ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک ؓ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے جب جاگتے ہوئے اس کے (اس) اونٹ (کے آنے) پر اس کی آنکھ کھلتی ہے جسے وہ صحرا میں گم کر چکا ہوتا ہے۔"

[٦٩٦٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ

[6962] ابان نے کہا: ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی۔

الدارمي: حدثنا حبان: حدثنا همام: حدثنا قتادة: حدثنا أنس بن مالك عن النبي ﷺ مثله.

کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢) - (باب سقوط الذنوب بالاستغفار، والتوبة) (التحفة ٣)

باب:2-استغفار اور توبہ سے گناہوں کا زائل ہو جانا

[٦٩٦٣] ٩ (٢٧٤٨) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ليث عن محمد بن قيس، قاص عمر بن عبد العزيز، عن أبي صرمة، عن أبي أيوب أنه قال حين حضرته الوفاة: كنت كتمت عنكم شيئا سمعته من رسول الله ﷺ، سمعت رسول الله ﷺ يقول: "لولا أنكم تذنبون لخلق الله خلقا يذنبون، يغفر لهم".

[6963] عمر بن عبدالعزیز کے قصہ گو محمد بن قیس نے ابوصرمہ سے، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے چھپا رکھی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''اگر تم (لوگ) گناہ نہ کرو تو (تمھاری جگہ) اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا فرما دے جو گناہ کریں (پھر اللہ سے توبہ کریں اور) وہ ان کی مغفرت فرما دے۔''

[٦٩٦٤] ١٠ (...) حدثنا هارون بن سعيد الأيلي: حدثنا ابن وهب: حدثني عياض وهو ابن عبد الله الفهري: حدثني إبراهيم بن عبيد بن رفاعة عن محمد بن كعب القرظي، عن أبي صرمة، عن أبي أيوب الأنصاري، عن رسول الله ﷺ أنه قال: "لو أنكم لم تكن لكم ذنوب، يغفرها الله لكم، لجاء الله بقوم لهم ذنوب، يغفرها لهم".

[6964] محمد بن کعب قرظی نے ابوصرمہ سے، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ایسے ہوتے کہ تمھارے (نامہ اعمال میں کچھ بھی) گناہ نہ ہوتے جن کی اللہ تعالیٰ تمھارے لیے بخشش فرماتا تو وہ ایسی قوم کو (اس دنیا میں) لے آتا جن کے گناہ ہوتے اور وہ ان کے لیے ان (گناہوں) کی مغفرت فرماتا۔''

[٦٩٦٥] ١١ (٢٧٤٩) حدثني محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: أخبرنا معمر عن جعفر الجزري، عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "والذي

[6965] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم (لوگ) گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو (اس دنیا سے) لے جائے اور (تمھارے بدلے

نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ».

میں) ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔"

(المعجم ٣) - (بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ، وَالْمُرَاقَبَةِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ، وَالِاشْتِغَالِ بِالدُّنْيَا) (التحفة ٤)

باب:3- ہمیشہ ذکر، امور آخرت کی فکر اور (اپنے اعمال کی) نگرانی میں لگے رہنا اور بعض اوقات ان کو چھوڑ کر دنیا کے کام کاج کرنے کا جواز

[٦٩٦٦] ١٢-(٢٧٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى -: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ: - وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - قَالَ: لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ! قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! مَا تَقُولُ؟ قَالَ قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ، حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، نَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللهِ! إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: «وَمَا ذَاكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَكُونُ عِنْدَكَ، تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ

[6966] جعفر بن سلیمان نے سعید بن ایاس جریری سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت حنظلہ (بن ربیع) اُسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔ کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور دریافت کیا: حنظلہ! آپ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں حتی کہ ایسے لگتا ہے گویا ہم (انھیں) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے نکلتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کھیتی باڑی (اور دوسرے کام کاج) کو سنبھالنے میں لگ جاتے ہیں اور بہت سی چیزیں بھول بھال جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ایسی کچھ ہمیں بھی پیش آتا ہے، پھر میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ کیا معاملہ ہے؟" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں، تو

عِنْدِكَ، عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ - نَسِينَا كَثِيرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ، وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ، يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً» ثَلَاثَ مِرَارٍ.

حالت یہ ہوتی ہے گویا ہم (جنت اور دوزخ کو) اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب ہم آپ کے ہاں سے باہر نکلتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کام کاج کی دیکھ بھال میں لگ جاتے ہیں۔ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو جس طرح میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں لگے رہو تو تمھارے بچھونوں پر اور تمھارے راستوں میں فرشتے (آکر) تمھارے ساتھ مصافحے کریں، لیکن اے حنظلہ! کوئی گھڑی کسی طرح ہوتی ہے اور کوئی گھڑی کسی (اور) طرح۔''

[٦٩٦٧] ١٣ (...) حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ، فَلَقِينَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ، فَقَالَ: «مَهْ!؟» فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ. فَقَالَ: «يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً. لَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ».

[6967] عبدالصمد کے والد (عبدالوارث بن سعید) نے کہا: ہمیں سعید جُریری نے ابوعثمان نہدی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حنظلہ ؓ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ نے ہمیں وعظ فرمایا اور دوزخ کی یاد دلائی۔کہا: پھر میں گھر آیا تو بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق کیا اور بیوی سے خوش طبعی کی، پھر میں باہر نکلا تو حضرت ابوبکر ؓ سے ملاقات ہوئی، میں نے یہی بات ان کو بتائی۔ انھوں نے کہا: میں نے بھی یہی کیا ہے جس طرح تم نے ذکر کیا ہے، پھر ہم دونوں رسول اللہ ﷺ سے ملے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا بات ہے؟'' تو میں نے پوری بات آپ سے عرض کر دی، پھر حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: جس طرح انھوں نے کیا ہے، میں نے بھی بالکل یہی کیا ہے (گھر جا کر بیوی بچوں کے ساتھ مشغول ہو گیا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''حنظلہ (یہ) گھڑی گھڑی کا معاملہ ہے (ایک گھڑی کسی طرح ہوتی ہے اور دوسری کسی اور طرح۔) اگر تمھارے دل ہر وقت اسی طرح رہیں جیسے تذکیر و تلقین کے وقت ہوتے ہیں تو تمھارے ساتھ فرشتے مصافحے کریں حتی کہ راستوں

میں تم کو سلام کہیں۔"

[٦٩٦٨] (. . .) حدّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حدّثنا الْفضلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدّثنا سُفْيانُ عنْ سعيد الْجُرَيْرِيّ، عنْ أبِي عُثْمانَ النّهْدِيّ، عنْ حنْظلة التّميمِيّ الْأُسَيْدِيّ الْكاتب قال: كُنّا عنْد النّبِيّ ﷺ، فذكّرنا الْجنّة والنّار، فذكر نحْو حديثهما.

[6968] سفیان نے سعید جریری سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت حنظلہ تمیمی اسیدی کاتب (رسول ﷺ) سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے...... پھر ان دونوں (جعفر بن سلیمان اور عبدالوارث بن سعید) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى، وَأَنَّهَا تَغْلِبُ غَضَبَهُ) (التحفة ٥)

باب:4- اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ اس کے غضب پر غالب ہے

[٦٩٦٩] ١٤-(٢٧٥١) حَدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا الْمُغيرةُ يعْني الْحِزامِيّ، عنْ أبِي الزّنادِ، عنِ الْأعْرجِ، عنْ أبِي هُرَيْرة، أنّ النّبِيّ ﷺ قال: «لمّا خلق اللهُ الْخلْق، كتب في كتابه، فهُو عنْدهُ فوْق الْعرْشِ: إنّ رحْمتِي تغْلِبُ غضبِي».

[6969] مغیرہ حزامی نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنی کتاب میں لکھ دیا اور وہ (کتاب) عرش کے اوپر اس کے پاس ہے: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی۔"

[٦٩٧٠] ١٥-(. . .) حدّثني زُهَيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عنْ أبِي الزّنادِ، عنِ الْأعْرجِ، عنْ أبِي هُرَيْرة، عنِ النّبِيّ ﷺ قال: «قال اللهُ عزّ وجلّ: سبقتْ رحْمتِي غضبِي».

[6970] سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے فرمایا: میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔"

[٦٩٧١] ١٦-(. . .) حدّثنا عليُّ بْنُ حُجْرٍ: أخْبرنا أبُو ضمْرة عنِ الْحارثِ بْنِ عبْد الرّحْمٰنِ، عنْ عطاءِ بْنِ ميناء، عنْ أبِي هُرَيْرة قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «لمّا قضى اللهُ الْخلْق، كتب فِي كتابِهِ على نفْسِهِ،

[6971] عطاء بن میناء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کے بارے میں فیصلہ فرمالیا تو اس نے اپنی کتاب میں اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے لکھ دیا، وہ اس کے پاس رکھی ہوئی ہے: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب

فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي».

رہے گی۔"

[٦٩٧٢] ١٧ (٢٧٥٢) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ، حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا، خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ».

[6972] سعید بن مسیب نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو حصے کیے، ننانوے حصے اپنے پاس روک کر رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر اتارا، اسی ایک حصے میں سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتی کہ ایک چوپایہ اس ڈر سے اپنا سم اپنے بچے سے اوپر اٹھا لیتا ہے کہ کہیں اس کو لگ نہ جائے۔"

[٦٩٧٣] ١٨ (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ، وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً».

[6973] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں، اس نے ایک رحمت اپنی مخلوق میں رکھی اور ایک کم سو رحمتیں (آیندہ کے لیے) اپنے پاس چھپا کر رکھ لیں۔"

[٦٩٧٤] ١٩ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6974] عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے جن وانس، حیوانات اور حشرات الارض کے درمیان نازل فرمادی، اسی (ایک حصے کے ذریعے) سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں، آپس میں رحمت کا برتاؤ کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں مؤخر کر کے رکھ لی ہیں، ان سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔"

[٦٩٧٥] ٢٠-(٢٧٥٣) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ

[6975] معاذ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے حدیث

مُوسٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ، وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ».

بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان نہدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت ہے جس کے ذریعے سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے (رحمتیں) قیامت کے دن کے لیے (محفوظ) ہیں۔''

[٦٩٧٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6976] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٦٩٧٧] ٢١-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ خَلَقَ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ رَحْمَةٍ، كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ».

[6977] داود بن ابی ہند نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن اس نے سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت آسمانوں اور زمین کے درمیان کی وسعت کے برابر ہے۔ اس نے ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی، اسی رحمت کی وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر رحمت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت کا سلوک کرتے ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ ملا کر پوری (سو) کرے گا (اور بندوں کے ساتھ سو فیصد رحمت کا سلوک فرمائے گا۔)''

[٦٩٧٨] ٢٢-(٢٧٥٤) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ - وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِسَبْيٍ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ، تَبْتَغِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ، أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[6978] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چند قیدی آئے، ان قیدیوں میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی، اچانک قیدیوں میں سے اس کو ایک بچہ مل گیا، اس نے بچے کو اٹھا کر پیٹ سے چمٹا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی، تب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟'' ہم نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اس کے بس میں ہو کہ اسے نہ پھینکے (تو ہرگز نہیں پھینکے گی۔)

«اترون هذه المرأة طارحة ولدها في النار؟» قلنا: لا، والله! وهي تقدر على أن لا تطرحه. فقال رسول الله ﷺ: «للّٰه أرحم بعباده من هذه بولدها».

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا اس عورت کو اپنے بچے کے ساتھ ہے۔''

[٦٩٧٩] ٢٣ (٢٧٥٥) حدثني يحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر، جميعا عن إسماعيل ابن جعفر. قال ابن أيوب: حدثنا إسماعيل: أخبرني العلاء عن أبيه، عن أبي هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: «لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة، ما طمع بجنته أحد، ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة، ما قنط من جنته أحد».

[6979] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مومن کو یہ علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سزا کیا ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کی امید ہی نہ رکھے، اور اگر کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ کے پاس رحمت کس قدر ہے تو کوئی ایک بھی اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔''

[٦٩٨٠] ٢٤ (٢٧٥٦) حدثني محمد بن مرزوق ابن بنت مهدي بن ميمون: حدثنا روح: حدثنا مالك عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: «قال رجل، لم يعمل حسنة قط، لأهله: إذا مات فحرقوه، ثم أذروا نصفه في البر ونصفه في البحر، فوالله! لئن قدر الله عليه ليعذبنه عذابا لا يعذبه أحدا من العالمين، فلما مات الرجل فعلوا ما أمرهم، فأمر الله البر فجمع ما فيه، وأمر البحر فجمع ما فيه، ثم قال: لم فعلت هذا؟ قال: من خشيتك، يا رب! وأنت أعلم، فغفر الله له».

[6980] اعرج نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے گھر والوں سے کہا: جب وہ مرے تو اسے جلا دیں، پھر اس کا آدھا حصہ (ہواؤں میں اڑا کر) خشکی پر بکھیر دیں اور آدھا حصہ سمندر میں بہا دیں، کیونکہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اسے قابو کر لیا تو اس کو ضرور بالضرور ایسا عذاب دے گا جو تمام جہانوں میں سے کسی کو نہیں دے گا، چنانچہ جب وہ آدمی مر گیا تو انھوں نے وہی کیا جس کا اس نے حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا، اس شخص کا جو بھی حصہ اس (خشکی) میں تھا اس نے اس کو اکٹھا کر دیا اور سمندر کو حکم تو جو کچھ اس میں تھا اس نے اکٹھا کر دیا، پھر (اللہ نے) اس سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا: میرے رب! تیرے ڈر سے (ایسا کیا تھا) اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے (کہ میری بات سچ ہے) تو اللہ نے (اس سچی خشیت کی بنا پر) اسے بخش دیا۔''

[٦٩٨١] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ؟ قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ: «إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ أَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ! لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي، لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. قَالَ: فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ، يَا رَبِّ! - أَوْ قَالَ - مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ».

[6981] معمر نے کہا: زہری نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ (پھر) زہری نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے اپنے آپ پر ہر قسم کی زیادتی کی (ہر گناہ کا ارتکاب کر کے خود کو مجرم بنایا۔) تو جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے ریزہ ریزہ کر دینا، پھر مجھے ہوا میں، سمندر میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے قابو کر لیا تو مجھے یقیناً ایسا عذاب دے گا جو کسی اور کو نہ دیا ہوگا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے اس کے ساتھ یہی کیا۔ تو اللہ نے زمین سے کہا: جو تو نے لیا پورا واپس کر، تو وہ (پورے کا پورا سامنے) کھڑا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: تو نے جو کیا اس پر تمھیں کس چیز نے اکسایا؟ اس نے کہا: میرے پروردگار! تیری خشیت نے ۔۔ یا کہا ۔۔ تیرے خوف نے۔ تو اسی (بات) کی بنا پر اس (اللہ) نے اسے بخش دیا۔''

[٦٩٨٢] (٢٦١٩) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا».

[6982] زہری نے کہا: اور حمید نے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت بلی کے معاملے میں جہنم میں ڈال دی گئی تھی اس نے باندھ رکھا تھا۔ اس نے نہ اس کو کھلایا، نہ اسے چھوڑا ہی کہ زمین کے چھوٹے چھوٹے جانور کھا لیتی، وہ لاغر ہو کر مر گئی۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذٰلِكَ، لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ، وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ. [راجع: ٦٦٧٩]

زہری نے کہا: یہ اس لیے (فرمایا گیا) ہے کہ کوئی شخص نہ صرف (رحمت پر) بھروسہ کر لے اور نہ صرف مایوسی ہی کو اپنا لے۔

فائدہ: دونوں حدیثوں پر غور کریں تو دل کے دو عمل ہیں جن کی بنا پر جنت اور جہنم میں پہنچنے کا فیصلہ ہو گیا۔ دل کی خشیت یا خوف نے نیکیوں سے تہی دامن شخص کو جنت میں پہنچا دیا اور دل کی قساوت اور بے رحمی اس عورت کو جہنم میں لے گئی۔

[٦٩٨٣] ٢٦-(٢٧٥٦) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ

[6983] زبیدی نے مجھے حدیث سنائی کہ زہری نے کہا

سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهِ» بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، إِلٰى قَوْلِهِ: «فَغَفَرَ اللهُ لَهُ».

مجھے حُمید بن عبدالرحمان بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے حدیث سنائی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک بندے نے اپنے آپ پر ہر طرح کی زیادتی کی۔'' (آگے) معمر کی حدیث کی طرح ہے، اس قول تک: ''پس اللہ نے اسے بخش دیا۔''

وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ.

اور انھوں نے بلی کے واقعے (کے بارے) میں عورت والی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: «فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا: أَدِّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ».

اور زُبیدی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے ہر شے سے، جس نے اس (جلائے جانے والے شخص) کی کوئی بھی چیز لی تھی، فرمایا: اس کا جو حصہ تیرے پاس ہے پورا واپس کر۔''

[٦٩٨٤] ٢٧ (٢٧٥٧) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَقَالَ لِوَلَدِهِ: لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ، أَوْ لَأُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ، إِذَا أَنَا مُتُّ، فَأَحْرِقُونِي - وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ - ثُمَّ اسْحَقُونِي، فَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ، فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا، وَإِنَّ اللهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي، قَالَ: فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا، فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ، وَرَبِّي! فَقَالَ اللهُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: مَخَافَتُكَ، قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا».

[6984] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عقبہ بن عبدالغافر کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے: ''تم سے پہلے کے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد سے نوازا تھا۔ اس نے اپنے بچوں سے کہا: ہر صورت وہی کچھ کرو گے جس کا میں تمھیں حکم دے رہا ہوں، یا میں اپنا ورثہ دوسروں کے سپرد کر دوں گا، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دو ــــ اور مجھے زیادہ یہ لگتا ہے کہ قتادہ نے کہا ــــ پھر مجھے کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دو، پھر مجھے ہوا میں اڑا دو کیونکہ میں نے اللہ کے ہاں کوئی اچھائی ذخیرہ نہیں کی۔ اللہ مجھ پر پوری قدرت رکھتا ہے کہ مجھے عذاب دے۔ کہا: اس نے ان (اپنی اولاد) سے پختہ عہد و پیمان لیا، تو میرے رب کی قسم! انھوں نے اس کے ساتھ وہی کیا (جو اس نے کہا تھا۔) اللہ تعالیٰ نے پوچھا: تم نے جو کچھ کیا اس پر تمھیں کس نے اکسایا؟ اس نے کہا: تیرے خوف نے۔ فرمایا: پھر اسے اس کے سوا (جو وہ بھگت چکا تھا، یعنی لاش کا

[٦٩٨٥] ٢٨-(...) وحَدَّثَناهُ يَحْيَى بْنُ حبيب الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قال: قال لي أبي: حَدَّثَنا قَتَادَةُ؛ ح: وحَدَّثَنا أَبُو بكر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنا الْحسنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وحدَّثنا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنا أَبُو عوانة، كِلاهُما عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جميعًا بإسْنادِ شُعْبَة نَحْوَ حَدِيثِهِ، وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وأبي عوانة: «أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللهُ مالًا وَولَدًا».

جلنا اور اللہ کے سامنے پیشی وغیرہ) اور کوئی عذاب نہ ہوا۔"

[6985] سلیمان، شیبان بن عبدالرحمن اور ابوعوانہ سب نے قتادہ سے شعبہ کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ شیبان اور ابوعوانہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: "لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال اور اولاد سے نوازا۔"

وفي حديث التَّيْمِيِّ: «فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللهِ خيْرًا» قال فَسَّرَها قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللهِ خيْرًا، وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ: «فَإِنَّهُ، وَاللهِ! مَا ابْتَأَرَ عِنْدَ اللهِ خيْرًا» وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: «ما امْتَأَرَ» بِالْمِيمِ.

اور تیمی کی حدیث میں ہے: "اس نے اللہ کے پاس کوئی اچھائی جمع نہ کرائی" کہا کہ قتادہ نے اس کی یہ تشریح کی: اس نے اللہ کے پاس کوئی اچھائی ذخیرہ نہ کی۔ اور شیبان کی حدیث میں ہے: "بے شک اس نے، اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں کوئی نیکی محفوظ نہ کرائی۔" اور ابوعوانہ کی حدیث میں ہے: "اس نے کچھ جمع نہ کیا" (امتأر) میم کے ساتھ (یہ سب بولنے میں بھی ملتے جلتے الفاظ ہیں اور معنی میں بھی۔)

(المعجم ٥) - (بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ، وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ) (التحفة ٦)

باب:5- گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے، چاہے گناہ بار بار (سرزد) ہوں اور توبہ بھی بار بار ہو

[٦٩٨٦] ٢٩-(٢٧٥٨) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ ابْن عَبْد اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَبْد الرَّحْمٰنِ ابْن أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فيما يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وجلَّ قَالَ: «أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا، قال: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ

[6986] عبدالاعلیٰ بن حماد نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے حدیث سنائی، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: "ایک بندے نے گناہ کیا، اس نے کہا:

وتعالٰى: أذنب عبدي ذنبا، علم أن له ربا يغفر الذنب، ويأخذ بالذنب، ثم عاد فأذنب، فقال: أي رب! اغفر لي ذنبي، فقال تبارك وتعالٰى: عبدي أذنب ذنبا، فعلم أن له ربا يغفر الذنب، ويأخذ بالذنب، ثم عاد فأذنب فقال أي رب! اغفر لي ذنبي، فقال تبارك وتعالٰى: أذنب عبدي ذنبا، فعلم أن له ربا يغفر الذنب، ويأخذ بالذنب، اعمل ما شئت فقد غفرت لك»

اے اللہ! میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک وتعالٰی نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے، اس کو پتہ ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، اس بندے نے پھر گناہ کیا تو کہا: میرے رب! میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک وتعالٰی نے فرمایا: میرا بندہ ہے، اس نے گناہ کیا ہے تو اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور (چاہے تو) گناہ پر پکڑتا ہے۔ اس بندے نے پھر سے وہی کیا، گناہ کیا اور کہا: میرے رب! میرے لیے میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک وتعالٰی نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا تو اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور (چاہے تو) گناہ پر پکڑ لیتا ہے، (میرے بندے! اب تو) جو چاہے کر، میں نے تجھے بخش دیا ہے۔''

قال عبد الأعلى: لا أدري أقال في الثالثة أو الرابعة: «اعمل ما شئت».

عبدالاعلٰی نے کہا: مجھے (پوری طرح) معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار: ''جو چاہے کر۔''

فائدہ: اس سے وہ عام گناہ مراد ہیں جو اللہ کا بندہ (اللہ پر ایمان رکھنے والا) بھول چوک یا کمزوریوں کی بنا پر کر بیٹھتا ہے، پھر بار بار پشیمان ہوتا ہے۔ جان بوجھ کر ان پر اصرار نہیں کرتا، جونہی گناہ کرتا ہے پشیمان ہو کر فوراً توبہ کرتا ہے۔ اللہ کو ایسے بندے کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ گناہ کرنے کے ہر بار پشیمان بھی ہوگا اور توبہ بھی کرے گا، اس وجہ سے وہ پہلے سے اس کے بارے میں فیصلہ فرما دیتا ہے کہ یہ دل سے بخشش مانگے گا، اس لیے میں نے اسے پیشگی بخش دیا۔ یہ اللہ کی بے پایاں رحمت ہے۔ اس رحیم وکریم رب کے ساتھ ہر مسلمان کو دل سے سچی محبت ہونی چاہیے۔

[٦٩٨٧] (...) قال أبو أحمد: حدثنا محمد بن زنجويه القرشي القشيري: حدثنا عبد الأعلى بن حماد النرسي بهذا الإسناد.

[6987] محمد بن زنجویہ قُشَیری نے کہا: ہمیں عبدالاعلٰی بن حماد نرسی نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٦٩٨٨] ٣٠-(...) حدثني عبد بن حميد: حدثني أبو الوليد: حدثنا همام: حدثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة قال: كان بالمدينة قاص يقال له عبد الرحمن بن أبي عمرة قال: فسمعته يقول: سمعت

[6988] ہمام نے کہا: ہمیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مدینہ میں ایک واعظ تھا جسے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کہا جاتا تھا، میں نے اسے کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً

أبا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا» بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَفِي الثَّالِثَةِ: «قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ».

ایک بندے نے گناہ کیا" (آگے) حماد بن سلمہ کی حدیث کے مطابق بیان کیا اور اس نے "گناہ کیا" (کے الفاظ) تین بار کہے اور تیسری دفعہ کے بعد کہا: "میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، لہذا جو چاہے کرے۔"

[٦٩٨٩] ٣١-(٢٧٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ، لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ، لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا».

[6989] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوعبیدہ کو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "اللہ عزوجل رات کو اپنا دست (رحمت بندوں کی طرف) پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو اپنا دست (رحمت) پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے (اور وہ اس وقت تک یہی کرتا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔"

[٦٩٩٠] (...) وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6990] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ غَيْرَةِ اللهِ تَعَالٰى، وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ) (التحفة ٧)

باب:6- اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان، نیز بے حیائی کے کام حرام ہیں

[٦٩٩١] ٣٢-(٢٧٦٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ

[6991] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل (شقیق) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں جسے مدح (اس کی رحمت وعنایت کا اقرار اور اس پر اس کی تعریف) پسند ہو، اسی لیے اس نے خود اپنی مدح فرمائی ہے اور کوئی نہیں جو اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہو، اس لیے اس نے بے حیائی کے تمام کام، ان میں سے جو ظاہر ہیں

ذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن».

اور جو پوشیدہ ہیں، حرام کر دیے ہیں۔''

[٦٩٩٢] ٣٣ (...) حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير وأبو كريب قالا: حدثنا أبو معاوية؛ ح: وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة - واللفظ له -: حدثنا عبد الله بن نمير وأبو معاوية عن الأعمش، عن شقيق، عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: «لا أحد أغير من الله، ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن، ولا أحد أحب إليه المدح من الله تعالى».

[6992] عبداللہ بن نمیر اور ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود ؓ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں ہے، اسی لیے اس نے بے حیائی کے تمام کام، ان میں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں حرام کر دیے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جسے مدح زیادہ پسند ہو۔''

[٦٩٩٣] ٣٤ (...) حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال: سمعت أبا وائل يقول: سمعت عبد الله بن مسعود يقول - قال: قلت له: أنت سمعته من عبد الله؟ قال: نعم، ورفعه - أنه قال: «لا أحد أغير من الله، ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن، ولا أحد أحب إليه المدح من الله، ولذلك مدح نفسه».

[6993] عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے ابووائل کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ کہتے تھے۔ (عمرو بن مرہ نے) کہا: میں نے ان (ابووائل) سے کہا: کیا آپ نے خود عبداللہ بن مسعود ؓ سے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اور انھوں نے اسے مرفوعا بیان کیا: ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لیے اس نے تمام کھلی اور پوشیدہ فواحش (بے حیائی کی باتیں) حرام کر دیں اور اللہ سے بڑھ کر کسی کو مدح پسند نہیں (کیونکہ حقیقت میں وہی مدح کا حقدار ہے)، اسی لیے اس نے اپنی مدح فرمائی ہے۔''

[٦٩٩٤] ٣٥ (...) حدثنا عثمان بن أبي شيبة وزهير بن حرب وإسحاق بن إبراهيم - قال إسحاق: أخبرنا، وقال الآخران: حدثنا - جرير عن الأعمش، عن مالك بن الحارث، عن عبد الرحمن بن يزيد، عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: «ليس أحد أحب إليه المدح من الله عز وجل،

[6994] عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نہیں جسے اللہ سے بڑھ کر مدح پسند ہو، اسی بنا پر اس نے اپنی مدح فرمائی اور کوئی نہیں جو اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہو، اسی بنا پر اس نے تمام فواحش حرام کر دیں اور کوئی نہیں جسے اللہ سے بڑھ کر (بندوں کا اس سے) معذرت کرنا پسند ہو، اسی بنا پر اس نے کتاب نازل فرمائی اور پیغمبروں کو بھیجا۔''

مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ».

[٦٩٩٥] ٣٦-(٢٧٦١) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ يَحْيٰى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ». [انظر: ٦٩٩٩]

[6995] حجاج بن ابی عثمان نے کہا: یحییٰ (بن ابی کثیر) نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور بے شک مومن بھی غیرت کرتا ہے۔ اللہ کی غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مومن اپنے کام کا ارتکاب کرے جو اس نے اس پر حرام کیا ہے۔''

[٦٩٩٦] (٢٧٦٢) قَالَ يَحْيٰى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ». [انظر: ٦٩٩٨]

[6996] یحییٰ نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ بن زبیر نے بیان کیا، انھیں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی نہیں جو اللہ عزوجل سے زیادہ غیرت مند ہو۔''

[٦٩٩٧] (٢٧٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ، حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً، وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ.

[6997] ابان بن یزید اور حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے حجاج کی روایت کے مانند صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

[٦٩٩٨] ٣٧-(٢٧٦٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ

[6998] ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں ہے۔''

النبي ﷺ أنه قال: «لا شيء أغير من الله عز وجل». [انظر: ٦٩٩٦]

[٦٩٩٩] ٣٨-(٢٧٦١) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا عبد العزيز يعني ابن محمد، عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: «المؤمن يغار، والله أشد غيرا». [انظر: ٦٩٩٥]

[6999] عبدالعزیز بن محمد نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد (عبدالرحمن) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن (دوسرے) مومن کے لیے غیرت کرتا ہے (کہ اس کی حرمت پامال نہ کی جائے) اور اللہ تعالیٰ تو غیرت میں اس سے بڑھ کر ہے۔"

[٧٠٠٠] (...) وحدثنا محمد بن المثنى: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة قال: سمعت العلاء، بهذا الإسناد.

[7000] شعبہ نے کہا: میں نے علاء کو اسی سند کے ساتھ (یہی حدیث بیان کرتے ہوئے) سنا۔

(المعجم ٧) - (باب قوله تعالى: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾) (التحفة ٨)

باب:7-اللہ تعالیٰ کا فرمان: "نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں"

[٧٠٠١] ٣٩-(٢٧٦٣) حدثنا قتيبة بن سعيد وأبو كامل فضيل بن حسين الجحدري، كلاهما عن يزيد بن زريع - واللفظ لأبي كامل -: حدثنا يزيد: حدثنا التيمي عن أبي عثمان، عن عبد الله بن مسعود: أن رجلا أصاب من امرأة قبلة، فأتى النبي ﷺ فذكر ذلك له، قال: فنزلت: ﴿أَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ [هود: ١١٤] قال: فقال الرجل: ألي هذه؟ يا رسول الله! قال: «لمن عمل بها من أمتي».

[7001] یزید نے کہا: ہمیں تیمی نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے ایک عورت کو بوسہ دیا، (پھر) وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعے کا ذکر کیا، تب (یہ آیت) نازل ہوئی: "دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم رکھو، بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ یاد دہانی ہے یاد رکھنے والوں کے لیے۔" اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ (بشارت) صرف میرے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے جو بھی (گناہوں سے پاک ہونے کے لیے) اس پر عمل کرے۔"

[٧٠٠٢] ٤٠-(...) حدثنا محمد بن عبد الأعلى: حدثنا المعتمر عن أبيه: حدثنا

[7002] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

أبو عثمان عن ابن مسعود، أن رجلا أتى النبي ﷺ، فذكر أنه أصاب من امرأة، إما قبلة، أو مس بيد، أو شيئا، كأنه يسأل عن كفارتها، قال: فأنزل الله عز وجل، ثم ذكر بمثل حديث يزيد.

سے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے ذکر کیا کہ اس نے ایک عورت کو بوسہ دیا ہے یا اس کو ہاتھ سے مس کیا ہے یا (ایسا) کوئی اور کام کیا ہے، گویا کہ وہ اس کے کفارے کے متعلق سوال کر رہا ہے، کہا: تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی، پھر یزید کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٧٠٠٣] ٤١-(...) حدثنا عثمان بن أبي شيبة: حدثنا جرير عن سليمان التيمي بهذا الإسناد قال: أصاب رجل من امرأة شيئا دون الفاحشة، فأتى عمر بن الخطاب فعظم عليه، ثم أتى أبا بكر فعظم عليه، ثم أتى النبي ﷺ، فذكر بمثل حديث يزيد والمعتمر.

[7003] جریر نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: ایک شخص نے ایک عورت سے ساتھ زنا سے کم درجے کا کوئی کام کیا۔ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انھوں نے اس کے سامنے اس کو بہت بڑا گناہ قرار دیا، پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انھوں نے بھی اس کے لیے اس کو بہت بڑی بات قرار دیا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، (آگے) یزید اور معتمر کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٧٠٠٤] ٤٢-(...) حدثنا يحيى بن يحيى وقتيبة بن سعيد وأبو بكر بن أبي شيبة واللفظ ليحيى - قال يحيى: أخبرنا، وقال الآخران: حدثنا - أبو الأحوص عن سماك، عن إبراهيم، عن علقمة والأسود، عن عبد الله قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! إني عالجت امرأة في أقصى المدينة، وإني أصبت منها ما دون أن أمسها، فأنا هذا، فاقض في ما شئت، فقال له عمر: لقد سترك الله، لو سترت نفسك، قال: فلم يرد النبي ﷺ عليه شيئا، فقام الرجل فانطلق، فأتبعه النبي ﷺ رجلا دعاه، وتلا عليه هذه الآية: ﴿أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ

[7004] ابو احوص نے سماک سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ اور اسود سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے آخری حصے میں ایک عورت کو قابو کر لیا اور اس سے جماع کے سوا میں اس سے جماع کرنے میں نے اس سے اور سب کچھ حاصل کر لیا۔ تو (اب) میں آپ کے سامنے حاضر ہوں، آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ نے تمھارا پردہ رکھا، کاش! تم خود بھی اپنا پردہ رکھتے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ تو (کچھ دیر بعد) وہ شخص اٹھا اور چل دیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: "دن کے دونوں

وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ﴾ [هود: ١١٤] فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللهِ! هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ: «بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً».

حصوں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کرو، بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے یاد دہانی ہے جو اچھی بات کو یاد رکھنے والے ہیں۔" اس پر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے نبی! کیا یہ خاص اسی کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔"

[٧٠٠٥] ٤٣ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً، أَوْ لَنَا عَامَّةً؟ قَالَ: «بَلْ لَكُمْ عَامَّةً».

[7005] شعبہ نے سماک بن حرب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابراہیم کو اپنے ماموں اسود سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابواحوص کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہ خاص اسی کے لیے ہے یا عمومی طور پر ہم سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلکہ تم سب کے لیے عام ہے۔"

[٧٠٠٦] ٤٤-(٢٧٦٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ، قَالَ: «هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «قَدْ غُفِرَ لَكَ».

[7006] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے حد (لگنے والے کام) کا ارتکاب کر لیا ہے، مجھ پر حد قائم کیجیے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (تب) نماز کا وقت آ گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ لی تو کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کیا ہے، میرے بارے میں اللہ کی کتاب کا (جو) فیصلہ (ہے اسے) نافذ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہوا؟" اس نے عرض کی: ہاں، فرمایا: "تیرا گناہ بخش دیا گیا ہے۔"

فائدہ: شارحین حدیث کہتے ہیں کہ اس نے جو گناہ کیا تھا وہ اس کے خیال میں حد کے قابل تھا، اس لیے اس نے حد قائم کرنے کی بات کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس نے گناہ کا نام نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے بھی اس بات کا یقین کرنے کے لیے کہ وہ گناہ واقعی قابل حد تھا یا نہیں، اس سے کوئی سوال نہیں کیا اور نماز سے گناہ کی بخشش کی نوید سنائی۔ جس طرح اس بات کا امکان ہے کہ حقیقتاً اس کا گناہ قابل حد نہ ہو، اسی طرح اتنا ہی اس بات کا امکان ہے کہ وہ گناہ قابل حد ہو۔ جس شخص نے

رسول اللہ ﷺ کے سامنے باقاعدہ وضاحت سے زنا کا ارتکاب کرنے کا اعتراف کیا، اس کے بارے میں بھی آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اس کے گناہ کی پردہ پوشی ہو جاتی اور وہ استغفار کرتا رہتا تو بہتر تھا۔ (صحیح مسلم، حدیث: 4431، 1695)

[٧٠٠٧] ٤٥-(٢٧٦٥) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ، وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ، فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ، أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ؟» قَالَ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ، - أَوْ قَالَ - ذَنْبَكَ».

[7007] شداد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا تو کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کر دیا ہے، لہذا آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اس نے دوبارہ کہا: اللہ کے رسول! میں حد کا مستحق ہو گیا ہوں، آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔ نبی ﷺ خاموش رہے، اس نے تیسری بار (یہی) کہا تو (اس وقت) نماز کی اقامت کہہ دی گئی۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نماز سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئے تو وہ شخص آپ کے پیچھے چل پڑا، میں (بھی) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل پڑا کہ دیکھوں آپ ﷺ اس کو کیا جواب دیتے ہیں۔ وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''ذرا دیکھو: جب تم اپنے گھر سے نکلے تھے تو تم نے وضو کیا تھا اور اچھی طرح وضو کیا تھا؟'' اس نے عرض کی: ہاں، اللہ کے رسول! (اچھی طرح وضو کیا تھا۔) فرمایا: ''اس کے بعد تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھاری حد ۔۔ یا فرمایا ۔۔ تمھارے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ قَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ، وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ) (التحفة ٩)

باب: 8- قاتل کی توبہ قبول ہوتی ہے، خواہ اس نے بہت سے قتل کیے ہوں

[۷۰۰۸] ٤٦-(۲۷٦٦) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّٰی ومُحمّدُ بْنُ بشّار واللّفْظُ لِابْنِ الْمُثنّٰی قالا: حدّثنا مُعاذُ بْنُ هِشام: حدّثنِي أبِي عنْ قتادة، عنْ أبِي الصِّدِّيقِ، عنْ أبِي سعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أنّ نبِيّ اللّٰهِ ﷺ قال: «كان فِيمنْ كان قبْلكُمْ رجُلٌ قتل تِسْعةً وتِسْعِين نفْسًا، فسأل عنْ أعْلمِ أهْلِ الْأرْضِ فدُلّ على راهِبٍ، فأتاهُ فقال: إِنّهُ قتل تِسْعةً وتِسْعِين نفْسًا، فهلْ لهُ مِنْ توْبةٍ؟ فقال: لا، فقتلهُ، فكمّل بِهِ مِائةً، ثُمّ سأل عنْ أعْلمِ أهْلِ الْأرْضِ فدُلّ على رجُلٍ عالِمٍ، فقال: إِنّهُ قتل مِائة نفْسٍ، فهلْ لهُ مِنْ توْبةٍ؟ فقال: نعمْ، ومنْ يحُولُ بيْنهُ وبيْن التّوْبةِ؟ انْطلِقْ إِلٰی أرْضِ كذا وكذا، فإِنّ بِها أُناسًا يعْبُدُون اللّٰه تعالٰی فاعْبُدِ اللّٰه تعالٰی معهُمْ، ولا ترْجِعْ إِلٰی أرْضِك فإِنّها أرْضُ سوْءٍ، فانْطلق حتّٰی إِذا نصف الطّرِيق أتاهُ الْموْتُ، فاخْتصمتْ فِيهِ ملائِكةُ الرّحْمةِ وملائِكةُ الْعذابِ، فقالتْ ملائِكةُ الرّحْمةِ: جاء تائِبًا مُقْبِلًا بِقلْبِهِ إِلى اللّٰهِ، وقالتْ ملائِكةُ الْعذابِ: إِنّهُ لمْ يعْملْ خيْرًا قطُّ، فأتاهُمْ ملكٌ فِي صُورةِ آدمِيٍّ، فجعلُوهُ بيْنهُمْ، فقال: قِيسُوا ما بيْن الْأرْضيْنِ، فإِلٰی أيّتِهِما كان أدْنٰی، فهُو لهُ، فقاسُوا فوجدُوهُ أدْنٰی إِلى الْأرْضِ الّتِي أراد، فقبضتْهُ ملائِكةُ الرّحْمةِ».

[7008] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے ابوصدیق سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا اس نے ننانوے قتل کیے، پھر اس نے زمین پر بسنے والوں میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کون ہے۔) اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ (کی کوئی سبیل) ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس (کے قتل) سے سو قتل پورے کر لیے۔ اس نے پھر اہل زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا۔ اسے ایک عالم کا پتہ بتایا گیا۔ تو اس نے (جا کر) کہا: اس نے سو قتل کیے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ (کا امکان) ہے؟ اس (عالم) نے کہا: ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تم فلاں فلاں سرزمین پر چلے جاؤ، وہاں (ایسے) لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ اور اپنی سرزمین پر واپس نہ آؤ، یہ بُری (باتوں سے بھری ہوئی) سرزمین ہے۔ وہ چل پڑا، یہاں تک کہ جب آدھا راستہ طے کر لیا تو اسے موت نے آ لیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص توبہ کرتا ہوا اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کر کے آیا تھا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی نیکی کا کوئی کام نہیں کیا۔ تو ایک فرشتہ آدمی کے روپ میں ان کے پاس آیا، انھوں نے اسے اپنے درمیان (ثالث) مقرر کر لیا۔ اس نے کہا: دونوں زمینوں کے درمیان فاصلہ ماپ لو، وہ دونوں میں سے جس زمین کے زیادہ قریب ہو تو وہ اسی (زمین کے لوگوں) میں سے ہوگا۔ انھوں نے مسافت کو ماپا تو اسے اس زمین کے

قریب تر پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔"

قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ الْحَسَنُ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ.

قتادہ نے کہا: حسن (بصری) نے کہا: (اس حدیث میں) ہمیں بتایا گیا کہ جب اسے موت نے آلیا تھا تو اس نے اپنے سینے سے (گھسٹ کر) خود کو (گناہوں بھری زمین سے) دور کر لیا تھا۔

[٧٠٠٩] ٤٧-(...) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصِّدِّيقِ النَّاجِيَّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ، فَقَتَلَ الرَّاهِبَ، ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ. فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَأَى بِصَدْرِهِ، ثُمَّ مَاتَ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ، فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا».

[7009] معاذ بن معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصدیق ناجی سے سنا، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: "ایک شخص نے ننانوے انسان قتل کیے، پھر اس نے یہ پوچھنا شروع کر دیا: کیا اس کی توبہ (کی کوئی سبیل) ہو سکتی ہے؟ وہ ایک راہب کے پاس آیا، اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: تیرے لیے کوئی توبہ نہیں۔ اس نے اس راہب کو (بھی) قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے پھر سے (توبہ کے متعلق) پوچھنا شروع کر دیا، پھر ایک بستی سے (دوسری) بستی کی طرف نکل پڑا جس میں نیک لوگ رہتے تھے۔ وہ راستے کے کسی حصے میں تھا کہ اسے موت نے آن لیا، وہ (اس وقت) اپنے سینے کے ذریعے سے (پچھلی گناہوں بھری بستی سے) دور ہوا، پھر مر گیا۔ تو اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا۔ تو وہ شخص ایک بالشت برابر نیک بستی کی طرف قریب تھا، اسے اس بستی کے لوگوں میں سے (شمار) کر لیا گیا۔"

[٧٠١٠] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ. وَزَادَ فِيهِ: «فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ: أَنْ تَبَاعَدِي، وَإِلَى هٰذِهِ: أَنْ تَقَرَّبِي».

[7010] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح معاذ بن معاذ کی حدیث ہے اور اس میں مزید یہ کہا: "تو اللہ نے اس (گناہگاروں کی بستی) کو وحی کر دی کہ تو دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی بستی) کو وحی کر دی کہ تو قریب ہو جا۔"

(المعجم ...) - في سعة رحمة الله تعالى على المؤمنين، وفداء كل مسلم بكافر من النار (التحفة ...)

باب: مومنوں پر اللہ کی رحمت کی وسعت اور دوزخ سے نجات کے لیے ہر مسلمان کے عوض ایک کافر کا فدیہ

[٧٠١١] ٤٩ (٢٧٦٧) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة عن طلحة بن يحيى، عن أبي بردة، عن أبي موسى قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا كان يوم القيامة، دفع الله عز وجل إلى كل مسلم، يهوديا أو نصرانيا، فيقول: هذا فكاكك من النار».

[7011] طلحہ بن یحییٰ نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ (ایک مرحلے پر) ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی عطا کر دے گا، پھر فرمائے گا: یہ جہنم سے تمھارے لیے چھٹکارے کا ذریعہ بنے گا۔''

فائدہ: اس کا مفہوم یہ نہیں کہ ایک مسلم جن گناہوں کی بنا پر جہنم میں جانے والا ہوگا، وہ بلا سبب کافر پر ڈال دیے جائیں گے۔ یہ اللہ کے فرمان: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ ''اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی'' (...) کے خلاف ہے۔ ہاں اس کافر نے دھوکے سے یا جبر کر کے اس مسلمان سے غلط کام کرایا ہوگا تو اپنے علاوہ مسلمان کے غلط کام کی ذمہ داری بھی اس پر ڈالی جائے گی: ﴿لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ﴾ ''تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان کے بھی جنھیں وہ علم کے بغیر گمراہ کرتے ہیں۔ سن لو! برا ہے جو بوجھ وہ اٹھا رہے ہیں۔'' (النحل 25:16) اس کا یہ بھی مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ دوزخ میں جانے والوں کی تعداد متعین ہے۔ گناہ گار مومنوں کو بھی معاف کر کے جنت میں بھیج دیے جانے کے بعد کافروں سے وہ تعداد پوری ہو جائے گی جو جہنم کے لیے مقرر ہے۔ اس حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

[٧٠١٢] ٥٠ (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا عفان بن مسلم: حدثنا همام: عن قتادة، أن عونا وسعيد بن أبي بردة حدثاه، أنهما شهدا أبا بردة يحدث عمر بن عبد العزيز عن أبيه، عن النبي ﷺ قال: «لا يموت رجل مسلم إلا أدخل الله مكانه النار، يهوديا أو نصرانيا» قال: فاستحلفه عمر بن عبد العزيز بالله الذي لا إله إلا هو!

[7012] عفان بن مسلم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام نے قتادہ سے حدیث بیان کی کہ عون (بن عبداللہ) اور سعید بن ابی بردہ نے انھیں حدیث بیان کی، وہ دونوں ابوبردہ کے سامنے موجود تھے جب وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا ایک نصرانی کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔'' کہا: عمر بن عبدالعزیز نے

ثلاث مرات أن أباه حدثه عن رسول الله ﷺ. قال: فحلف له، قال: فلم يحدثني سعيد أنه استحلفه، ولم ينكر على عون قوله.

حضرت ابوبُردہ کو تین بار اس اللہ کی قسم دی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ واقعی ان کے والد نے انھیں رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ انھوں نے ان (عمر بن عبدالعزیز) کے سامنے قسم کھائی۔ (قتادہ نے) کہا: سعید نے مجھ سے یہ بیان نہیں کیا کہ انھوں نے ان سے قسم لی اور نہ انھوں نے عون کی (بتائی ہوئی) بات پر کوئی اعتراض کیا۔

فائدہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا حضرت ابوبردہ کو تین بار قسم دے کر پوچھنا کہ واقعی انھوں نے یہ حدیث اپنے والد گرامی سے سنی ہے، کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ مزید تاکید کے لیے تھا کیونکہ اس حدیث میں تمام اہل اسلام کو جو عظیم بشارت دی گئی ہے، اس سے ان کو بہت طمانیت اور مسرت حاصل ہوئی تھی۔ پھر حضرت ابوبردہ کو اگر اس حدیث میں کوئی شک ہوتا یا نسیان اور خطا کا خدشہ ہوتا تو وہ کبھی اس پر قسم نہ کھاتے۔ جب انھوں نے قسم کھالی تو اس قسم نے تمام امور کی نفی ہوگئی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں مسلمانوں کے لیے بہت بڑی بشارت ہے کیونکہ اس حدیث میں وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان (موحد) کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کے بدلے میں ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کر دے گا۔" (شرح صحیح مسلم للنووي: 134/17)

[٧٠١٣] (...) حدثنا إسحق بن إبراهيم ومحمد بن المثنى، جميعا عن عبد الصمد بن عبد الوارث: أخبرنا همام: حدثنا قتادة بهذا الإسناد، نحو حديث عفان، وقال: عون بن عتبة.

[7013] عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے، کہا: ہمیں ہمام نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے اسی سند کے ساتھ عفان کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور (عون بن عبداللہ کی نسبت اس کے دادا کی طرف کرتے ہوئے) کہا: عون بن عتبہ۔

[٧٠١٤] ٥١-(...) وحدثنا محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن أبي رواد: حدثنا حرمي بن عمارة: حدثنا شداد، أبو طلحة الراسبي عن غيلان بن جرير، عن أبي بردة، عن أبيه عن النبي ﷺ قال: «يجيء، يوم القيامة، ناس من المسلمين، بذنوب أمثال الجبال، فيغفرها الله لهم، ويضعها على اليهود والنصارى» فيما أحسب أنا.

[7014] (ابوروح) حرمی بن عمارہ نے کہا: ہمیں شداد ابوطلحہ راسبی نے غیلان بن جریر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں جیسے (بڑے بڑے) گناہ لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے لیے وہ گناہ بخش دے گا، اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں، وہ ان (گناہوں) کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔"

قَالَ أَبُو رَوْحٍ: لَا أَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ.

ابوروح نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ شک کس (راوی) کی طرف سے ہے۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: أَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قُلْتُ: نَعَمْ.

حضرت ابوبردہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو بیان کی، انھوں نے کہا: کیا تمھارے والد نے تمھیں یہ حدیث نبی ﷺ سے بیان کی تھی؟ میں نے کہا: ہاں۔

فائدہ: اس روایت میں ایک راوی کو ان الفاظ کے بارے میں شک ہے کہ "اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈال دے گا۔" حدیث: 7012 میں، جو کسی شک کے بغیر بیان کی گئی، اس طرح کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس میں مومنوں کو جہنم سے نجات کی وجہ سے وہاں خالی ہونے والی جگہوں کو کافروں سے بھرنے کی بات ہے۔ یہی درست الفاظ ہیں جو قرآن کی آیت مبارکہ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ "اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی" (الزمر 7:39) سے متصادم نہیں۔

[٧٠١٥] ٥٢-(٢٧٦٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَعْرِفُ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ».

[7015] قتادہ نے صفوان بن محرز سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر ﷠ سے پوچھا: آپ نے نبی ﷺ سے نجویٰ (مومن سے اللہ کی سرگوشی) کے متعلق کس طرح سنا تھا؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "مومن کو قیامت کے دن اس کے رب عزوجل کے قریب کیا جائے گا، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا (تاکہ کوئی اور اس کے راز پر مطلع نہ ہو)، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا: کیا تو (ان سب گناہوں کو) پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: میرے رب! میں (ان سب گناہوں کو) پہچانتا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: میں نے دنیا میں تم پر (رحم کرتے ہوئے) ان گناہوں کو چھپا لیا تھا اور آج (تم پر رحم کرتے ہوئے) تمھارے لیے ان سب کو معاف کرتا ہوں، پھر اسے (محض) اس کی نیکیوں کا صحیفہ پکڑا دیا جائے گا اور رہے کفار اور منافقین تو ساری مخلوقات کے سامنے بلند آواز سے انھیں کہا جائے گا: یہی ہیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔"

(المعجم ٩) - (بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ) (التحفة ١٠)

باب: 9- حضرت کعب بن مالک ﷜ اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ

[٧٠١٦] ٥٣-(٢٧٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ، مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ.

[7016] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: پھر رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک لڑنے گئے اور آپ کا ارادہ روم اور شام کے عرب نصرانیوں کا مقابلہ کرنے کا تھا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ، مِنْ بَنِيهِ، حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ، إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ، عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ، حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، وَكَانَ مِنْ خَبَرِي، حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللهِ! مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ، حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا،

ابن شہاب نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبداللہ بن کعب، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نابینا ہونے کے بعد حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے وہی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑنے اور انہیں (ہر ضرورت کے لیے) لانے لے جانے والے تھے۔ کہا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کی وہ حدیث سنی تھی جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں غزوہ تبوک کے سوا کسی جنگ میں، جو آپ ﷺ نے کی، کبھی رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا۔ (ہاں) مگر میں غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہا تھا (کیونکہ آپ ﷺ سب کو ساتھ لے کر تشریف نہیں لے گئے تھے اس لیے) آپ ﷺ نے کسی شخص پر، جو اس جنگ میں شریک نہیں ہوا، عتاب نہیں فرمایا تھا۔ (بدر کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قریش کے تجارتی قافلے (کا سامنا کرنے) کے ارادے سے نکلے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے طے شدہ وقت کے بغیر ان کی اور ان کے دشمنوں کی مڈبھیڑ کروا دی۔ میں بیعت عقبہ کی رات میں آپ ﷺ کے ساتھ شامل تھا جب ہم سب نے اسلام قبول کرنے پر (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) معاہدہ کیا تھا۔ مجھے اس (اعزاز) کے عوض بدر میں شمولیت (کا اعزاز بھی) زیادہ محبوب نہیں، اگرچہ لوگوں میں بدر کا تذکرہ اس (بیعت) کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ میں جب غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہا تھا تو میرے احوال یہ

وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَثِيرٌ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ - يُرِيدُ، بِذَلِكَ، الدِّيوَانَ - .

تھے کہ میں اس وقت کی نسبت، جب میں اس جنگ سے پیچھے رہا تھا، کبھی (جسمانی طور پر) زیادہ قوی اور (مالی اعتبار سے) زیادہ خوش حال نہیں رہا تھا۔ اللہ کی قسم! میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں، یہاں تک کہ اس غزوے کے موقع پر ہی میں نے دو سواریاں اکٹھی رکھی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ غزوہ سخت گرمی میں کیا تھا، آپ کو بہت دور کے چٹیل صحرا کا سفر درپیش تھا اور آپ کو بہت زیادہ دشمنوں کا سامنا کرنا تھا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کے سامنے اس معاملے کو (جو انھیں درپیش تھا) اچھی طرح واضح فرما دیا تھا تاکہ وہ اپنی جنگ کی (پوری) تیاری کر لیں۔ آپ ﷺ نے انھیں ان کی سمت سے بھی آگاہ فرما دیا تھا جدھر سے آپ جانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کثیر تعداد میں مسلمان تھے۔ کسی محفوظ رکھنے والے کی کتاب میں ان کے نام جمع (اکٹھے لکھے ہوئے) نہیں تھے — ان کی مراد رجسٹر سے تھی —۔

قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ، يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ سَيَخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ، فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ، فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، وَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي

حضرت کعب ؓ نے کہا: ایسے لوگ کم تھے جو غائب رہنا چاہتے تھے، جو سمجھتے تھے کہ ان کی یہ بات اس وقت تک مخفی رہے گی جب تک ان کے بارے میں اللہ عزوجل کی وحی نازل نہیں ہوتی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا جب پھل اور (درختوں پر پتے زیادہ ہو جانے کی بنا پر) سائے اچھے ہو گئے تھے۔ (ہر آدمی کا دل چاہتا تھا کہ آرام سے گھر میں رہے، دن کو سائے کے نیچے آرام کرے اور تازہ پھل کھائے۔) میرا بھی دل اسی طرف زیادہ مائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان (جہاد کی) تیاری میں لگ گئے۔ میں صبح کو نکلتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کر لوں اور واپس آتا تو میں نے کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔ میں دل میں کہتا: میں چاہوں تو اس کی بھرپور تیاری کر سکتا ہوں، یہی کیفیت مجھے مسلسل آگے سے آگے کرتی گئی اور لوگ مسلسل سنجیدہ سے

حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِي، فَطَفِقْتُ، إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ، بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً، إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟» قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ!»، فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ.

سنجیدہ ہوتے گئے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ صبح سویرے روانہ ہو گئے، مسلمان آپ کے ہمراہ تھے اور میں اپنی کوئی بھی تیاری مکمل نہ کر پایا تھا۔ میں پھر صبح کے وقت نکلا اور واپس آیا تو بھی کچھ نہ کر پایا تھا اور میری یہی کیفیت تسلسل سے آگے چلتی رہی، یہاں تک کہ (تیاری میں پیچھے رہ جانے والے) مسلمان جلد از جلد جانے لگے اور جنھوں نے جنگ میں حصہ لینا تھا وہ بہت آگے نکل گئے، اس پر میں نے ارادہ کیا کہ نکل پڑوں اور لوگوں سے جا ملوں۔ اے کاش! میں ایسا کر لیتا لیکن یہ (بھی) میرے مقدر میں نہ ہوا اور میری یہ حالت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی روانگی کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو میں اس بات پر سخت غمگین ہوتا کہ مجھے (اپنے لیے اپنے جیسے کسی شخص کی) کوئی مثال نہ ملتی (جس کے نمونے پر میں نے عمل کیا ہو)، سوائے کسی ایسے انسان کے جس پر نفاق کی تہمت تھی یا ضعفاء میں کوئی شخص جسے اللہ کی طرف سے معذور قرار دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک میرا ذکر نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ تبوک پہنچ تو آپ نے، جب آپ لوگوں کے ساتھ تبوک میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا: ''کعب بن مالک نے کیا کیا؟'' تو بنو سلمہ کے ایک شخص نے کہا: اسے اس کی دو (خوبصورت) چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے (کے کام) نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بری بات کی، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم ان کے بارے میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔ آپ اسی کیفیت میں تھے کہ آپ نے سفید لباس میں ملبوس ایک شخص کو دیکھا جس کے (چلنے کے) سبب سے (صحرا میں نظر آنے والا) سراب ٹوٹتا جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے ابو خیثمہ (انصاری) ہونا چاہیے۔'' تو وہ ابو خیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہی تھے اور یہ وہی ہیں جنھوں نے ایک صاع

کھجور کا صدقہ دیا تھا جب منافقوں نے انھیں طعنہ دیا تھا (اور کہا تھا: اللہ اس کے ایک صاع کا محتاج نہیں۔)

فقال كعب بن مالك: فلما بلغني، أن رسول الله ﷺ قد توجه قافلا من تبوك، حضرني بثي، فطفقت أتذكر الكذب وأقول: بم أخرج من سخطه غدا؟ وأستعين على ذلك كل ذي رأي من أهلي، فلما قيل لي: إن رسول الله ﷺ قد أظل قادما، زاح عني الباطل، حتى عرفت أني لن أنجو منه بشيء أبدا، فأجمعت صدقه، وصبح رسول الله ﷺ قادما، وكان إذا قدم من سفر، بدأ بالمسجد فركع فيه ركعتين، ثم جلس للناس، فلما فعل ذلك جاءه المخلفون، فطفقوا يعتذرون إليه، ويحلفون له، وكانوا بضعة وثمانين رجلا، فقبل منهم رسول الله ﷺ علانيتهم، وبايعهم واستغفر لهم، ووكل سرائرهم إلى الله، حتى جئت، فلما سلمت، تبسم تبسم المغضب ثم قال: «تعال» فجئت أمشي حتى جلست بين يديه، فقال لي: «ما خلفك؟ ألم تكن قد ابتعت ظهرك؟» قال: قلت: يا رسول الله! إني، والله! لو جلست عند غيرك من أهل الدنيا، لرأيت أني سأخرج من سخطه بعذر، ولقد أعطيت جدلا، ولكني، والله! لقد علمت، لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني، ليوشكن الله أن يسخطك علي، ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه، إني

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک سے واپسی کا رخ فرما لیا ہے تو مجھے میرے غم اور افسوس نے (شدت سے) آلیا، میں جھوٹے عذر سوچنے اور (دل میں) کہنے لگا: میں کل کو آپ کی ناراضی سے کیسے نکلوں گا؟ میں اپنے گھر والوں میں سے ہر رائے رکھنے والے فرد سے (بھی) مدد لینے لگا۔ جب مجھ سے کہا گیا: رسول اللہ ﷺ پہنچنے والے ہیں تو باطل (بہانے تراشنے) کا خیال میرے دل سے زائل ہو گیا، یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ میں کسی چیز کے ذریعے سے آپ (کی ناراضی) سے نہیں بچ سکتا تو میں نے آپ کے سامنے سچ کہنے کا تہیہ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری صبح کے وقت ہوئی۔ آپ ﷺ جب سفر سے آتے تو مسجد سے آغاز فرماتے، اس میں دو رکعتیں پڑھتے، پھر لوگوں (سے ملاقات) کے لیے بیٹھ جاتے۔ جب آپ نے ایسا کر لیا تو پیچھے رہ جانے والے آپ کے پاس آنے لگے۔ انھوں نے (آ کر) عذر پیش کرنا اور آپ کے سامنے قسمیں کھانا شروع کر دیں، وہ اسی سے کچھ زائد آدمی تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ظاہر (کیے گئے عذروں) کو قبول فرمایا، ان سے آیندہ (اطاعت) کی بیعت لی، اللہ سے ان کی مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے حوالے کر دیا، یہاں تک کہ میں حاضر ہوا۔ جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ اس طرح مسکرائے جیسے آپ کو غصہ دلایا گیا ہو، پھر آپ نے فرمایا: ''آؤ۔'' میں چلتا ہوا آیا، یہاں تک کہ آپ کے سامنے (آ کر) بیٹھ گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تمھیں کس بات نے پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری حاصل کر نہیں لی تھی؟'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! بے شک، اللہ کی قسم! اگر میں آپ کے سوا پوری

لأرْجو فيه عُقْبَى اللهِ، وَاللهِ! مَا كَانَ لِي عُذْرٌ، وَاللهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا هٰذَا، فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ» فَقُمْتُ، وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي: وَاللهِ! مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَّا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ، اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَكَ.

دنیا میں سے کسی بھی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں دیکھ لیتا (ایسا عذر تراش لیتا) کہ میں جلد ہی اس کی ناراضی سے نکل جاتا، مجھے (اپنے حق میں) دلیلیں دینے کا ملکہ ملا ہے، لیکن اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ آج اگر میں آپ سے کوئی جھوٹی بات کہہ دوں جس سے آپ مجھ پر راضی ہو جائیں تو جلد ہی اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ سے سچی بات کہہ دوں جس سے آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں تو کل مجھے اس میں اللہ کی طرف سے اچھے انجام کی پوری امید ہے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس (پیچھے رہ جانے کا) کوئی عذر نہیں تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب آپ کا ساتھ دینے سے پیچھے رہا ہوں تو اس سے پہلے کبھی (جسمانی طور پر) اس سے بڑھ کر قوی اور (مالی طور پر) اس سے زیادہ خوش حال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شخص ہے جس نے سچ کہا ہے، (اب) تم اٹھ جاؤ (اور انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ تمھارے بارے میں فیصلہ فرما دے۔“ میں اٹھ گیا، بنوسلمہ کے چند لوگ بھی جوش میں کھڑے ہو کر میرے پیچھے آئے اور مجھ سے کہنے لگے: تمھارے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے، کیا تم اس سے بھی عاجز رہ گئے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عذر پیش کر دیتے جس طرح دوسرے پیچھے رہنے والے لوگوں نے عذر پیش کیے ہیں۔ تمھارے گناہ کے معاملے میں تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار فرمانا کافی ہو جاتا۔

قَالَ: فَوَاللهِ! مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ، قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ

(حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! وہ مسلسل مجھ سے سخت ناراضی کا اظہار اور ملامت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤں اور خود کو جھٹلا دوں۔ کہا: پھر میں نے ان سے کہا: کیا میرے ساتھ کسی اور نے بھی اس صورت حال کا سامنا کیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، تمھارے ساتھ دو اور آدمیوں نے

الْعَامِرِيُّ، وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، قَالَ: فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فِيهِمَا أُسْوَةٌ، قَالَ: فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي.

بھی اسی صورتِ حال کا سامنا کیا ہے، ان سے بھی وہی کہا گیا ہے جو تم سے کہا گیا ہے۔ کہا: میں نے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ واقفی ہیں۔ انھوں نے میرے سامنے دو نیک انسانوں کا نام لیا جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان (دونوں کی صورت) میں ایک قابل عمل نمونہ موجود تھا۔ کہا: جب انھوں نے میرے سامنے ان دونوں کا ذکر کیا تو میں (رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جانے کے بجائے اسی پر ڈٹا) رہا۔

قَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ.

کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے سب مسلمانوں کو ہم سے بات کرنے سے منع فرما دیا۔

قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، أَوْ قَالَ: تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ، فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ، أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ، مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللهِ! مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا

کہا: لوگ ہم سے اجتناب برتنے لگے، یا کہا: وہ ہمارے لیے (بالکل ہی) بدل گئے، یہاں تک کہ میرے دل (کے خیال) میں یہ زمین میرے لیے اجنبی بن گئی، یہ اب وہ زمین نہ رہی تھی جسے میں پہچانتا تھا۔ ہم پچاس راتیں اسی حالت میں رہے۔ جہاں تک میرے دونوں ساتھیوں کا تعلق ہے تو وہ دونوں بے بس ہو کر روتے ہوئے گھروں میں بیٹھ گئے۔ میں ان دونوں کی نسبت زیادہ جوان اور دلیر تھا، اس لیے میں (گھر سے) نکلتا، نماز میں شامل ہوتا اور بازاروں میں گھومتا اور مجھ سے بات کوئی نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی، جب آپ نماز کے بعد مجلس میں ہوتے، آتا اور سلام کرتا۔ میں اپنے دل میں سوچتا: کیا آپ نے سلام کے جواب میں لب مبارک ہلائے تھے یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب (کھڑے ہو کر) نماز پڑھتا اور چور نظروں سے آپ کی طرف دیکھتا، جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ مجھ سے رخِ مبارک پھیر لیتے، یہاں تک کہ جب میرے ساتھ مسلمانوں کی بے اعتنائی (کی مدت) طویل ہو

قتادة! أنشُدُك بالله! هل تعلَمَنَّ أنّي أُحِبُّ الله ورسولَه؟ قال: فسكَت، فعُدْتُ فناشدْتُه، فسكت، فعُدْتُ فناشدْتُه، فقال: الله ورسولُه أعلم، ففاضت عيناي، وتولَّيتُ، حتّى تسوَّرتُ الجدار.

گئی تو (ایک دن) میں چل پڑا اور (جا کر) ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھلانگی (اور باغ میں چلا گیا۔) اور وہ میرے چچا کا بیٹا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اللہ کی قسم! اس نے مجھے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے اس سے کہا: ابوقتادہ! میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا (ہوں اور پوچھتا) ہوں: تم جانتے ہو نا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ لیکن وہ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ پوچھا اور اسے اللہ کا واسطہ دیا تو (پھر بھی) وہ خاموش رہے۔ میں نے (تیسری بار) پھر سے پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا تو انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، میں واپس مڑا، یہاں تک کہ (پھر سے) دیوار پھلانگی (اور باغ سے نکل گیا۔)

فبينا أنا أمشي في سوق المدينة، إذا نبطيٌّ من نبط أهل الشام، ممّن قدم بالطّعام يبيعُه بالمدينة، يقول: من يدُلُّ على كعب بن مالك، قال: فطفِق النّاسُ يُشيرون له إليّ، حتّى جاءني فدفع إليّ كتابًا من ملك غسّان، وكنتُ كاتبًا، فقرأتُه فإذا فيه: أمّا بعدُ، فإنّه قد بلغنا أنّ صاحبك قد جفاك، ولم يجعلك الله بدار هوانٍ ولا مضيعة، فالحقْ بنا نُواسِك، قال: فقلتُ، حين قرأتُها: وهذه أيضًا من البلاء، فتيامَمْتُ بها التّنّور فسجرتُها بها، حتّى إذا مضت أربعون من الخمسين، واستلبث الوحيُ، إذا رسولُ رسولِ الله ﷺ يأتيني، فقال: إنّ رسول الله ﷺ يأمُرُك أن تعتزل امرأتك، قال: فقلتُ: أُطلِّقُها أم ماذا

ایک روز میں مدینہ کے بازار میں چلا جا رہا تھا تو میں نے اہل شام کے نبطیوں میں سے ایک نبطی (سامی زمیندار) کو، جو کھانے کی اجناس لے کر بیچنے کے لیے مدینہ آیا ہوا تھا، دیکھا، وہ کہتا پھر رہا تھا: کوئی ہے جو مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے۔ لوگوں نے اس کے سامنے میری طرف اشارے کرنے شروع کر دیے۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک خط میرے حوالے کر دیا۔ میں لکھنا (پڑھنا) جانتا تھا۔ میں نے وہ خط پڑھا تو اس میں لکھا تھا: سلام کے بعد، ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تمھارے صاحب (رسول اللہ ﷺ) نے تمھارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے اور اللہ نے تمھیں ذلت اٹھانے اور ضائع ہو جانے والی جگہ میں (محبوس کر کے) نہیں رکھ دیا، لہذا تم ہمارے ساتھ آملو، ہم تمھارے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں گے۔ کہا: جب میں نے وہ خط پڑھا تو (دل میں) کہا: یہ ایک اور آزمائش ہے۔ میں نے اسے لے کر ایک تندور کا رخ کیا اور اس خط کو اس

تَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا، فَلَا تَقْرَبَنَّهَا، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، قَالَ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ» فَقَالَتْ: إِنَّهُ، وَاللهِ! مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَوَاللهِ! مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا.

میں جلا دیا، یہاں تک کہ پچاس میں سے چالیس راتیں گزر گئیں اور وحی مؤخر ہوگئی تو اچانک میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا قاصد آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ تمھیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے بھی الگ ہو جاؤ۔ کہا: میں نے پوچھا: کیا اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں، بس الگ رہو۔ اس کے قریب نہ جاؤ، کہا: آپ ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی یہی پیغام بھیجا۔ کہا: میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور اس وقت تک انھی کے ساتھ رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ نہ فرما دے۔ کہا: ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ اپنا خیال نہ رکھ سکنے والا بوڑھا انسان ہے، اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں، کیا آپ اس بات کو بھی ناپسند فرماتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں؟ فرمایا: ''نہیں، لیکن وہ تمھارے ساتھ قربت ہرگز اختیار نہ کرے۔'' انھوں نے کہا: اللہ جانتا ہے وہ تو کسی چیز کی طرف حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ جب سے ان کا یہ معاملہ ہوا ہے اس روز سے آج تک مسلسل روتے ہی رہتے ہیں۔

قَالَ: فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ؟ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، قَالَ: فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، فَكَمَلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا، قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا

کہا: میرے گھر والوں میں سے بعض نے مجھ سے کہا: (اچھا ہو) اگر تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لو، آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اجازت دے دی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہیں۔ کہا: میں نے جواب دیا: میں اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا، مجھے معلوم نہیں کہ جب میں اس کے بارے میں آپ سے اجازت کی درخواست کروں تو آپ کیا فرمائیں، میں ایک جوان آدمی ہوں، (اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں) کہا: میں دس راتیں اسی عالم میں رہا اور جب سے ہمارے ساتھ بات چیت کو ممنوع قرار دیا گیا

أن جالسٌ على الْحالِ الّتي ذكرَ الله عزّ وجلّ مِنّا، قدْ ضاقتْ عليّ نفْسي وضاقتْ عليّ الأرْضُ بما رحُبتْ، سمعْتُ صوْت صارخٍ أوْفى على سلْعٍ يقُولُ، بأعْلى صوْته: يا كعْبُ بْن مالكٍ! أبْشرْ. قال: فخررْتُ ساجدًا. وعرفْتُ أنْ قدْ جاء فرجٌ.

اس وقت سے پچاس راتیں پوری ہو گئیں۔ کہا: پھر میں نے پچاسویں رات کی صبح اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی اور میں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہماری جس حالت کا ذکر فرمایا، اسی حالت میں کہ مجھ پر زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ تھی اور میرا دل بھی مجھ پر تنگ پڑ چکا تھا، بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو وہ سلع پر چڑھ کر اپنی بلند ترین آواز میں کہہ رہا تھا: کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ۔ کہا: میں (اسی وقت) سجدے میں گر گیا اور مجھے پتہ چل گیا کہ (تنگی کے بعد) کشادگی (کی نوید) آ گئی ہے۔

قال: وآذن رسُولُ الله ﷺ النّاس بتوْبة الله عليْنا، حين صلّى صلاة الْفجْر، فذهب النّاسُ يُبشّرُوننا، فذهب قبل صاحبيّ مُبشّرُون، وركض رجُلٌ إليّ فرسًا، وسعى ساعٍ منْ أسْلم قبلي، وأوْفى على الْجبل، فكان الصّوْتُ أسْرع من الْفرس. فلمّا جاءني الّذي سمعْتُ صوْتهُ يُبشّرُني، نزعْتُ لهُ ثوْبيّ فكسوْتُهُما إيّاهُ ببشارته. والله! ما أمْلكُ غيْرهُما يوْمئذٍ. واسْتعرْتُ ثوْبيْن فلبسْتُهُما، فانْطلقْتُ أتأمّمُ رسُول الله ﷺ، يتلقّاني النّاسُ فوْجًا فوْجًا، يُهنّئُوني بالتّوْبة ويقُولُون: لتهْنئْك توْبةُ الله عليْك. حتّى دخلْتُ الْمسْجد، فإذا رسُولُ الله ﷺ جالسٌ في الْمسْجد، وحوْلهُ النّاسُ، فقام طلْحةُ بْنُ عُبيْد الله يُهرْولُ حتّى صافحني وهنّأني. والله! ما قام رجُلٌ من الْمُهاجرين غيْرُهُ.

کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے جب صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے لوگوں میں ہم پر اللہ کی توجہ اور عنایت (توبہ قبول کرنے) کا اعلان فرما دیا۔ لوگ ہمیں خوش خبری سنانے کے لیے چل پڑے، میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوش خبری سنانے والے روانہ ہو گئے اور میری طرف (آنے کے لیے) ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا اور (میرے قبیلے) اسلم میں سے ایک شخص نے خود میری طرف دوڑ لگائی اور پہاڑ پر چڑھ گیا تو آواز گھوڑے سے زیادہ تیز رفتار تھی (پہلے پہنچ گئی)۔ جب وہ شخص میرے پاس پہنچا جس کی خوش خبری دینے کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کی خوش خبری کے بدلے اسے پہنا دیے۔ اللہ کی قسم! اس دن دو کپڑوں کے سوا میری ملکیت میں (پہننے کی) اور کوئی چیز نہ تھی۔ میں نے دو کپڑے عاریتاً لے کر انھیں پہن لیا اور رسول اللہ ﷺ (سے ملاقات) کا قصد کر کے چل پڑا۔ لوگ گروہ در گروہ مجھ سے ملتے تھے، توبہ (قبول ہونے) پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے: تم پر اللہ کی نظر عنایت تمھیں مبارک ہو! یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو (دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ (ان میں سے) طلحہ بن عبید اللہ تیزی سے

کر میری طرف لپکے، میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مبارک باد دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی اور (میرے استقبال کے لیے اس طرح) نہ اٹھا۔

قَالَ: فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ.

(عبداللہ بن کعب نے) کہا: کعب رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات کبھی نہ بھولتے تھے (انھوں نے اس کو ہمیشہ یاد رکھا۔)

قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ: «أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ» قَالَ: فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ» وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، قَالَ: وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا، جبکہ آپ کا چہرۂ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا اور آپ یہ فرما رہے تھے: "ماں کے پیٹ سے جنم لینے کے وقت سے جو بہترین دن تم پر گزر رہا ہے، تمھیں اس کی خوش خبری ہو!" کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (یہ بشارت) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔" اور جب رسول اللہ ﷺ کو بہت خوشی حاصل ہوتی تو آپ کا چہرۂ مبارک اس طرح چمک اٹھتا تھا جیسے آپ کا چہرۂ مبارک چاند کا ایک ٹکڑا ہو۔ کہا: اور ہمیں یہ بات اچھی طرح معلوم تھی۔

قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ. قَالَ: وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ. قَالَ: فَوَاللهِ! مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ، مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ

کہا: جب میں آپ کے روبرو بیٹھ گیا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے صدقہ پیش کرنے کے لیے اپنے پورے مال سے دستبردار ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو، یہ بات تمھارے حق میں بہتر ہے۔" میں نے عرض کی: تو میں اپنا وہ حصہ جو مجھے خیبر سے ملا، اپنے پاس رکھ لیتا ہوں (حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض: اللہ کے رسول! اللہ نے مجھے صرف اور صرف سچائی کی بنا پر نجات عطا فرمائی اور یہ بات بھی میری توبہ کا حصہ ہے کہ جب تک میری زندگی ہے، سچ کے بغیر کبھی

اللهِ ﷺ إلى يومي هذا، أحسنَ مِمّا أبلاني اللهُ به. وواللهِ! ما تعمّدتُ كذبةً مُنذ قلتُ ذلك لرسولِ الله ﷺ، إلى يومي هذا، وإنّي لأرجو أن يحفظني اللهُ فيما بقيَ.

کوئی بات نہیں کہوں گا۔ کہا: اللہ کی قسم! میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا جسے اس وقت سے لے کر، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولا تھا، آج تک اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر انداز میں نوازا ہو، جس طرح مجھے نوازا۔ اللہ کی قسم! جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات عرض کی، اس وقت سے لے کر آج تک کوئی ایک جھوٹ بولنے کا ارادہ تک نہیں کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ میری بقیہ زندگی میں بھی اللہ مجھے (جھوٹ سے) محفوظ رکھے گا۔

قال: فأنزل اللهُ عزّ وجلّ: ﴿لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ فِى سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ﴾ حتّى بلغ ﴿إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ . وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓا۟ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ﴾ [التوبة ١١٧، ١١٨] حتّى بلغ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [التوبة: ١١٩].

کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) نازل فرمائیں: "اللہ تعالیٰ نے نظر عنایت فرمائی نبی ﷺ اور مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے تنگی کی گھڑی میں آپ کا اتباع کیا" حتی کہ آپ یہاں پہنچ گئے: "بے شک وہ انتہائی مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور ان تین (افراد) پر بھی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی تھی اور خود ان کے اپنے دل ان پر تنگ پڑ گئے تھے اور انھیں یقین ہو گیا تھا کہ اللہ سے پناہ ملنے کی اس کے اپنے سوا کوئی اور جگہ نہ تھی، پھر اس نے ان کی طرف نظر عنایت کی کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ یقیناً اللہ ہی ہے بہت نظر عنایت کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا" سے لے کر اس فرمان تک: "اے ایمان والو! اللہ کے سامنے تقویٰ اختیار کرو اور سچ بولنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔"

قال كعبٌ: واللهِ! ما أنعم اللهُ عليّ من نعمةٍ قطّ، بعد إذ هداني اللهُ للإسلامِ، أعظم في نفسي، من صدقي رسولَ الله ﷺ، أن لا أكون كذبتُه فأهلك كما هلك الّذين كذبوا، إنّ الله قال للّذين كذبوا، حين أنزل الوحي، شرّ ما قال لأحدٍ، وقال اللهُ: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ

حضرت کعب ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کا راستہ دکھانے کے بعد، مجھ پر کبھی کوئی ایسا انعام نہیں کیا جس کی میرے دل میں اس سچ سے زیادہ قدر ہو جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بولا تھا، (یعنی) اس بات کی کہ میرے ساتھ ایسا نہ ہوا کہ میں آپ کے سامنے جھوٹ بولتا اور ان لوگوں کی طرح ہلاک ہو جاتا جنھوں نے جھوٹ بولا

لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ. يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ [التوبة: ٩٥، ٩٦].

تھا۔ جن لوگوں نے جھوٹ بولا تھا، اللہ تعالیٰ نے جب وحی نازل فرمائی تو جتنی (کبھی) کسی شخص کی مذمت کی، ان کی اس سے کہیں زیادہ مذمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ لوگ جب تم (مدینہ میں) ان کے پاس واپس پہنچو گے تو ضرور اللہ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے صرف نظر کرلو، لہٰذا تم ان سے رخ پھیرلو، یہ (سرتاپا) گندگی ہیں اور جو کچھ یہ کرتے رہے اس کی جزا کے طور پر ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ یہ تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تم لوگ ان سے راضی ہو جاؤ، اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ تعالیٰ (ان) فاسق لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا۔''

قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلِّفْنَا، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللهُ فِيهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾. وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ مِمَّا خُلِّفْنَا، تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا، وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا، عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم تینوں کو مخاطب کر کے، ہمیں ان لوگوں کے معاملے سے پیچھے (مؤخر) کر دیا گیا تھا جنھوں نے قسمیں کھائی تھیں اور (بظاہر) وہ قسمیں قبول کر لی گئی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے (تجدید) بیعت فرمائی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی کی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارا معاملہ مؤخر فرما دیا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا، اسی کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اور ان تینوں پر بھی نظر عنایت فرمائی جن کو پیچھے (مؤخر) کر دیا گیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیچھے کر دیے جانے کے بارے میں جو فرمایا ہے اس سے مراد ہمارا جنگ سے پیچھے رہ جانا نہ تھا بلکہ اس شخص کی نسبت ہمیں (ہمارا معاملہ) مؤخر کر دینا اور ہمارے معاملے کے فیصلے کو بعد میں کرنا مراد تھا کہ جس نے آپ ﷺ کے سامنے قسمیں کھائی، معذرت کی تو آپ نے اس سے قبول کر لی۔

[٧٠١٧] (...) وحدثنيه محمد بن رافع: حدثنا حجين بن المثنى: حدثنا الليث عن عقيل، عن ابن شهاب، بإسناد يونس عن الزهري سواء.

[7017] عُقیل نے ابن شہاب سے یونس کی سند کے ساتھ زہری سے بالکل اسی طرح روایت کی۔

[٧٠١٨] ٥٤-(...) وحدّثني عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حدّثني يعْقُوبُ بْنُ إبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، ابْنُ أخي الزُّهْرِيّ عَنْ عمّه، مُحمّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيّ: أخْبرني عَبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مالكٍ أنّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مالكٍ، وكَانَ قائد كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قال: سمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مالكٍ يُحدّثُ حدِيثَهُ، حِينَ تخلّف عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، في غَزْوَةِ تبُوكَ. وساقَ الْحدِيثَ، وزاد فيه، على يُونُسَ: فكانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قلّما يُرِيدُ غَزْوةً إلّا ورّى بغَيْرِها، حتّى كانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ.

[7018] زہری کے بھتیجے محمد بن عبداللہ بن مسلم نے ہمیں اپنے چچا محمد بن مسلم زہری سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبداللہ بن کعب بن مالک نے، اور وہ حضرت کعب بن ﷺ کے نابینا ہونے کے بعد ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کی رہنمائی کرتے تھے، کہا: میں نے کعب بن مالک بن ﷺ سے سنا، وہ اپنی حدیث (اپنا واقعہ) بیان کرتے تھے جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے، پھر انہوں نے (سابقہ حدیث کی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں یونس کی روایت پر مزید یہ کہا: رسول اللہ ﷺ کم ہی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تھے مگر عملا اس جنگ کے ہونے تک کسی اور (مہم) کی جہت ظاہر فرماتے حتی کہ یہ غزوہ (بھی اسی نہج پر) ہوا۔

ولَمْ يذْكُرْ في حدِيثِ ابْنِ أخِي الزُّهْرِيّ، أبا خيْثمة ولُحُوقَهُ بالنّبِيّ ﷺ.

اور انہوں نے زہری کے بھتیجے کی حدیث میں ابو خیثمہ کا اور ان کے نبی ﷺ سے جا ملنے کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٠١٩] ٥٥-(...) وحدّثني سلمةُ بْنُ شبِيبٍ: حدّثنا الْحسنُ بْنُ أعْيَنَ: حدّثنا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ الزُّهْرِيّ: أخْبرني عَبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مالكٍ عَنْ عمّه عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ وكَانَ قائد كَعْبٍ، حِينَ أُصِيبَ بصرُهُ، وكانَ أعْلَمَ قَوْمِهِ وأوْعاهُمْ لأحادِيثِ أصْحابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قال: سمِعْتُ أبي كَعْبَ بْنَ مالكٍ وَهُوَ أحَدُ الثّلاثةِ الّذِينَ تِيبَ علَيْهِمْ، يُحدّثُ: أنّهُ لَمْ يتخلّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ في غَزْوَةٍ غزاها قطُّ، غيْرَ غزْوتيْنِ، وساقَ الْحدِيثَ وقال فيه: وغزا رَسُولُ اللهِ ﷺ بناسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ على عَشْرَةِ آلافٍ، وَلا يجْمَعُهُمْ دِيوانُ حافِظٍ.

[7019] معقل بن عبیداللہ نے زہری سے روایت کی، انہوں نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے چچا عبیداللہ بن کعب سے روایت کی اور جب حضرت کعب ﷺ کی آنکھیں جاتی رہیں تو وہی ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کی رہنمائی کرتے تھے۔ وہ اپنی قوم میں سب سے بڑے عالم اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی احادیث کے سب سے بڑے حافظ تھے، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک ﷺ سے سنا، وہ ان تین لوگوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی، وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ وہ دو غزووں کو چھوڑ کر کبھی کسی غزوے میں جو رسول اللہ ﷺ نے لڑا، آپ سے پیچھے نہیں رہے۔ انہوں نے (سابقہ حدیث کی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں کہا: "رسول اللہ ﷺ لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ، جو دس ہزار سے زیادہ

تھے اور کسی محفوظ رکھنے والے کے دیوان (رجسٹر) میں ان سب کے نام درج نہ تھے، اس جنگ کے لیے نکلے۔

(المعجم ١٠) (بابٌ: فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ، وَقَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاذِفِ) (التحفة ١١)

باب:10- جھوٹی تہمت (اِفک) کی حدیث اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کی قبولیت

[٧٠٢٠] ٥٦ (٢٧٧٠) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالسِّيَاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدٍ وَابْنِ رَافِعٍ، قَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتَ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا، خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ.

[7020] حبان بن موسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن یزید ایلی نے خبر دی، نیز ہمیں اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے بھی (یہی) حدیث بیان کی ۔۔ ابن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی اور دیگر نے کہا: ہمیں خبر دی ۔۔ انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے خبر دی، اور (حدیث کا) پچھلا حصہ معمر کی حدیث کا ہے جو عبد (بن حمید) اور (محمد) ابن رافع سے روایت کی گئی ہے، یونس اور معمر دونوں نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ کی حدیث کے بارے میں خبر دی جب بہتان تراشنے والوں نے اس حوالے سے جو کچھ کہا، وہ کہا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے کی گئی باتوں سے حضرت عائشہ ؓ کی براءت فرما دی۔ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ ؓ کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، ان میں سے بعض کو دوسرے بعض لوگوں کی نسبت ان (سیدہ عائشہ ؓ) کی حدیث زیادہ یاد تھی۔ میں نے ان میں سے ہر ایک سے اس کی بیان کی ہوئی حدیث اچھی طرح حفظ کر لی۔ ان کی حدیث کے اجزاء ایک دوسرے کی تائید اور تصدیق کرتے ہیں۔ ان سب نے یہ بیان کیا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی

سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے، ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا، رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ساتھ لے کر (سفر پر) نکلتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَأُنْزَلُ فِيهِ، مَسِيرَنَا، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ، وَقَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ، فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي، فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ.

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک جنگ میں جو آپ نے لڑی، (غزوہ بنی مصطلق مراد ہے جس کا دوسرا نام غزوۂ مُریسیع ہے۔ یہ 5 ھ میں لڑی گئی) قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ پورے سفر میں مجھے ہودج (کجاوے) میں ہی اٹھایا (اور اونٹ کی پیٹھ پر بٹھایا) جاتا تھا اور ہودج ہی میں (بیٹھے) اتارا جاتا تھا یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے غزوے سے فارغ ہو گئے اور واپس روانہ ہوئے اور ہم مدینہ سے قریب پہنچ گئے تو آپ نے (رات کا کچھ حصہ آرام کرنے کے بعد) رات ہی کو سفر کا اعلان فرما دیا۔ جب ان سب لوگوں نے سفر کا اعلان کر دیا تو میں اٹھی، (پہلے) چل کر لشکر سے باہر نکلی اور جب ضرورت سے فارغ ہوگئی تو کجاوے کی طرف آئی۔ اس وقت میں نے اپنی گردن کے نیچے ہاتھ لگایا تو (یمن کے شہر) ظفار کے (سفید و سیاہ) پتھروں کا میرا ہار ٹوٹ (کر گر) چکا تھا۔ میں واپس ہوئی اور اپنا ہار ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ اس کی تلاش نے مجھے (کافی دیر کے لیے وہیں) روکے رکھا۔ (اتنے میں) وہ لوگ، جو اونٹ کی پشت پر میرا کجاوا باندھا کرتے تھے، آئے، کجاوا اٹھایا اور میرے اس اونٹ پر باندھ دیا جس پر میں سفر کیا کرتی تھی۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ میں اس (کجاوے) کے اندر موجود ہوں۔

قَالَتْ: وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا، لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، موٹی نہیں ہوتی تھیں، نہ ان پر گوشت چڑھا ہوتا تھا، وہ سانس کی ڈوری بندھی رہنے کے بقدر کھانا کھاتی تھیں۔ ان لوگوں نے جب میرے کجاوے کو اٹھایا اور اونچ

سَنًّا، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ، ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ، قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي، فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللهِ! مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ، بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ، حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» فَذَاكَ يَرِيبُنِي، وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ، حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ وَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا،

کیا تو اس کے وزن میں کوئی تبدیلی محسوس نہ کی۔ میں (اس وقت) کم عمر لڑکی ہی تھی۔ انھوں نے اونٹ کو کھڑا کیا اور چل پڑے۔ مجھے اپنا ہار لشکر روانہ ہونے کے بعد ہی ملا تھا۔ میں ان کی رات گزارنے کی جگہوں پر آئی تو وہاں نہ کوئی کسی کو بلانے والا تھا، نہ جواب دینے والا، میں نے اسی جگہ کا رخ کیا جہاں (رات کو اپنے خیمے میں) ٹھہری تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جب وہ لوگ مجھے (کجاوے میں) نہ پائیں گے تو میری طرف واپس آئیں گے، میں اپنی اسی منزل پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی۔ بنوسلیم کے بطن بنوذکوان سے تعلق رکھنے والے صفوان بن معطل نے رات کے وقت لشکر کے پیچھے قیام کیا تھا۔ وہ رات کے آخری حصے میں روانہ ہوئے اور صبح کے وقت میری منزل کے پاس آئے تو انھیں کسی سوئے ہوئے انسان کا سایہ سا نظر آیا، وہ میرے قریب آئے تو مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ انھوں نے مجھ پر حجاب فرض ہونے سے پہلے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ انھوں نے مجھے پہچاننے کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں جاگ گئی۔ میں نے اپنی پردے کی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا، اللہ کی قسم! وہ مجھ سے ایک کلمہ تک نہیں کہہ رہے تھے اور نہ ہی انا للہ کے علاوہ میں نے ان کے منہ سے کوئی بات سنی یہاں تک کہ انھوں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا۔ وہ اونٹنی کے اگلے پاؤں پر چڑھ کر کھڑے ہوگئے (تاکہ وہ ہل نہ سکے) تو میں اس اونٹنی پر سوار ہوگئی اور وہ مجھے اونٹنی پر بٹھا کر اس کی نکیل کی رسی پکڑ کر چل پڑے، یہاں تک کہ جب لوگ دوپہر کی شدید گرمی کے سامنے بے حال ہو کر اتر گئے تو اس کے بعد ہم لشکر میں پہنچے۔ تو میری حالت کے بارے میں جس نے ہلاکت میں پڑنا تھا، وہ ہلاکت میں پڑا اور جو شخص اس بہتان تراشی کے سب سے بڑے حصے کا ذمہ دار تھا وہ (رئیس المنافقین) عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ ہم مدینہ آگئے۔ مدینہ آتے ہی میں

ولا نخرُجُ إلّا ليلًا إلى ليلٍ، وذٰلك قبل أن نتخذ الْكُنُف قريبا من بُيُوتنا، وأمْرُنا أمْرُ العرب الأُول في التّنزُّه، وكُنّا نتأذّى بالْكُنُف أنْ نتّخذها عنْد بُيُوتنا، فانْطلقْتُ أنا وأُمُّ مسْطحٍ، وهي بنْتُ أبي رُهْمِ بْنِ الْمُطّلب بْن عبْد منافٍ وأُمُّها بنْتُ صخْرِ بْنِ عامرٍ، خالةُ أبي بكْرٍ الصّدّيق، وابْنُها مسْطحُ بْنُ أُثاثة بْن عبّاد بْن الْمُطّلب، فأقْبلْتُ أنا وبنْتُ أبي رُهْمٍ قبل بيْتي، حين فرغْنا منْ شأْننا، فعثرتْ أُمُّ مسْطحٍ في مرْطها، فقالتْ: تعس مسْطحٌ، فقُلْتُ لها: بئْس ما قُلْت، أتسُبّين رجُلًا قدْ شهد بدْرًا، قالتْ: أيْ هنْتاهُ! أو لمْ تسْمعي ما قال؟ قُلْتُ: وماذا قال؟ قالتْ، فأخْبرتْني بقوْل أهْل الْإفْك، فازْددْتُ مرضًا إلى مرضي، فلمّا رجعْتُ إلى بيْتي، فدخل عليّ رسُولُ الله ﷺ، فسلّم ثُمّ قال: «كيْف تيكُمْ؟» قُلْتُ: أتأْذنُ لي أنْ آتي أبويّ؟ قالتْ: وأنا حينئذٍ أُريدُ أنْ أتيقّن الْخبر منْ قبلهما، فأذن لي رسُولُ الله ﷺ. فجئْتُ أبويّ فقُلْتُ لأُمّي: يا أُمّتاهُ! ما يتحدّثُ النّاسُ؟ فقالتْ: يا بُنيّةُ! هوّني عليْك، فوالله! لقلّما كانت امْرأةٌ قطُّ وضيئةٌ عنْد رجُلٍ يُحبُّها، ولها ضرائرُ، إلّا كثّرْن عليْها، قالتْ: قُلْتُ: سُبْحان الله! وقدْ تحدّث النّاسُ بهذا؟. قالتْ: فبكيْتُ تلْك اللّيْلة حتّى أصْبحْتُ لا يرْقأُ لي دمْعٌ ولا أكْتحلُ بنوْمٍ، ثُمّ أصْبحْتُ

ایک مہینہ بیمار رہی۔ لوگ بہتان باندھنے والوں کی باتوں میں باتیں ملاتے رہے جبکہ مجھے اپنی بیماری کی وجہ سے ان میں سے کسی بات کا شعور تک نہ تھا۔ میری بیماری کے دوران میں جو بات مجھے کھٹکتی تھی وہ یہ تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ لطف وکرم میسر نہ تھا جو میں اپنی بیماری کے دوران میں ہمیشہ دیکھا کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اندر آتے، سلام کہتے اور کہتے: ''آپ لوگ کیسی ہو؟'' بس یہی بات مجھے کھٹکتی تھی لیکن اصل (شر) کا مجھے پتہ نہ چلتا تھا۔ یہاں تک کہ میں بہت نقاہت کے بعد باہر نکلی، میں مسطح کی ماں کے ہمراہ (مدینہ سے باہر) مناصع کی طرف نکلی، وہیں ہمارا ضرورت کے لیے باہر جانے کا علاقہ تھا اور ہم ایک رات کے بعد دوسری رات ہی کو باہر نکلتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب ہم نے اپنے گھروں کے قریب (حوائج ضروریہ کے لیے) پردہ دار جگہیں بنائی تھیں اور ضروریات سے فراغت کے معاملے میں ہمارا طریقہ ابتدائی عربوں کا سا تھا، ہمیں پردہ دار جگہیں اپنے گھروں (رہائشی حجروں) کے پاس بنانے سے اذیت ہوتی تھی۔ میں اور مسطح کی ماں چل پڑیں۔ وہ ابو رہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ اور ان کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کا بیٹا تھا۔ میں اور ابو رہم کی بیٹی (مسطح کی والدہ) اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر میرے گھر کی طرف آئیں تو ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی موٹی اونی چادر میں (الجھیں اور) پھسل کر گر پڑیں۔ اور کہنے لگیں: (اللہ کرے) مسطح منہ کے بل گر کر ہلاک ہو! میں نے ان سے کہا: آپ نے بہت بری بات کی ہے۔ آپ ایسے شخص کو بد دعا دے رہی ہیں جو بدر میں شامل تھا۔ وہ کہنے لگیں: اے بھولی عورت! تم نے نہیں سنا اس نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا: اس نے کیا کہا ہے؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو

أَبْكِي، وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ، يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ: «أَيْ بَرِيرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ؟» قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا، أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي» فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ، يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ. قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَكِنِ اجْتَهَلَتْهُ

انھوں نے مجھے بہتان تراشوں کی بات بتائی اور میری (پہلی) بیماری میں (دوسری سخت ترین) بیماری کا اضافہ ہو گیا۔ میں جب واپس اپنے گھر آئی تو رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے، سلام کہا، پھر پوچھا: ''تم لوگ کیسی ہو؟'' (تو) میں نے کہا: کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں؟ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: میں اس وقت یہ چاہتی تھی کہ ان دونوں (والدین) کی طرف سے خبر کے بارے میں تیقن حاصل کر لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے ہاں آ گئی اور اپنی والدہ سے کہا: امی! لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: بیٹی اس معاملے کو اپنے لیے مزید تکلیف کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اللہ کی قسم! ایسا نہ ہونے کے برابر ہے کہ کسی مرد کے ہاں کوئی خوبصورت بیوی ہو، وہ اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو عورتیں اس پر بڑھا کر باتیں نہ کریں (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: میں نے کہا: سبحان اللہ! تو کیا لوگ اس طرح کی باتیں (بھی) کر رہے ہیں؟ اس رات صبح ہونے تک میں مسلسل روتی رہی، نہ آنسو رکتے تھے، نہ آنکھوں میں سرمے جتنی (قلیل ترین مقدار میں) نیند محسوس کرتی تھی، پھر میں نے روتے ہوئے صبح کی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب وحی کی آمد میں تاخیر محسوس کی تو علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید ؓ کو اپنی بیوی سے جدائی کے بارے میں مشورے کے لیے بلایا۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: اسامہ بن زید ؓ نے تو اسی طرف اشارہ کیا جو وہ آپ ﷺ کی اہلیہ کی براءت اور ان کی (آپس کی) محبت کے بارے میں جانتے تھے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ آپ کی گھر والی ہیں اور ہم اچھائی کے سوا اور کوئی بات جانتے تک نہیں۔ رہے حضرت علی بن ابی طالب ؓ تو انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی تنگی میں نہیں رکھا ہوا، ان کے علاوہ بھی عورتیں بہت

الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللهِ! لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ، حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ. قَالَتْ: وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ، لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ، لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي، اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي. قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ. قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ. قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ». قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ، قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ، فَقَالَ: وَاللهِ! مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ

ہیں۔ اگر آپ خادمہ سے پوچھیں تو آپ کو وہ سچ بتائے گی۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے بریرہ (حضرت عائشہ ؓ کی آزاد کردہ کنیز) کو بلایا اور فرمایا: ”بریرہ! تم نے (کبھی) کوئی ایسی چیز دیکھی جس سے تمہیں عائشہ کے بارے میں شک ہوا ہو؟“ بریرہ ؓ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ان کے خلاف میں نے اس سے زیادہ کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کا میں ان پر عیب لگاؤں کہ وہ ایک نو عمر لڑکی ہے، اپنے گھر والوں کا آٹا گندھا چھوڑ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر اسے کھا لیتی ہے۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی ابن سلول سے (خلاف کارروائی کے) بارے میں معذرت طلب فرمائی۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ”اے مسلمانوں کی جماعت! (تم میں سے کون) کون شخص مجھے اس آدمی کے خلاف (کارروائی کے) حوالے سے معذور سمجھتا ہے جس کی اذیت رسانی کا سلسلہ میرے گھر والوں تک پہنچ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی کا انھوں نے ذکر کیا ہے اس کے بارے میں بھی میں خیر اور بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر آیا ہے ہمیشہ میرے ہی ساتھ آیا ہے۔“ تو سعد بن معاذ انصاری ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں اس کے بارے میں آپ کا عذر مانتا ہوں۔ اگر وہ اوس میں سے ہوتا تو ہم اس کی گردن مار دیتے اور اگر وہ ہمارے برادر قبیلے خزرج میں سے ہے تو آپ ہمیں حکم دیں گے اور ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: تو سعد بن عبادہ ؓ کھڑے ہو گئے، وہ خزرج کے سردار تھے اور نیک انسان تھے، لیکن انھیں (قبائلی) حمیت نے جاہلیت

لله ﷺ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: وَاللهِ! مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ، وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِّنَ الْقُرْآنِ: إِنِّي، وَاللهِ! لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، لَتُصَدِّقُونِّي، وَإِنِّي، وَاللهِ! مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾.

کے دور میں گھسیٹ لیا۔ انھوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: بقائے الٰہی کی قسم! تم نے جھوٹ کہا۔ نہ تم اسے قتل کرو گے، نہ ہی تم میں اس کے قتل کی ہمت ہے۔ اس پر اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد تھے۔ انھوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے جھوٹ کہا ہے، بقائے الٰہی کی قسم! ہم اسے ضرور بالضرور قتل کریں گے۔ تم منافق ہو اور منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتے ہو۔ اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے جوش میں آ گئے، یہاں تک کہ آپس میں لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ منبر ہی پر کھڑے تھے۔ آپ ﷺ مسلسل انھیں دھیما کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں وہ سارا دن روتی رہی، نہ آنسو تھمتے تھے، نہ آنکھوں میں نیند کا سرمہ ہی لگا سکتی تھی۔ پھر اگلی رات بھی میں روتی رہی، نہ آنسو تھمتے تھے، نہ میں آنکھوں میں نیند کا سرمہ ہی لگا سکتی تھی (سرمے کے برابر نیند محسوس کر سکتی تھی۔) میرے ماں باپ یہ سمجھتے تھے کہ یہ رونا میرا جگر پھاڑ دے گا۔ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رونے جا رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی، میں نے اسے اجازت دی تو وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لے آئے، سلام کہا، پھر بیٹھ گئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب سے میرے بارے جو کہا گیا تھا، اس کے بعد آپ میرے پاس (آ کر کبھی) نہیں بیٹھے تھے۔ اور آپ ایک مہینہ (انتظار میں رہے)، آپ کی طرف میرے بارے میں کوئی وحی بھی نہیں آئی تھی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے تو آپ نے شہادتین پڑھیں، پھر فرمایا: ''اس کے بعد، عائشہ! مجھے تمھارے حوالے سے یہ یہ بات پہنچی ہے۔ اگر تم بری ہو تو

عنقریب اللہ تعالیٰ خود تمہاری براءت فرما دے گا اور اگر تم کسی گناہ کے قریب (گئی) ہوئی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات ختم کی تو میرے آنسو رک گئے، یہاں تک کہ مجھے اپنی آنکھ میں ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہو رہا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا جواب دیں جو انہوں نے کہی ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ پھر میں نے اپنی ماں سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ انہوں نے (بھی وہی) کہا: واللہ! میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ تو میں نے، جبکہ اس وقت میں ایک کم عمر لڑکی تھی، زیادہ قرآن مجید یاد نہیں تھا (خود جواب دیتے ہوئے) کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات جان لی ہے کہ آپ لوگوں نے اس بات کو (بار بار) سنا ہے اور یہ آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے اور آپ اس کو سچ سمجھنے لگے ہیں۔ اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں (اس گناہ سے بالکل) بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ لوگ اس بات میں مجھے سچا نہیں مانو گے اور اگر میں آپ لوگوں کے سامنے اس معاملے کا اعتراف کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں، تو آپ لوگ میری تصدیق کرو گے۔ مجھے اپنے اور آپ لوگوں کے لیے حضرت یوسف ؑ کے والد (یعقوب ؑ) کے قول کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں ملتی "صبر جمیل (سے کام لینا ہے) اور جو کچھ آپ لوگ کہتے ہیں، اس پر اللہ ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے۔"

قالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، قَالَتْ: وَأَنَا، وَاللهِ! حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: پھر میں اپنا رخ پھیر کر اپنے بستر پر لیٹ گئی، انہوں نے کہا: اور میں اللہ کی قسم! اس

بريئة، وأن الله مبرئي ببراءتي، ولكن، والله! ما كنت أظن أن ينزل في شأني وحي يتلى، ولشأني كان أحقر في نفسي من أن يتكلم الله عز وجل في بأمر يتلى، ولكني كنت أرجو أن يرى رسول الله ﷺ في النوم رؤيا يبرئني الله بها. قالت: فوالله! ما رام رسول الله ﷺ مجلسه، ولا خرج من أهل البيت أحد، حتى أنزل الله عز وجل على نبيه ﷺ، فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء عند الوحي، حتى إنه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق، في اليوم الشاتي، من ثقل القول الذي أنزل عليه. قالت: فلما سري عن رسول الله ﷺ، وهو يضحك، فكان أول كلمة تكلم بها أن قال: «أبشري يا عائشة! أما الله فقد برأك» فقالت لي أمي: قومي إليه، فقلت: والله! لا أقوم إليه، ولا أحمد إلا الله، هو الذي أنزل براءتي. قالت: فأنزل الله عز وجل: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾ [النور 24: 11] عشر آيات، فأنزل الله عز وجل هذه الآيات براءتي. قالت: فقال أبو بكر، وكان ينفق على مسطح لقرابته منه وفقره: والله! لا أنفق عليه شيئا أبدا، بعد الذي قال لعائشة، فأنزل الله عز وجل: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى﴾ [النور 24: 22] إلى قوله: ﴿أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

وقت جانتی تھی کہ میں بری ہوں اور (یہ بھی جانتی تھی کہ) اللہ بری ہونے کی وجہ سے (خود) مجھے بری فرمائے گا لیکن اللہ گواہ ہے، مجھے یہ گمان نہ تھا کہ وہ میرے بارے میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت ہوا کرے گی میری نظر میں میرا مقام اس سے بہت حقیر تھا کہ اللہ عزوجل میرے بارے میں خود کلام فرمائے گا جس کی تلاوت ہوگی لیکن میں یہ امید ضرور رکھتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ سوتے ہوئے کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعے سے اللہ مجھے بری فرما دے گا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے، نہ ابھی گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر وحی نازل فرما دی۔ وحی کے وقت آپ جس طرح پسینے سے شرابور ہو جاتے تھے آپ پر وہی کیفیت طاری ہوگئی، یہاں تک کہ سرد دن میں بھی نازل کی جانے والی وحی کے بوجھ سے پسینہ موتیوں کی طرح آپ کے جسم سے گرا کرتا تھا۔ انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ سے یہ کیفیت زائل ہوئی تو آپ ہنس رہے تھے اور پہلا جملہ جو آپ نے کہا، یہ تھا: ''عائشہ! خوش ہو جاؤ، اللہ نے تمھیں بری فرما دیا ہے۔'' میری ماں نے مجھ سے کہا: کھڑی ہو کر ان کے پاس جاؤ۔ تو میں نے کہا: نہ میں کھڑی ہو کر آپ کی طرف جاؤں گی، نہ اللہ کے سوا کسی کا شکر ادا کروں گی، وہی ہے جس نے میری براءت نازل فرمائی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا کہ اللہ عزوجل نے دس آیات نازل فرمائیں: ''جو لوگ بہتان لے کر آئے وہ تمھی میں سے ایک گروہ ہے، تم اسے اپنے لیے برا مت سمجھو، بلکہ یہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے۔'' اللہ عزوجل نے یہ (دس) آیات میری براءت میں نازل فرمائیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وہ مسطح پر اپنے ساتھ اس کی قرابت اور اس کے فقر کی بنا پر خرچ کیا کرتے تھے، اللہ کی قسم! اس نے عائشہ کے

بارے میں جو کہا ہے، اس کے بعد میں اس پر کچھ خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری: "تم میں سے فضیلت اور استطاعت رکھنے والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت داروں کو (خرچ) نہ دیا کریں گے" اپنے فرمان: "کیا تم لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخش دے؟" تک۔

قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذِهِ أَرْجٰى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللهِ.

حبان بن موسیٰ نے کہا: عبداللہ بن مبارک کا قول ہے: یہ اللہ کی کتاب کی سب سے زیادہ امید افزا آیت ہے۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ! إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِي، فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا.

اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یقیناً یہ بات پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے، چنانچہ وہ مسطح رضی اللہ عنہ کو جو خرچ دیا کرتے تھے، دوبارہ دینے لگے اور کہا: میں یہ (خرچ) اس سے کبھی نہیں چھینوں گا (ہمیشہ دیتا رہوں گا۔)

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَمْرِي: «مَا عَلِمْتِ؟ أَوْ مَا رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللهِ! مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملے کے بارے میں دریافت کیا جو نبی ﷺ کی بیوی تھی: "تم کیا جانتی ہو یا (فرمایا:) تم نے کیا دیکھا؟" انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتی ہوں (کہ میں اپنے کانوں کی طرف جھوٹی بات سننے کو اور اپنی آنکھوں کی طرف جھوٹ دیکھنے کو منسوب کروں) اللہ کی قسم! میں (ان کے کردار میں) بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ.

حضرت عائشہ نے کہا: اور یہی تھیں جو نبی ﷺ کی بیویوں میں سے (مرتبے اور قرب کے معاملے میں) میرے مدمقابل آتی تھیں، لیکن خدا خوفی کی بنا پر اللہ نے ان کو (غلط بات کہنے سے) محفوظ رکھا، جبکہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے لڑائی شروع کر دی اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں۔ (قذف وبہتان کے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھیں۔)

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ.

زہری نے کہا: یہ (واقعہ) ہے جو ان سب (بیان کرنے والوں) کی طرف سے ہم تک پہنچا۔

وقال في حديث يونس: اجتهلته الحمية.

یونس کی حدیث میں (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) ہے: ان (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) کو (قبائلی) حمیت نے اکسا دیا۔

فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ام مسطح نے مناصع سے واپسی کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی، لیکن ہشام بن عروہ سے مروی بخاری کی روایت (حدیث: 4757) میں ہے کہ جاتے ہوئے ام مسطح تین بار پھسل کر گریں اور مسطح کو بددعا دی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہر بار انھیں ٹوکا تو تیسری بار انھوں نے مختصر سے انداز میں واقعۂ افک اور اس میں مسطح کے کردار کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فوراً گھر واپس آ گئیں۔ اس روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "فرجعت إلى بيتي فكأن الذي خرجت له لا أجد منه قليلا ولا كثيرا" "میں گھر کی طرف پلٹی جیسے وہ ضرورت، جس کے لیے میں نکلی تھی، مجھے زیادہ یا کم ذرہ برابر محسوس نہیں ہو رہی تھی۔" ابن اسحاق اور ابن ابی اویس کی روایت بھی اسی کی تائید کرتی ہیں۔ شارحین نے اس کو لاینحل اختلاف قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے جو متعدد روایات کو سامنے رکھ کر خود ان کو مفصل واقعے کے طور پر بیان کیا ہے ان کے سامنے یا تو ہشام بن عروہ اور ابن اسحاق وغیرہ کی روایات موجود نہ تھیں یا پھر انھوں نے اپنے طور پر اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ واپسی کے وقت کا واقعہ ہو سکتا ہے۔ امام زہری مختلف تفصیلات کی تشریح میں اپنی رائے استعمال کر لیتے ہیں، اس لیے ترجیح بخاری کی روایت کو حاصل ہے جس کی تائید دیگر قوی روایات سے ہوتی ہے۔ ② مسند بزار میں حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ وضاحت ہے کہ وہ لشکر سے پیچھے رہا کرتے تھے اور لوگ اپنی جو چیزیں بھول جاتے، وہ صبح کو انھیں اٹھا کر کے لشکر میں لے آتے۔ (مسند البزار 14/334، 335)

[٧٠٢١] ٥٧ (...) وحدثني أبو الربيع العتكي: حدثنا فليح بن سليمان؛ ح: وحدثنا الحسن بن علي الحلواني وعبد بن حميد قالا: حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد: حدثنا أبي عن صالح بن كيسان كلاهما عن الزهري بمثل حديث يونس ومعمر بإسنادهم.

[7021] ابو ربیع عتکی نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں فلیح بن سلیمان نے حدیث سنائی، نیز ہمیں حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید نے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے صالح بن کیسان سے حدیث سنائی، ان دونوں (فلیح بن سلیمان اور صالح بن کیسان) نے زہری سے یونس اور معمر کی روایت کے مطابق انھی کی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

وفي حديث فليح: اجتهلته الحمية، كما قال معمر.

فلیح کی حدیث میں اسی طرح ہے جیسے معمر نے بیان کیا: انھیں (قبائلی) حمیت نے جاہلیت (کے دور) میں گھسیٹ لیا۔

وفي حديث صالح: احتملته الحمية كقول

اور صالح کی حدیث میں یونس کے قول کی طرح ہے:

يُونُس . وزاد في حديث صالح : قال عُرْوَةُ : كانت عائشة تكره أن يُسب عندها حسان . وتقول : إنه قال :

فـــإن أبــي ووالـــده وعــرضـــي لـعـــرض مـحـمـد مـنـكـم وقـاء

انھیں (قبائلی) حمیت نے اُکسا دیا۔ اور صالح کی حدیث میں مزید یہ ہے: عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند کرتی تھیں کہ حسان (بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو ان کے سامنے برا بھلا کہا جائے۔ وہ فرماتی تھیں: انھوں نے یہ (شعر) کہا ہے: "بے شک میرا باپ اور اس کا باپ اور میری عزت تم لوگوں سے محمد ﷺ کی آبرو کی حفاظت کے لیے ڈھال ہیں۔"

وزاد أيضا : قال عُرْوَةُ : قالت عائشة : والله! إن الرجل الذي قيل له ما قيل ليقول : سُبحان الله! فوالذي نفسي بيده! ما كشفتُ عن كنف أنثى قط . قالت : ثم قُتل بعد ذلك في سبيل الله شهيدا .

اور انھوں نے مزید یہ بھی کہا: عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! جس شخص کے بارے میں وہ ساری باتیں، جو کہی گئی تھیں، وہ کہتا تھا: سبحان اللہ! (یہ کیسی باتیں ہیں) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے کبھی کسی عورت کے کپڑے کا پردہ (تک) بھی نہیں اٹھایا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: پھر بعد میں وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو کر شہید ہو گیا۔

وفي حديث يعقوب بن إبراهيم : مُوعرين في نحر الظهيرة .

اور یعقوب بن ابراہیم کی حدیث میں مُوعِرِین فی نحر الظهيرة (لوگ دوپہر کے وقت بے سایہ، گرم راستے میں حد درجے بے حال ہو گئے تھے۔)

وقال عبد الرزاق : مُوغرين .

عبدالرزاق نے مُوغِرِین (گرمی کی شدت سے بے حال ہونے) کہا ہے۔

قال عبد بن حُميد : قلت لعبد الرزاق : ما قوله مُوغرين؟ قال : الوغرة شدة الحر .

عبد بن حمید نے کہا: میں نے عبدالرزاق سے پوچھا: "مُوغِرِین" کا مطلب کیا ہے؟ کہا: الوغرہ گرمی کی شدت ہوتی ہے۔

فائدہ: حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں 19ھ میں غزوۂ آرمینیہ کے دوران میں ہوئی۔

[٧٠٢٢] ٥٨-(...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن العلاء قالا : حدثنا أبو أسامة عن هشام بن عروة ، عن أبيه ، عن عائشة

[7022] ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب میرے معاملے میں وہ

قالت: لما ذُكِر من شأني الذي ذُكِر، وما علمتُ به، قام رسول الله ﷺ فيَّ خطيبًا فتشهّد، فحمد الله وأثنى عليه بما هو أهله، ثمّ قال: "أمّا بعد، أشيروا عليَّ في أناسٍ أبَنوا أهلي، وايم الله! ما علمتُ على أهلي من سوءٍ قطُّ، وأبَنوهم بمن، والله! ما علمتُ عليه من سوءٍ قطُّ، ولا دخل بيتي قطُّ إلّا وأنا حاضرٌ، ولا غبتُ في سفرٍ إلّا غاب معي"، وساق الحديث بقصّته، وفيه: ولقد دخل رسول الله ﷺ بيتي فسأل جاريتي، فقالت: والله! ما علمتُ عليها عيبًا، إلّا أنّها كانت ترقُدُ حتّى تدخل الشاة فتأكل عجينها، أو قالت خميرها - شكّ هشام - فانتهرها بعض أصحابه فقال: اصدُقي رسول الله ﷺ، حتّى أسقطوا لها به، فقالت: سبحان الله! والله! ما علمتُ عليها إلّا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الأحمر.

باتیں کہی گئیں جو کہی گئیں اور مجھے اس معاملے کا علم نہ تھا، (اس وقت) رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ شہادتین پڑھیں، اللہ کی حمد وثنا کی جو اس کے شایان شان ہے، پھر فرمایا: "اس (حمد وثنا) کے بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنھوں نے میری اہلیہ پر بہتان لگایا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میری اہلیہ کے خلاف کبھی کوئی برائی میرے علم میں نہیں آئی۔ وہ (صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) جس کے بارے میں انھوں نے تہمت لگائی ہے، اللہ کی قسم! مجھے اس کے بارے میں کسی برائی کا علم نہیں، وہ کبھی میرے گھر نہیں آیا مگر اس وقت جب میں موجود تھا اور میں کبھی سفر کی وجہ سے (مدینہ سے) غیر حاضر نہیں رہا مگر وہ بھی (اس سفر میں) میرے ساتھ (مدینہ سے) غیر حاضر تھا۔" اور پورے واقعے سمیت حدیث بیان کی اور اس میں یہ (بھی) ہے: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں داخل ہوئے اور میری خادمہ سے پوچھا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان میں کوئی ایک عیب بھی نہیں جانتی، اس کے سوا کہ وہ سو جایا کرتی تھیں اور بکری اندر آتی اور ان کا آٹا یا کہا: ان کا خمیر (جو آٹے میں ملایا جاتا ہے) کھا جاتی۔ ہشام کو شک ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ کے ایک ساتھی نے جھڑکیاں دیں اور کہا: رسول اللہ ﷺ کو بالکل سچ بتاؤ، حتی کہ اس معاملے میں ان لوگوں نے اسے تحقیر آمیز باتیں کہیں تو اس نے جواب میں کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں بالکل اسی طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص سونے کو جانتا ہے۔ (ان میں ذرہ برابر کھوٹ نہیں، وہ خالص سونا ہیں۔)

وقد بلغ الأمرُ ذلك الرجلَ الذي قيل له، فقال: سبحان الله! والله! ما كشفتُ عن كنف أنثى قطُّ.

اور یہ معاملہ اس شخص تک پہنچا جس کے بارے میں یہ بات کہی گئی تھی تو اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی عورت کی خلوت گاہ کا پردہ بھی نہیں اٹھایا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وجلّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل ہوکر شہید ہو گیا۔

وفيه أيضا مّن الزّيادة: وكانَ الّذِينَ تكلّمُوا به مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وحسَّانُ، وَأَمَّا الْمُنافِقُ عبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ فَهُوَ الّذِي كَانَ يسْتوْشِيه ويجْمعُهُ، وهُوَ الّذِي تَوَلّى كِبْرَهُ، وَحَمْنَةُ.

اور اس حدیث میں مزید یہ بات بھی ہے کہ جن لوگوں نے (بہتان پر مبنی) باتیں کی تھیں ان میں مسطح، حمنہ اور حسان (بن ثابت) رضی اللہ عنہم تھے۔ اور منافق عبداللہ بن ابی وہ شخص تھا جو (سیدھے سادے واقعے کے اندر سے) جھوٹے الزام نکالتا تھا اور (بہتان کی جھوٹی کہانی کی صورت میں) انھیں یکجا کرتا تھا۔ اسی نے اس بہتان تراشی میں سب سے بڑا کردار سنبھالا اور (اس کے بعد) حمنہ رضی اللہ عنہا تھی۔

فائدہ: اس معاملے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ سے سخت ترین تفتیش کی گئی۔ یہ تفتیش رسول اللہ ﷺ نے حکم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ (المعجم الكبير للطبراني 113/23)

(المعجم ١١) - (بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرِّيبَةِ) (التحفة ١٢)

باب: 11- حرم نبوی کی ہر شک سے براءت

[٧٠٢٣] ٥٩-(٢٧٧١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا عفّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سلَمة: أخْبرنا ثابتٌ عنْ أنسٍ؛ أنَّ رَجُلًا كان يُتَّهمُ بِأُمِّ ولد رسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لعليٍّ: اذْهبْ فاضْرِبْ عُنُقَهُ، فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فإذا هُو فِي رِكِيٍّ يَتبرَّدُ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اخْرُجْ، فناولهُ يدهُ فأخْرجهُ، فإذا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذكرٌ، فكفّ عليٌّ عنْهُ، ثُمَّ أتى النّبِيَّ ﷺ فقال: يا رسُولَ اللهِ! إنّهُ لمجْبُوبٌ، ما لَهُ ذكرٌ.

[7023] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی ام ولد (آپ کے فرزند کی والدہ) کے ساتھ متہم کیا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جاؤ اور اس کی گردن اڑا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو وہ ایک اتھلے (کم گہرے) کنویں میں ٹھنڈک کے لیے غسل کر رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: نکلو، اور (سہارا دینے کے لیے) اسے اپنا ہاتھ پکڑایا اور اسے باہر نکالا تو دیکھا کہ وہ ہیجڑا ہے، اس کا عضو مخصوص تھا ہی نہیں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس کو قتل کرنے سے) رک گئے اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! وہ تو ہیجڑا ہے، اس کا عضو مخصوص ہے ہی نہیں۔

منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام

ایمان انسانی فطرت کی خالص اور صحت مند حالت ہے۔ اس میں انسان اللہ کے ساتھ اپنے حقیقی رشتے اور وعدے پر قائم ہوتا ہے۔ کفر اس رشتے اور اللہ سے کیے گئے وعدے کا انکار ہے۔ نفاق دل کی ایک ایسی بیماری ہے جس میں انسان اللہ کے ساتھ اپنے اصل رشتے اور اس رشتے کے تحفظ کے لیے اللہ کے ساتھ کیے گئے وعدے کو بھی توڑ چکا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شدید تذبذب اور بے یقینی کے مرض میں بھی گرفتار ہوتا ہے۔ جو شخص پکا منافق ہو وہ کافر ہوتا ہے لیکن اپنی زندگی کفر کے مطابق گزارنے کی بھی ہمت نہیں رکھتا۔ جدھر سے مفاد زیادہ حاصل ہو خود کو اس کیمپ سے وابستہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح جس طرف اسے دنیاوی مفاد کی امید زیادہ ہوتی ہے وہ اسی طرف کا رخ کرتا ہے۔ مومن کی امید اور خوف دونوں کا محور اللہ کی ذات ہوتی ہے۔ عموماً کفر و نفاق ایک ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ کسی میں نفاق کا پہلو غالب ہوتا ہے، وہ منافق کہلاتا اور کسی میں کفر کا، اس کو کافر کہا جاتا ہے۔ نفاق کی چند خصوصیات اس میں بھی ضرور موجود ہوتی ہیں، اس لیے اللہ نے کئی جگہوں پر کافروں اور منافقوں اور ان کی مشترکہ بری خصلتوں کا ذکر ایک ساتھ کیا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیے (سورۂ توبہ 73-87)

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بھی اپنی قوم کے مجبور کرنے سے مارے باندھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک بھی ہوا لیکن اندر سے سفر کی ہر تکلیف پر کڑھتا بھی رہا اور یہ کوشش بھی کرتا رہا کہ اس کی قوم رسول اللہ ﷺ کی حمایت سے دستکش ہو جائے۔ مفاد پرست انسان میں بزدلی اور رذالت دونوں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ نفاق کفر کے ساتھ ساتھ ان دونوں اور اس طرح کی دوسری گندی صفات کا مجموعہ ہوتا ہے، اس لیے منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے کا مستحق ہوتا ہے۔

نفاق کا یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد مدینہ میں سامنے آیا، جب اہل مدینہ کی اکثریت ایمان لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں ایک منظم قوت بننا شروع ہوئی۔ بعد کے دوسرے معرکوں میں مسلمانوں کی فتح کے بعد بعض دوسرے عرب قبائل کے ہاں بھی نفاق نمودار ہونا شروع ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ کون کون لوگ منافق ہیں۔ ان کے نفاق کی شدت کا بھی آپ کو پتہ تھا، اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے بارے میں تحمل اور برداشت کی پالیسی پر عمل فرمایا۔ ہمیشہ ان کی ظاہری باتوں کے مطابق ان سے سلوک کیا۔ یہ لوگ جہاد میں شریک نہ ہوتے اور جھوٹے عذر پیش کرتے تو آپ ﷺ ان کے جھوٹ سے آگاہ ہونے کے باوجود ان کے عذر تسلیم فرما لیتے بلکہ ان کے ساتھ تجدید بیعت بھی فرماتے اور مغفرت کی دعا بھی کرتے۔ اس میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔ اہم ترین یہ ہیں کہ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے سے آگاہ کر دیا جاتا تھا کہ کون سچا

مومن ہے اور کون منافق لیکن آپ کے بعد ایسا ممکن نہ تھا۔ آپ ﷺ کا ان لوگوں سے تعامل قیامت تک کے لیے نمونہ عمل تھا۔ اس لیے ہمیشہ ظاہری حالت کے مطابق سلوک کرنا ضروری تھا۔ ② آپ خواہش اور امید رکھتے تھے کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح صحیح طور پر اسلام سے وابستہ ہو جائیں، اس لیے ان کو ڈھیل دینی ضروری تھی۔ ③ ان کے ساتھ سختی کرنے سے ان کے دوسرے رشتہ دار اپنی قبائلی عصبیت کی بنا پر ان کے ہمدرد بن جاتے اور خطرہ تھا کہ اس طرح وہ دین کے حوالے سے فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ ④ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ ﷺ کی طرح سب کے انتہائی قریبی رشتہ دار مخلص مومن تھے۔ انھیں جذباتی صدموں سے محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ ⑤ یہ لوگ عموماً مالدار، اپنے اپنے قبائل میں باحیثیت، شکل و ہیئت اور طرز زندگی کے اعتبار سے مؤثر اور پرکشش ہوتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: ﴿ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴾ ''جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو اچھے لگیں گے، اگر وہ بات کریں تو آپ ان کی بات سنیں گے، ایسے (لگتے ہوتے) ہیں جیسے سہارے سے کھڑے کیے ہوئے لکڑی کے شہتیر ہوں (لیکن اندر سے یہ حال ہے کہ) اگر کوئی بھی چیخ بلند ہو تو سمجھتے ہیں انھی پر بلا آئی ہے۔ یہی دشمن ہیں، ان سے بچ کر رہیں، اللہ انھیں ہلاک کرے! یہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔'' (المنافقون 4:63) ان وحشی دشمنی کی طرف دھکیلنے کے بجائے ان کے شر کو کم از کم سطح پر رکھنا بہتر حکمت عملی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تحمل سے کام لیتے ہوئے ان سے صرف نظر بھی کرتے تھے اور ایک حد سے آگے نکلنے سے خوفزدہ بھی رکھتے تھے، نیز ان کے مومن لواحقین سے اچھا سلوک کر کے منافقین کو غلط کاموں میں اپنوں کی حمایت سے محروم بھی رکھا جاتا تھا۔

یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تمام دشمنوں کی مشترکہ خصوصیت ہے کہ وہ بے یقینی کا شکار ہوتے ہیں۔ کافر جو کفر اپنی زبانوں سے ظاہر کرتے ہیں، اس پر بھی انھیں پختہ یقین نہیں ہوتا۔ ابوجہل نے جب اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہا: ﴿ اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾ ''اے اللہ! اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب لے آ۔'' (الأنفال 32:8) تو اس وقت بھی ان کو یقین نہ تھا کہ نعوذ باللہ قرآن اللہ کا پیغام نہیں، رسول اللہ ﷺ کا گھڑا ہوا ہے، اس لیے چپکے چپکے استغفار بھی کرتے جا رہے تھے۔

یہی حال یہود کا تھا۔ انھیں معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ سچے رسول ہیں، وہ آپ کے پاس آ کر ایسی باتیں بھی کہتے تھے جو ایک رسول کے سامنے کہی جا سکتی ہیں، جن میں آپ کے پیغام کی تصدیق کا پہلو یا آپ سے اپنی کتاب اور اپنے دین کی کسی بات کی تصدیق چاہنے کا پہلو موجود ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ آپ پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ یہود آپ کی خدمت میں آ کر آخرت کے حوالے سے جو باتیں کہتے تھے وہ آپ کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والی ہوتی تھیں۔ روح کے بارے میں انھوں نے جو پوچھا اس میں اگرچہ ان کی فتنہ انگیزی کی خواہش شامل تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے جواب میں وہی بات فرمائی جو تورات میں موجود تھی۔

یہود کے بعد قریش کی ان جیسی صفات کا تذکرہ ہے۔ خفیہ استغفار کے علاوہ قحط سے نجات کے لیے مشرکین کے سردار ابوسفیان مکہ سے چل کر رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کے لیے آئے لیکن اس وقت بھی ایمان کی توفیق نہ ہوئی۔ جن مشرکین نے خود کسی بڑے معجزے کا مطالبہ کیا تھا وہ شق قمر جیسا معجزہ دیکھ کر اور اچھی طرح اس کا مشاہدہ کر کے بھی ایمان نہ لائے حالانکہ ان

کے دل و دماغ رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی شہادت دے رہے تھے مگر یقین کی مطلوبہ سطح پر نہیں پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان قریش کے ساتھ بھی تحمل کا معاملہ فرمایا اور انھیں زیادہ سے زیادہ مہلت دی تا آنکہ مفتوح اور بے بس ہو جانے کے بعد بالآخر یہ بھی اسلام میں داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تالیف قلوب کے بے مثال مظاہروں نے ان کو اسلام کا سچا پیروکار بھی بنا دیا۔ اس طرح یہ نجات حاصل کرنے کے قابل ہو گئے، ورنہ قیامت کے روز کفر پر اٹھتے تو دنیا و مافیہا دے کر بھی نجات حاصل نہ کر پاتے۔ منافقوں اور کافروں کی ظاہری دنیوی حالت اچھی ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ نہیں کہ جس طرح وہ سمجھتے ہیں یا دوسرے نادان خیال کرتے ہیں کہ ان پر اللہ کا بہت فضل ہے بلکہ انھیں دنیا ہی میں سب کچھ دے دیا جاتا ہے، یہاں وہ عیش و آرام کی زندگی گزارتے ہیں اور آخرت کی دائمی زندگی کی تمام نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف مومن دنیا ہی میں مشکلات برداشت کر لیتا ہے اور آخرت میں دائمی نعمتوں سے شاد کام ہوتا ہے۔ دنیا کی نعمتیں اتنی بے وقعت اور عارضی ہیں کہ کافر کو عذاب کی ایک ڈبکی دنیا کی نعمتوں کی یاد تک سے محروم کر دے گی جبکہ مومن کو نعمتوں کے جہاں میں داخل ہوتے ہی یاد بھی نہ رہے گا کہ دنیا میں کبھی مشقت اٹھائی تھی یا نہیں۔ مومن دنیا میں مشقتیں اٹھا کر بھی ہمیشہ خیر پھیلاتا رہا اس کا اسے بے حساب اجر ملے گا۔ یہ اس پر اللہ کی خصوصی رحمت ہوگی اور نجات حقیقت میں رحمت ہی سے حاصل ہوتی ہے، اس کے لیے انسان کے اپنے اعمال کافی نہیں ہو سکتے۔ آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب نجات اللہ کی عطا کردہ توفیق اور اس کی رحمت پر منحصر ہے تو کسی انسان کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ دوسروں کی ہدایت کا سارا انحصار اس کی کوششوں پر ہے، اس لیے وہ دن رات وعظ و نصیحت میں نہ لگا رہے۔ اس کا اثر الٹا یہ ہو سکتا ہے کہ سننے والے اکتاہٹ کا شکار ہو کر ہدایت قبول کرنے سے مزید دور ہو سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٥٠ - كِتَابُ صفات الْمُنافقين وأحكامهم
منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام

(المعجم ....) - (بَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَأَحْكَامِهِمْ) (التحفة ١٣)

باب: منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام

[٧٠٢٤] ١-(٢٧٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ.

قَالَ زُهَيْرٌ: وَهِيَ فِي قِرَاءَةِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ.

وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ، فَقَالَ: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقِي: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَٰفِقُونَ﴾.

[7024] ہمیں زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن ارقم ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، اس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں، جب تک آپ ﷺ سے الگ نہ ہو جائیں، ان پر کچھ خرچ نہ کرو (مہاجرین سے تعاون بند کر دو۔)

زہیر نے کہا: اور یہ اس کی قراءت ہے جس نے حولہ کو زیر کے ساتھ (من حولہ) پڑھا۔

اور اس نے (یہ بھی) کہا: اگر ہم مدینہ کو لوٹ گئے تو جو عزت والے ہیں وہ وہاں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ (زید بن ارقم ؓ نے) کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتا دی۔ آپ نے عبداللہ بن اُبی کو بلوایا اور اس سے (اس بات کے متعلق) پوچھا، اس نے بہت پکی قسم کھائی کہ اس نے ایسا نہیں کہا اور کہا: زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا ہے۔ (حضرت زید ؓ نے)

قال: ثُمَّ دعاهُمُ النَّبيُّ ﷺ ليستغفر لهُمْ، قال: فلوَّوْا رُءوسهُمْ، وقوْلُهُ: ﴿كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾. وقال: كانُوا رجالًا أجمل شيْءٍ.

کہا: میرے دل کو ان لوگوں کی اس بات سے بہت تکلیف پہنچی، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں یہ آیت نازل کی: ''جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں'' پھر نبی ﷺ نے ان کے استغفار کے لیے ان کو بلوایا تو انھوں نے (تمسخر سے) اپنے سر ٹیڑھے کر لیے'' اور (اس آیت میں) اللہ تعالیٰ کے قول: ''گویا وہ سہارے سے کھڑے ہوئے شہتیر ہیں'' (سے مراد) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: (یہ ہے کہ) یہ لوگ (جسمانی اعتبار سے سیدھے، لمبے اور دیکھنے میں) بہت خوبصورت تھے۔

فائدہ: مصحف عثمانی میں حولہ یا من حولہ کے الفاظ موجود نہیں، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نسخے میں تھے اور اس دونوں طرح پڑھنا ممکن تھا لیکن یہ حقیقت میں تفسیر کے لیے ایک اضافہ تھا۔ جو زید بن ارقم کی روایت میں ہے وہ محض ایک قول کی حکایت ہے۔

[٧٠٢٥] ٢ (٢٧٧٣) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وأحْمدُ بْنُ عبْدة الضّبِّيُّ - واللّفْظُ لابْنِ أبي شيْبة - قال ابْنُ عبْدة: أخْبرنا، وقال الْآخران: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيينة عنْ عمْرٍو: أنّهُ سمِع جابرًا يقُولُ: أتى النّبيُّ ﷺ قبْر عبْدِ اللهِ بْنِ أُبيٍّ، فأخْرجهُ منْ قبْرِهِ فوضعهُ على رُكْبتيْهِ، ونفث عليْهِ منْ رِيقِهِ، وألْبسهُ قميصهُ، واللهُ أعْلمُ.

[7025] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لائے، اس کو قبر سے نکال کر اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب مبارک چھڑکا اور اسے اپنی قمیص پہنائی، (ایسا کیوں کیا؟) اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

[٧٠٢٦] (...) حدّثني أحْمدُ بْنُ يُوسُف الْأزْديُّ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ: أخْبرنا ابْنُ جُريْجٍ: أخْبرني عمْرُو بْنُ دينارٍ قال: سمِعْتُ جابِر بْن عبْدِ اللهِ يقُولُ: جاء النّبيُّ ﷺ إلى عبْدِ اللهِ بْنِ أُبيٍّ، بعْدما أُدْخِل حُفْرتهُ، فذكر بِمِثْلِ حديثِ سُفْيان.

[7026] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس اس کو اس کے گڑھے میں داخل کر دیے جانے کے بعد آئے، پھر سفیان کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٧٠٢٧] ٣ (٢٧٧٤) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي

[7027] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمر نے نافع

شَيْبَة: حدَّثَنا أَبُو أُسامة: حدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمر عنْ نَافِع، عن ابْنِ عُمر قال: لمَّا تُوُفِّي عبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيّ ابْنُ سَلُول، جاءَ ابْنُهُ، عبْدُ اللهِ ابْنُ عبْدِ اللهِ إلى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنْ فِيه أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ. ثُمَّ سأَلَهُ أنْ يُصلِّي علَيْه، فقام رسُولُ الله ﷺ لِيُصلِّي علَيْه، فقام عُمرُ فأخذ بِثَوْبِ رسُولِ اللهِ ﷺ، فقال: يا رسُول الله! أَتُصلِّي علَيْهِ وقَدْ نهاك اللهُ أنْ تُصلِّي علَيْه؟ فقال رسُولُ اللهِ ﷺ: «إنَّما خيَّرنِي اللهُ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً. وَسأَزِيدُهُ علَى سبْعِينَ» قال: إنَّهُ مُنافِقٌ، فصلَّى علَيْه رسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ عزَّ وجلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [التوبة: ٨٤]

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے روایت کی، کہا: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ ﷺ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور آپ سے سوال کیا کہ آپ اپنی قمیص اس کو عطا فرمائیں، جس میں وہ اپنے باپ کو کفن دیں تو آپ نے (وہ قمیص) ان کو عطا کی، پھر آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر ﷺ کھڑے ہو گئے اور (التجا کرنے کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے کپڑے (کے ایک کنارے) کو پکڑ لیا اور کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے، اس نے فرمایا ہے: ''آپ ان کے لیے استغفار کریں یا استغفار نہ کریں، خواہ آپ ان کے لیے ستر مرتبہ استغفار کریں'' اور میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔'' (عمر ﷺ نے) کہا: یقیناً وہ منافق ہے، (مگر) رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی، اس پر اللہ عزوجل نے (واضح حکم) نازل فرمایا: ''اور ان (منافقین) میں سے جو شخص مر جائے آپ کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔''

فوائد و مسائل: 1 واضح حکم کی تاخیر حکمت سے خالی نہ تھی۔ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ﷺ ایک مخلص مسلمان تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ پیشکش کر چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے باپ عبداللہ بن ابی کے قتل کا فیصلہ فرمائیں تو اس پر عملدرآمد کے لیے انھی کو حکم دیں، رسول اللہ ﷺ ان کے لیے اپنے دل میں جو شفقت محسوس فرماتے تھے، آپ نے اسی کے تقاضے پورے فرمائے۔ 2 رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے مرنے کے موقع پر اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ﷺ کی دونوں خواہشیں مان لیں۔ انھیں اپنی قمیص عطا فرمائی اور جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عمر ﷺ نے توجہ دلائی کہ قرآن کی جو آیات نازل ہو چکی ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کو منافقین کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آپ ﷺ کا جواب یہ تھا کہ اللہ نے آپ کو باقاعدہ جنازہ پڑھنے سے نہیں روکا۔ آپ اس ساری گفتگو کے بعد تشریف لے گئے تو وہاں عبداللہ بن ابی کو قبر میں اتارا جا چکا تھا۔ اس کے اہل قبیلہ و علاوہ

نہ تھا کہ عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اس غرض سے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہیں کہ آپ سے آپ کی قمیص مانگیں اور جنازے کے لیے بلائیں۔ آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے تو ابن ابی کے بیٹے کو قبر سے نکال کر آپ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا اور آپ نے اس کے بیٹے سے کیا گیا وعدہ پورا فرما دیا۔ اس واقعے کے بعد اللہ کی طرف سے یہ واضح حکم آ گیا: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ ''اور ان میں سے جو کوئی مر جائے، اس کا کبھی جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔'' (التوبۃ 9:84)

[٧٠٢٨] ٤ (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وعُبيْدُ اللهِ بْنُ سعِيدٍ قالا: حدّثنا يحْيى وهُو الْقطّانُ، عنْ عُبيْدِ اللهِ بِهٰذا الْإِسْنادِ، نحْوهُ. وزاد: قال: فترك الصّلاة عليْهِمْ.

[7028] یحییٰ قطان نے عبیداللہ (بن عمر بن حفص) سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی اور مزید یہ کہا: چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ ترک کر دی۔

[٧٠٢٩] ٥ (٢٧٧٥) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ أبِي عُمر الْمكِّيُّ: حدّثنا سُفْيانُ عنْ منْصُورٍ، عنْ مُجاهِدٍ، عنْ أبِي معْمرٍ، عنِ ابْنِ مسْعُودٍ قال: اجْتمع عِنْد الْبيْتِ ثلاثةُ نفرٍ، قُرشِيّانِ وثقفِيٌّ، أوْ ثقفِيّانِ وقُرشِيٌّ، قلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، كثِيرٌ شحْمُ بُطُونِهِمْ، فقال أحدُهُمْ: أتروْن أنّ الله يسْمعُ ما نقُولُ؟ وقال الْآخرُ: يسْمعُ، إنْ جهرْنا، ولا يسْمعُ، إنْ أخْفيْنا، وقال الْآخرُ: إنْ كان يسْمعُ، إذا جهرْنا، فهُو يسْمعُ إذا أخْفيْنا، فأنْزل اللهُ عزّ وجلّ: ﴿وما كُنْتُمْ تسْتتِرُون أنْ يشْهد عليْكُمْ سمْعُكُمْ ولا أبْصارُكُمْ ولا جُلُودُكُمْ﴾ الْآية [فصلت: ٢٢].

[7029] محمد بن ابی عمر مکی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: تین آدمی بیت اللہ کے پاس اکٹھے ہوئے، (ان میں سے) دو قریشی تھے اور ایک ثقفی تھا، یا دو ثقفی تھے اور ایک قریشی تھا، ان کے دلوں کا فہم کم تھا، ان کے پیٹوں کی چربی بہت تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں، اللہ سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم اونچی آواز سے بات کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بات کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر ہم اونچا بولیں تو وہ سنتا ہے تو پھر ہم آہستہ بولیں تو بھی سنتا ہے۔ اس پر اللہ عزوجل نے (یہ آیتیں) نازل فرمائیں: ''تم اس لیے (اپنی باتیں) نہیں چھپا رہے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان گواہی دیں گے اور نہ تمھاری آنکھیں اور نہ تمھاری کھالیں۔''

فائدہ: امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث، جس میں مشرکین کا حال بیان کیا گیا ہے، اس لیے منافقین کی صفات کے ضمن میں یہاں ذکر کی ہے کہ ان منافقین کا بھی بالکل یہی خیال تھا جو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے حوالے سے بیان فرمایا ہے۔ منافق بھی اسی گمان میں رہتے تھے کہ ان کی باتوں کا اللہ کو علم نہیں ہوتا۔

[٧٠٣٠] (...) وحدّثنِي أبُو بكْرِ بْنُ خلّادٍ الْباهِلِيُّ: حدّثنا يحْيى يعْنِي ابْن سعِيدٍ: حدّثنا

[7030] ابوبکر بن خلاد باہلی نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان

سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ ح: قَالَ: وحَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ.

نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سلیمان نے عمارہ بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے وہب بن ربیعہ سے اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث سنائی، کہا: مجھے منصور نے مجاہد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔

[٧٠٣١] ٦-(٢٧٧٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ، فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ، فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا، فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء: ٨٨].

[7031] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن یزید کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ (جنگ کے لیے) احد کی جانب روانہ ہوئے۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان میں سے کچھ واپس آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ان کے بارے میں دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ بعض نے کہا: ہم انھیں قتل کریں اور بعض نے کہا: نہیں۔ تو (یہ آیت) نازل ہوئی: ''تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہ بن گئے ہو۔''

[٧٠٣٢] (...) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7032] یحییٰ بن سعید اور غندر دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٠٣٣] ٧-(٢٧٧٧) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللهِ ﷺ،

[7033] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کچھ منافقین ایسے تھے کہ جب نبی ﷺ کسی جنگ کے لیے تشریف لے جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں اپنے پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے، اور جب نبی ﷺ واپس آتے تو آپ کے سامنے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے اور چاہتے کہ لوگ ان کاموں پر ان کی تعریف کریں جو انھوں نے نہیں کیے تھے، اس پر یہ (آیت نازل) ہوئی: ''ان لوگوں کے متعلق گمان نہ

وجد. فلما قدم النبي ﷺ اعتذروا إليه، وحلفوا، وأحبوا أن يحمدوا بما لم يفعلوا، فنزلت: ﴿لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا ويحبون أن يحمدوا بما لم يفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب﴾ [آل عمران: ١٨٨].

[٧٠٣٤] ٨ - (٢٧٧٨) حدثنا زهير بن حرب وهارون بن عبد الله - واللفظ لزهير - قالا: حدثنا حجاج بن محمد، عن ابن جريج: أخبرني ابن أبي مليكة، أن حميد بن عبد الرحمن بن عوف أخبره، أن مروان قال: اذهب، يا رافع! - لبوابه - إلى ابن عباس فقل: لئن كان كل امرئ منا فرح بما أتى، وأحب أن يحمد بما لم يفعل، معذبا، لنعذبن أجمعون، فقال ابن عباس: ما لكم ولهذه الآية؟ إنما نزلت هذه الآية في أهل الكتاب، ثم تلا ابن عباس: ﴿وإذ أخذ الله ميثاق الذين أوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولا تكتمونه﴾ [آل عمران: ١٨٧] هذه الآية، وتلا ابن عباس: ﴿لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا ويحبون أن يحمدوا بما لم يفعلوا﴾ [آل عمران: ١٨٨] وقال ابن عباس: سألهم النبي ﷺ عن شيء فكتموه إياه، وأخبروه بغيره، فخرجوا قد أروه أن قد أخبروه بما سألهم عنه، فاستحمدوا بذلك إليه، وفرحوا بما أتوا، من كتمانهم إياه، ما سألهم عنه.

کرو جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں کہ اس کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انھوں نے نہیں کیا، ان کے متعلق یہ گمان بھی نہ کرو کہ وہ عذاب سے بچنے والے مقام پر ہوں گے۔''

[7034] ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے بتایا، انھیں حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا: ''رافع! حضرت ابن عباس ؓ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر یہ بات ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور ہر ایک جو یہ پسند کرتا ہے کہ جو اس نے نہیں کیا، اس پر اس کی تعریف کی جائے، اس کو عذاب ہوگا تو ہم سب ہی ضرور عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ تو حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس آیت سے کیا تعلق (بنتا) ہے؟ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں اتری تھی، پھر حضرت ابن عباس ؓ نے (اس سے پہلی) یہ آیت پڑھی: ''اور جب اللہ نے ان لوگوں کا، جنھیں کتاب دی گئی تھی، عہد لیا کہ تم اسے لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کرو گے اور اس کو چھپاؤ گے نہیں۔'' پھر ابن عباس ؓ نے (اس کے بعد والی) آیت تلاوت فرمائی: ''ان لوگوں کے بارے میں گمان نہ کرو جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ اس کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انھوں نے نہیں کیا۔'' اور حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ نے ان سے (ان کی کتاب میں لکھی ہوئی) کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے آپ سے وہ چیز چھپا لی اور (اس کے بجائے) ایک دوسری بات بتا دی اور وہ اس طرح نکلے کہ انھوں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ آپ ﷺ نے ان سے جو پوچھا تھا، انھوں نے آپ ﷺ کو وہی بتا دیا ہے اور اس بات پر انھوں نے آپ ﷺ سے

تعریف بھی ہونی چاہی اور جو بات آپ نے ان سے پوچھی وہ بات چھپا کر انھوں نے جو چھپایا تھا اس پر (اپنے دلوں میں) خوش بھی ہوئے۔

فائدہ: یہ آیت ان دھوکے بازوں کے بارے میں ہے جو غلط کام کرتے ہیں، پھر دھوکے سے اسے بہت اچھا کام ظاہر کرتے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں۔ اور جو کام کرنا چاہیے تھا اسے نہ کر کے اپنے فریب پر تعریف ہونے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں منافقین بھی شامل تھے اور یہود بھی۔ یہ آیت ان عام لوگوں کے بارے میں نہیں جو اچھا کام کریں تو خوش ہوتے ہیں اور کوئی برا کام ترک کر دیتے ہیں تو اس کی بنا پر کی گئی تعریف کو پسند کرتے ہیں۔

[٧٠٣٥] ٩-(٢٧٧٩) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أسود بن عامر: حدثنا شعبة بن الحجاج عن قتادة، عن أبي نضرة، عن قيس قال: قلت لعمار: أرأيتم صنيعكم هذا الذي صنعتم في أمر علي، أرأيا رأيتموه أو شيئا عهده إليكم رسول الله ﷺ؟ فقال: ما عهد إلينا رسول الله ﷺ شيئا لم يعهده إلى الناس كافة، ولكن حذيفة أخبرني عن النبي ﷺ قال: قال النبي ﷺ: «في أصحابي اثنا عشر منافقا، فيهم ثمانية لا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط، ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة، وأربعة» لم أحفظ ما قال شعبة فيهم.

[7035] اسود بن عامر نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابونضرہ سے اور انھوں نے قیس (بن عباد) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے اپنے اس کام پر غور کیا جو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاملے میں کیا ہے (ان کا بھرپور ساتھ دیا ہے اور ان کے مخالفین سے جنگ کی ہے) یہ آپ کی اپنے غور وفکر سے اختیار کی ہوئی آپ کی رائے تھی یا ایسی چیز تھی جس کی ذمہ داری رسول اللہ ﷺ نے آپ لوگوں کے سپرد کی تھی؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسی ذمہ داری ہمارے سپرد نہیں کی جو انھوں نے تمام لوگوں کے سپرد نہ کی ہو لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی ﷺ سے خبر دی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے ساتھیوں میں سے بارہ افراد منافق ہیں، ان میں سے آٹھ ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے (یعنی داخل نہیں ہوں گے)، ان میں آٹھ ایسے ہیں (کہ ان کے شر سے نجات کے لیے ان کے کندھوں کے درمیان ظاہر ہونے والا سرخ) پھوڑا تمھاری نجات کے لیے تمھیں کفایت کرے گا اور چار" (آگے کا حصہ) مجھے (اسود بن عامر کو) یاد نہیں کہ شعبہ نے ان (چار) کے بارے میں کیا کہا تھا۔

فائدہ: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ایک تو یہ بات واضح کر دی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو انسانیت کے لیے جو پیغام د

آپ نے وہ سب تک پہنچایا، کسی کو کسی دوسرے پر ترجیح نہیں دی۔

[٧٠٣٦] ١٠ (...) حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار - واللفظ لابن المثنى - قالا: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن قتادة، عن أبي نضرة، عن قيس بن عباد قال: قلنا لعمار: أرأيت قتالكم، أرأيا رأيتموه؟ فإن الرأي يخطئ ويصيب، أو عهدا عهده إليكم رسول الله ﷺ؟ فقال: ما عهد إلينا رسول الله ﷺ شيئا لم يعهده إلى الناس كافة، وقال: إن رسول الله ﷺ قال: «إن في أمتي».

[7036] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابونضرہ سے اور انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم لوگوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں) اپنی جنگ کو کیسے دیکھتے ہیں، کیا یہ ایک رائے ہے جو آپ نے غور وفکر سے اختیار کی ہے؟ تو رائے غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، یا کوئی ذمہ داری ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کے سپرد کی تھی؟ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی ایسی (خصوصی) ذمہ داری نہیں دی تھی جو تمام لوگوں کے سپرد نہ کی ہو اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''بے شک میری امت میں .....''

قال شعبة: وأحسبه قال: حدثني حذيفة.

شعبہ نے کہا: اور میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے کہا تھا: مجھے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (یہ) حدیث سنائی۔

وقال غندر: أراه قال: «في أمتي اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة، ولا يجدون ريحها، حتى يلج الجمل في سم الخياط، ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة، سراج من النار يظهر في أكتافهم، حتى ينجم من صدورهم».

اور غندر نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ انھوں نے کہا: ''میری امت میں بارہ منافق ہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے، جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ ایسے ہیں (کہ ان کے شر سے بچاؤ کے لیے) تمھاری کفایت ایک ایسا پھوڑا کرے گا جو آگ کے جلتے ہوئے دیے کی طرح (اوپر سے سرخ) ہوگا، ان کے کندھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کے سینوں سے نکل آئے گا۔''

فائدہ: بارہ منافقوں کا یہ گروہ انتہائی شریر لوگوں پر مشتمل تھا جس طرح اگلی حدیث کے الفاظ ہیں: «حرب لله ولرسوله في الحياة الدنيا ويوم يقوم الأشهاد» ان لوگوں کی زندگی کا مقصود اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دنیا میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنا تھا اور قیامت کے روز بھی یہ اپنے عناد کے موقف پر قائم رہیں گے۔ امام احمد رحمہ اللہ کی مسند (453/5) میں حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ نے ایک اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے راستے میں واقع عقبہ (تنگ گھاٹی) کی طرف سے جا رہے ہیں، کوئی اور یہ

راستہ اختیار نہ کرے جس طرح اگلی حدیث میں ہے۔ مقصود غالبا یہ تھا کہ آپ واپسی کے راستے والے کم پانی کے چشمے پر باقی سارے لشکر سے پہلے پہنچ کر اس میں برکت کی دعا فرمائیں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے آگے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ چل رہے تھے اور آپ کے پیچھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔ اچانک پیچھے سے ڈھاٹے باندھے ہوئے سواروں کا ایک گروہ آیا۔ وہ اس تنگ راستے پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دھکا دے کر ان سے آگے نکلنا اور اچانک رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کی سواریوں کے منہ پر مارنے اور انھیں پیچھے رکھنے کی کوشش میں لگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اونٹ کی مہار کو کھینچو، اسے تیز چلاؤ۔" یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ گھاٹی کی اترائی پر پہنچ گئے اور وہاں پہنچ کر سواری سے اتر گئے۔ اتنے میں عمار رضی اللہ عنہ بھی واپس آ گئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "عمار! کیا تم نے ان لوگوں کو پہچانا؟" انھوں نے کہا: میں نے عام سواریوں کو پہچانا، ان لوگوں نے، جوان پر سوار تھے، ڈھاٹے باندھ رکھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں پتہ چلا کہ وہ کیا چاہتے تھے؟" انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کا ارادہ یہ تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف کوئی چال چلیں۔"

اگلی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ منافقوں کے اس گروہ نے اس منصوبے میں ناکام ہونے کے بعد، پانی کے چشمے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کی خلاف ورزی کی ٹھانی جس کا اعلان کیا گیا تھا، چنانچہ یہ گھاٹی سے واپس ہو کر تیز رفتاری سے ساتھ آپ سے پہلے اس پانی پر پہنچ گئے۔ اعلان نہ سننے والے تین اور لوگ بھی بے خبری میں ان کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ ان سب نے جا کر پانی استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح عقبہ کی رات رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی کرنے والوں کی کل تعداد پندرہ ہو گئی۔ ان میں سے تین کا عذر قبول کر لیا گیا جو بے خبری میں وہاں پہنچے تھے اور باقی بارہ پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی۔ وہ پکے منافق تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ناموں سے آگاہ فرما دیا تھا اور ساتھ ہی انھیں پوشیدہ راز میں رکھنے کی ہدایت بھی فرما دی تھی۔

[٧٠٣٧] ١١-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ! كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ، قَالَ: كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ. فَإِنْ كُنْتُ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ، وَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ

[7037] ولید بن جمیع نے کہا: ہمیں ابوطفیل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عقبہ والوں میں سے ایک شخص اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان (اس طرح کا) جھگڑا ہو گیا جس طرح لوگوں کے درمیان ہو جاتا ہے۔ (گفتگو کے دوران میں) انھوں نے (اس شخص سے) کہا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ عقبہ والوں کی تعداد کتنی تھی؟ (حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگوں نے اس سے کہا: جب وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں تو انھیں بتاؤ۔ (پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی جواب دیتے ہوئے) کہا: ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہ چودہ لوگ تھے اور اگر تم بھی ان میں شامل تھے تو

لأشهاد. وعذر ثلاثة، قالوا: ما سمعنا منادي رسول الله ﷺ ولا علمنا بما أراد القوم. وقد كان في حرة فمشى فقال: «إن الماء قليل، فلا يسبقني إليه أحد» فوجد قوما قد سبقوه، فلعنهم يومئذ.

وہ کل پندرہ لوگ تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے بارہ دنیا کی زندگی میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ میں تھے اور (آخرت میں بھی) جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے ان تین لوگوں کا عذر قبول فرمالیا تھا جنھوں نے کہا تھا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کا اعلان نہیں سنا تھا اور اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے جبکہ آپ ﷺ اس وقت حرہ میں تھے، آپ چل پڑے اور فرمایا: ''پانی کم ہے، اس لیے مجھ سے پہلے وہاں کوئی نہ پہنچے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے (وہاں پہنچ کر) دیکھا کہ کچھ لوگ آپ سے پہلے وہاں پہنچ گئے ہیں تو آپ نے اس روز ان پر لعنت کی۔

فائدہ: تبوک کی طرف جاتے ہوئے بھی ایک کم پانی والے چشمے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کا اعلان فرمایا تھا۔ وہاں صرف دو آدمی آپ سے پہلے پہنچے تھے، آپ ﷺ نے ان پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا تھا (حدیث: 5947) تبوک سے واپس آتے ہوئے راستے پر موجود ایک چھوٹے سے چشمے کے حوالے سے بھی ایسا ہی اعلان کیا گیا۔ ان منافقین نے اعلان کو حکم عدولی اور شرانگیزی کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کا نادر موقع سمجھا اور گھاٹی کے اندر اپنی شرارت میں ناکام ہونے کے بعد اس حکم عدولی کا ارتکاب کر ڈالا۔

[٧٠٣٨] ١٢ (٢٧٨٠) حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري: حدثنا أبي: حدثنا قرة بن خالد، عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: «من يصعد الثنية، ثنية المرار، فإنه يحط عنه ما حط عن بني إسرائيل».

[7038] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں قرہ بن خالد نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو اس گھاٹی (یعنی) مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا! بے شک اس کے گناہ بھی اسی طرح جھڑ جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ جھڑ گئے تھے۔''

قال: فكان أول من صعدها خيلنا، خيل بني الخزرج، ثم تتام الناس، فقال رسول الله ﷺ: «وكلكم مغفور له، إلا صاحب الجمل الأحمر» فأتيناه فقلنا له: تعال، يستغفر لك رسول الله ﷺ، فقال: والله! لأن

(حضرت جابر ؓ نے) کہا: تو سب سے پہلے جو اس گھاٹی پر چڑھے وہ ہمارے بنوخزرج کے گھوڑے تھے، پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب وہ ہو جن کے گناہ بخش دیے گئے، سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے۔'' ہم اس کے پاس آئے اور (اس سے) کہا: آؤ،

أجِدَ ضالّتِي أحبُّ إليّ مِنْ أنْ يسْتغْفِر لِي صاحِبُكُمْ.

رسول اللہ ﷺ تمھارے لیے بھی استغفار فرمائیں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں اپنی گم شدہ چیز پالوں تو یہ بات مجھے اس کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ تمھارا صاحب میرے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

قال: وكان رجُلٌ ينْشُدُ ضالّةً لهُ.

(حضرت جابر ؓ نے) کہا: وہ آدمی اس وقت اپنی کم شدہ چیز کو ڈھونڈنے کے لیے آوازیں لگا رہا تھا۔

فوائد ومسائل: ﴿ مرار کی گھاٹی حدیبیہ کے قریب تھی۔ آپ ﷺ کے فرمان کا مقصود یہ تھا کہ مسلمان دشمن کی یورش سے ذریعے سے تیاری کے عالم میں رہیں اور اوپر جانے والے پہرے داری کے فرائض بھی سرانجام دیں۔ ﴿ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بظاہر اسلام قبول کرنے والوں میں سے ایسے لوگ بھی تھے جن کے نزدیک ایمان اور آخرت میں نجات کی اتنی بھی حیثیت نہ تھی جتنی عام استعمال کی کسی گم شدہ چیز کی ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں کے دل متاعِ دنیا کی محبت سے اس طرح بھرے ہوئے ہوں ان کے دلوں میں ایمان کی گنجائش ہی باقی نہیں ہوتی، محض زبانی دعویٰ ہوتا ہے اور یہی نفاق ہے۔

[٧٠٣٩] ١٣-(...) وحدّثناهُ يحْيى بْنُ حبِيبٍ الْحارِثِيُّ: حدّثنا خالِدُ بْنُ الْحارِثِ: حدّثنا قُرّةُ: حدّثنا أبُو الزُّبيْرِ عنْ جابِرِ بْنِ عبْدِ اللهِ قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «منْ يصْعدُ ثنِيّة الْمُرارِ أوِ الْمرارِ» بِمِثْلِ حدِيثِ مُعاذٍ، غيْر أنّهُ قال: وإذا هُو أعْرابِيٌّ جاء ينْشُدُ ضالّةً لهُ.

[7039] یحییٰ بن حبیب حارثی نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون ہے جو مرار یا مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔" (آگے) معاذ عنبری کی حدیث کے مانند، البتہ (اس حدیث میں) انھوں نے کہا: اور وہ ایک اعرابی تھا جو اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈنے کے لیے اعلان کرنے کے لیے آیا تھا۔

[٧٠٤٠] ١٤-(٢٧٨١) وحدّثنِي مُحمّدُ بْنُ رافِعٍ: حدّثنا أبُو النّضْرِ: حدّثنا سُليْمانُ وهُو ابْنُ الْمُغِيرةِ عنْ ثابِتٍ، عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ قال: كان مِنّا رجُلٌ مِنْ بنِي النّجّارِ، قدْ قرأ الْبقرة وآل عِمْران، وكان يكْتُبُ لِرسُولِ اللهِ ﷺ، فانْطلق هارِبًا حتّى لحِق بِأهْلِ الْكِتابِ، قال: فرفعُوهُ، قالُوا: هٰذا قدْ كان

[7040] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، کہا: ہم بنو نجار میں سے ایک شخص تھا، اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی (یاد کی) ہوئی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ بھاگ کر چلا گیا اور اہل کتاب کے ساتھ شامل ہو گیا۔ انھوں نے اس کو بہت اونچا اٹھایا اور کہا: یہ ہے جو محمد (ﷺ) کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ اس سے آگے سے بہت خوش ہوئے۔ تھوڑے ہی دن گزرے کہ اللہ تعالیٰ

يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ، فَأُعْجِبُوا بِهِ، فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ، فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ، فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا، ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ، فَوَارَوْهُ، فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا، ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ، فَوَارَوْهُ، فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا، فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا.

نے ان کے بیچ میں (ہوتے ہوئے) اس کی گردن توڑ دی۔ انھوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو زمین نے اسے اپنی سطح کے اوپر پھینک دیا تھا۔ انھوں نے دوبارہ وہی کیا، اس کی قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا۔ انھوں نے پھر (تیسری بار) اسی طرح کیا، اس کے لیے قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا، صبح کو زمین نے اسے پھر باہر پھینک دیا ہوا تھا تو انھوں نے اسے اسی طرح پھینکا ہوا چھوڑ دیا۔

فائدہ: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منافق چاہے قرآن کی لمبی سورتیں یاد کر لے، کاتب بن جائے، اس کے اندر کا کفر جوں کا توں موجود رہتا ہے اور جب وہ کھلی بغاوت کرتا ہے تو اسی دنیا میں بھی اس کا انجام عبرت ناک ہو سکتا ہے۔ أعاذنا اللّٰه من النفاق وأهله.

[٧٠٤١] ١٥ (٢٧٨٢) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ، فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ.

[7041] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے، جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب تھے تو اتنے زور کی آندھی چلی کہ قریب تھا وہ سوار کو بھی (ریت میں) دفن کر دے گی۔ تو وہ (جابر رضی اللہ عنہ) یقین سے کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے۔“ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

فائدہ: ایک منافق پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ اتنا بڑا طوفان بھیج سکتا ہے اور ساتھ ہی اتنے بڑے طوفان کے دوران میں باقی سب لوگوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام فرما دیتا ہے۔

[٧٠٤٢] ١٦ (٢٧٨٣) حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا إِيَاسٌ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مَوْعُوكًا، قَالَ:

[7042] ایاس (بن سلمہ بن اکوع) نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص کی، جسے بخار چڑھا ہوا تھا، عیادت کی، کہا: میں نے اس (کے جسم) پر اپنا ہاتھ رکھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کی طرح

فوضعْتُ يَدِي عليْه فقُلْتُ: واللهِ! ما رأيْتُ كاليوْم رجُلًا أشدَّ حرًّا، فقال نبيُّ اللهِ ﷺ: «ألا أُخبِرُكُمْ بأشدِّ حرٍّ منْهُ يوْم القيامة؟ هٰذيْنِك الرّجُليْنِ الرّاكبيْنِ الْمُقفّييْنِ» لرجُليْنِ حينئذٍ مِنْ أصْحابِه.

کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ تپ رہا ہو۔ تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ تپے ہوؤں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ دونوں شخص جو (اونٹوں پر) سوار ہیں، اپنے منہ دوسری طرف کیے ہوئے ہیں۔" (آپ نے یہ بات) دو آدمیوں کے بارے میں (فرمائی) جو اس وقت (ظاہری طور) آپ کے ساتھیوں میں (شمار ہوتے) تھے۔

[٧٠٤٣] ١٧-(٢٧٨٤) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ اللهِ بْنِ نُميْرٍ: حدّثنا أبي؛ ح: وحدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا أبو أسامة قالا: حدّثنا عُبيْدُ اللهِ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا عبْدُ الْوهّابِ يعْني الثّقفيّ: حدّثنا عُبيْدُ اللهِ عنْ نافعٍ، عنِ ابْنِ عُمر عنِ النّبيِّ ﷺ قال: «مثلُ الْمُنافِقِ كمثلِ الشّاةِ الْعائرةِ بيْن الْغنميْنِ، تعيرُ إلى هٰذِهِ مرّةً، وإلى هٰذِهِ مرّةً».

[7043] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو بکریوں کے دو ریوڑوں کے درمیان ممیاتی ہوئی بھاگی پھرتی ہے، کبھی بھاگ کر اس ریوڑ میں جاتی ہے اور کبھی اس طرف جاتی ہے (کسی بھی ایک ریوڑ کا حصہ نہیں ہوتی۔)"

[٧٠٤٤] (...) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعِيدٍ: حدّثنا يعْقُوبُ يعْني ابْن عبْدِ الرّحْمٰنِ الْقارِيّ، عنْ مُوسى بْنِ عُقْبة، عنْ نافِعٍ، عنِ ابْنِ عُمر عنِ النّبيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غيْر أنّهُ قال: «تكِرُّ في هٰذِهِ مرّةً، وفي هٰذِهِ مرّةً».

[7044] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے کہا: "پلٹ کر ایک بار اس (ریوڑ) میں آتی ہے اور دوسری بار اس میں۔"

(المعجم ...) - (بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ) (التحفة ١٤)

باب: قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال

[٧٠٤٥] ١٨-(٢٧٨٥) حدّثني أبو بكْرِ بْنُ إسْحٰق: حدّثنا يحْيى بْنُ بُكيْرٍ: حدّثني الْمُغيرةُ يعْني الْحِزاميّ عنْ أبي الزِّنادِ، عنْ

[7045] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن ایک بہت بڑا (اور) موٹا آدمی آئے گا، (لیکن) اللہ تعالیٰ کے

الأعرج، عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ قال: «إنه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيامة، لا يزن جناح بعوضة عند الله. اقرءوا: ﴿فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا﴾» [الكهف: ١٠٥]

نزدیک وہ (وزن میں) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا، (یہ آیت) پڑھ لو: ''پس ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔''

[٧٠٤٦] ١٩ (٢٧٨٦) حدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس: حدثنا فضيل يعني ابن عياض، عن منصور، عن إبراهيم، عن عبيدة السلماني، عن عبد الله بن مسعود قال: جاء حبر إلى النبي ﷺ فقال: يا محمد! أو يا أبا القاسم! إن الله تعالى يمسك السماوات يوم القيامة على إصبع، والأرضين على إصبع، والجبال والشجر على إصبع، والماء والثرى على إصبع، وسائر الخلق على إصبع، ثم يهزهن فيقول: أنا الملك، أنا الملك، فضحك رسول الله ﷺ تعجبا مما قال الحبر، تصديقا له، ثم قرأ: ﴿وما قدروا الله حق قدره والأرض جميعا قبضته يوم القيامة والسماوات مطويات بيمينه سبحانه وتعالى عما يشركون﴾ [الزمر: ٦٧]

[7046] فضیل بن عیاض نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عُبیدہ سلمانی سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک یہودی عالم نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ)! یا کہا: ابوالقاسم! بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا، اور زمینوں کو ایک انگلی پر، اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا، پھر ان کو ہلائے گا اور فرمائے گا: ''بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ اس یہودی عالم کی بات پر تعجب اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنسے، پھر آپ نے (یہ آیت) پڑھی: ''انھوں نے اس طرح اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ ساری زمین اور سب کے سب آسمان قیامت کے دن اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ (ہر اس چیز کی شراکت سے) پاک اور بلند ہے جنھیں وہ (اس کے ساتھ) شریک کرتے ہیں۔''

[٧٠٤٧] ٢٠ (...) حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، عن منصور بهذا الإسناد، قال: جاء حبر من اليهود إلى رسول الله ﷺ، بمثل حديث فضيل، ولم يذكر: ثم يهزهن.

[7047] جریر نے منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، فضیل کی حدیث کے مانند، اور اس میں یہ بیان نہیں کیا: ''وہ (اللہ) ان (انگلیوں) کو ہلائے گا۔''

وقال: فلقد رأيت رسول الله ﷺ ضحك حتى بدت نواجذه تعجبا لما قال: تصديقا

اور (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اس بات پر تعجب سے اس کی

لَهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ وَتَلَا الْآيَةَ.

تصدیق کرتے ہوئے (اس طرح) ہنسے کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے (اس طرح) اللہ کی قدر نہیں کی (جس طرح) اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔'' اور (پوری) آیت تلاوت فرمائی۔

[٧٠٤٨] ٢١-(...) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾.

[7048] حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابراہیم کو کہتے ہوئے سنا: میں نے علقمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: ابوالقاسم! بے شک اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، اور درختوں اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا، پھر فرمائے گا: ''بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔'' (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ (اس بات پر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ نے (اس آیت کی) تلاوت کی: ''انھوں نے اللہ تعالیٰ کی (اس طرح) قدر نہیں پہچانی جس طرح قدر پہچاننے کا حق ہے۔''

[٧٠٤٩] ٢٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَلٰكِنْ فِي حَدِيثِهِ: وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ.

[7049] ابومعاویہ، عیسیٰ بن یونس اور جریر سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی مگر ان سب کی روایتوں میں ہے: ''اور درختوں کو ایک انگلی پر اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر تھام لے گا'' اور جریر کی حدیث میں یہ نہیں ہے: ''اور مخلوق کو ایک انگلی پر تھامے گا'' لیکن اس کی حدیث میں یہ ہے: ''اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر تھام لے گا'' اور انھوں نے جریر کی حدیث میں مزید یہ کہا: ''اس کی بات کی تصدیق اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے (آپ ہنسے۔)''

[٧٠٥٠] ٢٣ - (٢٧٨٧) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقْبِضُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ».

[7050] ابن مسیب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: ''بادشاہ میں ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

[٧٠٥١] ٢٤ - (٢٧٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَطْوِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟».

[7051] سالم بن عبداللہ نے کہا: مجھے عبداللہ بن عمر ؓ نے خبر دی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹے گا، پھر ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لے گا اور فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں۔ (آج دوسروں پر) جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: ''بادشاہ میں ہوں، (آج) جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟''

[٧٠٥٢] ٢٥ - (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَأْخُذُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ، فَيَقُولُ: أَنَا اللهُ - وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا - أَنَا الْمَلِكُ» حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟

[7052] یعقوب بن عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے ابوحازم نے عبیداللہ بن مقسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی طرف دیکھا کہ وہ (حدیث بیان کرتے ہوئے عملاً) کس طرح رسول اللہ ﷺ کی طرح کر کے دکھاتے ہیں۔ (ابن عمر ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ''اللہ عزوجل اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لے گا، پھر فرمائے گا'' میں اللہ، میں بادشاہ ہوں'' — اور آپ ﷺ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے — حتی کہ میں نے منبر کو دیکھا، وہ اپنے نچلے حصے سے (لے کر اوپر کے حصے تک) ہل رہا تھا، یہاں تک کہ میں نے کہا: کیا وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر جائے گا؟

فائدہ: ابن مقسم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے خطاب کی کیفیت بیان کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس اشارے سے لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی عظمت جلال اور ہیبت کا تصور اور زیادہ واضح ہوا کیونکہ انھوں نے صرف کانوں سے نہیں سنا بلکہ آنکھوں سے بھی اس کا ادراک کیا۔

[٧٠٥٣] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: «يَأْخُذُ الْجَبَّارُ، عَزَّ وَجَلَّ، سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

[7053] عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا: مجھے میرے والد نے عبیداللہ بن مقسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا جب آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''(اللہ) جبار عزوجل اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لے گا۔'' پھر یعقوب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ١) - (بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ، وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ) (التحفة ١٥)

باب: 1- مخلوقات (کی تخلیق) کی ابتدا اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق

[٧٠٥٤] ٢٧-(٢٧٨٩) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: «خَلَقَ اللهُ، عَزَّ وَجَلَّ، التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فِي آخِرِ الْخَلْقِ، فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ».

[7054] سریج بن یونس اور ہارون بن عبداللہ نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے اسماعیل بن امیہ نے ایوب بن خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مٹی (زمین) کو ہفتے کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور اس میں چوپایوں کو جمعرات کے دن پھیلا دیا اور سب مخلوقات کے آخر میں آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد سے لے کر رات تک کے درمیان جمعہ (کے دن) کی آخری ساعتوں میں سے کسی ساعت میں پیدا فرمایا۔''

حدّثنا الجُلُوديُّ: حدّثنا إبراهيمُ هو صاحبُ مُسلمٍ: حدّثنا البِسْطاميُّ وهو الحُسَيْنُ بنُ عيسى، وسَهْلُ بنُ عمّارٍ، وإبراهيمُ ابنُ بنتِ حفصٍ، وغيرُهم، عن حجّاجٍ بهذا الحديث.

جلودی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امام مسلم رحمہ اللہ کے شاگرد ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حسین بن علی بسطامی، سہل بن عمار، حفص کے نواسے ابراہیم اور دوسروں نے حجاج سے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: اللہ کے دن اسی کے دن ہیں، ہمارے وقت سے ماوراء اور ہمارے ادراک و شعور سے بہت طویل اور مختلف ہیں۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے: * جسے تراب (زمین) کہا گیا ہے، اس میں مٹی اور پانی وغیرہ سب شامل ہے۔ * پھر کرۂ ارض میں جو تبدیلیاں ہوئیں ان کے دوران میں پہاڑ وجود میں آئے۔ * اس کے بعد سبزے اور درختوں کی باری آئی۔ * جسے مکروہ کہا گیا ہے وہ زندگی کی ابتدائی صورت کی مخلوق ہو سکتی ہے، مثلاً: جراثیم، وائرس، فنگس وغیرہ یا اس سے وہ غیر مرئی مخلوق مراد ہو سکتی ہے جو شر کا باعث ہے، نیز اندھیرے اور بیماریاں بھی اس سے مراد ہیں۔ * نور سے مراد روشنی کا مستقل اور منضبط نظام ہو سکتا ہے جو مختلف گیسوں کو آخری شکل ملنے کے بعد وجود میں آیا۔ * حیوانات کی تخلیق ان کے بعد ہوئی۔ * آخر میں زمین کی افضل ترین مخلوق حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، پانی اور مٹی سے ان کی تخلیق مکمل ہوئی اور انھیں جنت میں بسا دیا گیا، پھر وہ زمین پر بھیجے گئے کیونکہ ان کی دنیوی زندگی کا دائرہ یہیں مکمل ہونا تھا: ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ ”ہم نے تم سب کو اسی (زمین) سے پیدا کیا، اسی میں لوٹائیں گے اور ایک بار پھر اسی میں سے تم کو نکالیں گے۔“ (طٰہ 55:20)

(المعجم ٢) - (بابٌ: في البَعْثِ وَالنُّشُورِ، وصفة الأرض يوم القيامة) (التحفة ١٦)

باب:2- انسانوں کی دوبارہ بعثت، ان کا اٹھنا اور قیامت کے روز زمین کی کیفیت

[٧٠٥٥] ٢٨ - (٢٧٩٠) حدّثنا أبو بكرِ بنُ أبي شيبةَ: حدّثنا خالدُ بنُ مَخْلَدٍ عن مُحمّدِ بنِ جعفرِ بنِ أبي كثيرٍ: حدّثني أبو حازمِ بنُ دينارٍ عن سهلِ بنِ سعدٍ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «يُحشَرُ النّاسُ يومَ القيامةِ على أرضٍ بيضاءَ، عَفْراءَ، كقُرْصةِ النَّقِيِّ، ليس فيها عَلَمٌ لأحدٍ».

[7055] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کو غبار کی رنگت ملی، سفید زمین پر اکٹھا کیا جائے گا، جیسے چھنے ہوئے آٹے کی روٹی ہوتی ہے اور اس زمین میں کسی شخص کے لیے کوئی علامت موجود نہیں ہوگی۔“

فائدہ: بالکل چٹیل اور بے نشان زمین ہوگی۔ سب ایک ہی طرح ایک جیسی جگہ پر اللہ کے سامنے اکٹھے ہوں گے۔

[٧٠٥٦] ٢٩ - (٢٧٩١) حدّثنا أبو بكرِ بنُ

[7056] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

أبي شَيْبة: حدَّثنا عليُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ داوُد، عن الشَّعْبِيِّ، عنْ مَسْرُوقٍ، عنْ عائشة قالتْ: سألْتُ رسُول الله ﷺ عَنْ قوْله عزَّ وجلَّ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ ٱلْأَرْضُ غَيْرَ ٱلْأَرْضِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ﴾ [إبراهيم: ٤٨] فأيْن يكُونُ النَّاسُ يوْمئذٍ؟ يا رسُول الله! فقال: «على الصِّراطِ».

کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس قول کے متعلق سوال کیا: ''جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان۔ (بھی بدل دیا جائے گا)'' تو اللہ کے رسول! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(پل) صراط پر۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ) (التحفة ١٧)

باب:3-اہل جنت کی ضیافت

[٧٠٥٧] ٣٠-(٢٧٩٢) حدَّثنا عَبْدُ الْملك ابْنُ شُعيْبِ بْن اللَّيْث: حدَّثني أبي عنْ جدِّي: حدَّثني خالدُ بْنُ يزِيد عنْ سعِيد بْن أبي هلالٍ، عنْ زيْد بْن أسْلم، عنْ عطاء بْن يسارٍ، عنْ أبي سعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عنْ رسُول الله ﷺ قال: «تكُونُ الْأرْضُ يوْم الْقِيامةِ خُبْزةً واحِدةً، يتكفَّؤُها الْجبَّارُ بِيدِهِ، كما يكْفأُ أحدُكُمْ خُبْزتهُ في السَّفرِ، نُزُلًا لِأهْلِ الْجنَّةِ». قال: فأتى رجُلٌ من الْيهُودِ، فقال: بارك الرَّحْمٰنُ عليْك، أبا الْقاسِمِ! ألا أُخْبِرُك بِنُزُلِ أهْلِ الْجنَّةِ يوْم الْقِيامةِ؟ قال: «بلى» قال: تكُونُ الْأرْضُ خُبْزةً واحِدةً - كما قال رسُولُ الله ﷺ - قال: فنظر رسُولُ الله ﷺ إليْنا ثُمَّ ضحِك حتّى بدتْ نواجِذُهُ، قال: ألا أُخْبِرُك بِإدامِهِمْ؟ قال: «بلى» قال: إدامُهُمْ بالامُ ونُونٌ، قالُوا: وما هٰذا؟ قال: «ثوْرٌ ونُونٌ، يأْكُلُ منْ زائِدةِ كبِدِهِما سبْعُون ألْفًا».

[7057] عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن یہ زمین ایک ہی روٹی بن جائے گی جبار (اللہ تعالیٰ) اہل جنت کی مہمانی کے لیے اسے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کر روٹی کی طرح بنا دے گا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں روٹی کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔'' (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے) کہا: اتنے میں یہودیوں میں سے ایک شخص آ گیا۔ اس نے کہا: ابوالقاسم! رحمن آپ پر برکت نازل فرمائے! کیا میں آپ کو قیامت کے روز اہل جنت کی ضیافت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیوں نہیں! (بتاؤ۔)'' اس نے کہا: زمین ایک (بڑی سی) روٹی بن جائے گی۔ جس طرح (اس کی آمد سے قبل خود) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا، پھر آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ اس نے (پھر) کہا: کیا میں آپ کو ان کے سالن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! (بتاؤ۔)'' اس نے کہا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیل اور مچھلی۔ اس کے جگر کے چھوٹے سے

اضافی حصے کو (جو اصل جگر کے ساتھ ایک طرف موجود ہوتا ہے) ستر ہزار لوگ کھائیں گے۔''

فائدہ: بعض شارحین کی رائے ہے کہ یہ ستر ہزار امت محمدیہ ﷺ میں سے وہی لوگ ہوں گے جو حساب کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ شارحین نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ ستر ہزار سے مراد معینہ تعداد نہیں بلکہ اس سے کثیر تعداد مراد ہے جو ستر ہزار سے بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ بالام کے بارے میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ یہ عبرانی زبان کا لفظ بنتا ہے جس سے بیل یا بیل (Bull) مراد ہے۔

[٧٠٥٨] ٣١ (٢٧٩٣) حدّثنا يحيى بن حبيب الحارثي: حدّثنا خالد بن الحارث: حدّثنا قرّة: حدّثنا محمّد عن أبي هريرة قال: قال النبيّ ﷺ: «لو تابعني عشرة من اليهود لم يبق على ظهرها يهوديّ إلّا أسلم».

[7058] محمد بن سیرین نے ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر دس (بڑے) یہودی (عالم) میری پیروی کر لیتے تو روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا مگر مسلمان ہو جاتا۔''

فائدہ: ان سے علماء پوری طرح یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہی برحق آخری نبی ہیں۔ اگر وہ ایمان لے آتے تو باقی یہودی بھی اسلام میں داخل ہو جاتے لیکن وہ علماء عناد اور اپنی نسلی برتری کے زعم میں گمراہی پر ڈٹے رہے۔

(المعجم ٤) (باب سؤال اليهود النبيّ ﷺ عن الرّوح، وقوله تعالى: «يسألونك عن الرّوح» الآية) (التحفة ١٨)

باب:4- یہودیوں کا نبی ﷺ سے روح کے متعلق سوال اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''وہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں''

[٧٠٥٩] ٣٢ (٢٧٩٤) حدّثنا عمر بن حفص بن غياث: حدّثنا أبي: حدّثنا الأعمش: حدّثني إبراهيم عن علقمة، عن عبد الله قال: بينما أنا أمشي مع النّبيّ ﷺ في حرث، وهو متّكئ على عسيب، إذ مرّ بنفر من اليهود، فقال بعضهم لبعض: سلوه عن الرّوح، فقالوا: ما رابكم إليه؟ لا يستقبلكم بشيء تكرهونه، فقالوا: سلوه، فقام إليه بعضهم فسأله عن الرّوح، قال: فأسكت

[7059] حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابراہیم نے علقمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک کھیت میں چلا جا رہا تھا، نبی ﷺ کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لے (کر چل) رہے تھے کہ آپ کا یہود کے چند لوگوں کے قریب سے گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ان سے روح کے بارے میں سوال کرو، پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان

النَّبِيِّ ﷺ، فلمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إلَيْهِ، قَالَ: فَقُمْتُ مَكَانِي، فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: ٨٥].

کے بارے میں تمھیں شک کس بات کا ہے؟ ایسا نہ ہو کہ وہ آگے سے ایسی بات کہہ دیں جو تمھیں بری لگے۔ پھر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر آپ کے پاس آ گیا اور آپ ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ (تھوڑی دیر کے لیے) خاموش ہو گئے اور اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ کہا: میں بھی اپنی جگہ پر (رک کر) کھڑا ہو گیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ ﷺ نے (یہ پڑھتے ہوئے) فرمایا: ''یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے: روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تم (انسانوں) کو بہت کم علم دیا گیا ہے۔''

فائدہ: تورات میں موجود ہے کہ روح کی حقیقت کا علم صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے۔ انھوں نے سوال اس لیے کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ روح کی کوئی تشریح وتفسیر کریں تو وہ اپنے لوگوں کے سامنے کہہ سکیں کہ تورات کی رو سے (نعوذ باللہ) آپ نبی نہیں ہو سکتے لیکن آپ پر نزولِ وحی اور تورات کی تصدیق کرنے والے صحیح جواب سے ان پر اتمام حجت ہو گیا اور دل میں ان واہ زیادہ یقین ہو گیا کہ آپ وہی آخری رسول ہیں جن کا انتظار تھا لیکن ان کی بدبختی ان پر غالب رہی، انھیں ایمان لانے کی توفیق نہ مل سکی۔

[٧٠٦٠] ٣٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ، بِنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا، وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ: وما أُوتُوا، مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ.

[7060] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور علی بن خشرم نے بھی حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی۔ ان دونوں (وکیع اور عیسیٰ) نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک (اجڑے ہوئے) کھیت میں جا رہا تھا، حفص کی حدیث کے مانند، مگر وکیع کی حدیث میں ہے: ﴿وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ''اور تم لوگوں کو علم کا تھوڑا حصہ ہی دیا گیا ہے۔'' (جس طرح قرآن کی مشہور متواتر قراءت ہے۔) اور عیسیٰ بن یونس کی اس روایت میں جو ان سے (علی) بن خشرم نے بیان کی ہے: ''وما أوتوا''

''انھیں نہیں دیا گیا'' کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: صحیح بخاری کی روایت میں بھی ''وما أوتوا'' اور ''انھیں نہیں دیا گیا'' کے الفاظ ہیں۔ یہ شاذ روایت ہے لیکن مفہوم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

[٧٠٦١] ٣٤ (...) حدّثنا أبو سعيد الأشجّ قال: سمعت عبد الله بن إدريس يقول: سمعت الأعمش يرويه عن عبد الله بن مرّة عن مسروق، عن عبد الله قال: كان النّبيّ ﷺ في نخل يتوكّأ على عسيب، ثمّ ذكر نحو حديثهم عن الأعمش، وقال في روايته: وما أوتيتم من العلم إلّا قليلا.

[7061] ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے عبداللہ بن ادریس سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے اعمش سے سنا، وہ اس روایت کو عبداللہ بن مرہ سے اور وہ مسروق سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کھجور کے درختوں میں (کھجور کی) ایک شاخ کا سہارا لیے ہوئے (چلے جا رہے) تھے، پھر اعمش سے ان سب کی حدیث کے مطابق بیان کیا اور انھوں نے (بھی) اپنی روایت میں (مشہور اور متواتر قراءت کے مطابق) ﴿وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ بیان کیا۔

فائدہ: ان روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حرث (کھیت) اور نخل (کھجور کے درختوں) کے درمیان جا رہے تھے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں حرث ہے۔ (حدیث:4721) جبکہ دوسری روایت میں ''خرب'' (اجاڑ جگہ) ہے۔ (حدیث:125) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کھیت، جس میں آپ ﷺ چلے جا رہے تھے، مدینہ کے عام کھیتوں کی طرح کھجور کے باغ میں تھا اور اب اس میں کاشت نہیں ہو رہا تھا۔ اجڑا ہوا اور ناہموار ہونے کی وجہ سے آپ اس کے اندر کھجور کی شاخ کا سہارا لے کر چل رہے تھے۔ جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روح کے متعلق یہودیوں سے پوچھ کر قریش مکہ نے بھی سوال کیا تھا، آپ ﷺ نے ان کو بھی یہی جواب دیا تھا۔ (جامع الترمذي، حديث: 3140) مدینہ میں جب یہود نے خود سوال کیا تو چونکہ وہ اہل کتاب تھے اس لیے یہ امکان تھا کہ ان کی کتاب میں یہی بات کسی اور رنگ میں کہی گئی ہو اور وہ انداز کے اس اختلاف کو اپنے لیے دلیل بنانے کی کوشش کریں، اس لیے جواب دینے سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے توقف کیا اور اللہ تعالیٰ نے دوبارہ وہی جواب وحی فرما دیا جو تورات کے عین مطابق تھا اور یہود کو اپنے لیے آپ کی رسالت سے انکار کا کوئی عذر نہ مل سکا۔

[٧٠٦٢] ٣٥ (٢٧٩٥) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعبد الله بن سعيد الأشجّ - واللّفظ لعبد الله - قالا: حدّثنا وكيع: حدّثنا الأعمش عن أبي الضّحى، عن مسروق عن خبّاب قال: كان لي على العاص بن وائل دين، فأتيته أتقاضاه، فقال لي: لن أقضيك

[7062] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوضحیٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت خباب (بن ارت رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میرا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمے تھا۔ میں اس سے قرض کا تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: میں اس وقت تک تمھیں ادائیگی نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم 'نعوذ باللہ'

حتّٰى تكْفُر بمُحمّدٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحمّدٍ حتّٰى تمُوت ثُمّ تُبْعث، قال: وإِنّي لمبْعُوثٌ مِّنْ بعْد الْموْتِ؟ فَسوْف أَقْضِيكَ إِذا رجعْتُ إِلٰى مالٍ وّولدٍ.

محمد ﷺ سے کفر کرو۔ کہا: میں نے اس سے کہا: تم مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤ گے، پھر بھی میں محمد ﷺ سے ساتھ کفر نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: اور میں موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا؟ تو (اس وقت) جب میں دوبارہ مال اور اولاد کے پاس پہنچ جاؤں گا تو تمھیں ادائیگی کر دوں گا۔

قال وكيعٌ: كذا قَالَ الْأعْمشُ، قالَ: فنزلتْ هٰذه الْآيَةُ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾ [مريم: ٧٧] إِلٰى قوْلِه: ﴿وَيَأْتِينَا فَرْدًا﴾.

وکیع نے کہا: اعمش نے اسی طرح کہا: انھوں نے کہا: اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات سے کفر کیا اور کہا: مجھے (اپنا) مال اور (اپنی) اولاد ضروری دی جائے گی'' سے لے کر اس (اللہ) کے فرمان: ''اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا'' تک۔

[٧٠٦٣] ٣٦-(...) وحدّثنا أَبُو كُريْبٍ: حدّثنا أَبُو مُعاوِيَةَ؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ: حدّثنا أَبِي؛ ح: وحدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْراهِيمَ: أَخْبرنا جرِيرٌ؛ ح: وحدّثنا ابْنُ أَبِي عُمر: حدّثنا سُفْيانُ، كُلُّهُمْ عن الْأعْمشِ بِهٰذا الْإِسْنادِ، نحْو حدِيثِ وكِيعٍ، وفِي حدِيثِ جرِيرٍ: قال: كُنْتُ قيْنًا فِي الْجاهِلِيّةِ، فعمِلْتُ لِلْعاصِ بْنِ وائِلٍ عملًا، فَأَتَيْتُهُ أَتقاضاهُ.

[7063] ابومعاویہ، عبداللہ بن نمیر، جریر اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ وکیع کی حدیث کی طرح بیان کیا اور جریر کی حدیث میں ہے: (حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا تو میں نے عاص بن وائل کے لیے کام کیا، پھر میں اس سے (اجرت کا) تقاضا کرنے کے لیے آیا۔

(٥) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ﴾ الْآيَةَ) (المعجم ٥)

(التحفة ١٩)

باب: 5- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اللہ ایسا نہیں کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جبکہ آپ ان میں موجود ہوں''

[٧٠٦٤] ٣٧-(٢٧٩٦) حدّثنا عُبيْدُ اللهِ بْنُ مُعاذٍ الْعنْبرِيُّ: حدّثنا أَبِي: حدّثنا شُعْبةُ عنْ عبْدِ الْحمِيدِ الزّيادِيِّ؛ أَنّهُ سمِع أَنس بْن مالِكٍ يقُولُ: قال أَبُو جهْلٍ: اللّٰهُمّ! إِنْ كان هٰذا هُو

[7064] شعبہ نے عبدالحمید زیادی سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ابوجہل نے کہا: اے اللہ! اگر (یہ جو محمد ﷺ لے کر آئے ہیں) یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے

الحق من عندك فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم، فنزلت: ﴿وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون. وما لهم ألا يعذبهم الله وهم يصدون عن المسجد الحرام﴾ [الأنفال: 33، 34] إلى آخر الآية.

پتھر برسا دے یا ہم پر کوئی دردناک عذاب لے آ۔ تو اس پر (یہ آیت) نازل ہوئی: ''اللہ تعالیٰ اس وقت ان پر (اس طرح کا) عذاب بھیجنے والا نہ تھا جبکہ آپ بھی ان میں موجود تھے اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ (علیحدگی میں) استغفار کیے جا رہے تھے اور انھیں کیا ہے کہ اللہ انھیں عذاب نہ دے جبکہ وہ (ایمان لانے والوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں۔'' آیت کے آخر تک۔

فائدہ: دل سے ابوجہل بھی جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سچے ہیں لیکن ضد اور عناد میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے لوگوں کو آپ پر ایمان لانے سے روکنے کے لیے ہر حربہ اختیار کیا۔ لوگوں کے سامنے کی جانے والی چالاکی پر مبنی یہ دعا بھی ایسا ہی ایک حربہ تھا۔ مکہ میں اللہ کے رسول ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والے موجود تھے، نیز بیت اللہ تھا جو تمام اہل ایمان کا قبلہ تھا، اسے اور مکہ کو ساری دنیا کے لیے مرکز ہدایت و نور بننا تھا۔ ابوجہل کو معلوم تھا کہ اس صورت میں مکہ پر اللہ تعالیٰ پتھر نہیں برسائے گا، بیت اللہ کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے آنے والے اصحاب فیل کو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے برباد کر چکا تھا۔ اس کی چالاکی یہ تھی کہ اللہ یہاں عذاب نہیں بھیجے گا اور اس کی تعلّی قائم رہے گی۔ اس کے باوجود مشرکین کے دلوں میں خوف بھی موجود تھا، اس لیے چھپ چھپ کر یہ لوگ استغفار بھی کرتے جا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس راز کا پردہ چاک فرمایا کہ اپنے دلوں میں یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو سچا سمجھتے ہیں اس لیے چھپ کر استغفار بھی کرتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ مکہ پر عمومی عذاب نازل نہ کرنے کے باوجود جو بڑے دشمن ہیں وہ ان کو اپنے طریقے سے عذاب ضرور دے گا، چنانچہ جب وہ لوگ مکہ سے باہر نکل کر رسول اللہ ﷺ کے مدمقابل آئے تو وہاں ان پر انوکھا عذاب نازل کر دیا گیا۔ اللہ نے مٹھی بھر نہتے مسلمانوں کے ہاتھوں سے ان کے ستر اساطین کفر کو قتل کرا دیا اور ستر قید کر لیے گئے۔

(6) (باب قوله: ﴿إن الإنسان ليطغى ۝ أن رآه استغنى﴾) [العلق: 6، 7]

باب: 6- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''یقیناً انسان سرکشی کرتا ہے، اس لیے کہ خود کو مستغنی سمجھتا ہے''

[٧٠٦٥] ٣٨ (٢٧٩٧) حدثنا عبيد الله بن معاذ ومحمد بن عبد الأعلى القيسي قالا: حدثنا المعتمر عن أبيه: حدثني نعيم بن أبي هند عن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: قال أبو جهل: هل يعفر محمد وجهه بين أظهركم؟ قال: فقيل: نعم، فقال: واللات

[7065] عبیداللہ بن معاذ اور محمد بن عبدالاعلیٰ قیسی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے نعیم بن ابی ہند نے ابوحازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: ابوجہل نے کہا: کیا محمد تم لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ (حضرت ابوہریرہ ؓ نے) کہا:

والعُزّى! لئن رأيته يفعل ذلك لأطأنّ على رقبته، أو لأعفّرنّ وجهه في التراب، قال: فأتى رسول الله ﷺ وهو يصلّي، زعم ليطأ على رقبته، قال: فما فجئهم منه إلا وهو ينكص على عقبيه ويتقي بيديه، قال: فقيل له: ما لك؟ فقال: إنّ بيني وبينه لخندقًا من نار وهولًا وأجنحة.

تو کہا گیا: ہاں، چنانچہ اس نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم! اگر میں نے ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا تو میں ان کی گردن کو روندوں گا یا ان کے چہرے کو مٹی میں ملاؤں گا (العیاذ باللہ!) کہا: پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، وہ آپ کے پاس آیا اور یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن مبارک کو روندے، (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو وہ انھیں اچانک ایڑیوں کے بل پلٹتا ہوا اور اپنے دونوں ہاتھوں (کو آگے کر کے ان) سے اپنا بچاؤ کرتا ہوا نظر آیا۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو اس سے کہا گیا: تمھیں کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: میرے اور اس کے درمیان آگ کی ایک خندق اور سخت ہول (پیدا کرنے والی مخلوق) اور بہت سے پر تھے۔

فقال رسول الله ﷺ: «لو دنا مني لاختطفته الملائكة عضوًا عضوًا».

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ایک ایک عضو کو اچک لیتے۔"

قال: فأنزل الله عز وجل - لا ندري في حديث أبي هريرة، أو شيء بلغه -: ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ . أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ . إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ . أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ . عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ . أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ . أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ . أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ﴾ يعني أبا جهل، ﴿أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ . كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ . نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ . فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ . سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ . كَلَّا لَا تُطِعْهُ﴾ [العلق: ٦-١٩].

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: — (ابوحازم نے کہا:) ہمیں معلوم نہیں کہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی (رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی) اپنی حدیث ہے، یا انھیں (کسی کی طرف سے) پہنچی ہے۔ (وہ آیت یہ تھیں): "اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ انسان ہر صورت میں سرکشی کرتا ہے، اس لیے کہ وہ خود کو دیکھتا ہے کہ وہ ہر ایک سے مستغنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ (اسے) آپ کے رب کی طرف واپس جانا ہے۔ آپ نے اسے دیکھا جو روکتا ہے۔ (اللہ کے) بندے کو جب وہ نماز ادا کرتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا کہ اگر وہ (اللہ کا بندہ) ہدایت پر ہو اور تقویٰ کا حکم دیتا ہو (تو روکنے والے کا کیا بنے گا؟) کیا آپ نے دیکھا کہ اگر اس، یعنی ابوجہل نے جھٹلایا ہے اور ہدایت سے منہ پھیرا ہے (تو) کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم (اسے) پیشانی سے پکڑ کر کھینچیں گے۔ (اس کی) جھوٹی گناہ کرنے والی پیشانی سے، پھر وہ اپنی مجلس کو (مدد

وَزَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: وَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ.

کے لیے) پکارے، ہم عذاب دینے والے فرشتوں کو بلائیں گے۔ ہرگز نہیں! آپ اس کی (کوئی بات بھی) نہ مانیں۔"

عبیداللہ (بن معاذ) نے اپنی حدیث میں مزید کہا: (ابوہریرہ ؓ نے "أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى" کی تفسیر کرتے ہوئے) کہا: اور اس بات کا حکم دیتا ہو جس کا اس (اللہ) نے اسے حکم دیا ہے۔

وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ، يَعْنِي: قَوْمَهُ.

اور (محمد) بن عبدالاعلیٰ نے مزید یہ کہا: "وہ اپنی مجلس کو پکارے" یعنی اپنی قوم کو۔

(المعجم ۷) - (بَابُ الدُّخَانِ) (التحفة ۲۱)

باب:7-دھویں کا بیان

[۷۰٦٦] ۳۹ (۲۷۹۸) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ جُلُوسًا، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ، وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ، وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللهَ، مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا، فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ، فَلْيَقُلْ: اللهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ، لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص: ۸٦] إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ» قَالَ: فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ

[7066] منصور نے ابوضحیٰ (مسلم بن صُبَیح) سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ (بن مسعود ؓ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان (اپنے بستر یا بچھونے پر) لیٹے ہوئے تھے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ابوعبدالرحمان! ابواب کندہ (کوفہ کا ایک محلّہ) میں ایک قصہ گو (واعظ) آیا ہوا ہے، وہ وعظ کر رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ دھوئیں والی (اللہ کی) نشانی آئے گی اور (یہ دھواں) کافروں کی روحیں قبض کر لے گا اور مومنوں کو یہ زکام جیسی کیفیت سے دوچار کرے گا۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود ؓ) نے کہا اور وہ غصے کے عالم میں اٹھ کر بیٹھ گئے، لوگو! اللہ سے ڈرو، تم میں سے جو شخص کوئی چیز جانتا ہو، وہ اتنی ہی بیان کرے جتنی جانتا ہو اور جو نہیں جانتا، وہ کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) تم میں سے اس کو (بھی) زیادہ جاننے والا ہے جو اس بات کے بارے میں جو وہ نہیں جانتا، یہ کہتا ہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: "کہہ دیجیے: میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں

مِنَ الْجُوعِ، وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ لَهُمْ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ . يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الدخان: ١٠، ١١] إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾.

سے ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کی دین سے روگردانی دیکھی تو آپ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: "اے اللہ! (ان پر) یوسف علیہ السلام کے سات سالوں جیسے سات سال (بھیج دے۔)" (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو انھیں (قحط کے) ایک سال نے آ لیا جس نے ہر چیز کا صفایا کر دیا، یہاں تک کہ ان (مشرک) لوگوں نے بھوک سے چمڑے اور مردار تک کھائے۔ ان میں سے کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے دھوئیں کے جیسی ایک چیز چھائی ہوئی نظر آتی، چنانچہ ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ آئے ہیں، اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں، آپ کی قوم (قحط اور بھوک سے) ہلاک ہو رہی ہے، ان کے لیے اللہ سے دعا کریں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: "آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان ایک نظر آنے والے دھوئیں کو لے آئے گا۔ (اور وہ) لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہوگا" سے لے کر اس کے فرمان: "بے شک تم (کفر میں) لوٹ جانے والے ہو گے" تک۔

قَالَ: أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ؟ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ [الدخان: ١٦]. فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ، وَآيَةُ الرُّومِ.

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: کیا آخرت کا عذاب ہٹایا جائے گا؟ "جس دن ہم تم پر بڑی گرفت کریں گے، (اس دن) ہم انتقام لینے والے ہوں گے۔" وہ گرفت بدر کے دن تھی۔ اب تک دھوئیں کی نشانی، گرفت اور چمٹ جانے والا عذاب (بدر میں شکست فاش اور قتل) اور روم (کی فتح) کی نشانی (سب) آ کر گزر چکی ہیں۔

[٧٠٦٧] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَا: أَخْبَرَنَا

[7067] ابومعاویہ، وکیع اور جریر نے اعمش سے، انھوں نے مسلم بن صبیح سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میں مسجد میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آ رہا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرتا ہے، وہ (قرآن کی) آیت: "جب آسمان سے واضح دھواں اٹھے گا" کی تفسیر کرتا

أبو معاوية عن الأعمش، عن مسلم بن صبيح، عن مسروق قال: جاء إلى عبد الله رجل فقال: تركت في المسجد رجلا يفسر القرآن برأيه، يفسر هذه الآية: (يوم تأتي السماء بدخان مبين) قال: يأتي الناس يوم القيامة دخان فيأخذ بأنفاسهم، حتى يأخذهم منه كهيئة الزكام، فقال عبد الله: من علم علما فليقل به، ومن لم يعلم فليقل: الله أعلم، فإن من فقه الرجل أن يقول لما لا علم له به: الله أعلم، إنما كان هذا، أن قريشا لما استعصت على النبي ﷺ دعا عليهم بسنين كسني يوسف، فأصابهم قحط وجهد، حتى جعل الرجل ينظر إلى السماء فيرى بينه وبينها كهيئة الدخان من الجهد، وحتى أكلوا العظام، فأتى النبي ﷺ رجل فقال: يا رسول الله! استغفر الله لمضر فإنهم قد هلكوا، فقال: «لمضر؟ إنك لجريء» قال: فدعا الله لهم، فأنزل الله عز وجل: ﴿إنا كاشفوا العذاب قليلا إنكم عائدون﴾ [الدخان: 15] قال: فمطروا، فلما أصابتهم الرفاهية، قال: عادوا إلى ما كانوا عليه، فأنزل الله عز وجل: ﴿فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين. يغشى الناس هذا عذاب أليم﴾ [الدخان: 10، 11] ﴿يوم نبطش البطشة الكبرى إنا منتقمون﴾ [الدخان: 16] قال: يعني يوم بدر.

ہے، کہتا ہے: ''قیامت کے دن لوگوں کے پاس ایک دھواں آئے گا جو لوگوں کی سانسوں کو گرفت میں لے لے گا، یہاں تک کہ لوگوں کو زکام جیسی کیفیت (جس میں سانس لینی مشکل ہو جاتی ہے) درپیش ہوگی، تو حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: جس کے پاس علم ہو وہ اس کے مطابق بات کہے اور جو نہ جانتا ہو، وہ کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ یہ بات انسان کے فہم (دین) کا حصہ ہے کہ جس بات کو وہ نہیں جانتا اس کے بارے میں کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اس (دھوئیں) کی حقیقت یہ تھی کہ قریش نے جب نبی ﷺ سے خلاف سخت نافرمانی سے کام لیا تو آپ نے ان کے خلاف یوسف علیہ السلام (کے زمانے والے) قحط کے سالوں جیسی قحط سالی کی دعا کی۔ انھیں قحط اور تنگ دستی نے آلیا یہاں تک کہ (ان میں سے) کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھنے لگتا تو بھوک کی شدت سے اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا چھایا ہوا نظر آتا یہاں تک کہ ان لوگوں نے (بھوک کی شدت سے) ہڈیاں تک کھائیں، چنانچہ (ان میں سے) ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ (قبیلہ) مضر کے لیے بخشش طلب فرمائیں، وہ ہلاکت کا شکار ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''مضر کے لیے؟ تو بہت جرأت والا ہے (کہ اللہ سے شرک اور اس کے رسول سے بغض کے باوجود درخواست کر رہا ہے کہ میں تمھارے لیے اللہ سے دعا کروں)'' کہا: آپ ﷺ نے (پھر بھی) ان کے حق میں دعا فرما دی۔ اس پر اللہ عزوجل نے (آیت) نازل فرمائی: ''ہم (تم سے) تھوڑے عرصے کے لیے عذاب ہٹا دیتے ہیں۔ تم (پھر کفر ہی میں) لوٹنے والے ہو۔'' (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ان پر بارش برسائی گئی۔ انھیں خوشحالی مل گئی، کہا: (تو پھر) وہ اپنی اسی روش پر لوٹ گئے جس پر پہلے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ حصہ) نازل فرمایا: ''آپ انتظار کیجیے جب آسمان ظاہر

دھواں لے آئے گا۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہوگا۔ (پھر یہ آیت نازل فرمائی) جس دن ہم بڑی گرفت میں لیں گے، ہم انتقام لینے والے ہوں گے۔" کہا: یعنی جنگ بدر کو۔

[٧٠٦٨] ٤١-(...) حدّثنا قُتيبةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا جريرٌ عن الْأعمشِ، عنْ أبي الضُّحى، عنْ مسْرُوقٍ، عنْ عبْدِ الله قال: خمْسٌ قدْ مضيْن: الدُّخانُ، واللِّزامُ، والرُّومُ، والْبطْشةُ، والْقمرُ.

[7068] قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: پانچ (نشانیاں) گزر چکی ہیں: دھواں، چمٹ جانے والا عذاب (بدر کے دن شکست اور بلاکتیں)، روم کی فتح، (بدر کے دن مشرکوں کی گرفتاری) سخت گرفت اور چاند (کا دو ٹکڑے ہونا۔)

[٧٠٦٩] (...) حدّثنيهِ أبُو سعيدٍ الْأشجُّ: حدّثنا وكيعٌ: حدّثنا الْأعْمشُ بهٰذا الْإسْنادِ، مثْلهُ.

[7069] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٧٠٧٠] ٤٢-(٢٧٩٩) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى ومُحمّدُ بْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا مُحمّدُ ابْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ؛ ح: وحدّثنا أبُو بكْرِ ابْنُ أبي شيْبة - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا غُنْدرٌ عنْ شُعْبة، عنْ قتادة، عنْ عزْرة، عن الْحسن الْعُرنيِّ، عنْ يحْيى بْنِ الْجزّارِ، عنْ عبْدِ الرّحْمٰنِ بْنِ أبي ليْلى عنْ أُبيِّ بْنِ كعْبٍ، في قوْلهِ عزّ وجلّ: ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ﴾ [السجدة: ٢١]. قال: مصائبُ الدُّنْيا، والرُّومُ، والْبطْشةُ، أو الدُّخانُ - شُعْبةُ الشّاكُّ في الْبطْشةِ أو الدُّخانِ -.

[7070] محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے عزرہ سے، انھوں نے حسن عرنی سے، انھوں نے یحییٰ بن جزار سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے فرمان: "اور بڑے عذاب سے پہلے ہم انھیں قریب کا (چھوٹا) عذاب چکھائیں گے۔" (کی تفسیر) کے بارے میں روایت کی، انھوں نے کہا: (اس) دنیا میں پیش آنے والے مصائب، روم کی فتح، گرفت (جنگ بدر) یا دھواں (مراد) ہیں۔ گرفت اور دھوئیں کے بارے میں شک کرنے والے شعبہ ہیں۔ (ان سے اوپر کے راویوں نے یقین سے بتایا۔ شعبہ نے کہا: انھیں شک ہوا ہے۔)

(المعجم ٨) - (بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ) (التحفة ٢٢)

باب:8- چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا

[٧٠٧١] ٤٣ (٢٨٠٠) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اشْهَدُوا».

[7071] مجاہد نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(لوگو! اس کو دیکھ لو اور) گواہ بن جاؤ۔''

[٧٠٧٢] ٤٤ (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى، إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ، فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ، وَفِلْقَةٌ دُونَهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اشْهَدُوا».

[7072] ابومعاویہ، حفص بن غیاث اور (علی) ابن مسہر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم (نخعی) سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے کہ چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے (نظر آتا) تھا اور دوسرا ٹکڑا اس سے آگے (دوسری طرف نظر آتا) تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''(اس کے) گواہ بن جاؤ۔''

[٧٠٧٣] ٤٥ (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ، فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً، وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اشْهَدْ».

[7073] شعبہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے ڈھانپ لیا (اس پہاڑ کے پیچھے نظر آتا تھا) اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ رہ۔''

فائدہ: اے اللہ! تو بھی گواہ بن جا کہ تیری مخلوق نے تیرا دیا ہوا یہ معجزہ دیکھ لیا اور اب ان کے پاس ایمان نہ لانے کا کوئی عذر باقی نہیں رہا۔

[٧٠٧٤] (٢٨٠١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[7074] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٠٧٥] (...) وحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِإِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ: فَقَالَ: «اشْهَدُوا، اشْهَدُوا».

[7075] محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی دونوں نے شعبہ سے، شعبہ سے ابن معاذ کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر ابن ابی عدی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے) گواہ بن جاؤ، گواہ بن جاؤ۔''

[٧٠٧٦] ٤٦-(٢٨٠٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ، مَرَّتَيْنِ.

[7076] شیبان نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ انھیں (اپنی نبوت کی سچائی کی) کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انھیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دو بار دکھایا۔

فائدہ: وہ اتنا عظیم معجزہ دیکھ کر سخت حیرت زدہ ہوئے۔ انھیں یقین نہ آیا، چونکہ اسے اپنا وہم سمجھ رہے تھے، لہذا انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، ایک دوسرے سے تصدیق چاہی، سب نے آنکھیں مل مل کر دوبارہ زیادہ غور سے دیکھا تو چاند اسی طرح واضح طور پر الگ الگ دو ٹکڑوں میں ان کے سامنے تھا۔ ایک پہاڑ کی طرف اونچا تھا اور دوسرا پہاڑ کی دوسری طرف اس سے ذرا نیچے نظر آ رہا تھا۔ اب ان کے پاس خود اپنے سامنے بھی اسے وہم قرار دینے کی کوشش کی گنجائش باقی نہ تھی۔

[٧٠٧٧] (...) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

[7077] معمر نے ہمیں قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے شیبان کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٧٠٧٨] ٤٧-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ؛

[7078] یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر اور ابوداود سب نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

ح: وحدثنا ابن بشار: حدثنا يحيى بن سعيد ومحمد بن جعفر وأبو داود، كلهم عن شعبة، عن قتادة، عن أنس قال: انشق القمر فرقتين.

سے روایت کی، کہا: چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا۔

وفي حديث أبي داود: انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ.

اور ابوداود (طیالسی) کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چاند پھٹ گیا۔

[٧٠٧٩] ٤٨ (٢٨٠٣) حدثنا موسى بن قريش التميمي: حدثنا إسحاق بن بكر بن مضر: حدثني أبي: حدثنا جعفر بن ربيعة عن عراك بن مالك، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود، عن ابن عباس قال: إن القمر انشق على زمان رسول الله ﷺ.

[7079] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ گیا۔

(المعجم ٩) (بابٌ: في الْكُفَّار) (التحفة ٢٣)

باب:9- کافروں کے بارے میں (اللہ عزوجل کا تحمل)

[٧٠٨٠] ٤٩ (٢٨٠٤) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو معاوية وأبو أسامة عن الأعمش، عن سعيد بن جبير، عن أبي عبد الرحمن السلمي، عن أبي موسى قال: قال رسول الله ﷺ: «لا أحد أصبر على أذى يسمعه من الله عز وجل، إنه يشرك به، ويجعل له الولد، ثم هو يعافيهم ويرزقهم».

[7080] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابومعاویہ اور ابواسامہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تکلیف دہ باتیں سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں، اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرایا جاتا ہے اور اس کی اولاد بنائی جاتی ہے، پھر بھی وہ انھیں عافیت میں رکھتا ہے اور انھیں رزق عطا کرتا ہے۔''

[٧٠٨١] (...) حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير وأبو سعيد الأشج قالا: حدثنا وكيع: حدثنا الأعمش: حدثنا سعيد بن جبير عن أبي عبد الرحمن السلمي، عن أبي موسى

[7081] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے ابوعبدالرحمن سلمی سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، سوائے آپ ﷺ کے اس قول

عن النَّبيِّ ﷺ بمثله، إلَّا قَوْلَهُ: «وَيُجْعلُ لَهُ الْولدُ» فإنَّهُ لَمْ يذْكُرْهُ.

کے:''اور اس کی اولاد بنائی جاتی ہے'' انھوں نے اس (قول) کو بیان نہیں کیا۔

[٧٠٨٢] ٥٠-(...) وحدَّثني عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سعيدٍ: حدَّثنا أبُو أُسامة عن الْأعْمشِ: حدَّثنا سعيدُ بْنُ جُبيْرٍ عنْ أبي عبْد الرَّحْمٰن السُّلميّ قال: قال عبْدُ اللهِ بْنُ قيْسٍ: قال رسُولُ الله ﷺ: «ما أحدٌ أصْبرَ على أذًى يسْمعُهُ منَ الله تعالى، إنَّهُمْ يجْعلُون لهُ نِدًّا، ويجْعلُون لهُ ولدًا، وهُو مع ذٰلك يرْزُقُهُمْ ويُعافيهِمْ ويُعْطيهِمْ».

[7082] عبیداللہ بن سعید نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو اسامہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نہیں جو تکلیف دہ باتوں پر، جنھیں وہ سنتا ہے، اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا ہو، لوگ (دوسروں کو) اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، اس کی اولاد بناتے ہیں اور وہ اس (سب کچھ) کے باوجود انھیں رزق دیتا ہے، عافیت بخشتا ہے اور (جو مانگتے ہیں) عطا کرتا ہے۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا) (التحفة ٢٤)

باب:10- کافر کا اپنے چھٹکارے کے لیے زمین بھر سونے کو طلب کرنا

[٧٠٨٣] ٥١-(٢٨٠٥) وحدَّثني عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعاذٍ الْعنْبرِيُّ: حدَّثنا أبي: حدَّثنا شُعْبةُ عنْ أبي عمْران الْجوْنيِّ، عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ عنِ النَّبيِّ ﷺ قال: «يقُولُ اللهُ تبارك وتعالى لأهْونِ أهْلِ النَّارِ عذابًا: لوْ كانتْ لك الدُّنْيا وما فيها، أكُنْت مُفْتديًا بها؟ فيقُولُ: نعمْ، فيقُولُ: قدْ أردْتُ منْك أهْون منْ هٰذا وأنْت في صُلْبِ آدم: أنْ لَا تُشْرِكَ - أحْسبُهُ قال - ولا أُدْخلك النَّار، فأبيْت إلَّا الشِّرْكَ».

[7083] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص سے، جسے اہل جہنم میں سب سے کم عذاب ہوگا، فرمائے گا: اگر پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، تمھارے پاس ہو تو (عذاب سے چھوٹ جانے کے لیے) اسے بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں، تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: میں نے تم سے اس وقت جب تم آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے، اس کی نسبت بہت کم کا مطالبہ کیا تھا کہ تم شرک نہ کرنا ـــ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (آگے یہ) فرمایا ـــ اور میں تمھیں آگ میں نہیں ڈالوں گا، مگر تم نے شرک (کرنے) کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا۔''

[٧٠٨٤] (...) حدَّثناهُ مُحمَّدُ بْنُ بشَّارٍ:

[7084] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعمران

حدَّثنا مُحمَّدٌ يعْني ابْنَ جعْفرٍ: حدَّثنا شُعْبةُ عنْ أبي عمْران قال: سمعْتُ أنس بْن مالكٍ يُحدِّثُ عن النَّبيِّ ﷺ، بمثْله، إلَّا قوْلهُ: «ولا أُدْخلُك النَّار» فإنَّهُ لمْ يذْكُرْهُ.

سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے، اسی کے مانند، سوائے (اللہ تعالیٰ کے) اس قول کے: ''اور میں تمھیں آگ میں نہیں ڈالوں گا'' انھوں نے اسے بیان نہیں کیا۔

[٧٠٨٥] ٥٢ (...) حدَّثنا عُبيْدُ الله بْنُ عُمر القواريريُّ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم ومُحمَّدُ بْنُ الْمُثنَّى وابْنُ بشَّارٍ - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال الآخرون: حدَّثنا - مُعاذُ بْنُ هشامٍ: حدَّثني أبي عنْ قتادة: حدَّثنا أنسُ بْنُ مالكٍ؛ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قال: «يُقالُ للْكافر يوْم الْقيامة: أرأيْت لوْ كان لك ملْءُ الْأرْض ذهبًا، أكُنْت تفْتدي به؟ فيقُولُ: نعمْ، فيُقالُ لهُ: قدْ سُئلْت أيْسر منْ ذٰلك».

[7085] ہشام (دستوائی) نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا: تمھارا کیا خیال ہے، اگر تمھارے پاس زمین (کی مقدار) بھر سونا موجود ہو تو کیا تم (جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے) اس کو بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں، تو اس سے کہا جائے گا: تم سے تو اس سے بہت آسان مطالبہ کیا گیا تھا۔''

[٧٠٨٦] ٥٣ (...) وحدَّثنا عبْدُ بْنُ حُميْدٍ: حدَّثنا روْحُ بْنُ عُبادة؛ ح: وحدَّثني عمْرُو بْنُ زُرارة: أخْبرنا عبْدُ الْوهَّاب يعْني ابْن عطاءٍ، كلاهُما عنْ سعيد بْن أبي عرُوبة، عنْ قتادة، عنْ أنسٍ، عن النَّبيِّ ﷺ بمثْله غيْر أنَّهُ قال: «فيُقالُ لهُ: كذبْت، قدْ سُئلْت ما هُو أيْسرُ منْ ذٰلك».

[7086] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے (اس طرح) کہا: ''تو اس سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، تم سے تو اس سے بہت آسان (بات کا) مطالبہ کیا گیا تھا۔''

(المعجم ١١) - (بابُ يُحْشرُ الْكافرُ على وجْهه) (التحفة ٢٥)

باب:11- کافر کو میدان حشر میں منہ کے بل لایا جائے گا

[٧٠٨٧] ٥٤ (٢٨٠٦) حدَّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ - واللَّفْظُ لزُهيْرٍ - قالا: حدَّثنا يُونُسُ بْنُ مُحمَّدٍ: حدَّثنا شيْبانُ عنْ قتادة: حدَّثنا أنسُ بْنُ مالكٍ؛ أنَّ رجُلًا

[7087] شیبان نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کے روز کافر کو کس طرح منہ کے بل میدان حشر میں لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟».

"کیا جس نے اس کو دنیا میں پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلائے؟"

قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى، وَعِزَّةِ رَبِّنَا!

قتادہ نے (حدیث سنانے کے بعد) کہا: کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت کی قسم! (وہ قادر ہے۔)

فائدہ: منہ کے بل چلانے کا یہ انداز کافر کی تذلیل اور تعذیب کے لیے اختیار کیا جائے گا (العیاذ باللہ!)۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ صَبْغِ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ، وَصَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ) (التحفة ٢٦)

باب:12- دنیا والوں میں سے سب سے زیادہ نعمتوں والے کو جہنم میں ایک ڈبکی لگانا اور ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف اٹھانے والے کو جنت (کی نہروں) میں ایک غوطہ لگانا

[٧٠٨٨] ٥٥-(٢٨٠٧) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ! يَا رَبِّ! وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ! يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ».

[7088] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اہل دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں کے مالک جہنم کے ایک مستحق کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ایک ڈبکی دی جائے گی، پھر کہا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا تمھیں کبھی کوئی نعمت چھو کر گزری؟ تو وہ کہے گا: اے پروردگار! اللہ کی قسم! کبھی نہیں۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ اذیتیں سہنے والے، جنت کے مستحق کو لایا جائے گا اور اسے جنت (کی کسی نہر) میں ایک غوطہ لگوایا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟ کیا کوئی تنگی تمھیں چھو کر گزری؟ تو وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم! اے پروردگار! مجھے کبھی کوئی اذیت نہیں اٹھانی پڑی اور میں نے کبھی کوئی تنگی نہیں دیکھی۔"

فائدہ: اللہ کے عذاب کی ایک ڈبکی دنیا کی نعمتوں سے حاصل ہونے والی لذتوں کے کسی احساس کی یاد تک باقی نہیں رہنے

سے گی، اسی طرح اس کی رضا کے انعام، یعنی جنت کے اندر گزرے ہوئے چند لمحوں سے دنیا کی بڑی بڑی اذیتوں کے احساس کی یکسر محو ہو جائے گی۔

(المعجم ١٣) - (بابُ جزاءِ الْمُؤمن بحسناتِهِ في الدُّنيا والْآخرة، وتعْجيل حسناتِ الْكافر في الدُّنْيا) (التحفة ٢٧)

باب:13- مومن کو اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے اور کافر کو اس کی نیکیوں کا صلہ فوری طور پر دنیا ہی میں مل جاتا ہے

[٧٠٨٩] ٥٦ (٢٨٠٨) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ - واللّفْظُ لِزُهيْرٍ - قالا: حدّثنا يزِيدُ بْنُ هارُون: أخبرنا همّامُ بْنُ يحْيى عن قتادة، عن أنسِ بْنِ مالِكٍ قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: "إنّ الله لا يظْلِمُ مُؤْمِنًا حسنةً، يُعْطى بِها في الدُّنْيا ويُجْزى بِها في الْآخِرةِ، وأمّا الْكافِرُ فيُطْعمُ بِحسناتِ ما عمِل بِها لِلّهِ في الدُّنْيا، حتّى إذا أفْضى إلى الْآخِرةِ، لمْ تكُنْ لهُ حسنةٌ يُجْزى بِها".

[7089] ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کسی مومن کے ساتھ ایک نیکی کے معاملے میں بھی ظلم نہیں فرماتا۔ اس کے بدلے میں اسے دنیا میں بھی عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی جزا دی جاتی ہے، رہا کافر، اسے ان نیکیوں کے بدلے میں جو اس نے دنیا میں اللہ کے لیے کی ہوتی ہیں، اسی دنیا میں کھلا (پلا) دیا جاتا ہے حتی کہ جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی جس کی اسے جزا دی جائے۔"

[٧٠٩٠] ٥٧ (...) حدّثنا عاصِمُ بْنُ النّضْرِ التّيْمِيُّ: حدّثنا مُعْتمِرٌ قال: سمِعْتُ أبي: حدّثنا قتادةُ عن أنسِ بْنِ مالِكٍ، أنّهُ حدّث عن رسُولِ اللهِ ﷺ: "إنّ الْكافِر إذا عمِل حسنةً أُطْعِم بِها طُعْمةً مِن الدُّنْيا، وأمّا الْمُؤْمِنُ فإنّ الله يدّخِرُ لهُ حسناتِهِ في الْآخِرةِ ويُعْقِبُهُ رِزْقًا في الدُّنْيا، على طاعتِهِ".

[7090] معتمر کے والد (سلیمان) نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی: "بلاشبہ ایک کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے دنیا کے کھانوں (نعمتوں) میں سے ایک لقمہ (نعمت کی صورت میں) کھلا دیتا ہے اور مومن، اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کا ذخیرہ آخرت میں کرتا جاتا ہے اور اس کی اطاعت شعاری پر دنیا میں (بھی) اسے رزق عطا فرماتا ہے۔"

[٧٠٩١] (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ: أخبرنا عبْدُ الْوهّابِ بْنُ عطاءٍ عن سعِيدٍ، عن قتادة، عن أنسٍ، عن النّبِيِّ ﷺ، بِمعْنى حدِيثِهِما.

[7091] سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان دونوں (ہمام اور سلیمان) کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ، وَالْمُنَافِقِ وَالْكَافِرِ كَالْأَرْزَةِ) (التحفة ٢٨)

باب:14- مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے اور کافر و منافق کی دیودار درخت کی طرح ہے

[٧٠٩٢] ٥٨-(٢٨٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ، لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ، لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ».

[7092] عبدالاعلیٰ نے ہمیں معمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سعید سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے، ہوا مسلسل اس کو (ایک یا دوسری طرف) جھکاتی رہتی ہے، اور مومن پر مسلسل مصیبتیں آتی رہتی ہیں، اور منافق کی مثال دیودار درخت کی طرح ہے (جس کا تنا ہواؤں میں بھی تن کر کھڑا رہتا ہے)، ہلتا نہیں حتی کہ (ایک ہی بار) اسے کاٹ کر گرا دیا جاتا ہے۔''

فائدہ: مومن دنیا میں کمزور کھیتی کی طرح ہوتا ہے۔ اسے دنیا کے مصائب کبھی ایک طرف سے جھکاتے ہیں کبھی دوسری طرف سے۔ وہ ہر طرف سے جو جو مصیبت اٹھاتا ہے، وہ اس دنیا میں اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی رہتی ہے۔ اسی طرح وہ اپنی عمر پوری کرتا ہے اور اس کا پھل تیار ہو جاتا ہے جبکہ کافر دنیا میں بہت اونچے شاندار اور مضبوط درخت (دیودار) کی طرح ہوتا ہے۔ بھوک، تنگدستی، احتیاج، فاقے وغیرہ کی آندھیاں اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں، اسے محسوس تک نہیں ہوتیں، دنیا میں کافر معاشرے اور تہذیب کی عمر بھی لمبی ہوتی ہے جس میں مسلسل اس کی آن بان اور شان کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے، پھر جب وقت آتا ہے تو وہ لمبا اونچا درخت ایک ہی بار جڑوں سے اکھڑ کر گر جاتا ہے یا کاٹ دیا جاتا ہے اور اگر اللہ کے عذاب کا طوفان تخت ہو تو اسے درمیان سے توڑ دیتا ہے۔ دنیا اس کا ساز و سامان اور اس کی قوت کفر کے لیے ہے، پھر اس کے بعد آگ ہے اور دنیا کی نعمتیں مومنوں کے لیے ہیں اور اس کے بعد لازوال اور دائمی نعمتیں اس کی ہیں۔

[٧٠٩٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ - «تُفِيئُهُ».

[7093] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی مگر عبدالرزاق کی حدیث میں آپ ﷺ کے فرمان: ''اسے جھکاتی رہتی ہے'' کے بجائے ''اسے موڑتی رہتی ہے'' کے الفاظ ہیں۔

[٧٠٩٤] ٥٩-(٢٨١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

[7094] زکریا بن ابی زائدہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کے بار یک

أبيه، كعب بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: «مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع، تفيئها الريح، تصرعها مرة وتعدلها أخرى، حتى تهيج، ومثل الكافر كمثل الأرزة المجذية على أصلها، لا يفيئها شيء، حتى يكون انجعافها مرة واحدة».

تیلی جیسے تنے کی ہے۔ ہوا اسے موڑ دیتی، ایک مرتبہ زمین پر لٹا دیتی ہے اور دوسری مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ پیلا ہو کر خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال دیودار درخت کی سی ہے جو اپنی جڑوں پر تن کر کھڑا ہوتا ہے، اسے کوئی چیز موڑ نہیں سکتی، یہاں تک کہ اس کا اکھڑ کا گرنا ایک ہی بار ہوتا ہے۔''

[٧٠٩٥] ٦٠ (...) حدثني زهير بن حرب: حدثنا بشر بن السري وعبد الرحمن بن مهدي قالا: حدثنا سفيان بن عيينة عن سعد بن إبراهيم، عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك، عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: «مثل المؤمن مثل الخامة من الزرع، تفيئه الريح، تصرعه مرة وتعدله مرة، حتى يأتيه أجله، ومثل المنافق مثل الأرزة المجذية، التي لا يصيبها شيء، حتى يكون انجعافها مرة واحدة».

[7095] زہیر بن حرب نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن سری اور عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کے تیلی نما نرم تنے کی سی ہے جس کو ہوا موڑتی رہتی ہے، کبھی اس کو لٹا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے، حتی کہ اس (کے پک کر کٹنے) کا وقت آ جاتا ہے، اور منافق کی مثال دیودار کے مضبوط جڑوں والے درخت کی طرح ہے، اس پر (ایسی) کوئی مشکل نہیں آتی، حتی کہ ایک ہی دفعہ وہ جڑوں سے اکھڑ (کر گر) جاتا ہے۔''

[٧٠٩٦] ٦١ (...) وحدثنيه محمد بن حاتم ومحمود بن غيلان قالا: حدثنا بشر بن السري: حدثنا سفيان عن سعد بن إبراهيم، عن عبد الله بن كعب بن مالك، عن أبيه عن النبي ﷺ، غير أن محمودا قال في روايته عن بشر: «ومثل الكافر كمثل الأرزة» وأما ابن حاتم فقال: «مثل المنافق» كما قال زهير.

[7096] محمد بن حاتم اور محمود بن غیلان نے مجھے یہی حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں بشر بن سری نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، مگر محمود نے بشر سے اپنی روایت میں کہا: ''کافر کی مثال دیودار کے درخت کی طرح ہے۔'' اور ابن حاتم نے ''منافق کی مثال'' کہا، جس طرح زہیر نے کہا ہے۔

فائدہ: کافر اور منافق اس معاملے میں ایک جیسے ہیں کہ ان پر دنیا کی مشکلات زیادہ اثر نہیں کرتیں، جبکہ مسلمان مسلسل ان مشکلات کا سامنا کرتا رہتا ہے اور وہ مشکلات اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی رہتی ہیں۔

[٧٠٩٧] ٦٢-(...) وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ وعبْدُ الله بْنُ هاشمٍ قالا: حدّثنا يحْيى وهو القطّانُ، عنْ سُفْيانَ، عنْ سعْدِ بْنِ إبْراهيم، قال ابْنُ هاشمٍ: عنْ عبْدِ الله بْنِ كعْبِ بْنِ مالكٍ، عنْ أبيهِ وقال ابْنُ بشّارٍ: عن ابْنِ كعْبِ بْنِ مالكٍ، عنْ أبيهِ - عن النّبيّ ﷺ بنحْوِ حديثهمْ، وقالا جميعًا في حديثهما عنْ يحْيى: «ومثلُ الْكافرِ مثلُ الْأرْزةِ».

[7097] محمد بن بشار اور عبداللہ بن ہاشم نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے سفیان سے، انھوں نے سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی۔ ابن ہاشم نے کہا: عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ابن بشار نے کہا: ابن کعب بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، جیسے ان سب کی حدیث ہے۔ اور ان دونوں نے اپنی حدیث میں یحییٰ سے روایت ہے: ''اور کافر کی مثال دیودار کے درخت جیسی ہے۔''

فائدہ: سابقہ احادیث میں دنیا کی مصیبتیں سہنے کے حوالے سے مومن کو پتلے نرم تنے والی کھیتی سے تشبیہ دی گئی اور آیندہ احادیث میں ایمان، اعمال صالح، صلہ رحمی اور دوسروں کے کام آنے کے حوالے سے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی گئی جو سدا بہار ہوتا ہے، جس کے خوبصورت سبز پتے کبھی خزاں کا شکار ہو کر نہیں گرتے اور اس کا پھل نہایت مفید ہوتا ہے اور پورا سال کام آتا ہے۔

(المعجم ١٥) - (بابُ مثلِ الْمُؤْمنِ مثلُ النّخْلةِ) (التحفة ٢٩)

باب:15- مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے

[٧٠٩٨] ٦٣-(٢٨١١) حدّثنا يحْيى بْنُ أيّوب وقُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ وعليُّ بْنُ حُجْرٍ السّعْديُّ - واللّفْظُ ليحْيى - قالُوا: حدّثنا إسْماعيلُ يعْنُون ابْن جعْفرٍ: أخْبرني عبْدُ الله بْنُ دينارٍ، أنّهُ سمع عبْد الله بْن عُمر يقُولُ: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ من الشّجرِ شجرةً لا يسْقُطُ ورقُها، وإنّها مثلُ الْمُسْلمِ، فحدّثُوني ما هي؟» فوقع النّاسُ في شجرِ الْبوادي.

[7098] عبداللہ بن دینار نے کہا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ درخت مسلمان کی طرح ہے، لہذا مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟'' تو لوگوں کا دھیان جنگل کے مختلف درختوں کی طرف گیا۔

قال عبْدُ الله: ووقع في نفْسي أنّها النّخْلةُ، فاسْتحْييْتُ، ثُمّ قالُوا: حدّثْنا ما هي؟ يا رسُول الله! قال: فقال: «هي النّخْلةُ».

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں جھجک گیا، پھر وہ (لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ بتائیے کہ وہ کون سا (درخت)

قال: فذكرت ذلك لعمر، قال: لأن تكون قلت: هي النخلة، أحب إلي من كذا وكذا.

ہے؟ کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو میں نے یہ (بات اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انھوں نے کہا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو میرے نزدیک یہ (جواب) فلاں فلاں (سرخ اونٹوں) سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

[٧٠٩٩] ٦٤ (...) حدثني محمد بن عبيد الغبري: حدثنا حماد بن زيد: حدثنا أيوب عن أبي الخليل الضبعي، عن مجاهد، عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ يوما لأصحابه: «أخبروني عن شجرة، مثلها مثل المؤمن» فجعل القوم يذكرون شجرا من شجر البوادي.

[7099] ابوخلیل ضُبعی نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جس کی مثال مومن جیسی ہے۔'' تو لوگ جنگلوں کے درختوں میں سے کوئی (نہ کوئی) درخت بتانے لگے۔

قال ابن عمر: وألقي في نفسي أو روعي أنها النخلة، فجعلت أريد أن أقولها، فإذا أسنان القوم، فأهاب أن أتكلم، فلما سكتوا، قال رسول الله ﷺ: «هي النخلة».

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میرے دل میں یا (کہا:) میرے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں ارادہ کرنے لگا کہ بتا دوں، لیکن (وہاں) قوم کے معمر لوگ موجود تھے تو میں ان کی ہیبت سے متاثر ہو کر بولنے سے رک گیا۔ جب وہ سب خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

[٧١٠٠] (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن أبي عمر قالا: حدثنا سفيان بن عيينة عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد قال: صحبت ابن عمر إلى المدينة، فما سمعته يحدث عن رسول الله ﷺ إلا حديثا واحدا، قال: كنا عند النبي ﷺ، فأتي بجمار، فذكر بنحو حديثهما.

[7100] ابن ابی نجیح نے مجاہد سے روایت کی، کہا: میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، میں نے انھیں ایک حدیث کے سوا رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ کے پاس کھجور کے تنے کا نرم گودا لایا گیا، پھر ان دونوں (ابوخلیل ضبعی اور عبداللہ بن دینار) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧١٠١] (...) وحدثنا ابن نمير: حدثنا أبي: حدثنا سيف قال: سمعت مجاهدا

[7101] سیف نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے مجاہد کو سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت

يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُمَّارٍ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور کے تنے کا نرم گودا لایا گیا، پھر ان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧١٠٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ، أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ، لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا».

[7102] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا: "مجھے اس درخت کے متعلق بتاؤ جو ایک مسلمان آدمی سے مشابہ یا (فرمایا:) کی طرح ہے، اس کے پتے نہیں جھڑتے۔"

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ: وَتُؤْتِي أُكُلَهَا، وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا: وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ.

(امام مسلم کے شاگرد) ابراہیم (بن سفیان) نے کہا: غالباً (ہمارے شیخ) امام مسلم نے "اور وہ (درخت) اپنا پھل دیتا ہے" کہا ہوگا (لیکن میرے پاس "نہیں دیتا" لکھا ہے) اور میں نے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہاں بھی (ان کے نسخوں میں) یہی پایا ہے: "اور وہ ہر وقت اپنا پھل نہیں دیتا۔"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نہیں بول رہے تھے تو میں نے یہ بات ناپسند کی کہ میں بولوں اور کچھ کہوں، چنانچہ (میری بات سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ بات کہہ دیتے تو مجھے یہ فلاں فلاں (سرخ اونٹوں) سے زیادہ پسند ہوتا۔

فائدہ: ابراہیم کا خیال تھا کہ امام مسلم نے کہا ہوگا: وہ درخت ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے لیکن میرے پاس "نہیں دیتا" لکھا ہے اور میں نے دوسرے ساتھیوں کے نسخوں میں بھی جو اسی مجلس میں لکھ رہے تھے "نہیں دیتا" لکھا پایا، اس لیے اس طرح لکھ رہا ہوں۔ ان کے خیال میں "ہر وقت پھل دیتا ہے" کا جملہ درست ہے۔ امام مسلم یہی بولے ہوں گے، غلطی ہم لوگوں سے ہوئی جو سن کر لکھ رہے تھے۔ صحیح بخاری کی روایات میں بھی "لا" کے بغیر تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ کے الفاظ ہیں۔ (صحیح البخاری، حدیث: 4698، 6144) سنوسی وغیرہ شارحین مسلم نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ یہاں متعدد جملے تھے: نہ اس کے پتے جھڑتے ہیں، نہ سایہ ختم ہوتا ہے، نہ پھل سے خالی ہوتا ہے، ہر وقت اپنا پھل دیتا رہتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت (4698) میں انھیں لا کے تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ روایت کرنے والوں نے اختصار کرتے ہوئے لفظ "لا" کے تکرار والے بیچ کے جملے چھوڑ دیے اور اس طرح

بیان کیا کہ سبھی پتے جھڑتے ہیں اور نہ اپنا پھل ہر وقت دیتا ہے۔ یہاں لا (نہ) کے بعد والا اصل جملہ محذوف ہے اور اس کے بعد نیا جملہ بغیر لا کے تُؤتي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ "ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے" شروع ہو رہا تھا۔ عربی زبان کے اسلوب کے مطابق یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے لیکن یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ کھجور کے درخت کے بارے میں دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ وہ پھل تو سال میں ایک دفعہ دیتا ہے۔ ہر وقت تازہ پھل نہیں دیتا رہتا، لیکن اگر اس کے خوشے کاٹ نہ لیے جائیں درخت پر موجود رہیں تو وہ کھجوریں خشک ہو جاتی ہیں اور مالک سارا سارا سال انھیں اتار کر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ درختوں پر لگا رہنے والا خشک پھل پکنے کے بعد بھی محفوظ رہتا ہے لیکن سارا سال اس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ عربوں میں یہ طریقہ عام تھا۔ اس لحاظ سے یہ سارا سال پھل دینے والا درخت بھی کہلاتا تھا۔

(المعجم ۱۶) - (بابُ تحريشِ الشَّيطانِ، وبعْثِه سراياهُ لفتنة النَّاس، وأنَّ مَعَ كُلِّ إنسانٍ قرينا) (التحفة ۳۰)

باب:16- لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے شیطان کا اپنے لشکروں کو اکسانا اور ان کو اس کام کے لیے بھیجنا، نیز ہر انسان کے ہمراہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنے والا شیطان موجود رہتا ہے

[۷۱۰۳] ۶۵-(۲۸۱۲) حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أَبي شَيْبَةَ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم - قالَ إسْحٰقُ: أَخْبَرَنا، وقالَ عُثْمانُ: حدَّثنا - جريرٌ عن الأعْمشِ، عنْ أبي سُفْيانَ، عنْ جابرٍ قالَ: سمِعْتُ النَّبيَّ ﷺ يقُولُ: «إنَّ الشَّيطانَ قدْ أيِسَ أنْ يعْبُدَهُ الْمُصلُّونَ في جزِيرةِ الْعرب، ولكنْ في التَّحْرِيشِ بيْنهُمْ».

[7103] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی عبادت کریں گے لیکن وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑے کرانے سے (مایوس نہیں ہوا۔)"

[۷۱۰٤] (...) وحدّثناهُ أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبةَ: حدَّثنا وكيعٌ؛ ح: وحدَّثنا أبو كُريْبٍ: حدَّثنا أبو مُعاوية، كِلاهُما عنِ الأعْمشِ بهٰذا الإسْنادِ.

[7104] وکیع اور ابومعاویہ دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[۷۱۰۵] ۶۶-(۲۸۱۳) وحدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبةَ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم - قالَ إسْحٰقُ: أَخْبَرَنا، وقالَ عُثْمانُ: حدَّثنا - جريرٌ عن

[7105] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ابلیس کا تخت سمندر پر ہے،

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً».

وہ اپنے لشکر روانہ کرتا رہتا ہے تاکہ وہ فتنے برپا کریں۔ اس کے نزدیک (شیطنت کے) درجے میں سب سے بڑا وہ ہے جو زیادہ بڑا فتنہ برپا کرے۔"

[٧١٠٦] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ».

[7106] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر وہ اپنے لشکر روانہ کرتا ہے، اس سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ ڈالتا ہے۔ ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے، وہ کہتا ہے: تم نے کچھ نہیں کیا، پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے اس شخص کو (جس کے ساتھ میں تھا) اس وقت تک نہیں چھوڑا، یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کرا دی، کہا: وہ اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: تم سب سے اچھے ہو۔"

قَالَ الْأَعْمَشُ: أُرَاهُ قَالَ: «فَيَلْتَزِمُهُ».

اعمش نے کہا: میرا خیال ہے اس (ابوسفیان طلحہ بن نافع) نے کہا: "پھر وہ اسے اپنے ساتھ لگا لیتا ہے۔"

[٧١٠٧] ٦٨-(...) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً».

[7107] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "شیطان اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے اور وہ لوگوں کو فتنوں میں ڈالتے ہیں، اس کے نزدیک ان میں سے بڑے مرتبے والا وہ ہوتا ہے جو زیادہ بڑا فتنہ ڈالتا ہے۔"

[٧١٠٨] ٦٩-(٢٨١٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ،

[7108] عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں جریر نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ

عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: «ما منكم من أحد إلا وقد وكل به قرينه من الجن» قالوا: وإياك؟ يا رسول الله! قال: «وإياي، إلا أن الله أعانني عليه فأسلم، فلا يأمرني إلا بخير».

نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی نہیں مگر اللہ نے اس کے ساتھ جنوں میں سے اس کا ایک ساتھی مقرر کر دیا ہے (جو اسے برائی کی طرف مائل کرتا رہتا ہے۔)'' انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا، اس لیے (اب) وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔''

[٧١٠٩] (...) حدثنا ابن المثنى وابن بشار قالا: حدثنا عبد الرحمن يعني ابن مهدي عن سفيان ح: وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا يحيى بن آدم عن عمار بن رزيق، كلاهما عن منصور بإسناد جرير، مثل حديثه. غير أن في حديث سفيان: «وقد وكل به قرينه من الجن، وقرينه من الملائكة».

[7109] سفیان اور عمار بن رزیق دونوں نے منصور سے جریر کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر سفیان کی حدیث میں ہے: ''ہر شخص کے لیے ایک ساتھی جنوں میں سے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے مقرر کر دیا ہے۔ (جن اسے برائی کی طرف مائل کرتا ہے اور فرشتہ نیکی کی طرف۔ فیصلہ خود اسی کو کرنا ہوتا ہے۔)''

[٧١١٠] ٧٠ (٢٨١٥) حدثني هارون بن سعيد الأيلي: حدثنا ابن وهب: أخبرني أبو صخر عن ابن قسيط حدثه: أن عروة حدثه: أن عائشة زوج النبي ﷺ حدثته: أن رسول الله ﷺ خرج من عندها ليلا، قالت: فغرت عليه، فجاء فرأى ما أصنع، فقال: «ما لك؟ يا عائشة! أغرت؟» فقلت: وما لي لا يغار مثلي على مثلك؟ فقال رسول الله ﷺ: «أقد جاءك شيطانك؟» قالت: يا رسول الله! أو معي شيطان؟ قال: «نعم» قلت: ومع كل إنسان؟ قال: «نعم» قلت: ومعك؟ يا رسول الله! قال: «نعم، ولكن ربي أعانني عليه حتى أسلم».

[7110] عروہ نے کہا: نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے پاس سے اُٹھ کر باہر نکل گئے، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: مجھے آپ کے معاملے میں شدید غیرت محسوس ہوئی، پھر آپ واپس آئے اور دیکھا کہ میں کیا کر رہی ہوں (شدید غصے کے عالم میں ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! تمھیں کیا ہوا ہے، کیا تم غیرت میں مبتلا ہو گئی ہو؟'' میں نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ جیسی عورت کو (جس کی کئی سوکنیں ہوں) آپ جیسے مرد پر (جو ایک کو ایک سے بڑھ کر محبوب ہو) غیرت نہ آئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس تمھارا شیطان آیا تھا (اور اس نے تمھیں شک میں مبتلا کیا؟)'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں

نے کہا: ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، لیکن میرے رب نے اس پر (قابو پانے میں) میری مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا ہے۔"

(المعجم ١٧) - (بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ، بَلْ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى) (التحفة ٣١)

باب:17- محض اپنے عمل سے کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے جائے گا

[٧١١١] ٧١-(٢٨١٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالَ رَجُلٌ: وَلَا إِيَّاكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَلَا إِيَّايَ، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، وَّلٰكِنْ سَدِّدُوا». [انظر: ٧١٢٠]

[7111] لیث نے بکیر سے، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کسی شخص کو محض اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔" ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے اپنی رحمت سے چھپا لے، لیکن تم سیدھے راستے پر چلو۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کو بندگی اور عبودیت کے مکمل آداب سے آگاہ فرمایا۔ سیدھے راستے پر چلنے والوں ہی پر رحمت کی جاتی ہے۔ جو انسان اس دھوکے میں پڑ جائے کہ اس کے اعمال اس کے لیے جنت کے ضامن ہیں تو پھر وہ اپنی بندگی کر رہا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی۔ یہ سوچنا چاہیے کہ انسان کا کون سا عمل ہے جو واقعتا اللہ کے سامنے پیش ہونے اور قبولیت پانے کے شایان شان ہے۔ انسان کا جو بھی عمل نیک قرار پا کر قبولیت حاصل کر لیتا ہے تو یہ صرف اور صرف اللہ کی رحمت سے ہوتا ہے، ورنہ انسان کے عمل میں تو ہزار کوتاہیاں اور ہزار خامیاں ہیں۔

[٧١١٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَلٰكِنْ سَدِّدُوا».

[7112] عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر (اس میں) کہا: "اپنی رحمت اور فضل سے" اور انھوں نے: "اور لیکن تم سیدھے راستے پر چلو" بیان نہیں کیا۔

[٧١١٣] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ

[7113] ایوب نے محمد (بن سیرین) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ» فَقِيلَ: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ».

''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ میرا رب مجھے اپنی رحمت میں چھپا لے۔''

[٧١١٤] ٧٣ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ».

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ عَلٰى رَأْسِهِ: وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ.

[7114] ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور مغفرت میں چھپا لے۔''

اور ابن عون نے اس طرح اپنے ہاتھ سے بتایا اور اپنے سر کی طرف (رحمت سے ڈھانپ لینے کا) اشارہ کیا (فرمایا): ''اور مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ مجھے (اس طرح) اپنی رحمت اور مغفرت سے ڈھانپ لے۔''

[٧١١٥] ٧٤ (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَدَارَكَنِي اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ».

[7115] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔'' انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں لے لے۔''

[٧١١٦] ٧٥ (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ» قَالُوا: وَلَا

[7116] حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کے آزاد کردہ غلام ابوعبید نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔''

أنتَ؟ يا رسُولَ الله! قالَ: «ولا أنا، إلّا أنْ يتغمّدني اللهُ منْهُ بفضْلٍ ورحْمةٍ».

[٧١١٧] ٧٦ - (....) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الله بْن نُميْرٍ: حدّثنا أبي: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «قاربُوا وسدّدُوا، واعْلمُوا أنّهُ لنْ ينْجُو أحدٌ منْكُمْ بعمله» قالُوا: يا رسُول الله! ولا أنْت؟ قال: «ولا أنا، إلّا أنْ يتغمّدني اللهُ برحْمةٍ منْهُ وفضْلٍ».

[7117] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(عمل کے اعلیٰ ترین معیار کے) قریب تر رہنے کی کوشش کرو، صحیح راستہ اختیار کرو اور یقین رکھو کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے۔''

[٧١١٨] (٢٨١٧) حدّثنا ابْنُ نُميْرٍ: حدّثنا أبي: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ أبي سُفْيان، عنْ جابرٍ عن النّبيّ ﷺ مثْلهُ. [انظر: ٧١٢١]

[7118] ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧١١٩] (....) حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرنا جريرٌ عن الْأعْمش بالْإسْنادين جميعًا، كرواية ابْن نُميْرٍ.

[7119] جریر نے اعمش سے گزشتہ دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح بیان کیا۔

[٧١٢٠] (٢٨١٦) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعْمش، عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة عن النّبيّ ﷺ بمثْله. وزاد: «وأبْشرُوا». [راجع: ٧١١١]

[7120] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی اور اس میں مزید یہ: ''اور خوش خبری لو'' (کہ اس کی رحمت بہت وسیع ہے، اچھے عمل قبول ہو جائیں گے۔)''

[٧١٢١] ٧٧-(٢٨١٧) حدّثني سلمةُ بْنُ شبيبٍ: حدّثنا الْحسنُ بْنُ أعْين: حدّثنا معْقلٌ عنْ أبي الزُّبيْر، عنْ جابرٍ قال: سمعْتُ

[7121] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نہ جنت میں لے جائے گا، نہ دوزخ

النبي ﷺ يقول: «لا يدخل أحدا منكم عمله الجنة، ولا يجيره من النار، ولا أنا، إلا برحمة من الله». [راجع: ٧١١١]

سے محفوظ رکھے گا اور نہ مجھے، سوائے اللہ کی طرف سے رحمت کے (جو نجات کا سبب بنے گی۔)"

[٧١٢٢] ٧٨ (٢٨١٨) حدثنا إسحاق بن إبراهيم: أخبرنا عبد العزيز بن محمد: حدثنا موسى بن عقبة؛ ح: وحدثني محمد بن حاتم - واللفظ له -: حدثنا بهز: حدثنا وهيب: حدثنا موسى بن عقبة قال: سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن بن عوف يحدث عن عائشة زوج النبي ﷺ، أنها كانت تقول: قال رسول الله ﷺ: «سددوا وقاربوا، وأبشروا، فإنه لن يدخل الجنة أحدا عمله» قالوا: ولا أنت؟ يا رسول الله! قال: «ولا أنا، إلا أن يتغمدني الله منه برحمة، واعلموا أن أحب العمل إلى الله أدومه وإن قل».

[7122] عبدالعزیز بن محمد اور وہیب نے کہا: ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کو حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صحیح عمل کرو، (اعلیٰ ترین معیار کے) قریب تر رہو اور (اللہ کی رحمت کی) خوش خبری (کی امید) رکھو۔ حقیقت یہی ہے کہ کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا۔" صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: "مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، اور جان رکھو کہ اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، چاہے کم ہو۔"

[٧١٢٣] (...) وحدثناه حسن الحلواني: حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد: حدثنا عبد العزيز بن المطلب عن موسى بن عقبة بهذا الإسناد، ولم يذكر: «وأبشروا».

[7123] عبدالعزیز بن مطلب نے ہمیں موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور "خوش خبری (کی امید) رکھو" ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١٨) (باب إكثار الأعمال، والاجتهاد في العبادة) (التحفة ٣٢)

باب: 18- زیادہ سے زیادہ عمل کرنا اور عبادت میں پوری کوشش صرف کرنا

[٧١٢٤] ٧٩ (٢٨١٩) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا أبو عوانة عن زياد بن علاقة، عن المغيرة بن شعبة: أن النبي ﷺ صلى

[7124] ابوعوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اتنی (اتنی لمبی) نمازیں پڑھیں کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے،

حتى انتفخت قدماه، فقيل له: أتكلف هذا؟ وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر، فقال: «أفلا أكون عبدا شكورا؟».

آپ سے کہا گیا کہ آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ ہوں؟"

فائدہ: عبادت دراصل اس کی نعمتوں، خصوصاً ایمان، امانت اور عمل صالح کا تشکر ہے۔

[٧١٢٥] ٨٠-(...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير قالا: حدثنا سفيان عن زياد ابن علاقة: سمع المغيرة بن شعبة يقول: قام النبي ﷺ حتى ورمت قدماه، قالوا: قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر، قال: «أفلا أكون عبدا شكورا؟».

[7125] سفیان نے ہمیں زیاد بن علاقہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے اتنا (اتنا لمبا) قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے، انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں (پھر اس قدر مشقت کیوں؟) تو آپ نے فرمایا: "کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ ہوں؟"

[٧١٢٦] ٨١-(٢٨٢٠) حدثنا هرون بن معروف وهرون بن سعيد الأيلي، قالا: حدثنا ابن وهب: أخبرني أبو صخر عن ابن قسيط، عن عروة بن الزبير، عن عائشة قالت: كان رسول الله ﷺ، إذ صلى، قام حتى تفطر رجلاه، قالت عائشة: يا رسول الله! أتصنع هذا، وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر؟ فقال: «يا عائشة! أفلا أكون عبدا شكورا؟».

[7126] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو (بہت لمبا) قیام کرتے، یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کی مغفرت کی (یقین دہانی کرائی) جا چکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکرگزار بندہ نہ ہوں؟"

(المعجم ١٩) - (بَابُ الِاقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ) (التحفة ٣٣)

باب:6- وعظ ونصیحت میں اعتدال

[٧١٢٧] ٨٢-(٢٨٢١) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا وكيع وأبو معاوية؛ ح: وحدثنا ابن نمير - واللفظ له -: حدثنا

[7127] ابومعاویہ نے اعمش سے اور انھوں نے شقیق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے انتظار میں ان کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ

أبو معاوية عن الأعمش، عن شقيق قال: كنا جلوسا عند باب عبد الله ننتظره، فمر بنا يزيد بن معاوية النخعي، فقلنا: أعلمه بمكاننا، فدخل عليه فلم يلبث أن خرج علينا عبد الله، فقال: إني أخبر بمكانكم، فما يمنعني أن أخرج إليكم إلا كراهية أن أملكم، إن رسول الله ﷺ كان يتخولنا بالموعظة في الأيام، مخافة السآمة علينا.

اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا: ان (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ہمارے آنے کی اطلاع کر دیں، وہ ان کے پاس گئے تو تھوڑی ہی دیر میں حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) آ گئے اور فرمایا: مجھے تمھارے آنے کی اطلاع کر دی گئی تھی اور مجھے تمھارے پاس آنے سے صرف یہ ناپسندیدگی مانع تھی کہ میں تمھاری اکتاہٹ کا سبب نہ بن جاؤں۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے اکتا جانے کے ڈر سے صرف بعض دنوں میں ہی وعظ و نصیحت سے نوازا کرتے تھے۔

[٧١٢٨] (...) وحدثنا أبو سعيد الأشج: حدثنا ابن إدريس؛ ح: وحدثنا منجاب بن الحارث التميمي: أخبرنا ابن مسهر؛ ح: وحدثنا إسحاق بن إبراهيم وعلي بن خشرم قالا: أخبرنا عيسى بن يونس؛ ح: وحدثنا ابن أبي عمر: حدثنا سفيان، كلهم عن الأعمش بهذا الإسناد، نحوه.

[7128] ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن ادریس نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں منجاب بن حارث تمیمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن مسہر نے خبر دی، نیز ہمیں اسحاق بن ابراہیم اور علی بن خشرم نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، نیز ہمیں ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، ان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق روایت کی۔

وزاد منجاب في روايته عن ابن مسهر قال الأعمش: وحدثني عمرو بن مرة عن شقيق، عن عبد الله، مثله.

اور منجاب نے اپنی روایت میں مزید یہ کہا: ابن مسہر سے روایت ہے، اعمش نے کہا: اور مجھے عمرو بن مرہ نے شقیق سے اور انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٧١٢٩] ٨٣ (...) وحدثنا إسحاق بن إبراهيم: أخبرنا جرير عن منصور؛ ح: وحدثنا ابن أبي عمر - واللفظ له -: حدثنا فضيل بن عياض عن منصور، عن شقيق أبي وائل قال: كان عبد الله يذكرنا كل يوم خميس، فقال له رجل: يا أبا عبد الرحمن!

[7129] منصور نے شقیق ابووائل سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہمیں ہر جمعرات کے دن وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے تو ایک شخص نے کہا: ابوعبدالرحمن! ہمیں آپ کی باتیں (بہت) پسند ہیں اور ہم ان کی طرف شدید رغبت رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہر روز ہمیں احادیث بیان فرمایا کریں۔ انھوں نے کہا: مجھے اس کے علاوہ

إنّا نُحبُّ حديثك ونشتهيه، ولوددْنا أنّك حدّثْتنا كلّ يومٍ، فقال: ما يمْنعُني أنْ أُحدّثكُمْ إلّا كراهيةُ أنْ أُملّكُمْ، إنّ رسُول الله ﷺ كان يتخوّلُنا بالْموْعظة في الْأيّام، كراهية السّآمة علينا.

تمہیں احادیث بیان کرنے سے صرف یہ ناپسندیدگی مانع ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار نہ کردوں۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ ہم پر اکتاہٹ طاری ہو جائے، کچھ (خاص) دنوں میں ہی ہمیں وعظ ونصیحت سے نوازا کرتے تھے۔
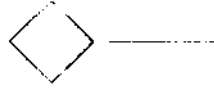
جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت

جنت اللہ کی رضا کا بلند ترین مقام ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو اپنی رضا، اپنے قرب اور اپنے جمال کی لذتوں اور دوسری نعمتوں سے سرفراز کرنے کے لیے، جن سے صحیح طور پر لذت یاب ہونا انسان کی موجودہ خلقت کی صلاحیتوں کے بس سے باہر ہے، انسان کو از سر نو خلقت عطا فرمائے گا۔ اللہ کی جو نعمتیں اس کے بندوں کے لیے تیار کی گئی ہیں، موجودہ زندگی میں نہ ان کا ادراک کیا جا سکتا ہے نہ تصور۔ سماعت کے ذریعے سے بھی ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ اس بات کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ زندگی میں جو نعمتیں میسر ہیں وہ اتنی گھٹیا، بے وقعت اور عارضی ہیں کہ ان کو جہنم کے راستوں میں بکھیر دیا گیا ہے۔ وہ اس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ جو نعمتیں اللہ کی رضا کی بلند ترین منازل میں میسر ہوں گی ان کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ "کسی انسان کو معلوم نہیں کہ ان کے لیے کیا کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔" (السجدۃ 17:32)

اگر رقبے اور نعمتوں کے حجم ہی کی بات کی جائے تو جنت کی وسعت اور اس کی ہر چیز اتنی بڑی ہے کہ موجودہ زندگی میں انسان اس کے سائز اور حجم کا ادراک نہیں کر سکتا۔ ایک درخت ہی اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے نیچے ایک سوار سو سال بھی چلتا رہے تو اس کے سائے کو عبور نہیں کر سکے گا۔

اس دنیا میں خوش حالی کی انتہا بدحالی پر ہوتی ہے اور بدحالی کی خوش حال پر۔ کوئی نعمت ملے تو تھوڑی سی مہلت کے لیے ملتی ہے۔ جنت میں اللہ کی رضا جس سے تمام قسم کی نعمتیں وابستہ مہلتوں اور وقفوں کے دائروں سے باہر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگی، اس کی نعمتیں بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوں گی۔

اہل ایمان کے مراتب اتنے بلند ہوں گے کہ ان کے قرب کی بات تو رہی ایک طرف، ان کو اچھی طرح دیکھنا بھی ممکن نہ ہوگا۔ ایسے نظر آئیں گے جیسے بلندی پر ستارے نظر آتے ہیں۔ محبوب رب العالمین کے نظارۂ جمال کی خاطر اپنے مال اور اپنے اہل و عیال کی قربانی کی قیمت بھی سستی ہوگی۔ تمام اہل جنت کے حسن و جمال میں ہر دم اضافے کی یہ کیفیت ہوگی کہ جنت کے بازار سے واپس آئیں گے تو گھر والوں کو نظر آئے گا کہ ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے اور آنے والوں کو اپنے گھر والے حسین تر نظر آئیں گے۔ سب سے اونچے درجے کے لوگ چاند کی طرح اور ان کے بعد تاروں کی طرح دمکتے ہوں گے۔ تمام اہل جنت کا جمال روز افزوں، بلکہ ہر گھڑی بڑھنے والا ہوگا۔ اس کیفیت کا دنیا میں تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے جمال کو گہنانے والی کوئی بات ان کے وجود میں نہیں ہوگی۔ طرح طرح کے ماکولات اور مشروبات کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے لیکن وہ نعمتیں اتنی لطیف ہوں گی

کہ ان کا کوئی حصہ فضلہ نہ بنے گا۔ پیشاب پاخانے کی حاجت نہ ہوگی۔ ایک ڈکار سے سب جزو بدن بن جائے گا۔ ان کا پسینہ تک کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا۔ یہ ہر اعتبار سے مکمل جمال ہے جس میں کہیں کوئی خامی موجود نہیں۔

معاشرتی زندگی صرف لطف، محبت اور موانست سے عبارت ہوگی، کوئی منفی جذبہ کسی کے دل میں کبھی پیدا نہیں ہوگا۔ اللہ کی حمد و ثنا سانسوں کی طرح جسم میں بسی ہوگی۔ یہ ابدی نعمتیں ہوں گی جن کے زوال کا کوئی خدشہ نہیں ہوگا۔ دنیا میں نیک مومنوں نے مشکلوں بھری زندگی گزاری ہوگی۔ سرکشوں اور ظالموں کے ظلم سہے ہوں گے، معمولی درجے کے لوگ ہوں گے۔ اب ان تمام تکلیفوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ ان کے جسم حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کی طرح اونچے لمبے چوڑے ہوں گے اور اچھی طرح ہر قسم کی نعمتوں کا لطف اٹھائیں گے۔ دوسری طرف جہنم انسانی تصور و ادراک سے بڑی، عذابوں سے بھری ہوئی ہے۔ اس کی گہرائی میں وہ سرکش لوگ داخل ہوں گے جو دنیا میں تکبر، نخوت، جبر اور ظلم کے مجسمے تھے۔ جہنم کی وسعتیں اتنی ہوں گی کہ سارے برے لوگ اس میں ڈال دیے جائیں گے، تب بھی اس کی بھوک نہیں مٹے گی۔ اہل جہنم کا عذاب جہنم میں داخل ہونے سے بھی پہلے شروع ہو چکا ہوگا۔ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق میدان حشر میں اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے۔ جن پر رحمت ہو جائے گی ان کی بخشش ہو جائے گی۔ اللہ کی رحمت اس کے غضب سے کہیں زیادہ وسیع ہے، اس لیے جہنم میں داخلے کے بعد بھی بہت لوگوں کو اس کی رحمت کا سہارا ملے گا اور جہنم سے نکال کر ان کی حالت درست کر کے ان کو جنت کی طرف بھیجا جائے گا، پھر اہل جنت اور اہل جہنم دونوں کے سامنے موت کو ختم کر دیا جائے گا اور جو شخص جہاں ہوگا ہمیشہ کے لیے اسی کا مستحق ہو جائے گا۔ جہنم کا عذاب بھی مسلسل برقرار رہے گا۔ بڑے بڑے مشرک جس طرح شرک کی نئی رسمیں نکالنے والا عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف تھا، دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ دنیا میں اپنے حسن کو فتنہ بنانے والی عورتیں جہنم بھر دیں گے۔ ایسی جہنم جس کا تعفن دور دور کے فاصلوں تک پھیلا ہوگا۔ حساب سے پہلے حشر کی ہولناکیاں اور یوم قیامت کے مصائب اور ان سے بھی پہلے قبروں کے اندر نیک لوگوں کا آرام دہ قیام اور کافروں کا خوفناک انتظار اور مختلف شکلوں میں ان پر مسلط عذاب ایسا ہوگا کہ اگر لوگ دنیا کی زندگی میں اس سے آگاہ ہو جائیں تو اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیں۔

کتاب کے آخر میں امام مسلم نے وہ احادیث بیان کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ نجات، جس کی بھی ہوگی صرف اور صرف اللہ کی رحمت سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے نواز دے اور اپنے غضب سے اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ دعا ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو تلقین فرمائی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٥١ كتاب الجنّة، وصفة نعيمها وأهلها

جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت

(المعجم ....) - (بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ) (التحفة ١)

باب: جنت کی صفات

[٧١٣٠] ١-(٢٨٢٢) حدّثنا عبْدُ الله بْنُ مسْلمة بْنِ قعْنبٍ: حدّثنا حمّادُ بْنُ سلمة عنْ ثابتٍ وحُميْدٍ، عنْ أنسِ بْنِ مالكٍ قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «حُفّتِ الْجنّةُ بالْمكارِهِ، وحُفّتِ النّارُ بالشّهواتِ».

[7130] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت گراں امور میں گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشاتِ نفسانی میں گھری ہوئی ہے۔''

[٧١٣١] (٢٨٢٣) وحدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا شبابةُ: حدّثني ورْقاءُ عنْ أبي الزّنادِ، عنِ الْأعْرجِ، عنْ أبي هُريْرة، عنِ النّبيّ ﷺ بمثْلِهِ.

[7131] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند روایت کی۔

فائدہ: جنت کو تکالیف اور صعوبتوں سے گھیر دیا گیا ہے، ان سے گزر کر ہی جنت میں داخلہ ممکن ہے اور دوزخ چاروں طرف سے نفسانی خواہشات سے گھیر دی گئی ہے۔ جو ان کے پیچھے چل پڑتا ہے وہ دوزخ میں جا گرتا ہے۔

[٧١٣٢] ٢ (٢٨٢٤) حدّثنا سعيدُ بْنُ عمْرٍو الْأشْعثيُّ وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ - قال زُهيْرٌ: حدّثنا

[7132] سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ

وقال سعيدٌ: أخبرنا سُفيانُ عنْ أبي الزِّنادِ، عن الأعرج، عنْ أبي هُريرة، عن النبيِّ ﷺ قال: «قال اللهُ عزَّ وجلَّ: أعددْتُ لعبادي الصّالحين ما لا عينٌ رأتْ، ولا أذُنٌ سمعتْ، ولا خطر على قلْبِ بشرٍ».

سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کر رکھی ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا ہے۔"

مصداقُ ذلك في كتاب الله: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٧].

کتاب اللہ میں اس کا مصداق (یہ آیت) ہے: "کسی کو معلوم نہیں کہ جو نیک کام وہ کرتے رہے ان کی جزا کے طور پر ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔"

[٧١٣٣] ٣-(...) حدّثني هٰرُونُ بْنُ سعيدٍ الأيْليُّ: حدّثنا ابْنُ وهْبٍ: حدّثني مالكٌ عنْ أبي الزِّنادِ، عن الأعرجِ، عنْ أبي هُريرة؛ أنّ النّبيّ ﷺ قال: «قال اللهُ عزّ وجلّ: أعددْتُ لعبادي الصّالحين ما لا عينٌ رأتْ، ولا أُذُنٌ سمعتْ، ولا خطر على قلْبِ بشرٍ، ذُخْرًا، بلْه ما أطْلعكُمُ اللهُ عليْه».

[7133] مالک نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کر کے جمع کر رکھی ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان (کے تصور) کا گزر ہوا۔ (یہ) ان (نعمتوں کے) علاوہ ہے جن کے بارے میں اللہ نے تمھیں مطلع کر دیا ہے۔"

[٧١٣٤] ٤-(...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا أبي: حدّثنا الأعمشُ عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «يقُولُ اللهُ عزّ وجلّ: أعددْتُ لعبادي الصّالحين ما لا عيْنٌ رأتْ، ولا أُذُنٌ سمعتْ، ولا خطر على قلْبِ بشرٍ، ذُخْرًا، بلْه ما أطْلعكُمُ اللهُ عليْه».

[7134] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر کے جمع کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ان کا کسی بشر کے دل میں خیال گزرا، ان نعمتوں کے علاوہ جن پر اللہ تعالیٰ نے تمھیں مطلع کر دیا ہے۔"

ثُمّ قرأ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

پھر آپ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی: "کسی کو معلوم نہیں کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔"

[٧١٣٥] ٥ (٢٨٢٥) حدثنا هارون بن معروف وهارون بن سعيد الأيلي قالا: حدثنا ابن وهب: حدثني أبو صخر، أن أبا حازم حدثه قال: سمعت سهل بن سعد الساعدي يقول: شهدت من رسول الله ﷺ مجلسا وصف فيه الجنة، حتى انتهى، ثم قال ﷺ في آخر حديثه: "فيها ما لا عين رأت، ولا أذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر" ثم قرأ هذه الآية: ﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٦، ١٧].

[7135] ابوحازم نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی بڑاٹنز کو بیان کرتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر ہوا جس میں آپ نے جنت کی صفت بیان کی حتی کہ آپ نے بات ختم کی، پھر اپنی بات کے آخر میں فرمایا: ''اس (جنت) میں وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں، وہ خوف کے عالم میں اور پوری امید کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے ہیں اور ہم نے جو رزق ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی ذی حیات (انسان) نہیں جانتا کہ جو وہ کرتے ہیں اس کے صلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا (کچھ) چھپا کر رکھا گیا ہے۔''

(المعجم ١) (بابٌ: إنّ في الْجنّة شجرةً، يسيرُ الرّاكبُ في ظلّها مائة عامٍ، لا يقطعُها) (التحفة ٢)

باب: 1- جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اونٹ سوار سو سال بھی چلتا رہے تو ختم نہ ہو

[٧١٣٦] ٦ (٢٨٢٦) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ليث عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أنه قال: "إن في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة سنة".

[7136] ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ بڑاٹنز سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک اونٹ سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔''

[٧١٣٧] ٧ (...) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا المغيرة يعني ابن عبد الرحمن الحزامي، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ بمثله. وزاد: "لا يقطعها".

[7137] اعرج نے حضرت ابوہریرہ بڑاٹنز سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی اور مزید کہا: ''وہ اس (کے سائے) کو طے نہیں کر سکے گا۔''

[٧١٣٨] ٨-(٢٨٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا».

[7138] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے، ایک سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے تو بھی اس کو طے نہ کر سکے۔''

[٧١٣٩] (٢٨٢٨) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ، مِائَةَ عَامٍ، مَا يَقْطَعُهَا».

[7139] ابوحازم نے کہا: میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش زرقی کو سنائی تو انھوں نے کہا: مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے (جس کے سائے میں) ایک تیز رفتار چھریرے گھوڑے پر سوار شخص سو سال چلے تو بھی اسے قطع نہ کر سکے۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا) (التحفة ٣)

باب:2- اہل جنت پر اللہ کی رضا کا نزول، اس کے بعد وہ ان پر کبھی ناراض نہ ہوگا

[٧١٤٠] ٩-(٢٨٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ، رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى؟ يَا رَبِّ! وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ

[7140] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ کہیں گے: لبیک، اے ہمارے رب! ہم تیری اطاعت پر تیرے سامنے حاضر ہیں اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، چنانچہ وہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے ہو؟ وہ سب کہیں گے: ہم راضی کیوں نہ ہوں؟ اے ہمارے رب! جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو تو نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ وہ فرمائے گا: کیا میں تمھیں اس سے بھی بہتر عطا نہ کروں؟ تو وہ کہیں گے: اے رب! (جو تو نے عطا کر دیا ہے) اس سے افضل کیا ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضا نازل کرتا ہوں، اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔''

مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا».

فائدہ: انسانوں کے دلوں سے ادنیٰ ترین خدشہ بھی، جو ان کی لذتوں کو گہنا سکتا ہے، نکل جائے گا۔ بے خوفی اور خدشات و فکر سے آزادی ہی نہیں، رضائے الٰہی کی لذت بذات خود اس وقت تک عطا کی گئی تمام لذتوں سے بڑھ کر ہوگی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ الْغُرَفِ، كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَاءِ) (التحفة ٤)

باب:3-اہل جنت کا بالا خانوں والوں کو اس طرح دیکھنا جس طرح آسمان میں ستارہ نظر آتا ہے

[٧١٤١] ١٠-(٢٨٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ».

[7141] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے ہمیں ابوحازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت والے جنت کے بالا خانے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم لوگ آسمان میں ستارے کو دیکھتے ہو۔''

[٧١٤٢] (٢٨٣١) قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَاسَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: «كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ». [انظر: ٧١٤٤]

[7142] (ابوحازم نے) کہا: میں نے یہ روایت نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی افق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو۔''

[٧١٤٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

[7143] وہیب نے ابوحازم سے گزشتہ دونوں سندوں کے ساتھ یعقوب کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٧١٤٤] ١١-(٢٨٣١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ:

[7144] عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت فضیلت میں باہمی فرق کی بنا پر اپنے اوپر بالا خانوں میں رہنے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے

أخبرني مالك بن أنس عن صفوان بن سليم، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد الخدري: أن رسول الله ﷺ قال: «إن أهل الجنة ليتراءون أهل الغرف من فوقهم، كما تتراءون الكوكب الدري الغابر من الأفق من المشرق أو المغرب، لتفاضل ما بينهم» قالوا: يا رسول الله! تلك منازل الأنبياء، لا يبلغها غيرهم، قال: «بلى، والذي نفسي بيده! رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين». [راجع: ٧١٤٢]

مشرقی یا مغربی کنارے میں چمکتے ہوئے تنہا ستارے کو دیکھتے ہو۔'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا وہ انبیاء کے رہنے کی جگہیں ہوں گی جن تک دوسرا کوئی نہیں پہنچ سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کیا ایسے مرد ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔''

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِيمَنْ يَوَدُّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ ﷺ، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ) (التحفة ٥)

باب:4-جو اپنے اہل وعیال اور مال کی قربانی دے کر نبی ﷺ کے دیدار کو پسند کرے گا

[٧١٤٥] ١٢-(٢٨٣٢) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن، عن سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: «من أشد أمتي لي حبا، ناس يكونون بعدي، يود أحدهم لو رآني، بأهله وماله».

[7145] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والوں میں وہ لوگ (بھی) ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے (ہر) ایک یہ چاہتا ہوگا کہ کاش! اپنے اہل وعیال اور مال کی قربانی دے کر مجھے دیکھ لے۔''

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، وَمَا يَنَالُونَ فِيهَا مِنَ النَّعِيمِ وَالْجَمَالِ) (التحفة ٦)

باب:5-جنت کا بازار اور اس میں (اہل جنت کو) جو نعمتیں اور حسن وجمال حاصل ہوگا

[٧١٤٦] ١٣-(٢٨٣٣) حدثنا أبو عثمان سعيد بن عبد الجبار البصري: حدثنا حماد ابن سلمة عن ثابت البناني، عن أنس بن مالك: أن رسول الله ﷺ قال: «إن في الجنة

[7146] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے جس میں وہ (اہل جنت) ہر جمعہ کو آیا کریں گے، تو (اس روز) شمال کی ایک ہوا چلے گی جو ان کے چہروں پر اور ان کے کپڑوں پر

لَسُوقًا، يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ، وَاللهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا".

پھیل جائے گی، وہ حسن اور زینت میں اور بڑھ جائیں گے، وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئیں گے تو وہ (بھی) حسن و جمال میں اور بڑھ گئے ہوں گے، ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے (ہاں سے جانے کے) بعد تمھارا حسن و جمال اور بڑھ گیا ہے۔ وہ کہیں گے اور تم بھی، اللہ کی قسم! ہمارے پیچھے تم لوگ بھی اور زیادہ خوبصورت و حسین ہو گئے ہو۔"

فائدہ: جنت واقعی اللہ کی رضا کا مقام اور بہت بڑا انعام ہے۔ دنیا میں گھر سے باہر جانے والے تھک ہار کر اجڑی ہوئی حالت میں واپس آتے ہیں اور عموما گھر والوں کو گھر کی الجھنوں کی بنا پر بیزار اور بری حالت میں پاتے اور کوفت اٹھاتے ہیں۔ جنت میں تکان، بیزاری، کوفت اور بدصورتی کا ذرہ برابر دخل نہیں ہوگا۔ ہر روز ہر بہانے سے حسن و جمال، خوشی، دلبستگی، سننے پن اور لذتوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہی ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے وقفۂ عمر کو پوری طرح صرف کر دینا چاہیے۔

(المعجم ٦) (بَابُ أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَصِفَاتِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ) (التحفة ٧)

باب:6- پہلے زمرے میں جنت میں داخل ہونے والے چودھویں کی رات کے چاند جیسے ہوں گے، ان کے احوال اور ان کی بیویوں کا بیان

[٧١٤٧] ١٤ (٢٨٣٤) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكَرُوا: الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءُ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوَلَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: "إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَإِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَبُ".

[7147] اسماعیل بن علیہ نے کہا: ہمیں ایوب نے محمد (بن سیرین) سے خبر دی کہ (حصول علم کے لیے جمع ہونے والے مردوں اور عورتوں نے) باہمی اظہار تفاخر یا علمی مذاکرہ کرتے ہوئے (اس موضوع پر) بات کی کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا نہ تھا: "پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی اور جو ان کے بعد جائے گی وہ آسمان میں سب سے زیادہ چمکتے ہوئے ستارے کی طرح ہوگی۔ ان میں سے ہر آدمی کی دو دو بیویاں ہوں گی، (ایسے شفاف اور منور جسم والیں کہ) ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا، (پوری) جنت میں بیوی سے محروم کوئی شخص بھی نہ ہوگا۔"

[٧١٤٨] (. . .) حدَّثنا ابْنُ أبي عُمَر: حدّثنا سُفْيَانُ عَنْ أيّوب، عنِ ابْنِ سيرِينَ قَالَ: اختصم الرِّجالُ والنّساءُ: أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ؟ فسألُوا أبا هُرَيْرَةَ فقالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ. مثْل حديث ابْن عُليّة.

[7148] سفیان نے ایوب سے اور انھوں نے (محمد) ابن سیرین سے روایت کی، کہا: مردوں اور عورتوں میں بحث ہوگئی کہ ان میں سے جنت میں زیادہ کون ہوگا؟ پھر انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، (آگے) ابن علیہ کی حدیث کے مانند۔

[٧١٤٩] ١٥-(. . .) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعِيدٍ: حدّثنا عبْدُ الْواحد يعْني ابْنَ زِيادٍ، عَنْ عُمارةَ ابْن الْقعْقاع: حدَّثنا أَبُو زُرْعَةَ قالَ: سَمِعْتُ أبا هُرَيْرة يقُولُ: قالَ رسُولُ الله ﷺ: «أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجنّةَ»؛ ح: وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سعِيدٍ وزُهيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حدّثنا جَرِيرٌ عَنْ عُمارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبدْرِ، والَّذين يلُونَهُمْ على أشدِّ كوْكبٍ دُرِّيٍّ، فِي السَّمَاءِ إِضَاءةً، لَا يَبُولُونَ، وَلَا يتغَوّطُونَ، وَلَا يتْفِلُونَ، ولَا يَمْتخِطُونَ، أمْشاطُهُمُ الذّهبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، ومجامِرُهُمُ الْأَلُوّةُ، وأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، أخْلاقُهُمْ على خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أبيهمْ آدم، سِتُّونَ ذِرَاعًا، فِي السّماءِ».

[7149] قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا۔" اسی طرح ہمیں قتیبہ بن سعید اور زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی — الفاظ قتیبہ کے ہیں — دونوں نے کہا: ہمیں جریر نے عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں کے چاند کی شکل میں ہوں گے۔ جو ان کے (فوراً) بعد جائیں گے وہ آسمان میں سب سے زیادہ روشن چمکتے ہوئے ستارے کی شکل میں ہوں گے، انھیں پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی، نہ تھوکیں گے، نہ ناک سنکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، پسینہ کستوری کا ہوگا، ان کی انگیٹھیوں میں معطر عود (سلگتا) ہوگا، ان کی بیویاں غزال چشم حوریں ہوں گی، ان سب کے اخلاق و عادات ایک ہی آدمی کے خلق کے مطابق ہوں گے۔ اپنے والد آدم علیہ السلام کی شکل پر، (قامت میں) آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ساٹھ ہاتھ کے برابر۔"

[٧١٥٠] ١٦-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شيْبة وأبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأعْمشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

[7150] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت

الْجنّة مِنْ أمّتي، على صُورة القمر ليْلة الْبدْر، ثُمّ الّذين يلونهُمْ على أشدّ نجْم، في السّماء، إضاءة، ثُمّ هُمْ بعْد ذٰلك منازلُ، لا يتغوّطُون، ولا يبُولُون، ولا يمْتخطُون، ولا يبْزُقُون، أمْشاطُهُمُ الذّهبُ، ومجامرُهُمُ الألُوّةُ، ورشْحُهُمُ الْمسْكُ، أخْلاقُهُمْ على خُلُق رجُل واحد، على طُول أبيهمْ آدم، ستُّون ذراعًا».

میں سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا، جو ان کے بعد ہوں گے وہ آسمان میں انتہائی چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے، پھر وہ تدریجا اپنے اپنے مرتبے کے مطابق ہوں گے، وہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب، ناک سنکیں گے نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی، انگیٹھیاں معطر عود کی اور پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان سب کے اخلاق ایک ہی انسان کے (خوبصورت) اخلاق پر (گئے) ہوں گے، اپنے والد حضرت آدم ؑ کی قامت پر ساٹھ ہاتھ (لمبے) ہوں گے۔''

قال ابْنُ أبي شيْبة: على خُلُق رجُل، وقال أبُو كُريْب: على خلْق رجُل، وقال ابْنُ أبي شيْبة: على صُورة أبيهمْ.

ابن ابی شیبہ نے کہا: ایک ہی آدمی کے اخلاق پر۔ اور ابوکریب نے کہا: ایک ہی آدمی کی خلقت (شکل وصورت، قد وقامت) پر ہوں گے۔ اور ابن ابی شیبہ نے کہا: اپنے والد (حضرت آدم ؑ) کی شکل پر ہوں گے۔

(المعجم ٧) - (بابٌ: في صِفاتِ الْجنّةِ وأهْلِها، وتسْبِيحِهِمْ فِيها بُكْرةً وعشِيًّا) (التحفة ٨)

باب:7-جنت اور اہل جنت کی صفات اور اس میں صبح وشام ان کی تسبیحات

[٧١٥١] ١٧ (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافِعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ: حدّثنا معْمرٌ عنْ همّام بْنِ مُنبِّه قال: هٰذا ما حدّثنا أبُو هُريْرة عنْ رسُولِ الله ﷺ، فذكر أحاديث، مِنْها: وقال رسُولُ الله ﷺ: «أوّلُ زُمْرةٍ تلِجُ الْجنّة، صُورُهُمْ على صُورةِ الْقمرِ ليْلة الْبدْرِ، لا يبْصُقُون فيها، ولا يمْتخِطُون، ولا يتغوّطُون فيها، آنِيتُهُمْ وأمْشاطُهُمْ مِن الذّهبِ والْفِضّةِ، ومجامِرُهُمْ مِن الألُوّةِ، ورشْحُهُمُ الْمِسْكُ، ولِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمْ زوْجتانِ، يُرى مُخُّ سُوقِهِما

[7151] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت کے اندر جائے گا، ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوں گی۔ وہ اس (جنت) میں نہ تھوکیں گے، نہ ناک سنکیں گے، نہ پیشاب پاخانہ کریں گے۔ ان کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیوں میں عودِ معطر سلگے گا، ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو دو بیویاں ہوں

مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا».

کی فرط حسن سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت سے پیچھے سے دکھائی دے گا۔ ان کے درمیان نہ کسی قسم کا کوئی اختلاف ہوگا، نہ باہمی بغض ہوگا۔ ان سب کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے، وہ صبح وشام اپنے اللہ کی تسبیح کرتے ہوں گے۔"

[٧١٥٢] ١٨-(٢٨٣٥) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتْفُلُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ» قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: «جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ».

[7152] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اہل جنت وہاں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ اس میں تھوکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔" انھوں (صحابہ) نے پوچھا: پھر ان کے کھانے کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک ڈکار (آئے گی) اور کستوری کے پسینے کی طرح پسینہ آئے گا۔ ان کو تسبیح اور حمد (کے نغمے) اسی طرح (فطرت کے اندر) الہام کر دیے جائیں گے جس طرح سانس کو الہام (کرکے ان کی فطرت میں شامل) کر دیا جاتا ہے۔"

[٧١٥٣] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: «كَرَشْحِ الْمِسْكِ».

[7153] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ آپ ﷺ کے فرمان: "کستوری کے پسینے کی طرح" تک روایت کی۔

[٧١٥٤] ١٩-(...) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - قَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ، كَمَا يُلْهَمُونَ

[7154] حسن بن علی حلوانی اور حجاج بن شاعر دونوں نے مجھے ابوعاصم سے روایت کی۔ حسن نے کہا: ہمیں ابوعاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا: ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اہل جنت اس میں کھائیں اور پئیں گے، (لیکن) وہ اس میں رفع حاجت کریں گے نہ ناک سنکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، البتہ ان کا کھانا ڈکار (کی شکل میں تحلیل) ہو جائے گا جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگی، انھیں (خودبخود)

النَّفَسَ».

اللہ کی پاکیزگی اور اس کی حمد کرنا الہام کیا جائے گا جس طرح انھیں (خود بخود) سانس لینا الہام کیا گیا ہے۔''

فائدہ: سانس لینے سے جس طرح جسم کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور اسے زندگی ملتی ہے، اسی طرح روح کے لیے لذت، فرحت اور تازگی خود بخود تسبیح وتحمید سے حاصل ہوگی اور اس لذت کا موجودہ زندگی میں کوئی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

قَالَ: وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ: «طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ».

کہا: اور حجاج کی حدیث میں ہے: ''ان کی (اصل) غذا یہی ہوگی۔''

[٧١٥٥] ٢٠ (...) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ».

[7155] یحییٰ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے (حدیث) روایت کی مگر انھوں نے کہا: ''اور انھیں تسبیح وتکبیر اسی طرح الہام کی جائے گی جس طرح سانس لینا الہام کیا جاتا ہے۔''

(المعجم ٨) (بَابٌ: فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَنُودُوٓا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾) (التحفة٩)

باب: 8- اہلِ جنت کی نعمتیں دائمی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ''اور انھیں پکار کر بتایا جائے گا کہ یہ تمھاری جنت ہے جس کے تم ان (نیک) کاموں کے بدلے میں، جو تم کیا کرتے تھے، وارث بنا دیے گئے ہو''

[٧١٥٦] ٢١-(٢٨٣٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ، لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ».

[7156] ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ناز ونعم میں ہوگا، کبھی تنگ حال نہ ہوگا، اس کا لباس پرانا ہوگا نہ اس کی جوانی ڈھلے گی۔''

[٧١٥٧] ٢٢ (٢٨٣٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ، أَنَّ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي

[7157] ثوری نے کہا: مجھے ابواسحٰق نے حدیث بیان کی: (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اغر (بن عبداللہ) نے انھیں حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ

سعيد الْخُدْرِيِّ وأبي هُرَيْرَةَ، عن النَّبِيِّ ﷺ قال: «يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا» فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنُودُوٓا۟ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [الأعراف: ٤٣]

نے فرمایا: "ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: یقیناً تمھارے لیے یہ (انعام بھی) ہے کہ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہ پڑو گے اور یہ بھی تمھارے لیے ہے کہ زندہ رہو گے، کبھی موت کا شکار نہیں ہو گے اور یہ بھی تمھارے لیے ہے کہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور یہ بھی تمھارے لیے ہے کہ ہمیشہ نازونعم میں رہو گے، کبھی زحمت نہ دیکھو گے۔" یہی اللہ عزوجل کا فرمان (واضح کرتا) ہے: "اور انھیں ندا دے کر کہا جائے گا کہ یہی تمھاری جنت ہے جس کے تم ان اعمال کی وجہ سے، جو تم کرتے رہے، وارث بنا دیے گئے ہو۔"

(المعجم ٩) - (بَابٌ: فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ، وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا مِنَ الْأَهْلِينَ) (التحفة ١٠)

باب:9- جنت کے خیمے اور ان میں مومنوں کی گھر والیاں

[٧١٥٨] ٢٣-(٢٨٣٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا».

[7158] ابوقدامہ حارث بن عبید نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے، انھوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا جو ایک پورے چمکتے سفید موتی کا بنا ہوا ہوگا، اس کی لمبائی ستر میل ہوگی۔ اس (خیمے) میں مومن کے بہت سے گھر والے ہوں گے، وہ (باری باری) ان کے ہاں چکر لگائے گا، (لیکن) وہ (اس قدر فاصلے پہ ہوں گے کہ) ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے ہوں گے۔ (کسی کا بھی دل پریشانی یا حسد کا شکار نہ ہوگا۔)"

[٧١٥٩] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فِي

[7159] ابوعبدالصمد نے کہا: ہمیں ابوعمران جونی نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں تہ دار چمکدار سفید موتی کا خیمہ ہوگا، اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی،

لْجنّة خيْمةٌ منْ لُؤْلُؤةٍ مُجوّفة عرْضُها ستُّون ميلا، في كُلِّ زاوية منْها أهْلٌ، ما يروْن الآخرين، يطُوف عليْهمُ الْمُؤْمنُ».

اس کے ہر کونے میں گھر والے ہوں گے، وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے ہوں گے، مومن ان کے ہاں چکر لگایا کرے گا۔"

[٧١٦٠] ٢٥ (...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون: أخْبرنا همّامٌ عنْ أبي عمْران الْجوْنيّ، عنْ أبي بكْر بْن أبي مُوسى بْن قيْس، عنْ أبيه عن النّبيّ ﷺ قال: «الْخيْمةُ دُرّةٌ، طُولُها في السّماء ستُّون ميلًا، في كُلِّ زاوية منْها أهْلٌ لِلْمُؤْمن، لا يراهُمُ الآخرُون».

[7160] ہمام نے ابوعمران جونی سے خبر دی، انھوں نے ابوبکر بن ابوموسیٰ بن قیس سے، انھوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "خیمہ ایک موتی (کا) ہوگا، اوپر کی طرف اس کی لمبائی (بلندی) ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں مومن کے گھر والے ہوں گے، وہ دوسروں کو نہیں دیکھیں گے۔"

(المعجم ١٠) - (بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجنّةِ) (التحفة ١١)

باب:10-دنیا میں جنت کی (طرف سے آئی ہوئی) جو نہریں ہیں

[٧١٦١] ٢٦ (٢٨٣٩) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا أبُو أُسامة وعبْدُ الله بْنُ نُميْرٍ وعليُّ بْنُ مُسْهرٍ عنْ عُبيْد الله بْن عُمر؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الله بْن نُميْرٍ: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشْرٍ: حدّثنا عُبيْدُ الله عنْ خُبيْب بْن عبْد الرّحْمن، عنْ حفْص بْن عاصمٍ، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «سيْحانُ وجيْحانُ، والْفُراتُ والنّيلُ، كُلٌّ منْ أنْهار الْجنّة».

[7161] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی (طرف سے آنے والی) نہریں ہیں۔"

فائدہ: ان نہروں کا جنت سے تعلق عالم غیب سے تعلق رکھنے والی ایسی حقیقت ہے جس کا ادراک دنیوی زندگی کے حواس کے ذریعے سے نہیں ہوسکتا۔ ہمیں جو بتایا گیا ہے ہمارا اس پر کامل یقین ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت پر، وہ جس ظاہری صورت میں بھی ہمیں ملے، اس کے شکر گزار ہیں۔

(المعجم ١١) - (بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ، أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ) (التحفة ١٢)

باب: 11- جنت میں ایسی اقوام داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے

[٧١٦٢] ٢٧-(٢٨٤٠) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ».

[7162] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جنت میں ایسی قومیں (اتنی جماعتیں) داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔“

فائدہ: سخت دل، لوگوں پر جبر کرنے والے سرکش لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ جنت ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دل اللہ کی ہیبت سے لرزاں رہتے ہیں۔

[٧١٦٣] ٢٨-(٢٨٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ النَّفَرِ - وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ - فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ بِهِ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. قَالَ: فَذَهَبَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ، قَالَ: فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللهِ، قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ آدَمَ، وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ».

[7163] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی (پسندیدہ) صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، جب ان کو تخلیق فرمایا تو فرمایا: جائیں اور اس (سامنے والی) جماعت کو سلام کہیں۔ اور وہ فرشتوں کی جماعت ہے جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جس طرح وہ آپ کو سلام کہیں اسے غور سے سنیں، وہی آپ کا اور آپ کی اولاد کا سلام ہوگا۔ فرمایا: وہ گئے اور کہا: السلام علیکم! انھوں نے (جواب میں) کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ فرمایا: انھوں نے ان (آدم علیہ السلام) کے لیے ”ورحمۃ اللہ“ کا اضافہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی (اسی) صورت پر ہوگا اور ان کی قامت (جنت میں) ساٹھ ہاتھ تھی۔ پھر ان کے بعد آج تک (ان کی اولاد کی) خلقت چھوٹی ہوتی رہی ہے۔“

فائدہ: ابتدائی زمانے میں چھوٹے ہونے کی رفتار زیادہ رہی، پھر آہستہ آہستہ یہ رفتار کم ہوتی گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے بعد اس کا سلسلہ رک گیا۔ آج تک سے مراد وہ وقت ہے جب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر انبیاء کے زمانوں کا جو فرق اور نسب ناموں کی جو تفصیل اسرائیلی روایات میں ہے وہ مستند نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کا زمانہ عمومی اندازوں سے بہت زیادہ قدیم ہے۔ قرآن مجید نے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے جن انبیاء کے نام ذکر کیے ہیں، یہ انتہائی متاخر دور کے انبیاء ہیں جن کے آثار کسی نہ کسی صورت موجود ہیں، روایات میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔ بعض شارحین کا یہ کہنا کہ قرآن مجید میں جن اقوام کا ذکر ہوا ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام کے قریب کے زمانے سے تعلق رکھتی تھیں، درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے کو بالکل آخری زمانہ قرار دیا ہے۔ اپنے عہد کو قیامت آنے کے وقت سے بالکل جڑا ہوا قرار دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کا زمین میں ہبوط (جنت سے اتر کر آنے) کا زمانہ بہت زیادہ قدیم تھا۔ سائنسی تحقیقات سے جو اندازے سامنے آرہے ہیں، وہ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں، اسرائیلی روایات کی تائید نہیں کرتے۔ واللّٰہ أعلم بالصواب.

(المعجم ۱۲) - (باب جهنّم أعاذنا الله منها)

باب:12- جہنم، اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے!

(التحفة ۱۳)

[۷۱٦٤] ۲۹ (۲۸٤۲) حدّثنا عُمرُ بنُ حفْصِ بنِ غياثٍ: حدّثنا أبي عن العلاءِ بنِ خالدٍ الكاهليِّ، عن شقيقٍ، عن عبدِ الله قال: قال رسولُ الله ﷺ: «يُؤتى بجهنّم يومئذٍ لها سبعون ألف زمامٍ، مع كلّ زمامٍ سبعون ألف ملكٍ يجرّونها».

[7164] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس (قیامت کے) روز جہنم کو لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔"

[۷۱٦٥] ۳۰ (۲۸٤۳) حدّثنا قُتيبةُ بنُ سعيدٍ: حدّثنا المغيرةُ يعني ابنَ عبد الرّحمن الحزاميَّ عن أبي الزّنادِ، عن الأعرجِ، عن أبي هريرة أنّ النّبيّ ﷺ قال: «نارُكم هذه الّتي يُوقدُ ابنُ آدم جزءٌ من سبعين جزءًا من حرّ جهنّم» قالوا: واللهِ! إن كانت لكافيةً، يا رسول الله! قال: «فإنّها فُضّلت عليها بتسعةٍ وستّين جزءًا، كلّها مثلُ حرّها».

[7165] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تمھاری یہ آگ — جس کو ابن آدم روشن کرتا ہے — جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصے (کی حرارت) کے برابر ہے۔" انھوں (صحابہ) نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ آگ بھی تو کافی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے انہتر حصے زیادہ رکھا گیا ہے، ہر حصہ اس (دنیا کی آگ) کے مانند گرم ہے۔"

[٧١٦٦] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حدَّثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حديثِ أبي الزِّنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «كُلُّهُنَّ مِثْلُ حرِّها».

[7166] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابوزناد کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر انھوں (معمر) نے کہا: ''وہ سب کے سب اس جیسی حرارت رکھتے ہیں۔''

[٧١٦٧] ٣١-(٢٨٤٤) حدّثنا يَحْيَى بْنُ أيُّوب: حدثنا خلفُ بْنُ خليفة: حَدَّثنا يزيدُ ابْنُ كَيْسان عنْ أبي حازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَة قال: كُنّا مع رسُولِ اللهِ ﷺ، إذْ سَمِع وجْبَةً، فقال النَّبيُّ ﷺ: «أتدْرُون ما هٰذا؟» قال: قُلْنا: اللهُ ورسُولُهُ أعْلَمُ، قال: «هٰذا حجرٌ رُمي بِهِ في النّارِ مُنْذُ سبْعِين خرِيفًا، فَهُو يهْوِي في النّارِ الْآن، حتّى انْتهى إلى قعْرِها».

[7167] خلف بن خلیفہ نے کہا: ہمیں یزید بن کیسان نے ابوحازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے کسی بہت وزنی چیز کے گرنے کی آواز سنی، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو، یہ کیسی آواز تھی؟'' کہا: ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ ایک پتھر تھا جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا، یہ اب اس میں گرا ہے، یہاں تک کہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا ہے۔''

[٧١٦٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عبّادٍ وَابْنُ أبي عُمر قالا: حدَّثنا مرْوانُ عنْ يزِيد بْنِ كيْسان، عنْ أبي حازِمٍ، عنْ أبي هُريْرة بِهٰذا الْإسْنادِ، وقال: «هٰذا وقع في أسْفلِها، فسمِعْتُمْ وجْبتها».

[7168] مروان نے ہمیں یزید بن کیسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ''یہ (اب) اس کے نچلے حصے میں گرا ہے اور تم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔''

فائدہ: اب سائنسی تحقیق کے آگے بڑھنے سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اجرام فلکی میں ٹوٹ پھوٹ جاری ہے اور ان سے بعض ٹکڑے خلا میں بکھرتے ہیں اور سالوں کے فاصلے طے کرنے کے بعد مختلف اجرام تک جا پہنچتے ہیں اور ان میں گر جاتے ہیں۔

[٧١٦٩] ٣٢-(٢٨٤٥) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا يُونُسُ بْنُ مُحمّدٍ: حدّثنا شيْبانُ بْنُ عبْدِ الرّحْمٰنِ قال: قال قتادةُ: سمِعْتُ أبا نضْرة يُحدِّثُ عنْ سمُرة أنّهُ سمِع نبِيّ اللهِ ﷺ يقُولُ: «إنّ مِنْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى كعْبيْهِ، ومِنْهُمْ منْ تأْخُذُهُ إلى حُجْزتِهِ،

[7169] شیبان بن عبدالرحمن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: قتادہ نے کہا: میں نے ابونضرہ کو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ان (جہنمیوں) میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے ٹخنوں تک آگ لپٹی ہوگی، کوئی ایسا ہوگا جس کی کمر تک لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی گردن تک لپٹی ہوگی۔''

ومِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ».

[٧١٧٠] ٣٣-(...) حدّثني عمْرو بْنُ زُرارة: أخْبرنا عبْدُ الْوهّاب يعْني ابْن عطاءٍ عنْ سعيدٍ، عنْ قتادة قال: سمعْتُ أبا نضْرة يُحدّثُ عنْ سمُرة بْنِ جُنْدبٍ: أنّ نبيّ الله ﷺ قال: «منْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى كعْبيْه، ومنْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى رُكْبتيْه، ومنْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى حُجْزته، ومنْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى ترْقُوته».

[7170] عبدالوہاب بن عطاء نے ہمیں سعید سے خبر دی، انھوں نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابونضرہ کو سنا، وہ حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے دونوں ٹخنوں تک آگ لپٹی ہوگی، ان میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے دونوں گھٹنوں تک آگ لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی کمر تک آگ لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی ہنسلی کی ہڈی تک آگ پکڑے گی۔''

[٧١٧١] (...) حدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى ومُحمّدُ بْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا روْحٌ: حدّثنا سعيدٌ بهذا الْإسْناد، وجعل مكان «حُجْزته» «حقْويْه».

[7171] روح نے کہا: ہمیں سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے (کمر پر ازار باندھنے کی جگہ کے لیے) ''حُجزته'' کے بجائے۔ حقویه کا لفظ استعمال کیا۔

(المعجم ١٣) - (بابٌ: النّارُ يدْخُلُها الْجبّارُون، والْجنّةُ يدْخُلُها الضُّعفاءُ) (التحفة ١٤)

باب: 13- آگ میں سرکش اور جبر کرنے والے لوگ داخل ہوں گے اور جنت میں (اسبابِ دنیا کے لحاظ سے) کمزور لوگ داخل ہوں گے

[٧١٧٢] ٣٤ (٢٨٤٦) حدّثنا ابْنُ أبي عُمر: حدّثنا سُفْيانُ عنْ أبي الزّناد، عن الْأعْرج، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «احْتجّت النّارُ والْجنّةُ، فقالتْ هذه: يدْخُلُني الْجبّارُون والْمُتكبّرُون، وقالتْ هذه: يدْخُلُني الضُّعفاءُ والْمساكينُ، فقال اللهُ عزّ وجلّ لهذه: أنْت عذابي أُعذّبُ بك منْ أشاءُ - وربّما قال: أُصيبُ بك منْ أشاءُ - وقال لهذه: أنْت رحْمتي أرْحمُ بك منْ أشاءُ،

[7172] سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ اور جنت میں مباحثہ ہوا تو اس (دوزخ) نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر داخل ہوں گے۔ اور اس (جنت) نے کہا: میرے اندر (اسباب دنیا کے اعتبار سے) ضعیف اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ عزوجل نے اس (دوزخ) سے کہا: تم میرا عذاب ہو، تمھارے ذریعے سے میں جنھیں چاہوں گا عذاب دوں گا۔ یا شاید فرمایا: جنھیں چاہوں گا مبتلا کروں گا۔ اور اس (جنت) سے کہا: تو میری

وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا».

رحمت ہے اور تمھارے ذریعے سے جس پر چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کے لیے وہ مقدار ہوگی جو اس کو بھر دے گی۔"

[٧١٧٣] ٣٥-(...) وحدّثني مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي، أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ، فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ. فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ، وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ».

[7173] ورقاء نے مجھے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "دوزخ اور جنت نے باہم (اپنی اپنی برتری کے) دلائل دیے۔ دوزخ نے کہا: مجھے جبر و تکبر کرنے والوں (کا ٹھکانا ہونے) کی بنا پر ترجیح حاصل ہے۔ جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ میرے اندر کمزور، خاک نشیں اور عاجز و لاچار لوگ ہی داخل ہوں گے؟ اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے سے رحمت کروں گا اور دوزخ سے کہا: تو میرا عذاب ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا تمھارے ذریعے سے عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کے لیے اتنی (مخلوق) ہے جس سے تم بھر جاؤ۔ رہی آگ تو وہ پوری طرح سے نہیں بھرے گی، چنانچہ وہ (اللہ) اس کے اوپر اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس بس! اس وقت وہ بھر جائے گی اور باہم سمٹ جائے گی۔"

فائدہ: اللہ کا قدم ہے لیکن اس کی کوئی مثال نہیں۔ ہم اس کی ہیئت اور شکل و صورت کے حوالے سے کچھ نہیں جانتے اور ہمیں صادق و مصدوق ﷺ نے بتایا ہے، اس لیے اس پر ہمارا ایمان ہے۔

[٧١٧٤] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ». وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

[7174] ایوب نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت اور دوزخ نے (اپنی اپنی برتری کے) دلائل دیے۔" پھر ابوزناد کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٧١٧٥] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

[7175] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں

همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منها: وقال رسول الله ﷺ: «تحاجت الجنة والنار، فقالت النار: أوثرت بالمتكبرين والمتجبرين، وقالت الجنة: فما لي لا يدخلني إلا ضعفاء الناس وسقطهم وغرتهم؟ فقال الله عز وجل للجنة: إنما أنت رحمتي أرحم بك من أشاء من عبادي، وقال للنار: إنما أنت عذابي أعذب بك من أشاء من عبادي، ولكل واحدة منكما ملؤها، فأما النار فلا تمتلئ حتى يضع الله - تبارك وتعالى - رجله، تقول: قط قط قط، فهنالك تمتلئ، ويزوى بعضها إلى بعض، ولا يظلم الله من خلقه أحدا، وأما الجنة فإن الله ينشئ لها خلقا».

رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے (اپنے اپنے بارے میں) ایک دوسرے کو دلائل دیے۔ دوزخ نے کہا: مجھے تکبر اور جبر کرنے والوں (کا ٹھکانا ہونے) کی بنا پر ترجیح حاصل ہے۔ جنت نے کہا: میرا کیا حال ہے کہ میرے اندر لوگوں میں سے کمزور، خاک نشین اور سیدھے سادے لوگ داخل ہوں گے؟ تو اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا: تو سراسر میری رحمت ہے، تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا رحمت سے نوازوں گا اور دوزخ سے کہا: تو صرف اور صرف میرا عذاب ہے، تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب میں ڈالوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کے لیے اتنے بندے ہیں جن سے وہ بھر جائے۔ جہاں تک آگ کا تعلق ہے تو وہ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ۔ تبارک وتعالیٰ۔ اپنا قدم (اس پر) رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس، بس، بس، اس وقت وہ بھر جائے گی، اس کے بعض حصے بعض کے ساتھ سمٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ (اس کے لیے) ایک مخلوق تیار کر دے گا۔''

[٧١٧٦] (٢٨٤٧) وحدثنا عثمان بن أبي شيبة: حدثنا جرير عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: «احتجت الجنة والنار» فذكر نحو حديث أبي هريرة، إلى قوله: «ولكليكما علي ملؤها» ولم يذكر ما بعده من الزيادة.

[7176] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے ایک دوسرے کے سامنے دلائل دیے۔'' پھر انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کی حدیث کی طرح آپ ﷺ کے اس فرمان: ''تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے'' تک بیان کیا اور اس کے بعد کے مزید الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٧١٧٧] ٣٧ - (٢٨٤٨) حدثنا عبد بن

[7177] شیبان نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا:

حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - قَدَمَهُ، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، وَعِزَّتِكَ! وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ».

ہمیں حضرت انس بن مالک ڈاٹٹو نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ مسلسل یہی کہتی رہے گی: کیا اور زیادہ ہے؟ یہاں تک کہ رب العزت۔ تبارک وتعالیٰ۔ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس بس، تیری عزت کی قسم! (میرا مطالبہ ختم ہو گیا۔) اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے سمٹ جائے گا۔''

[٧١٧٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

[7178] ابان بن یزید عطار نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس ڈاٹٹو سے، انھوں نے نبی ﷺ سے شیبان کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

فائدہ: اب ڈاکٹر حضرات انسانی معدے کے کچھ حصے کو سی کر بھوک کم کرنے کا جو طریقہ اختیار کرتے ہیں، یہ اللہ نے اس طریقے کے مطابق ان کے دل میں ڈالا ہے جو اس نے ہر چیز کی بڑھی ہوئی بھوک کو کم کرنے کے لیے مقرر فرما رکھا ہے اور جس سے رسول اللہ ﷺ نے امت کو آج سے صدیاں پہلے باخبر فرما دیا تھا۔ آگے بڑھتی ہوئی (سائنسی) تحقیقات اللہ کے بنائے ہوئے قوانین فطرت کے فہم میں آگے بڑھتے جانے کا دوسرا نام ہے۔ مسلمانوں کو بھی اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

[٧١٧٩] ٣٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ﴾ [ق: ٣٠] فَأَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ، فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا، فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ».

[7179] عبدالوہاب بن عطاء نے ہمیں اس (اللہ) عزوجل کے اس فرمان: ''جس دن ہم جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی: کیا اور زیادہ ہے؟'' کے بارے میں حدیث بیان کی، انھوں نے ہمیں سعید سے خبر دی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک ڈاٹٹو سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم میں مسلسل (لوگوں کو) ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہتی رہے گی: کیا اور ہے؟ یہاں تک کہ رب العزت اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا، تو اس کا بعض بعض کی طرف سمٹ جائے گا اور وہ کہے گی: تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس بس، اور جنت میں مسلسل گنجائش رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک خلقت پیدا کر دے گا اور انھیں جنت کی بچی ہوئی جگہ میں بسا دے گا۔''

[٧١٨٠] ٣٩-(...) حدثني زهير بن حرب: حدثنا عفان: حدثنا حماد يعني ابن سلمة: أخبرنا ثابت قال: سمعت أنسا يقول عن النبي ﷺ قال: «يبقى من الجنة ما شاء الله أن يبقى، ثم ينشئ الله تعالى لها خلقا مما يشاء».

[7180] ثابت نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت میں سے جس حصے کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ باقی بچ جائے وہ باقی بچ جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے، جہاں سے چاہے گا، مخلوق پیدا کر دے گا۔"

[٧١٨١] ٤٠-(٢٨٤٩) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب - وتقاربا في اللفظ - قالا: حدثنا أبو معاوية عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: «يجاء بالموت يوم القيامة كأنه كبش أملح» زاد أبو كريب: «فيوقف بين الجنة والنار» واتفقا في باقي الحديث - «فيقال: يا أهل الجنة! هل تعرفون هذا؟ فيشرئبون وينظرون ويقولون: نعم، هذا الموت، قال: ثم يقال: يا أهل النار! هل تعرفون هذا؟ قال: فيشرئبون وينظرون ويقولون: نعم، هذا الموت، قال: فيؤمر به فيذبح، قال: ثم يقال: يا أهل الجنة! خلود فلا موت، ويا أهل النار! خلود فلا موت». قال: ثم قرأ رسول الله ﷺ: ﴿وأنذرهم يوم الحسرة إذ قضي الأمر وهم في غفلة وهم لا يؤمنون﴾ [مريم: ٣٩] وأشار بيده إلى الدنيا.

[7181] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی۔ دونوں کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن موت کو اس طرح لایا جائے گا جیسے وہ سیاہ وسفید مینڈھا ہو۔ ابوکریب نے مزید یہ کہا۔ چنانچہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان میں کھڑا کر دیا جائے گا۔ باقی ماندہ حدیث (کے الفاظ) میں دونوں متفق ہیں۔ تو (اعلان کرنے والا پکار کر) کہے گا: اے جنت والو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ تو وہ جھانکیں گے، دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں، یہ موت ہے۔ فرمایا: پھر کہا جائے گا: اے جہنم والو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ تو وہ جھانکیں گے، دیکھیں گے اور کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے۔ فرمایا: پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ فرمایا: پھر کہا جائے گا: اے جنت والو! (اب) دوام ہی دوام ہے، موت نہیں ہے اور اے جہنم والو! (اب) دوام ہی دوام ہے، موت نہیں ہے۔" کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی: "ان کو حسرت کے دن سے ڈرایئے، جب معاملہ نپٹا دیا جائے گا اور وہ سراسر غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔" اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ فرمایا۔

فائدہ: موت کا حتمی فیصلہ کر دیا جائے گا جس کو بدلنا اور ایمان نہ لانے کی سزا سے بچنا کسی کے لیے ممکن نہ ہوگا۔

[٧١٨٢] ٤١-(...) وحَدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أَبي شَيْبَةَ: حدَّثنا جريرٌ عن الأعمشِ، عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي سَعيدٍ قالَ: قالَ رَسُولُ الله ﷺ: «إذا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجنّةِ الْجنّةَ، وَأَهْلُ النّارِ النّارَ، قيلَ: يا أَهْلَ الْجنّةِ!» ثُمّ ذَكَر بمعْنى حديث أبي مُعاوية، غيْر أنّهُ قالَ: «فذلك قوْلُهُ عزّوجلّ» ولمْ يقُلْ: ثُمّ قرأ رسُولُ الله ﷺ، ولمْ يذْكُرْ أيْضًا: وَأشار بيده إلى الدُّنْيا.

[7182] ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل کر دیے جائیں گے تو کہا جائے گا: اے اہل جنت!'' اس کے بعد ابومعاویہ کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا مگر انھوں نے کہا: ''یہی (اسی کے مطابق) ہے اس (اللہ) عزوجل کا فرمان۔'' اور انھوں نے نہیں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی اور (اسی طرح) انھوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ فرمایا۔

[٧١٨٣] ٤٢-(٢٨٥٠) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ والْحسنُ بْنُ عليٍّ الْحُلْوانيُّ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ - قال عبْدٌ: أخْبرني، وقال الآخران: حدّثنا - يعْقُوبُ وهُو ابْنُ إبْراهيم بْن سعْدٍ: حدّثنا أبي عنْ صالحٍ: حدّثنا نافعٌ؛ أنّ عبْد الله قال: إنّ رسُول الله ﷺ قال: «يُدْخلُ اللهُ أهْل الْجنّة الْجنّة، ويُدْخلُ أهْل النّار النّار، ثُمّ يقُومُ مُؤذّنٌ بيْنهُمْ فيقُولُ: يا أهْل الْجنّة! لا موْت، ويا أهْل النّار! لا موْت، كُلٌّ خالدٌ فيما هُو فيه».

[7183] نافع نے ہمیں حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کرے گا، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہو کر اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے۔ اور اے اہل دوزخ! اب موت نہیں ہے، ہر شخص جہاں ہے وہیں ہمیشہ رہنے والا ہے۔''

[٧١٨٤] ٤٣-(...) حدّثني هارُونُ بْنُ سعيدٍ الْأيْليُّ وحرْملةُ بْنُ يحْيى قالا: حدّثنا ابْنُ وهْبٍ: حدّثني عُمرُ بْنُ مُحمّد بْن زيْد بْن عبْد الله بْن عُمر بْن الْخطّاب؛ أنّ أباهُ حدّثهُ عنْ عبْد الله بْن عُمر؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إذا صار أهْلُ الْجنّة إلى الْجنّة، وصار أهْلُ النّار إلى النّار، أُتي بالْموْت حتّى يُجْعل بيْن

[7184] ابن وہب نے کہا: مجھے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حدیث بیان کی کہ انھیں ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ».

گا: اے جنت والو! (اب) موت نہیں ہے (اور) اے جہنم والو! (اب) موت نہیں ہے۔ اہل جنت کو اپنی خوشی پر مزید خوشی حاصل ہو جائے گی اور جہنم والوں کو اپنے غم پر مزید غم لاحق ہوگا۔"

[٧١٨٥] ٤٤ (٢٨٥١) وحدّثني سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ضِرْسُ الْكَافِرِ، أَوْ نَابُ الْكَافِرِ، مِثْلُ أُحُدٍ، وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ».

[7185] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کافر کی داڑھ یا (فرمایا:) کافر کا کچلی دانت اُحد پہاڑ جتنا ہو جائے گا اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن چلنے کی مسافت کے برابر ہوگی۔"

فائدہ: کچلی سب سے زیادہ درد اور تکلیف کو محسوس کرتی ہے، داڑھ اور دوسرے دانت بھی کرتے ہیں۔ یہ اتنے بڑے اس لیے بنا دیے جائیں گے کہ کافر زیادہ سے زیادہ عذاب کا مزہ چکھے۔

[٧١٨٦] ٤٥ (٢٨٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: «مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ، مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ».

[7186] ابوکریب اور احمد بن عمر وکیعی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن فضیل نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے اسے مرفوع بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جہنم میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔"

وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ «فِي النَّارِ».

وکیعی نے "جہنم میں" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٧١٨٧] ٤٦ (٢٨٥٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ ﷺ: «كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ،

[7187] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں؟" انھوں (صحابہ) نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر کمزور، جسے کمزور سمجھا

ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ».

جاتا ہے، (مگر ایسا کہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ پر قسم کھا لے تو وہ اس کی قسم پوری کر دے۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں اہل جہنم کے بارے میں خبر نہ دوں؟" لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: "ہر اجڈ، مال اکٹھا کرنے والا اور اسے خرچ نہ کرنے والا اور تکبر اختیار کرنے والا۔"

[٧١٨٨] (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ».

[7188] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی مگر اس میں کہا: "کیا میں تمھاری رہنمائی نہ کروں؟"

[٧١٨٩] ٤٧-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ».

[7189] سفیان نے ہمیں معبد بن خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور جسے کمزور اور لاچار سمجھا جاتا ہے (لیکن ایسا کہ) اگر اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھا لے تو وہ اسے پوری کر دے۔ کیا میں تمھیں اہل جہنم کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہر مال سمیٹنے والا اور اسے خرچ نہ کرنے والا، بداصل، متکبر۔"

[٧١٩٠] ٤٨-(٢٨٥٤) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

[7190] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بسا اوقات پراگندہ بالوں والے، جنھیں دروازوں پر سے لوٹا دیا جاتا ہے (ایسا ہوتا ہے) کہ اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھا لے تو وہ (اللہ) اسے پوری کر دیتا ہے۔"

[٧١٩١] ٤٩-(٢٨٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا، فَقَالَ: «﴿إِذِ انْبَعَثَ

[7191] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی

أشقاها» [الشمس: ١٢]: انبعث بها رجل عزيز عارم منيع في رهطه، مثل أبي زمعة» ثم ذكر النساء، فوعظ فيهن ثم قال: «إلام يجلد أحدكم امرأته؟» في رواية أبي بكر «جلد الأمة» وفي رواية أبي كريب «جلد العبد - ولعله يضاجعها من آخر يومه» ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة فقال: «إلام يضحك أحدكم مما يفعل».

کا اور اس کی کونچیں کاٹنے والے شخص کا ذکر فرمایا، پھر آپ نے پڑھا: ''جب اس (قبیلے) کا بدبخت ترین شخص اٹھا'' (آپ نے فرمایا: قبیلۂ ثمود کا) سب سے طاقتور، شر پھیلانے والا، جس کو اپنی قوم کا پورا تحفظ حاصل تھا، جس طرح ابوزمعہ (اسود بن مطلب) ہے، (کونچیں کاٹنے کے لیے) اٹھا۔'' پھر آپ ﷺ نے اس سلسلے میں عورتوں کا بھی ذکر کیا، (صحابہ کو) ان کے بارے میں وعظ ونصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو (اس طرح) کوڑے سے مارتا ہے۔'' ۔ ابوبکر کی روایت میں ہے: ''جس طرح لونڈی کو مارتا ہے'' اور ابوکریب کی روایت میں ہے: ''جس طرح غلام کو مارتا ہے ۔ پھر شاید دن کے آخر میں اس کے ساتھ ہم بستری کرے گا۔'' پھر ان (صحابہ) کو گوز پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت فرمائی: ''تم میں سے کوئی کب تک اس کام پر ہنستا رہے گا جسے وہ خود کرتا ہے۔''

فائدہ: آپ معاشرتی برائیوں اور گھٹیاپن کے ازالے کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرماتے اور لوگوں کی اچھی تربیت کرتے تھے۔

[٧١٩٢] ٥٠ (٢٨٥٦) حدثني زهير بن حرب: حدثنا جرير عن سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «رأيت عمرو بن لحي بن قمعة بن خندف، أبا بني كعب هؤلاء، يجر قصبه في النار».

[7192] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف، ان بنوکعب والوں کے جد اعلیٰ کو دیکھا، وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔''

فائدہ: یہ وہ بدبخت ترین شخص ہے جس نے سرزمین مکہ میں بت پرستی کو رواج دیا، نیز یہ بد زبانی، مال سمیٹنے اور شر پھیلانے میں بہت آگے نکل گیا تھا۔

[٧١٩٣] ٥١ (...) حدثني عمرو الناقد وحسن الحلواني وعبد بن حميد - قال عبد: أخبرني، وقال الآخران: حدثنا - يعقوب وهو ابن إبراهيم بن سعد: حدثنا أبي عن

[7193] ابن شہاب نے کہا: میں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ کہتے ہیں: بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ جھوٹے خداؤں (بتوں) کے چڑھاوے کے لیے دوہنا بند کر دیا جاتا ہے، اس لیے کوئی شخص ان کو نہیں دوہتا تھا اور سائبہ وہ جانور

صالح، عن ابن شهاب قال: سمعت سعيد ابن المسيب يقول: إن البحيرة التي يمنع درها للطواغيت، فلا يحتلبها أحد من الناس، وأما السائبة التي كانوا يسيبونها لآلهتهم، فلا يحمل عليها شيء.

سے جسے جھوٹے خداؤں (کی سواری کے لیے) کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے، اس پر کوئی چیز تک نہیں لادی جاتی۔

وقال ابن المسيب: قال أبو هريرة: قال رسول الله ﷺ: «رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر قصبه في النار، وكان أول من سيب السوائب».

اور ابن مسیب نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا، وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا، وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے (بتوں کے نام پر) کھلا چھوڑا جانے والا جانور چھوڑا تھا۔''

فائدہ: مشرک ایسے بدبخت ہوتے ہیں جو اپنے جیسے انسانوں کو لوٹتے ہیں اور جھوٹے خداؤں پر مال لٹاتے ہیں۔ بنو کعب خزاعہ کی ایک شاخ ہے، عمرو بن لحی اور عمرو بن عامر کو اکثر شارحین نے ایک ہی شخص قرار دیا ہے۔ عامر اور لحی میں سے ایک اس کے باپ کا نام تھا اور دوسرا، غالباً لحی، اسی شخص کا لقب تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «أول من سيب السوائب وعبد الأصنام أبو خزاعة عمرو بن عامر» ''بلاشبہ پہلا شخص جس نے سب سے پہلے (بتوں کے نام پر) کھلے چھوڑے جانے والے جانور چھوڑے اور بتوں کی پوجا کی، خزاعہ کا باپ عمرو بن عامر ہے۔'' (مسند احمد: 446/1) مصنف عبدالرزاق میں حضرت زید بن اسلم سے مروی حدیث میں انہی کاموں کا آغاز کرنے والے شخص کے طور پر اس کا نام عمرو بن لحی اخو بنی کعب بتایا گیا ہے۔ (تفسیر عبدالرزاق: 197/1)

[٧١٩٤] ٥٢-(٢١٢٨) حدثني زهير بن حرب: حدثنا جرير عن سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «صنفان من أهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات، رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها، وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا». [راجع: ٥٥٨٢]

[7194] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جہنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو (دنیوی زندگی میں) میں نے (خود) نہیں دیکھا۔ ایک گروہ وہ ہے جس کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور (دوسرے گروہ میں) وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے (بھی) ننگی ہوں گی، دوسروں کو (گناہ پر) مائل کرنے والی، خود مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر (علاقہ) بخت کی اونٹنیوں کے ایک طرف جھکے ہوئے کوہانوں جیسے ہوں گے۔ یہ عورتیں جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی

خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے (لمبے) فاصلے سے محسوس ہوتی ہوگی۔"

[7195] ۵۳ (۲۸۵۷) وحدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ: حدّثنا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ: حدّثنا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ: حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ، إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللهِ، وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ».

[7195] زید بن حباب نے کہا: ہمیں افلح بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے کہ اگر تمھیں لمبی مدت مل گئی تو تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گایوں کی دموں جیسے (کوڑے) ہوں گے، وہ اللہ کے غضب میں صبح گزاریں گے اور اللہ کی سخت ناراضی میں شام بسر کریں گے۔"

فائدہ: یہ لوگ سب سے زیادہ بدقسمت ہیں کیونکہ چھین کر عیش و عشرت میں ڈوبے رہنے والے حکمران اور ان کے کارندے تھے جو اپنی قوموں پر مظالم ڈھاتے رہے۔ یہ لوگ بعد کے زمانوں میں سامنے آئے اور لوگوں نے انھیں دیکھا۔ اب بھی لوٹ مار اور ظلم و ستم کا سلسلہ جاری ہے لیکن ہاتھ میں کوڑے رکھنے والوں کی جگہ ایسے لوگوں نے لے لی ہے جو خفیہ طریقوں سے دھمکا کر اور ڈرا کر مال بٹورتے ہیں۔ غریب لوگ اور عام لوگوں کو افلاس میں دھکیلتے ہیں۔

[7196] ۵٤ (...) حدّثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حدّثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حدّثنا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ: حدّثني عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَوْشَكْتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللهِ، وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ، فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ».

[7196] ابو عامر عقدی نے کہا: ہمیں افلح بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر تمھیں طویل مدت مل گئی تو قریب ہے کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کی صبح اللہ کی سخت ناراضی میں اور جن کی شام اللہ کی لعنت کے سائے میں ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں گایوں کی دموں کے مانند (کوڑے) ہوں گے۔"

(المعجم ١٤) - (بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا، وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (التحفة ١٥)

باب: 14- دنیا کی فنا اور روزِ قیامت حشر کا بیان

[7197] ۵۵ (۲۸۵۸) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[7197] عبداللہ بن ادریس، محمد بن نمیر، محمد بن بشر، موسیٰ

أبي شيبة: حدّثنا عبْدُ الله بْنُ إدْريس؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُمير: حدّثنا أبي ومُحمّدُ بْنُ بشْرٍ؛ ح: وحدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى: أخْبرنا مُوسى بْنُ أعْين؛ ح: وحدّثني مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا أبو أسامة، كُلُّهُمْ عنْ إسْماعيل ابْن أبي خالدٍ؛ ح: وحدّثني مُحمّدُ بْنُ حاتمٍ - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا يحْيى بْنُ سعيدٍ: حدّثنا إسْماعيلُ بْنُ أبي خالدٍ: حدّثنا قيْسٌ قال: سمعْتُ مُسْتوْردًا أخا بني فهْرٍ يقُولُ: قال رسُولُ الله ﷺ: «والله! ما الدُّنْيا في الْآخرة إلّا مثْلُ ما يجْعلُ أحدُكُمْ إصْبعهُ هٰذه - وأشار يحْيى بالسّبّابة - في الْيمّ، فلْينْظُرْ أحدُكُمْ بم ترْجعُ؟».

بن اعین اور ابواسامہ اور یحییٰ بن سعید سب نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قیس نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مستورد (بن شداد قرشی) فہری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! آخرت (کے مقابلے) میں دنیا کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنی ایک انگلی سمندر میں ڈالے۔ یحییٰ نے اپنی انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا۔ پھر دیکھے وہ (انگلی) اس میں سے کیا (نکال کر) لاتی ہے۔''

وفي حديثهمْ جميعًا، غيْر يحْيى: سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ ذٰلك.

یحییٰ (بن سعید قطان کی روایت) کے علاوہ باقی سب کی حدیث میں (صراحت سے) یہ الفاظ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

وفي حديث أبي أُسامة: عن الْمُسْتوْرد بْن شدّادٍ أخي بني فهْرٍ، وفي حديثه أيْضًا: قال: وأشار إسْماعيلُ بالْإبْهام.

اور حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ سے ابواسامہ کی حدیث میں بھی (یہی الفاظ ہیں)، اور ان کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ (ابواسامہ نے) اور اسماعیل (بن ابی خالد) نے انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کیا۔

فائدہ: مراد ایک انگلی ہے، چھوٹی ہو یا بڑی، وہ سمندر میں سے جتنا پانی نکال سکتی ہے اس کی مقدار بہت قلیل ہوگی۔ آخرت کے مقابلے میں دنیا اتنی سی ہے، جس کے فریب میں آ کر کافر آخرت کا سب کچھ لٹا بیٹھتا ہے۔

[٧١٩٨] ٥٦-(٢٨٥٩) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا يحْيى بْنُ سعيدٍ عنْ حاتم بْن أبي صغيرة: حدّثني ابْنُ أبي مُليْكة عن الْقاسم بْن مُحمّدٍ، عنْ عائشة قالتْ: سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «يُحْشرُ النّاسُ يوْم

[7198] یحییٰ بن سعید نے ہمیں حاتم بن ابی صغیرہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے روز لوگ ننگے پاؤں، بے لباس، بے ختنہ

الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ قَالَ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ».

اٹھائے جائیں گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! عورتیں اور مرد اکٹھے، وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے۔ فرمایا: ''عائشہ! (اس دن کی ہولناکیوں کا) معاملہ اس سے زیادہ سخت ہوگا کہ کوئی ایک دوسرے کی طرف دیکھے۔''

[٧١٩٩] (...) وحدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ «غُرْلًا».

[7199] ابوخالد احمر نے ہمیں حاتم بن ابی صغیرہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنی روایت میں ''بے ختنہ'' ذکر نہیں کیا۔

[٧٢٠٠] ٥٧ - (٢٨٦٠) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ: يَخْطُبُ.

[7200] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحٰق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: سفیان بن عیینہ نے عمرو سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''تم اللہ سے اس طرح ملاقات کرنے والے ہو کہ تم پیدل، ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ ہوگے۔'' اور زہیر نے اپنی حدیث میں: ''آپ خطبہ دے رہے تھے'' ذکر نہیں کیا۔

[٧٢٠١] ٥٨ - (...) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا

[7201] وکیع اور معاذ دونوں نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، نیز محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے — الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں — کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مغیرہ بن نعمان سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان نصیحت آموز خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! تم کو اللہ کے سامنے ننگے پاؤں، بے لباس، بے ختنہ اکٹھا کیا جائے گا (قرآن مجید میں ہے): ''جس طرح ہم نے پہلی پیدائش کا آغاز کیا تھا، اسی کو دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہم پر (پختہ) وعدہ ہے، ہم یہی کرنے والے ہیں۔'' یاد رکھو! مخلوقات میں سے سب سے

عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ [الأنبياء: ١٠٤]. أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَلَا! وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ مِنْهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ، إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾" [المائدة: ١١٧، ١١٨] قَالَ: "فَيُقَالُ لِي: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ".

پہلے جنھیں لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم ملیٖۃ ہوں گے اور یاد رکھو! میری امت میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، پھر انھیں پکڑ کر بائیں (جہنم کی) طرف لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں، انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) یہ نئی باتیں نکالی تھیں۔ تو میں وہی کچھ کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ ملیٖۃ) کہیں گے: "میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان رہا، جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو ان پر تو نگہبان تھا، اگر تو انھیں عذاب دے تو بے شک یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو یقیناً تو ہی بڑا غالب اور بڑا دانا ہے۔" فرمایا: "تو مجھ سے کہا جائے گا: جب سے آپ ان سے جدا ہوئے تھے یہ مسلسل اپنی ایڑیوں پر لوٹتے چلے گئے۔"

وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ: "فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ".

اور وکیع اور معاذ کی حدیث میں ہے: "تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) یہ نئی باتیں نکالی تھیں۔"

[٧٢٠٢] ٥٩-(٢٨٦١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا".

[7202] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "(قیامت کے دن) لوگوں کو تین طریقوں سے (اللہ کے سامنے) اکٹھا کیا جائے گا۔ (کچھ لوگ) خوف و رجا کے عالم میں ہوں گے اور (وہ لوگ جنھیں حاضری کے وقت بھی عزت نصیب ہوگی، حسب مراتب) دو (افراد) ایک اونٹ پر (سوار) ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر (سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے) اور باقی سب لوگوں کو آگ (اپنے گھیرے میں) اکٹھا کر کے لائے گی۔ جہاں ان پر رات آئے گی وہ (آگ) رات کو بھی ان کے ساتھ ہوگی، جہاں انھیں دوپہر ہوگی وہ دوپہر کو بھی ان کے ساتھ رہے گی، وہ جہاں صبح کریں گے وہ صبح کے وقت بھی ان کے ساتھ ہوگی اور جہاں وہ لوگ شام

کریں گے وہ شام کو بھی ان کے ساتھ ہوگی۔"

فائدہ: یہ مفت امید رکھنے والوں اور ڈرنے والوں سے عام مسلمان مراد ہیں جنھیں اپنے اچھے عمل بھی یاد آرہے ہوں گے اور ان کی وجہ سے امید رکھتے ہوں گے اور برے عمل بھی یاد آرہے ہوں گے اور ان کی وجہ سے ڈرتے ہوئے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنھیں ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، یہ اپنے اپنے نیک اعمال کے حساب سے سواریوں پر سوار ہوں گے اور پیدل ایسے ہوں گے جنھیں اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ یہ اپنے قدموں پر چلتے ہوئے اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

(المعجم ١٥) (بابٌ: في صفة يوم القيامة، أعاننا الله على أهواله) (التحفة ١٦)

باب:15-روزِ قیامت کے احوال، اللہ اس کی ہولناکیوں کے سامنے ہماری مدد فرمائے

[٧٢٠٣] ٦٠ - (٢٨٦٢) حدّثنا زهير بن حرب ومحمّد بن المثنّى وعبيد الله بن سعيد قالوا: حدّثنا يحيى يعنون ابن سعيد، عن عبيد الله: أخبرني نافع عن ابن عمر، عن النّبيّ ﷺ: ﴿يوم يقوم النّاس لربّ العالمين﴾ [المطفّفين: ٦] قال: «حتّى يقوم أحدهم في رشحه إلى أنصاف أذنيه». وفي رواية ابن المثنّى قال: ﴿يقوم النّاس﴾ لم يذكر ﴿يوم﴾.

[7203] زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ اور عبیداللہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے (اس آیت کی تفسیر) روایت کی: "اس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہاں تک کہ ان میں سے کوئی اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کا پسینہ اس کے کانوں کے درمیان تک ہوگا۔" اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ("ان میں سے کوئی" کے بجائے) فرمایا: "لوگ کھڑے ہوں گے" انھوں (ابن مثنیٰ) نے (آیت میں) یوم (اس دن) کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٢٠٤] (...) حدّثنا محمّد بن إسحاق المسيّبيّ: حدّثنا أنس يعني ابن عياض؛ ح: وحدّثني سويد بن سعيد: حدّثنا حفص بن ميسرة، كلاهما عن موسى بن عقبة؛ ح: وحدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدّثنا أبو خالد الأحمر وعيسى بن يونس عن ابن عون؛ ح: وحدّثني عبد الله بن جعفر بن يحيى: حدّثنا معن: حدّثنا مالك؛ ح: وحدّثني أبو نصر

[7204] موسیٰ بن عقبہ، ابن عون، امام مالک، ایوب اور صالح سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی جو عبیداللہ نے نافع سے بیان کی ہے، البتہ موسیٰ بن عقبہ اور صالح کی روایت میں ہے: "یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شخص آدھے کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوبا ہوگا۔"

التَّمَّارُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ.

غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ: «حَتّٰى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ».

[٧٢٠٥] ٦١-(٢٨٦٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَرَقَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلٰى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلٰى آذَانِهِمْ» يَشُكُّ ثَوْرٌ أَيَّهُمَا قَالَ.

[7205] عبدالعزیز بن محمد نے ثور سے، انھوں نے ابوالغیث سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً پسینہ —قیامت کے دن— زمین میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے ستر گنا فاصلے تک چلا جائے گا اور وہ لوگوں کے منہ یا ان کے کانوں تک پہنچا ہوگا۔'' ثور کو شک ہے کہ انھوں (ابوالغیث) نے دونوں میں سے کون سے الفاظ کہے۔

[٧٢٠٦] ٦٢-(٢٨٦٤) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تُدْنٰى الشَّمْسُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنَ الْخَلْقِ، حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ».

[7206] عبدالرحمن بن جابر سے روایت ہے، کہا: مجھے سلیم بن عامر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت مقداد بن اسود ؓ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن سورج مخلوقات کے بہت نزدیک آ جائے گا حتی کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔''

قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ: فَوَاللهِ! مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ؟ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ، أَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ.

سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میل سے ان (مقداد ؓ) کی مراد مسافت ہے یا وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے؟

قَالَ: «فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي

آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے

الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا».

قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

میں (ڈوبے) ہوں گے، ان میں سے کوئی اپنے دونوں ٹخنوں تک، کوئی اپنے دونوں گھٹنوں تک، کوئی اپنے دونوں کولہوں تک اور کوئی ایسا ہوگا جسے پسینے نے لگام ڈال رکھی ہوگی۔''

(مقداد رضی اللہ عنہ نے) کہا: اور (ایسا فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ) (التحفة ١٧)

باب:16-وہ صفات جن کے ذریعے سے دنیا میں اہل جنت اور اہل جہنم کی پہچان ہوسکتی ہے

[٧٢٠٧] ٦٣ (٢٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ وَابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: «أَلَا! إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي، يَوْمِي هٰذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا، حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ، إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ! إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً، فَقَالَ:

[7207] ابوغسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار بن عثمان نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابوغسان اور ابن مثنیٰ کے ہیں۔ دونوں نے کہا: معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اور انھوں نے حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ''سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمھیں ان باتوں کی تعلیم دوں جو تمھیں معلوم نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ان کا علم عطا کیا ہے، (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:) ہر مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا (اس کی قسمت میں لکھا) حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو (حق کے لیے) یکسو پیدا کیا، پھر شیاطین ان کے پاس آئے اور انھیں ان کے دین سے دور کھینچ لیا، اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا، انھوں نے اسے ان کے لیے حرام کر دیا اور ان (بندوں) کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کے لیے میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی تھی۔ اور اللہ نے زمین والوں کی طرف نظر فرمائی تو اہل کتاب کے (کچھ) بچے کھچے لوگوں کے سوا باقی عرب اور عجم سب پر سخت ناراض ہوا اور (مجھ سے) فرمایا: میں نے

اسْتَخْرَجُوكَ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ، قَالَ: وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ . قَالَ: وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتْبَعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ، وَإِنْ دَقَّ، إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ». وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ «وَالشِّنْظِيرُ: الْفَحَّاشُ» وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ: «وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ».

آپ کو اس لیے مبعوث کیا کہ میں آپ کی اور آپ کے ذریعے سے دوسروں کی آزمائش کروں اور میں نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی دھو (کر مٹا) نہیں سکتا، آپ سوتے ہوئے بھی اس کی تلاوت کریں گے اور جاگتے ہوئے بھی اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو (ان کے معبودوں اور ان کے آباء و اجداد کے شرک اور گناہوں پر عار دلاتے ہوئے انھیں) جلاؤں۔ میں نے کہا: میرے رب! وہ میرے سر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے روٹی کی طرح کر دیں گے۔ تو (اللہ نے) فرمایا: آپ انھیں باہر نکالیں جس طرح انھوں نے آپ کو باہر نکالا اور ان سے لڑائی کریں، ہم آپ کو لڑائیں گے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں، آپ پر خرچ کیا جائے گا اور آپ لشکر بھیجیں، ہم اس جیسے پانچ لشکر بھیجیں گے اور جو لوگ آپ کے فرماں بردار ہیں ان کے ذریعے سے نافرمانوں کے خلاف جنگ کریں۔ (پھر آپ ﷺ نے) فرمایا: اہل جنت تین (طرح کے لوگ) ہیں: ایسا سلطنت والا جو عادل ہے، صدقہ کرنے والا ہے، اسے اچھائی کی توفیق دی گئی ہے۔ اور ایسا مہربان شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہے۔ اور وہ عفت شعار (برائیوں سے بچ کر چلنے والا) جو عیال دار ہے، (پھر بھی) سوال سے بچتا ہے۔ فرمایا: اور اہل جہنم پانچ (طرح کے لوگ) ہیں: وہ کمزور جس کے پاس (برائی سے) روکنے والی (عقل، عفت، حیا، غیرت) کوئی چیز نہیں، جو تم میں سے (برے کاموں میں دوسروں کے) پیچھے لگنے والے لوگ ہیں (حتی کہ) گھر والوں اور مال کے پیچھے بھی نہیں جاتے (ان کی بھی پروا نہیں کرتے) اور ایسا خائن جس کا کوئی بھی مفاد، چاہے بہت معمولی ہو، (دوسروں کی نظروں سے) اوجھل ہوتا ہے تو وہ اس میں (ضرور) خیانت کرتا ہے۔ اور ایسا شخص جو صبح شام تمھارے اہل و عیال اور مال کے بارے میں تمھیں دھوکا دیتا ہے۔" اور آپ ﷺ نے بخل

یا جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا۔" اور بدطینت بدخلق۔" اور ابوغسان نے اپنی حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا: "آپ خرچ کریں تو عنقریب آپ پر خرچ کیا جائے گا۔"

[۷۲۰۸] (. . .) وحدّثناه مُحمّدُ بْنُ المُثنّى العَنَزيُّ: حدّثنا مُحمّدُ بنُ أبي عديّ عنْ سعيدٍ، عنْ قتادةَ، بهذا الإسْنادِ، ولَمْ يذْكُرْ في حديثهِ: «كُلُّ مالٍ نحلْتُهُ عبْدًا حلالٌ».

[7208] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی حدیث میں یہ بیان نہیں کیا: "ہر مال، جو میں نے بندے کو دیا، حلال ہے۔"

[۷۲۰۹] (. . .) حدّثني عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ بشْرٍ العبْديُّ: حدّثنا يحْيى بْنُ سعيدٍ عنْ هشامٍ صاحبِ الدّسْتوائيّ: حدّثنا قتادةُ عنْ مُطرّفٍ، عنْ عياضِ بْنِ حمارٍ؛ أنّ رسُولَ اللهِ ﷺ خطب ذات يوْمٍ، وساق الحديث، وقال في آخرهِ: قال يحْيى: قال شُعْبةُ عنْ قتادة قال: سمعْتُ مُطرّفًا في هٰذا الحديثِ.

[7209] ہمیں یحییٰ بن سعید نے دستوائی (کپڑے بیچنے) والے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف سے اور انھوں نے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا، پھر حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: یحییٰ نے کہا: شعبہ نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: انھوں (قتادہ) نے کہا: میں نے اس حدیث میں (جو بیان ہوا وہ خود) مطرف سے سنا۔

[۷۲۱۰] ٦٤ (. . .) وحدّثني أبُو عمّارٍ حُسيْنُ بْنُ حُريْثٍ: حدّثنا الفضْلُ بْنُ مُوسى عن الحُسيْنِ، عنْ مطرٍ: حدّثني قتادةُ عنْ مُطرّفِ بْنِ عبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخّيرِ، عنْ عياضِ بْنِ حمارٍ أخي بني مُجاشعٍ قال: قام فينا رسُولُ اللهِ ﷺ ذات يوْمٍ خطيبًا فقال: «إنّ الله أمرني» وساق الحديث بمثْلِ حديثِ هشامٍ عنْ قتادة. وزاد فيهِ: «وإنّ الله أوْحى إليّ أنْ تواضعُوا حتّى لا يفْخر أحدٌ على أحدٍ، ولا يبْغي أحدٌ على أحدٍ». وقال في حديثهِ: «وهُمْ فيكُمْ تبعًا لا يبْغُون أهْلًا ولا مالًا».

[7210] مطر نے کہا: مجھے قتادہ نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عیاض بن حمار سے جو قبیلہ مجاشع سے تھے، روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے" اس کے بعد قتادہ سے ہشام کی حدیث کے مطابق حدیث بیان کی اور اس میں مزید یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب تواضع اختیار کرو، حتی کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔" انھوں نے اس حدیث میں کہا: "وہ تم میں (برائی کے کاموں میں دوسروں کے) پیچھے لگنے والے ہیں، گھر والوں اور مال کے بھی متلاشی نہیں (کہ کما کر دوسروں سے مستغنی ہو جائیں۔)"

فقُلْتُ: فيكُونُ ذٰلك؟ يا أبا عبْدِ اللهِ! قال:

تو میں (قتادہ) نے (مطرف سے) کہا: ابوعبداللہ تو (اب)

نعمْ، واللهِ! لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وإنّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ، مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا.

یہی ہوا کرے گا؟ انھوں نے کہا: ہاں، واللہ! میں نے جاہلیت کے زمانے میں انھیں دیکھا، (ایسا ہوتا تھا) کہ ایک شخص پورے قبیلے کی بکریاں چراتا تھا۔ اسے ان کی ایک بچی کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا جس سے وہ مجامعت کرتا تھا۔

فائدہ: ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنی سوچ نہیں رکھتے۔ بڑے بڑے غلط کار لوگوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ بڑے لوگ ان کے حقوق پر ڈاکے ڈالتے ہیں، لیکن وہ ان کی تابعداری سے باز نہیں آتے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ عَلَيْهِ، وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ) (التحفة ١٨)

باب: 17- میت کے لیے جنت یا دوزخ کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، عذاب قبر کا اثبات اور اس سے پناہ مانگنا

[٧٢١١] ٦٥-(٢٨٦٦) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[7211] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو ہر صبح و شام اس کا اصل ٹھکانا اس کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو اہل جنت سے اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہے تو اہل دوزخ میں سے (اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے اور اس سے) کہا جاتا ہے: یہ تمھارا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے زندہ کر کے اس (ٹھکانے) تک لے جائے۔''

[٧٢١٢] ٦٦-(...) حدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَالْجَنَّةُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَالنَّارُ» قَالَ: «ثُمَّ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[7212] سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہو تو جنت، اور اگر اہل دوزخ میں سے ہو تو دوزخ (اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔)'' کہا: ''پھر کہا جاتا ہے: یہ تمھارا وہی ٹھکانا ہے جس کی طرف قیامت کے دن تجھے دوبارہ اٹھا کر لے جایا جائے گا۔''

[٧٢١٣] ٦٧ (٢٨٦٧) حدّثنا يحيى بْنُ أيُّوب وأبو بكر بْنُ أبي شيبة، جميعا عن ابْن عُلَيَّة - قال يحيى بْنُ أيُّوب: حدّثنا ابْنُ عُلَيَّة - قال: وأخبرنا سعيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أبي نضْرة، عن أبي سعيد الْخُدْرِيِّ، عن زيْد بْن ثابت قال: قال أبو سعيد: وَلَمْ أشْهدْهُ من النّبيّ ﷺ، ولٰكنْ حدّثنيه زيْدُ بْنُ ثابت قال: بيْنما النّبيُّ ﷺ في حائط لبني النّجّار، على بغْلة لهُ، ونحْنُ معهُ، إذْ حادتْ به فكادتْ تُلْقيه، وإذا أقْبُرٌ ستّةٌ أوْ خمْسةٌ أوْ أرْبعةٌ - قال: كذا كان يقُولُ الْجُرَيْرِيُّ - فقال: «منْ يعْرفُ أصْحاب هٰذه الْأقْبُر؟» فقال رجُلٌ: أنا. قال: «فمتى مات هٰؤُلاء؟» قال: ماتُوا في الْإشْراك. فقال: «إنّ هٰذه الْأُمّة تُبْتلى في قُبُورها، فلوْلا أنْ لا تدافنُوا، لدعوْتُ الله أنْ يُسْمعكُمْ منْ عذاب الْقبْر الّذي أسْمعُ منْهُ»، ثُمّ أقْبل علينا بوجْهه فقال: «تعوّذُوا بالله منْ عذاب النّار» فقالُوا: نعُوذُ بالله منْ عذاب النّار. فقال: «تعوّذُوا بالله منْ عذاب الْقبْر» فقالُوا: نعُوذُ بالله منْ عذاب الْقبْر. قال: «تعوّذُوا بالله من الْفتن، ما ظهر منْها وما بطن» قالُوا: نعُوذُ بالله من الْفتن، ما ظهر منْها وما بطن. قال: «تعوّذُوا بالله منْ فتْنة الدّجّال» قالُوا: نعُوذُ بالله منْ فتْنة الدّجّال.

[7213] ابن علیہ نے کہا: ہمیں سعید جریری نے ابونضرہ سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (ابونضرہ نے) کہا: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے روبرو حاضر ہو کر نہیں سنی، بلکہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دفعہ جب نبی ﷺ بنونجار کے ایک باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے، ہم آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک وہ بدک گیا، وہ آپ کو گرانے لگا تھا، (دیکھا تو) وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں ۔ (ابن علیہ نے) کہا: جریری اسی طرح کہا کرتے تھے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: میں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ کب مرے تھے؟'' اس نے کہا: شرک (کے عالم) میں مرے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ اپنی قبروں میں مبتلائے عذاب ہیں۔ اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مردوں کو) دفن نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کے جس عذاب (کی آوازوں) کو میں سن رہا ہوں وہ تمھیں بھی سنا دے۔'' پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف رخِ انور پھیرا اور فرمایا: ''آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا: ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تمام) فتنوں سے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا: ہم فتنوں سے، جو ظاہر ہیں اور پوشیدہ ہیں، اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا: ہم دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

[٧٢١٤] ٦٨ (٢٨٦٨) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ

[7214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ».

نے فرمایا: "اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن نہ کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو عذاب قبر (کی آوازیں) سنوائے۔"

[٧٢١٥] ٦٩-(٢٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: «يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا».

[7215] حضرت براء ؓ نے حضرت ابوایوب ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے، آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: "یہود ہیں، انھیں قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔"

[٧٢١٦] ٧٠-(٢٨٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ». قَالَ: «يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟». قَالَ: «فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ» قَالَ: «فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا

[7216] شیبان بن عبدالرحمٰن نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ؓ نے حدیث بیان کی، کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر واپس جاتے ہیں تو وہ (بندہ) ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تم اس آدمی کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتے تھے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جہاں تک مومن ہے تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" فرمایا: "تو اس سے کہا جائے

مِنَ الْجَنَّةِ" قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: "فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا".

گا: تم دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمھیں جنت میں ایک ٹھکانا دے دیا ہے۔" اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ اپنے دونوں ٹھکانوں کو ایک ساتھ دیکھے گا۔"

قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ.

قتادہ نے کہا: اور ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی قبر میں ستر ہاتھ وسعت کر دی جاتی ہے اور قیامت تک اس کی قبر میں تر و تازہ نعمتیں بھر دی جاتی ہیں۔"

[٧٢١٧] ٧١ (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا".

[7217] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو لوگوں کے واپس جاتے وقت وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔"

[٧٢١٨] ٧٢ (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ" فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ.

[7218] عبدالوہاب بن عطاء نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی رخ موڑ کر چل پڑتے ہیں۔" اس کے بعد قتادہ سے شیبان کی بیان کردہ روایت کے مانند بیان کیا۔

فائدہ: بعض اہل علم جوتوں کی آواز سننے کا لفظی معنی مراد لیتے ہیں۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ اس شخص کو پتہ چل گیا کہ دنیا والے اسے چھوڑ کر چلے گئے اور ان میں سے کوئی اب اس کے کام نہیں آ سکتا۔ بعض دوسرے اہل علم بقول ابن ہمام امام ابوحنیفہ کے اصحاب کی اکثریت کا قول یہ ہے کہ میت کے لیے سننا ممکن نہیں۔ وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں: ﴿وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي ٱلْقُبُورِ﴾ "اور آپ ہرگز انھیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔" (فاطر 35:22) وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھائے اور اس کے مرنے کے بعد اس سے مخاطب ہو تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔" (شرح صحیح مسلم ...) ان کے نزدیک یہ ایک استعارہ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ تدفین کے فوراً بعد میت سے سوال و جواب شروع ہو جاتا ہے۔ اگر لفظی معنی مراد لیا جائے تو بھی اس موقع پر اللہ کے حکم سے مومن اور کافر دونوں کا محض سننا ثابت ہوتا ہے۔ مر جانے والے سے استفادات کی کسی بھی صورت سے کوئی گنجائش نہیں نکلتی، اس کی تردید ہوتی ہے کیونکہ مرنے والا اگر مومن اور نیک

ہے تو بھی اس کی توجہ اب دنیا کے امور کی طرف نہیں بلکہ آخرت میں اپنے عمدہ ٹھکانے کی طرف ہوتی، دنیا میں اس کا امتحان ختم ہو چکا اور اسے کامیاب قرار دے دیا گیا ہے۔ اسے دوبارہ دارالامتحان کی گھٹیا زندگی کی طرف نہیں پھینکا جاتا۔

[٧٢١٩] ٧٣-(٢٨٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ﴾ [إبراهيم: ٢٧] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ﴾».

[7219] سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو پختہ قول (کلمۂ طیبہ کی حقیقی شہادت) کے ذریعے سے (حق پر) ثابت قدم رکھتا ہے۔'' فرمایا: ''یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس (مرنے والے) سے کہا جاتا ہے: تمھارا رب کون ہے؟ وہ (مومن) کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، یہی قول عزوجل ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (سے مراد) ہے۔''

[٧٢٢٠] ٧٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

[7220] خیثمہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے بارے میں) روایت کی: ''اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں پختہ قول پر ثابت قدم رکھتا ہے۔'' کہا: یہ آیت عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

[٧٢٢١] ٧٥-(٢٨٧٢) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا».

[7221] مجھے عبیداللہ بن عمر قواریری نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں بدیل نے عبداللہ بن شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ''جب مومن کی روح نکل جاتی ہے تو دو فرشتے اس (روح) کو لیتے ہیں اور اسے اوپر کی طرف لے جاتے ہیں۔''

قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا، وَذَكَرَ الْمِسْكَ.

حماد نے کہا: انھوں نے اس کی خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کی بات کی۔

قَالَ: «وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ».

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آسمان والے کہتے ہیں: یہ ایک پاکیزہ روح ہے، زمین والوں کی طرف سے آئی ہے، (اے روحِ مومن!) تجھ پر اور اس جسم پر، جسے تو نے آباد کیے رکھا، اللہ کی رحمت ہو، چنانچہ اسے اس کے رب عزوجل کے پاس لے جایا جاتا ہے، پھر وہ فرماتا ہے: اسے مقرر شدہ آخری مدت تک کے لیے (عالی شان ٹھکانے پر) لے جاؤ۔''

قَالَ: «وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ - قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا، وَذَكَرَ لَعْنًا - وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، قَالَ: فَيُقَالُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ».

فرمایا: ''اور کافر، جب اس کی روح نکلتی ہے ۔ حماد نے کہا: اور آپ ﷺ نے اس کی بدبو اور (اس پر کی جانے والی) لعنتوں کا ذکر کیا ۔ اور آسمان والے کہتے ہیں: گندی روح ہے، زمین کی طرف سے آئی ہے، فرمایا: تو کہا جاتا ہے: اسے مقرر شدہ آخری مدت تک کے لیے (برے ٹھکانے) پر لے جاؤ۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَيْطَةً، كَانَتْ عَلَيْهِ، عَلَى أَنْفِهِ، هٰكَذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چادر، جو آپ کے جسم مبارک پر تھی، اس طرح موڑ کر اپنی ناک پر رکھی۔

[٧٢٢٢] ٧٦ (٢٨٧٣) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ، وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ، فَرَأَيْتُهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ: أَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ: سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ: «هٰذَا مَصْرَعُ

[7222] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے تو ہم نے پہلی کا چاند دیکھنے کی کوشش کی، میں تیز نظر انسان تھا، میں نے چاند کو دیکھ لیا، میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جس کا خیال ہو کہ اس نے اسے دیکھ لیا ہے، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ چنانچہ انھوں نے اسے دیکھنا چھوڑ دیا، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: عنقریب میں اپنے بستر پر لیٹا ہوں گا تو اسے دیکھ لوں گا، پھر انھوں نے ہم سے اہل بدر کا واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن پہلے ہمیں بدر (میں قتل ہونے) والوں کے گرنے کی جگہیں دکھا رہے تھے: آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''ان شاء اللہ! کل

فُلَانٍ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ». قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ! مَا أَخْطَأُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللهُ حَقًّا».

فلاں کے قتل ہونے کی جگہ یہ ہوگی۔" کہا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا! وہ لوگ ان جگہوں کے کناروں سے ذرا بھی ادھر ادھر (قتل) نہیں ہوئے تھے جن کی نشاندہی رسول اللہ ﷺ نے کی تھی۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ان (کی لاشوں) کو ایک دوسرے کے اوپر کنویں میں ڈال دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ چل کر ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: "اے فلاں بن فلاں! اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اللہ اور اس کے رسول کے کیے ہوئے وعدے کو سچا پایا؟ بلاشبہ میں نے اس وعدے کو بالکل سچا پایا ہے جو اللہ نے میرے ساتھ کیا تھا۔"

قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا؟ قَالَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا».

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ان جسموں سے کیسے بات کر رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم لوگ اس کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، مگر وہ میری بات کا کوئی جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔"

[٧٢٢٣] ٧٧-(٢٨٧٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: «يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ! يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ! يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ! يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ! أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا» فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا؟ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا».

[7223] حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن تک بدر کے مقتولین کو پڑا رہنے دیا، پھر آپ ان کے پاس گئے، کھڑے ہو کر ان کو پکارا اور فرمایا: "اے ابوجہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے وہ وعدہ سچا نہیں پایا جو تمھارے رب نے تم سے کیا تھا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا!" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا یہ ارشاد سنا تو عرض کی: اللہ کے رسول! یہ لوگ کیسے سنیں گے اور کہاں سے جواب دیں گے جبکہ وہ تو لاشیں بن چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس بات کو، جو میں ان سے کہہ رہا

ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا، فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ.

ہوں، ان کی نسبت زیادہ سننے والے نہیں ہو، لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔" پھر آپ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انھیں گھسیٹا گیا اور بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔

[٧٢٢٤] ٧٨ (٢٨٧٥) حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا - وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ: بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا - مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

[7224] عبدالاعلیٰ اور روح بن عبادہ نے سعید بن ابی عروبہ سے، انھوں نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس ؓ نے حضرت ابوطلحہ ؓ سے (سن کر) بیان کیا، انھوں نے کہا: جب بدر کا دن تھا اور نبی ﷺ نے ان پر فتح حاصل فرمائی تو آپ نے قریش کے بڑے سرداروں میں سے بیس افراد کے بارے میں حکم دیا۔ اور روح (بن عبادہ) کی حدیث میں ہے کہ چوبیس افراد کے بارے میں (حکم دیا)۔ تو انھیں بدر کے پتھروں سے بنے ہوئے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا، پھر انھوں نے حضرت انس ؓ سے ثابت کی روایت کردہ حدیث کے مطابق حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ پہلے دن قریش کے ستر مقتولین میں سے چوبیس تک لوگوں کی لاشیں کنویں میں ڈالی گئیں اور پچھلی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کی لاشیں بعد میں بھی ڈالی گئیں۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ إِثْبَاتِ الْحِسَابِ) (التحفة ١٩)

باب:18-(حشر کا) حساب کتاب ثابت ہے

[٧٢٢٥] ٧٩ (٢٨٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حُوسِبَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عُذِّبَ» فَقُلْتُ: أَلَيْسَ

[7225] اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن جس سے حساب لیا گیا وہ عذاب میں مبتلا ہو گیا۔" میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ تو آپ ﷺ

قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ [الانشقاق: ٨] فَقَالَ: «لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ، إِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ، مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ».

نے فرمایا: ''وہ حساب نہیں، وہ تو حساب کے لیے پیش ہونا ہے، جس سے قیامت کے دن حساب کی پوچھ گچھ ہوئی، اسے عذاب (میں ڈال) دیا جائے گا۔''

[٧٢٢٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7226] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ایوب نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٧٢٢٧] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَيْسَ اللهُ يَقُولُ: ﴿حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ قَالَ: «ذَاكِ الْعَرْضُ، وَلٰكِنْ مَّنْ نُوقِشَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ».

[7227] ابو یونس قشیری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن ابی مُلَیکہ نے قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا بھی حساب کتاب شروع ہو گیا وہ ہلاک ہو گیا۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ''آسان حساب ہو گا''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو حساب کے لیے پیش ہونا ہے، لیکن جس سے محاسبے میں پوچھ گچھ شروع ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔''

[٧٢٢٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ.

[7228] عثمان بن اسود نے ابن ابی مُلَیکہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے حساب میں پوچھ گچھ شروع ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔'' پھر ابو یونس کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى، عِنْدَ الْمَوْتِ) (التحفة ٢٠)

باب:19- موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کا حکم

[٧٢٢٩] ٨١-(٢٨٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ

[7229] یحییٰ بن زکریا نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات

رسول الله ﷺ قبل وفاته بثلاث، يقول: "لا يموتن أحدكم إلا وهو يحسن بالله الظن".

سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے ہر شخص کو اسی حالت میں موت آئے کہ وہ اللہ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہو۔"

[٧٢٣٠] (...) وحدثنا عثمان بن أبي شيبة: حدثنا جرير؛ ح: وحدثنا أبو كريب: حدثنا أبو معاوية؛ ح: وحدثنا إسحاق بن إبراهيم: أخبرنا عيسى بن يونس وأبو معاوية، كلهم عن الأعمش بهذا الإسناد، مثله.

[7230] جریر، ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٢٣١] ٨٢ (...) وحدثنا أبو داود سليمان بن معبد: حدثنا أبو النعمان عارم: حدثنا مهدي بن ميمون: حدثنا واصل عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال: سمعت رسول الله ﷺ قبل موته بثلاثة أيام، يقول: "لا يموتن أحدكم إلا وهو يحسن الظن بالله عز وجل".

[7231] ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے کسی پر بھی موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ وہ اللہ عزوجل کے متعلق اچھا گمان رکھتا ہو۔"

[٧٢٣٢] ٨٣ (٢٨٧٨) وحدثنا قتيبة بن سعيد وعثمان بن أبي شيبة قالا: حدثنا جرير عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر قال: سمعت النبي ﷺ يقول: "يبعث كل عبد على ما مات عليه".

[7232] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ہر شخص کو (ایمان اور امید کی) اسی کیفیت میں اٹھایا جائے گا جس پر اس کو موت آئی تھی۔"

[٧٢٣٣] (...) حدثني أبو بكر بن نافع: حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان، عن الأعمش بهذا الإسناد، مثله، وقال: عن النبي ﷺ، ولم يقل: سمعت.

[7233] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور کہا: "نبی ﷺ سے روایت ہے" اور یہ نہیں کہا: میں نے (آپ ﷺ سے) سنا۔

[٧٢٣٤] ٨٤ (٢٨٧٩) حدثني حرملة بن يحيى التجيبي: أخبرنا ابن وهب: أخبرني

[7234] حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».

ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر اس شخص پر، جو ان میں تھا، عذاب آتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔''
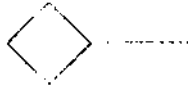
فتنے اور علاماتِ قیامت

انبیائے کرام ﷩ نے انسانوں کے نام اللہ کا پیغام پہنچاتے ہوئے آغاز اس بات سے کیا کہ عارضی دنیوی زندگی کے اختتام پر ہر انسان وایک مشکل مرحلہ درپیش ہے۔ موجودہ زندگی کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ جو ناکام ہو جائے گا وہ دردناک عذاب کا شکار ہو جائے گا۔ سب سے پہلے رسول حضرت نوح ﷤ نے اپنے پیغام کا آغاز اس طرح کیا: ﴿يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ ''اے میری قوم! بلاشبہ میں تمھیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔'' (نوح 71:2) اور سب سے آخری رسول ﷺ نے سب سے پہلے خطاب عام میں پیغام کا آغاز ان الفاظ سے کیا: ''اِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ'' ''بلاشبہ میں سخت عذاب کے آنے سے پہلے تمھیں ڈرانے والا ہوں۔'' (صحیح البخاري، حدیث: 4770)

انسان دنیا کے معاملات میں جس طرح مستغرق ہوتا ہے اسے اپنے مقصد زندگی پر غور کرنے اور آخرت کی کامیابی کا راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ بھی نہیں کہ اسے زندگی کے حتمی انجام، یعنی موت اور اس کے مابعد کی طرف متوجہ کر کے جھنجھوڑا جائے اور ابدی ناکامی کے عواقب سے ڈرایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ سے پہلے کے انبیاء اپنے بعد آنے والے انبیاء و رسل، خصوصاً نبی آخر الزمان کی آمد کی خبر دیتے اور حصول نجات کے لیے ان کی اطاعت کی تلقین کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی اور رسول نے نہیں آنا، اب قیامت آنی ہے۔ یہ انسانیت کے لیے بیدار ہونے کا آخری موقع ہے۔ آپ ﷺ نے بطور نذیر پوری شدت سے انسانیت کو جھنجھوڑا اور جگایا۔ بعثت کے بعد قرآن مجید کی جو سورتیں ابتدائی سالوں میں نازل ہوئیں ان میں قیامت کی اس طرح منظر کشی کی گئی ہے کہ ایک سلیم الفطرت انسان لرز جاتا ہے اور اللہ کے خوف اور قیامت کی ہولناکیوں پر مضطرب ہو جاتا ہے۔ کسی اور آسمانی کتاب میں اس انداز سے اتنی تاکید اور تکرار سے قیامت کی منظر کشی نہیں ملتی۔

قیامت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے زیادہ زور اس پہلو پر دیا کہ وہ انتہائی قریب ہے، وہ اس طرح آپ کی بعثت کے قریب ترہے جس طرح انگشت شہادت اور اس کے ساتھ کی انگلی باہم قریب قریب ہیں۔

جس طرح بارش کی آمد کا سلسلہ آندھی، پھر ٹھنڈی ہواؤں، پھر بادلوں کی آمد، پھر گرج اور چمک سے شروع ہوتا ہے اور پھر اچانک بارش برسنے لگتی ہے، اسی طرح قیامت آنے کی ابتدائی نشانیاں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں شروع ہو گئیں، آپ کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ وحشی اقوام، جو اپنے اپنے علاقوں تک محدود رکھی گئی ہیں، قیامت سے پہلے بڑے پیمانے پر انسانوں اور

وسائل زندگی کی تباہی کا باعث بنیں گی، ان کے راستے کی رکاوٹیں دور ہونے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ ابھی عربوں کے عروج کا آغاز ہوا ہی تھا کہ آپ کو یہ بھی مشاہدہ کرایا گیا کہ جب عربوں کو شوکت ورفعت نصیب ہوگی تو ساتھ ہی اس شر کا بھی آغاز ہو جائے گا جو ان کی تباہی اور زوال کا سبب بنے گا۔ ان کے عروج کا یہ زمانہ لمبا نہیں، ان کو حاصل ہونے والی شوکت وحشمت جلد ہی دوسروں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔

آپ ﷺ ساتھیوں سمیت مدینہ کی اونچی عمارتوں میں سے ایک عمارت پر تشریف فرما تھے تو عالم مثال میں آپ کو دکھایا گیا کہ خود آپ کے شہر مدینہ پر نازل ہونے والے فتنوں کے مقدمات کی برسات شروع ہو گئی ہے جو عام انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فتوحات کے نتیجے میں حاصل ہونے والے اموال، مناصب اور پھر کچھ عرصہ بعد دور دراز علاقوں کے عرب جنھوں نے مدینہ کا رخ کیا اور پھر عجمی لوگ جو اپنی اپنی سوچ لے کر غلاموں وغیرہ کی صورت میں مدینہ پہنچے، انھوں نے ایسے افکار کو ہوا دی جن کی بنا پر اولین مسلمانوں کے درمیان نہ صرف اختلافات پیدا ہوئے بلکہ خون ریزی کا بھی آغاز ہو گیا۔ قیامت کے مقدمات کے طور پر بالکل ابتدائی فتنے جو مسلمان معاشرے حتی کہ مدینہ میں در آئے، وہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف ہی کی صورت میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک ان پر سختی سے کنٹرول رہا۔ اس کے باوجود وہ نہ صرف کثرت سے مدینہ میں داخل ہونے لگے بلکہ ان کی قوت اور تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی ان کے آگے بند دروازہ تھے لیکن ان فتنوں کی قوت نے یہ دروازہ توڑ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور فتنوں کا راستہ کھل گیا۔

مسلمانوں کے باہمی اختلافات اور خون ریزی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف صحابہ کو خبردار کیا بلکہ اس دوران میں نجات کے راستے کی نشاندہی بھی کی جس پر چل کر مسلمان تباہی سے بچ سکتے تھے۔

آپ ﷺ نے جہاں جزیرۂ عرب کے اردگرد کی طاقتور ترین اور امیر ترین سلطنتوں کے خلاف مسلمانوں کی کامیابی کی پیشین گوئی فرمائی، جس پر سننے والوں کی عقلیں دنگ رہ گئیں، وہاں آپ نے اس بات سے بھی خبردار فرمایا کہ دنیا کے خزانے ہاتھ میں آ جانے کے بعد مسلمانوں کی آزمائش کا سخت ترین دور شروع ہو جائے گا۔ مخاصمت اور خانہ جنگی کا خطرناک دور شروع ہو جائے گا۔ فتنے ایسے ہوں گے جو اکثریت کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ وہی بچے گا جو ان سے دور رہنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ عام معاشرے سے کنارہ کشی اختیار کر لے گا، دنیاوی معاملات میں اپنی تگ ودو کو محدود کر لے گا۔ بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، آپس کے اختلافات ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر منتج ہوں گے۔ آپ نے اپنے عہد مبارک کے فوراً بعد سے لے کر قیامت تک نمودار ہونے والی قیامت کی علامات کی خبر دی۔ آپ نے صحابہ کے اجتماعات میں خطبات ارشاد فرمائے اور ایسے مؤثر انداز میں آنے والے واقعات کی تفصیلات بیان فرمائیں کہ صحابہ زار وقطار روتے رہے۔ یہ علامات کچھ لوگوں نے زیادہ یاد رکھیں اور کچھ نے کم، کچھ صحابہ نے زیادہ تفصیلات سمیت ان کو بیان کیا، کچھ نے اختصار سے کام لیا۔ کچھ فتنے چھوٹے تھے، کچھ بڑے۔ سننے والوں اور آگے ان سے سننے والوں نے اپنی اپنی یادداشت کے مطابق بیان کیا، ضرورت پڑنے پر متعلقہ حصہ بیان کیا، اس لیے اس ترتیب کا اہتمام برقرار نہ رہ سکا جو بیان کرتے وقت ملحوظ تھی لیکن بیان کی ہوئی نشانیاں اپنی اصل ترتیب کے مطابق سامنے آنے لگیں اور قیامت تک سامنے آتی رہیں گی۔ عہد رسالت سے آج تک اور آج سے قیامت

تک کا کوئی دور ایسا نہیں جو ان علامات کے ظہور سے خالی ہو۔ انسانیت کو بالعموم اور امت مسلمہ کو بالخصوص تسلسل سے یاد دہانی کرائی جا رہی ہے کہ اب فلاں نشانی سامنے آ گئی ہے، اب قیامت کا وقت اور قریب آ گیا ہے۔ کسی سوچنے سمجھنے اور اپنے انجام پر نظر رکھنے والے انسان کے پاس یہ کہنے کا کوئی موقع نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی قیامت کی نشانیاں بھولی بسری باتیں بن گئی تھیں، اس لیے ہم غفلت کا شکار ہو گئے۔ اللہ نے اس بات کا پورا اہتمام فرمایا ہوا ہے: ﴿لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ ''تاکہ جو ہلاک ہو وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ واضح دلیل سے زندہ رہے اور بلاشبہ اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔'' (الأنفال 8:42) رسول اللہ ﷺ نے انسانی زندگی کے یکسر تبدیل ہو جانے، زمین اور دریاؤں میں سے خزانے نکل آنے، شدید اور تباہ کن جنگیں، پہلے بڑی قوتوں کی مسلمانوں کے ہاتھوں تباہی، پھر سلطنت روما کے وارثوں (اہل مغرب) کی قوت میں اضافے، ان کی شوکت و حشمت، ان کی طرف سے اکٹھے ہو کر مسلمانوں پر یلغار اور مسلمانوں کی طرف سے ان کے جان توڑ مقابلے، زمین دھنس جانے سمیت بڑی بڑی قدرتی آفات اور بڑے پیمانے پر انسانی تباہی کے واقعات سمیت آئندہ کے واقعات کی مفصل نشاندہی فرمائی۔ اسی طرح آپ ﷺ کے سرزمین عرب کی آبادی، شہر مدینہ کی بہت زیادہ وسعت اور ایسے طوفانوں کے بارے میں بھی خبردار فرمایا جو انسانوں کو سمندروں کی نذر کر دیں گے۔ (حدیث 7286) صحابہ اور ان کے شاگردوں نے اپنے اپنے انداز میں ان پیشین گوئیوں کو روایت کیا۔ کسی نے دس بڑی نشانیاں گنوائیں، کسی نے مستقبل میں پیش آنے والے چند بڑے واقعات کی طرف اشارہ کر کے بیان کیا، کسی نے عہد رسالت کے فوری بعد کے عہد کی نشانیوں کا ذکر کیا اور کسی نے قیامت سے ذرا پہلے کی نشانیاں تفصیل سے بیان کیں۔

اس امت کی بھی نشاندہی کی گئی جہاں سے بڑے بڑے فتنے نمودار ہوں گے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ان فتنوں کی وجہ سے لوگوں کے لیے زندگی ناقابل برداشت ہو جانے کی اور موت کی تمنا کی جانے لگے گی۔ یہود کے کردار، دجال کے ساتھ ان کی یکجائی، نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے شر کی قوتوں کی حمایت اور مخلص مومنوں کی استقامت و جرأت اور ان کی طرف سے اللہ کی راہ میں شہادت کی آرزو، اور ان کے ہاتھوں یہود اور اہل ہند کی شکست کی بھی تفصیل سے خبر دی گئی۔

سب سے تفصیلی تذکرہ دجال کا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرے گا۔ وہ اہل زمین کی اکثریت کو گمراہ کرے گا، زمین کے خزانوں پر قبضہ کرے گا اور شر کا سب سے بڑا نمائندہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو سب سے زیادہ دجال کے فتنے سے خبردار کیا۔ آپ ﷺ نے بتایا کہ آپ کے بعد تیس کے قریب دجال نمودار ہوں گے اور آخر میں مسیح دجال آئے گا۔ وہ خیر کی قوتوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہوگا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دجالوں کے سلسلے کا آغاز رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں ہو گیا۔ ابن صائد یا ابن صیاد مدینہ کے ایک یہودی گھرانے کا بچہ تھا۔ اس میں کئی ایسی خصلتیں موجود تھیں کہ خود رسول اللہ ﷺ نے نفس نفیس اس کے حوالے سے تحقیق کرنی ضروری سمجھی۔ آپ نے ایک سے زیادہ بار اس کی حقیقت جاننے کی کوشش فرمائی اور اشارہ فرمایا کہ یہ نہ سب سے بڑا دجال ہے، نہ اس کی یہ حیثیت ہے کہ بہت بڑا فتنہ برپا کر سکے، آپ نے اس بات کی تردید نہیں فرمائی کہ یہ دجالوں کے سلسلے سے تعلق رکھتا ہے، لیکن اسے قتل کرنے کی بھی اجازت نہیں دی، مسلمانوں کے لیے اس کا معاملہ الجھا رہا، اس نے اپنے کردار سے اپنا مشاہدہ کرنے والوں کو ہمیشہ اس کے بارے میں غور کرنے پر اکسایا کہ وہ سوچیں اصل دجال کیسا ہوگا اور یہ

کس طرح اس دجال سے کم تر ہے۔ آپ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب سامنے آیا۔ اسود عنسی اور سجاح عورت بھی آپ کی رحلت کے فوراً بعد نمایاں ہو کر سامنے آئے۔ ان کا معاملہ واضح تھا کہ دجالوں کے سلسلے کی کڑیاں ہیں، یہ مسلمانوں کے ہاتھ اپنے انجام کو پہنچے۔ قیامت تک دجالوں کے ظہور کی حکمت یہی نظر آتی ہے کہ مسلمان اپنے دین کے ساتھ اپنی وابستگی کو استوار اور شدت سے غیرت کو برقرار رکھیں، قیامت سے غافل نہ ہو جائیں۔

مسیح دجال کے ظہور کے وقت مسلمان مختلف کڑی آزمائشوں میں گھرے ہوں گے، پھر اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ ان کے ہاتھ سے دجال ہلاک ہوگا اور ان کی آمد اور شریعت محمدی ﷺ پر عمل سے مسلمانوں کو تقویت ملے گی۔ اس کے باوجود فتنوں اور آزمائشوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ یاجوج ماجوج کا فتنہ اس قدر بڑا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کی اجتماعی قوت بھی ان کے مقابلے کی سکت نہ رکھتی ہوگی۔ وہ ان وحشیوں کے راستے سے ہٹ جائیں گے اور ان کے خلاف اپنے سب سے بڑے اور سب سے مؤثر ہتھیار، یعنی اللہ کے سامنے زاری اور اس کے حضور دعاؤں سے کام لیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں اس آفت عظمی سے نجات عطا فرمائے گا۔ مسلمانوں کو اس کے بارے میں مکمل شرح صدر حاصل ہوگی کہ فتنوں، آزمائشوں، آفتوں اور شر سے نجات کے لیے ان کی طرف سے جتنی بھی کوشش کی جائے حق کی فتح اصل میں صرف اور صرف اللہ کی تائید اور نصرت سے ہوتی ہے۔ جس فتنے کے مقابل آنے سے بھی وہ لاچار تھے اس سے بھی اللہ نے ان کو نجات عطا فرمائی ہے۔ یہ حالات ایمان سے حقیقی طور پر لذت یاب ہونے کا موقع ہوگا، پھر حق کو عروج حاصل ہوگا۔ دنیا میں خیر اور نیکی کا راج ہوگا، اللہ کی ان گنت نعمتوں کی برکات عام ہو جائیں گی۔ یہ زمین پر حق و باطل کے معرکے میں حق کی مکمل فتح کا مرحلہ ہوگا اور اس کے ساتھ اس زمین پر بنی آدم کے قیام اور امتحان کا سلسلہ انجام تک پہنچ جائے گا۔ اب یہاں سے اولادِ آدم کی زندگی کی بساط لپیٹے جانے کا آغاز ہو جائے گا۔ اہل ایمان کی روحوں کو ایک دل لبھانے والی خوشبودار ہوا یہاں سے عالم بالا میں منتقل کر دے گی۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کے دل ایمان سے یکسر خالی ہوں گے۔ انھیں کفر، سرکشی اور باطل پرستی کی انتہا تک پہنچنے کی چھوٹ دی جائے گی اور جب وہ گندگی کی انتہا کو پہنچ جائیں گے تو صور اسرافیل کی چنگھاڑ ان کا خاتمہ کر دے گی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

٥٢ كتاب الفتن وأشراط الساعة

فتنے اور علاماتِ قیامت

(المعجم ١) - (باب اقتراب الفتن، وفتح ردم يأجوج ومأجوج) (التحفة ١)

باب:1- فتنے قریب آ گئے، یاجوج ماجوج کی دیوار کھل گئی

[٧٢٣٥] ١-(٢٨٨٠) حدثنا عمرو الناقد: حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري، عن عروة، عن زينب بنت أم سلمة، عن أم حبيبة، عن زينب بنت جحش، أن النبي ﷺ استيقظ من نومه وهو يقول: «لا إله إلا الله، ويل للعرب من شر قد اقترب، فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذه» وعقد سفيان بيده عشرة.

قلت: يا رسول الله! أنهلك وفينا الصالحون؟ قال: «نعم، إذا كثر الخبث».

[7235] عمرو ناقد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے زینب بنت ام سلمہ ؓ سے، انھوں نے حضرت ام حبیبہ ؓ سے اور انھوں نے حضرت زینب بنت جحش ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے جبکہ آپ فرما رہے تھے: "اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، عرب اس شر کی وجہ سے ہلاک ہو گئے جو قریب آ پہنچا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اس قدر جگہ کھل گئی ہے۔" اور سفیان نے اپنے ہاتھ سے دس کا اشارہ بنایا۔

(حضرت زینب ؓ نے) کہا: میں نے عرض کی: ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے، پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: "ہاں جب شر اور گندگی زیادہ ہو جائے گی۔"

فوائد ومسائل: ① آپ ﷺ نے انگوٹھے کو انگشت شہادت کے سرے پر رکھ کر ہاتھ سامنے کیا۔ اسے دس کی علامت سمجھا جاتا ہے، لیکن آپ ﷺ کا مقصد یہ بتانا تھا کہ انگلی اور انگوٹھے کو ملانے سے جو چھوٹا سا سوراخ بنتا ہے، ویسا ایک سوراخ دیوار میں ہوا ہے۔ ② اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا، جس میں آپ کو دو پہاڑوں کے درمیان بنائی گئی دیوار (ردم) اور اس میں ایک چھوٹا سا سوراخ دکھایا گیا۔ آپ نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یاجوج ماجوج کے آگے جو رکاوٹ تھی

اس کے دور ہونے (اور باقی دنیا تک ان کی رسائی) کا آغاز ہو گیا ہے۔ دیوار اس رکاوٹ کی علامت کے طور پر دکھائی گئی۔ بعض اسرائیلی روایات میں دیوار کو چاٹنے اور پھر رات کے وقت اس کے برابر ہو جانے وغیرہ کا ذکر بھی ہے۔ یہ روایات مرفوعاً رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، اگر ان کو درست بھی مان لیا جائے تو ان کی حیثیت خواب میں دیکھی گئی نشانیوں کی ہے جن کی وہی تعبیر ٹھیک ہے جو پہلے مذکور ہوئی۔

[٧٢٣٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ.

[7236] ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو اشعثی، زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے سفیان سے بیان کردہ روایت کی سند میں مزید کہا: زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے حبیبہ سے، انھوں نے ام حبیبہ ؓ سے اور انھوں نے زینب بنت جحش ؓ سے روایت کی۔

[٧٢٣٧] ٢-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا، مُحْمَرًّا وَجْهُهُ، يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ، وَالَّتِي تَلِيهَا.

[7237] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ انھیں زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے خبر دی کہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان ؓ نے ان سے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت زینب بنت جحش ؓ نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں سرخ چہرے کے ساتھ (خواب گاہ سے) نکلے، آپ فرما رہے تھے: "اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، عرب اس شر کی وجہ سے ہلاک ہو گئے جو اب قریب آ پہنچا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار اس قدر کھل گئی ہے" اور آپ نے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنایا۔

قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ».

(حضرت زینب ؓ نے) کہا: تو میں نے عرض کی: ہم میں نیک لوگ موجود ہوں، کیا پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟" آپ نے فرمایا: "ہاں، جب شر اور گندگی زیادہ ہو جائے گی۔"

[٧٢٣٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي:

[7238] عُقیل بن خالد اور صالح دونوں نے ابن شہاب (زہری) سے یونس کی زہری سے حدیث کے مطابق اور اسی

حدثني عقيل بن خالد؛ ح: وحدثنا عمرو الناقد: حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد: حدثنا أبي عن صالح، كلاهما عن ابن شهاب بمثل حديث يونس عن الزهري وفي إسناده.

کی سند سے بیان کیا۔

[7239] ٣-(٢٨٨١) وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أحمد بن إسحاق: حدثنا وهيب: حدثنا عبد الله بن طاوس عن أبيه، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذه» وعقد وهيب بيده تسعين.

[7239] احمد بن اسحاق نے کہا: ہمیں وہیب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن طاوس نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔'' وہیب نے اپنی انگلی سے نوے کا نشان بنایا۔

فائدہ: انگشت شہادت کو انگوٹھے کی جڑ کے قریب رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ ملایا، باقی تین انگلیوں کی نو پوریں سامنے تھیں تو یہ نوے کی علامت بنتی ہے۔ اگر انگوٹھا شہادت کی انگلی کے سرے پر ہو تو یہ دس کی علامت ہوتی ہے جس طرح حدیث 7285 میں ہے۔ اس اشارے سے مقصود سوراخ کی مقدار بتانا نہیں تھا بلکہ یہ بتانا تھا کہ ابھی وہ ایک چھوٹا سا سوراخ ہے، غالباً آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے سامنے دس کا اشارہ بنایا اور جب لوگوں کے پاس گئے ہوں تو انگلیوں سے جو اشارہ بنایا وہ نوے کا معلوم ہوتا تھا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَؤُمُّ الْبَيْتَ) (التحفة ٢)

باب:2- بیت اللہ کا رخ کرنے والے لشکر کا زمین میں دھنس جانا

[٧٢٤٠] ٤-(٢٨٨٢) حدثنا قتيبة بن سعيد وأبو بكر بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم - واللفظ لقتيبة -، قال إسحاق: أخبرنا، وقال الآخران: حدثنا - جرير عن عبد العزيز بن رفيع، عن عبيد الله بن القبطية قال: دخل الحارث بن أبي ربيعة وعبد الله بن صفوان، وأنا معهما، على أم سلمة أم المؤمنين، فسألاها عن الجيش الذي يخسف به، وكان

[7240] جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے اور انھوں نے عبیداللہ بن قبطیہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حارث بن ابی ربیعہ، عبداللہ بن صفوان اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، ہم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے ان سے اس لشکر کے متعلق سوال کیا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ تھا۔ (ام المومنین رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ایک پناہ لینے والا بیت اللہ میں پناہ

ذٰلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ».

وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لوگ زمین کے بنجر ہموار حصے میں ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! جو مجبوراً ان کے ساتھ (شامل) ہو گا اس کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا، البتہ قیامت کے دن اس کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔"

اور ابوجعفر نے کہا: یہ مدینہ (کے قریب) کا چٹیل حصہ ہو گا (جہاں ان کو دھنسایا جائے گا۔)

[٧٢٤١] ٥-(...) حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ: إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ: بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: كَلَّا، وَاللهِ! إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

[7241] عبدالعزیز بن رفیع نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ان کی حدیث میں ہے: (ابن قبطیہ نے) کہا: تو میں ابوجعفر سے ملا، میں نے کہا: انھوں (ام المؤمنین ؓ) نے تو زمین کا ایک چٹیل میدان کہا تھا۔ تو ابوجعفر نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! وہ مدینہ کا چٹیل حصہ ہے۔

[٧٢٤٢] ٦-(٢٨٨٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ: سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ، وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ، فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ».

[7242] امیہ بن صفوان سے روایت ہے، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن صفوان کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت حفصہ ؓ نے بیان کیا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ایک لشکر (اللہ کے) اس گھر کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اس کا رخ کرے گا یہاں تک کہ جب وہ زمین کے چٹیل حصے میں ہوں گے تو ان کے درمیان والے حصے کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا، ان کے آگے والے سب سے پیچھے والوں کو آوازیں دیں گے (یہ وہ چیخ رہے ہیں)، پھر ان کو (بھی زمین میں) دھنسا دیا جائے گا، ان میں سے ایک علیحدہ رہ جانے والے شخص کے سوا، جو ان کے بارے میں خبر دے گا، اور کوئی (زندہ) باقی نہیں بچے گا۔"

فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ

تو ایک شخص نے (ان کی بات سن کر) کہا: میں تمھارے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حضرت حفصہ ؓ پر جھوٹ

تَكْذِبُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

نہیں باندھا اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ حضرت حفصہ ؓ نے نبی ﷺ کے بارے میں جھوٹ نہیں کہا۔

[٧٢٤٣] ٧ (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «سَيَعُوذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ، يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ».

[7243] عبیداللہ بن عمرو نے کہا: ہمیں زید بن ابی انیسہ نے عبدالملک عامری سے خبر دی، انھوں نے یوسف بن ماہک سے روایت کی، کہا: مجھے عبداللہ بن صفوان نے ام المومنین ؓ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم اس گھر ۔۔۔ یعنی کعبہ ۔۔۔ میں پناہ لے گی، ان کے پاس نہ اپنا دفاع کرنے کا کوئی ذریعہ ہوگا، نہ عددی قوت ہوگی اور نہ سامان جنگ ہی ہوگا، ان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ (لشکر کے) لوگ زمین کے ایک چٹیل حصے میں ہوں گے تو ان کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔''

قَالَ يُوسُفُ: وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ: أَمَا وَاللهِ! مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ.

یوسف (بن ماہک) نے کہا: ان دنوں اہل شام مکہ کی طرف بڑھے آرہے تھے، تو عبداللہ بن صفوان نے کہا: دیکھو، اللہ کی قسم! یہ وہ لشکر نہیں ہے۔

قَالَ زَيْدٌ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ.

زید (بن ابی انیسہ) نے کہا: اور مجھے عبدالملک عامری نے عبدالرحمان بن سابط سے، انھوں نے حارث بن ابی ربیعہ سے، انھوں نے ام المومنین ؓ سے، یوسف بن ماہک کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے اس میں اس لشکر کی بات نہیں کی جس کا عبداللہ بن صفوان نے ذکر کیا۔

فائدہ: عبداللہ بن صفوان اہل شام کے بجائے حضرت ابن زبیر ؓ کے حامی تھے اور ان کے لشکر میں شامل تھے لیکن اس کے باوجود انھوں نے حدیث رسول ﷺ کی غلط تاویل نہ کی۔ انھوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرما دیا کہ جس لشکر کے بارے میں آپ ﷺ نے خبر دی ہے وہ یہ نہیں ہے بلکہ اس کے بعد قیامت کے قریب کا کوئی لشکر مراد ہے۔ عبداللہ بن صفوان ؓ حضرت ابن زبیر ؓ کے ہمراہ اہل شام سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ (فتح الملہم: 221/9)

[٧٢٤٤] ٨ (٢٨٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

[7244] عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نیند کے دوران

ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَبِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ: «الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِّنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ». فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ. قَالَ: «نَعَمْ، فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ، وَالْمَجْبُورُ، وَابْنُ السَّبِيلِ، يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَّاحِدًا، وَّيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتّٰى، يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ».

(اضطراب کے عالم) میں اپنے ہاتھ کو حرکت دی تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے نیند میں جو ایسا کیا جو پہلے آپ نہیں کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عجیب بات ہے کہ (آخری زمانے میں) میری امت میں سے چند لوگ بیت اللہ کی پناہ لینے والے قریش کے ایک آدمی کے خلاف (کارروائی کرنے کے لیے) بیت اللہ کا رخ کریں گے یہاں تک کہ جب وہ چٹیل جگہ میں ہوں گے تو انھیں (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! راستہ تو ہر طرح کے لوگوں کے لیے ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، ان میں سے کوئی اپنی مرضی سے آگاہ ہوگا، کوئی مجبور اور کوئی مسافر ہوگا، وہ سب اکٹھے ہلاک ہوں گے اور (قیامت کے روز) واپسی کے مختلف راستوں پر نکلیں گے۔ اللہ انھیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ نُزُولِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ) (التحفة ٣)

باب:3- بارش ٹپکنے کے نشانات کی طرح فتنوں کا نزول

[٧٢٤٥] ٩-(٢٨٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَفَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟ إِنِّي لَأَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ، كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ».

[7245] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت اسامہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعے (اونچی محفوظ عمارت) پر چڑھے، پھر فرمایا: ''کیا تم (بھی) دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تمھارے گھروں میں فتنوں کے واقع ہونے کے مقامات بارش ٹپکنے کے نشانات کی طرح (الگ الگ اور واضح) دیکھ رہا ہوں۔''

فائدہ: جس طرح بارش کے تار میں اس کے قطرات بے شمار ہوتے ہیں اسی طرح تسلسل اور کثرت سے گھروں میں فتنوں کی بھرمار ہوگی۔

[٧٢٤٦] (...) حدّثنا عبدُ بنُ حُميدٍ: أخبرنا عبدُ الرّزّاق: أخبرنا معمرٌ عن الزُّهريِّ بهذا الإسنادِ، نحوهُ.

[7246] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٢٤٧] ١٠ (٢٨٨٦) حدّثني عمرٌو النّاقدُ والحسنُ الحُلوانيُّ وعبدُ بنُ حُميدٍ - قال عبدٌ: أخبرني، وقال الآخران: حدّثنا - يعقوبُ وهو ابنُ إبراهيم بن سعدٍ: حدّثنا أبي عن صالحٍ، عن ابنِ شهابٍ، حدّثني ابنُ المُسيّبِ وأبو سلمة بنُ عبد الرّحمٰن؛ أنّ أبا هُريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: «ستكونُ فتنٌ، القاعدُ فيها خيرٌ من القائمِ، والقائمُ فيها خيرٌ من الماشي، والماشي فيها خيرٌ من السّاعي، من تشرّف لها تستشرفهُ، ومن وجد فيها ملجأً فليعُذ به».

[7247] ابن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب فتنے ہوں گے، ان میں بیٹھا رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو ان کی طرف جھانکے گا بھی وہ اسے اوندھا کر دیں گے اور جس کو ان (کے دوران) میں کوئی پناہ گاہ مل جائے وہ اس کی پناہ حاصل کر لے۔''

[٧٢٤٨] ١١ (...) حدّثنا عمرٌو النّاقدُ والحسنُ الحُلوانيُّ وعبدُ بنُ حُميدٍ - قال عبدٌ: أخبرني، وقال الآخران: حدّثنا - يعقوبُ: حدّثنا أبي عن صالحٍ، عن ابنِ شهابٍ: حدّثني أبو بكر بنُ عبد الرّحمٰن عن عبد الرّحمٰن بن مُطيعِ بن الأسود، عن نوفل بن معاوية مثل حديث أبي هريرة هذا، إلّا أنّ أبا بكرٍ يزيدُ: «من الصّلاة صلاةٌ، من فاتتهُ فكأنّما وُتر أهلهُ ومالهُ».

[7248] ابوبکر بن عبدالرحمن نے عبدالرحمن بن مطیع بن اسود سے، انھوں نے نوفل بن معاویہ سے حضرت ابوہریرہ ؓ کی اسی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ ابوبکر نے مزید کہا ہے: ''نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے جس کی وہ (نماز) فوت ہوگئی تو گویا اس کا اہل اور مال (سب کچھ) تباہ ہوگیا۔''

[٧٢٤٩] ١٢ (...) حدّثني إسحٰقُ بنُ منصورٍ: أخبرنا أبو داود الطّيالسيُّ: حدّثنا إبراهيمُ بنُ سعدٍ عن أبيه، عن أبي سلمة، عن أبي هُريرة قال: قال النّبيُّ ﷺ: «تكونُ فتنةٌ،

[7249] ابراہیم بن سعد کے والد نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا فتنہ (برپا ہوگا) جس میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں جاگنے والا (اٹھ کر) کھڑے ہو

النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ».

[٧٢٥٠] ١٣-(٢٨٨٧) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، وَهُوَ فِي أَرْضِهِ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ، أَلَا! ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ؛ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي فِيهَا، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي إِلَيْهَا، أَلَا! فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ». قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: «يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ، أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ، أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي؟ قَالَ: «يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ، وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

جانے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہو جانے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جس کو بچنے کی جگہ یا کوئی پناہ گاہ مل جائے تو وہ (اس کی) پناہ حاصل کرے۔"

[7250] حماد بن زید نے کہا: ہمیں عثمان شحام نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور فرقد سبخی مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے، وہ اپنی زمین میں تھے، ہم ان کے پاس اندر داخل ہوئے اور کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے (اپنے والد) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب فتنے برپا ہوں گے، سن لو! پھر (اور) فتنے برپا ہوں گے، ان (کے دوران) میں بیٹھا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا ان کی طرف دوڑ کر جانے والے سے بہتر ہوگا۔ یاد رکھو! جب وہ نازل ہوں گے یا واقع ہوں گے تو جس کے (پاس) اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس چلا جائے، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس کی زمین ہو وہ زمین پر چلا جائے۔" (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کے بارے کیا خیال ہے جس کے پاس نہ اونٹ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین؟ آپ نے فرمایا: "وہ اپنی تلوار لے، اس کی دھار کو پتھر سے کوٹے (کند کر دے) اور پھر اگر بچ سکے تو بچ نکلے۔ اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟" کہا: تو ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! اگر مجھے مجبور کر دیا جائے اور لے جا کر ایک صف میں یا ایک فریق کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے اور کوئی آدمی مجھے اپنی تلوار کا نشانہ بنا دے یا کوئی تیر آئے اور مجھے مار ڈالے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "(اگر تم نے وار نہ کیا ہوا) تو وہ اپنے اور تمھارے گناہ

کو سمیت لے جائے گا اور اہل جہنم میں سے ہو جائے گا۔''

[٧٢٥١] (...) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قالا: حدّثنا وكيع؛ ح: وحدّثني محمّد بن المثنّى: حدّثنا ابن أبي عديّ، كلاهما عن عثمان الشحّام بهذا الإسناد، حديث ابن أبي عديّ نحو حديث حمّاد إلى آخره، وانتهى حديث وكيع عند قوله: «إن استطاع النجاء»، ولم يذكر ما بعده.

[7251] وکیع اور ابن ابی عدی نے عثمان شحام سے اسی سند کے ساتھ ابن عدی کی حدیث کو حماد کی حدیث کے مانند آخر تک بیان کیا اور وکیع کی حدیث اس بات پر ختم ہوگئی: ''اگر وہ بچ سکے (تو بچ جائے۔)'' اور بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٤) - (بابٌ: إذا تواجه الْمُسْلِمَانِ بسيفيهما) (التحفة ٤)

باب:4-جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوار کے ساتھ آمنے سامنے آجائیں

[٧٢٥٢] ١٤ (٢٨٨٨) وحدّثني أبو كامل فضيل بن حسين الجحدريّ: حدّثنا حمّاد بن زيد عن أيّوب ويونس، عن الحسن، عن الأحنف بن قيس قال: خرجت وأنا أريد هذا الرّجل، فلقيني أبو بكرة فقال: أين تريد؟ يا أحنف! قال: قلت: أريد نصر ابن عمّ رسول الله ﷺ يعني عليًّا، قال: فقال لي: يا أحنف! ارجع، فإنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، فالقاتل والمقتول في النّار» قال: فقلت، أو قيل: يا رسول الله! هذا القاتل، فما بال المقتول؟ قال: «إنّه قد أراد قتل صاحبه».

[7252] ابو کامل فضیل بن حسین جحدری نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب اور یونس سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے اور انھوں نے احنف بن قیس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں (گھر سے) اس شخص (حضرت علی ؓ کے ساتھ شامل ہونے) کے ارادے سے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ ؓ ملے۔ انھوں نے پوچھا: احنف! کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عم زاد یعنی حضرت علی ؓ کی نصرت کرنا چاہتا ہوں۔ کہا: تو انھوں نے مجھ سے کہا: احنف! لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: ''جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں کے ساتھ آمنے سامنے آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں (جہنم کی) آگ میں ہوں گے۔'' کہا: تو میں نے عرض کی۔یا کہا گیا۔: اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہوا (لیکن) مقتول کا یہ حال کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے (بھی) اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔''

[٧٢٥٣] ١٥-(...) وحدّثناهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَة الضَّبِّيُّ: حدّثنا حمّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ويُونُسَ والْمُعلّى بْنِ زِيادٍ، عَنِ الْحسنِ، عَنِ الْأَحْنفِ ابْنِ قيْسٍ، عنْ أَبِي بكْرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذا الْتقى الْمُسْلِمانِ بِسيْفيْهِما، فالْقاتِلُ والْمقْتُولُ فِي النّارِ».

[7253] احمد بن عبدہ ضبی نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے ایوب، یونس اور معلی بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے، انھوں نے احنف بن قیس سے اور انھوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں سے باہم ٹکرائیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔''

[٧٢٥٤] (...) وحدّثنِي حجّاجُ بْنُ الشّاعِرِ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ مِنْ كِتابِهِ: أَخْبرنا معْمرٌ عنْ أَيُّوب بِهٰذا الْإِسْنادِ، نحْو حدِيثِ أَبِي كامِلٍ عنْ حمّادٍ، إِلى آخِرِهِ.

[7254] معمر نے ہمیں ایوب سے اسی سند کے ساتھ حماد سے ابوکامل کی حدیث کی طرح آخر تک بیان کیا۔

[٧٢٥٥] ١٦-(...) حدّثنا أَبُو بكْرِ بْنُ أَبِي شيْبة: حدّثنا غُنْدرٌ عنْ شُعْبة؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ عنْ منْصُورٍ، عنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِراشٍ، عنْ أَبِي بكْرة عنِ النّبِيِّ ﷺ قال: «إِذا الْمُسْلِمانِ، حمل أَحدُهُما على أَخِيهِ السِّلاح، فهُما على جُرُفِ جهنّم، فإِذا قتل أَحدُهُما صاحِبهُ، دخلاها جمِيعًا».

[7255] ربعی بن حراش نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمانوں میں سے ایک نے اپنے بھائی پر اسلحہ کشی کی تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں، پھر جب ان میں سے ایک نے (موقع پاتے) دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہوں گے۔''

[٧٢٥٦] ١٧-(١٥٧) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافِعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ: حدّثنا معْمرٌ عنْ همّامِ بْنِ مُنبِّهٍ قال: هٰذا ما حدّثنا أَبُو هُريْرة عنْ رسُولِ اللهِ ﷺ، فذكر أَحادِيث، مِنْها: وقال رسُولُ اللهِ ﷺ: «لا تقُومُ السّاعةُ حتّى تقْتتِل فِئتانِ عظِيمتانِ، تكُونُ بيْنهُما مقْتلةٌ عظِيمةٌ، ودعْواهُما واحِدةٌ». [راجع: ٣٩٦]

[7256] معمر نے ہمام بن منبہ سے روایت کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک یہ تھی): اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں باہم جنگ آزما ہوں گی، ان دونوں کے درمیان بڑی قتل و غارتگری ہوگی جبکہ دونوں ایک ہی (بات، یعنی حق کی

نصرت کا) دعویٰ کرتے ہوں گے۔"

فائدہ: ان دو بڑی جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتیں ہیں۔ ان کے درمیان صفین کے مقام پر بڑی خونریز جنگ ہوئی۔

[۷۲۵۷] ۱۸ (. . .) حدّثنا قُتيبةُ بْنُ سعيد: حدّثنا يعْقُوبُ بْنُ عبْد الرّحْمٰن، عنْ سُهيْلٍ، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة: أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لا تقُومُ السّاعةُ حتّى يكْثُر الْهرْجُ» قالُوا: وما الْهرْجُ؟ يا رسُول الله! قال: «الْقتْلُ، الْقتْلُ».

[7257] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بہت زیادہ ہرج (جانوں کی تباہی) ہو جائے گی؟ انھوں (صحابہ) نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہرج (تباہی) کیا ہوگی؟ فرمایا: "قتل، قتل۔"

(المعجم ۵) - (بابُ هلاكِ هٰذِهِ الْأُمّةِ بعْضِهِمْ ببعْضٍ) (التحفة ۵)

باب:5- اس امت کی ہلاکت آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھوں ہوگی

[۷۲۵۸] ۱۹ (۲۸۸۹) حدّثنا أبُو الرّبيع الْعتكيُّ وقُتيْبةُ بْنُ سعيد، كلاهُما عنْ حمّاد بْن زيْد - واللّفْظُ لقُتيْبة -: حدّثنا حمّادٌ عنْ أيُّوب، عنْ أبي قلابة، عنْ أبي أسْماء، عنْ ثوْبان قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ الله زوى لي الْأرْض، فرأيْتُ مشارقها ومغاربها، وإنّ أُمّتي سيبْلُغُ مُلْكُها ما زُوي لي منْها، وأُعْطيتُ الْكنْزيْن الْأحْمر والْأبْيض، وإنّي سألْتُ ربّي لأُمّتي أنْ لا يُهْلكها بسنة عامّة، وأنْ لا يُسلّط عليْهمْ عدُوًّا منْ سوى أنْفُسهمْ فيسْتبيح بيْضتهُمْ، وإنّ ربّي قال: يا مُحمّدُ! إنّي إذا قضيْتُ قضاءً فإنّهُ لا يُردُّ، وإنّي أعْطيْتُك لأُمّتك أنْ لا أُهْلكهُمْ بسنة عامّة، ولا أُسلّط عليْهمْ عدُوًّا منْ سوى أنْفُسهمْ، يسْتبيحُ بيْضتهُمْ ولو اجْتمع عليْهمْ منْ بأقْطارها - أوْ

[7258] ایوب نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور جہاں تک یہ زمین میرے لیے لپیٹی گئی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی اور مجھے سرخ اور سفید دونوں خزانے (سونے اور چاندی کے ذخائر) دیے گئے اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے یہ سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ سے ان پر کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو مجموعی طور پر ان سب (کی جانوں) کو روا کر لے۔ بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں ہوتا، بلاشبہ میں نے آپ کی امت کے لیے آپ کو یہ بات عطا کر دی ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے علاوہ سے کسی اور دشمن کو مسلط نہ کروں گا جو ان

قال: مَنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا - حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا».

سب (کی جانوں) کو روا قرار دے لے، چاہے ان کے خلاف ان کے اطراف والے ۔۔ یا کہا: ان کے اطراف والوں کے اندر سے ہوں، اکٹھے کیوں نہ ہو جائیں ۔۔ یہاں تک کہ یہ (خود) ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔"

[٧٢٥٩] (...) وحدّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى زَوٰى لِي الْأَرْضَ، حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

[7259] قتادہ نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء رحبی سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و میرے لیے لپیٹ دیا حتی کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور اس نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا فرمائے۔" اس کے بعد ابوقلابہ سے ایوب کی روایت کی طرح بیان کیا۔

[٧٢٦٠] ٢٠-(٢٨٩٠) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ، حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ ﷺ: «سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا

[7260] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ (مدینہ کے) بالائی علاقے سے تشریف لائے، یہاں تک کہ جب آپ بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے تو آپ اس میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اور آپ نے اپنے رب سے بہت لمبی دعا کی، پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا تو فرمایا: "میں نے اپنے رب سے تین (چیزیں) مانگیں، اس نے دو مجھے عطا فرما دیں اور ایک مجھ سے روک لی۔ میں نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ وہ میری (پوری) امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، تو اس نے مجھے یہ چیز عطا فرما دی اور میں نے اس

بجعل بأسهم بينهم فمنعنيها».

سے مانگا کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اس نے یہ (بھی) مجھے عطا فرما دی اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو تو اس نے یہ (بات) مجھ سے روک لی۔''

[٧٢٦١] ٢١ (...) وحدّثناه ابْنُ أبي عمر: حدّثنا مروانُ بْنُ مُعاوية: حدّثنا عُثْمانُ بْنُ حكيم الأنصاريُّ: أخبرني عامرُ بْنُ سعْد عنْ أبيه: أنّه أقبل مع رسُول الله ﷺ في طائفة منْ أصْحابه، فمرّ بمسْجد بني مُعاوية، بمثْل حديث ابْن نُميْر.

[7261] مروان بن معاویہ نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ بنومعاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے۔ (آگے) ابن نمیر کی حدیث کے مانند۔

(المعجم ٦) - (بابُ إخْبار النّبيّ ﷺ فيمَا يكُونُ إلى قيام السّاعة) (التحفة ٦)

باب:6-نبی ﷺ کا قیامت تک، جو ہونے والا ہے، اس کی خبر دینا

[٧٢٦٢] ٢٢ (٢٨٩١) حدّثني حرْملةُ بْنُ يحيى التُّجيبيُّ: أخبرنا ابْنُ وهْب: أخْبرني يُونُسُ عن ابْن شهاب، أنّ أبا إدْريس الخوْلانيّ كان يقُولُ: قال حُذيْفةُ بْنُ الْيمان: والله! إنّي لأعْلمُ النّاس بكُلّ فتْنة هي كائنةٌ، فيما بيْني وبيْن السّاعة، وما بي إلّا أنْ يكُون رسُولُ الله ﷺ أسرّ إليّ في ذٰلك شيْئًا، لمْ يُحدّثْهُ غيْري، ولٰكنْ رسُولُ الله ﷺ قال وهُو يُحدّثُ مجْلسًا أنا فيه، عن الْفتن، فقال رسُولُ الله ﷺ، وهُو يعُدُّ الْفتن: «منْهُنّ ثلاثٌ لا يكدْن يذرْن شيْئًا، ومنْهُنّ فتنٌ كرياح الصّيْف، منْها صغارٌ ومنْها كبارٌ».

[7262] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی کہ ابوادریس خولانی کہا کرتے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! میں اب سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں باقی سب لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ اور (انھیں بیان کرنے میں) میرے لیے اس کے سوا اور کوئی (مانع) نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کوئی چیز راز کے طور پر مجھے بتائی تھی جو آپ نے میرے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائی تھی۔ (ایسی باتیں میں کبھی بیان نہیں کروں گا،) البتہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں، جہاں میں موجود تھا، فتنوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا جبکہ آپ فتنوں کو شمار کر رہے تھے: ''ان میں سے تین (فتنے) ایسے ہیں جو تقریباً کسی چیز کو باقی نہیں چھوڑیں گے، اور ان میں سے کچھ فتنے ایسے ہیں جو موسم گرما کی آندھیوں کی طرح ہیں، ان میں کچھ چھوٹے ہیں اور کچھ بڑے ہیں۔''

قال حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

حضرت حذیفہ ؓ نے کہا: میرے سوا وہ سب لوگ (جو اس مجلس میں موجود تھے) رخصت ہو گئے۔

[٧٢٦٣] ٢٣-(...) وحَدَّثَنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، - قَالَ عُثْمَانُ: حدَّثَنا، وقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ.

[7263] جریر نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے کھڑے ہونے کے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی کوئی (اہم) بات نہ چھوڑی مگر اسے بیان فرما دیا، جس نے اس (بیان) کو یاد رکھا، اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے اسے بھلا دیا، اس نے اسے بھلا دیا۔ وہ سب کچھ میرے ان ساتھیوں کے علم میں آیا، پھر ان میں سے کوئی چیز پیش آتی ہے جو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو جب اسے دیکھتا ہوں تو وہ مجھے یاد آ جاتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے انسان کسی غائب ہو جانے والے شخص کا چہرہ یاد رکھتا ہے، جب اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

[٧٢٦٤] (...) وحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[7264] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ان (حذیفہ ؓ) کے اس قول تک: "اور جس نے اسے بھلا دیا، اس نے اسے بھلا دیا" روایت کی اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٧٢٦٥] ٢٤-(...) وحَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ، إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ: مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ؟.

[7265] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم ہونے تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کی مجھے خبر دی اور ان میں سے کوئی چیز نہیں مگر میں نے آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا، البتہ میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز باہر نکالے گی۔

[٧٢٦٦] (...) وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى: حدّثنا وهْبُ بْنُ جرِيرٍ: أخْبرنا شُعْبةُ، بِهٰذا الْإِسْنادِ، نحْوهُ.

[7266] وہب بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٢٦٧] ٢٥ (٢٨٩٢) حدّثني يعْقُوبُ بْنُ إِبْراهِيم الدّوْرقِيُّ وحجّاجُ بْنُ الشّاعِرِ، جمِيعًا عنْ أبِي عاصِمٍ. قال حجّاجٌ: حدّثنا أبُو عاصِمٍ: أخْبرنا عزْرةُ بْنُ ثابِتٍ: أخْبرنا علْباءُ بْنُ أحْمر: حدّثني أبُو زيْدٍ يعْني عمْرو بْن أخْطب قال: صلّى بِنا رسُولُ الله ﷺ الْفجْر، وصعِد الْمِنْبر فخطبنا حتّى حضرتِ الظُّهْرُ، فنزل فصلّى، ثُمّ صعِد الْمِنْبر، فخطبنا حتّى حضرتِ الْعصْرُ، ثُمّ نزل فصلّى، ثُمّ صعِد الْمِنْبر، فخطبنا حتّى غربتِ الشّمْسُ، فأخْبرنا بِما كان وبِما هُو كائِنٌ، فأعْلمُنا أحْفظُنا.

[7267] علباء بن احمر نے کہا: حضرت ابوزید عمرو بن اخطب ؓ نے مجھے بیان کیا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے تو ہمیں خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، آپ (منبر سے) اترے، ہمیں نماز پڑھائی، پھر دوبارہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور (آگے) خطبہ ارشاد فرمایا، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہوگیا، پھر آپ اترے، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ آپ نے جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا (سب) ہمیں بتا دیا، ہم میں سے زیادہ جاننے والا وہی ہے جو یادداشت میں دوسروں سے بڑھ کر ہے۔

(المعجم ٧) - (بابٌ: فِي الْفِتْنةِ الّتِي تمُوجُ كموْجِ الْبحْرِ) (التحفة ٧)

باب: 7- اس فتنے کے بارے میں جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا

[٧٢٦٨] ٢٦ (١٤٤) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ الله بْنِ نُميْرٍ ومُحمّدُ بْنُ الْعلاءِ أبُو كُريْبٍ، جمِيعًا عنْ أبِي مُعاوِية. قال ابْنُ الْعلاءِ: حدّثنا أبُو مُعاوِية: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ شقِيقٍ، عنْ حُذيْفة قال: كُنّا عِنْد عُمر، فقال: أيُّكُمْ يحْفظُ حدِيث رسُولِ الله ﷺ فِي الْفِتْنةِ كما قال؟ قال: فقُلْتُ: أنا. قال: إِنّك لجرِيءٌ، وكيْف قال؟ فقُلْتُ: سمِعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «فِتْنةُ الرّجُلِ فِي أهْلِهِ ومالِهِ

[7268] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے (ابووائل) شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے کہا: فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد، جس طرح آپ نے خود فرمایا تھا، تم میں سے کس کو یاد ہے؟ (حضرت حذیفہ ؓ نے) کہا: میں نے عرض کی: مجھے۔ (حضرت عمر ؓ نے) کہا: تم بہت جرأت مند ہو، (یہ بتاؤ کہ) آپ ﷺ نے کس طرح ارشاد فرمایا تھا؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما

وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ: أَفَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذٰلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا.

رہے تھے: ''انسان اپنے گھر والوں، اپنے مال، اپنی جان اور اپنے ہمسائے کے بارے میں جس فتنے میں مبتلا ہوتا ہے تو روزہ، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مراد اس سے نہیں، میری مراد تو اس (فتنے) سے ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح امڈ کر آتا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! آپ کو اس فتنے سے کیا (خطرہ) ہے؟ آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ انھوں نے کہا: وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا: میں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ توڑا جائے گا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ (دروازہ دوبارہ) کبھی بند نہیں کیا جا سکے گا۔

قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ.

(شقیق نے) کہا: ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اسی طرح جیسے وہ یہ بات جانتے تھے کہ کل سے پہلے رات ہے، میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی تھی، وہ کوئی اٹکل پچو بات نہ تھی۔

قَالَ: فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ: مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ، فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ.

[ر: ح، ٣٦٩]

کہا: پھر ہم اس بات سے ڈر گئے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں: وہ دروازہ کون تھا؟ ہم نے مسروق سے کہا: آپ ان (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے پوچھیں، انھوں نے پوچھا تو (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: (وہ دروازہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (تھے۔)

[٧٢٦٩] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

[7269] وکیع، جریر، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عیسیٰ سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابومعاویہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور شقیق سے اعمش اور ان سے عیسیٰ کی حدیث میں یہ (جملہ) ہے، کہا: میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا۔

عمر: حدثنا يحيى بن عيسى، كلهم عن الأعمش بهذا الإسناد، نحو حديث أبي معاوية. وفي حديث عيسى عن الأعمش عن شقيق قال: سمعت حذيفة يقول.

[٧٢٧٠] (...) وحدثنا ابن أبي عمر: حدثنا سفيان عن جامع بن أبي راشد، والأعمش، عن أبي وائل، عن حذيفة قال: قال عمر: من يحدثنا عن الفتنة؟ واقتص الحديث بنحو حديثهم.

[7270] ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے جامع بن ابی راشد سے اور اعمش نے ابووائل (شقیق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کی، کہا: حضرت عمر ؓ نے کہا: کون ہے جو ہمیں فتنے کے بارے میں حدیث بیان کرے گا؟ اور (پھر) ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧٢٧١] ٢٨ (٢٨٩٣) وحدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن حاتم قالا: حدثنا معاذ بن معاذ: حدثنا ابن عون عن محمد قال: قال جندب: جئت يوم الجرعة، فإذا رجل جالس، فقلت: ليهراقن اليوم ههنا دماء، فقال ذاك الرجل: كلا، والله! قلت: بلى، والله! قال: كلا، والله! قلت: بلى، والله! قال: كلا، والله! إنه لحديث رسول الله ﷺ حدثنيه، قلت: بئس الجليس لي أنت منذ اليوم، تسمعني أخالفك وقد سمعته من رسول الله ﷺ فلا تنهاني؟ ثم قلت: ما هذا الغضب؟ فأقبلت عليه وأسأله، فإذا الرجل حذيفة.

[7271] محمد (بن سیرین) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت جندب ؓ نے کہا: میں جرعہ کے دن وہاں آیا تو (وہاں) ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا: آج یہاں بہت خونریزی ہوگی، اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں ہوگی، میں نے کہا: اللہ کی قسم! ضرور ہوگی، اس نے کہا: واللہ! ہرگز نہیں ہوگی، میں نے کہا: واللہ! ضرور ہوگی، اس نے کہا: واللہ! ہرگز نہیں ہوگی، یہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے جو آپ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔ میں نے جواب میں کہا: آج تم میرے لیے آج کے بدترین ساتھی (ثابت ہوئے) ہو۔ تم مجھ سے سن رہے ہو کہ میں تمھاری مخالفت کر رہا ہوں اور تم نے جو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس کی بنا پر مجھے روکتے نہیں؟ پھر میں نے کہا: یہ غصہ کیسا؟ چنانچہ میں (ٹھیک طرح سے) ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کے بارے میں پوچھا تو وہ آدمی حضرت حذیفہ ؓ تھے۔

فوائد و مسائل: 1 جرعہ سے مراد کوفہ سے باہر کا ریگستانی علاقہ ہے۔ یہاں پر اہل کوفہ حضرت عثمان ؓ کے مقرر کردہ عامل سعید بن عاص ؓ کو مسترد کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے بعد ازاں اس دن کو یوم جرعہ کہا جانے لگا۔ 2 حضرت حذیفہ ؓ نے اس دور کے فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے تفصیل سن رکھی تھی۔ انھیں معلوم تھا کہ خونریزی کا آغاز حضرت عثمان ؓ کی وفات

کے بعد ہوگا۔ اہل کوفہ نے اس دن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کی آمد پر ان کو عامل تسلیم نہ کرنے کا اعلان کیا اور اپنی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل مقرر کر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نام کی منظوری دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بات مان لی اور اس طرح خونریزی رک گئی۔

(المعجم ٨) - (بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ) (التحفة ٨)

باب:8- قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا

[٧٢٧٢] ٢٩-(٢٨٩٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو».

[7272] یعقوب بن عبدالرحمن القاری نے ہمیں سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا، اس پر (لڑتے ہوئے) ہر سو میں سے ننانوے لوگ مارے جائیں گے اور ان (لڑنے والوں) میں سے ہر کوئی کہے گا: شاید میں ہی بچ جاؤں گا (اور سارے سونے کا مالک بن جاؤں گا۔)''

[٧٢٧٣] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَزَادَ: فَقَالَ أَبِي: إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ.

[7273] روح نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق حدیث بیان کی اور مزید کہا: تو میرے والد نے کہا: اگر تم اس پہاڑ کو دیکھو تو اس کے قریب بھی مت جانا۔

[٧٢٧٤] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

[7274] حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک خزانے کو ظاہر کرے گا، جو شخص وہاں موجود ہو تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔''

[٧٢٧٥] ٣١-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ،

[7275] عبدالرحمن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب دریائے

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کر دے گا جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔"

فائدہ: دریائے فرات کا پانی اپنی گزرگاہ کے نیچے موجود سونے کے پہاڑ کے اوپر سے مٹی بہا لے جائے گا اور پانی اتر جانے کے بعد وہ پہاڑ ظاہر ہو جائے گا۔ یہ آخری زمانے کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ انفرادی طور پر اس سونے کے حصول کے لیے اس فتنے میں شرکت کرنا منع ہے کیونکہ اس جنگ و جدال کے فتنے کی بنیاد دنیاوی مال ہوگا جس کی خاطر لوگ کثیر تعداد میں مارے جائیں گے، اسی وجہ سے آپ ﷺ نے سختی سے منع فرما دیا، البتہ جب مسلمانوں کی ایک جماعت منظم طریقے سے اسے فتح کرے گی تو وہ سونا بیت المال میں جمع ہوگا اور اس صورت میں وہ حلال ہوگا جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھارے خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جنگ کریں گے، ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ کا بیٹا ہوگا۔ وہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہیں ملے گا، پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تم لوگوں کو اس طرح قتل کریں گے کہ پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔" پھر آپ ﷺ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا، پھر فرمایا: "جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو، اگرچہ تمھیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔" (سنن ابن ماجہ، حدیث: 4084) اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس خزانے کا ظہور حضرت مہدی کی آمد کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی فتح الباری میں اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔

[٧٢٧٦] ٣٢ (٢٨٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، قُلْتُ: أَجَلْ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ، فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ: لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ، قَالَ: فَيَقْتَتِلُونَ

[7276] ابو کامل فُضَیل بن حسین اور ابو معن رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابو معن کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے سلیمان بن یسار سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا تو انھوں نے کہا: دنیا کی طلب میں لوگوں کی گردنیں مسلسل ایک دوسرے سے مختلف (اور باہمی جھگڑے اور عداوتیں جاری) رہیں گی میں نے کہا: ہاں، (بالکل ایسے ہی ہوگا) انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "(وہ وقت) قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا،

عليه، فيُقتلُ مِنْ كُلِّ مائةٍ تِسْعةٌ وتِسْعُون».

جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل نکلیں گے، جو لوگ اس (پہاڑ) کے قریب ہوں گے وہ کہیں گے: اگر ہم نے (دوسرے) لوگوں کو اس میں سے (سونا) لے جانے کی اجازت دے دی تو وہ سب کا سب لے جائیں گے۔ کہا: وہ اس پر جنگ آزما ہوں گے تو ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے۔"

قال أبو كاملٍ في حديثه: قال: وقفتُ أنا وأُبيُّ بنُ كعبٍ في ظلِّ أُجُمِ حسّانَ.

ابوکامل نے اپنی حدیث میں (اس طرح) کہا: انھوں نے کہا: میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قلعۂ حسان کے سائے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

[٧٢٧٧] ٣٣-(٢٨٩٦) حدّثنا عُبيدُ بنُ يعيشَ وإسحٰقُ بنُ إبراهيم - واللّفظُ لِعُبيدٍ - قال: حدّثنا يحيى بنُ آدمَ بنِ سُليمانَ مولى خالدِ بنِ خالدٍ: حدّثنا زُهيرٌ عن سُهيلِ بنِ أبي صالحٍ، عن أبيه، عن أبي هُريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: «منعتِ العراقُ درهمَها وقفيزَها، ومنعتِ الشّأمُ مُدْيَها ودينارَها، ومنعتْ مصرُ إرْدَبَّها ودينارَها، وعُدْتُم مِنْ حيثُ بدأْتُم، وعُدْتُم مِنْ حيثُ بدأْتُم، وعُدْتُم مِنْ حيثُ بدأْتُم». شَهِدَ على ذٰلك لحمُ أبي هُريرة ودمُه.

[7277] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(میں دیکھ رہا ہوں کہ) عراق نے اپنے درہم اور قفیز کو روک لیا ہے اور شام نے اپنے مدی اور دینار روک لیا ہے اور مصر نے اپنا اردب اور دینار روک لیا ہے اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمھارا آغاز تھا اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمھارا آغاز تھا۔ اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمھارا آغاز تھا۔" اس پر ابوہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

فوائد و مسائل: ① قفیز، مُدی اور اردب غلہ ماپنے کے پیمانے ہیں۔ عراق کا قفیز تقریباً سات سے 25 کلوگرام کا ہوتا ہے۔ شام کا مُدی تقریباً 51 کلوگرام کا ہوتا ہے اور مصر کا اردب تقریباً 55 کلوگرام کا ہوتا ہے۔ ② اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ عراق، شام اور مصر فتح ہوں گے اور زکاۃ و عشر وغیرہ مرکز خلافت کو ادا کریں گے۔ بعد میں یہ مستقل ہو جائیں گے اور ادائیگی چھوڑ دیں گے۔ ③ جزیرۂ عرب مرکز خلافت نہ رہے گا بلکہ جزیرۂ عرب دینی، معاشی اور معاشرتی حالت سے ایسی حالت میں پہنچ جائے گا جیسا آغاز اسلام کے وقت تھا، پھر وہ دور بھی آئے گا جس میں عرب کی سرزمین اپنے خزانے اگل دے گی۔

(المعجم ٩) (بَابٌ: فِي فَتْحِ قُسْطُنْطِينِيَّةَ، وَخُرُوجِ الدَّجَّالِ، وَنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ) (التحفة ٩)

باب:9- قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا ظہور اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

[٧٢٧٨] ٣٤ (٢٨٩٧) حدثني زهير بن حرب: حدثنا معلى بن منصور: حدثنا سليمان بن بلال: حدثنا سهيل عن أبيه، عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: "لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالأعماق، أو بدابق، فيخرج إليهم جيش من المدينة، من خيار أهل الأرض يومئذ، فإذا تصافوا قالت الروم: خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم، فيقول المسلمون: لا، والله! لا نخلي بينكم وبين إخواننا، فيقاتلونهم، فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم أبدا، ويقتل ثلثهم، أفضل الشهداء عند الله، ويفتتح الثلث، لا يفتنون أبدا فيفتتحون قسطنطينية، فبينما هم يقتسمون الغنائم، قد علقوا سيوفهم بالزيتون، إذ صاح فيهم الشيطان: إن المسيح قد خلفكم في أهليكم، فيخرجون، وذلك باطل، فإذا جاءوا الشام خرج، فبينما هم يعدون للقتال، يسوون الصفوف، إذ أقيمت الصلاة، فينزل عيسى ابن مريم ﷺ، فأمهم، فإذا رآه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء، فلو تركه لانذاب حتى يهلك، ولكن يقتله الله بيده، فيريهم دمه في حربته".

[7278] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پُرفضا علاقہ جو دابق شہر سے متصل واقع ہے۔) یا دابق میں اتریں گے۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہوگا، جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے، ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے: اللہ کی قسم! نہیں، ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے، چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کرلیں گے، اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے، وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے (ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا: مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ نکل پڑیں گے، مگر یہ جھوٹ ہوگا، جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے تو وہ نمودار ہو جائے گا۔ اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں

سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی، اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے، پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اگر وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔"

(المعجم ١٠) - (بَابٌ: تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ) (التحفة ١٠)

باب:10- قیامت قائم ہوگی تو لوگوں میں رومی (عیسائی) سب سے زیادہ ہوں گے

[٧٢٧٩] ٣٥-(٢٨٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ». فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَبْصِرْ مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ، إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا: إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ، وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ، وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ، وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ، وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ: وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ.

[7279] موسیٰ بن علی نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت آئے گی تو رومی (عیسائی) لوگوں میں سب سے زیادہ ہوں گے۔" حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو۔ انھوں نے کہا: میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے) کہا: اگر تم نے یہ کہا ہے تو ان میں چار خصلتیں ہیں: وہ آزمائش کے وقت سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب لوگوں کی نسبت جلد اس سے سنبھلتے ہیں اور پیچھے ہٹنے کے بعد سب لوگوں کی نسبت جلد دوبارہ حملہ کرتے ہیں اور مسکینوں، یتیموں اور کمزوروں کے لیے سب لوگوں کی نسبت بہتر ہیں اور پانچویں خصلت بہت اچھی اور خوبصورت ہے: وہ سب لوگوں سے بڑھ کر بادشاہوں کے ظلم کو روکنے والے ہیں۔

[٧٢٨٠] ٣٦-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[7280] عبدالکریم بن حارث نے ابوشریح کو حدیث

يحيى التجيبي: حدثنا عبد الله بن وهب: حدثني أبو شريح، أن عبد الكريم بن الحارث حدثه: أن المستورد القرشي قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «تقوم الساعة والروم أكثر الناس» . قال: فبلغ ذلك عمرو بن العاص فقال: ما هذه الأحاديث التي تذكر عنك أنك تقولها عن رسول الله ﷺ؟ فقال له المستورد: قلت الذي سمعت من رسول الله ﷺ. قال: فقال عمرو: لئن قلت ذلك، إنهم لأحلم الناس عند فتنة، وأجبر الناس عند مصيبة، وخير الناس لمساكينهم وضعفائهم.

بیان کی کہ حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت آئے گی تو رومی (عیسائی) لوگوں میں سب سے زیادہ ہوں گے۔'' کہا: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے ان سے کہا: یہ کیسی احادیث ہیں جو تمھاری طرف سے بیان کی جارہی ہیں کہ تم ان کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہو؟ حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے وہی کچھ کہا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (مستورد رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ کہہ رہے ہو (تو سنو!) یقیناً وہ آزمائش کے وقت سب لوگوں سے بڑھ کر بردبار ہیں، مصیبت پیش آنے پر سب لوگوں سے زیادہ سخت جان ہیں اور اپنے مسکینوں اور کمزوروں کے حق میں سب لوگوں کی نسبت بہتر ہیں۔

(المعجم ١١) - (بابُ إِقْبَالِ الرُّومِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ) (التحفة ١١)

باب: 11- دجال کے ظہور سے پہلے سخت خونریزی کے عالم میں رومیوں (عیسائیوں) کی چڑھائی

[٧٢٨١] ٣٧ (٢٨٩٩) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعلي بن حجر، كلاهما عن ابن علية - واللفظ لابن حجر - : حدثنا إسماعيل ابن إبراهيم عن أيوب، عن حميد بن هلال، عن أبي قتادة العدوي، عن يسير بن جابر قال: هاجت ريح حمراء بالكوفة، فجاء رجل ليس له هجيرى إلا: يا عبد الله بن مسعود! جاءت الساعة، قال: فقعد وكان متكئا، فقال: إن الساعة لا تقوم، حتى لا يقسم ميراث، ولا يفرح بغنيمة، ثم قال بيده هكذا ونحاها نحو الشأم فقال: عدو يجمعون لأهل الإسلام ويجمع لهم أهل

[7281] ابوبکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے ابن علیہ سے روایت کی۔ اور الفاظ ابن حجر کے ہیں۔ کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے ابوقتادہ عدوی سے اور انھوں نے یُسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی تو ایک شخص آیا، اس کا تکیۂ کلام ہی یہ تھا: عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی ہے۔ وہ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ٹیک لگائے ہوئے تھے (یہ بات سنتے ہی) اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر کہنے لگے: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ نہ میراث کی تقسیم ہوگی، نہ غنیمت حاصل ہونے کی خوشی، پھر انھوں نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کا رخ شام کی طرف کیا اور کہا: دشمن (غیر مسلم) اہل اسلام

الْإِسْلَامِ، قُلْتُ: الرُّومَ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ، حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ، نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً - إِمَّا قَالَ: لَا يُرٰى مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ: لَمْ يُرَ مِثْلُهَا - حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ، كَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَيُقْبِلُونَ، فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ، وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ».

کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے (مقابلے کے) لیے اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومیوں (عیسائیوں) سے ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، پھر کہا: تمھاری اس جنگ کے زمانے میں بہت زیادہ پلٹ پلٹ کر حملے ہوں گے۔ مسلمان موت کی شرط قبول کرنے والے دستے آگے بھیجیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں ہوں گے (وہیں اپنی جانیں دے دیں گے۔) پھر وہ سب جنگ کریں گے حتی کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی، یہ لوگ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔ دونوں (میں سے کسی) کو غلبہ حاصل نہیں ہوگا۔ اور (موت کی) شرط پر جانے والے سب ختم ہو جائیں گے، پھر مسلمان موت کی شرط پر (جانے والے دوسرے) دستے کو آگے کریں گے کہ وہ غالب آئے بغیر واپس نہیں آئیں گے، پھر (دونوں فریق) جنگ کریں گے، یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی واپس ہو جائیں اور وہ بھی، کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کی شرط پر جانے والے ختم ہو جائیں گے، پھر مسلمان موت کے طلبگاروں کا دستہ آگے کریں گے اور شام تک جنگ کریں گے، پھر یہ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی، کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کے طلبگار ختم ہو جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہوگا تو باقی تمام اہل اسلام ان کے خلاف اٹھیں گے، اللہ تعالیٰ (جنگ کے) چکر کو ان (کافروں) کے خلاف کر دے گا، وہ سخت خونریز جنگ کریں گے۔ انھوں نے یا تو یہ الفاظ کہے: اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی اور یا یہ الفاظ کہے: اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے پہلوؤں سے گزرے گا، وہ ان سے جونہی گزرے گا، مر کر گر جائے گا (ہوا بھی اتنی زہریلی ہو جائے گی۔) ایک باپ کی اولاد اپنی گنتی کرے گی، جو سو تھے، تو ان میں سے ایک کے سوا کوئی نہ

بچا ہوگا۔ (اب) وہ کس غنیمت پر خوش ہوں گے اور کیسا ورثہ (کن وارثوں میں) تقسیم کریں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک (نئی) مصیبت کے بارے میں سنیں گے جو اُس سے بھی بڑی ہوگی۔ ان تک یہ زوردار پکار پہنچے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں تک پہنچ گیا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں جو ہوگا سب کچھ پھینک دیں گے اور تیزی سے آئیں گے اور دس جاسوس شہسوار آگے بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں (سواریوں) کے رنگ تک پہچانتا ہوں۔ وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے۔ یا (فرمایا:) روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے۔''

قال ابن أبي شيبة في روايته: عن أسير بن جابر.

ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں (یُسیر کے بجائے) کہا: اُسیر بن جابر سے مروی ہے۔

[٧٢٨٢] (...) وحدّثني محمّد بن عبيد الغبري: حدثنا حماد بن زيد عن أيوب، عن حميد بن هلال، عن أبي قتادة، عن يسير بن جابر قال: كنت عند ابن مسعود فهبت ريح حمراء، وساق الحديث بنحوه، وحديث ابن علية أتم وأشبع.

[7282] حماد بن زید نے ایوب سے، انھوں نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے ابوقتادہ سے اور انھوں نے یُسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ سرخ آندھی آئی، پھر اسی کے مطابق حدیث بیان کی، البتہ ابن علیہ کی روایت مکمل اور سیر حاصل ہے۔

[٧٢٨٣] (...) وحدّثنا شيبان بن فرّوخ: حدّثنا سليمان يعني ابن المغيرة: حدّثنا حميد يعني ابن هلال، عن أبي قتادة، عن أسير بن جابر قال: كنا في بيت عبد الله بن مسعود، والبيت ملآن، قال: فهاجت ريح حمراء بالكوفة، فذكر نحو حديث ابن علية.

[7283] شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے ابوقتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اُسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے جبکہ گھر بھرا ہوا تھا، کہا: اس وقت کوفہ میں سرخ آندھی چلی، پھر ابن علیہ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ مَا يَكُونُ مِنْ فُتُوحَاتِ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ الدَّجَّالِ) (التحفة ١٢)

[٧٢٨٤] ٣٨-(٢٩٠٠) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: كُنَّا مع رسُولِ اللهِ ﷺ في غَزْوَةٍ قالَ: فأتَى النَّبِيَّ ﷺ قومٌ مِّنْ قِبَلِ المغْرِبِ، عليْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ، فوافقُوهُ عِنْدَ أكمةٍ، فإنَّهُمْ لقيامٌ ورسُولُ اللهِ ﷺ قاعدٌ، قالَ: قالَتْ لِي نفْسِي: ائْتِهِمْ فقُمْ بيْنهُمْ وبيْنهُ، لا يغْتالُونهُ، قال: ثُمّ قُلْتُ: لعلّهُ نجِيٌّ معهُمْ، فأتيْتُهُمْ فقُمْتُ بيْنهُمْ وبيْنهُ، قال: فحفِظْتُ منْهُ أرْبعَ كلماتٍ، أعُدُّهُنّ في يدِي، قال: «تغْزُون جزِيرة الْعربِ، فيفْتحُها اللهُ، ثُمّ فارس، فيفْتحُها اللهُ، ثُمّ تغْزُون الرُّوم، فيفْتحُها اللهُ، ثُمّ تغْزُون الدّجّال، فيفْتحُهُ اللهُ».

قال: فقال نافعٌ: يا جابرُ! لا نرى الدّجّال يخْرُجُ حتّى يُفْتح الرُّومُ.

باب:12-دجال سے پہلے حاصل ہونے والی مسلمانوں کی فتوحات

[7284] عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں تھے تو نبی ﷺ کے پاس مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی جنھوں نے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ ٹیلے کے پاس آکر آپ ﷺ سے ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: میرے دل نے مجھ سے کہا: تو بھی ان کے پاس چل اور ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا ہوجا، کہیں وہ آپ ﷺ پر دھوکے سے حملہ نہ کر دیں، پھر میں نے (دل میں) کہا: شاید آپ ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں۔ (بہر حال) میں ان کے پاس گیا اور ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا ہوگیا، میں نے آپ سے (سن کر) چار باتیں یاد کرلیں جو میں اپنے ہاتھ (کی انگلیوں) پر شمار کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ جزیرۂ عرب میں (کفر کے خلاف) جنگ کرو گے تو اللہ اسے تمھارے لیے فتح کرادے گا، پھر فارس سے (جنگ کرو گے) تو اللہ اسے فتح کرادے گا، پھر تم اہل روم سے جنگ کرو گے تو اللہ اسے فتح کرادے گا، پھر تم دجال سے جنگ کرو گے تو اللہ تمھیں اس پر (بھی) فتح عطا کرے گا۔''

(جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: نافع رضی اللہ عنہ نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) کہا: جابر! ہم نہیں سمجھتے کہ اہل روم پر فتح (حاصل) ہونے سے پہلے دجال ظاہر ہوگا۔

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ) (التحفة ١٣)

باب:13-قیامت سے پہلے (ظاہر) ہونے والی نشانیاں

[٧٢٨٥] ٣٩ (٢٩٠١) حدّثنا أبو خيثمة زهير بن حرب وإسحٰق بن إبراهيم وابن أبي عمر المكّي - واللفظ لزهير - قال إسحٰق: أخبرنا، وقال الآخران: حدّثنا - سفيان بن عيينة عن فرات القزّاز، عن أبي الطّفيل، عن حذيفة بن أسيد الغفاريّ قال: اطّلع النّبيّ ﷺ علينا ونحن نتذاكر، فقال: «ما تذكرون؟» قالوا: نذكر السّاعة، قال: «إنّها لن تقوم حتّى ترون قبلها عشر آيات». فذكر الدّخان، والدّجّال، والدّابّة، وطلوع الشّمس من مغربها، ونزول عيسى ابن مريم ﷺ، ويأجوج ومأجوج، وثلاثة خسوف: خسف بالمشرق، وخسف بالمغرب، وخسف بجزيرة العرب، وآخر ذلك نار تخرج من اليمن، تطرد النّاس إلى محشرهم.

[7285] سفیان بن عیینہ نے فرات قزاز سے، انھوں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم باتیں کر رہے تھے تو نبی ﷺ نے اوپر سے ہمیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: ''تم کیا باتیں کر رہے ہو؟'' ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو گے۔'' آپ نے دھوئیں (کے نمودار ہونے)، دجال، دابۃ الارض (زمین سے نمودار ہونے والے عجیب الخلقت جانور)، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، عیسیٰ بن مریم ﷺ کے نزول، یاجوج ماجوج، تین جگہ زمین کا دھنسنا: ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۂ عرب میں اور آخر میں وہ آگ ہوگی جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے (میدان) محشر کی طرف دھکیلے گی۔

فائدہ: لوگ بے سروسامانی اور پریشانی کے عالم میں بھاگ کر شام میں اکٹھے ہو جائیں گے۔

[٧٢٨٦] ٤٠ (...) حدّثنا عبيد الله بن معاذ العنبريّ: حدّثنا أبي: حدّثنا شعبة عن فرات القزّاز، عن أبي الطّفيل، عن أبي سريحة حذيفة بن أسيد، قال: كان النّبيّ ﷺ في غرفة ونحن أسفل منه، فاطّلع إلينا فقال: «ما تذكرون؟» قلنا: السّاعة، قال: «إنّ السّاعة لا تكون حتّى تكون عشر آيات: خسف بالمشرق، وخسف بالمغرب، وخسف في جزيرة العرب، والدّخان، والدّجّال، ودابّة الأرض، ويأجوج ومأجوج، وطلوع الشّمس من مغربها، ونار

[7286] عبیداللہ بن معاذ عنبری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے فرات قزاز سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوطفیل سے، انھوں نے حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ بالا خانے میں تھے اور ہم آپ سے نیچے کی طرف بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: ''تم کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟'' ہم نے عرض کی: قیامت کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں گی، قیامت نہیں آئے گی: مشرق میں زمین کا دھنسنا، مغرب میں زمین کا دھنسنا اور جزیرۂ عرب میں زمین کا دھنسنا، دھواں، دجال، زمین کا چوپایہ، یاجوج

تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ».

ماجوج، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور ایک آگ جو عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکے گی۔"

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، مِثْلَ ذٰلِكَ، لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا، فِي الْعَاشِرَةِ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

شعبہ نے کہا: عبدالعزیز بن رفیع نے مجھے بھی ابوطفیل سے اور انھوں نے ابوسریحہ ؓ سے اسی کے مانند روایت کی۔ نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا (موقوف حدیث بیان کی) اور (مجھے حدیث سنانے والے فرات اور عبدالعزیز) دونوں میں سے ایک نے دسویں (نشانی) کے بارے میں کہا: عیسیٰ بن مریم ؑ کا نزول اور دوسرے نے کہا: ایک ہوا (آندھی) ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی۔

[٧٢٨٧] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، بِمِثْلِهِ.

[7287] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے فرات سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوطفیل ؓ کو حضرت ابوسریحہ ؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بالاخانے میں تھے اور ہم اس کے نیچے باتیں کر رہے تھے، اور (آگے) اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا.

شعبہ نے کہا: اور میرا خیال ہے (کہ فرات نے) کہا: وہ جب قیام کے لیے رکیں گے تو وہ (آگ) بھی ان کے ساتھ رک جائے گی اور جب وہ دوپہر کو آرام کریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ سکون پذیر ہو جائے گی۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، قَالَ أَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَقَالَ الْآخَرُ: رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ.

شعبہ نے کہا: مجھے کسی شخص نے ابوطفیل ؓ سے اور انھوں نے حضرت ابوسریحہ ؓ سے یہی حدیث بیان کی اور اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔ کہا: ان دونوں (کسی شخص اور فرات قزاز) میں سے ایک نے کہا: "عیسیٰ بن مریم ؑ کا نزول" اور دوسرے نے کہا: "ہوا جو انھیں سمندر میں اڑا لے گی۔"

[٧٢٨٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ: سَمِعْتُ

[7288] محمد بن مثنیٰ نے بھی ہمیں یہی (حدیث) بیان کی، کہا: ابونعمان حکم بن عبداللہ عجلی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: شعبہ نے ہمیں فرات سے حدیث بیان کی، انھوں نے

[أبا] الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ، فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ.

کہا: میں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: ہم باتیں کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اوپر سے جھانک کر ہمیں دیکھا، (اس کے بعد) معاذ اور ابن جعفر کی حدیث ہے۔

وقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، بِنَحْوِهِ، قَالَ: وَالْعَاشِرَةُ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ.

قَالَ شُعْبَةُ: وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ.

ابن مثنیٰ نے کہا: ہمیں ابونعمان حکم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالعزیز بن رفیع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی، کہا: دسویں (علامت) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہے۔

شعبہ نے کہا: عبدالعزیز نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

(المعجم ١٤) - (بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ) (التحفة ١٤)

باب:14- قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ارضِ حجاز سے ایک آگ نکلے گی

[٧٢٨٩] ٤٢ (٢٩٠٢) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى».

[7289] یونس اور عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابن مسیب نے کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ارضِ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو (شام کے شہر) بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔"

فائدہ: یہ پیشین گوئی 3 جمادی الثانیہ 654ھ کو پوری ہو چکی ہے۔

(المعجم ١٥) - (بَابٌ: فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ) (التحفة ١٥)

باب:15- قیامت سے پہلے مدینہ کی سکونت اور اس کی آبادکاری

[٧٢٩٠] ٤٣-(٢٩٠٣) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ».

[7290] اسود بن عامر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہیر نے سہیل بن ابی صالح سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مدینہ منورہ کے) گھر اہاب یا یہاب (کے مقام تک) پہنچ جائیں گے۔''

قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: وَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا مِيلًا.

زہیر نے کہا: میں نے سہیل سے پوچھا: یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟ انھوں نے کہا: اتنے اتنے میل ہے۔

فائدہ: یہ جگہ مدینہ منورہ کے قرب و جوار میں واقع ہے لیکن اس کا کیا نام اور کتنے فاصلے پر ہے؟ اس کا صحیح طرح تعین نہیں ہو سکا۔

[٧٢٩١] ٤٤-(٢٩٠٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا، وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا».

[7291] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قحط یہ نہیں ہے کہ تم پر بارش نہ ہو۔ بلکہ قحط یہ ہے کہ بارش ہو، پھر بارش ہو لیکن زمین کوئی چیز نہ اگائے۔''

(المعجم ١٦) - (بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ) (التحفة ١٦)

باب:16- مشرق سے، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نمودار ہوتے ہیں، فتنوں کا ظہور

[٧٢٩٢] ٤٥-(٢٩٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: «أَلَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا، أَلَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ».

[7292] لیث نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ مشرق کا رخ کیے ہوئے فرما رہے تھے: ''سنو! فتنہ یہاں ہوگا، سنو! فتنہ یہاں ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔''

فائدہ: شیطان سورج طلوع ہوتے وقت اپنے سینگ مشرق کی طرف سے اس طرح بلند کرتا ہے کہ سورج ان کے درمیان سے طلوع ہوتا ہوا نظر آئے۔ سورج پرست اس وقت سورج کی طرف منہ کر کے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ شیطان کا مقصد اس

طرح درحقیقت اپنی پرستش کروانا ہوتا ہے۔

[٧٢٩٣] ٤٦ (...) وحدّثني عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ ومُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى؛ ح: وحدّثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سعيدٍ، كُلُّهُمْ عنْ يَحْيى الْقطّانِ. قال الْقَوارِيرِيُّ: حدّثني يحْيى بْنُ سعيدٍ عنْ عُبيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حدّثني نافِعٌ عنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أنّ رسُول الله ﷺ قام عنْد باب حفْصة، فقال بيده، نحْو الْمشْرِق: «الْفِتْنةُ هٰهُنا مِنْ حيْثُ يطْلُعُ قرْنُ الشّيْطانِ» قالها مرّتيْنِ أوْ ثلاثًا.

[7293] عبیداللہ بن عمر قواریری، محمد بن مثنیٰ اور عبیداللہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، ان سب نے یحییٰ (بن سعید) قطان سے روایت کی، قواریری نے کہا: مجھے یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''فتنہ اس سمت میں ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔'' یہ بات آپ نے دو یا تین بار ارشاد فرمائی۔

وقال عُبيْدُ اللهِ بْنُ سعيدٍ في رِوايتِهِ: قام رسُولُ الله ﷺ عنْد بابِ عائِشة.

عبیداللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

فائدہ: امہات المومنین کی رہائش گاہیں مسجد نبوی سے مشرق کی طرف واقع تھیں، ان کے دروازے مشرق کی طرف کھلتے تھے۔ ان میں حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ نے مشرق، یعنی امہات المومنین کے گھروں کی مخالف سمت کی طرف اشارہ فرمایا اور بتایا کہ اس طرف سے فتنہ نمودار ہوگا۔ آپ ﷺ کی رحلت کے بعد اسی سمت رہنے والے قبائل میں ارتداد پھیلا، جھوٹے نبی نمودار ہوئے اور خونریز جنگیں ہوئیں جن میں بڑی تعداد میں حفاظ اور قراء صحابہ شہید ہوئے۔ بعد کے ادوار میں بھی عراق سمیت مشرق میں واقع علاقوں سے فتنے نمودار ہوتے رہے۔ آیندہ بھی انھی علاقوں سے خوفناک فتنوں کے نمودار ہونے کے آثار ہیں۔ اگلی احادیث میں اس کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

[٧٢٩٤] ٤٧ (...) حدّثني حرْمَلةُ بْنُ يحْيى: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبرني يُونُسُ عنِ ابْنِ شِهابٍ، عنْ سالِمِ بْنِ عبْدِ اللهِ، عنْ أبيهِ؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال، وهُو مُسْتقْبِلُ الْمشْرِقِ: «ها! إنّ الْفِتْنة هٰهُنا، ها! إنّ الْفِتْنة هٰهُنا، ها! إنّ الْفِتْنة هٰهُنا، مِنْ حيْثُ يطْلُعُ قرْنُ الشّيْطانِ».

[7294] ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبکہ آپ نے مشرق کی طرف رخ کیا ہوا تھا: ''یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے، یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے، یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔''

[٧٢٩٥] ٤٨ (...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي

[7295] عکرمہ بن عمار نے سالم سے اور انھوں نے

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: «رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''کفر کا سر ادھر سے ظاہر ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔'' آپ کی مراد مشرق (کی سمت) سے تھی۔

[٧٢٩٦] ٤٩-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ: «هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا، هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا» ثَلَاثًا «حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ» يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

[7296] حنظلہ نے کہا: میں نے سالم سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے فرماتے ہوئے سنا: ''یاد رکھو! فتنہ اس طرف ہے، یاد رکھو! فتنہ اس طرف ہے۔'' تین بار (فرمایا) ''جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔'' آپ کی مراد مشرق (کی سمت) سے تھی۔

[٧٢٩٧] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَأَحْمَدُ ابْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ! مَا أَسْأَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ، وَأَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ! سَمِعْتُ أَبِي، عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هٰهُنَا» وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: «مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ» وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ، مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا﴾

[طه: ٤٠].

[7297] عبداللہ بن عمر بن ابان، واصل بن عبدالاعلیٰ اور احمد بن عمر وکیعی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن ابان کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں ابن فضیل نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے سنا، کہہ رہے تھے: ''عراق والو! تم چھوٹی چھوٹی چیز (مثلاً: احرام کے دوران میں مچھر مارنے) کے بارے میں کتنے زیادہ سوال کرنے والے ہو اور (حضرت حسین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کو شہید کرنے جیسے) بڑے جرائم کے ارتکاب میں کتنے آگے بڑھے ہوئے ہو! میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنہ یہاں سے آئے گا۔'' اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا (اور فرمایا): ''جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں۔'' اور تم لوگ (بلا دریغ) ایک دوسرے کی گردنیں مارتے ہو، جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے آل فرعون میں سے جسے قتل کیا تھا، غلطی سے کیا

تھا اس پر (بھی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(اے موسیٰ!) تم نے ایک انسان کو قتل کیا تو (اس وقت) ہم نے تمھیں غم سے نجات دی اور تمھیں آزمائش (فتنے) میں ڈالا۔''

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے قتل خطا کو بھی آزمائش (فتنہ) قرار دیا اور تم ہر وقت عمداً قتل و غارت گری میں لگے ہو۔

وقال أحمد بن عمر في روايته: عن سالم، لم يقل: سمعت سالما.

اور احمد بن عمر نے اپنی روایت میں کہا: سالم سے روایت ہے۔ یہ نہیں کہا: میں نے سالم سے سنا۔

(المعجم ١٧) - (بابٌ: لَا تقومُ السّاعةُ حتّٰى تعْبُد دوْسٌ ذا الْخلصة) (التحفة ١١)

باب:17- قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ (قبیلۂ) دوس ''ذوالخلصہ'' کی عبادت کرے گا

[٧٢٩٨] ٥١ (٢٩٠٦) حدّثني محمّدُ بنُ رافع وعبدُ بنُ حميد، قال عبدٌ: أخبرنا، وقال ابنُ رافع: حدّثنا عبدُ الرّزّاق: أخبرنا معمرٌ عن الزّهريّ، عن ابن المسيّب، عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: «لا تقومُ السّاعةُ حتّى تضطرب أليات نساء دوس، حول ذي الخلصة».

[7298] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین (چوتڑ)، ذوالخلصہ کے ارد گرد (دوران طواف) مٹکیں گے۔''

وكانت صنما تعبدها دوسٌ في الجاهليّة، بتبالة.

وہ (ذوالخلصہ) تبالہ میں ایک بت تھا، جاہلی دور میں قبیلۂ دوس اس کی پوجا کیا کرتا تھا۔

فائدہ: ذوالخلصہ یمن کے مقام تبالہ میں نصب کیے ہوئے ایک بت کا نام تھا، اس خبر سے مقصود یہ ہے کہ اہل ایمان کے خاتمے کے بعد جس کا ذکر اگلی حدیث میں ہے، بتوں کی کھلی پرستش اس وقت ہوگی جب قیامت کی آمد کے ابتدائی مراحل طے ہو رہے ہوں گے۔

[٧٢٩٩] ٥٢ (٢٩٠٧) حدّثنا أبو كاملٍ الجحدريّ وأبو معنٍ زيدُ بنُ يزيد الرّقاشيّ - واللّفظُ لأبي معنٍ - قالا: حدّثنا خالدُ بنُ الحارث: حدّثنا عبدُ الحميد بنُ جعفرٍ عن الأسود بن العلاء، عن أبي سلمة، عن عائشة

[7299] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے اسود بن علاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دن اور رات (کا سلسلہ) اس وقت تک

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ﴾ [التوبة: ٣٣] و [الصف: ٩] أَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ، قَالَ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ».

ختم نہیں ہوگا جب تک کہ لات اور عزیٰ کی عبادت (دوبارہ) نہ ہونے لگے۔" میں نے کہا: اللہ کے رسول! جب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی: "وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے، چاہے یہ مشرکین کو ناگوار گزرے۔" تو میں سمجھتی تھی کہ یہ کام مکمل ہوگیا (اور عرب میں دوبارہ کبھی بت پرستی نہیں ہوگی۔) آپ ﷺ نے فرمایا: "اس میں سے جو اللہ نے چاہا وہ عنقریب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کو موت کے حوالے کر دے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، باقی وہی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر موجود نہیں ہوگی، وہ اپنے (مشرک) آباء واجداد کے دین پر واپس چلے جائیں گے۔"

[٧٣٠٠] (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ - وَهُوَ الْحَنَفِيُّ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7300] ابوبکر حنفی نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٨) - (بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ، مِنَ الْبَلَاءِ) (التحفة ١٨)

باب:18- قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی، آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو آزمائش کی (شدت کی) بنا پر تمنا کرے گا کہ اس مرنے والے کی جگہ وہ ہو

[٧٣٠١] ٥٣-(١٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ». [راجع: ٣٩٦]

[7301] اعرج نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔"

[۷۳۰۲] ٥٤ (...) حدّثنا عبْدُ الله بْنُ عُمر بْن مُحمّد بْن أبان بْن صالح ومُحمّدُ بْنُ يزيد الرِّفاعيُّ - واللّفْظُ لابْن أبان - قالا: حدّثنا ابْنُ فُضيْل عنْ أبي إسْماعيل، عنْ أبي حازم، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «والّذي نفْسي بيده! لا تذْهبُ الدُّنْيا حتّى يمُرّ الرّجُلُ على الْقبْر فيتمرّغُ عليْه، ويقُولُ: يا ليْتني كُنْتُ مكان صاحب هذا الْقبْر، وليْس به الدّينُ إلّا الْبلاءُ».

[7302] ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک رخصت نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص (کسی کی) قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا: کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور اس کے پاس دین نہیں ہوگا، بس آزمائش ہوگی۔''

فائدہ: وہ دین کے بچاؤ کے لیے یہ تمنا نہیں کررہا ہوگا بلکہ آزمائش کی شدت کی بنا پر یہ تمنا کررہا ہوگا۔

[۷۳۰۳] ٥٥ (۲۹۰۸) حدّثنا ابْنُ أبي عُمر الْمكّيُّ: حدّثنا مرْوانُ عنْ يزيد - وهُو ابْنُ كيْسان -، عنْ أبي حازم، عنْ أبي هُريْرة قال: قال النّبيُّ ﷺ: «والّذي نفْسي بيده! ليأْتينّ على النّاس زمانٌ لا يدْري الْقاتلُ في أيّ شيْءٍ قتل، ولا يدْري الْمقْتُولُ على أيّ شيْءٍ قُتل».

[7303] ابن ابی عمر مکی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مروان نے یزید سے ۔۔ اور وہ ابن کیسان ہے۔۔ حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو پتہ نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا کہ اسے کس بات پر قتل کیا گیا۔''

[۷۳۰٤] ٥٦ (...) وحدّثنا عبْدُ الله بْنُ عُمر بْن أبان وواصلُ بْنُ عبْد الْأعْلى قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ فُضيْل عن أبي إسْماعيل الْأسْلميّ، عنْ أبي حازم، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «والّذي نفْسي بيده! لا تذْهبُ الدُّنْيا حتّى يأْتي على النّاس يوْمٌ، لا يدْري الْقاتلُ فيم قتل، ولا الْمقْتُولُ فيم قُتل» فقيل: كيْف يكُونُ ذلك؟ قال: «الْهرْجُ، الْقاتلُ والْمقْتُولُ في النّار».

[7304] عبداللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبدالاعلی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے ابواسماعیل اسلمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دن آجائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو یہ پتہ نہ ہو کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔'' عرض کی گئی: یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اندھا دھند خونریزی ہوگی، قاتل اور مقتول دونوں (جہنم کی) آگ

میں جائیں گے۔"

وفي رواية ابْنِ أبانَ قالَ: هُوَ يزيدُ بْنُ كَيْسانَ عنْ أبي إسْمَاعِيلَ، لَمْ يَذْكُر الأَسْلَمِيَّ.

ابن ابان کی روایت میں (اس طرح) ہے: کہا: وہ یزید بن کیسان ہے (جس کے بارے میں کہا گیا ہے) ابواسماعیل سے روایت ہے۔ (اس کا پورا نام ابواسماعیل یزید بن کیسان ہے) انھوں نے (اس کی نسبت) "اسلمی" کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٣٠٥] ٥٧-(٢٩٠٩) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وابْنُ أبي عُمر - واللّفْظُ لأبي بكْرٍ - قالا: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيينة عنْ زيادِ بْنِ سعْدٍ، عن الزُّهْرِيّ، عنْ سعيدٍ؛ سمع أبَا هُريْرة يقُولُ عن النّبيّ ﷺ: «يُخرّبُ الْكعْبة ذُو السُّويْقتيْنِ من الْحبشة».

[7305] زیاد بن سعد نے زہری سے اور انھوں نے سعید (بن مسیب) سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے روایت ہے: "حبشہ سے (تعلق رکھنے والا) دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا شخص کعبہ کو گرائے گا۔"

[٧٣٠٦] ٥٨-(...) حدّثني حرْملةُ بْنُ يحْيى: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبرني يُونُسُ عن ابْنِ شهابٍ، عن ابْنِ الْمُسيّبِ، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «يُخرّبُ الْكعْبة ذُو السُّويْقتيْنِ من الْحبشة».

[7306] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کو گرائے گا۔"

[٧٣٠٧] ٥٩-(...) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا عبْدُ الْعزيزِ يعْني الدّراورْدِيّ، عنْ ثوْرِ ابْنِ زيْدٍ، عنْ أبي الْغيْثِ، عنْ أبي هُريْرة؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «ذُو السُّويْقتيْنِ من الْحبشة يُخرّبُ بيْت الله عزّ وجلّ».

[7307] قتیبہ بن سعید نے ہمیں عبدالعزیز دراوردی سے روایت کی، انھوں نے ثور بن زید سے، انھوں نے ابوالغیث سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حبشہ کا دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا شخص اللہ عزوجل کے گھر کو گرائے گا۔"

[٧٣٠٨] ٦٠-(٢٩١٠) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ: أخْبرنا عبْدُ الْعزيزِ يعْني ابْن مُحمّدٍ، عنْ ثوْرِ بْنِ زيْدٍ، عنْ أبي الْغيْثِ، عنْ أبي هُريْرة؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لا تقُومُ السّاعةُ حتّى يخْرُج رجُلٌ منْ قحْطان يسُوقُ

[7308] قتیبہ بن سعید نے اسی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔"

السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ، وُجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ».

کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔"

[٧٣١٢] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْآنُفِ».

[7312] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے اس (کی سند) کو نبی ﷺ تک پہنچایا، آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تم اس قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں سے ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم چھوٹی آنکھوں اور چپٹی ناک والی قوم سے جنگ کرو گے۔"

[٧٣١٣] ٦٥-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ، قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ، يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ، وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ».

[7313] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے جنگ کریں گے۔ یہ ایسی قوم ہے جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، یہ لوگ بالوں کا لباس پہنتے ہوں گے، بالوں (کے جوتوں) میں چلتے ہوں گے۔"

[٧٣١٤] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، حُمْرُ الْوُجُوهِ، صِغَارُ الْأَعْيُنِ».

[7314] قیس بن ابی حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، وہ سرخ چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے۔"

[٧٣١٥] ٦٧-(٢٩١٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ

[7315] اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں جریری سے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابونضرہ سے روایت کی، کہا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انھوں نے کہا: وہ وقت قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس کوئی قفیز

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا، وَلَا يَعُدُّهُ عَدَدًا».

ابوسعید (خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔"

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: «يَحْثِي الْمَالَ».

اور (علی) بن حجر کی روایت میں (يحثو المال کے بجائے) يحثي المال ہے (معنی ایک ہی ہے۔)

[٧٣١٨] ٦٩-(٢٩١٤/٢٩١٣) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ».

[7318] عبدالصمد بن عبدالوارث نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داود نے ابونضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی، دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔"

[٧٣١٩] (...) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[7319] اور ابومعاویہ نے داود بن ابی ہند سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٣٢٠] ٧٠-(٢٩١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ، حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ، جَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ: «بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ، تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ».

[7320] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابومسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابونضرہ سے سنا، وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ایک ایسے شخص نے مجھے بتایا جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، جب آپ نے خندق کھودنے کا آغاز کیا تو عمار رضی اللہ عنہ سے ایک بات ارشاد فرمائی، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور فرمانے لگے: "سمیہ کے بیٹے کی مصیبت! تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔"

فوائد و مسائل: اس حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے آنے والے حوادث کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی۔ (ا) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایک گروہ بغاوت کرے گا۔ (ب) حضرت عمار رضی اللہ عنہ حق کی طرف ہوں گے۔ (ج) وہ باغی گروہ کے ہاتھوں قتل ہوں گے۔ یہ پیشین گوئی بھی من وعن پوری ہوئی۔ ﴿ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو بار پیشین

کوئی فرمائی اور یہ حساب میں مشہور ہوئی۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ مسجد نبوی کی تعمیر کے موقع پر، جس میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ شریک تھے، یہ بات فرمائی۔ (صحیح البخاری، حدیث: 447) جبکہ صحیح مسلم کی موجودہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کی کھدائی کے موقع پر بھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہی بات ارشاد فرمائی تھی۔

[٧٣٢١] ٧١ (...) وحدثني محمد بن معاذ بن عباد العنبري وهريم بن عبد الأعلى قالا: حدثنا خالد بن الحارث ح: وحدثنا إسحاق بن إبراهيم وإسحاق بن منصور ومحمود بن غيلان ومحمد بن قدامة قالوا: أخبرنا النضر بن شميل، كلاهما عن شعبة، عن أبي مسلمة بهذا الإسناد نحوه، غير أن في حديث النضر قال: أخبرني من هو خير مني، أبو قتادة. وفي حديث خالد بن الحارث قال: أراه يعني أبا قتادة. وفي حديث خالد: ويقول: «ويس» أو يقول: «يا ويس ابن سمية».

[7321] اور خالد بن حارث اور نضر بن شمیل دونوں نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے ابومسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی، البتہ نضر کی حدیث میں ہے: مجھے مجھ سے بہتر شخص ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور خالد بن حارث کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: میرا خیال ہے ان کی مراد ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔ اور خالد کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ فرمانے لگے: "افسوس!" یا فرمایا: "وائے افسوس ابن سمیہ پر!"

[٧٣٢٢] ٧٢ (٢٩١٦) وحدثني محمد بن المثنى وابن بشار قال ابن المثنى: حدثنا محمد بن جعفر ح: وحدثني عقبة بن مكرم العمي وأبو بكر بن نافع قال عقبة: حدثنا، وقال أبو بكر: أخبرنا غندر: حدثنا شعبة قال: سمعت خالدا يحدث عن سعيد بن أبي الحسن، عن أمه، عن أم سلمة: أن رسول الله ﷺ قال لعمار: «تقتلك الفئة الباغية».

[7322] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے خالد حذاء کو سعید بن ابوالحسن سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔"

[٧٣٢٣] (...) وحدثني إسحاق بن منصور: أخبرنا عبد الصمد بن عبد الوارث: حدثنا شعبة: حدثنا خالد الحذاء عن سعيد

[7323] عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد حذاء نے سعید بن ابی حسن اور حسن سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے اپنی والدہ

ابن أبي الحسن والحسن، عن أمهما، عن أم سلمة عن النبي ﷺ بمثله.

سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٣٢٤] ٧٣-(...) وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا إسماعيل بن إبراهيم عن ابن عون، عن الحسن، عن أمه، عن أم سلمة قالت: قال رسول الله ﷺ: «تقتل عمارا الفئة الباغية».

[7324] ابن عون نے حسن سے، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔''

[٧٣٢٥] ٧٤-(٢٩١٧) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة: حدثنا شعبة عن أبي التياح قال: سمعت أبا زرعة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «يهلك أمتي هذا الحي من قريش». قالوا: فما تأمرنا؟ قال: «لو أن الناس اعتزلوهم».

[7325] ابواسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوزرعہ سے سنا، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کرے گا۔'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: پھر آپ ہمیں کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کاش! لوگ ان سے الگ ہو جائیں۔''

[٧٣٢٦] حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي وأحمد بن عثمان النوفلي قالا: حدثنا أبو داود: حدثنا شعبة، في هذا الإسناد، في معناه.

[7326] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[٧٣٢٧] ٧٥-(٢٩١٨) حدثنا عمرو الناقد وابن أبي عمر - واللفظ لابن أبي عمر - قالا: حدثنا سفيان عن الزهري، عن سعيد ابن المسيب، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «قد مات كسرى فلا كسرى بعده، وإذا هلك قيصر فلا قيصر بعده، والذي نفسي بيده! لتنفقن كنوزهما في سبيل الله».

[7327] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسریٰ مر گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر نہیں ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔''

[٧٣٢٨] حدثني حرملة بن يحيى: أخبرنا

[7328] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے سفیان کی

بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٧٣٢٩] ٧٦ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ".

[7329] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، ان میں سے (یہ حدیث بھی) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسریٰ ہلاک ہو گیا، پھر اس کے بعد کسریٰ نہیں ہو گا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا، پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے۔"

[٧٣٣٠] ٧٧ (٢٩١٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ" فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً.

[7330] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا۔" (آگے) انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

[٧٣٣١] ٧٨ (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ".

قَالَ قُتَيْبَةُ: مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يَشُكَّ.

[7331] قتیبہ بن سعید اور ابوکامل جحدری نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "مسلمانوں یا (فرمایا) مومنوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کے خزانے کو، جو سفید (عمارت) میں ہے، ضرور بالضرور فتح کرے گی۔"

قتیبہ نے "مسلمانوں کی" (جماعت) کہا اور کسی شک کا اظہار نہیں کیا۔

فائدہ: یہ سب پیشین گوئیاں جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کے فوری بعد کے زمانے کے بارے میں تھیں، من وعن پوری ہو چکی ہیں۔

[٧٣٣٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[7332] شعبہ نے سماک بن حرب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، (آگے) ابوعوانہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٧٣٣٣] (٢٩٢٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، فَإِذَا جَاؤُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا».

[7333] عبدالعزیز بن محمد نے ثور بن زید دیلی سے، انھوں نے ابوالغیث سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم نے ایک شہر کے بارے میں سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں ہے اور ایک جانب سمندر میں ہے؟" انھوں (صحابہ) نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے خلاف بنو اسحاق میں سے ستر ہزار لوگ جہاد کریں گے، وہاں پہنچ کر وہ اتریں گے تو ہتھیاروں سے جنگ کریں گے نہ تیر اندازی کریں گے، وہ کہیں گے: لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، تو اس (شہر) کی ایک جانب گر جائے گی۔"

قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: «الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، فَيُفَرَّجُ لَهُمْ، فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُوا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ، إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ، وَيَرْجِعُونَ».

ثور نے کہا: میں یہی جانتا ہوں کہ انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے وہی (کنارہ) کہا (آپ ﷺ نے فرمایا:) "جو سمندر میں ہے، پھر وہ دوسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس (شہر) کا دوسرا کنارا بھی گر جائے گا، پھر وہ تیسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا اور وہ اس (شہر) میں داخل ہو جائیں گے اور غنائم حاصل کریں گے۔ جب وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک چیختی ہوئی آواز آئے گی جو کہے گی: دجال نمودار ہو گیا، چنانچہ وہ (مسلمان) ہر چیز چھوڑ دیں گے اور واپس پلٹ پڑیں گے۔"

[٧٣٣٤] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ

[7334] سلیمان بن بلال نے کہا: ہمیں ثور بن زید دیلی نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

حدثني في هذا الإسناد، بمثله.

[7335] 79 (2921) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا محمد بن بشر: حدثنا عبيد الله عن نافع، عن ابن عمر عن النبي ﷺ قال: «لتقاتلن اليهود، فلتقتلنهم حتى يقول الحجر: يا مسلم! هذا يهودي، فتعال فاقتله».

[7335] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "یہود تم سے جنگ کریں گے اور تم انھیں اچھی طرح قتل کرو گے، یہاں تک کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی ہے، آگے بڑھ، اس کو قتل کر۔"

[7336] (...) وحدثناه محمد بن المثنى وعبيد الله بن سعيد قالا: حدثنا يحيى عن عبيد الله بهذا الإسناد، وقال في حديثه: «هذا يهودي ورائي».

[7336] یحییٰ نے ہمیں عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی حدیث میں کہا: "یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔"

[7337] 80 (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة: أخبرني عمر بن حمزة قال: سمعت سالما يقول: أخبرنا عبد الله بن عمر؛ أن رسول الله ﷺ قال: «تقتتلون أنتم ويهود، حتى يقول الحجر: يا مسلم! هذا يهودي ورائي، تعال فاقتله».

[7337] عمر بن حمزہ نے کہا: میں نے سالم کو کہتے ہوئے سنا: ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اور یہود آپس میں جنگ کرو گے، یہاں تک کہ پتھر کہے گا: "اے مسلمان! یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے، آگے بڑھ، اسے قتل کر دے۔"

[7338] 81 (...) حدثنا حرملة بن يحيى: أخبرنا ابن وهب: أخبرني يونس عن ابن شهاب: حدثني سالم بن عبد الله؛ أن عبد الله بن عمر أخبره؛ أن رسول الله ﷺ قال: «تقاتلكم اليهود، فتسلطون عليهم، حتى يقول الحجر: يا مسلم! هذا يهودي ورائي فاقتله».

[7338] ابن شہاب نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہودی تم سے جنگ کریں گے (آخرکار) تمھیں ان پر تسلط عطا کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ پتھر (بھی) کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اس کو قتل کر دو۔"

[7339] 82 (2922) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن،

[7339] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ

عنْ سُهيْلٍ، عنْ أبِيه، عنْ أبي هُريْرة؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لا تقُومُ السّاعةُ حتّى يُقاتِل الْمُسْلِمُون الْيهُود، فيقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُون، حتّى يخْتبِئ الْيهُودِيُّ مِنْ وراءِ الْحجرِ والشّجرِ، فيقُولُ الْحجرُ أوِ الشّجرُ: يا مُسْلِمُ! يا عبْد الله! هذا يهُودِيٌّ خلْفِي، فتعال فاقْتُلْهُ، إلّا الْغرْقد، فإنّهُ مِنْ شجرِ الْيهُودِ».

مسلمان یہودیوں کے خلاف جنگ کریں گے اور مسلمان ان کو قتل کریں گے حتی کہ یہودی درخت یا پتھر کے پیچھے چھپ کا اور پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! میرے پیچھے یہ ایک یہودی ہے، آگے بڑھ، اس کو قتل کر دے، سوائے غرقد کے درخت کے (وہ نہیں کہے گا) کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔"

[٧٣٤٠] ٨٣-(٢٩٢٣) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى وأبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة - قال يحْيى: أخْبرنا، وقال أبُو بكْرٍ: حدّثنا أبُو الْأحْوصِ؛ ح: وحدّثنا أبُو كاملٍ الْجحْدرِيُّ: حدّثنا أبُو عوانة، كلاهُما عنْ سِماكٍ، عنْ جابِرِ بْنِ سمُرة قال: سمِعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «إنّ بيْن يديِ السّاعةِ كذّابِين».

[7340] ابوالاحوص اور ابوعوانہ دونوں نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت سے پہلے کئی کذاب ہوں گے۔"

وزاد فِي حدِيثِ أبي الْأحْوصِ: قال فقُلْتُ لهُ: آنْت سمِعْت هذا مِنْ رسُولِ الله ﷺ؟ قال: نعمْ.

ابوالاحوص کی حدیث میں انھوں (ابوبکر بن ابی شیبہ) نے مزید کہا کہ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ (بات) رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٧٣٤١] (...) وحدّثني ابْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ عنْ سِماكٍ بِهذا الْإسْنادِ، مِثْلهُ.

[7341] اور ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

قال سِماكٌ: وسمِعْتُ أخِي يقُولُ: قال جابِرٌ: فاحْذرُوهُمْ.

سماک نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان (جھوٹوں) سے بچ کر رہو۔

[٧٣٤٢] ٨٤-(١٥٧) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وإسْحٰقُ بْنُ منْصُورٍ - قال إسْحٰقُ:

[7342] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت

أخبرنا، وقال زهير: حدثنا عبد الرحمن وهو ابن مهدي عن مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون، قريبا من ثلاثين، كلهم يزعم أنه رسول الله".

قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ دجالوں اور کذابوں کو بھیجا جائے گا جو تیس کے قریب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔"

[٧٣٤٣] (...) حدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: أخبرنا معمر عن همام بن منبه، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ بمثله، غير أنه قال: "حتى ينبعث".

[7343] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے کہا: یہاں تک کہ وہ (شیطان کی طرف سے) مبعوث بن کر آئیں گے۔

(المعجم ١٩) (باب ذكر ابن صياد) (التحفة ١٩)

باب:19-ابن صیاد کا تذکرہ

فائدہ: ابن صیاد یا ابن صائد ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا۔ اس کا نام "صاف" یا صافی تھا۔ بچپن سے اس کے اطوار، انداز عجیب تھے۔ اس میں دجال کی عام نشانیوں میں سے کچھ نشانیاں بھی نظر آتی تھیں (دیکھیے، جامع ترمذی، حدیث 2248) اس باب کی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بعض غیر مرئی (شیطانی) قوتوں سے اس کا رابطہ تھا جیسے کاہنوں وغیرہ کا ہوتا ہے۔ اس کی بعض باتوں سے یہ شک ہوتا تھا کہ وہ دجال ہو سکتا ہے۔ صحابہ کو یہ شک ہوا بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات چیت کر کے اور اس کی بے خبری میں اس کے پاس سے آنے والی آوازوں یا اس کی بڑبڑاہٹ سن کر اس کی حقیقت جاننے کی کوشش فرمائی، لیکن اس کا معاملہ مشکوک ہی رہا۔ آپ نے اس کے ساتھ رابطہ رکھنے والی نادیدہ قوتوں کو آزمانے کے لیے اس سے سوال بھی کیا تو پتہ چلا کہ وہ غیر معمولی قوتوں کا حامل نہیں، اس لیے آپ نے اسے نظر انداز فرما دیا۔ اس نے اسلام قبول کرنے کا دعویٰ بھی کیا اور حج وغیرہ بھی کیے لیکن اس کی مشتبہ باتوں کی بنا پر آخر تک صحابہ کے سامنے اس کا معاملہ مشکوک ہی رہا۔ اس سے علانیہ طور پر اور صریح انداز میں کوئی ایسا کام سرزد نہ ہوا جس کی بنا پر اس کے خلاف کوئی رسمی کارروائی ہوتی۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ بڑا دجال تو نہ تھا لیکن ان تمیس دجالوں میں سے ایک ہو سکتا ہے جن کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے براہ راست اللہ تعالیٰ سے اس کی حقیقت جاننے سے بجائے خود اس کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش فرمائی۔ مقصود یہ تھا کہ آپ کے بعد آپ کی امت آپ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے خود اس طرح کے لوگوں کی حقیقت پہچاننے کی کوشش کرے اور ہمیشہ گمراہی سے محفوظ رہے۔

[٧٣٤٤] ٨٥ (٢٩٢٤) حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم - واللفظ لعثمان -

[7344] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت

قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَكَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «تَرِبَتْ يَدَاكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَقَالَ: لَا، بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! حَتّٰى أَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرٰى، فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ».

کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم چند لڑکوں کے پاس سے گزرے، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا، تو ایسا لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا ہے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: نہیں، بلکہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کو قتل کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی ہے جو تمہارا گمان ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔''

[٧٣٤٥] ٨٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» فَقَالَ: دُخٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُ، فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ، لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ».

[7345] ابومعاویہ نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود ؓ) سے روایت کی، کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے کہ ہم ابن صیاد کے پاس سے گزرے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں نے تمہارے لیے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے۔'' اس نے کہا: دخ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''دور دفع ہو جا! تو اپنی حیثیت سے کبھی نہیں بڑھ سکے گا۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس کا امتحان لینے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اپنے ذہن میں سورۂ دخان کی آیت: ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝﴾ ''لہٰذا آپ انتظار کریں جس دن آسمان ظاہر دھواں لائے گا'' (الدخان 10:44) کا خیال فرمایا۔ (مسند أحمد 148/2، وجامع الترمذي، حديث: 2415، وسنن أبي داود، حديث: 4329) اسے الدخان کا لفظ بھی پورا معلوم نہیں ہو سکا۔ جس طرح شیاطین اور کاہنوں کا معاملہ ہے کہ وہ ادھوری باتیں اچک کر کاہنوں تک پہنچاتے ہیں، اسی طرح ابن صیاد کو بھی ایک ادھورا لفظ پہنچایا گیا۔

[٧٣٤٦] ٨٧ (٢٩٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَقِيَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَقَالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ، مَا تَرَى؟» قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، وَمَا تَرَى؟» قَالَ: أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لُبِسَ عَلَيْهِ، دَعُوهُ».

[7346] جُریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مدینہ کے ایک راستے میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اس (ابن صیاد) سے ملاقات ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو یہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا ہوں، تجھے کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے کہا: مجھے پانی پر ایک تخت نظر آتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھ رہے ہو، تجھے اور کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے کہا: میں دو سچوں اور ایک جھوٹے کو یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کا معاملہ خود) اس کے سامنے گڈمڈ کر دیا گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔''

[٧٣٤٧] ٨٨ (٢٩٢٦) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَقِيَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ.

[7347] معتمر کے والد (سلیمان) نے کہا: ہمیں ابونضرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ کی ابن صائد سے ملاقات ہوئی اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے اور ابن صائد (دوسرے) لڑکوں کے ساتھ تھا، پھر جریری کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧٣٤٨] ٨٩ (٢٩٢٧) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ لِي: أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ، يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ، أَلَسْتَ

[7348] داود نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مکہ کی طرف جاتے ہوئے (راستے میں) میرا اور ابن صیاد کا ساتھ ہو گیا، اس نے مجھ سے کہا: میں کچھ ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا تھا: ''اس کے بچے نہیں ہوں گے''؟ کہا: میں

سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إنه لا يولد له» قال: قلت: بلى، قال: فقد ولد لي، أوليس سمعت رسول الله ﷺ يقول: «لا يدخل المدينة ولا مكة» قلت: بلى. قال: فقد ولدت بالمدينة، وها أنا أريد مكة. قال: ثم قال لي في آخر قوله: أما، والله! إني لأعلم مولده، ومكانه وأين هو. قال: فلبسني.

نے کہا: کیوں نہیں! (سنا تھا۔) اس نے کہا: میرے بچے ہوئے ہیں۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے نہیں سنا تھا: ''وہ (دجال) مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں''؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! اس نے کہا: میں مدینے کے اندر پیدا ہوا اور اب مکہ کی طرف جا رہا ہوں۔ انھوں نے کہا: پھر اپنی بات کے آخر میں اس نے مجھ سے کہا: دیکھیں! اللہ کی قسم! میں اس (دجال) کی جائے پیدائش، اس کے رہنے کی جگہ اور وہ کہاں ہے سب جانتا ہوں، (اس طرح) اس نے (اپنی حیثیت کے بارے میں) مجھے الجھا دیا۔

فائدہ: اسے کیسے معلوم ہوا کہ اصل دجال کی جائے پیدائش اور ٹھکانا وغیرہ کہاں ہے؟ اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ یا تو وہ خود چھوٹا موٹا دجال ہے یا کم از کم دجال کا قرب رکھنے والی قوتوں، شیاطین وغیرہ سے اس کا قریبی رابطہ ہے۔

[٧٣٤٩] ٩٠-(...) حدثنا يحيى بن حبيب ومحمد بن عبد الأعلى قالا: حدثنا المعتمر قال: سمعت أبي يحدث عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري قال: قال لي ابن صائد، فأخذتني منه ذمامة: هذا عذرت الناس، مالي ولكم؟ يا أصحاب محمد! ألم يقل نبي الله ﷺ: «إنه يهودي» وقد أسلمت، قال: «ولا يولد له» وقد ولد لي، وقال: «إن الله قد حرم عليه مكة» وقد حججت.

[7349] معتمر کے والد (سلیمان) ابونضرہ سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں، کہا: مجھ سے ابن صائد نے ایک بات کی تو مجھے اس سے سخت شرمندگی محسوس ہوئی۔ (اس نے کہا:) اس بات پر میں اور لوگوں کو معذور سمجھتا ہوں، مگر اے اصحاب محمد! آپ لوگوں کا میرے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''دجال یہودی ہوگا۔'' اور میں مسلمان ہو چکا ہوں، کہا: ''وہ لاولد ہوگا۔'' جبکہ میری اولاد ہوئی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اللہ نے مکہ (میں داخلہ) اس پر حرام کر دیا ہے۔'' اور میں حج کر چکا ہوں۔

قال فما زال حتى كاد أن يأخذ في قوله، قال: فقال له: أما، والله! إني لأعلم الآن حيث هو، وأعرف أباه وأمه، قال: وقيل له: أيسرك أنك ذاك الرجل؟ قال فقال: لو عرض علي ما كرهت.

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ (ابن صائد) مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا جن سے امکان تھا کہ اس کی بات میرے دل میں بیٹھ جاتی۔ کہا: پھر وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! اس وقت میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے، میں اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں۔ کہا: اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمھیں یہ بات اچھی لگے گی کہ تم ہی وہ (دجال) آدمی ہو؟ اس نے کہا: اگر مجھ کو اس کی پیشکش کی جائے تو میں اسے ناپسند نہیں کروں گا۔

فائدہ: اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ حج وغیرہ جیسے ظاہری اعمال کے باوجود اس کے دل میں حقیقی ایمان موجود نہ تھا۔ وہ دنیا میں باطل کا سب سے بڑا نمائندہ دجال، بننے کو ناپسند نہیں کرتا تھا لیکن جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بے وقعت اور اپاہج ہوا شخص تھا۔ اسے شیطانی قوتوں کا حامل دجال بننے میں دلکشی نظر آتی تھی، لیکن جب اسے دجال قرار دے کر نفرت کا اظہار کیا جاتا تھا تو یہ بات بھی اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔

[۷۳۵۰] ۹۱ (...) حدثنا محمد بن المثنى: حدثنا سالم بن نوح: أخبرني الجريري عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري قال: خرجنا حجاجا أو عمارا ومعنا ابن صائد، قال: فنزلنا منزلا، فتفرق الناس وبقيت أنا وهو، فاستوحشت منه وحشة شديدة مما يقال عليه، قال: وجاء بمتاعه فوضعه مع متاعي، فقلت: إن الحر شديد، فلو وضعته تحت تلك الشجرة، قال: ففعل، قال: فرفعت لنا غنم، فانطلق فجاء بعس، فقال: اشرب، أبا سعيد! فقلت: إن الحر شديد واللبن حار، ما بي إلا أني أكره أن أشرب عن يده - أو قال: آخذ عن يده - فقال: أبا سعيد! لقد هممت أن آخذ حبلا فأعلقه بشجرة ثم أختنق مما يقول لي الناس، يا أبا سعيد! من خفي عليه حديث رسول الله ﷺ ما خفي عليكم، معشر الأنصار! ألست من أعلم الناس بحديث رسول الله ﷺ؟ أليس قد قال رسول الله ﷺ: «هو كافر» وأنا مسلم؟ أوليس قد قال رسول الله ﷺ: «هو عقيم لا يولد له» وقد تركت ولدي بالمدينة؟ أوليس قد قال رسول الله ﷺ: «لا يدخل المدينة ولا مكة» وقد

[7350] جریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم حج یا عمرہ کرنے کے لیے گئے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا، ہم ایک پڑاؤ پر اترے تو لوگ منتشر ہو گئے، صرف میں اور وہ رہ گئے۔ اس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا تھا، اس کی بنا پر مجھے اس سے سخت وحشت ہونے لگی، کہا: وہ اپنا سامان لے کر آیا اور اسے میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا۔ میں نے کہا: گرمی بہت سخت ہے اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دو تو (بہتر ہو)، اس نے ایسا ہی کیا، پھر کچھ بکریاں ہمارے سامنے نمودار ہوئیں وہ گیا اور دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے آیا اور کہا: ابوسعید! پئیں، میں نے کہا: گرمی سخت ہے اور دودھ گرم ہے۔ میرے ساتھ اس کے علاوہ اور کوئی معاملہ نہ تھا کہ مجھے ناپسند تھا کہ میں اس کے ہاتھ سے دودھ پیوں — یا کہا: اس کے ہاتھ سے دودھ لوں — وہ کہنے لگا: ابوسعید! لوگ میرے متعلق جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے (کبھی کبھی) میں ارادہ کرتا ہوں کہ ایک رسی لے کر درخت پر لٹکاؤں اور پھانسی لے لوں۔ ابوسعید! جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم نہیں (ان کی بات الگ ہے، لیکن) اے انصار کی جماعت! تم پر تو کچھ مخفی نہیں ہے۔ کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''وہ (دجال) کافر ہے۔'' جبکہ میں مسلمان ہوں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''وہ بانجھ ہے، اس کے بچے نہیں ہوں گے۔'' اور میں اپنی اولاد کو مدینہ میں چھوڑ کر آیا ہوں؟ اور کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا:

أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ؟.

''وہ نہ مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں۔'' اور میں مدینہ سے آیا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں؟

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا، وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب تھا کہ میں اس کا عذر قبول کر لیتا کہ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کو اور اس کی جائے پیدائش کو پہچانتا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ وہ اب کہاں ہے۔

قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبًّا لَكَ، سَائِرَ الْيَوْمِ.

کہا: میں نے اس سے کہا: باقی سارا دن تیرے لیے تباہی اور ہلاکت ہو! (تیرا اس سے اتنا قریب کیسے ہے؟)

[٧٣٥١] ٩٢-(٢٩٢٨) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ: «مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ؟» قَالَ: دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ، مِسْكٌ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: «صَدَقْتَ».

[7351] ابومسلمہ نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا: ''جنت کی مٹی کیسی ہے؟'' اس نے کہا: اے ابوالقاسم! باریک سفید، کستوری (جیسی) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے سچ کہا۔''

[٧٣٥٢] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: «دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ، مِسْكٌ خَالِصٌ».

[7352] جریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابن صیاد نے نبی ﷺ سے جنت کی مٹی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''باریک سفید، خالص کستوری (کی طرح) ہے۔''

فائدہ: دونوں حدیثوں کو ایک ساتھ رکھیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے سوال کیا۔ یہودی عموماً اس طرح کے سوالات کیا کرتے تھے جس طرح کسی یہودی نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ اہل جنت کی پہلی ضیافت کس چیز سے کی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب عطا فرمایا۔ پھر آزمانے کے لیے کہ کیا یہ اچھا ہوا ذکا نبی کی بات سن کر اسے یاد رکھ کر دہرا سکتا ہے، اس سے یہی سوال کیا۔ اس نے صحیح جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا۔'' اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ وہ اصل دجال کی طرح مکمل شر تھا، نہ محض بے وقوف ہی کہ آپ ﷺ کی بات سننے کے بعد اسے دہرا سکتا ہو۔ وہ اسی قابل تھا کہ اسے چھوڑ دیا جائے اور وہ لوگ اسے دیکھ کر دجال کی نشانیوں پر غور و فکر کرتے رہیں اور سوچتے رہیں کہ اصل دجال کیسا ہوگا۔

[٧٣٥٣] ٩٤ - (٢٩٢٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ، فَقُلْتُ: أَتَحْلِفُ بِاللهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

[7353] محمد بن منکدر سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہے تھے کہ ابن صائد دجال ہے۔ میں نے کہا: آپ (اس بات پر) اللہ کی قسم کھا رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر قسم کھاتے ہوئے دیکھا تھا اور نبی ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا تھا۔

فائدہ: اس بارے میں بعض لوگوں کو یقین تھا کہ وہ دجال ثابت ہوگا اور بعض کو یقین نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے خیال کی تائید کے لیے قسم کھا کر بات کی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی تصدیق فرمائی نہ اس بات کو غلط کہا۔ آپ نے اس معاملے کو معلق ہی رہنے دیا اور فرمایا: اگر وہ دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکو گے کیونکہ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کرنا ہے اور اگر وہ حقیقی دجال نہیں تو اس کو قتل کرنا بے فائدہ ہے۔

[٧٣٥٤] ٩٥ - (٢٩٣٠) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ. فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ». ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ

[7354] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ سالم بن عبداللہ نے انھیں بتایا، انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چند لوگوں کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے۔ آپ ﷺ نے اسے بنو مغالہ کے اونچے مکانوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت ابن صیاد بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپ ﷺ کی آمد کا) پتہ نہ چلا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ مارا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا تو کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں (عربوں) کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا نظر آتا ہے؟'' ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا آتا

الله ﷺ: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ» [انظر: ١٣٥٤].

ہے اور ایک جھوٹا شخص آتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "تجھ پر معاملہ گڈمڈ کر دیا گیا ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "میں نے تجھ سے (پوچھنے کے لیے دل میں) ایک چیز چھپائی ہے۔" ابن صیاد نے کہا: وہ دخ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "دور دفع ہو جا! تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔" اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تمہیں اس پر مسلط نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔"

فائدہ: وہ یہودی لڑکا تھا۔ ابھی تک اس نے اپنے اسلام کا اعلان نہیں کیا تھا۔ اس نے جو الجھی ہوئی باتیں کیں یہودی ہوتے ہوئے ان کی بنا پر اسے کوئی سزا نہ دی جا سکتی تھی۔

[٧٣٥٥] (٢٩٣١) وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتّٰى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّخْلَ، طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا، قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ، لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ! - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ».

[7355] سالم بن عبداللہ نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں: اس (سابقہ واقعے) کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا، باغ میں داخل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کھجوروں کے تنوں کی آڑ میں ہونے لگے تاکہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے آپ اس کی کوئی بات سن لیں۔ وہ بستر پر ایک نرم چادر میں (اسے اوڑھ کر) لیٹا ہوا تھا، اس کے اندر سے اس کی گنگناہٹ کی آواز آ رہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کھجور کے درختوں کی آڑ لے رہے تھے تو ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور وہ ابن صیاد سے کہنے لگی: صاف! ۔۔۔ اور یہ ابن صیاد کا نام تھا ۔۔۔ یہ محمد ﷺ (آ گئے) ہیں۔ ابن صیاد اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ اس کو (اسی حالت میں) چھوڑ دیتی تو وہ (اپنا معاملہ) واضح کر دیتا۔"

[٧٣٥٦] (١٦٩) قال سالمٌ: قال عبدُ الله بنُ عمر: فقام رسولُ الله ﷺ في النّاس فأثنى على الله بما هو أهلُهُ، ثم ذكر الدّجّال فقال: «إني لأُنذِرُكُمُوه، ما من نبيّ إلّا وقد أنذره قومه، لقد أنذره نوحٌ قومه، ولكن أقولُ لكم فيه قولًا لم يقُله نبيٌّ لقومه، تعلّموا أنّه أعورُ، وأنّ الله تبارك وتعالى ليس بأعورَ».

[7356] سالم نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کی جس کا وہ اہل ہے، پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''میں تمھیں اس سے خبردار کر رہا ہوں، اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا ہے، بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا، لیکن میں تمھیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، اچھی طرح جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے۔''

فائدہ: جو مسلمان اس بات کو یاد رکھے گا وہ اس کے دھوکے میں آنے سے بچ جائے گا۔

قال ابنُ شهابٍ: وأخبرني عمرُ بنُ ثابتٍ الأنصاريُّ؛ أنّه أخبره بعضُ أصحاب رسول الله ﷺ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال يوم حذّر النّاس الدّجّال: «إنّه مكتوبٌ بين عينيه كافرٌ، يقرؤُهُ من كره عملهُ، أو يقرؤُهُ كلُّ مؤمنٍ» وقال: «تعلّموا أنّه لن يرى أحدٌ منكم ربّه عزّ وجلّ حتّى يموت». [illegible]

ابن شہاب نے کہا: مجھے عمر بن ثابت انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی کہ آپ ﷺ نے جس روز لوگوں کو دجال کے بارے میں خبردار کیا تو فرمایا: ''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے: ''کافر'' ہر وہ آدمی جو اس کے عمل کو ناپسند کرے گا اسے پڑھ لے گا یا (فرمایا:) ہر مومن اسے پڑھ لے گا'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی مرنے تک اپنے رب عزوجل کو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا'' (جبکہ دجال کو سب لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔)

[٧٣٥٧] ٩٦ (٢٩٣٠) حدّثنا الحسنُ بنُ عليٍّ الحلوانيُّ وعبدُ بنُ حميدٍ قالا: حدّثنا يعقوبُ بنُ إبراهيم بن سعدٍ: حدّثنا أبي عن صالحٍ، عن ابن شهابٍ: أخبرني سالمُ بنُ عبد الله؛ أنّ عبد الله بن عمر قال: انطلق رسولُ الله ﷺ ومعهُ رهطٌ من أصحابه، فيهم عمرُ بنُ الخطّاب، حتّى وجد ابن صيّادٍ غلامًا قد ناهز الحُلُم، يلعبُ مع الغلمان عند أُطُم

[7357] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، تشریف لے گئے، یہاں تک کہ آپ نے ابن صیاد کو دیکھا۔ وہ اس وقت بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے قریب ایک لڑکا تھا، وہ بنو معاویہ کے مکانوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اور عمر بن ثابت کی حدیث کے اختتام تک یونس کی حدیث

بني معاوية، وساق الحديث بمثل حديث يونس، إلى منتهى حديث عمر بن ثابت - وفي الحديث عن يعقوب قال: قال أبي يعني في قوله: «لو تركته بين» - قال: لو تركته أمه، بين أمره. [انظر: ٧٣٥٤]

کے مانند بیان کیا۔ اور یعقوب سے روایت کردہ حدیث میں کہا: ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ کے فرمان: "اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو واضح کر دیتا" ۔ کے بارے میں کہا: اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی تو وہ اپنا معاملہ واضح کر دیتا۔

[٧٣٥٨] ٩٧-(...) وحدثنا عبد بن حميد وسلمة بن شبيب، جميعا عن عبد الرزاق، أخبرنا معمر عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر: أن رسول الله ﷺ مر بابن صياد في نفر من أصحابه، فيهم عمر بن الخطاب، وهو يلعب مع الغلمان عند أطم بني مغالة، وهو غلام، بمعنى حديث يونس وصالح، غير أن عبد بن حميد لم يذكر حديث ابن عمر، في انطلاق النبي ﷺ مع أبي بن كعب، إلى النخل.

[7358] عبد بن حمید اور سلمہ بن شبیب دونوں نے ہمیں عبدالرزاق سے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا:) ہمیں معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں سے چند لوگوں کے ساتھ، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، ابن صیاد کے قریب سے گزرے، وہ اس وقت لڑکا تھا اور بنو مغالہ کے مکانوں کے قریب لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ (آگے) جس طرح یونس اور صالح کی حدیث ہے مگر عبد بن حمید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی ﷺ کے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھجوروں کے باغ میں جانے کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٣٥٩] ٩٨-(٢٩٣٢) حدثنا عبد بن حميد: حدثنا روح بن عبادة: حدثنا هشام عن أيوب، عن نافع قال: لقي ابن عمر ابن صياد في بعض طرق المدينة، فقال له قولا أغضبه، فانتفخ حتى ملأ السكة، فدخل ابن عمر على حفصة وقد بلغها، فقالت له: رحمك الله! ما أردت من ابن صياد؟ أما علمت أن رسول الله ﷺ قال: «إنما يخرج من غضبة يغضبها».

[7359] ایوب نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک راستے میں ابن صیاد سے ملے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کوئی ایسی بات کہی جس نے اسے غصہ دلا دیا تو وہ اتنا پھول گیا کہ اس نے (پوری) گلی کو بھر دیا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ان کو یہ خبر مل چکی تھی، انھوں نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! تم ابن صیاد سے کیا چاہتے تھے؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "دجال غصے آنے کی وجہ ہی سے (اپنی حقیقی صورت میں) برآمد ہوگا۔"

فائدہ: اس عمل میں بھی اس کی اصلی دجال سے مشابہت سامنے آئی۔ انھی باتوں کی وجہ سے صحابہ کے سامنے اس کا معاملہ مشکوک تھا۔

[۷۳٦۰] ۹۹ (...) حدثنا محمد بن المثنى: حدثنا حسين يعني ابن حسن بن يسار: حدثنا ابن عون عن نافع قال: كان نافع يقول: ابن صياد. قال: قال ابن عمر: لقيته مرتين. قال: فلقيته فقلت لبعضهم: هل تحدثون أنه هو؟ قال: لا، والله! قال قلت: كذبتني، والله! لقد أخبرني بعضكم أنه لن يموت حتى يكون أكثركم مالا وولدا، فكذلك هو زعموا اليوم. قال: فتحدثنا ثم فارقته. قال: فلقيته لقية أخرى وقد نفرت عينه. قال: فقلت: متى فعلت عينك ما أرى؟ قال: لا أدري. قال: قلت: لا تدري وهي في رأسك؟ قال: إن شاء الله خلقها في عصاك هذه. قال: فنخر كأشد نخير حمار سمعت. قال: فزعم بعض أصحابي أني ضربته بعصا كانت معي حتى تكسرت، وأما أنا، والله! فما شعرت.

[7360] ابن عون نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، کہا: نافع کہا کرتے تھے کہ ابن صیاد۔ (اس کے بارے میں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے دو بار ملا ہوں، انھوں نے کہا: (ایک بار) میں اس سے ملا تو میں نے اس کے ساتھیوں میں سے ایک سے (مخاطب ہو کر) پوچھا: کیا تم لوگ یہ باتیں کرتے ہو کہ وہ، وہی (دجال) ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے کہا: تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ واللہ! تم میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، یہاں تک کہ وہ مال اور اولاد میں تم لوگوں سے بڑھ جائے۔ اور آج وہ (اس کے ساتھی) سمجھتے ہیں کہ وہ اسی طرح ہے (مال اور اولاد کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر ہے۔) ہم نے (اسی موضوع) پر باتیں کیں، پھر میں اس کو چھوڑ کر چلا آیا۔ انھوں نے کہا: میں ایک بار اور اس سے ملا، اس وقت اس کی ایک آنکھ سوجی ہوئی تھی۔ کہا: میں نے اس سے کہا: جس طرح میں دیکھ رہا ہوں تمھاری آنکھ اس طرح کب ہوئی ہے؟ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا: تمھیں معلوم نہیں اور وہ تمھارے ہی سر میں ہے؟ اس نے کہا: اگر اللہ چاہے تو وہ اسے تمھارے اس ڈنڈے میں پیدا کر سکتا ہے، کہا: اس کے بعد اس نے اپنی ناک سے اتنی مکروہ آواز نکالی جتنی مکروہ آواز کسی گدھے کی میں نے کبھی سنی ہوگی۔ انھوں نے کہا: میرے ساتھیوں میں سے ایک سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو ڈنڈا تھا، میں نے اسے اس کے ساتھ اتنا مارا کہ وہ ڈنڈا ٹوٹ گیا لیکن میں، واللہ! مجھے کچھ پتہ نہ چلا۔

قال: وجاء حتى دخل على أم المؤمنين فحدثها فقالت: ما تريد إليه؟ ألم تعلم أنه قد قال: «إن أول ما يبعثه على الناس غضب يغضبه».

(نافع نے) کہا: یہاں تک کہ وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) واپس آئے اور ام المومنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں حاضر ہوئے اور انھیں (سب کچھ) بتایا تو انھوں نے کہا: تمھیں اس سے کیا چاہیے؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

تھا: "پہلی بات جو اس (دجال) کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گی، اس کا غصہ ہوگا جو اسے آئے گا۔"

فائدہ: اس سے پہلے وہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھتا ہوگا۔ کسی بات پر شدید غصے کی وجہ سے کھل کر سامنے آ جائے گا۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ) (التحفة ٢٠)

باب:20- مسیح دجال کا بیان

[٧٣٦١] ١٠٠-(١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ». [راجع: ٤٢٥]

[7361] عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے، سن رکھو! بلاشبہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ اس طرح ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ۔"

فائدہ: اگر طافیہ پڑھیں تو معنی "ابھری ہوئی" کے ہوں گے اور اگر طافئہ پڑھیں تو معنی "بے نور" کے ہوں گے۔ آگے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی (حدیث: 7366) میں ہے اس کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ دائیں آنکھ کی اس طرح کی ہیئت جیسے انگور ہو یا جیسے سفید دیوار پر رینٹ لگی ہوئی ہو۔ (مسند احمد: 79/3) اس کے بالمقابل بائیں آنکھ اس طرح جیسے کسی بنی ہوئی چیز کو مٹا دیا گیا ہو یا جس طرح آنکھ کا سیاہ حصہ دبا دیا گیا ہو۔ اس کے اندر بھی ظفرہ "ناخونہ" یعنی ناک کی طرف سے نکلی ہوئی ایک بدصورت جھلی جو آگے تک پھیلی ہوئی ہے اور دونوں آنکھوں کے درمیان جلی حروف میں "کافر" لکھا ہوا ہے، جس طرح کہ اگلی حدیث میں ذکر ہے۔

[٧٣٦٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

[7362] ایوب اور موسیٰ بن عقبہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

النبي ﷺ بمثله.

[۷۳٦۳] ۱۰۱ (۲۹۳۳) حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن قتادة قال: سمعت أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: «ما من نبي إلا وقد أنذر أمته الأعور الكذاب، ألا إنه أعور، وإن ربكم عز وجل ليس بأعور، ومكتوب بين عينيه ك ف ر».

[7363] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نبی نہیں (گزرا) مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا ہے۔ یاد رکھو، وہ کانا ہے جبکہ تمھارا عزت اور جلال والا رب کانا نہیں، اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک ف ر'' لکھا ہوا ہے۔''

[۷۳٦٤] ۱۰۲ (...) وحدثنا ابن المثنى وابن بشار - واللفظ لابن المثنى - قالا: حدثنا معاذ بن هشام: حدثني أبي عن قتادة، حدثنا أنس بن مالك، أن نبي الله ﷺ قال: «الدجال مكتوب بين عينيه ك ف ر، أي: كافر».

[7364] ہشام نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر، یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا۔''

[۷۳٦٥] ۱۰۳ (...) وحدثني زهير بن حرب: حدثنا عفان: حدثنا عبد الوارث عن شعيب بن الحبحاب، عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: «الدجال ممسوح العين، مكتوب بين عينيه كافر»، ثم تهجاها ك ف ر «يقرأه كل مسلم».

[7365] شعیب بن حبحاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال بے نور آنکھ والا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے کافر۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے ہجے کیے: ک ف ر ''اس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا۔''

[۷۳٦٦] ۱۰٤ (۲۹۳٤) حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ومحمد بن العلاء وإسحاق بن إبراهيم - قال إسحاق: أخبرنا، وقال الآخران: حدثنا - أبو معاوية عن الأعمش، عن شقيق، عن حذيفة قال: قال رسول

[7366] شقیق نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی بائیں آنکھ (بھی) عیب دار ہوگی اور بال گھنے گچھے دار ہوں گے، اس کے ہمراہ ایک جنت ہوگی اور ایک دوزخ ہوگی۔ اس کی دوزخ (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں دوزخ ہوگی۔''

الله ﷺ: «الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

[٧٣٦٧] ١٠٥-(...) حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ، أَحَدُهُمَا، رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ، رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ».

[7367] ابو مالک اشجعی نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کچھ دجال کے ساتھ ہوگا اسے میں خود اس کی نسبت بھی زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ دو چلتے ہوئے دریا ہوں گے، دونوں میں سے ایک بظاہر سفید رنگ کا پانی ہوگا اور دوسرا بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس کو پالے تو اس دریا کی طرف آئے جسے وہ آگ (کی طرح) دیکھ رہا ہے اور اپنی آنکھ بند کرے، پھر اپنا سر جھکائے اور اس میں سے پیے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اور دجال بے نور آنکھ والا ہے اس کے اوپر موٹا ناخونہ (گوشت کا ٹکڑا جو آنکھ میں پیدا ہو جاتا ہے) ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: کافر۔ اسے ہر مومن، لکھنے (پڑھنے) والا ہو یا نہ لکھنے (پڑھنے) والا، پڑھ لے گا۔"

[٧٣٦٨] ١٠٦-(...) حدثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: - فِي الدَّجَّالِ -: «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ، فَلَا تَهْلِكُوا».

[7368] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ربعی بن حراش سے، انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں۔ (فرمایا): "بے شک اس کے ہمراہ پانی ہوگا اور آگ ہوگی، اس کی آگ (اصل میں) ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی تو تم لوگ (دھوکے میں) ہلاک نہ ہو جانا۔"

[٧٣٦٩] (٢٩٣٥) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[7369] حضرت ابو مسعود ؓ نے کہا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

[٧٣٧٠] ١٠٧-(٢٩٣٤/٢٩٣٥) حدثنا

[7370] شعیب بن صفوان نے ہمیں عبدالملک بن عمیر

عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ، قَالَ: «إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً، فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ».

سے، انھوں نے ربعی بن حراش سے، انھوں نے عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری ﷺ سے روایت کی، (ربعی نے) کہا: میں ان (عقبہ بن عمرو ﷺ) کے ہمراہ حضرت حذیفہ بن یمان ﷺ کے پاس گیا، عقبہ ﷺ نے ان سے کہا: آپ نے دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہے وہ مجھے بیان کریے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا، اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی، جو لوگوں کو پانی نظر آرہا ہوگا (وہ) آگ ہوگی اور جو لوگوں کو آگ نظر آرہی ہوگی وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا، تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس میں کود جائے جو اسے آگ نظر آرہی ہو، بلاشبہ وہ میٹھا پاکیزہ پانی ہوگا۔''

فَقَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ.

حضرت عقبہ ﷺ نے ۔ حضرت حذیفہ ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ۔ اور میں نے (بھی) یہ حدیث سنی تھی۔

[7371] ١٠٨ - (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ، إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ، فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ، مَاءٌ، وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ، نَارٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ، فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً».

[7371] نعیم بن ابی ہند نے ربعی بن حراش سے روایت کی، کہا: (ایک بار جب) حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود ﷺ اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ ﷺ نے کہا: ''دجال کے ہمراہ جو کچھ ہوگا اس کا مجھے خود اس کی نسبت زیادہ علم ہے۔ اس کے ہمراہ ایک دریا پانی کا ہوگا اور ایک دریا آگ کا ہوگا، جو تمھیں نظر آئے گا کہ وہ آگ ہے، وہ پانی ہوگا اور جو تمھیں نظر آئے گا کہ وہ پانی ہے وہ آگ ہوگی۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے اور پانی پینا چاہے وہ اس دریا سے پیے جو اسے نظر آتا ہے کہ وہ آگ ہے۔ بلاشبہ وہ اسے پانی پائے گا۔''

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ.

حضرت ابو مسعود ﷺ نے کہا: میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا تھا۔

[٧٣٧٢] ١٠٩-(٢٩٣٦) حدّثني محمّد بن رافع: حدّثنا حسين بن محمّد: حدّثنا شيبان عن يحيى، عن أبي سلمة قال: سمعت أبا هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «ألا أخبركم عن الدّجّال حديثا ما حدّثه نبيّ قومه؟ إنّه أعور، وإنّه يجيء معه مثل الجنّة والنّار، فالّتي يقول إنّها الجنّة، هي النّار، وإنّي أنذرتكم به كما أنذر به نوح قومه».

[7372] ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں دجال کے متعلق ایک بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ وہ یقینی طور پر کانا ہوگا۔ اس کے ساتھ جنت اور جہنم کے مانند (دو چیزیں ساتھ) آئیں گی۔ جس کے بارے میں وہ کہے گا: جنت ہے، وہ (اصل میں) جہنم ہوگی۔ میں نے اسی طرح تمھیں اس سے خبردار کیا ہے جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے بارے میں اپنی قوم کو خبردار کیا تھا۔''

[٧٣٧٣] ١١٠-(٢٩٣٧) حدّثني أبو خيثمة زهير بن حرب: حدّثنا الوليد بن مسلم: حدّثني عبد الرّحمن بن يزيد بن جابر: حدّثني يحيى بن جابر الطّائيّ قاضي حمص: حدّثني عبد الرّحمن بن جبير عن أبيه جبير بن نفير الحضرميّ؛ أنّه سمع النّوّاس بن سمعان الكلابيّ؛ ح: وحدّثني محمّد بن مهران الرّازيّ - واللّفظ له -: حدّثنا الوليد بن مسلم: حدّثنا عبد الرّحمن بن يزيد بن جابر عن يحيى بن جابر الطّائيّ، عن عبد الرّحمن ابن جبير بن نفير، عن أبيه جبير بن نفير، عن النّوّاس بن سمعان قال: ذكر رسول الله ﷺ الدّجّال ذات غداة، فخفّض فيه ورفّع، حتّى ظننّاه في طائفة النّخل، فلمّا رحنا إليه عرف ذلك فينا، فقال: «ما شأنكم؟» قلنا: يا رسول الله! ذكرت الدّجّال غداة فخفّضت فيه ورفّعت، حتّى ظننّاه في طائفة النّخل، فقال: «غير الدّجّال أخوفني عليكم، إن يخرج،

[7373] ابوخیثمہ زہیر بن حرب اور محمد بن مہران رازی نے مجھے حدیث بیان کی۔ الفاظ رازی کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے یحییٰ بن جابر طائی قاضی حمص سے، انھوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے، انھوں نے اپنے والد جبیر بن نفیر سے اور انھوں نے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔ آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی، کبھی اونچی کی، یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا: ''تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسے) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (گمراہی کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے، اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس سے

وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ، وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ! خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ! فَاثْبُتُوا». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ، لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ، يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ

خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہوگا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے، اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہوگا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! زمین میں اس کے رہنے کی مدت کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس دن، (ان میں سے) ایک دن ایک سال کی طرح ہوگا، ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک دن ایک ہفتے کی طرح، اس کے باقی سارے دن تمھارے دنوں کی طرح ہوں گے۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا، کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ فرمایا: ''نہیں، تم اس کی مقدار کا تعین کرنا (اور اس کے مطابق نمازیں ادا کرنا)۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو، وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، انھیں دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا، وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گی، شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی، پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات

شرقي دمشق، بين مهرودتين، واضعا كفيه على أجنحة ملكين، إذا طأطأ رأسه قطر، وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ، فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات، ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه، فيطلبه حتى يدركه بباب لد، فيقتله، ثم يأتي عيسى ابن مريم قوم قد عصمهم الله منه، فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة، فبينما هو كذلك إذ أوحى الله إلى عيسى - عليه السلام -: إني قد أخرجت عبادا لي، لا يدان لأحد بقتالهم، فحرز عبادي إلى الطور، ويبعث الله يأجوج ومأجوج، وهم من كل حدب ينسلون، فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية، فيشربون ما فيها، ويمر آخرهم فيقولون: لقد كان بهذه، مرة، ماء، ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه، حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم، فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه، فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم، فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة، ثم يهبط نبي الله عيسى عليه السلام وأصحابه إلى الأرض، فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم، فيرغب نبي الله عيسى - عليه السلام - وأصحابه إلى الله، فيرسل الله طيرا كأعناق البخت، فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله، ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر، فيغسل الأرض

ٹھکرا دیں گے وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔ وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا: اپنے خزانے نکال، تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں، پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے ہو گیا) ہو، پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال) اسی عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم ؑ کو مبعوث فرما دے گا، وہ دمشق کے مشرق میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں، دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے، اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا، مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ ان کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ ؑ اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لد (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ بن مریم ؑ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کے دام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہوگا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ؑ کی طرف وحی فرمائے گا: میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے، ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں، آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج

حتى يدعها كالزلفة، ثم يقال للأرض: أنبتي ثمرتك، وردي بركتك، فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة، ويستظلون بقحفها، ويبارك في الرسل، حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس، واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس، واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس، فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة، فتأخذهم تحت آباطهم، فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم، ويبقى شرار الناس، يتهارجون فيها تهارج الحمر، فعليهم تقوم الساعة»

ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے امڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہوگا اسے پی جائیں گے، پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے: ''کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوگا۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے حتی کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہوگا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا، جا پھینکیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اسے مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ، تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جانے لگی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہوگا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے

گا، وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ گدھوں کی طرح (برسرِ عام) آپس میں اختلاط کریں گے تو انھی پر قیامت قائم ہوگی۔"

[٧٣٧٤] ١١١-(...) حدّثنا عليُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حدّثنا عبْدُ اللهِ بْنُ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يزيد بْنِ جابرٍ وَالْوليدُ بْنُ مُسْلِمٍ - قال ابْنُ حُجْرٍ: دخل حديثُ أحدِهما في حديثِ الْآخرِ - عنْ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يزيد بْنِ جابرٍ، بهٰذا الْإسْنادِ، نحْو ما ذكرْنا، وزاد بعد قوْلِهِ: «لقدْ كان بهٰذِهِ، مرَّةً، ماءٌ - ثُمَّ يسيرُون حتّى ينْتهُوا إلى جبلِ الْخمرِ، وهُو جبلُ بيْتِ الْمقْدِسِ، فيقُولُون: لقدْ قتلْنا منْ في الْأرْضِ، هلُمَّ فلْنقْتُلْ منْ في السّماءِ، فيرْمُون بنُشّابِهِمْ إلى السّماءِ، فيرُدُّ اللهُ عليْهِمْ نُشّابهُمْ مخْضُوبةً دماً».

[7374] علی بن حجر سعدی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر اور ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ (علی) ابن حجر نے کہا: ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث میں شامل ہوگئی ہے۔ انھوں نے عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے اسی کی سند سے اسی طرح جس طرح ہم نے ذکر کیا اسی کے مطابق بیان کیا۔ اور اس قول کے بعد "اس میں کبھی پانی تھا" مزید بیان کیا: "پھر وہ (آگے) چلیں گے، یہاں تک کہ وہ جبل خمر تک پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے، تو کہیں گے: جو لوگ زمین میں تھے، ہم نے انھیں قتل کر دیا، آؤ! اب انھیں قتل کریں جو آسمان میں ہیں، پھر وہ اپنے تیر (جیسے ہتھیار) آسمان کی طرف چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے ہتھیار خون آلود کر کے انھی کی طرف واپس بھیج دے گا۔"

وفي رواية ابْنِ حُجْرٍ: «فإنِّي قدْ أنْزلْتُ عِبادًا لِي، لا يديْ لأحدٍ بقِتالِهِمْ».

اور ابن حجر کی روایت میں ہے: "میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو اتارا ہے، کسی ایک کے پاس بھی ان سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں۔"

(المعجم ٢١) - (بابُ: فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ، وتحْرِيمِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ، وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنَ وَإِحْيَائِهِ) (التحفة ٢١)

باب:21- دجال کا حال، مدینہ میں اس کا داخلہ حرام ہونا اور مومن کو قتل کرنا اور اسے زندہ کرنا

[٧٣٧٥] ١١٢-(٢٩٣٨) حدّثني عمْرٌو النّاقدُ والْحسنُ الْحُلْوانِيُّ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ - وَألْفاظُهُمْ مُتقارِبةٌ، وَالسِّياقُ لِعبْدٍ - قال عبْدٌ:

[7375] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمارے

حدثني، وقال الآخران: حدثنا يعقوب وهو ابن إبراهيم بن سعد: حدثني أبي عن صالح، عن ابن شهاب: أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة؛ أن أبا سعيد الخدري قال: حدثنا رسول الله ﷺ يوما حديثا طويلا عن الدجال، فكان فيما حدثنا قال: "يأتي، وهو محرم عليه أن يدخل نقاب المدينة، فينتهي إلى بعض السباخ التي تلي المدينة، فيخرج إليه يومئذ رجل هو خير الناس، أو من خير الناس، فيقول له: أشهد أنك الدجال الذي حدثنا رسول الله ﷺ حديثه، فيقول الدجال: أرأيتم إن قتلت هذا ثم أحييته، أتشكون في الأمر؟ فيقولون: لا، قال: فيقتله ثم يحييه، فيقول حين يحييه: والله! ما كنت فيك قط أشد بصيرة مني الآن، قال: فيريد الدجال أن يقتله فلا يسلط عليه".

ساتھ دجال کے بارے میں لمبی گفتگو فرمائی۔ اس میں آپ نے ہمارے سامنے جو بیان کیا، اس میں (یہ بھی) تھا کہ آپ نے فرمایا: "وہ آئے گا، اس پر مدینہ کے راستے حرام کر دیے گئے ہوں گے، وہ مدینہ سے متصل ایک نرم شوریلی زمین تک پہنچے گا۔ اس کے پاس ایک آدمی (مدینہ سے) نکل کر جائے گا جو لوگوں میں سے بہترین، یا بہترین لوگوں میں سے ایک ہوگا اور اس سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو میں ہمیں بتایا تھا۔ تو دجال (اپنے ساتھ موجود لوگوں سے) کہے گا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں تو کیا اس معاملے میں تمہیں کوئی شک (باقی) رہے گا؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ وہ اس شخص کو قتل کرے گا اور دوبارہ زندہ کر دے گا۔ جب وہ اس شخص کو زندہ کرے گا تو وہ اس سے کہے گا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں مجھے اب سے پہلے اس سے زیادہ بصیرت کبھی حاصل نہیں تھی۔ فرمایا: دجال اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اسے اس شخص پر تسلط حاصل نہیں ہو سکے گا۔"

[٧٣٧٦] (...) وحدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي: أخبرنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب عن الزهري في هذا الإسناد. بمثله.

[7376] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٣٧٧] ١١٣ (...) حدثني محمد بن عبد الله بن قهزاذ من أهل مرو: حدثنا عبد الله بن عثمان عن أبي حمزة، عن قيس بن وهب، عن أبي الوداك، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: "يخرج الدجال فيتوجه قبله رجل من المؤمنين،

[7377] ابووداک نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک شخص اس کا رخ کرے گا۔ اسے اسلحہ بردار محافظ، یعنی دجال کے اسلحہ بردار محافظ ملیں گے اور اس سے پوچھیں گے: کہاں جانا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کی طرف جانا چاہتا ہوں جو (اب) نمودار ہوا ہے۔ وہ اس سے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟

فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ، مَسَالِحُ الدَّجَّالِ، فَيَقُولُونَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ، قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ، فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ، فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشُجُّوهُ، فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا، قَالَ: فَيَقُولُ: أَمَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ، قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ، فَيَسْتَوِي قَائِمًا، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ.

وہ کہے گا: ہمارے رب (کی ربوبیت اور صفات) میں کوئی پوشیدگی نہیں۔ وہ (اس کی بات پر مطمئن نہ ہوتے ہوئے) کہیں گے: اس کو قتل کر دو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا ہمارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ اس (کے سامنے پیش کرنے) سے پہلے کسی کو قتل نہ کرو۔ وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ وہ مومن جب اسے دیکھے گا تو کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ فرمایا: تو دجال اس کے بارے میں حکم دے گا تو اس (کے اعضاء) کو کھینچ کر باندھ دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سر اور منہ توڑ دو تو (مار مار کر) اس کا پیٹ اور اس کی کمر چوڑی کر دی جائے گی۔ فرمایا: پھر وہ (دجال) کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟ فرمایا: تو وہ کہے گا: تم جھوٹے (بناوٹی) مسیح ہو۔ فرمایا: پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس کی پیشانی سے اسے آری سے کاٹ کر چیرا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے دونوں پاؤں الگ الگ کر دیے جائیں گے۔ فرمایا: پھر دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا، پھر اس سے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ، پھر وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ فرمایا: وہ پھر اس سے کہے گا: کیا مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ کہے گا: (اس سب کچھ سے) تمہارے بارے میں میری بصیرت میں اضافے کے سوا اور کچھ نہیں ہوا۔ فرمایا: پھر وہ شخص کہے گا: لوگو! یہ (دجال) اب میرے بعد لوگوں میں کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ فرمایا: تو جب اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا تو اس کی گردن سے اس کی ہنسلی کی ہڈیوں تک (کا حصہ) تانبے کا بنا دیا جائے گا، وہ کسی طرح بھی اس سے (اسے ذبح) نہ کر سکے گا۔ فرمایا: تو وہ اس کے دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پھینکے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس (دجال) نے اسے آگ میں پھینکا ہے جبکہ (اصل میں وہ) جنت میں ڈال دیا جائے گا۔"

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہادت میں رب العالمین کے سامنے یہ شخص سب لوگوں سے بڑا ہے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: فِي الدَّجَّالِ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ) (التحفة ٢٢)

باب:22- دجال اللہ کے نزدیک انتہائی حقیر ہے

[٧٣٧٨] ١١٤ (٢٩٣٩) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ، قَالَ: «وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

[7378] ابراہیم بن حمید رؤاسی نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنا میں نے پوچھا، اس سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس (کے حوالے) سے تمھیں کیا بات اتنا تھکا رہی ہے؟ وہ تمھیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگ کہتے ہیں: اس کے ہمراہ کھانے (کے ڈھیر) اور (پانی کے) دریا ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک وہ اس سے حقیر تر ہے (کہ ایسی چیزوں کے ذریعے سے مسلمانوں کو گمراہ کر سکے۔)''

فائدہ: اس کے پاس جو کچھ ہوگا وہ کافروں کو اپنے ساتھ رکھنے اور ایمان سے عاری لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے ہوگا۔ مومنوں کو ان تمام چیزوں کی بنا پر اس کے جھوٹے ہونے کا یقین پکا ہو جائے گا، پھر جو کچھ اس کے پاس ہوگا وہ بھی سراسر دھوکا ہوگا۔ اس کا پانی آگ ہوگی اور جسے وہ آگ کے طور پر پیش کرے گا وہ پانی ہوگا۔ حقیقت میں جو پانی ہوگا وہ مومنوں کو نصیب ہوگا، کافروں سے متعلق آگ ہوگی، دجال کے فریب میں آتے ہوئے وہ پانی سمجھیں گے اور اس کی طرف لپکیں گے۔

[٧٣٧٩] ١١٥ (...) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، قَالَ: «وَمَا سُؤَالُكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

[7379] ہشیم نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنا میں نے پوچھا، اس سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا، آپ نے فرمایا: ''تمھارے سوال کا (سبب) کیا ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: وہ (لوگ) کہتے ہیں: اس کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔ فرمایا: ''وہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ حقیر ہے۔''

فائدہ: روٹی اور گوشت کے پہاڑوں کی بات تو مبالغہ آرائی کے سوا اور کچھ نہیں۔

[٧٣٨٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وحدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جرِيرٌ؛ ح: وحدّثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وحدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ؛ ح: وحدّثني مُحَمَّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا أبو أُسامة، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْماعيل بِهٰذَا الْإِسْنادِ، نَحْوَ حديث إِبْراهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ. وَزادَ فِي حديث يزيد: فقالَ لِي: «أَيْ بُنَيَّ».

[7380] وکیع، جریر، سفیان، یزید بن ہارون اور ابواسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ ابراہیم بن حمید کی طرح روایت کی اور یزید کی حدیث میں مزید یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "میرے بیٹے!"

(المعجم ٢٣) - (بَابٌ: فِي خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَمُكْثِهِ فِي الْأَرْضِ، وَنُزُولِ عِيسٰى وَقَتْلِهِ إِيَّاهُ، وَذَهَابِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ، وَبَقَاءِ شِرَارِ النَّاسِ وَعِبَادَتِهِمُ الْأَوْثَانَ، وَالنَّفْخِ فِي الصُّورِ، وَبَعْثِ مَنْ فِي الْقُبُورِ) (التحفة ٢٣)

باب: 23- دجال نکل کر زمین میں رہے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتر کر اسے قتل کریں گے، بھلائی اور ایمان والے لوگ رخصت ہو جائیں گے، بدترین لوگ اور شیطان کی پوجا کرنے والے باقی رہ جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا اور جو قبروں میں ہیں انھیں اٹھا دیا جائے گا

[٧٣٨١] ١١٦ - (٢٩٤٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حدّثنا أبي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ؟ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! أَوْ - لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - أَوْ - كَلِمَةً نَحْوَهُمَا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا

[7381] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: یہ کیا حدیث ہے جو آپ بیان کرتے ہیں کہ فلاں فلاں بات ہونے تک قیامت قائم ہو جائے گی؟ انھوں نے سبحان اللہ! ۔ یا ۔ لا الہ الا اللہ ۔ یا ۔ اس جیسا کوئی کلمہ کہا، (اور کہنے لگے:) میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں کسی کو بھی کوئی بات بیان نہیں کروں گا۔ میں نے یہ کہا تھا: تم لوگ

بدا، ثم قال: إنكم سترون بعد قليل أمرا عظيما، يحرق البيت، ويكون، ويكون، ثم قال: قال رسول الله ﷺ: "يخرج الدجال في أمتي فيمكث أربعين لا أدري: أربعين يوما، أو أربعين شهرا، أو أربعين عاما، فيبعث الله عيسى ابن مريم كأنه عروة بن مسعود، فيطلبه فيهلكه، ثم يمكث الناس سبع سنين، ليس بين اثنين عداوة، ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام، فلا يبقى على وجه الأرض أحد في قلبه مثقال ذرة من خير أو إيمان إلا قبضته، حتى لو أن أحدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه، حتى تقبضه" قال: سمعتها من رسول الله ﷺ، قال: "فيبقى شرار الناس في خفة الطير وأحلام السباع، لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا، فيتمثل لهم الشيطان فيقول: ألا تستجيبون؟ فيقولون: فما تأمرنا؟ فيأمرهم بعبادة الأوثان، وهم في ذلك دار رزقهم، حسن عيشهم، ثم ينفخ في الصور، فلا يسمعه أحد إلا أصغى ليتا ورفع ليتا، قال: وأول من يسمعه رجل يلوط حوض إبله قال: فيصعق، ويصعق الناس، ثم يرسل الله أو قال: ينزل الله مطرا كأنه الطل أو الظل نعمان الشاك فتنبت منه أجساد الناس، ثم ينفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون، ثم يقال: يا أيها الناس! هلموا إلى ربكم، وقفوهم إنهم مسئولون، ثم يقال: أخرجوا بعث النار، فيقال: من كم؟ فيقال: من كل

تھوڑے عرصے بعد بہت بڑا معاملہ دیکھو گے، بیت اللہ کو جلا دیا جائے گا اور یہ ہوگا اور یہ ہوگا۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں دجال نمودار ہوگا اور چالیس، مجھے یاد نہیں کہ چالیس دن (فرمائے،) یا چالیس مہینے یا چالیس سال رہے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں گے، وہ اس طرح ہیں جیسے حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ آپ اسے ڈھونڈیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے، پھر لوگ سات سال تک اس حالت میں رہیں گے کہ کوئی سے دو آدمیوں کے درمیان دشمنی تک نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا تو روئے زمین پر ایک بھی ایسا آدمی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہوگا مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کرے گی، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا تو وہاں بھی وہ (ہوا) داخل ہو جائے گی، یہاں تک کہ اس کی روح قبض کر لے گی۔" انھوں نے کہا: یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ نے فرمایا: "پرندوں جیسا ہلکا پن اور درندوں جیسی عقلیں رکھنے والے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، نہ اچھائی کو اچھا سمجھیں گے، نہ برائی کو برا جانیں گے، شیطان کوئی شکل اختیار کر کے ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: "کیا تم میری بات پر عمل نہیں کرو گے؟ وہ کہیں گے: تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ وہ انھیں بت پوجنے کا حکم دے گا، وہ اسی حالت میں رہیں گے، ان کا رزق اترتا ہوگا، ان کی معیشت بہت اچھی ہوگی، پھر صور پھونکا جائے گا، جو بھی اسے سنے گا وہ گردن کی ایک جانب کو جھکائے گا اور دوسری جانب کو اونچا کرے گا (گردنیں ٹیڑھی ہو جائیں گی) سب سے پہلا شخص جو اسے سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا۔ وہ پچھاڑ کھا کر گر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی گر (کر مر) جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک بارش نازل فرمائے

أَلْفٍ، تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ: فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ».

گا جو ایک پھوار کے مانند ہوگی یا سایے کی طرح ہوگی۔ شک کرنے والے نعمان (بن سالم) ہیں۔ اس سے انسانوں کے جسم اُگ آئیں گے۔ پھر صور میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی تو وہ سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے (زندہ ہو جائیں گے) پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ! اور (فرشتوں سے کہا جائے گا:) ان کو کھڑا کرو، ان سے سوال پوچھے جائیں گے۔ حکم دیا جائے گا: آگ میں بھیجے جانے والوں کو (اپنی صفوں سے) باہر نکالو، پوچھا جائے گا: کتنوں میں سے (کتنے؟) کہا جائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ انھوں نے کہا: تو یہ وہ دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور وہی دن ہوگا جب پنڈلی سے پردہ ہٹا (کر دیدار جمال کرایا) جائے گا۔"

[۷۳۸۲] ۱۱۷-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّكَ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، فَكَانَ حَرِيقُ الْبَيْتِ. قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «فَلَا يَبْقٰى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ».

[7382] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ایک شخص کو سنا، اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے کہا: آپ یہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں (بات پوری ہو جائے) تو قیامت قائم ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں تم لوگوں کو کوئی حدیث نہ سناؤں، میں نے تو یہ کہا تھا کہ تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بڑا معاملہ دیکھو گے تو بیت اللہ کے جلنے کا واقعہ ہوا۔ شعبہ نے یہ الفاظ کہے یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں دجال نمودار ہوگا" اور اس کے بعد محمد بن جعفر نے معاذ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور اپنی حدیث میں کہا: "کوئی ایک شخص بھی جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا، نہیں بچے گا مگر وہ (ہوا) اس کی روح قبض کر لے گی۔"

قال محمد بن جعفر: حدثني شعبة بهذا الحديث مرات، وعرضته عليه.

محمد بن جعفر نے کہا: شعبہ نے مجھے یہ حدیث کئی بار سنائی اور میں نے (کئی بار) اسے ان کے سامنے دہرایا۔

[٧٣٨٣] ١١٨ (٢٩٤١) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا محمد بن بشر عن أبي حيان، عن أبي زرعة، عن عبد الله بن عمرو قال: حفظت من رسول الله ﷺ حديثا لم أنسه بعد، سمعت رسول الله ﷺ يقول: "إن أول الآيات خروجا، طلوع الشمس من مغربها، وخروج الدابة على الناس ضحى، وأيهما ما كانت قبل صاحبتها، فالأخرى على إثرها قريبا".

[7383] محمد بن بشر نے ابوحیان سے، انھوں نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جس کو سننے کے بعد میں اسے بھولا نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''نمودار ہونے والی سب سے پہلی نشانی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور دن چڑھے لوگوں کے سامنے زمین کے چوپائے کا نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی نشانی دوسری سے پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے بعد جلد نمودار ہو جائے گی۔''

[٧٣٨٤] (...) وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير: حدثنا أبي: حدثنا أبو حيان عن أبي زرعة قال: جلس إلى مروان بن الحكم بالمدينة ثلاثة نفر من المسلمين، فسمعوه وهو يحدث عن الآيات: أن أولها خروجا الدجال، فقال عبد الله بن عمرو: لم يقل مروان شيئا، قد حفظت من رسول الله ﷺ حديثا لم أنسه بعد، سمعت رسول الله ﷺ يقول، فذكر بمثله.

[7384] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ابوحیان نے ابوزرعہ سے بیان کیا، کہا: مسلمانوں میں سے تین شخص مدینہ میں مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے اور اسے قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے سن رہے تھے کہ ان میں سے پہلی دجال کا ظہور ہوگا، اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: (تم لوگ یوں سمجھو کہ) مروان نے کچھ بھی نہیں کہا (کیونکہ اس کی بات رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق نہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جسے میں بھولا نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، پھر اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[٧٣٨٥] (...) حدثنا نصر بن علي الجهضمي: حدثنا أبو أحمد: حدثنا سفيان عن أبي حيان، عن أبي زرعة قال: تذاكروا الساعة عند مروان، فقال عبد الله بن عمرو: سمعت رسول الله ﷺ يقول: بمثل حديثهما، ولم يذكر ضحى.

[7385] سفیان نے ابوحیان سے اور انھوں نے ابوزرعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگوں نے مروان کی موجودگی میں قیامت کے بارے میں مذاکرہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ (آگے) ان دونوں کی حدیث کے مانند بیان کیا اور ''دن چڑھنے کے وقت'' کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ) (...)

[٧٣٨٦] ١١٩-(٢٩٤٢) حدّثنا عَبْدُالْوارث ابْنُ عبْدِ الصَّمدِ بْنِ عَبْدِ الْوارثِ وَحجّاجُ بْنُ الشّاعِرِ، كلاهُمَا عنْ عبْدِ الصّمدِ - وَاللّفْظُ لعبْدِ الْوارث بْن عبْدِ الصّمدِ - حدّثني أبي عنْ جدّي، عن الْحُسيْنِ بْنِ ذكْوان: حدّثنا ابْنُ بُريْدة: حدّثني عامِرُ بْنُ شراحيل الشّعْبيُّ: شعْبُ همْدان؛ أنّهُ سأل فاطمة بِنْت قيْسٍ، أُخْت الضّحّاكِ بْنِ قيْسٍ، وكانتْ منَ الْمُهاجراتِ الأُولِ، فقال: حدِّثيني حديثًا سمِعْتِهِ منْ رسُولِ اللهِ ﷺ، لا تُسْنِديهِ إِلى أحدٍ غيْرِهِ، فقالتْ: لئنْ شِئْتَ لأفْعلنّ، فقال لها: أجلْ حدِّثيني، فقالتْ: نكحْتُ ابْنَ الْمُغيرةِ، وهُو منْ خيارِ شبابِ قُريْشٍ يوْمئذٍ، فأُصيب في أوّلِ الْجهادِ مع رسُولِ اللهِ ﷺ، فلمّا تأيّمْتُ خطبني عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ عوْفٍ، في نفرٍ منْ أصْحابِ مُحمّدٍ ﷺ، وخطبني رسُولُ اللهِ ﷺ على موْلاهُ أُسامة بْنِ زيْدٍ، وكُنْتُ قدْ حُدِّثْتُ أنّ رسُول اللهِ ﷺ قال: «منْ أحبّني فلْيُحِبّ أُسامة» فلمّا كلّمني رسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: أمْري بيدِك، فأنْكِحْني منْ شِئْت، فقال: «انْتقِلي إِلى أُمِّ شريكٍ» وأُمُّ شريكٍ امْرأةٌ غنيّةٌ، مِن الأنْصارِ، عظيمةُ النّفقةِ في سبيلِ اللهِ، ينْزِلُ عليْها الضّيفانُ، فقُلْتُ: سأفْعلُ، فقال: «لا تفْعلي، إِنّ أُمّ شريكٍ امْرأةٌ كثيرةُ الضّيفانِ، فإِنّي أكْرهُ أنْ يسْقُط

باب:24-جساسہ کا قصہ

[7386] ابن بریدہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن شراحیل شعبی نے، جن کا تعلق شعب ہمدان سے تھا، حدیث بیان کی، انھوں نے ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، وہ اولین ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے (بلاواسطہ) سنی ہو، آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور کی طرف اسے منسوب نہ کریں۔ انھوں نے کہا: اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں ایسا ہی کروں گی۔ انھوں نے ان (حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) سے کہا: بہت بہتر، سنائیے۔ انھوں نے کہا: میرا نکاح (عبدالحمید بن حفص) ابن مغیرہ سے ہوا۔ وہ اس وقت قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (اپنے) پہلے جہاد میں زخمی بھی ہوئے تھے۔ جب میری شادی ختم ہو گئی (طلاق ہو گئی) تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کئی لوگوں کے ساتھ ساتھ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام (کے بیٹے) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے نکاح کا پیغام دیا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ گفتگو فرمائی تو میں نے آپ سے کہا: میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ام شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔'' ام شریک رضی اللہ عنہا انصار میں سے ایک مالدار خاتون تھیں، ان کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے۔ میں نے کہا: میں ایسا ہی کروں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ یہ) فرمایا: ''تم ایسا نہ

عَنْكِ خِمَارُكِ، أَوْ يَنْكَشِفُ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ، فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ، وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ، عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ»، وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي فِهْرٍ، فِهْرِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ.

کرو۔ ام شریک ایسی خاتون ہیں جن کے ہاں زیادہ مہمان آتے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تمھاری اوڑھنی گر جائے یا تمھاری پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ جائے تو لوگوں میں سے کسی کی نظر (ایسی جگہ) پڑے جو تمھیں ناگوار ہو، بلکہ تم اپنے چچا زاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔'' وہ قبیلہ فہر، یعنی قریش کے فہر سے تھے۔ وہ اسی قبیلے میں سے تھے جس سے وہ تعلق رکھتی تھیں تو میں ان کی طرف منتقل ہو گئی۔

فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي، مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ يُنَادِي: الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّذِي يَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ». ثُمَّ قَالَ: «أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

جب میری عدت گزر گئی تو میں نے ایک اعلان کرنے والے کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ کا اعلان کرنے والا کہہ رہا تھا: ''نماز کی جماعت ہونے والی ہے۔'' میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشت پر (عورتوں کی پہلی صف) تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمالی تو آپ (خوشی کے عالم میں) ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''ہر انسان اپنی نماز ہی کی جگہ پر بیٹھا رہے۔'' پھر فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے کہ میں نے تم لوگوں کو کیوں اکٹھا کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ باخبر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں نہ (کسی خاص بات کی) رغبت دلانے کے لیے اکٹھا کیا ہے، نہ (کسی خاص چیز) سے ڈرانے کے لیے۔ میں نے تمھیں اس لیے اکٹھا کیا ہے کہ تمیم داری نے، جو ایک نصرانی شخص تھے، آئے ہیں اور انھوں نے بیعت کی ہے اور اسلام لائے ہیں، (انھوں نے) مجھے ایک بات سنائی ہے جو اس کے مطابق ہے جو میں تمھیں مسیح دجال (جھوٹے مسیح) کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ لخم اور جذام کے تیس لوگوں کے ساتھ ایک سمندری بیڑے میں سوار ہوئے۔ سمندر کی موج (سمندری طوفان) مہینہ بھر انھیں سمندر میں ادھر ادھر پٹختی رہی، یہاں تک کہ (ایک دن) غروب آفتاب کے وقت وہ سمندر میں ایک جزیرے کے کنارے

قَالَ: «إِنِّي، وَاللهِ! مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ، لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ، كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِّنْ لَّخْمٍ وَّجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ أَرْفَؤُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ، لَا يَدْرُونَ مَا

قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ، مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ، فَقَالُوا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قَالُوا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ! انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً.

جا لگے، وہ جزیرے کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے تو انھیں موٹے اور گھنے بالوں والا ایک جاندار ملا۔ بالوں کی کثرت کی بنا پر لوگوں کو اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ انھوں نے اس سے کہا: تیری خرابی! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ (بہت زیادہ جاسوسی کرنے والی) ہوں، انھوں نے کہا: جساسہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم لوگ دیر (راہبوں کی عمارت) میں موجود اس شخص کی طرف چلو، وہ تمھاری خبروں کا سخت مشتاق ہے۔ جب اس نے ایک شخص کا نام لیا تو ہمیں اس کے بارے میں خوف ہوا کہ یہ (جساسہ) کوئی شیطان ہے۔

قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا، مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ، قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِي، فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ، فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا، ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلٰى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ، فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ، لَا نَدْرِي مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ، فَقُلْنَا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: اعْمِدُوا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا، وَفَزِعْنَا مِنْهَا، وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً.

انھوں نے کہا: ہم تیزی سے چلتے ہوئے اس دیر میں داخل ہوئے تو وہاں، جو ہم نے کبھی دیکھا ہو، اس سے زیادہ عظیم الخلقت انسان تھا جو انتہائی سختی سے بندھا ہوا تھا، اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اس کے گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک کا حصہ لوہے (کی زنجیروں) کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تیرا برا ہو! تو کون ہے؟ اس نے کہا: تمھیں میرے بارے میں جاننے کا موقع مل گیا، اس لیے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم سمندر میں (جہاز پر) سوار ہوئے اور اتفاقاً ہم اس وقت سمندر میں اترے جب اس میں جوش آیا ہوا تھا، ایک مہینے تک موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی (ادھر ادھر پٹختی) رہیں، پھر ہم تمھارے اس جزیرے کے کنارے آ لگے۔ ہم اس (جہاز) کی کشتیوں میں بیٹھے اور جزیرے میں آ گئے، ایک موٹے گھنے بالوں والا جاندار ملا، بالوں کی کثرت کی بنا پر ہمیں اس کے آگے پیچھے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ ہم نے کہا: تمھاری برائی ہو! تم کیا ہو؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ ہم نے کہا: اور جساسہ کیا؟ اس نے کہا: اس آدمی کی طرف چلو جو اس دیر کی عمارت میں ہے، وہ تمھاری خبروں کا سخت مشتاق

ہے۔ ہم جلدی سے تمھارے پاس پہنچ گئے ہیں، اس سے ہمیں سخت ڈر لگا ہے، ہم اس بات سے خود کو محفوظ نہیں سمجھتے کہ وہ کوئی مادہ شیطان ہو۔

فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا، هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ، قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ، قَالُوا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ، قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ، قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ،

اس نے کہا: مجھے (علاقہ) بیسان کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: تم ان کی کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں تم سے اس کے کھجور کے درختوں کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پھل دیتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں، اس نے کہا: وہ وقت قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دیں گے۔ اس نے کہا: مجھے بحیرۂ طبریہ کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ انھوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا: قریب ہے کہ اس کا پانی (گہرائی میں) چلا جائے۔ اس نے کہا: مجھے (شام کے علاقے) زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ، انھوں نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا چشمے میں پانی ہے اور کیا وہاں کے باشندے چشمے کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اسے کہا: ہاں، اس میں بہت پانی ہے اور اس کے باشندے اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اس نے کہا: مجھے امیوں (اہل عرب) کے نبی (ﷺ) کے بارے میں بتاؤ، اس نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: وہ مکہ سے نکل کر مدینہ میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا: کیا عرب نے اس کے ساتھ جنگیں لڑیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس نبی ﷺ نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ تو ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے اردگرد کے عربوں پر غالب آ گئے ہیں اور انھوں نے آپ ﷺ کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ انھوں نے کہا۔ اس نے ان سے کہا: یہ ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔

قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ،

اس نے کہا: یہ بات ان کے لیے بہتر ہے کہ وہ اس نبی ﷺ کی اطاعت کریں اور میں تمھیں اپنے بارے میں

وإنّي أوشِكُ أنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فأخْرُجَ فأسيرُ فِي الْأَرْضِ، فلا أدعُ قرْيَةً إلَّا هبطْتُها في أرْبعين لَيْلةً، غيْر مكّة وطَيْبة، فهُما مُحرّمتانِ عليّ كِلْتاهُما، كُلّما أرْدتُ أنْ أدْخُل واحِدةً، أوْ واحِدًا مِنْهُما، اسْتَقْبلَنِي ملَكٌ بِيده السّيْفُ صلْتًا، يصُدُّنِي عنْها، وإنّ على كُلِّ نقْبٍ مِنْها ملائِكةً يحْرُسُونَها.

بتاتا ہوں۔ میں ہی مسیح دجال ہوں اور مجھے عنقریب نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔ میں نکل کر زمین میں (ہر جگہ) جاؤں گا اور مکہ اور مدینہ کے سوا کوئی بستی نہیں چھوڑوں گا، چالیس راتوں کے اندر سب (بستیوں) میں اتروں گا۔ وہ دونوں (مکہ اور مدینہ) میرے لیے حرام کر دیے گئے ہیں۔ میں جب بھی کسی ایک میں یا (کہا:) دونوں میں سے ایک میں داخل ہونا چاہوں گا، ایک فرشتہ میرے سامنے آجائے گا جس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار ہوگی۔ وہ مجھے اس (میں جانے) سے روک دے گا۔ ان کے ہر راستے پر فرشتے اس کا پہرہ دے رہے ہوں گے۔

قالتْ: قال رسُولُ اللهِ ﷺ، وطعن بِمِخْصرتِه فِي الْمِنْبرِ: «هٰذِهِ طَيْبةُ، هٰذِهِ طَيْبةُ، هٰذه طَيْبةُ» يعْنِي الْمدِينة «ألا هلْ كُنْتُ حدّثْتُكُمْ ذٰلِك؟» فقال النّاسُ: نعمْ. «فإنّهُ أعْجبنِي حدِيثُ تمِيمٍ، أنّهُ وافق الّذِي كُنْتُ أُحدِّثُكُمْ عنْهُ، وعنِ الْمدِينةِ ومكّة، ألا! إنّهُ فِي بحْرِ الشّامِ أوْ بحْرِ الْيمنِ، لا بلْ مِنْ قِبلِ الْمشْرِقِ، ما هُو. مِنْ قِبلِ الْمشْرِقِ، ما هُو. مِنْ قِبلِ الْمشْرِقِ، ما هُو». وأوْمأ بِيدِهِ إلى الْمشْرِقِ، قالتْ: فحفِظْتُ هٰذا مِنْ رسُولِ اللهِ ﷺ.

(فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: ''یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔'' آپ ﷺ کی مراد مدینہ سے تھی۔ ''تو دیکھو! کیا میں نے تمھیں یہ باتیں بتائی نہ تھیں؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمیم کی بات اچھی لگی، وہ اس کے مطابق ہے جو میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے متعلق بتایا تھا۔ یاد رکھو! وہ شام کے سمندر میں ہو سکتا ہے یا یمن کے سمندر میں ہو سکتا ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے، مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے، مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ انھوں (حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے یہ (حدیث) رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) حفظ کر لی۔

[٧٣٨٧] ١٢٠-(...) حدّثنا يحْيى بْنُ حبِيبٍ الْحارِثِيُّ: حدّثنا خالِدُ بْنُ الْحارِثِ الْهُجيْمِيُّ أبُو عُثْمان: حدّثنا قُرّةُ: حدّثنا سيّارٌ أبُو الْحكمِ: حدّثنا الشّعْبِيُّ قال: دخلْنا على

[7387] سیار ابوالحکم نے کہا: ہمیں شعبی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، انھوں نے ہمیں تازہ کھجوروں کا تحفہ دیا جن کو ابن طاب کی تازہ کھجوریں کہا جاتا تھا اور جو کے ستو پلائے، میں نے ان

فاطمة بنت قيس فأتحفتنا برطب يقال له رطب ابن طاب، وسقتنا سويق سلت، فسألتها عن المطلقة ثلاثا أين تعتد؟ قالت: طلقني بعلي ثلاثا، فأذن لي النبي ﷺ أن أعتد في أهلي، قالت: فنودي في الناس: أن الصلاة جامعة، قالت: فانطلقت فيمن انطلق من الناس، قالت: فكنت في الصف المقدم من النساء، وهو يلي المؤخر من الرجال، قالت: فسمعت النبي ﷺ، وهو على المنبر يخطب فقال: «إن بني عم لتميم الداري ركبوا في البحر». وساق الحديث وزاد فيه: قالت: فكأنما أنظر إلى النبي ﷺ، وأهوى بمخصرته إلى الأرض، وقال: «هذه طيبة» يعني المدينة.

سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کو تین طلاقیں دی گئی ہوں کہ وہ عدت کہاں گزارے گی؟ انھوں نے کہا: مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دی تھیں تو نبی ﷺ نے مجھے اجازت دی تھی کہ میں اپنے گھر والوں کے درمیان عدت گزار لوں، (حضرت فاطمہ ؓ نے) کہا: پھر (عدت کے بعد) لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز کی جماعت ہونے والی ہے، میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے چل دی، میں عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے پیچھے تھی۔ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''تمیم داری کے چچا کے بیٹے (ان کے قبیلے سے تعلق رکھنے والے رشتہ دار) سمندر (کے جہاز) میں سوار ہوئے۔'' اس کے بعد (سیار نے پوری) حدیث بیان کی اور اس میں مزید کہا کہ (حضرت فاطمہ ؓ نے) کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں نبی ﷺ کو دیکھ رہی ہوں، آپ نے اپنے عصا کو زمین کی طرف جھکایا اور فرمایا: ''یہ طیبہ ہے۔'' آپ کی مراد مدینہ سے تھی۔

[۷۳۸۸] ۱۲۱ (...) وحدثنا الحسن بن علي الحلواني وأحمد بن عثمان النوفلي قالا: حدثنا وهب بن جرير: حدثنا أبي قال: سمعت غيلان بن جرير يحدث عن الشعبي، عن فاطمة بنت قيس قالت: قدم على رسول الله ﷺ تميم الداري فأخبر رسول الله ﷺ أنه ركب البحر، فتاهت به سفينته، فسقط إلى جزيرة، فخرج إليها يلتمس الماء، فلقي إنسانا يجر شعره، واقتص الحديث، وقال فيه: ثم قال: أما إنه لو قد أذن لي في الخروج، قد وطئت البلاد كلها، غير طيبة.

[7388] غیلان بن جریر نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت تمیم داری ؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ وہ سمندر (کے جہاز) میں سوار ہوئے تو ان کا جہاز راستے سے ہٹ گیا، وہ ایک جزیرے میں جا اترے، وہ اس جزیرے میں نکل کر پانی ڈھونڈنے لگے، وہاں ایک انسان سے ملاقات ہوئی جو اپنے بال گھسیٹ رہا تھا، پھر (پوری) حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا: پھر اس (دجال) نے کہا: اگر مجھے نکلنے کی اجازت دی گئی تو میں طیبہ (مدینہ) کے سوا تمام شہروں میں جاؤں گا، پھر رسول اللہ ﷺ ان (حضرت تمیم داری ؓ) کو لوگوں کے سامنے لے گئے اور (ان کی موجودگی میں) آپ نے ان (لوگوں) کے سامنے (یہ

فأخرجهُ رسُولُ الله ﷺ إلى النّاس فحدّثهُم قال: «هٰذه طيبةُ، وذٰلك الدّجّالُ».

واقعہ) بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ طیبہ ہے اور وہ (شخص) دجال ہے۔"

[٧٣٨٩] ١٢٢-(...) حدّثني أبُو بكر بنُ إسحٰق: حدّثنا يحيى بنُ بُكير: حدّثنا المُغيرةُ يعني الحزاميّ، عن أبي الزّناد، عن الشّعبيّ، عن فاطمة بنت قيس: أنّ رسُول الله ﷺ قعد على المنبر فقال: «أيُّها النّاسُ! حدّثني تميمٌ الدّاريُّ: أنّ أُناسًا من قومه كانُوا في البحر، في سفينة لهُم، فانكسرت بهم، فركب بعضُهُم على لوح من ألواح السّفينة، فخرجُوا إلى جزيرة في البحر» وساق الحديث.

[7389] ابوزناد نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: "لوگو! مجھے تمیم داری نے یہ بتایا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ اپنے ایک جہاز میں سمندر میں تھے، وہ جہاز ٹوٹ گیا اور ان میں سے کچھ لوگ جہاز کے تختوں میں سے ایک تختے پر سوار ہو گئے اور سمندر میں ایک جزیرے کی طرف جا نکلے۔" اور پھر (آگے باقی ماندہ) حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس واقعے سے متعلق پچھلی (احادیث: 7386 اور 7388) میں بیان ہوا ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی جس سمندری جہاز میں سوار تھے وہ راستے سے ہٹ گیا، وہ بھٹکتے ہوئے مشرق کی سمت کے ایک جزیرے تک پہنچے، وہاں سے پانی پینے کے لیے جہاز کو روکا گیا اور وہ لوگ جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ یہی بات راجح ہے جبکہ اس حدیث میں ہے کہ جہاز ٹوٹ گیا اور کچھ لوگ اس کے تختے پر بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ یہ وہم ہے جو غالبا روایت بالمعنی سے، دوران میں اس کے راوی یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر سے سرزد ہوا ہے۔ یہ راوی ویسے تو ثقہ ہیں۔ علمائے جرح وتعدیل کے نزدیک اہل حجاز سے انھوں نے جو احادیث بیان کی ہیں وہ محفوظ ہیں لیکن حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ میں ان کی اہل حجاز سے بیان کردہ روایات میں (بھی) بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتا ہوں۔ یہ حدیث انھوں نے مغیرہ بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن حزام قرشی مکی حزامی سے روایت کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تائید کی غرض سے پیش کیا ہے۔ واقعے کی اصل تفصیلات وہی ہیں جو پچھلی احادیث میں بیان ہو چکی ہیں۔ یہ سوال کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ کس نوعیت کا تھا، بہت اہم ہے۔ بہت سے ماہرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے جس شخص کو دیکھا تھا وہ دجال تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے پہلے کا زمین کے کسی نامعلوم جزیرے پر قید ہے اور مقررہ وقت پر قید سے چھوٹ کر لوگوں کے سامنے نمودار ہوگا۔ بہت سے دیگر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فلسطین کے بہت بڑے راہب، عبادت گزار اور نیک انسان تھے۔ وہ سچے دل سے علم اور ہدایت کے طلبگار تھے۔ جب یہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک غیر آباد جزیرے پر پہنچے تو عالم مثال میں انھیں دجال کا مشاہدہ کرایا گیا، اس سے بات چیت کرائی گئی اور اس طرح ان کو یقین ہو گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہی وہ آخری رسول ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے، چنانچہ واپسی پر وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، ایمان قبول کیا، صحابیت کے منصب پر فائز ہوئے اور اہل کتاب کے لیے حجت بنائے گئے۔ واللہ أعلم بالصواب۔

[٧٣٩٠] ١٢٣ (٢٩٤٣) حدثني علي بن حجر السعدي: حدثنا الوليد بن مسلم: حدثني أبو عمرو يعني الأوزاعي، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة: حدثني أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: «ليس من بلد إلا سيطؤه الدجال، إلا مكة والمدينة، وليس نقب من أنقابها إلا عليه الملائكة صافين تحرسها، فينزل بالسبخة، فترجف المدينة ثلاث رجفات، يخرج إليه منها كل كافر ومنافق».

[7390] ابن عمرو اوزاعی نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر نہیں مگر دجال اسے روندے گا۔ ان (دو شہروں) کے راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے ہوئے پہرہ دے رہے ہوں گے، پھر وہ ایک شوریلی زمین میں اترے گا۔ اس وقت مدینہ تین بار لرزے گا اور ہر کافر اور منافق اس میں سے نکل کر اس (دجال) کے پاس چلا جائے گا۔"

[٧٣٩١] (...) وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا يونس بن محمد عن حماد بن سلمة، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس؛ أن رسول الله ﷺ قال: فذكر نحوه، غير أنه قال: فيأتي سبخة الجرف فيضرب رواقه، وقال: فيخرج إليه كل منافق ومنافقة.

[7391] حماد بن سلمہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث کی) طرح بیان کیا، مگر اس میں کہا: چنانچہ وہ (دجال) جرف کی شوریلی زمین میں آ کر اپنا خیمہ لگائے گا اور کہا: ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔

(المعجم ٢٥) (باب: في بقية من أحاديث الدجال) (التحفة ٢٤)

باب: 25- دجال کے متعلق بقیہ احادیث

[٧٣٩٢] ١٢٤ (٢٩٤٤) حدثنا منصور بن أبي مزاحم: حدثنا يحيى بن حمزة عن الأوزاعي، عن إسحاق بن عبد الله، عن عمه أنس بن مالك؛ أن رسول الله ﷺ قال: «يتبع الدجال، من يهود أصبهان، سبعون ألفا، عليهم الطيالسة».

[7392] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اصبہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار (یہودی) دجال کی پیروی کریں گے، ان (کے جسموں) پر طیلسان کی عبائیں ہوں گی۔"

[٧٣٩٣] ١٢٥-(٢٩٤٥) حدّثني هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حدّثنا حَجّاجُ بْنُ مُحمّدٍ قال: قال ابْنُ جُرَيْجٍ: حدّثني أبُو الزُّبَيْرِ، أنّهُ سمع جابِرَ ابْنَ عبْدِ اللهِ يقُولُ: أخْبرتْنِي أُمُّ شرِيكٍ، أنّها سمعت النّبِيّ ﷺ يقُولُ: «لَيَفِرّنّ النّاسُ مِن الدّجّالِ فِي الْجِبالِ». قالتْ أُمُّ شرِيكٍ: يا رسُول اللهِ! فأيْن الْعربُ يوْمئِذٍ؟ قال: «هُمْ قلِيلٌ».

[7393] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے ام شریک رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: "لوگ دجال سے فرار ہو کر پہاڑوں میں جائیں گے۔" حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ (جو دین کے دفاع میں سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ بہت کم ہوں گے۔"

[٧٣٩٤] (...) وحدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ قالا: حدّثنا أبُو عاصِمٍ عنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذا الْإِسْنادِ.

[7394] ابوعاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٧٣٩٥] ١٢٦-(٢٩٤٦) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا أحْمدُ بْنُ إِسْحٰق الْحضْرمِيُّ: حدّثنا عبْدُ الْعزِيزِ يعْنِي ابْن الْمُخْتارِ: حدّثنا أيُّوبُ عنْ حُميْدِ بْنِ هِلالٍ، عنْ رهْطٍ، مِنْهُمْ أبُو الدّهْماءِ وأبُو قتادة قالُوا: كُنّا نمُرُّ على هِشامِ بْنِ عامِرٍ، نأْتِي عِمْران بْن حُصيْنٍ، فقال ذات يوْمٍ: إِنّكُمْ لتُجاوِزُونِي إِلى رِجالٍ، ما كانُوا بِأحْضر لِرسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي، ولا أعْلم بِحدِيثِهِ مِنِّي، سمِعْتُ رسُول اللهِ ﷺ يقُولُ: «ما بيْن خلْقِ آدم إِلى قِيامِ السّاعةِ خلْقٌ أكْبرُ مِن الدّجّالِ».

[7395] عبدالعزیز بن مختار نے کہا: ہمیں ایوب نے حمید بن ہلال سے حدیث بیان کی، انھوں نے ایک گروہ سے روایت کی جن میں ابودہماء اور ابوقتادہ شامل ہیں، انھوں نے کہا: ہم حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے، ایک دن انھوں نے کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے نہیں تھے اور نہ ان کو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا علم ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: "حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (فتنہ وفساد میں) ایسی نہیں جو دجال سے بڑی ہو۔"

[٧٣٩٦] ١٢٧-(...) وحدّثني مُحمّدُ بْنُ حاتِمٍ: حدّثنا عبْدُ اللهِ بْنُ جعْفرٍ الرّقِّيُّ: حدّثنا عُبيْدُ اللهِ بْنُ عمْرٍو عنْ أيُّوب، عنْ حُميْدِ بْنِ هِلالٍ، عنْ ثلاثةِ رهْطٍ منْ قوْمِهِ، فِيهِمْ

[7396] عبیداللہ بن عمرو نے ایوب سے، انھوں نے حمید بن ہلال سے اور انھوں نے اپنی قوم کے تین لوگوں سے روایت کی جن میں ابوقتادہ بھی شامل ہیں کہ ہم ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے

أبو قتادة قالوا: كنا نمر على هشام بن عامر، نأتي عمران بن حصين، مثل حديث عبد العزيز بن مختار، غير أنه قال: «أمر أكبر من الدجال».

پاس جاتے تھے، جس طرح عبدالعزیز بن مختار کی روایت ہے، مگر انھوں نے کہا: ''دجال (کے فتنے) سے بڑا کوئی معاملہ (پیش نہیں آیا۔)''

[٧٣٩٧] ١٢٨ (٢٩٤٧) حدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وابن حجر قالوا: حدثنا إسماعيل يعنون ابن جعفر، عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: «بادروا بالأعمال ستا: طلوع الشمس من مغربها، أو الدخان، أو الدجال، أو الدابة، أو خاصة أحدكم، أو أمر العامة».

[7397] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کرنے میں سبقت کرو: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، زمین کے چوپائے، خاص طور پر تم میں سے کسی ایک کو پیش آنے والے معاملے (بیماری، عاجز کر دینے والا بڑھاپا یا کوئی رکاوٹ) اور ہر کسی کو پیش آنے والا معاملے، (مثلاً: اجتماعی گمراہی، فتنے کے زمانے میں قتل عام، قیامت سے پہلے۔)''

فائدہ: ان میں سے کسی بات کے پیش آنے سے پہلے جتنا موقع ملتا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کا ذخیرہ کرلو۔

[٧٣٩٨] ١٢٩ (...) حدثنا أمية بن بسطام العيشي: حدثنا يزيد بن زريع: حدثنا شعبة عن قتادة عن الحسن، عن زياد بن رياح، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «بادروا بالأعمال ستا: الدجال، والدخان، ودابة الأرض، وطلوع الشمس من مغربها، وأمر العامة، وخويصة أحدكم».

[7398] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے زیاد بن رباح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال میں سبقت کرو: دجال، دھواں، زمین کا چوپایہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام لوگوں کے ساتھ پیش آنے والا معاملہ یا خصوصی طور پر تم میں سے کسی ایک کو پیش آنے والا معاملہ۔''

[٧٣٩٩] (...) وحدثناه زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا: حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث: حدثنا همام عن قتادة بهذا الإسناد، مثله.

[7399] ہمام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ) (التحفة ٢٥)

باب:26 - قتل عام میں عبادت کرنے کی فضیلت

[٧٤٠٠] ١٣٠-(٢٩٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ، كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ».

[7400] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے خبر دی، انھوں نے معلی بن زیاد سے، انھوں نے معاویہ بن قرہ سے، انھوں نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی طرح ہمیں قتیبہ بن سعید نے یہی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے معلی بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اس روایت کو معاویہ بن قرہ کی طرف لوٹایا، انھوں نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی طرف اور انھوں نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: "ہر طرف پھیلی ہوئی قتل و غارت گری کے دوران میں عبادت (پر توجہ مرکوز) کرنا، میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔"

[٧٤٠١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7401] یہی حدیث مجھے ابوکامل نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

فائدہ: جس طرح شر پر مبنی جاہلی معاشرے کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنا نجات حاصل کرنے کے حوالے سے بہت بڑا عمل تھا، اسی طرح اندھے فتنے میں خود کو اس سے دور رکھ کر اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جانا حصول نجات کے لیے بڑا عمل ہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ) (التحفة ٢٦)

باب:27- قیامت کا قریبی زمانہ

[٧٤٠٢] ١٣١-(٢٩٤٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي

[7402] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "قیامت صرف بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔"

الأحوص، عن عبد الله، عن النبي ﷺ قال: «لا تقوم الساعة إلا على شرار الناس».

[٧٤٠٣] ١٣٢ (٢٩٥٠) حدثنا سعيد بن منصور: حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن وعبد العزيز بن أبي حازم، عن أبي حازم، عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ؛ ح: وحدثنا قتيبة بن سعيد - واللفظ له -: حدثنا يعقوب عن أبي حازم، أنه سمع سهلا يقول: سمعت النبي ﷺ يشير بإصبعه التي تلي الإبهام والوسطى، وهو يقول: «بعثت أنا والساعة هكذا».

[7403] یعقوب نے ابوحازم سے روایت کی، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ انگوٹھے کے ساتھ والی (شہادت کی انگلی) اور بڑی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''میں اور قیامت اس طرح (ساتھ ساتھ) بھیجے گئے ہیں۔''

[٧٤٠٤] ١٣٣ (٢٩٥١) حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة قال: سمعت قتادة: حدثنا أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: «بعثت أنا والساعة كهاتين».

قال شعبة: وسمعت قتادة يقول في قصصه: كفضل إحداهما على الأخرى، فلا أدري أذكره عن أنس، أو قاله قتادة.

[7404] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ کو سنا، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور قیامت کو ان (شہادت اور بڑی انگلیوں) کی طرح (ساتھ ساتھ) مبعوث کیا گیا ہے۔''

شعبہ نے کہا: اور میں نے قتادہ سے ان کے حدیث بیان کرنے کے دوران میں سنا: جتنی ان میں سے ایک انگلی دوسری سے بڑی ہے (اتنے سے زمانے کا فرق ہے)، مجھے معلوم نہیں یہ (بات) انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا یا خود قتادہ نے بیان کیا۔

[٧٤٠٥] ١٣٤ (...) وحدثنا يحيى بن حبيب الحارثي: حدثنا خالد يعني ابن الحارث: حدثنا شعبة قال: سمعت قتادة وأبا التياح يحدثان، أنهما سمعا أنسا يحدث، أن رسول الله ﷺ قال: «بعثت أنا والساعة هكذا» وقرن شعبة بين إصبعيه،

[7405] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ اور ابوتیاح کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، ان دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔'' اور شعبہ نے اسے بیان کرتے ہوئے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی

الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى، يَحْكِيهِ.

انگلی کو ملایا۔

[٧٤٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

[7406] معاذ اور محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[٧٤٠٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِي الضَّبِّيَّ، وَأَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

[7407] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے حمزہ ضبی اور ابوتیاح سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧٤٠٨] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ». قَالَ: وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.

[7408] معبد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔" کہا: اور آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کیا۔

[٧٤٠٩] ١٣٦-(٢٩٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَنَظَرَ إِلٰى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ: «إِنْ يَعِشْ هٰذَا، لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ، قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ».

[7409] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: اعراب (بدو لوگ) جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سب سے کم عمر انسان کی طرف دیکھ کر فرماتے: "اگر یہ زندہ رہا تو یہ بوڑھا نہیں ہوا ہوگا کہ تم پر تمھاری (قیامت کی) گھڑی آجائے گی۔"

فائدہ: سَاعَتُكُمْ: "تمھاری قیامت" فرمایا، محض "قیامت" نہیں فرمایا جو سب اہل زمین کے لیے ہوگی، اس لیے یہاں اس سے مراد موت ہوگی، کیونکہ جو مرجاتا ہے اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے جس طرح کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، جب تدفین سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے: «أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ» (...) دونوں باتوں میں فرق سمجھ میں نہیں آسکتا تھا۔ ان کے لیے یہی مفید تھا کہ وہ اپنی مدت عمر میں ہر وقت اپنی قیامت کو پیش نظر رکھیں

اور تیخ مل رہی ہیں۔

[٧٤١٠] ١٣٧ (٢٩٥٣) وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا يونس بن محمد عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس: أن رجلا سأل رسول الله ﷺ: متى تقوم الساعة؟ وعنده غلام من الأنصار، يقال له محمد، فقال رسول الله ﷺ: «إن يعش هذا الغلام، فعسى أن لا يدركه الهرم، حتى تقوم الساعة».

[7410] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ اور اس کے پاس انصار میں سے ایک لڑکا بیٹھا تھا جسے محمد کہا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید اسے بڑھاپا نہ پہنچے گا کہ (تمھاری) قیامت آ جائے گی۔"

[٧٤١١] ١٣٨ (...) وحدثنا حجاج بن الشاعر: حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا حماد يعني ابن زيد: حدثنا معبد بن هلال العنزي عن أنس بن مالك: أن رجلا سأل النبي ﷺ قال: متى تقوم الساعة؟ قال: فسكت رسول الله ﷺ هنيهة، ثم نظر إلى غلام بين يديه من أزد شنوءة، فقال: «إن عمر هذا، لم يدركه الهرم حتى تقوم الساعة».

[7411] معبد بن ہلال عنزی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ازدشنوءہ کے ایک لڑکے کی طرف نظر کی، پھر فرمایا: "اگر یہ لڑکا لمبی عمر پا گیا تو اسے بڑھاپا نہیں آیا ہوگا کہ (تمھاری) قیامت قائم ہو جائے گی۔"

قال: قال أنس: ذاك الغلام من أترابي يومئذ.

(معبد نے) کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لڑکا اس دن میرا ہم عمر تھا۔

[٧٤١٢] ١٣٩ (...) حدثنا هارون بن عبد الله: حدثنا عفان بن مسلم: حدثنا همام: حدثنا قتادة عن أنس قال: مر غلام للمغيرة بن شعبة، وكان من أقراني، فقال النبي ﷺ: «إن يؤخر هذا، فلن يدركه الهرم، حتى تقوم الساعة».

[7412] قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: (اس وقت) حضرت مغیرہ بن شعبہ کا ایک لڑکا گزرا جو میرے ہم عمروں میں سے تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس کو مہلت ملی تو اسے بڑھاپا نہیں آیا ہوگا کہ (تم پر) قیامت آ جائے گی۔"

[٧٤١٣] ١٤٠ (٢٩٥٤) حدثني زهير بن

[7413] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

حرب: حدثنا سفيان بن عيينة عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة يبلغ به النبي ﷺ قال: «تقوم الساعة والرجل يحلب اللقحة، فما يصل الإناء إلى فيه حتى تقوم، والرجلان يتبايعان الثوب، فما يتبايعانه حتى تقوم، والرجل يلط في حوضه، فما يصدر حتى تقوم».

اور انھوں نے اس کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا کہ آپ نے فرمایا: "قیامت آئے گی تو ایک آدمی اونٹنی کا دودھ نکال رہا ہوگا، وہ برتن اس کے منہ تک نہ پہنچا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑے کا سودا کر رہے ہوں گے، انھوں نے خرید وفروخت (مکمل) نہیں کی ہوگی کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک شخص اپنے حوض میں لپائی کر رہا ہوگا، وہ باہر نہیں نکل پایا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔"

فائدہ: لوگوں کو اندازہ تک نہیں ہوگا اور قیامت اچانک آ جانے کی، صور اسرافیل پھونکا جانے لگے گا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ)

(التحفة ٢١)

باب:28- دو بار صور پھونکنے کے درمیان کا وقفہ

[٧٤١٤] ١٤١-(٢٩٥٥) حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء: حدثنا أبو معاوية عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «ما بين النفختين أربعون» قالوا: يا أبا هريرة! أربعين يوما؟ قال: أبيت، قالوا: أربعين شهرا؟ قال: أبيت، قالوا: أربعين سنة؟ قال: أبيت، «ثم ينزل الله من السماء ماء فينبتون كما ينبت البقل».

قال: «وليس من الإنسان شيء إلا يبلى، إلا عظما واحدا، وهو عجب الذنب، ومنه يركب الخلق يوم القيامة».

[7414] ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو بار صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔" انھوں (لوگوں) نے کہا: ابوہریرہ! چالیس دن؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: چالیس مہینے؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: چالیس سال؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ "پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے۔"

انھوں نے کہا: "اور انسان کا کوئی حصہ نہیں مگر وہ بوسیدہ ہو جائے گا سوائے ایک ہڈی کے۔ وہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری حصہ ہے، قیامت کے دن اسی سے خلقت کی ترکیب عمل ہوگی۔"

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چالیس کی وضاحت کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وقت کے اس فاصلے کو بیان کرنا ممکن ہے اور نہ عام آدمی کو اس کی سمجھ آسکتی ہے۔

[٧٤١٥] ١٤٢ (...) وحدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا المغيرة يعني الحزامي، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: «كل ابن آدم يأكله التراب إلا عجب الذنب، منه خلق وفيه يركب».

[7415] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے سوا پورے ابن آدم (کے جسم) کو مٹی کھا لے گی، اسی سے انسان پیدا کیا گیا اور اسی (آخری سرے) سے پھر (اسے جوڑ کر) اکٹھا کیا جائے گا۔''

[٧٤١٦] ١٤٣ (...) وحدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منها: وقال رسول الله ﷺ: «إن في الإنسان عظما لا تأكله الأرض أبدا، فيه يركب يوم القيامة» قالوا: أي عظم هو؟ يا رسول الله! قال: «عجب الذنب».

[7416] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے جسم میں ایک ہڈی ہے جس کو مٹی کبھی نہیں کھا سکے گی، اسی میں (سے) قیامت کے دن اس کو پورا بنایا جائے گا۔'' انھوں (لوگوں) نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کون سی ہڈی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دم کی ہڈی کا آخری سرا ہے۔''
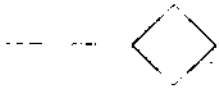
فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

«اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ»

”دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“

(صحیح مسلم، حدیث: 7417 (2956))

تعارف کتاب الزہد والرقائق

یہ دنیا خود آدم کا اصل وطن نہیں۔ یہ جگہ تکلیفوں، صدموں، خطروں اور آفتوں سے بھری ہوئی ہے۔ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا وطن وہی جگہ ہے جنت حاصل کرنے کی خواہش اس کے خون میں موجزن ہے۔ آدم علیہ السلام کے جس بیٹے/بیٹی نے اپنی فطرت کی حفاظت کی، اپنے خالق، مالک، پالنے والے اور نعمتوں سے نوازنے والے پروردگار سے اپنا تعلق نہیں توڑا اسے معلوم ہے کہ اس کا اصل وطن کون سا ہے اور اس نے وہاں پہنچنے کے لیے کون سا راستہ اختیار کرنا ہے، اسے معلوم ہے کہ اس دارالمحن میں اسے ہر صورت ایک متعین مدت کے لیے وقت گزارنا ہے اور جب یہ میعاد پوری ہو جائے گی تو وہ اس قید خانے سے پرواز کرے گا اور اپنے خوبصورت ترین، ابدی نعمتوں سے بھرے ہوئے اور ہر طرح کی تکلیفوں سے محفوظ وطن میں پہنچ جائے گا۔ وہاں سے ہمیشہ اپنے محبت کرنے والے انتہائی محبوب اور رحیم وکریم رب کے انتہائی قرب میں زندگی گزارے گا، جہاں ہر آن نئے سے نیا انعام اس کا منتظر ہوگا۔

دوسری طرف آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا/بیٹی جس نے اپنی فطرت کو اپنے بدترین دشمن کے پاس گروی رکھ دیا، اپنے رحیم وکریم پروردگار سے اپنا ناتا توڑ لیا اور اپنے بدترین دشمن کے اس جھوٹ کا اعتبار کر لیا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے لذت کا سامان صرف وہی ہے، وہ اس دنیا کے متاع فریب کا شکار ہو جائے گا، اپنی منزل کو بھلا دے گا، حقیقی وطن کی طرف جانے والے راستے کو چھوڑ دے گا اور اس حقیر زندگی کی جھوٹی اور عارضی دلفریبیوں کے پیچھے چلتا ہوا تباہی کے گڑھے میں گر جائے گا۔ اپنے دشمن کے فریب میں آکر اس نے جس جھوٹی جنت میں دل لگایا تھا وہ بھی اس سے چھن جائے گی۔ یہ دنیا حقیقتاً ایک قید خانہ ہے جس کی اصلیت سے مومن آگاہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے جس کے فریب ہونے کا اسے تب پتہ چلے گا جب وہ حتمی تباہی کا شکار ہو چکا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا کی اصلیت کو واشگاف کرنے والی ایک مثال سے اولاد آدم کو اس دنیا کے فریب سے بچانے کی کوشش فرمائی۔ یہ اس بدصورت کان کٹے بکری کے بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے جسے اپنی مختصر زندگی کے بعد مر کر متعفن ہو جانا اور مٹی میں بدل جانا ہے۔ اس دنیا کی ساری نعمتیں اسی طرح کی ہیں، تھوڑی دیر کے لیے دلکش اور جلد ہی بدل جانے والی ہیں۔ سب سے زیادہ دانا اور سب سے کامیاب انسان وہی ہو سکتا ہے جو اسی وقت میں اس نعمت سے فائدہ اٹھائے جبکہ وہ نہیں بدلی، جو سے چھین لے اور جو بچے اسے ایک نسخۂ کیمیا کے ذریعے سے انتہائی بیش قیمت اور لافانی بنا کر ایسے ذریعے سے اپنے حقیقی وطن اور اپنے دائمی گھر کی زیب وزینت بنانے کے لیے آگے روانہ کر دے کہ وہاں پہنچنے تک وہ لمحہ بہ لمحہ بیش از بیش قیمتی اور عظیم سے عظیم تر ہوتا جائے۔ نسخۂ کیمیا یہ ہے کہ ہر نعمت کو اپنے رب کی رضا کے ساتھ وابستہ کر دے اور اس کے راستے میں دے کر اسے آگے بھجوا دے۔

اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو یہ نعمتیں اسے قبر تک پہنچا کر واپس ان لوگوں کے پاس آ جائیں گی جو انھیں عزت دیتی رہتی ہیں اور وہ زندگی میں بدلتی فنا ہوتی جائیں گی یا پھر ان کی قسمت اچھی ہوئی تو جو کام یہ جانے والا نہیں کر سکا وہ کر دیں گے اور انھیں آگے بڑھانے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دنیا کی اکثر نعمتیں اسی دنیا میں زندگی میں بدلتی رہتی ہیں اور جو نہیں بدلتیں وہ پے در پے انکار ہوتی رہتی ہیں، اس کو جلا ڈالتی ہیں، وہ ان سے چمٹا رہتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہر موقع پر اپنی امت کو کامیابی کے ان سنہرے اصولوں سے آگاہ کیا اور بہترین تربیت فرمائی۔ جب فاقوں میں زندگی گزار کر ایثار کرنے والے انصار بحرین سے مال آ جانے کی خبر سن کر فاقے اور احتیاج کی شدت سے بچنے کی امید لے کر آپ کی خدمت میں آ پہنچے تو آپ نے انھیں اس مال میں سے اپنے حصے کی نوید بھی عطا کی اور اس سے بڑھ کر اس بڑی حقیقت سے آگاہ کیا کہ فاقے میں جو امتحان ہوتا ہے وہ اس امتحان سے بہت آسان ہے جو مال کی فراوانی سے درپیش ہوتا ہے۔ وہی اہل ایمان جو فاقوں کے عالم میں ایثار اور مواسات کے راستے پر چل رہے ہیں، مال آ جانے کے بعد ان میں سے بہت لوگ دنیا داری میں مقابلے کا شکار ہو جائیں گے، ایثار کے بجائے ایک دوسرے سے منہ موڑ لیں گے اور مواسات کے بجائے باہمی حسد اور بغض کا شکار ہو جائیں گے۔ آپ نے اس امتحان میں سرخرو ہونے کا نسخہ یہ بتایا کہ دنیا اور مال کے معاملے میں اس کی طرف دیکھنے کے بجائے جو تم سے اوپر ہے، اس کی طرف دیکھنا جو تم سے کم تر ہے اور اپنی اس حالت کو یاد رکھنا جو دنیا کی نعمتیں ملنے سے پہلے بھی اور یاد رکھنا کہ تم خود اپنی خوبصورت شکل وصورت، صحت و عافیت، سننے، بولنے، دیکھنے کی صلاحیت اور مال و دولت خود بنا کر ساتھ نہیں لائے، نہ تمھارے پاس ایسا کرنے کی طاقت ہے۔ یہ سب کچھ تمھیں دینے والے نے دیا ہے۔ یہ اسی کے کام آئے گا جس نے آنکھوں سے دیکھنے کے ساتھ دل سے دیکھنے کی صلاحیت سے فائدہ اٹھایا۔ دینے والے کا احسان یاد رکھا، اس کے نام پر دینے کو بوجھ نہ سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی سابقہ امت کے تین آدمیوں کا قصہ سنا کر اپنی امت کو منزل کا پتہ بتایا اور وہاں تک پہنچنے والے راستے پر لا کھڑا کیا۔ وہ اپنے نصیب کو روئے جو آپ کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر دشمن کے پیچھے چل پڑے۔ جنھوں نے آپ ﷺ کے راستے کو نہ چھوڑا وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسے ہیں، انھوں نے یاد رکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اللہ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، غنی اور گم نام و گوشہ نشیں ہو۔ وہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ جیسے تھے جو فقر و فاقہ کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں گزاری ہوئی زندگی کی لذتوں کو بھلا نہ پائے تھے اور دوسروں کو بھی اسی راستے پر رہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی امت کے سامنے اس سبق کو دہرایا جو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے انجام کے حوالے سے سکھایا تھا جو دنیا کے فریب میں آ کر اپنے رب کو بھلا دیتے ہیں اور اس سے تعلق توڑ لیتے ہیں۔

حضرت انس، ابوہریرہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم اور سب سے بڑھ کر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تفصیل سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ امت کو دیے ہوئے سبق پر خود کس طرح عمل فرماتے تھے۔ رزق تک کے معاملے میں آپ کی دعا یہ تھی: ”اے اللہ! آل محمد کا رزق زندگی برقرار رکھنے جتنا کر دے۔“ اور یہ زندگی اس طرح برقرار رہتی تھی کہ مہینوں چولہا نہ جلتا تھا۔ سارا گھر کئی کئی مسلسل راتیں جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھاتا تھا۔ بہت خوش حالی میں بھی مسلسل تین راتوں سے زیادہ گندم کی روٹی نہ ملتی تھی۔ گزارا دو چیزوں پر تھی، کھجور پر اور پانی پر۔ بلکہ جب آپ کے گھر والوں کو یہ دونوں چیزیں پیٹ بھر کر ملنے لگیں تو آپ دنیا چھوڑ کر آگے روانہ

ہوئے۔ یہاں کی زندگی میں تو روٹی کھجور بھی اتنی میسر نہ تھی کہ پیٹ بھر جاتا، آپ ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ مخلص اور ایک سے زیادہ قسم کی کھجوروں کو تعیش خیال کرتے تھے اور جس کے گھر میں بیوی کے ساتھ کوئی خدمت گزار بھی میسر ہوتا تو اسے بادشاہ قرار دیتے تھے۔ فقیری میں فائدہ یہ تھا کہ فقراء مسلمان اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کی لذتوں میں غرق ہو کر عذاب کا شکار ہونے والوں کے کنویں کے پانی سے گندھا ہوا آٹا بھی اپنے ساتھیوں کو استعمال نہ کرنے دیا اور سواری کے اونٹوں کے آگے ڈال دیا اور یہ سبق سکھایا کہ جو بھی شخص اپنی زندگی کو ثمود والوں کی طرح دنیا کی لذتوں میں غرق ہو کر گزارے گا وہ اسی طرح اللہ کے غضب کا شکار ہو گا۔

اس کے بعد امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے وہ احادیث بیان کیں جن میں سکھایا گیا ہے کہ اپنے مال کے ذریعے سے اللہ کی رضا اور اس کا قرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے، بیوہ عورتوں، مسکینوں اور یتیموں کی خبرگیری کا کیا انعام ملتا ہے، مسجدیں بنانے اور مسافروں کا خیال رکھنے کا اجر کیا ہے۔ ساتھ ہی وہ احادیث بیان کیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ اچھے کام ضائع کس وجہ سے ہوتے ہیں بلکہ برے اور قابل سزا ہو جاتے ہیں۔ ریاکاری کی تباہ کاری کیا ہے۔ زبان کو بے احتیاطی سے استعمال کرنے پر کیا تباہی آتی ہے۔ دوسروں کو اچھی تلقین کرنے اور خود عمل نہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے، تکبر کا شکار ہو کر اپنے گناہوں کا اشتہار لگانے والا کس انجام کو پہنچتا ہے، اللہ کی رضا کے لیے چھوٹے چھوٹے کام کرنے پر کتنے بڑے انعامات مل سکتے ہیں۔ اس کے برعکس جس کی فطرت مسخ ہو جائے، بعید نہیں کہ اس کی خلقت بھی مسخ ہو جائے، اسے انسان سے تبدیل کر کے کوئی حقیر جانور بنا دیا جائے۔ انسان خود بھی تکبر سے بچے، دوسروں کو بھی تکبر کا نشانہ نہ بننے دے۔ ہر بڑے چھوٹے کا حق ادا کرے۔ فرامین رسول ﷺ پر مشتمل علم وحکمت کا یہ خزینہ انسانیت کی ہدایت اور فلاح کا ضامن ہے، اس کا صحیح تحفظ بھی عظیم اجر کا سبب ہے۔

اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر ہے جنہیں پیغمبروں کی تعلیمات اور سچی ہدایت کی حقیقی قدر معلوم تھی۔ وہ زندہ آگ میں جل گئے اور ہدایت سے دستبردار نہ ہوئے۔

پھر امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو یسر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی زبانی اس زندگی کے نمونے پیش کیے جو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں بسر ہوئی، پھر رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کی جھلکیاں، آپ کی سکھائی ہوئی حکمت کے نمونے، آپ کی دنیا سے بے رغبتی، اللہ کی راہ میں مستعدی اور آپ کے بے کنار فیض اور آپ کی عظیم ترین برکتوں اور اس زندگی اور اس کے بعد امت کے ہر فرد سے آپ کی شفقت ورحمت سے روح پرور تذکرے ہیں جن سے ہر مومن کا دل ایمان کی لذتوں سے معمور ہو جاتا ہے۔ آپ کی حیات مبارکہ کی یہ جھلکیاں اور زندگی کے ہر مرحلے حتی کہ اللہ کی راہ میں ہجرت کے ہر موڑ پر آپ کے طرز عمل اور رویے سے مثالی انسان کے دل ودماغ بنانے کا سامان ہے۔ آپ کی سیرت کا ہر نقش آپ کے ساتھ اہل ایمان کی محبت کو فروزاں تر کرنے کا یقینی ذریعہ ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٥٣ - كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ

زہد اور رقت انگیز باتیں

(المعجم . . .) - (بَابٌ: «اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِّلْكَافِرِ») (التحفة ١)

باب: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

[٧٤١٧] ١-(٢٩٥٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ».

[7417] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“

فائدہ: مومن اس دنیا میں پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے، باطل قوتوں کی طرف سے مشقتیں اٹھاتا ہے اور آزمایا جاتا ہے۔ فیصلہ کیا ہوگا، اس خوف میں مبتلا رہتا ہے۔ یہاں سے نکل کر اپنے ٹھکانے پر پہنچے گا تو دائمی نعمتیں میسر ہوں گی، جبکہ کافر کو اس کے حصے کی سب نعمتیں یہیں میسر کر دی گئی ہیں، وہ یہاں سے نکل کر عذاب و مشقت میں مبتلا ہو جائے گا۔

[٧٤١٨] ٢-(٢٩٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ، دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ، وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ. فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ، فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟» فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ:

[7418] سلیمان بن بلال نے جعفر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ کی) کسی بالائی جانب سے داخل ہوتے ہوئے بازار سے گزرے، لوگ آپ کے پہلو میں (آپ کے ساتھ چل رہے) تھے۔ آپ ﷺ چھوٹے کانوں والے مرے ہوئے میمنے کے پاس سے گزرے، آپ نے اسے کان سے پکڑ کر اٹھایا، پھر فرمایا: ”تم میں سے کون اسے ایک درہم کے عوض لینا پسند کرے گا؟“ تو انھوں (صحابہ)

تُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟» قَالُوا: وَاللهِ! لَوْ كَانَ حَيًّا، كَانَ عَيْبًا فِيهِ، لِأَنَّهُ أَسَكُّ، فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: «فَوَاللهِ! لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ، مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ».

نے کہا: ہمیں یہ کسی بھی چیز کے عوض لینا پسند نہیں، ہم اسے لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''(پھر) کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ تمھیں مل جائے؟'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا، کیونکہ (ایک تو) یہ حقیر سے کانوں والا ہے (بھلا نہیں لگتا)، پھر جب وہ مرا ہوا ہے تو کس کام کا؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! جتنا تمھارے نزدیک یہ حقیر ہے اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔''

[٧٤١٩] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا.

[7419] محمد بن مثنیٰ عنزی اور ابراہیم بن محمد بن عرعرہ سامی نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے جعفر (صادق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ ثقفی کی روایت میں ہے: (صحابہ نے کہا:) اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی حقیر سے کانوں والا ہونا اس کا عیب تھا۔

[٧٤٢٠] ٣ (٢٩٥٨) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: «يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي، مَالِي، قَالَ: وَهَلْ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ! مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟».

[7420] ہمام (بن یحییٰ بن دینار) نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن شخیر ؓ) سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ (سورت) ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ تلاوت فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔'' فرمایا: ''آدم کے بیٹے! تیرے مال میں سے تیرے لیے صرف وہی ہے جو تم نے کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا، یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔''

[٧٤٢١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَقَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى:

[7421] شعبہ، سعید (بن ابی عروبہ) اور ہشام سب نے قتادہ سے، انھوں نے مطرف سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ (آگے) ہمام کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

حدثنا معاذ بن هشام: حدثنا أبي، كلهم عن قتادة عن مطرف، عن أبيه قال: انتهيت إلى النبي ﷺ، فذكر بمثل حديث همام.

[٧٤٢٢] ٤-(٢٩٥٩) حدثنا سويد بن سعيد: حدثني حفص بن ميسرة عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: «يقول العبد: مالي، مالي، إنما له من ماله ثلاث: ما أكل فأفنى أو لبس فأبلى، أو أعطى فاقتنى، وما سوى ذلك فهو ذاهب، وتاركه للناس».

[7422] حفص بن میسرہ نے علاء (بن عبدالرحمن) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اس کے لیے تو اس کے مال سے صرف تین چیزیں ہیں: جو اس نے کھایا اور فنا کر دیا یا جو پہنا اور بوسیدہ کر دیا، یا جو کسی کو دے کر آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیا۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہے تو وہ (بندہ) جانے والا اور اس (مال) کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔"

[٧٤٢٣] (...) وحدثنيه أبو بكر بن إسحاق: حدثنا ابن أبي مريم: أخبرني محمد ابن جعفر: أخبرني العلاء بن عبد الرحمن بهذا الإسناد، مثله.

[7423] محمد بن جعفر نے کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمن نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند بیان کیا۔

[٧٤٢٤] ٥-(٢٩٦٠) حدثنا يحيى بن يحيى التميمي، وزهير بن حرب، كلاهما عن ابن عيينة. قال يحيى: أخبرنا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن أبي بكر قال: سمعت أنس بن مالك يقول: قال رسول الله ﷺ: «يتبع الميت ثلاثة، فيرجع اثنان ويبقى واحد، يتبعه أهله وماله وعمله، فيرجع أهله، وماله، ويبقى عمله».

[7424] عبداللہ بن ابی بکر نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل اس کے پیچھے ہوتے ہیں، گھر والے اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔"

[٧٤٢٥] ٦-(٢٩٦١) حدثني حرملة بن يحيى بن عبد الله [يعني ابن حرملة بن عمران التجيبي]: أخبرنا ابن وهب: أخبرني يونس

[7425] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت مسور بن مخرمہ نے انھیں بتایا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر کے حلیف تھے، انھوں نے

عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير، أن المسور بن مخرمة أخبره، أن عمرو بن عوف، وهو حليف بني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله ﷺ، أخبره: أن رسول الله ﷺ بعث أبا عبيدة بن الجراح إلى البحرين يأتي بجزيتها، وكان رسول الله ﷺ هو صالح أهل البحرين، وأمر عليهم العلاء بن الحضرمي، فقدم أبو عبيدة بمال من البحرين، فسمعت الأنصار بقدوم أبي عبيدة، فوافوا صلاة الفجر مع رسول الله ﷺ، فلما صلى رسول الله ﷺ انصرف، فتعرضوا له، فتبسم رسول الله ﷺ حين رآهم، ثم قال: «أظنكم سمعتم أن أبا عبيدة قدم بشيء من البحرين؟» فقالوا: أجل، يا رسول الله، قال: «فأبشروا وأملوا ما يسركم، فوالله ما الفقر أخشى عليكم، ولكني أخشى عليكم أن تبسط الدنيا عليكم، كما بسطت على من كان قبلكم، فتنافسوها كما تنافسوها، وتهلككم كما أهلكتهم».

[٧٤٢٦] (...) حدثنا الحسن بن علي الحلواني وعبد بن حميد جميعا عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، حدثنا أبي عن صالح ح: وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي: أخبرنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب، كلاهما عن الزهري بإسناد يونس، ومثل حديثه، غير أن في حديث صالح: «وتلهيكم كما ألهتهم».

جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی، انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو بحرین بھیجا تا کہ وہاں کا جزیہ لے آئیں، رسول اللہ ﷺ نے بذات خود اہل بحرین سے صلح کی تھی اور علاء بن حضرمی ؓ کو ان پر امیر مقرر کیا تھا، حضرت ابوعبیدہ ؓ بحرین سے مال لے آئے، انصار نے حضرت ابوعبیدہ ؓ کے آنے کی خبر سنی تو وہ سب صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کر لی، واپس ہوئے تو وہ (صحابہ) آپ ﷺ کے سامنے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں دیکھا تو مسکرا دیے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے بجا فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور اس کی امید رکھو جس سے تمھیں خوشی ہوگی۔ اللہ کی قسم! مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں (کہ تمھیں اس سے نقصان پہنچے گا)، لیکن مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ دنیا اسی طرح تم پر کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی، پھر تم اس میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرو گے جس طرح ان لوگوں نے ایک دوسرے سے مقابلہ کیا اور یہ تمھیں بھی تباہ کر دے گی جس طرح اس نے ان کو تباہ کر دیا تھا۔''

[7426] صالح اور شعیب دونوں نے زہری سے یونس کی سند کے ساتھ اس کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر صالح کی حدیث میں ہے: ''اور یہ تمھیں بھی اسی طرح لبھائے گی (دنیا میں مگن اور آخرت سے غافل کرے گی) جس طرح اس نے ان کو لبھا لیا تھا۔''

[٧٤٢٧] ٧-(٢٩٦٢) حدّثنا عَمْرو بْنُ سَوّادٍ الْعامِرِيّ: أخبرنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وهْبٍ: أخبرني عَمْرو بْنُ الْحارِثِ أنّ بكْرَ بْنَ سَوادة حدّثهُ؛ أنّ يزيد بْن رباحٍ هُو أبُو فراسٍ، مَوْلى عبْد الله ابْن عمْرِو بْنِ الْعاصِ حدّثهُ عنْ عبْد الله بْن عمْرو بْنِ الْعاصِ، عنْ رَسُولِ الله ﷺ أنّهُ قال: «إذا فُتِحتْ عليْكُمْ فارِسُ والرُّومُ، أيُّ قوْمٍ، أنْتُمْ؟» قال عبْدُ الرّحْمٰن بْنُ عوْفٍ: نقُولُ كما أمرنا اللهُ، قال رسُولُ الله ﷺ: «أوْ غيْرَ ذٰلك، تتنافسُون، ثُمّ تتحاسدُون، ثُمّ تتدابرُون، ثُمّ تتباغضُون، أوْ نحْو ذٰلك، ثُمّ تنْطلِقُون في مساكينِ الْمُهاجرين، فتجْعلُون بعْضهُمْ علىٰ رقاب بعْضٍ».

[7427] عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مولیٰ یزید بن ابوفراس رباح نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جب روم اور فارس فتح ہو جائیں گے تو تم کس طرح کی قوم ہو گے؟" حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم وہی بات کریں گے جس کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یا اس کے بجائے کچھ، تم (دنیا کے معاملات میں) ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے، پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے، پھر ایک دوسرے سے منہ موڑ لو گے، پھر ایک دوسرے سے بغض میں مبتلا ہو جاؤ گے، پھر مسکین مہاجرین کے ہاں جاؤ گے اور ان میں سے بعض (حاکم بنا کر) بعض کی گردنوں پر مسلط کر دو گے۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے یہ سب کچھ واقع ہونے سے قبل ہی من وعن بتا دیا تھا۔ آپ نے ہر اعتبار سے امت کو ان غلطیوں سے روکا، رہنمائی فرمائی، کسی کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہنے دیا۔ صلی اللہ علیٰ حبیبہ وآلہ وسلم [illegible]

[٧٤٢٨] ٨-(٢٩٦٣) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى وقُتيْبةُ بْنُ سعِيدٍ - قال قُتيْبةُ: حدّثنا، وقال يحْيى: أخبرنا - الْمُغِيرةُ بْنُ عبْد الرّحْمٰن الْحِزامِيُّ عنْ أبي الزّنادِ، عن الأعْرج، عنْ أبي هُريْرة؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إذا نظر أحدُكُمْ إلىٰ منْ فُضِّل عليْه في الْمال والْخلْقِ، فلْينْظُرْ إلىٰ منْ هُو أسْفل مِنْهُ ممّنْ فُضِّل عليْه».

[7428] ابو زناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اس کی طرف دیکھے جسے مال اور جمال میں فضیلت حاصل ہے تو اس کو بھی دیکھے جو اس سے کمتر ہے، جس پر (خود) اسے فضیلت حاصل ہے۔"

[٧٤٢٩] (...) وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاق: حدّثنا معْمرٌ عنْ همّام بْن مُنبِّه، عنْ أبي هُريْرة، عن النّبيّ ﷺ بمثْل

[7429] معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، بالکل ابوزناد کی حدیث کے مانند۔

حديث أبي الزناد، سواء.

[٧٤٣٠] ٩ - (...) حدثني زهير بن حرب: حدثنا جرير ح: وحدثنا أبو كريب: حدثنا أبو معاوية ح: وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة - واللفظ له -: حدثنا أبو معاوية ووكيع عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «انظروا إلى من هو أسفل منكم، ولا تنظروا إلى من هو فوقكم، فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله».

قال أبو معاوية: «عليكم».

[7430] جریر، ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طرف دیکھو جو (مال اور جمال میں) تم سے کم تر ہے، اس کی طرف مت دیکھو جو تم سے فائق ہے، یہ لائق تر ہے اس کے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔''

ابومعاویہ نے کہا: ''(وہ نعمت) جو تم پر کی گئی۔''

[٧٤٣١] ١٠ - (٢٩٦٤) حدثنا شيبان بن فروخ: حدثنا همام: حدثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة: حدثني عبد الرحمن بن أبي عمرة، أن أبا هريرة حدثه، أنه سمع النبي ﷺ يقول: «إن ثلاثة في بني إسرائيل: أبرص وأقرع وأعمى، فأراد الله أن يبتليهم، فبعث إليهم ملكا، فأتى الأبرص فقال: أي شيء أحب إليك؟ قال: لون حسن، وجلد حسن، ويذهب عني الذي قد قذرني الناس، قال: فمسحه فذهب عنه قذره، وأعطي لونا حسنا وجلدا حسنا، قال: فأي المال أحب إليك؟ قال: الإبل - أو قال: البقر، شك إسحاق - إلا أن الأبرص أو الأقرع قال أحدهما: الإبل، وقال الآخر: البقر - قال: فأعطي ناقة عشراء، فقال: بارك الله لك فيها، قال: فأتى الأقرع فقال: أي شيء

[7431] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی، انھیں حضرت ابوہریرہ ؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بنواسرائیل میں ایک کوڑھی والا، گنجا اور اندھا تین آدمی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، وہ کوڑھی والے کے پاس آیا اور اس سے کہا: تمھیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں وہ مجھ سے دور ہو جائے۔ اس پر فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اسے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد عطا کر دی گئی۔ (فرشتے نے) کہا: تمھیں مال کون سا زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، یا کہا: گائے ۔ اسحاق کو شک تھا ۔ مگر یہ (بات یاد تھی) کہ کوڑھی والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے کا کہا ۔ فرمایا: تو اسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے کہا: تمھیں اللہ اس میں برکت عطا کرے۔ کہا: پھر وہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے

أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، قَالَ: وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا، قَالَ: بَارَكَ اللهُ تَعَالَى لَكَ فِيهَا. قَالَ: فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَنْ يَرُدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا. قَالَ: فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ.

قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ، قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ، بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ: الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ؟ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ».

کہا: تمھیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت بال اور یہ بیماری مجھ سے دور ہو جائے جس کی بنا پر لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرمایا: تو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اسے خوبصورت بال عطا کر دیے گئے۔ (فرشتے نے) کہا: تمھیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے۔ اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی، (فرشتے نے) کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا کرے۔ فرمایا: پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تمھیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میری بصارت لوٹا دے تاکہ اس کے ذریعے سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ کہا: تو اس نے اسے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے لوٹا دی۔ اس نے پوچھا: تمھیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ تو اسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ ان دونوں (اونٹنی اور گائے) کے بھی بچے ہوئے اور اس (بکری) سے بھی بچے ہوئے۔ فرمایا: اس (کوڑھی والے) کی اونٹوں سے بھری ایک وادی ہو گئی، اس (گنجے) کی گایوں سے بھری ایک وادی ہو گئی اور اس (اندھے) کی بکریوں سے بھری ایک وادی ہو گئی۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر وہ (فرشتہ) کوڑھی والے کے پاس اسی کی (پہلی) شکل اور حالت میں آیا اور کہا: مسکین آدمی ہوں، سفر میں میرا تمام مال اسباب ختم ہو گیا ہے۔ آج اللہ سے اور اس کے بعد تمھارے سہارے کے بغیر منزل پر پہنچنا ممکن نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے نام پر جس نے تمھیں خوبصورت رنگت، خوبصورت جلد اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس پر (سوار ہو کر) میں اپنے سفر میں منزل پر پہنچ سکوں۔ اس نے جواب دیا: (مجھ پر بہت سے لوگوں کے) حقوق ہیں۔ اس (فرشتے) نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ میں تمھیں جانتا ہوں، تو وہی کوڑھی والا نہیں

کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور وہی فقیر نہیں جسے اللہ نے (بہت کچھ) عطا کر دیا۔ اس نے جواب دیا: مجھے تو یہ مال (اپنے) بڑوں سے ورثے میں ملا ہے۔ اس (فرشتے) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تمھیں اسی طرح کر دے جس طرح پہلے تھا۔"

قَالَ: وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

آپ ﷺ نے فرمایا: "اور وہ گنجے کے پاس (بھی) اس کی (پہلی) صورت میں آیا۔ اس سے بھی اسی طرح کہا جو اس (پھلبہری والے) سے کہا تھا۔ اس نے بھی اس (فرشتے) کو وہی جواب دیا جو اس (پھلبہری والے) نے دیا تھا۔ اس نے کہا: تو اگر جھوٹا ہے تو اللہ تجھے پہلے جیسا کر دے۔"

قَالَ: وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ، انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ، بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، وَدَعْ مَا شِئْتَ، فَوَاللهِ! لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ، فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ.

فرمایا: "اور وہ اندھے کے پاس اسی کی (سابقہ) شکل اور حالت میں آیا اور کہا: مسکین آدمی ہوں، مسافر ہوں، میرے سفر میں میرا سب مال و اسباب ختم ہو گیا ہے، اب اللہ کی اور اس کے بعد تمھاری مدد کے بغیر منزل کو پہنچنا ممکن نہیں۔ میں اس ذات کے نام پر، جس نے تمھاری بصارت تمھیں لوٹا دی، تم سے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے میں (زادِ راہ کا انتظام کر کے) اپنے سفر میں منزل کو پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا: میں اندھا تھا، اللہ نے میری بصارت مجھے لوٹا دی، تو جتنا چاہے لے جا اور جتنا دل چاہے چھوڑ جا۔ اللہ کی قسم! اللہ کے نام پر تو جو بھی لے جانے میں اس پر تمھیں کوئی زحمت تک نہیں دوں گا۔ اس (فرشتے) نے کہا: اپنا مال سنبھال لے، تم سب کا امتحان لیا گیا تھا۔ تمھیں (اللہ کی) رضا سے نوازا گیا اور تمھارے دو ساتھیوں پر غضب نازل کیا گیا۔"

[٧٤٣٢] ١١ - (٢٩٦٥) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ، قَالَ عَبَّاسٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحَقُ:

[7432] بکیر بن مسمار نے کہا: مجھے عامر بن سعد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کے بیٹے عمر (بن سعد) ان

أخبرنا أبو بكرٍ الْحنفيُّ: حدّثنا بُكيْرُ بْنُ مِسْمارٍ: حدّثني عامرُ بْنُ سعْدٍ قال: كان سعْدُ ابْنُ أبي وقّاصٍ في إبلِه، فجاءهُ ابْنُهُ عُمرُ، فلمّا رآهُ سعْدٌ قال: أعُوذُ باللهِ منْ شرِّ هذا الرّاكب، فنزل، فقال لهُ: أنزلْت في إبلك وغنمك وتركْت النّاس يتنازعُون الْمُلْك بيْنهُمْ؟ فضرب سعْدٌ في صدْرِه فقال: اسْكُتْ، سمعْتُ رسُول اللهِ ﷺ يقُولُ: «إنّ الله يُحبُّ الْعبْد التّقيّ، الْغنيّ، الْخفيّ».

کے پاس آئے، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا تو کہا: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، وہ اترے اور ان (حضرت سعد رضی اللہ عنہ) سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے پاس رہائش پذیر ہو گئے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ سلطنت کے بارے میں باہم لڑ رہے ہیں (آپ بھی اپنا حصہ مانگیں۔) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ضرب لگائی اور کہا: خاموش رہو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، غنی ہو اور گم نام (گوشہ نشیں) ہو۔''

[٧٤٣٣] ١٢-(٢٩٦٦) حدّثنا يحْيى بْنُ حبِيبٍ الْحارِثيُّ: حدّثنا الْمُعْتمِرُ قال: سمعْتُ إسْماعيل عنْ قيْسٍ، عنْ سعْدٍ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ اللهِ بْنِ نُميْرٍ: حدّثنا أبي وابْنُ بِشْرٍ قالا: حدّثنا إسْماعيلُ عنْ قيْسٍ قال: سمعْتُ سعْد بْن أبي وقّاصٍ يقُولُ: والله! إنّي لأوّلُ رجُلٍ من الْعرب رمى بسهْمٍ في سبيل الله، ولقدْ كُنّا نغْزُو مع رسُولِ اللهِ ﷺ، ما لنا طعامٌ نأْكُلُهُ إلّا ورقُ الْحُبْلةِ، وهذا السّمُرُ، حتّى إنّ أحدنا ليضعُ كما تضعُ الشّاةُ، ثُمّ أصْبحتْ بنُو أسدٍ تُعزِّرُني على الدِّينِ، لقدْ خِبْتُ، إذًا، وضلّ عملي. ولمْ يقُلِ ابْنُ نُميْرٍ: إذًا.

[7433] معتمر، عبداللہ بن نمیر اور ابن بشر نے کہا: ہمیں اسماعیل بن قیس نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! میں عربوں میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس طرح جنگیں لڑتے تھے کہ ہمارے پاس کھانے کو خاردار درخت کے پتوں اور اس کیکر (کے پتوں) کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی بکری کی مینگنیوں کی طرح پاخانہ کرتا تھا، پھر اب بنو اسد کے لوگ دین کے معاملے میں میری تادیب کرنے لگے ہیں! (اگر اب میں دین سے اس قدر نابلد ہو گیا ہوں) تب تو میں بالکل ناکام ہو گیا اور میرے عمل ضائع ہو گئے۔ اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں ''تب تو'' نہیں کہا۔

فائدہ: بنو اسد بن خزیمہ بن مدرکہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو کر نبوت کے جھوٹے دعویدار طلیحہ بن خویلد کے پیروکار بن گئے تھے۔ پھر طلیحہ اور ان سب لوگوں نے تائب ہو کر دوبارہ اسلام قبول کر لیا اور کوفہ میں مقیم ہو گئے۔ انھی بنو اسد کے لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر نماز درست طریقے سے نہ پڑھانے سمیت غلط الزامات لگا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے خلاف شکایت کر دی۔ امیر المومنین نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر بھرپور اعتماد ہونے کے باوجود اپنا فرض منصبی پورا کرتے ہوئے انھیں معزول کر کے ان کے

خلاف تحقیقات کروائیں۔ حاسد کے سب الزام جھوٹے ثابت ہوئے۔

[٧٤٣٤] ١٣-(...) وحدّثناه يحْيى بْنُ يحْيى: أخبرنا وكيعٌ عنْ إسْماعيل بْن أبي خالد بهذا الإسْناد، وقال: حتّى إنْ كان أحدُنا ليضعُ كما تضعُ العنْزُ، ما يخْلطُهُ بشيْءٍ.

[7434] وکیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: یہاں تک کہ ہم سے ایک بکرے کی (مینگنیوں کی) طرح کا پاخانہ کرتا تھا جس میں اور کچھ (کسی اور کھانے کا کوئی حصہ جو اسے پاخانہ کی شکل دے) ملا ہوا نہیں ہوتا تھا۔

[٧٤٣٥] ١٤-(٢٩٦٧) حدّثنا شيْبانُ بْنُ فرُّوخ: حدّثنا سُليْمانُ بْنُ الْمُغيرة: حدّثنا حُميْدُ بْنُ هلال عنْ خالد بْن عُميْر الْعدويّ قال: خطبنا عُتْبةُ بْنُ غزْوان، فحمد الله وأثْنى عليْه، ثُمّ قال: أمّا بعْدُ، فإنّ الدُّنْيا قدْ آذنتْ بصُرْمٍ وولّتْ حذّاء، ولمْ يبْق منْها إلّا صُبابةٌ كصُبابة الْإناء، يتصابُّها صاحبُها، وإنّكُمْ مُنْتقلُون منْها إلى دارٍ لا زوال لها، فانْتقلُوا بخيْر ما بحضْرتكُمْ، فإنّهُ قدْ ذُكر لنا أنّ الْحجر يُلْقى منْ شفة جهنّم، فيهْوي فيها سبْعين عامًا، لا يُدْركُ لها قعْرًا، ووالله! لتُمْلأنّ، أفعجبْتُمْ؟ ولقدْ ذُكر لنا أنّ ما بيْن مصْراعيْن منْ مصاريع الْجنّة مسيرةُ أرْبعين سنةً، وليأْتينّ عليْها يوْمٌ وهُو كظيظٌ من الزّحام، ولقدْ رأيْتُني سابع سبْعةٍ مع رسُول الله ﷺ، ما لنا طعامٌ إلّا ورقُ الشّجر، حتّى قرحتْ أشْداقُنا، فالْتقطْتُ بُرْدةً فشققْتُها بيْني وبيْن سعْد بْن مالكٍ، فاتّزرْتُ بنصْفها واتّزر سعْدٌ بنصْفها، فما أصْبح الْيوْم منّا أحدٌ إلّا أصْبح أميرًا على مصْرٍ من الْأمْصار، وإنّي أعُوذُ بالله أنْ أكُون في نفْسي عظيمًا وعنْد الله صغيرًا، وإنّها لمْ تكُنْ نُبُوّةٌ

[7435] شیبان بن فروخ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے خالد بن عمیر عدوی سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دن (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے عامل) حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر کہا: حمد وثنا کے بعد، بے شک یہ دنیا خاتمے کے قریب ہو گئی ہے اور اس (کی مہلت) میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جس طرح برتن کے آخری قطرے ہوتے ہیں جنھیں برتن والا انڈیل رہا ہوتا ہے اور تم اس دنیا سے اس گھر کی طرف منتقل ہو رہے ہو جس پر زوال نہیں آئے گا۔ جو تمھارے پاس ہے اس میں سے بہترین متاع کے ساتھ آگے جاؤ، کیونکہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جاتا ہے تو وہ ستر سال گرتا رہتا ہے، اس کی تہ تک نہیں پہنچتا۔ اور اللہ کی قسم! یہ (جہنم) پوری طرح بھر جائے گی۔ کیا تمھیں اس پر تعجب ہے؟ اور ہمیں بتایا گیا کہ جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر ایک دن آئے گا جب وہ ازدحام کے سبب تنگ پڑ جائے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایمان لانے والے) سات لوگوں میں سے ساتواں میں تھا، ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ میں نے ایک چادر اٹھائی تو اسے اپنے

قطُّ إلَّا تناسختْ، حتّى تكون آخرُ عاقبتها ملْكًا، فستخْبُرون وتجرّبُون الْأُمراء بعْدنا.

اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لی، آدھی میں نے کمر پر باندھی اور آدھی سعد رضی اللہ عنہ نے، اب ہم میں سے ہر کوئی شہروں میں سے کسی شہر کا امیر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اپنے دل میں بڑا اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو جاؤں اور کبھی کوئی نبوت نہیں تھی مگر ختم ہوگئی، یہاں تک کہ اس کا پچھلا حصہ بادشاہت میں بدل گیا۔ جلد ہی تمھیں (اس کا) پتہ چل جائے گا اور ہمارے بعد کے امیروں کا (بھی تم لوگ خود) تجربہ کرو گے۔

[٧٤٣٦] (...) وحدّثني إسْحقُ بْنُ عُمر ابْن سليطٍ: حدّثنا سُليْمانُ بْنُ الْمُغيرة: حدّثنا حُميْدُ بْنُ هلالٍ عنْ خالد بْن عُميْرٍ وقدْ أدْرك الْجاهليّة، قال: خطب عُتْبةُ بْنُ غزْوان، وكان أميرًا على الْبصْرة، فذكر نحْو حديث شيْبان.

[7436] اسحاق بن عمر بن سلیط نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے خالد بن عمیر سے، جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ دیکھا تھا، روایت کی، کہا: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا، وہ اس وقت بصرہ کے امیر تھے، (آگے) شیبان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧٤٣٧] ١٥-(...) حدّثنا أبُو كُريْبٍ مُحمّدُ بْنُ الْعلاء: حدّثنا وكيعٌ عنْ قُرّة بْن خالدٍ، عنْ حُميْد بْن هلالٍ، عنْ خالد بْن عُميْرٍ قال: سمعْتُ عُتْبة بْن غزْوان يقُولُ: لقدْ رأيْتُني سابع سبْعةٍ مع رسُول الله ﷺ، ما طعامُنا إلَّا ورقُ الْحُبْلة، حتّى قرحتْ أشْداقُنا.

[7437] قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال سے اور انھوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے دیکھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایمان لانے والے) سات لوگوں میں سے ساتواں شخص تھا، خاردار درختوں کے پتوں کے سوا ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔

[٧٤٣٨] ١٦-(٢٩٦٨) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ أبي عُمر: حدّثنا سُفْيانُ عنْ سُهيْل بْن أبي صالحٍ، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة قال: قالُوا: يا رسُول الله! هلْ نرى ربّنا يوْم الْقيامة؟ قال: «هلْ تُضارُّون في رُؤْية الشّمْس في الظّهيرة، ليْستْ في سحابةٍ؟» قالُوا: لا. قال: «فهلْ

[7438] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں، تمھیں سورج کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟“ انھوں (صحابہ) نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”چودھویں کی رات کو جب بادل نہ ہوں تو

تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ: أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ، وَأُسَوِّدْكَ، وَأُزَوِّجْكَ، وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، قَالَ: فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ: أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ، وَأُسَوِّدْكَ، وَأُزَوِّجْكَ، وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ، وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، أَيْ رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: إِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ: هٰهُنَا إِذًا.

کیا تمھیں چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟" انھوں (صحابہ) نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمھیں اپنے رب کو دیکھنے میں اس سے زیادہ زحمت نہیں ہوگی جتنی زحمت تمھیں ان دونوں کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔" آپ نے فرمایا: "وہ (رب) بندے سے ملاقات فرمائے گا تو کہے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمھیں عزت نہ دی تھی، تمھیں سردار نہ بنایا تھا، تمھاری شادی نہ کرائی تھی، گھوڑے اور اونٹ تمھارے اختیار میں نہ دیے تھے اور تمھیں ایسا نہیں بنا چھوڑا تھا کہ تم سرداری کرتے تھے اور لوگوں کی آمدنی میں سے چوتھائی حصہ لیتے تھے؟ وہ جواب میں کہے گا: کیوں نہیں! (بالکل ایسا ہی تھا۔) تو وہ فرمائے گا: کیا تم سمجھتے تھے کہ تم مجھ سے ملو گے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ تو وہ فرمائے گا: آج میں اسی طرح تمھیں بھول جاؤں گا جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔ پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا تو کہے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمھیں عزت اور سیادت سے نہیں نوازا تھا، تمھاری شادی نہیں کرائی تھی، تمھارے لیے اونٹ اور گھوڑے مسخر نہیں کیے تھے اور تمھیں اس طرح نہیں بنا چھوڑا تھا کہ تم ریاست کے مزے لیتے تھے اور لوگوں کے مالوں میں سے چوتھائی حصہ وصول کرتے تھے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، میرے رب! تو وہ فرمائے گا: تمھیں اس بات کا کوئی گمان بھی تھا کہ تم مجھ سے ملاقات کرو گے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ تو وہ فرمائے گا: اب میں بھی اسی طرح تمھیں بھول جاؤں گا جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔ پھر تیسرے سے ملے گا۔ اس سے بھی وہی فرمائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ پر، تیری کتابوں اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا اور نمازیں پڑھی تھیں، روزے رکھے تھے اور صدقہ دیا کرتا تھا، جتنا اس کے بس میں ہوگا (اپنی نیکی کی) تعریف کرے گا، چنانچہ وہ فرمائے گا:

تب تم یہیں ٹھہرو۔

قال: ثُمَّ يُقَالُ لهُ: الْآنَ نَبْعَثُ شاهِدَنا عليْك. وَيتفكَّرُ في نفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهدُ عليَّ؟ فيُخْتَمُ علَى فِيه، ويُقَالُ لِفَخِذِهِ ولَحْمِه وعظامِه: انْطِقِي، فتَنْطِقُ فخِذُهُ ولَحْمُهُ وعظامُهُ بِعملِه، وذٰلك لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِه.

فرمایا: پھر اس سے کہا جائے گا: اب ہم تمھارے خلاف اپنا گواہ لائیں گے۔ وہ دل میں سوچے گا: میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا: بولو، تو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے متعلق بتائیں گی۔ یہ (اس لیے) کیا جائے گا کہ وہ (اللہ) اس کی ذات سے اس کا عذر دور کر دے۔

وذٰلك الْمُنَافِقُ، وَذٰلك الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عليْهِ».

اور وہ منافق ہوگا اور وہی شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوگا۔"

[٧٤٣٩] ١٧-(٢٩٦٩) حدثنا أَبُو بكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أبِي النَّضْرِ: حدَّثني أَبُو النَّضْرِ هاشِمُ ابْنُ الْقاسِمِ: حدَّثَنَا عُبيْدُ اللهِ الْأَشْجعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عنْ فُضَيْلٍ، عن الشَّعْبِيِّ، عَنْ أنسِ بْنِ مَالِكٍ قالَ: كُنَّا عنْد رسُولِ الله ﷺ فضحِك فقالَ: «هلْ تدْرُون ممّا أضْحكُ؟» قالَ: قُلْنا: اللهُ ورسُولُهُ أعْلمُ، قالَ: «منْ مُخاطبَةِ الْعبْدِ ربَّهُ، يقُولُ: يا ربِّ! ألمْ تُجِرْني مِن الظُّلْمِ؟ قالَ: يقُولُ: بلَى، قالَ: فيقُولُ: فإنِّي لَا أُجِيزُ علَى نَفْسِي إلَّا شاهِدًا منِّي، قَالَ: فيقُولُ: كفَى بِنفْسِك الْيوْم عليْك شهِيدًا، وبِالْكِرامِ الْكَاتِبِين شُهُودًا. قالَ: فيُخْتَمُ علَى فِيه، فيُقَالُ لِأرْكانِه: انْطِقِي، قالَ: فتَنْطِقُ بِأعْمالِه، قالَ: ثُمَّ يُخلَّى بيْنَهُ وبيْنَ الْكَلامِ، قالَ: فيقُولُ: بُعْدًا لَكُنَّ وسُحْقًا، فعنْكُنَّ كُنْتُ أُناضِلُ».

[7439] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ آپ ہنس پڑے، پھر آپ نے پوچھا: "کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں کس بات پر ہنس رہا ہوں؟" ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "مجھے بندے کی اپنے رب کے ساتھ کی گئی بات پر ہنسی آئی ہے، وہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ آپ ﷺ نے کہا: وہ فرمائے گا: کیوں نہیں! فرمایا: بندہ کہے گا: میں اپنے خلاف اپنی طرف کے گواہ کے سوا اور کسی (کی گواہی) کو جائز قرار نہیں دیتا۔ تو وہ فرمائے گا: آج تم اپنے خلاف بطور گواہ خود کافی ہو اور کراما کاتبین بھی گواہ ہیں، چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے (اپنے) اعضاء سے کہا جائے گا: بولو، فرمایا: تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں بتائیں گے، پھر اسے اور (اس کے اعضاء کے) بولنے کو اکیلا چھوڑ دیا جائے گا۔ فرمایا: تو (ان کی گواہی سن کر) وہ کہے گا: دور ہو جاؤ، دفع ہو جاؤ، میں تمھاری طرف سے (دوسروں کے ساتھ) لڑا کرتا تھا۔"

[٧٤٤٠] ١٨-(١٠٥٥) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبِ: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ فُضيْلٍ عنْ أبيهِ، عنْ عُمارة بْنِ الْقعْقاعِ، عنْ أبي زُرْعة، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «اللّٰهُمّ! اجْعلْ رِزْق آلِ مُحمّدٍ قُوتًا». [راجع: ٢٤٢٧]

[7440] ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے رزق کو زندگی برقرار رکھنے جتنا کر دے۔''

[٧٤٤١] ١٩-(...) وحدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وعمْرٌو النّاقِدُ وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وأبُو كُريْبٍ قالُوا: حدّثنا وكِيعٌ: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ عُمارة بْنِ الْقعْقاعِ، عنْ أبي زُرْعة، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «اللّٰهُمّ! اجْعلْ رِزْق آلِ مُحمّدٍ قُوتًا».

[7441] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زُہیر بن حرب اور ابوکُریب نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! آل محمد کا رزق زندگی برقرار رکھنے جتنا کر دے۔''

وفي رِواية عمْرٍو: «اللّٰهُمّ ارْزُقْ».

اور عمرو کی روایت میں ہے: ''اے اللہ! (آل محمد کو زندگی برقرار رکھنے جتنا) رزق دے۔''

[٧٤٤٢] (...) وحدّثناهُ أبُو سعِيدٍ الْأشجُّ: حدّثنا أبُو أُسامة قال: سمِعْتُ الْأعْمش، ذكر عنْ عُمارة بْنِ الْقعْقاعِ بِهٰذا الْإسْنادِ، وقال: «كفافًا».

[7442] ابواسامہ نے کہا: میں نے اعمش سے سنا انھوں نے عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ''بقدرِ کفایت (کر دے۔)''

[٧٤٤٣] ٢٠-(٢٩٧٠) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهِيم - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال زُهيْرٌ: حدّثنا - جرِيرٌ عنْ منْصُورٍ، عنْ إبْراهِيم، عنِ الْأسْودِ، عنْ عائِشة قالتْ: ما شبِع آلُ مُحمّدٍ ﷺ، مُنْذُ قدِم الْمدِينة، مِنْ طعامِ بُرٍّ، ثلاث ليالٍ تِباعًا، حتّى قُبِض.

[7443] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے، جب سے آپ مدینہ آئے، آپ کی وفات تک کبھی تین راتیں مسلسل گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

[٧٤٤٤] ٢١-(...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي

[7444] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے

شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا، مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ.

اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی متواتر تین دن پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ اپنی راہ پر روانہ ہو گئے۔

[٧٤٤٥] ٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ، يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[7445] عبدالرحمان بن یزید نے ہمیں اسود سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔

[٧٤٤٦] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، فَوْقَ ثَلَاثٍ.

[7446] عابس نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے تین دن سے زیادہ کبھی سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی۔

[٧٤٤٧] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ، ثَلَاثًا، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ.

[7447] حفص بن غیاث نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے کبھی تین دن سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ اپنی راہ پر روانہ ہو گئے۔

[٧٤٤٨] ٢٥-(٢٩٧١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ

[7448] ہلال بن حمید نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: آل محمد ﷺ نے کبھی مسلسل دو دن گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، مگر

مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ.

دنوں میں سے ایک دن کھجور ہوتی تھی۔

[٧٤٤٩] ٢٦ (٢٩٧٢) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: وَيَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا، آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ، لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ، إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ. [انظر: ١٤٥٢]

[7449] یحییٰ بن یمان نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم آل محمد ﷺ ایک ماہ تک اس حالت میں رہتے تھے کہ آگ نہیں جلاتے تھے بس کھجور اور پانی پر گزر ہوتی تھی۔

[٧٤٥٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ: إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ، وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ.

[7450] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ اور ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ہم لوگ اسی حالت میں رہتے تھے۔ اور انھوں نے "آل محمد" کا ذکر نہیں کیا۔

وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ: إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَا اللُّحَيْمُ.

اور ابوکریب نے ابن نمیر سے مروی اپنی حدیث میں مزید کہا: الّا یہ کہ ہمارے پاس (کہیں سے) تھوڑا سا گوشت آجاتا۔

[٧٤٥١] ٢٧ (٢٩٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

[7451] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور میرے طاقچے میں کسی جگر رکھنے والے (ذی روح) کے کھانے کے لیے تھوڑے سے جو کے سوا کچھ نہ تھا، میں اس میں سے (پکا کر) کھاتی رہی، یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے، (ایک دن) میں نے ان کو ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

[٧٤٥٢] ٢٨ (٢٩٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَاللهِ! يَا ابْنَ أُخْتِي! إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ، ثُمَّ

[7452] یزید بن رومان نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ آپ بتایا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! میرے بھانجے! ہم ایک دفعہ پہلی کا چاند دیکھتے، پھر (اگلے مہینے) پہلی کا چاند دیکھتے، پھر (اگلے مہینے) پہلی کا چاند دیکھتے، دو مہینوں میں تین دفعہ بھی رسول اللہ ﷺ کے حجروں

الْهِلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا خَالَةُ! فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتِ: الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهَا، فَيَسْقِينَاهُ. [راجع: ۱٤٤٩]

میں چولہا نہ جلا ہوتا۔ (عروہ نے) کہا: میں نے پوچھا: خالہ تو آپ کی گزران کے لیے کون سی چیز ہوتی؟ انھوں نے کہا: دو کالی چیزیں: کھجور اور پانی، البتہ انصار میں سے کچھ (گھرانے) رسول اللہ ﷺ کے ہمسائے تھے اور انھیں دودھ دینے والی اونٹنیاں ملی ہوئی تھیں، وہ ان کے دودھ میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تو آپ ﷺ وہ ہمیں پلا دیتے تھے۔

[۷٤٥۳] ۲۹-(۲۹۷٤) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، مَرَّتَيْنِ.

[7453] عروہ بن زبیر نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے اور آپ کبھی ایک دن میں دو بار روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر نہیں ہوئے۔

[۷٤٥٤] ۳۰-(۲۹۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

[7454] داود بن عبدالرحمن عطار نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے منصور بن عبدالرحمن حجبی نے اپنی والدہ صفیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: جب لوگ دو سیاہ چیزوں: کھجور اور پانی سے سیر ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے۔

[۷٤٥٥] ۳۱-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

[7455] عبدالرحمن (بن مہدی) نے ہمیں سفیان (ثوری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے منصور بن صفیہ سے، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: الْمَاءِ وَالتَّمْرِ.

عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوگئی اور ہم دو سیاہ چیزوں: پانی اور کھجور سے سیر ہونے لگے۔

[٧٤٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ: وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ.

[7456] (عبید اللہ بن عبد الرحمٰن) اشجعی اور ابو احمد دونوں نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر ان دونوں کی سفیان سے مروی حدیث میں ہے: (آپ تشریف لے گئے) جبکہ (ابھی) ہم دو سیاہ چیزیں (پانی اور کھجور) بھی پیٹ بھر کے نہیں کھاتے تھے۔

[٧٤٥٧] ٣٢ (٢٩٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! - وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! - مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا، مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ، حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

[7457] محمد بن عباد اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مروان فزاری نے یزید بن کیسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! - جبکہ ابن عباد نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ ؓ کی جان ہے! - رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے گھر والوں کو تین دن لگاتار گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھلائی تھی، یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

[٧٤٥٨] ٣٣ (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا، مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ، حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

[7458] یحییٰ بن سعید نے ہمیں یزید بن کیسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوحازم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کو کئی بار دیکھا، وہ انگلی سے اشارہ کرتے تھے، کہتے تھے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے! اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے گھر والوں نے کبھی لگاتار تین دن گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

[٧٤٥٩] ٣٤ (٢٩٧٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ

[7459] قتیبہ بن سعید اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابواحوص نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر ؓ کو یہ کہتے

ابْنَ بشيرٍ يقُولُ: أَلَسْتُمْ فِي طعامٍ وشرابٍ ما شِئْتُمْ؟ لقدْ رأيتُ نبيّكُمْ ﷺ وما يجدُ من الدّقلِ، ما يملأُ به بطْنهُ.

وقُتيْبةُ لمْ يذْكُرْ: بِهِ.

ہوئے سنا: کیا تم لوگوں کو اپنی مرضی کا کھانا اور پینا میسر نہیں؟ میں نے تمھارے نبی ﷺ کو دیکھا تھا، آپ کے پاس ردّی کھجور بھی اتنی نہیں ہوتی تھی جس سے آپ اپنا پیٹ بھر لیں۔

اور قتیبہ نے بہ (جس سے) کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٤٦٠] ٣٥-(...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا يحيى بْنُ آدم: حدّثنا زُهيْرٌ؛ ح: وحدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخبرنا الْمُلائِيُّ: حدّثنا إسْرائيلُ، كِلاهُما عنْ سِماكٍ بِهٰذا الْإسْنادِ، نحْوهُ. وزاد فِي حديثِ زُهيْرٍ: وما ترْضوْن دُون ألْوانِ التّمْرِ والزُّبْدِ.

[7460] زہیر اور اسرائیل دونوں نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق حدیث بیان کی اور زہیر کی حدیث میں مزید ہے: اور تم کھجوروں اور مکھن کی کئی قسموں کے بغیر راضی نہیں ہوتے۔

[٧٤٦١] ٣٦-(٢٩٧٨) وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّارٍ - واللّفْظُ لابْنِ الْمُثنّى - قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ عنْ سِماكِ بْنِ حرْبٍ قال: سمِعْتُ النُّعْمان يخْطُبُ قال: ذكر عُمرُ ما أصاب النّاسُ من الدُّنْيا، فقال: لقدْ رأيْتُ رسُول الله ﷺ يظلُّ الْيوْم يلْتوِي، ما يجِدُ دقلًا يمْلأُ بِهِ بطْنهُ.

[7461] شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ذکر کیا کہ لوگوں نے دنیا میں سے کیا کچھ حاصل کر لیا ہے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ پورا پورا دن بھوک سے لوٹتے تھے اور آپ کو ردی ہونی اتنی بخت کھجور بھی میسر نہ ہوتی تھی جس سے اپنا پیٹ بھر لیتے۔

[٧٤٦٢] ٣٧-(٢٩٧٩) حدّثني أبُو الطّاهِرِ أحْمدُ بْنُ عمْرِو بْنِ سرْحٍ: أخبرنا ابْنُ وهْبٍ: حدّثني أبُو هانِئٍ سمِع أبا عبْدِ الرّحْمٰنِ الْحُبُلِيّ يقُولُ: سمِعْتُ عبْد الله بْن عمْرِو بْنِ الْعاصِ، وسألهُ رجُلٌ، فقال: ألسْنا مِنْ فُقراءِ الْمُهاجِرين؟ فقال لهُ عبْدُ الله: ألك امْرأةٌ تأْوِي إليْها؟ قال: نعمْ، قال: ألك مسْكنٌ تسْكُنُهُ؟ قال: نعمْ، قال: فأنْت مِن الْأغْنِياءِ، قال: فإنّ لِي خادِمًا، قال: فأنْت مِن الْمُلُوكِ.

[7462] ابوہانی نے ابوعبدالرحمن حبلی کو کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے کسی آدمی نے پوچھا تھا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تمھاری بیوی ہے جس کے پاس تم آرام کرنے کے لیے جاتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، پوچھا: کیا تمھارے پاس رہائش گاہ ہے جہاں تم رہتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ کہا: پھر تم اغنیاء میں سے ہو، اس نے کہا: میرے پاس تو خادم (بھی) ہے۔ کہا: پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو۔

[٧٤٦٣] (...) قال أبو عبد الرحمن: وجاء ثلاثة نفر إلى عبد الله بن عمرو بن العاص، وأنا عنده، فقالوا: يا أبا محمد! إنا، والله! ما نقدر على شيء، لا نفقة، ولا دابة، ولا متاع، فقال لهم: ما شئتم، إن شئتم رجعتم إلينا فأعطيناكم ما يسر الله لكم، وإن شئتم ذكرنا أمركم للسلطان، وإن شئتم صبرتم، فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء، يوم القيامة، إلى الجنة، بأربعين خريفا».

قالوا: فإنا نصبر، لا نسأل شيئا.

[7463] ابوعبدالرحمان نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس تین شخص آئے جبکہ میں ان کے ہاں تھا، وہ کہنے لگے: ابومحمد! اللہ کی قسم! ہمیں کوئی چیز میسر نہیں ہے، نہ خرچ، نہ سواری اور نہ سامان (وہ لوگ واقعتاً فقیر تھے)، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم پسند کرو تو دوبارہ ہمارے پاس آؤ، اللہ تعالیٰ جو تمھارے لیے مہیا کرے گا، ہم تمھیں دے دیں گے۔ اگر چاہو تو ہم تمھارا ذکر بااختیار حاکم کے پاس کر دیں گے (وہ تمھاری ضرورتوں کا خیال رکھے گا) اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ہجرت کر کے آنے والے فقیر، قیامت کے روز اغنیاء کی نسبت چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔''

ان (صحابہ) نے کہا: ہم صبر کریں گے، کوئی چیز نہیں مانگیں گے۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں بھی فقرائے مسلمین کے پہلے جنت میں جانے کے بارے میں بھی اسی طرح کی بات کہی گئی۔ قیامت کے روز جس مدت کو چالیس سال کہا گیا، اس سے مراد زمین کے سال یقیناً نہیں ہیں۔ قیامت کے روز کے اوقات کے لیے مختلف احادیث میں مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، کبھی تشبیہ کے طور پر، کبھی محض لمبا وقفہ بتانے کے لیے اور کبھی یوم حشر کے طویل اوقات کا ذکر کرتے ہوئے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے انسانوں کے لیے حشر کے اوقات کی طوالت کی مقدار کا ادراک ممکن نہیں، وہ بہت زیادہ طویل اوقات ہیں۔

(المعجم ١) - (باب النهي عن الدخول على أهل الحجر إلا من يدخل باكيا) (التحفة ٢)

باب:1- حجر کے باسیوں کے ہاں داخل ہونے کی ممانعت مگر یہ کہ داخل ہونے والا روتا ہوا اندر جائے

[٧٤٦٤] ٣٨ (٢٩٨٠) حدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وعلي بن حجر، جميعا عن إسماعيل، قال ابن أيوب: حدثنا إسماعيل بن جعفر: أخبرني عبد الله بن دينار أنه سمع عبد الله بن عمر يقول: قال رسول الله ﷺ،

[7464] عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر سے متعلق فرمایا: ''ان عذاب دیے گئے لوگوں کے ہاں (ان کے گھروں میں) داخل نہ ہونا مگر اس صورت میں کہ تم (اللہ کے غضب کے ڈر سے) رو رہے ہو۔ اگر تم رو نہیں رہے ہو تو ان

لأصحاب الحجر: «لا تدخلوا على هؤلاء القوم المعذبين، إلا أن تكونوا باكين، فإن لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم، أن يصيبكم مثل ما أصابهم».

کے ہاں داخل نہ ہونا، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔"

فائدہ: ایک عام انسان سے گناہوں کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے۔ یہ صرف اور صرف اللہ کی مہربانی ہے کہ گناہوں کی سزا فوراً نہیں مل جاتی اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے توبہ اور اصلاح کا موقع عطا کر دیتا ہے۔ محض انصاف کے تقاضوں کو دیکھا جائے تو فوراً سزا مل جانا ظلم نہیں، عدل ہے۔ عذاب نازل ہونے کی جگہ پر اگر لوگ اللہ کے غضب سے محفوظ رہنے کے لیے آہ و زاری کرتے ہوئے داخل نہ ہوں تو جو مقام پہلے سے اللہ کے غضب کی آماجگاہ ہے، وہاں فوری طور پر گناہوں کے وبال کا سامنا کرنے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے!

[٧٤٦٥] ٣٩-(...) حدثني حرملة بن يحيى: أخبرنا ابن وهب: أخبرني يونس عن ابن شهاب وهو يذكر الحجر، مساكن ثمود، قال سالم بن عبد الله: إن عبد الله بن عمر قال: مررنا مع رسول الله ﷺ على الحجر، فقال لنا رسول الله ﷺ: «لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا أنفسهم، إلا أن تكونوا باكين، حذرا أن يصيبكم مثل ما أصابهم» ثم زجر فأسرع حتى خلفها.

[7465] سالم بن عبداللہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجر (قوم ثمود کی اجڑی ہوئی بستی) کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "جن لوگوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا، ان کی رہائش گاہوں میں داخل نہ ہونا، مگر اس طرح کہ تم رو رہے ہو۔ ڈر ہے کہ تمھیں بھی وہی عذاب نہ آ لے جس نے انھیں آلیا تھا۔" پھر آپ نے زور سے سواری کو ہانکا، رفتار تیز کی یہاں تک کہ اس جگہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

[٧٤٦٦] ٤٠-(٢٩٨١) حدثني الحكم بن موسى أبو صالح: حدثنا شعيب بن إسحاق: أخبرنا عبيد الله عن نافع: أن عبد الله بن عمر أخبره: أن الناس نزلوا مع رسول الله ﷺ على الحجر، أرض ثمود، فاستقوا من آبارها، وعجنوا به العجين، فأمرهم رسول الله ﷺ أن يهريقوا ما استقوا ويعلفوا الإبل العجين، وأمرهم أن يستقوا من البئر التي كانت تردها الناقة.

[7466] شعیب بن اسحاق نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے خبر دی، انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (سفر کرنے والے) لوگ سرزمین ثمود حجر میں اتر گئے اور وہاں کے کنوؤں سے پانی حاصل کیا اور اس کے ساتھ آٹا (بھی) گوندھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ انھوں نے جو پانی بھرا ہے وہ بہا دیں اور گندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں اور ان سے کہا کہ وہ اس کنویں سے پانی حاصل کریں جہاں (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پینے کے لیے آیا کرتی تھی۔

فائدہ: عذاب کا شکار ہونے والے علاقے میں کنوؤں کے پانی میں ایسی چیزیں موجود ہو سکتی ہیں جو جسمانی طور پر نقصان پہنچائیں۔ یہ ایمان رکھنے والوں کے حسن ذوق کے بھی خلاف ہے کہ جن کنوؤں پر اللہ کا عذاب نازل ہوا، وہاں کے پانی کو ایک نعمت سمجھ کر استعمال کیا جائے۔ روحانی اعتبار سے بھی یہ پانی انتہائی مضرت رساں ثابت ہو سکتا ہے۔

[٧٤٦٧] (. . .) حدَّثنا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حدَّثنا أَنسُ بْنُ عِيَاضٍ: حدَّثني عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَاسْتَقُوا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ.

[7467] انس بن عیاض نے کہا: مجھے عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے (الفاظ کی تبدیلی سے) کہا: فَاسْتَقُوا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ۔ (معنی میں کوئی فرق نہیں۔)

(المعجم ٢) (بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ وَالْيَتِيمِ) (التحفة ٣)

باب:2- بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

[٧٤٦٨] ٤١ (٢٩٨٢) حدَّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حدَّثنا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ - وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ».

[7468] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے ثور بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوغیث سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بیوہ اور مسکین کے لیے محنت کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے ــــ اور میرا (عبداللہ بن مسلمہ کا) خیال ہے کہ انھوں (مالک رحمہ اللہ) نے کہا: ــــ وہ (اللہ کے سامنے) اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو وقفہ کرتا ہے نہ تھکتا ہے اور اس روزے دار کی طرح ہے جو روزہ نہیں چھوڑتا۔''

[٧٤٦٩] ٤٢ (٢٩٨٣) حدَّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حدَّثنا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى: حدَّثنا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَافِلُ الْيَتِيمِ، لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ، أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ» وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

[7469] اسحاق بن عیسیٰ نے کہا: ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے ثور بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوغیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کی پرورش کرنے والا، اس کا اپنا (رشتہ دار) ہو یا غیر ہو، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر امام مالک رحمہ اللہ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی (کو ملا کر اس) کے ساتھ اشارہ کیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ)
(التحفة ٤)

باب:3- مسجدیں بنانے کی فضیلت

[٧٤٧٠] ٤٣-(٥٣٣) حدّثني هرُونُ بْنُ سعيد الأَيْلِيّ وأحمدُ بْنُ عيسى قالا: حدّثنا ابْنُ وهْب: أخبرني عمْرٌو وهو ابْنُ الْحارث؛ أنّ بُكيْرًا حدّثهُ؛ أنّ عاصم بْن عُمر بْن قتادة حدّثهُ؛ أنّهُ سمع عُبيْد الله الْخوْلانيّ يذْكُرُ؛ أنّهُ سمع عُثْمان بْن عفّان، عنْد قوْل النّاس فيه حين بنى مسْجد الرّسُول ﷺ: إنّكُمْ قدْ أكْثرْتُمْ، وإنّي سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «منْ بنى مسْجدًا - قال بُكيْرٌ: حسبْتُ أنّهُ قال: - يبْتغي به وجْه الله، بنى اللهُ لهُ مثْلهُ في الْجنّة».

[7470] ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن عیسیٰ نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں (عبداللہ) ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بتایا کہ بکیر نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عبیداللہ خولانی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی تعمیر (نو) کے وقت لوگوں نے ان کو باتیں کیں، سنا، (وہ کہہ رہے تھے:) تم لوگوں نے بہت باتیں کی ہیں جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جس نے مسجد کی تعمیر کی - بکیر نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (عاصم) نے یہ جملہ بھی کہا - اس سے وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے، تو اللہ اس کے لیے جنت میں اس جیسا (گھر) بنائے گا۔''

وفي رواية هرُون: «بنى اللهُ لهُ بيْتًا في الْجنّة». [راجع: ١١٩٠]

اور ہارون کی روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

[٧٤٧١] ٤٤-(...) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْب ومُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى، كلاهُما عن الضّحّاك. قال ابْنُ الْمُثنّى: حدّثنا الضّحّاكُ ابْنُ مخْلد: أخْبرنا عبْدُ الْحميد بْنُ جعْفر: حدّثني أبي عنْ محْمُود بْن لبيد؛ أنّ عُثْمان بْن عفّان أراد بناء الْمسْجد، فكره النّاسُ ذلك، وأحبُّوا أنْ يدعهُ على هيْئته، فقال: سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «منْ بنى مسْجدًا لله، بنى اللهُ لهُ في الْجنّة مثْلهُ».

[7471] ضحاک بن مخلد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے خبر دی، کہا: مجھے میرے والد نے محمود بن لبید سے حدیث بیان کی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا، وہ چاہتے تھے کہ اس (مسجد) کو اس کی اصلی حالت پر رہنے دیا جائے، تو انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کے مانند گھر بنائے گا۔''

تصْنعُ فيها؟ قالَ: أمّا إذْ قُلْتَ هٰذا، فإنّي أنْظُرُ إلى ما يخْرُجُ منْها، فأتصدّقُ بثُلُثهِ، وآكُلُ أنا وعيالي ثُلُثًا، وأرُدُّ فيها ثُلُثَهُ».

سنا تھا: فلاں کے باغ کو سیراب کرو، تمھارا نام لیا تھا۔ تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: تم نے یہ بات کہہ دی ہے تو میں (تمھیں بتا دیتا ہوں) اس باغ سے جو پیداوار حاصل ہوتا ہے، میں اس پر نظر ڈال کر اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں اور ایک تہائی اسی (باغ کی دیکھ بھال) میں لگا دیتا ہوں۔"

[٧٤٧٤] (...) وحدّثناهُ أحْمدُ بْنُ عبْدة الضّبّيُّ: أخْبرنا أبو داوُد: حدّثنا عبْدُ الْعزيز ابْنُ أبي سلمة: حدّثنا وهْبُ بْنُ كيْسان بهٰذا الْإسْناد، غيْر أنّهُ قال: «وأجْعلُ ثُلُثهُ في الْمساكين والسّائلين وابْن السّبيل».

[7474] ابوداود نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں وہب بن کیسان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (اس طرح) کہا: "اس کا ایک تہائی مسکینوں، سوال کرنے والوں اور مسافر کے لیے مختص کر دیتا ہوں۔"

(المعجم ٥) - (بابُ تحْريم الرّياء) (التحفة ٦)

باب:5- ریاکاری کی حرمت

[٧٤٧٥] ٤٦-(٢٩٨٥) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْب: حدّثنا إسْماعيلُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرني روْحُ بْنُ الْقاسم عن الْعلاء بْن عبْد الرّحْمٰن ابْن يعْقُوب، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «قال اللهُ تبارك وتعالى: أنا أغْنى الشُّركاء عن الشّرْك، منْ عمل عملًا أشْرك فيه معي غيْري، تركْتُهُ وشرْكهُ».

[7475] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: شریک بنائے جانے والوں میں سب سے زیادہ میں شراکت سے مستغنی ہوں۔ جس شخص نے بھی کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اس کے شرک کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیتا ہوں۔"

فائدہ: شرک اس کو جس انجام تک پہنچاتا ہے میں اسے اس انجام سے نہیں بچاتا۔

[٧٤٧٦] ٤٧-(٢٩٨٦) حدّثنا عُمرُ بْنُ حفْص بْن غياث: حدّثني أبي عنْ إسْماعيل ابْن سُميْع، عنْ مُسْلم الْبطين، عنْ سعيد بْن جُبيْر، عن ابْن عبّاس قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «منْ سمّع سمّع اللهُ به، ومنْ رايا

[7476] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص (اپنا عمل لوگوں کو) سناتا ہے اللہ اس کے بارے میں (ہونے والا فیصلہ) لوگوں کو سنائے گا (اور اسے رسوا کرے گا) اور جو (لوگوں کو) دکھاتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں لوگوں کو دکھا دے گا

رائي اللهُ بِهِ».

(کہ اس کا انجام کیا ہوا۔)"

[٧٤٧٧] ٤٨ - (٢٩٨٧) وحدّثنا أبو بكرِ بْنُ أبي شيبة: حدّثنا وكيعٌ عنْ سُفْيان، عنْ سلمة بْنِ كُهيلٍ قال: سمعْتُ جُنْدُبًا الْعلقيّ قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «منْ يُسمّعْ يُسمّع اللهُ بِهِ، ومنْ يُرائِ يُراءِ اللهُ بِهِ».

[7477] وکیع نے سفیان سے اور انھوں نے سلمہ بن کُہیل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص (لوگوں کو) سناتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں (سب کو) سنوائے گا اور جو (اپنا عمل) لوگوں کو دکھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں لوگوں کو دکھا دے گا۔"

[٧٤٧٨] (...) حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهِيم: أخبرنا الْمُلائِيُّ: حدّثنا سُفْيانُ بِهٰذا الْإسْنادِ. وزاد: ولمْ أسْمعْ أحدًا غيْرهُ يقُولُ: قال رسُولُ اللهِ ﷺ.

[7478] مُلائی نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور مزید کہا: اور میں (سلمہ بن کُہیل) نے (اس حدیث میں) ان کے سوا کسی کو (صراحت سے) یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

فائدہ: سلمہ بن کہیل کے زمانے میں کوفہ میں متعدد صحابہ موجود تھے۔ ان میں سے کسی نے یہ حدیث براہ راست رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی تھی، البتہ دوسرے صحابہ، مثلاً حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ نے جو اس زمانے میں وہاں نہیں تھے، یہ حدیث مرفوعاً بیان کی ہے اور ان کے واسطے سے مرفوعاً اہل کوفہ تک پہنچی ہے۔

[٧٤٧٩] (...) حدّثنا سعِيدُ بْنُ عمْرٍو الْأشْعثِيُّ: أخبرنا سُفْيانُ عنِ الْولِيدِ بْنِ حرْبٍ - قال سعِيدٌ: أظُنُّهُ قال: ابْنُ الْحارِثِ بْنِ أبِي مُوسى - قال: سمِعْتُ سلمة بْن كُهيْلٍ قال: سمِعْتُ جُنْدُبًا ولمْ أسْمعْ أحدًا يقُولُ: سمِعْتُ رسُول اللهِ ﷺ، غيْرهُ يقُولُ: سمِعْتُ رسُول اللهِ ﷺ يقُولُ بِمِثْلِ حدِيثِ الثّوْرِيِّ.

[7479] سعید بن عمرو اشعثی نے کہا: ہمیں سفیان نے ولید بن حرب ــــ سعید نے کہا: میرا خیال ہے انھوں (سفیان) نے کہا: (ولید) ابن حارث بن ابی موسیٰ ــــ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سلمہ بن کُہیل سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، (آگے) جس طرح (سفیان) ثوری کی حدیث (7478) میں ہے۔

[٧٤٨٠] (...) وحدّثناهُ ابْنُ أبِي عُمر: حدّثنا سُفْيانُ: أخبرنا الصّدُوقُ الْأمِينُ، الْولِيدُ بْنُ حرْبٍ بِهٰذا الْإسْنادِ.

[7480] اور یہی حدیث ہمیں ابن ابی عمر نے بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سچے، امانتدار شخص ولید بن حرب نے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ)

(التحفة ٧)

باب:6-زبان کی حفاظت

[٧٤٨١] ٤٩-(٢٩٨٨) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيد: حدّثنا بكْرٌ يَعْني ابْن مُضرٍ، عن ابْن الْهاد، عنْ مُحمّد بْن إبْراهيم، عنْ عيسى بْن طلْحة، عنْ أبي هُريْرة أنّهُ سمع رسُول الله ﷺ يقُولُ: «إنّ الْعبْد ليتكلّمُ بالْكلمة، ينْزلُ بها في النّار، أبْعد ما بيْن الْمشْرق والْمغْرب».

[7481] بکر بن مضر نے ابن ہاد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "(بعض اوقات) بندہ کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں اس سے بھی زیادہ دور اتر جاتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔"

[٧٤٨٢] ٥٠-(...) وحدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ أبي عُمر الْمكّيُّ: حدّثنا عبْدُ الْعزيز الدّراورْديُّ عنْ يزيد بْن الْهاد، عنْ مُحمّد بْن إبْراهيم، عنْ عيسى بْن طلْحة، عنْ أبي هُريْرة: أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إنّ الْعبْد ليتكلّمُ بالْكلمة، ما يتبيّنُ ما فيها، يهْوي بها في النّار، أبْعد ما بيْن الْمشْرق والْمغْرب».

[7482] عبدالعزیز دراوردی نے یزید بن ہاد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے کہ اس کو واضح طور پر پتہ نہیں ہوتا کہ اس میں کیا ہے، اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس سے زیادہ دور چلا جاتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ، اس کی صفات اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں بعض لوگوں سے بغیر سوچے سمجھے کوئی بات منہ سے نہیں نکالنی چاہیے۔ لوگ اپنے خیال کے مطابق محبت کے ہیجان میں ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جس سے اللہ کی شان میں گستاخی یا اس کے ساتھ شرک ہوتا ہے یا اس کے رسول ﷺ اور نیک انسانوں کو اللہ کی صفات سے ساتھ متصف کر دیا جاتا ہے یا امت میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ جیسا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ ان سب باتوں سے انسان شدید عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی غلطیوں سے محفوظ رکھے، آمین!

(المعجم ٨) - (بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ، وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ) (التحفة ٨)

باب:7-اس شخص کی سزا جو دوسروں کو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود اسے نہیں کرتا اور جو دوسروں کو برے کام سے روکتا ہے اور خود اسے کرتا ہے

[٧٤٨٣] ٥١-(٢٩٨٩) حدّثنا يحْيى بْنُ

[7483] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے

يحيى وأبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير وإسحاق بن إبراهيم وأبو كريب - واللفظ لأبي كريب - قال يحيى وإسحاق: أخبرنا، وقال الآخرون: حدثنا - أبو معاوية: حدثنا الأعمش عن شقيق، عن أسامة بن زيد قال: قيل له: ألا تدخل على عثمان فتكلمه؟ فقال: أترون أني لا أكلمه إلا أسمعكم؟ والله! لقد كلمته فيما بيني وبينه، ما دون أن أفتتح أمرا لا أحب أن أكون أول من فتحه، ولا أقول لأحد، يكون علي أميرا: إنه خير الناس، بعد ما سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يؤتى بالرجل يوم القيامة فيلقى في النار، فتندلق أقتاب بطنه، فيدور بها كما يدور الحمار بالرحى، فيجتمع إليه أهل النار، فيقولون: يا فلان! ما لك؟ ألم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر؟ فيقول: بلى، قد كنت آمر بالمعروف ولا آتيه، وأنهى عن المنكر وآتيه».

حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت کی، کہا کہ ان سے کہا گیا: تم کیوں حضرت عثمان ؓ کے پاس جا کر بات نہیں کرتے؟ (کہ وہ لوگوں کی مخالفت کا ازالہ کریں) تو انھوں نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمھیں نہیں سنواتا تو میں ان سے بات نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! میں نے ان سے بات کی جو میرے اور ان کے درمیان تھی، اس کے بغیر کہ میں کسی ایسی بات کا آغاز کروں جس میں سب سے پہلے دروازہ کھولنے والا میں بنوں۔ میں کسی سے، جو مجھ پر امیر ہو، یہ نہیں کہتا کہ وہ سب انسانوں میں سے بہتر ہے۔ اس بات کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، آپ فرما رہے تھے: ''قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی، وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد لگاتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے: فلاں! تمھارے ساتھ کیا ہوا؟ کیا تو نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے منع نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا: ایسا ہی تھا، میں نیکیوں کا حکم دیتا تھا خود (نیکی کے کام) نہیں کرتا تھا اور برائیوں سے روکتا تھا اور خود ان کا ارتکاب کرتا تھا۔''

فوائد و مسائل: ایسا ریاکار شخص ہی لوگوں کو دھوکا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سننے کے بعد میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں کسی کو دھوکا دوں یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بات یاد دلاؤں جبکہ میں خود اس پر عمل نہ کر رہا ہوں۔ حضرت عثمان ؓ نے آخر تک معترضین اسی طرح کے تھے۔ حضرت عثمان ؓ کے بارے میں لوگوں نے بہت سی باتیں پھیلا رکھی تھیں۔ نمایاں باتیں جن پر اعتراض تھا، اپنے رشتہ داروں سے حوالے سے نرمی برتنے کے بارے میں تھیں۔ یہ الزام لگایا گیا کہ ولید بن عقبہ نے شراب پی ہے اور حضرت عثمان ؓ نے اس پر حد جاری نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پر الزام ثابت ہی نہیں ہو رہا تھا۔ جب اس کے خلاف کسی نے گواہی دے دی تو حضرت عثمان ؓ نے اپنے سامنے اس پر حد لگوائی۔ (صحیح البخاری 73/7، 74)

[٧٤٨٤] (...) وحدثنا عثمان بن أبي شيبة: حدثنا جرير عن الأعمش، عن أبي

[7484] جریر نے اعمش سے اور انھوں نے ابووائل سے روایت کی، کہا: ہم حضرت اسامہ بن زید ؓ کے پاس

وائل قال: كُنّا عِنْدَ أُسامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقالَ رَجُلٌ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ علَى عُثْمانَ فَتُكَلِّمَهُ فيما يَصْنَعُ؟ وساقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِه.

تھے کہ ایک آدمی نے کہا: آپ کو کیا چیز اس سے مانع ہے کہ آپ حضرت عثمان ﷛ کے پاس جائیں اور جو وہ کر رہے ہیں اس کے بارے میں ان سے بات کریں؟ اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ) (التحفة ٩)

باب:8-اپنے (گناہوں کے) پردے کو چاک کرنے کی ممانعت

[٧٤٨٥] ٥٢-(٢٩٩٠) حَدَّثَني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حاتِمٍ وَعبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قالَ عبْدٌ: حدَّثني، وقالَ الْآخرانِ: حدَّثنا - يعْقُوبُ بْنُ إبْراهيمَ: حدَّثنا ابْنُ أخِي ابْنِ شِهابٍ عنْ عمِّه قال: قال سالِمٌ: سمِعْتُ أبا هُرَيْرةَ يقُولُ: سمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يقُولُ: «كُلُّ أُمَّتِي مُعافاةٌ إلّا الْمُجاهِرِينَ، وإنَّ من الْإجْهارِ أنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ باللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ قدْ سترهُ ربُّهُ، فيقُولُ: يا فُلانُ! قدْ عمِلْتُ الْبارِحةَ كذا وكذا، وقدْ باتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، فيبِيتُ يسْتُرُهُ ربُّهُ، ويُصْبِحُ يكْشِفُ سِتْرَ الله عنْهُ».

[7485] سالم نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ ﷛ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی، سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں۔ اعلان میں یہ ہے کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہوا ہو اور وہ خود کہے: اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالانکہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو وہ اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ خود اتار دیتا ہے۔“

قال زُهَيْرٌ: «وإنَّ منَ الْهِجارِ».

زہیر نے (إجهار، یعنی اعلان کے بجائے) «وإنَّ من الهجار» (یہ بڑی بے حیائی کی بات ہے) کہا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ) (التحفة ١٠)

باب:9- چھینکنے والے کو دعا دینا اور جمائی آنے کی کراہت

[٧٤٨٦] ٥٣-(٢٩٩١) حَدَّثَني مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الله بْنِ نُمَيْرٍ: حدَّثنا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ

[7486] حفص بن غیاث نے سلیمان تیمی سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت کی، کہا:

غياث، عن سليمان التيمي، عن أنس بن مالك قال: عطس عند النبي ﷺ رجلان، فشمت أحدهما ولم يشمت الآخر، فقال الذي لم يشمته: عطس فلان فشمته، وعطست أنا فلم تشمتني، قال: «إن هذا حمد الله، وإنك لم تحمد الله».

نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک آدمی کو چھینک کی دعا دی اور دوسرے آدمی کو چھینک کی دعا نہ دی۔ آپ نے جس کو چھینک کی دعا نہ دی تھی اس نے کہا: فلاں کو چھینک آئی تو آپ نے اس پر اسے دعا دی اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے مجھے اس پر دعا نہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تم نے الحمدللہ نہیں کہا۔''

فائدہ: چھینک جسم سے ناپسندیدہ مواد کے ازالے کے لیے آتی ہے، اس لیے اس پر الحمدللہ کہنا مسنون ہے۔ دوسرے لوگوں کی طرف سے اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا ہونی چاہیے: ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔'' اور ہر نقصان دہ چیز سے تمھیں بچائے۔ اس کے بعد چھینک مارنے والے کی طرف سے ان کے شکریے کے طور پر ان کی مزید ہدایت اور جسمانی اور روحانی طور پر ان کی بھی حالت کی درستی کی دعا دینا باہمی اخلاص اور خیر خواہی کا تقاضا ہے، لہٰذا چھینک مارنے والا یوں کہے: ''يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ'' ''اللہ تعالیٰ تمھیں ہدایت دے اور تمھاری حالت درست کر دے۔'' (صحیح البخاری، حدیث: 6224) اکثر علماء کے نزدیک چھینک کے جواب میں دعا دینا فرض کفایہ ہے۔

[٧٤٨٧] (...) وحدثنا أبو كريب: حدثنا أبو خالد يعني الأحمر، عن سليمان التيمي، عن أنس، عن النبي ﷺ بمثله.

[7487] ابو خالد احمر نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مطابق روایت کی۔

[٧٤٨٨] ٥٤ (٢٩٩٢) حدثني زهير بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمير - واللفظ لزهير - قالا: حدثنا القاسم بن مالك عن عاصم بن كليب، عن أبي بردة قال: دخلت على أبي موسى، وهو في بيت ابنة الفضل بن عباس، فعطست فلم يشمتني، وعطست فشمتها، فرجعت إلى أمي فأخبرتها، فلما جاءها قالت: عطس عندك ابني فلم تشمته، وعطست فشمتها، فقال: إن ابنك عطس، فلم يحمد الله، فلم أشمته، وعطست، فحمدت الله، فشمتها، سمعت

[7488] ابو بردہ سے روایت ہے، کہا: میں (اپنے والد) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ اس وقت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے گھر تھے، مجھے چھینک آئی تو انھوں نے جواب میں دعا نہیں دی اور اس (فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی) کو چھینک آئی تو اس کو انھوں نے جواب میں دعا دی۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور انھیں بتایا، جب وہ (میرے والد) ان (میری والدہ) کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: تمھارے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی تو تم نے جواب میں دعا نہیں دی۔ اور ان (فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹی) کو چھینک آئی تو تم نے جواب میں دعا دی۔ انھوں نے کہا: تمھارے بیٹے کو چھینک آئی تو اس نے الحمدللہ نہیں کہا، اس لیے میں نے جواب نہیں دیا، اس (خاتون) کو چھینک آئی تو انھوں نے الحمدللہ کہا، اس

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ، فَشَمِّتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ، فَلَا تُشَمِّتُوهُ».

لیے میں نے ان کو جواب میں دعا دی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو اس کو جواب میں دعا دو اور اگر وہ الحمدللہ نہ کہے تو دعا نہ دو۔''

[٧٤٨٩] ٥٥-(٢٩٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللهُ». ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الرَّجُلُ مَزْكُومٌ».

[7489] ایاس بن سلمہ بن اکوع نے مجھے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے ان سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو آپ نے اسے دعا دی: ''یرحمک اللہ'' ''اللہ تم پر رحم فرمائے۔'' اسے دوسری چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: ''اس شخص کو زکام ہے۔''

فائدہ: اگر کسی شخص کو زکام کی وجہ سے بار بار چھینک آ رہی ہے اور وہ الحمدللہ کہہ رہا ہے تو سننے والے کے لیے بار بار جواب دینا مشکل ہوگا، اس لیے اس حوالے سے رعایت عطا فرما دی گئی۔

[٧٤٩٠] ٥٦-(٢٩٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ».

[7490] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہٰذا تم میں سے جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ جہاں تک اس کو روک سکے، روکے۔''

فائدہ: جمائیاں عموماً اس وقت آتی ہیں جب انسان پر سستی کی چھا جاتی ہے، کسی اہم کام کی طرف توجہ یا اس سے غافل ہوتا ہے یا پھر زیادہ کھانے کے بعد جب اس کھانے کو ہضم کرنا انسانی جسم کے لیے چیلنج بن جاتا ہے۔ اس وقت جمائیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں تاکہ انسان باقی سارے کام چھوڑ کر بستر پر سو جائے اور جسم پوری توانائی عمل انہضام میں لگا دے۔ یہ سب کیفیتیں معمولات زندگی کی خرابی کی نشانیاں ہیں۔ معمولات زندگی کی خرابی ان قوتوں کی طرف سے پیدا ہوتی ہے جو انسان کی دشمن ہیں۔ شیطان انھی قوتوں کا سرخیل ہے۔ ایسی قوتوں کے پیچھے چلنے کے بجائے ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔

[٧٤٩١] ٥٧ (٢٩٩٥) حدثني أبو غسان المسمعي مالك بن عبد الواحد: حدثنا بشر بن المفضل: حدثنا سهيل بن أبي صالح قال: سمعت ابنا لأبي سعيد الخدري يحدث أبي عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا تثاوب أحدكم، فليمسك بيده على فمه، فإن الشيطان يدخل».

[7491] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری ؓ کے بیٹے (عبدالرحمان) سے سنا، وہ میرے والد کو اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو روکے، کیونکہ (ایسا نہ کرنے سے) شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔"

[٧٤٩٢] ٥٨-(...) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا عبد العزيز عن سهيل، عن عبد الرحمن بن أبي سعيد، عن أبيه، أن رسول الله ﷺ قال: «إذا تثاوب أحدكم، فليمسك بيده، فإن الشيطان يدخل».

[7492] عبدالعزیز نے سہیل سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی سعید سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔"

[٧٤٩٣] ٥٩ (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا وكيع عن سفيان، عن سهيل بن أبي صالح، عن ابن أبي سعيد الخدري، عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا تثاوب أحدكم في الصلاة، فليكظم ما استطاع، فإن الشيطان يدخل».

[7493] سفیان نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ کے بیٹے سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ جتنا اس کے بس میں ہو، اس کو روکے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔"

[٧٤٩٤] (...) حدثناه عثمان بن أبي شيبة: حدثنا جرير عن سهيل، عن أبيه، وعن ابن أبي سعيد، عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ، بمثل حديث بشر وعبد العزيز.

[7494] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد اور حضرت ابوسعید ؓ کے بیٹے سے، انھوں نے حضرت ابوسعید ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (آگے) بشر اور عبدالعزیز کی حدیث کے مانند۔

(المعجم ١٠) (باب: في أحاديث متفرقة) (التحفة ١١)

باب:10- متفرق احادیث

[٧٤٩٥] ٦٠-(٢٩٩٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِّنْ نَّارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ».

[7495] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدم ؑ کو اس (مادے) سے پیدا کیا گیا ہے جس کو تمھارے لیے بیان کیا گیا ہے۔"

فائدہ: حضرت آدم ؑ کو جس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، قرآن مجید نے اسے یوں بیان کیا ہے: ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ﴾ "اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔" (الرحمن 55: 14)

(المعجم ١١) - (بَابٌ: فِي الْفَأْرِ وَأَنَّهُ مَسْخٌ) (التحفة ١٢)

باب:11- چوہے مسخ شدہ (قوم) ہیں

[٧٤٩٦] ٦١-(٢٩٩٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَلَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ، أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ؟».

[7496] اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ عنزی اور محمد بن عبداللہ رزی نے ہمیں ثقفی سے حدیث بیان کی ۔ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں ۔ کہا: ہمیں عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل کی ایک امت گم ہو گئی تھی، معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور مجھے اس کے سوا اور کوئی بات نظر نہیں آتی کہ وہ لوگ (یہی) چوہے ہیں۔ (انھوں نے مسخ ہو کر یہ شکل اختیار کر لی ہے) تم دیکھتے نہیں کہ جب ان کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھا جائے تو (بنی اسرائیل کی طرح) وہ اس کو نہیں پیتے۔ اگر ان کے لیے بکری کا دودھ رکھا جائے تو وہ اسے پی لیتے ہیں۔"

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟

حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: میں نے یہ حدیث کعب (احبار) کو سنائی تو انھوں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ

قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا، قُلْتُ: أَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟

سے سنا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، انھوں نے بار بار یہی کہا تو میں نے کہا: (نہیں تو) کیا میں تورات پڑھتا ہوں (کہ وہاں سے بیان کروں گا؟)

قَالَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ: «لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ».

اسحاق نے اپنی روایت میں کہا: "ہم نہیں جانتے ان کا کیا بنا؟"

فوائد و مسائل: [1] شارحین حدیث اس بات پر تقریباً متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوہوں کی یہ عادت دیکھتے ہوئے کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح اونٹنی کا دودھ نہیں پیتے، کیونکہ وہ بنی اسرائیل کے لیے حرام تھا، یہ استدلال فرمایا کہ یہ چوہے بنی اسرائیل کی وہی جماعت ہیں جو گم ہو گئے تھے۔ وہی مسخ ہو کر چوہے بن گئے ہیں۔ آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی تھی جب وحی کے ذریعے سے آپ کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ مسخ ہو جانے والوں کی نسل آگے نہیں چلی، جب آپ کو وحی کے ذریعے سے یہ بات بتا دی گئی تو آپ نے اپنی امت کو اس سے آگاہ فرما دیا۔ دیکھیے: صحیح مسلم، احادیث 6770، 6771 (2663)۔ [2] جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات کی اس وقت تک انھیں بھی پتہ نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما دی تھی۔ [3] اسحاق راوی کے روایت کردہ الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ جو بات رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی وہ اپنے اندازے کے مطابق اور استدلال کرتے ہوئے فرمائی تھی۔

[٧٤٩٧] ٦٢ (...) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْفَأْرَةُ مَسْخٌ، وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ، وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَفَأُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ؟

[7497] ہشام نے محمد (بن سیرین) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: چوہیا مسخ شدہ ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جائے تو یہ پی لیتی ہے اور اس کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھا جائے تو یہ اس کو منہ تک نہیں لگاتی۔" تو کعب (احبار) نے ان سے کہا: آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیا مجھ پر تورات نازل ہوئی تھی؟

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ) (التحفة ١٣)

باب: 12- مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا

[٧٤٩٨] ٦٣-(٢٩٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[7498] عُقَیل نے زہری سے، انھوں نے ابن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مومن ایک

قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ».

سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔"

[٧٤٩٩] (...) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[7499] ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے، انھوں نے ابن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ) (التحفة ١٤)

باب:13- مومن کا ہر معاملہ بھلائی کا ہوتا ہے

[٧٥٠٠] ٦٤-(٢٩٩٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ - وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ».

[7500] حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کا ہر معاملہ اس کے لیے بھلائی کا ہے۔ اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔ اسے خوشی اور خوشحالی ملے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے اچھا ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچے تو (اللہ کی رضا کے لیے) صبر کرتا ہے، یہ (بھی) اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے۔"

(المعجم ١٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ، وَخِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ) (التحفة ١٥)

باب:14- تعریف کرنے کی ممانعت جبکہ اس میں مبالغہ ہو اور ممدوح کے فتنے میں پڑنے کا اندیشہ ہو

[٧٥٠١] ٦٥-(٣٠٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[7501] یزید بن زریع نے خالد حذاء سے، انھوں نے

يحيى: أخبرنا يزيد بن زريع عن خالد الحذاء، عن عبد الرحمن بن أبي بكرة، عن أبيه قال: مدح رجل رجلا عند النبي ﷺ قال، فقال: «ويحك قطعت عنق صاحبك، قطعت عنق صاحبك» مرارا «إذا كان أحدكم مادحا صاحبه لا محالة، فليقل: أحسب فلانا، والله حسيبه، ولا أزكي على الله أحدا، أحسبه، إن كان يعلم ذاك، كذا وكذا».

عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی، کہا: تو آپ نے فرمایا: "تم پر افسوس ہے! تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔" کئی بار کہا، (پھر فرمایا:) "تم میں سے کسی شخص نے لامحالہ اپنے ساتھی کی تعریف کرنی ہو تو اس طرح کہے: میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں، اصلیت کو جاننے والا اللہ ہے۔ اور میں اللہ (کے علم) کے مقابلے میں کسی کی خوبی بیان نہیں کر رہا۔ میں اسے (ایسا) سمجھتا ہوں۔ اگر وہ واقعی اس خوبی کو جانتا ہے (تو کہے) ۔ وہ اس اس طرح (کی خوبی رکھتا) ہے۔"

فائدہ: کسی کی مدح اس کے منہ پر کی جائے، وہ خود پسندی یا کبر میں مبتلا ہو گیا تو اس کے لیے یہ اس کے قتل ہو جانے سے بھی بڑی مصیبت ہوگی۔

[٧٥٠٢] ٦٦ (...) وحدثني محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن أبي رواد: حدثنا محمد بن جعفر (ح) وحدثني أبو بكر بن نافع: أخبرنا غندر، قال: شعبة حدثنا عن خالد الحذاء، عن عبد الرحمن بن أبي بكرة، عن أبيه، عن النبي ﷺ أنه ذكر عنده رجل، فقال رجل: يا رسول الله! ما من رجل بعد رسول الله ﷺ أفضل منه في كذا وكذا، فقال النبي ﷺ: «ويحك! قطعت عنق صاحبك» مرارا يقول ذلك، ثم قال رسول الله ﷺ: «إن كان أحدكم مادحا أخاه لا محالة، فليقل: أحسب فلانا، إن كان يرى أنه كذلك، ولا أزكي على الله أحدا».

[7502] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خالد حذاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا تو ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ کے بعد فلاں فلاں بات میں اس (آدمی) سے افضل نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم پر افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔" آپ بار بار یہ کہتے رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کسی نے لامحالہ اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو تو اس طرح کہے: میں سمجھتا ہوں فلاں (اس طرح ہے)، اگر وہ واقعی اس کو ایسا ہی سمجھتا ہو (پھر کہے) اور میں اللہ (کے علم) کے مقابلے میں کسی کی خوبی بیان نہیں کرتا (جس سے یہ ثابت ہو کہ میں نعوذ باللہ، اللہ سے علم و جتلا رہا ہوں۔)"

[٧٥٠٣] (...) وحَدَّثنيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حدّثنا هاشِمُ بْنُ الْقاسِمِ؛ ح: وحَدَّثناهُ أبو بكْرِ ابْنُ أبي شيْبةَ: حدّثنا شَبابةُ بْنُ سوّارٍ، كِلاهُما عنْ شُعْبة بِهٰذا الْإِسْنادِ، نحْوَ حديثِ يزيد بْن زُرَيْعٍ، لَيْس في حديثِهِما: فقال رجُلٌ: مَا مِنْ رَجُلٍ بعْد رسُولِ اللهِ ﷺ أفْضلُ مِنْهُ.

[7503] ہاشم بن قاسم اور شبابہ بن سوار دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یزید بن زریع کی حدیث کے مانند بیان کیا، ان دونوں کی روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ اس شخص نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص اس (آدمی) سے افضل نہیں۔“

[٧٥٠٤] ٦٧-(٣٠٠١) حدّثني أبو جعْفرٍ مُحمّدُ بْنُ الصّبّاحِ: حدّثنا إسْماعِيلُ بْنُ زكرِيّا عنْ بُرَيْدِ بْنِ عبْدِ اللهِ بْنِ أبي بُرْدةَ، عنْ أبي بُرْدةَ، عنْ أبي مُوسى قال: سمِعَ النّبِيُّ ﷺ رجُلًا يُثْني على رجُلٍ، ويُطْرِيهِ في الْمِدْحةِ، فقال: «لقدْ أهْلكْتُمْ، أوْ قطعْتُمْ، ظهْر الرّجُلِ».

[7504] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ نے ایک شخص کو سنا، وہ کسی آدمی کی تعریف کر رہا تھا، تعریف میں اسے بہت بڑھا چڑھا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں نے اس کو ہلاک کر ڈالا یا (فرمایا:) تم لوگوں نے اس آدمی کی کمر توڑ دی۔“

[٧٥٠٥] ٦٨-(٣٠٠٢) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة ومُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى، جميعًا عنِ ابْنِ مهْدِيٍّ - واللّفْظُ لِابْنِ الْمُثنّى - قالا: حدّثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ عنْ سُفْيان، عنْ حبِيبٍ، عنْ مُجاهِدٍ، عنْ أبي معْمرٍ قال: قام رجُلٌ يُثْني على أميرٍ مِن الْأُمراءِ، فجعل الْمِقْدادُ يحْثي عليْهِ التُّراب، وقال: أمرنا رسُولُ اللهِ ﷺ أنْ نحْثِي في وُجُوهِ الْمدّاحِين التُّراب.

[7505] ابومعمر سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہو کر امراء میں سے کسی امیر کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس شخص پر مٹی ڈالنے لگے، اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔

[٧٥٠٦] ٦٩-(...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى ومُحمّدُ بْنُ بشّارٍ - واللّفْظُ لِابْنِ الْمُثنّى - قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ عنْ منْصُورٍ، عنْ إبْراهِيم، عنْ همّامِ بْنِ الْحارِثِ: أنّ رجُلًا جعل يمْدحُ عُثْمان، فعمد

[7506] شعبہ نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم (بن یزید نخعی) سے، انھوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اس کا رخ کیا، اپنے گھٹنوں پر بیٹھے، وہ بھاری بھرکم (جسم کے مالک) تھے اور اس آدمی کے چہرے پر

الْمِقْدَادُ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا، فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ، فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ».

کنکریاں پھینکنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کیا کر رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جب تم مدح سراؤں کو دیکھو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈالو۔''

[٧٥٠٧] (...) وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[7507] سفیان ثوری نے منصور اور اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ہمام سے، انھوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (حدیث) کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ) (التحفة ١٦)

باب:15-(کوئی بھی چیز پہلے) عمر میں بڑے کو پکڑانا

[٧٥٠٨] ٧٠ (٣٠٠٣) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا صَخْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ».

[7508] نافع سے روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، دو آدمیوں نے مجھے اپنی اپنی جانب کھینچا، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی تو مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دیں، چنانچہ میں نے وہ بڑے کے حوالے کر دی۔''

(المعجم ١٦) - (بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ، وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ) (التحفة ١٧)

باب:16-حدیث کے بارے میں احتیاط و تحقیق اور علم کی کتابت کا حکم

[٧٥٠٩] ٧١-(٢٤٩٣) حدّثنا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حدّثنا به سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَة عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أبِيه قال: كان أبُو هُرَيْرَة يُحدّثُ ويقُولُ: اسْمعِي يا ربّة الْحُجْرة! اسْمعِي يا ربّة الْحُجْرة! وعائشةُ تُصلّي. فلمّا قضتْ صلاتها قالتْ لعُرْوة: ألا تسْمعُ إلى هٰذا ومقالته آنفا؟ إنّما كان النّبيُّ ﷺ يُحدّثُ حديثا، لوْ عدّهُ الْعادُّ لأحْصاهُ. [راجع: ٦٣٩٩]

[7509] ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث بیان کرتے تھے اور آواز لگا رہے تھے: اے حجرے کی مالکہ! سنیے، اے حجرے کی مالکہ! سنیے۔ اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اندر) نماز پڑھ رہی تھیں۔ انھوں نے جب نماز مکمل کی تو عروہ سے کہا: تم نے انھیں اور ان کی کہی ہوئی بات نہیں سنی؟ نبی ﷺ (ایک وقت میں) ایک بات (حدیث) ارشاد فرماتے تھے، اگر کوئی گننے والا اسے گنتا تو گن سکتا تھا۔

فوائد و مسائل: ⓵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں مخاطب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ام المؤمنین ان کی احادیث کو سن کر اپنی زبان سے یا خاموش رہ کر تصدیق فرمائیں۔ یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جسے اپنی بیان کی ہوئی احادیث کی صحت پر مکمل اعتماد ہو۔ ⓶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بیان کردہ کسی حدیث پر اعتراض نہیں فرمایا، ان کا اعتراض نہ کرنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سنائی ہوئی احادیث کی صحت کی تصدیق کے مترادف تھا، البتہ انھوں نے بیان میں تیز رفتاری اور ایک ہی مجلس میں زیادہ تعداد میں احادیث بیان کرنے پر اعتراض کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یقیناً ان کی اس تنبیہ کو پلے سے باندھا۔ ان سے بعد کے شاگردوں کو ان سے سنی ہوئی احادیث اچھی طرح یاد تھیں اور ان کو بیان کرنے میں انھوں نے کبھی ایک دوسرے سے اختلاف نہیں کیا۔ حدیث کی یہی حفاظت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اصل مقصود تھا جو پورا ہوا۔

[٧٥١٠] ٧٢-(٣٠٠٤) حدّثنا هدّابُ بْنُ خالدٍ الْأزْديُّ: حدّثنا همّامٌ عنْ زيْد بْن أسْلم، عنْ عطاء بْن يسارٍ، عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْريّ؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لا تكْتُبُوا عنّي، ومنْ كتب عنّي غيْر الْقُرْآن فلْيمْحُهُ، وحدّثُوا عنّي، ولا حرج، ومنْ كذب عليّ - قال همّامٌ: أحْسبُهُ قال - مُتعمّدا فلْيتبوّأْ مقْعدهُ من النّار».

[7510] ہداب بن خالد ازدی نے کہا: ہمیں ہمام نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ سے (سنی ہوئی) باتیں مت لکھو، جس نے قرآن مجید کے ماسوا اس کے علاوہ میری کوئی بات (حدیث) لکھی وہ اس کو مٹا دے، البتہ میری حدیث (یاد رکھ کر آگے) بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں، اور جس نے مجھ پر — ہمام نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (زید بن اسلم) نے کہا: — جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

فائدہ: کتابت حدیث کے حوالے سے ابتدا میں یہی حکم تھا۔ بعد میں جب قرآن مجید کی مکمل طور پر محفوظ کتابت کا اہتمام ہو گیا تو آپ ﷺ نے ان نوجوانوں، مثلاً: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو جو کاتبان وحی نہ تھے، احادیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔

(المعجم ١٧) (بابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ والسَّاحِرِ والرَّاهِبِ والْغُلَامِ) (التحفة ١٧)

باب:17- اصحاب الأخدود، جادوگر راہب اور لڑکے کا قصہ

[٧٥١١] ٧٣ (٣٠٠٥) حدَّثنا هدّابُ بْنُ خالِدٍ: حدَّثنا حمَّادُ بنُ سلمةَ: حدَّثنا ثابتٌ عن عبدِ الرَّحمنِ بنِ أبي ليلى، عن صُهيبٍ: أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: «كان مَلِكٌ فيمن كان قبلكم، وكان له ساحرٌ، فلمَّا كَبِرَ قال للملكِ: إنِّي قد كَبِرْتُ فابعثْ إليَّ غلامًا أُعلِّمْهُ السِّحرَ، فبعث إليه غلامًا يُعلِّمُه، فكان في طريقِه، إذا سلك، راهبٌ، فقعد إليه وسمع كلامَه، فأعجبه، فكان إذا أتى السَّاحرَ مرَّ بالرَّاهبِ وقعد إليه، فإذا أتى السَّاحرَ ضربه، فشكا ذلك إلى الرَّاهبِ، فقال: إذا خشيتَ السَّاحرَ فقل: حبسني أهلي، وإذا خشيتَ أهلَك فقل: حبسني السَّاحرُ، فبينما هو كذلك إذ أتى على دابَّةٍ عظيمةٍ قد حبستِ النَّاسَ، فقال: اليومَ أعلمُ السَّاحرُ أفضلُ أمِ الرَّاهبُ أفضلُ؟ فأخذ حجرًا فقال: اللَّهمَّ! إن كان أمرُ الرَّاهبِ أحبَّ إليك من أمرِ السَّاحرِ فاقتل هذه الدَّابَّةَ، حتَّى يمضيَ النَّاسُ، فرماها فقتلها، ومضى النَّاسُ، فأتى الرَّاهبَ فأخبره، فقال له الرَّاهبُ: أيْ بُنيَّ! أنت اليومَ أفضلُ منِّي، قد بلغ من أمرِك ما أرى، وإنَّك ستُبتلى، فإنِ ابتُليتَ فلا تدُلَّ عليَّ، وكان الغلامُ يُبرئُ الأكمهَ والأبرصَ ويُداوي النَّاسَ من سائرِ الأدواءِ، فسمع

[7511] حضرت صہیب بنیٹنڈ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا، اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا، اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں، آپ میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دیجیے میں اس کو جادو سکھا دوں گا، چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیج دیا، وہ اسے سکھانے لگا، جب وہ لڑکا (جادو سیکھنے کے لیے) جاتا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا، وہ اس کے پاس بیٹھنے اور اس کی باتیں سننے لگا جو اسے اچھی لگتیں۔ جب وہ جادوگر کے پاس آتا تو راہب سے گزرتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ جاتا اور جب وہ جادوگر کے پاس جاتا تو وہ (تاخیر کے سبب) اس کو مارتا، اس (لڑکے) نے راہب سے اس بات کی شکایت کی، راہب نے اس سے کہا: جب تمھیں جادوگر سے ڈر لگے تو اس سے کہنا: میرے گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر لگے تو کہہ دینا: مجھے جادوگر نے روک لیا تھا، وہ اسی طرح (معاملہ چلا رہا) تھا کہ اسی اثناء میں اس کا سامنا ایک بڑے جانور سے ہوا جس نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا تھا، لڑکے نے سوچا کہ آج میں پتہ چلا لوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر تجھے راہب کا معاملہ جادوگر سے زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو قتل کر دے تاکہ لوگ گزر سکیں، اس نے پتھر مار کر اس جانور کو قتل کر ڈالا اور لوگ (راستے پر سے) آنے جانے لگے، پھر وہ راہب کے پاس آیا اور یہ بات بتائی۔ راہب نے اس سے کہا: بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو، تمھارا (اللہ کے ہاں مقبولیت کا) معاملہ وہاں تک پہنچ گیا جو مجھے نظر آ رہا ہے۔

جليسٌ للْملِكِ كان قدْ عَمِيَ، فأتاهُ بِهَدَايا كثيرةٍ، فقال: ما هٰهُنا لكَ أجْمعُ، إنْ أنتَ شفيْتني، فقال: إنّي لا أشْفي أحَدًا، إنّما يشْفي اللهُ، فإنْ أنْتَ آمنْتَ باللهِ دعوْتُ الله فشفاكَ، فآمنَ باللهِ، فشفاهُ اللهُ، فأتى الْملِكَ فجلسَ إليْه كما كانَ يجْلسُ، فقالَ لهُ الْملِكُ: منْ ردّ عليْكَ بصركَ؟ قال: ربّي، قال: أوَ لكَ ربٌّ غيْري؟ قال: ربّي وربُّكَ اللهُ، فأخذهُ فلمْ يزلْ يُعذّبُهُ حتّى دلّ على الْغُلامِ، فجيءَ بالْغُلامِ، فقال لهُ الْملِكُ: أيْ بُنيّ! قدْ بلغَ منْ سحْرِكَ ما تُبْرِئُ الْأكْمهَ والْأبْرصَ وتفْعلُ وتفْعلُ، فقالَ: إنّي لا أشْفي أحدًا، إنّما يشْفي اللهُ، فأخذهُ فلمْ يزلْ يُعذّبُهُ حتّى دلّ على الرّاهبِ، فجيءَ بالرّاهبِ، فقيلَ لهُ: ارْجعْ عنْ دينكَ، فأبى، فدعا بالْمنْشارِ، فوضعَ الْمنْشارَ في مفْرقِ رأْسهِ، فشقّهُ به حتّى وقعَ شقّاهُ، ثمّ جيءَ بجليسِ الْملِكِ فقيلَ لهُ: ارْجعْ عنْ دينكَ، فأبى، فوضعَ الْمنْشارَ في مفْرقِ رأْسهِ، فشقّهُ به حتّى وقعَ شقّاهُ، ثمّ جيءَ بالْغُلامِ فقيلَ لهُ: ارْجعْ عنْ دينكَ، فأبى، فدفعهُ إلى نفرٍ منْ أصْحابهِ فقالَ: اذْهبوا به إلى جبلِ كذا وكذا، فاصْعدوا به الْجبلَ، فإذا بلغْتُمْ ذُرْوتهُ، فإنْ رجعَ عنْ دينهِ، وإلّا فاطْرحوهُ، فذهبوا به فصعدوا به الْجبلَ، فقالَ: اللّٰهُمّ! اكْفنيهمْ بما شئْتَ، فرجفَ بهمُ الْجبلُ فسقطوا، وجاءَ يمْشي إلى الْملِكِ، فقالَ لهُ الْملِكُ: ما فعلَ أصْحابُكَ؟ قالَ:

اب جلد ہی تمھاری آزمائش ہوگی۔ جب تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ تو میری نشاندہی نہ کر دینا۔ یہ لڑکا مادر زاد اندھے اور پھلبہری کے مریض کو ٹھیک کر دیتا تھا، اور لوگوں کی تمام بیماریوں کا علاج کر دیتا تھا، بادشاہ کے ایک مصاحب نے، جو اندھا ہو گیا تھا، یہ بات سنی تو وہ بہت سے ہدیے لے کر آیا اور کہا: یہ جو کچھ ہے، اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو سب تمھارا ہے۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا اللہ دیتا ہے، اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ سے دعا کروں گا، اللہ تمھیں شفا عطا فرما دے گا، وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اسے شفا دے دی، وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھ گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا: تمھاری بینائی کس نے لوٹا دی، اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور تمھارا رب اللہ ہے، بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور مسلسل اسے اذیت دیتا رہا، یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کا پتہ بتا دیا، اس لڑکے کو لایا گیا، بادشاہ نے اس سے کہا: بیٹے! تمھارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ تم مادر زاد اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہو، پھلبہری کے مریضوں کو تندرست کر دیتے ہو اور یہ کرتے ہو اور یہ کرتے ہو۔ تو اس نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو صرف اللہ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور اسے مسلسل اذیت دیتا رہا، یہاں تک کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا، پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے انکار کیا تو اس (بادشاہ) نے آرا منگوایا اور اس کے سر کے درمیان میں رکھا اور اسے چیرا، یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے (ہو کر ادھر ادھر) گر گئے، پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا، اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے بھی انکار کر دیا۔ اس نے اس کے سر پر بھی آرا رکھا اور اس کو چیر دیا، اس کے دو ٹکڑے (ہو کر ادھر

كَفَانِيهِمُ اللهُ، فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ، فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ. فَذَهَبُوا بِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا، وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيهِمُ اللهُ. فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ. قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قُلْ: بِاسْمِ اللهِ، رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِي، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي. فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ، ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ: بِاسْمِ اللهِ، رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ، فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ؟ قَدْ، وَاللهِ! نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ، قَدْ آمَنَ النَّاسُ، فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ، وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا، أَوْ قِيلَ لَهُ: اقْتَحِمْ، فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا أُمَّهْ! اصْبِرِي، فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ».

ادھر) گر گئے، پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے انکار کیا تو اس (بادشاہ) نے اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا: اس کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو تو (پھر بھی) اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو ٹھیک، ورنہ اس کو اس چوٹی سے نیچے پھینک دو، چنانچہ وہ اس کو لے گئے اور اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو اس نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! تو جس طرح سے چاہے، میری ان کی طرف سے کفایت (حفاظت) فرما، چنانچہ پہاڑ نے ان کو زور سے ہلایا اور وہ (پہاڑ سے) نیچے گر گئے۔ وہ (لڑکا) چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھ جانے والوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا، چنانچہ اس نے اسے اپنے چند اور ساتھیوں کے سپرد کیا اور کہا: اسے لے جاؤ، اسے ایک کشتی میں بٹھاؤ اور اسے لے کر سمندر کے وسط میں پہنچو۔ اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک، ورنہ اسے (سمندر میں) پھینک دو۔ وہ اسے لے گئے۔ اس نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح سے چاہے مجھے ان سے بچا، تو کشتی ان لوگوں پر الٹ گئی اور وہ سب غرق ہو گئے۔ وہ (لڑکا) چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: تمھارے ساتھ جانے والوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا، پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم (اس وقت تک) مجھے قتل نہیں کر سکو گے، یہاں تک کہ جو میں تمھیں کہوں وہی کرو۔ اس نے کہا: وہ کیا ہے؟ لڑکے نے کہا: سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور مجھے ایک درخت پر سولی کے لیے لٹکاؤ، پھر میرے ترکش میں سے ایک تیر لو، اسے کمان کے درمیان میں رکھو، پھر کہو: اللہ کے نام پر جو لڑکے کا رب ہے، پھر مجھے اس کا نشانہ بناؤ، اگر تم نے اس طرح کیا تو مجھے مار دو گے۔ اس نے سب لوگوں کو ایک

میدان میں جمع کیا اور اسے کھجور کے ایک تنے سے باندھ دیا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر نکالا، اسے کمان کے درمیان میں رکھا، پھر کہا: اللہ کے نام سے جو (اس) لڑکے کا رب ہے، پھر اسے نشانہ بنایا تو تیر اس کی کنپٹی کے اندر گھس گیا، لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر، تیر لگنے کی جگہ رکھا اور جاں بحق ہو گیا۔ اس پر سب لوگ کہہ اٹھے: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کے پاس آ کر کہا گیا: جس بات سے تم ڈرتے تھے اسے دیکھا؟ اللہ کی قسم! تمہارا ڈر (حقیقت بن کر) تم پر آن پڑا، لوگوں نے ایمان قبول کر لیا۔ بادشاہ نے راستوں کے دہانوں پر خندقوں (کی کھدائی) کا حکم دیا تو وہ کھودی گئیں، (ان میں) آگ بھڑکا دی گئی۔ اس (بادشاہ) نے کہا: جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے ان میں جلا ڈالو، یا اس (ایمان لانے والے) سے کہا جاتا: اس کے اندر گھسو تو وہ ایسا کر گزرتے، یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، اس نے اس میں گرنے سے تردد کیا تو اس بچے نے اس سے کہا: میری ماں! صبر اختیار کر، تو یقیناً حق پر ہے۔"

فائدہ: اس ایمان افروز واقعے سے ہمیں متعدد اسباق حاصل ہوتے ہیں: ○ جادو اگرچہ وقتی طور پر اثر انداز ہوتا ہے لیکن اس کو سیکھنا سکھانا گمراہی بلکہ کفر ہے۔ ○ جب انسان اللہ کے تابع ہو جاتا ہے تو سمندر اور پہاڑ اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔ ○ دین پر ثابت قدمی اور استقامت اختیار کرنے کے نتائج ہمیشہ خوبصورت ہوتے ہیں، انجام کے اعتبار سے ہمیشہ حق غالب اور باطل مغلوب ہوتا ہے۔

(المعجم ۱۸) - (بابُ حديثِ جابرٍ الطَّويلِ، وقِصَّةِ أبي الْيَسَرِ) (التحفة ۱۹)

باب:18- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا قصہ

[۷۵۱۲] ۷۴-(۳۰۰۶) حدَّثنا هارُونُ بنُ معروفٍ ومحمدُ بنُ عبّادٍ وتقاربا في اللفظ

[7512] ہارون بن معروف اور محمد بن عباد نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ دونوں کے ملتے جلتے ہیں اور سیاق

الْحَدِيثِ وَالسِّيَاقُ لِهَارُونَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا، فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ، صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ، وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا عَمِّ! إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ، قَالَ: أَجَلْ، كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ، فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ، فَقُلْتُ: ثَمَّ هُوَ؟ قَالُوا: لَا، فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ أَبُوكَ؟ قَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي، فَقُلْتُ: اخْرُجْ إِلَيَّ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ، فَخَرَجَ، فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي؟ قَالَ: أَنَا، وَاللهِ! أُحَدِّثُكَ، ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ، خَشِيتُ، وَاللهِ! أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ، وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ، وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكُنْتُ، وَاللهِ! مُعْسِرًا، قَالَ: قُلْتُ: آللهِ! قَالَ: اَللّٰهِ! قُلْتُ: آللهِ! قَالَ: اَللّٰهِ! قُلْتُ: آللهِ! قَالَ: اَللهِ! قَالَ: فَأَتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ، فَقَالَ: إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي، وَإِلَّا، أَنْتَ فِي حِلٍّ، فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا ـ وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ ـ رَسُولَ

ہارون کا ہے۔ دونوں نے کہا: ہمیں حاتم بن اسماعیل نے یعقوب بن مجاہد ابوحزرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور میرے والد طلب علم کے لیے انصار کے اس قبیلے کی ہلاکت سے پہلے اس میں گئے، سب سے پہلے شخص جن سے ہماری ملاقات ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ تھے، ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جس کے پاس صحائف (دستاویزات) کا ایک مجموعہ تھا، حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ کے بدن پر ایک دھاری دار چادر اور معافر کا بنا ہوا ایک کپڑا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ایک دھاری دار چادر اور ایک معافری کپڑا تھا۔ میرے والد نے ان سے کہا: چچا! میں غصے کی بنا پر آپ کے چہرے پر رنگ کی تبدیلی دیکھ رہا ہوں، انھوں نے کہا: ہاں، فلاں بن فلاں، جس کا تعلق بنوحرام سے ہے، کے ذمے میرا مال تھا، میں اس کے گھر والوں کے ہاں گیا، سلام کیا اور میں نے پوچھا: کیا وہ ہے؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہے، پھر اچانک اس کا ایک کم عمر لڑکا میرے سامنے گھر سے نکلا، میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا: انھوں نے آپ کی آواز سنی تو وہ میری والدہ کے چھپر کھٹ میں گھس گئے ہیں۔ میں نے کہا: نکل کر میری طرف آجاؤ، مجھے پتہ چل گیا ہے تم کہاں ہو۔ وہ باہر نکل آیا، میں نے پوچھا: اس بات کا باعث کیا بنا کہ تم مجھ سے چھپ گئے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کو بتاتا ہوں اور میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا، اللہ کی قسم! میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں میں آپ سے بات کروں اور جھوٹ بولوں اور میں آپ سے وعدہ کروں اور آپ کے ساتھ اس کی خلاف ورزی کروں، جبکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور اللہ کی قسم میں تنگ دست تھا، انھوں نے کہا کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے (دوبارہ)

الله ﷺ وهُوَ يقُولُ: «مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وضع عنْهُ، أظلّهُ اللهُ في ظلّه».

کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے (پھر) کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! کہا: پھر انھوں نے اپنا صحیفہ (جس پر قرض کی تحریر لکھی ہوئی تھی) نکالا اور اپنے ہاتھ سے اس کو مٹا دیا (پھر مقروض سے) کہا: اگر تمھیں ادائیگی کے لیے مال مل جائے تو میرا قرض لوٹا دینا اور نہیں تو تم بری الذمہ ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے (دیکھا) اور (یہ کہتے ہوئے) انھوں نے اپنی دو انگلیاں اپنی دو آنکھوں پر رکھیں، اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا۔ اور انھوں نے اپنے دل والی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ جبکہ آپ فرما رہے تھے: ''جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض ختم کر دیا، اللہ تعالیٰ اپنے سائے سے اس پر سایہ کرے گا۔''

[٧٥١٣] (٣٠٠٧) قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ أَنَا: يَا عَمِّ! لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ أَوْ أَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ، وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ، فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ: اللّٰهُمَّ! بَارِكْ فِيهِ، يَا ابْنَ أَخِي! بَصُرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ، وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا - وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ - رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ». وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

[7513] (عبادہ بن ولید نے) کہا: میں نے ان سے کہا: چچا جان! اگر آپ اپنے غلام کی دھاری دار چادر لے لیتے اور اسے اپنا معافری کپڑا دے دیتے یا اس سے اس کا معافری کپڑا لے لیتے اور اسے اپنی دھاری دار چادر دے دیتے تو آپ کے جسم پر بھی ایک جوڑا ہوتا اور اس کے جسم پر بھی ایک جوڑا ہوتا۔ انھوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: اے اللہ! اس کو برکت عطا فرما۔ بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کو میری دو آنکھوں کی بصارت (نے دیکھا) اور میرے دو کانوں نے سنا اور میرے دل کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میرے اس دل نے اسے یاد رکھا، جبکہ آپ فرما رہے تھے: ''ان (غلاموں) کو اسی میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اسی میں سے پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔'' اگر میں نے اسے دنیا کی نعمتوں میں سے (اس کا حصہ) دے دیا ہے تو یہ میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ قیامت کے روز میری نیکیاں لے جاتا۔

[٧٥١٤] (٣٠٠٨) ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فِي مَسْجِدِهِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُشْتَمِلًا بِهِ، فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ! أَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ إِلَى جَنْبِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هٰكَذَا، وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا: أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الْأَحْمَقُ مِثْلُكَ، فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ، فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ.

[7514] پھر ہم (آگے) روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کے پاس ان کی مسجد میں حاضر ہوئے، وہ ایک کپڑے میں اسے دونوں پلوؤں کو مخالف سمتوں میں کندھوں کے اوپر سے گزار کر باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں لوگوں کو پھلانگتا ہوا گیا یہاں تک کہ ان کے اور قبلے کے درمیان جا کر بیٹھ گیا۔ (جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو) میں نے ان سے کہا: آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کی چادر آپ کے پہلو میں پڑی ہوئی ہے؟ انھوں نے اس طرح اپنے ہاتھ سے میرے سینے میں مارا، انھوں (عبادہ) نے اپنی انگلیاں الگ کیں اور انھیں کمان کی طرح موڑا (اور کہنے لگے) میں (یہی) چاہتا تھا کہ تم جیسا کوئی ناسمجھ میرے پاس آئے اور دیکھے کہ میں کیا کر رہا ہوں، پھر وہ (بھی) اس طرح کر لیا کرے۔

أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا، وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ، فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً، فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ؟» قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ؟» قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ؟» قُلْنَا: لَا أَيُّنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قِبَلَ وَجْهِهِ، فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا» ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: «أَرُونِي عَبِيرًا» فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ، فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي

(پھر کہا:) رسول اللہ ﷺ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے، آپ کے دست مبارک میں ابن طاب (کی کھجور) کی ایک شاخ تھی، آپ نے مسجد کے قبلے کی طرف (والی دیوار پر) جما ہوا بلغم لگا دیکھا۔ آپ نے کھجور کی شاخ سے اس کو کھرچ کر صاف کیا، پھر ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے (اس کی طرف نظر تک نہ کرے؟) کہا: تو ہم سب ڈر گئے۔ آپ نے پھر فرمایا: ''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے؟'' کہا: ہم پر خوف طاری ہو گیا۔ آپ نے پھر سے فرمایا: ''تم میں سے کسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم سے کسی کو بھی (یہ بات پسند) نہیں، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا اسے سامنے کی طرف ہرگز تھوکنا نہیں چاہیے۔

مِيَاهِ الْعَرَبِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا؟" قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هَذَا رَجُلٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ؟" فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ، فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ، ثُمَّ مَدَرْنَاهُ، ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ، فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: "أَتَأْذَنَانِ؟" قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ، شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ، ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّإِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي، وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا، ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا، فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ، فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ، يَعْنِي شُدَّ وَسَطَكَ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: "يَا جَابِرُ!" قُلْتُ: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: "إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَإِذَا كَانَ

پانیوں میں سے کسی پانی کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون شخص ہے جو ہم سے پہلے جا کر حوض (کے کنارے مضبوط کرنے کے لیے اس) کی لپائی کرے گا اور خود بھی پانی پیے گا اور ہمیں بھی پلائے گا؟" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کھڑا ہو گیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! یہ ہے وہ آدمی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون شخص جابر کے ساتھ جائے گا؟" تو حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، ہم کنویں کے پاس گئے اور ہم نے (کنویں سے نکال کر) حوض میں ایک یا دو ڈول پانی ڈالا، پھر اس کو مٹی سے لیپا، پھر ہم نے حوض میں اتنا پانی ڈالا کہ اس کو اچھی طرح بھر دیا۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: "کیا تم دونوں (مجھے پانی لینے کی) اجازت دیتے ہو؟" ہم نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے اپنی اونٹنی کا منہ پانی سے لگوایا اور اس نے پانی پی لیا، پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی تو اس نے (ہٹ کر) ٹانگیں چوڑی کیں اور پیشاب کیا، پھر آپ اسے ایک طرف لے گئے اور بٹھا دیا، پھر آپ ﷺ حوض کی طرف آئے اس میں سے (پانی نکال نکال کر) وضو کیا، پھر میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کی جگہ سے (پانی لے کر) وضو کیا۔ جبار بن صخر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور میرے جسم پر ایک چادر تھی۔ میں (ایک طرف) گیا کہ اس (چادر) کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں میں (کندھوں پر) ڈالوں تو وہ مجھے پوری نہ آئی۔ اس کی جھالریں تھیں، میں نے اس (چادر) کو الٹ کر اس کے کنارے بدلے، پھر اس پر اپنی گردن سے زور ڈالا (گردن جھکا کر اسے اس کے نیچے دبایا)، پھر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے گھمایا، یہاں تک کہ مجھے اپنی دائیں جانب

ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ».

کھڑا ہو گیا، پھر جبار بن صخر آئے، انھوں نے وضو کیا اور آ کر رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور ہمیں دھکیل کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ مسلسل میری طرف دیکھ رہے تھے اور مجھے پتہ نہیں چل رہا تھا، پھر مجھے سمجھ آئی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا۔ آپ کا مقصد تھا کہ اپنی کمر پر باندھ لو۔ جب رسول اللہ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے جابر!'' میں نے عرض کی: حاضر ہوں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب چادر کھلا ہو تو اس کے کناروں کو مخالف سمتوں میں لے جاؤ اور اگر تنگ ہو تو اس کو کمر کے اوپر باندھ لو۔''

[٧٥١٧] (٣٠١١) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ قُوتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا، فِي كُلِّ يَوْمٍ، تَمْرَةً، فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي ثَوْبِهِ، وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ، حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا، فَأُقْسِمُ أُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا، فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ، فَشَهِدْنَا لَهُ أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا، فَأُعْطِيَهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا.

[7517] ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک مہم پر) گئے، ہم میں سے ہر شخص کی خوراک روزانہ ایک کھجور تھی۔ وہ اس کھجور کو چوستا رہتا اور پھر اس کو اپنے کپڑے میں لپیٹ لیتا، ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے تھے اور کھاتے تھے حتی کہ ہماری باچھوں میں زخم ہو گئے، میں قسم کھاتا ہوں کہ ایک دن ہم میں سے ایک غلطی سے اس (ایک کھجور) سے محروم رہ گیا، ہم اسے (سہارا دے کر) اٹھاتے ہوئے لے کر (تقسیم کرنے والے کے پاس) گئے اور اس کے حق میں گواہی دی کہ اسے وہ (ایک کھجور) نہیں دی گئی۔ وہ اسے دی گئی تو اس نے کھڑے ہو کر لے لی۔

[٧٥١٨] (٣٠١٢) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ، فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ، وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: «انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ»

[7518] ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک مہم کے لیے) روانہ ہوئے، حتی کہ ہم ایک کشادہ وادی میں جا اترے، رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے، میں (چمڑے کا بنا ہوا) پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر دوڑائی تو کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس کی آپ اوٹ لے سکتے۔ وادی کے کنارے پر دو درخت نظر آئے، آپ ان میں سے ایک درخت کے پاس تشریف لے

فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ، حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى، فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: «انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ» فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا، فَقَالَ: «الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ» فَالْتَأَمَتَا.

گئے، اس کی ٹہنیوں میں سے ایک کو پکڑا اور فرمایا: ''اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔'' تو وہ نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح آپ کا فرمانبردار بن گیا، پھر دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی ٹہنیوں میں سے ایک کو پکڑا اور کہا: ''اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔'' تو وہ بھی اسی طرح آپ کے ساتھ چل پڑا، یہاں تک کہ (اسے چلاتے ہوئے) دونوں کے درمیان کے آدھے فاصلے پر پہنچے تو آپ نے ان دونوں کو جھکا کر آپس میں ملا (کر اکٹھا کر) دیا، آپ نے فرمایا: ''دونوں اللہ کے حکم سے میرے آگے مل جاؤ۔'' تو وہ دونوں ساتھ مل گئے (اور آپ ﷺ کو پردہ مہیا کر دیا۔)

قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: فَيَتَبَعَّدَ، فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً، فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا، وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ: «يَا جَابِرُ! هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟» قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا، فَأَقْبِلْ بِهِمَا، حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ڈر سے بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا کہ میرے قریب ہونے کو محسوس کر کے رسول اللہ ﷺ وہاں سے (مزید) دور (جانے پر مجبور) نہ ہو جائیں، اور محمد بن عباد نے (اپنی روایت میں) کہا: آپ کو دور جانے کی زحمت کرنی پڑے، میں (ایک جگہ) بیٹھ گیا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا۔ اچانک میری نگاہ پڑی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور دیکھا کہ دونوں درخت الگ الگ ہو چکے ہیں، ہر ایک درخت تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے، پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار رکے اور اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ کیا۔ ابو اسماعیل (حاتم بن اسماعیل) نے اپنے سر سے دائیں بائیں اشارہ کیا۔ پھر آپ آگے تشریف لائے، جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا: ''جابر! کیا تم نے میرے کھڑے ہونے کی جگہ دیکھی تھی؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''دونوں درختوں کی طرف جاؤ اور دونوں میں سے ہر ایک سے ایک (ایک) شاخ کاٹ کر لاؤ، یہاں تک کہ آ کر جب میری جگہ پر کھڑے ہو جاؤ تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دینا اور ایک شاخ اپنی بائیں طرف۔''

قال جابرٌ: فقُمْتُ فأَخذْتُ حجرًا فكسرْتُهُ وحسرْتُهُ، فانْذلق لي، فأتيْتُ الشّجرتيْن فقطعْتُ منْ كُلّ واحدةٍ منْهما غُصْنًا، ثُمّ أقْبلْتُ أجُرُّهما حتّى قُمْتُ مقام رسُول الله ﷺ، أرْسلْتُ غُصْنًا عنْ يّمِيني وغُصْنًا عنْ يسارِي، ثُمّ لحِقْتُهُ فقلْتُ: قدْ فعلْتُ: يا رسُول الله! فعمّ ذاك؟ قال: «إنّي مررْتُ بقبْريْن يُعذّبان، فأحْببْتُ، بشفاعتي، أنْ يُرفّه ذاك عنْهما، ما دام الْغُصْنان رطْبيْن».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اٹھا، ایک پتھر اٹھایا، اسے توڑا اور اسے گھسایا، جب وہ میرے (کام کے) لیے تیز ہو گیا تو ان دونوں درختوں کی طرف آیا، ہر ایک سے ایک (ایک) شاخ کاٹی، پھر ان کو کھینچتا ہوا آیا، یہاں تک کہ آ کر اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پہلے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دی اور ایک اپنی بائیں طرف، پھر میں آپ کے ساتھ جا ملا اور عرض کی: اللہ کے رسول! (جو آپ نے فرمایا تھا) میں نے کر دیا ہے، وہ کس لیے تھا؟ فرمایا: "میں دو قبروں کے پاس سے گزرا، ان کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ میں نے ان کے بارے میں شفاعت کرنی چاہی کہ ان سے اس وقت تک کے لیے تخفیف کر دی جائے جب تک یہ شاخیں گیلی رہیں۔"

[٧٥١٩] (٣٠١٣) قال: فأتيْنا الْعسْكر، فقال رسُولُ الله ﷺ: «يا جابرُ! نادِ بوضُوءٍ» فقُلْتُ: ألا وضُوء؟ ألا وضُوء؟ ألا وضُوء؟ قال: قُلْتُ: يا رسُول الله! ما وجدْتُ في الرّكْب منْ قطْرةٍ، وكان رجُلٌ مّن الْأنْصار يُبرّدُ لرسُول الله ﷺ الْماء، في أشْجابٍ لّهُ، على حمارةٍ مّنْ جريدٍ، قال: فقال لي: «انْطلقْ إلى فُلان ابْن فُلانٍ الْأنْصاريّ، فانْظُرْ هلْ في أشْجابه منْ شيْءٍ؟» قال: فانْطلقْتُ إليْه فنظرْتُ فيها فلمْ أجدْ فيها إلّا قطْرةً في عزْلاء شجْبٍ منْها، لوْ أنّي أُفْرغُهُ لشربهُ يابسُهُ، فأتيْتُ رسُول الله ﷺ فقُلْتُ: يا رسُول الله! إنّي لمْ أجدْ فيها إلّا قطْرةً في عزْلاء شجْبٍ منْها، لوْ أنّي أُفْرغُهُ لشربهُ يابسُهُ، قال: «اذْهبْ فأْتني به» فأتيْتُهُ به، فأخذهُ بيده

[7519] (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ہم لشکر کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جابر! وضو کے پانی کے لیے آواز دو۔" تو میں نے (ہر جگہ پکار کر) کہا: کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے قافلے میں ایک قطرہ (پانی) نہیں ملا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنے پرانے مشکیزے میں پانی ڈال کر اسے کھجور کی ٹہنی (سے بنی ہوئی) کھونٹی سے لٹکا کر ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ نے مجھ سے فرمایا: "فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کے پرانے مشکیزے میں کچھ ہے؟" کہا: میں گیا، اس کے اندر دیکھا تو مجھے اس (مشکیزے) کے منہ والی جگہ پر ایک قطرے کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ اگر میں اسے (دوسرے برتن میں) انڈیلتا تو اس کا خشک حصہ ہی اسے پی لیتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس (مشکیزے) کے منہ میں پانی کے ایک قطرے کے سوا کچھ

فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ: «يَا جَابِرُ! نَادِ بِجَفْنَةٍ» فَقُلْتُ: يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ! فَأُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ، فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هَكَذَا، فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ، وَقَالَ: «خُذْ يَا جَابِرُ! فَصُبَّ عَلَيَّ، وَقُلْ: بِاسْمِ اللهِ» فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: بِاسْمِ اللهِ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ، فَقَالَ: «يَا جَابِرُ! نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ» قَالَ: فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُوا، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ؟ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأَى.

نہیں ملا۔ اگر میں اسے انڈیلوں تو اس کا خشک حصہ اسے پی لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔" میں اسے آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور کچھ کہنا شروع کیا، مجھے پتہ نہ چلا کہ آپ نے کیا کہا اور اس (مشکیزے) کو اپنے دونوں ہاتھوں میں دبانے اور حرکت دینے لگے، پھر آپ نے وہ مجھے دے دیا تو فرمایا: "جابر! پانی (پلانے) کا بڑا برتن منگواؤ۔" میں نے آواز دی: سواروں کا بڑا برتن (ٹب) لاؤ۔ اسے اٹھا کر میرے پاس لایا گیا تو میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ پیالے میں اس طرح کیا، اسے پھیلایا اور اپنی انگلیاں الگ الگ کیں، پھر اسے برتن کی تہ میں رکھا اور فرمایا: "جابر! میرے ہاتھ پر پانی انڈیل دو اور بسم اللہ پڑھو۔" میں نے اسے آپ (کے ہاتھ) پر انڈیلا اور کہا: بسم اللہ۔ میں نے پانی کو رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹتے ہوئے دیکھا، پھر وہ بڑا برتن (پانی سے جوش سے) زور سے اٹھنے اور گھومنے لگا، یہاں تک کہ پورا بھر گیا تو آپ نے فرمایا: "جابر! جس جس کو پانی کی ضرورت ہے، اسے آواز دو۔" کہا: لوگ آئے اور پانی لیا، یہاں تک کہ سب کی ضرورت پوری ہو گئی۔ کہا: میں نے اعلان کیا: کوئی باقی ہے جسے (پانی کی) ضرورت ہو؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے برتن سے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہ (اسی طرح) بھرا ہوا تھا۔

[7520] (٣٠١٤) وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُوعَ، فَقَالَ: «عَسَى اللهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ» فَأَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ، فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً، فَأَلْقَى دَابَّةً، فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ، فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا، وَأَكَلْنَا وَشَبِعْنَا، قَالَ جَابِرٌ: فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، حَتَّى عَدَّ خَمْسَةً، فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا، مَا يَرَانَا أَحَدٌ، حَتَّى خَرَجْنَا

[7520] اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: "عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں کھانا دے گا۔" پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچے، سمندر نے جوش مارا (ایک لہر سی آئی) اور اس نے ایک سمندری جانور (باہر) پھینک دیا، ہم نے سمندر کے کنارے پر آگ جلائی اور اس (کے گوشت) کو پکایا، بھونا، کھایا اور سیر ہو گئے۔ حضرت جابر نے کہا: میں اور فلاں اور فلاں، انھوں نے پانچ آدمی گنے،

فأخذْنا ضلعا مّنْ أضْلاعه فقوّسْنٰهُ، ثُمّ دعوْنا بأعْظم رجُلٍ في الرّكْب، وأعْظم جملٍ في الرّكْب، وأعْظم كِفْلٍ في الرّكْب، فدخل تحْتهُ ما يُطأْطِئُ رأْسهُ.

اس کی آنکھ کے گوشے میں گھس گئے تو کوئی ہمیں دیکھ نہیں سکتا تھا، حتی کہ ہم باہر نکل آئے اور ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی (ایک جانب کا بڑا کانٹا) لے کر اس کو کمان کی ہیئت میں کھڑا کر دیا، پھر قافلے میں سے سب سے بڑے (قد کے) آدمی کو بلایا اور قافلے میں سب سے بڑے اونٹ اور قافلے کے سب سے بڑے پالان کو منگوایا، وہ شخص سر جھکائے بغیر اس پسلی کے نیچے داخل ہو گیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابٌ: فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ. وَيُقَالُ لَهُ: حَدِيثُ الرَّحْلِ) (التحفة ٢٠)

باب:19- ہجرت کی حدیث اور اسے کجاوے والی حدیث (بھی) کہا جاتا ہے

[٧٥٢١] ٧٥-(٢٠٠٩) حدّثني سلمةُ بْنُ شبيبٍ: حدّثنا الْحسنُ بْنُ أعْين: حدّثنا زُهيْرٌ: حدّثنا أبُو إسْحٰق قال: سمعْتُ الْبراء ابْن عازِبٍ يقُولُ: جاء أبُو بكْرٍ الصّدِّيقُ إلى أبي في منْزِله، فاشْترى منْهُ رحْلًا، فقال لعازِبٍ: ابْعثْ معي ابْنك يحْملْهُ معي إلى منْزِلي، فقال لي أبي: احْملْهُ، فحملْتُهُ، وخرج أبي معهُ ينْتقِدُ ثمنهُ، فقال لهُ أبي: يا أبا بكْرٍ! حدِّثْني كيْف صنعْتُما ليْلة سريْت مع رسُولِ اللهِ ﷺ؟ قال: نعمْ، أسْريْنا ليْلتنا كُلّها، حتّى قام قائِمُ الظّهِيرةِ، وخلا الطّرِيقُ فلا يمُرُّ فيه أحدٌ، حتّى رُفِعتْ لنا صخْرةٌ طويلةٌ لها ظِلٌّ، لمْ تأْتِ عليْه الشّمْسُ بعْدُ، فنزلْنا عنْدها، فأتيْتُ الصّخْرة فسوّيْتُ بيدي مكانا، ينامُ فيه النّبيُّ ﷺ في ظِلّها، ثُمّ بسطْتُ لهُ عليْه فرْوةً، ثُمّ قُلْتُ: يا رسُول الله!

[7521] ابواسحاق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا، پھر (میرے والد) عازب رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیج دیں، وہ اس (کجاوے) کو میرے ساتھ اٹھا کر میرے گھر پہنچا دے۔ میرے والد نے مجھ سے کہا: اسے تم اٹھا لو تو میں نے اسے اٹھا لیا اور میرے والد اس کی قیمت لینے کے لیے ان کے ساتھ نکل پڑے۔ میرے والد نے ان سے کہا: ابوبکر! مجھے یہ بتائیں کہ جس رات آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ہجرت کے لیے) نکلے تو آپ دونوں نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم پوری رات چلتے رہے، حتی کہ دوپہر کا وقت ہو گیا اور (دھوپ کی شدت سے) راستہ خالی ہو گیا، اس میں کوئی بھی نہیں چل رہا تھا، اچانک ایک لمبی چٹان ہمارے سامنے بلند ہوئی، اس کا سایہ بھی تھا، اس پر ابھی دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم اس کے پاس (سواریوں سے) اتر گئے۔ میں چٹان کے پاس آیا، ایک جگہ اپنے ہاتھ سے ہموار کی تاکہ

ثم قلت: أنفض لك ما حولك، فنام، وخرجت أنفض ما حوله، فإذا أنا براعي غنم مقبل بغنمه إلى الصخرة، يريد منها الذي أردنا، فلقيته فقلت: لمن أنت؟ يا غلام! قال: لرجل من أهل المدينة، قلت: أفي غنمك لبن؟ قال: نعم، قلت: أفتحلب لي؟ قال: نعم، فأخذ شاة، فقلت له: انفض الضرع من الشعر والتراب والقذى، قال: فرأيت البراء يضرب بيده على الأخرى ينفض، فحلب لي، في قعب معه، كثبة من لبن، قال: ومعي إداوة ارتويت فيها للنبي ﷺ، ليشرب منها ويتوضأ، قال: فأتيت النبي ﷺ، وكرهت أن أوقظه من نومه، فوافقته استيقظ، فصببت على اللبن من الماء حتى برد أسفله، فقلت: يا رسول الله! اشرب من هذا اللبن، قال: فشرب حتى رضيت، ثم قال: «ألم يأن للرحيل؟» قلت: بلى، قال: فارتحلنا بعد ما زالت الشمس، واتبعنا سراقة بن مالك، قال: ونحن في جلد من الأرض، فقلت: يا رسول الله! أتينا، فقال: «لا تحزن إن الله معنا» فدعا عليه رسول الله ﷺ، فارتطمت فرسه إلى بطنها أرى، فقال: إني قد علمت أنكما قد دعوتما علي، فادعوا لي، فالله لكما أن أرد عنكما الطلب، فدعا الله، فنجا، فرجع لا يلقى أحدا إلا قال: قد كفيتكم ما هنا، فلا يلقى أحدا إلا رده، قال: ووفى لنا. [ح: ٣٦١٥]

رسول اللہ ﷺ اس کے سائے میں سو جائیں، پھر میں نے آپ کے لیے اس جگہ پر ایک نرم کھال بچھا دی، پھر عرض کی: اللہ کے رسول! سو جائیے اور میں آپ کے اردگرد (کے علاقے) کی تلاشی لیتا ہوں (اور نگہبانی کرتا ہوں۔) آپ سو گئے، میں چاروں طرف نگرانی کرنے لگا تو میں نے دیکھا ایک چرواہا اپنی بکریاں لیے چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بھی اس کے پاس اسی طرح (آرام) کرنا چاہتا تھا جس طرح ہم چاہتے تھے۔ میں اس سے ملا اور اس سے پوچھا: لڑکے! تم کس کے (غلام) ہو؟ اس نے کہا: مدینہ کے ایک شخص کا۔ میں نے کہا: کیا تمھاری بکریوں (کے تھنوں) میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم میرے لیے دودھ نکالو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ اس نے ایک بکری کو پکڑا تو میں نے اس سے کہا: تھنوں سے بال، مٹی اور تنکے جھاڑ لو۔ (ابواسحاق نے) کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر جھاڑ رہے تھے، چنانچہ اس نے میرے لیے لکڑی کے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ نکال دیا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میرے ہمراہ چمڑے کا ایک برتن (بھی) تھا، میں اس میں رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی بھر کر رکھتا تھا تاکہ آپ نوش فرمائیں اور وضو کریں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کو جگاؤں، لیکن میں پہنچا تو آپ جاگ چکے تھے۔ میں نے دودھ پر کچھ پانی ڈالا، یہاں تک کہ اس کے نیچے کا حصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ دودھ نوش فرمالیں۔ آپ نے نوش فرمایا، یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا چلنے کا وقت نہیں آیا؟'' میں نے عرض کی: کیوں نہیں! کہا: پھر سورج ڈھل جانے کے بعد ہم روانہ ہو گئے اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آ گیا، کہا: جبکہ ہم ایک سخت زمین میں (چل رہے) تھے۔ میں نے عرض کی: ہمیں آلیا گیا

ہے۔ آپ نے فرمایا: "غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کے گھوڑے کی ٹانگیں پیٹ تک زمین میں دھنس گئیں۔ میرا خیال ہے۔ اس نے کہا: مجھے پتہ چل گیا ہے تم دونوں نے میرے خلاف دعا کی ہے۔ میرے حق میں دعا کرو، (میری طرف سے) تمہارے لیے اللہ ضامن ہے کہ میں ڈھونڈنے والوں کو تمہاری طرف سے لوٹاؤں گا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی تو وہ بچ گیا، پھر وہ لوٹ گیا۔ جس (پیچھا کرنے والے) کو ملتا اس سے یہی کہتا: میں (تلاش کر چکا ہوں) تمہاری طرف سے بھی کفایت کرتا ہوں، وہ اس طرف نہیں ہیں، وہ جس کسی کو بھی ملتا اسے لوٹا دیتا۔ (حضرت ابوبکر ؓ نے) کہا: انہوں نے ہمارے ساتھ وفا کی۔

[٧٥٢٢] (...) وحدثنيه زُهيرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا عُثْمانُ بْنُ عُمر ح: وحدّثناهُ إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرنا النّضْرُ بْنُ شُميْلٍ، كلاهُما عنْ إسْرائيل، عنْ أبي إسْحٰق، عن الْبراء قال: اشْترى أبُو بكْرٍ منْ أبي رحْلًا بثلاثة عشر درْهمًا، وساق الْحديث. بمعْنى حديث زُهيْرٍ عنْ أبي إسْحٰق، وقال في حديثه، منْ رواية عُثْمان بْن عُمر: فلمّا دنا دعا عليْه رسُولُ الله ﷺ، فساخ فرسُهُ في الْأرْض إلى بطْنه، ووثب عنْهُ، وقال: يا مُحمّدُ! قدْ علمْتُ أنّ هذا عملُك، فادْعُ الله أنْ يُخلّصني ممّا أنا فيه، ولك عليّ لأُعمّينّ على منْ ورائي، وهذه كنانتي، فخُذْ سهْمًا منْها، فإنّك ستمُرُّ على إبلي وغلْماني بمكان كذا وكذا، فخُذْ منْها حاجتك، قال: «لا حاجة

[7522] زہیر بن حرب نے مجھے یہی حدیث عثمان بن عمر سے بیان کی، نیز ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے خبر دی، ان دونوں (عثمان اور نضر) نے اسرائیل سے روایت کی، انہوں نے ابواسحاق سے روایت کی، انہوں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ نے میرے والد سے تیرہ درہم میں ایک پالان خریدا، پھر زہیر کی ابواسحاق سے روایت کردہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور اپنی حدیث میں انہوں نے کہا: عثمان بن عمر کی روایت میں ہے: جب وہ (سراقہ ؓ) قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف دعا کی، ان کے گھوڑے کی ٹانگیں پیٹ تک زمین میں دھنس گئیں۔ وہ اچھل کر اس سے اترے اور کہا: اے محمد! مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ آپ کا کام ہے، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اس مشکل سے، میں جس میں پھنس گیا ہوں، چھٹکارا عطا کر دے اور آپ کی طرف سے یہ بات میرے ذمے ہوئی کہ میرے پیچھے جو بھی (آپ کا تعاقب کر

ـي في إبلك. فقدمنا المدينة ليلا، فتنازعوا أيهم ينزل عليه رسول الله ﷺ، فقال: «أنزل على بني النجار، أخوال عبد المطلب، أكرمهم بذلك» فصعد الرجال والنساء فوق البيوت، وتفرق الغلمان والخدم في الطرق، ينادون: يا محمد! يا رسول الله! يا محمد! يا رسول الله!

رہا) ہے میں اس کی آنکھوں کو (آپ کی طرف) دیکھنے سے روک دوں گا اور یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر نکال لیں، آپ فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور میرے غلاموں کے پاس سے گزریں گے، ان میں سے جس کی ضرورت ہو اسے لے لیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمھارے اونٹوں کی ضرورت نہیں۔'' چنانچہ ہم رات کے وقت مدینہ (کے قریب) پہنچے۔ لوگوں نے اس کے بارے میں تنازع کیا کہ رسول اللہ ﷺ کس کے ہاں اتریں گے (مہمان بنیں گے۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں (اپنے دادا) عبدالمطلب کے ننھیال بنونجار کا مہمان بن کر ان کی عزت افزائی کروں گا۔'' مرد، عورتیں گھروں کے اوپر چڑھ گئے اور غلام اور نوکر چاکر راستوں میں بکھر گئے، وہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے: اے محمد! اے اللہ کے رسول! (مرحبا)، اے محمد! اے اللہ کے رسول! (مرحبا)۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝

''یہ ذکر ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل کیا گیا ہے، آپ اسے کھول کر بیان کردیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔'' (النحل 16:44)

تعارف کتاب التفسیر

صحیح مسلم کا آخری حصہ کتاب التفسیر پر مشتمل ہے۔ یہ انتہائی مختصر ہے۔ بظاہر لگتا ہے کہ امام مسلم ؒ نے تفسیر کے حوالے سے جو صحیح احادیث موجود تھیں ان کا احاطہ کرنے کی کوشش نہیں کی، لیکن اگر اس کتاب کی احادیث اور ان کی ترتیب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تفسیر سے متعلقہ احادیث کا احاطہ ان کا مقصود ہی نہ تھا بلکہ انھوں نے کتاب التفسیر کو اس طرح مرتب کیا ہے کہ تفسیر کے بنیادی اصول سمجھ میں آ جائیں۔ اس کتاب کے پہلے باب میں متفرق آیات کی تفسیر پر مشتمل احادیث ہیں۔ سب سے پہلی حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ کی نازل کردہ ہدایت بلکہ اس کے الفاظ تک انتہائی اہم ہیں۔ ان کا تحفظ اور ان کے مقصود کے مطابق ان پر عمل کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔ وحی کے الفاظ کو سنجیدگی سے نہ لینے والے اور انھیں استہزا کا نشانہ بنانے والے یہود کی طرح اللہ کے غضب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن، جو اللہ کی وحی ہے، انسانوں کی ضرورت اور حالات کے مطابق نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر ؓ سے مروی احادیث ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے جن جن مواقع پر اور جن حالات میں قرآن مجید نازل ہوا ان کو اچھی طرح یاد رکھا۔ وہ ان سب باتوں کی اہمیت سے پہلے دن ہی سے آگاہ تھے، پھر مختلف آیات کی تفسیر میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے منقول احادیث ہیں۔ ان احادیث سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کے بعض وضاحت طلب مقامات کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ان حالات کو پیش نظر رکھنا ناگزیر ہے جن میں آیات کا نزول ہوا۔ حضرت عائشہ ؓ سے جن آیات کی تفسیر ان احادیث میں منقول ہے ان کا صحیح مفہوم حضرت عائشہ ؓ کی تفسیر سے سمجھ میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے مفہوم کا تعین ان حالات کی بنیاد پر اور اس ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا جس کے مطابق آیات نازل ہوئیں۔ یہ بھی ایک دلچسپ پہلو ہے کہ امام مسلم ؒ نے حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے جو احادیث بیان کیں ان کا تعلق انھی آیات سے ہے جو خواتین کے حقوق اور خانگی معاملات کے بارے میں نازل ہوئیں، لیکن ان کی تفسیر انھی مسائل سے متعلقہ آیات تک محدود نہیں۔ بطور نمونہ جنگ خندق کے دوران میں مسلمانوں کی حالت کی منظر کشی کرنے والی آیت کے تعین پر مبنی حدیث بھی شامل ہے۔ اسی طرح وہ حدیث بھی شامل ہے جس میں حضرت عائشہ ؓ نے قرآن مجید کی آیت کو رسول اللہ ﷺ کے بعد کے حالات پر منطبق کر کے دکھایا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابن عباس ؓ سے مروی احادیث ہیں۔ انھوں نے ان آیات کا مفہوم، جن کے بارے میں اختلاف پیدا

ہو گیا تھا، نزول کے حالات اور آیات کی ترتیب کی روشنی میں کر کے رہنمائی مہیا کی اور اختلاف ختم ہو گیا۔ ان کی تفسیر سے پتہ چلا کہ وہ قرآن کے حکم اور مفہوم کے حوالے سے کسی قسم کا رعایتی پہلو تلاش کرنے کے روادار نہ تھے چاہے ان کی پیچیدگی بڑی ہو۔ حضرت ابن عباس ؓ نے ترتیب نزول کو ملحوظ رکھنے کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے تفسیر کے طالب علموں سے اس سے متعلق سوال بھی کرتے تھے۔ (حدیث: 7546)

پھر امام مسلم ؒ نے حضرت براء بن عازب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر ؓ سے مختلف روایات پیش کیں اور دکھایا کہ صحابہ کرام ؓ کس طرح مختلف حالات میں اترنے والی آیات مبارکہ کا مفہوم ان حالات کی روشنی میں کرتے تھے اور اس طریقے سے مفہوم کس قدر واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس ؓ نے قرآن کے طالب علموں کی تفہیم کے لیے مختلف سورتوں کے موضوعات کی نشاندہی کر کے ان کے کام کو آسان فرمایا۔ تفسیر کے حوالے سے یہ بھی انتہائی اہم نکتہ ہے۔

شراب کی حرمت کے حوالے سے حضرت عمر ؓ سے مروی جو احادیث پیش کی گئیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ مفہوم کے تعین کے لیے شان نزول کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے لیکن اس سے ان کے حکم میں کسی طرح کی تخصیص یا تحدید نہیں ہوتی۔ شان نزول سے صحیح مفہوم کا تعین ہوتا ہے لیکن حکم عام اور دائمی ہوتا ہے۔ ان کی حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کے لیے ہر آیت کا مفہوم واضح ہو۔ ان کو کچھ معاملات میں مشکلات درپیش تھیں، انھوں نے ان کی نشاندہی فرمائی اور واضح کیا کہ قرآن کے مفہوم کا تعین آپ ﷺ کے فرامین کی روشنی ہی میں ہو سکتا ہے۔ انھوں نے اس چیلنج کو امت کے سامنے رکھ کر ان کی ہمتوں کو مہمیز دی کہ وہ ایک دوسرے سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ سے زیادہ فرامین معلوم کریں، ان پر غور و خوض کریں اور مشکل مسائل کو حل کریں۔ الحمد للہ امت نے اس چیلنج کو قبول کیا اور بہترین نتائج سامنے آئے۔

حضرت ابوذر ؓ سے مروی آخری حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ فرامین رسول اور آثار صحابہ ؓ نہ ہوں تو قرآن مجید کی اصل تفسیر کرنا ممکن ہی نہیں۔ اصل تفسیر، تفسیر ماثور ہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٥٤ كتاب التفسير
قرآنِ مجید کی تفسیر کا بیان

(باب: في تفسير آيات متفرقة)

باب: متفرق آیات کی تفسیر

[٧٥٢٣] ١ (٣٠١٥) حدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث منها: وقال رسول الله ﷺ: "قيل لبني إسرائيل: ادخلوا الباب سجدا وقولوا: حطة يغفر لكم خطاياكم، فبدلوا، فدخلوا الباب يزحفون على أستاههم، وقالوا: حبة في شعرة".

[7523] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک حدیث) یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل سے کہا گیا: (شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور کہو: حطۃ (ہمیں بخش دے)، ہم تمھاری خطائیں بخش دیں گے، انھوں نے (اس کے) الٹ کیا، چنانچہ وہ اپنے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے سے داخل ہوئے اور انھوں نے (حطۃ کے بجائے) "ہمیں بالی میں دانہ چاہیے" کہا۔

[٧٥٢٤] ٢ (٣٠١٦) حدثني عمرو بن محمد بن بكير الناقد والحسن بن علي الحلواني وعبد بن حميد، قال عبد: حدثني، وقال الآخران: حدثنا يعقوب يعني ابن إبراهيم بن سعد: حدثنا أبي عن صالح وهو ابن كيسان عن ابن شهاب قال: أخبرني أنس بن مالك أن الله عز وجل تابع

[7524] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کی وفات تک لگاتار وحی نازل فرمائی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن سب سے زیادہ وحی آئی۔

الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ، حَتّٰى تُوُفِّيَ، وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

فوائد ومسائل: ① اکثر شارحین نے يَوْمَ تُوُفِّيَ سے مراد آپ کی حیات مبارکہ کا آخری دورلیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے دراوردی کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ ہے کہ زہری نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ کی رحلت سے پہلے، نزول وحی میں کوئی وقفہ آیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: زیادہ اور اکثر جو (وحی نازل ہوئی۔) (فتح الباری: 11/9) صحیح بخاری میں مروی الفاظ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ» "بلاشبہ رسول ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے لگاتار وحی نازل ہوتی حتی کہ اللہ نے آپ کو وفات دی تو اس وقت سب سے زیادہ وحی آئی، پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔" (صحیح البخاری، حدیث: 4982) ② بعض شارحین نے یہ کہا ہے کہ وحی عام ہے۔ اس سے مراد محض وحی متلو یا قرآن کی آیات نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں امت کو جو بھی وصیتیں کیں، یاد دہانیاں کرائیں یا خبریں دیں، مثلاً: حضرت فاطمہ سے آپ کی گفتگو یا دیگر اقدامات فرمائے، سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی وحی کے مطابق تھا۔

[٧٥٢٥] ٣-(٣٠١٧) حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ آيَةً، لَوْ أُنْزِلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

[7525] سفیان نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگ (مسلمان) ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہمارے ہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں وہ آیت کس جگہ اور کس دن نازل ہوئی تھی اور جس وقت وہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفہ (کے مقام) پر نازل ہوئی تھی اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: أَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا، يَعْنِي: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ [المائدة: ٣]

سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا) جمعہ کا دن تھا یا نہیں؟ ان کی مراد اس آیت سے تھی: "آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔"

فائدہ: جس دن یہ آیت نازل ہوئی وہ یہودیوں کے اندازوں سے بھی بڑا دن تھا۔ وہ دنیا کے گوشے گوشے سے اللہ کے بلاوے پر لبیک اللھم لبیک کہہ کر آنے والوں کے سب سے بڑے اجتماع کا اور ان کی عبادتوں، گڑگڑانے اور گناہ بخشوانے کا دن تھا اور رات کا۔ جہاں سے دین حنیف کا آغاز ہوا تھا وہیں اس نعمت کا اتمام اور تکمیل بھی ہوئی۔ وہ دن اور اس کا وہ لمحہ اللہ نے منتخب فرمایا اسے شرف و عزت بخشی، اسے اپنے بندوں کی مغفرت اور جہنم سے آزادی کا دن بنایا، اپنے رسول ﷺ کی اور امت کی دعائیں قبول فرمائیں اور یوں ان عظیم ترین انعامات سے نوازا۔ یہ یہودیوں کی عیدوں کی طرح انسانوں کا مقرر کردہ دن نہیں۔ یہ مسلمانوں والے دنوں کی شرافت ہے۔

[٧٥٢٦] ٤ (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب، واللفظ لأبي بكر، قالا: حدثنا عبد الله بن إدريس عن أبيه، عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب قال: قالت اليهود لعمر: لو علينا، معشر يهود، نزلت هذه الآية: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا﴾ نعلم اليوم الذي أنزلت فيه، لاتخذنا ذلك اليوم عيدا، قال: فقال عمر: فقد علمت اليوم الذي أنزلت فيه، والساعة، وأين رسول الله ﷺ حين نزلت، نزلت ليلة جمع، ونحن مع رسول الله ﷺ بعرفات.

[7526] عبداللہ بن ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی، کہا: یہود نے حضرت عمر ؓ سے کہا: اگر یہ آیت ہم، یہودیوں کی جماعت پر نازل ہوتی: "آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔" ہمیں پتہ ہوتا کہ وہ کس دن نازل ہوئی ہے تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میں وہ دن اور وہ گھڑی کہ جس میں یہ آیت اتری تھی اور اس کے نزول کے وقت رسول اللہ ﷺ کس جگہ تھے (سب کچھ) جانتا ہوں، یہ (آیت) مزدلفہ کی رات (آنے والی تھی، تب) اتری تھی، اور (اس وقت) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے۔

[٧٥٢٧] ٥ (...) وحدثني عبد بن حميد: أخبرنا جعفر بن عون: أخبرنا أبو عميس عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب قال: جاء رجل من اليهود إلى عمر، فقال: يا أمير المؤمنين! آية في كتابكم تقرؤونها، لو علينا نزلت، معشر اليهود، لاتخذنا ذلك اليوم عيدا، قال: وأي آية؟ قال: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم

[7527] ابو عمیس نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی، کہا: یہودیوں میں سے ایک شخص حضرت عمر ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: امیر المومنین! آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے، آپ اسے پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ آپ ؓ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: "آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین

نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا﴾ فقال عمر: إني لأعلم اليوم الذي نزلت فيه، والمكان الذي نزلت فيه، نزلت على رسول الله ﷺ بعرفات، في يوم جمعة.

کے طور پر پسند کر لیا" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ دن بھی جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی، وہ جگہ بھی جہاں یہ نازل ہوئی، یہ (آیت) عرفات میں جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔

[٧٥٢٨] ٦ (٣٠١٨) حدثني أبو الطاهر أحمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن يحيى التجيبي - قال أبو الطاهر: حدثنا، وقال حرملة: أخبرنا - ابن وهب: أخبرني يونس عن ابن شهاب، أخبرني عروة بن الزبير أنه سأل عائشة عن قول الله عز وجل: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ [النساء: ٣]، قالت: يا ابن أختي! هي اليتيمة تكون في حجر وليها، تشاركه في ماله، فيعجبه مالها وجمالها، فيريد وليها أن يتزوجها بغير أن يقسط في صداقها، فيعطيها مثل ما يعطيها غيره، فنهوا أن ينكحوهن إلا أن يقسطوا لهن، ويبلغوا بهن أعلى سنتهن من الصداق، وأمروا أن ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواهن.

[7528] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ عزوجل کے فرمان: "اور اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہیں کر پاؤ گے تو ان عورتوں میں سے، جو تمھیں اچھی لگیں..... دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو" کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: میرے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہوتی ہے، اس کے (موروثی) مال میں اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے تو اس کے ولی (چچازاد وغیرہ) کو اس کا مال اور جمال دونوں پسند ہوتے ہیں اور اس کا ولی چاہتا ہے کہ اس کے مہر میں انصاف کیے بغیر اس سے شادی کر لے اور وہ بھی اسے اتنا مہر دے جتنا کوئی دوسرا اسے دے گا، چنانچہ ان (لوگوں) کو اس بات سے روک دیا گیا کہ وہ ان کے ساتھ شادی کریں، الا یہ کہ وہ (مہر میں) ان سے انصاف کریں اور مہر میں جو سب سے اونچا طریقہ (رائج) ہے اس کی پابندی کریں اور (اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو) انھیں حکم دیا گیا کہ ان (یتیم لڑکیوں) کے سوا جو عورتیں انھیں اچھی لگیں ان سے شادی کر لیں۔

قال عروة: قالت عائشة: ثم إن الناس استفتوا رسول الله ﷺ، بعد هذه الآية، فيهن، فأنزل الله عز وجل: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا

عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر لوگوں نے اس آیت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے (عورتوں کے حوالے سے مزید) دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: "اور یہ آپ سے عورتوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہیے: اللہ تمھیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا

كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ [النساء: ١٢٧]

ہے اور جو کچھ تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جنھیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لیے فرض کیا گیا ہے اور رغبت رکھتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو۔"

قالت: والذي ذكر الله تعالى أنه يتلى عليكم في الكتاب، الآية الأولى التي قال الله فيها: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ [النساء: ٣]

(عائشہ ؓ نے) کہا: جس بات کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ کتاب میں تلاوت کی جاتی ہے، وہ وہی پہلی آیت ہے جس میں اللہ فرماتا ہے: "اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر پاؤ گے تو (دوسری) جو عورتیں تمھیں اچھی لگیں ان سے نکاح کر لو۔"

قالت عائشة: وقول الله تعالى في الآية الأخرى: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ رغبة أحدكم عن يتيمته التي تكون في حجره، حين تكون قليلة المال والجمال، فنهوا أن ينكحوا ما رغبوا في مالها وجمالها من يتامى النساء إلا بالقسط، من أجل رغبتهم عنهن.

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: اور بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور تم ان کے نکاح سے رغبت کرتے ہو" (کا مطلب ہے کہ) جب تم میں سے کسی کی سرپرستی میں رہنے والی لڑکی مال اور جمال میں کم ہو تو اس سے (شادی کرنے سے) روگردانی کرنا، چنانچہ ان سے (نکاح کی) رغبت نہ ہونے کی بنا پر ان کو منع کیا گیا کہ وہ جن (یتیم لڑکیوں) کے مال اور جمال میں رغبت رکھتے ہیں ان سے بھی شادی نہ کریں، الا یہ کہ (مہر میں) انصاف سے کام لیں۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ اور اس سے پہلے کی آیت: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر سے واضح کرنا چاہتی ہیں کہ جب کوئی سرپرست اپنی زیر سرپرستی یتیم بچی سے بالغ ہونے پر اس کے مال و جمال کی کمی کی بنا پر اس سے شادی کرنے کے لیے آمادہ نہیں اور رشتہ داری کا خیال نہیں ہے بلکہ اسے چھوڑ دیتا ہے تو مال اور جمال ہونے کی صورت میں بھی رشتہ داری کو درمیان میں نہ لائے اور اونچے درجے کا حق مہر دیے بغیر اس سے نکاح نہ کرے۔

[٧٥٢٩] (...) حدثنا الحسن الحلواني وعبد بن حميد، جميعا عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد: حدثنا أبي عن صالح، عن ابن شهاب: أخبرني عروة أنه سأل عائشة عن قول الله تبارك وتعالى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ وساق الحديث بمثل حديث

[7529] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان: "اور اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر پاؤ گے" کے بارے میں پوچھا، پھر زہری سے یونس کی روایت کردہ حدیث کے مطابق بیان کیا اور اس کے آخر میں مزید کہا: "اگر وہ مال اور جمال میں کم

يونس عن الزُّهْرِيِّ. وَزاد فِي آخِرِهِ: مِنْ أَجْلِ رغْبتهِمْ عنْهُنَّ، إذا كُنَّ قليلات الْمالِ والْجمالِ.

ہوں تو تمھارے ان سے اعراض کرنے کی بنا پر۔"

[٧٥٣٠] ٧-(...) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبة وأبُو كُرَيْبٍ قالَا: حدَّثنا أَبُو أُسامة: حدّثنا هشامٌ عنْ أَبِيه، عنْ عائِشة فِي قَوْلِ اللهِ عزَّ وجلّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي ٱلْيَتَٰمَىٰ﴾. قالتْ: أُنْزِلتْ فِي الرَّجُلِ تكُونُ لَهُ الْيتِيمةُ وهُو ولِيُّها ووارِثُها، ولها مالٌ، وليْس لها أحدٌ يُخاصِمُ دُونها، فلا يُنْكِحُها لِمالِها فيضُرُّ بِها ويُسِيءُ صُحْبتها، فقال: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي ٱلْيَتَٰمَىٰ فَٱنكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ﴾. يقُولُ: ما أحْللْتُ لكُمْ، ودعْ هٰذِهِ الَّتِي تضُرُّ بِها.

[7530] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اللہ عزوجل کے فرمان: "اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں عدل نہیں کر پاؤ گے" کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ (آیت) ایسے آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہو، وہ اس کا ولی اور وارث ہو، اس لڑکی کا مال (میں بھی حق) ہو، اس (لڑکی کے مفاد) کے لیے کوئی شخص جھگڑا کرنے والا بھی نہ ہو تو وہ آدمی اس لڑکی کے مال کی بنا پر اس کی کہیں اور شادی نہ کرے اور اسے نقصان پہنچائے اور اس سے برا سلوک کرے تو اس (اللہ) نے فرمایا: "اگر تمھیں اندیشہ ہے کہ تم یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہ کر پاؤ گے تو (دوسری) جو عورتیں تمھیں اچھی لگیں، انھی سے نکاح کرو۔" وہ (اللہ) فرماتا ہے: (دوسری عورتوں سے نکاح کرلو) جو میں نے تمھارے لیے (نکاح کے طریق پر) حلال کی ہیں اور اس (لڑکی) کو چھوڑ دو جس کو تم نقصان پہنچا رہے ہو۔

[٧٥٣١] ٨-(...) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبة: حدّثنا عبْدةُ بْنُ سُليْمان عنْ هِشامٍ، عنْ أَبِيهِ، عنْ عائِشة فِي قوْلِهِ عزّ وجلّ: ﴿وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي ٱلْكِتَٰبِ فِي يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾. قالتْ: أُنْزِلتْ فِي الْيتِيمةِ، تكُونُ عِنْد الرَّجُلِ فتشْرَكُهُ فِي مالِهِ، فيرْغبُ عنْها أنْ يتزوّجها، ويكْرهُ أنْ يُزوِّجها غيْرهُ، فيشْركُهُ فِي مالِهِ،

[7531] عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ عزوجل کے فرمان: "جو کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں تلاوت کی جاتی ہے جن کو تم وہ (مہر) نہیں دیتے جو ان کے حق میں فرض ہے اور ان کے نکاح سے رغبت کرتے ہو" کے بارے میں روایت بیان کی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی آدمی کے پاس ہوتی، اس کے مال میں اس کے ساتھ شریک ہوتی اور وہ اس سے (شادی کرنے سے)

فَيَعْضُلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ.

کنارہ کشی کرتا ہے اور اس بات کو بھی ناپسند کرتا ہے کہ کسی اور کے ساتھ اس کی شادی کرے اور اس (شخص) کو اپنے مال میں شریک کرے تو وہ اسے ویسے ہی بٹھائے رکھتا ہے، نہ خود اس سے شادی کرتا ہے اور نہ کسی اور سے اس کی شادی کرتا ہے۔

[۷۵۳۲] ۹ (...) وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ الْآيَةَ، قَالَتْ: هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ، لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ، حَتَّى فِي الْعَذْقِ، فَيَرْغَبُ، يَعْنِي، أَنْ يَنْكِحَهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ، فَيَعْضُلُهَا.

[7532] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے اس عزوجل کے فرمان: ''اور یہ لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہیے: اللہ تمھیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے'' مکمل آیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ ایسی یتیم لڑکی (کے بارے میں) ہے جو کسی آدمی کے پاس ہوتی ہے۔ شاید وہ ایسی بھی ہوتی ہے کہ وہ اس کے مال میں، حتی کہ کھجور کے درختوں میں بھی اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے، وہ خود بھی اس سے روگردانی کرتا، یعنی اس سے شادی کرنے سے۔ اور کسی اور کے ساتھ اس کی شادی کر کے اس (شخص) کو اپنے مال میں شریک کرنے کو بھی پسند نہیں کرتا تو وہ اسے ویسے ہی رہنے دیتا ہے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رشتہ داروں کے زیر کفالت یتیم لڑکیوں کو پیش آنے والی مشکلات کی نشاندہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان مشکلات سے محفوظ رکھنے کے لیے سورۂ نساء کی آیتیں نازل فرمائیں۔ ابن شہاب کے مختلف شاگردوں نے مختلف مجالس میں یہ احادیث ان سے سنیں اور ان کو جزوی طور پر بیان کیا ہے۔ تمام احادیث کو ایک ساتھ ملا کر دیکھنے سے وہ ساری صورتیں سامنے آجاتی ہیں جن کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نشاندہی فرمائی۔

[۷۵۳۳] ۱۰ (۳۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦] قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ، إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ.

[7533] عبدہ بن سلیمان نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عزوجل کے فرمان: ''اور جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے'' کے متعلق روایت کی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ آیت یتیم کے مال کے ایسے متولی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اس کی نگہداشت کرتا ہے اور اس کو سنوارتا (بڑھاتا) ہے کہ اگر وہ ضرورت مند ہے تو اس میں سے (خود

بھی) کھا سکتا ہے۔

[٧٥٣٤] ١١-(...) وحدَّثناه أبو كُرَيْبٍ: حدَّثنا أبو أُسامةَ: حدَّثنا هشامٌ عن أبيه، عن عائشة في قوله عزّ وجلّ: ﴿وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦] قالت: أُنْزِلَتْ في وَلِيِّ اليتيم، أنْ يُصيبَ مِنْ مالِه، إذا كان مُحتاجًا، بقدرِ مالِه، بالمعروف.

[7534] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عزوجل کے فرمان: ''اور جو شخص غنی ہو وہ اجتناب کرے اور جو شخص ضرورت مند ہو وہ عرف اور رواج کے مطابق کھائے'' کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ (آیت) یتیم کے سرپرست کے متعلق نازل ہوئی کہ جب وہ محتاج ہو تو اس کے مال میں سے معروف طریقے سے اتنا لے سکتا ہے جتنا اپنا مال (استعمال کرتا تھا۔)

[٧٥٣٥] (...) وحدَّثناه أبو كُرَيْبٍ: حدَّثنا ابنُ نُمَيْرٍ: حدَّثنا هشامٌ بهذا الإسناد.

[7535] ابن نمیر نے بتایا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٧٥٣٦] ١٢-(٣٠٢٠) حدَّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبةَ: حدَّثنا عَبْدَةُ بنُ سُلَيْمانَ عن هشامٍ، عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها في قوله عزّ وجلّ: ﴿إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ [الأحزاب: ١٠]. قالت: كان ذلك يومَ الخندق.

[7536] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس (اللہ) عزوجل کے فرمان: ''جب کافر تم پر چڑھ آئے تمھارے اوپر کی جانب سے اور تمھارے نیچے کی طرف سے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل منہ کو آنے لگے'' کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ خندق کے روز ہوا تھا۔

[٧٥٣٧] ١٣-(٣٠٢١) حدَّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبةَ: حدَّثنا عَبْدَةُ بنُ سُلَيْمانَ: حدَّثنا هشامٌ عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨] الآية. قالت: أُنْزِلَتْ في المرأة تكونُ عند الرجل، فتطولُ صُحْبَتُها، فيريدُ طلاقَها، فتقولُ: لا تُطَلِّقْني، وأمْسِكْني، وأنتَ في حِلٍّ مِنِّي، فنزلَتْ هذه الآيةُ.

[7537] عبدہ بن سلیمان نے کہا: ہمیں ہشام (بن عروہ) نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (آیت): ''اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے بے رغبتی یا روگردانی کا اندیشہ محسوس کرے'' مکمل آیت کے بارے میں روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ آیت اس عورت کے متعلق نازل ہوئی تھی جو کسی مرد کے نکاح میں ہو، اس کی صحبت میں لمبا عرصہ بیت گیا ہو، وہ اسے طلاق دینا چاہے تو وہ (عورت) کہے: مجھے طلاق نہ دو، اپنے پاس رکھو تم

میری طرف سے (میرے واجبات سے) بری الذمہ ہو، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

[7538] ١٤ (...) حدثنا أبو كريب: حدثنا أبو أسامة: حدثنا هشام بن عروة عن أبيه، عن عائشة في قوله عز وجل: ﴿وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا﴾ الآية، قالت: أنزلت في المرأة تكون عند الرجل، فعسى أن لا يستكثر منها، وتكون لها صحبة وولد، فتكره أن يفارقها، فتقول له: أنت في حل من شأني.

[7538] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے بیان کیا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس (اللہ) عزوجل کے فرمان: ”اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے بے رغبتی یا روگردانی کا اندیشہ محسوس کرے“ کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ (آیت) اس عورت کے متعلق نازل ہوئی جو (مدت سے) کسی مرد کے ہاں ہو، (اسے اندیشہ ہو) کہ شاید اب وہ اس سے (اپنے تعلق کو) زیادہ نہ کرے گا اور اس (عورت) کو اس کا ساتھ میسر ہو اور اولاد ہو اور یہ نہ چاہے کہ وہ (مرد) اسے چھوڑ دے تو اس سے کہہ دے کہ تم میرے معاملے میں (حقوق زوجیت سے) بری الذمہ ہو۔

[7539] ١٥ (٣٠٢٢) حدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا أبو معاوية عن هشام بن عروة، عن أبيه قال: قالت لي عائشة: يا ابن أختي! أمروا أن يستغفروا لأصحاب النبي ﷺ، فسبوهم.

[7539] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھانجے! لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ کے لیے استغفار کریں تو انھوں نے ان کو برا کہنا شروع کر دیا۔

[7540] (...) وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة: حدثنا هشام بهذا الإسناد مثله.

[7540] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

فائدہ: یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ ”اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے سبقت کی۔“ (الحشر 59:10)

[7541] ١٦ (٣٠٢٣) حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري: حدثنا أبي: حدثنا شعبة عن

[7541] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے مغیرہ بن نعمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سعید بن

الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ [النساء: ٩٣] فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ، ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ اہل کوفہ کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا: ''جس شخص نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کی سزا جہنم ہے'' چنانچہ میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے اس (آیت) کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ آیت آخر میں نازل ہوئی، پھر کسی چیز (قرآن کی کسی دوسری آیت یا آپ ﷺ کے فرمان) نے اس کو منسوخ نہیں کیا۔

[٧٥٤٢] ١٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[7542] محمد بن جعفر اور نضر بن شمیل دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ.

ابن جعفر کی روایت میں ہے: یہ آیت آخر میں اترنے والی آیات میں اتری۔

وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ: إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ.

اور نضر کی روایت میں ہے: یہ (آیت) یقیناً ان آیتوں میں سے ہے جو آخر میں اتری ہیں۔

[٧٥٤٣] ١٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ [لَهُ] ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَـٰلِدًا فِيهَا﴾. فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ. وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾

[7543] منصور نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھ سے عبدالرحمن بن ابزی نے کہا کہ میں (ان کے لیے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان دو آیتوں کے متعلق دریافت کروں: ''اور جو شخص جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کر دے، اس کی سزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔'' میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: اس کو کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا۔ اور اس آیت کے متعلق (پوچھا) ''اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے اور حق کے بغیر کسی شخص کو قتل کرتے ہیں جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے'' تو انھوں نے کہا: مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[الفرقان: ٦٨]، قال: نزلت في أهل الشرك.

[٧٥٤٤] ١٩ (...) حدثني هارون بن عبد الله: حدثنا أبو النضر هاشم بن القاسم الليثي: حدثنا أبو معاوية يعني شيبان، عن منصور بن المعتمر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: نزلت هذه الآية بمكة: ﴿والذين لا يدعون مع الله إلها آخر﴾، إلى قوله: ﴿مهانا﴾. فقال المشركون: وما يغني عنا الإسلام وقد عدلنا بالله وقد قتلنا النفس التي حرم الله وأتينا الفواحش؟ فأنزل الله تعالى: ﴿إلا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا﴾ [الفرقان: ٧٠] إلى آخر الآية.

[7544] ابومعاویہ شیبان نے منصور بن معتمر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: یہ آیت: ''جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے'' سے لے کر ''ذلت کے عالم میں (ہمیشہ رہے گا)'' تک مکہ میں نازل ہوئی۔ مشرکوں نے کہا: ہمیں اسلام کس بات کا فائدہ دے گا، جبکہ ہم اللہ کے ساتھ (دوسروں کو) شریک بھی ٹھہرا چکے ہیں اور اللہ کی حرام کردہ جانوں کو قتل بھی کر چکے ہیں اور فواحش کا ارتکاب بھی کر چکے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''سوائے اس شخص کے جس نے توبہ کی، ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے'' آیت کے آخری حصے تک۔

قال: فأما من دخل في الإسلام وعقله، ثم قتل، فلا توبة له.

انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا: لیکن جو شخص اسلام میں داخل ہو گیا اور اس کو سمجھ لیا، پھر اس نے (عمداً کسی مومن کو) قتل کیا تو اس کے لیے کوئی توبہ نہیں۔

[٧٥٤٥] ٢٠-(...) حدثني عبد الله بن هاشم وعبد الرحمن بن بشر العبدي قالا: حدثنا يحيى وهو ابن سعيد القطان، عن ابن جريج: حدثني القاسم بن أبي بزة عن سعيد بن جبير قال: قلت لابن عباس رضي الله عنهما: ألمن قتل مؤمنا متعمدا من توبة؟ قال: لا. قال: فتلوت عليه هذه الآية التي في الفرقان: ﴿والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق﴾ إلى آخر الآية. قال: هذه آية مكية، نسختها آية مدنية: ﴿ومن يقتل مؤمنا

[7545] عبداللہ بن ہاشم اور عبدالرحمن بن بشر عبدی نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے قاسم بن ابی بزہ نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا جس شخص نے کسی مومن کو عمداً قتل کر دیا اس کے لیے توبہ (کی گنجائش) ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، (سعید بن جبیر نے) کہا: پھر میں نے ان کے سامنے سورۂ فرقان کی یہ آیت تلاوت کی: ''وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو، جسے اللہ نے حرام کیا ہے، حق کے بغیر قتل نہیں کرتے'' آیت کے آخر تک۔ انھوں نے کہا: یہ مکی آیت ہے۔ اس کو اس مدنی آیت نے منسوخ کر دیا: ''اور جو کسی مومن کو عمداً قتل

مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَٰلِدًا﴾.

کرے تو اس کی سزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

فائدہ: یعنی اگر مکی آیت کا حکم عام سمجھا جائے تو بھی مدنی آیت کے اترنے کے بعد وہ منسوخ متصور ہوگی۔

وفي رواية ابن هاشم: فتلوت عليه هذه الآية التي في الفرقان: ﴿إلا من تاب﴾.

اور ابن ہاشم کی روایت میں ہے: "تو میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی جو سورۂ فرقان میں ہے: "سوائے اس کے جس نے توبہ کی۔"

[٧٥٤٦] ٢١-(٣٠٢٤) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وهارون بن عبد الله وعبد بن حميد قال عبد: أخبرنا، وقال الآخران: حدثنا جعفر بن عون: أخبرنا أبو عميس عن عبد المجيد بن سهيل، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال: قال لي ابن عباس رضي الله عنهما: تعلم، وقال هارون: تدري، آخر سورة نزلت من القرآن، نزلت جميعا؟ قلت: نعم، إذا جاء نصر الله والفتح، قال: صدقت.

[7546] ابوبکر بن ابی شیبہ، ہارون بن عبداللہ اور عبد بن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی۔ عبد نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی جعفر بن عون نے، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمیس نے عبدالمجید بن سہیل سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قرآن مجید کی آخری سورت جو پوری کی پوری نازل ہوئی وہ کون سی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، ﴿إِذَا جَآءَ نَصۡرُ ٱللَّهِ وَٱلۡفَتۡحُ﴾ انھوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔

وفي رواية ابن أبي شيبة: تعلم أي سورة، ولم يقل: آخر.

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: تم جانتے ہو کہ کون سی سورت ہے اور "آخری" (کا لفظ) نہیں کہا۔

[٧٥٤٧] (...) وحدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي: أخبرنا أبو معاوية: حدثنا أبو عميس بهذا الإسناد مثله، وقال: آخر سورة، وقال: عبد المجيد، ولم يقل: ابن سهيل.

[7547] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں ابوعمیس نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور کہا: "آخری سورت" اور انھوں نے (راوی کا نام لیتے ہوئے) عبدالمجید (سے مروی) کہا اور ابن سہیل (عبدالمجید بن سہیل) نہیں کہا۔

[٧٥٤٨] ٢٢-(٣٠٢٥) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وإسحق بن إبراهيم وأحمد بن عبدة الضبي - واللفظ لابن أبي شيبة - قال: حدثنا، وقال الآخران: أخبرنا - سفيان عن

[7548] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: "مسلمانوں میں سے چند لوگ ایک شخص سے ملے جو بکریوں کے ایک چھوٹے سے ریوڑ میں تھا، اس نے (ان کو دیکھ کر) کہا: السلام علیکم۔ تو (اس سے بچنے کو) انھوں نے اس

عمرو، عن عطاء، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لقي ناس من المسلمين رجلا في غنيمة له، فقال: السلام عليكم، فأخذوه فقتلوه وأخذوا تلك الغنيمة، فنزلت: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [النساء: ٩٤].

کو پکڑا، اسے قتل کیا اور بکریوں کا وہ چھوٹا سا ریوڑ لے لیا۔ تو یہ آیت اتری: ''اور اسے جو تم سے سلام کہے، یہ مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔''

فائدہ: سلام وسلم بھی پڑھا جاتا ہے۔ لفظی معنی سلامتی اور صلح کے ہیں۔ سلام، سلامتی کی دعا ہے۔ دونوں سے ایک ہی بات مراد ہے۔

وقرأها ابن عباس: السلام.

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس (السلم) کو السلام پڑھا۔

[7549] ٢٣ - (٣٠٢٦) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا غندر عن شعبة؛ ح: وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار - واللفظ لابن المثنى - قالا: حدثنا محمد بن جعفر، عن شعبة، عن أبي إسحاق قال: سمعت البراء يقول: كانت الأنصار إذا حجوا فرجعوا لم يدخلوا البيوت إلا من ظهورها، قال: فجاء رجل من الأنصار فدخل من بابه، فقيل له في ذلك، فنزلت هذه الآية: ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا﴾ [البقرة: ١٨٩].

[7549] ابواسحاق سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: انصار جب حج کر کے واپس آتے تو گھروں میں (دروازوں کے بجائے) ان کے پچھواڑے ہی سے داخل ہوتے، انصار میں سے ایک شخص آیا اور اپنے دروازے سے (گھر کے اندر) داخل ہوا تو اس کے بارے میں اس پر باتیں کی گئیں تو یہ آیت اتری: ''اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں کے اندر ان کے پچھواڑوں سے آؤ۔''

(١) (بابٌ: في قوله تعالى: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾ [الحديد: ١٦])

باب: 1- فرمانِ باری تعالیٰ: ''کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کو یاد کرتے ہوئے گڑگڑائیں'' کی تفسیر

[7550] ٢٤ - (٣٠٢٧) حدثني يونس بن عبد الأعلى الصدفي: أخبرنا عبد الله بن

[7550] عون بن عبداللہ کے والد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے اسلام لانے اور ہم پر

وهب: أخبرني عمرو بن الحارث عن سعيد ابن أبي هلال، عن عون بن عبد الله، عن أبيه؛ أن ابن مسعود رضي الله عنه قال: ما كان بين إسلامنا وبين أن عاتبنا الله بهذه الآية: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾ [الحديد: ١٦] إلا أربع سنين.

اس آیت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے عتاب کے درمیان چار سال سے زیادہ کا وقفہ نہ تھا: ''کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کو یاد کرتے ہوئے گڑگڑائیں۔''

فائدہ: عتاب، دوست کی پیار بھری ناراضی کو کہتے ہیں جس کا تعلق کسی خاص توقع کی تکمیل سے ہوتا ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾) (التحفة ٣)

باب:2- فرمان باری تعالیٰ: ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو'' کی تفسیر

[٧٥٥١] ٢٥-(٣٠٢٨) حدثنا محمد بن بشار: حدثنا محمد بن جعفر؛ ح: وحدثني أبو بكر بن نافع - واللفظ له - حدثنا غندر: حدثنا شعبة عن سلمة بن كهيل، عن مسلم البطين، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كانت المرأة تطوف بالبيت وهي عريانة، فتقول: من يعيرني تطوافا؟ تجعله على فرجها، وتقول:

اليوم يبدو بعضه أو كله
فما بدا منه فلا أحله

فنزلت هذه الآية: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [الأعراف: ٣١]

[7551] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: (جاہلی دور میں) ایک عورت برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتی تھی اور کہتی تھی: کون مجھے طواف کرنے والا ایک کپڑا دے گا؟ کہ وہ اس کو اپنی شرمگاہ پر ڈال لے۔ اور (یہ شعر) کہتی: آج (بدن کا) کچھ حصہ یا پورے کا پورا کھل جائے گا اور اس میں سے جو بھی کھل گیا میں اسے (دیکھنے کے لیے) حلال نہیں کرتی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو۔''

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ﴾) (التحفة ٤)

باب:3- فرمان باری تعالیٰ: ''اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ'' کی تفسیر

[٧٥٥٢] ٢٦-(٣٠٢٩) حدثنا أبو بكر بن

[7552] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان

أبي شيبة وأبو كريب، جميعا عن أبي معاوية واللفظ لأبي كريب: حدثنا أبو معاوية: حدثنا الأعمش عن أبي سفيان، عن جابر رضي الله عنه قال: كان عبد الله بن أبي ابن سلول يقول لجارية له: اذهبي فابغينا شيئا، فأنزل الله عز وجل: ﴿ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء إن أردن تحصنا لتبتغوا عرض الحيوة الدنيا ومن يكرههن فإن الله من بعد إكراههن﴾ لهن ﴿غفور رحيم﴾ [النور: ٣٣].

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: عبداللہ بن ابی ابن سلول اپنی ایک باندی سے کہتا تھا: جا اور (بذریعہ بدکاری) ہمارے لیے کچھ کما کر لا، تو اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ (خصوصاً) اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تاکہ تم دنیا کی زندگی کا سازوسامان حاصل کرو اور جو کوئی انھیں مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد'' ان کے لیے ''بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔''

[٧٥٥٣] ٢٧ (...) وحدثني أبو كامل الجحدري: حدثنا أبو عوانة عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر رضي الله عنه أن جارية لعبد الله بن أبي ابن سلول يقال لها: مسيكة، وأخرى يقال لها: أميمة، فكان يكرههما على الزنى، فشكتا ذلك إلى النبي ﷺ، فأنزل الله عز وجل: ﴿ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء﴾، إلى قوله: ﴿غفور رحيم﴾.

[7553] ابوعوانہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول کی ایک باندی تھی، اس کا نام مُسَیکہ تھا اور دوسری (باندی) کو اُمَیمہ کہا جاتا تھا۔ وہ ان دونوں سے (زبردستی) زنا کرانا چاہتا تھا۔ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی تو اللہ عزوجل نے آیت: ''اور اپنی نوجوان لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں۔'' اس (اللہ) کے فرمان: ''بڑا بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔'' تک نازل فرمائی۔

(المعجم ٤) - (بابٌ: في قوله تعالى: ﴿أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة﴾) (التحفة ٥)

باب:4- اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں'' کی تفسیر

[٧٥٥٤] ٢٨ (٣٠٣٠) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا عبد الله بن إدريس عن الأعمش، عن إبراهيم، عن أبي معمر، عن عبد الله في قوله عز وجل: ﴿أولئك الذين

[7554] عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے متعلق روایت کی: ''وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ

يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ﴾ [الإسراء: ٥٧]. قَالَ: كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا، وَكَانُوا يُعْبَدُونَ، فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ، وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ.

خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوگا۔" (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: جنوں کی ایک جماعت مسلمان ہوگئی تھی اور (اس سے پہلے) ان کی پوجا کی جاتی تھی، تو جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے، ان کی عبادت پر قائم رہے جبکہ جنوں کی یہ جماعت خود اسلام لے آئی۔

[٧٥٥٥] ٢٩-(...) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: ﴿أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾. قَالَ: كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ، وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ، فَنَزَلَتْ: ﴿أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾.

[7555] سفیان نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے متعلق) روایت کی: "وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔" (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: انسانوں کی ایک جماعت جنوں کی ایک جماعت کی پرستش کرتی تھی، تو جنوں کی جماعت نے اسلام قبول کر لیا اور انسان بدستور ان کی عبادت سے لگے رہے۔ اس پر (یہ آیت) نازل ہوئی: "وہ لوگ جنھیں یہ پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف (کسی نیک عمل کا) وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔"

[٧٥٥٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[7556] شعبہ نے سلیمان (اعمش) سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت کی۔

[٧٥٥٧] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾. قَالَ: نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ

[7557] عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے متعلق) روایت کی: "وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف (کسی نیک عمل کا) وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔" انھوں نے کہا: یہ (آیت) عربوں کے ایک ایسے گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جنوں نے اسلام قبول کر لیا جبکہ وہ انسان جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے، انھیں پتہ تک نہ چلا۔ اس پر یہ آیت اتری: "وہ لوگ

الجنيون، والإنس الذين كانوا يعبدونهم لا يشعرون. فنزلت: ﴿أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة﴾.

جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔"

(المعجم ٥) - (بابٌ: في سُورة بَرَاءةٍ وَالْأنْفال والْحشْر) (التحفة ٦)

باب:5- سورۂ براءت، سورۂ انفال اور سورۂ حشر کی تفسیر

[٧٥٥٨] ٣١ (٣٠٣١) حدّثني عبْدُ الله بْنُ مطيع: حدثنا هشيم عن أبي بشر، عن سعيد بن جبير قال: قلت لابن عبّاس رضي الله عنهما: سورة التوبة؟ قال: آلتوبة؟ قال: بل هي الفاضحة، ما زالت تنزل: ﴿ومنهم﴾، ﴿ومنهم﴾، حتى ظنّوا أن لا يبقى منّا أحدٌ إلا ذكر فيها. قال: قلت: سورة الأنفال؟ قال: تلك سورة بدر. قال: قلت: فالحشر؟ قال: نزلت في بني النضير.

[7558] ابوبشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۂ توبہ؟ انھوں نے فرمایا: کیا توبہ؟ بلکہ وہ تو (کفار اور منافقین کو) ذلیل کرنے والی ہے، اس میں مسلسل: "اور ان میں ایسے لوگ ہیں" (سے شروع ہونے) والی آیات اترتی رہیں، یہاں تک کہ ان (منافق) لوگوں کو گمان ہوا کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا، مگر اس (کی اصلیت) کے بارے میں اس سورت میں بیان ہو جائے گا۔ (سعید بن جبیر نے) کہا: میں نے پوچھا: سورۂ انفال؟ انھوں نے کہا: یہ بدر (کے احوال بیان کرنے) والی سورت ہے۔ کہا: میں نے پوچھا: تو الحشر؟ انھوں نے کہا: یہ بنی نضیر (کے انجام) کے بارے میں نازل ہوئی۔

فائدہ: سوال کا مقصد یہ دریافت کرنا تھا کہ یہ نام کس مناسبت سے ہیں، کس پس منظر میں یہ سورتیں نازل ہوئیں اور ان کے موضوعات کیا ہیں؟

(المعجم ٦) - (بابُ: في نُزُولِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ) (التحفة ٦)

باب:6- شراب کی حرمت کا نزول

[٧٥٥٩] ٣٢ (٣٠٣٢) حدّثنا أبُو بكر بْنُ أبي شيبة: حدثنا عليّ بن مسهر عن أبي حيّان، عن الشّعبيّ، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: خطب عمر رضي الله عنه على

[7559] علی بن مسہر نے ابوحیان سے، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر (کھڑے ہوکر) خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر کہا: اس کے بعد:

مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا، يَوْمَ نَزَلَ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالْعَسَلِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ، أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِ: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

سنو! شراب کی حرمت نازل ہوئی، جس دن وہ نازل ہوئی (اس وقت) وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی، گندم، جو، خشک کھجور، انگور اور شہد سے۔ خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ اور لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں شدت سے چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں ہمیں اور زیادہ قطعیت سے بتایا ہوتا: دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کے ابواب میں سے چند ابواب۔

فوائد ومسائل: ① کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اپنے پیچھے نہ باپ چھوڑے اور نہ اولاد، جو اس کی وارث ہو بلکہ اس کا وارث کوئی اور قرابت دار ہو۔ ② ربا (سود) کے چند ابواب کی مزید وضاحت سے مراد غالباً ربا الفضل یا ربا کی بعض ایسی صورتیں ہیں جن کے بارے میں بعض لوگ اشتباہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

[٧٥٦٠] ٣٣-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثٌ، أَيُّهَا النَّاسُ! وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

[7560] ابن ادریس نے کہا: ہمیں ابوحیان نے شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو رسول اللہ ﷺ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا: حمد وثنا کے بعد، لوگو! شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے، اور خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو ڈھانک دے۔ لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اور زیادہ قطعیت سے واضح فرما دیتے: دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کی صورتوں میں سے چند صورتیں۔

[٧٥٦١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ

[7561] اسماعیل بن علیہ اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے ابوحیان سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کے مانند روایت کی، البتہ ابن علیہ کی حدیث میں ہے: انگور، جس طرح ابن ادریس نے کہا ہے۔ اور عیسیٰ کی روایت میں

حديثهما، غير أن ابن علية، في حديثه: العنب، كما قال ابن إدريس: وفي حديث عيسى: الزبيب كما قال ابن مسهر.

'کشمش' ہے جس طرح ابن مسہر نے کہا ہے۔

(المعجم ٧) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾) (التحفة ٨)

باب:7- فرمانِ باری تعالیٰ: ''یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا'' کی تفسیر

[٧٥٦٢] ٣٤ (٣٠٣٣) حدثنا عمرو بن زرارة: حدثنا هشيم عن أبي هاشم، عن أبي مجلز، عن قيس بن عباد قال: سمعت أبا ذر رضي الله عنه يقسم قسما إن: ﴿هذان خصمان اختصموا في ربهم﴾ [الحج: ١٩] إنها نزلت في الذين برزوا يوم بدر: حمزة، وعلي، وعبيدة بن الحارث رضي الله عنهم، وعتبة وشيبة ابني ربيعة، والوليد بن عتبة.

[7562] ہشیم نے ابوہاشم سے، انھوں نے ابومجلز سے اور انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر کہتے ہوئے سنا کہ (آیت): ''یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جنھوں نے بدر کے دن مبارزت (رودررو سیدھی لڑائی) کی: حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور (دوسری طرف سے) ربیعہ کے دو بیٹے: عتبہ اور شیبہ اور عتبہ کا بیٹا ولید۔

[٧٥٦٣] (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا وكيع؛ ح: وحدثني محمد بن المثنى: حدثنا عبد الرحمن، جميعا عن سفيان، عن أبي هاشم، عن أبي مجلز، عن قيس بن عباد قال: سمعت أبا ذر رضي الله عنه يقسم، لنزلت: ﴿هذان خصمان﴾ بمثل حديث هشيم.

[7563] سفیان نے ابوہاشم سے، انھوں نے ابومجلز سے، انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ کہتے ہوئے سنا: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ یہ آیت نازل ہوئی۔ (آگے) ہشیم کی حدیث کے مانند ہے۔
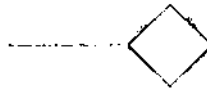
ارشاد باری تعالیٰ

فَلِلَّهِ ٱلْحَمْدُ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَرَبِّ ٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٣٦﴾
وَلَهُ ٱلْكِبْرِيَآءُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ
وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾

''پس اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب، تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اسی کے لیے آسمانوں اور زمین میں سب بڑائی ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔'' (الجاثیہ 45: 36,37)

فہرست

اطراف الحدیث

شعبۂ تحقیق و تصنیف دارالسلام

ا

ب

م

هـ

و